1943

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD.NO. A-406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پرتو عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے
سالانہ ... ششماہی ...
قیمت فی پرچہ ۱/

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۲ جنوری ۱۹۴۳ء مطابق ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱

ادبیات

سالِ نو ۱۹۴۳ء

جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری

عجیب انداز سے اے سالِ نو! اس سال تو آیا
تری رفتار سے اک زلزلہ سا چار سو آیا

شرر وہ جو تو نے سالِ ماضی نقشِ پا چھوڑے
تری آتش فشاں آمد نے شعلے جا بجا چھوڑے

شکستہ خانماں چھوڑے کہیں کھنڈرات چھوڑے ہیں
کہیں اجڑے ہوئے تو نے چمن باغات چھوڑے ہیں

کہیں ترکِ وطن پر کر دیا مجبور ہے تو نے
بنایا اور بھی مہجور کو رنجور ہے تو نے

کہیں گریاں ہیں تیرے ساتھ میں مظلوم بیوائیں
کہیں فریاد میں مصروف ہیں مغموم بیوائیں

کہیں شورِ بکا ہے اور کہیں فریاد و زاری ہے
غرض بڑھتی ہوئی تہذیب کی ہر سمت خواری ہے

تمدن کب رہا محفوظ تیری پائمالی سے
پریشاں ہو گیا انساں اپنی خستہ حالی سے

بہائے خون کے دریا زمینوں پر سمندر میں
تباہی کو کیا ہے عام تو نے خشک اور تر میں

ترے ہاتھوں نے اکثر تاجور بے تاج کر ڈالے
ممالک تو نے اکثر روند کر تاراج کر ڈالے

دھوئیں میں اڑ گئے ہیں تیرے اورنگِ جہاں بانی
مری آنکھوں نے دیکھی ہے تری تخریب سامانی

پرخچے اڑ گئے ہیں سینکڑوں قصرِ حکومت کے
ترے دم سے ہیں باقی تذکرے بیم و ہلاکت کے

گلوں میں قوم کے طوقِ غلامی ڈال کر آیا
جہانِ حریت کو آہ! تو پامال کر آیا

کروڑوں ننھی جانوں کو کیا ہے بے پدر تو نے
جوانوں کی صفِ ماتم بچھائی گھر بہ گھر تو نے

کہیں پر حشر ساماں ہو گئیں بم باریاں تیری
کہیں دیکھی ہیں اک دنیا نے آتش کاریاں تیری

تری تاریکیوں نے ٹھوکریں کھلوائیں عالم کو
مصیبت سہنے والے یاد کرتے ہیں جہنم کو

خورش کی ہو گئی قلت ہوئی ملبوس کی تنگی
کہیں ہیں فاقہ کش بچے کہیں ہیں عورتیں ننگی

زبوں حالی بڑھی ہے، زندگی سے تنگ ہے دنیا
ہے خطرہ امن کو ہر جا - حلیفِ جنگ ہے دنیا

مکیں بدلے مکاں بدلا، زمیں بدلی زماں بدلا
جو بدلی تو نے اک کروٹ تو سب نظمِ جہاں بدلا

ہمہ عالم ہوا معتوب اب قہرِ الٰہی سے
زمینِ ہند ہی محفوظ رہ جائے تباہی سے

تری آمد کو میں بیشک مبارک فال سمجھوں گا
تجھے اے سالِ نو! بیشک مبارک سال سمجھوں گا

وطن میرا جو ترے عہد میں آزاد ہو جائے
یہاں کا بوٹا بوٹا سرو اور شمشاد ہو جائے

دنیائے اسلام

ترکی میں ناجائز نفع کمانے والوں کو سزا

انقرہ ۲۶ دسمبر - جمہوریہ ترکیہ کے صدر عصمت انونو نے یکم نومبر کو اپنی تقریر میں ناجائز منفعت بازی کی روک تھام کے لئے تدابیر اختیار کرنے کا جو اعلان کیا تھا - اس پر عمل شروع ہو گیا ہے - ناجائز نفع کمانے والوں پر ان تدابیر سے کاری ضرب لگی ہے. حکومت کے حکم پر راتوں رات بنکوں اور سیف ڈیپازٹوں پر چھاپے مارے گئے اور چار روز تک ان کے کاروبار بند کر دیئے گئے - اس دوران میں ہر شخص کی جائداد اور سرمایہ کا جائزہ لیا جاتا ہے - اور فہرستیں تیار کر کے شائع کر دی گئی ہیں - ہر شخص کے سرمایہ پر ایک تناسب سے ٹیکس لگایا گیا ہے - بعض اشخاص اور فرموں کو ۲½ - ۲½ لاکھ پونڈ ٹیکس ادا کرنا پڑا ہے - اس کے خلاف کوئی اپیل نہیں جس نے دو ہفتوں کے اندر اندر ٹیکس ادا نہیں کیا - اس کے لئے قید بامشقت کی سزا مقرر کر دی گئی - مشقت یہ مقرر کی گئی کہ اناطولیہ میں ان سے سڑکیں بنوانے کا کام لیا جائے - مالی ماہروں کا بیان ہے کہ اس اقدام سے اشیا کے نرخوں میں اضافہ کا انسداد ہو جائے گا -

یکم جنوری سے اب تک ۲۰ فیصدی ہو چکا ہے، ان سرمایہ داروں نے منافع کی کمی کر کے جلد از جلد روپیہ خرچ کرنے کا کام شروع ہو گئی تھیں اب اس چیز کا انسداد ہو گیا ہے ؛

مشرقِ وسطیٰ کی کنجی ترکی کے پاس ہے

واشنگٹن (بذریعہ فضائی ڈاک) واشنگٹن کے فوجی حلقوں میں یہ خیال راسخ ہوتا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ کی موجودہ صورتِ حال کی کنجی ترکی کے ہاتھ میں ہے - افریقی محاذ پر پانسہ پلٹنے کی وجہ سے ترکی کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے کیونکہ مشرق اور مغرب کے مرکزِ اتصال پر بھی ایک ہی قوم ہے جو بڑی زبردست اور مسلح اور بہت طاقتور ہے - واشنگٹن میں یہ اطلاع پہونچی کہ اس احساس کے ماتحت کہ وہ جرمنی کے راستے میں حائل ہے ترکی نے اور زیادہ مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ وہ جرمنی کو روس پر عقب سے حملہ نہ کرنے دیگا - دول متحدہ کے لئے یہ ترکی کی اتنی بڑی خدمت ہے ؛

روسی سفیر اور ترکی وزیر اعظم

انقرہ ۲۶ دسمبر - ہفتہ گذشتہ سے ترکی کے وزیر اعظم کے متعلق غیر جانبدار حلقوں میں اس امر پر بڑی دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ ترکی کے وزیر خارجہ سید سراج اوغلو نے سفیر روسی موسیو وانز گرادوف سے ملنے کے لئے روسی سفارت خانہ میں گئے اور وہاں تین گھنٹے روسی سفیر سے شطرنج کھیلتے رہے - اس موقع پر تمام حلقوں میں وثوق کے ساتھ یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ ترکی اور روس کے درمیان تعلقات پہلے سے بھی زیادہ دوستانہ ہو گئے ہیں - جب سے کہ کیوبے شیف میں موسیو جواد اچیکالین ترکی سفیر بن کر گئے ہیں اور موسیو وانوگرادوف روسی سفیر بن کر ترکی آئے ہیں دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر سے بہتر ہو رہے ہیں ؛

ترکی میں پھر زلزلہ آیا

انقرہ - ۲۷ دسمبر عین کرسمس کے دن پونے تین بجے شب کو قسطنطنیہ میں پھر زلزلہ آیا جس کا اثر قریب کے دیگر شہروں پر بھی پڑا - اب معلوم ہوا ہے کہ پرسوں شمالی ترکی میں زلزلہ کی وجہ سے اتنا نقصان نہیں ہوا تھا جتنا کہ پہلے سمجھا جاتا تھا - حالانکہ سنہ ۱۹۳۹ء سے زیادہ سخت جھٹکے محسوس ہوئے جبکہ پچاس ہزار سے زیادہ آدمی ہلاک ہوئے تھے - بحر اسود کے ساحل قصبہ آریا کے قریب جہاں تمباکو کی بڑی قیمتی کاشت ہوتی ہے، صرف پونے ۵ سو آدمی ہلاک ۶ سو زخمی ہوئے ہیں ؛

وزیر اعظم مصر کا بیان

قاہرہ ۲۸ دسمبر - کل دریائے نیل کے کنارہ ہندوستانی فوجوں نے مصر کے وزیر اعظم ہز اکسلنسی مصطفیٰ النحاس پاشا کے اعزاز میں ایک پارٹی دی - پارٹی اس مقام پر دی گئی جہاں حکومتِ مصر نے ہندوستان کی فوجوں کو ایک ریسٹ ہاؤس (آرام گھر) دیا ہے - مصطفیٰ نحاس پاشا نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے ہندوستان کی بہادر فوجوں کے درمیان موجود ہونے سے بڑی خوشی ہوئی یہ فوجیں انسانی آزادی کے مقصد کے لئے جنگ کر رہی ہیں مصر اور ہندوستان کے درمیان بے شمار رشتے ہیں جنہوں نے مصریوں اور ہندوستانیوں کو بھائی بنا دیا ہے - ہندوستان اور مصر دنیا میں تہذیب کے قدیم ترین گہوارے ہیں اور انہوں نے مغرب کو تہذیب کے گر سکھائے ہیں - میں اس مہمان نواز ملک میں آپ سب کا خواہ وہ ہندو ہوں یا عیسائی ہوں یا مسلمان خیر مقدم کرتا ہوں اور آپ کی عاجلانہ فتح کی دعا کرتا ہوں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں

یقین پر تحقیق عزم مستقبل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۲ر جنوری سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱

ایڈیٹوریل نوٹ

ہندوستانیوں کیلئے سستے کپڑے

آنریبل کامرس ممبر اور سستا کپڑا مہیا کرنے والی کمیٹی کی تجویز ہے کہ ہندوستانی ملوں کا ڈیڑھ کروڑ گز کپڑا سستے داموں ہندوستان کے مختلف صوبوں میں فروخت کیا جائے تاکہ ہندوستان کے وہ غریب باشندے جو کپڑے کی ناقابل برداشت گرانی کی بنا پر ننگے پھر رہے ہیں۔ اس سستے کپڑے کے ذریعہ اپنا بدن ڈھک سکیں۔

ہندوستانیوں کو آنریبل کامرس ممبر اور کمیٹی کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ ان کے ہندوستان کے ان ننگوں کا خیال تو آیا جو اس جاڑے میں کپڑا نہ ملنے کی وجہ سے ٹھٹھر رہے ہیں، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ڈیڑھ کروڑ گز کپڑا ان ۴۰ کروڑ ہندوستانیوں کی ضرورت کو کیونکر پورا کر سکے گا جن میں سے تقریباً ۳۵ کروڑ بے حد غریب ہیں۔ اور کپڑے کی گرانی کی وجہ سے سب کے سب ننگے پھر رہے ہیں اگر ان ۳۵ کروڑ میں دیسی ملوں کا ڈیڑھ کروڑ گز کپڑا تقسیم کیا گیا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر ہندوستانی کے حصہ میں آدھ گرہ کی دھجی آئے گی جسے نہ اوڑھا جا سکے گا نہ بچھایا جا سکے گا اور نہ جس سے تن پوشی ہی ممکن ہے۔

آنریبل کامرس ممبر اور کمیٹی کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہندوستانیوں کے ننگے پن کا یہ علاج نہیں ہے۔ کہ ان کے لئے محدود مقدار میں سستا کپڑا تیار کیا جائے۔ ہندوستان جیسا ملک جہاں کے ۹۹ فیصدی باشندے بھوکے اور ننگے ہوں اس کی مشکلات کا واحد حل یہ ہے کہ دیسی ملوں کو سو فی صدی کپڑا سستے داموں پر فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے۔ تاکہ ہندوستان کے باشندے اس گرانی کے زمانہ میں کم از کم اپنا تن اور جسم تو ڈھک سکیں۔

ہندوستان کے مالکان مل کی ذہنیت کس قدر افسوسناک ہے کہ ہندوستانی تو ننگے پھر رہے ہیں اور یہ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی تجوریوں کو بھر رہے ہیں۔ ان نفع بازوں کو اس بات کا ذرا بھی احساس نہیں کہ ان کی اس نفع بازی کا غریب ہندوستانیوں پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ چنانچہ حالت یہ ہے کہ کپڑے کی ملوں کے مالکان کی آمدنی دس گنی سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور غریب ہندوستانی ان کی نفع بازی کی بدولت ننگے پھر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں کیا حکومت کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ مالکان مل کو ناجائز نفع بازی سے روکتے ہوئے ہندوستان کے ننگوں کی فکر کرے۔

کاغذ کی قلت کا علاج

سرمایہ داروں اور نفع بازوں کی عنایت سے ہندوستان میں کاغذ تقریباً نایاب ہو چکا ہے۔ حالت یہ ہے کہ نہ تو اخبارات اور رسائل کا کاغذ ملتا ہے اور نہ تعلیمی اداروں کو۔ اور یہ نایابی اس حالت میں ہے جبکہ ہندوستان میں تقریباً ایک درجن کاغذ کی ملیں ایک لاکھ ٹن سالانہ کاغذ تیار کر رہی ہیں۔ اس ایک لاکھ ٹن میں سے زیادہ کاغذ تو حکومت لے لیتی ہے اور بقیہ کاغذ سرمایہ داروں کے گوداموں میں نفع بازی کے لئے بند ہو جاتا ہے۔

کاغذ کی اس نایابی اور نفع بازوں کی لوٹ کھسوٹ کو دیکھتے ہوئے توقع کی جا رہی ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں کوئی مضبوط قدم اٹھائے گی۔ لیکن حکومت اس سے زیادہ کچھ نہ کر سکی کہ حکومت نے دیسی کاغذ کی قیمت میں ڈیڑھ آنہ پونڈ اور اضافہ کر دیا۔ گویا خود ہی حکومت نے نفع بازوں کی نفع بازی کو جائز سمجھتے ہوئے نرخ بڑھا کر ان کے بازو اور بھی مضبوط کر دئے ہیں اور پبلک کی جیب پر اور بھی زیادہ بار ڈال دیا ہے۔ حکومت نے غالباً یہ غلط قدم اس لئے اٹھایا ہے کہ اس کا خیال ہے کہ نرخ کے بڑھانے کے بعد کاغذ گوداموں سے نکل کر باہر آ جائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوگا بلکہ گورنمنٹ کے نرخ کے اضافہ کی بنا پر کاغذ کا نرخ موجودہ بازاری نرخ سے بھی اوپر چلا جائے گا۔ حالانکہ حکومت کا فرض یہ تھا کہ وہ نفع بازوں کے گوداموں پر چھاپہ مار کر کاغذ کو اپنے قبضہ میں کرتی۔ اور مناسب نرخ پر خود ہی فروخت کرتی۔

نرخ کے اضافہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی اطلاع ہے۔ کہ گورنمنٹ اب ۶۰ فی صدی سے زیادہ کاغذ نہیں لے گی۔ اور ۴۰ فیصدی دیسی کاغذ جو باقی رہے گا اسے حکومت خود ہی کوٹہ کے ذریعہ پبلک میں تقسیم کرے گی۔ اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو ممکن ہے کہ کاغذ کی کمیابی اور پریشانی میں کچھ نہ کچھ کمی واقع ہو جائے۔

پنجاب میں قومی تیوہار

حکومت پنجاب کی جانب سے فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے جو کوششیں ہو رہی ہیں ان ہی کوششوں کا ایک خوشگوار نتیجہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے یہ طے کیا ہے کہ یکم مارچ کو پنجاب میں قومی تیوہار کا دن قرار دیدیا جائے۔ اس روز پنجاب میں عام تعطیل ہوگی اور اس قومی تیوہار کو ہر سال منایا جائے گا۔

دنیا میں صرف ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں قومی تیوہار کا نام و نشان تک نہیں۔ ورنہ تقریباً تمام دوسرے ممالک میں بڑی شان کے ساتھ قومی تیوہار منائے جاتے ہیں جن میں جملہ اقوام بلا امتیاز مذہب و ملت یکساں طور پر شریک ہوتی ہیں لیکن بدنصیب ہندوستان ہے کہ درجنوں ہندو اور مسلمانوں کے تیوہاروں کے باوجود ایک بھی ایسا تیوہار نہیں جس میں ہندوستان کی جملہ اقوام ایک ساتھ شریک ہو سکیں اور اس افتراق کو دور کر سکیں جو ہندوستان مختلف اقوام میں ملا، مولوی، پنڈتوں اور لیڈروں نے پیدا کر دیا ہے۔

مارچ کا مہینہ کیونکہ موسم بہار کی آمد کا مہینہ ہے۔ اس لئے دنیا کے اکثر ممالک میں اس مہینہ کی آمد پر خوشیاں منائی جاتی ہیں اور اسی مہینے میں اکثر ممالک میں قومی تیوہار بھی منائے جاتے ہیں۔ نہ صرف پنجاب بلکہ سارا ہندوستان ہی اگر یکم مارچ کو اپنا قومی تیوہار قرار دے دے تو ہمارے نزدیک یہ نہایت مناسب ہے۔

ہندوستان جو اس وقت فرقہ وارانہ لعنت کی بدولت غلامی کی زندگی گزار رہا ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ اس قسم کے قومی تیوہاروں کی ضرورت ہے تاکہ جملہ اقوام قومی تیوہاروں میں شرکت کے بعد اس اجنبیت کو دور کر سکیں جو ہندوستان کی مختلف قوموں

میں برابر بڑھتی چلی جا رہی ہے کیا ہندوستان کے لیڈر اور اخبارات اس اہم ضرورت پر توجہ فرمائینگے۔

تمام لیڈروں کو کلکتہ بھیجدیا جائے

معلوم ہوا ہے کہ سر سپرو مسٹر جناح سے مصالحت کی بات چیت کرنے کے لئے عنقریب بمبئی جا رہے ہیں۔ تاکہ مسٹر جناح سے ملاقات کے بعد مصالحت کا کوئی راستہ تلاش کر سکیں۔

ذرا ملاحظہ کیجئے کہ ہندوستان پر تو بم باری ہو رہی ہے اور ہندوستانی لیڈر اس بمباری کی پروا کئے بغیر مصالحت کی گفتگو میں اپنا وقت برباد کرتے پھر رہے ہیں۔ حالانکہ اس تمام مصالحت کی گفتگو کا نتیجہ صفر سے زیادہ اور کچھ نہیں نکل سکتا۔

ہندوستانی لیڈروں کی اصلاح کا ہمارے نزدیک بہترین طریقہ یہ ہے کہ کلکتہ کے عین اس علاقہ میں جہاں بم باری ہو رہی ہو ہندوستان کے تمام لیڈروں کی کانفرنس منعقد کی جائے اور یہ کانفرنس بم باری کے دوران میں یہ سوچے کہ کس لیڈر کا کیا مطالبہ ہے اور کس مطالبہ کو تسلیم کیا جا سکتا ہے اور کس کو رد کیا جا سکتا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ بموں کی خوفناک آوازیں شکستہ عمارتوں کے ڈھیر اور زخمیوں کی آہ و بکا ان لیڈروں کے دماغوں کو راہ راست پر لا سکے اور اس تباہی کے نظارہ کو دیکھنے کے بعد ہندوستان کے لیڈر اس چیز کو محسوس کر سکیں کہ انہوں نے اس وقت تک بے ضرورت کانفرنس بازی میں وقت برباد کیا ہے اور انہوں نے اصل کام کو چھوڑ کر اپنی قوت کو غلط طریقہ پر ضائع کیا ہے۔

سر سکندر حیات خاں کا انتقال

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار لاہور نے ۲۷ر دسمبر کو سر سکندر حیات خاں مرحوم کی وفات پر جو پیغام بھیجا ہے، اس میں دنیا کی بے ثباتی کا عبرتناک اور درد انگیز مرقع ان الفاظ میں پیش کیا ہے:-

"۲۴ گھنٹے قبل جس شامیانہ کے نیچے کھڑے ہو کر سر سکندر حیات خاں نے اپنے صاحبزادوں کی شادی کی تقریب ضیافت میں مہمانوں کا استقبال کیا تھا، آج اسی زرنگار شامیانہ کے نیچے ان کا جنازہ رکھا تھا اور ہزارہا مخلوق اُن کے بے روح جسد خاکی کا آخری پُردرد نظارہ کر رہی تھی۔"

سر سکندر حیات خاں کی بے وقت وفات ایک ایسا سانحۂ عظیم ہے جس کی عرصہ دراز تک تلافی نہیں ہو سکتی۔ اُن کی وفات سے جو جگہ ہندوستان کی صف اوّل کے مدبرین میں خالی ہو گئی ہے اُس کو پُر کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ مسٹر ایمرے وزیر ہند نے اپنے پیغام تعزیت میں بالکل صحیح کہا ہے کہ سر سکندر کی مرگ بے ہنگام سے نہ صرف پنجاب اور ہندوستان کو بلکہ درحقیقت سلطنت برطانیہ کو ایک زبردست نقصان پہونچا ہے وہ ایک دور اندیش مدبر، ایک بیدار مغز حکمراں، ایک مخلص محب وطن اور عملی حیثیت سے ایک سچے نیشنلسٹ تھے۔ پنجاب جیسے صوبہ میں جو فرقہ وارانہ تعصبات اور جھگڑوں کا مسکن ہے اور جہاں ہر قسم کے شر انگیز عناصر بافراط موجود ہیں، یہ سر سکندر ہی کی ذات اور انہی کا حسن تدبر تھا جس نے اس صوبہ میں پونے چھ سال تک ایسا امن و سکون قائم رکھا جس کی مثال ہندوستان کے اور کسی صوبہ میں بھی نہیں مل سکتی

سر سکندر واہ ضلع اٹک میں ۵ر جون سنہ ۱۸۹۲ء کو پیدا ہوئے تھے۔ علی گڑھ کے محمڈن اینگلو اورینٹل کالج اور یونیورسٹی کالج لندن میں تعلیم پائی۔ گزشتہ جنگ کے آغاز میں آپ آنریری اسسٹنٹ ریکروٹنگ افسران میں سے ایک تھے۔ میدان جنگ میں بھی آپ نے خدمات انجام دی دی تھیں سنہ ۱۹۲۱ء میں آپ پہلی دفعہ پنجاب کونسل کے ممبر منتخب ہوئے تھے سنہ ۱۹۲۹ء میں آپ قائم مقام ریونیو ممبر مقرر ہوئے، پھر مستقل کر دئے گئے تھے بعد میں ریزرو بینک کے ڈپٹی گورنر بنے، آخر سنہ ۳۵ء کے دستور کے نفاذ اور سر فضل حسین کے انتقال پر آپ یونینسٹ پارٹی کے لیڈر وزیر اعظم بنائے گئے۔

سر سکندر کی بے وقت موت پر اُن کے اعزہ و اقربا اور اہل پنجاب سے رسمی تعزیت جن الفاظ میں کی جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی موت ایک ایسا سانحہ ہے جس سے ہر محب وطن ہندوستانی کے دل پر ایک چوٹ لگی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہندوستان کے اس فرزند جلیل کی روح کو جنت نصیب کرے اور اہل پنجاب کو

آئینۂ کانپور

شاندار سالانہ ادبی اجتماع ۲۶ و ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو

کرائسٹ چرچ کالج میں انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے نظم و نثر کے سالانہ اجلاس منعقد ہوئے جن کی صدارت علی الترتیب عالی جناب نواب سر محمد یوسف صاحب کے ٹی، ایم۔ ایل۔ اے بار ایٹ لا اور عالیجناب خان بہادر ڈاکٹر سید نجم الدین احمد صاحب بار ایٹ لا نے فرمائی۔ ۲۶ر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء ۴ بجے شام کو فوٹو گروپ اور ۸ بجے شب میں انجمن کا سالانہ ڈنر ہوا جس میں اراکین انجمن اور مہمانان بیرونجات نے شرکت کی ۹ ½ بجے شب میں مشاعرے کی نشست شروع ہوئی۔ پروفیسر سید نواب حسین صاحب نواب نے صدر انجمن کی حیثیت سے نواب صاحب موصوف صدر مشاعرہ کی خدمت میں اراکین کی جانب سے ایک سپاسنامہ پیش کیا جس میں انجمن کے ادبی نقطۂ نظر کو واضح کر کے اُردو زبان کے ذریعہ باہمی اتحاد و اتفاق پر زور دیا گیا تھا نواب صاحب نے انجمن کے اغراض و مقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے اُمید افزا الفاظ میں اس کی جدوجہد اور سرگرمیوں کی تعریف کی اس کے بعد عالی جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیقی رئیس کلکٹر نے انجمن کی ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے جناب صدر کے اعزاز میں پانچ سو روپیہ کے عطیہ کا اعلان کر کے انجمن کے کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ مقامی شعراء کے علاوہ بیرونجات سے علامہ ابوالعلاء حکیم ناطق صاحب لکھنوی، جناب روش صدیقی، جناب احسان دانش، جناب بہزاد لکھنوی، جناب ذوقی علیگ، جناب ملا لکھنوی، جناب عشرت رحمانی، جناب قدیر لکھنوی وغیرہم نے شرکت کی۔

دوسرے دن ۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء ۴ بجے شام کو انجمن کا کمسن کا ایٹ ہوم ہوا اس کے بعد خان بہادر ڈاکٹر صاحب موصوف کی صدارت میں نظم و مقالہ خوانی کا اجلاس منعقد ہوا۔ مولانا سلیم ناطقی صاحب سکرٹری نے جناب صدر کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس کا جواب دیتے ہوئے جناب صدر نے انجمن کی ادبی کاوشوں اور لسانی کارگزاریوں کی داد دی اور اس کا مستقبل قریب ہر لحاظ سے منور و درخشاں بتایا جناب صدر کے مختصر و مدلل مقالہ کے علاوہ علامہ ابوالعلاء حکیم ناطق صاحب لکھنوی کا مقالہ فنی اور تحقیقاتی لحاظ سے خاص طور پر قابل ذکر ہے جناب محمد نسیم صاحب قریشی لکھنوی نے اپنی تقریر میں جس شیریں زبانی اور دلچسپ انداز میں ڈاکٹر سر اقبال رح کی شاعری کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالی وہ انہی کا حصہ تھا۔ جناب روش، جناب احسان جناب بہزاد، جناب ذوقی، جناب عشرت، جناب شفیق، جناب ہندی کی نظمیں خاص طور پر بہت پسند کی گئیں۔ آخر میں ہم ہر دو اجلاس کی اس غیر معمولی کامیابی پر جناب پروفیسر سید نواب حسین صاحب نواب جناب مولانا سلیم ناطقی صاحب جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر اور جناب مسٹر جی سی نگم و دیگر کارکنان انجمن کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مسٹر سید صدر الاسلام صاحب ڈی۔ ایس۔ پی اور جناب خان بہادر بشیر احمد صاحب ڈی۔ ایس۔ پی سٹی انچارج بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ اُن کے حسن انتظام کی بدولت دونوں اجلاس نہایت کامیاب ہوئے۔

آل انڈیا ہندو مہا سبھا

۲۹ر دسمبر کی شام کو آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا ۲۴ واں اجلاس مسٹر وی۔ ڈی ساورکر کی صدارت میں ہوا۔

استقبالیہ کمیٹی نے اس سیشن کو کامیاب بنانے کے لئے وسیع پیمانہ پر انتظامات کئے تھے داخلہ کے پھاٹک پر ہندوستان کا ایک نقشہ بنا ہوا تھا جس پر "اکھنڈ ہندوستان" لکھا ہوا تھا تقریباً ۴ سو ڈیلی گیٹ اور ایک سو آل انڈیا کمیٹی کے ممبران نے اجلاس میں شرکت کی۔

سیشن کا آغاز "بندے ماترم" کے گیت سے ہوا۔ اس کے بعد صدر مجلس استقبالیہ لالہ لکشمی پت سنگھانیا کی تقریر ہوئی جس میں حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔ اس کے بعد مسٹر ساورکر نے ہندوستانی زبان میں اپنی صدارتی تقریر ارشاد فرمائی۔

۳۰ر دسمبر کی دوپہر کو سبجیکٹ کمیٹی کا جلسہ ہوا جس میں اخبارات کے قائم مقاموں کو شرکت کی اجازت نہیں تھی۔ کمیٹی نے دو گھنٹہ تک نشست کر کے کچھ ریزولیوشن پاس کئے۔

اسی تاریخ کو ۴ ½ بجے سبھا کا دوسرا اجلاس شروع ہوا اور پریسیڈنٹ کی تعریف میں ۳ نظمیں پڑھے جانے کے بعد پریسیڈنٹ صاحب نے بغیر بحث طلب ریزولیشن پیش کئے سب سے پہلے پنڈت مدن موہن مالوی کی ۸۲ ویں سالگرہ پر مبارکباد کا ریزولیوشن پاس ہوا۔ ایک ریزولیوشن میں یہ بھی طے ہوا کہ مہاسبھا کے ساتھ عورتوں کا جلسہ بھی ہوا کرے اور ہندو سبھاؤں سے یہ اپیل کی گئی کہ وہ اپنی حفاظت اور اندرونی استحکام کے لئے دوسرے انجمنوں کے ساتھ مل کر ڈیفنس پارٹیاں بنائیں۔

۳۱ر دسمبر کو ۴ ½ بجے سبھا کا آخری سیشن شروع ہوا۔ سب سے پہلے پیغامات پڑھکر سنائے گئے اس کے بعد غریب لوگوں کے کھانے کی ضروریات نہ دستیاب ہونے کی بابت رزولیشن پاس ہوا اور گورنمنٹ سے مناسب تقسیم کا انتظام اور باہر کے لئے خریداری نہ کرنے کے لئے سفارش کی گئی۔

آخر میں ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے "اکھنڈ ہندوستان" کی بابت اس اجلاس کا خاص رزولیشن پیش کیا اور فرمایا کہ ڈیڈ لاک (جمود) کی ذمہ داری گورنمنٹ کے کندھوں پر ہے کیونکہ ہندوستان کی خواہش مختلف بہانوں سے منظور نہیں کی گئی۔

آپ نے فرمایا کہ ہم بیرونی اقتدار یا بیرونی حکومت نہیں چاہتے ہیں آپ نے کرپس تجاویز کی بھی سخت نکتہ چینی کی اور ہندوؤں سے منظم ہونے کی اپیل کی یہ رزولیشن سیٹھ جوگل کشور برلا مسٹر بی۔ ڈی کھاپرڈے وغیرہ کی تائید سے بالاتفاق پاس کیا گیا۔

مرکزی اور صوبہ جاتی گورنمنٹ کا محض ہندوؤں پر مجموعی جرمانہ کرنے کی پالیسی کی مذمت کی گئی اور ریاست جے پور سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنی ریاست میں ہندی کو عدالتی زبان قرار دیں۔

اسی دن شام کے وقت مہاسبھا کے عہدیداروں کا انتخاب اور اسی دن آریہ سماج ہال میں عورتوں کا ایک جلسہ اور ایک آل انڈیا مہلا سبھا بنائی گئی۔

ایٹ ہوم ۲۹ر دسمبر کی شام کو سر جوالا پرشاد سریواستو نے مسٹر ساورکر اور ڈیلی گیٹوں کو ایک ایٹ ہوم دیا۔

ایڈریس یکم جنوری سنہ ۱۹۴۳ء کو میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ نے مسٹر ساورکر اور دیگر مہاسبھائی لیڈروں کو ایڈریس دیا۔

ہندو اسٹوڈنٹ ۳۰ر دسمبر کو آل انڈیا ہندو اسٹوڈنٹس فیڈریشن کا اجلاس مسٹر بی۔ ایس مونجے کی صدارت میں ہوا۔ مسٹر مونجے نے اپنی تقریر میں طلبہ کو سیاسی اختلافات سے دور رہنے کی صلاح دی اور ملکی بچاؤ کے لئے فوجی تربیت حاصل کرنے اور فوج میں بھرتی ہونے کا مشورہ دیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ اگر ہندو اپنی تعداد کی نسبت سے فوج میں بھرتی ہوں گے تو پاکستان کا مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے اپنی تقریر میں ہندو طلبہ کو ہندو مہاسبھا کے ماڈل پر قائم کرنے کا مشورہ دیا اور ہندوستان کی اقلیتوں کے ساتھ انصاف کرنے اور ان کے حقوق کی حفاظت کا یقین دلایا۔ "اکھنڈ بھارت" کے متعلق رزولیشن پاس ہوا اور ہندوستان کے ٹکڑے کرنے کی مخالفت کی گئی۔ ملکی بچاؤ اور اپنی حفاظت کے لئے مسلح دستے بنانے اور اس کام میں اسی طرح کے دوسرے اداروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے متعلق رزولیشن پاس کیا گیا۔

میونسپل بورڈ آج کل میونسپل بورڈ کے ممبران خاص توجہ کا مرکز کمیٹیوں کا انتخاب بنا ہوا ہے کیونکہ عموماً کمیٹیوں کے انتخاب کے بعد ہی حقیقی پارٹیوں کا وجود ہوتا ہے۔

ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمینی کے لئے خاص طور پر کشمکش ہو رہی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ چیرمین صاحب نے چاہا تھا کہ کمیٹیوں کا انتخاب ممبران کے اتفاق رائے سے ہو جائے لیکن اس پر سب ممبران متفق نہیں ہوئے۔ مسٹر باگلا کی یہ کوشش نہایت مبارک اور قابل تعریف تھی لیکن پہلا ممبران

سبدِ گل

حالات سے بے خبر اور جوانی کے نشہ میں سرشار چند نوجوان اسی ہفتہ میں جب "پیشاور کے بازار حسن" میں پہنچے ت ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب کہ انھوں نے دیکھا کہ خوش جمال طوائفوں کی جگہ موٹے تازے پٹھان ان کی تواضع کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

بے چارے نوجوان جو ہزاروں آرزوئیں اور تمنائیں اپنے دل میں لئے ہوئے بازار حسن میں آئے تھے حیران تھے کہ یہ جنسی تبدیلی کیونکر ہو گئی۔ طوائفوں کی بجائے پٹھانوں نے بازار حسن کے اڈے کیوں سنبھال لئے ہیں۔

ان نوجوانوں نے حال ہی میں مزدا موٹیون کی فلم "الٹی گنگا" دیکھی تھی جس میں دکھایا گیا تھا کہ عورتوں نے مردوں کے کام سنبھال لئے ہیں۔ اور مردوں کو عورتوں کی خدمات انجام دینی پڑتی ہیں۔ اس فلم کا خیال آتے ہی نوجوان سوچنے لگے کہ کیا زمانہ اتنا بدل گیا کہ اب مرد بازار حسن میں بیٹھا کریں گے۔ اور عورتیں اپنا دل بہلانے کے لئے اُن کے پاس آیا کریں گی۔

ان کا سلسلۂ خیال جاری ہی تھا کہ ایک خوفناک پٹھان نے آگے بڑھ کر ان سے پوچھا۔ "یہاں کس لئے آئے ہو؟" نوجوان جواب بھی نہ دینے پائے تھے کہ ایک دوسرے پٹھان نے للکار کر نہایت کرخت آواز میں کہا۔ "چلے جاؤ یہاں سے ہم پکٹنگ کر رہے ہیں۔ آجکل اس بازار میں ہمارا کنٹرول ہے۔ ہمارا کنٹرول!" اب نوجوان سمجھے کہ اصل معاملہ کیا ہے۔

گو کنٹرول کی بھی ایک ہی رہی۔ گورنمنٹ نے تو آٹا۔ گیہوں۔ چاول اور دوسری ضروریات زندگی کی منڈیوں پر کنٹرول قائم کر رکھا ہے۔ مگر ان پٹھانوں نے بازار حسن پر کنٹرول قائم کر کے ایک ایسی جدت کا ثبوت دیا ہے جس کی مثال مشکل ہی سے ہندوستان کے کسی حصہ میں مل سکیگی۔

پٹھانوں نے سوچا ہوگا کہ جب سرکار آٹا دال چاول۔ اور شکر پر کنٹرول قائم کر سکتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم بھی پبلک کی خدمت کرتے ہوئے "بازار حسن" پر کنٹرول کیوں نہ قائم کر دیں بہر حال پٹھانوں کی یہ جدت اور قومی خدمت قابل داد ہے۔

پچھلے دنوں گورنمنٹ نے جب افیون پر کنٹرول قائم کیا گیا تھا تو "چینا بیگم" کے عاشقوں نے جلسے کر کے حکومت ہند سے مطالبہ کیا تھا کہ گورنمنٹ "چینا بیگم" کو ان عشاق تک پہنچنے میں پوری آزادی عطا کر دے کچھ تعجب نہیں کہ "بازار حسن" پر پٹھانوں کے اس کنٹرول کے بعد حسن پرستوں کو بھی صدائے احتجاج بلند کرنی پڑے۔ بہر حال جنگ کے زمانہ میں پیشاور کے بازار حسن پر پٹھانوں کا کنٹرول قائم کر دینا ہے بہت دلچسپ لطیفہ۔

پیشاور کے "بازار حسن" پٹھانوں کے اس کنٹرول سے یہ اندازہ لگانا کچھ دشوار نہیں کہ ہندوستان اور جرمنی میں کتنا فرق ہے۔ ہندوستان کی حالت تو یہ ہے کہ ہندوستان کے غیور پٹھان ڈنڈا لئے بازار حسن میں براجمان ہیں تاکہ بازاری عورتوں سے عوام کو بچائیں۔ لیکن جرمنی میں نہ صرف بازاری عورتیں بلکہ گھر کی عورتیں بھی فوجیوں کے لئے سپلائی ہو رہی ہیں۔ اور اگر جرمنی میں اس "خوبصورت مال" کی کمی ہوتی ہے۔ تو پولینڈ۔ زیکوسلاویکیا اور فرانس سے عورتیں اور لڑکیاں جرمنی میں درآمد کرنے کے بعد سپاہیوں کی تواضع کے لئے بھی بھیجی جا رہی ہیں۔ ممکن ہے کہ وہاں کھانے پینے کی چیزیں اور ان پر کنٹرول ہو لیکن عورت کے معاملہ میں کوئی کنٹرول نہیں ۔

... ہر جگہ آجا سکتے ہیں اور جہاں چاہیں قیام کر سکتے ہیں۔ اب۔ ان پر کوئی پابندی نہیں رہی ہے ۔

ادبِ لطیف

اے کاش

از جناب رشید صدیقی

اندھیروں میں گھبرانے والی حسینہ وہ دن تمہیں بھول گئے جب بے خودی کے عالم میں دیوانہ وار تم گھر سے نکل آئی تھیں اور آدھی آدھی رات گئے کسی کی تلاش میں سرگرداں رہتی تھیں۔ اسوقت تم نے یہ کبھی نہ سمجھا تھا کہ اکیلی ہو، نہ تمہیں سنسناتی ہوئی اندھیری راتوں سے خوف اور ڈر تھا۔ اس کا سبب شاید یہ ہو کہ تمہارے دل میں جوانی کی امنگیں تھیں۔ آرزوؤں کی کشش تمہیں مجبور کرتی تھی اور تم کسی کی جانب غیر ارادی طور پر کھچی جاتی تھیں۔

اب بھی تو تم وہی ہو۔

لیکن وہ جذباتی ہنگاموں کا شور، تمہاری وہ شوخیاں کیا ہوئیں۔ اب بھی تو گھٹائیں آسمان پر چھا کر مستیوں کا سامان پیدا کر دیتی ہیں۔

اب بھی خمار آلود نگاہوں میں ایک ترنم ہے اب بھی خلوتیں تمہاری منتظر ہیں۔

تعجب ہے کہ تم اس قدر کیسے بدل گئیں؟

اے کاش!

تم سمجھ سکو،

جو تمہارے نزدیک بدل جانے والا تھا

نہیں بدلا ـــــ!!

مسٹر جناح کا تازہ اعلان

نئی دہلی ۲۷ر دسمبر۔ قائد اعظم مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کی ۶۶ویں سال گرہ کی تقریب سعید کے موقع پر باشندگان شہر کی طرف سے ان کے اعزاز میں جو شاندار ایٹ ہوم دیا گیا تھا اُس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا۔ کہ:۔

"خواہ پاکستان کے خلاف کیسا ہی پروپیگنڈہ کیوں نہ کیا جائے مگر مسلمانوں کو حصول پاکستان کے لئے جنگ کرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔ میں اس موقع پر یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ ہندوستان اور برطانیہ کی حکومتیں بھی مسلمانوں کو اُن کے اس نیک ارادہ سے باز نہیں رکھ سکتیں" انہوں نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے یہ بھی کہا کہ "ہم اپنے مقصد کو اپنی اُمید سے قبل حاصل کر لیں گے۔ اور اگر میری زندگی میں پاکستان عالم وجود میں آگیا تو مجھے اتنی خوشی ہو گی جتنی مجھے تمام عمر نہیں ہوئی۔ گذشتہ دو سال سے مسلمانان ہند کی پوزیشن بالکل اس جہاز کی سی تھی کہ جو سمندر کی لہروں میں تھپیڑے کھا رہا ہو اور جس کا کوئی کپتان نہ ہو۔

سنہ ۱۹۳۶ء میں اس جہاز کو ایک کپتان ملا اس نے اپنا کام شروع کر دیا چنانچہ آج یہ جہاز تھپیڑے کھانے والے جہاز کی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ ایک جنگی جہاز کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ جہاز کے انجن بخوبی کام کر رہے ہیں اور اُس کے جہاز راں مخلص اور پُر جوش ہیں میں بلا خوف و تردد یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان کا کوئی فرقہ مسلمانوں سے زیادہ منظم نہیں۔ ان کا صرف ایک جھنڈا اور صرف ایک پلیٹ فارم ہے اور اُن کے سامنے جو مقصد ہے وہ اُن کا مقصد حیات بن چکا ہے"۔

مسٹر جناح نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ "میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنی زندگی کے بقیہ دن مسلمانوں کی خدمت میں صرف کر دوں گا"۔

پابندیاں اُٹھالی گئیں

نئی دہلی ۲۸ر دسمبر۔ حکومت ہند کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ علامہ مشرقی نے خاکسار جماعت کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ جنگ کے زمانہ میں نہ وردیاں پہنیں نہ بیلچہ کے ساتھ قواعد کریں اور سرکاری حکاموں کے ساتھ پورے طور سے اتحاد عمل کریں اس لئے حکومت ہند اور تمام صوبہ جات کی گورنمنٹوں نے خاکساروں پر سے پابندیاں اٹھالی ہیں اور علامہ مشرقی کو اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ آزادی سے ...

عالمِ نسواں

ہندوستانی خواتین فقیروں اور سادھوؤں کے دامِ فریب میں

(ایک تعلیم یافتہ خاتون کے قلم سے)

ہماری ہندوستانی بہنوں میں عام مرض ہے کہ ان سادھوؤں اور فقیروں پر بہت اعتقاد ہوتا ہے جہاں کسی سادھو یا فقیر کی صورت دیکھی یا اُن کا نام سُنا پا یا بیتاب ہو گئیں اور اُنہوں نے سمجھ لیا کہ خدائی خزانوں کی کنجی اس سادھو یا فقیر کے ہاتھ میں ہے۔

جس پیسے کو ان کے خاوند بڑی محنت سے پیدا کرتے ہیں وہ اسے ان سادھوؤں اور فقیروں کی خدمت میں بیدردی سے بھینٹ چڑھا دیتی ہیں۔ اکثر اخبارات ہندوستانی بہنوں کی اس غلط کاری کے خلاف آواز بلند کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے سوشل ریفارمروں نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ لاکھوں مرتبہ اس معاشرتی خرابی کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہماری بہنیں خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتیں اور نام نہاد سادھوؤں اور فقیروں کے دام فریب میں اب تک گرفتار ہیں۔

اس قسم کے واقعات کچھ نئے نہیں ہیں۔ کہ مکار سادھوؤں اور فقیروں نے اپنی عیاری سے کسی بدنصیب عورت کو ہمیشہ کے لئے تباہ کر دیا۔ عورتوں کی بے عزتی ہوئی۔ بچے غائب ہوئے گھر کا اثاثہ برباد ہو گیا۔ خاندان کی عزت خاک میں ملی۔ لیکن ہماری ناسمجھ بہنوں کی عقل پر برابر پردہ پڑ رہا ہے اور ان مکاروں کو بدستور خدائی ٹھیکیدار سمجھتی رہیں۔

میں اپنی بہنوں کو صاف الفاظ میں بتا دینا چاہتی ہوں کہ خدا ان جوگیا رنگ کے کپڑے پہننے والے بھبوت رمانے والوں کے پاس نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا ان لوگوں سے بہت دور ہوتا ہے۔ ان کی پوجا کرنا اپنے نفس کو دھوکا دینا ہے یہ ریاکار اور مکار سادھوؤں اور فقیروں کی جگہ اکثر آبادی سے باہر ہوتی ہے جو دھونی رمائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنی کشف و کرامات کا لوگوں سے پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ بعض اوقات ان نام نہاد سادھوؤں اور فقیروں کی سازش میں چند عورتیں بھی شریک ہوتی ہیں۔ جو معمولی چیزیں فروخت کرنے کے بہانے شریف گھرانوں میں چلی جاتی ہیں۔ اور غیر تعلیم یافتہ عورتوں کو باتوں ہی باتوں میں "باکمال سادھو اور فقیر کی زیارت کا شوق دلاتی ہیں۔ کبھی کہتی کہ میرا شوہر مجھ سے ناراض تھا ان کی دعا سے بالکل راہ راست پر آگیا۔ کبھی سناتی ہیں کہ میرے محلہ میں ایک عورت کے بارہ برس سے اولاد نہ ہوتی تھی۔ لیکن ان کی دُعا سے اب اس کے یہاں بچہ ہونے والا ہے۔

اس سازشی عورتوں کی دسیسہ کاریوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری ناسمجھ بہنیں ان کے دام فریب میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اپنے شوہروں سے چھپکر اپنے ملازموں کے ساتھ ان کے یہاں پہونچتی ہیں۔ اور روپیہ پیسہ برباد کرتی ہیں اور بعض اوقات تو اپنی عزت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں۔

اگر ہماری بہنوں کو اپنی عزت پیاری۔ خاندان کی کچھ لاج ہے تو انہیں اس قسم کی حرکتوں سے بچنا چاہیئے۔ دنیا میں سادھو اور فقیر نہ کسی کا بھلا کر سکتے ہیں اور نہ کسی کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے۔

میری بہنوں کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کی قسمت سادھوؤں اور فقیروں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ خود ان کے ہاتھ میں ہے وہ جیسا کریں گی ویسا پائیں گی۔ اگر ان کو اپنی ازدواجی زندگی میں سچی مسرتوں کی تلاش ہے تو انہیں یقین کرنا چاہیئے کہ یہ چیز سادھوؤں اور فقیروں کی مہربانی سے ان کو لاکھ برس بھی حاصل نہیں ہو سکتی

بچوں کی دنیا

عمل کی زندگی

از بملا کماری۔ ننگری!

بچو! جس کام کے شروع کرنے کا ارادہ کرو۔ پہلے یہ سوچ لو۔ کہ تم اس کام کو انجام بھی دے سکتے ہو یا نہیں۔ تاکہ بعد میں تمہیں شرمندگی نہ اُٹھانی پڑے۔ اور جب تمہیں یقین ہو جائے کہ تم اسے نبھا لوگے۔ تو پھر اسے کبھی ادھورا نہ چھوڑو۔ ہر کام میں تکلیفیں ضرور ہوتی ہیں۔ مگر ان تکالیف کی ذرا بھر پرواہ نہ کرو۔ ہمت سے قدم آگے بڑھاتے جاؤ۔ آخر میں کامیابی تمہارے قدم چومنے پر کامیابی کے ساتھ مجبور ہو گی ۔

☙ حقیقی مسرتیں تمہیں شوہر کی اطاعت اور فرض شناسی سے بجائے اس کے ہماری بہنیں ان سادھوؤں اور فقیروں کی دعا سے اپنے شوہروں کی خوشنودی مزاج حاصل کرنے کی کوشش کریں انہیں چاہئے کہ وہ اطاعت خدمت وخاشعاری سے اپنے شوہروں کا دل موہ لیں۔ وہ جس جنتر یا تعویذ کے لئے سادھوؤں یا فقیروں کے یہاں خاک چھانتے جاتی ہیں وہ تو خود ان کی شوہر پرستی میں پوشیدہ ہے ۔ (چنگاری)

ہوائی حملے کے لئے تیاری

جس جوش و خروش کے ساتھ انڈین ٹی مارکٹ ایکس پینشن بورڈ نے اپنی سرگرمی اور کاموں کو لڑائی کے حالات کے موافق بنالیا ہے اس کی مثال ان کی بنائی چائے کی گاڑیوں سے ملتی ہے۔ یہ گاڑیاں ملک کے اندر لڑنے والے سپاہیوں اور شہر کے اندر حفاظتی کام کرنے والوں کی یکساں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ فوجی چائے کی گاڑیاں فوج کے ہر طبقہ سپاہی سے لیکر افسر تک مقبول ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ اے۔ آر۔ پی کے کام کرنے والوں کے لئے خاص چائے کی گاڑیاں بنائی گئی ہیں جن میں اس بات کا بخوبی انتظام کیا گیا ہے کہ ہوائی حملے کے وقت کلکتہ۔ ہوڑہ اور مدراس جیسے شہروں میں پوری طرح کام کر سکیں لڑائی کے دوران میں مدد کا عملی ثبوت اس طریقہ پر دیکر چائے کی صنعت نے پروپیگنڈا کا صحیح مصرف پورا کر دکھایا ہے۔ بورڈ نے اے۔ آر۔ پی کی جماعتوں کے ساتھ ملکر کام کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے۔ اس میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ اول تو کلکتہ میں اس سال کے شروع ہی سے بورڈ نے اپنے تجربہ کار اور قابل کام کرنے والوں کو شہری حفاظت کے کام کرنے والی انجمنوں کے سپرد کر دیا۔ ان کا کام یہ تھا کہ گھر گھر جا کر خاص بستیوں میں رہنے والوں اور جاہل شہریوں سے اس طرح کے حالات حاصل کریں کہ بم باری کے وقت خطرہ سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ اس کام کو ختم کر لینے کے بعد بورڈ نے اپنا تیسری کام شروع کیا۔ یعنی مذکورہ بالا تینوں شہروں میں آراستہ چائے کی گاڑیاں حفاظتی انجمنوں کے سپرد کر دیں گو اب تک دشمن نے کوئی کارروائی نہیں کی مگر چائے کی گاڑیاں بیکار نہیں پڑی رہیں بلکہ وہ روزانہ اپنے کام کے مطابق اے۔ آر۔ پی کے کام کرنے والوں کو شہر کے مختلف علاقوں میں چائے پہنچانے کا کام انجام دے رہی ہیں۔ چائے پہنچانے کی خدمت کے علاوہ اے۔ آر۔ پی کی مشق میں حصہ لے رہی ہیں اور اس طرح اپنے آپ کو ہوائی حملے میں بم باری کے موقعہ کے لئے تیار کر رہی ہیں۔

انڈین ٹی مارکٹ ایکس پینشن بورڈ نے لڑائی کے زمانہ میں اپنے وسائل اور کاموں کا زیادہ حصہ اسی ضروری کام یعنی چائے پہونچانے میں صرف کر کے خیالی اور عملی ہر دو حالتوں میں دکھا دیا ہے۔ ایک پیالی چائے جو موجودہ زمانہ میں زندگی کے ہر دور میں لوگوں کے لئے ایک ضروری شے ہو گئی ہے اس کی ضرورت ☙

پردۂ فلم

منروا کی پرارتھنا!

منروا کی جدید سوشل تصویر پرارتھنا جس کی نمائش عنقریب بمبئی اور شمالی ہند میں شروع ہونے والی ہے۔ اس کی بابت معلوم ہوا ہے کہ یہ نہایت ہی دلکش تصویر ہے جس کو ایک نہایت ہی دل گداز افسانہ پر تیار کیا گیا ہے۔

نیو تھیٹرس کی میناکشی

نیو تھیٹرس کی تصاویر نے ہندوستان میں اپنے قدردانوں کا ایک مستقل حلقہ پیدا کر لیا ہے۔ یہ حلقہ نیو تھیٹرس کی تصاویر کو پوری پابندی کے ساتھ دیکھتا ہے نیو تھیٹرس کی جدید تصویر میناکشی کا بڑی بے چینی سے انتظار ہو رہا ہے۔

دس بجے بیحد مقبول!

پربھات کی جدید تصویر دس بجے جو بے اندازہ مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے پورے یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پربھات کی یہ عجیب غریب تصویر پربھات کی تمام سابقہ سوشل تصاویر سے بازی لے جائیگی۔

پربھات نے اس تصویر میں جس قابلیت کے ساتھ کالج کے بے فکروں کی زندگی کا خاکہ کھینچا ہے وہ صرف پربھات ہی کا حصہ ہے۔ ہم کو اس حقیقت کے اظہار میں ذرا بھی تامل نہیں کہ پربھات نے دس بجے جیسی کامیاب سوشل تصویر تیار کر کے پھر ایک بار ہندوستان کی فلمی صنعت کی رہنمائی کی ہے۔

دس بجے کالج کے ایک ایسے نوجوان اور نوعمر لڑکی کی داستان ہے جو روزانہ دس بجے محبت کی یاد کو تازہ کرتے ہیں اور آخر میں ان کی یہ محبت نہایت ہی خوشگوار انجام پر ختم ہوتی ہے ۔

☙ لڑائی کے زمانہ میں تو دوگنی ہو جاتی ہے۔ لڑائی کی تھکان اور خاص کر آزادی کی لڑائی میں صف اول میں لڑنے والوں کی تھکان اور مشکلات کا دور کرنا۔

ریورینڈ ایچ۔ اے۔ ولسن ایک مشہور انگریز پادری نے مشرقی لندن میں بم باری کے اثر کو ذیل کے الفاظ میں بیان کیا ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ خطرناک گھڑیوں میں جبکہ بم کے دھماکوں سے دروازے اور کھڑکیاں ٹوٹ رہی تھیں عورتوں کے دلوں میں ذرا بھر بھی خوف کا خیال نہ تھا بلکہ وہ زیادہ تر دوسروں کو تسلی اور ہمت دینے میں مشغول تھیں۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ انہیں ایک ہی خواہش ہے کہ چائے ملے۔ ایک پیالی ختم ہونے کے بعد دوسری پیالی ملے۔

جاپانی پارلیمنٹ کا اجلاس

لندن ۲۶ر دسمبر۔ آج ٹوکیو کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی پارلیمنٹ کا آج ہز امپیریل مجسٹی شاہ جاپان نے باضابطہ افتتاح کیا۔ خود شاہ جاپان بھی شریک ہوئے پارلیمنٹ کا افتتاح کرنے سے قبل بادشاہ نے اپنے وزیر اعظم جنرل توجو سے دیر تک ملاقات کی۔ اس کے بعد دیگر وزرار سے بھی ملاقات کی۔

امیر البحر ڈارلان کے قاتل کا حشر

لندن ۲۶ر دسمبر۔ سنیچر کی رات کو ایک فرانسیسی کورٹ مارشل نے ڈارلان کے قاتل کو پھانسی کی سزا کا حکم سنایا کل صبح کو اس حکم کی تعمیل کی جائے گی۔ قاتل نے کامل اعتراف جرم کر لیا۔ اس کا نام فوجی مصلحت کی بنا پر صیغہ راز میں رکھا گیا وہ خود فرانسیسی قومیت کا ہے مگر اس کی اطالوی ہے۔ لڑکے کے یہاں سے ماں کے کئی خطوط پکڑے گئے مگر جرم کے حالات پر وہ کوئی روشنی نہیں ڈالتے بعد کی خبر ہے کہ علی الصباح ڈارلان کے قاتل کے گولی مار دی گئی۔

اقوالِ زرّین

اگر تجھے اپنی ہستی منظور ہے تو اپنی خودی کو مٹا کر بحرِ ناپیدا کنار خدا کی ذات میں لگا۔

زندگی مانند خواب ہے پتہ نہیں کس وقت طائرِ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جائے اور مستقبل پر تاریکی کا سیاہ پردہ ڈالے۔

عقلمند ہمیشہ کم بولتے ہیں کیونکہ بانی کی آواز کم سنائی دیتی ہے۔

جو شخص کل کی غلطی کو آج تسلیم کرے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کل کی نسبت آج زیادہ دانا ہو گیا ہے لیکن غلطی پر اصرار کرنا اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ بدستور بے وقوف ہے۔

زیادہ نالائق لڑکوں سے ایک لائق لڑکا بدرجہا بہتر ہے ایک ہی چاند اندھیرے کو دور کر دیتا ہے۔

بُرے لوگ اچھی باتوں میں بھی بُرا پہلو تلاش کر لیتے ہیں جیسا کہ مکھیاں تمام خوبصورت جسم کو چھوڑ کر صرف زخم پر ہی بیٹھتی ہیں۔

ایک حسین عورت اگر عصمت کا جوہر اور محبت کرنے والا دل بھی رکھتی ہے تو وہ دنیا کی نعمتوں کا مجموعہ ہے۔

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کر تاکہ تیری اولاد تیرے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

موجِ تبسم

والدہ :۔ دیکھو رشید تم نے کیچڑ میں پھسل کر کوٹ خراب کر لیا ہے۔

رشید :۔ مگر اماں جان مجھے تو اس کے اتارنے کی مہلت ہی نہیں ملی۔

شوہر اخبار کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ بیوی نے کمرہ میں داخل ہو کر کہا۔ صبح تم نے جو نوجوان عورت ملازم رکھی تھی۔ میں نے اس کو برطرف کر دیا۔

شوہر نے چونک کر پوچھا:۔

تم نے اسے ایک آدھ دن کا کام کا موقعہ تو دیا ہوتا۔

بیوی نے جواب دیا:۔

مجھے اس کو موقعہ دینے میں تو کوئی اعتراض نہ تھا۔ لیکن میں تمہیں موقعہ دینا نہیں چاہتی تھی۔

ممتحن (پہلی جماعت کی بچے سے) ایک اور دو کتنے ہوتے ہیں۔

بچہ :۔ چپ

ممتحن :۔ (پیار سے) اگر تم کو دو کبوتر میں دوں اور تیرا استاد ایک دے، تو کتنے کبوتر تیرے پاس ہوں گے۔

بچہ :۔ (جھٹ سے) چار

ممتحن :۔ کیسے

بچہ :۔ ایک کبوتر میں نے گھر پال رکھا ہے۔

سر ظفر اللہ پریسیڈنٹ روزویلٹ سے ملے

واشنگٹن ۲۶ ؍دسمبر۔ آج سر گرجا شنکر باجپئی نے سر محمد ظفر اللہ خاں کو صدر امریکہ سے ملایا۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں سب سے لمبی ریل روس کی ٹرانس سائبیرین ہے جو کہ ۶۸۰۰ میل کا سفر طے کرتی ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ گہرائی سمندر کی جاپان کے نزدیک ۳۹، ۲۶ فٹ ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا تالا فرانس میں ہے۔ اس کے ۳۸۵، ۳۶۷ پرزے ہیں۔ لیوٹ نے اسے ۴ مہینے میں بند کیا اور ہنری نے اسے ۱۲۰ دن میں کھولا۔

دنیا میں سب سے بڑی جوتیوں کی جوڑی بوسٹن میں ہے اسکا سائز ۱۶۱ ہے اس کی لمبائی ۲۵ فٹ ہے اس پر پالش کرنے میں ایک آدمی کو ایک دن لگتا ہے۔

ایسٹ انڈیا ریلوے کی سڑک (لائن) پر مسافر ۲ ہزار میل تک سفر کر سکتا ہے۔

بنگال ناگپور ریلوے لائن پر مسافر ۳ ہزار میل تک سفر کر سکتا ہے۔

مسٹر جناح بمبئی پہونچکر فیصلہ کریں گے

نئی دہلی ۲۷؍دسمبر۔ مسٹر جناح صدر مسلم لیگ آج یہاں سے بمبئی روانہ ہو گئے آئندہ سالانہ اجلاس مسلم لیگ کے متعلق موصوف بمبئی پہونچکر انعقاد اور مقام اجلاس اور تاریخیں معین کریں گے۔

افسانہ

ھائے دِل

ایک گمنام فسانہ نگار کے قلم سے

ذیل کا افسانہ دو ایسی لڑکیوں کی داستان ہے جو محبت کے فریب میں مبتلا ہونے کے بعد اپنی زندگی کو برباد کر بیٹھتی ہیں۔ یہ افسانہ ایک تیسرے شخص کی زبان سے دہرایا گیا ہے۔ افسانہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ نہایت ہی سادہ طور پر شروع ہوتا ہے۔ اور بل کھاتا ہوا ختم ہو جاتا ہے۔

"یہ انسانی دل بھی عجیب چیز ہے" میرے دوست وکیل صاحب نے کہا۔ "لو دیکھو"

انھوں نے جیب میں سے ایک خط نکال کر میرے سامنے رکھ دیا۔ لفافے پر لکھا تھا:۔

بلے رجّو اردلی کو۔ پان دریبہ الہ آباد

بھیجنے والی چیری بجلی میں نے کہا "یہ بجلی تو وہی لڑکی ہے نا جسے آپ کی والدہ نے بچہ سا پالا ہے۔ کیا اس کی شادی ہو گئی ہے؟"

"ابھی نہیں" وکیل صاحب نے جواب دیا۔

"یہی داستان تو میں آپ کو سنانی چاہتی ہوں کہ یہ بن بیاہی لڑکی کیوں ایک مرد کو خط بھیج رہی ہے"

میں نے اشتیاق کے ساتھ کہا "سنائیے"

وکیل صاحب نے کہنا شروع کیا۔ چار یا پانچ برس پہلے ایک بوڑھا سا آدمی ہمارے والد صاحب کے پاس ان کے کسی دوست کا بھیجا ہوا آیا۔ وہ اپنے لڑکے کے لئے نوکری کی تلاش میں تھا۔ لڑکے کی عمر کوئی اٹھارہ انیس برس کی تھی۔ والد صاحب نے اسے اپنے ایک دوست سدرشن بابو کے نام سفارشی خط لکھ دیا۔ نوکری مل گئی۔ لڑکا نوکر ہو جانے کے کچھ دن بعد شکریہ ادا کرنے کے لئے آیا۔ اسے ہم لوگوں سے اور ہمیں اس سے ایک دو دفعہ ملنے میں انسیت سی پیدا ہو گئی۔ وہ چھٹیوں میں اکثر ہمارے ہاں ملنے کے لئے آنے لگا۔ بھولا بھولا اور ملنسار ہونے کی وجہ سے سبکو اس سے گہرا تعلق ہو گیا۔ آٹھ دس مرتبہ کے آنے جانے میں ہی اس نے کچھ اس طرح سب کے دل میں جگہ پیدا کر لی کہ وہ اپنا ہی آدمی سمجھا جانے لگا۔ ہمارے نوکر بدھوا سے اس لڑکے رجو کی خوب پٹتی تھی۔ بدھوا کو آپ جانتے ہی کتنا شریر ہے۔ وہ اکثر رجو سے کہتا "اب تم شادی کب کرو گے" اور اس کے ساتھ ہی بجلی کو آواز دے کر کہتا "بھئی کچھ پان وان تو دیجا رجو کو۔ دیکھ باہر شہر سے ہم لوگوں سے ملنے کے لئے آیا ہے" اس پر رجو شرما سا جاتا۔ بجلی چند منٹ بعد ایک تھالی میں پان اور الائچیاں لے کر آجاتی۔ بدھوا پھر وہی مزیدار بات چھیڑتا "ہاں بھئی رجو تو پھر کب کر رہے ہو شادی" اور پھر یہ کہہ کر معنی خیز نظروں سے دیکھتا اور پھر اس کے حیا سے تمتمائے ہوئے چہرے پر سے فوراً نظر ہٹا کر رجو کو دیکھتا۔ دونوں شرما جاتے اور بجلی تو تھالی چھوڑ کر ہی بھاگ جاتی۔ بدھوا پکارتا رہ جاتا "ارے بجلی تھالی تو لیتی جا۔ کہاں بھاگی جاتی جا رہی ہے ابھی سے" مگر بجلی ایسی بھاگتی کہ اندر گھر میں پہونچکر ہی دم لیتی۔"

وکیل صاحب نے بجھے ہوئے سگار کو دوبارہ سلگایا۔ پھر۔ کہنے لگے "جب ہمارے گھر میں سب رجو سے یہی سوال پوچھنے لگے تو وہ کچھ ایسا گھبرایا کہ اس نے ہمارے ہاں آنا جانا ترک کر دیا۔ کچھ دن بعد بدھوا کسی کام سے الہ آباد گیا تو اس نے واپس آکر مجھے بتایا کہ وہاں ایک بازار میں میں نے رجو کو زنانی دھوتیاں، جمپر، ساڑھیاں، چوڑیاں اور سیندور وغیرہ لئے جاتے دیکھا ہے، اس کے پاس ایک ٹرنک میں یہ چیزیں تھیں۔ اس نے مٹھائی خرید کر اس ٹرنک میں رکھی تو یہ سامان میری نظر پڑا۔ بدھوا نے پوری تفصیل سے یہ بھی بتایا کہ اس میں اور رجو میں کیا باتیں ہوئیں۔

بدھوا نے میرے علاوہ گھر میں اور سبھوں کو بھی اپنی رجو سے ملاقات کا مزے لے لے کر حال سنایا سبھی نے اس کی ان باتوں کو توجہ اور دلچسپی سے سنا کیونکہ رجو سے تھوڑا بہت تعلق سبھی کو ہو گیا تھا۔ رجو نے بدھوا کو بتایا تھا کہ آٹھویں روز آؤں گا۔ اس روز ہم سب کے دلوں پر رجو کے استقبال کی فضا طاری تھی۔ والدہ نے کھانے کی کئی اچھی اچھی چیزیں بنوائیں بجلی سے کہا گیا کہ تھال وغیرہ مانجھ کر صاف رکھے تو بجلی اور سب کام چھوڑ کر تھال مانجھنے پر ہی جُٹ گئی۔ اس پر میری بہن نے اسے ڈانٹا۔ اور دن بجلی شاید پلٹ کر انہیں جواب جھنجھا دیتی مگر آج خاموش ہو رہی۔ شاید اسکا دل دھک دھک کر رہا ہو گا اور سوچ رہی ہو گی کہ وہ آرہا ہے۔ بجلی والدہ کو یہ کہتے سن چکی تھی کہ رجو اور بجلی کی شادی ہو جائے تو بڑا اچھا جوڑا ہے

بجلی کی آنکھیں بھوری ہیں۔ بدھوا کبھی کبھی اسے چڑانے کے لئے بجلی کی جگہ بلّی پکارا کرتا ہے، وہ بہت بُرا مانتی ہے۔ مگر اس روز بدھوا نے اسے بلّی کہا تو وہ مطلق ناراض نہیں ہوئی۔ رجو کے آنے کی خوشی میں اسے سب کچھ گوارا تھا۔

بدھوا نے بھی اپنے بے تکلف دوست کے استقبال کی تیاریاں کیں۔ اس نے اپنی کوٹھری میں ایک طرف ایک گدا بچھایا۔ پانوں کی ڈبیہ میں جو بہت دنوں سے اجاڑ تھی، بہت سے پان لگا کر رکھے۔ دو پیسے کا خوشبودار تمباکو بھی وہ بازار سے لے آیا تھا۔ رجو کو اخبار پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ اس لئے بدھوا میری میز پر سے ایک تازہ پرچہ بھی اٹھا کر اپنی کوٹھری میں لے گیا۔



اُس نے رجو کو بطور تحفہ دینے کے لئے ایک چادر خرید رکھی تھی۔ وہ نکال کر کھونٹی پر ڈال دی۔

خود میں بھی موکلوں کے کاغذات پڑھتے پڑھتے رجو کے بارے میں سوچنا لگا جو اپنے بھول پن اور اپنے ملنساری کی وجہ سے سارے گھر کے دل میں گھر کر چکا تھا۔

دفعتاً پھاٹک پر سائکل کے آنے کی آہٹ ہوئی بدھوا اپنی کوٹھری سے نکل کر اُس طرف لپکا۔ بجلی نے بھی فوراً کھڑکی سے باہر نکال کر دیکھا۔ معلوم ہوا۔ کہ ڈاکیہ ہے۔ مگر اُس کے باوجود بجلی کا منہ اُس کی چمک سے تمتما رہا تھا۔ بولی۔ "بدھوا دادا کس کا خط ہے؟"

"کوئی پارٹی وارٹی کا دعوت نامہ ہے۔" بدھوا نے جواب دیا۔ پھر بولا۔ "میں جانتا ہوں تو کس لئے آج لپک لپک کر باہر آ رہی ہے۔"

"ہونہہ" کہہ کر مسکرا کر جھینپتی ہوئی بجلی اندر گھس آئی۔

اس کے آدھے گھنٹے بعد کسی نے آواز دی۔ "وکیل صاحب۔"

مجھے آواز کا لہجہ کچھ پہچانا ہوا سا محسوس ہوا۔ پکار کر پوچھا۔ "رجو؟"

بدھوا فوراً اپنی کوٹھری سے نکل کر باہر آ گیا۔ بجلی نے بھی جھٹ چق اٹھا کر دیکھا۔ مگر رجو نہیں تھا۔ شرما جی کا آدمی مجھے بلانے آیا تھا۔

رفتہ رفتہ شام ہو گئی اور پھر شام بھی سہج سہج رات میں بدلنے لگی مگر رجو نہ آیا۔ سمجھا گیا کہ آج نہیں آیا تو کل ضرور آئے گا۔ لیکن وہ دوسرے دن بھی نہ آیا۔ دن پہ دن گذرتے گئے پورا مہینہ گذر گیا مگر رجو نہ آیا۔ بجلی حیران تھی کہ یہ کیا ہوا۔ اور سب کو تو محض رجو سے دلچسپی تھی، اس لئے اس کو نہ آنے سے انہیں کچھ زیادہ دکھ نہیں ہوا۔ مگر بجلی پر ہر وقت سوچ طاری رہنے لگا۔

جب دوسرا مہینہ بھی ختم ہونے کو آیا تو میں نے سدرشن بابو کو خط لکھ کر رجو کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے بتایا کہ اسے الہ آباد سے گئے ہوئے تقریباً ایک مہینہ ہو گیا۔ وہ بیمار تھا۔ چھٹی ختم ہو چکی ہے مگر میں نے صاحب سے کہہ سنکر بڑھوا دی ہے۔ اُس کا گھر کہاں ہے، یہ معلوم نہیں۔

اس بات کے پندرہ بیس دن بعد میں اپنے بہنوئی کے پاس ملکہ پور گیا۔ گاؤں میں کہیں شادی تھی۔ اس میں میرے بہنوئی مدعو تھے۔ وہ مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ میں نے شادی کے گھر میں جا کر جو کچھ دیکھا اور سنا۔ اس سے میں حیران و ششدر رہ گیا کیونکہ معاملہ کا تعلق رجو سے تھا۔ صورت یہ تھی کہ لڑکی شادی کرنے کے خلاف تھی۔ اس کا ہونے والا شوہر تندرست اور مالدار تھا۔ خاندان بھی نیکنام اور ذی عزت تھا۔ مگر لڑکی اور اس کی ماں دونوں کو پسند نہیں تھا۔

کسی نہ کسی طرح شادی کو روکا گیا۔ دولھا والوں سے یہ بہانہ کر دیا گیا کہ لڑکی کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے۔ مگر اصل وجہ جسے معلوم کر کے میرے تعجب کی کوئی حد نہ رہی یہ تھی کہ لڑکی رجو سے اور صرف رجو سے شادی کرنے پر بضد تھی، میں نے جب یہ بات سنی تو اُس وقت سمجھا کہ بدھوا نے رجو کو الہ آباد میں زنانہ کپڑے اور مٹھائی لیجاتے ہوئے جو دیکھا اسکا مطلب یہ تھا کہ رجو کی اس جگہ سگائی ہو رہی تھی۔

لڑکی کے باپ نے مجھے اور بہنوئی کو ایک خط بھی دکھایا۔ یہ خط رجو کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ لڑکی کا باپ بھی رجو کا گرویدہ معلوم ہوتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ جب تم رجو کو پسند کرتے ہو تو پھر تم نے اس کے ساتھ لڑکی کی شادی کیوں نہ کر دی؟

لڑکی کے باپ نے میرے اس سوال کا جو جواب دیا اس نے مجھے اور بھی حیرت میں ڈالا۔ اس نے بتایا کہ رجو نے لکھا تھا کہ میں تین چار دن میں پہنچ رہا ہوں، لیکن آج تقریباً دو ڈھائی مہینے ہوتے ہیں اسکا کہیں پتہ نہیں۔ لڑکی اب کبتک اس کے لئے بیٹھی رہے گی؟"

یہاں پہونچکر وکیل صاحب رُکے۔

میں نے پوچھا۔ "تو وہ رجو گیا کہاں؟"

"یہی تو بھید نہیں کھلتا۔" وکیل صاحب نے کہا "رجو کو غائب ہوئے ایک برس ہو چکا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ رجو کسی جگہ بیماری سے مر مرا چکا ہے۔ مگر مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ یہ بات بجلی سے کہہ دوں بجلی کے دل کی یہ حالت ہے کہ جب کبھی دو یا چار دن کی اکٹھی تعطیلیں ہوتی ہیں تو اس کے چہرے پر کسی کے استقبال کی کیفیت جھلکنے لگتی ہے اور وہ ایک خاص لگن کے ساتھ کام کاج بھی کرنے لگتی ہے میں نے ایک مرتبہ ایک ذریعہ سے بجلی سے یہ بھی کہلوایا کہ شاید رجو نے دوسری شادی کر لی۔ مگر اس پر بجلی یقین نہیں کرتی۔

"اب کل کی بات ہے کہ اس نے رجو کے نام ایک خط لکھا ہے۔ بدھوا کو شبہ تھا کہ رجو کا پتہ نہیں ہے۔ جو بجلی نے لفافہ پر لکھا ہے۔ اس نے لفافہ مجھے دکھلایا۔ میں نے لفافہ کو کھول کر اسکا مضمون پڑھا تو میرا کلیجہ پھٹنے لگا۔ میں نے بجلی سے کہا کہ تمہارا یہ خط میں کچہری جاتے میں ڈاک میں ڈال دوں گا۔ مگر میں نے وہ خط لیٹر بکس میں نہیں ڈالا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ رجو کا کہیں پتہ نہیں ہے۔ یہ خط رجو کو کبھی نہیں ملیگا۔ مگر بجلی یہ سمجھے بیٹھی ہے کہ خط رجو کے پاس پہنچ چکا ہے اور اب اس کی یہ حالت ہے کہ پھاٹک کے باہر تانگہ وغیرہ کی آہٹ سنتے ہی اس کی بڑی بڑی آنکھیں چمک اٹھتی ہیں اور وہ لپک کر دروازے پر آتی ہے۔

ادھر ملکہ پور میں جو لڑکی ہے، اسکا بھی عجب حال ہے۔ میرے بہنوئی نے اپنے خط میں مجھے لکھا ہے کہ جب کبھی اس کی شادی کا سلسلہ اٹھتا ہے وہ بیمار پڑ جاتی ہے۔ اس کے ماں باپ سخت پریشان ہیں۔ میرے بہنوئی نے ان لوگوں کو بتایا کہ شاید وہ کسی طرف نکل گیا ہے۔ یہ کہنے کی انھیں بھی ہمت نہ ہوئی کہ قرائن سے وہ کہیں مر مرا گیا ہے مگر وہ لڑکی اس پر یقین نہیں کرتی۔ اس کے خیال میں رجو نہ تو دوسری شادی کریگا۔ اور نہ وہ اس طرح اسے بے بسی کی حالت میں چھوڑ کر غائب ہو سکتا ہے، وہ لڑکی کہتی ہے کہ رجو میری صلاح سے ہی نوکری کرنے پردیس گیا تھا۔ وہ بہت وفادار مرد ہے جو کچھ اس نے ابتک کیا مجھ سے پوچھکر کیا۔ وہ مجھ سے بے وفائی نہیں کر سکتا۔"

میں حیرت سے وکیل صاحب کے منھ کو تاک رہا تھا، بے اختیار میرے منھ سے نکلا۔ "محبت کتنا مضبوط فریب ہے۔ یہ سب سے سنگین حقیقت موت کی ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا۔"

وکیل صاحب بولے۔ "ہاں عجیب چیز ہے انسان کا دل، جو اتنا زبردست فریب بھی کھا سکتا ہے۔" ۞

۸ سو مقامات روسیوں نے واپس لے لئے

لندن ۲۷ر دسمبر۔ روس کی تازہ اطلاع یہ ہے کہ وسطی ڈان میں روسی پیشقدمی جاری ہے اور جرمن برابر بھاگ رہے ہیں پچھلے دس روز میں اس مورچہ پر روسی فوجوں نے سوا سو میل پیشقدمی کی ہے ۸ سو مقامات اب تک دشمن سے واپس لئے گئے ہیں۔

روسی یوکرین میں داخل ہو گئے

ماسکو ۲۶ر دسمبر۔ اسٹیلن اور ایم مولوٹوف نے آج یوکرین کی سوویٹ مجلس اعلےٰ کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا کہ سرخ فوج ۱۸ ماہ گھنٹے ہوئے دوبارہ داخل ہو گئی ہے۔ جمہوریہ کی ۲۵ ویں سال گرہ کے موقع پر یہ داخلہ عمل میں آیا ہے اس پیغام میں کہا گیا ہے:-

"یوکرین سوویٹ تھا اور سوویٹ ہوگا۔ جرمنوں کے پچھلے حصے پر ہم کو اپنی قومی جنگ آزادی وسیع کرتے جانا چاہیئے۔"

برطانوی فوج کا سرطہ پر قبضہ

لندن ۲۷ر دسمبر۔ آج قاہرہ کے تازہ سرکاری کمیونکے میں بیان کیا گیا ہے کہ آٹھوں برٹش خلیج سرطہ میں اس نام کے چھوٹے سے بندرگاہ پر قبضہ کرنے کے بعد اب رومیل کی فوج کے عقبی دستوں سے مصروف پیکار ہے۔ رومیل کی فوج اب بدآت سے بھی آگے مغرب میں نکل گئی ہے۔

ضروری اطلاع ثانی شام کے ۴ بجے اور صبح ۶ بجے کے درمیان مردہ جلانا بند ہے۔





امیر البحر ڈارلان کے جانشین جنرل جیرو

لندن ۲۷ر دسمبر۔ شمالی افریقہ میں فرانسیسی جنرل کونسل نے بالاتفاق جنرل جیرو کو امیر البحر ڈارلان کا جانشین مقرر کیا ہے۔ جنرل موصوف نے اپنے عہدہ کا چارج لینے کے بعد الجیریا کے ریڈیو سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی ہے جس میں تمام فرانسیسیوں سے اپیل کی کہ وہ فرانس کو بچانے کے متحد و متفق ہو کر کام کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امیر البحر ڈارلان کے قتل کئے جانے سے شمالی افریقہ کے فرانسیسی لیڈروں کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی وہ بدستور اتحادیوں کے شریک اور معاون ہونگے

مُردے جلانے پر پابندی

کلکتہ ۲۷ر دسمبر۔ چونکہ اس امر کا امکان ہے کہ رات کے وقت چتاؤں کی آگ سے دشمن کے بمبار کو شہر کے متعلق علم ہو سکتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر وہ اسے کارخانہ جانکر بم گرا سکتے ہیں۔ اس لئے کلکتہ کارپوریشن کے چیف ایگزیکٹو افسر نے حکم جاری کیا ہے ۞

لندن ۲۸ر دسمبر۔ تازہ اطلاعات ہیں کہ ٹیونس میں فرانسیسی اہم طریقہ پر آگے بڑھ گئے ہیں۔ طرابلس کی اطلاع ہے کہ اتحادی سرطہ کے مغرب میں اچھی طرح پہونچ گئے ہیں پہرداری کی مزید کارروائیاں شکاری ہوائی جہازوں نے جاری رکھی ہیں۔

مسٹر چرچل کا صدر روزویلٹ کو جواب

لندن، ۲۷ر دسمبر۔ برطانی مسلح طاقتوں کو کانگریس کی جانب سے صدر روزویلٹ نے جو پیغام مبارکباد ارسال کیا تھا اس کا حسب ذیل جواب مسٹر چرچل کی طرف سے دیا گیا ہے۔

آپ نے کانگریس اور امریکن باشندوں کی طرف سے برطانیہ کی مسلح طاقتوں کے لئے جو پیغام مبارکباد ارسال کیا ہے وہ مجھے مل گیا ہے۔ میں نے اس کا انتظام کر دیا ہے کہ یہ پیغام ان تمام برطانی طاقتوں کو پہونچا دیا جائے جو سلطنت کے مختلف حصوں یا دشمن کے علاقوں میں جنگ کر رہی ہیں۔

میں جانتا ہوں کہ ان کی یہ خواہش ضرور ہوگی کہ آپ کی مبارکباد کا شکریہ ادا کر دیا جائے۔ گذشتہ سال ہم نے ان امریکن فوجوں کا استقبال کیا تھا جو امریکہ سے ہماری بندرگاہوں، کیمپوں اور فضائی اڈوں میں آکر اتری تھیں جنگ کے تمام مورچوں پر امریکہ اور برطانیہ کے سپاہیوں نے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک دوسرے کی کمان میں جب اور جہاں موقع ہوا جنگ کی ہے۔ ان دونوں فوجوں میں ایک دوسرے کی عزت کا جذبہ اور باہمی دوستی پیدا ہو گئی ہے جس کے لئے میں دعا کرتا ہوں کہ وہ جنگ کے بعد بھی عرصہ دراز تک قائم رہے گی۔ جب ہم جنگ میں کامیابی حاصل کرلیں گے ہم دونوں ساتھ مل کر ایک اچھی اور خوشگوار دنیا بنائیں گے۔

علامہ مشرقی آزاد ہو گئے

نئی دہلی، ۲۸ر دسمبر۔ حکومت ہند کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی میں ۲۲ر ستمبر اور ۲۳ر ستمبر ۱۹۴۲ء کو خاکساروں کے متعلق ریزولیوشن پر جو بحث ہوئی تھی اس کے بعد سے حکومت ہند صوبجاتی حکومتوں پر سے وہ پابندیاں ہٹا دینے کے امکانات کے متعلق مشورہ کر رہی تھی جو حکومت ہند کے ایما پر صوبجاتی حکومتوں نے اس تحریک پر قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت ماہ جون ۱۹۴۱ء میں لگا دی تھیں۔ علامہ نے اب ایک بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے اور اس کے مضمرات خاکسار تحریک کے تمام مرکزوں کو بھیجدیئے ہیں۔ اس بیان کی روشنی میں تمام صوبجاتی حکومتوں خاکسار تحریک پر سے پابندیاں اٹھا لینے پر رضامند ہو گئی ہے۔ حکومت ہند چیف کمشنروں کے صوبوں میں بھی ایسی ہی کارروائی کر رہی ہے۔ اور اس نے بھی حکم منسوخ کر دیا ہے جو اس نے علامہ مشرقی کی بود و باش صوبہ مدراس کے اندر محدود کر دینے کے بارے میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت جاری کیا تھا۔

کیا کلکتہ خالی کر دیا جائے گا

کلکتہ، ۲۸ر دسمبر۔ آج صبح ہوتے کلکتہ پر جو حملہ ہوا وہ بہت تھوڑی دیر رہا۔ ہماری طیارہ شکن توپیں برابر گرجتی رہیں بم زیادہ تر شہر کے باہر ہی گرے۔ دشمن جلد بھاگ گیا۔ چٹگام اور فینی پر بھی بمباری کی گئی یہ دونوں جگہ معمولی نقصانات پہونچے۔ اور بہت ہی کم آدمی ہلاک و زخمی ہوئے۔ چٹگام میں زیادہ تر دریا کے کنارے بم گرائے گئے ابھی چٹگام اور فینی سے مفصل رپورٹیں نہیں آئی ہیں۔

کل بنگال کے وزیر مال گذاری مسٹر بیز جی سٹر سین ڈائرکٹر آف سول ایویکوئیشن کے ہمراہ موٹر پر بردوان گئے تاکہ یہ دیکھیں کہ کلکتہ سے جو لوگ بھاگ کر وہاں گئے ہیں۔ ان کی آرام و آسایش کا کیا انتظام کیا گیا ہے۔ راستہ میں وہ چنسورہ میں بھی ٹھیرے اور وہاں کے انتظامات کو بھی دیکھا۔ ابھی کلکتہ چھوڑنے والوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔

برھما میں برٹش اور جاپانی گشتی دستوں میں لڑائی ہو رہی ہے

نئی دہلی، ۲۶ر دسمبر۔ ایک سرکاری کمیونکے میں لکھا ہے کہ اراکان کے علاقہ میں ہمارے گشتی دستوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ ۲۴ر دسمبر کو شمالی برہما میں جن کی پہاڑیوں میں جاپانیوں سے مقابلہ ہوا۔ جاپانی اُن مقامات سے ہمارے دستوں کو نکالنا چاہتے ہیں جن پر چند روز قبل ہم نے قبضہ کر لیا تھا۔ دشمن نے دو دفعہ حملہ کیا اور دونوں دفعہ شدید نقصانات کے ساتھ پسپا کیا گیا۔ اراکان کے علاقہ میں ہماری سفر مینا پلٹنیں تیزی سے نئی سڑکیں بنا رہی ہیں، یہاں ایسی ناہموار زمین سڑکیں بنانا بہت مشکل ہے لیکن ہماری فوجیں بڑی کامیابی اور مستعدی سے یہ کام انجام دے رہی ہیں۔ ہمارے ہوائی جہاز برابر اپنی فوج کی مدد کر رہے ہیں اور دشمن کے ہوائی اڈوں، رسدگاہوں اور ریلوے اسٹیشنوں پر حملے کر کے دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہونچا رہے ہیں۔ آج ہمارے ہوائی جہازوں کے ایک طاقتور دستہ کے شمالی برہما میں ہے۔ جاپانی ہوائی مستقر پر تین گھنٹے تک بمباری کر کے جابجا آگ لگا دی ہمارا کوئی ہوائی جہاز ضائع نہیں ہوا۔

ایک دو ز قبل۔ لاہور، ۲۷ر دسمبر سر سکندر حیات خاں کے سب سے بڑے فرزند میجر شوکت حیات خاں اور سر مقبول محمود کی دختر کی شادی کی رسم ۲۵ر دسمبر کی شب کو امرتسر میں ہوئی اور دوسرے دن سر سکندر حیات خاں انتقال فرماگئے۔

کلکتہ پر جاپانی ہوائی جہازوں کا پانچواں حملہ

نئی دہلی، ۲۸ر دسمبر۔ آج سہ پہر کو برطانوی ہیڈ کوارٹر کے تازہ سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں کے ایک دستہ نے آج علی الصباح ۴½ بجے پھر کلکتہ پر دھاوا کر کے جابجا بم گرائے دشمن کے بموں سے ایک جگہ آگ لگ گئی جس کو بہت جلد بجھا دیا گیا۔ نقصان بہت ہی کم اور دس سے بھی کم آدمی ہلاک ہوئے۔ ٹھیک اس وقت جب کلکتہ پر حملہ ہو رہا تھا تو کچھ جاپانی ہوائی جہازوں نے مشرقی بنگال کے دو اور مقامات پر بھی یورش کی جس سے بہت کم نقصان پہونچا ہے۔ ابھی پوری تفصیلات موصول نہیں ہوئی ہیں۔ برطانوی شکاری ہوائی جہازوں نے کلکتہ پر حملہ شروع ہوتے ہی فضا میں بلند ہو کر دشمن سے مقابلہ کیا۔ جاپانیوں کا حملہ زیادہ دیر تک نہیں رہا۔

کلکتہ، ۲۷ر دسمبر۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار نے کلکتہ پر پہلے جاپانی حملے کے متعلق لکھا ہے کہ ۲۰ر دسمبر کو رات کے وقت جب خطرہ کا الارم ہوا تو اکثر و بیشتر شہر کے تمام ہوٹل و تفریح گاہیں لوگوں سے بھرے ہوئے تھے۔ لیکن خطرہ کا الارم ہونے پر تین منٹ میں قبرستان کی مانند سناٹا ہو گیا۔ ہر طرف شہر میں ہو کا عالم تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ پہلے ہی سے گویا تیار تھے۔ بمباری کے نتیجہ کا بہت سے لوگوں کا علم ہی نہیں ہوا لیکن صبح اخبارات سے پتہ لگا۔

ہز اکسلنسی گورنر بنگال کلکتہ کے ان رقبوں میں بغرض معائنہ تشریف لے گئے جن پر حال ہی میں دشمن نے بمباری کی ہے۔ ہز اکسلنسی نے اے۔ آر۔ پی کے عملے کی بہادری اور مہارت پر اسے مبارکباد دی اور ان مکان والوں سے بات چیت کی جن کی ملکیتوں کو ہوائی دھاووں میں نقصان پہونچا ہے۔

کلکتہ، ۲۷ر دسمبر۔ کل برطانوی فوج کے کمانڈر جنرل اردن نے ایک تقریر میں اعلان کیا ہے کہ ہماری فوجیں اراکان کے ساحل ساتھ ساتھ برہما میں مزید آگے بڑھ رہی ہیں اور انہوں نے ایک اور ضلع پر قبضہ کیا ہے مگر جاپانی فوجوں کی طرف سے کوئی جوابی کارروائی ہنوز نہیں ہوئی۔ برطانوی ہوائی جہازوں نے ساگو سے کے ہوائی اڈے پر آج پھر بمباری کی۔

کلکتہ سے غیر ضروری آبادی ہٹا دیجائے

کلکتہ پر جاپانی ہوائی حملے کے بارے میں "اخبار اسٹیٹمین" لکھتا ہے کہ کلکتہ کے شہریوں کو عموماً یہ خواہش ہوگی کہ وہ ٹھہر کر آئندہ حالات کا انتظار کریں یہ غالباً سب سے زیادہ دانشمندانہ طریق کار ہے جن لوگوں کو یہاں ٹھہرنا ضروری نہیں ہے اُن سے کئی بار چلے جانے کو کہا جا چکا ہے ان لوگوں کو اب اور بھی زیادہ شدید طریقہ پر تنبیہ ہو گئی ہے جس سے انہیں اپنے متعلق جلد فیصلہ کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اگر وہ لوگ جا رہے ہیں تو بعد میں گھبرا کر بھاگنے کے مقابلہ میں ان کا ابھی چلا جانا ہی بہتر ہے لیکن زیادہ خوف و ہراس کی کوئی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ جس شخص کے ذمہ بھی کوئی کام ہے اُسے اپنے فرض منصبی کی ادائیگی کے لئے ٹھہرنا ہوگا اور اُسے دوسرا طریق کار اختیار کرنے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔

"ہندوستان اسٹینڈرڈ" لکھتا ہے کہ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ شہر کی حفاظت کے انتظامات قطعی مکمل ہیں لیکن اس صورت میں کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو گھبراہٹ خوف و ہراس کے زیر اثر آسکتے ہیں بروقت اطمینان دلا دینا بہت مفید ہوگا۔ سر دست کلکتہ والوں کو اپنی اپنی جگہ رہنا چاہئے۔ آبادی کے صرف اس حصہ کو جو شہر کی ضروریات سے قطعی زیادہ ہے (ضروریات سے ہمارا مطلب صرف کاروباری ضرورت سے ہی نہیں ہے بلکہ اس میں گھر اور خاندان کی ضروریات بھی شامل ہیں) شہر سے باہر چلے جانے کو کہا جائے تاکہ شہر کو اس تعداد سے نجات دلائی جا سکے۔ جو لوگوں کو بچانے یا اُن کی امداد کرنے کے راستہ میں مشکلات پیدا کر سکتی ہیں۔

مسٹر فضل الحق کا بیان

آنریبل مولوی فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے کلکتہ ریڈیو سے ایک تفصیلی تقریر کی جس میں باشندگان کلکتہ کی مخاطب کر کے اطمینان و سکون کا پیغام دیا۔ اس تقریر میں انہوں نے کہا کہ گذشتہ تین شبوں کے واقعات سے یہ واضح ہے کہ ہم ابھی محض ابتدا ہی میں ہیں جو کہ طویل اور امتحانی مدت کہی جا سکتی ہے۔

میں یقین کرتا ہوں کہ یہ ایک واقعہ ہے کہ دشمن کے ریڈیو اسٹیشنوں نیز ایک ممتاز بنگالی سیاستدان (سوبھاش چندر بوس) کہ دشمن کو اس کے براڈکاسٹ میں مدد دے رہے ہیں اور اعانت مجرمانہ کر رہے ہیں۔ یہ ادعا کیا ہے کہ جاپانی کلکتہ میں صرف فوجی مرکزوں پر بمباری کر رہے ہیں اور یہ کہ ہندوستانی آبادی پر ہاتھ ڈالا جائے گا اور اُسے اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے گا۔ اگر ہم اس کے پہلے کبھی اس کا یقین بھی کرتے تھے تو ہم بہت ہی قطعی طور پر اب یہ جانتے ہیں کہ وہ نرم اور تسلی بخش الفاظ بالکل بے معنی ہیں۔"

مسٹر حق نے کہا کہ شب گذشتہ جاپانی بمباری کے نتیجے میں ایک بے گناہ بنگالی عورت اور اس کے دو بچے ہلاک ہوئے اور ایک چھوٹا سا شہری بازار زد میں آیا جس میں دوسرے تباہ ہوئے۔ جاپان کی انتہائی بے امتیاز بمباری کے نتیجے میں وہ کس طرح فوجی مرکز کہا جا سکتا ہے؟

مسٹر حق نے کہا کہ ہم دشمن کی بمباری کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور کریں گے اور اس سے نہیں گھبرائیں گے۔ انہوں نے پبلک کو غلط فہمی سے بچانے کے لئے بتایا کہ وہ طیارہ شکن توپوں کی آواز یہ نہ سمجھے کہ بہت سے بم گر رہے ہیں۔ وہ تو ہماری توپیں دشمن کو مارنے کے لئے فائر کرتی رہتی ہیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

جاپانی نقصانات اٹھا کر ہٹ گئے

نئی دہلی، ۲۶ر دسمبر۔ برٹش ہیڈ کوارٹر کے ایک تازہ اعلان میں لکھا ہے کہ شمالی برہما اور آسام کی سرحد پر دونوں طرف کے گشتی دستے سرگرم کار ہیں۔ اراکان میں ایک مقامی جگہ پر ہماری فوج کے ایک دستہ اور جاپانیوں کی ایک جماعت سے مقابلہ ہوا دیر تک دونوں طرف سے گولیاں چلتی رہیں۔ اس کے بعد جاپانی نقصان اٹھا کر ہٹ گئے۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے ماگوے کے جاپانی ہوائی اڈہ پر تین دفعہ کامیاب اور موثر حملے کئے۔ ان حملوں میں ہمارا صرف ایک ہوائی جہاز ضائع ہوا۔

کولمبو، ۲۸ر دسمبر۔ سیلون نیشنل کانگریس کا ۲۳واں سالانہ اجلاس پلیا گوڈا کلانیا میں ہوا جس میں بڑی اکثریت سے یہ طے پایا کہ اس کا مطمح نظر آزادی حاصل کرنا ہے نہ کہ "ڈومینین اسٹیٹس" محرک نے کہا کہ ڈومینین کا لفظ ایسے ممالک کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے جو برطانیہ کے باہر ہیں۔

دار الحکومت سیام پر امریکن ہوائی حملہ

نئی دہلی، ۲۸ر دسمبر۔ امریکن فوج کے ہیڈ کوارٹر کے ایک تازہ اعلان میں لکھا ہے کہ امریکہ کے ہوائی جہازوں کے ایک طاقتور دستے نے سیام کے دار الحکومت بنکاک کے فوجی بحری اور ہوائی اڈوں پر ایک زبردست کامیاب حملہ کر کے بڑی سخت بمباری کی اور دشمن کو بہت زیادہ نقصانات پہنچائے۔

حسب معمول امریکہ کا کوئی ہوائی جہاز اس حملہ میں ضائع نہیں ہوا۔

لندن، ۲۷ر دسمبر۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے بتایا گیا ہے کہ کرسمس کی رات کو الجیریا میں ۴ بار ہوائی حملہ کے الارم ہوئے۔ طیارہ شکن توپوں نے زبردست گولہ باری کی۔

کلکتہ میں چوتھے ہوائی حملے کی مفصل رپورٹ

نئی دہلی ۲۵ دسمبر۔ ہندوستانی کمان کا مشترکہ کمیونک مظہر ہے کہ شب گذشتہ دشمن کے حملہ آور جہازوں کو بھاری طیارہ شکن توپوں کی فائرنگ کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اب تک یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک جاپانی بمبار جل کر گر پڑا۔ اور دوسرول بری طرح نقصان پہونچا۔

اس رات میں کلکتہ میں ۳ گھنٹے تک خطرہ کا امتیاز رہا۔ یہ ایک ہفتہ کے اندر چوتھی مرتبہ کلکتہ پر فضائی دھاوا تھا۔ دشمن نے جس قسم کے بم گرائے وہ کھلے ہوئے مقامات پر زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں جس سے یہ ظاہر ہوا کہ دشمن سول آبادی کو پریشان وخوفزدہ کرنا چاہتا ہے۔ نیز سول آبادی ہی میں زیادہ سے زیادہ جانی نقصان پہونچانا چاہتا ہے۔ کچھ شہری آبادی حصوں میں بم گرائے گئے اور کھڑکیوں کو نقصان پہونچایا گیا جن کی بڑی تعداد ٹوٹ پھوٹ گئی۔ مکانوں کی دیواروں وغیرہ پر بم کے ٹکڑے برسے لیکن کسی دیوار میں بم کے ٹکڑے گھس نہ سکے اور جو لوگ دیوار کی پشت پر پناہ لئے ہوئے تھے وہ محفوظ رہے۔

جسمانی نقصان خفیف ہوا۔ ان میں سے بیشتر وہ لوگ زد میں آئے جو کہیں چھپے نہیں تھے۔ مکانوں کو نقصان ناقابل لحاظ ہوا۔ دشمن بم باروں نے جس بے تکے پن سے بم گرائے اور جہاں جہاں پہونچ سکے اس کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے دفاعات نے ان کو کافی پریشان کیا۔ جہاں جہاں آگ لگی ہمارے فائر بریگیڈ اور آگ کا مقابلہ کرنے والی جماعتوں نے اسے جلد ہی بجھا دیا۔ خطرہ کم ہو جانے کے بعد آج صبح کے قریب گورنر صاحب بم زدہ رقبوں کا معائنہ کرنے لئے گئے۔

علامہ مشرقی کا بیان

مدراس ۲۴ دسمبر۔ علامہ مشرقی قائد خاکسار تحریک نے اخبارات کو حسب ذیل بیان دیا ہے:۔

میں تمام ہندوستانیوں کو یہ خوش خبری دیتا ہوں کہ حکومت ہند خاکسار تحریک پر سے عام طور پر پابندی اٹھانے اور احاطہ مدراس میں میری نظربندی اور پابندیاں منسوخ کرنے پر متفق ہو گئی ہے اور مجھے کہا ہے کہ میں تمام ہندوستان کے خاکساروں کو اپنی ۲۷ اپریل، ۴ ستمبر اور ۵ نومبر کی پیش کردہ شرائط کے مطابق احکام دیدوں۔

ان مذہبی اسلامی اصولوں کو منوانے کے لئے جن پر خاکسار تحریک کی بنیاد رکھی گئی تھی، نیز باقی خاکسار قیدیوں کی رہائی کے لئے جو ۸۰ دن کا روزہ میں نے رکھا تھا اس کے اختتام پر ۱۶ جنوری ۱۹۴۲ء کو میں نے جیل سے ایک اخباری بیان شائع کیا تھا جس کو حکومت ہند نے اعلان کیا تھا وہ قابل تسلیم ہے۔

اس بیان میں میں نے خاکساروں کو ہدایت کی تھی کہ وہ دوران جنگ تک وردیوں اور اخوت کے نشانوں کے مظاہرے، بیلچوں یا کسی اور ہتھیار کو کندھوں پر اٹھانا اور مارچ یا ہر قسم کی ڈرل ترک کردیں۔ ان ہدایات کی میں پھر تصدیق کرتا ہوں۔ جن کی تعمیل تمام خاکسار نہ صرف لفظاً بلکہ ان احکام کی روح کو مدنظر رکھ کر کریں۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ خاکسار جب تک لڑائی جاری ہے روزانہ اور ہفتہ دار خدمت خلق اچانک واقعات اور حادثات کے ماسوا انفرادی طور پر کریں۔ لیکن سپاہیانہ قواعد نہیں ہوگی نہ بیلچے وغیرہ کندھوں پر اٹھائے جائیں گے۔ نہ وردیاں یا اخوت کے نشان ہوں گے۔

اس کے علاوہ میں ہدایت کرتا ہوں کہ ہندوستان کی خارجی اور داخلی سیاسی حالت کو مدنظر رکھ کر نیز اس لئے کہ اس جنگی مہم میں جو کہ ہندوستان کو محوری طاقتوں کے جارحانہ اقدام کے باعث سیاسی نقطۂ نظر سے بدتر ہونے سے بچا رہی ہے۔ جس قدر ممکن ہو مدد دینے کے لئے خاکساروں کی آئندہ سرگرمیاں اس قطع کی ہوں کہ جب تک لڑائی جاری ہے مقامی حکام کو خاکساروں کے متعلق ادنیٰ تشویش نہ رہے۔ مجھے یقین ہو چکا ہے کہ اس ہنگامہ خیز وقت میں خاکسار کا بہترین پروگرام یہ ہے کہ وہ بلا لحاظ مذہب وملت بے نفس اور بے غرضانہ خدمت خلق کے لئے اپنے آپ کو تیار کرے اور سب مخلوق خدا کے لئے انتہائی طور پر مفید ثابت ہو۔

صوبائی حاکمان اعلیٰ کو میں مضبوطی سے حکم دیتا ہوں کہ متذکرہ صدر ہدایتوں پر عمل کیا جائے۔ ہندوستانی ریاستوں میں جہاں پابندی نہیں خاکسار اپنا پرانا دستور العمل جاری رکھیں اگر کوئی احکام اس سے پہلے ان موجودہ ہدایات کے خلاف جاری ہوئے ہوں تو وہ منسوخ سمجھے جائیں۔

علامہ مشرقی اگلے چند دنوں میں لاہور پہونچنے کے بعد صوبائی حاکمان اعلیٰ اور مخصوص سالاران کے اجلاس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن جن سالاران کا دور کی مقام کی وجہ سے پہنچنا مشکل ہے وہ انہیں خاموش طور پر قریب سے قریب ریلوے اسٹیشن پر احکام لینے کے لئے پہونچیں۔ علامہ صاحب کی روانگی کا پروگرام چند دنوں کے اندر اندر اخبارات میں شائع ہوگا۔

بقیہ آئینۂ کانپور

پدم پت سنگھانیا نائٹ — سال نو کے اعزاز میں

جو خطابات گورنمنٹ کی طرف سے دئے گئے ہیں انمیں کانپور کے مندرجہ ذیل حضرات کو خطابات سے سرفراز کیا گیا ہے۔ ہم ان سب حضرات کی خدمت میں اس حصول اعزاز پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں:۔

ایم۔بی۔ای مسٹر ایچ۔ ڈبلو۔ مارگن سکرٹری اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کانپور

نائٹ ہڈ لالہ پدم پت سنگھانیا

دائے صاحب مسٹر کے۔ چندرا کمرجی انڈسٹریل کیمسٹ وہیجر ہار کورٹ بٹلر ٹیکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ کانپور

انڈین پولیس میڈل سید یاد علی صاحب سرکل انسپکٹر آف پولیس کانپور۔

شکر شکر کی سپلائی کے انتظامات قابل تعریف ہیں کیونکہ ایک حد تک پبلک کو آسانی کے ساتھ شکر مل جاتی ہے۔

شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن کا یہ طریقہ بھی قابل تعریف ہے کہ اس نے تہواروں کے موقع پر لوگوں کی ضروریات کا خیال کیا۔ گذشتہ بقرعید کے موقع پر خاص طور پر مسلمانوں کو شکر دینے کے انتظامات کئے گئے تھے اور اب بڑے دن کے موقع پر عیسائیوں کی ضروریات پوری کی گئیں ہم کو امید ہے کہ محرم کے موقع پر بھی مسلمانوں کو شکر کی تکلیف نہ ہونے پائے گی۔

کیمپ حلیم مسلم انٹرمیڈیٹ کالج کے زیر انتظام اے۔آر۔پی اور اسکاؤٹنگ کیمپ کھولا گیا تھا جو ۲۳ دسمبر سے ۲۶ دسمبر تک قائم رہا۔

گرفتاری جیل خانہ کے تھوک فروش سوداگر پارچہ مسٹر سدھ گوپال کی دوکان کی ڈکیتی کے سلسلہ میں ۳ آدمی کو گرفتار کیا گیا ہے جس میں سے ایک شخص کے پاس ریوالور بھی تھا۔

سزا مسرس جی رسرن اینڈ کمپنی کے مالک پر اسموک نیوسنس بائی لاز کی خلاف ورزی میں ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

لوٹ ۲۶ دسمبر کو جنرل گنج میں مسرس رادھے شیام بنارسی داس کے بلاوم شدا ما کو چند بدمعاشوں نے بندوق دکھا کر ۵۰۰ روپیہ لوٹ لیا۔

اظہار غم ۲۸ دسمبر کو مولانا محمد علی میموریل اسکول کے منتظمان نے اسکول میں ایک جلسہ کیا جس میں سرسکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کی وفات پر رنج وافسوس کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کی یاد میں اسکول ایک دن کے لئے بند کرایا گیا۔

کولہاپور میں ۲ بم پھٹے

کولہاپور ۲۸ دسمبر۔ راجرام کالج کے صحن میں کل ایک بم پھٹا جس سے باغ کا مالی زخمی ہو گیا دوسرا بم ایک سرکاری عہدیدار مسٹر باپوراؤ کے مکان پر پھٹا۔ صرف ایک آدمی زخمی ہوا۔

عالم اسلامی کیلئے ایک سانحہ ہوشربا

سرسکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کا دفعتہً انتقال ہو گیا!

لاہور ۲۶ دسمبر۔ یہ خبر تمام عالم اسلامی میں انتہائی اندوہ وملال کے ساتھ سنی جائے گی کہ مدبر بے بدل آنریبل کل سرسکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کا رات کو ۱۲ بجے کے بعد حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سرسکندر بالکل صحیح وتندرست تھے۔ کسی قسم کی علالت کے کوئی آثار نہیں پائے جاتے تھے۔ وہ اپنے معمولی فرائض ومشاغل سے فراغت کرکے معینہ وقت پر سوئے تھے۔ بارہ بجے کے قریب سینہ میں کچھ درد محسوس ہوا اور قبل اس کے کہ طبی امداد پہونچ سکے حرکت قلب بند ہو گئی۔ اس اندوہناک خبر کے سنتے ہی شہر میں سناٹا چھا گیا۔ صبح کو اس سانحۂ عظیم کی شہر میں اطلاع ہوئی۔ بیشتر مسلم بازار اور دوکانیں بند ہو گئیں۔ ہر شخص عام اس سے کہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم اس حادثہ سے بے حد متاثر ہے۔ ہز اکسلنسی وائسرائے، کمانڈر انچیف، گورنر پنجاب۔ نواب صاحب بہاولپور۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال اور قائد اعظم مسٹر جناح کے تعزیتی پیغامات پہونچے ہیں۔ ہندوستان کے ہر گوشہ سے اس سانحہ پر تعزیتی پیغامات آرہے ہیں۔ لاہور کی تمام سرکاری عمارتوں پر سرکاری جھنڈا بطور تعزیت سرنگوں کر دیا گیا۔ سرسکندر کی کوٹھی کے اردگرد ہزارہا مسلمانوں کا مجمع ہے۔ اور ہر شخص آبدیدہ ہے۔

سرسکندر کے جنازہ اور دفن میں گورنر پنجاب نے شرکت کی

لاہور ۲۷ دسمبر۔ سرسکندر حیات خاں مرحوم کا جنازہ آج سہ پہر کو ان کی کوٹھی سے اٹھا۔ کوٹھی سے لے کر بادشاہی مسجد تک جہاں مرحوم کو دفن کیا گیا سڑک پر دو رویہ پولس اور فوج کھڑی ہوئی تھی۔ ہز اکسلنسی گورنر پنجاب جنازہ اٹھنے سے دو منٹ قبل متوفی وزیر اعظم کی کوٹھی پر پہونچے اور ان کے صاحبزادوں سے مل کر اس سانحہ پر اپنے دلی رنج وافسوس کا اظہار کیا۔ گورنر صاحب یہاں سے روانہ ہو کر بادشاہی مسجد میں تشریف لے گئے جہاں آپ نے تدفین میں شرکت کی۔ سرسکندر کی نماز جنازہ کے ساتھ ملٹری مراسم بھی انجام دئے گئے۔ مسٹر ولکنسن نے وائسرائے کی نیابت کرتے ہوئے جنازہ میں اور تدفین میں شرکت کی۔ جنرل ویول کمانڈر انچیف نے اپنی طرف سے اور لیڈی ویول کی طرف سے لیڈی سرسکندر حیات خاں کو تعزیت کا پیغام بھیجا۔ سپہ سالار ہند نے ہندوستانی فوج کی طرف سے بھی ایک تعزیتی پیغام ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ "ہندوستانی فوج کا ہر افسر وسپاہی اپنے اس بہادر اور جنگ آزما سپاہی کی بے وقت موت پر اپنے دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔" سرسکندر حیات خاں کے جنازہ کے ہمراہ حکومت پنجاب کے تمام ذمہ دار اعلیٰ عہدیدار اور بہت سے فوجی افسر بھی شریک تھے۔ نماز جنازہ اور دفن کے وقت شاہی مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔

مرحوم سرسکندر حیات کے بڑے صاحبزادہ میجر شوکت حیات خاں کی شادی جمعہ کے دن امرتسر میں ہوئی تھی اور سنیچر کو دلہن (جو سر مقبول محمود پالیمنٹری سکرٹری کی دختر ہیں) رخصت ہو کر لاہور آئی تھی شادی کی تقریبات ابھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ گھر ماتم کدہ بن گیا۔

سرسکندر حیات خاں پچاسویں سال گرہ ۵ جون ۱۹۴۲ء کو ہوئی۔ یہ ان کی زندگی کا ۵۱واں سال تھا۔ ۱۹۱۲ء میں ان کی شادی ہوئی تھی۔ ۱۹۲۱ء میں وہ پنجاب کونسل کے ممبر تھے اور ۱۹۳۷ء میں وہ پنجاب کے وزیر اعظم ہوئے۔ گذشتہ جنگ عظیم میں اور اس کے بعد ۱۹۱۹ء کی افغان وار میں بھی لڑے تھے۔ ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۴ء تک تقریباً سوا سال وہ قائم مقام گورنر پنجاب رہے۔ اس کے علاوہ ایک سال تک وہ ریزرو بنک آف انڈیا کے ڈپٹی گورنر بھی رہے۔

سرسکندر کی بیوقت موت سے سلطنت برطانیہ کو عظیم نقصان پہونچا

مسٹر چرچل اور وزیر ہند کی طرف سے تعزیتی پیغامات

لاہور ۲۸ دسمبر۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ اور مسٹر ایمرے وزیر ہند نے سرسکندر حیات خاں کی وفات پر گورنر پنجاب کے نام حسب ذیل تعزیتی پیغامات ارسال کئے ہیں۔ مسٹر چرچل اپنے پیغام میں گورنر پنجاب کو لکھتے ہیں:۔ مہربانی کرکے میری طرف سے پنجاب گورنمنٹ اور اہل پنجاب کے ساتھ اس اندوہناک سانحہ میں جو ان کے اپنے مدبر اور دلیر لیڈر سرسکندر حیات خاں کی بے وقت موت سے پیش آیا ہے سچی اور گہری ہمدردی کا اظہار کیجئے۔ مشرق وسطیٰ میں مجھے ان سے مل کر بڑی خوشی ہوئی تھی اور میں نے اس کو محسوس کیا تھا کہ وہ نہ صرف ایک جواں مرد اور بہادر سپاہی ہیں بلکہ ایک ایسے مدبر بھی ہیں جو بہت وسیع نظر رکھتے ہیں۔ وہ اپنے صوبہ اپنے ملک اور جمہوریہ برطانیہ کے بڑے وفادار اور آزادی کے مشترکہ مقصد سے دلی ہمدردی رکھتے تھے۔

مسٹر ایمرے وزیر ہند نے اپنے پیغام میں لکھا ہے:۔ "نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان اور کل سلطنت برطانیہ کو ان کی بے وقت موت سے نقصان عظیم پہنچا ہے وہ ایسے مدبر تھے جو جماعتی اور فرقہ وارانہ تعصب سے بالاتر رہ کر ہمیشہ مشترکہ مفاد کے لئے پر امن ذرائع سے اور قوت وطاقت کے حصول کے لئے اتحاد واتفاق سے کام لیتے تھے۔ یہ انہیں کے تدبر اور دانشمندانہ رہنمائی کا نتیجہ ہے کہ پچھلے چند سال کے اندر نہ صرف پنجاب میں امن وامان رہا بلکہ ان مقاصد کے حصول میں پنجاب نے خاص طور پر بڑی جدوجہد کی جس کے لئے اس وقت دنیا ایک محاربۂ عظیم میں مبتلا ہے۔ سرسکندر کے مدبر اور دانشمندی سے آئندہ ہندوستان کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے میں کتنی مدد ملتی اسکا ابھی ہم کوئی اندازہ نہیں کرسکتے۔ اب تو ہم صرف یہی امید کرسکتے ہیں کہ دوسرے لوگ ان کے نقش قدم پر چل کر ہندوستان کی بھلائی اور بہبود کے لئے سچی خدمت انجام دیں گے۔

سرسکندر کی وفات پر اس قدر کثیر تعداد میں تعزیتی پیغامات آرہے ہیں جن کا اس وقت شمار نہیں کیا جاسکتا۔

واشنگٹن میں اہم کانفرنس

لندن ۲۷ دسمبر۔ یورپ کی امریکن فوجوں کے کمانڈر انچیف اڈمرل بریلڈ اسٹارک کو ان کے ۸ ماہ تک یورپ میں اپنے منصب پر قیام کے بعد اچانک امریکہ طلب کر لیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں امریکہ کے سفیر مقیم انگلستان ونانٹ بھی بلائے گئے ہیں۔

واشنگٹن میں اہم فوجی کانفرنس منعقد کی جارہی ہے جس میں شرکت کے لئے ان اہم افسران کو طلب کیا گیا ہے خیال ہے افسر مذکور کئی ہفتہ امریکہ میں قیام کریں گے۔ اڈمرل موصوف کے ہمراہ ان کے اسٹاف کے ارکان بھی ہیں آپ نے جانے سے قبل بڑے دن کا پیغام یورپ والی امریکن فوجوں کے نام بھی ریکارڈ کرایا گیا تھا۔

بنگال ہندو سبھا کا مطالبہ

کلکتہ ۲۸ دسمبر۔ صوبہ ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کے ایک فوری جلسے نے ایک رزولیوشن میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کلکتہ میں ضروری اشیاء خوردنی کی راشنگ کرے (یعنی فی کس رسد مقرر کردے) اشیاء غذا پر پورا قبضہ ونگرانی رکھنے اور ان کے منصفانہ تقسیم کئے جانے پر بھی زور دیا گیا۔

مشہور حُر گرفتار

کراچی۔ حروں کا ایک لیڈر پکڑ لیا گیا جس کا نام سترخاص جیلی اور جو بمبئی میل اور لاہور میل کے گرانے میں شریک بتایا جاتا ہے۔

ایک حر لیڈر علی بخش جو کئی سنسنی پھیلانیوالی ڈکیتیوں میں شریک تھا ۳ سال کی سزا پا گیا۔

اور ایک حر لیڈر نورو بھی گرفتار ہو گیا اور بہت سے حُر گرفتار کئے گئے ہیں۔

دو محوری جہاز اور غرق کئے

لندن ۲۹ دسمبر۔ بحر روم میں برٹش کمانڈر بائرٹ کی آبدوز نے ٹیونس کے مشرقی ساحل کے قریب دشمن کے ایک تیل کے جہاز اور ایک رسد کے جہاز کو اور غرق کر دیا۔ اسی آبدوز نے دو روز قبل اٹلی کے بندرگاہ نیپلس کے قریب بھی ایک اطالوی رسد بردار جہاز کو غرق کیا تھا۔ ٹیونس کے قریب دشمن کے ایک تیسرے جہاز کو بھی ایسا چرٹیلا کر دیا کہ اس کو کھینچ کر سمندر کے کنارہ لگا دیا گیا۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ یوپی ٹاون امپروومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک ترمیم شدہ توسیع شہر جنرل امپروومنٹ اور اسٹریٹ اسکیم ۲۶ جس کا نام پرانا کانپور اسکیم ہے اور جو گورنمنٹ آرڈر نمبری ۲۷۸/۳۶-۱۲ مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۴۱ء کو منظور ہو چکی ہے۔ اس غرض سے تیار کی گئی ہے تاکہ وہ رقبہ آراضی جو بنا بر تعمیر ٹی۔بی سینی ٹوریم کے لئے میونسپل بورڈ کانپور کو ضرورت ہے و نیز آراضی مقبوضہ اگریکلچر کالج کو شامل کر دیا جائے۔

۲- آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں انکا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے۔ سڑک نمبر ۵۰ و ۸۱ کے ملنے کی جگہ سے روانہ ہو کر جانب پچھم سڑک نمبر ۵۰ کے کنارے کنارے کانپور بھور روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب پچھم دکھن اور فتح روڈ کے کنارے کنارے جی۔ٹی روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جی۔ٹی روڈ کے کنارے کنارے جانب پچھم کی سڑک تک جو موضع کھیورا بانگر آبادی کی طرف جاتی ہے اس کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب اُتر کچا روڈ کے کنارے کنارے آراضیات نمبری ۷۱ و ۷۲ و ۶۶ و ۶۵ و ۶۴ و ۳۸ و ۳۶ و ۳۶/۳۷ اور ۳۵ واقعہ موضع لکھنپورہ و آراضیات نمبری ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۶۰ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۸۶ و ۲۸۷ کے پوربی حد کے کنارے کنارے تب آراضی نمبر ۸۹ واقع موضع کھیورا بانگر کے جانب اُتر دریائے گنگا کے کنارے تک تب جانب پورب دریائے گنگ کے کنارے کنارے میونسپل پمپنگ اسٹیشن تک۔ تب میونسپل پمپنگ اسٹیشن کے حد کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۸۱ تک۔ تب سڑک نمبر ۸۱ کے مشرقی حد کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۸۱ اور ۵۰ کے ملنے کی جگہ تک یعنی جہاں سے چلے تھے۔ تمام سڑکیں جو اوپر درج ہیں اسکیم کے اندر شامل ہیں۔

۳- اسکیم کی تفصیل و نقشہ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۴- اس نوٹس کی تاریخ سے ۶۰ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔

دستخط مان سنگھ
سی۔بی۔ای۔ رائے بہادر
چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

انتقال کلکتہ ۲۰ر دسمبر۔ آج صبح کو مسٹر آدم عثمان نائب میئر کلکتہ کا انتقال ہو گیا۔

مسلم لیگ کانپور

مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کان پور نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۳ر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء میں بصدارت سید حسن احمد شاہ صاحب حسب ذیل تجاویز منظور کی ہیں جو آپ کی خدمت میں بغرض اشاعت ارسال ہیں شائع فرما کر ممنون فرمائیے۔

تجویز نمبر ۱ مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کانپور کا جلسہ ہز اکسلنسی وائسرائے کی اس آخری تقریر کو جو موصوف نے ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کے جلسہ میں بمقام کلکتہ کی بہت کرب و بے چینی کی نظر سے دیکھتا ہے جلسہ ہذا کی رائے میں فیڈرل اسکیم گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۳۵ء کو دہرانا اور یاد دلانا جو ہمیشہ کے لئے دفن کی جا چکی ہے۔ اور جغرافیائی بنیادوں پر ہندوستان کے ایک ہونے پر اصرار کرنے کو ہندوستان میں حکومت برطانیہ کے سب سے بڑے ذمہ دار نمایندے کے شایان شان نہیں سمجھتا۔ اجلاس کو محض ہند و مسلم اتحاد کے امکانات کو ناکام کرنے اور ہندوستانی مسلمانوں کے مطالبہ آزادی کو غیر موثر کرانے کی دانستہ کوشش تصور کرتا ہے۔ اہم مواقع پر اس قسم کے بیانات سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا البتہ گورنمنٹ کے مقاصد کی کھوکھلی اور غیر معین نوعیت بے نقاب ہو جاتی ہے اور حکومت کے ذمہ دارانہ اعلانات کا بھرم برباد ہو جاتا ہے۔ جلسہ ہذا کو یقین ہے کہ ہندوستانی اب اتنے بیدار ہو چکے ہیں کہ وہ اس پرانے طریقہ کار کے ذریعہ زیادہ عرصہ تک غلام نہیں رکھے جا سکتے۔ اور ہندوستانی محبان وطن ہندو خواہ مسلمان ان پرفریب چالوں میں مبتلا نہ ہوں گے۔

جلسہ ہذا صوبجاتی مسلم لیگ کے ذریعہ آل انڈیا مسلم لیگ کی توجہ اس جانب مبذول کراتے ہوئے معقول اور مناسب کارروائی کے لئے درخواست کرتا ہے۔

تجویز نمبر ۲ مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کانپور کا یہ جلسہ شہر میں اشیاء خوردنوش خصوصاً غلہ و شکر اور دیگر ضروریات زندگی کی کمیابی کو بہت اضطراب اور بے چینی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جلسہ ہذا اشیاء مذکور کی فراہمی اور فروختگی جس تعداد میں بھی کہ وہ مہیا ہو سکتی ہے اس طریقہ کار سے جو منجانب حکام مقامی اختیار کیا گیا ہے بالکل غیر مطمئن ہے۔ اور اس کے متعلق نظر ثانی اور مفصل تحقیقات کو ضروری سمجھتا ہے۔ جلسہ ہذا اس طریقہ کار کو جو مسلمانوں کے محلہ جات میں اشیاء کنٹرول شدہ کی بابتہ لائسنس دئے جاتے ہیں اختیار کیا گیا ہے بہت افسوس اور تکلیف کی نظر سے دیکھتا ہے مسلم محلہ جات میں جو لائسنس دئے گئے ہیں وہ بالکل ناکافی اور نسبتاً بہت کم ہیں اور وہ کسی اصول کے ماتحت بھی نہیں دئے گئے ہیں۔ متعدد محلہ جات قطعی کسی ایسی دوکان سے محروم ہیں جس سے بالخصوص مسلمان باشندگان سخت مصیبت اور اذیت میں مبتلا ہیں۔

جلسہ ہذا کی رائے میں منصفانہ تقسیم اور مسلسل فراہمی اشیاء مذکور قیام امن عامہ کے لئے اشد ضرورت اور اول ضرورت ہے۔ جلسہ ہذا مقصد مذکورہ بالا کے پیش نظر گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ فراہمی اشیاء مذکور کے لئے کوئی ایسا طریقہ اختیار کریں جس سے مسلمانوں کی تکالیف اور ان کے شبہات دور ہو سکیں۔

جلسہ ہذا کی رائے میں تجویز ہذا صوبہ مسلم لیگ کو اس غرض سے روانہ کی جائے کہ وہ صوبہ گورنمنٹ سے معاملات رجوع کریں اور صوبہ مسلم لیگ کو یقین دلاتا ہے کہ مسلمانان کان پور اس سلسلہ میں مالی ذمہ داری برداشت کرنے کے متحمل ہو سکیں گے۔

۲۸ر دسمبر سنہ ۴۲ء کی مجلس عاملہ میں حسب ذیل تجویز تعزیت منظور ہوئی ہے جو بغرض اشاعت ارسال خدمت ہے۔

مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کانپور کا یہ جلسہ سر سکندر حیات خاں کی اچانک وفات پر اپنے دلی ہمدردی کے ساتھ رنج والم کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کی وفات کو قومی نقصان عظیم تصور کرتا ہے۔

جلسہ ہذا دست بدعا ہے کہ اللہ پاک مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں بہترین مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

نیازمند (ڈاکٹر) محمد شریف خاں
آفس سکرٹری مسلم لیگ کانپور

شمالی فرانسیسی اتحادیوں کے ساتھ

لندن ۲۹ر دسمبر۔ آج نیروبی میں جو برٹش مشرقی افریقہ کا دارالحکومت ہے۔ فرانسیسی شمالی لینڈ کی حکومت کے قایم مقام اور مشرقی افریقہ کی برٹش فوج کے کمانڈر نے اس معاہدہ پر دستخط کر دئے جس کے شرائط کے ماتحت فرانسیسی شمالی لینڈ بھی اب آزاد ہو کر دول متحدہ کا شریک ہو گیا۔ افریقہ میں اب تک صرف یہی ایک فرانسیسی نو آبادی ایسی تھی جو فرانس کی وشی حکومت تھی، اب یہ بھی آزاد ہو گئی یہاں کی فرانسیسی فوجیں آئندہ اتحادی افواج کے ساتھ ہو کر محوری طاقتوں سے لڑیں گی اور فرانسیسی مشرقی افریقہ کے بندرگاہ جبوتی سے اتحادی پوری طرح کام لے سکیں گے۔

آزاد فرانسیسی لیڈر جنرل ڈیگال نے کل لندن ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے تمام فرانسیسیوں سے جو فرانس کے باہر ہیں اپیل کی کہ وہ متحد و متفق ہو کر مشترکہ دشمن سے مقابلہ کریں۔

چین کے ساتھ امریکہ اور برطانیہ

چنکنگ ۲۷ر دسمبر۔ چین کے اخبار ٹائمز نے یہ اہم اطلاع شائع کی ہے کہ چین۔ برطانیہ اور امریکہ میں ایک اہم معاہدہ عمل میں آیا ہے جس کی رو سے امریکہ اور برطانیہ نے چین وغیرہ کے علاقوں میں اپنے حقوق ملک گیری سے دستبرداری دیدی ہے اور جنگ کے بعد کے امور بھی طے کئے گئے ہیں۔ ابھی تک اس معاہدہ پر کسی حکومت نے دستخط نہیں کئے ہیں۔ خیال ہے کہ آئندہ ماہ اس اہم سمجھوتہ پر برطانیہ چین اور امریکہ کی طرف سے دستخط کئے جائیں گے۔

احمد آباد ۲۹ر دسمبر۔ کل کئی مقامات مفسدوں کے ہجوم نے پولس پر پتھر اور اینٹیں برسائیں دو مقامات پر پولس پر تیزاب بھی پھینکنے کی حماقت کی۔ مجبوراً پولیس نے گولیاں چلا کر مجمع کو منتشر کیا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 406

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ششماہی
ممالک غیر سے
سالانہ ششماہی
قیمت فی پرچہ ۱/

رجسٹرڈ نمبر ا ۴۰۶

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۹ جنوری ۱۹۴۳ء مطابق یکم محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | نمبر ۲

ادبیات

انتخاب مشاعرہ سالانہ

انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور

۲۶ دسمبر ۱۹۴۲ء ۹ بجے رات کو کرائسٹ چرچ کالج ہال کانپور میں انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ مشاعرہ نواب سر محمد یوسف صاحب کی صدارت میں ہوا تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان غزلوں کا انتخاب ہدیہ ناظرین کریں چنانچہ اس مشاعرہ کے انتخاب کی پہلی قسط ذیل میں درج کیجاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

جناب بہزاد لکھنوی

حرم میں جا کے بھی ساقی کا احترام کیا
ادب سے جانب میخانہ اک سلام کیا

بڑا کرم کیا تم نے نقاب رُخ اُلٹی
بڑا ستم کیا ذوق نظر کو عام کیا

خراب ہو کے بنے ہم تری محبت میں
زہے نصیب کہ ناکامیوں نے کام کیا

شروع شب سے جلی جا رہی تھی شمع غریب
عجیب رنگ سے بے گانگی نے کام کیا

یہ راز وہ ہے کہ اب تک نہ کھل سکا بہزاد
مری سحر کو خدا جانے کس نے شام کیا

جناب سروش ملیح آبادی

اٹھا کے بار امانت غضب کا کام کیا
کہ حشر تک کے لئے زیست کو حرام کیا

ہٹائے گیسوئے مشکیں یہ کس نے چہرے سے
ظہور مہر قیامت نے وقت شام کیا

سروش ہم نے محبت کی ظلمتوں کے لئے
ہر ایک داغ جگر کو مہ تمام کیا

جناب سرور الہ آبادی

عدم سے آکے یہ ہستی میں ہم نے کام کیا
کسی کے حسن کا نظارہ صبح و شام کیا

طواف کرنے کو آئی کسی کی برق جمال
جہاں بھی عشق دل افروز نے مقام کیا

وہی تو قدر کے قابل ہے بزم ناز میں دل
کہ جس کا تیری نگاہوں نے احترام کیا

جناب شفیق جونپوری

در حبیب ہے یا مرکز حیات اپنا
کہ جب یہاں سے چلے پھر یہیں قیام کیا

کسی کی خاک کے ذرے کسی سے کہتے ہیں
کہ تم نے کچھ نہ محبت کا احترام کیا

تمام عمر کے لیل و نہار اُس پہ نثار
وہ دن جو ہم نے تری یاد میں تمام کیا

رہے گی نکہت گل یوں ہی عمر بھر برباد
شفیق راز چمن کو اسی نے عام کیا

جناب شرار لکھنوی

جبین پہ اپنی برہمن نے خوب کام کیا
خدا کا نام لکھا اور بتوں کا نام کیا

بقدر ہوش ہوئی مجھ سے کیا کوئی لغزش
جنوں نے آج مجھے جھک کے کیوں سلام کیا

حیات عشق بھی کیسا طلسم حسرت ہے
جو کام اجل کا تھا وہ زندگی نے کام کیا

اشارہ پاتے ہی مستی بھری نگاہوں کا
ہمارے پاس تھا جو کچھ وہ نذر جام کیا

جناب وفا لکھنوی

حیات عشق کا مشکل سے اختتام کیا
طویل تھا یہ فسانہ مگر تمام کیا

گلے پہ اپنے چھری پھیرتا ہے خود بھی کوئی
جفا نے کام لیا تب وفا نے کام کیا

جہاں پہ اہل نظر کی بھی ہے نظر بے کار
وہاں سے آگے بھی میری نظر نے کام کیا

بس اتنی بات پہ کہلائے بت پرست وفا
خدا کی شان کا ہم نے جو احترام کیا

جناب یکتا امروہوی

جبیں نے سجدہ پہ شوق گام گام کیا
قدم قدم پہ محبت کا احترام کیا

خزاں گذر کے چمن میں بہار آئے گی
یہ خام کار جنوں نے خیال خام کیا

ہوں لاکھ میکدے قربان جبہ اے یکتا
کسی نے مست نظر کا عطا وہ جام کیا

قاہرہ ۳۰ دسمبر۔ امیر عبداللہ، جنرل نوری سعید وزیر اعظم عراق کے ہمراہ طیارے سے یہاں آئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ حکومت کے مہمان ہیں۔ جنرل نوری محاذ جنگ کا دورہ کریں گے

دنیائے اسلام

ترکی اور روس میں نیا معاہدہ

ٹائمز کا نامہ نگار مقیم استنبول بذریعہ بحری تار مطلع کرتا ہے کہ انقرہ میں آجکل یہ خبریں گشت کر رہی ہیں کہ ترکی اور روس میں حال ہی میں ایک غیر جارحانہ معاہدہ کی تکمیل ہوئی ہے۔ ذمہ دار حلقوں میں دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ابھی یہ اطلاع قبل از وقت ہے۔ یہ افواہ غالباً اس وجہ سے مشہور ہے کہ وزیر اعظم سراج اوغلو گزشتہ ہفتہ روسی سفارتخانہ گئے تھے یہاں آپ روسی سفیر ایم وینوگریڈوف کے ساتھ تین گھنٹہ تک شطرنج کھیلتے رہے۔

اس میں شک نہیں کہ کچھ عرصہ سے ترکی روسی تعلقات میں بہت ترقی ہوئی ہے خاص کر اس وقت سے جب سے کہ کیبوبی سیف میں جو آدبے ترکی کے سفیر ہوئے اور ایم وینوگروڈف روس کے سفیر ایک طویل مدت کے بعد انقرہ واپس آئے۔

ترکی اور روس دونوں آپس کے تمام اختلافات کو جو متعدد بم کے وقت انتہائی شدت اختیار کر گئے تھے مٹا دینا چاہتے ہیں۔ ایم وینوگریڈوف کا ان کا انقرہ واپس آنے پر ترکی میں جو پرتپاک خیر مقدم کیا گیا اس سے دونوں ملکوں کے آپس کے خوشگوار تعلقات ظاہر ہوتے ہیں۔ روسی سفیر مذکور نے انقرہ واپس آنے پر وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے متعدد ملاقاتیں کیں

۱۔ غیر جانبداری کا صلح نامہ اور غیر جارحانہ معاہدہ اور بین الاقوامی اتحاد جس پر ۱۷ دسمبر ۱۹۲۵ء کو دس سال کے لئے دستخط ہوئے تھے اور جس کی میعاد ۱۹۴۵ء تک کے لئے توسیع کی گئی تھی۔ اس صلحنامہ کے ضمن میں ایک اور دستاویز ہے جس پر ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو دستخط ہوئے تھے اس کی رو سے فریقین نے یہ وعدہ کیا ہے کہ دوسرے کے کسی ہمسایہ ملک سے کوئی سیاسی معاہدہ اس وقت تک نہ کریں گے جب تک کہ پہلے سے آپس میں گفت و شنید نہ کر لیں گے۔

۲۔ ترکی روسی اعلان مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء جس سے دونوں ممالک نے غیر جارحانہ معاہدہ پر قائم رہنے کا اعلان کیا اور ایک دوسرے سے وعدہ کیا کہ اگر دونوں ملکوں میں سے کسی ایک پر حملہ ہوا تو دوسرا ملک قطعاً غیر جانبدار رہے گا۔

۳۔ برطانیہ اور روس کا مشترکہ اعلان جو اگست ۱۹۴۱ء میں کیا گیا اور جس میں ترکی علاقہ جات کی سالمیت کا لحاظ رکھنے کا حتمی وعدہ کیا گیا ہے۔ اب یہ ممکن ہے کہ غیر جارحانہ معاہدہ جو ۱۹۴۵ء میں ختم ہوتا ہے اس کی میعاد اور وسعت کو بڑھانے کی گفت و شنید کا آغاز ہوا ہو۔ دوسرا امکان یہ ہے کہ پچھلے سال جو ضمانت برطانیہ اور روس نے دی تھی اس میں امریکہ بھی شامل ہو جائے۔ بلاشبہ دوسری صورت میں اصل معاہدہ کا تعلق امریکہ سے ہے اور کچھ تصفیہ ہوگا وہ واشنگٹن میں کیا جائے گا۔

ایران کمانڈر کا اعلان

ایرانی فوج کے کمانڈر نے پریڈ میدان میں برطانوی اور ہندوستانی افسروں کے سامنے تقریر کی۔ ایرانی عساکر نے ظاہر میں قواعد محوری طرز پر کی مگر باطن میں ان کو محور سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ایک ہندوستانی مبصر جو وہاں موجود تھا لکھتا ہے:۔ "گو قواعد دیکھنے میں بہت عجیب معلوم ہوتی تھی مگر تھی بہت اثر انگیز۔ نوجوان افسروں نے جس مکمل طریقہ پر مارچ کیا اس سے بہتر کوئی اچھی سے اچھی جرمن رجمنٹ بھی نہیں کر سکتی تھی۔ مشہور عالم طہران فوجی اکاڈمی ایرانی فوج کا سینڈھرسٹ ہے۔ ایران کی فوج میں بہت تیزی کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے اور وہ برطانوی نیز ہندوستانی فوجوں کے ساتھ ساتھ کام کر رہی ہے۔ اگر جنگ ایران تک پہونچ جائے تو ہماری فوجوں کے دوش بدوش ایسے ایرانی افسر اور ایرانی فوجیں جنگ کریں گی جن کو فن حرب کے ہر رُخ کی تعلیم دی جا چکی ہے۔

اکاڈمی میں دو سال کی تعلیم ہوتی ہے۔ قدیم اور جدید حربی تعلیم کے ساتھ طلباء کو ٹینک توپخانہ اور دیگر جدید آلات حرب کا استعمال سکھایا جاتا ہے۔ نیز گھوڑے کی سواری سیکھنا ہوتی ہے کیونکہ ایران میں ایسا بہت سا پہاڑی علاقہ ہے جہاں ٹینک اور دیگر قسم کے بڑے بڑے آلات نہیں جا سکتے ہیں"۔

مسلم فیڈریشن چین کے نمایندہ کا بیان

چینی مسلم فیڈریشن کے مندوب شیخ محمد عثمان وہ آج کل طہران میں مقیم ہیں۔ ۱۱ ذی الحجہ کی شام کو آپ نے ایک اجتماع عظیم میں وحدت اسلامیہ پر ایک بصیرت افروز تقریر کی۔ آپ نے فرمایا دنیا کے تمام مسلمان خواہ وہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ اگر مشرق کا مسلمان پریشان ہوگا تو مغرب کے مسلمان کو اس کا فوراً احساس ہوگا اس کے بعد فرمایا:۔ اسلام نے ہم کو اتحاد کی رسی میں جکڑ دیا ہے۔ جبتک آیہ کریمہ واعتصموا بحبل اللہ الخ ہماری رہنمائی کر رہی ہے کوئی اس اتحاد کو ٹھیس نہیں لگا سکتا۔ بیشک ہمارے اعمال میں کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن یہ کمزوری اصلاحی جد و جہد سے دور ہو سکتی ہے۔ ہم جس وقت اپنی کمزوری کو دور کر لیں گے۔ ہماری عظمت کا آفتاب طلوع ہو جائے اور کامیابی ہمارے قدموں میں ہوگی؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تیق عزم مستقبل ہیں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو بیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۹ رجنوری سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۲

الوداع سنہ ۱۹۴۲ء خوش آمدید سنہ ۱۹۴۳ء

سنہ ۱۹۴۲ء خون کی ندیاں بہاتا ہوا دنیا میں آیا اور دنیا کو خون کے سمندر میں ڈبو کر چلا گیا۔ سنہ ۱۹۴۲ء کی ابتدائی مہینوں کی افسوس ناک یادگار یہ ہے کہ ملایا، سنگاپور، برما اور مشرق بعید کے بہت سے جزائر اس جاپان کے قبضہ میں چلے گئے جو مدت سے ایشیا پر حکمرانی کا خواب دیکھ رہا تھا۔ سنہ ۱۹۴۲ء کا نصف سال گزرنے کے بعد یکایک حالات تبدیل ہونے شروع ہوئے اور دنیا نے دیکھا کہ وہ طاقتیں جو آگے بڑھ رہی تھیں پیچھے ہٹنے لگیں اور وہ اتحادی جن کو ناکامیوں پر ناکامیاں ہو رہی تھیں۔ جنگ کا پانسہ ان کے حق میں پلٹنے لگا چنانچہ مشرق بعید، افریقہ اور روس میں اتحادیوں کی کامیابیوں نے آہستہ آہستہ جنگ کا نقشہ بدلنا شروع کر دیا ہے اور اتحادی تقریباً ہر مورچہ پر فاتحانہ سرگرمیوں کیساتھ بڑھ رہے ہیں۔

سنہ ۱۹۴۲ء کے آخری مہینہ کا اہم ترین واقعہ یہ ہے کہ جاپان نے اس ہندوستان پر بھی بم باری شروع کر دی جس کی محبت اور عشق کے وہ دعوے کیا کرتا ہو چنانچہ اس وقت تک کلکتہ پر متعدد ہوائی حملے ہو چکے ہیں ادھر اتحادیوں کی کیفیت یہ ہے کہ اکیاب کے علاقے میں ان کی نوجیں داخل ہو چکی ہیں اور ان کے بم بار ہوائی جہاز پوری جرأت کے ساتھ کلکتہ کی بم باری کا جواب دے رہے ہیں غرضکہ سنہ ۱۹۴۲ء ایک ایسے دور سے گزرتا ہوا ختم ہوا ہے جس کے اثرات ہندوستان اور دنیا کی تاریخ پر بہت گہرا اثر ڈالیں گے۔

سنہ ۱۹۴۲ء اگرچہ ہندوستان کی سیاسی بے چینی کے اعتبار سے کافی تشویش ناک ہے لیکن اس سال کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ تمام سال ہندوستان کے فرقہ وارانہ ہنگاموں سے بالکل پاک رہا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ گذشتہ ایک چوتھائی صدی میں سنہ ۱۹۴۲ء پہلا سال ہے جو ان فرقہ وارانہ ہنگاموں سے پاک نظر آتا ہے۔ جن کی بدولت آج بھی ہندوستان غلامی کی ذلت میں مبتلا ہے۔ ہماری دلی تمنا ہے کہ یہ ہنگامے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں اور ہندوستانی مہذب قوموں کی طرح امن اور سلامتی کی زندگی گزارنا سیکھ جائیں۔

سنہ ۱۹۴۳ء کا سال جو ہندوستان اور دنیا کے لئے توپ کی گرج اور بموں کے دھماکوں کے ساتھ آیا ہے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کے پردہ میں کس قدر انقلابات پوشیدہ ہیں۔ بہرحال ہماری دعا ہے کہ یہ سال دنیا کے لئے اور ہندوستانیوں کے لئے خوشگوار ثابت ہو اور دنیا کو جلد سے جلد ان مصیبتوں سے نجات ملے جو جنگ کی صورت میں دنیا کے لئے وبال بنی ہوئی ہیں۔

مسٹر ساورکر کی صدارتی تقریر

آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے اٹھائیسویں جلاس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر ساورکر نے بانگ دہل اعلان کیا کہ ہندو مہا سبھا آل انڈیا مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کی مخالفت غیر متزلزل ارادے کے ساتھ کرتی رہے گی۔ اور کہا کہ ہوسکتا ہے کہ جس طرح برطانی راج ہم پر ٹھونس دیا گیا ہے اسی طرح پاکستان بھی ہم پر ٹھونس دیا جائے۔ مگر یہ ہمیں آزادی کے لئے جدوجہد جاری رکھنے سے محروم نہیں رکھ سکے گا۔

پاکستان اور صوبوں کی خود مختاری کے اُصول کو تسلیم کر لینا بے حد خطرناک ہے۔ واضح رہے کہ صوبوں کی از سر نو تقسیم اور صوبائی خود مختاری کے درمیان اُصولی فرق ہے۔ صوبائی خود مختاری پاکستان کی رُوح ہے۔ لسانی، عسکری، مالی پالیسی اور مناسب وجہ کی بنا پر اگر صوبوں کی تقسیم از سر نو کی جائے تو ہندوؤں کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس قسم کی تقسیم قومی طاقت قومیت یا ہندوؤں کے مفاد کے خلاف نہ ہو۔

پاکستان کا مطالبہ تسلیم کر لینے سے ہم نہ صرف مسلم اکثریت کا یہ مطالبہ مان لیں گے کہ انھیں علیحدہ مملکت حاصل کر لینے کا حق حاصل ہے بلکہ صوبوں کی علیحدگی کا اصول بھی تسلیم ہو جائے گا۔ اس صورت میں ہر ایک صوبہ کسی معاشی یا دوسرے عذر کی بنا پر جب چاہے مرکز سے الگ ہو سکتا ہے۔

ہندوؤ! یاد رکھو۔ صوبائی علیحدگی کے اصول کو تسلیم کر لینے کے بعد جو آزادی بھی حاصل ہوگی فی الحقیقت ایک ایسے مکان کی سی ہوگی جس کی بنیاد ایک جوالا مکھی یعنی آتش فشاں پہاڑ کے دہانے پر رکھی گئی ہو۔ وائسرائے نے کلکتہ میں جو تقریر کی ہو میں اس کا معترف ہوں۔ اور جغرافیائی اتحاد کے لئے جو اپیل اس تقریر میں کی گئی ہے وہ بالکل صحیح ہے۔

مسٹر ساورکر نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا۔

مسلمانو! اگر تم ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ تو بہتر ورنہ تمہارے بغیر ہم اکیلے ہی آزادی ہندوستان کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ بلکہ اگر تم نے ہماری مخالفت بھی کی تو ہم اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ ہندوستان کی وحدت کو برقرار رکھنے کے لئے مصروف عمل رہیں گے۔ ہم علیحدگی کی ہر تحریک کو غداری قرار دیں گے۔ جس طرح امریکن قوم نے نیگرو ستان کی تحریک کو دبا دیا تھا اسی طرح پاکستان کی تحریک بھی کچل دی جائے گی۔

ہم اس تقریر کے سلسلے میں صرف اسی قدر عرض کر سکتے ہیں کہ

ویر ساورکر نے ہندو مہا سبھا کانپور کے اجلاس میں ایک طرف کانگرس اور کانگریسی لیڈروں کو گالیاں دی ہیں تو دوسری جانب مسلمانوں کو کچل ڈالنے کی دھمکیاں دے کر مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے۔

ذرا غور فرمائیے کہ کس طرح پاکستان کے پردہ میں مسلمانوں کو کچلنے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ مسٹر ساورکر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جو مسلمان قوم چند ہزار کی تعداد میں ہندوستان میں آنے کے بعد نو سو برس حکومت کر سکتی ہے وہ اتنی کمزور نہیں ہے کہ آج دس کروڑ کی تعداد میں ہونے کے باوجود ویر ساورکر جیسے فرقہ پرستوں کی دھمکیوں کے سامنے گردن جھکا دے۔

ویر ساورکر کو یہ خیال اپنے دل و دماغ سے نکال دینا چاہیئے کہ ہندوستان میں ہندو قوم یا مسلمان قوم کسی دوسری قوم کو کچلنے کے بعد زندہ رہ سکتی ہے۔ ان دونوں قوموں کے پھولنے پھلنے اور ترقی کرنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ یہ دونوں قومیں مل کر ہندوستان کے مستقبل کو خوشگوار بنانے کی کوشش کریں نہ یہ کہ ویر ساورکر کے تخریبی مشوروں پر عمل کرنے کے بعد آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو جائیں۔

ویر ساورکر کا ہندوستانیوں کو آپس میں لڑانے کے لئے ہندوؤں کو اُبھارنا اور اُن سے کہنا کہ وہ ہمالیہ کی چوٹی سے "اکھنڈ ہندوستان" کا نعرہ بلند کر کے مسلمانوں کو کچل ڈالیں ایک فعل عبث سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

ہندوستان کا ہر وہ قوم پرست جو ہندوستان پر غیروں کا تسلط نہیں دیکھنا چاہتا اس کا فرض ہے کہ وہ ویر ساورکر جیسے لوگوں کو بے نقاب کر کے رکھ دے تاکہ یہ اپنی فرقہ وارانہ روش سے ہندوستان میں نئے نئے ہنگامے برپا کر کے ہندوستانیوں میں خانہ جنگی پیدا کرانے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

اُردو ہندی کے جھگڑے

۲۵ ردسمبر کی رات کو عین اس وقت جبکہ کلکتہ پر دشمن کی بم باری ہو رہی تھی۔ لائل پور میں ہندی ساہتیہ سمیلن کا اجلاس منعقد ہو رہا تھا۔ اور اس اجلاس کے ذریعہ ہندی اور اُردو کے نام پر ہندوستان کی فضا کو مکدر کرنے کی انتہائی کوشش کی جارہی تھی۔

اگر ہندی ساہتیہ سمیلن کے ہمنوا۔ ہندی کے حق میں پروپیگنڈا کریں۔ اور ہندی کو رواج دینے کی زیادہ سے زیادہ جدوجہد کریں تو کسے اعتراض ہوسکتا ہے لیکن افسوس کہ ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ اُردو اور ہندی کا سوال اٹھا کر ملک کی فضا کو زیادہ سے زیادہ مکدر کر دیں۔

موجودہ خطرناک حالات میں ہندی اور اُردو کا جھگڑا اٹھانے والے دیدہ و دانستہ .... ملک کے ساتھ غداری کرتے ہوئے دشمن کے بازو مضبوط کر رہے ہیں اور یہ ان کا اتنا بڑا گناہ ہے جسے کسی صورت میں بھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔ غنیمت جانو کہ اس وقت ہندوستان میں کوئی قومی حکومت نہیں ہے۔ اگر ہندوستان میں کوئی قومی حکومت ہوتی تو وہ موجودہ نازک حالات میں فرقہ وارانہ جھگڑا اٹھانے والوں کو وہی سزا دیتی جو جاسوسوں اور غداروں کو سزا دی جاسکتی ہے۔

ریزگاری کا مسئلہ

ریزگاری کے سلسلہ میں حکومت ہند نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہو کہ حکومت ہند نے اس وقت جتنی ریزگاری بازار میں پھیلادی ہے اس سے قبل اس سے چوتھائی ریزگاری بھی بازار میں کبھی نہیں پائی گئی۔ چنانچہ حالت یہ ہے کہ ایک سو اسّی کروڑ مزید چھوٹے سکے اس وقت تک بازار میں پہونچ چکے ہیں۔ اور سات کروڑ نئے چھوٹے سکوں کا ہر مہینہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی ریزگاری بازار میں مفقود ہے۔

ریزگاری کے مفقود ہونے کی یہ وبا ان سرمایہ داروں کی عنایت کا نتیجہ ہے جو کرنسی نوٹوں کو ریزگاری میں تبدیل کر رہے ہیں لیکن ان کو اس چیز کا ذرا بھی احساس نہیں کہ ریزگاری کے مفقود ہونے سے ہزاروں چھوٹی چھوٹی تجارتیں برباد ہو جائیں گی۔ اور ہندوستان کے وہ لاکھوں باشندے بھوکے مرجائیں گے۔ جنکا گذر اوقات ہی چھوٹی چھوٹی تجارتوں پر ہے۔

موجودہ نازک حالات میں سرمایہ داروں کا ریزگاری دبا کر ملک کی چھوٹی تجارتوں کو برباد کر دینا ملک اور قوم کے ساتھ اتنا بڑا ظلم ہے جسے آسانی کے ساتھ نہیں برداشت کیا جاسکتا۔ ضرورت ہے کہ اخبارات اور ذمہ دار حضرات اس تازہ لغویت کے خلاف شدید صدائے احتجاج بلند کریں۔ اور اس بات کی انتہائی کوشش کریں کہ اس وبا کا جلد سے جلد خاتمہ ہو جائے۔

آئینۂ کانپور

امپروٗمنٹ ٹرسٹ کانپور امپروٗمنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۲۳ ردسمبر کو مسٹر مان سنگھ سی۔ بی۔ ای۔ آر۔ بی۔ کی صدارت میں ہوا جلسہ میں ۷ ٹرسٹوں نے شرکت کی۔

۲۴ روپیہ کی رقم کی ادائگی ۹۰۶۹ روپیہ کی عمارتی سامان کی فروخت ۶۸ ۳ روپیہ کا معمولی خرچہ اور ۱۰۷۱ روپیہ کی رقم چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے منظور کی گئی۔ ٹرسٹ نے طے کیا ہے کہ کسی عارضی ملازم کی ملازمت مدت میں اکسٹنشن (توسیع) نہیں دی جائے گی۔

ٹرسٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ برجندر سروپ پارک موجودہ حالت میں میونسپل بورڈ کو اس شرط پر دیا جاسکتا ہے کہ اگر وہ انجنئیرنگ اور اس کی نگرانی کے اخراجات کی رقم ادا کر دیں۔

بائی لاز میں ترمیم یو۔پی۔ گورنمنٹ نے کانپور میونسپل بورڈ کے بلڈنگ بائی لاز میں مندرجہ ذیل ترمیم کی ہے:-

وہ زمین جو کہ کوڑا یا اسی قسم کے دوسری چیزوں سے بھری گئی ہو اس پر رہائشی مکانات نہیں بنائے جاسکے جب تک کوئی میڈیکل ہیلتھ افسر صحت عامہ کے خیال سے اس کو ٹھیک نہ قرار دیدے اور انجنیرنگ نقطۂ نظر سے بھی عمارت بنانے کے قابل ہو۔

جوہی نوٹیفائیڈ ایریا معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے جوہی نوٹیفائیڈ ایریا کو کانپور میونسپل بورڈ کے حدود میں شامل کرنے کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے اور گورنمنٹ نے میونسپل بورڈ سے دریافت کیا ہے کہ بورڈ کن شرائط پر جوہی نوٹیفائیڈ ایریا کی صفائی وغیرہ کا کام اپنے ذمے لے سکتا ہے

یو۔ پی اولمپک کھیل پروفیسر سید نواب حسین صاحب آنریری سکرٹری یو۔پی اولمپک ایسوسی ایشن اطلاع دیتے ہیں کہ:- "سفر کرنے کی مشکلات اور ریلوے کی رعایتیں بند ہو جانے کی وجہ سے یو۔پی اولمپک ایسوسی ایشن کی مجلس انتظامیہ نے اتفاق رائے سے طے کیا ہے کہ صوبہ کے سالانہ اولمپک کھیلوں کو جو علیگڈھ میں اس سال ہونے والے تھے ان کو دوسرے سال کے لئے ملتوی کر دیا جاوے۔

ڈسٹرکٹ اولمپک کھیل ڈسٹرکٹ اولمپک کھیل ۳۰ اور ۳۱ رجنوری کو کرائسٹ چرچ کالج گراؤنڈ میں ہوں گے اس میں داخلہ کی آخری تاریخ ۲۴ رجنوری ہے اور اس میں ملٹری اور پولیس کے لوگ بھی شریک ہوسکتے ہیں۔

ہندو مستورات کا جلسہ ۲ رجنوری کو آریہ سماج ہال میں مسز ساوتری وولاری لال پریسیڈنٹ ہندی مصنفین ایسوسی ایشن کی صدارت میں مقامی ہندو عورتوں کا ایک جلسہ ہوا۔

صدر صاحبہ نے آل انڈیا ہندو عورتوں کے انجمن کی ضرورت بتلائی اور مقامی ہندو سبھا کے زیر سایہ عورتوں کی انجمن کی ایک ایکزیکیٹو کمیٹی بنائی گئی جس کی صدر لیڈی سنگھانیا اور سکرٹری مسز لتا بھوشن منتخب ہوئیں۔

زمینداران آگرہ کانفرنس زمینداران آگرہ کی ایک کانفرنس ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں بابو رام نرائن گرگ کی صدارت میں منعقد ہوا ہے اس کے انتظامات کیلئے ایک با اثر کمیٹی بنائی گئی ہے جس کنوینر مسٹر بندیشری پرشاد ایڈوکیٹ ہیں۔

ایک ہزار کپڑوں کا عطیہ مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا مالک مصرا ہوزری فیکٹری نے مدناپور کے طوفان کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے ایک ہزار کپڑے دئیے ہیں۔

ہندو اسٹوڈنٹ آل انڈیا ہندو اسٹوڈنٹ کے صدر ڈاکٹر بی۔ ایس موبنجے منتخب ہوئے ہیں۔

اپیل سے ۶ سو روپیہ جرمانہ ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت مزدوروں کے لئے ہوائی حملے سے بچنے کے لئے پناہ گاہ نہ بنوانے وغیرہ کے الزام میں رائے بہادر بابو بھگوانداس پر ایک ہزار روپیہ جرمانہ ہوا تھا اپیل کرنے پر سشن جج نے جرمانہ بجائے ایک ہزار کے ۶ سو روپیہ کر دیا ہے۔

ریزگاری سکرٹری یو۔پی مرچنٹ چیمبر نے گورنر ریزرو بنک سے ریزگاری زیادہ تعداد میں جاری کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ عوام کو ریزگاری کی کمی کی وجہ سے جو پریشانی ہے وہ دور ہو جائے۔

ڈیفنس کے ماتحت گرفتار ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت مقامی مزدور سبھا کے کیونسٹ ورکرس مسٹر رام سیوک مسٹر ورکرم اور مسٹر شیو شرما گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ مسٹر شیو بالک کانگرسی ورکر کو قابل اعتراض کارروائیوں کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔

بیون ٹریننگ اسکیم گورنمنٹ آف انڈیا نے بیون ٹریننگ اسکیم کے ماتحت ۸ ویں بیچ کے لئے مندرجہ ذیل سات اُمیدواروں کو انگلینڈ میں تربیت حاصل کرنے کے لئے منظور کیا ہے یہ اُمیدوار ۳۹ اُمیدواروں میں سے منتخب کئے گئے ہیں جو ۱۷ ردسمبر کو نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کانپور کے سامنے انٹرویو کے لئے آئے تھے۔

(۱) عبدالمجید خاں لکھنؤ (۲) مسٹر احمد علی لکھنؤ۔ (۳) مسٹر ایس۔ ذکی حسین لکھنؤ (۴) مسٹر ایس سی چودہری لکھنؤ (۵) مسٹر ایم۔ ایس۔ اردنوں (۶) مسٹر ٹی کے۔ شرما (۷) مسٹر بی بی بندیو پدھایا۔

ریوالور برآمد کلکٹر گنج پولیس نے مسمی ننھا ساکن جواہر نگر کو ایک ڈکیتی کے سلسلہ میں گرفتار کیا ہے اس کے پاس سے ایک ریوالور اور کچھ کارتوس برآمد ہوئے ہیں۔

میونسپل بورڈ ۷ رجنوری کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک معمولی جلسہ بصدارت رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا منعقد ہوا۔

جلسہ کے شروع میں سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب مسٹر منوہر پرشاد ترویدی اور مسز اے۔ شاہ کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوئے۔ اور یہ بھی طے ہوا کہ مال روڈ پر میرال کمپنی کے چوراہے سے مشن گرلس اسکول کو جانے والی سڑک کا نام مسز شاہ کی یادگار میں رکھا جائے۔

سر پدمپت سنگھانیا اور مسٹر ایچ۔ ڈبلیو مارگن ایم۔ بی۔ ای کو نئے سال کے خطابات ملنے پر مبارکبادی کے رزولیوشن پاس ہوئے۔

اور ہز اکسلنسی مارس ہیلٹ گورنر یو۔پی کو سب سے بڑا خطاب ملنے پر مبارکبادی دی گئی۔

بورڈ کی مختلف کمیٹیوں کے ممبران کی فہرستیں پڑھ کر سنائی گئیں۔ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی میں بورڈ کے ۴۸ ممبران میں سے ۳۱ ممبران نامزد ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر بی۔ این سانیال میڈیکل آفیسر ٹیوبرکلوسس کلینک کو دو سو روپیہ ماہوار پر قایم رکھنے کے لئے پبلک ہیلتھ کمیٹی کی سفارش منظور ہوئی۔ مسٹر منی لال نیوٹیا نے یہ تجویز کیا کہ ٹی۔ بی۔ کلینک کی حالت ناگفتہ بہ ہے اس کی حالت کو بہتر بنایا جائے۔

کرنیل گنج کے چوراہے سے پریڈ سیمہ مئو کو جانے والی سڑک کا نام برج بھوشن اوستھی اوسدھالیہ روڈ رکھنے کا مسئلہ آئندہ کے لئے ملتوی ہوا۔

ذاتیات ۲۸ ردسمبر کو ڈاکٹر محمد معین الدین صاحب نے اپنے صاحبزادی کی شادی کے سلسلے میں معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔

۴ رجنوری کی شام کو مسٹر محمد شفیق احمد صاحب سوداگر نے اپنی صاحبزادیوں کی شادی کے سلسلہ میں شہر کے ہندو مسلم معززین کو ایک پُرتکلف دعوت طعام دی۔

۷ رجنوری کو شیخ خلیق احمد صاحب نے اپنے صاحبزادے کی شادی کے سلسلہ میں اپنے م اعزا اور مخصوص دوستوں کو ایک پُر تکلف دعوتِ طعام دی۔

شبدِ گل

سنڈے اسٹیٹسمین میں لکھنؤ کے دو شہریوں کا ایک پرانا لطیفہ بیان کیا گیا ہے۔ ریل گاڑی اسٹیشن پر کھڑی تھی اور دو حضرات ایک ڈبہ کے دروازے کے سامنے کھڑے تھے مگر اندر داخل نہیں ہوتے تھے اور پرانے اخلاق اور تہذیب کے مطابق "پہلے آپ نہیں پہلے آپ" کہہ کہہ کر ایک دوسرے کو مخاطب کر رہے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ گاڑی چل دی اور یہ دو "پر تکلف" حضرات پلیٹ فارم پر کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

اس لطیفے کا جواب ایک انگریزی معاصر نے ایک دوسرے لطیفے سے دیا ہے جس کا تعلق انگلستان کے ایک واقعہ سے ہے، ریلوے اسٹیشن سے گاڑی حرکت کر چکی تھی اتنے میں تین جنٹلمین دوڑے ہوئے پلیٹ فارم پر آئے۔ قلی نے جھٹ ایک ڈبہ کا دروازہ کھولا اور ایک شخص کو اٹھا کر اندر رکھدیا۔ پھر دوسرے شخص کو بھی اٹھایا اور دھکا دے کر اندر ڈال دیا۔ مگر اب گاڑی کی رفتار اتنی تیز ہو چکی تھی کہ وہ تیسرے شخص کو سوار نہ کرا سکا اور اس سے مخاطب ہو کر اس نے ہمدردانہ لہجہ میں کہا: "مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو گاڑی میں سوار نہ کر سکا۔" جواب ملا:۔ "اب افسوس کرنے سے کیا فائدہ اصلی مسافر تو میں ہی ہوں وہ دونوں اشخاص تو مجھے اسٹیشن تک پہنچانے آئے تھے"!

اب روس کی مسلم فوج لڑ رہی ہے۔

لندن۔ ۳ر جنوری۔ وسطی ڈان اور دلیکی لیوکی کے مورچہ پر نہایت ہی خونریز جنگ ہو رہی ہے کیونکہ یہاں روس کی ترکمان، قزاق اور ازبیگ (یہ سب مسلم ہیں) فوجیں بڑی بہادری اور شجاعت سے جرمنوں پر حملہ کر رہی ہیں۔ پچھلے ڈیڑھ سال کے اندر ایسی زبردست اور خونریز لڑائی اب تک نہیں ہوئی تھی۔

عرب والیان ملک کی باہمی تہنیت

بغداد۔ عید الضحیٰ کے موقع پر شاہ فیصل نے اپنے دونوں چچا امیر عبد اللہ اور امیر عبد الالٰہ کو بذریعہ بحری تار دوام صحت و مسرت کی دعا کا پیغام بھیجا۔ امیر عبد الالٰہ نے جواب دیا کہ میں قاہرہ بخیریت پہونچا ہیں اس عید کی مبارک باد آپ کو اور آپ کے تمام خاندان کو دیتا ہوں اور آپ سب کی دائمی مسرت کا خواہاں ہوں۔

ریجنٹ عراق کے پاس عید کی تہنیتیں تمام عرب والیان ملک کے پاس سے آئیں جن میں ابن سعود سلطان زنجبار۔ شیخ بحرین، شیخ کویت اور سلطان بحرہ بھی شامل ہیں۔

ادبِ لطیف

لمعات

از جناب نکہت انصاری

جس طرح نیند ہماری حیات فانی میں فرق نہیں ڈالتی اسی طرح موت سے ہماری حیات جاودانی میں کمی واقع ہوتی۔ کیونکہ نیند تھوڑی مدت کی موت ہے اور زیادہ مدت کی نیند۔

— ۲ —

قطرۂ شبنم تمازتِ آفتاب سے بچنے کے لئے اس گل تر کے آغوش میں پناہ گزیں ہوتا ہے جسے ہر وقت دست گل چیں کا خدشہ رہتا ہے۔

— ۳ —

میں نے زنداں میں خواب آزادی دیکھا اور میری آنکھ پھر کبھی نہ کھلی۔

— ۴ —

گنبد آسماں میں تاروں ٹوٹنا شکست دل کی صدائے بازگشت ہے۔

— ۵ —

انسان مسجود ملائک تھا اس پندار کو شکست دینے کے لئے اس پر سجدہ فرض کیا گیا۔

— ۶ —

ستارے سحر جملہ نجوم فلکی کا نمائندہ بن کر شاہ خاور کے روبرو حاضر ہوا کہ ان کی روشنی سلب نہ کی جائے لیکن وہ رعب شاہی کی تاب نہ لا سکا۔

برٹش وفد ترکی پہونچ گیا!

انقرہ ۴ر جنوری۔ برٹش پارلیمنٹ کے ممبروں کا جو وفد چین گیا ہوا تھا وہ واپس جاتے ہوئے انقرہ میں ٹھہرا ہے۔ ان ممبروں نے سراج اوغلو ترکی وزیر اعظم اور دیگر ترک مدبرین سے ملاقات کی انہوں نے خاص خاص مقامات اور عمارتوں کی سیر کی ترکی پارلیمنٹ کی نئی عمارت کو بھی دیکھا۔ آج شب کو برٹش سفارت خانہ سرہیو ناچل برطانوی سفیر مقیم ترکی کی طرف سے ڈنر دیا جائے گا۔ پرسوں یہ وفد مصر روانہ ہو جائے گا۔

برہما پر انگریزی ہوائی حملے

نئی دہلی ۳ر جنوری۔ برطانوی ہوائی جہازوں نے جمعرات اور جمعہ دو دن برابر شمالی اور وسطی برہما میں جاپانیوں کے ہوائی اڈوں اور ساحلی چوکیوں پر شدید حملے کر کے دشمن کے کئی ہوائی جہاز اور دو اسٹیمر برباد کر دیے ماگوے اور اکیاب کے ہوائی اڈوں پر برطانوی بمباری سے جابجا آگ لگ گئی۔ جس کے شعلے دور دور نظر آ رہے تھے۔ ان دو دن کے حملوں میں ہمارے دو ہوائی جہاز ضائع ہوئے۔

بونا کے ایک حصہ پر آخر کار قبضہ ہوگیا

لندن ۳ر جنوری۔ جنرل میک آرتھر کے صدر مقام سے آج کے سرکاری کمیونکے میں لکھا ہے کہ اتحادی افواج نے بونا کے مورچے پر جاپانیوں کے داہنے بازو کے خلاف ایک عام اور زبردست حملہ شروع کیا اور بونا کے اس حصہ کو بالآخر فتح کر لیا۔ جہاں سرکاری عمارتیں ہیں۔ اب ساحل کے کنارہ کنارہ صرف ایک چٹ ہے جس پر جاپانی بہت ہی سخت مزاحمت کر رہے ہیں

اتحادی ہوائی جہازوں نے جاپانیوں کے ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں پر کامیاب حملے کر رہے ہیں۔

بندرگاہ ربائول کے قریب جاپانی سمندری جہازوں کا ایک بہت بڑا بیڑا دیکھا گیا ہے جس پر امریکن ہوائی جہازوں نے ہزار ہزار پونڈ وزن کے بہت سے بم گرائے ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جاپانیوں کا یہ عظیم الشان بیڑہ کدھر جانے کے لئے ربائول میں جمع ہو رہا ہے۔

جاپان کے ۴ عظیم الشان جنگی جہاز

چنگ کنگ ۳ر جنوری جاپان ۴۳۔۴۴ ہزار ٹن وزن کے جو دو ہیکل جنگی اسی موسم بہار میں بن کر تیار ہو جائیں گے ایک کا نام "کی ری" اور دوسرے کا نام "اوہاری" ہر گا ان کے علاوہ گرمیوں میں دو ۴۲۔۴۲ ہزار ٹن وزن کے جنگی جہاز "ستوما" اور "آکی" بھی تیار ہو جائیں گے۔ کچھ اور جاپانی جنگی جہاز بھی زیر تعمیر ہیں۔

میجر خضر حیات خاں کو مبارکباد

لاہور ۴ر جنوری۔ پنجاب اسمبلی کی سکھ وزارتی پارٹی کا اجلاس سردار بلدیو سنگھ وزیر محکمہ ترقیات کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کے انتقال پر رنج اور افسوس کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ ان کی وفات سے پنجاب میں جو جگہ خالی ہوگئی ہے اس کا پورا ہونا مشکل ہے۔ ایک اور ریزولیوشن میں میجر خضر حیات خان ٹوانہ کو پنجاب کا وزیر اعظم مقرر ہونے پر مبارک باد دی گئی۔ (ا۔پ)

احمد آباد ۴ر جنوری ایک درجن سے زائد نوجوانوں نے ندیاد میں دفتر انکم ٹیکس پر ہلا بول دیا اور فرنیچر کو آگ لگادی حملہ آور پولیس کی آمد سے پہلے ہی رفو چکر ہوگئے۔

عالمِ نسواں

اولاد کی تربیت آغوشِ مادر میں

محترمہ بیگم ممتاز حمید اللہ صاحب شہر لکھنؤ

میں نے اس مسئلہ پر عرصہ دراز تک غور کیا کہ عورت کی زندگی کا سب سے بڑا فرض کیا ہے۔ مختلف کتابوں کی ورق گردانی کی متعدد بھائیوں اور بہنوں سے تبادلہ خیالات کیا۔ میں بالآخر اس نتیجہ خیال پر پہنچی کہ عورت کی زندگی میں سب سے زیادہ اہم فرائض صرف دو ہی ہو سکتے ہیں۔ اولاً اپنے گھر کو اطمینان و سکون کے لحاظ سے جنت کا نمونہ بنانا اور ثانیاً اولاد کی تربیت کا ان سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان دونوں فرائض میں بھی سب سے اہم ترین فرض کونسا ہے۔

شادی کا ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ عورت و مرد کے اشتراک عمل سے بشریت کی تکمیل ہو۔ مرد کی فطرت میں جن باتوں کی مقابلتاً کمی ہے۔ عورت انہیں پورا کرتی ہے۔ مثلاً رحم و محبت۔

مرد محبت کا بھوکا ہے۔ عورت جب اس کے سامنے یہی چیز پیش کرتی ہے تو ازدواجی زندگی اور مسرتوں میں اضافہ اور شادی کا اصل مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

عورت اسی لئے پیدا کی گئی ہے کہ دنیا کو اطمینان و سکون و مسرت کا پیام بتائے اور اسے دین و دنیا میں سرخرو بننے کے لئے اپنا ہر ممکن قربانی سے یہ فرض انجام دینا چاہیئے۔

شاید بعض بہنیں خیال کریں کہ جب عورت کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ شوہر کی ازدواجی مسرتوں میں اضافہ کرے تو میں تربیت اولاد کے مسئلہ پر اس قدر کیوں زور دیتی ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ عورت کے پہلے فرض کا اثر صرف شوہر یا خود اس کی ذات تک محدود رہتا ہے اگر وہ اپنے فرض عائدہ کو خوش اسلوبی سے انجام دیتی ہے تو اس کے شوہر کو آرام ملتا ہے یا خود اس کو اور اگر وہ اس فرض کی ادائیگی سے قاصر رہتی ہے تو تکلیف بھی خود اس کو ہوتی ہے یا اس کے شوہر کو۔ لیکن تربیت اولاد کا اثر صرف چند افراد تک محدود نہیں رہتی پوری قوم پر اثر اندازی کرتا ہے۔

بچوں کو اچھی تربیت دینے کے یہ معنی ہیں۔ کہ ماں ایک بہت بڑی خدمت انجام دیتی ہے قوم نام ہے افراد کے مجموعہ کا اگر افراد اچھے ہیں تو قوم اچھی ہے۔ اور اگر قوم بری — ہندوستانی قوم کا اخلاقی اور روحانی زوال تھا جس نے اسے غلامی کی لعنت میں مبتلا کر دیا۔ اگر ہندوستانی قوم کے اعمال اچھے رہتے تو وہ اس طرح ذلیل و خوار نہ ہوتی۔ انگلستان کا مختصر جزیرہ محض اپنی قوم کے اچھے ہونے سے دنیا کے بہت بڑے حصہ پر حکومت کر رہا ہے۔ ہندوستان کو دوبارہ ترقی تک پہنچانے کے لئے اس بات کی بہت بڑی ضرورت ہے اصلاح قوم کی جائے۔ اور یہ صرف اسی وقت میں ممکن ہے جب نونہالان قوم کو صحیح تعلیم و تربیت ملے۔

ماں کی آغوش بچہ کے لئے پہلی درس گاہ ہے اور درس گاہ بھی ایسی کہ جس کی تعلیم کا نقش تمام عمر محو نہیں ہوتا۔ اگر ماں سمجھ دار ہے اور اپنے بچہ کو صحیح تربیت دے کر اسے ایک مفید شہری بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ قومیت ہند کی تشکیل عملی حصہ لے رہی ہے۔ اور وہ ہندوستان کی درماندہ قوم کو دوبارہ بام ترقی تک پہنچانے کے لئے سرگرم عمل ہے۔

بچے کی تربیت سے غفلت برتنے کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ تشکیل قومیت کی راہ میں خلل اندازی اور فلاح قومی کی ان تمام امیدوں کو جو مستقبل کے دامن سے وابستہ پامال کیا جائے۔

لہٰذا ان امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس فیصلہ کی صحت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ عورت کی زندگی میں اس کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ اولاد کی تربیت صحیح لائنوں پر کرے۔ جس ※

بچوں کی دنیا

واہ ری دوستی

(از رسالہ بچوں کی دنیا)

ایک دفعہ دو دوست سفر کو چلے اور دونوں میں یہ طے پایا کہ مصیبت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ ایک دن اتفاق سے راہ میں ایک ریچھ سامنے آگیا۔ ریچھ کو دیکھتے ہی ایک دوست تو اپنے بچاؤ کے لئے جھٹ درخت پر چڑھ گیا۔ دوسرے سے اور تو کچھ بن نہ آیا وہ سانس روک کر سیدھا سیدھا زمین پر لیٹ رہا اتنے میں ریچھ آیا اور لگا اس کے منہ اور کانوں کو سونگھنے۔ آخر مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا اور آگے چل دیا۔ جب ریچھ بہت دور نکل گیا تو اوپر والے دوست نیچے آئے اور بات بنا کر پوچھنے لگے "کہو یارا ریچھ بہادر تمہارے کان میں کیا کہہ گئے؟" اس نے جواب دیا کچھ نہیں، بس اتنا کہتے تھے۔ کہ

ایسے آدمی سے دوستی مت کرو
جو مصیبت کے وقت میں تمہیں
اکیلا چھوڑ کر درخت پر چڑھ جائے۔

※ عورت نے اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی اس نے اپنی زندگی کے مقصد کو بدرجہ اتم پورا کیا اور جس نے اولاد کی تربیت کا خیال نہ کیا تو اس نے ادائیگی فرض میں ناقابل معافی کوتاہی کی۔

ہم فلمساز ہیں کہ وہ ابھی تک حسن و عشق کی پرانی لکیر کو پیٹے جا رہے ہیں۔ اور آجکل تو حسن و عشق کے ساتھ معاشرتی تصاویر کی وہ مٹی پلید ہو رہی ہے کہ جسے دیکھئے وہ معاشرتی تصاویر بنانے کے لئے بے چین ہے۔

ہندوستان کے فلم ساز جنہوں نے فلم سازی کے نہایت ہی شاندار نمونہ پیش کئے ہیں۔ کیا ان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ بھی اپنی تصویروں میں امریکہ کے فلم سازوں کی طرح جدتیں پیدا کر سکیں وہ یقیناً ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ کوئی نئی شاہراہ اختیار کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ ان کو اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ان کی جدت پسندی تجارتی لحاظ سے ناکام نہ ہو جائے۔ لیکن جب کوئی فلم سازی نئی شاہراہ اختیار کر لیتا ہے اور کامیاب بھی ہو جاتا ہے تو سب کے سب فلم ساز اسی کے پیچھے آنکھیں بند کئے چلتے ہوئے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہندوستانی فلمسازی میں مجددانہ روش اختیار کرنے کی جرأت نہیں۔ وہ رسک لینا نہیں چاہتے اور رسک کے بغیر نہ انڈسٹری ہی ابھر سکتی ہے۔ اور نہ نئی نئی قسم کی تصویریں ہندوستان میں تیار ہو سکتی ہیں۔

ایکسو اخبارات ہڑتال کریں گے

نئی دہلی۔ ۴ر جنوری۔ مسٹر جے۔ این ساہنی سکرٹری آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کی اپیل کے مطابق تقریباً ایک سو روزانہ اور ہفتہ وار اخبارات نے ۶ر جنوری کو ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان اخبارات نے بمبئی کانفرنس کے ریزولیوشن کے دیگر حصوں پر بھی عمل کیا ہے۔ مندرجہ ذیل صوبہ جاتی کمیٹیوں نے سٹینڈنگ کمیٹی کے فیصلہ کی حمایت میں ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔

مدراس۔ بمبئی۔ سندھ۔ بنگال۔ سی۔پی اور مہاراشٹر جرنلسٹ ایسوسی ایشن نوے سے زیادہ اخبارات کی طرف سے ۶ر جنوری کو ہڑتال کرنے کے متعلق یا تو براہ راست یا اپنی کمیٹیوں کی طرف سے سکرٹری کے دفتر میں اطلاع موصول ہو رہی ہے۔

پردۂ فلم

فلموں میں انوکھا پن

ایک ہی قسم کی فلمیں خواہ کتنی ہی بلند معیار کی کیوں نہ ہوں رفتہ رفتہ اپنی ہر دلعزیزی کھو دیتی ہیں۔ اسی لئے دنیا کے ترقی پسند فلمسازوں کا یہ طریقہ کار رہا ہے کہ وہ فلموں میں برابر کوئی نہ کوئی ایسی جدت پیدا کرتے رہتے ہیں کہ عوام اکتانے نہ پائیں۔

جہاں تک پبلک کا تعلق ہے پبلک نہ تو تفریحی تصویروں کو پسند کرتی ہے۔ نہ معاشرتی تصاویر اس کو پسند ہیں اور نہ وہ تاریخی تصویروں کی دلدادہ ہے۔ پبلک کی گرویدگی کے لئے سب سے زیادہ جو چیز ضروری ہے وہ جدت ہے۔ پبلک تبدیلی چاہتی ہے۔ اور پبلک کی تبدیلی پسندی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ وہ فلموں میں جدت کے ساتھ ساتھ اداکاروں میں بھی جدت کی متلاشی رہتی ہے۔ ایک دو نہیں ایسی سیکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ کہ وہی ایکٹرسیں اور ایکٹر لیسیں جن پر آج سے چند سال قبل پبلک دیوانہ وار فدا تھی۔ آج ان کی تصاویر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی۔ اور وہ ایکٹر اور ایکٹرلیسیں جو اسی سال سامنے آئے ہیں سینما کے شوقین ان کی تصویروں پر بری طرح دکھائی دیتے ہیں۔

ہندوستانی فلمی صنعت میں کتنی ہی کیوں نہ کوئی ترقی کر لی ہو لیکن یہ ماننا پڑے گا کہ ہندوستان میں ایک بھی فلمساز ایسا نہیں ہے جس کو پبلک کی نبض پر ہاتھ رکھنے کا سلیقہ ہو۔ یہ خصوصیت صرف امریکہ کے فلمسازوں میں ہے۔ امریکہ کے فلمسازوں کی جدت پسندی کا یہ عالم ہے کہ کبھی تو وہ چھوٹے چھوٹے کھلونوں سے۔ "کنگ کانگ" جیسی عظیم الشان تصویر تیار کر کے پبلک کو از خود رفتہ کر دیتے ہیں۔ کبھی "انوزیبل مین" جیسی عجیب غریب فلم بنا کر دنیا کو حیران کر دیتے ہیں۔ اور کبھی "فرنکسٹین" جیسی خوفناک تصویر پیش کرنے کے بعد دنیا کے سامنے ایک نئی چیز پیش کرتے ہیں۔ امریکہ کے ان ہی جدت پسند فلمسازوں کا تازہ ترین ترقی پسندانہ اقدام "کورسیکن برادرس" ہے جسے یونائیٹڈ آرٹسٹ نے پیش کرتے ہوئے پھر ایک مرتبہ دنیا کے سامنے ایک بالکل انوکھی چیز پیش کی ہے۔ چنانچہ "کورسیکن برادرس" نے پھر ایک مرتبہ دنیا میں تہلکہ برپا کر دیا ہے۔

"کورسیکن برادرس" میں جو تخیل پیش کیا گیا ہے۔ وہ ہمارے لٹریچر میں صدیوں سے موجود ہے چنانچہ ہندوستان کے مشہور شاعر حضرت امیر مینائی کا ایک شعر ہے

دل سے دل کو راہ ہوتی ہے امیر
ہم ہیں ان کی یاد میں وہ ہماری یاد میں

"کورسیکن برادرس" کو اگر دیکھا جائے تو اسی شعر کی تفسیر ہے۔ یہ دو ایسے بھائیوں کی کہانی ہے جو جوڑواں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن حالات ان کو ایک دوسرے سے جدا کر دیتے ہیں۔ ان دو بھائیوں کی چونکہ روح ایک ہے اور قالب دو ہیں اس لئے سیکڑوں میل کے فاصلہ کے باوجود اگر ایک بھائی کو کوئی صدمہ یا تکلیف ہوتی ہے تو دوسرا بھائی اس صدمہ اور تکلیف ہوتی ہے تو دوسرا بھائی اس صدمہ اور تکلیف سے واقف نہ ہونے کے باوجود بھی بے چین ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک بھائی کو کوئی خوشی ہوتی ہے تو دوسرا بھائی بے پایاں مسرت محسوس کرتا ہے حالانکہ ان دونوں بھائیوں میں سیکڑوں میل کا فاصلہ ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایک بھائی ایک لڑکی کی خوبصورتی سے متاثر ہوتا ہے تو دوسرا بھائی جب اسے کسی جگہ اتفاق سے دیکھ لیتا ہے تو یہ محسوس کرتا ہے کہ اس نے اس لڑکی کو کبھی دیکھا ہے حالانکہ اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس لڑکی سے محبت بھی کرنے لگتا ہے۔ ذرا غور فرمائیے کہ "ایک جان اور دو قالب" کے تخیل کو کس خوبی کے ساتھ امریکہ کے فلمسازوں نے پیش کیا ہے۔ "کورسیکن برادرس" کے علاوہ اور بھی بے شمار ایسی تصاویر ہیں جن میں نئے نئے زاویئے نئے نئے تخیل پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے ہم

اقوالِ زرین

شکر گزاری شرافت کی جان ہے

وہ کون شخص ہے جو اپنی خواہش کے لئے اپنے خاندان کی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ شرابی

میں نے اپنا وقت برباد کیا اور اب وقت کے نشیب و فراز مجھے لوحِ جہاں سے مٹا رہے ہیں۔

اگر تم نیک بننا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو برا سمجھو۔

خیرات دینے سے آدمی غریب نہیں ہوتا۔

ایک اچھا آدمی سونے کے تھیلے سے بہتر ہے۔

وہ آدمی ابھی تک پیدا نہیں ہوا جو ہر ایک آدمی خوش کر سکے۔

زندگی کا ہر ایک دن تمہاری تاریخ کا ایک ورق ہے اسے ہر ممکن طریقہ سے عیوب سے پاک کر کے شاندار بنانے کی کوشش کرو۔

امریکہ میں ایک نئی کونسل کا قیام

واشنگٹن ۳ر جنوری مسٹر وینڈل ولکی نے کہا ہے کہ ہمیں جنگ اور اقتصادیات کے مسائل پر ابھی غور و خوض کرنے اور فتح کے بعد تعاون کے مسئلہ کے متعلق ولایات متحدہ کی ایک مشترکہ کونسل بنانی چاہیئے۔ یہ کونسل صرف ان چند لوگوں کی نہیں ہونی چاہیئے جو موقعہ کی مناسبت سے محض دوسروں کی امداد کرنا یا انہیں ہدایات دینا ہی ضروری سمجھتے ہوں بلکہ ہمیں ایسی کونسل کی ضرورت ہے جو ولایات متحدہ کی اقتصادی قوتوں کی جنگی ضروریات مہیا کرنے میں لگی ہے اور جو مستقبل میں اقتصادی تعاون حاصل کرنے کے امکانات پر غور کرے۔ اس سے بھی زیادہ یہ ضروری ہے کہ ہم ایسے نئے اصول مرتب کریں جو ہمارے عمل کی رہنمائی کر سکیں تاکہ غلام ملکوں کو آزاد کرانے کے لئے قدم اٹھا سکیں

دو ہزار زیکوں کو پھانسی

لندن ۳ر جنوری۔ زیکوسلوکیا کی حکومت نے اپنے اعداد و شمار شائع کئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۴۲ء میں جرمن آتشی محکمے نے ۱۹۰۴ زیک جن میں ۱۴۷ عورتیں بھی شامل ہیں کو پھانسی پر لٹکا دیا صرف دسمبر میں ہی ۲۹۰ زیکوں کو پھانسی دی گئی جن میں تین عورتیں بھی ہیں۔ ان اعداد و شمار میں لڈی اور لیز کے دو دیہات شامل نہیں ہیں جن کو جرمنوں نے تباہ کر دیا۔

کلکتہ کارپوریشن کو ۴ لاکھ روپیہ

کلکتہ ۴ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال نے کلکتہ کارپوریشن کو ۴ لاکھ روپیہ پیشگی ادا کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے تاکہ وہ بنگال کے لیبر کمشنر کے فیصلہ کے مطابق اپنے ملازمین کو الاؤنس دے سکے۔ یہ رقم قرض ہے۔ اس کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا۔ جبکہ کارپوریشن کی مالی حالت کی جانچ کرے گی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں سے سنسر کے اختیارات واپس

لاہور ۲ر جنوری۔ گزٹ کی ایک اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر پنجاب نے ۴ر ستمبر ۱۹۴۲ء کا ہوم ڈیپارٹمنٹ کا وہ سرکلر منسوخ کر دیا ہے جس کے رو سے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو سنسر مقرر کیا گیا تھا۔

صدر روزویلٹ کا نمائندہ

لندن ۳ر جنوری۔ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ صدر روزویلٹ کے نمائندہ مسٹر فلپس چند روز پیشتر ہندوستان روانہ ہو گئے۔

موجِ تبسم

ملازم:۔ آپ میری تنخواہ بڑھا دیجئے۔ اس وقت تین کمپنیاں میرے پیچھے پڑی ہوئی ہیں۔
فلم کمپنی کا مالک:۔ کونسی
ملازم:۔ بیمہ کمپنی۔ بجلی کمپنی اور واٹر کمپنی۔ میں نے ان کے بل ادا کرنے ہیں۔

ایک دوست:۔ آپ کے اخبار میں یہ مضمون اسی ماہ میں دوسری بار شروع صفحہ پر شائع ہوا ہے یہ بری بات ہے۔
فلمی اخبار کا ایڈیٹر:۔ اس سے آپ اس مضمون کی مقبولیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اتنی جلدی اس کی سیکنڈ رن کی باری آ گئی ہے۔

ایک ہی محلہ میں ایک ہی ہفتہ میں نل کے خراب ہونے کی آٹھ وارداتیں ہوئیں ہیں۔
میونسپل حکام نے ان کی تحقیقات کرنے کے لئے خاص آفیسر مقرر کیا۔ آخر انھوں نے ایک نوجوان عورت کو گرفتار کر لیا۔ عورت نے اقبال جرم کرتے ہوئے کہا
مجھے اس مستری سے محبت ہے جو ان کی مرمت کرنے آتا ہے لہٰذا اسے ہر روز یہاں بلانے کے لئے میں نے سات بار نلکے خراب کئے ہیں۔
افسر:۔ مگر یہ آٹھویں بار کس نے خراب کئے تھے۔
عورت:۔ مستری نے

شادی بھی بالکل ٹیلیفون کی طرح ہے.....
کیا مطلب؟
ضروری نہیں ہوتا کہ جسے تم چاہو وہی ملے۔

کسکا بندرگاہ پر بم باری

واشنگٹن ۳ر جنوری۔ بحری محکمہ کا اعلان مظہر ہے کہ امریکی بھاری ہوائی جہازوں نے ہلکے ہوائی جہازوں سے مل کر کسکا بندرگاہ میں جاپانی جہاز پر بم باری کی۔ دشمن کے ۶ ہوائی جہازوں نے اس حملہ کو روکنے کی کوشش کی ان میں سے ایک کو گرا دیا گیا اور ایک چھوٹے جہاز کو نقصان پہونچایا گیا۔ بادلوں کی وجہ سے نتائج صاف طور پر معلوم نہیں ہو سکے۔ امریکہ کا کوئی جہاز نہیں گرا

امریکہ میں عورتوں کی فوج

واشنگٹن ۴ر جنوری۔ سنیچر کو امریکہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ میں عورتوں کی فوج بہت بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ گذشتہ اعداد و شمار کے مقابلہ پر ۵۰ فیصدی بڑھ گئی ہے۔ گذشتہ تعداد ۱۸ ہزار کی تھی۔ اس فوج کے لئے بھرتی کا زبردست کام پہلے ہی جاری ہے۔

انڈین سول سروس کا امتحان ملتوی

نئی دہلی ۴ر جنوری۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ انڈین سول سروس کا امتحان جو مختلف مرکزوں میں ۴ر جنوری کو شروع ہونا تھا۔ اب ۱۸ر جنوری کو ہوگا۔ مرکز حسب ذیل ہیں:۔ دہلی۔ لاہور۔ الہ آباد۔ بمبئی اور مدراس۔ کلکتہ کا مرکز منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور جن امیدواروں نے اس مرکز میں امتحان دینا تھا وہ الہ آباد میں دیں گے۔

یوگوسلاویہ میں نئی گورنمنٹ بن گئی

لندن ۴ر جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ یوگوسلاویہ میں نئی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ وزراء کی تعداد کم کر دی گئی ہے مگر کیبنٹ میں تمام پارٹیوں کے نمائندے لئے گئے ہیں۔ پروفیسر سلوبوڈان اردووک نئے وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔

۴ جن کا نتیجہ بونا علاقہ میں حملہ آوروں کی شکست میں ظاہر ہوا ہے جاپانی ہلاک شدگان کی تعداد ۱۲۰۰ تک پہونچ گئی ہے

دلچسپ معلومات

ایک حسین لڑکی جو سینکڑوں برس سے جوان ہے

اسکاٹ لینڈ کے ایک غیر آباد علاقہ میں ایک نہایت ہی حسین و جمیل لڑکی کئی صدی سے دیکھی جا رہی ہے۔ اس لڑکی کی عمر بیس بائیس سال سے زیادہ نہیں معلوم ہوتی اس کے حسن میں اس بلا کی کشش ہے کہ جو نوجوان بھی اسے دیکھ لیتا ہے اس پر عاشق ہو جاتا ہے۔
اس لڑکی کا معمول یہ ہے کہ یہ چاندنی رات میں ستار کی قسم کا کوئی عجیب غریب ساز بجاتی ہوئی غیر آباد کھنڈروں میں پھرا کرتی ہے ستار کی آواز سننے کے بعد جب کوئی شخص اس کی طرف بڑھتا ہے تو یہ اس کو اپنے حسن اور موسیقی میں مسحور کر لیتی ہے۔ اور صبح کو اس کی تلاش اسی ویرانہ میں پڑی ہوئی پائی جاتی ہے۔
اس پر اسرار لڑکی کے بارے میں یہ عام طور پر مشہور ہے کہ یہ کوئی ناپاک روح ہے جو صدیوں سے اس علاقہ میں بھٹک رہی ہے۔ اور جس کا دلچسپ مشغلہ یہ ہے کہ نوجوانوں کو قتل کرتی رہے۔ اکثر عورتوں نے بھی اس عجیب و غریب لڑکی کو دیکھا ہے لیکن اس نے کسی عورت کو کبھی کوئی نقصان نہیں پہونچایا صرف مرد ہی اس کا شکار بنتے ہیں۔

سویابین سے ربڑ کی تیاری!

شکاگو ۴ر جنوری شکاگو کے ۲ ڈاکٹروں نے یہ معلوم کر کے بتلایا ہے کہ سویابین سے نقلی ربڑ تیار کی جا سکتی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ اس طرح سے تیار شدہ ربڑ ٹائروں کے مطلب کی تو ہو نہیں سکتی البتہ یہ ربڑ دیگر ضروری کاموں میں استعمال ہو سکتی ہے۔

کلکتہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پر حملہ

کلکتہ ۵ر جنوری۔ ڈاکٹر بی سی رائے وائس چانسلر یونیورسٹی پر تقریباً ایک درجن نوجوانوں نے حملہ کر دیا۔ جبکہ ڈاکٹر رائے انڈین اعدادی کانفرنس کے چھٹے اجلاس کا افتتاح کرنے کے لئے دربھنگہ بلڈنگ کے صدر دروازہ پر پہونچے۔ جیوں ہی ڈاکٹر رائے کار سے اترے ایک نوجوان نے ان کے سامنے ایک پٹاخہ پھینک دیا۔ پٹاخہ پھٹنے سے جو گڑبڑ ہو گئی اس دوران میں نوجوانوں نے ڈاکٹر رائے پر حملہ کر دیا۔ لڑائی شروع ہو گئی۔ ڈاکٹر رائے نے اپنے ڈرائیور کی مدد سے خوب جرح کی۔ بہت بڑا ہجوم ہو گیا۔ حملہ آوروں نے ایک اور پٹاخہ چھوڑ دیا۔ اور بھاگ گئے۔ ڈاکٹر رائے کے ڈرائیور کو معمولی چوٹ لگی۔
انٹرویو کے دوران میں ڈاکٹر رائے نے کہا کہ اگر یونیورسٹی کے احاطہ کے باہر حملہ ہو گیا ہوتا تو کوئی بات نہیں تھی۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ یونیورسٹی کی پاکیزگی کو جو کہ علم حاصل کرنے کی جگہ اس طرح گندہ کیا گیا۔

لاہور کے اخبار ہڑتال کریں گے

لاہور ۴ر جنوری۔ ایڈیٹرس کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق "ٹربیون" اور چار اور ورناکیولر اخبار ۸ر جنوری کو ہڑتال منا رہے ہیں۔ ورناکیولر اخباروں میں "پرتاپ" "ملاپ" "ویربھارت" اور "پربھات" شامل ہیں۔

بارہ سو جاپانی ہلاک

سڈنی ۴ر جنوری۔ نیوگنی میں اتحادی مورچہ سے تازہ ترین اطلاعات ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بونا کے چھوٹے سے علاقہ میں ان گن صرف ۸۰۰ جاپانی جانگ سنیچر کو بونا کی شکست سے پہلے لڑائی میں ۸۰۰ جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں۔ آسٹریلیا کے ایک اعلیٰ افسر نے آج کہا کہ ہم نے جاپانیوں کو ان کے آخری محدود دفاعی مضبوط ٹھکانہ میں جو سننندا کے مغرب میں واقع ہے دھکیل دیا ہے۔ ان لڑائیوں میں ۴

افسانہ

آخری ملاقات

گجراتی سے ترجمہ

شفا خانہ کے خیراتی وارڈ کے ایک کمرے میں سفید دیواروں کے لگواں لگواں سفید براق بستروں کے آہنی پلنگ بچھے ہوئے تھے۔ ہر بستر پر ایک ایک مریضہ تھی۔ دروازے کے قریب کے پلنگ کی مریضہ اپنی زندگی کے آخری لمحات میں تھی۔
اس کے پلنگ کے اردگرد سفید قناتیں کھڑی کر دی گئیں تھیں۔ ایک مرد باہر سے پنجوں کے بل ان قناتوں کے اندر آیا اور اس کی پٹی کے پاس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے مریضہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔
مریضہ کے گہرے سیاہ بال میل سے چیکٹ بنے ہوئے اور تکیہ پر کسی ویرانے کی جھاڑیوں مانند پھیلے پڑے تھے۔ اس کی جلد کسی مردہ جانور کی خشک اور تنی ہوئی کھال کی مانند چہرے کی ہڈیوں پر چپکی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ آنکھوں کے حلقوں کے گڑھوں میں سے اس کی بے بصارت آنکھیں چھت کی طرف تک رہی تھیں۔
مریضہ کا جو ہاتھ مرد نے تھام رکھا تھا۔ یہ ہاتھ ٹھنڈے پتھر کی طرح سرد اور سخت تھا۔ مگر مریضہ میں ابھی زندگی کی رمق باقی تھی۔ اس نے رازدارانہ کھسر پھسر کے لہجے میں پوچھا۔
"موہن! موہن!!"
"ہاں"۔ مرد نے اسی لہجے میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔
"آہ!" مریضہ نے تسکین پا کر کہا "میرے پیارے! میرے موہن!! تم یہاں تک آن پہونچے۔ تم بن میرے دم گھٹ سا رہا تھا۔ آہ!
"تم بولو مت" مرد بولا "خاموش رہنے کی کوشش کرو"
مگر اس کے الفاظ کا مریضہ پر کوئی اثر نہ ہوا وہ کچھ سننے کی حالت سے گذر چکی تھی۔ اس پر ہذیانی موت طاری تھا۔ وہ بولتی رہی "کیا تم سچ مچ ہی ہو موہن؟ ہائیں تم آ گئے۔ مجھے چین آ گیا۔ میرا ہاتھ تھامے رہو، اچھی۔ مجھے خوب اچھی طرح سے مضبوط تھامے رہو۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے"
مرد نے ایک بار پھر اسے تسلی دینے کی کوشش کی۔ مگر یکایک مریضہ کے ہونٹ تھرتھرانے لگے بولی "اب تم جاؤ میرا شوہر آتا ہوگا۔ جلدی کرو۔ بس کرو چھوڑو مجھے۔ جلدی کھڑکی سے پائیں باغ میں اتر جاؤ۔ وہ آ جائے گا"
مرد خاموشی کے عالم میں مریضہ کے چہرے کو دیکھتا رہا۔ مریضہ کی بے نور آنکھوں سے آنسو ابلنے لگے۔
"پھر آؤ گے نا؟" اس نے سرگوشی کے لہجے میں کہا۔
"تم...... پیارے......" الفاظ مریضہ کے منہ سے جھٹکے کھا کھا کر نکلنے لگے "موہن آہ! تنہائی۔ یہ بدنصیبی جدائی۔ مجھے کس کا ڈر تم۔ تم آؤ گے نا؟ میں تم سے......"
مریضہ کی آواز بجھ کر رہ گئی۔
مرد نے اس کے بے جان ہاتھ سیدھے کر کے اس کے سینے پر رکھ دئے اور نرس کو اشارے سے قریب بلایا۔
نرس نے ایک گوشہ میں رکھے ہوئے ٹیلیفون پر ڈاکٹر کو اطلاع دی اور پھر مرد سے مخاطب ہو کر کہا "آپ کا شکریہ ڈاکٹر نرلیش"
"جی نہیں شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں" ڈاکٹر نرلیش نے جواب دیا"
نرس بولی "آپ نے بچاری کا کام آسان کر دیا۔ ایک ہفتہ سے وہ برابر ایک ایک سے منتیں کر رہی تھی کہ کہیں سے میرے موہن کو بلا دو"
نرس نے یہ کہہ کر اپنے شانوں کو ایک جھٹکا دیا۔ پھر بولی میں نے سوچا کہ اس کی زندگی کی آخری گھڑیاں تو سکھ میں کٹ جائیں۔ بچاری کی بینائی رخصت ہو چکی تھی حواس مختل تھے اور کسی نے اسے رات کے وقت دو کرائے کے آدمیوں کو ساتھ کر کے خیراتی وارڈ میں داخل کرا دیا تھا۔ آپ گذر رہے تھے تو دفعتاً میرے ذہن میں خیال آیا کہ آپ کو موہن بنا کر بٹھا دوں اس کی دماغی حالت تو اتنی گئی گزری ہو چکی تھی کہ وہ پہچان بھی نہ سکی ہو گی کہ آپ موہن ہیں یا کوئی اور ہیں۔ شکریہ اس تکلیف دہی کا"
"نہیں، نہیں" ڈاکٹر نرلیش نے کہا۔ مجھے آپ کی مدد کر کے بہت خوشی ہوئی۔
آپ نے اس کا کام ہلکا کر دیا۔ مرتے وقت اپنے محبوب کو قریب سمجھ کر اسے کتنی راحت ہوئی ہو گی گو آپ نقلی ہی محبوب تھے"
ڈاکٹر نرلیش وارڈ کے باہر آیا تو اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اس نے زیر لب کہا۔ نرس کو کیا خبر ہے کہ میں اس کا اصلی محبوب تھا"

مدراس۔ گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ برما کے مستحق پناہ گزینوں کو الاؤنس کا ملنا جاری رہے گا۔

مرحوم سر سکندر حیات خاں کے حالاتِ زندگی!

سکندر حیات خاں ۵ر جون ۱۸۹۲ء کو ملتان میں پیدا ہوئے تھے۔ اُن کے والد کھٹر خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور اس وقت ڈویژنل جج تھے۔

سات سال تک گھر ہی پر تعلیم پانے کے بعد سکندر حیات خاں کو محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڑھ بھیج دیا گیا۔ جہاں میٹرک پاس کرنے کے بعد الیف۔ اے میں داخل ہوئے۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد ۱۹۰۹ء میں وہ انگلستان بھیجدئے گئے۔ یونیورسٹی کالج لندن میں تقریبًا دو سال تک طبی تعلیم حاصل کی لیکن امتحان پاس کرنے سے قبل ہی اپنے بڑے بھائی کی موت کی وجہ سے ہندوستان واپس آگئے اور تعلیم ترک کرکے تجارت شروع کی۔ اس عرصہ میں وہ پالن پور میں اپنے چائے کے فارم کی دیکھ بھال کرتے رہے۔ اس کے علاوہ بعض دوسری تجارتوں میں بھی کام کرتے رہے۔

جب جنگ شروع ہوئی۔ تو ان کو کنگ کمیشن مل گیا اور اسسٹنٹ رکروٹنگ افسر ہو گئے۔ تھوڑے عرصہ بعد وہ ۶۷ سکھ پنجاب رجمنٹ میں داخل ہوئے اور ہندوستان سے باہر بھیجدئے گئے۔ جنرل ایلن بی کے ساتھ مشرق وسطیٰ میں فوجی خدمات انجام دیں وہ پہلے ہندوستانی تھے جو گذشتہ جنگ عظیم میں ایک کمپنی کے کمانڈر بھی رہے۔ جنگ عظیم کے بعد ۱۹۱۹ء افغانستان کے خلاف جنگ میں بھی شرکت کی۔

۱۹۲۰ء میں جب بعض افواج کو غیر مسلح کیا گیا تو وہ پھر فوج سے علیحدہ ہو کر تجارت میں مشغول ہو گئے۔ اور سیاست سے بھی دلچسپی لی اور اپنے ضلع اٹک سے ۱۹۲۱ء میں پنجاب کونسل کے رکن ہوئے ۱۹۲۶ء میں پولیس کمیٹی کے رکن اور ۱۹۲۸ء میں صوبہ ریفارم کمیٹی کے چیرمین ہوئے۔

چند ماہ تک بھاولپور کے وزیر اعظم بھی رہے ۱۹۲۹ء میں سرفضل حسین کی جگہ قائمقام اور پھر ۱۹۳۰ء میں مستقل ریونیو منسٹر ہو گئے ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۴ء میں قائمقام گورنر بھی ہوئے ۱۹۳۵ء میں ریزرو بنک قائمقام کیا گیا تو وہ اس کے ڈپٹی گورنر بنادئے گئے۔ ۱۲ ماہ تک ریزرو بنک میں ڈپٹی گورنر رہنے کے بعد سرفضل حسین کی یکایک موت سے پنجاب کی سیاست میں جو جگہ خالی ہوئی تھی اُس کو پر کرنے کے لئے وہ اس عہدے سے استعفےٰ دیکر ۳۶ء میں پھر سیاست پنجاب میں شرکت کے لئے واپس آگئے اور یونینسٹ پارٹی کی تنظیم میں حصہ لیا۔ چنانچہ ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے نفاذ کے دن یعنی یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو یونینسٹ پارٹی کے لیڈر ہونے کی بنا پر پنجاب کے پہلے وزیر اعظم مقرر کئے گئے۔ ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں وہ مسلم لیگ کے مخالف تھے۔ مگر اکتوبر ۱۹۳۷ء میں لیگ کے لکھنؤ سیشن میں جا کر لیگ میں شریک ہو گئے۔ اور اسی سال سے ۱۹۴۱ء تک لیگ کے مجلس عاملہ کے رکن بھی رہے۔ اس جنگ کے سلسلہ میں انھوں نے پنجاب سے بھرتی کرانے میں بڑی مدد دی اور خود کئی بار مشرق وسطیٰ کے محاذ جنگ کا دورہ کرکے پنجاب کی فوج کا معائنہ کیا۔

دو ہزار ماتمی پیغامات

لاہور۔ ۲۹ر دسمبر۔ میجر شوکت حیات خاں اور لیڈی سکندر حیات کو طول وعرض اور سمندر پار سے تقریبًا دو ہزار پیغامات تعزیتی وصول ہوئے جن میں ہز اکسلنسی وائسرائے۔ کمانڈر انچیف۔ لیڈی ویول نظام حیدر آباد۔ مہاراجگان کشمیر، گوالیار، کپورتھلہ، جے پور، بیکانیر، پٹیالہ، بھاول پور، رام پور، جیندا فرید کورٹ، سوکت کروائی، جامدانی نورنگ، مسٹر جناح، سر ریجلڈ میکسویل۔ جے۔ پی سریواستوا، سر فروز خاں نون، مسٹر فضل الحق، مسٹر آر۔ ایس اینے، سر چھوٹو رام کے نام قابل ذکر ہیں۔

جنرل الگزینڈر کی طرف سے تعزیت

قاہرہ۔ ۳۰ر دسمبر۔ جنرل سر ہیرالڈ الگزینڈر کمانڈر انچیف مشرق وسطیٰ اپنے ایک پیغام میں جو انھوں نے ہز اکسلنسی وائسرائے کو بھیجا ہے فرماتے ہیں:۔

"مجھے سر سکندر حیات خاں کی وفات کی خبر سنکر نہایت رنج و ملال ہوا۔ میری کمان میں جو ہندوستانی افواج ہیں اس سب کی طرف سے میں اس صدمۂ عظیم پر جو ہندوستان کو پہونچا ہے نہایت گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں"

اخباری کاغذ کی درآمد میں سخت مشکلات

نئی دہلی۔ ۳۰ر دسمبر۔ اخباروں میں کام آنے والے کاغذ کی صورتِ حال پر حکومت ہند نے حد تشویش کا اظہار کر رہی ہے۔ سال کے پچھلے ۶ ماہ میں تمام اخباروں کے لئے ۹۴۰۰ ٹن کا کوٹا منظور کیا گیا ہے۔ مگر ابھی تک اس میں سے صرف ایک ہزار ٹن کے لگ بھگ بھیجا گیا ہے۔ باقی کے کوٹا کو بھی جائز قرار دیا جا رہا ہے اور اس کی میعاد بڑھائی جا رہی ہے۔ مگر جہاز دانی میں جگہ کا تعلق ہے بہت ناامیدی خدشہ ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا براہ راست برٹش گورنمنٹ کے کسی محکمے سے درخواست نہیں کرسکتی بلکہ وہ صرف انڈیا آفس کے ذریعہ ہی اپنی آواز پہنچا سکتی ہے۔ اور مسٹر ایمری نے ہندوستانی اخبارات کی مشکلات کا اعتراف کرنے یا منسٹری آف وار ٹرانسپورٹ سے امداد دلوانے کے لئے کوئی خاص کوشش نہیں کی۔

۹ ہزار ٹن کاغذ جو ۶ ماہ کے لئے منظور کیا گیا تھا۔ گذشتہ سال کی کھپت سے نصف سے بھی زیادہ کم ہے۔ گورنمنٹ کو اب محسوس ہوا ہے کہ اگر آنے والے چند ماہ میں جہاز رانی کی صورتِ حال بہتر نہ ہوئی تو کئی اخبارات مجبور ہوں گے کہ وہ اپنی اشاعتیں عارضی طور پر بند کر دیں۔

۱۹۴۲ء کا سب سے بڑا آدمی اسٹالن ہے

نیو یارک ۳۱ر دسمبر۔ رسالہ ٹائم نے وزیر اعظم روس ایم اسٹالن کو ۱۹۴۲ء کا سب سے بڑا آدمی نامزد کیا ہے۔ اس رسالہ نے پار سال صدر روزویلٹ کو اور ۱۹۴۰ء میں مسٹر چرچل کو منتخب کیا تھا۔

ملک خضر حیات خاں پنجاب کے وزیر اعظم ہو گئے

لاہور میں ۳۰ر دسمبر کی سہ پہر کو گورنمنٹ ہاؤس سے اعلان ہوا کہ وزراء پنجاب نے استعفے داخل کر دئے۔ اس کے بعد ہز اکسلنسی گورنر نے میجر ملک خضر حیات خاں ٹوانہ کو شرف ملاقات بخشا اور وزراء کی نئی مجلس تشکیل کرنے میں اُن سے مدد چاہی۔ اس دعوت کو ملک خضر حیات خاں نے منظور کر لیا۔

ہز اکسلنسی نے ملک خضر حیات خاں کو دوبارہ بحیثیت ایک وزیر کے مقرر کیا اور اُن کے مشورے سے سابق کے اور دوسرے وزراء کو بھی دوبارہ وزیر مقرر کیا۔ یہ اصحاب سر چھوٹو رام، منوہر لال، میاں عبدالحئی اور سردار بلدیو سنگھ ہیں جو کہ پھر وزیر ہو گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ ایک اور وزیر کے تقرر کا اعلان کیا جائے گا۔ میجر خضر حیات خان ٹوانہ سر سکندر حیات خاں کی مجلس وزراء میں وزیر پبلک ورکس کی حیثیت سے تھے۔ وہ سر فروز خاں نون کے قریبی عزیز بھی ہیں۔ خضر حیات خاں سر سکندر کی وزارت میں شعبۂ نظم وامن کے بھی انچارج تھے۔

انھوں نے وزیر اعظم ہونے کے بعد ہی جو پہلا بیان دیا اس میں کہا کہ اپنی قابلیت بھر صوبے کی خدمت کرنے کی انتہائی کوشش کروں گا۔

ہر فلور مل کو اپنا روزانہ حساب پیش کرنا لازمی ہے

کلکتہ۔ ۳۰ر دسمبر۔ کلکتہ کے سرکاری گزٹ میں حکومت کا ایک حکم شائع ہوا ہے جس کے ذریعہ کلکتہ یا اس کے قریب کے کارخانوں کے علاقے میں آٹا یا میدہ کے ہر مل کے مالک یا منتظم کے لئے یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ ہر صبح کو کنٹرولر آف سپلائز کے روبرو اس امر کی رپورٹ پیش کریں کہ گذشتہ دن اس کے مل میں گیہوں کا کتنا آٹا اور میدہ پیسا گیا۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس حکم کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کہ آبادی کی ضروریات کے لئے سامان دستیاب ہوتا رہے۔

مرکزی حکومت نے شکر کی قیمت ۱۴ روپیہ من مقرر کر دی

نئی دہلی ۲۷ر دسمبر۔ حکومت ہند کے روبرو اس امر کی نمائندگی کی گئی ہے کہ گنے اور عام طور پر قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے مزدوروں کی اجرتوں میں اضافہ کے پیش نظر شکر کی وہ قیمت کم ہے جو حکومت کی طرف سے ۲۴ر نومبر ۴۲ء کے اعلان میں مقرر کی گئی ہے۔ حکومت ہند نے ان معروضات پر غور کیا اور فیصلہ کیا ہے کہ کارخانوں کو گنا حاصل کرنے اور شکر کے لئے صنعتی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے یکم جنوری ۱۹۴۳ء سے ان قیمتوں میں اضافہ کر دیا جائے جن کا مذکورہ اعلان میں ذکر کیا گیا تھا۔ اضافہ دو روپیہ ۵ آنہ من ہے۔ اس طرح اسٹینڈرڈ شکر نمبر ۲۴ کی قیمت اب ۱۴ روپیہ فی من ہو گی۔

عجیب و غریب ٹیونس

فرانسیسی شمالی افریقہ میں جنگ شروع ہو جانے کے بعد اس علاقے کے مرکزی مقامات ٹیونس کے بارے میں اس مضمون میں جو دلچسپ اور بیش قیمت باتیں بتائی گئی ہیں اُمید ہے کہ ان کا مطالعہ باعث دلچسپی ہوگا۔

اب سے چند ماہ قبل امریکہ کے ایک مشہور مضمون نگار ڈی۔ جی جانسٹن نے فرانسیسی شمالی افریقہ کے ایک اہم علاقے ٹیونس پر مضمون لکھتے ہوئے اپنے مضمون کا عنوان یہ قرار دیا تھا "ٹیونس پر محوریوں کی نظر ہے، جو بحر روم کے سمندری بوتل کا گلا ہے"

آج جبکہ امریکن فوجیں الجیریا اور ٹیونس میں اس بنا پر اتاری گئی ہیں کہ اتحادیوں کو ٹیونس پر جرمنوں اور اٹالینوں کے حملے کا خطرہ سامنے نظر آرہا ہے یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ بحر روم میں ٹیونس پر جرمنوں اور اٹالینوں کے حملے کا خطرہ یہ کس جگہ واقع ہے اور جنگی اعتبار سے افریقہ کے اس اسلامی علاقے کو اتنی اہمیت کیوں حاصل ہے کہ اتحادی اسے محوریوں کے ممکنہ حملے سے بچانا چاہتے ہیں۔

ڈی۔ جی جونسٹن نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ ٹیونس کو اس کشمکش میں بڑی زبردست اہمیت حاصل ہوگی جو بحر روم پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے محوریوں اور اتحادیوں کے درمیان ہوگی۔ ٹیونس کی اس جنگی اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ یہ بحر روم میں جبرالٹر اور نہر سویز کے درمیان کے فاصلے میں عین وسط میں واقع ہے۔ بحر روم کی شکل ایک بوتل کی سی ہے۔ مغرب کی طرف بحر روم کی سمندری وسعت بہت ہی تنگ ہوتی چلی گئی ہے۔ چنانچہ ایک جگہ بحر روم کی چوڑائی صرف ۹۰ میل رہ گئی ہے۔ یہ بحر روم کی تنگ سے تنگ جگہ ہے۔ اسی جگہ پر بحر روم کے ایک طرف کے کنارے پر ٹیونس واقع ہے جسے عرب طرابلس کہتے ہیں۔

۱۸۸۱ء میں ٹیونس پر فرانس کی حکمرداری قائم ہوئی تھی۔ مگر اٹلی والے ایک عرصے سے ٹیونس کو اپنا حق سمجھتے رہے ہیں۔ چنانچہ جب اٹلی میں سولینی کا دور دورہ ہوا تو ۳۰ر نومبر ۱۹۳۸ء کو اٹلی کے چیمبر (پارلیمنٹ) میں ڈپٹی یعنی ممبران پارلیمنٹ کاونٹ سیانو وزیر خارجہ کی ایک تقریر کے بعد سروقد کھڑے ہو گئے اور جوش کے ساتھ نعرے لگانے لگے "ٹیونس کورسیکا، نائس"

بحری اہمیت کے علاوہ ٹیونس کا علاقہ ہوائی جنگ کے زاویہ نگاہ سے بھی بیحد اہم پوزیشن کا مالک ہے کیونکہ ٹیونس کے ہوائی اڈوں سے صرف جنگجو طیارے یورپ اور افریقہ کی درمیانی سمندری تنگنائے کی کامیابی کے ساتھ چوکسی کر سکتے ہیں

مالٹا سے ٹیونس کا فاصلہ ۲۴۰ میل مارسیلز سے ۴۷۰ میل نیپلز سے ۳۲۵ میل اور الجیریا سے ۲۶۸ میل ہے۔ اس سے قدرتی طور پر ٹیونس کو بحر روم کی ممکنہ فضائی جنگ میں مرکزی پوزیشن حاصل ہوگی۔

بحری و ہوائی اہمیت کے ساتھ ہی ٹیونس کو بری اہمیت بھی حاصل ہے۔ ٹیونس سے جو ریل گئی ہے اس ریل سے ٹیونس الجیریا سے ملا ہوا ہے۔ اور صرف الجیریا سے ہی نہیں ٹیونس ریل ذریعے سے فرانسیسی افریقہ کے دوسرے شہروں جیسے کیسا کیسا بلانکا۔ فیض وغیرہ بڑے بڑے اہم مقامات سے بھی ملحق ہے یہ ریلیں ۱۹۳۴ء میں بن کر تیار ہوئی تھیں۔ اٹلی دفعتاً ٹیونس سے جو دلچسپی پیدا ہو گئی اس کی ایک وجہ یہ ریلیں بھی ہیں۔

ٹیونس کے بیک وقت بری بحری اور ہوائی اہمیت کا مالک ہونے کی وجہ سے آپ یقینًا یہ خیال کر رہے ہوں گے کہ افریقی عربوں کا یہ مختصر سا علاقہ کس قدر عجیب و غریب واقع ہوا ہے مگر آپ ٹیونس کی قدرتی جائے وقوع کا حال معلوم کرکے اور بھی زیادہ متعجب ہوں گے۔ ٹیونس ایک خاص کنارے پر آباد ہے جو دو نمکین جھیلوں کے درمیان ہے سات میل لمبی ایک نہر شہر کو سمندر سے ملاتی ہے یہ نہر خلیج ٹیونس میں گرتی ہے اور اتنی چوڑی ہے کہ جہاز خلیج میں داخل ہو کر شہر تک چلے آتے ہیں گویا اپنی قدرتی تعمیر اور پوزیشن کے لحاظ سے بھی ٹیونس ایک عجوبہ ہے۔

ٹیونس کو ایک عجیب شہر بنانے والی خصوصیات میں اس سے اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں کہ یہ علاقہ معدنی دولت سے مالا مال ہے۔ اپنی ان خصوصیات کی وجہ سے ٹیونس مصر کے بعد شمالی افریقہ میں دوسرے درجے کا شہر سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت یہ شہر جنگ کی آگ کی لپیٹ میں آچکا ہے اور اتحادیوں کی کوشش یہ ہے کہ محوری کو اس اہم جنگی مقام کو افریقہ کی جنگ میں کمک لانے کے لئے استعمال نہ کرنے دیا جائے۔

ضروریات زندگی پر کنٹرول

مسٹر نل رائے ایک اور ریزولیوشن پیش کریں گے جس میں ضروریات زندگی پر کنٹرول کے تمام سسٹم پر وسط مارچ تک رپورٹ کرنے کے لئے مرکزی اسمبلی کی ایک کمیٹی مقرر

حکومت مدراس نے خطابات شائع نکرنیکی سزا دیدی

مدراس ۳ر جنوری۔ حکومت مدراس نے صوبہ کے ان اخبارات کے ایڈیٹروں کو جنہوں نے سال نو کے خطابات کی فہرست شائع نہیں کی تھی۔ ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں انہیں مطلع کیا گیا ہے کہ چونکہ آپ نے سال نو کے خطابات کی فہرست شائع نہیں کی ہے اس لئے آپ کی وہ سہولتیں واپس لی جاتی ہیں جو حکومت کی جانب سے آپ کو دی گئی تھیں یعنی اب آپ کے رپورٹر یہیں داخل نہ ہو سکیں گے اور انہیں وہ سرکاری کمیونک وغیرہ نہیں بھیجے جائیں گے جو حکومت کی جانب سے شائع ہوتے ہیں۔

معاصرین ہند و مدراس سودیش مترم، سنڈے ایکسپریس اور کئی دیگر کانگرسی اخبارات پر حکومت کے اس کا اثر پڑا ہے۔ قارئین کو یاد ہوگا۔ آل انڈیا نیوز پیپرس کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے اپنے بمبئی کے حالیہ اجلاس میں صوبہ جاتی حکومت کی عائد کی ہوئی پابندیوں کے خلاف احتجاج کی غرض سے کانگرسی اخبارات کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ خطابات کی فہرست اور دوسرے سرکاری شائع نہ کریں۔ اس فیصلہ کی تعمیل میں ان اخبارات نے سال نو کے خطابات کی فہرست شائع نہیں کی تھی۔

سر کرپس کا تازہ اظہار خیال

لندن ۳ر جنوری۔ سر کرپس نے کل ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اتحادیوں کو امن و امان بحال کرنے کے لئے اس قدر قوت صرف کرنی چاہیئے جس قدر کہ وہ جنگ میں اپنی طاقت استعمال کر رہے ہیں۔ ناکہ بندی کی برکتوں سے برطانیہ غیر جانبدار ممالک کو سامان فراہم کرنے کا انتظام کر رہا ہے۔ اس بات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جنگ کے بعد کس قدر منظم طریقہ پر دنیا کی تجارت کو فروغ دیا جائے گا۔ نو آبادیات کے باشندوں اور ان کے سرپرست ممالک کے مشترک مفادات کی وجہ سے ایک اینگلو امریکن کریبین کمیشن مقرر کیا گیا ہے جو نو آبادیات کے مستقبل کے لئے نہایت مفید اور کار آمد ثابت ہوگا۔ چین میں امریکہ اور برطانیہ اپنے خارجی حقوق سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ برطانوی باشندوں کا یہ بھی مصمم ارادہ ہے کہ ہندوستان کو سلف گورنمنٹ دی جائے۔ ان باتوں کا یہ مطلب ہے کہ مستقبل میں ہر ملک اور ہر قوم کے ساتھ بین الاقوامی طریقہ پر تعاون کرنے کی کوشش میں ترقی کی جا رہی ہے۔ اس دوران میں براعظم یورپ کے اندر بین الاقوامی پولیس کی داغ بیل ڈالی جائے گی۔

اتحادی افواج کا بونا اسٹیشن پر قبضہ

لندن ۳ر جنوری۔ جنوبی بحر پاسفک کے ہیڈ کوارٹر سے اتحادیوں نے اطلاع بھیجی ہے کہ ہماری افواج نے بونا گورنمنٹ اسٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے اور اب پورے رقبہ میں پھیلتے جا رہے ہیں۔ جاپانیوں کی مدافعت اس رقبے میں اب ڈھیلی ہوتی جا رہی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ جب تمام رقبہ اتحادیوں کے قبضہ میں آ جائے گا۔ جاپانیوں کی زبوں حالی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ جان بچانے کے لئے بونا گورنمنٹ اسٹیشن سے سنندا کی طرف تیز تیز بھاگ رہے ہیں۔

روسیوں کا موزدوک پر دوبارہ قبضہ

لندن ۳ر جنوری۔ روسیوں کے ایک اعلان خصوصی میں جو آج شب کو ماسکو سے کیا گیا ہے بتلایا گیا ہے کہ روسیوں نے موزدوک شہر اور ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے اور انہوں نے شہر ماگو بیگ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ رائٹر کے نامہ نگار خصوصی مقیم ماسکو کا بیان ہے کہ روسی راسٹوف سے ۱۲۵ میل شرق کی جانب سیمیلا لنکایا کی طرف پھیلتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے سیمیلا لنکایا کے شرق میں ۲۵ میل کے فاصلے پر ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسیوں نے دریائے ڈون کے دو بندرگاہوں پر بھی جو شہر سے ۱۷ اور ۲۲ میل کے فاصلہ پر ہیں قبضہ کر لیا ہے۔

علامہ مشرقی دہلی پہونچگئے

نئی دہلی ۲ر جنوری۔ خاکساروں کے قائد اعظم علامہ مشرقی مدراس سے آج صبح کو دہلی پہونچ گئے۔ دن بھر یہاں قیام کرکے وہ کل صبح کو لاہور جائیں گے۔ آج ریلوے اسٹیشن پر علامہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کو پارٹی دی گئی۔ اس کے بعد علامہ نے اپنی تقریر میں خاکساروں سے کہا کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے خاص طور سے کوشش کریں کیونکہ بغیر اتحاد کے کوئی قوم بھی آزادی نہیں حاصل کر سکتی اور آپس کی لڑائی کا نتیجہ غلامی ہے۔ علامہ مشرقی نے سر سکندر حیات خان کی وفات پر افسوس کرتے ہوئے اس کی تردید کی کہ ان کے اور سر سکندر کے درمیان کوئی ذاتی رنجش و ملال تھا۔

کلکتہ میں میت کی تدفین پر بھی پابندی

کلکتہ۔ کلکتہ کارپوریشن کے چیف اگزیکیٹو افسر نے کلکتہ کے قبرستانوں میں شام کے ۴ بجے سے صبح کے ۴ بجے تک میت دفن کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس کی وجہ یہ بتلائی گئی ہے کہ قبرستانوں میں کسی قسم کی روشنی لے جانا مشکل ہے اور روشنی کے بغیر قبر کھودنے میں بہت دقت پیش آئے گی۔

اس سلسلے میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مرگھٹوں میں ان اوقات میں چتائیں جلانے کی پہلے ہی ایک حکم کے ذریعے ممانعت کی جا چکی ہے۔

امریکہ میں ۹۷ لاکھ فوج

واشنگٹن ۴ر جنوری سنہ ۱۹۴۳ء کے آخر تک ریاستہائے متحدہ امریکہ کے پاس ...... ۹۷ فوج ہو جائے گی۔ کام کرنے والی باقی آبادی حسب ذیل طریقہ پر تقسیم ہوگی۔ لڑائی کا سامان تیار کرنے والے کارخانے ......۲۰ شہری کارخانہ ...... ۱۶۹ اور کھیتی باڑی کے ...... ۱ آدمی۔

پستول برآمد ہوا

لکھنؤ ۴ر جنوری۔ پولیس نے خلاف قانون اشتہارات تقسیم کرنے اور قبضہ میں رکھنے پر ۳ آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایک مکان پر چھاپہ مار کر عالم باغ کی پولیس نے ۴ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے ان میں سے ایک ۴ کے پاس دیسی ساخت کا پستول ملا ہے۔ (اے پ)

۲۰ لاکھ گولے اور ۵ لاکھ بم روسیوں کے ہاتھ لگے

ماسکو۔ ۵ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے چرناسکو وسک پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کا ریلوے اسٹیشن بھی روسیوں کے ہاتھ آ گیا ہے۔ یہ شہر چنگاو کایا کے علاقہ میں واقع ہے۔ روسی فوجوں کے ہاتھ بہت سا مال غنیمت لگا جس میں ۱۷ ہوائی جہاز ۲۰ لاکھ گولے۔ ۵ لاکھ بم اور گولہ بارود کے گودام بھی شامل ہیں۔ ماسکو سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ موزڈوک پر قبضہ کرنے کے بعد روسی فوج وسطی کاکیشیا میں اور آگے بڑھ گئی ہے۔ اس علاقہ میں روسی فوجیں پروقالندی کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یہ ایک اہم ریلوے اسٹیشن ہے۔ ڈون کے وسطی پورچہ پر دوشنبہ کو روسی ٹنکوں نے جرمن فوج پر حملہ کر کے اس کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ بیچ کے مورچہ پر اہم ریلوے جنکشن تسوکولنکی اور نیزل پر زبردست حملہ کیا جا رہا ہے۔ روسی فوج برابر آگے بڑھ رہی ہے۔

۴۰ موضعوں پر جرمانہ

الموڑہ۔ ۴ر جنوری۔ ضلع الموڑہ کے ۴۰ موضعوں پر ۲۲۶۴ روپیہ اور ۶۲۷۰ روپے ۱۱ آنے ۸ پائی اجتماعی جرمانہ کیا گیا ہے۔ اول الذکر جرمانہ اس بنا پر کیا گیا ہے کہ انھوں نے غنڈوں کو نہیں روکا جبکہ رال کے گودام میں آگ لگا رہے تھے۔ آخر الذکر جرمانہ گانا ناتھ، لام گڑھ اور بھٹریا میں تار کاٹنے کے سلسلے میں کیا گیا ہے دس موضعوں پر اس بنا پر ۳۰۰۳ روپے ۴ آنے جرمانہ کیا گیا ہے کہ انھوں نے بلوائیوں کو نہیں روکا۔

سب ڈویژنل افسر رانی کھیت نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ مالا بچلا اور تالا کیوڑ کے ۴۷ موضعوں پر ۶۲۵۹ روپے ۱۵ آنے ۴ پائی جرمانہ کیا گیا ہے یہ جرمانہ ڈاک بنگلہ کو آگ لگانے اور غنڈوں کو نہ روکنے کی بنا پر کیا گیا ہے۔

جرمنی کے جنگی قیدی

برلن ۳ر جنوری۔ جرمن نیوز ایجنسی کے بیان کے مطابق اعلان کیا گیا ہے کہ جنگی قیدیوں کی زنجیریں کھولنے کے سوال پر ابھی تک ڈپلومیٹک گفت و شنید ہو رہی ہے۔ جرمنی نے سوئٹزرلینڈ کی وساطت سے برطانیہ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ (رائٹر)

ہتھیاروں کی مانگ

کلکتہ ۴ر جنوری۔ حکومت بنگال نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ حکومت عوام سے ریوالور، پستول، رائفل یا اور کوئی کار آمد ہتھیار بطور تحفہ یا ادھار لے سکتی ہے۔ یہ تو وعدہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہی ہتھیار واپس کر دیا جائے گا۔ البتہ لڑائی کے بعد اسی قسم کا ہتھیار واپس کیا جا سکتا ہے۔

برطانی وزیر ریذیڈنٹ

نیویارک ۴ر جنوری۔ نیویارک میں ایک براڈکاسٹ پیغام کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ برطانی وزیر ریذیڈنٹ مسٹر ہیرلڈ میکملن شمالی مغربی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز میں پہونچ گئے ہیں اور انھوں نے اتحادی کمانڈر انچیف جنرل آئزن ہوور اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ذاتی نمائندہ مسٹر رابرٹ مرفی سے دیر تک بات چیت کی۔

واشنگٹن ۲ر جنوری۔ سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ دسمبر میں دکھنی امریکہ کے قریب اٹلانٹک سمندر میں ۲ برطانی جہاز تارپیڈو مار کر ڈبو دیئے گئے۔

کلکتہ اور تمام جنگی مقامات پر مستحکم فوجی انتظامات کر دیے گئے

نئی دہلی ۳۰ ر دسمبر۔ کلکتہ اور اس کے نواح میں اہم مرکزی مقامات پر طیارہ شکن توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جابجا بڑی اور چھوٹی توپیں مقابلہ کے لئے استادہ ہیں۔ دریا کے کنارے پر بھی مضبوط انتظامات کر دیے گئے ہیں۔ ہگلی کے کنارے مضبوط انتظامات ہیں۔ فوجوں کے لئے نئی سڑکیں اور پل بنا دیے گئے ہیں تاکہ فوجوں کو نقل و حرکت کے لئے زیادہ راستے مل سکیں گے۔

"ہندوستان ٹائمز" و "ہندوستان" کے ایڈیٹران کو حکم

نئی دہلی یکم جنوری۔ سنٹرل پریس ایڈوائزری کمیٹی کے ایک ہنگامی جلسے کے بعد چیف کمشنر دہلی نے مسٹر دیوداس گاندھی ایڈیٹر مسٹر دیوی پرشاد شرما پرنٹر و پبلشر ہندوستان ٹائمز اور مسٹر مکٹ بہاری ورما ایڈیٹر "ہندوستان" پر ایک نوٹس کی تعمیل کی ہے۔ جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ موجودہ ہنگاموں کے متعلق تمام خبروں کو اشاعت سے پہلے اسسٹنٹ پریس ایڈوائزر کے سامنے جانچ کے لئے پیش کریں۔ یہ حکم فوراً نافذ ہوگا

روسی یونین کے صدر کا پیغام سال نو

ماسکو یکم جنوری۔ سپریم سوویت یونین کے صدر مسٹر کالینن نے آج شب سال نو پر روسی قوم کے نام ایک پیغام براڈ کاسٹ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر گذشتہ سال ہٹلر اور اس کے ساتھیوں کے خلاف سخت لڑائی کا سال تھا اس نے اپنے ملک اور دوسرے مقبوضہ ممالک میں تمام طاقتیں جمع کریں۔

اس سال روس کے باشندوں کی حملہ کرنے کی طاقت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس جنگ کے باعث ہماری جنگی پیداوار کی قیمت میں بھی نمایاں اضافہ ہو گیا ہے۔ ہمارے مزدور سخت سے سخت محنت کرکے فوجوں کے لئے ہر ضروری شے مہیا کر رہے ہیں۔ ہمارے کسان کڑی سے کڑی مشقت کرکے خوراک بہم پہونچا رہے ہیں۔ ہماری مشترکہ کوششوں سے ہمیں مستقبل قریب میں ہی اپنی بہادر سردار سٹالن کی قیادت میں فتح حاصل ہو جائے گی۔

بمبئی میں ایک مکان سے ایکسپلوزیو بم برآمد ہو گئے

بمبئی ۳۱ ر دسمبر آج پولیس نے کلبا دیوی کے علاقہ میں ایک مکان پر جس میں تالا لگا ہوا تھا چھاپا مارا اور تقریباً ایک سو بیڈ ھنگے بنے ہوئے بم حاصل کئے نیز بموں کے بنانے کا سامان بھی قبضہ میں کیا۔ اس کے بعد پولیس نے اس سلسلہ میں آٹھ اشخاص کو گرفتار کیا۔

مہاسبھا کے جنرل سکریٹری نے استعفیٰ دیدیا

کانپور۔ ۳۱ ر دسمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ راجہ مہیشور دیال سیٹھ جنرل سکریٹری آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے آج اپنے عہدے سے استعفا دیدیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اب راجہ صاحب کی جگہ ڈاکٹر بی۔ ایس مونجے مہاسبھا کے جنرل سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ راجہ مہیشور دیال صاحب کو مسٹر ساورکر کے اس صدارتی خطبہ سے شدید اختلاف ہے جو انہوں نے مہاسبھا کے اجلاس میں پڑھا ہے۔

مسولینی ایک "ایوان فتح" تعمیر کر رہا ہے

روم ۳۱ ر دسمبر۔ ایک اطالوی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ مسولینی نے انجمن خدمت قومی کے ڈاکٹروں کا استقبال کرتے ہوئے اس اسکیم پر اپنی مہر تصدیق ثبت کر دی کہ "اطالوی قوم کے جنگجویانہ جذبہ کی یادگار میں ایک فتح کا ہال تعمیر کیا جائے۔

بنگال میں موٹریں چلانے کی ممانعت

کلکتہ ۳۱ ر دسمبر۔ گورنر بنگال نے ڈیفنس ایکٹ کے تحت سارے صوبہ بنگال میں موٹر چلانے اور موٹروں کو استعمال کرنے کی ممانعت کر دی سوا اس کے کہ پہلے سے اجازت حاصل کر لی گئی ہو۔ صرف حکومت ہند اور حکومت بنگال کے ارکان خاص اور فوج وغیرہ کے لئے موٹریں استعمال ہو سکتی ہیں۔

مسلم لیگ کا اجلاس بمبئی میں ہوگا

بمبئی یکم جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس بمبئی ہی میں منعقد ہوگا۔ مسٹر جناح کے سامنے دو دعوت نامے تھے۔ ایک بمبئی سے اور دوسرا سندھ سے۔ مسٹر جناح کی خود یہی خواہش تھی کہ کسی سرحدی صوبہ میں لیگ کا اجلاس ہو لیکن بالآخر انہوں نے بمبئی کے دعوت نامہ کو منظور کر لیا ہے اسلئے آئندہ اپریل میں لیگ کا اجلاس یہیں ہوگا۔

ریل کی پٹری اکھاڑنے پر سزائے موت

سکھر ۳۰ ر دسمبر۔ مارشل لا کورٹ سے ایک شخص کو موت کی سزا دی گئی جس کا یہ جرم تھا کہ اس نے

سکھر کے قریب ریل کی پٹری اکھاڑنے کی کوشش کی

جھانسی کے حکام نے راشن مقرر کر دیا

جھانسی میں گیہوں کی بہم رسانی کے لئے جو نئے انتظامات کئے گئے ہیں۔ ان کے مطابق حکام ضلع نے ہر خاندان کے لئے راشن کے کارڈ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے ان کارڈوں کی رو سے ہر شخص کو ۴ چھٹانک یومیہ گیہوں مقررہ قیمت پر خریدنے کا حق ہوگا اور کم تنخواہ پانے والوں کو فی کس تین چھٹانک گیہوں ہر روز خریدنے کا حق ہوگا۔

صوبہ شیعہ کانفرنس کا اجلاس

امروہہ ۳۰ ر دسمبر آج پراونشل شیعہ کانفرنس یو۔پی کا ایک جلاس بصدارت مولوی سید کلب عباس ایم۔ ایل۔ سی منعقد ہوا۔ موصوف نے اپنے خطبہ صدارت میں اس بات کے متعلق عملی تجاویز پیش کیں جن پر عمل کرکے شیعہ اقلیت اس قابل ہو سکے کہ وہ دیگر اقوام کے دوش بدوش کھڑی ہو سکے آپ نے کہا کہ ہماری قوم میں تعلیم نسواں بہت کم ہے اور اس کے لئے ضرورت ہے کہ شیعہ مرکزوں میں نسواں تعلیمگاہیں ہوسٹل اور وظائف کی کمیٹیاں قائم کی جائیں تاکہ تعلیم نسواں کی ترغیب ہو سکے۔ آپ نے تعلیمیافتہ نوجوانوں کی بیروزگاری کا حل بتاتے ہوئے کہا کہ وار ٹکنیکل ٹریننگ اس مسئلہ کو پورے طور پر حل کر سکتا ہے اور اسکیم کے ماتحت تربیت یافتہ نوجوان جنگ کے بعد بھی اس صنعتی تربیت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ فضائی بری اور بحری تربیت نوجوانوں کو زیادہ مستعد فرض شناس اور سرگرم بنا سکتی ہے اور وہ زیادہ سے شہری بن سکتے ہیں اقتصادی مشکلات کو دور کرنے کے لئے آپ نے تجویز کیا کہ امداد باہمی کے اصول پر اسٹور اور صنعتی ادارے قائم کئے جائیں۔

حکیموں اور ویدوں کی امداد

دیہی علاقوں میں مطب قائم کرنے کے سلسلہ میں حکومت یو۔ پی نے ایک اسکیم مرتب کی ہے جس کے ماتحت کسی رجسٹری شدہ حکیم یا وید کو جو بنارس یونیورسٹی کی آیورویدک ڈگری یا انڈین میڈیسن بورڈ صوبجات متحدہ کے ڈپلوما کا حامل ہے اور اپنے انتخاب سے ایک ایسے دیہی علاقہ میں مطب کرنا چاہتا ہے جہاں طبی علاج کی کمی ہے اس کو بیندرہ روپیہ ماہوار گزارہ اور پچاس روپیہ کی معینہ رقم ادویات کے لئے دی جائے گی۔ اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ حکومت مستند حکیموں اور ویدوں کو دیہاتوں میں مطب کھولنے کی ترغیب دے سکے۔ اڈیشنل ڈپٹی سکریٹری حکومت صوبجات متحدہ صیغہ میڈیکل سے فارم درخواست حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سال نو کی فہرست خطابات

نئی دہلی یکم جنوری نئے سال کی فہرست میں جن لوگوں کو صوبہ متحدہ میں خطابات ملے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:-

جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ہز اکسلنسی سرمارس ہیلٹ

نائٹ:- لالہ پدمپت سنگھانیا آف کانپور۔ مسٹر جے۔ آر۔ آر ٹی ٹ جنرل منیجر بی۔ ان ڈبلو ریلوے۔

جی۔ ایس۔ آئی۔ مسٹر اے۔ اے۔ واگہ

سی۔ آئی۔ ای۔ مسٹر ماس مجسٹریٹ و کلکٹر گورکھپور اور مسٹر مقام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس۔

ایم۔ بی۔ ای۔ مسٹر تلٹ مجسٹریٹ و کلکٹر اعظم گڈھ مسٹر مارگن سکریٹری چیمبر آف کامرس کانپور۔

خان بہادر۔ منشی محمد شیر خاں آنریری اسپشل مجسٹریٹ اناؤ۔ شیخ اقبال علی ایڈوکیٹ۔ چیرمین ایجوکیشن کمیٹی لکھنؤ وغیرہ

رائے بہادر:- مسٹر مہابیر پرشاد ورما ڈسٹرکٹ جج گونڈہ۔ مسٹر اے۔ ان شکلا اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ وغیرہ وغیرہ۔

خانصاحب:- سید معشوق علی ایڈوکیٹ سلطانپور، مسٹر الطاف حسین ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ۔ مسٹر حشمت علی اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر جنرل لکھنؤ وغیرہ وغیرہ۔

رائے صاحب:- لالہ کاشی لال رئیس لکھنؤ (ماڈل ہاؤس) سیٹھ رام پرشاد ٹھیکیدار (لکھنؤ) مسٹر دھنپال چندر پرنسپل گورنمنٹ ٹیکنکل انسٹی ٹیوٹ (لکھنؤ) صوبیدار میجر سورجپال سنگھ (لکھنؤ) وغیرہ وغیرہ

سلطان ابن سعود سے برٹش وزیر خارجہ کی ملاقات

قاہرہ ۳۱ ر دسمبر۔ لارڈ موین جو مشرق وسطی کے برٹش وزیر خصوصی مسٹر کیسی کے نائب ہیں انھوں نے جدہ پہونچکر ہز مجسٹی سلطان ابن سعود سے ملاقات کی جہاں سلطان نے انھیں کرسمس کے موقع پر بلایا تھا۔ اتوار کو لارڈ موین جدہ پہونچے اور انھوں نے بہت دیر تک سلطان سے ملاقات کی دوسرے دن دوشنبہ کو بھی سلطان سے ملاقات کی۔ یہ پہلا اتفاق تھا کہ ابن سعود نے برٹش وزیر سے ملاقات کی۔ اگرچہ سلطان اس جنگ میں بالکل غیر جانبدار ہیں لیکن برطانیہ سے ان کے تعلقات ہمیشہ دوستانہ رہے ہیں۔

وائسرائے اور ملک معظم کے پیغامات

نئی دہلی ۳۱ ر دسمبر۔ ملک معظم نے ہز اکسیلنسی وائسرائے کو ہز اکسلنسی وائسرائے نے ملک معظم کو سال نو اور بڑے دن کی مبارکباد کے پیغام روانہ کئے ہیں۔ وائسرائے نے اپنے پیغام میں لکھا ہے کہ میں ہندوستان کے عام لوگوں اور والیان ریاست کی طرف سے بڑے ادب اور خلوص کے ساتھ حضور اقدس کو بڑے دن اور سال نو کی مبارکباد دیتا ہوں۔ ملک معظم نے اپنے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ "آپ نے ہندوستان کے عام لوگوں اور والیان ریاست کی طرف سے جو پیغام بھیجا ہے اوس کا میں اور ملکہ دلی شکریہ ادا کرتی ہیں۔ اور ہم بھی آپ کو ہندوستان کے باشندوں و نیز والیان ریاست کو بڑے دن اور سال نو کی مبارکباد دیتے ہیں۔"

امریکن جہاز غرق ہو گیا

واشنگٹن ۲۸ ر دسمبر۔ آج امریکہ کے محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ وسط دسمبر میں جنوبی امریکہ کے مشرقی ساحل کے قریب دشمن کی کسی آبدوز نے امریکہ کے ایک پانچ ہزار ٹن وزن کے تجارتی جہاز کو تارپیڈو مار کر غرق کر دیا تھا۔ اب اس جہاز کے بچے ہوئے آدمی امریکہ کے ایک بندرگاہ میں سلامتی سے پہونچ گئے۔

صدر امریکہ اور وائسرائے ہند میں پیامات

نئی دہلی ۲۹ ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پریسیڈنٹ روز ولٹ نے وائسرائے ہند کو نئے سال پر مبارکباد کا پیغام بھیجتے وقت اہل امریکہ اور امریکن فوجوں کی جانب سے ہندوستانی افواج کو مبارکباد پیش کی اس کے جواب میں حضور وائسرائے ہند نے ہندوستانی

حکومت اناج کی سپلائی کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کر رہی ہے

نئی دہلی ۴ر جنوری۔ ہندوستان میں جو اناج پیدا ہوتا ہے اس کا ایک بہت تھوڑا حصہ ہندوستان سے باہر بھیجا گیا ہے۔ یہ ہے وہ جواب جو حکومت ہند کی طرف سے فیڈریشن آف انڈین چیمبر آف کامرس کے خط کا دیا گیا ہے۔ حکومت ہند نے مزید لکھا ہے کہ باہر سے اناج منگانے کے انتظامات کے امکان پر حکومت سرگرمی سے غور کر رہی ہے۔ ٹرانسپورٹ کے متعلق سہولتوں کے بارے میں لکھا ہے کہ اس بارے میں حالت پہلے سے بہتر ہو گئی ہے صوبوں نے آمدورفت پر جو پابندیاں لگا رکھی ہیں اُن کے بارے میں کمیٹی نے جو لکھا ہے اس کو حکومت نے نوٹ کر لیا ہے ملک میں کھانے پینے کی سپلائی کو بہتر بنانے کے لئے حکومت ہر ممکن عملی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ کمیٹی نے اپنے خط میں لکھا تھا کہ ملک میں اناج کی سپلائی ناکافی ہونے سے لوگوں کو سخت پریشانی ہو رہی ہے کمیٹی کو خطرہ ہے کہ اناج کی سپلائی کا معقول انتظام نہ کیا گیا تو اناج کے لئے لوٹ مار اور بلوہ شروع ہو جائیں گے۔ کمیٹی نے مطالبہ کیا تھا کہ اس بات کا یقین دلایا جائے کہ ہندوستان سے باہر کو اناج نہیں بھیجا جائے گا۔ کمیٹی نے ٹرانسپورٹ کی سہولتوں کا بھی مطالبہ کیا تھا۔

کنٹرول کرنے میں ناکامی کامرس ممبر کا اعتراف

کلکتہ ۳ر جنوری۔ حکومت ہند کے کامرس ممبر مسٹر نلن رنجن سرکار نے اس امر کا اعتراف کیا کہ حکومت نے کنٹرول کے لئے جو اسکیمیں جاری کی ہیں ان سے متوقع نتیجے برآمد نہیں ہوئے مسٹر سرکار نے یہ اعتراف اسوقت کیا جبکہ آپ نے اتوار کی شام کو کلکتہ کی تجارتی ایسوسی ایشنوں کے نمائندوں نے ملاقات کی۔ مسٹر سرکار نے یقین دلایا کہ حکومت ہند کو اسکیم کی خامیاں اچھی طرح معلوم ہیں اور وہ ان کو دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے حکومت کی بہت سی مشکلات ہیں ان میں سے سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ ملک کے اندر اناج کی سپلائی کافی نہیں ہے اور باہر سے مال منگانا بہت مشکل ہے۔ چاول کی درآمد اور بھی مشکل ہے۔ کیونکہ قریب کے تمام ملکوں پر جن میں چاول زیادہ پیدا ہوتا ہے دشمن کا قبضہ ہے برازیل سے مال منگانا اس لئے مشکل ہے کہ جہاز نہیں ہیں۔

جہازوں کی کمی کی وجہ سے آسٹریلیا سے بھی کافی گیہوں نہیں آ سکتا ہے۔ بہت تھوڑا گیہوں باہر سے آ رہا ہے۔ حکومت ہند وزیر ہند سے مطالبہ کر رہی ہے کہ ہندوستان کو باہر سے گیہوں کافی سپلائی ہونی چاہیے۔

بونا علاقہ کی لڑائی میں بارہ سو جاپانی ہلاک

سڈنی ۴ر جنوری۔ نیو گنی میں اتحادی مورچہ سے جو تازہ ترین اطلاعات ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بونا کے چھوٹے سے علاقہ میں اب صرف ۱۰۰ جاپانی رہ گئے ہیں۔ جہاں کہ سینچر وار کو بونا کی شکست سے پہلے لڑائی میں ۸۰۰ جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں۔ آسٹریلیا کے ایک اعلی افسر نے آج کہا کہ ہم نے جاپانیوں کو ان کے آخری محدود اور مضبوط ٹھکانہ میں جو سنندا کے مغرب میں واقع ہے دھکیل دیا ہے۔ ان لڑائیوں میں جن کا نتیجہ بونا علاقہ میں حملہ آوروں کی شکست میں ظاہر ہوا ہے۔ جاپانی ہلاک شدگان کی تعداد ۱۲۰۰ تک پہونچ گئی ہے۔

گورنمنٹ گندم کی ساری فصل خرید لے گی!

نئی دہلی ۳ر جنوری۔ با خبر غیر سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ حکومت ہند نے سنٹرل پرچیزنگ ایجنسی کے نام سے جو نیا محکمہ قائم کیا ہے۔ یہ مئی ۱۹۴۳ء سے جبکہ گندم کی نئی فصل بازار میں آئے گی۔ موثر طور پر کام شروع کرے گا۔ اس کے متعلق ایک خبر یہ بھی ہے کہ بہت ممکن ہے کہ یہ ایجنسی گندم کی ساری فصل خرید لے گی۔ اور سرکاری دوکانوں کے ذریعہ انہیں فروخت کرے۔ اشیاء کی موجودہ گرانی کو اب گورنمنٹ ہند کے امپیریل سیکرٹریٹ کے ملازموں نے بھی محسوس کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ان کا ایک ڈپوٹیشن مسٹر این این سرکار سے مل چکا ہے۔ اس نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ملازموں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے یا انہیں جنگ سے پہلے کے نرخوں پر اشیاء مہیا کر لی جائے۔ گورنمنٹ معاملہ کے سارے پہلوؤں پر غور کر رہی ہے۔

روس یونین کے صدر کا پیغام سالِ نو!

ماسکو یکم جنوری۔ سپریم سویٹ یونین کے صدر ہیسو کالینن نے آج شب سال نو پر روسی قوم کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال ہٹلر اور اس کے ساتھیوں کے خلاف سخت لڑائی کا سال تھا۔ اس نے اپنے ملک اور دوسرے مقبوضہ ممالک میں تمام طاقتیں جمع کر لیں۔

اس سال روس کے باشندوں کی حملہ کرنے کی طاقت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس جنگ کے باعث ہماری جنگی پیداوار کی قیمت میں بھی نمایاں اضافہ ہو گیا ہے۔ ہمارے مزدور سخت سے سخت محنت کر کے فوجوں کے لئے ہر ضروری شے مہیا کر رہے ہیں۔ ہمارے کسان کڑی سے کڑی مشقت کر کے خوراک بہم پہونچا رہے ہیں۔ ہماری مشترکہ کوششوں سے ہمیں مستقبل قریب میں ہی اپنی بہادر اسٹالن کی قیادت میں فتح حاصل ہو جائے گی۔

سب ریڈیو چھین لئے گئے!

ڈومکا (صوبہ بہار) ۳۱ر دسمبر۔ دیوگڑھ کی پولیس نے یہاں ریڈیو کی دو دکان پر چھاپہ مار کر سب ریڈیو پوسٹ وہاں موجود تھے وہ سب چھین لئے۔ وجہ ہنوز معلوم نہیں ہوئی۔

کلکتہ میں ہندوستان کے کمانڈر انچیف کا دورہ

کلکتہ ۲ر جنوری۔ ہز ایکسیلنسی جنرل ویول ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے کلکتہ کے علاقہ میں اپنے دو روز کا دورہ ختم کر لیا۔ ان دو روز میں آپ نے فوجی اور شہری ڈیفنس کا معائنہ کیا۔ شہر کی سول ڈیفنس سروسوں کے نام آپ نے ایک پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ کلکتہ کے شہری تحفظ کی سروسوں کے انتظامات دیکھ کر مجھے خوشی حاصل ہوئی کلکتہ میں حال میں جو حملے ہوئے تھے اس میں جس طریقہ سے اپنے اپنے فرائض شہری بچاؤ کے انتظامات کرنے والوں نے انجام دیئے ہیں۔ وہ قابل تعریف ہیں ان کا شمار ہندوستان کی جنگی کوششوں میں ہوگا۔ میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارکباد دیتا ہوں مجھے یقین ہے کہ وہ مستقبل کی آزمائشوں میں بھی کامیاب ہوں گے۔ کلکتہ میں حال میں جو طیارہ شکن توپوں کے نشانے بازوں اور ہوا بازوں کے کارناموں کی مبارکباد دیتا ہوں کہ جنہوں نے جاپانی حملہ آوروں کی کوششوں کو بہت مہنگا کر دیا ہے۔ آئندہ جو حملے ہوں گے ان کے لئے ہم پہلے سے زیادہ اچھے طریقوں سے تیار رہیں گے۔ جو لوگ جاپانیوں کے اندھا دھند حملوں کا شکار ہوئے ہیں ان سے مجھ کو ہمدردی ہے۔ خوش قسمتی سے ان لوگوں کی تعداد بہت کم ہے۔

کمانڈر انچیف نے اپنے دورہ میں شہری اور فوجی بچاؤ کے انتظامات کو شہری اور فوجی تعلقات کو مستحکم کیا ہے آپ نے اپنے اے۔ آر۔ پی کی چوکیوں اور کنٹرول روم کا معائنہ بھی کیا۔ کمانڈر انچیف نے اے۔ آر۔ پی کے حکام سے خود بات چیت بھی کی۔ اور کلکتہ کے بچاؤ میں جو حصہ انہوں نے ادا کیا ہے اس پر ان کو مبارکباد دی جاتی ہے۔

رنگون میں دو جاپانی ہوائی جہاز تباہ کر دئے

نئی دہلی۔ امریکن ہوائی طاقت جو چین برما اور ہندوستان میں ہے اس کے صدر مقام سے اعلان ہوا ہے کہ ۲۹ر دسمبر کی دوپہر کو بھاری امریکن بمباروں نے دو مرتبہ پرواز کی اور رنگون کے مقام پر دشمن کی جہاز رانی پر حملے کئے۔ پہلی پرواز میں امریکن جہازوں نے ایک جاپانی ٹینکر جہاز کو جس کا وزن تقریباً ۸ ہزار ٹن تھا دریا میں رنگون کی طرف آتا دیکھا۔ اس پر فوراً حملہ کیا گیا اور اُسے ایسی حالت میں چھوڑ گیا کہ اس سے شعلے بلند ہو رہے تھے۔

ہٹلر کا پیغام!

برلن ۲ر جنوری۔ جرمن فوج کے نام نئے سال کے آغاز کے موقعہ پر ہٹلر نے جو پیغام شائع کیا ہے اس میں کہا ہے کہ ناروے لیکر اسپین کی سرحد تک جرمن سپاہی کیل کانٹے سے لیس تیار و منتظر کھڑے ہیں کہ اگر دشمن کی فوجیں کبھی بھی قدم اتارنے کی کوشش کریں تو ان کا قلع قمع کر ڈالیں۔ خواہ دشمن کسی مقام پر ہی کیوں نہ حملہ کرے۔ لیکن اسے منہ کی کھانی پڑے گی اور جرمن فوجیں دشمن کو شکست دیدیں گی۔

ہٹلر نے پیغام میں مزید کہا ہے کہ اس میں ذرہ بھر شک و شبہ نہیں کہ جس سال کا اب آغاز ہو رہا ہے وہ دشواریوں کے اعتبار سے گزشتہ سالوں کی طرح سخت ہوگا اور جرمن سپاہیوں کی مشقت و عرق ریزی بیکار نہیں جائے گی۔ اپنی زندگی اور آزادی کی خاطر جنگ کرتے ہوئے جرمن یقین و اعتماد کے ساتھ خدا کے حضور سر نیاز جھکا کر یہ دعا کر سکتے ہیں کہ وہ سالہائے گزشتہ کی گزشتہ کی طرح اس سال بھی جرمنوں کو فتح و کامرانی عطا فرمائے گا۔

ہٹلر نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا ہے کہ نئے سال میں جرمن زیادہ سے زیادہ جد و جہد عمل میں لائیں گے موجودہ موسم سرما سخت ہی لیکن ہمارے حق میں یہ اتنا سخت نہیں ہو سکتا جتنا کہ گزشتہ سال کا موسم سرما ثابت ہو چکا ہے۔

ہٹلر نے کہا سردیوں کے بعد جرمن فوجیں اپنی پیش قدمی شروع کر دیں گی۔ اس وقت ایک طاقتور حکومت کو کچل کر رکھ دیا جائے گا۔ یقیناً وہ طاقت جرمنی نہیں ہوگا بلکہ دشمن حکومت ہی ہوگی۔ جرمن عوام اپنا مشن پورا کرنے کے لئے جس امن و عافیت کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں بالآخر وہ اس امن و عافیت کے طویل دور سے لطف اندوز ہو گیا ہے۔

راجہ جی کا اہم بیان

مدراس ۱۳ر دسمبر یونائیٹڈ پریس سے ایک ملاقات کے دوران میں مسٹر سی راج گوپال آچاریہ نے کانپور میں ہونے والے ہندو مہاسبھا کے اجلاس پر رائے زنی کرتے ہوئے فرمایا۔ کانگریس کے جیل میں ہونے اور بیرونی دنیا سے اس کا قطع تعلق ہونے کی بنا پر ہندو مہاسبھا کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ وہ صرف ہندو اصولوں پر قائم رہ کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتی بلکہ اسے ایک حد تک کانگریس کے فرض منصبی کو انجام دینا ہے۔ اگر ہم اپنے موجودہ مقام کے خواہشمند ہیں تو ہندو مہاسبھا کو اپنے بے اصول الزام سے بچنے کے لئے اپنی دلیری کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور اپنے لیڈروں کو اختیار دیدینا چاہیئے۔ کہ وہ مسلم لیگ سے مصالحت کر لیں۔ اگر ایسا ہوا تو ہندوستان کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو جائے گا۔

چینی سفیر کا نئے دن کا پیغام

کلکتہ ۳۱ر دسمبر۔ چینی قونصل جنرل ڈاکٹر ہسی بے پائی نے نئے سال کے موقع پر ایک پیغام بھیجا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ نیا سال ہمارے لئے ایک نئی دنیا قریب لایا ہے۔ اس نئی دنیا کی کامیابی کا دارومدار اتحادی ملکوں کی اجتماعی جنگی کوششوں پر منحصر ہے۔ اب میدان ہمارے ہاتھ ہے۔ اگرچہ ابھی تک دشمن کو اپنی قسمت کا پتہ نہیں۔ لیکن ہم کو اپنی آخری فتح کا یقین ہے۔ جنرل چیانگ کائی شیک۔ روزویلٹ۔ سٹالن اور چرچل دنیا کے چار لیڈر ایک ایسی نئی دنیا بنائیں گے جس کی ہم خواہش کر رہے ہیں۔ جن لوگوں نے فضا۔ خشکی اور سمندر میں اپنی جانیں دیکر قربانیاں پیش کی ہیں۔ ہمیں ان بہادروں کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ ہم آخر وقت تک اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جنگ کریں گے۔ ہم کو شبہات غلط فہمیوں اور غیر ضروری گفتگو کو بالائے طاق رکھنا چاہیئے۔

جنرل ویول فیلڈ مارشل ہو گئے

نئی دہلی یکم جنوری۔ آج لندن کے گزٹ میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہز مجسٹی ملک معظم نے جنرل ویول کو فیلڈ مارشل کے عہدہ پر ترقی دی ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

GD. No. 106

جہاں پر تو فق غم مستقل میں رہے ٭ زباں پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں بسا رہی

صداقت

ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر ا ے ۴۰۶

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ للعہ ششماہی ... ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ... قیمت فی پرچہ ۱ر

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۱۶ر جنوری ۱۹۴۳ء مطابق ۹ر محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | نمبر ۳

ادبیات

واردات

بےچارہ مرگیا ہے یہ فصل بہار میں

آج ہمارا دل دوگونہ مسرت سے لبریز نظر آتا ہے اس لئے کہ ایک عرصہ کے بعد ہم اپنے دیرینہ کرم فرما جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس کانپور کا کلام بلاغت نظام صداقت کی موجودہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں جن کی سرپرستی کا فخر حال ہی میں انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کو بھی حاصل ہوا ہے آپ کی شعر و ادب نوازی سے اہل ذوق اچھی طرح واقف ہیں مشاہیر علم و فن کے لئے آپ کا دولتکدہ ہمیشہ خانۂ بےتکلف ثابت ہوا ہے آپ کے در دولت کی پُرلطف مخصوص ادبی صحبتوں کی یاد آج بھی ہمارے دلوں میں تازہ پائی جاتی ہے اِدھر دو تین سال سے خاص طور پر شہر کانپور کی فضائیں ادب پرستی و شعر بار نظر آرہی ہیں ماحول سے کب تک متاثر نہ ہوتے آخر فطرت خوابیدہ نے کروٹ بدلی زندگی کھلکھلا اٹھی اور در و دیوار مسکرانے لگے حافظ صاحب موصوف کی شاعری اُن کی زندگی کا آئینہ، قلب شکستہ کی آواز یا دردمند دل کی پکار ہے، جذبات و محسوسات کی ترجمانی کے لئے جو انداز بیان اور پیرایہ کلام اختیار کرتے ہیں وہ کان کے پردوں سے نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے تعلق رکھتا ہے شاعر کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ وہ اپنے جذبات و محسوسات کو مؤثر طریقہ پر ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور ہمارے نزدیک قادر الکلامی اسی کا نام ہے اب حافظ صاحب کی ایک غزل کے چند شعر اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہوں ٭ (ایڈیٹر)

لے چل صبا اُڑا کے مجھے کوئے یار میں ٭ جیسے کہ بوئے گل ہو نسیم بہار میں

روداد آشیانہ کی اے ہمنفس نہ پوچھ ٭ یوں گھر جلے کسی کا نہ فصل بہار میں

اے آرزوئے دیدِ نشیمن یہ کیا، کیا! ٭ بجلی تڑپ رہی ہے دلِ بیقرار میں

آئے وہ میری قبر پہ لیکن عدو کے ساتھ! ٭ مر کے بھی میں نے چین نہ پایا مزار میں

اللہ رے شوق سوئے چمن جب صبا گئی ٭ ذرات دل تھے دوشِ صبا پر غبار میں

جس کا نہ ہو جہاں میں کوئی شریکِ غم ٭ وہ ایک غم نصیب ہوں میں روزگار میں

صدیق کے مزار پہ دو پھول ڈالدو

بےچارہ مرگیا ہے یہ فصلِ بہار میں

دنیائے اسلام

روس کے مسلمان لیڈروں کا اعلان

ماسکو ۱۳ر جنوری۔ مجلس اسلامیہ ماسکو کے صدر حاجی احمد لیعقوب لکھتے ہیں۔ شمالی کاکیشیا اور کریمیا کے مسلم قبائل کے اکثر نمائندے آجکل ماسکو میں موجود ہیں۔ ۲۲ر ذی الحجہ کو یہاں ایک عظیم اجتماع جامعہ ایوب کے صحن میں منعقد ہوا جس میں کثیر مسلمان شریک ہوئے۔

آدمیوں کے آنے کا سلسلہ برابر لگا ہوا تھا۔ کچھ آدمی خچروں پر سوار آئے اور اپنے خچروں کو مسجد کے پاس باندھ دیا۔ دو ایک مسلمانوں نے پہونچتے ہی جوتے اتارے اور مسجد میں داخل ہو کر نماز شروع کر دی۔ مختصر نماز شروع کی گئی جس کے ختم ہونے کے بعد اوفا کے مسلمانوں کے مرکزی مذہبی بورڈ کا اعلان پڑھا گیا جس میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی تھی کہ وہ اپنے ملک کو ہٹلری جرمنی سے بچانے کی کوشش کریں۔

اس اپیل میں کہا گیا تھا، ہم کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر دشمن جیت گیا تو ہمارے ملک کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔ اور ہماری زبان، ہماری رسوم اور ہمارے عقائد جڑ بنیاد سے تباہ و برباد ہو جائیں گے"۔

اس اپیل میں ان واقعات کی نظیریں پیش کی گئیں جن سے ہٹلریوں کے بہیمانہ مظالم کی تصدیق ہوتی ہے اور وہ ظلم و ستم بیان کئے گئے جو کریمیا اور دوسرے مقامات پر مسلمانوں پر ڈھائے گئے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ مسلمانوں کو کس طرح لوٹا اور قتل کیا گیا۔ مسلمان عورتوں کی آبروریزی کی گئی ہے اور مسجدوں کی بےحرمتی کی گئی۔ اس اعلان میں یہ اپیل کی گئی ہے کہ "روسی اور اس کی اتحادی فوجوں کی کامیابی کے لئے دعا کرو۔ خدا کی درگاہ میں عرض کرو کہ وہ ساری دنیا اور تمام نوع انسان کو فاشی استبداد سے جلد از جلد نجات دلادے"۔

درہ دانیال محفوظ ہے

رائٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ درہ دانیال کی راہ سے روس کو جنگی سامان بھیجنے کے متعلق سردست میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ حکومت برطانیہ کی حکمت عملی یہ ہے کہ وہ مانٹریو کے معاہدے کی پابندی کرے۔

اس سوال و جواب سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ درہ دانیال کی راہ سے روس کو سامان جنگ بھیجنے کا مسئلہ اتحادی حکومتوں کے زیر غور ہے۔ کیونکہ بحر منجمد شمالی کی راہ سمندروں کا پانی جم جانے کے باعث بند ہو چکی ہے۔ اور اتحادی بحیرہ روم میں تفوق حاصل کرنے کے لئے جو کوشش کر رہے ہیں اس میں کامیابی حاصل ہو جائے تو روس کو سامان جنگ بھیجنے کا قریب ترین راستہ بحیرہ روم اور درہ دانیال کی راہ سے نکلتا ہے۔

یہ امر تو ظاہر ہے کہ اگر معاہدہ مانٹریو میں درہ دانیال میں سے غیر ملکی جہازوں کے گزرانے کی کوئی گنجائش موجود ہے تو ترکی اتحادیوں کو مایوس نہیں کریگا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس امر کا بڑا اندیشہ ہے کہ شاید یہی بات محوری طاقتوں کے ساتھ ترکی کا بگاڑ کرنے کا موجب بن جائے۔ بہرحال ترکوں کا مدبر جس نے اس وقت تک اپنے ملک کے دامن کو جنگ اور طرفداری کی غلاظت سے آلودہ نہیں ہونے دیا۔ اس مسئلہ کو بھی بخوش اسلوبی سے طے کرلے گا۔ عام خیال یہ ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

ترکی مدبر احمد امین کا بیان

انقرہ ۳۰ر دسمبر۔ ترکی اخبار "وطن" کے مدیر احمد امین لکھتے ہیں:۔ "میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ برطانیہ اور امریکہ اب جنگ جیتنے کے حقدار ہیں۔ لیکن انھوں نے ابھی اس کا فیصلہ نہیں کیا ہے کہ وہ کس قسم کا امن چاہتے ہیں۔ مصیبت کی ضربیں کھا کر ایک نیا انگلستان پیدا ہوا ہے۔ لیکن مجھے ابھی نہیں معلوم کہ یہ سماجی انقلاب کس حد تک کامیاب ہوگا۔ بظاہر یہ امید ہے کہ یہ امن عالمگیر ہوگا۔

صدر اعظم ایران کا بیان

طہران ۳۰ر دسمبر۔ کل طہران میں صدر اعظم ایران نے ایک بیان نشر کیا جس میں انھوں نے وعدہ کیا کہ ملک کی فلاح کے لئے ان کی حکومت حلیفوں سے کئے ہوئے عہد و پیماں جاری رکھے گی۔ ایران کی خارجی پالیسی ان ممالک سے جن کے ساتھ اس کے مقاصد وابستہ ہیں وفادارانہ تعاون کر رہی ہے ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

زبان پر بھی وہی ہو جو ہیر دل میں ہے

کمال پر تحقیق عزم مستقل پیدا کر

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ محرم الحرام سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۳

ہندوستان کا حق آزادی

مشہور سیاست داں مسٹر برٹرنڈ رسل اور پیٹر شیا رسل نے نیو یارک کے ایک رسالہ میں ہندوستان کے حق آزادی کا تذکرہ کرتے ہوئے موجودہ ڈیڈلاک کو دور کرنے کے لئے چند مشورے پیش کئے ہیں۔ انکا حق آزادی تسلیم کرلیا جائے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے مندرجہ ذیل دو صورتیں اختیار کی جائیں۔

(۱) ہندوستان سوراجیہ کا جو مطالبہ پیش کرتا ہے وہ منظور کرلیا جائے، اس طرح نہیں کہ اسمیں برطانی کامن ویلتھ کے ایک ضروری جُز و کی حیثیت سے ڈومینین اسٹیٹس کا تخیل موجود ہو، بلکہ اس طرح کہ ہندوستان کے متعلق یہ تسلیم کرلیا جائے کہ اُسکو بھی آزادی کا ویسا ہی حق حاصل ہے جیسا کہ جدید دنیا کے کسی دوسرے ملک کو حاصل ہے۔

(۲) تمام اقوام کیلئے آزادی کے حق کو چند ضروری شرطوں میں محدود کردیا جائے۔

ان دونوں تجویزوں میں جو بنیادی اصول برٹرنڈ رسل نے پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ "کوئی قوم کسی دوسری قوم کی محکوم نہ رہے۔ لیکن بعض مخصوص معاملات میں ہر قوم تمام دوسری قوموں کی طرح محدود اختیارات رکھتی ہو۔ اسکے معنی یہ ہونگے کہ جمہوری طرز حکومت کا اصول بین الاقوامی معاملات پر نافذ کردیا جائیگا۔" اگر دنیا کی تمام قومیں بعد از جنگ کسٹنے دور کیلئے ایک بین الاقوامی جمہوریت کے اصول کو تسلیم کرلیں تو ظاہر ہے کہ ہندوستان بھی ایک عالمگیر مفاد کے لئے رضا کارانہ طور پر اپنے اختیارات کو تمام دوسری قوموں کی طرح محدود کرنے میں کبھی دریغ نہ کرے گا۔ کچھ دنوں سے ایک عالمگیر فیڈریشن کا تذکرہ بھی سننے میں آرہا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس تجویز کو کبھی عملی جامہ پہنانے کا موقع ہاتھ آئیگا یا نہیں لیکن ظاہر ہے کہ کوئی بھی عالمگیر فیڈریشن یا بین الاقوامی جمہوریت اسی حالت میں کامیاب ہوسکتی ہے جبکہ اس میں شریک ہونیوالی تمام قوموں کے اختیارات ہر طرح برابر ہوں یعنی آزادی اور پابندی کے سلسلہ میں کسی کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہ کیا جائے اور حکمرانی ومحکومی کا تخیل ہی ہمیشہ کے لئے ترک کردیا جائے۔

رسل کہتے ہیں کہ ہندوستان کے متعلق سردست دو فیصلے ہونے چاہئیں۔ ایک مدت جنگ کے لئے۔ دوسرا بعد از جنگ کے لئے۔ لیکن یہ دونوں فیصلے اسی وقت ہونے چاہئیں اس لئے کہ ان سے ہندوستان کی جنگی کوششوں پر اثر پڑے گا۔ مدت جنگ کیلئے اصلی مسئلہ یہ ہونا چاہئے کہ جنگ میں کامیابی کیونکر حاصل کی جائے اور جلدی میں کوئی ایسا حل نہ پیدا کیا جائے جو بعد میں ناکارہ ثابت ہو، بلکہ اسی وقت اتحادی اقوام کا ایک کمیشن ہندوستان بھیجا جائے جو اصلی حقیقتوں کو معلوم کرے اور مختلف سیاسی پارٹیوں سے مشورہ کرنے کے بعد اپنی سفارشات مندرجہ ذیل دو چیزوں کے لئے پیش کرے:-

(الف) مدت جنگ کے لئے عارضی انتظامات

(ب) ہندوستانی مسئلہ کا ایک حل جو بعد ...

بنیادی اصول سے شروع ہوئی مگر آخر میں آکر کرپس اسکیم سے کسی قدر مشابہ ہوگئی۔ یہ ضرور ہے کہ ایک اتحادی کمیشن کی مہر اس وعدہ پر ایک اضافہ کہا جاسکتا ہے لیکن اسکی قدر اسی وقت رائے ظاہر کی جاسکتی ہے جب حکومت برطانیہ اسے تسلیم کرلے اور مختلف پارٹیوں کے لیڈروں سے گفت وشنید کی جائے۔

موجودہ جنگ کی فوجی غلطیاں

"نیوز کرانیکل" میں اے۔ جے کمنگس نے ایک آرٹیکل لکھا ہے جسمیں تبلایا ہے کہ موجودہ جنگ میں دونوں طرف سے کون کونسی بڑی فوجی غلطیاں ہوئی ہیں۔

برطانیہ اور فرانس نے پہلی غلطی یہ کی کہ پولینڈ پر حملہ کے دوران میں اور اس کے بعد وہ اس امید میں بے عمل رہے کہ ہم وقت کے اندر اتحادی طاقت بڑھا سکیں گے۔

دوسری بڑی غلطی اُنھوں نے یہ کی برطانی اور فرانسیسی فوجوں کو بلجیم میں بلا دریغ ڈھکیل دیا جبکہ جرمنی ہالینڈ پر چڑھائی کر رہا تھا۔ یہ وہ صاف واقعہ ہے جس کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ بے خبر مکھیاں مکڑی کے جال میں خود بخود جا پھنسیں۔ جرمنوں نے یہ بڑی غلطی کی کہ اُنھوں نے برطانیہ پر حملہ کرنے میں دیر کردی جو کہ اسوقت تقریباً غیر مسلح تھا۔ اگر اس وقت جرمنی برطانیہ کی ہوائی طاقت اور بحری بیڑہ مقابلہ کرلیتا خواہ اسکو اتنا نقصان بھی اُٹھانا پڑتا جتنا کہ روس میں اُٹھایا ہے تو بھی اسکو اسکی قیمت وصول ہوجاتی۔ اور اس طریقہ پر جرمنی سلطنت برطانیہ کا خاتمہ کرسکتا تھا۔ لیکن سب سے بڑی غلطی جرمنی نے یہ کی کہ اس نے روس پر حملہ کردیا۔ جرمنی نے روس کی طاقت کا غلط اندازہ لگایا۔ برطانیہ اور امریکہ بھی جرمنی کے ہمخیال تھے۔ اس نازک ترین واقعہ کے پہلے اور بعد میں ہماری طرف سے جو بڑی غلطیاں ہوئیں وہ یہ تھیں:-

یونان میں ایک ایسے وقت میں برطانی فوجوں کا اترنا جبکہ جنرل ویول کو لیبیا میں بڑھنے کی اجازت دینے کی ضرورت تھی۔ اس فیصلہ سے بڑے دور رس نتیجے نکلے دور یورپ میں دو بڑے جنگی جہازوں کو بھیجدیا گیا جو کہ ملایا کے قریب جاکر ختم ہوگئے۔ سنگاپور کے بچاؤ کرنے میں بہت سی خامیاں رہ گئیں۔ جن کی وجہ سے وہ مضبوط قلعہ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ ہمارے غلط اندازہ کی وجہ سے بریسٹ سے جرمن کروزر نکل گئے جس سے برطانیہ کے وقار کو زبردست دھکا پہنچا۔

ہماری تیاریوں کی کمی کی وجہ سے ہم ۱۹۴۱ء یا ۱۹۴۲ء میں جرمنی پر حملہ نہ کرسکے جبکہ اس کا پچھلا بازو بالکل کھلا ہوا تھا، امریکہ نے سب سے بڑی غلطی یہ کی کہ اس نے ان تنبیہوں کا کوئی خیال نہیں کیا کہ جاپان پرل ہاربر کے امریکی بیڑے پر اچانک حملہ کرے گا۔ روس نے سب سے بڑی غلطی یہ کی کہ اس نے پچھلے سال روسٹوف کے مورچہ پر جرمن فوجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی فوجوں کو صحیح جگہ پر تعینات نہیں کیا۔

سائبیریا پر حملہ کرنے میں تامل کیا جبکہ روسی فوجیں یورپ میں لڑ رہی تھیں۔

ان کے علاوہ اور بہت سی چھوٹی چھوٹی غلطیاں بھی ہوئی ہیں۔

سول ورکرس کا اجتماع

۱۴ر جنوری کو پھول باغ میں سول ڈیفنس ورکرس کا اجتماع ہوا اور صوبہ کے گورنر کے ایڈوائزر مسٹر ٹنٹ سلون نے اس اجتماع کا معائنہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خوش قسمتی سے جنگ ابھی کانپور سے فاصلہ پر ہے اور گزشتہ سال کے مقابلہ میں آج ہماری پوزیشن کہیں زیادہ اچھی ہے۔ یورپ۔ افریقہ اور ایشیا میں اب محوری طاقتیں بجائے حملہ آوری کے مدافعت کررہی ہیں۔ اور اب ہم ہندوستان سے باہر حملہ کررہے ہیں لیکن اس سے یہ خیال کرنا چاہئے کہ خطرہ ٹل گیا ہے بلکہ ہمکو اپنی تیاریاں اُسی مستعدی کے ساتھ جاری رکھنا چاہئیں کیونکہ یو۔ پی میں کانپور پر دشمنوں کی خاص نظر اس لئے ہوسکتی ہے کہ یہاں جنگ کا بہت سا سامان تیار ہوتا ہے۔ لہٰذا اس اے۔ آر۔ پی کے کارکنان کو زیادہ ٹریننگ کی ضرورت ہے تاکہ یہ ضرورت کے وقت صحیح طور پر شہر کی خدمت انجام دے سکے۔

چیمبر کا الکشن

یو۔ پی جنٹ چیمبر کے الکشن میں آیندہ سال کے لئے مسٹر ایچ جی مصرا پروپرائٹر لیوزری فیکٹری پریسیڈنٹ، مسٹر اوماشنکر مہروترا سینر وائس پریسیڈنٹ۔ اور مسٹر لکشمی پت سنگھانیا جونیر وائس پریسیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

محرم

۱۷ر جنوری اتوار کے دن عشرہ ہے۔ حسب معمول سبز منڈی۔ چٹائی محال۔ چھوٹے بڑے بوچڑ خانوں اور مہندی کے جلوس اپنی شان و شوکت کے ساتھ اُٹھے۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ شہر کے ہندو اور مسلمانوں نے نہایت اطمینان کے ساتھ دیکھنے میں حصہ لیا۔ کوتوال صاحب جلوسوں میں خود اول سے آخر تک شریک رہے۔ اور پولیس کے تمام انتظامات نہایت معقول اور قابل تعریف تھے۔

ثالثی کارروائی

مسٹر آر۔ ایف۔ ایس۔ بلس ڈسٹرکٹ جج کانپور کے سامنے کانپور الکٹرک یونین اور کانپور الکٹرک کارپوریشن کے جھگڑے کی ثالثی کارروائی شروع ہوئی دونوں طرف کے بیانات سُننے کے بعد جج صاحب نے کاغذات مرتب کرانے کا حکم دیا ہے۔ آیندہ پیشی ۲ر فروری کو ہوگی۔

سالانہ کوی سمیلن

کرم ویر لائبریری کا سالانہ جلسہ فروری کے دوسرے ہفتہ میں ہوگا اور اسی سلسلہ میں ایک آل انڈیا کوی سمیلن کے بھی انتظامات کئے جارہے ہیں۔

یوم پیدائش

۱۰ر جنوری کو گرو گوبند سنگھ کا یوم پیدائش کی یادگار میں ایک عام جلسہ ہوا اور جلوس بھی نکالا گیا۔

ہوائی حملہ میں ہومیوپیتھک علاج

۱۶ر جنوری ۵ بجے شام کو کانپور ڈسٹرکٹ ہومیوپیتھک میڈیکل ایسوسی ایشن کے زیر انتظام رائے زادہ ڈاکٹر کرن سنگھ ہوائی حملہ میں ہومیوپیتھک علاج کے متعلق لکچر دینگے۔

تار کے پہونچانے کی ذمہ داری

ڈائرکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف نے مختلف چیمبروں کو یقین دلایا ہے کہ اگر کوئی تار راستہ میں ضائع ہوجانے کی وجہ سے مکتوب الیہ کو نہیں پہونچے گا تو اصل تار بلا کسی مزید چارج کے دوبارہ روانہ کردیا جاویگا۔

تواری جی کو صدمہ

کانپور میونسپل بورڈ کے سابق اکزیکیوٹو آفسر ڈاکٹر ایس۔ این تواری۔ آج کل لکھنؤ میں مقیم ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک رات کو ایک ملازم کی سازش سے چور مکان کے اندر داخل ہوگئے اور آپ کی بیوی کو قتل کردیا۔ یہ اتفاق ہے کہ مالی نقصان کچھ نہیں ہوسکا۔

ہم کو تواری جی صاحب کے ساتھ اس جانکاہ صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔

گیہوں کی دوکانیں

سٹی مجسٹریٹ حلقہ کوتوالی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں ۱۲ کے بجائے صرف ۷ دوکانیں گیہوں کی رکھیں، دوسرے حلقہ کے مجسٹریٹ بھی دوکانیں کم کرنے کا خیال کررہے ہیں۔

ہمارے خیال میں حکام کو سنجیدگی کے ساتھ اس امر پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا ان دوکانوں سے عوام کو اور خصوصاً متوسط طبقہ کو کس حد تک فائدہ پہونچتا ہے، جہانتک ہم کو علم ہے کہ متوسط طبقہ کیلئے یہ بات غیر ممکن ہے کہ وہ کسی دوکان سے گیہوں لے سکیں شکر کے سلسلے میں اسی قسم کی تکلیف تھی لیکن شکر کے موجودہ انتظام سے وہ دور ہوگئی۔

کیا حکام گیہوں کا انتظام بھی کسی ایسی ہی جماعت کے سپرد نہیں کرسکتے جو کہ پبلک کی ضروریات کو پورا کرسکے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکام اس پر غور کرکے پبلک کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں گے

گیہوں کیلئے ٹکٹ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ایک پریس کمیونک شائع کیا ہے کہ شہر کے دفتروں کے کلرکوں ودیگر ملازمین کو اور کچھ اداروں کو گیہوں روزانہ خریدنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ اور ناموزوں بھی ہے۔ لہٰذا موزوں حالات میں پرائرٹی (PRIORITY) (اقدامی) ٹکٹ جاری کرنے کے انتظام کا خیال کیا جارہا ہے۔ اسکے متعلق درخواستیں سکریٹری پرائرٹی کمیٹی کے نام بھیجنا چاہئیں۔

تعزیتی جلسہ

۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۴۳ء کو رائے بہادر ڈاکٹر ایس۔ این تیواری صدر مجلس انتظامیہ کانپور انٹرمیجیٹ کالج اور سابق اکزیکیوٹو آفسر میونسپل بورڈ کانپور کی اہلیہ کی وفات حسرت آیات کے جانکاہ سانحہ کی وجہ سے کانپور انٹر کالج بند کردیا گیا، کالج اسٹاف اور طالب علموں کی طرف سے ایک تعزیتی جلسہ ہوا جسمیں اس سانحہ عظیم پر انتہائی رنج وافسوس کا اظہار کرتے ہوئے پس ماندگان کے ساتھ ہمدردی ظاہر کیگئی اور آنجہانیہ کی روح کیلئے دائمی سکون کی دعا کیگئی اظہار تاسف کیلئے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں ایک تار بھی روانہ کیا گیا اور اسی سلسلہ میں ۱۲ر جنوری کو بھی کالج میں تعلیم نہیں ہوئی۔

ماتمی رزولیوشن

نوجوان لائبریری کی انتظامیہ کمیٹی نے لائبریری کے جنرل سکریٹری مسٹر شیام بہاری ٹنڈن کی والدہ کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس کیا ہے۔

ماہرین تعلیم کا جلسہ

کانپور کے ماہران تعلیم کا ایک جلسہ مسٹر جے۔ ای۔ پینڈلے کی صدارت میں ہوا جسمیں خان بہادر مشتاق احمد صاحب ڈائرکٹر آف پبلسٹی ٹیکنیکل ریکروٹ گورنمنٹ آف انڈیا نے ٹیکنیکل ریکروٹ اسکیم کے فوائد تبلائے اور نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ فوج میں ٹیکنیکل ریکروٹ ہونے کیلئے اپنے آپ کو پیش کرکے اس موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔

نامزدگی

کپتان ایس۔ آر۔ پوکاک ایم۔ سی۔ ایم ایل۔ اے کو اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کی طرف سے جی۔ آئی۔ پی ریلوے ایڈوائزری کمیٹی میں دوبارہ ۲ سال کیلئے نامزد کیا گیا ہے۔

گرفتاریاں

ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت مندرجہ ذیل حضرات کو پولیس نے گرفتار کیا ہے:-

مسرس ہربھگوان۔ انند پرکاش۔ سری کرشن مہروترا گھنشیام داس۔ گنگا غلام۔ شیو بالک۔ بھارت۔ نند کشور۔ دیکشت۔ سوہن لال سکسینہ۔

بری ہوگئے

عبد الغفور نامی ایک شخص کو عدالت ماتحت سے اس الزام میں سزا ہوئی تھی کہ اس نے ایک پولیس مین کو اپنے گھر کے اندر لیجاکر ...

شکر

جب سے شکر کی سپلائی کا کام شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن کے ہاتھ میں آیا ہے پبلک کو بہت آرام ہے محرم کے سلسلہ میں بھی مسلمانوں کو اُنکی ضرورت کے مطابق شکر دیگئی۔

پنڈت چنی لال مصرا انسپکٹر شوگر قابل تعریف کام کررہے ہیں اور وہ بڑی محنت اور جانفشانی کیساتھ اسکی نگرانی رکھتے ہیں کہ شکر کی فروخت صحیح طریقہ سے ہو، اور کسی ضرورتمند کو پریشانی نہ ہونے پائے۔

تہواروں کے سلسلہ میں ضرورتمند کو اسکی ضرورت کے مطابق شکر کا ملنا، صرف انسپکٹر صاحب ہی کی جد وجہد کا نتیجہ ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر گیہوں کا انتظام بھی اسی قسم کا ہوجائے تو بڑی حد تک پبلک کی تکلیف دور ہوجائے۔

فیاضانہ عطیہ

ہمارے کانپور کے ادب نواز رئیس حافظ محمد صدیق صاحب نے انجمن جامعہ ادبیہ کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۲۶ر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء میں جو انجمن کو پانچسو روپیہ کا فیاضانہ عطیہ دینے کا اعلان کیا تھا اس کا چک آپ نے انجمن کو مرحمت فرمادیا ہے۔

ہم حافظ صاحب موصوف کی اس ادب نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دوسرے ادب نواز حضرات سے بھی یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے فرض کو محسوس کریں۔

وار فنڈ

دسمبر سنہ ۴۲ء میں مختلف جنگی فنڈوں میں ۹۳۰۵ روپیہ چندہ جمع ہوا ہے۔ اور کل چندہ کی میزان ۱۱۶۷۶۶۴ روپیہ دسمبر سنہ ۴۲ء تک ہوئی ہے۔

جنگی قرضہ جات

گورنمنٹ ڈیفنس لون میں ماہ دسمبر سنہ ۴۲ء میں ۵۷۸۸۴۰۰۳ روپیہ وصول ہوا ہے۔ اور کل میزان ماہ دسمبر سنہ ۴۲ء تک کی ۱۶۶۴۴۹۵۳ روپیہ ہوئی ہے۔

ڈی۔ اے۔ این۔ ٹی فنڈ

ڈی۔ اے۔ این۔ ٹی فنڈ اتحادیوں کے زخمی سپاہیوں کی امداد کیلئے قائم کیا گیا ہے۔ زخمیوں کی امداد کا مسئلہ اتنا اہم اور متفقہ ہے کہ بلا کسی خیال کے ہر شخص انکی امداد کرنا اپنا فرض محسوس کرتا ہے، لہٰذا کانپور کے باشندگان کو بھی انہیں امداد دیکر اپنا فرض ادا کرنا چاہئے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ زخمی سپاہیوں کی بڑی تعداد شاید کانپور آئے، اس صورت میں ممکن ہے کہ کانپور کے اسپتال ان زخمی سپاہیوں کی ضروریات کو پورا نہ کرسکیں، لہٰذا اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے یہ فنڈ قائم کیا گیا ہے کہ اس فنڈ سے ان زخمی سپاہیوں کی آرام وآسائش کی امداد کی جاسکے۔ یہ ظاہر ہے کہ سپاہی ہر مذہب وملت کے ہونگے، لہٰذا ان کی ہمدردی کے خیال سے ہر مذہب وملت اور ہر خیال کے لوگوں کو انکی امداد میں شریک ہوکر اپنا فرض ادا کرنا چاہئے۔

اس فنڈ کو قائم کرنیکا خیال لال املی کلب کی سرگرمیوں سے شروع ہوا جسکا انتظام اب مضبوط کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے جو بڑے پیمانہ پر اپنے فرائض انجام دے رہی ہے۔

صوبہ کے گورنر ہز اکسلنسی سر مارس ہیلٹ اس فنڈ کے چیف پیٹرن ہیں اور دوسری عالی ہمت ہستیاں بھی اس کمیٹی کی پیٹرن بن گئی ہیں۔

یہ فنڈ یکم جنوری سنہ ۱۹۴۳ء سے شروع ہوا ہے اور اسکی اشاعت پورے طور سے ہورہی ہے۔ کوپر ایلن کمپنی کے مسٹر بارلو نے اسکی مقبولیت کیلئے بہت عمدہ ڈیزائن کے بورڈ، پوسٹر اور چندہ جمع کرنیکے لئے خوبصورت ڈبے تیار کئے ہیں جو کہ دوکانوں۔ دفتروں اور ملوں میں دیکھنے میں آئیں گے۔ اس فنڈ کی کمیٹی نے اپنا نشان "دیوار پر انگلی" منتخب کیا ہے۔ "متحرک انگلیاں لکھتی ہیں اور لکھنے کے بعد آگے بڑھتی ہیں۔" یہ خیال فارسی کے مشہور شاعر عمر خیام کی ایک رباعی سے اخذ کیا گیا ہے۔

چنانچہ جہاں کہیں آپ اس نشان کو دیکھیں تو ذرا ٹھہر کر خیال کیجئے اور ان لوگوں کو بھی خیال کیجئے کہ جنکی بہادری کی وجہ سے ہم لوگ سکون واطمینان سے ہیں۔ لہٰذا آپ سے اُمید کیجاتی ہے کہ آپ بخوشی اس فنڈ کو کامیاب بنانے کیلئے چندہ دے کر اپنا فرض ادا کریںگے۔

شبدِ گل

لاہور کی ایک فلم ایکٹرس نے لاہور میں سربازار اپنے قدردانوں کے سامنے اداکاری کا جو شاندار نمونہ پیش کیا ہے۔ اسے لاہور کے باشندے مدتوں فراموش نہیں کر سکیں گی۔ میکلوروڈ لاہور کا وہ منظر قابل دید تھا جب اس خوش جمال ایکٹریس کی اور ایک نوجوان کی نہایت دلکش کشتی ہنسی ہوئی تھی نوجوان کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اور وہ بار بار کہہ رہا تھا:"اری ظالم تو تو میری بیوی ہے گھر چل"۔ اور ایکٹریس نوجوان کے پہلو سے نکل کر نہایت چیں بہ جبیں ہوکر جواب دے رہی تھی:"کبھی تیرے باپ نے بھی ایسی جورو دیکھی ہے چل پرے ہٹ میں نہیں جانتی کہ تو کون گنوار ہے"۔

نوجوان عوام کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے رو رو کر بیان کر رہا تھا:"لوگو میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ میری ہی بیوی ہے یہ مجھے داغ مفارقت دے کر روپوش ہوگئی تھی۔ مگر آج خوش قسمتی سے مل گئی ہے اسے میرے ساتھ کر دو"۔ ایکٹرس کی جانب سے نوجوان پر نہایت ہی موٹی گالیوں کی دھواں دھار بارش ہو رہی تھی۔ لیکن نوجوان بدستور اپنے مطالبہ پر اڑا ہوا تھا۔ آخر پولیس دونوں کو تھانہ میں لے گئی۔ اور رپٹ درج کرکے ایکٹرس کو تو الگ چلتا کر دیا اور نوجوان سے کہدیا۔ کہ اگر تمہاری یہ بیوی ہے تو جاؤ عدالت میں استغاثہ دائر کرو۔ بےچارہ نوجوان جسے پوری توقع تھی کہ پولیس اس کے مال مسروقہ کو دلا دے گی یہ شعر گنگناتا ہوا عالم مایوسی میں چلا جا رہا تھا ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد
پر وہ کمبخت ترا چاہنے والا نکلا!

لاہور کی اس فلم ایکٹرس کی طرح لاہور کی ایک طوائف زادی نے بھی لاہور کے پلیٹ فارم پر پارسا اور نیک لڑکی کا وہ لاجواب پارٹ ادا کیا ہے جس کے مقابلہ میں پردۂ فلم کی اداکاری کوئی حقیقت نہیں رکھتی یہ طوائف زادی۔ اپنی بہن کے ہمراہ لائل پور جانے کے لئے جب اسٹیشن پر آئی تو اس نے اپنی چیخ و پکار سے سارے پلیٹ فارم کو سر پر اٹھاتے ہوئے کہنا شروع کیا:"میں ان کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ مجھ کو بھی طوائف نہ بنادیں"۔

چنانچہ پولیس نے مداخلت کرتے ہوئے اس قصہ کو رفع دفع کیا لیکن اس ہنگامہ آرائی میں طوائف کے استاد جی کا ایک جملہ ماسٹر پیس ہے جب لڑکی زیادہ بگڑنے لگی تو استاد جی نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ فرمایا:"کیوں سارے خاندان کی عزت کو بٹہ لگاتی ہے اپنے بڑوں کا کام نہیں کرے گی تو اور کیا کرے گی"۔ خاندان کی عزت کو بٹہ لگانے کی بھی ایک ہی رہی گویا اگر یہ لڑکی طوائف بننے سے انکار کرتی ہے تو خاندان کو بٹہ لگا جاتا ہے"۔

کیا خاندان ہے اور کیا معیار شرافت'

مارچ کے بعد غلہ کی برآمد بند کردی جائے گی

کلکتہ ۱۶ر جنوری۔ آج حکومت ہند کے ممبر تجارت مسٹر نلینی رنجن سرکار نے ہندوستانی ایران تجارت کی کمیٹی کے ایک جلسہ میں اعلان کیا کہ اگر ملک میں کھانے پینے کی چیزوں کو ویسی ہی قلت رہی جیسی کہ اس وقت ہے تو مارچ ۱۹۴۳ء سے کھانے پینے کی چیزوں کو ہندوستان سے باہر بھیجنے کی قطعی ممانعت کردی جائے گی۔

ترکی فوجوں کا عام اجتماع!

لندن (بذریعہ بحری تار) انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ترکی میں افواج کے اجتماع کا حکم دیا گیا ہے ۱۹۳۹ء اور ۱۹۴۰ء کی محفوظ سپاہ کو ۴

ادبِ لطیف

لطافت نگاریاں!

موت کے راستے

بےشمار چیونٹیاں مٹھاس کے برتن کی طرف بھاگی جا رہی تھیں۔ ان کے قطاروں اور ان کے جھنڈ در جھنڈ برتن کی طرف یلغاریں کرتے ہوئے ٹڈی دل کو دیکھ کر پروانے کو بڑا اچنبھا محسوس ہوا۔

پروانے کے تعجب کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ دیکھ رہا تھا کہ یہ چیونٹیاں مٹھاس کے برتن پر چڑھتی ہیں اس کے اندر اترتی ہیں اور شیرے کے جو تالاب برتن کے اندر بنا ہوا ہے اس میں ڈوب کر جان دیتی ہیں۔

پروانہ حیرت و استعجاب کے عالم میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ ایک جتھا آتا ہے، پھر اس کے پیچھے دوسرا گروہ زمین کے سوراخوں سے نمودار ہونے لگتا ہے۔ غرض اسی طرح کافی دیر سے تانتا بندھا ہوا ہے۔

ایک چیونٹی اس کے قریب سے گزری تو پروانے نے اس سے کہا:"اے یہ تم لوگ جان بوجھ کر موت کے منہ میں کیوں جا رہے ہو؟"

چیونٹی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور "تم پروانے شمع کی آگ میں کیوں جل مرتے ہو؟"

آدمی اور گدھا

گدھے نے دھوبی کے پتھر سے پوچھا۔ آدمی مجھے بےوقوف کیوں کہتا ہے؟"

پتھر نے جواب دیا؟ کیونکہ آدمی خود سمجھدار ہے"

کچھ دن بعد دھوبی کا وہ پتھر اس جگہ سے اٹھاکر ایک چہار دیواری کے اندر رکھ دیا گیا۔ اس سے ایک جھگڑا شروع ہوگیا۔ کچھ آدمی کہتے تھے۔ یہ جگہ مندر نہیں ہے۔ یہاں پہلے کبھی مندر نہیں تھا۔ دوسرے اس پر بضد تھے کہ یہ مندر ہے اور یہاں چار سو برس سے دیوتا بیٹھے ہوئے ہیں۔

اس پر ایک زبردست فساد ہوا۔ سینکڑوں کے سر لال ہوئے۔ درجنوں کی بیویاں بیوہ اور بچے یتیم ہوئے۔ اس خون خرابے کے بعد مقدمات میں بھی صرف ہوا۔

ایک دن گدھا نئے مندر کے آگے سے گذرتا تھا۔ اس نے پتھر کو پہچان کر پوچھا:"یہاں کیسے براجمان ہو؟"

پتھر نے سب داستان سنائی۔ گدھے نے سن کر کہا:"تم تو کہتے تھے کہ آدمی سمجھدار ہے!!"

شبنم کی بوند

جونہی سورج نکلا، گھاس کی پتی نے حیرت سے دیکھا کہ شبنم کی بوند اڑنے لگی۔

ابھی چند منٹ پہلے تک شبنم کی بوند کا یہ حال تھا کہ وہ رو رہی تھی اور رو رو کر کہہ رہی تھی کہ نہ جانے میرا کیا انجام ہوگا۔ تم لوگ تو یہاں اپنی جڑیں جمائے ہوئے ہو۔ مگر میرا تو کوئی بھی سہارہ نہیں۔

جب سورج کے طلوع ہوتے ہی وہ آسمانوں کی طرف پرواز کرنے لگی تو گھاس کی پتی نے حیرت سے پوچھا:"کیا سورج کی شعاع تمہیں آسمانی رفعتوں کی طرف کھینچے لئے چلی جا رہی ہے؟" شبنم کی بوند نے جواب دیا:"ایسا کبھی نہ سمجھنا اگر سورج کی شعاع میں کسی کو اوپر اٹھانے کی طاقت ہوتی تو وہ تم کو نہ اوپر کھینچ بلاتی۔ یہ ہماری تمنا ہے جو ہمیں آسمانوں میں اڑائے لئے چلی جا رہی ہے"!

عالمِ نسواں

زنانہ حُسن کا معیار

عورت کے حُسن کا کوئی معیار نہیں صرف یہ کہ دوسروں کے جذبات میں آگ لگا سکے"۔ نیویارک کے ایک کھلاڑی نوجوان کا جواب تھا۔ اس نے آگے چل کر لکھا ہے:۔

عورت کا چہرہ ہی حسین نہیں ہوتا۔ اس کے جسم کے تمام اعضا کا حسین ہونا بھی ضروری ہے"۔ واشنگٹن کے ایک رسالہ ایڈیٹر نے زنانہ حسن پر اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھا کہ:۔

" مردانہ اور زنانہ حُسن میں سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ حسین عورت حالت برہنگی میں حسین معلوم ہوتی ہے بمقابلہ اس کے کہ وہ زرق برق لباسوں میں ملبوس ہو"۔

ایک افسانہ نگار کا جواب تھا کہ:۔

یونان کے دیوتا چمک کو حُسن کہتے تھے۔ اور میرا خیال ہے ان کا یہ نقطہ نظر صحیح بھی تھا۔ نسوانی چہرہ پر جس قدر چمک اور نور ہوگا اتنی ہی ایک عورت حسین کہی جائے گی"۔

ایک پروفیسر نے لکھا کہ:۔

"حسن کبھی بھی سفید رنگ کا ہم معنی نہیں قرار دیا گیا۔ تاریخ نے آج تک جتنی محبوبہ عورتیں ہم سے متعارف کرائی ہیں۔ سب گندمی رنگ رکھتی تھیں متناسب چہرہ گٹھا ہوا جسم اثر انگیز آنکھیں اور درمیانی قد۔ مشرق کے پرانے ادب کی ہیروئن ایک وہی عورت ہو سکتی ہے جو مذکورہ معیار پر پوری اتر سکے۔ اس لئے میرے خیال میں حُسن کی تعریف کرتے وقت ہمیں سفید رنگ کی شرط ہرگز نہیں لگانا چاہیئے"۔

ہالی ووڈ کے ایک ممتاز ڈائرکٹر نے زنانہ حسن کے معیار کی بابت یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ:۔

"نسوانی حسن نمائی دنیا میں ایک اہم مسئلہ کی حیثیت رکھتا ہے یہ حسن ہر پانچ سال میں اپنی نئی تعریفیں پیدا کرلیتا ہے۔ وہی معیار جو گذشتہ پانچ سال قبل تھا کہ آج متروک ہوگیا ہے اور بالکل نیا نظریۂ حسن پیدا ہوا ہے"۔ موجودہ معیار حسن بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔

اس وقت تازہ سے تازہ معیار یہ ہے کہ:۔ حسین عورت اس عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھیں بہت اثر انگیز ہوں اور جس کے دوسرے اعضائے رخ مجموعی طور پر ایک پھول کی شکل اختیار کرلیں یعنی وہ کچھ کچھ بیضاویت پیدا کریں لیکن جب تک جسم کی دوسری ہیجان انگیز خصوصیات ساتھ ساتھ نہ ہوں ایک عورت حسین نہیں ہو سکتی"!

بچوں کی دنیا

ہنستی ہوئی زندگی

(جناب آسی رام نگری)

ایک بہت بڑا حکیم لوگوں سے کہا کرتا تھا۔ پیارے بچو! ہر وقت ہنستے رہو جس طرح کوئی ماں رونے بچوں سے خوش نہیں رہتی۔ اسی طرح قدرت بھی افسردہ دل و پژمردہ دل صورت لوگوں سے خوش نہیں رہتی"۔

ایک انگریز شاعر کا قول ہے:"جن درختوں میں کلیاں نہیں ہوتیں ان میں کبھی پھل نہیں لگتے۔ یعنے جن لوگوں کے ہونٹ کلیوں کی طرح مسکراتے نہیں رہتے وہ کبھی اپنی زندگی میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

یہی وجہ ہے کہ زندہ قومیں اپنے بچوں کو ہمیشہ یہی تعلیم دیا کرتی ہیں۔ کہ خواہ تم پر کیسی ہی مصیبت کیوں نہ آئے اپنی زبان اور صورت سے اس کا اظہار ہرگز نہ کرو۔ بلکہ انتہائی مصیبت کے وقت بھی پھول کی طرح تمہارا پیارا مکھڑا مسکراتا رہے۔

زندہ قومیں اداس و پریشان رہنا باعث ذلت سمجھتی ہیں۔ ان کے نزدیک اداسی مُردہ دلی کی علامت اور خوش رہنا زندہ قوموں کا خاص نشان ہے —! وہ اپنے بچوں کو تعلیم دیتی ہیں۔ کہ بڑی سے بڑی مصیبت کا مسکراتے ہوئے استقبال کرو۔ یہی بہادروں کا شیوہ یہی کامیابی کی کنجی ہے۔

میرے ننھے دوستو! تم بھی ذرا زندہ قوموں کی طرف دیکھو۔ ان کے حالات پڑھو۔ نہ پڑھ سکو تو مجھ سے سنو۔ وہ اپنے عزیز ترین افراد کی موت پر بھی مسکراتی رہتی ہیں۔ اور اپنی پریشانی سے دوسروں کو اداس کرنا پسند نہیں کرتیں:

(بچوں کی دنیا)

لکھنؤ کا واٹر ورکس میونسپلٹی سے لیلیا گیا

لکھنؤ ۷ر جنوری۔ اخبار پائنیر راوی ہے کہ پرسوں سے لکھنؤ میونسپلٹی کے واٹر ورکس کو گورنمنٹ نے اپنے انتظام میں لے لیا ہے، یہ کارروائی ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت عمل میں آئی ہے۔ یہ کارروائی اس لئے کی گئی ہے کہ واٹر ورکس کی طرف سے میٹر کی جانچ نہیں کی جاتی اور دیگر انتظامات بھی ناقص ہیں۔

یہ بھی خبر ہے کہ شاید کل میونسپلٹی کو گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں لے لے کیونکہ آڈٹ و انسپکشن رپورٹ میں میونسپلٹی کے خلاف بہت سخت الزامات لگائے گئے ہیں۔

پردۂ فلم

بھگت سورداس

رنجیت موویٹون نے شاید ہی کسی فلم پر اتنا روپیہ صرف کیا ہو جتنا کہ بھگت سورداس پر صرف کیا ہے۔ بھگت سورداس کے کردار کے لئے خاص طور پر بنگالی کے خوشگلو اداکار سہگل کی خدمات حاصل کیگئی ہیں اور سہگل کے ساتھ خورشید جیسی کامیاب اداکار کو لگایا گیا ہے۔ چنانچہ اس تصویر میں نو گانے سہگل نے گائے ہیں اور پانچ گانے خورشید کے ہیں۔ ہندوستان کی فلمی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ہندوستان کے دو خوش گلو اداکار ایک ساتھ کام کر رہے ہیں۔

سورداس ایک خدا رسیدہ نابینا کی نہایت ہی دردناک داستان ہے۔ جو اول سے لے کر آخر تک سوز اور حقیقت میں ڈوبی ہوئی اور اس داستان میں اس بلا کی کشش ہے جس کی مثال آج تک ہندوستانی لٹریچر نہیں پیش کرسکا ہے۔

بسنت

"بسنت نے دلکشی کے لحاظ سے بمبئی ٹاکیز کی تمام سابقہ تصویروں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

بسنت کی بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ساری کی ساری تصویر ایک نہایت ہی بےنظیر سینریوں پر تیار کی گئی ہے۔ اگر بسنت کے افسانے کو آپ دیکھیں گے تو وہ نہایت ہی مختصر ہے سارا افسانہ یہ ہے کہ ایک غریب لڑکی تھیٹر میں ملازم ہو جاتی ہے۔ تھیٹر کے مالک کے بھائی سے شادی کرلیتی ہے اور تھیٹر کی زندگی سے کنارہ کش ہو جاتی ہے۔ بس یہ ہے بسنت کے پورے افسانے کا لب لباب۔ لیکن لائق ڈائرکٹر نے اس مختصر سے افسانے کو اس خوبی کے ساتھ ڈائرکٹ کیا ہے کہ دیکھنے والے اس افسانہ میں اس طرح کھو جاتے ہیں گویا وہ تصویر نہیں بلکہ حقیقی واقعات کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

موسیقی اور رقص کے اعتبار سے بھی تصویر کا پایہ بےحد بلند ہے۔ تصویر میں جا بجا ایسے عمدہ رقص دئے گئے ہیں کہ آج تک کسی تصویر میں نہیں دیکھے گئے۔ یہ حقیقت ہے کہ دلکشی اور دلفریبی کے لحاظ سے بسنت نے بمبئی ٹاکیز کی تمام سابقہ تصویروں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پنجاب مشہور رقاصہ اور مغنیہ ممتاز شانتی نے اس تصویر میں ہیروئن کا کام اتنا عمدہ کیا ہے کہ آج اسے صف اول کے اداکاروں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ ممتاز شانتی کی اس تصویر میں بےنظیر اداکاری کو دیکھتے ہوئے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ممتاز شانتی چند روز کے اندر اندر کانن۔ لیلا چٹنس کی طرح بہت ممتاز حیثیت حاصل کرلے گی۔

ہندوستان کی سیاسی حالت قابل توجہ ہے

لندن ۱۴ر جنوری۔ اخبار نیوز کرانیکل نے اپنے آج کے مقالہ افتتاحیہ میں گورنمنٹ برطانیہ کی اس ناکامی سے بحث کی ہے کہ جس میں وہ ہندوستان کے لئے مستقبل کا تحفظ کرنے میں کوئی مزید اقدام کرنے سے باز رہی۔ اس نے لکھا ہے کہ سر کرپس نے ایک درمیانی شخص کی حیثیت سے مصالحت کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے بعد از جنگ ڈومینین اسٹیٹس کی پیشکش لے کر وہ ہندوستان گئے تھے۔ ہندوستان کے تحفظ کی کل ذمہ داری اپنے لئے محفوظ رکھی تھی۔ یہ بیان کرنے کے بعد سر کرپس اپنے اس مشن میں ناکام ہوئے ۸ ماہ سے زیادہ کی مدت گزر چکی وہ لکھتا ہے کہ اس وقت سے ہندوستان پر جاپانی حملہ کا خطرہ خوش قسمتی سے بہت کم ہوگیا ہے لیکن دوسرے ہر پہلو سے صورت حال میں ابتری پیدا ہوئی ہے۔ گورنمنٹ اپنے پہلے مصالحتی اقدام میں ناکام ہونے کے بعد کوئی موثر تعمیری کوشش کرنے سے قاصر رہی ہے۔ مسٹر چرچل اور مسٹر ایمرے نے پارلیمنٹ میں دہوال دھار تقریریں کیں ہندوستانی لیڈروں میں سب سے زیادہ اعتدال پسند لیڈر مسٹر راجگوپال اچاری کو گاندھی جی سے ملنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ہندوستانی رائے عامہ کے خلاف ایک انگریز کو چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے اور آخر میں لارڈ لنلتھگو کے دور حکومت میں ۶ ماہ کی توسیع کردی گئی ہے، لہذا یہ سوال ہندوستان میں درحقیقت کیا واقعات پیش آ رہے ہیں۔ سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا۔ ہمیں یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ حالات میں برابر ابتری ہی پیدا ہو رہی ہے۔

کون کون ترکی ایڈیٹر ہندوستان آرہے ہیں

نئی دہلی ۸ر جنوری۔ حکومت ہند کی دعوت پر ممتاز ترکی اخبار نویسوں اور ترکی پارلیمنٹ کے ممبروں کی جو جماعت عنقریب ہندوستان آرہی ہے اس جماعت میں یہ اصحاب شامل ہیں:۔

(۱) مسٹر عطا۔ صدر پریس ایسوسی ایشن و ایڈیٹر سرکاری اخبار دلوس (۲) مسٹر صادق۔ چیف ایڈیٹر اخبار "قسطنطنیہ"

(۳) مسٹر مرفق مینمی جو غلو۔ ناظم اناطولیہ ایجنسی۔

(۴) مسٹر برہان بیلجی اسسٹنٹ ڈائرکٹر پریس بیورو۔

(۵) مسٹر برہان۔ ممتاز اخبار نویس۔ استنبول۔

(۶) مسٹر صلاح الدین آزیبل۔ ناظم آداب و رسومات وزارت امور خارجہ۔

یہ جماعت ہندوستان میں وسط جنوری کسی تاریخ کو میں پہونچے گی۔ اور میجر ایم۔ اور اے بیگ (انڈین پولیٹیکل سروس) جو اس جماعت کے دورہ کے انچارج ہوں گے۔ اور مسٹر سید علی جواد ڈپٹی پرنسپل انفارمیشن آفیسر حکومت ہند کی طرف سے اس کا خیر مقدم کریں گے۔ یہ دونوں افسران سارے دورے میں ۴

---

۴ مشن کے ساتھ رہیں گے۔

توقع ہے کہ یہ جماعت حسب ذیل مقامات کا دورہ کرے گی۔ دہلی۔ لاہور۔ پشاور۔ علی گڑھ لکھنؤ۔ بنارس۔ بمبئی۔ کلکتہ اور مدراس نیز ×۴

×۴ ہر اچانک حملے کے لئے تیار رہیں۔

۴× دو ایک ہندوستانی ریاستیں:

۴ حاضری کا حکم دے دیا گیا ہے۔

ایک اطلاع ملی ہے کہ یونان اور بلغاریہ میں جرمن فوجوں کی وسیع پیمانہ پر نقل و حرکت جاری ہے ترکی فوجیں بھی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں اور ×۴

اقوالِ زریں

احسان فراموش بٹھانے کے لائق نہیں۔

محسن کا فوری صلہ دینا۔ عزت اور وقار کی نشانی ہے اور برائی کرنے والے کو سزا دینا ہلکا پن ہے۔

صلح اور مشورے کے طالب کو دھوکا دینا اپنے نفس کو آتشِ جہنم میں ڈالنا ہے۔

اگر مسکین کی امداد سے قاصر ہے تو نرمی سے پیش آ۔

جو گناہ سے پاک ہوتا ہے وہ دلیر ہوتا ہے۔

انسان یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ اس کی مصیبت کی کیا وجہ ہے۔

مغربی بحر روم میں لڑائی کا امکان

انقرہ ۵ر جنوری ۴۳ء کی آمد کے ساتھ ترکی کے لیڈروں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ سال رواں کے اندر اندر مشرقی بحر روم میں فیصلہ کن جنگ ہوگی ترکی نے حتی القدر غیر جانبدار رہنے کا عزم کر لیا ہے۔ بعض حلقوں کا خیال ہے کہ اس سال میں جرمن ابنائے باسفورس کے ساتھ تھریس پر بھی قبضہ کر لیں گے تو گھبراہٹ کا نتیجہ ہوگا اور یا کریٹ یونان یا بلقان میں کسی دوسری جگہ اتحادیوں کے حملہ کے جواب میں کیا جائے گا۔ لیکن ترکوں کو اپنی طاقت وقوت پر پورا اعتماد ہے کہ وہ ہر جگہ ہر حملہ آور کا کامیابی سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔

موجِ تبسم

ایک دوست:- پیرس میں ایک عورت نے باری باری تین آدمیوں سے شادی کی اور تینوں کا نام ولیم ہی تھا۔
دوسرا دوست:- اس بے چاری کی وہی حالت ہوئی ہوگی جو ایک بل ادا کرتے وقت ہی دوسرے بل کے آجانے پر ہماری ہوتی ہے

اسلم:- کئی گویوں میں یہ نقص ہوتا ہے کہ وہ گاتے وقت سانس نہیں لیتے۔
نصیر:- میرا خیال ہے کہ گویے گاتے گاتے سانس لینے لگ جاتے ہیں۔

آسٹریلیا کا گیہوں!

نئی دہلی، ر جنوری۔ سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ مغربی ہندوستان کے ایک بندرگاہ میں دو جہاز گیہوں سے بھرے ہوئے حال ہی میں آسٹریلیا سے آئے ہیں۔ ان دونوں جہازوں سے پندرہ ہزار ٹن گیہوں اُتارا گیا ہے جو مقامی چکیوں میں پیس رہا ہے دو اور جہاز جو آسٹریلیا سے غلہ لے کر آئے ہیں۔ ان کا گیہوں ایک دوسرے بندرگاہ میں اُتارا گیا ہے مزید گیہوں منگانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

فنلینڈ امریکہ سے نہیں لڑیگا

سٹاک ہالم ہر جنوری۔ فنلینڈ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ فنلینڈ امریکہ کے خلاف اعلانِ جنگ نہیں کرے گا اور مجھے اُمید ہے کہ امریکہ بھی فنلینڈ کے خلاف ایسا اقدام کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کرے گا۔ فنلینڈ کے خلاف پہلے ہی کافی ممالک اعلان کر چکے ہیں۔

دلچسپ معلومات

شیشے سے فراک تیار کیئے جائینگے

جنگ کے ختم ہونے پر لنکا شائر کے کئی کپڑا بننے والے کارخانوں میں سُوت کی بجائے شیشے کے کپڑے تیار ہونے شروع ہوں گے۔ انگلستان کی عورتیں اس وقت شیشے کے فراک پہنا کریں گی۔

اس سلسلہ میں مانچسٹر میں کاٹن بورڈ نے ایک نمائش کی ہے جس میں شیشے کے کپڑے رکھے گئے ہیں یہ کپڑے امریکہ سے تیار ہو کر آئے ہیں۔

پندرہ سال تک برف میں زندہ رہا

پندرہ سال ہوئے امریکہ کے ایک کالج کا پروفیسر کچھ طلبا کو لے کر گرین لینڈ میں گیا تھا۔ وہاں زبردست برفباری ہوئی جس میں وہ دب گیا۔ اس کے ساتھی واپس آگئے اب حال ہی میں اس جزیرہ میں جب امریکی فوجیں اُتاری گئیں تو ایک نوجوان لفٹنٹ نے اس پروفیسر کا جسم پڑا پایا۔ ڈاکٹری امداد فوراً طلب کی گئی تو دو روز کی کوششوں کے بعد "مردہ" زندہ ہوگیا۔ دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ اتنی مدت تک کوئی شخص برف میں رہنے کے باوجود زندہ رہا۔

کلکتہ میں ٹرین کی جھڑپ

کلکتہ ،ر جنوری۔ آج ساڑھے ہبجے رات کو دمدم کے ریلوے اسٹیشن پر ایک ڈاک گاڑی روانہ ہونے کے لئے تیار کھڑی تھی کہ ایک مسافر گاڑی اس کے پچھلے حصہ سے ٹکرا گئی۔ ایک ہندو لڑکا ہلاک ہوا اور ۳۰ سے زیادہ مسافران زخمی ہوئے۔

بعد کی خبر ہے کہ ایک اور آدمی اسپتال میں ہلاک ہوگیا۔

افسانہ

مُصوّر اور کروڑپتی

ذیل کا ادبی ٹکڑا دو مختلف الخیال انسانوں کے جذبات کا ایک ایسا مرقع ہے جس میں دو انسانوں کے احساسات کو ایک واقعہ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ یہ افسانہ ادب سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں میں پسند کیا جائے گا۔

کروڑپتی نے جب یہ سُنا کہ نامی گرامی مصور کو یہ شکایت ہے کہ اسے دنیا کو حیرت میں ڈال دینے والا شاہ کار پیش کرنے کے لائق مالی آسانیاں حاصل نہیں ہیں تو کروڑپتی قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا۔ یہ کون سی مشکل بات ہے، وہ جتنی دولت چاہے میں اسے دے سکتا ہوں۔ دنیا جانتی ہے کہ فنونِ لطیفہ کا میں عاشق ہوں اور فن کاروں کی کھلے ہاتھ سے سرپرستی کرتا ہوں"۔

کروڑپتی نے نامی گرامی مصور کے اعزاز میں دوسرے ہی دن ایک شاندار دعوت دی۔ اس نے بڑے تپاک سے مصور کا استقبال کیا۔ اس نے مصور کو امرا اور معززین کے مجمع میں اپنے دائیں ہاتھ پر بٹھایا۔ وہ بہت جلد مصور سے بے تکلف ہوگیا گویا وہ اسے اپنے ہی درجہ کا آدمی سمجھتا ہے۔ اس نے مصور سے مخاطب ہو کر کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کو خوش حال افراد سے یہ شکایت ہے کہ وہ اہل لوگوں کی سرپرستی نہیں کرتے۔ میں آپ کو اور تمام کاموں سے بے نیاز کر دوں گا کہ آپ فنِ مصوری کا بہترین شاہ کار دنیا کے سامنے پیش کر کے سرمایہ فنون میں گراں قدر اضافہ کر سکیں"۔

دوسرے دن کروڑپتی مصور کے گھر پر آیا اور اس سے کہا " بتایئے آپ کو کتنا روپیہ درکار ہے تاکہ آپ فکر معاش سے بے نیاز ہو کر تخلیق عالیہ کا کوئی شاہ کار پیش کر سکیں"

مصور نے ایک لاکھ کا مطالبہ کیا۔ کروڑپتی نے وہیں ایک لاکھ کا چیک اسے دے دیا۔ مصور کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ کاروباری لوگوں کے جو کام اس کے پاس تھے انہیں اس نے فوراً واپس کر دیا اور پوری دلجمعی کے ساتھ اپنا شاہ کار تیار کرنے کی تیاریاں کرنے لگا۔

مگر دوسرے ہی دن کروڑپتی پھر مصور کے ہاں آیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مصور کیا کر رہا ہے اس کے علاوہ آج اس کے ہاں معززین شہر کا ایک اجتماع تھا اس میں مصور کی موجودگی ضروری تھی۔ مصور کی دلی خواہش تو یہی تھی کہ وہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھا ہوا تصویر بناتا رہے مگر وہ اپنے محسن کی بات ٹال بھی نہیں سکتا تھا۔ اُسے اس روز اپنا کام چھوڑ کر دعوت میں شامل ہونا پڑا۔ اس کے دوسرے کروڑپتی نے مصور کو دن بھر سیر تفریح میں اپنے ساتھ رکھا اور تیسرے دن شام کو اسے اپنے ساتھ کھانے پر مدعو کیا اور چوتھے دن کہا کہ میرے ایک دوست کی قدِ آدم تصویر تیار کرنی ہے مصور کو اب صاف طور پر محسوس ہونے لگا کہ شاہ کار پیش کرنے کی جگہ اس وقت کروڑپتی کی اردلی میں ضائع ہو رہا ہے۔ اس نے کروڑپتی کے دوست کی تصویر تیار کر دی۔ کروڑپتی کے دوست نے پوچھا " کیا پیش کیا جائے"؟ مصور نے کہا " دس ہزار" کروڑپتی کا دوست کچھ جھجکا مگر پھر اس نے چیک دے دیا مصور یہ چیک اور نوے ہزار روپیہ لے کر کروڑپتی کے پاس پہنچا اور اس سے کہا " یہ آپ کا وہ روپیہ ہے جو آپ نے مجھے دیا تھا۔ کل سے میں اپنا وہی پرانا کام شروع کر رہا ہوں۔ نہیں۔ کچھ کہنے کی کوشش نہ کیجئے۔ آپ کروڑپتی ہیں۔ آپ ایک غریب مصور کے جذبات نہیں سمجھ سکتے"!

پریسیڈنٹ روزولٹ کے ایلچی دہلی میں

نئی دہلی ۸ر جنوری۔ آج سہ پہر کو صدر روزویلٹ کے خاص ایلچی مسٹر فلپس بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے دہلی پہونچ گئے۔ مسٹر فلپس نے اخبارات کے نمائندوں کی کانفرنس میں کہا کہ میں ہندوستان سے واقفیت اور یہاں کے حالات معلوم کرنے آیا ہوں۔ اس مقصد کے لئے میں ملک کا وسیع دورہ کرونگا اور ہر جماعت کے آدمیوں سے ملونگا۔ اور اس کے بعد پریسیڈنٹ روزولٹ کی خدمت میں اپنی رپورٹ پیش کرونگا۔ اہل امریکہ کو ہندوستان سے دلی ہمدردی ہے اور وہ ہندوستان سے دلی ہمدردی ہے اور وہ ہندوستان کی جنگی خدمت سے کس دل سے قدر کرتے ہیں۔ مسٹر فلپس نے ہندوستانی فوج کی بہت تعریف کی اور آخر میں کہا کہ جنگ کے بعد دنیا کی نئی تنظیم میں ہندوستان بھی نمایاں حصہ لے گا۔

امریکہ کی فوجی مسلح قوت

واشنگٹن ۱۴ر جنوری ۱۹۴۳ء کے آخر تک امریکہ کے پاس ۹۷ لاکھ مسلح فوج ہو جائے گی۔ بقیہ کام کرنے والی آبادی ترتیب ذیل میں کر دی جائے گی۔
کاشتکاری کے کام میں ۱۰ کروڑ
کمیشن تحقیقات نے ان اعداد کا حساب لگانے کے بعد لکھا ہے کہ مختلف زراعتی رقبوں میں فی فصل ۱۰ لاکھ آدمیوں کے اضافہ کی مزید ضرورت پڑتی رہے گی۔

لندن ۲۶ر جنوری سرکاری طور سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ایک جرمنی جہاز جس میں جرمنی کے لئے بھاری سامان جنگ لدا تھا محاصرہ کو توڑ کر بھاگنے کی کوشش کرتے ہوئے بحرِ اوقیانوس میں ڈبو دیا گیا۔

سنہ ۱۹۴۲ء کے اہم واقعات ایک نظر میں

جنوری

یکم جنوری - میلا پر جاپانی قبضہ کا لگا پر روسیوں کا قبضہ۔

۲ر جنوری - کوائین پر جاپانی قبضہ - محوری طاقتوں کے خلاف ۲۶ قوموں کا معاہدہ - بار دیا پر جاپانی قبضہ۔

۳ر جنوری - جاپانی فوج اُتری لپرنیو میں

۴ر " جاپانی فوجیں کوالاسیگور میں۔

۵ر ہندو مہاسبھا کے لیڈروں کی رہائی۔

۷ر موجک پر روسیوں کا قبضہ

۸ر سر اکبر حیدری کا انتقال

۹ر پنجاب میں عام ہڑتال

۱۲ر ڈچ ایسٹ انڈیز پر جاپانی حملہ

۱۳ر دولامپور پر جاپانی قبضہ

۱۴ر آسٹریلین کمانڈر گرفتار

۱۵ر برطانی بورنیو پر جاپانی قبضہ

۱۶ر سونیم پر جاپانیوں کا قبضہ، ڈیوک آف کناٹ کا انتقال۔

۱۷ر حلفایہ میں محوری شکست

۱۹ر وزیر اعظم برما یو گوس گرفتار - ملکا پر جاپانیوں کا قبضہ

۲۰ر برما پر جاپانی حملہ - ڈوائے پر قبضہ

۲۱ر بال پر جاپانی قبضہ

۲۳ر جدابیہ پر محوری قبضہ

۲۴ر جاپانی فوجیں نیو گی میں اتر گئیں۔

۲۵ر خلیج بنگال میں دو برطانی جہاز ڈبو دیئے گئے۔ شہر ہونم پر روسیوں کا قبضہ۔

۲۶ر یوم آزادی ہندوستان بھر میں منایا گیا

۲۷ر برطانیہ اور ایران میں معاہدہ - بایو پھاٹ پر جاپانی قبضہ۔

۲۹ر بن غازی پر جرمنوں کا قبضہ۔

۳۱ر پنجاب میں ستیہ اگرہ شروع۔

فروری

۴ر فروری - انگریزی نوجون نے شہر درنا خالی کردیا - رنگون پر پہلا شیانہ حملہ۔

۵ر مصر میں نحاس پاشا نے کینٹ قائم کر لی۔

۹ر جاپانی فوجیں سنگاپور میں اُتر گئیں۔

۱۰ر ملایا کی حکومت نئی دہلی میں آ گئی - مارشل چانگ کائی شک سے پنڈت جواہر لال نہرو کی ملاقات ہوئی۔

۱۱ر مولانا آزاد سے مارشل چانگ کائی شک کی ملاقات۔

۱۲ر جاپانی فوج سنگاپور میں داخل ہو گئی

۱۳ر سیٹھ جمنا لال بجاج کا سُرگباس۔

۱۵ر انگریزی فوجوں نے سنگاپور میں ہتھیار ڈال دیئے۔

۱۸ر جاپانی جہاز خلیج بنگال میں - مہاتما گاندھی اور مارشل چانگ کائی شک کی ملاقات۔

۱۹ر آسٹریلیا پر ہوائی حملے شروع ہو گئے۔

۲۰ر جاپانی فوج ٹیٹو رمیں اتر گئی - سر سٹفورڈ کرپس برطانی کیبنٹ میں شامل ہو گئے۔

۲۱ر جاوا میں تین طرف سے جاپانیوں کا حملہ شروع۔

۲۳ر پیگو پر جاپانیوں کا قبضہ۔

۲۴ر امریکہ پر جاپانی ڈبکنی کشتی کا پہلا حملہ

۲۵ر چنگاؤں کا سمندری علاقہ خالی کرنیکا حکم

۲۸ر اسمبلی میں بجٹ پیش ہوا جس میں ۴۷ کروڑ روپیہ کا گھاٹا دکھلایا گیا۔

مارچ

یکم مارچ - جاپانی فوجیں جاوا میں اُتر گئیں

۲ر جاپانیوں نے برما روڈ کاٹ دی۔

۳ر جنرل ویول زخمی ہو کر ہندوستان آ گئے

۴ر ڈچ حکومت نے بٹویا خالی کر دیا۔

۵ر مالویہ جی کی دھرم پتنی کا دیہانت - جنرل چیانگ کائی شک ہندوستان سے چنگنگ پہنچ گئے۔

۶ر مغربی جاوا پر جاپانیوں کا قبضہ۔

۸ر جاپانی فوجیں منڈرورد میں اُتر گئیں۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں جاپانی فوجی حکومت کا قیام برطانی فوجوں نے رنگون خالی کر دیا۔

۱۰ر فرانس کے جہاز جرمنی کے قبضہ میں - جاوا واڈی پر جاپانیوں کا قبضہ۔

۱۱ر برطانی کیبنٹ نے سر سٹفورڈ کرپس کو ہندوستانی مسئلہ سلجھانے کے لئے بھیجنا طے کیا۔

۱۴ر امریکن فوجیں آسٹریلیا میں۔

۲۰ر سر سٹفورڈ کرپس ہندوستان بھیجے گئے۔

۲۴ر سر سٹفورڈ کرپس کی دہلی میں گفتگو شروع انڈمان پر جاپانیوں کا قبضہ۔

۲۵ر سر کرپس سے مہاتما گاندھی کی ملاقات

۲۸ر سر کرپس کی اسکیم شائع ہو گئی۔

۲۹ر جاپانیوں نے دریائے اراوی پار کر لیا۔

۳۰ر ٹونگو پر جاپانیوں کا قبضہ۔

اپریل

یکم اپریل - چینی فوجوں نے شہر ٹنگو خالی کر دیا۔

۲ر اکیاب میں جاپانی فوج اتر گئی - سر سٹفورڈ کرپس کو کانگریس کا جواب۔

۳ر پروم پر جاپانی فوج کا قبضہ - مسٹر دیول سے مولانا آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو کی ملاقات

۴ر کلکتہ میں پہلی مرتبہ ہوائی حملہ کے خطرہ کی گھنٹی بجی۔

۶ر وزگاپٹم اور کوکناڈا پر جاپانی ہوائی جہازوں کا حملہ۔

۷ر مدراس میں پہلی بار ہوائی حملہ کے خطرہ کی گھنٹی بجی۔

۸ر کولمبو پر جاپانی ہوائی جہازوں کا حملہ

۱۰ر لنکا کے قریب ہوائی جہاز لیجانے والا برطانی جہاز ڈوب گیا - کانگرس نے سر سٹفورڈ کرپس کی تجویزوں کو ٹھکرا دیا۔

۱۱ر برطانی کیبنٹ نے کرپس تجویزوں کو واپس لے لیا۔

۱۷ر روسی کیبنٹ نے استعفا دے دیا۔

۱۸ر ٹوکیو پر پہلا ہوائی حملہ - لوال نے فرانس کی حکومت سنبھال لی۔

۳۰ر شری راجگوپال آچاریہ کا کانگریس ورکنگ کمیٹی سے استعفا۔

مئی

یکم مئی - الہ آباد میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا جس میں حملہ آوروں کا عدم تشدد سے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا - لاشو پر جاپانی فوج کا قبضہ۔

۴ر مانڈلے پر جاپانی فوج کا قبضہ۔

۵ر مڈغاسکر پر انگریزی فوجوں کا قبضہ

۶ر فلپائن کے آخری ٹاپو کوریجڈور میں امریکی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے۔

۷ر اکیاب پر جاپانی فوجوں کا قبضہ

۸ر کورل سمندر میں جاپانی بیڑہ سے گھمسان لڑائی - چٹگاؤں پر جاپانی ہوائی جہازوں کا حملہ۔

۱۱ر یوپی آسام کے علاقوں پر جاپانی ہوائی جہازوں کے حملے۔

۱۲ر جرمنی کا موسم بہار کا حملہ شروع ہو گیا - کرچ کی لڑائی۔

۱۶ر حروں نے لاہور میل گرادی۔

۱۷ر کرچ کے ٹاپو پر جرمن فوجوں کا قبضہ خارکون کا مورچہ گرم۔

۲۷ر لیبیا میں نازیوں نے مہم شروع کر دی۔

۲۸ر برما سے انگریزی فوجیں ہندوستان واپس پہنچ گئیں۔

جون

۴ر جون - الاسکا پر جاپانی ہوائی جہازوں کا حملہ

۵ر لیبیا کی لڑائی کا تیسرا دور شروع بیر الحکیم کے علاقہ میں لڑائی - مڈوے کے ٹاپو پر جاپانی ہوائی جہازوں کا حملہ۔

۹ر سیبسٹاپول پر نازیوں کا حملہ شروع۔

۱۱ر روس اور برطانیہ کے درمیان فوجی معاہدہ جرمن فوجیں کاکیشیا پر اتر گئیں۔

۱۳ر الیوشن کے ٹاپو میں جاپانی فوج اتر گئی

۱۵ر انگریزی فوجوں نے غزالہ خالی کر دیا۔ روسٹوف کی طرف جرمن فوج کا کوچ۔

۱۷ر انگریزی فوجوں نے سدی رزیغ اور الادم خالی کر دیئے۔

۱۹ر مسٹر چرچل واشنگٹن گئے۔

۲۲ر تبروک پر جرمن فوجوں نے قبضہ کر لیا۔ فارورڈ بلاک خلاف قانون قرار دیدیا گیا۔

۲۵ر جرمن فوجیں مصر میں داخل ہو گئیں۔

۲۷ر چرچل روزویلٹ کی ملاقات کا نتیجہ شائع ہو گیا۔

۲۹ر مرسا مطروح پر جرمن فوج کا قبضہ

۳۰ر لیبیا میں جنرل رچی کی جگہ جنرل آکن لیک کو برطانی فوج کا کمانڈر مقرر کیا گیا۔

جولائی

یکم جولائی - سیبسٹاپول پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا۔

۸ر بحر ہند میں دو جہاز غرق۔

۹ر مسٹر راجگوپال آچاریہ کانگریس سے الگ۔

۱۴ر کانگریس کا اہم ریزولیوشن آزادی کا مطالبہ برطانی طاقت ہٹانے پر اصرار - مہاتما گاندھی کی تجویز منظور۔

۱۵ر ورونیز پر جرمنوں کا قبضہ

۱۶ر تل العیسیٰ پر جرمنوں کا قبضہ۔

(باقی بر صفحہ ۷ کالم ایک کے نیچے)

کان پور میونسپلٹی
نوٹس

(حسب دفعہ ۱۴۲ یو۔ پی میونسپل ایکٹ سنہ ۱۹۱۶ء ممالک متحدہ آگرہ واودھ)

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تشخیص پنجسالہ ہاؤس ٹکس و واٹر ٹکس بابتہ سنہ ۱۹۴۳-۴۸ء کے مندرجہ ذیل رجسٹر تشخیص (بچھ جات) جن کا نفاذ یکم اپریل سنہ ۱۹۴۳ء سے ہوگا تیار ہو گئے ہیں جو دفتر میونسپل بورڈ واقع کوپر گنج شہر کان پور میں روزانہ ۱۲ بجے دن سے ۴ بجے شام تک علاوہ تعطیلات کے دیکھے جا سکتے ہیں۔

ہر وہ شخص جو کسی ایسی جائداد کا مالک یا قابض ہونے کا دعویدار ہے جس کا اندراج ان رجسٹروں میں کیا گیا ہے یا ایسے شخص کا ایجنٹ ان رجسٹروں کو دیکھ سکتا ہے۔ اور بلا معاوضہ انتخاب حاصل کر سکتا ہے۔

(نوٹ) کسی اندراج کی نقل حاصل کرنے کے لئے حسب قواعد درخواست نقل و فیس سرکاری ادا کرنا ضروری ہے۔ حسب دفعہ ۱۴۳ میونسپل ایکٹ نوٹس ہذا کی اشاعت سے ایک ماہ بعد میونسپل بورڈ ان رجسٹروں کے درج شدہ تشخیص کرایہ و ٹکس کو غور اور تصفیہ کرنا شروع کر دے گا۔

ڈویزن I

حلقہ سول لائن چک نمبر 8 و 9 و 10 و 13 و 14 و 15 و 16

حلقہ انور گنج چک نمبر 89 و 106 و 107 و 108 و 109

راجچند دسکسینہ اسیسنگ افسر I
میونسپل بورڈ کان پور
13-1-43

ڈویزن II

حلقہ ٹیکا پور چک نمبر 18 و 22 و 28 و 29 و 2

حلقہ مول گنج چک نمبر 35 و 37 و 38 و 39

حلقہ نیا گنج چک نمبر 58 و 59

حلقہ صدر بازار چک نمبر 63 و 64 و 65 و 66

حلقہ کلکٹر گنج چک نمبر 78 و 79 و 80 و 82 و 83 و 84

قدرت اللہ خاں اسیسنگ افسر II
میونسپل بورڈ کان پور
13-1-43

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ
ٹنڈر نوٹس

مہر بند ٹنڈر ایچ بلاک - الیف - ڈبلو رقبہ کی پست زمین کو بھرنے اور اس کو صاف کرنے کے کام کے نرخ کے لئے طلب کئے جاتے ہیں۔

جو صرف ایک روپیہ کی ادائیگی پر ٹرسٹ انجنیر سے کام کی تفصیلات کے لئے ٹرسٹ ٹنڈر کے ساتھ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

اگر کوئی ٹنڈر ۱۹ر جنوری سنہ ۱۹۴۳ء کی آخری ڈاک کے بعد وصول ہوگا تو اس پر غور نہیں کیا جائے گا۔

کے۔ ال۔ سیٹھ
ٹرسٹ انجنیر
کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں ۱۱ بجے دن سے ۳ بجے دن تک روپیہ جمع ہوا کرے گا۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ
کانپور۔

حکومت رومانیہ کے خلاف بغاوت

لندن ۸ر جنوری۔ لینن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آنتنسکو کی حکومت کے خلاف آئرن گارڈ والوں کی ناکام سازش کے بعد بخارسٹ میں محاصرہ کی کیفیت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

تیس لاکھ من گڑ

لاہور ۱۰ر جنوری ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ حکومت یو۔پی نے صوبہ سے گڑ کی برآمد پر کنٹرول کر دیا ہے اور اس نے حکومت پنجاب سے دریافت کیا تھا کہ اوس کو کتنے گڑ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے تیس لاکھ من گڑ کی مانگ کی ہے حکومت یو۔پی اپنے ایجنٹوں اور گڑ کے بیوپاریوں کے ذریعہ مال سپلائی کرے گا۔

بہ اجلاس جناب شیخ محمد طفیل احمد صاحب بہادر منصف بہادر پرتاب گڈھ۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(حسب آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی)
بعدالت۔ جناب شیخ محمد طفیل احمد صاحب بہادر منصف پرتاب گڈھ۔
مقدمہ نمبر ۲۶۴ سنہ ۱۹۴۲ء
بچہ ولد بندا قوم سونار ساکن کوٹھار پرگنہ وضلع پرتاب گڈھ۔ مدعی

بنام

رام ادھین۔ ———— مدعا علیہ
بنام:- رام ادھین ولد بھر یلا قوم چمار ساکن کوٹھار پرگنہ وضلع پرتاب گڈھ۔
ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۵۰؍ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز اون کو پیش کرو۔
مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع او فیصل ہوگا۔ آج بتاریخ ۵ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔
بحکم منصرم عدالت منصفی پرتاب گڈھ
مہر عدالت

صدر روزولٹ کی اُمید

واشنگٹن ۸ر جنوری۔ صدر روزولٹ نے اپنی اُمید کو دوہرایا جس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ وہ کانگریس کو دیئے گئے پیغام میں شامل کرنا چاہتے۔ مجھے یقین ہے کہ اتحادیوں کو ۱۹۴۳ء میں فتح حاصل ہو گی۔

لارڈ ہیلی فیکس کا بیان

واشنگٹن ۸ر جنوری۔ لارڈ ہیلی فیکس نے اعتماد کیا ہے کہ آٹھویں فوج افریقی کور کو ٹیونیشیا سے نکال باہر کرے گی۔ یہ بیان وائٹ ہاوس میں پیسفک کونسل جنگ کے ایک جلسہ میں حرکت کرنے کے بعد دیا گیا ہے۔ اس جلسہ میں مسٹر ونکیلے نے بھی شرکت کی اور کونسل کے سامنے وہ مشکلات بیان کیں۔ جو برطانیہ کو لیبیا کے صحرا کی لڑائی میں پیش آئی تھیں جبکہ برطانیہ نے رومل کو شکست دی تھی، لارڈ ہیلی فیکس نے کہا کہ جلسہ میں پیسفک کے آر پار نئے ہوائی راستے قائم کرنے کے امکانات کو تقویت دینے پر بحث کی گئی ہے۔

سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ

دہلی ۱۱ر جنوری۔ سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ کو سنہ ۱۹۴۲ء میں ۲۹۳۲۹ ۴۹۳۴۸ ۵ روپیہ کا منافع ہوا ہے جبکہ سنہ ۱۹۴۱ء میں بنک ہذا کو ۰ ۳۴ ۲۹۱۱۴ روپیہ کا منافع ہوا تھا

کراچی ۳ر جنوری۔ مسٹر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ نے آزاد مسلم بورڈ کے صدر کی حیثیت میں ہندو مہاسبھا کانپور سیشن کے فیصلوں پر ایک بیان دیا ہے کہ میں نے ان فیصلوں کو مایوسی اور حیرانگی سے سنا ہے۔ میں اس موقع پر مسٹر جناح سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خود پہل کریں اور کانگریس سے سمجھوتہ کریں۔ ہم آزاد مسلمان نیشنل گورنمنٹ جو کانگریس لیگ معاہدہ پر مبنی ہو قائم کرنے کے متعلق ہر تحریک کی حمایت کریں گے۔ اس وقت نہ صرف جغرافیائی کے بے بنیاد تخیل کی ضرورت ہے بلکہ ایک ایسی سیاسی معاہدہ کی بھی جس کے سہارے عوام قومی حفاظت کے بوجھ کو برداشت کرنے کے قابل ہو سکیں۔ مشترکہ اعتماد پیدا کرنے کے سلسلہ میں آزادی کامل کا حق تسلیم کیا جانا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ہندو مہاسبھا نے گورنمنٹ سے ناطہ جوڑ کر اپنے آپ کو جمہوری انجمن کہے جانے کا نااہل بنایا۔ نیشنل گورنمنٹ کے بغیر اس جنگ میں مسلمانوں کا دیگر فرقوں سے زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ مشرق کے اکثریت والے علاقوں کو خطرہ لگا ہوا ہے۔ مجھے امید ہے کہ میرے مسلم لیگی دوست تازہ حالات کی اہمیت کو سمجھیں گے اور فوری سمجھوتہ کے حق میں قدم اٹھائیں گے۔

نئی دہلی ۔ نئے سال کا پہلا آرڈیننس ۹ر جنوری کو جاری کیا گیا ہے جس میں ان لوگوں کے خلاف مقدمہ چلانے اور سزا کا تعین کیا گیا ہے جو دشمن کی امداد کی غرض سے کسی نہ کسی فعل کے مرتکب ہونگے، جو شخص دشمن کا ایجنٹ ہوگا یا دشمن کی امداد کی نیت سے کوئی ایسا فعل کریگا یا اور کسی شخص کے ساتھ مل کر اس قسم کی کارروائی کی کوشش کرتا ہے جس سے دشمن کو امداد ملے۔ یا دشمن کے بحری، بری یا ہوائی حملوں میں کسی قسم کی امداد کرتا ہے۔ یا ملک معظم کی بحری، بری اور ہوائی کارروائیوں میں رخنہ انداز ہوتا ہے اسکے لئے سزائے موت تجویز کی گئی ہے۔

اس آرڈیننس کے ماتحت کوئی جرم جو کہ ۲ر ستمبر ۱۹۳۹ء کے بعد کسی وقت بھی یا آرڈیننس کے اجراء سے پہلے یا بعد سرزد ہوا ہو ایک اسپیشل جج کے سامنے ممنوع ہوگا اور اس میں جج کو اختیار ہے کہ وہ قانون کے ماتحت کوئی بھی سزا دے۔

اگر کوئی شخص جسے موت یا کالاپانی کی سزا ہو خود یا اسپیشل جج اس امر کی تصدیق کرے کہ یہ ایک ایسا واقعہ شخص کو بھیجی جائیگی جو برطانوی ہندوستان کی کسی نہ کسی ہائیکورٹ کا جج ہوگا اور جسے مرکزی گورنمنٹ مقرر کریگی اور اس جج کا فیصلہ قطعی ہوگا۔ اگر اسپیشل جج یا نظر ثانی کرنے والا جج اجازت دیگا تو ملزم کی طرف سے وکیل پیروی مقدمہ کے لئے مقرر کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس وکیل کے لئے یہ شرط ہوگی کہ اس کا نام اس فہرست میں ہو جسے مرکزی گورنمنٹ نے منظور کیا ہو یا جسے مرکزی گورنمنٹ اجازت دیدے۔ اگر کسی شخص نے مرکزی گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر کسی کارروائی کے متعلق یا ایسے شخص کے متعلق جسکے خلاف اس قسم کی کارروائی کی گئی ہو کوئی انکشاف کیا ہو یا خبر شائع کردی تو دو سال کی سزائے قید یا جرمانہ یا ہر دو کا موجب ہوگا۔

دو روپے کا نوٹ جاری ہوگا

بمبئی۔ ار جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ریزرو بنک آف انڈیا عنقریب ہی دو روپے کے نوٹ جاری کریگا کیونکہ ایک ایک روپے کا استعمال بکثرت ہونیکی وجہ سے ان کی مانگ بہت (بقیہ صفحہ ہذا کالم ۲ کے اوپر)

بن جانے تھے مگر بعض حالات کی وجہ سے ایسا نہ ہوسکا اب خیال ہے کہ اس ماہ کے آخر میں یہ نوٹ جاری ہو جائیں گے۔

۱۹۴۲ء کے اہم واقعات ایک نظر میں

(بقیہ صفحہ ۵)

۱۷ر افریقہ میں برطانی فتح شروع۔
۱۹ر روسیوں نے وارشلو گریڈ خالی کردیا
۲۰ر روسٹوف پر جرمنوں کا قبضہ
۲۵ر سندھ میں زبردست سیلاب
۲۸ر نخلستان سیوا پر اطالویوں کا قبضہ
۳۰ر جرمنوں نے کرسنوڈور اور اسٹالن گریڈ کی ریلوے لائن کا سلسلہ کاٹ دیا۔

اگست

۳ر اگست ۔ اتری کاکیشیا میں جرمن فوجوں نے بڑھنا شروع کردیا۔
۵ر کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس بمبئی میں ایک تاریخی ریزولیوشن منظور کیا گیا۔ جس کے ذریعہ کانگریس پوزیشن واضح کی گئی۔
۷ر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس شروع۔ نازی فوج تیل کے چشمہ مائکوپ کے قریب پہنچ گئی۔
۸ر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا تاریخی فیصلہ۔
۹ر بمبئی میں مہاتما گاندھی اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے تمام لیڈر گرفتار۔ ملک میں ہڑتال۔ اخبار کے ایڈیٹروں کو تنبیہہ۔
۱۳ر روسی فوجوں نے چرکاسک خالی کردیا۔ اتری کاکیشیا میں روسیوں کی نازک حالت۔
۱۶ر پونا جیل میں شری یت مہادیو ڈیسائی کا اچانک سورگباس۔
۱۷ر کلکتہ میں بسوں پر حملہ۔ ڈھاکہ میں تار کاٹ دیئے۔ مسٹر چرچل ماسکو میں۔
۱۸ر دہلی کے اخباروں پر حکومت نے نئی پابندیاں لگا دیں۔ مدراس کے قوم پرست اخبار بند۔
۱۹ر روسیوں نے شہر کراسنوڈور خالی کردیا۔
۲۰ر سورت میں ۷ گودام پر ہجوم کا حملہ۔ کلکتہ کا اسٹاک ایکسچینج بند۔ ناگپور کے قوم پرست اخبار بند۔
۲۱ر اگست ۔ اخبار "ہریجن" بند۔ پریس ضبط حکومت سی۔ پی نے دو قصبوں پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ جرمانہ کیا۔
۲۲ر سر رام سوامی آئر کا ایگزیکٹو کونسل سے استعفیٰ۔
۲۳ر بنگلور کے کارخانوں میں مزدوروں کی ہڑتال۔
۲۴ر بمبئی میں طلبا کا مظاہرہ۔
۲۵ر مختلف شہروں میں جلوس اور جلسہ اور لاٹھی چارج۔ یو۔ پی کے مختلف مقامات پر مظاہرہ
۲۹ر جاپان میں زبردست طوفان۔ اسٹالن گریڈ کی باہری بستیوں میں لڑائی۔
۳۰ر چیکیانگ سے جاپانیوں کو نکال دیا

ستمبر

یکم ستمبر۔ جاپانی وزیر خارجہ نے استعفیٰ دیدیا۔
۶ر جرمنوں نے دریائے تیرک پار کرلیا۔
۷ر اسٹالن گریڈ سے روسی کارخانے ہٹ گئے۔ بمبئی میں ڈاکٹر جیوراج مہتہ اور مسٹر چوڑیاد ھیائے گرفتار۔
۸ر نووورسسک پر جرمنوں کا قبضہ
۱۰ر ہندوستان کے متعلق مسٹر چرچل کا بیان
۱۱ر برطانی پارلیمنٹ میں ہندوستان پر بحث
۱۲ر کاکیشیا میں جرمن پیچھے ہٹنے لگے۔
۱۴ر رومیل بیمار۔ جنرل وان باک کو جرمنوں نے واپس بلالیا۔
۱۷ر مڈغاسکر میں فرانسیسی کمانڈر نے ہتھیار ڈال دیئے۔ مدراس اور بمبئی میں ہجوم کے حملے۔
۱۸ر مسٹر امیری نے سرکاری سخت گیری کی حمایت کی
۱۹ر مسٹر ونڈل ولکی ماسکو میں۔ اسٹالن گریڈ کی تباہی۔
۲۲ر بمبئی اور بنگال میں مجمعوں کا تشدد۔
۲۵ر مڈغاسکر کی راجدھانی میں برطانی فوج کا داخلہ۔
۲۷ر خان بہادر اللہ بخش نے خطاب چھوڑ دیا
شروع۔

اکتوبر

۳ر اکتوبر۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے پٹری سے اتر گئی۔ بنگال کے کئی شہروں میں سرکاری دفتر جلا دئے گئے۔ العلمین کے علاقہ میں لڑائی پھر چھڑ گئی۔
۴ر گاندھی جینتی کے موقع پر متعدد مقاموں میں گرفتاریاں۔
۷ر سندھ میں ایک پولیس چوکی کے قریب بم پھٹا۔
۸ر برطانی پارلیمنٹ میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کے دوران میں وزیر ہند نے کانگریس سے بات چیت کرنے سے انکار کردیا۔
۱۰ر گورنر سندھ نے خان بہادر اللہ بخش کو وزیر اعظم کے عہدے سے برخاست کیا۔
۱۶ر گواڈل کنال کے ٹاپو میں جاپانی فوج اتر گئی۔
۱۹ر احمد آباد اور بہار میں پولیس نے گولی چلائی۔
۲۲ر پشاور میں سرخپوشوں پر لاٹھی چارج
۲۴ر مصر میں نازی فوجوں پر اتحادی فوجوں کا حملہ۔
۲۶ر آسام کے ہوائی اڈوں پر جاپانیوں کا حملہ۔
۲۷ر دہلی میں بم بنانے کی فیکٹری پکڑی گئی۔ سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں کی گرفتاری۔

نومبر

یکم نومبر۔ آسام کے ہوائی اڈوں پر جاپانیوں کا حملہ۔
۵ر اتحادی فوجیں العلمین سے پچاس میل آگے نکل گئیں۔
۸ر امریکی بندرگاہوں میں کھڑے ہوئے فرانسیسی جہازوں پر امریکیوں کا قبضہ۔ اتری افریقہ میں امریکن فوجیں اتر گئیں۔
۹ر ٹیونیشیا میں امریکی فوجوں کا داخلہ۔
۱۲ر سائرنیکا میں انگریزی فوج کا داخلہ تبروک باردیا اور سلم پر انگریزی فوجوں کا قبضہ
۱۵ر انگریزی فوج لبیا میں امامی تک پہنچ گئی۔
۱۷ر درنا اور میخالی پر انگریزی فوج کا قبضہ
۲۰ر بن غازی پر انگریزی فوج کا قبضہ
۲۲ر روسیوں نے جاڑے کی مہم شروع کردی۔ سر سٹیفورڈ کرپس جنگی کیبنٹ سے علیحدہ ہو گئے
۲۴ر جالو اور جدابیا پر انگریزی فوج کا قبضہ
۲۷ر طولن پر جرمن فوجوں کا قبضہ۔ بندرگاہ کے تمام فرانسیسی جہازوں کو ڈبو دیا گیا۔
۲۸ر آسٹریلیہ میں خوفناک طوفان۔
۲۹ر آنوکے ٹاپو پر پھر جاپانیوں کا قبضہ

دسمبر

۲ر دسمبر۔ روسی فوجوں نے رزلیف کا محاصرہ کرلیا۔ جیوٹی پر برطانی فوجوں کا قبضہ۔
۶ر مسٹر منتھ نا ... نگرجی کا سرگباس۔
۷ر لارڈ لنلتھگو کے عہدہ کی میعاد میں مزید توسیع۔ حکومت دہلی نے سنسر کرانے کے متعلق اپنا حکم منسوخ کردیا۔
۱۰ر نیوگنی میں بونا کے علاقہ پر اتحادی فوجوں کا قبضہ۔
۱۳ر العقیلا پر انگریزی فوج کا قبضہ۔
۱۵ر نیوگنی میں جاپانی فوج اتر گئی۔
۲۰ر کلکتہ پر جاپانی ہوائی جہازوں کا پہلا حملہ
۲۳ر احمد آباد میں پولیس نے تین مرتبہ گولی چلائی
۲۵ر فرانسیسی اتری افریقہ کے حاکم اعلیٰ کو گولی ماردی گئی۔
۲۶ر سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کا اچانک انتقال۔
۲۸ر خاکساروں پر سے پابندی اٹھالی گئی۔
۲۹ر فرانسیسی سمالی لینڈ پر انگریزی فوج کا حملہ

انقرہ۔ ۱۱ر جنوری۔ ہندوستان کو روانگی سے پہلے ترک جرنلسٹوں کے ڈیلیگیشن کے پریزیڈنٹ صالح رفیقی عطائی نے جو کہ نیم سرکاری اخبار "الوث" کے ایڈیٹر بھی ہیں، نے مندرجہ ذیل بیان دیا۔

مجھے اور میرے ساتھیوں کو حکومت ہند کا دعوت نامہ حاصل کرکے بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ ہمیں ہندوستان کے حالات کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ ہم ترک جرنلسٹوں کا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ ذاتی تعلقات دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو مضبوط کرنیکا بہترین ذریعہ ہیں ہم ہندوستانی پریس کے اپنے دوستوں کو سلام کرنے میں جلد ہی ملیں گے۔

مسٹر ستیہ مورتی کا ہسپتال میں داخلہ

مسٹر ستیہ مورتی ممبر اسمبلی جو کہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت نظر بند ہیں ۔ مدراس جنرل ہسپتال میں داخل کئے گئے۔

ترکی سفیروں کی اہم کانفرنس

انقرہ ۔ ماسکو، برلن اور لندن میں مقیم ترکی سفیر واپس انقرہ آئے ہوئے ہیں۔ روم کا ترکی سفیر حسین رحمی بھی چند روز میں آنیوالا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان سفیروں کی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے جس میں جنگ کے تمام حالات کا جائزہ لیا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان سفیروں کی رپورٹوں کی بنا پر ترکی حکومت نہایت اہم فیصلے کرنیوالی ہے۔

برما میں دو ہندوستانیوں کو پھانسی

نئی دہلی ۷ر جنوری۔ رنگون سے ایک بیان براڈکاسٹ کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ دو برمیوں کو جاپانی سپاہی مارنے اور چھ برمیوں کو تار اور ٹیلیفون کے تار کاٹ کر جاپانی فوجوں کی مخالفت کرنے کے الزام میں پھانسی دیدی گئی۔ اسی طرح برما میں جاپانی ریل کے رسل و رسائل کے کام میں مداخلت کرنے کے الزام میں دو ہندوستانیوں کو پھانسی دیگئی۔

ربال میں جاپان کا زبردست بیڑہ

سڈنی ۷ر جنوری۔ اخبار سڈنی مارننگ ہیرلڈ نے لکھا ہے کہ ربال میں جاپان کا بہت بڑا سمندری بیڑا موجود ہے۔ جو اس امر کا نوٹس ہے کہ جاپان لڑنے

بحکم جناب صاحب جج بہادر مین پوری

اطلاعنامہ

(حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۰ء)

بعدالت۔ صاحب جج بہادر ضلع مین پوری
مقدمہ متفرقہ نمبر ۸ سنہ ۱۹۴۳ء

مسماۃ انتظار بیگم مادر حقیقی مسماۃ گلزار جہاں بیگم نابالغہ ساکن اٹاوہ محلہ شاہ قمر۔ سائل

اطلاع بنام بابو عنایت علی اسسٹنٹ اگزامنر بورانا جی۔ آئی۔ پی ریلوے اسٹیشن جوہی کانپور

اطلاع دیجاتی ہے کہ درخواست بغرض تقرر ولی مسماۃ انتظار بیگم واسطے تقرر ولی گلزار بیگم نابالغہ دختر خود سائل مذکور نے گذرانی ہے لہذا یہ اطلاعنامہ بمراد احضار عذرداران اور در پیشی مقدمہ بہ تعین تاریخ ۲۳ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا جاتا ہے کہ اگر آپکو نسبت درخواست مذکور کے عذر ہو تو اندر میعاد مقررہ مذکورہ بالا یا وکالتاً قبل ۱۰ بجے صبح کے عدالت صاحب جج ضلع مین پوری میں حاضر ہوکر عذر اپنا پیش کرے۔ درصورت انقضائے میعاد مقررہ مذکور پر عذر آپ کا سنا نہ جائے گا۔ اور حکم مناسب نسبت درخواست مذکور کے صادر ہوگا۔

المرقوم تاریخ ۱۱ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء
بحکم معزز عدالت ججی مین پوری (مہر عدالت)

باجلاس جناب ٹھاکر مہیندر سنگھ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مقام امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت۔ جناب مسٹر مہیندر سنگھ صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کانپور

نمبر مقدمہ بیدخلی دفعہ ۱۷۱۔ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۹۲۶ء
مقدمہ نمبر $\frac{9}{176}$ 12

پنڈت رام ناتھ ——— مدعی

بنام سندر سنگھ ——— مدعاعلیہ

بنام سندر سنگھ ولد کھٹو سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع بہال پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ر فروری سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے۔ اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتدریج اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۸ر جنوری سنہ ۱۹۴۳ء کے جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

ضرورت

کانپور میں ٹرالر پمپوں کے واسطے اکزلری فائرمین اور ڈرائیور آپریٹرس کی ضرورت ہے۔

مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں بھیجی جانی چاہئیں۔

(۱) اے۔آر۔پی آفس کچہری کمپاونڈ کانپور
(۲) فائر بریگیڈ اسٹیشن کرنیل گنج کانپور

نانکنگ گورنمنٹ کا اعلان جنگ

ٹوکیو۔ ۹ر جنوری۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ نانکنگ گورنمنٹ نے (جو کہ جاپان کے کنٹرول میں ہے) ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور سلطنت برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اعلانچی نے کہا کہ لڑائی کا اعلان کرنے کے بعد چین اور جاپان کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ جس میں دونوں حکومتوں نے ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا اقرار کیا۔

ٹرکی کی سرحد کی قلعہ بندیاں

انقرہ۔ ۱۰ر جنوری۔ انقرہ میں آنے والے بہت سے مسافروں کا بیان ہے کہ بلغاریہ میں جرمن رسل و رسائل اور جرمن فوجیں دیکھی گئی ہیں۔ نیز ٹرکی اور بلغاریہ کی سرحد کے ساتھ ساتھ بلغاریہ میں تیس میل تک جرمن فوجیں قلعہ بندیاں تعمیر کر رہی ہیں۔

لکھنؤ کے واٹر ورکس پر قبضہ

لکھنؤ۔ ۹ر جنوری۔ حکومت یو۔ پی نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت لکھنؤ واٹر ورکس کو میونسپل بورڈ سے اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔

برلاجی کا نیا بنک

کلکتہ ۶ر جنوری۔ آج یونائٹڈ کمرشل بنک لمیٹڈ کے نام سے ایک نیا بنک رجسٹرڈ کر دیا ہے اسکا سرمایہ ۸ کروڑ ہے

ریونیو کمشنر کشمیر برخاست

جموں، رجنوری معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ بہادر نے سردار عطر سنگھ ریونیو کمشنر کی ملازمت سے موقوفی کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مہاراجہ بہادر نے ریونیو کمشنر کے خلاف بدعنوانی وغیرہ کے الزامات میں تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ جس کی رپورٹ کی بناپر یہ حکم صادر کیا گیا ہے۔

پیر پگاڑو کی چار لاکھ کی چاندی پر قبضہ

کراچی ۷ر جنوری، چاندی کی ۸۰ سلیاں جنکی قیمت کا اندازہ چار لاکھ روپئے ہے۔ اور جو پیر پگاڑو کی ملکیت بتائی جاتی ہے۔ اس پر پولیس نے قبضہ کر لیا ہے۔ چاندی کی یہ سلیاں زمین میں دفن تھیں۔ پولیس نے زمین کھود کر ان کو نکال لیا۔ اور ان کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔

ہندوستان سے باہر جانیوالوں پر پابندی

بمبئی ۸ر جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ حکام متعلقہ سے بغیر اجازت لئے ہوئے ہندوستان میں آنیوالوں یا ہندوستان سے باہر جانیوالوں کو مسودے۔ تصویریں، فوٹو اور گرامو فون ریکارڈ ساتھ لیجانے کی ممانعت ہے۔ ہندوستان سے باہر جانے والے لوگوں کو اپنا سامان پڑتال کرنے کے لئے سنسر بمبئی کے دفتر میں پیش کرنا چاہئے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو ۵ سال قید تک کی سزا ہوگی۔

حیدرآباد میں فلم کی ممانعت

حیدرآباد دکن۔ ۸ر جنوری حکومت نظام نے "جج کے وقت مکہ" نامی فلم کو ممنوع قرار دیدیا ہے۔

چینی جنرل امریکی کارخانے دیکھیں گے

نیو یارک۔ ۸ر جنوری اخبارات کے نام صدر روزولٹ کا ایک بیان مظہر ہے کہ امریکہ میں چینی فوجی مشن کے صدر جنرل ہسیانگ شہیقی چین واپس جانے سے پہلے امریکی جنگی کارخانوں کا دورہ کریں گے۔ صدر نے کہا کہ اس دورہ میں ڈیڑھ مہینہ لگے گا۔ جس کے بعد جنرل ہسیانگ واپسی سے پہلے ایک دفعہ پھر واشنگٹن جائیں گے۔

میسور یونیورسٹی میں ہندی

میسور، ۷ر جنوری۔ میسور یونیورسٹی کی اکاڈمی کونسل نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ انڈیپنڈنٹ اور ڈگری امتحانوں کے لئے ہندی کو زبان ثانی کی فہرست میں شامل کر لیا جائے۔

کونسل نے ڈگری کورس میں امتیازی مضمون کے طور پر اسلامی کلچر اور تہذیب کو شامل کرنے کی اجازت دیدی

سی۔پی میں فلم ممنوع

ناگپور ۹ر جنوری۔ حکومت سی۔پی نے فلم بعنوان "پنڈت جواہر لال نہرو کا دورہ چین اور برما" تمام صوبہ میں ممنوع قرار دیدی ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A-406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ للعہ ششماہی عہ ممالک غیر سے سالانہ للعہ ششماہی قیمت فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۱۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۲ھ | نمبر ۴

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے سالانہ مشاعرہ کا انتخاب

۲

جناب ازل کانپوری

یہ کیا ستم مرے ساقی نیکنام کیا
دل غریب سمجھکر شکست جام کیا

اُسی نے خونِ جگر کر دیا مباح مجھے،
کہ جس نے بادۂ انگور کو حرام کیا

ملی نہ داد محبت کی جب ازل مجھکو
مری وفاؤں نے جھک کر مجھے سلام کیا

جناب اکبر کانپوری

تجلیوں کو جو حسن ازل نے عام کیا
ادب شناس نگاہوں نے احترام کیا

حجاب ناز سے آواز مرحبا آئی
جو ہم نے مرحلۂ بندگی تمام کیا

یہ جانتے تھے کہ درپیش ہے عدم کا سفر
مگر نہ زاد سفر کا کچھ اہتمام کیا

جناب بزمی بلند شہری

تمام عمر میں ہم نے بس ایک کام کیا
تمہارا ذکر کیا اور صبح و شام کیا

گزر گئی جو مرے دل پہ اُس کا کیا شکوہ
تری نظر کا ہر حال احترام کیا

تجلیات کی کثرت میں گم ہوا عالم
حسین جلووں کو اپنے جو تم نے عام کیا

کہاں تھی جرأت اظہار مدعا بزمی
کسی کے لطف نے آمادۂ کلام کیا

جناب ثاقب کانپوری

جو میں نے عشق میں لبریز اپنا جام کیا
تو اُٹھ کے فطرتِ خوابیدہ نے سلام کیا

کسی کے حسن مکمل کا عکس تھا اسمیں
کہ میں نے زہد سراپا بہ غرق جام کیا

سمجھ رہا ہوں غنیمت تھی دید کی حسرت
قیامت آئی جو جلووں کو اس نے عام کیا

تجھے خبر نہیں اے ناشناس رنج فراق
کہ میں نے غم کا ترے کتنا احترام کیا

جہانِ عشق میں سب مقتدی تھے اے ثاقب
یہ اُسکا لطف ہے اُس نے مجھے امام کیا

جناب رمز گنوری

اسیر کرکے جو صیاد لے چلا ہم کو
تو مڑ کے سوئے چمن رخصتی سلام کیا

زبانِ خار پہ کم ہمتی کے طعنے ہیں
بُرا کیا کہ رہِ عشق میں قیام کیا

کبھی نہ سہو ہوا رمز اپنا سجدۂ شوق
جبیں کو عشق میں پابندِ احترام کیا

جناب سحر جلالوی

تڑپ کے توڑ دیا دم خیالِ گیسو میں
اندھیری رات میں ہم نے سفر تمام کیا

حیا تو کہتی ہے کچھ اور، اور ادا کچھ اور
یہ راز ہی نہ کھلا کس نے قتل عام کیا

زبانِ چشم سخن گو سمجھ سکا نہ کوئی
یہ ہی ہے غل کہ اشارہ نہیں کچھ کلام کیا

جناب سخا شاہجہانپوری

بنا کے مست نظر بے نیاز جام کیا
ہماری توبہ کا ساقی نے احترام کیا

بچا نہ جرم محبت سے خلق میں کوئی
خطا نواز نے ذوق خطا کو عام کیا

حجاب برق میں کسکی جھلک نظر آئی
جھپک کے آنکھوں نے میری کسے سلام کیا

جو دلمیں نور تھا اسکو بھی لائے آنکھوں میں
یہ ہم نے فرصت نظارگی میں کام کیا

بہت بلیغ سخا شرح لنترانی تھی
کلیم ہی نے کچھ اندازۂ کلام کیا

جناب سلیم ناطقی

ہزار سیل و تلاطم نے انتظام کیا
مگر حباب نے دریا ہی پر قیام کیا

حرم کو سجدہ کیا، دیر کو سلام کیا
نگاہِ شوق کا ہر طرح احترام کیا

فسانۂ غم ہستی یونہی تمام کیا
کبھی خموش رہا اور کبھی کلام کیا

اُمورِ عشق کی دشواریاں معاذ اللہ
جنوں کو میں نے سپرد آخر انتظام کیا

میں تم کو دیکھ کے حیران تھا کہ اتنے میں
بچا کے میری نظر دل نے اپنا کام کیا

دنیائے اسلام

سلطان ابن سعود کی سالگرہ

لندن - ۹ر جنوری - آج مسلمانوں کے سال نو کا پہلا دن ہے اور ساتھ ہی عربستان کے والی جلالۃ الملک ابن سعود کی تخت نشینی کی سترھویں سالگرہ ہے - بی بی سی نے آج ابن سعود کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کیا وہ ایک دوربیں اور دانشمند مدبر حکمراں ہیں - مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے تمام عربوں پر ان کا ایک خاص اثر ہے - اپنے عربی کے ایک خاص پروگرام میں بی بی سی نے کینیڈا کے گورنر جنرل ارل آف اتھلون کا ایک پیام سنایا جس میں سلطان ابن سعود کے دور حکمرانی میں اُن کی کامیابیوں پر داد تحسین دیگئی ہے -

ترکی وفد انگلستان

لندن ۱۱ر جنوری - ترکی کا ایک خاص وفد جنگی پیداوار کے متعلق معلومات حاصل کرنے کیلئے یہاں ہونچگیا ہے - اس کے صدر میجر بیک ہیں - وفد تقریباً پانچ چھ ہفتہ ٹھہرے گا اور انگلستان کے ہوائی بحری اور فوجی اڈوں کا معائنہ کرے گا -

(بعد کی خبر) آج ترکی ٹیکنکل وفد کے ارکان نے وزارت سپلائی کے دفتر کا معائنہ کیا اور اسکے بعد انہوں نے جنوبی انگلستان میں توپیں اور بندوقیں ڈھالے جانے کے کارخانے دیکھے جہاں ان کی بہت زیادہ خاطر و تواضع کی گئی -

جناب ندرت کانپوری

بیان درد کو کس حُسن سے تمام کیا
مری زبان سے زیادہ نظر نے کام کیا

اُس آستاں پہ بسر کیا ملائکہ ہیں نثار
مری جبیں نے جسے سجدہ گاہِ عام کیا

اُنھیں دلا کے تغافل شعاریوں کی قسم
اک آہِ سرد بھری، اور گلہ تمام کیا

تلاش دوست اک امرِ محال تھی لیکن
یہ واقعہ ہے کہ ذوقِ عمل نے کام کیا

کھلے ہیں گلشنِ ایجاد میں جو گل بوٹے
یہ کس نے اپنی نمایش کا اہتمام کیا

جناب شاکر ناطقی

وفا کا نام مٹایا جفا کا نام کیا
یہ کام کوئی نہ کرتا جو تم نے کام کیا

اُٹھا تھا حشر مگر رُک گیا وہیں آکر
تمہارے نقشِ قدم نے جہاں قیام کیا

دعائے توبہ ہوئی سہو یادِ ساقی میں
سہارا جس کا تھا اسکو بھی غرقِ جام کیا

گزر گئیں جو نگاہیں حدِ تعین سے
تو یہ نے جانا کہ جلوؤں کو اُس نے عام کیا

دیا جواب زباں نے مری جہاں شاکر
نظر نے اپنی زباں میں وہیں کلام کیا

جناب شمیم کانپوری

جفا کے لطف اُٹھائے وفا میں نام کیا
کہ مصلحت جو تری تھی وہ ہم نے کام کیا

کسے مجال کہ الزام قتل دے اُنکو
سبب اک زبان ہیں کہ شوخی نے قتل عام کیا

تمام دشت نشینوں کے پیش رو ہم تھے
شمیم سب نے ادب سے ہمیں سلام کیا

جناب شیدا کانپوری

یہ کس نے آپکی محفل کا انتظام کیا
کہ خاص لوگوں کو بھی داخلِ عوام کیا

تمہارے کوچہ میں جا کر قرار دل کو ہوا
جہاں پہ کھائے تھے دھوکے وہیں قیام کیا

دیا جواب نہ اُس نے سلام کا میرے
مرے رقیب نے جھک کر مجھے سلام کیا

نہ پوچھ مجھ سے مرا ذوقِ بادہ اے شیدا
کہ میں نے دورِ زمانہ کو نذرِ جام کیا

جناب صبا لکھنوی

تمام عمر میں دل نے بس ایک کام کیا
کسی کا وردِ زباں نام صبح و شام کیا

ہجوم شوق نے بیہوش کر دیا دل کو
یہ سُن لیا تھا کہ جلوہ کسی نے عام کیا

مجھے تو رشک ہی آتا ہے اُنکی قسمت پر
کہ مرنے والوں نے زندہ وفا کا نام کیا

مریض دردِ محبت بس اور کیا کہنا
فسانہ ہجر کا اک آہ نے تمام کیا

جناب کوثر کانپوری

خطائے شوق نے رحمت کو تیری عام کیا
جو زہد سے نہوا مسکینی نے کام کیا

کہیں بھی جذبِ محبت نہو سکا مجبور
وہیں پہ آ گئی منزل جہاں قیام کیا

ودیعتِ غم محبوب پر فدا کوثر
ستم کو خاص بنایا کرم کو عام کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

کمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۴

ہندوستان میں اناج کے قحط کا مسئلہ

برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر ایمری وزیر ہند کا بیان

(لندن ۲۲ جنوری) آج مسٹر ایمری وزیر ہند نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں ہندوستان میں اناج کی حالت کے بارے میں کئی سوالوں کے جواب دیئے ہیں ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے کہا کہ برطانی حکومت ہندوستان میں گیہوں پہنچانے کے لئے جہاز فراہم کرنے کے سوال کو اشد ضروری سمجھتے ہوئے اس پر غور کر رہی ہے تاکہ اناج کی کمی کے باعث ہندوستان میں جو صورت حالات پیدا ہوگئی ہے اس پر نئی فصل کا گیہوں آنے تک غلبہ پایا جائے۔ مزید سوالوں کے جواب میں مسٹر ایمری نے فرمایا کہ ہندوستان میں خوراک کی صورت حالات کے باعث حکومت کو انتہائی تشویش ہے۔

ہندوستان میں پچھلے سال اناج کی پیداوار تسلی بخش تھی لیکن برما سے ہر سال ۵ لاکھ ٹن چاول ہندوستان میں پہنچتا تھا امسال وہ نہیں پہنچ سکا۔ ساتھ ہی فوجی ضروریات بڑھ گئیں۔ اور باجرہ کی فصل بہت خراب ہوگئی ان وجوہ کے باعث کھانے کی چیزوں کے بھاؤ بہت چڑھ گئے ہیں اور بہت سے حصوں میں یہ چیزیں کمیاب ہوگئیں ہیں۔

سندھ کے سیلاب اور اڑیسہ اور بنگال کے طوفان اور سیلاب کا بھی اسی صورت حالات پر کچھ اثر پڑا ہے لیکن ان کے باعث ان علاقوں میں عارضی طور پر اناج وغیرہ کی کمی واقع ہوگئی ہے پہلے تو اناج کی مناسب طریقہ پر تقسیم کا سوال تھا لیکن اب اناج کی کمی کا بھی سوال درپیش ہے اس کا اثر صرف شہری علاقوں پر اور کچھ دیہاتی علاقوں پر پڑا ہے۔ جہاں فصلیں خراب ہوگئی ہیں اگر احتیاط سے کام لیا جائے اور مناسب طریقہ پر اناج کی تقسیم کی جائے تو گذارہ کے لئے اب بھی کافی اناج ہوگا اور کسی خوف و ہراس کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیئے لیکن اناج کی تقسیم کا مسئلہ کافی مشکل ہے اور اس اہم مسئلہ کو حل کرنے کیلئے حکومت ہند نے اب سے پہلے انتظامیہ کاموں کو جو پہلے مختلف محکموں میں منقسم تھے ایک مرکزی محکمہ خوراک کے ماتحت کردیا۔ اور گیہوں پیدا کرنے والے علاقوں سے حکومت کے ایجنٹوں کے ذریعہ گیہوں خریدنے کا انتظام کیا دوسرے اناجوں کو خریدنے کیلئے بھی ایسا ہی انتظام کیا گیا۔ لوگوں نے چونکہ اناج جمع کرنا اور اس سے غیر مناسب نفع کمانا شروع کردیا اس وجہ سے حکومت ہند کی کوششوں کے نتائج مایوس کن ثابت ہوئے شہری علاقوں میں انفرادی راشن کے امکانات پر بھی حکومت پوری متانت سے غور کر رہی ہے۔ کچھ بڑے شہروں میں اس سلسلہ میں ابتدائی تدبیروں کا تجربہ شروع کردیا گیا ہے لیکن ہندوستان جیسے ملک میں اس سلسلہ میں انتظامیہ مشکلات پیش آئینگی۔

حکومت برطانیہ ہندوستان میں نئی فصل تیار ہونے تک جو اپریل میں تیار ہوگی صورت حالات پر غلبہ پانے کی غرض سے سمندر پار کے ملکوں سے گیہوں پہونچانے کے سوال کو بھی اشد ضروری سمجھتے ہوئے اس پر غور کر رہی ہے اور مجھے بھروسہ ہے کہ اس معاملہ کے متعلق جلد ہی کوئی بیان دینا ممکن ہو جائے گا۔ چند دوسرے سوالوں کے جواب میں وزیر ہند نے فرمایا کہ حکومت ہند قیمتوں کے کنٹرول کے سوال پر بھی متانت سے غور کر رہی ہے اور حکومت برطانیہ جہازوں کے بہم رسانی کے سوال پر کافی دھیان دے رہی ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا جمع شدہ ذخیروں کو نکالنے کیلئے حکومت ہند کوئی قدم اٹھائے گی مسٹر ایمری نے فرمایا کہ وہاں یہ کام کیا جارہا ہے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا ایک معمولی جلسہ بصدارت مسٹر مان سنگھ سی۔ بی۔ ای۔ آر۔ بی۔ منعقد ہوا۔ جلسہ میں چار ٹرسٹی شریک تھے۔ ٹرسٹ نے ۳۰۰ مزدوروں کیواسطے جلد از جلد رہائشی کواٹر تعمیر کرنا طے کیا اور اس کے واسطے مبلغ ۶۹۳۴۸۱۶ روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا۔ تمام شہر کے قرب و جوار کی پیمائش و انجینرنگ سروے کیواسطے ۱۲۰۰۰ روپیہ کا خرچہ منظور ہوا۔ اور پیمائش کا کام جلد از جلد کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور اس کے واسطے سٹلیمنٹ ڈپارٹمنٹ کی امداد سے یا مشتہری کے ذریعہ ضروری عملہ مقرر کیا جائیگا۔ شہر کی آیندہ پیمائش کیواسطے ایک ٹاؤن پلانر کی جگہ کی مشتہری کر کے موزوں شخص مقرر کرنے کا فیصلہ ہوا۔

مولانا محمد علی میموریل اسکول کو عمارت تعمیر کرنے کیلئے زمین دینے کے معاملہ پر غور ہوا اور یہ طے ہوا کہ ایک روپیہ فی مربع گز کے حساب سے زمین پٹہ پر اس شرط کیساتھ دی جائے کہ عمارت ٹرسٹ سے منظور شدہ نقشہ کے مطابق تعمیر کیجائے اور روپیہ یکمشت ادا کیا جائے گوٹھیا کے سی بلاک میں متوسط طبقہ کے لوگوں کے واسطے پلاٹوں کی ایک فہرست مرتب کرنا طے ہوا۔ اور ان پلاٹوں کو مقررہ قیمت پر نیلام کئے بغیر فروخت کرنے کیواسطے گورنمنٹ کی منظوری حاصل کیجائیے۔

آیندہ سے ٹرسٹ کی زمین صرف ایک شخص کے نام پر پٹہ پر دینے کا قاعدہ بنایا گیا بجز اس حالت کے جبکہ میاں بیوی پٹہ دار ہوں۔ ٹرسٹ نے دسمبر کے جلسہ میں طے کیا تھا کہ اگر کوئی شخص جسنے ٹرسٹ سے زمین خریدی ہو یا پٹہ پر لی ہو اور اس زمین کو کسی دوسرے شخص کو فروخت کرے یا پٹہ پر دے تو منافع کا ۲۵ فیصدی ٹرسٹ کو لینے کا اختیار ہوگا۔

ریزگاری کے سلسلہ میں سزا

کرنسی آفس کے ایک ذمہ دار ملازم پر ۵۳۵ روپیہ کی ریزگاری اپنے قبضہ میں رکھنے کے سلسلہ میں جو مقدمہ مسٹر ایس۔ ایم یوسف سٹی مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں چل رہا تھا اسکا فیصلہ سنادیا گیا ہے مجسٹریٹ موصوف نے اس جرم میں ایک سال قید سخت و مبلغ ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کا حکم سنایا ہے۔

جو ریزگاری برآمد ہوئی تھی اس کو ضبط کرلیا ہے۔

آئینہ کانپور

کانپور کے میونسپل بورڈ کے کمیٹیوں کی چیرمینوں کا انتخاب

مسٹر وشوناتھ بھرتیا سینیر وائس چیرمین منتخب ہوگئے

۲۰ جنوری۔ ۵ بجے شام کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر وشوناتھ بھرتیا سینیر وائس چیرمین منتخب کئے گئے۔ جونیر وائس چیرمینی کا انتخاب بعد کو ہوگا۔ دیگر کمیٹیوں کی چیرمینوں کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ سینیر وائس چیرمینی کیلئے مسٹر وشوناتھ بھرتیا اور سید محمد رضا صاحب میں مقابلہ تھا مسٹر وشوناتھ بھرتیا کو ۱۹ ووٹ اور سید محمد رضا صاحب کو ۱۱ ووٹ ملے۔

سینیر اور جونیر وائس چیرمینی کے انتخاب کو علیحدہ علیحدہ کرنے پر مسٹر وحید احمد نے اعتراض کیا اور چیرمین صاحب کی رولنگ اس پر چاہی لیکن چیرمین صاحب نے اپنی رولنگ دینے کے بجائے بورڈ کی رائے لی اور بورڈ نے کثرت آرا سے یہ طے کیا کہ دونوں انتخاب علیحدہ علیحدہ ہوں۔ اس کے بعد کمیٹیوں کے ممبران کے نام پڑھکر سنائے گئے اور ان کے چیرمینوں کا انتخاب ہوا۔ کمیٹیوں کے ممبران اور چیرمینوں کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

فنانس کمیٹی چیرمین مسٹر منی لال نوٹیا

ممبران مسرس (۲) دیوندر سروپ (۳) گور پرشاد کپور (۴) ہری کشن باگلا (۵) رام نرائن گرگ (۶) پنڈت شیونرائن مصرا (۷) بھلی داس (۸) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۹) وحید احمد (۱۰) مصطفےٰ حسین نیر (۱۱) عبد الصمد (۱۲) عبدالرزاق۔

ایجوکیشن کمیٹی چیرمین مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ

ممبران مسرس (۲) دیوندر سروپ (۳) برہمانند مصرا (۴) رام نرائن گرگ (۵) رائے بہادر رام نرائن (۶) سوشیلا سری واستوا (۷) پنڈت جگت نرائن (۸) شنکر لال ورما (۹) حاجی قمر الدین (۱۰) ایس۔ ایم۔ رضا (۱۱) سید منظور علی۔

واٹر ورکس کمیٹی چیرمین مسٹر ایچ۔ ڈبلو۔ مارگن

ممبران مسرس (۲) وشوناتھ بھرتیا (۳) ایم۔ آر۔ ڈیوڈسن (۴) گور پرشاد کپور (۵) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۶) مکھن لال (۷) پنڈت شیونرائن مصرا (۸) تلک چندر کرپل (۹) وحید احمد (۱۰) سید علی زیدی (۱۱) مصطفےٰ حسین نیر (۱۲) عبدالرزاق

سٹی ٹیکس کمیٹی۔ چیرمین۔ مسٹر دھنی رام گپتا۔

ممبران مسرس (۲) ہری شنکر باگلا (۳) لالہ چھنگامل (۴) جگت نراین شوکلا (۵) منی لال نوٹیا (۶) مصطفےٰ حسین نیر (۷) وحید احمد (۸) عبد الصمد۔

سول لائن ٹیکس کمیٹی۔ چیرمین مسٹر بخت نراین سری واستوا

ممبران۔ مسرس (۲) دیوندر سروپ (۳) ہری شنکر باگلا (۴) دھنی رام گپتا (۵) پریم نراین مصرا (۶) رام بہاری سنگھ (۷) حاجی قمر الدین (۸) سید منظور علی۔

روڈ اینڈ ڈپے منٹ کمیٹی چیرمین چودھری مہیشوری پرشاد نگم

ممبران۔ مسرس (۲) ایچ۔ ڈبلو۔ مارگن (۳) رام نراین گرگ (۴) پنڈت شیونراین مصرا (۵) دھنی رام گپتا۔ (۶) رام بہاری سنگھ (۷) مصطفےٰ حسین نیر (۸) سید علی زیدی۔

بلڈنگ اپلیکیشن کمیٹی۔ چیرمین مسٹر گور پرشاد کپور

ممبران۔ مسرس (۲) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۳) پنڈت شیونراین مصرا (۴) جگت نراین شوکل (۵) لالہ چھنگامل (۶) مکھن لال (۷) رام بہاری سنگھ (۸) ایم۔ آر۔ ڈیوڈسن (۹) وحید احمد (۱۰) سید علی زیدی (۱۱) مصطفےٰ حسین نیر (۱۲) عبدالرزاق

ٹاؤن امپروومنٹ کمیٹی۔ چیرمین۔ لالہ چھنگامل

ممبران۔ مسرس (۲) گور پرشاد کپور (۳) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۴) منی لال نوٹیا (۵) پنڈت شیونراین مصرا (۶) رام بہاری سنگھ (۷) بھلی داس (۸) مکھن لال (۹) وحید احمد (۱۰) عبد الصمد (۱۱) مصطفےٰ حسین نیر۔ (۱۲) عبدالرزاق

پارک اربوریکلچر کمیٹی۔ چیرمین۔ مسٹر بھلی داس

ممبران۔ مسرس (۲) دیوندر سروپ (۳) گور پرشاد کپور (۴) ہری شنکر باگلا (۵) پنڈت شیونراین مصرا (۶) سوشیلا سری واستوا (۷) مکھن لال (۸) دھنی رام (۹) برہمانند مصرا (۱۰) مصطفےٰ حسین نیر (۱۱) عبد الصمد۔ (۱۲) سید علی زیدی۔

برننگ گھاٹ کمیٹی چیرمین مسٹر رام بہاری سنگھ

ممبران مسرس (۲) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۳) پنڈت شیونرائن مصرا (۴) ہری شنکر باگلا (۵) لالہ چھنگامل (۶) برہمانند مصرا (۷) دھنی رام گپتا (۸) مکھن لال (۹) بھلی داس (۱۰) شنکر لال (۱۱) ایس۔ ایم رضا۔ (۱۲) مصطفےٰ حسین نیر۔

گنگا جل سدھار کمیٹی چیرمین مکھن لال

ممبران مسرس (۲) لالہ چھنگامل (۳) پنڈت برہمانند مصرا (۴) دھنی رام گپتا (۵) جگت نرائن شوکل (۶) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۷) منی لال نوٹیا (۸) شنکر لال ورما (۹) وشوناتھ بھرتیا (۱۰) ایس۔ ایم رضا (۱۱) مصطفےٰ حسین نیر (۱۲) ایم۔ آر ڈیوڈسن۔

اندسٹریل اسکول کمیٹی چیرمین مسٹر ایم۔ آر ڈیوڈسن

ممبران مسرس (۲) دیوندر سروپ (۳) منی لال نوٹیا (۴) شنکر لال ورما (۵) بھلی داس (۶) مصطفےٰ حسین نیر (۷) عبد الصمد۔ (۸) سید علی زیدی۔

پبلک ہیلتھ کمیٹی چیرمین مسٹر سید علی زیدی

ممبران مسرس (۲) وحید احمد (۳) حاجی قمر الدین (۴) عبد الصمد (۵) دیوندر سروپ (۶) رام نرائن گرگ (۷) سوشیلا سری واستوا (۸) بخت نرائن سری واستوا (۹) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۱۰) مکھن لال (۱۱) پریم نرائن مصرا (۱۲) رام بہاری سنگھ۔

انور گنج ٹیکس کمیٹی چیرمین مسٹر عبدالرزاق

ممبران مسرس (۲) مصطفےٰ حسین نیر۔ (۳) وحید احمد (۴) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۵) گور پرشاد کپور (۶) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۷) مکھن لال (۸) بھلی داس۔

پبلک ورکس کمیٹی چیرمین مسٹر عبد الصمد

ممبران مسرس (۲) وحید احمد (۳) سید علی زیدی (۴) مصطفےٰ حسین نیر (۵) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۶) پنڈت شیونرائن مصرا (۷) بخت نرائن سری واستوا (۸) دھنی رام گپتا (۹) جگت نرائن شوکل (۱۰) رام بہاری سنگھ (۱۱) شنکر لال ورما (۱۲) تلک چندر کرپل

قبرستان کمیٹی چیرمین مسٹر عبد الصمد

ممبران مسرس (۲) وحید احمد (۳) ایس ایم رضا (۴) سید علی زیدی (۵) مصطفےٰ حسین نیر (۶) حاجی قمر الدین (۷) عبدالرزاق (۸) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۹) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۱۰) بھلی داس (۱۱) شنکر لال ورما (۱۲) پنڈت شیونرائن مصرا۔

اسکول کمیٹی چیرمین مسٹر تلک چند کرپل۔

سڑکوں پر اے۔ آر۔ پی۔ کے عملہ نے جو سائیکلیں پبلک سے چھینی ہیں اس کے متعلق بھی بورڈ نے ایک ریزولیوشن سخت ناراضگی کا پاس کیا ہے۔ یہ ریزولیوشن مسٹر دیوندر سروپ کی تحریک سے اور مسٹر رام نرائن گرگ و مسٹر گور پرشاد کپور کی تائید سے پاس ہوا ہے۔

بچوں کی مردم شماری

میونسپل حکام نے اطلاع دی ہے کہ کانپور میں انور گنج۔ مول گنج۔ صدر بازار اور ٹپکاپور کے وارڈ کے اسکولی بچوں کی مردم شماری ۲۸، ۲۹، و ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء کو ہوگی۔ میونسپل اسکول کے ٹیچرس کی مردم شماری کریں گے۔

امید ہے کہ ان وارڈوں کی پبلک مردم شماری کرنے والوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گی۔

گیہوں

کانپور میں گیہوں کی تکالیف اب ناقابل برداشت حد تک پہونچ گئی ہے۔ سرکاری دوکانوں کے ذریعہ سے جو گیہوں فروخت ہوتا ہے اس سے اہل شہر کو مطلقاً دلچسپی اسلئے نہیں ہے کہ متوسط طبقہ کو ان دوکانوں سے ذرا بھی فائدہ نہیں پہونچتا اور نہ معلوم یہ گیہوں کون لوگ خرید لے جاتے ہیں دوکانوں کا انتظام سراسر ناقابل اطمینان اور لغو ہے۔ لہذا اس انتظام کو جس قدر جلد ختم کردیا جائے تو بہتر ہے۔

شکر کی بھی پبلک کو تکلیف تھی لیکن جب سے شکر کا انتظام مرچنٹ ایسوسی ایشن کے ہاتھ میں آگیا ہے اس وقت سے پبلک کو شکر کی کوئی خاص تکلیف نہیں ہے لہذا گیہوں کا انتظام بھی اسی اصول پر ہونا چاہیئے تاکہ پبلک کو تکلیف سے نجات حاصل ہو۔

شکر ہے کہ مسٹر کر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بہت جلد اس انتظام کے نقص کو محسوس کرلیا ہے اور انہوں نے پبلک کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے پرائرٹی کمیٹی (PRIORITY) قائم کی ہے جس کے ذریعے لازم پیشہ اور مختلف انسٹی ٹیوشنوں کو گیہوں کے دینے کے انتظامات زیر غور ہیں۔ ہم مسٹر کر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ جلد سے جلد اس انتظام کو نافذ کریں تاکہ پبلک کو تکلیف سے نجات حاصل ہو۔ مستحق حضرات کو چاہیئے کہ وہ سکریٹری پرائرٹی کمیٹی پوسٹ بکس ۵۸ کو درخواست بھیجیں۔

ہوائی حملہ کی گھنٹی

اے۔ آر۔ پی اسٹاف آفیسر نے عام پبلک کو اطلاع دینے کے لئے یہ شائع کیا ہے کہ ۲۵ جنوری اور ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء کے درمیان کسی وقت آئیر ریڈ وارننگ (ہوائی حملہ کی گھنٹی) ہوگی اور پناہ گاہوں میں چھپنے کی مشق ہوگی۔ عام پبلک سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کام میں حکام کے ساتھ تعاون کریں۔ اور ہوائی حملہ کی گھنٹی بجنے کے وقت جہاں کہیں بھی ہوں پناہ گاہوں میں چلے جائیں۔

سائیکلیں

اے۔ آر۔ پی۔ انسپکٹر صاحب نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ اے۔ آر۔ پی کے محکمہ نے صرف یہ چاہا تھا کہ جو سائیکلیں سکنڈ ہینڈ سائیکل کی دوکانوں یا مرمت کرنے والی دوکانوں پر بیکار رکھی ہوں اس کو لے لیا جائے کیونکہ وہ استعمال میں نہیں۔ اور ان کا معاملہ اے۔ آر۔ پی کے محکمہ دفتر سے طے کردیا جاتا۔

عام سڑکوں پر پبلک سے سائیکلیں چھیننے کا کوئی ارادہ نہ تھا اور اگر کسی شخص نے کسی آدمی کی سائیکل سڑک پر چھینی ہے تو اس کا یہ فعل اس کے اختیارات سے باہر ہے اس طرح کے جو واقعات ہوئے ہوں اُن پر افسران کی توجہ دلانا چاہیئے تاکہ ثبوت ملنے پر اس کے خلاف سختی سے کارروائی کی جائے۔

ڈسچارجڈ پریزنرس ایڈ کمیٹی

۲۱ جنوری کو ڈسچارجڈ پریزنرس ایڈ کمیٹی کانپور کی ایگزیکٹو کمیٹی کی ایک میٹنگ مسٹر اے۔ ان۔ جھا آئی۔ سی۔ ایس۔ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں مسٹر ال۔ پی ہنکاکس او۔ بی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس سابق چیرمین کمیٹی کا شکریہ ادا کیا گیا اور موجودہ چیرمین مسٹر جھا کا خیر مقدم کیا گیا۔

کمیٹی نے امپروومنٹ ٹرسٹ سے آئے ہوئے لیس کے مسودہ پر غور کیا اور کچھ ترمیمات کیں۔ اس زمین پر بلڈنگ ڈسچارجڈ پریزنرس کے لئے تعمیر کی جائے گی اس کے فنڈ کے جمع کرنے کے ذرائع پر بھی غور کیا گیا اسی بلڈنگ میں "چلڈرن ہوم" بھی قائم کیا جائے گا جو کہ یو۔ پی۔ میں پہلی کوشش کہی جاسکتی ہے۔

بھارت بنک کی شاخ

۲۲ جنوری کو مسٹر پدم پت سنگھانیہ نے بھارت بنک لمیٹڈ کی شاخ کا افتتاح کانپور میں کیا۔ یہ شاخ شری ہٹی نیا گنج میں کھلی ہے جس کے منیجر مسٹر بلونت سنگھ۔ ال۔ ال۔ بی ہیں۔

آنجہانی وکرماجت سنگھ

سناتن دھرم کالج میں آنجہانی رائے بہادر بابو وکرماجت سنگھ کی تصویر کی نقاب کشائی کی رسم ۱۹ جنوری کو مسٹر امرناتھ جھا وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی نے ادا کی۔

سبدِ گل

ہندوستانی عورتیں صدیوں سے عدم تشدّد پر عمل کرتی رہی ہیں۔ ان بے زبانوں نے ہمیشہ ہی شوہروں کی زیادتیوں کا جواب صبر سے دیا ہے زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا تھا کہ یہ کبھی کبھار ایک دو وقت کی بھوک ہڑتال کر دیتی تھیں۔ لیکن خربوزہ کو دیکھکر خربوزہ رنگ بدلتا ہے ان عورتوں نے ہندوستان میں تشدّد کا جو زور دیکھا تو یہ بھی تشدّد پر اترتی چلی آرہی ہیں۔

چنانچہ لاہور کی ایک نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ لاہور کا ایک نوجوان ہیرا منڈی کی ایک طوائف پر بری طرح سے فریفتہ ہوگیا۔ یہ روزانہ راتوں کو غائب رہتا، اور اپنی ساری تنخواہ اس طوائف کی مسکراہٹ پر قربان کر دیتا۔ بیوی بیچاری کئی مہینے تک توصبر کے ساتھ میاں کے پھچنوں کو دیکھتی رہی۔ آخر ایک روز بیوی کو جوش ہی تو آگیا۔ بس لنگر لنگوٹا کس کے طوائف کے مکان پر پہونچ گئی اور پہونچنے کے ساتھ ہنا پیر سے جوتی اتار کر بے تحاشا شوہر کی مرمت شروع کر دی۔ وہ نظارہ قابل دید تھا۔ جب شوہر نامدار بے بسی کے عالم میں ایک ایک کا منھ تکتے تھے اور بیوی صاحبہ لگاتار جوتیوں کی بارش فرمائے جاتی تھیں۔

جوتوں کی تڑاتڑ کی آواز سنکر سیکڑوں راہ گیر جمع ہوگئے جن میں چند راہ گیروں، اس مردمارنی عورت سے غریب شوہر کو بچایا۔ ہندوستان کے وہ شوہر جو چوری چھپے رنگ رلیوں کے عادی ہیں۔ اب ذرا ان کو ہاتھ پاؤں بچاکر کام کرنا چاہئے کیونکہ زمانہ نازک آگیا ہے۔ اور عورتوں نے بجائے اہنسا کے عدم تشدّد کا ہتھیار اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

ادبِ لطیف

سکھی

از محترمہ مسز رشید مظفر

نسیم بہاری کی نکہت بدوش عنبریں اٹھکھیلیوں میں پیاری سکھی تمہیں رقصاں ہو۔ نظر فریب حسین پھولوں کی دلکش خوشبوئیں، نو شگفتہ غنچوں کے رنگین تبسم میں پیاری سکھی تمہیں مسکرا رہی ہو۔ پیاری سکھی! معصوم خوش گلو پرندوں کے مترنم نغموں میں تمہاری ہی نوائے دلکش پنہاں ہے۔ ماہ عالمتاب کی درخشاں ضوفشانیوں میں تمہارا ہی پرتو نظر آتا ہے۔ سکھی ان رنگین وسیاہ گھٹاؤں میں تم اپنے کاکل مشکیں کھولے ہوئے مجھے تڑپانے کو گھر گھر کر آرہی ہو۔

دل میں محبت بنکر، سینے میں سرور ہوکر، چشم شوق میں نور کی صورت، جسم میں جان بنکر سکھی تمہیں مستور ہو! سازِ الفت کے دلکش ترنم میں تمہیں روپوش ہو، صدفِ الفت میں گوہر آبدار بنکر تمہیں نمایاں ہو، گلزار تمنا کے حسین گلوں میں، بہار فردوس کے منظر میں، فضائے آسمان میں تمہیں جلوہ گر ہو، پریم کی دلفریب و پرسکون، راحت انگیز نورفزا شاداب وادی میں سکھی تمہیں سکونت پذیر ہو! خونچکاں شفق کی رنگینیوں میں تمہیں پنہاں ہو، فلک برزر کار ستاروں کی روح پرور ضیا میں تمہیں پوشیدہ ہو، چاند کی تنویر میں تمہیں ہو۔ ہاں ہاں پیاری سکھی ضرور ماہ منور کی تاباں ضیاؤں میں تمہیں روپوش ہو۔

حکومت سی۔ پی نے گزٹ کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ برہان پور میونسپل کمیٹی کو چھ ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے۔

شہر کان پور میں اعجاز ابراہیمی

غلامان سبط رسول پر آگ گلزار ہوگئی!

امسال ۹ محرم الحرام کو محلہ گوالٹولی میں بربار کے شیعیان حیدر کرار سوگواران سبط رسول مختار آگ پر ماتم کرنے کے لئے لکھنؤ سے آنے والے تھے حسنِ اتفاق سے وہ نہ آسکے مومنین کان پور کی بیچینی بڑھ گئی۔ انتظار کی حد ختم ہونے کے ساتھ ساتھ جذبات دلی میں ہیجان بڑھنے لگا۔ جوشِ غمِ حسین نے دل ودماغ پر قبضہ کیا آخر کار دیوانگان عاشقِ حسین تابِ انتظار نہ لاسکے۔ بے اختیار یاعلی مولا کرتے ہوئے بیس فٹ لانبی۔ دس فٹ چوڑی اور نو انچ اونچی آگ میں جو دہکتے ہوئے ببول کے کوئلوں سے تیار کی گئی تھی پھاند پڑے۔ تقریباً ایک گھنٹہ اس آگ پر کھڑے ہوکر اس زور سے سینہ زنی کی کہ بیان سے باہر ہے۔ کثیر تعداد میں شیعہ سُنّی و ہندوؤں کا مجمع تھا۔ نعرہ یاحسین یاعلی سے میدان گونج رہا تھا۔ لوگوں پر وجد کا عالم طاری تھا ماتم کرنے والوں کی تعداد جس میں چھوٹے بچوں سے بوڑھے تک شامل تھے قریب بیس کے تھی۔ حسب ذیل حضرات کے نام معلوم ہوسکے وہ درج کئے جاتے ہیں۔ رضاکار لاہور۔

مرزا انصار حسن ولد مرزا امیر حسن چارج مین گورنمنٹ ہارنس فیکٹری۔ سید آفاق حسین ولد سید اشفاق حسین صاحبان لیسران بنے صاحب۔ سید محمد شفیع صاحب

ٹیونشیا میں جرمن فوج اور آگے بڑھ گئی

لندن ۲۱ جنوری۔ مرکو ریڈ کا بیان ہے کہ جنرل رومیل کی جو فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں ان کا کچھ حصہ ترپولی کے پچھم میں پہونچ گیا ہے اور وہ بڑی تیزی سے ٹیونشیا کی سرحد کی طرف پیچھے بھاگ رہی ہیں۔ قاہرہ سے خبر ملی ہے کہ ترپولی سے پچھم کو جانیوالی سڑک پر ۵۰ میل تک محوری فوجی لاریوں اور گاڑیوں کا تانتا لگا ہوا ہے جن پر انگریزی ہوائی جہازوں نے زبردست حملے کئے جن سے بہت سی لاریاں برباد ہوگئیں۔

آٹھویں برطانی فوج ترپولی پر برابر بڑھ رہی ہے اور وہ بندرگاہ سے ۴۰ میل سے کم فاصلہ پر رہ گئی ہے آٹھویں فوج ہومز کی بندرگاہ تک پہونچ گئی ہے۔ ایسے آثار پائے جاتے ہیں کہ محوری فوجوں نے ترپولی میں اپنی فوجوں کو جہاز پر سوار کرنا شروع کر دیا ہے۔

ٹیونشیا میں جرمن فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور وہ پونٹ ڈو ناہس سے سات میل آگے نکل گئی ہیں۔

(رائٹر)

محوری طاقتوں سے تعلق توڑ دیا

سانٹیاگو ڈی چلی۔ ۲۱ جنوری۔ حکومت چلی نے سرکاری طور پر جرمنی۔ اٹلی اور جاپان کو مطلع کر دیا ہے کہ چلی نے ان کے ساتھ سیاسی تعلقات توڑ دیئے ہیں یہ فیصلہ جرمن اور اطالوی سفیروں اور جاپانی وزیر کے پاس پہنچا دیا گیا۔ (رائٹر)

جرمنی، جاپان اور اٹلی!

برلن ۲۱ جنوری۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ اقتصادی معاملات میں تعاون کرنے کے متعلق جرمنی جاپان اور اٹلی میں سمجھوتوں پر بدھ کو دستخط کئے گئے۔

ان سمجھوتوں کی وہی قانونی حیثیت ہوگی جو تین طاقتوں کے درمیان معاہدہ کی ہے۔ (رائٹر)

---

۴۴ جب کھانے کیلئے انڈے ابالنے کی ضرورت پڑی تو گھر کی میزبان خاتون نے انھیں ایک چھوٹے سے برتن میں رکھکر گرم پانی کے چشمے میں رکھدیا۔ انڈے تھوڑی دیر میں ابل کر تیار ہوگئے۔ اسی طرح کھانے پکانے کا زیادہ کام چشموں سے ہی لیا جاتا ہے۔

عالمِ نسواں

آئس لینڈ کی عورتیں

یورپ کے شمال میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جہاں تقریباً تمام سال برف پڑتی ہے۔ اس جزیرہ میں نہ خزاں نہ بہار ہے۔ گرمی کا مختصر موسم ہوتا ہے اور اس کے بعد طویل سردی اور ان ایام میں دو مہینے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جب نصف شب کا آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ خطہ کرۂ شمالی کے کنارہ پر واقع ہے۔ اس لئے یہ اس قدر عرصہ سورج کے روبرو نہیں رہ سکتا۔ جس قدر کہ شمالی نصف کرہ یا خطِ استوا کے قریب کا کوئی مقام اسلئے جہاں خط استوا کے منطق میں تمام سال کڑاکے کی دھوپ پڑتی ہے آئس لینڈ میں دو مہینے کی ایک طویل رات ہوتی ہے اس جزیرہ کے باشندوں کی گذر زیادہ تر مچھلی کے شکار پر ہے کل جزیرہ کی آبادی سوا لاکھ ہے جس میں نصف سے زیادہ عورتیں ہیں مرد عورت دن بھر کام کرتے رہتے ہیں اور سال میں کم از کم ساٹھ اشخاص ضرور سمندر میں گر کر مرتے ہیں۔ مردوں کی اس غرقابی کا نتیجہ یہ ہے کہ عورتوں کی تعداد ان سے زیادہ ہے یعنی اگر ایک ہزار مرد ہیں تو ایک ہزار اکاون عورتیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہاں کی پارلیمنٹ میں عورتوں کی نمایندگی بہت کم ہے۔ حالانکہ خواتین کو بھی حق رائے دہندگی حاصل ہے کہ وہاں کے پارلیمنٹ کے ممبر ۴۲ ہیں۔ جن میں سے عورت صرف ایک ہے حالانکہ مرد عورت دونوں کو رائے دینے کا حق حاصل ہے دارالاولا نے کے انتخاب میں پچیس سال سے زیادہ عمر کا ہر شخص رائے دے سکتا ہے۔ لیکن دارالاعلیٰ میں ۳۵ سال کی عمر ہونا ضروری ہے۔ مردوں کی طرح عورتوں نے بھی اپنی تنظیم کی ہوئی ہے۔ مردوں کی مجالس کی طرح عورتوں کی بھی مجالس ہیں ان کے بھی جلسے ہوتے ہیں اور خواتین ان میں نہایت گرمجوشی سے حصہ لیتی ہیں عورتوں کی بھی ایک ٹریڈ یونین ہے جس کے ممبروں کی تعداد نو سو کے لگ بھگ ہے۔ یہ تمام عورتیں کام کرتی ہیں اور شعبۂ صنعت و حرفت میں ملازم ہیں۔

ان عورتوں کا کاروبار عموماً یہ ہے کہ ساحلِ آب پر مردوں کے بڑے بڑے شکاروں کو صاف کریں اور انھیں اس قابل بنائیں کہ وہ شعبہ کے لئے مفید ہوسکیں اور غیر ممالک کو روانہ کئے جاسکیں۔

یہ عورتیں تقریباً چار شلنگ سالانہ اپنی یونین کو ادا کرتی ہیں اور ہر عورت یونین کی ہدایت پر عمل کرتی ہے اس یونین کے تمام ممبر عورتیں ہی ہیں عہدہ دار عورتیں بھی ہیں۔ اور اس یونین کا تعلق سیاسی اور تجارتی طور پر پرفیڈریشن شلنگ چھ پینس روزانہ ہے وہ ان ایام کے سوا جب موسم ناموافق ہو تقریباً تمام سال مصروف رہتی ہیں لیکن زندگی کے لئے مقامی اور ملکی حالات دشوار ہیں۔ موسمی تغیرات جیساکہ ذکر کیا گیا ہے رہائش کے لئے نہایت ناموزوں ہیں لیکن معاشرت تمام یورپ سے ممتاز ہے یعنی تمام لوگ وسطی طبقہ کے ہیں نہ اس قدر امیر ہیں کہ غریبوں کو کچل دیں اور نہ اس قدر غریب ہیں کہ سرمایہ داروں کے ظلم کا شکار ہوں۔ اس قوم کی کوئی فوج نہیں ہے۔ کوئی بحری بیڑہ اور ہوائی طاقت نہیں۔ پولیس کا محکمہ البتہ ہے جس میں کل تیس سپاہی ہیں۔ جزیرہ میں ریل بھی نہیں ہے۔ آمد و رفت کیلئے قدیم زمانے کے چھکڑے ہیں۔ اشجار اور روئیدگی بھی بہت کم ہے غلہ نہیں ہوتا۔ میووں کے لئے باشندے ترستے ہیں۔ پھول بھی فراواں نہیں ہوتے باشندے عموماً لوتھر کے پیرو ہیں۔ اور پادری لوگ وہ لباس پہنتے ہیں جو انگلستان میں ملکہ الزبتھ کے زمانہ میں پہنا جاتا تھا۔

موسم کی شدت کا خمیازہ مردوں کی نسبت عورتوں کو زیادہ بھگتنا پڑتا ہے۔ آگ جلانے کے لئے ایک کوئلہ تک نہیں ملتا لکڑی اسقدر کثرت سے ہوتی نہیں کہ ایندھن کے کام آسکے۔ ہاں گرم پانی کے چشمے ہوتے ہیں۔ جن سے آگ کا کام لیا جاتا ہے۔ عورتیں طویل ٹیوبوں میں چشموں کا گرم پانی لے آتی ہیں جن سے کمرے گرم رہتے ہیں، ایک برطانوی مدبر بیان کرتا ہے کہ وہ سیاحت کے دوران میں ایک جھونپڑی میں اقامت گزیں تھا۔ ۴۴

بچوں کی دنیا

پڑوسی

بڑے بوڑھوں سے سنتے آئے ہیں۔ حق ہمسایہ ماں کا جایا۔ سو سچ ہے کہ بہت سے پڑوسی اپنوں سے اچھے ہوتے ہیں۔ اگلے وقتوں کی بات ہے ایک آدمی کو روپئے چاہئے تھے وہ اپنا مکان بیچ رہا تھا اور قیمت دس ہزار مانگتا تھا۔ جو گاہک تھے وہ بولے کہ زمین اور عمارت ملاکر یہ پانچ ہزار سے زیادہ کا نہیں ہوسکتا تو دس ہزار کس بات کے مانگتا ہے۔ مکان دار نے جواب دیا بے شک میرا مکان پانچ ہزار کا ہے۔ میں پانچ ہزار تو اپنے مکان کی قیمت لے رہا ہوں اور پانچ ہزار میں اپنے پڑوسی کا پڑوس فروخت کر رہا ہوں۔ چاہو لو چاہو نہ لو۔ یہ بات پڑوسی نے بھی سنی۔ دس ہزار روپئے اپنے پاس سے مکان دار کو دیدیئے۔ اور کہا مکان نہ بیچ۔ میں تیرا پڑوس چھوڑنا نہیں چاہتا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ قطعات آراضی نمبری ایک لغایتہ پندرہ واقع پی روڈ ایکس ٹنشن اسکیم برائے پرائیویٹ قبرستان صرف مسلمانوں کے لئے مقررہ قیمت پر فروخت ہونے کیلئے تیار ہیں۔ درخواست خریداری سکریٹری صاحب امپرومنٹ ٹرسٹ کو بذاتِ خود دفتر میں حاضر ہوکر دفتر کے وقت پیش کرنا چاہئے۔

چیرمین کان پور امپرومنٹ ٹرسٹ

ٹوکیو ۲۰ جنوری۔ ٹوکیو ریڈیو کا اعلان ہے کہ جاپان کے وزیراعظم جنرل ٹوجو بیمار پڑ گئے ہیں۔

کاکیشیا میں جرمن صفوں کو توڑ دیا گیا

ماسکو ۲۱ جنوری۔ جرمن نیوز ایجنسی نے کل رات اعلان کیا کہ پچھمی کاکیشیا میں روسی فوجیں جرمن صفوں کو توڑنے میں کامیاب ہوگئی ہیں۔ ایجنسی نے لڑائی کی صورت حالات یوں بیان کی کہ وسطی ڈون کے علاقہ میں بڑی سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں اور نتیجہ الٹا بدلتا رہتا ہے۔ دلوکی لوکی کے پچھم میں روسی فوجوں نے ٹنکوں کی مدد سے حملے کئے۔ جھیل لڈوگا کے دکھن میں روسیوں نے کہیں کہیں صفوں کو توڑ دیا۔

روس کے ایک خاص سرکاری اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ دکھنی روس میں روسی فوجوں نے شہر اوسٹروگوزسک پر قبضہ کر لیا ہے اور شہر نیونوسک پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ جو کہ روسٹوف موذڈوک ریلوے لائن پر واقع ہے پرولیٹور سکونی اور کئی اور شہروں پر بھی روسیوں کا قبضہ ہوگیا ہے۔ دکھن پچھمی مورچہ پر بیلو حرالھیو پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ (رائٹر)

روم پر بمباری کیجائیگی

لندن۔ ۲۰ جنوری۔ آج پارلیمنٹ میں سوالات کے وقت پھر اس قسم کی تجویزیں پیش کی گئیں کہ انگریزی ہوائی جہازوں کو روم پر بمبارکا کرنا چاہئے

وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے جواب دیا کہ یہ صحیح ہے کہ روم کی باہری بستیوں میں ابھی تک ایک فوجی کیمپ ہے۔ اور شہر کے اندر اور باہر جنگی کارخانے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مسٹر چرچل نے گزشتہ ستمبر میں یہ بات واضح کر دی تھی کہ ہمیں روم پر بمباری کرنے کا اتنا ہی حق حاصل ہے جتنا کہ اطالیوں کو لندن پر بمباری کا حق حاصل ہے۔ اور ہمیں ایسا کرنے میں ہرگز تامل نہیں کرنا چاہئے۔ جبکہ لڑائی کے سلسلہ میں ایسا کرنا ضروری ہو۔ (رائٹر)

پردہ ...

"زمیندار" کانپور میں ...
سے دہلی تشریف لائے اور ...
اس قدر خوش ہوئے کہ اپ ...
کی درخواست ظاہر کی مسٹر ...
سفارشی خط کے ساتھ لاہو ...
صاحب موصوف نے جنرل منیجر ...
لئے "زمیندار" کے تمام حقوق ...
جس کے لئے ڈھائی ہزار ر ...
فلم ہے جو صرف ایک شہر کے ...
فروخت ہوئی۔ لالہ صاحب ...
برانچ کے تمام اسٹاف کو لکھ ...
جس کے اختتام پر مسٹر جی ...
آپ ...
مالک سیٹھ دل سکھ ایم پنچو ...
روشنی ڈالی جس کا ہر لفظ ...

"وسنت سینا" اترے ...
"وسنت سینا" کی کہانی ...
کے مشہور ناٹک سے اخذ کی ...
کے اترے نے اخذ کرکے اس ...
ہر لحاظ سے دلچسپ رومانو ...
"وسنت سینا" کی کہا ...
سے متعلق ہے جبکہ ملک میں ...
اور ہندوستان کے راجے ...
دلچسپی لیتے تھے اس میں کا ...
ہے جس میں چارودت اور ...
کیوپڈ کا دار دکھایا گیا ہے اس ...
نے شکار کا پارٹ بھی ادا کیا ...
نظر سے بہترین سچس دیئے ہیں ...
کہانی ہے جس میں ہندوس ...
گیا ہے۔ گانے، مکالمے اور ...
میں دکھالا، جاگیردار۔ شاہ ...
کام اچھا ہے۔

"ایک رات" شالیمار پکچ ...
میں تین ایسی خوبیاں ہیں ...
فلموں پر ممتاز کر دیا ہے اس ...
ہے مگر اس کا انداز بالکل ج ...
ڈبلیو۔ زیدا حمد نے اپنی محنت ...
ڈائرکشن میں نہایت شان ...
بنایا ہے۔ اس کا افسانہ ...
لئے ہوئے ہے اور عام فلم ...
درجہ رکھتا ہے۔
اس میں پرتھوی راج ...
اپنی انتہائی بلندیوں پر ہیں ...
ادا کار ہے۔ اور بے شمار ف ...
ہیں۔ مگر "ایک رات" میں ...
کمال خوبی سے ادا کیا ہے۔

"موٹروالی" موہن پکچرز کی ...
جس میں بڑی خوبی کے ساتھ ...
کی رعایا کے ہونے والے مالک ...
عیش وعشرت میں مبتلا ہوکر ...
حفاظت کرتے کے ان کی ...
ریاستی سازشوں کے ...
ساتھ دکھایا گیا ہے۔
یہ پوری تصویر سنسنی خیز ...
ایکٹنگ، گانے، ڈانس ...
اور دیکھنے کے قابل ہیں۔

"پردیسی" رنجیت فلم کمپ ...
جس میں خورش ...
اداکاری آپ کو بے چین کر ...

"چودھری" پنچولی آرٹ پکچ ...
تصویر ہے جس ...
روپ لیکھا کے نغمے آپ کو ...

اقوال زرین

علم کبھی پوری نہیں ہوتی، اور اس کا دائرہ ہمیشہ وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ (ایسٹرینج)

ایک بہادر اور جوانمرد ہمیشہ صاف گو اور راستباز ہوتا ہے۔ (ارسطو)

تجارت کرنے والے کے واسطے تین چیزیں ضروری ہیں۔ معلومات، مزاج اور وقت۔ (فلتھام)

موت کا زبردست ساتھی ناامیدی ہے۔

کوئی شے اتنی ضرر رساں ثابت نہیں ہوتی۔ جتنا کہ وقت کا فضول ضایع ہونا (لقمان)

پشیمانی نیکی کا احترام ہے۔

مغرور اپنی نخوت کے زور سے مصیبتوں کا مقابلہ عبث کرتا ہے۔

فضول گو سے کم گو اچھا ہے۔

ہر روز کچھ عرصہ تنہائی میں بیٹھ کر اپنے حالات پر ضرور غور کرو۔

موت آنے سے پیشتر انسان کوئی اپنا نیک کام بطور یادگار دنیا میں چھوڑ دے۔

موج تبسم

موجودہ جنگ سے آپ حضرات کی زندگی کو سخت خطرہ لاحق ہے۔

سامع۔ جی ہاں بجا ارشاد فرمایا، ہماری زندگیاں خطرے میں ہیں اور آپ غالباً کسی اور دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔

مولوی صاحب (لڑکے کی ماں سے) محترمہ! میرے خیال میں آپ اپنے بچے کو اتنی کمسنی میں اسکول سے مت ہٹائیے۔ دیکھئے میں خود ۱۶ سال تک اسکول ہی میں تعلیم پاتا رہا۔

لڑکے کی ماں:۔ ہاں آپ درست فرماتے ہیں مولوی صاحب لیکن یہ بھی تو ہے کہ بعض لڑکے جلد سیکھتے ہیں۔ بعض دیر میں۔

اُستاد (شاگرد سے) آخر تم جغرافیہ کیوں نہیں یاد کرتے؟

شاگرد:۔ رات ابا جان نے مجھ سے کہا تھا کہ دنیا ہر لمحہ بدلتی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ جب تک وہ ٹھیک جگہ پر نہ آجائے۔ جغرافیہ یاد کرنا فضول ہے۔

باپ (بیٹے سے) جب ہم تمہاری عمر کے تھے تو شرارت کرنی ترک کر چکے تھے۔

بیٹا:۔ معاف کیجئے آپ کند ذہن ہونگے کیا آپ نے نہیں سُنا کہ جو لڑکا ذہین ہوتا ہے وہ بہت زیادہ شرارت کرتا ہے۔

دلچسپ معلومات

پانی میں رہنے والی عورتیں

بحرالکاہل کے بعض جزیروں کے قریب ایسی عجیب وغریب مچھلیاں دیکھنے میں آئی ہیں جنکے نیچے کا جسم تو مچھلی کا ہوتا ہے اور اوپر کا جسم بالکل عورت سے ملتا جلتا ہے انھیں "مرمیڈ" یا جل پری کہتے ہیں۔ ان مچھلی نما عورتوں کے بال نہایت لانبے ہوتے ہیں جو شانوں پر پڑے رہتے ہیں۔ رنگت بیحد سفید ہوتی ہے۔ سمندر میں رہنے والی یہ عورت نما مچھلیاں اس قدر خوبصورت ہوتی ہیں کہ مشکل ہی سے دنیا کی کوئی خوبصورت سے خوبصورت عورت انکا مقابلہ کرسکتی ہے۔ اکثر ماہی گیروں نے انکے پکڑنے کی کوشش کی ہے لیکن یہ مشکل ہی سے قابو میں آتی ہیں۔ عام مچھلیوں کی طرح یہ پانی سے نکلنے کے بعد مرتی نہیں ہیں لیکن اگر زیادہ مدت تک ان کو پانی سے باہر رکھا جائے تو یہ مرجاتی ہیں۔

ساڑھے چار لاکھ بسکٹ روزانہ

انگلستان کی جن صنعتوں پر جنگ کا خوشگوار اثر ہوا ہے انمیں سے بسکٹ امتیازی درجہ رکھتا ہے۔ انگلستان میں ایک فیکٹری ۱۹۲ بسکٹ ہر منٹ میں تیار کرتی ہے۔ یہ فیکٹری ۲۰ گھنٹے میں ساڑھے لاکھ بسکٹ مہیا کرتی ہے، دو دو سو فٹ لمبے تندوروں میں ڈیڑھ ڈیڑھ سو گیس یا بجلی کے چولہے ہر وقت گرم رہتے ہیں، اگر ایک جگہ مسالہ ڈالدیا جائے تو دوسری جگہ آناً فاناً سیکڑوں بسکٹ ڈھلے ڈھلائے گرنے لگتے ہیں۔

افسانہ

"عشق"

از مسافر

ذیل کا مختصر افسانہ ان ہندوستانی نوجوانوں اور لڑکیوں کے لئے بہترین طنز ہے جنہوں نے نفس پرستی کو عشق سمجھ رکھا ہے، اُمید ہے کہ ناظرین کے حلقہ میں پسند کیا جائیگا۔

رات کی گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ پرمود اپنے چھوٹے سے گھر میں لالٹین کے آگے بیٹھا دفتر کی کچھ فائلیں دیکھ رہا تھا۔ ماں اپنا کمرہ بند کرکے بہت دیر پہلے سو چکی تھی۔

پرمود بار بار فائلوں پر خیال جماتا تھا مگر ہر مرتبہ اسکی آنکھوں کے آگے موہنی کا گورا گورا من موہنا مکھڑا آجاتا تھا۔

پرمود کی عقل اسکے دل سے کہتی تھی۔ وہ ایک بڑے آدمی کی لڑکی ہے۔ تو دیوانہ ہوگیا ہے، کہیں چاند کو بھی پکڑا جا سکتا ہے۔!!!

مگر دل عقل کی اس تنبیہ پر تنک کر جواب دیتا، واہ! وہ مجھے چاہتی ہے۔ اب تک جتنے بھی خط اسنے مجھے لکھے ہیں وہ سب سچی محبت کے جذبات سے لبریز ہیں۔ وہ بڑے آدمی کی لڑکی ہے تو کیا ہوا۔ کیا محبت اس فرق کو دیکھا کرتی ہے؟

پرمود اسی طرح خیالات میں کھویا ہوا لالٹین کی روشنی میں فائلیں سامنے رکھے ہوئے بیٹھا تھا کہ دفعتاً اس کے کمرے کے آگے صحن میں کچھ آکر گرا، پرمود سمجھ گیا کہ موہنی نے پتھر پر لپیٹ کر پرچہ پھینکا ہے۔

وہ جلدی سے اُٹھکر باہر آیا اور اس پتھر کو اُٹھا کر اندر لے گیا۔ جس پر کاغذ لپٹا تھا، اس نے کاغذ کھول لیا اور پڑھا، لکھا تھا:۔

"پیارے اس وقت میں اوپر کے کمرے میں اکیلی ہوں۔ تم دیوار پر چڑھ آؤ۔ جلدی کرو۔ اس پرچے کو ابھی جلا دینا۔"

پرمود نے اس پرچے کو فوراً نذر آتش کردیا اور فوراً دبے پاؤں زینے سے چھت پر جا پہونچا، اور دیوار پھاند کر موہنی کے کمرے میں پہنچ گیا۔

موہنی نے اپنی دونوں بانہیں اسکے گلے میں حمائل کردیں۔ اور ایک آہ سرد کھینچ کر بولی:

"پیارے کتنے انتظار کے بعد آج ملنا نصیب ہوا ہے، تم قسم کھاؤ کہ تم مجھ سے کبھی بیوفائی نہیں کروگے۔"

پرمود کچھ کہنے کو ہی تھا کہ زینے پر کچھ آہٹ ہوئی موہنی نے آہستہ سے کہا "تم اس پردے کے پیچھے چھپ جاؤ، میں ابھی آتی ہوں۔"

موہنی کواڑ کھول کر باہر نکلی۔ پرمود پردے کے پیچھے سے سُننے لگا۔

بھاری مردانہ آواز نے کہا "بیٹی مجھے تم سے ایک بات کہنی ہے۔"

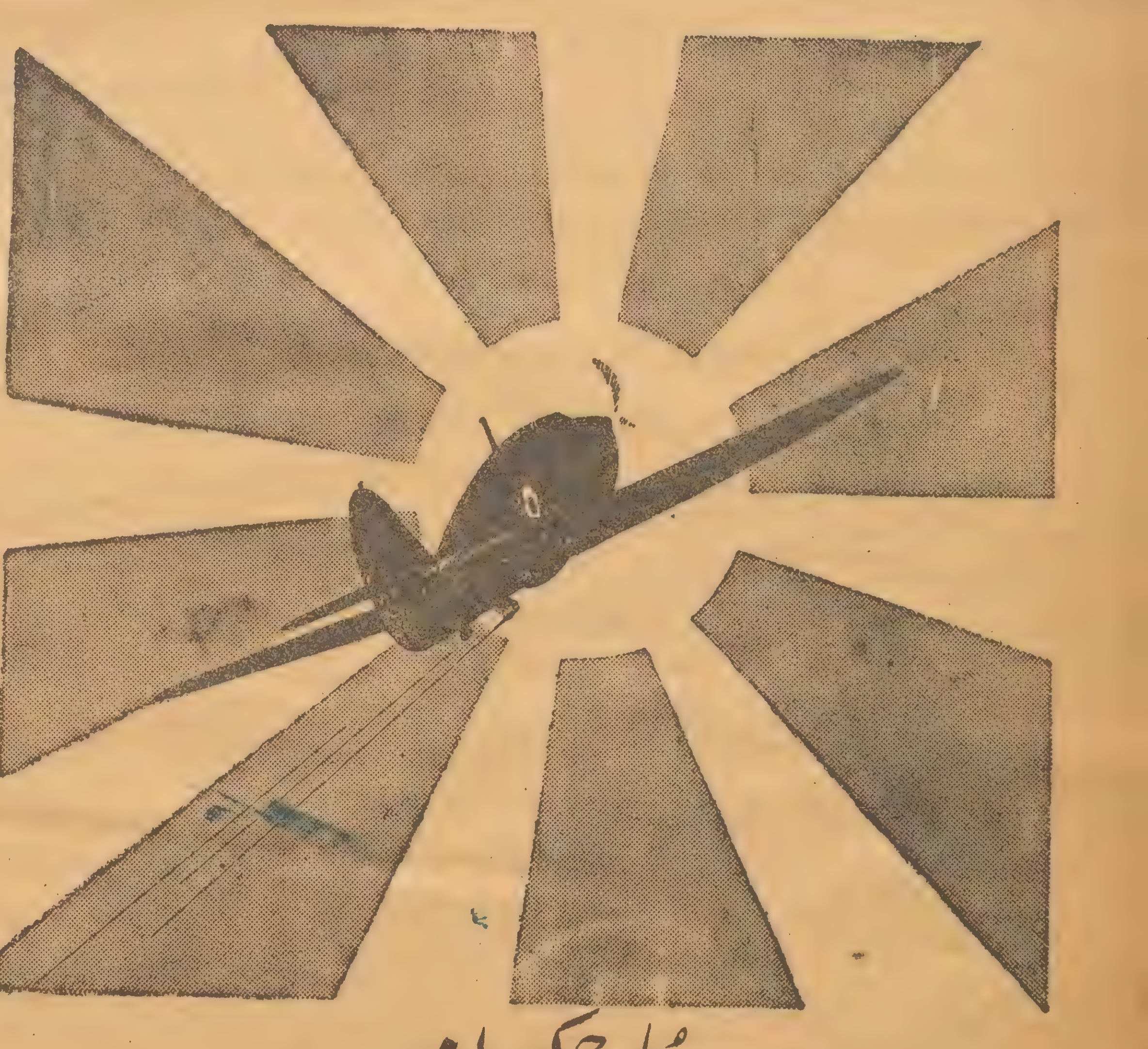
"کہئے پتا جی" موہنی نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"چلو اندر چلیں"۔ آواز پردے کے قریب ہی آگئی۔

دروازے میں داخل ہوکر موہنی کے پتا نے وہ پردہ ہٹایا جس کے پیچھے پرمود چھپا ہوا تھا۔ یہ تو کون!!! چور ارے چور۔ دوڑنا۔"

دم بھر میں نوکر نیچے سے آنے شروع ہوگئے۔ پرمود کو یہ معلوم کرکے سکتہ ہوگیا کہ موہنی بھی چلا رہی تھی اور نوکروں کو بلا رہی تھی۔

پولیس کے سامنے پرمود نے کہا کہ موہنی نے مجھے بلایا تھا، مگر پولیس کے افسروں نے قہقہہ لگایا اور کہا "ابے کیوں بکواس کرتا ہے۔ اتنے بڑے آدمی کی لڑکی کو تجھی سے عشق کرنا رہ گیا تھا۔"



سولج کی جانب

ہر روز صبح تڑکے بیسیوں ہوائی جہاز ہندوستانی ہوائی اڈوں سے مشرق کی جانب اُڑتے ہیں۔ جی ہاں ہر روز ہمارے ہوائی بیڑے اُڑتے ہیں تاکہ جاپانی جھنڈا (جس پر نکلتے ہوئے سورج کا نشان بنا ہوا ہے) ہندوستان پر نہ لہرا سکے۔ ان جہازوں کو تیار کرنے اور ہوا بازوں کو کام سکھانے کے لئے بہت سی ایسی چیزوں کی ضرورت ہے جو ہم بازار میں خریدتے ہیں اور جو ہماری روزمرہ زندگی میں کام آتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جتنا ہم کم خریدیں گے اُتنا ہی زیادہ فوجیوں کے لئے جو ہماری حفاظت کرتے ہیں، سامان جنگ مہیا ہوگا۔ اسیطرح جتنا کم ہم خرچ کریں گے اُتنا ہی زیادہ روپیہ ملک کو قرض دینے کے لئے بچے گا۔ لہٰذا جس طرح ہمارے بہادر ہوا باز سوتے جاگتے ہماری حفاظت کرتے ہیں اُسی طرح ہم کو بھی اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ یعنی ہمیں چاہیئے کہ عیش اور ٹھاٹ کے سامان کم خریدیں اور جو روپیہ بچے اُسے ملک کو قرض دیں۔

سرٹیفکٹ
آپ کے ڈاک خانہ میں ملتے ہیں
ہر دس روپیہ پر دس سال میں
تین روپیہ نو آنے منافع ملتا ہے،

ڈفنس سیونگ سرٹیفکٹ
یا ڈفنس لون کے علاوہ کچھ بھی خریدنے سے پہلے ... ایک بار سوچئے

ترکی اور ہندوستان کے تعلقات ہمیشہ دوستانہ رہے ہیں
ترکی وفد کے لیڈر مسٹر عطائے کا بیان

کراچی ۱۶ر جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندہ نے مسٹر عطائے سے انٹرویو کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم ہندوستان کے دروازہ میں داخل ہو چکے ہیں مگر ہم کو یہ بات بالکل محسوس نہیں ہو رہی ہے کہ ہم اجنبی ہیں۔

جب موسیو عطائے سے ہندوستانی پریس کے نام پیغام دینے کی خواہش کیگئی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے وفد کو اس بات کی خوشی ہے کہ حکومت ہند نے ہم کو ہندوستان آنے کی دعوت دیکر دو موقعے دیئے ہیں ایک تو یہ کہ ہم ہندوستان کی خوبصورتی اور اس کی پرانی تہذیب کو دیکھ سکیں اور دوسرے یہ کہ ہندوستانی قوم سے جس سے ترکیوں کو بہت ہمدردی ہے ذاتی تعلقات پیدا کرسکیں۔

ترک قوم کی خواہش ہے کہ وہ ہندوستانیوں کو محفوظ اور خوش وخرم دیکھے ان دو ملکوں کے درمیان فاصلہ کافی دور سہی مگر ان کے دل اور ہمدردیاں دوسرے سے بہت قریب ہیں۔ ترکی ایک غیر جانبدار ملک ہے مگر وہ برطانیہ عظمیٰ کا وفادار دوست بھی ہے اور ترکی غیر جانبداری کسی دوستی کے منافی نہیں ہے۔ صلح و امن سے محبت کرنے والے ترکی کی خواہش ہے کہ ہندوستان اس جنگ سے کم سے کم نقصان اٹھا کر باہر آسکے۔ ہمارا وفد ابھی تو اپنا سفر شروع کر رہا ہے مگر ایسی کے وقت ہم زیادہ تفصیل سے کچھ کہہ سکیں گے۔"

جب لیڈر وفد سے پوچھا گیا کہ ہندوستانی قوم کے مسائل زندگی سے وہ کس حد تک دلچسپی لے سکیں گے تو انہوں نے کہا کہ "ہندوستان جیسے ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے ہم دلچسپی لئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ ہم اخبار نویس ہیں اور دوستانہ تعلق رکھنے والے اخبار نویس" اور ہم کو ہندوستانیوں سے ملنے میں ہمیشہ خوشی محسوس ہوتی ہے۔

جب مسٹر عطائے سے سوال کیا گیا کہ کیا چین جانیکا کوئی امکان ہے تو موصوف نے فرمایا کہ "ہمارے تمام سفر کی وجہ حکومت ہند کا دعوت نامہ ہے۔ اسلئے ہمارے چین جانیکا سوال حکومت کے دعوت نامہ پر منحصر ہوگا۔ دوسرے وفد کے ارکان میں سے بعض ترکی مجلس ملی کے رکن ہیں اور وہ واپس جاکر پارلیمنٹری کام کی ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔

ترک اڈیٹروں نے وائسرائے ہند کیساتھ لنچ تناول کیا

نئی دہلی۔ ۱۹ر جنوری۔ ترکی اڈیٹروں کا وفد آج صبح کو آگرہ سے دہلی پہونچ گیا۔ ریلوے اسٹیشن پر وائسرائے اور حکومت ہند کے قائمقاموں نے وفد کا خیر مقدم کیا دوپہر کو ہزایکسیلنسی وائسرائے اور لیڈی لنلتھگو کے ساتھ ترکی وفد کے ارکان نے لنچ تناول کیا۔ شام کو دہلی پریس ایسوسی ایشن کی طرف سے ان کے اعزاز میں "ایٹ ہوم" دیا گیا اور شب کو گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ اطلاعات اور براڈ کاسٹنگ نے ڈنر دیا جس میں بعض ممتاز اڈیٹروں کے علاوہ حکومت ہند کے افسران نے بھی شرکت کی۔ پرسوں تک وفد کا یہاں قیام رہے گا۔

محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کردیا

لندن ۱۸ر جنوری۔ لندن میں عراق کے سفارت خانہ کا بیان ہے کہ عراق کی حکومت نے جرمنی، اٹلی اور جاپان کے خلاف اعلانِ جنگ کردیا ہے۔

(ریوٹر)

برطانیہ ہندوستان اور چین کی حکومتوں کے درمیان نیا معاہدہ

چین برطانیہ اعظم اور ہندوستان کی حکومتوں کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں جس کے ذریعہ برطانیہ کی حکومت نے شنگھائی اور اموائے کی بین الاقوامی بستیاں چین کی ری پبلکن حکومت کو واپس کر دی ہیں۔ چین کی بندرگاہوں وغیرہ کے متعلق برطانوی حکومت نے اپنی تمام مراعات اور حقوق ترک کر دیئے ہیں۔ اور اب ان پر چین کی ری پبلکن حکومت کو نظم ونسق اور قبضہ کے متعلق مکمل اختیارات حاصل ہونگے۔ برطانوی حکومت ٹینٹسین اور کینٹن میں اپنے رعایتی حقوق سے بھی دستبردار ہو گئی ہے

نئی دہلی ۱۱ر جنوری چنکنگ کے وقت کے مطابق ۱۱ر جنوری کو برطانیہ ہندوستان اور چین کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ حکومت ہند کی جانب سے اس معاہدہ پر حکومت کے ایجنٹ جنرل مقیم چنکنگ نے دستخط کئے ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور چین کے درمیان بھی ایسے ہی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس معاہدہ کی رو سے لازم قرار دیا گیا ہے کہ دوستانہ تعلقات، تجارت، جہازرانی اور سفارتی حقوق کے متعلق گفت وشنید لڑائی ختم ہونے کے بعد چھ ماہ کے اندر یا اس سے قبل ہی شروع کر دی جائے گی۔

ان معاہدوں کے مکمل مسودے لندن اور چنکنگ میں بہ یک وقت شایع کئے جا رہے ہیں اور ہندوستان میں بھی یہ مسودے ایجنٹ گورنر جنرل مقیم چنکنگ سے موصول ہونے پر شایع کر دیئے جائیں گے۔ اس دوران میں معاہدہ مذکور کی حسب ذیل تشریحات کے باعث کچھ واقفیت حاصل نہ ہو سکے گی۔

معاہدہ مذکور کے آرٹیکل ۱ کے پہلے جزو میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اس معاہدہ کا اطلاق ایک جانب برطانیہ شمالی آئرلینڈ ہندوستان تمام برطانوی نو آبادیات۔ تمام برطانوی مقبوضات اور ان تمام علاقوں پر ہوگا جو حکومت برطانیہ کی حفاظت میں ہیں۔ دوسری جانب چین اور چینی ری پبلکن کے تمام علاقوں پر اس کی شرائط کی پابندی لازمی ہوگی۔

اس معاہدہ کی مندرجہ ذیل شرائط خاص طور پر اہم ہیں:۔

(۱) آرٹیکل ۲ کے پہلے کلاز کے ذریعہ شنگھائی اور اموائے کے بین الاقوامی معاہدات منسوخ کر کے یہ علاقے چین کی ری پبلکن حکومت کو واپس کر دئے گئے ہیں اور برطانیہ کی حکومت ان علاقوں کے متعلق اپنے تمام حقوق سے دستبردار ہو گئی ہے۔

(۲) تیسرے کلاز میں اس امر پر رضامندی ظاہر کی گئی ہے کہ ٹینٹسین کے برطانوی میونسپلٹی علاقہ اور کینٹن میں حکومت برطانیہ کو جو مراعات اور حقوق حاصل ہیں حکومت برطانیہ ان سے دستبردار ہو گئی ہے اور ان علاقوں پر چین کی ری پبلکن حکومت کو ہی مکمل اختیارات حاصل ہوں گے۔

(۳) چوتھے کلاز کے ذریعہ ٹینٹسین کا تمام برطانوی میونسپل علاقہ اور کینٹن کے برطانوی علاقہ کے متعلق تمام نظم ونسق اور کنٹرول جس میں برطانوی حکومت کی تمام لاگت اور ذمہ داریاں شامل ہیں حکومت چین کو سونپ دیا گیا ہے۔ باہمی طور پر اس امر کا سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ چین کی ری پبلکن حکومت ان علاقوں کا نظم ونسق سنبھالنے کے بعد اس میں برطانوی باشندوں کے جائز حقوق کے تحفظ کی ذمہ دار ہوگی۔

(۴) اس امر کی توضیح کرنے کے بعد کہ حکومت برطانیہ نے چین کی ری پبلک کے تمام باشندوں کو تمام سلطنت برطانیہ میں سفر کرنے اور تجارت کرنے کے حقوق بہت عرصہ پیشتر سے ہی دیئے ہوئے تھے۔ آرٹیکل ۶ میں چین کی ری پبلکن حکومت کے صدر کی جانب سے برطانوی علاقوں کے باشندوں کو ایسے ہی حقوق دینے پر آمادگی ظاہر کی گئی ہے۔

(۵) آرٹیکل ۷ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ معاہدہ کرنے والوں میں سے ہر فریق سفارتخانہ کے افسروں کو دوسرے فریق کی رسمی منظوری کے بعد کسی ایسے بندرگاہ شہر یا مقام میں رہنے کی اجازت دے گا جس کے متعلق باہمی طور پر طے کر لیا جائے گا۔

(۶) آرٹیکل ۸ کے دوسرے حصہ کے ذریعہ یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب تک برطانیہ ہندوستان اور چین کی ری پبلکن حکومت کے درمیان کوئی مکمل اور مفصل صلحنامہ نہ ہو جائے اس وقت تک ایسے تمام معاملات جو معاہدہ ہذا یا سابقہ معاہدوں سمجھوتوں اور صلحناموں کی زد میں نہیں آتے ہیں۔ بین الاقوامی قانون کے عام مسلمہ اصولوں اور موجودہ بین الاقوامی رواج کے مطابق طے کئے جائیں گے۔

(۷) آرٹیکل ۹ ایک رسمی آرٹیکل ہے اس کے ذریعہ یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ اس معاہدہ کی تصدیق کر دی جائے گی اور جلد از جلد تصدیق کی دستاویزات کا تبادلہ چنکنگ میں کیا جائے گا۔ اور جس روز ان دستاویزات کا تبادلہ ہوگا اسی روز سے اس معاہدہ پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

مختصراً اس معاہدہ کے حسب ذیل مضمرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۱۔ شمالی چین کی تمام ایسی بندرگاہوں کے متعلق جن کے بارے میں برطانیہ اور چین میں معاہدے ہو چکے تھے۔ برطانوی حکومت اپنے تمام حقوق سے دستبردار ہو گئی ہے۔

۲۔ شنگھائی اور اموائے کی تمام بین الاقوامی بستیوں میں خاص عدالتوں کے متعلق موجودہ حقوق سے دستبرداری۔

۳۔ چینی ری پبلک کے علاقوں کی بندرگاہوں پر غیر ملکی ہوا بازوں اور جہازوں کو ملازم رکھنے کے متعلق موجودہ حقوق سے دستبرداری۔

۴۔ چینی ری پبلک کے بندرگاہوں میں برطانوی بحری بیڑہ کے جہازوں کے داخلہ کے متعلق برطانوی حکومت کو جو حقوق معاہدہ کی رو سے حاصل ہیں ان سے دستبرداری۔

۵۔ ایسے ہر ایک حق سے دستبرداری جس کے ذریعہ چینی کسٹم ٹیکس کے انسپکٹر جنرل کے عہدہ پر کسی انگریز کے تقرر کا مطالبہ کیا جا سکتا ہو۔

۶۔ چینی ری پبلک کے ساحلوں پر تجارت کے لئے برطانوی جہازوں کو تجارت اور جہازرانی کے متعلق جو حقوق حاصل ہیں ان سے دستبرداری۔

۷۔ حکومت چین کی جانب سے اس امر کا اعلان کیا جائے گا کہ ان جائدادوں کے متعلق جن کا اس معاہدہ میں ذکر کیا گیا ہے موجودہ حقوق ملکیت کی تنسیخ اور پابندیوں کے احکام کا اطلاق کرتے ہوئے چینی افسران مساوات اور رواداری سے کام لیں گے۔

۸۔ میعادی پٹوں کے متعلق معاہدوں کے منسوخ کے منسوخ ہو جانے کا کسی فریق کے کسی جائداد کو خریدنے یا اس پر قبضہ رکھنے کے حق پر کوئی اثر نہ پڑے گا اور معاہدہ کرنے والے ہر فریق کو اس معاملہ میں مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔

۹۔ یہ بھی طے ہو گیا ہے کہ ایسے تمام مسائل جو حکومت چین کی بالادستی پر اثر انداز ہوتے ہوں اور جو اس معاہدہ کی زد میں نہ آتے ہوں اور جو خط وکتابت کے ذریعہ طے نہ ہو سکتے ہوں ان کو معاہدہ کرنے والے فریقوں کے نمایندے باہمی گفت وشنید کے ذریعہ عام اصولوں کے مطابق طے کریں گے۔

مندرجہ بالا نوٹ میں دو ضمنی نوٹ بھی شامل کئے گئے ہیں ان میں سے ایک کے ذریعہ حکومت چین کو مطلع کیا گیا ہے کہ ایک جانب ہندوستان اور دوسری جانب برما اور لنکا کے درمیان تجارت ساحلی تجارت سمجھی جاتی ہے اور معاہدہ کرنے والے ہر فریق کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کبھی بھی بندرگاہ کو قومی تحفظ کی ضرورت کے باعث ہر قسم کی غیر ملکی تجارت جہازوں کی آمدورفت کے لئے بند کر دے۔

اس معاہدہ پر دستخط کرتے وقت ہانگ کانگ کے سوال پر بحث نہیں کی گئی۔ لیکن لندن میں یہ سمجھا جا رہا ہے کہ دو بڑی ایشیائی طاقتوں کے درمیان قریبی تعلقات اور اشتراک عمل قائم کرنے کے سوال کو خاص طور سے زیادہ اہمیت دی گئی تھی۔

مس اُمت السلام گرفتار

بمبئی ۱۰ر جنوری۔ پولیس نے اتحاد پریس کی تلاشی کی اور اتحاد اخبار کی ایڈیٹر مس اُمت السلام کو گرفتار کر لیا۔ آج دو مقامات پر جلوس نکالنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن پولیس نے ان کوششوں کو بارآور نہ ہونے دیا۔ اس سلسلہ میں پانچ آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ آج کالا دیوی کے علاقہ میں سوڈا واٹر کی بوتلیں پولیس پر پھینکی گئیں۔

جرمنی اور ارجنٹائنا میں ان بن

بیونس ایرز ۱۲ر جنوری۔ چونکہ حکومت جرمنی نے اس امر کی اجازت نہیں دی کہ اس کے سفارتخانہ کے بحری افسر کپتان نایبور کے خلاف سپریم کورٹ کے روبرو جاسوسی کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت کی جائے اس لئے حکومت ارجنٹائنا کے دفتر خارجہ نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ برلن میں ارجنٹائنا کے سفیر سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حکومت جرمنی سے مطالبہ کریں کہ کپتان نایبور کو واپس بلا لیا جائے۔ اور کہ اب وہ یہاں اپنا کام جاری نہیں رکھ سکیں گے۔ بیان میں یہ بھی لکھا ہے کہ اپنی پوزیشن کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کپتان مذکور نے ایسے کام کئے جو ان کے عہدہ کی شایان شان نہیں تھے۔

کونین کی فراہمی کا انتظام

دہلی ۱۰ر جنوری۔ چونکہ ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس کے محکمہ میں کونین کی فراہمی کے لئے پبلک کی طرف سے بکثرت درخواستیں اب بھی آرہی ہیں اس لئے عوام کو یاد دلایا جاتا ہے کہ جیسا کہ ایک کمیونک کے مورخہ ۸ر نومبر ۱۹۴۲ء کے ذریعہ اعلان کیا گیا تھا کہ کونین کے ذخیرے صوبائی حکومتوں کو منتقل کر دئے گئے ہیں تا کہ وہ طبیبوں۔ اسپتالوں اور مزدوروں کے مالکوں کو اور عام پبلک کو فروخت کر سکیں۔ کونین کی فراہمی کے لئے درخواستیں صوبائی حکومتوں کے نام دی جانی چاہئیں اور مرکزی حکومت یا ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس کے نام نہیں آنی چاہئیں۔

یو۔پی میں اجتماعی جرمانہ

لکھنؤ ۱۳ر جنوری۔ کمشنر بنارس ڈویژن نے ضلع جون پور کے چھ موضعوں پر ۷۵۰۰ روپیہ جرمانہ کیا۔ ضلع بنارس کے چار ضلعوں کے باشندوں پر ۱۰۰،۷ روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔

کمشنر آگرہ ڈویژن نے ضلع آگرہ کے قصبہ شمس آباد پر ۵۰۰۰ روپیہ جرمانہ کیا ہے۔

سندھ میں راشن شروع ہو گیا

کراچی ۱۴ر جنوری۔ حکومت سندھ نے ضروری چیزوں کی راشن کی اسکیم پر اپنے ملازموں سے عمل شروع کیا ہے۔ تمام ملازموں کو ہفتہ کے لئے راشن کارڈ دیدئے گئے ہیں۔ جس میں آٹے، چاول، کوئلہ تیل، چینی وغیرہ کی مقدار لکھدی گئی ہے یہ سامان کارڈ والوں کو سرکاری دوکانوں سے ملے گا۔ جو کہ مختلف سرکاری دفتروں میں جن میں سکریٹریٹ بھی شامل ہے کھول دی گئی ہیں۔ کارڈ کے مطابق ہر ہفتہ ایک آدمی کو مندرجہ ذیل سامان ملے گا۔

گیہوں کا آٹا ۳½ سیر چاول ¼۱ سیر چینی ۲ چھٹانک، تیل مٹی ایک بوتل فی خاندان۔

حکومت کا تازہ حکم

بریلی ۱۰ر جنوری (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ کاغذ کی کمی کے پیش نظر حکومت یو۔پی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ تبادلوں اور تقرریوں کے تمام احکام صرف ایک مرتبہ سرکاری گزٹ میں شایع ہوا کریں گے جو ہر ہفتہ شائع ہوتا ہے تمام محکموں کے افسروں کو اس کی اطلاع دیدی گئی ہے۔ افسران متعلقہ کو علیحدہ ان کے تبادلوں وغیرہ کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی جائے گی۔ بلکہ انھیں یو۔پی سرکاری گزٹ میں شایع شدہ ہدایات کے مطابق کام کرنا ہوگا۔

سندھ سے چائے کی برآمد ممنوع

کراچی ۱۳ر جنوری۔ حکومت سندھ نے صوبہ سے باہر چائے بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔

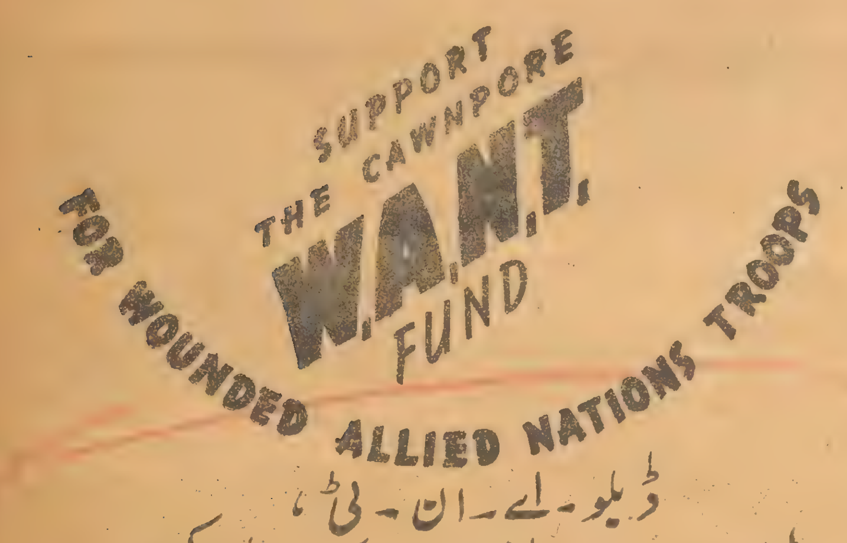


رسید

۱۵ر جنوری ۱۹۴۳ء تک ڈبلیو۔اے۔ان۔ٹی فنڈ میں جو چندہ کی رقمیں وصول ہوئی ہیں وہ شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

دی الیس بسٹوس اینڈ بلڈنگ کمپنی لمیٹڈ	۲۵ روپیہ	مسرس جارڈن منرز اینڈ کو	۲۵۰ روپیہ
مسٹر جے۔ ایف برنارڈ	۲۵ ″	مسٹر جیت مل	۱۰۰ ″
مسٹر کے۔ ان۔ بھارگوا	۱۰۱ ″	مسرس جیت مل کنوڈیا	۲۰۰ ″
مسٹر ایس۔ بھسین	۱۵ ″	لفٹنٹ جے۔ اے۔ کلے	۵ ″
دی برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ	۵۰۰۰ ″	مسٹر ای۔ بی۔ لاسن	۱۰۰ ″
سر ڈگبے ورک۔ بروکمین	۵۰ ″	مسٹر آر۔ منرز	۱۰۰۰ ″
دی کانپور کیمیکل ورکس	۱۰۰ ″	مسٹر ایچ۔ جی۔ مقرا	۵۰۰ ″
دی کانپور ہائیڈ کمپنی	۱۰۰ ″	مسٹر جے۔ ای۔ پیڈلے	۱۰۰ ″
دی سنٹرل انڈیا ریڈیو اینڈ ٹاکی سروس کانپور	۱۰ ″	لفٹنٹ سی۔ ڈی۔ پریگرین	۵ ″
اسٹاف آف مسرس کوپر ایلن اینڈ کو	۱۵۴ ″	کیپٹن ایس۔ آر۔ پوکاک	۱۰۰ ″
مسٹر ال۔ وی۔ کریگ	۵۰ ″	مسٹر پی۔ ال۔ بی۔ رانڈس ڈیل	۱۰۰ ″
مسٹر اے۔ ایورفورپوس	۲۵ ″	دی صداقت پریس	۱۰ ″
مسٹر بی۔ ایل۔ گرسے	۵۰۰ ″	مسٹر دی۔ شرما	۲۵۰ ″
مسٹر اے۔ جے۔ ہارڈکیسل	۱۰۰ ″	مسٹر ڈبلیو اسمتھ (سی۔ اے۔ اینڈ کو)	۵۰ ″
دی اسٹاف اینڈ ورکمین آف دی ہارنس اینڈ سیڈلری فیکٹری کانپور	۲۰۰ ″	مسٹر جی۔ اے۔ تھامسن	۱۰۰ ″
		مسٹر جے۔ ٹنکر	۲۵۰ ″
مسٹر کے۔ جی جے۔ ہیڈنگٹن	۱۰۰ ″	مسٹر ڈبلیو آر۔ واٹ	۲۵۰ ″
ڈاکٹر جے۔ آر۔ انس	۱۰۰ ″	مسٹر بی۔ ویسٹ	۷۳۷-۸ ″
مسٹر اے۔ سی۔ السکپ	۲۵۰ ″	مسٹر ای۔ وائکس	۲۵۰ ″
مسرس اے۔ ایچ محمد اسمٰعیل اینڈ کو	۲۰۰ ″	مسٹر ڈبلیو۔ اے۔ ٹینگ	۲۵ ″

میزان ۱۱۴۸۷-۸



ڈبلیو۔اے۔ان۔ٹی،
ڈبلیو۔اے۔ان۔ٹی فنڈ کانپور کی امداد کیجئے
جو اتحادی قوموں کے زخمی سپاہیوں کی امداد کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

یو۔پی میں انسداد مسکرات کی اسکیم ملتوی کر دی گئی،

لکھنؤ ۱۱ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی نے انسداد مسکرات کی اسکیم کو فی الحال ملتوی کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آج کل اس اسکیم پر یو۔پی کے ۷ اضلاع میں عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اسکیم کے التوا کے حکم پر اپریل ۱۹۴۳ء سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ بتلائی گئی ہے کہ حکومت ایک حد تک مالی وجوہ کی بناء پر اور ساتھ ہی اس امر کے باعث کہ اس اسکیم میں بہت کم کامیابی ہوئی ہے اس اسکیم پر عملدرآمد ملتوی کر دینے کا فیصلہ کرنے کے لئے مجبور ہو گئی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۸ء کو یو۔پی کی کانگریسی حکومت نے اضلاع ایٹہ اور مین پوری میں انسداد مسکرات کی اسکیم نافذ کی تھی۔ بعد ازاں بدایوں۔ فرخ آباد، بجنور اور جونپور اضلاع میں بھی یہ اسکیم نافذ کر دی گئی۔ اس اسکیم کے ماتحت قانون آبکاری یو۔پی کی دفعات ۱/۲ اور قانون افیون کی دفعہ ۹ کے ماتحت دو نوٹیفکیشن جاری کر کے ان اضلاع میں ہر قسم کی دیسی اور ولایتی شراب، چرس گانجہ وغیرہ لانے یا منگانے یا اپنے پاس رکھنے کی ممانعت کر دی گئی تھی۔ لیکن ضلعوں کے کلکٹروں کو اس امر کی اجازت دی گئی تھی کہ وہ خاص حالتوں میں یہ چیزیں منگانے والے یا قبضہ میں رکھنے کے لئے اجازت نامے جاری کر دیں۔

گورمکھی عدالتی زبان قرار دی گئی

راجپورہ جنکشن۔ آنریبل سر جوگندر سنگھ سابق پرائم منسٹر پٹیالہ کے حکم کے بموجب "گورمکھی" محکمہ مال میں لازمی قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ ریاست بھر میں تحصیلداران۔ کلرکوں۔ پٹواریوں اور دیگر متعلقہ اصحاب نے گورمکھی میں امتحان لئے جا رہے ہیں۔

بندیلکھنڈ کی ریاستیں

جھانسی ۱۳ر جنوری معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بندیلکھنڈ کی ریاستوں کے لئے ایک ماہر مالیات مقرر کیا گیا ہے جو بندیلکھنڈ گرد بیاکی ریاستوں کو مالی معاملات کے متعلق مشورہ دیا کرے گا





صحت کے اُصول چند ہی ہیں، اور نہایت آسان! باہر کی صفائی ایک چیز ہے لیکن اندرونی جسم کو صاف رکھنا بہت زیادہ اہم ہے کیونکہ یہ صرف اندرونی صفائی ہی ہے جو صحت کو برقرار رکھنے کی ضامن ہو سکتی ہے، جو جسمانی اور دماغی صحت کیلئے اشد ضروری ہے۔ اندرونی صفائی کی طرف سے مطمئن ہونے کا آسان اور خوشگوار طریقہ یہ ہے کہ فرحت بخش انڈریوز کا ایک گلاس پابندی کے ساتھ پیا جائے۔ یہ اندرونی مصفی، سکون بخش، فرحت انگیز، تازہ دم بنانے اور نئی روح پھونک دینے والا ہے۔

اوّل۔ اینڈریوز منہ اور زبان کو صاف و تازہ کرتا ہے۔
دوئم۔ اینڈریوز شکم کے فعل کو درست کرتا اور تیزابیت کو ٹھیک کرتا ہے۔
اس کے بعد۔ اینڈریوز جگر کو اس کی معتدل صورت پر لاتا اور صفرا کو روکتا ہے۔
آخر میں یہ کہ۔ آپ کی اندرونی صفائی کو مکمل کرنے کے لئے اینڈریوز بتدریج نرمی کے ساتھ معدہ کو صاف کرتا، خرابی پیدا کرنیوالی سمیت کو دفع کرتا، قبض کو دور کرتا، خون کو خالص بناتا اور جسم کی جلد کو صاف کرتا ہے۔

اندرونی صفائی کیلئے
پابندی سے استعمال کیجئے!

ANDREWS
LIVER SALT
اینڈریوز لیور سالٹ
115 صحت بخش و فرحت افزا مشروب۔ مقوی ملین

ضرورت

کانپور میں ٹرالر پمپوں کے واسطے اکزلری فائرمین اور ڈرائیور آپریٹرس کی ضرورت ہے۔
مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں بھیجی جانی چاہئیں:۔
(۱) اے۔آر۔پی آفس کچہری کمپاونڈ کانپور
(۲) فائر بریگیڈ اسٹیشن کرنیل گنج کانپور

تمام دُنیا کے سونے کا ⅔ حصہ امریکہ میں جمع ہے

واشنگٹن ۱۳ر جنوری۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۴۳ء کے شروع میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے خزانہ میں ۲۲ ارب ۷۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر (۶۷ ارب ۶۰ کروڑ ۴۰ لاکھ روپیہ) کا سونا موجود تھا۔ گذشتہ سال کے آغاز میں امریکہ کے خزانہ میں ۲۲ ارب ۷۳ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کا سونا تھا۔ بہ الفاظ دیگر امریکہ میں امریکہ کا اور دوسرے ملکوں کا سونا ملا کر تمام دنیا کے سونے کا ذخیرہ کا ⅔ حصہ ہے۔ اور دنیا کے سونے کے ذخیرہ کا تقریباً ۶۰ فیصدی خود امریکہ کی ہی ملکیت ہے۔

سنہ ۱۹۳۹ء کے آخری ایام میں فرانس میں ۲ ارب ۸۰ کروڑ ڈالر کا۔ جرمنی میں ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کا اٹلی میں ۱۲ کروڑ ڈالر کا اور جاپان میں ۱۶ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کا سونا موجود تھا۔

چٹگاؤں کے علاقہ پر پھر ہوائی حملہ

نئی دہلی۔ ۱۸ر جنوری۔ ہندوستان کی مشترکہ فوجی کمان کا آج ایک اعلان مظہر ہے کہ رات کو دشمن کے چند ہوائی جہازوں نے مختصر سا حملہ کیا۔ بہت کم نقصان ہوا۔ لیکن اس موقع پر کام کرنے والے چند آدمیوں کے مارے جانے یا زخمی ہونے کی خبر ملی ہے۔ (ا۔پ)

بہت سے جاپانی مارے گئے

لندن ۲۰ر جنوری۔ دکھن پیسفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ستانند (نیوگنی) کے آس پاس لڑائی میں بہت سے جاپانی مارے گئے۔

تخت و تاج سے دست بردار ہونے کا فیصلہ

تاج پوشی کے اعلان کے وقت رعایا کی عزت و آبرو کا خوف

تخت و تاج کا وارث جیل کی اندھیری کوٹھری میں

مہارانی راجکمار دیوان کی خفیہ سازشیں

ناولٹی ٹاکیز کانپور میں

۲۹ر جنوری سے
مٹنی شو ۳ دن
جمعہ۔ سنیچر
اتوار

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات
مٹنی اتوار کو
۳ بجے دن

جمعہ ۲۲ر جنوری سنہ ۱۹۴۳ء سے
موہن پکچرز کی سنسنی خیز اور دلکش تصویر

موٹر والی
MOTORWALI

خاص اداکار
رادھا رانی۔ امین بائی
انور بائی۔ نذیر۔ سردار
منصور۔ پرکاش
کمار۔ احمد۔ انصاری
مس للی۔ مس پدما۔ مادھو

زنانہ درجہ
بالکل بند
کردیا گیا
ہے

دلچسپ اسٹوری۔ دلکش ڈانس۔ پُرکیف نغمے۔ پُرلطف مذاق

ضروری اطلاع:۔ مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھئے (۱) ۱۲ر کا ٹکٹ ۳۰ کو ملیگا (۲) زنانہ درجہ بالکل بند کردیا گیا ہے۔ (۳) ۲۹ر جنوری بروز جمعہ سے ہر جمعہ ہر سنیچر وہر اتوار کو مٹنی شو ہوا کرے گا۔

سندھ میں خطرناک سیلاب

کراچی ۱۹ر جنوری۔ سندھ کے چیف انجنیر مسٹر سی جا ہوبیس آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز دہلی کو روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ حکومت ہند کے نمائندوں سے آخری سندھ میں سیلاب سے پیدا شدہ صورت حالات پر اور سکھر بیراج کے بندیں شگافوں کو بھرنے کے متعلق تدبیروں پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

مسٹر فلپس کو مُبارکباد

نئی دہلی۔ ۱۱ر جنوری۔ پریزیڈنٹ روزولٹ کے نمائندہ مسٹر فلپس کو بہت سے پیغامات ملے ہیں۔ جن میں ان کے تقرر پر مبارکباد دی گئی ہے اور ان کے مشن میں کامیابی کیلئے دعا کی گئی ہے۔

ہندوستان کے تیس ہزار مزدور

نئی دہلی۔ ۹ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایم۔ایس اینے اوورسیز ممبر حکومت ہند منگلوار کو لنکا کے نمائندہ مولسکا سے ملاقات کریں گے اور دیگر امور کے علاوہ حکومت سیلون کی اس درخواست پر بھی وچار کیا جائے گا جو اس نے سیلون میں ربڑ کے باغوں میں کام کرنے کیلئے ۳۰۰۰۰ ہندوستانی مزدور حاصل کرنے کیلئے حکومت ہند کو دی ہے۔

ہنگری میں کمیونسٹوں کے خلاف جہاد

برلن ۱۲ر جنوری۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ بوڈاپسٹ میں ۶۶۷ نامنہاد کمیونسٹوں کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ ان کے خلاف تشدد آمیز انقلاب کیلئے تیار کرنے اور خلاف قانون کمیونسٹ سرگرمیاں منظم کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔

آئی۔سی۔ایس کے امتحانات

کلکتہ ۱۱ر جنوری۔ چونکہ انڈین سول سروس کے امتحانات کے امیدواروں سے انٹرویو کرنے والے بورڈ کو ان سرٹیفکٹوں کے ذریعہ جو امیدواروں کی جانب سے پیش کئے جاتے ہیں امیدواروں کے چال چلن اور انکی قابلیت کا صحیح اندازہ ہونے میں بہت وقت پیش آتی ہے۔ بدیں وجہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن نے کلکتہ یونیورسٹی کے حکام سے دریافت کیا تھا کہ آیا یونیورسٹی کے وائس چانسلر انڈین سول سروس کے امیدواروں کے انتخاب کے کام میں بطور ریفری کام کرنے پر رضامند ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یونیورسٹی کے افسران نے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی یہ تجویز اس شرط پر منظور کرلی ہے کہ وائس چانسلر کو اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں مدد دینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا اختیار دیا جائے۔

جاپانی کروزر ڈبو دیا گیا

لندن ۱۲ر جنوری۔ دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ تارپیڈو مارنے والے اتحادی بمباروں نے جاپان کا ایک بڑا جنگی جہاز ڈبو دیا جو یا تو کروزر تھا یا حملہ آور جہاز تھا، یہ جہاز گیسماٹا کے علاقہ میں ڈبو دیا گیا ہے۔

ہونٹوں کی ہلکی سی مسکراہٹ آنکھوں کی شوخی، گلے کی مٹھاس اور پاؤں کی جھنکار سے مدہوش بنانیوالی حسین ساحرہ

ممتاز شانتی

اپنے سُریلے اور جوانی کی مستی کے پُرکیف نغموں اور ہوش رُبا رقص سے آپکو بے خود بنا دے گی

نشاط ٹاکیز کانپور میں

دوسرا
شاندار
ہفتہ

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات
مٹنی اتوار کو

جمعہ ۲۲ر جنوری سنہ ۴۳ء سے
بمبئی ٹاکیز کا دلکش اور دلچسپ شاہکار

BASANT
بسنت

خاص اداکار:۔ ممتاز شانتی۔ مسٹر الماس۔ ممتاز علی۔ پیٹھا والا
سُریش۔ کملا۔ پرمیلا وغیرہ۔

بالکل نرالی۔ انوکھی۔ پُرکیف اور پُرلطف تصویر، جس کا ایک ایک لفظ دل پر جادو کا اثر کرتا ہے۔
تشریف لاکر آپ بھی جوانی کی مستی کے پُرکیف نغموں سے مدھوش ہو جیے!

ایک دلکش اور دلچسپ ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

مٹنی شو
اتوار کو
۳ بجے دن سے

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

جمعہ ۲۲ر جنوری سنہ ۱۹۴۳ء سے
رنجیت مووی ٹون کا دلکش ڈرامہ

پردیسی

خاص اداکار
خورشید۔ سنیہہ پربھا
موتی لال

تشریف لاکر لطف اندوز ہوجیے

کلکتہ پر پھر جاپانی ہوائی جہازوں کا حملہ

نئی دہلی۔ ۱۶ر جنوری۔ ہندوستانی کمان کے ایک ملے جلے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۵ر جنوری کو آدھی رات سے پہلے دشمن کے تین ہوائی جہاز کلکتہ کے علاقہ میں پہنچے۔ ہمارے شکاری ہوائی جہازوں نے ان کا مقابلہ کیا اور خیال ہے کہ ان سب کو برباد کر دیا گیا۔

کلکتہ کے سول ڈیفنس ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے کہ ۱۵ر جنوری کو رات کے دس اور گیارہ بجے کے درمیان دشمن کے ہوائی جہازوں کی ایک چھوٹی ٹکڑی کلکتہ کے علاقہ میں پہنچی۔ ہمارے شکاری ہوائی جہازوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ اور ان کو شہر کے باہر بم گرانے پر مجبور کر دیا۔ بیان میں بتلایا گیا ہے کہ ہوا مار توپوں نے گولے نہیں پھینکے کیونکہ انگریزی شکاری ہوائی جہازوں نے ان کو مار گرایا۔

جنوری کی چاندنی رات کے پہلے حملہ میں ایک انگریزی ہوائی جہاز نے چار منٹ سے کم وقفہ میں تین جاپانی ہوائی جہازوں کو مار گرایا جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ دو انجن والے تین جاپانی ہوائی جہاز صرف "V" کی شکل میں اڑ رہے تھے ان میں جو ہوائی جہاز وی کے کونے پر تھا اس میں روشنی تھی۔ انگریزی ہوائی جہاز کے ہوا باز نے نیچے سے حملہ کیا۔ تمام ہوائی جہاز صاف نظر آتے تھے اس کے بعد انگریزی ہوا باز دوسرے ہوائی جہاز پر پہنچا۔ اس نے اس پر فائر کئے مگر نشانہ خالی گیا۔ اس کے بعد انگریزی ہوائی جہاز نے جاپانی ہوائی جہاز پر پھر حملہ کیا اور جاپانی ہوائی جہاز میں آگ لگ گئی۔ ہوا باز کی کامیابی کی وجہ سے حملہ سے کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ دوسرے ہوا بازوں نے اس خبر کی تصدیق کی کہ تینوں جاپانی ہوائی جہاز جل گئے۔ دن نکلنے پر ان کی دیکھ بھال کی جائیگی۔

کلکتہ پر یہ چھٹا ہوائی حملہ تھا۔ جس انگریزی ہوا باز نے یہ معرکہ مارا ہے اس کا نام مارس پرنگ ہے اس کی عمر اکیس سال ہے۔ (ا۔پ)

بمبئی ۱۳ر جنوری۔ ویر ساورکر صدر ہندو مہا سبھا نے ڈاکٹر مونجے کو آگرہ اودھ پراونشل ہندو سبھا کے انتخاب کا جھگڑا طے کرنے کے لئے ثالث مقرر کیا ہے۔

الہ آباد ۱۴ر جنوری۔ مکر سنکرانت کے ساتھ آج ماگھ میلہ شروع کیا گیا۔ آج سنگم میں تقریباً ایک لاکھ اشخاص نے اشنان کیا۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ (ا۔پ)

تعلیم کے مشاورتی بورڈ کا اجلاس ختم ہو گیا

لکھنؤ ۱۵ر جنوری۔ ہندوستان کے محکمۂ تعلیم کے مرکزی مشاورتی بورڈ نے اپنے کل کے اجلاس میں ٹیچروں کی بھرتی۔ تربیت اور ان کے کام کے حالات کی کمیٹیوں کی رپورٹیں منظور کیں۔ محکمۂ تعلیم کے افسران کی بھرتی اور تعلیم کے محکمہ کے نظم و نسق کی تحقیقاتی کمیٹیوں کی رپورٹیں بھی منظور کی گئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان دونوں کمیٹیوں نے بہت سی دور رس تبدیلیوں کی سفارشیں کی ہیں۔ بورڈ نے آئندہ اجلاس کے لئے حکومت ریاست بڑودہ کی دعوت منظور کر لی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ بورڈ نے اسکولوں اور کالجوں میں ڈسپلن قائم رکھنے اور طلبار کے سیاست میں حصہ لینے اور کالجوں اور یونیورسٹی کی حدود کے اندر طلبار کے سیاسیات پر بحث کرنے کے متعلق غور کیا۔ بورڈ نے باغیانہ قسم کی سیاسی سرگرمیوں میں طلبار کے حصہ لینے کی ممانعت کی۔

اندھوں کی تعلیم کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی جو "بریلی کوڈ" ایجاد کی تھی رائے عامہ حاصل کرنے کے لئے مشتہر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بورڈ نے ہائی اسکول انٹرمیڈیٹ اور یونیورسٹی کے مدارج کیلئے ہندوستانی زبانوں میں تمام مضامین کی درسی کتابیں تیار کرنے کے امکانات پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ (ا۔پ)

دو روپیہ کا نوٹ چلے گا

دہلی ۱۶ر جنوری۔ رزرو بنک آف انڈیا عنقریب ہی حکومت ہند کی ہدایات کے مطابق دو روپیہ کا نوٹ جاری کرے گا۔ جس کی شکل و شباہت حسب ذیل ہوگی۔ لمبائی ۴ ½ انچ۔ چوڑائی ۱ ½ انچ۔ نوٹ میں سامنے کی جانب بائیں رخ پر واٹر مارک میں ملک معظم کی تصویر ہوگی۔

نوٹ کے سامنے کے رخ پر دائیں جانب ایک بیل بوٹے دار حاشیہ میں ملک معظم کی تصویر ہوگی درمیان میں قیمت اور رزرو بنک آف انڈیا لکھا ہوگا نوٹ میں بائیں جانب نیچے کی طرف بنک کے گورنر کے دستخط ہوں گے۔

قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ طرابلس پر عنقریب انگریزی فوجوں کا قبضہ ہو جائے گا۔

یوروپ میں فوجی سرگرمیاں بڑھ گئیں

انقرہ ۲۰ جنوری - یہاں کے ڈپلومیٹک حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ فوجی سرگرمیاں بڑھنے کی وجہ سے یوروپ کے پوربی حصہ میں مال کی آمد و رفت بالکل بند کر دی گئی ہے۔

سٹاک ہام کی ایک خبر ہے کہ ہٹلر نے جرمن کارخانوں کے لئے ڈنمارک سے ۲۰ ہزار مزدوروں کا مطالبہ کیا ہے ابھی تک ڈنمارک کے وزیر اعظم نے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ سٹاک ہام کی ایک اور خبر ہے کہ اوسلو کے اخباروں کو حکم دیا ہے کہ وہ ناروے والوں کو ناروے پر اتحادیوں کے حملہ کے لئے تیار کریں اب تک اخباروں کو اس مسئلہ پر لکھنے کی ممانعت تھی۔

اسپین کے وزیر کی ہٹلر سے ملاقات

برلن - ۱۹ جنوری - ہر ہٹلر نے اسپین کی فلانگسٹ پارٹی کے سکرٹری جنرل سینور آرایا کو اپنے ہیڈ کوارٹرز میں ملاقات کا موقع دیا۔ ملاقات کے وقت ہر فان رابن ٹروپ موجود تھے۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ہٹلر نے سینور آرایا سے پرتپاک دوستی کی سپرٹ میں جو کہ جرمنی اور اسپین کے درمیان موجود ہے بہت دیر تک بات چیت کی اس کے بعد اسپینی وزیر نے رابن ٹروپ سے ملاقات کی۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ۷۰ ہزار روپیہ ضبط

بمبئی - ۱۸ جنوری - حکومت بمبئی نے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت بچھراج اینڈ کمپنی پر ایک نوٹس تعمیل کرایا ہے جس کے ذریعہ ان کو مطلع کیا ہے کہ حکومت وہ ستر ہزار روپیہ کی رقم ضبط کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی معلوم ہوتی ہے۔ اور جو کہ ہندوستان شوگر ملز ستیاپور میں جمع ہے۔ یہ نوٹس بچھراج اینڈ کمپنی پر تعمیل کیا گیا جو کہ شوگر ملز کے ایجنٹ ہیں۔

ترکی کے بچاؤ کا خرچ

انقرہ ۱۷ جنوری - ترک پارلیمنٹ نے اپنے دفتری اجلاس میں ملکی بچاؤ کے لئے ......۶۴ پونڈ کی مزید رقم منظور کی۔ ملکی بچاؤ کے لئے قرضہ کی رقم اب ......۱۲۴ پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔

حیدرآباد میں ایک روپیہ کا نوٹ

حیدرآباد - ۱۸ جنوری - یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ نظام گورنمنٹ جلد ہی ایک روپیہ والا نوٹ جاری کرنے والی ہے۔ تقریباً ۵ کروڑ روپیہ کی قیمت کے نوٹ جاری کئے جائیں گے تاکہ روپیہ کے سکہ کی کمی پوری ہو جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روپیہ کے نوٹ کے علاوہ ٹکسال دس کروڑ روپے کے سکے اور ریزگاری تیار کر رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نظام گورنمنٹ ۳۰ بلد...

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A-406 — رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ✱ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ہر
ممالک غیر سے
سالانہ ہے ششماہی
قیمت فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۳ء مطابق ۲۳ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | نمبر ۵

ادبیات

ماں کی قبر

از حضرت روحی الہ آبادی

۱۲ جنوری ۱۹۴۳ء کی صبح روحی صاحب کے لئے شام جدائی کا روح فرسا منظر پیش کر رہی تھی جبکہ انکی اہلیہ محترمہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے مرجھائے ہوئے چہروں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئیں۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ روحی صاحب اور انکے معصوم بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ذیل کی نظم جناب روحی کی تاثرات کا آئینہ ہے جو کہ اپنے ہفت سالہ بچے کی حالت زار سے متاثر ہو کر لکھی ہے۔ (اڈیٹر)

یہ سکوتِ شام، یہ گورِ غریباں کی فضا
ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے داستانِ بیکسی
ہر شجر چپکا کھڑا ہے پیکرِ تصویر ہے
چھا رہی ہے آہ قبروں پر اُداسی شام کی
ماں وفورِ دردِ فرقت مجھکو لے آیا یہاں
قبر تیری کونسی ہے ڈھونڈھتا پھرتا ہوں میں
ماں کئی دن ہوگئے میں نے تجھے دیکھا نہیں
کیا کہا؟ کیوں رشتۂ مہر و محبت توڑ کر
میری ماں مجھ سے ہوا ہو گر کوئی سرزد قصور
میں وہی بیٹا ہوں جس پر کی ہیں صدہا شفقتیں
خونِ دل سے تو نے جس پودے کو سینچا تھا کبھی
عالمِ طفلی میں جب بیمار ہوتا تھا کبھی،
چومتا تھا جب میں چھاتی سے لگا لیتی تھی تو
جب کبھی تکلیف سے روتا تھا بہلاتی تھی تو
مجھکو غمگیں دیکھکر بے تاب ہو جاتی تھی تو
جبکہ گھر آنے میں مجھکو دیر ہوتی تھی کبھی
ڈر رہا ہوں میری ماں لے لے مجھے آغوش میں
سخت حیراں ہوں کہ دل کیوں تیرا پتھر ہو گیا
آج اس آہ و فغاں کا کیوں اثر ہوتا نہیں
خاک کر دیگا تپِ غم میرے جسمِ زار کو
یا خدا یہ کیا ہوا؟ اک قبر کیوں ہلتی ہے آہ
دوڑ کر ماں قبر سے تیری لپٹ جاؤں نہ کیوں
اب میں سمجھا کیا کرے تو بیکس و مجبور ہے
روح تیری دیکھکر مجھکو بہت بے تاب ہے
دیکھتی ہے تو میں تیری دید سے معذور ہوں،
تیری غفلت کی شکایت کی بڑی تقصیر کی
رخصت اے ماں! پھر چلا میں جانبِ دُنیائے دوں

ابرِ حسرت بار ہر اک سمت ہے چھایا ہوا
کتنا حسرت آفریں ہے یہ جہانِ بیکسی
پھول مرجھائے ہوئے ہیں ہر کلی دلگیر ہے
بڑھ رہی ہے بیقراریٔ قلبِ پُر آلام کی
دے مجھے آواز کس کنجِ لحد میں ہے نہاں
دیکھ تو ہر ہر قدم پر ضعف سے گرتا ہوں میں
خونِ دل پیتا ہوں تیرے غم میں کچھ کھاتا نہیں
تو چلی آئی یہاں مجھکو اکیلا چھوڑ کر
عفو کا طالب ہوں کر دل سے غبارِ رنج دور
میں وہی ہوں جس کی پوری تو نے کیں لاکھوں ضدیں
ہو رہا ہے یا وہ غم سے آج پژمردہ وہی
میں نے دیکھا ہے کہ تیری رات آنکھوں میں کٹی
میٹھے میٹھے گیت گا گا کر سُلا دیتی تھی تو
گود میں لیکر مجھے زنجیر کھڑکاتی تھی تو
پیار میں ڈوبی ہوئی کرتی تھی مجھ سے گفتگو
تو تکا کرتی تھی میرا راستہ در پر کھڑی
شدتِ دردِ جدائی سے نہیں میں ہوش میں
کس لئے برگشتہ اب مجھ سے مقدر ہو گیا،
سُن کے رونا دل ترا بے چین کیوں ہوتا نہیں
آ پلا دے شربتِ دیدار مجھ بیمار کو
بالیقیں یہ قبر میری ماں کی ہے آرامگاہ
اپنا سینہ چیر کر میں داغ دکھلاؤں نہ کیوں
امرِ خلاقِ دو عالم سے ہر اک مجبور ہے
تیرے جذباتِ محبت کا رواں سیلاب ہے
تو مرے نزدیک ہے لیکن میں تجھ سے دور ہوں
جھیلتا ہوں سختیاں میں گردشِ تقدیر کی
کب ملاتا ہے خدا دیکھوں بہت بے تاب ہوں

عرض مجھ معصوم کی سُن لے خدائے دو جہاں
میری ماں کو جنت الفردوس میں رکھ شادماں
وہ ہوائے باغِ جنت بنکے اِتراتی پھرے
بوئے گل ہائے طرب ہر سمت پھیلاتی پھرے
مر کے جب پہونچوں تو مجھکو دیکھکر دلشاد ہو
پھر سکون و عیش کی دُنیا مری آباد ہو،

دنیائے اسلام

حج کے موقع پر ہز مجسٹی سلطان ابن سعود کی تقریر

برٹش گورنمنٹ کا شکریہ۔ ہندوستانی حجاج کے نہ آنے پر افسوس

مکہ معظمہ۔ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے امسال حجاج بیت اللہ کے مجمع میں حسب ذیل تقریر کی:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریف اُس خدا کیلئے ہے جس نے بیت الحرام کو لوگوں کے لئے جمع ہونے کی جگہ قرار دیا جہاں ہر سال حج کے موقع پر لوگ آتے جاتے رہتے ہیں، لوگوں کو اس سالانہ اجتماع میں ایک بہت بڑا فائدہ ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے سے کتاب اللہ اور خلوص عبادت کا درس حاصل کرتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر ہم میں درحقیقت خدا کی معرفت اور صرف اُسی کی عبادت میں اخلاص پیدا ہو جائے تو دنیا اور آخرت دونوں جگہ ہمارا بیڑا پار ہے اور اگر ہم اُسکی عبادت میں خلوص نہ پیدا کر سکے اور حقیقت عبادت اور حقیقت توحید کو نہ سمجھ سکے تو نہ آخرت میں ہمارا ٹھکانا اور نہ دنیا میں، خدا شرک کو کبھی معاف نہیں کرتا اسکے علاوہ ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے۔ ہم کو خدائے تعالیٰ نے جو کچھ حکم دیا ہے اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرنا چاہئے۔ ہمکو کتاب اللہ اور سنت رسول کی پیروی کرنا چاہئے۔ خدا سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہماری اور تمام مسلمانوں کی دستگیری کرے اور ہمکو خلوص سے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمکو ہر ایسے قول و فعل اور نیت سے بچائے رکھے جو اُسکے غضب کا باعث ہو، ہمکو اور تمام مسلمانوں کو ان خوفناک حالات سے رہائی دے جو انسان کو غیر معین مدت تک کے لئے رنج اور عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں ہم اسوقت دنیا کے تخریبی حالات سے رنج محسوس کرتے ہیں، کیونکہ اُن کی وجہ سے ہم اپنے مشرقی ہندوستانی اور جاوی مسلمان بھائیوں سے اس عظیم الشان اجتماع کے موقع پر نہیں مل سکے۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ سمندر اس پار اُن کے دل بیت اللہ کی زیارت کو تڑپ رہے ہیں اور اُن کو صرف راستوں کے خطروں نے یہاں کی حاضری سے روک دیا ہے۔ ہمکو حکومت ہند نے آگاہ کیا کہ چونکہ ہندوستان کی مسلمانی انجمنیں اس راستہ میں مسلمانوں کی جان کا خطرہ محسوس کرتی ہیں، لہٰذا اُس نے بھی اجازت نہیں دی۔ ہمکو بتایا گیا کہ حکومت برطانیہ نے حاجیوں کے جہاز اور اُن کی نگرانی کرنے والے جہاز مہیا کر لئے تھے لیکن ہندوستان کی اسلامی انجمنوں نے بحر ہند کے راستہ میں مسلمانوں کے لئے خطرات محسوس کئے تاہم حکومت برطانیہ نے ان جہازوں سے بحر احمر میں کام لینے میں اپنی طرف سے کوتاہی نہیں کی اور اُس نے ہندوستانی جہاز شام اور فلسطین سے ہمارے مسلمان بھائیوں کو لانے کیلئے بھیجدیئے جسکی وجہ سے ہمارے شامی اور فلسطینی بھائیوں کو اس مذہبی مقدس فریضہ کے اجتماع کے لئے بڑی مدد ملی اور ہم حکومت برطانیہ کی اس امداد کے شکر گذار ہیں اور اگر خدا کا فضل اور حکومت برطانیہ کی مدد جو اُس نے جہازات اور بار برداری کی صورت میں کی ہے شامل حال نہ ہوتی تو مسلمانوں کا اس وادی غیر ذی زرع میں پہونچنا ناممکن تھا۔ یہ سب خدا کے فضل اور ہماری دوست حکومت برطانیہ کی عنایت کا نتیجہ ہے۔ جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ خدا سے ہماری دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو سختیوں سے محفوظ رکھے اور ہمارا اور تمام مسلمانوں کا حج قبول فرمائے۔

ترکی کے جنگ میں شریک ہونے کے امکانات

استنبول، ۱۰ جنوری۔ اخبار رسالہ ٹیلگراف" میں ایک فوجی ماہر نے لکھا ہے کہ ۱۹۴۳ء کے موسم بہار میں ترکی کو انتہائی خطرناک دور سے گزرنا پڑے گا اور جو خطرات اس کو پیش آئیں گے ایسے خطرات سے اُسے اس وقت سے جب سے کہ جنگ شروع ہوئی ہے اب تک سامنا نہیں کرنا پڑا ہے عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ترکی کی وہ غیر جانبداری کہ جو دونوں لڑنے والی طاقتوں کے لئے یکساں طور پر مفید اور کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ ممکن ہے کہ موسم بہار میں ختم ہو جائے۔ اور اسے کسی نہ کسی کی حمایت میں جنگ کرنے پر مجبور ہو جانا پڑے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اتحادی کہ جنہیں جلد ہی دوسرے محاذوں سے نجات مل جائے گی۔ غالباً بلقان میں ایک نیا مورچہ قائم کریں گے اور اس کا جواب دینے کے لئے ممکن ہے کہ محوری طاقتیں کوئی جوابی اقدام کریں۔

بعد کی اطلاعات مظہر ہیں کہ اس حملہ کے امکانات کو محسوس کرتے ہوئے ہٹلر نے بلقان کی قلعہ بندی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ترکی کے مشہور اخبار اقدام کا بیان ہے کہ گزشتہ چند روز سے بلقان میں محوری فوجیں بہت سرگرم ہیں۔ رومانیہ میں زبردست دفاعی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں اور یونان کی سرحدوں کی بھی قلعہ بندی کی جا رہی ہے" اخبار مذکور نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پریسیڈنٹ روزولٹ نے اپنی آخری تقریر میں اس کا اظہار کیا تھا کہ اتحادی محوری طاقتوں کے خلاف یورپ میں ایک اچانک حملہ شروع کرنے والے ہیں۔ چنانچہ اس نے جرمنوں کو بیدار کر دیا ہے۔ آگے چل کر اخبار مذکور لکھتا ہے کہ اگرچہ بلقان ممالک آجکل جرمنی کے ساتھ ہیں مگر بعض اسباب کی بنا پر اس اتحاد کو کمزور بنایا جا سکتا ہے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

زبان پہ بھی وہی ہو جو کہ تیرے دل میں ہے | عمل پہ قوت عزم مستقل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۷ | کانپور ۳۰ جنوری ۱۹۴۳ء | نمبر ۵

روسی محاذ

لینن گراڈ اور اسٹالن گراڈ کے مورچوں پر بہادر روسیوں کے حیرت انگیز کارنامے رہتی دنیا تک یادگار رہیں گے غالباً تاریخ کے اوراق میں ایسی مثالیں کہیں نہیں ملیں گی کہ ایک ایک مورچہ پر اتنی طویل مدت تک کسی ملک کی فوج نے کسی حملہ آور فوج کا مقابلہ کیا ہو طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کی ہوں، محاصرہ کی خطرناک مصیبتوں میں گھری رہی ہوں مگر آخر کار دشمنوں کو شکست دیتی ہوئی اور کامیابی کا جھنڈا لہراتی ہوئی پھر میدان جنگ میں آگئی ہوں، یہ صرف آزادی اور وطن پرستی ہی کی تڑپ تھی، جس نے روسیوں کو اس لائق بنایا ہے کہ آج دنیا اس کے شاندار کارنامے دیکھکر تحسین وآفرین کی صدائیں بلند کر رہی ہیں۔

جرمنی اور روس کی لڑائی ایکدوسرے اعتبار سے بھی تعجب انگیز رہی ہے وہ یہ کہ آجتک اتنا لمبا چوڑا محاذ جنگ کسی لڑائی میں نہیں دیکھا گیا تھا، اس لڑائی کا محاذ بحیرۂ بالٹک سے کاکیشش کے علاقہ تک تقریباً پندرہ سو میل میں پھیلا ہوا تھا اور اتنی بڑی لائن پر ایکطرف تو حملہ آور نازیوں کی سرگرمیاں تھیں اور دوسری طرف روسیوں کے دفاعی مورچہ بندیاں اور جرمن فوجوں کو روکنا اور انکو نقصان پہنچانے کے انتظامات تھے، لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ شمالی مغربی روس میں سب سے زیادہ اہم مورچہ لینن گراڈ اور ماسکو کا تھا اور جنوبی مشرقی روس میں اہم ترین مورچہ اسٹالنگراڈ اور علاقہ کاکیشس کا تھا لیکن ایک پریشان کن اور طویل معرکہ آرائی کے بعد ان دونوں مورچوں پر روسیوں نے محاصرے توڑ دیے اور جرمنوں کو پسپا کر دیا، یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ ان دونوں مورچوں سے جن شہروں کا تعلق تھا وہ روسیوں کے سب سے بڑے رہنما کی یادگار ہیں۔ تا ہم یہ ظاہر ہے کہ لینن گراڈ روس کے اولین رہنمائے انقلاب لینن سے منسوب ہے اور اسٹالن گراڈ اس کے موجودہ لیڈر اور سوویٹ روس کے کرتا دھرتا ایم اسٹالن سے منسوب ہے اور مؤخر الذکر "آہنی انسان" کی رہنمائی میں ان دونوں "گراڈوں" کو حملہ آور نازیوں کے پنجوں سے نجات ملی ہے۔

لینن گراڈ پچھلے سولہ ماہ سے جرمنوں کے محاصرے میں میں تھا۔ یہ ماسکو کے بعد روس کا دوسرا شہر ہے اور سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ اور اسی محاصرے کے باعث گذشتہ موسم سرما میں اس مقام پر ہزاروں روسی باشندے بھوک و سردی سے مرگو سے تھے اب سرخ فوج کی ہمت و استقلال نے لینن گراڈ کو موجودہ موسم سرما اور فاقہ کشی کی مصیبتوں سے نجات دلادی۔ اور جرمن محاصرہ کا خاتمہ کر کے پھر اس شہر کو بقیہ روس سے اسطرح ملادیا کہ آج غذائی سامانوں، اور گرم کپڑوں، اور اسلحوں سے بھری ہوئی گاڑیاں لینن گراڈ میں بے تکلف داخل ہو رہی ہیں اور لوگوں کو امداد پہنچا رہی ہیں۔ اس شاندار فتح کا سہرا جنرل ژنکوف کے سر ہے۔ جنہوں نے اسٹالن کے دست راست اور مشہور روسی کمانڈر مارشل وروشیلوف کے مشوروں سے اس مورچہ پر کامیابی حاصل کرنیکا نقشہ تیار کیا تھا، اب انکو مارشل بنادیا گیا ہے۔

لینن گراڈ کا محاصرہ اٹھ جانے کے بعد اس جنگ میں نئے نئے امکانات پیدا ہوگئے ہیں، سب سے پہلے فنلینڈ کا معاملہ ہے، اس ملک اور جرمنی کے درمیان صرف یہی ایک راستہ تھا جو ختم ہو گیا ہے، اب فنلینڈ غالباً مجبور ہو جائیگا کہ روس سے ایک علیحدہ صلح کرلے۔ ایک امکان یہ بھی ہے کہ روسی فوجیں مرمانسک سے ایک ایسا جارحانہ حملہ شروع کریں جسکا رخ ناروے کیطرف ہو اور دوسری اتحادی فوجیں بھی ناروے کے مورچہ پر اتر آئیں۔ غالباً ہٹلر بھی ان امکانات سے ناواقف نہیں ہے اسلئے اس نے مورچہ بندیاں شروع کر دی ہیں۔ سویڈن کے وزیر اعظم نے بھی اپنے ملک پر ایک حملہ کا امکان ظاہر کیا ہے۔

جنوبی مشرقی مورچہ یعنی اسٹالن گراڈ اور کاکیشیا کی صورت حال بھی قطعاً بدل گئی ہے اور اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ ہٹلر نے کاکیشس کے راستہ سے مشرق کیطرف بڑھنے کا جو خواب دیکھا تھا وہ ممنون تعبیر نہیں ہوا ہے۔ تھوڑی سی جرمن فوجیں جو اسٹالن گراڈ کے مورچہ سے بھاگ نہ سکی تھیں شہر کے اندر گھر گئی ہیں اور انکی ہلاکت کا دائرہ سخت تر ہوتا جا رہا ہے، دورونیز کے علاقہ میں بھی سرخ فوج کے ایک جارحانہ حملہ نے ایک پورے جرمن ڈویژن کو گھیر لیا ہے اس علاقہ میں اکتیس ہزار جرمن سپاہی قید کر لئے گئے ہیں اور دوسری روسی فوج تیزی سے باکو، راسٹوف۔ ریلوے لائن کیطرف بڑھ رہی ہے۔ اور اب چونکہ روسیوں نے راسٹوف پر تین طرف سے دھاوا کر دیا ہے اس لئے وہ دن دور نہیں ہے جب وہ اپنے اس شہر کو بھی نازی ہاتھوں سے چھین لیں گے۔

ان واقعات کا اثر اس جنگ کی صورت حال پر کیا ہوگا؟ اب یہ سوال ہے کہ جاکثر دلوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ اگرچہ اب بھی بعض روسی علاقے نازی ہاتھوں سے نہیں نکلے ہیں، مگر ان کو واپس لینے اور نازیوں کو پسپا کرنیکا جو سلسلہ روسیوں نے شروع کر دیا ہے وہ اپنا اثر دکھلائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ حقیقت تو بالکل واضح ہے کہ روس کا خاتمہ کرنے کیلئے جو پروگرام ہٹلر نے بنایا تھا اسکا خود ہی خاتمہ ہو گیا ہے۔ لڑائی کی صورت حال قطعاً بدل گئی ہے زیادہ تر مورچوں پر اب جارحانہ حملہ کرنیکا کام روسیوں کے ہاتھوں میں اور بچاؤ کا کام نازی ہاتھوں میں آگیا ہے، لینن گراڈ اور اسٹالن گراڈ کے واقعات سے ہٹلر کے پرسٹیج کو سخت ترین دھکا لگا ہے جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ خود اس کے ملک میں اس کیخلاف بداعتمادی پھیلے گی، ان دونوں مورچوں پر نازی پسپائی کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے، ان کو فتح کرنے کے لئے ہٹلر نے وسیع ترین ذرائع اور بڑی بڑی ریزرو فوجیں اور بہت سے سامان جنگ جھونک دیئے تھے اور یہ ایسے اہم مقامات تھے جہاں سال بھر سے زیادہ دونوں فریقوں میں زبردست مقابلہ ہو رہا تھا۔ اس مقابلہ میں انتہائی کوششوں کے باوجود نازیوں کا شکست کھا جانا دو اہم حقیقتوں کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ پہلی حقیقت تو یہ ہے کہ روسی فوجیں طویل مدت تک باہمت طریقہ پر قدم جمائے ہوئے لڑ سکتی ہیں، تمام مشکلات کو برداشت کر سکتی ہیں۔ مگر کبھی ہتھیار ڈال نہیں سکتیں۔ دوسری حقیقت یہ ہے کہ نازیوں میں اب وہ طاقت اور وہ دم خم باقی نہیں رہا ہے جو ابتدائی حملوں کے زمانہ میں دیکھا جاتا تھا۔ ان دونوں حقیقتوں کو پہلو بہ پہلو رکھکر کسی خاص نتیجہ پر پہنچنا دشوار نہیں ہے۔ نازی امیدوں پر ایسی کاری ضربیں لگی ہیں کہ اب ان کا سنبھلنا یقیناً مشکل ہو گیا ہے اسوقت جس چیز کی فوری ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اتحادی طاقتیں جلد از جلد یورپ میں خود جرمنی پر دھاوا کر دیں ہٹلر کی تمام فوجی تنظیم کا شیرازہ فوراً بکھر جائیگا۔

ترپولی کی فتح !!

شمالی افریقہ کی جنگ میں آٹھویں فوج کے کارنامے

یقیناً قابل تعریف ہیں، پچھلے دنوں العالمین کے مورچہ پر چند روز کے لئے اس لڑائی میں ایک جمود سا پیدا ہوگیا تھا لیکن اس کے بعد سے جنرل مانٹ گومری کی رہنمائی میں یہ فوج جو پچھم کیطرف بڑھ رہی تھی ہے۔ بڑھتی چلی جا رہی ہے اور اس شان کی رفتار اسقدر تیز ہے کہ جنرل رومیل اور اسکے محوری فوجوں کو بھاگنے کے سوا اب کوئی چارہ ہی باقی نہ رہا ہے۔ ترپولی میں۔ آٹھویں فوج کا داخلہ اس امر کا ثبوت ہے کہ اٹلی کے افریقی۔ ایمپائر کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ابھی بہت دنوں کی بات نہیں ہے کہ اٹلی کی فوجوں نے بے قصور حبش پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا اور اس نے شہنشاہ ہیل سلاسی کو اپنا وطن چھوڑ کر جلاوطن ہو جانا پڑا تھا۔ اسوقت مسولینی نے ایک بڑے رومن ایمپائر کا خواب دیکھا تھا اور بڑے دعوے سے کہا تھا کہ قدیم روما کی گذری ہوئی عظمت پھر واپس آجائیگی۔ لیکن قدرت کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی وہ ظلم اور مردم آزاری کا انتقام ضرور لیتی ہے مسولینی کو بھی اسکے عمل کی سزا ملکئی۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ اسی شخص نے ہٹلر کا ہاتھ بٹا کر "محور" کو زیادہ مضبوط کرنیکی کوشش کی تھی کون نہیں جانتا کہ فرانس کے برے وقت میں مسولینی نے بھی اسکی پیٹھ میں چھرا بھونک دیا تھا۔ حالانکہ فرانس اور فرانسیسیوں نے اٹلی اور مسولینی کا کچھ نہیں بگاڑا تھا۔

بہرکیف موجودہ صورت حال یہ ہے کہ شمالی افریقہ میں محوری۔ فوجیں پسپا ہوتی چلی جا رہی ہیں اور آٹھویں فوج ترپولی پر قبضہ کرنے کے بعد اس سے بھی ۳۰ میل پچھم کی طرف آگے بڑھ گئی ہے اور جنرل رومیل کی فوجوں کا پیچھا کر رہی ہے۔ خود جنرل رومیل کے متعلق یہ خبر ہے کہ وہ ٹیونیشیا میں پہنچ گیا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اب اتحادی۔ محوری جنگ کا غالباً ایک آخری مورچہ اس مقام پر بھی لگیگا اور جنرل رومیل یہ کوشش کریگا کہ اس مورچہ پر آٹھویں فوج کو آگے بڑھنے سے روک دے ٹیونیشیا میں کچھ محوری فوجیں پہلے سے موجود بھی ہیں اور جنرل رومیل کی بھاگتی ہوئی فوجوں سے کچھ مزید کمک بھی انہیں مل جائیگی۔ ممکن ہے اسی کے سہارے پر ٹیونیشیا میں محوری فوجیں اتحادی حملہ کا مقابلہ کرنے کی کوشش کریں اور ایک نیا میدان کارزار گرم ہو جائے۔

لیکن واقعات صاف بتلاتے ہیں کہ اب جرمنی جنرل رومیل کی کامیابی کی کوئی امید نہیں رہی ہے اسوقت آٹھویں فوج کے حوصلے بہت بڑھے ہوئے ہیں جنرل مانٹ گومری کی کمان بہت طاقتور اور اتحادی سپاہیوں کے حملے بہت کارگر ثابت ہو چکے ہیں۔ دوسری طرف پسپا ہونیوالی اور بھاگنے والی محوری فوجوں کے جی چھوٹ گئے ہیں اگر رومیل ٹیونیشیا کے مورچہ پر زور آزمائی کی۔ کوشش کریگا تو اسکو ایسے دوطرفہ حملوں کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ جن کی تاب وہ نہیں لاسکیگا یعنی اسکے مورچہ سے پورب کیطرف تو آٹھویں فوج ہوگی اور پچھم کیطرف امریکن اور فرانسیسی فوجیں ہوں گی۔ جو شمالی افریقہ کی مغربی بندرگاہوں پر کچھ دن پہلے اتر چکی تھیں اور اب محوری مورچہ پر ایک کاری ضرب لگانے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ غالباً وہ دن دور نہیں ہے کہ تباہ شدہ محوری فوجوں کو جلد ٹیونس کی بندرگاہ سے یورپین ساحل کیطرف بھاگنا پڑے گا۔ لیکن اس سمندری سفر میں بھی جو بربادی انکا انتظار کر رہی ہے اسکا اندازہ کچھ دشوار نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ شمالی افریقہ کی محوری فوجیں بری طرح گھر گئی ہیں اور اب ان کے بچنے کی کوئی توقع خود ہٹلر اور مسولینی کو بھی نہیں ہو سکتی۔

شمالی افریقہ میں اس اتحادی فتح کا پہلا نتیجہ جو ہمارے پیش نظر ہے وہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کے پچھم کی طرف جنگ کا محاذ۔ بہت دور ہو جائیگا اور چونکہ کاکیشیا کے علاقہ سے بھی نازی فوجیں بھگائی جا رہی ہیں اسلئے ہندوستان یا اسکے پڑوسی مشرق وسطی کے ممالک پر پچھم اور اتر کیطرف سے حملہ کا خطرہ باقی نہیں رہیگا اور شمالی افریقہ کی فتح کے بعد جو اتحادی فوجیں اس محاذ پر فاضل از ضرورت ہو جائیں گی۔ ان سے ہندوستان کے مشرقی مورچہ پر جاپان کے خلاف اچھی طرح کام لیا جاسکیگا۔ ایک زمانہ وہ تھا جب یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جرمنی اور جاپان پچھم اور پورب کی طرف سے دھاوا کر کے مشرق وسطی کے آس پاس کہیں ہاتھ ملانا چاہتے ہیں۔ آج یہ حال ہے کہ افریقہ میں آٹھویں فوج کے کارناموں کے باعث خود ہندوستان کی پوزیشن بھی زیادہ مضبوط ہو گئی ہے مزید برآں شمالی افریقہ کے واقعات کا اثر جنگ کی عام صورت حال اور بحر روم میں اتحادی طاقت پر بھی پڑیگا۔ نقشہ پر ایک نگاہ ڈالکر یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جب اسکندریہ سے ٹیونس تک شمالی افریقہ کا تمام ساحلی خطہ اور تمام بندرگاہیں اتحادیوں کے ہاتھوں میں ہوں گی۔ تو بحر روم میں انکی پوزیشن کسقدر منظم اور مضبوط ہو جائیگی اور اس سے اتحادی جہازوں کی نقل وحرکت میں کتنی آسانی اور تقویت پیدا ہو گی۔ آگے چل کر یہی مقامات اٹلی پر حملہ کی تیاریوں کا مرکز بھی بن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ شمالی افریقہ اور روس کے محاذوں پر شکست پر شکست کھانیکے باعث جرمنوں اور اطالویوں کی ہمتیں بھی پست ہو جائیں گی اور یہی چیز ان کی آخری شکست کا پیش خیمہ ہو گی۔

آئینۂ کانپور

مرچنٹس چیمبر یو۔ پی یو۔ پی گورنمنٹ نے امپیریل بنک آف انڈیا کو سول ایجنٹ کی حیثیت سے یو۔ پی سے جوار اور دوسرے قسم کا غلہ دیگر صوبوں کو بھیجنے کا جو حکم جاری کیا ہے اس پر یو۔ پی مرچنٹ چیمبر نے گورنمنٹ سکریٹری کے ذریعہ سول سپلائز ڈپارٹمنٹ سے سخت احتجاج کرتے ہوئے اپنی پریشانی اور تعجب کا اظہار کیا ہے کہ اس نے اُن جماعتوں کو بھی اپنی اسکیم کی نقلیں نہیں بھیجیں اور نہ اپنی کارروائی کے متعلق اُن سے کوئی رائے طلب کی جو اس نئے انتظام سے خاص طور پر دلچسپی رکھتی ہیں۔ چیمبر یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ گورنمنٹ نے دوسری کاروباری جماعتوں اور بنکوں سے قطع نظر کر کے محض ایک ہی بنک کو اس کام کے لئے کیوں منتخب کیا۔ بہرحال چیمبر کو امید ہے کہ گورنمنٹ اس بارے میں اس وقت تک کوئی قدم نہ اُٹھائے گی اور اگر وہ ایسا کر چکی ہے تو اس کو روک لیگی۔ جبتک کہ صوبہ کی ممتاز چیمبر آف کامرس اس مسئلہ پر کافی غور وخوض نہ کرلیں۔

گرفتاریاں

۵۳۵ روپیہ کی ریزگاری اپنے پاس رکھنے کے الزام میں کرنسی آفس کے ایک ذمہ دار افسر کو ۵۰۰ روپیہ کا جرمانہ اور ایک سال کی سخت سزا ہوئی ہے۔ جرمانہ نہ ادا ہونے پر ۶ ماہ کی مزید قید کی سزا ہوگی۔ یہ ریزگاری بھی ضبط کرلی گئی ہے۔

مسٹر رمیش چندر شوکل اور مسٹر مہادیو پرشاد دکھیتا ن کمیونسٹ ورکر قابل اعتراض کاغذات رکھنے کے الزام میں گرفتار ہوئے

مسٹر لیاقت علی پولیس اسٹیشن افیسر انورگنج نے انورگنج کے فیاض حسین شمس الدین اور علی حسین کو اس الزام میں گرفتار کیا ہے کہ انہوں نے کسی فرم کو روپیہ حاصل کرنے کے لئے دھمکی دی تھی جب وہ روپیہ لینے کے لئے گئے تو گرفتار کر لئے گئے۔

موضع مرسول کے ۱۸۔ آدمی مہراجپور ڈکیتی کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں۔ ایک ریوالور اور کچھ کارتوس برآمد ہوئے ہیں۔

رہائی تین آدمی جو ریزگاری جمع کر کے رکھنے کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے رہا کر دیئے گئے ہیں۔

جیل سپرنٹنڈنٹ کیخلاف مقدمہ سکریٹری کمیونسٹ پارٹی کانپور کی طرف سے گرفتار کمیونسٹ کو زدوکوب کرنے کیلئے سپرنٹنڈنٹ جیل کانپور کے خلاف ایک دعوی دائر ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قابل اعتراض گیت گانے پر انکو پیٹا گیا تھا۔

سائیکلیں پچھلے دنوں جو سائیکلیں گرفتار ہوئی تھیں۔ اے۔ آر۔ پی افسران کی اس کارروائی کے خلاف یو۔ پی مرچنٹ چیمبر نے سخت اعتراضی درخواست بھیجی ہے

پریکٹس ۲۸ جنوری ۱۹۴۳ء کو کانپور میں "پناہ لینے" کی اے۔ آر۔ پی کی پریکٹس ہوئی۔

افتتاح بھارت بنک لمیٹڈ کانپور کی شاخ کا افتتاح لالہ پدم پت سنگھانیہ نے کیا۔

ڈی۔ اے۔ وی کالج کانپور کی بائیولوجی یونین کا افتتاحی جلسہ بصدارت مسٹر کالکا پرشاد بھٹناگر پرنسپل کالج ۲۲ جنوری ۱۹۴۳ء کو منعقد ہوا۔ ڈاکٹر کے۔ جی۔ لال انٹو فائونجسٹ یو۔ پی گورنمنٹ نے لکچر دیا۔ اور علم بائیولوجی اور اسکی ضرورت کی تشریح کی۔ تقریر کے خاتمہ کے بعد یونین کی مستورات اراکین نے ایک مختصر ڈرامہ کھیلا۔

اپیل ہم لیسڈ ٹیٹ لیبر فرنٹ نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے مزدوروں سے اپیل کی ہے کہ وہ کمیونسٹوں کے ذریعہ گمراہ نہوں۔ آپ نے کہا کہ کمیونسٹ بونس مزدوری کے اضافہ وغیرہ کے بہانوں سے مزدوروں کی اسٹرائک کرانا چاہتے ہیں۔ مزدور ان سے ہوشیار رہیں آپنے کمیونسٹوں سے اپیل کی ہے کہ وہ دوعملی پالیسی کو ترک کر دیں اور مزدور ضابطۂ رائج سے اپنی جائز شکایات دور کرائیں۔

یو۔ پی گورنمنٹ کے لیبر ڈپارٹمنٹ نے ماہ نومبر کے متعلق جو قواعد مزدوروں کی بابت شایع کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مزدوروں کی ۲۲ شکایتیں وصول ہوئیں جنمیں سے ۹ طے ہو گئیں۔ ۱۶ مزدوری نہ دیئے جانے اور ایک زدوکوب کرنے کے خلاف تھی۔ ۱۶ حادثات میں مزدوروں کو ۵۲۴۸ روپیہ معاوضہ دیا گیا۔ کل حادثات ۲۴۹ ہوئے۔ ۴۸ تالیس ہڑتالیں ہوئیں جنمیں ۳۶۸۲ روپیہ کا نقصان ہوا۔

چیف انسپکٹر آف بوائلر اینڈ فیکٹریز کے پاس ... شکایتیں موصول ہوئیں۔ لیبر ولفیر دواخانوں نے ۲۵ ہزار مزدوروں کا علاج کیا۔ ۱۵۴ لڑکوں کو روزانہ دو ... اوسط سے دیا گیا۔ ۳ ر ۴۵ من دودھ خرچ ہوا۔ ۱۸ میوزک پارٹیاں ہوئیں۔ ۳ سینما کے تماشے دکھائے گئے جن کو ۲۷۰۰ مزدوروں نے دیکھا۔

مستعمل قہوہ جنگی اغراض کے لئے استعمال شدہ خشک قہوہ جمع کرنے کیلئے ایک دکان قائم کی گئی ہے اور کافی استعمال کرنے والوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ قہوہ وہاں بھیجدیں۔

پٹر اسنڈوا میں یو۔ پی جنگی اغراض کے فنڈ کی امداد کیلئے دیہاتیوں کا ایک جلسہ ہوا۔ تحصیلدار اکبرپور نے جلسہ میں تقریر کی اور فنڈ کی امداد کیلئے اپیل کی۔ تقریباً دو سو روپیہ جمع ہوا۔

ہندوستانی برادری کا ایک جلسہ بصدارت مسٹر آر۔ سو... منعقد ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر ایک ایٹ ہوم دیا گیا۔

نوجیون سبھا ۳۱ جنوری ۱۹۴۳ء کو نوجیون سبھا کا سالانہ جلسہ شام کو ہوگا۔ بچے کے گروپ کے ملنے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر۔

سپلائی ممبر سر ہومی مودی سپلائی ممبر حکومت ہند نے حالات حاضرہ پر ایک بصیرت افزا تقریر کی اور جنگی کام میں مزدوروں کی جد وجہد کی تعریف کی۔

امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ۲۳۶۹... روپیہ کے صرف سے ۳۰۰ مزدوروں کیلئے کوارٹر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹرسٹ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ جو لوگ ٹرسٹ کے خریدے ہوئے پلاٹوں کو منافع سے فروخت کریں اُن سے منافع کا ۲۵ فیصدی وصول کر لیا جائے۔ شہر کی پیمائش کے لئے ٹرسٹ نے بارہ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

عطیہ مسٹر ہرگوبند مصرا مالک مصرا ہوزری فیکٹری نے ... ہزار روپیہ ڈاکٹر گنگا ناتھ جھا میموریل انسٹیٹیوٹ کو دیا ہے۔

اطفال شماری انورگنج۔ مولگنج۔ صدر بازار۔ اور ٹیکاپور حلقوں کے اسکول جانے والے لڑکے اور لڑکیوں کے شمار کا کام ہو رہا ہے۔

اگریکلچر کالج مسٹر ہیرٹ اڈوائزر یو۔ پی گورنر نے اگریکلچر کالج کے سالانہ تقسیم انعامات کے جلسہ کی صدارت کی جلسہ کے خاتمہ پر ایک ایٹ ہوم دیا گیا۔

بحکم جناب منصف صاحب بہادر شہر کانپور
سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب
(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۷۹ ۴ ۱۹۴۲ء
بعدالت۔ منصف صاحب شہر کانپور ضلع کانپور

میونسپل بورڈ کانپور .... مدعی

بنام عز الدین وسلطان احمد منیجر و پروپرائٹر مسرس عز الدین اینڈ سنس مسٹن روڈ کانپور .... مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت ٹیکس وغیرہ کے دائر کی ہے، لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ دوسری ماہ فروری ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کا کریں اور آپکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ جنوری ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

سبدِ گل

ہٹلر کے دست راست گوئبلز نے اپنے اخبار میں نیشنلزم اور قوم پرستی پر جو تازہ آرٹیکل لکھا ہے اس کے بعض حصے اس قدر دلچسپ ہیں کہ ہم اُن کو اپنے ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں جرمنی کا یہ سب سے بڑا نیشنلسٹ لکھتا ہے:۔

"ہم کو ابتدا میں اس بات پر کافی شک تھا کہ جرمن عورتیں صحیح معنوں میں نیشنلسٹ ثابت ہو سکیں گی۔ لیکن اب ہم کو کامل اطمینان ہے کہ جرمنی کی سو فیصدی عورتیں پکی نیشنلسٹ ثابت ہوئی ہیں۔ اور اُنھوں نے قوم اور ملک کے لئے وہ قربانیاں کی ہیں جو مردوں سے ناممکن تھیں۔"

آپ یقیناً یہ معلوم کرنے کے لئے بے چین ہوں گے کہ آخر وہ کونسی قربانیاں ہیں جو مردوں سے بڑھکر جرمنی کی عورتوں نے قوم اور ملک کی خاطر کی ہیں۔ اسکی تفصیل بھی سُن لیجئے، ارشاد ہوتا ہے:۔

"اِس وقت جرمنی کی ہزاروں عورتیں میدان جنگ میں ہمارے سپاہیوں کا دل بہلا رہی ہیں۔ ان میں سے بہت سی عورتیں اِن سپاہیوں سے صحیح جرمن نسل کے بچے پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔"

واقعی یہ نیشنل "خدمت" اتنی بڑی خدمت ہے کہ نہ ہٹلر ہی اس کو انجام دے سکتا تھا اور نہ گوئبلز ہی۔ کیونکہ ہٹلر میں خواہ کتنی ہی قوم پرستی کی صفات کیوں نہ موجود ہوں لیکن وہ نہ تو جرمن سپاہیوں کا جی بہلا سکتا ہے، اور نہ ان سپاہیوں سے نطفے حاصل کرنے کے بعد صحیح جرمن نسل کے بچے پیدا کر سکتا ہے۔ اس معاملہ میں تو یہ بیچارا بھی خود عورتوں ہی کا محتاج ہے۔ اس لئے گوئبلز جرمن عورتوں کی قومی خدمات کی جتنی بھی تعریف فرمائیں کم ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر جرمنی کی عورتیں محض اپنی صنفی فیاضی کی بنا پر قوم پرست کہلائی جا سکتی ہیں تو جرمنی کی اُن پیشہ ور طوائفوں کا درجہ تو اور بھی بلند ہوا جو موجودہ جنگ سے بہت قبل سے اِسی نیشنل خدمت کو انجام دے رہی ہیں

ٹیونسیا

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ جرمنوں کا جنگی منصوبہ ہے کہ اتحادیوں کو کسی نہ کسی طرح سے شمالی افریقہ میں مصروف جنگ رکھا جائے اور خواہ اس مقصد کو حاصل کرنے میں کتنی ہی قربانی دینی پڑے مگر اتحادیوں کو جرمنوں کو شمالی افریقہ سے پورے طور پر باہر نکال دینے کا موقع نہ دیا جائے۔ ورنہ وہ افریقہ سے نپٹ کر یورپ پر فوجیں چڑھا دیں گے، اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے جرمنوں نے شمالی افریقہ کے علاقہ ٹیونسیا کو میدان جنگ بنایا ہے جرمنوں نے اس علاقہ میں پہاڑیوں پر چپے چپے پر توپیں چھپا دی ہیں اور دھڑا دھڑ رسد اور کمک لا رہے ہیں۔ اتحادی جرمنوں کے اس منصوبے سے بے خبر نہیں ہیں اور آثار یہ ہیں کہ ایسی حالت میں اگر اتحادیوں نے جرمنوں پر ہاتھ ڈالا تو بہت ہی احتیاط اور کافی تیاریوں کے بعد ہی ہاتھ ڈالیں گے۔ اس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ شمالی افریقہ پر اس وقت جو ایک قسم کا جمود طاری ہے یہ آنے والے طوفان سے عین قبل کا سکون ہے۔

لندن میں یہ معلوم ہوا تھا کہ طرابلس کو جرمن خالی کر رہے ہیں اسلئے کہ طرابلس کا زوال یقینی ہے اب وہاں سے جرمن بھاگ رہے ہیں

ﷺ نے اسے لے لیا جو اس وقت بہت مفید ثابت ہو رہا ہے

یہ ہیں وہ چند قابل قدر خدمات جو گائیڈ لڑکیاں انجام دے رہی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تربیت یافتہ اور پُرجوش نوجوانوں کی طرح ان سے سب کچھ کام لیا جا سکتا ہے۔ انھیں پر ہمارے مستقبل کا دارومدار ہے اور اس نئی دنیا کے متعلق ہماری امیدیں انھیں پر قائم

ادبِ لطیف

یادِ دوشینہ

(از جناب بدری ناتھ ناظم)

جذبات کی دنیا کی مالکہ! کیا تمھاری یادوں میں اب بھی وہ دن رقص کر رہے ہیں؟

جنھوں نے میرے دنوں کو وقفِ اضطراب اور میری راتوں کو سوگوار بنا رکھا تھا۔ ہاں تمھارے لئے وہ پُرکیف دن تھے جب تم اپنے جال لیکر دریا پر آتی تھیں۔

مگر وہ دن میرے لئے موت کا پیغام تھے۔

اے مجسمۂ حسن! یہ جانتے ہوئے بھی۔۔۔۔ کہ انجام میرے حق میں المناک ہوگا جلوۂ حسن سے بہرہ یاب ہونے کے لئے آ جاتا تھا تمھارے سیاہ کاکل سنبل کی طرح بل کھاتے لہراتے دکھائی دیتے تھے۔ گویا کالے ناگ بین کی مست لَے کے آگے جھوم رہے ہیں۔

تمھاری نشیلی آنکھوں میں ہلکے ہلکے ڈورے گلابی پنکھڑیوں کی رگوں کے ہلکے ہلکے سائے تھے۔ میں صرف یہی دیکھنے آتا تھا۔ لیکن اب۔۔۔ اے مجسمۂ حسن! جبکہ تم دور ہو دل تمھیں دیکھنے کے لئے بے قرار رہتا ہے۔ میری حالت ایسی ہے کہ اس کے لئے الفاظ کا دامن تنگ ہے سینہ میں ایک خلش سی پیدا ہو جاتی ہے۔ دلمیں آرزو دل کا بے پناہ طوفان موجیں مارنے لگتا ہے اور بے اختیار آنسو چھلک آتے ہیں۔ میں اپنا دل تھام کر رہ جاتا ہوں۔

کیا تم پر بھی کبھی ایسی کیفیت طاری ہوئی ہے؟ کیا تمھارے نازک دل میں بھی ارمانوں کا بے پناہ طوفان جاگا ہے؟ نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا! کیونکہ تم بدستور خاموش ہو۔ اے مجسمۂ حسن! میرے دل و دماغ پر تیرا تسلط ہو چکا۔ لیکن آہ! نہیں نہیں یادِ دوشینہ جگا کر میں تجھے تکلیف دینا نہیں چاہتا!

※ میں مدد کرتی ہیں اور اسپتالوں میں ترکاریاں پہونچانے کے لئے خود بھی کاشت کرتی ہیں۔ ایک شخص بیڑے میں بھرتی ہوا تو اُسے خطرہ تھا کہ اس کا خاندان ترکاری سے محروم ہو جائیگا لیکن ایک گرل گائیڈ کمپنی نے یہ کاشت اپنے ذمہ لے کر پہلے سے بھی بہتر پیداوار دکھا دی۔

یہ لڑکیاں ہزاروں خاندانوں کے لئے پوشاکوں کی مرمت کر چکی ہیں۔ اور انھوں نے نئے لباس بھی تیار کئے ہیں۔ چیف کمشنر نے کہا کہ وہ جنگ میں اور بہت سی شکلوں میں بھی مدد کر رہی ہیں۔ آپ نے ایک نو عمر گائیڈ کا تعارف کرایا جس نے ولٹ شائر کے لونگ کیٹ فارسٹری کیمپ کے حالات بتائے۔ یہ کیمپ سات ہفتوں تک قائم رہا۔ اس کا عملہ چالیس پچاس لڑکیوں پر مشتمل تھا جو بدلتی رہتی تھیں۔ اس میں ملک کے ہر حصہ کی لڑکیاں موجود تھیں یہ برابر کام کرتی رہیں کسی کو زیادہ چھٹی نہیں ملی۔ ان کا کام یہ تھا کہ چھوٹے درختوں کی شاخیں کاٹکر چھانٹ دیں اور پودوں کے آس پاس کی گھاس پھوس علیحدہ کر دیں۔ اس کام میں اُنھیں بڑا لطف آیا۔ ان میں سے بہت سی ایسی تھیں جو کہتی تھیں کہ اُنھوں نے اس سے بہتر طور پر کوئی چھٹی نہیں گزاری۔ جنگل کا افسر اعلیٰ جس کا نام بل تھا، پہلے تو اُن کی قابلیت پر شک کرتا تھا لیکن ان کا کام دیکھکر اس نے ان کو بالکل آزاد چھوڑ دیا۔ اور بالآخر بڑے جوش میں ان کی تعریف و توصیف کرنے لگا۔

پندرہ برس کی کیتھلین نامی ایک گائیڈ لڑکی نے بتایا کہ لور پول کے پاس فوریّن ضلع کی تمام گائیڈ لڑکیاں ہوائی حملہ کے وقت طلب کی گئیں۔ ایک لڑکی کو پیام دیا گیا جو یکے بعد دیگرے ہر گائیڈ لڑکی کو پہونچ گیا اور چالیس منٹ کے اندر تمام گائیڈ لڑکیاں حاضر ہو گئیں۔ دو تین دن تک وہ کھانا پکاتی، دھوتی اور چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال کرتی رہیں۔ ان کی تربیت نے ان فرائض میں بڑی مدد کی۔

اس کے بعد برمنڈسی کی ایک رینجر نے تقریر کی جس میں اُس نے بتایا کہ ایک اور رینجر کی مدد سے اس نے پورے ضلع کا ایسا نقشہ بنایا تھا جس میں گیس اور پانی کے ذخیرہ گاہیں، ہر گھر میں افراد کی تعداد اور وہ کہاں کہاں سوتے ہیں سب کچھ دکھایا گیا تھا۔ یہ نقشہ

عالمِ نسواں

لڑکیوں کا جنگ میں حصہ

برطانوی سلطنت میں ہر جگہ ادارہ گرل گائڈ کی لڑکیاں سرکاری فرائض انجام دے رہی ہیں بعض انگلستان میں ان کی تعداد ۵۳۰۰۰۰ ہے۔ اور ہر کام میں ہر عہدے پر انھوں نے اپنے فرائض کچھ اس طرح انجام دیئے ہیں کہ آج وہ اپنی پھرتی۔ اعتماد اور خوش دلی کیلئے مشہور ہیں جنگ شروع ہوتے ہی گرل گائڈ ادارہ کی تربیت یافتہ عورتیں فوراً عورتوں کے سرکاری ادارے میں شامل ہونے لگیں، خیمے لگانے۔ کوارٹر ماسٹری، تیمار داری اور نظم و نسق میں اُن کے تجربے نہایت بیش قیمت ثابت ہوئے اور خود ادارے میں ایک خلا سا پیدا ہو گیا۔ خطرہ یہ تھا کہ تجربہ کار عورتوں کی ہدایت کے بغیر ممکن ہے یہ ادارہ نہ چل سکے لیکن لڑکیوں نے ان شبہات کو غلط ثابت کر دیا۔ لارڈ بیڈن پاول کے گروہی نظام سے جسمیں چھ یا آٹھ اسکولی لڑکیوں کا ایک گروہ اپنے ہی درمیان سے ایک ہم عمر لڑکی کو قائد مقرر کر لیتا ہے۔ چنانچہ جیسے جیسے عورتیں دوسرے سرکاری اداروں میں شامل ہوتی گئیں ان لڑکیوں نے جو اپنے اپنے گروہ کی قائد (پٹرول لیڈر) تھیں ذمہ داری کا بار سنبھال لیا۔ بعض اوقات تو تیرہ تیرہ چودہ چودہ برس کی دو تین پٹرول لیڈروں کے ماتحت تیس تیس لڑکیوں کی کمپنیاں نہایت اعلیٰ خدمات انجام دیتی ہیں۔

اسپتالوں میں اردلی کا کام انھوں نے اتنی خوبی سے انجام دیا ہے کہ دھونے۔ صاف کرنے اور کھانا وغیرہ لانے کا کام نرسیں بالکل انھیں پر چھوڑ دیتی ہیں۔ بعض لڑکیاں پناہ گزینوں کی اقامت گاہوں میں بچوں کو نہلاتی، بستر میں لٹاتی، ٹہلانے لے جاتی اور ان کے کھیل کود کا سامان کرتی ہیں۔ جنکو کھلونے بنانے آتے ہیں وہ ٹوٹے پھوٹے سامان سے بچوں کو کھلونے بنا کر دیتی ہیں۔ بعض لباس سیتی ہیں۔ جنگ شروع ہونے پر گائیڈ لڑکیوں کو پہلے پہل پناہ گزینوں ہی میں کام کرنا پڑا۔ انھوں نے اپنے کو استقبالی اور اقامت کا انتظام کرنیوالے افسروں کے سپرد کر دیا چنانچہ اسٹیشنوں پر وہ پناہ گزینوں کے ہر طرح کے کام کرتی تھیں اور گھر آکر بھی ان کی ہر طرح مدد کرتی تھیں دیہات میں بس جانیوالے بہت سے نونہالوں کے خوش و خرم چہرے انھیں لڑکیوں کی محنتوں کا نتیجہ ہیں۔

ہوائی حملوں میں بھی ان کے کارنامے نہایت شاندار رہے ہیں گائیڈ لڑکیوں کے ایک گروہ کو اپنے اسکول میں خبر ملی کہ ایکیسم کی موجودگی کے باعث آج مجبوراً چھٹی رہے گی۔ اس چھٹی سے فائدہ اُٹھا کر انھوں نے آرام گاہ کی مدد کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں جو فوراً بخوشی قبول کر لی گئیں، کیونکہ گنتی کے کچھ لوگ تین انگیٹھیوں پر سینکڑوں بے گھروں کے لئے کھانا پکا رہے تھے گائیڈ لڑکیوں نے اپنے خیموں کا سامان لاکر بہت جلد ایک باقاعدہ باورچی خانہ روشن کر دیا۔ حالانکہ بجلی اور گیس وغیرہ کی کمی کے باعث ان سے زیادہ سن رسیدہ لوگ بالکل ناکامیاب ہو گئے تھے۔

ان لڑکیوں کی رہنمائی کے لئے عورتیں اب نہ رہی تھیں اور انھیں پر کیا موقوف ہے۔ ایسی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں جہاں لڑکیاں سن رسیدہ عورتوں کی رہنمائی کے بغیر اپنا کام کرتی ہیں۔ بلفاسٹ میں کمشنر نے تمام گائیڈ لڑکیوں کو پہلے ہی سے منظم کر کے ان کے مرکزی دفتروں کو اقامت اور آرام گاہوں میں تبدیل کرنے کا انتظام کر لیا اور کھانے کا سامان ان کے مال میں آنے لگا۔ چنانچہ بلفاسٹ میں ہوائی حملوں کے وقت گائیڈ لڑکیوں نے ۱۴۰۰ افراد کو کھانا کھلایا۔ یہ حالت دیکھکر خوراک کی وزارت نے گرل گائیڈ انجمن سے ہوائی حملوں کے وقت کھانا پکانے کی شمالی فانیش میں مدد کی درخواست کی۔ چنانچہ ان تربیت یافتہ خیمہ کرنے والی گائیڈ لڑکیاں رضاکار عورتوں کے ساتھ پورے ملک میں دورے کرتی اور حملہ کے درمیان کھانا تیار کرنے میں مدد کرتی رہتی ہیں۔

انگلستان کی انجمن گرل گائیڈ کی چیف کمشنر لیڈی کوک رین نے ایک حالیہ نشری تقریر میں بتایا تھا کہ گائیڈ لڑکیاں خوراک جمع کرنے اور غذا کی کاشت میں کس طرح

بچوں کی دنیا

رشید اور محمود

رشید اور محمود دو جڑواں بھائی تھے شکل و صورت بھی ملتی جلتی تھی، لباس بھی بالکل ایک سا۔ لوگوں کو اُن کے پہچاننے میں دھوکا ہوتا۔ ہاں مدرسے کے بچے پہچان لیتے تھے۔ بات یہ تھی کہ محمود بہت صاف ستھرا رہتا تھا، اور رشید کے مزاج میں لاپروائی تھی، کبھی جوتا صاف نہیں ہے تو کبھی شیروانی کے بٹن کھلے ہوئے ہیں۔ کبھی سر کے بال اُلجھے ہوئے ہیں، کبھی دانت صاف نہیں تو کبھی ناخن بڑھے ہوئے ہیں۔

ایک دن دونوں کے نئے جوڑے سل کر آئے بالکل ایک جیسے تھے۔ صبح کو اسکول جانے سے پہلے دونوں نے یہ نئے کپڑے پہنے۔ اتفاق سے امّی بھی وہیں موجود تھیں، اُنھوں نے رشید سے کہا "بیٹے ذرا بالوں میں کنگھا کر لو۔ تمھارے جوتے کتنے میلے ہیں انھیں بھی صاف کر ڈالو شیروانی کے بٹن لگاؤ، دیکھو تمھارا بھائی کس قدر صاف ستھرا رہتا ہے۔"

دونوں بھائی کپڑے بدل کر اسکول جانے لگے تو راستے میں رمیش سے ملاقات ہو گئی، رمیش نے رشید سے کہا "اہا بھائی محمود تسلیم"۔ رشید نے کہا "رمیش بابو آج تم خوب بے وقوف بنے۔ ذرا غور سے دیکھو میں محمود نہیں رشید ہوں"

رمیش: ہرگز نہیں، تم محمود ہو، محمود۔ اس لئے کہ تم دونوں میں وہی صاف ستھرا رہتا ہے رمیش یہ کہکر آگے بڑھ گیا۔ رشید نے اپنے جی میں کہا "بھئی یہ تو خوب دل لگی رہی، اچھا رمیش کل بھی اسی طرح بیوقوف بنے گا۔"

دوسرے دن صبح کو رشید ٹہل کر گھر میں آیا تو امّی کے کہے بغیر اس نے خوب دانت مانجھے اور پھر غسل خانے میں جاکر سارے بدن پر صابن لگایا اور خوب مل مل کے نہایا۔ چہرا۔ گردن اور کان بھی دھوئے۔ پھر نرم تولئے سے بدن خشک کیا اور کہنے لگا "اب میں بالکل صاف ہو گیا مگر ناخن بہت بڑھے ہوئے ہیں۔" اُس کے ابّا نے یہ بات سُن لی، اپنے پاس بُلا کر کہا "لاؤ بیٹے تمھارے ناخن ہم کاٹ دیں۔ بہت اچھے۔ بالکل میرے جیسے ہو جاؤگے" ناخن کٹوا کر رشید نے اپنے کپڑے اور جوتے صاف کئے۔ بالوں میں کنگھا کیا اور کپڑے بدل کر آئینے کے سامنے گیا۔ اُسے بہت ہی تعجب ہوا اور خوشی سے چلّا کر کہنے لگا "سچ مچ اب تو میں بہت ہی اچھا لگتا ہوں۔ اور میرا جی بھی اندر سے خوش خوش معلوم ہوتا ہے" اتنے میں امّی بھی آگئیں اور کہنے لگیں "دیکھو رشید آج تم کیسے اچھے لگ رہے ہو، اگر تم روز صفائی سے رہنے کی کوشش کرو تو پھر یہ تمھاری عادت ہو جائے گی اور دیکھو بیٹے یہ کیسی اچھی عادت ہے!"

آج اسکول کے راستے میں رمیش سے پھر مڈبھیڑ ہو گئی اور وہ پھر غلطی سے رشید کو محمود سمجھکر اُسے سلام کرنے لگا مگر پھر رُک گیا اُس نے دونوں بھائیوں کو غور سے دیکھا اور چلّا کر کہنے لگا "بھائی جانے تم میں سے کون محمود ہے کون رشید" رشید زور سے ٹھٹھا مار کر ہنسا اور وہ کہنے لگا اب تمھیں پھر دھوکا ہوا

(کالم ۵ کا بقیہ مضمون)

وہ کبھی نہیں اُبھرتا۔

ہندوستانی اداکاروں کی ارزانی اور سستے پن ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج تصویریں اُن کے نام سے نہیں چلتیں بلکہ بحیثیت مجموعی تصویر کی خصوصیات کی بنا پر تصویریں کامیاب ہوتی ہیں۔ لیکن آج سے پانچ سال قبل حالت یہ تھی کہ پبلک اداکاروں کے ناموں پر دیوانہ وار گرتی تھی۔ اداکاروں کی موجودہ غیر ہردلعزیزی اداکاروں کے اسی سستے پن کا نتیجہ ہے۔ ضرورت ہے کہ فلمی صنعت سے تعلق رکھنے والے اور خود اداکار اس سستے پن کی طرف ضرور توجہ کریں

پردۂ فلم

ایکٹرسیوں کی ارزانی

اس چیز سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کسی مشہور سے مشہور ایکٹر یا ایکٹریس کے نام میں پبلک کے لئے جو کشش پہلے تھی وہ آج باقی نہیں رہی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس کا سبب کیا ہے؟ آیا پبلک کو ایکٹر اور ایکٹرسیوں سے دلچسپی باقی نہیں رہی یا خود ایکٹر اور ایکٹرسیوں نے اپنی محبوبیت کو کھو دیا ہے۔ اس سوال کا بہترین جواب امریکہ کے ایک ماہر فن کے مندرجہ ذیل الفاظ ہیں۔ یہ ماہر فن ایکٹر اور ایکٹرسیوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"اگر کسی ایکٹر یا ایکٹریس کی محبوبیت کو فنا کرنا ہو تو اُس کو بار بار پبلک کے سامنے لاتے رہیئے اور اُس سے زیادہ سے زیادہ تصویریں تیار کرائیے۔ یہاں تک کہ پبلک اُس کو دیکھتے دیکھتے اُکتا جائے۔ بس اُس کی محبوبیت سال دو سال کے اندر ختم ہو جائیگی"

امریکہ کے ماہر فن کا یہ نظریہ اگر درست ہے تو بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے وہ ایکٹر اور وہ ایکٹرسیں جنھوں نے اپنی نمایش کو اس قدر ارزاں کر رکھا ہے کہ وہ ایک سال کے اندر کئی کئی تصویروں میں آ جاتی ہیں اپنی اس ارزاں جلوہ نمائی سے نہ صرف اپنی قیمت گھٹا رہی ہیں بلکہ اپنی محبوبیت اور ہر دلعزیزی کو بھی برباد کر رہی ہیں ہندوستانی ایکٹر اور ایکٹرسیں ارزانی کے لفظ کو دیکھکر کہیں گی کہ یہ بات غلط ہے ہم نے اپنے آپ کو ارزاں نہیں کیا بلکہ ہم تو پہلے سے دو گنی اور تین گنی قیمت وصول کر کے تصویروں میں آتے ہیں۔ لیکن ان کو یہ نہیں معلوم کہ پبلک کو اس سے کوئی واسطہ نہیں کہ کون ایکٹر یا ایکٹریس کیا تنخواہ لیتی ہے۔ پبلک کے لئے تو ایک اداکار کی ارزانی یہی ہے کہ وہ جب چاہے انتظار کئے بغیر چار آنے یا آٹھ آنے خرچ کر کے اسے کسی نہ کسی نئی تصویر میں دیکھ لے۔ یہاں تک کہ پبلک کا اشتیاق دید اسے بار بار دیکھتے دیکھتے ختم ہو جائے۔ اور پھر پبلک کے لئے اس کے نام میں کوئی کشش باقی نہ رہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کے ایکٹر اور ایکٹرسیوں نے اپنی نمایش کو بہت ہی ارزاں بنا دیا ہے ایک ایک ایکٹریس آسانی کے ساتھ سال کے اندر تین چار تصویروں میں آ جاتی ہے۔ یہی حالت ایکٹروں کی بھی ہے۔ ممکن ہے ان کو کئی کئی تصویروں میں کام کرنے کی وجہ سے روپیہ تو زیادہ مل جاتا ہو لیکن روپیہ کمانے کی دھن میں ایکٹر اور ایکٹرسیں اس چیز کو قطعی طور پر فراموش کر دیتے ہیں کہ انھوں نے بار بار پبلک کے سامنے آکر پبلک کو خود ہی اپنے آپ سے بیزار کر دیا ہے

ایکٹر اور ایکٹرسیوں کی محبوبیت کی بربادی کا زیادہ تر ذمہ دار "فری لانسنگ" یعنی ٹھیکہ کا طریقہ ہے جب سے یہ طریقہ ہندوستان میں رائج ہوا ہے فلم اسٹاروں کی سالانہ آمدنی تو ضرور بڑھ گئی ہے لیکن ان کی مقبولیت کی مدت جو ممکن ہے سالہا سال تک باقی رہتی بالکل فنا ہو گئی چنانچہ حالت یہ ہے کہ فلم ساز نئی ایکٹرسیں کو پیش کرتے ہیں اور وہ پرانی ایکٹرسیوں سے کہیں زیادہ پبلک کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہے۔

امریکہ کے ایک پرانے فلم ساز نے ایک ایکٹر اور ایکٹریس کی عمر زیادہ سے زیادہ چار تصویریں تجویز کی ہیں یعنی اس فلم ساز کے نزدیک جو ایکٹر یا ایکٹریس چار فلموں میں کام کر لے پھر اسے پبلک دیکھنا ہی نہیں چاہتی۔ اس فلم ساز کی رائے ہے کہ ہر فلم اسٹار کو چار یا پانچ تصویروں میں کام کرنے کے بعد ریٹائر ہو جانا چاہیئے۔ لیکن ہندوستان میں یہ حالت یہ ہے کہ ایک ایک فلم اسٹار صرف ایک سال کے اندر چار چار تصویروں کو بھگتا دیتا ہے گویا خود ہی اپنے ہاتھوں ایک سال کے اندر اپنی زندگی ختم کر ڈالتا ہے

ہندوستان کے ایکٹر اور ایکٹرسیوں کے سامنے اگر واحد مقصد روپیہ کمانا نہیں ہے تو اُن کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو ارزاں نہ بنائیں، اور بار بار پبلک کے سامنے آکر اپنی ہر دلعزیزی کو فنا نہ کریں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر لعزیزی کے ختم ہونے کے بعد اگر لاکھ بھی وہ کوشش کرینگے تو اُبھرنا ناممکن ہو جائیگا۔ کیونکہ فلمی صنعت کا یہ پرانا اصول ہے کہ

اقوالِ زرّیں

دولت پر مغرور ہونا غربت کو دعوت دیتا ہے۔

انسان یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ اس کی مصیبت کی کیا وجہ ہے۔

محبت ترقی کا زینہ ہے۔

کمزوروں کی مدد کرنا نیک آدمی کا کام ہے۔

جھوٹ بولنے والے آدمی کا اعتبار جاتا رہتا ہے۔

بدقسمت بیوقوف کہلاتا ہے۔

دنیا میں سب سے بڑی دولت ایمان کی دولت ہے۔

خدا سب جگہ موجود ہے۔ وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

علم بے خطر ہے مال کو ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔

صبر ایک ایسا پھول ہے جو ہر باغ میں نہیں پیدا ہوتا۔

زندگی تھوڑی ہے دشمنی کرنے اور دوسروں کی برائیوں کے گننے میں صرف نہیں ہونی چاہیئے۔

دولت ایک آئینہ کے مانند ہے یہ انسان کو بدل نہیں دیتی ۴۴ بلکہ انسان کو اسکے اصلی روپ میں ظاہر کرتی ہے۔

موجِ تبسّم

"آپ کی سگائی کی اس انگوٹھی پر کیا لکھوانا چاہتے ہیں"

"جوزف کیطرف سے مس ولسن کو"

"بہتر ہو کہ آپ صرف "جوزف کی طرف سے" ہی لکھوائیں، معلوم نہیں آپ کو یہ انگوٹھی کہاں کہاں دینی پڑے اور کہاں کہاں سے واپس آئے۔"

جج:۔ کل تمہیں موت کی سزا دیجائے گی، بتاؤ تمہاری آخری خواہش کیا ہے۔؟

مجرم:۔ "میں حجام ہوں اور سرکاری وکیل کی ڈاڑھی مونڈنا چاہتا ہوں"

بوڑھا:۔ آپ تم اور میری لڑکی کے درمیان کونسی چیز مانع ہے؟

نوجوان:۔ "آپ"

سپاہی کو میدان جنگ میں بیوی کا خط ملا جس میں لکھا تھا کہ گاؤں کے سارے تندرست نوجوان فوج میں بھرتی ہو کر چلے گئے اور کوئی مزدور ملتا نہیں اسلئے اب اپنا کھیت مجھے خود ہی کھودنا پڑے گا۔

سپاہی نے جوابدیا۔ خدا کیلئے تم خود کھیت کی کھدائی نہ کرنا۔ وہاں میں نے بہت سی بندوقیں دفن کر رکھی ہیں۔

خط سنسر کیا گیا۔ سپاہی کے گاؤں میں فوجی سپاہیوں کی بھری ہوئی لاریاں پہنچیں اور اسکے کھیت کے کونہ کونہ کو کھود ڈالا۔ ۴۲

دلچسپ معلومات

آپ کی بیوی ازدواجی زندگی میں ۴۹ ہزار مرتبہ بستر بچھاتی ہے۔

سات سال میں آپ اپنے وزن کے برابر سگریٹ پیتے ہیں۔

مرتے وقت ہنری ہفتم کے خزانہ میں ۱۸ لاکھ پونڈ موجود تھے۔

سترھویں صدی میں یورپ کے مرد ہر وقت اپنی جیب میں کنگھی رکھتے تھے۔ اور لوگوں کے سامنے بلاتکلف بالوں میں کنگھی کرنے لگتے تھے۔

آپ کی عمر کا پورا ایک گھنٹہ بوٹ کے تسمے باندھنے میں گذر جاتا ہے۔

آپ اپنی عمر میں عموماً سات سو بیس مرتبہ اپنی بیوی سے جھگڑتے ہیں۔

برطانی بیویاں جنگ سے پہلے ہر سال گھر کے لئے تمام اجناس کے ۱۶۰۰۰۰۰۰۰ پیپے خریدتی ہیں۔

---

۴۲ بیوی نے گھبرا کر اپنے خاوند کو خط لکھا۔

"یہ کیا مصیبت ہے فوج نے ہمارے گاؤں کا محاصرہ کر رکھا ہے اور میرے کھیتوں کا چپہ چپہ کھودا جارہا ہے۔

سپاہی نے جوابدیا:۔ مبارک ہو تمہاری محنت بھی بچی اور بیج بھی۔

افسانہ

بدچلن

ایک نوجوان کی زندگی کا سب سے عبرتناک واقعہ

۔((از محمد امین صاحب شرق پوری))۔

محمد امین شرقپوری کا یہ افسانہ حسب معمول نہایت سادہ طریقہ پر شروع ہو کر ایک نہایت ہی دردناک انجام پر ختم ہوجاتا ہے۔ لیکن اس کے دردناک انجام کے بعد ایک لڑکی کے احساسات کا انقلاب اس افسانہ کی جان ہے۔

"کھٹ کھٹ ۔۔۔!"

"کون ہے؟"

"میں ہوں"

"میں کون؟"

"ماں دروازہ کھولو"

"جنبیلی! بہت دیر سے آئی ہو بیٹی؟"

بی بی جی کی طبیعت خراب تھی ماں، سارا کام مجھے اکیلی کو کرنا پڑا" کانپتی ہوئی بڑھیا کے دانت بج رہے تھے۔

"ماں تم کانپ رہی ہو"

"سردی بہت ہے آج۔"

"تمہارے پاس کوئی بھاری کپڑہ بھی نہیں"

"کپڑا آئے کیسے، بہت مہنگا ہو رہا ہے بیٹی"

"دو روپے کا بھی نہیں آئیگا ماں؟"

"نہیں بیٹی پانچ روپے میں کیا کیا ہو، آجکل ہنگے سے میں اپنی اوقات ہی کیا ہے؟"

"میری چادر اوڑھ لیا کرو ماں" چولھے کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی "اس میں آگ ہے ماں؟"

ہاتھ سے راکھ ہٹاتے ہوئے بولی!

"تو کیا اوڑھے گی؟" ماں بولی۔

"دھوتی ہے میرے پاس"

"اکیلی دھوتی سے کیا ہوتا ہے۔ شام ہوتے ہی گھر چلی آیا کر۔ بیٹی مجھے ڈر لگتا ہے"

"ڈر لگتا ہے" دہرا کر بولی" چاچی کو بلا لیا کرو اندھیر میں جی گھبراتا ہوگا۔ کپی بھی ہمارے پاس نہیں ہے، ہو بھی تو تیل کہاں سے لائیں۔؟"

"یہ بات نہیں بیٹی۔ تو جوان ہے اور یہ رگھو بیر بدمعاش چبوترے پر پڑا رہتا ہے ہر وقت" مجھے ڈر لگتا ہے اس سے"

"مجھ کیا کھالیگا ماں؟"

"کامنا کی بھوک پیٹ کی بھوک سے تیز ہوتی ہے بیٹی"

"کامنا کی بھوک کیا ہوتی ہے ماں؟" تعجب سے بولی۔

"تو نہیں جانتی بیٹی"

"یہی تو میں جاننا چاہتی ہوں ماں؟"

ماں گرم گرم راکھ پر سرد پیر رکھتے ہوئے بولی "اس کی آنکھ میں لجیا نہیں ہے"

چنبیلی کو یاد آیا کس طرح آج صبح جب وہ اس کی کوٹھری کے آگے سے گذری تھی وہ دیدے پھاڑ کر دیکھ رہا تھا گا بھی تو رہا تھا کوئی بیہودہ گانا ۔۔۔!" ہاں ماں چونک کر بولی "یہ لوگ بے شرم کیوں ہوتے ہیں۔ کیا ان کے گھر میں بہو بیٹی نہیں ہے"

"بہو بیٹی کس کے گھر نہیں ہوتی۔"

"پھر"

"چربی چھائی ہوئی ہے بدمعاش کی آنکھوں پر دن بھر گاتا ہے، کلوا کی ماں کہہ رہی تھی، لڑکیوں کو چھیڑتا ہے ہنسی مذاق کی باتیں کرتا ہے۔ ہوشیاری سے جایا کر بیٹی"

"چھیڑتا ہوگا کسی اور کو مجھ سے کہا تو دیدے پھوڑ دونگی"

"نہیں بیٹی سارا محلہ ڈرتا ہے اس سے" "کہیں اور کوٹھری ملجائے تو میں محلہ چھوڑ کر چلی جاؤں"

"ماں اس سے ڈر کر گھر چھوڑ دیں گے؟"

"ایک ایکدن چھوڑنا ہی پڑیگا بیٹی، ہمارا یہاں کون ہے"

"ماں کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھٹے ہوئے لحاف میں سر چھپا کر رونے لگی۔ اسکی ماں بہت دیر تک روتی رہی اور چنبیلی چولھے کے آگے بڑی سوچتی رہی۔ کہ کامنا کی بھوک کیا ہوتی ہے ماں نے بتایا کیوں نہیں" اور کبھی اسکی آنکھوں کے آگے رگھو بیر کی بڑی بڑی آنکھیں گھوم جاتیں۔

(۲)

وہ آنکھیں گھما گھما کر گا رہا تھا۔۔۔ ظالم مار گئی نجریا کے تیر۔

چنبیلی نالی سے پتھر اٹھا کر بولی" سر پھوڑ دونگی"

رگھو بیر ہنس کر بولا "پھر ذرا کس کا ہے"

بدمعاش" اس کے ہاتھ سے پتھر گر پڑا۔ آنکھ میں لجیا نہیں رہی"، چلتے چلتے بولی

"بس ہو گیا غصہ ٹھنڈا" مسکرا کر بولا "ایسے لیسے پتھر تو مجھے روز لگتے ہیں، یہ موٹی آنکھیں کیا بندوق کی گولیوں سے کم ہیں" لڑکی نے کان پر ہاتھ رکھ لئے۔

"رانی رگھو بیر پر ہاتھ اٹھانا آسان نہیں ہے، اچھے اچھوں کی گردن ناپ دی ہے" چنبیلی تیزی سے جارہی تھی سوچتی ہوئی ماں نے سچ کہا تھا مات، اس کی آنکھ میں شرم نہیں ہے" کبھی اسے اپنی بے بسی کا خیال آتا، کاش وہ اس کی باتوں کا جواب دے سکتی۔ اور کبھی ہمت کر کے کہتی، بچ گیا آج میرے ہاتھ سے گانا وانا سب بھول جاتا"

گھر آ گیا۔ بی بی جی کی طبیعت بدستور خراب تھی چنبیلی جھوٹے برتن سمیٹ کر نل کے نیچے بیٹھ گئی۔ سردی سے ہاتھ پیر اینٹھے جارہے تھے، اکہری دھوتی پہنے کام کاج کر رہی تھی۔ جیسے آج اسے سردی نہیں لگ رہی تھی۔ آج ماں کو اوڑھنی دیکر وہ خوش تھی۔ آج اسکے محبت بھرے دل میں ماں کیلئے خالی محبت ہی نہیں بلکہ اس کے دکھوں میں شرکت کا احساس بھی تھا۔

دروازہ بند کردو چنبیلی سرد ہوا آرہی ہے، بی بی جی کی آواز آئی۔ بی بی جی کا کمرہ آگ سے گرم ہو رہا تھا اس کے باوجود سردی سردی وہ چلا رہی تھی۔ اسے اپنی ماں کا خیال آیا کھانسی بخار کی پرانی مریضہ، سارا کام اپنے ہاتھ سے کرتی ہے بی بی جی معمولی تکلیف سے اٹھ بیٹھ نہیں سکتیں، شاید امیروں کو معمولی تکلیف بھی بہت بڑی معلوم ہوتی ہے اور غریب دنادار سخت مصیبت میں بھی گھبراتے دروازہ بند کرکے باہر نکل گئی۔

(۳)

گلی میں خاموشی دوڑ رہی تھی، رگھبیر چبوترے پر بیٹھا تھا چنبیلی جسم سکیڑے جارہی تھی۔ نکڑ پر بجلی کا ہنڈا کسی شرابی کیطرح اونگھ رہا تھا، دھیمی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

"کہاں جارہی ہے ادھر آ" رگھبیر چونک پڑا۔ چنبیلی کے پاؤں تیزی سے بڑھنے لگے۔

"نہیں سنے گی" اچھل کر بولا۔

"کیا کہیگا" رکتے ہوئے بولی۔

"میں کہتا ہوں کہاں سے آرہی ہے۔ اتنے رات گئے۔"

"تجھے کیا کام پرسے آرہی ہوں" وہ بولی،

"ہنستے ہوئے بولا" رات بھر غائب رہتی ہے"

"وہ چلنے کے لئے بڑھی، رگھبیر بھیڑئے کیطرح جھپٹ کر بولا" مجھ سے بچکر کہاں جائے گی" اسکی کلائی ہاتھ میں تھی۔

"چھوڑ دے بدمعاش" وہ چلائی۔

"برابر کی کوٹھری کا پٹ کھلا۔ کیا ہے رگھبیر؟" آواز آئی پلٹ کر بولا۔

"چپ بیٹھے رہو آج تم"

"چنبیلی ہاتھ چھڑا کر بولی، تونے مجھے کمزور سمجھا ہے" اس کے ہاتھ نوکدار پتھر پر پڑے، تڑ تڑ کی آوازیں آئیں، رگھبیر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اور تارڑی کانشہ جیسے رفو چکر ہوگیا تھا۔ آنکھیں جھپکا رہا تھا۔ کوٹھری سے ہنسنے کی آواز آئی۔ بلدیو باہر نکل کر بولا۔ خون بہہ رہا ہے۔؟"

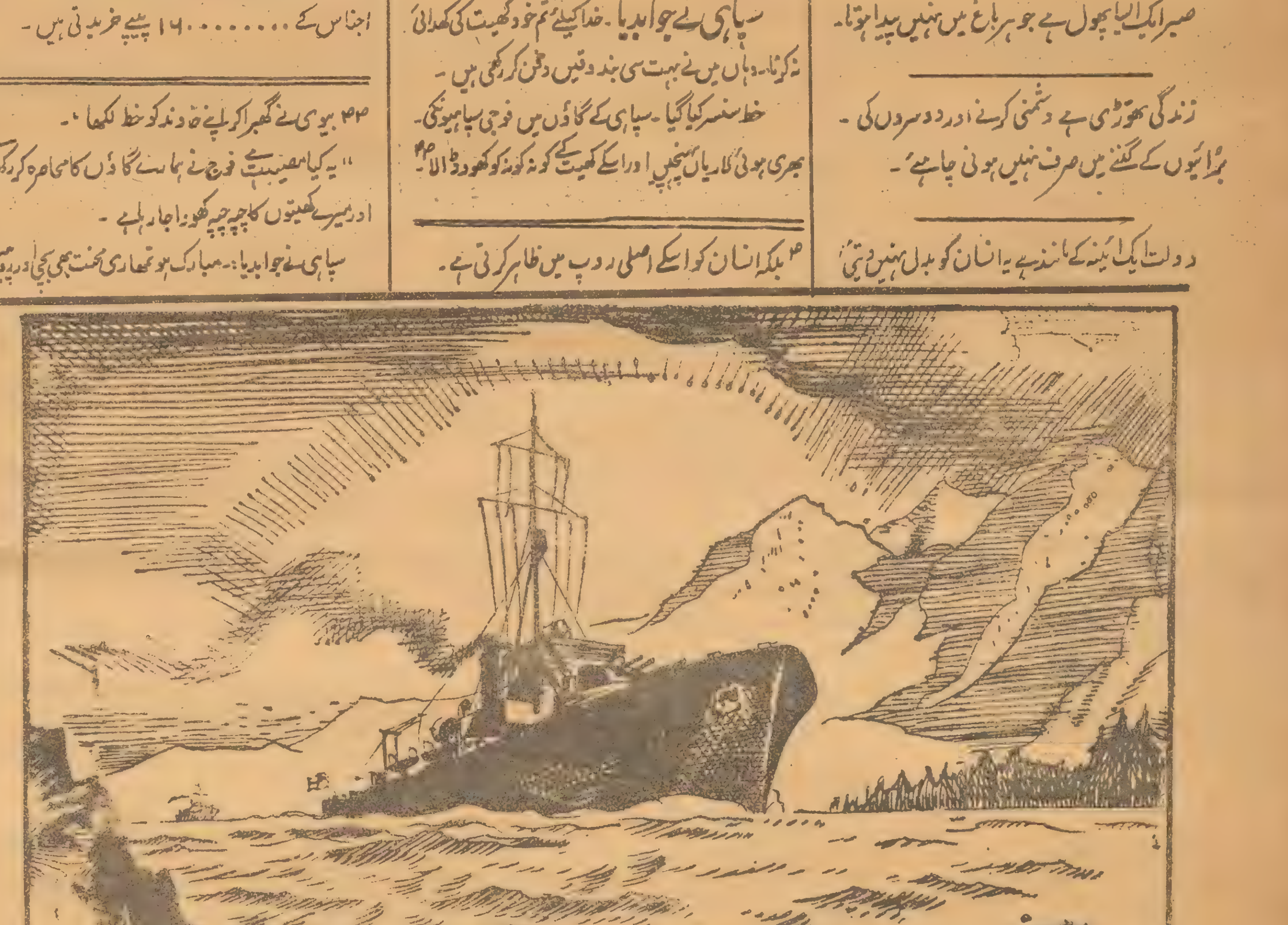
"ہاں" ہاتھوں سے ٹٹولتے ہوئے بولا۔ آنکھوں سے خون بہہ رہا تھا۔

"چنبیلی گھر میں داخل ہوئی، سانس پھول رہا تھا"

"کیا ہوا بیٹی؟"

"ماں" وہ رگھبیر"

"کیا کہا" وہ چونک کر بولی۔ (بقیہ صفحہ ۸ کالم ۱ پر)



رائل انڈین نیوی کا جہاز بحر اٹلانٹک شمالی میں

آسٹریلیا پر حملہ کا خطرہ

سڈنی ۲۴۔ جنوری۔ جہازی محکمہ کے وزیر مسٹر جے اے ہیلی نے آج تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت آسٹریلیا کو اس سے کم خطرہ نہیں ہے جتنا کہ ایک سال پہلے تھا۔ چونکہ ہم نے پہلے سے زیادہ تیاریاں کر لی ہیں اس لئے ہم نے دشمن کو اُن جگہوں میں روک رکھا ہے جن پر اُس کا قبضہ ہے۔ لیکن اگر ہم نے اپنی کوششوں کو ذرا بھی ڈھیلا کیا تو تباہی آجائے گی۔ ہمیں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ان خاص خاص مقاموں پر جہاں ہمارے بڑے بڑے کارخانے ہیں دشمن کے حملہ کرنے کی طاقت کم ہے۔ پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ہم ایک ایسے مرحلے پر پہونچ گئے ہیں جہاں قوم کے بہت سے وسائل بہت محدود ہوتے ہیں۔

آسٹریلیا گیہوں بھیجنے کو تیار ہے
بشرطیکہ جہاز مل جائیں

کینبرا ۲۲۔ جنوری۔ آسٹریلیا کے کامرس منسٹر مسٹر ڈبلیو۔ جے۔ سکل نے ایک بیان میں کہا کہ اگر حکومت برطانیہ جہاز مہیا کر سکے تو آسٹریلیا ہندوستان کو دس کروڑ بوشل گیہوں فوراً سپلائی کر سکتا ہے۔ اور پھر بھی اس کے پاس کافی گیہوں بچ رہیگا۔ آپ نے مزید کہا کہ ہم ہندوستان کو گیہوں سپلائی کرنے کا سواگت کریں گے بشرطیکہ جہاز مل جائیں کیونکہ ہندوستان ہمارا قدرتی مارکیٹ ہے۔

عراق کے اعلان جنگ کا مطلب

بغداد کے ایک اخبار نے اس خبر پر تبصرہ کیا ہے کہ عنقریب عراق محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کر دے گا۔ اس اخبار نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ عرب ممالک محوریوں کے سخت خلاف ہیں۔

(عراق نے محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے)

ترکوں کو جنگی پیمانہ پر زندگی بسر کرنے کی تعلیم

صدر ترکی غازی عصمت انونو نے حال ہی میں ایک تقریر کرتے ہوئے جو الفاظ کہے ہیں انہیں ترکی اور بیرون ترکی کے سیاسی حلقوں میں بے حد اہمیت دی جا رہی ہے۔ صدر ترکی نے کہا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جب ہر ترک کو اس طرح مصائب اور دشواریاں برداشت کرنے کا تہیہ کر لینا چاہیئے گویا ترکی برسر جنگ ہے۔

جرمن فوجیں کہاں مورچہ لگائینگی
مسڈا پر فرانسیسی فوجوں نے قبضہ کر لیا

لندن ۲۵۔ جنوری۔ اتری افریقہ کی لڑائی کے بارے میں جو تازہ خبریں ملی ہیں اُن سے پتہ لگتا ہے کہ آٹھویں برطانوی فوج برابر آگے بڑھ رہی ہے اور ٹریپولی پر قبضہ کر لینے کے بعد وہ سو میل آگے بڑھ چکی ہے اور ٹیونیشیا کی سرحد پار کر کے اندر داخل ہو گئی ہے۔ اُدھر جرمن فوجیں پیچھے ہٹتی جا رہی ہیں اور وہ گابس تک پہونچ گئی ہیں جو کہ ٹیونیشیا میں سرحد سے ۔ میل کے فاصلہ پر ہے۔ خیال ہے کہ رومیل یہاں مقابلہ کرے گا۔

انگریزی سمندری بیڑہ اور ہوائی بیڑہ اپنی فوج کا برابر ہاتھ بٹا رہا ہے۔ امریکی بمباروں نے بزرٹا کی بندرگاہ پر ایک حملہ کیا جس سے بندرگاہ کو بھاری نقصان پہونچا۔ براذویل ریڈیو کا بیان ہے کہ فرانسیسی فوجوں نے لیبیا کے ریگستان میں مسڈا پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جگہ ترپولی کے دکھن میں ایک سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

روسی فوج آرموبیر سے آگے نکل گئی

ماسکو ۲۵۔ جنوری۔ روس کے محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ دکھن پچھمی مورچہ پر ہماری فوجوں نے بڑے زبردست حملے کے بعد شہر سٹاربولسک پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر ایک اہم ریلوے اسٹیشن ہے۔ سٹاربولسک لسی چانسک سے ۴۰ میل اتر پورب کو ہے اور وُلوکی کے ساتھ اس کا سلسلہ ریل قائم ہے جہاں سے روسی فوجیں اب خارکوف پر بڑھ رہی ہیں جو کہ صرف ۹۰ میل رہ گیا ہے۔ اس ریلوے لو کاٹنے کا ذکر چند روز ہوئے روس کے ایک بیان میں آیا ہے۔ روس کے ایک اور بیان میں بتایا گیا ہے کہ ہماری فوجوں نے کئی اور بستیوں اور ریلوے اسٹیشن کراسنوادرزدوکا پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ ٹرانس کاکیشس مورچہ پر روسی فوجوں نے ضلع کے بڑے مقام لسنا کوف اور مولو توف سکایا اور کئی بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

قفقاز کے تیل کی لائن والے جنکشن پر روسیوں نے قبضہ کر لیا

ماسکو ۲۴۔ جنوری۔ سرکاری طور پر روسیوں کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ قفقاز کے اہم صنعتی شہر ازمادیر پر روسی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ وولو کوفوکا کے شہر اور اُس کے ریلوے اسٹیشن پر بھی روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ان دونوں مقامات پر روسیوں کا قبضہ ہو جانے کے بعد اب روستوف سے ۹۰ میل جانب شمال مغرب ورشلو وگراڈ نامی شہر کا روسیوں کے قبضہ میں چلا جانا یقینی معلوم ہوتا ہے۔ ایک تازہ خبر سے یہ معلوم ہوا تھا کہ روسی فوجیں اس شہر سے صرف بارہ میل کے فاصلہ پر تھیں خیال ہے کہ اب روسی فوجیں اس شہر سے اندر قریب پہونچ گئی ہونگی۔

صدر روزویلٹ سے ہندوستان کے معاملہ میں مداخلت کا مطالبہ

نیویارک - ۲۱ - جنوری - پروفیسر فریڈرک سومن نے امریکہ کے رسالہ "ٹائم" میں "ہندوستان کو بچانے کے لئے" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ہر جگہ امریکنوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے صدر پر اس امر کے لئے زور دیں کہ وہ ہندوستان کے تنازعہ کے تصفیہ کی تجویز میں چین اور روس کے لیڈروں کا ساتھ دیں۔ اس تجویز میں واضح طور پر اتحادی قوموں کے ذریعہ ایک ایسی اسکیم کی ترتیب بھی شامل ہو جس کے ذریعہ تین ماہ کے اندر آزاد ہندوستان کی عارضی حکومت قائم کرنا مقصود ہو۔ جو جنگ اور امن کے زمانہ میں یکساں طور پر آزاد اور برابر کی طاقت کی حیثیت سے برطانی کامن ویلتھ سے ملحق رہیگی۔

پروفیسر فریڈرک نے مزید لکھا ہے کہ اس موقعہ کو کھو دینا شکست کو دعوت دینا ہوگا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھانے سے فتح کا راستہ کھل جائیگا۔ آخر میں انھوں نے لکھا ہے کہ ہندوستان ہمارے صفحہ ہستی پر قائم و برقرار رہنے کیلئے ایک کڑی آزمائش بن گیا ہے۔ اگر ہم اس کام میں ناکامیاب رہے تو ہم ہر جگہ ناکامیاب ہی رہیں گے۔ اور اس کام میں کامیابی ہو جانے سے پریزیڈنٹ کے ان الفاظ کی صداقت ثابت ہو جائیگی کہ ہم اتحادی قوموں کے پاس طاقت اور آدمی ہیں اور وہ انسان کے جائز حقوق کا ہر انسان کو یقین دلاتے ہیں۔

شکاگو کے رسالہ کی اپیل

شکاگو کے رسالہ "یونٹی" نے بھی ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کی ہے اس نے سر کرپس کی تجویزوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کرپس کی تجویزوں کا جو حشر ہوا اس پر ہر ایک کو ماتم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے نہ صرف آئندہ نتائج خطرناک ہونگے بلکہ ایک اچھا موقع ضائع ہو گیا ہے۔ جس کو اتنی آسانی سے حاصل کیا جا سکتا تھا۔ اس مسئلہ کا آسان اور مؤثر حل یہی ہو سکتا تھا کہ برطانیہ کچھ زیادہ وسیع النظری اور نیک ارادوں کے زیر اثر یہ کہدیتا کہ "ہم تمھارے لئے آزادی لائے ہیں، آئندہ سے اپنی حکومت خود سنبھالو۔ سلطنت اپنا تمام انتظام واپس ہٹائے لیتی ہے۔ وہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے ایک دوست کی حیثیت سے تمھاری دعوت پر کام کریگی"۔ کیا کسی شخص کو شک ہو سکتا ہے کہ اگر ہندوستان کو یہ پیشکش فوراً ہی کی جاتی تو آزاد چین کی طرح آزاد ہندوستان کو بھی موجودہ رشتہ کے مقابلہ میں زیادہ قریبی رشتہ میں منسلک کیا جا سکتا تھا۔ (ہندوستان اسٹنڈرڈ)

ہندوستان کا مسئلہ حل کرنے کی ضرورت

لیبر پارٹی کی اگزیکیٹو کمیٹی کی تجویزیں

کلکتہ ۲۵ - جنوری۔ ہندوستان کی لیبر پارٹی کی جنرل اگزیکیٹو کمیٹی نے جس کا کئی روز سے یہاں اجلاس ہو رہا تھا۔ ایک بیان کے ذریعہ ہندوستان کا مسئلہ حل کرنے کے لئے چند تجویزیں پیش کی ہیں کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ کانگرسی لیڈروں کو اعلان کر دینا چاہیئے کہ "تباہ کاری کی موجودہ تحریک" سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، اور ان کو یہ بھی چاہیئے کہ کانگرسی ممبروں کو اس تحریک کا مقابلہ کرنے کا حکم دیں۔ چونکہ یہ تحریک کانگرس ہائی کمانڈ نے شروع نہیں کی تھی اس لئے وقار کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس اعلان کے بعد حکومت کو چاہیئے کہ کانگرسی لیڈروں کو رہا کر دے۔ جب کانگرس میں رہا ہو جائیں تو تمام پارٹیوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے جس میں لڑائی چلانے کے لئے تمام پارٹیوں کو ایک سمجھوتہ کرنا چاہیئے۔ تمام پارٹیوں کی ایک حکومت قائم کرنے کے لئے ۳ آدمیوں کو منتخب کر لینا چاہیئے۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ محوری طاقتوں کی ہار یقینی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو ڈھیلا کر دیں۔ کمیٹی نے اتحادی طاقتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ محوری طاقتوں کے خلاف دوسرا مورچہ قائم کیا جائے۔ کمیٹی نے برما پر چڑھائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ بیان میں عوام کے مطالبوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کمیٹی نے غذائی مسئلہ کو حل کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ کمیٹی نے روسی فوجوں کی بہادری کی تعریف کی ہے۔ ریزولیوشن میں اینٹی فسسٹ قیدیوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

ٹوکیو پر اس سال بمباری کریں گے

ملبورن ۲۲ - جنوری۔ آسٹریلیا کے وزیر پرواز مسٹر ڈرانک فورڈ نے کل کہا کہ موجودہ سال ختم ہونے سے قبل آسٹریلیا کے ہوا باز آسٹریلیا کے ہوائی جہازوں میں آسٹریلیا کے بم لیجا کر ٹوکیو پر گرائیں گے جب آسٹریلیا کے کناروں سے فوری خطرہ دور ہو جائیگا تو برطانوی ہوائی بیڑہ برطانیہ میں منہ چھپا کر نہیں بیٹھا رہیگا اگرچہ فتح کے آثار نمودار ہو رہے ہیں لیکن ہمیں اتحادیوں کی فتح پر ضرورت سے زیادہ خوش نہ ہونا چاہیئے دشمن ابھی پیسفک میں ہوا میں ہمارا اتنا ہی بھاری ہے۔

ہندوستان میں اناج کے قحط کا مسئلہ

برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر ایمری وزیر ہند کا بیان

(لندن ۲۲ جنوری) آج مسٹر ایمری وزیر ہند نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں ہندوستان میں اناج کی حالت کے بارے میں کئی سوالوں کے جواب دیئے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے کہا کہ برطانی حکومت ہندوستان میں گیہوں پہنچانے کے لئے جہاز فراہم کرنے کے سوال کو اشد ضروری سمجھتے ہوئے اس پر غور کر رہی ہے تاکہ اناج کی کمی کے باعث ہندوستان میں جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس پر نئی فصل کا گیہوں آنے تک غلبہ پایا جا سکے۔ مزید سوالوں کے جواب میں مسٹر ایمری نے فرمایا کہ ہندوستان میں خوراک کی صورت حالات کے باعث حکومت کو انتہائی تشویش ہے۔ ہندوستان میں پچھلے سال اناج کی پیداوار تسلی بخش تھی۔ لیکن برما سے ہر سال ۵ لاکھ ٹن چاول ہندوستان میں پہونچتا تھا امسال وہ نہیں پہونچ سکا، ساتھ ہی فوجی ضروریات بڑھ گئیں اور باجرہ کی فصل بہت خراب ہو گئی۔ ان وجوہ کے باعث کھانے کی چیزوں کے بھاؤ بہت چڑھ گئے ہیں اور بہت سے حصوں میں یہ چیزیں کمیاب ہو گئی ہیں

سندھ کے سیلاب اور اوڑیسہ اور بنگال کے طوفان اور سیلاب کا بھی اس صورت حال پر کچھ اثر پڑا ہے لیکن ان کے باعث ان علاقوں میں عارضی طور پر اناج وغیرہ کی کمی واقع ہو گئی ہے۔ پہلے تو اناج کی مناسب طریقہ پر تقسیم کا سوال تھا لیکن اب اناج کی کمی کا بھی سوال درپیش ہے۔ اس کا اثر صرف شہری علاقوں پر اور کچھ دیہاتی علاقوں پر پڑا ہے۔ جہاں فصلیں خراب ہو گئیں۔ اگر احتیاط سے کام لیا جائے اور مناسب طریقہ پر اناج کی تقسیم کی جائے تو گزارہ کے لئے اب بھی کافی اناج ہوگا۔ اور کسی خوف و ہراس کی کوئی وجہ نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اناج کی تقسیم کا مسئلہ کافی مشکل ہے اور اس اہم مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حکومت ہند نے اب سے پہلے کئی انتظامیہ کاموں کو جو پہلے مختلف محکموں میں منقسم تھے ایک مرکزی محکمہ خوراک کے ماتحت کر دیا اور گیہوں پیدا کرنے والے علاقوں سے حکومت کے ایجنٹوں کے ذریعہ گیہوں خریدنے کا انتظام کیا۔ دوسرے اناجوں کو خریدنے کے لئے بھی ایسا ہی انتظام کیا گیا۔ لوگوں نے چونکہ اناج جمع کرنے اور اس سے غیر مناسب نفع کمانا شروع کر دیا۔ اس وجہ سے حکومت ہند کی کوششوں کے نتائج مایوس کن ثابت ہوئے۔ شہری علاقوں میں انفرادی راشن کے امکانات پر بھی حکومت پوری متانت سے غور کر رہی ہے۔ کچھ بڑے شہروں میں اس سلسلہ میں ابتدائی تدبیروں کا تجربہ شروع کر دیا گیا ہے۔ لیکن ہندوستان جیسے ملک میں اس سلسلہ میں انتظامیہ مشکلات پیش آئینگی۔

حکومت برطانیہ ہندوستان میں نئی فصل تیار ہونے تک جو اپریل میں تیار ہوگی صورت حالات پر غلبہ پانے کی غرض سے سمندر پار کے ملکوں سے گیہوں پہونچانے کے سوال کو بھی اشد ضروری سمجھتے ہوئے اس پر غور کر رہی ہے اور مجھے بھروسہ ہے کہ اس معاملہ کے متعلق جلد ہی کوئی بیان دینا ممکن ہو جائیگا۔ چند دوسرے سوالوں کے جواب میں وزیر ہند نے فرمایا کہ حکومت ہند قیمتوں کے کنٹرول کے سوال پر بھی متانت سے غور کر رہی ہے۔ اور حکومت برطانیہ جہازوں کی بہم رسانی کے سوال پر کافی دھیان دے رہی ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا جمع شدہ ذخیروں کو نکالنے کے لئے حکومت ہند کوئی قدم اٹھائے گی مسٹر ایمری نے کہا وہاں یہ کام کیا جا رہا ہے۔

حکومت ہندوستان کے صوبوں اور ریاستوں سے خود گیہوں خریدے گی

گیہوں کے بھاؤ پر سے کنٹرول اٹھا لیا گیا

نئی دہلی ۲۵ - جنوری - حکومت ہند کا اعلان مظہر ہے کہ ملک میں اناج کی کمی کے باعث جو نازک صورت حالات پیدا ہو رہی ہے اس سے حکومت کو بہت تشویش ہے اسے اس بات کا علم ہے کہ اناجوں میں گیہوں کی بعض علاقوں میں خاص طور پر بہت کمی ہے اور اگرچہ دوسرے اناجوں کی اتنی زیادہ کمی نہیں ہے لیکن جنگ سے پیشتر کے مقابلہ میں ان کی قیمتیں بہت چڑھ گئی ہیں

برما کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے اگرچہ چاول کسی قدر کم مل سکا ہے اور اگرچہ جنگ کے حالات کی وجہ سے اناج کی مانگ میں بھی کچھ اضافہ ہو گیا ہے لیکن حکومت ہند کو اس بات کا یقین ہے کہ موجودہ شدید کمی کے لئے صرف مندرجہ حالات ہی کلیتاً ذمہ دار نہیں ہیں۔ حکومت کی رائے میں یہ کمی خاص طور پر اس وجہ سے ہو رہی ہے کہ کاشتکاروں زمینداروں اور بیوپاریوں و عوام نے اناج کا ذخیرہ جمع کر رکھا ہے۔ حکومت ہند کو اس امر کا یقین ہے کہ اگر یہ ذخیرے بازار میں آ جائیں اور ایمانداری سے فروخت کئے جائیں تو اس امر کا بہت کم اندیشہ ہے کہ ہندوستان کے باشندوں کو اپنی روزمرہ کی ضروریات میں کچھ کمی کرنی پڑیگی۔

جہانتک قیمتوں کا تعلق ہے پچھلے سال میں زیادہ سے زیادہ بھاؤ مقرر کر کے قیمتوں کو کنٹرول کرنے کی ایک سے زیادہ بار کوشش کی گئی لیکن یہ کوشش محض جزوی طور پر کامیاب ہو سکی۔ بدیں وجہ حکومت ہند نے اپنی فوری مشکلات حکومت برطانیہ کے روبرو پیش کیں اور حکومت ہند کو اس امر کا اعلان کرتے ہوئے ایک گونہ مسرت ہوتی ہے کہ حکومت برطانیہ قطع نظر اس کے کہ جنگ کے باعث جہازوں پر بہت زیادہ بار ہے آئندہ دو یا تین ماہ میں گیہوں کی فراہمی کیلئے کافی تعداد میں جہاز دینے کو رضامند ہو گئی ہے جب یہ جہاز گیہوں لیکر ہندوستان پہونچیں گے تو ان علاقوں کو بھیجے جائیں گے جہاں گیہوں کی بہت زیادہ کمی ہے اور ان علاقوں کی حکومتیں اس کو حسب ضرورت مناسب طریقہ پر اپنے علاقوں میں فروخت کرائیں گی۔ امید کیجاتی ہے کہ یہ گیہوں موجودہ کھلے بھاؤ کے مقابلہ میں سستا فروخت ہوگا۔

حکومت ہند نے حکومت پنجاب سے مشورہ کے بعد یہ بھی انتظام کیا ہے کہ فوراً سرکاری خریداری کی ایک ایجنسی قائم کی جائے جو براہ راست حکومت پنجاب کے ماتحت اور اسکی امداد سے کام کریگی۔ حکومت کا یہ بھی ارادہ ہے کہ جن علاقوں میں گیہوں افراط سے مل سکتا ہے وہاں بھی خریداری کی سرکاری ایجنسیاں قائم کیجائیں۔ اس قسم کی ایجنسیاں ریاستوں میں بھی قائم ہونگی۔ ان ایجنسیوں کا کام یہ ہے کہ وہ ان علاقوں میں جہاں زائد اناج ہے اناج خرید کر ہندوستان کے ان علاقوں میں جہاں اناج کی کمی ہے اور فوجی ضروریات کیلئے اناج مہیا کریں۔ ان صوبوں اور ریاستوں سے اناج باہر بھیجنے کی ممانعت کر دیجائیگی اور صرف سرکاری ایجنسیوں کو گیہوں برآمد کرنیکی اجازت ہوگی یہ ایجنسیاں خریدینگی وہ حکومت ہند کے حوالے کر دیا جائیگا جو ملک کی ... کے مطابق اسکو تقسیم کریگی۔ اور اس امر کے پیش نظر ... اناج بھی نہ جمع کر لیا جائے یہ مال مقررہ سرکاری افسروں ... طور پر مقرر کئے ہوئے اشخاص کے نام بھیجا جائیگا جن ... گیہوں منگانے والے صوبوں کی حکومتیں کرینگی۔ وہ ... کے لئے بھی ذمہ دار ہونگی کہ اناج سستے داموں پر ... کو مل جائے۔ حکومت ہند کو اس امر کا یقین ہے کہ ... اناج پیدا کرنیوالے علاقوں میں برآمدی تجارت کرنیوالوں ... بازی کا خاتمہ ہو سکیگی اور غیر ملکی گیہوں ہندوستان میں ... کر چکنے کے بعد قیمتوں کو اس سے کہیں بہتر طریقہ پر قابو ... سکیگی جیسے کہ ابتک رکھ سکی ہے ان ہی حالات اس نے ... ہے کہ حکومت گیہوں کا زیادہ سے زیادہ بھاؤ مقرر کرنیکے ... ہند کے محکمہ تجارت کا نوٹیفکیشن ... مجریہ ۵ دسمبر ... مجریہ ۲۸ - مارچ ۱۹۴۲ء واپس لے لیا گیا ہے اور یہ کہ ... حکومتوں سے بھی مندرجہ بالا نوٹیفکیشنوں پر مبنی ... اسیطرح منسوخ کر دینے کی درخواست کی جاتی ہے۔

بحکم جناب مسٹر جمیل احمد صاحب بہادر منصف ہمیرپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۹۹ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت منصفی ضلع ہمیرپور

بشناتھ پرشاد ولد جگناتھ قوم برہمن ساکن ... ہمیرپور پرگنہ ضلع ہمیرپور — مدعی

بنام

پرسدا ولد ٹھاکردین قوم کمہار ساکن حال ... کھپرا محال کانپور — مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ ... ۱۵ ماہ فروری ۱۹۴۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے ... معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار ... واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا ... دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ... سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعو... کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے ... ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ... آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن ... پر دیگر تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی ... تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ ... دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو ... بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ جنوری ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
بخط انگریزی

مہر عدالت

ہزایکسیلنسی وائسرائے کے جاری کردہ آرڈیننسوں کو اسمبلی میں چیلنج کیا جائیگا

نئی دہلی ۱۹ - جنوری - جب سے موجودہ سال شروع ہوا ہے - گورنر جنرل چھ آرڈیننس نافذ کرچکے ہیں - ۱۹۴۲ء میں ۶۸ - آرڈیننس سے کم نافذ نہیں کئے گئے ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ مرکزی لیجسلیچر کے کچھ ممبر آنے والے سیشن کے دوران میں اس سوال کو اٹھانے والے ہیں، کہ آیا تمام آرڈیننسوں کا ایک معینہ وقت کے لئے نفاذ کرنا اور انھیں مرکزی لیجسلیچر میں پیش نہ کرنا اس وعدہ کے مطابق ہے جو مسٹر ایمری پارلیمنٹ میں کرچکے ہیں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی شرائط کے ماتحت ایک خاص ضرورت کے موقع پر آرڈیننس جاری کیا جاسکتا ہے جس کی مدت صرف چھ ماہ ہوسکتی ہے - اگر اس آرڈیننس کو مستقل طور سے نافذ کرنا مقصود ہو تو اسے لیجسلیچر میں پیش کرنا ضروری ہے - بغیر لیجسلیچر میں پیش کئے آرڈیننس مستقل طور پر نافذ نہیں کیا جاسکتا۔

۱۹۴۳ء میں ہٹلر کا زوال

دلچسپ تاریخی مشابہت

لندن ۲۲ - جنوری - شمالی افریقہ کے اخبار "اورن ری پبلکن" نے ایک دلچسپ تاریخی مشابہت پیش کی ہے اُس نے لکھا ہے کہ ۱۷۸۹ء میں فرانس کا انقلاب ہوا اس کے ۱۲۹ سال بعد یعنی ۱۹۱۸ء میں جرمنی میں انقلاب ہوا ۱۸۰۴ء میں نپولین برسر اقتدار آیا، اس کے ۱۲۹ سال بعد یعنی ۱۹۳۳ء میں ہٹلر برسر اقتدار آیا ۱۸۱۲ء میں نپولین نے روس پر حملہ کیا اور اُس کے ۱۲۹ سال بعد ۱۹۴۱ء میں ہٹلر نے روس پر حملہ کیا ۱۸۱۴ء میں نپولین کا زوال ہوا، اور اس کے ۱۲۹ سال بعد ۱۹۴۳ء میں ہٹلر کا زوال ہوگا - نپولین نے دس سال حکومت کی اور ہٹلر بھی دس سال ہی یعنی ۱۹۳۳ء سے ۱۹۴۳ء تک حکومت کریگا - (امرت بازار پتریکا)

فروری سے نیا پیسہ جاری ہوجائیگا

نئی دہلی ۲۲ - جنوری - حکومت ہند نے پیسوں کو جمع کرنے کی روک تھام کے لئے فیصلہ کیا ہے کہ پیسہ کا ایک نیا سکہ جاری کیا جائے جو بجائے ۷۵ گرین کے صرف ۳۰ گرین وزنی ہوگا - نیا سکہ شکل میں گول ہوگا اور اس کا قطر ۰۸۴" انچ ہوگا - اس کے بیچ میں ۰۲۷" انچ قطر کا ایک سوراخ ہوگا - یہ نیا پیسہ شروع فروری سے جاری ہوجائیگا۔

مصری غلاف کعبہ کا جلوس

قاہرہ ۱۹ - جنوری - قاہرہ میں ہندوستانی سپاہیوں کو اس متبرک غلاف کعبہ "محمل" کے روایتی رسومات دیکھنے کا موقع ملا جو ہر سال مصر سے مکہ معظمہ بھیجا جاتا ہے - "محمل" کو امیر الحاج کے حوالہ کیا جاتا ہے اونٹ پر رکھا جاتا ہے اور فوجی پریڈ کی شان و شوکت کے ساتھ شہر کی اہم گلیوں میں سے گذرتا ہے۔

اس میں شاہ فاروق کی نمایندگی نحاس پاشا نے کی اور پہلی دفعہ جمیعۃ سفرا کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس جلوس کو دلچسپی سے دیکھنے کے بعد ہندوستانی سپاہی بھی اس جلوس میں صوفیوں کے ہمراہ ہوگئے۔

— ۲۲ جنوری کو جنوب مشرقی بنگال پر دشمن نے بم گرائے خفیف نقصان ہوا۔ نقصان جان بالکل نہیں ہوا چٹگاؤں پر بھی حملہ ہوا

جرمنوں کو انتقامی جنگ کیلئے ورغلایا گیا

اب جرمنی کو بالکل غیر مسلح کردینا چاہیئے

لندن ۲۲ - جنوری - جرمنی کے ایوان بالا کے ایک سابق ممبر اور نفور بخیہ اسٹیٹ بینک کے سابق صدر ہیر والبرٹ لوئب نے لورپول روٹری کلب کے ممبروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی کو صرف ایک ارادہ پر ورغلایا گیا ہے یعنی بدلہ کی جنگ - اگر ہنڈن برگ کچھ اور زندہ رہتے تو انھیں جنگ کے لئے ہٹلر کی ضرورت نہ پڑتی بلکہ وہ اسے خود شروع کرتے - آپ کو چاہیئے کہ جرمنی پر حکمرانی کے کام کو خود اپنے ہاتھ میں لے لیں، اسے غیر مسلح کردینا چاہیئے اور اُسے برابر غیر مسلح رکھنا چاہیئے اور اس کے تمام جنگی ذرائع کو ختم کردینا چاہیئے ورنہ ایک قلیل عرصے میں جو گذشتہ جنگ عظیم اور اس جنگ کے درمیانی عرصہ سے بھی کم ہوگا آپ کو اس سے بھی زیادہ مضبوط اور متحدہ جرمنی کا مقابلہ کرنا ہوگا جس کا کہ اب کررہے ہیں۔

بیناک نہر پر روسیوں کا قبضہ

ماسکو ۲۲ - جنوری - آج صبح دکھنی مورچہ سے خبر ملی ہے کہ بیناک نہر کے پورے حصہ پر روسیوں نے قبضہ کرلیا ہے ماسکو سے آج صبح ایک نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اسٹالین گراڈ کے باہر جرمنوں کا صفایا صرف چند روز کی بات رہ گئی ہے۔

چینی کمشنر کا بیان

کلکتہ ۲۲ - جنوری - مسٹر ایس - ایچ - شین کمشنر حکومت چین مقیم ہندوستان چنکنگ سے واپس آگئے ہیں انھوں نے اخباری نمایندوں سے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ میں چین کے لئے مزید جنگی سامان حاصل کرنے کے سلسلہ کے سلسلہ میں چین گیا تھا۔ بیچوریا کی نام نہاد قومی حکومت کے اعلان جنگ پر چین میں کسی شخص نے دھیان نہیں دیا۔ بیچوریا کی حکومت کی کوئی فوج نہیں ہے یہ سب کچھ جاپان کررہا ہے۔ برما میں اتحادی فوجوں کی پیشقدمی پر چین میں ہر ایک آدمی خوش ہے کیونکہ برما روڈ کھولدینے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ مسٹر شین نے کہا کہ سپہ سالار جنرل چیانگ کائی شیک کے ہندوستان آنیکی کوئی ضرورت نہیں ہے

پاپوا کے جزیرہ نما پر اتحادیوں کا قبضہ

لندن - ۲۳ - جنوری - دکھنی پچھمی پیسیفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹرس سے اعلان کیا گیا ہے کہ ربال کے قریب چار جاپانی جہاز ڈبو دیئے گئے، جنکا وزن چار ہزار ٹن تھا سناننڈا کے سارے علاقہ میں جاپانیوں کو زیر کرلیا گیا ہے - پاپوا کے سارے جزیرہ نما پر اس وقت اتحادیوں کا قبضہ ہے - لڑائی کے آخری مرحلوں میں ۷۵۰ جاپانی ہلاک ہوگئے - اتحادی ہوائی جہازوں نے سالاموا اور سٹڈ انگ کے ہوائی اڈہ پر بمباری کی آسٹریلیا کے اُتری ساحل پر واقع شہر ڈاردن پر دو جاپانی جہازوں نے حملہ کیا کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

کلکتہ میں پکا ہوا کھانا مہیا کرنیکا انتظام

کلکتہ ۲۳ - جنوری - معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال کلکتہ کی ریلیف کمیٹی کو کنیٹین سروس کے لئے ہزار خوراکوں کے لئے کافی خوردنی سامان روزانہ دینے کو آمادہ ہوگئی ہے - حکومت چند دیگر انجمنوں کو بھی اسی قدر مقدار میں کھانے پینے کی چیزیں بہم پہونچانے کو رضا مند ہوگئی ہے تاکہ خاص خاص طبقہ کے لوگوں کو تیار شدہ کھانا دیا جاسکے۔

کلکتہ ریلیف کمیٹی ماہ فروری میں ایک اور کنیٹین کھولنے والی ہے جہاں صبح و شام دونوں وقت کھانا دیا جائیگا - کمیٹی کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے لئے کھانا تیار کرنے کے لئے کچھ اور کنیٹین کھولنے کے متعلق بھی غور کررہی ہے - اس کے پہلے کنیٹین کا افتتاح مسٹر این - آر - سرکار نے کیا تھا۔

چھوٹی قسم کے چھوٹے سکے

نئی دہلی ۲۳ - جنوری - آج ہندوستان کے سکوں کے قانون کے ماتحت حکومت ہند کے گزٹ میں ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ آج ۲۳ - جنوری سے دوانی کا وزن ۹۰ گرین ٹرائے۔ اکنی کا وزن ۶۰ گرین ٹرائے، ادھنی کا وزن ۴۵ گرین ٹرائے اور پیسہ کا وزن ۳۰ گرین ٹرائے ہوگا۔

اتحادیوں کے معاہدہ میں عراق کی شرکت

واشنگٹن ۲۳ - جنوری - امریکہ کے اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے آج رات اس امر کا انکشاف کیا کہ عراق نے اتحادی قوموں کے معاہدہ میں شرکت منظور کرلی ہے۔

خوراک - ریزگاری اور کاغذ

نئی دہلی ۲۲ - جنوری - شری میت بجناتھ جی بجوریا نے مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے بجٹ سیشن میں جو ۱۰ - فروری سے شروع ہوگا - التوائے اجلاس کی تین تحریکیں پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا یہ تینوں تحریکیں اجلاس کے پہلے دن یعنی ۱۰ - فروری کو ہی پیش ہوں گی - ان میں سے ایک ریزگاری کی کمی پر دوسری کھانے کی چیزوں کی کمی پر اور تیسری کاغذ کے کنٹرول کے متعلق حکومت ہند کے احکام پر بحث کرنے کے لئے ہے جس کے ذریعہ حکومت نے کاغذ کا بڑا حصہ اپنے لئے وقف کرلیا ہے۔

پولیس کو گولی چلانے کا حکم

نینی تال ۲۱ - جنوری - سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک اعلان جاری کیا ہے کہ تباہی کے واقعات کے پیش نظر مسلح پولیس کے گشتی دستے سڑکوں پر پھرنے والے کسی بھی شخص کو للکار سکتے ہیں اور جو آدمی اس وقت نہیں رکے گا اس پر بغیر خبردار کئے گولی چلائی جاسکتی ہے۔

عراق میں نئی ریلوے لائن

روس کو سامان سپلائی کا نیا راستہ

لندن ۲۲ - جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پچھلے مہینے عراق میں ایک نئی ریلوے لائن کا افتتاح کیا گیا ہے جس کے ذریعہ روس کو سامان کی سپلائی میں اور جلدی ہوجائیگی۔

یہ لائن ۱۲۰ میل لمبی ہے۔



رسید

۱۶ - جنوری ۱۹۴۳ء سے ۲۲ - جنوری ۱۹۴۳ء تک ڈبلیو - اے - این - ٹی فنڈ میں جو چندہ کی رقمیں وصول ہوئی ہیں وہ شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں :-

مسٹر کے - ایس - آرنلڈ کانپور	۳۰	روپیہ
مسٹر جاس براؤن، کوپر ایلن اینڈ کمپنی	۲۵	"
کانپور کلب لیمٹیڈ	۲۵۰	"
دی کانپور ڈائنگ اینڈ کلاتھ پرنٹنگ کمپنی لیمٹیڈ	۱۰۰	"
مسرس فورڈ میکڈانلڈ اینڈ کمپنی	۱۰۰	"
مسٹر اے - گرانٹ، نیشنل بنک آف انڈیا	۱۰۰	"
مسٹر ڈبلیو - ہارپر، نیشنل بنک آف انڈیا	۵۰	"
دی انڈین آکسیجن اینڈ ایکٹیلن کمپنی لیمٹیڈ	۵۰	"
اسٹاف اور آفیسر آر - اے - ایف - کانپور	۴۰	"
مسرس پی - اسکانول اینڈ کمپنی	۲۰	"
مسرس آر - پی - اسٹیفن (اے - سی - ماہ جونگ پلیرس)	۵۵	"
میزان	۸۲۰	روپیہ
چندہ کی رسید کی سابق قسط	۱۱,۴۸۷	روپیہ ۸ آنہ
کل میزان	۱۲,۳۰۷	روپیہ ۸ آنہ

SUPPORT THE CAWNPORE W.A.N.T. FUND FOR WOUNDED ALLIED NATIONS TROOPS

ڈبلیو - اے - این - ٹی

ڈبلیو - اے - این - ٹی - فنڈ کانپور کی امداد کیجئے

جو اتحادی قوموں کے زخمی سپاہیوں کی امداد کے لئے جاری کیا گیا ہے

ترک اخبار نویسوں کا مشن

چین آنیکی دعوت

چنکنگ ۲۰ - جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ترکی اخبار نویسوں کے وفد کو جو آجکل ہندوستان میں ہے حکومت چنکنگ نے چین آنیکی دعوت دی ہے - یہ معلوم نہیں ہوسکا ہے کہ آیا وہ وفد چنکنگ جاسکیگا یا نہیں۔

بسمارک کا پڑپوتا گرفتار

ماسکو ۲۰ - جنوری - جرمنی کے آہنی چانسلر پرنس اوٹو فان بسمارک کے پڑپوتے ڈیوک ہنرش فان اینگلز کو روسیوں نے قید کرلیا ہے - روسیوں نے ڈیوک کا ہوائی جہاز مار گرایا اور اُنکو گرفتار کرلیا - گرفتاری کے بعد ڈیوک نے کہا "میرا دادا صحیح راستہ پر تھا - جرمنی کو روس پر حملہ نہیں کرنا چاہیئے - یہ لڑائی بہت بہت

بدچلن

"بقیہ صفحہ ۴ سے"

"کہتا کیا" بھاگ کر آئی ہوں" ہانپتے ہوئے بولی،
"تیرے پیچھے بھاگا تھا؟"
"ہاں ماں"
"آسمان نہ ٹوٹا اس پر کنیا کے پیچھے بھاگا، بھگوان کرے آنکھیں پھوٹ جائیں اسکی، مجھے تو ڈر لگتا ہے بیٹی اسکی بڑی بڑی آنکھوں سے، تاڑی پی کر واہی تباہی بکتا ہے۔"

(۴)

"چنبیلی سہمی ہوئی جا رہی تھی، رگھبیر کی کوٹھری کے آگے سے دبے پاؤں گزری، کوٹھری بند تھی، اطمنان کا سانس لیکر آگے بڑھی۔

"رگھبیر بلدیو کے کاندھے پر ہاتھ رکھکر بولا۔ بہت تکلیف ہو رہی ہے آنکھوں میں"
"تکلیف تو ہوگی ڈاکٹر کہتا تھا، بہت چوٹ آئی ہے، آنکھیں زخمی ہوگئی ہیں"
"ٹھیک تو ہو جائیں گی، کیا کہتا تھا ڈاکٹر" جیسے اس نے نہیں سنا تھا۔
"آنکھ کا معاملہ ہے کیا کہا جا سکتا ہے، تم نے کام بھی تو برا کیا تھا" رگھبیر کے پاس اسکا کوئی جواب نہ تھا۔ بلدیو نے اسے کھاٹ پر لٹا دیا۔ آج چنبیلی دن چھپے گھر چلی آئی۔ ڈرتی ڈرتی گلی میں آئی۔
"بلدیو، رگھبیر لیٹے لیٹے چلایا۔
"کیوں کیا ہے؟"
"کیسی دوائی ڈالی ہے ڈاکٹر نے، آنکھیں پھٹی جا رہی ہیں، پٹی کھولدو،
"کھولدی تو کیا خاک فائدہ ہوگا چپ چاپ لیٹے رہو۔
"بہت درد ہو رہا ہے"
مسکرا کر بولا "تاڑی لاؤں پیوگے؟"
"نہ بھائی وہ بولا
"گلی میں لوگ آ جا رہے تھے، رگھبیر کہاں گیا نظر نہیں آتا ایک بولا "بیمار ہے" دوسرے نے کہا، بلدیو خاموش تھا آج رگھبیر سے کوئی ہمدردی نہ تھی، چوری، ٹھگی، عیاری، شراب خوری، کونسی بری عادت تھی جو اسمیں نہ تھی، چنبیلی مڑ مڑ کر دیکھتی چلی جا رہی تھی، جیسے اسے واہمہ ہو رہا تھا کہ رگھبیر اسکا تعاقب کر رہا ہے۔

(۵)

دو ہفتے گذر گئے، رگھبیر کی کوٹھری بند تھی، چنبیلی خیالات میں مگن جا رہی تھی، رگھبیر ہٹا ہوا کمبل اوڑھے سر ٹانگوں میں چھپائے چبوترے پر اکڑوں بیٹھا ہوا تھا، چنبیلی چونک کر بولی "رگھبیر؟" اسکا دل دھڑکنے لگا، اور جیسے اسکے دل کی دھڑکنے کی آواز رگھبیر نے سن لی تھی، چونک کر گلی میں دیکھنے لگا، چنبیلی کے منہ سے ہلکی چیخ نکلی، رگھبیر اندھا تھا، موٹی موٹی آنکھوں کی جگہ دو گڈھے اسے گھور رہے تھے۔ چنبیلی کی رفتار دھیمی پڑ گئی" اندھا ہو گیا؟" اسے ماں کی بات یاد آگئی" بھگوان کرے اسکی آنکھیں پھوٹ جائیں" اور خود وہ بھی تو یہی چاہتی تھی کہ اسکی آنکھیں پھوٹ جائیں۔
"چنبیلی،" وہ چونک پڑی، پلٹ کر دیکھا، یہ رگھبیر کی آواز تھی۔
"دیکھ رہے ہو مجھے؟"
"ہاں دیکھ رہا ہوں" مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا "تم سہمی ہوئی جا رہی ہو، تمہارا دل دھڑک رہا ہے۔ ڈر رہی ہو کہ میں ابھی تمہیں پکڑ لونگا۔"
بولا "ان آنکھوں سے نہیں۔ دل کی آنکھوں سے تمہیں دیکھ رہا ہوں چنبیلی، اب میں تم سے کچھ نہیں کہونگا۔ ڈرو نہیں جاؤ" چنبیلی دبے پاؤں آگے بڑھ گئی۔ اسکا دل اب بھی دھڑک رہا تھا، دروازے پر رک گئی۔
کھٹ، کھٹ "ماں دروازہ کھولو،
"آج جلدی آگئی بیٹی" ماں بولی۔
"بی بی جی کی اب طبیعت اچھی ہے ماں؟"
"تو نے کچھ سنا بیٹی؟ ماں بولی
"کیا ماں؟"
"رگھبیر اندھا ہو گیا ہے۔ اسکی آنکھیں۔ کسی نے پتھر سے پھوڑ دی ہیں"
"ہاں ماں"
"ماں نے دیکھا خلاف توقع چنبیلی کے چہرے پر نہ مسکراہٹ تھی اور نہ مسرت کے آثار، ماں مجھے نیند آ رہی ہے" لحاف اوڑھ کر لیٹ گئی۔ اسکی ماں چولھے کے آگے بیٹھی تھی، برف سے سرد ہاتھوں سے دبی ہوئی چنگاریوں سے راکھ ہٹاتے ہوئے سوچ رہی تھی" آج چنبیلی ابھی سے کیوں سو گئی کئی بار اسنے سوچا کہ بیٹی سے کہے، آخر نہ رہ سکی" بیٹی کیا بات ہے آج؟"
"جواب نہ پا کر چپ ہو گئی۔

دشمن کو کئی فائدے حاصل ہیں

ٹیونیشیا میں ماہ فروری کے آخر تک بہت سے علاقوں میں دل دل رہتی ہے بدیں وجہ وہاں پر اس دوران میں لڑائی اچھے مورچوں کے تلاش میں چھڑپوں تک ہی محدود رہیگی جب دلدل خشک ہونی شروع ہو جائے گی تب لڑائی کا نازک دور شروع ہوگا۔ اور لڑائی کے نتیجہ کا دارومدار ہوائی اور زمینی حملوں میں پھیل جائیگا۔ اور طاقت کی برتری ہوگا۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل کی ملاقات

کاسا بلانکا، ۲۷ جنوری ریاستہائے متحدہ امریکہ کے پریذیڈنٹ مسٹر روزویلٹ اور برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر چرچل کے درمیان ایکبار پھر ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات کاسابلانکا میں ہوئی۔ جو کہ افریقہ میں مراکو کی بندرگاہ ہے۔ ان کے درمیان بات چیت کا سلسلہ دس روز تک جاری رہا۔ جو کہ ابھی ختم ہوا ہے۔ اس ملاقات کا اصل مقصد یہ تھا کہ روس کو زیادہ سے زیادہ امداد کرنیکی اسکیم تیار کیجائے۔ موسیو اسٹالن کو شرکت کی دعوت دیگئی تھی۔ مگر وہ شامل نہ ہو سکے۔ موسیو اسٹالن کو فوجی تجویزوں کے بارمیں برابر باخبر رکھا گیا۔ برطانیہ اور امریکہ کے چیف آف اسٹاف بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اس میں اس سال حملے کے متعلق اسکیم مکمل کیگئی۔ جنرل جیرو اور جنرل ڈیگال میں بھی ملاقات ہوئی اور تمام لڑیت فرانسیسیوں کا ملاپ کر کے فرانس کو آزاد کرانے کے متعلق سمجھوتہ کیا گیا۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل کے درمیان یہ چوتھی ملاقات تھی۔ اس سے پہلے تین ملاقاتیں ہو چکی ہیں پہلی ملاقات میں ایٹلانٹک چارٹر تیار کیا گیا تھا۔ دوسری ملاقات میں دور یورپ کیلئے فوجی اسکیم تیار کیگئی تھی اور تیسری ملاقات میں اتری افریقہ کے لئے فوجی اسکیم تیار کیگئی تھی۔

شمالی افریقہ میں آٹھویں برطانوی فوج اور آگے بڑھ گئی
ٹریپولینیا میں نئی حکومت قائم کر دیگئی

لندن، ۲۷ جنوری اتری افریقہ میں آٹھویں برطانوی فوج جنرل رومیل کی بھاگتی ہوئی فوجوں کا برابر پیچھا کر رہی ہے اور ٹیونیشیا کی سرحد میں داخل ہو گئی ہے۔ خیال ہے کہ جرمن فوجیں مارتھ لائن پر مقابلہ کریں گی جو کہ سرحد سے ۷۰ میل ہے۔ انگریزی ہوائی جہاز دشمن کے ٹھکانوں اور فوج پر بمباری کر کے اپنی میدانی فوج کیلئے راستہ صاف کر رہے ہیں۔

لڑیت فرانسیسی فوج کے دستے ترپولی پہنچ گئے ہیں اور وہاں انگریزی فوج سے جا ملے ہیں۔

ترپولینا میں کس قسم کی حکومت ہوگی اس کے بارمیں ایک اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اسوقت ٹریپولینا میں ایسی حکومت قائم کیجائے گی جیسی کہ فتح کرنے کے بعد کسی ملک پر کیجاتی ہے۔ لڑائی ختم ہونے کے بعد پھر فیصلہ کیا جائے گا کہ کس قسم کی حکومت قائم کیجائے۔ ٹیونیشیا میں موسم خراب ہونیکے کارن کم فوجی سرگرمی رہی۔

لندن، ۲۷ جنوری مراکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ رومیل کو آٹھویں برطانوی فوج کے ہراول دستوں سے اپنی پسپا ہوتی ہوئی فوج کا پیچھا چھڑانا بہت مشکل ہو رہا ہے جب آٹھویں فوج کاسل بنیٹو پہنچی تو اسے وہاں پر محوریوں کے دو سو ہوائی جہاز ملے تھے۔ کاسل بنیٹو ترپولی کا سب سے بڑا ہوائی اڈہ تھا کولمبیا براڈکاسٹنگ سسٹم کے نمائندہ مسٹر ونسٹن برڈوڈ نے اس حقیقت کا انکشاف کرتے ہوئے منگل کو قاہرہ ریڈیو سے اعلان کیا ہے کہ ان ہوائی جہازوں میں سے ۴۰ قطعی کارآمد اور چالو حالت میں تھے۔

اتری افریقہ کے اتحادی فوجی ہیڈکوارٹر سے ریوٹر کا نامہ نگار اطلاع کرتا ہے کہ رومیل کی فوجیں ٹیونشیا کی سرحد میں داخل ہو گئی ہیں لیکن سرکاری ذرائع سے ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے، وسطی ٹیونشیا میں اوستیشیا کے علاقہ میں وادی کے اتر پورب میں جو امریکی اور فرانسیسی فوجیں گشت لگا رہی تھیں وہ آگے بڑھ گئی ہیں۔

ریوٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ ساحلی سڑک پر جو آٹھویں فوج آگے بڑھ رہی ہے وہ ترپولی سے پچھم میں افریقہ کور پر برابر حملے کر رہی ہے۔ تھکے ماندے اطالوی جن کی گاڑیوں کے ڈھانچے رہ گئے ہیں بہت پریشانی کی حالت میں آگے بڑھتی ہوئی برطانوی فوج سے پیچھا چھڑانیکی کوشش کر رہے ہیں۔ جرمن سپر دستوں نے ترپولی کے راستوں میں ٹھہر کر جو مقابلے کئے ان کا مقصد یہ تھا کہ برطانوی فوجیں جرمن فوجوں کے پسپائی کے راستوں کو نہ کاٹ سکیں۔ لیکن یہ دستے ان فوجوں کی یلغار کو روکنے کیلئے ناکافی ثابت ہوئے۔ آٹھویں فوج کے ہراول دستہ ترپولی کے راستہ جرمنوں کے ان دستوں کو جو پیچھے ٹھہر کر مقابلہ کرنا چاہتے تھے پیچھے ڈھکیلتے ہوئے برابر آگے بڑھتے رہے اور جس وقت محوری فوجیں رات بھر کی لڑائی کے بعد شہر کے پچھم میں جا پہنچی تھیں اسوقت اتحادی فوجیں جو شہر کی پورب کیطرف سے ملا کر رہی تھیں پھر انکا تعاقب شروع کر دیا تھا۔

امید کیجاتی ہے کہ جب رومیل کی فوجیں مارتھ لائن سے پہنچ جائیں گی تو وہاں وہ دم لیں گی اور اپنے شدید ترین نقصانات کی تلافی کرنے کی کوشش کریں گی۔ یہ لائن محرابی شکل میں سمندری کنارے کے دکھن میں گابس سے سوا کے پہاڑوں تک پھیلی ہوئی ہے اس میں بہت سے پہاڑی میدان اور گھاٹیاں ہیں جہاں پانی دور دور تک نہیں ملتا لیکن محوری فوجوں کے سامنے سپلائی کا مسئلہ اب بھی کافی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اگر رومیل نے اپنی فوجوں کی ضائع شدہ طاقت کسی حد تک بحال بھی کر لی تو بھی اسے براٹا اور ٹیونس سے اپنی فوجوں کیلئے ضروری سامان بہم پہنچانے میں گوناگوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا برطانوی ہوائی جہازوں نے لگولیٹ بندرپر جو ٹیونس سے جہازوں کے آنیکا خاص راستہ ہے بڑے زور کی بمباریاں کی ہیں۔

زادیہ پر اتحادیوں کا قبضہ

منگل کو پچھ پورب کے مورچہ کے بارمیں جو ملا جلا جنگی اعلان شائع ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ کل ہمارے ہراول دستے آگے بڑھتے رہے۔ اتری علاقہ میں ہماری فوجوں نے زادیہ پر قبضہ کر لیا ہے زادیہ ترپولی سے ۳۰ میل پچھم کی طرف ہے ۲۴/۲۵ جنوری کی درمیانی رات کو۔ ہنڈن پائن کے ہوائی میدان زور کی بمباری کیگئی اس کے قرب و جوار کے علاقوں پر بھی اتحادی بمباروں نے حملے کئے ہنڈن پائن پر اتحادی ہوائی جہاز جو دہرات بمباریاں کر رہے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مارتھ لائن کا یہ مضبوط اگلا ہوائی اڈہ محوریوں کے مقابلہ کا اہم مرکز بن گیا ہے۔

ٹیونیشیا میں لڑائیاں

الجیرس ریڈیو نے منگل کو اتری افریقہ کے اتحادی ہیڈکوارٹر کا حسب ذیل کمیونک شائع کیا ہے۔
ہماری فوجیں اوستیشیا وادی کے اتر میں لڑنے کے لئے نکل گئیں۔ ریوٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے بن منٹر ڈویژنوں نے ابوارادہ، ربع اور اوستیشیا نامی تین اہم مواضعات پر قبضہ کرنے کے لئے زبردست حملے کئے یہ تینوں گاؤں وادیوں میں اہم دروں کے دہانہ پر واقع ہیں برطانیہ کے پہلے لشکر کے جوابی حملوں کے باعث جرمن دستوں کو ان حملوں میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ بوارادہ کیلئے جو شدید خطرہ پیدا ہو گیا تھا وہ برطانوی اور امریکی فوجوں کی بروقت مداخلت سے ٹل گیا۔

دشمن کو کئی فائدے حاصل ہیں۔ اسی صفحہ کالم ۳ پر

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A-406

رجسٹرڈ نمبر ا/ ۷۰۶

جہاں پہ رونقِ عزمِ مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ۲ر
ممالک غیر سے
سالانہ ... ششماہی ...
قیمت فی پرچہ
ار

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۶ فروری ۱۹۴۳ء مطابق ۳۰ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | نمبر ۶

ادبیات

جذباتِ سلیم

(از جناب مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور)

بہر لحظہ نشاطِ کار بھی ہے — محبت مستقل آزار بھی ہے
دریدہ دامنِ گلزار بھی ہے — کہ وابستہ گلوں سے خار بھی ہے
پناہیں لے رہا ہے زیرِ داماں — زمانہ برسرِ پیکار بھی ہے
اُس آئینہ کی قیمت پوچھنا کیا — جس آئینہ میں عکسِ یار بھی ہے
ارے مرجائیگا کیا روتے روتے — کوئی ہمدرد بھی غمخوار بھی ہے
سنبھل کر فرشِ گل پر چل سنبھل کر — ترے زیرِ قدم اِک خار بھی ہے
مرے دل پر خراش اُس کی نظر کی — بڑی سادہ بہت پُرکار بھی ہے
ٹھہر بھی جا کہیں دم لے مسافر — تھکا ماندہ ترا رہوار بھی ہے
ترے جذبات ہی ناقص ہیں ورنہ — رسن بھی ہے ابھی اور دار بھی ہے
اُدھر تنہا غمِ فردا نظر میں — اِدھر ساقی بھی ہے گلزار بھی ہے

بتوں کی انجمن آرائی توبہ!
سلیم آخر کوئی دیندار بھی ہے؟

دنیائے اسلام

شام اور ترکی کی سرحد پر مسٹر چرچل اور غازی عصمت انونو میں ملاقاتیں

برطانوی اور ترکی فوجی مشیروں کا اجتماع۔ ملک معظم کا غازی انونو کے نام خط

لندن ۷۔ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل اپنے فوجی اور سیاسی مشیروں کے ساتھ ترکی گئے اور وہاں حکومت ترکی کے مہمان رہے حکومت ترکی کے صدر غازی عصمت انونو اور ممبروں سے بات چیت کے بعد ایک سمجھوتہ ہوا جس کے مطابق یہ قرار پایا کہ برطانیہ اور امریکہ ترکی کی کس طریقہ پر امداد کریں گے جس سے ترکی اپنے بچاؤ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنا سکے گا۔ اس بارے میں ترکی اور برطانیہ کے فوجی مشیروں کے درمیان بات چیت ہوئی۔ برطانی اور ترکی مدبر بات چیت سے بالکل اچھی طرح مطمئن ہو گئے۔

قاہرہ کی خبر ہے کہ ترکی کا دورہ کرنے کے بعد مسٹر چرچل قاہرہ واپس پہونچ گئے۔ پیر کے روز مسٹر چرچل نے ایک کانفرنس میں کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ طونس میں آئندہ چند ماہ کے اندر شاید چند ہفتوں کے اندر بڑی سخت لڑائی ہوگی۔ لیکن اس کا جو نتیجہ نکلے گا اس پر مجھے پورا بھروسہ ہے۔ جو برطانی فوج قاہرہ سے روانہ ہوئی تھی وہ طونس کی لڑائی میں اہم پارٹ ادا کریگی۔ یعنی وہ بہت جلد افریقہ سے اطالویوں اور جرمنوں کو نکال دیگی۔ اب اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ مسٹر چرچل کا سابلانکا سے قاہرہ بذریعہ ہوائی جہاز گئے، جہاں وہ مشرق وسطیٰ کے فوجی افسروں سے ملے۔

سرکاری طور پر بتلایا گیا ہے کہ مسٹر چرچل اور ترکی کے صدر موسیو انونو کے درمیان اڈانہ میں ملاقات ہوئی۔ اڈانہ شام اور ترکی کی سرحد پر واقع ہے۔ یہ ملاقات دو روز یعنی سنیچر اور اتوار کو ہوئی۔

مسٹر چرچل اور صدر انونو کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا ہے جس کے مطابق امریکہ اور برطانیہ ترکی کو سامان جنگ سپلائی کریں گے۔ جس سے ترکی اپنے بچاؤ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنا سکے گا۔ مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ انونو نے ترکی کی گذشتہ بیس سالہ پالیسی بیان کی۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ برطانیہ ترکی کی پالیسی کی قدر کرتا ہے۔

دونوں مدبروں کے درمیان ان دونوں کی پوزیشن پر غور کیا گیا جو ترکی کی سلامتی کے لئے بہت اہم ہیں۔ دونوں ملکوں کے فوجی نمایندوں میں بھی بات چیت ہوئی۔ موسیو اسٹالین اور پریسیڈنٹ روزویلٹ کو تمام حالات سے مطلع کر دیا گیا ہے۔ پریسیڈنٹ روزویلٹ نے صدر انونو کو مبارکباد کا پیغام اور ملک معظم نے دوستی کا پیغام بھیجا ہے۔ مسٹر چرچل اور صدر انونو میں لڑائی کے بعد کے معاملوں کے متعلق بھی گفتگو ہوئی۔ مسٹر چرچل کے ساتھ برطانی سفیر کے علاوہ چیف آف امپیریل اسٹاف، نائب وزیر خارجہ اور دیگر فوجی ماہر تھے۔ ترکی کی طرف سے بات چیت کرنے والوں میں پریسیڈنٹ انونو کے علاوہ موسیو سراج اوغلو اور تمام فوجی افسر اور فوجی ماہر تھے۔ مسٹر چرچل نے ملک معظم کا ایک خط بھی غازی عصمت انونو کو پیش کیا۔ مسٹر چرچل کے صاحبزادے بھی اُن کے ہمراہ گئے تھے۔

مسٹر چرچل کو جنرل نوری سعید کا جواب

بغداد ۲۲۔ جنوری۔ عراق کے وزیر اعظم جنرل نوری سعید نے محوری طاقتوں کے خلاف عراق کے اعلان جنگ پر مسٹر چرچل کے پیغام کا حسب ذیل جواب دیا ہے۔

"انسانیت کو جرمن وحشیوں کے مظالم سے نجات دلانے کے لئے متحدہ اقوام کی شاندار تاریخی جنگ میں متحدہ اقوام کی جانب سے عراق کے داخلے پر آپ نے مجھے جو تار بھیجا ہے میں اسکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپکی طرح مجھے بھی ان کی آخری فتح پر اعتماد ہے میرا خیال ہے کہ برطانیہ اور متحدہ اقوام نے ابتک جو زبردست کوششیں کی ہیں ان سے بہت کچھ حاصل کیا جا چکا ہے اور اب تشنۂ تکمیل مرحلے کم رہ گئے ہیں۔ ہم عراق والوں کو اس بات پر فخر ہے کہ جہاں تک مساعیٔ جنگ کا تعلق ہے انھوں نے محوری سلطنتوں پر غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ عراق کو موجودہ جنگ میں حصہ لینے سے باز رکھنے کی محوری کوششوں کے باوجود بھی ہم یقینی طور سے تیار ہیں کہ جو امور ابھی تشنۂ تکمیل ہیں ان کو سرانجام دینے میں پوری طرح شرکت کریں۔

مسٹر چرچل! ہم یہ کبھی نہیں بھول سکتے کہ قاہرہ کانفرنس کے موقع پر جس نے بالآخر ہماری مکمل آزادی کی بنیاد ڈالی آپ نے اپنی دور بین اور دلیرانہ حکمت عملی کا اعلان ۱۹۲۱ء ہی میں کر دیا تھا۔ اور آج ہم دس برس سے اس آزادی سے مستفید ہو رہے ہیں۔ دیگر عرب ممالک کا معاملہ جو ابھی آزاد نہیں ہوئے سوا اپنی آزادی کے حصول کیلئے انکی نظریں بھی آپ ہی کی طرف ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس امر کو سرانجام دیکر برطانیہ اپنے وعدوں کو ایفا کریگا جو ۲۵ برس قبل اُس نے کئے تھے اور جن میں اُس نے بیڑا اُٹھایا تھا کہ انکی آزادی اور اتحاد کے حصول میں وہ ہر طرح مدد دیگا۔ ہمکو یقین ہے کہ آپ اور صدر روزویلٹ جو منشور اطلانطک کے مرتب ہیں اس منشور کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش سے کبھی پہلو تہی نہیں کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تیغ عزم مستقبل ہی ہے | زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۶ فروری سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۶

ہندوستانی اخبارات کیلئے کاغذ کی مصیبت

حکومت ہند نے جب ابتدا میں اخبارات کے نام کوٹہ جاری کیا تھا تو یہ خیال تھا کہ شاید اب اخبارات کو کاغذ کی مشکلات سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ لیکن حکومت کی ستم ظریفی ملاحظہ کیجئے کہ وہ کوٹہ کو برابر کم کرتی چلی گئی۔ یہانتک کہ حال ہی میں حکومت ہند نے اخبارات کو جو کوٹہ دیا ہے۔ اس میں مزید ۵۰ فیصدی کمی کر دی ہے گویا کوٹہ تقریباً اُڑا دیا گیا ہے۔ اور ہندوستان کے اخبارات کو اپنی موت مرنے کے لئے بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا ہے۔

ہندوستان کے وہ اخبارات جو ابتدائے جنگ سے لیکر اسوقت تک حکومت کے ساتھ بغیر کسی معاوضہ اور لالچ کے تعاون کرتے رہے ہیں۔ انکے ساتھ گورنمنٹ کا یہ سلوک بیحد تکلیف دہ ہے کہ نہ تو باہر سے کاغذ منگانے کا حکومت کوئی بندوبست کرتی ہے، اور نہ ہندوستان کا کاغذ ہی اخبارات کو دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہندوستان میں اسوقت سوا لاکھ ٹن سالانہ کاغذ بن رہا ہے جس میں اگر صرف تیس ہزار ٹن سالانہ کاغذ اخبارات کو دیدیا جائے تو ہندوستان کے تقریباً تمام اخبارات کی ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن حکومت کی حالت یہ ہے کہ نہ تو وہ دیسی کاغذ میں سے اخبارات کو کاغذ دیتی ہے اور نہ باہر سے کاغذ کے منگانے کا کوئی انتظام کرسکتی ہے۔ جسکے معنی یہ ہیں کہ حکومت نے ہندوستانی اخبارات کو مرنے کیلئے بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے۔

اخبار نویسوں کے مختلف وفد اسوقت تک آنریبل کامرس ممبر سے مل چکے ہیں۔ آنریبل کامرس ممبر نے ہمیشہ ہی جہازوں کی کمی کا عذر پیش کرتے ہوئے کاغذ کے معاملہ کو ٹالدیا ہے لیکن یہ چیز ہماری عقل و سمجھ سے بالاتر ہے کہ حکومت برطانیہ اپنے وسیع ذرائع کے باوجود اخبارات کے معاملے میں اس قابل بھی نہیں کہ سال میں صرف دو جہاز کاغذ سے بھر کر امریکہ سے لاسکے اور اگر واقعی حکومت اس کے ناقابل ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان کا بنا ہوا کاغذ ہندوستانی اخبارات کو کیوں نہیں دیا جاتا۔ جس پر سب سے پہلے ہندوستانی اخبارات اور ہندوستان کے تعلیمی اداروں کا حق ہے۔

ہم کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ مسٹر بیجناتھ جی بجوریا مرکزی اسمبلی کے اُس سشن میں جو ۱۰ فروری سے شروع ہو رہا ہے۔ اس دیسی کاغذ کے کنٹرول کے بارے میں سوالات کریں گے۔ جس کا بیشتر حصہ حکومت نے اپنے لئے وقف کرلیا ہے۔ لیکن ہم مسٹر بجوریا کو بتانا چاہتے ہیں کہ کاغذ کا مسئلہ صرف ہندوستان کے بنے ہوئے دیسی کاغذ ہی تک محدود نہیں ہے۔ مسٹر بجوریا کو حکومت کی اس پالیسی کے خلاف بھی آواز اُٹھانی پڑیگی جو حکومت نے باہر سے آنے والے کاغذ کے سلسلے میں کوٹے کے ذریعہ اختیار کر رکھی ہے اور جس کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اب اس کوٹے کو اسقدر کم کر دیا گیا ہے، کہ اخبارات کا زندہ رہنا تقریباً ناممکن ہے۔

کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ وہ حکومت جو دنیا میں سب سے بڑا بحری بیڑا رکھتی ہے۔ ہندوستان کے اخبارات کی جانب سے اس قدر لاپرواہ ہے کہ تیس چالیس ہزار ٹن نیوز پرنٹ بھی ہندوستان کے لئے نہیں لاسکتی۔

ضرورت ہے کہ نہ صرف مسٹر بجوریا بلکہ مرکزی اسمبلی کے دوسرے ممبر بھی اخباری کاغذ کے معاملہ کو پورے زور و شور کے ساتھ اُٹھائیں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ آخر وہ کیا خاص اسباب ہیں جن کی بنا پر حکومت کو اخباری کاغذ کیلئے ایک جہاز بھی میسر نہیں آسکتا جبکہ دوسری اشیاء کیلئے جہازوں کی کوئی کمی نہیں۔ ہمکو امید ہے کہ مرکزی اسمبلی کے ممبر اخباری کاغذ کے مسئلہ کو حل کرکے ہندوستان کے اخبارات کے ساتھ احسان عظیم کریں گے۔

برطانیہ اور ترکی

ریوٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار مطلع کرتا ہے کہ اڈانا کی کانفرنس کا سابلانکا کی کانفرنس کی ایک کڑی تھی۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ اگرچہ خود اس کانفرنس میں شریک نہیں تھے مگر ان کی روح یہاں موجود تھی اور موسیو اسٹالن کو اس کانفرنس سے قبل اور اس کے بعد تمام حالات کی اطلاع دیدی گئی تھی۔ اڈانا کانفرنس کا مطلب یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ایک طرف تو بحر روم میں اتحادیوں کی فوجی پوزیشن بہتر ہوگئی ہے، دوسری طرف ترکی کی مسلح غیر جانبداری اور برطانیہ کے ساتھ اس کی دوستی میں کوئی فرق نہیں آیا ہے بلکہ اس کانفرنس کے بعد دوستی کے بیان پر کسی اور مہر کی ضرورت باقی نہیں رہگئی ہے۔

برطانیہ اور ترکی کے لیڈروں کی اس کانفرنس میں پوربی یوروپ کی تمام فوجی اور سیاسی صورت حالات کا جائزہ لیا گیا' ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء کے برطانیہ اور ترکی کے معاہدہ کی تصدیق کی گئی جو درصل برطانیہ، فرانس اور ترکی کے درمیان ہوا تھا اور جسمیں بحر روم پر حملہ کی صورت میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا عہد کیا گیا تھا' خود مسٹر چرچل نے اس موقعہ پر اس امر کا اظہار کردیا کہ ترکی نے جسقدر ایمانداری سے معاہدہ کی شرطوں کی پابندی کی ہے برطانیہ اس کی قدر کرتا ہے۔ اگر اس خطرناک دور میں ترکی کوئی مشکوک طریق کار اختیار کرتا تو اس میں برطانیہ کا انتہائی فائدہ تھا۔ مسٹر چرچل نے ترکی سے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ سے اور بھی زیادہ مقدار میں جنگی سامان ترکی کو مہیا کیا جائیگا۔ سنہ ۱۹۳۹ء کے معاہدہ کے مطابق برطانیہ اور فرانس نے ترکی کو جنگی سامان مہیا کرنیکا وعدہ کیا تھا لیکن سنہ ۱۹۴۰ء میں فرانس کی شکست کے بعد اسکی ذمہ داری اکیلے برطانیہ پر رہ گئی۔ اور چونکہ خود برطانیہ میں جنگی سامان کی بہت کمی تھی اس لئے اسے ترکی کو جنگی سامان بھیجنے میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پچھلے سال امریکہ بھی برطانیہ کیساتھ ملگیا اور یہ دونوں ملک ترکی کی سلامتی کیلئے اس کا بچاؤ کرنے کی غرض سے اسکو کافی جنگی سامان مہیا کرنے کا وعدہ کرسکتے ہیں۔ مسٹر چرچل اور موسیو عصمت انونو کے درمیان جنگ کے بعد مسائل پر بھی بات چیت ہوئی جیوں جیوں لڑائی کا خاتمہ نزدیک آتا جا رہا ہے یہ مسائل اور بھی زیادہ اہم اور قابل عمل ہوتے جا رہے ہیں۔

آئینہ کانپور

مسلم ممبران بورڈ کا مشترکہ بیان

کانپور میونسپل بورڈ کے ۱۰ مسلم ممبران نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جسمیں انھوں نے کہا ہے کہ ۶ عرصہ دراز سے بورڈ میں یہ رواج چلا آیا ہے کہ بورڈ کا سینیر وائس چیرمین مسلمان منتخب کیا جاتا تھا لیکن اس مرتبہ ایک ہندو کو اس عہدہ کے لئے منتخب کرکے چیرمین بورڈ نے مسلم حقوق کی پائمالی کی ہے۔

سٹی ٹیکس کمیٹی کا چیرمین بھی مسلمان منتخب ہوتا تھا لیکن اس کے لئے بھی ایک ہندو کو منتخب کیا گیا ہے

اپر انڈیا چیمبر کے ممبران جو ہمیشہ اپنے کو آزاد تصور کرتے تھے اس مرتبہ انھوں نے بھی اس کارروائی میں حصہ لیکر اپنے ہاتھ رنگ لئے ہیں۔

مسلم ممبران کا کمیٹیوں کی چیرمینیوں سے استعفا

معلوم ہوا ہے کہ میونسپل بورڈ کے تمام مسلم ممبران نے سٹی مسلم لیگ کے ذریعہ بورڈ کے چیرمین رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا اور ان کے ساتھیوں کے فرقہ وارانہ رویہ سے ناراض ہوکر پروٹسٹ کے طور پر بورڈ کی تمام کمیٹیوں کی چیرمینیوں سے اپنے استعفے بھیجدیے ہیں۔

اسی سلسلہ میں چیف سکریٹری صاحب یو۔ پی اور کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن کی خدمت میں تار روانہ کرکے اُن سے اسمیں مداخلت کی درخواست کیگئی ہے۔

مسلم ممبران کا واک آوٹ

۳۔ فروری کو بورڈ کے ملتویہ جلسہ میں مسٹر وحید احمد لیڈر مسلم گروپ نے بورڈ کے خراب انتظام اور کمیٹیوں کے انتخابات میں ہندو ممبران کے فرقہ وارانہ رویہ کے خلاف ایک ریزولیوشن پیش کرنا چاہا لیکن رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا چیرمین نے اس ریزولیوشن کو پیش کرنیکی اجازت اس لئے نہیں دی کہ ملتویہ جلسہ میں کوئی نیا ریزولیوشن نہیں پیش کیا جاسکتا اور بائی لاز کے مطابق ریزولیوشن کے لئے قبل سے نوٹس آنا لازمی ہے۔

مسلم ممبران چیرمین کی اس رولنگ کے خلاف پروٹسٹ کیطور پر جلسہ سے واک آوٹ کرکے چلے آئے۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں جو مسٹر ایچ۔ جی مصرا کی صدارت میں ہوا تھا، اس میں کاغذ کی کمی کے معاملہ پر غور کیا گیا۔ اور یہ طے ہوا کہ اس سلسلہ میں حکام سے خط و کتابت کی جائے۔ ایک دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ ترکی پریس وفد کا خیر مقدم کیا گیا۔

کرم دیر لائبریری

۲۷۔ فروری کو کرم دیر لائبریری کا سالانہ جلسہ مسٹر ایچ۔ جی مصرا کی صدارت میں ہوگا۔ اور اسی شام کو آریہ سماج ہال میں ایک کوی سمیلن بھی ہوگا۔

ضمنی انتخاب

آنجہانی مسٹر گنگا چرن ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کی وفات سے جو جگہ خالی شاہجہانپور بھوگنی پور کے حلقہ کی خالی ہوئی تھی اس جگہ کے لئے مسٹر تخت سنگھ منتخب ہوئے ہیں۔

مہتروں کا نوٹس

مسٹر للّو رام پریسیڈنٹ مہتر یونین نے میونسپل بورڈ کو نوٹس دیا ہے کہ اگر مہتروں کی گرانی کے الاؤنس میں اضافہ نہ کیا گیا اور غلہ سپلائی کرنے کے واسطے مہتروں کیلیے دوکانیں نہ کھولی گئیں تو مہتر ہڑتال کردینگے

یوم آزادی

۲۶۔ جنوری کو یوم آزادی کے سلسلہ میں کانگریسی جھنڈا لہرانے کے جرم میں ٹریڈ یونین کے دو کارکنان مسرس سدرشن گوپال اور دھنکو لال گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

اظہار ناراضگی

سکریٹری مرچنٹ ایسوسی ایشن یو۔ پی۔ نے گورنمنٹ کے پاس ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں کاشتکاروں کے کھیتوں کی پیداوار گورنمنٹ کے واسطے خریدنے کی جو کارروائی ہو رہی ہے اس سلسلہ میں پٹواری وغیرہ کی زیادتیوں کی شکایت کی گئی ہے اور اس پر اظہار افسوس کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ چیمبر کے خیال میں اس طرح کی کارروائی سے صوبہ میں غلہ کی پیداوار اور سپلائی کا سلسلہ زیادہ نازک حالت اختیار کرے گا۔ اور اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ کسان گیہوں اور دیگر غلہ کی مشترکہ قضیبیں بو رہے ہیں۔

جیل سپرنٹنڈنٹ کے خلاف مقدمہ

مسٹر بیتی ناتھ سکریٹری مزدور سبھا نے جیل سپرنٹنڈنٹ کانپور کے خلاف جو کمیونسٹوں کو غیر قانونی طور پر پیٹنے کے سلسلہ میں جو مقدمہ دائر کیا تھا اُس کی سماعت مسٹر ایس۔ ایم۔ یوسف آئی۔ سی۔ ایس سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوئی اور عدالت نے حکم دیا کہ اس طرح کا مقدمہ چلانے کیلئے گورنمنٹ کی منظوری لازمی ہے۔

ہوائی حملہ کی پریکٹس

۲۸۔ جنوری کو ہوائی حملے کی پریکٹس کے سلسلہ میں خطرہ کی گھنٹی دوپہر کے وقت بجی، اور پبلک نے اس پریکٹس میں پورے طور پر تعاون کیا اور پریکٹس بہت کامیاب رہی۔

شوگر پروڈیوسرز ایسوسی ایشن

۲۹۔ جنوری کو شوگر پروڈیوسرز ایسوسی ایشن کا ۲۳ واں سالانہ جلسہ ہوا۔ جس میں مسٹر ڈی۔ ایس۔ بیل ہٹینس چیرمین ایسوسی ایشن نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ شکر کے کنٹرول کا معاملہ صوبہ کی حکومتوں سے نکالکر سنٹرل گورنمنٹ کو اپنے ہاتھ میں لے لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ شکر کی قیمت کنٹرول کی وجہ سے بڑھ گئی ہے اُن کا یہ خیال درست نہیں ہے۔ آپ نے ایسوسی ایشن کے وائس پریسیڈنٹ اور سکریٹری کے خدمات کی تعریف کی

کالے پانی کی سزا

مسٹر ایس۔ ایم۔ بینر۔ اڈیشنل سشن جج نے مسمی رام لال کو ایک ڈکیتی اور قتل کے جرم میں کالے پانی کی سزا دی ہے۔

بمب برآمد ہوا

نواب گنج پولیس نے آریہ نگر میں مسمی رام لال کے مکان کی تلاشی لے کر ایک بمب دیسی قسم کا برآمد کیا ہے۔

قانون تحفظ ہند

مسرس میوہ لال گپتا اور سوہن لال شوکل کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔ اور موضع سکندرہ کے ایک شخص مسمی شیو شنکر کو تار کاٹنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

مسٹر رام سنگھ کپتان کانگریسی قومی سیوا دل کو قانون تحفظ ہند کی دفعہ ۳۹ کے ماتحت عدالت سے ۶ ماہ قید سخت اور ۷۵ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

مسٹر ہیرا لال کو یوم آزادی کے دن ایک جلوس نکالنے کے جرم میں ۶ ماہ قید سخت اور ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

تفریحات پر ٹیکس

گورنمنٹ نے جب سے تفریحات (انٹرٹینمنٹ ٹیکس) یعنی سینما۔ تھیٹر۔ وغیرہ پر ٹیکس لگایا ہے اُس کی آمدنی میں سال بسال برابر ترقی ہو رہی ہے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۴۱ء کے آخری تین ماہ یعنی۔ اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کے ٹیکس کی آمدنی ۱۷ ہزار روپیہ تھی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال یعنی اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء کے تین ماہ کی آمدنی ۱۷ ہزار روپیہ سے بڑھکر ۳۰ ہزار روپیہ تک پہونچ گئی ہے۔ یعنی دس ہزار روپیہ ماہوار کی آمدنی کانپور سے صرف تفریحی ٹیکس کے ذریعہ ہوئی ہے۔ جو سینما انسپکٹر کی بہترین کارگذاری کا بین ثبوت ہے۔

امدادی فارم

مسٹر بی۔ ایم۔ ٹی۔ سعید نے ایک فارم خود مرتب کرکے گورنمنٹ یو۔ پی سے منظور کرایا تھا جس کے ذریعہ مقامی اسکول و کالجوں کو لوکل بورڈوں سے امداد دی جاتی ہے۔

اس طرف ایک اور فارم بھی بورڈ کے سامنے پیش کیا گیا لیکن بورڈ نے مسٹر سعید ہی کے فارم کو قائم رکھا کیونکہ یہ فارم گورنمنٹ سے منظور شدہ ہے۔

ایک ریفارم شادی

ہمارے دوست پنڈت راجہ رام صابر اڈیٹر کرشن کے صاحبزادہ مسٹر ویر پرکاش کی شادی ۹۔ فروری کو کماری اندرا ہمشیرہ مسٹر رام دیو کے ساتھ ویدک قاعدے کے مطابق آریہ سماج ہال مسٹن روڈ میں ہوگی۔

یہ شادی ایک ہریجن قوم کی لڑکی سے ہو رہی ہے اور سوشل۔ فارم کے دائرہ میں یہ قدم قابل تحسین ہے۔ جس کے لئے ہم اپنے دوست مسٹر صابر کو مبارکباد دیتے ہیں

۹۔ فروری رسومات شادی ۱۰½ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک
" مشاعرہ اور ٹی پارٹی ۵ بجے شام سے ۷ بجے رات تک
" ڈنر ۷½ بجے رات کو

آخر میں رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ کی صدارت میں شادی کے پیغامات و تقریریں ہونگی۔

انجمن اطفال

۹۔ فروری کو کانپور کی انجمن اطفال کا چوتھا سالانہ بچوں کا ہفتہ منایا جائیگا

کسان سبھا

کانپور کی ڈسٹرکٹ کسان سبھا نے آل انڈیا کسان سبھا سے اپنے تعلقات منقطع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک صوبہ کی کسان سبھا اُن کمیونسٹوں کے ہاتھوں میں ہے جو کسانوں کے مفاد کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

ڈپریسڈ کلاس ایجوکیشن

ڈپریسڈ کلاس ایجوکیشن کے ایک جلسہ میں میونسپل بورڈ ایجوکیشن کمیٹی کے خلاف ایک ریزولیوشن پاس ہوا ہے کہ وہ ہریجنوں کے اسکولوں کا ماسٹر مقرر کرنے میں زیادتی سے کام لیتی ہے۔ اور گورنمنٹ سے ہریجنوں کے واسطے جگہیں مخصوص کرنے اور ہریجنوں کی آبادی کے تناسب سے لوکل باڈیز میں اس کے لئے جگہیں مقرر کرنے کی درخواست کی گئی۔

یہ بھی طے ہوا کہ ڈپریسڈ ایجوکیشن کانفرنس منعقد کی جائے اور اس موقعہ پر ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کو مدعو کیا جائے

ریزگاری

ریزرو بنک سے روزانہ بہت زیادہ تعداد میں پبلک کو ریزگاری دی جارہی ہے، لیکن پھر بھی ریزگاری کی کمی پوری نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ غلط فہمی کی وجہ سے ریزگاری جمع کرلیتے ہیں جس سے عوام کو سخت پریشانی ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ ریزگاری میں جو دھات لگتی ہے اس کی قیمت سکہ کے مقابلہ میں بہت کم ہے اور اس کے علاوہ قانونی منشا سے بھی ریزگاری کا رکھنا جرم ہے لہذا پبلک سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنی غلط فہمی کو دور کرکے ریزگاری کو ضروریات کے لئے خرچ میں لاویں تاکہ کسی شخص کو بھی تکلیف سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

پٹرول راشننگ

پرائیویٹ کاروں اور موٹر سائیکلوں کے لئے پٹرول کے راشننگ کے لئے ۳۰۔ جنوری سے درخواستیں کلکٹری کچہری کے نئے بلاک میں پٹرول راشننگ آفیسر کے دفتر میں ۱۰ بجے دن سے ۵ بجے شام تک وصول کی جاوینگی۔

پبلک کو پن درخواست کے دوسرے دن ۲ بجے سے ۵ بجے شام تک دیئے جائیں گے۔ اور سپلیمنٹری راشننگ کے واسطے بعد میں حکم صادر ہوگا۔

درخواستوں کے ساتھ موٹروں کا رجسٹریشن سارٹیفکیٹ بھی ہونا چاہیئے۔

مجلس

۷ فروری ۱۱ بجے دن کو نواب دولہ اسٹریٹ بازار رام نراین نواب صاحب کے امام باڑہ میں لاہور کے مشہور واعظ حضرت مولانا حافظ قاری سید ذوالفقار علی شاہ صاحب وعظ فرمائیں گے۔

کانگریس مین گرفتار

تین کانگریس مین معہ مسٹر نتیانند پانڈے دفعہ ۲۹ ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت گرفتار کیئے گئے ہیں۔

ڈبیٹ

برجیندر سروپ پراونشیل انٹر کالج ڈبیٹ ۸ فروری ۶ بجے شام کو ڈی۔ اے۔ وی کالج ہال میں مسٹر اے۔ ۔ ان۔ جھا اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوگا اور بہترین تقریر کرنیوالوں کو انعامات دیئے جاینگے۔

سبد گل

جب سے ہندوستان کی ست شباب لڑکیوں نے نوجوانوں کے ساتھ بھاگنا شروع کیا ہے اور من چلے نوجوانوں نے سینما کے ہیرو کا پارٹ ادا کرتے ہوئے لڑکیوں کو بھگانا شروع کیا ہے، اسوقت سے ہندوستان کی خشک عدالتوں میں بھی یورپ و امریکہ کی عدالتوں کیطرح عشق و محبت کی وہ رنگین کہانیاں سننے میں آنے لگی ہیں جو نہ تو آپکو ہندوستانی لٹریچر میں مل سکتی ہیں اور نہ سینما کے پردۂ سیمین پر ہی۔ آپ انکو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ بس یہ رنگین کہانیاں صرف عدالتوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔

ان پر لطف عشق کی کہانیوں کا ایک مزیدار پہلو یہ بھی ہے کہ ان کہانیوں کی بیان کرنے والیاں وہ زندہ دل لڑکیاں ہوتی ہیں جو باقاعدہ منزل عشق سے گذر چکی ہیں اور جو خود عدالت میں اگر اچھا خاصا بولتا ہوا افسانہ بنجاتی ہیں۔

سچی کہانیاں کسقدر دلچسپ اور مزیدار ہوتی ہیں اسکا اندازہ پنجاب کی ایک عدالت کی دلچسپ کارروائی پڑھنے کے بعد ہوا۔ چند ماہ ہوئے جب پنجاب کی ایک عدالت میں ایک حسین و جمیل لڑکی اور نوجوان کو پیش کیا گیا۔ اور نوجوان پر الزام لگایا گیا کہ یہ نوجوان بدکاری کی نیت سے پہلا پھسلا کر اس خوبصورت لڑکی کو لیگیا ہے تو لڑکی فوراً بول اٹھی۔

بالکل غلط۔ اس میں اتنی ہمت کہاں کہ یہ مجھے بھگا کر لے جاتا یہ تو سب کچھ میرا کرا دھرا ہے۔ میری اور اسکی محبت تقریباً دو سال سے ہے میں برابر اس پر زور دیتی رہی کہ یہ کہیں مجھے لیجائے۔ مگر یہ تیار ہی نہیں ہوا آخر میں خود اسکو لیکر نکلگئی۔

نہایت شان کے ساتھ عشق و محبت کا ابتدائی زمانہ کارنامہ بیان کرتے ہوئے۔ لڑکی نے کہا۔

میں نے اس نوجوان کیساتھ شادی کرلی ہے اور ہم دونوں میاں بیوی کی زندگی گذار رہے ہیں میرے والدین نے جو استغاثہ دائر کیا ہے وہ جھوٹا ہے۔

لڑکی کا یہ بیان سننے کے بعد وکلاء، تماشائی سب حیران رہ گئے۔ کیونکہ الزام تو یہ تھا کہ نوجوان نے لڑکی کو بھگایا ہے مگر معاملہ یہ نکلا کہ لڑکی نوجوان کو بھگا کر لیگئی ہے۔

؎ بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

اسی قسم کا حسن و عشق کا ایک واقعہ حال ہی میں بمبئی کی ایک عدالت میں پیش آیا۔ جبکہ ایک نوجوان پر یہ الزام تھا کہ وہ ایک لڑکی رفعت بائی کو اغوا کر کے لیگیا ہے رفعت بائی نے بیان دیتے ہوئے کہا۔

میں گزشتہ تین سال سے ملزم سے محبت کرتی ہوں جب میرا باپ اس کے ساتھ شادی کرنے کیلئے تیار نہیں ہوا۔ تو میں اس کے ساتھ نکل کھڑی ہوئی اور ہم نے کلیان جا کر قاضی سے نکاح پڑھوالیا۔

بیچارہ باپ دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا وہ تو آیا تھا بیٹی کو عدالت کے ذریعہ واپس لینے لیکن پتہ یہ چلا کہ وہاں تو اندر ہی اندر رشتہ، بیاہ، نکاح، چالہ، چوتھی اور ساری ہی رسمیں ادا ہو چکی ہیں۔ بیچارہ باپ اپنا سا منہ لیکر چلا گیا۔

ہندوستان پر حملہ کا کم امکان ہے

چنگل پٹ ۲۹ رجنوری۔ گورنر مدراس نے کل یہاں تقریر کرتے ہوئے۔ کہا کہ اس امر کا بہت کم امکان ہے کہ جاپانی ہندوستان پر حملہ کرنیکی کوشش کریں گے چٹگاؤں اور کلکتہ پر جو حملے کئے گئے ہیں وہ دہشت پیدا کرنیکی غرض سے۔ کئے گئے تھے۔

وہ فوجی ٹھکانوں پر نہیں کئے گئے ...

. . . . وہ لوگوں میں گھبراہٹ اور خوف پیدا کرنے کیلئے کئے گئے تھے گورنر نے مزید کہا کہ بہت ممکن ہے کہ جاپانی ان حملوں میں توسیع کر کے مدراس کے دکھنی ساحل پر بھی حملہ شروع کریں۔ لیکن ان کے لئے ایسا کرنا بہت مشکل ہے یہ ممکن ہے کہ اکے دکے ہوائی جہاز مدراس یا اور کسی جگہ بم گرا جائیں۔ اس لئے ہمیں ہوائی حملہ سے بچاؤ کی پوری تیاری کر لینا چاہئے۔

جرمنی صلح کی پیشکش نہیں کر رہا

لندن، ۳۰ رجنوری جرمن ریڈیو نے کل رات ایک اعلان میں کہا کہ اس قسم کی خبریں کہ جرمنی صلح کی پیشکش کرنیوالا ہے کمینہ ایجاد ہے۔

ادب لطیف

گڑیا کا بیاہ

از جناب بدری ناتھ "ناظم"

جب تم اور موہنی درخت کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھ کر گڑیا کا بیاہ رچاتی ہو۔ تو میں دور سے حسرت بھری نگاہوں سے تمھاری اور دیکھتا ہوں۔

بعض اوقات تو میری یہ حالت ہوتی ہے کہ گرم گرم اشکوں کا نہ ٹوٹنے والا تار بندھ جاتا ہے۔ اس عالم میں میں اپنے آپ کو اور اپنی بری تقدیر کو کوستا رہتا ہوں۔

جذبات کے طوفان میں بہتا ہوا۔ میں ایشور کے حضور میں پہنچ جاتا ہوں۔ ناگہاں ہونٹ ہلتے ہیں۔ میں شکوہ کرتا ہوں۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ آیا وہ الفاظ کانوں تک پہنچتے ہیں یا نہیں۔

تمہارے ماں باپ تمہیں میرے ساتھ کھیلنے سے روکتے ہیں، وہ تم پر خفا ہوتے ہیں۔ جبھی تو میں نزدیک آنیکی جرأت نہیں کرتا۔ مگر یہ بات میرے اختیار کی نہیں کہ دور سے بھی تماشہ نہ کیا کروں۔

میری محبوبہ! تم گڑیا کا بیاہ کیوں رچاتی ہو اب تمہیں گڑیا کا بیاہ نہیں رچانا چاہئے۔ مجھے ایک روحانی صدمہ پہنچتا ہے۔ گڑیا کا بیاہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ میرے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ کیونکہ میں اس ناٹک کا ایک ناکام کردار ہوں۔

پریزیڈنٹ روزویلٹ اور پریزیڈنٹ ورگاس کا مشترکہ بیان

واشنگٹن، ۳۰ رجنوری ریاستہائے متحدہ امریکہ کے پریزیڈنٹ مسٹر روزویلٹ اور برازیل کے پریزیڈنٹ مسٹر ورگاس نے اپنی ملاقات کے بارے میں ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں کہا ہے کہ ہم دونوں کے درمیان برازیل میں کسی مقام پر ملاقات ہوئی۔ جہاں جنگ کے تمام پہلوؤں پر غور کیا گیا۔ ڈبکنی کشتیوں کی بڑھتی ہوئی بدعت سے پیدا شدہ حالات پر غور کیا گیا پریزیڈنٹ ورگاس نے یقین دلایا کہ وہ ڈبکنی کشتیوں کا مقابلہ کرنے میں امریکہ کا ساتھ دیں گے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے کاسابلانکا کی بات چیت کا حال بتایا۔ اور کہا کہ کانفرنس میں لڑائی کیلئے فوجی اسکیم تیار کرلی گئی ہے۔ صدر روزویلٹ نے یہ بھی کہا کہ ڈکار یا افریقہ کے کبھی ساحل پر جرمنوں کو کہیں پاؤں جمانے کا موقع نہیں دیا جائیگا جس سے دونوں امریکاؤں کو خطرہ کسی قسم کا نہیں رہیگا۔ دونوں امریکاؤں کی سلامتی کے بارے میں بھی غور کیا گیا۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ کاسابلانکا کی کانفرنس سے ہماری فوجی اسکیموں کو تقویت پہنچی ہے۔

ہندوستان کا معاملہ طے کرو

مانچسٹر ۲۹ رجنوری ٹریڈ یونینوں کی دیگر انجمنوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس میں جو اتوار کو انڈیا لیگ نے طلب کی تھی ہندوستان کی صورت حالات پر تشویش ظاہر کی گئی۔ اسمیں سختیوں کی مذمت کیگئی۔ اور سمجھوتہ کرنیکا مطالبہ کیا گیا۔ ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ ہندوستان کی آزادی تسلیم کرنیکی بنا پر بات چیت شروع کیجائے۔ اور ہندوستان کیلئے ایک عارضی حکومت قائم کیجائے۔

کمانڈر ای بی نیگس نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں صرف ہندوستانیوں کو لڑائی میں اپنے ساتھ ملانا چاہئے بلکہ زیادہ مطمئن دنیا بنانے کیلئے۔ ہندوستانیوں کا تعاون حاصل کرنا چاہئے۔ مسٹر کرشنن مینن سکریٹری انڈیا لیگ نے کہا کہ اتحادی قومیں ایک کے بعد ایک ٹاپو پر قبضہ کرنے سے جاپان کو نہیں ہرا سکتیں۔ جاپانیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے سب ایشیائی تمام لوگوں کو اپنے ساتھ ملانا ہوگا ہندوستان کا مسئلہ حل کرتے وقت آپ کسی علیحدہ مسئلہ کو حل نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ ایک ایسے مسئلہ کو حل کر رہے ہیں جس سے آپکے مسئلوں سے گہرا تعلق ہے۔ آپنے آخر میں کہا کہ ہندوستان میں کوئی ایسی پارٹی نہیں حتیٰ کہ مسلم لیگ بھی جو برطانی سامراج کا خاتمہ نہ چاہتی ہو

عالم نسواں

ہندوستانی خواتین تنزل کی رہ میں

از محترمہ سیتا دیوی صاحبہ لکھنؤ

ہندوستانی خواتین کی صحت جسقدر کم ہے اس کے اظہار کی کوئی ضرورت نہیں۔ میرے خیال میں شاید ہی کسی دوسرے ملک میں عورتوں کی صحت اسقدر خراب ہوگی۔ ہندوستان میں عورتوں کی شرح موت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور انہی کی خرابی صحت کا ایک افسوسناک نتیجہ یہ ہے کہ آج ہندوستان میں شیرخوار بچوں کی شرح موت دنیا کے تمام ممالک سے زیادہ ہے۔

آخر اسکا علاج کیا ہے؟ اگر ہم ہندوستانی قوم کو تباہی اور بربادی سے بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس افسوسناک صورت حال کا پوری قوت سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ اگر ہمیں نونہالان قوم کی صحت اچھی ہو، کسی مرض کا علاج کرنے کیلئے اس کے اسباب و علل کی تحقیقات ضروری ہے، طبیب جبتک سبب مرض کو سمجھ نہ لے اسوقت تک ایسے علاج میں کامیابی نصیب نہیں ہوسکتی۔

ہندوستان میں عورتوں کی خرابی صحت کے متعدد اسباب ہیں۔ لیکن میں ان میں سے صرف چند خاص خاص اسباب بیان کرونگی۔ اور وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) شدید پردہ۔

(۲) نظام معاشرت کی وہ خرابیاں جنکی وجہ سے عورت کو گھروں میں سے ایک ادنیٰ کنیز کا درجہ حاصل ہے۔

(۳) کمسنی کی شادی۔

(۴) سیر و تفریح کے مواقع کا نصیب نہ ہونا۔

گھروں کی چاردیواری میں عورتوں کو مقید کر دینا ان پر ایک ظلم عظیم ہے اور اسکی وجہ سے عورتوں کی صحت جسقدر خراب ہوتی ہے۔ اسکا اندازہ صرف اسوقت ہوسکتا ہے جب مردوں کو صرف ایک ہفتہ کیلئے بھی گھر کے اندر مقفل کر دیا جائے۔ مرد تو باہر گھوم پھر کر صاف ہوا حاصل کر لیتے ہیں لیکن بدنصیب عورتیں اس سے محروم رہتی ہیں۔ اور صاف ہوا ہی تو وہ چیز ہے جس پر انسان کی زندگی کا انحصار ہے۔

ہندوستان کے دقیانوسی نظام معاشرت نے عورتوں کو معمولی ملازمہ کی حیثیت دے رکھی ہے۔ میں تو یہ کہونگی کہ تنخواہ دار خادمائیں بھی ان گھر کی نام نہاد ملکاؤں سے بدرجہا بہتر ہوتی ہیں۔ ایک خادمہ کی خدمت میں چند گھنٹے مقرر ہوتے ہیں اس کے بعد وہ آزاد ہوتی ہے۔ لیکن گھر کی "ملکہ" ہر وقت اپنے شوہر، بچوں اور دوسرے عزیزوں کی خدمت گزاری کیلئے مجبور ہے۔ اسکی فرصت کا کوئی وقت نہیں۔ ایک ملازم پر سختی کرتے وقت مالک کو اندیشہ رہتا ہے کہ اگر اس نے ناراض ہو کر ملازمت ترک کر دی تو کام کاج کی دشواری ہوگی۔ لیکن بیوی وہ ذلیل خادمہ ہے کہ اس کے ساتھ خواہ کیسا ہی برا برتاؤ کیوں نہ کیا جائے لیکن اسکی جانب سے گھر چھوڑ کر چلے جانے کا کوئی اندیشہ نہیں۔

ان تمام امور کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر وقت کی مصروفیت خدمت گزاری اور کوفت سے عورتوں کی صحت بہت خراب ہو جاتی ہے۔ اگر ہمیں ہندوستانی قوم سے کچھ محبت ہے اور ہم اسکو تباہی سے بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں موجودہ نظام معاشرت میں تبدیلیاں کرنی پڑینگی۔

کمسنی کی شادی بھی ہندوستان کی پیشانی پر ایک بدنما داغ بنی ہوئی ہے۔ بدقسمتی سے کمسن بچیوں کے نازک کاندھوں پر گرانبار فرائض مادری قبل از وقت عائد ہو جاتے ہیں اور انکی صحت ہمیشہ کیلئے برباد ہو جاتی ہے۔ جب تک لڑکی کو مکمل طریقہ پر نشو و نما حاصل نہ ہو جائے اسوقت تک اسکی شادی کرنا ملک و قوم سے غداری ہے۔

چوتھی صورت بھی جسقدر افسوسناک ہے وہ کچھ زیادہ محتاج تشریح نہیں۔ ہماری ہندوستانی بہنوں کو سیر و تفریح کے مواقع بالکل نصیب نہیں ہوتے۔ ہر وقت گھروں کے اندر بند رہتی ہیں۔ باہر گھومنے پھرنے کی اجازت نہیں۔ باغوں میں جا نہیں سکتیں، ورزشی کھیلوں میں اگر شریک ہوں تو خاندان کی ناک کٹ جائے۔ ان تمام باتوں کا نتیجہ سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہے۔

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

کیا میں اسباب کی امید کروں کہ میری ٹوٹی ہوئی دلکی یہ آواز ہمدرد دلوں میں تیر بنکر پیوست ہوگی اور ہندوستان کے مرد ہم بدنصیب خواتین کی صحت کا ...

بچوں کی دنیا

جاننے کی باتیں!!

از ارسطو پنجابی کراچی۔

ساری دنیا میں خوشنما شہر پیرس (دارالخلافہ) فرانس ہے۔

لارڈ کلائیو بنگال کا پہلا گورنر جنرل ایک معمولی کلرک تھا۔

وینس (واقع اٹلی) اکیس بیس جزیروں کا مجموعہ ہے۔

نادر شاہ بادشاہ ایک غریب گڈریا تھا۔

دنیا میں لندن کے بعد ہمبرگ (واقع شمالی جرمنی) سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔

ہمارے بدن میں ۲۰۰ سے زیادہ ہڈیاں ہیں۔

براعظم افریقہ کا رقبہ ۱۲۰ لاکھ مربع میل ہے اور یورپ سے تین گنا اور ہندوستان سے سات گنا بڑا ہے۔

مصر کے بادشاہ کو پہلے "خدیو" کہا کرتے تھے لیکن اب "سلطان" کہتے ہیں۔

ساری دنیا میں سب سے بڑا جزیرہ آسٹریلیا ہے جو بحرالکاہل میں واقع ہے اور جسکا رقبہ ۳۰ لاکھ مربع میل ہے۔

ہندوستان میں ۴۱۰۰۰ میل لمبا ریل کا راستہ پھیلا ہوا ہے۔

ہندوستان میں اندازاً ۱۴۷ زبانیں بولی جاتی ہیں۔

نہر سویز تقریباً ۱۰۳ میل لمبی ۳۶۱ فٹ گہری اور ۴۰۰ فٹ چوڑی ہے۔

ہندوستان کا پہلا ہندوستانی گورنر لارڈ سنہا تھا جو بنگال کا رہنے والا تھا۔

اکبر جب تخت نشین ہوا تو اسکی عمر ۱۳ برس کی تھی۔

شاہجہان نے تخت طاؤس پر چھ کروڑ روپے خرچ کئے تھے۔

یو۔پی میں راشن ہوگا

الہ آباد ۳۰ رجنوری۔ ہز اکسلنسی گورنر یو پی کی خدمت میں الہ آباد کے کچھ شہریوں کیطرف سے ایک ایڈریس اور ایک لاکھ روپیہ کی تھیلی ایک شکاری ہوائی جہاز خریدنے کیلئے پیش کیگئی۔ گورنر نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کسی نہ کسی قسم کا راشن مقرر کرے گی۔ لوگوں کو کافی مقدار میں خوراک پہنچانیکا دوسرا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ حکومت خریداری کی ایک ایجنسی قائم کرے جو اناج وغیرہ خرید کر فروخت کرے یا اپنی نگرانی میں فروخت کرائے۔ گورنر نے مزید فرمایا کہ حکومت کے زیر غور یہ تجویز بھی ہے کہ جنگ کے بعد کی تعمیری سرگرمیوں کے لئے۔ تمام طبقوں کے نمائندوں اور حکومت کی تعمیری صنعتی ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کیجائے۔

½۵ جہاز یومیہ

واشنگٹن ۳۰۔ جنوری۔ میری ٹائم کمیشن کے صدر مسٹر ایمو رلینڈ نے کہا ہے کہ جنگی پیداوار کے بورڈ نے ایک کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن کے جہاز اس سال بنانے کے لئے کافی مقدار میں فولاد وقف کر دیا ہے اس سال امریکہ میں جہاز سازی کی رفتار ½۵ جہاز یومیہ ہوگی یہ کمیشن ۱۹۴۳ء میں مزید ایک کروڑ ۸۹ لاکھ ٹن کے جہاز بنانے کے لئے۔ فولاد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اگر حسب ضرورت کافی مقدار میں فولاد ملگیا تو پروگرام کیمطابق جہاز بنانیکیلئے جہاز سازی کے کارخانوں کیلئے مزید پونے دو لاکھ مزدور درکار ہوں گے۔

پردۂ فلم

شگفتہ فلمیں!

ہندوستان کی پبلک حیرت انگیز اور دردناک فلموں سے کہیں زیادہ اس قسم کے دلچسپ فلموں کو پسند کرتی ہے جن میں لطیف مذاح ہو۔ لطیف درد ہو اور جو ہماری۔ معاشرت سے زیادہ سے زیادہ قریب ہوں چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ اس قسم کی شگفتہ فلموں کو ہندوستان کے ہر حصہ میں غیر معمولی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

کسی زمانہ میں سنجیدہ اور حیرت انگیز فلموں کو ہندوستان میں زیادہ پسند کیا جاتا تھا۔ لیکن اب رفتہ رفتہ پبلک کا مذاق بدل گیا ہے۔ اب حیرت انگیز اور جادو کے افسانوں کو پڑھے لکھے تو کیا چار آنیوالا طبقہ بھی نہیں پسند کرتا۔ جادو کے افسانوں کے علاوہ ان سنجیدہ افسانوں کو بھی کوئی نہیں پوچھتا جو پیچ در پیچ واقعات میں الجھے ہوتے ہیں۔ اور جن کے دیکھنے سے انسانی دماغ پر اچھا خاصہ بار پڑتا ہے۔ نیز اچھل کود کی ان تصویروں کی مقبولیت بھی ختم ہو گئی ہے جو چند سال قبل کئی کئی ہفتے بے اندازہ رش لیا کرتی تھیں اب تو صرف ان شگفتہ فلموں کو پسند کیا جاتا ہے جو ہماری حقیقی معاشرت سے زیادہ سے زیادہ قریب ہوں۔ اور جن کو فطرت انسانی کو پیش نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہو۔ اب وہ زمانہ گذر گیا۔ جب ہندوستانی فلموں میں مرنیوالا انسان کوئی گانا گائے بغیر جان نہیں دیا کرتا تھا۔ اور اب وہ دور بھی گذر چکا جب بادشاہ سلامت تخت شاہی پر بیٹھے ہوئے گایا کرتے تھے اور وزراء بادشاہ کے گانے پر جھومتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب یہ تمام چیزیں ختم ہو رہی ہیں اور ہندوستانی فلمیں رفتہ رفتہ نفسیات انسانی سے قریب تر ہوتی جا رہی ہیں۔

ہندوستان کی کامیاب فلموں پر اگر گہری نظر ڈالی جائے تو یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ ہندوستانی فلموں کا افسانہ گذشتہ تین چار سال کے اندر بالکل بدل چکا ہے۔ پہلے صورت یہ تھی کہ واقعات کو توڑ مروڑ کر افسانہ کی شکل دیدیجاتی تھی۔ اور اب حالت یہ ہے کہ صرف وہی افسانہ کامیاب ہوتا ہے جس کے واقعات توڑ مروڑے بغیر حقیقی شکل میں پبلک کے سامنے آتے چلے جاتے ہیں۔ گویا تصنع اور بناوٹ دن بدن کم ہو رہی ہے اور حقیقت نے تصنع اور بناوٹ کی جگہ لے لی ہے۔

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آجکل جو فلمیں پسند کیجا رہی ہیں ان میں بھی سابقہ فلموں کیطرح دردناک واقعات بھی ہوتے ہیں اور مذاحیہ ٹکڑے بھی لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے دردناک واقعات پوری فلم پر چھا جاتے ہیں اور اب یہ دردناک سانحے صرف فلم کے کسی خاص حصہ تک محدود کر دیئے جاتے ہیں اسی طرح مذاح کو بھی حد سے زیادہ نہیں بڑھنے دیا جاتا گویا آج کل درد اور مذاح کو سمو کر پیش کیا جا رہا ہے اور اس چیز کی انتہائی کوشش کیجاتی ہے کہ دردناک واقعات میں فلم کی شگفتگی دب کر نہ رہ جائے یا مذاحیہ حصہ کی وجہ سے فلم مضحکہ انگیز نہ بن جائے۔

ہندوستان کے فلم سازوں کی ان کوششوں کو دیکھتے ہوئے ہم کو توقع ہے کہ ہندوستان کی فلمی صنعت برابر ترقی کرتی چلی جائے گی۔ لیکن اسکے ساتھ ہی ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہندوستانی فلموں میں ستھرے پن کیساتھ ابھی تک جدت نہیں پیدا ہوئی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے فلم ساز نئے تخیل کو سامنے لاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ بہرحال ہم کو امید ہے کہ یہ کمزوری بھی بہت جلد دور ہو جائے گی۔

چین میں طلبا کی جبریہ بھرتی

سنکیانگ ۳۰ رجنوری اخبار "تا دیاپ" لکھتا ہے کہ چین کی تاریخ میں طالب علموں کی پہلی مرتبہ جبریہ بھرتی ہوگی۔ اس قانون پر سو موار سے عملدرآمد شروع ہو جائیگا۔

اقوالِ زریں

کسی کا احسان نہ بھولو اور کسی کی حق تلفی نہ کرو۔

دوست کو مصیبت کیوقت آزماؤ، دوست وہی ہے جو مصیبت کیوقت کام آئے۔

دوست کا نفع اور نقصان سے امتحان کرو۔

جوانی کو غنیمت سمجھو اور جوانمردی کو پیشہ بناؤ۔

ماں باپ کو غنیمت جانو اور اپنے استاد کو باپ سے بہتر مانو۔

مرجھائے ہوئے درخت موسم بہار میں تازہ ہو جاتے ہیں مگر جوانی واپس نہیں لوٹتی۔

تنہا بیٹھ کر اپنے عیبوں پر غور کرو۔

علی الصباح اٹھ کر چہل قدمی کرنا تندرستی کو بڑھاتا ہے۔

ہر روز کی اسقدر قدر کرو کہ یہ عمر کا آخری حصہ ہے۔

نیک چال چلن اور تندرستی در بے بہا ہیں انکی حفاظت کرو۔

اپنا راز دوسرے کو بتا کر اسکی پوشیدہ رکھنے کی درخواست سخت غلطی ہے۔

نیکی، حیا، سچائی اور عورت کے محافظ فرشتے ہیں۔

انسان کا جوہر اور انسان کا معیار ہی تو ضبط نفس ہوتا ہے۔

جب کسی قوم کا بزرگ تمھارے پاس ہو تو اسکی عزت کرو۔

مخلوق سے مت مانگ بلکہ اپنے خالق کے سامنے دست طلب دراز کر۔

موجِ تبسم

مریض درد سے تڑپ رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ خواہ میری جان چلی جائے۔ میں آپریشن نہیں کراؤنگا کہ اتنے میں ڈاکٹر داخل ہوا اور بولا۔

تمہیں ایکبار آپریشن کرانا ہی پڑیگا۔

مریض:۔ کیوں؟۔

ڈاکٹر:۔ غلطی سے زخم سیتے وقت میرے دستانے اندر ہی رہ گئے ہیں۔

مریض:۔ کیوں؟

ڈاکٹر:۔ زخم سیتے وقت میرے دستانے اندر رہ گئے ہیں

مریض:۔ اب دستانے نکالنے کیلئے آپریشن کروگے؟

ڈاکٹر: جی ہاں۔

مریض:۔ دستانے کی قیمت مجھ سے لو اور معاف کرو۔

پہلا شخص:۔ افسوس ڈونا نے منگنی توڑ دی ہے۔ لیکن پھر بھی میرا خیال ہے کہ اسے مجھ سے محبت ہے۔

دوسرا شخص:۔ کسطرح شک گذرا تمہیں۔

پہلا شخص:۔ اس نے میرے تمام خطوط تو واپس کر دئے ہیں۔ مگر زیورات واپس نہیں کئے۔

ایک شخص دریا کے کنارے بیٹھا ہوا مچھلیاں پکڑ رہا تھا پہلی مچھلی بہت بڑی نکلی۔ اس نے واپس دریا میں پھینک دی۔ دوسری مچھلی نکالی وہ بھی بڑی تھی۔ وہ بھی دریا میں پھینک دی تیسری چھوٹی تھی رکھ لیا ایک شخص یہ تمام حرکت دیکھ رہا تھا۔ جب اسنے اسکا سبب پوچھا تو شکاری بولا میرے گھر میں بڑی کڑاہی نہیں ہے

دلچسپ معلومات

روح کا وزن

مسٹر جے ہیوٹ مکنزی نے جو ایک سائنٹفک کالج کے پرنسپل ہیں ایک رسالہ لکھا ہے جس میں انہوں نے دعوٰی کیا ہے کہ دوسری مادی اشیا کیطرح انسانی روح کا وزن کیا جا سکتا ہے۔ صاحب ممدوح کا قول ہے کہ روح بھی مادہ پر مشتمل ہے لیکن وہ مادہ ایسا لطیف ہے کہ انسانی برہنہ آنکھ کو نظر نہیں آتا، اس کی حرکت کی رفتار اسقدر زیادہ ہے کہ سوائے ان خاص لوگوں کے جو باطن کا حال معلوم کرنے کی استعداد رکھتے ہیں اور کوئی شخص اس کی رفتار کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتا۔ لیکن سائنسداں مقناطیسی عمل سے اس رفتار کو گھٹا سکتے ہیں اور روح پر مادہ کی اسقدر گہری تہ چڑھائی جا سکتی ہے کہ انسانی آنکھ اسے دیکھ سکتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس لفظی گورکھ دھندوں کی وضاحت اس طرح ہو سکتی ہے کہ صرف ماہر روحانیت ہی ایسی چیزیں دیکھتے اور جانتے ہیں۔ ان کی حقیقت عام اشخاص کے فہم و ادراک سے بالاتر ہے۔ مسٹر مکنزی نے ان تجربوں کی بنا پر جو انہوں نے بیماروں کے بستر مرگ پر کئے۔ یہ دعوٰی کیا ہے کہ انسانی روح کا وزن ½ اونس ہے۔ لیکن وزن کر چکنے کے بعد ایک گھنٹہ بعد روح کا وزن ¼ اونس رہ جاتا ہے یہ کمی کچھ روح کے اڑنے اور کچھ زمین پر اس کے مادی ذرات گر جانے کیوجہ سے معرض وقوع میں آتی ہے لطف کی بات یہ ہے کہ کسی آدمی کے مرنے کے بعد اسکی روح کی تصویر دکھانے کا بھی دعوٰی کیا جا سکتا ہے۔

افسانہ

انتقام

—(مصنف سودیٹو زار کورد دچ)— —(مترجمہ جناب امتیاز نسیمی)—

—(۵)—

ہم دونوں شریک سفر تھے میرے پاس ایک عمدہ گھوڑا تھا۔ میں اسے عمدہ اس لئے کہتا ہوں کہ میں اس کے اوپر سے گر کر کئی دفعہ سجدہ ریزی کر چکا تھا اور اکثر میں عمدہ گھوڑوں پر ہی سے گرا کرتا ہوں وہ بہت شاندار پرشکوہ اور تیز رفتار تھا۔ چلتے وقت ہمیشہ اپنا سر اونچا رکھتا۔ میرا ہمراہی بھی اپنی سفید گھوڑی پر خاموش چلا جا رہا تھا اس کے پیچھے چار پانچ باربردار گھوڑے بھی چل رہے تھے مگر سب خالی اس کا جسم گٹھیلا تھا۔ قد لانبا اور سینہ کشادہ اس کا چہرہ کچھ پژمردہ اور زرد تھا۔ مگر رعب کن، اس کی شاہانہ پوشاک اس کے جسم پر نہایت موزوں معلوم ہوتی تھی اسکی صدری پر بہت سے چمکدار بٹن لگے ہوئے تھے، اس نے اپنے سر پر ریشمی رومال باندھ رکھا تھا۔ رومال کے سرے اسکے دوش پر لٹک رہے تھے۔ اس کی متاثر کن، بارعب اور دلکش طرز و ادا کو بہت دیر تک میں بیک نظر دیکھتا رہا۔ میں گفتگو کرنے میں اسلئے تامل کرتا رہا کہ ایسا کرنے سے میرا وہ کیف سرور ختم ہو جائیگا۔ جسکا باعث حصول، سکوت و خاموشی ہو سکتا ہے۔

اسکا نام تھا ڈیوکو مرادوچ

میں نے اس کے متعلق بہت سے حیرت زا اور تعجب انگیز افسانے سن رکھے تھے وہ بہت بہادر جری سمجھا جاتا تھا، وہ ایک ہوشیار و چالباز اور مشہور و معروف رہزن تھا سب لوگ اس کے جرأت و بسالت کے معترف و مداح تھے۔ اس نے ہر زگووینا کے بہت سے حصوں کو مرعوب کر رکھا تھا وہ مجھ پر بڑی مہربانی و محبت کا اظہار کر رہا تھا۔

طویل سکوت جب کیف و نشاط کی حد سے گذر کر بے کیف ہونا شروع ہو گیا تو میں نے اسکی توجہ کو گفتگو کی طرف منتقل کرنیکے خیال سے دریافت کیا۔

"آپ اپنے ہمراہ اتنے باربردار گھوڑے کیوں لیگئے تھے جبکہ ان پر کچھ بھی سامان نہیں۔؟"

"میں سامان لاد کر شہر لیگیا تھا۔ اب وہاں سے واپس آرہا ہوں۔"

"آپ وہاں کیا کیا سامان لیگئے تھے؟

"روٹیاں، آلو، گوبھی وغیرہ بہت سی چیزیں تھیں

"یہ سب سامان آپ وہاں کس لئے لیگئے تھے؟

علی مویاگچ کے بال بچوں کیلئے۔

"میں رک گیا اور اسکی طرف متعجبانہ دیکھنے لگا علی مویاگچ ترکوں میں بڑا بہادر اور دہشت آفرین شخص مانا جاتا تھا، علاوہ ازیں وہ مرادوچ لوگوں کا سخت ترین دشمن تھا۔

"کیا آپنے اسکا کوئی کھیت لے رکھا ہے؟"

"نہیں تو! میں اسکا قرضدار ہوں۔ مجھے اسکا بہت بڑا قرض ادا کرنا ہے۔"

یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا اور سرخم کر کے اس نے گھوڑی کے ایک چابک رسید کیا۔

گھوڑی کافی تیز چل رہی تھی وہ بدکی اور کسیقدر رک گئی اس نے دوبارہ چابک جمایا۔ وہ تیزی سے دوڑنے لگی۔

اسکی یہ عجیب کیفیت دیکھ کر میں خاموش ہو گیا۔ کسی مزید استفسار کی جرأت نہیں کی۔ اپنے گھوڑے کا لگام ڈھیلا کر کے میں آہستہ آہستہ گانے لگا۔ مجھے اسوقت یاد نہیں کہ کیا گا رہا تھا۔

اس نے گانے کو پسند کیا اور وہ اپنی گھوڑی میرے قریب لے آیا اور کان لگا کر سننے لگا۔

"ذرا زور سے گاؤ۔

میں نے آواز بلند کر دی۔ اس نے اپنے سر پر بندھا ہوا رومال کھول ڈالا۔

رومال گردن پر پیٹنے لگا وہ گانا سنتے سنتے کبھی کبھی اپنا سر بھی معنی خیز انداز میں ہلانے لگتا تھا۔

"میں نے گانا بند کر دیا۔"

"اور گاؤ"

مجھے اس کے بعد یاد نہیں۔

میرے ان الفاظ نے اسکی پیشانی شکن آلود کر دی اور وہ گھوڑی کا لگام کھینچتے ہوئے تیزی سے اس راستہ کیطرف مڑ گیا۔ جو جنگل میں داخل ہوتا تھا۔

"میں جنگل جا رہا ہوں، آؤ کچھ دیر آرام کریں۔

"میں اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ جنگل میں داخل ہو کر ہم لوگ گھوڑوں سے اتر گئے۔ اور انکو چرنے کیلئے چھوڑ کر ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ تمباکو نکالکر ہم دونوں نے اپنے اپنے حقے بھر لئے۔

ہم خاموش بیٹھے رہے۔ گھوڑوں کے چرنے اور کہیں دور سے لکڑی کاٹنے کی آواز آرہی تھی۔

"آپ علی کے قرضدار کب سے ہیں" —— میں نے خاموشی کی طوالت و بے کیفی سے اکتا کر گفتگو شروع کرنیکیلئے دریافت کیا۔

ڈیوکو کا چہرہ ناقابل فہم تاثرات کا مظہر بنا ہوا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ کو اثر آفریں انداز میں جنبش دیتے ہوئے جواب دیا۔

"بہت عرصہ سے"

"کیا آپنے قرض ادا کر دیا؟"

کہاں بھائی! قرض ادا کرنے میں تو بہت عرصہ لگیگا دو تین مرتبہ منہ سے دھواں نکالنے کے بعد اس نے پھر کیلئے میری طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

"بہت طویل داستان ہے اگرچہ میرے سننے کی مسرت نہیں۔ لیکن خیر ....

میں تمھیں سناتا ہوں۔

ترکوں کی نااتفاقی نے مجھے ڈاکہ زنی پر مجبور کیا میں ترکی رعایا کے صاحب اختیار لوگوں کے نامناسب سلوک سے پریشان ہو گیا۔ سب کے سامنے سر جھکاتے جھکاتے تھک گیا۔ مگر پھر بھی سب لوگ مجھے متنفر انگیں نظروں سے دیکھتے اور کوئی بھی عزت نہ کرتا تھا۔ مایوس ہو کر میں نے ایک بندوق سنبھالی۔ چھ ساتھی جمع کئے اور جنگل کی راہ لی یہاں ہم لوگ ترکوں کے فکر میں رہتے ہیں جب وہ ادھر سے گذرتے اچانک اسپر حملہ آور ہو جاتے۔ ہمارا کوئی دن بھی ایسا نہ گذرتا جس روز کسی سے تقابل کی نوبت نہ آئے، لوٹ مار میں روزانہ کچھ نہ کچھ مل ہی جاتا تھا۔ ہم نے جرأت کر کے علی دیاگچ سے مقابلہ کرنیکا عزم کیا لیکن اس کے مکان پر چھاپہ مارا اور تین آدمیوں کو ختم کر ڈالا۔ علی جان بچا کر بھاگ گیا۔ ہم بہت عرصہ تک اسکی جستجو میں رہے لیکن اس کا پتہ لگانے میں کامیاب نہ ہو سکے ہم نے مکان کو خوب لوٹا اور وہاں سے زر و دولت کے انبار لیکر جنگل واپس آگئے۔

لیکن ہمیں اس ڈاکہ زنی کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑی۔ علی نے ہم سے کہیں زیادہ طاقت مجتمع کی اور ہمارے تجسس میں پہاڑ اور پہاڑیوں پر گھومنے لگا اس خوف سے ہمنے راہ فرار اختیار کر لی۔ مگر اس نے ہمارا تعاقب کیا ہم گھنے جنگل میں ایک جگہ پوشیدہ ہو گئے۔ ہمارے چھپنے کا مقام اتنا محفوظ و مامون تھا کہ وہاں تک کسی کی رسائی تقریباً ناممکن تھی۔ علی اور اس کے معاونین نے ہمارا محاصرہ کر لیا۔ چاروں طرف سے راستہ بند ہو جانیکے باعث ہم بڑی مصیبت میں گرفتار ہو گئے۔ ہمارے پاس خورد و نوش کیلئے کچھ بھی نہیں تھا۔ ہم میں سے کوئی باہر جا کر کھانے پینے کا سامان لانے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ گرسنگی و تشنگی حد اعتدال سے متجاوز ہو کر ہمیں سخت اذیت ہیں اور دلخراش طریق پر پیغام موت دینے لگی۔ میرے ساتھیوں کے چہرے یاس و ناامیدی کے مظہر بن گئے۔ لیکن نہ تو کسی کی زبان پر حرف شکایت آیا اور اپنی تقدیر پر اظہار افسوس کیا تنگ آمد بجنگ آمد۔ بالآخر میں نے فیصلہ کر لیا کہ ہم لوگ اس دہشت آفریں اور درد انگیز ماحول میں زیادہ عرصہ مبتلا نہیں رہ سکتے۔ میں نے اپنے ہمراہیوں سے ان درد انگیز الفاظ میں کہا۔

دیکھو بھائیو! اگر ہم اسی حالت میں پڑے رہے تو بھوک اور پیاس کی شدت سے زیادہ عرصہ تک ہمارا رشتہ حیات قائم نہیں رہ سکتا۔ چند روز میں ہمیں ضرور داعیٔ اجل کو لبیک کہنا پڑیگا۔ جبکہ یقینی ہے تو ہمیں بہادری و پامردی کیساتھ قسمت آزمائی کر



جرمن قوم کے نام ہٹلر کا پیغام

برلن۔ یکم فروری۔ کل ہٹلر کا اعلان ڈاکٹر گوبلز نے پڑھکر سنایا۔ اسمیں ان غلطیوں کی فہرست پیش کیگئی تھی جو سنہ۱۹۱۹ء سے سنہ۱۹۳۳ء تک جرمنی سے سرزد ہوئی ہیں۔ اس کے بعد اس میں اس امر پر تبصرہ کیا گیا ہے کہ بالشوزم سے یوروپ کو کیا کیا خطرات لاحق ہیں۔

ہٹلر نے اپنے اعلان میں کہا ہے کہ روس کی لڑائی کی وسعت کے سامنے دوسرے تمام واقعات ماند پڑگئے ہیں۔ ہم نے سنہ۱۹۲۱ء کے بعد جو کامیابیاں حاصل کی ہیں وہ اس کام کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتیں جو کہ ہمیں اب پایۂ تکمیل کو پہنچانا ہے۔ اس جدوجہد میں قسمت ہم پر جو اکا دوکا ضرب لگائے گی وہ ان نقصانات کے مقابلہ میں بے حقیقت ہیں جو یوروپ کی بربری طاقت کے ہمارے براعظم پر غالب آجانے پر ہمیں برداشت کرنی ہوں گی۔

اس زبردست جدوجہد میں ہمیں خدا سے یہ امید نہ رکھنی چاہئے کہ وہ ہمیں کوئی قیمت ادا کئے بغیر ہی فتحیاب کرے گا۔ ہر فرد اور ہر قوم کی قوت آزمائی ہوگی اور جس میں کوئی کمی باقی رہے گی وہ فنا ہو جائے گی۔ اس جنگ میں نہ کوئی فاتح ہوگا نہ مفتوح بلکہ صرف وہ لوگ ہوں گے جو باقی بچیں گے۔ اور وہ لوگ جو تباہ کئے گئے ہیں۔ قوم پرست سوشلسٹ حکومت اس جوش وخروش کے ساتھ جدوجہد جاری رکھے گی۔ جو کہ ہماری تحریک میں اس کے جنم سے ہی موجود ہے۔ ۳۰ر جون سنہ۴۲ء کو میں نے یہ کہا تھا کہ فتح تو کوئی کمزور بھی حاصل کر سکتا ہے لیکن قسمت کی چوٹوں کو صرف طاقتور ہی برداشت کر سکے۔ پچھلے موسم سرما میں سرمایہ پرست ملکوں میں یہودیوں کو یہ وہم ہوگیا تھا کہ انھیں جرمنی کی شکست نظر آنے لگی ہے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس موسم سرما میں بھی انھیں یہی امید ہے لیکن وہ یہ دیکھیں گے کہ نیشنلسٹ سوشلسٹ خیالات کی قوت ان کی خواہش کی قوت سے بہت زیادہ ہے۔ لڑائی جتنی زیادہ لمبی چلے گی اتنے ہی زیادہ لوگ متحد ہوتے جائیں گے۔ ہر شخص کو اپنا فرض ادا کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑے گا۔ جو شخص بھی اپنے فرض کی ادائیگی سے بچنے کی کوشش کریگا فنا ہو جائے گا۔ جب تک بالکل نیا دور شروع نہ ہوگا، جرمنی لڑائی جاری رکھے گا۔ مسلح جرمن فوجوں کو خراج تحسین ادا کرنے کے بعد ہٹلر نے کہا کہ وطن کے مورچہ کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے سپاہیوں کے کارناموں کے شایان شان ثابت ہو۔

قوم کی مجموعی کوششوں میں اب اور بھی اضافہ ہو جانا ضروری ہے۔ جس جدوجہد کے لئے ہمیں انہی دشمنوں نے جو سنہ۱۹۱۴ء میں ہم سے برسر پیکار ہوئے تھے مجبور کیا ہے وہ ایسی جدوجہد ہے جو ہماری قوم کی بقا و فنا کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگی۔

انصاف خدا کے ہاتھ ہے لیکن ہمارا کام اپنا فرض ادا کرنا ہے تاکہ ہم وجود کی جدوجہد کے متعلق اسکے قوانین کے مطابق خود کو اس کی بارگاہ میں پیش کرنے کے قابل ہو سکیں۔

ہم مستقبل میں اپنی قوم کو زندہ رکھنے کے لئے نہ تو جان کی پرواہ کر رہے ہیں اور نہ ہی کوششوں میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کر رہے ہیں تب ایک دن وہ شاندار گھڑی بھی ضرور آئے گی اور ہماری قوم اپنے بیرونی دشمنوں سے آزاد ہوگی۔ شہروں۔ قصبات اور مواضعات کے کھنڈروں میں سے ہلاک شدگان کی قربانیوں سے ایک نئی زندگی نمودار ہوگی۔ اور وہ اس حکومت کی تعمیر جاری رکھے گی جس کے کہ ہم لوگ معتقد ہیں اور جسکے لئے ہم لوگ کام کر رہے ہیں۔ جرمن قوم کی جرمن طرز کی حکومت۔ لیکن ہمیں یوروپی اقوام کے خاندان کو یوروپ کے خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ہر وقت کافی طاقتور ہونا چاہئے۔ بڑے جرمنی کو اس کے ساتھی قوموں کو ایک ساتھ ہی آزاد کرنا ہوگا کیونکہ آزادی ان قوموں کے وجود کے لئے ناگزیر ہے۔ آج بھی ہم پورے طور پر یہ محسوس کر رہے ہیں کہ اگر ۳۰ر جنوری سنہ۳۳ء کو قسمت سے نیشنل سوشلزم کو طاقت حاصل نہ ہوگئی ہوتی تو جرمنی کا کیا حشر ہوتا؟ اور اگر ۲۲ر جون سنہ۴۱ء کو جرمن قوم عین وقت پر روس پر حملہ کرکے یوروپ کا بچاؤ نہ کرتی تو نہ معلوم یوروپ کا کیا حشر ہوتا۔

کرنا ضروری ولازمی معلوم ہوتا ہے جنگ کے شعلوں سے پیکار آزما ہوکر بہادروں کیطرح جان دینا کہیں زیادہ سہل اور بہترین ہے جب موت ہمارے سامنے تبسم ریز ہے تو ہم کیوں نہ لڑکر مرجائیں خون ترک کی تشنگی لے کر جنت رسید ہونا کچھ مناسب نہیں ہوتا ہے۔

ان کے بھی ذہن ودماغ میں یہ بات سماگئی کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں درست کہہ رہا ہوں —— اس مصیبت سے نجات پانے کا کوئی دوسرا راستہ نظر بھی نہیں آتا تھا۔ چنانچہ ان لوگوں نے میری تجویز کو منظور کر لیا۔

میں سب سے پہلے تلوار لیکر میدان میں آیا میرے پیچھے دیگر ساتھی بھی آگئے —— ترکوں نے ہم لوگوں پر گولیوں کی بارش شروع کردی میرے دو ہمراہی زخمی ہوکر گر پڑے میں نے خیال کیا کہ اب مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے میں اپنی تو وجرأت کیساتھ جنگ میں مشغول ہوگیا۔ میرے ساتھیوں نے بھی تقلید کی۔ میری آنکھوں میں خون اتر رہا تھا مجھے چاروں طرف کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ میں اپنی تلوار ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا۔ اچانک مجھے پیچھے سے شدید ترین زخمی کردیا گیا۔

جب مجھے ہوش آیا تو خود کو مویا گیج کے مکان میں پایا۔ میں ایک چٹائی پر لیٹا ہوا تھا۔ بہت سے ترک جنہیں علی مویا گیج بھی تھا میرے نزدیک کھڑے ہوئے سرہلا رہے تھے۔ میں نے جو نہی آنکھیں کھولیں علی نے جھک کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور دریافت کیا۔

"کیسی طبیعت ہے؟"

"میں نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ایسا محسوس ہوا کہ کسی نے دوبارہ زخمی کردیا۔ میں پھر بیہوش ہوگیا۔

پورے ایک ماہ تک میں بستر علالت پر دراز رہا علی میرے پہلو سے لمحہ بھر کیلئے جدا نہ ہوا۔ وہ میری اتنی خدمت کرتا تھا کہ اگر میرے والد حیات ہوتے تو ممکن ہے وہ بھی اتنی خدمت نہ کر سکتے تھے۔ اپنے ہاتھوں سے میرے زخموں کو دھوتا۔ پٹیاں بدلتا۔ پیاس لگنے پر پانی پلاتا اور بچوں کیطرح مجھے کھانا کھلاتا۔ جب کبھی مجھے بھوک نہ ہوتی تو وہ کھانے کیلئے بہت اصرار کرتا۔ بعض اوقات اپنے زانوں پر میرا سر رکھکر زبردستی کھلاتا۔

آخرکار میں صحتیاب ہوگیا۔ جب مجھ میں تھوڑی سی طاقت آئی تو میں کھڑا ہوکر دیوار کے سہارے کمرہ میں چلنے لگا۔ کبھی کبھی علی میرا ہاتھ پکڑ کر صحن میں لے آتا جہاں شہتوت کے زیر سایہ آرام کرتا۔

میری طاقت روز بروز افزوں سے افزوں تر ہونے لگی۔ علی جسوقت میری طرف مسکرا کر دیکھتا تو اس کے چہرہ پر مسرت آگیں جذبات رقصاں نظر آنے لگتے۔

اس نے ایکروز پوچھا کیا تم اب کود سکتے ہو؟

میں نے جواب دیا نہیں۔ ابھی میں کود نہیں سکتا۔ میں ابھی بہت کمزور ہوں۔

وہ اپنی مونچھ موڑتا ہوا ہنس پڑا۔

تم میں بہت جلد طاقت آجائے گی اور جلد ہی کودنے کے لائق ہو جاؤ گے۔

کچھ عرصہ کے بعد اس نے مجھ سے پھر وہی استفسار کیا میں نے جواب دیا۔ کوشش کرکے دیکھتا ہوں۔

وہ ایکطرف ہٹ گیا میں دوڑا اور تھوڑی دور دوڑ کر کود بھی گیا۔ میں اتنا بلند کودا کہ علی نے فرط مسرت سے قہقہہ لگایا اور کہنے لگا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب تم بالکل درست ہوگئے مجھے صحن میں چھوڑ کر وہ مکان کے اندر گیا۔ میں حیرت سے اسکی طرف دیکھنے لگا لمحہ بھر کے بعد دونوں ہاتھوں میں

وہ بھری ہوئی بندوقیں لیکر واپس لوٹا اسکے چہرہ کی مسرت آگیں کیفیات متغیر ہو چکی تھیں وہ اس وقت وحشت آفریں اور رند نظر آرہا تھا۔ اسکی آنکھیں گرسنہ بلی کی طرح چمک رہی تھیں۔ وہ میرے سامنے کھڑا ہوکے کہنے لگا۔

اب تم صحتیاب ہو چکے ہو اب تمہیں چلنے پھرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی اب پھر تم میں وہی طاقت اور قوت عود کر آئی ہے۔ جو زخمی ہونے سے پیشتر تھی اب تم اس قابل ہوگئے ہو کہ میرا فرض ادا کر سکو تمہیں میرا بہت سا قرض ادا کرنا ہے۔ تمہیں تین سروں کی قیمت دینی ہے۔ کیونکہ تم نے میرے تین بھائیوں کو قتل کیا ہے اس طرح کہتے کہتے کسی خواہش دیرینہ کے زیر اثر دہشت انگیز اور بھیانک انداز سے اسکی آنکھیں بارہو گئیں اسی کیساتھ اسکا نیچے کا جبڑا کانپنے لگا۔

جسوقت تم میرے سامنے زخم خوردہ پڑے ہوئے تھے اگر میں چاہتا تو تمہیں اسی وقت ختم کر سکتا تھا

لیکن میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا میں تمہیں تندرست کرکے مارنا چاہتا تھا۔

مجھے ایک بندوق دیتے ہوئے اس نے کہا۔

یہ بندوق لو، یہ میری بندوق کیطرح مضبوط اور بھری ہوئی ہے۔ چلو ہم تم دونوں جنگل میں چلیں وہاں پہنچکر پیکار آزمائی کریں گے۔

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یاس واندوہ کے عالم میں میں آگے آگے چلنے لگا۔ میں دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ میرے لئے اسوقت کیا طرز عمل مناسب ہے ہم لوگ جنگل پہنچ گئے۔ میری غیر اختیارانہ کیفیت فوراً دور ہوگئی میں ہاتھ سے بندوق پھینک کر الگ کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا۔ کیا میں اپنے ایک محسن پر گولی چلاؤں؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اتنا کمینہ ہوں کہ تم پر گولی چلا دونگا؟ کیا مجھے اپنی ذلت ورسوائی کا خوف نہیں؟

اس نے نفرت وحقارت سے میری طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

تمہیں بندوق اٹھانی ہوگی۔ میں تمہیں مجبور کرونگا کہ تم اپنی بندوق سنبھالو اور میرے مقابلہ پر آؤ۔ میں کہتا ہوں کہ بندوق اٹھاؤ نہیں تو میں تمہیں بزدل لومڑی کہہ کر پکاروں گا۔

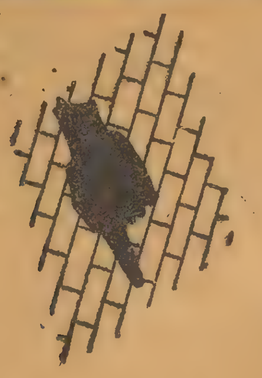
میں نے جھک کر بندوق اٹھالی،

"اس طرف مڑو؟

میں نے اسطرف منہ کر لیا جسطرف اس نے اشارہ کیا تھا۔

"میری طرف نشانہ جماؤ؟

مجھے یاد نہیں کہ میں نے کب گھوڑا دبایا لیکن میں نے جیسے ہی اسکی طرف دیکھا وہ لڑکھڑا کر گر پڑا میرے منہ سے ایک اضطراب آگیں چیخ نکل گئی میں اسکی طرف دوڑا لیکن اسکی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی اسوقت سے میں ہر سال بہت سے آلو گوبھی اور روٹی اسکے بال بچوں کو پہنچایا کرتا ہوں ڈیوکونے خاموش ہوکر سر جھکا لیا اور اسکی آنکھیں اشک ریز ہوگئیں۔



رسید

۲۳ر جنوری سنہ۱۹۴۳ء سے ۲۹ر جنوری سنہ۱۹۴۳ء تک ڈبلو۔ اے۔ ان۔ ٹی فنڈ میں جو چندہ کی رقمیں وصول ہوئی ہیں وہ شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

نام	رقم	روپیہ	آنہ
گمنام	۲۰	روپیہ	آنہ
مسٹر ایس۔ سی بھٹا چاریہ	۲	"	۸
دی جنرل الکٹرک کمپنی لمیٹیڈ	۵۰	"	
مسٹر جے۔ ایم۔ ہیرا مانک	۱۰۰	"	
دی ہندوستان ٹینری لمیٹڈ	۵۰۰	"	
دی انڈین آرمی آرڈیننس کرپس سرجنٹ مس کانپور	۵۰	"	
دی کاکومی اسپورٹس کلب کانپور	۵۰	"	
مسرس پرائمن واٹر ہاؤس پیٹ اینڈ کو	۵۰	"	
مسرس ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ کانپور	۱۰۰	"	
مسٹر آئی۔ ال۔ واٹسن	۵۰	"	

میزان ۹۷۲ روپیہ آٹھ آنہ

چندہ کی رسید سابق قسط ۱۲۳۰۷ روپیہ آٹھ آنہ

میزان کل ۱۳۲۸۰ روپیہ

کانگریسی نظربندوں کیلئے الاؤنس

شیلانگ۔ ۲ر فروری۔ حکومت آسام کے چیف سکریٹری نے اخباری نمایندوں کی ایک کانفرنس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت آسام نے کچھ عرصہ پہلے سیاسی نظربندوں کے خاندانوں کے الاؤنسوں پر نظرثانی کی تھی۔ یہ نظرثانی کرتے وقت ہر نظربند کی آمدنی اور اسکے خاندان کے افراد کی تعداد کا خاص طور سے لحاظ رکھا گیا تھا۔ صدر آسام صوبہ کانگریس کمیٹی کے الاؤنسوں میں انکے احتجاج کے بعد اضافہ کیا گیا۔

ٹیونیشیا میں اتحادیوں نے محوری مورچہ توڑ دیا

لندن۔ ۳ر فروری۔ اتری افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ٹیونیشیا کے دکھنی علاقہ میں امریکی فوجوں نے سنیہ پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ میکناسی سے ۲۵ میل پچھم میں ہے۔

برلن کی خبر ہے کہ جرمن نیوز ایجنسی کے جرمن ریڈیو نے ابھی اعلان کیا ہے کہ اتحادی فوجوں کے مضبوط دستوں نے وسطی ٹیونیشیا میں محوری مورچوں کو توڑ دیا ہے۔

برطانوی فوج مارتھ لائن پر پہونچ گئی

جنوبی افریقہ کی لڑائی کے بارے میں الجیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آٹھویں فوج کے دستے ٹیونیشیا کے علاقہ میں ہیں۔ گارڈنے اور مٹا ٹا کے علاقہ میں گشت لگاتے رہے ہیں۔ ٹیونیشیا کے مورچہ کے بارے میں جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ ہلکے اتحادی دستے پرنٹ دُو ناہس کے علاقہ میں محوری فوجوں پر جرابی حملے کر رہے ہیں۔

اطالیوں کو ترکی چھوڑنے کیلئے تیار رہنے کا حکم

لنڈن۔ ۴ فروری۔ استنبول سے خبر ملی ہے کہ اڈانا میں مسٹر چرچل اور پریزیڈنٹ انونو کے درمیان ملاقات

جاپان ہوائی حملے کیوں کر رہا ہے؟

سول ڈیفنس کانفرنس میں سر سرپوا استو کی تقریر

نئی دہلی ۲۵۔ جنوری۔ آج صبح سول ڈیفنس کونسل کا اجلاس نئی دہلی میں شروع ہوا۔ حکومت ہند کے ممبر سول ڈیفنس سرجے۔ پی۔ سرپوا استو نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے بتلایا کہ کلکتہ پر ہوائی حملوں کے تجربہ اور لڑائی کی صورت حالات میں تبدیلی سے ہوائی حملوں کے بچاؤ کے مسئلوں پر کیا اثر پڑا ہے۔ آپ نے بتلایا کہ لڑائی کی صورت حالات بہتر ہونے سے یہ ممکن ہوگیا ہے کہ ملک کے ان حصوں میں اے۔ آر۔ پی کی تیاریوں کی رفتار سست کر دی جائے جن پر خود ہی حملہ کا خطرہ نہیں ہے۔

ایک صوبہ سے دوسرے صوبوں میں لوگوں کو منتقل کرنے کے متعلق آپ نے کہا کہ ایسا ہوائی حملوں کے پیش نظر کیا جائیگا یا لوگوں میں گھبراہٹ پھیلنے کی صورت میں ان کو وہاں سے نکالا جائیگا جس نکاسی سے ہمارا تعلق ہے وہ رضا کارانہ ہے جبراً نکاسی کی صورت میں مرضی کا کوئی سوال باقی نہیں رہیگا۔ اس معاملہ میں صوبجاتی حکومتیں ہمارے محکمہ سے تعاون کر رہی ہیں۔ لیکن کلکتہ میں جو کچھ ہوا ہے اُس کے پیش نظر میں آپ لوگوں کے روبرو حکومت کی پالیسی بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں دشمن کا اصل منشا لوگوں میں خوف و ہراس پیدا کرنا ہے اور شہر کی زندگی اتھل پتھل کرنا ہے۔ بہت سے لوگ دشمن کی چال کا شکار ہو جاتے ہیں اور وہ کاروبار تک چھوڑ دیتے ہیں اس طریقہ پر دشمن کے ہاتھ میں کھیلتے ہیں اور اسکا کام بہت آسان کر دیتے ہیں۔

ہمیں کلکتہ پر حملہ کا تجربہ حاصل ہو چکا ہے وہاں اتنا کم نقصان ہوا ہے کہ اسکی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ جو لوگ دسمبر کے آخر میں وہاں سے چلے آئے تھے اُن کو ٹھیک مشورہ نہیں ملا۔ آپ نے چنکنگ کی بمباری کا ذکر کیا اور کہا کہ جب ہم بمباری کے عادی ہو جائیں گے تو ہم بھی اُن سے نہیں گھبرائیں گے۔ دشمن کو معلوم ہو جائے گا کہ ہندوستان کو ہوائی حملوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

آپ نے شہریوں کا مورچہ قائم کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

کے بعد اطالوی حلقوں میں طرح طرح کی افواہیں گشت لگا رہی ہیں اور ترکی کے اطاری سفیر نے ترکی میں آباد اطالیوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ ترکی چھوڑنے کے لئے تیار رہیں۔ انکو کسی وقت بھی ترکی چھوڑنے کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

ترک سفیر کی مسٹر ایڈن سے ملاقات

لنڈن ۴ فروری۔ آج ترکی کے سفیر مقیم لنڈن نے مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ سے ایوان پالیمنٹ میں وزیر خارجہ کے دفتر میں ملاقات کی۔

ترکی کی خارجہ پالیسی کا تجربہ

لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار انقرہ کی نظر سے

لنڈن بذریعہ بحری تار۔ ٹائمز کے نامہ نگار مقیم انقرہ اپنے بحری تار میں لکھتا ہے کہ جنگ کے آغاز کے بعد سے جو پیشین گوئیاں ہر سال تقریباً ان ہی دنوں میں کی جاتی رہی ہیں اُن میں سے ایک پیشین گوئی یہ ہے کہ ترکی آئندہ موسم بہار تک جنگ میں شامل ہو جائیگا۔

اس خیال کی تائید میں ہر سال نئے وجوہات پیش کئے جاتے ہیں جو ترکی کی خارجی پالیسی سے ناواقف لوگوں کو الجھن میں ڈالتے ہیں۔ لیکن اگر ترکی کو جنگ میں شامل ہونا پڑا تو اس کی براہ راست وجہ اُس کی جغرافیائی حیثیت ہوگی اور یہی چیز ترکی کی خارجی پالیسی پر ہمیشہ نظرانداز رہی ہے۔

اس ملک کی حیثیت پر نظر ڈالنے سے وہ اسباب سمجھ میں آ جاتے ہیں جن کی بنا پر سابق میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب ترکی جنگ میں شامل ہوا اور جب شامل ہوا۔ اور جن کی بنا پر اب بھی مستقبل میں اس کا امکان پایا جاتا ہے۔

پہلی چیز یہ ہے کہ ترکی ایک بلقانی ملک اور اتحاد بلقان کا رکن ہونے کی حیثیت سے اس جزیرہ نما کے حالات و واقعات سے براہ راست تعلق رکھتا تھا اور رکھتا ہے دوسرے یہ کہ وہ میثاق شرقی (سعد آباد) کا رکن ہے۔ جس میں حال میں پانچ سال کی توسیع ہو گئی ہے اور اس بنا پر ہر اس چیز سے جو ایران عراق اور افغانستان پر اثر ڈالتی ہو ترکی براہ راست تعلق رکھتا ہے۔ اسی طرح ممالک عرب کے امور و عواقب سے اس کا بالواسطہ تعلق ہے۔ تیسرے یہ کہ بحیرۂ روم میں اس کا ایک وسیع ساحلی علاقہ ہے چنانچہ اس بحیرہ کے مشرقی حصے کے اقتدار و تحفظ کی طرف سے وہ بے تعلق نہیں رہ سکتا۔ چوتھے یہ کہ بحر اسود سے بھی اس کا ایسا ہی تعلق ہے۔ پانچویں یہ کہ معاہدہ مانترو کے ماتحت آبنائے باسفورس اور درۂ دانیال کی تولیت ترکی کے سپرد ہے اور وہ اس بڑے بحری راستے کی حفاظت اور آزادی برقرار رکھنے کی ذمہ داری لے چکا ہے۔ چھٹے یہ کہ ترکی علاقہ اس تاریخی راستہ پر واقع ہے جو سکندر اعظم کی پیدل فوج قدیم رومی لشکروں اور صلیبی بہادروں غرض ان تمام حملہ آوروں کی گذرگاہ رہا ہے جو ایشیا میں ملک گیری کے لئے یورپ سے آتے رہے ہیں۔ اور ساتویں یہ کہ یہی وہ راستہ ہے جو ان ایشیائی جنگجوؤں کا رہ گذر رہا ہے جو یورپ پر حملہ آور ہوئے جیسے قدیم زمانہ میں زرکسیز اور اس کی ایرانی فوج اور قریب زمانہ میں سلاطین عثمانیہ۔ جن کی مثالیں ہمارے زمانہ میں نقل و اتباع کے لئے نمونہ اور ہمت افزائی کا سبب بن سکتی ہیں۔

جن لوگوں کی رائے میں ترکی کے اب کی دفعہ جنگ میں شامل ہو جانیکا امکان ہے اُن کے اس خیال کی بنیاد مذکورہ بالا پانچویں یا ساتویں صورت پر ہے یعنی یہ کہ ممکن ہے جرمن ترکی پر حملہ کر دیں۔ یا تو اس غرض سے کہ روس جانے والے اتحادی بیڑے جہازوں کو آبنائے باسفورس اور درۂ دانیال سے ہو کر گذرنے سے روک دے یا اس لئے کہ اتحادی ریاستہائے بلقان پر حملہ کرنے کیلئے ترکی علاقہ کو استعمال نہ کر سکیں۔ یا پھر ممکن ہے دونوں صورتیں پیش آ جائیں۔

برلن کی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں امکانات جرمنوں کے ذہن میں ہیں اور اخبار الکتریہ یوبا ختر کے ایک تازہ مقالہ میں جن میں ان ملکوں کو سخت انتباہ کیا گیا ہے جو اتحادیوں کے لئے میدان جنگ بننے پر آمادہ ہوں صریحی طور پر روئے سخن ترکوں ہی کی طرف معلوم ہوتا ہے۔

مگر ترکی اپنی غیر جانبدارانہ حیثیت کو برابر قائم رکھنے کے مستحکم عزم کو ہمیشہ دوہراتا رہا ہے۔ وہ برابر کوشش کرتا رہا ہے کہ دونوں کے ساتھ تجارتی تعلقات اور مختلف معاشی معاہدوں کے ذریعہ (گو وہ کسی قدر پیچیدہ ہیں) دونوں فریقوں کے درمیان توازن قائم رکھے۔ اس طرح ترکی اپنے امن پسند ارادوں کی کافی شہادت دیکر اس قسم کے تمام خیالات باطل کر چکا ہے کہ یہ ملک جنگ میں کودنے پر تیار ہو جائیگا۔

ڈچ نیوگنی کے ہوائی اڈوں پر جاپانیوں کا قبضہ

آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے آسٹریلیا کی پارلیمنٹ میں اس اخباری خبر کی تصدیق کی کہ پچھلے چند ہفتوں سے جاپانی آسٹریلیا کے ارد گرد ٹاپوؤں میں اپنی فوجیں جمع کر رہے ہیں۔ جاپانی ان ٹاپوؤں میں اپنی طاقت زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے حکومت کے لئے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ وہ دشمن کی نگاہ رکھے اور ہر ممکن احتیاطی تدبیر اختیار کرے۔

رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ آج کے سرکاری بیان سے اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ جاپان آسٹریلیا کے اتر پچھمی حصہ پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ جاپان نے نیوگنی کے ساحل پر ہوائی اور سمندری اڈوں کا ایک سلسلہ قائم کر دیا ہے اور اب اُنہوں نے دکھنی ساحل کی طرف رخ کیا ہے۔ کرکناڈا پر اتحادیوں کے حملے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جاپانیوں نے آسٹریلیا کے اتر میں ایک اور جگہ کو مضبوط بنا لیا ہے۔

جنرل ہیڈکوارٹر کے ایک افسر نے بتایا کہ جاپانیوں نے چند سابق ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ نیوگنی کے علاوہ جاپانی ڈچ نیوگنی میں بھی پھیلتے جا رہے ہیں۔

جرمنی پر کدھر سے حملہ ہوگا

واشنگٹن۔ ۳ فروری۔ نیوزیلینڈ کے وزیر مسٹر والٹر ناش نے آج بتلایا کہ کاسابلانکا میں پریزیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل نے اس بارے میں مشورہ کیا ہے کہ آیا جرمنی پر بحیرۂ روم کی طرف سے یا اٹلانٹک سمندر کے تمام ساحل پر سے یا دونوں علاقوں سے حملہ کیا جائے۔

—— اخبار بی بجاج ترک نے لکھا ہے کہ ٹیونیشیا کے مورچہ کی لڑائی ختم ہونے سے قبل ہی یورپ میں حملہ شروع ہو جائے۔ جرمنی کو یہ امید رکھنی چاہئے کہ آئندہ گرمیوں میں اتحادی فوجیں براعظم یورپ کے

مہاراجہ صاحب بیکانیر کا انتقال

بمبئی ۲ فروری۔ آج صبح ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بیکانیر کا کچھ عرصہ کی علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ مہاراجہ کی عمر ۶۲ سال کی تھی اُن کی نعش بذریعہ ہوائی جہاز بیکانیر بھیجدی گئی۔ بیکانیر ہاؤس میں ہز اکسلنسی وائسرائے اور گورنر بمبئی کے قائم مقام موجود تھے۔

لاہور کے اخبارات کا متفقہ فیصلہ

لاہور ۳۱ جنوری۔ لاہور کے اُردو و ہندی اخبارات کے منیجروں کا ایک جلسہ ہوا جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

لاہور کے اُردو ہندی اخبارات کے منیجروں کا یہ جلسہ گورنمنٹ آف انڈیا کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اخبارات کے لئے جو کوٹہ ۱۹۴۳ء میں جاری کیا گیا ہے وہ ضروریات کے مقابلہ میں سخت ناکافی ہے جس سے اخبارات کا زندہ رہنا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے، اور یہ جلسہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اخبارات کے کوٹہ کا کاغذ جب کسی بندرگاہ پر پہونچ جائے تو متعلقہ تاجروں کے حوالے کیا جائے اور متعلقہ اخبارات کو ساتھ ہی اطلاع دی جائے۔

ترکی وفد کلکتہ پہونچ گیا

کلکتہ ۲ فروری۔ ترکی اخبار نویسوں کا وفد آج صبح کو کلکتہ پہنچ گیا اور وہاں پہنچنے کے بعد ہی اُسکو سب سے پہلے یہ خبر سنائی گئی کہ مسٹر چرچل نے ترکی جاکر پریسیڈنٹ انونو سے ملاقات کی جس پر وفد کے لیڈر مسٹر عطائے نے کہا کہ یہ ایک بڑی پُرمسرت خبر ہے جس سے ترکی اور برطانیہ کے غیر متزلزل اتحاد کو تقویت پہونچتی ہے۔

مسٹر ولیم فلپس لاہور پہونچ گئے

لاہور ۲ فروری۔ صدر روزولٹ کے خاص ایلچی مسٹر ولیم فلپس لاہور پہونچ گئے ہیں اور وہاں ایک پریس کانفرنس میں اُنہوں نے پنجابی فوجوں کی جنگی خدمات کی بڑی تعریف کی۔

(بعد کی خبر) مسٹر ولیم فلپس نے آج کرنل ملک خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب اور سر چھوٹو رام وزیر پنجاب سے دیر تک ملاقات کی۔ آپنے پنجاب یونیورسٹی اور دیگر اداروں کا بھی معائنہ کیا۔ ابھی موصوف اور لوگوں سے بھی ملیں گے۔

مسٹر ستیا مورتی رہا کر دیئے گئے

مدراس ۳ فروری۔ مشہور کانگریسی لیڈر مسٹر ستیا مورتی ممبر مرکزی اسمبلی کو جو نظربندی کی حالت میں جنرل اسپتال میں زیر علاج تھے اُن کو خرابی صحت کی بنا پر رہا کر دیا گیا ہے۔

وائسرائے ہند سیتاپور میں

ہز اکسلنسی گورنر صوبہ کے ہمراہ ہز اکسلنسی وائسرائے سیتاپور تشریف لے گئے جہاں آپنے ملٹری پولیس ٹریننگ اسکول کا معائنہ کیا۔ سر ہیو اُنگلس انسپکٹر جنرل پولیس اور دیگر اعلیٰ حکام نے آپ کا استقبال کیا۔

وائسرائے نے ورزش اور اشک آور گیس کے مظاہرے بھی دیکھے۔ اسکے بعد پولیس کی بارکوں کا معائنہ کیا۔

جرمنی پر سخت ہوائی حملے

انگریزی ہوائی جہازوں نے کوئی پر شب کو حملہ کرکے چار ہزار ٹن وزنی سوگولے گرا کر شہر کو خوب مسمار کیا۔ پانچ انگریزی ہوائی جہاز ضائع ہوئے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ
نوٹس زیر دفعہ ۳۶

زیر دفعہ ۳۶۔ یو۔ پی۔ ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپروومنٹ اسکیم نمبری ۳۷ موسومہ مول گنج کراسنگ سلم کلیرنس اسکیم تیار کی ہے۔

اراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں اون کا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے:۔

"سڑک نمبر ۲۳ اور مسٹن روڈ نمبر ۴۶ کی ملنے کی جگہ سے روانہ ہوکر جانب مشرق سڑک نمبر ۲۳ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۲۳ اور ۳۶ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب جنوب سڑک نمبر ۳۶ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۳۶ اور ہالسی روڈ نمبر ۳ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب مغرب سڑک نمبر ۳ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۳ اور سڑک نمبر ۳۱ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب جنوب سڑک نمبر ۳۱ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۳۱ اور اوس سڑک کے جو کہ فائر بریگیڈ اسٹیشن کے نزدیک جانب پچھم لاٹوش روڈ سے ملتی ہے، ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب مغرب اوسی سڑک کے کنارے کنارے اوس سڑک اور لاٹوش روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب جنوب لاٹوش روڈ کے کنارے کنارے لاٹوش روڈ اور سڑک نمبر ۳۲ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب سڑک نمبر ۳۲ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۳۲ اور سڑک نمبر ۶۴ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب شمال انور گنج روڈ نمبر ۴۶ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۴۶ اور سڑک نمبر ۶۷ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب مغرب مکانات نمبری ۹۳/۸۰ و ۹۳/۸۲ و ۹۳/۹۲ و ۹۳/۱۰۱ و ۹۳/۱۰۴ و ۹۳/۱۰۵ و ۹۳/۱۰۶ و ۹۳/۱۰۷ و ۹۳/۱۰۸ و ۹۳/۴۶ و ۹۳/۷۷ و ۹۳/۸۸ و ۹۳/۸۹ و ۹۳/۹۰ و ۹۳/۹۴ و ۹۳/۹۵ اور ۹۳/۹۶ کے کنارے کنارے۔ تب جانب مغرب ہالسی روڈ کے کنارے کنارے اوس جگہ تک جہاں سڑک نمبر ۲۳ ہالسی روڈ سے ملتی ہے۔ تب جانب مشرق سڑک نمبر ۲۳ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۲۳ اور مسٹن روڈ کے ملنے کی جگہ تک یعنی جہاں سے روانہ ہوئے تھے۔" سڑک نمبر ۳ و ۶۷ و ۲۳ و ۳۱ و ۳۶ اور ۴۶ اسکیم میں شامل ہیں۔

اسکیم کی تفصیل و نقشہ اراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جاسکتے ہیں۔

بحیرمین کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

به اجلاس جناب مسٹر ایم۔ کے۔ قدوائی صاحب منصف بہادر شمالی فیض آباد

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۳۱۰ ع

بعدالت جناب مسٹر ایم۔ کے۔ قدوائی منصف صاحب بہادر شمالی فیض آباد

بابو راجہ موہن منوچہ ———— مدعی

بنام سید خورشید علی ———— مدعا علیہ

بنام سید خورشید علی ولد سید محمد اسمٰعیل علی ساکن آگرہ تاج گنج پرگنہ تحصیل وضلع آگرہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت مبلغ لعہ برنبار پرونوٹ ورسید کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ اونیس ۱۹ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۳ء بوقت دس بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز اُن کو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا آج بتاریخ ۳ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم آر۔ ان۔ سریواستو سنصرم
منصفی شمالی فیض آباد

مہر عدالت

جرمن قوم کے نام ہٹلر کا پیغام

برلن - یکم فروری - کل ہٹلر کا اعلان ڈاکٹر گوبلز نے پڑھ کر سنایا - اس میں ان غلطیوں کی فہرست پیش کی گئی تھی جو سنہ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۳۳ء تک جرمنی سے سرزد ہوئی ہیں اس کے بعد اس میں اس امر پر تبصرہ کیا گیا ہے کہ اس بالشویزم سے یورپ کو کیا کیا خطرات لاحق ہیں۔

ہٹلر نے اپنے اعلان میں کہا ہے کہ روس کی لڑائی کی وسعت کے سامنے دوسرے تمام واقعات ماند پڑ گئے ہیں ہم نے سنہ ۱۹۲۲ء کے بعد جو کامیابیاں حاصل کی ہیں وہ اس کام کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتیں جو کہ ہم اب پایۂ تکمیل کو پہونچا رہے ہیں۔ اس جد وجہد میں قسمت ہم پر جو اکا دکا ضرب لگائے گی وہ ان نقصانات کے مقابلہ میں بے حقیقت ہیں جو یورپ کی بربری طاقت کے ہمارے براعظم پر غالب آجانے پر ہمیں برداشت کرنی ہوں گی - اس زبردست جد وجہد میں ہمیں خدا سے یہ امید نہ رکھنی چاہئے کہ وہ ہمیں کوئی قیمت ادا کئے بغیر ہی فتحیاب کرے گا - ہر مرد اور ہر قوم کی قوت آزمائی ہوگی - اور جس میں کوئی کمی باقی رہے گی وہ فنا ہو جائے گا اس جنگ میں نہ کوئی فاتح ہوگا نہ مفتوح - بلکہ وہ لوگ ہوں گے جو باقی بچیں گے اور وہ لوگ جو تباہ کئے گئے ہیں قوم پرست سوشلسٹ حکومت اس جوش وخروش کے ساتھ جد وجہد جاری رکھے گی جو کہ ہماری تحریک میں اس کے جنم سے ہی موجود ہے - ۳۰ر جون سنہ ۱۹۲۲ء کو میں نے یہ کہا تھا کہ فتح تو کوئی کمزور بھی حاصل کر سکتا ہے لیکن قسمت کی چوٹوں کو صرف طاقتور ہی برداشت کر سکے - پچھلے موسم سرما میں سرمایہ پرست ملکوں میں یہ ولولہ کو یہ وہم ہو گیا تھا کہ انہیں جرمنی کی شکست نظر آنے لگی ہے لیکن ایسا نہیں ہوا - اس موسم سرما میں بھی انہیں یہی امید ہے - لیکن وہ یہ دیکھیں گے کہ نیشنلسٹ سوشلسٹ خیالات کی قوت ان کی خواہش کی قوت سے بہت زیادہ ہے - لڑائی جتنی لمبی چلے گی اتنے ہی زیادہ لوگ متحد ہوتے جائیں گے - ہر شخص کو اپنا فرض ادا کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑے گا - جو شخص بھی اپنے فرض کی ادائیگی سے بچنے کی کوشش کرے گا فنا ہو جائے گا - جب تک بالکل نیا دور شروع نہ ہوگا جرمنی لڑائی جاری رکھے گا - مسلح جرمن فوجوں کو خراج تحسین ادا کرنے کے بعد ہٹلر نے کہا کہ وطن کے نوجوان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے سپاہیوں کے کارناموں کے شایانِ شان ثابت ہو - قوم کی مجموعی کوششوں میں اب اور بھی اضافہ ہو جانا ضروری ہے - جس جد وجہد کے لئے ہمیں انہی دشمنوں نے جو سنہ ۱۹۱۴ء میں ہم سے برسرپیکار ہوئے تھے مجبور کیا ہے وہ ایسی جد وجہد ہے جو ہماری قوم کی بقا و فنا کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگی - انصاف خدا کے ہاتھ ہو لیکن ہمارا کام فرض ادا کرنا ہے تاکہ ہم وجود کی جد وجہد کے متعلق اس کے قوانین کے مطابق خود کو اس کی بارگاہ میں پیش کرنے کے قابل ہو سکیں -

ہم مستقبل میں اپنی قوم کو زندہ رکھنے کے لئے نہ تو جان کی پرواہ کر رہے ہیں اور نہ ہی کوششوں میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کر رہے ہیں تب ایک دن وہ شاندار گھڑی بھی ضرور آئیگی اور ہماری قوم اپنے بیرونی دشمنوں سے آزاد ہوگی - شہروں، قصبات اور مواضعات کے کھنڈروں میں سے ہلاک شدگان کی قربانیوں سے ایک نئی زندگی نمودار ہوگی اور وہ اس حکومت کی تعمیر جاری رکھے گی جس کے لئے ہم لوگ معتقد ہیں اور جس کے لئے کہ ہم لوگ کام کر رہے ہیں جرمن قوم کی جرمن طرز کی حکومت لیکن ہمیں یورپی اقوام کے خاندان کو یورپ کے خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ہر وقت کافی طاقتور ہونا چاہئے بڑے جرمنی اور اس کے ساتھی قوموں کو ایک ساتھ ہی آزاد کرنا ہوگا کیونکہ آزادی ان قوموں کے وجود کے لئے ناگزیر ہے - آج بھی ہم پورے طور پر یہ محسوس کر رہے ہیں کہ اگر ۳۰ر جنوری سنہ ۱۹۳۳ء کو قسمت سے نیشنل سوشلزم کو طاقت حاصل نہ ہو گئی ہوتی تو جرمنی کا کیا حشر ہوتا؟ اور اگر ۲۲ر جون سنہ ۱۹۴۱ء کو جرمن قوم عین وقت پر روس پر حملہ کر کے ۳

نہرو جی کی تقریر کا قلمی مسودہ

نیویارک (بذریعہ ڈاک) پنڈت جواہر لال نہرو نے "جنگ اور تمام قومیں" کے عنوان سے جو تقریر کی تھی اوس کا اصلی قلمی مسودہ نیویارک کی پبلک لائبریری میں رکھا گیا ہے۔

برطانی فوج ٹیونیشیا میں داخل ہو گئی

قاہرہ - ۳۰ر جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آٹھویں برطانی فوج کے ہراول دستے کل ٹیونیشیا کی سرحد پار کر گئے۔

چین میں طلباء کی جبریہ بھرتی

سنکیانگ - ۳۰ر جنوری - اخبار "تاؤ پاپ" لکھتا ہے کہ چین کی تاریخ میں طالب علموں کی جبریہ بھرتی پہلی مرتبہ ہوگی - اس قانون پر سوموار سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

جرمنی صلح کی پیشکش نہیں کر رہا

لندن - ۳۰ر جنوری - جرمن ریڈیو نے کل رات ایک اعلان میں کہا کہ اس قسم کی خبر کہ جرمنی صلح کی پیشکش کرنے والا ہے کمینہ ایجاد ہیں۔

باجلاس جناب شاہ غیاث عالم صاحب منصف قنوج -

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۲۵ بابت سنہ ۱۹۴۲ء

بعدالت دیوانی منصفی قنوج ضلع فرخ آباد

پرمیشوری دین ولد بکتا پرشاد قوم برہمن ساکن جلال آباد پرگنہ قنوج ضلع فرخ آباد — مدعی

بنام

کاشی پرشاد ولد سورج نراین قوم برہمن ساکن موضع منیقا گارب پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت روپیہ ۱۳/۱۲/۹۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۰ر فروری سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اوسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ر جنوری سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — بحکم شیام لال منصرم عدالت منصفی قنوج

روسی اخباروں کی خاموشی

لندن - ۳۱ر جنوری - روائٹر کے مطابق روسی اخباروں نے کاسا بلانکا کی کانفرنس پر کسی قسم کی رائے زنی نہیں کی - کاسا بلانکا کانفرنس کی مشترکہ رپورٹ کے آخری حصہ پر ماسکو میں دلچسپی ظاہر کی جا رہی ہے - اس آخری حصہ میں یہ لکھا ہے کہ ہم (پریذیڈنٹ روزولٹ اور مسٹر چرچل) اب ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں اور سنہ ۱۹۴۳ء میں حملوں کے متعلق جو اسکیم تیار کی گئی ہے اوسکو عملی جامہ پہنائیں گے - ماسکو میں عمل کی قدر ہے

۵½ جہاز یومیہ

نئی دہلی - ۳۱ر جنوری - میری ٹائم کمیشن کے صدر مسٹر مسٹر ایڈمرل لینڈ نے کہا ہے کہ جنگی پیداوار کے بورڈ نے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ٹن کے جہاز اس سال بنانے کے لئے کافی تعداد میں فولاد وقف کر دیا گیا ہے - اس سال امریکہ میں جہاز سازی کی رفتار ۵½ لاکھ یومیہ ہوگی - یہ کمیشن سنہ ۱۹۴۳ء میں مزید ایک کروڑ ۸۹ لاکھ ٹن کے جہاز بنانے کے لئے فولاد حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے - اگر حسب ضرورت کافی مقدار میں فولاد مل گیا تو پروگرام - ۲۲

۲۲ - کے مطابق جہاز بنانے کے لئے جہاز سازی کے کارخانوں کے لئے مزید پونے دو لاکھ مزدور درکار ہوں گے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd; No. A. 406

جہاں پہ ثبوت غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی آئی ہو جو تیرے دل میں ہو

صداقت

ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ للعہ ششماہی ... ممالک غیر ... سالانہ ... ششماہی ... قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۱۳ فروری ۱۹۴۳ء مطابق ۷ صفر المظفر ۱۳۶۲ھ | نمبر ۷

ادبیات

جذباتِ اثر

(از خان بہادر مرزا جعفر علی خاں صاحب اثر لکھنوی ہوم منسٹر کشمیر)

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا جو سالانہ مشاعرہ ۲۶ دسمبر ۴۲ء کو ہوا تھا، اُسی طرح میں جناب اثر نے بھی طبع آزمائی فرما کر ہم کو اپنی غزل ارسال فرمائی ہے، جو ہدیۂ ناظرین ہے۔

(ایڈیٹر)

مٹے ہوؤں کے مٹانے کا اہتمام کیا — یہ ماورائے ستم ہے جو تم نے کام کیا
مذاقِ عشق میں تفریقِ ہست و بود نہیں — جہاں سے کوچ کیا تھا وہیں مقام کیا
فلک نے کر دیا چپکے سے نہر غم شامل — مے نشاط سے لبریز جس نے جام کیا
بغیر خواب وہ آنکھیں ہیں خواب آلود — نگاہِ شوق کا جو کام تھا وہ کام کیا
یہ محویت کوئی دیکھے کہ آج وقتِ سحر — گلوں سے شکوۂ محرومیِ پیام کیا
وہ دل کہ خون ہوا ضبطِ عشق کے ہاتھوں — اُسی کو زینتِ گلدستۂ دوام کیا
بدل دیا ہے زمانے کا رُخ حریفوں نے — اور ایک ہم کہ فقط بیکسی میں نام کیا
جہاں حبیب سے محبوب جا کے ملتا ہے — بلند عرشِ بریں سے بھی وہ مقام کیا

بجا ہے غصہ مجھے خود بھی اک اچنبھا ہے
کہ اُس کے لہجے میں اُس سے اثر کلام کیا

دنیائے اسلام

ممالک اسلامیہ کی مختصر خبریں

مکہ معظمہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ہز ایکسلنسی شیخ عبداللہ السلیمان نے جو حال میں سعودی عرب میں وزیر مالیہ مقرر ہوئے ہیں عرب نیوز ایجنسی کے نمایندے سے ملاقات کے دوران میں اس امداد کے تذکرے میں جو برطانیہ نے اس سال کے حج کو کامیاب بنانے میں پہونچائی ہے کہا کہ "خدا کے فضل سے اب ہمارا ملک خوشحال ہے جس کے لئے ہم اپنے حلیف برطانیہ کے ممنون ہیں۔ باوجود ان نازک حالات کے جن سے خود برطانیہ دوچار ہے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بلا تامل ہمارے مطالبات پورا کرنے کے لئے تیار ہے۔

وزیر موصوف نے سلطان ابن سعود کے بارے میں کہا کہ اعلیحضرت نے اپنی وسیع قلمرو کے دور افتادہ حصوں میں رہنے والی رعایا کی بہبودی کے لئے بھی کوئی کوشش اٹھا نہیں رکھی۔ حکومت نے اعلیحضرت کے ایما پر زراعت کو ملک میں بڑے پیمانہ پر پھیلایا ہے اور کاشتکاروں کو تقاوی دیکر ان کی ہمت افزائی کی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ملک کے طول وعرض میں زراعت کو ترقی دینے کا جو مقصد سلطان کے پیش نظر ہے اس مقصد کو مصر کی زراعتی مشن کے تعاون سے بڑی امداد ملی ہے۔

دمشق (بذریعہ ہوائی ڈاک) شام کے تمام شہروں کی مردم شماری ہوگی۔ کیونکہ رسد بندی کو مؤثر طریق پر جاری کرنے اور غیر منصفانہ طور پر تقسیم کے روکنے کیلئے یہ ایک مناسب طریقہ ثابت ہوا ہے۔

اس سے پہلے یہ طریقہ تھا کہ گھر والے جتنے نفوس کا تخمینہ لگا کر [illegible] تھے اُس کے مطابق رسد بانٹ دی جاتی تھی اکثر حالات میں یہ تخمینے غلط ثابت ہوئے۔

بغداد۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) وزیر داخلہ کی کونسل عراق کے [illegible] میں ترمیم کرنے کی غرض سے نظام قانون سازی پر غور کر رہی ہے یقین کیا جاتا ہے کہ یہ ترمیمات جو گذشتہ تجربات [illegible] کی جائیں گی [illegible] ہونگی۔ یہ ترمیمات اس وقت پیش ہونگی جب وقفہ کے بعد پارلیمنٹ اسی مہینہ کی ۱۶ تاریخ کو منعقد ہوگی۔

نیویارک (بذریعہ ہوائی ڈاک) کامل محمود نشاحہ ساکن عکرہ۔ اور سلیمان حسن ساکن لدہ دو عرب جہازی ناروے کے ایک جہاز میں تھے جسے تارپیڈو لگا۔ ان دونوں کو بچا کر جس روز نیویارک پہونچایا گیا، اُسی روز انھوں نے متحدہ اقوام کے ایک اور جہاز میں خدمات انجام دینے کے لئے اپنے نام لکھا دیئے۔

القدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) سلطان ابن سعود کی تخت نشینی کی سالانہ تقریب پر کناڈا کے گورنر جنرل ارل آف اتھلون نے جو تقریر کی ہے اُس پر اخبار "الدفاع" تبصرہ کیا ہے کہ "ارل آف اتھلون اُن انگریزوں میں سے ہیں جو سلطنت برطانیہ اور دنیائے اسلام میں حقیقی خوشگوار تعلقات کی اہمیت کو سمجھتے ہیں:

وہ اس خیال کے حامی ہیں کہ اس جنگ کے اختتام پر عربوں کو یہ اختیار ہونا چاہیئے کہ اپنے مستقبل کا اپنی خواہش کے مطابق تصفیہ کر سکیں۔ سلطنت برطانیہ میں ارل آف اتھلون ایسی ممتاز حیثیت رکھنے والے شخص کا یہ خیال ایک اچھی علامت ہے۔"

خرطوم (بذریعہ ہوائی ڈاک) ایک ملاقات کے دوران میں گورنر خرطوم نے جنگ کے بعد سوڈان کی ضروریات کے پورا کرنے کیلئے نئی حرفتوں کے جاری کرنے کی اسکیم میں اپنی دلچسپی ظاہر کی ہے۔ موصوف نے مثال کے طور پر بتایا کہ شیشے کی حرفت جاری کرنے کے لئے مصر سے دس ماہرین کو لایا جائے گا، پھر اس کے بعد گورنر نے دوسری حرفتیں بتائیں کہ چمڑے کا رنگنا اور [illegible] کی صنعت بھی زیر غور ہے۔ گورنر موصوف نے بتایا کہ سوڈانی بھیڑ کی کھال دنیا میں بہترین شمار ہوتی ہے اور جنگ سے پہلے دستانے بنانے کیلئے یہ کھالیں امریکہ سے برآمد کی جاتی تھیں۔

ایک کمیٹی بنائی گئی ہے کہ وہ حرفتی اسکیموں کا مطالعہ کر کے یہ بتائے کہ کونسی حرفتوں کو فوراً جاری کر دی جائے اور کونسی حرفتوں کو اختتام جنگ تک کے لئے ملتوی رکھا جائے۔

بغداد۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) شام کے رولہ قبائل کے سردار امیر فوض الشعلان نے بغداد میں ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ تمام عرب ممالک ایک ہیں اور ان میں سرحدیں نہیں ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ "اگرچہ تمام نام مختلف ہیں لیکن ہم سب ایک عربی گھر میں رہتے ہیں۔ عرب ممالک میں زندگی بسر کرنے کے حالات سیاسی یا معاشی کسی حیثیت سے دیکھا جائے ہر طرح قابل اطمینان ہیں۔ باوجود ان تمام حالات کے جن میں اس وقت دنیا مبتلا ہے عرب ممالک میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا آسان ہے۔ اور میں یہ دیکھکر بھی بہت خوش ہوں کہ تمام عرب ملکوں کو پورا بھروسہ ہے کہ اتحادیوں کو فتح ہوگی۔ اور بالآخر انھیں آزادی اور خود مختاری مل جائیگی۔

میرے والد اور عرب قبائل کے تمام سردار اتحادیوں کے سچے دوست ہیں اور یہی دوستانہ روایات ہماری آئندہ نسلوں کو ورثہ میں ملیں گی۔"

القدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) حکومت مختلف طریقہ سے مزدوروں کے معاملات اور انکی جاعتوں میں دلچسپی لے رہی ہے۔ محکمہ عمال نے حال میں مزدوروں کے متعلق ۲۸ صفحہ کا ایک رسالہ شائع کرنا شروع کیا ہے یہ رسالہ عربی، انگریزی اور عبرانی میں چھپتا ہے اور مزدوروں کے متعلقہ مسائل پر بحث کیجاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

عمل پیہم محبت فاتح عالم
زباں پہ بھی ہے جو بھی دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۷

دو اہم ملاقاتیں

گذشتہ چند روز کے اندر اس جنگ کے دو اہم ترین واقعات رونما ہوئے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ شمالی افریقہ میں فرانسیسی مراکو کی بندرگاہ کاسابلانکا کے مقام پر ولایات متحدہ امریکہ کے صدر مسٹر روز ویلٹ اور برطانی وزیر اعظم مسٹر چرچل میں ملاقات ہوئی، اور اُس کے فوراً بعد ہی مسٹر چرچل ترکی میں اڈانا کے مقام پر پہونچے اور وہاں اُنھوں نے جمہوریہ ترکی کے صدر موسیو انونو سے ملاقات کی۔

کاسابلانکا کانفرنس کے متعلق ہمیں یہ بتلایا گیا ہے کہ اس میں شرکت کے لئے ایم۔ اسٹالن اور جنرل چیانگ کائی شیک کو بھی دعوت دی گئی تھی، مگر یہ حضرات اپنے ملک میں اپنی موجودگی کی ضرورت کے باعث شریک نہ ہو سکے۔ ایسی حالت میں سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہ تھا کہ کانفرنس کی مفصل کارروائی سے ان حضرات کو آگاہ کر دیا جائے۔ چنانچہ کاسابلانکا میں جو مشورے ہوئے اُن کی پوری رپورٹ ایم۔ اسٹالن کے پاس بھیجی گئی۔ اور اس کے بعد اڈانا کانفرنس کے حالات سے بھی ایم۔ اسٹالن کو آگاہ کر دیا گیا۔

اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کاسابلانکا کانفرنس میں نہ صرف برطانیہ اور امریکہ کے بڑے بڑے فوجی افسران شریک تھے، بلکہ آزاد فرانسیسی جنرل گیرو اور جنرل ڈی گال سے بھی بہت سی ضروری باتوں میں مشورہ کیا گیا تھا۔ اور محور کے خلاف اتحادیوں کے مورچوں کو مکمل اور مضبوط کرنے کے لئے آزاد فرانسیسی فوجوں کی خدمات اور فرانس کی آئندہ صورت حال کے متعلق بھی معاملات طے کئے گئے تھے۔ اسی طرح مسٹر چرچل اڈانا میں بھی اپنے فوجی ماہرین اور مشیروں کے ساتھ آئے اور وہاں بھی اہم ترین مشورے ہوئے۔

ان دونوں ملاقاتوں کی تاریخی اہمیت صاف ظاہر ہے لیکن دونوں میں ایک بڑا فرق بھی ہے۔ کاسابلانکا سے پہلے مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روز ویلٹ کے درمیان چند ملاقاتیں ہو چکی ہیں، اور یہ تازہ ترین ملاقات شمالی افریقہ میں ہوئی ہے جہاں لڑائی جاری ہے۔ مزید برآں خود برطانیہ اور امریکہ دونوں اس وقت شریک جنگ ممالک ہیں، لیکن ترکی کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ اس جنگ میں ایک غیر جانبدار ملک ہے۔ اور کسی فریق کی طرف سے جنگ میں شامل نہیں ہے۔ اس لئے کاسابلانکا کانفرنس کے مقابلہ میں اڈانا کانفرنس زیادہ حیرت انگیز سمجھی جا رہی ہے۔

بہر حال کاسابلانکا کانفرنس کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئی ہیں اُن کا نچوڑ ہمیں تین باتوں میں معلوم ہوتا ہے:۔

ایک تو یہ کہ اتحادیوں کے تمام ذرائع کو منظم کر کے اور کام میں لا کر اس جنگ کو جلد از جلد کامیابی کی منزل تک پہونچایا جائے۔

دوسرے یہ کہ محوری طاقتوں کے خلاف دنیا کے ہر حصہ میں مورچے قائم کئے جائیں اور جہاں جہاں موقعہ ہاتھ آئے دشمنوں پر پے در پے حملے کئے جائیں۔

تیسرے یہ کہ روس کو مزید جنگی سامانوں سے اتنی کافی امداد دی جائے کہ وہ جرمنی کو جلد از جلد ایک کامل اور آخری شکست دے سکے۔

یہ تینوں اُمور ایسے ہیں جو وقتی حالات اور جنگ کی تازہ ترین صورت حالات کے باعث اتحادیوں کے سامنے آ گئے ہیں۔ ایک بڑی مدت تک پسپا ہونے کے بعد گذشتہ صرف چند ہفتوں میں بہادر روسیوں نے جس طرح جرمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں اور جس طرح ان کو شکست دیتے چلے جا رہے ہیں وہ تمام واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اسی طرح اتحادیوں کے طاقتور دھاوے کے باعث شمالی افریقہ میں نازیوں کو جو زبردست پسپائی نصیب ہوئی ہے وہ بھی ہم دیکھ رہے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ اب اس جنگ میں ایک ایسی منزل سامنے آ گئی ہے کہ اگر محوری طاقتوں کی موجودہ کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا جائے اور چاروں طرف سے ان پر حملے کر دیئے جائیں تو ان پر ایک ایسی کاری ضرب لگے گی کہ ان کی آخری شکست کا دن بہت قریب آ جائیگا۔ کچھ دنوں سے یورپ میں ایک دوسرے محاذ کے قیام کا مطالبہ کیا جا رہا تھا، اب غالباً یہ وقت آ گیا ہے کہ ایک ہی ساتھ چند محاذ قائم کر دیئے جائیں۔ بحیرۂ روم ہی کے بدلے ہوئے حالات کی روشنی میں اڈانا کانفرنس یعنی مسٹر چرچل اور موسیو انونو کی ملاقات کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اس جنگ میں ترکی ایک غیر جانبدار کی حیثیت رکھتا ہے، لیکن اس کے اور برطانیہ کے درمیان ۱۹۳۹ء کا ایک دوستانہ معاہدہ موجود ہے، جس کی دو شرطیں قابل توجہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ بحیرۂ روم پر حملہ کی صورت میں دونوں ممالک ایک دوسرے کی مدد کریں گے، اور دوسرے یہ کہ برطانیہ ترکی کے بچاؤ کے لئے جنگی سامان سپلائی کرے گا۔ اڈانا کانفرنس کے متعلق زیادہ تر حلقوں میں یہی خیال پایا جاتا ہے کہ مسٹر چرچل۔ انونو ملاقات کا اصلی مقصد یہی تھا کہ ترکی کو ایک مضبوط غیر جانبدار ملک بنانے کے لئے اور اس کو دشمنوں کے حملوں سے محفوظ کر دینے کے لئے زیادہ سے زیادہ جنگی سامان برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے سپلائی کیا جائے۔ مگر محوری ممالک میں کچھ حلقے ایسے بھی ہیں جو اس ملاقات کو شک و شبہ کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جرمنی اور اٹلی میں اس واقعہ پر کہ ایک شریک جنگ ملک کے وزیر اعظم نے ایک غیر جانبدار ملک میں آ کر اس کے صدر سے ملاقات کی ہے "حیرت" اور "سنسنی" پھیلی ہوئی ہے۔ اور جرمن سفیر وان پاپن اس کانفرنس کے متعلق ہٹلر کو معلومات بہم پہونچانے کے لئے برلن گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن۔ ترکی معاہدہ کی رو سے اس کانفرنس کی کارروائی کی اطلاعات وان پاپن کو دیدی گئی ہیں اسی سے اس خیال کو اور بھی تقویت پہونچتی ہے کہ ترکی کی "مسلح غیر جانبداری" کو بہر حال برقرار رکھنے کی کوشش کی جائیگی۔ دوسری طرف یہ بھی سننے میں آ رہا ہے کہ اطالوی سفیر نے ترکی میں آباد اطالویوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ ترکی چھوڑنے کے لئے تیار رہیں اور بلقان وغیرہ میں بچاؤ کے انتظامات بھی شروع کئے ہیں ہر صورت آئندہ واقعات ہی سے ان کانفرنسوں کے نتیجے معلوم ہو سکینگے۔

آئینۂ کانپور

حافظ احمد نبی خاں کا بیان

یہ بات بڑے افسوس کیساتھ کہی جائیگی کہ کانپور میونسپل بورڈ کا جدید عہد حکومت مسٹر باگلا کی لیڈری میں چند ہی ماہ کے اندر مسلمانان کانپور کے واسطے انتہائی افسوسناک ثابت ہوا۔ مسٹر باگلا چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کے اُس بیان کی روشنی میں جو موصوف نے میونسپل بورڈ کے پہلے اجلاس میں اپنی پالیسی کے سلسلہ میں دیا تھا کہ "بلا تخصیص مذہب و ملت وہ چیرمینی کے فرائض انجام دینگے، ہندو مسلمان یا کسی دیگر فرقہ کیساتھ ناانصافی نہیں ہونے دینگے۔" دیکھا جائے تو اس مختصر سے زمانہ میں جو عملی طور پر مسٹر باگلا کی لیڈر شپ میں ہوا ہے معلوم ہوگا کہ تعصب کا انتہائی جذبہ کارفرما ہے، صرف یہی نہیں بلکہ دیرینہ روایات یعنی سینئر وائس چیرمینی جو مسلم قوم کے ممبر کے واسطے مخصوص تھی ایک مارواڑی ممبر کو دیگئی اور اہم کمیٹیوں کی چیرمینی اپنے ہندو قوم کے دیگر شرکار کو دیگئی۔ بلکہ مسلم یتیم خانہ کی امداد بھی نامنظور کر دی۔ حالانکہ ہندو یتیم خانہ کی امداد مسلم چیرمین نے کچھ ہی عرصہ قبل منظور کی تھی۔ کون نہیں جانتا ہے کہ بیکس یتیموں کی امداد کا مسئلہ تعصبات سے بالاتر ہے۔ انسانیت کا تقاضہ ہے کہ بلا امتیاز مذہب و ملت بیکس و یتیم کی امداد کیجائے لیکن ہمارے میونسپل بورڈ کے چیرمین صاحب کی متعصبانہ ذہنیت اسقدر بلند ہے کہ وہ اس انسانی فریضہ کا بھی احساس نہ کر سکے۔ چیرمین صاحب کے اس طرز عمل نے اُن مسلم ممبروں کو جو آنکی پارٹی میں تھے علٰحدہ ہونے پر مجبور کر دیا اور جملہ مسلم ممبران نے سب کمیٹیوں کی چیرمینی و ممبری سے متحدہ طور پر استعفے دیدیئے جو سوک افیئرس کمیٹی کے ذریعہ چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کی خدمت میں روانہ کئے جا چکے ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ افسوسناک حالات صرف اس وجہ سے ظہور میں آئے کہ مسلم ممبران آپس میں متحد و متفق نہ تھے بہر حال ان تمام حالات سے متاثر ہو کر مسلم ممبروں نے مسلم لیگ پارٹی قائم کر لی ہے اور یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ ہرگز کسی بھی نوعیت کی ناانصافی نہیں ہونے دینگے۔

حافظ احمد نبی خاں
چیرمین سوک افیئرس کمیٹی کانپور

مسٹر وشوناتھ بھرتیا کا بیان کانپور میونسپل بورڈ کے

مسلم ممبران کا بیان اخبارات میں پڑھکر مجھے تعجب ہوا۔ میرا ارادہ اپنے مسلم ممبران سے کسی طرح کا بحث مباحثہ اس سلسلہ میں کرنیکا نہیں ہے۔ جنکے ساتھ میرے تعلقات ہمیشہ دوستانہ رہے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ میں میونسپل معاملات میں بورڈ کے گزشتہ جلسوں میں ان لوگوں سے خیالات و جذبات حاصل کرتا رہا اور بالخصوص مسٹر سمیع اور نیر سے۔

ابتدا میں میرا ارادہ سینئر وائس چیرمینی کے انتخاب میں حصہ لینے کا نہ تھا لیکن انھیں احباب کے اصرار پر میں نے سینئر وائس چیرمینی کے انتخاب کیلئے امیدوار بننا منظور کیا۔ مسٹر سمیع نے اپنا ووٹ میرے حق میں دینے کا وعدہ کیا تھا اور مسٹر نیر نے جلسہ سے غیر حاضر ہو کر مجھے امداد پہنچانیکا وعدہ کیا تھا۔ مسٹر نیر نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اُنہوں نے جلسہ میں شرکت نہیں کی۔ گو کہ وہ میونسپل بورڈ کے دفتر میں اسوقت موجود تھے۔ مسٹر سمیع نے کسی وجہ سے اپنے وعدہ کے خلاف عمل کیا۔ یہ ایک بالکل ظاہر بات تھی کہ دیگر مسلم ممبران کو مسٹر رضا کے ساتھ کوئی ہمدردی نہ تھی جسکا ثبوت یہ ہے کہ کسی بھی مسلم ممبر نے انکا نام تجویز نہیں کیا اور پانچ مسلم ممبران اس جلسہ سے غیر حاضر تھے۔ اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ جن مسلم ممبران نے مسٹر رضا کے حق میں ووٹ دیئے وہ انہوں نے اس بات کا یقین کرنے کے بعد دیئے کہ ان ووٹوں کے باوجود مسٹر رضا کو کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اب مسٹرس سمیع۔ نیر اور حاجی قمر الدین جو کہ ہمیشہ مسٹر رضا کے پکے مخالف تھے محض اس خیال سے انکا ساتھ دے رہے ہیں تاکہ اس پارٹی میں جسمیں یہ اور مسٹر رضا دونوں شامل ہیں تفرقہ پڑ جائے۔ مسٹرس سمیع اور نیر اب بورڈ کے معاملات میں تمام اثر کھو بیٹھے ہیں اور وہ مسٹر رضا کے سیدھے پن کا ناجائز فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ مسٹر رضا اس بات کو بہت کم محسوس کر رہے ہیں جسکا مجھے بہت خیال ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ اس موقع پر میں یہ کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ گزشتہ زمانہ میں کئی مرتبہ ایسے موقع ہوئے ہیں کہ ایک ہندو سینئر وائس چیرمینی کے عہدہ پر منتخب کیا گیا ہے۔ اور یہ بات بالکل صاف ہے کہ کچھ ناامید ممبران نے یہ واویلا اپنے ذاتی نفع کے لئے اُٹھایا ہے۔

میونسپل بورڈ کے متعلق لیگ کا جلسہ

۷ فروری کو مسلم لیگ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں کانپور میونسپل بورڈ کے موجودہ انتظام کی مذمت کا رزولیوشن پاس ہوا۔ مقرروں میں مولانا عبدالقیوم۔ مسٹر رفیق، سردار اختر بیگم، اور مسٹر سمیع الحق صاحبان شامل تھے۔

استعفے واپس

معلوم ہوا ہے کہ مسلم ممبران بورڈ نے مختلف کمیٹیوں کی چیرمینی اور ممبری سے جو استعفے مسلم لیگ کے ذریعہ چیرمین میونسپل بورڈ کے پاس بھیجے تھے وہ چیرمین صاحب نے اس لئے واپس کر دیئے ہیں کہ یہ استعفے بیقاعدہ ہیں۔

سکریٹری ہندو سبھا کا بیان

مسٹر راجندر تی شاستری جائنٹ سکریٹری سٹی ہندو سبھا نے ایک طویل بیان میں لکھا ہے کہ:۔

"رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا چیرمین کانپور میونسپل بورڈ کے خلاف فرقہ وارانہ تعصب کا جو الزام لگایا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ مسٹر باگلا نے اس مختصر زمانہ میں جب سے اُنہوں نے چیرمینی کا چارج لیا ہے نہایت ایمانداری اور بے تعصبی سے کام کیا ہے اگر مسلم ممبران کیمونل فضا شہر میں پیدا کرنے کی پالیسی کی پیروی کریں گے تو یہ ان کے ہی مفاد کیخلاف ہوگا۔"

بسنت

۹ فروری کو سری رام مہادیو لالہ کامتا پرشاد کے احاطہ (ریل بازار) کے لوگوں نے بسنت کا تہوار نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا اور شہر کے ہر طبقہ کے معززین نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ بچوں کی تفریح کیلئے کافی دلچسپ انتظامات کئے گئے تھے۔ صبح کو اسپورٹ وغیرہ کے مختلف کھیل ہوئے اور شام کو ۶ بجے سے ۹ بجے رات تک ناچ رنگانے وغیرہ کا مقابلہ تھا۔ جسمیں تقریباً چار سو روپیہ کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ خاص انعام پانے والے بچوں کے نام درج ذیل ہیں:۔

پرارتھنا کا انعام اول	مس کانتا دیوی دیکشت
ڈرامہ کا انعام اول	مس پشپا مترا
گانے کا انعام اول	مس سنورما مصرا

(دختر مسٹر ایس۔ پی مصرا ٹی ٹی)

پرنسپل پاٹھک شکریہ کے مستحق ہیں کہ اُنہوں نے کانپور میں بسنت کے تہوار کو بچوں کے لئے ایک مسرت کا دن بنا دیا ہے لالہ کامتا پرشاد کے احاطہ کے باشندگان مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ اس تہوار کو کانپور میں سب سے زیادہ اولوالعزمی اور دلکشی کے ساتھ مناتے ہیں۔

بسنت ایک مسرت کا تہوار ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس تہوار کو ہر طبقہ کے لوگوں کو منا کر اپنے بچوں کیلئے ایک دلچسپی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

نوجوان لائبریری

۹ فروری کو نوجوان لائبریری میں مسٹر رام بھروسے سیٹھ ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر ریلوے اسپشل مجسٹریٹ کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جسمیں بسنت کے سلسلہ میں بچوں نے ایک ڈرامہ کھیلا اور آخر میں بچوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔

ڈنر

میاں محمد لطیف صاحب تاجر چرم نے اپنے برادر خورد میاں محمد حنیف کی شادی کی خوشی میں ۱۴ فروری ۸ بجے رات کو معززین شہر کو ایک پُر تکلف ڈنر دے رہے ہیں

مرچنٹس چیمبر

۱۳ فروری کو مرچنٹس چیمبر یو۔ پی کا ایک جلسہ ہوگا جسمیں ہز ایکسلنسی گورنر تقریر فرمائیں گے لالہ لالہ گوبر پرشاد کپور پریسیڈنٹ بعد کو لنچ دینگے

لالہ کیلاش پت کی شادی

۹ فروری کو لالہ کیلاش پت سنگھانیا کی شادی مسٹر مرادی لال متل ڈپٹی کلکٹر ڈیرہ دون کی دختر مس بملا متل کے ساتھ جاجمؤ میں ہوئی۔

ہالسی روڈ کے فٹ پاتھ

چیرمین صاحب کانپور میونسپل بورڈ نے ہالسی روڈ کے فٹ پاتھ و نالیوں کے اور سرکاری زمین پر ناجائز قبضہ کے سلسلہ میں ایک میٹنگ کی تھی جسمیں اس وارڈ کے ممبر صاحبان کے علاوہ تقریباً ۳۵ دوکانداروں کو بُلایا گیا تھا جسمیں سے صرف دس دوکانداروں نے شرکت کی زحمت گوارا کی۔ اس میٹنگ میں لالہ دھنی رام گپتا میونسپل کمشنر، ایگزیکٹیو افیسر صاحب میونسپل انجینئر صاحب و چیف سنٹری انسپکٹر صاحب بھی شریک ہوئے۔

جناب چیرمین صاحب نے دوکانداروں کو یہ سمجھایا کہ جن لوگوں نے فٹ پاتھ اور نالیوں پر ناجائز طور پر قبضہ کر لیا ہے اس کا ہٹانا کسقدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس ناجائز قبضہ سے آمد و رفت میں کسقدر پبلک کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور اسی قبضہ کی وجہ سے نالیوں وغیرہ کی صفائی بھی اچھی طرح نہیں ہو سکتی ہے جسکی وجہ سے پبلک کی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ علاوہ اسکے دوکانداروں کو قانونی پریشانیوں سے بھی نجات مل جائے گی۔

دوکاندار اس سے اسقدر متاثر ہوئے اور انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ میونسپل بورڈ کے افسران کو ان ناجائز قبضہ کے ہٹوانے میں پوری پوری مدد دینگے۔

ریلوے اسٹیشن پر بم پھٹا

کانپور ۱۰ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

کل ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر کانپور سنٹرل اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر ۱ پر ایک بم پھٹا۔ دو خوانچہ فروش اور ایک مسافر ہلاک ہو گئے، مسافر قلی اور خوانچہ فروش زخمی ہو گئے۔ ریل گاڑی کے ایک ڈبہ کو بھی نقصان پہنچا۔ زینہ کی دو سیڑھیوں کو بھی نقصان پہنچا۔ اسٹیشن کی چھت کو کہیں کہیں نقصان پہونچا۔ تفتیش ہونے تک ٹرین رُکی رہی۔

ڈسٹرکٹ اولمپک گیمس

۶، ۷ و ۸ فروری کو سالانہ ڈسٹرکٹ اولمپک گیمس کرائسٹ چرچ کالج گراؤنڈ میں ہوا جسمیں اگریکلچرل کالج کرائسٹ چرچ کالج۔ ڈی۔ اے وی کالج۔ ایس۔ ڈی کالج کملا کلب۔ گورنمنٹ ہائی اسکول۔ ڈی۔ اے وی ہائی اسکول کلیانپور سٹلمنٹ کانپور پولیس وغیرہ کے لڑکوں نے مختلف کھیلوں میں حصہ لیا۔ شیل کملا کلب نے حاصل کیا۔

بم پھٹا

۱۱ فروری پونے دس بجے رات کو نشاط ٹاکیز میں ایک بم پھٹا اتفاق سے اسوقت ہال بالکل خالی تھا

سبدِ گل

اڈانا کانفرنس

اڈانا اس مقام کا نام ہے جہاں پر مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ اور صدر ترکی عصمت انونو میں ملاقات ہوئی اور اس دو روز کی گفتگو راز و نیاز و فوجی مشوروں کو ۔ کانفرنس کے نام سے موسوم کرکے ۔ اسے "اڈانا کانفرنس" کہا جاتا ہے ۔

اس کانفرنس میں کیا کچھ ہوا؟ اس کی اب تک جو خبریں ملی ہیں وہ اخباروں میں چھپ چکی ہیں ۔ مختصر یہ کہ مصافحے ہوئے ۔ خاطر تواضع ہوئی ۔ میزبان اور مہمان میں راز و نیاز ہوئے ۔ فوجی مصلحتوں پر بحثیں ہوئیں اور ترکی پر حملہ کی صورت میں اس کے بچاؤ پر غور کیا گیا ۔

یہ ملاقات کاسابلانکا کے مقابلہ میں مختصر تھی لیکن اسکی اہمیت کسیطرح بھی کم نہیں ہے ۔ ملاقات کی خبر آتے ہی ساری دنیا کے کان کھڑے ہوگئے ۔ اور اس سرے سے اس سرے تک تبصرے قیاس ارائیاں اور پیشگوئیاں شروع ہوگئیں ۔

لندن اور امریکہ میں اس کانفرنس پر اظہار اطمنان کیا جا رہا ہے یہاں کے سیاسی و ذمہ دار حلقوں کا کہنا ہے کہ اس ملاقات سے ترکی اور اتحادی دوستی کا رشتہ زیادہ مضبوط ہو گیا ہے اور اب ایک دوسرا محاذ اور فتح کی امیدیں سرخیکِ حال ہیں، برلن اور روم میں اس گفتگو سے سنسنی پھیلی ہوئی ہے یہاں کے ذمہ دار حلقے سٹپٹائے ہوئے بھاگ دوڑ میں معروف ہیں ۔ ترکی میں متعینہ سفیر فان پاپن کو ایڈ ہاؤں بلایا گیا ہے کہ جلد سے جلد ضروری معلومات کا پلندہ بغل میں دبائے حاضر دربار ہو ۔ ترکی کے اطالوی سفیر نے ترکی میں آباد اطالویوں کو حکم دیا ہے کہ ہر وقت بستر باندھے کمر کسے رہو ۔ جوں ہی اشارہ ملے ایک دو تین کرکے سرپٹ میدان کی بازی لگاؤ ۔ اور جب تک اطالیہ کی سرحد نہ آ جائے آنکھ بند کئے بھاگتے رہو ۔

بعض سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ نازی اپنی پیہم شکستوں سے گھبرا چکے ہیں ۔ روس اور افریقہ میں جو داؤں لگا تھا ۔ وہ خالی گیا اب یہ دوسرا قدم اٹھانے والے تھے ۔ خیال تھا کہ یہ قدم ترکی کی جانب ہوتا ، اتحادی بھلا کب بخشنے والے تھے ۔ فوراً تاڑ گئے ۔ اور انہوں نے "اس قدم" کو بڑھنے سے پہلے ہی راستہ کو اتنا دشوار گزار کر دیا ہے کہ محوریوں کو لینے کے دینے پڑ گئے ۔

گیہوں کی پیداوار کا تخمینہ

لندن ۶ر فروری ۔ دا ٹز کو اتحادیوں کے ایک ہیڈکوارٹر سے معلوم ہوا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ ارجنٹائن آسٹریلیا اور کناڈا میں ۱۹۴۲ء کی فصل گیہوں میں تقریباً ۲ ارب بشل یعنی ایک ارب ۔ ۶۰ کروڑ من گیہوں پیدا ہوگا اگر روس کو بہت زیادہ مقدار میں گیہوں نہ بھیجا گیا تو اس سال جنگ کے حالات کے باعث دنیا کی گیہوں کی تجارت اتنی کمی ہوگی جتنی پچھلے پچاس سال میں کبھی نہیں ہوئی ۔ اس حقیقت سے اس مسئلہ میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے کہ فرانسیسی اتری افریقہ میں تقریباً ۸ کروڑ من گیہوں فرانس کے کام آتا تھا ۔ اب یہ گیہوں اتحادیوں کے کام آئیگا ۔

اس کا ایک خوشگوار پہلو یہ بھی بتایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ لڑائی ختم ہونیکے عین بعد ہی یورپ کیلئے بہت بڑی مقدار میں گیہوں مل سکیگا

لڑائی جلد ختم ہوجائیگی

کراچی ۶ر فروری سرہیو ڈاؤ گورنر سندھ نے لاڑکانہ کے زمینداروں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اب سے ایک سال قبل معلوم ہوتا تھا کہ یہ لڑائی لمبی چلے گی لیکن اب ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑائی جلد ہی ختم ہوجائے گی ۔

گورنر نے زمینداروں سے سندھ کے سیلاب زدگان کے فنڈ اور جنگی فنڈ میں امداد کرنیکی اپیل کی ۔

ادبِ لطیف

یادِ دوشینہ

از جناب بدری ناتھ ناظم ۔

جذبات کی دنیا کی مالکہ! کیا تمہاری یادوں میں اب بھی وہ دن رقص کر رہے ہیں؟

جنہوں نے میرے دل کو وقفِ اضطراب اور میری راتوں کو سوگوار بنا رکھا تھا، ہاں تمہارے لئے وہ پر کیف دن تھے جب تم اپنا جال لیکر دریا پر آتی تھیں .. .. مگر وہ دن میرے لئے موت کا پیغام تھے .. ..

اے مجسمۂ حسن! میں یہ جانتے ہوئے بھی .. .. کہ انجام میرے حق میں المناک ہوگا جلوۂ حسن سے بہرہ یاب ہونے کیلئے آ جاتا تھا ۔ تمہارے سیاہ کاکل سنبل کیطرح بل کھاتے لہراتے دکھائی دیتے تھے ۔ گویا کالے ناگ بین کی مستی کے آگے جھوم رہے ہیں ۔ " " "

تمہاری نشیلی آنکھوں میں ہلکے ہلکے ڈورے گلابی پنکھڑیوں کی رگوں کے ہلکے ہلکے سائے تھے ۔ میں صرف یہی دیکھنے آتا تھا لیکن اب " " " اے مجسمۂ حسن! جبکہ تم دور ہو، دل تمہیں دیکھنے کے لئے بیقرار رہتا ہے ، میری حالت ایسی ہے کہ اسکے لئے الفاظ کا دامن تنگ ہے ، سینہ میں ایک خلش سی پیدا ہو جاتی ہے ۔ دل میں آرزوؤں کا بے پناہ طوفان موجیں مارنے لگتا ہے اور بے اختیار آنسو چھلک آتے ہیں، میں اپنا دل تھام کر رہ جاتا ہوں ۔

کیا تم پر بھی کبھی ایسی کیفیت طاری ہوئی ہے؟ ۔ کیا تمہارے نازک دل میں بھی ارمانوں کا بے پناہ طوفان جاگا ہے؟ نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا! کیونکہ تم بدستور خاموش ہو اے مجسمۂ حسن! میرے دل و دماغ پر تیرا تسلط ہو چکا، لیکن آہ! نہیں نہیں یادِ دوشینہ جگا کر میں تجھے تکلیف دینا نہیں چاہتا ۔

التوائے اجلاس کی گیارہ تحریکیں

نئی دہلی ۶ر فروری مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں پہلے ہی دن پیش ہونے کیلئے التوائے اجلاس کی ۱۱ تحریکوں کے نوٹس موصول ہو چکے ہیں انہیں سے چار خوراک کی صورت حالات پر بحث کیلئے ہیں ۔ یہ تحریکیں سردار سنت سنگھ مسٹر نوگی مسٹر دیشکھ اور سیٹھ یوسف عبداللہ ہارون پیش کریں گے ۔

سٹر مٹ گوبند دیشکھ اور سردار سنت سنگھ حکومت ہند کے چاندی بیچنے کیخلاف بحث کیلئے دو تحریکیں پیش کریں گے مسٹر گوبند دیشکھ اسٹنڈرڈ کلاتھ اور کونین بنانے اور کونین کے ذخیرہ میں اضافہ کیخلاف ہندوستان میں آرمی بنانے پر سے تمام پابندیاں اٹھالینے کے بارہ میں بحث کیلئے بھی تحریکیں پیش کریں گے سیٹھ یوسف عبداللہ ہارون ۹۰ فیصدی کاغذ حکومت کے خرچ کے لئے وقف کرلینے اور ریزگاری کی قلت کے بارے میں تجویز پیش کریں گے مسٹر جوشی مسٹر انگو پال آچاریہ کو مہاتما گاندھی سے ملنے کی اجازت نہ دینے کے خلاف بحث کرنے کے لئے ایک تحریک پیش کریں گے ۔

ریزگاری جمع کرنے پر ۵ سال قید

لکھنؤ ۶ر فروری ۔ بریلی میں پولیس نے اطلاع موصول ہونے پر ایک دوکاندار کی دکان اور مکان پر چھاپہ مارا اور وہاں سے چھ ہزار روپیہ کی ریزگاری برآمد کر لی ۔ اس دوکاندار کو گرفتار کر لیا گیا ۔ اس کیخلاف ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت مقدمہ کی سرسری سماعت کیجیگی ۔ اور اسے ۵ سال قید بامشقت کی سزا دیجیگی ۔

عالمِ نسواں

شادی کے بعد

یہ سچ ہے کہ شادی کے بعد ایک عورت کی زندگی مصائب سے پر ہوتی ہے ۔ اسے بے انتہا مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ساس و نندوں کے ہر جائز و ناجائز ارشاد کی تعمیل کرنی پڑتی ہے ۔ لیکن اس کے ذمہ چند ایسے حقوق بھی ہیں جو اسکی ذات کیطرف سے اسپر عائد ہوتے ہیں ورنہ وہ خود اپنے آپ کو ذلیل و حقیر خیال کرنے لگتی ہے اور اپنے نگاہ میں اس کی کوئی عزت نہیں رہتی ۔ اگر گھر میں ملاقاتی آئے ہوں تو وہ ان میں بیٹھکر آزادی سے بات چیت نہیں کر سکتی بلکہ ایک قسم کا غلامانہ حجاب طاری ہو جاتا ہے ساس بھی یہ پسند نہیں کرتی کہ وہ اسکے برابر بیٹھ کر ملاقاتیوں سے بات چیت کرے ۔ اس سے وہ باہر والوں کی نگاہ میں بھی ذلیل ہو جاتی ہے ، لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے کہ گھر میں اسکی حقیقت کیا کیا ہے ۔ اور اسے کسقدر اہمیت دیجاتی ہے ، وہ روح جس کو انسانیت کا طغرائے امتیاز کہا جا سکتا ہے اس میں بالکل مردہ ہوتی ہے ۔ اور ذلت و حقارت کا ایک بے جان پیکر رہ جاتی ہے ۔

ایسی عورت نہ خود کبھی اولوالعزم ہوتی ہے اور نہ اسکی اولاد کے ارادے بلند ہوتے ہیں ۔ کیونکہ ڈر اور خوف کا سایہ جو ماں کی روح پر مسلط ہوتا ہے اولاد کو بھی ورثہ میں ملتا ہے ۔ یا اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہو تو ساس کی نگاہ میں حقیر ہوتی ہے وہ اپنے پوتے پوتیوں سے محبت کرتی ہے اور ہر قسم کا پیار روا ان کے لئے رکھتی ہے ، ہوتا یہ ہے کہ ساس کو دیکھکر بچے بھی اپنی ماں سے حقارت کا اظہار کرتے ہیں اور وہ تمام ناگفتنی باتیں جو ساس پیار میں انہیں ۔ سکھاتی ہے ۔ وہ اپنی ماں کو کہہ دیتے ہیں ۔

آہ! اسوقت یہ بدقسمت عورت محسوس کرتی ہے کہ اس کو اپنی اولاد پر بھی کوئی حق حاصل نہیں اور اولاد ہوتی ہے کہ روز بروز منہ زور اور گستاخ ہوتی جاتی ہے ، وہ نہیں جانتی کہ ماں کی محبت اور والدین کی عزت کیا ہوتی ہے کیونکہ ماحول کی اثر سے وہ بھی ماں اور باپ کو اپنی دادیوں اور پھوپھیوں کے نقطۂ نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس عزت کا خیال نہیں رکھتی جو انہیں ماں کی خدمت میں پیش کرنی چاہئے ۔

ان مشکلات کے علاوہ خاوند کا سلوک بھی عورت سے کچھ کم ذلیل کن نہیں ہوتا ۔ میرے خیال میں ہندوستان میں ایسے خاوند بہت کم ملیں گے جو بیوی کو اپنا مساوی سمجھنے کے لئے تیار ہوں ۔ جب میں ہندوستان کہتا ہوں تو میں اس میں ان لوگوں کو بھی شریک سمجھتا ہوں جو تعلیم سے اچھی طرح بہرہ ور ہیں مغربی یونیورسٹیوں کے تعلیمیافتہ ہیں اور مغربی تہذیب پر دل و جان فدا کرنیکو تیار ہیں ۔

مولانا آزاد مرحوم نے ان کتابوں میں جو انہوں نے بچوں کیلئے تصنیف فرمائی تھیں ایک کبوتر کی بھی کہانی لکھی ہے اس میں لکھا ہے بچے خود چگنے کے لائق ہو جاتے ہیں تو کبوتر اور کبوتری انہیں پر مار مار کر نکال دیتے ہیں کہ جاؤ کماؤ کھاؤ ۔ میرے خیال میں بھی علاج انسانی سوسائٹی میں بیوی کے مصائب کا ازالہ کر سکتا ہے ، والدین کو لڑکے کی شادی اسوقت تک نہ کرنی چاہیے جب تک کہ وہ خود اپنی روزی نہ کما سکے اور جب وہ اس قابل ہو جائے کہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے تو فوراً اس کی شادی کرکے اسے علیحدہ کر دینا چاہیئے یہ تدبیران حالات کیلئے ہے ۔ جہاں ساس اور بہو میں اتفاق نہ ہوتا ہو، وہ لوگ جو اپنی اولاد کی شادی اسوقت سے پہلے کر دیتے ہیں کہ وہ خود اپنی معاش پیدا نہیں کر سکتی ان کا یہ بھی فرض ہے کہ ۔ انہیں علیحدہ کر کے خاص رقم گذارے کے لئے دیں ۔

خانگی مناقشات کی ذمہ داری بہت حد تک لڑکی والوں کے سر بھی ہے ۔ شادی ہوتے ہی وہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ ان کی لڑکی ایک غیر گھر میں چلی گئی ہے ۔ جہاں ایسکے ساتھ وہ ہمدردی نہیں ہوگی ، جو ماں کے پاس معارکھی جاتی تھی ۔ لڑکی میکے آتی ہے ، دو چار بوڑھیاں اس کے گرد جمع ہو جاتی ہیں ۔ اور ہمدردی کا اظہار ہونے لگتا ہے ۔ کوئی کہتی ہے بیٹی کا رنگ زرد ہو گیا ۔ کوئی کہتی ہے لڑکی اداس ہو گئی ، کوئی کہتی ہے ساس تکلیفیں دیتی ہے ، یہ باتیں اچھی خاصی لڑکی کو بھی بیمار بنا دیتی ہے ۔ لڑکی بیچاری شرم سے ان کے ہر سوال کے جواب میں "ہوں" کہتی ہے اور یہی "ہوں" تمام فسادات کا موجب ہوتی ہے "ہوں" سے مراد ہوتی ہے لڑکی دکھی ہے سسرال بھیجنے میں تاخیر کیجاتی ہے اور یہ معمولی معمولی باتیں اسقدر اہمیت اختیار کر لیتی ہیں کہ لڑکی کی زندگی جہنم کا نمونہ بن کر رہ جاتی ہے ۔ یہ بوڑھیاں یہ نہیں سوچتیں کہ لڑکے کی ماں نے اس لڑکی کو اپنا گھر بسانے کے لئے بہو بنایا ہے نہ کہ اسے مصائب کا نشانہ بنانے کے لئے اگر کبھی وہ اس بات پر بھی غور کریں تو کبھی ساس کی شکایت ۔ سمدھی والوں کی زبان پر نہ آئے ۔ اگرچہ اسوقت ان کے دل دل میں لڑکی کی محبت ہوتی ہے ۔ لیکن وہ کبھی یہ خیال نہیں کرتیں کہ خود ان کے ہاں بیچاری کی کیا حالت تھی ۔ "پرایا دھن" کے سے ذلیل کن الفاظ سے اسکی ہر کی کیطرف کبھی توجہ نہ کیگئی ۔ اس کے حقوق کو نظرانداز کر دیا ۔ لڑکوں کے مقابلہ میں اسے ذلیل خیال کیا گیا باپ اور بھائی کے سامنے اس غریب کو کبھی گفتگو کرنے کی اجازت نہ دیگئی ۔

بچوں کی دنیا

ہائے دماغ

میں ابتدائی جماعتوں میں بہت کمزور تھا ۔ اساتذہ مجھ سے اکثر ناراض رہتے تھے اور میرے ہم جماعت مجھے کند ذہن کہا کرتے تھے ۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ استاد صاحب نے مجھ سے چند ایک سوالات کے جوابات پوچھے ۔ میں اپنی کمزوری کیوجہ سے تسلی بخش جواب نہ دے سکا ۔ استاد صاحب بہت ناراض ہوئے اور کہا کہ تم بیوقوف ہو ۔ خدا نے تمہیں عقل ایسی نعمت سے محروم رکھا ہے یہ فقرہ ۔ سنتے ہی میرے اوسان خطا ہوگئے ۔ اور اس خیال سے زار و قطار رونے لگا کہ اس لکھ داتا نے میرے ساتھ یہ بے انصافی کیوں کی ۔ مگر اس پر ماسٹر جی نے مجھے دلاسا دیا ۔ اور پیار و محبت سے کہنے لگا "بیٹا! گھبراؤ نہیں اس میں رونے کی کیا بات ہے ۔ اگر خدا نے تمہیں دماغ نہیں دیا تو کوئی مضائقہ نہیں ۔ بازار سے کوئی اچھا دماغ خرید لو ۔ اس سے تمہاری کمی پوری ہو جائے گی اور دماغ تو ان دنوں سستے داموں مل جاتا ہے"۔

یہ سنتے ہی میں نے اطمنان کا سانس لیا اور گھر پہنچتے ہی اتی جان سے کہا ۔ کہ آج میں نے بازار سے دماغ خریدنا ہے ۔ کچھ پیسے دلوائے اتی جان نے جھٹ سے ایک آنہ مجھے دیدیا ۔ میں خوش خوش بازار پہنچا ۔ وہاں میں نے ہر دکاندار سے ۔ دماغ کے خریدنے کے متعلق بات چیت کی ۔ مگر میری بات کی کسی نے پروا نہ کی آخرکار میں ایک بوڑھے دکاندار کے پاس پہنچا ۔ اس کی دکان میں تمام ضروری اشیاء قرینے سے دھری تھیں ۔ میں سمجھا کہ اس کے پاس تو دماغ ضرور ہوگا ہی ۔ میں نے چھوٹتے ہی کہا "بڑے میاں! مجھے ایک آنے کا دماغ چاہئے ۔" پہلے تو وہ کچھ سوچنے لگا ۔ پھر اس نے سر اٹھایا اور میری طرف تک کر کہنے لگا "اچھا آنہ لاؤ" میں نے جھٹ سے آنہ اس کے حوالہ کر دیا ۔ دکاندار نے مجھے دکان کے اندر جانے کے لئے کہا ۔ میں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً دکان کے اندر گھس گیا ۔ بوڑھے دکاندار نے دو چار شاندار طمانچے رسید کئے اور باہر نکال دیا ۔ میں روتا ہوا باہر نکلا اور گھر کی راہ لی ۔

ترکی وفد مدراس پہنچگیا

کلکتہ ۔ ترکی پریس ڈیلیگیشن کل مدراس کو روانہ ہوگیا وہاں دو روز قیام کے بعد بنگلور جائیگا ۔ اس کے بعد حیدرآباد ۔ پھر بمبئی ۔ بمبئی سے ڈیلیگیشن واپس ہوکر پھر گوالیار جائیگا ۔ اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز ترکی روانہ ہو جائیگا ۔ آج صبح کو وفد مدراس پہنچگیا ۔

سرحدی گاندھی کے بیٹے کو تین سال قید سخت

پشاور ۵ر فروری خان عبدالغفار خانصاحب کے صاحبزادے خان عبدالولی خان کو فرنٹیر کرائم ۔ ریگولیشن کی دفعہ ۴۰ کے ماتحت تین سال قید سخت کی سزا دیگئی ہے ۔

پردۂ فلم

دس بجے

بھارت کالج کا کونہ کونہ بک اپ ، بک اپ کی آوازسے گونج رہا تھا ۔ طلبا کی تالیوں میں اور لڑکیوں کے ہونٹوں پر دلیپ ہی کا نام ناچ رہا تھا ۔ اور آشا! ۔ اس کے دل میں اور روئیں روئیں میں دلیپ ہی رقص کر رہا تھا ۔ وہ پھولے نہ سماتی تھی ۔ بھلا دیکھئے تو پی سلے میں اول آیا ۔ دلیپ "انعامات لے دلیپ کو" حتٰے حاصل کئے دلیپ نے آشا کو کیا ملا ۔ جو گیند کسیطرح اپنی نشست پر اچھل رہی تھی ، وہ بھی ایک راز تھا ۔ ایسا راز جسے کالج کا ہر طالبعلم جانتا تھا .. .. ایک روز فاش ہو ہی گیا ۔ دونوں نے دین دنیا کو بھلا دیا تھا ۔ بس آشا کی دنیا ۔ دلیپ اور دلیپ کی دنیا آشا ۔ پڑھنا لکھنا گیا بھاڑ میں ۔ باتوں سے ہی پیٹ نہ بھرتا تھا ۔

ایکروز دلیپ اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا آشا کی انتظار کر رہا تھا ۔ یکایک اس کے دل میں خیال آگیا کہ آخر پڑھائی کرنا ہے یا نہیں؟ ایم اے کا امتحان اور گنے چنے مہینے ۔ اپریل کی اٹھائیس تاریخ آنکھ جھپکتے ہی آجائیگی اس نے ابھی کتاب اٹھائی ہی تھی ۔ کہ آشا آن پہنچی ۔ کتنی چھوٹی سی بات مگر بتنگڑ بن کر رہ گئی ۔ لگے جھگڑنے ....

..... آخر کار پڑھائی کا خیال کرتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ ہفتے میں صرف ایکبار ملا کریں گے ۔ لیکن یہ آشا کب ماننے والی تھی ۔ اسکا دل بھر آیا ۔ آنکھوں میں آنسو آگئے ۔ اس نے کہا "نا نا روز ملا کریں ۔

ایک طرف آشا دوسری طرف پڑھائی ۔ سانپ بھی مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے کے مصداق ۔ فیصلہ کیا گیا کہ روزانہ ملا کریں گے ۔ وقت مقرر ہوا "رات کے دس بجے" مگر کیونکر؟ ملنے کا طریقہ بھی نرالا تھا دل سے اور ایکدوسرے کے تصور سے دونوں دل رضامند ہوگئے ۔ سنیچر کا دن تھا اصلی ملاقات کا ۔ اور باقی چھ دن تھے محض دل سے دھیان سے اور تصور سے ملنے کے ۔

ایک دن رات کو حسب معمول ٹھیک دس بجے آشا اپنے دلیپ کو یاد کر رہی تھی اس کے والد پران ناتھ اسکی ساری باتیں سن رہے تھے ۔ ان کے پوچھنے پر آشا کو سب کچھ بتا دینا پڑا ۔ اسکی درد بھری داستان سن کر پران ناتھ سکتے کے عالم میں رہ گئے ۔ جیسے انہیں سانپ کاٹا ہو ۔ آشا کو ڈرایا ۔ دھمکایا سمجھایا بوجھایا ، رلایا ۔ اور خود بھی روئے ان کا رونا بھی کسقدر درست تھا ۔ کہاں ایک امیر زادی آشا ۔ اور کہاں معمولی خاندان سے تعلق رکھنے والا دلیپ ، زمین و آسمان کا فرق ۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے اول ہی سے آشا کی شادی ایک رئیس زادے ڈاکٹر رمیش کیساتھ طے کر دی تھی پھر .... پھر کیا تھا ۔ آشا کی آشاؤں کا خون اور دلیپ کے دل کے ٹکڑے ....

... آشا اور دلیپ دونوں ہی جدائی کی آگ میں جلنے لگے ۔

۲۸ر اپریل ۔ دلیپ کا امتحان اور آشا کی شادی ۔ غضب کا دن !! ....

... دلیپ کے ہاتھ میں پرچہ تھا ۔ آنکھوں میں آشا تھی اور دل میں سخت طوفان ــــ بس پھر کیا تھا ۔ پرچہ پھینک ہال سے باہر نکل آیا ۔ ساری محنت اکارت اور سال بیکار گیا ۔

ادھر شادی کے منڈپ میں آشا نے جوں ہی ڈاکٹر رمیش کو دیکھا ۔ آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا ۔ سر چکرایا پیر لڑکھڑائے اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑی کچھ عرصے کے بعد ۔ شادی ملتوی کر دیگئی ۔ لیکن آشا کی طبیعت بالکل خراب ہو گئی ۔ ڈاکٹر رمیش اسکا علاج کرتے ہوئے .... اپنی محبت کا سبق بھی پڑھا رہے تھے ۔ آخرکار آشا کے صرف ایک لفظ نے ڈاکٹر رمیش کے محبت کے قلعے کو مسمار کر دیا ۔

.... بنا بنایا کھیل بگڑ گیا ۔

پران ناتھ نے اس بات کو نبھانے کیلئے دلیپ کے پاس پہنچے ۔ منت سماجت کی ۔ گڑگڑائے ۔ آشا کی محبت کا واسطہ دیا ۔ اس کی صحت کی خاطر دلیپ نے اس کی بات مان لی ۔ وہ آشا کو سمجھانے جا رہا تھا کہ ناگہاں اسے موٹر کی ٹکر لگی ـــــ بری طرح گھائل ہوا اور اسے شہر کے جنرل ہسپتال میں پہنچا یا گیا ۔

اتفاق دیکھئے کہ یہاں پر دلیپ اپنے رقیب سول سرجن ڈاکٹر رمیش ہی کے زیر علاج تھا ۔ یا یوں کہئے کہ اسکی زندگی ڈاکٹر رمیش کے ہاتھ تھی ۔

اقوالِ زرّیں

جب کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس ہو تو اس کی عزت کرو۔

مخلوق سے مت مانگ بلکہ اپنے خالق کے سامنے دستِ طلب دراز کر

کارِ خیر سے ہاتھ روکنا ایک بڑے شر کا ارتکاب ہے۔

انسانیت سب مذہبوں سے بلند اور عظیم ہے۔

ایک دن شیر کی طرح زندہ رہنا سو برس تک بھیڑیے کی مانند زندہ رہنے سے بہتر ہے۔

موت سے ڈرنا یقیناً بزدلی ہے۔

اپنے دشمن کے ساتھ ہمیشہ بہتر سلوک کرو تاکہ وہ تم سے شرمندہ ہو۔

تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے اور وہ تمہیں برباد کر رہا ہے۔

اپنی قدر کرنا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا تعلیم کا درس دینا اوّلیں فرض ہے۔

موجِ تبسّم

ایک رنگروٹ نے سامنے سے آتے ہوئے جرنیل کو دیکھا۔ مگر سر پھیر لیا۔ اور اس کو سلام نہ کیا۔ اس پر جرنیل نے غصہ میں آکر دریافت کیا۔
"تم جانتے ہو میں کون ہوں"؟
رنگروٹ اس پر خاموش رہا۔
چنانچہ جرنیل پھر بولا:۔
"کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کون ہوں"؟
اس پر رنگروٹ نے دوسرے رنگروٹوں سے مخاطب ہو کر کہا دیکھئے یہ ہیں ہمارے جرنیل جنھیں اپنے نام کا بھی علم نہیں:۔!

ماسٹر:۔ کچھ چیزیں سیروں کے حساب سے خریدی جاتی۔ کچھ تولوں کے حساب سے اور کچھ فٹ کے حساب سے۔ اچھا بتاؤ فٹ کے حساب سے کون چیزیں خریدی جاتی ہیں؟
شاگرد:۔ موزے اور جوتے۔

پہلا دوست:۔ مجھے انسان کے خیالات معلوم کرنے میں کمال حاصل ہے۔ میں بتا سکتا ہوں کہ ایک شخص کیا سوچ رہا ہے!
دوسرا دوست:۔ تعجب ہے کہ آپ پھر بھی تشریف فرما ہیں ــ!

دلچسپ معلومات

ہاتھی دانت نر و مادہ کے یکساں ہوتے ہیں۔ افریقہ کے ہاتھیوں کے دانت ہندوستان اور برما کے ہاتھیوں سے عام طور پر زیادہ بڑے ہوتے ہیں۔ بعض بعض دانت سو پونڈ وزنی تولا گیا ہے اور طول میں بھی آٹھ سے نو فٹ تک ناپے گئے ہیں۔

۱۸۸۹ء میں پیرس میں ایک مینار بنایا گیا جس کا نام ایفل ہے۔ یہ ۹۸۵ فٹ بلند ہے اور اس پر ۲ لاکھ پونڈ لاگت آئی ہے۔

پھانسی دینے کے دنیا میں مختلف طریقے ہیں۔ فرانس، بلجیم، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ، اور جرمنی کے کچھ حصے میں مشین کے ذریعہ سے گردن کاٹی جاتی ہے اور امریکہ میں بجلی سے خاتمہ کر دیا جاتا ہے۔

پروں میں سب سے مہنگے پر شتر مرغ کے ہوتے ہیں اور یہ عام طور پر ایک پونڈ کے ایک چھٹانک فروخت ہوتے ہیں۔

جاپان میں عورتوں کے لمبے بال بڑی بڑی قیمتوں پر فروخت ہوتے ہیں۔

انسان کے بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر فرانس کے فارن ہیٹ صاحب نے ۱۷۲۱ء میں بنایا جو ابتک استعمال ہو رہا ہے۔

افسانہ

انتظار

جوانی کے نشہ سے سرشار دو دلوں کی کہانی

ہندی سے ترجمہ

ذیل کا افسانہ نشہ شباب سے مدہوش نوجوانوں کی ایک ایسی کہانی ہے جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ "احساس" کا ایک ہلکا سا جھٹکا کس طرح جذبات کے رخ کو تبدیلی کر دیتا ہے۔ کہانی اگرچہ سادہ ہے مگر نہایت ہی دلکش انداز میں سپردِ قلم کی گئی ہے۔

اُن کی دوستی میں ترقی کالج کے قریب نیا سینما ہاؤس کھلنے پر ہوئی۔

اختر نے ایک گیٹ کیپر کو گانٹھ لیا۔ چار چھ آنے کی رشوت میں وہ اور نینا دونوں کھیل دیکھ آتے نینا سینما کی بیحد شوقین تھی۔

اسی طرح دن گذرتے گئے۔ نینا اختر سے بہت ہل مِل گئی۔ مگر اس نے آجتک اظہار محبت نہ کیا تھا۔ وہ پہلے ہی کی طرح خاموش رہتی اور اگر کچھ کہتی بھی تو بیحد اختصار کے ساتھ لیکن اختر جو کچھ کہتا وہ چپ چاپ سُن لیتی۔ اسکے عشق و محبت کے دعووں کو نہ تو کبھی اس نے جھٹلانے کی کوشش کی اور نہ اسکے جواب میں خود اس نے کسی قسم کی محبت کا دعویٰ کیا۔ مگر اس کو اختر کی رفاقت ناپسند نہ تھی۔ آڑو کے پودے کے نیچے، دریا کے کنارے، گھر سے دور وہ گھنٹوں بیٹھی اس کی باتیں سُنا کرتی۔ اسکے اس قرب میں بھی ایک قسم کی دوری، ایک قسم کی بیگانگی تھی۔ جس کے باعث اختر اپنے دل کی چھوٹی سی آرزو بھی پوری کرنے سے جھجکتا تھا۔ کیا یہ اس کے ساتھ نینا کی خاص رعایت نہ تھی کہ وہ صرف اُسی سے ملتی تھی۔ اس کے پاس جب تک وہ چاہے بیٹھی رہتی تھی اور ممکن ہے وہ اس پر اعتماد بھی رکھتی ہو۔ نینا کی یہ باتیں اختر کی خواہش کو بھڑکاتی ہی چلی گئیں۔

موسم گرما کی ایک شام تھی ــ

اختر دریا کے کنارے کھیتوں میں آڑو کے پودے کے نیچے بیٹھا نینا کا انتظار کر رہا تھا۔

سورج اُفق مغرب کے پاس پہنچ چکا تھا اس کی کرنیں سطحِ آب پر رقص کر رہی تھیں۔ بڑی بڑی کشتیاں ریت کی بوریوں سے لدی ہوئی دھیمی رفتار سے بہتی چلی جا رہی تھیں۔ چند پرندے بڑی تیزی سے ہوا میں چکر لگا رہے تھے۔ موقع پاکر پانی پر جھپٹے اور کچھ نہ کچھ لے اُڑتے۔ ندی کے کنارے کنارے دور تک سفید سفید کپڑے بچھے ہوئے تھے۔ دھوبیوں کی "چھوا چھو" کی مدہم آوازیں سُنائی دے رہی تھیں اور گدھے بڑی سستی سے خشک گھاس پر منہ مار رہے تھے۔

نینا آئی ــ! اس کے ہاتھ میں ابھی تک وہ بیڈول سی چھڑی تھی جس سے وہ دن بھر بکریوں کو ہانکتی رہتی تھی قریب آکر وہ رک گئی اور پازیب کی جھنکار بھی بند ہو گئی۔

"تم کہاں تھیں نینا؟ میں دوپہر سے بیٹھا تمہارا انتظار کر رہا ہوں"۔

نینا کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ کھیلنے لگی۔ اس نے اپنے میلے ہاتھوں کو لہنگے سے صاف کرتے ہوئے کہا۔

"آج میں نے مہندی لگائی ہے۔"

"نینا کیا تم کپڑے دھونے گھاٹ پر نہیں جاتیں؟"

"نہیں!" نینا ہونٹوں کو عجب دلکش انداز سے ہلاتی ہوئی بولی۔

"کیوں"؟

"میری ماں کہتی ہے۔ میری بٹیا شہزادی ہے........"

اختر نے چھیڑنے کی غرض سے کہا۔ "تو کیا تم دن بھر یونہی بیٹھی مکھیاں مارا کرتی ہو؟"

"جی ہاں! بیٹھی رہتی ہوں، بڑے آئے کام کرنے والے...... ! میں تو بکریاں چرایا کرتی ہوں"۔

"اونہہ بڑی آئیں بکریاں چرانے والی! کیا شہزادیاں بکریاں چرایا کرتی ہیں؟"

نینا کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔ وہ بگڑ کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور جانے لگی۔ اختر نے روکا۔ وہ شانوں کو زور سے ہلا کر بولی۔ "نہیں نہیں اب میں نہیں ٹھہرونگی"۔

بڑی مشکل سے اختر نے اسے منایا۔

سورج غروب ہو رہا تھا۔ دور سے بنسری کی دھیمی دھیمی آوازیں آرہی تھیں۔ شتربانوں کی تانیں سُنائی دے رہی تھیں۔

نینا اُفق میں مل جانیوالی پگڈنڈی پر نظریں جمائے بیٹھی تھی اور اختر نینا کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔..

سورج کی آخری کرنیں پانی میں دم توڑ رہی تھیں اور انکا عکس نینا کے سینے پر پڑ رہا تھا۔ تیزی سے چمکتی ہوئی روشنی کی لکیریں اس کے سینے پر لہراتی ہوئی۔ اس کی گردن کی طرف بڑھتیں اور اس کی ٹھوڑی پر جاکر غائب ہو جاتیں۔

شام کی اس راحت بخش خموشی اور سکون میں نینا کو سامنے پاکر اختر کے ضبط کا بندھ ٹوٹ گیا۔ اس نے نینا کا ہاتھ تھام لیا۔ اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے ــ لوہے کے پل پر نہ کوئی موٹر تھی نہ انجن، نہ سائیکل ــ اور کھیتوں پر خاموشی کی حکومت تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فطرت پنجوں کے بل خاموش کھڑی ہے۔

اختر نے نینا کی ہاتھ کی طرف دیکھنا شروع کیا جو اسکے ہاتھوں میں غنچے کی طرح چھپا ہوا تھا چند لمحے ــ اور اختر نے جھک کر نینا کا ہاتھ چوم لیا۔

اچانک بڑی تیزی سے نینا نے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ وہ ایک دم اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اونچا سر، اور پُر غرور آنکھیں آگ برسانے لگیں۔ وہ منہ سے کچھ کہنا چاہتی تھی۔ لیکن غصے کے مارے اس کے منہ سے لفظ نہ نکلتے تھے۔ اسکی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئیں۔ اختر نے بے اختیار اُسے اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا۔ نینا نے اس کے بال نوچ لئے۔ چلا کر بولی "چھوڑ دو چھوڑ دو مجھے ورنہ ابھی چلاتی ہوں"!

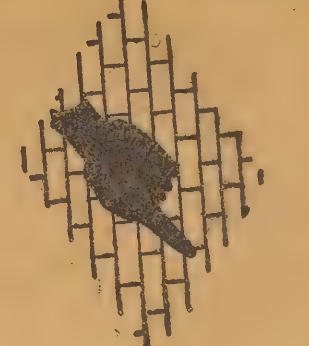
اختر نے کوئی جواب دیئے بغیر اپنے لرزتے ہوئے ہونٹ اس کے جلتے اور کانپتے ہوئے ہونٹوں پر رکھ دیئے نینا تڑپنے لگی۔ لیکن اختر کے مضبوط بازوؤں کی گرفت تنگ ہوتی چلی گئی۔ نینا بے بس ہوتی چلی گئی اس نے ہاتھ پاؤں ہلانا بند کر دیئے۔ اختر نے محسوس کیا جیسے وہ کسی لاش کو گلے سے لگائے کھڑا ہو۔ اس کے بازوؤں



جاپان کو ڈرا دیجئے

یہ بے شمار ہتھیاروں کی جنگ ہے توپیں، ٹینک، بحری جہاز، ہوائی جہاز ہی لڑائی کے ہتھیار سمجھے جاتے ہیں۔ بھروسہ، پکّا ارادہ اور کفایت شعاری اسے لوگ کم جانتے ہیں، اگرچہ یہ بھی اتنی ہی اہم ہیں جتنے ہتھیار۔

ہندوستان کے بچاؤ کے لئے فوجوں کو ہر اُس چیز کی ضرورت ہے جو انھیں مل سکے۔ نہ صرف یہ کہ انھیں ایسی چیزیں چاہئیں جیسے لاریاں، ریڈیو، کپڑے، کوئلہ، فولاد اور رنگ۔ بلکہ ایسی چیزیں بھی جیسے صابن اور منجن۔ اُنھیں وہ چیزیں درکار ہیں جنھیں ہم روزمرّہ بازار میں خریدتے ہیں۔ ہمیں اپنے ہی بچانیوالوں سے دشمنی نہیں کرنی چاہیئے۔ آئیے ہم بغیر چیزوں ہی کے گزارا کریں۔ نئی چیزیں جہاں تک ہو سکے کم خریدیں، اس طرح ہمیں اُس چیز کے حاصل کرنے کا یقین ہو سکتا ہے جو سب سے زیادہ ضروری ہے یعنی فتح۔ یہی کامل جنگ ہے جسے ہمارے دشمن تو خوب جانتے ہیں لیکن ہم ابتک پوری طرح نہیں سمجھے۔ اگر ایک بار ہم جاپانیوں کو یہ محسوس کرا دیں کہ ہم اُن کا مقابلہ کامل جد و جہد کے ساتھ کر رہے ہیں تو گویا ہم ایک ایسی توپ چلائیں گے جس کا گولہ ہندوستان سے چلکر جاپان میں پھٹے گا۔ اور ہمارے دشمنوں میں تہلکہ و تباہی پیدا کر دیگا



ترکی وفد مسٹر جناح سے ملیگا

نئی دہلی ۶- فروری- ترکی اخبار نویسوں کا وفد ۱۵ فروری کو دہلی آرہا ہے- امید کی جاتی ہے کہ وفد کے ارکان قائد اعظم مسٹر جناح سے بھی ملیں گے جو اس وقت دہلی میں ہی ہوں گے- ارکان وفد مرکزی اسمبلی کی کارروائی بھی دیکھیں گے۔

گورنر ریڈیو پر تقریر کرینگے

۱۵- فروری کو رات میں ساڑھے ۸ بجکر ۴۵ منٹ پر آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ سے گورنر یو- پی زیادہ غلہ پیدا کرنے کی جدو جہد پر ایک تقریر کریں گے- اور خاص طور پر سبزی کی کاشت پر روشنی ڈالیں گے۔

(ا- ن- س)

افسانہ
"انتظار"

(بقیہ صفحہ ۴)

کی گرفت نرم کردی اور نینا ٹوٹی ہوئی شاخ کی طرح اسکے قدموں میں گر پڑی۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی- اختر گھبرا کر اس کے پاس بیٹھ گیا اور اسے تسلی دینے لگا- "نینا! دیکھو، میری طرف دیکھو۔ تم خفا ہوگئیں؟ بس اتنی سی بات پر؟

نینا نے اس کی گردن میں باہیں ڈالدیں اور زیادہ زور سے رونے لگی- اختر نے اسے ڈھارس دی دور ہیڈ ماسٹر کے بنگلے سے ریڈیو سے گانے کی کوئی گت اڑنے لگی- سرد ہوا کے خوشگوار جھونکے جن میں دریا کے پانی کی نمی شامل تھی گدگدانے لگے- درخت جھومنے لگے آڑو کے پیڑ کی پتیاں تالیاں بجانے لگیں- نینا روتے روتے مسکرانے لگی ...... اور پھر شرما کر آنچل میں منھ چھپا لیا۔

اس کے بعد پھر وہ باتیں کرتے اور ہنستے رہے جب اختر جانے کو تیار ہوا تو نینا کے رخسار اس کے سینے سے لگے ہوئے تھے- اختر نے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا- "اچھی نینا! اچھی شہزادی بتاؤ- اب تم مجھ سے خفا تو نہیں ہو؟"

نینا نے مسکرا کر اپنی باہیں اس کی گردن میں ڈالدیں- اختر اس کے کان کے پاس منہ لے جا کر بولا- "دیکھو نینا! کل ... کل .... کل نہیں پرسوں پرسوں رات کو جب تمہارے گھر میں سب لوگ سو جائیں تو تم یہیں اس درخت کے نیچے آجانا۔ یعنی قریباً گیارہ بجے- سمجھیں؟ اور یاد رہے سورج نکلنے سے پہلے نہیں جانے دونگا۔"

نینا شرما کر درخت کی آڑ میں ہو گئی-

اختر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا- "آؤ گی؟ بولو نینا شہزادی!!"

نینا ہاتھ چھڑا کر پرے جا کھڑی ہوئی اور سوچنے لگی، ایک لمحہ تک وہ جھکی جھکی آنکھوں سے زمین کی طرف دیکھتی رہی- اختر کے دوبارہ دریافت کرنے پر اس نے اقرار کے طور پر سر ہلایا اور پھر گھر کی طرف بھاگ کھڑی ہوئی-

کالج میں سب سے پچھلی بینچ پر بیٹھا ہوا اختر عجیب کشمکش میں گرفتار تھا- آج صبح وہ اس مردہ عورت کو دیکھ رہا تھا اور آج ہی نینا سے بھی ملنے کا وعدہ تھا- اختر کے دلمیں سیکڑوں خیالات آتے اور چلے جاتے- دن بھر اس کا دل الجھن میں پھنسا رہا تصویر کا یہ دوسرا رخ آج اچانک اس کی نظر کے سامنے آگیا- اس کی معصوم روح اس قسم کے نفرت آلود گناہ کا بوجھ برداشت نہ کر سکتی تھی- بار بار صبح کا منظر اپنے پورے گھناؤنے پن کے ساتھ اس کی نگاہوں میں گھوم جاتا- بھنبھناتی ہوئی مکھیاں پھٹے ہوئے چیتھڑے، 'مردہ بچہ'، پتھرائی ہوئی آنکھیں بھیانک چہرہ، نیم وا منہ سے بہتی ہوئی رال، شرمناک حد تک عریاں عورت کا جسم ڈھیلا ڈھالا پیٹ- اختر کو محسوس ہوا جیسے نینا کا پیٹ پھول گیا ہے وہ خود اس سے کتراتی ہے اور پھر جیسے آہستہ آہستہ غراتی ہوئی آواز میں کہہ رہی ہیں ___

"پاپن کلنکنی"

وہ اس سے شادی نہیں کرسکتا تھا- باپ کی ایک گھڑکی سے اس کی محبت کافور ہوسکتی تھی- اسکی نگاہ تصور کے سامنے اپنی محبت کا انجام پھر گیا___

بیچاری پھولے ہوئے پیٹ والی عورت.......

اسکول کے لیٹر بکس کے پاس ...... اور وہ کانپ اٹھا- اس نے سوچا "کیوں نہ اس مخمور آنکھوں والی دوشیزہ کی لاج میرے لئے ایک مقدس راز بنکر رہ جائے" لیکن آہ وہ اپنی معصوم محبوبہ کو کیا منہ دکھا سکے گا؟

آسمان پر چاند ضیا بار تھا___ اور رات کی تاریکی نینا کی آنکھوں میں پناہ لئے ہوئے تھی-

___ نینا آڑو کے پودے کے نیچے کھڑی تھی۔

لوہے کا پل ایک بڑے مگرمچھ کی طرح نظر آرہا تھا- آج نینا اختر کے لئے حلوہ بنا کر لائی تھی- وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنے محبوب کو حلوہ کھلانا چاہتی تھی-

(باقی بر صفحہ ۷ کالم ۱ و ۲)

بحکم جناب انسالونسی جج صاحب بہادر کانپور

بعدالت خفیفہ کانپور نمبر مقدمہ انسالونسی

لچھمن داس عرف لچھو مل ولد شیو چرن لال قوم رستوگی ساکن جاجمؤ پرگنہ و ضلع کانپور انسالونٹ

واضح ہو کہ انسالونٹ متذکرہ بالا نے عدالت میں ڈسچارج کی درخواست دی ہے، اور عدالت نے اُس کی سماعت کے لئے ۱۶- فروری ۱۹۴۳ء وقت ۱۰ بجے مقرر کیا ہے۔

بحکم جگت نرائن نگم
منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

المرقوم ۲۳- جنوری ۱۹۴۳ء

یوپی کے جیلوں میں دس ہزار سے زیادہ سیاسی اسیر

گورنر یوپی کے مشیر کا بیان

لکھنؤ ۵ فروری گورنر یوپی کے سرکاری مشیر سرٹینٹ سیلون نے اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس میں بہت سے سوالات کے جواب دیے۔

یوپی کے ملٹری پولیس کی تعداد کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں سرٹینٹ نے کہا کہ فوجی پولیس ۱۳ کمپنیوں پر مشتمل ہے اور اس کے آدمیوں کی تعداد ۱۶۵۷ ہے۔ فوجی پولیس کے علاوہ صوبجاتی حکومت نے اسپیشل مسلح کانسٹبلوں کے ۷ بٹالین بھی بھرتی کئے ہیں ان میں سے چار اہم ریلوے لائنوں کی حفاظت کے لئے اور دو نظربندوں کے کیمپوں کی نگرانی کیلئے تعینات ہیں یہ دستے ۵۰۵۱ آدمیوں پر مشتمل ہیں۔

۱۹۴۲ء میں جرائم کی حالت کے بارے میں سوالوں کے جواب میں مشیر موصوف نے کہا کہ اس سال میں ڈکیتی کی وارداتیں ۱۹۴۱ء کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوئیں لیکن قتل اور بلوؤں کی تعداد بہت کم رہی۔ چوریوں کی تعداد ۱۹۴۱ء کے مقابلہ میں کسیقدر زیادہ تھی۔ اگست اور ستمبر ۱۹۴۲ء میں جو ہنگامے ہوئے وہ بھی ان اعداد شمار میں شامل ہیں۔ یہ بلوے ان اضلاع میں زیادہ شدید قسم کے ہوئے جو یوپی پولیس کے حلقہ میں شامل ہیں صوبہ کے بقیہ حصہ میں صرف ۸۶۹ ڈاکے پڑے جبکہ ۱۹۴۱ء میں ۸۶۳ ڈاکے پڑے تھے لہذا جو اضافہ ہوا وہ اگست اور ستمبر کے ہنگاموں کی بدولت ہی ہوا ہے۔

مشیر موصوف نے مزید کہا کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ جرائم پر صوبہ کی اقتصادی حالت کا کس حد تک اثر پڑا ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی گرانی اور دشوار اقتصادی حالات سے جرائم کی تعداد میں اضافہ ہوا ہی کرتا ہے۔ اور یہ فرض کر لینے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہ اصول ۱۹۴۲ء میں یوپی پر عائد نہیں ہوا ہوگا۔ لیکن اگست اور ستمبر کے ہنگاموں اور کٹھن اقتصادی حالات کے پیش نظر اس صوبہ میں حالت غیر تسلی بخش نہیں کہی جا سکتی۔

یوپی کے سول پاؤنیر فورس کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں مشیر موصوف نے فرمایا کہ یوپی کے لئے سول پائنیر فورس کی منظور شدہ قوت ۱۲۲۹ ہے اور تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اس دستہ کی طاقت ۱۲۱۵ ہے اس دستہ کے فرائض میں عمارتوں کی تعمیر اور انکا انہدام اور ملبہ ہٹانا اور ضروری سامان ملبہ کے نیچے سے نکالنا وغیرہ شامل ہیں اگر مرکزی حکومت حکم دیگی تو اس دستہ کو صوبہ سے باہر ہندوستان کے کسی بھی دوسرے حصہ میں بھیجا جا سکیگا۔ یہ دستہ مرکزی کے ماتحت ہے اور دستہ کے آدمیوں کو مرکزی حکومت ہی تنخواہ دیتی ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں۔ انہوں نے بتلایا کہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۳ء کو یوپی کے جیلوں میں ۲۱۸۷۸ آدمی بند تھے۔ انمیں سے ۳۷۹۳ نظربند تھے۔ اور ۴۵۱۶ آدمی ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت سزایافتہ تھے۔ ان کے علاوہ ۱۸۹۵ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت مقدمات کے زیر سماعت قید تھے زیر سماعت قیدیوں کی مجموعی تعداد ۴۰۳ تھی پچھلے سال کے اسی عرصہ کی جیلوں کی مجموعی آبادی کے مقابلہ میں اس سال کی آبادی تعداد دس ہزار زیادہ ہے۔

خوراک کے متعلق:

سنٹرل جیلوں پر خوراک کا مسئلہ کا بہت کم اثر پڑا ہے کیونکہ ان میں زیادہ بھیڑ نہیں تھی اور اناج کا جو ذخیرہ ربیع کی پچھلی فصل کے بعد جمع کر لیا گیا تھا۔ وہ نیا اناج بازار میں آنیکو کافی ہوگا۔

ڈسٹرکٹ جیلوں میں بھیڑ زیادہ ہونیکی وجہ سے دقت پیدا ہو گئی تھی۔ عام حالات میں قیدیوں کو خالص گیہوں یا گیہوں اور چنے کے ملے ہوئے آٹے کی روٹی دیجاتی تھی۔ گیہوں کی کمی کی وجہ سے جو، مکئی اور باجرہ کی روٹی بھی دینی پڑی۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قواعد ۲۶ اور ۱۲۹ کے ماتحت جو لوگ نظربند کئے گئے تھے ان میں سے بہت سے رہا کئے جا چکے ہیں اور حکومت کی پالیسی ہے کہ سب ان لوگوں کو نظربند رکھنا ضروری نہیں ہے اسی وقت انکو چھوڑ دیا جائے۔ جو لوگ نظربند ہیں ان کی بڑی تعداد کانگریسی تحریک کے سلسلہ میں نظربند ہے۔ اس تحریک کے سلسلہ میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت جن لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں انکی تعداد علیحدہ معلوم نہ ہو سکی۔

مالی پوزیشن

آپ نے بتلایا کہ موجودہ مالی سال کے پہلے ۹ ماہ میں حکومت کو ۱۰۸۱ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی اور ۱۱۷۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ یہ آمدنی پچھلے سال کی ان ہی مہینوں کی آمدنی سے ۱۶۷ لاکھ روپیہ زیادہ ہے اخراجات میں بھی اضافہ ہوا ہے اس سال پچھلے سال کے مقابلہ میں ۱۷۳ لاکھ روپیہ کا زیادہ خرچ ہوا۔ آپ نے بتلایا کہ سول ڈیفنس میں ۴۲ لاکھ روپیہ اور پولیس پر ۳۹ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا۔

آسٹریلوی فوجوں کو باہر بھیجنے کا سوال

کینبرا ۵ فروری مسٹر کرٹن وزیر اعظم آسٹریلیا نے آسٹریلیا کے ایوان نمائندگان میں ملیشیا کے بل کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آسٹریلیا جیسے ملک سے جو خود زندگی اور موت کی کشمکش میں الجھا ہوا ہے یہ توقع کرنا کہ وہ اپنی فوجیں دوسرے مورچوں پر لڑنے کیلئے بھیج سکیگا قطعی لغو ہے۔ ہماری پوزیشن دوسری بڑی قوموں جیسی نہیں ہے جو اپنا تھوڑا سا تحفظ کرنے کے بعد دوسرے ملکوں کو فوج بھیج سکتے ہیں۔



وزیر اعظم نیوزیلینڈ کی تقریر

لندن ۵ فروری نیوزیلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر پیٹر فریزر نے آج کرائسٹ چرچ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تسانت بحر الکاہل کے لئے جو خطرہ پیدا ہو گیا تھا وہ اب بھی تک دور نہیں ہوا ہے مسٹر کرٹن وزیر اعظم آسٹریلیا کہہ چکے ہیں کہ اگر جاپانی تسانت بحر کی بچاؤ کی لائن کو توڑ کر آگے بڑھ جانے میں کامیاب ہو گئے تو آسٹریلیا خطرہ میں پڑ جائیگا۔ میں بھی مسٹر کرٹن کی اس رائے سے متفق ہوں۔

کاونٹ چیانو کا نیا عہدہ

لندن ۸ فروری معلوم ہوا ہے کہ موسولینی نے اپنے داماد کاؤنٹ چیانو کو وزیر خارجہ کے عہدہ سے برطرف کرنے کے بعد ویٹیکن میں اطالوی ایلچی مقرر کیا ہے۔

مسٹر چرچل الجیرس بھی گئے تھے

لندن ۸ فروری معلوم ہوا ہے کہ اتری افریقہ کے دورہ کے وقت مسٹر چرچل الجیرس بھی گئے تھے جہاں انہوں نے امریکی کمانڈر آئزن ہووار اور دم کے سمندری بیڑہ کے کمانڈر سے ملاقات کی۔

ترکوں نے کارخانہ جہاز سازی کا معائنہ کیا

کلکتہ ۶ فروری کل ترکی وفد کے ممبروں نے کلکتہ کے اس عظیم المرتبہ کارخانہ جہاز سازی کا معائنہ کیا جو شاہی بیڑے کیلئے ہر قسم کے جہاز بنا رہا ہے ترک اس کارگزاری کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور اپنا اطمنان ظاہر فرمایا کہ ہندوستان کا بیڑہ کسی وقت میں بہتر ہو سکتا ہے۔

طرابلس (ٹریپولی) پر اتحادی
قبضے نے اطالوی سلطنت
کا خاتمہ کر دیا

فتح کے ذریعہ آزادی حاصل ہوگی

اتحادی فتح یقینی ہے
آپ بھی پوری کوشش کیجئے
کہ وہ جلد حاصل ہو جائے

مزید کناڈین فوج برطانیہ پہنچ گئی

لندن ۹ فروری۔ مزید کناڈین سپاہی برطانیہ میں بخیریت اُتر آئے۔ ان میں توپخانہ بکتر بند جماعتیں پیدل اور دوسری خدمات کے افراد شامل ہیں۔ کناڈا کی بحری طاقت کے افراد بھی ان میں ہیں۔

۴ وفد بنگلور کے لئے روانہ ہو گیا۔ چند گھنٹے قیام کر کے میسور گیا

ترکی وفد نے راج گوپال اچاری سے ملاقات کی

مدراس۔ ترکی وفد کے قائد اور دوسرے ارکان نے ۸ فروری کو بنا را ہوٹل میں مسٹر راجگوپال اچاری سابق وزیر اعظم مدراس سے ملاقات کی۔ گفتگو ایک گھنٹے سے زائد تک جاری رہا۔ ایم ملگی نے جو کہ وفد کے انگریزی بولنے والے رکن ہیں۔ پریس کے نمایندوں سے کہا کہ گفتگو خوشگوار رہی۔ ۴

(بقیہ افسانہ انتظار صفحہ ۵)

اس کے طوفانی جذبات کا بند ٹوٹ چکا تھا۔ اور اسے اس پر ناز تھا۔ آج دن طلوع آفتاب سے پیشتر گھر نہیں جا سکتی تھی۔ یہ سوچتے ہی وہ آپ ہی آپ ہنسنے لگتی۔ کتنا دلکش تصور تھا۔

اختر ابھی تک نہیں آیا۔ کہیں وہ انتظار کر کے روٹھ تو نہیں گیا؟ مگر نہیں سامنے کالج کا بڑا گھڑیال نظر آ رہا تھا۔ اس کے اندر زرد رنگ کی روشنی ہو رہی تھی۔ ٹینس کورٹ کے پاس ندی کی طرف منھ کئے کالج کے ہوسٹل کا منتظم سفید دھوتی پہنے کھڑا تھا۔ نینا ایک ایک کر دور جا کر گم ہو جانے والی پگڈنڈیاں دیکھ رہی تھی۔ گھاٹ اور مندر پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ کوئی حسین سی بانکی صورت ابھی ظاہر ہوگی۔ سیاہ اچکن سر پر مخمل کی کشتی نما ٹوپی۔ اس سرخ رنگ کی ٹوپی کو اختر کے سرخ و سفید رنگ سے خاص لگاوٹ تھی......

چھریرا جسم، نازک اعضا، بے ریش و بروت چہرہ۔ کنپٹی کے پاس ٹوپی سے باہر گرے بھورے بالوں کے دو تین گچھے، نازک سی چھڑی گھماتا ہوا چھوٹا سا معصوم عاشق مندر کے کونے میں سے مسکراتا ہوا نکلے گا۔

"نینا شہزادی" وہ کہے"

اسے دیکھتے ہی نینا منھ پھیر لیگی۔ روٹھ جائے گی۔ نہیں بولیگی۔ گدگدانے پر ہنسیگی بھی نہیں، وہ کہے گا۔ "نینا سنو شہزادی! ...... بھلا تمہیں پیار کرنا بھی گناہ ہے؟!... نینا دل ہی دل میں کہے گی ——— "نہیں گناہ نہیں۔" لیکن ظاہری طور پر غصہ ظاہر کرتے ہوئے کہیگی "تم نے اتنی دیر کیوں لگائی؟"

اختر آنکھیں جھکا لیگا۔ وہ تحکمانہ لہجے میں کہیگی۔ "منھ کھولو ——— آنکھیں بند کرو" پھر وہ حلوہ اس کے منھ میں ڈال دے گی ..... لیکن اختر کا ابھی تک پتہ نہ تھا۔

اختر آج اپنی نینا کو دیکھے گا۔ اس لئے نینا کی تیاریاں مکمل تھیں۔ مہندی۔ کاجل۔ پھولوں کے ہار' دھڑکتا ہوا دل، کانپتا ہوا جسم، مدھ بھرا لہجہ! جیسے جیسے دیر ہوتی جا رہی تھی۔ اس کے جذبات سرد پڑتے جاتے تھے ——— اختر نہ جانے کہاں رہ گیا تھا! اسکے کیسری رخساروں پر زردی بڑھنے لگی۔

کیا وہ سچ مچ نہ آئیگا؟ آدھی رات ادھر آدھی ادھر! وہ آڑو کے پیڑ سے ٹیک لگا کر اونگھنے لگی اور پھر حلوے کا برتن سینے سے لگائے وہیں سو گئی۔

حسین خوابوں میں وہ اپنے محبوب کو اپنے پاس پا کر خوش ہوتی رہی ——— گرمیوں کی لمبی رات، سورج طلوع ہونے سے پہلے وہ نہیں جا سکیگی۔ اس کے چھوٹے سے رسیلے اور رنگیلے محبوب نے یہی تو کہا تھا ——— مرغ بولنے لگے!!

نینا جاگ اٹھی ——— الجھے ہوئے بال گرد و غبار میں اٹے ہوئے کپڑے، ہاتھ میں چیونٹیوں سے بھرا ہوا حلوے کا برتن!

اس کی پلکوں پر آنسو ——— محبت کے ادھورے خوابوں کی ادھوری تعبیریں کر تھرتھرانے لگے ——— سنہرے موتیوں کی طرح چمکنے لگے!!

وہ کئی رات تک برابر آتی رہی۔ مگر اس کا انتظار کبھی ختم نہ ہوا۔

بمبئی میں حکومت روٹی کی تقسیم کرے گی

بمبئی ۹ فروری معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی عنقریب احکام نافذ کرے گی جن کی رو سے شہر میں روٹیوں کی تقسیم پر سرکاری کنٹرول ہوگا۔

آسام میں زلزلہ آیا

کلکتہ ۹ فروری۔ شیلانگ میں شام کو ایک جھٹکا زلزلہ کا محسوس کیا گیا۔ لیکن کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

رنگون پر زبردست بمباری

امریکن بمباروں نے ۸ فروری کو تین مرتبہ رنگون پر سخت باری کی جس سے لب ساحل عمارتوں، گودیوں اور اسٹیشن کا ڈپو کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ جا بجا آگ بھڑک اٹھی۔



ترکی کے اخباروں کی رائے

انقرہ ۶ر فروری ترکی کے اخبارات کے اڈانا میں مسٹر چرچل اور موسیو عصمت انونو کی ملاقات پر نہایت محتاط تبصرہ کیا ہے ان دونوں کے بات چیت کے نتائج پر بہت اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ترکی کی غیر جانبداری کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ اگرچہ ترکی کے بچاؤ کے موہوں کو بہت کچھ بنا دیا جا رہا ہے ترکی کے اخبارات نے اپنے تبصرہ میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ کاسابلانکا میں چونکہ مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ میں بات چیت ہو چکی تھی اور بوجہ مسٹر چرچل نے ترک لیڈروں سے اپنی بات چیت کے دوران میں پریذیڈنٹ روزویلٹ کی بھی ترجمانی کی ہے اندریں حالات اڈانا کانفرنس کا ایک اہم نتیجہ یہ بھی ہوا ہے کہ ترکی اور امریکہ اب ایکدوسرے کے ساتھی بن گئے ہیں۔

ہٹلر سے فوراً صلح کرنیکی مخالفت

نیویارک ۷ر فروری امریکہ میں تازہ ترین رائے شماری کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے رائے دی ہے ان میں سے ۷۰ فیصدی ہٹلر سے فوراً ہی صلح کرنیکے خلاف اور دنیا میں موجودہ حالت کو جاری رکھنے کے حامی ہیں۔

لندن ۸ر فروری سوئزرلینڈ میں رہنے والے تمام جرمنوں کو حکومت جرمنی نے حکم دیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر واپس آجائیں اور فوج میں بھرتی ہو جائیں۔

بہ اجلاس جناب مسٹر آر پی کھتری صاحب بہادر ریونیو افیسر کانپور

(سمن بنام قائم مقام قانونی مدعی متوفی)

(آرڈر ۲۲ قاعدہ ۴) نمبر ۳۰/۲۲ تتمہ

بعدالت جناب مسٹر آر پی کھتری صاحب ریونیو افیسر صاحب بہادر کانپور ضلع کانپور

رام ادھار وغیرہ ——— مدعی

بنام سیتارام ——— مدعاعلیہ

بنام سیتارام ولد گھولال قوم برہمن ساکن کھجوری پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور

ہرگاہ بابو رام مدعی نے ایک نالش اس عدالت میں بتاریخ ۲۵ر ماہ جون سنہ ۱۹۴۲ء بنام سیتارام مدعاعلیہ کے رجوع کی تھی جو بعد کو فوت ہو گیا۔ اور ہرگاہ رام ادھار و مساۃ رام دلاری مذکور نے ایک درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے جسمیں وہ لکھتا ہے کہ آپ رام ادھار و مساۃ رام دلاری بیوہ بابو رام متوفی مذکور کے قائم مقام قانونی ہیں اور چاہتا ہے کہ آپ بجائے اس کے مدعیان بنائے جائیں۔

لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۷ر ماہ فروری سنہ ۴۳ء وقت دس بجے دن اس عدالت میں حاضر ہو کر مقدمہ مذکور کی جوابدہی کریں اور اگر آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم ماہ فروری سنہ ۴۳ء جاری کیا گیا — بحکم ریونیو افیسر کانپور (مہر عدالت)

نوٹس بابتہ نیلام دوکانات و بازارات

بحکم جناب چیرمین صاحب بہادر میونسپل بورڈ کانپور

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ سالانہ ٹھیکہ جات میونسپل بازارات و دوکانات مندرجہ ذیل تاریخ و مقامات و اوقات پر بشرائط ذیل نیلام کئے جاویں گے :-

نمبر شمار	نام بازار	مقام نیلام	یوم	تاریخ	وقت
۱	والمنڈی بازار	والمنڈی بازار	سنیچر	۲۰ر فروری ۱۹۴۳ء	۱۰½ بجے دن
۲	ہولاگنج بازار	ہولاگنج	"	"	۱۱½ " "
۳	دولت گنج بازار	دولت گنج	"	"	۱۲ " "
۴	گوالٹولی بازار	گوالٹولی	سوموار	۲۲ر فروری	۱۰½ " "
۵	کنارہ دریائے گنگ	پرمٹ	"	"	۱۲ " "
۶	ہٹیہ بازار	ہٹیہ	منگل وار	۲۳ر فروری	۱۰½ " "
۷	دوکانات پختہ کاکلکٹر گنج: ۴۴ دوکانات A بلاک، ۲۷ " B "	کلکٹر گنج	"	"	۱۱½ " "
۸	دوکانات میونسپل گھنٹہ گھر: ۱۳ دوکانات	گھنٹہ گھر	"	"	بعد نیلام دوکانات کلکٹر گنج

شرائط نیلام

۱- نیلام بڑی سے بڑی بولی پر ختم کیا جاتے گا
۲- نیلام ختم ہونے پر کوئی بولی قبول نہیں کی جاوے گی۔
۳- بڑی سے بڑی بولی بولنے والے کو ۱۰ فیصدی زر ٹھیکہ فوراً بولی ختم ہونے پر جمع کرنا ہوگا۔ اور بقیہ زر ٹھیکہ بعد منظوری بورڈ اندر میعاد ۱۰ یوم کے یکمشت جمع کرنا ہوگا۔
۴- بورڈ کو اختیار ہوگا کہ وہ بڑی سے بڑی بولی کو منظور کرے یا نہ کرے ختم شدہ بولی کے متعلق بورڈ پر کسی قسم کی پابندی عائد نہ ہوگی۔
۵- بورڈ کی منظوری کے بعد ٹھیکہ داروں کو قبولیت کی تکمیل کرنا ہوگی۔
۶- کوئی ٹھیکہ دار بلا منظوری جناب چیرمین صاحب بہادر ٹھیکہ کسی دوسرے شخص کو منتقل نہ کر سکیگا۔
۷- دیگر شرائط ٹھیکہ بوقت نیلام پڑھکر سنائی جاوینگی اور ٹھیکہ داروں کو انکی پوری پوری پابندی کرنا ہوگی۔

المشتہر

سیل افیسر میونسپل بورڈ کانپور

روسیوں نے کرسک اور کروچیا پر قبضہ کرلیا

لندن۔ ایک خاص روسی اعلان مظہر ہے کہ سرخ فوج نے کرسک اور شہر کروچیا پر دوبارہ قبضہ کرلیا

جوکہ بیلگورود کے شمال مشرق میں ۲۵ میل پر اسی برانچ ریلوے لائن پر ہے جوکہ ماسکو روسٹوف کی مین لائن کو بلیشر روسٹوف ریلوے سے ملاتی ہے۔

انکاوہ ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمن سپاہیوں کے طویل دستے روسٹوف سے مگر اگ کی طرف پسپا ہو رہے ہیں۔ جو غیر سرکاری اطلاعات واشنگٹن پہونچی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن روسٹوف کو چھوڑ رہے ہیں اور وہ شہر کے لئے حقیقتاً کوئی جنگ نہیں کر رہے ہیں۔

جنرل ہٹول ٹیفا کا سیمنہ آگے بڑھ کر ایک کے اہم مقام پر قابض ہو گیا ہے۔

برما میں برطانی فوجیں ستر میل اندر

کلکتہ ۶ر فروری کلکتہ کے کپتان ہوپ جو حال ہی میں اراکان سے موچہ سے آئے ہیں ریڈیو پر ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ کارروائیاں پورے برما پر قبضہ کرنے کے لئے نہیں کیجارہی ہیں لیکن ان کا مطلب اسکو ہرگز نہیں ہے کہ برما پر قبضہ کیلئے اتحادیوں کی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں اور ہماری فوجیں اس علاقہ میں لڑ رہی ہیں۔ انکو اپنے دشمن کے بارے میں کچھ کچھ ہر روز معلوم ہو رہا ہے اور وہ اس کے لڑائی کے طریقوں سے آگاہ ہوتی جا رہی ہیں اتحادی فوجیں اراکان کے مہیبہ کار آمد حصہ میں داخل ہو چکی ہیں پچھلے تین ماہ میں ہماری فوجیں ۶۰ میل سے ۷۰ میل تک آگے بڑھ چکی ہیں۔ آج کل جو لڑائی ہو رہی ہے وہ ہندوستان کی سرحد کے اس حصہ کیلئے ہو رہی ہے جو چٹاگانگ کے دکھن پورب میں ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر پھیلا ہوا ہے۔

برطانی کیبنٹ کا اجلاس لندن ۸ر فروری مسٹر چرچل کے لندن پہونچنے کے بعد برطانی کیبنٹ کا اجلاس ہوا جسمیں کیبنٹ کے قریباً تمام ممبر شریک تھے اسمیں مسٹر چرچل نے اپنے دورہ کا حال بیان کیا بعد کو مسٹر چرچل محکمہ اطلاعات...

چلتی ریل گاڑی میں بم پھٹا

احمدآباد ۸ر فروری ایک مقامی اخبار کے نامہ نگار نے بتاد نگر سے اطلاع دی ہے کہ کاٹھیاواڑ بوتاد کے قریب ایک ریلگاڑی میں بم پھٹنے سے تیس کے قریب مسافر زخمی ہوگئے تمام زخمیوں کو بوتاد کے ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔

اس اطلاع میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ بم چلتی ہوئی گاڑی میں پھٹا۔ مسافروں میں گھبراہٹ پھیل گئی اور کہا جاتا ہے کہ ریل گاڑی کے رکنے سے قبل کچھ مسافر ریلگاڑی سے نیچے کود پڑے۔ انکو بھی کچھ چوٹیں آئیں۔ ریلگاڑی کے ڈبوں کو بھی کچھ نقصان پہونچا ہے۔

کراچی پولیس نے تین دوکانداروں کا بیالان گیہوں جمع کرنیکے جرم میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت کر دیا ہے۔

1925.

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر توق عزم مستقل میں ہے
زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

احسن

ہفتہ وار

صداقت

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

No. 06

قیمت
سالانہ للعہ
ممالک غیر
سالانہ
قیمت فی
ڈیڑھ آنہ

جلد ۳۷ | نمبر | کانپور شنبہ ۲۰ فروری ۱۹۴۳ء مطابق ۱۴ صفر المظفر ۱۳۶۲ھ

SATURDAY
20-2-43

ادبیات

جذباتِ سلیم

(از جناب مولانا سلیم ناطقی، جنرل سیکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ - کانپور)

جام و سبو سے توبہ کو ٹھکرا رہا ہوں میں
اُلجھے ہوئے خیال کو سُلجھا رہا ہوں میں

کچھ اضطرابِ دل میں کمی پا رہا ہوں میں
جیسے وہ کہہ رہے ہیں ٹھہر آ رہا ہوں میں

اب ختم ہونے کو ہو غمِ ہستی کی داستاں
وہ سُن رہے ہیں اور کہے جا رہا ہوں میں

اتنا کسے دماغ ہے اتنا کسے خیال
کیا کھو رہا ہوں عشق میں کیا پا رہا ہوں میں

صحنِ چمن کی یاد ستاتی ہے رات دن
کُنجِ قفس میں گھُٹ کے مرا جا رہا ہوں میں

ہر ہر نفس محرکِ افشائے راز ہے
پابندیٔ نفس سے گھبرا رہا ہوں میں

جتنا نظر فریب ہے آغاز اُسی قدر
انجام پر نگاہ کیے جا رہا ہوں میں

صیاد آب و دانہ کی پھر اور بات ہے
اب تو چمن چمن کی ہوا کھا رہا ہوں میں

لیکر چلی تھیں خلد کو میری لطافتیں
دُنیائے آب و گِل میں پھنسا جا رہا ہوں میں

ساقی ہے مطمئن مرے ذوقِ شراب سے
جیسی پلا رہا ہے پیئے جا رہا ہوں میں

انفاس کی ہے آمد و شد پر نظر سلیم
گتھی حیات و موت کی سُلجھا رہا ہوں میں

دنیائے اسلام

اگر اتحادی بلقان میں سے اپنی فوجیں گذاردیں تو ترکی کیا کریگا؟

برطانوی سفیر مقیم ترکی نے چرچل انونو ملاقات کا اہم مقصد بتادیا

(لندن ۱۰- فروری) انگریزی اخبار معاصر ڈان رقمطراز ہے کہ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار مقیم انقرہ نے لکھا ہے کہ ترکی میں مقیم برطانوی سفیر سر ناچبل ہوجیسن نے ترکی اور برطانیہ کی دوستی اور آدرنہ کانفرنس کے بارے میں کچھ اور اطلاعات پریس کو دی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر چرچل نے ترکی کے صدر عصمت انونو سے یہ کہا تھا کہ ہماری آپ کی ملاقات ترکی کے باہر کسی جگہ ہونی چاہیئے۔ تاکہ ترکی کی ناطرفداری میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہو۔ صدر انونو نے مسٹر چرچل کو فوراً یہ جواب دیا تھا کہ وہ انقرہ آئیں۔ سر ہیوج نے بتایا کہ آدرنہ میں یہ ملاقات صرف اس لئے ہوئی تھی کہ وقت کم از کم صرف ہو۔ مسٹر چرچل کے ہمراہ کوئی ۲۳ فوجی اور سیاسی مشیر اور ایکسپرٹ تھے جو قاہرہ سے آئے تھے۔ سر ہیوج برطانوی سفیر مقیم ترکی نے بتایا کہ برطانیہ اور امریکہ میں کسی قسم کا معاہدہ نہیں ہوا اور نہ ہی کسی معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں لیکن ترکی کا جرمن سفیر غلط بیانی سے کام لے رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ ہم نے ترکی کو جنگ میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے لیکن یہ غلط ہے کہ ترکی اب بھی اپنی مرضی کا مختار ہے اور وہ اب بھی ناطرفداری پر سختی سے پابند ہے۔ جو چیز شاید ابھی تک پریس کانفرنس میں بھی نہیں بتائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ آدرنہ کانفرنس میں چرچل انونو نے اس بات پر گفتگو کی تھی کہ اگر اتحادی بلقان میں سے اپنی فوجیں گزاریں تو ترکی کا رویہ اس وقت کیا ہوگا۔ اس اہم انکشاف کے بعد اب ناظرین آدرنہ میں مسٹر چرچل اور صدر انونو کی ملاقات کی اہمیت کا اندازہ خود ہی لگا سکتے ہیں۔

بیروت ۹- فروری۔ ترکی کے سیاسی حلقوں میں اس امر کا اظہار کیا جارہا ہے کہ مسٹر چرچل کی ترکی میں آمد کے باعث غیر جانبدار ترکی اب اتحادی ممالک کی طرف جھک گیا ہے لیکن جب تک محوری طاقتوں کو ٹیونس سے نہ نکال دیا جائیگا ترکی کے علانیہ اتحادیوں کے حق میں کوئی قدم اٹھانے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

امریکی پریس کے ایک جنگی نامہ نگار نے پچھلے دنوں آدرنہ کے راستے ترکی کی دو اہم بندرگاہوں کا دورہ کیا ہے، جن کے ذریعہ مسٹر چرچل کے وعدہ کے مطابق ترکی میں برطانیہ اور امریکہ سے سامان جنگ آرہا ہے۔ یہ بندرگاہ کسی وقت کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھیں لیکن آجکل ان میں لاکھوں مزدوروں کی بھی بھرمار رہتی ہے۔ اس کے علاوہ شام سے موٹریں بھی ترکی میں جارہی ہیں جو سامان جنگ سے بھری ہوتی ہیں۔ برطانوی انجینئر ان بندرگاہوں کو وسیع کرنے کے سلسلہ میں نہایت تندہی سے مصروف ہیں۔ ہزاروں مزدور روزانہ صبح و شام کام کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بندرگاہوں میں توسیع کے بعد دس ہزار وزنی جہاز بھی لنگر انداز ہوسکیں گے۔

ایران کے راستہ روس کو سامان جارہا ہے

لندن ۷- فروری۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار جو بحر قزوین کے علاقہ میں ہے ایران کی سڑکوں پر دُور دور تک پھیلے ہوئے ٹرکوں کی قطاروں کو جو برطانوی اور امریکی سامان روس لے جارہے ہیں، جنگ کے ایک نہایت مسرت انگیز نظارہ سے تعبیر کرتا ہے۔ "پہلوی" جہاں سے سامان روسی جہازوں پر لادا جاتا ہے۔ ٹرکوں کے ان بڑے بڑے قافلوں کا جو روس بھیجے جاتے ہیں صرف ایک ٹرمینس ہے۔ اس طرح کے ہزاروں ٹرکوں کے دستے پتھریلی اور ناہموار سڑکوں پر دوڑتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ دجلہ اور فرات کا منظر بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ ہندوستانی دریاؤں کے چھوٹے اسٹیمر کشتیوں کو کھینچتے ہوئے باغ عدن کے تاریخی مقام سے گذرتے ہیں اور تیز رفتار حملہ آور کشتیاں "یوریکا" حفاظتی پولیس کی کاروں کے طور پر ادھر سے اُدھر دوڑتی ان کشتیوں کی حفاظت کا کام کرتی ہیں۔

اندمسک کا قصبہ جو اہواز سے ۹۰ میل دور شمال میں ہے وہاں ۸ مہینے پہلے صرف تین جھونپڑیاں تھیں مگر اب یہ خاصا بڑا شہر ہوگیا ہے جہاں بڑی چہل پہل رہتی ہے۔ اب یہاں سیکڑوں ڈیرے خیمے اور گھر نظر آتے ہیں جو ان صندوقوں سے بنائے گئے ہیں جن میں پیک ہوکر سامان آتا ہے۔ ملک ملک کے آدمیوں کی گنجان آبادی حد تک پھیلی ہوئی ہے۔ امریکی۔ برطانوی۔ روسی۔ چینی۔ حبشی۔ ہندوستانی۔ ایرانی۔ عرب سبھی جمع ہیں اور سرخ فوج کو گولہ بارود سے پورے طور پر مسلح رکھنے کے لئے سب ملکر کام کررہے ہیں۔

سب سے اہم سڑک وہ ہے جو ہندوستان سے سیدھی قریب قریب اس راستہ پر جاتی ہے جدھر سے مشہور فاتح سکندر اعظم حملہ آور ہوا تھا۔ کوئٹہ (بلوچستان) سے ریلوے لائن زاہدان تک جاتی ہے جو ایران کی مشرقی حدود میں ۵۰ میل اندر کی طرف واقع ہے۔ یہ ریلوے لائن جہاں ختم ہوتی ہے وہاں سے اسکاباد تک موٹر لاری کا سلسلہ ہے اور عشق آباد اس ریلوے لائن پر واقع ہے جو مرو سے چلکر پورے ترکستان سے گذرتی ہوئی بحر قزوین تک جاتی ہے۔

وزیر اعظم ایران پر کامل اعتماد

پشاور ۹- فروری۔ طہران ریڈیو کا اعلان ہے کہ کل طہران میں بند کمرے کے اندر ایرانی پارلیمنٹ کے ارکان کی طرف سے احمد قوام السلطنت وزیر اعظم پر کامل اعتماد کی قرارداد منظور کی گئی۔ بائیس ارکان نے ان کے خلاف ووٹ دیئے۔ اگلے ہفتہ پارلیمنٹ کا کھلا اجلاس ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے | اعمال پر تحقیق عزم مستقل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۸

لیڈر کانفرنس کا دہلی میں اجلاس

دہلی ۱۹ فروری۔ کل برلا ہاؤس میں ان لیڈران کی ایک بیضابطہ کانفرنس منعقد ہوئی جو آج کی ہونیوالی کانفرنس کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس میں مہاتما گاندھی کی تشویشناک حالت پر غور کیا گیا۔ اس کانفرنس میں آج کی کانفرنس کیلئے ایک پروگرام مرتب کیا گیا جو شام کو ساڑھے تین بجے فیروزشاہ روڈ پر کوٹھی نمبر ۲۵ میں منعقد ہونے والی ہے۔ اس کانفرنس میں نمایندگان پریس کو بھی اجازت ہوگی۔

کانفرنس میں سب سے پہلے مسٹر راجگوپال آچاریہ کی تقریر ہوگی جو کنوینروں کی طرف سے کانفرنس میں شرکت کرنیوالوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کانفرنس کے مقاصد پر ایک مفصل تبصرہ کرینگے۔ اسکے بعد ان لیڈروں کی طرف سے جو پیغامات موصول ہوئے ہیں جو کانفرنس میں کسی نہ کسی وجہ سے شرکت نہ کر سکنے کے لئے معذوری کا اظہار کر چکے ہیں پڑھکر سنائے جائیں گے۔ اسکے بعد کانفرنس ایک سب کمیٹی مرتب کریگی جو اس رزولیوشن کا مسودہ تیار کرے گی جو کل کے اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔ اس ریزولیوشن کے ذریعہ کانفرنس یہ فیصلہ کرے گی کہ آیا حکومت ہند کے پاس اس سلسلہ میں کوئی وفد بھیجا جائے یا کس طریقہ سے اُسے کانفرنس کے فیصلہ سے مطلع کیا جائے کل کے اجلاس کی صدارت غالباً سر تیج بہادر سپرو کریں گے۔ اس امر کا قریب قریب فیصلہ کیا جا چکا ہے کہ کانفرنس میں سوائے مہاتما گاندھی کی فوری اور غیر مشروط رہائی کے مطالبہ کے رزولیوشن کے کوئی اور رزولیوشن پیش نہیں کیا جائیگا امید ہے کہ کانفرنس میں تقریباً ڈیڑھ سو لیڈران شرکت کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں مسٹر این۔ آر۔ سرکار اور مسٹر انیے بھی شریک ہونگے۔ سر ہومی مودی غالباً شریک نہیں ہوسکیں گے۔

مسٹر انیے مسٹر سرکار اور سر مودی کا بیان

(نئی دہلی ۱۸ فروری) ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل کی کونسل سے ہمارے استعفے کا اعلان کیا جا چکا ہے اور وضاحت کے طور پر ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایک مسئلہ پر جسکو ہم بنیادی فرض ہے۔ اور گورنمنٹ کا یہ خیال کہ مہاتما گاندھی کی رہائی سے ملک کے امن وامان میں پھر خلل پڑیگا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ مہاتما گاندھی تشدد کے خلاف ہیں لہذا وہ اس طرح کی کسی تحریک کی حوصلہ افزائی نہیں کر سکتے اور رہا ہونے پر وہ ملک میں پھر سے امن وامان قائم ہونے میں اپنا پورا اثر استعمال کریں گے اور اُنکی آزادی سے ملک کی سیاسی فضا میں بہتری پیدا ہو جائے گی۔ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا مولانا محمد اسمٰعیل ذبیح۔ مسٹر عنایت رضا سکریٹری اٹاوہ سٹی مسلم لیگ اور پنڈت منالال بھوشن وغیرہ نے رزولیوشن کی تائید میں تقریریں کیں۔

آخر میں سر پدم پت سنگھانیہ نے فرمایا کہ مہاتما گاندھی ہمیشہ اصل جمہوریت کے اصولوں کی تائید کرتے رہے ہیں اور اس نازک وقت میں ہر آزاد پسند آدمی انکی زندگی کو ضروری محسوس کریگا۔ رزولیوشن بالاتفاق منظور ہوا۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۱۸ فروری کو کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ مسٹر ایچ۔ جی مصرا کی صدارت میں ہوا جسمیں مہاتما گاندھی کو فوراً غیر مشروط طور پر رہا کرنیکے متعلق ایک رزولیوشن پاس ہوا۔

ہندوستانی برادری

۱۴ فروری کو مسٹر آر۔ منوہر لال والئی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ کی صدارت میں ہندوستانی برادری کا جلسہ ہوا اور آیندہ سال کیلئے مسٹر آر منوہر لال پریسیڈنٹ منتخب ہوئے۔ آخر میں سید علی رضا ایڈوکیٹ نے ایٹ ہوم دیا۔

شوگر مرچنٹ

کانپور شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں مہاتما گاندھی کے برت (روزہ) پر ایک رزولیوشن پاس ہوا اور وائسرائے سے مہاتما گاندھی کو فوراً رہا کرنے کی اپیل کی گئی۔

مسٹر ستیہ پال ورما سکریٹری کانپور شوگر مرچنٹس ایسوسی ایشن نے مہاتما گاندھی کے برت (روزہ) سے ہمدردی کے طور پر ایسوسی ایشن کی سکریٹری شپ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

۲۰ فروری تک مہلت

میڈیکل افسر آف ہیلتھ میونسپلبورڈ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ جناب چیرمین صاحب بہادر میونسپلبورڈ کانپور نے حکیم نواب علی صاحب کی استدعا پر روکا مذ ایمان ناجائز قبضہ مالسی روڈ کی فٹ پاتھ پر نالی و سڑک پر سے ہٹانے کیواسطے ۲۰ فروری تک کی مہلت دی ہے۔

مسلم ممبران بورڈ کا واک آؤٹ

۱۶ فروری کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا کی صدارت میں ہوئی جسمیں مسٹر ایس۔ اے زیدی نے بورڈ کے عام انتظامات پر نکتہ چینی کرنے کی غرض سے بجٹ کے بحث ومباحثہ کے دوران میں ایک تخفیف کا رزولیوشن پیش کرنے کیلئے ایک مختصر تقریر میں کہا کہ:۔

"موجودہ بورڈ کے انتظام میں بہت سی بے عنوانیاں ہیں اور انتظام فرقہ وارانہ طور پر کیا جا رہا ہے"

چیرمین صاحب نے کہا کہ چونکہ اس رزولیوشن سے ناخوشگوار فضا پیدا ہونیکا خوف ہے اس لئے میں اس پر بحث کرنے کی اجازت دینا پبلک کے مفاد کے خلاف سمجھتا ہوں۔ لہذا میں اس تجویز پر ووٹ لیتا ہوں اور ممبران سے ووٹ دینے کے لئے کہا۔

مسٹر سمیع نے کہا کہ میں اسکے خلاف یا موافق ووٹ دینے کے لئے تیار نہیں ہوں جبتک کہ میں رزولیوشن پیش کرنیوالے کو نہ سن لوں، میرے خیال میں ممبروں کو اپنے خیالات ظاہر کرنے کی اجازت نہ دینا پارلیمنٹری اصول کے خلاف ہے۔ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر نے اسکی تائید کی۔

بالآخر اس تخفیف کی تجویز پر ووٹ لیئے گئے اور نامنظور ہوئی۔

اس پر پانچوں مسلم ممبران جو اس جلسہ میں موجود تھے پروٹسٹ کے طور پر واک آؤٹ کرکے چلے گئے۔

بورڈ نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جسمیں گورنمنٹ آف انڈیا اور وائسرائے سے درخواست کیگئی ہے کہ مہاتما گاندھی کو بلا کسی شرط کے رہا کردیں۔

باشندگان کانپور کا جلسہ

۱۸ فروری ۶ بجے شام کو نوجیون لائبریری میں سر پدم پت سنگھانیا کی صدارت میں باشندگان کانپور کا ایک بڑا جلسہ ہوا۔ جسمیں مہاتما گاندھی کو غیر مشروط طور پر رہا کر دینے کے متعلق ایک رزولیوشن پاس ہوا۔

رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی۔ نے رزولیوشن کی تحریک کرتے ہوئے وزیر اعظم برطانیہ اور حکومت ہند سے درخواست کی کہ مہاتما گاندھی کو فوراً غیر مشروط طور پر رہا کرنا ملک کیلئے بہت ضروری ہے اور اُنہیں بچانا حکومت کا اخلاقی

آئینہ کانپور

مسٹر سمیع کا بیان

مسٹر ایچ۔ ایم سمیع نے مسٹر لبشو ناتھ بھرتیا کے بیان کے جواب میں مندرجہ ذیل بیان پریس کو دیا ہے:۔

لالہ لبشو ناتھ بھرتیا میونسپل بورڈ کے نئے وائس چیرمین نے اپنے انتخاب کو حق بجانب ثابت کرنے کیلئے میرے سلسلے سے ایک بیان شائع کرنے کی مہربانی کی ہے۔ یہ بات سچ ہے کہ مسٹر محمد حبیب اللہ کے قضیہ کے بعد میرے زمانہ چیرمینی کی مدت میں چند ہندو دوستوں میں سے ایک بھرتیا جی بھی میری حمایت میں تھے۔ اور مسٹر ایس۔ ایم۔ رضا تنہا مسلم ممبر تھے جنھوں نے مجھ پر اعتماد نہیں کیا۔

میں اپنا یہ فرض سمجھتا تھا کہ ایک وائس چیرمین کے لئے بھرتیا جی کی امیدواری کی تائید کروں بشرطیکہ انتخاب خالص پارٹی لائن پر لڑا جاتا۔ لیکن بھرتیا جی نے مجھے اور میری پارٹی کو نظرانداز کرکے ہندو لیڈروں کا ساتھ دینا پسند کیا جو بڑے افسوس کی بات ہے کہ بورڈ کے سامنے آنے والے معاملات کا تصفیہ فرقہ وارانہ رنگ میں کیا جاتا ہے۔

وائس چیرمین کے دو عہدے ہیں عرصہ دراز سے قدیم دستور کے ذریعہ سینیئر کا عہدہ مسلمان کو ملتا ہے

بھرتیا جی اور اُن کی نئی پارٹی ہر ایک ممکن طریقہ سے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کا ذریعہ رہی ہے اس پر بھی اُن کو اُمید تھی کہ میں اُن کی مدد کروں اور وہ مسلمانوں سے وائس چیرمینی چھین لیں کیسی عجیب اُمید ہے۔

میری اب بھی یہ خواہش ہے کہ وہ سینیئر وائس چیرمینی سے مستعفی ہوکر اور ہندو پارٹی سے علٰحدہ ہوکر بورڈ میں صحیح راستہ پر کام کریں کیونکہ فرقہ وارانہ طریقہ سے کام میں سوائے نقصان کے فائدہ نہیں ہو سکتا۔

مسٹر نیر کا بیان

مسٹر مصطفےٰ حسین نیر نے مسٹر لبشو ناتھ بھرتیا کے بیان کے جواب میں مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

مسٹر لبشو ناتھ بھرتیا کس طرح سینیئر وائس چیرمین منتخب ہوئے اس کے متعلق اُن کا بیان میں نے دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ وہ غلطیوں اور فضول اشاروں سے زوردار کیا گیا ہے۔ میں نے وائس چیرمینی کے انتخاب میں اُن کو کھڑے ہونے کا نہ مشورہ دیا اور نہ ان کو امداد دینے کا وعدہ کیا۔

انتخاب کے دن دیر میں آنے کی وجہ اپنے پیشہ وکالت کی مجبوری تھی کیونکہ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں کچہری میں دیر تک ٹھہرنا پڑا۔ میرے دیر میں آنے کی وجہ یہ ہرگز نہیں تھی کہ میری غیر حاضری کی وجہ سے مسٹر بھرتیا کو اُن کے سینیئر وائس چیرمین کے انتخاب میں مدد ملے۔

مسٹر بھرتیا نے مسٹر ایس۔ ایم۔ رضا کے ساتھ بڑی عزت کا اظہار کیا ہے۔ مجھکو بڑی خوشی ہوگی اگر موجودہ قضیہ میں وہ دوسرے ممبران کی مداخلت کے بغیر مسٹر رضا کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کر لیں۔ اور مسٹر رضا کے مطمئن ہو جانے سے ہم سب لوگ بھی مطمئن ہو جائیں گے لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ مسٹر بھرتیا مسٹر رضا کے ساتھ محض ظاہرا ہمدردی کر رہے ہیں لیکن وہ خاص کیئے ہوتے حق کو دینے کے لئے تیار نہ ہونگے۔

مسٹر تلک چند کوریل کا بیان

مسٹر تلک چند کوریل نے ایک طویل بیان پریس کو دیا ہے جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

اخباروں میں کانپور کے مسلم میونسپل کمشنروں کا جو دلچسپ بیان شائع ہوا ہے وہ میں نے پڑھا۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ میرے دوست اس امر سے انکار نہ کریں گے کہ میں ہمیشہ اُن کے جائز اور معقول حقوق کا حامی رہا ہوں اور اصل میں میں ہی اکیلا ہندو ممبر ہوں جس نے بورڈ کے موجودہ ایگزیکٹیو افسر مسٹر محمد حبیب اللہ کی مستقل حمایت کی تھی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ مجھ پر فرقہ وارانہ تعصب کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔

میں صرف اُن بے وجہ الزامات کا جواب دینا چاہتا ہوں جو مسلم ممبران نے چیرمین صاحب اور ہندو ممبران پر لگائے ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔

(۱) سینیئر وائس چیرمینی اور ٹیکس کمیٹی کی چیرمینی جو مسلم ممبروں کے پاس رہتی تھی جو اُن سے لے لی گئی۔

(۲) بورڈ نے مسلم یتیم خانہ کی گرانٹ نامنظور کردی اور ہندو یتیم خانہ کی امداد دیدی۔

پہلے الزام کے متعلق یہ عرض ہے کہ:۔

بورڈ کی گذشتہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ متعدد بار بورڈ کے سینیئر وائس چیرمین ہندو منتخب ہو چکے ہیں جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

آنجہانی مسٹر نولکشور۔ بابو کرما جیت سنگھ۔ بابو بہاری لال۔ لالہ بہادر لال اور بابو برج نرائن سکسینہ۔

ایک وقت خود مسٹر سمیع کا یہ خیال تھا کہ جب بورڈ کا ایگزیکٹیو افیسر مسلمان ہے تو پھر یہ بالکل غیر مناسب ہے کہ سینیئر وائس چیرمینی بھی کسی مسلمان کے پاس رہے۔ اور یہ ایک واقعہ ہے کہ اُنھوں نے سینیئر وائس چیرمینی سے مستعفی ہو جانے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ بشرطیکہ ہندو ممبر مسٹر محمد حبیب اللہ کو مستقل کرنا منظور کرلیں۔

ان تمام واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم ممبران کی شکایتیں بے بنیاد ہیں۔

سٹی ٹیکس کمیٹی کی چیرمینی کے متعلق مسلم ممبران کا دعوےٰ پہلے دعوے سے بھی زیادہ کمزور ہے۔

گذشتہ زمانہ میں صرف دو ٹیکس کمیٹیاں ہوتی تھیں اور دونوں کے چیرمین ہندو ہوتے تھے۔ تقریباً تین سال ہوئے جب تیسری ٹیکس کمیٹی قائم ہوئی اور سنہ ۱۹۴۲ء میں دونوں کمیٹیوں کی چیرمینی مسلمانوں کو دیگئی تھی مگر اس شرط کے ساتھ کہ آئندہ کے لئے یہ نظیر نہ ہوگی۔ اور آئندہ سال صرف ایک ٹیکس کمیٹی مسلمانوں کو دی گئی۔

سید محمد رضا صاحب کی یہ بات قابل تعریف ہے کہ اُنھوں نے صاف طور پر تسلیم کیا ہے کہ واقعی مسلم اور غیر مسلم ممبران میں یہی سمجھوتہ ہوا تھا۔

میرے نزدیک سٹی ٹیکس کمیٹی کا دعویٰ اس قدر لغو ہے کہ اسکے متعلق کوئی دلیل پیش کرنیکی ضرورت ہی نہیں۔

دوسری شکایت بھی بے بنیاد ہے کیونکہ ہندو یتیم خانہ کا معاملہ مسلم یتیم خانہ سے مختلف ہے اسلئے کہ ہندو یتیم خانہ نے پہلے امپروومنٹ ٹرسٹ سے ایک وسیع قطعہ آراضی عورتوں کیلئے جائے پناہ تعمیر کرنیکے لئے حاصل کیا اس کے بعد میونسپل بورڈ سے درخواست کی کہ اسکو اس پر عمارت تعمیر کرنے کے لئے یکمشت رقم دی جائے۔ اس پر بھی بورڈ نے اس شرط کے ساتھ دس ہزار روپیہ دینا منظور کیا کہ بشرطیکہ وہ کم سے کم اتنی ہی رقم اور ذرائع سے بھی جمع کرے۔ علاوہ اس کے مجوزہ عمارت کے نقشے وتخمینے بھی بورڈ میں پیش کئے جا چکے تھے۔

لہذا میرے خیال میں یہ تمام ایجی ٹیشن مصنوعی ہے جو ذاتی اغراض ومقاصد کیلئے اُٹھایا گیا ہے اور اس سے تمام مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ البتہ بورڈ کے اندر ناگوار فضا پیدا ہو جائیگی۔ اور دونوں جماعتوں میں نفرت وحقارت کے جذبات بھڑک اُٹھیں گے۔

مرچنٹ چیمبر یو۔ پی کا سالانہ جلسہ

۱۴ فروری کو مرچنٹ چیمبر یو۔ پی کا گیارھواں سالانہ جلسہ ۱۱½ بجے دن کو لالہ گور پرشاد کپور کی صدارت میں ہوا

مسٹر کپور نے گورنر صاحب اور حاضرین جلسہ کا استقبال کرتے ہوئے اپنا خطبۂ صدارت پڑھا جسمیں جنگ شروع ہونے کے بعد سے جتنی باتیں اہم ہوئی ہیں جن سے ہندوستانی کاروبار پر اثر پڑا ہے اُن سب پر ہندوستانی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالی اور خاص طور سے سرکاری غلطیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی مشکلات اور ہندوستانی صنعت وحرفت کو پورا موقع نہ ملنے کی بابت مخالفت ظاہر کرتے ہوئے جنگ عظیم کی کامیابی کے لئے حکومت۔ قوم اور صنعت کا اتحاد ضروری بتایا۔ جنگ کے بعد دنیا کی تنظیم اور اس تنظیم میں ہندوستان کی جگہ کے سوال کو اُٹھاتے ہوئے آپ نے نہایت اچھے الفاظ میں بتایا کہ جب تک ہندوستانی مالی ساکھ کا اچھی شکل میں جنم نہ ہوگا تب تک مستقبل پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ مقامی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ گذشتہ دفعہ آپ نے کانپور میں تشریف لانے پر مزدور بستیوں کے بنانے کی طرف جو دلچسپی دکھائی اُس سے اُمید افزا حالات پیدا ہونگے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نیلام کے ذریعہ جو زمین فروخت کرتا ہے اُس سے آپ نے اختلاف کرتے ہوئے گورنر صاحب سے کہا کہ وہ اس طریقہ کو موقوف کرادیں کیونکہ اس سے اوسط درجہ کے شہری باشندوں کو اپنے رہنے کے لئے مکانات بنانے میں کوئی امداد نہیں مل سکتی ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ جہاں ہم کو صوبہ کے مجالس قانون ساز اور دوسری سرکاری کمیٹیوں اور پبلک انسٹی ٹیوشنوں میں نمایندگی دی ہوئی ہے وہاں کانپور میونسپل بورڈ میں بھی ہم کو نمایندگی ملنی چاہیئے۔ ہر ایک چیمبر کو دو نمایندے بھیجنے کا حق حاصل ہوتے ہیں کوئی دقت حکومت کو نہیں ہو سکتی۔

گورنر صاحب نے پریسیڈنٹ کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ پریسیڈنٹ صاحب صنعت وحرفت اور تجارت کے اہم معاملوں سے پوری طرح واقف نہیں ہیں میں تفصیل کے ساتھ آپ کی باتوں کا جواب نہ دے سکونگا اور نہ اس قدر تفصیل میں جانے کا وقت ہے اور ہندوستان کی حکومت سے تعلق رکھنے والے معاملوں پر روشنی ڈالنے میں بھی میں مجبور ہوں ان مسائل پر تو سرکار ہند اور سنٹرل اسمبلی ہی کچھ کہہ سکتی ہے۔ لیکن صوبہ کی گورنمنٹ کی جن خامیوں کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے اس سلسلہ میں میں یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ جنگ کی سرگرمیوں کی وجہ سے ایسے موقعہ پر سرکاری کاموں میں غلطیاں ہونا ممکن ہے۔ اس وقت ہمارا منزل مقصود جنگی تدابیر کو پورا کرنا ہے۔ اور لڑنیوالی فوجوں کیلئے سامان جنگ۔ خوراک کا سامان پہونچانے کیلئے ہزاروں میل سمندری رقبوں کے راستوں کا سفر طے کرنا پڑتا ہے۔ اور یہی خاص وجہ ہے کہ پہلے آمد ورفت کے ذریعے جنگ سے متعلق کاموں میں استعمال ہو رہے ہیں۔ اسلئے یہ سمجھنا چاہیئے کہ انگلینڈ جہازوں کے ذریعہ چیزیں یہاں پہونچانے سے انکار کر رہا ہے لیکن موجودہ حالات میں تو فی الحال جنگ کو چلانے ہی کو ترجیح دیجائیگی۔

کھانے کی چیزوں کے کنٹرول کے معاملہ میں میرے صوبہ کی گورنمنٹ کے محکمہ کنٹرول کے افسران یہاں اکثر صلاح ومشورہ کرتے رہے ہیں آپ کو یقین رکھنا چاہیئے کہ پبلک کی سہولت پر پوری توجہ دی جائیگی۔ جہاں آپ کل قصور سرکاری حلقوں پر لادنا چاہتے ہیں وہاں اس بات پر بھی توجہ دیجئے کہ یہاں کے سرمایہ دار بڑے منافع اُٹھا رہے ہیں۔

مجھے حیرت ہے کہ آپ نے اپنی تقریر میں کانگریس کے ذریعہ چلائے گئے باغیانہ تحریک کی ملامت نہیں کی جو کہ جنگی تدبیروں کو برباد کرنے کے لئے تھی اس تحریک کی وجہ سے کتنا نقصان جان ومال کا ہوا اس کی ملامت کرکے اور ایسے مذموم کام کرنے والوں پر روک تھام رکھنے ہی سے آپ کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔

مزدوروں کی بستیاں قائم کرنے میں مجھے پوری دلچسپی ہے اور میں کوشش کر رہا ہوں کہ عمارتی سامان مل جائے تاکہ کام کرنے والوں کو کوئی دقت پیش نہ آوے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے زمینوں کے نیلام کی کارروائی اس لئے جاری کی ہے تاکہ لوگ زمین خرید کر بعد میں منافع کے ساتھ فروخت کرنے کا روزگار نہ کر سکیں۔

آپ کے دوسرے مطالبوں کی طرف سے ہماری حکومت بے توجہی نہیں کریگی۔

آخر میں مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا نے گورنر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور بعد ازاں ایک بڑے شامیانے میں گورنر صاحب اور دیگر حضرات نے لنچ کھایا۔ اور تھوڑی دیر تک گورنر صاحب بات چیت کرتے رہے اور پھر سرکٹ ہوس تشریف لے گئے۔

ڈھائی بجے چیمبر کا پھر جلسہ ہوا جسمیں آئندہ سال کیلئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا۔

پریسیڈنٹ	مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا
سینیئر وائس پریسیڈنٹ	مسٹر اُماشنکر مہروترا
جونیئر وائس پریسیڈنٹ	لالہ لکشمی پت سنگھانیہ

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

آئندہ سال کے لئے یتیم خانہ اسلامیہ کے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ہیں:۔

صدر	خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب
سکریٹری	سید احمد حسین صاحب بی۔ اے۔
خزانچی	مولوی غلام محی الدین صاحب

ایجوکیشن کمیٹی

آئندہ سال کیلئے ایجوکیشن کمیٹی میونسپل بورڈ کے وائس پریسیڈنٹ مسٹر ایس۔ ایم رضا اور سکریٹری مسٹر خضر احمد منتخب کئے گئے ہیں۔

مجلس جدید

۲۱ فروری بروز اتوار ٹھیک ۱۱ بجے دن کو نواب صاحب کے امام باڑہ واقعہ بازار رام نراین میں نواب سید محمود حسین صاحب کی طرف سے ایک مجلس ہوگی جسمیں مصور فطرت جناب سید سرفراز حسین صاحب خبیر ارشد تلامذہ حضرت آوج لکھنوی اپنا نو تصنیف

شبد گل

لیجئے ہندوستان کی عورتوں نے بھی یورپین عورتوں کی طرح پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے ہیں اور اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی عورتوں اور مردوں میں ایک ایسی جنگ ہونیوالی ہے جو روس اور جرمنی کی جنگ سے کہیں زیادہ خوفناک ثابت ہوگی۔

عورتوں کی حالت یہ ہے کہ ان کے تیور بگڑے ہوئے ہیں اور یہ لنگر لنگوٹا کسنے کے بعد خم ٹھونک ٹھونک کر مردوں کے مقابلہ کی دعوت دے رہی ہیں بیچارے مرد جنکو عورتوں کے مقابلہ میں اپنی شکست کا سو فیصدی یقین ہے بڑی حسرت سے ایک دوسرے کا منہ تک رہے ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ اس خوبصورت فوج کے حملے سے اپنے آپکو کیسے بچائیں جو تیر نظر اور کمان ابرو سے ہمیشہ مردوں کو گھائل کرتی رہی ہے۔

اسی قسم کی بپھری ہوئی عورتوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے حیدرآباد کے بیس شوہروں نے حاکم سے فریاد کی تھی کہ ہم اپنی بدمزاج بیویوں سے تنگ آچکے ہیں ہم پر رحم فرمایا جائے۔ اور ہمکو اجازت دیجائے کہ ہم نئی شادیاں کریں۔

ابھی یہ غریب شوہر اپنی فریاد سنا ہی رہے تھے کہ عورتوں کی ایک فوج نے حیدرآباد کی عدالت پر دھاوا بولدیا اور حاکم کو مجبور کر دیا کہ حاکم مردوں کی اس فریاد پر غور نہ کرے چنانچہ عدالت سے مردوں کی دوسری شادی کیخلاف عورتوں کی اس فوج نے حکم امتناعی حاصل کر لیا۔

بیچارے مرد یہ کہتے ہوئے واپس چلے آئے ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
پر وہ کمبخت تیرا چاہنے والا .. نکلا

ایکطرف تو حیدرآباد دکن میں عورتوں کے ہاتھوں مردوں کی یہ مٹی پلید ہو رہی تھی دوسری جانب عورتوں کی کانفرنس میں رانی جوگیندر کنور مردوں کیخلاف عورتوں کو مشتعل کرتی ہوئی ارشاد فرما رہی تھیں۔

نگوڑے مردوں نے عورتوں کیساتھ بہت ہی
برا سلوک کر رکھا ہے مرد ہمیں اپنا کھلونا بنائے رکھنا
چاہتے ہیں۔ ہم کو زندگی کی کھلی ہوا میں سانس تک
لینے نہیں دیتے ہمیں پڑدوں سے خوش رکھنا چاہتے
ہیں اگر ہم پوری بلندی پر پہنچکر رہیں گے۔

لیجئے طعنے دیئے جا رہے ہیں کہ ہم عورتوں کو اپنا کھلونا بنانا چاہتے ہیں۔ اجی آپ کھلونا نہ بنئے، آپ کو پوری اجازت ہے کہ آپ مردوں کو اپنا کھلونا بنا کر جسطرح آپ کا جی چاہے ان سے کھیلئے کسی مرد کو بھی عذر نہ ہوگا۔ کیا ستم ہے کہ یہ حوا کی بیٹیاں خود ہی تو پاؤڈر لپ اسٹک، اور سرخی منگا کر ہماری جیبیں خالی کریں، اور پھر ہمکو طعنہ دے رہی ہیں کہ ہم پاؤڈروں سے عورتوں کو بہلانا چاہتے ہیں اگر پاؤڈر لا کر نہ دو تب مصیبت اور لا کر دو تو طعنے سنو۔

بہرحال ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں عورتوں کے ہاتھوں مردوں کی بری طرح سے مٹی پلید ہو رہی ہے اور ہونیوالی ہے اور عورتیں مردوں کیخلاف ایک ایسی خوفناک جنگ کرنے والی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مردوں کو شکست کھانے کے بعد عورتوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑیں گے۔

حکومت کیخلاف ملامت کی تحریک منظور

نئی دہلی ۱۲ فروری کل مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے بجٹ سیشن کا دوسرا دن تھا۔ کل ہی حکومت کیخلاف ملامت کی تحریک ۲۸ ووٹ کے مقابلہ میں ۳۲ ووٹ سے منظور ہوگئی۔

کل جب سیٹھ یجناتھ بجوریا نے کاغذ کے کنٹرول کی پالیسی کے سلسلہ میں حکومت کیخلاف ملامت کی تحریک پیش کی تو یہ تحریک چار ووٹوں کی اکثریت سے منظور ہوگئی سیٹھ جی نے فرمایا کہ حکومت ہند نے ہندوستانی ملوں کا ۹۰ فیصدی کاغذ اپنے لئے وقف کر لیا ہے اس کے باعث عوام کو بڑی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑیگا اور اس حکم کا یہ نتیجہ ہوگا کہ عوام کو جنگ سے قبل جسقدر کاغذ مل سکتا تھا اس کا صرف ۸ ، ۴ فیصدی ملیگا دوسری جانب حکومت کا کاغذ کا خرچ ۳۲ ، ۴ گنا ہوگیا ہے۔ مولانا ظفر علیخاں نے نیوز پرنٹ (اخباری کاغذ) زیادہ مقدار میں منگانے پر زور دیا۔ سر فریڈرک جیمز نے حکومت ہند کو کاغذی حکومت بتلایا اور کہا کہ حکومت کے بہت سے محکموں میں بہت زیادہ تعداد میں کاغذ ضائع ہوتا ہے۔

رومانیہ الگ صلح کرے گا

استنبول ۱۲ فروری یہاں اس قسم کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں گو ان کی ابھی تک تصدیق نہیں ہوسکی کہ رومانیہ کا وزیر خارجہ اور رومانی ڈکٹیٹر کا بھائی میو سیو میل آنٹونسکو ترکی گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مارشل آنٹونسکو بہت جلد ترکی آنیوالے ہے جہاں وہ حکومت ترکی سے درخواست کریگا کہ رومانیہ کی علیحدہ صلح کرا دیجائے۔

ادب لطیف

دل کی ملکہ

(از جناب ظفر انصاری بی اے)

تم میرے دل کی ملکہ ہو میری محبوبہ!
آؤ اور میرے دل کی سلطنت پر حکمرانی کرو۔

میری آنکھیں فرش پا انداز ہیں میری محبوبہ! ناز و ادا سے اس فرش پر قدم رکھتی دل کی سلطنت پر فاتحانہ طور پر قبضہ کرو۔ اگر تمہارا بناؤ سنگھار نہیں ہوا، تمہارے بال سنوارے نہیں گئے۔

اگر تمہاری مانگ افشاں سے رشک کہکشاں نہیں بنی تمہارے رخسار غازے سے گلگوں نہیں ہوئے۔

اگر تمہاری آنکھیں کاجل سے دنبالہ دار نہیں بنیں، تمہارے ہونٹوں کو مسّی نے گلنار نہیں بنایا۔ تو نہ سہی، تم اس بناؤ سنگار کی محتاج نہیں ہو۔

ہر حالت میں تم میرے دل کی ملکہ ہو میری محبوبہ!
آؤ اور میرے دل کی سلطنت پر حکمرانی کرو۔

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کا بیان

لندن ۱۱ فروری پارلیمنٹ میں لڑائی کی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے ڈبکنی کشتیوں کی مہم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس معاملہ میں ترقی کر رہے ہیں پچھلے چھ ماہ میں برطانیہ امریکہ کینیڈا نے جو جہاز تیار کئے وہ اتحادی قوموں کے تمام جہازی نقصان سے ۱/۲ ۲ لاکھ ٹن زیادہ ہیں۔

کاسابلانکا کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ دشمن کو بڑے سے بڑے امکانی پیمانہ پر اور جلد سے جلد لڑائی میں مصروف کیا جائے۔ اپنے دورۂ ترکی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے ہاؤس سے مطالبہ کیا کہ کانفرنس کے بعد جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے وہ اس کا اس سے زیادہ مطلب نکالیں جو اس میں لکھا ہے آپ نے کہا کہ ہماری پالیسی یہ نہیں ہے کہ ہم ترکی کو مصیبت میں ڈالیں اس کے برعکس ترکی پر آفت برطانیہ اور تمام اتحادی قوموں پر آفت ہوگی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ کاسابلانکا کانفرنس میں ہم نے اپنے روبرو جو سب سے بڑا مقصد رکھا وہ یہ تھا کہ دشمن کو خشکی، سمندر، اور ہوا میں بڑے سے بڑے پیمانہ پر اور جلد سے جلد مصروف کیا جائے۔ ہم دشمن کو ہر طریقہ پر زیادہ سے زیادہ چوٹ پہنچانا چاہتے ہیں۔ جیسے روسی محاذ پر اسکو کاری ضرب لگائی گئی ہے لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں ہے جتنا کہ بظاہر دکھائی دیتا ہے مسئلہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ مضبوط فوجوں کو عمل میں لایا جائے۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ ڈبکنی کشتیوں کے خطرہ کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کرنیکی ضرورت نہیں ہے کیونکہ برطانیہ اور امریکہ نے اپنی اسکیموں میں سب سے زیادہ فوقیت اس مسئلہ کو دی ہے کہ سمندر میں ہمیں جو نقصانات پہنچ رہے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اور انکی وجہ سے ہمارے کاموں میں بڑی رکاوٹ اور دیر ہو رہی ہے، ان نقصانات کی وجہ سے ہم اپنی پوری طاقت سے نہیں لڑ سکتے اور اس طریقہ پر لڑائی لمبی ہوتی جا رہی ہے۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ کاسابلانکا کانفرنس میں یہ بھی طے کیا گیا ہے۔ کہ دشمنوں سے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈلوانے چاہئیں لیکن اس سے ہمارا مطلب نہیں ہے کہ ہم اپنی فتح کے ذریعہ تمام آبادی پر ظلم ڈھائیں گے۔

مسٹر چرچل نے بتایا کہ کانفرنس میں لڑائی کی تمام اسکیموں کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ہم آئندہ نو ماہ کے اندر اپنی پوری طاقت لگا کر عمل کریں گے۔

مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ جاپان کیخلاف لڑائی میں برطانیہ کی کوشش جنگ ابھی تک ہندوستان کے میدان تک محدود ہے ہماری ایشیائی جنگ برما کی لڑائی تک محدود ہے ہم برما کو کھولنا چاہتے ہیں تاکہ ہم چین کو زیادہ سے زیادہ سامان پہنچا سکیں۔

اپنے دورۂ ترکی کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ ہم نے ترکی کو زیادہ سے زیادہ ہتھیار سپلائی کرنیکا وعدہ کیا ہے ترکی نے غیر جانبدار رہ کر لڑائی کو عراق اور ایران میں پھیلنے سے روک دیا ہے اور اس طریقہ پر اس نے نازک دنوں میں بیش قیمت خدمت کی ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کا مفاد اسی میں ہے کہ ترکی پورے طور پر مسلح کر دیا جائے۔

آخر میں مسٹر چرچل نے اتری افریقہ کی لڑائی میں برطانی فوجوں کی مصیبت کا ذکر کیا اور انکو مبارکباد دی۔

عالم نسواں

آپ کسطرح خوبصورت بن سکتی ہیں؟

لندن کی ایک لیڈی ڈاکٹر الزبتھ فولی نے ایک پمفلٹ لکھا ہے جسمیں خوبصورت بننے کے متعلق بہت سی مفید ہدایات خواتین کیلئے لکھی ہیں آپ تحریر کرتی ہیں کہ:۔

ہر جوان عورت کی پہلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ حسین بنے اور اس کی یہ خواہش اقتضائے صنفانیت اور وصول فطرت کے عین مطابق ہے کیونکہ عورت کا حسن ہی اسکی تندرستی اور مسرت کا ثبوت قرار دیا گیا ہے اور حسین عورت اپنے اور ان تمام امور کیلئے جن سے ان کا تعلق ہوتا ہے۔ ایک برکت ہے نیز یہ بھی فطرت کا ایک کلیہ ہے کہ انسان کا ظاہری رکھ رکھاؤ اور نمود حسن اسکی زندگی کو کامیاب بنانے میں بڑی حد تک ممد و معاون ثابت ہوتا ہے اس لئے عورت کا حسین ہونا نہایت ضروری ہے۔

شاید عورتیں سوال کریں کہ وہ کیسے خوبصورت بن سکتی ہیں۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہر عورت میں کوئی نہ کوئی خوبی موجود ہوتی ہے یا تو اس کے بال خوبصورت ہوں گے یا آنکھوں میں لوگوں کو فتح کرنیوالا جادو ہوگا یا اس کے دانت نفیس ہوں گے یا جسم سڈول ہوگا یا اسکا دہن غنچہ کی مانند فریفتہ کرنیوالا ہوگا اور اگر کسی عورت میں ان باتوں میں سے کوئی بھی نہ ہو (اگرچہ یہ بالکل ناممکن ہے) تا اس کے انداز یا جلد کی صفائی میں ایک دلکشی ضرور موجود ہوگی۔

حسن کے معاملات میں سب سے پہلے صفائی کا مسئلہ آتا ہے اگر کوئی عورت سر سے پیر تک ہر معاملہ میں صاف ستھری نہ ہو وہ صحیح معنوں میں حسین اور خوبصورت کبھی نہیں جا سکتی یہ بات سب جانتے ہیں کہ انسان کے بدن کی تمام جلد ایک خمیر سے بنی ہوئی ہے۔ خواہ وہ جلد ہاتھ پیروں کی ہو یا چہرہ کی لیکن ٹکڑہ ایک ہی ہے اس لئے اگر جلد کے کسی حصہ پر داغ دھبے اور پھوڑے پھنسیاں ہوں۔ ان کا اثر اسی حصہ پر نہیں پڑتا بلکہ جلد کے تمام حصے سے اس کی خرابی کا اظہار ہوا کرتا ہے۔ بہت سی عورتیں اپنی بھدی جلد کو چھپانے کیلئے ہاتھ پیروں اور چہرہ پر طرح طرح کے پاؤڈر اور کریم استعمال کرتی ہیں لیکن خوبصورتی کا تعلق ان باتوں سے ہرگز نہیں۔ چہرہ اور جلد کی قدرتی صفائی جسقدر دلکش اور سحر آفرین ہوتی ہے بناوٹی خوبصورتی اور ابٹن وحسن افزا پاؤڈر اسکے گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے کیونکہ دراصل حسن کا مطلب و معنی یہ عارضی بناؤ سنگار نہیں یہ صحت کا ایک جزو ہے اگر عورت کی تندرستی اچھی ہے تو اسکی جلد داغ دھبوں اور پھوڑے پھنسیوں سے مستثنیٰ ہوگی۔

انسان کا بدن خواہ ایک روز کتنا ہی رگڑ رگڑ کر دھویا گیا ہو لیکن دوسرے روز اسکو غسل دینے کی ضرورت پھر ہو جاتی ہے کیونکہ جسم سے ایک چکنی رطوبت ہمیشہ خارج ہوتی رہتی ہیں جبکہ ہم بستر پر دراز ہوتے ہیں اور مسامات کو ہمیشہ کھلا ہوا رکھنا چاہئے اور یہ مسامات اسوقت تک کھلے ہوئے نہیں رہ سکتے جب تک کہ جسم کی چکنی رطوبت ہمیشہ صاف نہ ہوتی رہے اس لئے ہر عورت کو چاہئے کہ وہ روزانہ غسل کرے اور غسل کرنیکے بعد اپنے جسم کو ایک نرم تولیہ سے رگڑ رگڑ کر صاف کر لیا تاکہ یہ رطوبت بدن کے مسامات سے اچھی طرح دور ہو جائے۔

روزانہ غسل کرنا نہ صرف تحفظ حسن کے نقطۂ نظر سے ضروری ہے بلکہ اصول طب سے بھی نہایت ضروری ہے۔ ہم اپنے اس حصہ جسم کو جو کپڑوں سے پوشیدہ رہتا ہے کیونکہ دھونے میں صرف اس لئے کہ جب ہم بدن کے بیرونی حصہ کو غسل دیتے ہیں تو ہمارا اندرونی جسم بھی اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے کیونکہ انسان کی جلد اس کے اندرونی بدن کی ایک قدرتی پوشش یا غلاف ہے اس لئے جب ہم بیرونی جسم کو غسل دیتے رہتے ہیں تو یہ خون کے جیٹوں کو صاف رکھنے میں پھیپھڑوں کی مدد کرتا ہے اور خون میں حسب ضرورت حرارت قائم رہتی ہے انسان کی جلد بیرونی حرارت کے عام حالات میں ۲۴ گھنٹے کے اندر پسینہ کی شکل میں دو پینٹ پانی خارج کرتی ہے اور موسم گرما میں اس کی مقدار کچھ زیادہ ہوتی ہے اس پسینہ میں نمک چربی دیگر فاضل اجزا کی مقدار ہوتی ہے جنکی بدن کو ضرورت نہیں رہتی اگر ان چیزوں کو خارج نہ کیا جائے اور بدن کے اندر جمع رہنے دیا جائے تو پھر جسم میں ایک قسم کی بیچینی اور شورش شروع ہو جاتی ہے اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان مریض ہو جاتا ہے اور جلد بھدی ہو جاتی ہے اس لئے جو عورتیں اپنے حسن کو قائم رکھنا چاہتی ہیں یا خوبصورت بننا چاہتی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے بدن کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھیں نیم گرم صابن سے غسل کریں اور اپنی صحت کو برقرار رکھیں کیونکہ بدن اور جلد کی صفائی عورت کا ایک قدرتی حسن ہے۔

بچوں کی دنیا

فونٹین پن

فونٹین پن تو اکثر بچوں کے پاس ہوگا مگر اس پر کسی نے شاید غور کیا ہو کہ یہ کب ایجاد ہوا اور کہاں بنتا ہے فونٹین پن کو بعض لوگ جیبی قلم بھی کہتے ہیں۔

ایکسو سال پہلے پر یا پرو کا قلم استعمال ہوتا تھا اب بھی کہیں کہیں اسکا رواج ہے سو سال پہلے نب والا قلم ایجاد ہوا۔ شروع میں سب عام طور پر پسند نہیں کیا گیا۔ لیکن ۱۸۴۹ء میں بہت زیادہ استعمال ہونے لگا۔ صرف انگلستان کے ایک شہر برمنگھم میں دو ہزار آدمی۔ روزانہ کام کرتے تھے اور ہفتہ بھر میں ۹۳۶۰۰۰۰ قلم تیار ہوتے تھے۔

امریکہ میں پہلا سونے کا قلم ۱۸۳۶ء میں بنایا گیا تھا اور پہلا فونٹین پن ۱۸۴۸ء میں تیار کیا گیا۔ ابتدا میں فونٹین پن بہت قیمتی ہوا کرتے اور خراب بنتے تھے۔ اس لئے عام طور پر لوگوں میں مقبول نہیں ہوئے۔ انیسویں صدی کے آخری زمانہ میں فونٹین پن زیادہ استعمال ہونے لگے اسوقت خودبخود بھرے جانیوالے فونٹین پن نہیں تھے گزشتہ پچیس سال سے تو فونٹین پن کا استعمال بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ اور اب تو ہر طالب علم اور ہر پڑھا لکھا فونٹین پن رکھنا ضروری سمجھتا ہے۔

فونٹین پن کے چار حصے ہوتے ہیں۔

(۱) نیچے کا حصہ جسمیں سیاہی ہوتی ہے۔
(۲) اوپری حصہ۔
(۳) بیچ کا حصہ۔
(۴) ڈھکنا۔

نیچے کا حصہ اور ڈھکنا بہترین قسم کے ربڑ سے تیار ہوتا ہے پہلے ربڑ کو پندرہ دن گرم پانی میں رکھا جاتا ہے اسکے بعد اسکو روندا جاتا ہے پھر اسے گندھک کے ساتھ ملایا جاتا ہے اور پھر گرم کیا جاتا ہے اس کام کو خاص طریقے سے کرنا پڑتا ہے تاکہ ربڑ میں سختی پیدا ہو جائے۔ اب قلم کے مختلف حصے تیار کئے جاتے ہیں کم داموں کے قلم کے حصے مشین سے تیار ہوتے ہیں اور قیمتی قلم ہاتھ سے تیار ہوتے ہیں۔ مختلف حصے تیار ہونے کے بعد ان پر پالش کیجاتی ہے پھر مختلف تجربے کئے جاتے ہیں۔ فونٹین پن کو پانی کے اندر رکھا جاتا ہے اور ہوا کو پچکاری کے ذریعہ دباؤ کے ساتھ قلم کے اندر داخل کرنیکی کوشش کیجاتی ہے۔

سونے کے نب کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ اسے زنگ نہیں لگتا۔ اگر ہم اسکو سیاہی میں ایک سال تک رکھ چھوڑیں تب بھی خراب نہیں ہوتی اس کے خلاف لوہے کے نب کو زنگ لگ جاتا ہے۔

خالص سونے کی نب نرم ہوتی ہے اور جلد خراب ہو جاتی ہے اس لئے اس میں چاندی وغیرہ ملائی جاتی ہے۔ بعد میں ایک اور طریقہ بھی ایجاد ہوا۔ یعنی نب کی نوک پر ایک قیمتی دھات اریڈیم (IRE DIUM) لگائی جاتی ہے یہ دھات بہت سخت ہوتی ہے اسکی وجہ سے سونے کی نب جلد خراب نہیں ہوتی۔ اور بہت دنوں تک کام دیتی ہے نب پر دھات بٹھانا بھی بہت مشکل کام ہے کیونکہ یہ سخت ہوتی ہے ہیروں کے ریزوں کے ذریعہ اسکو نب کی نوک پر جمایا جاتا ہے۔ یہ دھات صرف قیمتی قلموں کے نبوں پر استعمال کیجاتی ہے۔ جیسے پارکر وغیرہ۔

کارخانے میں جسجگہ سونے کے نب تیار ہوتے ہیں اور جہاں ان پر پالش کیجاتی ہے وہاں کام کرنیوالوں کو ایک خاص قسم کا لباس پہنایا جاتا ہے۔ ✕

پردۂ فلم

فلموں کی کثرت

معیاری اعتبار سے ہندوستان کی فلمسازی کا درجہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو لیکن تعداد کے لحاظ سے فلم سازی کے معاملہ میں امریکہ کے بعد ہندوستان کا دوسرا درجہ ہے یعنی امریکہ کو چھوڑ کر ہندوستان تمام دنیا کے دوسرے ممالک سے زیادہ فلمیں تیار کرتا ہے چنانچہ جنگ سے قبل کے اعداد و شمار کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ میں ہر سال۔ ساڑھے چار سو فلمیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ جرمنی ہر سال سوا سو فلمیں تیار کرتا رہا ہے۔ فرانس کی سالانہ تعداد بھی تقریباً سوا سو ہی رہی ہے انگلستان کا اوسط ایکسو فلمیں سالانہ ہے جبکہ ہندوستان کا اوسط تقریباً دو سو فلمیں سالانہ ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ ہندوستان امریکہ کو چھوڑ کر بقیہ تمام ملکوں سے فلمسازی کی دوڑ میں سب سے آگے ہے گزشتہ چار سال کے اندر ہندوستان کی فلمسازی کی رفتار اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے چنانچہ اندازہ یہ ہے کہ اسوقت ہندوستان میں کسی صورت میں بھی ہر سال تین سو سے کم فلمیں تیار نہیں ہو رہی ہیں۔ جسکے معنی یہ ہیں کہ ہندوستان فلمسازی کی دوڑ میں اسقدر تیزی کیساتھ آگے بڑھتا جا رہا ہے کہ کوئی تعجب نہیں کہ وہ تعداد کے لحاظ سے چند سال کے اندر امریکہ کو بھی پیچھے چھوڑ دے۔

ہندوستان میں فلمسازی یہ رفتار اس حالت میں ہے جبکہ جنگ کیوجہ سے نہ صرف کچے مال کے ملنے میں دقتیں پیدا ہو گئی ہیں بلکہ دوسرا سامان بھی بہت زیادہ گراں ہوگیا ہے اگر جنگ کی دشواریاں ہندوستان کے فلمسازوں کے راستہ میں رکاوٹ نہ ثابت ہوتیں تو کوئی تعجب نہیں کہ آج ہندوستان میں امریکہ کے لگ بھگ تصویریں تیار نہ ہو رہی ہوتیں۔ جنگ نے ہندوستان کی فلمی صنعت کی ترقی میں بلاشبہ بہت بڑی رکاوٹ پیدا کر دی ہے۔ لیکن اس رکاوٹ کے باوجود ہندوستان کے فلمسازوں کے حوصلے بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں۔

فلمسازوں کے حوصلے کے بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے باشندے دن بدن فلموں کے دلدادہ ہوتے چلے جا رہے ہیں چنانچہ ہندوستان کے بعض حصوں کی یہ حالت ہے کہ وہاں سینما بینی ضروریات زندگی میں شامل ہوچکی ہے یعنی جسطرح لوگ کھانا پینا اور پہننا ضروری خیال کرتے ہیں اسیطرح "تفریح" کو بھی انہوں نے اپنی زندگی کا جزو بنا لیا ہے۔ عوام کی فلموں سے اس غیر معمولی دلچسپی ہی کا نتیجہ یہ ہے کہ فلموں کی آمدنی پہلے کے مقابلہ میں بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور آمدنی کی بڑھنے کیوجہ فلمسازوں کے نفع میں خلاف توقع بہت زیادہ اضافہ ہوگیا ہے اور اگر عوام کی فلموں سے دلچسپی اسی رفتار کیساتھ بڑھتی رہی تو وہ وقت دور نہیں ہے جب صنعت فلمسازی کاروبار کے لحاظ سے ہندوستان کی صف اول کی صنعت بن جائے گی۔

ہندوستان میں فلمسازی کی اس غیر معمولی ترقی اور فلموں کی مقبولیت کا ایک تاریک پہلو بھی ہے اور وہ تاریک پہلو یہ ہے کہ ہندوستان کے فلمساز یہ سمجھتے ہوئے کہ بری سے بری فلم سے بھی لاگت ضرور نکل آتی ہے اس چیز کی بہت کم کوشش کر رہے ہیں کہ فلموں کے معیار کو بھی فلموں کی مقبولیت کے ساتھ ساتھ بڑھایا جائے۔

فلموں کے معیار کیجانب ہندوستان کے فلمسازوں کی بے توجہی ممکن ہے کہ کچھ مدت تک نبھ جائے لیکن اسکا رد عمل یہ ہوگا کہ عوام کی دلچسپی فلموں کیساتھ کم ہوتی چلی جائیگی اور عوام فرسودہ اور بے معنی تصویریں دیکھتے دیکھتے اسقدر تھک جائیں گے کہ انکو فلموں کو چھوڑ کر اپنی تفریح کیلئے دوسرے ذرائع تلاش کرنے پڑینگے۔ ہندوستان کے فلمسازوں کو چاہئے قبل اسکے کہ عوام فلموں کی جانب سے بدظن ہوں، وہ فلموں کے معیار کو سنبھالنے کی کوشش کریں اور فلموں میں ایسی ایسی جدتیں پیدا کرتے چلے جائیں کہ عوام کی دلچسپی۔۔

✕ اس لباس کو دھویا نہیں جاتا بلکہ چند روز کے بعد اسے جلا دیا جاتا ہے اور سونا راکھ سے دوبارہ حاصل کر لیا جاتا ہے۔

یونان کے ساحل پر قلعہ بندیاں

قاہرہ ۱۲ فروری گریک نیوز سروس کا بیان ہے کہ اٹیکا کے ساحل پر تمام گاؤں کو جرمنی فوجی حکام کے حکم سے خالی کرایا جا رہا ہے جرمن حکام ساحل پر قلعہ بندی تعمیر کرا رہے ہیں ایک اور ساحلی قصبہ جس میں ہم[illegible] واقع ہے

اقوالِ زرین

تم اپنی کشتی کو کنارے سے کبھی دور نہ لیجا سکو گے اگر ہوا کے ہر ایک تیز و تند جھکولے پر تم پیچھے مڑکر دیکھنے لگ جاتے ہو۔

خوشحالی اور فارغ البالی کا پیڑ صرف لگاتار محنت کی کوشش میں اگتا ہے۔

اصول انسان ریگستان میں بھی انجیر کے درخت پیدا کر دیتا ہے۔

حقیقت کے موتی بحر ہستی کی گہرائی میں ہاتھ لگتے ہیں سطح پر نہیں پائے جاتے، جو شخص غوطہ کی ڈبکی لگانے سے ڈرتا ہے وہ صرف بلبلوں کا ہی تماشہ دیکھ سکتا ہے۔

اصل بہادر کون ہے؟ جو افلاس اور تنگی کے سایہ میں ایک ایک انچ پر فکر اور فاقہ کا مقابلہ کرتا ہے۔

بڑا آدمی کبھی مغرور نہیں ہوا کرتا مگر چھوٹا آدمی ہمیشہ مغرور ہوتا ہے۔

انسانی حیثیت میں مساوات قائم کرنے سے انسانی ضروریات کو برابر کرنا زیادہ ضروری ہے۔

نیوگنی میں جاپانیوں کو شکست

لندن ۱۲ رفروری دکھن پچھم پیسفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے ایک بیان میں بتلایا گیا ہے کہ نیوگنی میں واو کے علاقہ میں جاپانیوں کو ملا شبہ شکست ہو گئی ہے اور وہ مابو کیطرف پیچھے ہٹ گئے ہیں واو کی لڑائی میں ۲ جاپانی مارے گئے

موجِ تبسم

مالک مکان:۔ تم نے یہ عجیب سی وردی کیسی پہن رکھی ہے۔ یہ دیکھ کر تو مجھے ہنسی آ رہی ہے۔

تار کا چپراسی:۔ عام لوگ تار کا نام سنکر گھبرا جاتے ہیں اسی لئے تو ایسی وردی بنائی گئی ہے کہ لوگ دیکھ کر ہنس دیں۔

یورپ کے تقریباً ہر بڑے شہر میں ایسے دفتر موجود ہیں جہاں سے موٹر بسوں میں بھولی ہوئی چیزیں ملسکتی ہیں۔ ایک شخص ایسے دفتر میں جاکر بولا۔

کل جب میں یہاں اپنی گمشدہ ٹوپی لینے آیا تھا تو کیا چھتری تو نہیں بھول گیا تھا۔

ڈاکٹر (مریض سے) آج تمہاری حالت کیسی ہے؟

مریض:۔ سانس بہت رک رک کر آتا ہے ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر:۔ کچھ پرواہ نہیں۔ آج میں اسکو بھی بند کر دونگا۔

مجھے اور میری بیوی کو باری باری نیند نہ آنیکی بیماری ہے۔

کیا مطلب؟

ہم میں سے جو پہلے سو جائے اس کے خراٹوں کی آواز سے دوسرا جاگتا رہتا ہے۔

دلچسپ معلومات

وہ عجیب قوم جنکے ہاں شادی نہیں ہوتی

ہندوستان میں بھی ایک عجیب و غریب قوم ہے جن کے ہاں شادی کا قطعی رواج نہیں۔ بس نوجوان جس لڑکی کو پسند کر لیتا ہے وہ اسکی بیوی کہلانے لگتی ہے یہ عجیب و غریب قوم سنتھال کے نام سے بہار و اڑیسہ کے علاقہ میں آباد ہے اس قوم کا یہ قاعدہ ہے کہ مرد عورت کو دس پانچ روپے دیدیتا ہے۔ بس اسی کا نام شادی ہے گویا وہ اس حقیر رقم میں عورت کو خرید لیتا ہے۔

اس قوم میں جسقدر شادی میں سہولت ہے اسی قدر طلاق بھی آسان ہے۔ عورت اگر شوہر سے علیحدہ ہونا چاہے تو وصول شدہ قیمت واپس دیدیتی ہے بس طلاق ہو جاتی ہے۔ گویا رقم کا واپس کرنا ہی طلاق ہے اگر عورت بدچلن ہو جائے۔ تو اسے وصول شدہ رقم سے دوگنی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔

سنتھال قوم کی عورت شوہر کے مرنے کے بعد پھر میکہ واپس آجاتی ہے گویا شوہر کے مرنیکے بعد سسرال والونکا اس پر کسی قسم کا کوئی حق باقی نہیں رہتا۔

ایک دلچسپ مدرسۂ حسن

انگلستان کی ایک عورت نے انگلستان میں ایک "مدرسۂ حسن" قائم کیا تھا جس میں ملازمت پیشہ اور مزدور لڑکیاں اپنے فالتو وقت میں خوبصورت بننے اور زیادہ مدت تک خوبصورتی کو قائم رکھنے کی تعلیم حاصل کرتی تھیں۔ اس مدرسۂ حسن میں تقریباً دو ہزار لڑکیاں حسن اور خوبصورتی کی تعلیم حاصل کر رہی تھیں لڑکیوں کیلئے ورزش اور غسل کرنیکا انتظام بھی اس مدرسہ میں کیا گیا تھا۔ اس مدرسہ میں ہر غریب لڑکی کو یہ بتایا جاتا تھا کہ وہ غریبی کے باوجود کیونکر اپنے حسن اور جوانی کو برقرار رکھ سکتی ہے یہ مدرسہ انگلستان میں غریب لڑکیوں کیلئے اپنی نوعیت کا پہلا اور عجیب و غریب مدرسہ تھا۔

افسانہ

کفارہ

ایک ستم خوردہ قلب کی آواز

(از مسافر)

اس کی کنپٹی سے خون بہ رہا تھا۔ گاڑی اسٹیشن چھوڑ کر آہستہ آہستہ چلنی شروع ہو گئی تھی، میں اپنی جگہ پر ہاتھا پائی کے لئے تیار بیٹھا تھا۔ کہ اب یہ مجھ پر وار کریگا۔

ہوا یہ تھا کہ بھیڑ کیوجہ سے میں ڈبے کے اندر داخل نہ ہونے پایا تھا کہ گارڈ نے سیٹی دیدی تھی ریل چل پڑی اور میں دروازے کے قریب کی ریلنگ کو پکڑ کر لٹک گیا۔ لوگ جلدی جلدی اندر گھس گئے۔ مگر ایک مسافر دروازہ کا راستہ روکے کھڑا تھا وہ ہٹتا ہی نہ تھا۔ جب ریل کی رفتار تیز ہونے لگی اور مجھے یہ خوف پیدا ہوا کہ۔ میں اب گرتا ہوں تو میں نے دو تین مرتبہ چلا کر اس شخص سے ہٹ جانے کے لئے کہا مگر وہ پھر بھی نہ ہٹا۔ اس پر مجھے غصہ آگیا۔ میں جوں توں کرکے دروازے میں گھستے ہوئے اس کے زور سے ایک لات ماری وہ اوندھے منہ اندر کیطرف گرا اس کا چہرہ ایک ٹرنک سے جاکر ٹکرایا۔ اسکی کنپٹی سے خون بہنے لگا۔ میں ایک جگہ بیٹھ گیا۔ اور انتظار کرنے لگا کہ اب وہ اٹھ کر مجھ پر حملہ آور ہوگا۔

مگر اس نے مجھ سے کچھ نہ کہا اٹھا ایک جگہ بیٹھ گیا۔ ایک مسافر نے رومال گیلا کرکے اسکی کنپٹی پر رکھنا چاہا تو اس نے ہاتھ سے ہٹا دیا اور سکون کا مجسمہ بنا بیٹھا رہا۔

جب دس پندرہ منٹ گذر گئے اور اس نے مجھ سے کوئی باز پرس نہ کی تو میں شرم سے پانی پانی ہونیلگا۔ میں نے اس سے کہا "میں آپ سے اپنی نالائقی کا معافی مانگتا ہوں"۔

"میں نے تو آپ سے کچھ نہیں کہا" وہ بولا۔

"میں نے کہا آپ کی یہی بات تو مارے ڈال رہی ہے اگر آپ کچھ کہتے تو میں بھی کچھ کہتا سنتا بات بڑھتی ہاتھا پائی ہوتی میں اسکے لئے تیار بیٹھا تھا۔"

اس نے جواب دیا۔ "میں تو ہاتھا پائی نہیں چاہتا۔ میں تو ذلیل ہی ہونا چاہتا ہوں۔ لوگوں کی ٹھوکریں کھاکر میں خوش ہوتا ہوں مجھے اسمیں بڑا مزا آتا ہے"۔

میں اسکا منہ تکنے لگا۔ ایک مسافر نے آہستہ سے کہا، "پاگل معلوم ہوتا ہے"۔

اس نے سُن لیا۔ بولا میں پاگل نہیں ہوں اچھا ہوتا کہ میں پاگل ہو جاتا۔ دکھ ٹیس مٹ جاتی"۔

میں ادب سے اسکی طرف دیکھتا رہا۔ پھر کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد میں نے اس سے اصرار کیا تو پوچھا کہ اسکی موجودہ حالت کا راز کیا ہے۔ اس نے کہا "میں ایک بہت بڑا زمیندار تھا۔ مال و دولت، نوکر، چاکر، جائداد، زمین، خدا کی تمام نعمتیں مجھے میسر تھیں۔ ایک دن شام کے وقت ایک بڑھیا میرے پاس آئی۔ میں نے اس سے پوچھا کیا چاہتی ہے"

بولی "میرے بیٹے کو تیرے کارندے نے بے قصور پکڑوا دیا ہے اسے چھڑوا دے"۔

بے قصور!" میں نے کہا "کچھ نہ کچھ تو اس نے کیا ہی ہوگا"۔

وہ بے قصور ہے" بڑھیا بلک کر کہا۔

"تیرے کارندے نے دشمنی سے اس پر یہ الزام دھر لیا ہے کہ رجبا کے بیل اس نے چرا لئے ہیں"

"چل چل بھاگ" میں نے اسکو اپنی امارت کی ترنگ میں دھتکارتے ہوئے کہا۔ "لے یو نکالدو" میں نے نوکروں سے مخاطب ہوکر حکم دیا "کہاں کہاں کے جھگڑے لوگ میرے سامنے لاکر مجھے پریشان کرتے ہیں"!

بڑھیا روتی رہی۔ وہ کہتی رہی "میں تجھے دعائیں دونگی۔ تیری آل اولاد کو دعائیں دونگی۔ میرے بیٹے کو چھڑوا دے نہیں قید ہو جائے گی تو ہم برباد ہو جائیں گے۔ ہماری بربادی کا خون تیری گردن پر ہوگا"۔

مگر میں نے اسے دھکے دیکر نکلوا دیا۔

بڑھیا نے دھکے کھاکر باہر نکلتے وقت آسمان کیطرف منہ اٹھاکر کہا۔ "پروردگار" تو دیکھ رہا ہے؟ تو سن رہا ہے؟ کیا یہی ترا انصاف ہے۔ کیا اس دنیا میں اب تیرا حکم نہیں چلتا"؟

عین اسی وقت میرے زنانخانے میں سے ایک زبردست شور بلند ہوا چیخ پکار۔ عورتوں کے رونے پیٹنے کی آوازیں۔ میں دوڑا ہوا اندر گیا میرا اکلوتا بیٹا زینے پر سے گر گیا تھا۔ میرے پہنچتے پہنچتے اسنے دم دیدیا۔ اسدن سے میرا دل دنیا سے اچاٹ ہو گیا ہے میں مارا مارا پھرتا ہوں اور خود اس قسم کے مواقع پیدا کرتا ہوں کہ لوگ مجھے ذلیل کریں اور میرے ٹھوکریں ماریں تاکہ میں غریب بڑھیا کے دکھی پکار نہ سننے کی گناہ کا کفارہ ادا کر سکوں"۔

گاڑی ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر رکی وہ اترا اور اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

کچھ لوگوں نے کہا "پاگل معلوم ہوتا ہے"

دوسرے بولے نہیں" اس کا دل دکھا ہوا ہے"۔

انجن نے سیٹی دی ایک منٹ بعد گاڑی چل پڑی۔ لوگ دوسری باتوں کیطرف متوجہ ہو گئے۔

گاندھی جی کی رہائی کی وائسرائے سے اپیل

دہلی ۱۳ رفروری بمبئی اسٹاک ایکسچینج، ایسٹ انڈیا کاٹن ایسوسی ایشن، مہاراشٹر چیمبر آف کامرس۔ سورت چیمبر آف کامرس اور کانپور ڈسٹرکٹ کمیونسٹ پارٹی کیطرف سے ہز ایکسلنسی وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری کو تار روانہ کئے گئے ہیں جن میں حکومت ہند سے درخواست کیگئی ہے کہ وہ گاندھی جی کو فوراً بلا شرط رہا کرکے ایک مصالحانہ رجحان ظاہر کرے اور اسطرح صورت حال کو مزید خراب ہو جانے سے بچا لے۔

گاندھی جی کو چھوڑنا کانگریس کی اطاعت ہے

لندن ۱۳ رفروری ایک اخباری نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر چرچل کے تازہ بیان دوبارہ سیاحت دانی و احوال جنگ کی اہمیت کے سیلاب میں مہاتما گاندھی کی برت کی خبریں معمولی حیثیت میں آپڑی ہیں بجز ایک آدھ اخباری کالم کے کسی نے اس مسئلہ پر زیادہ غور نہیں کیا ہے البتہ وہائٹ ہال سے تبصرہ موصول ہوا ہے صرف اتنا ہے کہ اگر اس موقع پر گاندھی جی کو چھوڑ دیا گیا تو اسکے معنی یہ ہوں گے کہ کانگریس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا گیا اسکا اثر ہندوستان کے مسئلہ دفاع پر یقیناً بہت گہر پڑیگا لوگ احوال جنگ سے اسقدر متاثر ہوئے کہ ہندوستانی اسیران قید و نظر بندی کے جو اعداد سرکاری شائع ہوئے ہیں ان کا یہاں کوئی اثر نہیں۔



ہندوستان کا بنا ہوا

ایک نیا جہاز جو سمندر میں اُتارے جانے کے لئے تیار ہے، ذرا دیکھئے وہ لکڑی کے ڈھانچے پر کس طرح پر تولے کھڑا ہے۔ انسانی صنعت کی پیداوار ایک بچّہ جو اپنے باپ کے سینے پر پیار کئے جانے اور کھیلنے کے لئے بے چین ہے۔

بے شک ہندوستان بجا طور پر اپنی نئی سودیشی صنعتوں پر فخر کر سکتا ہے، ایک بندرگاہ سے دوسری بندرگاہ تک اور ایک شہر سے دوسرے شہر تک آناً فاناً نئے نئے کارخانے نمودار ہو رہے ہیں۔ اور صنعتی پیداوار کی گھما گھمی ماہ بماہ تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم اپنی ساری ضرورتیں خود پوری کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ مگر اس وقت ہمارا مقصد صرف بچاؤ ہے۔ ان قیمتی چیزوں کو بیجا استعمال سے ضائع نہ ہونے دیجئے۔ فوجوں کو ہر اُس چیز کی ضرورت ہے، جسے ہندوستان بنا سکتا ہو۔ خواہ کوئی چیز ہو کم سے کم خریدیئے۔

ساڑیوں کا ریشم ہوائی چھتریوں میں استعمال ہونا چاہیئے، موٹر کے لئے جو فولاد استعمال کیا جاتا ہے اسے ٹینک میں استعمال ہونے دیجئے۔ آپ کے مکان کے لئے جو رنگ درکار ہے اس کی "کیموفلاژ" کے لئے ضرورت ہے۔ وہ روپیہ جو آپ بچا رہے ہیں اُسے بھی لڑائی کا ہتھیار بنایئے۔ اسے ہندوستان کے بچاؤ میں لگایئے اور ہندوستان کے صنعتی مستقبل کو روشن کیجئے۔

وائسرائے اور مہاتما جی کے درمیان خط و کتابت

حکومت ہند کا بیان

نئی دہلی ۱۰ رفروری مہاتما گاندھی نے وائسرائے ہند کو مطلع کیا ہے کہ وہ ۱۰ رفروری سے تین ہفتہ کا برت شروع کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں، برت کے دوران میں مہاتما گاندھی لیموں کا رس اور پانی پیا کریں گے، حکومت ہند نے مہاتما جی کو لکھا تھا کہ جب تک آپ برت رکھیں گے آپکو رہا کر دیا جائیگا مگر مہاتما گاندھی نے اس طریقہ پر رہائی منظور نہیں کی انہوں نے لکھا کہ اگر مجھے رہا کر دیا گیا تو میں برت نہیں رکھونگا۔

حکومت ہند نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں کہا گیا ہے کہ مہاتما گاندھی نظر بندی کی حالت میں جو برت رکھیں گے اسکے نتائج کی حکومت ذمہ دار نہیں ہوگی۔ مہاتما جی کو اپنے ڈاکٹر رکھنے اور اپنے دوستوں سے ملاقات کی اجازت ہوگی۔ مہاتما جی نے وائسرائے کو دو خط لکھے ہیں جن کے ذریعہ انہوں نے اپنی پوزیشن واضح کی ہے، مہاتما گاندھی پہلے ۹ رفروری سے برت شروع کرنیکا ارادہ رکھتے تھے مگر آپنے تاریخ بدل کر ۱۰ رفروری کر دی۔

ذیل میں سرکاری کمیونک کا مکمل مسودہ درج کیا جاتا ہے۔۔۔

مہاتما گاندھی نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے کو مطلع کیا ہے کہ وہ ۱۰ رفروری سے تین ہفتہ کا برت شروع کرنیکا ارادہ کر رہے ہیں یہ برت ان کے قوت برداشت کے مطابق ہوگا اور اس برت کے دوران میں وہ پانی میں لیموں کا رس ملا کر استعمال کرنیکا ارادہ کر رہے ہیں تاکہ پانی کو برت میں پینے کے قابل بنایا جا سکے ۔۔۔ ان کی خواہش آمرن برت رکھنے کا نہیں ہے بلکہ ان کی یہ خواہش ہے کہ وہ اس کڑی آزمائش کے بعد زندہ رہنا چاہتے ہیں۔

آگے چلکر سرکاری کمیونک میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند سیاسی مقاصد کے برآری کیلئے اس برت کے ہتھیار کا استعمال کرنیکی مذمت کرتی ہے اس کا یہ قطعی فیصلہ ہے کہ اس برت کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا اور مہاتما گاندھی خود بھی ماضی میں یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ اسمیں دباؤ کا کچھ عنصر شامل ہے، حکومت ہند اس امر پر اظہار افسوس کرتی ہے کہ مہاتما گاندھی اس موقع پر ایسا ہتھیار استعمال کر رہے ہیں اور حکومت نے ان کی اور ان کے ساتھیوں کی شروع کی ہوئی تحریک کے بارہ میں جو کچھ کیا ہے اسمیں وہ اس برت کا جواز تلاش کر رہے ہیں۔

جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اسکا اس برت کے باعث اپنی پالیسی میں رد و بدل کرنیکا کوئی ارادہ نہیں ہے، نہ ہی حکومت ہند مہاتما گاندھی کی صحت پر اس برت کے نتائج کے لئے ذمہ دار ہوگی۔

حکومت مہاتما گاندھی کو برت رکھنے سے نہیں روک سکتی لیکن حکومت کی یہ خواہش تھی کہ اگر انہوں نے برت رکھنے کا فیصلہ کیا ہے تو انہیں ایک آزاد انسان کی طرح اور اپنے نجی انتظامات میں یہ برت رکھنا چاہیئے تاکہ یہ قطعی طور پر واضح ہو جائے کہ برت اور اسکے نتائج کی پوری ذمہ داری انہی پر ہے چنانچہ اس نے مہاتما گاندھی کو اس بارے میں مطلع کیا کہ انہیں اس مقصد کیلئے بطور برت کی مدت کیلئے رہا کر دیا جائیگا اور ان کے ساتھ کانگریس پارٹی کے کسی ممبر کو جو ان کے ساتھ رہتا ہو یا جو ان کے ساتھ جانا چاہتا ہو اس عرصہ کیلئے رہا کر دیا جائیگا۔ مہاتما گاندھی نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ اگر انہیں رہا کر دیا گیا تو وہ برت ختم کر دیں گے اور اگر رہا نہ کیا گیا تو وہ نظر بندی کی حالت میں ہی برت رکھیں گے، بالفاظ دیگر اب یہ قطعی واضح ہو گیا ہے کہ صرف انکی غیر مشروط رہائی ہی انہیں برت شروع کرنے سے باز رکھ سکتی ہے اور حکومت ہند انہیں غیر مشروط طور پر رہا کرنے کو تیار نہیں ہے حکومت کی پوزیشن وہی ہے جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے یعنی یہ کہ وہ برت رکھنے کیلئے اور برت کی مدت کیلئے مہاتما گاندھی کو آزاد کر دینے کو تیار ہے لیکن اگر مہاتما گاندھی اس پیشکش سے استفادہ حاصل کرنے کو تیار نہیں ہیں اور اگر وہ نظر بندی کی ہی حالت میں برت رکھتے ہیں تو وہ قطعی طور پر اپنی ہی ذمہ داری پر ایسا کر رہے ہیں اور اس کے نتائج کے وہ خود ہی ذمہ دار ہوں گے اس صورت میں وہ اپنے نجی معالج اور تیمار دار حاصل کرنے کیلئے آزاد ہوں گے اور اس عرصہ میں حکومت کی اجازت سے اپنے دوستوں سے ملاقاتیں کر سکیں گے۔

گذشتہ اگست میں جو تحریک شروع ہوئی تھی اسکے آغاز نشو و نما اور حکومت اس کے متعلق جو تدبیریں اختیار کرنے کیلئے مجبور ہوئی اسکے بارہ میں حکومت ایک مفصل بیان شائع کرنیکا ارادہ کر رہی ہے لیکن وہ یہ مناسب سمجھتی ہے کہ گذشتہ چند ماہ کے واقعات پر مختصر تبصرہ کرنے کے لئے یہ موقع مناسب ہے۔

مہاتما گاندھی نے وائسرائے کیساتھ اپنی خط و کتابت میں ان نتائج کی ذمہ داری سے قطعی انکار کر دیا جو ان کے اور کانگریس کے پیش کئے ہوئے "ہندوستان سے چلے جاؤ" کے مطالبے کے باعث پیدا ہوئے ہیں یہ دلیل جانچ میں پوری نہیں اترے گی۔ تحریک شروع کرنے سے پہلے خود مہاتما گاندھی نے اپنے بیان میں یہ اشکار کیا تھا ۔۔۔ موجودہ نظام کا بدل بد امنی ہوگی، انہوں نے اس جد و جہد کو "آخری دم تک کی لڑائی" بتلایا ہے اور کہا ہے کہ اس کے دوران میں وہ کسی بھی خطرہ میں پڑنے میں پس و پیش نہیں کریں گے۔ خواہ وہ خطرہ کتنا ہی عظیم کیوں نہ ہو یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ ۱۴ جولائی کو ورکنگ کمیٹی کا ریزولیوشن منظور ہو جانے کے بعد اخباری نمائندوں سے ایک انٹرویو کے درمیان میں گاندھی جی نے فرمایا کہ اس تجویز میں پیچھے ہٹنے یا بات چیت کرنیکی کوئی گنجائش نہیں رہی ہے اب ایک موقع دینے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ بہر صورت یہ ایک کھلی بغاوت تھی جو حتی الامکان زیادہ سے زیادہ مختصر اور تیز گام تھی۔ ان کا آخری پیغام یہ تھا کہ "کام کرو یا مر جاؤ" جن لوگوں کو مہاتما گاندھی سے قریبی ربط ضبط تھا ان کی تقریریں زیادہ واضح تھیں اور ان سے قطعی طور پر عیاں ہو گیا تھا کہ کانگریس ہائی کمانڈ کے ذہن میں اس حملہ کو شروع کرنے سے کیا مقصد ہے جو اگر کامیاب ہو جاتا تو اس اتحادی قوموں کا تمام مقصد خطرہ میں پڑ جاتا یہ حملہ اس حکومت کیخلاف تھا جو قانون کے ذریعہ قائم ہے اور ان ایجنسیوں اور ان سرکاری ملازموں کیخلاف تھا جن کے ذریعہ ملک کا کاروبار چلایا جا رہا ہے یہ بات خاص طور سے ذہن میں رکھنے کے قابل ہے کہ یہ حملہ ایسے وقت میں کیا گیا تھا جبکہ ہندوستان پر غیر معمولی بارود باری تھا اور اسے جاپان کے حملے کا زبردست خطرہ تھا۔

مختلف کانگریسی انجمنوں نے جو ہدایتیں جاری کی تھیں وہ ان پمفلٹوں میں درج تھیں جو ہندوستان کے ہر حصہ میں آزادی سے تقسیم ہوتے پائے گئے تھے اور جنکی ذمہ داری سے شہادتوں میں انکار نہیں کیا جا سکتا، یہ نظم و نسق کو روک دینے اور بے حرکت بنا دینے کے لئے جاری کیگئی تھیں اندھرا صوبجاتی کانگریس کمیٹی کا ۲۹ جولائی کا سرکلر اس معاملہ میں مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملک کے دور دراز اور ایکدوسرے سے قطعی الگ حصوں میں ریلوے۔ اور کمیونیکیشنز پر حملوں کے یکساں طریقے۔ استعمال کئے گئے جنہیں خاص اوزاروں اور اعلیٰ ٹیکنیکل استعداد کی ضرورت ہوتی ہے، کنٹرول روم اور بلاک کے اوزار جو ریلوے اسٹیشنوں پر رہتے ہیں انکی خاص توجہ کے مرکز تھے اور ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تاروں کو کاٹنے اور ان کے کل پرزوں کے برباد کرنیکا کام اسقدر ہوشیاری سے کیا گیا کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کاموں کے کرنے والوں نے نہایت احتیاط سے اپنا پروگرام مرتب کیا ہوا تھا۔ اور انہیں کام کیمتعلق پوری مہارت تھی ان باغیانہ سرگرمیوں کے مظاہروں کو اگر کانگریس کی تعلیم کا نتیجہ نہ سمجھا جائے بلکہ مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگریسی لیڈروں کی گرفتاری کیخلاف عوام کی ناراضگی کا اظہار ہی سمجھا جائے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ ہزاروں آدمی جو ان باغیانہ سرگرمیوں میں مصروف رہے عوام کے کس طبقہ سے تعلق رکھتے تھے؟ اگر یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ کانگریسی کارکن ان سرگرمیوں کیلئے ذمہ دار نہیں ہیں تو اگر غیر کانگریسی عناصر پر ان کا الزام لگایا جائے تو یہ غیر معمولی بات ہوگی ملک کو یہ یقین کرنیکیلئے کہا گیا ہے کہ جو لوگ کانگریس کے وفادار ہیں انہوں نے عدم تشدد پر اس طریقہ پر کام کیا ہے اور کہ یہ لوگ کانگریس کے حلقہ سے باہر ہیں جنہوں نے اس تحریک کے لیڈروں کی گرفتاری پر ناراضگی ظاہر کی ہے جنکے کروڑ پیرو ہونیکے دعویدار نہیں ہیں اس دلیل کا زیادہ سیدھا جواب یہ ہے کہ مشہور کانگریسی کارکن اکثر تشدد کیلئے مجرم اور کانگریس کی ایسی سرگرمیوں کو جاری رکھتے ہوئے پائے گئے ہیں جن سے بہت شدید بد امنی پھیلی ہے۔

جو سیاسی جماعتیں اور پارٹیاں کانگریس سے الگ ہیں انہیں اس معاملہ میں کوئی غلط فہمی نہیں نہیں ہے اور یہ حقیقت اس امر سے آشکار ہے کہ یہ جماعتیں اور پارٹیاں اس تحریک سے قطعی الگ ہی ہیں لہٰذا اس تحریک کے باعث جو تشدد شروع ہوا ہے اسکی کھلے بندوں مذمت کی ہے خصوصاً مسلم لیگ نے ایک سے زیادہ موقعوں پر کانگریس پارٹی کی پالیسی اور اسکے ارادوں کی وضاحت کر دی ہے گذشتہ ۲۰ اگست کو مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں یہ رائے ظاہر کیگئی تھی اور بعد کو اسی رائے کا کئی بار اعادہ کیا گیا تھا کہ "ہندوستان سے چلے جاؤ" کے متعلق کانگریس کے نعرہ کا مطلب درحقیقت یہی ہے کہ کانگریس کو ملک کی حکومت میں بالادستی حاصل ہو جائے اور یہ کہ اجتماعی تحریک سول نافرمانی کا نتیجہ لا قانونیت اور جان مال کی بہت زیادہ بربادی کی شکل میں نمودار ہوا ہے ملک کی سیاسی زندگی کے دوسرے عناصر نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا ہے اور اگر کانگریس کے پیرو اب بھی اسی بات پر مصر ہیں کہ یہ متشددانہ انجام کانگریس کی پالیسی اور پروگرام کا حصہ نہیں ہے تو ان کا یہ بیان اس کیخلاف کافی سے زیادہ شہادت کے مقابلہ میں ہوگا۔

مہاتما گاندھی نے وائسرائے کو جو چٹھی بھیجی تھی جس میں انہوں نے اسکی ذمہ داری حکومت ہند پر عائد کرنیکی کوشش کی تھی حکومت ہند کانگریس کے اس بیان کی پرزور تردید کرتی ہے یہ کہنا قطعی خلاف عقل ہے کہ حکومت ہی ان گذشتہ چند ماہ کے تشدد کے واقعات کیلئے ذمہ دار ہے اور جنہوں نے ملک کی زندگی کو اسقدر درہم برہم کر دیا ہے اور جنکے باعث خوراک کی حالت کی مشکلات بڑھ گئی ہیں اور جو ایسے وقت پر ہوئے ہیں کہ عوام کی متحدہ قوت دشمن کو شکست دینے اور ہندوستان برطانی کا امن ولیتھا اور دنیا کی آزادی پر پوٹ لگانے کیلئے استعمال ہونے چاہئے تھیں۔

مرکزی اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

نئی دہلی ۱۲ رفروری آج مرکزی اسمبلی میں محکمہ جنگ کے سکریٹری مسٹر ترویدی نے آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں سردار سنت سنگھ کے ایک سوال کے جواب میں سر ریجنالڈ میکسویل ہوم ممبر نے کہا کہ سنہ ۱۹۴۲ء کے آخر تک ان ہنگاموں کے سلسلہ میں جو کانگریس کے لیڈروں کی گرفتاری کے بعد ہوئے ۳۸ ۵ مرتبہ گولی چلائی گئی۔ اس سال کے آخر تک جو لوگ پولیس اور فوج کی گولیوں سے ہلاک ہوئے ان کی تعداد ۹۴۰ تھی اور زخمیوں کی تعداد ۱۶۳۰ تھی ۶۰۲۲۹ اشخاص اس سال کے آخر تک گرفتار کرلئے گئے تھے اس سال کے آخر تک جن لوگوں کو سزائیں دیگئیں ان کی تعداد تقریباً ۲۶ ہزار تھیں۔ جن لوگوں پر مقدمات چلائے گئے یا جنکو سزائے موت دیگئی یا جنکو پھانسی دیدی گئی ان کی تعداد کے بارہ میں میرے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے تقریباً ۱۸ ہزار آدمی ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدے ۲۶ اور ۱۲۹ کے ماتحت نظر بند تھے اگرچہ تعداد زیادہ معلوم ہوتی ہے لیکن بہت سے آدمی رہا بھی کئے جا چکے ہیں یا انکو تھوڑی مدت قید یا جرمانہ کی سزائیں دیگئی تھیں اس سال کے آخر تک جیلوں میں ۱۴ ہزار سزایافتہ قیدی اور ۱۱ ہزار ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت نظر بند تھے۔

پارلیمنٹ میں مسٹر ایمری کا بیان

لندن ۱۲ رفروری آج برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر ایمری وزیر ہند نے مسٹر سورنسن (لیبر ممبر) کے سوالوں کے جواب میں کہا کہ ہندوستان میں پچھلے موسم خزاں میں ہنگاموں کے دوران میں ۹۰۲۲۹ آدمی گرفتار کئے گئے ان میں سے ۳۹۲۹۸ گذشتہ یکم دسمبر کو جیلوں میں تھے اس عرصہ میں پولیس ۴۷۰ مرتبہ اور فوج ۶۸ مرتبہ گولی چلانے پر مجبور ہوئی۔

سر ناظم الدین کا بیان

کلکتہ ۱۱ رفروری مہاتما گاندھی کے برت کے متعلق دوران انٹرویو سر ناظم الدین لیڈر مخالف پارٹی بنگال اسمبلی نے کہا کہ میں خوش ہوں کہ مہاتما گاندھی نے آمرن برت شروع نہیں کیا مجھے یہ امید ہے کہ ان کی یہ کٹھن آزمائش ہندو مسلم مسئلہ کو طے کرنے میں انکی مدد کرے گی۔

ضابطہ دیوانی میں ترمیم کا بل۔

نئی دہلی ۱۱ رفروری آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں غیر سرکاری بل پیش ہوئے۔ اسمبلی نے ضابطہ دیوانی میں ترمیم کے متعلق مسٹر ایم اے کاظمی کا بل چیدہ کمیٹی کے سپرد کر دیا آج اسمبلی میں مسٹر لیبے نے اعلان کیا کہ ہندوستان میں خوراک اور ایندھن کی حالت پر بحث کرنے کے لئے ۱۵ ر ۱۷ رفروری کی تاریخیں مقرر کیگئی ہیں۔

پریزیڈنٹ روزولٹ کی تقریر

واشنگٹن ۱۳ فروری پریزیڈنٹ روزویلٹ نے اپنی براڈکاسٹ تقریر میں اتری افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اتری افریقہ میں ہم ایک بڑی تعداد میں اپنی فوجیں جمع کررہے ہیں ان میں انگریزی فرانسیسی اور امریکن فوجیں شامل ہیں۔ ٹیونیشیا کی لڑائی اس جنگ کی ایک بہت بڑی لڑائی ہوگی دشمن ٹیونیشیا کو ہر قیمت ادا کرکے اپنے قبضہ میں رکھنے کی کوشش کریگا۔ کیونکہ اتری افریقہ میں اسکا ایک یہی اڈہ رہگیا ہے یہ اڈہ اگر اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ تو ہم اٹلی اور افریقہ کے درمیان تھل گھاٹی تک آسانی سے پہنچ جائیں گے ٹیونیشیا کی اس لڑائی سے ہمارا مقصد دشمن کو سمندر میں دھکیل دینا ہے۔

ٹیونیشیا میں ہمارے سپاہی اعلٰی تربیت یافتہ اور پورے طور سے مسلح ہیں لیکن ان کو ایک مضبوط دشمن سے پہلی مرتبہ لڑائی لڑنے کا سابقہ پڑے گا۔ ٹیونیشیا کی لڑائی میں جان کا بھاری نقصان ہوگا

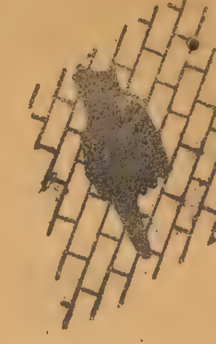
پریزیڈنٹ روزویلٹ کے مزید کہا کہ ٹیونیشیا میں ہٹلر اپنے سلسلۂ رسل ورسائل کو بھاری قیمت ادا کرکے برقرار رکھے ہوئے ہے لیکن ہٹلر۔ وہ قیمت ادا کرنے کو تیار ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ٹیونیشیا میں اتحادیوں کے فتح کے کیا نتائج نکلیں گے۔ ان کا مطلب یہ ہوگا کہ یورپ پر اتحادی حملہ کردیں گے ہم ان حملوں کے بارےمیں اپنے ارادوں کو چھپانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

پریزیڈنٹ روزویلٹ نے مزید کہا کہ کاسابلانکا کانفرنس میں جو اسکیمیں تیار کیگئی ہیں وہ کسی ایک میدان جنگ یا ایک براعظم یا ایک سمندر تک محدود نہیں ہیں اس سال کے ختم ہونے سے پہلے دنیا کو زبانی جمع خرچ سے نہیں بلکہ عمل کے ذریعہ یہ بتلایا جائیگا کہ کاسابلانکا کانفرنس کے نتیجہ کے طور پر کثیر التعداد خبریں پیدا ہوں گی اور وہ خبریں جرمنوں، اطالوی اور جاپانیوں کیلئے خراب خبریں ہونگی۔

پریزیڈنٹ روزویلٹ نے مزید کہا کہ دکھن پچھم پیسفک میں امریکی فوجوں کو اسٹریلیا اور نیوزیلینڈ سے بڑی زبردست امداد مل رہی ہے۔ ہم بحر الکاہل جیسے وسیع سمندر میں ایک ایک ٹاپو چھین کر جاپان کو آخری شکست دینے کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ چین کی سرزمین سے جاپان کیخلاف فیصلہ کن لڑائی لڑی جائے گی۔

افریقہ میں اتحادی کمانڈر انچیف

لندن ۱۱ فروری مسٹر چرچل نے پالیمنٹ میں اعلان کیا کہ جنرل آئزن ہور کو اتری افریقہ میں اتحادی فوجوں کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ آٹھویں برطانی فوج جنرل آئزن ہور کی زیر کمان کام کرے گی جنرل الیگزنڈر جنرل آئزن ہور کے ماتحت ڈپٹی کمانڈر انچیف ہوں گے۔ اور وائس مارشل ٹیڈر روم ساگر کے کمانڈر انچیف ہونگے لیکن جنرل آئزن ہور کے روبرو ذمہ دار ہونگے اور مڈلسٹ تمام ہوائی فوجوں پر انکا کنٹرول ہوگا۔



رسید

۶ فروری ۱۹۴۳ء سے ۱۲ فروری ۱۹۴۳ء تک

ڈبلو-اے-این-ٹی-فنڈ میں جو چندہ کی رقمیں وصول ہوئی ہیں وہ شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

مسٹر ان-ان-بھارگوا کانپور	۲۵ روپیہ
دی سنٹرل انڈیا ریڈیو اینڈ ٹاکیز سروس	۵ "
چندہ جو بکسوں کے ذریعہ سے جمع ہوا	۴۸۱ روپیہ ایک آنہ
مسز وی-ایٹس	۱۰ روپیہ
مسٹر آر-ایل-ہربرٹ کانپور	۲۷ روپیہ ۸ آنہ ۶ پائی
لال اِملی کلب کانپور	۷۰۰۰ روپیہ
کانپور کلب کے ایک ممبر صاحب کی طرف سے	۴ روپیہ ۴ آنہ
میزان	۷۵۵۲ روپیہ ۱۳ آنہ ۶ پائی
چندہ کی رسید کی سابق قسط	۱۳۸۱۱ روپیہ
میزان کل	۲۱۳۶۳ روپیہ ۱۳ آنہ ۶ پائی

SUPPORT THE CAWNPORE W.A.N.T. FUND
FOR WOUNDED ALLIED NATIONS TROOPS

ڈبلو-اے-ان-ٹی

ڈبلو-اے-اِن-ٹی-فنڈ کانپور کی امداد کیجیے
جو اتحادی قوموں کے زخمی سپاہیوں کی امداد کے لئے جاری کیا گیا ہے

نارتھ ویسٹ ٹینری کانپور
نے اس اشتہار یعنی کانپور ڈبلو-اے-این-ٹی-فنڈ کیلئے جگہ بطور ڈونیشن کے دی ہے



وہ لڑکا جو پہاڑی پر کھڑا ہے

ہندوستانی زندگی کا ایک سہانا دن دیکھئے۔ دھوپ کھلی ہوئی ہے، سورج چمک رہا ہے، وہ سورج جس کی وجہ بارش ہوتی ہے، کھیتیاں لہلہاتی ہیں اور موسم آ آ کے بدلتے ہیں۔ ایک لڑکا ہوا میں اپنی دھوتی سکھا رہا ہے۔ وہ سامنے مقدس زمین پر درختوں کے جھنڈ اور پرانی دیواروں کے سایے کیسا عجیب سماں پیدا کر رہے ہیں۔ مویشی دریا کے کنارے رہے ہیں اور کسان اپنے کام سے لگا ہوا ہے۔ آس پاس کے قصبوں کی بھنبھناتی ہوئی آواز دور سے سنائی دے رہی ہے۔ اپنے پرستاروں کی نظر میں ہندوستان کتنا حسین ہے۔

ہندوستان کے دیہات کی پرسکون زندگی ہمیں سیکڑوں برس سے امن و اماں کا سبق سکھا رہی ہے۔ وہ بھی جو ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں اپنے کام دھندے سے لگے ہیں شکر اور چین کے اسی دھارے سے زندگی کی پیاس بجھاتے ہیں۔

چار کروڑ چینیوں کو جن کی زندگی اسی طرح امی جمی تھی اور جو اپنے اپنے کنبوں میں سلوک اور اتفاق کی زندگی بسر کرتے تھے جاپانی فوجوں نے اُکھاڑ پھینکا۔

ہندوستان کو اس تباہی سے بچانے کے لئے ہم سب کو ایک ہو کر اپنی فوجوں کی مدد کرنی چاہئے اور ہر ممکن طریقے سے جاپانی حملہ آور کا مقابلہ کرنا چاہئے

خود سوچئے سمجھئے اور مل جل کر کام کیجئے

یہی قومی جنگی محاذ ہے



کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس

نئی دہلی ۱۵ ارفروری آج کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس شروع ہوا جسمیں سر ایونارڈ ولسن نے ریلوے بجٹ پیش کیا۔

کونسل کا اجلاس لہ بجے کے لیے ملتوی ہوگیا

جب کہ مہاتما گاندھی کی غیر مشروط رہائی کے متعلق تحریک التوائی اجلاس پر بحث ہوگی۔

مرکزی اسمبلی میں خوراک کے مسئلہ پر بحث

نئی دہلی ۱۰ ارفروری آج مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر این آر سرکار ممبر خوراک محکمہ حکومت ہند نے خوراک، ایندھن، ادویات اور اسٹنڈرڈ کپڑے کے بارے میں دو روزہ بحث شروع کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۳ء میں اناج کے متعلق ہماری بڑھتی ہوئی ضروریات کو شامل کرتے ہوئے خاص خاص اناجوں کی پیداوار اور مانگ میں صرف ۲۰ لاکھ ٹن کا فرق رہیگا (مانگ کے مقابلہ میں پیداوار بقدر ۲۰ لاکھ ٹن کم رہے گی۔) یہ مقدار سالانہ پیداوار کی صرف ۰ فیصدی ہے اس سے قبل کے کچھ سالوں میں اتنی ہی یا اس سے زیادہ کمی رہی لیکن یہ کمی ایسی نہیں ہے جو باعث تشویش یا خوف و ہراس ہو اناج کی کمی جکا اسقدر چرچا ہے صرف شہری علاقوں تک محدود ہے ہمیں یہ دھیان رکھنا چاہیے کہ ملک میں قحط نہیں پڑ رہا ہے۔

حکومت ہند نے جو تدبیریں اختیار کی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سرکار نے کہا کہ ان تدبیروں کا یہ اثر ہوا کہ حکومت کے ایجنٹ پچھلے چند دنوں میں پنجاب کی مختلف منڈیوں سے ۶۰ ہزار ٹن گیہوں خریدنے میں کامیاب ہوگئے ہیں بلکہ یہ ایجنٹ پابندی اٹھانے سے قبل کے مہینہ میں وہاں سے صرف ۸ ہزار ٹن گیہوں خرید سکے تھے۔ گذشتہ چند دنوں میں بھاؤ بہت کچھ گر گیا ہے اور امید ہے کہ یہ بھاؤ ابھی اور گریگا۔ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ تھوک کے بھاؤ پر کوئی پابندی نہیں لگے لیکن خوردہ کے بھاؤ کو تھوک کے بھاؤ کے مطابق کنٹرول کیا جائے۔

مسٹر این آر سرکار نے موجودہ صورت حالات کا ماحصل پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان میں اناج زیادہ اگانے کی تحریک غیر ملکوں سے اناج درآمد کرنے اور پڑوسی ملکوں کو اناج کی برآمد میں کمی کے علاوہ ملک میں اناج ضائع ہونیکی روک تھام کیلئے بھی حکومت سخت تدبیریں اختیار کرے گی۔

گورنر مدراس اور سی پی دہلی میں

نئی دہلی ۱۴ ارفروری گورنر مدراس اور گورنر سی پی دہلی پہنچ گئے ہیں گورنر یوپی اگلے ہفتہ آنیوالے ہیں۔

جرمن خارکوف کو خالی کر رہے ہیں

ماسکو ۱۵ ارفروری رسٹوف اور ورشلوگریڈ پر قبضہ کے بعد روسی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں، روسٹوف پر روسیوں کے قبضہ کو جرمنوں نے بھی مان لیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر خارکوف کو بھی خالی کر رہا ہے جو کہ دکھن روس میں جرمنی کا سب سے بڑا فوجی اڈہ ہے، سکنڈینوین، نیارام

بیورو جسپر جرمنی کا قبضہ ہے کے برلن والے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمن نووروسک کو خالی کر رہے ہیں۔

انگریزی ہوائی جہازوں کا حملہ

لندن ۱۴ ارفروری سٹرلنگ ہیلی فیکس اور لنکاسٹر قسم کے بمبار نے کل رات لوریوں پر جو فرانس کے ساحل پر ایک بندرگاہ ہے ایک ہزار ٹن بم گرائے۔ لوریوں جرمنی ڈبکنی کشتیوں کا ایک اہم اڈہ ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd; No; A.406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ہے
ممالک غیر سے
سالانہ ششماہی
قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

SATARDAY
DATE 27-2-43

جلد ۳۷ | نمبر ۹ | کانپور شنبہ ۲۷ فروری سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۲۱ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۲ھ

ادبیات

تصویر بہار

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری

شام کا منظر شفق آمیز تنویر بہار
یعنی رنگیں بنگئی ہے آج تصویر بہار

ہے لب بلبل پہ گویا آج تقریر بہار
ہر روش پر ہے خط گلزار تحریر بہار

آج بے معنی نہیں ہے بند غنچوں کا سکوت
ہر زبان برگ گل کرتی ہے تفسیر بہار

سبز گلشن میں نظر آنے لگی اک شاخ شاخ
ڈوب کر اعجاز میں نکلی ہے تاثیر بہار

سنتے ہیں فطرت کا پیغام مسلسل ہر طرف
اپنی جانب کھینچتی ہے سب کو تاثیر بہار

ہم چمن میں پاتے ہیں ہر گل کو کیوں ازبہجت
مل گئی ہے ان کو شاید آج اکسیر بہار

اب نہیں جاری عمل دور خزاں کا دہر میں
یعنی قایم ہو چکا نظم جہانگیر بہار

ہیں جلوں میں اسکے صد ہا جبکہ سامان نشاط
بار خاطر ہو نہیں سکتی ہے تاخیر بہار

کاش ایسی ڈالتا بنیاد فطرت کا عمل
رکھتی مستقبل میں استقلال تعمیر بہار

چومتے ہاتھوں کو بزمی بڑھکر شوق سے
سامنے ہوتا اگر اپنے عناں گیر بہار

دنیائے اسلام

ترک کیوں غیر جانب دار ہیں؟

یہ مقالہ ترکی اخبار "ینی صباح" کے مدیر نے گزشتہ ماہ اگست میں اپنے قیام لندن کے موقع پر لکھا تھا اور "ڈیلی اکسپریس" کو دیا تھا کہ جب مناسب سمجھے شائع کردے۔ چنانچہ اسے اب شائع کیا گیا ہے۔ اسمیں عہدنامہ انقرہ سے متعلق جس پر ۱۹۳۹ء میں برطانیہ، فرانس اور ترکی نے دستخط کئے تھے ترکی کے نقطۂ نظر اور محور کے ساتھ ترکی کے رویہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ترکی کیوں غیر جانبدار ہے۔ (ایڈیٹر)

ممکن ہے بین الاقوامی تعلقات میں ترکی کی حیثیت پیچیدہ سی نظر آتی ہو۔ ۱۹۳۹ء کے عہدنامہ انقرہ کی رو سے ترکی برطانیہ کا حلیف ہے۔ دوسری طرف ترکی نے جنگ میں کوئی حصہ نہیں لیا ہے اور غیر جانبدار رہنے کا مصمم عزم رکھتا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ ترکی نے جرمنی کے ساتھ دوستانہ معاہدہ کیا ہے۔

اس صورت حال سے ضرور طرح طرح کے شبہات پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر حقیقت پر غائر نظر ڈالی جائے تو ترکی کی حیثیت بالکل معقول نظر آتی ہے۔ سنہ ۱۹۳۹ء کا عہدنامہ جارحانہ حیثیت نہیں رکھتا بلکہ امن پسندانہ اور دفاعی حیثیت رکھتا ہے۔ اس عہدنامہ کے وقت ترکی مدبروں اور ترکی اخبارات نے یہ امر واضح کر دیا تھا کہ اسکا مقصد ریاست ہائے بلقان اور مشرقی بحر روم میں امن عامہ کی حفاظت کرنا ہے اسلئے ترکی نے جرمنی اور اٹلی کے ساتھ بدستور تعلقات قائم رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔

اس معاہدہ میں ترکی اور برطانیہ نے ایک دوسرے کی مدد کرنے کا اس صورت میں وعدہ کیا تھا، کہ ان میں سے کسی پر یورپ کا کوئی ملک حملہ آور ہو۔ لیکن اس معاہدہ کا یہ مطالبہ نہیں کہ ترکی آج اتحادیوں کے ساتھ شریک جنگ ہو جائے۔ اتحادیوں نے ترکی کے طرز عمل کو ہمیشہ درست مناسب سمجھا اور ترکی نے بھی جرمنی سے اپنی تجارتی اور سیاسی گفت و شنید سے اتحادیوں کو ہمیشہ باخبر رکھا۔ جب یونان پر اٹلی نے حملہ کیا تو اس کی مدد کے لئے ترکی کو مجبور نہیں کیا گیا۔

ترکی نے یونان سے محض اس قدر وعدہ کیا تھا کہ اگر اس پر کسی یورپ کے ملک نے تشدد کیا تو وہ دوستانہ غیر جانبداری کا رویہ قائم رکھے گا۔ لیکن جب اٹلی نے یونان پر واقعی حملہ کیا تو ترکی اخباروں اور رائے عامہ نے کہیں زیادہ فراخ دلی کا ثبوت دیا اور اس جنگ کو اپنی جنگ سمجھکر اپنے ترک دوستوں کے لئے جو کچھ کر سکے کرتے رہے۔

اور آج ترکی مدبر غیر جانب داری کے پردے میں اپنے فرض سے پہلو تہی نہیں کرنی چاہتے۔ ترکی غیر جانبداری کے معنی اب محض اس قدر ہیں کہ وہ وقت ابھی تک نہیں آیا جب ترکی کے لئے جنگ میں شامل ہو جانا ضروری اور مناسب ہوگا۔ لیکن رسمی طور سے غیر جانبداری کے اس سرکاری رویہ کے باوجود یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ ترکی اتحادیوں کے ساتھ جنگ میں شامل ہو کر زیادہ دریا دلی کا ثبوت دے سکتا تھا۔ اسکے علاوہ بعض کو تو یہ بھی شبہ تھا کہ ممکن ہے کہ ترکی محور کی طرف جھک جائے لیکن ان شکوک کو رفع کرنے کیلئے میں یقین دلا سکتا ہوں کہ ترکی محور کی طرف سے جنگ میں کبھی شامل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کبھی اپنے علاقے سے دشمن کی فوجوں کو گزرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔ کیونکہ عہدنامہ میں اس غداری کی کہیں بھی گنجائش نہیں۔

ہم ترکوں نے اس عظیم جنگ کی غرض و غایت اس کے چھڑتے ہی سمجھ لی تھی۔ اور ترکی نے خود کو اور اپنی آزادی اور خود مختاری کو اس آنے والے خطرہ سے بچانے کی غرض سے نا طرفدار رہنے کا فیصلہ کر لیا۔ ورنہ ممکن تھا کہ وہ جنگ میں شامل ہونیکی زبردست ترغیبات کا شکار ہو جاتا۔ جرمن اخباروں نے اور جرمن ریڈیو نے ہمیں شام، فلسطین، موصل، عراق، اور قفقاز دینے کا وعدہ کیا لیکن ترکی نے لغزش نہیں کی۔

ہم نے سوچا کہ سلطنت عثمانیہ کو بحال کرنے سے کیا فائدہ۔ اگر سلطنت عثمانیہ پھر قائم ہو بھی جائے تو بھی وہ بالکل جرمنوں کے زیر اثر ہوگی۔ بلغاریہ کا حشر ہم پہلے ہی دیکھ چکے تھے، اس لئے ترکی نے ایسی وسیع سلطنت حاصل کرنے پر جو جرمنی کی غلام ہو اپنی چھوٹی لیکن آزاد و خود مختار جمہوریت برقرار رکھنے کو ترجیح دی۔

طاقتور ترکی جس نے اپنی آزادی کی مدافعت کا تہیہ کر لیا ہے محوریوں کو روکے ہوئے ہے اور انہیں اس خونین تجربے سے باز رکھا ہے کہ وہ دو لاکھ ترک جوانوں کے منہ آئیں۔ لیکن اب اگر ترکی جنگ میں شریک ہو جاتا ہے تو یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ شکست نہ کھائے۔ اس جنگ میں ترکی کی شرکت کے یہ معنی ہونگے کہ برطانیہ کو اس کی مدافعت کے لئے حسب ضرورت فوجیں بھیجنا پڑیں گی۔ ایسی صورت میں کیا یہ اتحادیوں کے لئے جو اس وقت بھی کئی محاذوں پر لڑ رہے ہیں۔ یہ کوئی اچھی بات ہوگی کہ وہ ایک اور بوجھ اپنے سر لاد لیں۔ ہمیں اس کی فکر نہ ہونی چاہئیے کہ ترکی بھی اس جنگ میں پھاند پڑنے۔ کیونکہ ظاہر ہے "جنگ دو سر وادو" ہمیں تو یہ چاہئیے کہ ہم اسے اتنا مضبوط اور مستحکم بنا دیں کہ وہ ان فوجوں کا مقابلہ کر سکے جو برطانوی فوجوں پر حملہ کرنے کی غرض سے اس کی سرحدوں سے گزرنا چاہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۲۷ فروری سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۹

مسٹر چرچل نے بھی مہاتما گاندھی کو رہا کرنے سے انکار کر دیا

نئی دہلی ۲۵۔ فروری۔ والسرائے ہاؤس سے حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے:۔

لیڈروں کی کانفرنس کی کمیٹی نے ۲۱۔ فروری کے اجلاس کے بعد حسب ذیل مسٹر چرچل کو لندن کے پتہ پر بذریعہ سمندر تار بھیجا تھا۔

لیڈروں کا تار

ہندوستان کے مختلف حصوں کے تین سو ممتاز لیڈر جو مختلف فرقوں، عقیدوں اور مفاد کی ترجمانی کرتے تھے، جن میں تجارت، صنعت، زمینداری، مزدور، کمیونسٹ، ہندو مسلمان، عیسائی، سکھ، پارسی، اور انگریز بادری شامل تھے۔ کل جمع ہوئے۔ انھوں نے اتفاق رائے سے ایک ریزولیوشن منظور کیا جس میں مہاتما گاندھی کی فوری اور غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جن کی حالت بسرعت نازک ہوتی جا رہی ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر انھیں فوراً ہی رہا نہ کر دیا گیا تو اُن کا انتقال ہو جائیگا۔ ہم برطانی رائے عامہ پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مہاتما گاندھی محض اس لئے برت رکھ رہے ہیں کہ وہ آزاد انسان کی حیثیت سے صورت حالات پر ازسرنو غور کرنے کا موقعہ حاصل کر سکیں۔ اور عوام کو اس کے بارے میں مناسب مشورہ دے سکیں۔ ان کا یہ برت آزادی کے مسئلہ کے لئے نہیں ہے۔ ہمیں بھروسہ ہے کہ ان کی ۲۳۔ ستمبر کی چٹھی کی مضمرات سے جو حکومت نے حال ہی میں شائع کی ہے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انھوں نے اس میں اپنی جانب سے اور کانگریس کی جانب سے قطعی واضح اور صریح طور پر تشدد کے تمام کاموں کے متعلق اپنی ناپسندیدگی اور بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ اس کانفرنس کے چیرمین سر تیج بہادر سپرو نے کل تیسرے پہر یہ ریزولیوشن والسرائے کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ اس کے فوراً بعد ہی انھیں اس کا جواب موصول ہو گیا جس میں والسرائے نے اس بنا پر مداخلت کرنے سے انکار کر دیا کہ ان کے سابقہ فیصلہ کے بعد کوئی نئی صورت حالات پیدا نہیں ہوئی ہے۔ ساتھ ہی اس میں انھوں نے ۱۰ فروری کے سرکاری کمیونیک کی تصدیق بھی کر دی۔

ہم اس امر کی پرزور مذمت کرتے ہیں کہ اتنے نمائندہ اور ذمہ دار اشخاص کے مشورہ کو والسرائے نے محض سرسری طور پر ہی نامنظور کر دیا۔ ہمیں پختہ یقین ہے کہ اگر مہاتما گاندھی کی جان بچ جائے تو امن اور نیک اعتمادی کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکل آنا اتنا ہی یقینی ہے جتنا کہ ان کے برطانوی جیلخانے میں وفات پا جانے کے باعث رائے عامہ کی تلخی کا بڑھ جانا ہے۔ حکومت نے مہاتما گاندھی پر جو الزامات لگائے ہیں وہ کسی غیر جانبدار عدالت یا غیر جانبدار افراد کی جماعت کے ذریعہ واقعات کی جانچ کے نتائج پر مبنی نہیں ہیں۔ ہمیں یہ بھی پختہ یقین ہے کہ گذشتہ موسم گرما میں جو ہنگامے ہوئے تھے اُن میں سے بیشتر حکومت کی بر وقت کارروائی کے ذریعہ روکے جا سکتے تھے۔ اور مہاتما گاندھی کو اس مسئلہ کا حل ڈھونڈھ نکالنے کے لئے ان کی حسب خواہش والسرائے سے ملنے کا موقع دینا چاہیئے تھا۔ ہمارے کروڑوں ہموطن یہ محسوس کرتے ہیں کہ اب مہاتما گاندھی کی جان بچانے کی ذمہ دار حکومت پر ہے اور بدیں وجہ ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ مہاتما گاندھی کو فوراً ہی رہا کر دیا جائے۔ چونکہ موجودہ آئین کے مطابق ہندوستان کے امن و آشتی کی آخری ذمہ داری برطانی پارلیمنٹ پر ہے بدیں وجہ ہم درخواست کرتے ہیں کہ یہ سمندری تار برطانی پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے۔ تاکہ وہ اس معاملہ میں انصاف کر سکے۔ ہمیں بھروسہ ہے کہ سخت انسدادی تدابیر کے مقابلہ میں دانشمندانہ اور فیاضانہ تدبر کے ذریعہ ہندوستان کے مسئلہ کو جلد اور مؤثر طریقہ پر حل کیا جا سکتا ہے۔

رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو سابق لا ممبر حکومت ہند سی۔ راجگوپال آچاری سابق وزیر اعظم مدراس۔ اللہ بخش سابق وزیر اعظم سندھ و صدر آزاد مسلم کانفرنس۔

این۔ سی۔ چٹرجی۔ کارکن صدر۔ بنگال ہندو مہاسبھا۔ سر عبد الحلیم غزنوی ممبر مرکزی لیجیسلیٹو اسمبلی و صدر سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن آف انڈیا۔

شریمتی سرلا دیوی چودھرانی صدر ہندو مسلم خواتین اتحاد کمیٹی و صدر انجمن خواتین ہند۔ ڈاکٹر اشرف سوشلسٹ ڈاکٹر شوکت اللہ شاہ انصاری جنرل سکریٹری آل انڈیا اندیپنڈنٹ مسلم پارٹیز فیڈریشن۔ بی۔ کی رانا دیو سنٹرل کمیٹی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا۔

ڈاکٹر ایس۔ پی۔ مکرجی کارکن صدر اکھل بھارتیہ ہندو مہاسبھا و سابق وزیر مالیات بنگال۔ ڈاکٹر بی۔ ایس مونجے جنرل سکریٹری اکھل بھارتیہ ہندو مہاسبھا۔

راجہ مہیشور دیال سیٹھ سابق وزیر یو۔ پی و صدر اودھ ہندو سبھا۔ بھولا بھائی جے۔ ڈیسائی لیڈر مخالف پارٹی مرکزی لیجیسلیٹو اسمبلی۔ پی۔ این۔ مکرجی لیڈر نیشنلسٹ پارٹی مرکزی لیجیسلیٹو اسمبلی۔

ایچ۔ این۔ کنزرو ڈپٹی لیڈر پروگریسو پارٹی ممبر کونسل آف اسٹیٹ و صدر سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی۔

مسز ہنا سین نائب صدر اکھل بھارتیہ مہلا کانفرنس پی۔ سبرائن۔ ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی و سابق وزیر قانون مدراس۔ جے۔ آر۔ ڈی۔ ٹاٹا چیرمین ٹاٹا سنز این۔ ایم۔ جوشی۔ ممبر مرکزی لیجیسلیٹو اسمبلی و جنرل سکریٹری آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس۔

سر آردیشر آر۔ دلال مینجنگ ڈائرکٹر ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی۔

سچدانند سنہا وائس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی۔ جی۔ ایل مہتا صدر فیڈریشن آف انڈین چیمبرس آف کامرس اینڈ انڈسٹری۔

کرن شنکر رائے ممبر بنگال لیجیسلیٹو اسمبلی۔ محمد احمد کاظمی ممبر مرکزی لیجیسلیٹو اسمبلی۔ سیوا سنگھ گل۔ زمیندار۔ ہمایوں کبیر نائب صدر کرشک پرجا پارٹی و سکریٹری ہندو مسلم اتحاد ایسوسی ایشن۔ رائٹ آنریبل ڈاکٹر ایم آر۔ جیکر سابق جج جوڈیشیل کمیٹی پریوی کونسل۔ کے۔ ایم۔ منشی سابق ہوم منسٹر بمبئی۔ سر جگدیش پرشاد والسرائے کی اگزیکٹیو کونسل کے سابق ممبر

مسٹر چرچل کا جواب

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے سر تیج بہادر سپرو صدر کانفرنس کو حسب ذیل جواب بھیجا ہے۔

"حکومت ہند نے پچھلے اگست میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ مہاتما گاندھی اور کانگریس کے دوسرے لیڈروں کو ان اسباب کی بنا پر نظربند کیا جائے جو پورے طور پر واضح کئے جا چکے ہیں اور جن کو سب جانتے ہیں۔ اس فیصلہ کے اسباب ابھی تک ختم نہیں ہوئے ہیں۔ بدیں وجہ ملک معظم کی حکومت حکومت ہند کے اس عزم کی تائید و تصدیق کرتی ہے کہ مہاتما گاندھی برت رکھکر غیر مشروط رہائی کی جو کوشش کر رہے ہیں اس کے زیر اثر حکومت ہندوستان کے باشندوں اور اتحادی قوموں کے متعلق اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کریگی۔ حکومت ہند اور ملک معظم کی حکومت کا اولین فرض یہ ہے کہ ہندوستان کی سرزمین کو حملہ سے بچایا جائے جس کا خطرہ اس کو ابھی تک موجود ہے اور ہندوستان کو اتحادی قوموں کے عام مقاصد میں اپنا فرض ادا کرنے دیا جائے مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگریسی لیڈروں میں امتیاز کرنا کسی حالت میں بھی حق بجانب نہیں ہو سکتا بدیں وجہ ذمہ داری کلیتاً مہاتما گاندھی پر ہی ہے۔

مہاتما گاندھی خوش ہیں

پونا ۲۵۔ فروری۔ برت کا تیسرا ہفتہ شروع ہوتے کے ساتھ آج اس قسم کے آثار پہلے سے زیادہ روشن نظر آتے ہیں کہ مہاتما گاندھی کامیابی کے ساتھ اپنا برت ختم کر لیںگے گو بڑھتی ہوئی کمزوری اور اس کے نتیجہ کے طور پر جو خوف کو کسی صورت سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آج ایک بہت بڑی تعداد میں وزیٹروں نے جن میں زیادہ تر سیوا گرام کے نواسی تھے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مہاتما جی بالکل خوش و خرم تھے۔ اور ملاقاتیوں سے باتیں کیں۔ جن ڈاکٹروں نے آج صبح اور تیسرے پہر مہاتما گاندھی کا معائنہ کیا وہ جب آغا خاں محل سے نکلے تو اُن کے چہرے سے پہلے سے زیادہ اطمینان ظاہر ہوتا تھا۔ جن دوستوں کو گاندھی جی کے پہلے برتوں کا تجربہ ہے ان کی رائے ہے کہ تین ہفتہ برت کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں اور پچھلے دو ہفتوں میں جو پیچیدگیاں جمع ہو گئی ہیں وہ تیسرے ہفتہ بھی قائم رہیں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ منگل کی رات کو گاندھی جی چند گھنٹے تک سوئے اور آرام کی وجہ سے اُن کو آج صبح سکون تھا۔

ہٹلر کا فرمان

لندن ۲۵۔ فروری۔ کل رات جرمن ریڈیو سے ہٹلر کا ایک فرمان سنایا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ میں ابھی تک یورپ میں ہوں اور اس لئے آپ لوگوں کے درمیان نہیں ہو سکتا یہ فرمان سکریٹری آف اسٹیٹ نے میونچ میں پڑھکر سنایا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ جرمنی کے دشمنوں کا اتحادی گروہ خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو لیکن طاقت کے لحاظ سے وہ اس طاقت سے چھوٹا ہے جو بقول ہٹلر ان لوگوں کی اتحادی طاقت ہے جو بالشویک ملوکیت پرستوں کی تباہ کاری کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

پارٹی ہمیشہ اس اٹل ارادہ پر کاربند رہی ہے کہ وہ کسی حالت میں ہتھیار نہیں ڈالے گی اور وہ اس وقت تک کسی صورت میں لڑائی بند نہیں کریگی جب تک کہ اپنے دشمنوں کی سازش کو پورے طور پر چکنا چور اور ختم نہ کر دے۔ آپ میرے اس زبردست جوش کو جانتے ہیں۔ اب میں لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ وہی جوش آج بھی مجھ پر طاری ہے اور اس کی ویسی ہی شدت ہے اور جب تک میں زندہ ہوں میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔ فرمان میں مزید لکھا ہے کہ جرمنی میں تباہ کاری کرنے والوں کا بے رحمی کے ساتھ خاتمہ کر دو۔ اور دہشت انگیزوں میں وہی گناہ ہیبت انگیزی پھیلا کر ختم کر دو۔

جرمنوں نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا

لندن ۲۵۔ فروری۔ اتری افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ وسطی ٹیونیشیا سے جو تازہ خبریں ملی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ محوری فوجوں کا بڑا حصہ دوروں کسرین کے راستہ سے پیچھے ہٹ رہا ہے اور فوجوں کا عرف پچھلا حصہ درہ کے دہانہ پر رہ گیا ہے۔ تاکہ اتحادی رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمنوں کا پیچھے ہٹنا مقامی کارروائی نہیں بلکہ وہ سارے مورچہ پر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ الجیرس ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمن ٹیونیشیا کے علاقے میں پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ کسرین کے اتر اور اتر پچھم میں تین روز کی گھمسان کی لڑائی کے بعد برطانی اور امریکی فوجوں نے دشمنوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ فرانسیسی فوجوں کے ہیڈ کوارٹر کے ایک بیان میں

آئینۂ کانپور

فیلڈ مارشل ویول کی تشریف آوری

ہز اکسیلنسی فیلڈ مارشل ویول کمانڈر انچیف اور ہز اکسیلنسی سر مورس ہیلیٹ گورنر صوبۂ متحدہ ۲۵۔ فروری کو کانپور تشریف لائے۔ انھوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر سی۔ ایم۔ کر۔ کے ساتھ ہالسی روڈ پر اے۔ آر۔ پی کی مشق کا معائنہ کیا۔ ۱۲ بجکر ۱ منٹ پر ہوائی حملہ کی گھنٹی بجائی گئی اور پبلک فوراً پناہ گاہوں میں چلی گئی۔ ۱۲ بجکر ۲ منٹ پر ایک ہوائی جہاز نے غوطہ مارا اور ایک بڑا ایکسپلوسیو (Explosive) بم اور دوسرے جو آگ لگانے والے بم پھینکے جو بیچ باغ میں گرے۔ دو گھر گر گئے اور چند اشخاص جو اس کے نزدیک تھے زخمی ہوئے۔

انھوں نے سول ڈیفنس کے ڈائرکٹر کے ساتھ ایک درخت کے نیچے پناہ لی۔ اور سول ڈیفنس سروسز کا معائنہ کیا۔

اس سے پہلے کمانڈر انچیف نے سی۔ او۔ ڈی، پیراشوٹ فیکٹری۔ ایرو ڈروم اور آئی۔ جی۔ ایس لیبر ٹری کا معائنہ کیا۔ انھوں نے کوپرایلن اور نیو وکٹوریہ ملس کا بھی معائنہ کیا۔ جہاں ان کو مختلف قسم کے کپڑے اور دوسری چیزیں جو ملٹری ڈیپارٹمنٹ کے لئے بنائی جا رہی ہیں دکھائی گئیں۔

فوڈ کنٹرول اسکیم

مقامی تاجروں کا ایک جلسہ یو۔ پی گورنمنٹ کی تیار کی ہوئی فوڈ کنٹرول اسکیم (اناج کے کنٹرول کی اسکیم) کے مسودہ پر غور کرنے کیلئے کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر ہوا مسٹر اے۔ ان۔ جھا نے گورنمنٹ کی طرف سے اسکیم کی تشریح بیان کی۔

مسٹر گیون جونس نے اسکیم کو نہ صرف ناقص بلکہ ناقابل عمل بتلاتے ہوئے موجودہ انتظامات کو قابل اطمینان بتلایا۔ مسٹر جے۔ وی۔ کرشن نے آپ کی تائید کرتے ہوئے موجودہ اسکیم کی مذمت کی۔ اور یو۔ پی مرچنٹ چیمبر کی اسکیم پر غور کرنے کیلئے گورنمنٹ کو مشورہ دیا۔

مہاتما گاندھی کی رہائی کا مطالبہ

یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے ہز اکسیلنسی والسرائے سے بذریعہ تار مہاتما گاندھی کی غیر مشروط رہائی کی درخواست کی ہے۔

مسلمانوں کے ہر طبقہ کی انجمنوں کے قائم مقاموں کا ایک جلسہ مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ہوا جسمیں مہاتما گاندھی کی غیر مشروط رہائی کی درخواست گورنمنٹ سے کی گئی۔

جوہی وارڈ کے باشندوں، متو گر مرچنٹ ایسوسی ایشن اور آئرن مرچنٹ ایسوسی ایشن وغیرہ نے بھی مہاتما گاندھی کی غیر مشروط رہائی کی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے

آگرہ پراونشیل ہندو سبھا نے بھی مہاتما گاندھی کی غیر مشروط رہائی کی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔

سر پدم پت سنگھانیہ نے کانپور کے باشندوں کی طرف سے مہاتما گاندھی کی غیر مشروط رہائی کا مطالبہ بذریعہ بحری تار برطانیہ کے وزیر اعظم کی خدمت میں روانہ کیا ہے۔

مسز رام رتن گپتا کی صدارت میں عورتوں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مہاتما گاندھی کی رہائی کا ریزولیوشن پاس ہوا۔

آٹا ملس ٹریڈ یونین

آٹا ملس میں کام کرنے والے مزدوروں کی ایک یونین بنانا طے ہوا ہے۔

گرانی کا ہفتہ

مزدور سبھا کانپور کے ماتحت مارچ کے دوسرے ہفتہ میں گرانی کا ہفتہ منایا جائے گا۔

لیبر ویلفیر ایڈوائزر

مسٹر آر۔ ایس نیمکار گورنمنٹ آف انڈیا کے لیبر ایڈوائزر نے کانپور آکر لیبر یونین کے دفتر کا معائنہ کیا اور مزدوروں کے مسائل پر بات چیت کی۔

ریزگاری جمع کرنیکا الزام

ریزگاری جمع کرنے کے الزام میں مسٹر مہادیو پرشاد، سورج کمار، اور جاگیشور پرشاد کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

کرم ویر لائبریری

کرم ویر لائبریری کا جو سالانہ جلسہ و کوی سمیلن ۲۷ فروری کو ہونے والا تھا وہ مہاتما گاندھی کے برت کی وجہ سے آئندہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

قانون تحفظ ہند

قانون تحفظ ہند کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت موضع بیتھا اور موضع سید پور سے ایک ایک شخص کو پولیس نے گرفتار کیا ہے۔

کرائسٹ چرچ ہائی اسکول

انٹر اسکول ایسوسی ایشن کے ماتحت کرائسٹ چرچ ہائی اسکول کمپونڈ میں ۱۳۔ فروری کو فائنل انٹر اسکول کے اسپورٹس ہوئے جس میں کرائسٹ چرچ ہائی اسکول اول اور بی۔ این۔ ایس۔ ڈی کالج دوئم رہا۔ لہٰذا کرائسٹ چرچ ہائی اسکول نے چمپین شپ حاصل کی۔

اوپیرا زہر عشق

آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ ایک عرصہ سے اُردو زبان و ادب کی خدمت کر رہا ہے۔ اُردو شعراء کا کلام اُردو کتب پر ریویو، اُردو ادب کے مشاہیر کے کلام پر تنقیدیں اکثر نشر کی جاتی ہیں۔ حال ہی میں لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن نے مثنوی زہر عشق کو "اوپیرا" کے طرز پر نشر کر کے اپنی ادب نوازی کا زبردست ثبوت دیا ہے۔ مثنوی زہر عشق۔ شوق لکھنوی کا وہ ادبی کارنامہ ہے جو اُردو زبان و ادب کے لئے مایۂ ناز ہے اس ادبی یادگار کو زندہ جاوید بنانے میں آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ نے جو پیش قدمی کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔ مثنوی ایک خاص طرز پر ترتیب دی گئی۔ اسمیں کہیں اضافے کئے گئے اور کہیں ترمیم کیگئی جگہ جگہ موزوں گانوں نے مثنوی میں چار چاند لگا دیئے۔

موسیقی کے ذریعہ سے اداکاری کا کمال دکھانا آسان کام نہیں۔ زہر عشق میں نغمے اس طرح سے پیدا کئے گئے کہ اداکاری سے ہم آہنگ ہو کر اسٹیج کی اداکاری کا لطف دے رہے تھے۔ تقریباً ہر سننے والا یہ محسوس کر رہا تھا کہ اداکار اس کے سامنے اپنی اداکاری کے بہترین نمونے پیش کر رہے ہیں غرض ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ موسیقی کے ذریعہ سے اداکاری اس طرح پیش کی گئی۔ گویا یہ سچا واقعہ پہلی بار ہماری آنکھوں کے سامنے وقوع پذیر ہو رہا ہے اس داستان عشق کے اصل کردار مہ جبین، قمر اور کنیز کی اداکاری بے مثل تھی۔ والدہ مہ جبین نے بھی انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا کام ادا کیا۔ مجموعی طور پر "اوپیرا زہر عشق" لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن کا ایک زبردست شاہکار ہے۔ اس کی اس شاندار کامیابی پر اسٹیشن ڈائرکٹر پروگرام ڈائرکٹر اور مرتب کو مبارکباد پیش نہ کرنا زبردست ناانصافی ہوگی۔ ہمیں امید قوی ہے کہ اسٹیشن ڈائرکٹر صاحب آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ نہ صرف اسی اوپیرا کو ایک بار اور پیش کریں گے بلکہ اُردو کی دوسری مثنویوں کی طرف بھی توجہ فرمائیں گے۔

بتلایا گیا ہے کہ وسط سلیسیا کی وادی میں دشمن اپنی طاقت جمع کر رہا ہے۔ یہاں فرانسیسی فوج نے دشمن کی چوکی پر حملہ کر کے اس کو برباد کر دیا۔ دکھنی ٹیونیشیا میں آٹھویں برطانی فوج کے دستے مارتھ لائن پر پہونچ رہے ہیں۔ دونوں طرف کی توپیں گولہ باری کر رہی ہیں رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مارتھ لائن پر بڑے زور کی لڑائی ہوگی۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے سسلی میں دشمن کے ٹھکانوں پر بمباری کی۔ برڈٹا اور ڈیموسس پر بم گرائے گئے۔ (رائٹر)

ماسکو ۲۲ فروری ایک روسی خبر رساں ایجنسی کے نامہ نگار نے اسے خبر بھیجی ہے کہ رومانیہ ہنگری اور سلوواکیہ کی علاقوں کو انتباہ کیا گیا ہے کہ وہ دیکھنے بغیر

شبدِ گل

کسی شاعر نے اپنی محبوبہ کو چھیڑنے کی غرض سے ایک نہایت ہی پُر لطف شعر کہا تھا۔ شعر یہ تھا:-

خطا تا بت کرینگے اپنی اور ہم خوب چھیڑینگے
سُنا ہے انکو غصہ میں لپٹ جانے کی عادت ہے

معلوم نہیں کہ اُس شاعر کے زمانہ کی عورتیں غصہ میں واقعی لپٹ جاتی تھیں یا شاعر نے یوں ہی یہ شعر کہہ دیا تھا۔ لیکن جب ہم موجودہ زمانہ کی عورتوں کو دیکھتے ہیں تو واقعی ان کا مزاج بُری طرح سے بگڑا ہوا ہے۔ ذرا سی بات پر مردوں سے اُلجھ پڑتی ہیں۔ اور اگر زیادہ ان کو چھیڑا جائے تو کچھ تعجب نہیں کہ یہ سر بازار پٹ بھی پڑیں۔

موجودہ زمانہ کی عورتوں کا مزاج کس قدر بگڑا ہوا ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حال ہی میں لاہور کے ایک پروفیسر صاحب کی انکی بیوی نے کالج میں جا کر طلبا کے سامنے بُری طرح مرمت بھی کر ڈالی ہے۔

اس واقعہ کی دلچسپ تفصیل یہ ہے کہ پروفیسر صاحب تھے ذرا رنگین مزاج اُنہوں نے پُرانی بیوی سے قطع تعلق کرتے ہوئے نئی نویلی دلہن کے ساتھ شادی رچالی۔ لیکن شادی کے فوراً بعد ہی پروفیسر کو پتہ چلا کہ اس نئے ماڈل کی جورو سے ان کی نبھنے والی نہیں چنانچہ اُنہوں نے نئی نویلی دلہن کو چھوڑ کر پھر پُرانے مال پر قناعت فرمالی۔

نئی نویلی دلہن جس کے جسم میں نیا خون تھا وہ بھلا پروفیسر صاحب کی اس ناقدر شناسی کو کیونکر برداشت فرما سکتی تھیں۔ بس غصہ میں بھری ہوئی کالج پہنچیں پروفیسر صاحب اس وقت کلاس کو پڑھا رہے تھے۔ نئی نویلی دلہن نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ میز پر سے رول اُٹھا کر پروفیسر صاحب سے لپٹ پڑیں۔ اور لگیں پروفیسر صاحب کی اس بُری طرح مرمت کرنے جس طرح کہ پُرانے زمانے کے اُستاد اپنے شاگردوں کی کھال اُدھیڑا کرتے تھے کالج کے لڑکے حیران تھے کہ کیا کریں۔ اگر پروفیسر کو چھڑاتے ہیں تو پروفیسرنی کے لپٹ جانے کا ڈر ہے۔ اور اگر نہیں چھڑاتے ہیں تو پروفیسر صاحب کے رحلت فرما جانیکا اندیشہ ہے۔ آخر نئی نویلی دلہن ہی کو کچھ رحم آگیا اور بیچارے پروفیسر کو چھٹکارا مل گیا۔

پروفیسر صاحب کی اس مرمت کے بعد نئی نویلی دلہن صاحبہ نے کالج کے طلبا کو جو لانبا چوڑا لکچر دیا ہے وہ دلچسپ بھی ہے اور عبرت انگیز بھی۔ آپنے فرمایا:-

نوجوانو! میں نے تمہارے پروفیسر کی مرمت صرف سزا دینے کے لئے نہیں کی ہے بلکہ اس مرمت کے ذریعے تم کو اور دنیا کو یہ بتانا مقصود تھا کہ مرد عورتوں کے ساتھ دغا کریگا اسکا یہی انجام ہوگا۔

گویا آیندہ اگر مردوں سے وہی غلطی سرزد ہوگی جو پروفیسر صاحب سے سرزد ہو چکی ہے تو عورتیں مردوں کی سربازار دفتروں میں، کالجوں میں اور ہر جگہ جہاں وہ چاہیں گی مرمت کر ڈالا کرینگی۔

اس دلچسپ واقعہ سے اندازہ لگائیے کہ اب زمانہ کس قدر بدل چکا ہے کہ پہلے تو بیچاری عورتیں مردوں سے ڈرا کرتی تھیں اور اب حالت یہ ہے کہ بیچارے مردوں کو عورتوں سے خوفزدہ رہنا پڑتا ہے۔ اگر زمانہ اسی سرعت کیساتھ ترقی کرتا رہا تو نہ صرف مردوں کو بچے پالنے پڑیں گے بلکہ کوئی تعجب نہیں کہ عورتیں مردوں کو بچے پیدا کرنے پر بھی مجبور کر دیں۔

ادبِ لطیف

تصویر

(از جناب قاضی خورشید الاسلام صاحب)

مصور اپنے تخیل کو صفحۂ قرطاس پر لانے میں کامیاب ہو چکا تھا، اس کی پیشانی پر پسینہ کے قطرے تھے اور موقلم تیزی کے ساتھ رواں تھا۔ چند آخری خطوط باقی تھے۔ بالآخر ہاتھ کی ایک تیز جنبش اور گہرے سانس نے تصویر کو مکمل کر دیا مصور نے اس پیکر انسانی پر نظر ڈالی جس کا وہ خود خالق تھا، اور وہ چونک پڑا۔ "ارے یہ تو اسی حسینہ کی تصویر ہے۔ اُس کی اپنی محبوبہ کی تصویر! "ہو بہو جیتی جاگتی تصویر"

وہی کیف فروش سیاہ آنکھیں اور بلند پیشانی، وہی کھنچے ہوئے ابر، وہی خشک خشک ہونٹ، جیسے پیاسے ہوں، وہی دراز گیسو، بالکل وہی نرم نرم گداز ہاتھ"

'ارے توبہ! وہی متکبرانہ دل موہ لینے والا انداز، چہرہ کا وہی طلائی رنگ، وہی سینہ کا قیامت سوز اُبھار، اور وہی کمر کا خم، وہ حیرت زدہ تھا، اپنی اس شاہکار تخلیق پر، اس پر خود فراموشی مسلط ہو رہی تھی۔ اور وہ بہت جلد محو ہو گیا، دیکھنے میں تصویر کو، 'ایک پرستار کے جذبات کے ساتھ' "اس کی نگاہیں اس دلکش شبیہہ پر جمی ہوئی تھیں، جسمیں زندگی کے آثار ہر لحظہ نمایاں ہو رہے تھے، مصور کے احساسات جاگ اُٹھے، اور گویا پھر آرزو نے اسکے دلمیں جنم لے لیا، اس نے ایک پُر ارمان گہری نظر تصویر پر ڈالی، اسکی محبوبہ کا چہرہ حیا آلودہ تھا، تصویر کے ہونٹ متحرک سے معلوم ہوئے۔ مصور ڈر گیا۔ ایسا تو نہیں اس کی محبوبہ "نہیں" "کہنا چاہتی ہو اس کی طاقت جواب دے رہی تھی اور وہ اس مورتی کے قدموں میں گر کر مر جائے گا۔"

مگر نہیں دل کی دھڑکنوں نے اُسے زندگی کا احساس دلایا۔ اور وہ بڑھا، نہائی غم و غصہ کی کی حالت میں تصویر کی طرف اور پھر؟"

مصور کی موقلم کی ٹیڑھی ترچھی حرکتیں تصویر کے نقوش کو مٹا رہی تھیں، اور دوسرے لمحہ میں وہ حسن و دلربائی کا پیکر ڈوب رہا تھا، پس منظر کے رنگ میں، مانند اس مرغابی کے جو تیرتی ہوئی اوجھل ہو جائے، نظروں سے،

"ارے یہ کیا ہوا؟" مصور کے منہ سے... بیساختہ نکل گیا۔

عالمِ نسواں

آپ کس طرح خوبصورت بن سکتی ہیں؟

لندن کی ایک لیڈی ڈاکٹر الزبتھ فولی نے ایک پمفلٹ لکھا ہے جسمیں خوبصورت بننے کے متعلق بہت سی مفید ہدایات خواتین کے لئے لکھی ہیں آپ تحریر کرتی ہیں کہ:-

ہر جوان عورت کی یہ پہلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ حسین بنے اور اس کی یہ خواہش اقتضائے نسوانیت اور اُصول فطرت کے عین مطابق ہے کیونکہ عورت کا حسن ہی اس کی تندرستی اور مسرت کا ثبوت قرار دیا گیا ہے اور حسین عورت اپنے اور ان تمام اُمور کے لئے جن سے اس کا تعلق ہوتا ہے ایک برکت ہے، نیز یہ بھی فطرت کا ایک کلیہ ہے کہ انسان کا ظاہری رکھ رکھاؤ اور نمود حسن اس کی زندگی کو کامیاب بنانے میں بڑی حد تک ممد و معاون ثابت ہوتا ہے اس لئے عورت کا حسین ہونا نہایت ضروری ہے۔

شاید عورتیں سوال کریں کہ وہ کیسے خوبصورت بن سکتی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر عورت میں کوئی نہ کوئی خوبی موجود ہوتی ہے۔ یا تو اس کے بال خوبصورت ہونگے، یا آنکھوں میں دلوں کو فتح کرنے والا جادو ہوگا یا اس کے دانت نفیس ہونگے یا جسم سڈول ہوگا یا اس کا دہن ایک غنچہ کی مانند فریفتہ کرنیوالا ہوگا، اور اگر کسی عورت میں ان باتوں میں سے کوئی بھی نہ ہو (اگر یہ بالکل ناممکن ہے) تاہم اس کے انداز یا جلد کی صفائی میں ایک دلکشی ضرور موجود ہوگی۔

حسن کے معاملات میں سب سے پہلے صفائی کا مسئلہ آتا ہے، اگر کوئی عورت سر سے پیر تک ہر معاملہ میں صاف و ستھری نہ ہو وہ صحیح معنوں میں حسین اور خوبصورت نہیں کہی جا سکتی۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ انسان کے بدن کی تمام جلد ایک خمیر سے بنی ہوئی ہے خواہ وہ جلد ہاتھ پیروں کی ہو یا چہرہ کی لیکن ٹکڑہ ایک ہی ہے اس لئے اگر جلد کے کسی حصہ پر داغ دھبے، پھوڑے پھنسیاں ہوں انکا اثر صرف اسی حصہ پر نہیں پڑتا بلکہ جلد کے تمام حصے سے اسکی خرابی کا اظہار ہوا کرتا ہے۔ بہت سی عورتیں اپنی بھدی جلد کو چھپانے کے لئے ہاتھ پیروں اور چہرہ پر طرح طرح کے حسن افزا پوڈر اور کریم استعمال کرتی ہیں، لیکن خوبصورتی کا تعلق ان باتوں سے ہرگز نہیں چہرہ اور جلد کی قدرتی صفائی جسقدر دلکش اور سحر آفریں ہوتی ہے بناوٹی خوبصورتی اور ابٹن و حسن افزا پوڈر اس کے گرد کو بھی نہیں پہونچ سکتے۔ کیونکہ دراصل حسن کا مطلب (معنی یہ عارضی بناؤ سنگھار نہیں) یہ صحت کا ایک جزو ہے۔ اگر عورت کی تندرستی اچھی ہے تو اسکی جلد داغ دھبوں اور پھوڑے پھنسیوں سے مستثنیٰ ہوگی۔

انسان کا بدن خواہ ایک روز کتنا ہی رگڑ رگڑ کر دھویا گیا ہو لیکن دوسرے روز اس کو غسل دینے کی ضرورت پھر ہو جاتی ہے کیونکہ جسم سے ایک چکنی رطوبت ہمیشہ خارج ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ یہ رطوبت اسوقت بھی بہتی رہتی ہے جبکہ ہم بستر پر دراز ہوتے ہیں اور مسامات کو ہمیشہ کھلا ہوا رکھنا چاہئے۔ اور یہ مسامات اسوقت تک کھلے ہوئے نہیں رہ سکتے جب تک کہ جسم کی چکنی رطوبت ہمیشہ صاف نہ ہوتی رہے اس لئے ہر عورت کو چاہئے کہ وہ روزانہ غسل کرے اور غسل کرنے کے بعد اپنے جسم کو ایک نرم تولیہ سے رگڑ رگڑ کر صاف کر لیا تاکہ یہ رطوبت بدن کے مسامات سے اچھی طرح دور ہو جائے۔

روزانہ غسل کرنا نہ صرف تحفظ حسن کے نقطۂ نظر سے ضروری ہے بلکہ طبی اصول سے بھی نہایت ضروری ہے ہم اپنے اس حصہ جسم کو جو کپڑوں سے پوشیدہ رہتا ہے کیونکہ دھو نہیں صرف اس لئے کہ جب ہم بدن کے

ہم بیرونی حصہ کو غسل دیتے ہیں تو ہمارا اندرونی جسم بھی اسی طرح صاف ہو جاتا ہے کیونکہ انسان کی جلد اس کے اندرونی بدن کی ایک قدرتی پوشش یا غلاف ہے اس لئے جب ہم بیرونی جلد کو غسل دیتے رہتے ہیں تو یہ خون کے چشمے کو صاف رکھنے میں پھیپھڑوں کی مدد کرتا ہے اور خون میں حسب ضرورت حرارت قائم رہتی ہے۔ انسان کی جلد بیرونی حرارت کے عام حالات میں ۲۴ گھنٹے کے اندر پسینہ کی شکل میں دو منٹ پانی خارج کرتی ہے اور موسم گرما میں اسکی مقدار کچھ زیادہ ہوتی ہے۔ اس پسینہ میں نمک چربی و دیگر فاضل اجزاء کی مقدار ہوتی ہے جسکی بدن کو ضرورت نہیں رہتی۔ اگر ان چیزوں کو خارج نہ کیا جائے اور بدن کے اندر جمع رہنے دیا جائے تو پھر جسم میں ایک قسم کی بےچینی اور سوزش شروع ہو جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان مریض ہو جاتا ہے اور جلد بھدی ہو جاتی ہے۔ اس لئے جو عورتیں اپنے حسن کو قائم رکھنا چاہتی ہیں یا خوبصورت بننا چاہتی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے بدن کو ہمیشہ صاف رکھیں روزانہ صابون سے غسل کریں اور صحت کو برقرار رکھیں کیونکہ بدن اور جلد کی صفائی عورت کا ایک قدرتی حسن ہے۔

بچوں کی دنیا

بسنت

از جناب احسن عثمانی صاحب

جاڑا رخصت ہو رہا ہے۔ بسنت رُت آئی ہے۔ کیسا دل لبھانے والا موسم ہے۔ سرسوں پھولی کھیتوں میں بسنتی رنگ کا دریا لہرانے لگا۔ یہ سرسوں کے ہرے بھرے کھیت، یہ زرد زرد رنگ کے پھول کیسے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

انگریزی کا نیا سال شروع ہے۔ پوس کے آخر مہینے میں بسنت کی بہار رہتی ہے۔ انھیں دنوں بسنت پنچمی منائی جاتی ہے۔

بسنت کا تیوہار سبھی ہندوستانی مناتے ہیں بسنت کے دنوں میں اچھے موسم کی خوشی ہوتی ہے۔ اس خوشی میں ہندو مسلمان سب کا حصہ ہے۔ یہ ہمارے دیس کا قومی تیوہار ہے۔

امیر خسرو ہمارے دیس کے بہت بڑے عالم فقیر اور ہندی فارسی کے بہت اچھے شاعر گزرے ہیں اور ہندوستان کا بچہ بچہ ان کے نام سے بخوبی واقف ہے۔ ایک دن امیر خسرو صاحب کے پیر حضرت نظام الدین اولیاؒ کسی فکر میں بیٹھے تھے۔ بسنت پنچمی کا دن تھا۔ بہت سے ہندو سرسوں کے پھول لئے گاتے بجاتے کالکاجی کے مندر میں جا رہے تھے امیر خسرو صاحب نے بھی کھیت سے سرسوں کے پھول توڑے اور ایک ہندی کا دوہا گاتے ہوئے اپنے پیر کے سامنے پہنچے اور جھومنے لگے۔ یہ دیکھکر ان کے پیر کو ہنسی آگئی اور اُنھوں نے کہہ دیا کہ آج سے مسلمانوں میں بھی بسنت ہوا کرے۔

اُس وقت سے مسلمانوں نے بھی بسنت میں دلچسپی لینے لگے۔

پنڈت رتن ناتھ سرشار نے اپنی کتاب "فسانۂ آزاد" میں لکھنؤ کے بسنت کا حال بھی لکھا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اودھ کے نوابی زمانے میں ہندو مسلمان دونوں بڑی دھوم سے بسنت مناتے تھے۔ شاہ میناؒ کی درگاہ میں بھی بسنت کا جماؤ ہوتا تھا۔ ہر چیز کو زرد رنگ دیا جاتا تھا۔ کئی دن تک بسنت پنچمی کی دھوم دھام رہتی تھی۔

دیکھو بسنت کی بہار دلوں میں خوشی کی اُمنگ ہے۔ لڑکیاں بسنتی ساڑی اوڑھے سرسوں کے پھولوں کا تحفہ پیش کر رہی ہیں۔ گھروں میں خوب چہل پہل ہے لوگ بسنت کی خوشیاں منا رہے ہیں۔ ہندو مندروں میں سرسوں کے پھول چڑھائیں گے۔ دوست ایک دوسرے کو زرد رنگ کے پھولوں کا تحفہ دے رہے ہیں۔ دعوتیں ہو رہی ہیں لوگ مل مل کے گا رہے ہیں "آئی بسنت کی بہار"۔

بمبئی ٹاکیز میں جدید تصاویر کی تیاریاں

رائے بہادر چنی لال کی علیحدگی کے بعد بمبئی ٹاکیز کا تمام انتظام دیوکارانی خود کر رہی ہیں۔ دیوکارانی کی یہ انتہائی کوشش ہے کہ بمبئی ٹاکیز کا معیار بدستور قائم رہے۔

چنانچہ بہت سے مشہور آرٹسٹوں کی خدمات حاصل کرنے کے لئے جد و جہد شروع کر دی گئی ہے نیز دیوکارانی کے سامنے فلم سازی کا ایک نہایت ہی وسیع پروگرام ہے۔

دیوکارانی یہ چاہتی ہیں کہ بمبئی ٹاکیز کے اسٹوڈیو سے کم از کم سال میں ایک تصویر تاریخی بھی نکلے۔

چنانچہ آپ نے فیصلہ کیا ہے کہ بمبئی ٹاکیز کی پہلی تاریخی فلم "جھانسی کی رانی" ہوگی اس تصویر میں چیف رول خود دیوکارانی ادا کریں گی۔

پردۂ فلم

منروا کا پتھروں کا سوداگر

منروا کے سامنے سنہ ۱۹۴۳ء کے لئے نہایت ہی شاندار پروگرام ہے۔ خیال ہے کہ سنہ ۱۹۴۳ء میں منروا کے اسٹوڈیو سے تقریباً نصف درجن تصاویر ملک کے سامنے پیش کیجائیں گی جنمیں پرتھوی ولبھ جیسی عظیم الشان تصاویر بھی شامل ہیں پرتھوی ولبھ کس پایہ کی تصویر ہوگی اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ سکندر سے کہیں زیادہ شاندار اسے بنایا جا رہا ہے۔

۱۶ دسمبر کو منروا کے اسٹوڈیو میں "پتھروں کا سوداگر" فلم کی مہورت کی گئی۔ یہ فلم ایک مذاحیہ فلم ہوگی، جن حضرات نے منروا کی مذاحیہ فلم "الٹی گنگا" دیکھی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ منروا بہترین تاریخی تصویر کے ساتھ ساتھ مذاحیہ فلموں کی تیاری میں بھی کسقدر بلند درجہ رکھتی ہے۔ امید ہے کہ منروا کی تازہ مذاحیہ تصویر "پتھروں کا سوداگر" الٹی گنگا سے بھی زیادہ دلکش ثابت ہوگی۔

سورداس شمالی ہند میں بیحد کامیاب

رنجیت کی ڈرامیٹک فلم سورداس کو حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ بلکہ یہ وہ کامیاب فلم ہے جس نے ہندوستان کے ہر ایک اسٹیشنوں پر ایک قیامت برپا کر رکھی ہے یہ حقیقت ہے، اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آمدنی اور مقبولیت کے لحاظ سے اس نے ہندوستان کی کامیاب ترین فلموں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

سورداس اسٹیج کے دور کا وہ مشہور ڈرامہ ہے جس نے ہندوستانی ہندوستانی لٹریچر میں ایک انقلاب برپا کر دیا تھا۔ تھیٹریکل دور میں اس ڈرامہ کی کامیابی کا یہ عالم تھا کہ اس نے پبلک کو دیوانہ بنا دیا تھا۔ خورشید نے اس ڈرامہ میں چنتامنی رقاصہ کا کام نہایت عمدہ کیا ہے۔ اور سہگل نے بلوامنگل یعنی سورداس کا کام بڑی خوبی سے ادا کیا ہے۔ ذرا اندازہ فرمائیے کہ جب سہگل اور خورشید جیسے دو خوش گلو اداکار ایک ساتھ کسی فلم میں آجائیں تو وہ فلم کیا ہوگی؟

بہر حال ہمکو مسرت ہے کہ رنجیت کے اس لٹریری کارنامہ کی ملک کی جانب سے خاطر خواہ ہمت افزائی کی جا رہی ہے۔

فضلی برادران کی تصویر بھائی بہن

بمبئی کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ مسٹر سبطین فضلی کی نئی تصویر "بھائی بہن" کے نام سے پیش کی جائے گی۔ آپ نہ صرف اس تصویر کو ڈائرکٹ کرینگے بلکہ اس کا افسانہ اور مکالمے بھی مسٹر سبطین فضلی خود ہی لکھیں گے۔

مسٹر سبطین فضلی ہندوستان کے پہلے ڈائرکٹر ہیں جنہوں نے "چورنگی" کے نام سے ایک ایسی تصویر پیش کی ہے جو قوم ملت اور مذہب کی پابندیوں سے آزاد تھی، اس تصویر کے دیکھنے کے بعد یہ بتانا ناممکن ہے کہ اس تصویر کے اداکار کس مذہب اور ملت کے افراد ہیں۔ مسٹر سبطین فضلی کے "چورنگی" جیسے شاندار کارنامے کے بعد اب دیکھنا ہے کہ مسٹر فضلی "بھائی بہن" میں کونسی نئی چیز پیش کرتے ہیں۔

محبوب پروڈکشنز کی تصویر "نجمہ"

مسٹر محبوب نے اپنی ذاتی فلم کمپنی محبوب پروڈکشنز کی پہلی تصویر "نجمہ" کے لئے جس ایکٹریس کو ہیروئن کے لئے منتخب کیا ہے۔ وہ ہندوستان کی سب سے خوبصورت ایکٹریس وینا ہے۔ چنانچہ وینا کی اداکاری کے بارے میں جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ محبوب نے اس قابلیت کے ساتھ وینا کو پیش کیا ہے کہ وینا تمام ہندوستان کی تمام ایکٹریسوں کو پیچھے چھوڑ دے۔

وینا کی اداکاری کے علاوہ مشہور فلم اسٹار مجید نے بھی نواب ظفر جاہ بہادر لکھنوی کے پارٹ کو بڑی ہی خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے۔ ان دو اداکاروں کے علاوہ بمبئی ٹاکیز کی شہرت کے مالک اشوک کمار۔ اور الورادھا کا کام بھی بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ توقع کی جا رہی ہے کہ عورت اور روٹی جیسی کامیاب تصاویر تیار کرنے والے ڈائرکٹر کی یہ فلم بھی ایک لاجواب فلم ہوگی۔

اقوالِ زرین

انسان کا جوہر اور انسان کا معیار ہی تو ضبط نفس ہوتا ہے۔

جب کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس ہو تو اس کی عزت کرو۔

مخلوق سے مت مانگ بلکہ اپنے خالق کے سامنے دستِ سوال دراز کر۔

کارِ خیر سے ہاتھ روکنا ایک بڑے شر کا ارتکاب کرنا ہے۔

انسانیت سب مذہبوں سے بلند اور عظیم ہے۔

ایک دن شیر کی طرح زندہ رہنا سو برس تک بھیڑئیے کی مانند زندہ رہنے سے بہتر ہے۔

نئی دہلی ۲۲ر فروری مسٹر اللہ بخش سابق وزیر اعظم سندھ نے آج صبح پریذیڈنٹ روزویلٹ کے خاص نمائندہ مسٹر ولیم فلپس سے ملاقات کی۔

موجِ تبسم

دنیا کے ایک مشہور افسانہ نویس کو ایک سال بڑے دن کی خوشی میں ہزاروں آدمیوں نے دعوت نامے بھیجے اسلئے وہ کہیں نہ جا سکے، گھر پر ہی بیٹھے رہے۔ دوسرے سال کسی نے بھی دعوت نہ دی کیونکہ سب نے یہ سمجھا کہ ان کو دوسرے لوگوں کی طرف سے دعوت نامے آ گئے ہوں گے، لہٰذا وہ کہاں کہاں شرکت کریں گے۔ غرض دوسرے سال بھی بیچارے نے بڑے دن کی بڑی رات بغیر لطف کے کاٹی۔

کلکتہ ۲۲ر فروری ہندوستان کے لاٹ پادری و آنریبل مسٹر بلے کے فضل الحق اور کلکتہ کے متعدد ممتاز شہریوں کے عوام سے اپیل کی ہے کہ مہاتما گاندھی کی سلامتی کیلئے ہر روز ہر جگہ صبح ۸ بجے دعا کیجائے کیونکہ دعا کے ذریعہ بہت سے ایسے کام ہو جاتے ہیں جنکا دنیا والوں کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

لکھنؤ ۲۲ر فروری حکومت یوپی نے اپنی اناج کی بہم رسانی کی اسکیم کے سلسلہ میں مسٹر پی این یو مسٹر پرشاد سریواستو اور مسٹر بی سی کر جی کو ریجنل اکاؤنٹس آفیسر مقرر کیا ہے۔

دلچسپ معلومات

نقارہ جسے روحیں بجاتی ہیں

روحوں کے نقارے کی وجہ سے آجکل سسلی اور اٹلی میں شدید اضطراب اور بےچینی پھیلی ہوئی ہے اٹلی کا یہ پرانا دستور ہے کہ جب اس ملک پر کوئی آفت یا مصیبت آنے والی ہوتی ہے تو ساحل سمندر سے سسلی کے اندرونی علاقہ میں ایک خوفناک نقارہ کی آواز سنائی دینے لگتی ہے۔

یہ نقارہ ہمیشہ سورج کے چھپنے کے بعد بجتا ہے سسلی کے بوڑھے اور سن رسیدہ باشندوں کا عقیدہ ہے کہ اس خوفناک نقارہ کو روحیں بجایا کرتی ہیں چنانچہ سسلی اور اٹلی میں اس نقارہ کو موت کا نقارہ کہا جاتا ہے۔

مہاتما جی کو رہا کرنے سے وائسرائے کا انکار

نئی دہلی ۲۲ر فروری کل وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری نے سر تیج بہادر سپرو کو حسب ذیل جواب بھیجا ہے :-

"ہز ایکسلنسی نے مجھے یہ مطلع کرنیکا حکم دیا ہے کہ انھیں اس کانفرنس کا منظور کیا ہوا ریزولیوشن موصول ہوا جو آپ کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی جسکی ایک نقل آپنے براہ نوازش انہیں پہلے ہی بھیجدی تھی۔ مہاتما گاندھی کے بارے کمیں متعلق حکومت ہند کا رویہ واضح اور مفصل طور پر اس کمیونک میں درج ہے جو ماہ ۱۰ر فروری کو شائع کیا ہے اور حوالہ کی غرض سے میں اس جواب کے ہمراہ روانہ کر رہا ہوں۔ اس تاریخ کے بعد کوئی نئی صورت حالات پیدا نہیں ہوئی ہے اور جیسا کہ حکومت ہند نے کمیونک میں صاف طور سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اس بارے کے سلسلہ میں تمام ذمہ داری مہاتما گاندھی کی ہے اور اس کے ختم کرنیکا فیصلہ بھی حکومت کو نہیں بلکہ انہیں کو کرنا چاہیئے۔" (آپکا صادق) جی بی لتھویٹ

سُرخ فوج کی سالگرہ!!

لندن ۲۲ر فروری جنرل میک آرتھر نے روسی سرخ فوج کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جسمیں یہ کہا ہے کہ یہ سالگرہ ایک ایسا اہم واقعہ ہے جسکو کوئی سپاہی فراموش نہیں کر سکیگا۔ خواہ یہ سپاہی کسی قومیت سے تعلق کیوں نہ رکھتا ہو روسی فوجوں نے اپنی شاندار کامیابیوں سے موجودہ جنگ میں وہ کارنامے پیش کئے ہیں جنکا دنیا اس وقت تک مطالعہ نہیں کر سکی ہے آخر میں جنرل میک آرتھر نے کہا کہ ہمت۔ حب الوطنی۔ قربانی نے روسی فوج کو بلند مرتبہ پر پہنچا کر اسے لافانی بنا دیا ہے۔

افسانہ

پیا ملن کی آس

جس خط کو اپنے سینے پر رکھے اندرا بڑی دیر سے مسہری میں پڑی آنسو بہا رہی تھی اسے اندرا نے اشکوں کی لڑیوں کی جھلملیوں میں سے پانچویں مرتبہ پھر پڑھا۔ اس خط کا ایک ایک لفظ تیر بن بن کر اس کے کلیجے میں اُتر رہا تھا۔ اور ہر فقرہ اس کے دکھے ہوئے دل پر نشتر کا کام کر رہا تھا۔

خط کو پورا پڑھ چکنے کے بعد اندرا کی آنکھوں سے آنسو اور بھی زیادہ شدت کے ساتھ ابل پڑے اور اسکی ہچکی بندھ گئی۔

مہندر کا من موہنا پیارا پیارا۔ بھولا بھالا چہرہ اس کی آنکھوں میں پھرنے لگا۔ اس نے روتے روتے کہا۔ انہوں نے مجھ بزدل کے لئے خود کو اور اپنے خاندان کو تباہ کر ڈالا۔

اب سے پہلے بھی کتنی ہی مرتبہ اسی مسہری میں اپنے شوہر کے آغوش میں پڑے ہونے کی حالت میں مہندر کا بھولا بھالا مکھڑا اس کی آنکھوں تلے پھر چکا تھا۔

اندرا کا دولہا اپنی نئی دلہن کے لوچدار اور گداز جسم کو اپنی بانہوں میں کس کر مس کی لذت سے بیہوش سا ہونے لگتا تھا۔ وہ بے اختیار ہو کر اس کے پرکشش گلابی گالوں پر اپنے تھرتھراتے ہوئے ہونٹ رکھ دیتا تھا۔ اس کے کپکپاتے ہوئے ہاتھ کیف کی تھرتھری کے ساتھ اپنے دلہن کے نرم نرم جسم کے گداز ترین مقامات وچھوتے تھے وہ ارمانوں کی گدگدی اپنے دل میں لیئے ہوئے اپنی نئی دلہن کے ایک ایک عضو سے جو کنول کے ڈنٹھل کی طرح نرم اور لوچدار تھا، کھیل کر اپنی پیاس بجھانی چاہتا تھا۔

مگر اندرا کا جسم اسکے حوالے کر دینے کے باوجود خود کو اس قابل نہ پاتی تھی کہ اس کی گرمجوشی کا جواب ویسی ہی گرمجوشی سے دے سکے۔ اسکی نظروں تلے اس وقت مہندر کا چہرہ تیرنے لگتا تھا بھیگی ہوئی بڑی بڑی پُرخمار آنکھیں، لمبے لمبے خوشنما گھرے سیاہ گھر بکھرے ہوئے اور بے ترتیب بال۔

اس وقت بھی جبکہ خط کو پانچویں مرتبہ پڑھنے کے بعد وہ ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھی۔ یہی چہرہ اسکی آنکھوں تلے پھر رہا تھا۔

کالج کی زندگی کے وہ دن اس کی نظروں کے آنے سے فلم کے مناظر کی طرح گزرنے لگے، جب مہندر اور اندرا نے ایک دوسرے سے عہد و پیمان کیا تھا کہ وہ زندگی بھر کے لئے ایک دوسرے کے ہو جائیں گے۔

ان میں سے ایک منظر اندرا کے سامنے آکر ٹھہر سا گیا۔ کالج میں گرمیوں کی چھٹیاں ہوئیں، اندرا اپنے بڑے بھائی کے ہاں بھیج دی گئی تاکہ وہ مہندر سے دور رہ سکے۔ اندرا کے بڑے بھائی ایک دوسرے شہر میں ملازمت کے سلسلے میں مقیم تھے اور انہوں نے اپنی بیوی کو بھی وہیں بلا کر گھر بسا لیا تھا۔

اندرا کو بڑے بھائی کے ہاں پہنچے ہوئے دوچار دن ہی ہوئے تھے کہ ایک صبح کو نو بجے بسنت نے کہا۔ "اندرا رانی جب یہ شخص سو کر اُٹھے تو اسے کھانا دانا کھلا دینا"۔

"کون شخص"؟ اندرا نے حیران ہو کر اپنے بڑے بھائی سے پوچھا۔

بسنت سوٹ اور ہیٹ پہنے دفتر جانے کو تیار تھا۔ جلدی سے بولا۔ "یہی جو بیٹھک میں سو رہا ہے"۔

"کون ہے؟" بھابی نے پوچھا۔

"کیا خبر کون ہے! رات کو آن گھسا" بسنت نے جواب دیا۔

"واہ" بھابی بولیں۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بغیر جان پہچان کے ہی کوئی کسی کے گھر میں گھس آئے"۔

بسنت نے جانے کی جلدی ظاہر کرتے ہوئے بات کو ختم کرنے کے طور پر کہا۔ اچھا، خیر کچھ بھی ہو تم ذرا چائے بھجوا دینا پہلے تو، تھوڑی دیر بعد پھر کھانا کھلا دینا۔ میں بھی ایک بجے آتا ہوں۔ آج ہفتہ ہے اتفاق سے"۔

یہ کہہ کر کھم کھم کرتا ہوا بسنت دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے کے قریب پہنچکر وہ ٹھٹکا اور مڑ کر مسکراتا ہوا بولا "اندرا ذرا تم دیکھ بھال رکھنا اس شخص کی۔ اجنبی آدمی ہے"۔

اندرا بھائی کے اس فقرے اور اس کی شرارت بھری مسکراہٹ کا مطلب اس وقت سمجھی جب یہ پول کھلا کہ اجنبی کون ہے۔

جب اندرا چائے کی ٹرے لئے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی تو اجنبی ابھی تک ریشمی چادر میں منہ لپیٹے ہوئے پڑا تھا۔ اس کا جو ہاتھ چادر کے باہر نکلا ہوا تھا، اسے دیکھ کر اندرا ایک لحہ کے لئے ٹھٹکی۔ ہیں!! یہ تو مہندر کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے!!!

مگر پھر اس نے سوچا۔ مہندر اس طرح کیوں آنے لگا خبر نہیں کون اجنبی ہے!! وہ چلی آئی۔

تقریباً آدھ گھنٹے بعد بسنت مسکراتا ہوا بیٹھک میں سے نکل کر آیا۔ بیوی نے پوچھا۔ "اتنے جلد آ گئے!!"

بسنت بولا۔ "چھٹی تھی آج۔ مجھے خیال نہیں رہا"۔ پھر اس نے گفتگو کا رُخ بدل کر کہا۔ "وہ جو بیٹھک میں آدمی ہے، وہ کہتا ہے کہ تمہارے ہاں کی جو نوکرانی چائے رکھ کر گئی ہے وہ بڑی بدتمیز ہے، خبر نہیں کس دھن میں تھی میرے جوتے کھول کر انکی تو خراب کر گئی"۔

اندرا نے بگڑ کر کہا۔ "واہ بڑا آیا بدتمیز کہنے والا ہو گا خود ہی بدتمیز"۔

بسنت ہنسنے لگا۔ بیوی اور بہن سے مخاطب ہو کر بولا "آؤ تو سہی، ذرا بیٹھک میں۔ اسے دکھاؤں کون ہے"۔

پہلے تو اندرا اور بھابی جانے کو تیار نہیں ہوئیں مگر پھر دونوں بیٹھک میں چلی گئیں بسنت کے ساتھ۔

بیٹھک میں داخل ہوتے ہی بسنت قہقہہ مار کر ہنسا اور اندرا سے بولا "یہ ہے تمہیں بدتمیز نوکرانی کہنے والا وہ اجنبی"۔

اندرا حیران رہ گئی۔ مہندر کھڑا قہقہے لگا رہا تھا۔ بھابی کی تیوری پر بل پڑ گئے۔ بولیں۔ اچھا یہ آئے ہیں!" بسنت نے مہندر سے پوچھا۔ "چائے کیسی بنی ہے" مہندر نے جواب دیا۔ "ارے بابا اجنبی لوگوں کو جیسی بھی مل جائے غنیمت ہی ہے"۔

اندرا کے چہرے پر حیا کی تمتماہٹ دوڑ گئی اس نے زمین کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ آئے ہیں"۔

سب ہنسنے لگے۔

مگر مہندر کے بسنت کے ہاں جا کر مہمان ہونے ہی مہندر اور اندرا کے ارمانوں کی بربادی کا آغاز ہوا۔ اندرا کے باپ جو مہندر اور اندرا کی شادی کے خلاف تھے اب اور بھی زیادہ وہ مخالف ہو گئے۔ بھابی ان کی ہمنوا تھیں۔ وہ بھی کسی وجہ سے اندرا کے مہندر سے بیاہے جانے کے خلاف تھیں۔ اُنہوں نے مہندر کے بسنت کے ہاں مہمان ہونے اور مہندر اور اندرا کے ملنے جلنے کے بارے میں خوب نمک مرچ لگا کر سسرے کو بہت سی باتیں لکھیں۔ اندرا کو فوراً واپس بلا لیا گیا اور فوراً ہی اسکی شادی اسکی مرضی کے خلاف ایک دوسری جگہ کر دی گئی۔

اندرا نے آٹھ آٹھ آنسو روتے ہوئے مہندر کو آخری خط لکھا کہ آج سے مجھے بھول جاؤ۔ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے۔ اس نے مہندر کے وہ سب خط جمع کر کے آگ کی نذر کر ڈالے جنمیں مہندر نے اپنے محبت بھرے دل کی کیفیتیں اسکو بتائی تھیں مہندر کی جو پیاری پیاری تصویر اندرا کے پاس تھی وہ بھی اس نے جلا ڈالی۔ غرض ہر جتن سے اس نے مہندر کو اپنے دل سے نکال دینا چاہا۔

اس کا خیال تھا کہ میری بیوفائی پر مہندر بھی مجھ کو تھوڑے عرصہ میں بھول بھال جائیگا، مگر جب اس نے سنا کہ

مہندر نے کیا کر ڈالا تو وہ سناٹے میں آگئی مہندر نے اسے ایک خط بھیجا تھا جسمیں صرف ایک شعر لکھا تھا۔

ترک تعلقات سے بھولتا ہے کوئی کہیں
کہنے کی بات ہے بھلا کس نے کسے بھلا دیا

مگر اس خط میں اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ اس نے کسطرح خود کو اندرا کے پیچھے تباہ کر لیا ہے یہ اندرا کو ایک اور ذریعے سے معلوم ہوا۔ اور جو کچھ معلوم ہوا اس سے اندرا کے ہوش جاتے رہے کہ وہ کیا سمجھ رہی تھی۔ اور مہندر نے کیا کر ڈالا۔

اندرا کو مہندر کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ اپنی بہن اور بوڑھی ماں کو بے سہارا چھوڑ کر لاپتہ ہو گیا ہے اس نے تعلیم چھوڑ دی ہے اور اپنی زندگی کے ترقی کے راستے سے الٹے قدموں واپس ہو کر خود کو بربادی کے گڑھے میں ڈال دیا ہے۔

اندرا کو جب یہ معلوم ہوا تھا۔ تو اسکا دل تڑپ کر رہ گیا۔ تھا۔ اسے معلوم ہوا کہ گو اس نے مہندر کے سارے خط جلا ڈالے اور اسکا فوٹو بھی آگ میں ڈال دیا۔ اور اسطرح مہندر کی یاد کو اپنے دل کے لوح سے مٹا ڈالنے کی پوری پوری کوشش کی مگر۔

ترک تعلقات سے بھولتا ہے کوئی کہیں
کہنے کی بات ہے بھلا کس نے کسے بھلا دیا۔

بار بار وہ مہندر کے خط میں لکھے ہوئے اس شعر کو پڑھتی تھی اور روتی تھی۔

ان سب گذشتہ واقعات کو یاد کر کے اندرا بیکل ہو گئی اور اس نے آج کے تازہ خط کو پھر پڑھا لکھا تھا۔

"پیاری بہن تم نے لکھا تھا کہ میں مہندر کے
خاندان والوں کے بارے میں تمہیں بتاتی رہا
کروں مجھے معلوم ہوا ہے کہ بیچارے کی ماں
اور بہن بھی مر گئیں وہ بھی لاپتہ ہے بیچارے کے
گھر بار کا خاتمہ ہو گیا"

خط کو ختم کر کے اندرا کے دل میں ایک ہوک سی اٹھی وہ گھبرا کر کمرے سے باہر نکل کر بنگلے کے برآمدے میں آگئی۔

دفعتاً اس کی نظر سامنے کمپاونڈ کے دروازے کی طرف گئی ایک لمحہ کیلئے تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ کہ وہ جو کچھ دیکھ رہی ہے آیا یہ درست ہے؟ پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں ملیں۔ اور غور سے دیکھا۔ اس نے چلا کر کہا "مہندر"

نوکر میم صاحب کے خلاف معمول اسطرح چلانے پر بھاگے ہوئے برآمدے میں پہنچے۔ انہوں نے دیکھا میم صاحب فرش پر پڑی ہوئی ہیں۔ خانساماں نے آنسو بھر کر ملازم سے کہا بیچاری چل بسیں۔

یہ بات ایک راز ہی بنی رہی کہ میم صاحب کی اسطرح دفعتاً حرکت قلب کیوں بند ہو گئی۔ نوکروں نے تو یہ سنا تھا کہ وہ کسی کا نام لیکر چلائیں تھیں۔ مگر یہ کوئی یاد نہ رکھ سکا کہ انہوں نے اسوقت کسکا نام لیا تھا۔

لیڈرز کانفرنس کا اجلاس

مہاتما جی کی فوری غیر مشروط رہائی کا مطالبہ

دہلی ۱۹ر فروری جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا مہاتما جی کے برت کے سلسلہ میں ان کی غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کرنے کے لئے ملک کے ڈیڑھ سو سے زائد سرکردہ لیڈروں کی ایک کانفرنس آج ساڑھے تین بجے ۲۸ نمبر فیروز شاہ روڈ نئی دہلی میں منعقد ہوئی اس موقعہ پر ملک کے کونہ کونہ سے سرکردہ حضرات آئے تھے کانفرنس کا افتتاح مسٹر سی راجگوپال آچاریہ نے کیا آپ نے تقریر میں فرمایا کہ اس خیال سے ہر ہندوستانی متفق ہے کہ مہاتما جی کو غیر مشروط طور پر فوراً ہی رہا کر دیا جائے دوسرے الفاظ میں انکی رہائی سے ہر ہندوستانی کو خوشی ہوگی۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے۔ کہا کہ ہمارا سب کا مشترکہ منشا یہ ہے کہ کسی طرح مہاتما گاندھی کی جان بچ جائے۔ اس سلسلہ میں ہرگز دو رائے نہیں ہو سکتیں لیکن ملک کے متحدہ مطالبہ کے باوجود۔ حکومت نے انکو اب تک رہا نہیں کیا۔ اسکی وجہ صاف ہے کہ حکومت نے ہماری متحدہ آواز کی پرواہ نہیں کی۔ مجھے افسوس ہے کہ ہم اس قسم کی حکومت کو نہ جمہوری حکومت ہی کہہ سکتے ہیں اور نہ ڈکٹیٹر۔ ہی وائسرائے ہند اور مہاتما گاندھی کی خط و کتابت پر تبصرہ کرتے ہوئے راجہ جی نے فرمایا کہ انہوں نے یہ برت کر کے اپنی قوت برداشت کا غلط اندازہ لگایا ہے وہ حکومت سے انصاف کی توقع کرتے ہیں لیکن حکومت کو یہ اندیشہ ہے کہ جو وقت بھی ان کو رہا کیا گیا ملک میں گڑبڑ شروع ہو جائے گی لیکن انکو رہا نہ کرنے سے جو اچھی صورت حالات پیدا ہو جائے گی اسکو حکومت نے قطعی نظر انداز کر دیا ہے

دوسری جانب مہاتما گاندھی اس موقعہ پر اپنے پیروؤں کو صورت حالات پر نظر ثانی کر کے مشورہ دینا چاہتے ہیں کہ کیا لارڈ لنلتھگو یا ان کے مشیر اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ مہاتما گاندھی رہا ہونے کے بعد تشدد اور تباہ کاری کی تحریکوں میں حصہ لیں گے۔ . . . .

اور ان کی حوصلہ مندی حوصلہ افزائی کریں گے؟ راجہ جی نے مزید فرمایا کہ مہاتما جی نے اپنے متعلق اپنی خط و کتابت میں مندرجہ ذیل باتیں صاف کر دی ہیں۔

۱۔ مجھے اپنے ہموطنوں کو حالات کا دوبارہ جائزہ لینے اور ضروری مشورہ دینے کیلئے آزاد کر دیا جائے۔

۲۔ یا مجھے اس بات کا یقین دلایا جائے کہ میں نظربندی کا مستحق ہوں۔

۳۔ یا جس وجہ سے مجھے نظربند کیا گیا ہے اس کے جواز کیلئے مجھے کسی عدالت کے روبرو پیش کیا جائے۔

اس کے بعد مسٹر کے ایم منشی نے ان لیڈروں کے پیغامات پڑھکر سنائے جو اس کانفرنس میں شریک نہ ہو سکے ان میں چند کے نام حسب ذیل ہیں۔

پنڈت مدن موہن مالویہ مسٹر دی پیپلز آف انڈیا۔ آنریبل مسٹر سرینواس ساستری، ڈاکٹر بھگوان داس، سوچیتی لال بی مہتہ راجکماری امرت کور۔ مسٹر محمد ہانی۔ راوجی وزیر ہز ہائنس سر آغا خان، سر پدم پت سنگھانیہ، سر پرشوتم داس ٹھاکر داس مسٹر این سی کیلکر، راجہ بہادر گوبند لال شوالال، راجہ سر اناملائی چیٹی، سر شیو سوامی آئرنگر، سر تلسی داس کیلاچند، ڈاکٹر کھرے سیٹھ امرت لال سارا بھائی، بیگم حامد علی۔ مسٹر مراجی، راجہ نرندرناتھ، مسٹر جمشید مہتہ، مسٹر پی ٹھکر بابا۔ سر دجے پرشاد سنگھ رائے، مسٹر ٹھکر سی۔ مسٹر رامانند چٹرجی، لالہ دونی چند۔ مسٹر ستیہ مورتی۔ سر سیتا رام، سر وزیر حسن، سر جلال الدین ہاشمی مسٹر این ایل بریلوی۔ مسز ہنسا مہتہ سردار بہادر سردار بلدیو سنگھ وزیر پنجاب، پنڈت کے سنتانم مرزا یار جنگ حیدرآباد۔ مسٹر این این سرکار۔ ان سب کے پیغامات میں کانفرنس کی کامیابی کی دعا کیگئی اور مہاتما جی کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ان پیغامات کے علاوہ کمیونسٹ پارٹی لکھنؤ۔ راجپوت کالج یونین آگرہ، پریذیڈنٹ انڈین چیمبر کلکتہ، آگرہ یونیورسٹی کے طلباء نیشنلسٹ کرسچن پارٹی بمبئی۔ انجمن وطن کانپور۔ اسٹیٹ پیپلز اندور، مرکنٹائل ایسوسی ایشن کراچی کی جانب سے وصول شدہ تار پڑھکر سنائے گئے۔ ایک میمورنڈم دہلی کے شہریوں کی طرف سے پیش کیا گیا جس پر ستر ہزار سے زائد لوگوں نے دستخط کئے تھے۔ خواجہ حسن نظامی نے اپنے اور اپنے مریدوں کیطرف سے دستخط کئے تھے اس کے بعد سر رادھا کرشن وائس چانسلر بنارس یونیورسٹی کا پیغام پڑھا گیا۔ ازاں بعد سر مہاراج سنگھ نے انڈین کرسچن سوسائٹی کیطرف سے رہائی کا مطالبہ کیا۔ نام دھاری پنتھ کیطرف سے پیغام پڑھکر سنایا گیا۔

ریزولیوشن مرتب کرنے کیلئے جن لوگوں کو رکھا گیا ہے ان میں سے یہ نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ سر تیج بہادر سپرو۔ ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ۔ مسٹر منشی، ڈاکٹر ایم آر جیکر۔ مسٹر اللہ بخش، مسٹر مہتہ، سر جگدیش پرشاد، مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی۔ سر مہاراج سنگھ، مفتی کفایت اللہ۔ خواجہ حسن نظامی۔ ماسٹر تارا سنگھ، پنڈت ہردے ناتھ کنزرو، سیٹھ کستور بھائی لال بھائی۔ ڈاکٹر بنرجی، مسٹر این سی چٹرجی۔ ڈاکٹر مونجے

دہلی ۲۰ر فروری۔ لیڈرز کانفرنس کا دوسرے دن کا کھلا اجلاس آج صبح ساڑھے گیارہ بجے سر تیج بہادر سپرو کی صدارت میں منعقد ہوا۔

سر تیج بہادر سپرو نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ میں اسوقت موقعہ کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے غمگین ہوں جیسا کہ میرا یقین ہے۔ کہ آپ سب صاحبان بھی ہوں گے۔ میں آپ لوگوں کے سامنے مہاتما جی کی غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کو سامنے رکھکر۔ ضمیر کی صفائی کیساتھ کھڑا ہوا ہوں۔ میں نے ہمیشہ تحریک سول نافرمانی کی مخالفت کی ہے اور میں اس ریزولیوشن کی مخالفت کرتا رہا ہوں جو بمبئی میں ۸ر اگست کو پاس کیا گیا تھا۔ میں نے اس کے بعد کے واقعات کو نہایت افسوس کیساتھ دیکھا ہے ہند میں جو تباہیاں اس کے بعد ہوئیں اسکا مجھے پورا پورا احساس ہے۔ مجھے باغیوں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے لیکن اس نتیجہ پر پہنچنے سے پہلے ہمیں یہ سوچنا ہوگا۔ کہ جس شخص کو باغی کہا جا رہا ہے۔ وہ دراصل ایسا ہے بھی یا نہیں۔ ہم حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہندوستان میں پرامن حالات قائم کرنیکی کوشش کرے۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ اگر مہاتما جی رہا کر دئے گئے۔ تو ملک میں پرامن حالات قائم کرنے کے لئے حکومت کیطرف سے یہ پہلا قدم ہوگا۔ اس کے بعد آپنے انگریزی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ برطانوی حکومت نے ہمیشہ باغیوں کے ساتھ صلح کی ہے اور ہر ایسے موقعہ پر حکومت پرست نظر انداز کر دئے گئے ہیں میں اب بھی یہ امید کر رہا ہوں کہ مہاتما گاندھی اور وائسرائے کے درمیان فیصلہ ہوگا۔ حکومت کا فرض ہے کہ اس موقعہ پر تدبر کا ثبوت دے۔ اور اس موقعہ پر حکومت کو پیشقدمی کر کے اور مہاتما جی کو رہا کرے۔ بہترین صورت حالات پیدا کرنا چاہئے آپنے مزید فرمایا کہ سب کمیٹی نے جو ریزولیوشن مرتب کیا ہے میں اس کے ساتھ بالکل متفق ہوں۔ آخر میں آپنے ایک بار پھر حکومت سے مطالبہ کیا کہ۔ مہاتما جی کو رہا کر دیا جائے۔ ازاں بعد آپنے ڈاکٹر جیکر سے درخواست کی کہ ریزولیوشن پیش کریں۔

ڈاکٹر ایم آر جیکر نے ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے جسمیں حکومت سے مہاتما جی کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مہاتما جی اور وائسرائے کے درمیان خط و کتابت پر وضاحت کے ساتھ تبصرہ کیا اور ریزولیوشن پیش کرنے کے بعد ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے۔ کہا کہ مہاتما جی کی رہائی سے ہندوستان اور انگلستان کے درمیان پیدا شدہ خلیج پر ہو سکتی ہے آپکے بعد سر مہاراج سنگھ، ماسٹر تارا سنگھ، مسز مکینزی، نے ریزولیوشن کی تائید کی۔

موسیو عطائی کا بیان

بمبئی ۲۰ر فروری ترکی کے اخبار نویس کا وفد کل حیدرآباد (دکن) سے بمبئی پہنچا۔ بمبئی کارپوریشن کی جانب سے وفد کو ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔

حیدرآباد میں اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس میں اس سوال کے جواب میں کہ آیا آپ قرآن پاک کے احکام کیمطابق مسلم قوموں کی اخوت کے قائل ہیں؟ وفد کے لیڈر موسیو عطائی نے فرمایا۔ کہ ہم دنیا کے تمام قوموں کی باہمی اخوت کے قائل ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ ہندوستان کی مختلف۔ سیاسی پارٹیوں کے لیڈران اپنے بیانات میں جن اختلافات کا اظہار کرتے رہتے ہیں کیا آپنے ہندوستان کے ہندو اور مسلم عوام میں بھی وہ اختلافات پائے ہیں؟ موسیو عطائی نے جواب دیا کہ ہندوستان کے عام ہندو مسلمانوں میں قطعی کوئی اختلاف نہیں ہے اور وہ ایکدوسرے پر پوری طرح بھروسہ کرتے ہیں۔

میڈم چانگ کائی شک کا بیان

واشنگٹن ۲۰ر فروری۔ میڈم چانگ کائی شک نے آج وائٹ ہاؤس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ چین کو مزید جنگی سامان بھیجکر چین کی بہترین امداد کر سکتے ہیں پریذیڈنٹ روزویلٹ یہ اعلان کر چکے ہیں کہ یہ کام جلد از جلد ہونا چاہئے پریذیڈنٹ روزویلٹ اور میڈم چانگ کائی شک نے مشترکہ پریس کانفرنس منعقد کی پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اس موقع پر اپنی تقریر میں اسبات پر زور دیا کہ اتحادی قوتیں چین کو

چین کو جاپان پر حملہ کرنے کے لئے اڈہ بنانے کا ارادہ کر رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی شانت مہاساگر کے جزیروں سے جاپانیوں کے رسد و کمک کے راستوں کو کاٹنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اسبات پر بھی زور دیا کہ اب جزائر جاپان پر ہی حملہ کرنیکی ضرورت ہے۔

چانگ کائی شک نے اس پریس کانفرنس میں کہا کہ روس پر زیادہ دباؤ پڑنے سے پہلے چین کو روس سے بہت سا جنگی سامان مل چکا ہے جس میں بہت سے ہوائی جہاز شامل ہیں اب چین میں بہت سے ہوا باز تربیت حاصل کر چکے ہیں لیکن ان ہوا بازوں کیلئے نہ تو پٹرول ہے اور نہ ہوائی جہاز ہیں چین کے جسقدر فوجیوں کے لئے گولہ بارود مل سکتا ہے اسیقدر فوجیوں سے میدان جنگ میں کام کیا جا رہا ہے۔

وائسرائے اور مہاتما جی کے درمیان خط وکتابت

ذیل میں وہ خط وکتابت درج کیجاتی ہے جو ہز اکسلنسی وائسرائے اور مہاتما گاندھی کے درمیان ہوئی ہے، مہاتما گاندھی نے اپنی ۳۱ ردسمبر ۱۹۴۲ء اور ۱۹ رجنوری ۱۹۴۳ء کی چٹھیوں کو جو نجی طور پر بھیجی گئی تھیں شائع کر دینے کی اجازت دیدی ہے۔

مہاتما جی کا خط !!

۳۱ ردسمبر ۱۹۴۲ء۔

ڈیر لارڈ لنلتھگو!

یہ قطعی نجی چٹھی ہے انجیل کی ہدایت کے برعکس میں نے آپکے خلاف جو لڑائی شروع کی ہوئی ہے اسکو طے کرنے میں کئی دن گذار دیئے۔ لیکن میرے دلمیں آپکے خلاف جو خیالات ہیں انکا بوجھ ہلکے بغیر اس سال کو ختم نہ ہونے دونگا۔ میرا خیال یہ تھا کہ ہم دونوں دوست ہیں اور اب بھی یہی سوچکر مجھے خوشی ہوتی ہے بہر حال ۹ راگست کے بعد جو کچھ ہوا ہے اس کے بعد مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ آیا اب بھی آپ مجھے دوست ہی تصور کرتے ہیں۔ میرا آپ کی گدی کے کسی متصرف سے اتنا قریبی ربط وضبط نہیں رہا جتنا کہ آپ سے رہا ہے۔

میری گرفتاری کیلئے آپکا حکم اس کے بعد آپکا جاری کیا ہوا کمیونک، راجہ جی کو آپ کا جواب، میرے اور پر سٹرابری کے حملے۔ اور بہت سی دوسری باتیں جنکی میں فہرست پیش کر سکتا ہوں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ کسی نہ کسی مرحلہ پر آپ کو میری نیک نیتی پر شک ہو گیا تھا۔ مثال کے طور پر اسی سلسلہ میں دوسرے کانگریسی کارکنوں کا ذکر یہ ظاہر کرتا ہے کہ مجھے ان تمام برائیوں کی روح رواں سمجھ لیا گیا ہے جو کانگریس پر عائد کیگئی ہیں۔ اگر آپنے مجھے دوست سمجھنا نہیں چھوڑا تھا تو آپنے سخت ترین کاروائی کرنے سے پہلے مجھے کیوں نہیں بلایا اور مجھے اپنے شکوک سے آگاہ کر کے اپنے حقائق سے باخبر کیوں نہیں کیا؟

مجھے دوسرے جن نظروں سے دیکھتے ہیں میں خود بھی انہیں نظروں سے اپنے آپ کو دیکھ سکتا ہوں لیکن اس معاملہ میں مجھے مایوس کن ناکامی ہوئی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ سرکاری حلقوں کی طرف سے اس سلسلہ میں میرے متعلق جو بیانات دئے گئے ہیں وہ تمام صداقت سے کافی بعید ہیں۔ میں آپ کی نظروں میں اسقدر گر گیا ہوں کہ مجھے بستر مرگ پر پڑے ہوئے اپنے نجی دوست (میرا مطلب پروفیسر بھنسالی سے ہے) سے بھی واسطہ قائم کرنیکی اجازت نہیں دیگئی۔ جنہوں نے چیمور کے معاملہ کے سلسلہ میں برت رکھا ہوا ہے۔ اور مجھ سے یہ توقع کیجاتی ہے کہ میں کچھ لوگوں کے جو کانگریسی کارکن بتائے جاتے ہیں نام نہاد تشدد کی مذمت کروں۔ حالانکہ میرے سامنے مذمت کیلئے اخبارات کی سنسر کے ذریعہ سخت قطع وبرید کی ہوئی خبروں کے سوائے اور کوئی حقائق موجود نہیں ہیں۔ اور مجھے یہ کہنا پڑیگا کہ میں ان اطلاعات پر قطعی اعتبار نہیں کرتا میں اور بھی بہت کچھ لکھ سکتا تھا۔ لیکن اپنی المناک داستان کو طویل نہیں کرنا چاہتا۔ مجھے یقین ہے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ کافی ہے۔

اور آپ اس کے مفصل مضمرات کو سمجھ سکیں گے۔

آپ جانتے ہیں کہ میں ۱۹۱۴ء میں دکھنی افریقہ سے اس مشن کو لیکر ہندوستان آیا تھا۔ جو میں نے ۱۹۰۶ء میں شروع کیا تھا اور وہ مشن بنی نوع انسان کی زندگی کے تمام شعبوں میں ہنسا اور جھوٹ کی جگہ اہنسا اور ستیہ کے پرچار کا مشن تھا۔

ستیہ اگرہ کے قانون کو کبھی شکست نہیں ہو سکتی جیلخانہ بھی ان پیغامات کے پرچار کا ایک راستہ ہے لیکن اسکی بھی کچھ حدود مقرر ہیں۔ آپنے مجھے ایک محل میں رکھا ہے جہاں ہر آسائش میسر آسکتی ہے۔ میں نے اپنا فرض سمجھ کر ان آسائشوں سے فائدہ اٹھایا ہے لیکن وہ آسائشیں کبھی بھی میری مسرت کا موجب نہیں بنیں اور میرے دلمیں ہمیشہ یہ امید رہی کہ کسی نہ کسی دن وہ لوگ جو اسوقت بااختیار ہیں یہ محسوس کریں گے کہ انہوں نے بے قصور انسانوں کیساتھ زیادتی کی ہے میں چھ ماہ تک سب کچھ برداشت کرتا رہا۔ یہ عرصہ اب ختم ہو رہا ہے اور میرے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو چکا ہے۔ ستیہ اگرہ کے قانون نے جیسا کہ میں جانتا ہوں ایسی آزمائش کی گھڑی کے لئے بھی ایک علاج تجویز کیا ہے ایک مختصر جملہ میں یہ علاج برت رکھکر اپنے شریر کو گھلانا ہے اور یہی قانون اس علاج کو اختیار کرنیکی ممانعت بھی کرتا ہے جبکہ اسکو آخری حربہ کے طور پر استعمال کرنا ناگزیر ہو جائے۔ اگر مجھے یہ استعمال نہ کرنا پڑے تو میں اسے ..... استعمال کرنا نہیں چاہتا۔

مجھے میری غلطی یا غلطیوں سے آگاہ کر دیں میں ان کا کافی ازالہ کر دونگا۔ آپ مجھے بتلا سکتے ہیں۔ یا کسی شخص کو جو آپکے نظریہ سے واقف ہو۔ میرے پاس بھیج سکتے ہیں۔ جبکا عقیدہ مضبوط ہو اگر آپ اختیار کرنا چاہیں تو۔ اور بھی کئی طریقے ہیں کیا میں جلد جواب کی توقع کر سکتا ہوں۔ دعا ہے کہ نیا سال ہم سب کے لئے امن لیکر آئے۔

میں ہوں آپکا مخلص دوست

ایم کے گاندھی۔

وائسرائے کا خط !!

۱۳ رجنوری ۱۹۴۳ء

(ذاتی)

ڈیر مسٹر گاندھی

آپ کا ذاتی خط مورخہ ۳۱ ردسمبر کا جو مجھے ابھی موصول ہوا ہے میں اسکی ذاتی نوعیت کو پورے طور پر قبول کرتا ہوں۔ اور اسمیں جس بے تکلفی کا اظہار کیا گیا ہے اسکا میں خیر مقدم کرتا ہوں اور میرا جواب بھی ایسی کہ اس کے متعلق آپ کی خواہش ہے ایسا ہی بے تکلفانہ اور قطعی ذاتی ہوگا جیسی کہ آپکی چٹھی ہے (۲) مجھے آپکی چٹھی پڑھکر بڑی خوشی ہوئی آپکے ساتھ اس بے تکلفی سے پیش آتے ہوئے جو ہمارے سابقہ تعلقات کی بنا پر جائز ہے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے حالیہ چند ماہ میں ان لوگوں کانگریس کی اس پالیسی کے باعث جو اس نے اگست میں اختیار کی تھی اور دوم اسوجہ سے کہ اس پالیسی سے جیسا کہ ظاہر ہے تمام ملک میں تشدد اور جرائم شروع ہو گئے ہیں۔ بیرونی حملوں سے ہندوستان کیلئے جو خطرات ہیں ان کے بارہ میں کچھ نہیں کہتا) اس تشدد اور جرائم کیلئے آپ کی جانب سے اور ورکنگ کمیٹی کی جانب سے مذمت کا ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا۔ جب پہلے آپ پونہ میں تھے تو مجھے معلوم تھا کہ آپ کو اخبار نہیں مل رہے تھے اور میں نے اس حقیقت کی بنا پر آپکی خاموشی کے جواز کو تسلیم کر لیا تھا جب آپکو اور ورکنگ کمیٹی کو آپ لوگوں کی پسند کے مطابق اخبارات دئے جانے لگے تو مجھے اس امر کا یقین تھا کہ اس اخبارات میں ملک کے ہونے والے تمام واقعات کی تفصیلات پڑھکر آپکو بھی اتنا ہی صدمہ اور ملال ہوگا جتنا کہ ہم سب کو ہوا ہے۔" اور یہ کہ آپ لوگ ان واقعات کی مذمت کی بہت وسیع پیمانہ پر اشاعت کرنے کیلئے مضطرب ہونگے لیکن ایسا نہیں ہوا اور اس سے مجھے انتہائی مایوسی ہوئی خصوصاً جب میں قتل کی وارداتوں، پولیس افسروں کو زندہ جلا دینے۔ ریلگاڑیوں کو برباد کر دینے، جائدادوں کو تباہ کر دینے کے واقعات اور ان نوجوان طلبا کی گمراہی کا خیال کرتا ہوں جس نے ہندوستان اور کانگریس کی نیکنامی کو اسقدر بٹہ لگایا ہے۔ آپ یقین مانئے کہ آپکے اخبارات کی جن اطلاعات کا آپنے چٹھی میں تذکرہ کیا ہے وہ مضبوط بنیاد پر قائم ہوتی ہیں۔ کاش! وہ تمام اطلاعات غلط ہوتیں۔ کیونکہ یہ تمام کہانی بہت ہی المناک ہے کانگریس کی تحریک میں۔ کانگریس پارٹی پر اور ان لوگوں پر جو کانگریس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں آپ کا جو زبردست اثر ہے اس سے بخوبی میں واقف ہوں۔ اور میری یہ خواہش ہے کہ میں یہ محسوس کر سکوں کہ اسکی گراں ذمہ داری آپ پر عائد نہیں ہوتی۔ (لیکن افسوس ہے کہ اگرچہ ابتدائی ذمہ داری لیڈروں پر عائد ہوتی ہے لیکن دوسروں کو اسکا پھل بھوگنا پڑا ہے) اور یہ پھل انہیں یا تو قانون شکنی کی حیثیت سے اور یا ان نتائج کی شکل میں جو اس سے پیدا ہوئے ہیں یا انکو اس تحریک کے شکاروں کی حیثیت سے بھوگنا پڑا ہے۔

۳۔ لیکن آپکے خطوط کو پڑھکر میں اس صحیح نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ جو کچھ ہو چکا ہے اس کی روشنی میں آپ اپنے قدم پیچھے ہٹانا چاہتے ہیں اور گذشتہ موسم گرما کے واقعات سے اپنے آپکو الگ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اب صرف اس کے متعلق مجھے مطلع کر دیں۔ میں فوراً ہی اس معاملہ پر مزید غور کرونگا اور اگر میں آپکا مقصد سمجھنے سے قاصر رہا ہوں تو آپ مجھ پر یہ واضح کر دیجئے میں کوئی پس وپیش نہ کرنا چاہئے کہ میں کس معاملہ میں آپ کا مقصد نہیں سمجھ سکا ہوں۔ آپ مجھے بتلائیں کہ آپ کونسی صحیح تجویز پیش کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ان گئی ماہوں کے بعد مجھے اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے اور آپکو یہ یقین ہوگا کہ مجھے آپکا جو پیغام بھی موصول ہوگا اسکو میں پوری طرح توجہ کیساتھ پڑھونگا۔ اور اسکو پوری اہمیت دونگا اور آپکے خیالات اور اپنے مقاصد کو سمجھنے کی غرض سے اسکا پورے غور وفکر کیساتھ مطالعہ کرونگا۔

آپکا مخلص

لنلتھگو

مہاتما گاندھی کا خط

۱۹ رجنوری ۱۹۴۳ء

(ذاتی)

ڈیر لارڈ لنلتھگو!

آپکا ۱۳ ماہ حال کا نوازشنامہ کل تیسرے پہر کو ڈھائی بجے ملا۔ میں آپکے جواب کے بارہ میں قریب قریب مایوس ہو چکا تھا۔ براہ کرم میری بے صبری کے لئے معاف فرمائیں۔

آپ کی چٹھی سے مجھے یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی کہ میں آپ کی نظروں میں نہیں گر گیا ہوں۔ میری ۳۱ ردسمبر کی چٹھی آپکے خلاف ایک شکوہ تھی۔ آپ کی چٹھی میں ایک جوابی شکوہ ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ آپنے مجھے گرفتار کر کے ٹھیک کام کیا اور ان غلطیوں کیلئے جنکا کہ میں آپکی رائے میں مرتکب ہوا ہوں۔ اکو افسوس ہے آپنے میری چٹھی سے یہ مطلب اخذ کیا ہے کہ میں ڈر گیا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ میں نے آپکی ترجمانی کی روشنی میں آپ کی چٹھی کو دوبارہ پڑھا ہے اور میں اس سے اسکا مطلب سمجھنے سے قاصر رہا۔ میں برت رکھنا چاہتا تھا۔ اور اگر ہماری خط وکتابت کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا تو میں اب بھی برت شروع کرنا چاہونگا۔ اور ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے جیسی عالمگیر قحط کے باعث کروڑوں آدمیوں کی مصیبت بھی شامل ہے۔ اسکا میں بے بسی کے عالم میں مشاہدہ کرونگا۔

اگر میں آپکی چٹھی میں مضمر مطلب کو تسلیم نہ کروں آپ مجھ سے چاہتے ہیں کہ میں ایک واضح تجویز پیش کر دوں۔ اب میں صرف اسی صورت میں کر سکتا ہوں جبکہ آپ مجھے کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے درمیان پہونچا دیں۔

اگر مجھے اپنی غلطی کا یقین ہو جائے جیسا کہ آپ کو بظاہر یقین ہے تو مجھے کسی شخص سے مشورہ کرنیکی ضرورت نہ پڑیگی۔ جہانتک میرے اپنے کام کا تعلق ہے برملا اور مکمل طور پر اعتراف کرونگا۔ اور اسکا کافی ازالہ کر دونگا۔ لیکن مجھے کسی غلطی کا یقین نہیں ہے مجھے حیرت ہے کہ آیا آپنے میری ۱۴ ستمبر ۱۹۴۲ء کی وہ چٹھی جو میں نے حکومت ہند کے سکریٹری کو لکھی تھی پڑھی ہے۔ میں نے اس چٹھی میں اور اپنی ۱۴ اگست ۱۹۴۲ء کی چٹھی میں جو کچھ لکھا تھا اس پر میں اب بھی قائم ہوں۔

درحقیقت میں ان واقعات کی جو گذشتہ ۹ راگست کے بعد ہوئے ہیں مذمت کرتا ہوں۔ لیکن کیا میں نے انکا تمام الزام حکومت ہند کے دروازہ پر نہیں رکھدیا ہے؟ علاوہ بریں میں ان واقعات کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتا جن پر کہ میں کوئی اثر نہیں ڈال سکتا۔ یا جنکو میں کنٹرول نہیں کر سکتا۔ اور جنکا صرف ایکطرفہ حال مجھے مل رہا ہے۔ آپ تو ابتدائی طور پر ان اطلاعات کی صداقت قبول کر لینے کے لئے مجبور ہیں۔ جو آپکے محکمہ جات کے اعلیٰ افسران آپکے روبرو پیش کرتے ہیں لیکن آپ مجھ سے ایسا ہی کرنیکی توقع نہیں کر سکتے۔ اسی سبب سے میں نے اپنی سابقہ چٹھی میں جو ۳۱ ردسمبر کو بھیجی تھی۔ آپسے درخواست کی تھی۔ کہ آپ مجھے ان اطلاعات کی صداقت کا یقین دلادیں جنکی بنا پر آپکا اعتماد قائم ہے آپ شاید اس بیان کو دینے میں جسکی کہ آپ مجھ سے توقع کرتے ہیں میری بنیادی دقت کا احساس کریں گے۔

یہ تو میں ایک مکان کی چھت پر سے بھی کہہ سکتا ہوں کہ میں عدم تشدد کا ایسا ہی پکا معتقد ہوں جیسا کہ پہلے سے رہا ہوں آپکو شاید یہ معلوم نہ ہوگا کہ کانگریس کے کارکنوں کے سر تشدد کے کام کی میں نے کھلے طور پر اور بلا کسی لحاظ کے مذمت کی ہے میں نے ایک سے زیادہ مرتبہ اس کے لئے کھلی تنبیہ بھی کی ہے میں آپ کو مثالیں پیش کر کے تھکا دینا نہیں چاہتا۔ میں جو بات واضح کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہر ایسے موقع پر میں ایک آزاد انسان اس مرتبہ پیچھے ہٹنے کا دارومدار حکومت پر ہے۔ آپ مجھے اپنی رائے کیخلاف اظہار رائے کرنے کیلئے معاف فرمائیں گے مجھے یقین ہے کہ اگر آپ اپنا ہاتھ روک لیتے اور مجھے اس ملاقات کی اجازت دیدیتے تو بھلائی کے سوا اور کوئی نتیجہ نہیں ہوتا جس کے لئے کوشش کرنے بارہ میں میں نے ۸ راگست کی رات کو اعلان کیا تھا۔ لیکن جو شاید آپکی نگاہ میں آپکو یہ بھی یاد دلا دینا چاہتا ہوں کہ حکومت ہند نے اس سے قبل بھی اپنی غلطیوں کا اعتراف کر لیا ہے مثال کے طور پر پنجاب میں جبکہ جنرل ڈائر آنجہانی کی مذمت کیگئی۔ یوپی میں جبکہ کانپور کی ایک مسجد کا ایک گوشہ واپس کیا گیا اور بنگال میں جبکہ تقسیم بنگال کے فیصلہ کو کالعدم کیا گیا

(باقی صفحہ ۸ کالم ۳ پر)

آسام میں ہوائی اڈہ پر ہوائی حملہ

نئی دہلی ۲۵ فروری - ہندوستان میں امریکی فوجوں کے ہیڈکوارٹر کے ایک اعلان میں تبلایا گیا ہے کہ جاپانی بمباروں کی ایک مضبوط ٹکڑی نے جس کے ساتھ شکاری ہوائی جہاز بھی تھے آج صبح پھر آسام میں امریکہ کے ایک ہوائی اڈہ پر حملہ کیا امریکہ کے شکاری ہوائی جہازوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ اس حملہ کے بارے میں جو ابتدائی رپورٹ ملی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ دشمن کی ٹکڑی میں ۳۰ ہوائی جہاز تھے جن میں یقینی طور پر چھ برباد کر دیئے گئے۔ بارہ غالباً برباد کر دئے گئے اور باقی کو نقصان پہنچا۔ ہمارے تمام ہوائی جہاز صحیح سلامت واپس آگئے۔ ہمارے ایک اڈہ پر چند بم گرے لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

۲۳ فروری کو امریکی ہوائی جہازوں نے شکیاں سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ایک ۲۰۰ فٹ لمبے ریل روڈ پر بمباری کی۔ ہوابازوں کا بیان ہے کہ ایک محراب بالکل برباد کر دی گئی اور دوسری کو نقصان پہونچا

کانپور میونسپلٹی نوٹس

پبلک کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور مینوسپل بورڈ بائی لاز نمبر ۴ کے فقرہ سی (C) کے بعد مندرجہ ذیل فقرہ اے (A) کا اضافہ کرنا تجویز کرتا ہے جسکی رو سے کانپور مینوسپلٹی کے رقبہ کے اندر مٹھائیوں کی فروخت اور بنائے جانے کی جگہوں کا معائنہ کیا جائیگا۔

اگر بورڈ کو پندرہ روز کے اندر اِس اضافہ کی تجویز کے متعلق کوئی اعتراض یا ترمیم موصول ہوگی تو بورڈ اُس پر غور کرے گا۔

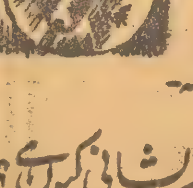
بائی لاز کی ترمیم کے الفاظ حسب ذیل ہیں:- "مینوسپلٹی کے حدود کے اندر جو مٹھائی والے اصلی گھی کی مٹھائی بناتے ہیں وہ بناسپتی گھی کی مٹھائی اس دوکان پر نہیں فروخت کر سکتے اور اُن کو اپنی دوکان پر سائن بورڈ - اردو - ہندی اور انگریزی میں لگانا چاہیئے کہ وہ کس قسم کے گھی کی مٹھائی فروخت کرتے ہیں۔ پھیری والوں کو بھی اپنے خوانچوں پر سائن بورڈ لگانا چاہیئے کہ وہ کس قسم کے گھی سے تیار کی ہوئی مٹھائیاں فروخت کرتے ہیں"

اگزیکیوٹیو افیسر مینوسپل بورڈ کانپور

اناج

اس وقت صورت حال کیا ہے ؟

(۱) گزشتہ چودہ سال کے عرصہ میں سات دفعہ اس وقت سے زیادہ اناج کی قلت ہندوستان میں ہو چکی ہے۔



(۲) اناج کی کل قلت درحقیقت پانچ فیصدی سے بھی کم ہے یعنی آپ کے روزمرہ کے آٹے چاول اور دال کی خوراک کا صرف بیسواں حصہ۔

پھر آخر یہ تکلیف و پریشانی کیوں ہے ؟

(۱) اسلئے کہ کاشتکار جو اس وقت گزشتہ کئی سال سے زیادہ مالدار ہے اناج کو فروخت کرنے کے بجائے جمع کر رہا ہے۔

(۲) اسلئے کہ شہروں کے لوگ نرخ کے بڑھ جانے کے ڈر سے اپنی ضرورت سے زیادہ اناج خرید رہے ہیں اور اپنی آئندہ ضروریات کے لئے جمع کر رہے ہیں۔



(۳) اسلئے کہ خود غرض تاجر حد سے زیادہ نفع کما رہے ہیں اور وہ لوگ بھی جو عام طور پر اناج کا کاروبار نہ کرتے تھے اس وقت نفع کی غرض سے اناج کا سٹہ لگا رہے ہیں۔

حکومت کیا کر رہی ہے ؟

(۱) جس قدر جلد ہو سکے جہازوں پر اناج ہندوستان منگوا رہی ہے ان ممالک سے بھی جہاں اس کو راشن کر دیا گیا ہے۔ وہ جہاز بھی اِس مقصد کے لئے فراہم کئے جا رہے ہیں جو سامانِ جنگ لایا کرتے تھے۔



(۲) اناج کا ناجائز کاروبار کرنیوالوں کو سخت سزائیں دے رہی ہے تاکہ ان کا کاروبار ختم ہو جائے۔

(۳) اُن علاقوں سے اناج خرید رہی ہے جہاں پیداوار زیادہ ہے اور اُسے اُن علاقوں میں تقسیم کر رہی ہے جہاں اس کی کمی ہے۔

آپ بھی امداد کر سکتے ہیں

اناج جمع کرنے والے سے کوئی تعلق نہ رکھئے

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

ٹنڈر نوٹس

اِس نوٹس کے ذریعہ ٹرسٹ کے لئے ایک کرور اول درجہ کی اینٹ سپلائی کرنے کے واسطے مہربند آئٹم ریٹ ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔ اینٹوں کی سپلائی جس قدر جلد ممکن ہو کی جائے۔ اور ۲۰ جون ۱۹۴۳ء تک سپلائی ختم ہو جانا چاہیئے۔

ٹھیکہ دار ان اینٹوں کی جزوی سپلائی کے واسطے بھی ٹنڈر بھیج سکتے ہیں۔

راکھ کی سپلائی کا انتظام ٹرسٹ خود کرے گا۔

جو ٹنڈر ۱۳ - مارچ ۱۹۴۳ء کو ۲ ½ بجے کے بعد وصول ہوں گے۔ اُن پر غور نہیں کیا جائے گا۔

ٹرسٹ انجنیر
کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

دی گریٹ لکھمن سرکس

بمقام پریڈ گراونڈ کانپور
صرف عورتوں اور دس سال تک کے بچوں کیلئے
ایک اسپشل شو
۲۸ فروری ۱۰ ½ بجے دن کو

روزانہ ۲ شو ۶ ½ بجے شام ۹ ½ بجے رات
سینچر کو ۳ شو ۳ ½ بجے شام ۶ ½ بجے شام ۹ ½ بجے رات
اتوار کو ۴ شو ۱۰ ½ بجے دن ۳ ½ بجے دوپہر ۶ ½ بجے شام ۹ ½ بجے رات

ہندوستان کا بہترین سرکس

ہم کانپور کے باشندوں کے ممنون ہیں کہ انھوں نے سرکس کی کافی قدردانی کی۔ اگر آپ نے ابتک نہ دیکھا ہو تو جلد ملاحظہ فرمائیے ورنہ بعد کو افسوس رہیگا۔



وائسرائے اور مہاتما گاندھی کی خط و کتابت

(بقیہ صفحہ ۶ سے)

یہ تمام کام ان کے پیشتر کے بہت بڑے اجتماعی بلووں کے باوجود کئے گئے ۔

مختصراً

(۱) اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں تنہا کام کروں تو مجھے اس امر کا ۔ یقین دلادیں کہ میں نے غلطی کی ہے ۔ میں اس غلطی کا کافی ازالہ کردونگا

(۲) اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں کانگرس کی طرف سے کوئی تجویز پیش کروں ۔ تو آپ کو چاہئے کہ آپ مجھے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبران کے درمیان پہنچادیں میں آپسے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ آپ اس جمود کو ختم کرنیکا پکا ارادہ کریں ۔ اگر میرا جواب مبہم ہے یا میں نے آپ کی چٹھی کا مکمل طور پر جواب نہیں دیا ۔ تو براہ کرم میرے سمجھ مجھے بتلائیں ۔ میں آپکو مطمئن کرنیکی کوشش ... میں نے کوئی بات اپنے ذہن میں چھپا کر نہیں رکھی ... مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کو میری چٹھیاں حکومت ... ذریعہ بھیجی جاتی ہیں اس طریقہ سے کچھ دقت در ... اور چونکہ اس معاملہ میں وقت کی بہت اہمیت ہے ... امید ہے کہ آپ اس امر کی ہدایات جاری کردیں ... میری چٹھیاں اس کیمپ کے سپرنٹنڈنٹ براہ راست ...

آپ کا مخلص دوست

ایم کے گاندھی

لندن ۲۰ رفروری ۔ ماہر ڈیبوں کا نامہ ... سے مطلع کرتا ہے کہ ۲۰ رفروری کو ڈربن میں ... نے مسجدوں ، مندروں اور گرجا گھروں میں ... کی درازی عمر کیلئے دعائیں کیں ۔

واشنگٹن ۲۱ رفروری ۔ مصنفین پرل بک رابرٹ لیڈنیر منیجنگ ایڈیٹر بیشن ،، اور دو اور اصحاب نے آج پریذیڈنٹ روزویلٹ کو تار دیا ہے جسیں لکھا ہے کہ مہاتما گاندھی کی موت لابدی دکھائی دیتی ہے تاوقتیکہ فوری کارروائی نہ کیجائے امریکہ کی شہریوں کی حیثیت سے جو بین الاقوامی مصالحت کے حامی ہیں ان لوگوں نے پریذیڈنٹ روزویلٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مہاتما گاندھی کی رہائی کے لئے کوشش کریں ۔

Estd. 1925

THE SADAQAT CAWNPORE.

Regd; No: A.406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ۱۲ عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ۱۲ ششماہی ۱۲
قیمت فی پرچہ
ڈیڑھ آنہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

Vol. 37. No. 10. CAWNPORE. SATURDAY. 6.3.1943.

کانپور شنبہ ۶ مارچ ۱۹۴۳ء مطابق ۲۸ صفر المظفر ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۷ نمبر ۱۰

دنیائے اسلام

عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکی کی تقریر

انقرہ ۲۵ فروری، غازی عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکی نے ایک انتخابی تقریر میں باشندگان ترکی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا جنگ سے الگ رہنا ہماری ہی مرضی پر منحصر نہیں ہے، یہی سبب ہے کہ ہم لوگ بڑی سے بڑی قربانی کرنے میں ابھی کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کر رہے ہیں ہم اپنی تیاریوں میں پہلے سے کہیں زیادہ اضافہ کرنیکی کوشش کرینگے۔ جنگ کے دوران میں اور جنگ کے بعد چوکس رہنا ہمارا فرض ہے۔

ہم جنگ سے بچے رہنے کیلئے ہر امکانی کوشش کرینگے۔ ہمارے ملک کے باشندوں نے گذشتہ چار سال میں جتنی بڑی رقم ملکی بچاؤ پر خرچ کی ہے اتنی اس سے پہلے کبھی نہیں کی، ہمارے ملک کے جو لوگ فوج میں بھرتی کئے گئے ہیں اُن کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے۔ اس اعتبار کی وجہ سے نیز اس حقیقت کی وجہ سے کہ دوسروں پر حملہ کرنے کا ہمارا کوئی خفیہ ارادہ نہیں ہے ہم اپنی پالیسی کی پابندی کرنے میں کامیاب ہوتے رہے ہیں ہمیں ہر طرح ہوشیار اور ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار رہنا چاہیئے، میرے ہم وطنوں کو یہ ہرگز نہ بھولنا چاہیئے کہ آجکل جو چالیس قومیں برسر جنگ ہیں ان میں سے ۳۵ کو اپنی مرضی کے خلاف جنگ میں شامل ہونا پڑا ہے۔ (رویٹر)

سراج اوغلو وزیر اعظم ترکی کی تقریر

محترم سراج اوغلو وزیر اعظم ترکی نے ۲۲ فروری کو انقرہ ریڈیو سے مندرجہ ذیل تقریر براڈکاسٹ کی ہے۔ فاضل مقرر نے فرمایا "برطانیہ اور ترکی کے درمیان حقیقی دوستی قائم ہو گئی ہے اور اس کی طاقت برابر بڑھتی جا رہی ہے۔ موسیو سراج اوغلو نے مزید فرمایا کہ اڈانہ کانفرنس کی بدولت یہ دوستی اور بھی گہری ہو گئی ہے، اور دونوں قومیں ایک دوسرے کے نیک ارادوں پر اعتماد کرنے لگی ہیں، موسیو سراج اوغلو نے مزید کہا کہ ترکی کو مسلح کرنے اور اسلحہ بہم پہونچانے کا کام نہ صرف برطانیہ کیلئے بلکہ تمام دنیا کے بھلائی کے نقطۂ نگاہ سے بہت سہولت بخش ہو گیا ہے۔ برطانیہ سے جنگی سامان مسٹر چرچل کی آمد کے وقت بھی آ رہا تھا۔ مسٹر چرچل نے ہم میں سے ہر ایک سے الگ الگ بات چیت کی، بات چیت کا موضوع ہماری دوستی کو قائم رکھنا اور اس کو زیادہ پختہ بنانا تھا۔ اور یہ بات چیت بہت خوشگوار تسلی بخش طریقہ پر جاری ہے۔ ترکی اور روس کی دوستی تاریک دنوں میں قائم ہوئی تھی اور اس وقت سے یہ برابر بڑھ رہی ہے اور یہ دوستی کا رشتہ اور زیادہ مضبوط ہوتا جا رہا ہے، امریکہ بہت سا سامان جنگ ترکی کو ادھار پٹہ پر دے رہا ہے۔

وزیر مال حجاز کا اعلان

مکہ معظمہ (بذریعہ ڈاک) ہز ایکسیلنسی شیخ عبداللہ السلیمان نے جو حال ہی میں سعودی عرب کے وزیر مالیہ مقرر ہوئے ہیں عرب نیوز ایجنسی کے نمایندے سے ملاقات کے دوران میں اس امداد کے تذکرے میں جو برطانیہ نے اس سال کے حج کو کامیاب بنانے میں پہونچائی ہے کہا کہ خدا کے فضل سے اب ہمارا ملک خوشحال ہے جس کے لئے ہم اپنے حلیف برطانیہ کے ممنون ہیں، باوجود ان نازک حالات کے جن سے خود برطانیہ دوچار ہے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بلا تامل ہمارے مطالبات پورا کرنے کے لئے تیار ہے،

وزیر موصوف نے سلطان ابن سعود کے بارے میں کہا کہ اعلیٰحضرت نے اپنی وسیع قلمرو کے دور افتادہ حصوں میں رہنے والی رعایا کی بہبودی کے لئے بھی کوئی کوشش اٹھا نہیں رکھی۔ حکومت نے اعلیٰحضرت کے ایما پر زراعت کو ملک میں بڑے پیمانہ پر پھیلایا ہے اور کاشتکاروں کو تقاوی دیکر انکی ہمت افزائی کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ملک کے طول و عرض میں زراعت کو ترقی دینے کا جو مقصد سلطان کے پیش نظر ہے اس مقصد کو مصر کی زراعتی مشن کے تعاون سے تجربی امداد ملی ہے،

اتحاد مشرقی کے نامہ نگار کا بیان

گزشتہ دنوں میں چند لوگوں نے یہ پروپیگنڈا کیا تھا کہ حکومت افغانستان ہندوستانی تاجروں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتی، اس پروپیگنڈہ کی تردید کرتے ہوئے اتحاد مشرقی کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اس اطلاع میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ حکومت افغانستان ہندوستانی تاجروں سے برا سلوک کرتی ہے، سامان کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتی حقیقت یہ ہے کہ حکومت افغانستان مساوات پسندی اور مہمان نوازی کے سلسلے میں بیحد فیاض ہے۔

اعلیحضرت ہز مجسٹی ظاہر شاہ حضرت عظمت مآب سردار ہاشم خاں و عظمت مآب سردار محمود خاں بے حد روشن خیال فیاض مہمان نواز اور مساوات پسند ہیں وہ ہر ملک کے باشندوں کے ساتھ انتہائی مخلصانہ سلوک کرتے ہیں اور انکے حقوق کا احترام کرتے ہیں جن لوگوں کو افغانستان میں رہنے یا وہاں کے معاملات کا مشاہدہ کا موقع ملا ہے وہ اس سے انکار نہیں کرسکتے کہ افغانستان کے ذمہ دار حکام بیحد انصاف پسند غریب نواز اور مساوات پسند ہیں انکے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ کسی قوم یا ملت کے خلاف اچھے جذبات نہیں رکھتے انتہائی ناانصافی ہے الحمدللہ اسوقت افغانستان کے تمام غیر ملکی باشندے بنہایت امن و سکون و عافیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ادبیات

واردات

دیر تک رویا کیئے اہلِ وفا میرے لئے

از مصور جذبات جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس کانپور

زخمِ دل میرا قفس میں کم نہ تھا میرے لئے — کیوں پیامِ فصلِ گل لائی صبا میرے لئے
اب نہ کیجئے آپ تدبیرِ دوا میرے لئے — خاتمہ بالخیر ہو کیجئے دعا میرے لئے
عمر بھر دونگا دعائیں خانماں برباد ہو — چھوڑ دے دو چار تنکے لے صبا میرے لئے
تیری رحمت کے بھروسے پر کیا جو کچھ کیا — تو ہی بتلا دے کہ زیبا ہے سزا میرے لئے
رات بھر صیاد و گلچیں میں رہی ہے گفتگو — میں سمجھتا ہوں کہ تھا کچھ مشورہ میرے لئے
بر سبیلِ تذکرہ جب نام اُن کا آگیا — دیر تک رویا کیئے اہلِ وفا میرے لئے
ہو مبارک آج میرا یہ سلامِ آخری — آپ کرتے تھے ہمیشہ بد دعا میرے لئے
تیری اِس دنیا سے یارب دل مرا گھبرا گیا — اور پیدا کر نئے ارض و سما میرے لئے
اللہ اللہ میرے حسنِ معصیت کا احترام — حشر سے اٹھی صدائے مرحبا میرے لئے

عمر بھر جن کے لئے صدیق میں نے کی دعا
لو وہ کرتے ہیں خدا سے بد دعا میرے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں مرے | نہاں ہے تحقیق عزم مستقل میں مرے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۰

سرخ فوج کی ۲۵ ویں سالگرہ

اس ہفتہ سوویٹ روس کی سُرخ فوج کی ۲۵ ویں سالگرہ منائی گئی ہے، روس اس وقت اتحادیوں کی صف میں ایک بڑی طاقت کی حیثیت رکھتا ہے اسلئے اس موقعہ پر تمام اتحادی ممالک نے سرخ فوج کے کارناموں پر روس کو مبارکباد پیش کی ہے۔ اس فوج کی ۲۵ ویں سالگرہ کا دن خود روس کے لئے ایک بہت بڑا اور قابل فخر دن تھا، یہ فوج مشہور روسی انقلاب کی پیداوار ہے اسی سے اسکی اصل، اسکی تاریخ اور اس کی نوعیت صاف ظاہر ہے۔

جب روس میں انقلاب آیا تو اس کے ڈیفنس [illegible] ایک بہت بڑی [illegible] نے اس سالگرہ [illegible] ڈیفنس کے لئے تیار کی گئی تھی۔ اس کا مقصد ہرگز یہ نہ تھا کہ وہ دوسرے ممالک سے جنگ کرے اور [illegible] نے دھوکہ سے روس پر حملہ کر دیا ہے اس کی حیثیت "دفاعی" سے "انتقامی" بن گئی ہے!

جیسا کہ تاریخ کا بیان ہے، یہ سرخ فوج فروری سنہ ۱۹۱۸ء میں وجود میں آئی تھی، اس کے پاس اس وقت نہ اچھے حربے تھے اور نہ کافی سامان جنگ تھا۔ تجربہ اور باقاعدہ ٹرینگ سے بھی اسے واسطہ نہ پڑا تھا۔ ٹراٹسکی اور اسٹالن وغیرہ اسکے رہنما تھے اور اس کو یورپ اور ایشیا کی "مداخلت کرنے والی" فوجوں سے مقابلہ کرنا پڑا تھا، آخر کار روسیوں نے فتح حاصل کرلی اور سرخ فوج کا کارنامہ ایک تاریخی یادگار بن گیا۔

یہ کارنامہ وہ تھا جو انقلاب روس کے زمانے میں اس سرخ فوج نے پیش کیا تھا، آج اس سے کہیں زیادہ شاندار اور باعزت اور قابل فخر کارنامہ اسی فوج نے اتحادیوں کی صف میں کھڑے ہو کر نازی حملہ آوروں کے خلاف جنگ کرنے میں پیش کیا ہے۔

ساری دنیا اس کارنامہ پر حیرت زدہ ہے۔ کوئی قربانی ایسی نہیں ہے جو اس سرخ فوج نے پیش نہ کی ہو۔ لیکن روسی سرزمین کے رقبہ کا کوئی انچ بھی ایسا نہیں ہے جسے اس فوج نے جان توڑ مقابلہ کئے بغیر چھوڑا ہو، اسکی ہمت اسکا استقلال، اسکی پامردی، اسکی بہادری، اس جنگ کی تاریخ میں ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ ایک عجیب واقعہ ہے کہ آج جو فوج خود جرمنی کے مقابلہ میں اس شان و شوکت سے معرکہ آرائی کر رہی ہے۔ ابتدا میں اسکی ٹریننگ اور [illegible] ذمہ دار جرمنی کے فوجی ماہرین ہی تھے، روس کے رہنما جانتے تھے کہ اچھی فوج کو اچھی تعلیم و تنظیم اور اچھے سامان و اسلحہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے، جوں جوں سرخ فوج ترقی کرتی گئی اسکے لئے روسیوں نے جدید پیمانوں پر حربے اور آلات جنگ تیار کئے اور بڑے بڑے اسلحہ سازی کارخانے کھولے اور اسے ایک اپ ٹو ڈیٹ فوج بنا دیا۔ اور جرمن ماہرین سے اسکو ایک مکمل میکانی فوج بنانے میں مدد لی، صنعتی ترقی

بھی اس کے ساتھ ساتھ چلتی رہی اور روسیوں نے اپنے ملک کے سنہ ۱۹۱۸-۲۲ء کے واقعات و تجربات سے فائدہ اُٹھایا، بعد کو جرمنی اور روس کی فوجی تنظیموں میں ایک خاص فرق نمایاں ہو گیا۔ جرمنی میں ٹوٹل وار کے اصول نے ایک رجعت پسندی کی صورت اختیار کرلی اور ہٹلر کو اپنی ذاتی طاقت کا غرور ہو گیا، لیکن روس کی فوج کی طاقت کسی شخصیت کی پرستش پر نہیں بلکہ وطن کی پرستش پر قائم رہی، جون سنہ ۱۹۴۱ء سے ان دونوں فوجوں میں زور آزمائی جاری ہے اور سرخ فوج نے اس امتحان میں ایک ایسی کامیابی حاصل کی ہے جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گی۔

موجودہ جرمن روسی جنگ کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ جرمن نازی فوج کے [illegible] نازی رجعت پسندی کی پیداوار ہیں اور سرخ فوج کا وفادارانہ کارنامہ "پیلز وار" یعنی تمام روسیوں کی اس لڑائی کی صورت میں ظاہر ہوا ہے جس کا تعلق حب وطن اور تحفظ وطن سے ہے، نپولین نے کسی زمانے میں کہا تھا کہ "فوج اپنے پیٹ کے بل چلا کرتی ہے" یعنی جب فوج کو اچھی اور کافی غذا ملتی ہے تو وہ اچھا کام کرتی ہے۔ آج بھی یہ قول صحیح ہے۔ یعنی سرخ فوج کے پاس کھانے پینے کی کمی نہیں ہے، مگر اس نے ایک دوسری بات بھی ثابت کردی ہے جو پرانے قول پر ایک بہترین اضافہ ہے، یعنی یہ کہ فوج صرف پیٹ ہی کے بل نہیں بلکہ اپنے دل اور سر کے بل بھی چلتی ہے۔ خود ہندوستان کے کمانڈر ان چیف جنرل سر آرچیبولڈ ویول نے بھی اس سلسلہ میں روسی فوج کی تعریف کی ہے، کہ اس میں ذہانت واقفیت اور ایک صحیح جذبہ موجود ہے یہی سرخ فوج کے دل و دماغ کی طاقت کی دلیل ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ روسی عوام اور روسی فوج دونوں ایک ہی چیز کا نام ہے۔

روس کی پوری آبادی اور اس کا بلند ترین مقصد سرخ فوج کی پشت پر ہر وقت موجود ہے۔ روسی فوج کو جسمانی تربیت کے علاوہ دماغی تربیت بھی دیجاتی ہے۔ اس کا ہر سپاہی اور ہر افسر اپنی لڑائی کے مقصد سے آگاہ رہتا ہے۔ وہ اپنے مقصد کو سمجھکر اور اپنے جذبہ حب الوطنی سے متاثر ہو کر جنگ کرتا ہے۔ لیکن جرمن فوج کی صورت حال بالکل جداگانہ ہے، وہ صرف اسلئے لڑتی ہے کہ ہٹلر کی خواہش اور ہٹلر کا حکم یہی ہے کہ لڑا جائے۔ اسی بنیادی فرق کے آئینہ میں سرخ فوجوں کی کامیابی کا سبب دیکھا جا سکتا ہے۔

روسی سرخ فوج کی کامیابی کا پہلا عظیم الشان مورچہ اسٹالن گراڈ تھا، اسکے بعد سے اب تک اس فوج کو جرمنوں پر فتح پر فتح ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر گوئبلز نے اسی لئے گھبرا کر کہا ہے کہ اسٹالن گراڈ جرمن قوم کے لئے خطرے کی گھنٹی کی حیثیت رکھتا ہے۔ یقیناً سرخ فوج کی پچیسویں سالگرہ تمام اتحادی طاقتوں کے لئے ایک مبارک قدم ہے۔ برطانوی کیبنٹ کے اکثر ممبروں نے اس فوج کے کارناموں کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ اتحادی صف میں روس کی شرکت انگلینڈ اور روس کے درمیان ایک مستقل خوشگوار رشتہ کا پیش خیمہ ہے۔ ولایات متحدہ امریکہ کے صدر پریسیڈنٹ روزویلٹ م

(بقیہ کالم ۲)

نے بھی اور چینی جمہوریت کے لیڈر مارشل چیانگ کائی شیک نے بھی سرخ فوج کے شاندار کارنامہ پر اسے مبارکباد پیش کی ہے۔ ان اتحادی طاقتوں کا اولین فرض یہ ہے کہ روسی سرخ فوج کو زیادہ سے زیادہ امداد پہونچائیں تاکہ یورپ میں نازی ازم اور فسطائیت کا جلد خاتمہ ہو جائے اور دنیا ایک بڑے خطرہ سے نجات حاصل کرسکے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۲ مارچ سنہ ۴۳ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ رائے بہادر لالہ ماہیشور پرشاد باگلا چیرمین کی صدارت میں ہوا جس میں ایجنڈے کے علاوہ آڈٹ نوٹ کے جوابات پر بھی غور ہوا اور منظور ہوئے۔

ہم کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ جلسہ میں عام طور پر چیرمین صاحب کے رویہ پر اطمینان کا اظہار کیا گیا اور ممبران کو بحث و مباحثہ کے لئے کافی موقع دیا گیا۔ سی کلاس کے دوا خانوں کی امداد دوبارہ جاری کرنے کا معاملہ پھر ملتوی کیا گیا۔

ڈاکٹر سندر سنگھ اڈیشنل ہیلتھ آفیسر کے لئے ایک سو روپیہ ماہوار کا الاؤنس منظور رہوا۔

بورڈ نے مسٹر کپور سابق ہیلتھ آفیسر میونسپل بورڈ کانپور اور مسٹر کشمبھر ناتھ بھسین کی وفات پر ماتمی ریزولیوشن بھی منظور کئے ہیں۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

۲۵۔ فروری کو کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا ایک خاص جلسہ رائے بہادر مان سنگھ سی۔ بی۔ ای چیرمین کی صدارت میں بجٹ پر غور کرنے کے لئے ہوا اور سنہ ۴۴-۱۹۴۳ء کے بجٹ کے تخمینے پاس ہوئے بجٹ میں ۷،۴۹،۶۲۰ روپیہ کی آمدنی اور ۲ لاکھ روپیہ کا اوپننگ بیلنس دکھلایا گیا ہے ۷۶۶۴۸۹۲ روپیہ کا صرفہ دکھلایا گیا ہے

آمدنی میں ۵ لاکھ روپیہ پرانے پلاٹوں کے اقساط کا اور ۲۵۰۰۰ ۸ پیشگی زر جارم کا ۳۵،۷۴۰ روپیہ کرایہ کا اور ۴۷،۲۶۰۰۰ روپیہ گورنمنٹ گرانٹ کا ہے۔

خرچہ میں ۱،۱۶۸۷۰ روپیہ اسٹاف کے خرچ کا ہے ۷۷۵۰۰ ۵ روپیہ زمین کی خریداری کے لئے اور ۱،۶۷۷،۳۸۰ روپیہ انجنیرنگ کے محکمہ کے لئے اور ۴۷،۲۶۰۰۰ روپیہ مزدوروں کے کوارٹروں کے لئے اور ایک لاکھ روپیہ گورنمنٹ کے قرضہ کی قسط کی ادائگی کے لئے

خاص جلسہ کے بعد ایک معمولی جلسہ ہوا جس میں پورہ میں مزدوروں کے لئے کوارٹر بنانے کے لئے ٹنڈر طلب کرنا منظور ہوا۔ نیا چوک ٹکاپور کی سلم کلیرنس اسکیم غور کے لئے اڈٹ کمیٹی کے سپرد ہوئی اور مغل کی سرائے کی اسکیم منظور ہوئی اسپیشل نزول کی زمین کی فروخت کی شرح منظور ہوئی ۶۰۹۱ روپیہ کی زمین کی فروخت منظور ہوئی اس وقت تک کی فروخت کی قیمت ۱۰۱۰۰۸۲ روپیہ ہوئی۔

فوڈ سپلائی اسکیم

سکریٹری مرچنٹ چیمبر یو۔پی نے سکریٹری یو۔پی۔ گورنمنٹ کے محکمہ سول سپلائی کو لکھا ہے کہ گورنمنٹ نے فوڈ سپلائی کی جو اسکیم مرتب کی ہے اس کو عملی صورت دینے میں بہت سی مشکلات حائل ہیں اور ان مشکلات کی وجہ سے اسکیم کامیاب نہ ہوگی اور خفیہ فروشی کا بازار گرم ہو جائیگا۔

لہذا سنڈیکیٹ قائم کرنے کی اسکیم بہتر ہے اور تمام سوداگران گیہوں اس پر عمل کرنے کے لئے راضی ہیں

سنٹرل بجٹ

سکریٹری یو۔پی چیمبر آف کامرس نے سنٹرل اسمبلی کے بجٹ کے سلسلے میں آپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ:۔

یہ بجٹ بہت خراب نہیں ہے لیکن پانچ ہزار روپیہ کی آمدنی پر انکم ٹیکس و سوپر ٹیکس لگانا۔ تمباکو اور ویجی ٹیبل پیداوار پر ایکسائز ڈیوٹی لگانا اور ڈاکخانہ و تار پر محصول کا اضافہ کرنا نہ صرف خراب اثر کرتا ہے بلکہ متوسط لوگوں کو نقصان پہونچاتا ہے۔ گورنمنٹ ۶۰ کروڑ کے نقصان کو قرضہ سے پورا کر سکتی تھی۔

یو۔پی۔ چیمبر آف کامرس

۲۸۔ فروری کو یو۔پی چیمبر آف کامرس کا ۲۹ واں سالانہ جلسہ ہوا جس میں رائے بہادر لالہ راجیشور پرشاد باگلا نے اپنے صدارتی ایڈریس میں گورنمنٹ کی کرنسی کی پالیسی کی زوردار نکتہ چینی کی اور لڑائی میں اتحادیوں کی ہر طرف فتح پر اطمینان کا اظہار کیا۔

آئندہ سال کے لئے رائے بہادر لالہ ماہیشور پرشاد باگلا چیمبر کے پریسیڈنٹ اور مسٹر رام چندر سکریٹری منتخب کئے گئے۔

ریڈ کراس ہفتہ

انڈین ریڈ کراس فنڈ کے لئے پبلک سے اپیل کی جاتی ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل پتہ سے چندہ بھیجنے کی زحمت گوارا فرمائیے

(۱) مسٹر منزیز پریسیڈنٹ ڈبلو۔ وی۔ ایس۔ پوسٹ بکس نمبر ۹۹ کانپور

(۲) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

چیکس ریڈ کراس ویک فنڈ کے نام کاٹی جاویں۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئی ہیں:۔

انڈسٹریز اینڈ ڈسٹری بیوٹرس (انڈیا) لمیٹیڈ	۲۵۰ روپیہ
مسرس مشتاق احمد اینڈ سنس	۱۰۱ "
برٹش انڈیا کارپوریشن	۴۰۰۰ "
مسٹر آر۔ منزیز او۔ بی۔ ای	۱۰۰۰ "
مسٹر جے۔ ای۔ پیڈلے	
سی۔ آئی۔ ای۔ آر۔ ایم۔ سی	۵۰ "
ڈبلو۔ وی۔ ایس	۲۰۰۰ "
مسرس۔ پی۔ اسٹاین وال اینڈ کو	۳۰۰ "
	۱۵۰۰۰ "

مجلس احرار اسلام

۲۸۔ فروری کو مجلس احرار اسلام کانپور کا ایک جلسہ ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا

صدر:۔ ابوالضیاء مفتی محمد نور اللہ صاحب

نائب صدر:۔ حکیم محمد نور اللہ صاحب۔ حافظ بیت اللہ صاحب

ناظم اعلیٰ:۔ چودھری اختر صاحب اختر

خزانچی:۔ قاضی ممتاز احمد صاحب

فروخت کیلئے

کم و بیش ۲ ہزار فٹ ۳ اور ۴ انچ سی۔ آئی۔ پائپ ۹ فٹ کے ٹکڑوں میں معہ ساکٹ و جوائنٹ جس کا وزن تقریباً ۱۴ اور ۱۸½ پاؤنڈ فی فٹ بالترتیب ہے اسی کے ساتھ مال روڈ پولو گراؤنڈ میں لگے ہوئے مختلف پانی کے نل (Hydrants) مندرجہ ذیل شرائط پر فروخت کئے جاویں گے:۔

(۱) پائپ اور پانی کے نل کھودے ہٹائے جائیں گڑھے بھرے جائیں اور زمین برابر کیجائے

(۲) محکمہ نہر کے حکام سے مشورہ کرنے کے بعد پانی کے نل (water main) کے کنکشن بند کردے جائیں۔

(۳) الکٹریسٹی ہاؤس سے مزید حالات معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اور کھودے ہوئے پائپ کا وقت مقرر کرکے معائنہ کیا جا سکتا ہے

(۴) پولو گراؤنڈ سے پائپ لئے جانے سے پہلے ہی روپیہ کی ادائگی کرنا ہوگی۔

(۵) ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء تک مندرجہ بالا شرائط پر درخواستیں وصول کیجائیں گی۔

آئی۔ جے۔ ملک ماسٹر
آنریری جنرل سکریٹری اینڈ جوائنٹ لیکوڈیٹر
کانپور جمخانہ کلب

مہاتما گاندھی کی صحت

پونہ ۴ مارچ حکومت بمبئی کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ آج صبح ۷ بجے آغا خاں پیلس میں [illegible] کے بعد مہاتما گاندھی نے [illegible] شہد اور پانی پیا [illegible] صحت کو اچھی طرح [illegible] دستخط لفٹننٹ کرنل ایم جی بھنڈاری [illegible] ڈاکٹر [illegible]

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ وار پرائرٹی (War priority) سرٹیفیکیٹ پرائیٹوں کے پکانے کے لئے ۲ ہزار ٹن فرسٹ کلاس کوئل ڈسٹ (2000 Tons of 1st Class Coal Dust) سپلائی کرنے کے لئے آئٹم ریٹ کے سربند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم کے ساتھ تفصیلات ایک روپیہ ادا کرکے ٹرسٹ کے دفتر سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

کسی ٹنڈر پر غور نہ کیا جائے گا اگر وہ ۱۵۔ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء کی آخری ڈاک کے بعد وصول ہوگا۔

دستخط
سوبھا رام
برائے چیرمین
کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

پبلک کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کتوں کے لیسنس کے بائی لاز کے متعلق سیکشن ۲۹۸ (۱) جی (ایچ) سے (۱۶) تک منظور شدہ گورنمنٹ نوٹیفیکیشن نمبر ۵۱۹۵/۱۱-۲۳ ایچ۔ مورخہ ۲۲۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء کے ماتحت مندرجہ ذیل ترمیم کرنا تجویز کرتا ہے۔

اگر اس نوٹس کی تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر کوئی اعتراض اس کے متعلق دستخط کنندہ کو موصول ہوگا تو بورڈ اس اعتراض پر غور کرے گا۔

ترمیم کے الفاظ حسب ذیل ہوں گے۔

بائی لا نمبر ۵ (۱۔ے) سے "روکنا اور" "Detained and" کے الفاظ علیحدہ کردو

بائی لا نمبر ۵ (ب) کو نکال دو۔

محمد حبیب اللہ
اکزیکٹیو افیسر
میونسپل بورڈ کانپور

۲۔ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء

سبد گل

ہندوستان کے عجائبات اور نوادارت میں "بنئے" کو بھی شمار کیا جاتا ہے۔ یہ ہندوستان کی وہ عجیب و غریب مخلوق ہے جس کی ساری زندگی نفع بازی اور ننانوے کے پھیر میں گذر جاتی ہے۔ بنیا وہ عجیب انسان ہے کہ اگر اچھے دام ملیں تو یہ اپنا بھی سودا کر دے۔ چنانچہ بنئے کے بارے میں ہمارے ایک معاصر نے نہایت ہی دلچسپ لطیفہ شایع کیا ہے۔ ہمارا یہ معاصر لکھتا ہے کہ "ایک بنیا خدا کے حضور میں پیش ہوا۔ جب اسکے اعمال تولے گئے تو نیکیاں اور بدیاں بالکل برابر تھیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ اسے جنت میں بھیجا جائے یا جہنم میں۔ خدا نے اس سے پوچھا کہ تجھے جنت میں رہنا چاہیے یا جہنم میں۔ بنئے نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا "حضور جہاں چار پیسے کا نفع ہو۔"

مگر ایک جاپانی تاجر نے ہندوستان کے بنیوں کو بھی نفع بازی میں مات کر دیا ہے۔ اس جاپانی تاجر کی کھلونوں کی دکان ٹوکیو کے کسی بازار میں واقع ہے۔ دکان پر اس جاپانی کے ساتھ اسکی خوبصورت بیوی بھی بیٹھا کرتی تھی۔ ایک منچلے دولتمند نوجوان نے تاجر کی بیوی کو دیکھا تو دل دے بیٹھا اور اس نے اپنا یہ معمول بنا لیا کہ روز آتا۔ تاجر اور اسکی بیوی سے باتیں کرتا اور دو چار کھلونے خرید کر لے جاتا۔ یہاں تک کہ تاجر کی بیوی اور اس منچلے گاہک میں بے تکلفی تک کی نوبت پہنچ گئی۔ ایک روز جب یہ منچلا دولتمند دکان پر آیا تو مذاق ہی مذاق میں تاجر کی بیوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ دوکاندار سے کہا "استاد اس خوبصورت کھلونے کے کیا دام ہیں" تاجر نے فوراً جواب دیا۔ "دو ہزار ین۔" یہاں تک کہ یہ اس مذاق نے اصلیت کی صورت اختیار کر لی۔ اور جاپانی تاجر نے واقعی اپنی خوبصورت بیوی کو۔ اس منچلے دولتمند کے ہاتھوں دو ہزار ین میں بیچ ڈالا۔ اس دلچسپ واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جاپانی تاجر نفع بازی میں کسقدر آگے ہیں وہ اچھے دام ملنے پر بیوی اور بیٹی کا بھی سودا کر لیتے ہیں۔

اسی طرح سری نگر (کشمیر) کا ایک نہایت ہی دلچسپ واقعہ اخبارات میں شایع ہوا ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ محلہ اردو بازار میں سو سال سے زائد عمر کے ایک غلہ دار یعنی اناج فروش نے اپنی سفید ڈاڑھی خوب بڑھا رکھی تھی ایک نوجوان نے ان بڑے میاں سے مذاق ہی مذاق میں کہا کہ اگر تم اپنی سفید ڈاڑھی میرے ہاتھ بیچ دو تو میں آٹھ روپے دے سکتا ہوں۔

نوجوان نے یہ بات محض مذاق کیلئے کہی تھی لیکن بڑھے غلہ فروش نے جو یہ دیکھا کہ ڈاڑھی کے دام خاصے مل رہے ہیں تو اس نے فوراً ڈاڑھی کا سودا کر ڈالا۔ فوراً حجام کو بلایا گیا اور حجام نے اس بوڑھے کی فوراً ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کر دینے کے بعد سارا اون نوجوان کے حوالہ کر دیا جسکے معاوضے میں بوڑھے غلہ فروش کو مبلغ آٹھ روپے مل گئے۔

اس دلچسپ واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس بوڑھے غلہ فروش نے جہاں گیہوں اسلئے جمع کئے کہ اچھے داموں موقع ملنے پر فروخت کر ڈالوں گا۔ وہاں اس نے ڈاڑھی بھی اسی لئے بڑھا رکھی تھی کہ جب ڈاڑھی کافی بڑھ جائیگی تو اسے بیچ ڈالوں گا۔ چنانچہ بوڑھے نے موقع ملتے ہی ڈاڑھی کا بھی سودا کر لیا۔ ان دلچسپ واقعات سے اندازہ لگائیے کہ نفع باز تاجروں کی ذہنیت کسقدر عجیب ہو جاتی ہے۔

مسٹر وینڈل ولکی

واشنگٹن یکم مارچ مسٹر وینڈل ولکی نے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ۱۹۴۴ء میں صدر کے انتخاب کے سلسلہ میں ریپبلکن امیدواری کی نامزدگی کے حق میں پروپیگنڈا کی تحریک شروع کر دی ہے۔

جرمنی سے صلح کی بات چیت ہو رہی ہے

برلن یکم مارچ ڈیکن کے باخبر مبصرین کا بیان ہے کہ ڈیکن کے جرمن سفیر ان برگن کی ڈیکن سے برلن کو اچانک روانگی اور کاونٹ چیانو کا وہاں سفیر کے پوپ اعظم کے روبرو کاغذات پیش کرنے میں تاخیر سے اس خیال کی مزید تائید ہوتی ہے کہ جب سے نیویارک کے روزن کیتھولک آرچ بشپ ڈیکن آئے ہیں اسوقت سے حکومت جرمنی سے صلح کی بات چیت شروع ہو گئی ہے۔

ادب لطیف

ساون کی راتیں

((از جناب شمس مظفر پوری))

اے دوست! ساون کی راتیں کتنی سہانی ہیں کتنی رنگین، کتنی رومان آفریں۔ ہر طرف حسن فطرت آباد ہے حسن عشق سے ہم آغوش ہے اور جوانی محبت سے ہمکنار ہے مہکی ہوئی فضا میں روح محبت سانس لے رہی ہے۔ فرشتے ملکی اور نرم آوازیں بادل کے سرمگیں ٹکڑوں پر بیٹھ کر مسرت و محبت کے گیت گاتے ہیں اور یہ شیریں نغمے ذرے ذرے میں گویا حل ہو جاتے ہیں۔

کہیں محبت کی تخلیق ہوتی ہے کہیں تمنائیں جوان ہوتی ہیں لیکن میں بدنصیب ہوں۔ یہ فردوسی راتیں میرے لئے بے کیف ہیں۔ میں پردیسی ہوں اور میری رنگین ادا دوپٹہ گاؤں میں ساون کی مستیوں میں مدہوش ہوگی۔

عالم نسواں

عورت میرے خیال میں

(از ابو النصرت جناب سرور القادری)

عورت ہمارا سب سے پہلا رفیق اور پرانا ہمدرد ساتھی ہے۔
عورت کے ذریعہ ہم نے محبت اور بہت سی سچی خوشیوں کو پہچانا۔
عورت محبت کا وجود ہے اور محبت عورت کی روح۔
عورت کی حقیقی تمنا "سچی محبت" ہے۔
عورت افسانہ محبت کا عنوان ہے اور محبت عورت کی زندگی کا خلاصہ۔
عورت کی عظمت اور تقدیس قابل احترام ہے

بچوں کی دنیا

وہ کاٹا!!

(از جناب ذکریا فیاضی ایم اے ایل ایل بی بجنور)

مجھے یقین ہے کہ ایک بچہ بھی ایسا نہ ہوگا جس نے "وہ کاٹا" کا نعرہ نہ سنا ہوگا۔ ہندوستان کا ایک شہر بھی ایسا نہیں ہے جہاں "وہ کاٹا" اور "وہ لوٹا" کی ہنگامہ پرور صدائیں نہ سنائی دیتی ہوں۔ پتنگ بازی کا رواج ملک میں ایسا عام ہو گیا ہے کہ الفاظ بالا کے معنی بتانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ انسانی تخیل پرواز کی غالباً سب سے پہلی اور جیتی جاگتی ایجاد جو آج تک قائم ہے، وہ پتنگ ہے۔ عہد قدیم کی دیگر ایجادوں کی طرح پتنگ کی ایجاد کا افسانہ بھی دنیا نے ایسا فراموش کیا ہے کہ آج یقین کے ساتھ نہیں بتایا جا سکتا ہے کہ کس ملک اور کس شخص کو اسکی ایجاد کا فخر حاصل ہے مختلف روایتوں کی بنا پر یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اسکی ایجاد کا سہرا اہل یونان کے سر ہے واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک حکیم کے ایک عزیز دوست کو حکومت نے کسی جرم کے سلسلہ میں قید خانہ میں ڈالدیا۔ حکیم نے سوچتے سوچتے اس دوست کی رہائی کی تدبیر نکالی۔ ایک بڑا پتنگ بنایا اور اس پر پیغام لکھکر ہوا میں اڑا کر قید خانہ میں گرا دیا۔ قیدی دوست نے پیغام پڑھکر پتنگ کو جھپٹ لیا اور ہوا میں اڑتا ہوا قید سے باہر آگیا۔

پتنگ کو مقبول عام بنانے میں اہل چین کا بھی بڑا ہاتھ رہا ہے اور انہوں نے جو ترقی اسے دی ہے وہ ایجاد سے کچھ کم نہیں ہے۔ یہ کھیل ہندوستان میں کب پہنچا۔ قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ سکندر اعظم کے حملے کے بعد جب افغانستان اور ترکستان میں یونانیوں کی حکومت باختریہ میں قائم ہوگئی اور ہندوستان سے روابط قائم ہوگئے تو پتنگ بازی کا سلسلہ ہندوستان میں جاری ہو گیا۔

کاغذ کی ایجاد سے پہلے پتنگ باریک کھال یا جھلی یا ریشم کے کپڑے کا بنایا جاتا تھا۔ یہ بہت قیمتی ہوتا تھا جسے امیر آدمیوں کے سوا دوسرا نہ خرید سکتا تھا۔ لیکن کاغذ کے رواج نے پتنگ کو دن دونی رات چوگنی ترقی دی دنیا کے مختلف ملکوں اور شہروں میں پتنگ اڑانے اور پیچ لڑانے کے روایتی قانون رائج ہیں۔ جن پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے بچے، بوڑھے، عورت، مرد سبھی اسمیں دلچسپی لیتے ہیں ہندوستان میں خاص طور پر "یہ کاٹا" اور "وہ لوٹا" کی صدائیں جس کثرت سے سنائی دیتی ہیں اور کسی ملک میں شاید ہی سنائی دیتی ہوں۔ مختلف ادویات اور مرکبات سے ڈور کو مانجھے میں بدلا جاتا ہے اور پیچ لڑائے جاتے ہیں، دہلی، لکھنؤ، آگرہ، کانپور اور بریلی میں اب بھی بڑے زور شور کے ساتھ پتنگ بازی کے ٹورنامنٹ ہوتے ہیں اور "دے ڈھیل" اور "مار کھینچ" کے پر کیف نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔

پردہ فلم

سہراب مودی

شمالی ہند کے وہ غیر ذمہ دار اخبارات جنہوں نے مسٹر سہراب مودی کی ایک ایکٹرس کے ساتھ شادی کی گپ اڑائی تھی۔ ان اخبارات کے پرنٹر پبلشر اور ایڈیٹروں کو پچاس پچاس ہزار روپیہ ہرجانہ ادا کرنے کیلئے مسٹر سہراب مودی کے مشیر قانونی نے نوٹس دیا ہے اور اسکے ساتھ ہی مطالبہ کیا ہے کہ یہ اخبارات چوبیس گھنٹے کے اندر اندر غیر مشروط معافی کو دوسرے تمام اخبارات میں شائع کرائیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ان کیخلاف قانونی چارہ جوئی کیجائے گی۔

فلم کمپنیوں پر نئی ضرب

کئی مہینہ سے ہندوستان کی صوبجاتی حکومتوں کا عتاب ہندوستانی فلم کمپنیوں پر بری طرح نازل ہو رہا ہے چنانچہ حالت یہ ہے کہ یوپی اور بہار میں ہنزواموٹوں کی اصلاحی تصویر "الٹی گنگا" ممنوع قرار دیجا چکی ہے اور اب تازہ اطلاع ہے کہ سی پی کی حکومت نے نیشنل اسٹوڈیوز کی بہترین تصویر "روٹی" کی نمائش ممنوع قرار دیدی ہے۔

سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء کی آمدنی میں ۲۶ کروڑ ۶۷ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا۔ اور خرچ میں ۸۶ کروڑ ۳۵ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہو جانیکی امید تھی۔ اور سال رواں میں ۳۵ کروڑ ۷ لاکھ روپیہ کے بجائے ۹۴ کروڑ ۶۶ لاکھ روپیہ خسارہ ہونیکی توقع تھی۔

سنہ ۱۹۴۳-۴۴ء میں

سنہ ۱۹۴۳-۴۴ء میں مجموعی خرچہ کا اندازہ ۲ ارب ۵۹ کروڑ ۵۹ لاکھ روپیہ کا اور مجموعی آمدنی کا اندازہ ایک ارب ۹۹ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ کا لگایا گیا تھا یا بالفاظ دیگر ۶۰ کروڑ ۲۸ لاکھ روپیہ خسارہ ہونیکی امید ہے انکم ٹیکس میں صوبجات کا حصہ حسب ذیل ہوگا۔ اس سال دس کروڑ ۵۵ لاکھ روپیہ اگلے سال ۱۱ کروڑ دس لاکھ روپیہ۔

خوراک کے متعلق کانفرنس

نئی دہلی ۲۷ر فروری خوراک کے متعلق نئی دہلی میں ہندوستان کے سرکاری نمائندوں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے اسکا اجلاس کل ختم ہو گیا۔ کانفرنس کے پہلے دن ہندوستان کے مختلف صوبوں میں خوراک کی حالت پر عام بحث ہوئی۔ اناج حاصل کرنے اور فروخت کرنے کے متعلق حکومت ہند کی اسکیم پر بھی بحث ہوئی۔ دوسرے دن اناج حاصل کرنے کے متعلق حکومت ہند کی اسکیم کی عملی اور مالی تفاصیل پر کانفرنس کی دو سب کمیٹیوں نے بحث کی اور تمام معاملات کے متعلق سمجھوتہ مکمل ہو گیا دونوں سب کمیٹیوں کی تمام تجویزیں کانفرنس کے کھلے اجلاس میں منظور کر لیگئیں۔ اس طرح اس کانفرنس میں ان تمام تدبیروں کے بارہ میں کامل اتفاق رائے سے فیصلہ ہو گیا جن پر اس سے پیشتر فیصلہ ہونا ناممکن نظر آتا تھا۔ اور اب ہندوستان کی اشیائے خوردنی کے معاملات میں حکومت ان تدبیروں پر بہ سہولت عمل کر سکیگی۔

بنگال میں سیاسی قیدیوں کی تعداد

کلکتہ ۲۷ر فروری بنگال اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے بنگال اسمبلی کے کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر کرن شنکر رائے کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کانگرس کے لیڈروں کے گرفتاری کے بعد جو تحریک شروع ہوئی تھی اس کے سلسلہ میں ۱۰۵۸ قیدیوں کو سزا دیجا چکی ہے اور تقریباً ۸۵ قیدیوں کے مقدمات زیر سماعت ہیں بنگال میں ۳۱ر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء کو نظربندوں کی تعداد ۱۵۲۰ تھی۔

مرکزی اسمبلی میں سالانہ بجٹ پیش ہو گیا

حکومت ۷۵ کروڑ روپیہ کا اناج خریدیگی

نئی دہلی ۲۷ر فروری سنہ ۱۹۴۳-۴۴ء میں ملک کے بچاؤ پر ۸۹ ۲۳۸ ۲ کروڑ روپیہ (۱۷۹۰۰۰۰۰۰ پونڈ) اور سنہ ۱۹۴۳-۴۴ء میں ملک کے بچاؤ پر ۲۰۰ کروڑ (۱۵۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ) کی رقم خرچ کیجائے گی یہ ہے وہ خرچ جو ہندوستان کے سالانہ بجٹ میں شامل ہے جو کہ آج شام مرکزی اسمبلی میں فائننس ممبر سر جرمی ریسمن کے پیش کیا بجٹ بجٹ میں موجودہ سال میں ۶۶ ر ۹۴ کروڑ روپیہ کا گھاٹا۔ اور آئندہ سال کیلئے تقریباً ۲۸ ر ۶۰ کروڑ کا گھاٹا دکھلایا گیا ہے، ڈیفنس اخراجات میں وہ رقم بھی شامل ہے جو اس سال ہوائی اڈوں میں تعمیر جنگی کارخانوں میں توسیع تبادلہ وہ بحری بیڑہ اور [illegible] رسائل کی اسکیم پر خرچ ہوگی ان کاموں پر اس سال ۱۴ ر ۴۹ کروڑ روپیہ اور آئندہ سال ۸۰ ر ۱۶ کروڑ روپیہ کی رقم خرچ کیجائیگی۔

ممبر مالیات نے بتایا کہ ہم نے اپنا جو اندازہ لگایا ہے وہ اس بنا پر مبنی ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ جتنی میدانی فوج کی ضرورت ہے۔ وہ اس سال پوری ہو جائے گی۔

سر جرمی ریسمن نے کہا کہ اس سال کے دوران میں جو کچھ ہوگا میں اس کے بارے میں پیشنگوئی کرنیکی کوشش نہیں کرونگا لیکن حال ہی میں جو واقعات ہوئے ہیں انکی روشنی میں ہم یہ امید کر سکتے ہیں کہ یہ فوجیں جو ابتک دشمن کے حملوں کے خلاف بچاؤ کرتی رہی ہیں حملہ آور فوجوں کی شکل اختیار کریں گی۔

سمندری بیڑہ کا ذکر کرتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ اس سال سمندری بیڑہ کے پروگرام میں حکومت بہت کچھ آگے بڑھ گئی ہے۔ جنگ شروع ہونے کے بعد بہت کافی تعداد میں جنگی جہاز مکمل ہوئے ہیں اور وہ اب سمندروں میں کام کر رہے ہیں۔ ان جہازوں کی بہت بڑی تعداد قافلوں کی حفاظت کے کام میں مصروف ہے ان میں سے ایک جہاز نے اس سلسلہ میں دشمن کے اپنے سے کہیں بڑے اور بہتر طور پر مسلح جہاز سے مقابلہ کرکے اسے ڈبو دیا۔

ہوائی بیڑہ ہندوستان میں ہوائی بیڑہ کی ترقی کی سب سے زیادہ دلپذیر تصویر ہمارے سامنے ہے نہ صرف بہت بڑی تعداد میں ہوائی جہاز اس بیڑہ میں شامل ہو چکے ہیں بلکہ یہ بیڑہ ہندوستان کے بچاؤ میں بہت زیادہ اہم کارآمد ثابت ہو چکا ہے۔

ہندوستان میں ہوائی اڈوں کی تعمیر کے کام کا ذکر کرتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ کئی ماہ تک دس لاکھ سے زائد آدمی اس کام میں مصروف رہے۔ ہندوستانی ہوائی بیڑہ میں اضافہ کے پیش نظر افسروں کی بھرتی اور ان کی تربیت کا کام پورے انہماک سے جاری ہے اور یہ امید کیجاتی ہے کہ سنہ کے آغاز میں ہی یہ بیڑہ ۷ اسکواڈرنوں (دستوں) پر مشتمل ہوگا۔

ممبر مالیات نے مزید کہا کہ وقت تیزی کیساتھ قریب آرہا ہے جبکہ ہندوستان کا ہوائی بیڑہ ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائیگا۔ جو پیدا ہو سکتے ہیں اور ان نقصانات میں اضافہ کر سکیگا۔ جو کہ یہ بیڑہ برما میں اور دوسرے مقامات میں دشمن کو پہنچا رہا ہے۔

ممبر مالیات نے اپنے انگلستان جانیکا بھی ذکر کیا انہوں نے کہا کہ میں مالی سمجھوتہ کے اہم پہلو دل اور جنگی اخراجات کی تقسیم کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کے ارکان سے بات چیت کرنے کے لئے انگلستان گیا تھا حکومت برطانیہ موجودہ سمجھوتہ میں ترمیم کے لئے زور دے رہی تھی لیکن حکومت ہند اس امر پر مصر تھی کہ موجودہ سمجھوتہ کو ترک نہ کیا جائے۔ حکومت ہند کو اب حکومت برطانیہ نے مطلع کیا ہے کہ وہ موجودہ سمجھوتہ میں کوئی ترمیم کرنا نہیں چاہتی۔ یہ موجودہ سمجھوتہ قائم و برقرار ہے۔

ہوائی بیڑہ میں اضافہ کے اخراجات کی تقسیم کے معاملہ میں ہندوستان کی ذمہ داری خرچ کی صرف اس رقم تک ہے ہوگی جو ہندوستان خرچ کریگا۔ یعنی ہندوستان میں ہوائی اڈے اور ہوائی میدان قائم کرنے پر سرمایہ کے طور پر جو خرچ کیا جائیگا وہ اور ہندوستان میں ہوائی دستوں کے قیام کا خرچہ ہندوستان کے ذمہ ہوگا۔

سپلائی کی تدابیر کے بارے میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ جو سرمایہ درکار ہوگا۔ اس کا نصف ہندوستان ادا کریگا اور وہ ان تمام سرمایوں کا۔ جو قائم کئے گئے ہیں اور جو آئندہ قائم ہوں گے۔ مالک ہوگا۔

امریکہ کو دعا اور دیہہ کے ماتحت تبادلہ امداد کے متعلق آپ نے فرمایا کہ امریکہ کیساتھ باہمی امداد کا براہ راست سمجھوتہ کرنیکے امکان پر اسوقت غور کیا جا رہا ہے۔ دریں اثنا تبادلہ امداد ڈیفنس اخراجات میں خرچ کیطرف پر ڈالدیگئی ہے۔

ہندوستان میں امریکی فوج پر تبادلہ امداد کے خرچ کا صحیح تخمینہ نہیں لگایا جا سکتا ہے اس مد کے ماتحت کل خرچ سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء میں ۷ ر ۱۶ کروڑ روپیہ دکھلایا گیا اور سنہ ۱۹۴۳-۴۴ء میں ۸۰ ر ۴۲ کروڑ روپیہ دکھلایا گیا ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۴۳-۴۴ء میں محکمہ خوراک ۷۵ کروڑ روپیہ کا اناج خریدے گا۔ اس خرید پر شروع میں مرکزی حکومت روپیہ لگائیگی اور بعد کو صوبجاتی حکومتوں سے وصول کرے گی۔

ممبر مالیات نے کہا کہ حکومت غذا کی پیداوار بڑھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیگی ہم اس کام پر ۷۵ کروڑ روپیہ خرچ کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں۔

سٹرلنگ قرضہ کی ادائیگی کی تفصیل بیان کرنے کے بعد ممبر مالیات نے کہا کہ اس طریقہ پر ہندوستان ایک مقروض ملک کی بجائے قرضخواہ ملک بن گیا ہے اور اس نے تین سال کے اندر برطانیہ کا تمام قرضہ چکا دیا ہے۔

سٹرلنگ ہنڈیاں سٹرلنگ ہنڈیوں کے آئندہ استعمال کی جانب حکومت ہند کی توجہ لگی ہوئی ہے آپ نے کہا کہ غیر ملکوں میں جن لوگوں کے پاس پونڈ ہیں انکو اب سود کی رقم کی ادائیگی بند ہو گئی ہے کیونکہ سٹرلنگ قرضہ چکا دیا گیا ہے۔ اب سٹرلنگ جن مدوں پر خرچ ہوتا ہے وہ پنشن اور فیملی پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ ہیں خیال ہے کہ ان پر ۶۰۷۵۰ پونڈ سالانہ خرچ ہوں گے اس کے متعلق حکومت نے ایک اسکیم تیار کی ہے جس کے مطابق آئندہ سٹرلنگ کی ادائیگی کا انتظام کر دیا گیا ہے

ممبر مالیات نے مزید کہا کہ

سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء میں سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء میں ۷۱ کروڑ ۲۷ لاکھ روپیہ کے خسارہ کی توقع تھی اس کے بجائے ۱۲ کروڑ ۴ لاکھ روپیہ کا خسارہ ہوا اس کی وجہ آمدنی میں اضافہ تھی۔

اقوال زریں

قرضہ لینے سے ہمیشہ ڈرو

دھرم، دولت، اور علم تھوڑا تھوڑا کرکے ہی جمع ہو جاتے ہیں

انسان کا اعلیٰ وصف یہ ہے کہ اپنے آپ کو قابو میں رکھے

جو شخص اپنے مزاج پر قابو نہیں رکھتا اسکی خرابی تو دیکھو

ہماری زندگی ہمارے ہی خیالات کا نتیجہ ہے اسکی تباہ ہمارے ہی خیالات پر ہے اور اس کی حفاظت بھی خیالات سے ہے

موج نسیم

امیر خسرو اپنے وقت کے ایک کامیاب شاعر تھے۔ ایک بار آپ کہیں ٹہل رہے تھے کہ راستے میں پیاس لگی ایک کنوئیں پر چند عورتیں پانی بھر رہی تھیں آپ نے پانی مانگا۔ عورتوں نے جو آپ کو پہچانتی تھیں کہا کہ آپ پہلے۔ کھیر۔ چرخہ۔ کتے اور ڈھول پر ایک گیت بنا کر سنائیے تو پانی ملے گا۔

آپ نے جھٹ یہ گیت سنایا:-

کھیر پکائی جتن سے چرخہ دیا چلا
آیا کتا کھا گیا تو بھی ڈھول بجا
لا پانی پلا۔

دلچسپ معلومات

کتوں کی ڈکشنری

اٹلی کے ایک شخص گبریلی نے ایک نیا شغل اختیار کر لیا ہے وہ جانوروں کی زبان کو سمجھنے اور اسکا ترجمہ انسانی زبان میں کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس نے کتوں کی زبان کی ایک چھوٹی سی ڈکشنری مرتب کر لی ہے۔ ابھی تک بلیوں کی زبان کے پندرہ الفاظ اور مرغیوں کی زبان کے ۱۲ الفاظ کے معانی سمجھنے میں اُسے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ کتوں کی ڈکشنری چھپ جانے پر شکاریوں اور کتے پالنے والوں کو اس سے بہت مدد ملے گی۔

ٹیکسوں میں اضافے سے صنعتوں کو نقصان

کلکتہ یکم مارچ انڈین ممبر آف کامرس کی کمیٹی نے حکومت ہند کو بجٹ کے متعلق ایک تار بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ اسوقت جو بھاری ٹیکس لگے ہوئے ہیں ان کے پیش نظر انکم ٹیکس پر سرچارج اور کارپوریشن ٹیکس پر سپر ٹیکس کے اضافہ سے موجودہ صنعتوں کی ترقی میں رکاوٹ پڑے گی کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ پانچہزار روپیہ کی آمدنی کو مزید چارج سے مبرہ کرنے کے علاوہ انکم ٹیکس ۱۵۰۰ روپیہ کے بجائے ۲۵۰۰ روپیہ کی آمدنی پر لگنا چاہئے۔ بناسپتی گھی پر ڈیوٹی بہت زیادہ ہے کمیٹی کا خیال ہے کہ ان دو مدوں سے جو ۸ کروڑ کی آمدنی ہوگی وہ آسانی سے قرض لیجا سکتی ہے۔

سر پواستو کو استعفیٰ دینے سے کیوں منع کیا گیا

لکھنؤ ۲۲ فروری راجہ مہیشور دیال سیٹھ آف کوٹرا نے جو کچھ عرصہ پہلے تک اکھل بھارتیہ ہندو مہاسبھا کے جنرل سکریٹری تھے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ ہمارے کروڑوں ہم وطنوں کی دلی خواہش ہے کہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے ہندوستانی ممبران اگزیکٹو کونسل سے مستعفی ہو نیوالے تین دیش بھگت ممبروں کیساتھ شامل ہوتے، ہندو مہاسبھائی خاص طور پر یہ چاہتے ہیں کہ آنریبل سر جے پی سر پواستو جو مہاسبھا کے فیصلہ کی تعمیل کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ مہاتما گاندھی کے رہا کرنے کے متعلق حکومت کی پالیسی میں معاون نہ رہیں۔ اس امر سے لوگوں کو کسقدر تکلیف پہنچی ہے کہ مسٹر ساورکر صدر ہندو مہاسبھا اور ڈاکٹر مونجے جنرل سکرٹری ہندو مہاسبھا نے سر پواستو کو اپنے عہدہ پر قائم رہنے کا مشورہ دیا ہے اور بھی زیادہ افسوس ناک ہے کہ صدر نے ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کی یہ درخواست کہ سر سر پواستو سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کرنے کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے۔ مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس مدعو کیا جائے نامنظور کر دی۔ پبلک صدر ہندو مہاسبھا سے یہ دریافت کرنے کا حق رکھتی ہے کہ سر جوالا پرشاد سر پواستو کو کن وجوہ کی بنا پر استعفیٰ نہ دینے کا مشورہ دیا گیا۔

ہندو مہاسبھا کی آل انڈیا کمیٹی میں یہ مسئلہ اٹھایا جائیگا جس کا اجلاس منعقد کرنیکا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

افسانہ

شریر لڑکی

دلچسپ واقعات سے لبریز ایک دلچسپ کہانی

ازجناب شریف چکوالی

شریف چکوالی جو جذبات سے لبریز افسانوں کیلئے کافی شہرت رکھتے ہیں، ذیل میں ہم ان کا ایک نہایت ہی دلچسپ افسانہ پیش کر رہے ہیں جسمیں ایک شریر لڑکی کی زندگی کے مختلف پہلو نہایت ہی دلچسپ انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔

ریکٹ ہاتھ میں لئے ٹینس کورٹ سے لوٹ کر میں جیسے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھا دروازہ پر ایک پردہ سا لٹکتا دکھائی دیا۔ میں چونکہ مس لیلا کو ہرا کر بہت خوش تھا، اس لئے خاص توجہ نہیں دی اور پردہ ہٹا کر کمرے میں جانا چاہا ——— میں نے ایک پیر اندر رکھا ہی تھا کہ پردہ میرے ہاتھ میں آ گیا اور اوپر سے میرے سر اور کندھوں پر تین چار پتھر سے آ پڑے!

میں "اُف" کر کے مڑا، دیکھا تو زمین پر مٹی کے کئی پھل ٹوٹے پڑے تھے اسی وقت پیچھے سے ایک مترنم قہقہے کی آواز آئی ——— میں نے مڑ کر دیکھا۔ بڑی شوخ آنکھوں والی ایک شریر چھوکری رضیہ کے کمرے کی طرف بھاگی جا رہی تھی۔

یہ سب کچھ صرف ایک لمحے میں ہو گیا ——— اتنی جلدی کہ میں کچھ بھی سمجھ بوجھ نہ سکا اور جب وہ غائب ہو گئی تو ہو بھی کیا سکتا تھا؟

میچ جیتنے کی ساری خوشی اس شریر لڑکی نے چھین لی تھی۔ اس کا مترنم قہقہہ ابتک میرے کانوں میں ایک گونج سی پیدا کر رہا تھا اور مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ساری دنیا مجھ پر ہنس رہی ہے! میں غصے سے بیخود ہو کر آرام کرسی پر گر پڑا۔ "ارے ......" میرے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی اور تلملا کر اٹھ کھڑا ہوا ——— دو تین سوئیاں میری پیٹھ میں چبھ گئی تھیں۔ سوئیاں الگ کر کے میں کرسی پر لیٹ گیا۔ اور سوچنے لگا۔ "اس چھوکری سے بدلہ کیسے لیا جائے"؟ دفعتاً میں نے محسوس کیا کہ کمرے میں ایک عجیب طرح کی خوشبو سی پھیلی ہوئی ہے۔ میز کی طرف دیکھا تو میرے غیر مطبوعہ افسانوں کا مجموعہ کھلا پڑا تھا۔ اور پہلے افسانہ "سوز نہاں" کے نیچے بہت ہی باریک خط میں "خوب" لکھا تھا۔ کمرے میں پھیلی ہوئی خوشبو سے میرا دماغ ایسا معطر ہو گیا کہ "اس" سے بدلہ لینے کا خیال بھی جاتا رہا ——— اب میں "کچھ اور" سوچ رہا تھا۔

رات کا کھانا کھانے کے بعد جب رضیہ میرے کمرے میں آئی تو میں نے اُسے قریب بلا کر پیار سے پوچھا۔ "وہ کون تھی رضو؟"

"دیکھو بھیا میرا نام نہ بگاڑا کرو، میرا نام رضو نہیں ہے"۔ رضیہ بناوٹی غصے سے کہنے لگی۔

"اچھا اب نہیں بگاڑوں گا، بتا دے، وہ کون تھی؟" میں نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"کون ......؟" رضیہ انجان بن کر کہنے لگی۔

"وہی شریر چھوکری، جو میرے کمرے میں آ کر آج نہ جانے کیا کیا کرتی رہی!" میں نے بگڑ کر کہا۔

"او ...... نجمہ کے متعلق پوچھ رہے ہو!" رضیہ ایکٹنگ کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"اچھا، تو اس کا نام نجمہ ہے" ...... منہ بنا کر کہا "کیسا بیہودہ نام ہے؟" اور رضیہ دانت پیس کر رہ گئی۔

"اسے میرے کمرے میں کس نے آنے دیا؟" میں نے ذرا غصے سے پوچھا۔

"میں کیا جانوں!" رضیہ نے بے پروائی سے جواب دیا۔ "آپ کا کمرہ آسمان پر تو تھا نہیں کہ اسے نظر نہ آتا"۔

"تو اس کا یہ مطلب ہے کہ میری غیر موجودگی میں جس کا جی چاہے کمرے میں آئے اور میری چیزوں کو اُلٹ پلٹ کرتا رہے" میں بگڑ کر بولا۔

"اپنی سہیلیوں سے تمہیں بڑی ہمدردی ہے اونہہ!!"

"اسی طرح جیسے آپ کو اپنے دوستوں سے" کہہ کر رضیہ چلی گئی اور میں سوچنے لگا۔

"نجمہ ...... نام تو اچھا ہے ...... اور وہ خود ...... ہاں خوبصورت کافی ہے ...... اور شریر بھی ...... اس کی شوخ آنکھیں ...... خوشبو ...... سوئیاں ...... اور ...... اور ......؟؟"

یہی سوچتے سوچتے، نہ جانے کس وقت میں سو گیا۔ اب ہر روز جب باہر سے لوٹتا تو اپنے کمرے میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ضرور پاتا۔ کبھی میز پر کتابوں کا ڈھیر لگا ہے تو کبھی تصویریں اُلٹی لٹکی پڑی ہیں بلکہ ایک روز تو میری سب سے اچھی تصویر ہی غائب ہو گئی ——— کپڑے کھونٹیوں پر لٹکا کر جاتا تو زمین پر پڑے ہوئے ملتے ——— جب بھی کتابوں کو دیکھتا کوئی نہ کوئی کتاب غائب پاتا۔ گر دوسرے تیسرے روز وہ لوٹ آتی اور اس کی جگہ کوئی اور کتاب غائب ہو جاتی جیسے شریر نجمہ کی طرح کتابوں نے بھی مجھے ستانے کی ٹھان رکھی تھی۔

روز روز کی اس مصیبت سے تنگ آ گیا مگر رضیہ سے کچھ کہنا فضول تھا۔ اور نجمہ سے بدلہ لینے کی بھی کوئی صورت سمجھ میں نہ آتی تھی۔ وہ جب چاہتی مجھے پریشان کر سکتی تھی ——— مگر میں ......؟!

افسوس! آزادی کے اس بدنام زمانے میں بھی ہم مرد کتنے بے بس ہیں!!

ایک روز جب میں اپنے کمرے میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا نجمہ آئی۔ اس کے ہاتھ میں ملٹن کی کتاب "فردوس گمشدہ" تھی۔ ایک شعر کا مطلب وہ سمجھ نہیں سکی تھی اور مجھ سے پوچھنے آئی تھی، وہ آہستہ آہستہ میرے قریب آئی اور شرارت سے مسکراتی ہوئی بولی "ماسٹر صاحب" اس شعر کا مطلب بتا دیجئے نا"!

میں ...... پڑا ——— "ماسٹر صاحب" ———

اور وہ میری اس وقت کی گھبراہٹ پر قہقہہ مار کر ہنس دی۔ کئی روز تک میرے کانوں میں "ماسٹر صاحب" "ماسٹر صاحب" کی ترنم آواز گونجتی رہی اور ہر وقت مجھے یہی محسوس ہوتا رہا جیسے نجمہ میرے قریب کھڑی کہہ رہی ہے "ماسٹر صاحب

"ماسٹر صاحب" لیکن جب میں ڈانٹتا تو کسی کونہ پاکر بیٹھ جاتی۔ میں ر دئی ٹھونس لینے کو جی چاہتا۔

لیکن ایک ہفتہ بعد ہی نجمہ ہر دوسرے تیسرے روز آنے لگی۔ کوئی کتاب اس کے ہاتھ میں ہوتی اور وہ ماسٹر صاحب ماسٹر صاحب "کہہ کر دماغ چاٹ جاتی۔

ایک روز رضیہ خالہ کے ہاں گئی ہوئی تھی۔ ماں بھی گھر پر نہ تھیں، میں اکیلا اپنے کمرے میں بیٹھا خط بنا رہا تھا۔ کہ نجمہ آئی اور ہمیشہ کی طرح "ماسٹر صاحب" کہہ کر ہنس دی۔

میں نے سوچا آج اس شریر سے بدلہ لینے کا اچھا موقع ہے میں کسی بہانہ سے اٹھ کر اس کے قریب گیا اور ادھر ادھر دیکھ کر اسکے دونوں ہاتھ پکڑ لئے۔ —— وہ بری طرح گھبرا گئی اسکے ماتھے پر پسینے کے قطرے جمع ہو گئے۔ چہرہ بھی زرد ہو گیا۔ گر میں نے فوراً اسکا ایک ہاتھ چھوڑ دیا۔

میں رک گیا اور غور سے اسے دیکھا۔ اب اسکی شوخی شرارت اور آزادی ختم ہو چکی تھی —— وہ ایک مشرقی عورت کے سوا کچھ بھی نہ تھی۔ مشرقی دوشیزہ ہی کیطرح اس کے رخسار کا رنگ گلابی۔ اور پھر سرخ ہو کر کانوں کی لو تک پہنچ گیا اس نے اپنا سر جھکا لیا۔ اور لاجونتی کا پھول بن کر رہ گئی۔

اس کے بعد وہ ہمارے ہاں کبھی نہ آئی

——

ایک بار بھی نہیں ؟

بظاہر اس کے نہ آنے سے میں مطمئن تھا۔ لیکن دل میں ایک نامعلوم سی خلش پیدا ہوتی رہتی تھی جب جب میں باہر سے لوٹتا میری بیقرار نگاہیں ہر شے کا جائزہ لینے لگتیں۔ مگر کوئی تبدیلی نہ پاکر۔ مایوس لوٹ آتیں —— رفتہ رفتہ میں محسوس کرنے لگا کہ میرے مشاغل میں بہت کمی ہو گئی ہے باہر کی زندگی بڑی حد تک وہی تھی۔ گو کسیقدر پھیکی پھیکی سی ضرور محسوس ہوتی تھی۔ لیکن گھر میں اب میرے لئے کوئی کام بھی نہ تھا۔ جب تک نجمہ آتی مجھے کام سے کبھی فرصت نہ ملتی تھی۔ ہر روز الماری کو سجانا پڑتا تھا۔ میز کرسیاں کپڑے اور دوسری ادھر ادھر بکھری ہوئی چیزیں۔ ٹھیک کرنی پڑتی تھیں لیکن اب دنوں پر دن گزر رہے تھے۔ اور میرے کمرے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی —— ہر شے پر اداسی سی چھا گئی تھی۔

نجمہ کی شرارتیں بھی کتنی دلچسپ ہوتی تھیں افسوس اپنی حماقت سے میں نے اسے کھو دیا —— رہ رہ کر مجھے اپنے اوپر غصہ آتا اور میں بڑبڑانے لگتا۔ "بیوقوف کہیں کا۔ چلا تھا بدلہ لینے جیسے اسکے بغیر کوئی کام رکا پڑا تھا!"

میں ہر روز نجمہ کا انتظار کرتا تھا مگر وہ نہ آئی ——

آخر ایک دن میں نے رضیہ سے کہا "آج کل میرے کمرے کا نقشہ بگڑا پڑا ہے۔

رضیہ میں نے تم سے لاکھ بار کہا کہ اپنی اس شریر سہیلی کو میرے کمرے میں نہ جانے دیا کرو مگر تم نہیں پڑا ہی نہیں ہے"

رضیہ بگڑ کر بولی "جھوٹ کیوں بولتے ہو بھیا! نجمہ بیچاری یہاں کہاں ہے جو تمہارے کمرے میں جائے گی۔ وہ تو کب کی چلی گئی"

"چلی گئی! کہاں چلی گئی؟" میں نے بیقراری سے سوال کیا۔

"دہلی ......!" رضیہ نے منہ بنا کر جواب دیا۔



"کیوں؟" میں نے پوچھا۔
"کیا معلوم" رضیہ نے جواب دیا۔

وزیر اعظم بنگال کا اظہار بیزاری

کلکتہ یکم مارچ بنگال اسمبلی میں ڈاکٹر این سانیال نے حکومت بنگال کے بجٹ کی جیلخانوں کی اخراجات کی میں سیاسی نظر بندوں کی شکایات پر بحث کیلئے تخفیف کی تحریک پیش کی مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے اس تحریک پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مجھے بہت زیادہ پابندیوں کے ماتحت کام کرنا پڑتا ہے۔ صوبجاتی خود مختاری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔ میں ایک آزاد وزیر اعظم کی حیثیت سے جو کچھ کرتا بعض اوقات مجھے اس کے برعکس کرنا پڑتا ہے ایسی صورت میں مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ میرے لئے بہتر طریق کار یہی ہے کہ میں اس عہدہ سے الگ ہو جاؤں۔ اور اگر ایسا موقع آگیا تو یہ طریق کار اختیار کرنے میں کوئی پس و پیش نہ کرونگا کیونکہ میں اس عہدہ سے عاجز آچکا ہوں جہیر رہتے ہوئے رائے عامہ کو سمجھتے ہوئے ان پابندیوں کی وجہ سے جو جنگ کے باعث مجھ پر لگا دی گئی ہیں۔ اس کے مطابق کام نہیں چل سکتا۔

بعض معاملات ایسے بھی تھے جن میں نہ تو گرفتاری حق بجانب تھی اور نہ نظر بندی میں نے ان کے متعلق گورنر کو مشورہ دیا۔ لیکن گورنر نے اپنے ذاتی فیصلہ پر قائم رہتے ہوئے میرے مشورہ کو ٹھکرا دیا۔

دیسی زبانوں کے اخبارات کا جلسہ

دہلی ۲ر مارچ دہلی کے دیسی زبانوں کے اخبارات کے نمائندوں کا ایک جلسہ یکم مارچ کو منعقد ہوا جسمیں کئی گھنٹہ کی بحث و مباحثہ کے بعد حسب ذیل قرارداد باتفاق رائے منظور ہوئیں ؛ دہلی کے دیسی زبان کے اخبارات کے نمائندگان کا یہ جلسہ حکومت ہند کے ان اعلانات کے جو اخباری کاغذ اور اخباری شیٹوں کے متعلق ہ ارماہ فروری کو علی الترتیب جاری کئی گئی ہیں ہندوستانی زبان کے اخبارات کیلئے باعث تباہی ہیں حکومت ہند کو متنبہ کرتا ہے کہ انڈین اینڈ ایسٹرن نیوز پیپر سوسائٹی اور آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس اور انڈین لینگویجز نیوز پیپرز ایسوسی ایشن نے حکومت کے سامنے جو تجاویز پیش کی ہیں ... اخبارات کی مانگ ... اخبارات کے مفاد کو نظر انداز کیا گیا ہے

۴ ایک روز رضیہ خوش خوش میرے کمرے میں آئی اور ایک فوٹو دکھاتے ہوئے کہنے لگی دیکھو بھیا! میں نے اسے بھابی جانی کیلئے پسند کیا ہے۔ دیکھو پسند ہے؟

تصویر فریم میں لگی ہوئی تھی۔ میں نے اسے دیکھا اور پیار سے کہا۔ "تیری پسند ہی میری پسند ہے رضیو" اور وہ اماں کو شاید یہ خوشخبری سنانے چل گئی۔

شام کو جب لوٹا تو وہ تصویر میری میز پر رکھی ہوئی تھی میں نے اسے اچھی طرح دیکھا۔ بڑا بھولا بھالا چہرہ تھا۔ لمبی گھنی پلکیں آنکھوں پر اسطرح چھائی ہوئی تھیں جیسے بتیوں میں چھپ کر کسی بات کی حفاظت کر رہی ہوں۔ سنجیدگی کا یہ عالم تھا جیسے سنگ مرمر کا کوئی مجسمہ ہو۔

دھیرے دھیرے میرے دل میں اسکی جگہ بنتی گئی لیکن تنہائی میں جب جب میں اپنی کسی کتاب پر "ماسٹر صاحب" لکھا ہوا دیکھ لیتا بے اختیار دو شوخ آنکھیں میرے دل کی گہرائی میں اتر جاتیں۔ —— شریر نجمہ کو میں ابتک بھول نہ سکا تھا۔

رضیہ نے بتایا تھا کہ زہرہ میری منگیتر —— ملیکے ساتھ ہی کالج میں پڑھتی ہے۔ اسلئے تصویر کی جگہ خود اسے دیکھنے کے شوق میں میں اکثر کالج کے راستے پر چکر لگایا کرتا۔ لیکن تصویر والی شکل کبھی نظر نہ آتی —— مہینوں کی کوششوں کے باوجود مجھے مایوسی ہی ہوئی۔

زہرہ کا امتحان ختم ہونے کے بعد ہماری شادی ہو گئی —— رات گئے جب میں دلہن کے کمرے میں داخل ہونے لگا تو ایک شرارت سوجھی —— میں دبے پاؤں چلکر زہرہ کے قریب پہنچا اور اسکا گھونگھٹ الٹ دیا —— لیکے میں حیرت سے اچھل پڑا —— شریر نجمہ میرے سامنے کھڑی تھی۔

مجھے اپنی آنکھوں پر اعتبار نہ آیا مزید تحقیق کیلئے میں دبے پاؤں اپنے کمرے میں پہنچا الماری میں تصویر موجود تھی۔ لیکن شیشہ و فریم غائب تھا۔ میں نے تصویر اٹھائی۔ پشت پر لکھا تھا۔ "اپنی عزیز ترین سہیلی نجمہ کو —— سلمیٰ" حیرت سے میری چیخ نکل گئی اور دفعتاً میرے ذہن میں روشنی پیدا ہو گئی —— شریر چھوکریاں لعنت ان پر" کہتا ہوا میں دوبارہ دلہن کے کمرہ میں پہنچ گیا۔

میں نجمہ کی طرف بڑھا .... وہ آنکھیں نیچی کئے خاموش کھڑی رہی .... میں نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا .... پھر اپنا ہاتھ اسکے شانے پر رکھدیا .... اس نے اپنی جھکی ہوئی پلکیں اٹھا لیں — اور دھیمی آواز میں کہا ... لیکن .... از رہ گرم گرم سانسوں میں دب کر رہ گئی۔

مہاتما جی نے اپنا برت کھول لیا

آپ کمزور مگر خوش و خرم ہیں

پونہ ۲ر مارچ مہاتما گاندھی نے آج صبح ۹ بجکر ۳۴ منٹ وقت کے مطابق ۹ بجے اور پرانے وقت کیمطابق ۸ بجے اپنا تاریخی برت کھول لیا۔ آغاخاں محل میں پرانا وقت ہی برقرار ہے۔

برت کھلنے سے پہلے حسب معمول پرارتھنا ہوئی اور بھگتی بھی ہوئے۔ جن میں تمام نظر بندوں نے حصہ لیا برت کھولنے کی رسم بہت سادہ تھی جسکے بعد ماتا کستوربائی نے سنترے کے رس کا ایک گلاس پانی ملا کر مہاتما گاندھی کو دیا۔ چند منٹ تک خاموشی کے ساتھ دھیان کرنے کے بعد مہاتما گاندھی نے رس آہستہ آہستہ پی لیا۔ اس طریقہ پر ۲۱ دن کا برت ختم ہو گیا۔

مہاتما جی کی صحت کے بارے میں حکومت بمبئی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

پرارتھنا کے بعد مہاتما گاندھی نے آج صبح ۹۱/۲ بجے سنترہ کے رس سے جس میں پانی ملا ہوا تھا برت کھول لیا وہ کچھ تھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ مہاتما جی کمزور رہیں مگر خوش و خرم ہیں۔ اس بلیٹن پر ڈاکٹر بی سی رائے میجر جنرل کینڈی۔ ڈاکٹر ایم ڈی گلڈر ڈاکٹر سشیلا نائر۔ لفٹنٹ کرنل بھنڈاری اور لفٹنٹ کرنل بی زیڈ شاہ کے دستخط ہیں۔

جب مہاتما جی نے برت کھولا اس وقت ۶ ڈاکٹروں کے علاوہ جو انکی دیکھ بھال کرتے رہے ہیں صرف وہ لوگ موجود تھے جو نظر بند ہیں یعنی مس مسز سروجنی نائیڈو۔ مسز کستوربائی گاندھی ڈاکٹر گلڈر۔ مسٹر پیارے لال مس سوشیلا نائر اور میرابہن۔

مرکزی اسمبلی میں سوال و جواب

نئی دہلی۔ ۲۵۔ فروری۔ آج مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں لالہ شنکر لال کی نظر بندی کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر وشنو سہائے نے حکومت کی طرف سے کہا کہ حکومت ان کے معاملہ پر سردست نظر ثانی کرنے کا ارادہ نہیں کر رہی ہے کیونکہ حکومت کو پورے طور پر اس امر کا یقین ہے کہ انھیں ابھی نظر بند رکھنا ضروری ہے۔

لالہ شنکر لال ۱۲ر ۱۹۴۱ء سے نظر بند ہیں ان کی نظر بندی کا حکم بعد میں ڈیفنس آف انڈیا رولس کے قاعدہ ۲۶ کے ماتحت دیا گیا تھا۔

قاضی ایم۔ اے۔ کاظمی کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر وشنو سہائے نے حکومت کی جانب سے کہا کہ حکومت کا سردست یہ ارادہ ہے کہ آگے بڑھایا ہوا وقت صرف موسم سرما میں قائم رکھا جائے۔

حال میں حکومت ہند نے فوجی جیل خانے بنانے کی جو منظوری دے دی تھی اس کے سلسلہ میں ان جیل خانوں کے عملہ کے تقرر کے بارے میں آج اسمبلی میں ایک بل پیش کیا گیا۔ اس بل کا ایک مقصد یہ ہے کہ جن لوگوں کو تین ماہ سے زائد قید کی سزا دی جائے انھیں فوجی جیل خانوں میں رکھنے کی اجازت حاصل کرنا بھی ہے۔

کانی ماکٹنگ ایکٹ اکسپنیشن بورڈ کے قانون میں ترمیم کرنے کے لئے ایک بل پیش کیا گیا۔



ذرا ہٹے ہوئے

Please Don't Lean Against the Bar

Cartoon from the London Daily Mirror

مرکزی اسمبلی کا ضمنی انتخاب

لکھنؤ ۲۶ر فروری مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی میں آنجہانی چندربھان چودھری کے انتقال کے باعث جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کے ضمنی انتخاب کیلئے یوپی گورنمنٹ نے حسب ذیل تاریخ مقرر کی ہے :-

۹ مارچ ۱۹۴۳ء کو ریٹرننگ آفیسر کے دفتر واقع الہ آباد میں کاغذات نامزدگی داخل کئے جائینگے ۱۱ مارچ ۱۹۴۳ء کو ان کاغذات کی جانچ ہوگی ۵ اپریل کو ووٹ لئے جائینگے۔

وفد ترکی روانہ ہو گیا

کراچی ۱ر مارچ۔ ترکی کے اخبار نویسوں کا جو ڈیلیگیشن حکومت ہند کی دعوت پر ہندوستان کا دورہ کرنے کے لئے ہندوستان آیا تھا وہ آج کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز ترکی کو روانہ ہو گیا۔ کراچی کے ہوائی اڈہ پر حکومت سندھ کے چند افسروں نے وفد کو الوداع کہی۔

جاپان کے مقبوضہ میں لام بندی

لندن ۲۸ فروری انڈیپینڈنٹ فرانسیسی نیوز ایجنسی نے ٹوکیوں کے حوالہ سے ایک خبر براڈ کاسٹ کی ہے کہ جاپان نے ان تمام دکھنی علاقوں میں جن پر اسکا کنٹرول ہے جسمیں برما، سماٹرا، ملایا، جاوا اور بورنیو شامل ہیں تمام نوجوانوں کی فوج میں بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ سنگاپور، کوالالمپور، مانڈلے، سیاں (سماٹرا) بنہ رنگ اور بٹاویا میں فوجی اسکول کھولدیئے گئے ہیں۔

برما کی ایک چھوٹی بندرگاہ پر

کلکتہ ۲۷ فروری ایجنسی اینڈ پریس کے خاص نامہ نگار نے مطلع کیا ہے ہیوں پر جو اکیاب کے دکھن میں ہے ہندوستانی سمندری بیڑہ کے کامیاب حملہ کیا۔ اس بیڑہ کے جہاز اس چھوٹی بندرگاہ میں رات کے اندھیرے میں داخل ہوگئے اور گورہ پیدل فوج کی مدد سے انہوں نے قصبہ کو آگ لگا دی گودی کو تباہ کر دیا اور کشتیوں کو ڈبو دیا۔ سمندری بیڑہ نے بندرگاہ کو برباد کر دیا۔ اور ۳۵۰ ٹن کے ایک خالی جہاز کو اڑا دیا۔ وہ کئی انگریزوں اور ہندوستانیوں کو اپنے ہمراہ لے آئے۔

عوام کی چٹھیوں پر سنسر

ڈیرہ دوگڈھ ۲ مارچ ڈپٹی کمشنر لکھیم پور نے عوام کو متنبہ کیا ہے کہ تمام چٹھیوں کو سنسر کیا جاتا ہے اور اگر چٹھی میں کوئی ایسی بات لکھی جائے گی جس سے دشمن کو کوئی اطلاع پہونچنے کا احتمال ہو تو اس چٹھی کے بھیجنے والیکو سخت سزا دیجائیگی۔

فلم آزادی کا کوچ ممنوع

لکھنؤ ۲ مارچ گورنر یوپی نے صوبہ میں "آزادی کا کوچ" نامی فلم ممنوع قرار دیدیا ہے۔

محفوظ علاقہ قرار دیدیا گیا

لاہور یکم مارچ گورنر پنجاب نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ ۵۲ کے ماتحت حاصل شدہ اختیارات کے ذریعہ پنجاب سول سکریٹریٹ کے اس تمام علاقہ کو جس کے گرد کانٹے دار تاروں کی باڑ لگی ہوئی ہے یکم مارچ ۴۳ء سے محفوظ علاقہ قرار دیدیا ہے اس حکم کے ذریعہ سکریٹریٹ کے ملازموں کے سوائے دوسرے آدمیوں کو اس علاقہ میں جانیکی ممانعت کر دیگئی ہے۔

فنلینڈ سب صلح چاہتا ہے

برلن ۲ مارچ فنلینڈ کے صدر نے آج ایک تقریر میں کہا کہ جنگ کے باعث فنلینڈ کی حکومت کو کئی اہم اور سخت فیصلے کرنے پڑے۔ فنلینڈ صرف یہ چاہتا ہے کہ تمام ملکوں سے اور خصوصاً اسکے ہمسایہ ملکوں سے اسکے تعلقات دوستانہ ہیں تاکہ اسے اپنے معاشرتی اصلاح کے کاموں میں مصروف رہ سکے۔

مسلم لیگ کے امیدوار کو شکست

کلکتہ ۲ مارچ۔ سید نوشیر علی سابق منسٹر بنگال جنکو پراگریسو کوئلیشن پارٹی کی جانب سے امیدوار کھڑا کیا تھا وہ بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کے اسپیکر (صدر) منتخب ہوگئے ان کے مقابلہ میں مسلم لیگ کے امیدوار مسٹر ایم اے صدیقی تھے۔

مسٹر اینے کا سامان ڈبہ سے باہر پھینکدیا

ناگپور ۲۷ فروری ناگپور میں اس خبر سے سنسنی پھیل گئی ہے کہ کل شام جب مسٹر اینے سابق ممبر اگزیکٹیو کونسل وائسرائے ہند پونا کو روانہ ہوگئے تو چار فوجی سپاہیوں نے سکنڈ کلاس کے ڈبہ میں ایک سیٹ پر قبضہ کیا جو پہلے سے مسٹر اینے کیلئے ریزرو تھی۔ اور فوجی سپاہیوں نے ڈبہ میں سے اینے کا سامان باہر پھینکدیا۔ مسٹر اینے کے دوستوں نے پروٹسٹ کیا۔ اور فوجی سپاہیوں سے بحث کی اور کہا کہ یہ سیٹ مسٹر اینے کیلئے ریزرو ہو چکی ہے۔ پولیس اور ریلوے حکام کی کوششیں بھی بیکار ثابت ہوئیں۔ اور بالآخر مسٹر اینے کو دوسرے ڈبہ میں سوار ہونا پڑا

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۵۳/۴۲ دفعہ ۱۸۰۔
بعدالت مال حاکم پرگنہ بہادر اکبر پور مقام کانپور ضلع کانپور
رجپال سنگھ ــــــ مدعی
بنام مہپال سنگھ ــــــ مدعا علیہ

بنام مسماۃ مونا کنور بیوہ جنگ جیت سنگھ قوم ٹھاکر ساکن۔ کرکنک مزرعہ گدھوا برمکان نرائن سنگھ پرگنہ وضلع فتحپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت بیدخلی ۱۸۰ کے دائر کی ہے، لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو کہ جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔ اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے۔ مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ ماہ فروری ۱۹۴۳ء کو جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

وائسرائے اور مہاتما گاندھی کی خط و کتابت

—(بقیہ صفحہ ۸ سے ۱۱)—

وائسرائے کا خط

۵ فروری ۱۹۴۳ء

ڈیر مسٹر گاندھی - آپکی چھٹی مورخہ ۲۹ جنوری کے لئے جو مجھے ابھی موصول ہوئی ہے بہت بہت شکریہ میں نے اس چھٹی کو ہمیشہ کیطرح بہت غور سے اور آپکے خیالات کو معلوم کرنے کے لئے حسب معمول اضطراب کیساتھ پڑھا اور اس امر کا خیال رکھا کہ آپکی دلیلوں پر پوری منصف مزاجی سے غور کیا جائے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ گذشتہ موسم خزاں کے افسوسناک ہنگامے کے متعلق کانگرس کی اور آپ کی ذمہ داری کے بارے میں اب بھی میری رائے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

(۲) میں نے اپنی گذشتہ چھٹی میں یہ واضح کیا ہے کہ واقعات کے متعلق مجھے جو واقفیت ہے اسکی بنا پر میری سمجھ میں اسکے سوا اور کوئی بات نہیں آتی کہ تشدد اور جرائم کی جو تحریک میں شروع ہوئی ہے اسکے لئے میں کانگرس کی تحریک کو اور آپکو جو گذشتہ اگست کے فیصلے کے ذمہ دار ہیں پورے طور پر باعتبار تھے ذمہ دار قرار دے دوں۔ جواب میں آپ نے اپنی یہ درخواست دہرائی ہے کہ مجھے اب بھی [illegible] کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ میری رائے غلط ہے۔ آپ کی چھٹیوں سے کبھی بھی یہ ظاہر نہیں ہوا کہ کبھی آپنے آپ سے توقع رکھنے کا حق محسوس کیا کہ آپ جانتے ہیں یہ اصلاح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر حقیقت [illegible]

[illegible]

ہند نے ان احباب کو کبھی راز میں نہیں رکھا جنگی بنا پر وہ کانگرس کو اور اسکے لیڈروں کو تشدد اور دہشت انگیزی کے ان مذموم کاموں کے لئے ذمہ دار سمجھتی ہے جو کانگرس کے ۸ اگست کے ریزولیوشن کے بعد کئے گئے ہیں جسمیں کانگرس نے اپنے مطالبات کی حمایت میں اجتماعی سول نافرمانی کا اعلان کیا ہے آپ کو اپنا لیڈر مقرر کیا ہے اور تمام کانگریسی کارکنوں کو اختیار دیا ہے کہ اگر تحریک کی لیڈرشپ میں حکومت کی [illegible]

کوئی دست اندازی کا [illegible] ہو تو وہ اپنی مرضی سے کام کریں ہیں جماعت نے ایسا ریزولیوشن منظور کیا ہے۔ وہ ان واقعات سے بے تعلق ہونیکا دعویٰ نہیں کر سکتی [illegible] کے منظور ہونے کے بعد ہوئے ہیں۔

اس امر کی شہادت موجود ہے کہ آپ کو اور آپکے [illegible] یہ امید تھی کہ آپ کی اس پالیسی کی بدولت [illegible] شروع ہو جائیں گی اور یہ کہ آپ اس سے [illegible] بڑی کہ جو تشدد شروع ہوا ہے وہ ایک منظم اسکیم کا نتیجہ تھا۔ جو کانگرس کے لیڈروں کے گرفتاری سے قبل [illegible] مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس [illegible] اپنی تقریر میں کانگرس کے خلاف الزامات کی [illegible] وتشریح کر دی تھی [illegible]

[illegible]

آپ کا مخلص

لنلتھگو

مہاتما گاندھی کا جواب

۱۰ فروری ۱۹۴۳ء

ڈیر لارڈ لنلتھگو

میری گذشتہ ۲۹ جنوری کی چھٹی کا جو طویل جواب آپ نے ۵ فروری کو ارسال فرمایا ہے اسکے لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ آپ کے آخری نکتہ یعنی ..... برت پر پہلے اظہار خیال کروں گا جو ۹ فروری کو شروع ہوگا۔ ایک ستیہ گرہی کے نقطہ نگاہ سے آپ کی چھٹی برت شروع کرنیکا مشورہ ہے [illegible] کی ذمہ داری کی [illegible] مجھے آپکے [illegible] میں ایک لیا فقرہ [illegible] اپنی چھٹی [illegible] دوسرے پیراگراف کے آخری جملہ میں آپنے اس طریق کار کو "آسان راستہ تلاش کرنے کی کوشش" بتلایا یہ بات میرے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتی کہ آپ ایک دوست کی حیثیت سے ایک ڈیل [illegible] منصوبہ کو مجھ سے ثابت کریں گے آپنے انکو ایک قسم کا ناجائز سیاسی دباؤ بھی بتایا [illegible]

[illegible]

منسوب کئے جا رہے ہیں ۹ اگست کے اجتماعی گرفتاریوں کے بعد ہی ہو سکتی ہو گی جنکو کہ میں نے شدید تشدد سے تعبیر کیا ہے۔ آپ یہ فرماتے ہیں کہ کانگرس کیخلاف الزامات کی اشاعت کا وقت ابھی نہیں آیا ہے کیا آپنے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ اگر [illegible]

[illegible]

وہ میرے اعلان سے قطعی غیر مطابق ہے کیونکہ میں نے اہنسا کی پوری پابندی کا عہد کیا ہوا ہے۔ آپنے اپنے جواب میں لکھا ہے میرے نظریہ کو منظور کر لینا یہ منظور کر لینے کے برابر ہے کہ ملک کی با اختیار حکومت جس پر امن و امان اور اچھا نظام قائم کرنے کی ذمہ داری عائد ہے اسی تحریک کو جو جاری ہونے [illegible]

[illegible]

میری آخری چٹھی [illegible]

میں ہوں آپ کا مخلص دوست

ایم۔ کے۔ گاندھی

فرانسیسی تارگھر پر قبضہ

لندن ۱۵ مارچ۔ تاریخ سے معلوم ہوا ہے کہ اسپینی حکام نے [illegible] فرانسیسی [illegible] پر قبضہ کر لیا ہے۔

وائسرائے اور مہاتما گاندھی کی خط وکتابت

(گذشتہ سے پیوستہ)

وائسرائے کا خط

مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۴۳ء

(ذاتی)

ڈیر مسٹر گاندھی۔

آپ کی نجی چٹھی مورخہ ۱۹ جنوری کیلئے جو مجھے ابھی ابھی موصول ہوئی ہے بہت بہت شکریہ۔ یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ میں نے آپکی یہ چٹھی کامل احتیاط اور پوری توجہ سے پڑھی ہے۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ میں اب بھی کسی حد تک تاریکی میں ہوں۔ میں نے اپنی سابقہ چٹھی میں آپ پر یہ واضح کردیا ہے کہ حالات کی رفتار اور جو کچھ ہو رہا ہے اس سے میری واقفیت کے باعث میرے لئے چار ونا چار اس کے سوائے اور کوئی چارہ کار باقی نہیں رہ گیا ہے کہ میں کانگریس کی تحریک کو اور کو جو گذشتہ اگست کے فیصلہ کیوقت پورے طور پر با اختیارات تشدد اور جرائم کی اس تحریک کیلئے اور اس انقلابی سرگرمی کیلئے جس سے اسقدر زیادہ نقصان اور ہندوستان کی [illegible] پہنچی ہے ذمہ دار سمجھوں۔ آپنے اہنسا کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ میں نے سمجھ لیا ہے۔ آپنے تشدد کی کھلے بندوں جو مذمت کی ہے اسکو پڑھکر میں بہت خوش ہوں۔ آپنے اپنے عقیدہ کو اسنے کو ماضی میں جو اہمیت دی ہے اس سے میں بخوبی واقف ہوں لیکن پچھلے چند مہینوں کے واقعات سے اور ان واقعات سے جو آجکل ہو رہے ہیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اہنسا کے عقیدہ کو آپکے پیرووں کے ایک طبقہ کی پوری حمایت حاصل نہیں ہے اور محض یہ حقیقت کہ وہ لوگ اس مقصد سے جسکا آپنے پرچار کیا ہے نیچے گر گئے ہیں انکو ٹوکنے پسماندگان کیلئے جنکی جانیں صائع ہو گئی ہیں اور نیز ان لوگو کیلئے جن کی جائدادیں کانگریس اور ان کے حامیوں کی متشددانہ سرگرمیوں کے باعث تباہ ہو گئی ہیں کوئی موزوں جواب نہیں ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ میں اب اس بیان کو بطور جواب قبول نہیں کرسکتا۔ کہ آپنے تمام الزام حکومت ہند کے دروازہ پر رکھ دیا ہے۔ ہمیں اس معاملہ میں حقائق اور واقعات سے واسطہ پڑ رہا ہے اور اسکا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ اور جبکہ میں نے اپنی سابقہ چٹھی میں یہ واضح کردیا تھا کہ اگر آپ کوئی بات کہنا چاہتے ہیں یا کوئی واضح پوزیشن اختیار کرنا چاہتے ہیں تو اسکو جاننے کا میں اشد خواہاں ہوں۔ صورت حال اب بھی یہی ہے۔

حکومت ہند نہیں بلکہ کانگریس اور آپ اس معاملہ میں جواز پیش کرنیکے ذمہ دار ہیں۔

(۲) اور اندریں حالات اگر آپ مجھے یہ مطلع کرنیکے کیلئے خواہاں ہیں کہ آپ ۹ اگست کے ریزولیشن اور اس پالیسی کی جسکی کہ یہ ریزولیشن ترجمانی کرتا ہے مذمت کرتے ہیں اور اس سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں اور اگر آپ مستقبل کے بارے میں مجھے واضح کرسکتے ہیں تو مجھے درحقیقت یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ میں اس معاملہ پر مزید غور کرنے کیلئے تیار ہوں لیکن اس معاملہ کی توضیح بہت ضروری ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ اسکا غلط مطلب نہ سمجھیں گے۔ کہ مجھے اس سے زیادہ مرتیح اور واضح الفاظ میں عیاں کردینا چاہیئے۔

میں گورنر بمبئی سے کہونگا کہ آپ کی ہر ایک چٹھی اپنی معرفت پہنچا دیا کریں۔ اس سے دیر کم لگیگی

آپ کا مخلص

لنلتھگو۔

مہاتما جی کا خط

۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء

ڈیر لارڈ لنلتھگو۔

۱۹ جنوری کے خط کے فوری جواب کیلئے میں آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کاش میں آپ کی اس رائے سے متفق ہوتا کہ آپ کی چٹھی صاف ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ صفائی سے محض اس بنا پر کوئی نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ آپ ایک خاص رائے مضبوطی کے ساتھ رکھتے ہیں۔ میں پورے زور کیساتھ کہتا رہا ہوں اور آخری دم تک کہتا رہونگا کہ آپ اپنی اس رائے کی پختگی کے متعلق مجبور کم سے کم اطمینان دلانے کی کوشش کریں گے کہ کانگریس کا اگست والا ریزولیشن اس عام تشدد کیلئے ذمہ دار ہے جو کہ ۹ اگست اور اس کے بعد شروع ہوا۔ گو یہ تشدد کانگریس کے خاص خاص کارکنوں کی اجتماعی گرفتاری کے بعد شروع ہوا تھا۔ کیا حکومت کیجانب سے کیگئی سخت اور غیر ضروری کارروائی اس تشدد کیلئے ذمہ دار نہیں تھی!

آپ نے یہ بھی نہیں [illegible] ریزولیشن کا کوئی حصہ خراب یا مجرمانہ ہے۔ اس ریزولیشن کے ذریعہ کسی طریقہ پر کانگریس کی عدم تشدد کی پالیسی کو ختم نہیں کیا گیا ہے وہ صاف طور پر اور ہر شکل اور پہلو سے فیسزم کے خلاف ہے اسکے ذریعہ لڑائی کی کوششوں میں چند حالتوں میں تعاون کرنیکا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے جس صورت میں کہ موثر اور قومی پیمانہ پر تعاون ممکن ہو سکتا ہے۔ کیا یہ سب کچھ قابل ملامت ہے؟ ریزولیشن کے اس حصہ پر اعتراض کیا جا سکتا ہے جس میں سول نافرمانی کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے۔ لیکن یہ بذات خود کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ گاندھی ارون پیکٹ میں سول نافرمانی کے اصول کو صاف طور پر مان لیا گیا ہے اور وہ سول نافرمانی بھی اس ملاقات کا نتیجہ معلوم کرنیسے پہلے شروع ہونیوالی نہیں تھی جس کے لئے میں نے آپنے تاریخ مقرر کرنیکی درخواست کی تھی

اب ان غیر ثابت شدہ اور میری رائے میں غیر امکانی الزامات کو لیجیئے جو کانگریس اور میرے خلاف ہندوستان کے زیر جیب ذمہ دار لگائے ہیں میں یقین کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حکومت کو اپنے فعل کا جواز ٹھوس شہادت کے ذریعہ پیش کرنا چاہیئے۔ محض کہہ دینے سے نہیں لیکن آپنے میرے روبرو اس قسم کے واقعات پیش کئے ہیں کہ کچھ لوگوں نے جو کانگریس مین کے نام سے مشہور ہیں تھے قتل کئے۔ اس کیلئے میرا جواب یہ ہے کہ حکومت نے عوام کو پاگل پن تک کی حد تک مشتعل کردیا حکومت نے گرفتاریوں کی شکل میں تشدد شروع کردیا وہ تشدد کسی طریقہ پر کم نہیں تھا۔ کیونکہ وہ اسقدر بڑے پیمانہ پر اور منظم طریقہ پر کیا گیا کہ اس نے موسٰی کے قانون کو بھی رد کردیا۔ موسٰی کا قانون یہ ہے کہ دانت کے بدلہ دانت۔ لیکن یہاں ایک کے مقابلہ میں دس سزا۔ میں مکمل اختیارات رکھنے والی حکومت ہند کی جابرانہ تدبیروں سے اس کے سوائے اور کوئی مطلب اخذ نہیں کرسکتا۔ اسمیں ان لاکھوں غریبوں کی دردبھری کہانی کا اضافہ کر دیجیئے۔ جو اناج کی کمی کی وجہ سے تمام ملک میں بھوکے رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر عوام کے ذریعہ منتخب کی ہوئی اسمبلی ذمہ دار حقیقی نیشنل گورنمنٹ ہوتی۔ اگر اس قسم کی حالت پر پورے طور سے قابو نہ حاصل کیا جا سکتا۔ تو کم از کم اسمیں کمی ضرور ہو جاتی۔

اگر میں اپنے درد کیلئے شفا بخش مرہم حاصل نہیں کرسکتا تو مجھے اس قانون پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو ستیاگرہیوں کیلئے بنایا گیا ہے یعنی طاقت کے مطابق برت کرنا چاہیئے۔ میں ۹ فروری کو علی الصباح سے ۲۱ روز کا برت شروع کرونگا جو کہ ۲ مارچ کی صبح ختم ہوگا عام طور پر میں اپنے برتوں کے دوران میں نمک ملا ہوا پانی پیا کرتا ہوں لیکن اب کی دفعہ میرا جسمانی سسٹم پانی کی اجازت نہیں دیتا اس لئے میں نے لیموں کا رس پینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیوں کہ میری خواہش آمرن برت رکھنے کی نہیں ہے بلکہ اگر پرماتما کو منظور ہوا تو میں اس کٹھن آزمائش کے بعد زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ یہ برت پہلے بھی ختم ہو سکتا ہے بشرطیکہ حکومت حالت کو خاطر خواہ طریقہ پر بہتر بنانے کی کوشش کرے۔ میں اس خط کو نجی چٹھی کے طور پر نہیں لکھہ رہا ہوں جیسی کہ میں نے پہلے دو چٹھیاں لکھی تھیں۔ وہ کسی طریقہ پر خفیہ نہیں تھی وہ محض ذاتی اپیل تھی۔

آپ کا سچا دوست

ایم کے گاندھی

(باقی صفحہ پر)

لندن یکم مارچ کرنی (ریوٹر) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اتوار کو چار مال بردار جہاز سمندر میں اتار دے گئے۔ فیڈرل شپ بلڈنگ اینڈ ڈاک کمپنی پچھلے دس برسوں میں بارہ جہاز سمندر میں اتار چکی ہے۔



کیا ہم اس زندہ تہذیب کو کھو دینا چاہتے ہیں۔ جس کی بنیاد عالمگیر ہمدردی اور رواداری پر قائم ہے اور جو ہندوستان کو تمام ایشیا سے ممتاز کرتی ہے شانتی نکیتن ہی کا خیال کیجئے۔ اس ہندوستانی یونیورسٹی کا جس سے فیض پانے کے لئے تمام دنیا سے علم و فن کے پرستار کشاں کشاں آتے ہیں اگر جاپانی ہندوستان آپہنچیں تو ان تمام آزاد اداروں کا بیدردی سے خاتمہ کر دیں گے سنیئے خود شانتی نکیتن کے بانی ڈاکٹر ٹیگور جاپانیوں کے متعلق کیا کہتے ہیں

"تم جاپانی جس ایشیا کا تصور قائم کر رہے ہو اس کی بنیاد انسانی کھوپڑیوں کے انبار پر ہوگی۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ پیغام (ایشیا کا پیغام) ایسا ہی خونی پیغام ہوگا۔ جیسے کہ وہ کارنامے جن پر تیمور جیسا مشاق آدم کش فخر کرسکتا تھا........

تم نے اپنے خط میں جو نظریہ پیش کیا ہے یعنی "ایشیا ایشیا والوں کے لئے" وہ سیاسی فریب کاری کا ایک ذریعہ ہے جو میرے نزدیک قابل مذمت ہے۔ اس کو اس عالمگیر انسانی ہمدردی سے کوئی واسطہ نہیں جو ہمیں سیاسی تفریق اور گروہ بندی سے گزر کر ایک کر دیتی ہے۔"

جاپان کی غارت گر فوجیں جہاں پہونچ جاتی ہیں تعلیمی آزادی فنا ہو جاتی ہے۔ وہ صرف اس تعلیم کی روادار ہیں جو جاپان کی "آسمانی حکومت اور جاپانی قوم کی اندھی پرستش سکھلائے۔

آپ بھی ٹیگور کی "عالمگیر انسانی ہمدردی" کو اختیار کیجئے۔ اپنے من مانے خیالات اور تعصبات کو بھول جائیے۔ جاپانیوں کو اپنے ملک سے باہر رکھنے کے لئے جس قدر بھی مدد دے سکتے ہوں، چاہے وہ انگریزوں ہی کو دی جائے، ضرور دیجئے۔

خود سوچیئے سمجھیئے
اور مل جل کر کام کیجئے
یہی قومی جنگی محاذ ہے

ESTD: 1925

THE SADAQAT CAWNPORE

صداقت

ہفتہ وار

Regd; No: A.406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی
ممالک غیر سے
سالانہ للعہ ششماہی للعہ
قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ ۱؎

ایڈیٹر عبدالسلام خواجہ

Vol 37. No 11 | CAWNPORE, SATURDAY. 13. 3. 1943. | کانپور شنبہ ۱۳ مارچ ۱۹۴۳ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۷ نمبر ۱۱

ادبیات

نعرۂ حق

از خطیبۂ ہند زہرۂ سخن سیدہ اختر صاحبہ حیدرآبادی۔

ہر شہر میں تجلیٔ فطرت لئے ہوئے
آئی ہوں اک پیامِ بصیرت لئے ہوئے

مژدہ ہو تم کو، گوش برآواز اہلِ دل
کوئی ہے آج سازِ حقیقت لئے ہوئے

ہشیار برقِ طور کہ تیری حریف ہوں
آنکھوں میں خاکِ پائے رسالت لئے ہوئے

تھا ذاکرِ فراق و محبت جبھی تو دل
ہے آج کائنات کی وسعت لئے ہوئے

مجھکو ہجومِ یاس میں بھی ہے اُمیدِ دوست
کثرت کے ساتھ ساتھ ہوں وحدت لئے ہوئے

اے اہلِ دید محرمِ حسنِ خودی ہوں میں
آئینہ اپنے ساتھ ہے حیرت لئے ہوئے

میں شاعرہ ہوں اور مرا مقصود لا اِلٰہ
ہر سانس میں ہوں یعنی صداقت لئے ہوئے

مذہب مرا ہے خود ہی سیاست یہ قید کیا
مضمون آئے رنگِ سیاست لئے ہوئے

مژدہ غریبِ شہر کہ آئی ہوں آج میں
صد مژدۂ شکستِ امارت لئے ہوئے

اے خفتہ بخت مسلمِ ہندوستاں! سنبھل
کبتک رہیگا تہمتِ غفلت لئے ہوئے

کٹ جائے تیری گردنِ ملت کہیں نہ آج
آتا ہے کوئی تیغِ سیاست لئے ہوئے

جلوؤں کے ساتھ ساتھ بھی ظلمت، مگر یہ کیا؟
جلوؤں کو اپنے ساتھ ہے ظلمت لئے ہوئے

غیر اور کامیاب ہے باطل کے ساتھ ساتھ
تو اور ضعیف، حق و صداقت لئے ہوئے

غیر اور مال و زر سے ہے آقائے زندگی!
تو اور غلام، تاجِ نبوت لئے ہوئے

اے گل یہ تیرے جلوہ و نکہت کو کیا ہوا؟
کلتے ہیں آج جلوہ و نکہت لئے ہوئے

مایوس ہو نہ معرکۂ زندگی میں تو!
فطرت تری ہے آیۂ رحمت لئے ہوئے

اُٹھ! اور جوشِ جذبۂ ایثار لے کے اُٹھ!!
ہشیار! اور تیغِ صداقت لئے ہوئے

اخترؔ کے حرف حرف میں ہے درسِ حریت
کھول آنکھ تو بھی کیفِ شجاعت لئے ہوئے

دنیائے اسلام

عربوں کی تنظیم کے لئے "المفید" کا اہم مشورہ

ممباسہ (بذریعہ ڈاک) عنقریب مصر، فلسطین، اور شام سے کہا خاص کر ممباسہ میں رہنے والے عربوں کا معیار تعلیم بلند کرنے کی مہم میں حصہ لینے کو کہا جائے گا۔

حال میں ممباسہ کی ایک مجلس میں شیخ سعود بن علی البر سعیدی کی جو یہاں کے عربوں کے لیڈر اور مجلس قانون ساز کے ممبر ہیں اس تجویز کی تائید کی گئی کہ عربوں کی ایک ایسی کمیٹی قائم کی جائے جو عرب اغراض و مقاصد کی نمایندگی نہ صرف حکومت بلکہ خود عربوں کے سامنے کریگی۔ شیخ سعود بن علی کا ایک خاص مقصد یہ ہے کہ ایک ایسے عرب اسکول کی عمارت بنانے کے لئے رقم جمع کی جائے جو عربوں کے لئے ہو اور جسے عرب ہی چلائیں اور جس میں عربی اور انگریزی زبان میں تعلیم دی جائے۔ اس وقت زیادہ تر عرب لڑکے عربی زبان کے بجائے سواحلی زبان بولتے ہیں۔ تعلیم و تربیت پیشوں اور حرفوں کی ہوگی تاکہ اور زیادہ کلرک اور لکھنے پڑھنے کا کام کرنے والے نہ پیدا ہوں۔ کیونکہ انکی پہلے ہی سے کافی بھرمار ہے۔

سعود بن علی ... ۲۵ شلنگ کی رقم میں سے جو اسکول کے لئے ضروری ہیں بہت کچھ جمع کر چکے ہیں اور ان کو امید ہے کہ جیسے ہی حالات جنگ اجازت دینگے اسکول کھول دیا جائیگا۔

فی الحال یہاں کوئی عربی استاد نہیں ہے۔ سعود بن علی ایک اور خط جمع کر کے متعدد عربوں کو مصر، فلسطین اور لبنان کے اسکولوں اور کالجوں میں ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں۔ اس دوران میں ان کو امید ہے کہ مصر اور فلسطین کے معلمین جو خدمت خلق کے شایق اور مقصد تعلیم کے دل سے حامی ہیں اپنے ہم قوم عربوں کی امداد کے لئے چند سال وقف کر دیں گے۔

امریکہ کی ہمدردی عربوں کے ساتھ ہے

دمشق (بذریعہ ہوائی ڈاک) مسٹر جارج واڈس نے جو امریکہ کی طرف سے شام میں قونصل جنرل ہیں اپنے اسناد صدر شام شیخ تاج الدین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا "میں اہل شام کی مکمل آزادی کی امید سے اپنی حکومت کی ہمدردی کا تحفہ لے کر آیا ہوں۔"

مسٹر واڈس ورتھ نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا امریکہ کو یقین ہے کہ وہ وقت قریب آ رہا ہے کہ عربی بولنے والی قومیں دنیا کے سامنے ان دماغی اور روحانی نصب العینوں کی مثالیں پھر پیش کرنے کے قابل ہو جائیں گی جو اُن کے آباؤ اجداد نے قائم کئے تھے۔ میری حکومت دمشق میں جیسے ہی ممکن ہوگا ایک لیگیشن قائم کریگی۔ صدر شام نے اس کے جواب میں مسٹر واڈس ورتھ سے کہا "شام کو یقین ہے کہ اتحادی کامیاب ہونگے اور عرب والے آزادی اور خود مختاری کے سایہ میں تہذیب و تمدن کے ترقی دینے میں اپنا فرض ادا کریں گے۔"

جماعتِ خلق کا تعمیری کارنامہ

ٹائمز کا نامہ نگار مقیم استنبول بحری تار کے ذریعہ اطلاع دیتا ہے کہ انوار کو ترکی میں مناسب تقریبات کے ساتھ خلق اروی (رعایا کے مکانات) کا یوم تاسیس منایا گیا۔ متعدد نئے مراکز کھولے گئے۔

خلق اوری "کمال اتاترک (مرحوم) نے ترک قوم کی بیداری کو دائمی بنانے اور اسکی معاشرتی اور ثقافتی زندگی کو تقویت دینے کی غرض سے قائم کئے تھے۔ وہ ترکی کے دور دراز شہروں تک میں پائے جاتے ہیں۔ ایک سال ہوا اس قسم کا ایک مرکز لندن میں رہنے والے ترکوں کے لئے قائم کیا گیا تھا۔

ترکی ادب کی ترقی

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) ترکی وزیر ہز ایکسیلنسی حسان علی یوسل نے استنبول یونیورسٹی کے جشن جوبلی کا افتتاح کیا۔ یہ جشن ان ترکی مصنفوں کے اعزاز میں کیا گیا تھا جو پچھلے پچاس سال سے ترکی ادب کو ترقی دینے کے لئے بہت سے کام کر چکے ہیں جن مصنفین کو خراج تحسین ادا کیا گیا اُن میں سے زیادہ تر ایسے ہیں جنھوں نے اپنی ادبی زندگی سلطان عبدالحمید کے استبدادی دور حکومت کے بدترین زمانہ میں شروع کی تھی۔

ایم یاسچین نے اپنی تقریر میں مشکلات زمانہ کا ذکر کیا اور نوجوانوں کو صرف اپنے ضمیر کی آواز پر کان دھرنے کا مشورہ دیا۔ ترکی ادب کے تین زبردست شخصیتوں کو خاص طور سے خراج تحسین ادا کیا گیا۔ ان میں سے ایک حسین زاہدیا لچین ایک زبردست ناول نگار جلیل ضیا اور ایک شاعر۔

عربوں کی جدید آلات سے مسلح فوج

معلوم ہوا ہے کہ عراق میں انگریزی فوج کے علاوہ تیس ہزار سپاہیوں کی ایک مسلح اور تربیت یافتہ عراقی فوج بھی موجود ہے۔ یہ عربوں کی بہترین اور جدید ترین آلات سے مسلح فوج سمجھی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

عمل پر توفیق عزم مستقل ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۱

بمبئی کانفرنس کے لیڈروں کا مشترکہ بیان

بمبئی میں جو لیڈروں کی جو کانفرنس ہو رہی تھی وہ ۱۰ مارچ کو ختم ہو گئی اس کانفرنس نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:-

ہماری یہ رائے ہے کہ پچھلے چند ماہ میں جو مذموم واقعات رونما ہوئے ہیں وہ اس امر کے مقتضی ہیں کہ حکومت اور کانگرس دونوں ہی اپنی اپنی پالیسی پر نظرثانی کریں حال ہی میں ہم میں سے کچھ نے گاندھی جی سے جو بات چیت کی ہے اس کی بنا پر ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ اگر موجودہ نازک صورت حالات میں سمجھوتہ کی تحریک کیجائے تو یقیناً اچھا نتیجہ نکلیگا ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اگر مہاتما جی کو آزاد کر دیا جائے تو ملک کے اندرونی جمود کو ختم کرانے کیلئے رہنمائی اور امداد دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے اور اس امر کا اندیشہ لاحاصل ہے کہ جنگ کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے معاملہ میں کوئی خطرہ پیش آئیگا۔

ہماری جانب سے وائسرائے سے اس بارے میں درخواست کی جا سکتی ہے کہ وہ چند نمائندوں کو مہاتما گاندھی سے ملنے کی اجازت دیں تاکہ حالیہ واقعات کے متعلق ان کے تاثرات مستند طور پر معلوم کئے جا سکیں اور ان سے بات چیت کر کے سمجھوتہ کے امکانات دریافت کئے جا سکیں۔

آج جو کانفرنس رائٹ آنریبل ڈاکٹر آر ایم جیکر کی کوٹھی پر ہوئی اسمیں حسب ذیل اصحاب شریک ہوئے۔

سر تیج بہادر سپرو، ڈاکٹر ایم آر جیکر، مسٹر سی راجگوپال آچاریہ، سیٹھ گھنشیام داس برلا، سر پرشوتم داس ٹھاکر داس، شری یت بھولا بھائی ڈیسائی، شری یت کے ایم منشی، سر ایشر و لال، مسٹر جے آر ڈی ٹاٹا، مسٹر سید عبداللہ بریلوی، سیٹھ والچند ہیرا چند، سر چنی لال مہتہ، سر ہومی مودی، شری یت دیوداس گاندھی، ماسٹر تارا سنگھ، مسٹر ایس راما ناتھن، مسٹر جی ایل مہتہ، مسٹر اللہ بخش، سر جگدیش پرشاد، مسٹر کستور بھائی لال بھائی اور ڈاکٹر میکنزی غیر حاضر دی ڈی ساور کر اس کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکے ان کے علاوہ حسب ذیل لیڈران کے متعلق بھی جو بمبئی کانفرنس میں شریک نہ ہو سکے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اس بیان سے پورے طور پر اتفاق کرتے ہیں اور اس بیان پر ان کے دستخط حاصل کرنے کے لئے نقول ان کے پاس بھیجی جا رہی ہیں۔

مسٹر کے سری نواس، مسٹر این آر سرکار، ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی، بابا ملہ دیو کھر، راجہ مہیشور دیال سیٹھ، ڈاکٹر پی سبرائن، پنڈت ہردے نرائن کنزرو، سید عبدالحلیم غزنوی، مسٹر این ایم جوشی، سردار سنت سنگھ اور شری یت ایم ایس اینے۔

کل جن لیڈروں کی کانفرنس نے جو بیان شائع کیا ہے اس کے بارے میں کانفرنس کے کچھ شرکاء نے کہا ہے کہ حالات کو بدلنے اور ملک میں حسب معمول سیاسی سرگرمی جاری کرنے کی سچے دل سے کوشش کیجا رہی ہے۔

کانفرنس کے ایک سرکردہ ممبر نے یہ بھی کہا کہ اس بیان میں جنگی کوششوں میں تعاون کے بارے میں جو توضیح کیگئی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ مہاتما گاندھی تو جنگی کوششوں میں کوئی مداخلت نہیں کریں گے اور دوسرے جن کانگرسی لیڈروں کو حکومت آزاد کرے گی ان کے کاموں کیلئے مندرجہ بالا بیان پر دستخط کرنے والے لیڈر ضامن ہوں گے۔

اس کوشش کا خاص مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی

مختلف جماعتوں میں سمجھوتہ کرایا جائے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کے ایم منشی نے ان لیڈروں کو جنھیں اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیگئی تھی لیکن جو جلسہ میں شریک نہ ہو سکے تار بھیجے ہیں جنمیں ان سے کانفرنس کے بیان پر دستخطوں کی تصدیق طلب کیگئی ہے۔

ابتدائی مراحل طے ہو جانے کے بعد سرکردہ لیڈروں کا ایک وفد وائسرائے سے ملیگا۔ اور ان کے روبرو وہ خیالات تشریح کیساتھ پیش کریگا جو کہ مندرجہ بالا بیان میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ دستخطوں کے متعلق کارروائی کی تکمیل ہو جانیکے بعد یہ بیان جلد ہی وائسرائے کو بھیجدیا جائیگا بعد ازاں وائسرائے سے ملنے کیلئے وفد مقرر کرنے اور اس بیان کی مضمرات کی تشکیل کیلئے دوسرے ضروری مراحل طے کئے جائیں گے۔

مسٹر ایمری اور ایڈن سے سوالات

برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر ایمری وزیر ہند سے دہلی اور بمبئی میں غیر کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس کے بارے میں سوالات کئے گئے۔ مسٹر ایمری نے کہا کہ میں نے ایک اخبار میں بمبئی کانفرنس کے ریزولیوشن کا مسودہ پڑھا تھا مجھے اس بارے میں کوئی بیان نہیں دینا ہے۔ جہانتک مجھے معلوم ہے یہ ریزولیوشن ابھی تک حکومت ہند کے پاس نہیں بھیجا گیا ہے۔ جہاں تک دہلی کانفرنس کی اپیل کا تعلق ہے مسٹر چرچل کا جواب پہلے ہی شائع ہو چکا تھا مزید سوالات کے جواب میں مسٹر ایمری نے فرمایا کہ جہانتک بمبئی کانفرنس کی نوعیت کا تعلق ہے۔ میں پورے طور پر اس کی تعریف کرتا ہوں۔

اس سوال کے جواب میں کہ آیا آپ اس بارے میں آج سے ایک ہفتہ بعد کوئی مزید جواب دے سکیں گے مسٹر ایمری نے کہا کہ "یقیناً دے سکوں گا"۔

برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر ایڈن سے دریافت کیا گیا کہ جب ہندوستان کے مسئلہ پر بحث ہو گی (جسکا وعدہ کیا جا چکا ہے) تو کیا حکومت کوئی وائٹ پیپر شائع کرے گی۔ مسٹر ایڈن نے جواب دیا کہ ہمیں ہندوستان سے کچھ کاغذات موصول ہونے کی امید ہے جو ابھی تک یہاں نہیں پہنچے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ہندوستان کے مسئلہ پر پارلیمنٹ میں بحث سے قبل یہ کاغذات ممبران کو مہیا کئے جا سکیں گے۔

چینی مشن کے لیڈر کا بیان

چین کے تعلیمی مشن کے لیڈر ڈاکٹر کرنے اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس (لاہور) میں حسب ذیل دلچسپ انکشافات کئے:-

چین کے وزیر اعظم کو ۲۱۶ روپیہ (تقریباً ایکہزار چینی ڈالر) ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اور چین کے وزیر تعلیم کو ۱۳۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ ان دونوں وزیروں کو بھی حکومت چین کے دوسرے افسروں کی طرح حکومت سے چاول مفت ملتا ہے۔

مشن کے لیڈر نے مزید کہا کہ ہم لوگ ہندوستان کی معاشرتی اور تعلیمی درسگاہوں کو دیکھنے کیلئے ہندوستان آئے ہیں ہماری آمد کی کوئی سیاسی اہمیت نہیں ہے۔ جب چینی لیڈر کو یہ بتلایا گیا کہ وہ لوگ ایسے ملک سے جہاں ۸۴ فیصدی آدمی تعلیمیافتہ

سالانہ بجٹ اور نئے ٹیکس

مرکزی اسمبلی میں سر جریمی ریزمین نے جو سالانہ بجٹ پیش کیا ہے وہ دفتری حکومت کے بہت پرانے طریقوں اور سیکریٹریٹ کے لال فیتہ والی کارروائیوں کی پیداوار ہے، نہ تو اس میں کوئی بات کہی گئی ہے اور نہ آمد و خرچ میں توازن پیدا کرنے کے لئے کوئی نئی دلآویز ترکیب نکالی گئی ہے، بس وہی پرانا ڈھرا موجود ہے کہ بڑھے ہوئے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے قدیم راستے اختیار کئے جائیں۔ کچھ نئے ٹیکس لگائے جائیں اور کچھ پرانے ٹیکسوں میں اضافہ کیا جائے۔ سر جیریمی ریزمین کے بجٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ اس سال حکومت کو تقریباً ۹۵ کروڑ اور آیندہ سال تقریباً ساٹھ کروڑ کا گھاٹا ہوگا۔ اور یہ گھاٹا کچھ تو قرض لیکر اور کچھ ٹیکس لگا کر کم کیا جائے گا۔ اس گھاٹے کے پورے ہونے کی صورت اس لئے بہت کم ممکن نہیں ہے کہ نئے ٹیکسوں سے بھی صرف بیس کروڑ کی آمدنی ہوگی اور پھر بھی چالیس کروڑ روپیہ کا خسارہ باقی ہی رہ جائے گا۔ اس بجٹ میں جو ٹیکس عائد کئے گئے ہیں ان کے ذریعہ موجودہ انکم ٹیکس، سوپر ٹیکس اور کارپوریشن ٹیکس و زیادہ منافع کے ٹیکس میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اور تمباکو اور بناسپتی پر نئے ٹیکس عائد کئے گئے ہیں۔ تمباکو پر ٹیکس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر بعض ایسے دوسرے ٹیکس کم کر کے جو عوام پر بار بنے ہوئے ہیں تمباکو پر ٹیکس لگایا جاتا تو کوئی زیادہ قابل اعتراض بات نہ ہوتی مگر چونکہ عوام میں سگریٹ اور بیڑی کا استعمال بہت کثرت سے پایا جاتا ہے اسلئے ظاہر ہے کہ ان کے بار میں اس ٹیکس سے مزید اضافہ ہو جائیگا رہا سوال بناسپتی کا تو حکومت کو یہ خیال کرنا چاہئے تھا کہ ہندوستان کے متوسط الحال اور غریب طبقوں میں اب بناسپتی گھی کے بجائے ہزاروں ٹن کی مقدار میں استعمال کیا جانے لگا ہے، اس لئے اس اکسائز ٹیکس کا اثر زیادہ غریبوں پر پڑے گا۔ اور اس وقت جبکہ دوسری ضروری غذائی چیزوں مثلاً گیہوں چاول جوار باجرہ گڑ شکر وغیرہ کیلئے ان کو غیر معمولی قیمتیں ادا کرنی پڑ رہی ہیں، بناسپتی پر ٹیکس لگانے سے ان کی پریشانیوں میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا۔ ہمیں افسوس ہے کہ اگرچہ حکومت ہند بعض دوسرے بڑے اخراجات کو کم کر کے چند کروڑ روپے بآسانی حاصل کر سکتی تھی لیکن اس نے اس مسئلہ کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔

اسٹرلنگ بقایا قرضہ

مرکزی اسمبلی میں فائینس بل کی پہلی خواندگی پر سر کاؤس جی جہانگیر نے بحث شروع کرتے ہوئے تقریباً سو منٹ تک تقریر کی۔ آپ نے تجویز کیا کہ ایک ایڈہاک کمیٹی مقرر کی جائے جسمیں دونوں ہاؤسوں کے ممبران اور بیوپاری اور مالی طبقہ کے نمایندے شامل ہوں۔ یہ کمیٹی حکومت کو اس قسم کے مسائل کے بارے میں مشورہ دے جیسے انگلینڈ اور ہندوستان کے درمیان جنگی اخراجات کا مسئلہ۔

آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس امر کا اعلان کر دے کہ اس کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ اسٹرلنگ ہنڈیوں کو صرف اس مال کے لئے مخصوص کیا جائے جو کہ انگلینڈ سے خریدا جائے۔ یہ سوال کہ برطانیہ سے مال آنا ممکن ہے یا نہیں ہے، ایک خانگی سوال ہے لیکن یہ واقعہ کہ ہمیں یہ اختیار ہونا چاہئے کہ ہم سستے سے سستے بازار میں مال خریدیں ایسا ہے کہ جس کے خلاف کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ ایسا کوئی انتظام کر دیا جائے جس سے اسٹرلنگ اور روپیہ کی شرح تبادلہ مقرر کر دی جائے آپ نے کہا کہ ممبر مالیات کا یہ کہنا غلط ہے کہ اسٹرلنگ بقایا ایک قرض ہے۔ آپ نے کہا کہ جہانتک میں سمجھتا ہوں وہ برطانی خزانہ کا حصہ نہیں ہے۔ وہ ایک قسم کی وہ رقم ہے جو اتحادیوں نے ہندوستان کے لوگوں کو مال کے عوض ادا کرنا ہے۔ یہ رقم اس لئے عوام کی پونجی ہے کرنسی نوٹوں میں اضافہ کا ذکر کرتے ہوئے آپنے مطالبہ کیا کہ اس کی کیا حد مقرر کی گئی ہے۔ آپ نے کھانے پینے کی چیزوں اور بناسپتی گھی پر ٹیکس لگانے کی مخالفت کی۔

ایر انڈیا چیمبر آف کامرس

کانپور نے مسٹر ڈبلیو آف وائٹ ڈبلیو۔ جے۔ پیکوڈ اور مہری شنکر باجلا کو کوآپٹیڈ ممبر بنایا گیا ہے۔

آئینۂ کانپور

پنڈت شیو نرائن جی کا انتقال

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ ۱۰ رفروری ۵ ½ بجے شام کو پنڈت شیو نرائن معرا دید میونسپل کمشنر کا صرف ۲۴ گھنٹہ کی مختصر علالت میں انتقال ہو گیا آنجہانی پر ۹ رفروری کی شام کو لقوہ کا حملہ ہوا تھا اور اس منحوس حملہ نے صرف چوبیس گھنٹہ کے اندر ایک بہترین ہستی کو اہل کانپور سے ہمیشہ کے لئے اٹھالیا۔

آنجہانی پرانے کانگریسی تھے اور کانگریسی ٹکٹ پر میونسپل بورڈ کے الکشنوں میں منتخب ہوتے رہے۔ انجہانی پنڈت جی ۱۹۳۰ء کی سول نافرمانی میں جیل گئے تھے اور آپنے پرتاب اخبار کے قائم کرنے میں آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کو ہر طرح سے امداد دی اور اب آپ پرتاب اخبار کے ٹرسٹی تھے۔

آپ اپنے فن ویدک میں بھی کامل مہارت رکھتے تھے اور کانپور کے چیدہ اور بہترین ویدوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا آپ کا کریا کرم ۱۰ رفروری ۹ بجے رات کو پرمٹ گھاٹ پر ہوا۔

ہم کو آپکے خاندان کیساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی روح کو شانتی عطا فرمائے۔

رائے پرشوتم نرائن کا انتقال

۷ رفروری کو رائے پرشوتم نرائن سابق میونسپل کمشنر کا انتقال ہو گیا۔

آنجہانی بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے ہم کو آپکے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آنجہانی کی روح کو شانتی عطا کرے۔

تفریحی ٹیکس

(تفریحی ٹیکس) یعنی بائیسکوپ وغیرہ کے ذریعہ ٹیکس کی آمدنی روز افزوں ترقی کر رہی ہے چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ فروری ۴۳ء کے تفریحی ٹیکس کی آمدنی تقریباً ۱۴۸۹۳ روپیہ ہوئی جبکے مقابلہ میں سال گذشتہ فروری ۴۲ء میں صرف ۷۵۸۸ روپیہ آمدنی ہوئی تھی یعنی امسال اور گذشتہ سال کے فروری کے ٹیکس کی آمدنی میں تقریباً دونے کا فرق ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کانپور کس فراخدلی کیساتھ تفریحی کاموں میں حصہ لیتے ہیں اس کے ساتھ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسپکٹر سینما بھی کس مستعدی اور ایمانداری کیساتھ اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔

جنگ کے بعد کی پوزیشن

سکریٹری مرچنٹ چیمبر آف کامرس نے گورنر صاحب یو پی کی خدمت میں چند تجاویز "پوسٹ وار ای نسٹرکشن" کمیٹی قائم کرنے کے سلسلہ میں بھیجے ہیں جسمیں یہ سفارش کیگئی ہے کہ مختلف قسم کے اعداد و شمار سرکاری و نیم سرکاری ایجنسیوں کے ذریعہ سے جمع کیجاویں اور جنگ کے بعد فوجیوں کو تجارتی و صنعتی کاموں میں لگانے کے خیال سے چند انڈسٹریلسٹ آدمیوں کو بھی اس کمیٹی میں رکھا جائے۔

مزدوروں کا جلسہ

کانپور کے سوتی ملوں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں گرانی کا مزید الاؤنس اور سوتی کپڑہ رعایتی قیمت پر دینے کے متعلق تجاویز پاس ہوئیں۔

مزدوروں کے حق میں فیصلہ

سکریٹری انڈین فیڈریشن آف لیبر کے ایک پریس نوٹ میں لکھا ہے کہ کملا آئرن فیکٹری کے ملازمان اور مزدوروں کے درمیان جو بونس کے متعلق جھگڑا تھا اس کا فیصلہ مزدوروں کے حق میں ہوا ہے۔

کوی سمیلن

۱۳ رفروری ۸ بجے رات کو آریہ سماج ہال میں کرم دیر لائبریری کے زیر اہتمام ایک کوی سمیلن (ہندی مشاعرہ) ہوگی جسمیں باہر سے بھی شعرا تشریف لا رہے ہیں۔

چیرمین بورڈ کے خلاف الزامات

کہا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے مسلم ممبران کا ایک ڈپوٹیشن کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن سے ملا اور بورڈ کے چیرمین کے خلاف ایک درخواست دی جسمیں اقلیت پارٹی کی شکایتیں درج ہیں۔

چیرمین کے خلاف یہ الزام بھی لگایا گیا ہے کہ وہ اپنے اختیارات ناجائز استعمال کرتے ہیں۔

شوگر کنٹرولر

مسٹر ان۔ سی۔ مہتہ شوگر کنٹرولر اس ہفتہ کانپور معائنہ کرنے کی غرض سے تشریف لا رہے ہیں۔

کواپریٹیو سوسائٹیاں

مسرس راجندر دت نگم اور ایس سی متل شہر میں کواپریٹیو سوسائٹیاں تیار کر رہے ہیں تاکہ ان سوسائٹیوں کے ذریعہ لوگوں کو روزمرہ کے استعمال کی چیزیں مناسب قیمت پر مل سکیں۔

گاندھی سیوا سمیتی

سکرٹری گاندھی سمیتی نے ایک نئی لائبریری کیواسطے فنڈ جمع کرنے کے لئے پبلک سے اپیل کی ہے اس کے صدر مسٹر ہربلاس رائے اور سکرٹری پرشوتم لال کپور منتخب ہوئے ہیں۔

فروری کی رپورٹ

ڈسٹرکٹ حکام نے جرائم کے متعلق جو رپورٹ گورنمنٹ کو بھیجی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر و ضلع کانپور میں فروری کے مہینے میں جرائم کی تعداد معمولی رہی۔

اور مہاتما گاندھی کے برت کے سلسلہ میں پولیس کا معقول انتظام رہا۔ اور کسی قسم کی کوئی گڑبڑی نہیں ہونے پائی۔

مسکرات کی دکانوں کا نیلام

شراب و دیگر مسکرات کی دکانوں کا نیلام مسٹر ڈی ڈی سنگھ اکسائز انسپکٹر کی زیر نگرانی ہوا۔

امسال دو دکانوں کا نیلام ۵ لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ میں ہوا حالانکہ گذشتہ سال صرف ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ میں نیلام سے آمدنی ہوئی تھی یعنی امسال سال گذشتہ کے مقابلہ میں تقریباً چوگنی آمدنی نیلام کے ذریعہ سے ہوئی۔

دیسی بمب

نواب گنج پولیس نے دو دیسی بنے ہوئے بمب برآمد کئے ہیں اور تین آدمیوں کو اس سلسلہ میں گرفتار کیا ہے۔

ڈکیتی

کلکٹر گنج پولیس نے مرلیدھر اور دیگر ۵ آدمیوں کو ڈکیتی کے سلسلہ میں گرفتار کیا ہے۔

ریوالور برآمد ہوا

پولیس نے چند مکانوں کی تلاشی لیکر جے دیو سنگھ اور مہادیو نائی کے مکان سے کچھ کارتوس اور ایک ہاتھ کا بنا ہوا ریوالور برآمد کیا ہے۔

قانون تحفظ ہند

شیو راجپور کے ایک کانگریسی کارکن کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت قابل اعتراض و غیر قانونی سرگرمیوں کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔

کالے پانی کی سزا

مسٹر ایس ایم منیر اڈیشنل سیشن جج صاحب کی عدالت میں کٹھارا گاؤں کے مسٹر رادھا کرشن اور دیگر چار اشخاص پر قانون تحفظ ہند کے ماتحت پوسٹ مین سے ڈاک کا تھیلا چھین لینے کے جرم میں جو مقدمہ چل رہا تھا اسمیں عدالت نے فیصلہ سنا دیا۔ اور پانچوں ملزموں کو کالے پانی کی سزا دی۔

پھانسی کی سزا

مسٹر ایس ایم منیر اڈیشنل سیشن جج کی عدالت سے چمن گنج کے مسمی ہینگن خان کو اپنے نوکر کو قتل کر دینے کے جرم میں پھانسی کی سزا ہوئی ہے۔

انجمن اسلامیہ

۶ رمارچ کو انجمن اسلامیہ کا ایک جلسہ حاجی محمد حمزہ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا اور آئندہ سال کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا:-

صدر:- حاجی محمد حمزہ صاحب

نائبان صدر:- ڈاکٹر عبدالصمد صاحب، سید محمد جامع رضا صاحب

شیخ محمد رفیق صاحب

سکریٹری:- مسٹر ممتاز حسین صاحب

خزانچی:- مولوی غلام محی الدین صاحب

نعتیہ مشاعرہ

۱۹ رمارچ مطابق ۱۲ ربیع الاول جمعہ کے دن ۸ بجے صبح کو مدرسہ ضیاء العلوم قلی بازار کانپور میں جناب شاکر ناطقی صاحب کی طرف سے حسب معمول ایک نعتیہ مشاعرہ ہوگا۔

مصرع طرح:- کرو ہم سے مدینے کی باتیں۔

قافیہ:- مدینے۔ قرینے۔

ردیف:- کی باتیں۔

سنٹرل اسمبلی

سنٹرل اسمبلی (۷ شہر) کا ضمنی انتخاب ۵ راپریل کو ہوگا جسکے لئے مندرجہ ذیل حضرات نے نامزدگی کرائی ہے:-

لالہ رام رتن گپتا۔ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا مسٹر ہری رام سیٹھ۔ پنڈت پدم کانت مالویہ اور پنڈت رادھا کانت مالویہ۔

رحم کی درخواست

مسٹر گوپی ناتھ مہروترا سابق خزانچی

شبد گل

حضرت عشق کی کرشمہ سازیاں بھی عجیب ہیں کہ یہ حضرت عشرت کدوں میں لوگوں کو دیوانہ بناتے بناتے میدان جنگ میں بھی جا دھمکے ہیں اور انہوں نے ان فوجی سپاہیوں کو بھی فرہاد اور مجنوں بنا ڈالا ہے جو سر اور دھڑ کی بازی لگانے کیلئے میدان جنگ میں گئے تھے۔

میدان جنگ کے بارہ میں کسی کو یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ وہاں بھی "شب فرقت" اور "درد جگر" کے مریض مل سکتے ہیں، لیکن حضرت عشق نے اپنی طلسم کاریوں سے وہاں بھی کیسے کیسے گل کھلا رکھے ہیں اس کا اندازہ میدان جنگ کے حسن و عشق کے ان تازہ واقعات سے ہو سکتا ہے جو حال ہی میں اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔

میدان جنگ کی عشقبازی کا سب سے دلچسپ واقعہ ایک روسی سپاہی "عبداللہ شاکو" کا ہے یہ حضرت مدت سے "سمزار" نامی ایک روسی عورت لڑکی پر عاشق تھے جرمنی اور روس کے جنگ چھڑنے کے بعد میاں سپاہی کو میدان جنگ کا رخ کرنا پڑا۔ میاں سپاہی نے چلتے وقت اپنی محبوبہ سے وعدہ کیا کہ وہ دشمنوں کے ایکہزار سپاہیوں کے سر میدان جنگ سے اسے بطور تحفہ روانہ کریگا۔ اور یہ طے پایا کہ جب یہ دشمنوں کے سر محبوبہ کے پاس آجائینگے تو اس کے بعد محبوبہ کو عاشق جانباز کیساتھ شادی کرنی پڑے گی۔ عہد و پیماں ہو گیا اور سپاہی میدان جنگ کے لئے روانہ ہو گیا۔

سپاہی کو لڑائی پر گئے ہوئے ڈیڑھ سال ہو چکا ہے اور وہ برابر دشمنوں کے کٹے ہوئے سر اپنی محبوبہ کو بھیج رہا ہے۔ محبوبہ کو عاشق کی یہ ادا کچھ ایسی بھائی ہے کہ اس نے عاشق سے کہلا بھیجا ہے کہ سو سروں سے میری تسلی نہیں ہوگی کم از کم ایکہزار دشمنوں کے سر مجھے خوش کر سکتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ عاشق جانباز اسوقت تک دشمنوں کی تین سو سر و نکا تحفہ تو اپنی محبوبہ کو بھیج چکا ہے۔ باقی سات سو سروں کا قرض ... رہا ہے اس دلچسپ ... سے اندازہ لگا لیجئے کہ عشق و محبت کی گرمی میدان جنگ میں بھی کیسے کیسے جوہر دکھا رہی ہے۔

اسی طرح سنگاپور کی ایک حسینہ کا واقعہ اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ یہ حسینہ آج کل ہندوستان میں ہے اس حسینہ کی اور ایک نوجوان سپاہی کی محبت ہو گئی جب نوجوان نے اظہار محبت کرتے ہوئے حسینہ سے کہا کہ پیاری مجھ سے شادی کیوں نہیں کر لیتیں تو حسینہ نے جواب دیا کہ میرا باپ سنگاپور میں جاپانیوں کے قید میں ہے۔ میں اس کی منظوری کے بغیر شادی نہیں کر سکتی۔ اگر تم کو مجھ سے شادی کرنی ہے تو ان فوجوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ جو سنگاپور فتح کرنے کے لئے عنقریب جانیوالی ہیں سنگاپور کے فتح ہونے کے بعد میں تم میرے باپ تک یہ خط پہنچا دوگے تو میں شادی کرونگی

حسینہ کے اس فیصلہ کے بعد نوجوان بے چین ہے کہ جلد از جلد سنگاپور پر اتحادی حملہ کر دیں تاکہ وہ اپنے ہونے والے خسر کو خط پہنچا سکے۔ سنا ہے کہ یہ نوجوان مارشل ویول سے بیحد خفا ہے کیونکہ انہوں نے سنگاپور کے حملہ میں دیر کر کے اس کے شادی کے مسئلہ کو التوا میں ڈال رکھا ہے۔

سندھ میں خزانہ برآمد ہوا

حیدرآباد (سندھ) ۵ رمارچ فوج نے تعلقہ سنگھار میں ایک جگہ بہت بڑا زمین دوز خزانہ برآمد کیا ہے جسمیں سے کئی من جواہرات، چاندی اور سونا ملا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسمیں سے کچھ سونا پیر پگاڑو کا تھا اور باقی ڈاکوؤں نے لوٹ کر جمع کیا تھا۔

ادب لطیف

جدائی کے صدمے

یہ بارش میں بھیگی ہوئی بیل میری حسین محبوبہ کی طرح ہے جسکا نسیلا ہونٹ آنسوؤں سے تر ہے۔

موسم بہار ختم ہونے پر جس طرح یہ بیل پھولوں سے خالی ہو جاتی ہے۔

اسی طرح میری محبوبہ مجھ سے علیحدہ ہو کر گہنوں سے عاری ہے۔

پھولوں سے محروم ہونے کی وجہ سے۔

جس طرح شہد کی مکھیوں نے اس پر بھنبھنانا چھوڑ دیا ہے، اسی طرح۔

میری محبوبہ میری محبت آمیز باتوں سے محروم ہو کر خاموشی میں ڈوبی ہوئی ہے۔

ہندوستانی عیسائیوں کی کانفرنس

بمبئی ۹ رمارچ نیشنلسٹ کرسچین پارٹی کی نائب صدر مسز ڈائلٹ ایلوائے جو انڈین کرسچین ایسوسی ایشن کی ممبر بھی ہیں ہندوستانی عیسائیوں کی آل انڈیا کانفرنس میں ایک ریزولیوشن پیش کرنیکا نوٹس دیا ہے جسکا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے سیاسی جمود کو ختم کرنے ہندوستان میں آزادی قائم کرنے اور ہندوستان کے بچاؤ کے متعلق۔ اطمنان کرنے کیلئے مہاتما گاندھی کی غیر مشروط رہائی ضروری ہے اور نیک اعتمادی اور اخلاقی قیادت کے اظہار کے طور پر ہندوستانی عیسائیوں کو جداگانہ نیابت ترک کر دینی چاہیے۔ جو کمیونل اداروں کے ذریعہ اُن کے سر منڈھ دیگئی ہے تاکہ اس ملک میں امن اور آشتی کی فضا قائم کیجا سکے۔

مرکزی اسمبلی میں وقت کی تبدیلی کا مسئلہ

نئی دہلی ۸ رمارچ آج مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی میں ہوم ممبر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ آیا موجودہ اسٹنڈرڈ وقت کو گرمیوں میں بھی قائم رکھا جائے یا پرانا وقت رائج کر دیا جائے۔

مسٹر لال بھائی پرمانند نے دریافت کیا کہ نئے وقت کی بدولت حکومت نے بجلی کی قوت کے خرچ میں کتنی بچت کی ہے سر ریجنالڈ میکسویل ہوم ممبر نے جواب دیا کہ وقت کی تبدیلی اس لئے کیگئی تھی کہ برقی قوت کے بہم رسانی کے وسائل پر گراں بار نہ پڑے۔ برقی قوت کے کھپت میں بچت کی غرض سے یہ تبدیلی نہیں کیگئی تھی اس لئے یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ مسٹر سی ایم ترویدی سکرٹری محکمہ جنگ نے کنور حاجی اسمعیل علیخاں کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حر لیڈر پیر پگاڑو کا تین لاکھ ۸۶ ہزار روپیہ کا سونا اور نقدی ضبط کیجا چکی ہے ایک دوسرے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جہانتک مجھے علم ہے پیر پگاڑو کی آراضیات ضبط نہیں کیگئی ہیں۔

پمفلٹ خلاف قانون نہیں ہے

مدراس ۹ رمارچ کل مدراس ہائی کورٹ میں جسٹس ہوردیل نے ایک فوجداری کی درخواست نگرانی کا فیصلہ سنا دیا اس مقدمہ میں کومبٹور کے مسٹر کشن سنگھ اور دو دیگر اشخاص کو مجسٹریٹ درجہ اول کومبٹور نے مجرم قرار دیکر دس دس ماہ قید کی سزا دی تھی۔ فاضل جج ہائیکورٹ نے ان تینوں ملزمونکو بری کر دیا۔

ان کیخلاف یہ الزامات لگائے گئے تھے کہ ملزم کشن سنگھ نے ایک خلاف قانون پمفلٹ لکھا اور بقیہ دو ملزموں نے اسپر دستخط کر کے اسے تقسیم کرنے کیلئے طبع کرانیکا انتظام کیا۔ سیشن جج نے اپیل میں انکی سزا بحال رکھی تھی اسپر ملزمان نے ہائی کورٹ میں نگرانی کی درخواست پیش کی۔ جسٹس ہوردیل نے نظر ثانی کی درخواست کی سماعت کے بعد عدالت ماتحت کا فیصلہ منسوخ کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ اس پمفلٹ میں بہت کچھ معتدل اور معقول خیالات کا اظہار کیا گیا تھا اس سے کہیں زیادہ سخت مضامین اخبارات میں روزانہ شائع ہوتے رہتے ہیں فاضل جج نے مزید لکھا ہے کہ اس پمفلٹ میں حکومت کی جابرانہ پالیسی پر بحث کیگئی ہے کانگریسی لیڈروں کی نظربندی پر نکتہ چینی کیگئی ہے اور فاسسٹ جاپان کیخلاف جنگ کیلئے ہندوستان میں قومی حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا گیا ہے یہ پمفلٹ قابل اعتراض قرار نہیں دیا جا سکتا۔

عالم نسواں

عورتوں کے حقوق

سوویٹ روس میں عورتوں کو اقتصادی، تمدنی، معاشرتی سیاسی اور حکومت کے تمام معاملات میں مردوں کی طرح مساوی حقوق حاصل ہیں ان حقوق کا تحفظ اس طرح کیا گیا ہے کہ انہیں کام، اجرت، آرام، تعلیم، ماں اور بچہ کے مفاد کے تحفظ کے اعتبار سے مردوں کی طرح مساوی حقوق حاصل ہیں اس کے علاوہ انہیں بچہ کی پیدائش سے پہلے اجرت کیساتھ چھٹی دی جاتی ہے، تمام ملک میں زچہ خانے ہیں اور بچوں کے پرورش اور تعلیم کے لاکھوں اداروں کا جال سا پھیلا ہوا ہے۔

"عورتوں کو مردوں کی طرح انتخاب کرنے اور خود منتخب ہونیکا پورا پورا حق حاصل ہے۔"

عورتوں کے حقوق کا قانون پوری طرح تحفظ کرتا ہے

حکومت روس کی پیداوار بڑھانے کیلئے عورتوں کی ہر طرح امداد کرتی ہے تاکہ وہ پیداوار میں عملی حصہ لے سکیں اس سلسلہ میں سوویٹ حکومت نے بچوں کی تربیت اور تعلیم کے لئے متعدد ادارے قائم کر دیئے ہیں مائیں کام کرتے وقت اپنے بچوں کو ان اداروں میں چھوڑ دیتی ہیں ۱۹۲۷ء میں ان اداروں میں تقریباً چھبیس لاکھ بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام تھا، تیسری پنجسالہ اسکیم کے بعد اس قسم کے عارضی اور مستقل اداروں میں تقریباً ایک کروڑ بچوں کی تعلیم و تربیت ہوتی ہے ان کے علاوہ پبلک ریسٹورینٹ اور کھانیکا وسیع انتظام ہونے کیوجہ سے عورتوں کا گھریلو کام بہت کم ہو گیا ہے۔

روسی مزدور عورتوں کو مردوں کی طرح صرف سات گھنٹہ کام کرنا پڑتا ہے اور اکثر بس چھ گھنٹے ہی کافی سمجھے جاتے ہیں، مرد اور عورت کے کام کی برابر اجرت دیجاتی ہے، مرد کی طرح عورت کو بھی سال میں ایکمرتبہ تنخواہ کے ساتھ چھٹی ملتی ہے۔ اس کے ساتھ بیمار ہونے پر انہیں صحت افزا مقامات اور آرامگاہوں میں رہنے کے لئے مفت چھٹی ملتی ہے۔

فقیروں کو نظربند کر دیا گیا

لکھنؤ ۸ رمارچ ہندوستان میں میونسپل نظم و نسق کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ لکھنؤ میں گداگری کی ممانعت کے قانون پر عملدرآمد کرتے ہوئے فقیروں کو پوور ہاؤس میں نظربند کیا گیا تقریباً ان سب فقیروں کو جنمیں ہر ذات و مذہب کے فقیر شامل تھے جنمیں لنگڑے لولے اپاہج بھی تھے پکڑ لیا گیا اور انکو ۶ ماہ کیلئے پوور ہاؤس میں نظربند کر دیا گیا جو کہ لکھنؤ سوشل سروس لیگ نے جاری کیا ہوا ہے

برطانیہ اور عرب کے درمیان سمجھوتہ

لندن ۹ رمارچ محوری ذرائع سے خبر موصول ہوئی تھی کہ برطانیہ اور سعودی عرب کی حکومت کے درمیان سرزمین عرب کے ہوائی اڈے استعمال کرنے کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے برطانیہ کے باخبر حلقوں میں اس خبر کو غلط بتلایا جا رہا ہے۔

بچوں کی دنیا

ہندوستان کی آبادی

(۱)	صوبہ مدراس	۶۹۳۴۲۰۰۰
(۲)	" بمبئی	۴۲۸۰۸۰۰۰
(۳)	" بنگال	۶۰۳۱۴۰۰۰
(۴)	" یو پی	۵۵۰۲۱۰۰۰
(۵)	" پنجاب	۲۵۴۱۹۰۰۰
(۶)	" سی پی و برار	۱۶۸۳۳۰۰۰
(۷)	" آسام	۱۰۲۰۵۰۰۰
(۸)	" اڑیسہ	۸۷۲۹۰۰۰
(۹)	" سندھ	۴۵۳۷۰۰۰
(۱۰)	" سرحد	۳۰۳۸۰۰۰

جاپانی مقبوضات میں جنگی قیدی

شملہ ۵ رمارچ انڈین ریڈ کراس جینوا کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ جاپانی حکام نے اب اس ڈاک کو تقسیم کر دینے کا کام شروع کر دیا ہے جو دور پورپ کے ملکوں کے جنگی قیدیوں کو بھیجی گئی تھی جاپانی سرکاری بیورو نے تقریباً ۳ لاکھ چٹھیوں کو تقسیم کر دینے کی اجازت دیدی ہے ان میں دو لاکھ تیس ہزار چٹھیاں بھی شامل ہیں جو ۱۹۴۲ء کے آخر تک پہنچی ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ملایا کے جنگی قیدیوں کیلئے ایک لاکھ اسی ہزار، جاوا کے قیدیوں کیلئے دس ہزار، شنگہائی کیلئے ۷ ہزار، ہانگ کانگ کیلئے ۲۱۵۰۰، جیں کیلئے ۶۰۰۰، فلپائن کیلئے ۵۴۰۰، برما کیلئے ۸۱۰۰، نیٹ سوجی کیلئے ۵۰۰، بقیہ جاپان کیلئے ۸۰۰ اور دوسرے علاقوں کیلئے دو سو۔

پریذیڈنٹ روز ویلٹ

واشنگٹن ۹ رمارچ اس سوال کے جواب میں چوتھی بار صدارتی انتخاب میں جیتنے کے متعلق پریذیڈنٹ روز ویلٹ کے کیا آثار دکھائی دیتے ہیں مسز روز ویلٹ نے کہا کہ دس سال سے وہائٹ ہاؤس میں سیاسیات کی وجہ سے نہیں بلکہ عالمگیر صورت حالات نے ہمیں یہاں رکھا ہوا ہے اور میرا خیال ہے کہ اسوقت سیاسیات میں پڑنا ایک غلطی ہے کیونکہ سیاسی جذبات سے کوشش جنگ کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

افغانستان میں ہندوستانی

نئی دہلی کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں ایوان کے لیڈر سر محمد عثمان نے ایک سوال کے جواب میں بتلایا کہ افغانستان کی حکومت نے افغانستان میں رہنے والے ہندوستانی تاجروں اور باشندوں پر کوئی پابندیاں نہیں لگائی ہیں تمام غیر ملکیوں کو جو تجارت کیلئے یا سیر و سیاحت کیلئے افغانستان جاتے ہیں حکومت افغانستان کے اس قانون کی شرائط کی تکمیل کرنی پڑتی ہے جو اس ملک میں غیر ملکیوں کے داخلہ کے بارے میں نافذ ہے۔

سمجھوتہ کیلئے برطانی اخبار کا مشورہ

لندن ۹ رمارچ معاصر ڈیلی ورکر نے مہاتما گاندھی کے برت پر اپنے ایڈیٹوریل آرٹیکل میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستان میں مہاتما گاندھی کی اسیری کی حالت میں موت واقع ہو جانے سے جو تلخی پیدا ہو جاتی وہ نہیں ہوئی لیکن ہندوستان کا مسئلہ ابھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ پہلے تھا۔ اور اس کے متعلق سمجھوتہ کیلئے قدم بڑھانا اشد ضروری ہے

دیازما کو مزید خطرہ بڑھ گیا

ماسکو ۱۰ رمارچ روس کے تازہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایک ہفتہ کی گھمسان کی لڑائی کے بعد روسی فوجوں نے اس جرمن حملہ کو روک دیا ہے جو انہوں نے ڈونز کے علاقہ میں ۲۵ فوجی ڈویژنوں کے مدد سے کیا تھا جرمن اس عرصہ میں ۸ شہروں پر دوبارہ قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے جو کہ روسیوں نے ان سے واپس لئے تھے روسی بیان میں بتلایا گیا ہے کہ جرمنوں نے ۸ ٹینک اور ۵ پیدل فوجی ڈویژنوں کو پھر سے منظم کر کے جنگ کے پہلے تتر بتر کر دیا گیا تھا اور ۱۲ نئے ڈویژن پچھمی یورپ سے لاکر فروری کے آخر میں خارکوف کے دکھن اور دکھنی پچھمی علاقہ میں ۱۲۰ میل لمبے مورچہ پر حملہ کر دیا۔

پردۂ فلم

"زمیندار" کا شاندار گراس

ملک کے طول و عرض میں پنچولی آرٹ پکچرز کی فلم زمیندار کو نمایاں کامیابی حاصل ہو رہی ہے اور فلم گراس کے لحاظ سے بھی نئے ریکارڈ قائم کر رہی ہے بمبئی میں اس کے پہلے ہفتہ کا ریکارڈ گراس اکیس ہزار روپیہ سے زیادہ ہے۔

بمبئی ٹاکیز

بمبئی ٹاکیز میں دیوکا رانی نے تمام انتظامات سنبھال لئے ہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ بطور پروڈیوسر مسٹر بروا کی خدمات حاصل کرنیکی گفت و شنید کیجا رہی ہے، نیز نئی فلم کی تیاریاں اس ماہ کے آخر میں شروع کر دیجائیں گی اس میں کوشیلا اور سریش چیف کام کرینگے۔

اس کا افسانہ مسٹر امیہ چکرورتی کا تحریر کردہ ہے مگر وہ خود علالت کی وجہ سے اسے ڈائرکٹ نہیں کر سکیں گے۔ اسکی ڈائرکشن ساؤنڈ انجنیئر مسٹر دھرماکے سپرد کی گئی ہے، یہ پہلا موقع ہے کہ بمبئی ٹاکیز میں ساؤنڈ انجنیئر کو فلم ڈائرکٹر بنایا گیا ہو۔ مسٹر مکرجی بھی پروڈیوسر بننے سے قبل ساؤنڈ انجنیئر ہی تھے۔

اسکے علاوہ دیوکا رانی نے ایک نئی تامل فلم "جھانسی کی رانی" تیار کرنیکا بھی فیصلہ کیا ہے اس میں جیف رول وہ خود ادا کریگی۔

ٹیونیشیا کی لڑائی

لندن ۱۰ رمارچ مراکو ریڈیو نے فرانسیسی ہیڈکوارٹر کا ایک اعلان براڈکاسٹ کیا ہے جسمیں بتلایا گیا ہے کہ جنرل جیرو کی فوجوں نے نیفتا اور ٹوزیور پر قبضہ کرنے کے بعد سالٹ لیک کے اوتر پچھم میں تمام علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے فرانسیسی فوج موٹر سوار اور اونٹ سوار فوج پر مشتمل تھی اتری اور دکھنی ٹیونیشیا میں محوری فوجیں پھر ان ہی جگہوں پر پہنچ گئی ہیں جہاں سے وہ روانہ ہوئی تھیں اور وہ پھر سے منظم ہو رہی ہیں جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اتری ٹیونیشیا کے ساحلی علاقہ میں سخت مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔

نازی جہازوں کی خودکشی

نئی دہلی ۱۰ رمارچ یہاں اطلاع ملی ہے کہ پچھمی ہندوستان کی بندرگاہ مارمگوا میں جو متعدد جرمن جہاز لڑائی چھڑنے کے وقت سے گھڑے ہوئے تھے انکو ان نازی جہازیوں نے خود ہی تباہ کر دیا ہے انلوگوں نے گارڈوں سے آنکھ بچا کر سنگاپور یا کسی اور بندرگاہ تک جسپر جاپان کا قبضہ ہے پہنچنے کی کوشش کی جب وہ اس ترکیب میں کامیاب نہ ہو سکے تو انہوں نے ان جہازوں کو آگ لگا دی جہازیوں کی ایک ٹولی نے گارڈوں کو سخت لڑائی میں مصروف کر لیا اور کچھ جرمنوں نے چند جہازوں میں آگ لگا دی جس سے وہ جل گئے جہازی خود بچکر ساحل پر پہنچ گئے جہاں انکو پکڑ لیا گیا اور نظربند کر دیا گیا۔

اقوالِ زریں

میں اپنی زندگی میں ہزاروں انسانوں سے ملا ہوں لیکن میں نے بہت کم انسانوں کو انسان پایا ہے، یہ امر واقعہ ہے کہ انسان بڑی مشکل سے انسان بنتا ہے۔ لیکن جب انسان انسان بن جاتا ہے تو اس کا درجہ بہت بلند ہو جاتا ہے (رسکن)

مکمل انسان وہ ہے جسکا ہر فعل انسانیت اور بنی نوع انسان کیلئے ہو۔ مگر ایسے لوگ اب کہاں ملتے ہیں (بن جانسن)

عورت میں ایسا جوہر ہے جو میں نے مردوں میں بہت کم پایا ہے، برداشت، ایثار، قربانی اور محبت یہ ہیں عورتوں کے جوہر، لیکن مرد نے کبھی عورت کو اس جوہر کے لحاظ میں پرکھنے کی کوشش نہ کی، وہ ہمیشہ عورت کو ایک کھلونا سمجھتا رہا ہے۔ (ہزلٹ)

خواہشات ہم سے وہ افعال کراتی ہیں جن پر ہم کو بعد میں پچھتانا پڑتا ہے یہ امر واقعہ ہے کہ اگر کوئی انسان بری خواہشات کو دبا لیتا ہے تو وہ بہت مضبوط اور قوی انسان ہے۔ (رابرسن)

موجِ تبسم

افسو (پہرہ دار سے) کیا کبھی تم نے رات کے وقت کوئی مشتبہ آدمی دیکھا ہے؟

پہرا دار:۔ جی ہاں میں نے اس سے دریافت کیا کہ آدھی رات کے تم یہاں کیا کر رہے ہو تو وہ بولا۔ اس وقت تو مجھے کوئی کام نہیں لیکن میں بہت جلد یہاں بنک کھولنے والا ہوں۔

افسو:۔ تو وہ اب بنک کھول لیگا اس نے وہاں سے بیس ہزار پونڈ چرائے ہیں۔

پہرہ دار:۔ تو وہ چور تو ہو سکتا ہے مگر جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

عورتوں کا جلسہ ہو رہا تھا کہ مسز براؤن بولیں۔ "آج مسز سمتھ کچھ ناخوش سی نظر آتی ہیں"

مسز جونز بولیں۔

نہیں یہ بات نہیں انہوں نے جرابوں کا ایک جوڑا خود بنکر فوجیوں کی امداد کے محکمہ کو بھیجا تھا۔ وہاں سے شکریہ کی چٹھی آئی ہے۔ جس کے آخر میں لکھا ہے کہ اب ریت کی تھیلیوں کی ضرورت نہیں رہی۔

دلچسپ معلومات

عورت ہمیشہ مرد پر غالب رہتی ہے

ایک ماہر نفسیات نے عورت اور مرد کے تعلقات پر ایک نہایت ہی ضخیم کتاب لکھی ہے اس ماہر نفسیات کی یہ رائے ہے کہ جب کوئی عورت شادی کے بعد نئی نئی سسرال آتی ہے تو وہ اپنے شوہر سے مرعوب رہتی ہے لیکن وہ رفتہ رفتہ مرد پر قابو حاصل کرتی چلی جاتی ہے چنانچہ ایک مدت گزر جانے کے بعد حالات بالکل پلٹ جاتے ہیں اور عورت مرد پر بالکل غالب آ جاتی ہے۔

عام طور پر دیکھنے میں آئی ہے کہ جسمانی کام کرنیوالے مرد یا عام لوگ۔ تو اپنی بیویوں پر حاوی رہتے ہیں۔ لیکن جج، سیاست داں، بیرسٹر، اخبار نویس، مصنف، ادیب، شاعر اور دوسرے اسی قسم کے دماغی کام کرنیوالے اپنی بیویوں سے نہ صرف ڈرتے ہیں بلکہ بالکل غلام سے بن جاتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کے مزاج کی قدرتی نرمی عورت کو ان پر غالب ہونیکا پورا پورا موقع دے دیتی ہے۔

بجٹ میں تخفیف کی تحریک

نئی دہلی ۸ر مارچ آج مرکزی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کے دوران میں سردار سنت سنگھ نے ہوم ڈپارٹمنٹ کے اخراجات میں تخفیف کی تحریک پیش کی سردار سنت سنگھ نے فرمایا کہ ہوم ڈپارٹمنٹ نے پولیس کی ان زیادتیوں کیخلاف تحقیقات کرنے سے انکار کر دیا ہے جو کہ اس نے ہنگاموں کے سلسلہ میں کی ہیں مسٹر لاجپت نوکولچنے نے کہا۔ ہوم ڈپارٹمنٹ کو چاہیئے کہ وہ مہاتما گاندھی اسات کا موقع دے کہ وہ دوسرے کانگریسی لیڈروں سے ملکر صورت حال پر دوبارہ غور کریں۔

مسٹر جمنا داس مہتہ نے کہا کہ ہنگاموں کے دوران میں بے قصور لوگ بھی پولیس کی زیادتیوں کا شکار ہو گئے ہیں۔

ہوم ممبر سر میکسول نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ ہو سکتا ہے کہ کچھ بے قصور لوگ بھی زد میں آ گئے ہوں لیکن ایسا ارادتاً نہیں کیا گیا لڑائی کے دوران میں کوئی حکومت تباہ کاری کی تحریک کی اجازت نہیں دے سکتی حکومت تشدد کا مقابلہ تشدد سے کریگی۔ سردار سنت سنگھ کی تحریک بلا رائے شماری کے مسترد ہو گئی۔

افسانہ

محبوبہ!

محبت محض رنگ و روپ کے دائرہ میں قید نہیں ہوتی

گاف کلب کے پاس سے خم کھا کر آتی ہوئی چھوٹی سی نہر کے کنارے یہ ٹیلہ اور اس کی سبزے سے منڈھی ہوئی چوٹی پر پھولدار درخت! مجھے سورج کی ہلکی ہلکی ابتدائی کرنوں میں یہ جگہ اچھی معلوم ہوئی اور میرے پاس اس کی دلپذیری کی داد دینے کیلئے اسوقت اگر کچھ ہو سکتا تھا تو یہی تھا کہ چھٹی تھی اسلئے صبح کی سیر میں زیادہ وقت صرف کروں اور ذرا دیر تک وہاں بیٹھ کر قدرت کے اس حسین خلوت زار سے حظ اٹھاؤں۔ شہر سے بہت کافی دور ہے لوگ اس جگہ کیا آتے ہونگے

...... ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ میں نے دیکھا.... ذرا حیرت سے .... کہ ایک بوڑھا سا آدمی ٹیلے پر چڑھتا چلا آ رہا ہے۔ اپنی لکڑی ٹیک ٹیک کر اور بڑی دشواری سے جب وہ ٹیلے کی چوٹی پر پہنچکر میرے پاس بنچ پر بیٹھا تو میں نے دیکھا کہ چڑھائی کی مشقت سے اسکی ناک اور ہونٹ نیلے پڑ گئے ہیں۔

"بڑے صاحب" (میں نے اسے مخاطب کر کے کہا) واپس جانے سے پہلے ذرا اچھی طرح دم لے لینا، میں ڈاکٹر ہوں اسلئے تمہیں بتا دیا ہے کہ اس طرح کی مشقت تمہارے لئے نقصان دہ ہے۔

"بہت اچھا"..... کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔ میں کن انکھیوں سے بوڑھے آدمی کیطرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے خط نکالا اور عینک میں سے گھور گھور کر اسے پڑھنے لگا۔ کم از کم بھی دس مرتبہ اس نے وہ خط پڑھا ہوگا۔

میں نے ذرا گردن اونچی کر کے پیچھے کو ہٹتے ہوئے خط پر ایک نگاہ ڈالی۔ اس کے حرفوں سے معلوم ہوا کسی عورت کا لکھا ہے۔

جی میں تو آیا کچھ پوچھوں مگر بڑے میاں خط میں کچھ اسقدر محو تھے جیسے سانپ اپنے من کو سامنے رکھکر مستانہ رقص کیا کرتا ہے۔

میں نے سوچا .... بڑے میاں کے دل میں کتنا رومان بھرا پڑا ہے۔ اتنی مشقت برداشت کر کے ٹیلے کی خوشگوار فضا میں آیا اور پھر یہ خط پڑھنا ــــ غالباً انکی محبوبہ کا ہوگا ــــ کتنی افادیت ہے ان دیہاتی بڑے میاں میں!

دفعتاً مجھے خیال آیا ــــ اوہو آپکا لباس بھی تو قابل توبہ ہے ــــ بالکل نئے کپڑے ہیں کپڑا کورا ہی معلوم ہوتا ہے۔ نئی جوتیاں ہیں انکھوں میں کاجل بھر رکھا ہے ــــ ڈاڑھی بھی کنگھی کی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ بوڑھے نے ایک ریشمی رومال اپنی جیب سے نکالا۔ اور منہ پھیرتے ہوئے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیا بجگیا ہوگا جناب!؟

میں نے جواب دیا آٹھ کا وقت ہے کیوں کچھ کام ہے تم کو؟ اس سے بات کرنے سے گفتگو شروع کرنے کا جو موقع ہاتھ لگا تھا میں اسے بات چیت کرنیکا ذریعہ بنائے بغیر نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

"بوڑھا" بولا جی ہاں وہ بات یہ ہے کہ آج میری زوجہ میرے پاس واپس آ رہی ہیں۔ اسی لئے میں یہاں ٹیلے پر اوپر چڑھا ہوں ہوں کہ دور سے انہیں آتا دیکھ سکوں۔

مجھے حیرت بھی ہوئی اور دلچسپی بھی ــــ میرے چہرے کی یہ کیفیت بڑے میاں کو شاید اچھی لگی ــــ انہوں نے فرمایا۔ ــــ آپ شادی شدہ ہیں؟ "کیا فرمایا؟ نہیں۔ اوہو تب تو شاید آپ میری بات ٹھیک طرح نہ سمجھ سکیں۔ دیکھئے بات یہ ہے کہ ہماری شادی کو چالیس سال ہو گئے مگر اس لمبے عرصے میں ہم کبھی ایکدوسرے سے جدا نہیں ہوئے۔ ایکدن کیلئے بھی نہیں۔ یہ پہلا موقع ہے زندگی بھر میں کہ ہمیں ایکدوسرے سے الگ رہنا پڑا ہے کیا فرمایا؟ جی نہیں انہیں گئے ہوئے بہت دن تو نہیں ہوئے آج چوتھا ہی دن ہے گئے ہوئے۔ ان کے خاندان میں کسی کی موت ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھے ساتھ جانیکو منع کر دیا۔ کہا کمزور بہت ہو۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جدائی کے دن کٹ گئے اور اب کچھ دیر میں میری زوجہ آتی ہی ہوں گی۔ جی ہاں گاؤں کو تانگے کا راستہ ادھر ہی سے ہے۔ یہ چار دن میں آپکے کیا بتاؤں کسطرح کٹے ہیں۔ جی کسی کام میں نہ لگتا تھا۔ بھلا کیوں ہی یہ بات؟ یہ یوں ہے کہ میری زوجہ ابھی تک اتنی خوبصورت ہیں کہ آدمی دیکھا ہی کرے۔ وہ ایسی عورت ہیں کہ جن کا دل سدا جوان ہی رہا۔ اور ــــ

وہ دفعتاً رک گیا۔ میں نے دیکھا وہ کپکپا رہا ہے اور اس نے دونوں ہاتھوں سے بنچ کا کنارہ پکڑ رکھا ہے۔ اصل میں وہ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ بولا ذرا اٹھا دیجئے مجھے اٹھا دیجئے دیکھئے وہ آ گئیں"

میں نے اسے سہارا دیکر کھڑا کیا اور مڑ کر دیکھا ایک عورت ٹیلے پر چڑھکر ہماری طرف آ رہی تھی۔

جب وہ ہمارے قریب آئی تو اسے دیکھکر مجھے اپنے دل میں بڑی ہنسی آئی اب تو کیا وہ شاید پچھلے سات جنموں میں بھی کبھی خوبصورت نہ ہوئی گئی ــــ لمبی ــــ بے حد موٹی ــــ بھدا چہرہ ــــ توے جیسا سیاہ ــــ سوجا ہوا ــــ اس پر عجیب عجیب سے داغ ــــ

مجھے عشق کی اس بے حسی پر بڑی حیرت ہوئی۔

۱۸۰ جرمن ڈویژن

لندن ۸ر مارچ روس کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ حال ہی میں روسی فوجوں کو جو کامیابیاں ہوئی ہیں ان سے کسی شخص کو بھی فراموش نہ کر دینا چاہیئے۔ کہ ابھی اس مہم کا مشکل ترین حصہ سر کرنا باقی ہے۔ جرمن کو زبردست شکستیں ہوئی ہیں اور انہیں بہت سا علاقہ خالی کرنا پڑا ہے اور حملوں میں پہل روسیوں کے ہاتھوں میں ہے لیکن روسی ذرائع سے جو اطلاعات حاصل ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہٹلر کے ۱۸۰ ڈویژن ابھی تک روس میں موجود ہیں اگر غلام ملکوں کی فوج کے علاوہ ہیں جو روس میں موجود ہے۔

دہلی کے مسلم اوقاف کا بل

نئی دہلی ۳ر مارچ آج مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر محمد عبدالغنی کا بل جس کے ذریعہ دہلی کے مسلم اوقاف کا بہتر انتظام کرانا مقصود ہے مشترکہ کمیٹی کے ترمیمات کیساتھ منظور ہو گیا۔

پنجاب میں لوکل باڈیز کے انتخابات

لاہور ۶ مارچ سردار شوکت حیات خاں وزیر لوکل سلیف گورنمنٹ نے پنجاب اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں اعلان کیا کہ پنجاب میں لوکل باڈیز ڈسٹرکٹ بورڈ ٹاؤن اور میونسپل بورڈ وغیرہ کے انتخابات جو ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء سے قبل ہونے لازمی تھے ایک سال کیلئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔

مہاتما گاندھی کے برت پر امریکی اخبارات کا تبصرہ

نیویارک ۷ مارچ "نیویارک ہیرلڈ ٹربیون" کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ مہاتما گاندھی کے برت کے کامیابی سے مغربی دنیا کے باشندے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ ان کے برت سے کوئی مقصد پورا نہیں ہوا۔ لیکن بہت سے ہندوستانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مہاتما گاندھی کے برت کے نتیجہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہندوستان کا یہ قومی رہنما گذشتہ سال کے ہنگاموں سے قطعی بری الذمہ ہے۔

امریکہ کے لبرل ہفتہ وار اخبار "نیشن" نے لکھا ہے کہ مہاتما گاندھی کے برت کے نتیجہ سے حکومت کیخلاف تلخی میں ایک گہرا اضافہ ہو گیا ہے اور ایسی صورت میں کسی بھی دانشمند حکومت کیلئے یہی مناسب ہے کہ وہ سمجھوتہ کیلئے بات چیت شروع کرے۔ اگر کوئی سمجھوتہ ہوتا ہے تو اس کے لئے مہاتما گاندھی کی منظوری ناگزیر ہے۔

"ٹائم میگزین" رقمطراز ہے کہ ہندوستان کے باشندوں کیلئے ایک ہولناک سانحہ ٹل گیا ہے اور ان کے ذہن میں اب یہ بات اچھی طرح سما گئی ہے کہ اول تو اس برت سے ہندوستان کا مسئلہ پھر سے متحدہ قوم کا مسئلہ بن گیا ہے اور اسکا پورے تمام سیاسی مستقبل پر اثر پڑا ہے دوم اس برت کے کامیابی کے باعث مہاتما جی کو مہنت سمجھنے والوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ سوم اسکی بدولت مخالف سیاسی اور مذہبی جماعتیں یکجا ہو گئی ہیں۔

"نیویارک ٹائمز" امریکہ کے مشہور اخبار نے لکھا ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ اب برطانیہ کے بہت سے باشندے خود سے یہ سوالات کریں گے کہ کیا اس موقع سے جو کئی ماہ کے تذبذب کے بعد ہاتھ آیا ہے فائدہ اٹھانا مناسب نہ ہوگا؟ کیا اب برطانیہ جس نے ناقابل مدافعت طرز عمل اختیار کیا ہوا تھا۔ اب بات چیت شروع کر نہیں پیشقدمی نہیں کر سکتا۔

"واشنگٹن پوسٹ" نے لکھا ہے کہ خوش قسمتی سے مہاتما گاندھی مرے نہیں ہندوستان میں لوگ انہیں بالشبہ سنت سمجھتے ہیں لیکن اگر برطانیہ کو فتح حاصل ہو جائے کیونکہ فتح ہی سے ٹھوس نتائج برآمد ہو سکتے ہیں فتح حاصل کرنے کے بعد ہندوستان کو آزادی دینے کیلئے وعدہ کیا جا چکا ہے یہی اس کی تجدید کا وقت ہے

مختلف پہلوؤں پر بحث کی اور کہا کہ اس حقیقت سے کہ ہمارے لئے اپنی فوجوں کے کچھ حصے غیر ملکوں میں لڑنے کے لئے بھیجنا ممکن ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تمام فوج ملک کی حفاظت کیلئے ضروری نہیں ہے اور بہ نیوجہ میری رائے میں فوجوں کے خرچہ کا وہ حصہ جو ہندوستان کی فوجوں کو غیر ملکوں میں بھیجنے کیلئے۔ ان کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔

قطع نظر اس کے کہ وہ فوجیں ہندوستان میں ہیں یا غیر ملکوں میں حکومت برطانیہ ہی کو برداشت کرنا چاہئے۔ میری رائے میں ایسی کوئی وجہ نہیں ہے کہ تمام برطانی فوج کا خرچہ حکومت برطانیہ ہی کیوں نہ برداشت کرنا چاہیے کہ حکومت برطانیہ ہی سلطنت کو محفوظ رکھنا چاہتی ہے، یہ نظریہ کہ برطانی فوج کا تمام خرچہ جو سلطنت کے کام کیلئے رکھی گئی ہے برطانیہ کی حکومت کو برداشت کرنا چاہیے۔ کسی انتہا پسندی پر مبنی نہیں ہے بلکہ یہ نظریہ جنگ کے باعث پیدا ہوا ہے۔

کونسل آف اسٹیٹ میں مسٹر سپرو کی تقریر

نئی دہلی ۶ مارچ کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں آج حکومت ہند کے سالانہ بجٹ پر عام بحث ہوئی۔ سر کے آر منین نے اپنی تقریر میں ان مشکلات کا تذکرہ کیا جو ملک میں ضروری چیزوں خصوصاً اناج کے گرانی کے باعث پیش آ رہی ہیں، سر منین نے اناج کی پیداوار بڑھانیکی اسکیم پر اظہار اطمینان کیا۔ اور قیمتوں کی کنٹرول کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے حسب ضرورت راشن مقرر کرنیکا مشورہ دیا سر شانتی داس اسکرن نے کہا کہ حکومت کے اس بیان سے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان جنگی اخراجات کی تقسیم کے فیصلہ میں کوئی تبدیلی نہیں کیگئی ہے برائے نام اطمینان ہوا ہے۔

سر شانتی داس نے بناسپتی پر ٹیکس لگانیکی تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ ایسے وقت میں جبکہ اخراجات زندگی میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے اور لوگ مجبور ہو کر بناسپتی استعمال کر رہے ہیں اسکے ٹیکس کا بار غرباء پر بری طرح اثر انداز ہوگا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ حکومت اس پر ٹیکس نہ لگائے گی۔ آگے چل کر انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ملک میں تمام ضروری چیزوں کے بھاؤ بڑھ رہے ہیں اس صورت حالات پر جلد از جلد قابو پا لینا چاہیئے۔

مسٹر پی این سپرو نے اپنی تقریر میں مالی سمجھوتہ کے

مہاتما جی کی صحت

بمبئی ۷ مارچ حکومت بمبئی نے مندرجہ ذیل کمیونک شائع کیا

ڈاکٹر ایم ڈی گلڈر، لفٹننٹ کرنل ایم جی بھنڈاری لفٹننٹ کرنل بی زید شاہ اور ڈاکٹر سوشلا نائر نے مہاتما گاندھی کی صحت کیمتعلق مندرجہ ذیل رپورٹ بھیجی ہے کل مہاتما جی نے بکری کا دودھ پیا اور پھلوں کا رس لیا اور کچھ پھلوں کا گودا بھی کھایا ان کی بحالی صحت کی رفتار تسلی بخش ہے۔

سرکاری بیان میں لکھا ہے کہ ان ڈاکٹروں کی رائے منظور کرتے ہوئے۔ اس وقت تک کوئی اور بلیٹن شائع نہیں کیا جائیگا۔ تاوقتیکہ ضرورت نہ سمجھی جائے۔

برما پر ہوائی حملے

نئی دہلی ۹ مارچ ہندوستانی کمان کے ایک جلسے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل انگریزی ہوائی جہازوں کی دو ٹکڑیوں نے اکیاب کے علاقہ میں جاپان کے ہتھیائے ہوئے گاؤں پر بمباری کی ہماری ایک ٹکڑی پر جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کا مقابلہ کیا۔ دشمن کا کم سے کم ایک ہوائی جہاز برباد کر دیا اور ایک کو نقصان پہونچایا۔ ہماری دوسری ٹکڑی کا ایک جاپانی جہاز نے مقابلہ کیا۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کا یہ ہوائی جہاز مار گرایا۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے اراکن کے لڑائی کے علاقہ اور کاتھا کے علاقہ پر گشت لگایا کل رات ہمارے ہوائی جہازوں نے تھازی کے جنکشن پر حملہ کیا تمام بم نشانے پر گرے لیکن نتیجہ معلوم نہیں ہو سکا۔ ان حملوں کے بعد ہمارا ایک ہوائی جہاز واپس آیا۔

مسٹر ولیم فلپس بمبئی میں

بمبئی ۷ مارچ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ذاتی نمائندہ مسٹر ولیم فلپس آج بذریعہ فرنٹیر میل بمبئی پہنچ گئے وہ دو دن گورنمنٹ ہاؤس میں رہیں گے اور بعد ازاں بمبئی کے امریکی سفیر مسٹر ہورڈ ڈونون کے مہمان رہیں گے مسٹر فلپس چار دن بمبئی میں رہیں گے معلوم ہوا ہے کہ اس دوران میں وہ بڑے بڑے بیوپاریوں اور سیاسی لیڈروں سے ملیں گے

برما پر امریکی ہوائی جہازوں کے حملے

نئی دہلی ۸ مارچ امریکن فوجوں کے ہیڈکوارٹر سے ایک بیان شائع ہوا ہے جسمیں بتلایا گیا ہے کہ دسویں

امریکی فوج کے حملوں کے نتیجہ کے طور پر دریائے رنگون میں جاپان کے تین سوداگری جہاز یا تو ڈبو دیئے گئے یا ان کو نقصان پہنچایا گیا۔ جاپان کا ایک اور ۵۰۰۰ ٹن کا وزنی جہاز ہمارے جہازوں نے ڈبو دیا تھا جسکی پہلے اطلاع نہیں دیگئی تھی۔

لڑائی اسی سال ختم ہونا چاہیے

لندن ۸ مارچ وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے جاپانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ لڑائی اسی سال ختم ہونا چاہیئے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لندن کا اخبار "ڈیلی گراف" لکھتا ہے کہ جنرل ٹوجو کا یہ اعلان بہت اہمیت رکھتا ہے۔

اخبار "ٹائمز" نے بسمارک کی لڑائی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس لڑائی میں جاپان کو بھاری نقصان پہنچا ہے لیکن ابھی جاپان کی پوزیشن بہت مضبوط ہے جاپان کا مقابلہ کرنے کیلئے ہمیں کافی طاقت چاہیئے۔

نیویارک کے لاٹ پادری

واشنگٹن ۴ مارچ نیشنل کیتھولک ویلفر کانفرنس نے اطلاع دی ہے کہ نیویارک کے لاٹ پادری مسٹر سپلمین جبرالٹر کے بعد مشرق بعید جائیں گے۔

اس سلسلہ میں امر قابل ذکر ہے کہ پادری موصوف حال ہی میں پاپائے روم سے ملے تھے اور اس سلسلہ میں یہ افواہ گرم تھی کہ

صلح کی کوئی بات چیت چل رہی ہے

مسٹر روزویلٹ چوتھی بار کھڑے ہونگے

واشنگٹن ۴ مارچ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے امریکہ کے صدر کی حیثیت سے دسویں سال کی تقریب منائی پارٹی کے ممبروں میں پارٹی کے ممبروں میں انکو چوتھی مرتبہ صدارت کیلئے نامزد کرنے کے سوال پر بحث ہوئی۔

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور ۱۹۴۳ء میں

سرپرستاں

(۱) جناب حافظ محمد صدیق صاحب رئیس کانپور صما عہ ر پانچسو بارہ روپے (۲) جناب محمد شریف صاحب مینجنگ ڈائرکٹر ہندوستان ٹینری کانپور ماصہ ر ایکسو پچاس روپے (۳) مسٹر اوما شنکر مہروترا سنٹرل بنک لمیٹڈ کانپور ماعہ ر ایکسو بارہ روپے (۴) جناب سیٹھ محمد یوسف صاحب فرم جیوا بھائی اسمٰعیل کانپور ما رصہ ر ایکسو اکاون روپے (۵) مسٹر وشوناتھ سنگھ مری کمپنی کانپور ما ر ایکسو روپے۔

معطیان

(۱) جناب میاں محمد نظیر صاحب پورواسیرامن کانپور پچاس روپے (۲) جناب لالہ پریم نرائن پریمی بابو کلکٹر گنج کانپور پچاس روپے (۳) جناب حاجی محمد حمزہ صاحب نیشنل ٹینری کانپور پچیس روپے (۴) جناب میاں محمد لطیف صاحب ایسٹرن ٹینری کانپور پچیس روپے (۵) جناب بابو عبدالجبار صاحب کانپور ٹینری کانپور پچیس روپے (۶) جناب عبداللطیف صاحب عفا برادرس بیچ باغ کانپور پچیس روپے (۷) مسٹر کندن لال انجینئرنگ کمپنی کانپور اکیس روپے

مربیان (۱۲ سے)

(۱) جناب نواب خاقان حسین صاحب عارف دہلوی (۲) جناب ڈاکٹر حاجی عبدالصمد صاحب (۳) جناب خانبہادر مرزا جعفر علی صاحب اثر لکھنوی ہوم منسٹر کشمیر (۴) جناب حاجی محمد سمیع صاحب سابق سنیر وائس چیرمین میونسپل بورڈ (۵) مسٹر پی سریواستوا صاحب سابق چیرمین میونسپل بورڈ (۶) خانبہادر بشیر احمد خان صاحب کوتوال شہر (۷) جناب سیٹھ نولکشور بھرتیا مینجنگ ڈائرکٹر نیو انڈیا انشورنس کمپنی (۸) جناب حاجی نعیم الدین صاحب (۹) جناب محمد حبیب اللہ صاحب ایگزیکٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور (۱۰) جناب نواب قیصر حسین صاحب قیصر (۱۱) جناب شیخ محمد شفیق صاحب سوداگر (۱۲) مسٹر بی ڈی شرما (۱۳) جناب نواب سید ازسین صاحب (۱۴) جناب ایس ایم مصطفےٰ صاحب بنیا جھابر (۱۵) جناب محمد حنیف صاحب کرنیلگنج (۱۶) مسٹر ولی ترونا (۱۷) جناب نواب سید مصطفیٰ حسین صاحب اثر (۱۸) جناب مولوی غلام محی الدین صاحب (۱۹) جناب نواب سید مرتضیٰ حسین صاحب۔

معاونین (۶ سے)

(۱) جناب کپتان سید نواب حسین صاحب نواب (۲) جناب سید صدرالاسلام صاحب ڈی ایس پی (۳) جناب پرنسپل مولوی عبدالشکور صاحب (۴) جناب پرنسپل ہیرالال صاحب کھنّا (۵) مسٹر آر منوہر لال آنریری مجسٹریٹ (۶) مسٹر ایس این سکینڈ سکرٹری امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور (۷) جناب شیخ محمد وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر (۸) مسٹر ایس بی ٹنڈن نمائندہ پانیر (۹) جناب انتظار حسین صاحب ڈی ایس پی (۱۰) مسٹر سرتو پانند ورما پرائیوٹ سکرٹری سر پدم پت سنگھانیہ (۱۱) جناب سید صابر حسین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری امپروومنٹ ٹرسٹ (۱۲) جناب بابو محمد انور صاحب چمن گنج (۱۳) جناب ماسٹر محمد عنیظ صاحب سوداگر (۱۴) جناب شیخ عزیزالحق صاحب سوداگر (۱۵) جناب ڈاکٹر ایس این سکینہ صاحب (۱۶) مسٹر عبدالحی صاحب سوبیجہ ایم اے ایل بی (۱۷) جناب ماسٹر فاسق احمد صاحب (۱۸) جناب ماسٹر سید ہادی علی صاحب (۱۹) جناب ماسٹر امیر احمد صاحب صدیقی (۲۰) مسٹر سریرام جلوٹ وکیل (۲۱) جناب بابو عبدالصمد صاحب میونسپل کمشنر (۲۲) جناب سید احمد رضا صاحب انکم ٹیکس آفیسر (۲۳) مسٹر منظور علی صاحب عثمانی (۲۴) جناب چودھری محمدامین صاحب سوداگر (۲۵) جناب شیخ شمشاد محمد صاحب سوداگر (۲۶) مسٹر مرتضےٰ حسین صاحب عابدی (۲۷) جناب سید منیرالدین صاحب ایم اے (۲۸) جناب مرزا خاقان حسین صاحب بی اے (۲۹) جناب بابو بالک رام صاحب گورنمنٹ پنشنر (۳۰) جناب نواب سید فرزند حسین صاحب (۳۱) جناب نواب سید مجتبیٰ حسین صاحب (۳۲) جناب نواب سید محمود حسین صاحب (۳۳) مسٹر جی سی نگم ایڈیٹر بابو سرداس کانپور (۳۴) جناب خلیل عبدالسلام صاحب ایڈیٹر صداقت کانپور (۳۵) جناب سلیم ناطقی

اراکین (۳ سے)

(۱) جناب سجاد صاحب شاہجہانپوری (۲) جناب شاکر صاحب ناطقی (۳) جناب سرورش صاحب لکھنوی (۴) جناب ثاقب صاحب کانپوری (۵) جناب تنویر واحدی (۶) جناب فرحت صاحب کانپوری (۷) جناب نشتر صاحب کانپوری (۸) جناب نیر صاحب کانپوری۔ (۹) جناب ادیب صاحب (پروفیسر) (۱۰) جناب شادق صاحب ایرانی (۱۱) جناب وفا صاحب شاہجہانپوری (۱۲) جناب سید قیصری صاحب

(۱۳) جناب ندرت صاحب کانپوری (۱۴) جناب صبا صاحب لکھنوی (۱۵) جناب مست صاحب بادی (۱۶) جناب شگفتہ صاحب (۱۷) جناب ضیا صاحب (۱۸) جناب نصاف صاحب کانپوری (۱۹) جناب شمیم صاحب کانپوری (۲۰) جناب گوہر صاحب کانپوری (۲۱) جناب شریف صاحب (ڈاکٹر) (۲۲) جناب مصطفر صاحب کانپوری (۲۳) جناب کیف صاحب کانپوری (۲۴) جناب ایمن صاحب (ماسٹر) (۲۵) جناب شفق صاحب کانپوری (۲۶) جناب کوثر صاحب کانپوری (۲۷) جناب عیاں صاحب کانپوری (۲۸) جناب رشید صاحب (ماسٹر) (۲۹) جناب مطیر صاحب (۳۰) جناب سحر صاحب صہسوانی (۳۱) جناب صبر صاحب (۳۲) جناب رمز صاحب گنوری (۳۳) جناب اکبر صاحب (۳۴) جناب اظہر صاحب کانپوری (۳۵) جناب شیدا صاحب کانپوری (۳۶) جناب پادری پی ایس گارڈنر صاحب شوقی

اراکین اعزازی

(۱) جناب فرخ صاحب کانپوری (۲) جناب تحسین صاحب (حافظ) (۳) جناب عزیز صاحب (حافظ) (۴) جناب بزمی صاحب بلند شہری (۵) جناب ازل صاحب کانپوری

امریکہ میں لارڈ ہیلیفکس کا پروپیگنڈہ

نیویارک ۵ مارچ لارڈ ہیلی فیکس کا ایک مضمون امریکی رسالہ "دی امریکہ" میں شایع ہوا ہے اسمیں انہوں نے لکھا ہے کہ مجھے اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ ہندوستان کا مسئلہ خوشگوار طریقہ پر حل کر دیا جائیگا۔ انہوں نے سر اسٹیفورڈ کرپس کے ہندوستان جانے کا ذکر کرنیکے بعد مندرجہ بالا الفاظ لکھے ہیں۔ اس دوران میں ہم ہندوستان کو ایک مقبوضہ ملک نہیں بلکہ ایک امانت سمجھ رہے ہیں ہمیں ہندوستان سے ایک پیسہ کی بھی آمدنی نہیں ہو رہی ہے وہ جنگی کوششوں میں شاندار مدد کر رہا ہے اس کے تمام لیڈران حسب معمول اپنا کام کرنے کے لئے آزاد ہیں ماسوا ان کے جنکی ناقابل یقین گوئیاں سرگرمیاں اس کے قومی تحفظ کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں ان کیخلاف حکام نے مناسب قانونی کارروائی کرنا مناسب سمجھا ہے۔

ہمارے مصائب پر چینی اخبار کا تبصرہ

بمبئی ۵ مارچ چین کے اخبار "تاکنگ پاو" نے اپنے ایڈیٹوریل آرٹیکل میں مہاتما گاندھی کے برت کے کامیابی کیساتھ ختم ہونے پر اظہار مسرت کرتے ہوئے مہاتما گاندھی ہندوستان کے متعلق نیک دعاؤں کا اظہار کیا ہے۔

معاصر موصوف نے مہاتما گاندھی کے پانچ دن کے

پہلے برت کا مختصر حال بتاتے ہوئے ہندوستان کی تاریخ کے اہم واقعات کا خلاصہ پیش کیا ہے اور لکھا ہے کہ ہندوستان ایک بدنصیب ملک ہے۔ ہندوستان کی تاریخ پر مختصر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں ہندوستان ہی سب سے زیادہ مصائب کا شکار رہا ہے یہ حقیقت رنجدہ ہے لیکن اسکی وجہ سے ہندوستان کا اتحاد اور آزادی بہت بڑے کام ہیں چین کی مثال سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جب کوئی قوم مہماتی جذبہ اور متحدہ کوششوں کیساتھ ترقی کرتی ہے تو وہ پھر اپنی قوت کو بحال کر لیتی ہے اور آزاد ہو جاتی ہے۔

مسٹر فلپس ہندوستان کا دورہ کریں گے

نئی دہلی ۴ مارچ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے نمائندہ مسٹر ولیم فلپس، بمبئی، حیدرآباد، میسور، ٹراونکور اور مدراس کا تین ہفتہ تک دورہ کرنے کیلئے روانہ ہوگئے۔

دو اہم کتابیں

(۱) سیر کائنات

یہ کتاب نامور سائنسداں سر جیمس جینس کی مشہور و معروف کتاب (Through Space and Time) کا ترجمہ ہے جس میں زمین ہوا، ماہتاب، آفتاب، ستاروں اور سیاروں وغیرہ پر نہایت بسط و تفصیل سے بحث کیگئی ہے طرز تحریر نہایت دلچسپ اور سادہ ہے اور ترجمہ میں اصطلاحات سے حتی الوسع احتناب کیا گیا ہے اس لئے خواص کے علاوہ عوام بھی بغیر کسی دقت کے اس سے استفادہ کر سکتے ہیں نیز متعدد نقشوں کے علاوہ ہاف ٹون کی ۲۷ تصویریں بھی شامل ہیں جن سے کتاب کی افادی حیثیت میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے کتابت و طباعت عمدہ جلد مضبوط اور گرد پوش خوبصورت قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ عہ

(۲) ہم کیسے پڑھائیں

از جناب سلامت اللہ صاحب ایم اے بی ٹی معلم استادوں کا مدرسہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

یہ کتاب ٹریننگ اور نارمل اسکولوں کے زیر تربیت اساتذہ کی ضروریات پڑھانیکے عام طریقوں بچوں کی نفسیات، ہندوستان کے مخصوص حالات اور استادوں کی عام مشکلات کو پیش نظر رکھکر مرتب کیگئی ہے اور ان تمام اصولوں کو موزوں مثالوں کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے جو عام تعلیم کے طریقوں سے متعلق ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

ملنے کا پتہ مکتبہ جامعہ دہلی قرول باغ

شاخیں

جامع مسجد دہلی، امین آباد لکھنؤ۔ پرنس بلڈنگ بمبئی ۳

آسام اسمبلی میں وزیر اعظم کا بیان

شیلانگ ۱۰ مارچ آسام لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر رو ہنی کمار لیڈر مخالف پارٹی نے جورہاٹ جیل کے قیدیوں پر بلا امتیاز لاٹھی چارج پر بحث کرنے کے لئے التوائے اجلاس کی تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کی۔

سر محمد سعد اللہ وزیر اعظم آسام نے کہا کہ اب تک جو اطلاعات اس بارے میں موصول ہوئے ہیں ان کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ۲۴ فروری ۱۹۴۳ء کو جورہاٹ جیل میں کچھ شرارت پسندوں نے ایک داڈھ کو آگ لگا دی جہاں دھان کوٹنے کا کام قیدیوں سے لیا جا رہا تھا۔ اسی دوران میں قیدی باہر آگئے اور انہوں نے اندر جانے سے انکار کر دیا۔ اس پر ہنگامہ شروع ہو گیا اسمیں ۱۵۱ قیدی زخمی ہوگئے ان میں سے دو کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ ۱۰ قیدیوں کو خفیف ضربات آئیں ۶۸ کو معمولی چوٹیں آئیں۔ بقیہ کے متعلق ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ ان کے جسموں پر چوٹوں کا کوئی نشان نہیں ہے۔

بنگال کی وزارت میں شمولیت سے انکار

کلکتہ ۹ مارچ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر نلنی رنجن سرکار سابق ممبر ایگزیکٹیو کونسل نے وزیر اعظم بنگال مسٹر فضل الحق کو اب لکھدیا ہے کہ میں بنگال کی وزارت میں شامل ہونے سے معذور ہوں اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس بارے میں دونوں اصحاب کے درمیان بات چیت ہو رہی تھی۔

ضروری اطلاع

معلوم کہ حسب ہدایت اپنے مؤکل مسٹر منگل سنگھ کی طرف سے مشتہر کرتا ہوں کہ آنکی بیوی مسز گریس منگل سنگھ دختر مسٹر دارنل قوم عیسائی جو ۸ سال سے لاپتہ ہے۔ اگر وہ زندہ ہو تو میرے مؤکل کے یہاں آجائے، ورنہ ایک ماہ کے بعد میرا مؤکل اپنی دوسری شادی کرلے گا۔ اور مسمی گریس کو کوئی تعلق میرے مؤکل سے نہیں رہیگا۔

بابو رام سروپ۔ نگم
وکیل کانپور

کانپور مینو سپلٹی
ٹنڈر نوٹس

۱۹۴۳-۴۴ء کے واسطے گاڑیوں کے پلیٹ نمبر کی سپلائی کے لئے (Supply of Number Plates of Vehicles) ٹنڈر بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۴۳ء سوموار کے دن ۳ بجے شام تک وصول کئے جائیں گے۔

ضروری معلومات اور منظور شدہ نمونے (Samples) کسی کام کے دن دفتر سے دریافت اور دیکھے جا سکتے ہیں۔

دستخط محمد حبیب اللہ	دستخط ال۔ ان۔ گوئل
اکزیکیٹو آفیسر	لیسنسنگ آفیسر
مینو سپل بورڈ کانپور	مینو سپل بورڈ کانپور

چین پر بڑے حملہ کا خطرہ

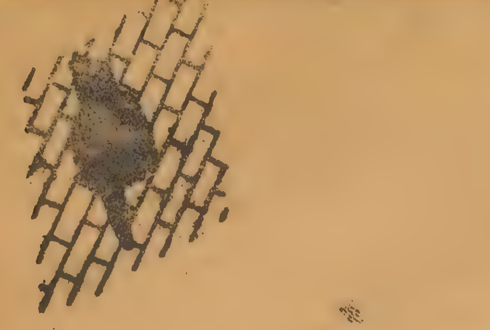
چنکنگ ۱۰ مارچ معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ جاپانیوں نے پچھلے چند ہفتوں میں برما کے اندر ایک بڑی تعداد میں فوج جمع کر دی ہے۔ ماسکو میں سابق چینی سفیر جنرل یانگ چیہ نے بیان کیا کہ یہ عین اغلب ہے کہ جاپان اس سال چین میں ایک بہت بڑا حملہ کریگا۔ اس حملہ کا یہ مقصد ہوگا کہ چین کا اتر پچھمی اور دکن پچھمی سلسلہ رسل و رسائل کاٹ دیا جائے اور چین میں ان اڈوں پر قبضہ کر لیا جائے جہاں سے اتحادی ٹوکیو پر بمباری کر سکتے ہیں

عصمت انونو پھر ترکی کے صدر منتخب ہو

انقرہ ۸ مارچ ترک گرانڈ نیشنل اسمبلی نے متفقہ رائے سے اکبار پھر موسیو ایم عصمت انونو کو ترکی پریذیڈنٹ منتخب کیا۔

گورنر بہار نے استعفیٰ دیدیا

نئی دہلی ۱۱ مارچ ہز ایکسلنسی سر طامس اسٹوارٹ گورنر بہار نے جنہیں حال ہی میں علالت کے باعث ہندوستان سے باہر جانے کے لیے چھٹی مل گئی تھی اب استعفیٰ دیدیا ہے ملک معظم نے انکا استعفیٰ منظور کر لیا ہے اور انکی جگہ مسٹر اد ہواس جارج رو بتھر فورڈ کو جو قائم مقام گورنر بہار تھے مستقل گورنر مقرر کر دیا ہے۔



رسید

۲۰ فروری ۱۹۴۳ء سے ۱۰ مارچ ۱۹۴۳ء تک ڈبلو۔ اے۔ ان۔ ٹی فنڈ میں جو چندہ کی رقمیں وصول ہوئی ہیں وہ شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

مسٹر پرشوتم داس اگروال آگرہ	۱۰۱ روپیہ
اے۔ ول۔ ویشر	۳۰۰۰ "
بجاج کانپور	۱۰۰ "
مسٹر کے۔ باٹلی والا	۲۵ "
مسٹر ایف۔ ایس۔ بنی کانپور	۳۰ "
دی سنٹرل انڈیا ریڈیو اینڈ ٹاکی سروس کانپور	۵ "
بکسوں کے ذریعہ جمع ہوا	۳۱۶ روپیہ ۵ آنہ ۶ پائی
"	۱۱۹ روپیہ ۸ آنہ
مسٹر سی۔ ایم۔ کر	۵۰ روپیہ
مسٹر جے۔ ریز	۲ "
دی ویسکی ریفل	۱۴۴۰ "
میزان	۵۱۸۸ روپیہ ۱۳ آنہ ۶ پائی
چندہ کی رسید کی سابق قسط	۲۱۶۸۹ روپیہ ۱۳ آنہ ۶ پائی
میزان کل	۲۶۸۷۸ روپیہ ۱۱ آنہ

SUPPORT THE CAWNPORE
W.A.N.T. FUND
FOR WOUNDED ALLIED NATIONS TROOPS

ڈبلو۔ اے۔ ان۔ ٹی

ڈبلو۔ اے۔ ان۔ ٹی۔ فنڈ کانپور کی امداد کیجئے
جو اتحادی قوموں کے زخمی سپاہیوں کی امداد کے لئے جاری کیا گیا ہے

نارتھ ویسٹ ٹینری کانپور

نے اس اشتہار یعنی کانپور ڈبلو۔ اے۔ این۔ ٹی۔ فنڈ کیلئے جگہ بطور ڈونیشن کے دی ہے

بحکم جناب بابو نوتن کمار صاحب بہادر منصف شہر کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۷۶ سنہ ۱۹۴۲ء

عدالت منصفی کانپور سیٹی مقام کانپور

مسماۃ سکھدا دتی بیوہ لالہ گیا پرشاد قوم ویش مہیشوری ساکن ۳۵/۸۵ مہیشوری محال کانپور — مدعی

بنام سرس رام کرن جگناتھ وغیرہ

لالہ نانک چند ولد گیا پرشاد قوم مہیشوری ساکن دھن کٹی شہر کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیہ نے آپکے نام ایک نالش بابت ۱۰۸۵/ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ سولہ ۱۶/۴/۴۳ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوی کی کریں اور آپکو لازم ہے اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۴۳ء کو جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر کے سی ہاون صاحب بہادر منصف جھانسی

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی جھانسی مقام جھانسی

مقدمہ نمبر ۱۰۶ سنہ ۱۹۴۳ء

فرم جبو رام بہاری لال واقعہ ہاردی گنج جھانسی۔ بذریعہ لالہ پربھو دیال ولد بہاری لال قوم ویش — مدعی

بنام فرم رام جی داس کیدار ناتھ واقعہ مؤ بذریعہ (۱) کیدار ناتھ ولد گلاب رائے (۲) شنکر لال ولد کیدار ناتھ قوم ویش ساکن شہر کانپور بر دکان کاشی رام بیجناتھ نیا گنج کانپور — مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان۔ فرم جبو رام بہاری لال ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد غیر منقولہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۳۰ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۸ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم رام سرن دیال نگم
منصرم
عدالت منصفی جھانسی — مہر عدالت

بحکم جناب بابو نوتن کمار صاحب بہادر منصف شہر کانپور

بعدالت منصفی شہر کانپور

نمبر مقدمہ ۱۳۷ سنہ ۱۹۴۳ء

دی کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ واقعہ سول لین کانپور — مدعی

بنام (۱) محمد یوسف ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن پھول والی گلی انور گنج کانپور (۲) حاجی محمد احمد خاں ولد نامعلوم ساکن مکان نمبری ۹۵/۱۸۷ پھول والی گلی انور گنج کانپور (۳) متین ماسٹر ولد نامعلوم مسلمان ساکن دلیل پوروہ متصل حیدر خاں کا اکھاڑہ شہر کانپور — مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے ایک نالش بابت انہدام چبوترہ ارد گرد قبر جو کہ مکان نمبری ۹۰/۳۲ واقعہ پھول والی گلی جسکو کہ اب مدعی نے (اکوائر) کر لیا ہے عدالت ہذا میں گذرانی ہے لہذا درخواست حسب آرڈر ایک (۱) قاعدہ (۸) ضابطہ دیوانی پیش کی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ مسلم باشندگان پھول والی گلی انور گنج و دلیل پوروہ شہر کانپور کو مطلع کیا جاتا ہے۔ جس کسیکو مقدمہ ہذا میں فریق بننا ہو تاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۴۳ء روبرو عدالت حاضر ہو کر اصالتاً یا وکالتاً پیش کرے۔

بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۴۳ء۔

بحکم منا ہتوری پرشاد
منصرم
عدالت منصفی شہر کانپور — مہر عدالت

حکومت اڑیسہ کا بجٹ

کلکتہ ۱۰ر مارچ پنڈت گوداوری مصرا وزیر مالیات نے اڑیسہ اسمبلی کے اجلاس میں حکومت کا ۱۹۴۳-۴۴ء کا بجٹ پیش کیا اسمبلی اڑیسہ میں ایک لاکھ اکیاسی ہزار روپیہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔

۱۹۴۲-۴۳ء کے لئے آمدنی کا تخمینہ ۲ کروڑ ۱۸ لاکھ ۹۲ ہزار روپیہ کا اور خرچ کا تخمینہ ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ کا لگایا گیا تھا۔ چنانچہ ۶ لاکھ ۷۲ ہزار روپیہ کے خسارہ کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔

فروخت کیلئے

کم و بیش دو ہزار فٹ ۳ اور ۴ انچ سی۔آئی۔پائپ ۹ فٹ کے ٹکڑوں میں مع ساکٹ و جوائنٹ جس کا وزن تقریباً ۱۴ اور ۱۸½ پاؤنڈ فی فٹ بالترتیب ہے اسی کے ساتھ مال روڈ پولو گراؤنڈ میں لگے ہوئے مختلف پانی کے نل (Hydrants) مندرجہ ذیل شرائط پر فروخت کئے جاوینگے۔

(۱) پائپ اور پانی کے نل کھود کے ہٹائے جائیں گڈھے بھرے جائیں اور زمین برابر کیجائے۔

(۲) محکمہ نہر کے حکام سے مشورہ کرنے کے بعد پانی کے نل (water mains) کے کنکشن بند کر دیے جائیں۔

(۳) الکٹرسیٹی ہاؤس سے مزید حالات معلوم کئے جا سکتے ہیں اور کھودے ہوئے پائپ کا وقت مقرر کرکے معائنہ کیا جا سکتا ہے۔

(۴) پولو گراؤنڈ سے پائپ لے جانے سے پہلے ہی روپیہ کی ادائیگی کرنا ہوگی۔

(۵) ۱۵ر مارچ ۱۹۴۳ء تک مندرجہ بالا شرائط پر درخواستیں وصول کیجائیں گی۔

آئی۔جے۔ٹک ماسٹر
آنریری جنرل سکریٹری اینڈ
جوائنٹ لسکو ڈیٹر
کانپور جیمخانہ کلب

مہاتما گاندھی کا ارشاد

کلکتہ ۸ر مارچ کو کلکتہ یونیورسٹی کے ہال میں جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر رائے نے جو مہاتما جی کے برت کے دوران میں ان کے پاس تھے اپنی تقریر میں فرمایا کہ "میں نہیں جانتا کہ بھگوان نے اس موقعہ پر مجھے کیوں بخشدیا ہے ممکن ہے کہ مجھے کوئی اور مشن پایہ تکمیل کو پہنچانا ہو"، مہاتما جی نے برت پورا ہونے کے بعد فرمایا تھا۔

ڈاکٹر رائے نے فرمایا کہ یہ تمام برت ایک مذہبی تقریب کی قسم کا تھا۔ مہاتما جی نے حکومت ہند کو مطلع کیا کہ چند حالات میں وہ برت شروع کرنے کو تیار ہیں اسکو انہوں نے اپنی قوت برداشت کیمطابق کہا تھا میں سمجھتا ہوں کہ لوگ اسکا صحیح مطلب سمجھ گئے ہوں گے" قوت برداشت کیمطابق "کا فقرہ انہوں نے اس فقرہ کے مقابلہ میں استعمال کیا تھا جو انہوں نے ۱۹۳۲ء میں استعمال کیا تھا جبکہ انہوں نے کہا تھا کہ وہ "آمرن برت" رکھ رہے ہیں۔ اس فقرہ کے ذریعہ انہوں نے واضح طور پر اس امر کا اشارہ کر دیا تھا کہ ان کا مرنیکا ارادہ نہیں ہے بلکہ وہ اکیس ۲۱ دن کا برت رکھیں گے کیونکہ انکی رائے میں انکی تپیا (ریاض) کے لئے اسقدر مدت ضروری تھی۔

ڈاکٹر رائے نے مزید فرمایا کہ مہاتما جی نے پانی کیا تھا۔ لیموں کا رس اسوجہ سے استعمال کیا تھا کہ ان کا اعصابی نظام فضلہ کو بسہولت خارج کرتا ہے جو برت کے باعث ان کے جسم میں بہت بڑی مقدار میں جمع ہو جاتا۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کے اور ڈاکٹروں کیلئے یہی طریقہ تھا جس کے ذریعہ جسم سے فضلہ کو خارج کیا جا سکتا تھا۔ مہاتما جی نے اپنا برت پراتھنا کیساتھ شروع کیا اور پراتھنا ہی کیساتھ ختم کیا۔ اس تمام عرصہ میں وہ پرماتما کے دھیان میں مگن رہے جبکہ دن رات نرسیں اور ڈاکٹر ان کے تیمارداری میں مصروف رہتے تھے وہ بھگوان کا دھیان کرتے رہتے تھے میں آپلوگونکو اور آپکے ذریعہ تمام ملک کو اس امر کا یقین دلا سکتا ہوں کہ اپنے برت کی تمام مدت کو وہ طے کرنے کیلئے برابر موت سے جد وجہد کرتے رہے۔ وہ جس صبر و استقلال سے برت کا ہر گھنٹہ گذرنے کے بعد اس کے خاتمہ کا انتظار کرتے رہے اسے دیکھکر انتہائی حیرت ہوتی ہے اور جب انکی پراتھنا ختم ہوئی تو میں نے انہیں دروازے کے سہارے جھکا ہوا دیکھا اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھگوان کو اپنے دلمیں ڈھونڈ رہے تھے اس کے بعد انہوں نے اپنا برت کھولا۔

آخر میں ڈاکٹر بی سی رائے نے فرمایا کہ ہم نے ایکدن یہ بیان شایع کیا تھا کہ اگر برت فوراً ہی ختم نہ کیا گیا تو ممکن ہے کہ ان کی جان بچانا مشکل اور ناممکن ہو جائے۔ لیکن ہم میں سے کوئی نہ جانتا تھا کہ وہاں کونسی طاقت اپنا کام کر رہی ہے۔ اچانک انکی حالت بدلگئی۔ خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

ڈاکٹر بی سی رائے نے مزید فرمایا کہ جو ڈاکٹر مہاتما گاندھی کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ ان سے مہاتما جی نے کہدیا تھا کہ اگر میں بیہوش ہو جاؤں تو مجھے کسی قسم کی قوت بخش غذا وغیرہ نہ دیجائے۔ ڈاکٹروں نے ان کی خواہش پر بہ ہمہ وکمال



تیز رفتار امداد

کئی سال سے ہندوستان کو ایسے مشکل مسئلہ سے سابقہ نہیں پڑا تھا۔ جیسا کہ خوراک کا مسئلہ ہے۔ اس مشکل کو کچھ تو ہندوستان میں حل کرنا ہوگا اور کچھ اتحادی ممالک ہمارے لئے حل کر رہے ہیں۔

اناج سے لبالب بھرے ہوئے جہاز ہماری بندرگاہوں پر روزانہ پہنچ رہے ہیں۔ متحدہ اقوام کے شاداب کھیتوں کا یہ اناج ہندوستان کے طول و عرض میں جہاں بھی اُس کی قلت ہوگی تقسیم کیا جائے گا۔

جہازوں کے یہ زبردست قافلے خطرناک سمندروں سے گزر کر۔ ہزاروں میل کا سفر طے کر کے ہندوستان کے آڑے وقت میں اُس کی امداد کی خاطر آرہے ہیں۔ مگر صرف اِس سے کام نہ چلے گا۔

اگر ہم سب لوگ اِس مشکل کو حل کرنے کے لئے پوری کوشش نہ کریں تو ہمارے دوستوں کی یہ بے غرض امداد جو سخت دشواریوں کے باوجود دی جا رہی ہے محض بے کار ثابت ہوگی۔

اگر ہم اپنی ضرورت سے زیادہ غلہ جمع کریں۔ تو مشکلات کم ہونے کے بجائے بڑھ جائیں گی۔ ایسا ہمیں ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔

غریبوں کا خاص طور پر خیال کیجئے جو غلہ جمع نہیں کر سکتے۔ آپ انہیں سینکڑوں کی تعداد میں اناج کی سرکاری دکانوں کے باہر کھڑا ہوا دیکھتے ہیں۔ روزمرہ کی خوراک کے لئے انہیں کس قدر تکلیف دہ انتظار کرنا پڑتا ہے آپکو اُن غریبوں کا پیٹ نہ کاٹنا چاہیئے بلکہ اُن کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اسی طرح آپ اپنے وطن کی اور خود اپنی خدمت کر سکتے ہیں اور اپنے دوستوں یعنی متحدہ اقوام کی امداد کا مقصد پورا کر سکتے ہیں

اناج جمع کرنے والے سے
کوئی تعلق نہ رکھیے

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

عمل کیا جب وہ متلی کیوجہ سے پانی نہ پی سکے تو وہ اسمیں الیسی جیر بلا لینو کے لئے، شامل ہو گئے جس کی مدد سے وہ پانی سکے تھے چنانچہ وہ پوٹاشیم سائٹریٹ، سوڈیم سٹریٹ اور کسی حد تک موسمی کا رس ملا کر پانی استعمال کیا۔ جیوں ہی وہ پانی پینے لگے انہوں نے موسمی کے رس کا استعمال بند کر دیا۔

بیفک کانفرنس میں ہندوستان کا ذکر

نئی دہلی ۷ر مارچ نئی دہلی میں اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ پیفک کے تعلقات کے انسٹی ٹیوٹ کی ہو بین الاقوامی کانفرنس میں جو گذشتہ دسمبر میں کناڈا میں ہوئی تھی دو اہم امور پر غور کیا گیا جو حسب ذیل تھے۔

(۱) اتحادی قومیں خصوصاً وہ اتحادی قومیں جن کے بڑے مفاد پیفک کے علاقہ میں ہیں مشترکہ طور پر اور علیحدہ علیحدہ ان علاقوں میں نسلی، سیاسی اور اقتصادی بہبودی اور انصاف قائم کرنے کے لئے کیا کارروائی کر سکتی ہیں؟

(۲) مندرجہ بالا مسئلہ سے جو نتائج برآمد ہوں انکو کس حد تک اور کن طریقوں سے اتحادی قوموں کے دوران جنگ اور بعد از جنگ کے پروگرام میں شامل کیا جا سکتا ہے؟ معلوم ہوا ہے کہ جو بھی بحث ہوئی اسمیں ہندوستان کے مسئلہ کو کافی اہمیت دیگئی ہندوستان کے بارے میں ایک خاص گول میز کانفرنس بھی ہوئی جسمیں ہندوستان کا جمود ختم کرنے کے متعلق۔ ہندوستان کے حکومت کے نمائندوں کی پیش کی ہوئی تجویز پر بحث کیگئی کہ وائسرائے کی ایکزیکٹو کونسل کے تمام محکمے جنہیں ہوم ڈپارٹمنٹ محکمہ مالیات اور محکمہ مواصلات بھی شامل ہوں ہندوستانیوں کے ماتحت کر دیئے جائیں ان ہندوستانی نمائندوں نے اس بات پر بھی زور دیا تھا کہ وہ کسی خاص پارٹی کی طرفداری نہیں کر رہے ہیں بلکہ ان کے پیش نظر مقصد ہے کہ ہندوستان کے سیاسی جمود کے باعث اتحادیوں کی جنگی کوششوں میں رکاوٹ نہ ہو یہ بھی تجویز پیش کیگئی کہ ہندوستان میں پیفک کی جنگی کونسل کی ایک شاخ قائم کیلئے یا اتحادی قوموں کی کوئی اور ایگزیکٹو کونسل قائم کیلئے یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ برطانی حکومت خصوصاً مسٹر چرچل ایک واضح اور غیر مبہم اعلان اس مقصد کا شائع کریں کہ اٹلانٹک چارٹر کا اطلاق ہندوستان پر بھی ہوگا نیز اس اعلان میں ہندوستانی سیاسی صورت حالات کے بارے میں دوسری باتوں کی بھی توضیح اور تشریح کر دیجائے گی۔

THE DAQAT CAWNPORE.

Regd; No, A.406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جہاں پر ہو حق عزم مستقل میں رہے
زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ہجار
ممالک غیر سے
سالانہ سے ششماہی
قیمت فی پرچہ
ڈیڑھ آنہ
۱/

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

Vol 37 No 12 | CAWNPORE SATURDAY 20.3.1943.

کانپور شنبہ ۲۰ مارچ ۱۹۴۳ء مطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۷ نمبر ۱۲

ادبیات

حشرِ جذبات

ازسحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

ساری دنیا ہے کیف سے مدہوش
تیرے نغمے ہیں یا نوائے سروش

تیری بیداد کا گلہ کیسا
دل ہی میرا ہی خود اذیت کوش

ہائے انجام شام عشرت کا
بزم برہم ہے اور شمع خموش

روح مضطر ہے اور دل بیچین
آرہا ہے یہ کون زلف بدوش

کیسی ویرانیاں ہیں پہلو میں
کاش پھر ہو وہ جنت آغوش

میری حالت کا تو قیاس نہ کر
میری ہستی ہے شیون خاموش

سعی امروز و فکر فردا ہے
کس کو فرصت کرے جو ماتم دوش

اک تجلی تو دیکھتا ہوں ضرور
کیا کہوں کون ہے یہ ہم آغوش

سن رہا ہوں میں اپنی خلوت میں
سازِ عالم سے نغمۂ خاموش

کاش ایسی بھی ایک ساعت ہو
پھر ہوں وہ اور پھر مری آغوش

ثاقبِ تشنہ کام کو دیدے
اپنے ہاتھوں سے ساغرِ پرجوش

دنیائے اسلام

دردانیال کی جنگی اہم پوزیشن پر

ایک فاضل سیاسی مضمون نگار کا تبصرہ

مشہور سیاسی اہل قلم پیٹر میتھوز نے ترکوں کی موجودہ پوزیشن کے بارے میں ایک بیحد اہم اور سنسنی خیز مضمون لکھتے ہوئے بعض بہت ہی اہم اور پتہ کی باتیں بتائی ہیں۔

پیٹر میتھوز کا یہ خیال ہے کہ جرمنوں نے ترکوں کو یوروپین ممالک کے اس محاذ پر بطور شریک کار شامل ہونے کی دعوت دی تھی جو جرمن "بالشوازم کے خلاف جہاد" کرنے کے لئے بنا رہے ہیں یا بنا چکے ہیں۔ مگر ترکوں نے اس محاذ میں شریک ہونے سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر جرمنوں کا رویہ ترکوں کے بارے میں کس طرح دفعتاً سخت ہو گیا ہے اس کا اندازہ پیٹر میتھوز کے اس بیان سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ:-

"پچھلے چند ہفتوں سے جرمن اخبارات میں یورپ کے غیر جانبدار ملکوں کے خلاف بہت زیادہ زہر اُگلا جا رہا ہے اور جرمن اخبارات ان ملکوں کو روز بروز زیادہ دھمکیاں دے رہے ہیں جو غیر جانبداری کی آڑ لیکر بالشویکوں کے خلاف جرمنوں کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہوئے ہیں"

یہ ظاہر ہے "بالشویکوں کے خلاف جرمنوں کے جنگی جہاد میں شریک نہ ہونیوالے یوروپین ممالک" سے مراد ترکی اور صرف ترکی ہے کیونکہ فن لینڈ اور روس میں جنگ ہو رہی ہے اور اسپین کے بارے میں یہ کوئی راز نہیں ہے کہ اسپین کا ڈکٹیٹر فرانکو کٹر فاسسٹ اور بالشوازم کا مخالف ہے۔ اس لئے صرف ترکی ہی ایک ایسا غیر جانبدار ملک رہ جاتا ہے جو روس کے خلاف نہیں ہے، چنانچہ گوئرنگ نے اپنی ۳۰ جنوری کی تقریر میں تلخ لہجے میں جو گلے شکوے کئے ہیں انکے مخاطب ترک ہیں،

پیٹر میتھوز نے بتایا ہے کہ جرمنوں سے ترکوں کے فرنٹ ہو جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ:-

"ترک اخبارات نے کھلے طور پر روس اور افریقہ میں جرمنوں کی شکستوں پر مضامین لکھکر اپنے اہل وطن کو اس سے آگاہ کر دیا ہے کہ ان دونوں محاذوں پر جرمن فوجوں کی کیسی بری گت بنی ہے۔ اسی طرح بلقان کے بارے میں جسے جرمنوں نے اپنے چنگل میں دبوچ رکھا ہے ترک اخبار نویسوں نے اپنی یہ رائے صفائی کے ساتھ ظاہر کر دی ہے کہ بلقانی ریاستوں کا حال بہت پتلا ہو گیا ہے۔ مختصراً ترک اخبار نویسوں نے جرمنوں کی موجودہ جنگی حالت اور ان کے رویے کے بارے میں بعض ایسی باتیں کہہ دی ہیں جو جرمنوں کو زہر کے گھونٹ معلوم ہو رہی ہوں گی"

پیٹر میتھوز نے لکھا ہے کہ بحر روم میں دفعتاً حالات نے جو پلٹا کھایا ہے اس سے جرمنوں کو یہ خوف پیدا ہو گیا ہو گا کہ اب اتحادی اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ دردانیال کے راستے سے سمندری جہازوں کے ذریعے سے روسیوں کو جنگی سامان کی امداد پہنچانے لگیں گے۔

اس طرح اتحادیوں کا روس کو جنگی سامان پہنچانے کا راستہ بہت زیادہ مختصر ہو جائیگا۔ اس وقت اتحادی جہاز راس اُمید سے ہو کر خلیج ایران پہنچتے ہیں اور ایران کی بندرگاہ ہوں پر جنگی سامان اُتارا جانے کے بعد وہاں سے خشکی کے راستے سے روس تک پہنچایا جاتا ہے، اگر اس لمبے راستے کی بہ نسبت دردانیال سے گزر کر بحر اسود میں سے جنگی سامان روس تک پہنچانے کا زیادہ مختصر راستہ اتحادیوں کو مل جائیگا تو ایک تو روس کو زیادہ سامان پہنچنے لگے گا دوسرے اتحادیوں کے کچھ جہاز خالی ہو کر دوسرے ضروری کاموں میں لگ جائیں گے۔

پیٹر میتھوز نے دردانیال سے تعلق رکھنے والے بین الاقوامی معاہدہ مونٹریو کنونیشن کی تشریح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس معاہدہ کی دفعہ ۴ میں لکھا ہے کہ "اگر کسی جنگ کے زمانہ میں ترکی فریق جنگ کی حیثیت میں نہو تو ہر حکومت کے تجارتی جہاز خواہ ان میں کسی قسم کا بھی سامان ہو، دردانیال سے گزر سکیں گے" ترک ہمیشہ سے اس معاہدے کی تعمیل پر زور دیتے چلے آئے ہیں اور اگر اتحادیوں کے دردانیال سے اپنے تجارتی جہاز روس تک پہنچانے کا مسئلہ زیر بحث آئیگا تو ترک ضرور اس پر اصرار کرینگے کہ مونٹریو کنونیشن پر عملدرآمد کرتے ہوئے اتحادی تجارتی جہازوں کو دردانیال سے گزرنے دیا جائے۔ مگر جرمنی کو اس سے بڑا نقصان پہنچے گا۔

پیٹر میتھوز نے اپنے مضمون میں بتایا ہے کہ جرمنوں کو ترکوں کی طرف سے یقیناً خوف لاحق ہو گا کہ کہیں ترک ایسا اصرار نہ کر بیٹھیں اور کہیں سچ مچ اتحادی جہازوں کو دردانیال سے گزر کر روس تک پہنچنے کے لئے قریب کا راستہ نہ ملجائے مگر مسٹر میتھوز نے اسی کے ساتھ یہ بھی بتا دیا ہے کہ:-

"مستقبل میں حالات خواہ کتنے ہی زیادہ ترکوں کے خلاف ہو جائیں مگر ترک جنگ چھڑنے کے بعد سے اب تک کے عرصے میں جنگی اعتبار سے جتنے تیار اس وقت ہیں اس سے پہلے کسی زمانہ میں بھی ترک اسقدر نہ زیادہ اپنی حفاظت کے لئے تیار تھے"

THE SADAQAT CAWNPORE.

اقبال پر نقش عزم مستقل پیدا کرے | زبان پر مل کی نمود جو گل کرے

ہفت روزہ

صداقت کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۲

برما، چین اور بحر الکاہل میں جنگ کے امکانات

مشرق ہو یا مغرب، جنگ کو موسموں کی تبدیلی سے ایک گہرا تعلق ہے، مغرب میں موسم سرما اور موسم بہار کی آمد پر لڑائی کا نقشہ بدلتا رہتا ہے اور مشرقی ممالک چونکہ خط استوا سے قریب واقع ہوئے ہیں، اس لئے ان میں موسم گرما اور موسم باراں کی شدت بہت زیادہ ہوتی ہے اور لڑائی کی صورت حال کو اس سے متاثر ہونا پڑتا ہے۔ اگرچہ جدید جنگ جو زیادہ تر ایک میکانی جنگ ہے اور جو نئے سائنٹیفک آلات کے ذریعہ ہر موسم میں لڑی جاتی ہے، موسموں کے مقابلہ کے میکانی ذرائع بھی ہر وقت اپنے ساتھ رکھتی ہے، تاہم انسانی عنصر ایک ایسی چیز ہے جسے کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور ان سب پر بالا وہ قدرتی عنصر ہے جو انسانی اور میکانی دونوں عناصر پر اثر انداز ہوتا ہے۔

جہاں تک برما پر اتحادی حملہ اور برما کو جاپان سے چھین لینے کا تعلق ہے ہمیں یہ بتلایا گیا ہے کہ اس سال کے اختتام تک یا آئندہ سال کی ابتدا تک اس علاقہ میں کوئی حملہ بہت بڑے پیمانہ پر نہیں کیا جا سکے گا اس کا سبب یہ ہے کہ تقریباً چھ ہفتوں میں وہاں برسات کا موسم شروع ہو جائے گا اور بارش و سیلاب کے باعث فوجی نقل و حرکت کی راہ میں مشکلات حائل ہو جائیں گی اس سلسلہ میں ہمیں یہ سمجھ لینا چاہئیے کہ برما پر حملہ کرنے میں دو مقاصد اتحادیوں کے سامنے ہیں، ایک تو خود جاپان کو شکست دیکر برما کو ان کے قبضہ سے آزاد کرانا اور دوسرے چین کو زیادہ سے زیادہ امداد دینے کے لئے "برما روڈ" کو کھول کر سپلائی کا ایک خاطر خواہ راستہ پیدا کرنا، اس لئے ظاہر ہے کہ جتنی مدت تک برما میں جاپانی فوجوں پر بڑے اور سخت ترین حملے نہیں کئے جائینگے برما جاپان کے قبضہ سے نجات نہیں حاصل کر سکے گا اور چین کو بہت بڑی بڑی مقداروں میں بھاری اسلحہ اور سامان جنگ اور پٹرول وغیرہ کی سپلائی نہیں بھیجی جا سکیگی اور مزید برآں اس کا ایک تیسرا اثر یہ بھی ہوگا کہ جاپان برما میں اپنی پوزیشن کو مضبوط بناتا چلا جائیگا۔ ہم جانتے ہیں کہ اتحادی طاقتیں ان باتوں سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔

ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ میڈم چیانگ کائی شیک نے امریکن کانگریس میں پریسیڈنٹ روزویلٹ کے روبرو تقریر کرتے ہوئے چین کی مشکلات کی طرف اتحادیوں کی توجہ مبذول کی تھی اور یہ کہا تھا کہ جاپانی خطرے کو جرمن خطرے سے کسی طرح کم نہیں سمجھنا چاہئیے۔ اتحادیوں میں چین کی پوزیشن صرف اسی لئے اہم نہیں ہے کہ چند سال سے جاپانی حملہ کی راہ میں وہ ایک بہترین ڈھال کا کام دیتا رہا ہے اور ہمارے چینیوں نے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرکے جاپانی منصوبوں کو اب تک کامیاب نہیں ہونے دیا ہے، بلکہ اس لئے بھی اہم ہے کہ خود جزیرہ جاپان پر حملہ کرنے کے لئے چین کو ایک بہترین اتحادی اڈا بنایا جا سکتا ہے۔

جاپان بھی اس حقیقت سے ناواقف نہیں ہے اور غالباً یہی سبب ہے کہ وہ چین پر ایک بڑا حملہ کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے خود چنگ کنگ کی اطلاع کہتی ہے کہ جاپانیوں نے پچھلے چند ہفتوں میں برما کے اندر ایک بڑی تعداد میں فوج جمع کر رکھی ہے اس کا سبب ماسکو کے سابق چینی سفیر نے یہ بیان کیا ہے کہ جاپان غالباً چین پر اس سال ایک بہت بڑا حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس حملہ کا مقصد یہ ہوگا کہ چین کا شمالی مغربی اور جنوبی مشرقی سلسلہ رسل و رسائل کاٹ دیا جائے اور خود چین میں ان اڈوں پر قبضہ کر لیا جائے جہاں سے اتحادی طاقتیں ٹوکیو یعنی جزیرۂ جاپان پر بمباری کر سکتی ہیں، جہاں تک خود ہمارے ملک یعنی ہندوستان کا تعلق ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ جب مشرقی سرحد پر جاپانی فوجیں موجود ہیں تو ہندوستان پر جاپانی حملہ کا خطرہ بھی ہر وقت موجود ہے، جنرل ویول کا نس نے جو وسطی کمانڈ کے جنرل افسر ہیں چند اخبار نویسوں کی کانفرنس میں لکھنؤ میں کہا ہے کہ "پورب میں جاپانیوں کے حملہ کا خطرہ اب بھی موجود ہے اور وہ اس وقت تک دور نہیں ہوگا جب جاپانیوں کو پسپا کرکے ان کے ملک میں واپس نہ کر دیا جائے۔"

جب تک یہ خطرہ موجود ہے، ہندوستان کو محفوظ نہیں کہا جا سکتا۔

لیکن جنرل موصوف کے اس خیال کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک یقینی امر ہے کہ ہندوستان کی مشرقی سرحدوں پر جہاں سے جاپانی حملہ کا امکان ہو سکتا ہے، پوری اتحادی طاقت موجود ہے اور نہ صرف یہ کہ موجودہ بندیاں کافی مضبوط ہیں بلکہ اراکان کے علاقہ میں برطانی فوجیں برما کی سرحدوں کے اندر بھی گھسی ہوئی ہیں اور اکیاب پر قبضہ کرنے کی کوشش میں ہیں، اکیاب برما کی ہندوستان سے قریب ترین بندرگاہ ہے۔ اور چاٹگام اور اکیاب کا درمیانی علاقہ برسات کے زمانے میں بہت خراب ہو جاتا ہے، سڑکیں پانی سے بھر جاتی ہیں اور فوجوں کی نقل و حرکت مشکل ہو جاتی ہے یہی سبب ہے کہ غالباً کچھ دنوں تک ہوا پر کسی بڑے حملہ کا امکان نہیں دکھایا جاتا۔

جنوبی مغربی بحر الکاہل میں بھی کچھ دنوں سے جاپان کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ جنرل میک آرتھر کا خیال ہے اگرچہ جاپان کو پچھلے دنوں اس علاقہ میں شکست دی گئی ہے اور نقصان پہونچایا گیا ہے تاہم جاپان کی ہوائی طاقت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور اس طاقت کو کم سمجھنا نہ صرف ایک غلطی ہے بلکہ خطرناک بھی ہے، الغرض مشرقی محاذ پر اگر مجموعی حیثیت سے نگاہ ڈالی جائے اور اس موسم سرما کے اختتام اور چند ہفتوں کے بعد برما میں "مانسون" کی آمد کے اثرات پر غور کیا جائے تو سر دست ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ اتحادیوں کو کم از کم چند ماہ تک اپنی دفاعی طاقت کو زیادہ سے زیادہ کام میں لانا پڑے گا اور اس اثنا میں جاپان کو پوری شکست دینے کے لئے ایک مکمل اسکیم بنانی پڑے گی، اس کا بہترین طریقہ یہ ہوگا کہ "برمی" ہندوستانی، سرحدیں اگر برسات میں خراب ہو جائیں تو برما اور ملایا کے علاقوں پر امریکہ اور برطانیہ کے مشترک بحری بیڑوں اور ہوائی دستوں کے ذریعہ زبردست حملے کئے جائیں، جاپان کو اس کا موقع نہیں دینا چاہئیے کہ وہ اپنی طاقتوں کو ان علاقوں میں بڑھا سکے یا مضبوط بنا سکے۔

معاصر مانچسٹر گارڈین کا مشورہ

لندن ۱۸ مارچ۔ "معاصر مانچسٹر گارڈین" نے ایک ایڈیٹوریل میں لکھا ہے کہ مہاتما گاندھی کا انتقال نہیں ہوا۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے اور اس سے یہ امید اور بھی قوی ہو جاتی ہے کہ بالآخر ہندوستان اور برطانیہ میں دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں گے۔ لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ ہندوستان کی سیاسی صورت حالات اب بھی ویسی ہی ہے جیسی کہ پہلے کبھی تھی۔ جب کہ ہزار سیاسی باغیوں کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہو تو صورت حالات تبدیل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی اور خصوصاً اس حالت میں جبکہ کئی ہزار پہلے ہی سے جیلوں میں بند کر دیئے گئے ہوں اس میں تبدیلی ناگزیر ہے۔ بلا شبہ حکومت ہندوستان کے تحفظ کے نظریہ سے ہزاروں کانگریسی لیڈروں کو جیل خانوں میں بند کر دینے کے بعد اب خود کو زیادہ محفوظ سمجھ رہی ہے۔ اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ گزشتہ موسم خزاں میں خطرہ کے اندیشہ کے باعث فوری اور سخت تدبیریں اختیار کرنی پڑی تھیں لیکن اس کی وجہ سے ہم لوگ جبر و استبداد کا ایک سلسلہ دور شروع کر دیئے اور اس کو ختم کرنے کے کوئی ذرائع تلاش نہ کرنے میں کسی طرح بھی حق بجانب نہیں ہو سکتے۔

کسی نہ کسی وقت ایسے ذرائع تلاش کرنے پڑیں گے ہم سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ہم دوسروں کو ایسے ذرائع دریافت کرنے کی اجازت دیں کہ آیا ایک جانب کانگریس مسلم لیگ اور دوسری پارٹیوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے کے اور دوسری جانب کانگریس مسلم لیگ دوسری پارٹیوں اور حکومت کے درمیان سمجھوتہ کے کوئی امکانات ہیں۔ شروع میں ہم سے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگا جا رہا ہے کہ ہم آزاد خیال ہندوستانی لیڈروں کو مہاتما گاندھی سے بات چیت کرنے دیں۔ اور مہاتما گاندھی اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے درمیان بات چیت ہونے کا موقعہ دیں۔ کیا اصولی طور پر یا وقار کے لحاظ سے کوئی ایسا سبب ہو سکتا ہے جس کی بنا پر اس قدر مطالبہ بھی پورا نہ کیا جا سکے۔

وائسرائے لیڈروں کے وفد سے ملینگے

معاصر ٹریبون کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ باخبر حلقوں میں تحقیقات کرنے پر یہ پتہ لگا ہے کہ جن لیڈروں نے جنہیں وہ تمام لیڈر بھی شامل ہیں جو بمبئی کی نان پارٹی کانفرنس میں شریک ہوئے تھے۔ سمجھوتہ کی تحریک کی حمایت کی ہے۔ بمبئی کانفرنس کے بیان پر بہت سے افراد و ذی اقتدار لیڈروں نے دستخط کئے ہیں جو اصحاب بمبئی کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکے ہیں۔ لیکن جنہوں نے بمبئی کانفرنس کے مطالبات کی تائید کی ہے ان میں سے حسب ذیل اصحاب کے اسمائے گرامی خاص طور سے قابل ذکر ہیں:

سر شری رام (دہلی) رائٹ آنریبل شری نواس شاستری۔ سر پی۔ ایس۔ شیو سوامی آئر۔ شری نواس آر۔ شری نواس ایم شاستری (مدراس) سر پدم پت سنگھانیہ (کانپور) راجہ نریندر ناتھ۔ راجہ مہیشور دیال اور ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی (شری ہندو مہا سبھا) بمبئی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے جن ۴۲ اصحاب کو دعوت دی گئی تھی ان میں سے ۴۵ نے اس بیان کی تائید کی ہے۔

یہاں پر یہ خیال تقویت پذیر ہے کہ بمبئی کانفرنس کے بیان میں مہاتما گاندھی سے ملاقات کی جو درخواست کی ہے بہت معقول و مناسب ہے۔ غیر ہندوستانی پارٹیوں نے اس تحریک کو پسند کیا ہے۔ دہلی کا ایک اطلاع مظہر ہے کہ وائسرائے بمبئی کانفرنس کے بیان پر دستخط کرنے والوں کے ایک وفد سے ملاقات کرنا منظور کر لیں گے۔ ان لیڈروں کو مہاتما گاندھی سے ملاقات کے متعلق قرارداد کا جواب دیتے ہیں ... اس اعتقاد پر ہے جو کہ اس وفد کو اپنی کامیابی کا متعلق ہوگا۔

یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ وفد جو ملاقات کریگا وہ سر تیج بہادر سپرو۔ مسٹر سی۔ راجگوپال آچاریہ۔ رائٹ آنریبل ڈاکٹر ایم۔ آر۔ جیکر اور تجارتی طبقہ کے ایک نمائندہ (غالباً مسٹر جے۔ آر۔ ڈی ٹاٹا) پر مشتمل ہوگا۔

سر تیج بہادر سپرو کی اس چٹھی کے جواب کا بیچینی سے انتظار کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے وائسرائے کو بھیجی ہے امید کی جاتی ہے کہ اس ہفتہ کے اختتام سے قبل سر سپرو کو وائسرائے کا جواب موصول ہو جائے گا۔

گورنمنٹ سے اپیل

یو۔ پی۔ پراونشیل ٹریڈ یونین کانگریس کے پریسیڈنٹ اور سکریٹری نے گورنمنٹ سے اپیل کی ہے کہ گورنمنٹ کو اس صوبہ کے مزدوروں اور کپڑے کے لئے مستا کپڑا سپلائی کرنے کے لئے جلد قدم اٹھانا چاہئیے۔ پریس کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسٹینڈرڈ کلاتھ کی پہلی فہرست میں اس صوبہ کے لئے کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے جو افسوسناک ہے۔

آئینۂ شہر کانپور

میونسپل بورڈ

۱۳ مارچ کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ رائے بہادر لالہ ڈاکٹر ہیشور پرشاد باگلا کی صدارت میں ہوا جس میں پنڈت شیو نرائن مصرا وائس پریسیڈنٹ کمشنر، اور لالہ پرشوتم چند سابق میونسپل کمشنر کی وفات پر اظہار غم کیا گیا اور اظہار افسوس کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔

۱۶ مارچ کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا کی صدارت میں ہوا۔ بورڈ نے پنڈت شیو نرائن مصرا کی وفات سے خالی جگہ کے لئے ۶ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء کی تاریخ انتخاب مقرر کی ہے۔

بورڈ نے مسٹر ٹی۔ ڈی کوچر میونسپل انجینئر کو ایک سال کی ملازمت کی توسیع منظور کی ہے۔

اس طرح پر ممبران بورڈ نے شہر کی سڑکوں کی خرابی کی طرف بورڈ کی توجہ دلائی۔

بورڈ نے مسٹر ... پرشاد سینیٹری انسپکٹر کے تقرر کی سفارش منظور کر لی۔

میونسپل انجینئری کا محکمہ

یو۔ پی گورنمنٹ نے میونسپل انجینئری کا کل محکمہ ایگزیکٹو انجینئر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کے ماتحت کر دیا ہے تاکہ ان سے اے۔ آر۔ پی اور دشمن سے جان و مال کی حفاظت کا کام لیا جا سکے۔ اس محکمہ کا کل خرچہ بدستور میونسپل بورڈ ادا کریگا۔

تعمیری پروگرام

یو۔ پی گورنمنٹ نے میونسپل بورڈ سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ وہ اپنے تعمیری پروگرام کو جہاں تک ممکن ہو کم کریگی گورنمنٹ کی امداد کرے۔ اور اپنے بانی لاگ ذریعہ پر تو عمارات کی تعمیر کو روک دے تاکہ لڑائی کے کاموں کے لئے اینٹ اور مصالحہ زیادہ سے زیادہ محفوظ رہے۔

دفتر میونسپل بورڈ کا معائنہ

۱۵ مارچ کو مسٹر سی۔ ایم۔ گرد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے دفتر میونسپل بورڈ کا معائنہ کیا اور کچھ فائلیں بورڈ سے اپنے ساتھ لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ بورڈ کے معاملات کے سلسلہ میں جو الزامات لگائے گئے ہیں اسی سلسلہ کی یہ فائلیں تھیں۔

اناج کا کنٹرول اور راشن

حکومت یو۔ پی نے کنٹرول شدہ اناج کے راشن کے حکم مجریہ سنہ ۱۹۴۳ء کے فوری نفاذ کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان ان تمام شہروں میں نافذ ہوگا جن کا اسمیں ذکر ہے۔ ان کے علاوہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تحریری حکم کے ذریعہ کسی دوسرے قصبہ یا شہر میں بھی اس حکم کو نافذ کر سکیں گے۔ جس تاریخ کو یہ آرڈر کسی شہر میں نافذ کیا جائیگا تو افسران محکمہ خوراک۔ خوراک کارڈ مقرر کرنے کی غرض سے ضروری اطلاعات فراہم کرینگے خوراک کے متعلق اطلاعات فراہم کرنے کے لئے جو حلقہ وار افسر مقرر کئے جاوینگے انکو غلط اطلاع دینے والے تین سال تک سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کے مستوجب ہونگے۔

اسٹینڈرڈ کپڑا

یو۔ پی میں اسٹینڈرڈ کپڑا فروخت کے انتظام کرنے کیلئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے اسمیں بابو گور پرشاد کیور (دولی مرچنٹ چیمبر) لالہ ہری شنکر باگلا (یو۔ پی چیمبر آف کامرس) مسٹر ایم۔ آر چیمبر اور لالہ سوہن لال سنگھانیہ (جنوبی ہندوستان کے مل مالکوں کی ایسوسی ایشن) کی جانب سے شریک کئے گئے ہیں۔

جنگی قرضہ

مختلف جنگی مقاصد کے فنڈوں کیلئے فروری سنہ ۴۳ء کے مہینے میں ۷۷۵ روپیہ ۲ آنہ ۵ پائی وصول ہوا ہے۔ جسکو ملا کر کل ایسی فنڈ کی تعداد ۱۱۷۲۳۵۵ روپیہ ۱۳ آنہ ۲ پائی ہو گئے اسی ماہ فروری سنہ ۴۳ء میں گورنمنٹ ڈیفنس قرضہ جات میں ۱۰۲۲۴۰ روپیہ جمع ہوا ہے۔ جسکو ملا کر کل اسکی تعداد ۹۲۸۷۷۱۹۹ روپیہ ہوتا ہے۔

لیبر ولیفیر

۱۳ مارچ کو گورنمنٹ لیبر ولیفیر سنٹر کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں عورتوں اور بچوں کے لئے ایک خاص جلسہ کیا گیا تھا جسمیں کھیل بےبی شو اور لکچروں کا انتظام کیا گیا تھا۔ مسز سوشیلا سریواستوا نے بچوں کی نمایش وغیرہ کے انعامات اپنے ہاتھ سے تقسیم کئے۔

۱۴ مارچ کو گورنمنٹ لیبر ولیفیر سنٹر کا سالانہ جلسہ مسٹر بی۔ اے۔ پیڈلے کی صدارت میں ہوا جسمیں مسٹر ایم۔ سی پنت لیبر افسر نے سنہ ۴۲ء کے کام کی سالانہ رپورٹ پڑھی جس سے ہر صیغہ میں ترقی ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے نئی اسکیموں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ۷ کے بجائے اب ۲۴ سینٹر ہو گئے ہیں۔

آپ نے کام پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا جن لوگوں نے انعامات دیئے تھے۔ اور کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ تقریباً ۲ سو انعامات تقسیم کئے گئے۔

گنجز فلاور مل

گنجز فلاور مل میں ایک دن صرف ۴ گھنٹہ کیلئے ہڑتال ہوئی تھی۔ مطالبہ یہ تھا کہ گرانی کا الاؤنس دیا جائے اور بونس دیا جائے اور ... گئے ہوئے مزدور پھر سے لے جاویں لیکن لیبر افسر کے اطمینان دلانے پر کہ انکے مطالبات پر ہمدردی کے ساتھ غور کیا جائیگا اور انکے مقدمات وہ خود کرینگے۔ ہڑتال ختم ہو گئی۔

اسٹوڈینٹس کلب

۱۴ مارچ کو ڈی۔ اے۔ وی کالج ال ہیں اسٹوڈنٹ کلب کا سالانہ جلسہ پرنسپل کالکا پرشاد بھٹناگر کی صدارت میں ہوا۔ صدر صاحب نے کلب کی تعریف کی۔ آخر میں کلب کی طرف سے ایٹ ہوم دیا گیا۔

لیگ کانفرنس

کانپور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ نے اپریل کے آخر ہفتہ میں گھاٹم پور میں ایک ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر مصطفیٰ حسین نیر پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ اس کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں عنقریب دورہ کرنے والے ہیں۔

بلا اجازت کوئلہ کی روانگی

حکام متعلقہ کی اجازت کے بغیر کوئلہ باہر بھیجنے کے الزام میں کلیا پور سے ۸ آدمی ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت گرفتار ہوئے ہیں۔

مولانا اسمٰعیل

ہم کو یہ معلوم کرکے نہایت خوشی ہوئی کہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح ایڈیٹر قومی اخبار کی شادی مس نور جہاں ہمشیرہ مولانا شریف الحسن صاحب کے ساتھ فرخ آباد میں ہوئی ہے۔

ہم اپنے عزیز دوست ذبیح صاحب کو اس نئی زندگی میں آنے کے لئے انکو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

شکر بارہ وفات اور ہولی کیلئے

ہولی اور بارہ وفات کے تہواروں کیلئے شکر کی ضروریات کا خیال کرتے ہوئے فیجنگ کمیٹی کانپور شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن نے شکر چونی میں پچھتر شکر کے دو کانداروں کے ذریعہ شکر کی فروخت کا انتظام کیا ہے۔

جن حضرات کو شکر کی ضرورت ہو وہ ان دوکانوں سے نہایت آسانی کے ساتھ ہر وقت شکر خرید سکتے ہیں۔

ہولی ایٹ ہوم

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ہولی ایٹ ہوم ۲۰ مارچ ۶ بجے شام کو ہوگا اسکے بعد مشاعرہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب سنگھ کی صدارت میں ہوگا۔ امسال غزلوں کے بجائے صرف ہولی کے عنوان پر نظمیں شعرائے کرام پڑھیں گے۔

برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ

برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ کی سالانہ رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ اسکے حصہ داروں کی ایک میٹنگ ۲۰ مارچ ۴ بجے دن کو لال املی کلب میں ہوگی۔

ڈی۔ اے۔ وی کالج

۱۵ مارچ کو سر پدم پت سنگھانیہ کی صدارت میں کالج کے انعامات کی تقسیم کا ایک جلسہ کالج ہال میں ہوا جسمیں پرنسپل کالکا پرشاد بھٹناگر نے اپنی رپورٹ میں سنہ ۱۹۳۱ء سے لیکر اس وقت تک کی کالج کی ترقیوں کا مختصر طور پر تذکرہ کیا اور کہا کہ گزشتہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء میں طلباء کی تعداد ۲۴۲ تھی۔

سر پدم پت سنگھانیہ نے کالج کے اسٹاف اور انتظامات کی تعریف کی۔ آخر میں ایٹ ہوم دیا گیا۔

کامرس جج

سکریٹری یو۔ پی۔ چیمبر آف کامرس نے الہ آباد ہائی کورٹ سے درخواست کی ہے کہ کانپور میں ایک

سبد گل

کسی نے یہ بات بہت دلچسپ کہی تھی کہ آج جو قیدی ہیں کل وہ وزیر ہو سکتے ہیں اور آج جو وزیر ہیں وہ کل قیدی ہو سکتے ہیں" اس سلسلہ میں چند بہت دلچسپ واقعات معاصر "رائنڈ دیکلی" نے شائع کئے ہیں، جن سے ہم اپنے ناظرین کو محروم رکھنا نہیں چاہتے ۱۸۴۸ء کا واقعہ ہے جبکہ "ینگ آئرلینڈ" کی تحریک زوروں پر چل رہی تھی اس زمانے میں پولیس نے "۹" نوجوانوں کو گرفتار کیا تھا اور انکو ملکہ معظمہ (وکٹوریہ) کیخلاف بغاوت کرنے کے جرم میں سزائے موت دیگئی تھی۔

ان کے نام یہ تھے چارلس ڈفی، مارس لین، پیٹرک ڈوناہو، ٹامس میگی، جان مچل، ٹامس میگھر، رچارڈ اوگورمین ٹی، میک مینس، مائکل آئرلینڈ۔ ان باغی حضرات کے مقدمہ کی سماعت کا واقعہ بھی بہت دلچسپ تھا۔ عدالت نے فیصلہ سنانے سے پہلے ان سے سوال کیا "کیا سزا کا حکم سننے سے پہلے تم لوگوں کو کچھ کہنا ہے" ٹامس میگھر نے سب ملزموں کی طرف سے جواب دیا "مائی لارڈ۔ ہمارا یہ پہلا جرم تو ہے مگر آخری نہیں ہے اگر آپ اسوقت ہمارے ساتھ رعایت فرمائیں گے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ ہم اس سے بہتر کام کریں گے اور ہم اسطرح کے جرم تو کریں گے مگر پکڑے جانے کی بیوقوفی کبھی نہ کریں گے۔

جج نے یہ جواب سن کر سب ملزموں کو سزائے موت کا حکم دیدیا۔ لیکن خوش نصیبی سے انکی تائید کرنے والے لوگ بہت زیادہ تھے انہوں نے ملکہ معظمہ کے روبرو۔ اس فیصلہ کیخلاف پروٹسٹ کیا اور ان کی سزائیں حبس دوام میں مبدل کردیگئیں اور یہ سبھی سب آسٹریلیا بھیج دیئے گئے جو اس زمانہ میں انڈمان کیطرح مجرموں کی نو آبادی تھی۔

۱۸۷۴ء میں ایک شخص مسمیٰ چارلس ڈفی کو آسٹریلیا کے نئے اسٹیٹ وکٹوریا کا وزیر اعظم منتخب کیا گیا۔ اب آسٹریلیا مجرموں کی نوآبادی نہیں رہا تھا ملکہ یہ سن کر حیران رہ گئیں کہ یہی وہ چارلس ڈفی تھا جسے بائیس سال پہلے بغاوت کے جرم میں سزائے موت دیگئی تھی اور اس کے بعد اسے جلا وطن ہی کر دیا گیا تھا۔

اس کے بعد ملکہ نے دوسرے آٹھ مجرموں کے ریکارڈ طلب کئے اور ان سے جو باتیں معلوم ہوئیں وہ یہ تھیں۔ میگھر اب مونٹانا کا گورنر بن چکا تھا۔ میک مینس اور ڈوناہو امریکہ کی فوج میں کمانڈ جنرل تھے۔ اوگورمین نیو فاونڈلینڈ کا گورنر جنرل بن چکا تھا، مارس لین آسٹریلیا کا اٹورنی جنرل تھا چند سال بعد مائکل آئرلینڈ بھی اسی عہدہ پر فائز ہوا۔ میگی ڈومنین آف کناڈا کا پریذیڈنٹ تھا۔ مچل نیو یارک کا ایک مشہور سیاستداں بن گیا تھا اور اس کا بیٹا بھی نیو یارک کا میر تھا۔ دیکھا آپنے ان سزا یافتہ باغیوں کا انجام؟ یہ تاریخی حقیقتیں ہیں جو یہاں پر بیان کردیگئی ہیں ان سے نتیجہ نکالنا آپکا کام ہے۔

دوسرا مورچہ لگانے کا مطالبہ

لندن ۱۶ مارچ یہاں ٹیلیفالگر اسکوائر میں ایک بہت بڑے لنکاسٹر فیتھ کے مجمع کے سایہ میں ہزاروں آدمی جمع ہوئے انہوں نے ایک ریزولیوشن منظور کیا جس میں یورپ میں فوراً ہی دوسرا مورچہ قائم کرنیکا مطالبہ کیا گیا۔ کان کنوں کے لیڈر مسٹر ہنر ہوہن نے کہا کہ انگریزوں کو یہ یقین دلانے کی کوشش کیجارہی ہے کہ روسی اکیلے ہی لڑائی جیت سکتے ہیں لیکن اگرچہ روسی فوجیں بہت طاقتور اور شاندار ہیں لیکن وہ برطانیہ کیلئے لڑائی نہیں جیت سکتیں ہم نہ صرف سوویٹ یونین کی مدد کرنیکا مطالبہ کرتے ہیں بلکہ ایک ایسی پالیسی پر زور دے رہے ہیں جو انگریزوں کی سلامتی کیلئے بہت ضروری ہے۔

روس کا امریکی سفیر

لندن ۱۵ مارچ معاصر ڈیلی ایکسپریس کے نامہ نگار نے واشنگٹن سے اطلاع دی ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں یہ عین ممکن خیال کیا جارہا ہے کہ ایڈمرل اسٹینڈلے ماسکو کی سفارت کے عہدہ سے سبکدوش ہوجائیں گے خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سوویٹ گورنمنٹ پر جو الزامات لگائے ہیں انکو

ادب لطیف

حقیقی محبت

(از جناب عابد رامپوری)

پریتم خدا کیلئے آجاؤ رحم کرو نہ جانے تم کس لئے ناراض ہو۔

تو پھر مانتے بھی تو نہیں، میں راتوں کو اٹھ اٹھ کر منت کرتی ہوں۔

تم ہنستے ہو اور کچھ جواب نہیں دیتے اب مجھ سے ضبط نہیں ہو سکتا۔ بولو۔ کہو۔ چپ کیوں ہو تم نے مجھے کبھی خوش نہیں کیا۔ تم ہمیشہ مجھ کو جلاتے رہے۔ مجھ پر ستم ڈھائے۔

توبہ میں بھولی تم سے اور شکوہ۔ تم نے مجھ کو بہت کچھ دیا۔ کیا کیا بتاؤں۔ نالہ دیا۔ فریاد دی۔ تڑپ دی جلن دی۔ لیکن ضبط نہ دیا۔

مجھے پرواہ نہیں۔ تم مجھ سے کتنا ہی بچو۔ کتنا ہی دور بھاگو۔

میں تم کو نہیں بھول سکتی۔

چاہے تم بھول جاؤ۔

تم کو معلوم نہیں ـــــ عورت۔ ایک عورت کا دل موم ہے اور پتھر بھی۔

جب عورت کے دل میں کسی کی محبت جگہ پا جاتی تو گھٹتی نہیں۔ بڑھتی ہے۔

اب تم سمجھ لو۔

ملوگے۔ مت ملو ــــــ اور ــــــ خدا کے یہاں ــــــ وہاں کیا کروگے۔

پھر میں ہوں گی۔ تم ہوگے اور میرا خدا۔ لیکن پریتم مجھ سے وہاں بھی۔ کچھ بغیر نہ رہا جائیگا کہ لے خدا تو ان کو معاف کرد ے۔

امریکہ کی حکومت نے پسند نہیں کیا بد نوجوان کے لے ماسکو میں اپنے فرائض کی انجام دہی اب قریب قریب ناممکن ہوگئی ہے

جرمنی اور فنلینڈ میں سمجھوتہ

لندن ۱۵ مارچ جرمن ریڈیو سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ فنلینڈ کی راجدھانی ہیلسنکی میں جرمنی اور فنلینڈ کی حکومتوں کے درمیان ایک معاہدہ کی تکمیل ہوئی ہے جس کے ذریعہ ان دونوں ملکوں میں ۱۹۴۳ء کیلئے جنگی سامان کیمیات، مشینوں اور زرعی پیداوار کے تبادلہ کے بارے میں سمجھوتہ ہوگیا ہے۔

امریکہ نے روس کی بڑی مدد کی

واشنگٹن ۱۲ مارچ روسی سفیر موسیو لٹونوف کے ایک لینڈ لیز لنچ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ گو سامان جنگ کی سپلائی کا بہت بڑا حصہ خود سوویٹ یونین کو مہیا کرنا پڑتا ہے تاہم ادھار اور کے ماتحت روس کو جو مدد ملی ہے وہ اس سے بڑی مدد ملی ہے اور سوویٹ یونین کے باشندے اس کی تہ دل سے قدر کرتے ہیں اس کے متعلق انکو اچھی طرح معلوم ہے کہ امریکہ سے کتنی مدد ملی ہے مجھے افسوس کیسا تھ کہنا پڑتا ہے کہ اسوقت میرے پاس وہ اعداد و شمار موجود نہیں ہیں جس سے میں صحیح طور پر یہ بتلا سکوں کہ امریکہ سے کتنی مدد ملی ہے لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ امریکہ سے جو سامان جنگ ملا ہے وہ بچاؤ اور حملہ کی لڑائی کی دونوں لڑائی لڑنے میں کام آیا ہے۔

آپنے مزید کہا کہ روس پورے بیس ماہ سے دو ہزار میل لمبے مورچہ پر مسلسل لڑائی لڑ رہا ہے۔ یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ روسی فوج نے اسقدر بڑے مورچہ پر کس قسم کا سامان جنگ کتنی بڑی تعداد میں استعمال کیا ہے۔

ترک اخبار نویس کا نظریہ

نئی دہلی ۱۲ مارچ القرہ سے حسب ذیل بیان بذریعہ تار موصول ہوا ہے۔

ترکی کے اخبار نویسوں کے جس وفد نے پچھلے دنوں ہند کا دورہ کیا تھا اس کے ایک ممبر موسیو صادق نے ترکی کے اخبار "اقدام" میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں سبنے بلا استثنار ترکی کیلئے جس محبت اور احترام کا اظہار کیا اس پر ہمیں فخر ہے۔ لیکن جو لوگ ہماری سیاحت سے اپنی پارٹیوں اور سیاسی تنازعوں کے معاملے میں فائدہ اٹھانا چاہتے تھے انہوں نے محسوس کرلیا کہ انہوں نے غلطی کی۔

عالم نسواں

روسی انقلاب میں عورتوں کا حصہ

سوویٹ روس کے رہنماؤں کا عقیدہ ہے کہ "سوشلزم تو کیا جمہوریت بھی اسوقت صحیح جمہوریت کہی جا سکتی ہے جب عورتوں کی سماجی زندگی اور ملک کی سیاست میں مردوں کے برابر حصہ دیا جائے"۔

یہی وجہ ہے کہ انقلاب روس نے عورتوں کی غلامی کی زنجیریں توڑ ڈالیں اور مساوی حقوق دیکر انہیں ایک نئی دنیا میں لا کھڑا کیا۔ ایک بہت بڑے مفکر کے الفاظ میں "انقلاب روس اصل نتیجہ ہے ان تکالیف اور مصیبتوں کا جو روس کی خواتین صدیوں سے برداشت کر رہی تھیں اسی وجہ سے انقلاب میں انکا بڑا ہاتھ تھا۔ اس کا انہیں یہ صلہ ملا کہ ان کا درجہ دنیا کے تمام ممالک کی عورتوں کے مقابلہ میں بلند اور باوقار ہے"۔

اسیطرح لینن انقلاب روس کے لیڈر نے ایکدفعہ کہا تھا کہ۔

"پیٹرو گراڈ (اب لینن گراڈ کہا جاتا ہے) اور ماسکو بلکہ ملک کے تمام صنعتی مرکزوں اور شہروں پر پردلداری عورتیں انقلاب کی آزمائش میں پوری طرح کامیاب ہوئیں ان کی امداد کے بغیر ہم انقلاب میں مشکل سے کامیاب ہو سکتے تھے میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے بہت بہادری دکھائی اور اب بھی وہ کافی جری ہیں ــــ"

ہندوستان کو جو آزادی حاصل ہے اسے دیکھکر ہمیں حیرت ہوئی۔ ہندوستان کے بعض اخبارات نے تو یہاں تک لکھدیا کہ حکومت ہند سرکاری دعوتوں کے ذریعہ اس ڈیلیگیشن کو اصلی ہندوستان نہیں دکھا سکتی۔ انہیں دیہات میں جاکر وہاں کی آبادی کو مصیبتوں میں مرتا دیکھنا چاہئے قوم پرستوں سے ملنے کے لئے انہیں جیلخانوں میں جانا چاہئے۔ ہندوستان ایک عجیب ملک ہے وہاں ہزاروں مختلف رائیں ہیں۔

امریکہ نے روس کو کتنا مال سپلائی کیا

واشنگٹن ۱۲ مارچ ادھار اور پٹہ کے محکمہ کے ایڈیٹر نے بتلایا کہ امریکہ روس کو ۵۶۰۰۰۰۰ ۴ اسٹرلنگ کا مال سپلائی کر چکا ہے امریکہ نے ہندوستان، آسٹریلیا اور چین کو جتنا مال سپلائی کیا ہے یہ اس سے ۱۲۶۰۰۰۰۰ اسٹرلنگ زیادہ ہے۔

برما کی کرنسی کے متعلق نئے قواعد

لندن ۱۳ مارچ۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کے ہتھیائے ہوئے برما میں کرنسی کے متعلق نئے قواعد سوموار سے جاری کئے جائینگے۔ اس تبدیلی کا یہ مطلب ہے کہ برما کی کرنسی کا معیار وہی کر دیا جائیگا جو پوربی ایشیا کی معاون علمداری کا ہے۔ تجارت کی حفاظت کیلئے برما میں درآمدی برآمدی ڈیوٹی لگائی جائیں گی۔

پنجاب میں اسٹینڈرڈ کپڑا بکنے لگا

لاہور ۱۲ مارچ حکومت پنجاب نے پنجاب کے اندر اسٹینڈرڈ کپڑے کی بکری کے انتظامات کردیئے ہیں یہ کپڑا چار قسم کا ہوگا اور مقررہ قیمت پر فروخت ہوگا جسکی قیمت ۵ ½ آنہ فی گز سے لیکر ۸ ½ آنہ فی گز تک ہوگی۔ بکری ۹ ½ گز کپڑا ایک دھوتی یا ایک ساڑی فی کس محدود ہوگی۔ کپڑہ خرید کر دوبارہ بیچنا ممنوع ہے۔

سونے کی پیداوار میں کمی

لندن ۱۴ مارچ مٹسن کے بیوپاریوں کی رپورٹ کے مطابق پچھلے سال سونے کی پیداوار ۳۶۰۰۰۰۰۰ اونس رہی جو کہ ۱۹۴۱ء کے مقابلہ میں ۱۱ فیصدی کم ہے ۱۹۴۱ء میں سونے کی پیداوار ۴۰۵۰۰۰۰۰ اونس تھی۔

ابھی تک یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکا کہ دنیا میں چاندی کی کل پیداوار کتنی ہوئی لیکن پچھلی کرہ ارض میں ۱۸۴۰۰۰۰۰۰ اونس ہوئی جبکہ ۱۹۴۲ء میں چاندی کی پیداوار ۲۰۴۰۰۰۰۰۰ اونس تھی۔

بچوں کی دنیا

ماسٹر صاحب اور بندر

(از محمد حمید اللہ صدیقی بھوپالی)

ایک بندر درخت پر بیٹھا ہوا ہر روز یہ دیکھا کرتا تھا کہ ایک ماسٹر صاحب آتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ اس نے خیال کیا کہ میں بھی ایک ماسٹر صاحب کیطرح پڑھا سکتا ہوں۔ چنانچہ ایک دن بندر صبح کیوقت کھڑکی سے کود کر کمرہ میں داخل ہوگیا۔ اور ماسٹر صاحب کا چشمہ، ٹوپی اور عبا پہن کر ان کی کرسی پر بیٹھ گیا۔

جب لڑکے پڑھنے کیلئے وہاں آئے تو انہوں نے ماسٹر صاحب کی بجائے ایک چھوٹے ماسٹر (بندر) کو انکی کرسی پر بیٹھا پایا۔ تھوڑی دیر میں ماسٹر صاحب بھی آگئے اور وہ یہ دیکھ کر کہ میری کرسی خالی نہیں ہے لڑکوں کیساتھ بیٹھ گئے یہ دیکھ کر بندر بہت خوش ہوا اب بندر نے ماسٹر صاحب کو حکم دیا۔ "اے سب سے بڑے لڑکے! کھڑے ہو جاؤ۔ مجھے تمہاری قابلیت کا امتحان لینا ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ایک شخص کو آسمان تک پہنچنے کے لئے کتنی سیڑھیوں کی ضرورت ہوگی؟"

ماسٹر صاحب نے کھڑے ہو کر جواب دیا صرف ایک سیڑھی کی بشرطیکہ وہ اتنی بڑی ہو کہ آسمان تک پہنچ سکے"۔

یہ سنکر بندر کو بہت تعجب ہوا۔ اس نے کچھ دیر سوچا اور پھر دریافت کیا "اچھا یہ بتاؤ دنیا کے چاروں طرف چکر لگانے میں کتنا وقت صرف ہوگا۔ جو کچھ تمہارا جواب ہو دلیل سے ثابت کرو"۔ ماسٹر صاحب نے جواب دیا "چوبیس گھنٹے میں دنیا کے اردگرد چکر لگانا ممکن ہے اس لئے کہ سورج کو اس سے زیادہ وقت کبھی نہیں لگتا" بندر تھوڑی دیر چپ رہا پھر اس نے کہا، "میرا آخری سوال بتاؤ کہ میں اب کیا سوچ رہا ہوں"۔

ماسٹر صاحب نے کہا "اسکا جواب تو بہت آسان ہے۔ "تم اسوقت یہ سوچ رہے ہو کہ۔ میں۔ یعنی تم ایک عالم ہو۔ اسلئے کہ میری کرسی پر میری ٹوپی اور عبا پہنے ہوئے بیٹھے ہو اور یہ بالکل عیاں ہے کہ تم ایک بندر ہی تو ہو"۔

اس جواب پر سب لڑکے زور سے کھل کھلا کر ہنس پڑے اور بندر صاحب نے فوراً ہی چھلانگ مار کر کھڑکی سے کود اپنا راستہ لیا۔

سچ ہے بزرگی حاصل کئے بغیر بزرگوں کی جگہ بیٹھنا اور ان کی نقل کرنا درست نہیں ہے۔

اہالیان برطانیہ کی خوش قسمتی

بارک شائر ۱۵ مارچ مسٹر اٹیلی نائب وزیر اعظم برطانیہ نے جنگی حالات کے رفتار پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی تھی کہ ۱۹۳۹ء میں آپ لوگوں کو لڑائی کے بارے میں سب کچھ معلوم نہ ہوا اب ہم لوگ مستقبل کا انتظار متانت اور اعتماد کیساتھ کر سکتے ہیں۔

پونے دو لاکھ اطالوی کام آگئے

ماسکو ۱۵ مارچ روس کے مورچہ پر لڑائی کے آغاز سے اب تک ۱۷۵۰۰۰ اطالوی ہلاک، مجروح گرفتار ہو چکے ہیں ۸۰ ہزار اطالوی ہلاک ہوئے ۹۰۰۰ ۶ زخمی ہوگئے اور ۴۰ ہزار قیدی بنالئے گئے۔

نظر بندوں کے خاندانوں کو الاؤنس

کلکتہ ۱۳ مارچ۔ کل بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ۵۶۷ سیاسی نظر بندوں نے اپنے بال بچوں کے گذارہ کیلئے الاؤنس مانگے تھے انہیں سے ۳۲ نظر بندوں کو ۲۵ اور ۵۰ روپیہ سے زائد الاؤنس ہر ماہ دیا جارہا ہے کسی بھی نظر بند کو ایکسو روپیہ ماہوار سے زائد الاؤنس نہیں دیا جا رہا ہے۔

فی کس ۱ چھٹانک آٹا

نئی دہلی ۱۳ مارچ، معاصر "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے نامہ نگار نے نئی دہلی سے اطلاع دی ہے کہ حکومت کی مجوزہ

پردۂ فلم

زمیندار

پنچولی آرٹ پکچرز کی شہرہ آفاق تصویر "زمیندار" کی اسٹوری کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"وہ بھی اندھے تو ہیں اس گاؤں میں، ایک جھگڑے کے نیچے رہنے والی رمبھا، اور دوسرا اس حویلی کا رہنے والا گنیش۔ ــــ رمبھا کو معلوم نہ تھا کہ یہ بات وہ جس شخص سے کہہ رہی ہے وہ حویلی کا رہنے والا گنیش ہی ہے ...... شرمسار زمیندار اور اندھی بھکارن رات کے سناٹے میں آمنے سامنے کھڑے تھے اور اندھی لڑکی کی بڑی بے تکلفی سے جلے دل کے پھپھولے پھوڑ کر وہ سب باتیں گنیش سے کہہ رہی تھی جو کوئی اور اسے کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔

گنیش کو زندگی میں پہلی بار معلوم ہوا کہ میں سچ مچ اندھا ہوں۔ آنکھیں رکھتے ہوئے اندھا ...... یہ اندھا پن نہیں تھا۔ کہ زمینداری کے پرانے کارندے رگھبیر کی۔ جو رعیت کی آنکھ کا تارا بنا ہوا تھا قدر نہ کی، اور اسے دل شکستہ کر کے بہتی جیسے چلتے پرزے کو اپنا کارندہ بنا لیا! یہ اندھا پن ہی تو ہے کہ جس بیٹے کے لئے دونوں ہاتھوں سے دھن سمیٹا۔ رعیت کی طرفداری کرنے پر کھڑے کھڑے اسے حویلی سے باہر نکال باہر کیا ...... اسے اندھا نہ کہا جائیگا۔ جو دھرتی ماتا کو اس کے کسان سپوتوں سے جدا کرے اور انہیں اپنی تڑ بیل کی سی مشقت کرنا دیکھنا چاہے؟ ــــ گنیش کو اپنے کئے پر پچھتاوا ہوا لیکن اسوقت جب پانی سر سے گذر چکا تھا۔

ایک رات پہلے زمیندار کی رعیت مظلوم کسان خفیہ طور سے کھلیان پر مل چکے تھے وہاں سادہ پرچیوں کیساتھ ایک ایسی پرچی ہنڈیا میں ڈالدی گئی تھی جس پر کلہاڑا بنا ہوا تھا۔ تمام سازشیوں کو ایک ایک پرچی نکالنی تھی اور کلہاڑے کی پرچی نکالنے والے کو زمیندار کا کام تمام کر ڈالنا تھا! ــــ یہ پرچی کس کے ہاتھ آئی تھی؟ ــــ

اس رات جب پشیمان زمیندار اپنے پہلے کارندے کے نام خط لکھکر اپنے گناہوں کے داغ دھو ڈالنا چاہتا تھا کسی بندوق کا خاموش سایہ حویلی کی دم بخود دیوار پر گنڈا تا ہوا چلا گیا تھا؟ ...... وہ چاہنے والی جو کھلیان کی تنہائی میں محبت کے چرائے ہوئے لمحے اکٹھے گذار رہے تھے اچانک ایک بندوق کے چھوٹنے کی آواز سے چونک پڑے۔ مگر حویلی کی دیوار پھاندتے وقت بھاگنے والے کے ہاتھ سے جو بندوق گر پڑی۔ وہ زمیندار کے اپنے بیٹے کرن کی تھی!

کیا وہی قاتل تھا؟ ــــ

کرن کی محبوبہ روپا زمیندار کی بیٹی تارا سے ملنے گئی۔ اور اچانک ایک عجیب بھید معلوم کر آئی۔ لیکن وہ اپنی زبان بند رکھنے پر مجبور تھی۔ صرف روپا کے باپ رگھبیر کو معلوم تھا کہ کرن کے گرفتار کرانے جانے سے بیٹی کے دل پر کیا گذر رہی ہے اور اسے کیا کرنا چاہئے ...... کسے معلوم تھا کہ اصلی قاتل کو صرف وہ بھکارن پہچان سکتی ہے۔ جو آنکھیں نہیں رکھتی۔

اس ننھے سے خاموش گاؤں میں شہری زمیندار کی واپسی سے محبت و نفرت، رحم و ظلم اور عفو و انتقام کے جو چیرتا لیک اور سنسنی پیدا کرنے والے واقعات چند ہی روز میں گذر گئے۔ جب اس تصویر کی نمائش آپکے شہر میں ہو تو ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ آپ اس تصویر کو دیکھکر بہت پسند کریں گے۔

راشن اسکیم میں جو جلد ہی ہندوستان میں نافذ کی جائے گی بالغ کیلئے ۱ چھٹانک آٹا یا چاول بنیادی راشن مقرر کیا گیا ہے اس مقدار کی بنیاد پر ہی حکومت خوراک کی صورت حالات پر خصوصاً ان بڑے شہروں کی صورت حالات پر عبور حاصل کرنے کے لئے اناج کا ذخیرہ جمع کرنے کی امید کیجاتی ہے کہ یہ مجوزہ اسکیم ایسے تمام شہروں میں جہاں ایک لاکھ سے زائد آبادی ہے نافذ کیجائیگی۔

صدر روزویلٹ کی خاموشی

واشنگٹن ۱۲ مارچ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اس بحث کے بارہ میں کوئی جواب دینے سے انکار کر دیا جو ایڈمرل اسٹینڈلے کے اس بیان سے چھڑ گئی ہے کہ روس امریکہ کی امداد کو تسلیم نہیں کر رہا ہے۔

اقوالِ زرّین

دل ایک ہے لیکن یہ تیرے اختیار میں ہے کہ اسی الٹو رئیں لگا یا دنیا کی لذات میں۔

وہ تیری محدود عقل میں نہیں آسکتا پس یہی بہتر ہے کہ اپنی عقل کو اس عقل کل میں فنا کر لے۔

دنیا میں تین طرح کے انسان ہوتے ہیں اول خدا کے طالب، دوسرے بہشت کے تیسرے دنیا کے۔

حقیقت کو جاننے کا دعویٰ کرنا کم عقلی (بیخبری) و کم فہمی کا مظہر ہے۔

زندگی مانند خواب ہے پتہ نہیں کس وقت موت کا فرشتہ آموجود ہو اس لئے نیکی کیطرف دھیان رکھ۔

موجِ تبسم

استانی (جھلاکر) کیوں کملا تو مجھے منہ چڑھا رہی ہے۔

کملا (ڈر کر) نہیں تو استانی جی آپ تو خود سامنے آگئیں۔

مجسٹریٹ:۔ (چور سے) دیکھو چوری کرنا کیسا برا ہے؟ تم نے کئی مرتبہ چوری کی اور اسکی سخت سزا پائی۔

چور:۔ حضور کام تو بہت اچھا ہے مگر آپ جیسے اور پولیس والوں نے اسکا لطف مٹا دیا۔

بیوی:۔ (میاں سے) سرتاج آج میں نے ایک اندھے فقیر کو بھیک دی تو اس نے کہا کہ اے دنیا کی سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت عورت خدا تیرا بھلا کرے

شوہر:۔ وہ اندھا تھا کسی آنکھ والے سے پوچھ کر دیکھو تو معلوم ہو جائیگا۔

دلچسپ معلومات

کیلی فورنیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر گویل ارف نے تحقیق کیا ہے کہ جانور جب ایسی غذا کھاتے ہیں جسمیں فولاد کا جزو شامل ہو تو یہ فولاد ان کے دودھ میں پانچ منٹ کے اندر شامل ہو جاتا ہے ان مشاہدات سے وہ پرانا خیال باطل ہو جاتا ہے کہ غذا میں جو فولاد شامل ہے اسے جزو بدن ہونے اور دودھ بنانے والی گلٹیوں کے اندر پہنچنے میں بہت وقت درکار ہوتا ہے۔

آدھ سیر روئی سے ۲۱۰۳ میل لمبا دھاگا تیار ہوتا ہے۔

سب سے کم آبادی ریاست لمباری (گجرات) کی ہے یعنی ۲۷ افراد۔

بنگال میں ایک اور وزیر مقرر ہوگا

کلکتہ ۱۵ مارچ مسٹر اے کے فضل الحق وزیراعظم بنگال نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ نظم ونسق کی خصوصاً خوراک کے متعلق روز افزوں ضروریات پوری کرنے کے لئے بنگال کی وزارت کے اراکین میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

دشمن کے سمندروں میں سرنگیں

لندن ۱۵ مارچ ہوائی وزارت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ رات کو برطانیہ کی بمبار کمان کے ہوائی جہازوں نے دشمن کے سمندروں میں بارودی سرنگیں بچھائیں تین برطانی ہوائی جہاز لاپتہ ہیں۔

افسانہ

مندر

از مسافر

بنو مجرم تھا سیٹھ جی کی نظروں میں، اسکا جرم یہ تھا کہ وہ غریب تھا۔ اپنے عالیشان مکان کے پہلو میں بنو کا جھونپڑہ اور اس ٹوٹے پھوٹے دقیانوسی جھونپڑے کا آنگن ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اس کے دل میں ایک پھوڑا ہے۔ بنو مفلسی کی وردی یعنی پھٹے پرانے اور میلے کچیلے کپڑوں میں رہتا تھا اس کے بال بچے بھی اس کے ہم وضع ہی تھے۔ یہ بھی سیٹھ صاحب کو برا معلوم ہوتا تھا شاندار موٹروں اور نفیس ترین پائیں باغ والے بنگلے کے پہلو میں ایسے لوگوں کا کیا کام۔

بہت دن سے سیٹھ سوچ رہے تھے۔ کہ اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ کرنا ضرور ہوگا۔

بنو کی جھونپڑے میں آگ لگ گئی۔ یہ کر سیٹھ جی مسکراتے ہوئے اپنی آرام کرسی سے اٹھے آج وہ خلاف معمول کرسی ڈالکر اوپر کے برآمدے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں سے بنو کی جھونپڑی دکھائی دیتی تھی۔

انہوں نے کھڑے ہو کر مسکراتے ہوئے اپنے آتشیں کارنامہ کو ایک دو لمحوں تک دیکھا۔ پھر بدحواسی اور پریشانی کی نقطاطاری کر کے اپنے آدمیوں کو پکارتے اور چلاتے نیچے اتر گئے۔

بنو پر اور آس پاس کے لوگوں پر اسکا بڑا گہرا اثر پڑا کہ سیٹھ جی نے بذات خود بنو کے جھونپڑے کو نذر آتش ہونے سے بچانے میں حصہ لیا۔ لوگوں کو اس سے بیحد ملال ہوا کہ بنو کا گھر جل کر خاک ہونے سے نہ بچ سکا اور آگ نے غریب بنو کی ساری پونجی جلا کر راکھ کر دی۔ جس سے وہ دنیا میں فقیروں بھیک منگوں کے درجے کو پہنچ گیا۔ گو سیٹھ جی نے جھونپڑی کو آگ سے بچانے میں [illegible] سے حصہ لیا۔ وہ بھی اس المناک داستان کا ایک جزو بن چکی تھی۔

چھوٹے بڑے سب سیٹھ جی کی تعریفیں کر رہے تھے اور اسوقت ان تعریفوں میں سیٹھ جی کی ذات سے عقیدت کا رنگ بھی پیدا ہو گیا۔ جب لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ سیٹھ جی نے بنو سے کہدیا ہے کہ تم فکر نہ کرو۔ جتنا روپیہ چاہئے۔ مجھ سے لے لینا۔ مجھ پر اپنے پڑوسی کا حق ہے۔

بنو کو اپنا چھوٹا سا کاروبار دوبارہ چلانے کیلئے جتنے روپے کی ضرورت تھی وہ سیٹھ جی نے فوراً اسے دیدیا۔

پھر بولے کیوں جی بنو بھگت۔ تم ہم سے اور بہت روپیہ لیکر اپنے اس زمین کے ٹکڑے کو ہمارے ہاتھ بیچ ہی کیوں نہ ڈالو۔

بنو نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے سیٹھ جی!! میرے بڑوں کی ہڈیاں۔ اس زمین میں دفن ہیں۔ جو روپیہ میں نے آپ سے لیا ہے۔ اسے آپ ادھار سمجھ لیجئے۔ مجھ سے پرو نوٹ لکھا لیجئے۔ ایک ایک پائی ادا کر دونگا۔

سیٹھ جی کی پیشانی پر بل پڑے۔ غصے سے نہیں بلکہ اسطرح گویا وہ اپنی پیشانی کی شکنوں سے زبان حال کہ رہے ہیں "اچھا یونہی سہی مگر یوں بھی تم میرا لقمہ بننے سے بچ نہیں سکتے"۔

بنو زمین کیطرف نظریں کئے سر جھکائے بیٹھا گویا بدنصیبی کے بوجھ سے اسکی گردن جھکی ہوئی ہے اس نے گردن جھکائے جھکائے ہی یہ فقرے [illegible] جن پر سیٹھ صاحب کی پیشانی پر سخنی خیز بل پڑے اپنے فقرے ختم کرنے کے بعد اس نے گردن [illegible] اور سیٹھ جی کیطرف دیکھا۔

سیٹھ جی کی چہرے کی ہیئت فوراً بدل گئی اب [illegible] رحم اور نرمی کے دیوتا نظر آ رہے تھے۔ بولے مجھے پرونوٹ کی بھی ضرورت نہیں اگر تم کہتے ہو تو خیر [illegible]

بنو کی جھونپڑہ دوبارہ بن گئی اور اس نے کار[illegible] بھی دوبارہ جاری کر دیا مگر لوگوں کو اس کی بدنصیبی [illegible] افسوس ہوا کہ جھونپڑی دوبارہ جلکر راکھ ہو گئی مگر [illegible] سیٹھ جی! انہوں نے پھر بنو کو قرضہ دیدیا۔

بنو نے جو قرضہ لیا تھا اس کا روپیہ سود در سود [illegible] چکر سے برابر بڑھتا چلا گیا اب وہ مرحلہ آیا جس کے لئے [illegible] جی نے یہ سب تیاریاں کی تھیں۔ انہوں نے بنو سے [illegible] صاف کہدیا کہ روپیہ ادا کر دو یا اپنی زمین میرے [illegible] کرو۔ بنو کا دل یہ سن کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ مگر [illegible] کسی کے دل کی پرواہ نہیں کیا کرتا۔ زمین سیٹھ جی کی ہو گئی۔

لوگوں کو سیٹھ جی سے جو خلوص پیدا ہو چکا تھا [illegible] پر بنو کی زمین سیٹھ جی کی ملکیت میں آجانے کے واقعے [illegible] کچھ بھی اثر نہیں پڑا۔ بلکہ جب اس زمین کے ایک چھوٹے [illegible] ٹکڑے پر ایک چھوٹی سی کوٹھری کا مندر بن گیا تو لوگ [illegible] جی کے دیا دھرم کے بھی قائل ہو گئے۔

بنو اور اسکے بال بچے آج بھی نئے مندر کے سامنے [illegible] کی چھاؤں میں بیٹھے راہگیروں سے بھیک مانگتے ہیں۔

چین میں ۲۵ لاکھ جاپانی کام آئے

چنکنگ ۱۵ مارچ چین کے فوجی کونسل نے جو اعداد [illegible] فراہم کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جاپانیوں نے لڑائی ۱۹۴۲ء [illegible] اختتام تک چین میں مجموعی طور پر ۶۲۷۰۰۰۰ فوج سے کام لیا [illegible] میں سے ۲۵ لاکھ آدمی ہلاک مجروح اور گرفتار ہوئے۔ ۲۷۰ ہزار [illegible] زائد مقابلے ہوئے ۱۹۳۷ء میں جاپانیوں نے چین کی لڑائی [illegible] ۲۶ ڈویژن بھیجے تھے جو ۸۳۲۰۰۰ آدمیوں پر مشتمل تھے ۱۹۴۲ء تک ۴۲ ½ ڈویژن جو ۱۳۶۰۰۰۰ آدمیوں پر مشتمل تھے چین [illegible] بھیجے جا چکے تھے اس عرصہ میں ۱۲۸۷۰۰ جاپانی مارے گئے [illegible] میں جو جاپانی فوجیں کام کر رہی تھیں ان کے ۵۹۰۰۰۰ آدمی [illegible] و مجروح ہو گئے۔ جنگی قیدیوں کی تعداد ۲۱۳۱۴ تھی اس عرصہ میں سات بڑی لڑائیاں ہوئیں۔

واشنگٹن میں مسٹر ایڈن کی مصروفیت

واشنگٹن ۱۵ مارچ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے کل [illegible] کے وزیر جنگ مسٹر سٹمسن اور وزیر سمندر کرنل ناکس سے تبادلہ خیالات [illegible] اس سے پہلے آپ پریذیڈنٹ روزویلٹ سے ملاقات کی تھی۔



دیہات کا مستقبل

ہندوستان کی کل آبادی میں ہر دس آدمیوں میں سے نو دیہات میں رہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ۷ ½ لاکھ گاؤں ہیں جنمیں تقریباً ۳ ½ کروڑ خاندان بستے ہیں۔

یہ دیہات ہی اصل ہندوستان ہیں۔ ہماری قومی زندگی کی جڑیں انہی دیہات میں پھیلی ہوئی۔ انہی جھونپڑیوں میں جنکے جھنڈ ہمارے ملک کے وسیع میدانوں اور خاموش پہاڑیوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہندوستان کی خودمختار حکومت سب سے پہلے انہی دیہاتوں کے سدھارنے اور سنوارنے کی طرف توجہ کرے گی۔ ہندوستان کی اصلی دولت یہی دیہات ہیں۔ دیہات کا معیارِ زندگی بڑھانے سے ہی ہندوستان خوشحال اور دولتمند ہو سکتا ہے۔ اور ہمارے ملک کے قدرتی وسائل و ذرائع کو پوری ترقی دیجا سکتی ہے۔ دیہات کی ضروریات پر پوری پوری توجہ دینے سے ہی ہندوستان کی زندگی کا نیا دور شروع ہو سکتا ہے اور ہمارا دیس چین اور روس کی طرح ایک نیا جنم لے سکتا ہے۔

دیس سدھار کا یہ زبردست کام صرف اُسی وقت تکمیل پا سکتا ہے جبکہ شہروں میں بسنے والے تعلیم یافتہ مرد اور عورتیں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں دیہاتیوں کی رہنمائی کریں اور اُن کے ساتھ مل جل کر کام کریں۔ یہ کام انھیں کے کرنے کا ہے، کوئی اور اسے انجام نہیں دے سکتا۔

اگر کہیں جاپانی قابض ہو جائیں تو ہمارے تعلیم یافتہ طبقوں کو اس کام کے کرنے کا قطعاً موقع نہیں مل سکتا خصوصاً اُن زبردست اقتصادی تبدیلیوں کا تو کوئی نام بھی نہ لے سکیگا جن کے بغیر یہ کام پورا نہیں ہو سکتا۔

نہ صرف مستقبل میں بلکہ اس وقت بھی تعلیم یافتہ ہندوستان کو دیہاتی ہندوستان کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔ ہمارے دیہاتیوں کو صحیح راہ بتائی جائے تو وہ یقیناً جاپانیوں کا جان توڑ مقابلہ کریں گے۔

خود سوچئے سمجھئے
اور مل جل کر کام کیجئے
یہی قومی جنگی محاذ ہے

یونیورسٹیوں کے فرائض

کلکتہ ۱۳ مارچ ڈاکٹر بدھان چندر رائے وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی نے یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے گریجوئٹوں کو مشورہ دیا کہ انہیں تشدد سے نفرت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ عدم تشدد اور سچائی ایکدوسرے سے قطعی الگ ہیں سچائی سے تکمیل ہوتی ہے اور تشدد منتشر کرتا ہے۔ سچائی میں رواداری ہے اور اسکی بدولت اختلاف ختم ہوتے ہیں لیکن تشدد نفرت انگیز ہے اور اس کی بدولت اختلافات بڑھتے ہیں۔ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ تباہ شدہ دنیا کے کھنڈرات پر اپنے اپنے طریقہ اور قوت کیمطابق ایک نئی اور شاندار دنیا بنانے میں اپنا اپنا فرض ادا کریں۔ اس جنگ سے دنیا کی تخلیق کے آثار نمایاں ہیں۔

ڈاکٹر رائے نے آگے چلکر کلکتہ یونیورسٹی میں اخلاقی تربیت کی کمی کا ذکر کیا انہوں نے کہا کہ اخلاقی تربیت کی بدولت ہی انسان پارسائی اور نیک کرداری کی جانب جدوجہد کرتا ہے جسمیں فرض اور ذمہ داریوں کا تخیل مضمر ہے۔

سرچ لائٹ پر سے پابندی اٹھالی

پٹنہ ۱۶ مارچ یونائیٹڈ پریس کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت نے اپنا وہ حکم منسوخ کر دیا ہے جس کے ذریعہ گذشتہ اگست میں معاصر "سرچ لائٹ" کی اشاعت

ترکی اور اسپین پر حملہ کا خطرہ

انقرہ ۱۶ مارچ گو سرکاری حلقوں میں برطانی صیغہ ہوا کے افسر اعلیٰ ہوائی چیف مارشل شولٹو ڈگلس کی ترکی میں ... پرائیوٹ بیان جاری ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ انقرہ میں بڑی اہم بات چیت ہو رہی ہے۔

اس سلسلہ میں وہ خبر قابل ذکر ہے جو لندن سے "ہندوستان ٹائمز" کے نامہ نگار نے بھیجی ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن میں یہ خیال تقویت حاصل کرتا جا رہا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ جرمن ایکدفعہ پھر اتحادیوں کیخلاف کوئی نیا حملہ کر کے دوسرے مورچہ کو ٹالنے کی کوشش کریں نازی اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح لڑائی لمبی ہو جائے تاکہ انکو بات چیت کے ذریعہ صلح کرنیکا موقع ملجائے اگر نازیوں نے پچھمی یورپ پر حملہ کو روک دیا تو جنرل اسٹاف اس آخری امید میں اپنے وسائل کو منظم کریگا کہ روسی فوج کو موکہ جاڑے کی لڑائی میں کمزور ہو چکی ہے اسدفعہ شکست دیدی جائیگی۔ جرمنوں کے روبرو بسوقت چار راستے ہیں۔ (۱) برطانیہ کی شہری آبادی پر زہریلی گیس کے بموں سے حملہ اور روس اور افریقہ کی لڑائی میں گیس کے گولوں کا استعمال (۲) برطانیہ پر بڑے پیمانہ پر ہوائی حملے جس سے اتحادیوں کے حملہ کی اسکیم پاش پاش ہو جائے (۳) برطانیہ پر بڑے بڑے فوجی دستوں کے حملے جن کے ساتھ چھاتہ باز فوج بھی ہوگی (۴) اسپین یا ترکی پر حملہ یا دونوں پر ایک ساتھ حملہ۔

زیورچ ۱۶ مارچ برلن کے معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ جاپانیوں نے روس کی پوربی سرحد سے ملے ہوئے منچوریا کے علاقہ سے ایک بڑی تعداد میں اپنی فوج ہٹالی ہے اس خبر سے برلن کے سرکاری حلقوں میں ناراضگی پھیل گئی ہے۔

امریکہ سے ہندوستانی کپڑے کی مانگ

واشنگٹن ۱۵ مارچ امریکہ کے اقتصادی جنگ کے بورڈ اور ڈیفنس سپلائی کارپوریشن نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے ہندوستان سے ۵ کروڑ گز موٹی کرمچ خریدنے کا انتظام کیا ہے ہندوستانی کپڑے کے کارخانوں کے مالکان کام کے پروگرام کی توسیع کرنے کیلئے آمادہ ہو گئے ہیں۔ بند پڑے کرگھے چالو ہو گئے ہیں۔

انجمن مسلمانان کانپور

کانپور ۹ مارچ ۱۹۴۳ء آج نو بجے رات میں انجمن اسلامیہ کانپور کا سالانہ جلسہ بنابر تجدید انتخابات و تصدیق سالانہ حسابات حاجی محمد حمزہ صاحب رئیس کانپور کی صدارت میں منعقد ہوا سکریٹری انجمن ہذا نے ۱۹۴۲ء میں جو خدمت انجام دیں انکی مختصر مگر تفصیلی رپورٹ پڑھی۔

حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب متفقہ طور پر عمل میں آیا

صدر الحاج بابو محمد حمزہ صاحب نائب صدر حاجی ڈاکٹر عبد الصمد صاحب سید محمد جامع صاحب شیخ محمد رفیق سکریٹری ممتاز حسین صاحب جائنٹ سکریٹری داحد حسین صاحب ضیاء، خزانت غلیفہ نصاحب خازن مولوی حافظ غلام محی الدین صاحب محاسب حافظ احمد نبی صاحب۔

ممبران مجلس عاملہ۔ حاجی ڈاکٹر عبد الصمد صاحب سید محمد جامع صاحب۔ حافظ احمد نبی صاحب محمد ابراہیم صاحب صدیقی میاں فضل کریم صاحب، احمد حسین صاحب ضیاء حکیم سکندر شاہ صاحب حاجی محمد سمیع صاحب سید بادیلی صاحب حسب ذیل حسابات ۱۹۴۲ء پیش ہو کر منظور ہوئے

آمدنی

بقایا سابقہ	۱۴۶ — ۱۲ — ۰
عطیات کی مدیں	۱۴ — ۱۰ — ۰
سبیل	۱۵ — ۰ — ۰
تجہیز و تکفین	۶۶۴ — ۱۳ — ۰
چندہ ممبران	۲۴۲ — ۰ — ۰
ریلیف سوسائٹی	۶۰ — ۰ — ۰
میزان کل	۱۰۳۲ — ۷ — ۹
میزان کل مع تجویز گذشتہ	۱۱۷۹ — ۳ — ۹

اخراجات

سبیل میں	۵۰ — ۴ — ۰
تجہیز و تکفین میں	۷۸۷ — ۱۴ — ۳
تنخواہ ملازمین	۱۸۰ — ۰ — ۰
کرایہ مکان گودام	۲۴ — ۰ — ۰
چندہ ریلیف سوسائٹی کو دیا	۶۰ — ۰ — ۰
ڈاک خرچ	۰ — ۶ — ۰
اسٹیشنری خرچ	۰ — ۸ — ۰
متفرقات خرچ	۲ — ۱۱ — ۰
میزان کل خرچ	۱۱۰۵ — ۱۱ — ۳
تجویز باقی	۳۷ — ۸ — ۶
میزان کل	۱۱۷۹ — ۳ — ۹

نیازمند ممتاز حسین سکریٹری انجمن ہذا

عید میلاد النبی صلعم کو یاد رکھو

۱۲ ربیع الاول کی وہ مبارک و مقدس تاریخ جس میں شہنشاہ دو عالم حضور رحمت للعالمین صلعم پیدا ہوئے تھے وہ بحمد اللہ تعالیٰ پھر کروڑوں اور لاکھوں برکتوں کے ساتھ آرہی ہے جسے ذیل کے پروگرام کے ماتحت مسلمانان کانپور۔ علماء کرام، روساء شہر، میونسپل کمشنران۔ طلبہ اسلامیہ، وکلاء اور تاجر حضرات نیز انجمن ہائے اسلامیہ کے تمام رضاکار منا کر اپنی زندگی اور آنحضرت صلعم کی محبت کا ثبوت دیں ہر ایک گھر، محلہ اور مسجد میں جلسہ میلاد النبی صلعم منعقد کرائیں ایصال ثواب کے واسطے قرآن کریم کلمہ شریف، درود شریف کے ختم پڑھائیں اور بیواؤں، یتیموں، غریبوں کو کھانے کھلائیں۔

علاوہ ازیں مجلس اتحاد ملت کانپور کے زیر اہتمام اٹھنے والے ہر دو جلوسوں میں پاک و صاف اور باوضو ہو کر شرکت کریں۔

جلوس اول ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۴۳ء بروز جمعہ کو تین بجے صبح مسجد مچھلی بازار سٹین روڈ سے اٹھیگا جو نماز فجر سے قبل مسجد مذکور کے نیچے منتشر ہوگا۔

دوسرا عظیم الشان جلوس ڈھائی بجے پریڈ ریجی گراؤنڈ سے اٹھیگا جو مقررہ راستوں سے گذرتا ہوا پھولباغ پہنچیگا جہاں نماز عصر پڑھی جائیگی اور بعد نماز کے پریڈ واپس آئیگا۔

جلوس کو کامیاب بنانے کیلئے ضرورت ہے کہ اپنے اپنے کاروبار بند رکھا جائیں اور گرمیوں کی وجہ سے جلوس کے تمام راستوں میں سبیلیں رکھی جائیں اور اراکین و عہدیداران دستہ داران ...

پہنچیں۔

الداعیان

محمد جمیل صدیقی بی اے ایل ایل بی وکیل صدر

محمد فاروق صدیقی جنرل سکریٹری

مجلس اتحاد ملت کانپور

لکھنؤ میں مسلمانوں پر پابندیاں

... ضابطہ فوجداری ایک حکم نافذ کیا ہے جس کے ذریعہ مسلمانوں کو لکھنؤ میونسپلٹی کی حدود کے اندر بعض علاقوں میں گشت لگانے یا بار بار جانے کی یا لاٹھیاں یا تلواریں وغیرہ لے کر نکلنے کی یا اینٹیں پتھر وغیرہ جمع کرنے یا غلط افواہیں پھیلانے کسی بھی زبان میں نعرے لگانے یا کوئی ایسا کام کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے جس سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں کشیدگی پھیلنے کا احتمال ہو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ ...

دنیا کے تمام مذہبوں کا نصب العین اتحاد ہے

کلکتہ ۱۲ مارچ سر اے ایف رحمن شریف کلکتہ نے آج کلکتہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں کنووکیشن ایڈریس پڑھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسے آثار نمایاں ہوئے ہیں کہ موجودہ دنیا کے ٹوٹے پھوٹے ٹکڑوں سے سماج کی تخلیق ہو رہی ہے ہمیں ایک نئے عالمگیر نظام کی تعمیر کرنا ہے اگر ہم لوگ سمجھ سے کام لیں گے اور وہ اپنے بہترین امدادوں کی تشکیل کیلئے جدوجہد کریں گے تو نیا نظام پرامن طریقہ پر قائم ہو جائیگا ورنہ ہم لوگ تباہی کی لہر میں بہ جائیں گے سر رحمن نے اپنا ایڈریس حسب ذیل الفاظ میں ختم کیا۔

آپ لوگوں میں سے بہت سے یہ محسوس کر رہے ہوں گے کہ ہم لوگ جس دنیا میں رہ رہے ہیں اسکو توڑ کے اس کے ٹکڑے کر ڈالنے چاہئیں۔ لیکن آپ لوگ ایسا کرنے سے پہلے اسکو دوبارہ ڈھالنے کا پکا ارادہ کریں۔ اس سے قبل سر رحمن نے فرمایا کہ تمام مذہبوں کا مقصد اتحاد ہے روحانی اور جسمانی زندگی کا اتحاد۔ انسان اور انسان کا اتحاد اخوت کا دوسرا نام مذہب ہے۔ تمام مذہبی اختلافات شرائط کے بارے میں اور اسوجہ سے ہوتے ہیں کہ ہم ان شرائط کو بھول جاتے ہیں اور ایسی چیزوں کو ترک کر دیتے ہیں جن کا دوسرے احترام کرتے ہیں اگر ہمیں موجودہ مصائب سے چھٹکارا پانا ہے تو یہ تبدیلی قلب کے ذریعہ ہی ممکن ہو سکتا ہے میرا یہ خیال نہیں ہے کہ ہم ایک قطعی نئی روشنی کے آغاز سے بہت دور ہیں جو انسان کی روح کو آزاد کر دے گی اور نئی دنیا کیلئے جوش پیدا کرے گی۔ بنی نوع انسان کے موجودہ روحانی ہنگامہ اور مصیبت نے ایسی شکل اختیار کر لی ہے کہ جس کی بدولت نئی دنیا کی تخلیق ممکن نظر آ رہی ہے۔

آپ کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ آپکے خیالات کیسے ہیں یا آپ کس مذہب کے پیرو ہیں بلکہ آپکے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ میں انکسار، صحیح عزم اور اپنی [illegible] اپنی عقیدت کے مطابق سچائی پر عمل کرنے کی قوت ہو۔

چین کے وزیر محکمہ اطلاعات کا پیغام

کلکتہ ۱۲ مارچ چین کے وزارت اطلاعات کے کلکتہ کے دفتر سے جو بلیٹن شائع ہوا ہے اسمیں چین کے وزیر اطلاعات ڈاکٹر چانگ تاؤ فان کا ایک پیغام شائع ہوا ہے جسمیں انہوں نے کہا ہے کہ چین کے بچاؤ کی پہلی لائن ہندوستان ہی یہ کہنا اتنا ہی صحیح ہے جتنا کہ یہ تھا کہ چین کی ۶ سال کی گرانبار جنگ نے تمام ایشیا کو فتح کرنے کے بعد متعلق جاپانیوں کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیئے ہیں۔ چین اور ہندوستان اپنی شریفانہ اسپرٹ کی بدولت ایشیا کی دو بڑی طاقتیں بن جائیں گی ہمیں یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ ہم ہندوستانی اور چینی جنکی مجموعی تعداد دنیا کی نصف آبادی ہے محوری حملہ آوروں کو لڑائی میں پوری شکست دینے کے لئے نہ صرف اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے بلکہ فتح حاصل ہونے پر ایک ایسی نئی دنیا کی تعمیر کیلئے اپنا پورا فرض ادا کریں گے جسمیں آزادی اور انصاف دامن کا دور دورہ ہو گا" ڈاکٹر چانگ تاؤ فان گذشتہ سال فروری میں جنرل چیانگ کائی شیک کے ہمراہ ہندوستان آئے تھے۔

الہ آباد ۱۵ مارچ معلوم ہوا ہے کہ شریمتی وجے لکشمی پنڈت کی عارضی رہائی کی میعاد میں ۱۵ اپریل تک کی توسیع کر دی گئی ہے۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر بھوگنی پور مقام پکھرایاں ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۴۴

بعدالت جناب تحصیلدار بہادر بھوگنی پور مقام پکھرایاں ضلع کانپور

لالہ رام سیوک — مدعی

بنام دینیند وغیرہ — مدعا علیہ

بنام دیا نند وست رائے پسران بلدیو قوم برہمن ساکنان بھرگادس پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام پکھرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو جے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔ اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت تیر دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

(مہر عدالت)

مہاتما جی کی صحت ٹھیک ہو رہی ہے

بمبئی - ۱۹ مارچ - ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی تسلی بخش طریقہ پر رو بصحت ہو رہے ہیں - ان کا وزن چند پونڈ بڑھ گیا ہے - اگرچہ مہاتما جی اب گھومنے پھرنے اور چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے ہیں لیکن انہوں نے صبح اور شام کی چہل قدمی ابھی تک شروع نہیں کی ہے -

ہندوستان کے مسئلہ پر بیان دینے سے انکار

لندن - ۱۹ مارچ - برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر ایمری وزیر ہند سے دریافت کیا گیا کہ آیا اب وہ نان پارٹی لیڈروں کی بمبئی کی کانفرنس کے بیان اور اس کی کارروائی پر غور کر چکے ہیں اور کیا وہ بتلائیں گے کہ اس کانفرنس کے بیان کا کوئی جواب دیں گے -

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ بمبئی کانفرنس نے جو رزولیوشن منظور کیا ہے انہیں وائسرائے سے ملاقات کا ارادہ ظاہر کیا ہے - میں اس دوران میں کوئی بیان دینے کو تیار نہیں ہوں -

اس سوال کے جواب میں کہ آیا وائسرائے بمبئی کانفرنس کی درخواست منظور کر لیں گے -

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ ہمیں وائسرائے کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیے -

جاپان کے وزیر اعظم کا بیان

لندن ۱۷ مارچ ٹوکیو ریڈیو سے اعلان کیا گیا کہ جنرل ٹوجو وزیر آج نانکنگ سے واپس آ گئے وہ نانکنگ کی حکومت سے جنگ کو مشترکہ طور پر جاری رکھنے کے سلسلہ میں بات چیت کرنے کے لیے وہاں گئے تھے جنرل ٹوجو نے ٹوکیو واپس آنے پر کہا کہ حکومت جاپان نے چین اور جاپان کے تعلقات کو قطعی نئی بنیادوں پر ترتیب دینے کا فیصلہ کیا ہے -

ماتھ لائن پر فوجوں کے درمیان شدید جھڑپیں!

اتحادی فوج گفسا سے ۱۲ میل آگے

لندن - ۱۹ مارچ - وسطی افریقہ سے لڑائی کے بارے میں جو تازہ خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ دکھنی ٹیونیشیا میں مارتھ لائن کے قریب ۸ ویں برطانی فوج اور امریکی فوج کے درمیان جو گفسا سے آگے بڑھ رہی ہے ۷۵ میل سے کم فاصلہ رہ گیا ہے - امریکی فوجیں گفسا سے ۱۲ میل آگے نکل گئی ہیں - ایک اتحادی دستہ گفسا کے اتر پورب میں سفاکس جانے والی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ بڑھ رہا ہے - ٹائمز کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ مارتھ لائن کے قریب برطانی فوج کے گشتی دستوں اور جرمنوں کے ان اگلے دستوں کے ساتھ جو کہ مارتھ لائن کے پورب میں ٹھیکانہ بنائے بہت نزدیک ہے کئی بار جھڑپیں ہوئیں - چاندنی رات میں ایک جگہ مقابلہ ہوا - دشمن کے متعدد آدمیوں کو گرفتار کر کے ہمارے دستے اپنے مورچہ پر واپس آ گئے -

ہندوستان کے متعلق وائٹ پیپر شائع ہوگا

لندن - ۱۹ مارچ مسٹر چرچل نے کل برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں اعلان کیا ہے کہ آئندہ ہفتہ کے آغاز میں ہندوستان کے متعلق وائٹ پیپر شائع کیا جائیگا -

پیر پگارو کو سزائے موت

کراچی - ۱۸ مارچ - حکومت سندھ نے اعلان کیا ہے کہ مارشل لا کورٹ کی عدالت نے پیر پگارو کو ملک معظم کے خلاف لڑائی کی تیاری کرنے کے جرم میں سزائے موت دیدی گئی ہے -

خارکوف میں خوفناک لڑائی

ماسکو - ۱۹ مارچ - روس کے تازہ ضمنی اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ ڈونیچ کے مورچہ پر روسی فوجوں نے ڈٹ کر ... پر قبضہ کر لیا ہے - یہ جگہ ویال اور املونسک ریلوے کے درمیان ماسے تقریباً ۲۵ میل پچھم کو ہے - ڈونیز کے مورچہ پر خارکوف کے دکھن پورب میں ابھی تک بڑے گھمسان کا رن پڑ رہا ہے - اس علاقہ میں جرمن ٹینک اور پیدل فوج دھڑا دھڑ لڑائی میں جھونک رہے ہیں مگر روسیوں نے حملوں کو روک رکھا ہے - اس وقت بیلگورود علیکر وارشلو گراڈ تک روسی مورچہ پر لڑائی کا بہت زور ہے - جرمن ازیوم کے قریب اپنی فوجیں جمع کر رہے ہیں - ڈونیچ کے مورچہ پر روسی فوجیں املونسک برابر آگے بڑھ رہی ہیں - اور وہ واپاسی شہر سے صرف بائیس میل رہ گئی ہیں - اس پچھمی مورچہ پر روسی فوجوں نے سارا دن جرمن فوجوں کے باہر مورچے توڑ دیئے ہیں -

... کے خلاف مارشل لا کورٹ میں مقدمہ کی سماعت ہوئی اس کے خلاف چار الزامات لگائے گئے تھے ان میں سے تین میں مجرم پایا گیا -

پیر پگارو کے خلاف ۲۶ روز تک مقدمہ کی سماعت جاری رہی - پیر پگارو کی تمام جائداد جس میں منقولہ اور غیر منقولہ دونوں قسم کی جائداد شامل ہے ضبط کر لی گئی ہے - عدالت نے پیر پگارو کو تین الزامات کا مرتکب قرار دیا ہے -

(۱) ملک معظم کے خلاف لڑائی چھیڑنے میں مدد کرنا -
(۲) ملک معظم کے خلاف لڑائی چھیڑنے کے لئے کچھ لوگوں کے ساتھ سازش کرنا - (۳) ملک معظم کے خلاف لڑائی چھیڑنے کی تیاری کرنا -

بنگال میں بندوبست استمراری

کلکتہ ۱۸ مارچ - مسٹر پی - این - بنرجی وزیر مال بنگال نے بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں فلڈ کمیشن کی سفارشات کے بارے میں حکومت کا فیصلہ بتلاتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت بنگال میں بندوبست استمراری ختم کر دیا جائیگا اور کاشتکار اور حکومت کے درمیان براہ راست تعلق قائم کیا جائے گا - اس سلسلہ میں جلد از جلد ایک بل مجالس آئین ساز ...

... لگان وصول کرے گا - تجربہ کے لئے یہ اسکیم پہلے صرف ایک ضلع میں نافذ کی جائے گی -

مرکزی اسمبلی کی لیڈی ممبر

نئی دہلی - ۱۸ مارچ - شریمتی رینوکارے - آئی - سی - اقتصادیات (لندن) ممبر آل انڈیا ویمنز کانفرنس مرکزی اسمبلی میں ہندو استریوں کے حق وراثت کے بل پر ہندو عورتوں کا نقطہ نظر پیش کرنے کے لئے مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کی نامزد کی گئی ہیں - یہ حکومت ہند کے محکمہ تجارت کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر ایس - این رے کی بیوی ہیں - شریمتی رائے بحیثیت ممبر کے آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہوئیں -

تمباکو ایکسائز بل

نئی دہلی - ۱۸ مارچ - مرکزی اسمبلی نے آج تمباکو ایکسائز بل کی پہلی خواندگی منظور کر لی -

سسلی کے ہوائی اڈوں پر حملہ

والیٹا - ۱۸ مارچ - مالٹا کے ہوائی اڈہ سے اڑ کر انگریزی ہوائی جہازوں نے سسلی میں ہوائی اڈوں پر حملے کئے -

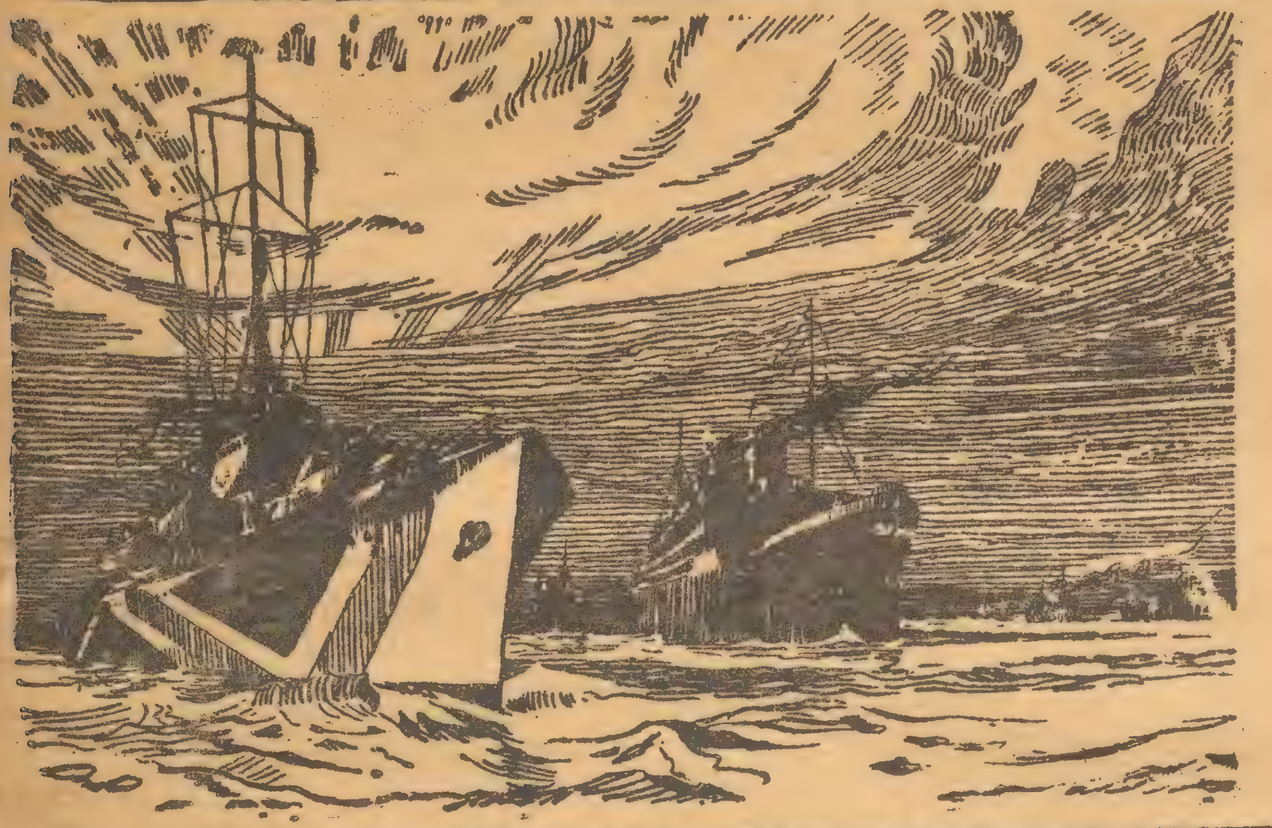
چلتے چلتے

ہم میں سے بیشتر ے لوگوں کا خیال ہے کہ ہر جگہ فوج لاریوں ہی کے ذریعہ پہونچائی جاتی ہے۔ ایک ٹریٹوریل انفنٹری کے دستے کے ایک نوجوان افسر نے اس تصویر کے دوسرے رخ کو بھی دکھایا ہے۔ یہ دلچسپ مکالمہ بی۔ بی۔ سی نے "دنیا اپنا کام کر رہی ہے" کے موضوع پر مرتب کیا تھا۔ ہم ذیل میں اس کا اقتباس درج کرتے ہیں۔ لغت میں بتایا گیا ہے کہ انفنٹری کے معنی "پیدل سپاہ" ہے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن اس کے علاوہ موٹر پر چڑھنے والی انفنٹری بھی ہے انھیں "سوار سپاہ" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ انھیں لڑائی کے میدان میں لاریوں پر سوار کر کے پہونچایا جاتا ہے اور وہاں پہونچکر پیدل لڑتے ہیں۔ باقاعدہ پیدل فوج اس طرح نہیں بلکہ ہمیشہ کوچ کرتی ہے۔ کوئی شخص جس نے یہ کیا ہو اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ لمبا کوچ بہت سخت ہوتا ہے اور جو روحانی اور جسمانی طور پر سخت ہوتا ہے بعض حالتوں میں روحانی سختی بہ مشکل برداشت کیجا سکتی ہے۔ گھنٹوں تنہائی، کسی بات کا خیال نہیں سوائے "اپنے بچارے پاؤں" منزل پوری بھی کر سکیں گے یا نہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز بات ہے کہ ایسے موقعوں پر انسان کا دماغ کیسے کام کرتا ہے۔ وہ صاف ستھری اور آرام دہ چیزوں سے آراستہ ہو کر روانہ ہوتا ہے، اور صحیح معنوں میں یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ سب کچھ مذاق ہے اُسے پچاس میل کا سفر کرنا ہے، اور وہ بھی چوبیس گھنٹوں کے اندر طے کرنا ہے یہ تو چنداں خراب نہیں، اس کے پاؤں اچھی حالت میں ہیں، اس پر عمدہ جوتے پہن لینے سے پھر کوئی خرابی نہیں آسکتی۔ شروع شروع میں قدم اُٹھانا اچھا لگتا ہے۔ پاس والے آدمیوں سے بہت سی باتیں بھی کہنے کو ہیں، پھر پہلی منزل طے کرنے کے بعد سگریٹ بھی ہے اور کیا بیس میل مسافت طے کرنیکے بعد چائے نہیں ملیگی؟ اسی طرح وہ ۱۵ میل کی مسافت طے کر لیتا ہے۔ پھر ہر چیز ذرا تنگ ہونے لگتی ہے۔ اس کے سامان کے گھٹنے کی پہلی علامت شروع ہو جاتی ہے پھر بندوق کو دوسرے ہاتھ میں لے لینے کا حکم ہوتا ہے۔ چائے کیلئے رُکنے کا آخری گھنٹہ بہت طویل معلوم ہونے لگتا ہے۔ لیکن بالآخر تمام سفر کا ایک تہائی حصہ تو طے ہو چکتا ہے۔ یہ بھی چنداں خراب نہیں۔ چائے کوچ پر اچھی لگتی ہے، بلکہ بہت اچھی یہاں پر بیس منٹ کا عرصہ رکنے کے لئے ملتا ہے جس سے جسم اور دماغ آرام پاتے ہیں۔

دس منٹوں تک آرام کرنے کی نسبت دوبارہ کوچ کرنے میں دقت معلوم ہوتی ہے لیکن یہ ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ یہ پڑاؤ ہر دفعہ فرحت بخش سمجھا جاتا ہے اس وقت تک جبکہ پھر کوچ کرنے کا حکم ملتا ہے جب شام ختم ہونے لگتی ہے اور خنکی بڑھتی ہے اس کی طبیعت پھر اچھی ہو جاتی ہے۔ سب لوگ مل کر گانے لگتے ہیں اس سے عمدہ ہونے کے آثار پائے جاتے ہیں۔ کوئی آدمی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور آخر کار یہ بھی چنداں خراب نہیں زیادہ دیر تک ٹھیرنے کا خیال لگا ہوا ہے۔ رات کے گیارہ بجے کسی کھیت کے پُرانے مکان میں آرام کرنے کا انتظار ہو رہا ہے، وہاں کھانا ملے گا زیادہ چائے ملیگی، فوجی چائے میٹھی اور گاڑھی اور پھر نیند۔ حقیقت میں صرف دو ایک گھنٹوں کے لئے لیکن نیند۔ ان تھکے ہوئے انسانوں کے لئے نیند کا مطلب بیہوشی ہے۔ آکاش کے ان دو گھنٹوں میں فردا کا خیال نہیں رہتا وہ چند منٹ جاگتے اور تیار ہو کر پھر سفر کرنے کے لئے لگتے ہیں یاد تک نہیں آتے زیادہ دیر ٹھیر کر آرام کرنے کے بعد سفر کے پہلے چند میل تو دوزخ کا نمونہ معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ سب چیزیں اکڑ جاتی ہیں، پاؤں تو اور بھی دوزخ بن جاتے ہیں پانچ منٹوں تک چلنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیس منٹوں تک چلا اور دوسرا پڑاؤ بالکل نہیں آتا بارہ میل اندھیرے میں صبح سویرے ہونے تک پھر ناشتہ اور صرف آٹھ میل کا سفر جانے کو ناشتے کے آگے کی چند گھڑیاں تو سب سے بدترین ہیں لیکن پھر بھی کسی عجیب طریقہ پر حوصلہ اور ہمت بڑھی رہتی ہے۔ ایک نوجوان سپاہی کے بارے میں ایک حکایت بیان کی گئی ہے یہ نوجوان فوجی منشی تھا اور کوچ سے ناآشنا تھا۔ جب رات کو فوج نے پڑاؤ کیا تو وہ بے ہوش ہو گیا صرف چند لوگوں کو اسکی خبر تھی کیونکہ اسکے ساتھ والا جوان جو وہ بھی منشی تھا اپنے بازو کے سہارے ناشتہ تک سنبھالتا رہا۔ یعنی ڈھائی گھنٹے دو بندوقوں اور ایک دوسرے آدمی کو اُٹھانا، اور وہ بھی جب کہ تیس میل سے زیادہ کا سفر خود بھی طے کر لیا ہو۔ دونوں کا خاتمہ ہو گیا۔ آخری گھنٹہ آجاتا ہے تو سب کوئی سنبھل جاتے ہیں۔ بینڈ باجا ان کا استقبال کرتا ہے، وہ اور سنبھل جاتے ہیں جونہی ان کی آخری منزل گاہ اُن کو دکھائی دیتی ہے سب تکلیف اور درد فوراً بھول جاتے ہیں مقام تک پہونچنے کے قبل درست رہ کر چلنا ہوتا ہے ایسے کمانڈنگ افسر کو بائیں طرف آنکھیں موڑ کر سلام کرنا پڑتا ہے۔

دونو بازو آگے پیچھے جھٹکاتے ہوئے پھر ٹھیر جانا قطار سیدھی کرنا پھر رخصت ہو جانے کا حکم۔ اگر کوئی شخص ان تمام کو پورا کر دے اور گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے کسی طرح کے آثار اس پر نہ ہوں تو بس وہ جیت جاتا ہے۔

مسٹر فلپس حیدرآباد ۱۵ مارچ صدر امریکہ کے خاص نمائندہ مسٹر فلپس کل اورنگ آباد سے سکندرآباد پہونچے ریاست حیدرآباد کے ریذیڈنٹ نواب صاحب چھتاری اور دوسرے افسروں نے ریلوے اسٹیشن پر انکا استقبال کیا۔



لڑائی لمبی چلے گی

واشنگٹن ۱۶ مارچ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈل ہل نے برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن سے بات چیت کرنے کے بعد اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس میں کہا کہ یہ امر طے شدہ ہے کہ یہ جنگ توقع سے کہیں زیادہ عرصہ تک جاری رہیگی اخباری نمائندوں کی اس کانفرنس میں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انیتھونی ایڈن اور امریکہ کے برطانی سفیر مسٹر لارڈ ہیلی فیکس بھی شریک تھے۔

مسٹر کارڈل ہل نے کہا کہ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ سے بات چیت کا آغاز بہت تسلی بخش طریقہ پر ہوا ہے مسٹر ایڈن نے بھی مسٹر ہل کے اس بیان سے اتفاق کیا مسٹر ہل نے کہا کہ یہ اشد ضروری ہے کہ جنگ کے ہر مرحلہ پر ہم اتحادی حکومتوں کے درمیان مکمل طور پر اتفاق رائے ہو جائے اور بعد از جنگ کی تعمیر کے اہم مسائل طے ہوتے رہیں اسکا مقصد یہ ہے کہ تمام اتحادی ملکوں کی حکومتوں کو ایک دوسرے کی تمام سرگرمیوں کی اطلاعات ملتی رہیں اور چین اور روس سے بھی اطلاعات کا تبادلہ ہوتا رہے۔

ہندوستان کا مسئلہ

لندن ۱۶ مارچ مسٹر جان گنتھر نے مسٹر انیتھونی ایڈن کی امریکہ کی سیاحت کے متعلق ریڈیو پر تبصرہ کرتے ہوئے۔ یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مسٹر انیتھونی ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ اور امریکن حکام کے درمیان جن مسائل پر بات چیت ہوگی یہ ممکن ہے کہ انمیں ہند کا مسئلہ بھی شامل ہو۔

لندن کے امریکی حلقوں کو پختہ یقین ہے کہ جو بات چیت ہوگی اس سے ہندوستان کو خارج نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اتحادی قوموں کے لئے ہندوستان کا مسئلہ اہم ترین مسائل میں سے ایک ہے اگر مسٹر ایڈن کے امریکہ جانے کا مقصد کوئی ایسا سیاسی سمجھوتہ کرنا ہے جس کے ذریعہ اتحادی قومیں ایک دوسرے سے پورے طور پر تعاون کریں تو ہندوستان کا مسئلہ حل کرنا ضرور ہوگا۔

چین میں جاپان کے علاقے

لندن ۱۶ مارچ جاپانی ریڈیو کا کہنا ہے کہ جاپان چین میں اپنے علاقے جہاں اسے مراعات حاصل ہیں نانکنگ حکومت کے حوالہ کر دیگا۔ جو جاپانیوں کے ماتحت ہے یہ علاقے ۳۰ مارچ کو نانکنگ گورنمنٹ کے حوالہ کئے جائیں گے حکومت جاپان کے ایک افسر نے کل ٹوکیو میں کہا تھا کہ برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ پہلے ہی اپنے ایسے علاقے جہاں انہیں رعائتی حقوق حاصل تھے چنگنگ کی حکومت کے حوالہ کر چکے ہیں۔

REGD. NO.
A. 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جماں پر تو حق عزمِ مستقل میں ہے۔ زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہی

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔
قیمت فی پرچہ
ڈیڑھ آنہ
۱؍

Vol. 37 No. 13	CAWNPORE, SATURDAY 27. 3. 1943.	کانپور شنبہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۲ھ	جلد ۳۷ نمبر ۱۳

ادبیات

محبت کی قسم

از جناب سرخوش عسکری طباطبائی لکھنوی

اُف نہ کہنا تھی مجھے ترکِ محبت کی قسم
جبرِ قدرت کی قسم، قہرِ مشیت کی قسم

پردۂ شرم و نقابِ رُخِ فطرت کی قسم
حسن بیتاب محبت ہے محبت کی قسم

عشق معصوم ہے معصومیِ فطرت کی قسم
چاہنا جرم نہیں ہے تری چاہت کی قسم

بدگماں مجھ سے نہ ہو تو، کہ محبت ہے تری
مدعا صرف محبت ہے محبت کی قسم

ہجر کا خوف نہ ہے وصل کا ارماں مجکو
تو سزاوارِ محبت ہے محبت کی قسم

موج در موج ہیں ہر چند کہ جلوے تیرے
پھر بھی لب تشنۂ دیدار ہوں حیرت کی قسم

عشق کی قید پہ آزادیِ کونین نثار
تجھ سے باندھے ہوئے پیمانِ محبت کی قسم

اب کوئی تار سلامت نہیں سازِ دل کا
تیرے توڑے ہوئے سررشتۂ الفت کی قسم

آہ الزام نہ دے مجکو جئے جانے کا
موت آساں ہے دشواریِ الفت کی قسم

نکل آیا ہوں حدِ شمس و قمر سے آگے
خوفِ دوراں نہیں یکرنگیِ فرقت کی قسم

تیرا احسان نہ کرنا بھی ہے احسان کرنا
داغِ محرومیِ یک عمرِ محبت کی قسم

حرم و دیر کے جھگڑوں سے مجھے کام نہیں
دیکھنا تجکو عبادت ہے عبادت کی قسم

عشق اُس منزلِ دشوار میں لایا ہے جہاں
ہر نفس تازہ شہادت ہے شہادت کی قسم

کیا قیامت سے ڈراتا ہے ہمیں اے واعظ!
عشق ہر آن قیامت ہے قیامت کی قسم

تو مرے حالِ جُدائی سے پریشان نہو!
جی رہا ہوں ترے عذرِ دمِ رخصت کی قسم

دنیائے اسلام

عصمت انونو کے انتخاب پر اظہارِ مسرت

۹ر مارچ کو مجلس وطنی کبیر نے متفقہ طور پر غازی عصمت انونو کو ترکی جمہوریہ کا از سر نو صدر منتخب کر لیا۔ اس انتخاب صدارت پر ترکی کے سیاسی حلقوں میں انتہائی مسرت کا اظہار کیا گیا ہے، اس انتخاب پر اظہار خیال کرتے ہوئے "المفید" لکھتا ہے۔ دنیائے اسلام میں غازی عصمت انونو کی ہستی یقیناً لائق فخر ہے، عصمت اپنے فضائل و کمالات کی وجہ سے ایک امتیاز خصوصی مالک ہیں۔ غازی ممدوح نہ صرف ایک ماہر فن فوجی افسر اور بہترین سپہ سالار ہیں۔ بلکہ وہ اپنے سیاسی تدبر اور اپنی انتظامی قابلیت کے لحاظ سے بھی ایک اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ ان فضائل کے ساتھ ہی انصاف پسندی، حق پرستی، رحمدلی، غریب نوازی اور انکسار پسندی، غازی عصمت کی چمکتی ہوئی خوبیاں ہیں۔ ترک زعماء میں یہ شرف صرف غازی عصمت ہی کو حاصل ہے کہ مذہبی جماعت کے ارکان بھی انکو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

افغان نیشنل اسمبلی کا نیا انتخاب

کابل ۱۱ر مارچ۔ اتحاد مشرقی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت شاہ افغانستان نے افغان نیشنل اسمبلی کے نئے انتخابات کا حکم دیدیا ہے۔ موجودہ اسمبلی کی میعاد ۲۱ر اپریل سنہ ۱۹۴۳ء کو ختم ہو گی اور نئے انتخابات آئندہ ماہ کے تیسرے ہفتہ تک ختم ہو جائیں گے۔ نئے انتخاب کے لئے سعی و کوشش اور جد و جہد کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور مختلف جماعتوں کے باثر اصحاب اپنے حلقۂ اثر میں وقف جد و جہد ہیں۔ اُمید کہ افغان نیشنل اسمبلی کا یہ انتخاب ہر اعتبار سے مکمل و مناسب ہو گا۔

ترکی اور عراق کی دوستی لائق اطمینان ہے

ترکی اور عراق کے تعلقات پر بحث کرتے ہوئے اخبار "العراق" لکھتا ہے:—

حالات چاہے کچھ ہی صورت اختیار کریں۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ ترکی اور عراق کے تعلقات مستحکم حیثیت میں قائم رہیں گے۔ مذہب نے عراق کو ترکی سے رشتۂ اخوت میں منسلک کر دیا ہے اور یہ تعلق مستحکم ہی ہوتا چلا جائے گا اہل عراق اسبات سے مسرور ہیں کہ ترکی کو اپنی ہوشمندانہ پالیسی میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ عراق ترکی کی حفاظت کے لئے صرف اس لئے فکرمند نہیں ہے کہ اس تحفظ پر خود عراق کی حفاظت کا دار و مدار ہے۔ بلکہ یہ فکرمندی اس خلوص پر مبنی ہے جو عراق کو ترکی کے ساتھ ہے۔

ترکی صحیح راستے پر قائم ہے

انقرہ ۱۱ر مارچ۔ ادانہ کانفرنس میں ترکی نے جو پالیسی اختیار کی ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے جاپان کے وزیر خارجہ نے کہا کہ فیصلے کرتے وقت ترکی کو زیادہ دور اندیشی سے کام لینا چاہئے تھا۔ اس تنقید کا جواب دیتے ہوئے "ینی صباح" لکھتا ہے:—

ہم جاپان کے وزیر خارجہ کو یقین دلاتے ہیں کہ ترکی حکومت کو کسی کے "قیمتی مشورے" اور انتباہ کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی سمجھدار حکومت بغیر سوچے سمجھے کوئی قدم نہیں اُٹھا سکتی۔ لیکن جاپان کو اپنے حالات پر نظر ڈالنی چاہئیے اُس نے جو غلط اندازے کئے تھے ان کی سزا ضرور ملیگی۔

فلسطین میں حفاظت وطن کی تحریک

المقدس (بذریعہ ہوائی جہاز) ڈاک۔ فلسطین کے ایسٹرن کلب میں حفاظت عامہ کی تجویز پر مباحثہ ہوا۔ اور اس امر پر غور کیا گیا کہ فلسطین میں اس تجویز پر عمل درآمد کا کہانتک امکان ہے۔
اس طرح عام جلسوں کا ایک سلسلہ قائم ہے جن میں فلسطین پر اثر ڈالنے والے مابعد جنگ کے مسائل پر بحث کی جائے گی۔ اس خاص موضوع سے عوام کو دلچسپی ہے۔

یمن میں محوری ایجنٹ نظر بند

یمن کے ریڈیو اسٹیشن سے چند محوری ایجنٹوں نے عرب زبان میں، اتحادیوں خلاف اور محوریوں کے حق میں پروپگنڈا شروع کیا ہے امام یمن نے یہ سلسلہ بند کر کے یمن میں جتنے جرمن و اطالوی باشندے تھے سبکو نظر بند کر دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE.
جمال پر تحقِ عزم مستقل پیدا کرے | زبان پر بھی وہی ہو جو ضمیر دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت کانپور
جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۳

بین الاقوامی شطرنج

کچھ دنوں سے بین الاقوامی شطرنج کی بساط بچھی ہوئی ہے اور اس پر طرح طرح کی چالیں چلی جارہی ہیں مختلف ممالک میں یکے بعد دیگرے چند ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں کہ یہ خیال کر لینا غلط نہیں کہا جاسکتا ہے کہ جنگی مورچوں کے پیچھے کچھ دوسرے مشورہ بھی پردۂ راز کے اندر ہو رہے ہیں اس کا خیالی سلسلہ یوں شروع ہوا کہ سولینی نے کاؤنٹ کیانو کو پوپ روما کے دارالحکومت ویٹیکن میں بھیجا اسی کے ساتھ ساتھ یہ خبر بھی شائع ہوئی کہ امریکہ کے ایک بشاپ اسپلمین بھی وہاں پہونچے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد جرمن سفیر وان ربن ٹراپ روما پہونچا کچھ دنوں بعد اگرچہ ویٹیکن کی باتوں سے اُنکے کوئی تعلق نہ تھا یہ سنا گیا ہے کہ مغربی جمہوریتوں یعنی برطانیہ اور امریکہ کے بعض طبقوں میں روس کے خلاف جذبات پائے جاتے ہیں ولایات متحدہ امریکہ کے نائب صدر مسٹر ہنری ویلیس اور اس کے بعد مسٹر وینڈل ولکی کی تقریروں سے بھی یہی پتہ چلا کہ اٹلانٹک کے دونوں سروں پر روس کے کچھ مخالفین موجود ہیں۔ برطانیہ اخبارات نے زور دیا ہے کہ [illegible] حلقوں میں روس کے خلاف زیادہ جذبہ پایا جاتا ہے پھر ماسکو میں امریکن سفیر ایڈمرل اسٹینڈلی نے جو تقریر کی اس سے صورت حال اور بھی کسی قدر نازک ہوگئی فوراً ہی فیلڈ مارشل اسمٹس نے ان لوگوں کو تنبیہ کی جو روس کی مخالفت کر رہے ہیں ان سب پر بالا یہ تازہ ترین خبر آئی کہ برطانی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن امریکہ پہونچ گئے ہیں اور پریسیڈنٹ روزویلٹ سے کچھ گفت و شنید کر رہے ہیں وہاں انہوں نے امریکہ کے ہر سر برآوردہ سیاستداں سے ملاقاتیں بھی کی ہیں پھر برلن سے یہ خبر آئی کہ مشرقی محاذ بھی گفت و شنید سے خالی نہیں ہے اور جنرل ٹوجو نے نین کنگ جاکر چین کی کٹھ پتلی حکومت سے کچھ بات چیت کی ہے الغرض یہ تمام واقعات صاف بتلا رہے ہیں کہ پچھلے دنوں مختلف طاقتوں کی ڈپلومیٹک سرگرمیوں میں خاص اضافہ ہوگیا ہے۔

آزادی کا مطالبہ

بجٹ پر جتنی بحثیں ہوئیں اور مرکزی اسمبلی میں جتنی تقریریں کی گئیں ان سے ایک بات پوری طرح واضح ہوگئی وہ یہ کہ ان تمام اختلافات کے باوجود ایک خراب بھی موجود ہے جس پر ہندوستان کی تمامتر پارٹیاں پوری طرح متفق ہیں۔ یہ چیز کیا ہے؟ یہ ہے ہندوستان کی آزادی کا مطالبہ ہے اور حکومت برطانیہ سے اختیارات منتقل کرانے کا سوال اس مسئلہ پر ہندوستان کی تمامتر جماعتیں پوری طرح متحد و متفق ہیں۔ آج ہندوستان میں کوئی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی سیاسی جماعت ایسی نہیں ہے جو حکومت برطانیہ سے یہ مطالبہ نہ کر رہی ہو کہ وہ حکومت کے اختیارات پوری طرح ہندوستانیوں کی طرف منتقل کرے۔ مرکزی اسمبلی میں مختلف جماعتوں کے نمایندوں نے جو تقریریں کی ہیں ان سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود حکومت برطانیہ کی جانب سے آج تک وہی کہا جارہا ہے جو آج سے برسوں قبل کہا جاتا تھا، یعنی یہ کہ ہندوستانیوں میں باہم اتحاد نہیں ہے اس بنا پر حکومت برطانیہ اختیارات منتقل کرنے کو تیار نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اتفاق نہ ہونے کی حالت میں آخر وہ اختیارات کس جماعت کی طرف منتقل کرے؟

دیسی اخبارات اور حکومت

کاغذ کی قلت اخبارات کے لئے جس قدر مصائب پیش کر رہی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہر شخص جانتا ہے کہ کاغذ کی قلت نے اخبارات کے لئے موت اور زندگی کا سوال پیش کر رکھا ہے۔ لیکن ان اخبارات میں دیسی زبانوں کے اخبارات پر حکومت کی خاص نظر کرم ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر حکومت ہندوستانی زبانوں اور انگریزی کے اخبارات کے درمیان اس امتیاز کو کیوں روا رکھتی ہے؟ اگر حکومت کو یہ خیال ہے کہ انگریزی زبان کے اخبارات میں اس وقت مساعیٔ جنگ کے پروپگنڈے کے سلسلہ میں زیادہ مفید ہوسکتے ہیں تو یہ اس کی ایک کھلی ہوئی غلطی ہے۔ ہم حکومت کو بتادینا چاہتے ہیں کہ کسی ملک کے اندر کسی قسم کے پروپگنڈے کو اسی وقت کامیاب بنایا جاسکتا ہے جبکہ وہ پروپگنڈے اسی زبان میں جو ملکی ہے کیا جائے غیر ملکی زبانوں کے ذریعہ کسی ملک میں ہرگز بھی پروپگنڈا نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اگر حکومت پروپگنڈے کے لئے انگریزی اخبارات زیادہ مفید خیال کرتی ہے تو یہ اس کی ایک کھلی ہوئی بھول ہے۔

ولکی ہندوستان کیوں نہ آئے

مسٹر وینڈل ولکی نے اب جاکر اس کا سبب بتلایا ہے کہ اگرچہ چین جاتے اور وہاں سے آتے وقت ہندوستان ان کے راستہ میں پڑتا تھا وہ ہندوستان کیوں نہیں آئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ بین الاقوامی پالیسی کے باعث امریکہ کی حکومت کو یہ خیال ہوا تھا کہ میرا ہندوستان جانا مناسب نہ ہوگا۔ بہرحال اگرچہ مسٹر ولکی ہندوستان نہ آئے مگر انہوں نے دنیا کو اتنا تو بتلا دیا کہ ترکی سے چین تک ہر ایشیائی ملک کو ہندوستان کے معاملہ سے دلچسپی ہے۔ مسٹر ولکی کا خیال ہے کہ صرف برطانی۔ امریکن بنیاد پر دنیا کا امن قائم نہیں ہوسکتا بلکہ اس میں روس اور دوسرے عناصر کی شرکت کی بھی ضرورت ہوگی۔

ایک نیا ستارہ

ماہرین نجوم نے پچھلے دنوں فضائے آسمانی میں ایک نیا ستارہ دیکھا ہے جس کا نام انہوں نے "نووا پیپس" رکھا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ستارہ چند دنوں میں پھر آنکھوں سے اوجھل ہوجائے گا۔ اس سلسلہ میں یہ واقعہ کسی قدر اہمیت رکھتا ہے کہ جون ۱۹۱۸ء میں بھی جب گذشتہ جنگ عظیم ہو رہی تھی ایک نیا ستارہ نمودار ہوا تھا اور اسے "نووا اکویلی" کا نام دیا گیا تھا۔ یہ ستارہ بھی چند روز کے بعد لاپتہ ہوگیا تھا اور اس کے متعلق یہ خیال کیا گیا تھا کہ دنیا میں کوئی بڑا انقلاب آنے والا ہے۔ وہ انقلاب اس صورت میں آیا کہ پانچ ماہ کے بعد جنگ عظیم ختم ہوگئی۔ کہا نہیں جاسکتا ہے کہ اس وقت کا نیا ستارہ بھی اس زمانے کے نئے ستارے کے اثرات

یوپی نے اناج پر سے کنٹرول اٹھالیا

حکومت یوپی کے گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں ایک اعلان شائع ہوا ہے جس کے ذریعہ اناج کے بھاؤ کے کنٹرول کے متعلق ضلعوں کے حکام کے تمام اختیارات سلب کر دئے گئے ہیں۔ جو انہیں کچھ عرصہ پہلے دئے گئے تھے۔

آئندہ سے اناج کے بھاؤ پر کوئی کنٹرول نہیں ہوگا۔ لیکن ریگولیٹیڈ شہروں میں اور ایسے دوسرے شہروں میں جہاں اناج کی قلت ہے اور جہاں سرکاری ذخیروں سے۔ اناج بہم پہنچایا جاتا ہے اناج کے خریج کے بھاؤ، حکومت کی لاگت لگا کر مقرر کیے جائیں گے۔

اس سلسلہ میں حکومت نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ یہ کارروائی حکومت نے اناج کی خریداری کی اسکیم کے سلسلہ میں کی ہے جو ۲۵ مارچ سے عملدرآمد ہوگا اس اسکیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ تجارت اسوقت تک آزاد رہے جب تک کہ دیہات سے قصبوں اور شہروں کیلئے اناج کی منتقلی اس مرحلہ پر پہنچ جائے جبکہ حکومت تمام قابل حصول اناج حاصل کرسکے کیونکہ تھوک کے بھاؤ پر کوئی سرکاری کنٹرول نہیں ہوگا کیونکہ حکومت تمام اناج خود خریدیگی تو صرف حکومت ہی تھوک میں اناج بیچ سکیگی۔ دیہات میں اناج کے خریج کا بھی کوئی بھاؤ مقرر نہیں کیا جائیگا۔ خریج کا بھاؤ صرف ریگولیٹیڈ شہروں میں اور ان شہروں اور قصبوں میں مقرر کیا جائیگا جہاں اناج کی کمی ہے جو اگرچہ رقبہ و آبادی کے لحاظ سے ریگولیٹیڈ شہروں اور قصبوں کے برابر نہیں ہیں۔

یہ کارروائی کرتے ہوئے حکومت کو کاشتکاروں کے مفاد ذہن میں رکھنے پڑے ہیں جو اپنی پیداوار کیلئے زیادہ سے زیادہ آزاد بازار چاہتے ہیں نیز حکومت نے ان شہری خریداروں کے فائدے کو بھی ذہن میں رکھا ہے جو بیجا نفع خوری سے محفوظ رکھے جانے کے خواہاں ہیں حکومت کی تمام اسکیم ان دونوں مفادوں میں حتی الامکان زیادہ سے زیادہ توازن قائم رکھنے کی غرض سے مرتب کیگئی ہے اور یہ امید کیجارہی ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے کچھ مفاد۔ دوسروں کیلئے قربان کردینے کی ضرورت ہے کا احساس کرے گا۔ خریداروں کو یہ محسوس کرنا چاہئے۔ کہ کسان جو تیار شدہ مال خریدتا ہے اس کی قیمتیں چونکہ بہت زیادہ چڑھ گئی ہیں بدیں وجہ کسان کو اپنے اناج کی مناسب قیمت ملنی چاہئے۔ اور کسان کا یہ فرض ہے کہ جب اسے اپنے اناج کی مناسب قیمت ملے تو وہ اناج بازار میں لے آئے خواہ وہ قیمت اس قیمت سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ جو کہ وہ اپنے اناج کو روک کر وصول کرسکتا ہے۔

اناج کا ذخیرہ جمع کرنیوالا۔ خریدار اور کسان دونوں کا دشمن ہے وہ خریداروں کو ان کی خوراک سے اور کسان کو اسکی پیداوار کی قیمت سے محروم کرتا ہے اسکا مقصد سستے داموں۔ اناج خریدنا اور اسے اسوقت تک روکے رکھنا ہے جب تک کہ لوگ بھوک سے بیتاب ہوکر اسکے منہ مانگے دام دینے کو تیار نہ ہو جائیں۔ جب ایسے آدمیوں کو پکڑ لیا جائے گا اور انہیں ضرور پکڑ لیا جائیگا۔ تو ان سے بہت سخت سلوک کیا جائیگا۔

جو شخص ریگولیٹیڈ شہر میں چوری سے اناج لاتا ہے وہ بھی اس سے اچھا نہیں ہے وہ گراں داموں پر اناج خریدتا ہے کیونکہ ایسے لوگ عام طور پر دولتمند ہوتے ہیں اور بھاؤ کو اسدرجہ چڑھادینے میں بھی گریز نہیں کرتے جو کہ غریب آدمی ادا نہیں کرسکتے اور وہ اسوقت تک اناج خریدتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے لئے کافی اناج جمع نہیں کرلیتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چوری چھپے اناج بکنے لگتا ہے اور اناج کے ذخیرے رکے جاتے ہیں اسکو بھی سخت سزا دیجائیگی۔

آئینہ کانپور

کنزیومرس کوآپریٹیو سوسائٹی

خوراک و کپڑے وغیرہ کی دقتوں کا خیال کرتے ہوئے پبلک کو آسانی کیساتھ سامان فراہم کرنے کیلئے ایک کنزیومرس کوآپریٹیو سوسائٹی قائم کیجارہی ہے جسکا سرمایہ تقریباً پانچ لاکھ روپیہ ہوگا۔ اور جسکے حصہ فروخت کئے جائیں گے۔

مسٹر سی ایم کر۔ آئی سی ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور اس سوسائٹی کے بورڈ آف ڈائرکٹرس کے پہلے پریسیڈنٹ ہوں گے۔

اور اس سوسائٹی کا افتتاح ۱۰ اپریل کو مسٹر آر۔ ایف موڈی چیف سکرٹری یوپی گورنمنٹ کریں گے۔

اسٹنڈرڈ کلاتھ

معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے یوپی کو اسٹنڈرڈ کلاتھ کی تیاری میں سے صرف ۵ فیصدی دینا تجویز کیا ہے۔ مقامی کپڑے کے سوداگران کی رائے میں یہ کوٹا صوبہ کیلئے بہت کم ہے اور کم از کم دس فیصدی۔ ہونا چاہئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ صوبہ کی ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے۔ صوبہ کے کوٹے کو ضرور بڑھادیگی۔

نیشنل سروس ٹریبونل

نیشنل سروس ٹریبونل یوپی نے اپنے صوبہ کے مالکان مِل سے درخواست کی ہے کہ وہ بیون ٹریننگ اسکیم کے واسطے انگلینڈ میں تربیت حاصل کرنے کے لئے مناسب امیدواروں کے ناموں کی سفارش کریں۔ درخواستیں ۵ اپریل ۱۹۴۳ء تک ٹریبونل کے پاس آجانا چاہیئے۔ اور امیدواروں کا انٹرویو ۸ اپریل ۱۹۴۳ء کو ۱۱ بجے لیبر کمشنر کے دفتر میں ہوگا۔

خوراک کی اسکیم

اناج کنٹرول اور خوراک کے راشن کی اسکیم کے متعلق یوپی گورنمنٹ کے انتظامات شائع ہوگئے جسکے مطابق فی الحال ۲۵ شہروں میں یہ اسکیم نافذ ہوگی جسمیں کانپور بھی۔ شامل ہے۔

کانپور کیلئے راشننگ آفیسر مسٹر ہربرٹ مقرر ہوئے ہیں۔ راشننگ کارڈ جاری کئے جادیں گے جسکے ذریعہ سے ایک ہفتہ کا غلہ دیا جاویگا۔ اسکے لئے غلہ کے کوپن پہلے سے حاصل کرنا ہوں گے اور بعد ازاں اس کوپن کے ذریعہ لیسنس شدہ دوکانوں سے غلہ حاصل کیا جاویگا غالباً ۳ اپریل تک راشن کارڈ جاری ہوجائیںگے اور ڈیڑھ ہزار سے تین ہزار تک آدمیوں کا راشننگ ایک دکان سے مل سکیگا جسکے لئے اندازاً سارے شہر میں ۳۰۰ یا ۴۰۰ سو دکانیں پوری وقت کی ہونگی۔

جوانوں کا راشن ۱۰ چھٹانک اور ۱۲ سال کے کم عمر کے بچوں کا راشن ۵ چھٹانک ہوگا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۰ اپریل تک یہ سب انتظامات مکمل ہوجائیںگے اور راشننگ کارڈ کے ذریعہ خوراک ملنا شروع ہوجائے گی۔

راشن کے اشیا حسب ذیل ہیں:۔
(۱) گیہوں (۲) گیہوں کا آٹا۔ (۳) چاول (۴) جوار (۵) جو (۶) باجرہ (۷) چنا (۸) مکئی۔

جانوروں، رجسٹرڈ کوآپریٹیو سائٹیوں، ہوٹلوں اور حلوائیوں وغیرہ کو بھی راشن کارڈ دیئے جاویں گے۔ مہمانوں کیلئے بھی راشننگ کارڈ جاری کئے جاوینگے

مسلم لیگ

کانپور سٹی مسلم لیگ کی حلقہ وار کمیٹیوں کے انتخاب ہوگئے ہیں اور سارے شہر سے انتظامیہ کمیٹی کیلئے ۱۱۲ ممبران منتخب ہوکر آئے ہیں۔

اب سٹی مسلم لیگ کے عہدہ داران کا انتخاب ۲۸ مارچ کو ہوگا۔

۲۳ مارچ کو سٹی مسلم لیگ نے یوم پاکستان منایا اور ایک جلسہ سید احمد شاہ صاحب وکیل کی صدارت میں ہوا۔ جسمیں ایک تجویز کے ذریعہ پاکستان کی تائید کیگئی اور یہ کہا گیا کہ یہ جلسہ کوئی بھی سیاسی آئین جو آل انڈیا۔ مسلم لیگ منظور شدہ ریزولیشن لاہور کی بنیاد پر نہ ہو قبول نہ کریگا۔ اور اسکی مخالفت کرے گا۔

ایک دوسری تجویز تبلیغ نگار۔۔ کے متعلق تھی جسمیں کہا گیا کہ یہ جلسہ حکومت ہند کی اس روش کو جو اس نے مسٹر

یوسف ہارون کی فریک التوا۔ اسی پر نسبیہ کرنے کے۔ مسلمانوں کو اظہار خیال کرنے سے باز رکھا۔ سخت مذمت کرتا ہے۔

انجمن انسداد بیرحمی جانوران

انجمن انسداد بیرحمی جانوران کا ایک جلسہ ہوا جسمیں آئندہ سال کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔

پریسیڈنٹ:۔ مسٹر ایچ۔ ایے۔ ولکنس ایم ایل سی۔
وائس پریسیڈنٹ:۔ ڈاکٹر ایم۔ ایکس۔ زونامسٹر ایچ۔ جی مصرا او۔ بی۔ ای۔
سکریٹری:۔ مسٹر آئی۔ بھٹے۔
ٹریرر:۔ مسٹر جی۔ اے ٹامسن۔

ڈاکو

بدری سنگھ ڈاکو کو سیسہ مؤ تھانہ کے ایک کانسٹبل نے جبکہ وہ سائیکل پر بھگوان نگر بھاگا جارہا تھا گرفتار کیا ہے اس کے پاس سے ایک دیسی پستول اور کچھ کارتوس برآمد ہوئے ہیں۔

پولیس نائک کی لاش

سندر سنگھ پولیس نائک سوتی نگر پولیس اسٹیشن کی لاش عیدگاہ کے قریب سے برآمد ہوئی ہے۔

میلاد شریف

جناب شیخ حافظ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ سوداگر مشک روڈ نے ۲۷ مارچ کی شام کو میلاد شریف اور دعوت طعام میں معززین شہر کو مدعو کیا ہے۔

دعوت

پنڈت بنواری لال مصرا۔ جنرل منیجر و سکریٹری سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کے صاحبزادہ شیو دہاری مصرا کا تقریب جنیو ۲۶ مارچ کی شام کو ہوگی۔ اور ۲۷ مارچ کو دعوت طعام جسمیں پنڈت جی نے اپنے معزز دوستوں کو بھی مدعو کیا ہے

زندہ جلا دیا۔

۲۴ مارچ کی رات کو ڈاکٹر سلیمان کے رشتہ کے بھائی مسٹر نذیر احمد کو چند نامعلوم آدمیوں نے ان کے بنگلہ واقع سول لائن میں آگر اور انکے کمرہ کے اندر داخل ہوکر اور انکو باندھ کر زندہ جلا دیا۔

اس سلسلہ میں مسٹر انتظار حسین ڈی۔ ایس۔ پی تحقیقات کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے تین آدمیوں کو گرفتار کیا ہے جسمیں ایک عباسی مسمی محرم جیت بھی شامل ہے۔

میونسپل الکشن

آنجہانی مسٹر پنڈت شیو نرائن مصرا کی وفات کی وجہ سے جو میونسپل بورڈ کے وارڈ نمبر ۱۳ کی جگہ خالی ہوئی ہے اس کیلئے ۲۶ امیدواروں نے نامزدگیاں کرائی ہیں۔

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۰ء

بعدالت صاحب جج ضلع ٹمپریری سول اینڈ سشن جج بہادر کانپور
مقدمہ متفرقہ نمبر ۹ ۱۱ سنہ ۱۹۴۲ء
رحیم بخش — سائل۔

اطلاع بنام المسماۃ نہنی بیوہ معشوق علی قوم مسلمان ساکن کٹرہ بجنور ساکن حال بنگلہ نمبری ۹ چھاؤنی کانپور (۲) مسماۃ لطیفن زوجہ کلو قوم شیخ ساکن محلہ کٹرہ بجنور حال مقیم بنگلہ نمبری ۹ چھاؤنی کانپور۔

اطلاع دیجاتی ہے کہ درخواست بغرض تقرر ولی رحیم بخش سائل مذکور نے گذرانی ہے لہٰذا اطلاعنامہ براہ احضار عذر داران اور در پیشی مقدمہ بتعین تاریخ ۳۰ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا جاتا ہے کہ اگر آپکو نسبت درخواست رحیم بخش کے عذر ہو تو اندر میعاد مقررہ مذکور اصالتاً یا وکالتاً قبل دس بجے صبح کے عدالت صاحب جج ضلع کانپور میں حاضر ہوکر عذر اپنا پیش کریں درصورت انقضائے میعاد مقررہ مذکور پھر عذر آپ کا سنا نہ جاویگا۔ اور حکم مناسب نسبت درخواست رحیم بخش مذکور کے صادر ہوگا۔

المرقوم ۲۴ مارچ سنہ ۴۳ء
بحکم عبدالسلام منصرم
عدالت ٹمپریری اینڈ سشن جج کانپور
مہر عدالت

نئی دہلی ۲۴ مارچ معاصر نیشنل کال کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند غالباً جادہ کی جفت برائے انگلستان جائیں گے نامہ نگار موصوف کا یہ کہنا ہے کہ وائسرائے ہندوستان کے متعلق [illegible]

شبد گل

: وزیر اعظم جاپان جنرل ٹوجو نے جاپانی دائٹ (پالیمنٹ) میں کہا تھا کہ "جنگ کو اسی سال ختم کر دینا چاہیئے"۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اتحادی طاقتیں جنرل ٹوجو کو مایوس نہیں کریں گی بلکہ یہ کوشش کریں گی اسی سال جاپان کو آخری شکست ہو جائے۔

جنوبی افریقہ کی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے فیلڈ مارشل اسمٹس نے اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ "لیگ آف نیشنز ایک کھنڈر بن گئی ہے"۔ یہ بالکل صحیح ہے اس لئے کہ جس چیز کی وجود ہی باقی نہ ہو وہ کھنڈر کیونکر ہو سکتی ہے!۔

اگرچہ حکومت ہند کے موہوم ممبر سر ریجنالڈ میکسویل کی صحت چند ماہ سے اچھی نہیں ہے تاہم ان کے عہدے میں ایک سال کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ حصول صحت کیلئے یہ طریقہ برا نہیں ہے۔ ہلکے اور خوشگوار کام سے صحت کو فائدہ پہنچیگا

جب سردار سنت سنگھ نے اسمبلی میں یہ سوال کیا۔ کہ جبر کی جو پالیسی ہندوستان میں اختیار کیگئی ہے کیا انگلستان اور امریکہ میں اس پر عمل کرنا ممکن ہوتا؟ تو ہوم ممبر نے یہ جواب دیا کہ ان ممالک میں "کانگرس والے نہیں ہیں"۔ یہ درست ہے لیکن وہاں سر ریجنالڈ میکسویل جیسے ہوم ممبر بھی تو نہیں ہیں۔

حکومت ہند کے لا ممبر سر سلطان احمد کو یہ شکایت ہے کہ ممبران اسمبلی بہت زیادہ تعداد میں سوالات کرتے ہیں اور سر ضیاء الدین کا خیال ہے کہ سوالات بالکل ناکافی ہوتے ہیں۔ اس پر ایک لطیفہ سن لیجئے۔ برطانیہ میں پارلیمنٹری انتخابات کے زمانہ میں ایک امیدوار نے جو دوبارہ ممبر بننا چاہتا تھا ایک تقریر میں کہا کہ اس نے اپنی پہلی ممبری کے زمانے میں تمام ممبروں سے زیادہ تعداد میں سوالات کئے ہیں یہ سن کر ایک لیڈی نے جواب دیا۔ "یہ ثبوت اس کا ہے کہ آپ سے زیادہ بے علم کوئی نہیں۔"

جلسوں کی ممانعت کا حکم خلاف قانون ہے

چترہ ۱۷ مارچ مسٹر ڈبلیو او تھوبم آئی سی ایس ڈسٹرکٹ سیشن جج نے آج مسٹر ٹی کے۔ ویر راگھو آچاری ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ بورڈ انجینیر کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا۔ فاضل جج نے اپیلانٹ کو بری کرتے ہوئے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے گذشتہ اگست میں کانگریس کے کارکنوں اور انڈین نیشنل کانگریس کے عہدہ داروں کو ضلع میں عام جلسہ کرنے یا جلوس نکالنے کی ممانعت کیلئے جو حکم جاری کیا ہے وہ خلاف قانون ہے۔

عدالت ماتحت نے ویر راگھو آچاری کو ۷۵ روپیہ جرمانہ یا عدم ادائیگی جرمانہ ایک ماہ قید بامشقت کی سزا ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت مندرجہ بالا حکم کی خلاف ورزی کے جرم میں دی تھی۔

سیشن جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ نمبر ۵۶ کے ذریعہ کسی ایسے طبقہ کو جسکی تشریح "ہمدرد" جیسے مبہم لفظ سے کیگئی ہو جلسہ کرنے یا جلوس نکالنے کی مخالفت کرنیکا کوئی مجاز نہیں ہے قاعدہ ۵۶ کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے سپاہ۔ عوام کی حفاظت، امن عامہ کے قیام اور جنگ کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے کا انتظام کیا جائے اس قاعدہ کے ماتحت جو حکم بھی جاری کیا جائیگا اس اطلاق ایک مقررہ علاقہ کے اندر بلا استثنا مذہب و ملت یا عقیدہ یا پارٹی ہونا چاہیئے۔ آدمیوں کے درمیان امتیاز کرنا خلاف قانون ہوگا فاضل جج نے اپنے فیصلہ میں مزید لکھا ہے کہ ایک خاص طبقہ کے آدمیوں کو۔ جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دیدینا اور دوسرے طبقہ کو ان کی اجازت نہ دینا قانون کا منشا نہیں ہے ایسے طریقہ پر امتیاز روا رکھنا اور قانون میں ایسے الفاظ داخل کرنا جو اسمیں موجود نہیں ہیں ایک قسم کی ریاکاری ہے اس قاعدہ کے مطابق عام جلسوں کی یا تو پورے طور پر ممانعت کیجا سکتی ہے یا ان پر پابندی عائد کیجا سکتی ہے۔ یعنی چند شرائط کیساتھ ان کی اجازت دیجا سکتی ہے، لیکن جلسے کرنے کے معاملہ میں کسی قسم کی "ہمدردی" دینے والوں کو جلسے کرنیکی ممانعت کرنیکی کوئی اجازت نہیں دیگئی ہے بدیں وجہ فاضل جج نے مجسٹریٹ کا حکم خلاف قانون اور کالعدم قرار دیتے ہوئے اپیلانٹ کو بری کر دیا۔

ادب لطیف

عالم تصور

اے سیمتن رقاصہ۔
تو اسی انداز سے۔
میرے ساز دل سے چھیڑ چھاڑ کئے جا۔
میرا تصور رنگیں۔
تجھ میں اپنی محبوبہ کو پنہاں دیکھتا ہے۔
سوسن کے پھول چن کر، اس کا شب مہتاب میں
خرام ناز سے بید کے گھنے پیڑوں میں سے پھولوں اور شاخوں کو
روندتے ہوئے نکلنے کا
دلفریب نظارہ
اب تک میری آنکھوں میں
رقص کر رہا ہے
سرشار جوانی کی مخمور نگاہوں سے
مجھے اور مدہوش بنائے جا۔
جب تک کہ مشرق کی جبین سے
مہرتاباں کا ظہور نہ ہو۔
اور کنول کا تبسم موتی نہ بکھیرے۔

لکھنؤ میں امتناعی حکم

لکھنؤ ۱۸ مارچ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے۔ زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت ایک حکم کے ذریعہ مسلمانوں کو عیدگاہ کے گرد و نواح میں جانے یا جمع ہونے کی ممانعت کر دی تھی یہ حکم ۳۶ گھنٹے تک نافذ رہا۔

ہندوستان کے متعلق وائٹ پیپر شائع ہوگا

لندن ۱۹ مارچ مسٹر چرچل نے کل برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں اعلان کیا ہے کہ آئندہ ہفتہ کے آغاز میں ہندوستان کے متعلق وائٹ پیپر شائع کیا جائیگا۔

اخباری کاغذ کا کنٹرول!!

نئی دہلی ۱۹ مارچ حکومت ہند کے گزٹ کی غیر معمولی اشاعت مورخہ ۱۷ مارچ میں نیوز پرنٹ (اخباری کاغذ) کے کنٹرول کے حکم میں ایک ترمیم شائع ہوئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ۱۷ مارچ سے اخبارات کا ہر ایک مالک جو اس حکم کے کلاز ۳ (۸) میں مذکورہ شرائط کے علاوہ کاغذ درآمد کرتا ہے یا دوسرے طریقوں پر حاصل کرتا ہے اسے کاغذ درآمد کرنے پر یا حاصل کرنے پر تین دن کے اندر چیف کنٹرولر آف امپورٹس کو اس کے بارے میں تحریری اطلاع دینی ہوگی اور وہ چیف کنٹرولر سے پہلے سے تحریری اجازت حاصل کرنے بغیر اس کاغذ کو استعمال، فروخت یا دوسرے طریقہ پر صرف نہ کر سکے گا جو اس نے اسطرح درآمد کیا ہو یا دوسرے طریقہ سے حاصل کیا ہو۔

نوآبادیوں کے فائدہ کیلئے حکومت

لندن ۱۹ مارچ ڈیوک آف ڈیون شائر نائب وزیر نوآبادیات نے نیاسا لینڈ اور ہنگ کی لڑائیوں کے زخمی فوجیوں کے نبرد۔ کونسز بری کلب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نوآبادیوں کی ترقی ان کے اپنے فائدہ کے لئے کیجا رہی ہے وزیر اعظم کے اس بیان پر کہ وہ دولت برطانیہ سلطنت کے وزیر اعظم بننے کا ارادہ نہیں کر رہے ہیں۔ ان سب کو خوش ہونا چاہئے جنہیں سلطنت کی بہتری کی بہت فکر ہے برطانیہ ان ملکوں کی اسوقت تک منافی کرنے کی حتی الامکان زیادہ سے زیادہ کوشش کر رہا ہے جب تک کہ وہ خود اپنا انتظام نظام حکومت سنبھالنے کے قابل نہ ہو جائیں۔

عالم نسواں

روسی عورتوں کا ملازمتیں میں تناسب

ملک کے ہر شعبہ میں عورتوں کی کافی تعداد نظر آتی ہے پہلی دو پنجسالہ اسکیموں ۳۷-۱۹۲۸ء کو عملی جامہ پہنانے کے بعد سرکاری ملازم خواتین کی تعداد ۳۰ لاکھ سے بڑھ کر ۹۰ لاکھ ہو گئی اس کے علاوہ جو کام عورتوں سے متعلق ہیں ان کی نوعیت بھی بالکل بدل گئی ہے زار کے روس میں ۱۸۹۷ء میں ملازم عورتوں میں ۵۵ فیصدی بڑے طبقہ کے گھروں میں خادمائیں تھیں ۲۵ فیصدی۔ زمینداروں کے کھیتوں پر کام کرتی تھیں ۴ فیصدی حکومت کے تعلیمی اور صحت سے متعلق اداروں میں۔ ملازم تھیں اور ۱۳ فیصدی صنعتوں میں کام کرتی تھیں ۱۹۳۶ء کے سوویٹ روس میں ۳۹ فیصدی عورتیں بڑی صنعتوں میں کام کرتی تھیں ۱۵ فیصدی دکانوں اور تجارتی اداروں میں ملازم تھیں ۲۰ فیصدی ڈاکٹر اور استانیاں تھیں اور صرف ۲ فیصدی گھروں میں نوکر تھیں بقیہ ۲۴ فیصدی صنعت، فنون لطیفہ اور سائنس کے مختلف شعبوں میں کام کرتی تھیں۔

انقلاب ۱۹۱۷ء سے پہلے ریل کے محکمہ میں عورتوں کو اچھی جگہیں نہیں دیجاتی تھیں اب وہاں انہیں اہم ملازمتیں سپرد کیجاتی ہیں، سوویٹ روس میں تقریباً ۴۰۰ عورتیں۔ اسٹیشن ماسٹر ہیں ۱۴۰۰ نائب اسٹیشن ماسٹر اور ہزاروں ریلوے انجینیر اور انجن ڈرائیور ہیں۔

آج سوویٹ روس میں عورتیں انجینیر، ہوا باز اور سائنسداں سب کچھ موجود ہیں، صنعت، زراعت، فنون سائنس یا حکومت کوئی بھی ایسا زندگی کا شعبہ نہیں ہے جہاں عورتیں ملازم نہ ہوں، وہاں اب بڑی صنعتوں اور محکمہ تعمیر میں ایک لاکھ سے زیادہ عورتیں انجینیر اور صناع ہیں اور تقریباً چھ ہزار عورتیں ڈاکٹر ہیں پنچایتی اور سرکاری کھیتوں میں تقریباً دو کروڑ عورتیں کام کرتی ہیں۔

قانون، عورتوں کے حق کا محافظ

مزدوروں کے قوانین بنانے میں عورتوں کے جسمانی اور جنسی پہلوؤں کا خصوصیت کیساتھ لحاظ رکھا گیا ہے سوویٹ روس کے قوانین کے مطابق مضر صحت صنعتوں میں عورتوں اور ۱۸ سال کے کم عمر لڑکوں کو کام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ حاملہ ہونے کے چھ ماہ بعد اور دودھ پلانے والی مائیں۔ چھ ماہ تک رات کیوقت کارخانوں میں مطلق کام نہیں کر سکتیں، عورتوں کو بچہ کی پیدائش کے ۳۵ دن پہلے سے ۲۸ دن بعد تک پوری تنخواہ کے ساتھ چھٹی ملتی ہے بچہ کی پیدائش سے چھٹی سے بہت پہلے ہی عورتوں کو ہلکے کاموں پر لگا دیا جاتا ہے۔ لیکن اجرت میں کمی نہیں کیجاتی، بچہ والی ماں کو ہر ساڑھے تین گھنٹہ کے بعد تیس منٹ بچہ کو دودھ پلانے کے لئے دئے جاتے ہیں۔

سوویٹ روس میں شادی اور کنبہ کے قوانین، ماں اور بچہ کے حقوق کی پوری طرح حفاظت کرتے ہیں روس میں شادی کو سوسائٹی اور ملک کے مفاد کیلئے ضروری سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سے عورت اور بچہ کے حقوق کی حفاظت ہو جاتی ہے روس میں شادی کی نوعیت تجارتی سودے کیطرح نہیں ہے بلکہ اسے دو آزاد افراد کے درمیان ایک معاہدہ سمجھا جاتا ہے۔

بچوں کی دنیا

دو طوطے

ریاض الاسلام صاحب بی اے (علیگ)

کسی جنگل میں طوطوں کا ایک جھنڈ رہا کرتا تھا۔ صبح سویرے یہ جھنڈ روزی کی تلاش میں نکلتا۔ سب طوطے جہاں بھی جاتے ایک ساتھ جاتے، آم، امرود، بیر اور دوسرے پھل ان کی غذا تھے تمام دن باغوں میں گھوم گھام کر خوب کھا کر اور خوب کھیل کر یہ شام کو اپنے بسیروں پر واپس آتے تھے۔

ان میں دو طوطے "بدو" اور "دبو" تھے یہ چچا زاد بھائی تھے۔ دونوں میں بہت دوستانہ تھا۔ دونوں ہمیشہ ساتھ رہتے تھے لیکن "بدو" بہادر اور نڈر تھا اور "دبو" بہت ڈرپوک

ایکبار ان کے جنگل میں چڑی مار آیا اس نے کسی طرح ان دونوں طوطوں کو پکڑ لیا اور بازار میں بیچ دیا۔

احمد میاں (جنہوں نے یہ طوطے خریدے تھے) پرندوں کے بڑے شوقین تھے کبوتر، لال، بلبل وغیرہ سبھی انہوں نے پال رکھے تھے ان سب کو وہ بہت آرام سے رکھتے تھے، یہ دونوں طوطے انہیں بہت پسند آئے زمرد جیسے ہرے پر، لعل جیسی لال چونچ اور گول گول آنکھیں۔ اور گلے میں ایک خوبصورت گنڈا پڑا ہوا غرض ان طوطوں کی ہر چیز انہیں پسند تھی دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ خوب صورت پنجرے بنوائے، ان میں پانی اور کھانے کے لئے دو چھوٹی چھوٹی کٹوریاں رکھوائیں ورزش کا بھی انتظام کیا گیا۔ ایک لوہے کی سلاخ لگائی گئی جسے پنجوں میں پکڑ کر طوطے خوب چکر لگا سکتے اور لٹک سکتے تھے۔ دونوں کے پنجرے قریب ہی قریب رکھے گئے، تاکہ اگر طبیعت گھبرائے تو آپس میں باتیں کر لیں۔ کھانا احمد میاں اپنی سمجھ کے مطابق اچھے سے اچھا دیتے۔ ان کا ارادہ تھا کہ ان طوطوں کو خوب باتیں کرنا سکھائیں گے۔

باوجود ان سب چیزوں کے طوطے خوش نہ تھے ان کے لئے اڑنے کی جگہ تو تھی ہی نہیں۔ خوش کیسے رہتے۔ "دبو" نے "بدو" سے کہا۔ یار اب تو یہاں سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں نظر آتی۔ زندگی یہیں گذارنا پڑیگی" "بدو" بولا "میں تو سر مار مار کر ان تیلیوں کو توڑ ڈالونگا یا اپنی جان دیدونگا"، اور واقعی وہ نہ کچھ کھاتا تھا نہ پیتا تھا۔ بس اپنا سر تیلیوں پر مارتا رہتا۔

"دبو" نے بہتیرا سمجھایا: "دیکھو بدو! اب یہاں رہنا ہے تو آرام سے رہو، اسطرح سر مارنے سے فائدہ؟ لوہے کی تیلی تو ٹوٹنے سے رہی۔ تم کسی دن مر جاؤگے۔ "بدو" نے کہا۔ یہاں پنجرے میں پڑے رہنے سے تو یہی بہتر ہے کہ سر پھوڑ کر مر جائیں۔ اور سچ پوچھو تو ہماری زندگی تو اسیوقت ختم ہو چکی تھی جب ہمیں چڑی مار نے پکڑا تھا۔ جنگل میں ہم آزاد تھے آزادی ہی ہماری زندگی تھی۔ اس پنجرے میں مرنا جینا سب برابر ہے" اس نے زور سے ٹکر مارتے ہوئے کہا "سب برابر ہے"

"دبو"، بولا "دیکھو بدو بھائی! میں بہتر سمجھتا ہوں اور میری بات مان جاؤ۔ یہ کہکر اس نے آنکھیں دوسری طرف پھیر لی۔ اور بولا "میاں مٹھو حق اللہ۔ پاک ذات اللہ۔ نبی جی بھیجو" دبو نے یہ باتیں سیکھ لیں۔ ان کے سیکھنے میں اسے کھانا ملنے میں بڑی آسانی ہو گئی۔ یعنی طوطے کی آواز سن کر احمد میاں دوڑے آئے اور آم کی قاش جو خود کھا رہے تھے، دبو کے پنجرے میں ڈالدی اسے وہ بڑے شوق سے کھانے لگا۔ احمد میاں نے بدو کو جو دیکھا تو اس کے سر میں کچھ چوٹ معلوم ہوتی تھی اور آم کی قاش جو صبح انہوں نے اس پنجرے میں ڈالی تھی ویسی کی ویسی رکھی تھی احمد میاں کو بدو کی یہ بات بہت ناگوار گذری وہ اسے کوستے ہوئے چلے گئے کچھ دن بعد بدو اسیطرح سر پٹک پٹک کر مر گیا اس نے آزادی کے پیچھے جان دیدی "دبو" اپنے منہ میاں مٹھو بنتا۔ احمد میاں کی خوشامد کرتا اور احمد میاں ہنستے۔

پردۂ فلم

مسٹر محبوب کی "نجمہ" کی نمائش تیار ہے

مسٹر محبوب کی سوشل تصویر نجمہ جو محبوب پروڈکشن کی پہلی پیشکش ہے پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے ہندوستان کی سب سے خوب صورت ایکٹریس وینا نے اس تصویر میں ہیروئن کا پارٹ ادا کیا ہے اور بمبئی ٹاکیز کے شہرت کے مالک مسٹر اشوک کمار نے ہیرو کے فرائض انجام دیئے ہیں اس کے علاوہ دوسرے تمام اداکار بھی ایک خاص شہرت کے مالک ہیں۔

نجمہ کے متعلق پورے یقین کیساتھ کہا جا سکتا ہے کہ نجمہ ایک ایسی شاندار سوشل تصویر ہوگی جو ہندوستان کی صنعت فلمسازی میں ممکن ہے کہ ایک نیا باب کھولدے جن حضرات نے مسٹر محبوب کی سابقہ تصاویر عورت اور روٹی دیکھی ہیں۔ وہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نجمہ کس پائے کی تصویر ہوگی۔

نجمہ کا افسانہ لکھنؤ کے ایک معزز خاندان سے متعلق ہے جسمیں قدیم وجدید مشرقی تمدن کو نہایت ہی سلیقہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے ہم کو پورا یقین ہے کہ مسٹر محبوب کا یہ جدید شاہکار سوشل تصاویر میں ایک نئے انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

ڈیفنس رولز کے قیدیوں کے فوٹو

نئی دہلی ۲۰ مارچ گذشتہ حکومت ہند کے سرکاری گزٹ میں محکمہ ڈاکخانہ جات کے قواعد میں ایک ترمیم شائع ہوئی ہے۔ جس کے ذریعہ ان لوگوں کے فوٹو ڈاک سے بھیجنے کی ممانعت کر دیگئی ہے۔ جو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ ۲۶ کے ماتحت سزایاب ہو چکے ہیں اس نئے قاعدہ کی رو سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ محکمہ ڈاک سے کوئی ایسی چیز نہیں بھیجی جائے گی۔ جسمیں یا جس کے لفافہ پر کسی اشتہاری مجرم کی یا ایسے مجرم کی تصویر ہوگی جو تعزیرات ہند کے باب ۶ کے ماتحت ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت سزایاب ہوا ہو یا جسے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ ۲۶ کے ماتحت نظر بند کر دیا گیا ہو۔

جاپان کی سمندری طاقت کو کم نہ سمجھنا

لندن ۱۹ مارچ دکھن پچھم پیسفک کے اتحادی ہیڈکوارٹر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں پر جنرل بکار تھر کے عملہ کے ایک ذمہ دار افسر نے متنبہ کیا ہے کہ جاپان کے جہازوں کے نقصانات کے بارے میں کوئی پرامید نظریہ قائم نہ کیا جائے یہ سمجھ بیٹھنا بڑی خطرناک غلطی ہوگی کہ اس نقصان کی بدولت جو ہمارے سمندری اور ہوائی بیڑوں نے جاپان کے جہازوں کو پہنچایا ہے۔ جاپان کا سمندری بیڑہ خطرناک حد تک کمزور ہو گیا ہے اور وہ اب سمندر پر اپنی فوجیں سہولت سے نہ لیجائیگا اس سوال کے جواب میں کہ جاپان کے ۱۸ لاکھ ٹن کے تجارتی جہازوں کے نقصان کا جو اندازہ لگایا گیا ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے اس افسر نے کہا کہ ہم لوگوں کی بدقسمتی سے اس نقصان کیساتھ یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ جاپان نے غیر جانبدار اور لڑائی میں حصہ نہ لینے والے ملکوں کے ۴ لاکھ ۷۵ ہزار ٹن کے وزنی جہازوں پر قبضہ کر لیا ہے اور یہ بھی اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ جب لڑائی شروع ہوئی ہے اسوقت سے اتنک ۴ لاکھ پچاس ہزار ٹن کے جہاز جاپان میں بنائے جا چکے ہیں۔

تمباکو بل منظور!

نئی دہلی ۲۰ مارچ آج مرکزی اسمبلی میں تمباکو پر ایکسائز بل پاس ہو گیا۔ بیڑی کے تمباکو پر ٹیکس نہ لگانے کی ترمیم نامنظور ہو گئی۔

اقوالِ زرّین

دولت سے ہزاروں فوائد ہیں لیکن سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ انسانیت کے جذبہ کو کچل کر رکھ دیتی ہے اور اس پاک جذبہ کے کچلے جانے کے بعد انسان انسان نہیں رہتا بلکہ چمکتے ہوئے سونے کی طرح ایک بے جان دھات کا ٹکڑہ بن کر رہ جاتا ہے۔ (فرینکلین)

وہ کام کرو جن سے تمہیں رغبت نہیں ہے ان چیزوں پر عمل کرو۔ جن سے تم گھبراتے ہو کامیابی کا انحصار ان چیزوں پر ہے جو تم کو ناپسند ہیں بہ نسبت ان کاموں کے جن سے تمہیں رغبت ہے (ریئر میکڈانلڈ)

دولت اسکی نہیں ہے جو حاصل کرتا ہے، بلکہ اس کی ہے جو اسے سلیقہ سے خرچ کرتا ہے۔

یہ درست ہے کہ محبت کے راستہ میں ہم کو شدید مشکلات، پریشانی اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن محبت انسانی خصلت کا بہترین جوہر ہے۔ (شکسپیر)

موجِ تبسّم

مصوّر: کہئے جناب کیسی اچھی تصویر ہے؟

اداکار: یہ آپ نے میری تصویر بنائی ہے یا اپنا سر۔

مصور: (سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے) اپنا سر جی نہیں! آپ شاید اپنی آنکھیں گھر چھوڑ آئے ہیں۔

نئی دلہن: ابا کا یہ طریقہ ہے کہ جب کسی کو کوئی تحفہ دیتے ہیں تو ایسی جس کے دینے سے اخراجات میں بھی کچھ کفایت ہو اور واپس بھی نہ لیا جا سکے۔

نیا دولہا: بجا ارشاد ہے اسی لئے شاید انہوں نے تمہیں میرے حوالہ کر دیا ہے۔

ایکٹریس: یہ تو بتائیے ہالی ووڈ یہاں سے کتنی دور ہوگا؟

پروڈیوسر: ایک سال کی تنخواہ کرایہ کیلئے ہمارے یہاں بینک میں جمع کرو، تو ہم بتا دیں

دلچسپ معلومات

برطانیہ کی شاہی تلوار دنیا میں سب سے قیمتی خیال کیجاتی ہے۔ اسے شاہ جارج چہارم نے نو لاکھ روپیہ میں بنوایا تھا۔

دنیا میں سب سے زیادہ بارش جزائر فلپائن کے مقام باگینو ۱۴ جون ۱۹۱۱ء میں ہوئی تھی اس روز ۴۶ انچ بارش اس مقام پر ہوئی تھی پھر اسکے بعد اتنی بارش کبھی نہیں ہوئی۔

بانس کے درخت نے تیز رفتاری سے بڑھنے میں دنیا کے تمام درختوں کو مات کر دیا ہے اس کی نئی شاخیں موسم برسات میں ۲۴ گھنٹہ میں چھ فٹ تک بڑھ سکتی ہیں۔

شہد کی مکھی انڈے دینے کے زمانہ میں اوسطاً ۳۰ ہزار انڈے روزانہ دیتی ہے۔

بمبئی کے نئے گورنر: کراچی ۲۰ مارچ بمبئی کے نئے گورنر سر جان کولی ولے کراچی پہنچ گئے ہیں

افسانہ

محبت کا تحفہ

کملا رات بھر بے چینی سے کروٹیں بدلتی رہی اور جو کچھ جگدیش نے کہا تھا اس پر غور کرتی رہی جگدیش کے بغیر اس کی زندگی موت سے بھی بدتر ہو جائیگی اسمیں تو کسی شک کی گنجائش ہی نہیں تھی مگر جو دلیل جگدیش نے دی تھی اسمیں بھی کملا کو کافی وزن محسوس ہو رہا تھا۔

جگدیش نے شام کو بہت دیر تک کملا کو سمجھایا تھا کہ تم مجھ سے ہی شادی کرنے پر ضد نہ کرو کیونکہ تمہارے والد اس کیخلاف ہیں کہ تمہاری شادی میرے ساتھ ہو وہ اپنے ایک دوست کے سامنے اپنی اس رائے کا اظہار کر چکے ہیں نیچ ذات کے جس ماں باپ کے بچے کو انہوں نے اپنے گھر میں پناہ دی اور اپنے ٹکڑوں پر پال کر اس قابل بنا دیا کہ آج وہ ڈاکٹری کا پیشہ کر کے اپنا پیٹ پال سکتا ہے اس کے ساتھ کملا کی شادی کس طرح ہو سکتی ہے!!!

کملا نے جگدیش سے بہت ضد کی کہ وہ اسے یہاں سے لیکر کہیں دور چلا چلے۔ مگر جگدیش نے اپنے محسن پر سے دغا کرنے پر آمادگی ظاہر نہ کی۔

رات بھر کروٹیں بدل بدل کر صبح کرنے کے بعد کملا نے فیصلہ کیا کہ اگر جگدیش اپنی طرف سے میری تجویز پر عمل کرنے کو تیار نہ ہو تو میں خود اس پر عمل کروں گی وہ مجھے یہاں سے نکال لیجانے پر آمادہ نہیں ہے تو میں اس کے ساتھ خود یہاں سے نکلوں گی۔

مگر صبح جب وہ جگدیش کے کمرے میں پہنچی تو بجائے جگدیش کے اسے ایک خط ملا۔ جس سے کملا پر بجلی سی گر پڑی اس خط سے کملا کو معلوم ہوا کہ جگدیش ہمیشہ کیلئے اسے چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے۔ جگدیش نے اپنے خط میں لکھا تھا کہ میری دعا ہے تمہاری اچھی جگہ شادی ہو اور تم اپنے شوہر کے ساتھ سکھ کی زندگی بسر کرو۔

افسوس ہے میں تمہاری شادی کے موقع پر موجود نہ ہوں گا۔ مگر کبھی موقع ہوا تو تمہیں اپنی طرف سے ضرور تحفہ پیش کروں گا

رات کے دو بجے سیٹھ صاحب نے ڈاکٹر جگدیش کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ ان کی بیوی کو سانپ نے کاٹ لیا تھا۔ ڈاکٹر جگدیش کے بارے میں یہ سب کو معلوم تھا کہ انہوں نے خود کو خدمت خلق کیلئے وقف کر دیا ہے۔ اور دن رات میں کسی وقت بھی انہیں طبی امداد کیلئے طلب کیا جا سکتا ہے اس لئے سیٹھ صاحب گھبرائے ہوئے ڈاکٹر جگدیش کے گھر پر آئے تھے۔

ڈاکٹر جگدیش سیٹھ صاحب کی موٹر پر بیٹھ کر آناً فاناً ان کی عالیشان کوٹھی پر پہنچ گیا وہ راستے بھر سیٹھ صاحب کو تسلی دیتے ہوئے آیا تھا۔ مگر جب کمرے میں داخل ہو کر اس نے مریضہ کی صورت دیکھی تو خود اسکا دل بھی بیٹھنے لگا۔

کمرے میں مسہری پر کملا بیہوش پڑی تھی اور سانپ کا زہر اس کے جسم میں پھیل رہا تھا

سیٹھ صاحب کی موجودگی کا خیال کر کے وہ سنبھل گیا ورنہ ضرور پچھاڑ کھا کر گرتا۔ اس نے سیٹھ صاحب سے مخاطب ہو کر دیوانہ وار اضطراب کے ساتھ کہا "اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بیوی زندہ بچ جائے تو فوراً کمرے سے باہر چلے جائیں"

سیٹھ صاحب کے باہر جاتے ہی جگدیش نے نشتر سے کملا کے جسم پر ایک زخم لگایا اور اس پر منہ رکھکر زہر چوسنا شروع کر دیا۔

پانچ گھنٹے کے بعد جب کملا کو ہوش آیا تو اسے بتایا گیا کہ ایک ڈاکٹر نے ایک بڑے عجیب و غریب طریقے سے اسکی جان بچائی ہے مگر اسے یہ نہ بتایا گیا کہ کملا کی پٹی کے پاس سے ڈاکٹر جگدیش کی نعش اٹھائی گئی تھی اندیشہ تھا کہ کملا زیادہ کمزور ہے اس لئے یہ بری خبر سن کر شاید اسکی طبیعت بگڑ جائیگی۔

سارے شہر میں ڈاکٹر جگدیش کی حیرت انگیز قربانی کا چرچا تھا۔ مگر جب کملا کو جگدیش نے جان کا تحفہ پیش کر دیا اس بات کی بڑی احتیاط کر دیگئی تھی کہ اس کے کانوں تک اس سانحے کا ذکر تک نہ پہنچنے پائے۔

آل انڈیا عیسائی کانفرنس کے ریزولیوشن

دہلی ۲۰ مارچ آل انڈیا عیسائی کانفرنس کا دوسرا اجلاس آج پھر سر مہاراج سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جبکہ تقریباً ایک درجن ریزولیوشن پاس کئے گئے پہلے ریزولیوشن میں مہاتما گاندھی کو ان کے برت کے کامیاب خاتمہ پر مبارکباد پیش کیگئی دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ یہ امید اور یقین رکھتے ہوئے کہ مہاتما گاندھی اپنی رہائی کے بعد تشدد کی مذمت کریں گے اور ملک کے موجودہ ڈیڈ لاک کو ختم کرنیں مدد دینگے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان کو فوراً غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے۔ تیسرے ریزولیوشن کے ذریعہ ملک میں تباہی اور تشدد کے جو واقعات اگست کے بعد ظہور پذیر ہوئے تھے ان کی مذمت کیگئی چوتھے ریزولیوشن کے ذریعہ متحدہ اقوام کے مقصد کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ کانفرنس نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ یہ بھی مطالبہ کیا کہ جنگ میں ہندوستانیوں کی پوری پوری امداد حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ مرکز اور صوبوں میں نمائندہ حکومت قائم کیجائے کانفرنس نے ہندوستان کی آزادی کے مطالبہ کی پوری پوری حمایت کی۔

کانفرنس نے ایک اور ریزولیوشن کے ذریعہ ہندوستان میں فوراً مختلف سیاسی پارٹیوں اور انجمنوں کی ایک کانفرنس منعقد کئے جانے کی رائے ظاہر کرتے ہوئے اسمیں ہر فرقہ کے نمائندوں سے شرکت کرنے کی اپیل کی کانفرنس کے خیال میں اس کانفرنس میں تمام سیاسی اور آئینی مسائل طے ہو جائیں گے۔

کانفرنس نے سر تیج بہادر سپرو اور دوسرے لیڈران کو ان کی موجودہ کوشش کیلئے جو انہوں نے ڈیڈ لاک ختم کرنے کے لئے کی ہے اور کر رہے ہیں مبارکباد دی اور مسٹر جناح سے درخواست کی کہ وہ اپنی کانفرنس میں عیسائی لیڈروں کو نمائندگی کرنیکا پورا پورا موقع دیں۔

۷۵ سُنی مسلمان گرفتار

لکھنؤ ۲۰ مارچ مقامی پولیس نے آج تقریباً ۷۵ سُنی مسلمانوں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی حکم کی خلاف ورزی کرنیکے الزام میں گرفتار کر لیا۔ سنی دو دو کے جتھے بنا کر مدح صحابہ پڑھتے ہوئے مختلف محلوں سے نکلتے تھے اور پولیس انکو گرفتار کر لیتی تھی۔ شام کے ۵ بجے تک ۷۵ آدمی گرفتار کر لئے گئے پولیس کا زبردست انتظام تھا۔



فصل کے لہلہانے اور پکے ہوئے اناج کے گرنے کی آواز میں دیہاتی زندگی کا ترانہ سنائی دیتا ہے۔ اس سے کوئی مطلب نہیں کہ کھیت میں ہل کس نے چلایا اور پودوں کی دیکھ کس نے کی۔ دھوپ اور بارش جن سے فصلیں پکتی ہیں ہر شخص کے کھیت پر برابر پڑتی ہے اسی لئے گاہنے کے کام میں سبھی کو ہاتھ بٹانا ہوتا ہے چاہے غلہ بونے والے ہی کا ہو۔

جب ہماری قوم کے لوگ جو مشترکہ ضرورتوں کے بندھن میں ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں، اپنے آپ کو ایک ہی بڑا کنبہ سمجھتے ہوں تو ان کی آپس میں مل کر کام کرنے کی قوت کا کیا ٹھکانا ہے۔ یہ بھائی چارہ ہی تھا جسکی بدولت بنگال میں سوار کا زور ٹوٹا۔ اسی طرح وہ نہریں اور تالاب جن سے دکن میں آبپاشی کی جاتی ہے تمام آبادی کی مل جلی کوشش سے بنے تھے جو اسی بھائی چارہ کی خاطر کی گئی تھی۔

آپس کا وہ سمجھوتہ اور بھروسہ جس سے ایک گھرانے کے لوگوں میں ایکا قائم رہتا ہے ہمارے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ سیاسی اور سماجی نظاموں اور انصاف پر مبنی قانونوں سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ ہماری قومی زندگی کی بنیاد خاندان پر ہے۔ ہم اپنے اپنے کنبوں میں مل جل کر رہتے آئے ہیں اور یہ کنبہ ہی وہ چیز ہے جسے جاپانی اگر ہندوستان پر چڑھ آئے تو سب سے پہلے تباہ کر دیں گے۔

جاپان میں کنبہ کوئی چیز نہیں۔ جاپانی باپ اپنے بچوں کو کارخانے والوں کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہیں۔ وہ اپنے گھروں میں بیسواؤں کو بسا لیتے ہیں۔ جاپانی بیویوں کے گھر کے کاموں کا معائنہ پولیس آکر کرتی ہے۔ اتنا ہی نہیں خانگی زندگی کا خاتمہ کرنے کے لئے اور بھی بہت سی حرکتیں کی جاتی ہیں۔ جاپانی طالب علموں سے برابر ان کے سیاسی اور سماجی خیالات کے بارے میں سوالات کئے جاتے رہتے ہیں اور جس کے جواب سے یہ ظاہر ہو کہ اس نے اس قانون کو توڑا جو ان خطرناک خیالات کی ممانعت کرتا ہے تو اسے سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔

چین میں جاپانیوں نے جہاں کہیں ان خیالات کو زبردستی پھیلانا چاہا تاراج اور فساد پیدا ہوا مگر نیا چین اپنے آپ کو بدل چکا ہے اور ایک زبردست قوم بن گیا ہے جس میں کامل ایکا پایا جاتا ہے اور جس نے جاپان کی فوجوں کو پیچھے ڈھکیل دیا ہے۔

فوجی لوگوں کی اور ان کا ہاتھ بٹانے والوں کی یہی سمجھ کر مدد کیجئے کہ وہ خود آپ کے کنبے کے لوگ ہیں۔ ہمارے لئے صرف یہی ایک طریقہ جاپانیوں کو ہندوستان سے دور رکھنے کا ہے

خود سوچئے سمجھئے! اور مل جل کر کام کیجئے!!

یہی قومی جنگی محاذ ہے!!!

لندن ۲۲ مارچ کل رات مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے ریڈیو سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مجھے جنرل منٹگمری کے پاس سے یہ اطلاع ابھی ابھی موصول ہوئی ہے کہ آٹھویں فوج نے حملہ شروع کر دیا ہے اور جنرل منٹگمری اس حملہ کی رفتار سے مطمئن ہیں۔

مسٹر چرچل نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہا کہ میں خاص طور پر خانگی معاملات اور بعد جنگ کے مسائل پر تقریر کرونگا کہ اقوام متحدہ جاپان کے ساتھ جنگ ختم کرنے سے قبل جرمنی کو تباہ کرنے کیلئے مجتمع ہوں گی۔ دنیا کے مستقبل کا تذکرہ کرتے ہوئے۔ مسٹر چرچل نے یہ خاکہ پیش کیا کہ یورپ اور ایشیا کیلئے ایک ایک کونسل بنائی جائیگی۔ ایک بین الاقوامی عدالت اور پولیس فورس قائم کیجائے گی۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ یہ کام امریکہ برطانیہ اور روس کے مخلصانہ اتحاد کے بغیر انجام نہیں پا سکتا۔

میں ان لوگوں کی خوش امیدی میں شریک نہیں ہوں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ جنگ بہت جلد ختم ہو جائیگی مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ میں آج واقعات جنگ سے قطع نظر کرنیکے بعد خانگی اور جنگ کے بعد کے مسائل کے سلسلہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں تاکہ سیاسی انتشار کو رفع کر سکوں ہمیں سب سے پہلے ان کوششوں سے محتاط رہنا چاہیے جن کے ذریعہ حکومت یا اس کے نامعلوم جانشینوں کو یہ ترغیب دیجائے گی۔ یا دباؤ ڈالا جائیگا کہ وہ حالات و واقعات کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات کیے بغیر نئے کثیر اخراجات سلطنت پر ڈالنے کیلئے پابند ہو جائے خاص طور پر ایسی صورت میں جو آئندہ سالوں میں پیش آنیوالی ہے اور جسکو کسی نے نہیں دیکھا ہے۔

میں یہ تہیہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں کیلئے تمام قسم کے دعوے رکھنے جائیں جنہوں نے میرے اوپر اعتماد کیا ہے اور میرے ساتھ طویل مسافت طے کی ہے اور جو مصائب والآم کے زمانہ میں اسوقت تک میرے ساتھ رہے ہیں جب کہ ہم خوشگوار خطۂ ارضی میں پہنچ گئے اور اپنے پاؤں کو مضبوطی کیا ہو جائے۔ بہرحال ہمیں ان واقعات کیلئے تیار ہونے کی کوشش کرنی چاہیے جو رونما ہونے والے ہیں مسٹر چرچل نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں بڑی احتیاط کیساتھ کسی قسم کی پیشین گوئی کے بغیر یہ خیال کرتا ہوں کہ آئندہ سال بلکہ اس سے بھی ایک سال بعد ہم ہٹلر کو شکست دے سکیں گے اس کے فوراً بعد ہم دنیا میں دوسری طرف متوجہ ہوں گے۔ اور لالچی جاپانی سلطنت کو چین کی نجات اپنے اور ڈچ اتحادیوں کے مقبوضات کو آزاد کرانے کیلئے تباہ کر دیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور ہندوستانی ساحلوں سے جاپانی خطرات دور کر دیں گے۔ یہ ہمارا سب سے پہلے کام ہوگا اور کوئی چیز اس سلسلہ میں ہمارے راہ کے اندر رکاوٹ ثابت نہیں ہوگی۔ جس وقت ہٹلر کو شکست دیجائیگی اور جرمنی اور اٹلی کو مطیع کر لیا جائیگا میری رائے میں وہ وقت جنگ کے شباب کا زمانہ ہوگا وہی وقت ان کاموں کیلئے جو ہمارے سامنے ہوں گے ایک نیا اعلان کرنے کا وقت ہوگا۔ اسوقت ہم اور ہمارے اتحادی ایک کام کر چکے ہوں گے اگر میں وہ دن دیکھ سکا اور اسوقت میری قدر و منزلت کی گئی تو میں اسوقت وزارت کی امداد سے برطانی قوم کے لئے نیا کام تجویز کرونگا۔

افریقہ کے ہندوستانیوں کی درخواست

ڈربن ۲۱ مارچ نٹال انڈین کانگریس کی ایکزیکٹیو کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ یونین گورنمنٹ سے درخواست کیجائے کہ وہ دکھنی افریقہ میں ہندوستانی مسئلہ کے تمام پہلوؤں کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک جوڈیشل کمیشن مقرر کرے ایکزیکٹیو کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ انڈین ہائی کمشنر معرفت حکومت ہند سے درخواست کیجائے کہ وہ اس تجویز کی حمایت کریں۔

یو پی میں خوراک کے راشن کا حکم

لکھنؤ ۲۰ مارچ اناج کے کنٹرول اور راشن کے متعلق حکومت یو پی کا حکم صوبجاتی حکومت کے گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں شایع ہو چکا ہے اس حکم کے حسب ذیل مضرات قابل ذکر ہیں:۔

یہ حکم تمام ریگولیٹیڈ شہروں میں نافذ ہوگا اس کے ساتھ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تحریری حکم کے ذریعہ اسکو کسی بھی شہر یا قصبہ میں جاری کر سکیں گے۔

اس کا نفاذ فوراً ہی ہو گیا ہے جس تاریخ سے یہ حکم نافذ ہوا ہے اسی تاریخ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو یہ اختیار ملگیا ہے کہ جس شہر میں اسکا حکم نفاذ ہو وہاں افسران خوراک اور وارڈن خوراک مقرر کر دیں۔

افسر خوراک یا وارڈن خوراک کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی کی خاطر کوئی عمارت پر کوئی نشان یا تمیز کر سکتے ہیں کسی عمارت میں رہنے والے ہر شخص کو افسر خوراک یا وارڈن خوراک کو ان کے فرائض کی انجام کی معاشرت اور رواج کا لحاظ رکھنا ہو جو شخص بھی۔ افسر خوراک یا وارڈن خوراک کو غلط اعداد شمار پیش کرے گا یا ارادتاً افسر خوراک یا وارڈن خوراک کے ان فرائض کی انجام دہی میں مزاحمت کریگا جن کی ادائیگی اس حکم کے ذریعہ ان پر لازم ہے یا کسی سوال کا عمداً غلط جواب دیگا یا حتی الامکان جواب دینے سے انکار کرے گا یا وہ حروف یا نمبر مٹائیگا یا تبدیل کریگا۔ جو اس کے مکان پر تحریر یا چسپاں کر دیئے گئے ہوں یا اگر کوئی وارڈن خوراک اس تحقیقات کے سلسلہ میں جو اس کے سپرد کیگئی ہو غلط اندراجات کریگا۔ تو اسکو تین سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دیجا سکیں گی۔

کئی شہروں میں راشن جاری ہوگا

لکھنؤ ۲۰ مارچ معلوم ہوا ہے کہ یو پی کے کئی شہروں میں جن میں کانپور بھی شامل ہے اگلے ماہ کے شروع میں اناج کا راشن مقرر کر دیا جائیگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حسب ذیل بنیادوں پر راشن کارڈ جاری کرنے کیلئے وسیع پیمانہ پر انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔

بالغوں کیلئے۔ اور ۱۲ سال سے زائد عمر کے بچے کیلئے ۱۰ چھٹانک اناج فی کس روزانہ اور ۱۲ سال کے کم عمر کے بچوں کیلئے پانچ چھٹانک اناج فی بچہ روزانہ ملیگا۔ ان شہروں میں سے ہر ایک کو راشن تقسیم کرنے کی غرض سے کئی کئی حلقوں میں بانٹ دیا گیا ہے لوگ اپنے اپنے علاقہ کی کسی بھی دکان سے راشن کیمطابق اناج خریدنے کیلئے آزاد ہوں گے۔ ہوٹلوں وغیرہ کو اناج بہم پہنچانے کا بھی بندوبست کیا جائیگا۔

جو افسران خوراک کے راشن کے متعلق حکومت یو پی کی اسکیم کے سلسلہ میں کام کریں گے ان کی تربیت کیلئے حکومت نے تین دن کا نصاب مقرر کیا ہے۔

مجسٹریٹوں کو نصیحت!

کلکتہ ۲۰ مارچ کلکتہ ہائیکورٹ میں جسٹس سین نے جسٹس ایگلے کیساتھ اتفاق رائے کرتے ہوئے ایک اپیل کے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ذریعہ مجسٹریٹوں کو بہت وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں اور اختیارات کی یہ وسعت اس امر کی مقتضی ہے کہ ان قواعد پر نہایت احتیاط سے اور سوچ ×××× سمجھکر عمل کرنا چاہیے۔ فاضل ججان نے فیصلہ میں لکھا ہے کہ سب ڈویژنل آفیسر مدنا پور کی عدالت میں لفٹننٹ ملہ کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدے ۷۵ (الف) کے ماتحت جو کارروائی ہو رہی ہے وہ رد کر دیجائے۔

جسٹس سین نے اپنے فیصلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کا مقصد ان حالات کا مقابلہ کرنا ہے جو لڑائی کے ماتحت پیدا ہوتے ہیں۔

پیر پگاڑو کو پھانسی دیدیگئی

کراچی ۲۲ مارچ مارشل لا کورٹ کے فیصلہ کے مطابق کل پیر پگاڑو کو پھانسی دیدیگئی اسوقت پیر پگاڑو کی عمر ۳۶ سال کی تھی۔

پیر پگاڑو کی گدی ۱۸۱۳ء میں قائم ہوئی تھی وہ اس گدی کے ساتویں جانشین تھے۔

روس میں جرمن فوجوں نے اپنے مورچے مستحکم بنالئے ہیں

برلن میں ہٹلر کی تقریر

برلن ۲۳ مارچ ہٹلر نے گذشتہ اتوار کو یوم ہیروز پر جو تقریر کی تھی اس کے بعد وہ اب تک خاموش رہا ہے۔ اس تقریر میں یہ بتلایا کہ لڑائی میں ۵ لاکھ ۴۲ ہزار جرمن ہلاک ہو چکے ہیں۔

جنگ... یہ تقریر... ڈ... (جاپان...)... کی مارشل گورنگ اور ہٹلر کے باڈی گارڈ کے آدمی اس کے ہمراہ تھے جرمن ریڈیو نے اس ہال کا جہاں ہٹلر نے یہ تقریر کی تھی منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ حاضرین جلسہ میں مسلح فوجی افسر اور ہٹلر کے ایلائٹ گورڈ کے ممبران، مجروح جنگی افسران، فیلڈ مارشل کیٹل، فیلڈ مارشل بوک، ایڈمرل ڈونیز، ایڈمرل وان... جنرل گڈیرین اور جنرل سلیڈ شامل تھے۔

ہٹلر نے اپنی تقریر میں کہا کہ پوربی مورچہ پر ہمارے سپاہیوں نے جو قربانیاں کی ہیں اور بہادری کے جوہر دکھلائے ہیں اس کیلئے ہم مشکور ہیں۔ ہم لوگ بالآخر اس نازک صورت حالات پر غالب آنے پر کامیاب ہو گئے ہیں۔ جس میں کہ جرمن فوجیں بدقسمتی سے پھنس گئی تھیں ہمنے اپنے مورچے مستحکم بنالئے ہیں۔ اور ہم نے جو کارروائیاں کی ہیں انکی بنا پر ہم لوگ بھروسہ کر سکتے ہیں کہ آئندہ چند ماہ میں ہمیں کامیابی ہوگی۔

میں اس موقع پر تمام فوجیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ اگر ہمارے ہموطن خشکی اور ہوا اور سمندر کی اہمیت کے بارے میں اس عظیم جدوجہد کی جو ہمارے لئے زندگی اور موت کی جدوجہد تھی کوئی شک کرتے تو موسم سرما میں جو ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں ان کے تمام شکوک رفع ہو جاتے۔ جبکہ ایک مرتبہ اس پوربی ملک نے اپنے کروڑوں آدمی یورپ کیخلاف لڑائی میں جھونک دئے تھے۔ تمام اٹلانٹک چارٹر ہماری نظر میں اسطرح بے وقعت ہیں جسطرح کہ ولسن کے چودہ نکات تھے میرے لئے جرمن باشندوں کو یہ بتلانا چنداں ضروری نہ ہوگا کہ وطن کا مورچہ لڑائی کا اکھاڑہ بنتا جا رہا ہے یہاں نہ صرف جنگی مورچہ کیلئے کام کرنا پڑتا ہے بلکہ یہاں اپنی لڑائیاں بھی لڑنی پڑینگی۔ یہاں دشمن کے حملوں کا اسی عزم سے مقابلہ کیا جائیگا۔ جو کہ جنگی مورچے کے سپاہی دکھا رہے ہیں۔

جاڑوں کے موسم میں جرمن قوم کی ذہنیت شکست خوردہ قوم کی جیسی نہیں ہو گئی ہے بلکہ اس موسم کے باعث جرمنوں میں اپنی پوری طاقت کو جمع کرنے کے لئے جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہ کام بدستور جاری ہے پہلے سے زیادہ تعداد میں ہتھیار بنائے جا رہے ہیں۔ جن نوجوانوں اور ادھیڑ عمر والوں کے زخموں کو آرام ہوتا جا رہا ہے وہ بہت سے دوسرے آدمیوں کیساتھ دوبارہ فوج میں شامل ہو رہے ہیں جو کہ کارخانوں سے علیحدہ کئے گئے ہیں اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جرمن فوج میں اب لاکھوں نئے آدمی بھرتی ہو گئے ہیں لاکھوں لڑکیاں اور عورتیں جنگی کاموں کیلئے بھرتی کر لیگئی ہیں جرمن فوجوں نے ایک برسر جنگ قوم کی شکل اختیار کر لی ہے اور ہمارے ساتھی بھی ہیں اور جنگ ہماری کارفرما رہی ہیں۔ جو یہ سمجھتی ہیں کہ ان کا مستقبل امن اور قانون کے اس نظام کے ڈھانچے میں ہی محفوظ رہ سکیگا جو کہ بالشوازم کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو۔

ہٹلر نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا خدا سے میری دعا ہے کہ جسطرح اب تک اس نے ہماری آزمائشوں میں ہمیں فراموش نہ کیا اسیطرح مستقبل میں ہمیں قوت عطا کرتا ہے۔ ہم اپنے ان رفیقوں کو جو جنگ میں کام آگئے ہیں عقیدت پیش کرتے ہیں کہ ان کے پسماندگان کو اور ان مردوں اور عورتوں اور بچوں کو جو وطن میں ہلاک کر دیئے گئے ہیں نیز اپنے ساتھی ملکوں کی تمام ہلاک شدگان کیلئے خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

پیر پگاڑو کو پھانسی

نئی دہلی ۲۳ مارچ آج مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں کانگریس پارٹی کے ایک ممبر پنڈت شمبھو دیال مصرا شریک ہوئے انہوں نے التوائے اجلاس کی ایک تحریک اس امر پر بحث کرنے کے لئے پیش کی کہ "برطانی حکومت نے پیر پگاڑو کو پھانسی دیکر ہندوستان کے باشندوں کو بغاوت کرنے پر اشتعال دلایا ہے۔

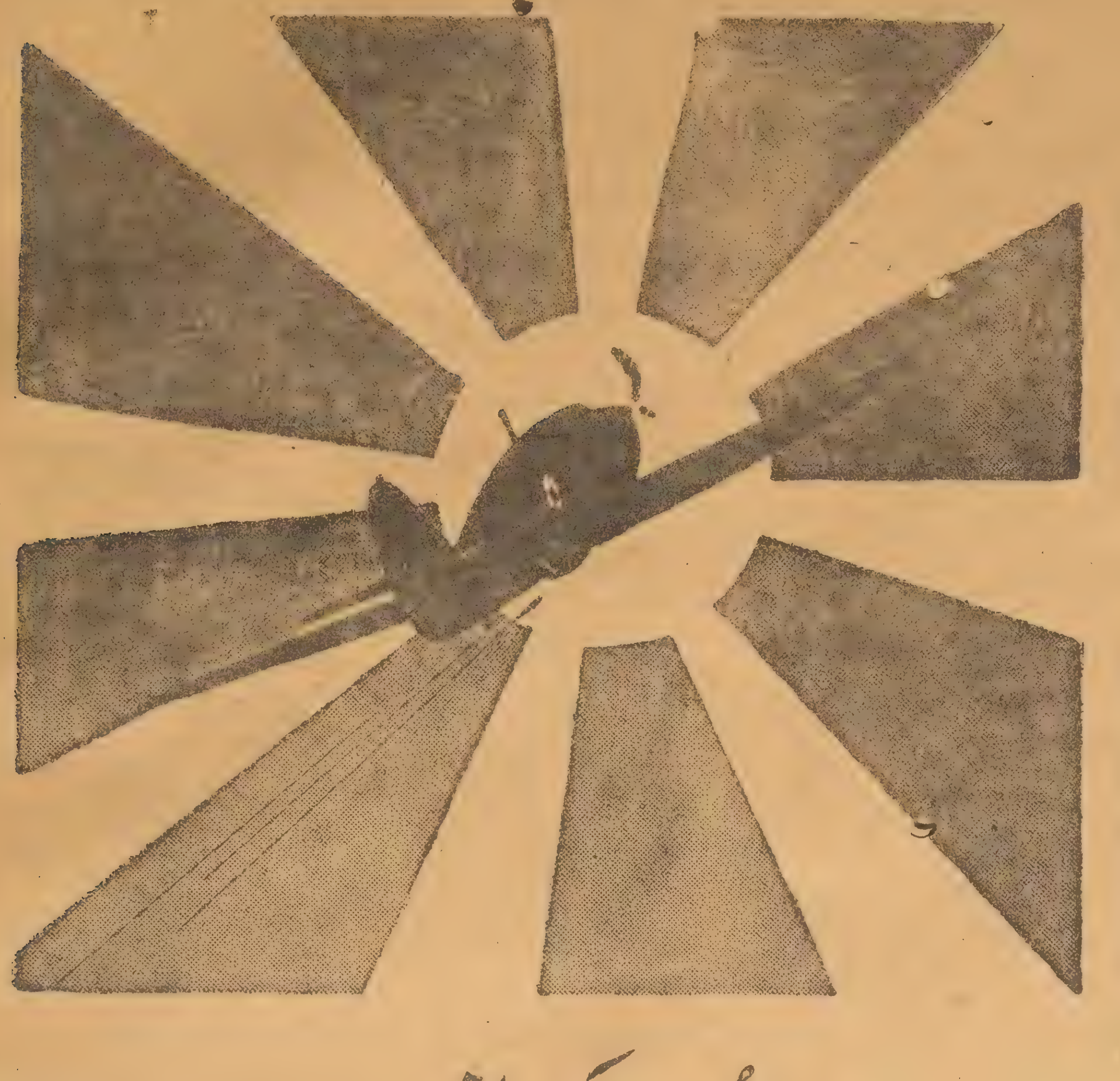
مسٹر سی ایم ترویدی۔ ڈیفنس سکریٹری نے تحریک پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ابھی چند دن پہلے ہی ایوان نے پیر پگاڑو کی سزائے موت پر جو مارشل لاء ٹریبونل نے دی ہے بحث کے لئے التوائے اجلاس کی تحریک پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اور پھانسی اس سزا کا یقینی نتیجہ تھی۔

صدر کے ایک سوال کے جواب میں یہ بتلایا گیا کہ التوائے اجلاس کی یہ تحریک بیس مارچ کو پیش کرنیکی کوشش کیگئی تھی۔

صدر۔ پھانسی کب دی گئی؟

مسٹر ترویدی:۔ ۲۰ مارچ کی صبح کو ۸ بجے۔

چونکہ تحریک پر اعتراض کیا گیا تھا اس لئے صدر نے ان ممبران کو جو اس تحریک کے حامی تھے کھڑے ہو جانیکو کہا۔ مسلم لیگ پارٹی کے ۲۶ ممبروں میں سے صرف چھ اور دوسری پارٹیوں کے دو یا تین ممبر۔ تحریک کی حمایت میں کھڑے ہوئے چونکہ التوائے اجلاس۔ کی کوئی تحریک پیش کرنے کے لئے۔ ۲۵ ممبروں کی حمایت ضروری ہوتی ہے اور اس تحریک کی حمایت ۲۵ ممبروں نے نہیں کی اس لئے صدر نے اعلان کیا کہ ایوان نے تحریک پر بحث کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔



سر تیج بہادر سپرو

الہ آباد ۲۳ مارچ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سر تیج بہادر سپرو۔ کو وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری۔ کا جواب موصول ہو گیا ہے اس جواب میں لیڈرز کانفرنس بمبئی کے ۱۰ مارچ کے بیان کے اصول کو تسلیم کیا گیا ہے جو سر تیج بہادر سپرو نے وائسرائے کو بھیجا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری نے جواب میں سر تیج بہادر سپرو کو مطلع کیا ہے کہ وائسرائے بخوشی لیڈران کے وفد سے ملاقات کریں گے۔ چٹھی میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ لیڈران وائسرائے سے بات چیت کے دوران میں جو معاملات اٹھانا چاہتے ہیں ان کے متعلق ایک میمورنڈم اگر پہلے ہی بھیجدیں تو بہتر ہوگا

فیڈرل کورٹ نے خارج کر دیں

نئی دہلی ۲۳ مارچ فیڈرل کورٹ آف انڈیا۔ کی مکمل بینچ نے جو چیف جسٹس دسر ولاد آچاریہ اور سر ظہیر علی پر مشتمل تھی تین فوجداری اپیلیں خارج کر دیں ان میں سے دو پولیس افسروں کی دائر کی ہوئی تھیں اور تیسری بہار کے ایک آبکاری انسپکٹر نے سیشن جج دربھنگہ کے فیصلہ کیخلاف دائر کی تھی جنہوں نے انکو تعزیرات ہند دفعہ ۱۶۱ کے ماتحت مجرم قرار دیا تھا کہ اپیل کنندگان پر مبینہ الزامات کے بارے مقدمات چلانے سے قبل ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۹۷ کے ماتحت صوبجاتی حکومت کی منظوری حاصل کرنا ضروری تھی اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۷۰ کے مطابق کے لئے بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ان لوگوں پر صوبجاتی حکومت کی منظوری کے بغیر مقدمہ چلایا جا سکتا تھا یا نہیں عدالت نے قرار دیا ہے کہ دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری

اسیطرح بہار کے انسپکٹر آبکاری کی جانب سے بہار آبکاری ایکٹ کی دفعہ ۹۶ کی بنا پر جو اعتراض اٹھایا گیا ہے وہ بھی بے وقعت ہے۔

۹۰ کروڑ روپیہ روزانہ

واشنگٹن ۲۳ مارچ امریکہ کے جنگی پیداوار کے

بورڈ کے گذشتہ مینیجر کو جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ آج کل امریکہ لڑائی پر ۵ ۲ کروڑ ۳۰ ... تقریباً (۰۰۰،۰۰،۹۰) کروڑ روپیہ روزانہ خرچ کر رہا ہے۔

بڑودہ ۲۰ مارچ ریاست بڑودہ کی حکومت نے ۱۶ مارچ کو تمام سیاسی قیدیوں کو جو ۱۸ اگست سے نظربند تھے رہا کر دیا۔ بڑودہ کے باشندوں نے انکا پرجوش استقبال...

پنجاب کے وزیر اعظم اور مسلم لیگ

لاہور ۲۳ مارچ ملک خضر حیات خاں ٹوانہ۔ وزیر اعظم پنجاب نے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں کہا کہ میرے پیشتر وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں نے جو وعدے کئے تھے میں ان کی پورے طور پر پابندی کرونگا۔

اسمبلی میں عام نظم ونسق کے اخراجات میں تخفیف کی کی ایک تحریک پر بحث کے دوران میں ملک خضر حیات خاں ٹوانہ کے اس بیان پر گہری نکتہ چینی کیگئی جو انہوں نے سکندر جناح معاہدہ کے بارے میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے دہلی اجلاس میں دیا تھا۔

وزیر اعظم نے مزید کہا کہ میں ایک عام آدمی ہوں اور اونچی سیاست میں پڑنا نہیں چاہتا بلکہ میں ان سیاسی وعدوں کی پابندی کروں گا جو میرے پیشرو وزیر اعظم نے کئے تھے۔

تین سو ہوائی جہازوں کا حملہ

لندن ۲۴ مارچ ہوائی وزارت نے ایک اعلان میں بتلایا ہے کہ چار انجنوں والے تقریباً ۳۰۰ ہوائی جہازوں نے سینٹ نزائر پر حملہ کیا سینٹ نزائر آبدوزوں کا ایک بھاری اڈہ ہے فرانس میں۔

بین الاقوامی مالی سمجھوتہ

نئی دہلی ۲۴ مارچ آج صبح مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر حسین بھائی لالجی نے اس مقصد پر بحث کرنے کے لئے۔ التوائے اجلاس کی تحریک پیش کرنے کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ کہ ملک معظم کی حکومت پر زور دیا جائے کہ وہ بین الاقوامی سکوں کے آئندہ انتظامات کے بارے میں کوئی سمجھوتہ ہونے سے قبل ہندوستان کو بھی حالانکہ اسی طرح باخبر رکھنے کے لئے زور دیا جائے جس طرح کہ وہ اپنی نوآبادیوں اتحادی ملکوں اور دوسرے دوستوں کو باخبر رکھتی ہے۔

سر جرمی ریسمین ممبر مالیات نے اس تحریک پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ یہ کوئی نیا معاملہ نہیں ہے بلکہ ایوان اسمبلی میں اس معاملہ پر پہلے بحث کیجا چکی ہے۔ میرے خیال میں مسٹر چرچل نے اس بارہ میں کوئی بھی نیا اعلان نہیں کیا ہے جن کی نشریاتی تقریر کی بناء پر یہ تحریک پیش کیجا رہی ہے۔

مسٹر حسین بھائی لالجی نے اپنی تقریر میں بتلایا کہ ممبر مالیات نے عام نظریہ سے اور مبہم الفاظ میں اس معاملہ کے بارہ میں کچھ کہا تھا۔ لیکن اب برآمد کو دوبارہ جاری کرنے اور عالمگیر تجارت کو فروغ دینے کے متعلق مسٹر چرچل کا واضح اعلان ایوان اسمبلی کے ممبران کے سامنے ہے۔

سر جرمی ریسمین ممبر مالیات نے کہا کہ مسٹر چرچل نے جو کچھ کہا ہے وہ وہی ہے جو کہ ہم بین الاقوامی بات چیت کے بارہ میں پہلے سے جانتے تھے۔ میں نے یہ پہلے ہی واضح کر دیا ہے کہ حکومت کو یہ امید ہے کہ وہ ان انتظامات کے بارے میں قطعی سمجھوتہ کرنے سے پہلے مجالس آئین ساز کو ان پر بحث کرنیکا موقع دیگی۔

مسٹر لالجی:- اس سے قبل بین الاقوامی مالی سمجھوتوں یا انتظامات کے بارہ میں کچھ بھی نہیں کہا گیا۔

ممبر مالیات نے جواب دیا کہ بین الاقوامی مالی سمجھوتوں کا مقصد بین الاقوامی تجارت کیلئے سہولتیں پیدا کرنا ہے اور ان دونوں کا ایکدوسرے سے گہرا تعلق ہے میں یہ پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس بارہ میں لندن میں جو مفصل بات چیت ہوئی تھی۔ اسمیں حکومت ہند نے بھی حصہ لیا تھا اور اسے امید ہے کہ مزید سمجھوتہ ہونے سے قبل اس سے مشورہ کر لیا جائے گا۔

مسٹر گووند دیشمکھ:- مسٹر چرچل نے اپنے بیان میں ہندوستان کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

ممبر مالیات نے کہا کہ مسٹر ایڈن نے اپنی ایک تقریر میں اس بات کا ذکر کر دیا تھا۔

وائسرائے ہند کی ملاقات کی تیاریاں

بمبئی ۲۴ مارچ معلوم ہوا ہے کہ لیڈرز کانفرنس بمبئی کے ۱۰ مارچ کے منعقد ہونے والے اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ بمبئی کانفرنس کے ترجمان وائسرائے سے ملاقات سے قبل اپنی تجویزوں کے بارہ میں میمورنڈم بھیجنے پر رضامند ہوگئے ہیں۔

یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سر تیج بہادر سپرو نے وائسرائے کو مطلع کیا ہے کہ آپکے پرائیوٹ سکرٹری کی چٹھی میں نے رائٹ آنریبل ڈاکٹر ایم آر جیکر اور مسٹر سی راجہ گوپال اچاریہ کو بھیجدی ہے اور ان سے درخواست کی ہے کہ وہ غیر پارٹی کے لیڈروں کی بمبئی۔ کانفرنس کے ۱۰ مارچ کے بیان کی روشنی میں میمورنڈم تیار کریں اور وہ آپکے پاس بھیجدیں۔

جنوبی افریقہ کے ساحل کے قریب کشتیاں

کیپ ٹاؤن ۲۴ مارچ وائس ایڈمرل سر ولیم ٹیٹ کمانڈر انچیف افریقی سٹیشن نے کل ایک بیان میں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے ساحل کے قرب وجوار میں بحری ڈبکنیاں دیکھی گئی ہیں ان کی آمد غیر متوقع نہیں تھیں اور انکا مقابلہ کرنے کے لئے۔ تیاریاں کیجا چکی تھیں۔

فرقہ وارانہ سمجھوتہ کی ضرورت

کلکتہ ۲۴ مارچ مسٹر ایچ ایس سہروردی سابق وزیر بنگال نے محمد علی پارک میں مسلمانوں کے ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اب یہ امید کیجا رہی ہے کہ مہاتما گاندھی اپنے حالیہ برت کے بعد ہندوؤں اور مسلمانوں میں سمجھوتہ کرانے کیلئے اپنی پوری قوت صرف کر دیں گے خواجہ سر ناظم الدین نے بھی اپنی تقریر میں کانگریس اور مسلمانوں کے درمیان سمجھوتہ پر زور دیا کیونکہ اس سمجھوتہ کے بعد ہندوستان صلح کانفرنس میں اپنے نمائندہ بھیج سکیگا اور اگر اس کانفرنس میں ہندوستان کے نمائندے شریک نہ ہوئے تو انگریز یا انگریزی حکومت کے منتخب کئے ہوئے نمائندے ہندوستان کے بارے میں من مانی کاروائی کریں گے اور پھر ہندوستانی بیس سال تک بھی آزادی حاصل نہیں کر سکیں گے۔

مسٹر ولیم فلپس کا پروگرام

ترپونڈرم ۲۴ مارچ معلوم ہوا ہے کہ پریزیڈنٹ روزویلٹ کے خاص نمائندے مسٹر ولیم فلپس آج انڈیا لایم سے واپس آنے پر ×۰ ٹراونکور روانہ ہوجائینگے اور وہاں ہزہائینس مہاراجہ صاحب ٹراونکور نے مسٹر فلپس کے اعزاز میں ایک دعوت دی۔

کانپور میں یوم پاکستان

کانپور ۲۴ مارچ حسب ہدایت صوبہ مسلم لیگ ۲۳ مارچ کو منجانب کانپور سٹی مسلم لیگ یوم پاکستان منایا گیا۔ مسلم محلوں میں چراغاں کیا گیا ہلالی پرچم لہرایا گیا۔ مسلم نیشنل گارڈ نے اپنے محلوں میں گشت کرکے پاکستان کی اہمیت کو واضح کیا۔ ۹ بجے شب میں مسلم لیگ ہال میں مسلمانان کانپور کا ایک عظیم الشان جلسہ عام سید حسن احمد شاہ صاحب وکیل کی صدارت میں ہوا۔

صدر جلسہ نے جلسہ کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے بعد پیغام قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح سنایا۔

حسب ذیل تجویز باتفاق رائے منظور ہوئی۔

مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ عام تجویز کرتا ہے۔ پاکستان پاس کردہ لاہور سیشن آل انڈیا مسلم لیگ کا اعادہ کرتا ہے اور اس مبارک سالانہ یادگار کے موقع پر پرزور اعلان کرتا ہے کہ ہم مسلمان مطالبۂ پاکستان کو قومی فریضہ قرار دیکر اس کے حصول کا عہد کر چکے ہیں اور قطعی فیصلہ کر چکے ہیں کہ پاکستانی فضا میں زندہ رہیں گے۔ ورنہ مر جائینگے نیز جلسہ ہذا قائد اعظم کے ان مبارک الفاظ کی کہ ہم پاکستان میں اسلامی آئین نافذ کریں گے حرف بحرف تائید کرتا ہے۔

"جلسہ ہذا یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ کوئی بھی سیاسی آئین جو تجویز آل انڈیا مسلم لیگ منعقدہ لاہور کی بنیاد پر نہ ہو۔ اگر وضع یا نافذ کیا گیا تو نہ صرف یہ کہ وہ ناقابل قبول ہوگا بلکہ ہم مسلمان پوری طاقت اور ہر ممکن طریقہ سے اسکی مخالفت کریں گے اور اسوقت تک چین سے نہ بیٹھینگے جب تک حکومت اسے واپس نہ لے لے"

رشید احمد صاحب نے حسب ذیل تجویز پیش کی جسکی تائید حکیم مولوی مختار احمد صاحب، سمیع الحق صاحب اور شیخ محمد رفیق صاحب نے کی۔

مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ عام حکومت ہند کی اس روش کو جو اس نے اجرا مارشل لاء صوبہ سندھ کیخلاف مسٹر ایب ہارون کی تحریک التوا پر اختیار کرکے مسلمانوں کو اظہار خیال کرنے سے باز رکھا سخت مذمت کرتا ہے اور تحریک حر کے سلسلہ میں پیر صاحب پگاڑو کی سزائے موت کو بہ عجلت نافذ کرنے اور تمام مروجہ قانون کے طریقہ اپیل سے بھی محروم کر دینے پر سخت غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے

یہ جلسہ عام آل انڈیا مسلم لیگ سے استدعا کرتا ہے کہ وہ بیگناہ حروں اور مسلمانان سندھ کے مصائب دور کرنے کیلئے حکومت سندھ پر ہر جائز ذریعہ استعمال کرے اور آل انڈیا مسلم لیگ کو اطمینان دلاتا ہے کہ مسلمانان کانپور کی پوری تائید اسکو حاصل ہے۔

غلہ پر کنٹرول کے متعلق حکومت یوپی کی اسکیم

سہارنپور ۱۸ مارچ یو پی گورنمنٹ نے غلہ پر کنٹرول کی نئی اسکیم کا مندرجہ ذیل نفاذ کیا ہے۔ گیہوں اور اسکا آٹا۔ چنا، باجرا، جوار، چاول، مکی یا آٹھوں چیزوں میں سے کوئی ملی جلی یا کسی چیز کی ایسی شکل جو کھانے کے قابل ہے اس کنٹرول میں شامل ہیں تمام علاقہ میں تین قسم ہوں گے۔ پرچیزنگ سنٹر، ریگولیٹڈ ٹاؤن، نرسنگ تازہ مارکیٹ کل صوبہ چھ حصوں میں تقسیم ہوگا ہر حصہ کا ایک کنٹرولر ہوگا جو کل کنٹرول کریگا۔ ریگولیٹڈ ٹاؤن فی الحال ۵۰ رہونگے یہ وہ ہوں گے جہاں غلہ کی قلت کا اندیشہ ہے اور جہاں غلہ مہیا کرنا سرکار اپنا فرض سمجھتی ہے۔ پرچیزنگ سنٹر وہ ہوں گے جہاں سے سرکار غلہ خریدے گی رگنگ تازہ مارکیٹ وہ منڈی ہوگی جو پرچیزنگ سنٹر اور ریگولیٹڈ ٹاؤن نہیں ہیں لیکن وہاں ہمیشہ باہر سے غلہ فروخت ہونے کیلئے آتا ہو۔ خواہ روزانہ یا کبھی کبھی۔

احکامات کوئی شخص سوائے ریگولیٹڈ ٹاؤن رگنگ تازہ مارکیٹ یا پرچیزنگ سنٹر کے غلہ فروخت یا جمع نہ کرسکیگا اور ہر چیز پرچیزنگ سنٹر اور ریگولیٹڈ ٹاؤن میں بھی لائسنس کے شرائط کے بموجب فروخت کرسکیگا کل مال جو ریگولیٹڈ ٹاؤن میں آئیگا سیدھا وہاں کے پرچیزنگ سنٹر میں جاکر لائسنس دار کو فروخت ہوجائیگا ریگولیٹڈ ٹاؤن میں کوئی شخص کسی وقت اپنے پاس پانچ من سے زائد غلہ جمع نہیں رکھ سکتا۔ جبکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت نہ لی گئی ہو۔

بیوپاری چار قسم کے ہوں گے (۱) جو پرچیزنگ سنٹر میں مال خرید کر سرکار کے لئے جمع رکھیں گے (۲) جو پرچیزنگ سنٹر میں مال خرید سکیں گے لیکن جمع نہیں رکھ سکیں گے یعنی وہ یہ مال خرید یعنی یہ وہ آڑھتی ہوں گے جہاں مال بکنے آئیگا۔ اور جن سے نمبر ۱ کے بیوپاری مال خریدیں گے (۳) پرچیزنگ سنٹر میں خوردہ فروش یہ لوگ سوائے سرکاری ہدایات کے اور کسی ذریعہ سے مال نہیں حاصل کرسکیں گے (۴) ریگولیٹڈ ٹاؤن میں خوردہ فروش یہ لوگ سوائے گورنمنٹ کے ہدایات کے اور کسی طریقہ سے کوئی مال کی بکری نہ کرسکیں گے نیز یہ حکم سے یہ ممانعت نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنے پیدا کیے ہوئے غلہ کو فروخت کرے یا فروختگی کیلئے جمع کرے اس قصبہ یا گاؤں میں جسمیں وہ پیدا کیے گئے ہوں۔ یا کسی دوسری جگہ جہاں وہ شخص رہتا ہو۔ بشرطیکہ وہ جگہ ریگولیٹڈ ٹاؤن نہ ہو یا کوئی شخص کسی ایسے شخص سے غلہ خریدے جس کے پاس خردہ فروشی کا لائسنس ہو۔ اس قانون کا نفاذ اس تاریخ سے ہوگا جو آئندہ گزٹ میں شایع ہوگی۔

یو پی میں غلہ کنٹرول کے سنٹر یہ میرٹھ آگرہ، مرادآباد، لکھنؤ، کانپور، بنارس ہیں

ٹاؤن ایریا کمیٹی معطل

لکھنؤ ۲۳ مارچ گورنر یو پی نے اٹاوہ ضلع کے قصبہ بھرتنا کی ٹاؤن ایریا کمیٹی ۱۰ مارچ سے ایک سال کیلئے معطل کردیگئی ہے۔

کیا حکومت مہاتما جی کیخلاف مقدمہ چلائے گی؟

نئی دہلی ۲۴ مارچ آج کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں۔ یوراج دت سنگھ کے ایک سوال کے جواب میں۔ مسٹر کورم اسمتھ ہوم ممبر سکریٹری نے کہاکہ حکومت کی توجہ مہاتما گاندھی کو لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کی ۵ فروری ۱۹۴۳ء کے چٹھی کے حسب ذیل فقرہ کی جانب مبذول ہوئی ہے۔

"آپ اطمینان رکھیں کہ جلد یا بدیر کانگریس کے خلاف الزامات ثابت کرنے ہوں گے اور اسوقت آپکے اور آپکے ساتھیوں کے لئے اگر آپ کرسکیں، تو اپنی صفائی پیش کرنیکا موقع ہوگا۔

اس سوال کے جواب میں کہ آیا حکومت نے مہاتما جی اور انکے ساتھیوں کو ایک باضابطہ قانونی عدالت میں انکیخلاف مقدمات کی سماعت کیلئے پیش کرنیکا ارادہ کیا ہے؟ اگر یہ صحیح ہے تو یہ عدالت کب مقرر کیجائے گی اور اس عدالت کی تشکیل کیسی ہوگی اور کیا حکومت وہ مزید اطلاعات شائع کریگی جنکا ذکر حکومت نے اپنے پمفلٹ موسومہ "ہنگاموں کیلئے کانگریس کی ذمہ داری" میں کیا ہے۔

ہوم سکرٹری نے کہاکہ اس معاملے کے بارہیں فی الحال کوئی بیان دینے کو تیار نہیں ہوں۔

روئی کی درآمد پر کنٹرول

نئی دہلی ۲۴ مارچ حکومت ہند کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ چھوٹے ریشہ والی مصری، سوڈانی اور پوربی افریقہ کی روئی کی بڑھتی ہوئی مانگ کے باعث دوسرے خریدار ملکوں سے مشورہ کے بعد حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ اس قسم کی روئی کی خریداری پر کنٹرول کیا جائے تاکہ ہندوستانی ملوں کو۔ سال رواں کی فصل میں۔ مناسب حصہ مل سکے اس فیصلہ پر فوراً ہی عملدرآمد کرنے کے لئے لائیسنس سسٹم جاری کیا جائیگا۔

آخری دم تک مقابلہ کرو

لندن ۲۴ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ ہٹلر نے ٹیونیشیا کی فوجوں کو حکم دیا ہے کہ جبتک ان کا ایک آدمی بھی باقی رہے اسوقت تک دشمن کا مقابلہ کیا جائے ہٹلر نے جنرل رومیل اور وان آرنیم سے کہدیا ہے کہ مقابلہ کرو یا مر جاؤ" کہا جاتا ہے کہ اسی پیغام میں ہٹلر نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ وہ روسی محاذ پر واپس جارہا ہے۔

به اجلاس جناب مسٹر سید محمد ادریس صاحب بہادر منصف شہر اعظمگڈھ

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۲۵ سنہ ۱۹۴۲

عدالت منصفی شہر اعظمگڈھ

محمد صدرالدین فاروقی وغیرہ — مدعی

بنام علی حسن وغیرہ — مدعاعلیہ

بنام ۱۔ مرتضی حسین عمر تخمینا ۲۳ سال ولد حاجی شیخ علی و ۲۔ مصطفی حسین ولد مقدق حسین ساکنان موضع دیال پور، پتہ دیال پور پرگنہ نظام آباد ضلع اعظمگڈھ حال مقیم شہر بمبئی۔ محلہ تل بازار پوسٹ نمبر ۹ وزیر والا بلڈنگ اقبال محمدی ہوٹل — مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعیان نے آپکے نام ایک نالش بابتہ دخل تناعی کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۶ جولائی ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجیدن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں۔ اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع و فیصل ہوگا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۶۱۹

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

سدھ ناتھ ولد رام پرشاد قوم برہمن گنگا پتر ساکن سرسیا گھاٹ شہر کانپور زمیندار موضع بازید پور محال ہردیو داس پرگنہ بلہور — مدعی

ہیرالال — مدعا علیہ

بنام ہیرالال ولد نامعلوم قوم برہمن باجپئی ساکن موضع بازید پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰؍ مارچ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجیئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کے جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵؍ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۹۴/۱ ۱۹۴۳ء

بعدالت جناب ریوینو افیسر صاحب بہادر کانپور مقام کانپور ضلع کانپور۔

پنڈت جگرام داس — مدعی

درشن سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام (۱) اودے راج سنگھ (۲) بھن سنگھ پسران بھارت سنگھ ٹھاکر ساکن احمد آباد کیلی کا سیل جالی نرائن داس جمال پور دروازہ احمد آباد

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۹؍ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے حاضر ہوجیئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال مقدمہ قطعی کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کے جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷؍ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

ESTD. 1925

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A. 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ/ 5/-
ششماہی ۲/۱۲
سہ ماہی ۱/۸
قیمت فی پرچہ ۲/

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

Vol. 37 No. 14 | CAWNPORE, SATURDAY 3-4-1943. | کانپور شنبہ ۳ اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۷ نمبر ۱۴

ادبیات

انتخاب مشاعرہ نعتیہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

منشی عبد الشکور صاحب شاکر ناطقی ہمیشہ ۱۲ ربیع الاول کو نعتیہ مشاعرہ کرتے ہیں چنانچہ امسال بھی ۱۲ ربیع الاول کو نعتیہ مشاعرہ ہوا جس کا انتخاب ہدیہ ناظرین ہے — ایڈیٹر

جناب سخا شاہجہانپوری:

ادب کی حدیں ہوں قرینے کی باتیں — زباں ہو مری اور مدینے کی باتیں
کہیں ہند سے ہم بھی طیبہ کو جاتے — مدینے میں سنتے مدینے کی باتیں
جو ہیں بحر عشق نبی کے شناور — وہ کیا منہ پہ لائیں سفینے کی باتیں
نثار اس کے اک دن پہ عمر دو عالم — مبارک ہمیں اس مہینے کی باتیں
ہمیں موت آئے گی ذکر نبیؐ میں — کئے جائیں نااہل جینے کی باتیں

جناب سلیم ناطقی:

محمدؐ کی باتیں مدینے کی باتیں — زباں پر ہیں کیا کیا قرینے کی باتیں
یہ رنگ ترنم یہ بوئے تکلم — گلستاں گلستاں مدینے کی باتیں
ذرا جوشش طوفاں گھٹے تو سنا دوں — شکستہ دلوں کو سفینے کی باتیں
بڑے دھیان سے آج ساقی نے سن لیں — نگاہوں سے چور آبگینے کی باتیں
سلیم آرزو اور عشق نبیؐ کی — یہ مرنے کی باتیں ہیں جینے کی باتیں

جناب رمز گنودی:

نہ بغض و حسد اور نہ کینے کی باتیں — کہ حضرت نے کیں سب قرینے کی باتیں
گذر جائیں گے سب سہارے سے جسکے — سنا دے کوئی اس سفینے کی باتیں
مدینے میں پہونچیں تو آئیں نہ واپس — وہیں کاش ہوں مرنے جینے کی باتیں
دم واپسیں بھی ہو میری زباں پر — محمدؐ کا کلمہ مدینے کی باتیں
زباں اپنی اے رمز کوثر سے دھو لیں — سنائیں گے پھر ہم مدینے کی باتیں

جناب حافظ مراد علی صاحب حافظ:

سکون غم ہجر جینے کی باتیں — محبت بھری ہیں مدینے کی باتیں
ترے ہاتھ میں دیکھ کر جام وحدت — ہوئیں بزم امکاں میں پینے کی باتیں
حقیقت میں وہ مرد صادق ہے حافظ — نہیں قلب میں جسکے کینے کی باتیں

جناب اختر شاکری:

زباں سے ادا کیا ہوں سینے کی باتیں — مگر کہہ رہا ہوں مدینے کی باتیں
کچھ آنسو ہیں اور ایک قلب شکستہ — یہ ٹوٹے ہوئے آبگینے کی باتیں
تصور ہے دل میں تو نام انکا لب پر — یہی ہیں محبت میں جینے کی باتیں
نہیں ہوش اختر کو عشق نبیؐ میں — کہیں پھر بھی اس نے قرینے کی باتیں

جناب خالد شاکری:

یہ ہیں عقل کی اور قرینے کی باتیں — کئے جاؤ خالد مدینے کی باتیں
ہے اتنی مجھے خاک طیبہ سے الفت — کہ ہر دم ہیں لب پر مدینے کی باتیں
اسی ذکر میں ہے نہاں راز ہستی — مدینے کی باتیں ہیں جینے کی باتیں
یہ راز محبت ہے محبوب حق کا — بھلا کیسے ظاہر ہوں سینے کی باتیں

جناب عاصی صاحب تلمیذ شاکر ناطقی:

یہی ہیں سمجھ اور قرینے کی باتیں — زباں پر ہوں ہر دم مدینے کی باتیں
محمدؐ سا جب ناخدا ہو تو کیا غم — ہیں بیکار اب تو سفینے کی باتیں
مبارک ہو اہل زمیں اوج طیبہ — کہ ہیں عرش پر بھی مدینے کی باتیں
ہے یاد ان کی بس زندگی کا سہارا — محمدؐ کی باتیں ہیں جینے کی باتیں

دنیائے اسلام

ترکوں کی موجودہ پوزیشن

اگر ترکی پر حملہ ہوا تو وہاں کا ایک ایک شہری کٹ مریگا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ لفظ شہری میں ترک عورتیں بھی شامل ہیں۔ ترکی کی آبادی جو ایک کروڑ ۸۰ لاکھ افراد پر مشتمل ہے برطانیہ عظمیٰ سے تین گنے رقبہ زمین پر پھیلی ہوئی ہے۔ جنگ میں ترکی کے لئے سب سے زیادہ پریشان کن مسئلہ لڑنے والے مردوں کی تعداد میں موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترکی کے ہر مرد و عورت کو مکمل فوجی تربیت دی گئی ہے۔

چھ سال ہوئے عورتوں کو مختلف فوجی خدمات کی تربیت دینے کے لئے تمام زنانہ تعلیم گاہوں میں ایک خصوصی نصاب تعلیم جاری کیا گیا تھا جس پر بڑی لے دے ہوئی تھی۔ مگر خوش قسمتی سے بہت سے ایسے لوگ بھی موجود تھے جو دیکھ چکے تھے کہ جنگ آزادی کے دوران میں ترک عورتوں نے کیسی مفید خدمات انجام دی تھیں۔ انہیں علم تھا کہ کس طرح ماؤں نے اپنے بچوں کو پشت پر باندھ کر محاذ جنگ پر گولہ بارود پہنچایا تھا اور گولیوں کی بوچھار میں ترک عورتوں نے غنیم کی خندقوں پر قبضہ کیا تھا۔ انہیں یاد تھا کہ ترک عورتوں کے لبوں پر مرتے دم بھی "ترک عورتوں کا جنگی گیت" تھا۔ چنانچہ نکتہ چینیوں کے باوجود یہ نصاب منظور ہو گیا۔ اور آج ترکی کا کوئی ایسا مدرسہ نہیں جہاں لڑکیاں فوجی تعلیم نہ حاصل کر رہی ہوں۔

ترکی کی کوئی لڑکی یا لڑکا اس وقت تک کسی دوسرے امتحان میں شریک نہیں ہو سکتا جب تک اس نے فوجی تربیت کا نصاب مکمل نہ کر لیا ہو۔ ترک لڑکیوں کو جن مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے ان میں نقشہ کشی جغرافیائی مطالعہ۔ فوجی پریڈ اور نشانہ بازی بھی شامل ہیں۔

اس اسکیم سے ترکی میں مردوں کی کمی پوری ہو گئی ۱۹۳۹ء میں ایک قانون منظور ہوا جس کی رو سے پندرہ سال سے زیادہ عمر کا ہر ترک باشندہ خواہ وہ کسی صنف سے تعلق رکھتا ہو جنگی خدمات کیلئے طلب کیا جا سکتا ہے۔ پندرہ سال سے زیادہ عمر کے باشندے جن میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں فضائی تربیت بھی حاصل کر سکتے ہیں اور اس وقت عورتوں کی ایک کثیر تعداد کمال اتاترک کی منھ بولی بیٹی صبیحہ کی نگرانی میں صحیح بمباری اور شکاری ہوائی جہاز چلانے کے کاموں میں مہارت حاصل کر چکی ہے۔ نیز روسی استادوں نے انہیں پیراشوٹ کی جنگ کی تعلیم بھی دی ہے۔

ترکی میں شہری دفاع بالخصوص گیس سے بچاؤ کی طرف خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں بھی ترک عورتوں نے قابل قدر کام کیا ہے۔

ترک کی تین افواج جو تھریس۔ شمالی اناطولیہ اور کاکیشیا کی سرحد پر پڑی ہیں اچھی تربیت یافتہ اور قابل جنرلوں کی قیادت میں ہیں۔ اس کے علاوہ اب اتحادیوں کی حالت بھی سامان جنگ اور حربی اعتبار سے پہلے کی نسبت بہت بہتر ہو گئی ہے اور وہ فوری ترکی کی مدد کو آ سکتے ہیں ؛

جناب انصاف کانپوری:

سنیں سب ادب سے قرینے کی باتیں — یہاں ہو رہی ہیں مدینے کی باتیں
ہوئیں نزع کی مشکلیں مجھ پہ آساں — سنائی گئیں جب مدینے کی باتیں
مزار شہ دیں پہ مر جاؤ جا کر — یہی ہیں حقیقت میں جینے کی باتیں

جناب ماہر الانصاری تلمیذ شاکر ناطقی:

نہیں کو سمجھتا ہوں جینے کی باتیں — نہاں دل میں جو ہیں مدینے کی باتیں
تڑپتا ہے دل اور ترستی ہیں آنکھیں — سنیں جب سے ہم نے مدینے کی باتیں
مجھے فکر کشتی کی کیا بحر غم میں — وہ سب جانتے ہیں سفینے کی باتیں

جناب شاکر ناطقی مہتمم مشاعرہ:

نہ مرنے کے قصے نہ جینے کی باتیں — کرو ہم صفیرو مدینے کی باتیں
صبا مشک افشاں چلی آ رہی ہے — لئے ساتھ اپنے مدینے کی باتیں
مسرت ہے میلاد حضرت کی اتنی — ملائک میں بھی ہیں مدینے کی باتیں
مخالف ہوائیں فضائیں مکدر — کرو ناخدا سے سفینے کی باتیں
جنون محبت مبارک ہو شاکر — یہ دیوانگی اور قرینے کی باتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE.
جمال پر تیغ عزم مستقبل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو کچھ دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت کانپور
جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۳ر اپریل | سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۴

برطانی پارلیمنٹ میں وائٹ پیپر پر بحث

مہاتماجی اور کانگرس پر الزامات

مسٹر ایمری وزیر ہند نے برطانی پارلیمنٹ میں مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگریسی لیڈروں پر الزامات لگاتے ہوئے نان پارٹی لیڈروں کے اس وفد کے بارہ میں جو وائسرائے سے مل رہا ہے کہا کہ پچھلے سال جو ناعاقبت اندیشانہ اور شکست پسند رویہ اختیار کیا گیا تھا اس کے پیش نظر ان لوگوں کے طرز عمل کے بارے میں جنہوں نے ہندوستان کو اسقدر مشکلات میں پھنسا دیا تھا۔ اور جو آئندہ بھی ان جنگی کارروائیوں میں جنکا اڈہ ہندوستان میں ہوگا اتحادیوں کے تمام مقاصد کو خطرہ میں ڈال سکتے ہیں واضح وعدہ اور موثر گارنٹی حاصل کئے بغیر مہاتما گاندھی کو کوئی سہولتیں دینے کے بارہ میں سوچنا مشکل اور خطرناک ہوگا۔

(لندن ۳۰ر مارچ) برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں آج ہندوستان کی صورت حالات پر بحث ہوئی گذشتہ ۶ ماہ سے اس مسئلہ پر پارلیمنٹ میں کوئی بحث نہیں ہوئی تھی۔ حکومت کیجانب سے کئی تحریکیں اس مقصد کیلئے پیش ہوئیں۔ کہ ہندوستان کے چھ صوبوں میں ۱۹۳۹ء میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کے ماتحت جو ہنگامی حکومتیں قائم کر دیگئیں وہ مزید ۱۲ ماہ تک قائم رکھی جائیں۔ یہ ہنگامی حکومتیں۔ لڑائی شروع ہونے کے کچھ عرصہ بعد ہی کانگریسی وزارتوں کے استعفٰے دینے پر قائم کر دیگئی تھیں۔ یہ ۶ صوبے۔ مدراس، بمبئی، یوپی، صوبجات متوسط و برار، بہار اور صوبہ شمالی مغربی سرحدی ہیں۔ ایک اور تحریک میں۔ حکومت ہند (گورنروں کے اختیارات و مراعات) کے ترمیمی حکم مجریہ ۱۹۴۲ء کی تصدیق کا مطالبہ کیا گیا ہے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۳۰۹ کے مطابق کیگئی ہے۔

پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر ایمری وزیر ہند نے ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ کے روبرو۔ جو ریزولیوشن پیش ہیں وہ ہندوستان کے صوبوں میں سے صرف ۶ کے متعلق ہیں۔ ہندوستان کے بقیہ پانچ صوبوں میں سب سے اہم امور جو ہندوستانیوں کی روزمرہ کی زندگی پر اثرانداز ہوتے ہیں ہندوستانی وزراء کے ہاتھوں میں ہیں صرف ان صوبوں میں جنکا کنٹرول کانگریس پارٹی کے ہاتھوں میں تھا۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء میں کانگریس کی نام نہاد ہائی کمان نے حکومت خود اختیاری توڑ دی تھی۔ اس صورت حالات کا آغاز اور اس کے قائم رہنے کے اسباب کانگریس پارٹی کی نوعیت اور اسکی پالیسی کی روشنی میں اچھی طرح سمجھ میں آسکتے ہیں۔

کانگریس شروع میں جمہوری اور آئین پرست تھی۔ بعد کو ڈکٹیٹرشپ کے زیر اثر آگئی اور تب اس کا مقصد انقلابی لیکن مسلمہ طور پر پرامن سرگرمیوں کے ذریعہ ہندوستان سے برطانی راج کا خاتمہ کرنا اور اس کی جگہ کانگریس راج قائم کرنا تھا۔ کانگریس کے پروگراموں اور اس کے طریق کار کی تشکیل ایک بڑی حد تک ایک واحد شخص یعنی مہاتما گاندھی کرتے تھے جو اپنے سنت پن کے ذریعہ ہندوؤں پر خاص اثر ڈال چکے ہیں اور اس کی بدولت وہ ہندوستان کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ منظم پارٹی کے واحد ڈکٹیٹر بن گئے ہیں جس کی مالی امداد کے ذرائع بہت وسیع ہیں۔

مسٹر ایمری نے کہا کہ ۱۹۳۷ء میں صوبجاتی انتخابات میں کانگریس کا پانچ صوبوں میں کامل اکثریت حاصل ہو گئی اور تین دیگر صوبوں میں بھی کانگریس کا کنٹرول ہو گیا اس سے کانگریس پارٹی کے لیڈر مدہوش ہو گئے۔ جنگ کے آغاز نے مہاتما گاندھی کے اہنسا تمک جذبات کو ٹھیس پہونچی اور ان کے جلد برسر اقتدار آجانے کے خواب ختم ہو گئے اس آنے والے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے سب سے پہلے کانگریسی ممبروں کو اسمبلی

کا بائیکاٹ کرنے کا حکم دیا گیا۔

مسٹر ایمری نے کہا کہ لڑائی میں ہندوستان کی شمولیت کے خلاف مہاتما گاندھی کی پہلی تحریک ایک مکمل ومضحکہ خیز طریقہ پر ناکام رہی اور سر اسٹیفورڈ کرپس کے مشن کا ذکر کیا اور کہا کہ مہاتما گاندھی نے برطانی جنگی کیبنٹ کی وہ اسکیم ٹھکرا دی۔ جو کہ اس نے ہندوستان کو آئینی اصلاحات دینے کے بارے میں پیش کی تھی۔

آپ نے کہا کہ اگرچہ یہ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے کئی بارسوخ ممبر اس اسکیم کو منظور کر لینے کے حق میں تھے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے عام نوعیت کے مطالبہ کے ریزولیوشن کو منسوخ کرکے انگریزوں کے ہندوستان سے چلے جانے کا مطالبہ کا ریزولیوشن منظور کرنے پر رضامند ہو گئے۔ اور وہ اس دھمکی میں بھی شریک ہو گئے کہ یہ مطالبہ اجتماعی ستیہ گرہ کے ذریعہ ——— یا مہاتما گاندھی کے الفاظ میں ——— کھلی بغاوت کے ذریعہ پورا کرایا جائے گا ——— یہ مطالبہ ایسے وقت میں کیا گیا جبکہ انگریزی فوجیں پیچھے ہٹتے ہوئے اسکندریہ سے صرف ۵۰ میل دور رہ گئی تھیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہندوستان پر جاپانیوں کے حملہ کے لئے میں صرف موسم برسات حائل تھا خوش قسمتی سے ہندوستان میں کانگریسی لیڈروں کے توقعات کیخلاف بہتر اور زیادہ سخت گیر نظام موجود تھا نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام اتحادی قومیں وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کے ہندوستانی ممبروں کے رہین منت ہیں جنہوں نے نہایت عجلت اور مستقل مزاجی سے اس شرارت انگیزی کے لیڈروں کی گرفتاری کا فیصلہ کرکے اس بغاوت کو بیچ ہی میں یہ دعوٰی کرنا کہ اہم ٹھکانوں اور مستحکمات پر مرکوز اور انتہائی ہوشیاری سے کئے گئے۔ تمام حملے کانگریسی لیڈروں کی گرفتاری کے خلاف محض عوام کی ناراضگی کا اظہار تھے محض انتہائی ضعیف الاعتقادی پر مبنی قرار دیا گیا ہے جو آگ بھڑکی تھی۔ اس کی بچی کھچی چنگاری اس ملک میں ابھی تک نظر آرہی ہیں۔ ہوشیار اور چاق و چوبند رہنے کی اب بھی ضرورت ہے لیکن وسیع نکتہ نگاہ سے کانگرس کی بغاوت و حکومت ہند اور متعلقہ صوبجاتی حکومتیں کامیابی کے ساتھ دبا چکی ہیں۔

مسٹر ایمری نے اس امر پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ایگزیکٹیو کونسل کے تین ممبر مہاتما گاندھی کے برت کے باعث پیدا شدہ نازک صورت حالات کے دوران میں جذبات کی رو میں بہ گئے۔ لیکن ان کی نشستیں جلد ہی تقریبًا اتنے ہی قابل اور بااثر آدمیوں سے پر کر دی جائیں۔ ایگزیکٹیو کونسل کی توسیع کو ختم نہیں کیا جائیگا جسکو مستعفی ہونے والوں ممبروں میں سے ایک یعنی مسٹر ایم ایس اینے نے "اہم اور نمایاں اصلاح" بتلایا۔

وائسرائے سے نان پارٹی کے لیڈروں کا جو وفد ملنے والا ہے اس کے بارہ میں مسٹر ایمری نے فرمایا کہ گذشتہ سال جو ناعاقبت اندیشانہ اور شکست پسند رویہ اختیار کیا گیا تھا اس کے پیش نظر ان لوگوں کے طرز عمل کے بارہ میں واضح وعدہ اور موثر گارنٹی کے بغیر جنہوں نے ہندوستان پر اسقدر مصیبتیں نازل کی ہیں اور جو آئندہ بھی ان جنگی کارروائیوں میں جنکا اڈہ ہندوستان میں ہوگا اتحادی مقاصد کو خطرہ میں ڈال سکتے ہیں۔ مہاتما گاندھی کو کوئی سہولتیں دینے کے بارہ میں سوچنا خطرناک ہوگا مہاتما گاندھی میں تبدیلی کے کوئی آثار نہیں ہیں۔

مسٹر ایمری نے مزید کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ اس جمود کو محض ہمدردی سے ہٹانے کیلئے۔ اور کسی خوشگوار طریق کار کے ذریعہ ختم کیا جا سکتا ہے مسٹر ایمری نے کہا کہ اختلافات بہت عمیق ہیں اور فریقین اپنے اپنے خیالات وعقائد کے کٹر پابند ہیں۔ لیڈروں پر الزام لگانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے اس جانب مسٹر جناح۔ اور دوسری جانب مہاسبھا کے لیڈروں کے خیالات ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنے عقیدہ کے مطابق اہم ترین اصولوں کی پابندی پر مصر ہے اور ایسی موجودہ ذہنیتوں کی موجودگی میں وہ کوئی سمجھوتہ کرنے کو ہی تیار نہیں۔

مسٹر ایمری نے کہا کہ میں گذشتہ تین سال کے عرصہ میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہ مسئلہ ناقابل حل نہیں ہے لیکن اس مسئلہ کو اس وقت تک حل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ہم اور ہم سے بھی زیادہ ہندوستانی اس خیال کو دل سے نہ نکالدیں کہ جمہوریت کا صرف ایک ہی نمونہ ہے اور وہ وہی ہے جس کی برطانیہ میں نشوونما ہوئی ہے۔

ہم نے بہت پہلے ہی سے یہ اخذ کر لیا ہے اور ہندوستان کو بھی یہی سمجھا دیا ہے کہ ہندوستان کی حکومت بھی ایسی ہی ہوگی جیسی کہ ہماری ہے۔

حکومت کی اس پالیسی کی تائید کرتے ہوئے کہ ہندوستان میں ایسی ہی حکومت چاہیئے جو ہندوستان کے ہی باشندوں کے روبرو جوابدہ ہوں۔ مسٹر ایمری نے کہا کہ ہمارا دماغ جن اصولوں کی پابندی کا عادی ہو چکا ہے اگر وہ ان سے ہٹ کر تازہ ضمیری حل دریافت کرنے کی کوشش کرے اور اعلیٰ دماغ ہندوستانی لیڈران بھی ایسا ہی کریں تو مجھے امید ہے بلکہ یقین ہے کہ موجودہ جمود کو ختم کرنیکا معقول طریقہ دریافت کیا جا سکتا ہے اب تو ہندوستانیوں کو ہی ایسا طریقہ دریافت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اسی صورت میں وہ اس پر عملدرآمد کرکے اسکو کامیاب بنا سکیں گے۔

حکومت اور نسلی تعلقات کے متعلق انگریزوں کے نظریہ میں زبردست تغیر واقع ہو گیا ہے پرانا نظریہ ایک .... سلطنت کا تھا لیکن اب انگریزوں کا نظریہ یہ ہے کہ۔ سلطنت برطانیہ کے تمام ملکوں کی ایک کامن ویلتھ (دول مشترکہ) قائم ہو اور اسمیں تمام برابر کے حصہ داروں کی حیثیت سے آزادانہ طور پر شریک ہوں۔

موجودہ تاریک ترین زمانہ میں اس ڈھیلی ڈھالی لیکن حیرت انگیز طریقہ پر منظم کامن ویلتھ نے جو کچھ کیا ہے اس سے ہمیں خود پر اس امر کیلئے اعتماد ہو جاتا ہے کہ ہمارے سامنے جو کام ہیں انکو ہم کامیابی کیساتھ انجام دیسکیں گے۔ ہمارے سامنے جو کام ہیں ان میں کامن ویلتھ کے تمام شرکاء کیلئے سب سے زیادہ اہم ہندوستان کے مشکل مسئلہ کا حل ہے، ہم لوگ ایسے وقت میں جب کہ دشمن ہندوستان کے دروازہ پر موجود ہے اپنی ذمہ داریوں کا بوجھ ہندوستان کے باشندوں کے کاندھوں پر ڈالکر اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکتے ہم لوگ اس مسئلہ میں صرف اسقدر کام کر سکتے ہیں کہ ہندوستان میں موجودہ جمود کو ختم کرنے کی جو کوشش کیجائیں ہم اپنی نیک نیتی اور عملی دلچسپی کے ذریعہ انکی حوصلہ افزائی کرتے رہیں اور انہیں اپنے مشترکہ مستقبل کے بارہ میں اپنے مشترکہ عقائد کے چند اصول بتلادیں۔

صداقت یکم اپریل سنہ ۱۹۴۳ء سے

اخبار کے ضخامت اور قیمت کے متعلق حکومت ہند کے نئے حکم کے پیش نظر یکم اپریل سنہ ۱۹۴۳ء سے صداقت بجائے ۸ صفحہ کے ۶ صفحہ پر شائع ہوگا۔ اور قیمت مندرجہ ذیل ہوگی:—

قیمت سالانہ	صہ/	5/-
قیمت ششماہی	۲/۱۲	2/12
قیمت سہ ماہی	عہ/	1/8
قیمت فی پرچہ	۲/	/2

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۲۹ر مارچ کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا کی صدارت میں ہوا دفتر کی تنظیم کے متعلق ایگزیکٹیو افیسر صاحب کی تیار کی ہوئی رپورٹ پیش ہوئی اور یہ طے ہوا۔ کہ اس کو ممبران کے پاس گشت کرایا جائے اور ممبران ۱۵ دن کے اندر بورڈ کے آخری فیصلہ کے لئے اپنی تجاویز بھیجدیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس رپورٹ میں بہت سی تجاویز ایسی رکھی گئی ہیں کہ اگر ان کو منظور کر لیا گیا تو بورڈ کے مصارف میں کافی کفایت شعاری ہو جائے گی۔

بورڈ نے سی کلاس کے دواخانوں کو امداد دینا منظور کر لیا ہے اور اس سلسلہ میں بابو دوارکا پرشاد سنگر صاحب نے جو فہرست دواخانوں کی پیش کی تھی اس کو بورڈ نے منظور کر لیا ہے۔

بورڈ نے مسٹر ایس ستیہ مورتی کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن منظور کیا ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ ۲۵ر مارچ کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ رائے بہادر مسٹر بان سنگھ سی۔ بی۔ ای چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ہوا جس میں سب ممبران ٹرسٹ موجود تھے۔ لکشمی پوروہ اسکیم نمبر ۲۴ لیبر کمشنر کانپور کے مشورہ کے مطابق ترمیم کے بعد پیش ہوئی اور طے ہوا کہ منظوری کے واسطے یہ اسکیم گورنمنٹ کے پاس بھیجی جائے۔ یہ بھی طے ہوا کہ آئندہ سے ٹرسٹ کے رقبہ میں مکانات کے سیور کنکشن کا خرچہ ٹرسٹ برداشت کرے ۳۴۱۴۸۹ روپیہ ۸ آنہ قیمت کے پلاٹوں کی فروخت منظور ہوئی۔

گیہوں فی روپیہ سوا پانچ سیر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے حکم دیا ہے کہ کانپور میونسپلٹی۔ چھاؤنی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا میں ایک روپیہ کے سوا پانچ سیر گیہوں فروخت ہونا چاہیئے اس سے کم فروخت کرنا جرم ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جائے گی۔

انتخاب عہدہ داران سٹی مسلم لیگ ۲۸ر مارچ کو عہدہ داران شہری مسلم لیگ کانپور و نمائندگان صوبہ مسلم لیگ کے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آئے ۱۱۲ ممبران کونسل میں ۹۳ ممبران کونسل شریک تھے۔

صدر:۔ حافظ احمد نبی خاں صاحب
سکرٹری:۔ مصطفٰے علی صاحب وکیل
خازن:۔ شیخ محمد وحید احمد صاحب

مشاعرہ ہندوستان کلب ۳ر اپریل ۸ بجے رات کو مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ہندوستان لٹریری جاجمؤ کانپور میں ایک مشاعرہ ہو رہا ہے جس میں باہر کے شعراء کرام کی تشریف آوری کی بھی توقع کی جاتی ہے۔

لیبر ویلفر مشاعرہ ۲۸ر مارچ کو مولانا انور واحدی کی صدارت میں گورنمنٹ لیبر ویلفر کا مشاعرہ ہوا جس میں شہر کے معزز شعراء نے شرکت کی اور مشاعرہ بہت کامیاب رہا۔

ہولی ایٹ ہوم ۲۷ر مارچ کی شام کو انجمن جامعہ ادبیہ کا ہولی ایٹ ہوم اور بعدازاں مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں مشاعرہ منعقد ہوا جناب شرف زیدی صاحب رامپوری جن کا شمار صوبہ کے ممتاز شعراء میں ہے شرکت فرما کر اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

دعوت طعام ۲۸ر مارچ کو حاجی فہیم الدین صاحب آف فہیم آباد نے گیارہویں شریف کی فاتحہ کے سلسلہ میں معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔

شکر کا انتظام شوگر مرچنٹ السوسی ایشن کانپور روزآنہ ۱۲ بجے سے ۴ بجے تک دیہاتی اور شہری دونوں کی درخواستیں لے گی۔ اسپشل راشننگ کی درخواستیں جبر السوسی ایشن کے کسی ممبر یا سپلائی افیسر شکر یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا شوگر کنٹرولر یوپی کی سفارش ہونا ضروری ہے۔

سن لائف انشورنس کمپنی آف کناڈا

سنہ ۱۹۴۲ء کے کاروبار کے متعلق مندرجہ ذیل تفصیلات ہیں:—

ایک لاکھ سے زیادہ پالیسی ہولڈروں کے مشترکہ سیونگ کو ظاہر کرنے والی سن لائف انشورنس کمپنی آف کناڈا کی جائداد کی مالیت ۲ ارب ۸۶ کروڑ ۴۳ لاکھ روپیہ ہے اس سال میں نئے کاروبار کی رقم ۵۵ کروڑ روپیہ تھی جو سال گذشتہ کے مقابلہ میں زیادہ تھی۔

پریسیڈنٹ اور منیجنگ ڈائرکٹر نے ۷۲ ویں سالانہ رپورٹ میں شیر ہولڈروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ کمپنی کے قبضہ کے گورنمنٹ بانڈ کے مجموعی اضافہ کی تعداد ۲۰ کروڑ ہے جسکو ملا کر یونائیٹڈ نیشن کے بانڈوں میں کل جمع شدہ روپیہ کی تعداد ۸۰ کروڑ ہو جاتی ہے۔

مسٹر ووڈ نے کہا کہ لائف انشورنس کی ترقی موجودہ صدی کی سوشل ترقی میں سے قابل قدر ترقی ہے جو پبلک سروس انجام دیتی ہے اور جو خاندانوں کے مستقبل کو مضبوط اور روشن بنا دیتی ہے۔

سن لائف آف کناڈا کی کل انشورنس کی رقم کی تعداد ۸ سو کروڑ سے زیادہ ہے دوران سال میں پالیسی ہولڈروں کی ادائیگی سات لاکھ روپیہ ہے جو ۲۱ کروڑ سے زیادہ سالانہ ہے۔

اسکے قائم ہونے سے اس وقت تک کل منافع کی تقسیم کی رقم کی تعداد ایک سو دس (۱۰۰) کروڑ روپیہ ہے۔ مسٹر ووڈ نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ یہ کمپنی کی خوش قسمتی ہے کہ گذشتہ دس سال کے مقابلہ میں ۱۹۴۲ء کے سال میں اموات کی تعداد کم رہی۔ اس وقت تک جنگی کلیموں کا فیصدی کل اموات کے کلیموں کا ۲۰۸ فیصدی رہا ہے یہ بہت کم ہے کیونکہ معمولی زمانہ میں صرف حادثات کی اموات تقریبًا ۹ فی صدی ہوئی تھیں۔

لیکن پھر بھی آپکے پالیسی ہولڈروں سے کہا کہ چونکہ لڑائی بڑھ رہی ہے اسلئے زیادہ کلیموں کی امید کرنا چاہیے کمپنی نے کافی متفرقات زرر علیحدہ رکھ کر اپنی قدیم پالیسی کو اب بھی قائم رکھا ہے۔ لائف انشورنس کے کام اور آزادی کے طاقت کے مسئلہ پر آپنے بحث کرتے ہوئے بتلایا کہ اس معاملہ میں لائف کمپنیاں اپنی اپنی مختلف گورنمنٹوں کو اپنا زیادہ سے زیادہ کوآپریشن دے رہی ہیں اور تقریبًا تمام کمپنیاں غیرضروری کاموں کو بند کرکے ایک کاروباری ضروریات کے کم سے کم مطلب سے تخفیفات کا مطالبہ کر رہی ہیں۔

آخر میں مسٹر ووڈ نے بتلایا کہ کس طرح لائف انشورنس آتشزنی کے خطرات روکنے میں امداد کرتا ہے اس کے ذریعہ غیرضروری کام میں گورنمنٹ کو امداد کرتا ہے۔

سن لائف کی ۷۲ ویں سالانہ رپورٹ میں دوسرے آئٹموں کے علاوہ پریمیم انکم ۳۰ کروڑ روپیہ انوسٹ انکم دس کروڑ روپیہ سے زیادہ ہے پالیسی ہولڈروں کو تقسیم کئے ہوئے منافع کی رقم ۳ کروڑ روپیہ اور دوران سال میں ادا کی ہوئی رقم ۵۰ لاکھ روپیہ ہے زائد اور متفرق زرر دس کروڑ روپیہ ہے۔

کمپنی کی کل مالیت کا ۶۲ فیصدی گورنمنٹ اور دوسری بانڈوں میں اس وقت لگا ہوا ہے۔ کمپنی کی مالیت کی وسیع تعداد جس کی رقم ایک کھرب ڈالر سے بھی زیادہ ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:—

گورنمنٹ بانڈ ۶۱ء۳ فی صدی
میونسپل بانڈ ۴ء۷ فیصدی انڈسٹریل بانڈ ۴ء۵ فیصدی۔ ریلارڈ بانڈ ۷ء۲ فیصدی پبلک بانڈ ۴ء۱ فیصدی
گارنٹی اسٹاک ۴ء۱ فی صدی کامن اسٹاک اینڈ انڈسٹریل اینڈ فنانشیل کارپوریشن ۶ء۹ فیصدی اصل جائداد ۲ فی صدی پالیسی لون ۷ء۳ فی صدی نقد ۴ء۱ فی صدی۔
دوسری چیزیں ۲ فی صدی۔

دو چپراسی گرفتار تار گھر کے دو چپراسیوں کو غیرقانونی پرچے رکھنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

سبد گل

معاصر بمبئی کرانیکل نے حکومت ہند کے ہوم ممبر کے عہدے کے میعاد میں توسیع کی خبر پر یہ سرخی شائع کی ہے۔

"سر ریجنالڈ میکسویل کے لئے ایک برس"

سوال یہ ہے کہ "محض" یا "بامشقت"؟

سر جیرمی ریزمین کا فائننس بل مرکزی اسمبلی میں پاس ہوگیا۔ ایک معاصر لکھتا ہے "سر جیرمی ریزمین حکومت ہند کے سب سے زیادہ خوش نصیب ممبر ہیں اس لئے کہ انہوں نے کوئی ایسا فائننس بل پاس نہیں کیا ہے جو آسانی سے پاس نہ ہوا ہو ——— غالباً اس نکتہ نگاہ سے سر جیمس گرگ سب سے زیادہ بدنصیب تھے اس لئے کہ پانچ سال میں ان کے پانچوں بجٹ اسمبلی سے مسترد کر دیئے گئے تھے اور گورنر جنرل کے سرٹیفکٹ سے پاس ہوئے تھے۔

تمباکو پر ٹیکس کے متعلق مسٹر کومیٹن جومس کہتے ہیں۔ "تمباکو پینے کی عادت چھوڑنے کے لئے آپ کو جو کچھ کرنا ہے وہ صرف اتنا ہی ہے کہ ایک زندہ تخیل سے کام لینا ہے"۔ اس پر بھی ایک لطیفہ یاد آگیا جبکہ نئے رنگروٹ فوجی نقل و حرکت کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ اور ایک انسٹرکٹر انہیں تعلیم دے رہا تھا۔ ایک رنگروٹ کو غلطی کرتے ہوئے دیکھ کر انسٹرکٹر نے کہا "دیکھو دیکھو! تم ایک خیالی دشمن کی زد میں آگئے ہو"۔

"کوئی ڈر کی بات نہیں" رنگروٹ نے جواب دیا "میری پشت پر ایک خیالی چٹان بھی موجود ہے"۔

خوراک کے متعلق حکومت کی اسکیم

نئی دہلی ۳۰ر مارچ آج مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں سوالات کے دوران میں ڈاکٹر پی این بنرجی کے ایک سوال کے جواب میں۔ مسٹر آر جے۔ ایچ گاڈ نکر نے کہا کہ ہندوستان میں خوراک کے متعلق صورت حالات بہتر ہو رہی ہے اگرچہ بعض علاقوں میں وقتاً فوقتاً مشکلات پیش آتی رہتی ہیں۔ بنگال میں دقت پیش آ رہی ہے اور مرکزی حکومت اس کو دور کرنے کے لئے۔ ضروری کاروائی کر رہی ہے کافی مقدار میں اناج بنگال پہنچایا جا رہا ہے باقی ہندوستان میں حالت اب مقابلۃً بہتر ہے اگر ایوان کی یہ خواہش ہے کہ مجلس آئین ساز کی ایک اسٹینڈنگ کمیٹی بنائی جائے تو حکومت اس پر غور کرنے کو تیار ہے اناج کے متعلق حکومت کی اسکیم پر اگلے مہینہ سے عملدرآمد شروع ہو جائیگا۔ اس کے عملدرآمد کیلئے چھ علاقوں میں کمشنر مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

حکومت سی پی کو ۲۱ لاکھ کا خسارہ

ناگپور ۲۹ر مارچ مسٹر جی ایس بھالجا مالیات سکریٹری حکومت سی پی نے اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس میں بجٹ کے پہلوؤں پر تقریر کرتے ہوئے۔ بیان کیا کہ گذشتہ سیاسی ہنگاموں کے باعث سرکاری سامان کی تباہی۔ اور زائد اخراجات کے سبب حکومت سی پی کو ۲۱ لاکھ روپیہ کا خسارہ ہوا۔ سرکاری عمارتوں اور دوسرے سامان کے تباہی کے باعث تقریباً دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ رام ٹیک کے سرکاری خزانہ سے لوگوں نے ۳ لاکھ روپیہ لوٹ لیا۔

۴ لاکھ روپے کے نوٹ جلا دیئے

بنارس ۲۹ر مارچ حکومت یو پی نے بجٹ میں اخراجات کا جو تخمینہ شائع کیا ہے اسمیں کہا گیا ہے کہ گذشتہ اگست میں ہنگاموں کے دوران میں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بلیا نے یہ حکم جاری کیا تھا کہ خزانہ میں جو کرنسی نوٹ ہیں وہ سب جلا دیئے جائیں۔ اور نوٹ جلانے کا کام تین افسروں کے سپرد کیا گیا تھا۔ اور اس امر کی تصدیق کیگئی کہ ۴ لاکھ ۴۴ ہزار روپے کے کرنسی نوٹ جلا دیئے گئے ہیں لیکن بعد کو یہ پتہ چلا کہ۔ تمام نوٹ نہیں جلائے گئے ہیں اور یہ کہ ان میں سے کچھ ابھی تک بازاروں میں چل رہے ہیں۔ معاملہ کی تحقیقات ہو رہی ہیں۔

ادب لطیف

محبوب

تم کس قدر خوب صورت ہو؟

چاند اور سورج تمہاری خوبصورتی کے سامنے ہیچ ہیں۔

تم ایک تازہ کلی سے زیادہ نازک ہو۔

گلاب کے پھول سے زیادہ رنگین ہو۔

گو میں نے تم کو ابھی تک اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔

پھر بھی تم مجھکو میری زندگی سے زیادہ پیارے ہو۔

دنیا میں ابھی تک تو کسی نے تمہارا حسن نہیں دیکھا۔

لیکن یہ تاروں بھری راتیں اور شفق کی رنگینیاں

تمہارے حسن کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہیں۔

از جو گلکشور صاحب فیضی اکلوی

بحکم جناب منصف صاحب بہادر شہر کانپور

حکم امتناعی

درحالیکہ جائیداد غیر منقولہ لبدالت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۵۴)

لبدالت منصفی شہر کانپور

مقدمہ نمبر ۴۷۴ بابتہ سنہ ۱۹۴۰ء

مقدمہ نمبر ۱۴۴ بابتہ سنہ ۱۹۴۲ء

پنڈت درگا پرشاد باجپئی

بنام پانہادین ولد پوران چند وکشن لال ولد مہادیو پرشاد و مسماۃ دولاری بیوہ مہادیو پرشاد اقوام تمبولی ساکنان انور گنج پان دریبہ شہر کانپور مدیونان

ہرگاہ آپنے ایفاء اس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۲۵ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء بمقدمہ نمبر ۴۷۴ سنہ ۱۹۴۰ء بحق درگا پرشاد باجپئی بابتہ مبلغ 5523/9/3 صادر ہوئی تھی۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی پانہادین وغیرہ مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہوجائے از مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائیداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں۔ تاریخ پیشی ۹ر اپریل مقرر ہے بتاریخ ۲۰ر ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

فرد تعلیقہ

ایک قطعہ مکان نمبری ۹۰/۵۴ واقع انور گنج پان دریبہ شہر کانپور

بحکم منصرم

مہر عدالت — عدالت سٹی منصفی کانپور

عالم نسواں

روسی حکومت میں عورتوں کا حصہ

ملک کے تعمیری کاموں میں حصہ لینے کی وجہ سے سوویٹ روس کی خواتین صرف اقتصادی اعتبار سے آزاد نہیں ہیں بلکہ انہیں زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کیطرح حقوق حاصل ہیں۔ حکومت میں انکا اہم حصہ ہے ۱۸۹ عورتیں سپریم سوویٹ کی ممبر ہیں شہری اور دیہاتی پنچایتوں میں پندرہ لاکھ سے زیادہ عورتیں شامل ہیں سوویٹ روس میں۔ دو خواتین کمیسارز (وزراء) ہیں۔ ان کے علاوہ کئی خواتین سفیروں کا کام بھی کرتی ہیں۔

آج کے روس میں عورتوں کی صلاحیت اور قابلیت سوسائٹی کے مفاد کیلئے۔ کام میں آتی ہے۔ چونکہ خواتین سوسائٹی کا ہی ایک حصہ ہیں اس لئے انہیں ہر قسم کے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

روس کے موجودہ نظام کے نتائج ہمارے سامنے ہیں آج وہاں تمام ملک کا معیار بلند ہوگیا ہے۔ وہاں کا ہر ایک خاندان اور کنبہ تفکرات سے آزاد ہے اور محبت اور تمدن کا بہترین نمونہ پیش کرتا ہے۔ آج سوویٹ روس خونخوار نازی حملہ آور کی وجہ سے خطرات میں گھرا ہوا ہے لیکن مردوں سے زیادہ عورتیں اشتراکی نظام کی اہمیت سمجھتی ہیں وہ اسے بچانے کیلئے ہر ممکن قربانیاں پیش کر رہی ہیں۔ خواہ میدان جنگ ہو یا کارخانے کھیت ہوں یا ہسپتال ہر جگہ روسی عورتیں حصہ لے رہی ہیں جنگ میں بخوف ہو کر کود جاتی ہیں وہ چھتریوں کے ذریعہ آگ اور گولوں سے گھرے ہوئے میدان میں کود تی ہیں اور زخمی سپاہیوں کو اپنے کاندھے پر لاد کر محفوظ مقامات پر پہنچاتی ہیں نازیوں کے مقبوضہ علاقوں میں ان پر وحشیانہ مظالم ڈھائے جا رہے ہیں مگر وہ بہادری سے نازیوں کے اسلحہ خانوں کو اڑاتی ہیں وہ بھٹکے ہوئے نازی بھیڑیوں کو گولی کا نشانہ بناتی ہیں انہوں نے اس جنگ میں۔ مردوں سے زیادہ بہادری دکھائی ہے۔

یہ سب کچھ کیوں ——؟ اس لئے کہ وہ سمجھتی ہیں کہ اگر ان کے ملک کا اشتراکی نظام ختم ہو جائے اور وہاں نازی نظام قائم ہو جائے تو۔ انکی حالت شہنشاہ زار کے عہد سے بھی بدتر ہو جائیگی ان کے حقوق اور مفاد کا تحفظ صرف اشتراکی نظام ہی کر سکتا ہے

بدقسمتی سے ہمارے ہندوستان کے موجودہ حالات زار کے عہد کے مقابلہ میں بھی بہتر نہیں ہیں یہاں بھی آج وہی جد و جہد جاری ہے جو روس میں انقلاب ۱۹۱۷ء سے پہلے تھی۔ ہندوستان کے مستقبل میں عورت کا کیا رتبہ ہوگا ——؟ یہ ایک اہم سوال ہے اسکا جواب صرف مستقبل ہی دے سکتا ہے ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ ہماری جد و جہد میں اہم حصہ لینے کے بعد ہی انہیں بہتر رتبہ حاصل ہوگا۔

بنگال کی وزارت کیخلاف تحریک ملامت

کلکتہ ۲۷ر مارچ بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں یوروپین پارٹی کے ممبر کے ایل ہلش نے بجٹ پر بحث کے دوران میں ہندوستان کے غیر معمولی اخراجات کے مطالبہ میں ایک تخفیف کی تحریک اس امر پر بحث کرنے کے لئے پیش کی کہ حکومت چوری چھپے گراں قیمت پر مال کی فروخت کھانے کی چیزوں کی سٹہ بازی۔ اور ذخیرہ کو جمع کرنے سے روکنے میں ناکام رہی ہے یہ تحریک دس ووٹوں کی کثرت سے نامنظور ہوگئی مسلم لیگ مخالف پارٹی یوروپین پارٹی اور پست اقوام کے ۸ ممبروں نے تحریک کے حق میں ووٹ دیئے۔ اور مشاسنی پارٹی اور کانگریس پارٹی کے ممبروں نے اس تحریک کی مخالفت کی۔ تین ممبروں کو اسٹریچروں پر ڈالکر ووٹ دینے کے لئے اسمبلی ہال میں لایا گیا۔

نئی دہلی ۳۰ر مارچ جالندھر دیس منہ، عورتوں کے حق ورثہ کے بل پر آج پھر اسمبلی میں بحث شروع ہوئی مسٹر گھنسی نیوگی نے ان میمبر سلطان احمد کی اس تجویز کی حمایت کی کہ بل سلیکٹ کمیٹی [illegible]

بچوں کی دنیا

تندرستی کا راز

کھلے کشادہ اور ہوا دار مکان صحت کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں جس مکان میں تازہ ہوا نہ آسکے وہاں ٹھہرنا مضر ہے۔ تازہ ہوا صحت جسمانی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

کسی ایسے مریض سے نہ ملو جو مہلک بیماری کا شکار ہو۔ ایسے بیمار کے قریب بیٹھنا اس سے بات چیت کرنا بہت نقصان دہ ہے۔

دودھ خوب سیر ہو کر پیو تازہ پھل بھی ہر روز کھاؤ۔ مرغن غذا سے پرہیز کرو۔

جسمانی ورزش اور غسل صحت کیلئے بہت ضروری ہے۔

مکھیوں کو گھروں میں داخل نہ ہونے دو۔ کیونکہ بہت سی بیماریاں مکھیوں کے ذریعہ پھیلتی ہیں۔

مہاراجہ کپورتھلہ کی تقریر

کپورتھلہ ۲۹ر مارچ مہاراجہ کپورتھلہ نے ریاست کے کالج اور ہائی اسکولوں کے طلباء کے جلسہ میں تقریر کی۔

تمباکو بل و بناسپتی گھی بل

نئی دہلی ۲۹ر مارچ کونسل آف اسٹیٹ میں تمباکو ایکسائز بل۔ اور بناسپتی گھی ایکسائز بل اسی شکل میں منظور کر لئے گئے۔ جسمیں وہ مرکزی اسمبلی میں منظور کئے گئے تھے۔

کاغذ کا حساب پیش کرو

کراچی ۲۹ر مارچ۔ حکومت سندھ نے کراچی شہر کے تمام کاغذ فروشوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے کنٹرول شدہ اور غیر کنٹرول شدہ کاغذ کے ذخیروں کی اطلاع حکومت کو ہر ماہ کی یکم اور ۱۵ تاریخ کو دیا کریں اس میں کاغذ کا وزن سائز اور قسم درج کیا کریں۔

جنرل جیرو کی کیبنٹ کے چیف کا استعفیٰ

لندن ۲۷ر مارچ الجیریس کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جنرل جیرو کے کیبینٹ کے چیف ایم۔ لمبوچ ڈبریول کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ایم ڈبریول کے الگ ہو جانیکے بعد اس بات چیت میں سہولت پیدا ہو جائیگی جو جنرل جیرو جنرل ڈیگال کے درمیان آج سے شروع ہو رہی ہے۔

پردۂ فلم

فلموں میں بازاری رنگ

ہندوستانی فلموں پر جب میں ایک گہری نظر ڈالتا ہوں تو میں اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ ہندوستانی فلمیں تجارتی لحاظ سے پہلے کے مقابلہ میں بہت زیادہ کامیاب ہیں لیکن اخلاقی اور فنی لحاظ سے ان کا معیار دن بدن پست ہوتا چلا جا رہا ہے فلموں کے مذاق کی پستی کا بڑا سبب یہ ہے کہ ہندوستان میں کسی فلم کی بہتری کا معیار اس کی آمدنی کو غلط طریقہ پر قرار دیدیا جاتا ہے چنانچہ ہندوستان میں وہی فلم زیادہ کامیاب خیال کیجاتی ہے جو زیادہ سے زیادہ کسی فلمساز کو آمدنی دے۔ ایسی حالت میں عوام میں تصویر کو مقبول بنانے کیلئے عامیانہ جذبات کا ٹھونسنا لازمی قرار دیدیا گیا ہے۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ فلموں کا معیار دن بدن گرتا چلا جا رہا ہے۔ فلم کمپنیوں نے فلمی معیار کو اسقدر پست کر دیا ہے کہ اب فلمی صنعت کو فلمی صنعت کہنا بھی فلمی صنعت کی توہین ہے اب تو حالت یہ ہے کہ نفسانی جذبات کو بھڑکانے والے گانے عام ہیں۔ بازاری کہانیاں خوب مقبول ہو رہی ہیں بلکہ بازاری فلموں کی جزء بنگئی ہے۔ جب فلموں کا معیار اسقدر گر جائے تو اندازہ لگا لیجئے۔ کہ سنجیدہ طبقہ۔ میں فلمی صنعت کے بارے میں کیا رائے قائم کیجا سکتی ہے۔

ہندوستان کی یہ نہایت بدقسمتی ہے کہ یہاں فلمی صنعت ان لوگوں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہے جنکا مذاق نہایت ہی پست اور جن کا ماحول بالکل بازاری ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ایسے عامیانہ ذوق رکھنے والے فلم بنائیں گے تو ان میں عامیانہ مذاق اور بازاری پن کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ یہ بہات نیو تھیٹرس۔ نیشنل منروا کی سنجیدہ تصاویر کی تقلید کیجاتی تھی لیکن آج حالت یہ ہے کہ صرف ان عامیانہ مذاق کی تصویروں کی تقلید کی جا رہی ہے جنہوں نے پچھلے چند ماہ میں فلمسازوں کی تجوریوں کو سونے چاندی سے بھر دیا ہے خواہ وہ پست مذاق کا بدترین مظاہرہ ہی کیوں نہ ہوں۔

ان عامیانہ اور بازاری فلموں کو تجارتی اعتبار سے اسیطرح کامیاب ہونا چاہئے جسطرح کہ کوک شاستر ہر سنجیدہ کتاب سے زیادہ کامیاب ثابت ہوا کرتا ہے چنانچہ یہ بازاری تصویریں خوب کامیاب ہو رہی ہیں لیکن انکی کامیابی کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی فلمی صنعت برابر پستی کیطرف جا رہی ہے اور یہ فلمی صنعت کا اتنا بڑا نقصان ہے جس کی تلافی شاید بہت زمانہ تک نہ ہو سکے۔

ہندوستان میں عامیانہ اور بازاری فلموں کا یہ دور اسوقت تک باقی رہیگا جب تک کہ عوام میں بیداری نہیں پیدا ہوگی اور ایسے لوگ میدان میں نہیں آئیں گے۔ جو صحیح معنوں میں فلمی صنعت میں کام کرنے کے اہل ہوں لیکن ابھی وہ وقت دور ہے۔

اقوالِ زرین

اگر تم آمدنی سے کم میں گذارہ کر سکتے ہو تو یقین رکھو سنگ پارس تمہارے پاس ہے۔

اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنی فرصت کو بیکار مت جانے دو۔

کامیاب وہی شخص ہوتا ہے جو اپنے اخراجات سے آمدنی زیادہ پیدا کرے۔

ناامیدی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی چیز بری نہیں یہ موت کا دوسرا نام ہے۔

تم پیسوں کی حفاظت کرو۔ روپے خود اپنی حفاظت کر لیں گے۔

جو کوئی بھی مرتبہ حاصل کرتا ہے محنت ہی سے حاصل کرتا ہے۔

موجِ تبسم

شرمیلا عاشق اپنی محبوبہ کے لیے خوشرنگ اور خوشبودار پھولوں کا ایک گلدستہ لایا محبوبہ نے فرطِ مسرت میں اس کے گلے میں باہیں ڈالکر اسکا بوسہ لے لیا۔ عاشق فوراً وہاں سے چلنے کو تیار ہو گیا۔ محبوبہ سمجھی یہ کچھ خفا ہو گیا ہے۔

محبوبہ:۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپکو رنج پہونچایا۔؟

عاشق:۔ میں تو اور گلدستہ لینے جا رہا ہوں"

اکرم:۔ کیا تمہاری بیوی تمہارا کہنا مانتی ہے۔؟

اسلم:۔ ہاں کبھی کبھی۔ اکرم:۔ کب؟

اکرم:۔ جب میں کہتا ہوں سامنے سے چلی جاؤ اور میری پروا نہ کرو۔

ایک:۔ میری عادت ہے کہ میں بات کرنے سے پہلے تولتا ہوں

دوسرا:۔ گر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کم وزنی بات استعمال کرتے ہیں

دلچسپ معلومات

فرانس کی ایک خاتون نے اپنی کل جائداد جس کی مالیت ڈیڑھ لاکھ ڈالر ہوتی ہے ۱۹۳۵ء میں اپنے پیلے کتے کے نام وقف کر دی تھی تاکہ اس خاتون کے مرنیکے بعد یہ کتا اس ڈیڑ لاکھ روپے کی جائداد سے عیش کر سکے اس جائداد کے انتظام کیلئے خاتون نے ٹرسٹیوں کی ایک کمیٹی بھی بنا دی ہے۔ جو وقف کی حفاظت کرے گی۔

عورت جسقدر خوشنمائی اور اپنی تعریف کی دلدادہ ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل اعداد شمار سے ہو سکتا ہے۔ جو حال ہی میں ایک معاصر نے شائع کئے ہیں۔

ایک اوسطاً درجہ کی عورت اپنی زندگی بھر میں دس ماہ آئینہ دیکھنے میں صرف کرتی ہے۔ چھ سال سے دس سال تک اور پندرہ سال تک پاؤ گھنٹہ شیشہ کو دیکھتی رہتی ہے بیس برس کی عمر تک نصف گھنٹہ روزانہ اور بیس سال کے بعد اوسطاً ایک گھنٹہ روزانہ اپنی تعریف

بلیا میں بغاوت ہائیکورٹ کا فیصلہ

الہ آباد ۲۹، مارچ الہ آباد ہائیکورٹ میں جسٹس اسمعیل نے اسپیشل جج اعظمگڈھ کے ایک ریفرنس زیر زیر آرڈیننس ۱۱ بابت ۱۹۴۲ء کی دفعہ ۸ کا فیصلہ سناتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ منظم ہجوم تھا اور یہ ہجوم نظم ونسق کو مفلوج کرنے پر مازم تھا۔ یہ ہجوم کئی ڈاکخانوں اور دوسری جگہوں کو بہت کچھ نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو گیا اگر مدعوبن کی پولیس اپنے معقول وسائل اور حاضر دماغی سے کام نہ لیتی تو۔ اسمیں مجھے کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ ہجوم تھانہ کو لوٹ لیتا۔ اور اس کے کاغذات کو تباہ کر دیتا۔ ایسی لاقانونی کو سختی کیساتھ دبا دینا چاہئے پولیس نے ۲۷ اشخاص کا چالان کیا تھا ان میں سے ۲۲ مفرور بتلائے جاتے ہیں۔ ایک کو اس کیخلاف شہادت نہ ہونیکے باعث اسپیشل جج نے ڈسچارج کر دیا بقیہ ۵ افراد کے خلاف اسپیشل جج نے زیر دفعات ۳۲۹ ۳ ۴ ۴ فرد جرم لگا دی شہادتوں اور حالات پر غور کرنے کے بعد صرف ۴ ملزموں کو قصوروار پایا گیا دیوبرائن تیواری، دھنی چار اور رگھو نندن کو صرف دفعہ ۴۱۲ تعزیرات ہند کے ماتحت مجرم قرار دیا گیا اور بقیہ الزامات سے بری کر دیا گیا۔ بقیہ ملزموں کو قطعی بری کر دیا گیا جسٹس اسمعیل نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ یہ امر روز روشن کی مانند عیاں تھا کہ گذشتہ اگست کے کچھ ہفتوں میں ضلع بلیا کے باشندوں کا بہت بڑا حصہ بغاوت کرتا رہا تھا اس دوران میں قانونی عدالتوں کا کام بند ہو گیا تھا۔

استغاثہ کیجانب کہا گیا تھا کہ ۱۵ راگست کو تقریباً ۶۰۰ آدمیوں کے ایک ہجوم نے ایک پولیس چوکی۔ لوٹ لی۔ جب یہ ہجوم مدعوبن پہنچا تو اسمیں ۶ ہزار کے قریب آدمی شامل ہو چکے تھے اور یہ لوگ ہتھوڑوں کلہاڑیوں وغیرہ سے مسلح تھے۔

ہجوم نے اس امر پر اصرار کیا کہ وہ تھانہ پر کانگریس کا جھنڈا لہرائیںگے اور پولیس کے ملازموں سے یہ اعلان کرائیں گے کہ وہ کانگریس کے ملازم ہیں تھانہ کے افسر نے یہ شرطیں ماننے سے انکار کر دیا۔ بعد میں ہجوم کے دو آدمیوں نے عارضی صلح کی شرطیں پیش کیں پولیس افسر نے انکو پھر نامنظور کر دیا۔

جسٹس اسمعیل نے ٹھاکر تیواری کی سزا عمر قید کی بجائے دس سال قید بامشقت رہنے دی۔ اور دھنا اہیر کو بری کر دیا۔ بقیہ ملزموں کی سزا بحال رہنے دی۔

ممبران اسمبلی کے الاؤنس میں اضافہ

شیلانگ ۲۷، مارچ آسام لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں ممبروں نے ایک تحریک کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ضروری اشیاء کی گرانی کے پیش نظران کے روزمرہ الاؤنس میں ۵۰ فیصدی اضافہ کر دے۔ تحریک ۱۱ ووٹ کے مقابلہ میں ۲۵۔ ووٹ سے منظور ہو گئی۔

افسانہ

محبت سستی

ڈاکئے، شیریں فرہاد، لیلا مجنوں، نلدمنتی ہیر رانجھے اور نہ جانے کس کس قسم کی درجنوں عشقیہ داستانیں پڑھ رکھی تھیں۔ کم تنخواہ میں کھینچا تانی کر کے خرچ چلانے کی وجہ سے اس کی زندگی میں جو تنگی تھی، اسی تنگی سے اسے عشق و محبت کے عملی میدان میں تو قدم رکھنیکا کبھی حوصلہ نہ ہوا۔ مگر خیال کی دنیا میں وہ یہی سمجھتا تہا۔ کہ آج کل بھی ہر نوجوان لڑکا اور ہر جوان لڑکی مجنوں اور لیلے ہیں۔ خصوصاً وہ لڑکے اور لڑکیاں جنہیں خدا نے کھاتے پیتے گھرانوں میں پیدا کیا ہے۔

اس لئے جب ایک دن سول لائینز کے ایک خوب صورت بنگلے میں ایک ہرے رنگ کا لفافہ آیا جو سینٹ کی خوشبو میں بسا ہوا تھا۔ تو عشقیہ داستانوں کے رسیہ ڈاکیا کی دلچسپی دفعتہً جاگ اٹھی یہ لفافہ ایک لڑکی کملا کے نام تھا۔ اور اس کے ایک کونے میں بھیجنے والے نے اپنا نام لکھا تھا "K"

پہلے دن تو ڈاکئے کو یہ خیال ہوا کہ شاید یہ لفافہ اس لڑکی کے بھائی کے ہاں سے آیا ہو گا۔ جو لفافہ وصول کرنے کے لئے۔ ڈاک آنکے وقت بیتابی کے عالم میں بنگلے کے پائیں باغ میں ٹہل رہی تھی مگر جب چار پانچ روز تک ہرے لفافوں کا تانتا بندھا رہا تو ڈاکئے کو احساس ہو گیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ "K" ضرور بیسویں صدی کا مجنوں ہے۔ اور یہ لڑکی اس مجنوں کی لیلا ہے ـــــ ہرے رنگ کا لفافہ اپنے ہاتھ میں لیتے ہی اس گوری گوری بھولی شکل کی لڑکی کے گالوں پر تمتماہٹ کی سرخی آجاتی تھی۔ اور وہ شرماتی ہوئی اندر بھاگ جاتی تھی۔

ڈاکئے کو اس داستان محبت کی تفصیلات جاننے کی تمنا نے بے چین کر کے۔ اس پر مجبور کر دیا کہ وہ کسی دن ہرے رنگ کا لفافہ کھول کر دیکھے کہ اسمیں کیا لکھا ہوتا ہے ایکدن اس نے "K" کا ایک خط کھولا لکھا تھا،

میرے دل کی رانی، تمہاری من موہنی مورتیا کے درشن کئے بہت دن ہو گئے کیا ہم سے روٹھ گئی ہو؟ بڑے دن کی چھٹیوں کے تھوڑے سے ہی دن تو رہ گئے ہیں پھر تو ہمیں گھر جانا ہی ہو گا۔ پہلے میں اس کے انتظار میں گھڑیاں گنا کرتا کہ کب چھٹیاں ہوں اور کب گھر جاؤں اور اب چاہتا ہوں کہ چھٹیاں دور ہٹ جائیں ایشور جانے کیا ہو گا دیکھو کملا میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا، اسی تمنا پر جی رہا ہوں۔ کہ تم میری ہو جاؤ گی۔ جب تمہارا یہ فقرہ یاد آتا ہے کہ میں تمہارے سوا کسی اور سے پریم نہیں کر سکتی" تو میرا دل خوشی میں ڈوب جاتا ہے۔

"تمہارا کشور"

یہ خط پڑھکر ڈاکئے کے دل و دماغ میں ایک ہلچل سی مچ گئی ـــــ یہ تو بالکل ویسا ہی جیتا جاگتا قصہ ہے [...] قصے مڈل میں پڑھتے وقت اس کی نظر سے گذرے تھے [...] قصے کے پڑھنے ہی میں تو وہ فیل ہو گیا تھا جس کے بعد [...] تعلیم چھوڑ دینی پڑی تھی۔ ڈاکئے کا دل پھڑک اٹھا [...] کہانیوں میں ہی نہیں بلکہ دنیا میں اسوقت کے نوجوانوں میں بھی لیلے مجنوں موجود ہیں۔

ڈاکئے کو کملا کے نام آنیوالے خط کھولنے کی [...] پڑ گئی۔ وہ خط کھولکر پڑھتا اور اس رومان کے مزے [...] جوان خطوط کے ذریعے سے پرورش پا رہا تھا۔ اور پھر لفافہ بند کر کے کملا کو دیتا۔ یا بنگلے کے لیٹر بکس میں ڈال [...] دو مہینے بعد ایک دن اس نے خط کھولا تو اسمیں "K" [...] لکھا تھا" پیاری دس پندرہ روز سے تمہارا کوئی خط نہیں ملا۔ کہاں ہو؟ کیسی ہو۔ جلدی اپنا پیارا پیارا مکھڑا دکھلاؤ۔ ورنہ میں مرجاؤں گا۔" ڈاکئے نے یہ خط پڑھنے کے بعد حیرت سے اپنے دل میں سوچا کیا بات ہے " [...] کے خط تو برابر آتے رہتے ہیں کیا وہ کملا کو ملتے نہیں [...] میں نے یہ خط بنگلے کے لیٹر بکس میں ڈالکر غلطی تو نہیں کی [...] مگر ڈاکئے کو اس سے بھی زیادہ تعجب اس وقت ہوا [...] دو تین دن بعد ہی اس نے دیکھا کہ بنگلے میں شامیانے [...] ہیں اور جب اسے یہ معلوم ہوا کہ وکیل صاحب کی لڑکی کی شادی ہے۔ ڈاکئے نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ سوال کیا۔ "شادی؟ کشور کے ساتھ؟ اس نے تملا کر [...] "بھگوان کرے ایسا ہی ہو" مگر جب شادی کے بعد [...] سے اس نے دولہا کا نام معلوم کیا۔ تو اس کے دل کو دھکا لگا۔ گویا اسکا کوئی نقصان ہو گیا۔ کملا کی شادی کسی اور کے ساتھ ہوئی تھی۔

ہرے رنگ کے لفافے آنے بند ہو گئے تھے مگر کچھ [...] بعد ایک سفید رنگ کا لفافہ پراسی "کے" کے ہاتھ کا لکھا [...] نظر آیا۔ ڈاکئے نے کپکپاتے ہوئے ہاتھ سے اس خط [...] کھولا۔ ہاتھوں کے کپکپانے کے ساتھ ہی اس کا دل [...] پڑتا تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ یہ کملا کے مجنوں کا آخری [...] خط ہو گا۔ جس میں اس نے اپنی محبوبہ کو زہر کھا کر یا دریا میں ڈوب کر مرنے یا گھر بار چھوڑ کر نکل جانے کی دھمکی [...] دی ہو گی۔ مگر جو کچھ خط میں لکھا تھا اسے پڑھ کر غریب [...] لوح ڈاکیہ حیران و ششدر رہ گیا۔ اس خط میں لکھا [...] کہ۔ کملا مجھے کچھ خبر نہیں کہ تم کس حال میں ہو۔ مگر میں تمہیں بڑی ہی شرمندگی کیساتھ اطلاع دیتا ہوں کہ [...] گھر آتے ہی میرے ماں باپ نے جھٹ پٹ میری شادی کر دی۔ کیا کروں مجبور ہو گیا۔ ماں باپ نہیں مانے [...] اور وہ ہے کہ تعلیم چھوڑ کر اپنے گھر کا ہی کام سنبھالو [...]

(کشور)

خط پڑھنے کے بعد ڈاکئے نے خود سے کہا" بس [...] مجنوں پرانی داستانوں میں ہی ہے"

پنجاب چیمبر آف کامرس

دہلی ۲۹ر مارچ۔ پنجاب چیمبر آف کامرس کے [...] اجلاس میں لالہ شنکر لال جی (دہلی کلاتھ اینڈ جنرل ملز) [...] چیمبر مذکور کے صدر چنے گئے ہیں۔

کانپور میں غلہ کنٹرول کی اسکیم

غلہ کنٹرول آرڈر ۱۹۴۳ء کے ذریعہ یوپی گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل امور طے کئے ہیں :-

(۱) جو مسلمہ بازار نہیں ہے وہاں نہ تو غلہ فروخت کیا جائے اور نہ فروخت کی غرض سے مہیا کیا جائے۔ کانپور ریگولیٹیڈ شہر، جھینجک، رورا اور پکھراماں میں جو خرید کے مرکز ہیں فروختگی ہو سکتی ہے۔ کسی گاؤں کا بنیا کسی کے ہاتھ، یہاں تک کہ اپنے رڈ؟ کے خریداروں کے ہاتھ بھی غلہ فروخت نہیں کر سکتا۔

(۲) خرید کے مراکز (جھینجک، رورا، پکھراماں، اور کانپور ریگولیٹیڈ شہر) میں کنٹرول کا غلہ خریدنے جمع کرنے اور بیچنے کے لئے لائیسنس لینے ہونگے منظور کردہ بازاروں میں لائیسنوں کی ضرورت نہ ہوگی۔

لائیسنس اور لائیسنس افسر اس طرح ہیں۔ فارم (B) خرید کے سنٹروں (جھینجک، رورا اور پکھراماں) میں، خریدنے اور جمع کرنے کے لئے ——— ریجنل کنٹرولر۔ فارم (D) کسی خرید کے سنٹر میں خریدنے کے لئے ریجنل کنٹرولر۔ فارم (F) خرید کے سنٹروں میں خوردہ فروشی کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے لائیسنس ملیں گے۔ فارم (H) کانپور ریگولیٹیڈ شہر میں خوردہ فروشی کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے لائیسنس ملیں گے۔

۱۹۴۲ء کے آرڈر سے خوردہ فروشی کیلئے دیئے ہوئے تمام پرانے لائیسنس اب بھی جاری رہیں گے اور حکم آئندہ تک جاری رہیگا۔ مذکورہ ہدایتیں پٹواریوں کو اسدن بتائی جاویں جبکہ انکو تنخواہ دیجائے انہیں خرید کے مراکز اور مسلمہ بازاروں کے نام بھی بتائے جاویں۔ سپروائزر قانونگو پٹواری کی ڈائری میں ان کے سرکل کے تمام مسلمہ بازاروں کے نام درج کریں گے ریگولیٹیڈ شہر کے علاقوں میں کانپور میونسپلبورڈ۔ چھاؤنی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا شامل ہیں

مندرجہ بالا حکم کی خاص خاص باتیں یہ ہیں۔ (۱) کوئی شخص کنٹرول شدہ غلہ کل ملاکر ۵ من سے زیادہ نہ رکھے۔ مقرر کردہ راستوں ہی سے کل غلہ کلکٹر گنج و کوپر گنج پہنچے جہاں پر لائیسنس شدہ اسٹاکسٹوں کے ہاتھ بیچا جائے۔ اب کوئی بھی شخص کسی قسم کا غلہ باہر نہیں بھیج سکتا۔ ان راستوں سے کلکٹر گنج یا کوپر گنج کی طرف نہ جانے والی غلہ سے لدی گاڑیاں۔ پکڑ لیجا دیں گی۔ لائیسنس شدہ شخصوں کے پاس سرکاری طور پر غلہ پہنچانے کے لئے کچھ گاڑیاں رہیں گی۔ لیکن کاریابوں کو یہ سمجھنے میں کوئی دقت نہ رہیگی۔

مسلمہ بازاروں کی فہرست :- **(تحصیل اکبرپور)** کاشی پور، سٹوی، میتھا، بھاؤپور، بھینولان اوتہا، مادھوپور، دیبالپور، سبری سوائی، اکبرپور۔ گمیلون، سون دریا (میتھا اسٹیشن کے پاس)، روہر، دوائی نہونی، جگنی پوروہ، گنجر، مہانا بارہ، ودیاں)۔ **(تحصیل بلہور)** بلہور، بیوی پور، دیوہا۔ مکن پور، اول، گنگولپور، اتھا، برہا، اُنا۔ لیدھان، لکھوٹیا، نیلہ ہگون، مکرند پور، تشتی، پھیر گاؤں، انائی پوروہ، اترہی، ڈھوڈوان، جبولی۔ بیری علی پور، دھور سلار۔ جگدیشپور، سوماجپور۔ دلیپ نگر۔ گوری، بھگونت پور۔ دیوگنج عرف کاکوپور، گڑہا، چوبے پور، گہیرار۔ مذیہا، بزرگ مندھنا **(تحصیل بھوگنی پور)** اور دھنا۔ گوری کلاں۔ سٹی، راجپور، سکندرہ، رسدھان۔ محمد پور، بررو، موسی نگر، ہری پور، سجاد، نکائی گڑگانوں **(تحصیل ڈیراپور)** سٹھرا، مکرندپور، کنجہری، رسول آباد، اصالت گنج، سنگیاپور، خانپور دلال، ڈیراپور۔ مندل پور، گلواپور۔ اسوہی سارگاؤں، رنگ، مداپور۔ سدپور، کٹورا، سنگلپور، اورنگ آباد جہارا، نونارہی، بنی پارا، مہاراج پور، جگمن پور پھر سندہ پوروہ **(تحصیل گھاٹم پور)** گھاٹم پور، بری پال۔ سجنی۔ نوزنگا۔ ریتانلسرا۔ دوست پور۔ بنڈی لاہو ہاری گڑھ، بھیٹری گاؤں، گرنا۔ تپا۔ بزناون۔ گرسی۔ **(تحصیل کانپور)** نرول، سرول، مہراجپور، بکھیرو دول۔ کلیانپور، راوتپور، باقرگنج۔ نواگنج۔ سینل بازار، بدھنو۔ منجہاون، کتھارہ، پالی بھوگی پور، تلسہری خورد کوپرگنج اور کلکٹرگنج، کی منڈیاں بھی خرید کے سنٹروں میں رکھی گئی ہیں ✻

وائٹ پیپر یکطرفہ ڈگری ہے

لندن ۳۰ مارچ۔ لندن میں سواجیہ ہاؤس انڈیا لیگ اور ہندوستانی کانگریسی کارکنوں کی کمیٹی نے حکومت کے وائٹ پیپر کے بارے میں ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں حکومت کے لگائے ہوئے اس الزام کی پرزور الفاظ میں تردید کی ہے۔ کہ کانگریس اور مہاتما گاندھی ہنگاموں کے لئے ذمہ دار ہیں۔ انڈیا لیگ کے اس بیان میں کہا گیا ہے کہ اس وائٹ پیپر میں ہندوستان کے سیاسی یا اقتصادی مسائل پر بحث نہیں کیگئی ہے نہ ہی اس میں جمود کو ختم کرکے سمجھوتہ کرنے کے متعلق حکومت کی پالیسی یا تجویزوں کے بارے میں کوئی بیان ہے اس وائٹ پیپر سے دراصل ہندوستانیوں، کانگریس اور لیڈروں پر کوئی الزام ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ حکومت کی تباہی خیز پالیسی پر الزام ثابت ہوتا ہے۔

مسٹر سورنسن ممبر پارلیمنٹ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ اسوقت اس دستاویز کو کسی قانونی عدالت میں کوئی وقعت نہیں دیجائے گی۔ یہ یکطرفہ بیان ہے اور ان لوگوں کو جو نظربند کر دیئے گئے ہیں صفائی پیش کرنیکا کوئی موقع نہیں دیا گیا ہے۔

حکومت نے وائٹ پیپر شائع کردیا

لندن ۲۵ مارچ لندن میں آج حکومت برطانیہ نے مہاتما گاندھی کے خلاف اپنا دعویٰ پچاس ہزار الفاظ کی ایک دستاویز کی شکل میں شائع کردیا ہے اسمیں کانگریس پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ۹ اگست کو کانگریس کے لیڈروں کی گرفتاریوں کے بعد ملک کے بعض حصوں میں جو ہنگامے ہوئے وہ کانگریس نے شروع کئے تھے اور کانگریس نے اپنی زیادہ سے زیادہ قابلیت سے ان ہنگاموں کی رہنمائی کی۔ اس دستاویز میں ۱۹ اپریل ۱۹۴۲ء سے حکومت کی کہانی شروع کیگئی ہے جب کہ مہاتما گاندھی نے علی الاعلان انگریزوں سے ہندوستان سے چلے جانیکا مطالبہ کیا تھا اسمیں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کیگئی ہے کہ، ۸ اگست تک جبکہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا تھا کانگریس ہائی کمانڈ اور بعد میں تمام کانگریس بحیثیت مجموعی دیدہ دانستہ اجتماعی تحریک سول نافرمانی شروع کرنیکے لئے میدان تیار کرتی رہی۔ جسکا مقصد انجام کار ہندوستان برطانی حکومت سے آزاد کرانا تھا۔

نظام حیدرآباد کا فرمان

حیدرآباد (دکن) ۲۵ مارچ۔ نظام حیدرآباد دکن کا ایک فرمان۔ ریاست حیدرآباد کے سرکاری گزٹ میں شائع ہوا ہے۔ جس کے ذریعہ ریاست کی تمام انجمنوں کو لحاظ مذہب وملت ایسی تقریریں کرنے کی جن سے شرارت پھیلنے کا اندیشہ ہو اور اخبارات میں ایسے مضمون شائع کرنے کی جن سے علاقہ میں بےچینی پھیلنے کا احتمال ہو۔ ممانعت کردیگئی ہے۔ اگر کسی انجمن کو کوئی شکایت پیش کرنی ہو تو مناسب آئینی ذریعہ سے اپنی شکایات پیش کرسکتی ہے۔

اس فرمان کے ذریعہ آل انڈیا ریاستی مسلم لیگ کے صدر نواب بہادر یار جنگ کو ریاست کی حدود کے اندر ریاست سے باہر ایک سال تک تقریر نہ کرنے اور کوئی بیان شائع نہ کرانے کا حکم دیا گیا ہے۔

واشنگٹن میں فوجی افسروں کی کانفرنس

واشنگٹن ۲۹ مارچ محکمہ جنگ نے آج یہ خبر شائع کی ہے کہ بحرالکاہل کے میدان جنگ کے اعلیٰ فوجی اور سمندری افسروں کی کانفرنس کا سلسلہ ختم ہوا ہے جسمیں جاپان کیخلاف آئندہ لڑائی لڑنے کی اسکیموں پر غور وخوض کیا گیا۔ اس بیان میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ امریکہ کے جنرل اسٹاف کے افسروں کی ایک میٹنگ واشنگٹن میں منعقد ہوئی جسمیں پیسفک کے کمانڈر انچیفوں کو ان فوجی چالوں کے بارے میں مطلع کیا گیا جو کاسابلانکا میں قرار پائی تھیں۔

اس کانفرنس میں پندرہ فوجی افسران شریک ہوئے یہ لوگ اپنے اپنے حلقہ کو جلد واپس چلے جائیں گے۔

✻ کانپور ریگولیٹیڈ شہر میں کنٹرول کا غلہ آنے کے لئے مندرجہ ذیل راستہ معین کئے گئے ہیں۔

(A) جی ٹی روڈ (حربی کی چوکی اور شہر کے درمیان والے حصہ کو چھوڑ کر)

(B) کالپی روڈ۔

(C) نئی سڑک تک مال روڈ اور مغرب سے مشرق جانے والی۔ نئی سڑک۔

(D) جنوب سے شمال کو ڈپٹی کے پڑاو تک ہمیرپور روڈ

(E) مشرق سے مغرب کو کلائڈ روڈ۔ اور کلائڈ روڈ سے کلکٹر گنج تک شہر کنارہ۔

(F) شمال سے جنوب کو لکھنؤ روڈ۔

بحکم جناب سید محمد منیر اسکوائر بارایٹ لاسول اینڈ سیشن جج کانپور

اطلاعنامہ درخواست حصول حکم منسوخی دسمی

(آرڈر ۹۔ قاعدہ ۹ (۲))

بعدالت سیول اینڈ سیشن جج کانپور۔

مقدمہ نمبر ۲۳ ۱۹۴۱ء متفرقہ نمبر ۲۸ ۱۹۴۳ء

ہری شنکر ولد لالہ رام نرائن دگوپال داس پسر نابالغ رادھا کرشن بولائت مسماۃ درگا دیبی زوجہ رادھا کرشن مادر و مسماۃ کملا بائی بیوہ لالہ رام نرائن اقوام ویش اگروال ساکنان نوگڑہ شہر کانپور ——— مدعی سائل

بنام بنو ناتھ وغیرہ ——— مدعاعلیہ

بنام بنو ناتھ ولد موتی لال قوم کھتری ساکن دھوبی محال شہر کانپور وگنگا پرشاد ورادھا کرشن پسران لالہ رام نرائن قوم ویش ساکن نوگھرا شہر کانپور وشیام سندر پسر بالغ گنگا پرشاد۔ بولایت جے نرائن ولد رام کشن قوم ویش بامول حصہ ساکن جنیلگنج شہر کانپور۔

ہرگاہ مدعی مذکور الصدر نے اس عدالت میں درخواست بابت حصول حکم منسوخی دسمی نالش نامبردہ حسب ہدایت عدالت ہذا تاریخ ۲۷ ماہ اگست ۱۹۴۲ء پیش کی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اس عدالت میں بتاریخ یکم ماہ مئی ۱۹۴۳ء اصالتاً یا بذریعہ وکیل عدالت یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہوکر وجہ دیگر کوئی ہو تو ظاہر کریں کہ نامبردہ کی درخواست کیوں نہ منظور کیجائے۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۴۳ء کو جاری کیا گیا۔

مہر عدالت ایم ایم سریواستو منصرم عدالت سول اینڈ سیشن جج کانپور

مسٹر ایڈن سے کیا بات چیت ہوئی

واشنگٹن ۳۱ مارچ پریزیڈنٹ روزویلٹ ... ایک پریس کانفرنس میں برطانی وزیر خارجہ مسٹر ... ملاقات کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ ہم نے مغربی سیاسی ... حالات پر غور کیا۔ موجودہ صورت حالات کے ... کے بعد کے حالات پر غور کیا گیا۔

مسٹر ایڈن اوٹاوہ میں !!

اوٹاوہ ۳۱ مارچ برطانیہ کے وزیر خارجہ ... اوٹاوہ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں آپ کینیڈا کی سنٹ ... پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کریں گے۔

۵۰ آدمیوں کو گولی ماردیگئی

لندن ۳۰ مارچ سوموار کی رات کو بی ... جرمنی کو جو خبریں براڈکاسٹ کیں ان میں کہ ... ہیں۔ ہٹلر کی حکومت کیخلاف سازش کرنے ... میں ۵۰ آدمیوں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔

بین الاقوامی غلہ کانفرنس

واشنگٹن ۳۱ مارچ امریکہ کے اسٹیٹ ... نے اعلان کیا ہے کہ ۸ ۳ قوموں کی نمائندوں کی ... کانفرنس بلائی گئی ہے جس میں اس بارے میں ... کہ لڑائی کے بعد غلہ کی پوزیشن کیا ہوگی ؟

جاپان کا فوجی مشن اٹلی میں

لندن ۲۹ مارچ برلن ریڈیو کا بیان ہے ... کا ایک فوجی مشن جو مشرایو، جاپانی سفیر مقیم ... زیر سرکردگی بارسی پہنچا۔

شاہ افغانستان کا پیغام

کابل ۳۰ مارچ ہز مجسٹی ظاہر شاہ والی افغانستان ... جنرل عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ کو ان کے دوبارہ ... ہونے پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے اور اس تار میں لکھا ... کا دوبارہ ہونا ترکی قوم کی بڑی خوش نصیبی ہے۔

واشنگٹن ۲۹ مارچ آج یہاں اعلان کیا گیا ... کہ حال ہی میں محوریوں نے اتحادی اقوام کی جن ... کو غرق کیا ان میں۔ امریکہ برطانیہ ائرلینڈ اور ہندو ... کے دو ہزار بھیلے غرق ہوگئے۔

مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال مستعفی ہوگئے

کلکتہ ۱۹ مارچ آج جب بنگال اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو آنریبل مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے اعلان کیا کہ انہوں نے وزارت عظمیٰ کے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے اور گورنر نے انکا استعفیٰ منظور کرلیا ہے مسٹر حق نے یہ بھی کہا کہ قاعدہ کے بموجب ان کے استعفے کے بعد وزارت کے دیگر ارکان کو علیحدہ علیحدہ استعفیٰ دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ پوری وزارت ایکباقہ مستعفی ہوگئی ہے۔ مسٹر حق نے یہ بھی کہا کہ کل شام کو ان سے اور گورنر بنگال سے بہت دیر تک گفتگو رہی جس کے نتیجہ میں انہوں نے یہی فیصلہ کیا کہ انہیں مستعفی ہو جانا چاہیے۔

مسٹر حق نے اس اعلان کے بعد اسمبلی کے صدر مولوی نوشیر علی نے کہا۔ کہ اب جب کہ کوئی گورنمنٹ بنگال میں نہیں رہی ہے تو ایسی حالت میں اسمبلی کام نہیں کرسکتی اس لئے میں دو ہفتہ کیلئے اجلاس کو برخاست کرتا ہوں تاکہ اس عرصہ میں نئی وزارت بن جائے۔

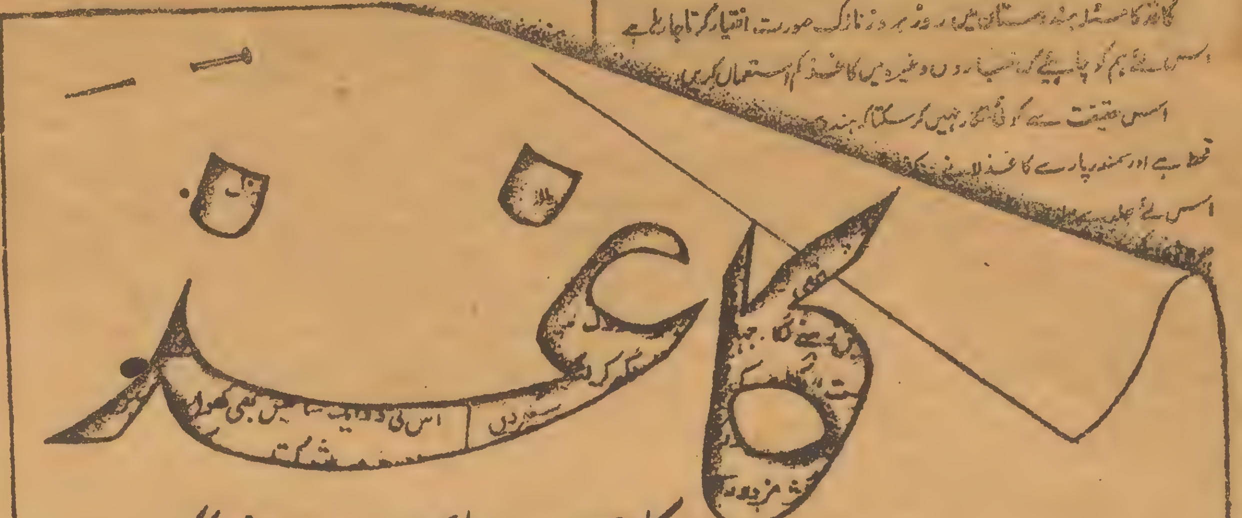
مسٹر فضل الحق نے وکالت شروع کردی

کلکتہ ۳۱ مارچ۔ مسٹر فضل الحق سابق چیف منسٹر بنگال اپریل ۱۹۳۷ء کے بعد سے جب کہ آپ کو پہلی بار وزارت بنانے کے لئے مدعو کیا گیا تھا کل پہلی مرتبہ ہائی کورٹ وکالت شروع کرنے کے لئے گئے۔

ویازما میں روسیوں کا نیا حملہ

لندن ۳۱ مارچ روس کے تازہ اعلان میں یہ بتلایا گیا ہے کہ لڑائی کی حالت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ریچ کے محاذ پر روسی فوجوں نے دوبارہ کے دکھن۔ پچھم میں بڑے زور کا حملہ کردیا ہے۔ روسی فوجوں نے حملہ کرنے سے پہلے بہت دیر تک گولہ باری کی رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ روس میں برف بڑی تیزی کے ساتھ پگھل رہی ہے اور جن دریاؤں میں برف جمی ہوئی تھی ان میں اب پانی کی دھار بہ رہی ہے لیکن اس کے باوجود روسی فوجیں سمولنسک پر بڑھ رہی ہیں کل اس علاقہ میں روسیوں کو کچھ اور کامیابی حاصل ہوگئی۔

لندن ۳۰ مارچ پارلیمنٹ میں وزیر جنگ۔ سر جیمز گرگ نے بتلایا کہ سلطنت برطانیہ میں اٹلی کے جو آدمی قید ہیں ان کی تعداد دو لاکھ ہے ہزار ہے



کاغذ کا چرچا پھر ہونے لگا

جنگ سے پہلے ہندوستان میں کاغذ کثیر مقدار باہر سے منگوائی جاتی تھی۔ اب چونکہ جہازوں میں جگہ نہیں ہے اس ملک کو دیسی بنے ہوئے کاغذ پر اکتفا کرنا پڑ رہا ہے۔ گو کہ اس طرح سودیشی صنعت کو آئندہ بہت کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے مگر فی الحال اس کی وجہ سے ایک زبردست مسئلہ پیدا ہوگیا ہے۔

دفاعی محکموں کو بڑی مقدار میں کاغذ کی ضرورت ہوتی ہے۔ سامان جنگ کے لئے کاغذ درکار ہوتا ہے۔ طیارہ شکن توپوں کی جن گولیوں نے کلکتہ پر جاپانی ہوائی جہازوں کو تباہ کیا تھا ان کے بنانے میں کاغذ استعمال ہوا۔ رومل کی افواج کا جن گولوں نے تہس نہس کردیا اور انہیں افریقہ کے صحرا سے نکال باہر کیا ان کی تیاری میں بھی کاغذ صرف کیا گیا تھا۔

حکومت کو نظم و نسق کے لئے کاغذ کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومت کے محکمے خواہ کتنی ہی کفایت سے کام لیں ہم سب کو یعنی عوام کو کاغذ کی کمی ضرور سہنی پڑے گی۔

اس لئے اپنے موجودہ کاغذ کو ہمیں محفوظ رکھنا چاہیئے۔ اُس کا استعمال کم کردینا چاہیئے۔ اور جن اغراض کے لئے ہم اُسے کام میں لاتے ہیں انہیں گھٹا دینا چاہیئے۔ اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو تکلیف ہم کو ہی اٹھانی پڑے گی۔ آیئے ہم آج ہی سے کفایت شروع کردیں۔

حکومت کیا کر رہی ہے ؟

۱ سول محکموں کے کاغذ کے خرچ میں حکومت نے گذشتہ ماہ میں پانچ ہزار ٹن کی بھاری تخفیف کردی ہے۔
۲ اس کے علاوہ لکھنے کے کاغذ اور لفافوں میں آدھی اور جاذبوں میں ایک تہائی کی کردی ہے۔
۳ محکموں کے لئے جو کاغذ فراہم کیا جاتا ہے اُس کی قسموں کو حکومت نے گھٹا دیا ہے تاکہ کاغذ سازی میں اضافہ ہو سکے۔

ہم کو کیا کرنا چاہیے ؟

۱ خط کم لکھیئے۔ لفافوں کی بچت کے لئے ان پر پرچیاں (اکونمی سلپ) چپکایئے۔
۲ دوکانوں سے چیزیں کاغذ میں لپٹوائے بغیر لیا کیجیے۔
۳ کاروباری استعمال کے کاغذوں لفافوں بلوں وغیرہ کا سائز گھٹا دیجیئے اور ورق کے دونوں طرف لکھیئے۔
۴ معمولی ردوبدل کی خاطر خطوں کو دوبارہ نہ لکھیئے۔ جو کچھ بدلنا ہو اسے کاٹ کر لکھ دیجیئے۔ پڑھنے والا سمجھ جائے گا۔

پیر پگاڑو کے پانچ لاکھ روپیہ پر قبضہ

کراچی پیر پگاڑو کے سابقہ ہیڈکوارٹر پر جو گوٹھ میں ایک اندرونی غار میں جو کہ تقریباً ۵۰ فٹ گہرا تھا ان کا ایک خفیہ خزانہ پولیس نے پایا جس میں قیمتی جواہرات اور سکے وغیرہ تھے جن کی مجموعی قیمت پانچ لاکھ ہے۔

مسٹر ستیا مورتی انتقال کرگئے

مدراس ۲۸ مارچ مشہور کانگریسی لیڈر اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر مسٹر ستیہ مورتی۔ ممبر مرکزی اسمبلی آج ایک بجے شب کو جنرل اسپتال میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کرگئے۔

آسٹریلیا کو جاپان کا خطرہ

میلبورن ۲۹ مارچ آسٹریلیا کے سابق چیف محکمہ اطلاعات۔ سر کیتھ مرڈوش نے میلبورن ہیرلڈ میں ایک آرٹیکل لکھا ہے جس میں آپ نے مطالبہ کیا ہے کہ آسٹریلیا کو مزید ہوائی جہازوں کی سپلائی کیجائے کیونکہ حملہ کا سخت خطرہ برابر موجود ہے۔

ہندو عورتوں کے حق وراثت کا بل

نئی دہلی ۳۰ مارچ آج مرکزی اسمبلی میں جائیداد دونوں ہندو عورتوں کے حق وراثت کا بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کردینے کی تحریک رائے شماری کے بغیر ہی منظور ہوگئی۔

ESTD. 1925

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر ترچھی عزم مستقل میں ہے — زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

REGD. NO. A. 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

قیمت
سالانہ صہ 5/-
ششماہی ۱۲/۲ 2/12/-
سہ ماہی ۱/۸/- 1/8/-
قیمت فی پرچہ 2/1

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VoL. 37 No. 15 | CAWNPORE, SATURDAY 10-4-1943. | کانپور شنبہ ۱۰ اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۴ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۷ نمبر ۱۵

ادبیات

انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کا مناظمہ

۲۷ مارچ ۱۹۴۳ء کو انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کا مناظمہ بعنوان "ہولی" جناب مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں منعقد ہوا مقامی شعرا کے علاوہ جناب شرف صاحب یدی رامپوری نے بھی شرکت فرمائی اسی سلسلہ کی دو نظمیں ہم آج ناظرین کی تفریح طبع کے لئے شائع کر رہے ہیں (ایڈیٹر)

.: جناب سخا صاحب شاہجہانپوری :.

جو خاص بندے ہیں اُن کو نہیں غم بیداد — کہ حق پرستوں کی ہوتی ہے غیب سے امداد
ادھر خدا سے لگائے ہوئے تھے لو پہلاد — اسیر شیر کے پنجے میں تھا ادھر جلاد
یہاں بھی آگ کے شعلوں میں تھا وہی موجود
کہ سرد کی تھی ستمگا جس نے آتش نمرود

اسی کی یاد منانے بہار آئی ہے — سرور عیش کا سامان ساتھ لائی ہے
فدائے حسن چمن ذوق پارسائی ہے — یہاں یہ زہد نے اکثر شکست کھائی ہے
ہر ایک شاخ نظر آرہی ہے جام بدست
غرضکہ موسم گل نے کیا ہے سب کو مست

زہے نشاط کہ مسرور ہے دل عالم — زہے نظام سرور آفریں کہ دور ہے غم
ادھر ہے وجد کے عالم میں قطرۂ شبنم — ادھر کشش میں ہے سرگرم نیّر اعظم
نمو کا جوش ہے گلشن میں چھا رہا ہے دھواں
ہر ایک گل نظر آتا ہے شعلۂ عریاں

بھری ہیں رنگ سے پچکاریاں ہر ایک کے پاس — ادائے رسم کا دل میں ہے کسقدر احساس
نکل رہے ہیں گھروں سے بدل بدل کے لباس — مشاہدات کے عالم میں گم ہیں اہل قیاس
صبا لئے ہے عبیر و گلال جھولی میں
گل اور غنچے گلے مل رہے ہیں ہولی میں

یہ راز اصل میں ماہیت آشنا سمجھے — جو فلسفی تھے وہ ہولی کا فلسفہ سمجھے
جو ارتباط عناصر کا مدعا سمجھے — نوائے عیش کو وہ غیب کی صدا سمجھے
لئے تھے سوز جو دل میں وہ ساز لیکے اٹھے
کمال حسن عقیدت کا راز لیکے اٹھے

جو رنگ کھیلنے آئے نکل کے گلشن سے — ٹپک رہا ہے پسینہ گلوں کے دامن سے
کبھی سُنے تھے جو اشلوک رام لچھمن سے — شعاعیں بن کے وہ نکلے لب برہمن سے
اسی کا نام ہے ہولی کہ ساز ہے نہ سوز
یہی بہار کا آغاز ہے یہی نوروز

.: جناب سلیم ناطقی صاحب :.

بہار جوانی کا عالم دکھا جا — اداؤں سے ہنس ناز سے مسکرا جا
گھٹا بن کے اٹھ زندگی بن کے چھا جا
امنگوں کے دن آرزوؤں کی راتیں — نظر کی نظر سے محبت کی گھاتیں
مرے دل میں ہوک اٹھ رہی ہے مٹا جا
روپہلی سنہری فضاؤں کے صدقے — مہکتی چمکتی ہواؤں کے صدقے
دکھا جا بہار جوانی دکھا جا
ابھی ماہ و خورشید ہیں جلوہ افگن — ابھی خاک کا ذرہ ذرہ ہے روشن
سیہ خانۂ دل کو بھی جگمگا جا
لب غنچہ و گل پہ موج تبسم — غزل خواں عنادل بہ لحن و ترنم
مرے ساز ہستی پہ بھی گنگنا جا
عبیر و گلال اڑ رہا ہے ہوا میں — نظر آنظر ارغوانی فضا میں

دنیائے اسلام

ترکی کی خبریں

ترکی میں بھاری مشینوں کے کارخانوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی غرض سے ایک پنجسالہ اسکیم زیر عمل ہے معلوم ہوا ہے کہ یہ اسکیم بے حد کامیاب ثابت ہو رہی ہے اور روئی اور بھاری مشینوں کے بے شمار کارخانے قائم ہو چکے ہیں۔

انقرہ کی ایک اطلاع کے مطابق استانبول کے تمام جنگی کارخانے وہاں سے اناطولیہ کے اندرونی علاقوں میں منتقل کئے جارہے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ جنگی بچاؤ کے زاویہ نگاہ سے استانبول کی پوزیشن نسبتاً کمزور ہے۔

ترکی کی جنگی تیاریوں کے بارے میں انقرہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ترکی کے پاس اسوقت سوا لاکھ فوج تیار ہے۔ مگر اس فوج کے پاس جو ہتھیار ہیں وہ جدید قسم کے نہیں ہیں۔ اس پہلو سے ترکی بیرونی ممالک کا محتاج ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ترکی ہوائی بیڑے میں ایک لاکھ ہوائی جہاز ہیں مگر ان میں سے بیشتر ایسے ہیں جو اب کام میں نہیں لائے جاتے برطانیہ ترکی کو ہوائی جہازوں کی مدد دے تو وہ ترکی کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

ترکی ہر قسم کے جنگی خطرات کے لئے کس قدر تیزی سے تیاریاں کر رہا ہے اس کا اندازہ استنبول کی اس خبر سے لگایا جاسکتا ہے کہ ترکی میں آج کل گیس کے حملوں کی مدافعت کے لئے خصوصی طور پر تیاریاں کیجا رہی ہیں۔ اور اس سلسلے میں ترک خواتین خصوصی طور پر بڑی سرگرم کوششیں کر رہی ہیں۔

ترکی کی تازہ ترین خبروں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تھریس شمالی اناطولیہ اور قافستان کی سرحدوں پر ترکوں کی فوجیں پڑی ہوئی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ یہ تینوں فوجیں ترکی کی بہترین فوجیں ہیں۔

ترکی کی فوجی پوزیشن اسوقت کیا ہے؟ اس سوال کے جواب میں انقرہ سے ایک امریکن اخبار کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اب سے آٹھ ماہ پیشتر تک ترکی کی فوجی حالت اسقدر گئی گذری تھی کہ اگر ترکی پر ہوائی جہازوں کے ذریعے سے فوجیں اتار کر حملہ کر دیا جاتا تو شاید ترکوں کیلئے روکنا ناممکن ہو جاتا مگر اسوقت ترکوں کے پاس اپنے بچاؤ کا مکمل سامان موجود ہے۔

مرے ہاتھ سے مانگ اپنی سجا جا
خیال و تصور میں کیا آنا جانا — نظر آزمانا نہ دل آزمانا
مرے سامنے بے حجابانہ آجا
یہ پریوں کا مجمع یہ حوروں کی محفل — کسی پر کہیں آنہ جائے مرا دل
بشر ہوں بشر ہوں فرشتہ بنا جا
حسینوں کے ہاتھوں میں پچکاریاں ہیں — عجب رنگ رلیاں ہیں سرشاریاں ہیں
طرحداریاں اپنی مجھکو دکھا جا
یہ دور نشاط اور طرب کا زمانہ — یہ بربط، رباب اور یہ چنگ و چغانہ
سیہ مست و ساغر بکف تو بھی آجا
ابھی سنسناہٹ ہے قلب و جگر میں — ابھی تھرتھراہٹ ہر تار نظر میں
کسی ساز کو چھیڑ کر سبھاگ گا جا
مغنی و رقاصہ محفل میں تیری — غم و درد سے بزم معمور میری
غم و درد کو جا ودانی بنا جا
افق بھی تری بھیگی زلفوں کا بال بل — شفق بھی تری سرخ ساری کا آنچل
نظارے کو رنگیں بنائے چلا جا
کہاں جارہی ہے جھجکتی لجاتی — زمانے کے طعنوں سے مغموم دیوی
مرے دل کی معصوم دنیا میں آجا
فضاؤں پہ چھائی ہوئی زندگانی — ہوا سے برستی ہوئی نوجوانی
میں تجھ میں سماؤں تو مجھ میں سما جا
محبت کے دھارے ملیں آکے باہم — ہم پہلو ہو گنگا جمنا کا سنگم
جہان تمنا میں ہولی منا جا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے | عمال پر تیق عزم مستقبل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۱۰ راپریل | سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۵

لیڈروں کا میمورنڈم اور وائسرائے کا جواب

حکومت ہند کا ایک کمیونک شائع ہوا ہے جسمیں مذکور ہے کہ ہز ایکسلنسی وائسرائے کو لیڈروں کی کانفرنس کے وفد نے جو مسٹر راجگوپال آچاریہ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس، پنڈت ہردے ناتھ کنزرو، مسٹر این ایم جوشی اور مسٹر کے ایم منشی پر مشتمل تھا، جو میمورنڈم بھیجا ہے وہ وائسرائے کے جواب کے ہمراہ برائے آگاہی جاری کیا جاتا ہے۔

اس وفد نے ہز ایکسلنسی وائسرائے سے درخواست کی ہے کہ وائسرائے ان کے بیان کو چند ایزادیوں کے ساتھ جو کہ انہوں نے اس میمورنڈم میں کردی تھیں منظور کریں یہ میمورنڈم اس درخواست کے ساتھ وائسرائے کو بھیجا گیا تھا کہ اس کو وائسرائے اپنے جواب کے ساتھ شائع کردیں اور لیڈروں کی ملاقات کی کوئی ضرورت باقی نہ رکھی جائے۔ وائسرائے نے انکی یہ درخواست منظور کرلی تھی۔

اس وفد نے وائسرائے سے ملاقات نہیں کی میمورنڈم کا مسودہ حسب ذیل ہے:۔

ہم یہ میمورنڈم وائسرائے کی اس خواہش کیمطابق ارسال کررہے ہیں کہ انہیں ایک تحریری بیان ملنا چاہئے جسمیں پوری تشریح کے ساتھ وہ سب کچھ درج ہو جو لیڈروں کا وفد وائسرائے سے عرض کرنا چاہتا ہے اور جبکہ وائسرائے تحریری جواب دینا چاہتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے ہم لوگ یہ امید کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے وائسرائے سے درخواست کرنے کے لئے جو معاون اسپرٹ اختیار کی ہے اس کا وائسرائے پر بھی اثر پڑیگا۔ اور وہ کھلے دل سے وفد سے ملاقات کریں گے۔

(۲) ہمیں اس امر سے خوشی ہوئی ہے کہ ہز ایکسلنسی وائسرائے کی رائے میں بمبئی کانفرنس کا ۹ راور ۱۰ رمارچ کا ریزیولیشن قطعی واضح ہے اسمیں ہم لوگوں نے اس امر کی خواہش ظاہر کی ہے کہ وائسرائے ہم میں سے چند کو گاندھی جی سے ملنے کی اجازت دیدیں جو آج کل نظربند ہیں تاکہ ہم لوگ ان واقعات کے متعلق جو ان کی گرفتاری کے بعد ہوئے ہیں ان کے خیالات واضح طور پر معلوم کرسکیں اور ان سے بات چیت کرکے سمجھوتہ کا راستہ دریافت کرسکیں تب ہم لوگ پھر وائسرائے سے ملیں گے اور ان کے روبرو اپنی تجویزیں پیش کریں گے اگر وائسرائے کو یہ طریق کار اختیار کرنے پر کسی قسم کا اعتراض ہو تو ہم وائسرائے کے اس اعتراض کا جواب دینے کی کوشش کریں گے اسی مقصد کے لئے ہم لوگ وائسرائے سے ملاقات کرنے کے خواہاں ہیں۔

(۳) ہم نے وہ تمام خط وکتابت نہایت احتیاط سے پڑھی ہے جو وائسرائے اور گاندھی جی کے درمیان ہوئی ہے ہم لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ مہاتما گاندھی پہلے ہی تشدد اور تباہکاری کے متعلق اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرچکے ہیں اور ہمیں اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ اندرونی امن وآشتی اور سمجھوتہ کے معاملہ میں اپنا اثر ضرور استعمال کریں گے۔

(۴) وائسرائے اور مہاتما گاندھی کی خط وکتابت اور وہ بیانات جو ان کے برت کے متعلق شائع ہوئے ہیں ان سے ہنگاموں کی کافی حوصلہ شکنی ہوئی ہے اور ہم لوگوں کے مہاتما گاندھی کے ملنے کے بعد ہماری رائے میں اس مقصد میں اور بھی زیادہ کامیابی ہوگی۔

(۵) ہم لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگرچہ بظاہر امن ہوگیا ہے لیکن ہندوستان کی موجودہ حالت میں اس کے مسائل کو حل کرنے میں جسقدر بھی دیر ہو رہی ہے اتنی ہی برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان مخالفت شدید ہوتی جارہی ہے اور اسکی وجہ سے مستقبل میں اس مسئلہ کا حل اور بھی زیادہ مشکل ہوتا جارہا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ کسی وقت بھی ایسی صورت پیدا ہوسکتی ہے جبکہ اس مسئلہ کو حل کرنا ناممکن ہوجائیگا ہمیں یقین ہے کہ مہاتما گاندھی کی امداد سے ہندوستان پر پھر سے نیک اعتمادی قائم کرنے اور حل کو

دوران جنگ میں کے لئے حل کرنے کے لئے اشد ضروری ہے ہندو اور مسلمانوں کے مطالبات کو صحیح طور پر ترتیب دینے کے لئے بھی مہاتما گاندھی کی امداد کی ضرورت ہوگی دوسری جانب ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہمیں مہاتما گاندھی سے ملنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا گیا تو اس کا یہ مطلب اخذ کرنے کے لئے مجبور ہوں گے کہ برطانیہ اس بات کا عزم کرچکا ہے کہ ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرنی چاہیئے اور قوم پرست ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ انتظامیہ نظریہ سے حکومت کو اس طریق کار سے خواہ کتنی ہی سہولت کیوں نہ ہو ہمیں امید ہے کہ ہز ایکسلنسی وائسرائے یہ رویہ اختیار نہیں کریں گے۔

ہم لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگرچہ ہندوستان پر مجیدیوں کے حملہ کا کوئی فوری خطرہ نہیں ہے لیکن حکومت اور عوام کے تعلقات کشیدہ رہنے کے باعث شدید خطرات کا اندیشہ ہے اور ان دونوں فریقوں کے بہتر تعلقات قائم کرنے کے لئے حتی الامکان زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔

(۶) ہمیں یہ یقین ہے کہ جوں جوں لڑائی لمبی ہوتی جارہی ہے اس کے باعث بہت سے حل طلب اقتصادی مسائل پیدا ہوتے جارہے ہیں اس کے ساتھ ہی خوراک اور دوسری چیزوں کی پیداوار بڑھانے، ٹرانسپورٹ کے ذرائع کی اصلاح کرنے، ضروری اشیاء کی مناسب تقسیم اور انکو کنٹرول کرنے کے لئے اسکیمیں وضع کرنی ہونگی ان کی بدولت تمام طبقوں کے لوگوں کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا ہوگا۔

صورت حالات روز بروز زیادہ شدید شکل اختیار کرتی جارہی ہے اور ہم لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہم لوگوں کو مہاتما گاندھی سے بات چیت کرنے کی اجازت دیدیجائے تو ہندوستان کے مرکز میں دوران جنگ کے لئے ایسی حکومت قائم ہوسکتی ہے جس سے عوام وفادار اور صدق دلی سے تعاون کریں گے۔

ہم لوگ اسی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے آپ سے یہ درخواست کررہے ہیں کہ اس حکومت یا جنگی کوششوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا بلکہ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ اس کے بہت ٹھوس نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔

ہز ایکسلنسی وائسرائے نے اس میمورنڈم کا حسب ذیل جواب دیا ہے۔ آپ لوگوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اور جن پر آپ نے مجھے پہلے سے غور کرنیکا موقع دیا ہے اس کے لئے میں بہت ممنون ہوں یہ معاملہ بہت اہم ہے اور میری یہ دلی خواہش ہے کہ اس کے سلسلہ میں کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو میرے اور مسٹر گاندھی کے درمیان جو خط وکتابت ہوئی تھی اسمیں میں نے اسبات پر آمادگی ظاہر کی تھی کہ آپ لوگوں کے وفد کو بمبئی کے بیان کی خاص خاص شکایت کی توضیح کیا تو پیش کی جانے کی اجازت دیدیجائیگی جن کو کہ آپ لوگ اہم سمجھتے ہیں آپ لوگوں نے مجھے جو میمورنڈم بھیجا ہے اس کے لئے میں آپ لوگوں کا ممنون ہوں اگرچہ مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مجھے لیڈروں کی کانفرنس نے جو تجویزیں پیش کی ہیں ان کی تائید میں اس میمورنڈم میں مجھے کوئی نئی دلیلیں نہیں ملی ہیں اور اسمیں مجھے کانگرس کی متشددانہ تحریک کی غیر مشروط مذمت نہیں ملی جبکی کہ میں اور عوام آپ لوگوں سے توقع کرتے تھے۔

قبل اس کے کہ میں آپ لوگوں کی پیش کردہ تجویزوں کا جواب دوں میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں نے اس پر دستخط کئے ہیں انہیں مسلم فرقہ کا کوئی بھی نمائندہ شامل نہیں ہے آپ کی کانفرنس میں مسلمانوں کا کوئی نمائندہ شریک نہیں ہوا تھا اسمیں پست اقوام کا بھی کوئی نمائندہ شامل نہیں تھا۔ اس کانفرنس میں کوئی ایسا لیڈر بھی شریک نہیں تھا جو ہندوستانی ریاستوں کی جانب سے بول سکتا ہو۔ میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ ہندو مہاسبھا کے لیڈر نے کانفرنس کے منظور کردہ ریزیولیشن سے بے تعلقی کا اظہار کردیا ہے اور مسلم لیگ جیسی منظم جماعت کا کوئی نمائندہ اس کانفرنس میں شریک نہیں ہوا۔

آپ لوگوں نے مجھے اس تجویز پر غور کرنے کی درخواست کی ہے کہ چند اشخاص کو مہاتما گاندھی سے جیل میں ملنے کی اجازت دیدیجائے تاکہ ان واقعات کے متعلق جو ان کی گرفتاری کے بعد ہوئے ہیں ان کے نظریہ کو صحیح طور پر معلوم کیا جاسکے اور ان سے بات چیت کرکے سمجھوتہ کا راستہ دریافت کیا جاسکے آپ نے مجھے یہ بتلایا ہے کہ آپ لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ مہاتما گاندھی کے اور میرے درمیان جو خط وکتابت ہوئی ہے اسمیں انہوں نے تشدد اور تباہکاری کے متعلق اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کردیا ہے اور آپ لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ لوگوں کو اسمیں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ملک کے اندر امن قائم کرنے اور سمجھوتہ کرانے کے لئے مہاتما جی اپنے اثر سے کام لیں گے آپ لوگوں نے اسبات پر بھی زور دیا ہے کہ آپ لوگ جو اجازت مانگ رہے ہیں اگر وہ نہ دیگئی تو حکومت کی اس کارروائی کا لامحالہ نتیجہ یہ مطلب اخذ کیا جائیگا کہ وہ سمجھوتہ کرنا ہی نہیں چاہتی۔

میں آپ لوگوں کے روبرو اس معاملہ کے متعلق اہمترین حقائق میں سے ایک حقیقت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مہاتما گاندھی اور کانگریس پارٹی کے لیڈروں کو انکی طویل ابتدائی جد وجہد کے بعد گذشتہ اگست میں نظربند کیا گیا تھا مہاتما گاندھی نے بغاوت کرنے کا پرزور مطالبہ کیا تھا۔ انہوں نے اپنے پیروؤں کو کام کرنے یا مرنے کا مشورہ دیا تھا۔ انہوں نے یہ واضح کردیا تھا کہ پیچھے ہٹنے یا بات چیت کرنے کے لئے اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہی ہے انہوں اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ بالواسطہ اور بلاواسطہ طور پر ان افسوسناک اور تباہ کن واقعات کی تبلیغ کی تھی جنھوں نے گذشتہ موسم خزاں میں ہندوستان کی نیکنامی کو دھبہ لگایا ہے۔

وائسرائے ہند نے دوسرے معاملات کے بارہ میں حکومت کا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر مہاتما گاندھی کانگرس کے ۸ راگست کے ریزیولیشن کو مکمل طور پر منسوخ کردیں اور انہوں نے کھلی بغاوت کا ذکر کرکے تشدد کی جو ترغیب دی ہے اس پر اظہار ندامت کریں اور اگر مہاتما گاندھی اور کانگریس مستقبل کے لئے ایسے وعدے کرنے کے لئے تیار ہیں جو کہ حکومت کیلئے قابل قبول ہوں تب اس معاملہ پر مزید غور کیا جاسکتا ہے۔

وائسرائے نے یہ بھی لکھا ہے کہ حکومت ہند پر اتحادی قوموں کی جنگی کوششوں کے سلسلہ میں بہت سی ذمہ داریاں عائد ہیں اور جبتک وہ ذمہ داریاں موجود ہیں اور جبتک کانگریس اپنی موجودہ پالیسی پر قائم ہے اس وقت تک حکومت کے رویہ میں تبدیلی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا انہی اسباب کی بناپر وائسرائے نے مسٹر راجگوپال اچاریہ اور دوسرے لیڈروں کو مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا ہے۔

ہاؤس آف لارڈز میں ہندوستان پر بحث

برطانیہ کے ہاؤس آف لارڈز میں ہندوستان کے چھ صوبوں کے گورنری راج کی میعاد میں مزید ایکسال کی توسیع کے لئے حکومت کی تحریکوں کے سلسلہ میں ہندوستان کے حالات پر بحث ہوئی لارڈ منسٹر نائب وزیر کی حیثیت سے تقریر کی لارڈ منسٹر نے کہا کہ وائسرائے کو یہ امید ہے کہ وہ بہت جلد ایگزیکٹیو کونسل کے تین ممبروں کے ناموں کا اعلان کرنے والے ہیں جو مستعفی شدہ ممبروں کی جگہ مقرر کئے جائیں گے انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان میں ہوائی طاقت بہت بڑھ گئی ہے اس وجہ سے ہوائی اڈے بنانے پڑے ہیں۔ اگرچہ شروع شروع میں ہندوستان کو تمام اخراجات برداشت کرنا پڑیں گے لیکن ان تمام اخراجات کا بوجھ ہندوستان پر نہیں ڈالا جائیگا۔ ان کا بہت بڑا حصہ برطانی خزانہ سے وصول کیا جائیگا۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے ہندوستان کو برطانیہ کے خزانہ سے ۲۰۰ کروڑ پونڈ دئے جاچکے ہیں اور ہندوستان نے ۴۵ کروڑ پونڈ اپنے بچاؤ پر صرف کئے ہیں حال ہی میں جو مالی سال ختم ہوا ہے اسمیں ہندوستان کے ٹیکس دہندگان کو ۸۰ کروڑ پونڈ اپنے بچاؤ کے اخراجات پر صرف کرنے پڑے جبکہ جنگ سے قبل انہیں تین کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ خرچ کرنے پڑتے تھے۔ آگے چلکر لارڈ منسٹر نے کہا کہ:۔

انقلاب پذیر دنیا میں انقلاب ہمیشہ ضروری ہوتا ہے لیکن اسٹیفورڈ کرپس جو تجویزیں لیکر ہندوستان گئے تھے ان کے وسیع اصول ابھی قائم وبرقرار ہیں۔ اگر ہندوستان کے تمام پارٹیوں کے لیڈر پورے اطمینان اور سکون کیساتھ اپنے ملک کے لئے ایک آئین بنانے کے لئے جمع ہوں تو غالباً یہ جو ختم ہوجائیگا لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسا آئین ان اصولوں پر جو ہمارے ملک کے لئے موزوں ثابت ہوئے تھے ہیں قائم کیا جاسکیگا۔ یقیناً ہندوستان کی تمام بڑی سیاسی پارٹیوں کو اپنے طریقے سے اس مسئلہ کو حل کرنے کی دعوت کا ابھی تک وقت نہیں گذرا ہے ان کی جانب سے اس سلسلہ میں جسقدر بھی کوشش کیجائے وہ کم ہوگی۔

آخر میں لارڈ منسٹر نے کہا کہ ہندوستانیوں کا کام ہے کہ وہ اپنے عقائد کو اپنے مسائل اور ضروریات کے مطابق بنائیں انہیں بڑے کام میں پورے انہماک اور ہوشیاری کیساتھ مصروف ہوجانا چاہئے تاکہ وہ اپنی موجودہ پریشانیوں سے نجات حاصل کرسکیں لیکن اس وقت تک جبکہ ہم دنیا کو یہ نہ دکھا سکیں کہ ہندوستانیوں میں باہمی سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ انگریز بدامنی کی قوتوں کے سامنے سر نہیں جھکا سکتے اور انہیں اس لمبے چوڑے ملک اور ہندوستان کے کروڑوں باشندوں کی بھلائی اور امن کیلئے ذمہ دار رہنا پڑیگا۔

لیبرل ممبر لارڈ سموئیل نے اپنی تقریر میں کہا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعات کے مطابق ہندوستان میں جمہوری اسمبلیاں قائم کیگئیں اور ایسی صوبجاتی حکومتیں بنائی گئیں جو ان اسمبلیوں کے روبرو جوابدہ تھیں تو لبرل پارٹی کو اس پر بہت زیادہ اطمینان ہوا تھا۔ ہم لوگوں نے اسکو مشرق میں جمہوریت کی سب سے بڑی فتح سمجھا تھا جب میں ہندوستان گیا تھا تو میں نے یہ رائے قائم کی تھی کہ صوبجات میں آئین پر قابل تعریف کامیابی کے ساتھ عملدرآمد ہورہا ہے لارڈ سموئیل نے پروفیسر کوپ لینڈ کی رپورٹ کی دوسری دفعہ کا ذکر کیا جنھیں صوبجاتی اسمبلیوں کی کامیابی یا ناکامیابی کے بارے جائزہ لینے کے لئے ہندوستان بھیجا گیا تھا۔ اس رپورٹ میں صوبجاتی اسمبلیوں اور حکومتوں کی کامیابی اور ناکامیابی پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے اور آخر میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ انہوں نے قابل تعریف کام انجام دیئے ہیں۔ میں مہاتما گاندھی کو ڈکٹیٹر نہیں سمجھتا۔ لیکن کانگریس پارٹی ہی ایسی واحد پارٹی ہے جو تمام قوم کی ترجمانی کا دعویٰ کرتی ہے اور وہ اس بات پر مصر رہی ہے کہ صوبجات کی منتخب وزارتوں کو کانگرس ورکنگ کمیٹی اور کانگریس ہائی کمان کی ہدایتوں کی پابندی کرنی ہوگی۔

مہاتما گاندھی کے بعد سب سے زیادہ ممتاز شخصیت پنڈت جواہر لال نہرو کی ہے جنہوں نے قابلیت ایثار اور اپنے عقیدہ کی پابندی اور اپنی دماغی قابلیت کی بدولت ہندوستان کی سیاسیات میں بہت بلند درجہ حاصل کرلیا ہے۔

لارڈ سموئیل نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے ایک طویل بیان کے کچھ اقتباسات پیش کئے اور کہا کہ ان میں بھی پنڈت جواہر لعل نہرو نے یہ کہا تھا کہ مجالس آئین ساز کی کانگریس پارٹیاں اور وزرا کانگرس کے روبرو جوابدہ ہیں اور اس کی معرفت اپنے حلقہ ہائے انتخاب کے روبرو جوابدہ ہیں۔

لیبر لارڈ فرنگٹن نے اپنی تقریر میں کہا کہ کانگریسی لیڈروں سے سمجھوتہ کیلئے بنیاد موجود ہے جن کے بہت سے عقائد ایسے ہی ہیں جیسے کہ حکومت برطانیہ کے ہیں حکومت نے کانگرس پر الزامات سے بھرا ہوا جو وائٹ پیپر شائع کیا ہے اسکا ذکر کرتے ہوئے لارڈ فرنگٹن نے کہا کہ اس وائٹ پیپر میں یہ ثابت کرنے کے لئے۔ کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ حکومت کو یہ اطلاعات جو اس وائٹ پیپر میں شائع کی گئی ہیں۔ کن ذرائع سے موصول ہوئی ہیں اور حکومت کونسی وجوہ کی بناپر اس میں شائع کئے ہوئے الزامات کو صحیح اور مستند سمجھتی ہے لیکن اسقدر ضرور ظاہر ہے کہ کانگریس یہ نہیں چاہتی کہ اس وائٹ پیپر میں جس پالیسی کا خاکہ پیش کیا گیا ہے اسے کانگریس سے منسوب کیا جائے میں یہ ماننے کو تیار نہیں ہوں کہ مہاتما گاندھی ڈکٹیٹر ہیں یا کانگریس ڈکٹیٹرانہ جماعت ہے لارڈ فرنگٹن نے مسٹر راجگوپال آچاریہ اور دوسرے لیڈروں کو مہاتما گاندھی سے ملنے کی اجازت نہ دینے کے متعلق وائسرائے کے فیصلہ پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ حکومت برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ ہندوستان کی تمام پارٹیوں کے لیڈروں کو لندن آکر صلاح مشورہ کرنے کی دعوت دے۔ تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ آیا کوئی سمجھوتہ ممکن ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اس سلسلہ میں اگر ممکن ہوسکے تو دوسری اتحادی حکومتوں کا تعاون بھی حاصل کیا جائے۔

لارڈ ہیلی نے اسبات پر زور دیا کہ برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر چرچل نے ہندوستان کے بارے میں اس سے قبل جو کچھ کہا ہے اس سے لوگوں کے دلوں میں بہت سی بدگمانیاں پیدا ہوگئی ہیں مسٹر چرچل کو چاہیئے کہ وہ ان کے دلوں سے بدگمانیاں دور کردیں لارڈ ہیلی نے تجویز کیا کہ اب وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کے تمام عہدہ پر ہندوستانیوں کا تقرر کردینا چاہیئے اور ہندوستان کیلئے پارلیمنٹری قسم کے آئین کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کیجائے جسمیں کچھ دوسرے ملکوں کے ماہرین بھی شامل کئے جائیں۔ لارڈ ہیلی نے کہا کہ جو خلیج ہندوستان کے لیڈروں کو ایکدوسرے سے اور کانگریس کو وائسرائے سے الگ کئے ہوئے ہیں۔ اس کا پاٹ دینا ممکن نہیں ہے۔

لارڈ ہیلی کی تقریر کے بعد بحث ختم ہوگئی اور ہندوستان کے چھ صوبوں میں مزید ایکسال کیلئے گورنری راج قائم رکھنے کی تحریکیں منظور کرلیگئیں اور اجلاس ملتوی ہوگیا۔

آئینۂ کانپور

بلیک آؤٹ ختم معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے بلیک آؤٹ کو ختم کردیا ہے لہذا بلیک آؤٹ کے سلسلہ میں سڑک کی روشنی کی بتیوں پر جو ڈھکنے لگائے گئے تھے وہ بھی ہٹا دینا چاہئے۔ چنانچہ کانپور چھاؤنی بورڈ نے اپنی سڑک پر سے ان ڈھکنوں کو ہٹاکر بلیک آؤٹ ختم کردیا ہے۔

لیکن اسوقت تک میونسپل بورڈ نے سڑک کی روشنی کی بتیوں پر سے ڈھکنے نہیں ہٹائے ہیں لہذا حکام بورڈ کو ان ڈھکنوں کو ہٹاکر شہر سے بلیک آؤٹ کی مصیبت کو جلد سے جلد دور کرنا چاہیئے۔

میونسپل بورڈ ۶ راپریل کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک معمولی جلسہ رائے بہادر رائے بشیشور ناتھ باگلا کی صدارت میں ہوا۔

کارروائی شروع ہونے سے پہلے مسٹر بہادر گوڈ نے کہا کہ مسٹر سی ڈبلو کیسی چیف میکینکل انجینئر نے بورڈ کے ممبران کو واٹر ورکس کا معائنہ کرنے اور جو اصلاحات اس میں کیگئی ہیں انکو دیکھنے کے لئے مدعو کیا ہے۔

بابو گورپرشاد کپور نے کہا کہ واٹر ورکس کے افسران اور مسٹر کیسی کا جو خیال ہے اسکو مدنظر رکھتے ہوئے واٹر ورکس کا معائنہ کرنے جانا بے فائدہ ہے۔

کچھ بحث ومباحثہ کے بعد واٹر ورکس کی اصلاحات دیکھنے کیلئے چند ممبران نامزد کئے گئے۔

بورڈ کی ایک گذشتہ کارروائی پر غور کرتے ہوئے مسٹر وحید احمد نے کہا کہ انکی تقریر میں کچھ غلطی رہ گئی ہے لہذا اسکو صحیح کردیا جائے۔ لیکن دوسرے ممبران نے اس کی مخالفت کی اور بالآخر ووٹ لئے جانے پر مسٹر وحید احمد کی ترمیم نامنظور ہوئی۔

بورڈ نے بابو ہرچند سروپ پارک کے متعلق امپرومنٹ ٹرسٹ کے ریزولیشن کو منظور کرلیا اور پارک کو موجودہ حالت میں ٹرسٹ کی شرائط پر لینے کا فیصلہ کیا۔

مشاعرہ ہندوستان کلب ۳ راپریل کی رات کو ہندوستان کلب جاجمؤ کے زیر اہتمام ایک شاندار مشاعرہ جناب مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں تقریباً تمام معزز مقامی شعراء (جناب صدر (دٹی ایس پی)، جناب تسخا آشنا کانپوری جناب شاکر ناطقی جناب سلیم ناطقی جناب نواب آثر جناب نثور واحدی، جناب دور کانپوری، جناب ندرت کانپوری جناب ضیا کانپوری جناب ایمن اعظمگڈھی) کے علاوہ جناب جگر مرادآبادی جناب بہزاد لکھنوی جناب شرف رامپوری جناب خمار بارہ بنکوی اور جناب قدیر لکھنوی نے شرکت فرمائی۔

مشاعرہ نہایت کامیاب رہا اور یہ پرلطف صحبت تقریباً ۲ بجے رات کو ختم ہوئی۔

اس مشاعرہ کی کامیابی کیلئے مسٹر رشید احمد سکریٹری ہندوستان کلب جاجمؤ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

تفریحی ٹیکس باشندگان کانپور کو بائیسکوپ اور دیگر تفریحی اداروں سے کسقدر دلچسپی بڑھ گئی ہے وہ مندرجہ ذیل تفریحی ٹیکس کے اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے۔

جنوری لغایت مارچ سنہ ۱۹۴۳ء تین ماہ کی تفریحی ٹیکس کی آمدنی ۴۰ ہزار چارسو ۸۲ روپیہ ہوئی۔ بمقابلہ سال گذشتہ۔ جنوری لغایت مارچ سنہ ۱۹۴۲ء کے کہ آمدنی ۲۲ ہزار ۶ سو ۶۹ روپیہ تھی۔

سنہ ۱۹۴۲ء اور سنہ ۱۹۴۳ء کی آمدنی میں تقریباً دونے کا اضافہ ہے سینما انسپکٹر صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان کی ایمانداری مستعدی اور قابلیت کے بدولت ٹیکس کی آمدنی میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔

۴۴ ہزار کا عطیہ مسرس بیگ سدرلینڈ اینڈ کو اور اس کے گروپ کے ملوں نے ۴۴ ہزار روپیہ وارفنڈ کے واسطے گورنر صاحب صوبہ کی خدمت میں پیش کیا ہے اور یہ درخواست کی ہے کہ ۱۰ فیصدی کانپور ڈبلو سلے این بی فنڈ کو اور باقی ریڈکراس سوسائٹی کو دیا جائے۔

بائیسکلوں کی چوری کی روک تھام کانپور میونسپلٹی کے حدود کے اندر سائیکلوں کی چوری کی روک تھام کیلئے میونسپل بورڈ نے جو بائی لاز مرتب کئے ہیں اور جن کو کمشنر صاحب نے منظور کرلیا ہے اس کا نفاذ ۴ یکم اپریل سنہ ۱۹۴۳ء سے ہوگیا ہے۔

میونسپل بورڈ کے لائیسنسنگ افسران سائیکلوں کے لئے نمبری پلیٹ دیں گے جو ایک روپیہ ادا کرنے پر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

یکے والے کو مار ڈالا گذشتہ بدھ کی رات کو ایک یکہ والا کو گورنمنٹ اسکول کے پاس

سبد گل

نسبت روڈ لاہور کے ایک پروفیسر صاحب جن کی حال ہی میں بڑی دھوم دھام کیساتھ شادی ہوئی ہے اور جنکی نئی نویلی دلھن شب اول ہی میں پروفیسر صاحب کو جل دیکر فرار ہوگئی ہے یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ آخر ان سے ایسا کون سا قصور ہوگیا ہے کہ یہ نئی نویلی دلھن کچھ کہے سنے بغیر ایسی فرار ہوئی کہ بسیار تلاش و جستجو کے بعد سراغ نہ مل سکا۔

پروفیسر مذکور کو وہ دن آج یاد ہے کہ جب پہلی مرتبہ یاروں نے ایک خوبصورت لڑکی کو پروفیسر صاحب کو ایک دعوت پر دکھایا تھا اور پروفیسر صاحب ہزار دل وجان سے اس لڑکی پر فدا ہوگئے تھے۔ اس کا فرادا لڑکی کا بھولا بھولا چہرہ ہر وقت عالم تصور میں پروفیسر کے سامنے رہنے لگا۔ جب یاروں نے دیکھا کہ پروفیسر تو سنہ ۱۹۴۳ء کا مجنوں بنتا چلا جارہا ہے تو شادی کی بات چیت شروع کی اور شادی پکی کرلی۔

پروفیسر کو وہ تاریخی رات بار بار یاد آتی ہے جب پروفیسر کو دولھا بنایا گیا تھا۔ اسے قیمتی کپڑے اور سونے کا مکٹ پہنایا گیا تھا۔ اور بینڈ باجے کے ساتھ اُسے گھوڑی پر سوار کرکے برات کو گنڈے انجن کے قریب ایک مکان پر لایا گیا تھا۔ اور اس سے کہا گیا تھا کہ یہی وہ خلد بریں ہے جہاں وہ کافرادا حور رہتی ہے جس نے پروفیسر کے دل پر ڈاکہ زنی کی ہے۔

پروفیسر اس شاندار دعوت کو ابھی تک نہیں بھولا تھا جو ایک ہوٹل میں پروفیسر کو دیگئی تھی اور پروفیسر کو بتایا گیا تھا کہ اس کے سسرال والوں نے یہ دعوت دی ہے۔ پروفیسر کو یہ بھی اچھی طرح یاد تھا کہ وہ اپنی نئی نویلی دلھن اپنے حجلۂ عروسی سے بڑے اہتمام سے رخصت کرکے لایا تھا مگر وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ یہ نئی نویلی دلھن حجلۂ عروسی سے کیسے بھاگ گئی۔ حالانکہ اصل واقعہ یہ ہے کہ پروفیسر کی دلھن ٹیپری دلہن تھی اور پروفیسر کی یہ ساری شادی یاروں کا بنایا ہوا ایک ڈھونگ تھا۔ لیکن بیچارہ پروفیسر آج تک جورو کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے اور یار لوگ بدستور احمق اسے بنا رہے ہیں۔

ذرا غور فرمائیے کہ دنیا میں کیسے کیسے مائی کے لال موجود ہیں کہ ان کے ساتھ کچھ بھی کرجاؤ۔ ان بیچاروں کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی قسم کے لوگوں میں سے یہ بھولا پروفیسر بھی ہے جو احمق بھی بنا اور گرہ سے چھ سو روپیہ بھی یاروں نے شادی کے نام پر خرچ کرادیے۔

پروفیسر مذکور جو احمق بننے کے باوجود آجتک نئی نویلی دلھن کا انتظار فرمارہے ہیں اب یاروں نے ان کو تسلی دینی شروع کردی ہے کہ گھبراؤ نہیں اس سے بھی بہتر لڑکی سے تمھاری شادی کردی جائیگی۔ گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس مرتبہ پھر تم کو احمق بنایا جائے گا۔ ایک مرتبہ پھر تم سے ایک شاندار دعوت لی جائے گی اور اس راز کو طشت از بام کردیا جائے گا کہ دنیا میں کیسے کیسے پڑھے لکھے احمق موجود ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کب یار لوگ ان کو دوبارہ دولھا بناتے ہیں اور کب ان کے مزید چھ سو روپیہ پر ہاتھ صاف کیا جاتا ہے غرضکہ سیدھے آدمی کی ہے بڑی مشکل جو چاہتا ہے اسے اسامی بنالیتا ہے۔

ادب لطیف

جمنا کا کنارہ

کیا تو اپنا لوٹا بھرنا چاہتی ہے؟ آ میرے دل کی جمنا کے کنارے پر اُتر آ۔ گہرے پانی کی لہر تیرے پاؤں کو غسل دیکر صاف کردیگی اس وقت گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ کالے بادلوں سے میرے جمنا کے کنارے اوجھل ہوگئے ہیں۔ بتا تو کون ہے جو دبے پاؤں اکیلی چلی آرہی ہے؟ کیا تو لوٹا بھرنا چاہتی ہے، ہاں ہاں! آ میرے ہردے کی جمنا سے اپنے لوٹے کو خوب بھرلے۔

زمین کو ہریالی نے ڈھانک رکھا ہے آسمان پر نیلگوں چادر تنی ہوئی ہے جنگل میں لال لال پھولوں نے آگ بنا رکھی ہے، ہنگی کو تیرنے دے۔ . . . .

. . . . . کنارے پر بیٹھ جا . . . .

تیرے لئے ان باتوں کی یاد تازہ ہوگی جنھیں تو بھول چکی ہے . . . . اور تو خود فراموشی کی حالت میں اپنا

(الٹی دے (انڈیا))

الہ آباد کانپور لائن پر ایکسپریس کا ٹکر

کلکتہ۔ ۲ اپریل ایسٹ انڈین ریلوے کے ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ نے الہ آباد سے حسب ذیل تار بھیجا ہے:۔

۲ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء کو الہ آباد کانپور سکشن کے نوری اسٹیشن پر میل نمبر ۴۲ء ۵ نمبر ۱۴ ڈاؤن ایکسپریس راستہ بتا ہوا ایک ریل گاڑی سے ٹکرا گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نمبر ۱۴ ڈاؤن ایکسپریس کا ڈرائیور مسٹر اسٹیفورڈ اور چار دیگر اشخاص مرگئے اور ۲۷ آدمی زخمی ہوگئے، ان میں ۵ کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ گاڑیوں کی براہ راست آمدورفت غالباً آج سے شروع نہیں ہوسکتی ۱۸ ڈاؤن ایکسپریس ۴۲ ڈاؤن پارسل ایکسپریس ۱۱ اپ میل اور نمبر ۲ ڈاؤن میل براہ اناؤ او بنجابا اور پہاڑ من لیجائے جائیں گے ۱۴ ڈاؤن اور ۲۵ اپ کے مسافروں کو دوسری گاڑیوں پر بیٹھا کر روانہ کردیا گیا ہے جو لوگ ہلاک و زخمی ہوئے ہیں ان کے نام جلد ہی شائع کردیے جائیں گے۔

بنگال پر ہوائی حملوں کا خطرہ

کلکتہ۔ ۳ اپریل حکومت بنگال نے حسب ذیل کمیونک شائع کیا ہے۔

اس سے عوام میں کچھ غلطی پیدا ہوگئی ہے کہ حکومت نے کلکتہ کارپوریشن کو یہ مطلع کیا ہے کہ تمام بنگال حملہ کا علاقہ ہے، اور اس پر ہوائی حملے ہوسکتے ہیں اور ہوائی حملوں کی بچاؤ کی اور شہری بچاؤ کی جو اسکیمیں ابتک غیر مکمل ہیں انکو جلدی مکمل کردیا جائے "حملہ کے علاقہ" کے فقرے کے قطعی غیر مناسب مطلب اخذ کئے گئے اور کیا جارہا ہے کہ کوئی نئی صورت حالات پیدا ہوگئی ہے اور بنگال کو کوئی نیا خطرہ درپیش ہے۔

درحقیقت یہ فقرہ معمولی سرکاری طریقہ پر یہ بتلانے کے لئے ہے کہ فلاں علاقہ دشمن کی ہوائی جہازوں کی زد میں ہے۔ لہذا اس فقرہ کا کوئی خاص مطلب نہیں ہے اور بنگال کے لئے اس فقرہ کا استعمال یہ مطلب نہیں رکھتا کہ صوبہ کے اس حصہ یا کسی اور حصہ کیلئے خطرہ پہلے سے زیادہ شدید ہوگیا حکومت کی اس چٹھی میں محض یہ بتایا گیا تھا کہ اگرچہ مزید کچھ بعض صوبوں میں اے۔ آر۔ پی (ہوائی حملوں سے بچاؤ) انتظامات بہتر ہونے کے باعث ان انتظامات کی رفتار سست کردینا ممکن ہوگیا ہے لیکن صوبہ بنگال کے متعلق لوگوں کو یہ م

عالم نسواں

روسی عورتوں کے شاندار کارنامے

موجودہ جنگ میں روسی عورتوں کی بہادری اور جانبازی کے کارنامے سن سنکر لوگ دنگ رہتے ہیں مگر شاید یہ بات کم لوگوں نے سوچی ہوگی کہ آخر یہ کیا راز ہے کہ روسی عورتیں موجودہ جنگ میں اپنے وطن روس کی حفاظت کیلئے اس قدر مردانہ وار میدان میں آگئیں دنیا میں اور بھی ملک ہیں، ان ملکوں میں بھی عورتیں ہیں مگر کسی اور ملک میں عورتوں نے وہ شاندار کارنامے کرکے نہیں دکھائے جو روسی عورتوں نے کر دکھائے ہیں اسکی کیا وجہ ہے؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ روس میں عورتوں کو جو حقوق حاصل ہیں وہ دنیا میں کسی اور ملک میں اسوقت تک وہاں کی عورتوں کو حاصل نہیں ہوسکے ہیں۔ سویٹ روس میں عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہیں اس لحاظ سے دنیا بھر میں روس کی نظیر نہیں ملتی۔

روس کے پارلیمنٹ کو سپریم روس کہتے ہیں اس سپریم سویٹ میں اور صوبوں کی آزاد حکومتوں کی پارلیمنٹوں میں ۱۷۰۰ عورتیں ممبر ہیں۔

ذرا اندازہ کیجئے کہ ۱۷۰۰ عورتیں ممبر بنی ہوئی ہیں توان عورتوں کو ممبر بنانے کے لئے ووٹ دینے والی عورتیں تعداد میں کتنی زیادہ ہوں گی۔

یہ تو ہوئی روس کی مرکزی اور صوبجاتی پارلیمنٹوں میں روسی عورتوں کی نمائندگی، اب اگر روس کی مقامی کمیٹیوں کو لیجئے توان کمیٹیوں میں ۵ لاکھ کے قریب عورتیں موجود ہیں۔ ان کمیٹیوں میں روسی عورتیں صرف عورتوں ہی کی نہیں بلکہ مردوں کی بھی نمائندگی کرتی ہیں۔

پارلیمنٹوں میں مقامی کمیٹیوں کے علاوہ روسی عورتیں انجمنوں میں بھی دخیل کار ہیں چنانچہ روس کی ٹریڈ یونینوں میں ۹ لاکھ عورتیں ممبروں کی حیثیت سے شامل ہیں پھر دوسرے ملکوں میں عورتیں زندگی کے دوسرے شعبوں میں خواہ کتنی ہی آگے ہوں مگر کم سے کم سائنس میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے لیکن عورتیں روس میں سائنس کے اداروں کی رکن ہیں۔ روس میں عورتیں فرو فیسر ہیں انجنیر اور دوسری اہم جماعتوں میں سرکردہ ممبروں کی حیثیت حاصل کئے ہوئے ہیں۔

روسی عورتوں کی یہ ترقی اس وقت بڑی حیرت انگیز اور انقلاب آفریں معلوم ہوتی ہے۔ جب یہ غور کیا جاتا ہے کہ روس کوئی یوروپین ملک نہیں ہے جہاں صدیوں سے بلکہ صدیوں سے بھی پہلے سے عورت آزاد چلی آرہی ہے بلکہ روس میں بعض حصوں میں ابھی صرف ۲۰ برس پہلے تک عورتیں پردے میں رہتی تھیں اور اگر گھر سے باہر نکلتی تھیں تو برقعے اوڑھ کر نکلتی تھیں۔

ابھی صرف ۲۰ برس پہلے تک روس عورتوں کا مردوں کے ساتھ بیٹھنا خلاف تہذیب سمجھا جاتا تھا اور والدین لڑکی کی مرضی کے بغیر یا جبراً اسکی شادی کرسکتے تھے۔

م سمجھنا چاہیئے کہ اس پر اب بھی ہوائی حملے ہوسکتے ہیں اور اگرچہ ہوائی حملوں سے اور بچاؤ کی نئی اور زیادہ خرچ کی تدبیروں کو اختیار کرنا چنداں ضروری نہیں ہے لیکن وہ اسکیمیں منظور ہوچکی ہیں اور جن کی عملی تشکیل شروع کردیگئی ہے ان کو بلا تاخیر کے مکمل کردینا چاہیئے اور ضروری معیار کو قائم رکھنا چاہیئے مختصراً اس چٹھی کا مطلب یہ ہے کہ بنگال میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تدبیروں میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور انکے معاملہ میں تساہل سے کام نہیں لیا جائیگا، خوف وہراس کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

دیہات میں پنچایتی سسٹم بحال کیا جائے

لندن: ۳ اپریل پنجاب کے سابق فائنشل کمشنر سر میلکم ڈارلنگ نے آج رائل سوسائٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں جمہوریت اسوقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جبتک کہ دیہات میں پنچایت کے سسٹم پر عمل نہ کیا جائے۔ آپنے تجویز کیا کہ دو طریقوں سے اسکی حوصلہ افزائی ہوسکتی ہے اول یہ کہ دیہات میں پنچایت کا پرانا سسٹم بحال کیا جائے اور کوپریٹیو تحریک کو ترقی دیجائے ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ دیہاتی آبادی کا صرف ۷ فیصدی پڑھا لکھا ہے آپنے فرمایا بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہوگا کہ موجودہ حالات میں جمہوریت ناممکن ہے لیکن ہندوستان یہ دلیرانہ قدم اُٹھانیکا تہیہ کرلیا ہے اور اب غور کا عملی مسئلہ یہ ہے کہ جمہوریت کو دیہات کیلئے کسطرح محفوظ رکھا جائے۔

بچوں کی دنیا

چھٹکن کی چالاکی

(از جناب پیارے لال دیش کرانہ)

افریقہ کے جنگل میں ایک خرگوش کا بچہ رہتا تھا اسکا نام چھٹکن تھا۔ چھٹکن بڑا ہی چالاک تھا۔ ایک دن چھٹکن کو عجیب نٹ کھٹ سوجھا وہ دوڑکر ندی کے کنارے پہنچا ندی کے کنارے کیچڑ میں، ایک "مگر" کے اسے دیکھ کر منہ بنایا۔ چھٹکن "مگر" کے من کی بات تاڑ گیا فوراً بولا۔

اچھا آپ یہاں آرام کررہے ہیں، میرا بھی جنگل میں من نہیں لگا۔ سوچا چلو اب مگر دادا سے کوئی کھیل ہی کھیل آئیں لیجئے اس رسی کو اپنے دانتوں کے نیچے دبا لیجئے۔ آج آپ سے رسہ ہی کھینچا جائے، ذرا دیر کے لئے ندی کے اس پار ہو آؤں۔

مگر نے رسی کو جبڑے میں دبالیا۔ چھٹکن ندی کے اس پار چلا گیا۔ اس پار جاکر وہ اچانک ایک گینڈے کی پیٹھ پر کود کر بیٹھ گیا۔ جب گینڈے نے چھٹکن کیطرف لال لال آنکھیں کرکے بولا تو چھٹکن بولا۔

معاف کیجئے مجھ سے بھول ہوگئی بات اصل میں یہ ہے کہ آج میرا کھیل کھیلنے کو بہت من چاہتا ہے میرے ساتھ کھیلنے والا کوئی نہیں ہے۔ سو چا گینڈے دادا ہی سے کچھ کھیل آؤں۔ لیجئے آج آپ سے رسہ ہی کھینچا چاہیئے یہ کہہ کر چھٹکن نے رسی کا دوسرا سرا گینڈے کے منہ کے پاس پھینک دیا۔

گینڈا پہلے تو چھٹکن کے کرتوت پر مُسکرایا پھر یہ سوچکر کہ چلو بچے کا من بہل جائے گا۔ اس نے رسی کا سرا جبڑے کے نیچے دبالیا۔ چھٹکن بڑا چالاک تھا چپ چاپ جاکر دور کھڑا ہو گیا۔ اب گینڈے نے آہستہ آہستہ زور لگایا دوسری طرف سے مگر نے ایسے زور کا جھٹکا دیا کہ گینڈا ندی کے بیچ تک کھنچا چلا گیا گینڈے نے من میں سوچا کیا خرگوش کا بچہ اتنا طاقتور ہوسکتا ہے جو مجھے کھینچ لے بس گینڈے نے ایک زور کا جھٹکا دیا۔

پھر کیا تھا اس مرتبہ مگر کھنچا چلا آیا۔

اب تو مگر اور گینڈے میں کشا کشی ٹھن گئی دونوں نے زور زور کے جھٹکے لگانے شروع کئے، بہت دیر تک جھٹکے لگاتے لگاتے مگر اور گینڈا دونوں ہی تھک گئے۔

آخر مگر بولا چھٹکن چھٹکن۔

چھٹکن کیوں بولتا وہ تو دور کھڑا ہوا مگر اور گینڈے کی لڑائی پر کھِل کھلا کر ہنس رہا تھا۔ مگر کی بات کا کچھ جواب نہ دیا اس لئے سر اُٹھا کر کہا مجھے کون کھینچ رہا ہے؟

ادھر سے گینڈے نے کہا تمھیں رسی کا سرا کس نے دیا۔ مگر نے کہا، خرگوش کے بچے چھٹکن نے . . . . .

. . . . . اس نے مجھے اچھا بیوقوف بنایا۔

گینڈے نے کہا! اس نے مجھے بھی بیوقوف بنایا۔

نالائق کہیں کا۔ بڑا چالاک معلوم ہوتا ہے۔

دونوں نے صلاح کی کہ آج سے ہم دونوں دوست ہوئے۔ لیکن اس نالائق چھٹکن کو جہاں دیکھیں گے مار ڈالیں گے، اس دن سے مگر اور گینڈا ندی میں ساتھ ساتھ پانی پیتے ہیں مگر خرگوش کا بچہ خوف کی وجہ سے ان کے سامنے نہیں آتا۔

ہندوستان کے متعلق بحث

ماسکو، ۲ اپریل۔ پارلیمنٹ میں ہندوستان کے متعلق جو بحث ہوئی ہے وہ روسی اخباروں میں مکمل طور پر شائع ہوئی ہے۔

پردۂ فلم

روٹی اور اُلٹی گنگا پر سے پابندی اُٹھائی جائے

جن حضرات نے روٹی اور اُلٹی گنگا جیسی مفید تصویروں کو دیکھا ہے وہ یہ معلوم کرکے حیران ہوں گے کہ ہندوستان کی اکثر صوبجاتی حکومتوں نے ان مفید اور کارآمد تصویروں کو اپنے صوبوں میں دکھانا ممنوع قرار دیدیا ہے۔

روٹی ایک ایسی فلم ہے جس کے ذریعہ ان سرمایہ داروں اور دولتمندوں کی مخالفت کی گئی ہے جو اناج اور روپیہ پر خود قبضہ جمانے کے بعد دنیا کو بھوکا مار دینا چاہتے ہیں اور دنیا کو مفلس بنا دینے کے درپے ہیں۔ چنانچہ ان سرمایہ داروں کی سرمایہ دارانہ ذہنیت سے متاثر ہوکر خود حکومت ہند کو اشتہارات کے ذریعہ اناج جمع کرنے والے سرمایہ دار کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا پڑ رہا ہے لیکن کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جب یہی پروپیگنڈہ نہایت بہتر اور مؤثر صورت میں روٹی فلم کے ذریعہ کیا جاتا ہے تو صوبجاتی حکومتیں اسکو ممنوع قرار دیتی ہیں۔

اسی طرح اُلٹی گنگا میں عورتوں کی اس اندھی آزادی کے خلاف آواز اُٹھائی گئی ہے جس نے نہ صرف ہندوستان کو بلکہ ساری دنیا کو پریشان کر رکھا ہے اسکے علاوہ اُلٹی گنگا کے ذریعہ ان خانہ ساز حکومتوں کی بھی خوب پول کھولی گئی ہے جو اندر سے قلعی کھوکھلی ہوتی ہیں۔ غرضکہ یہ فلم ایک ایسی فلم ہے جس کا ایک ٹکڑا بھی ایسا نہیں ہے جس پر حکومت یا کسی ایک متنفس کو بھی اعتراض ہوسکے۔ لیکن صوبجاتی حکومتوں نے اس کی نمائش بھی ممنوع قرار دیدی ہے۔

صوبجاتی حکومتوں کی حالت عجیب ہے، یہ اُن فلموں کی نمائش کی اجازت تو دیدیتی ہیں جن میں خرافات اور جرائم کی تعلیم ہوتی ہے اور جن کے ذریعہ عوام کے شہوانی جذبات کو بھڑکایا جاتا ہے لیکن ان فلموں کو ممنوع قرار دیتی ہیں جو ہر حالت میں مفید ہیں ضرورت ہے کہ ہندوستان کی صوبجاتی حکومتیں روٹی اور اُلٹی گنگا پر عائد کردہ ناواجب پابندی پر دوبارہ غور کریں۔

مسٹر فضل الحق پر اظہار اعتماد

کلکتہ۔ ۲ اپریل مجالس آئین ساز بنگال کی انڈپنڈنٹ پارٹی جس کے لیڈر نواب صاحب ڈھاکہ ہیں جمعرات کی رات کو اپنے ایک اجلاس میں ایک تجویز منظور کیا ہے جس میں مسٹر اے۔ کے فضل الحق سابق وزیر بنگال لیڈر پراگریسو کولیشن پارٹی پر کامل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

لکھنؤ یونیورسٹی میں فوجی تربیت

لکھنؤ۔ ۲ اپریل۔ لکھنؤ یونیورسٹی میں فوجی سائنس کی تربیت کا خاص نصاب شامل کیا جائیگا یہ نصاب ان ہی معیار پر ہوگا جن کے مطابق برطانیہ کی یونیورسٹیوں میں افیسروں کو تربیت دی جاتی ہے۔

جو طلباء یہ نصاب پاس کریں گے وہ براہ راست ہندوستانی فوج سمندری بیڑے اور ہوائی بیڑہ میں کمشنر افسر مقرر کئے جاسکیں گے، یونیورسٹی کی کونسل نے اس اسکیم کی منظوری دیدی ہے اور آئندہ جولائی کو اس پر عملدرآمد شروع ہوجائیگا۔

صوبہ سرحدی کا ضمنی بجٹ

پشاور ۴ اپریل صوبہ شمالی مغربی سرحدی کی حکومت نے ۴۳-۱۹۴۲ء کے لئے ۵۵،۴۰۰ روپیہ کا ضمنی مطالبہ منظور کردیا ہے اسمیں ۲۸ لاکھ روپیہ کی رقم جنگی اخراجات پر صرف ہوئی ہے اس میں سے ۱۱ لاکھ روپیہ کی رقم شہری بچاؤ پر خرچ کیگئی ہے بقیہ روپیہ قیمتوں میں اضافہ کے باعث اخراجات بڑھ جانے کی وجہ سے منظور کیا گیا ہے۔ (سول ملٹری)

اقوال زریں

دنیا کا کام نکتہ چینوں کے بغیر چل سکتا ہے مگر کام کرنے والوں کے بغیر دنیا کا کام نہیں چل سکتا۔

محبت ایک راز ہے پاک اور معصوم راز۔

ہماری یادداشت ہمارا بہترین زیور ہے

دوسروں کو ہمیشہ معاف کردو لیکن اپنے دل کو کبھی معافی نہ دو۔

[illegible]

پست ہمت اپنی موت سے پہلے مرجاتا ہے۔ مگر اولوالعزم کو ایک ہی مرتبہ موت آتی ہے۔

غرور کرنا بیحیائی سکھاتا ہے۔

ہر ایک شخص پر جلد بھروسہ مت کرو

موج تبسم

ڈاکٹر:- میں نے آپکے رشتہ دار کی موت کے متعلق کل جو سرٹیفکیٹ آپکو دیا تھا اسمیں تبدیلی کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر رائے:- آپکے سرٹیفکیٹ میں کیا نقص باقی رہگیا ہے۔

ڈاکٹر:- میں نے وجہ موت کے خانہ میں اپنا نام لکھدیا تھا۔

خاوند:- آج پنیر کا سالن کس نے تیار کیا ہے؟

بیوی:- میں نے

خاوند:- [illegible]

بیوی:- جی ہاں شوق سے۔

خاوند:- تو میں تمہیں ربڑ بنانیوالے کسی کارخانے میں بھرتی کرادیتا ہوں تم بغیر اصلی چیزوں کے بھی ربڑ تیار کرسکتی ہو۔

مسز جون:- تمہیں سگریٹ پینا بھی تو نہیں آتا ہر وقت اپنے ہونٹوں میں دبائے رکھتے ہو، سگریٹ انگلیوں میں پکڑنا چاہیئے اور جب جی چاہا کش لگالیا۔ کبھی تم نے میرے ہونٹوں میں بھی سگریٹ دیکھا ہے۔

مسٹر جون:- تمہارا منہ بند ہی کب ہوتا ہے جو ہونٹوں میں سگریٹ ہو۔

دلچسپ معلومات

سوئڈن میں ایک شخص نے ایک درخت کی شاخوں میں کئی منزلہ مکان تعمیر کیا ہے جو تین فٹ لمبا اور ۲۰ فٹ چوڑا ہے اور اوپر چڑھنے کیلئے رسہ کی سیڑھی ہے۔

دنیا کا سب سے لمبا آدمی آدی پٹیر نامی ایک امریکن ہے اسکا قد آٹھ فٹ ہے۔

برطانیہ جنگ پر ۴۸۰۰ پونڈ صرف کرتا ہے۔

برطانیہ کو قومی قرضہ پر ۴۷۰ پونڈ سود ادا کرنا پڑتا ہے۔

۶۵ بچے دنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔

مرغیاں ۱۲۴۰۰۰ انڈے دیتی ہیں۔

افسانہ

محبوبہ کی موت

ششما کو انتقال کئے ہوئے چھ مہینے گذر گئے تھے مگر۔ "وجے اپنی "محبوب شریک زندگی" ششما کو بھولنے کیلئے تیار نہ تھا۔ ہر ہر لمحہ وہ اس طرح اسے یاد کرتا تھا گویا کوئی بھگت اپنے گرو کے نام کی مالا جپتا ہے۔

اکثر وہ راتوں کو سوتے میں جاگ اٹھتا اور کپڑے پہن کر گھر سے باہر جانے لگتا اور کہتا کہ ششما نے خواب میں آکر مجھے بے چین کردیا ہے۔ میں دریا کے کنارے مرگھٹ میں جاکر اس زمین کی خاک اپنے منہ پر ملوں گا جہاں اسے پھونکا گیا ہے میرے بیقرار دل کو اسی طرح کل پڑے گی۔

ایسے موقعوں پر بڑی مشکل سے اسے روکا جاتا تھا۔

وجے کی یہ عجیب و غریب حالت شدہ شدہ گھروں اور محفلوں میں چرچوں کا موضوع بن گئی۔ ونود، وجے کا ایک قریبی دوست تھا۔ اس نے ایک دن اس سلسلے میں اپنی بیوی شانتی سے کہا۔ "دیکھو وجے نے اپنی کیا حالت بنائی ہے۔ جیسے جیسے دن گذرتے جاتے ہیں وہ ششما کی یاد میں اور بھی زیادہ گہرا ڈوبتا چلا جاتا ہے۔"

شانتی خاموش سن رہی تھی۔

ونود نے کہا "تم کہتی تھیں کہ مرد سچی اور غیر فانی محبت کرنا کیا جانے۔ اب دیکھو مرد کی سچی اور غیر فانی محبت کا ثبوت نہیں ہے تو اور کیا ہے۔"

شانتی نے جواب دیا۔ "میری اب بھی یہی رائے ہے کہ مرد سچی محبت کرنا نہیں جانتا"

"کیا تم وجے کی مثال کو جھٹلا سکتی ہو؟"

ونود نے حیرت سے پوچھا۔

ہاں۔ شانتی نے جواب دیا۔ "میں اسکا عملی ثبوت پیش کرونگی۔"

ششما کی ایک چھوٹی بہن تھی بالکل اسی کی ہم شکل اور قد و قامت میں بھی اسی جیسی۔

بڑی کوشش سے ونود اور اسکی بیوی نے وجے کو اس پر آمادہ کرلیا کہ وہ ششما کی چھوٹی بہن سندھیا سے شادی کرلے۔

وجے اول اول تو کسیطرح راضی ہی نہ ہوتا تھا مگر جب ونود اور اس کی بیوی دونوں نے شب و روز اسپر زور دینا شروع کردیا۔ اور اسے سمجھانے کے لئے کوئی دقیقہ نہ چھوڑا تو وجے راضی ہوگیا۔ اور وجے کی شادی ہوگئی۔

سہاگ رات کے دوسرے دن صبح کیوقت ——

—— ونود اور شانتی دونوں خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ ونود کو اس لئے خوشی تھی کہ اس کے جگری دوست کا گھر آباد ہوگیا تھا۔ مگر شانتی کی خوشی کیوجہ کچھ اور تھی۔

شانتی کی خوشی کیوجہ یہ تھی کہ اس کے خیال میں وہ وقت قریب آرہا تھا۔ جب اس حقیقت کا ثبوت ملنے والا تھا۔ کہ مرد سچی اور غیر فانی محبت نہیں کرسکتا۔

وجے اپنے دوست ونود اور اس کی بیوی کو اپنے گھر دیکھکر بہت خوش ہوا۔ اس نے ان دونوں کو بڑی آؤ بھگت کرکے کمرے میں بیٹھایا اور کہا "میں آپکی بھابی کو بلاتا ہوں۔" اور کمرے کے دروازے پر جاکر پکارا۔ "ششما! ذرا یہاں آؤ تم۔"

ششما!!! ونود نے حیرت سے شانتی کو دیکھا اور شانتی نے ونود کو۔

وجے اپنی نئی دلہن کو پکارتے ہوئے کہہ رہا تھا "دیکھو تو ذرا یہاں کون آیا بیٹھا ہے۔ ان ہی دونوں نے تو سارا انتظام کیا ہے اب آنکے ان کا شکریہ تو ادا کرو ششما دیوی!"

ابھی ونود اور شانتی ایکدوسرے کو حیرت سے دیکھ ہی رہے تھے۔ کہ کمرے کا پردہ اسطرح ہٹا جیسے بادل چھٹتے ہیں اور نئی دلہن اندر آئی۔ جیسے بادلوں میں سے چاند باہر آتا ہے اس نے ونود اور اس کی بیوی کو پرنام کیا۔ شانتی نے اسے گلے سے لگایا پھر وجے سے مخاطب ہوکر بولی۔ "آپ ابھی انہیں ششما کہکر بلا رہے تھے یہ تو سندھیا دیوی ہیں۔"

وجے نے کہا "نہیں شانتی دیوی یہ ششما ہی ہیں وہ میرے دل سے دور نہیں ہوسکتیں۔"

سندھیا نے آہستہ سے شانتی سے کہا "بھابی میں ششما ہوں۔ انکی یاد کو انکے دل سے مٹانے کی کوشش کرنا پاپ ہے۔ ان سے غیر فانی محبت ہے میں بدلکر ششما ہی بن گئی ہوں۔"

ونود اور شانتی دونوں نے عزت کی نگاہوں سے وجے کو دیکھا اور ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ (راز ساغر)

محوریوں کو قطعی غیر مسلح کردیا جائے

اوٹاوہ ۳ راپریل مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے کناڈا کی سنیٹ اور پارلیمنٹ کے اجلاس میں ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ جنگ کے بعد دیرپا امن قائم کرنے کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ جرمنی اٹلی اور جاپانیوں کو قطعی غیر مسلح کردیا جائے مجھے ان کے مدبرانہ کے وعدوں پر کوئی اعتبار نہیں ہے نہ ہی انکی معذوریوں پر کوئی دھیان دیا جاسکتا ہے ان سب کے معاملہ میں نوع انسان کیلئے صرف ایک بات اطمنان بخش ہوسکتی ہے اور وہ یہ کہ ان سب کو غیر مسلح کردیا جائے۔ اور کسی حالت میں بھی انہیں اپنی طاقت بڑھانے کا موقع نہ دیا جائے تب ہی درحقیقت امن قائم ہوسکے گا۔ اتحادی فوجوں کیلئے یہ بہتر ہے کہ باہمی سمجھوتہ اور تعاون کے طریقے اختیار کریں مسٹر ایڈن نے کناڈا کے باشندے کیلئے ایک تقریر بھی براڈکاسٹ کی اسمیں بھی انہوں نے محوری کو غیر مسلح کردینے کے متعلق اپنے بیان کو دوہرایا۔

بنارس ہندو یونیورسٹی کا فیصلہ

بنارس ۳ راپریل۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کی کونسل نے اپنے حالیہ اجلاس میں آئندہ مالی سال کا بجٹ منظور کیا اسمیں ۲۰۲ ۷۹ روپیہ کے خسارہ کا اندازہ لگایا گیا ہے ۳۰،۸۴۳۰ روپیہ کی آمدنی اور ۸۲۴ ۸۷ ۱۷ روپیہ کے خرچ کا تخمینہ لگایا گیا ہے حکومت ہند کی ہدایات کی تعمیل میں یونیورسٹی کے افسروں نے یونیورسٹی ٹریننگ کور کو توڑ دیا ہے اور اس کور کے افسروں کے استعفے حاصل کرلئے ہیں۔

ماسکو ۶ راپریل ماسکو میں جو برطانوی فوجی مشن ہے اس کے نئے لفٹنٹ جنرل مارٹیل ماسکو پہنچ گئے ہیں۔

ملوں میں پچاس کروڑ گز کپڑا کم بنا گیا

بمبئی ۶ راپریل مسٹر کرشن راج ایم ڈی ٹھکرسی صدر مل اونرز ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ گذشتہ ۴۳-۱۹۴۲ء میں ہندوستان کی ملوں میں ۴ ارب گز کپڑا بنایا گیا ہے جبکہ ۴۲-۱۹۴۱ء میں ان ملوں نے ساڑھے ۴ ارب کپڑا تیار کیا تھا انہوں نے کہا کہ پچھلے سال ملوں کے علاقوں سے انخلا۔ گذشتہ اگست کے ہنگاموں اور ہڑتالوں کے باعث اس سال پچاس کروڑ گز کپڑا کم تیار ہوا۔

اسٹنڈرڈ کپڑے کی تیاری کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر کرشن راج نے کہا کہ مل مالک اپنے کارخانوں کی ۶۰ فیصدی قوت اسٹنڈرڈ کپڑا اور فوجی کپڑا کے لئے وقف کرنے پر رضامند ہوگئے ہیں لیکن کپڑے کے کارخانہ داروں اور حکومت ہند کے نمائندوں کی کانفرنس کے درمیان جو فیصلے ہوئے تھے انکو عملی جامہ پہنانے میں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہوئی ہے مجھے جو اطلاعات ملی ہیں۔ ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بعض صوبجاتی حکومتوں نے حکومت ہند کی اسکیم سے تعاون کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے مثال کے طور پر مدراس حکومت اس مسئلہ کے بارہ میں دوسرا ہی نظریہ اختیار کررہی ہے اس نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے ذریعہ اس نے سوت کے کمشنر کو اختیار دیدیا ہے کہ وہ سوت کاتنے والے کارخانوں سے مقررہ قیمتوں پر سوت کا تمام ذخیرہ خرید لیں۔

سری یت کرشن راج نے مزید فرمایا کہ سوت پر اسطرح کا کنٹرول جیسا کہ حکومت مدراس نے کیا ہے اسوقت تک بے معنی ہوگا۔ جبتک کہ کرگھہ سے کپڑا بننے کی صنعت کو بھی اسی طرح کنٹرول نہ کیا جائے حکومت ہند کی محکمہ سپلائی کی مانگ پہلے ایک ارب گز کپڑے کی تھی اب یہ مانگ ۷۰ کروڑ گز کپڑے کی رہگئی ہے۔

تمباکو والوں کی انجمن!!

علیگڈھ ۵ راپریل۔ تمباکو کے کاشتکاروں اور بیوپاریوں نے اپنے مفاد کی حفاظت کرنے کے لئے۔ ایک انجمن بنائی ہے انہوں نے تمباکو کے ٹیکس کے بارے میں اپنا نظریہ واضح کرنے کے لئے حکومت ہند کو ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جنرل ٹوجو کی تقریر

لندن ۶ راپریل ٹوکیو ریڈیو سے اتوار کو یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے منچوکو سے واپس آنیکے بعد آج یہ کہا ہے کہ جاپان کے ساتھ منچوکو کے پورے تعاون کے برابر بدولت اس کی سرحد کے بچاؤ کے انتظامات اور بھی زیادہ مضبوط بنا دیئے گئے ہیں مجھے پورا بھروسہ ہے کہ کوانٹنگ کی فوج منچوکو کی فوج سے اشتراک عمل کرتے ہوئے۔ سرحد کی کامل احتیاط سے حفاظت کررہی ہے رئیوٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ منچوکو کی اتری سرحد اس ملک کو روس سے الگ کرتی ہے۔

ریوڈی جنرو ۶ راپریل یہاں کے باخبر حلقوں کا یہ بیان ہے کہ بولیویا کی حکومت محوریوں کیخلاف اعلان جنگ کردیگی اس اعلان کے بعد عام لام بندی شروع ہوجائیگی۔

کیتھولک خیراتی کاموں کے لئے فیاضی سے دان دینے کی اپیل کی اور کہا کہ میں ہندوستان اور چین جانے سے پہلے بیچ یورپ میں اپنے دیش کے سپاہیوں کو دیکھنے جاؤنگا۔

بیگم آزاد کی نازک حالت

کلکتہ ۶ راپریل مولانا ابوالکلام آزاد کی اہلیہ محترمہ کی صحت کے بارے میں کل شام کو جو بلیٹن شایع ہوا تھا اسمیں کہا گیا ہے کہ محترمہ بیگم صاحبہ مرض تپ دق میں مبتلا ہیں اور حال ہی میں انہیں دست آنے شروع ہوگئے ہیں بلیٹن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ بہت شدید علیل ہیں اور اب وہ چند دن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکیں گی معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر نے آج شام کو جو رائے ظاہر کی ہے اس کے پیش نظر حکومت بمبئی سے اس مقصد کی ایک اور درخواست کی گئی ہے کہ مولانا آزاد کو بیگم صاحبہ کو دیکھنے کی جلد از جلد اجازت دیدیجائے۔

کانپور میں خانہ تلاشیاں اور گرفتاریاں

کانپور ۵ راپریل مقامی خفیہ پولیس نے آج شہر میں مختلف جگہوں پر چھاپہ مارا اور وہاں تلاشی لی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تلاشیاں شہر میں بم پھٹنے کے متعدد واقعات کے سلسلہ میں لی گئی ہیں۔ برہمن پریس کی بھی تلاشی لی گئی نو آدمی گرفتار کرلئے گئے۔

مسٹر ساورکر کا بیان

بمبئی ۵ / اپریل مسٹر ساورکر صدر آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے ایک بیان کا اس اعلان میں خیر مقدم کیا ہے کہ وائسرائے کی کونسل کی تینوں نشستیں پر کیجائیں گی اور مطالبہ کیا ہے کہ صرف وہ اشخاص کونسل میں لئے جائیں گے جنکو ہندو جماعتوں کا اعتماد حاصل ہو مسٹر ساورکر نے صوبوں میں اڑیسہ کی طرز کی وزارت قائم کرنے کے خیال ظاہر کئے ہیں۔

پیر پگارو کی بیواؤں کو وظائف

نئی دہلی ۲ راپریل۔ آج اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کا بجٹ سیشن ختم ہوگیا۔ گاندھی جی سے ملنے کی اجازت نہ دینے پر اسمبلی کے التوا کی تحریک مسٹر کرشنا مچاری نے پیش کرنا چاہی۔ مگر پریسیڈنٹ نے اجازت نہیں دی۔

نوابزادہ لیاقت علیخاں کے ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا کہ پیر پگارو کی بیواؤں اور بچوں کو وظائف دیئے جانے کے مسئلہ پر گورنمنٹ غور کررہی ہے۔ مارشل لا کے ختم ہوجانے کے بعد پیر پگارو کی جائداد کے معاملہ پر بھی غور کیا جائیگا۔

چٹگاؤں کے دکھن میں ایک ہوائی اڈہ پر بمباری

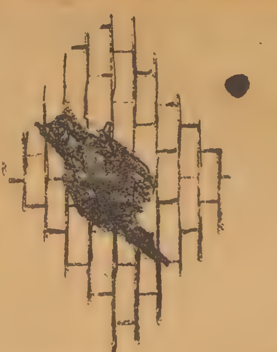
نئی دہلی ۵ راپریل ہندوستان کی کمان کے ملے جلے جنگی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل (۴ راپریل کو) برطانوی ہوائی جہازوں نے جاپانیوں کے مقبوضہ برما میں کئی اضلاع پر حملے کئے۔ ہر دستے جاپانی ٹھکانوں پر بم برسائے گئے کچھ اور بمباروں نے پن بیو اور مینیا پر حملے کئے۔ شکاری ہوائی جہازوں نے اراکان کے ساحل کے قریب سامان لیجانے والی آٹھ کشتیوں میں سے چار کو ڈبو دیا اور باقی چند دن کے ٹھکانوں پر مشین گنوں سے فائر کئے۔

اتوار کی رات کو ولنگٹن قسم کے بمباروں نے سنکیلا کے ہوائی اڈہ کی پٹریوں پر بم گرائے۔

جاپانی ہوائی جہازوں نے صبح کیوقت چٹگاؤں کے دکھن میں ایک ہوائی اڈہ پر بم گرائے اور تیسرے پہر کو بھی داؤنگ پر بمباری کی دونوں حملوں میں بہت کم نقصان ہوا اور بہت تھوڑے آدمی مارے گئے اور زخمی ہوئے۔

نیویارک کے لاٹ پادری ہندوستان آئیں گے

لندن ۶ راپریل نیویارک کے آرچ بشپ ...... نے لندن سے امریکہ کو ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے



رسید

۲۷ مارچ ۱۹۴۳ء سے ۳ اپریل ۱۹۴۳ء تک

ڈبلو۔اے۔این۔ٹی فنڈ میں جو چندہ کی رقمیں وصول ہوئی ہیں وہ شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔

مسرس بیگ سدرلینڈ اینڈ کو لمیٹڈ	۱۰۰۰	روپیہ
مسرس برش ویر لمیٹڈ	۳۰۰	روپیہ
مسرس کانپور الکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ	۲۰۰	"
مسرس کانپور شوگر ورکس لمیٹڈ	۳۰۰	"
مسرس کانپور ٹکسٹائل لمیٹڈ	۵۰۰	"
مسرس چمپارن شوگر کمپنی لمیٹڈ	۴۰۰	"
مسٹر لارنس چرن کانپور	۳	"
گورنمنٹ سنٹرل ورکشاپ یو پی		
کانپور سے وصول	۲۱۵	"
بکسوں کے ذریعہ وصول	۲-۱۶۲	"
مسرس الگن ملس کمپنی لمیٹڈ	۱۵۰۰	"
دی گارین چائیلڈرن اسکول	۱۰۳	"
مسرس ڈبلو گارڈن کانپور	۵۰	"
مسٹر ای سی گراہم کانپور	۱۰۰	"
مسٹر ایچ ڈبلو ملسنڈ کانپور	۲۰	روپیہ
مسٹر آر کے موگھے کانپور	۲۰	"
مسٹر نرائن سروپ کانپور	۵	"
مسٹر برمیشوری داس کانپور	۱۱	"
مسٹر بی بٹس کانپور	۵	"
کاٹن مل اسٹاف کانپور		
(قرعہ اندازی کے ذریعہ وصول)	۹۵	"
مسٹر رام نرائن اوروا	۱۰	"
مسرس سرن انجنیرنگ کمپنی لمیٹڈ	۲۰۰	"
مسٹر آر ای نوزیہ کانپور	۱۰	"
دی ورک مین آف مسرس کوپر ایلن		
اینڈ کو فنشنگ ڈپارٹمنٹ کانپور	۱۲-۴۱-۸	"
مسٹر آر ایل ہربرٹ کانپور	۱۰۰	"

میزان	۵۷۵۰-۱۴-۶	"
چندہ کی رسید کی سابق قسط	۲۸۱۶۱-۱۴-۶	"
میزان کل	۳۳۹۱۲-۱۲-۶	"

بحکم جناب شاہ غیاث عالم صاحب بہادر منصف قنوج

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام
(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت دیوانی منصفی مقام سرائے میران ضلع فرخ آباد

مقدمہ نمبر ۱۷ بابتہ ۱۹۴۲ء

بھجن لال قوم برہمن مزرعہ موضع ادسیر پرگنہ تروا
ڈگری دار سائل مدعی

بنام گنگا سوک ولد بنسی دھر قوم برہمن ساکن حال شہر کانپور پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ واقع ریل بازار کانپور۔ ضلع کانپور۔ مدیون

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان بھجن لال ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مدیونہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۱۳ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء واسطے طے کرنے شرائط نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۴۳ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم شیام لال
منصرم عدالت منصفی قنوج
سرائے میران

(مہر عدالت)

ٹیگور سوسائٹی اودے پور راج

ٹیگور سوسائٹی اودے پور راج نے یکم مئی سے ۷ مئی تک ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور کی یوم پیدائش کا ہفتہ منانا طے کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک نمائش بھی اودے پور میں ہوگی جسمیں ملک کے تمام اخبارات ورسالوں کی نمائش بھی کیجائے گی۔

سکریٹری صاحب سوسائٹی نے تمام اخبارات و رسالہ جات کے منتظمان سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے اخباروں کی ایک کاپی ۲۰ اپریل تک اس سوسائٹی کے پاس نمائش کیواسطے بھیجدیں۔

لندن ۔ ۸ اپریل کل اٹلی کے چار اور ہوائی جہاز برباد کردیے گئے ان کو ملا کر پچھلے ۴۸ گھنٹے میں ۵۲ محوری جہاز برباد کئے جاچکے ہیں۔

ضرورت ہے

ایک انگریزی دان اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ جو خبروں کا انتخاب انگریزی سے ترجمہ کرسکے اور پروف وغیرہ دیکھ سکے کارکردہ اصحاب کو ترجیح دیجائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت

منیجر آزاد کانپور

(بقیہ آئینہ کانپور)

مارکٹنگ انسپکٹران

گورنمنٹ نے فوڈ کنٹرولر (غلہ کنٹرولر) کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل مارکٹنگ افسران مقرر کیے ہیں۔ یہ انسپکٹران ریلوے کے ذریعہ کانپور میں آنیوالے غلہ کی ان ریلوے رسیدوں پر اپنے دستخط کرینگے جو کلکٹر صاحب یا امپیریل بنک کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے نام کی ہوں گی

(۱) مسٹر شہید علے (۲) مسٹر ستیہ ساگر شرما (۳) مسٹر گربن چندر۔

غلہ کا کوئی بھی ذخیرہ جو ریلوے کے ذریعہ آیا ہو اور کلکٹر صاحب یا امپیریل بنک کے نام نہ ہو ریلوے افسران اسوقت تک کسی دوسرے شخص کو ضلع کانپور کے حدود کے اندر نہیں دے سکتے جبتک کہ ریلوے رسید پر مندرجہ بالا انسپکٹران کے دستخط نہ ہوں۔

ریڈکراس سوسائٹی کی امداد

ریڈکراس سوسائٹی کو امداد دینے کی غرض سے ایسٹر کی تعطیل میں دنگل اور میوزک کے پروگرام

قابل تقلید مثال !!

تباہ وپریشان حال بنی نوع انسان کی بہبودی کیواسطے سب سے بیش قیمت عطیہ یہی ہوسکتا ہے کہ خون کا عطیہ دیا جائے ہر تندرست شخص اسے کرسکتا ہے اکثر انسانی جان بچانیکے لئے اسکے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہتا کہ اس کے بدن میں خون باہر سے پہنچایا جائے۔ انڈین ریڈکراس سوسائٹی نے اس عالی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے خون کا ایک (ذخیرہ) بینک کھولا ہے جسمیں خون کو جمع کرکے اسے رکھنے اور ضرورت کیوقت مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بہت سے لوگوں نے اس ذخیرہ میں اپنا خون دیا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک ہی شخص نے تین، چار، پانچ اور چھ بار بھی اپنے خون اس سوسائٹی کو دیا ہے۔

باٹانگر کے باشندوں نے کم سے کم ۱۰۹۲ عطیات اس ذخیرہ میں دیکر دوسروں کے لئے ایک زرین وقابل تقلید مثال قائم کردی ہے۔

مرتب کیے گئے ہیں۔

انجمن اطفال

۶ اپریل کو انجمن اطفال کا دن منایا گیا اور ایک جلسہ انجمن کے ہال میں ہوا۔

مہتروں کا مطالبہ

مہتروں کے ایک جلسہ میں طے ہوا ہے کہ اگر میونسپل بورڈ نے ان کے مطالبات کو منظور نہ کیا تو وہ یکم مئی سے ہڑتال کردیں گے۔

گرفتاریاں

مسرس بینی مادھو سنگھ گھڑی ساز اور سدھ ناتھ کو پولیس نے ریوالور کارٹریج فروخت کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

پٹرول ایکٹ کی دفعہ ۲۳ کے ماتحت ۱۰ آدمیونکو ۲۵ گیلن پٹرول رکھنے کے جرم میں ریل بازار سے گرفتار کیا گیا ہے۔

مسمی چھوٹے میاں سیہ مئو کو بلا اجازت گیہوں فروخت کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

ہندوستان کے متعلق برطانیہ کی پالیسی

لندن ۸ اپریل ''رینالڈز نیوز'' نامی اخبار میں پروفیسر ہیرلڈ لاسکی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے اسمیں انہوں نے لکھا ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ ہندوستان کے موجودہ جمود کی تمام ذمہ داری مہاتما گاندھی پر عائد کرکے حکومت برطانیہ نے کوئی مناسب یا دانشمندانہ کام کیا ہے آغاز جنگ سے ہی ہندوستان کے متعلق ہماری پالیسی ظاہری شان وشوکت اور غلط اندازہ کی آمیزش کی بنا پر قائم رہی ہے۔

مشرقی بنگال کے ہوائی اڈہ پر جاپانی حملے

نئی دہلی ۷ اپریل آج سہ پہر کو اتحادی ہیڈکوارٹر سے جو سرکاری اعلان شائع ہوا ہے اسمیں لکھا ہے کہ پچھلے ہفتہ کے اختتام پر جزیرہ نما مایو میں ڈانبائک کے مورچہ پر برٹش فوج کو پیچھے ہٹا لیا گیا ہے کیونکہ دشمن پہاڑیوں اور جنگلوں کی آڑ میں ہماری فوج کے داہنے بازو پر آگے بڑھکر شمال میں ہمارے سلسلہ رسل ورسائل کیلئے خطرناک ہوگیا تھا اور ایسی حالت میں اس ناہموار علاقہ میں آگے بڑھی ہوئی برٹش کا عقب سے سلسلہ قائم رکھنا مشکل ہوتا اسلئے دسمبر میں اراکان کے ساحل پر دشمن سے جو علاقہ چھینا گیا تھا اس کا کچھ حصہ چھوڑدینا پڑا لیکن جاپانیوں کو اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ برسات کا موسم اس علاقہ میں گذارنا جاپانیوں کیلئے بہت مشکل ہوگا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسوقت اراکان کے بقیہ جس علاقہ پر ہم ابھی تک قابض ہیں۔ وہاں بھی برسات یقیناً تکلیف دہ ہوگی اس لئے ہوسکتا ہے کہ کسی وقت اس علاقہ سے ہماری فوج ہٹا لیا جائے۔

کل بمبار ہوائی جہازوں کے ایک بڑے دستہ نے جنکی مدد پر شکاری ہوائی جہاز بھی تھے جنوب ومشرقی بنگال کے ایک انگریزی ہوائی اڈہ پر حملہ کیا جس سے کچھ معمولی جانی ومالی نقصان ہوئے۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے اراکان کے میلانی مورچوں اور وسطی برما میں کئی مقامات پر یورش کرکے حملہ کیا اور دشمن کو شدید نقصانات پہنچائے تمام انگریزی ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آگئے۔

شاہ امان اللہ خاں کا انتقال

لاہور ۶ اپریل کوہاٹ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ صوبہ سرحد میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ افغانستان کے سابق بادشاہ امان اللہ خاں روم (اٹلی) میں انتقال فرماگئے ہیں مگر یہاں اس خبر کی ذرا بھی تصدیق نہیں ہوئی ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ محض بازاری غپ ہے۔

بولیویا بھی لڑائی میں شامل ہوگیا

لندن ۸ اپریل جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت بولیویا نے محوری طاقتوں کے خلاف لڑائی کا اعلان کردیا ہے اسکے ساتھ ساتھ بولیویا کی فوج کی لام بندی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

ضرورت ہے

کانپور کے فوڈ افسران (غلہ افسران) کے لئے بہت جلد کلرکوں کی ضرورت ہے۔ جنکو تیس روپیہ -/30 اور پچاس روپیہ -/50 ماہوار تنخواہ کے علاوہ گرانی کا الاؤنس بھی دیا جائیگا۔

درخواست دینے والیکو انٹرنس پاس ہونا چاہیے۔

امیدواروں کو لے۔ آر۔ پی آفس کانپور میں ۱۲ اور ۱۴ اپریل ۱۹۴۳ء کو دس بجے دن میں خود آکر درخواست دینا چاہیے۔

بحکم جناب منصف صاحب بہادر ہمیرپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ
(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۱ ۱۹۴۳ء

بعدالت منصفی ہمیرپور ضلع ہمیرپور

مساۃ عائشہ زوجہ نظام الدین عرف ننھو میاں ساکن قصبہ مودہا پرگنہ مودہا ضلع ہمیرپور مدعیہ

بنام نظام الدین عرف ننھو ولد عبداللہ قوم مسلمان۔ ساکن قصبہ مودہا۔ ضلع ہمیرپور حال ملازم کمپنی ٹاٹانگر جمشیدپور ضلع سنگھ بھوم مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیہ نے آپکے نام ایک نالش بابتہ انفساخ نکاح کے دائر کی ہے لہذا۔ آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ مئی ۱۹۴۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی مذکور کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہونکو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ اپریل ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم سید زاہد علی منصرم
عدالت منصفی ہمیرپور

(مہر عدالت)

مہاتما گاندھی

کلکتہ ۸ اپریل معاصر ''ہندوستان اسٹینڈرڈ'' کے نامہ نگار نے نئی دہلی سے اطلاع دی ہے کہ گذشتہ چند دنوں سے نئی دہلی کے سیاسی حلقوں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ مہاتما گاندھی بعض حکام سے خط وکتابت کررہے ہیں لیکن موجودہ حالات میں اس خبر کی تصدیق کرنا ممکن نہیں ہے۔

ضرورت ہے

محمڈن جبلی گرلس ہائی اسکول کیلئے ایک تجربہ کار مسلمان بی۔اے۔بی ٹی ہیڈ مسٹرس اور پانچ مسلمان ٹرینڈ استانیوں کی حسب ذیل پتہ سے خط وکتابت کریں۔

میاں محمد لطیف منیجر
محمڈن جبلی گرلس ہائی اسکول فراشخانہ کانپور



ساٹھ ہزار ٹن کی سالانہ قلت کی وجہ سے ہندوستان کے کاغذ ساز کارخانے - جن میں بعض ہوائی حملوں کے رقبوں میں واقع ہیں. برابر دن رات کام کر رہے ہیں۔

مگر یہ کافی نہیں تاوقتیکہ ہم سب لوگ کاغذ کا استعمال کم نہ کر دیں ان کی یہ محنت بیکار ثابت ہوگی۔ اگر کاروباری لوگ لکھنے کے سامان اور چیزیں لپیٹنے کے کاغذ کے خرچ کو بڑی حد تک گھٹا نہ دیں تو کچھ ہی عرصے بعد ہندوستان میں روزمرہ کے استعمال کا کاغذ قطعاً باقی نہ رہے گا۔

کاغذ سامانِ جنگ میں شامل ہے۔ وہ گولہ بارود کے تیار کرنے میں استعمال ہوتا ہے اور بجلی کے تاروں کے بنانے میں کام آتا ہے۔ حکومت اپنے نظم و نسق کو کاغذ کی بدولت چلاتی ہے۔ دفاعی محکموں اور حکومت کی ضرورتوں کو لازمی طور پر پہلے پورا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد جو کاغذ ہمارے روزمرہ کے استعمال کیلئے بچ جاتا ہے اس کی مقدار ہماری کفایت اور موجودہ ذخیروں کو محفوظ رکھنے پر منحصر ہے۔

حکومت کیا کر رہی ہے؟

۱ سول محکموں کے کاغذ کے خرچ میں حکومت نے گذشتہ ۱۰ ماہ میں پانچ ہزار ٹن کی بھاری تخفیف کر دی ہے۔
۲ اس کے علاوہ لکھنے کے کاغذ اور لفافوں میں آدھی اور جاذبوں میں ایک تہائی کی کر دی ہے۔
۳ محکموں کے لئے جو کاغذ فراہم کیا جاتا ہے اُس کی قسموں کو حکومت نے گھٹا دیا ہے تاکہ کاغذ سازی میں اضافہ ہو سکے۔

ہم کو کیا کرنا چاہیے؟

۱ خط کم لکھیئے۔ لفافوں کی بچت کے لئے ان پر پرچیاں دوکونی سلپ اچپکائیے۔
۲ دوکانوں سے چیزیں کاغذ میں لپٹوائے بغیر لیا کیجیئے۔
۳ کاروباری استعمال کے کاغذوں لفافوں بلوں وغیرہ کا سائز گھٹا دیجئے اور ورق کے دونوں طرف لکھیئے۔
۴ معمولی رد و بدل کی خاطر خطوں کو دوبارہ نہ لکھیئے۔ جو کچھ بدلنا ہو اسے کاٹ کر لکھ دیجئے۔ پڑھنے والا سمجھ جائے گا۔

ممبران اسمبلی کو تنخواہیں!!

نئی دہلی ۵ اپریل پنڈت نیلکنٹھ داس ممبر مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی نے ایک بل کا مسودہ تیار کیا ہے جس میں تجویز کیا گیا ہے کہ ممبران اسمبلی کو پانچسو روپیہ ماہوار تنخواہ دیں جو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہو جائیگا۔ ریلوے کے درجہ اول کا پاس۔ دو ملازموں کے پاس - تین من تک سامان اپنی جائے رہائش سے مرکزی اسمبلی کے انعقاد کے مقام تک لیجانے کے لئے پاس دئے جائیں - اجلاس کے انعقاد کے مقام پر رہائش کے لئے جگہ مہیا کیجائے - اس بل کی دفعات کا اطلاق اسمبلی کے سرکاری ممبروں پر نہیں ہوگا - اس بل میں یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ اگر اسمبلی کا کوئی ممبر مجلس آئین ساز یا اس کے خاص کمیٹی کے نصف سے کم اجلاسوں میں شریک ہو تو وہ اس وقت تک اس سیشن کے تنخواہ کا مستحق نہ ہوگا جبتک کہ ایوان اس کی غیر حاضری معاف نہ کر دے۔

ہوائی حملوں سے بچانے کے انتظامات

پٹنہ ۵ اپریل بہار میں ہوائی حملوں سے بچانے پر سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء میں تقریباً ۶۰۰۰۰۰ ساٹھ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا اس میں پناہ گزینوں کو ٹھہرانے اور علاقوں کو خالی کرانے کا خرچہ بھی شامل ہے اس سلسلہ میں سال رواں میں تقریباً ۵۵۰۰۰۰۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائیگا - اسمیں سے ۲۵۰۰۰۰۰ لاکھ روپیہ حکومت ہند برداشت کرے گی۔

الہ آباد کے قریب ریل کا حادثہ

الہ آباد ۵ اپریل کو الہ آباد کے قریب مینوری ریلوے اسٹیشن پر ریلوے کا جو حادثہ ہو گیا تھا ان میں جو لوگ ہلاک یا زخمی ہوئے۔ انکے نام حسب ذیل ہیں۔
(ہلاک ہوا) آر - اسٹیفورڈ - ڈرائیور - ای آئی ار کانپور -
کرشن کمار کلینر ای آئی آر کانپور ولایت حسین (سابق ڈرائیور) لے پون ہیڈ ٹرالی مین فتحپور - شنکر کلینر، منی لال شنٹر الہ آباد بندا مہتر جو ڈبے صاف کرتا تھا - بشارت فنٹر قلی، پیارے ٹرالی مین۔
(زخمی) سورج دین ڈرائیور اسٹیفورڈ کا مالی - رام سنگھ مالک لاری محلہ کٹارہ صاحب اٹاوہ - ریوا سکل فائر مین نمبر ۲۶۶ کانپور - بیکسی لویرنٹ مین جسونت نگر، جیڈی - ٹرالی مین - غلام نبی خان فٹر قلی - کالیٹو رہیتر - ان کے علاوہ تقریباً ۴۴ آدمیوں کو معمولی ضربات آئیں - جنکو مرہم پٹی کے بعد سفر جاری رکھنے کی اجازت دیدیگئی۔

واشنگٹن ۵ اپریل امریکہ کے محکمہ جنگ نے سیچر کو اعلان کیا کہ امریکہ کے فوج کے بھاری بمبار طیارے نے امریکہ سے ہندوستان تک کا ۷۰،۱۷ امیل کا سفر ۴۶ گھنٹے ۵۰ منٹ میں پورا کرکے نیا ریکارڈ قائم کیا۔

یوپی میں ہندوستانی اکاڈیمی کا دوبارہ قیام

الہ آباد ہندوستانی اکاڈیمی حکومت یوپی کیطرف سے دوبارہ قائم کیگئی ہے جس کے ذریعہ ہندی اور اردو زبانوں کو ترقی دینے کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے اس کے صدر مسٹر اے جی شوود بی - سابق ڈائریکٹر تعلیمات یوپی مقرر کئے گئے ہیں ڈاکٹر عبدالستار صدیقی نائب صدر اور ڈاکٹر دھیرندر ورما اور ڈاکٹر حفیظ سید مجلس عاملہ کے ممبر منتخب کئے گئے ہیں کونسل نے دو مشاورتی کمیٹی قائم کی ہیں ایک ہندی کے لئے اور ایک اردو کیلئے - ڈاکٹر دھیرندر ورما ہندی کمیٹی کے اور ڈاکٹر حفیظ سید اردو کمیٹی کے کنوینر ہوں گے دونوں کمیٹیوں کیلئے چھ چھ ممبر چنے گئے ہیں حسب ذیل اداروں سے دو نمائندے کونسل میں شامل کر لینا طے پائے - ناگری پرچارنی سبھا بنارس - ہندی ساہتیہ سملن الہ آباد اور شبلی اکاڈیمی اعظمگڈھ نیز حسب ذیل اداروں سے ایک ایک نمائندہ کونسل میں شامل کر نا طے پایا - جامعہ ملیہ دہلی - ہندوستانی پرچار سبھا واردھا - وگیان پرشاد الہ آباد - اور انجمن ترقی اردو دہلی - ایسے حکومت یوپی نامزد کرے گی - ایگزکیٹو میں ایک ممبر حکومت یوپی نامزد کرے گی - چار ممبر تک اکیڈیمی کے رفقا بنے جائیں گے - ہندی اور اردو مصنفین کے ایک ایک نمائندے لئے جائیں گے - چھ نمائندے عطیہ دینے والے افراد یا نمائندہ اداروں کی طرف سے دئے جائیں گے بارہ کی تعداد تک فیلو مقرر کئے جائیں گے۔

بہار کے نوجوانوں کی تعریف

پٹنہ پہلی اپریل ہز ایکسلنسی ٹی جی رتھرفورڈ گورنر بہار نے صوبہ بہار کی جنگی کمیٹی کی صدارت کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ بہار میں گذشتہ اگست میں جو ہنگامے ہوئے تھے ان سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ صوبہ بہار میں ایسے نوجوان کی کمی نہیں ہے جسمیں حد کرنیکا جوش موجود ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اس جوش کی صحیح رہنمائی کیجائے اور انہیں اس کے صحیح استعمال کا طریقہ سکھایا جائے گے جلکر گورنر نے جنگی کمیٹی کے ممبروں سے کہا کہ وہ جنگی چندہ وصول کرنے کے لئے دباؤ نہ ڈالیں۔

صوبہ بہار کی میونسپلٹیاں

مدراس یکم اپریل صوبہ مدراس کے ڈسٹرکٹ میونسپلٹیوں کے سنہ ۴۲-۱۹۴۱ء کے کام کے متعلق جو سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے اسمیں کہا گیا ہے کہ اس صوبہ میں ۸۲ میونسپلٹیاں ہیں ان میں سے ۶ کا نظم و نسق بالکل ٹھیک تھا ۶۷ میونسپلٹیوں کا انتظام تسلی بخش تھا اور بقیہ ۹ میونسپلٹیوں کا انتظام غیر اطمینان بخش یا خراب تھا۔

ان میونسپلٹیوں کے ماتحت ۱۲۶۹ اسکول تھے ان میں سے ۳۸۸ اسکول لڑکیوں کے تھے۔ اسمیں ۹۲۷۸۷ بچوں کو تعلیم دیجاتی تھی اور ایک سال میں ان اسکولوں پر ۲۴ لاکھ ۷۳ ہزار روپیہ خرچ آیا ان کے علاوہ ۵۱ میونسپل ثانوی اسکول تھے - جنمیں ۲۸۵۱۲ طلبا رہتے - میونسپلٹیوں نے ۷۰ لاکھ روپیہ حفظان صحت اور طبی امداد پر صرف کیا۔

گورنر بنگال نے بجٹ منظور کر دیا

کلکتہ ۲ اپریل حکومت بنگال کے سرکاری گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں سنہ ۴۴-۱۹۴۳ء کا سرکاری بجٹ شائع ہوا ہے جو گورنر نے سنہ ۱۹۳۵ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کے ماتحت اپنے خاص اختیارات سے منظور کر دیا ہے۔

ESTD.1925

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A.406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ/ 5/-
ششماہی عہ/ 2/12
سہ ماہی عہ/ 1/8
قیمت فی پرچہ دو آنہ ۲/
-/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

Vol. 37 No. 16 | CAWNPORE, SATURDAY 17-4-1943. | کانپور شنبہ ۱۷ اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۷ نمبر ۱۶

ادبیات

انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کا مناظمہ

(۲)

۲۷ مارچ ۱۹۴۳ء کو انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کا جو مناظمہ بعنوان "ہولی" جناب مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں منعقد ہوا تھا، اُسی سلسلہ میں دیگر تین نظمیں ہم ناظرین کی تفریح طبع کے لئے شائع کر رہے ہیں۔ (ایڈیٹر)

(جناب نواب اثر کانپوری)

جس طرف دیکھئے چھائی ہے فضائے ہولی — رنگ الفت کا نہ کیوں آج رچائے ہولی
رنگ سے بھیگی ہوئی ساریاں، توبہ توبہ! — کیوں نہ جوبن کی پھبن اور بڑھائے ہولی
جس کو دیکھو وہی سرشار نظر آتا ہے — کون انکار کرے مے جو پلائے ہولی
آؤ پچکاریاں بھر بھر کے اڑائیں ہر رنگ — آگ ندرت کی لگی آج بجھائے ہولی
مسکرا کر جو گلے میں مرے ڈالو باہیں — دیکھو پھر کیسے کرشمے یہ دکھائے ہولی
کیوں اکھڑ! میں نہ چوٹیں مرے دل کی اکبار — کوئی چنچل جو مجھے آکے ستائے ہولی
میرے احباب کو یارب ہو مبارک ہولی — آج ہر شخص مسرت سے منائے ہولی
باہمی ساری یہ آپس کی نزاعیں مٹ جائیں — رُخ سے پردے کو اگر اپنے ہٹائے ہولی
من میں جب تم نے مچائی ہیں مرے رنگ رلیاں — کیوں اثر پر نہ اثر اپنا دکھائے ہولی

(جناب ندرت کانپوری)

دلوں میں امنگیں، لبوں پہ ترانہ — بہت خوشنما نظر آ رہا ہے زمانہ
کوئی مست نغمہ، کوئی مست بادہ — سبھی ہیں تبسم کناں، دل کشادہ
غریبوں کا یہ عالم تنگ دستی — مگر کچھ نہیں ہے غم فاقہ مستی
نہیں مال و زر پاس لیکن مگن ہیں — کہ مست مئے سرخوشی مرد و زن ہیں
بغل گیر ہو کر مناتے ہیں ہولی — لئے رنگ کی اپنے ہاتھوں میں جھولی
شرابور ہیں رنگ میں سر سے پا تک — یہی کہہ رہے ہیں کہ ہولی مبارک
یہ سازِ طرب یہ امیروں کی محفل — یہ شانِ ادب یہ امیروں کی محفل
یہ آرائشِ بزم، یہ حسنِ منظر — یہ احبابِ مے نوش، یہ دورِ ساغر
مزید اس پہ یہ نشۂ خود نمائی — لگا ہے لباسوں میں عطرِ حنائی
ہوئی جا رہی ہیں فضائیں معطر — چلی آ رہی ہیں ہوائیں معطر
مغنی نے چھیڑی غزل گنگنا کر — امیروں نے ڈالی نظر مسکرا کر
یہاں مرد و زن کی ہر پوشاک بھاری — کہ سرمایہ داری ہے، سرمایہ داری
مگر دیکھنے کی ہے اک چیز یہ بھی — کہ ہولی پہ دونوں کا حق ہے مساوی
خوشی میں نہیں کوئی تفریق باہم — امیروں غریبوں کا یکساں ہے عالم
مسرت کا ہے خاص پیغام ہولی — اسی کا حقیقت میں ہے نام ہولی

(جناب تحسین کانپوری)

دیا ہے نطق ہی کے واسطے حق نے دہن مجھکو — ہے اس بزم طرب میں آج آہنگ سخن مجھکو
عروس نظم کا میں لیکے غازہ لکھنے بیٹھا ہوں — رواں ہو لے قلم مضمون تازہ لکھنے بیٹھا ہوں
ہو نفع خوب سے ذوق تکلم نغمہ خواں ہو جا — ذرا اے فکر رنگیں تو بھی مل کر ہمسفر ہو جا
تو گلہائے مضامیں سے ہو دلکش رنگ و بو پیدا — کرو غنچہ ہی سے ہو جاتا ہے شعلہ میں نمو پیدا
مشکلِ ذوق کے ہو سے آگئی تحسین، ہولی ہے — خزاں کا گو زمانہ ہے مگر رنگین ہولی ہے
یہ ہولی شعلۂ آتش بداماں ہے سینہ ہے — [illegible] اس کے ورثہ کے لئے بھاگن مہینہ ہے
[illegible] کو مزاجِ آتشیں اس کا — ہوا کو صاف کرتا ہے بخورِ صندلیں اس کا
اسی ہاتھ [illegible] — تو غلظ صاف کرنے کو ہوا پھیلا دو چلتی ہے
اسی کا خیر مقدم کرنے کو [illegible] گاتے ہیں — چلا کر رنگ کی پچکاریاں ہولی مناتے ہیں
وفور رنگ باقی ہے فقط [illegible] ہے ساری — جسے دیکھو ہے اس کے زیب تن ملبوس گلناری

دنیائے اسلام

عراق کی تخت نشینی کا مسئلہ

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) عراق کے موجودہ دستور میں اس کے متعلق کوئی دفعہ نہیں ہے کہ اگر بادشاہ بغیر اولاد ذکور چھوڑے ہوئے مر جائے تو اُس کی جگہ کون تخت نشین ہو۔ یہ اور اسی قسم کی دوسری اہم باتوں پر غور کرنے کے لئے حکومت نے ایک مجلس دستور کی تشکیل کی ہے جو مجلس کے نمائندگان پر مشتمل ہے۔

حکومت کی تجویز یہ ہے کہ اگر شاہ بغیر اولاد ذکور چھوڑے ہوئے فوت ہو جائے تو شاہ حسین کے سب سے بڑے بیٹے کی اولاد میں سے سب سے بڑے بالغ عراقی لڑکے کو تخت ملے۔

ایک اور ترمیم کی رو سے شاہ کو وزیر اعظم کو برطرف کرنے کا مجاز بنایا گیا ہے

ایک مزید ترمیم کی رو سے ایسے مجرموں کو معافی دینا ممنوع قرار دیا گیا ہے جنھوں نے ریاست یا اُس کی حکومت کا تختہ الٹنے یا حکومت سے بحرکس کارروائی کرانے کا اقدام کیا ہو۔

شام کا نیا دستور جنرل کاترو کا اعلان

دمشق (بذریعہ ہوائی ڈاک) شام کے دستور ملکی کو بحال کرنے کے سلسلہ میں جنرل کاترو نے تین قراردادوں کا اعلان کیا ہے۔ پہلی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ جس روز شام کی مجلس نمایندگان جو ایک عام انتخاب کے ذریعہ منتخب ہوگی کسی صدر کا انتخاب کرے اُس روز سے شام کا دستور بحال متصور ہوگا۔ دوسری قرارداد کے ذریعہ نئی مجلس کے انتخاب تک درمیانی مدت میں کاروبار مملکت کے سرانجام کے لئے ایک عارضی مجلس عاملہ مقرر کی گئی ہے جو صدر مملکت اور تین وزرا پر مشتمل ہوگی۔ تیسری قرارداد میں ہز اکسیلنسی عطا الایوبی کو صدر جمہوریہ کے انتخاب تک مملکت اور حکومت کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔

بیان میں آگے چلکر لکھا ہے کہ بحالی دستور کی اور صورتیں بھی ممکن تھیں مثلاً ۱۹۲۹ء کے دستور کی طرف عود اور موجودہ حکومت کو دستوری زندگی کی بحالی کا مجاز بنا دینا۔ اگرچہ یہ چیز دستوری حیثیت سے جائز ہوتی لیکن صدر جمہوریہ ہز اکسیلنسی ہاشم الاتاسی نے کمال فراغدلی سے کام لے کر یہ مشورہ دیا کہ جمہور کو عام انتخاب کے ذریعہ اپنی مرضی اور رائے کے اظہار کا موقع ملنا چاہیئے۔

برطانیہ کی طرف سے عراق کو ٹینکوں کا ہدیہ

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) ایرانی عراقی کمان کے نئے کمانڈر انچیف جنرل سر ہنری پاونال نے چارج لینے کے بعد سب سے پہلا فرض جو انجام دیا وہ یہ تھا کہ وہ اس رسم میں شریک ہوئے جو عراقی فوج کو نو برطانوی ٹینکوں کے ہدیہ کے سلسلہ میں منعقد ہوئی۔ جنرل نوری سعید وزیر اعظم نے وزیر دفاع کی حیثیت سے عراقی فوج کی نمایندگی کی۔ متعدد عراقی عائدین سلطنت اور اعلیٰ حکام تقریب میں شریک تھے۔ جن راستوں سے یہ ٹینک گزرے اُن کے دونوں طرف سیکڑوں آدمیوں کا مجمع تھا۔ ہدیہ دینے کی رسم رشید کیمپ میں منائی گئی۔

یہ نو ٹینک جن میں سے چھ ہلکے اور تین بھاری ہیں بالکل اُسی قسم کے ہیں جیسے مغربی صحرا میں کارنمایاں دکھانے والے ٹینک۔ جنرل پاونال اور اُن کے اسٹاف نے ٹینکوں کا اور اُن کے اس عراقی عملے کا جو اُن کے سامنے صف بستہ تھا معائنہ کیا۔ ٹینک کی موٹریں چلائی گئیں اور ٹینک سلامی کے چبوترے کے سامنے سے گزرے جہاں جنرل پاونال اور جنرل نوری سعید نے سلامی لی۔

گلاسگو میں پچاس ہزار پونڈ کے صرفے سے مسجد بنانے کی تجویز

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) برطانیہ عظمیٰ کی مسلم ایسوسی ایشن نے سالانہ جلسہ میں منجملہ دیگر امور کے یہ تجویز بھی منظور کی کہ پچاس ہزار پونڈ کے صرفے سے گلاسگو میں ایک مسجد تعمیر کی جائے۔ لورپول اور شیفیلڈ میں ایسوسی ایشن کی شاخوں کا قیام اور ایک مجلس اعلیٰ کا انتخاب بھی اس جلسہ میں منظور ہوئے۔ ایسوسی ایشن کا ارادہ ہے کہ برطانیہ کے ہر مسلم مرکز میں کتب خانے کھولے جائیں جن کے لئے ہندوستان اور مصر سے کتابیں حاصل کی جائیں۔ علیٰ ہذا ہر مسلم مرکز کے نزدیک اسلامی قبرستانوں کی انتظام کی تجویز بھی منظور ہوئی۔

غرض ہے رنگ ہولی سے فضا رنگین چمن رنگیں — شفق رنگیں ہوا رنگیں مکاں رنگیں مکیں رنگیں
کیا رنگین جن کو چوں کو وہ گلیاں مبارک ہوں — تمھیں اے دوستو ہولی کی رنگ رلیاں مبارک ہوں
زیادہ اب نہ دے تکلیف ارکانِ گرامی کو — دعا پر ختم کر تحسین اس رنگیں کلامی کو

رہے سرسبز یارب یہ ہماری بزم اخلاقی
ادر کاساً و ناولہا الا یا ایہا الساقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

زبان بھی ہی ہمہ جوہر دل ہر ہے | عمال پر تیغ عزم مستقبل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۶

پیسفک کانفرنس کے متعلق دلچسپ تاثرات

چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں نے ۱۵ اپریل کو دہلی میں اخباری نمایندوں کی ایک کانفرنس میں کہا کہ چین امریکہ اور برطانیہ کے باشندے ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے بارے میں جلد سمجھوتہ ہو جانے کے خواہاں ہیں، چین کے باشندے تو ہندوستان کو اصلاحات دینے کے معاملہ میں برطانیہ کی سست روی پر ناراض ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ جنگ کے بعد آزاد ہندوستان اور آزاد چین ملکر ایشیا کی رہنمائی کریں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے باشندے یہ دیکھنے کی انتہائی خواہشمند ہیں کہ ہندوستان حتی الامکان جلد از جلد سیاسی اور اقتصادی معاملات میں اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے، برطانیہ کے باشندوں کے متعلق بھی میرا نظریہ یہ ہے کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ کوئی مناسب سمجھوتہ ہو جائے اور اس لئے وہ حیران ہیں کہ ان دونوں ملکوں کے مدبر کوئی سمجھوتہ کرنے کے لئے جمع کیوں نہیں ہوتے۔

سر محمد ظفر اللہ خاں نے کہا، بحر الکاہل کے ملکوں کے تعلقات کی کانفرنس میں جو تجویزیں پیش کی گئیں تھیں ان میں سے ایک اہم تجویز یہ تھی کہ والیسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبران سیاسی لیڈروں سے ملیں اور یہ دریافت کریں کہ آیا سمجھوتہ کی کوئی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

سر ظفر اللہ خاں نے مزید فرمایا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کناڈا آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ وغیرہ ملکوں سے جو اطلاعات موصول ہوتی ہیں اور ہو رہی ہیں ان کی بنا پر یقینی طور سے اور صدق دلی کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ان ملکوں کے باشندے یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے مسئلہ کو حتی الامکان جلد از جلد حل کر دیا جائے اور ان کی یہ واضح رائے ہے کہ جنگ کے دوران میں بھی اس مسئلہ کے بارے میں سمجھوتہ کرنا ممکن اور ضروری ہے۔

سر ظفر اللہ خاں نے مزید فرمایا کہ میں نے امریکہ میں کوئی ایسی خواہش نہیں پائی کہ امریکہ ہندوستان کے معاملہ میں براہ راست مداخلت کرنا چاہتا ہو، سر ظفر اللہ خاں سے یہ سوال کیا گیا کہ اگر امریکہ کی جانب سے سمجھوتہ کرانے کی پیشکش کیجائے تو کیا اس سے مشکلات پر غالب آنے میں کوئی مدد ملیگی، چودھری سر ظفر اللہ خاں نے اس کے جواب میں یہ دریافت کیا کہ اگر امریکہ کی مداخلت ناکام رہی تو کیا امریکہ ہندوستان کے لئے برطانیہ سے جنگ کرے گا؟۔

اس کا جواب نفی میں دیا گیا، سر ظفر اللہ خاں نے مزید کہا کہ امریکہ اس بنا پر بھی مداخلت کرنے کی کوشش کس طرح کر سکتا ہے کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے ہندوستان سے سمجھوتہ ہو جانا ضروری ہے؟۔

برطانیہ کی جانب سے بھی اس کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ امریکہ کی بعض ریاستوں میں گورے باشندوں اور دیسی باشندوں کے درمیان جو تنازعات ہیں ان کا تصفیہ ہونا بھی جنگ میں اتحادیوں کی فتح کے لئے ضروری ہے۔

ہندوستان میں ہندوستانیوں اور انگریزوں کے تعلقات کے متعلق ایک سوال جو ان سے پیسفک کانفرنس میں کیا گیا تھا ذکر کرتے ہوئے سر ظفر اللہ خاں نے فرمایا کہ میں نے اس سوال کا یہ جواب دیا کہ ہندوستانی اور امریکن ہندوستانیوں اور انگریزوں کے مقابلہ میں زیادہ آزادی اور بے تکلفی سے ملتے جاتے ہیں اس جواب سے صرف انگریزوں کو پریشانی ہوئی مگر اس کی تصدیق اس امر سے ہوتی ہے کہ ہمارے ایک صوبہ کے گورنر نے ایک مرتبہ کچھ امریکنوں کو دعوت دی گورنر نے ان امریکنوں سے دریافت کیا کہ اگر اس دعوت میں کچھ ہندوستانیوں کو مدعو کیا جائے تو انھیں اس پر کوئی اعتراض تو نہ ہوگا لیکن انھوں نے اس امر پر اصرار کیا کہ امریکہ کے کسی کالے افسر کو دعوت میں شریک نہ کیا جائے۔

پیسفک کانفرنس میں جو ٹھوس تجویزیں پیش کی گئی تھیں ان میں سے ایک تجویز یہ بھی تھی کہ والیسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ہندوستانی ممبر سیاسی لیڈروں سے ملیں اور اس بات کا پتہ لگائیں کہ آیا ان میں سمجھوتہ کی کوئی خواہش موجود ہے اور اگر سمجھوتہ کی کوئی خواہش پائی جائے تو کونسل کے ممبران فریقین کو ملنے کا موقع دینے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

اور یہ کہ وہ لوگ جن سمجھوتہ کی کوشش کرینگے اس کے بارے میں امریکہ اور انگلستان کے تجربہ کار افراد سے مدد لی جا سکتی ہے۔

اٹلانٹک چارٹر کا ذکر کرتے ہوئے سر ظفر اللہ نے کہا کہ اس مسئلہ پر پیسفک کانفرنس میں بہت گرما گرم بحث ہوئی تھی کچھ ڈیلیگیشنوں نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے مسٹر چرچل وزیر اعظم حکومت برطانیہ اس کو اٹلانٹک چارٹر کے دائرے سے باہر گھسیٹ لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

انگریز ڈیلیگیشنوں نے پورے جوش و خروش کے ساتھ یہ کہا کہ اس میں کوئی بھی شک و شبہ نہیں ہے کہ اٹلانٹک چارٹر کا اطلاق بہ تمام و کمال ہندوستانیوں پر بھی ہوتا ہے اور ہماری سمجھ میں ایسی کوئی بات نہیں آئی جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ مسٹر چرچل کا ارادہ اس کے خلاف ہے۔

سرکاری ملازموں کا تحفظ۔

گورنر یو۔پی نے امن کے قیام و بحالی کے سلسلہ میں سرکاری ملازموں کے تحفظ کا ایک قانون بنایا ہے اس قانون کی تصدیق گورنر جنرل نے کر دی ہے اور اس کا نفاذ بھی فوری ہی ہو گیا ہے اس قانون کے مطابق سرکاری ملازموں کا ان کاموں کے سلسلہ میں تحفظ کیا جائے گا جو کہ وہ لوگ نیک نیتی سے اور یہ یقین کرتے ہوئے انجام دیں گے کہ ان کا یہ کام امن قائم رکھنے اور امن بحال رکھنے کے لئے ضروری اور لابدی ہے۔

اس قانون کے مقاصد کے بارے میں جو بیان شائع ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء میں کانگریس نے ایک تخریبی تحریک شروع کی جس کا مقصد حکومت کو مفلوج کرنا تھا وسیع طور پر تشدد ہوا اور سلسلہ مواصلات کی تباہی کا خاص طور سے یہ مطلب سمجھا گیا کہ اس سے دشمن کے حملوں سے سلسلے ہندوستان کے بچاؤ کے متعلق حکومت کی کوششوں پر مضرت رساں اثر پڑے گا۔

اگرچہ ارشل لا جاری نہیں کیا گیا لیکن ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے جن کے مقابلہ کے لئے اور امن کی بحالی نیز ہندوستان کے بچاؤ کے مفاد میں ایسی تدبیریں اختیار کرنا ضروری ہو گیا جو قانون کے علاوہ ہیں اندریں حالات حکومت کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں سرکاری افسروں کے تحفظ کا بندوبست کیا جائے اس قانون کے ذریعہ یہ قرار دیا گیا ہے کہ، رائج الوقت قانون کی کسی دفعہ کے عمل درآمد پر کوئی معکوس اثر ڈالے بغیر اس قانون کے مطابق یہ لازم ہوگا کہ سرکاری ملازموں یا کسی سرکاری کے مقرر کئے ہوئے دوسرے اشخاص جنھوں نے سرکاری افسر کے حکم کے مطابق ۹ اگست ۱۹۴۲ء سے آج تک صوبہ میں امن قائم رکھنے یا امن بحال رکھنے کی نیت سے جو کارروائی کی ہے یا جو احکام جاری کئے ہیں، ان کے بارے میں ان افسروں یا اشخاص متذکرہ بالا میں سے کسی کے خلاف بھی کوئی دیوانی دعوے فوجداری، استغاثہ یا اور دوسری قسم کی کوئی قانونی چارہ جوئی صوبہ جاتی حکومت کی اجازت کے بغیر نہیں کی جا سکے گی اور ایسی کوئی قانونی چارہ جوئی اس قانون کے نفاذ سے قبل کی گئی ہے تو وہ اس قانون کے مطابق خارج کی جاتی ہے۔

غلہ کے نرخ سے کنٹرول ہٹالیا گیا۔

حکومت یو۔پی نے آج ۱۶ اپریل کو ایک تازہ ترین حکم جاری کرتے ہوئے تمام صوبہ میں نرخ سے کنٹرول ہٹالیا ہے اور اب اس سلسلہ میں حکومت صرف ناجائز طور پر منافع حاصل کرنے والوں کیخلاف سرگرمی جاری رکھے گی، چنانچہ حکومت نے اپنے پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ یو پی فوڈ گرین آرڈر (صوبجات متحدہ میں اجناس خوردنی پر کنٹرول کے احکامات) سنہ ۱۹۴۳ء حکومت نے صرف اس وجہ سے جاری کئے تھے کہ کاشتکاروں اور غلہ استعمال کرنیوالوں دونوں کے مفاد کیلئے غلہ دیہاتوں سے شہروں اور بازاروں میں آسانی کے ساتھ لایا جا سکے۔

لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان احکامات نے عوام میں ایک بے بنیاد خیال اور غلط فہمی پیدا کر دی ہے اور وہ یہ کہ حکومت نے بڑے شہروں اور بازاروں میں دیہاتوں سے غلہ لانے پر سخت ترین پابندیاں لگادی ہیں، چنانچہ صوبہ کی حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ سڑکوں کے ذریعہ بڑے شہروں اور بازاروں میں غلہ کی درآمد پر سے تمام پابندیاں اٹھالے اور جو شخص بڑے شہروں اور فروخت کے مرکزوں میں غلہ فروخت کرنے کے لئے لائے اس کی فروخت پر سے بھی پابندیاں اٹھالے اس لئے ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء سے ہر شخص آزاد ہوگا کہ وہ کسی شہر میں بھی اپنے اور اپنے متعلقین کیلئے کنٹرول شدہ غلہ، لا سکتا ہے ہر ایک شخص جو موٹر کے ذریعہ غلہ لائے وہ اس غلہ کو کسی جگہ لائیسنس یافتہ تھوک فروشوں یا جس کے ہاتھ وہ چاہے کھانے کے لئے فروخت کر سکتا ہے، تھوک فروش اور خوردہ فروش لائیسنس داران ہر اس شخص سے جو شہر میں غلہ لائے براہ راست خرید سکیں گے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان نرخناموں پر سے تمام کنٹرول ہٹالیں گے اور صوبہ میں کسی جگہ بھی پرائس کنٹرول نہیں رہ جائے گا، بہر صورت حکومت ناجائز طور پر منافع حاصل کرنے اور غلہ کا اسٹاک روکنے کو ہرگز جاری نہ رہنے دیگی اور اگر کوئی شخص ان جرائم کا اقدام کرے گا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی۔

ان احکامات میں یہ بھی بتلادیا گیا ہے کہ لائیسنس یافتہ دوکانداران حسب دستور اپنے اسٹاک سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان کو مطلع کرتے رہیں گے۔

آئینہ کانپور

واٹر ورکس کا معائنہ ۱۰ اپریل کو ۵ بجے شام کو مسٹر ایچ۔ ڈبلو۔ ہاگن ہنے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے چیف انجینیر، کانپور میونسپل بورڈ کے ایگزیکٹو آفیسر و انجینیر، ممبران بورڈ کے نمایندوں کے علاوہ شہر کے تجارتی انجمنوں کے نمائندگوں اور پریس کے نمائندگوں کو واٹر ورکس کے معائنہ اور اسکی ترقی اور دقتوں کو سمجھانے کے لئے بلایا تھا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر سب حضرات پہونچے اور مسٹر سی۔ ڈبلو۔ کیسی چیف مکینکل انجینیر اور خانبہادر مسٹر دستور واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کے ہمراہ اس پارٹی نے تمام واٹر ورکس کا معائنہ کیا مسٹر دستور نہایت قابلیت کے ساتھ تمام باتونکو سمجھاتے رہے۔

معائنہ کے بعد ایک میٹنگ ہوئی جسمیں مسٹر سی ڈبلو کیسی چیف انجینیر نے ایک بیان دیا جسمیں آپنے شہر کی توسیع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ اسکیم ڈھائی لاکھ آبادی کو پانی مہیا کرنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ اب شہر کی آبادی ۶ لاکھ تک پہنچی ہے اسلئے سو فیصدی سے زیادہ آبادی بڑھ جانے کی وجہ سے پانی کی سپلائی میں بڑی دشواریاں ہو رہی ہیں۔ جب تک ۲۰ ملین گیلن پانی نہ سپلائی کیا جائے اسوقت تک پبلک کو اچھی طرح پانی نہیں مل سکتا اور اس پر مزید یہ ہوا کہ بدقسمتی سے شہر کی دسوں ٹنکیاں ٹپکتی تھیں جس کی وجہ سے ان کو استعمال، نہیں کیا جا سکا لیکن اب یہ ٹنکیاں ٹھیک ہو رہی ہیں مگر گرمی تک درست نہیں ہو سکیں گی۔

لہذا اس کمی کو پورا کرنے کے لئے آپنے صلاح دی کہ پبلک سے پانی کم خرچ کرنے کی اپیل کیجائے۔

آخر میں آپنے یہ فرمایا کہ کانپور میں جسقدر پانی سپلائی کیا جا رہا ہے وہ دوسرے شہروں کے مقابلہ میں زیادہ ہے اور آپنے یہ امید دلائی کہ آخر اپریل تک ایک کروڑ ۵ لاکھ گیلن روزانہ سپلائی کیا جا سکیگا جس سے موجودہ پریشانی دور ہو جائے گی۔ لیکن شہر کی پوری ضرورت پھر بھی پوری نہ ہو سکے گی۔

مسٹر گور پرشاد کپور نے ممبران بورڈ کی جانب سے یہ کہا کہ جو ترقی واٹر ورکس میں کیگئی ہے اس کا کوئی حال نہیں بیان کیا گیا ہے جس کی اشد ضرورت تھی

بابو دوارکا پرشاد اسٹنگر اور بابو چودھری مہیشوری پرشاد نگم نے بھی بعض اعداد و شمار پر اعتراضات کئے۔

مسٹر دستور نے ان اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے واٹر ورکس میں جو ترقی اور اضافہ کیا گیا ہے اسکو بتانے کی کوشش کی۔

پیوپلس کوآپریٹیو سوسائٹی لمیٹڈ ۱۱ اپریل کو مسٹر آر۔ ایف۔ مودی۔ سی ایس آئی، سی۔ آئی۔ ای۔ او۔ بی۔ ای۔ آئی سی ایس چیف سکریٹری۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے پیوپلس کوآپریٹیو سوسائٹی لمیٹیڈ اسٹورس کا افتتاح کیا۔

آپ نے اپنی تقریر میں ریڈیکل پارٹی کا شکریہ ادا کیا کیونکہ یہ پارٹی شہر میں ٹریڈ یونین کی تحریک کو دوبارہ جاری کرنے اور اسکو صحیح راستہ پر چلانے کی کوشش کر رہی ہے۔

آپنے فرمایا کہ ابھی تک ٹریڈ یونین مزدوروں سے ہڑتال کرانے میں اپنی تمام قوت صرف کر دیا کرتی تھی۔ لیکن جنگ کے زمانہ میں ہڑتال کرنے سے مزدوروں کا سخت نقصان ہوتا مزدوروں کیحالت بہتر بنانے کے لئے اس طرح کی کوآپریٹیو سوسائٹی بہت کارآمد ثابت ہوگی۔

مسٹر موڈی نے غلہ کے مسئلہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ سال غلہ کی کمی تھی جو کہ پوری نہ کیجا سکی یہ کمی اور زیادہ اسوجہ سے ہوئی کہ مالدار لوگوں نے غلہ کا اسٹاک کر لیا تھا۔ اور غریب طبقہ کے لوگ اپنی ضروریات پوری نہ کر سکے اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس سال گورنمنٹ نے راشننگ کی اسکیم جاری کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔

مسٹر آر۔ ڈی۔ نگم جنرل سکریٹری۔ یو پی ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی نے ٹریڈ یونین کی تحریک کی گذشتہ تاریخ بتلائی۔ اور یہ کہا کہ سوسائٹی جنگ میں ہر طرح کی امداد دینے کے حق میں ہے اس کے بعد مسٹر ایس مترا نے بھی سوسائٹی کی ضرورت وغیرہ پر ایک تقریر کی۔

اسٹینڈرڈ کلاتھ کانپور ڈسٹرکٹ اڈوائزری کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر سی ایم کر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ کانپور میں اسٹنڈرڈ کلاتھ۔ کپڑا مہتروں کے ہاتھ فروخت کیا جائے اور انکی ضروریات سے بچنے کے بعد کلکٹر صاحب کی اجازت سے دیگر پست اقوام کے ہاتھ بھی فروخت کیا جا[…] (سٹنڈرڈ کلاتھ۔ کپڑا پیوپلس کوآپریٹیو سوسائٹی کی […] (امپریل ٹائیز کے پاس) پر فروخت ہوگا۔

پہلی مرتبہ کانپور کیلئے کپڑے کا کوٹہ چالیس گانٹھیں […] ضلع بلہور، گھاٹم پور، جھنجھک، رورا، اور بکھرا[…] لائیسنس دار دوکانداروں کے یہاں سے کپڑا مل سکیگا۔

کمیونسٹ لیڈر گرفتار مسٹر سرینواس گنیش ڈ[…] جوائنٹ سکریٹری آل انڈ[…] پارٹی، مسٹر ایس ایس یوسف اور مسٹر ایس۔ سی کپور […] وسکرٹری ٹریڈ یونین۔ کانگریس قانون تحفظ ہند کے ما[…] کر لئے گئے ہیں۔

وار فنڈ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء میں مختلف وار فنڈ کے […] ذیل رقم وصول ہوئی ہے۔

چندہ (مارچ میں) ۸۹۷ روپیہ ۹ آنہ ۳ پائی

کل میزان چندہ کی ۱۱۷۳۲۵۳ روپیہ ۶ آنہ ۳[…]

گورنمنٹ ڈیفنس لون (مارچ میں) ۹۶۲۶۴۰ روپ[…]

کل میزان گورنمنٹ ڈیفنس لون ۳۰۶۵۲۴۳۲

سٹیشن ٹھاکر نین سنگھ چیرمین کانپور ڈسٹرکٹ بور[…] چیرمین کے خلاف جو پٹیشن دائر کیا گیا […] سماعت ۱۹ اپریل کو ہوگی۔

بورڈ کے نئے ممبر آنجہانی پنڈت شیو نرائن د[…] انتقال کیوجہ سے کانپور میونسپ[…] وارڈ نمبر ۱۳ میں جو جگہ خالی ہوئی تھی اسکا انتخاب […] کو تھا۔ اس جگہ کیلئے مسٹر گلاب چند جین اور مسٹر […] ر دھیکی میں مقابلہ تھا اکثریت ووٹ سے مسٹر جین […] ہوگئے۔ ہم مسٹر جین کی کامیابی پر انکو مبارکباد […]

گرفتاری دلدیپ سنگھ اور گردھر کو پولیس نے […] اسٹیشن پر بم پھینکنے کے سلسلہ میں گرفتار […] دلدیپ سنگھ ایک مقامی کالج کا اسٹوڈنٹ ہے […] اسٹوڈنٹ فیڈریشن کا ممبر ہے۔ اسکی گرفتاری کے […] نے ۲۵۰ روپیہ کا انعام بھی مقرر کیا تھا۔

مولانا محمد علی میموریل سوسائٹی ۱۲ اپر[…] شام کو مسٹر حبیب اللہ صاحب کی صدارت میں […] محمد علی میموریل سوسائٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں […] کے قواعد و ضوابط مرتب کئے گئے، آخر میں مسٹر حبیب[…] نے ممبران کو ایک پرتکلف ٹی پارٹی دی۔

اتحادی فوجیں اور آگے

لندن ۱۶ اپر[یل] اتری افریقہ سے لڑائی کے بارے میں جو تازہ ترین […] ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیونیشیا کے اتری علاق[…] اتحادی فوج مجز الباسو سے ۸ میل اتر پچھم میں آگے بڑھ […] اس سے دکھن میں جو فرانسیسی فوج آگے بڑھ رہی تھی […] ڈ دفائن سے ۱۴۔۱۵ میل رہ گئی ہے پوربی ساحل پر آٹھویں […] افواج کے دستہ انفیدویلے کے قریب دشمن کی قلعہ بند[…] پتہ لگا رہے ہیں، سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ا[…] ٹوٹنے کے بعد سے تین ہزار محوری قیدی پکڑے جا چکے […] ...۲۳ ہزار اطالوی اور باقی جرمن ہیں اتحادی ہوائی […]

سبد گل

پنجاب کے ایک پیر روشن ضمیر "جناب شاہ" پنجاب کے ایک گاؤں میں مدت سے ڈیرا ڈالے پڑے تھے، آپ کا طریقہ یہ تھا کہ "تزکیہ نفس" کے لئے کئی کئی دن تک حجرہ میں بند رہتے تھے۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ حجرہ میں سے ایسی آوازیں آتی تھیں جیسے "جناب شاہ" کسی سے باتیں کر رہے ہوں۔ جب مرید پیر صاحب سے پوچھتے کہ حضرت یہ حجرہ میں آپ کس سے باتیں کیا کرتے ہیں تو پیر صاحب فقیرانہ انداز میں جواب دیتے "بھئی جنات اور پریاں چلی آتی ہیں ان کو درس معرفت دیا کرتا ہوں"۔

ایک روز اتفاق ایسا ہوا کہ حجرہ سے معمولی آوازیں آنے کی بجائے نہایت باریک اور سُریلی آواز کی چیخیں نکلنی شروع ہوئیں۔ مریدوں نے سمجھا کہ کوئی پری چیخ رہی ہے لیکن یار لوگوں نے اصل معاملہ کو تاڑنے کے بعد جب دروازہ توڑا تو پیر صاحب ایک کمسن لڑکی پر دست ہوس دراز فرما رہے تھے۔ فوراً آپ کو پولیس کے حوالہ کر دیا گیا تاکہ عدالت سے سزا پانے کے بعد حضرت "جناب شاہ" جیل کی پُرسکون کوٹھری میں پورے اطمینان قلب کے ساتھ جیل خانہ کے جنات سے رشتہ محبت جوڑ سکیں اور ان کو پتہ چل سکے کہ جیل میں کیسا کیسا بگڑا دل جن رہتا ہے۔

ڈھائی سو خاندان بے گھر ہو گئے

کلکتہ ۱۲ اپریل موضع ہرپور سے ۴ میل کے فاصلہ پر موضع لال بازار میں ہولناک آگ لگ گئی جس سے تقریباً ڈھائی سو خاندان بے گھر ہو گئے۔ بہت سا سامان جس میں ضروری چیزیں اور مرغیاں وغیرہ بھی شامل ہیں جل کر خاک کا ڈھیر ہو گیا۔ آگ لگنے کا سبب معلوم نہ ہو سکا۔

ادب لطیف

کیا تم آؤ گے؟

(از محترمہ پروفیسر مس کرشنا کماری ایم۔ اے)

پریتم! کیا تم نہیں آؤ گے؟

وہی تم ہو اور وہی میں ہوں۔

وہی مخمور موسم ہے اور وہی ٹھنڈی چاندنی راتیں پھر یہ جدائی کے صدمے کیوں؟

دل کسی پہلو چین نہیں لینے دیتا۔

آنکھیں ساون بھادوں کی جھڑی لگائے رکھتی ہیں، تکیہ آنسوؤں سے تر رہتا ہے۔

بتاؤ پریتم آخر تم کب تک نہ آؤ گے؟

تمہارے ہی تصور سے میری خوابوں کی دنیا آباد ہے۔

تمہاری یاد میری اُداس زندگی میں امرت کا چشمہ ہے۔

پریتم! میرا دل بے طرح دھڑک رہا ہے آکر اس پر ہاتھ رکھدو، تمہاری نازک انگلیاں ہی اسے سکون بخش سکتی ہیں، میرے پریتم کیا تم آؤ گے؟

آبدوز کشتی ڈوب گئی

لندن ۱۴ اپریل برطانیہ کی سمندری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ "مڈوے" نام کی ایک برطانی آبدوز کشتی بحیرہ روم میں پچھلے سال ڈوب گئی۔ اس اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسوقت اس نقصان کی اطلاع اس وجہ سے شائع نہیں کیگئی تھی کہ محوریوں کو اس کے ڈوبنے کا علم نہ تھا اور بدیں وجہ ان سے اس نقصان کو چھپائے رکھنا ضروری تھا۔

عالم نسواں

عورتوں کی خوبصورتی

ایک امریکن مفکر لکھتا ہے کہ عورتوں کے بارے میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ یہ مردوں سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں لیکن حقیقت اس سے بالکل مختلف ہے اگر عورتوں کی خوبصورتی کو بغور دیکھا جائے تو وہ زیادہ تر آرائیشی سامان کی ممنون دکھائی دیتی ہیں۔ اگر عورتیں آرائیشی اشیاء کا استعمال چھوڑ دیں تو اس کے بعد پتہ چلے کہ ان کی خوبصورتی کی اصل حقیقت کیا ہے۔

قیمتوں میں انتہائی تباہی خیز اضافہ

بمبئی ۱۰ اپریل۔ ہندوستان کے ۲۰ ماہرین اقتصادیات نے جن میں مسٹر وی۔ جی۔ کالے مسٹر کے ٹی۔ شاہ۔ مسٹر سی۔ این۔ وکیل۔ مسٹر ڈی۔ آر۔ گڈ گل بھی شامل ہیں ایک بیان حکومت ہند نے ممبر مالیات کو بھیجا ہے جس میں مذکور ہے کہ قیمتوں میں اضافہ جنگ کے بار کی حصہ رسدی تقسیم کا انتہائی غیر موزوں طریقہ ہے اور اس کا نتیجہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ دولت غریبوں اور متوسط الحال طبقہ کے لوگوں کے ہاتھوں سے نکل کر مالدار طبقہ کے لوگوں کے ہاتھوں میں پہونچ جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت جس طریقہ سے کام کر رہی ہے اس کے مطابق بجٹ کا خسارہ پورا کرنے کی فکر کرنا ہی اس کے لئے کافی ہے اور مزید کرنسی نوٹ چھاپکر برطانیہ کی حکومت کی ضرورتیں پوری کرتی رہے گی۔ اس تمام صورت حالات کے متعلق انتہائی غلط فہمی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ملک کے اندر کی پیداوار اور تجارت کی ضروریات سے کہیں زیادہ کرنسی نوٹ چل چکے ہیں اور انجام کار قیمتوں میں اضافہ کا چکر ہندوستان میں پوری تیزی کے ساتھ چل رہا ہے۔

قیمتوں کے بڑھنے کی وجہ سے ہندوستان کی مالیات میں اس مد کو شمار کرکے جو حکومت برطانیہ اس سلسلہ میں دے رہی ہے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کو نئے کرنسی نوٹ جاری کرکے پُر کیا جا رہا ہے۔

قیمتوں میں یہ اضافہ انتہائی تباہ کن قسم کا ہے ہندوستان کے اسٹرلنگ قرضہ جات کی ادائیگی سے قیمتیں کم نہیں ہوئیں۔

اس بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ قیمتوں کے اضافہ کو روکنے کے لئے فوراً ہی سخت تدبیریں اختیار کی جائیں اور حکومت ہند کے لئے اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اس خلا کو ٹیکسوں میں اضافہ کرکے اور قرض لیکر پورا کیا جائے۔ قیمتوں کے کنٹرول کی تدبیروں کو موثر بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان تدبیروں پر مرکزی نظام کے ماتحت عملدرآمد کیا جائے۔ اور پیداوار کی کوششوں کے متعلق ہدایات جاری کی جائیں اس کے لئے ایک قومی پیمانہ پر ٹرانسپورٹ کے ذرائع اور فروخت کرنے والے ایجنٹوں کے کنٹرول کی ضرورت پڑے گی۔ اور ضروریات زندگی کا راشن مقرر کرنا ہوگا۔

نیوگنی کی لڑائیوں کے اعداد و شمار

ملبورن ۱۲ اپریل۔ آسٹریلیا کے فوجی وزیر مسٹر فورڈ نے اتوار کو ایک تقریر براڈ کاسٹ کی اسمیں اُنھوں نے کہا کہ نیوگنی کی خشکی کی لڑائیوں میں ابتک ۶۲۱۲ آسٹریلوی ہلاک و زخمی اور لاپتہ ہو چکے ہیں ان میں سے ۲۱۱۰ مارے گئے ۳۸۳۳۰ زخمی ہو گئے اور ۲۶۹ لاپتہ ہیں۔ آسٹریلوی افسروں کا اندازہ ہے کہ جاپانیوں کے ۱۵ ہزار آدمیوں میں سے زیادہ تر مارے گئے۔ ان میں بسمارک کے ہلاک شدگان کی تعداد شامل نہیں ہے۔

ریاست رامپور میں ریزگاری کے کوپن

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ ریاست رامپور کی حکومت نے ریزگاری کی کمی کی دقت کو رفع کرنے کے لئے سرکاری کوپن جاری کر دئے ہیں جو ریاست کے کنٹرولر جاری کریں گے۔ کوپن لینے سے انکار کرنا جرم قابل دست اندازی پولیس قرار دیدیا گیا ہے۔

بچوں کی دنیا

لالچ کی سزا

ایک غریب مچھیرا مچھلیاں پکڑنے سمندر پر گیا۔ کنارے پر بیٹھ کر اس نے جال پھینکا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اس نے جال کھینچا تو بہت بھاری معلوم ہوا سمجھا کہ آج تو بہت بڑی مچھلی ہاتھ لگی ہے جونہی اس نے جال کو پانی سے باہر نکالا تو جال میں مچھلیوں کی ملکہ کو پھنسے ہوئے دیکھا وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی۔ "میاں! مجھے چھوڑ دو میں مچھلیوں کی ملکہ ہوں یہ دیکھو تاج میرے سر پر سج رہا ہے جب کبھی آڑے وقت میں تمھیں میری مدد کی ضرورت پڑے تو یہاں آکر آواز دے دیا کرنا میں تمھاری مدد سے کبھی دریغ نہ کروں گی۔ اور تمھاری خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرونگی"

مچھیرے نے ملکہ کی یہ باتیں سُنیں تو خیال کیا کہ اسے چھوڑ دینا ہی بہتر ہے کیونکہ یہ آڑے وقت میں مدد دینے کا وعدہ کرتی ہے۔

یہ سوچ کر اُس نے مچھلیوں کی ملکہ کو جال سے نکال کر پانی میں پھینک دیا اور دوسری دفعہ جال ڈالا لیکن جال خالی کا خالی رہا۔ اور شام کو مایوس واپس آکر بیوی کے سامنے مچھلیوں کی ملکہ کا سارا ماجرا کہہ سُنایا اور یہ بھی بتایا کہ اس نے مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

بیوی نے کہا "ابھی جاؤ اور اسے آواز دیکر کہو کہ ہماری جھونپڑی راتوں رات شاہی محل میں تبدیل ہو جائے۔ میاں نے سمندر کے ساحل پر پہونچکر مچھلیوں کی ملکہ کو آواز دی۔ ملکہ نے مچھیرے کی آواز سُنتے ہی پانی سے سر باہر نکالا۔ مچھیرے نے کہا "مچھلیوں کی حسین ملکہ! میری بیوی چاہتی ہے کہ ہماری جھونپڑی راتوں رات شاہی محل میں بدل جائے۔

مچھلیوں کی ملکہ بولی: "صبح کو جب تمھاری آنکھ کھلے گی تو تم اپنے کو شاہی محل میں دیکھو گے۔

مچھیرا یہ سُنکر خوشی خوشی گھر لوٹا اور بیوی نے جب تمام حال سُنا تو وہ بھی خوشی سے پھولا نہ سمائی ص ۴۴

۴۴ صبح سویرے وہ سو کر اُٹھے تو وہی ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی ایک شاندار محل میں تبدیل ہو چکی تھی۔

بیوی نے جو ایسا محل دیکھا تو پھول کر کُپا ہو گئی میاں سے کہنے لگی اب پھر جاؤ اور مچھلیوں کی ملکہ سے جاکر کہو کہ محل تو بن گیا اب ہمیں بادشاہی بھی دلوایئے۔

مچھیرا نے وہاں پہونچکر آواز دی۔ مچھلیوں کی ملکہ نے پانی سے سر اوپر اُٹھایا۔ مچھیرے نے کہا "اب ہمیں بادشاہی بھی دلوایئے۔

مچھلیوں کی ملکہ جھلاّ کر بولی۔ "بیوقوف تم ابھی اس لائق نہیں ہو۔ جاؤ۔ جھونپڑی ہی میں رہو سہو" مچھیرا جب گھر پہنچا تو اس کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی، کہ اس کی بیوی محل کی بجائے اسی پُرانی جھونپڑی میں بیٹھی رو رہی ہے۔

میاں کو دیکھتے ہی بیوی نے چلاّ کر کہا، "یہ لو جال اور جاؤ کہیں قسمت آزمائی کرو۔ شاید کوئی مچھلی ہاتھ لگ جائے، ایسا نہ ہو کہ رات کو فاقہ ہی کرنا پڑے۔

پردۂ فلم

اے۔ ون پکچرز کا قیام

فلمی حلقوں میں یہ خبر دلی مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ بمبئی کے مشہور نوجوان تاجر مسٹر نے مشہور کیمرہ مین ای۔ ایم گیلانی اور تجربہ کار و ہونہار ڈائریکٹر مسٹر صفدر مرزا کے اشتراک عمل ایک فلمساز ادارہ اے۔ ون پکچرز کے نام سے قائم کیا ہے۔

ڈائریکٹر صفدر مرزا کی پہلی تصویر کا نام "آوارہ" تجویز ہوا ہے۔

سندھ میں تعلیم کی کمی

کراچی۔ ۱۰ اپریل صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیم کی رپورٹ میں اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ صوبہ سندھ کے ۴۳ فیصدی مواضعات میں کوئی بھی اسکول نہیں ہے سندھ میں ۵۱۹۱ مواضعات ہیں انمیں سے صرف ۲۴۲۲ مواضعات میں اسکول ہیں۔

اقوال زرین

کسی کا احسان نہ بھولو اور کسی کی حق تلفی نہ کرو۔

دوست کو مصیبت کے وقت آزماؤ۔ دوست وہی ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔

دوست کا نفع اور نقصان سے امتحان کرو۔

جوانی کو غنیمت سمجھو اور جوانمردی کو پیشہ بناؤ۔

ماں باپ کو غنیمت جانو اور اپنے اُستاد کو باپ سے بہتر سمجھو۔

مرجھائے ہوئے درخت موسم بہار میں تازہ ہو جاتے ہیں مگر جوانی نہیں لوٹتی۔

تنہا بیٹھکر اپنے عیبوں پر غور کرو۔

موج تبسم

موجودہ جنگ سے آپ حضرات کی زندگی کو سخت خطرہ لاحق ہے۔

سامع۔ جی ہاں بجا ارشاد فرمایا ہماری زندگیاں خطرے میں ہیں اور آپ غالباً کسی اور دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔

مولوی صاحب (لڑکے کی ماں سے) محترمہ! میرے خیال میں آپ اپنے بچوں کو اتنی کمسنی میں اسکول سے مت ہٹلیئے، دیکھئے میں خود ۱۰ سال تک اسکول ہی میں تعلیم پاتا رہا۔

لڑکے کی ماں:۔ ہاں آپ درست فرماتے ہیں مولوی صاحب لیکن یہ بھی تو ہے کہ بعض لڑکے جلد سیکھتے ہیں۔

استاد (شاگرد سے) آخر تم جغرافیہ کیوں نہیں یاد کرتے؟

شاگرد:۔ رات اباجان نے مجھ سے کہا تھا کہ دنیا ہر لمحہ بدلتی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ جب تک وہ ٹھیک جگہ پر نہ آجائے جغرافیہ یاد کرنا فضول ہے۔

دلچسپ معلومات

سب سے کم آبادی ریاست لمباری (گجرات) کی ہے یعنی ۲۷ افراد۔

ہندوستان میں سب سے چھوٹی ویسٹرن انڈیا یجنسی کی ریاست ہے جس کا نام نوص ہے اور رقبہ صرف ۲۹ میل ہے۔

سر فرانسس ڈریک پہلا انگریز تھا جس نے کل دنیا کا چکر لگایا۔

انگلستان میں پہلا ہفتہ وار اخبار ۱۹۲۲ء میں نکلا تھا۔

ڈیوک آف ونڈسر سابق شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم نے کل ۳۲۶ دن حکومت کی تھی۔

ہندوستان کی ریاستوں میں سب سے بڑا رقبہ کشمیر کا ہے ۸۵۸۲۵ مربع میل ہے اور سب سے زیادہ آبادی حیدرآباد کی ہے جو ۱۴۴۳۶۱۴۸ ہے۔

مسٹر چرچل انگلستان کے مشہور اور سب سے پرانے اخبار مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار رہ چکے ہیں۔

ہر ساٹھ سکنڈ میں ۹۰ ہزار ٹن کوئلہ کی کھپت ہوتی ہے۔

افسانہ

دل کا فریب

گجراتی زبان کے ایک بے نظیر شاہکار کا اُردو ترجمہ

اس کے چہرے پر زردی کھنڈی ہوئی تھی اور جس ہاتھ میں اس نے قلم تھام رکھا تھا اس کی مرجھائی ہوئی چمڑی ہڈی سے چپکی ہوئی سی تھی۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ شدید بیمار ہے۔

بستر پر تکیہ کے سہارے بیٹھی ہوئی وہ خط لکھ رہی تھی۔

"میں چاہتی تو نہ تھی کہ جن واقعات کو خطوں میں پہلے بھی کئی مرتبہ لکھ چکی ہوں انھیں ایک بار پھر دُہراؤں، مگر دل نہیں مانتا میں ایک دفعہ پھر انھیں لکھتی ہوں۔

اس روز جب میرا تمھارا پہلی مرتبہ سامنا ہوا تھا تو میں اپنے مکان کے برآمدے میں کھڑی تھی اس وقت میں نہ جانے کیا سوچ رہی تھی۔ تم مجھے دیکھ کر ٹھٹکے، تمھاری خوبصورت سرمگیں آنکھوں نے مجھے ہنستی ہوئی نگاہ سے دیکھا۔ میں تم سے نظریں ملائے بغیر نہ رہ سکی۔ آہ! تمھاری ان آنکھوں میں نہ جانے کیا تھا کہ تم میرے دل میں اُتر گئے۔

جی تو یہی چاہتا تھا کہ ٹکٹکی باندھے تمھیں دیکھے جاؤں مگر مجھ پر نسوانی حیا غالب آگئی اور میں نے لجیا کر خود کو تمھاری نظروں سے اُوجھل کر لیا۔

دوسرے دن جب تم ہمارے مکان کے آگے سے گزر رہے تھے تو میں نے پھر تمھیں دیکھا تھا۔ یہ بات شاید تمھارے علم میں بھی نہ ہوگی کیونکہ میں نے تمھیں چھپ کر دیکھا تھا۔ تم اپنے ایک دوست سے باتیں کرنے کے لئے برآمدے کے آگے رُک گئے شاید تم جان بوجھ کر ہی وہاں رُکے تھے کیونکہ جیب میں کواڑوں کی جھریوں میں سے دیکھ رہی تھی اس وقت میں نے تمھیں بار بار برآمدے کی طرف مڑ مڑ کر دیکھتا پایا تھا جیسے تمھاری نظریں کسی کو تلاش کر رہی تھیں۔

تمھیں شاید یہ خبر بھی نہیں تھی کہ میں کواڑوں کی جھریوں کے پیچھے کھڑی ہوں اور جی بھر کے تمھیں تمھارے موزوں قد، تمھارے چوڑے سینے، تمھارے دلآویز چہرے اور تمھاری متوالی، البیلی آنکھوں کو دیکھ رہی ہوں۔

دو تین دن بعد ـــــ تم آرہے تھے، میں اپنے گھر کے دروازے پر سودے والے سے ایک چیز کے دام چکانے کے بہانے سے آکھڑی ہوئی تھی کیونکہ میں نے دور سے تمھیں آتے ہوئے دیکھ لیا تھا اب میں اپنے آپ کو تم سے چھپانا نہیں بلکہ اچھی طرح تمھاری نگاہوں کے سامنے پیش کر دینا چاہتی تھی۔

تم قریب آئے اس وقت تک میں نے جلدی جلدی سودا چکتا کر کے سودے والے کو رخصت کر دیا تھا۔

تم آئے۔ مجھ میں اور تم میں صرف چند ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا۔ تم نے مجھے دیکھا، میرا دل تمھاری آنکھوں سے آنکھیں ملتے ہی بلیوں اُچھلنے لگا۔

شاید تم نے ایسے کسی موقع کے لئے پہلے سے تیاری کر رکھی تھی، تم نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اِدھر اُدھر دیکھ میرے قدموں کے پاس پھینکدیا۔

میں نے گھبرا کر اِدھر اُدھر اور خاص کر اپنے گھر کے دروازے کے اندر کی طرف دیکھا کہ کوئی آ تو نہیں رہا۔ پھر میں نے لپک کر دھڑکتے ہوئے دل اور تھرتھراتے ہوئے ہاتھ سے اسے اُٹھا لیا۔

اس میں لکھا تھا ـــ "میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

آہ! میرا دل خوشی سے ناچنے لگا۔

بیمار عورت یہ الفاظ لکھتے لکھتے چکرا سی گئی۔ نرس نے آگے بڑھ کے اسے سنبھالنا چاہا مگر اس نے اشارے سے نرس کو منع کر دیا اور قلم ہاتھ سے رکھ کر دوات اُٹھا لینے کا اشارہ کیا۔

جس کاغذ پر وہ خط لکھ رہی تھی وہ اب بھی اس کے ہی پاس تھا۔

وہ کمزوری کی وجہ سے بیٹھ سکنا برداشت نہ کر سکی، اور بستر پر لیٹ گئی۔ اس نے لکھا ہوا پرچہ اپنے سینے سے لگا لیا اور آنسو اس کی آنکھوں میں اُمنڈ آئے۔

یہ نظارہ دیکھ کر نرس کی آنکھوں سے بھی آنسو گرنے لگے اس نے اپنا منہ پھیر کر رومال سے آنسو پونچھ ڈالے۔

چند منٹ بعد مریضہ نے خط اپنے سینے سے جُدا کیا اور اشارے سے نرس کو اپنے قریب بُلایا۔

اس نے دھیمی آواز میں کہا "یہ انکو ڈلوا دو"

"بہت اچھا" نرس نے اس سے خط لے لیا، اس نے دروازے پر آکر آواز دی "چپراسی" اور چپراسی کے آنے پر اسطرح اُونچی آواز سے گویا وہ مریضہ کو بھی سُنانا چاہتی ہے چپراسی سے کہا "اس خط پر انکا پتہ لکھوا کر ڈاک میں ڈلوا دو"

چپراسی نے حیرت سے نرس کو دیکھا، نرس نے آہستہ سے کہا "اس بچاری کا شوہر ایک حادثے میں مر چکا ہے، ہم نے اسے تسلی دے رکھی ہے کہ وہ باہر گیا ہوا ہے اور ہمیں اسکا پتہ معلوم ہے۔ بچاری اس بہکاوے میں آکر اسے خط لکھ کر اپنے دل کو بہلائے رکھتی ہے، سمجھے؟"

چپراسی سمجھ گیا اس نے اُونچی آواز سے کہا "بہت....



ہندوستان کا بنا ہوا

ایک نیا جہاز جو سمندر میں اُتارے جانے کے لئے تیار ہے، ذرا دیکھئے وہ لکڑی کے ڈھانچے پر کس طرح پر تولے کھڑا ہے۔ انسانی صنعت کی پیداوار ایک بچہ جو اپنے باپ کے سینے پر پیار کئے جانے اور کھیلنے کے لئے بے چین ہے۔

بیشک ہندوستان بجا طور پر اپنی نئی سودیشی صنعتوں پر فخر کر سکتا ہے۔ ایک بندرگاہ سے دوسری بندرگاہ تک اور ایک شہر سے دوسرے شہر تک آناً فاناً نئے نئے کارخانے نمودار ہو رہے ہیں، اور صنعتی پیداوار کی گھما گھمی ماہ بماہ تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم اپنی ساری ضرورتیں خود پوری کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ مگر اس وقت ہمارا مقصد صرف بچاؤ ہے۔ ان قیمتی چیزوں کو بیجا استعمال سے ضائع نہ ہونے دیجئے۔ فوجوں کو ہر اُس چیز کی ضرورت ہے جسے ہندوستان بنا سکتا ہو۔ خواہ کوئی چیز ہو کم سے کم خریدئیے۔

ساڑیوں کا ریشم ہوائی چھتریوں میں استعمال ہونا چاہیئے، موٹر کے لئے جو فولاد استعمال کیا جاتا ہے اسے ٹینک میں استعمال ہوتے دیکھئے۔ آپ کے مکان کے لئے جو رنگ درکار ہے اس کی "کیموفلاژ" کے لئے ضرورت ہے۔ وہ روپیہ جو آپ بچا رہے ہیں اُسے بھی لڑائی کا ہتھیار بنائیے۔ اسے ہندوستان کے بچاؤ میں لگائیے اور ہندوستان کے صنعتی مستقبل کو روشن کیجئے۔

مولانا آزاد کی بیگم صاحبہ کا انتقال

کلکتہ۔ ۱۳؍اپریل ملک کے طول وعرض میں یہ خبر انتہائی رنج وملال کے ساتھ سُنی جائے گی کہ مولانا ابوالکلام آزاد کی اہلیہ محترمہ بیگم صاحبہ آزاد آج صبح ۹ بجے اس سرائے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئیں۔

بیگم صاحبہ محترمہ کی عمر ۴۸ سال کی تھی۔ آپ تپ دق میں مبتلا تھیں، اور دو سال سے علیل تھیں۔ چند دن سے آپ کو دست آنے لگے۔ اس ہفتہ آپ کی حالت کے بارے میں معالجوں کا جو بلیٹن شائع ہوا تھا اس میں کہا گیا تھا کہ آپ کی زندگی کے صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ آج تیسرے پہر کو آپ کی میت مانک ٹولہ کے قبرستان میں دفن کی جائے گی۔

کرنسی کے متعلق اسکیم

نئی دہلی۔ ۹؍اپریل۔ ایک سرکاری بیان میں کہا ہے کہ حکومت ہند کو معلوم ہوا ہے کہ ایک بین الاقوامی کلیرنگ یونین قائم کرنے کے متعلق اسکیم حکومت برطانیہ نے شائع کر دی ہے۔ اس اسکیم کی بنا پر ہی لندن میں لڑائی کے بعد کرنسی کے مسئلہ پر بحث ہوئی تھی۔ اس اسکیم کا خاص مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ (۱) ایک ایسا طریقہ معلوم کیا جائے جس کے ذریعہ مختلف قومیں ایک دوسرے کو ادائیگی کر سکیں (۲) قومی کرنسیوں کی شرح تبادلہ میں اگر کوئی تبدیلی کی جائے تو وہ بین الاقوامی طریقہ کار کے ذریعہ ہو نہ کہ انفرادی حیثیت سے (۳) اگر کوئی قوم دوسرے ملکوں کی رقم ادا کرنے میں عارضی مشکل محسوس کر رہی ہو تو اُس کو اس سے نجات دلائی جا سکے۔

حکومت ہند کا پروٹسٹ بیکار گیا

نئی دہلی۔ ۸؍اپریل۔ حکومت ہند نے مندرجہ ذیل کمیونک شائع کیا ہے:۔

حکومت ہند کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ دکھنی افریقہ کی حکومت نے ٹرانسوال میں انٹریم ایکٹ کو توسیع دینے اور ڈربن اور نیٹال اور دوسرے مقامات پر اسی قسم کے قانون کو نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے حکومت ہند نے ٹرانسوال ایکٹ کے سلسلہ میں ایک عرضداشت حکومت دکھنی افریقہ کے پاس بھیجی تھی اور مطالبہ کیا تھا کہ اسکو ان تجویزوں پر رائے زنی کرنے کا موقع دیا جائے جو حکومت دکھنی افریقہ نیٹال میں یورپینوں اور ہندوستانیوں کے درمیان جائداد کی منتقلی کے بارے میں پیش کرنا چاہتی ہے۔ حکومت ہند کو افسوس ہے کہ یونین گورنمنٹ نے ہماری کسی درخواست پر دھیان نہیں دیا۔ حکومت ہند نے یونین گورنمنٹ کو پھر لکھا ہے مگر ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔

لیڈروں کو والسرائے کا جواب

لندن۔ ۹؍اپریل۔ برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر ایمری وزیر ہند نے مسٹر گراہم وائٹ کے ایک سوال کے جواب میں تحریری بیان پیش کیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ والسرائے نے مسٹر راجگوپال آچاریہ اور دوسرے لیڈروں کے وفد کو صرف اس شرط پر ملنے کی اجازت دی تھی کہ یہ لیڈران جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ تحریر کر کے والسرائے کو پہلے سے بھیجدیں اور والسرائے ان لیڈروں کے وفد کو اس کا جواب دیدیں گے۔ اس وفد کے شرکا نے بعد میں زبانی بحث مباحثہ کی خواہش ظاہر کی۔ والسرائے نے جواب دیا کہ شروع میں وفد سے ملاقات کی جو شرطیں طے ہوئی تھیں وہ ان کی پابندی کریں گے لیکن اُنھوں نے لیڈروں سے کہا کہ وہ اپنے تحریری بیان کو جس طرح چاہیں شروع کر دیں اس پر وفد نے اس تحریری بیان میں کافی اضافہ کر دیا تھا اور والسرائے کو مطلع کیا کہ اگرچہ وہ اب بھی تیار ہیں، لیکن وہ محض رسمی کارروائیوں سے والسرائے کا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے۔ اگر وہ پسند کریں تو اس میمورنڈم کو باقاعدہ پیش کیا ہوا تصور کر لیں اور اپنے جواب کے ساتھ اسے شائع کریں۔ والسرائے اس پر رضامند ہو گئے تھے۔

مسٹر فضل الحق اپنی مرضی سے مستعفی ہوئے ہیں

لندن۔ ۹؍اپریل۔ برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر سورنسن کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر ایمری نے کہا کہ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم کا استعفیٰ صوبجاتی نمائندہ انسٹی ٹیوشن کے ضابطہ کے مطابق پیش ہوا ہے انھیں ان کے عہدہ سے برخاست نہیں کیا گیا۔ مسٹر ایمری نے مزید کہا کہ مسٹر فضل الحق نے بنگال کی پارلیمنٹ کو اس سلسلہ میں جملہ حالات بتلا دئے ہیں۔

ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر ایمری نے کہا کہ میرے لئے اپنے سابقہ وعدہ کی تجدید کرنا ضروری نہیں ہونا چاہئے کہ حکومت برطانیہ اور والسرائے ہندوستانی لیڈروں کی سمجھوتہ کی تمام کوششوں کا خیر مقدم کرنے کو تیار ہوں گے۔ میں نے پچھلے دنوں یہ بات بھی واضح کر دی تھی کہ کانگریسی لیڈروں سے بات چیت پر حکومت کو اس وقت تک شدید اعتراض ہوگا جب تک کہ وہ اس بات کا وعدہ نہیں کریں گے کہ مستقبل میں ان کا طریق کار قطعی مختلف ہوگا۔ دوسرے لیڈر کئی بار مل چکے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ ان میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا ہے۔

بنارس واٹر ورکس پر حکومت کا قبضہ

بنارس ۱۱؍اپریل معلوم ہوا ہے کہ بنارس واٹر ورکس پر حکومت یوپی نے قبضہ کر لیا ہے۔

کاغذی کشتیاں اور جنگی جہاز



بچپن میں ہم سب نے کاغذ کی کشتیاں بنائی ہیں اور انہیں حوضوں میں تیرایا ہے۔ ہندوستان میں جہاز کے کارخانے اسوقت بھی کشتیوں کے بعض حصوں کے بنانے میں کاغذ استعمال کر رہے ہیں۔ مگر یہ کشتیاں جنگی جہاز ہیں اور ان کا حوض دنیا کے سات سمندر ہیں۔ ہندوستان میں کاغذ کی اس قدر قلت ہے کہ بعض لوگوں کو اُس کے بغیر کام چلانا پڑ رہا ہے۔ مگر کاغذ سامانِ جنگ کا اہم جزو ہے اور کاغذ ہی کے بل پر حکومت کے انتظامی محکمے چلتے ہیں۔

ہم جلد سے جلد جنگ جیتنے کے خواہشمند ہیں تاکہ پُرامن زندگی میسر آ سکے۔ اس کے لئے ہمیں مقدور بھر کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمیں کاغذ کی قلت کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ نجی اور کاروباری ضرورتوں کے لئے کم سے کم کاغذ خرچ کرنا چاہیئے۔ ہم اسی طرح اس مشکل کو حل کر کے ہمیں کاغذ کے کارخانوں کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔

حکومت کیا کر رہی ہے؟

۱ سول محکموں کے کاغذ کے خرچ میں حکومت نے گزشتہ ماہ میں پانچ حصوں کی بھاری تخفیف کر دی ہے۔
۲ اس کے علاوہ لکھنے کے کاغذ اور لفافوں میں آدھی اور جاذبوں میں ایک تہائی کمی کر دی ہے۔
۳ محکموں کے لئے جو کاغذ فراہم کیا جاتا ہے اُس کی قسموں کو حکومت نے گھٹا دیا ہے تاکہ کاغذ سازی میں اضافہ ہو سکے۔

ہم کو کیا کرنا چاہیے؟

۱ خط کم لکھیئے۔ لفافوں کی بچت کے لئے ان پر پرچیاں دا کونی سلپ چپکائیے۔
۲ دوکانوں سے چیزیں کاغذ میں لپٹوائے بغیر لیا کیجئے۔
۳ کاروباری استعمال کے کاغذوں لفافوں بلوں وغیرہ کا سائز گھٹا دیجئے اور ورق کے دونوں طرف لکھیئے۔
۴ معمولی رد و بدل کی خاطر خطوں کو دوبارہ نہ لکھیئے۔ جو کچھ بدلنا ہو اسے کاٹ کر لکھ دیجئے۔ پڑھنے والا سمجھ جائے گا۔

دکھنی افریقہ کے ہندوستانیوں پر پابندیاں

کیپ ٹاؤن۔ ۸؍اپریل۔ نیٹال اور ان علاقوں میں جہاں یوروپین کثرت سے آباد ہیں ہندوستانیوں کے آراضیات خرید لینے کے خلاف جنوبی افریقہ کے یوروپینوں کی جانب سے جو واویلا شروع ہوا تھا اس کے زیر اثر اس معاملہ کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جسٹس بروم کی صدارت میں ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اس کمیشن نے اپنی رپورٹ دکھنی افریقہ کی اسمبلی میں پیش کر دی ہے اس کمیشن نے جو سفارشات کی ہیں ان میں یہ بھی تجویز کیا ہے کہ جن زمینوں کو ہندوستانی حاصل کر چکے ہیں ان پر انکا قبضہ رہنے دیا جائے اور آئندہ انھیں زمینیں خریدنے کی ممانعت کر دی جائے۔ اس رپورٹ میں یہ لکھا گیا ہے کہ یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء اور ۲۸؍فروری ۱۹۴۳ء کے درمیان ہندوستانیوں نے ایسے علاقوں کی زمینوں کی جو قیمت ادا کی ہے وہ اس مجموعی رقم کے تقریباً برابر ہے جو اُنھوں نے ۱۹۲۷ء سے ۱۹۳۹ء تک ادا کی تھی۔

سیاسی مبصرین پارلیمنٹ کے لابی حلقوں اور کیپ ٹاؤن کے حلقوں کا یہ خیال ہے کہ نیٹال میں ہندوستانیوں کے داخلہ کے سلسلہ میں صورت حالات بہت بڑا سیاسی مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔ جنوبی افریقہ کی حکومت کے وزیر داخلہ مسٹر لارنس پارلیمنٹ سے یہ وعدہ کر چکے ہیں کہ بروم کمیشن کی رپورٹ کی بنا پر قانون بنایا جائے گا لیکن وزیر مالیات مسٹر ہوفمیر ۱۹۲۶ء کے کیپ ٹاؤن کے معاہدہ کی خلاف ورزی کے قطعی خلاف ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ اس مسئلہ پر سمجھوتہ ناممکن نہیں ہے۔

مولوی اسپیشل کانسٹبل بنا دئے گئے

سلہٹ۔ ۹؍اپریل جمعیت علمار بنیاچونگ کے ۵ مولویوں کو بطور اسپیشل کانسٹبل کام کرنے کا حکم دیا گیا تھا چونکہ اُنھوں نے اس حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے ان کے خلاف مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

ہندوستان سے روس کو مال کی سپلائی

لندن۔ ۹؍اپریل۔ برطانیہ روس کو کس قدر مال سپلائی کر رہا ہے اس کے بارے میں جو یہاں تفصیل شائع کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ نے روس کو جو غیر فوجی سامان سپلائی کیا ہے اس کی قیمت ۵ کروڑ سٹرلنگ ہے۔ ہندوستان سے روس کو جوٹ، مونگ پھلی۔ تیل، چمڑا۔ لاکھ اور دیگر چیزیں جا رہی ہیں۔

دس ہزار روپیہ کر دیا گیا

پٹنہ۔ ۹؍اپریل۔ بہار گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ جو شخص بابو جے پرکاش نرائن کو گرفتار کرانے کے لئے معقول اطلاع بہم پہنچائے گا اُسے دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ بابو جے پرکاش نرائن ۹؍نومبر ۱۹۴۲ء کو ہزاری باغ سنٹرل جیل سے فرار ہو گئے تھے اس وقت ان کی گرفتاری کے لئے پانچ ہزار روپیہ انعام دینے کا اعلان کیا گیا تھا۔

الجیریا کی لوکل کونسلیں

لندن۔ ۹؍اپریل۔ الجیرس ریڈیو کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جنرل جیرو نے بیان کیا ہے کہ الجیریا میں ۳۱۰ لوکل کونسلیں تھیں ان میں سے بڑی تعداد میں کونسلیں دوبارہ قائم کی جا چکی ہیں ہم ٹیونیشیا کی آزادی کے بعد وہاں پر بھی ایسا ہی کریں گے۔

ہندوستان کے معاملہ میں مداخلت سے انکار

نیویارک۔ ۱۲ اپریل ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نائب سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر سمنر ویلز کی ایک چٹھی "معاصر نیویارک ٹائمز" میں شائع ہوئی ہے جس میں اُنھوں نے اتری افریقہ میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کی پالیسی کیلئے صفائی پیش کی ہے اُنھوں نے لکھا ہے کہ دیرپا امن کے مفاد میں یہ ضروری ہے کہ نازیوں کو فرانس سے نکال دینے کے بعد فرانس کے باشندے اپنے ہیلکین قوانین کے ماتحت اپنے لئے نظام حکومت منتخب کرنیکو آزاد ہوں مجھے اُمید ہے کہ اس وقت تک فرانسیسی فوجیں ہمارے دوش بدوش ہمارے مشترکہ دشمن سے لڑیں گی۔

ہندوستان میں آئینی نظام کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سمنر ویلز نے لکھا ہے کہ یہ انتہائی پیچیدہ اور نازک مسئلہ ہے۔ ہندوستان کے باشندوں سے نہایت متانت سے اس امر کا وعدہ کیا جاچکا ہے کہ جیوں ہی جنگی ضروریات ختم ہو جائیں گی۔ ہندوستانیوں کو اپنے لئے اپنی مرضی کی طرز حکومت منتخب کرنیکا موقعہ دیا جائے گا جو دانشمندانہ اصحاب ہندوستان کے باشندوں کی بہبودی اور ہمارے دشمنوں کی شکست سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں ان میں جنگ میں لڑنے اور اسی وقت ہندوستان کے مسائل کو حل کرنے کے بارے میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے لیکن فیاض دلی کا ثبوت پیش کرنے کے لئے ہندوستان کی صورت حالات میں مداخلت کا جو مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ فیاض دلی کی ایسی تشریح پر استدلال کرتا ہے جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی۔

پیر پگاڑو کا ہتھیار گھر

کراچی۔ ۱۱ اپریل۔ پولیس نے تاندہ مٹھا خان سے ۴۰ میل پر ریگستان میں ایک جگہ پیر پگاڑو کے ہتھیار گھر کا پتہ لگالیا ہے جہاں سے بہت سی رائفلیں، بندوقیں پستول گولیاں اور کارتوس اور بہت سے دوسرے ہتھیاروں پر پولیس نے قبضہ کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پیر پگاڑو نے حکومت کے خلاف اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے یہ چھپا رکھا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ پستول اور رائفلیں غیر ملکوں کی بنی ہوئی تھیں۔

ہندوستان کو جلد ہی آزادی دیدی جائیگی

فلاڈلفیا۔ ۱۲ اپریل۔ چینی امریکی معاشرتی تعلقات کی انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری جنرل، ڈاکٹر لن ویل شانے امریکین اکاڈمی آف پولیٹکل اینڈ سوشل سائنس کے ۴۷ ویں اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ اتحادی قوموں کے پیسفک کے مورچہ کی طاقت بڑھانے کے لئے ہندوستان کو جلد آزادی دیدی جائے گی۔ نیز یہ کہ اتحادی قومیں چینیوں اخراج کے قانون اور دوسری امتیازی تدبیریں منسوخ کر دیں گی۔

بندرگاہ مورسبی پر ستو جاپانی ہوائی جہازوں کا حملہ

لندن۔ ۱۳ اپریل۔ دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈکوارٹر کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ کل سو جاپانی ہوائی جہازوں نے نیوگنی کی دکھن پوربی بندرگاہ مورسبی پر حملہ کیا۔ اتحادی ہوائی جہاز فوراً مقابلہ پر پہنچ گئے اور جاپان کے ۲۹ ہوائی جہاز برباد کر دئے جن میں ۱۹ بمبار بھی تھے۔ ہوا مار توپوں نے جاپان کے دو ہوائی جہاز برباد کر دئے۔ ساتھیوں کے ہوائی جہازوں کو مقابلتاً بہت کم نقصان پہونچا۔ ان کے علاوہ دوسرے ٹھکانوں پر جاپان کے ۱۵۔ اور ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے۔ اتوار کو اور دکی کھاڑی میں جاپان کے ۲۳ ہوائی جہاز برباد کئے گئے تھے۔

مصر کے وزیر اعظم کے خلاف الزامات

قاہرہ۔ ۱۳ اپریل۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشانے آج سینٹ اور چیمبر کے ممبران کے جلسہ میں ان تمام الزاموں کی تردید کی جو مصر کے سابق وزیر مالیات مکرم عبید پاشانے ان کے اور ان کے ساتھی وزیروں کے خلاف لگائے ہیں۔

بحکم جناب ایس ایم منیر اسکوائر سول وسشن جج بہادر کانپور

سمن واسطے قرار داد اُمور تنقیح طلب
(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)
نمبر مقدمہ ۱ سنہ ۱۹۴۳ء
بعدالت جناب سول اینڈ سشن جج کانپور

لالہ جگناتھ پرشاد عمر تخمیناً ۳۲ سال ولالہ بلبھدر پرشاد عمر تخمیناً ۳۰ سال پسران لالہ موہن چند اقوام ویش ساکنان نیا گنج کانپور — مدعی

بنام درگا چرن عمر تخمیناً ۴۰ سال ولد ہرچرن قوم برہمن ساکن نیا چوک کانپور۔ ومادھو پرشاد عمر تخمیناً ۵۰ سال ولد بدری پرشاد قوم برہمن ساکن روٹی گودام کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت R 6000/- بابت رہنامہ کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اور اپنا بیان تحریری قبل ایک یوم تاریخ سے داخل کیجئے۔

آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم ایم۔ ایم سریواستو منصرم
سول اینڈ سشن جج کانپور

ESTD. 1925

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

REGD. NO. A. 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ صہ 5/-
ششماہی عہ 2/12-
سہ ماہی عہ 1/8-
قیمت فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

Vol. 37 No. 17 | CAWNPORE, SATURDAY 24-4-1943. | کانپور شنبہ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۱۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۷ نمبر ۱۷

ادبیات

انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کا مناظمہ

(۳)

۲۷ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا جو مناظمہ بعنوان "ہولی" جناب مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں منعقد ہوا تھا اسی سلسلہ میں دیگر دو نظمیں ہم آج ناظرین کی تفریح طبع کے لئے شائع کر رہے ہیں۔ (ایڈیٹر)

((جناب پادری پی۔ ایس۔ گارڈنر شوق کانپوری))

ہند میں آگئی ہولی کی مبارک ساعت — دشت بھی باغ بھی ہیں مظہرِ رازِ قدرت
ہوگئی سبزۂ خوابیدہ کی قسمت بیدار — ہوئی کانٹوں سے عیاں غنچہ و گل کی صورت
نگہِ شوق جب اُٹھتی ہے گلستاں کی طرف — اور ہی رنگ دکھاتی ہے بہارِ فطرت
سروِ آزاد پہ قُمری کی ہے کوکو ہرسُو — بیتی بیتی چمنستان کی ہے محوِ نکہت
جتنی کلیاں تھیں وہ سب پھول بنیں کھِل کھِل کر — قابلِ دید نہ کیونکر ہو عروجِ فطرت
دیکھکر گُل کا شباب آج چمن میں بُلبُل — جان صدقے کئے دیتی ہے پتنگے کی صفت
آج کھیتوں میں عجب شان سے ہے رنگِ بہار — ہے نہاں خرمنِ عالم میں جہاں کی دولت
فضلِ حق سے ہوئی اُمید ہر اک کی پُوری — سجدۂ شکر ادا کرتی ہے ساری خلقت
ہر طرف ایسا مسرّت نے جمایا سکّہ — دلِ رنجور ہوا وقفِ نشاط و راحت
بادۂ عیش سے پیمانۂ دل ہے لبریز — خود بخود رنگِ طبیعت میں ہے پیدا جدت
آگیا دلمیں غریبوں کے بھی وہ جوش و خروش — کہ دکھاتی ہے امیری کا تماشہ غربت
دست بستہ یہ خدا سے کرو اس وقت دعا — کہ خدائی سے رہے دور زوال و نکبت
جس طرح ہولی کے آتے ہی گیا دورِ خزاں — کاش نابود ہو دنیا سے یہ جنگِ وحشت
گوشہ گوشہ میں نئے نور کا سورج چمکے — دشمنی جائے دلوں میں نظر آئے الفت
ہند کا کوکب اقبال ہو ایسا روشن — کہ زمانہ سے مٹے رنج و الم کی ظلمت

شوق کے دل کو پسند آتی ہے ہولی کی بہار
مذہبی رنگ میں جو کچھ بھی ہو اسکی غایت

((جناب رمز گنوری))

ہر طرف غل ہے کہ اب ہولی جلائی جائیگی — اصل قصّہ جو ہے دُنیا پھر اُسے دُہرائے گی
آگ دینا لکڑیوں میں خالی از حکمت نہیں — ہے فروزاں نار کے آغوش میں نورِ یقیں
آگ کے شعلے بنے ہیں دل نواز و دل فروز — ساز میں تحلیل ہو کر رہگیا ہے رنگِ سوز
ہو رہا ہے شورِ نوشا نوش میخانوں میں آج — آرہی ہے خود بخود مینا سے پیمانوں میں آج
ہر جگہ آراستہ ہے محفلِ چنگ و رباب — جس طرف دیکھو اُدھر ہے دور میں جامِ شراب
آج ہے ہر ایک کے لب پر تبسّم آشکار — آج ہولی کی منائی جارہی ہے یادگار
کس خوشی سے گھولا جارہا ہے ہر طرف — ہند میں سازِ مسرّت کی صدا ہے ہر طرف
چل رہی ہیں رنگ کی آپسمیں جو پچکاریاں — بن گئی ہیں ہر در و دیوار پر گلکاریاں
کیف کے سامان ہیں سب کی قبا گلرنگ ہے — یعنی اظہار خوشی کا ایک یہ بھی ڈھنگ ہے
کس مسرت سے گلے ملتے ہیں سب پیر و جواں — شادمانی ہو رہی ہے اِن کے چہروں سے عیاں
سادگی جن میں تھی وہ بھی بن گئے رنگیں مزاج — ہو رہی ہیں ہر طرف رسمیں ادا ہولی کی آج

وہ رشی پہلاد تھے قائم ہے جن سے یہ نظام
مذہبی رسموں کا ہے ہر اک کے دل میں احترام

دنیائے اسلام

عصمت انونو کی صدارت کا تیسرا دور

عصمت انونو تیسری دفعہ جمہوریہ ترکی کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ مجلس ملیہ عالیہ کے پہلے جلسہ میں ۸ مارچ کو ۴۳۵ مندوبین نے موصوف کو متفقہ طور پر صدر منتخب کیا۔ یہ تو سب کو قریب قریب پہلے ہی سے یقین تھا کہ انونو ہی صدر منتخب ہوں گے، یہی سبب ہے کہ الیکشن کا نتیجہ گویا کوئی نئی خبر نہ تھی۔ ترکی باشندوں نے اس انتخاب پر عام طور سے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔

ترکی میں جمہوری حکومت قائم ہوئے بہت عرصہ نہیں گزرا ہے چنانچہ ترکی باشندے اس وقت بھی اپنے اُن لیڈروں کا نام خاص عزت و احترام سے لیتے ہیں جنھوں نے جمہوریت قائم ہونے میں نمایاں حصہ لیا تھا اور ترکی کے زیادہ تر باشندوں کو یقین ہے کہ اب ایسے لیڈر نہیں پیدا ہو سکتے۔

چنانچہ آج تک ترکوں کے دلوں میں اتاترک کی وہی عزت و توقیر ہے جیسی کہ اُن کی زندگی میں تھی۔ ابھی تک یہ حال ہے کہ نازک موقعوں پر وہ برابر اتاترک کو یاد کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو ایسی حالت میں کیا تدبیر اختیار کرتے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اتاترک کی شخصیت ان کے مددگاروں پر چھائی رہتی ہے چنانچہ زیادہ تر ترک ان خدمات سے ناواقف ہیں جو عصمت پاشا نے وزیر اعظم کی حیثیت سے انجام دیں۔ حالانکہ اتاترک کی دماغی کاوشوں پر تفصیلی عملدرآمد عصمت ہی ہاتھوں ہوتی تھی۔

اگر انونو کی جگہ اتاترک ہوتے تو وہ اپنے جوش میں کب کا ترکی کو جنگ کی آگ میں جھونک چکے ہوتے۔ ہم اس وقت اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس اقدام کا نتیجہ کس قدر مہلک ہوتا۔ ترکی جرمنوں کی مشینی فوج کے حملہ کی تاب نہ لا سکتا۔

لیکن انونو نے اس موقع پر مناسب ترین رویہ اختیار کیا اور وہی کیا جو ایسی صورت حال میں قرین مصلحت تھا۔ بات یہ ہے کہ ان میں ایک سپاہی اور ایک زبردست سیاست دان دونوں کے اعلیٰ صفات موجود ہیں۔ نیز یہ ترکی باشندوں کے رگ و ریشہ سے بخوبی واقف ہیں انھوں نے جذبات اور جوش و خروش پر قبضہ رکھا اور ہوشیاری اور مستقل مزاجی سے کام لیا۔

انونو عادات و خصائل میں اتاترک سے بالکل مختلف ہیں لیکن ایک بات دونوں میں مشترک ہے وہ یہ کہ ان دونوں نے ترکی پر آہنی عزم و استقلال کے ساتھ حکومت کی۔ ترکی باشندوں کو اتنی ہی آزادی دی جتنی آزادی اُن کو دینا ممکن اور مناسب تھی اور ان کو کبھی ان کی سیاسی استعداد کی حد سے آگے نہیں بڑھنے دیا۔

ترکی باشندوں کی استعداد بڑھانے کا کام برابر جاری ہے اور انونو مخصوص طور سے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ انکی آزادی میں رفتہ رفتہ تھوڑا تھوڑا اضافہ ہوتا رہتا ہے اور یہ اس آزادی کا صحیح استعمال سیکھتے جاتے ہیں لیکن ترکی نے حرفتی اور تجارتی میدان میں ابھی تک زیادہ ترقی نہیں کی ہے۔ ظاہر ہے کہ انونو اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتے، چونکہ حرفت اور تجارت کے میدان میں ترقی کا دار و مدار تجربہ پر ہے اور جنگی وجہ سے اس مسئلہ میں ترقی اور تجربہ کے تمام امکانات ختم ہو گئے ہیں لیکن جہاں تک سیاسی مشینری کا تعلق ہے ترکی حکومت کی سیاسی مشینری تمام چھوٹی حکومتوں مسلمہ طور پر بہترین ہے۔

اس کارکردگی کا سہرا انونو کے سر ہے، لہذا ماننا پڑے گا کہ اس وقت ترکی میں انونو کے مقابلہ میں کوئی دوسرا سیاستداں ایسا نہیں ہے جو ان دشوار حالات پر قابو رکھ سکے جو رونما ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ترکی باشندوں نے ان کو پھر صدر منتخب کیا ہے۔

مصر میں جشن میلاد النبیؐ

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حسب دستور اس سال بھی مصر میں یوم میلاد النبی بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس جشن میں جلالۃ الملک شاہ فاروق نے شرکت کی۔ شاہ اپنے چیف "اے ڈی سی" فریق عمر فتحی پاشا بے (بریگیڈیر) کے ساتھ موٹر میں قصر عابدین سے مسجد عباسیہ تشریف لائے جہاں دوسرے عمائدین کے علاوہ ایرانی سفیر مصری پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے صدر، الازہر کے رئیس الجامعہ نے آپ کا استقبال کیا۔ اس موقع پر شاہ فاروق نے مصری فوج کے دستوں کا معائنہ کیا۔ آخر میں علماء شاہ کے سامنے صف بستہ کھڑے ہو گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھی گئی۔

ترکی بندرگاہوں کی مرمت

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) مشرقی وسطیٰ کے ملکوں کے باہمی تعاون کی وجہ سے اسکندرونہ اور مرسین کی بندرگاہوں کو ترقی دینے میں مدد مل رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اجارپٹہ کے تحت جو سامان بھیجا جاتا ہے وہ جلد آسکے۔

شام نے ستون گاڑنے والی مشین مہیا کی ہیں۔ فلسطین نے فولادی سامان سے لیکر ڈرائنگ کا کاغذ تک مہیا کیا ہے۔ قاہرہ سے ملیریا کے ماہرین پہونچے ہیں اور ہندوستان سے بھی فولاد بھیجا گیا ہے۔ مزید اشتراک عمل کی درخواست کی جارہی ہے، جو کارخانہ ترقی کی اس اسکیم کے لئے ذمہ دار ہے۔ اس کا ایک انتظامی افسر لندن سے ترکی روانہ ہو گیا ہے۔

لندن میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن کثیر مشکلات کا ازالہ کرنا ہے ان میں ملیریا کے انسداد کا مسئلہ بھی ہے۔ اس سلسلہ میں جو انکشاف ہوئے ہیں وہ اس مرض کے مستقل انسداد کے لئے گرانقدر ثابت ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE.
جمال پر تعلق عزم مستقبل میں پیدا ہے
زبان پر بھی ہی جو جو ہے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت کانپور
جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۲۴ر اپریل | سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۷

مشرق کے میدان جنگ پر ایک نظر

کچھ روز ہوئے جب محوری طاقتوں کا دھاوا مصر کی سرحدوں تک پہنچ چکا تھا اور دوسری طرف مشرق میں جاپان کی سرگرمیاں بڑھی ہوئی تھیں تو جائز طور پر یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ لڑائی کے مورچے ہندوستان کی دونوں سرحدوں سے یعنی پچھمی اور پوربی علاقوں سے قریب تر ہو گئے ہیں لیکن شمالی افریقہ میں اتحادی فوجوں کی قابل تعریف کامیابیوں نے جنگ کا نقشہ بدل دیا اور مغربی مورچہ بہت دور ہٹ کر ٹیونیسیا تک پہنچ گیا الغرض پچھم کی طرف سے خطرے کے جو بادل گھر کر آ رہے تھے، وہ چھٹ گئے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کارنامہ کا سہرا برطانی آٹھویں فوج کے سر ہے لیکن پوربی مورچہ پر جاپان کی سرگرمیاں ابھی کم نہیں ہوئی ہیں اور اتحادیوں کو اس کا موقع نہیں ملا ہے کہ جس طرح شمالی افریقہ سے محوری فوجیں بھگا دی گئی ہیں اسی طرح برما کو بھی جاپانیوں سے خالی کرا لیا جائے۔ ہم اس خیال میں ایڈمیرل موصوف سے بالکل متفق ہیں کہ ٹیونیسیا کی لڑائی کا اثر ہندوستان کی صورت حال پر ضرور پڑیگا اور شمالی افریقہ کا یہ مورچہ ایسا ہے جس کے نتائج کو مشرق کے مورچوں سے کبھی الگ نہیں سمجھا جا سکتا، محوری فوجوں سے شمالی افریقہ کے خالی ہوتے ہی ایک مفید نتیجہ یہ پیدا ہوگا کہ برطانی جہاز رانی کے لئے بحیرۂ روم کا راستہ بڑی حد تک کھل جائے گا۔ یہ ضرور ہے کہ اس راستہ کو محفوظ کرنے کے لئے شمالی افریقہ کے ساحلوں پر برطانیہ کو بہت سے ہوائی اڈوں کا ایک سلسلہ تعمیر کرنا پڑیگا، لیکن اس کام کے مکمل ہوتے ہی مشرق میں بحر روم کے راستہ سے کثیر مقدار میں اسلحہ، سامان جنگ، تیل اور دوسری کمک بہ آسانی پہونچ سکے گی اور شمالی افریقہ میں جو فوجیں لڑ رہی ہیں وہ دوسرے مورچوں پر بھی استعمال کی جا سکیں گی۔ اس وقت راس اُمید کا راستہ ایک تو بہت دور کا راستہ ہے جس میں جہازوں کو دوگنے سے بھی زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے دوسرے یہ راستہ خطرے سے بھی خالی نہیں ہے۔ ان حالات سے ظاہر ہے کہ نہ صرف یورپ میں دوسرا محاذ جنگ قائم کرنے کے لئے بلکہ مشرقی مورچہ پر بھی ایک کامیاب جنگ کرنے اور جاپان کو شکست دینے کے لئے ٹیونیسیا میں اتحادیوں کی فتح ایک پہلی اور ضروری منزل کا کام دیگی۔ اور ٹیونیسیا کے مورچہ کے بعد اتحادی طاقتوں کا دباؤ مشرق اور بحر الکاہل کے مورچوں پر بڑھ جائے گا، اس سے بہت جلد وہ خطرہ بھی دور ہو جائیگا جو جاپانی طاقت میں جدید اضافوں کے باعث آسٹریلیا کو لاحق ہو گیا ہے۔

کالے اور گورے رنگ کی پرانی لعنت

دنیا کہیں سے کہیں پہنچ چکی ہے لیکن سفید رنگ کی اقوام ابھی تک کالے اور گورے کی اسی نسلی منافرت میں مبتلا ہیں جس نے مشرق اور مغرب کے درمیان منافرت کی ایک ناقابل عبور خلیج حائل کر دی ہے۔

یہ نسلی منافرت کس طرح بنی نوع انسان کے لئے ایک لعنت بنی ہوئی ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جنوبی افریقہ کی یونین کے وزیر داخلہ نے گوروں کی جانب سے ایک اس قسم کا ذلت آمیز قانون نافذ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے جس کے نفاذ کے بعد ان علاقوں میں جہاں گوری رنگ کی قومیں آباد ہیں، کوئی سیاہ رنگ والا ہندوستانی نہ تو زمین خرید سکے گا اور نہ مکان بنا سکے گا خواہ وہ ان سفید رنگ والوں کے مقابلہ میں کتنا ہی شریف اور لائق کیوں نہ ہو۔

ہندوستانیوں کے ساتھ سفید رنگ والوں کے اس توہین آمیز رویہ نے ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے ہندوستانی باشندوں میں ایک ناگواری کی لہر دوڑا دی ہے، چنانچہ ایک طرف ہندوستان کے ذمہ دار حضرات اور اخبارات اس نسلی امتیاز کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں دوسری جانب نٹال اور ٹرنسوال کے ہندوستانیوں کی انجمنوں نے اس افسوسناک رویہ کے خلاف شدید صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے حکومت ہند کو توجہ دلائی ہے۔

کس قدر عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو جمہوریت اور آمریت کی جنگ محض اس لئے لڑی جا رہی ہے تاکہ دنیا کی تمام اقوام کو دنیا کے ہر حصہ میں یکساں حقوق حاصل ہوں لیکن دوسری طرف جنوبی افریقہ میں کالے اور گورے کا سوال اُٹھا کر کالوں کو سفید آبادی سے خارج کر دینے کے منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں حالانکہ یہ وہ نازک وقت ہے جب سفید رنگ والوں کو نسلی لعنت کو بھلانے کے بعد دنیا کے ہر حصہ کے باشندوں کی زیادہ سے زیادہ ہمدردی حاصل کرنے کی ضرورت ہے ہم کو اُمید ہے کہ حکومت ہند اور حکومت برطانیہ اُس نسلی منافرت کو روکنے کے لئے کوئی مناسب قدم اُٹھائے گی جو موجودہ حالات میں نہ صرف بیحد مضر ہے بلکہ انسانیت کے دامن پر بھی ایک بدنما داغ ہے۔

مادام چیانگ کائی شیک کا بیان

حال ہی میں مادام چیانگ کائی شیک نے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ یہ مسئلہ اب ایک عالمگیر مسئلہ بن گیا ہے کہ ہندوستان کو کب اور کس حد تک آزادی دی جائے، آپ نے فرمایا کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو فوراً آزاد کر دینا چاہئے کیونکہ ان کا نظریہ عالمگیر ہے اور وہ رہائی کے بعد ہندوستان کی سیاسی طاقت کو اتحادی کار کے لئے وقف کر دیں گے۔

مادام چیانگ کائی شیک اس بیان میں آگے چل کر فرماتی ہیں بعد جنگ ایک عالمگیر کونسل قایم کرنے میں چار بڑے ممالک برطانیہ۔ امریکہ، روس اور چین کو رہنمائی کرنی چاہئے۔ یہی کونسل اس ممالک پر غیر جانبدارانہ کنٹرول رکھے جنھیں بالآخر آزادی دی جائے گی۔ آپ نے اپنے بیان میں یہ بھی اعلان کیا کہ معاہدہ ورسائی کی رو سے ایک کی دوسرے ملک پر فوقیت کا جو طریقہ قائم کیا گیا ہے اسے منسوخ کیا جائے اور تمام چھوٹے ممالک کو آزادی دی جائے۔

ہمیں حیرت ہے کہ وہ ایک بین الاقوامی کونسل کے قیام کے سلسلہ میں صرف چار بڑے ملکوں کا نام لے رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں اُنھوں نے ہندوستان کا نام نہیں لیا۔ کیا ان کے خیال میں ہندوستان بڑے ملکوں کی فہرست میں شامل نہیں ہے۔

مادام چیانگ کائی شیک نے اپنے اس بیان میں ظاہر کیا ہے کہ جو ممالک آج کل غلامی کی حالت میں ہیں ان پر اسی بین الاقوامی کونسل کا کنٹرول رہیگا۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مادام چیانگ کائی شیک کو غلام ممالک کے باشندگان کی رائے حاصل کئے بغیر یہ کہنے کا حق کیونکر حاصل ہو گیا۔ جمہوری اصول کے ماتحت ہر ملک میں وہی حکومت قائم ہونی چاہئے۔ جو وہاں کے باشندگان کی مرضی کے مطابق ہو۔ ایسی حالت میں اگر ہندوستان اور دوسرے غلام ممالک کے لوگ بین الاقوامی کونسل کے ماتحت رہنے کے لئے تیار ہیں تب تو مادام چیانگ کائی شیک کو یہ کہنے کا حق ہو سکتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ وہ اس قسم کا بیان دیکر جمہوریت کے کاز کو نقصان پہونچا رہی ہیں۔

برطانی عوام اور ہندوستانی

حکومت برطانیہ خواہ کتنی ہی رجعت پسند ہو لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ عوام خواہ کسی ملک سے بھی تعلق رکھتے ہوں وہ یقیناً ترقی پسند ہوتے ہیں۔ نسل اور رنگ کے امتیازات اور وطنیت کے فرق کو وہ لوگ ضرور بڑھانے اور ترقی دینے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ عوام جن کا اس امتیاز میں کوئی مفاد نہیں ہے، اس قسم کے امتیازات کو بڑھانے کی کوشش نہیں کر سکتے، چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ برطانی عوام بھی اس کلیہ سے مستثنٰے نہیں، اور ان کے اندر بھی روز بروز ہندوستانیوں کی حمایت میں پروپیگنڈہ بڑھتا جا رہا ہے۔

حال ہی میں لندن کے اندر ایک جلسۂ عام ہوا جس میں ہزار سے زیادہ اشخاص جمع تھے۔ اس جلسہ میں متعدد ممبران پارلیمنٹ نے تقریریں کیں، اور اس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ ایمرے اور لنلتھگو کو برطرف کیا جائے کیونکہ ان دونوں کے قدامت پسندانہ خیالات ہندوستانی مسئلہ کے حل کی راہ میں حائل ہیں۔

اگرچہ ہمیں اس جلسہ کے اس خیال سے اتفاق نہیں کہ کسی ایک شخص کا وجود ہندوستانی مسئلہ کی حل کی راہ میں حائل ہے، تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں کے وجود سے یہ مسئلہ اور زیادہ دشوار ہو گیا ہے، ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہندوستانی مسئلہ کے حل کے لئے کسی ایک شخص کا حکومت میں سے نکال دیا جانا کافی نہیں بلکہ اس پوری مشین میں ایک انقلاب انگیز تبدیلی کی ضرورت ہے۔

امریکہ کا ہندوستانیوں کو کورا جواب

ہندوستان کے بعض لیڈر جو امریکہ، چین اور روس سے ہزاروں توقعات وابستہ کئے بیٹھے تھے انکی آنکھیں امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر سمر ویلز کے اس بیان سے کھل جانی چاہئیں جو مسٹر سمر ویلز نے حال ہی میں ہندوستان کے بارے میں دیا ہے، مسٹر سمر ویلز فرماتے ہیں:۔

اس بات کا کوئی امکان نہیں ہے کہ ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے امریکہ براہ راست مداخلت کرے گا۔ ہندوستان کا مسئلہ ہندوستان کے سنجیدہ اور سمجھدار آدمیوں ہی کو سلجھانا ہے۔

ہندوستانیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہندوستان سے کسی بھی غیر ملک کو کوئی دلچسپی نہیں۔ جو کچھ بھی کرنا ہے وہ خود ہندوستانیوں کو کرنا ہے۔

حکومت تباہ کن گرانی کو روکے

ہندوستان میں اناج چاول۔ کپڑا، اور جملہ ضروریات زندگی اس حد تک گراں ہو چکی ہیں کہ اس گرانی کی وجہ سے ہندوستان کی آبادی کا بیشتر حصہ اس وقت موت و حیات کی کشاکش میں مبتلا ہے۔ ہندوستان کی اس تباہ کن گرانی کو محسوس کرتے ہوئے حال ہی میں ۲۰ ماہرین اقتصادیات نے اپنا بیان ممبر مالیات حکومت ہند کو بھیجا ہے جس کا لب لباب یہ ہے:۔

"جنگ کا نتیجہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ دولت غریبوں اور متوسط الحال طبقہ کے ہاتھوں سے نکل کر مالدار طبقہ کے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔ قیمتوں میں یہ اضافہ انتہائی تباہ کن قسم کا ہے قیمتوں کے اضافہ کو روکنے کے لئے فوراً ہی سخت تدبیریں اختیار کی جائیں۔

بلاشبہ ہندوستان میں اس وقت تجارت کے نام پر جو لوٹ مچی ہوئی ہے اور جس بے دردی کے ساتھ عوام کی کھال اُتاری جا رہی ہے اگر اسے فوراً ہی نہ روکا گیا تو ہندوستان میں شدید اضطراب اور بے چینی کے پیدا ہو جانے کا امکان ہے۔

آئینۂ کانپور

غلہ کی دوکانوں کیلئے لیسنس

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ایک نوٹس کے ذریعہ پبلک کو اطلاع دی ہے کہ کانپور میں بلا کسی شرط کے غلہ کی خرید و فروخت ہو سکتی ہے، لیکن کوئی شخص ۵ من غلہ سے زیادہ نہیں رکھ سکتا اور بلا لیسنس کے غلہ کی دوکان نہیں رکھ سکتا۔

اظہار اطمینان

سکریٹری یو۔ پی۔ چیمبر آف کامرس نے ایک بیان کے ذریعہ راشننگ اور غلہ کے کنٹرول ہٹانے اور غلہ کو شہروں میں لانے کی پابندی ہٹائے جانے پر اظہار اطمینان کیا ہے اور گورنمنٹ کی تعریف کی ہے اور یہ اُمید ظاہر کی ہے کہ اس سے غلہ شہروں میں آسانی کے ساتھ آ سکے گا۔

چند تجاویز

مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب ایگزیکٹو آفیسر میونسپل بورڈ نے بورڈ کے دفتر کے موجودہ انتظام کو بہتر بنانے کے لئے جو رپورٹ چیرمین صاحب کے پاس بھیجی ہے اس میں محافظ خانہ، اکونٹ اور سٹلمنٹ کے سکشنوں کو مرکزی بنانے کی تجویز بھی ہے۔ ان کے خیال میں اگرچہ اس تجویز پر عمل کرنے سے فی الحال مزید اخراجات بڑھیں گے لیکن اس سے انتظام بہت عمدہ ہو جائے گا۔ اور بعد میں اخراجات میں کمی ہوگی۔ رپورٹ میں کئی ماتحت دفتروں کے کام پر نکتہ چینی بھی کی گئی ہے۔

دیال باغ

مسٹر گورچرن داس مہرہ دیال باغ انسٹی ٹیوٹ آگرہ نے کانپور تشریف لاکر "لیس ورکس لیمیٹڈ" کی فیکٹری کا معائنہ کیا اور انڈسٹری کی ترقی کے معاملہ میں ڈائرکٹروں سے بات چیت کی۔

اعزاز

یو۔ پی۔ گورنمنٹ نے سیّد احمد حسین صاحب بی۔ اے علیگ اور شیخ مبارک علی صاحب کو بالترتیب اسپیشل مجسٹریٹ اور آنریری مجسٹریٹ ایک ایک سال کے لئے مقرر کیا ہے ہم ان دونوں اصحاب کو اس حصول اعزاز کے لئے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مشاعرہ اور ڈنر

۱۸ر اپریل کو جناب نواب سید انور حسین صاحب آف نواب دولہ اسٹریٹ (بازار رام نرائن) نے اپنے چند مخصوص اور معزز دوستوں کو ایک پرتکلف ڈنر دیا اور بعد ازاں ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

جناب نواب سید خاقان حسین صاحب رئیس دلائف اسپیشل مجسٹریٹ) عارف۔ جناب مولانا حسرت موہانی صاحب، جناب سید صدر الاسلام صاحب (ڈی۔ ایس۔ پی) صدر۔ جناب سخا شاہجہانپوری، جناب مولانا ثاقب، جناب نواب قیصر، جناب سلیم ناطقی، جناب نواب اثر، اور جناب ندرت۔

دعوت

۱۸ر اپریل کو شیخ عرفان احمد صاحب (تحسین منزل) سوداگر نے اپنے صاحبزادی کے عقد کے سلسلہ میں ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔

مسٹر جناح سے اپیل

۱۹ر اپریل کی رات کو مجلس اتحاد ملت کا ایک جلسہ ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

۱۔ یہ جلسہ سید صبغت اللہ عرف پیر پگاڑو (پھانسی) بیگم صاحبہ مولانا ابو الکلام آزاد اور محمد مشتاق صاحب کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

۲۔ یہ جلسہ مسٹر محمد علی جناح سے پر زور اپیل کرتا ہے کہ وہ وائسرائے سے مل کر حروں پر لگے ہوئے مارشلا کو ختم کرا کے حکومت ہند سے انکے تعلقات قائم کرا دیں۔

آل انڈیا ڈگمبر جین

آل انڈیا ڈگمبر جین کا ۱۹واں سالانہ اجلاس ۲۴ و ۲۵ر اپریل کو ہوگا۔ ساہو شانتی پرشاد جین ڈالمیا نگر اس جلسہ کی صدارت کریں گے، مجلس استقبالیہ کے پریسیڈنٹ لالہ جواہر لال جین اور سکریٹری لالہ سندر لال جین منتخب ہوئے ہیں۔

رہائی

کانگریسی کارکن مسٹر منی لال جن کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا رہا کر دیا گیا ہے۔

گرفتاریاں

منگل پور پولیس سرکل مین گاؤں کے مسٹر شیو دت اور منگل پور گاؤں کے مسٹر رام ادھر کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

ہسپتال سے جیل

لالہ پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی اور مسٹر گیا نند پانڈے کو صحتیاب ہو جانے کے بعد جیل بھیجدیا گیا ہے۔

انگلینڈ کیلئے باورچی

بیون ٹرینگ اسکیم کے ماتحت جو اُمیدوار انگلینڈ میں ٹرینگ حاصل کر رہے ہیں ان کو ہندوستانی کھانا مہیا کرنے کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے انگلینڈ میں ہندوستانی کھانے کا ہوٹل کھولنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ اس کے لئے مندرجہ ذیل ضرورت ہے۔

اسسٹنٹ	باورچی	ایک
اسسٹنٹ	حلوائی	ایک
اڑدلی		۲
مہتر		۲

ان لوگوں کو تنخواہ ۴ پونڈ ۹ شلنگ سے ۳ پونڈ ۸ شلنگ ۶ پینس فی ہفتہ ہوگی۔ جس میں سول سروس بونس بھی شامل ہے۔ کھانے اور رہنے کے واسطے ۲۵ شلنگ فی ہفتہ تخفیف ہر شخص کی تنخواہ سے کی جاویگی۔ مزید اطلاع چیرمین نیشنل سروس لیبر ٹربیونل یو۔ پی کانپور سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

عرس مبارک

مولانا حاجی سید شاہ غلام رسول صاحب رسول نما کا عرس مبارک ۱۹ر ربیع الثانی مطابق ۲۵ر اپریل بروز یکشنبہ کو بعد نماز فجر ہوگا اور قرآن خوانی ٹھیک ۱ بجے دن کو ختم ہوگی۔ امید کہ اہل عقیدت حضرات شریک ہو کر سعادت حاصل کرینگے

میونسپل بورڈ

۲۲ر اپریل کی شام کو میونسپل بورڈ کا ایک معمولی جلسہ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مولانا ابو الکلام آزاد پریسیڈنٹ آل انڈیا کانگریس کی اہلیہ کی وفات پر ایک ماتمی ریزولیوشن پاس کیا گیا اور جلسہ ۵ منٹ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ بورڈ نے یہ طے کیا ہے کہ ۲۵ر اپریل کو ساہو شانتی پرشاد جین ڈالمیا نگر پریسیڈنٹ آل انڈیا ڈگمبر جین کو ایک اڈریس دیا جاوے۔

آئیل ملس ورکرس یونین

آئیل ملس ورکرس یونین کے ایک جلسہ میں گرانی کا الاؤنس بڑھانے اور چار ماہ کی مزدوری (بونس) کے مطالبہ کا رزولیشن

سبد گل

پنجاب کے ایک پیر روشن ضمیر نے تزکیہ نفس کا حال گذشتہ پرچہ میں شائع کر چکے ہیں، اس مرتبہ ہم ایک دوسرے بزرگ کی کرامات کا انکشاف کرتے ہیں جنکو، لاہور کے ایک مجسٹریٹ نے دو سال تک جیل کی کوٹھری میں تزکیہ نفس کرنے کی غرض سے جیل خانہ بھیجدیا ہے ان پیر صاحب کی کرامات یہ تھیں کہ جنا اور پریوں کی بجائے روحوں سے باتیں کیا کرتے تھے اور عالم جذب میں بیٹھے بیٹھے فرمایا کرتے تھے۔

وہ آئی بڑی سرکار، اور وہ آئی چھوٹی سرکار، وہ آئی ہماری سرکار۔

احمق معتقدین اس مجذوبانہ بڑ سے یہ سمجھ لیتے تھے کہ واقعی پیر صاحب کی خدمت میں روحیں حاضری دے رہی ہیں، چنانچہ پیر صاحب چھوٹی سرکار اور بڑی سرکار کے نام سے مدتوں سیکڑوں بندگان خدا کو لوٹتے رہے اور لوگوں کو روحوں کے ذریعہ مقصد برآری کا دھوکا دیتے رہے لیکن پیر صاحب کی قسمت کہ ایک روز سیچ مچ سب سے بڑی سرکار یعنی حکومت وقت نے وارنٹ کے ذریعہ ان کو پکڑ بلایا اس وقت اس چیز کا انکشاف ہوا کہ آپ پکے چارسو بیس ہیں چنانچہ بڑی اور چھوٹی سرکار کو بلانے والے پیر صاحب دو برس کے لئے بڑی حویلی میں بھیجدیے گئے۔

اب یہاں دو سال تک رہنے کے بعد ان کو چھوٹی سرکار اور بڑی سرکار دونوں سرکاروں کا پورا پورا تجربہ ہو جائے گا۔

ص اور پھر اسی طرح نیچے لیجائیں، لیٹ کر ہاتوں کی ورزش بھی اسی طرح کی جا سکتی ہے، اس قسم کی ورزش سے بدن کے کسی عضو میں سختی نہیں آتی بلکہ رگ پٹھے خوب مضبوط ہو جاتے ہیں۔

اور بدن میں طاقت بھی آجاتی ہے۔ تندرستی اچھی ہو جاتی ہے۔

سسلی اور سارڈینیا

لندن، ۱۸ر اپریل جرمن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ سائنیور مسولینی نے ایک اعلان کے ذریعہ سسلی سارڈینیا اور اس کے قرب وجوار چھوٹے چھوٹے جزیرے لڑائی کے علاقے قرار دیدئے گئے ہیں۔ مسولینی نے اس اعلان پر تمام مورچوں کی اطالوی مسلح فوجوں کے سپریم کمانڈر کی حیثیت سے دستخط کئے ہیں۔

برلن ریڈیو پر یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائنیور مسولینی کے اس اعلان میں غالباً جزیرے پانٹ لامیا اور مسینا کی کھاڑی کے چھوٹے چھوٹے کئی جزیرے بھی شامل ہوں گے (رائٹر)۔

بچوں کی دنیا

بقیہ صفحہ ہذا کالم چار سے آگے

اس لئے انھیں کچھ ایسے لوگوں کی ضرورت پڑی جو اس بیماری کی تحقیقات کے لئے اپنی جان قربان کر کے شہید وطن کہلائے جانے کیواسطے تیار ہوں لیکن کوئی بھی تیار نہ ہوا اس لئے مجبور ہوکر ان ڈاکٹروں میں سے ایک ڈاکٹر کیرل نامی نے اپنے آپ کو اس مرض کے مچھروں سے کٹوایا جس سے ان کو بخار آگیا لیکن کچھ دنوں کے بعد تندرست ہوگئے۔

کچھ دنوں کے بعد ڈاکٹر یزیر نے بھی اپنے اوپر اس کا تجربہ کیا اور انھیں بھی بخار آنے لگا اور اپنے تمام تجربات لکھ کر کیرل کو دیدئے کیرل نے ان کا بہت کچھ علاج کیا لیکن تیسرے ہی دن انتقال کر گئے اور شہر بالٹیمور میں دفن کر دئے گئے اسوقت آپکی عمر ۳۴ سال کی تھی اگرچہ ڈاکٹر یزیر مر گئے لیکن رہتی دنیا تک ان کا نام باقی رہے گا۔

بہادری یہ نہیں ہے کہ آپ کسی کمزور کو پیٹیں بہادری یہ ہے کہ کمزور کی مدد کریں ظالم کیخلاف جہاد اور مظلوموں کی حمایت کرنا ہی بہادری ہے۔

ادب لطیف

حسن دیوانہ گر

از جناب ظفر صاحب انصاری بی۔ اے

جان خوبی وحسن!

یہ تمہارے سیاہ گیسوؤں کے اندھیرے یہ شعلہ رنگ رخساروں کی ضیاء پاشی یہ ہوا کے شوخ جھونکوں سے اڑتا ہوا سبز ریشمین آنچل!۔

یہ تمہارے احمریں ہونٹوں پر تھرکتا ہوا مسکراہٹوں کا ہجوم!۔

یہ مست آنکھوں کے چھلکتے ہوئے دو ساغر مجھے بیخود اور دیوانہ بنا دیں گے۔

یہ تمہاری کافر جوانی، یہ تمہاری حنا آلود نازک انگلیوں کے قاتل لوچ۔

یہ تمہارے مرمریں بازوؤں کے ظالم خم۔

یہ تمہارا عطر میں بسا ہوا نکہت بیز لباس۔

یہ تمہاری شرابیوں کی سی بہکی بہکی رفتار۔

اور یہ تمہارے حشر خیز ادا و انداز۔

مجھے دیوانہ بنا دیں گے۔

ہونی چاہئے کہ ورزش سے یہ حصہ بڑھنا شروع نہ ہو جائے اور جو پیٹ کے تمام اعضاء کو تندرست حالت میں اپنا صحیح اور بالکل ٹھیک طور پر عمل کرنے کے لئے مجبور رکھیں۔

عورتوں کو ایسی جسمانی تربیت کی ضرورت ہے جس سے تربیت کے بعد اس کے جسم میں غیر معمولی تکان پیدا نہ ہو بلکہ وہ ہر موقع پر اپنے فرائض کو بحسن وخوبی خوشی وموزونیت کیساتھ انجام دے سکیں۔

اگر عورتوں نے ایسی جسمانی تربیت یا ورزش کی جس سے ان کے جسم پر غیر معمولی فربہی ان کے پٹھوں میں سختی اور اعضاء میں نامناسب کرختگی آجائے تو پھر عورت کی نزاکت جس اس کے حسن کا ایک لازمی اور ضروری جزو ہے رخصت ہو جاتی ہے۔

اگر بے قاعدہ تربیت سے پیٹ بڑھ جائے تب بھی وہ اس کی خوبصورتی کو بگاڑ دیتا ہے۔ اس لئے ایسی تربیت کی جائے جس میں یہ خرابیاں پیدا نہ ہوں اور خوبروئی میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہو بلکہ زیادتی ہوتی جائے۔

عورتوں کے لئے مگدر ہلانا، ڈمبل کی ورزش کرنا ڈنڈ پیلنا، بیٹھک لگانا، بالکل خلاف عقل ہو اس سے پٹھوں میں سختی اور ہاتھ پاؤں میں مردوں کی سی سختی اور کرختگی آجاتی ہے، جلد اور ہاتھوں کی نرمی اور لچک بھی جاتی رہتی ہے اس لئے عورتوں کو صرف ایسی ورزش کرنی چاہئے جس میں نہ انھیں زیادہ تکلیف اٹھانی پڑے اور نہ ان کے رگ پٹھے میں زیادہ سختی پیدا ہو۔

ہماری رائے میں عورتوں کو یہ ورزش کرنی چاہئے کہ جب وہ صبح کو بیدار ہوں تو ایک ہوادار کمرے میں کھڑے ہو کر اپنے ہاتھوں اور پیروں کو حرکت دیں یعنی دونوں ہاتھ پھیلا کر اور مٹھاں بند کر کے یکے بعد دیگرے آہستہ آہستہ انھیں سمیٹیں اور پھر سینہ پر لاکر رکھ لیں اسی طرح ہاتھوں کو سر کے اوپر لیجائیں اور آہستہ آہستہ ہاتھوں کو تان کر نیچے لائیں یہاں تک کہ رانوں تک پہونچ جائے اس طرح کئی مرتبہ کریں اور دن بدن ان حرکتوں کو بڑھاتی جائیں۔

اسی طرح پیروں کو یکے بعد دیگرے کبھی آہستہ آہستہ سامنے کو لیجائیں اور پھر اسے آہستہ آہستہ اوپر لاکر اپنی جگہ پر رکھ لیں اور کبھی بازوؤں طرف پیروں کو باری باری پھیلائیں اور پھر آہستہ آہستہ اپنی جگہ پر لیں لے آئیں اور روزانہ ان حرکات کو بڑھاتی جائیں مگر دوران ورزش میں ہاتھ پاؤں ڈھیلے نہ ہونے دیں بلکہ سختی سے تنے رکھیں اگر پٹھے ڈھیلے رہے تو فائدہ نہ ہوگا کبھی چت لیٹ کر ہاتھ پاؤں کو حرکت دیں اور اس طرح کہ ہاتھوں کو دونوں پیروں کی سمت بالکل سیدھا رکھ لیں اور پیروں کو پھیلائیں اور پھر پیروں کو باری باری آہستہ آہستہ اوپر اٹھائیں۔ ص

عالم نسواں

پیکر نسوانی میں جاذبیت

کیا تربیت جسمانی عورتوں کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو دور جدید کی عورتوں کے دل میں گاہے گاہے پیدا ہوا کرتا ہے لیکن اس سوال کا ایک اور صرف ایک ہی جواب ہو سکتا ہے کہ جسطرح صنف کرخت کیلئے تربیت جسمانی ایک ضروری اور مفید چیز ہے، اسی طرح صنف نازک کے لئے بھی یہ ایک لازمی اور فائدہ مند چیز ہے۔

لیکن سب سے پہلے یہ سمجھنے اور جاننے کی ضرورت ہے کہ عورتوں کے لئے کس قسم کی تربیت جسمانی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

عورتوں کے لئے جسمانی تربیت ایسی باقاعدہ ہونی چاہئے جس سے جسم کے تمام رگ وپٹھوں کی ورزش ہو جائے لیکن وہ اس قسم کی نہ ہو جس سے رگوں پٹھوں اور ریشہ پر فربہی آئے اور نہ اس سے جسم کی لچک اور نرمی میں کوئی کمی واقع ہو۔

بلکہ اس کے برعکس عورتوں کے لئے ایسی ورزش ہونی چاہئے جس سے ان کے جسم کی نرمی اور لچک میں زیادتی پیدا ہو جائے اور پٹھوں میں اتنی طاقت، پیدا ہو جائے کہ وہ تناؤ اور ڈھیلے پن کے وقت مضبوط رہیں، اعضاء وجوارح کا نقشہ ہمیشہ کل بدن کے تناسب سے قایم رہے اور کسی طرح کسی عضو میں کوئی کمی دبیشی باقی نہ رہے۔

ضرورت ہے کہ ریڑھ کی ہڈی اتنی ہی لچکدار اور ملایم رہے جتنی کہ بچپن میں ہوتی ہے جوارح میں کسی قسم کی کرختگی پیدا نہ ہو نیز تنفس کی رفتار میں کسی قسم کی گڑبڑ پیدا نہ ہونے پائے۔

پیٹ کے پٹھوں کی حالت اتنی عمدہ اور مکمل ﴿

بچوں کی دنیا

بہادری

از سید ابو الخیر صاحب کشفی زیدی علیم انٹر کالج کانپور

پیارے بھائیو! سب سے پہلے ہمکو یہ طے کرنا ہے کہ سچی بہادری کیا چیز ہے اگر ہم ایک سپاہی سے یہ سوال تو وہ یقیناً یہی جواب دے گا کہ سچا بہادر وہ ہے جو اپنے ملک اور بادشاہ پر اپنی جان نثار کر دے۔

حضرات تصوف یہ جواب دیں گے کہ بہادری کا جوہر ان لوگوں میں موجود ہے جنھوں نے اپنے نفس کو مغلوب کر لیا ہو، لیکن مانئے کہ یہ سب جوابات غلط ثابت ہوں گے، اچھا اب اس کا جواب مجھ سے سنئے، بہادری کا راز تین چیزوں میں پوشیدہ ہے ۱ عزم مستقل ۲ ہمت استوار ۳ رحمدلی اور خلق خدا کی بہی خواہی۔

اس وقت دنیا نے جسقدر ترقیاں کی ہیں ان سب کے وجود کی بنیاد عزم مستقل اور ہمت واستوار ہیں فن پرواز نے جو نئی ترقیاں کیں ہیں یہ صرف انگریز سائنسدانوں کی ہمت اور سچی شجاعت کا نتیجہ ہیں، سچی بہادری کی ایک اور درخشندہ مثال صفحات تاریخ پر موجود ہے وہ یہ کہ ایک مرتبہ جزیرہ کیوبا میں ایک وبا پھیلی جس میں پہلے بخار آتا تھا اور پھر سارا بدن زرد ہلدی کیطرح ہو جاتا تھا ہزاروں آدمی اس میں مر گئے لیکن کوئی اس تہہ کو نہ پہونچ سکا کہ مرض کا اصل سبب کیا ہے۔

آخر ایک محب وطن جن کا نام ڈاکٹر کارسل فنلے تھا وبھی تمام اس نتیجہ پر پہونچے کہ یہ مرض مچھروں کے ذریعہ پھیلتا تھا لیکن لوگوں نے ان کے اس صحیح اور تحقیق کردہ خیال کا مضحکہ اڑایا آخر کار دو دوسرے ڈاکٹروں نے ڈاکٹر صاحب موصوف کے نظریہ کی جانچ کرنی چاہی۔ (باقی صفحہ ہذا کالم ایک کے نیچے)

پردۂ فلم

پربھات کی نئی کہانی

پربھات جس نے ہمیشہ ہی فلمسازی کی صنعت میں رہنمائی کی ہے اس کی جدید سوشل تصویر "نئی کہانی" کی بابت بمبئی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس تصویر "نئی کہانی" نے پربھات کی تمام گذشتہ تصاویر کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

تصویر کے ڈائرکشن کے فرائض مسٹر کیشب نے انجام دئے ہیں، افسانہ خواجہ محمد عباس صاحب کا لکھا ہوا ہے، مکالمے، اور گانے ولی صاحب کے زور قلم کا نتیجہ ہیں۔ روز۔ شانتی۔ جے راج۔ نند ریکر۔ برجی وغیرہ نے اس تصویر میں کام کیا ہے۔

محبوب کی نجمہ

محبوب کی جدید سوشل تصویر نجمہ جسے محبوب نے خود اپنی فلم کمپنی محبوب پروڈکشنز میں تیار کیا ہے اس کی بابت بمبئی کے ذمہ دار فلمی حلقوں کی یہ عام رائے ہے کہ یہ تصویر اس قدر شاندار اور دلکش ہے کہ کوئی تعجب نہیں کہ یہ تصویر ہندوستان بھر میں ایک قیامت برپا کر کے غیر فانی شہرت حاصل کرے۔

اشوک کمار۔ وینا کمار۔ ستارہ۔ مجید۔ شانتا کاشمیری۔ یعقوب۔ عبدل۔ اور مراد وغیرہ نے اس تصویر میں کام کیا ہے۔

تصویر صرف ڈائرکشن ہی کے لحاظ سے قابل تعریف نہیں ہے بلکہ موسیقی اور اداکاری کے لحاظ سے بھی تصویر کا پایہ بہت بلند ہے۔

امید ہے کہ یہ بے نظیر تصویر عنقریب ناظرین کی خدمت میں پیش کی جا سکے گی۔

اقوال زرین

تحفہ قبول کرو، اور کسی کے احسان کو مت بھولو۔

خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں جس کے ہاتھ یا زبان سے کسی مسلمان یا اس کے پڑوسی کو تکلیف پہونچے۔

جب کسی قوم کا سردار تمہارے پاس آئے تو تم اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

گناہ نہ کرنا یا گناہ کرکے اس سے سچی توبہ کرنا بھی ایک بڑی نیکی ہے۔

جھوٹ دنیا کی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

افسانہ

آئینہ بقیہ صفحہ ہذا کالم ۵ سے آگے

ملکہ نے اشارہ کیا اور جلاد جو ہمیشہ تخت کے نزدیک ہی کھڑا رہتا تھا اپنی تلوار بلند کئے آگے بڑھا۔ "اپنا فرض ادا کرو" ملکہ نے بدنصیب عاشق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جلاد نے نہایت سکون و اطمینان سے تلوار اٹھائی معًا دو مختلف چیخیں دربار میں گونجیں، پہلی چیخ جلینتھ کی تھی جس نے اپنی آنکھیں آہستہ آہستہ کھول اپنے حسین اور خوبصورت چہرے کو برہنہ شمشیر میں دیکھ لیا تھا، جو خوشی اور مسرت سے چلا

موج تبسم

ایک ڈرائینگ ماسٹر نے لڑکوں کے سامنے ایک ہوائی جہاز کی تصویر رکھی اور کہا کہ تم بھی ایسی ہی تصویر کھینچو، وقت ختم ہو جانے پر ایک طالب علم نے کورا کاغذ ماسٹر صاحب کو واپس دیدیا، ماسٹر صاحب نے کہا یہ کیا؟ جواب دیا کہ یہ اس وقت کی تصویر ہے جب ہوائی جہاز نظروں سے غائب ہو۔

آقا (نوکر سے) ارے یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو۔
نوکر۔ جناب مچھلی دھو رہا ہوں۔
آقا۔ بیوقوف مچھلی کے دھونے کی کیا ضرورت ہے وہ تو ہر وقت پانی ہی میں رہتی ہے۔

استاد (لڑکوں کو ایک نظم دیکر) یہ نظم کل زبانی یاد کر لینا
ایک لڑکا۔ جناب یہ مجھے یاد نہ رہے گی۔
استاد۔ تمہارا سر کس لئے بنایا گیا ہے۔
لڑکا۔ ٹوپی پہننے کے لئے یا پگڑی باندھنے کے لئے۔

ص اٹھی تھی اور اپنی غلط فہمی پر شرمندہ تھی۔ دوسری چیخ ملکہ کے منھ سے نکلی تھی یہ ایک کرب و درد کی چیخ تھی جو جانکنی کے وقت اچانک ملکہ مذکور کے منھ سے نکلی تھی۔

ملکہ نے بھی اپنی بدشکل صورت اس غیر متوقع آئینہ میں دیکھ لیا تھا جس سے مارے شرم و غیرت اور غصہ کے اس کی روح قفس عنصری سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے پرواز کر گئی۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں سب سے بڑی جھیل کیپین ہے جس کا رقبہ ایک لاکھ ستر ہزار میل ہے

---

۱۰۲ منزلوں کی عمارت امریکہ میں ہے۔

دنیا میں اندھوں کی تعداد بارہ لاکھ کے قریب ہے

ہندوستان میں اسوقت ۱۰۲۵۱۳ اجذامی موجود ہیں

دنیا میں سب سے بڑا صحرا افریقہ میں ہے جس کا رقبہ بیس لاکھ مربع میل ہے۔

۱۹۱۲ء میں مولائی عبدالحفیظ سلطان مراکش نے فرانسیسی حمایت قبول کر لی تھی۔

۱۹۱۴ء میں برطانیہ نے مصر پر اپنے قبضہ کا اعلان کیا تھا

۱۹۲۳ء میں اسپین کی فوجی حکومت ریفی حدود سے دور ہٹ گئی۔

۱۹۲۵ء میں میر عبدالکریم نے فرانسیسی علاقہ پر تاخت کی

۱۰۳۷ھ میں شہنشاہ شاہجہاں سریر آرائے سلطنت ہندوستان ہوئے۔

افسانہ

آئینہ

ایک فرانسیسی افسانہ کا آزاد ترجمہ

از جناب سید عزیز حسین صاحب کھجوئی بی اے

ساری سلطنت میں ایک بھی آئینہ نہ تھا، ملکہ کے، حکم سے سارے آئینہ توڑ دئے گئے تھے آئینہ کا ایک ٹکڑا بھی اگر کسی مکان سے برآمد ہوتا تھا تو سلطنت کی بیرحم ملکہ اس مکان کے رہنے والوں کو خواہ وہ کوئی بھی ہوں طرح طرح کی ایذائیں پہونچا کر ہمیشہ قتل و غارت کرا دیتی تھی، اس انوکھے طرز کی وجہ یہ تھی کہ ملکہ مہیب صورت اور کریہہ النظر تھی اسدرجہ بدصورت کہ اگر دنیا کا سب سے زیادہ بدہئیت اور مکروہ دیو پیکر بھی اس کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا جاتا تو وہ ملکہ سے نسبتاً بہتر ہی نظر آتا۔

ملکہ کو خود اپنی بدصورتی کا احساس تھا اس لئے اس نے اپنی سلطنت کے تمام آئینہ برباد کرا دئے تھے کہ کہیں آتے جاتے وہ اپنی شکل کسی آئینہ میں نہ دیکھ لے اور یہ کہ دوسری عورتیں بھی اپنی صورتیں آئینوں میں نہ دیکھ سکیں اس کو خوشی ہوتی تھی کہ اگر وہ بدصورت ہے تو دوسری عورتیں بھی اپنے حسین چہروں کو آئینوں میں دیکھ کر خوش نہیں ہو سکتیں۔

پری جمال و حسین عورتوں کی سلطنت میں کمی نہ تھی ان کے رخسار گلاب جیسے خوبصورت تھے ان کی آنکھیں مدبھری تھیں لیکن ان حسین رخساروں، ان مدبھری انکھڑیوں کا فائدہ ہی کیا تھا جبکہ ان کی مالکہ سج دھج کو، اپنے لباس کو، اپنی خوبصورت آنکھوں کو، اپنے حسین چہروں کو خود دیکھ نہیں سکتی تھیں یہ بیکس و لاچار عورتیں اپنے عکس کو جھرنے اور تالابوں میں بھی دیکھنے سے مجبور تھیں، چونکہ ملکہ نے خود اپنے حکم سے کل تالابوں اور ندیوں وغیرہ کو نہایت کاریگری سے پتھر کی سلوں کے ذریعہ پوشیدہ کرا دیا تھا، کنوئیں بھی بہت گہرے تھے اور پانی ان کنووں سے بالٹی کے بجائے چوڑے کونڈوں کے ذریعہ نکالا جاتا تھا اس لئے ان میں بھی عکس دیکھنا غیر ممکن تھا دوشیزاؤں کے رنج و غم کا بیان کرنا قوت تحریر سے باہر ہے دیگر ممالک کی طرح اس ملک میں بھی البیلی اور فیشن ایبل عورتوں کا کال نہ تھا۔

لیکن اس سلطنت کے صدر مقام کے۔ نواح میں ایک دوشیزہ جلینتھ نامی رہتی تھی جو دوسری دوشیزاؤں کے مانند اس قدر غمگین و رنجیدہ نہیں رہتی تھی چونکہ اس کا عاشق ہمیشہ اس سے اس کے حسن کی تعریف کیا کرتا تھا اور ایک بڑی حد تک یہ امر جلینتھ کے لئے ایک آئینہ کا کام دیتا تھا اپنے عاشق کی زبانی اپنے حسن کی تعریف سنکر جلینتھ کچھ شرمندہ ہو جاتی تھی۔

ملکہ کو جلینتھ کی محبت کا پتہ چل گیا تھا اس کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ جلینتھ اور اس کے عاشق میں شادی کا قول و قرار ہو چکا ہے، ملکہ کو دوسروں کی خوشی کو تباہ کر دینے میں بہت لطف حاصل ہوتا تھا چونکہ جلینتھ اس کی سلطنت کی مایۂ ناز حسینہ تھی، ملکہ اس سے سب دوشیزاؤں سے زیادہ نفرت کرتی تھی۔

شادی سے چند روز قبل جلینتھ ایک صبح اپنے باغ میں تنہا ٹہل رہی تھی ایک ضعیف عورت بھیک مانگتی ہوئی اس کے پاس آئی یہ بھکارن چیخ مار کر زمین پر گر پڑی اس کی چیخ سے خوف و دہشت کا اظہار ہوتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوفناک چیز اس کے پیروں تلے آگئی تھی جس سے وہ اس قدر خوفزدہ ہو گئی تھی۔

خدایا! میں یہ کیا دیکھ رہی ہوں اس نے چلا کر کہا۔ کیا بات ہے ضعیفہ؟ تم کیا دیکھ رہی ہو؟ مجھے بتاؤ، جلینتھ نے پوچھا۔

دنیا کی سب سے زیادہ بدصورت چیز،،

مجھے یقین ہے کہ وہ بدصورت چیز میں نہیں ہوں؟۔

جلینتھ نے ایک دلفریب مسکراہٹ کیساتھ پوچھا افسوس صد افسوس، میری مراد تم ہی سے ہے، میں کافی سن رسیدہ ہوں لیکن اپنی ساری زندگی میں تم جیسی بدصورت عورت میں نے نہیں دیکھی ہے۔

تمہارا مطلب ہے کہ میں بدصورت ہوں۔ میں؟ میری طاقت بیان سے ہزار گنا زیادہ بدصورت" یہ عورت ملکہ کی فرستادہ تھی اپنا کام انجام دینے کے بعد ایک بے رحم اور تمسخر آمیز قہقہہ لگاتے ہوئے چلتی بنی، جلینتھ سیب کے درخت کے نیچے پڑی ہوئی نشست پر گر کر خوب زار و قطار رونے لگی۔

جلینتھ کے دماغ سے بدصورتی کا وہم نکالنا سخت مشکل ہو گیا اور وہ برابر کہتی رہتی تھی "میں بدصورت ہوں، میں بدصورت ہوں"

اس کا عاشق مختلف قسمیں کھا کر اس کو یقین دلانا چاہتا تھا کہ وہ بدصورت نہیں بلکہ نہایت حسین اور، خوبصورت ہے، لیکن جلینتھ پر ذرا بھی اس کا اثر نہ ہوا، جب اس کا عاشق شادی کی تاریخ مقرر کرنے کے لئے کہتا تھا تو وہ فوراً بول اٹھتی تھی "کیا میں تمہاری بیوی بن کر تمہاری زندگی میں خطرہ میں ڈالدوں، ہرگز نہیں میں تم کو بیحد پیار کرتی ہوں اس لئے تمہاری شریک حیات بنکر تمہاری زندگی خراب کرنا نہیں چاہتی"۔

اس کے عاشق کی نظروں میں دنیا اندھیری ہو گئی ضعیف بھکارن کو جھٹلانے کے لئے اور بدصورتی کے وہم جلینتھ کے دماغ سے نکالنے کے لئے بیحد کوششیں کیں جس میں صرف ایک ہی معقول تدبیر تھی کہ جلینتھ کو آئینہ میں اس کی اپنی صورت دکھا دی جائے لیکن ساری سلطنت میں ایک بھی آئینہ موجود نہ تھا اور ملکہ کے خوف سے کاریگر نیا آئینہ بنانے پر رضامند نہ ہوتا تھا۔

مجھ کو اب دربار میں جانا ہی ہوگا اس کے عاشق نے مجبور ہو کر کہا، ملکہ بے رحم سہی لیکن وہ میرے آنسو اور جلینتھ کے بے پناہ حسن کو دیکھ کر ضرور مہربان ہو جائے گی

کیا بات ہے؟ ملکہ نے پوچھا "یہ کون لوگ ہیں؟ اور مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟"۔

ملکۂ عالم دنیا کا سب سے زیادہ بدنصیب عاشق آپ کے روبرو حاضر ہے، مجھ کو پریشان کرنے کے لئے تو یہ ایک خاص وجہ رہی "ہم لوگوں کے حال پر کچھ ترس کھائیے (ملکہ عالم) لیکن تمہارے عاشق و معشوق کے درمیانی جھگڑوں سے ہمیں کیا سروکار۔

اگر ایک آئینہ کی اجازت۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کو آئینہ کا نام بھی زبان پر لانے کی جرات کیونکر ہوئی۔ ملکہ نے غصہ میں بھرتے ہوئے کہا وہ غصہ سے تھر تھر کانپ رہی تھی اس کے دانت کٹکٹا رہے تھے۔

معاف کر دیجئے عالم پناہ میں التجا کرتا ہوں ذرا غریب کی باتیں بھی تو سن لیجئے یہ دوشیزہ جو آپ کے سامنے ہے ایک انوکھے وہم میں گرفتار ہے یہ حسینہ اپنے تئیں بدصورت سمجھتی ہے"۔

اور یہ ہے بھی بدصورت" ملکہ نے بات کاٹ کر ایک قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اس کا خیال ٹھیک ہے میں نے آج تک اس جیسی بدصورت عورت نہیں دیکھی۔

جلینتھ کے کلیجہ پر ایک برچھی سی لگی اپنی بدصورتی پر اب شک کرنا ناممکن ہو گیا وہ ضعیف بھکارن اور ملکہ دونوں کی نگاہیں بدصورتی کے خیال میں محو تھیں۔ آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں اس کا چہرہ ہلدی کے مانند زرد پڑ گیا اور وہ غش کھا کر تخت کے پاس گر پڑی، جلینتھ کے عاشق صادق نے ملکہ کے ان الفاظ کو سنکر بھی ہمت نہ ہاری اور چلا کر بھرے دربار میں کہدیا اگر واقعی ملکہ پاگل نہیں تو کسی خاص وجہ سے یہ غلط بیانی ضرور کر رہی ہے" اس سے زیادہ کہنے کا اسکو موقع نہ ملا، چونکہ سنتری نے فوراً اس کو حراست میں لے لیا۔

(باقی صفحہ ہذا کالم ایک کے نیچے)

دفعہ ۲۶ خلاف قانون

نئی دہلی ۲۲ راپریل فیڈرل کورٹ آف انڈیا نے آج ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ نمبر ۲۶ کو خلاف ضابطہ قرار دیدیا ہے، کیونکہ فیڈرل کورٹ کی رائے میں قاعدے ۲۶ موجودہ شکل میں ان اختیارات سے بہت آگے بڑھ جاتا ہے جو کہ لیجسلیچر نے مرکزی حکومت کو تفویض کرنا مناسب سمجھا تھا۔

سر موریس گوائر چیف جسٹس نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہمارا یہ فیصلہ اگزیکٹو حکام کے لئے اگرچہ عارضی طور پر ہی سہی دقت اور پریشانی کا موجب ہو سکتا ہے، ہمیں اسکا افسوس ہے کہ انھیں اس سے پریشانی ہوگی لیکن ہمیں یہ امید ہے کہ آئندہ اس غیر معمولی نوعیت کے اختیارات حاصل کرنے میں اور زیادہ احتیاط سے کام لیا جائے گا جو ملک معظم کی رعایا کے اتنے زیادہ افراد کی آزادی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، بلکہ جو درحقیقت اثر انداز ہو چکے ہیں تاکہ لوگوں کو گرفتار ہونے اور نظربند کردئے جانے کا خطرہ کم از کم حد تک محدود کر دیا جائے ہم ان لوگوں کو بھی اسطرف مخاطب اور انکی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں جن کو نظربندی کا حکم دینے کا اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ اس حکم کے اجراء کے حتی الامکان قطعی صحیح اسباب درج کر دیا کریں۔ (ا-پ-)

ہندوستان کی آزادی کی گارنٹی دو

لندن ۲۰ راپریل دو معاصر بمبئی کرانیکل کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ پروفیسر پیری کو مسٹر سمنر ویلز نائب سکریٹری آف اسٹیٹ امریکہ نے جو جواب دیا ہے اس کے سلسلہ میں برطانیہ کے ہندوستانی کانگریسی کارکنوں کی کمیٹی کے سکریٹری مسٹر اینے بوس نے مسٹر سمنر ویلز کو ایک بحری تار بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ پریذیڈنٹ روزولٹ اور حکومت امریکہ نیز روس کے وزیراعظم موسیو اسٹالن اور مارشل چیانگ کائی شک ہندوستان کی آزادی کے بارے میں یقین دلائیں جب اتحادی قومیں ہندوستان کی آزادی کا یقین دلائیں گی تو ہندوستان کی صورت حالات میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہو جائے گی۔

کوبان میں ایک لاکھ جرمن سپاہ

لندن ۲۱ راپریل۔ ماسکو سے خبر آئی ہے کہ اتری کاکیشیا میں کوبان کے علاقہ میں بڑے زور کی جنگ ہو رہی ہے جرمن بڑے سخت حملے کر رہے ہیں۔

اسولنک اور دونز کے مورچوں پر توپیں سرگرمی دکھلا رہی ہیں، کاکیشیا میں اپنے آخری ✻

کانگریس کے خلاف پمفلٹ میں غلط بیانیاں

پٹنہ ۱۹ راپریل۔ مسٹر جگت نرائن لال کی طرف سے جو کانگریس وزارت کے زمانے میں پارلیمنٹری سکریٹری تھے اور جو آج کل جیل میں حکومت ہند کے ہوم سکریٹری مسٹر رچرڈ ٹوٹنہم کے خلاف جو درخواست دی گئی تھی اس کے سلسلہ میں مسٹر آر پی بیورڈہ۔ اسپیشل جج کی عدالت میں بحث کی سماعت ہوئی اس درخواست میں یہ استدعا کی گئی تھی کہ سر رچرڈ ٹوٹنہم کے خلاف ایک نوٹس جاری کیا جائے جس کے ذریعہ انھیں حکم دیا جائے کہ وہ وجہ ظاہر کریں کہ کیوں نہ ان کے خلاف توہین عدالت کے الزام میں کارروائی یہ درخواست ایک کتاب موسومہ ۱۹۴۲-۴۳ع کے ہنگاموں کے لئے کانگریس کی ذمہ داری کی اشاعت کے سلسلہ میں دی گئی ہے جو سر رچرڈ ٹوٹنہم نے گذشتہ فروری میں شائع کی تھی۔

اس کتاب میں جگت نرائن لال کا بھی ذکر کیا گیا ہے، مسٹر جگت نرائن لال کی طرف سے درخواست میں لکھا گیا ہے کہ اس کتاب میں اس کا جو ذکر کیا گیا ہے اس سے ان کی سزایابی کے خلاف اپیل پر نقصان دہ اثر پڑتا ہے، مسٹر جگت نرائن لال کے وکیل مسٹر اے این سہائے نے اسپیشل جج کے روبرو اپنی بحث میں مسٹر جگت نرائن لال کے خلاف چند واقعات کے سلسلہ میں مقدمہ چلایا گیا، جو نیالور ضلع پٹنہ کے علاقہ میں گذشتہ ماہ اگست میں ہوئے تھے۔

ایک اسپیشل مجسٹریٹ نے ان کو چند جرائم کا مجرم قرار دیکر سزا دی لیکن ان کو پولیس پر تشدد کرنے کی ترغیب دینے اور بلوہ کرنے کے الزام سے بری کر دیا تھا جن جرائم کی یاداشت میں مسٹر جگت نرائن لال کو سزا دی گئی تھی ان کے سلسلہ میں ایک اپیل عدالت ہذا میں پیش ہے ہنگاموں کے لئے کانگریس کی ذمہ داری کے نام سے جو کتاب شائع ہوئی ہے اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ مسٹر جگت نرائن لال جو ایک بڑے ہجوم کو بھڑکانے کے لئے ذمہ دار ہیں جس نے ۱۴ راگست کو پٹنہ کے علاقہ میں لوٹ مار کی اور آگ لگائی اور یہ کہ انھیں اس جرم میں تین سال قید بامشقت کی سزا دی گئی۔

مسٹر جگت نرائن لال کے وکیل نے یہ فقرہ پڑھ کر عدالت کو سنایا اور کہا کہ اس فقرے سے عدالت کی توہین ہوتی ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ یہ کتاب اتنے اونچے حلقہ سے شائع ہوئی ہے علاوہ بریں اس سے انصاف میں رخنہ اندازی ہونے عوام میں مسٹر جگت نرائن لال کے خلاف نفرت پھیلنے کا اندیشہ ہے

رائے بہادر پانڈے نرسنگھ سہائے نے حکومت کی جانب سے بحث کرتے ہوئے کہا کہ اس کتاب میں مسٹر جگت نرائن لال کے خلاف جو کچھ شائع ہوا ہے وہ واقعات کے متعلق غلط اطلاعات کی بنا پر شائع ہوا ہے ۱۲ راگست ۱۹۴۲ء تک واقعات کے سلسلہ میں ان کے خلاف کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا بلکہ ان کے خلاف جو مقدمہ چلایا گیا تھا وہ ۱۴ راگست کے واقعات کے سلسلہ میں تھا، علاوہ بریں مسٹر جگت نرائن لال کے خلاف آگ لگانے اور لوٹ مار کرنے کے لئے ہجوم کو مشتعل کرنے اور بھڑکانے کا کوئی الزام نہیں لگایا گیا تھا، بدیں وجہ اس کتاب میں جو عبارت شائع ہوئی ہے اس کا ان مقدمات پر جو زیر سماعت ہیں کوئی اثر نہیں پڑتا۔

عدالت نے فیصلہ ابھی نہیں سنایا۔

پٹنہ ۲۱ راپریل اسپیشل جج پٹنہ کی عدالت میں صوبہ بہار کے کانگریسی کارکن مسٹر جگت نرائن لال سابق پارلیمنٹری سکریٹری کی درخواست کی مزید سماعت ہوئی جس میں انھوں نے حکومت ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری سر رچرڈ ٹوٹنہم کے خلاف ہنگاموں کے متعلق کانگریس کی ذمہ داری کے بارے میں پمفلٹ کی اشاعت کے سلسلہ میں توہین عدالت کے الزام میں کارروائی کرنے کی استدعا کی ہے۔

مسٹر ایس جعفر امام ایڈوکیٹ جنرل بہار نے اس مقدمہ میں ایک ابتدائی اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا کہ سر رچرڈ ٹوٹنہم کے خلاف گورنر جنرل سے پہلے سے اجازت حاصل کئے بغیر اور فیڈریشن کے نفاذ تک کوئی دیوانی یا فوجداری مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا کیونکہ سر رچرڈ ٹوٹنہم حکومت ہند کے ملازم ہیں صوبہ جاتی حکومت ملازم نہیں ہیں۔

ایڈوکیٹ جنرل موصوف نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۷۰ ضمن (۱) کا حوالا دیا اور کہا کہ اس دفعہ کے ذریعہ تاج برطانیہ کے ان تمام ملازموں کی ان کاموں کے سلسلہ میں جو ایک مقررہ تاریخ سے پہلے کئے گئے ہوں حفاظت ہوتی ہے، عدالت کے یہ دریافت کرنے پر کہ مقررہ تاریخ کا مطلب کیا ہے۔

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ فیڈریشن کے نافذ ہونے تک ان کے خلاف گورنر جنرل کی اجازت کے بغیر کوئی قانونی چارہ جوئی نہیں کی جا سکتی۔ ایڈوکیٹ جنرل نے مزید کہا کہ اگرچہ پمفلٹ متنازعہ کو سر رچرڈ ٹوٹنہم نے شائع کیا ہے لیکن اس کی اشاعت گورنر جنرل کی اجازت سے کی گئی تھی۔

جہاں تک سر رچرڈ ٹوٹنہم کا تعلق ہے ان کے خلاف خواہ کوئی بھی الزام کیوں نہ ہو ان کے برخلاف اس وقت تک کوئی قانونی چارہ جوئی نہیں کی جا سکتی جب کہ فیڈریشن نافذ نہ ہو جائے سر رچرڈ نے اپنے فرض منصبی کے ادائیگی کے سلسلہ میں یہ پمفلٹ شائع کیا تھا اور یہ کام انھوں نے فیڈریشن کے نفاذ سے قبل کیا تھا ایڈوکیٹ جنرل نے اپنی دلیل کی حمایت میں مدراس ہائی کورٹ۔ کلکتہ ہائی کورٹ۔ اور فیڈرل ہائی کورٹ کے چند فیصلے پیش کئے۔

مسٹر جگت نرائن لال کے وکیل مسٹر اے۔ این سہائے نے عدالت سے درخواست کی کہ ایڈوکیٹ جنرل نے جو ابتدائی اعتراض اٹھایا ہے اس کا جواب دینے کے لئے مہلت دی جائے انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ ایڈوکیٹ جنرل کو اس مقدمہ میں پیروی کرنے کا کوئی حق نہیں تھا اور یہ کہ مقامی حکومت یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس معاملہ میں مداخلت کرنے کے مجاز نہیں ہیں یہ درخواست نہ تو مقامی حکومت کے خلاف ہے اور نہ ہی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے خلاف ہے بلکہ سر رچرڈ ٹوٹنہم کے خلاف ہے جنھیں میں عدالت میں پیش کرانا چاہتا ہوں۔

ایڈوکیٹ جنرل نے مسٹر جگت نرائن لال کے وکیل کی اس دلیل کو غلط بتلایا کہ ایڈوکیٹ جنرل اس مقدمہ کی پیروی نہیں کر سکتے، مقدمہ اگلے دن کے لئے ملتوی ہو گیا۔ (ا-پ)

✻ کورنہ کو بچانے کیلئے ہٹلر کے جرنلوں نے کوبان میں ٹامن کے علاقہ میں اپنی فوجوں کے آٹھ دس ڈویژن جمع کر دئے ہیں جن کی فوجی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے اس علاقہ میں جرمن حملوں کا زور بڑھتا جا رہا ہے اسمیں ٹینکوں کے تین ڈویژن بھی شامل ہیں ہوائی جہاز انکی کافی مدد دے

جرمنی روس کیخلاف زہریلی گیس استعمال کریگا

لندن ۲۱ راپریل۔ ڈاؤننگ اسٹریٹ لندن سے مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے۔ متعدد ذرائع سے اس قسم کی خبریں ملی ہیں کہ ہٹلر روس کے مورچہ پر روسیوں کے خلاف زہریلی گیس استعمال کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے، چنانچہ حکومت برطانیہ ابتدا ہی میں اس تنبیہ کی تجدید کر دینا چاہتی ہے جو کہ سال رفتہ وزیراعظم نے کی تھی یعنی یہ کہ اگر نازیوں نے یا اس کے ساتھیوں نے ہمارے روسی ساتھی کیخلاف کسی قسم کی زہریلی گیس کا استعمال کیا تو ہم جرمنی کے گولہ بارود کے مرکزوں، بندرگاہوں اور تمام فوجی اڈوں پر زہریلی گیس کا پورا استعمال کریں گے۔ (ریوٹر)

جرمنی اور ترکی میں تجارتی سمجھوتہ

برلن ۲۲ راپریل جرمن خبررساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ جرمن ماہر اقتصادیات ڈاکٹر کلوڈیئس نے انقرہ میں ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں جس کے مطابق، آئندہ سال میں جرمنی اور ترکی میں بارہ کروڑ جرمن مارک کی قیمت کے سامان کا تبادلہ ہوگا۔

سمجھوتہ کے مطابق جرمنی ترکی کارخانوں کی بنی ہوئی ایسی چیزیں دے گا جو اس کے لئے خاص طور سے ضروری ہیں اور ان کے بدلے میں ترکی سے جرمنی کو وہ خام اشیاء بھیجی جائیں گی جن کی جرمنی کو خاص طور سے ضرورت ہے۔ (رائٹر)

جنگ پر امریکہ کا خرچ

واشنگٹن ۲۰ راپریل اہل امریکہ تاریخ کے سب سے بڑے فوجی پروگرام کو پورا کرنے کے لئے ۱ کھرب ۳۸ ارب ڈالر کی رقم خرچ کر رہے ہیں یہ تمام رقم سوائے ۴۴ ارب ڈالر کے ہوائی جہاز، بحری جہاز موٹر گاڑیاں اور دیگر فوجی سامان تیار کرنے پر خرچ کیا جا رہا ہے اس سے پہلے امریکہ کی تاریخ میں سامان جنگ پر اتنی بڑی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

نئی دہلی ۲۲ راپریل ہندوستان کی کمان کے لئے جنگی اعلان میں کہا گیا ہے کہ اراکین کے مورچہ کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی برما کے دوسرے حصوں میں دونوں فریقوں کی گشتی سرگرمیاں کچھ بڑھ گئی ہیں حال ہی میں بالائی چندوِن کے علاقہ میں اور سنپراپوم کے علاقے میں کہ جنگی پشتوں پر جو کبھی مقابلہ ہوئے تھوا انمیں بہت سے جاپانی ہلاک و زخمی کر دئے گئے۔ برطانی فوج کو بہت

ڈربن کی خوشحالی میں ہندوستانیوں کا بہت زیادہ ہاتھ ہے

کیپ ٹاؤن، ۱۸ اپریل دکھنی افریقہ کی اسمبلی میں ہندوستانیوں کے خلاف کالے بل پر تقریر کرتے ہوئے دیسی باشندوں کی نمایندہ مسز ای۔ ایم۔ ایل۔ بیلنگر نے اپنی تقریر میں کہا کہ کانوں کے وزیر کرنل سٹیلارڈ کے پیروؤں کی اقلیت نے نیٹال میں نسلی تعصب برتنے کے لئے سیدھے معنے میں اپیل کی ہے۔

مجھے جنرل اسمٹس کے اس بیان سے اتفاق نہیں ہے کہ ڈربن ایک یوروپین شہر ہے یہ دکھنی افریقہ کا شہر ہے اور دکھنی افریقہ کے تمام دوسرے شہروں کی طرح اس کی دولت کی ترقی مختلف قوموں کی مشترکہ کوششوں کی بدولت ہوئی ہے۔

ڈربن جو آرام اور فارغ البالی کا مرکز ہے اس کا ایک بہت بڑا حصہ ہندوستانیوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے، ڈربن کی سٹی کونسل نے ہندوستانیوں کی آبادی کے بڑھنے کے لئے معمولی سہولتیں بھی بہم نہیں پہونچائی ہیں اس کونسل نے ایشیائیوں کی سہولتوں پر ۲۰ لاکھ پونڈ خرچ کرنے کا جو اعلان کیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رقم کبھی آیندہ خرچ کیجائے گی۔ اب موقع ہے کہ جبکہ دکھنی افریقہ کو قانون بنانے کی بجائے حکومت کرنی چاہیئے۔

یوروپینوں کا وقار ایسے قانونوں کی پناہ لینے سے قایم نہیں رکھا جا سکتا مجھے امید ہے کہ میری یہ درخواست کہ ہندوستانی طبقہ کے نمایندوں کو ایوان اسمبلی کے بارے میں اپنا معاملہ پیش کرنے کا موقع دیا جاوے منظور کر لی جائے۔

وزیر مالیات ڈاکٹر ہوف میر کے لئے اپنے ساتھی وزیروں سے اختلاف رائے ظاہر کرنے کا، صحیح اور شاندار راستہ صرف استعفیٰ پیش کر دینا ہی نہیں تھا بلکہ انھیں اپنے عہدے سے مستعفی ہو جانا چاہیئے تھا۔ وزیر داخلہ مسٹر لارنس نے اپنی جوابی، تقریر میں کہا کہ حکومت اس کے بارے میں تحقیقات کے لئے جو جوڈیشل کمیٹی مقرر کرنا چاہتی ہے وہ ٹرانسوال کے متعلق تحقیقات نہیں کریگی حکومت کا ارادہ ہے کہ نیٹال کی ہندوستانی آبادی کو جو سہولتیں حاصل ہیں نیز اس کی معاشرتی حالت کے بارے میں تحقیقات کرائی جائے۔

بحث کے دوران میں یہ واضح ہو گیا ہے کہ ڈربن کے یوروپینوں اور ہندوستان کے درمیان بنائے، مخاصمت وہاں شہری آبادی کی سہولتوں کا سوال ہے اور حکومت اس معاملہ کو ختم کر دینے کا ارادہ کر چکی ہے ٹرانسوال کی ہندوستانی آبادی کے معاملہ میں کئی اہم مسائل کا فیصلہ کرنا ہے مثلاً وہاں زمینوں کی ملکیت کا سوال ہے پارلیمنٹ نے پہلے ہی چند علاقہ مستثنےٰ کر دیے ہیں لیکن ہندوستانیوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ علاقہ انکی جائز ضرورتوں کیلئے ناکافی ہیں یہ صحیح ہے کہ حکومت کو اس معاملہ میں کچھ اور آگے بڑھنا پڑے۔

ٹرانسوال کی ہندوستانی آبادی لائسنسوں میں کی حقدار ہے اور حکومت کو ایسا طریقہ اختیار کرنا پڑیگا جس کے ذریعہ یوروپین علاقوں میں مداخلت کے بغیر ہندوستانیوں کے علاقوں کی توسیع کیجا سکے۔

کیپ ٹاؤن، ۱۸ اپریل دکھنی افریقہ کی اسمبلی میں مخالف پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر ملان کی وہ ترمیم نامنظور کر دی گئی جس کے ذریعہ انھوں نے ہندوستانیوں کو یوروپینوں سے الگ بسنے کے لئے مجبور کرنے کا بل ایک چیا کمیٹی کے سپرد کر دینے کا مطالبہ کیا تھا ترمیم کی تحریک کے خلاف ۶۲ اور موافق ۳۱ ووٹ آئے۔

اس بل مذکور کی دوسری خواندگی بھی منظور ہو گئی، مخالف پارٹی نے حکومت وقت کے حق میں ووٹ دئے۔

وزیر مالیات ڈاکٹر ہوف میر نے کسی موقعہ پر بھی ووٹ نہیں دیا۔ (رائٹر)

ہٹلر کا روزانہ پروگرام

لندن، ۱۸ اپریل ہٹلر کی روزمرہ کی زندگی کے متعلق جو تازہ ترین حالات ہٹلر کے ہیڈکوارٹر سے معلوم ہوئے ہیں "لامارسلز" نامی ایک آزاد فرانسیسی ہفتہ وار اخبار نے ان کا ترجمہ شائع کیا ہے ہٹلر کا ہیڈکوارٹر آجکل بکتر بند ٹرین میں ہے جو بہت محفوظ بنائی گئی ہے۔

اس ٹرین پر بہت سی ہوا مار توپیں چڑھی ہوئی ہیں اور طوفانی فوج کے دو سو آدمی اپنی بندوقیں لئے ہوئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ ہٹلر صبح کا وقت بڑے آرام سے گذارتا ہے وہ اپنے بستر میں ہی لیٹا ہوا مطالعہ میں مصروف رہتا ہے وہ زیادہ تر فوجی اور جنگی چالوں کے متعلق تصانیف پڑھنا پسند کرتا ہے۔

ہٹلر کے اخبار نویس کا بیان ہے کہ امن کے دنوں میں ہٹلر "ہوٹل قیصر دف" کی چیف ہیر ڈریسر سے حجامت بنوایا کرتا تھا لیکن آج کل وہ خود معمولی جلیٹ، سیفٹی ریزر سے حجامت بنانا پسند کرتا ہے ایک ملازم اسکا لباس لاتا ہے اس کا لباس بالکل سادہ [illegible] وردی جیسی ہوتی ہے اس میں صرف ایک آہنی صلیب لگی ہوئی ہوتی ہے اس کے علاوہ اور کوئی تمغہ بلہ وغیرہ نہیں ہوتا ہٹلر کا ناشتہ ہمیشہ بہت سادہ ہوتا ہے جو ٹوسٹ ڈبل روٹی کے ٹکڑوں، مکھن مربوں اور چائے کے ایک پیالے پر مشتمل ہوتا ہے ناشتہ کرنے کے بعد ہٹلر صبح کو سیر کیلئے جاتا ہے سیر سے واپس آکر وہ نقشہ پر جنگ کی صورت حالات کا مطالعہ کرتا ہے جو ایک خاص افسر تیار کرتا ہے اور جس میں ایک ایک منٹ کی فوجی کارروائیوں کو دکھایا جاتا ہے اس کے بعد ہٹلر جنرل اسٹاف کے چیف اور پریس کے چیف ڈاکٹر ڈیٹرچ سے ملاقات کرتا ہے، بعد ازاں ہٹلر ممتاز غیر ملکی مہمانوں سے ملاقات کرتا ہے۔

اس موقعہ پر ہٹلر کے ہمراہ اس کا ترجمان ڈاکٹر سمٹ ضرور ہوتا ہے ایک بجے تک ہٹلر ملاقاتیں ختم کر دیتا ہے اور اس کے بعد وہ کھانا کھانے کی کار میں دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے چلا جاتا ہے، اس کا یہ کھانا ایک سلاد کچی ترکاری یا ساگ ایک انڈا اور کچھ پھلوں پر مشتمل ہوتا ہے اس موقعہ پر وہ بلا نشہ کی بیر بھی استعمال کرتا ہے۔

اس کے بعد ہٹلر اپنے دفتر میں چلا جاتا ہے اور وہاں ان مسائل پر غور و فکر کرتا ہے جن کے بارے میں اسے فیصلہ کرنا ہوتا ہے جب وہ فیصلہ کر چکتا ہے تو اپنے اسٹینوگرافر کو اپنے احکام تحریر کرا دیتا ہے، شام کے کھانے کے بعد ہٹلر بعض اوقات فلمیں دیکھتا ہے جو ہوائی جہازوں کے ذریعہ جرمنی سے لائی جاتی ہیں یا بعض اوقات ریڈیو پر یا گراموفون پر جو اس کی ٹرین کے ڈرائنگ روم میں موجود ہیں گانا سنتا ہے۔

ہڑتال کرنا جرم قرار دیدیا گیا

نئی دہلی، ۱۸ اپریل ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز میں مزید ترمیمات شائع ہوئی ہیں جن کے ذریعہ مزدوروں کی جماعتوں کو ہڑتال کرنے کی ترغیب دینا قابل تعزیر جرم قرار دیدیا گیا ہے اور مل مالکوں کے لئے یہ لازم قرار دیدیا گیا ہے کہ وہ اپنے ملوں کے مزدوروں کی ہڑتالیں روکدیں کیونکہ ہڑتالیں کام روک دیتی ہیں نیز ایک بدعت یہ بھی ہے کہ گڑبڑ کے وقت بہت بڑی تعداد میں مزدور بیکار ہو جاتے ہیں اور اس سے نقص امن کا اندیشہ رہتا ہے اس وجہ سے حکومت نے یہ قانون بنانا ضروری سمجھا ہے

لندن میں ہندوستانی لیڈروں کی کانفرنس

(لندن بذریعہ بحری تار) برطانیہ کے ہندوستانی طلباء کی فیڈریشن کا ساتواں سالانہ اجلاس اڈنبرا میں منعقد ہوا جس میں مختلف یونیورسٹیوں کے ۳۵ ڈیلی گیٹوں کے علاوہ ورلڈ یوتھ کونسل نیشنل یونین آف اسٹوڈنٹس اور یونیورسٹی لیبر فیڈریشن کے نمایندے بھی شریک ہوئے۔

کانفرنس میں ہندوستانی انگریز امریکی، چینی اور نیگرو طالب علموں نے تقریریں کیں اس میں کئی ایک ریزولیوشن منظور کئے گئے جن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کو رہا کر دیا جائے قومی حکومت قایم کیجائے اور کمی خوراک کا مسئلہ حل کیا جائے۔

ڈاکٹر گوبلز کی تقریر

برلن ۲۰ اپریل آج ہٹلر کا یوم پیدائش ہے ڈاکٹر گوبلز نے کل اس سلسلہ میں جرمن قوم کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کی انھوں نے اس میں کہا کہ ہٹلر، کے سیدھے سادے طریق زندگی اور کام کی بدولت وہ ہمارے دلوں کے قریب پہونچ چکا ہے ہمنے جنگ کا شاندار جوش دلانے والے اور فتح کے مرحلوں پر اس کی، تعریف کی ہے اور اسکی پرستش کی ہے آج جبکہ وہ وقتاً فوقتاً تکلیف دہ حملوں کا مقابلہ کر رہا ہے اور شدید نازک صورت حالات سے دوچار ہو رہا ہے ہمنے اس سے تہہ دل سے محبت کرنا سیکھ لیا ہے، ہٹلر جنگ کرنا نہیں چاہتا تھا اس نے ہر امکانی

کورٹ شپ کا نیا طریقہ

بنارس ۱۹ اپریل خوراک کی کمی کے باعث کورٹ شپ کا ایک نیا طریقہ بھی ایجاد ہو گیا ہے۔

ای۔ آر۔ پی۔ کے ایک اسسٹنٹ نے اپنی محبوبہ کو خوش کرنے کے لئے ۲½ من گیہوں بھیجنے کی کوشش کی لیکن جب وہ بیچارا کشا میں گیہوں لیکر اپنی محبوبہ کے مکان کے دروازے کے قریب پہونچا تو پولیس نے اس کو گرفتار کر لیا اور گیہوں بھی ساتھ لیگئی

آسٹریلیا سے گیہوں کی آمد

کراچی ۱۹ اپریل معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا سے ہندوستان میں برابر گیہوں پہونچ رہا ہے پچھلے ۶ ماہ کے اندر آسٹریلیا سے

چٹگاؤں پر بیس ہوائی حملے

چٹگاؤں ۲۰ اپریل گورنر بنگال کئی فوجی اور سول افسروں کے ہمراہ چٹگاؤں گئے اور وہاں انھوں نے اے۔ آر۔ پی۔ کے ملازموں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ چٹگاؤں میں اب تک ہوائی حملوں کے خطرے کے ایک سو سے زیادہ الارم بجائے جا چکے ہیں اور اس شہر پر ۲۰ ہوائی حملے ہو چکے ہیں۔ (ا۔ پ)

آٹھ جاپانی اڈوں پر حملے

لندن۔ ۲۰ اپریل۔ دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی اعلان میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے آٹھ جاپانی ٹھکانوں پر حملے کئے۔ انھوں نے پچھم کے موڑ سے لیکر پورب میں نیو برٹن تک برابر حملے کئے۔ (رائٹر)

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر ا ے ۶ ۸

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵ — 5/-
ششماہی ۲ — 2/12
سہ ماہی ۱ — 1/8
فی پرچہ دو آنہ — -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 37 NO. 18 | CAWNPORE. Saturday. 1st MAY 1943 | کانپور شنبہ یکم مئی ۱۹۴۳ء مطابق ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۷ نمبر ۱۸

ادبیات

حشرِ جذبات

(از سحر طراز جناب ثاقب کانپوری)

مری نظر میں وہ رنگینیٔ بہار نہیں
کہ خون دامنِ ہستی پہ لالہ زار نہیں

کسی کے وعدے کا بھی دل کو اعتبار نہیں
میں کیا کروں کہ مجھے دل پہ اختیار نہیں

کرے گا کیا غمِ اہلِ قفس کا اندازہ
کہ دل ترا ابھی افسردۂ بہار نہیں

ابھی سے عشق میں کیوں مضمحل ہے میرا جنوں
ابھی تو دامنِ ہستی بھی تار تار نہیں

مری خموشی سے کیوں بدگماں ہے اے صیاد
قفس میں اب تو مجھے کاوشِ بہار نہیں

وہ دے رہے ہیں تسلّی ہر ایک پہلو سے
مگر یہ دل ہے کہ پھر بھی اسے قرار نہیں

اس ادعائے محبت پہ شرم کر ثاقب
کہ دل فگار نہیں، آنکھ اشکبار نہیں

روسی مسلمان سرخ فوج کو مدد دے رہے ہیں

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) برطانوی روسی پارلیمانی کمیٹی کے اپریل کے بلوٹین میں تاشقند (جنوبی روس) کے ایک ممتاز مذہبی رہنما شان بیدا خاں عبدالمجید خنو جکی سے ملاقات کا حال درج ہے۔

یہ اطلاع دی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "جنگ شروع ہونے کے وقت سے ہم نے دشمن سے مسلح جنگ کرنے کیلئے اپنی فوجوں کو خیر و برکت کی دعا دی ہے اور اپنے ملک کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگی ہیں"

"وہ مسلمان مرد اور عورتیں جو میدان جنگ میں جاکر لڑائی میں حصہ نہیں لے رہے ہیں وہ سرخ فوج کی اس طرح مدد کر رہے ہیں کہ اپنا پس انداز کیا ہوا مال و متاع دفاعی کاموں میں دے رہے ہیں"

"ٹینک اور ہوائی جہاز بنانے کے چندے ہر جگہ جمع کئے جا رہے ہیں۔ سمرقند کی مسجدوں میں صرف ایک دن میں ۱۲۰۰۰ سے زیادہ روبل اور تاشقند میں ۹۰۰ روبل جمع کئے گئے تھے"

---

(۴۴) صدر صوبائی مسلم لیگ دہلی نے ایک بڑا لمبا چوڑا کاغذ کھولا جو ایک فرمان کی طرح تھا اور اردو میں ایک تقریر پڑھی جو نستعلیق خط میں لکھی ہوئی تھی۔ "اس میں دولت ترکیہ جمہوریہ اسلامیہ" کا ذکر کیا گیا تھا اور بار بار اتاترک کا نام آتا تھا۔ نیز اتحاد مسلمین اور آزاد پاکستان کا حوالہ بھی تھا اور ترکی کے لئے دعائیں تھیں ہر دعا پر حاضرین "آمین" کہتے تھے۔ جب ان کے قائد جناح کا نام آتا تو فضا نعروں سے گونج اٹھتی۔ زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے اور میرا خیال ہے کہ اس کے بعد اللہ اکبر کا نعرہ بھی لگایا جاتا تھا۔ پاکستان کے بارے میں مسلمانوں کا خیال یہ ہے کہ اگر وہ یہ مطالبہ ترک کر دیں گے تو وہ ہندوؤں کے بعد جو تعداد میں تین کروڑ ہیں، غلام بنجائیں گے، اسی لئے وہ ترکی کو جو دنیا میں ایک بلند درجہ حاصل کر چکا ہے ایک آزاد اور خود مختار اسلامی ملک سمجھتے ہیں اور اسکے اسقدر مداح ہیں۔

یہ سمجھنا غلط ہو گا کہ ہندوستان میں صرف مسلمان ہی ترکی کے مداح نہیں، ہندوستان کے دارالحکومت میں یہ ہمیں دیکھ کر بڑا فخر محسوس ہوا کہ بڑے بڑے برطانوی افسر اعلیٰ عہدے کے فوجی کمانڈر اور ہندو اور مسلمان جو ایک مدت سے ترکی کا ذکر سنتے چلے آرہے تھے جدید ترکی کے لئے محبت و احترام کا یکساں جذبہ رکھتے تھے۔

دنیائے اسلام

ترک ایڈیٹروں کے وفد نے ہندوستان میں کیا کیا دیکھا؟

ترکی صحافتی وفد جس نے حال میں ہندوستان کا دورہ کیا تھا ایک رکن مسٹر نجم الدین صادق کا حسب ذیل تبصرہ استنبول کے اخبار "افشام" مورخہ ۸ مارچ میں شائع ہوا ہے۔

دہلی ہندوستانی سلطنت کا دارالحکومت ہے پرانی دہلی سے ملی ہوئی نئی دہلی ہے جو انگریزوں نے آباد کی ہے یہیں ہندوستان کا وائسرائے ایک شاندار محل میں رہتا ہے، تمام نئے شہروں کی طرح نئی دہلی بھی بہت کھلی کھلی آباد ہے جہاں جابجا باغ اور پارک ہیں۔ وائسرائے محل سنگ سرخ کا بنا ہوا ہے، اس پر ایک بڑا گنبد ہے اس محل کے دونوں طرف سرکاری عمارتیں نہایت عمدہ چوڑی سڑکیں اور ہندوستانی طرز تعمیر کے چند محل ہیں۔ ہندوستان کے راجہ مہاراجہ جب دہلی آتے ہیں تو ان ہی محلوں میں قیام کرتے ہیں۔ ان خصوصیتوں کی بنا پر دہلی ایک نو آباد شہر ہے جو بڑے بڑے یورپی شہروں سے بالکل مختلف حیثیت رکھتا ہے۔

یہی وہ جگہ ہے جہاں سے وائسرائے اپنے چودہ وزیروں نیز ایک ایوان عام اور ایک ایوان خاص کی رو سے گیارہ برطانوی صوبوں پر حکومت کرتا ہے جو مل کر ہندوستان کے ⅔ حصہ کے برابر ہیں اور جن کی مجموعی آبادی ۲۷ کروڑ ہے، ان چودہ وزراء میں سے گیارہ ہندوستانی ہیں اور تین انگریزی قوانین ایوان عام اور ایوان خاص بناتے ہیں لیکن وائسرائے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس قانون کو نامناسب سمجھے نامنظور کر دے۔

جب ہم دہلی پہونچے تو لارڈ لنلتھگو نے جو وائسرائے ہیں ہمیں لنچ پر مدعو کیا۔ وائسرائے محل کی شان و شوکت اسکے دیوان خانے اور ہندوستانی پیش خدمتوں کی زرق برق پوشاکیں ایسی جاہ و ثروت ظاہر کرتی ہیں جو مہاراجگان کی جاہ و ثروت سے کہیں زیادہ تھی، یہاں انگریزی محل کے تمام آداب و رسوم کا سخت لحاظ رکھا جاتا ہے۔

ہز اکسیلنسی وائسرائے جو ایک بلند قامت اور شریف انگریز ہیں سنجیدہ اور نہایت ذہین مدبر ہیں۔ آپ کی میز پر ہمیشہ ایک چھوٹی گھڑی ایک نوٹ بک اور ایک قلم سامنے رکھا رہتا ہے۔ آپ کے کھانا کھانے اور میز پر بیٹھ کر کام کرنے کے اوقات کا ہر منٹ معین ہے، لنچ کے بعد آپ ہمارے ساتھ محل کے وسیع بل میں ٹہلے جو انگریزی طور سے سجایا گیا ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ آپکی بیگم صاحبہ کو باغ کا بڑا شوق ہے اور ایک ایک پھول کی جگہ اور اس کا رنگ اُنھوں نے پسند کیا ہے کچھ دیر بعد آپ نے ہم میں سے ہر ایک کو باری باری ملاقات کے کمرے میں اپنے اپنے قریب بلایا اور ہم سے ہمارے سفر کے بارے میں بڑی دلچسپی سے باتیں کیں نیز ترکی سے متعلق معاملات پر بڑی دلچسپی سے گفتگو کی، دہلی میں ہمارے تین دن کے قیام کے دوران میں ہم سب برابر لنچ، چائے اور رات کے کھانے پر باہر مدعو کئے جاتے رہے۔ فیلڈ مارشل ویول جو محاذ سے واپس آئے تھے اور لیڈی ویول نے ازراہ کرم ہمیں دعوت دی۔ دہلی کی حکومت مسلم اور ہندوستانی اداروں اور صحافتی حلقے نے محبت و انسیت کا بے نظیر نمونہ پیش کیا۔ ہمیں سیکڑوں دعوتوں کے تار ملے۔ جلسوں میں ہم پر مسلم لیگ کے ممبروں اور صحافتی حلقہ کے لوگوں کی طرف سے خاص طور پر سوالات کی بوچھار ہوتی تھی، ان سب نے جنگ سے متعلق اور ترکی کے بارے میں ہم سے طرح طرح کے سوالات کئے، اور اپنی مشکلات کا بھی بیان کیا۔

مذہب اور زبان، ہندو مذہب اور اسلام کے درمیان تصادم اور حصول آزادی کی خواہش یہ تمام مسائل انتہائی مشکل معموں کیطرح روزانہ گھنٹوں ہمارے سامنے بیان کئے جاتے تھے۔ عرصہ تک ہم ہندوستان کا مسئلہ سنتے رہے جسے حل کرنے میں خود انگریز بھی ابھی تک کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ ان سوال کرنے والوں میں سب ہی طرح کے لوگ تھے، ترکی ٹوپی پہننے والے، پگڑی باندھنے والے، درویش، امام مغربی یا ہندوستانی لباس پہننے والے اور ہر رنگ کے لوگ گندمی رنگ سے لیکر سیاہ فام رنگ تک، بعض ایسے لوگ بھی تھے جو ہمارے دورہ سے اپنے سیاسی اور جماعتی مقاصد کے لئے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے، مگر انھیں جلد محسوس ہو گیا کہ وہ کس قدر غلطی پر تھے۔ بعض اخبارات نے ہماری آمد کے موقع پر بڑے بڑے سخت مقالے لکھے جس پر ہمیں ہندوستان کے برطانوی دارالحکومت کی اس طرح کی آزادی پر اچنبھا ہوا، بعض اخباروں نے تو یہاں تک لکھنے کی جرأت کی "ہندوستان میں ترکی وفد کو دکھانے کی چیز چائے کی پارٹیاں نہیں ہیں جن کا صرفہ عوام کی جیبوں سے جاتا ہے، انھیں تباہ حال اور بھوکے لوگ دکھاؤ، جیلوں کے دروازے کھول دو تاکہ وہ وطن پرستوں سے بات کر سکیں" ہندوستان ایک عجیب و غریب ملک ہے، اپنی عمارات ہی کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ وہاں مختلف خیالات کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

مسلم لیگ نے جس کے صدر مسٹر جناح ہیں ہمیں چائے پر مدعو کیا اس موقع پر اینگلو عربک اسکول کے وسیع صحن میں ہزاروں ہندوستانی مسلمان بہت سی چھوٹی چھوٹی میزوں کے گرد جمع ہوئے سب مسلمانوں نے جن میں بعض ترکی ٹوپی پہنے تھے بعض پگڑی باندھے تھے اور بعض کلپاک یا تکے (؟) پہنے تھے بڑے تپاک سے ہمارا خیر مقدم کیا۔ سبز جھنڈے اور پاکستان کے نوٹس ہر طرف نمایاں نظر آرہے تھے۔ ان نوٹسوں میں سے ایک میں لکھا تھا "اگر پاکستان چاہتے ہو تو قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ" پاکستان سے مراد وہ آزاد حکومت ہے جو تقریباً دس کروڑ ہندوستان کے مسلمان اپنے لئے پنجاب کے علاقہ میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر ہمیں خوبصورت ہار پہنا کر ہمارا خیر مقدم کیا گیا۔ (۴۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر روح عزم مستقل کدیت ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ یکم مئی سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۸

امریکہ کے اُدھار پٹہ کی نوعیت

ولایات متحدہ امریکہ کے "لینر لینڈ مشن" کے صدر مسٹر ایف، ڈبلو، ایکر نے اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ ہندوستان کے سلسلہ میں امریکہ کے "ادھار پٹہ" کی نوعیت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ "مجھے یہ سنکر تکلیف ہوئی ہے کہ ہندوستان کے بعض حلقوں میں اُدھار پٹہ کو امریکن امپیریلزم یا ڈالر ڈپلومیسی کا ایک دروازہ سمجھا گیا ہے، یہ خیال حقیقت سے بالکل دُور ہے، اُدھار پٹہ صرف جنگ کے زمانے کی ایک عارضی چیز ہے جیسا کہ محوری براڈ کاسٹ کی غلط بیانی سے ظاہر ہے یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو قومی یا تجارتی مفادات کو آگے بڑھانے کا ذریعہ ہو اس کے برعکس یہ ولایات متحدہ امریکہ کے باشندوں اور حکومت کی ایک قربانی کا ثبوت ہے، ہم اُمید کرتے ہیں کہ مسٹر ایکر کے اس بیان سے ان لوگوں کے شبہات بڑی حد تک رفع ہو جائیں گے جو اُدھار پٹہ کی موجودہ صورت حالات سے مطمئن نہیں ہیں۔ لیکن ہم مسٹر ایکر کو اس امر کا یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کی رائے عامہ پر محوری براڈ کاسٹوں کا ذرہ برابر بھی اثر نہیں ہوتا جن حلقوں میں اُدھار پٹہ کے طریقہ کو شبہات کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ان کا گلہ یہ ہے کہ امریکہ سے اُدھار پٹہ کا جو انتظام برطانی حکومت نے کیا ہے اس میں ہندوستان کا کوئی ہاتھ نہ تھا اور نہ ہندوستان کے نمایندوں سے اس سلسلہ میں مشورہ کیا گیا تھا کہ خود ہندوستان کے ڈفنس کے لئے ہندوستان کی ضرورتیں کیا کیا ہیں، ہندوستانیوں کا سوال یہ ہے کہ آیا امریکن امداد کی کچھ مدیں ایسی بھی ہیں جو ہندوستان کے نام پر لی جاتی ہیں، مگر چونکہ وہ برطانی امپائر کے تحفظ سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے ان کا بار حکومت برطانیہ کے بجٹ پر پڑنا چاہیئے تھا، چونکہ ادھار پٹہ کی ذمہ داریوں میں ہندوستان کو کوئی دخل نہیں اس لئے وہ فطرتاً یہ سوچتا ہے کہ کہیں بعد کو ادائیگی کے وقت اس پر کوئی ایسا بار نہ پڑ جائے جس سے وہ اس وقت آگاہ نہیں ہے۔

مادری زبان ذریعۂ تعلیم

ہندوستان میں اب غالباً بہت کم لوگ ایسے ہوں گے یا نہ ہوں گے جو مادری زبان کو صحیح ذریعۂ تعلیم نہ سمجھتے ہوں، اور اب یہ خیال دل سے دُور نہ کر چکے ہوں کہ غیر زبان کو ذریعۂ تعلیم بنائے رہنا چاہیئے صرف ابتدائی اور ثانوی تعلیم ہی نہیں بلکہ اعلیٰ تعلیم میں بھی مادری زبان کی اہمیت تسلیم کر لی گئی ہے اور اس اعتبار سے دیسی اور بدیسی زبان کا مسئلہ ہی غیر متنازعہ بن گیا ہے، لیکن ہمیں معلوم نہ تھا کہ لنکا دیس میں جو ہندوستان سے بہت قریبی تعلق رکھتا ہے ایک ایسے ماہر تعلیم بھی ہیں جو اب تک غیر ملکی زبان ہی کو بہتر ذریعۂ تعلیم سمجھتے ہیں، سیلون یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے رتناپور میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر تامل اور سنہالی زبانوں کو ذریعۂ تعلیم بنانے کا ارادہ ہے تو اس کا نوٹس بہت دنوں پہلے سے ملنا

عبرت انگیز ہے وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ شکسپیر اور شا کے بغیر دنیا میں کسی کی تعلیم اچھی نہیں ہو سکتی، ہم بھی ان مصنفوں کی بین الاقوامی شہرت سے واقف ہیں اور ان کی تصنیفوں کی قدر کر سکتے ہیں، لیکن متمدن ممالک میں مثلاً فرانس روس وغیرہ میں کیا لاکھوں انسان ایسے نہیں ہیں جو تہذیب و تعلیم کے زیوروں سے آراستہ ہیں۔ مگر شیکسپیر اور شا کا مطالعہ اُنھوں نے کیا ہے؟ اگر صرف انھیں چند مصنفوں کو تعلیم و تمدن کی بنیاد سمجھ لیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اُن سے پہلے کی دنیا جاہل اور غیر ملکی متمدن تھی، حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہے۔

کاٹھیاواڑ کی چھوٹی ریاستیں

بہت دنوں کی بات ہے کہ لارڈ لنلتھگو نے ہندوستان کے والیان ریاست کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ان کو دو اہم باتوں کے متعلق مشورہ دیا تھا۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنی طرز حکومت کو زمانہ کی روش کے مطابق بنائیں اور دوسرے یہ کہ جو بہت چھوٹی چھوٹی ریاستیں اس لائق نہیں ہیں کہ اپنے نظم و نسق کا بار کامیابی سے برداشت کر سکیں، وہ دوسری بڑی ریاستوں میں مل جائیں، اوّل الذکر مشورہ پر اب تک کوئی خاص عمل نہیں کیا گیا ہے، لیکن لارڈ لنلتھگو نے "نمائندہ تاج" کی حیثیت سے کاٹھیاواڑ کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو بڑی ریاستوں سے ملحق کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہم اس عمل پر کوئی خاص اعتراض کرنا نہیں چاہتے، لیکن اتنا ضرور کہنا چاہتے ہیں کہ چھوٹی ریاستوں کو بڑی ریاستوں میں ملا دینے سے انکی رعایا کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہونچے گا، چونکہ خود بڑی ریاستوں کی حالت بھی قابل اصلاح ہے اور ان کو زمانے کی روش کے مطابق بنانے کی ضرورت ہے اس لئے بہتر یہ ہوتا کہ بڑی ریاستیں اصلاحات کی طرف رجوع ہوتیں اور چھوٹی ریاستوں کو برطانی ہند سے ملا دیا جاتا، غالباً آئندہ چل کر برطانی ہند کے صوبوں اور ہندوستانی ریاستوں کا ایک فیڈریشن میں شریک ہونا ہی پڑیگا۔ اس لئے اچھا یہی تھا کہ جہاں تک ممکن ہوتا جمہوری اثرات کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جاتا۔

کیا ٹیونس کے بعد جنگ ختم ہو جائیگی

ٹیونس میں محوریوں کی ہر شکست پر یورپ میں اضطراب اور بے چینی پھیلتی جا رہی ہے، چنانچہ اطالیہ کے ساحلی مقامات کو خالی کرایا جا رہا ہے، یونان کو مضبوط بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے، اور فرانس کے ساحلی علاقوں پر بھی انتظامات ہو رہے ہیں، جس کے معنی یہ ہیں کہ اب محوری اس چیز کو سمجھ چکے ہیں کہ جیوں ہی ٹیونس کا مورچہ ان کے ہاتھ سے نکلا فوراً یورپ پر حملہ ہو جائے گا۔ اور اس حملہ کے بعد موجودہ جنگ ایک ایسے دور میں داخل ہو جائے گی جس کے بعد بہت ممکن ہے

روس اپنی فوجوں کو روس کے مقابلہ سے ہٹا کر یورپ کے نئے مورچہ پر لگا دے جس کا لازمی اثر یہ ہوگا کہ ایک طرف روس کی پیش قدمی کی رفتار بہت زیادہ بڑھ جائے گی، اور دوسری جانب یورپ میں جنگ کے بعد جرمنی کے مقبوضہ علاقوں میں بغاوت ہو جائے گی اور اس طرح وہ تاریخی جنگ جو یورپ ہی سے شروع ہوئی تھی یورپ ہی میں پہونچنے کے بعد ختم ہو جائے گی۔

جرمنی کی اس نازک پوزیشن کو محسوس کرتے ہوئے برطانوی اور امریکن مدبرین برابر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ یورپ کی جنگ جلد سے جلد شروع کرنے کے بعد جرمنی کو چاروں طرف سے گھیر کر ختم کر دیا جائے۔

لڑائی آخری مرحلہ پر

لندن۔ ۲۹ر اپریل، ٹیونیشیا کی لڑائی کے بارے میں الجیرس ریڈیو نے ایک اعلان میں بتلایا ہے کہ پہلی برطانی فوج کے ہراول دستے بو اراد اور گوبلاٹ کے درمیان آگے بڑھ گئے ہیں اور وہ اس وقت ٹیونس کو جانے والی بڑی سڑک سے تین میل سے کم فاصلہ پر رہ گئے ہیں۔ پہلی برطانی فوج فان آرنم کی فوج اور ان جرمن فوجوں کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل کاٹنے والی ہے جو کہ دکھن میں آٹھویں برطانی فوج کا مقابلہ کر رہی ہیں، رائٹر کا بیان ہے کہ ٹیونیشیا کے تمام مورچوں پر اتحادی فوجیں جرمنوں کے سخت مقابلہ کے باوجود برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ اُتر پچھم میں فرانسیسی مراکو کی فوجیں سمندری ساحل کے ساتھ ساتھ بزرٹا پر بڑھ رہی ہیں، اس سے دکھن میں فرانسیسی اور امریکی فوج کے دستے ایک ایسی جگہ پہونچ گئے ہیں جو میٹور سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے پہلی برطانی فوج کا ایک دستہ ہتوریا سے سات میل سے کم فاصلہ پر رہ گیا ہے۔ اس وقت پہلی برطانی فوج ٹیونس سے ۲۱ میل سے کم فاصلہ پر رہ گئی ہے، وسطی ٹیونیشیا میں پونٹ ڈو فاس پر برطانی ٹنکوں نے گولے پھینکنا شروع کر دیے ہیں اور فرانسیسی فوج اس شہر کے بالکل قریب پہونچ چکی ہے۔

امریکہ کی کوئلہ کی کانوں میں ہڑتال

(واشنگٹن۔ ۲۹ر اپریل) اجرت پر جھگڑے کے سلسلہ میں کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے والے ۵۰ ہزار سے زیادہ مزدوروں نے کل سے کام چھوڑ دیا ہے، جس سے ملک بھر میں ہڑتال ہونے کا خطرہ ہے۔ مزدوروں کی یونین کے پریذیڈنٹ مسٹر جان لیوس نے کل اعلان کیا تھا کہ اگر نئے معاہدے نہ ہو سکے تو ۴۵۰۰۰ مزدور شکروار کی آدھی رات سے ہڑتال کر دیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ وار لیبر بورڈ جس نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے پریذیڈنٹ روزولٹ سے مداخلت کی درخواست کرے گا۔

پتھر کے کوئلہ کی کانوں کے دس ہزار مزدوروں کی طرف سے بھی ہڑتال کرنے کی دھمکی دی گئی ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت ۹ کروڑ ٹن کوئلہ جمع ہے، لیکن اگر کوئلہ کی کانوں میں مکمل ہڑتال ہو گئی جیسا کہ خطرہ ہے، تو بہت سے کارخانوں میں چند روز کے اندر ہی کوئلہ کی کمی پڑ جائے گی۔ مسٹر آرڈنگ ایس ہالڈ چیرمین یونائٹڈ سٹیٹس سٹیل نے اعلان کیا ہے کہ کوئلہ کے مزدوروں کی ہڑتال کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ملک کے فولاد کے کارخانے دو ہفتہ کے اندر تیار ہو جائیں گے۔

کانگریسی لیڈر نظر بند رکھے جائیں گے

(نئی دہلی۔ ۲۹ر اپریل) حکومت ہند نے ایک نیا آرڈیننس نافذ کیا ہے جس کے ذریعہ اس کارروائی کو جائز قرار دیدیا گیا ہے جو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ ۲۶ کے ماتحت اب تک کی گئی ہے، اس آرڈیننس کے ذریعہ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲ ضمن ۲ کے موجودہ کلاز ۱۵ کی جگہ حسب ذیل کلاز وضع کیا گیا ہے۔

۱۵ کسی شخص کی گرفتاری یا نظر بندی جسکے متعلق کسی افسر کو جو ان قواعد کے ذریعہ گرفتار کرنے یا نظر بند کرنے کا مجاز ہو مناسب اسباب کی بنا پر یہ شبہ ہو کہ وہ دشمن سے وابستہ ہو یا جس نے کوئی ایسا کام کیا ہو یا

اور غیر ملکی حکومتوں یا ہندوستانی ریاستوں کے تعلقات پر نقصان دہ اثر ڈالتا ہو یا جنگ کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے میں مانع ہو اور جس کے متعلق اس افسر کو یقین ہو جائے کہ اس کو ایسے نقصان دہ کاموں کا ارتکاب کرنے سے روکنے کے لئے اس کی گرفتاری اور نظر بندی ضروری ہے، یا ایسے شخص کو کسی علاقہ میں داخل ہونے یا پاس نہ رکھنے یا رہنے کی ممانعت کرنا ضروری ہے، یا ایسے شخص کو کسی علاقہ میں رہنے کے لئے مجبور کرنا یا کوئی کام کرنے سے باز رکھنا ضروری ہے۔

اس آرڈیننس کی رو سے یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ شکوک رفع کرنے کی غرض سے یہ لازم قرار دیا جاتا ہے کہ اب تک ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت جو احکام جاری کئے جا چکے ہیں ان میں سے کسی کو بھی ناجائز یا خلاف قانون نہیں سمجھا جائیگا اور نہ ہی اس وجہ سے اس پر کوئی اعتراض کیا جا سکے گا کہ اس قاعدہ کے ذریعہ ان اختیارات سے زیادہ اختیارات دیدیے گئے ہیں جو قاعدہ مذکور بنانے کے وقت قانون ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ مجریہ سنہ ۱۹۳۹ء کی دفعہ ۲ کے ماتحت دیے جا سکتے تھے اس آرڈیننس کا فوراً نفاذ ہو گیا ہے۔

آل انڈیا مومن کانفرنس

دہلی۔ آل انڈیا مومن کانفرنس کے آٹھویں سالانہ اجلاس کی آخری نشست ۲۹ر اپریل کی رات کو کانفرنس پنڈال میں مسٹر ظہیر الدین کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ تمام سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کو فوراً رہا کر دے، اور ملک میں ایک قومی حکومت کا نفاذ کرے جو ہر سیاسی پارٹی کے نمایندوں پر مشتمل ہو، ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے بہار لیجسلیٹو کونسل کے ممبر مسٹر محمد نے فرمایا کہ چونکہ موجودہ سیاسی تعطل اور جمود ملک کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہونچا رہا ہے، نیز جنگی کاموں میں بھی اسکی وجہ سے کمی نمایاں ہے اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان کے بچاؤ کی خاطر موجودہ ڈیڈلاک کو فوراً دور کرے، دوسرے رزولیشن کے ذریعہ جو مسٹر عبدالقیوم انصاری نے پیش کیا تھا کانفرنس نے جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کے اس بل کی مذمت کی جو وہاں ہندوستانیوں کے خلاف پاس کیا گیا ہے کانفرنس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جنوبی افریقہ سے اپنے ہائی کمشنر کو فوراً واپس بلالے، ایک اور ریزولیشن کے ذریعہ کانفرنس نے ورکنگ کمیٹی کو ہنگامی حالات کے پیش نظر کانفرنس کے تمام اختیارات منتقل کر دئے، ورکنگ کمیٹی کو یہ بھی اختیار دیا کہ وہ جماعتی اعتبار سے ہندوستان کی دیگر سیاسی جماعتوں کے ساتھ اشتراک عمل پیدا کرنے کی کوشش کرے،

کانفرنس کا آئندہ اجلاس سی پی میں منعقد ہوگا۔

چار جرمن اور اطالوی جہازوں نے خودکشی کر لی

نئی دہلی۔ ۲۹ر اپریل، براون فیلز، ڈرکن فیلز، اور ایہرن فیلز نامی جرمن جہاز اور اھورا نامی اطالوی جہاز نے جو "مارماگاؤ" کی بندرگاہ میں پناہ لئے ہوئے تھے وہاں ۹ر مارچ سنہ ۱۹۴۳ء کو خودکشی کر لی حکومت ہند ان جہازوں کے سامان کے بارے میں تحقیقات کر رہی ہے۔

---

۴۴ آئندہ سال کا بجٹ پیش ہو کر منظور ہوا، اور بقید ذیل عہدہ داران اور ممبران انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب عمل میں آیا۔

پریسیڈنٹ مسٹر سی۔ اے، ہر برٹ آئی۔ سی۔ ایس۔ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔

سکریٹری:۔ خواجہ عبدالسلام۔

ممبران انتظامیہ:۔ مسٹر سی۔ ڈی۔ ایم، ارنیڈل، نواب سید خاقان حسین، پر پورنانند، کالکا پرشاد دھون، سید احمد حسین، شیخ یوسف علی کیل، لالہ روپ چند جین، ایس۔ بی۔ ٹنڈن، بدھولال

یکم مئی سنہ ۱۹۴۳ء

ارئینۂ کانپور

گیا پرشاد لائف سیونگ ٹرسٹ گیا پرشاد لائف سیونگ ٹرسٹ کی طرف سے صوبوں کے اُن لوگوں کو طلائی، نقرئی اور سندیں بطور انعامات دیے جاتے ہیں جو کہ کسی انسان کی جان ڈوبنے سے یا کسی طریقہ سے بچائے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ٹرسٹ کے پاس اس قسم کی درخواستیں بہت کم آتی ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عوام کو اس ٹرسٹ کا حال اچھی طرح سے معلوم نہیں ہے لہذا عوام سے درخواست کی جاتی ہے کہ جو شخص بھی کسی انسان کی جان ڈوبتے ہوئے یا کسی طرح سے بچائے وہ کلکٹر صاحب کو اسکی اطلاع دے تاکہ وہ انعام کا مستحق ہو سکے۔ کلکٹر صاحب اس ٹرسٹ کے سکریٹری ہیں۔

ریڈ کراس فنڈ ریڈ کراس فنڈ کی امداد کیلئے کانپور کے باشندوں کیطرف سے ایک میوزک کانفرنس یکم و ۲ مئی سنہ ۴۳ء کو وکٹوریہ پارک میں ہو رہی ہے جسمیں بہترین فن موسیقی کے جاننے والے بیرونجات سے آ رہے ہیں۔ اس کانفرنس کے انتظامات پروفیسر جے دیو سنگھ آف ڈی۔ اے۔ وی کالج بڑے پیمانہ پر کر رہے ہیں۔

دنگل گزشتہ ہفتہ یعنی ۲۴۔ ۲۵ اور ۲۶ر اپریل کو دنگل ہوا تھا جس میں گاما۔ امام بخش، حمیدہ وغیرہ مشہور و معروف پہلوانوں نے آکر اپنے کمالات دکھائے تھے۔

پٹیشن مسٹر گلاب چند جین جو حال ہی میں میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب ہوئے ہیں ان کے انتخاب کے خلاف پٹیشن دائر کیا گیا ہے۔

رہائی مسٹر س ایس۔ بی، ڈیسائی سنتوش چند کپور اور یوسف جو کہ ۱۵ روز پہلے گرفتار کئے گئے تھے ان کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے۔

جوائنٹ کمیٹیوں کے رجسٹرار لوکل گورنمنٹ نے یہ تجویز کیا ہے کہ جوائنٹ کمیٹیوں کے رجسٹرار کے فرائض ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کے ذمہ کر دیے جائیں اور رجسٹرار کا دفتر بھی انڈسٹریز کے دفتر میں منتقل کر دیا جاوے، یو۔ پی۔ چیمبر آف کامرس نے بھی اس تجویز کے حق میں رائے دی ہے اور یہ اُمید ظاہر کی ہے کہ اس سے تجارتی اور کاروباری لوگوں کو بہت مدد ملے گی۔

انجمن معہد ادبیہ کا مشاعرہ ۱۵ر مئی۔ ۹ بجے رات کو دفتر صداقت میں انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ہوگا۔ (پہلے تاریخ ۸ر مئی مقرر تھی) مصرع طرح:۔ وہاں تو روز قیامت اُٹھائی جاتی ہے۔ قافیہ بنائی ردیف جاتی ہے

میلاد شریف مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب ایگزیکٹو آفیسر میونسپل بورڈ ۲ر مئی ۶ بجے شام کو محفل میلاد شریف منعقد کر رہے ہیں جس میں معززین شہر کو مدعو کیا گیا ہے۔

پٹرول راشننگ ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کانپور نے پٹرول کی راشننگ کے متعلق ایک پریس نوٹ میں شائع کیا ہے کہ پرائیوٹ موٹروں، سائیکلوں اور بسوں کے واسطے پٹرول راشننگ یکم مئی سے روزانہ ۲ بجے سے ۵ بجے دن تک درخواستیں لی جاوینگی۔

ریوالور برآمد مسمی شیو شنکر لال ساکن بھگونت نگر کے پاس سے اسپتال میں ایک ریوالور اور ۸ کارتوس برآمد ہوئے ہیں، یہ شخص اسٹیشن پر سے بیہوشی کی حالت میں اسپتال لایا گیا تھا۔

طوائفوں کا اخراج کانپور میونسپل بورڈ نے مسٹر لبشوناتھ تیا سینز وائس چیرمین کی یہ سفارش منظور کر لی ہے کہ طوائفوں کو سرکی محال، چٹائی محال، لاٹھی محال، اور اناوہ بازار سے خاص طور سے اور تمام شہر سے عام طور پر مول گنج میں منتقل کر دی جاویں جبتک کہ طوائفوں کے رہنے کے لئے جوہی ایریا میں انتظام نہ کر دیا جاوے۔

ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پریزنرس ۳۰ر اپریل کو مسٹر سی۔ اے

سبدِ گل

شکاگو کے ایک زنانہ اسکول کی لڑکیوں نے لڑکوں کے لباس اس لئے پہن لئے تھے کہ اُن کو ریشمی موزے نہیں ملتے تھے، لڑکوں نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ لڑکیوں کو مردانہ لباس نہیں بلکہ زنانہ لباس ہی پہننا چاہیئے۔ جب لڑکیاں نہ مانیں تو لڑکوں نے پروٹسٹ کے طور پر اپنے اسکول میں لہنگا پہن کر آنا شروع کر دیا لیکن ان کو اسکول میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی اس لئے اُنھوں نے ایک جلوس نکالا اور جھنڈے پر یہ مضمون لکھ دیا:۔

ہم اسکول سے اس لئے نکال دئے گئے ہیں کہ لڑکیوں نے ہمارے پتلون چُرا لئے ہیں، غالباً یہی صحیح ہے کہ لڑکیوں کو لڑکیوں ہی کی طرح رہنا چاہیئے جیسا کہ نواب مرزا شوق نے کہا ہے ؎

لڑکی وہ جو لڑکیوں میں کھیلے
نہ کہ لڑکوں میں جاکے ڈنڈ پیلے

کہا جاتا ہے کہ فرانس میں اپنے نقلی دانتوں کیلئے "راشن کارڈ" جاری کئے جارہے ہیں، لیکن جب سے ہٹلر نے فرانس پر قبضہ کر لیا ہے وہاں غذا دستیاب نہیں ہے، اِس لئے جب چبانے کے لئے کوئی چیز نہ ہوگی تو لوگ دانت لے کر کیا کریں گے؟

ایک رپورٹ کہتی ہے کہ چونکہ ایک ایسے مریض کو جسے ایک مخصوص بیماری کے باعث نشاستہ اور شکر والی کوئی غذا ہضم نہیں ہوتی دو سال کے اندر سات ہزار پونڈ وزنی کیلے کھانے پڑے ہیں اور وہ اس غذا سے گھبرا اُٹھا ہے اِس لئے وہ دعا کر رہا ہے کہ برطانیہ میں کہیں کیلا دستیاب نہ ہو، اس کا خیال ہے کہ "بغیر کیلے کا برطانیہ" جنت بن جائے گا۔

—— ہمارا خیال بھی یہی ہے کہ لندن کیلے اور لنڈن کا ہر شہر اُن لوگوں کے لئے جنت بن جائیگا جو سڑکوں پر ان کے چھلکوں کے باعث پھسل کر گر جاتے ہیں اور زخمی ہو جاتے ہیں!

کیا جاپان روس اور جرمنی میں صلح کرائے گا؟

نیویارک ۲۳ر اپریل۔ اخبار ہیرلڈ ٹریبون۔ نے لکھا ہے کہ یہ خیال تو بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر سگمٹو کو جاپان کا وزیر خارجہ اس مقصد سے مقرر کیا گیا ہے کہ وہ برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ صلح کے شوشے چھوڑیں گے لیکن اس مرحلہ پر یہ خیال زیادہ امکانی ہوتا ہے کہ اس شخص کو جو علانیہ طور پر جبیت کے خلاف نکتہ چینی کیا کرتے تھے، اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ سوویٹ روس کے ساتھ کوئی اہم کام انجام دینا ہے خواہ وہ دوستانہ ہو یا مخالفانہ ہو یا دھوکہ دہی کا ہو چینی کچھ عرصہ سے یہ شبہ کر رہے ہیں کہ جاپان، ہٹلر اور اسٹالن کے درمیان ایک علاحدہ صلح کرانے کی فکر میں ہے اور اس کے بدلہ میں موسیو اسٹالن سے مطالبہ کیا جائیگا کہ وہ چین اور جاپان کے درمیان پڑکر ایک علحدہ صلح کرا دیں۔

جاپان اس قسم کی اسکیم پر عمل درآمد کرنے کے بہت قابل ہے اور یہ بہت ممکن ہے کہ جاپان ماسکو کے روبرو اس قسم کی تجویز پیش کرنے کیلئے رضامندی ظاہر کر چکا ہے جاپان ایسا بھی کر سکتا ہے کہ وہ اس کے روبرو بہت سخت مطالبہ پیش کردے جیسا کہ اس نے پہلے تجویز کیا تھا کہ سائبیریا کے علاقے میں فوجیں نہ رکھی جائیں اور وہ روس پر دھوکے سے حملہ کرنیکا پیش خیمہ ثابت ہو۔

جاپان کے نئے وزیر خارجہ مسٹر شگموٹو نے قوم کے نام ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جنگ بڑی تیزی کیساتھ انتہائی عروج کو پہونچ رہی ہے، تمام قوموں نے جو اس جنگ میں مصروف ہیں اپنی تمام قومی طاقت جنگ میں صرف کر دی ہے اور وہ آخری جنگ کی انتظار میں ہیں آپنے مزید کہا کہ اس موجودہ جنگ کے نتیجہ سے نہ صرف جاپان کی قسمت کا فیصلہ ہوگا بلکہ پورب ایشیا کے عروج و زوال کا بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جائے گا۔

ادبِ لطیف

پورنماشی کی رات

(از چاند شرما جرنلسٹ)

پورنماشی آتی ہے اپنے پورے جوبن اور پوری سندرتا کے ساتھ، ہر چیز پر چھا جاتی ہے، ہر چیز مست سی ہو جاتی ہے، مدہوشی سی اور سرشاری ——! لیکن میرے دل کو نہ معلوم کیا ہونے لگتا ہے! وہ تڑپنے کیوں لگتا ہے؟ زور زور سے دھڑکنے کیوں لگتا ہے وہ! —— کیا وہ چاہتا ہے —— چاہتا ہے کہ کوئی ساجن ہو جس کی وہ پوجا کرے، جس کے گلے میں باہیں ڈالکر کہے، تم میرے ہو، ساجن میرے کیوں میرے! میرے کانوں کو کیا ہو جاتا ہے، وہ ایک مدھر مدھر سا گیت۔ دھیرے دھیرے بجنے والے ساز کیوں سُننے لگتے ہیں؟ میری آنکھیں کیوں بند ہونے لگتی ہیں؟ مجھ پر نشے کی سی حالت کیوں طاری ہونے لگتی ہے؟ کیا کوئی بتائے گا مجھے، کہ یہ سب کچھ یوں کیوں ہوتا ہے؟ جب پورنماشی آتی ہے! مجھے ہر چیز مست سی کیوں نظر آنے لگتی ہے؟ مجھے ان پر ایک نیا روپ کیوں دکھائی دینے لگتا ہے؟

ہاں! کیا کوئی بتائے گا کہ یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے، پورنماشی کی رات کو، جب کہ چاند۔ پورا چاند پوری سندرتا سے آکاش پر چمک رہا ہوتا ہے —— اور مجھے ہر شے مست اور سرشار سی نظر آنے لگتی ہے، ہاں تب۔ تب میرے دل میں میٹھی میٹھی سی درد کیوں ہونے لگتی ہے۔ میرے کانوں میں ایک خاص قسم کا ساز کیوں بجنے لگتا ہے، میری آنکھیں کیوں بند ہونے لگتی ہیں، پورنماشی کی رات کو جبکہ آکاش پر پُورا چاند چمک رہا ہوتا ہے! کیا کوئی بتائے گا؟

عالمِ نسواں

عورت کے زیورات

(از چودھرانی کملا دیوی ایم۔ اے)

مدھوبن میں آم بورے ہیں، انکی مست کر دینے والی مہک سے سارا مارواڑ مہک رہا ہے۔

پیاری سکھیو! آم میں بور آگئے۔

بہو سولہ سنگار کر کے چھم چھم کرتی ہوئی محل سے اُتری، ساس نے کہا "بہو! مجھے اپنے گہنے پہن کر دکھاؤ۔"

بہو نے کہا، ساس جی! میرے گہنوں کی کیا بات پوچھتی ہو، میرا گہنا تو سارا کنبہ ہے —— میرے سسر جی گھر کے راجہ ہیں اور ساس رانی۔

میرے جیٹھ جی بازوبند ہیں اور جیٹھانی جی بازو بند کی ڈور ہیں۔

میرا دیور میری ہاتھی دانت کی چوڑی ہے، اور دیورانی جی اس کی ٹیپ۔

میری آنکھوں کا تارا گھر کا اُجالا ہے اور اسکی بہو دیئے کی جوت ہے۔

میری پیاری بیٹی ہاتھوں کی انگوٹھی ہے اور میری سوامی چنبیلی کے پھول۔ میری نند کسُم رنگ کی چولی ہے اور نندوئی گیندے کا ہار، میرے بالم سر کا سہرا ہیں اور میں اُن کی سیج کا سنگھار!

بہو کی بات سُن کر ساس نے خوش ہو کر کہا، "اچھی بہو! میں تیری پیاری باتوں پر بل بل جاؤں تو نے میرے سارے کنبے کو سراہا ہے۔

بہو بولی "ساس جی! میں تمھارے چرنوں پر بلہاری جاؤں، تم نے ارجن بھیم جیسے بیٹے پیدا کئے ہیں اور اے نند! میں تمھاری گود پر نچھاور ہوں، تم نے رام اور لچھمن ایسے بھائیوں کو گود میں کھلایا ہے۔

سونے اور چاندی کے وعدے کے سودے بند

بمبئی ۲۳ر اپریل۔ بمبئی بلین ایکسچنج کی مرچنٹ اور بورڈ آف ڈائرکٹران کی ایک مشترکہ میٹنگ آج تیسرے پہر سر چینی لال مہتہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں اس صورت حالات پر غور کیا گیا جو کہ سونے اور چاندی کے نرخ میں غیر معمولی اضافہ سے بازار میں پیدا ہو گئی ہے۔

بحث کے بعد ایک رزولیوشن پاس کیا گیا جس کے ذریعہ ایکسچنج کے ممبران کو ہدایت کی گئی کہ وہ سونے اور چاندی کے جیٹھ وعدے کے سودے اور آیندہ وعدے کے سودے نہ کریں۔

سر موریس گوائر کی الوداعی تقریر

نئی دہلی ۲۴ر اپریل۔ سر موریس گوائر چیف جسٹس فیڈرل کورٹ آف انڈیا پرسوں سے ریٹائر ہو گئے ہیں پرسوں وہ آخری مرتبہ فیڈرل کورٹ کے اجلاس میں شریک ہوئے تھے، اس اجلاس میں انھوں نے دو فیصلے صادر کئے ایک فیصلہ میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدے کو خلاف ضابطہ قرار دیدیا ہے اور دوسرے فیصلہ میں انھوں نے یوپی کے قانون لگانداری کو ضابطہ کے قطعی مطابق قرار دیا۔

فیڈرل کورٹ کے اس آخری اجلاس میں ان کو الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا جس کا سر موریس گوائر نے مناسب الفاظ میں جواب دیا، اس میں انھوں نے فیڈرل کورٹ کے اتحاد پیدا کرنے والے اثر پر زور دیا انھوں نے مزید کہا کہ میں نے ہمیشہ امید کی ہے کہ فیڈرل کورٹ شہر دہلی کی مانند اس قسم کے اتحاد کا ایک نمونہ بن جائے گی جو تمام سیاسیات کو قطع نظر کرتے ہوئے اختلافات سے پیدا ہو سکتا ہے، کیونکہ شہر دہلی کیطرح یہ عدالت بھی کسی نسل فرقہ یا صوبہ کی ملکیت نہیں ہے، بلکہ تمام ہندوستان کی ملکیت ہے۔

نئی دہلی ۲۴ر اپریل، ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۲۶ کے ماتحت جسکو فیڈرل کورٹ نے ناجائز قرار دیدیا ہے ۱۲ ہزار اشخاص نظر بند ہیں انہیں مہاتما گاندھی اور دیگر کانگریسی لیڈران بھی شامل ہیں۔

بچوں کی دُنیا

بُڑھیا کے دو پیسے

بیٹوں کا بیاہ رچایا ہے، نیز تین عالی شان حویلیاں خریدی ہیں، اس پر بُڑھیا کہنے لگی کہ "کیوں نہ آپ میرا بھی کچھ سرمایہ اپنی تجارت میں لگا دیں؟" تاجر رضامند ہو گیا۔

بڑھیا نے جھٹ سے اپنے آنچل سے دو پیسے نکال کر تاجر کے ہاتھ پر رکھدئے، سوداگر (تاجر) نے دل میں تو بہت بُرا مانا اور چاہا کہ بُڑھیا کو اس کی رقم (مبلغ دو پیسے) واپس کر دے، لیکن اُس نے بُڑھیا کی دل شکنی کرنی مناسب نہ سمجھی اور دو چار باتیں کر کے رخصت ہوا۔

(۲)

متذکرہ بالا واقعہ کو بارہ سال کا طویل عرصہ گزر گیا ایک دن اسی تاجر کی دوکان پر ایک بڑھیا لاٹھی ٹیکتی ہوئی اور [illegible] لگی "صاحب میرا حساب بیباق کر دیجئے!"

تاجر حیرانی سے کہنے لگا کہ کون سا حساب ہے؟ کیسا حساب؟

بُڑھیا چلّا کر کہنے لگی، کہ کیا آپ کو بارہ سال پہلے کی بات یاد نہیں؟ جب میں نے آپکو دو پیسے تجارت میں لگانے کے لئے دئے تھے!

تاجر بارہ سال پہلے کا بہی کھاتہ کھول کر دیکھنے لگا۔ ایک صفحہ پر لکھا تھا کہ ایک بڑھیا کے دو پیسے بھی تجارت میں لگائے گئے، وہ بڑھیا سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ ہاں بڑی بی! ٹھیک ہے، میں نے تجارت میں تمھارے دو پیسے لگا دئے تھے اور تم سے یہ اقرار بھی کیا تھا کہ تمھارے دو پیسے ہر ششماہی کے بعد دُگنے ہو جایا کریں گے، بُڑھیا نے اپنا پوپلا منھ کھولا اور کہنے لگی۔

"خدا تمھارا بھلا کرے، اب بہت مدت گزر گئی ہے موت سے ہمکنار ہوا چاہتی ہوں، آج نہ سہی کل سہی، اِس لئے مہربانی کر کے مجھے میری رقم دیدو۔"

تاجر پانچ روپے بُڑھیا کو دیتے ہوئے کہنے لگا۔ "یہ لو اپنی رقم!"

پانچ روپے کی قلیل رقم دیکھ کر بُڑھیا نے شور مچانا شروع کر دیا "ہائے میں لُٹ گئی، میں برباد ہو گئی، تاجر میری رقم اُڑانا چاہتا ہے مجھے میری پائی پائی کا حساب چاہیئے!" شور سُن کر آس پاس کے دوکاندار اور بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور بڑھیا سے شور کی وجہ دریافت کرنے لگے، بڑھیا نے "الف" سے لیکر "یے" تک ساری حقیقت کہہ سُنائی، ایک دوکاندار تاجر سے کہنے لگا کہ بڑھیا ٹھیک تو کہتی ہے، تم پورا حساب کیوں نہیں چکا دیتے؟ تاجر کہنے لگا بھئی تم ہی حساب کرو۔

"دوکاندار نے کہا، بارہ سال کی ہوئیں چوبیس ششماہیاں، اس حساب سے "بڑھیا کے دو پیسے" چوبیس بار دُگنے ہوئے اس پر بُڑھیا بڑبڑائی "خدا تجھے نیکی دے، میں بھی تو یہی کہتی ہوں، اب تم حساب کرو۔"

حساب ہونے لگا "بڑھیا کے دو پیسے ۲۴ چوبیس ششماہیوں کے بعد اس طرح بڑھنے لگے۔

(۱) ششماہی	۱ آنہ	(۱۳) ششماہی	۲۵۶ روپے
(۲) 〃	۲ 〃	(۱۴) 〃	۵۱۲ 〃
(۳) 〃	۴ 〃	(۱۵) 〃	۱۰۲۴ 〃
(۴) 〃	۸ 〃	(۱۶) 〃	۲۰۴۸ 〃
(۵) 〃	۱ روپیہ	(۱۷) 〃	۴۰۹۶ 〃
(۶) 〃	۲ 〃	(۱۸) 〃	۸۱۹۲ 〃
(۷) 〃	۴ 〃	(۱۹) 〃	۱۶۳۸۴ 〃
(۸) 〃	۸ 〃	(۲۰) 〃	۳۲۷۶۸ 〃
(۹) 〃	۱۶ 〃	(۲۱) 〃	۶۵۵۳۶ 〃
(۱۰) 〃	۳۲ 〃	(۲۲) 〃	۱۳۱۰۷۲ 〃
(۱۱) 〃	۶۴ 〃	(۲۳) 〃	۲۶۲۱۴۴ 〃
(۱۲) 〃	۱۲۸ 〃	(۲۴) 〃	۵۲۴۲۸۸ 〃

بُڑھیا کو دو پیسے کی بدولت پانچ لاکھ، چوبیس ہزار، دو سو اٹھاسی روپے حاصل ہوئے اور تاجر بیچارے کا کچومر ہی نکل گیا۔

پردۂ فلم

سُہراب مودی مغل اسٹوری بنائیں گے

بمبئی کی تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے، کہ ہندوستان کے لائق ڈائرکٹر مسٹر سہراب مودی پرتھوی ولبھ کی تیاری کے بعد ایک ایسی عظیم الشان مغل اسٹوری بنانے کا فیصلہ کر چکے ہیں جو ہندوستان کی فلمی صنعت میں اسی طرح انقلاب برپا کر دیگی جس طرح کہ پکار نے انقلاب برپا کر دیا تھا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مغل اسٹوری کی ابتدائی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں تاکہ پرتھوی ولبھ کی تکمیل کے بعد اسے فوراً شروع کیا جا سکے۔

یہ حقیقت ہے اور حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مسٹر سہراب مودی اس وقت ہندوستان بھر میں تاریخی تصاویر کے لحاظ سے ہندوستان کے تمام فلم سازوں اور ڈائرکٹروں سے ممتاز ہیں، ہندوستان کی کوئی بھی فلم کمپنی اس وقت تک منروا سے بہتر تاریخی تصاویر تیار نہیں کر سکی ہے، اس لئے یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مسٹر سہراب مودی کی مغل اسٹوری ہر لحاظ سے ایک قابل قدر شاہکار ثابت ہوگی۔

محبوب کی نجمہ کا شوٹنگ ختم

ہندوستان کے مشہور ڈائرکٹر محبوب کی جدید تصویر نجمہ کی بابت معلوم ہوا ہے کہ اس تصویر کا شوٹنگ ختم ہو چکا ہے اور شوٹنگ کے ختم ہونے کے بعد تصویر کا ایڈیٹنگ ہو رہا ہے۔

نجمہ لکھنؤ کے نوابوں کی ایک نہایت ہی دل کش داستان ہے جسے بڑے سلیقہ کے ساتھ محبوب نے تیار کیا ہے، بمبئی کے فلمی حلقوں کی یہ رائے ہے کہ نجمہ ایک ایسی تصویر ہے جو شمالی ہند کی پبلک کو دیوانہ بنا دیگی۔

اس تصویر میں ہندوستان کی سب سے خوبصورت ایکٹریس وینا نے اشوک کمار کے ساتھ کام کیا ہے۔ وینا اور اشوک کمار کے علاوہ، ستارہ۔ کمار، مجید اور شہزادی وغیرہ نے بھی اداکاری کے فرائض انجام دئے ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ تصویر بہت جلد شمالی ہند میں نمائش کے لئے پیش کر دی جائے گی۔

اقوالِ زرین

دنیا میں بہترین دوست وہی ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔

سچا خلوص اور بے لوث محبت دوستی کی نشانی ہے۔

مرد کی مشکلات عورت کی ذات سے بڑھ جاتی ہیں اور انھیں گھٹانے والی اس کی سچی شریک حیات ہوتی ہے

عورت کی صحیح تعریف محبت اور وفا ہے۔

خوش سلیقہ عورت مرد کے افلاس کو دور کر دیتی ہے۔

پختہ ارادہ کبھی ناکام ثابت نہیں ہوتا۔

عورت اگر تباہ کرنے پر آ جائے تو مرد کو کسی گوشہ میں پناہ نہیں مل سکتی۔

بڑے کاموں سے پہلے بڑے خیالات کا ہونا لازمی ہے۔

موجِ تبسم

نثار :۔ بھئی کیا کہوں، نوکری کہیں ملتی نہیں پھرتے پھرتے جوتہ پھٹ گیا۔
محمود :۔ جس کمپنی سے تم علٰحدہ ہوئے ہو اس کے منیجر نے تمہیں سرٹیفکٹ نہیں دیا
نثار :۔ دیا تو تھا۔
محمود :۔ اس میں کیا لکھا ہے۔
نثار :۔ اس میں یہی لکھا ہے کہ جتنے ملازم ہماری کمپنی سے اب تک کسی نہ کسی وجہ سے برطرف کئے گئے ہیں ان میں یہ سب سے اچھا آدمی ہے۔

لڑکا زور سے چیخ مارتا ہے۔
ماں :۔ کیوں بیٹا کیا ہوا؟۔
لڑکا :۔ امی جان ہمارے استاد صاحب بہت دنوں سے بیمار تھے۔
ماں :۔ تو کیا انتقال ہوگیا۔
لڑکا :۔ نہیں نہیں [illegible] اچھے اور تندرست ہو گئے ہیں۔

دلچسپ معلومات

شیشے کا قلب اور بجلی کی آنکھ

ٹولون یونیورسٹی (نیو آرلینس) کے طبی اسکول میں ڈاکٹر گر ہارڈ کاز نے ایک مصنوعی قلب ایجاد کیا ہے جو ریسرچ اور تجربات وغیرہ کے کام میں لایا جا رہا ہے یہ قلب شیشہ کا ہے لیکن اس کے عمل کو کنٹرول کرنے کیلئے ایک برقی آنکھ (یعنی فوٹو الیکٹرک سیل (عکاسی کا برقی خلیہ) استعمال کیا جاتا ہے جب منجمد ہوا کے دباؤ سے خون اس آلہ میں داخل کیا جاتا ہے اور وہ شیشے کی نلکی (یعنی مصنوعی قلب) میں دورہ کرتا ہے تو وہ خون خود بخود رہ رہ کر مختصر وقفوں سے روشنی کی ان شعاعوں کو روکتا ہے۔ جو فوٹو الیکٹرک سیل پر ڈالی جاتی ہیں۔

پھر یہی برقی آنکھ ایک ایسے برقی ویلو پر اثر انداز ہوتی ہے جس کے کنٹرول میں ہوا کا دباؤ ہوتا ہے۔ اسی صورت سے اس مصنوعی قلب کا عمل تیز یا سست کیا جاتا ہے۔

مزاحیہ سیاسی مضمون

فرقہ وارانہ تعلیم!

اسٹیفن لی کاک کے ایک مضمون کا خلاصہ

”منشی“، سٹیفن لی کاک امریکہ کا مشہور صاحب طرز ظرافت نگار ہے اور یہ سنکر آپ کو تعجب ہوگا کہ، مزاحیہ نویسی اس کا مضمون نہیں ہے، اس کا مضمون اقتصادیات ہے جس کا وہ شکاگو یونیورسٹی میں پروفیسر ہے ایسا خشک مضمون بڑھاپے کے باوجود ”لی کاک“ کو دنیائے ادب میں وہ غیر فانی شہرت حاصل ہے۔ پی جی ووڈ ہاؤس اور مارک ٹوین کے بعد سب سے بڑا ظرافت نویس اسی کو مانا گیا ہے، اسکا ایک مضمون ”فرقہ وارانہ تعلیم“ پر ایک جریدہ میں چھپا تھا ملک میں اس وقت تقسیم وطن اور دیگر فرقہ وارانہ بدحواسیوں کا پھر زور ہو رہا ہے، اس لئے یہ مضمون بڑی دلچسپی کی نگاہ سے پڑھا جائے گا، مضمون کے جملہ حصوں سے مضمون کے جملہ حصوں سے ہمیں کوئی اتفاق نہیں ہے لیکن اس کا اطلاق اس قدر ہمہ گیر ہے کہ پڑھئے اور لطف اٹھائیے۔ (ایڈیٹر)

اسمبلی ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء آج ایک عام جلسہ میں مسودہ قانون تعلیم کی دفعہ ۳۲ ء ۴ پر بحث ہوئی آنریبل ممبر تعلیم نے تحریک پیش کی کہ اسمبلی کی رائے میں ان اضلاع کے مقابل زاویئے مساوی ہوتے ہیں اور ”اگر“ یہ اضلاع آگے کو بڑھائے جائیں تو دونوں بیرونی زاوئے بھی مساوی ہوں گے۔ آنریبل ممبر نے اپنی تقریر میں حکومت کی انصاف پسندی اور معدلت گستری پر زور دیا، آپ نے فرمایا کہ ”اگر“ کا لفظ اس تحریک میں محض احتیاط کی غرض سے ہے ورنہ اصل میں حکومت تمام اضلاع کو ایک نگاہ دیکھتی ہو اور سب کو مساوی سمجھتی ہے۔

اسی طرح سب زاوے بھی حکومت کے زاویہ نگاہ سے برابر ہیں، دوسرے حصہ کی بابت آپ نے فرمایا کہ حکومت کو معلوم ہے کہ اضلاع کا بڑھانا قدامت پسندوں اور ترقی کے مخالفوں کو ناگوار ہے لیکن ایسی حالت میں کہ زمانہ آگے بڑھ رہا ہے اور ترقی کی راہیں ہر سمت کھلی ہوئی ہیں یہ کیونکر ممکن ہے کہ حکومت جو ترقی کی علمبردار ہے اضلاع کو آگے نہ بڑھائے اور بیرونی زاوئے نہ بنائے۔

آپ نے کہا کہ بیرونی زاویوں کی برابری کی ذمہ دار انجمن اقوام مرحوم ہے اس لئے اسمبلی کو ان کی طرف سے بالکل مطمئن رہنا چاہئے۔

مخالف بنچوں سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اضلاع کو بڑھانے کے معاملہ میں نہایت حزم احتیاط سے کام لے گی اور اسمبلی سے مشورہ کرکے آہستہ آہستہ باحتیاط اس مہم کو سر انجام دے گی۔

جب آنریبل ممبر اپنی تقریر کو ختم کر چکے تو ”ہوم رول لیگ“ کے لیڈر اٹھے اور آپ نے بہت زور و شور سے اس تحریک کی مخالفت کی پچھلے ڈیڑھ سو سال کی سیاسی تاریخ پر مفصل تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ حکومت نے کسی زمانے میں بھی اضلاع کو مساوی نہیں سمجھا بلکہ کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو بڑھایا اور زاویوں کو جب موقعہ ملا دو میں تقسیم کر دیا یہاں تک کہ موجودہ تحریک میں بھی صرف دو ضلعوں اور زاویوں کی برابری کا ذکر ہے اور تیسرے ضلع اور زاوئے کیطرف سے جان بوجھ کر چشم پوشی کیجا رہی ہے اضلاع کو بڑھانے کی بابت آپ نے کہا یہ ملک اور قوم کے لئے نہایت مہلک تجویز ہے۔

جب اضلاع بڑھائے جائیں گے تو ظاہر ہے کہ وہ ایک دوسرے اور تیسرے ضلع سے دور ہوتے جائیں گے علاوہ اس کے مثلث سے باہر نکلنے کے، بعد اضلاع پر بیرونی رنگ غالب آ جائے گا اور ان سے جو زاوئے بنیں گے وہ بھی بالکل بیرونی ہونگے آپ نے فرمایا کہ مجموعی حیثیت سے یہ تحریک مساوات حریت، اخوت کے اصول کا گلا گھونٹنے کے لئے پیش کی گئی ہے۔

اس لئے اسمبلی کو چاہئے کہ وہ خود اس تحریک کو رد کرے

اس کے بعد مولانا محافظ المسلمین کھڑے ہوئے اور، آپ نے آنریبل ممبر تعلیم کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے یہ ضروری تحریک ایسے پر آشوب زمانہ میں بلا خوف و خطر پیش کر دی۔

آپ نے فرمایا کہ میں خوشامدی نہیں لیکن میرے خیال میں یہ کارنامہ مسٹر رستم اور آنریبل اسفندیار کی بہادری کی یاد ہمارے دلوں میں تازہ کرتا ہے، اس کے بعد آپ نے آبدیدہ ہوکر کہا کہ افسوس ہے مجھے اس تحریک میں ایک ترمیم پیش کرنے کی ضرورت ہے، مجھ سے زیادہ اتحاد و اتفاق، وطن کا کون حامی ہوگا لیکن فضا کو مدنظر رکھتے ہوئے میں صرف اپنے ضلع کی مساوات کا ذمہ دار ہوں اور اسی کو بڑھانے اور محفوظ کرنے کی رائے دیتا ہوں، مساوات میرے ضلع کی بلا شرکت غیری ملک ہے اس میں سے کسی اور کو حصہ دینا مجھے گوارا نہیں اسی طرح بڑھنے کا مستحق صرف میرا ضلع ہے دوسرا ضلع رجعت پسندی جس سے وہ میرے ضلع کو پیچھے چھوڑ کر خود آگے بڑھا جاتا ہے اس کی بزدلی جس سے وہ میرے ضلع کو ہر قدم پر شکست دیتا ہے اس کا آپس کا نفاق جس سے وہ ضلع کی مخالفت میں اکدل اور ایک زبان ہو گیا ہے۔

اظہر من الشمس ہے اس لئے اس کے مقابل زاویہ کبھی میرے مقابل زاویہ کے برابر نہیں ہو سکتا میرے زاویہ کا مزاج تمدن و قومیت جدا گانہ ہے اس سے اسے وحشت ہوگی اس لئے اسے ہرگز بڑھانا نہ چاہئے

دوسری ترمیم آپ نے یہ پیش کی کہ بیرونی زاوئے اور اندرونی زاوئے کی تفریق میرے ضلع کے لئے نہیں کی جا سکتی میرے ہاں مساوات کی روح اس طرح سرایت کر گئی ہے کہ بیرونی اور اندرونی زاوئے آپس میں بالکل برابر ہیں بشرطیکہ وہ میرے ضلع سے تعلق رکھتے ہوں اس لئے میں اس تحریک کو مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

اس اسمبلی کی رائے میں چونکہ میرا ضلع اپنے شاندار ماضی اور قابل فخر روایات کی بنا پر مساوی ہے اس لئے اسکے مقابل زاویہ بھی مساوی ہیں اور اگر نہیں بلکہ ضرور اس زاویہ کو بڑھانا چاہئے تاکہ بیرونی زاویہ بذات خود مساوی ہو اور اپنے بھائی اندرونی زاوئے کے برابر ہو۔

مولانا کی تقریر ابھی اچھی طرح سے ختم نہیں ہوئی تھی کہ پنڈت وید ویاس جی اٹھے اور آپ نے حکومت اور آنریبل ممبر تعلیم کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا، آپ کہا کہ اس نازک موقعہ پر میں ایسی دلیرانہ تحریک پیش کرنا اتنی بڑی شجاعت کا کام سمجھتا ہوں، مجھے بے اختیار ارجن و بھیم کے کارنامہ یاد آ گئے آپ نے تحریک سے اصولی اتفاق ظاہر کیا لیکن اس کے بعض الفاظ سے اختلاف کیا۔

آپ نے مزید کہا کہ اتحاد و اتفاق میرا مقصد ہے لیکن آج کل ہوا کچھ ایسی بگڑی ہوئی ہے اور دوسرے ضلع والے ایسے قوی و خوفناک ہیں کہ میرے خیال میں اس تحریک میں صرف میرے ضلع کا ذکر ہونا چاہئے۔

اگر تاریخ پر گہری نظر ڈالی جائے تو ظاہر ہوگا کہ یہ مثلث پہلے میرے ہی ضلع سے گھرا ہوا تھا باقی دو ضلعے خدا جانے کہاں سے آ گئے، ان میں سے ایک ضلع اسقدر سنگدل ہے کہ اس کے نام سے میرا دل کانپتا ہے۔

پشاور ۲۳ اپریل یہاں سوموار کی رات کو تقریباً ۱۰ سکنڈ تک زلزلہ کا معمولی جھٹکا محسوس کیا گیا۔ کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ (ا۔ پ۔)

فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کی سرکاری تاویل

لندن۔ ۲۵ اپریل (تار دیر سے موصول ہوا) سنیچر کی رات کو انڈیا آفس سے حسب ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے:۔

”لندن میں جو سرکاری اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ ۲۶ کے بارہ میں جس کے ماتحت کانگریس کے بہت سے لیڈر نظر بند ہیں فیڈرل کورٹ نے جو فیصلہ دیا ہے وہ بمبئی ہائیکورٹ کی ایک فیصلہ کی ناراضی سے اپیل کا نتیجہ تھا، فیڈرل کورٹ نے یہ اپیل خارج کر دی لیکن اس نے اس قاعدہ کی عبارت میں کچھ اصلاحی خامیاں بتلائی ہیں جن کی وجہ سے یہ قاعدہ خلاف قانون ہو جاتا ہے، عدالت نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ”حکومت کو اگرچہ عارضی طور پر ہی سہی دشواری اور پریشانی ضرور ہوگی۔“ اس سے صاف ظاہر ہے کہ عدالت کو یہ توقع تھی کہ اس قانون میں فوراً ترمیم کر دی جائے گی، معلوم ہوا ہے کہ ان اصلاحی خامیوں کو دور کرنے کے لئے ایک آرڈی نینس پر فوراً ہی غور کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ نظر بندوں کا چھوڑنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

انڈیا آفس کے اس بیان پر لندن کے با اختیار طبقوں کی یہ رائے ہے کہ اس بیان کا پہلا جملہ غلط ہے اور حقیقت کے خلاف ہے وہ جملہ یہ ہے کہ ”لندن میں جو سرکاری اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ ۲۶ کے بارہ میں جس کے ماتحت بہت سے کانگریسی لیڈر نظر بند ہیں، فیڈرل کورٹ نے جو فیصلہ دیا تھا وہ بمبئی ہائیکورٹ کے ایک فیصلہ کی ناراضی سے ایک اپیل کا نتیجہ تھا جو کہ فیڈرل کورٹ نے خارج کر دی“ لندن میں با اختیار حلقوں کا یہ کہنا ہے کہ اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ فیڈرل کورٹ نے درحقیقت قاعدہ ۲۶ کو اس کی موجودہ شکل میں خلاف قانون قرار دیا ہے، اس کی تشریح اس طرح پر کی گئی ہے کہ بمبئی ہائیکورٹ نے فیڈرل کورٹ میں اپیل کرنے کے لئے چند اسباب کی بنا پر سرٹیفکٹ دیدیا تھا۔ فیڈرل کورٹ نے ان اسباب کو درست نہ سمجھتے ہوئے اپیل خارج کر دی لیکن جب اس مقدمہ پر مزید بحث کی گئی تو فیڈرل کورٹ نے قطعی دوسرے اسباب کی بنا پر یہ قرار دیا ہے کہ قاعدہ ۲۶ خلاف قانون ہے۔

قاعدہ ۲۶ کو خلاف قانون قرار دینے کا شاخسانہ

کلکتہ ۲۶ اپریل۔ حال ہی میں فیڈرل کورٹ آف انڈیا نے جو فیصلہ دیا ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کا قاعدہ ۲۶ خلاف قانون اور کالعدم ہے اس کے بعد مسٹر جے، سی گپتا وکیل نے کلکتہ ہائی کورٹ کے جسٹس سین کے روبرو ان کی کوٹھی پر ہیبس کورپس (ملزمان کو اصالتاً عدالت میں پیش کرنے کے لئے) کی نو درخواستیں پیش کی ہیں۔ یہ درخواستیں بنگال کے حسب ذیل نظر بندوں کی جانب سے پیش کی گئی ہیں۔

(۱) مسٹر نہار بیندو دت مجومدار (۲) سنسک شیکھر سانیال (۳) پرتول چند گنگولی (۴) شب ناتھ بنرجی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی (۵) زیندر سین گپتا (۶) بجے سنگھ ناہر (ممبر کارپوریشن) (۷) بیر بیندر گنگولی (۸) ننی گوپال مجومدار (۹) دیو بیندر رائے۔

فاضل جج ہائیکورٹ نے مسٹر اے۔ ای، پورٹر ایڈیشنل سکریٹری حکومت بنگال اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور جیلوں کے سپرنٹنڈنٹوں کے نام حکم جاری کئے ہیں کہ وہ وجہ ظاہر کریں کہ کیوں نہ اُن ۹ اشخاص کو عدالت کے سامنے پیش کرکے ان کے خلاف باقاعدہ قانونی کارروائی کیجائے یا انھیں کیوں نہ چھوڑ دیا جائے۔

بنگال کی مسلم لیگی وزارت

کلکتہ۔ ۲۵ اپریل۔ گورنر بنگال نے حسب ذیل اشخاص پر مشتمل وزارت مقرر کی ہے۔

(۱) خواجہ سر ناظم الدین۔ وزیر اعظم (ہوم ڈپارٹمنٹ وسول کوارڈی نیشن) (۲) مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی (سول سپلائی) (۳) مسٹر ٹی سی گوسوامی (مالیات) (۴) مسٹر تمیز الدین خاں (تعلیم) (۵) مسٹر بی۔ پی پین (رسل و رسائل، پی۔ ڈبلیو۔ ڈی) (۶) خان بہادر ایم، اے معظم الدین حسین (زراعت و گرام سدھار) (۷) مسٹر تارک ناتھ مکرجی (انخلا و امداد) (۸) خان بہادر نواب مشرف حسین (جوڈیشنل و لیجسلیٹو) (۹) خواجہ شہاب الدین (تجارت، لیبر و صنعت اور بعد از جنگ کی تعمیر) (۱۰) مسٹر بی۔ ایچ۔ برمن (جنگلات و آبکاری) (۱۱) خان بہادر جلال الدین احمد (حفظان صحت عامہ و لوکل سیلف گورنمنٹ) (۱۲) مسٹر پلن بہاری ملک۔ (نشر و اشاعت) (۱۳) مسٹر جوگیندر ناتھ منڈل (کوآپریٹو قرضہ جات (دیہاتی قرضہ جات) بنگال کے نئے وزیروں نے آج حکومت برطانیہ کے ساتھ وفادار رہنے کا حلف اُٹھایا۔

مجلس احرار کی کانفرنس

سہارنپور (بذریعہ ڈاک) ۲۳ اپریل کی صبح ۹ بجے سے آل انڈیا مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی کا اہم اجلاس شیخ حسام الدین صاحب صدر آل انڈیا مجلس احرار کی صدارت میں خان بہادر مقصود علی خاں صاحب کی کوٹھی پر شروع ہو گیا ہے جس میں ورکنگ کمیٹی کے ۲۱ ممبران میں سے ۱۷ شریک تھے۔ صبح کے اجلاس میں مجلس کی صوبجات کی سالانہ رپورٹیں اور دیگر امور پیش ہوئے۔

بنگال اسمبلی اور کونسل

کلکتہ۔ ۲۶ اپریل۔ گورنر بنگال نے بنگال لیجسلیٹو اسمبلی اور بنگال لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس ۲۴ اپریل سے غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیے ہیں۔

مسلم لیگ کو بھی معلوم نہیں کہ پاکستان کیا ہے

نئی دہلی۔ ۲۰ اپریل مسلم لیگ کا اجلاس ختم کرتے ہوئے اس کے صدر مسٹر ایم۔ اے جناح نے اپنی تقریر میں کہا کہ مسلم لیگ کے سامنے پاکستان کا کوئی نقشہ نہیں ہے نہ ہی اس نے بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر پاکستان کے کسی نقشہ کا خود کو پابند بنایا ہے، ایسے جو نقشے بھی ابتک پیش کئے گئے ہیں وہ انفرادی کوششوں کا نتیجہ ہیں اور مسلم لیگ ان کے پابند نہیں ہیں، اسی طرح پاکستان کی کوئی بھی اسکیم نہیں ہے جس کی مسلم لیگ کسی حالت میں بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر پابند ہو، لاہور کے ریزولیوشن کے علاوہ مسلم لیگ کے پاس اس سلسلہ میں اور کچھ بھی نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہمارے مخالف کسی نہ کسی اسکیم یا نقشہ کو مسلم لیگ سے وابستہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلم لیگ نے ابھی تک پاکستان کا نہ کوئی نقشہ بنایا ہے اور نہ کوئی اسکیم بنائی ہے، مسٹر جناح نے اعلان کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس سندھ میں ہوگا۔

مسٹر جناح نے دہلی کی تاریخی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لیگ کے یہاں کے اجلاس میں جتنے آدمی شریک ہوئے اتنے اس سے پہلے کسی بھی اجلاس میں شریک نہیں ہوئے تھے۔

لندن کے مسلمانوں کا جلسہ

لندن (بحری تار) معاصر "ہندو" کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ۱۲ اپریل کو انڈین نیشنل مسلم کمیٹی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں مسٹر جناح کے مسلمان ہونے یا ان کے مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کو چیلنج کیا گیا۔ ہندوستان میں برطانی پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر ولیم کو ممبر پارلیمنٹ نے مسٹر چرچل کی گذشتہ تقریروں کا حوالہ دیا اور فرمایا کہ کنسرویٹو جو اس وقت برسر اقتدار ہیں زیادہ عرصہ تک گدی پر نہیں رہ سکتے، اور انھوں نے ابھی تک سامراج کو ترک نہیں کیا اور نہ انھوں نے نئی دنیا کے آدرشوں کو اپنایا۔ مسٹر اکبر خاں ملک نے فرمایا کہ مسلم مزدور اور کسان مسٹر جناح کے پیروکار نہیں ہیں، مسٹر امیر شاہ سکریٹری کمیٹی نے فرمایا کہ ہم پہلے ہندوستانی ہیں،

آپ نے دونوں کی تھیوری کی مذمت کی اور مسلم لیگ کے خلاف کڑی نکتہ چینی کی، آپ نے بتلایا کہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں مثلاً عراق اور ایران کی کمزوری پاکستان کی اسکیم میں اعتماد رکھنے والوں کے لئے ایک تنبیہ ہونا چاہیئے۔

حکومت ہند کا پروٹسٹ

نئی دہلی۔ ۲۷ اپریل۔ حکومت ہند کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ٹرانسوال کے علاقہ میں درمیانی دور کے قانون کی تین سال کی توسیع اور اس کی دفعات کا اطلاق نیٹال کے علاقوں پر کرنے کے لئے جو قانون بنایا ہے وہ تمام مرحلوں سے گزر چکا ہے، حکومت ہند کو اس خبر پر بہت افسوس اور تشویش ہے۔ جب دکھنی افریقہ کی حکومت نے شروع میں ان اصولوں پر قانون بنانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا تو حکومت ہند نے اپنے دکھنی افریقہ کے ایجنٹ کے ذریعہ یونین گورنمنٹ کو ضروری عرضداشتیں بھیجی تھیں کہ دکھنی افریقہ میں ہندوستانیوں کے حقوق پر پابندیاں لگا دینے کے لئے قانون بنانا وہاں کے ہندوستانیوں کے مسئلہ کا مناسب حل نہیں ہے۔ اور دوسرے علاقہ کے ہندوستانیوں میں بھی اس پر ناراضگی اور مخالفت کا اظہار کیا جائے گا۔ حکومت ہند نے یہ تجویز کیا تھا کہ موجودہ مشکلات پر پابندیوں کا قانون بنانے کے بجائے دوسرے طریقوں سے بھی عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ایسا انتظام کیا جا سکتا ہے کہ ان علاقوں میں زمینوں کی جو خرید و فروخت ہو اس کی پورے طور پر اشاعت کی جائے۔ اور خریدار اور فروخت کرنے والوں پر یکساں دباؤ ڈالا جائے، حکومت ہند کو اس امر پر انتہائی مایوسی کا اظہار کرنا پڑتا ہے، کہ دکھنی افریقہ کی یونین کی حکومت نے حکومت ہند کی کوئی تجویز منظور نہیں کی۔ یونین گورنمنٹ نے فوراً ہی ڈربن کے مکانوں کی حالت اور ان کی شہری آزادی کے بارے میں تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا، حکومت ہند ان اندیشوں کو جو قانونی پابندیوں کے ماتحت ہندوستانیوں کے دلوں میں پیدا ہو گئے ہیں نظر انداز نہیں کر سکتی۔ ہندوستان کی رائے عامہ نے اتفاق رائے سے یہ احتجاج کیا ہے کہ یہ پابندیاں غیر ضروری بلا وجہ اور بے موقع ہیں، حکومت ہند کو اس رائے سے پورے طور پر اتفاق ہے۔

الہ آباد ہائیکورٹ قاعدہ ۲۶ کے نظر بندوں کے متعلق درخواستیں

الہ آباد۔ ۲۷ اپریل سر تیج بہادر سپرو نے الہ آباد ہائی کورٹ میں چیف جسٹس کے روبرو ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۹۱ کے ماتحت ہیبس کورپس دو نظر بندان کو اصالتاً حاضر عدالت کرنے کی دو درخواستیں پیش کیں، یہ درخواستیں مسٹر کملاپت تیواڑی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی اور مسٹر سردار سنگھ کی جانب سے پیش کی گئی ہیں یہ دونوں اصحاب ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ ۲۶ کے ماتحت نظر بند ہیں جسے فیڈرل کورٹ آف انڈیا خلاف قانون قرار دے چکی ہے، مسٹر تیواڑی نینی سنٹرل جیل میں اور مسٹر سردار سنگھ بنارس جیل میں نظر بند ہیں، دونوں درخواستوں میں یہ لکھا ہے کہ ان لوگوں کو خلاف قانون طریقہ پر نظر بند رکھا گیا ہے انھیں فوراً آزاد کر دینا چاہیئے اور اس درخواست کا نوٹس بھیجا نہ کے سپرنٹنڈنٹ متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور صوبجاتی حکومت پر نیز ان افسروں پر تعمیل کرایا جائے جن کو نوٹس دینا عدالت مناسب سمجھتی ہو۔

سر تیج بہادر سپرو۔ مسٹر بی۔ این سپرو اور مسٹر ٹی۔ این سپرو درخواست دہندگان کی طرف سے پیروی کر رہے ہیں۔ سر تیج بہادر سپرو نے درخواست پیش کرتے ہوئے فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے حالیہ فیصلہ کا حوالہ دیا کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کا قاعدہ ۲۶ خلاف قانون ہے، چیف جسٹس نے کہا کہ میں اخبارات میں شائع شدہ فیصلہ کی بنا پر کوئی کارروائی نہیں کر سکتا۔ بلکہ مجھے فیڈرل کورٹ کی فیصلہ کی مصدقہ نقل یا فیصلہ کی مستند رپورٹ ملنی چاہیئے، سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کی مصدقہ نقل حاصل کرنے کے لئے ایک آدمی کو خاص طور سے دہلی بھیجا جائے گا، چیف جسٹس نے کہا کہ اگر مجھے اس امر کا اطمینان ہو جائے گا کہ فیڈرل کورٹ نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ ۲۶ کو خلاف قانون قرار دیا ہے تو میں نوٹس جاری کر دوں گا۔ چیف جسٹس نے

لڑائی کے بعد ہندوستان کو مکمل آزادی

لندن۔ ۱۲ اپریل "ہندو" کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ ایک سرکردہ ہندوستانی نے جو پیسفک کے تعلقات کی کانفرنس کے انسٹی ٹیوٹ کے جلسہ میں شریک ہوئے تھے جس کی رپورٹ شائع ہو چکی ہے، ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان کے بارے میں حسب ذیل امور پر قطعی اتفاق رائے ہو گیا ہے۔

(۱) "ہندوستان کو مکمل آزادی ملنی چاہیئے (۲) لیکن ایسی آزادی لڑائی کے دوران میں حاصل نہیں کیجا سکتی۔ (۳) امریکہ یا کسی دوسری بدیشی حکومت کی براہ راست مداخلت غیر ممکن ہے (۴) ہندوستان میں رخنہ اندازی کا جذبہ ختم کر دیا جائے، باہمی سمجھوتہ کرنے میں ہندوستانی لیڈروں کی مدد کی جائے، ان بنیادوں پر حسب ذیل تجویزیں منظور کر لی گئیں۔

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے تمام ممبر ہندوستانی مقرر کئے جائیں اور یہ ہندوستانی کیبنٹ موجودہ آئین حکومت میں گڑبڑ کے بغیر ضروری مسائل کے متعلق رواداری کا رویہ پیدا کرنے میں مدد کرے، یہ ہندوستانی کیبنٹ ہندوستان کے آئین کے متعلق مسائل کے حل کی تجویزیں دریافت کر کے پیش کرنے کیلئے ہندوستانی لیڈروں پر مشتمل ایک خاص کمیشن مقرر کرے، یہ کمیشن ایک تحقیقاتی جماعت ہوگا جو پاکستان فیڈریشن کنفیڈریشن، ہندوستانی ریاستوں اور پارلیمنٹری تیرہ [illegible] طریق حکومت کے بارے میں تحقیقات کریگا، اس کمیٹی کی رپورٹ کی بنا پر کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی (مجلس وضع آئین) اپنے فیصلے کرے گی۔

مسلم لیگ نے مسٹر جناح کو پھر ڈکٹیٹر بنادیا

دہلی۔ ۲۷ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے تیسویں سالانہ اجلاس کی آخری بیٹھک کل رات مسٹر جناح کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ ایک رزولیوشن کے ذریعہ مسٹر جناح کو اختیار دیا گیا کہ مسلم لیگ کے مقاصد کے حصول کے لئے وہ ذرائع جو وہ مناسب خیال کریں اختیار کر سکتے ہیں اس کے بعد ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال کے بارے میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اس ریزولیشن میں کہا گیا ہے کہ ۲۷ اگست ۱۹۴۲ء کو ورکنگ کمیٹی نے بمبئی میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت برطانیہ سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ مسلمانوں کو آزادی کامل کی گارنٹی دی جائے اور لاہور والے ریزولیوشن کے اصولوں کی بنا پر پاکستان سکیم کو قبول کرنے کا وعدہ کیا جائے مسلم لیگ کے اجلاس نے اس امر پر اپنے غصہ کا اظہار کیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے اب تک اس سلسلہ میں کوئی اعلان نہیں کیا، اس کے برعکس انگلینڈ اور ہندوستان کے سیاست دانوں کی تقریروں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس قسم کا اعلان ہونے کی بجائے کسی نہ کسی طرح کا نیا آئین جو شاید ۱۹۳۵ء کے آئین کے نمونہ کے مطابق نہ ہو ہندوستان میں جاری کیا جائیگا۔ اس ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت کو تنبیہ کی گئی ہے کہ مسلمان اپنی پوری طاقت سے اس قسم کی آئین کی مخالفت کریں گے اور جس کی ذمہ داری حکومت کے سر ہوگی؛ اسی ریزولیوشن کے ذریعہ یہ یقین کیا گیا ہے کہ پاکستان کے حصول کیلئے انتھک کوشش، قربانی اور مضبوط ارادے کی ضرورت ہے جس کے لئے مسلمانوں کو ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس کراچی میں ہوگا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں مسٹر جناح کی صدارتی تقریر

دہلی ۲۴ اپریل - آل انڈیا مسلم لیگ کا تیسواں سالانہ اجلاس آج صبح تقریباً ساڑھے دس بجے ایک آراستہ پنڈال میں مسٹر محمد علی جناح کی صدارت میں منعقد ہوا ہندوستان کے مختلف صوبوں سے تقریباً ۱۲۰۰ ڈیلی گیٹ صاحبان اجلاس میں شریک تھے مسلم وزراء ورکنگ کمیٹی کے ممبران اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ممبران کو ڈائس پر جگہ دی گئی تھی تالیوں اور مختلف اقسام کے نعروں کی گونج کے درمیان مسٹر جناح پنڈال میں داخل ہوئے جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید اور نظموں سے شروع ہوئی، استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین مسٹر حسین ملک نے تمام ڈیلی گیٹ صاحبان کا شکریہ ادا کیا۔ اور مسٹر جناح سے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کی باضابطہ درخواست کی۔

مسٹر جناح نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے مختلف صوبوں میں مسلم لیگ کی پوزیشن بیان کی بنگال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مجھے نہایت حزم کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے اپنے آدمیوں نے ہمارے ساتھ غداری کی گذشتہ ۱۵ ماہ میں بنگال کے مسلمانوں نے جو ترقی اور تنظیم کی ہے وہ [illegible] کی تاریخ میں سنہری میں لکھا جائے گا۔

وہاں کے مسلمانوں کو وہاں کے مسلم وزیر اعظم مسٹر فضل الحق نے جیلوں میں بند کیا کوئی بھی آدمی وہ ذرائع نہیں اختیار کر سکتا تھا جو مسٹر فضل الحق نے بنگال میں مسلم لیگ کو دبانے کے لئے کئے۔ مسٹر فضل الحق مسلمانوں کی ترقی کے راستہ میں ایک زبردست رکاوٹ تھے، بنگال نے یہ ثابت، کر دیا کہ وہاں ایسے اشخاص کی بالکل ضرورت نہیں ہے بنگال میں لیگ کا زور ہے سندھ میں لیگ نے جو کام کیا ہے اس کی ہم سب کو تقلید کرنا چاہئے۔ پنجاب کے بارے میں مسٹر جناح نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ وہاں اتنا کام نہیں ہوا جتنا کہ ہونا چاہئے تھا وہاں محبت کی کمی اور خود غرضی اور مکاری کا دور دورہ ہے ان صوبوں کا جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ ان لوگوں نے اس وقت روشنی دکھائی جبکہ مسلم اکثریت کے صوبوں میں اندھیرا تھا۔

وزارتوں کو تنبیہ کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم وزارتیں بنانے کے لئے قربانی کر رہے ہیں اب وقت آگیا ہے کہ وزارتوں کو ہمارے لئے قربانی کرنا پڑے گی لیگ اس وزارت کا ہرگز ہرگز ساتھ نہ دے گی، جو لیگ کی پالیسی پر پوری طرح کاربند نہیں ہوگی۔

ہندوستان کی موجودہ صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ کانگریس کی پالیسی اب بھی وہی ہے جو پہلے تھی لہذا کسی قسم کی گفت و شنید کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا آگے چلکر مسٹر جناح نے کہا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ اس مرحلہ پر گاندھی جی کو پھر لیگ سے سمجھوتہ کی بات چیت کرنے کا خیال آیا ہے اگر یہ بات صحیح ہے تو ان کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے وہ مجھے جیل کے خط بھیج سکتے ہیں یہ حکومت خواہ کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو مگر اس کی اتنی جرات نہیں ہو سکتی کہ وہ اس خط کو مجھ تک نہ پہونچائے۔ جو گاندھی جی میرے نام لکھیں، اگر وہ وائسرائے کو خط لکھ سکتے ہیں تو مجھے کیوں نہیں لکھ سکتے حکومت برطانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر محمد علی جناح نے فرمایا کہ ایک طرف تو وہ کہتی ہے کہ کانگریس باغیوں کی جماعت ہے، ملک کا بہت بڑا حصہ اس کے ساتھ نہیں ہے۔

دوسری طرف جب اختیارات منتقل کرنے کا سوال پیش ہوتا ہے تو [illegible] یہ بہانہ کرتی ہے کہ کانگریس جیسی اہم جماعت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، مسٹر جناح تقریباً تین گھنٹہ تک بولتے رہے، مسٹر جناح نے یہ بھی کہا کہ مسلم لیگ ہندو لیڈروں سے پاکستان کی بناء پر سمجھوتہ کرنے پر تیار ہے۔

مسلم لیگ کا جلوس

دہلی ۲۴ اپریل آل انڈیا مسلم لیگ کے دہلی سیشن کے صدر منتخب مسٹر محمد علی جناح کا جلوس جلوس کل شام کو ۴ بجے آل انڈیا مسلم لیگ کے دفتر واقع دریا گنج دہلی سے روانہ ہوا جلوس کے آگے ہاتھی، عرب لباس میں شتر [illegible] اور مسلم نیشنل گارڈ کے والنٹیر سائیکلوں پر سوار تھے۔

ان کے بعد کچھ گھوڑے سوار بھی تھے اور ان کے بعد والنٹیروں کے کچھ دستے تھے جو ملک کے مختلف حصوں سے آئے تھے سب کے پیچھے مسٹر محمد علی جناح کی سواری تھی جو ایک آراستہ ٹرک (موٹر ٹھیلہ) کی چھت پر کرسی پر بیٹھے تھے، مسٹر جناح کے برابر اسی ٹرک کی چھت پر ملک صاحب چیرمین استقبالیہ کمیٹی بیٹھے ہوئے تھے۔

مسٹر جناح کی برابر اسی ٹرک کی چھت پر ملک صاحب چیرمین استقبالیہ کمیٹی بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ جلوس جامع مسجد، چاندنی چوک، کٹرہ بریاں، لال کنواں، اور اجمیری دروازہ ہوتا ہوا مسلم لیگ کے پنڈال میں پہونچا جلوس کے ہمراہ اور سڑک پر دو رویہ صف بند ہزاروں آدمی موجود تھے۔

جلوس کے ہمراہ آگے پیچھے دائیں بائیں پیدل گھوڑے سوار موٹر سائیکلوں پر اور موٹر لاریوں پر سوار مسلح اور غیر مسلح پولیس کے آدمی سیکڑوں کی تعداد میں موجود تھے، اجلاس کے پنڈال کے باہر مسٹر جناح نے مسلم لیگ کا جھنڈا لہرایا اس موقعہ پر انھوں نے ایک تقریر کی جس میں کہا کہ ہمارا نصب العین پاکستان ہے اور ہم پاکستان حاصل کر کے رہیں گے اس کے حاصل کرنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ لوگ لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور کچھ قربانیاں کرنے کو تیار رہیں۔

محکمہ تعلیم کی مالی ضرورت

کلکتہ ۲۴ اپریل ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے بنگال کے تمام کالجوں اور یونیورسٹی کے اساتذہ کی کانفرنس کے اٹھارویں اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ حکومت تعلیمی درسگاہوں کو فیاضی کے ساتھ مالی امداد دے تاکہ یہ درسگاہیں موجودہ صورت حالات کی نزاکت پر قابو حاصل کر سکیں حکومت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ آگے بڑھ کر تعلیم کو اس نازک اور خطرناک دور میں ختم ہونے سے بچائے۔

ڈاکٹر مکرجی نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ اس نازک دور میں تعلیم کو بلا کسی دشواری کے جاری رکھنے کیلئے ایک مفصل پروگرام وضع کیا جائے ڈاکٹر مکرجی نے اعلیٰ مدارج کی تعلیم دیسی زبانوں میں دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے۔

یوپی کا قانون لگانداری

اودھ کے تعلقہ دار کی اپیل خارج

نئی دہلی ۲۳ اپریل اودھ کے ایک تعلقہ دار ٹھاکر جگناتھ بخش سنگھ نے یوپی کے ۱۹۳۹ء کے قانون لگانداری کو ناجائز قرار دینے کے لئے۔ فیڈرل کورٹ میں جو اپیل دائر کی تھی وہ خارج کر دی گئی ہے فیڈرل کورٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ یوپی کے قانون لگانداری پر یا اس کی کسی دفعہ پر ان دلائل



مزاحیہ سیاسی مضمون

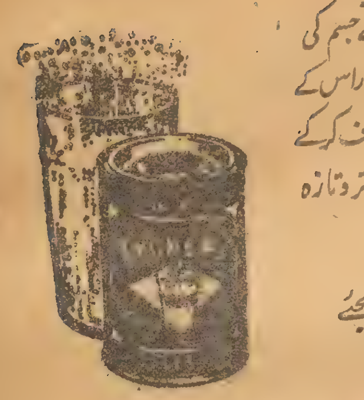
بقیہ صفحہ چار کالم ۵ سے آگے

جب کبھی مقابلہ ہوتا ہے خواہ پہل اس کی طرف سے ہو یا نہ ہو خواہ اسے شکست ہو یا فتح لیکن ظلم اور زیادتی ہمیشہ اسی کی ہوتی ہے، اس لئے یہ ضلع، اصل میں مثلث میں رہنے کے قابل نہیں درجہ جائیکہ اس کے مقابل کا زاویہ میرے مقابل کے زاویہ کے برابر ہو، اب رہا اضلاع کو بڑھا کر بیرونی زاویے بنانا، تو خدا کے لئے کہیں ایسا غضب بھی نہ کیجئے گا ورنہ دوسرے ضلع کا بیرونی زاویہ میرے زاویہ کو فوراً کچل ڈالے گا اسے مسل کر رکھ دے گا لہذا میں تحریک کو ذرا تبدیلی کے ساتھ ان الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ مثلث کے ایک ضلع سے کچھ بحث نہیں دوسرا ضلع خراب ہے، البتہ میرے ضلع کے مقابلہ کا زاویہ مساوی ہے ضلع کے بڑھانے کا میں مخالف نہیں، بڑھایئے اور خوب بڑھایئے مگر اس کا خیال رہے کہ بیرونی زاویہ ہرگز نہ بننے پائے، پنڈت جی بیٹھے ہی تھے کہ خانساماں داخل ہوا اور اس نے جناب صدر کی اجازت سے تحریک کی کہ جلسہ چائے کے لئے ملتوی ہو، یہ تحریک بالاتفاق رائے منظور ہوئی۔

ریل کے ذریعہ غلہ کی آمد و رفت کی اجازت

لکھنؤ ۲۵ اپریل - حکومت یوپی نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ کے اندر غلہ کی تجارت کو زیادہ سے زیادہ آزادی دینے کی اپنی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے حکومت یوپی نے اس آرڈر کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے جس کے ذریعہ بذریعہ ریل غلہ کی آمد و رفت کی ممانعت تھی اس حکم پر فوری عمل درآمد کیا جائے گا لیکن صوبہ سے باہر بغیر اجازت غلہ جانے کا حکم بدستور قائم رہے گا۔





ہیبس کورپس کی تین درخواستیں

بمبئی ۲۶ اپریل۔ رام نرائن روہا کالج کے پروفیسر جے۔ سی۔ سین۔ اور دو دیگر اشخاص کیجانب سے بھی جو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت نظر بند ہیں فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کے بعد ہیبس کورپس کی درخواستیں بمبئی ہائی کورٹ میں پیش ہوئی ہیں۔ جج ہائیکورٹ نے حکام متعلقہ کے نام حکم جاری کر دیا ہے کہ آئندہ پیشی ۳۰ اپریل کو ہوگی۔ (اپ)

گورنر یوپی کا تلادان

متھرا ۲۶ اپریل ریاست سعد آباد کی بیگم صاحبہ نے عجیب و غریب پیشکش کی ہے آپ نے گورنر یوپی کو لکھا ہے کہ وہ گورنر یوپی کے وزن کے برابر چاندی کے سکے جنگی فنڈ میں دینا چاہتی ہیں گورنر کے جواب کا انتظار ہے

خواتین کی سب کمیٹی کا اجلاس

آل انڈیا مسلم لیگ خواتین کی سب کمیٹی کا اجلاس کل لیڈی ہارون کی صدارت میں منعقد ہوا تمام صوبوں کی ممبران خواتین نے شرکت کی اس میں کئی ریزولیوشن منظور کئے گئے، اور اس میں کام جاری رکھنے کے طریقوں اور تدبیروں پر غور کیا گیا۔

سال رواں کے عہدے داروں کا انتخاب ہوا لیڈی ہارون صاحبہ اس کی صدر منتخب ہوئیں اور مسز جیراز بھائی اس کی خزانچی اور بیگم اعزاز رسول اس کی سکریٹری منتخب ہوئیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر ۱۔ ۶ ۴

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

حسن تسبیحی

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۱۲/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 37 NO. 19 | CAWNPORE. Saturday. 8th May 1943 | کانپور شنبہ ۸ مئی ۱۹۴۳ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۷ نمبر ۱۹

ادبیات

جذباتِ کیف

(از جناب حافظ عبد الغنی صاحب کیف کانپوری)

حُسن میں کیوں کشش نہیں عشق میں پختگی نہیں
ساز تو ہے وہی مگر ساز میں نغمگی نہیں

عشق ہے موت کا پیام ڈھونڈھ نہ اسمیں تو سکوں
دیکھ رہا ہوں میں بھی اسمیں سلامتی نہیں

آہ میں کیوں اثر نہیں عشق ہے خام کیا ابھی
آگ دبی تو ہے ضرور دلمیں ابھی لگی نہیں

عشق کی شان ہے طلب حُسن کی بے نیازیاں
اسکے کرم کی آس رکھ تیری خوشی خوشی نہیں

بدلی ہوئی فضا ہے یا میری نظر کا ہی قصور
غنچہ و گل تو ہیں وہی اُن میں وہ دلکشی نہیں

آجا نظر کے سامنے خوگرِ حُسن ہے نظر
تو جو نہیں ہے سامنے حاصل بندگی نہیں

معنی سمجھ سکے گا کیا کشمکشِ حیات کے
قلب میں جس کے آپ ہی حُسن کی روشنی نہیں

آئیں بہاریں اور گئیں تیرے فراق میں یونہیں
میں ہوں الم نصیب وہ جس کے لئے خوشی نہیں

عالمِ بیخودی میں تو ہوش کی آرزو نہ کر
اس کو سمجھ نہ زندگی دھوکا ہے زندگی نہیں

عشق یہ کیسا عشق ہے غم نہیں لذتیں نہیں
کیفؔ تو نام ہے مگر نام کو بے خودی نہیں

ترکی کو سامان بھیجنے میں جرمن کو ناکامی

لندن ۲۳ اپریل "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم انقرہ بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے کہ نازی ماہر تجارت ڈاکٹر کلوڈیس کو ترکی میں پھر ناکامی ہوئی۔ اس ناکامی کو تازہ جرمن ترکی معاہدہ تجارت کی عبارت کا سیاسی اسلوب بھی چھپا نہ سکا۔

اس معاہدہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مال پہونچانے کی کوئی میعاد مقرر نہیں کی گئی ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ جرمنی نے اس بات کا اعتراف کر لیا ہے کہ وہ سامان پہونچانے کے متعلق کوئی ذمہ داری نہیں لے سکتا۔

جرمنی کو محض وہ حرفتی سامان مہیا کرنا ہوگا جس کا سماجی مفاد سے تعلق ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جرمنی صرف وہ سامان پہونچائے گا جو ترکی حکومت کو درکار ہے۔

اب کلوڈیس کو اس امر کے متعلق ذرا بھی شک باقی نہ رہ گیا ہوگا کہ اقتصادی خندہ پیشانی لوگوں کے ساتھ ہے۔

جو چیز اس قسم کا میلان پیدا کرنے کی سب سے زیادہ باعث ہوئی ہے اور جس کی تمام ترکوں نے قدر و منزلت کی ہے وہ یہ ہے کہ برطانیہ نے انقرہ کے ساتھ اپنی تمام معاملاتوں میں سامان ہمیشہ موعودہ وقت پر پہونچا دیا۔

کلوڈیس نے انقرہ سے روانہ ہونے سے پہلے جرمن آبادی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا "اگر جرمنی اس جنگ میں ہار بھی جائے لیکن یورپ (کسٹمس) جنگی کا اتحاد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو بہت کچھ فائدہ پہنچے گا" کلوڈیس کے اس جملہ سے کہ اگر جرمن ہار بھی گئے تو جرمنی حاضرین کو صدمہ پہونچا۔ اس وقت جرمن آبادی پر عام طور پر مایوسی چھائی ہوئی ہے۔

دنیائے اسلام

ترکوں اور اتحادیوں میں بدگمانی پیدا کرنیکی کوشش

ایک برس سے زیادہ عرصہ ہو گیا کہ جرمن سفیر متعینہ ترکی ہر میجسٹر فان پاپن بیحد خاموش ہے، وہ کبھی کبھی کسی نمائش کی رسم افتتاح یا رسم اختتام ادا کرنے کے لئے یا ترکی حکومت کے کسی فرد کو وراون کی پیٹیاں یا چرمی جلدوں والی تازہ جرمن تصانیف نذر کرنے یا جس وقت سیاسی کشاکش اپنے شباب پر ہو اس وقت ترکی فنون لطیفہ کے شاہکاروں کے جرمن چربے تحفے کے طور پر پیش کرنے کے لئے نوابین پروشیا کی روایتی شان و شوکت کے ساتھ نمودار ہو جایا کرتا تھا۔

ابھی کچھ عرصہ کی بات ہے کہ وہ جنوب مشرقی اناطولیہ کے دورہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ ہم سب کا خیال تھا کہ وہ جرمن قونصل خانوں کا معائنہ کرنے گیا ہے جو ادھر کچھ دنوں سے شام کی سرحد کے پار جو کچھ ہو رہا ہے اس کی اطلاعات پوری خوبی سے نہیں پہونچاتے رہے ہیں لیکن ہمارا خیال غلط نکلا اور فان پاپن اپنی بیگم کے ساتھ مرسین کے بندرگاہ پہونچ گیا اور بحر قلزم کے معتدل آب ہوا نیلگوں آسمان اور سرو کی سبز قطاروں سے فرحت حاصل کرتا رہا تاکہ اپنے آئندہ سیاسی اقدام کے لئے تر و تازہ ہو جائے چنانچہ ابھی چند دن ہوئے کہ اس نے استنبول کی جرمن بستی کے وردی پوشش افراد کے ایک بڑے مجمع کے سامنے جس میں لوگ سفید قمیص اور سیاہ پتلون میں ملبوس تھے ایک تقریر کی اس تقریب کا پورا ماحول بالکل نازی ماحول تھا اور یہ کشتگان جنگ بالخصوص روسی محاذ پر مارے جانے والے جرمنوں کی یاد میں منعقد ہوئی تھی۔

پاپن کی تقریر کو دوہرانا اُسے مفت میں اُچھالنے کے مترادف ہوگا اس لئے اس کی تفصیلات بیان نہ کروں گا لیکن اس تقریر میں ایک یا دو امور خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ پہلا اہم امر تو یہ ہے کہ اُس سے کہا گیا اور دوسرا امر یہ کہ اُس نے کیا نہیں کہا۔ سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اُس نے اپنی پوری تقریر کا سارا زور روس کے خلاف صرف کیا تھا اور اشتراکیت کے خطرے کا بڑا شور مچایا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے یورپی اقوام کے متحد ہو جانے کی ضرورت ہے لیکن اس نے اپنی پوری تقریر میں اپنے پیارے فیوہرر (آقا و ولی نعمت) کا نام بالکل نہیں لیا اور نہ نازی پارٹی کے متعلق کچھ کہا، ظاہر ہے کہ ایسے موقعوں پر جب کہ جرمن کسی چیز کی یادگار منا رہے ہوں "پیارے فیوہرر" اور نازی پارٹی کا ذکر لازمی ہو جاتا ہے باوجود اس حقیقت کے کہ یہ دونوں مجموعی طور پر ان لوگوں کی موت کے ذمہ دار تھے جن کی یادگار کے لئے استنبول کے جرمن مجتمع ہوئے تھے لیکن فان پاپن نے اس موقع پر ان کا ذکر ہی نہیں کیا۔

فان پاپن اپنی وہی پرانی چالیں اب پھر چلنے لگا ہے البتہ جب وہ سفارت کے میدان میں وہی حرکتیں کرتا ہے جو پچھلے محاربۂ عظیم میں اپنے کرایہ کے ٹھگوں کو ساتھ لے کر کرتا تھا تو سفیروں کی نفاست اس میں نہیں ہوتی، یعنی متحدہ ممالک کے تعلقات میں کشیدگی پیدا کرنے کا کام، کوئلہ کے جہازوں میں ڈائنامیٹ رکھ کر دھماکے سے اُڑا دینے کے کام سے زیادہ مشکل ہے۔

پاپن کی تقریر میں اسی قسم کے افتراق انگیز شعلے موجود تھے، وہ پھر روس اور ترکی میں اختلاف رائے پیدا کرنے کی پرانی چال چلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسی کے ساتھ اپنے فیوہرر اور نازی پارٹی کا ذکر کرنے سے احتراز کر کے وہ منظر عام پر ان چہ میگوئیوں کی حمایت کرنا چاہتا ہے جو اُس نے خود پھیلائی ہیں کہ فرنٹیر فان پاپن جس نے دوسری رائش کو اپنے ہاتھوں دفن کیا تھا، اب چوتھی رائش کا قائد ہوگا۔ غالباً اپنی ملکی حکومت کی قبر کھود کر ایک بار پھر اُسے دفن کر دیگا، یہ خیالات بُرے تو نہیں ہیں لیکن ان سے نہ ان کا بھلا ہوگا اور نہ اس کے ملک کا اور اس سے زیادہ اہم بات یہ کہ ان سے اس ملک کو بھی پریشانی ہوتی ہے جہاں اُسے بھیجا گیا ہے، لیکن یہ چالاک سفیر ہر چال چلنے کو تیار رہے بشرطیکہ وہ فضا میں کوئی کھلبلی یا اپنے وجود سے بدمزگی پیدا کر سکے۔

حقائق ہر شخص کے سامنے ہیں اور یہ امر بالکل واضح ہو چکا ہے کہ ترکی نے متحدہ اقوام سے اپنے کو وابستہ کر لیا ہے، اس کے وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں یہی بات کہی ہے، اگر ان کے الفاظ بہت صاف نہیں ہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ہم کو تو مفہوم ہی سے مطلب ہے، اس میں بھی اب کوئی شبہ نہیں رہا کہ اس کے "یورپ کے قلعہ" کو کیا حادثہ پیش آنیوالا ہے اس کے متعلق جرمنی کی پریشانی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے، حملہ کب ہوگا اور کہاں؟ آج جرمنی کا ہر شخص ایک دوسرے سے یہی سوال کر رہا ہے۔

فان پاپن کی تقریر اشتعال انگیز بھی تھی اور اس میں فتنہ پردازی کی بھی کوشش کی گئی ہے، اس کا اشتعال انگیز جزو معلوم ہوتا ہے کہ کامیاب نہیں ہوا کہ اب کوئی شخص اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا البتہ لوگ یہ ضرور محسوس کر رہے ہیں کہ اس کے کہنے کا ڈھنگ بہت بگڑ گیا ہے۔ اس کے براہ راست تعلقات سے بھی اسے ترکی کے آئندہ ارادوں کا صاف صاف پتہ نہیں چل سکا ہے۔

اپنی تقریر میں فان پاپن نے کم از کم ترکی اخبار نویسوں پر اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے لیکن اب تک اس کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور اسی دوران میں ڈاکٹر کلاڈیس ترکی آپہونچا ہے، اس امید پر کہ غالباً ڈاکٹر موصوف اس بات کا پتہ چلا لیں گے جسے پاپن معلوم نہ کر سکا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل ہر رہے زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار، کانپور

جلد ۳۷ کانپور شنبہ ۸ مئی سنہ ۱۹۴۳ء نمبر ۱۹

مسٹر ظہیر الدین صدر مومن کانفرنس کا بیان

دہلی۔ آل انڈیا مومن کانفرنس کے صدر مسٹر ظہیر الدین نے پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان کے اندرونی مسائل اس وقت تک طے نہیں ہوتے جب تک یہ غلام ہے اور اسلئے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے انتظار کیا جاسکتا ہے مگر آزادی فوراً حاصل کرنی چاہئیے مسلم لیگ کے موجودہ رویہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ جماعت اس وقت تک آزادی کے راستہ میں سب سے زیادہ رکاوٹ پیدا کررہی ہے، یہ جماعت زیادہ تر خطاب یافتوں، نوابوں اور جاگیرداروں پر مشتمل ہے جن کا عوام سے قطعی کوئی رابطہ نہیں ہے۔ یہ امر قطعی ناممکن ہے کہ یہ لوگ آزادی کے لئے ذرہ برابر بھی کوشش کریں۔ کیونکہ ہندوستان کا آزاد ہونا خود ان کے اپنے مفاد کے خلاف ہے، موجودہ سیاسی جمود کو دور کرنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ ہندوستان کے آئندہ آئین میں اس کی سیاسی وحدت اور شان کو برقرار رکھا جائے اور ایک مرکز کے ماتحت تمام صوبوں میں خود مختار حکومتیں قائم کردی جائیں۔

آگے چل کر مسٹر ظہیر الدین نے مومن کانفرنس کے اس رزولیوشن کی تشریح کی جس کے ذریعہ تمام مومنوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کسی سیاسی جماعت کے ممبر نہیں بن سکتے جن میں کانگریس بھی شامل ہے، آپ نے فرمایا کہ وہ پروپیگنڈہ جو ہمارے مخالفین نے ہمارے خلاف شروع کیا ہے کہ ہمیں کانگریس نے اکسایا ہے اس رزولیوشن کے پاس کرنے سے ناقابل یقین بن جائے گا۔ ہمارا کانگریس سے بھی کوئی واسطہ نہیں ہے، ماسوائے اس کے کہ ہم اس کے مطالبہ آزادی کی پرزور حمایت کرتے ہیں، آپ نے مزید فرمایا کہ ہندوستان کی ہر اس جماعت سے ہمارے تعلقات نہایت خوشگوار ہیں جو ہندوستان کو مکمل آزاد دیکھنا چاہتی ہے۔

آگے چل کر مسٹر ظہیر الدین نے ایک نہایت اہم انکشاف کیا کہ گزشتہ ماہ نومبر میں جب آزاد مسلم بورڈ کا اجلاس ہوا تو مسٹر راجگوپال آچاریہ، مسٹر شوکت اللہ انصاری کی کوٹھی پر جہاں بورڈ کا اجلاس ہو رہا تھا تشریف لائے اور ممبران بورڈ سے کہا کہ وہ مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کو تسلیم کرلیں مگر بورڈ کے ممبران اس سے متفق نہیں ہوئے، اُنھوں نے کہا کہ ہم ہندو اور مسلمانوں کے درمیان کوئی سمجھوتہ ہو تو اسے خوش آمدید کہیں گے مگر مسلم لیگ سے کانگریس کے کسی بھی سمجھوتہ کو وہ ان کروڑوں مسلمانوں کیساتھ سخت بے انصافی سمجھیں گے، جو ان کی پالیسی سے متفق نہیں ہیں آپ نے کہا کہ مجھے تعجب ہے کہ جبکہ کروڑوں مسلمان پاکستان کی اسکیم کو ملک کے لئے نہایت نقصان دہ سمجھتے ہیں، چند ہندو دوست اسے منظور کرنے کی فکر میں ہیں اور اس کے لئے کوشش کررہے ہیں۔ مسٹر ظہیر الدین نے مزید فرمایا کہ اگر ہر بالغ کو حق رائے دہندگی دیدیا جائے تو ہر اسمبلی میں مسلمانوں کو بیشتر نشستیں مومنوں کے ہاتھ آئیں گی۔ اس لئے اسمبلی میں جو نمائندگی اس وقت ہورہی ہے اس سے ہماری مضبوطی کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

دو کروڑ روپیہ سے اخبار نکالنے کی اسکیم

سناتن دھرم کالج کی سلور جوبلی کے موقع پر سیٹھ رام کشن ڈالمیا نے اپنے صدارتی ایڈریس میں کہا کہ میں اس روز کا خواب دیکھ رہا ہوں جب ایک ملک دوسرے ملک کے درمیان کوئی جغرافیائی حد نہیں رہے گی، ایک جھنڈے تلے جمع ہوں گے، اس کی کرنسی مشترکہ ہوگی اور بالآخر زبان بھی ایک بن جائیگی۔

اپنے ایڈریس کے دوران میں سیٹھ ڈالمیا نے اعلان کیا کہ میں نے دو کروڑ روپیہ کی ایک اسکیم تیار کی ہے جس کے مطابق بمبئی، کلکتہ، دہلی، مدراس، لاہور اور ہندوستان کے دیگر شہروں سے مختلف ہندوستانی زبانوں میں بیک وقت ایک روزانہ اخبار جاری کیا جائے گا جس کی پالیسی تعمیری نکتہ چینی ہوگی جو ملک کے مذاق کو تبدیل کریگا۔ صلح۔ رواداری اور انسانی برادری کی طاقتوں کو تقویت دیگا۔ اور حسد کو دور کریگا، اس سلسلہ میں ایک اخباری نمایندہ کو آپ نے بتایا کہ اس اسکیم کے اصولوں کی تبلیغ ایک انجمن کریگی۔ جس کا نام ایک ہوگا۔

آپ نے مزید کہا میں نے اسکیم کے بارے میں بڑے بڑے والیان ریاست سیاسی لیڈروں اور مدبر ہندوستانیوں، انگریزوں اور امریکنوں سے صلاح ومشورہ کیا ہے، میں اس اسکیم کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا وقت صرف کرنے کو تیار ہوں اور اس اسکیم کی تشکیل کے لئے دو کروڑ روپیہ یا اس سے بھی زیادہ رقم کا انتظام کروں گا۔

مجلس احرار اور مسلم لیگ۔

(سہارنپور میں ...... مولانا غلام غوث نے مجلس احرار یو۔پی کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ مجلس احرار ہندوستان کے لئے کامل آزادی کی طلبگار ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہر ایک پارٹی سے تعاون کرنے کو آمادہ ہے، یہ مقصد طاقت اور اتحاد سے ہی حاصل ہوسکتا ہے احرار دوسری جماعتوں سے تعاون کرنے کو آمادہ ہیں، نہ وہ اپنے حق سے دستبردار ہونا چاہتے ہیں اور نہ وہ دوسروں کو ان کے حق سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ مسلم لیگ اور مجلس احرار کی پالیسی کا فرق واضح کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لیگ کا یہ نظریہ ہے کہ پہلے تقسیم کرو اس کے بعد حاصل کرو اور مجلس احرار کا یہ اصول ہے کہ پہلے حاصل کرو اس کے بعد تقسیم کرو۔

کانگریس کی روش پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ اگر کانگریس مسلم حقوق کا مناسب فیصلہ کرنا چاہتی ہے تو ایسی حالت میں کہ مسٹر جناح نے گفت وشنید سے انکار کردیا تھا۔

گاندھی جی نے کیوں دوسری مسلم جماعتوں سے بات چیت نہ کی، یہی وجہ تھی کہ مجلس احرار نے کانگریس کے پروگرام پر عمل نہیں کیا۔

آسٹریلیا کے فوجی وزیر کا بیان

آسٹریلیا کے وزیر افواج مسٹر ایف، ایم فورڈ نے جو ہوائی جہاز پر کوئینز لینڈ کا دورہ کررہے ہیں دکھن پچھمی پیسفک کے علاقہ کے لئے مزید جنگی جہازوں، شکاری بمباروں اور سپاہیوں کی ضرورت پر زور دیا۔

مسٹر فورڈ نے کہا کہ آسٹریلیا کی حکومت کو جنرل میکارتھر، جنرل بلیمی، اور ان کے سپاہیوں پر پورا بھروسہ ہے، آسٹریلیا اور دوسری جمہوریتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کی حتی الامکان زیادہ سے زیادہ مدد کریں، ڈارون پر حملہ اور آسٹریلیا کے پورنی ساحل کے قریب جاپانی مدوز کشتیوں کی سرگرمی سے یہ اچھی طرح ظاہر ہوگیا ہے جاپانی ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھے ہیں بلکہ اُنھوں نے حملہ کرنے اور جارحانہ پالیسی اختیار کی ہوئی ہے۔

حکومت سے مسٹر جناح کے شکوے

دہلی میں مسٹر محمد علی جناح نے اخباری نمایندوں کی ایک کانفرنس میں ایک بیان دیا ہے جس میں اُنھوں نے مسلم لیگ کے دہلی کے اجلاس کے متعلق برطانی اخبارات کے ردعمل کا شکوہ کیا ہے، مسٹر جناح نے فرمایا ہے کہ یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ برطانیہ کے اخبارات نے جن میں اخبار ٹائمز بھی شامل ہے اس معاملہ کو بہت کم اہمیت دی ہے، ہندوستان میں وائسرائے اپنی خود ساختہ کونسل کی توسیع میں مصروف ہیں اور ایسے اقدام پر مُصر ہیں جو پورے طور پر ناکامیاب ثابت ہوچکا ہے، حکومت نے "ہر شخص" کو نظر انداز کرتے رہنے کی جو پالیسی اختیار کی ہوئی ہے اس پر عمل کر کے جنگ فتح نہیں کی جاسکتی۔ حکومت جس قدر جلد اس حقیقت کو محسوس کرے اتنا ہی اچھا ہے اگر اتحادی جنگ میں ہار گئے تو یہ ہار حکومت برطانیہ کی اس غلط پالیسی کی بدولت ہوگی جو اس نے ہندوستان میں اختیار کی ہوئی ہے۔ اس ملک میں خوراک کے متعلق صورت حالات، اقتصادی پوزیشن، کرنسی اور مالیات کے متعلق حکومت کا طرز عمل وغیرہ مسائل انتہائی شدید شکل اختیار کرچکے ہیں۔ حکومت ان مسائل کے بارے میں جس بے فکری کا اظہار کررہی ہے اس سے اس اجتماعی کوشش کے لئے جو جنگ فتح کرنے کیلئے ضروری ہے ایسا خطرہ پیدا ہوجائے گا جس کی مثال نہیں مل سکے گی۔

حکومت ہند کے رویہ پر امریکہ کے لیڈروں کی رائے

(نیویارک۔ ۳۰ اپریل) معاصر "ہندوستان ٹائمز" کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ انڈیا لیگ کے گورنروں کے بورڈ کے دو ممبران کی بیوی اور مسٹر انوپ سنگھ ریسرچ ڈائرکٹر انڈیا لیگ نے ایک مشترکہ بیان میں فرمایا ہے کہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان جو خلیج حائل ہے وہ اور بھی زیادہ وسیع ہوتی جارہی ہے، یہ چٹھی معاصر ٹائمز کے ایک کالم میں شائع ہوئی ہے اسمیں لکھا ہے کہ ہندوستان کے کروڑوں آدمیوں کی نیک خواہشات اب برطانیہ کے ہاتھ نہیں رہی ہیں۔ پریذیڈنٹ روزولٹ کے خاص نمایندہ مسٹر فلپس کو بھی ہندوستان کے سب سے بڑے لیڈروں سے ملاقات کرنے کی اجازت نہ دینا یقیناً ایسا طریقہ نہیں ہے جس سے یہ نیک خواہشات پھر پیدا کی جاسکیں، اس انکار کے ذریعہ حکومت نے ہندوستان کے متعلق برطانیہ کی پالیسی پر آخری مہر ثبت کردی ہے جو شاید اس سے قبل نہیں لگائی گئی تھی۔ یقیناً اس وقت اتحادی قومیں آہستہ آہستہ فتح کی جانب آگے بڑھ رہی ہیں اور اس وقت برطانیہ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کو نظر انداز کرسکتا ہے لیکن آنے والے امن کے دور میں کیا ہوگا۔ اس امن کے دور میں برطانیہ اور ہندوستان ایک دوسرے سے مل کر کس طرح کام کرسکیں گے۔ اگر وائسرائے مسٹر فلپس کو مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو سے ملنے کی اجازت دیدیتے تو کچھ نہ کچھ فائدہ ہوسکتا تھا۔ لیکن ان کو ان لیڈروں سے ملنے کی اجازت دینے سے انکار کردینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

وزارتوں کی موجودہ پوزیشن پر مسٹر فضل الحق کی رائے

(کلکتہ۔ ۳۰ اپریل) کلکتہ یونیورسٹی کی ہندوستانی معاملات کی انجمن نے "موجودہ بنگال" کے موضوع پر تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے، اس سلسلہ کی پہلی تقریر مسٹر اے۔ کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے کی، اُنھوں نے فرمایا کہ موجودہ آئین ایسا ہے کہ اس کے ماتحت وزیروں کو خواہ کتنے ہی اختیارات کیوں نہ دیدئے گئے ہوں لیکن ان اختیارات پر اتنی پابندیاں ہیں کہ انھیں حقیقی اختیارات سمجھنا اختیارات کی تضحیک ہے، اور ان پابندیوں کی وجہ سے وزیروں اور ان کے گورنروں میں ہمیشہ جھگڑا رہتا ہے۔

آجکل موجودہ آئین کے مطابق وزیر اعظم کے لئے ایمانداری سے اپنے دیش اور قوم کے متعلق اپنے فرائض ادا کرنا قطعی ناممکن ہے، اگر آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ میں برطانی سامراج کی کٹھ پتلی بنا رہوں تو یہ ممکن ہے کہ میں وزیر اعظم بننے پر رضامند ہوجاؤں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں آپ کے ضمیر کو مطمئن نہیں کرسکوں گا، نہ ہی میں موجودہ آئین کے مطابق ایک وزیر اعظم یا وزیر کے عہدہ کے عہدہ کے فرائض کو پورے طور پر ادا کرسکوں گا۔

مسٹر فضل الحق نے مزید فرمایا کہ متوسط الحال طبقہ کا انگریز ہندوستانیوں کے ساتھ اور ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات کے معاملہ میں کچھ نہ کچھ بھلائی کرنیکا خواہاں ہے، وہ ایسی بھلائی چاہتا ہے جس سے مدبروں کے حلقہ میں برطانیہ اعظم کی ساکھ بہت بڑھ جائے گی لیکن اس کے ساتھ ہی انگریزوں کے ذہن میں سامراج کا خیال بھی موجود ہے کہ وہ ہندوستان پر حکمرانی کررہے ہیں۔

مسٹر فضل الحق نے مزید کہا کہ میرا خیال یہ نہیں ہے کہ ہمیں آزادی کی منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے خونیں انقلاب سے گزرنا پڑے گا اور بہت کچھ قتل اور غارت گری ہوگی، انھوں نے فرمایا کہ انگلستان کافی اختیار دے گا، اُسے ہندوستانیوں کو کافی اختیارات دینے پڑیں گے، بشرطیکہ ہندوستان ان انگریزوں سے یہ اختیارات چھیننے کے قابل ہو۔

ڈاکٹر خانصاحب کا بیان

(پشاور یکم مئی) صوبہ شمالی مغربی سرحدی کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب نے ۲۹، ۳۰ اپریل کی درمیانی رات کو پشاور میں ایک کثیر الاجتماع عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح کے اس بیان کا جواب دیا کہ انھیں بدلیشی اخبارات کے نامہ نگاروں سے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ شمالی مغربی سرحدی کے تمام مسلمان مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔

ڈاکٹر خاں صاحب نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم کرکے حیرت ہوئی کہ مسٹر جناح نے بدلیشی نامہ نگاروں کے بیان پر اعتبار کرلیا جو چند دن اس صوبہ میں ٹھہرتے ہیں اور ان ہندوستانی نامہ نگاروں کو جھوٹا سمجھا جو ہمیشہ یہیں رہتے ہیں اور ہر لمحہ یہاں کے حالات دیکھتے رہتے ہیں، اور مسٹر جناح درحقیقت اس صوبہ کے صحیح حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو وہ یہاں تشریف لائیں اور عام مسلمانوں سے ملیں، اور اس صوبہ کے دیہات کا دورہ کریں، تب انھیں یہ معلوم ہوگا کہ پٹھان کس کے ساتھ ہیں۔

پٹھان کام کرنے والے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ معمولی نعرے انھیں گمراہ نہیں کرسکیں گے، میں چاہتا ہوں کہ مسٹر جناح ایسے لغو، بے سروپا اور بے بنیاد بیانات شائع کرانے سے پہلے ان پر اچھی طرح غور کرلیا کریں۔ ایسے جھوٹے بیانات مسٹر جناح جیسے شخص کی شان کے شایاں نہیں ہیں۔

---

۴۴ کانپور ضلع کانپور کیلئے نافذ کیا گیا ہے خلاف ورزی کرنیوالے کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت سزا دیجائیگی۔

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ الکشن کانپور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ نے آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب کیا ہے:۔

پریسیڈنٹ:۔ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر میونسپل کمشنر

سکریٹری:۔ مسٹر عبداللطیف۔

خزانچی:۔ مسٹر آر۔ احمد۔

پراونشیل نمایندے:۔ مسٹر ایم۔ احمد۔ مسٹر ٹی۔ مجیب۔ مسٹر اے احمد۔ مسٹر ایم۔ ظفراللہ۔ مسٹر ایم لائق۔

مولانا شاہ ابوالحسن کا انتقال حضرت شاہ ابوالحسن لکھنوی مدرس مدرسہ تکمیل العلوم کانپور کا ۲۱ اپریل کو لکھنؤ میں انتقال ہوگیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محل کے شاگرد رشید اور حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی کے حقیقی معنی میں خلیفہ تھے آپکی عمر تخمیناً ۹۰ سال تھی۔

یکم مئی کو مدرسہ تکمیل العلوم کانپور میں ایک جلسہ تعزیت کیا گیا جسمیں تلاوت قرآن پاک کے بعد مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔

قانون تحفظ ہند مسٹر کرشنا کانگریس ورکر کو قانون تحفظ ہند کی دفعہ ۳۵ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔ مسٹر موہن لال ساکن سیسہ مئو کو قانون تحفظ ہند کی دفعہ ۳۵ کے ماتحت ۹ مہینے کی سزا دیگئی ہے۔

سزائے موت۔ کوئلے کے ایک سوداگر بدری پرشاد کے قتل کے الزام میں جن چھ اشخاص پر مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ مسٹر ایم۔ ایس۔ مینرسشن جج نے سنادیا ایک ملزم کو موت کی سزا اور دیگر ۵ ملزموں کو جلاوطن کی سزا دی۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ ۷ مئی کی شام کو رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی جس میں بورڈ کے معمولی آئیٹم کو منظور کیا گیا۔

پارک پانی نہ سپلائی ہونے کی وجہ سے خشک ہورہے ہیں چنانچہ رائے بہادر بابو رام نراین محرک کی تحریک پر بورڈ نے یہ طے کیا ہے کہ ان پارکوں کو خشک ہونے سے بچانے کے لئے کنوؤں وغیرہ کے ذریعہ سے پانی سپلائی کیا جائے۔

نورانی مسجد واقعہ ہالسی روڈ کے پاس سے کوڑا ہٹانے کے متعلق بورڈ نے طے کیا ہے کہ اس جگہ کا معائنہ چیرمین صاحب خود کرلیں۔

علیگڈھ مسلم یونیورسٹی مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب اولڈ بوائے وممبر کورٹ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ وایکزیکٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:۔ علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے طلبار کا ایک وفد منجانب ڈیوٹی سوسائٹی (انجمن القرض) جناب مسٹر حامد حسین صاحب کی سرکردگی میں یو پی کے مشرقی اضلاع کا دورہ کررہا ہے، اس سلسلہ میں یہ لوگ کانپور بھی آئے ہوئے ہیں۔ یہ وفد ایک طرف تحریک طلبار کی مالی امداد کیلئے چندہ وصول کررہا اور دوسری طرف علی گڈھ میں ایک شاندار بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر کے لئے بھی روپیہ جمع کررہا ہے۔

جناب حافظ محمد صدیق صاحب نے تعمیرات فنڈ کیلئے ۵۰۰ روپیہ کی رقم اور جناب حمید احمد صاحب نے ۵۰ روپیہ اور جناب شاہ بشیر عالم صاحب ایڈوکیٹ نے ۲۰ روپیہ کی رقم عنایت فرمائی ہے، یہ وفد میرے مکان پر مقیم ہے جو صاحب ملنا چاہیں وہ میرے مکان پر تشریف لاکر مل لیں۔ میں خاص طور سے اولڈ بوائز کی توجہ اس طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں۔

سوموار کو پانی کا انتظام کیجئے مسٹر بی۔ ایس۔ دستور واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

یوم دوشنبہ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۴۳ء کی شب کو بیناجھابر واٹر ورکس میں بڑے پانی کے نلوں کو جوڑنے کا کام کیا جائیگا۔ جس کی وجہ سے دوشنبہ کو بوقت ۷ بجے شام سے شہر بھر کا پانی بند رہیگا۔ منگل بتاریخ ۱۱ مئی ۱۹۴۳ء کو بوقت صبح وقت مقررہ پر پانی دینے کی کوشش کی جائیگی ممکن ہے کہ کچھ دیر ہوجائے اس لئے پبلک سے درخواست کی جاتی ہے کہ پانی کا پورا انتظام کرلیں۔

حلیم انٹر کالج کا سالانہ جلسہ ۲ مئی ۵ بجے شام کو حلیم مسلم انٹر کالج کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات مسٹر اے۔ سی۔ انسکپ سی۔ بی۔ ای۔ ای۔ ڈی مینجنگ ڈائرکٹر مسرس کوپر ایلن اینڈ کو کانپور اور اڈوائزر گورنمنٹ آف انڈیا لیدر اینڈ ٹیننگ انسٹی ٹیوٹ منعقد ہوا۔

تلاوت کلام مجید کے بعد جلسہ شروع ہوا اور میاں محمد لطیف صاحب نے پریسیڈنٹ کے گلے میں سنہرا ہار پہنایا، پرنسپل عبدالشکور صاحب نے نہایت مختصر لیکن نہایت جامع الفاظ میں کالج کی تاریخ پر ایک سرسری تبصرہ فرمایا اور کالج کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

مسٹر انسکپ پریسیڈنٹ صاحب نے اپنی تقریر میں منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور ان کے انتظامات کی تعریف کی اور کالج سے اپنی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

آخر میں کامیاب طلبار کو جناب پریسیڈنٹ نے اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم کئے، بعد ازاں میاں محمد لطیف اور پرنسپل عبدالشکور نے مسٹر انسکپ کو کالج وغیرہ کا معائنہ کرایا۔

آخر میں حاضرین کو ایک پرتکلف ایٹ ہوم دیا گیا۔

چیمبرس پروٹسٹ یو۔ پی۔ چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس جنوبی افریقہ کی یونین کی منظور کی ہوئی پگنگ لیجس لیشن کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ایک درخواست بھیجی ہے جسمیں لکھا ہے کہ یہ نیا قانون قابل اطمینان نہیں ہے بلکہ مایوس کن اور ناامید کرنے والا ہے اور مساوات وانصاف کے خلاف ہے۔

سول ڈیفنس ممبر ۴ مئی کو سر جوالا پرشاد سریواستوا سول ڈیفنس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کانپور تشریف لائے اور اسی دن دہلی تشریف لے گئے۔

شکر کی فروخت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے حکم دیا ہے کہ کوئی شخص ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کی منظوری حاصل کئے بغیر ایک روپیہ سے زیادہ نہ شکر خرید سکتا ہے اور نہ فروخت کرسکتا ہے یہ حکم یوسے ۴۴

پرانے زمانے کے جس شاعر کا بھی آپ کلام پڑھیں گے آپکو معلوم ہوگا کہ ان شاعروں کو خوبصورت عورتوں سے شکایت ہے کہ یہ نظریں ملاکر دل اچک لیتی ہیں -

زلف کا پھندا ڈال کر دل کو سینہ سے نکال لیتی ہیں جب مستانہ ادا کے ساتھ چلتی ہیں تو عاشق مزاجوں کے ان دلوں کو جو غالباً سڑکوں پر مینڈکوں کی طرح پھدکا کرتے تھے، پامال کرتی چلی جاتی ہیں۔

بعض شاعروں کا خیال تھا کہ خوبصورت عورتیں دلوں کے ساتھ ایمان کی چوری کی بھی عادی ہیں، چنانچہ جب بھی ان چور عورتوں کو موقعہ ملتا ہے وہ دل کے ساتھ ایمان کو بھی چرا کر بھاگ جاتی ہیں، غالباً خوبصورت عورتوں کی اس لوٹ مار اور غارتگری سے متاثر ہوکر ہی مرزا غالب نے فرمایا تھا ؎

ہاں وہ نہیں خدا پرست جاؤ وہ بیوفا سہی،
جس کو ہو دین و دل عزیز اسکی گلی میں جائے کیوں

یہ سب پرانے زمانے کی باتیں ہیں اب زمانے کے ساتھ عورت بھی بدل گئی ہے، اب عورت دل، جگر، اور ایمان جیسی ناکارہ چیزوں پر قناعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اب تو وہ باقاعدہ طور پر ڈاکہ زنی کر رہی ہے، چنانچہ آج کل بھٹنڈے میں شدید بے چینی پھیلی ہوئی ہے کیونکہ وہاں خوبصورت عورتوں کا ایک ایسا گروہ پیدا ہوگیا ہے جو بھٹنڈہ اسٹیشن پر چھرا اور خنجر دکھاکر مردوں کو لوٹ لیتا ہے۔

ان خوش جمال ڈاکو عورتوں کا تازہ ترین کارنامہ یہ ہے کہ حال ہی میں ایک ماسٹر صاحب گاڑی کے انتظار میں پلیٹ فارم پر بستر لگائے ہوئے لیٹے تھے کہ انھوں نے دیکھا کہ پریوں کا ایک غول خنجر بکف ان کی طرف آرہا ہے ماسٹر صاحب بیچارے حیران تھے کہ کیا معاملہ ہے۔

آخر ایک خوبصورت عورت نے ان کو خنجر دکھایا۔ اور دوسری ان کا سامان لیکر چلتی بنی اور ماسٹر صاحب اس دلکش مگر خوفناک نظارہ سے ایسے حواس باختہ ہوئے کہ ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکال سکے اور یہ حسین ڈاکو ماسٹر صاحب پر ہاتھ صاف کرنے کے بعد چلتے بنے غالباً ایسے ہی موقع کیلئے حضرت اکبر الہ آبادی نے فرمایا تھا۔

شیخ صاحب دیکھ کر اس مس کو ساکت ہوگئے
ماسٹر صاحب بہت کمزور تھے چت ہوگئے

آپ یہ نہ سمجھئے کہ خوبصورت عورتوں کی یہ ڈاکہ زنی صرف خنجر اور تلوار ہی تک محدود ہوکر رہ گئی ہے ضرورت پڑنے پر یہ کافرادا عورتیں تیر نظر اور خنجر ابرو سے بھی کام لے لیتی ہیں، چنانچہ لاہور کی ایک عدالت میں ایک ایسی کافرادا حسینہ کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے جو پہلے تو کسی باغ یا عام گذرگاہ سے نوجوانوں کو پھانس کر اپنے گھر لے جاتی تھی اور گھر لیجانے کے بعد ان حضرت کے کپڑے تک اتروا کر چلتا کر دیتی تھی۔

یہ حسینہ مدتوں نہایت عیاری کے ساتھ نوجوانوں کو لوٹتی رہی آخر ایک من چلا نوجوان سیر کو سوا سیر بھی مل گیا اور اس نے ان بی صاحبہ کو دھروا دیا چنانچہ آج کل بری طرح سے فوجداری عدالت میں ڈاکہ زنی

۴ کے دلچسپ مشغلہ کے ساتھ یہ کافرادا عورتیں کبھی کبھی، تفریحاً جیب تراشی بھی فرمالیا کرتی ہیں چنانچہ پچھلے دنوں رانی نامی ایک ایکٹریس نے موقعہ پلتے ہی ایک دوسری عورت کا بٹوا صاف کر دیا لیکن اس کی قسمت کہ پولیس نے اسے تھام لیا ان دلچسپ واقعات سے اندازہ فرمایئے کہ وہ کافرادا عورتیں جو کسی زمانہ میں دل، جگر اور ایمان پر قناعت کرلیا کرتی تھیں، تہذیب جدید کی عنایت سے کس طرح باقاعدہ ڈاکہ زنی فرما رہی ہیں۔

حسین رات

ازجناب سید اشرف صاحب کاظمی۔

کس قدر حسین اور نزہت آفریں تھی وہ رات!۔
فضائیں نشیلے نوجوانوں سے ہمکنار تھیں۔
تم میرے سامنے تھیں۔

سو بہاروں کی بہار بن کر میرے خزاں رسیدہ چمن پر چھاگئی تھیں میری تشنہ کام آنکھیں تمہارے مخمور و مدہوش جلووں کے تندنشوں میں ڈوب گئی تھیں، دل و دماغ کے ذرے ذرے پر ایک معطر کیفیت مستولی تھی۔

تمہارے بھیگے ہوئے نیم بیازی لبوں پر دہ تبسم کی جھومتی ہوئی بہار۔

تمہاری نرگسی آنکھوں میں سوتے ہوئے شاعر کے نازک خیال۔

تمہارے اٹھتے ہوئے گیسوؤں کی مہکی ہوئی ظلمت میری اجڑتی ہوئی کائنات میں کیف و سرور کی بارش برسا رہی تھی زہرہ اور ناہید کی کافر رعنائیاں تمہارے پیکر میں جذب ہوگئی تھیں۔ کس غضب کا نکھار تھا تم پر۔

زندگی ایک مست "راگنی" بن کر رہ گئی تھی، دل ایک رنگین "شعر" بن کر رہ گیا تھا۔

روح رنگ و بو میں الجھی ہوئی شعریت نواز فضاؤں میں اڑی جا رہی تھی، میرے چاروں طرف مسرتوں کے نغمے اور ستاروں کے پھول بکھر گئے تھے۔

اُف کتنی حسین رات تھی وہ .... کیا وہ رات پھر آئیگی

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے نئے ممبران

نئی دہلی ۳ مئی ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ملک معظم نے سر محمد عزیز الحق سی۔ آئی۔ ای۔ ڈاکٹر این۔ بی۔ کھرے ممبر سی۔ پی۔ لیجسلیٹو اسمبلی اور مسٹر اشوک کمار رائے ایڈوکیٹ جنرل بنگال کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مقرر کرنے کے فیصلہ کی تصدیق کردی جائے، گورنر جنرل نے حسب ذیل طریقہ پر ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں میں محکمہ جات تقسیم کئے ہیں۔

دیوان بہادر سر اے رام سوامی مدالیار۔ کے، سی ایس، ۔ آئی، جو آج کل جنگی کیبنٹ میں حکومت ہند کے نمائندوں میں ہیں محکمہ سپلائی کے ممبر ہوں گے سر محمد عزیز الحق سی۔ آئی۔ ای۔ جو آج کل برطانیہ میں ہندوستان کے ہائی کمشنر ہیں محکمہ کامرس (تجارت) کے ممبر ہوں گے۔

محکمہ اطلاعات و براڈکاسٹنگ کے ممبر سر سلطان احمد ہوں گے، مسٹر اشوک کمار رائے سر سلطان احمد کی جگہ لا ممبر ہوں گے، سمندر پار کے ہندوستانیوں کے محکمہ کے انچارج ڈاکٹر این بی کھرے مقرر کئے گئے ہیں گورنر جنرل نے سر ایس، ای، رنگا ندھان کو جو آج کل وزیر ہند کے مشیر ہیں سر عزیز الحق کی جگہ برطانیہ میں تمام ہندوستان کا ہائی کمشنر مقرر کیا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مہاتما گاندھی کے برت کے متعلق وائسرائے کے طرز عمل کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے تین ممبران، یعنی سر ہومی مودی، مسٹر این آر۔ سرکار اور شریت ایم۔ ایس۔ اینے نے استعفے دیدیے تھے ان تین ممبروں کی جگہ نئے تین ممبر یعنی سر عزیز الحق، ڈاکٹر این بی کھرے اور مسٹر اشوک کمار مقرر کئے گئے ہیں۔

عورت
محبت کیلئے سب کچھ قربان کرسکتی ہے

جرمنی کے مشہور فلسفی نیٹشے نے کہا ہے کہ "عورت خطرے کو پسند کرتی ہے" مرد سپاہی ہے اور اسی لئے عورت کو اپنی رفاقت کیلئے پسند کرتا ہے وہ ایک، خطرناک ترین کھلونا ہے، ممکن ہے نسوانی حلقوں میں اس خیال سے اظہار بیزاری کیا جائے لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ بیزاری کے ان جذبات سے ڈرتے ہوئے صنف نازک کے اس نفسیاتی پہلو پر بحث نہ کی جائے اس کے اخلاق کے اس حصہ کو سراہا جائے جس سے اس کے رفیق کی زندگی رشک فردوس بن جاتی ہے لیکن اس کو قطعی اور انکا نظر انداز کر [illegible] نتیجہ ہوتی ہے۔

عورت کی فطرت کو ہمیشہ صلح پسند اور امن جو خیال کیا جاتا ہے اور اگر آج کوئی یہ کہنے کی جسارت کرے کہ عورت جنگ سے محبت کرتی ہے اور وہ بھی بارہا دنیا میں ہنگامہ آرائی کا باعث ہوتی ہے تو ہر چہار طرف سے اس پر ملامت اور طعن و تشنیع کی بوچھار ہوگی لیکن، یہ کہنا اس صنف کی توہین نہیں بلکہ خیال کیا جائے تو مدح و تحسین ہے یہ ایک حقیقت ہے جسے تاریخی واقعات سے بھی ثابت کیا جاسکتا ہے۔

تاریخ کو سامنے رکھ کر اگر یہ خیال کیا جائے کہ عورتیں برسر حکومت ہوتی تھیں تو کیا جنگ کا خاتمہ ہوجاتا تھا تو اس کا جواب نفی میں ہوگا، ہندوستان میں، سلطانہ چاند بی بی اپنی سپاہ کی سپہ سالاری میدان جنگ میں نہایت کامیابی سے کرتی رہی ہیں جنھیں کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ملکہ وکٹوریہ کے متعلق ہندوستان میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بہت، شفیق اور رحمدل تھی اس کے متعلق اگر کسی کو کہا جائے کہ وہ بیشمار جانوں کے اتلاف کا باعث ہوئی تو شاید ہی یقین کیا جائے لیکن اگر جنگ کریمیا، جنگ بوئر، اور دیگر افریقی جنگوں کی روئداد دیکھی جائے، جو۔ اس کے عہد سلطنت میں ہوئیں، تو معلوم ہوسکتا ہے کہ کس قدر خونریزی کی گئی تھی۔

آسٹریلیا کو ملکہ ماریا تھریسا متواتر سات سال تک ایک جنگ میں مصروف رہیں، جنگ کی طوالت کی وجہ سے تاریخ اسے ہفت سالہ جنگ کے نام ہی سے یاد کرتی ہے۔

روس کی ملکہ کیتھرائن تمام عمر فتوحات میں مصروف رہیں۔

پنجاب انڈین چیمبر آف کامرس کے صدر کی تقریر

لاہور ۲ مئی انڈین چیمبر آف کامرس کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے سر شانتی سروپ بھٹناگر، ڈائرکٹر کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ نے مشورہ دیا کہ چیمبر آف کامرس کو چاہئے کہ صنعتی ریسرچ کی حوصلہ افزائی کرے۔

چیمبر کے صدر سردار سوڈھی دنس نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہندوستان میں قومی حکومت قائم ہونا چاہئے کہ جب تک ملک کے اندر اپنی حکومت نہ ہوگی ملک صنعتی طور پر ترقی نہیں کرسکتا۔

بچوں کے نقص تکلم

رسالہ ہائیجیا امریکہ کی تازہ اشاعت میں ماہر نے رائے ظاہر کی ہے کہ بچوں میں لکنت یا الفاظ کے بعض حصوں کو جذب کرکے بولنے کے اسباب عضوی اور نفلی، دونوں قسم کے ہوسکتے ہیں۔

گر بچوں کی یہ عادت اکثر غلط تربیت کا نتیجہ ہوتی ہر بچے کو دوسرے بچوں سے الگ تن تنہا رکھنا اور اسے اپنی لیاقت سے زیادہ بولنے پر مجبور کرنا بچہ جن لوگوں کے بولنے کی نقل کرتا ہے ان کے طرز ادا میں نقص موجود ہونا ماں باپ یا نگراں دماغ کا زیادہ نکتہ چینی کرنا یہ تمام اسباب بچے کے بولنے میں تاخیر اور اس کیلئے الفاظ کو ادا کرنے میں دشواری کا باعث ہوسکتے ہیں

دانتوں کی قطار اور ترتیب درست نہ ہو تو بچے کی آواز اور الفاظ پر [illegible] کا بھی اثر ہوتا ہے۔

اگر حروف کے مخرج میں نقص واقع ہو یا دانتوں کی قطار اور ترتیب درست نہ ہو تو اس کیطرف ابتدا ہی میں توجہ کرنے اور ماہرین کیطرف رجوع کرنے سے یہ نقص بہت جلد اور باسانی تمام دور ہوسکتا ہے دانتوں کی بے ترتیبی بچے کے پورے طور پر بولنے سے پہلے ہی درست کرا دینا چاہئے، لیکن بچے کے آگے کے دانت ابھی نہ نکلے ہوں اور وہ حروف "س" کو صاف طور پر ادا نہ کرسکتا ہو تو اس کے لئے آگے کے دانت نکل آنے کا انتظار کرنا چاہئے۔

عام طور پر اس کے بعد "س" کی آواز صاف صحیح اور درست ہوجاتی ہے۔

بعض اوقات بچے کے صاف نہ بولنے کا سبب کان کی خرابی ہوتی ہے اگر اس کا شبہ ہو تو آلہ کی مدد سے اس کا امتحان کرنا چاہئے کہ بچہ آواز کے تمام نشیب و فراز کو اچھی طرح سن سکے، بچہ کی جمیع صلاحیتوں کے صحیح نشوونما اور اس کے بولنے کی ٹھیک رفتار میں ماحول کو بھی بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔

والدین کو اس بات کی کوشش کرنا چاہئے کہ بچہ کا ماحول اس کی ترقی کی راہ میں حائل نہ ہونے والے ناموافق اسباب سے پاک ہو۔

※ جاہل اور بازاری طبقہ کے رحم و کرم پر رہ گئی ہے۔

یہ بازاری طبقہ جنگ کے زمانہ میں جب کہ اس آمدنیاں بڑھی ہوئی ہیں خوب سرپرستی کرتا رہے گا لیکن جوں ہی جنگ ختم ہوگی اور بازاری طبقہ کی آمدنیاں گر جائیں گی۔

ہندوستان کے سینماؤں میں الو بولنے لگے گا اور اس طرح ہندوستان کی فلمی صنعت کو بہت بڑا دھکا لگ جائیگا

ہندوستان کی صنعت فلم سازی اس آیندہ تباہی و پامالی سے بچانے کے لئے اس کے سوا اور کوئی دوسری صورت نہیں ہے کہ ہندوستان کی فلموں پر، سخت سے سخت ایماندارانہ تنقیدیں شروع کردی جائیں اور اس تنقید کو اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک پست معیار کی فلموں کی تیاری میں کمی نہیں ہوجاتی۔

فلموں پر آزادانہ تنقید کی ضرورت

ازجناب آیاز صاحب بلوی

ہندوستان کے سینماؤں پر آج کل جس قدر ہجوم دکھائی دے رہا ہے اسی قدر ہندوستانی فلموں میں کھوکھلا پن پیدا ہوتا چلا جارہا ہے اب حالت یہ ہے کہ سال میں مشکل سے ایک تصویر بھی ایسی نہیں دکھائی دیتی جسے معیاری تصویر کہا جاسکے چنانچہ ہندوستان کے سنجیدہ اور مقبولیت پسند طبقہ میں اس چیز کو بری طرح محسوس کیا جارہا ہے کہ ہندوستان کی فلمی کمپنیاں دن بدن اپنی فلموں کے معیار کو گراتی چلی جارہی ہیں۔

فلموں کے معیار کو کیوں گرایا جارہا ہے اس کا سبب ظاہر ہے، صرف اس لئے کہ فلموں کے معیار کو گرا کر عامیانہ رنگ پیدا کیا جارہا ہے تاکہ یہ فلمیں جہلا میں زیادہ کامیاب ہوسکیں اور انہیں کامیاب ہونے کے بعد ان کے ذریعہ خوب روپیہ کمایا جاسکے۔

روپیہ کمانا کوئی بری بات نہیں لیکن جب عوام کے اخلاق کو بگاڑنے کے بعد اور عوام کے مذاق کو تباہ کرکے روپیہ پیدا کیا جائے تو اسطرح روپیہ کمانا اخلاقی طور پر ایک بدترین جرم سمجھا جاتا ہے لیکن ہندوستان کی بدبختی کہ ہندوستان میں اس جرم کو "جرم" نہیں سمجھا جاتا بلکہ، اس چیز پر فخر محسوس کیا جاتا ہے کہ فلاں عامیانہ فلم نے خوب آمدنی دی ہے اور خاصی ترقی کی ہے۔

ہندوستان کے فلم ساز ذرا سوچیں اور غور کریں کہ اگر ان کی فلمیں جرائم کی تعلیم دیتی ہیں، جہالت کی حمایت کرتی ہیں، غنڈوں، اور بدمعاشوں اور جیب کتروں کی ان فلموں کے ذریعہ ہمت افزائی ہوتی ہے، اغوا، اور بدمعاشی کی ان فلموں کے ذریعہ تبلیغ ہوتی ہے تو یہ فلمیں خواہ کتنا ہی روپیہ کیوں نہ دیں لیکن کسی فلمساز کیلئے بھی باعث فخر نہیں قرار دی جاسکتیں فلمساز تو صرف ان فلموں پر فخر کرسکتے ہیں جو زہریلے اثرات سے پاک و صاف ہوں۔

پست کی فلموں کی تیاری کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ہندوستان کی فلمی صنعت میں ایسے ایسے ڈائرکٹر گھس گئے ہیں جو یا تو بیڑی کرتے کرتے ڈائرکٹر بنگئے ہیں یا آوارہ گردی کرتے کرتے ان کو قسمت نے ڈائرکٹری کا موقع بہم پہونچا دیا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کے بازاری ڈائرکٹر اگر عامیانہ اور بازاری فلمیں تیار نہ کریں گے تو اور کیا کریں گے۔

اس قسم کے ڈائرکٹروں کا اس کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہے کہ ان کی فلموں پر سخت سے سخت تنقید کرنے کے بعد ان کو بالکل عریاں کرکے رکھ دیا جائے اور وسیع پروپگینڈی کے ذریعہ ایسی فضا پیدا کردی جائے کہ ان کی عامیانہ اور جہالت سے لبریز فلمیں کامیاب ہی نہ ہوسکیں۔

بازاری اور عامیانہ فلموں کا صرف یہی ناگوار اثر نہیں ہے کہ یہ عوام کے اخلاقی طریقہ کو برباد کررہی ہیں بلکہ ان کی وجہ سے فلمی صنعت کو بھی شدید نقصان پہونچ رہا ہے چنانچہ ہندوستان میں اس وقت یہ کیفیت ہے کہ پڑھا لکھا اور تعلیمیافتہ طبقہ پھر ایک بار امریکن فلموں کی جانب متوجہ ہورہا ہے اور اب ہندوستان کی فلمی صنعت صرف ※

اقوال زرّیں

اعلےٰ خیالات ہمیشہ دل سے آتے ہیں۔

موت اور محبت انسان کے یہ دو پر ہیں جو انسان کو زمین سے اٹھا کر آسمان پر پہونچا دیتے ہیں۔

آج کے خواب کل کے انکشافات ہوں گے۔

دوسروں کی تعریف سننے کی غرض وغایت یہ نہیں ہے کہ ہم کیا ہیں؟ بلکہ یہ ہے کہ ہمیں کیا ہونا چاہئے۔

حق سے گریز کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انسان خدا کی تحقیر کرتا ہے اور خدا سے نہیں ڈرتا۔

نفس پرستی اور محبت میں بہت فرق ہے۔

ملکی دولت میں، اول درجہ اناج دوئم دستکاری ہے

موج تبسّم

آپ نے اشتہار دیا تھا کہ رات کے لئے مجھے ایک چوکیدار کی ضرورت ہے۔ کیا نتیجہ رہا؟۔
نتیجہ یہ رہا کہ کل رات کو دوکان میں چوری ہوگئی۔

ہوٹل کا مینیجر:۔ مجھے امید ہے کہ یہ جگہ آپ کو بالکل اپنے گھر جیسی معلوم ہوگی۔
نو وارد:۔ نہیں نہیں میں اپنے گھر جیسی کسی جگہ میں بھی رہنا پسند نہیں کرتا، اس لئے ہوٹل میں آیا ہوں۔

اُستاد:۔ (ظہور سے) جن ناموں کے پیچھے (ر) آتی ہو وہ بہت زیادہ بے وقوف ہوتے ہیں۔ جیسے نور، ظہور وغیرہ
ظہور:۔ جی حضور!۔

باپ:۔ کیا یہ صرف اتفاق کی بات تھی کہ تمہارے ہاتھ سے تمہارے بھائی کی آنکھ میں چوٹ لگ گئی۔
لڑکا۔ ہاں! کیونکہ میں نے اس کی ناک پر نشانہ کیا تھا

دلچسپ معلومات

جوان اور کنواری لڑکیاں برہنہ

دنیا عجائبات کا مجموعہ ہے، دنیا میں ایسی عجیب وغریب قومیں آباد ہیں کہ ابھی تک ان کے رسم ورواج سے مہذب دنیا قطعی نا آشنا ہے، پچھلے دنوں امریکہ کا ایک سیّاح امریکہ کے ایک جنوبی علاقہ "برازیل" میں سیاحت کے لئے گیا تھا اس سیاح نے جہاں برازیل کے شہری علاقوں کا سفر کیا وہاں یہ برازیل کے ان غیر آباد علاقوں میں بھی پہونچ گیا جہاں کے بارے میں ابھی تک بہت کم معلومات حاصل ہوسکتے ہیں۔

اس سیاح نے برازیل کی ایک قدیم وحشی قوم "میومانا" کے دلچسپ حالات سپرد قلم کئے ہیں یہ سیّاح لکھتا ہے کہ اس قوم کا رنگ اگرچہ سفید نہیں ہے لیکن ناک نقشہ کے لحاظ سے یہ خاصی خوبصورت قوم ہے ان کا گزر اوقات یا تو کاشت پر ہے، یا شکار پر، یہ لوگ گھاس پھوس سے بنا ہوا ایک مخصوص قسم کا لباس پہنتے ہیں۔ اس قوم میں یہ عام رواج ہے کہ اس قوم کی کنواری لڑکیاں خواہ وہ جوان ہی کیوں نہ ہو جائیں بالکل مادرزاد اور برہنہ رہتی ہیں شادی کے بعد ان کو ستر ڈھانکنے کیلئے معمولی سا لباس دیدیا جاتا ہے۔

شادی کے رسم ورواج بھی بڑے عجیب ہیں
اس قوم میں آوارگی یا بدچلنی بالکل نہیں ہے کیونکہ ان کے یہاں بدچلن عورتوں اور مردوں کے لئے۔ بدچلنی کی سزا موت ہے۔

مزاحیہ افسانہ

"چچا فجو"

از زہرۂ سخن خطیبۂ ہند سیّدہ اختر ممبر ڈیفنس کونسل (یوپی)

اللہ بخشے چچا "فجو" سے کون واقف نہیں، گھر کی چارپائی سے لیکر دفتر کی کرسی تک، سبھی آپ سے واقف ہیں، ادبی دنیا میں چچا چھکن کا شہرہ تو آپ نے سنا ہوگا لیکن چچا فجو کی شہرت ومقبولیت اپنا جواب نہیں رکھتی قبل اسکے کہ آپ کی داستان حیات بیان کی جائے، ہم چچا فجو سے، ناظرین کا تعارف کرانا ضروری سمجھتے ہیں۔

عمر دراز، چہرہ ڈاڑھی سے بے نیاز، آواز میں سوز وساز، مونچھیں بیحد طویل، چہرے پر صرف دو بڑے کان فدوی قسم کے انسان، الغرض مجموعہ عجایب وغرایب! ہر مسرت سے تائب! راستے نہایت صایب!۔

ہم کیا کسی کو بھی ان کی علمیت وقابلیت میں کلام نہ تھا آدمی نہایت دلچسپ تھے اس لئے ہر ایک کو ان سے کسی نہ کسی حد تک محبت تھی زندگی ایک روش سے گذارتے تھے، نفاست مزاج کا یہ عالم تھا کہ کیا مجال بغیر ٹماٹر کے وہ کھانا نوش فرمالیں، یعنی بالفاظ دیگر انہیں ٹماٹر سے کچھ عشق تھا یا ٹماٹر کو ان سے، غالباً وہ خواب میں بھی ٹماٹر دیکھتے رہتے تھے، کیونکہ صبح ہوتے ہی وہ فریضہ "خرید ٹماٹر" ادا کرنے معہ ایک عدد سیاہ خام تھیلی، منڈی چلے جاتے تھے ان کا خیال ہے کہ "ٹماٹر" میں بہ نسبت دیگر ترکاریوں کے زیادہ (وٹامن) یعنی جوہر حیات موجود ہے، اسی لئے وہ ٹماٹر کو اپنا رفیق حیات سمجھتے تھے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ ہم کو کسی ضرورت سے ان کے در دولت پر جانے کا اتفاق ہوا، چچا فجو کی اہلیہ آج میکے گئی ہوئی تھیں، گھر میں سوائے چچا فجو عرف ٹماٹر کے اور کوئی بھی رونق افروز نہ تھا۔

جبھی تو گھر کی صفائی کا یہ حال تھا کہ ہر طرف کوڑا کرکٹ کا ڈھیر تھا اور گرد وغبار اپنے پورے شباب کے ساتھ دعوت نظر دے رہے تھے۔

مکان صرف ایک عدد کمرے اور مختصر سے صحن پر مشتمل تھا جس میں بیت الخلا بھی تھا اور باورچی خانہ بھی یعنی زندگی کی سب اہم ضرورتیں یکجا تھیں، کمرے میں صرف ایک چارپائی پڑی تھی جس پر چچا فجو کا لطیف وکثیف بستر دیکھنے والوں کو داغ استراحت دے رہا تھا، ادھر تکیہ پر اس قدر نحوستیں چھائی تھیں کہ بے اختیار سوجانے کو جی چاہتا تھا لیکن ہاتھ پاؤں میں یہاں سکت ہی باقی نہ تھی کہ ہم چچا فجو کے مقدس بستر پر بیٹھیں، لہٰذا ہم بادل ناخواستہ کھڑے ہی رہے، اور یہی ہمارے لئے مناسب بھی تھا کیونکہ تقاضائے ادب یہی تھا۔

چچا فجو ایک بیحد طویل جماہی لیکر بولے بیٹھ جاؤ، ہم نے ان کے بستر پر حسرت زدہ نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

جی یوں ہی ٹھیک ہے:۔

وہ بولے یونہی کیا؟۔

ہمنے کہا ابھی بیٹھے ہی بیٹھے آرہے ہیں ذرا چہل قدمی کو جی چاہتا ہے۔

وہ بولے تو آؤ ذرا چلیں منڈی سے ٹماٹر ہی لے آئیں

ہم نے کہا بہتر ہے۔

ابھی چچا فجو اپنا بوسیدہ کوٹ ہی زیب بدن فرما رہے تھے کہ دفعتاً ہماری نظر سامنے کی الماری پر جا پڑی، جہاں ٹماٹروں کا ایک نابالغ ڈھیر چچا فجو کی محبتوں کا افسانہ کہہ رہا تھا، ہمنے کہا چچا ٹماٹر تو موجود ہیں اور لاکر کیا کروگے، ہمارے استفسار پر چچا فجو بڑی متانت سے بولے۔ تم نہیں جانتے؟۔

یہ ٹماٹر تو آج اور کل کیلئے ہیں، میں گھر میں ہمیشہ ایک ہفتہ کے ٹماٹر رکھنے کا عادی ہوں! حفظ ما تقدم! اچھی چیز ہے! مبادا کسی وقت نہ دستیاب ہوسکیں تو پھر تم ہی بتاؤ کہ مجھے کس قدر اذیت کا سامنا ہوگا!۔ اور فراق ٹماٹر میں بینگن بن کر رہ جاؤں گا۔

ہم نے چچا کی احمقانہ گفتگو کو قطع کرتے ہوئے کہا!۔ سچ ہے واقعی یہ آپ کی بڑی دور اندیشی ہے، گھر میں کچھ نہ ہو مگر ٹماٹر ضرور ہوں، ہماری تائید کو اعتراف کو سنکر چچا فجو اور بھی عالمانہ انداز میں بولے "دیکھو" گھر میں آٹا نہیں، دال نہیں، چاول نہیں، لیکن مجھے کوئی غم نہیں، "ٹماٹر" کی موجودگی مجھے ہر غم سے اور ہر فکر سے بے نیاز کردیتی ہے، یہ لال لال ٹماٹر نہیں! میرے نزدیک لعل بدخشاں ہیں جو خزانۂ فطرت سے صرف میرے لئے آتے ہیں اور صرف ان کے سہارے میں جی رہا ہوں۔

کاش قدرت نے مجھے بھی ٹماٹر بنایا ہوتا مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوسکا۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

چچا فجو کے ذکر ٹماٹر سے ہم اسدرجہ متاثر ہوئے کہ کچھ دیر کے لئے ہمیں چچا فجو "ٹماٹر" نظر آنے لگے، مگر یہ موجودہ کیفیت کچھ زیادہ دیر تک طاری نہ رہ سکی۔

الغرض چچا فجو کی معیت میں منڈی گئے وہاں پہونچکر چچا نے کچھ سرخ، کچھ زرد اور کچھ سبز ٹماٹر خریدے، ہم نے کہا، چچا کچے ٹماٹر کیوں خریدے؟ فرمایا سرخ تو پرسوں تک ختم ہو جائیں گے یہ زرد اس وقت تک سرخ اور سبز ٹماٹر زرد ہو جائیں گے اور آیندہ دنوں تک سرخ ٹماٹروں کے حصول کا سلسلہ ختم نہ ہونے پائے گا۔

ہم نے چچا موصوف کی ذہانت کی تعریف کرتے ہوئے ان سے رخصت کی اجازت چاہی اور پھر ملنے کا وعدہ کرکے ان "مجنون ٹماٹر" کو الوداع کہا۔ چچا بھی عدیم الفرصت تھے وہ بھی سیدھے دفتر کو سدھارے۔

چچا فجو میں سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ اپنے اوقات کے بیحد پابند تھے کیا مجال کہ ان کے معمولات میں کبھی بھی ذرا سا فرق آجائے، اسدرجہ لکیر کے فقیر تھے کہ نقش کالحجر بھی نہیں ہوسکتا، صبح اٹھنا ٹماٹر خریدنا اور معہ ایک عدد لکڑی کے دفتر چلے جانا، پھر شام کو دفتر سے واپس آکر کچھ دیر دماغی تفریح اور وہی ان کا تاریخی بستر، آدمی خود دار تھے، کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا برا سمجھتے تھے، بایں ہمہ اپنے قد دراز کے اعتبار پر ان سے کچھ حماقتیں بھی سرزد ہو جاتی تھیں۔

ایک دن کہیں مشاعرہ تھا، مشاعرہ ہوا اور چچا فجو نہ جائیں اور سچ تو یہ ہے کہ اگر چچا فجو میں ذوق شعری نہ ہوتا تو پھر چچا میں سوائے ٹماٹر کے اور کوئی دلکشی نہ ہوتی۔

گر وہ قدرت کا احسان ہے کہ اس نے چچا فجو کو عرف ٹماٹر کے علاوہ شاعر نہیں شاعر بھی بنا دیا تھا۔

القصہ چچا فجو کی معیّت ہم سب مشاعرے گئے، مشاعرہ شروع ہوا خوب خوب غزلیں سننے میں آئیں، لیکن ایمان کی بات یہ ہے کہ چچا فجو کی سننے اور پڑھنے میں بہت لطف آیا اور حاضرین کی واہ واہ سے درودیوار سکرا اٹھے۔

جو وقت چچا پڑھنے کیلئے اسٹیج پر تشریف لائے تو یاران راز دار سنبھل کر بیٹھ گئے اور نگاہ آشنا ایک طوفان تبسم لیکر اٹھی، چچا ترنم کے ساتھ غزل پڑھنے کے عادی تھے، یہ اور بات تھی کہ ان کا ترنم اپنے اندر کشش نہ رکھتا تھا یہ ضرور تھا کہ ان کی آواز کھنکے دار تھی اور اس میں چچا کی پیری کے بیشمار نشیب وفراز تھے۔

الغرض چچا فجو نے گنگنا کر مطلع پڑھا اور حاضرین نے پہلے متانت اور پھر نیم ظرافت سے داد دینی شروع کی۔

غزل پڑھتے وقت چچا اسدرجہ کھو جاتے تھے کہ انھیں حاضرین کی تحسین شناسی کا احساس نہ ہوتا تھا البتہ ان کا لحیم وشحیم ہاتھ برابر مصروف سلام رہتا تھا۔

چچا فجو نے جو وقت اپنے پورے بتیس دانت نکال کر غزل پڑھنا شروع کی اور لانبی لانبی بے ہنگم مونچھوں نے وجد ورقص میں آنا شروع کیا تو ہم کیا، ہر ایک دیکھنے والا چچا فجو کو دیکھ رہا تھا اور خاموش نگاہوں کا سیلاب تبسم چچا کے قدم چھونے بڑھ رہا تھا، ابھی تک تو ہم چچا کی غزل سننے میں کسی حد تک مصروف تھے لیکن اب ہم نے بھی چچا کی طرف دیکھنا شروع کیا، فرط جوش سے چچا کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں سرخ ہوگئی تھیں لیکن اب جو ہمنے بغور دیکھا تو یقین کیجئے چچا فجو کی آنکھوں سے دو چھوٹے چھوٹے سرخ ٹماٹر جھانک کر حاضرین کی داد وتحسین کو محبت سے دیکھ رہے تھے، گویا یہاں بھی ٹماٹروں نے چچا فجو کا ساتھ نہ چھوڑا ہمنے یہ منظر دیکھ کر بے اختیارانہ "دیا چچا فجو عرف ٹماٹر" کا نعرہ لگایا۔

(باقی صفحہ ہذا کالم ایک کے نیچے)

مزاحیہ اَفسانہ

بقیہ صفحہ ہذا کالم پانچ (۵) سے آگے۔

گر افسوس کہ داد وتحسین کے شور وغل کیوجہ چچا فجو کے گوش دراز تک ہماری آواز نہ پہونچ سکی ورنہ اگر ہمارا نعرہ چچا فجو سن لیتے تو فرط مسرت سے سر تا قدم ٹماٹر بن جاتے۔ چچا فجو بغیر فرمائش اپنے ہر ہر شعر کو کئی کئی بار دھرا کر پڑھتے جاتے تھے، اور درودیوار سے صدائے قہقہہ بلند ہوتی جاتی تھی آخرش سامعین ہی کو چچا فجو کے مقابلہ میں ہارنا پڑی اور وہ اپنے اپنے پر ماکر رہ گئے، آخر کار چچا فجو نے مقطع پڑا اور ہمنے خدا کا شکر ادا کیا، چچا فجو کو ہمیشہ خدا معہ ٹماٹروں کے عجیب تاریخی آدمی ہیں، اگر فرصت ملی تو چچا فجو کی پوری سوانح لکھی جائے گی یہ چند سطور تحریر کی گئی ہیں، امید ہیکہ چچا فجو کو معہ ٹماٹروں کے اپنے ذہن میں محفوظ رکھیں گے!

ٹیونیشیا میں محوری فوج گھر گئی

لندن ۶ رمئی اتری افریقہ سے لڑائی کی تازہ ترین خبروں سے پتہ چلتاہے کہ اتری ٹیونیشیا میں بزرٹا کا، بچاؤ کرنے والی محوری فوجیں ایک تکون میں گھر گئی ہیں، اتحادی فوجیں دو طرف سے اس اہم قلعہ پر بڑھ رہی ہیں، اتری کنارے کے ساتھ ساتھ بڑھنے والی فرانیسی فوج بزرٹا سے صرف دس میل رہ گئی ہے اور فیری ویل پر اتحادی، فوجیں سخت گولہ باری کر رہی ہیں، اور امریکی فوج اس شہر سے صرف پانچ میل کے فاصلہ سے دور رہ گئی ہیں۔

فیری ویل بزرٹا اور میٹور کے درمیان ایک ہتھیار گھر ہے، اتحادی فوجیں تبوریا کی باہری بستیوں میں داخل ہوگئی ہیں، اور شہر سے ایک دستہ ۶ میل اور دوسرا دستہ ۸ میل دور رہ گیا ہے۔

بحر الیات کے علاقہ میں امریکی فوج جرمنی کے سخت جوابی حملہ کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے، فرانیسی فوج پونٹ ڈو فاس کو کتر اکر جبل زانوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے، آٹھویں فوج اسفیڈول کے اتر میں سرگرمی دکھا رہی ہے

جرمن مورچہ ٹوٹ گیا

لندن ۶ رمئی ۔ کوبان کے علاقہ میں روسی فوجوں نے ۱۱ میل دور تک جرمن مورچہ توڑ دیا ہے اور کرسمکا پر قبضہ کر لیاہے جو کہ نوورسسک سے ۲۰ میل اتر پچھم میں ہے، رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتاہے کہ روسی فوج، کوبان کے مورچہ پر نوورسسک کی پہاڑیوں سے لیکر کوبان کی وادی تک شبانہ روز بڑی سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں

روس کے ایک سرکاری اعلان میں بتلایا گیاہے کہ کہ روسی فوجیں دو طرف سے نوورسسک کے اتری پھاٹک کی طرف بڑھ رہی ہیں اس وقت دریائے کوبان پر دست بدست لڑائی ہو رہی ہے۔

اخبار ”ریڈ ستار“ کا بیان ہے کہ اس وقت حملہ کی پہل روسی فوج کے ہاتھ میں ہے، کوبان کی ہوائی لڑائیوں میں روسی ہوائی جہازوں کا چکر بدستور جاری رہا، جرمنوں کو مزید ہوائی کمک لانے پر مجبور کر دیا گیاہے۔

ہندوستان کے اینگلو وائسرائے

لندن ۶ رمئی معاصر ”نیوز کرانیکل“ کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ غالباً کیبنٹ کے کسی وزیر کو، ہندوستان کا وائسرائے بنایا جائے گا، اس سلسلہ میں اس ماہ مئی کے ختم ہونے سے پہلے ہی سرکاری اعلان کر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں حکومت میں جو تبدیلیاں بھی کرنا پڑیں گی ان کا بھی اعلان وقت پر کر دیا جائے گا۔

روسی سفیر جاپانی وزیر خارجہ سے ملے

لندن ۶ رمئی ۔ ٹوکیو ریڈیو سے اعلان کیا گیاہے کہ جاپان کے نئے وزیر خارجہ مسٹر شگمٹو نے جاپان کے روسی سفیر موسیو مالک سے ملاقات کی ان دونوں میں قطعی دوستانہ طور پر بات چیت ہوئی اور کئی اہم مسائل پر بھی صلاح ومشورہ ہوا۔

امریکی ہوائی حملے

معلوم ہواہے کہ ۳ رمئی کو امریکی ہوائی جہازوں نے نگیان کے ریلوے اسٹیشن پر حملہ کیا جو مانڈلے کے پچھم میں واقع ہے اسٹیشن کی عمارت پر بم گرتے دیکھے گئے اور زبردست دھماکا سنا گیا اس کے بعد اسٹیشن کے پچھم کی طرف عمارتوں میں آگ لگ گئی۔

۴ رمئی کو منجھولے امریکی بمباروں نے میمیو کے انجن شیڈوں پر حملے کئے اور یاکو کو اور والوں کے ریلوے اسٹیشنوں کے یارڈوں پر بم گرائے اور صحیح سلامت واپس لوٹ آئے۔

یہ دشمن کی امداد کے برابر ہے

کاغذ ضایع کرنا دشمن کو مدد دینا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حکومت ملک میں دشمن کی سازشوں کا خاتمہ کر سکتی ہے مگر کاغذ کے ضایع کرنیکو نہیں روک سکتی۔ وہ ہمیں مجبور نہیں کر سکتی کہ ورق کے دونوں طرف لکھیں۔ لفافوں کے بچت کے لئے ان پر پرچیاں (اکونمی سلپ) چپکائیں۔ رسیدوں اور بلوں کا سائز گھٹا دیں یا کاغذوں پر نام پتے وغیرہ کی جگہ کم کر دیں۔ وہ ہم پر جبر نہیں کرتی کہ ہم مبارکباد کے کارڈ بھیجنا چھوڑ دیں یا دوسری بے شمار غیر ضروری باتوں کے لئے کاغذ ضایع نہ کیا کریں۔

ہمیں حالات کو سمجھنا اور ان کے مطابق عمل کرنا چاہیئے ہندوستان میں کاغذ کی قلت ساٹھ ہزار ٹن ہے۔ دفاعی محکموں کی ضروریات کا سب سے پہلے اور اسکے بعد حکومت کے انتظامی محکموں کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ سب سے آخر میں ہماری باری آتی ہے۔ آئندہ مہینوں میں ہمارا کام کس طرح چلے گا اسکا انحصار تمام تر اس پر ہے کہ ہم موجودہ ذخیروں کو کس حد تک محفوظ رکھ سکتے ہیں اور آئندہ جو کاغذ ملے اسے کس طرح خرچ کریں گے۔ کاغذ کی مشکل اس وقت تک حل نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہر شخص اپنا پورا زور نہ لگادے۔ آیئے ہم آج ہی سے عہد کرلیں کہ کاغذ کے خرچ میں زیادہ سے زیادہ کفایت کریں گے۔

حکومت کیا کر رہی ہے؟

۱ سول محکموں کے کاغذ کے خرچ میں حکومت نے گذشتہ ۱۸ ماہ میں پانچ ہزار ٹن کی بھاری تخفیف کر دی ہے۔
۲ اس کے علاوہ لکھنے کے کاغذ اور لفافوں میں آدھی اور جاذبوں میں ایک تہائی کی کر دی ہے۔
۳ محکموں کے لئے جو کاغذ فراہم کیا جاتا ہے اس کی قسموں کو حکومت نے گھٹا دیا ہے تاکہ کاغذ سازی میں اضافہ ہو سکے۔

ہم کو کیا کرنا چاہیے؟

۱ خلاکم لکھیئے۔ لفافوں کی بچت کے لئے ان پر پرچیاں (اکونمی سلپ) چپکایئے۔
۲ دوکانوں سے چیزیں کاغذ میں لپٹوائے بغیر لیا کیجیئے۔
۳ کاروباری استعمال کے کاغذوں لفافوں بلوں وغیرہ کا سائز گھٹا دیجئے اور ورق کے دونوں طرف لکھیئے۔
۴ معمولی رد وبدل کی خاطر خطوں کو دوبارہ نہ لکھیئے۔ جو کچھ بدلنا ہو اسے کاٹ کر لکھ دیجئے۔ پڑھنے والا سمجھ جائے گا۔

سمن واسطے داخل کرنے بیان تحریری

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ ۔ و ۵) نمبر مقدمہ ۲۷۰ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت منصفی درجہ دوم بلند شہر

نندکشور ولد متھرا داس وبرج نندن لال پسر متبنی لالہ نندکشور، اقوام ویش اگروال ساکن قصبہ بلاسپور پرگنہ دنکور ضلع بلند شہر۔ مدعی۔

بنام متھرا پرشاد و مہادیو پرشاد ۔ مالکان ۔ فرم متھرا پرشاد و مہادیو پرشاد اقوام ویش ساکن بھرتنا ضلع اٹاوہ ۔ مدعا علیہ ۔

ہرگاہ کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت نالش استقرار کے دائر کی ہے، لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ یکم جون سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور بیان تحریری داخل کریں اور آپکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جنپر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ رابریل سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم پنکر ناتھ منصرم
عدالت منصفی دوم بلند شہر۔
(مہر عدالت)

باجلاس جناب مسٹر اے پی کھتری صاحب بہادر ریونیو افسر کانپور

سمن لغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ ۔ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ سنہ ۱۹۰۸ء
نمبر مقدمہ ۱۷/۳۳۵ ۔ دفعہ ۱۷۱ موضع اوتاپور کلاں محال منہان پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔

بعدالت جناب ریونیو افیسر صاحب بہادر کانپور

سری رام جانکی۔ مدعی۔

بنام مسماۃ اندریہ وغیرہ ۔ مدعا علیہ

بنام مسماۃ اندریہ بیوہ اوجاگر قوم لودھ وگنگا پرشاد ولد رام چرن قوم برہمن ساکن موضع اوتاپور کلاں، پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۱ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن ※

※ بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے، یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی اپنے دعوے کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے قطعی انفصال مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجیے۔

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت ۔
(مہر عدالت)

باجلاس جناب مسٹر سید محمد ادریس صاحب بہادر منصف اعظم گڈھ

نوٹس تاریخ مقررہ بنسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ ۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت سٹی منصف صاحب بہادر اعظم گڈھ

مقدمہ نمبر خفیفہ ۷۷ بابت سنہ ۱۹۳۶ء ۔

بدری مصر ولد پنڈت گوکل مصر ساکن محلہ جلندھری شہر اعظم گڈھ ۔ مدعی ۔

بنام فضلو خاں ۔ مدعا علیہ ۔

بنام فضلو خاں ولد ولی داد خاں ساکن محلہ بدرقہ شہر اعظم گڈھ، حال وارد شہر علی گڈھ ملازم سنگر کمپنی علیگڈھ ۔ مدیون ڈگری ۔

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان ڈگریدار نے واسطے نیلام مکان مقروقہ کے درخواست گزرانی ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۰ رماہ مئی، سنہ ۱۹۴۳ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے، آج بتاریخ ۲۰ رماہ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء کو بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

بحکم منصرم عدالت
سٹی منصفی اعظم گڈھ ۔
(مہر عدالت)

اسپرو بیچنے والے نفع خوری نہیں کرتے

۲۳ راپریل کے بمبئی ”سنٹی نیل“ میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ اسپرو کے بیچنے والے بہت زیادہ نفع لیتے ہیں اس سلسلہ میں میسرز جے ایل مورلین اینڈ جونز (انڈیا) کے ڈائرکٹر کی ایک چٹھی موصول ہوئی ہے جسمیں کہا گیاہے کہ ”اسپرو کے نہ تو مالکان نے اور نہ ہی ہندوستان کے سول ڈسٹری بیوٹرز ہیں کبھی ”اسپرو“ کو اس قیمت سے زیادہ قیمت پر بیچا جو اشتہار میں یا اسکی فہرست میں درج ہوتی ہے جہازی نقصانات کیوجہ سے ”اسپرو“ کی بہم رسانی میں کمی ہو جانے کے باعث اسے تاجروں میں مقررہ مقدار میں تقسیم کرنا پڑا ایسیں شک نہیں کہ اسپرو کی کمی کے باعث کچھ آدمی جنپر ہمارا کوئی بس نہیں چلتا اسپرو کو خرید کر اسکی زیادہ قیمت وصول کر رہے ہوں گے اور اس پوزیشن سے فائدہ اٹھا رہے ہونگے ہمیں امید ہیکہ جب جلد ہی جہازی صورت حالات بہتر ہونے پر ہمیں اسپرو کا کافی ذخیرہ موصول ہو جائیگا اور اس وقت ہم ہر ممکن طریقہ سے یہ اعلان کر سکیں گے کہ خریداروں کو ارمیں اسپرو کی ۳ ٹکیاں اور ۱۰ ارمیں ۳۰ مل جایا کریں گی

نوٹس

ہر خاص وعام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ میٹرنٹی اور چائلڈ ویلفیر کمیٹی منعقدہ ۱۰ راپریل سنہ ۱۹۴۳ء نے یہ طے کیا ہے کہ بچہ جنوانے کی فیس عام پبلک سے بجائے ۱۰ے کے حسب ذیل شرح سے وصول کیجائے صرف غریب لوگ کمیٹی کے خزانچی کے حکم سے اس فیس سے، مستثنیٰ ہو سکتے ہیں، جس کے واسطے ان لوگوں کو درخواست گذارنی چاہیئے۔ مبلغ پچاس روپیہ ماہوار آمدنی والے لوگوں سے کوئی فیس نہیں لی جائیگی۔

۱۔ مڈوائفوں سے بچہ جنوانے کی فیس حسب ذیل چارج کی جائیگی
۵۱ روپیہ سے ۱۰۰ روپیہ ماہوار پانیوالوں سے دو روپیہ سوا ۳ تک

۲۔ میٹرنٹی سپرنٹنڈنٹ یا سپروائزر سے بچہ جنوانے کی فیس حسب ہوگی۔
۵۱ روپیہ سے ۱۰۰ روپیہ ماہوار پانیوالوں سے ۱۰ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک۔
۱۰۱ روپیہ سے ۲۰۰ روپیہ ماہوار پانے والوں سے ۱۵ روپیہ سے ۲۵ روپیہ تک۔ ۲۰۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ پانیوالوں سے ۲۵ روپیہ سے ۵۰ روپیہ تک۔

۳۔ ہیلتھ وزیٹر سے بچہ جنوانے کی فیس میٹرنٹی سپرنٹنڈنٹ یا سپروائزر کی فیس کی نصف ہوگی (سکریٹری ڈسٹرکٹ

حکومت بہار کا اعلان

پٹنہ ۳۰ر اپریل۔ حکومت بہار کا ایک اعلان مظہر ہے کہ حکومت بہار نے گندم کے نرخ سے کنٹرول اٹھالینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ بہار کی بڑی بڑی منڈیوں میں سہولت سے گندم آسکے، بہار کے ایک ضلع سے، دوسرے ضلع کو گندم لے جانے پر پابندیاں عاید رہیں گی، ضلع کے کنٹرولنگ مجسٹریٹوں کو لاگت کی بنا ر پر گندم کا زیادہ سے زیادہ بھاؤ مقرر کرنے کا ہر وقت اختیار حاصل رہے گا۔

دکھنی افریقہ سے سیاسی ناطہ توڑ لیا جائے

نئی دہلی ۳ر مئی بنگال انڈین ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر کو کھاٹ دستخطی ایک برقی تار موصول ہوا ہے جس میں حکومت ہند کے اس کیمونک پر جو دکھنی افریقہ کے کالے بل کے بارے میں شائع ہوا ہے، انتہائی مایوسی اور بے اطمینانی کا اظہار کیا گیا ہے اور حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس کی تحقیقات کرنے کے لیے کیپ ٹاؤن کے معاہدہ کی خلاف ورزی کس فریق کی جانب سے ہوئی ہے، ایک گول میز کانفرنس منعقد کرنے کا مطالبہ کرے لیکن اگر دکھنی افریقہ کی یونین گورنمنٹ اس کانفرنس کے انعقاد پر رضامند نہ ہو تو حکومت ہند اس معاہدہ کو ختم کر دے، اور حکومت ہند دکھنی افریقہ کی حکومت کے ساتھ اپنے ڈپلومیٹک تعلقات ختم کر دینے کا اعلان کر دے اور ہندوستانیوں کو اس امتیازی اور جارحانہ قانون کی مخالفت کے لیے ان کی قسمت پر چھوڑ دے۔

انڈین نیشنل کانگریس امریکنوں کی نظر میں

لندن ۳ر مئی۔ مس مارجری فرائی سابق گورنر برٹش براڈکاسٹنگ کارپوریشن وسابق پرنسپل سومر ولے کالج اکسفورڈ جو امریکہ میں دس ماہ کی سیاحت کے بعد جس کے دوران میں انھوں نے مختلف مقامات پر لیکچر دئے تھے۔ حال ہی میں لندن واپس آئی ہیں، بیان کیا ہے کہ میری یہ خواہش ہے کہ امریکہ ہندوستان کی گتھی کو سلجھانے کے لئے زیادہ تعاون کرے "معاصر ایوننگ" اسٹنڈرڈ کے ایک کالم نویس نے لکھا ہے کہ مس فرائی نے انھیں یہ بتلایا ہے کہ بہت سے امریکنوں کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان کی کانگریس بہت طاقتور ہے اور پورے طور پر جمہوری ہے اور اسے صرف اس امر کی ضرورت ہے کہ انگریز قلم کی ایک جنبش کے ذریعہ اسے ہندوستانیوں پر پورا اختیار دیدیں ان امریکنوں کا یہ خیال ہے کہ باغی ہندوستان لڑائی کو بہت طول دے گا۔

مس فرائی کی رائے میں ہندوستان برطانیہ اور امریکہ کے تعلقات کی ایک اہم کڑی ہے۔ (رائٹر)

ہندوستان میں چاندی سونے کی گرانی

لندن ۳ر مئی معاصر "ہندو" کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ مینوز کرانیکل کے سٹی ایڈیٹر نے ہندوستان میں سونے اور چاندی کے نرخ میں اضافہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بلاشبہ یہ کرنسی میں اضافہ کا نتیجہ ہے کہ

ہندوستان میں جو کرنسی جاری کی گئی اور خرچ کی گئی اس میں اتحادی قوموں کی خریداری جنگی اخراجات اور درآمد پر پابندیوں کی وجہ سے بہت زیادہ اضافہ ہوگیا ہے اور اس طرح متوسط الحال ہندوستانی کسان یا مزدور کے پاس روپیہ زیادہ ہے اور اسے خرچ کرنے کے ذرائع کم ہیں، اس لئے وہ اپنی بچت کی [illegible] دھاتیں خرید کر جمع کرتا ہے، چاندی سونے کی خریداری کی اس تحریک کو برما میں اتحادیوں کی ناکامیوں سے اور بھی زیادہ مدد اور تقویت پہونچی ہے۔

امریکہ اور مارٹنک کے تعلقات منقطع

واشنگٹن یکم مئی۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈل ہل نے مارٹنک کے ہائی کمشنر ایڈمرل رابرٹ کے ساتھ تمام سابقہ سمجھوتے توڑ دیے ہیں۔ اور تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔

مسٹر ہل نے مارٹنگ سے امریکہ سفیر کو بھی واپس بلا لیا ہے۔ (رائٹر)

مارشل پتاں کی تقریر!

لندن ۳ر مئی۔ وشی ریڈیو نے مارشل پتاں کی ایک تقریر نشر کی ہے جو انھوں نے فرانسیسی مزدوروں کے اجتماع میں کی تھی مارشل پتاں نے کہا ہے کہ ۳۰ ماہ کی آزمائش کوششوں اور مایوسیوں کے باعث آپ لوگوں کے حوصلے پست ہوگئے ہیں۔

آپ لوگوں میں جو ناراضگی پیدا ہو رہی ہے اسکو میں خوب سمجھتا ہوں اور میں جس مشکل صورت حالات میں ہوں اسے آپ لوگ خوب سمجھتے ہیں عارضی صلح سے لڑائی بند ہوگئی ہے لیکن اس سے ہماری شکست کے اثرات دور نہیں ہوئے ہیں اور نہ ہی جنگ ختم ہوئی ہے، خوراک کی قیمتوں میں جو اضافہ ہوگیا ہے اس کے خلاف حکومت جدوجہد کر رہی ہے اور وہ چوری چھپے گراں سامان بیچنے والوں کا پتہ لگا کر ان کے خلاف سخت کارروائی کر رہی ہے

سوئیڈن کے وزیر اعظم کی رائے

اسٹاک ہام ۳ر مئی سوئیڈن کے وزیر اعظم موسیو ہانسن نے ایک تقریر میں فرمایا ہے کہ یہ خیال خواہ معقول ہو یا نہ ہو پھیلا ہوا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ لڑائی جلد ختم ہو جائے، چند شدید واقعات نے ہمارے دماغوں پر گہرا اثر کیا ہے، اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ لوگ خود سے یہ دریافت کر رہے ہیں آیا کچھ ہونے والا ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ برطانی اخباروں میں یہ چرچا ہے کہ "سوئیڈن" میں گھبراہٹ اور بے چینی پھیل رہی ہے، اس کے پیش نظر میں مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ "سکون سے کام لیجئے" ۴۴۔

لڑائی میں مزدوروں کی طاقت

آسام میں چائے کے باغوں کے اندر اتنی بڑی تعداد میں جو مزدور کام کرتے ہیں، کئی برسوں سے کام کر رہے ہیں اور پرامن زندگی بسر کر رہے ہیں، ان باغوں نے نہ صرف ان کی رہائش ہی عمدہ کر دی ہے بلکہ انکو بہت سی آرام کی چیزیں بھی دی ہیں، جیسے صفائی۔ پانی۔ مفت علاج، بچوں کی تعلیم جن سے آج تک۔ ہندوستان کے عام دیہات محروم ہیں [illegible] سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کم از کم ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین چائے کے باغوں کے قلیوں کے پاس ہے جو چائے کے باغوں میں کام ختم کرکے چلے جانے کے بعد حکومت کے مزارع بن گئے در اصل آسام کی کل آبادی کا چھوٹا حصہ تو اس صوبہ میں چائے کے ذریعہ پہونچا ہے، چائے کے باغوں کے قلیوں نے ایک عرصہ سے پرامن زندگی کا لطف اٹھایا ہے گر آج وہ جاپانی حملہ کے خوف سے ڈگمگائی ہے، گر وہ اس سے بالکل گھبرائے نہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ ہندوستان شمال مشرقی محاذ پر اس کے بچاؤ کی نئی نگہبانی بنانے میں بہت زیادہ کار آمد حصہ لے رہے ہیں، آسام برما کی سرحد پر لندن ٹائمس کے خاص نامہ نگار نے دل کھول کر بیان کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

ہر جگہ انھیں دیکھئے گا کہ وہ کچھ نہ کچھ پکڑ رہے ہیں یا اٹھائے ہیں، کھود رہے ہیں۔ یا سڑکیں مرمت کر رہے ہیں اور صرف چند بالٹیوں، اور چھیلنے والی چاقو زمین پر۔ جھونپڑیاں، مال گودام اور کارخانے بچھا دے رہی ہیں جس سے خیال ہوتا ہے کہ فوج کو زیادہ قلیوں کی ضرورت ہے بہ نسبت ان رضاکار رنگروٹوں کے جو آسام میں، اس وقت دستیاب ہو سکتے ہیں۔ برما سے پیچھے ہٹ آنے کیوجہ سے آسام میں فوجی حکام کے لئے ایک پیچیدہ مسئلہ پیدا ہوگیا ہے۔

انھیں آسام کے بچاؤ کے لئے ایک ہی وقت میں ایک فوج کو نکالنا اور اس کی جگہ دوسری کو لانا پڑتا ہے اس کے علاوہ بے شمار شہر کے پناہ گزینوں کی بہبود کے متعلق دیوانی حکام کی مدد کرتا بھی ہے۔ اگر آسام میں چائے کے باغوں کے مالک نہ ہوتے تو ایسی حالت میں انھوں نے کیا کیا ہوتا اس کے متعلق کچھ کہنا ذرا مشکل ہے باغوں کے مالکوں نے کوئی تیس ہزار قلی اور ان کے علاوہ ان کی دیکھ بھال کرنے والے افسر دئے، اور باربرداری کا پورا پورا انتظام اور دیکھ بھال خود سے کی جاپانیوں کی پیش قدمی خلاف امید تیزی سے ہوئی۔ لیکن آخر کار عین وقت پر سڑک تیار ہوگئی، جس سے برما کی فوج کو پیچھے ہٹنے کا راستہ مل گیا اور مغربی کوچ پر فوج کو کھانا پینا مہیا کرنے میں آسانی ہوگئی۔

اس سے باغوں کے مالکوں کی سڑک بنانے کی کارروائیوں میں کوئی کمزوری نہیں آئی، انھوں نے تیس ہزار قلی ایک دوسری برما سڑک چین تک جانے والی اور اتر کی طرف بنانے کے لئے لگا دئے اور اگر برسات نہ حائل ہو جاتی تو کوئی ۵، ہزار قلی کام پر لگائے جاتے، جب کبھی کسی ہوائی اسٹیشن کی ضرورت ہوتی ہو یا کسی سڑک کا بنانا یا اس کا برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ تو آپ چائے کے باغوں کے قلیوں کو کام کرتے ہوئے دیکھیں گے اس کے علاوہ آپ دیکھیں گے کہ باغوں کے مالک حکومت کی طرف سے برما آسام کی سڑکوں پر پناہ گزینوں کے کیمپوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

غلہ کے متعلق حکومت یوپی کی پالیسی

لکھنؤ ۲ر مئی معلوم ہوا ہے کہ غلہ کی صورت حال کے متعلق حکومت یو۔پی۔ کی اس وقت یہ پالیسی ہے کہ "دیکھو، اور انتظار کرو" یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آیندہ ناگہانی ضرورت کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت غلہ کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کر رہی ہے۔

بمبئی میں غلہ کا راشن شروع ہوگا

بمبئی ۲ر مئی بمبئی میں آج سے غلہ کا راشن شروع ہوگیا ہے اور آج ہر گھر سے آدمی اپنے اپنے کنبہ کیلئے گیہوں چاول کی مقررہ مقدار سے خریدنے گئے ہر گھر کیو اسطے ہفتہ بھر کا غلہ دیا جاتا ہے دوکانوں پر زیادہ بھیڑ نہیں تھی۔ کیونکہ راشن کارڈوں کو ایک ہفتہ پر تقسیم کر دیا گیا ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ باہر کا جو شخص بمبئی میں ایک ہفتہ تک رہیگا اسکو بھی راشن کارڈ کیلئے درخواست کرنا ہوگی۔

روزویلٹ اسٹالن ملاقات،

نیویارک ۲ر مئی۔ امریکہ کے ریڈیو مبصروں کا خیال ہے کہ موسیو لٹونوف کی ماسکو واپسی ممکن ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ اور وزیر اعظم اسٹالن کے درمیان ملاقات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ (رائٹر)

مسٹر جناح کو نواب ڈھاکہ کا چیلنج،

کلکتہ ۳۰ر اپریل، شمالی کلکتہ میں ولنگٹن ہارک میں منگل کی شام کو ایک کثیر الاجتماع عام جلسہ ہوا۔ مسٹر فضل الحق سابق وزیر اعظم بنگال نے اس جلسہ میں نعرے پیش کئے کہ "ہمیں روٹی دو یا یہاں سے چلے جاؤ"، "کانگریسی قیدیوں کو رہا کرو"، "شری یت سرت چندر بوس کو چھوڑ دو"، "ڈھاکہ جیل کے واقعات اور مدناپور کے واقعات کی تحقیقات کرو"، مسٹر فضل الحق نے فرمایا کہ جب بنگال اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی مخالف پارٹی تھی تو اس نے ان مسائل کے حل میں ناکام رہنے پر حکومت کی زور وشور سے مزاحمت کی تھی اب عوام یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وزارت یا تو ان مسئلوں کو حل کرے یا [illegible] کی باگ ڈور چھوڑ دے۔

لیگ کو [illegible]، مسٹر محمد علی جناح کی دہلی کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر فضل حق وزیر اعظم بنگال نے فرمایا کہ مسٹر جناح ایک کٹھ پتلی لیڈر رہیں۔

[illegible] کسی نے ہمیں لڑائی میں گھسیٹنے کا ارادہ ظاہر نہیں کیا، تاہم ضرورت پیش آنے پر ہماری فوجیں، حفاظت اور بچاؤ کریں گی، اگر ہم پر حملہ کیا گیا تو ہمیں بہت کچھ کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔

لارڈ لنلتھگو کے عہدے کی توسیع!

لندن یکم مئی۔ معاصر "ٹریبون" کے اسپیشل نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کے عہدہ کی میعاد میں مزید اضافہ کر دیا جائیگا کیونکہ آدمی تلاش کرنے میں زبردست مشکلات پیش آرہی ہیں

مسولینی کو برخاست کر دیا جائیگا،

لندن ۳۰ر اپریل پوپ اعظم کے شہر ڈیکسن میں افواہیں پھیلی ہیں کہ ٹیونیشیا پر اتحادیوں کا قبضہ ہو جانے کے بعد اٹلی میں زبردست ردوبدل ہوگی اٹلی کے شاہ وکٹر امینول تاج وتخت سے دستبردار ہو جائینگے اور ان کی جگہ پرنس پیڈمونٹ اٹلی کے تخت نشیں ہونگے اور مسولینی کو [illegible] جائیگا اور ان کا کام مارشل ایڈ وگلیو کے سپرد کر دیا جائیگا اس سلسلہ میں [illegible] انگیز بات یہ ہے کہ ہٹلر اور مسولینی کی حالیہ ملاقات کے بعد بھی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ کہ اٹلی جرمنی اور جاپان سے الگ ہوکر اتحادیوں سے صلح کرلیگا یہ یقین کیا جاتا ہے کہ اگر اٹلی کو اس امر کا یقین دلا دیا جائے کہ لڑائی کے بعد بھی اٹلی آزاد رہیگا تو اطالوی فوج میں ٭

6.1943.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے

احسن تبسمی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 37 NO. 20 | CAWNPORE. Saturday. 15th May 1943 | کانپور شنبہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۷ نمبر ۲۰

ادبیات

جذباتِ اشرف

از جناب سید اشرف زیدی صاحب رامپوری

مجھ میں در پردہ ہو بے پردا نہیں
تم ہی تم ہو اس میں کچھ دھوکا نہیں

عشق میں آغاز ہی آغاز ہے
عشق کا انجام کچھ ہوتا نہیں

انتہا زاہد کی ہے حور و قصور
اس نے کچھ اس کے سوا سمجھا نہیں

عشق رہ جاتا کہیں پر راہ میں
حسن اگر خود رہنما ہوتا نہیں

جلوہ گر ہیں حسن کی نیرنگیاں
زاہدوں کے کام کی دنیا نہیں

عشق کے پردے میں کیا ہے دیکھ تو
حسن کی عادت کو تو سمجھا نہیں

میں بھی اُس کا دل بھی اُس کا اے شرف
مجھ کو اُس سے کوئی بھی شکوا نہیں

مبارک باد

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری

میاں جاوید کی ہے سالگرہ
آئی کانوں میں اِک نوائے نوید

صبح عشرت ہے، تیسری ہے مئی
ہے ضیا بار مطلعِ خورشید

شادمانی کا اب یہ ہے عالم
تہنیت خواں ہے آج خود اُمید

مُنہ سے بزمی کے نکلا برجستہ
بخش یارب! مسرتِ جاوید

دنیائے اسلام

سوویٹ روس کے مُسلمان باشندے

ایک ایسی ریاست کی تعمیر جس میں ۶۰ مختلف قومیں آباد ہوں اور ہر قوم کی علیحدہ علیحدہ زبانیں ہوں آسان کام نہیں مگر یہ کارنامہ لینن اور اسٹالن کی قائم کی ہوئی سوویٹ حکومت نے انجام دے دیا۔

سوویٹ حکومت کے تحت روس کے ترکی، تاتاری نسل کے لوگوں کو اقتصادی اور تمدنی ترقی کا پورا پورا موقع ملا ہے، اس علاقہ کی حرفتی ترقی کا اندازہ صرف اس امر سے ہو سکتا ہے کہ سنہ ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں سنہ ۱۹۴۰ء میں کرغزیہ اور تاجکستان کی حرفتی پیداوار میں علی الترتیب ۱۶۰ اور ۲۴۲ گُنا اضافہ ہو چکا تھا۔

سوویٹ دورِ حکومت میں تمام مشرقی قوموں کو جن میں ازبک، ترکمان، تاتار اور بشکیر بھی شامل ہیں، تمدنی ترقیوں کے بے شمار مواقع حاصل رہے ہیں۔ ان کی اپنی زبان ان کی سرکاری زبان ہے۔ ان کے اپنے مدرسے، یونیورسٹیاں، تحقیقاتی ادارے، تھیٹر، لائبریریاں اور عجائب خانے ہیں۔ حکومت سے اس سلسلے میں انھیں ہر ممکن مدد مل رہی ہے۔ چنانچہ سوویٹ حکومت کی دلچسپی کی ادنیٰ مثال آذربائجانی، قازاقی، کرغزی، تاجیکی، ترکمانی، ازبکی اور تاتاری آرٹ کی وہ نمائشیں ہیں جو چند سال پہلے ماسکو میں ہو چکی ہیں، سوویٹ نظامِ حکومت کے ماتحت روسی مسلمان پوری طرح آزاد ہیں۔

اس سلسلے میں خارتیپ حامد نامی ایک مسلمان کا بیان ہے ملاحظہ ہو، وہ کہتا ہے:- جنگ شروع ہونے سے پہلے میں مشترکہ زراعت گاہوں کا صدر تھا۔ ہمارے پاس ہزاروں بھیڑیں تھیں، ہمارے کھیتوں میں بکثرت غلہ اور سبزیاں پیدا ہوتی تھیں لیکن جرمنوں کے حملہ کے بعد ہر طرف تباہی و بربادی کا دور دورہ ہو گیا، انھوں نے ہماری چیزیں لوٹ لیں اور ہمارے کھیتوں کو اُجاڑ دیا، میں جب بھی جرمنوں پر گولہ باری کرتا ہوں تو اس حقیقت کو ذہن میں رکھتا ہوں۔"

ایک اور شخص امرایو نامی کہتا ہے:- اگر آپ نے ہمارے مدرسے اور تھیٹر دیکھے ہوتے تو آپ کو اندازہ ہوتا کہ وہ ترکمان جو پہلے وحشی اور خانہ بدوش کہلاتے تھے اب کس حد تک انسان کہلانے کے مستحق ہو گئے ہیں، موجودہ دور کے ان ترکمانوں کے لئے جرمن پیامِ مرگ ہیں۔ یہ لوگ وحشی درندوں کی طرح آگے بڑھتے اور ہر اس چیز کو جو ان کے راستے میں آتی ہے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔"

سوویٹ کے سپاہیوں نے اپنے کارناموں سے ایک ایسے زبردست اتحاد کا ثبوت دیا ہے جس کی نظیر اس سے پیشتر کہیں نہیں ملتی، حال کا واقعہ ہے کہ گبدولاف نامی ایک قازاق ایک دن میں ۴۱ زخمی میدانِ جنگ سے اُٹھا کر لایا۔ اس کے بعد اُسے کھانا کھانے کے لئے بلایا گیا تو اس نے کہا کہ ابھی میدان میں دو زخمی اور پڑے ہیں۔

تاتاری قوم کے لوگ جنگ کرنے میں یکتا ہوتے ہیں۔ اس کا ثبوت ذیل کے واقعات ہیں، سلیمان سیبروف نامی ایک تاتاری نے جو اپنے دستہ کی حفاظت پر متعین تھا جرمنوں کی ایک پلٹن کو اپنی طرف آتے دیکھا اس نے فوراً ایک آدمی اپنے کمانڈر کو اطلاع دینے کے لئے روانہ کر دیا اور پھر یکے بعد دیگرے تین دستی بم جرمنوں کی طرف پھینکے۔ اس کے بعد اس نے اپنی رائفل سے ان پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن کے ۲۲ آدمی بالکل ختم ہو گئے اور باقی بھاگ گئے۔

بختیار کریماف نامی ایک اردلی کے باورچی خانے میں ۱۱ جرمن گھس آئے، اس نے ان میں سے دو کو رائفل کا نشانہ بنایا اور باقیوں پر دستی بم پھینک مارے۔ ان ۱۱ جرمنوں میں سے صرف ایک جرمن زندہ بچا جو محض صدمے سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ حواس درست ہونے کے بعد وہ نہایت خاموشی سے کریماف کی طرف بڑھا اور اس پر اپنی رائفل سے فائر کیا۔ کریماف نے سخت زخمی ہو جانے کے باوجود اس جرمن کا گلا پکڑ لیا اور چونکہ کمزور ہو جانے کی وجہ سے صرف ہاتھوں سے اس کا گلا نہیں گھوٹ سکتا تھا اس نے جرمن کے گلے میں اپنے دانت گڑا کر اس کا نرخرہ کاٹ ڈالا۔

ان لوگوں کے علاوہ اور بہت سے بہادروں نے میدانِ جنگ میں ہمت و جرأت کے کارنامے انجام دیکر اپنے ملک اور قوم کا نام روشن کیا ہے، جو لوگ پیچھے رہ گئے ہیں وہ بھی صفِ اول کے بہادروں کے قدم بقدم چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں سے ابراہیم۔ ولیاف۔ نور البیاز یتاف جیسے لوگوں نے کام کرنے کا نیا ریکارڈ قائم کیا ہے اور سوویٹ یونین کے طول و عرض میں ان کا نام عزت سے لیا جاتا ہے۔

آذربائیجان کے ایک تیل کے چشمے پر کچھ آدمی تین دن اور تین رات تک صرف اس لئے مسلسل کام کرتے رہے کہ انھیں ایک ضروری کام مکمل کرنا تھا۔ بعض دفعہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ انکی قوت ختم ہو جائیگی مگر اسی اثنا میں ایک عورت نے ان لوگوں کو محاذِ جنگ سے آیا ہوا ایک خط سنایا جس نے ان میں ایک نئی روح پھونک دی اور ان لوگوں نے اس وقت تک آرام نہ کیا جب تک کام ختم نہ ہو گیا۔

تاجکستان کے روئی کے کھیتوں پر کام کرنیوالی ایک عورت نے بھی اسی قسم کے جوش کا اظہار کیا ہے۔ اس کا نام نور نسار سولونا ہے، اس نے اپنے شوہر کو جو محاذ پر تھا ایک خط کے دوران میں لکھا "تمھیں اپنی بیوی کے کارنامے سُن کر افسوس نہ ہوگا۔ تم نے ہماری اس مرتبہ کی سی فصل کبھی نہ دیکھی ہوگی، صرف میں ہی نہیں بلکہ میرے تمام ساتھیوں کی فصلیں اسی قدر شاندار ہیں۔ آپ جرمن کیڑوں کا صفایا کرتے رہیں ہم بھی آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑیں گے۔" جنگ کی دشواریوں نے سوویٹ یونین کی تمام اقوام کے درمیان محبت اور دوستی کو پختہ کر دیا ہے اب یہ لوگ ایک فولاد کی دیوار بن گئے ہیں جس سے ٹکرا کر فاشیت خود بخود پاش پاش ہو جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمل پر تو حق عزم مستقل رہا ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۰

مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روزولٹ کی پانچویں ملاقات

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل ایک بار پھر واشنگٹن پہونچ گئے ہیں۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ مسٹر چرچل ۱۱ مئی کی شام کو واشنگٹن پہونچے، آپ نے پریذیڈنٹ روزولٹ سے ملاقات کی۔ آپ وہائٹ ہاؤس میں پریذیڈنٹ روزولٹ کے مہمان ہیں۔ ان کے ہمراہ میدانی و سمندری فوجوں کے ماہرین اور اعلیٰ افسر بھی ہیں۔ لارڈ بیوربروک بھی اس وقت واشنگٹن میں ہیں۔ لندن کے فوجی حلقوں میں خیال کیا جا رہا ہے کہ مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزولٹ یوروپ پر حملہ کا نقشہ تیار کریں گے۔ واشنگٹن کے فوجی حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ اس ملاقات میں فوجی معاملوں پر غور کیا جائیگا۔

لڑائی چھڑنے کے بعد سے پریذیڈنٹ روزولٹ کے ساتھ مسٹر چرچل کی یہ پانچویں ملاقات ہے، اس سے پہلے آخری ملاقات جنوری میں کاسابلانکا میں ہوئی تھی ان کی ملاقات کے نتیجے ہمیشہ اہم واقعات کی صورت میں رونما ہوئے ہیں۔ اگست سنہ ۱۹۴۰ء میں سب سے پہلی ملاقات میں اٹلانٹک چارٹر تیار کیا گیا تھا۔ اس کے چار ماہ بعد یعنی جاپان کے حملہ کے بعد ان کی ملاقات وہائٹ ہاؤس میں ہوئی تھی۔ اس میں لڑائی کی اسکیم اور سامان کی سپلائی کے لئے امریکہ اور برطانیہ کے درمیان اشتراک عمل کی اسکیم تیار کی گئی تھی، جون سنہ ۱۹۴۲ء میں مسٹر چرچل پھر واشنگٹن گئے اور وہاں ایک ہفتہ تک ٹھہرے اور حملہ کی اسکیمیں تیار کی گئیں، اور اس کے بعد شمال افریقہ کی لڑائی شروع ہوئی، کاسابلانکا میں دس روز تک ان کے درمیان بات چیت ہوئی۔ مسٹر چرچل کا یہ قاعدہ رہا ہے کہ وہ ہمیشہ چوٹی کے آدمی سے براہ راست مشورہ کرتے ہیں۔ مسٹر چرچل نے دنیا کا جس قدر سفر کیا اتنا برطانیہ کے کسی وزیر اعظم نے نہیں کیا۔ آپ اگست میں ماسکو گئے جہاں آپ نے اسٹالن سے بات چیت کی وہاں سے واپسی پر العالمین کے مورچہ کا دورہ کیا۔ کاسابلانکا کانفرنس کے بعد آپ ترکی گئے اور ترکی کے صدر سے مشورہ کیا۔

اس کانفرنس میں برطانیہ کے فوجی افسروں کے علاوہ امریکہ کے فوجی کمانڈروں اور افسروں نے بھی حصہ لیا۔ واشنگٹن کے مبصروں کا خیال ہے کہ اس کانفرنس میں جاپان اور جرمنی والوں کے خلاف فوجی اسکیم پر غور کیا جائے گا اور یوروپ کے اتحادی فوجوں کے کمانڈر جنرل اسٹل ول اس وقت واشنگٹن میں ہی ہیں وہ بھی اس کانفرنس میں شامل ہوں گے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ روس کی امداد کے لئے یوروپ میں دوسرا مورچہ لگانے کی اسکیم تیار کی جائے گی +

ٹیونیشیا کی لڑائی ختم

ٹیونیشیا کے مورچہ کی لڑائی ختم کے قریب ہے، پچھلے دو سال کے اندر شمالی افریقہ کے محاذ جنگ کا اُتار چڑھاؤ ساری دنیا کی توجہات کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اکثر حلقوں میں یہ بھی خیال کیا جاتا تھا کہ ہٹلر اور مسولینی کے خلاف یہ مورچہ خود ہی ایک "دوسرا محاذ جنگ" ہے اور اسی سے یوروپ میں وہ اصلی دوسرا محاذ بھی قائم ہوگا جس کا مطالبہ نہ صرف روس کے مفاد کے لئے بلکہ پورے اتحادی کاز کی کامیابی کے لئے کچھ دنوں سے کہا جا رہا تھا، نقشہ پر صرف ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہو جائیگا کہ شمالی افریقہ اور یوروپ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ ان دونوں براعظموں کے بیچ میں صرف ایک اندرونی سمندر ہے جو بحر روم کے نام سے مشہور ہے۔ اس سمندر میں کارسیکا، سارڈینیا، سسلی کریٹ وغیرہ چند بڑے جزائر ہیں جو یوروپ اور افریقہ کے درمیان سمندری اڈوں کا کام دیتے ہیں۔ کہیں کہیں دونوں براعظموں کا درمیانی فاصلہ بہت تھوڑا ہے اور جبرالٹر اور سوئز کے مقامات پر تو حقیقت میں کوئی فاصلہ باقی ہی نہیں رہا ہے۔ اسی ایک سمندر کے باعث جو مشرق و مغرب کی دو دنیاؤں کو ملاتا ہے۔ شمالی افریقہ کی جنگ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ظاہر ہے کہ جس فریق کے قبضہ میں شمالی افریقہ کی بندرگاہیں ہوں گی وہ بحر روم پر حکمرانی کر سکتا ہے اور بحر روم پر حکمرانی کے معنی یہ ہیں کہ بحری بیڑوں کی نقل و حرکت تجارتی جہاز رانی اور سپلائی کی آسانیاں اُسے حاصل ہو جائیں گی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ جنوبی یوروپ کے اہم ساحلی مقامات جب تک محوری طاقت کے ہاتھوں میں ہیں بحر روم کے خطرات بالکل کم ہو جائیں گے مگر اتنا ضرور ہے کہ محوری مقبوضات نے جس طرح بحر روم کو گھیر رکھا تھا وہ صورت حال اب بالکل بدل جائے گی اور اٹلی، یونان اور اس راستہ سے خود جرمنی پر جارحانہ حملہ کرنے کے لئے اتحادیوں کو بے انتہا آسانیاں حاصل ہو جائیں گی، اب جبکہ ٹیونیشیا کی جنگ معنوی اعتبار سے ختم ہو چکی ہے اور اس مقام اور بیزرٹا کے درمیان محوری مدافعت کا بالکل خاتمہ ہو چکا ہے اس اہم مورچہ کو تمام محوری اثرات سے آزاد کرا لینا صرف چند دنوں کی بات ہے کہا جاتا ہے کہ "ٹیونیشیا" کی صورت میں "ڈنکرک" کا انتقام لے لیا گیا ہے۔ جزیرہ نما کیپ بون کا جہاں محوری فوجیں جمع ہو گئی تھیں محاصرہ اور بحری سمندری محاصرہ کر دیا گیا ہے اور محوری فوجوں کا اس گھیرے سے نکل بھاگنا اب قطعاً ناممکن ہو گیا ہے۔ الغرض آٹھویں فوج اور پہلی فوج اور امریکن فوج اور آزاد فرانسیسی فوج کی اس مشترک اور قابل تعریف فتح نے اٹلی کے افریقی امپائر کا خاتمہ کر دیا بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ ہٹلر کی دوستی مسولینی کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دینے کا باعث بن گئی، اس نے ایک جنگی مشین اس خیال سے تیار کی تھی کہ قدیم رومن امپائر کو از سر نو زندہ کرے، اس نے چاہا تھا کہ پورے شمالی افریقہ کو اپنے قبضہ میں کر لے، لیبیا کو اطالوی مملکت بنانے کے بعد اس نے ٹریپولی سے سائرینیکا تک اپنے امپائر کی سرحد کو وسیع کر لیا تھا، اس نے حبش کو زہریلی گیس سے فتح کیا تھا اور آلبانیہ پر غاصبانہ قبضہ کر لیا تھا۔ اب ہٹلر کی دوستی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اٹلی کے امپائر کا خاتمہ ہو گیا اور جس روز بیزرٹا پر اتحادی فوجوں کا قبضہ ہوگا محور کا آخری سپاہی شمالی افریقہ کو چھوڑ دے گا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ اس کے بعد یہ جنگ کچھ نئی شکلیں اختیار کرے گی۔

تیل کی پیداوار اور جنگ

ماہرین نے کس قدر صحیح کہا ہے کہ یہ جنگ حقیقت میں "تیل کی لڑائی" ہے اگر کسی فریق کے پاس تیل کی کمی پڑ جائے تو اس کی پوری جنگی مشین بند ہو جائے گی، موٹر، ہوائی جہاز، بحری جہاز، ٹینک، ریل گاڑیاں، یہاں تک کہ رائفلیں بھی تیل کے بغیر نہیں چل سکیں گی، اس سلسلہ میں سنہ ۱۹۴۲ء کے اعداد و شمار پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اتحادی ممالک میں تیل کی پیداوار محوری ممالک سے پندرہ گُنا زیادہ ہے ساری دنیا میں خام تیل، پٹرولیم اور کیمیاوی تیلوں کی مجموعی پیداوار سنہ ۱۹۴۲ء میں ۲۲۰،۷۸۰،۰۰۰ پیپے تھی، لیکن جرمنی اٹلی اور جاپان کو اس مجموعی مقدار میں سے صرف ۱۴۶،۴۰۰،۰۰۰ پیپے مل سکتے تھے یوروپ میں محوری طاقتوں کے تیل کی پیداوار جس میں کیمیاوی تیل بھی شامل تھے ۱۱۶،۰۰۰،۰۰۰ پیپے تھی، اور جاپان کے متعلق یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۴۲ء میں اس نے تیل کے تین کروڑ پیپے حاصل کئے تھے اس کے مقابلہ میں ولایات متحدہ امریکہ کی پیداوار پر نگاہ ڈالئے جو ۱۴۶،۴۰۰،۰۰۰ پیپے یعنی ساری دنیا کی نصف پیداوار سے بھی زیادہ ہے، اتحادیوں کی باقی سپلائی روس سے آتی ہے جس سے اپنے اہم تیل کے چشموں کو جرمنوں سے محفوظ رکھنے میں خاصی کامیابی حاصل کی ہے اور کچھ تیل جنوبی امریکہ کے ممالک وینی زویلا اور کولمبیا سے آتا ہے، اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ تیل کے سلسلہ میں اتحادیوں کی پوزیشن کس قدر مضبوط اور اطمینان بخش ہے اور ان کی [illegible] کی طرح چلتی رہیں گی یہاں تک کہ محوری طاقتوں کو شکست ہو جائے گی۔

ہندوستان کی صنعتی ترقی

ہندوستان کے پُرانے مہربان سر اسٹافورڈ کرپس نے انگلستان کے "لیبر ٹریننگ سنٹر" کے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے جن میں بہت سے ہندوستانی طلبا بھی شامل ہیں۔ ہندوستان کی صنعتی ترقی کا تذکرہ فرمایا ہے، ہم اس میں شک نہیں کرتے، کہ ہندوستان نے اس دوران جنگ میں صنعتی ترقی کی طرف ایک قدم بڑھایا اور سر اسٹافورڈ کا یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ ہندوستان کو دوسرے صنعتی ممالک سے سبق لینا چاہیئے مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہندوستان کو اب تک صنعتی ترقی کی پوری آسانیاں بہم پہونچائی گئی ہیں، اور کیا موجودہ حالات میں ہندوستان دوسرے ممالک کے بڑھے ہوئے تجربات سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے؟ سر اسٹافورڈ نے اس بنیادی مسئلہ پر اظہار رائے کرنے کی کوشش نہیں کی، بلکہ انھوں نے یہ کہنا ضروری سمجھا کہ "ایک نئے آئین" سے بھی زیادہ اہم مسائل ہندوستان کے سامنے ہیں اور انھیں میں ایک مسئلہ صنعتی ترقی کا بھی ہے لیکن کیا سر اسٹافورڈ ہمیں یہ بتلا سکتے ہیں کہ نئے آئین اور آزادی کے بغیر ہندوستان کے لئے کبھی یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ خاطر خواہ ترقی کر سکے۔ ہندوستان کو برطانیہ کے دامن سے بندھے ہوئے ڈیڑھ صدی سے زیادہ کی مدت گزر چکی اور اب تک جتنی صنعتی ترقی اس نے کی ہے وہ سر اسٹافورڈ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ ہندوستان کی صنعتی ترقی کا وعظ اس وقت تک کہنا بالکل بیکار ہے جب تک اس ملک کو مکمل حکومت خود اختیاری نہ دیدی جائے، پوری صنعتی ترقی اس کے بعد کی چیز ہے سر اسٹافورڈ کرپس چاہتے ہیں کہ گاڑی کو گھوڑے کے آگے جوڑ دیا جائے۔ حالانکہ صحیح عمل یہی ہے کہ خود گھوڑے کو گاڑی کے آگے ہونا چاہیئے۔

فیڈرل کورٹ

ہندوستان میں فیڈرل کورٹ کی قیام کی ابتدا سے سر مارس گائر اس کے چیف جسٹس تھے ان کے رٹائر ہونے کے بعد ہندوستان کی اس عدالت کا پہلا دور ختم ہوتا ہے اس پانچ سال کے دوران میں بھی ہندوستان کے جدید آئین کا "فیڈرل حصہ" نافذ نہ ہو سکا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فیڈرل کورٹ کے پاس کام کرنے کا میدان بہت تنگ تھا اور اس کی افادی نوعیت میں ایک خاص قسم کی کمی محسوس کی جا رہی تھی اس کے مقدموں اور فیصلوں کی تعداد بھی بہت کم تھی کہا نہیں جا سکتا کہ یہی صورت حال کب تک قائم رہے گی، جنگ کے باعث فیڈرل آئین کا نفاذ ملتوی کر دیا گیا ہے، اور کون کہہ سکتا ہے کہ جنگ کے بعد ہندوستان کے آئین میں کس طرح کی تبدیلیاں ہوں گی اور موجودہ فیڈرل کورٹ کے فرائض کیا کیا ہوں گے، تبدیلی تو اس دنیا کی خمیر میں داخل ہے!

آئینۂ کانپور

مسٹر راما راؤ ۱۱ مئی کو مسٹر کے، راما راؤ اڈیٹر نیشنل ہیرلڈ نے مقامی اخباروں کے نمایندوں سے پرتاب پریس کے دفتر میں ملاقات کی۔

نیوز پرنٹ (اخباری کاغذ) کی سپلائی میں جو مشکلات ہو رہی ہیں اس پر غور کیا گیا اور یہ طے ہوا کہ موجودہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے، لہذا گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ ہر ضلع میں ایک اڈوائزری کمیٹی بنائے۔

مہتروں کا نوٹس مسٹر للورام پریسیڈنٹ مہتر سبھا نے کانپور میونسپل بورڈ کو ایک نوٹس دیا ہے کہ اگر ۱۵ مئی سے قبل مہتروں کا مطالبہ پُورا نہ کیا گیا تو شہر کے مہتر ہڑتال کر دیں گے۔

لیبر کمشنر نے جلسہ طلب کیا لیبر کمشنر یو۔پی نے مقامی انجینیرنگ ورکس، رولنگ ملس اور آئرن و اسٹیل ملوں کے مالکان اور مزدوروں کے نمایندوں کو مزدوری کی شکایتوں پر غور کرنے کے لئے ایک مٹنگ طلب کی۔

آتش زدگی بیناجھابر کے قریب ۱۰ جھونپڑیوں میں آگ لگ گئی، میونسپل فائر بریگیڈ نے ایک گھنٹہ کے اندر آگ پر قابو حاصل کر کے آگ کو بُجھا دیا۔

سیکیورٹی پرزنر مسٹر آر۔ ایف، ہیلس ڈسٹرکٹ و سشن جج نے شیورام سنگھ سیکیورٹی پرزنر کو ایک دوسرے قیدی کو جیل کے اندر قتل کرنیکی کوشش کرنیکے جرم میں ۷ سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

دیوار گرنے سے اموات بنکی کٹرہ میں ایک دیوار کے گرجانے سے تین آدمی فوراً اور ایک اسپتال جا کر مر گیا ہے، یہ لوگ عمارت بنا رہے تھے۔

بلا لیسنس بندوق مسٹر یاد علی سرکل انسپکٹر نے ایک بلالیسنس بندوق اور ۳۸ کارتوس نوبستہ کے قریب برآمد کئے ہیں اس سلسلہ میں ۸ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔

جوٹ ملس ایم۔ ڈی۔ جوٹ ملس کے مزدوروں نے گرانی کے الاؤنس کے بڑھانے کے سلسلہ میں ۷ مئی کو ہڑتال کر دی تھی، اب جھگڑا لیبر کمشنر کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

ہندو سبھا کی پالیسی میں تبدیلی آگرہ پراونشل ہندو سبھا کی ایکزیکٹو کے ایک جلسہ میں یہ طے کیا گیا ہے کہ ہندو سبھا کی موجودہ پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت ہے کیونکہ ہندو سبھا کا رویہ جو اس نے مہاتما گاندھی کے برت اور سر جوالا پرشاد سریواستو کے وائسرائے کے ایکزیکٹو کونسل سے استعفیٰ نہ دینے کے مشورہ سے ہندو پبلک کو سخت صدمہ ہوا ہے۔

شادی مسٹر بشونا تھ کھتری کے چھوٹے صاحبزادہ مسٹر پریم نراین کی شادی لالہ بھگوانداس کی صاحبزادی سے ۱۷ مئی کی رات کو لکھنؤ میں ہوگی۔

اس شادی کے سلسلہ میں مسٹر بشونا تھ صاحب نے ۱۳ مئی کی رات کو اپنے معزز دوستوں کو ایک پُر تکلف ڈنر دیا۔

کوتوال صاحب کی لڑکی کی شادی

خاں بہادر بشیر احمد خاں صاحب ڈی، ایس۔ پی۔ کوتوال شہر کی صاحبزادی مس بی۔ ایم، سلطان کی شادی مسٹر حمید اللہ خاں صاحب کے ساتھ ۱۵ مئی کو میرٹھ میں ہوگی، جس میں شرکت کے لئے خاں بہادر صاحب نے معززین شہر کو بھی مدعو کیا ہے۔

وکٹوریہ ملس وکٹوریہ ملس کے مزدوروں سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ گرانی کیوجہ سے سخت تکلیف ※

CITATION.

(Section 283 of the Indian Succession Act XXXIX of 1925)

IN THE COURT OF THE DISTRICT DELEGATE JUDGE OF CAWNPORE

Present: MANZUR HASAN KHAN Esqr, JUDGE.

TESTAMENTARY AND INTESTATE JURISDICTION.

MISCELLANEOUS CASE No. 40 of 1943.

In the matter of application of Channu Lal and Sukhdeo Pd: Sons of Sohan Lal Caste Vaish of Daphali Mohal, Cawnpore, and Dhaniram S/o Barati Lal Vaish residing at Churri Mohal Cawnpore. for the grant of Probate with the will of late Narain Dass S/o Hamamdass Agarwal Vaish of the late Generalganj Cawnpore Who died at Cawnpore on the 19th day of December 1942

Citation under Section 283 of the Indian Succession Act No. XXXIX of 1925.

Whereas Channu Lal, Sukhdeo Pd, and Dhani Ram have applied to this Court for grant of probate with the will annexed of Narain Dass deceased and whereas the said application will be heard and disposed of by this Court on the 29th day of May 1943 at Cawnpore at 10.30 a.m.

NOTICE.

Is hereby given calling upon all persons, claiming to have any interest in the estate of the deceased to come and see the proceedings in this Court on the date fixed.

Given under my hand and the seal of the Court this 11th day of May 1943.

Seal of the Court

By Order
Abdul Salam,
Munsarim.

سبدِ گل

آج کچھ نئی باتوں کا ذکر سنیئے :-

برطانیہ اور امریکہ کے مدبروں کا کہنا ہے کہ جب یہ جنگ ختم ہو جائے گی اور محوریوں کو ہرا دیا دیا جائے گا تو دنیا میں ایک نیا نظام قائم ہوگا۔

یہ نظام پرانے نظام سے مختلف ہوگا اس میں تمام قوموں کو مساویانہ حقوق حاصل ہوں گے تجارتی لوٹ کھسوٹ بند کردی جائے گی اور ایک قوم دوسری قوم پر اپنے مفاد کی خاطر مسلط نہ رہے گی۔

جنگ ایک روز بہر صورت ختم ہو کر رہے گی۔

اور اسی کے ساتھ "نیا نظام بھی" بن کر رہے گا۔ دیکھئے اس نئی دنیا میں کس ملک کو کیا تحفہ ملتا ہے؟

معلوم ہوا ہے کہ موجودہ والسرائے ہند لارڈ لنلتھگو اپنے عہدے سے سبکدوش ہونے والے ہیں اور ان کی جگہ کسی نئے تقرر کا اعلان کیا جانے والا ہے اس سلسلہ میں لندن اور ہندوستان میں بہت سے نام لئے جا رہے ہیں۔

دیکھئے قرعۂ فال کس کے نام پر نکلتا ہے۔

ہولی وڈ کی ایک خبر ہے کہ مشہور فلم اسٹار، جون بینیٹ کے مکان میں آگ لگ گئی اور یہ آگ عین اس وقت لگی جبکہ وہ شب خوابی کے لباس میں ملبوس تھیں، اس حادثہ کی وجہ سے ان کو اسی حالت میں جان بچانی پڑی اور وہ ان کے شوہر اور لڑکیاں بمشکل تمام آگ کے شعلوں سے باہر نکلیں۔

ہمارے خیال میں قدرت کے کارفرما ہاتھوں نے انھیں فنی کمال حاصل کرنے کے لئے ایک سبق دیا ہے، اب وہ خانہ ویرانی کا پارٹ نہایت خوبی اور شاندار کامیابی کے ساتھ ادا کر سکیں گی۔

ریزرو بینک کا نیا گورنر!

نئی دہلی ۸ رمئی معاصر "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت نے مسٹر دیشمکھ کو جو اس وقت ریزرو بنک آف انڈیا کے ڈپٹی ڈائرکٹر ہیں بنک ہذا کا گورنر مقرر کردیا ہے، اور اس کے متعلق جلد ہی ص

ادبِ لطیف

پورنماشی کی رات

از جناب چاند شرما صاحب جرنلسٹ

پورنماشی آتی ہے، اپنے پورے جوبن اور مکمل بناؤ سنگھار کے ساتھ ہر چیز پر چھا جاتی ہے۔

ہر ایک چیز مست اور پر کیف ہو جاتی ہے۔

مدہوش سی۔ اور سرشار سی۔..........!

لیکن میرے دل کو نہ معلوم کیا ہونے لگتا ہے۔

وہ تڑپنے کیوں لگتا ہے؟ زور زور سے دھڑکنے کیوں لگتا ہے وہ!...... کیا چاہتا ہے.... چاہتا ہے کہ کوئی ساجن ہو۔ جس کی وہ پوجا کرے، جس کے گلے میں باہیں ڈال کر کہے۔ تم میرے ہو، ساجن میرے۔ کیوں میرے!.................

میرے کانوں کو کیا ہو جاتا ہے۔ وہ ایک مدھر مدھر سا گیت دھیرے دھیرے بجنے والے ساز کیوں سننے لگتے ہیں؟..............

میری آنکھیں کیوں بند ہونے لگتی ہیں؟

مجھ پر نشہ کی سی حالت کیوں طاری ہونے لگتی ہے؟۔

کیا کوئی بتائے گا کہ یہ سب کچھ یوں کیوں ہوتا ہے؟ جب پورنماشی آتی ہے!۔

مجھے ہر چیز مست سی کیوں نظر آنے لگتی ہے؟

مجھے ان پر ایک نیا روپ کیوں دکھائی دیتا ہے؟۔

ہاں کیا کوئی بتائے گا کہ یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے اور پورنماشی، پورنماشی کی رات کو جب کہ چندرما پوری سندرتا سے آکاش پر چمکتا ہوتا ہے۔

اور مجھے ہر سے مست اور سرشار سی نظر آنے لگتی ہے ہاں تب! تب میرے دل میں میٹھی میٹھی سی درد کیوں ہونے لگتی ہے، میرے کانوں میں ایک خاص قسم کا ساز کیوں بجنے لگتا ہے، میری آنکھیں کیوں بند ہونے لگتی ہیں، پورنماشی کی رات کو۔

جبکہ آکاش پر پورا چندرما چمکتا ہے۔

کیا کوئی بتائے گا؟۔

عالمِ نسواں

ایک چینی لیڈر خاتون کا اہم بیان

چینی عورتوں کی تعلیم و تربیت کا مقصد کیا ہے

اور اپنی عورتوں کو جنگ کے دوران میں ترقی کے راستہ پر ڈال کر نمایاں کیوں کرنا چاہئے اسکا اندازہ عورتوں کی ترقی کی تحریک کی ایک لیڈر کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے کہ :-

اگر ہم عورتیں اس وقت یہ ثابت کردیں کہ ہم میں ترقی کی شاہراہ پر آگے بڑھتے چلے جانے کی کچھ صلاحیت ہے، اگر ہم دشواریوں اور مشکلات کی ان تکالیف کو جھیل جائیں اور برداشت کرلیں جو اسوقت ہمارے سروں پر ٹوٹ رہی ہیں تو میں یقین کرتی ہوں کہ جنگ کے بعد چین میں عورتوں کی حیثیت میں ۱۹۳۷ء کی بہ نسبت [illegible] کافرق ہو جائیگا۔

عورتوں کی صنعتی تربیت دینے کیلئے چینی حکومت نے یہ انتظام کر رکھا ہے کہ فوجی ہیڈ کوارٹر میں اور دوسری مناسب جگہوں پر عورتوں کی صنعتی تربیت کیلئے حکومت نے مراکز کھول رکھے ہیں۔

ان مرکزوں میں بیس عورتوں کی ٹولیاں آ کر رہتی ہیں اور صنعتی تربیت حاصل کرتی ہیں۔

تربیت حاصل کر لینے کے بعد یہ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی ہیں اور اپنے اپنے علاقوں میں اپنی اپنی تربیت کے بل پر دوسری عورتوں کو گھریلو صنعتوں کے کاموں کے لئے تیار کرتی ہیں۔

ایک سیاح نے جو حال ہی میں چین کی سیاحت کر کے واپس آیا ہے، اپنے مضمون میں چینی عورتوں کی صنعتی ترقیوں کا حال بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اول اول چینی عورتوں کو صنعتی اعتبار سے منظم اور تیار کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آئیں۔

کیونکہ چینی مرد جو صدیوں سے عورتوں کو غلام بنائے رکھنے کے عادی چلے آتے تھے انھوں نے حکومت کے ارادوں اور اسکیموں کی سخت مخالفت کی مگر جن چینی خواتین نے سب سے پہلے تربیت پائی تھی وہ چینی گھروں میں گھس گئیں اور انھوں نے اپنی مؤثر تلقین اور جدوجہد سے چینی عورتوں کے دلوں میں ترقی کے شوق کی آگ بھڑکا دی۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چینی مرد مخالفت کرتے رہ گئے مگر چینی عورتیں حکومت کے ترقی کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے میدان عمل میں آگئیں۔

چینی عورتوں کی اس ترقی کو دیکھ کر محب وطن ہندوستانیوں کے دلوں میں ضرور امنگ کی ایک لہر اٹھے گی کہ اگر آج ہندوستان میں ہماری اپنی قومی حکومت ہوتی تو اس حکومت کو بھی اسی طرح حالات سے فائدہ اٹھا کر ہندوستان کی عورتوں کی شاہراہ پر گامزن کرنے کی فکر ہوتی۔

بچوں کی دنیا

آسام کے ناگا لوگ

از جناب محمد اشرف صاحب ایم۔ اے۔

دیہات کے سیدھے سادے لوگوں کی طرح آسام کے ناگا لوگ بھی مہمان کی بہت خاطر و مدارات کرتے ہیں اور کھانا پینا پیش کرتے ہیں خاطر و مدارات کے بعد بہت دور تک راستہ بھی بتا آتے ہیں۔

اگر کوئی پردیسی کسی ناگا کے گھر جا پہونچے تو سب سے زیادہ حیرت اسے گھر کی دیواروں پر آدمیوں کی کھوپڑیاں دیکھ کر ہوگی، ان میں سے بہت سی تو دوسرے سرداروں کی ہوں گی، جو لڑائی میں مارے گئے۔

یہ لڑائیاں عام طور سے بہت عقل مندی سے لڑی جاتی ہیں، اور ہر قسم کا دھوکا جائز سمجھا جاتا ہے۔

اس علاقہ میں لوہا بہت کم پایا جاتا ہے اسلئے یہ لوگ سونے چاندی [illegible] زیادہ لوہے کی قدر کرتے ہیں اگر کسی کو کہیں راستہ میں لوہے کا ٹکڑا مل جائے تو یہ لوگ اسے گلا کر اپنا ہار بنا لیتے ہیں ان کے ہتھیار اب تک پرانی وضع کے ہیں۔

لوہے کی کلہاڑی جسکا ہتھیار دو فٹ لمبا ہوتا ہے اور پھل پر سیاہ روغن پھرا ہوتا ہے، نیزہ لمبائی میں عام نیزوں جیسا ہوتا ہے اس کے سرے پر بھیڑ کے بال لگا دیتے ہیں، اور ڈھال ساڑھے تین فٹ لمبی دو فٹ چوڑی ہوتی ہے جس کی شکل عام طور پر سموسے کی طرح ہوتی ہے جس میں تین کونے ہوتے ہیں اس پر بوریا منڈھ دیتے ہیں۔

ہندوستان کی اور سب قومیں عام طور پر تیر کمان چلاتی ہیں، لیکن ناگا لوگ کبھی تیر اندازی نہیں کرتے اسی سے بعض لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ناگا لوگوں کے باپ دادا چین اور تاتار سے آئے تھے، شروع شروع میں وہ لوگ بھی تیر کمان استعمال نہیں کرتے تھے۔

ناگا لوگوں کے پاس اپنی حفاظت کا ہتھیار، کلہاڑی ہے جسے یہ سوتے جاگتے اپنے ساتھ رکھتے ہیں لڑائی میں کھیت کاٹتے وقت گھر پر ٹوکریاں یا بوری اور لکڑی کاٹ کر کھلونے بنانے کے لئے غرض ہر ایک کے لئے وہ اسی سے کام لیتے ہیں۔

اگر کسی گاؤں یا قصبے پر دوسرے گاؤں والوں کے حملے کا خطرہ ہوتا ہے تو گاؤں بچانے کی ان کو ایک عجیب ترکیب یاد ہے، بانس کی آٹھ آٹھ دس دس انچ لمبی قمچیاں کاٹ کر ان کا ایک سرا نہایت زہریلی جڑی بوٹی میں رنگ لیتے ہیں اور دوسرا سرا گاؤں کے چاروں طرف زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔

رات کو جب دوسرے گاؤں والے چھپ چھپکر آہستہ آہستہ ان کے گاؤں پر حملہ کرنے آتے ہیں تو ان بانس کی قمچیوں کو چھوتے ہی ایک ایک کر کے وہیں پر مرجاتے ہیں، اور تماشا یہ کہ مرتے وقت ایک کو دوسرے کی بھی خبر نہیں ہوتی۔

بس صبح دشمن کی فوج کی فوج کھیت میں، چت پڑی نظر آتی ہے۔ ان کے مرد اور عورتیں، ننگے گلے میں کانچ کے منکے گہنے کے طور پہنے رہتے ہیں۔

* لڑنے والے بہادر اپنے ہاتھ سے مارے ہوئے دشمنوں کے دانت نکال کر ایک تاگے میں پرو کر گلے میں ہار بنا کر پہنتے ہیں جس سے ان کا چہرہ نہایت خوفناک ڈراؤنا اور بھیانک ہو جاتا ہے۔

ایک زمانہ میں ناگا لوگ آپس میں بہت لڑتے تھے جس گورنمنٹ کو امن قائم کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا آخر کار پتہ یہ چلا کہ انھیں آپس میں مل جلکر رہنے کی قسم دلانی چاہئے، اس کے بعد یہ لوگ نہیں لڑیں گے بہر حال فریقین کے سردار ایک ایک کتا اور ایک ایک مرغا لیکر گاؤں سے دور فاصلہ پر ایک میدان میں جمع ہو گئے۔

پھر اس کے بعد دونوں سرداروں نے پہلے ایک ایک وار میں کتے کا سر تن سے جدا کیا اور اس کے خون کو انگلی سے اپنی اپنی کلہاڑیوں پر ٹپکایا اور بعد میں مرغ کا گوشت کھالیا، گویا اب ان کی قسم پختہ اور پوری ہوگئی، اور اب اس کے بعد ان میں کبھی لڑائی نہیں ہو گی، چاہے ان کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے لیکن کبھی لڑیں گے نہیں۔

پردۂ فلم

مسٹر سہراب مودی کی جدید تاریخی تصاویر

مسٹر سہراب مودی آج سے کئی سال پہلے "فردوسی" کے نام سے ایک تاریخی شاہکار تیار کرنا چاہتے تھے، تاکہ مشرق کے اس مایہ ناز شاعر کی زندگی کو محفوظ کردیں لیکن افسوس کہ جنگ کی وجہ سے کیونکہ ایران جانا ملتوی ہوگیا ہے، اور دیگر ممالک کی تصاویر اور مناظر حاصل کرنے کی فوجی حکام اور اعلیٰ افسران کسی طرح بھی اجازت نہیں دے سکتے، اس واسطے یہ تاریخی تصویر خاتمۂ جنگ تک کیلئے ملتوی کردی گئی ہے۔

"پرتھوی ولبھ" جو ہندوستان کی ایک قدیمی تاریخ سے متعلق ایک نہایت ہی عظیم الشان تصویر ہے۔ اس وقت منروا اسٹوڈیوز میں زیر تیاری ہے۔

اس تصویر کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس تصویر میں پورے پورے شہر سیٹوں کی طرح اور سیٹوں کی شکل و صورت میں بنائے گئے ہیں، اور اس قدر اہتمام کیا گیا ہے کہ امریکہ کے علاوہ شاید ہی دنیا کے کسی حصہ میں اتنے اہتمام کے ساتھ کوئی تصویر تیار کی گئی ہو۔

مسٹر سہراب مودی کا خیال تھا کہ "پرتھوی ولبھ" کے بعد "چنگیز خاں" تیار کریں چنانچہ "چنگیز خاں" کی ابتدائی تیاریاں پایۂ تکمیل کو پہونچ چکی ہیں۔

لیکن پبلک کی طرف سے گذشتہ چار سال سے برابر یہ اصرار ہو رہا ہے کہ مسٹر سہراب مودی "پکار" کی طرح مغلیہ تاریخ سے متعلق تصویر تیار کریں۔

چنانچہ پبلک کے اس مطالبہ کے پیش نظر مسٹر سہراب مودی نے یہ طے کیا ہے کہ وہ چنگیز خاں سے قبل مغل اسٹوری تیار کریں گے۔ لہٰذا مغلیہ دور حکومت کی تصاویر سے دلچسپی رکھنے والوں کے حلقہ میں یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی کہ مسٹر سہراب مودی یکے بعد دیگرے دو مغل اسٹوریاں تیار کرنا چاہتے ہیں۔

یہ دونوں مغل اسٹوریاں "پکار" سے کہیں زیادہ شاندار اور ہندوستان کی عظمت کو چار چاند لگانیوالی ہوں گی، چنانچہ ان مغل اسٹوریوں کی ابتدائی تیاریاں شروع کردی گئی ہیں۔

ص اعلان کردیا جائے گا کہ ایک یوروپین کو مسٹر دیشمکھ کی جگہ ریزرو بینک آف انڈیا کا ڈپٹی ڈائرکٹر مقرر کردیا جائے گا۔

امریکہ میں ہزار عورتیں فوج میں داخل

واشنگٹن ۸ رمئی۔ اس وقت اسّی ہزار عورتیں امریکہ کی امدادی فوج کی وردیاں زیب تن کئے ہوئے ہیں، سب سے بڑا گروپ ویمنس آرمی کورس کا ہے۔ جس کی مقدار ۳۰۰۰۰ ہے اس وقت ان کو وہ سب کام سکھائے جا رہے ہیں جو اس سے قبل مرد کرتے تھے اور جو اس وقت فوج میں شامل ہیں۔

سمندری کور میں کام کرنے والی خواتین کی تعداد دس ہزار کے قریب ہے۔

اقوال زریں

کبھی حوصلہ مت ہارو ایک خوشگوار اور کامیاب زندگی تم اس وقت تک حاصل نہیں کرسکتے جب تک کہ محنت اور مشقت نہ کرو۔

زندگی کامیابی کا راز خواہشات بلند رکھنے اور محنت کرنے میں ہے ہرایک کام کو زیادہ سے زیادہ کوشش اور توجہ کے ساتھ کرو۔

دولت کی تلاش کرنا کوئی غلطی نہیں لیکن اس بات کو لیکن اس بات کو کبھی مت بھولو کہ دولت سے سچی خوشی اور حقیقی مسرت حاصل نہیں ہوسکتی۔

جو روپیہ تم نے جمع کیا ہے اسے ایک ایسی امانت خیال کرو جو محض دوسروں کی بہتری اور بہبودی کے لئے مخصوص ہو۔

وہ قوم جو غیر اقوام کی حکومت کو اپنی دائمی ترقی کا ذمہ دار بنائے "دائمی غلامی کے لائق ہے"۔

موج تبسم

ایک شخص ڈاکٹر صاحب کے پاس آیا اور اپنا حال بتایا کہ مجھے چار پانچ روز سے بخار آتا ہے، ڈاکٹر صاحب نے اس مریض بخاری کی نبض دیکھ کر نسخہ لکھ دیا۔

مریض نے پوچھا کہ اس دوا کے ساتھ مجھے کونسی غذا کھانا چاہیئے۔؟۔

ڈاکٹر:۔ صرف دودھ، اور چاول۔

مریض:۔ دال وغیرہ بھی کھالوں یا نہیں؟۔

ڈاکٹر:۔ تھوڑی سی کھانے سے کوئی ہرج نہیں مگر زیادہ مقدار میں نہ کھانا۔

مریض:۔ ڈاکٹر صاحب اگر ذرا سی بینگن کی بھاجی گھی میں تل کر کھا جاؤں تو کوئی ہرج تو نہیں

ڈاکٹر:۔ نہیں، اس کا کوئی ہرج نہیں۔

مریض:۔ اگر دودھ میں پکی ہوئی دیگر اشیاء استعمال کروں تو کوئی ہرج نہ ہوگا۔

بھلا ڈاکٹر صاحب بیچارے کہاں تک ضبط وصبر سے کام لیتے آخرکار ان کو غصہ آہی تو گیا جھنجھلا کر بولے جاؤ صاحب جو آپ کا جی چاہے وہ کھاؤ مگر ڈاکٹر صاحب کا مغز نہ کھاؤ۔

دلچسپ معلومات

بغیر ہوائی جہاز کے پرواز

ہوائی جہازوں کے ذریعہ اگرچہ انسان نے ہوا پر قابو حاصل کرلیا ہے لیکن پھر بھی مغرب کا سائنسداں مطمئن نہیں ہے اور اب مغرب کا سائنسداں یہ چاہتا ہے کہ وہ ہوائی جہازوں کے بغیر اسی طرح ہوا میں پرواز کرسکے جس طرح پرندے ہوا میں اڑ سکتے ہیں۔

اس مقصد کے لئے یورپ کے متعدد دماغ جدید ایجادات میں مصروف ہیں "ٹکنیکل ورلڈ" ماہر سائنسدانوں کی اس جدید چھان بین پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مغرب کے سائنسداں اس کوشش اور جستجو میں مصروف ہیں کہ وہ کوئی ایسی سبک مشین ایجاد کریں جو پٹرول کی مدد کے بغیر انسان کو ہوا میں اڑنے کے قابل بنا سکے اور انسان اس مشین کو پرندوں کے پروں کی طرح استعمال کرتا ہوا جتنی دیر تک چاہے ہوا میں پرواز کرسکے، وہ وقت بہت قریب ہے کہ جب دنیا یہ سن لیگی کہ ایک ایسا آلہ ایجاد ہوگیا ہے جسے انسان پرندوں کے پروں کی طرح کام میں لاسکیگا، شاید پٹرول کی کمی نے سائنسدانوں کو اس جدید ایجاد کی طرف متوجہ کیا ہے۔

لیوٹزے کے جنازے پر ہٹلر کی تقریر

لندن ۸ رمئی۔ نازیوں کی طرح طوفانی فوج کے لیڈر وکٹر لیوٹزے کی تجہیز و تکفین کے موقعہ پر ڈاکٹر گوئبلز نے پہلی مرتبہ یہ بتلایا کہ لیوٹزے کی اٹھارہ سالہ لڑکی "نگے" بھی اسی موٹر کار میں زخمی ہوگئی تھی اور وہ اپنے باپ کے مرنے سے پہلے ہی چل بسی۔

جرمن ریڈیو پر کہا گیا ہے کہ ہٹلر بھی اس موقعہ پر موجود تھا اور اس نے بھی اس موقعہ پر تقریر کی تھی اور اس لیڈر کو سب سے بڑا جرمن اعزاز عطا کیا ہٹلر نے مرحوم کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے کہا کہ میرے پیارے لیوٹزے، اس عظیم الشان جدوجہد میں جس میں تم نے اپنی زندگی میں یہ اہم کام کیا ہے وہ ہمیشہ یاد رہے گا۔

یہ عظیم الشان جدوجہد اس مقصد کا ایک حصہ ہے جو ہمارے سامنے اس وقت تھا جبکہ ہم لوگ پہلی بار ملے تھے اور جس کی تکمیل کیلئے ہم لوگ گذشتہ کئی سال سے پوری عقیدت اور بھروسہ کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔

بڑی جرمن حکومت آج اپنے پاؤں پر کھڑی ہے اور اپنے دشمن کا مقابلہ کرنے کے قابل ہے، ہماری قوم اس کی مدد پر ہے، ہٹلر نے مزید کہا کہ لیوٹزے کی یہ دلی خواہش تھی کہ اسے لڑائی کے مورچہ پر جانے کی اجازت دی جائے لیکن میں انھیں اجازت نہ دیسکا۔ بہرصورت وہ ایک بہادر سپاہی کی موت مرے ہیں

ہٹلر نے صرف تین منٹ تک تقریر کی، اس نے تقریر کے آخر میں کہا کہ لیوٹزے کا نام تاریخ میں وہ بڑی جرمن حکومت کے بانیوں کی صف میں ہوگا بعد ازاں اس نے لیوٹزے کی تابوت پر نازی پارٹی کا سب سے زیادہ اعزازی نشان رکھا اور ایک منٹ تک گہرے خیال میں کھڑا رہا، ڈاکٹر گوئبلز کے بعد ہٹلر نے تقریر کی اس نے کہا کہ جنگ میں جو خونریزی ہوئی ہے اس میں نازی پارٹی کو خاص طور پر زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

ٹیونس بزرٹا دونوں کا قبضہ

لندن ۸ رمئی۔ اتری افریقہ کے اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ٹیونیشیا کی ریاست ٹیونس اور اتری افریقہ کے محوری قلعہ بزرٹا پر اتحادیوں کا قبضہ ہوگیا ہے ان دونوں مقامات پر قبضہ ہونیکے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ اتری افریقہ کی لڑائی قریب قریب ختم ہوگئی ہے جس میں اتحادیوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔

ٹیونس میں کل تیسرے پہر چار بجے اتحادی فوجیں داخل ہوگئیں اور بزرٹا پر اس سے کچھ پہلے قبضہ کرلیا گیا تھا محوریوں کے ہتھیار گھر "فری ول" پر بھی اتحادیوں کا قبضہ ہوگیا ہے۔

فوجی افسروں کی کانفرنس

لندن۔(بذریعہ بحری تار) اخبار "ہندو" کا لندنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ناطرفدار ملکوں کی تمام، ریاستوں کے ڈپلومیٹک اور فوجی حلقوں میں اس قسم کے امکانات کے بارے میں غور ہو رہا ہے کہ حال ہی میں ہٹلر نے اپنے فوجی اور سیاسی افسروں کے ساتھ متعدد کانفرنسیں کیں جن کے نتیجہ کے طور پر لڑائی کے نقشہ میں اچانک مکمل تبدیلی ہونے والی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کے جنرل اسٹاف نے فیصلہ کیا ہے کہ گرمیوں میں روس کے خلاف حملہ شروع نہ کیا جائے بلکہ اپنی تمام فوجوں کو پچھم کی طرف جمع کیا، جائے اور برطانیہ پر حملہ کرنے کی پھر سے کوشش کیجائے اس اسکیم کے متعلق ایک بیان یہ ہے کہ ہٹلر اور اس کے فوجی افسروں کا خیال ہے کہ اس سال گرمیوں میں حملہ کرنے سے روس مکمل طور سے ختم نہیں ہوگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کا سب سے بڑا ماہر حملہ جنرل گوڈرین جاڑوں میں حملہ کی اسکیم اور مشق کرنے میں مصروف ہو رہا ہے۔

سوئیڈن کے وزیر خارجہ کا بیان

اسٹاک ہوم۔ ۱۰ رمئی سوئیڈن کے وزیر خارجہ ہیر گنتھر نے اعلان کیا ہے کہ سوئیڈن کو جرمنی کی حکومتوں کے درمیان فوجوں کو راستہ دینے کے بارے میں جو معاہدہ ہوا ہے اس کی کوئی میعاد نہیں ہے اور کسی وقت بھی بلا اطلاع دئے اس معاہدہ کو منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ مسٹر گنتھر نے مزید فرمایا کہ سوئیڈن نے چھ لاکھ ٹن وزن کے جہاز برطانیہ کو پٹہ پر دئے تھے ان میں سے دو تہائی یعنی تقریباً ۴ لاکھ ٹن وزن کے جہاز غرق ہوچکے ہیں لیکن فوجوں کو راستہ دینے یا جہاز پٹہ پر دینے کے معاملات کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہے معاوضہ یا بچت کا کوئی سوال نہیں ہے۔ (رائٹر)

افسانہ

پنگھٹ

از جناب خواجہ شیمم صاحب۔ (بھیروی)۔

"رامو! ارے رامو"۔

رامو رسوئی میں برتن مانجھ رہا تھا، ۱۲ برس کا صحت مند بچہ، دیہاتی آب وہوا، دن بھر کی محنت اور اچھی خوراک، رنگ نکھرا ہوا چہرے مہرے کا اچھا اور خوبصورت، سرینڈرا ایسے مہاجن رئیس کا گھر، اور بچپن کی بےفکری ہرچند مفلسی لگ دستے نکلا لیکن امارت کی فضا میں چار برس سے سانس لے رہا تھا دن بھر کی جھڑکیوں کے باوجود اس کی اٹھان میں کمی نہ آکر رئیس کی رسوئی کی چاٹ نے اس کے مزاج میں اکھڑپن پیدا کردیا تھا، اکھڑ تو تھا ہی، بڑے وقتی، چونچلوں نے زبان کو بےلگام اور طبیعت کو بےپروا بھی بنا دیا، رانی جی کی آواز سنکر ہونٹ کاٹے اور بڑبڑایا اٹھی ہے نرک کی چڑیل آنکھ کھولتے ہی رامو رامو چیخنے لگی۔

رسوئی سے نکلا رانی جی کے سامنے پہونچا۔

سرکار"۔

سرکار کا بچہ، گھنٹہ بھر سے گلا پھاڑ رہی ہوں۔ سانپ سونگھ گیا تھا کیا؟ "رانی نے کہا"۔

دیوی جی برتن مانجھ رہا تھا۔

کانوں میں کبھی روئی ڈال رکھی تھی۔

جو آگیا ہو۔ دیوی جی!"

اب کھڑا منہ تکے جا، منے بابو کے بوٹ میں پالش کر وہ کہیں جانے والے ہیں"۔

"بہت اچھا سرکار"

رامو، منے بابو کے ساتھ ان کے کمرے کیطرف بڑھا، ابھی ایک قدم دہلیز پر تھا کہ دوسرا پاؤں الجھا اور منہ کے بل زمین پر آگرا، انگوٹھے کا ناخن، گوشت سے جدا ہوگیا، گرتے گرتے میز سے ٹکرایا تو فرشی لیمپ گر کر چور ہوگیا، رامو کو اپنی تکلیف کا خیال تو ہوا یا نہیں لیکن لیمپ کی موت نے اس کی ساری کائنات کو ماتم کدہ بنا دیا۔

اس ہنگامے میں منے بابو اٹھے ہرچند کہ وہ امارت کی سرمستیوں میں زندگی کی بیس منزلیں طے کرچکے تھو لیکن فیض تعلیم اور شہر میں مختلف لوگوں کی معاشرتی بیچارگیوں کے مطالعہ نے کچھ کچھ انسانیت کے قریب، کردیا تھا، اگرچہ کسی کی مصیبت پر آنسو بہانا ان کی عادت نہ تھی لیکن کسی کی تکلیف کا ابتدائی احساس مضطرب ضرور کردیتا تھا۔

بلبلاتے ہوئے رامو کو اٹھاکر انگوٹھے پر دوا لگائی اور پٹی باندھ دی۔

رانی جی اس پوشر پا منظر کو دیکھ کر تھرا اٹھیں، منے لال بابو، اور ایک کہار کے لونڈے کی سیوا، بس برس ہی تو پڑیں۔

منے تم لونڈے کا مزاج بگاڑ رہے ہو، موئے نے ادھر ہمارا پانچ روپیہ کا نیا لیمپ ناس کردیا ادھر بہانہ کیا کہ بوٹ پالش کرنے سے چھوٹ جائے۔ اس پر لگے تم اس کی نازبرداری کرنے۔

ماتاجی! اگر ہماری خدمت کرتے کرتے کوئی ملازم کسی مصیبت میں پڑجائے تو ایسے نازک وقت میں اس کی مدد کرنا ہمارے مذہب کا فرض ہے۔"

بڑا آیا دھرم کا پالن کرنے والا، چھوٹن کا پلا، بہت ناز اٹھوائے، تو تو چلا جائیگا اور یہ میری جان کو آجائے گا۔

منے بابو چپ ہوگئے، رامو نے ایک آہ سرد بھری اور لنگڑاتا ہوا رسوئی میں جا بیٹھا، مہینہ بھر سے رامو اپنی ماں سے نہ ملا تھا، ماں نے کہلا بھیجا کہ میں کچھ دنوں سے بیمار ہوں جلد اپنی صورت دکھا جاؤ۔"

اگر ماں تا بچہ کے لئے تڑپ سکتی ہے تو بچہ بھی اس آغوش کی چاہ میں بےچین ہوسکتا ہے جہاں اس کی انسانیت نے نشو ونما کی ابتدا کی، ممکن ہے جوانی طاعت و انقیاد کی ساری حدیں توڑ دے لیکن بچپن کی تشنگی محبت، ماں کے پہلے پیار کو بھولنے کی ہمت نہیں کرسکتی۔

ماں کی بیماری پر رامو کیسے نہ تڑپ اٹھتا دوڑا دوڑا، رانی جی کے پاس آیا اور ان کے قدم لیتے ہوئے رو کر اجازت چاہی، بہت دن سے ماں کو دیکھا نہیں ہے اور وہ بھی یہاں نہیں آسکتیں سخت بیمار ہیں۔

"ہٹ کام چور کہیں کا گھر میں کوئی دھندا نہیں جو تو چلا ہے ماں کا دکھ ٹالنے"

رانی جی نے نہایت حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

دیوی جی! ماں مرجائے گی"، رامو نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا جائے کون سی انوکھی بات ہوگی، مائیں تو مرا کرتی ہیں رانی نے بھویں سکیڑتے ہوئے کہا۔

آپ مرجائیں تو اپنے بابو کو کوئی دکھ نہ ہوگا۔

رامو نے جل کر کہا۔

اس جملہ کا جواب تھپڑ، گھونسے اور لاتیں ہوسکتا تھا پٹ پٹا کر رامو رسوئی میں آبیٹھا، رانی جی کی بڑبڑاہٹ کی آواز برابر کانوں میں چلی آتی تھی۔

کمانیچ، کھانے کا کمبخت النصیب نہیں اور ماں کے لاڈ پیار کو نہیں بھولا۔ پاجی۔

آج رامو کی آشفتہ مزاجی اپنی انتہائی بلندی پر پہونچ چکی تھی اس قدر سزا کے بعد اس کا ذوق گناہ اور زیادہ بڑھ گیا ہرچند غلامی نے اس کی فطری ضد کو دبا رکھا تھا لیکن آج کے دباؤ نے اس کے انقلابی دماغ میں اس بلا کی شورش پیدا کردی کہ محکومی کے پرچھائیں فضا اس کے دل و دماغ سے بہت بلند پرکاہ کی طرح اڑتے نظر آرہے تھے، اس نے فیصلہ کرلیا۔ نوکری ہوچکی، غلامی اور ماں سے ملنا، پاپ ہے بھوکا اور ماں کے لاڈ، غلط ہے، ہاں اب ماں سے ملوں گا مگر رامو بن کر نہیں، سیٹھ رامچندر بنکر۔

یہ سوچ کر وہ گھر سے بھاگ گیا۔

رانی جی! میرا رامو کہاں ہے"، ایک ادھیڑ گر لرزتی عورت نے رانی جی سے کہا۔

"دریا میں ڈوب گیا"، رانی نے غصہ سے کہا۔

مجھ رانڈ کا ایک ہی تو زندگی کا سہارا ہے اس کمزور اور ضعیفہ نے روتے ہوئے کہا۔

نکالو نکالو اس کہارن چڑیل کو منحوس کہیں کی، رانی جی نے حکم دیا۔

رامو کی ماں دھکے مار کر نکال دی گئی، کسی نے اسے بتایا کہ ہفتہ بھر ہوا رامو ندی کی طرف گیا گاؤں کی لڑکیاں پنگھٹ پر تھیں سنا ہے کہ وہ ندی میں کود پڑا اور مر گیا۔

پورے پندرہ برس کے بعد رامو کی ضعیف ماں ٹمٹماتے ہوئے چراغ سے کہہ رہی تھی۔

تیل ہوچکا، تو بجھ رہا ہے، میں بھی کب کی بجھ چکی لیکن رامو کی آشا مجھے مرنے نہیں دیتی ورنہ کب کا جیت وہ آجائے بھگوان" تو سرو شکتی مان ہے، مجھے تیری دیا نے نراش نہیں ہونے دیا میرے ہر روئے سے اب بھی تیرا شبد آرہا ہے۔

رامو آرہا ہے، آئے گا، اور ضرور آئے گا

رامو آگیا، ماتا جی!..

دروازہ کھلا اور سچ مچ رامو ماں کے قدموں پر تھا۔

دونوں مل کر خوب روئے اور رامو نے اسے بتایا کہ کس طرح بھاگ کر کلکتہ پہونچا اور وہاں محض ماں کے اور اپنی عزت نفس کو زندہ کرنے کے لئے اس نے حاصل کی ڈاکٹر بنا اور اب اسے وہ لینے آیا تھا۔

"بیٹا اتنے دنوں تک ماں کی خبر نہیں لی"۔

ماتاجی اب تک میں آپ کی سیوا کے یوگ نہ ہوسکا، اب آپ کے لاڈ دیکھنے کے لائق ہوں، اب مجھے میری ماں سے ملنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔

میرے لال"، ماں نے بےاختیار رامو کو اپنے سینہ سے لگالیا۔

ماتاجی "کچھ رانی جی کی خبر ہے کس حال میں ہیں"۔ رامو نے پوچھا۔

بیٹا منے بابو کے پتا سرگباش ہوگئے بہت قرضہ نکلا ریاست ہاتھ سے نکل گئی، منے بابو نہ جانے کب سے کہیں چلے گئے، تمہارے پیچھے ایک لڑکی رانی جی کے ہوئی اب وہ جوان ہے لڑکی ہمسایوں کا پانی بھرتی ہے اور رانی جی دہان صاف کرتی ہیں" (باقی برصفحہ ۶ کالم ۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

ریویو

زمانہ کا دیا نرائن نمبر

آنجہانی منشی دیا نرائن نگم بی اے ایڈیٹر "زمانہ" کانپور کی یادگار میں ۱۲۵ صفحات کا زمانہ کا خاص نمبر شائع کرکے ہمارے عزیز دوست مسٹر سری نرائن نگم ایم اے نے اپنے فرض کو بطریق احسن ادا کیا۔

آنجہانی منشی جی کے کثیر التعداد دوستوں نے ان کی زندگی کے واقعات اور حالات قلمبند کرکے حق رفاقت ادا کیا ہے۔

نظم و نثر کے ۵۵ مختلف مضامین کا یہ مجموعہ حقیقت یہ ہے کہ بڑی محنت کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے حضرت جوش ملیح آبادی کی نظم "نگاہ خلوص" ہیں کے بار بار مطالعہ سے بھی سیری نہیں ہوتی۔

مسٹر سری نرائن نگم کا مضمون "میرے والد" منشی جی کی زندگی کی مکمل نہایت سبق آموز اور ایک مختصر تاریخ ہے۔

آنجہانی منشی جی کا خود نوشت مضمون "کتب بینی مذاق" اس نمبر کی دلچسپی کی روح ہے۔

آنجہانی منشی جی کی عکسی تصاویر بھی اسی رسالہ میں ہیں اس نمبر کی قیمت ایک روپیہ چار آنے عہ ہے۔

ہمارے خیال میں ہر ایک اردو ادب سے دلچسپی رکھنے والے کیلئے اس نمبر کی خریداری ضروری ہے

ملنے کا پتہ

دفتر رسالہ "زمانہ" کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۷۷ سنہ ۱۹۴۳ء - دفعہ ۱۴۸

بعدالت تحصیل مال اکبرپور مقام اکبرپور ضلع کانپور

شیو غلام مدعی۔

بنام شیو گوبند مدعا علیہ۔

بنام شیو گوبند ولد گوری قوم کایستھ ساکن شہر کانپور محلہ سیسہ مؤ گوپال ٹاکیز دوکاندار پان و کاشتکار موضع چہ ور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے، لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام اکبرپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بنا بر اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کیجئے اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم ماہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت
بخط انگریزی۔
(مہر عدالت)

موسیو سٹالن کی جانب سے پیغام مبارکباد

لنڈن ۹ر مئی ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ موسیو سٹالن نے مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روزویلٹ کے نام شمالی افریقہ کی کامیابی کے سلسلہ میں مبارکبادی کا پیغام بھیجا ہے۔

مسٹر چرچل کے پیغام میں کہا گیا ہے کہ میں آپ کو اور آپ کے بہادر فوجیوں کو جنہوں نے بزرطہ وغیرہ کو آزاد کرالیا ہے، مبارکباد پیش کرتے ہوئے مزید کامیابیوں کی دعائیں دیتا ہوں۔

جرمنی اور روس کی عظیم الشان تیاریاں

ماسکو ۱۰ر مئی۔ رویٹر کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ روس میں ہر لمحہ ایک بڑا تصادم واقع ہونے کا اندیشہ ہے دو ہزار میل طویل محاذ پر جو کہ آرکٹک سے لیکر بحر اسود تک پھیلا ہوا ہے متعدد مقامات پر جرمن بڑی بڑی تازہ دم فوجیں صف آرا کر رہے ہیں دونیٹز کے محاذ پر سڑکوں کی سطح اتنی کافی مضبوط ہوگئی ہے کہ بڑے پیمانہ پر حربی کارروائیاں ہوسکتی ہیں

کوبان میں روسی فوج نے شمال مشرق سے نوروسسک کے مضافات سے ہوکر بڑھتے ہوئے جرمن مورچوں میں ایک نیا خلا پیدا کر دیا ہے۔

روسیوں نے کئی اور پہاڑیوں پر قبضہ کرلیا ہے اور اپنے نئے جیتے ہوئے مقامات کو مستحکم کرلیا ہے۔

روسی فوج جرمنوں کو چکر دیکر سمندر کی طرف دھکیل رہی ہے، اور نازی جان کی بازی لگائے ہوئے تیار بیٹھے ہیں کہ کوبان کے آخری گوشہ میں اپنی مقاومت کو پسپا نہ ہو جانے دیں، پہلے سے بہت ہی زیادہ شدت لڑائی ہو رہی ہے۔

روسی نہ صرف ہوائی برتری رکھتے ہیں بلکہ ہوائی طاقت میں بھی اضافہ کر رہے ہیں اور بری، بینی کمکیں بہت ہی زیادہ تعداد میں امنڈتی چلی آتی ہیں۔

برطانیہ پر حملہ کرنے کی سکیم

لندن ۹ر مئی ایک اطلاع مظہر ہے کہ غیر جانبدار سلطنتوں کے فوجی اور سیاسی حلقوں میں اس امکان پر بحث و مباحثہ کیا جا رہا ہے کہ ہٹلر نے حال ہی میں اپنے اسٹاف اور سیاسی لوگوں کو جو متواتر کانفرنسیں کی ہیں ان کے نتیجہ کے طور پر یورپی جنگ میں نہایت عجلت کے ساتھ دانائی تبدیلیاں رونما ہوں گی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ جرمن جنرل اسٹاف نے اس سال موسم گرما میں روس پر جارحانہ حملہ نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے وہ اپنی تمام طاقت کو مغرب میں جمع کریں گے تاکہ برطانیہ پر حملہ کیا جاسکے کیونکہ ہٹلر اور جرمن افسران کا خیال ہے کہ اس سال موسم گرما کا جارحانہ حملہ روس کو ختم نہ کرسکے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ فضائی حملہ کا جرمن ماہر جنرل گڈوین موسم سرما میں نئے قسم کے جارحانہ حملے کرنے کی اسکیمیں تیار کر رہا ہے

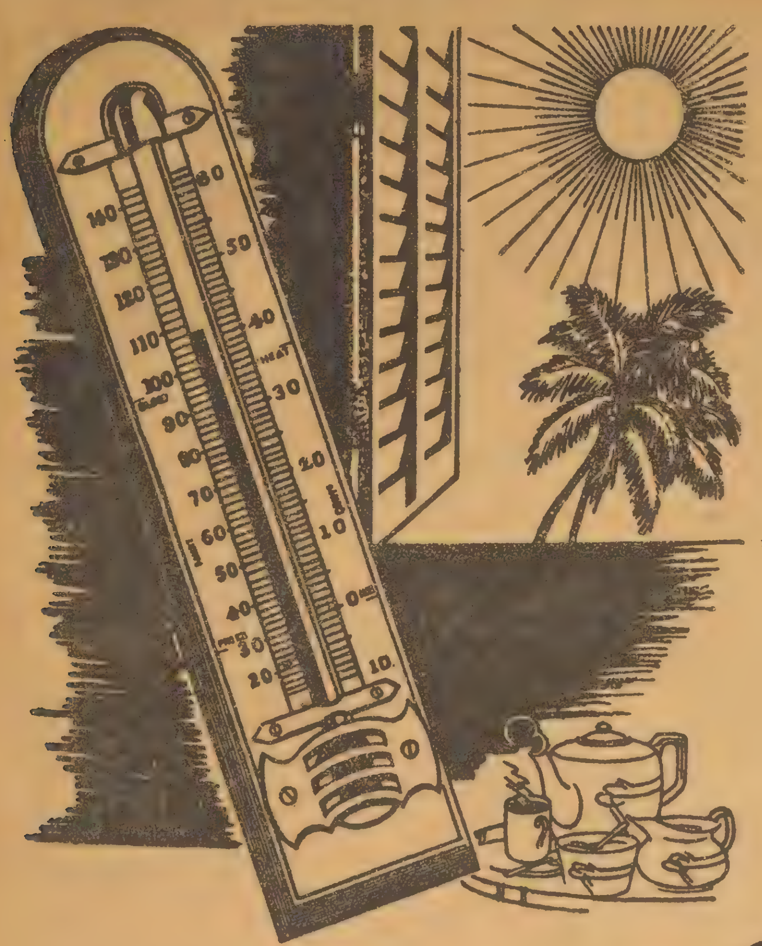
دشمن کے ستر جہاز غرق کر دیئے گئے

شمالی افریقہ میں اتحادی ہیڈکوارٹر سے بیان کیا گیا ہے کہ وہ اتحادی ہوائی طاقت جس نے زمینی طاقت کے لئے ٹیونس تک راستہ صاف کیا اب سمندر میں تمام تر تباہی لانے کے لئے برقی تیزی کے ساتھ مامور کر دی گئی ہے۔

کم از کم ۷۱ ہوائی جہاز خلیج ٹیونس میں ڈبوئے جا چکے ہیں اور بہت سے دوسرے خراب و خستہ کرکے اور آگ لگا کر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

ہٹلر کے حکم سے قیدیوں کی رہائی

لندن ۹ر مئی۔ پیرس ریڈیو نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہر ہٹلر کے اسپیشل حکم سے مطابق ان تمام فرانسیسی جنگی اسیروں کو رہا کیا جانے والا ہے جو ٹیونس کی جنگ میں گرفتار کئے گئے ہیں اور اس وقت جرمنی اور اٹلی میں مقیم ہیں۔





خاص جاپان پر امریکی آبدوزوں کی گولہ باری

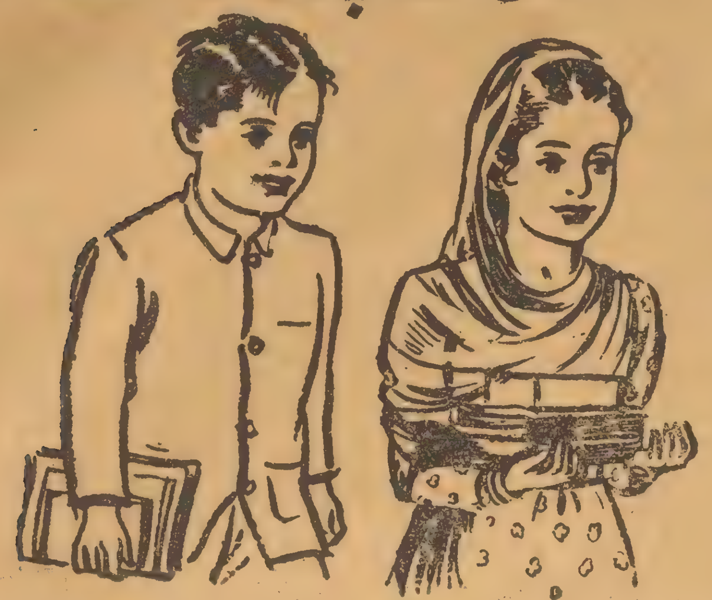
واشنگٹن ۱۱ر مئی۔ ایک امریکن آبدوز نے جاپان کے شمال بعید میں جزیرہ ادکھیڈو پر گولے برسائے۔

اس خبر کی ٹوکیو کے سرکاری اعلان میں بھی تصدیق کی گئی ہے۔

۴½ دن میں امریکہ سے ہندوستان

دہلی ۱۰ر مئی۔ مال بردار امریکن ہوائی جہازوں کا پہلا دستہ ہندوستان پہنچ گیا ہے جو بالکل نئی قسم کے بارہ (۱۲) انجن والے تیاروں پر مشتمل ہے۔ امریکہ سے اڑ کر یہ دستہ بغیر کسی دقت یا نقصان کے صرف ۴½ دن میں ہندوستان آپہونچا۔

اسکول کے بچّوں کی خاطر



جنگ کی وجہ سے ہمیں خواہ کتنی ہی دشواریوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑے ہم یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ ہمارے بچّوں کو کوئی تکلیف پہنچے۔ پھر بھی ہم اکثر بھول جاتے ہیں کہ کاغذ کا ایک پُرزہ ضایع کرنے سے بھی ہم ان کی تعلیم کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

ہندوستان میں کاغذ کی قلت اس قدر سخت ہے کہ کفایت کے سارے طریقوں کو اختیار کرنے کے بعد بھی اسکول کی کتابوں اور مشق کی کاپیوں کی چھپائی کے لئے اُس کی کمی ہو جائے گی۔ اگر کاغذ بے ضرورت خرچ کیا جائے تو اسکول کے بچّوں کی ضروریات پوری نہ ہو سکیں گی۔

اس لئے ہمیں کاغذ کا خرچ گھٹا دینا چاہیئے۔ مبارکباد کے خطوں۔ کاغذ کی قندیلوں۔ پتنگوں۔ جھنڈیوں اور دیواروں کو سجانے میں کاغذ ضایع نہ کرنا چاہیئے۔ ہم چاہیں تو خط لکھنا کم کر سکتے ہیں اور کاروباری ضرورتوں کے لئے کاغذ کے خرچ میں بہت کچھ کفایت برت سکتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کاغذ کا ہر پُرزہ جو ہم بچائیں گے ہمارے بچّوں کی تعلیم میں مدد دے گا۔

حکومت کیا کر رہی ہے؟

۱ سول محکموں کے کاغذ کے خرچ میں حکومت نے گذشتہ ۱۰ ماہ میں پانچ ہزار ٹن کی بھاری تخفیف کر دی ہے۔
۲ اس کے علاوہ لکھنے کے کاغذ اور لفافوں میں آدھی اور جاذبوں میں ایک تہائی کمی کر دی ہے۔
۳ محکموں کے لئے جو کاغذ فراہم کیا جاتا ہے اُس کی قسموں کو حکومت نے گھٹا دیا ہے تاکہ کاغذ سازی میں اضافہ ہو سکے۔

ہم کو کیا کرنا چاہیے؟

۱ خط کم لکھیئے۔ لفافوں کی بچت کے لئے ان پر پرچیاں (اکونمی سلپ) چپکایئے۔
۲ دوکانوں سے چیزیں کاغذ میں لپٹوائے بغیر لیا کیجیئے۔
۳ کاروباری استعمال کے کاغذوں، لفافوں، بلوں وغیرہ کا سائز گھٹا دیجیئے اور ورق کے دونوں طرف لکھیئے۔
۴ معمولی رد و بدل کی خاطر خطوں کو دوبارہ نہ لکھیئے۔ جو کچھ بدلنا ہو اسے کاٹ کر لکھ دیجئے۔ پڑھنے والا سمجھ جائے گا۔

سائینور مسولینی کی تقریر!

لندن، ۸ رمئی۔ جرمن خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ مسولینی نے بدھ کی رات کو پلازو دینیٹریا کے باہر عوام کے ایک اجتماع کے روبرو تقریر کی جس میں، انھوں نے کہا کہ چھ سال سے پہلے اٹلی کی سلطنت کے قیام کا اعلان کیا گیا تھا حکومت اٹلی کا یہ ارادہ کسی حال میں بھی ختم نہیں ہوا ہے۔

اگر گذشتہ واقعات کی بدولت موجودہ صورت حالات پیدا ہو گئی ہے تو اسکا مطلب صرف یہ ہے کہ یہ محض ایک وقفہ ہے اور اس ارادے کا انجام نہیں ہے اٹلی افریقہ میں پھر اپنا دخل جمائے گا، ہم لوگ پھر افریقہ جائیں گے، آج لاکھوں اطالویوں کو افریقہ سے لگن لگی ہوئی ہے ان کی صرف ایک ہی تمنا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ ایک مرتبہ پھر افریقہ جائیں۔

عصمت انونو جرمن سفیر سے ملے،

نیویارک۔ ۱۰ ر مئی عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ ہر بان پاپن جرمن سفیر مقیم انقرہ سے ملے۔ (رائٹر)

نیا بینک کھولنے پر پابندی لگے گی

نئی دہلی، ۷ رمئی۔ "معاصر" سول اینڈ ملٹری گزٹ کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت ہند بہت جلد زائد منافع ٹیکس کے نظم و نسق میں تبدیلیاں کرنیوالی ہے جس سے عوام کی قوت خرید گھٹ جائے گی اور اس کے نتیجہ کے طور پر قیمتوں میں اضافہ بھی رک جائیگا یہ تجویز ہے کہ زائد منافع ٹیکس سے جن چند اخراجات کو مبرّا کر دیا گیا ہے اس کی اجازت نہ دیجائیگی، مثلاً بہت سی فرمیں زائد منافع ٹیکس سے بچنے کے واسطے اپنے ملازموں کو بھاری بونس دے دیتی ہیں، بہت سی فرمیں کئی کئی سال تک اسٹاک جمع رکھتی ہیں اور اس کو بکری میں نہیں دکھلاتیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنکوں پر کنٹرول کرنے کے لئے ایک نیا آرڈیننس جاری کرنے والی ہے اس کے بعد حکومت کی اجازت کے بغیر نیا بینک نہ کھل سکے گا۔

برطانیہ میں ۲۵ لاکھ مکانوں کی مرمت

لندن، ۷ رمئی معاصر اسٹیٹمین کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنی کے ہوائی حملوں کی وجہ سے برطانیہ میں جو بے شمار مکانات برباد ہو گئے تھے ان میں چالیس ہزار مکانوں کی مرمت گرمیوں میں کی جائے گی، اس مرمت پر ۸۰ لاکھ پونڈ کی رقم خرچ ہو گی۔

ان میں کئی ہزار مکانات تو ایسے ہیں جو لندن ہی میں ہیں اور ان کی مرمت ہونا ضروری ہے، خیال ہے کہ نومبر تک وہ رہائش کے قابل ہو جائیں گے، اب تک برطانیہ کے مختلف حصوں میں ۲۵۰۰۰۰۰ مکانوں کی مرمت ہو چکی ہے جن کو معمولی نقصان پہونچا تھا۔

نئی اسکیم سے مکانوں کی کمی کی شکایت باقی نہ رہے گی، اگر چہ اس وقت تمام بڑے بڑے شہروں میں مکانوں کی کمی کی شکایت ہے اور یہ صورت نہایت تشویشناک حالت کو پہونچ چکی ہے۔

افسانہ
پنگھٹ

بقیہ صفحہ چہار کالم پانچ ۵ سے آگے

تو پھر شاید وہی لڑکی ہے "پنگھٹ پر" پانی بھر رہی تھی ہو بہو رانی جی کی تصویر"۔

ٹھیک ہے بیٹا وہی "شیلا" ہے۔

ماں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

صبح ہوتے ہی رامو نے کپڑے بدلے اور سیدھا رانی جی کے یہاں گیا اور رو کر قدموں پر گر پڑا اور سر اٹھا کر کہنے لگا:۔

ماتاجی! آپ کے دکھ سے مجھے کتنا کشٹ ہو رہا ہے "بیٹا رامو ہو تم"! آ مجھے لاجوں نہ مارو۔

ماتاجی! رامو اپنے گذرے ہوئے دن بھول گیا۔ اب وہ آپ کی سیوا کے لئے آیا ہے۔

جیتے رہو سکھی رہو میں بھگوان کے سہارے جی رہی ہوں، اور زندگی کے دن گذار رہی ہوں۔ بیٹا۔ میں نے بھگوان کو دکھی کیا اور تم کو حقارت کی نظروں سے دیکھا اسی کا پھل بھگت رہا ہوں۔

مجھے اپنی خدمت میں لے لیجیے"..... شیلا کو میرے گھر کی رانی........"

کیا کہا" گویا رانی جی کے دماغ کی کوئی دبی ہوئی چنگاری بھڑک اٹھی۔

رامو نے زیادہ کہنا مناسب اور وہ اپنے گھر کو واپس چلا آیا۔

شیلا اور رامو صبح و شام روزانہ پنگھٹ پر ملتے مگر انسانیت ہمیشہ دونوں کے درمیان حایل رہی۔ شیلا ہمیشہ اپنے گذشتہ واقعات کو یاد کر کے پریشان ہوتی اور رامو ہمیشہ اسے تسلیاں دیتا وہ بھائی کا زمانہ یاد کر کے رویا کرتی اور کبھی وہ انسان تھے اور ان کی بارگاہ میں شیطان کی ساری طاقتیں سربسجود رہیں جوانی ان کی رومان طلب تھی لیکن انسانیت موانست و ہمدردی اور حسن سلوک شرافت سے کہیں زیادہ تھا انھیں عشق و جوانی کا کوئی مفہوم نہ بتلا سکا۔

تقریباً تین ماہ کے بعد جب رامو کی ماں نے بہت زیادہ رانی جی کو مجبور کیا تو انھوں نے کہا:۔

یہ سزا باقی تھی! کہ سریندر مہاجن کی بیٹی للو کمہار کے بیٹے سے بیاہی جائے۔

رامو اور شیلا کا بندھن ہو گیا گاؤں والوں نے بہت کچھ لے دے کی رامو سبھوں کو لیکر کلکتہ چلا گیا چلتے چلتے جب کشتی دریا میں روانہ ہوئی تو رامو نے کہا شیلا اب ہم سکھی ہیں........"

وہ کچھ کہنے کو تھا کہ رانی جی کشتی سے کود پڑیں ڈوبنے سے تو بچا ہی لی گئیں لیکن ایک گھنٹہ میں اسی پنگھٹ پر دم توڑ دیا جہاں رامو کی زندگی کا آغاز ہوا تھا" مرتے مرتے رانی نے کہا:۔

میں جینا نہیں چاہتی اپنے ایک داس کی داستا میں "سانس لیکر" اُف کتنا کشٹ ہے۔ پنگھٹ پر رانی جی کی لاش جل رہی تھی، اور شعلے ہوا ہو اسے کہہ رہے تھے:۔

انسان مٹ جاتا ہے لیکن اس کی فطرت نہیں مٹتی۔

لکھتا ہے کہ اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ جنرل چیانگ کائی شک حکومت برطانیہ سے بار بار یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہندوستانیوں کو جلد سے جلد حقیقی سیاسی طاقت دی جائے تاکہ اپنی روحانی اور مادی قوت کو زیادہ سے زیادہ فروغ دے سکیں۔

افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ جنگ کی وجہ سے اینڈریوز لیور سالٹ فی الحال دستیاب نہیں ہو رہا ہے جیسے ہی بین الاقوامی صورت اجازت دیگی پھر یہ بازار میں فروخت ہوگا۔

روزویلٹ سے اسپین کے سفیر کی ملاقات

واشنگٹن ۸ رمئی۔ اسپین کے سفیر نے کل پریذیڈنٹ روزویلٹ سے ملاقات کی، ملاقات ختم ہونے کے بعد سفیر اسپین نے کہا کہ اسپین لڑائی سے قطعی الگ رہنا چاہتا ہے۔ (ریوٹر)۔

ایجنکا کے ٹاپوؤں پر امریکہ کا قبضہ

لندن ۸ رمئی۔ امریکن فوج نے الیوشن پر اور ایجنکا کے ٹاپوؤں پر قبضہ کر لیا ہے، یہ وہ مقام ہیں جن پر جاپان کا قبضہ تھا۔ (ریوٹر)۔

نئے وائسرائے کو زیادہ اختیارات حاصل ہونگے

لندن، ۷ رمئی۔ اخبار "ٹائمز" لکھتا ہے کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کے بارے میں ان کے جانشیں کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا اس بارے میں بہت چرچا ہے کہ نئے وائسرائے کو پہلے سے زیادہ اختیارات دئے جائیں گے تاکہ وہ حالات کے مطابق صورت کا مقابلہ کرے۔

قیمتوں میں اضافے سے ہندوستان کو خطرہ

نیویارک، ۷ رمئی "وال اسٹریٹ میگزین" نے لکھا ہے کہ ہندوستان کی سیاسی رسہ کشی اقتصادی اور مالی صورت حالات پر جو قصہ ہے آگے چلکر اقتصادی اور مالی معاملہ زیادہ اہمیت حاصل کرے گا۔

اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہندوستان اب قرضخواہ ملک بن گیا ہے اور بین الاقوامی ادائے گی کا توازن اس کے حق میں ہے لیکن قیمتوں میں اضافہ سے ملک کی اقتصادی حالت خطرہ میں ہے، میگزین نے اندازہ لگایا ہے کہ کرنسی نوٹ پہلے سے چوگنی تعداد میں زیادہ جاری ہو گئے ہیں اور کسان نہ صرف چاندی کے سکے روپیہ بلکہ کرنسی نوٹ بھی جمع کر رہے ہیں۔

ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے

مدراس، ۷ رمئی۔ معاصر "ہندو" کا نامہ نگار

D.1923.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. 406

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن کلیمی

رجسٹرڈ نمبر اے ۶ بھ

صداقت

ہفتہ وار ترجمان

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ صہ -/-
ششماہی عہ 2/-
سہ ماہی عہ 8/-
فی پرچہ 2/-

جلد ۳۷ نمبر ۲۱ | کانپور شنبہ ۲۲ مئی ۱۹۴۳ء مطابق ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | CAWNPORE. Saturday. 22nd May 1943 | VOL. 37 NO. 21

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہوار مشاعرہ

۱۵ مئی ۱۹۴۳ء ۱۰ بجے رات کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہوار مشاعرہ دفتر صداقت میں بصدارت جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس کانپور منعقد ہوا۔

مشاعرہ تقریبًا ۱۲ بجے رات کو ختم ہوا اس کے بعد ایک غیر طرح صحبت ہوئی جس میں جناب حافظ محمد صدیق صاحب جناب مسٹر صدرالاسلام صاحب صدر ڈی، ایس۔ پی، جناب نواب قیصر صاحب جناب شاکر ناطقی صاحب جناب سلیم ناطقی صاحب جناب نواب اثر صاحب اور جناب ندرت صاحب نے اپنے کلام سے حاضرین کو لطف اندوز ہونیکا موقع دیا اور یہ پُرلطف صحبت تقریبًا ۲ بجے رات کو ختم ہوئی۔

مشاعرہ کی غزلوں کا انتخاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (اڈیٹر)

جناب نواب آثر کانپوری

کبھی کبھی جو جھلک سی دکھائی جاتی ہے
نگاہ دید کے قابل بنائی جاتی ہے
یہ عشق کھیل نہیں عاشقی مذاق نہیں
نظر کی چوٹ کلیجہ پہ کھائی جاتی ہے
وہ چاہتے ہیں کہ بھولوں نہ میں جفا اُنکی
مجھی کو میری کہانی سُنائی جاتی ہے
مرے خیال سے خنجر نکال لئے تو سہی
اجل اگر نہیں آئی تو آئی جاتی ہے

«جناب اظہر کانپوری»

ادا و ناز سے تیوری چڑھائی جاتی ہے
غرورِ حُسن کی دنیا دکھائی جاتی ہے
ہوائیں چھیڑ رہی ہیں بہت زمانے کی
چراغ زیست کی لَو جھلملائی جاتی ہے
متاع ہوش و خرد لٹ نہ جائے اے اظہر
نظر کو حُسن کی دنیا دکھائی جاتی ہے

«جناب ثاقب کانپوری»

نثار راحتِ کونین اس پہ اے ثاقب
وہ ایک چوٹ سی دلمیں جو پائی جاتی ہے

«جناب رمز گنوری»

جدھر نگاہِ تجسس اُٹھائی جاتی ہے
اُسی طرف تری تنویر پائی جاتی ہے
نگاہ ضبط شکن میرے راز عشق کی خیر
کہ آج دل سے فغاں لب تک آئی جاتی ہے
غرورِ حُسن مسلم مگر وہ بات کہاں
جو تیرے خاک نشینوں میں پائی جاتی ہے
وہ اک نگاہ کہ ہو رمز جس میں قوتِ دید
اسی نگاہ پہ بجلی گرائی جاتی ہے

«جناب سحر جلالوی»

خرام ناز سے تربت مٹائی جاتی ہے
قدم قدم پہ قیامت اُٹھائی جاتی ہے
عجیب رنگ عجب کیف ہے فضاؤں میں
خیال اُن کا ہے اور نیند آئی جاتی ہے
ہے ذرّے ذرّے میں اک انقلاب کا عالم
کہیں ہماری کہانی سنائی جاتی ہے

«جناب سخا شاہجہانپوری»

ضیائے حُسن ازل دل میں پائی جاتی ہے
کہاں کی شمع کہاں پر جلائی جاتی ہے
نیاز مند بنا کر مٹا رہے ہیں مجھے
دل آزما کے وفا آزمائی جاتی ہے
وہاں کرم پہ کرم ہے مگر یہاں ہم سے
زبان شکر بمشکل ہلائی جاتی ہے
یہ تیر وہ ہے جو ہوتا ہے جذب سینے میں
نظر کی چوٹ کلیجے پہ کھائی جاتی ہے
سخا جو میکدۂ دہر میں ہے عالی ظرف
شراب عشق اسی کو پلائی جاتی ہے

«جناب صدر ڈی۔ ایس۔ پی»

کہانی غم کی کہیں یوں سُنائی جاتی ہے
وہ کہہ رہے ہیں ہمیں نیند آئی جاتی ہے

«جناب سلیم ناطقی»

حواس و ہوش پہ بجلی گرائی جاتی ہے
کس اہتمام سے صورت دکھائی جاتی ہے
شراب کھنچ کے گل تر میں آئی جاتی ہے
بہار تو مری توبہ پہ چھائی جاتی ہے
ہٹا دے شیشہ و ساغر، بنا دے دیوانہ
نگاہ سے بھی تو ساقی پلائی جاتی ہے
میں اس ادائے توجہ پہ جان و دل پہ نثار
مگر جو شانِ تغافل میں پائی جاتی ہے؟

دُنیائے اسلام

ٹیونس اور بزرٹا کی فتح کی خوشی میں حکومت عراق نے موصل اور بصرہ میں عام تعطیل کی، جنرل نوری سعید پاشا وزیر اعظم عراق نے جنرل الیگزینڈر اور جنرل آئیسنہاور کو مبارکباد کے پیغامات بھیجے جن میں لکھا تھا کہ آپ نے شمالی افریقہ میں نازیوں کا صفایا کر دیا۔

ٹیونس کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دینے کے لئے شاہ فاروق والی مصر کی طرف سے شاہی وزارت کا افسر اعلیٰ برطانوی سفارت خانے میں گیا اور اس نے شاہ جارج کو مبارکباد کا پیغام بھجوایا۔

ٹیونس کے حکمراں سیدی محمد المنصف ابھی تک ٹونس ہی میں ہیں۔ آپ نے اپنے گرمائی محل میں جو سیدی بوسعید اور مرسہ کے درمیان ہے اقامت اختیار کر لی ہے اس محل کی حفاظت کے لئے فرانسیسی اور ٹیونسی فوجیں تعینات کر دی گئی ہیں۔

"ایوننگ، اسٹینڈرڈ" کے نامہ نگار مقیم طرابلس نے لکھا ہے کہ طرابلس میں ہماری فوجوں کے داخلے کے وقت باشندوں کی حالت بہت خراب تھی مگر اب انھیں ہر قسم کی غذائی اشیاء مہیا ہو رہی ہیں۔

دمشق کی اطلاع ہے کہ شام کی حکومت نے ایک آرڈر جاری کیا ہے جس کی رُو سے بیرونجات سے مال منگانے کا لائسنس رکھنے والوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنا مال باہر نہیں بیچ سکتے۔

یروشلم سے معلوم ہوا ہے کہ حیفہ کے عرب ایوان تجارت نے یہ طے کیا ہے کہ فلسطین اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے عرب ایوانہائے تجارت سے دریافت کیا جائے کہ ایک عرب تجارتی کانفرنس کے انعقاد کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے اس کانفرنس میں اقتصادی معاملات پر غور کیا جائے گا۔

ترکی کے نیم سرکاری اخبار "الوس" نے ترکی اور برطانیہ کے معاہدے کی چوتھی سالگرہ کے موقع پر ایک مضمون چھاپا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ہم نے برطانیہ سے اس زمانہ میں بھی دوستی نبھائی جب برطانیہ اکیلا رہ گیا تھا۔

کسی نظر سے حیات ابد بھی بخشیں گے
ابھی تو دوزخ و جنت بنائی جاتی ہے

«جناب شاکر ناطقی»

اخیر وقت ہے غفلت سی چھائی جاتی ہے
فسانہ باقی ہے اور نیند آئی جاتی ہے
گناہگار سہی میں مگر قصور معاف
کچھ اسمیں آپ کی غفلت بھی پائی جاتی ہے
حجاب اُتنے ہی نظروں سے اُٹھتے جاتے ہیں
کہ جتنی بیخودیٔ شوق چھائی جاتی ہے
زمانہ ایک فسانہ ہے زندگی کا مری
مرے ہی غم کی کہانی سنائی جاتی ہے
زبان شمع ٹھہر داستانِ ہجر نہ چھیڑ
کہ شام ہی سے مجھے نیند آئی جاتی ہے

«جناب پادری پی۔ ایس۔ گارڈنر شوق»

ترے لئے وہ مصیبت اُٹھائی جاتی ہے
کہ میری جانِ حزیں لب پہ آئی جاتی ہے
کہاں چھپو گے تم اے مہر و ماہ اب جا کر
نقاب رُخ سے کسی کے اُٹھائی جاتی ہے
بقا کے ملک کو جاتا ہوں دار فانی سے
اسی لئے مری میت سجائی جاتی ہے

«جناب نواب قیصر کانپوری»

کہوں تو آپ پہ سب بات آئی جاتی ہے
نہ پوچھیے کہ خطا کس کی پائی جاتی ہے
میں سن کے نام محبت کا کانپ اُٹھتا ہوں
یہ آگ وہ ہے جو دل میں لگائی جاتی ہے
دل ملول محبت میں ہاں محبت میں
ہزار کچھ ہو مصیبت اُٹھائی جاتی ہے
میں پوچھتا ہوں کہ تکلیف کی ضرورت کیا
بنا بنا کے جو ہر شے مٹائی جاتی ہے
میں جانتا ہوں قیامت تری جوانی ہے
کئی طرح یہ پہیلی بجھائی جاتی ہے

«جناب ندرت کانپوری»

یہ کس کے رُخ سے نقاب آج اُٹھائی جاتی ہے
فضائے کون و مکاں جگمگائی جاتی ہے
بتا رہی ہے کہ میں ہوں قریب منزلِ دوست
یہ بیخودی جو دل و جاں پہ چھائی جاتی ہے
عجیب شے ہے محبت ارے معاذ اللہ
کہ اک خلش ترے دل میں بھی پائی جاتی ہے
کبھی جھکائی تھی میں نے وہاں جبین سجود
وہ سرزمین جو مقدس بتائی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چراغِ پرتوِ حق عزم مستقل ہے زبان پہ حرفِ ہمی ہو جو بے دل ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۱

صلح یا مزید جنگ؟

اسپین کے ڈکٹیٹر جنرل فرانکو نے میڈرڈ کے ٹاؤن ہال میں تقریر کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ "اگر جنگ کے فریق صلح کی آوازوں پہ کان نہیں دھرتے تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس جنگ کو ختم کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے اس جنگ میں اب ہم ایسی منزل پر پہنچ گئے ہیں جسے بے حسی اور تھکاوٹ کا نقطہ (END DEAD) کہتے ہیں... تین سال کی جنگ کے بعد اب صلح میں دیر کرنا حماقت ہے"، جنرل فرینکو نے ان الفاظ میں صلح کے لئے جو اپیل کی ہے وہ اس قسم کی چیز ہے جسے "فیلر" (FEELER) یعنی دل ٹٹولنے والی بات کہتے ہیں، جہاں تک موقع کا تعلق ہے ہمارا خیال ہے کہ جنرل فرینکو کی اس اپیل کا کوئی اثر اتحادی دار الحکومتوں میں نہیں ہوگا دوسری طرف ہٹلر اس قماش کا آدمی ہے اس سے بھی یہ اُمید نہیں کی جاسکتی کہ وہ کسی مفید اشارے سے فائدہ اُٹھائیگا اور اپنی آخری تباہی اور ہٹلرزم کے خاتمہ سے پہلے ہتھیار ڈالنے کو تیار ہو جائیگا، مزید برآں مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روزویلٹ بھی بار بار اس امر کا اعلان کر چکے ہیں کہ جب تک ہٹلرزم کو بیخ و بن سے ناپید نہیں کیا جائیگا اس جنگ میں صلح نہیں ہو گی۔

ہمیں یاد ہے کہ کچھ دن ہوئے لارڈ ہیلی فیکس نے کہا تھا کہ جنگ ایک ایسی چیز ہے جو چلتے چلتے کبھی یکایک ختم بھی ہو جایا کرتی ہے یعنی سامنے کے واقعات سے جنگ کی رفتار اور اختتام کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا، چند روز کی بات ہے سویڈن کے وزیر اعظم نے بھی اسی طرح کا ایک فقرہ کہا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ "خواہ اس میں کوئی معقولیت ہو یا نہ ہو لیکن یہ احساس پایا جاتا ہے کہ جنگ جلد ختم ہو جائے گی"۔ اسپین اور سویڈن دونوں اب تک غیر جانبدار ممالک ہیں اس لئے یہ ممکن ہے کہ جنگ کی صورتِ حال کے اندرونی پہلوؤں کو جاننے کے نسبتاً زیادہ مواقع ان کو حاصل ہوں لیکن اب اس لڑائی نے جس منزل میں قدم رکھا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جنگ کا جلد ختم ہونا ممکن نہیں ہے، غالبًا جنرل فرینکو نے اپنی اپیل میں اس امر پر غور نہیں کیا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کو صرف یورپ میں ہٹلر اور مسولینی ہی سے نمٹنا نہیں ہے بلکہ مشرق میں جاپان کی جارحانہ سرگرمیوں کا بھی خاتمہ کرنا ہے اور آسٹریلیا، چین، برما ہندوستان وغیرہ کو بھی اس نئے خطرے سے پاک کرنا ہے۔

اگرچہ جنرل فرینکو کی حیثیت اس جنگ میں ایک غیر جانبدار کی ہے لیکن دنیا کو معلوم ہے کہ اسپین کی جمہوریت کا خاتمہ اور ڈکٹیٹری حکومت کا قیام انھیں کے ہاتھوں خود ہٹلر اور مسولینی کی امداد سے ہوا ہے اس لئے ایسے موقع پر جبکہ اتحادیوں کو شمالی افریقہ میں ایک شاندار اور بے مثل فتح حاصل ہوئی ہے اور افریقہ جیسے براعظم کے شمالی ساحلی علاقوں سے ہزاروں میل کے ریگستانوں اور صحراؤں میں صبر آزما جنگ کرکے محوری فوجوں کو نکال باہر کر دیا گیا ہے، صلح کے لئے اپیل کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی کو آخری کامیابی کی منزل تک پہونچنے سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے، ہمیں حیرت ہے کہ جس وقت زوال فرانس کے بعد مسولینی نے جنوبی فرانس پر پیچھے کی طرف سے چھرا مارا تھا جس وقت ہٹلر نے یونان اور کریٹ کو اور مسولینی نے البانیہ کو ہضم کر لیا تھا اس وقت انھوں نے صلح کی اپیل کیوں نہ کی تھی! کون نہیں جانتا کہ ابتدائے جنگ میں اتحادیوں کی پسپائی کا سبب یہ تھا کہ وہ لڑنے کے لئے پہلے سے تیار نہ تھے اور محوری ملکوں میں خفیہ اسلحہ سازی جاری تھی لیکن اب انھوں نے اپنے ذرائع اپنے سامان اور اپنے انتظامات مکمل کر لئے ہیں، اب وہ ڈنکرک کو بھول چکے ہیں اور ٹیونس میں قدم جمائے ہوئے ہیں جہاں سے جنوبی یورپ اور بالخصوص اٹلی پر پوری زد پڑتی ہے، اور ایک دوسرے محاذ کے قیام کا امکان بھی پیدا ہو گیا ہے مزید برآں بحر روم (میڈیٹرینین) میں اب اتحادی جہاز رانی کا راستہ کھل گیا ہے غور کرنے کی بات ہے کہ جب الجیریا سے لیکر سکندریہ تک افریقہ کا پورا ساحلی علاقہ اتحادیوں کے بحری اور ہوائی اڈوں سے بھرا ہوا ہو گا تو بحر روم کو کنٹرول کرنے میں کیسی زبردست سہولت ان کو حاصل ہو جائے گی۔

جنرل فرینکو کا یہ خیال بھی غلط ہے کہ یہ جنگ ایک "بے حسی کی منزل" پر پہونچ گئی ہے کم از کم اتحادیوں کے لئے تو یہ خیال نہیں پیدا ہو سکتا اس لئے ان کی جن کامیابیوں نے انھیں مزید کامیابیوں سے قریب تر کر دیا ہے ان کے دلوں میں فتح حاصل کرنے کے نئے ولولے پیدا ہو گئے ہیں، ان میں اعتماد اور اُمید کی ایک نئی لہر دوڑ گئی ہے غالبًا ایسے موقع پر ان کے کانوں تک جنرل فرینکو کی اپیل پہنچے گی بھی نہیں، خود جنگ آزما فریقوں کے خیالات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اسپین کے ڈکٹیٹر نے اپنی ڈکٹیٹری برادری کی خاطر صلح کی جو اپیل کی ہے وہ بالکل بے موقع ہے اور اسی لئے بے اثر ثابت ہو گی جیسا کہ مسٹر انتھونی ایڈن نے اس اپیل کے جواب میں کہا ہے اس وقت تک کوئی صلح نہیں ہو سکتی جب تک کہ محوری طاقتیں اپنی پوری شکست تسلیم کر کے ہتھیار نہ ڈال دیں، غالبًا ٹیونیشیا کے بعد محوری طاقتوں پر مزید ضربیں یکے بعد دیگرے پڑیں گی اور اگرچہ ابھی برلن دُور ہے تاہم صلح کا مسودہ تو اب جلد یا بہ دیر برلن ہی میں اتحادیوں کی ہدایت سے لکھوایا جائے گا!

مسٹر چرچل کی تقریر

(واشنگٹن ۲۰ مئی) کل مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کی کانگریس میں تقریر کی۔ اس میں انھوں نے کہا کہ جاپان پر ہوائی حملوں میں انگریز حصہ لیں گے۔

مسٹر چرچل نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ افریقہ کی لڑائیوں میں محوریوں کو ساڑھے تو لاکھ سپاہیوں اور ۲۴ لاکھ ٹن وزنی جہازوں، آٹھ ہزار کے قریب ہوائی جہازوں، چھ ہزار دو سو توپوں، دس ہزار پانچسو ٹنکوں اور ۷۰ ہزار ٹرکوں سے ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔ ۴۴

اٹلی کی پریشانی

اب جبکہ اتحادیوں نے ٹیونیشیا فتح کر کے شمالی افریقہ کو محوری اثرات سے پاک کر دیا ہے اور اٹلی کی "ایمپائر سازی" کے خواب کا خاتمہ کر دیا ہے، خود اٹلی براہ راست اتحادیوں کی زد میں آگیا ہے اہل اٹلی میں ایک شدید قسم کا ہیجان پایا جاتا ہے اور اب وہ غالبًا یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ مسولینی نے ہٹلر کی دوستی میں مبتلا ہو کر ان کو شدید ترین نقصان پہونچایا ہے چند روز ہوئے افواہ اُڑی تھی کہ کنگ امانوئل فرمانروائے اٹلی تخت سے دست بردار ہونیوالے ہیں اور ایک نئی کیبنٹ اٹلی میں بننے والی ہے، مزید برآں اب یہ اطلاعات آرہی ہیں کہ اٹلی ایک آخری بربادی کے دروازہ پر پہونچ گیا ہے اور یہ بھی خلاف قیاس نہیں ہے کہ اتحادیوں کے براہ راست حملہ سے پہلے ہی وہ اپنی اندرونی تباہیوں کا خود شکار ہو جائے، اس وقت اٹلی پر ایسے زبردست اتحادی ہوائی حملے ہو رہے ہیں کہ انکی مثال موجودہ جنگ نے کسی مورچہ پر پیش نہیں کی ہے، لندن کے اخبار "نیوز کرانکل" کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ اٹلی کے خاتمہ کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ اتحادیوں کے لئے بلقانی علاقہ کا راستہ کھل جائے گا اور ایسا ہوتے ہی ہنگری، رومانیہ اور بلغاریہ کے قدم بھی ڈگمگا جائیں گے، جن لوگوں کو پچھلی بڑی لڑائی کی تاریخ یاد ہے وہ جانتے ہیں کہ جرمنی کی شکستوں کی ابتدا بلقانی علاقہ سے ہی ہوئی تھی، اس لئے پھر وہی امکان موجود ہے اور اس کی اہمیت نظر انداز نہیں کی جاسکتی لیکن بعض برطانی اخبارات کا خیال یہ ہے کہ اٹلی کی افواہوں پر بہت نہیں جانا چاہیئے اور صرف یہ سمجھ کر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ اٹلی کی اندرونی خرابیاں خود اس کی تباہی کا باعث بن جائے گی، معلوم ہے کہ اتحادی طاقتیں ایسی غلطی نہیں کریں گی اور شمالی افریقہ کے بعد جلد جنوبی یورپ میں کوئی جارحانہ محاذ قائم کر دیں گی، یقینًا مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کی کانفرنس میں اس اہم ترین نقطہ پر کوئی فیصلہ کیا گیا ہو گا۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ کا بیان

(واشنگٹن ۱۹ مئی) پریذیڈنٹ روزویلٹ نے آج ایک پریس کانفرنس میں بتلایا کہ وزیر اعظم مسٹر چرچل کے ساتھ میری بات چیت تسلی بخش طریقہ پر جاری ہے لیکن ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے، پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ میں سینٹر چانڈر سرز کے اس مطالبہ پر کہ "یورپ میں لڑائی روک کر اس وقت جاپان پر حملہ کیا جائے"! کوئی رائے زنی نہیں کرنا چاہتا، واشنگٹن سے معاصر "امرت بازار پتر کا" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس وقت پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل کے درمیان جو بات چیت ہو رہی ہے اس کے بارے میں غیر سرکاری ماہروں کی رائے ہے کہ اس ملاقات میں حملہ کی تفصیل کے علاوہ اس صورت حالات پر غور کیا جا رہا ہے جو یورپ پر حملہ کے بعد موسم خزاں میں پیدا ہو گی، اس وقت تک ہندوستان اور آسٹریلیا کو جانے والے جہازوں کی پوزیشن بہتر ہو جائے گی، بیان کیا جاتا ہے کہ اتحادی جاپان کے خلاف موسم خزاں میں حملہ کرنے کی اسکیم تیار کر رہے ہیں، اس وقت کانفرنس میں مارشل ویول کے علاوہ ڈاکٹر ایوٹ، (آسٹریلیا)، مسٹر لونگ (چین) میڈم چانگ کائی شک اور مسٹر فلپس کی موجودگی خاص اہمیت رکھتی ہے، بحر روم کا راستہ کھلنے سے بھی دور پورب میں مہم شروع کرنے میں مدد ملے گی۔

۴۴ مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ ہماری یہ مسلمہ پالیسی ہے کہ جرمنی کے لئے جرمنی اٹلی یا کسی دوسرے مقبوضہ ملک میں ہر قسم کی جنگی صنعت کو کسی بڑے پیمانہ پر جاری رکھنا ناممکن بنا دیا جائے چنانچہ اس پالیسی کی تکمیل بے تکان روز افزوں شدت اور طاقت سے جاری رہے گی، جب مسٹر چرچل تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ممبر کئی منٹ تک تالیاں بجاتے رہے، مسٹر چرچل نے کہا کہ اب سے ۱۷ ماہ قبل میں نے امریکی سینٹ اور ایوان نمائندگان کے مشترکہ اجلاس میں تقریر

ایڈیٹر ہوا کانپور

افریقہ کے فتح کا جشن

افریقہ میں اتحادیوں کو جو شاندار فتح ہوئی ہے اس کی خوشی میں سارے ہندوستان میں ۲۱ مئی جمعہ کے دن نہایت بڑے پیمانہ پر خوشی منائی جارہی ہے، چنانچہ اسی سلسلہ میں کانپور میں بھی ۲۱ مئی، جمعہ کے دن افریقہ کی فتح کی خوشی میں روشنی وغیرہ اعلیٰ پیمانہ پر ہو رہی ہے جس کا پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۲۱ مئی سنہ ۱۹۴۳ء ۷ بجے شام کو

(۱) دریا کے کنارے۔ گنگا کے پل۔ قلعہ، کلکٹر صاحب کا بنگلہ، کوتوالی اور کنگ ایڈورڈ میموریل ہال پر روشنی ہو گی۔

(۲) فوجی اسلحہ جات اور ٹنکس وغیرہ کا مظاہرہ کیا جائے گا۔

(۳) اسپیشل مسلح فوج اور گھوڑا سوار فوج کی بھی نمائش ہو گی۔

(۴) پولیس بینڈ کا باجہ بجے گا۔

(۵) اے۔ آر۔ پی کا اسٹاف اپنے کاموں کا مظاہرہ کریگا۔

(۶) آتشبازی چھوڑائی جاوے گی۔

(۷) شہر اور ضلع کی تمام ہندو مسلم وغیرہ عبادت گاہوں میں فتح کی خوشی میں دعا مانگی جاوے گی۔

(۸) ضلع کی ہر ایک تحصیل میں جلسے کئے جاویں گے، ان تمام جشن میں حصہ لینے کے لئے کوئی ٹکٹ یا پاس نہ ہو گا، ہر شخص نہایت آرام کے ساتھ اس جشن میں حصہ لیکر مسرت حاصل کر سکتا ہے۔

مہتروں کا مسئلہ

۱۸ مئی کو مہتروں کی ہڑتال کے سلسلہ میں مہتر یونین کے پریسیڈنٹ مسٹر للورام کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے، مہتروں کی ہڑتال ختم ہو گئی ہے،

میونسپل نے ہر مہتر کو ۲ گرانی کا الاؤنس بڑھانے کے علاوہ ۲۵ فیصدی تنخواہ میں اضافہ کر دیا ہے۔

ان رعایتوں کی بدولت بورڈ کا خرچہ ایک لاکھ روپیہ کے قریب بڑھ جائے گا۔ بورڈ موجودہ حالت میں مہتروں کی تنخواہ میں تقریبًا تین لاکھ روپیہ صرف کر رہا ہے۔

سیونگ سارٹیفکٹ

کانپور کے ڈیفنس بانڈ اور سیونگ سارٹیفکیٹ میں اپریل کے مہینے میں ۲۴۲۰۸۵ روپیہ ملا ہے اور سال کے شروع سے اب تک ۲۱۵۰۴۵۳ روپیہ مل چکا ہے۔

رہائی

مسٹر برجا دیوی دکشٹ جوشی کانگریس کمیٹی کے سکریٹری مسٹر برہاوت دکشت کی بیوی تھی گذشتہ سنیچر کے روز ضمانت پر چھوڑ دی گئی۔

* کام کیا ہے، اس سے قبل میں جب امریکہ آیا تھا تو امریکہ میں بندرگاہ پرل پر جاپان کے حملہ اور امریکہ کے خلاف جرمنی اور اٹلی کے اعلان جنگ کے باعث بہت ناراضگی پھیلی ہوئی تھی، میں یہ بھی واضح کئے دیتا ہوں کہ ان دنوں میں نے پورے ایک سال تک تنہا لڑتے رہنے کے بعد اس بات پر قدرے سکون محسوس کیا تھا کہ ہم سب ایک مشترکہ خطرہ میں پھنسے ہوئے ہیں اور ہم سب کا عزم یہی ہے کہ یہ خوفناک لڑائی ختم ہو جائے خواہ اس کی کتنی ہی زیادہ قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے۔

اس زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے جبکہ بحر الکاہل اور بحر ہند پر برطانی اور امریکی سمندری بیڑہ کا کنٹرول ختم ہو گیا تھا، مسٹر چرچل نے کہا کہ بہت تھوڑے عرصہ میں ہی ہمیں اور ہمارے ساتھیوں کو یکے بعد دیگرے کئی افسوسناک واقعات سے دوچار ہونا پڑا، سنگاپور میں ہمیں جو شکست ہوئی ہے وہ برطانی تاریخ کی سب سے بڑی فوجی شکست تھی، یہ سب کچھ لینا ہو گا اور اس سے بلکہ اس سے زیادہ کی تلافی کرنی ہو گی۔ جاپان کے خلاف مسلسل اور بے

علیگڈھ مسلم یونیورسٹی

مسٹر حامد حسین صاحب سکریٹری علی گڈھ مسلم یونیورسٹی ڈیوٹی سوسائٹی لکھتے ہیں کہ:۔

علی گڈھ مسلم یونیورسٹی ڈیوٹی سوسائٹی کا ایک وفد عرصہ سے کانپور میں چندہ جمع کر رہا ہے ابھی تک تقریبًا تین ہزار روپیہ جمع ہو سکا ہے جس میں ہندو اور مسلمان دونوں مذہب کے لوگوں کے بلا امتیاز مذہب و ملت عطیات شامل ہیں مثلاً رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا چیرمین میونسپل بورڈ، حافظ محمد صدیق صاحب رئیس، ایس۔ ایم۔ بشیر صاحب بابو گور پرشاد کپور صاحب، مسٹر محمد یعقوب صاحب، میاں عبد اللطیف صاحب، حاجی محمد حمزہ صاحب، حاجی مو... صاحب، اور عبد الجبار صاحب کانپور ٹینری، اس سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ کانپور کی پبلک مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے، ا... اکابرین میں جنھوں نے چندہ جمع کرانے میں ہر ممکن ا... کی ہے جناب حبیب اللہ صاحب اولڈ بوائے ... مسلم یونیورسٹی اکزکیٹو آفیسر میونسپل بورڈ کا نام نامی ... نمایاں ہے، موصوف نے جہاں وفد کے ٹھہرانے کا بار اپنے ... لیا وہاں اُنھوں نے یونیورسٹی کی خدمت کے لئے دامے ... سخنے جو کچھ ہو سکتا تھا ہماری امداد و اعانت کی، موصوف ... اخلاق، ان کا جذبہ قومی اور پبلک سے ہمدردی کا خی... ان کی شہرت کا ضامن ہے۔ اس کے بعد جناب سمیع ... صاحب اور دیگر اولڈ بوائز کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں ج... خدمات قابل قدر ہیں، ہمیں یہاں اس بات کا پورا ... احساس ہو گیا ہے کہ مادر درسگاہ کی محبت اور یاد اس... پرانے خوشہ چینوں کے دل میں اب بھی حرارت اور گ... پیدا کرتی ہے لیکن میں اس امر کا بھی یقین دلانا چاہ... کہ ہماری جامعہ نے بلا امتیاز مذہب و ملت ہمیشہ پبلک ... خدمت کی ہے اور مستقبل میں ہمیشہ کرتی رہیگی، نادار ... غریب مگر ہونہار طلباء کی جس طور پر ہماری جامعہ میں ... کی جاتی ہے کوئی دوسرا ادارہ اس کی مثال بمشکل پیش ... ہے، اُمید ہے کہ یہاں کی پبلک ہمیں اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں ہمیشہ مدد کرتی رہے گی اور اس طرح ا... جامعہ کو مشکور ہونے کا موقع دیگی۔

۴۴ برطانیہ کی ان فوجوں کو جن کو ہندوستان کی پور... پر جمع کر دیا گیا ہے اہم اور نمایاں حصہ لینا ہے، جن طریق... چین کو جو بہت مشکلات میں پھنسا ہوا ہے اور عرصہ سے ت... اور غارتگری کا شکار ہو رہا ہے امداد اور سکون پہونچایا جا... ان میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے، میں چین کو کار آمد ... امداد پہونچانا اپنے مشترکہ کاموں میں سب سے زیاد... اور ضروری سمجھتا ہوں۔

سبد گل

ہٹلر کے دست راست ڈاکٹر گوئبلز نے اپنے اخبار میں نیشلزم اور قوم پرستی پر جو تازہ آرٹیکل لکھا ہے اس کے بعض حصے اس قدر دلچسپ ہیں کہ ہم ان کو اپنے ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں

جرمنی کا یہ سب سے بڑا نیشنلسٹ لکھتا ہے کہ ہم کو ابتدا میں اس بات پر کافی شک تھا کہ جرمن عورتیں صحیح معنوں میں نیشنلسٹ ثابت ہوسکیں گی، لیکن آج ہم کو کامل اطمینان ہے کہ جرمنی کی سو فیصدی عورتیں پکی نیشنلسٹ ثابت ہوئی ہیں" اور انھوں نے قوم اور ملک کیلئے وہ قربانیاں کی ہیں جو مردوں سے ناممکن تھیں۔

آپ یقیناً یہ معلوم کرنے کے لئے بے چین ہوں گے کہ آخر وہ کونسی قربانیاں ہیں جو مردوں سے سبقت لے گئیں، جرمنی کی عورتوں نے ملک اور قوم کی خاطر وہ کام کئے جن سے دنیا حیرت میں ہے اور جس کی تفصیل حسب ذیل ہے، سن لیجئے۔

اس وقت جرمنی کی ہزارہا عورتیں میدان جنگ میں ہمارے سپاہیوں کا بہلا رہی ہیں، ان میں سے بہت سی عورتیں ان سپاہیوں سے صحیح جرمن نسل کے بچے پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئی ہیں۔

واقعی یہ نیشنل خدمت اتنی بڑی خدمت ہے کہ جسے نہ ہٹلر ہی اس کو انجام دے سکتا تھا اور نہ گوئبلز ہی کیونکہ ہٹلر میں خواہ کتنی ہی قوم پرستی کی صفات کیوں نہ موجود ہوں، لیکن وہ نہ تو جرمن کا سپاہیوں کا جی بہلا سکتا ہے اور نہ ان سپاہیوں سے لطف حاصل کرنے کے بعد صحیح جرمن نسل کے بچے پیدا کرسکتا ہے۔

اس معاملہ میں تو یہ بیچارہ بھی خود عورتوں ہی کا محتاج ہے، اس لئے گوئبلز جرمن عورتوں کی قومی خدمات کی جتنی بھی تعریف فرمائیں کم ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر جرمنی کی عورتیں محض اپنی جنسی فیاضی کی بنا پر قوم پرست کہلائی جاسکتی ہیں تو جرمن کی ان پیشہ ور طوائفوں کا درجہ تو اور بھی بلند ہوا، موجودہ جنگ سے بہت قبل سے اس نیشنل خدمت کو انجام دے رہی ہیں۔

---

۲۲ میری بہنیں اور اس بیچاری کے ابا جان ہی بتائیں کہ میں اس لڑکی کو یا اسکے معاملہ سے دلچسپی رکھنے والوں کو کیا مشورہ دوں؟ کیا وہ چاہتے ہیں کہ میں وہ مشورہ دوں جو دینا چاہئے، خواہ ابا جان قبلہ کے سر شرافت پر نیک نامی کی پگڑی رہے یا نہ رہے۔

اگر میں لڑکی یا اسکے ہمدردوں کو مشورہ نہ بھی دوں تو بھی انصاف سے سوچنا چاہئے کہ حالات اسکے دل کو جو مشورہ دیں گے وہ کیا ہوگا؟ ایک عورت کو زندگی بھر کیلئے ایک ناپسندیدہ شادی کے بھیانک غار میں دھکیل دئے جانیکا سوال ہے، اور جب وہ مایوس نظروں سے پھر کر دیکھتی ہے تو معلوم ہوتا ہی کہ جن ہاتھوں نے اسے اسوقت سینہ سے لگاکر تھپکا تھا، آج وہی ہاتھ اسے زبردستی، ناپسندہ شادی کے ایک بھیانک غار میں دھکیل رہے ہیں

ادب لطیف

چند بد دعائیں!

رُوسی زبان کی ایک نظم کا اردو میں ترجمہ

اے بچے میں تجھے چند بد دعائیں دینا چاہتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ یہ بد دعائیں تجھے ضرور لگیں۔

میری بد دعا ہے کہ قدرت تجھے حسن کی دولت سے محروم رکھے تاکہ تیری جوانی غرور اور پندار میں الجھ کر نہ رہ جائے۔

میری بد دعا ہے کہ تیری صورت پر حسن کی پری کا سایہ تک نہ پڑے، ورنہ یاد رکھ اے بھولے بھالے بچے تیری زندگی ہوسناک نسوانی نظروں کے تیروں سے چھلنی ہوجائے گی، میری بد دعا ہے کہ قدرت تجھے بدصورت بنادے تاکہ تو حسن کی صحیح قدر کرسکے۔

میری بد دعا ہے کہ قدرت تیری زندگی کے پاؤں میں دولت وثروت کی سنہری روپہلی زنجیریں نہ ڈالے ورنہ تو غریبوں کے درد اور انسانیت کی قلبی لچک سے محروم ہوکر گوشت پوست کا ایک متحرک سنگ گراں بن کر رہ جائے گا، میں تجھے بد دعا دیتا ہوں کہ تجھ پر احساسات کو سلانے اور حیات کو منجمد کر دینے والی امارت کا تاریک سایہ نہ پڑے۔

میری بد دعا ہے کہ تو غریب رہے تاکہ تیرا قلب دردمندوں اور دکھیوں کی فریاد پر ہل سکے۔

میری بد دعا ہے کہ تجھے حسین شریک حیات نہ ملے ورنہ تیری زندگی نسوانی نازبرداریوں کے کبھی نہ ٹوٹنے والے طلسمی چکر کی اسیر بن کر رہ جائے گی۔

میں تجھے بد دعا دیتا ہوں کہ تجھے بدصورت عورت ملے ایسی بدصورت جو تیرے تلووں کو بھی اپنے لب آب و رنگ رخسار[illegible] سے زیادہ حسین سمجھے۔

میری بد دعا ہے کہ تو اپنی شریک حیات پر فدا نہ ہو بلکہ اس کا صرف ادائے فرائض کا خیال رکھنے والا شوہر ہو۔

میری بد دعا ہے کہ تو کثیر الاولاد ہو۔

تیری زندگی کا ہر گوشہ اولاد کے لئے فکر وسعی سے گھر جائے، تیرے دل کی آرزو اور تیرے دماغ میں اولاد کی فکر ہر وقت رمی رہے۔

میری بد دعا ہے کہ فکر اولاد تیرے دل کو نرمادے تاکہ کسی کے ساتھ بدسلوکی کرتے وقت تو محسوس کرسکے کہ یہ بھی کسی کی اولاد ہے۔

میری بد دعا ہے کہ تجھے محبت کرنا نہ آئے۔

میں تجھے بد دعا دیتا ہوں کہ تو کسی خوش جمال کے عشق میں مبتلا نہ ہو، میری بد دعا ہے کہ تجھے عشق کرنا نہ آئے، میری بد دعا ہے کہ تجھے حسینوں پر مٹنے والا دل نہ ملے۔

میں تجھے بد دعا دیتا ہوں کہ افسانہ خیز رومانی زندگی کی رنگینیاں تجھے کبھی نصیب نہ ہوں، میری بد دعا ہے کہ تجھے عشق کرنا نہ آئے، تاکہ تو فرض ادا کرسکے۔

عالم نسواں

ناپسندیدہ شادی کا بھیانک غار

از جناب زبیدہ سلطان صاحبہ دہلوی

بہت سے نالائق ماں باپ روپیہ کے لالچ میں اپنی پیار ومحبت اور توجہ سے پالی ہوئی بیٹیوں کو بوڑھے انسانوں کے ساتھ بیاہ دیتے ہیں، چنانچہ اس روپیہ کے لالچ سے ہزارہا لڑکیوں کی زندگیاں تباہ وبرباد ہوچکی ہیں، اسی قسم کا ایک نیا قصہ قلمبند کیا جاتا ہے یہ قصہ نہیں ہے بلکہ ایک شریف اور باحیا عصمت پرست لڑکی کے جذبات کا گلا گھونٹے جانے کی ایک دردناک اور سچی داستان ہے۔

ادھر یہ حضرت کیا ظلم توڑ رہے ہیں اس کی روئداد آپ اس خط کی عبارت ہی سے معلوم کیجئے۔ لکھا ہے کہ

ایک دور کے رشتہ دار ہیں عمر ان کی تقریباً بائیس تیئیس سال کی ہے کافی سے زیادہ امیر آدمی ہیں مگر ٹانگوں سے محروم ہیں اور ہاتھوں میں بھی کچھ نقص ہے نہ چل سکتے ہیں اور نہ کوئی کام کرسکتے ہیں اس ٹوٹے پھوٹے چرخے سے یہ حضرت اپنی بیٹی کو باندھ دینا چاہتے ہیں، کیوں؟ دولت کے لئے۔

خط کے اس حصہ میں کیا لکھا ہے جسے پڑھکر میں دم بخود رہ گئی اور ایک سناٹا سا آگیا لیجئے آپ بھی پڑھئے اور ان حضرت کی عقلمندی اور سمجھ پر ماتم کیجئے، خط میں لکھا ہے کہ وہ لڑکی اپنے کو نہ زیادہ حسین وخوبصورت سمجھی ہے اور نہ عقلمند ودانا البتہ ذرا خدا نے اسے اچھے قسم کا بنایا ہے"۔

چونکہ یہ خط مقامی طور پر ہی آیا تھا اس لئے میں نے اپنے میل جول کے وسیع ذرائع سے کام لیکر معلوم کیا تو یہ پتہ چلا کہ لڑکی بیحد حسین وجمیل اور نیک ذہین بلکہ لائق وفائق ہے۔

افسوس ہے کہ ان حضرت کی عقل مندی پر کہ جو ہندوستان کے طبقہ نسواں کے ایک ایسے گوہر نایاب کو اس طرح کاٹھ میں ٹھونکنے پر تلے ہوئے ہیں۔

سوال کیا جائے گا کہ لڑکی نے کوئی ایسی حرکت تو نہیں کردی ہے کہ جس سے باپ برافروختہ ہوگیا ہے؟

مجھے اس خط سے اور اپنے ذرائع تحقیقات سے اس قسم کی کسی بات کا علم نہیں ہوسکا جو کچھ معلوم ہوسکا ہے اس سے یہاں تک اندازہ ہوتا ہے کہ یہ حسین اور لائق لڑکی اتنی ناسمجھ نہیں کہ اس نے عام بیوقوف لڑکیوں کی طرح کوئی ایسی حرکت کی ہو جو اس کے دامن شرافت پر دھبہ بن سکے۔

اگر کوئی شکایت ہوگی بھی تو زیادہ سے زیادہ یہی ہوگی کہ وہ اپنے عزیزوں یا رشتہ داروں میں کسی خاص لڑکے کی طرف مائل ہوگی جسکو باپ پسند نہ کرتا ہوگا، میں نے مسئلہ کے اس پہلو کو بھی اندھیرے میں نہیں رہنے دیا، چنانچہ پوچھ کچھ سے معلوم ہوا ہے کہ لڑکی کی یہ رائے ہے کہ اگر میں کسی خاص لڑکے کی طرف مائل ہوں اور ابا جان اس سے میری شادی نہیں چاہتے تو میں بلاتامل ہتھیار ڈالدینے کو آمادہ وتیار ہوں مگر میں چاہتی ہوں کہ میرا شریک حیات کم ازکم انسان کہلانے کے قابل تو ہو۔

میں حق اور انصاف کی قسم کھاکر کہہ سکتی ہوں کہ یہ مطالبہ زیادہ سے زیادہ معقول ہے جو شخص لنگڑا ہے اور ہاتھوں سے معذور ہے صرف لکھ پڑھ سکتا ہے مگر بات کرنے کی کچھ تمیز نہیں رکھتا اس کے ساتھ ایک ہاتھ پیر سے نک سک ہی کیا بلکہ حسین وجمیل پڑھی لکھی شستہ مزاج خوش گفتار اور قوت فیصلہ رکھنے والی لڑکی کس طرح اپنی زندگی گذار سکے گی۔

ابھی تک تو اس شریف لڑکی نے اپنی قوت فیصلہ کا اسی حد تک استعمال کیا ہے کہ وہ اس شادی سے بے حد پریشان ہے لیکن اگر کل اس نے یہ طے کرلیا کہ والد صاحب کے اس فیصلہ کو توڑ کر رکھدینا اپنے ہاتھ میں ہے اور یہ سوچکر اس نے وہ غلط قدم جس کے بعد والد صاحب قبلہ کو پھر دنیا میں منہ دکھانے کی جگہ نہ رہیگی۔

اس خط میں مجھ سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ میں اس معاملہ پر اپنی رائے ظاہر کروں۔ ۲۲

بچوں کی دنیا

جیسا کروگے ــ ویسا بھروگے

از مسٹر ہارون الرشید صاحب کراچی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی کسان نے ایک مہاجن سے مبلغ دو سو روپیہ بطور لئے، مہاجن نے دستاویز پر کسان سے دستخط کراکر رقم اس کے حوالے کردی، دو ماہ کی مہلت قرار پائی۔

وقت مقررہ پر مہاجن کسان کے گھر گیا۔ کسان بڑا چالاک آدمی تھا اس نے کی بہت آؤبھگت کی اور اسے دوسرے روز آنے اور دستاویز ساتھ لانے کی بھی تاکید کرتے ہوئے ٹال دیا۔

اگلے دن پھر مہاجن کسان کے گھر پہونچا، وہ گھر پر موجود نہ تھا، اس کی بیوی نے اسے کھیت کا پتہ بتادیا، مہاجن فوراً کھیت پر پہونچا تو اسنے کسان کو آگ تاپتے دیکھا دوچار ایسی ویسی باتیں سنائیں اس کے بعد کسان نے وہ دستاویز دیکھنے کے لئے مانگی۔

مہاجن نے اس خیال سے کہ وہ یونہی دیکھنے کو مانگ رہا ہے اور پھر دیکھ کر واپس کردے گا فوراً دستاویز نکال کر کسان کے حوالے کردی۔

چالاک کسان نے نہایت پھرتی سے اس دستاویز کو چاک کرکے آگ میں جھونکدیا یہ دیکھکر مہاجن ہکا بکا رہ گیا اور فریاد لیکر شہر قاضی کے پاس پہونچا قاضی نے سارا ماجرا سنا اور قاضی نے کسان کو طلب کیا کسان کے آنے پر قاضی نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس مہاجن سے کچھ رقم بطور قرضہ لی تھی" کسان نے نہایت سادہ لوحی اور بیباکی سے جوابدیا، نہیں حضور"! میں ایک غریب کسان ہوں نہ میری اس سے جان پہچان ہے اور نہ میں نے اس سے کوئی قرضہ لیا ہے؟"۔

قاضی کچھ دیر سوچتا رہا اور کچھ دیر بعد کہنے لگا اچھا جاؤ کل پھر آنا!"۔

کسان خوش خوش گھر چلا آیا کہ چلو چھٹی ہوئی۔ اب مہاجن لاکھ سر پٹکے لیکن اسے رقم نہیں ملنے کی! ادھر قاضی نے مہاجن کے کان میں کچھ چپکے سے کہا جس سے مہاجن کا چہرہ کھل گیا اور وہ بھی خوشی خوشی گھر کو روانہ ہوگیا۔

دوسرے روز کچہری کا اجلاس شروع ہوا کسان اور مہاجن کے آنے پر قاضی نے اپنی کارروائی شروع کی، کسان اور مہاجن دونوں کے بیان قلمبند کئے گئے، تھوڑی دیر کے بعد قاضی نے اپنا سر اٹھایا اور بارعب آواز سے مہاجن کو مخاطب کیا کہ دستاویز کس نے لکھی تھی؟"۔

"مہاجن نے جواب دیا حضور میں نے"

قاضی نے پھر دوبارہ سوال کیا، دستاویز کا طول کتنا تھا؟، مہاجن نہایت انکساری سے بولا حضور ڈیڑھ فٹ، کسان سوچے سمجھے بغیر چلا اٹھا۔ جھوٹ، سفید جھوٹ دستاویز کا طول ڈیڑھ فٹ نہیں بلکہ صرف ایک فٹ کا تھا، یہ جواب سنتے ہی قاضی سمجھ گیا کہ کسان نے ضرور مہاجن سے روپے قرض لئے تھے۔

پردۂ فلم

ایکٹریسوں کی ارزانی

اس چیز سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کسی مشہور ایکٹر یا ایکٹریس کے نام میں پبلک کے لئے جو کشش پہلے تھی وہ آج باقی نہیں رہی، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس کا سبب کیا ہے، آیا پبلک کو ایکٹر اور ایکٹریسوں سے دلچسپی باقی نہیں رہی یا خود ایکٹر اور ایکٹریسوں نے اپنی محبوبیت کو کھو دیا ہے۔

اس سوال کا بہترین جواب امریکہ کے ایک ماہر فن کے مندرجہ ذیل الفاظ ہیں، یہ ایک ماہر فن ایکٹر اور ایکٹریسوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

اگر کسی ایکٹر یا ایکٹریس کی محبوبیت کو فنا کرنا ہو تو اسے بار بار پبلک کے سامنے لاتے رہئے اور اس سے زیادہ سے زیادہ تصویریں تیار کرالیجئے، یہاں تک کہ پبلک اس کو دیکھتے دیکھتے اکتا جائے، بس اس کی محبوبیت سال دو سال کے اندر ختم ہوجائے گی۔

اس ماہر فن کا یہ نظریہ اگر درست ہے تو بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کے وہ ایکٹر اور وہ ایکٹریسز جنھوں نے اپنی نمائش کو اس قدر ارزاں کر رکھا ہے کہ وہ ایک سال کے اندر کئی تصویروں میں آ جاتی ہیں، اپنی اس ارزاں جلوہ نمائی اور نمائش حسن سے نہ صرف اپنی قیمت گھٹا رہی ہیں بلکہ اپنی محبوبیت اور ہر دلعزیزی کو بھی برباد کررہی ہیں۔

ہندوستانی ایکٹر اور ایکٹریسز "ارزانی" کے لفظ کو دیکھ کر کہیں گی کہ یہ بات غلط ہے ہم نے اپنے آپ کو ارزاں نہیں کیا بلکہ ہم تو پہلے ہی سے دوگنی اور تین گنی قیمت وصول کرکے تصویروں میں آتے ہیں لیکن ان کو یہ، نہیں معلوم کہ پبلک کو اس سے کوئی واسطہ نہیں کہ کون، ایکٹر یا ایکٹریس کیا تنخواہ پاتی ہے۔ پبلک کے لئے تو ایک اداکار کی ارزانی یہی ہے کہ وہ جب چاہے انتظار کئے بغیر چار آنہ یا آٹھ آنے خرچ کرکے اسے کسی نہ کسی نئی تصویر میں دیکھ لے یہاں تک کہ پبلک کا اشتیاق دید اسے بار بار دیکھتے دیکھتے ختم ہوجائے اور پھر پبلک کیلئے اس کے نام میں کوئی کشش باقی نہ رہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کے ایکٹر اور ایکٹریسوں نے اپنی نمائشوں کو بہت زیادہ ارزاں بنادیا ہے۔ ایک ایک ایکٹریس آسانی کے ساتھ سال کے اندر تین چار تصویروں میں آجاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایکٹریسوں کی ارزانی ہے یہی حالت ایکٹروں کی بھی ہے ممکن ہے کہ ان کو کئی کئی، تصویروں میں کام کرنے کی وجہ سے روپیہ تو زیادہ مل جاتا ہو لیکن روپیہ کمانے کی دھن میں ایکٹر اور ایکٹریسز اس چیز کو قطعی طور پر فراموش کر دیتے ہیں کہ انھوں نے بار بار پبلک کے سامنے آکر پبلک کو خود ہی اپنے آپ سے بیزار کردیا ہے۔

ایکٹر اور ایکٹریسوں کی محبوبیت کی بربادی کا زیادہ تر ذمہ دار "فری لانسنگ" یعنی ٹھیکہ کا طریقہ ہے جب سے یہ طریقہ ہندوستان میں رائج ہوا ہے (باقی برصفحہ ۹)

اقوال زرّیں

محبّت

محبّت خدا ہے، اور خدا محبّت ہے۔

محبّت ایک نایاب موتی ہے۔

محبّت خدا کا ادبی نام ہے۔

محبّت تمام پاکیزہ جذبات انسانی ہیں یہانتک کہ عبادت و بندگی سے بھی کہیں زیادہ اعلےٰ ہے۔

محبّت ایک آسمانی پھول ہے جس کی خوشبو سے تمام کائنات مہکی ہوئی ہے اور ساتھ ہی بہکی ہوئی بھی۔

محبّت ایک گمنام روشنی ہے جس سے دنیا کا ظلمتکدہ روشن ہے۔

محبّت موتی ہے اور اسکا صدف انسان کا دل ہے

محبّت افسانۂ حیات کا ایک دلکش عنوان ہے

محبّت ایک خوش رنگ پھول ہے جس سے انسان کا گلشن حیات آراستہ اور اس کی عطر بیز نکہت سے دل کی فضا معمور و معطر ہے۔

موجِ تبسّم

اُستانی:۔ دلھن کسے کہتے ہیں؟۔
شاگرد:۔ شادیوں میں جو بڑی گڑیا منگائی جاتی ہے اُسے دلھن کہتے ہیں۔

لڑکی:۔ اماں ہمیں خدا کھانا دیتا ہے۔
ماں:۔ ہاں بیٹی!۔
لڑکی:۔ اور پہننے کو کپڑا بھی دیتا ہے۔
ماں:۔ ہاں بیٹی؟۔
لڑکی:۔ تو پھر ابا جان کی کیا ضرورت ہے۔

پہلی سہیلی:۔ میرے شوہر میں خوبصورت اور حسین عورتوں کو گھورنے کی بہت بری عادت ہو گئی ہے۔
دوسری سہیلی:۔ اسلئے کہ اس بیچارے حسین عورت بیوی نہیں ملی اور وہ اس دولت سے محروم ہے۔

بیوی:۔ (ماما پر خفا ہوتے ہوئے) بھوک کی وجہ سے غریب کی بری حالت ہو رہی ہے اور تم نے ابھی تک اس کے کھانے پینے کا کوئی بندوبست نہیں کیا
شوہر:۔ یہ کھانا تیار کرنے میں ہمیشہ سستی کرتی ہے۔ اور مجھے دفتر کی دیر ہو رہی ہے۔
بیوی:۔ آپ خاموش رہئے، میں آپ کے کھانے کے متعلق نہیں کہہ رہی ہوں،۔ میں تو اپنے کتے کے لئے کہہ رہی ہوں، جو آج صبح سے بھوکا پیاسا ہے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

روس میں کئی لاکھ روپیہ لاگت کی مالیتی گھڑی ہے جس کی منٹوں کی سوئی دس گز لمبی ہے۔

دنیا میں سب سے پہلا اخبار چین والوں نے نکالا تھا

انگلستان میں ہر روز صبح کو ایک کروڑ تیس لاکھ کی تعداد میں اخبار نکلتے ہیں، اور ہر روز شام کو ستر لاکھ کی تعداد میں۔

پنجاب کے وزیر اعظم کی تنخواہ و الاؤنس امریکہ کے پریذیڈنٹ کی تنخواہ کے برابر ہے۔

[illegible] تک نو دفعہ میں سانوے دن کا برت رکھ چکے ہیں۔

پہلی بار ۴ دن کا	دوسری بار ۳ دن کا
تیسری بار ۵ دن کا	چوتھی بار ۵ دن کا
پانچویں بار ۲۱ دن کا	چھٹی بار ۷ دن کا،
ساتویں بار ۲۱ دن کا	آٹھویں بار ۵ دن کا
نویں بار ۲۱ دن کا۔	

موجودہ جنگ ماہ ستمبر میں شروع ہوئی۔

امریکہ کے ایک اسپتال میں مریض کا علاج قہقہوں سے کیا جاتا ہے

افسانہ

ڈاکٹر

مشہور روسی افسانہ نگار "مائیکل آرچیواشیو" کا ایک دردناک افسانہ

کھلے ہوئے [illegible] سے بہتا ہوا خون۔ گھوڑے سموں سے روندی ہوئی لاشیں جو پامال انسانوں کے گوشت اور ہڈیوں کا ڈھیر بن کر ناقابل شناخت ہو گئی تھیں، کھڑکی میں سے باہر دیکھتے، ہوئے سامنے کی ویران دوکانوں کو دیکھ کر ڈاکٹر کی نظروں کے سامنے اس بازار کا کل کا خونی منظر پھرنے لگا، کل شام ہی تو کوتوال نے گولی چلوائی تھی۔

اس نے کھڑکی کے سامنے کھڑے کھڑے منھ پھیر کر کوتوال کو دیکھا کمرے کے ہلکے ہلکے اندھیرے میں کھلی ہوئی کھڑکی سے آنے والی روشنی کمرے کے وسط تک پہونچ کر کوتوال کی مسہری پر پڑ رہی تھی۔ کوتوال بے حس و حرکت اور بے خبر پڑا تھا بڑی بڑی مونچھیں، بھاری چہرہ، مضبوط اور طاقتور ہاتھ اس کی ایک کروٹ میں بے حس و حرکت پڑا تھا ہاتھ کی انگوٹھی کے سرخ نگ پر روشنی پڑ رہی تھی۔

پیروں کے پالش کئے ہوئے چمکدار جوتے چمک رہے تھے، جوتے اتارے نہیں گئے تھے، گولی لگتے ہی !!کر اسی طرح لٹا دیا گیا تھا۔

ڈاکٹر کھڑکی سے ہٹ کر دو قدم مسہری کی طرف آیا چمکیلے پایوں کی مسہری کی نواڑ اور بستر پر کوتوال کے خون کے چھینٹے پڑ گئے تھے اس کا سینہ غیر معمولی طور پر آگے نکل آیا تھا، خاکی وردی کے شاندار کوٹ کے بٹن کھول دئے گئے تھے، قمیض کوٹ بیلٹ پر سے ہٹی ہوئی تھی کوتوال کا پیٹ آہستہ آہستہ بھرتا اور دبتا معلوم ہوتا تھا مشکل سے سانس لینے کی وجہ سے۔

ڈاکٹر نے تیوری پر بل ڈال کر مریض کی طرف دیکھا، سال امونک اور آئیڈو فارم کی بو کا احساس ہونے سے ڈاکٹر کو خیال آیا کہ۔ میں نے نرس کو خط دیا ہے کہ اسپتال سے ایک دوسرا ڈاکٹر بلوایا جائے امداد کے لئے، ڈاکٹر کو خیال آیا، اس کمرے کے باہر پولیس کے سپاہی اور کئی انسپکٹر صحن میں بیٹھے ہیں۔ کوتوال کے مشکل سے آہستہ آہستہ سانس لینے کی دھیمی خرخر نے ڈاکٹر کو پھر مریض کیطرف متوجہ کیا۔

کوتوال کے ٹھیک پسلی کے نیچے لال سوراخ پر ڈاکٹر کی نظر پڑی۔ زخم!۔

کوتوال کا زخم۔ ڈاکٹر نے کوتوال کے چہرے کی طرف دیکھا، کوتوال کی آنکھیں نیم بیہوشی کے عالم میں بند تھیں مگر جب کبھی اسے سانس لینے میں مشکل معلوم ہونے کی وجہ سے تکلیف ہوتی تو ہونٹ سکڑنے کی وجہ سے اس کے بڑے بڑے دانت گھنی مونچھوں میں سے دکھائی دینے لگتے۔

ڈاکٹر کو ایسا معلوم ہوا گویا اس کے سامنے مسہری پر ایک مکار حیوان کسی انسان کی گولی کھا کر گر پڑا ہے ڈاکٹر کے چہرے پر تنفر کے آثار نمودار ہوئے اس نے مسہری کی طرف منھ پھیر لیا، کھڑکی میں سے ویران اور تباہ و برباد دوکانیں نظر آ رہی تھیں۔

کوتوال نے گولی چلوا دی تھی مجمع میں سے سیکڑوں آدمی مجروح ہوئے تھے۔

بہت دیر ہو گئی ڈاکٹر نے سوچا، شہر ویران اور سنسان پڑا ہے کوئی ڈاکٹر ہوگا ہی کہاں۔

کوتوال کی سخت گیری کا خیال کرتے ہی ڈاکٹر کی آنکھوں کے نیچے وہ خوفناک منظر پھرنے لگا، ایک خوبصورت نوجوان کی لاش سنگینوں کی ضربوں سے اسکا منھ اتنا بگڑ گیا تھا کہ صورت پہچانی نہیں جاتی تھی وہ پامال اور کچلی ہوئی ہڈیوں، اور خون میں لت پت، گوشت کے پارچوں کا ایک ڈھیر معلوم ہوتا تھا۔

ہڈیوں اور گوشت پوست کے اس ڈھیر پر کہیں کہیں خوبصورت ملایم بالوں کے گچھے دکھائی دیتے تھے۔

ڈاکٹر نے نفرت اور جوش کے امنڈتے ہوئے جذبہ کے ساتھ سوچا اف بڑا ظلم ہوا!۔

نوجوان کی لاش سے اس کا خیال ہٹ کر فوراً اس کالج کی طالبہ کی طرف منتقل ہو گیا، وہ کتنی خوبصورت تھی اسکے کالے چمکدار بال، اس کے بھورے رنگ کے کپڑے اور اونچی ایڑی کے جوتے کیسے خوشنما معلوم ہوتے تھے مگر کل ڈاکٹر نے اسے سڑک پر پڑا دیکھا تھا، ایک مکان کے پاس مکان کی تمام کھڑکیاں اور دروازے توڑ ڈالے گئے تھے کاٹھ کباڑ اور اینٹوں اور مٹی کے ڈھیر میں ڈاکٹر نے کوئی سفید سفید اجلی اجلی چیز دور سے دیکھی تھی اور قریب ہو کر دیکھنے پر وہ ششدر رہ گیا تھا ظالموں نے مار ڈالنے کے، بعد اسے ننگا کر کے بازار میں ڈال دیا تھا، ٹوٹی پھوٹی اینٹوں کی طرح ذرا غور سے دیکھنے پر ڈاکٹر کو معلوم ہوا تھا کہ وہ اپنی ایک زخمی ٹانگ سے گھسٹتی ہوئی پتھروں کے ڈھیر پر بھی کچھ دور تک گئی تھی، اس کا سینہ نکیلے پتھروں کی تیز، رگڑ سے جگہ جگہ سے چھل اور کٹ گیا تھا اس خوبصورت لڑکی کے بال خاک میں اٹ گئے تھے اور اس کا ایک گورا گورا پاؤں ٹوٹ کر خون میں لتھڑا ہوا الگ جا پڑا تھا۔

ڈاکٹر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس کی عینک کے شیشے تر ہونے لگے، مڑ کر ان بھیگے ہوئے شیشوں میں سے ڈاکٹر نے کوتوال کو دیکھا تو اس کی تیوری پر موٹی موٹی شکنیں نمودار ہو گئیں اور غصہ و نفرت سے اس کے تمام اعصاب میں سختی اور کساؤ آ گیا اس نے غصہ سے اپنے، دل میں کہا یہ سب کیوں ہوا؟۔ صرف اس لئے کہ باشندوں کو غریب مزدور سے ہمدردی تھی نہیں، یہ لوگ انسان کہلانے کے حقدار نہیں۔ میں نہیں رک سکتا۔

وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

دفعتاً نرس دروازہ کھول کر آہستہ سے اندر آئی اور بولی دو پولیس مین کسی دوسرے ڈاکٹر کو لینے کیلئے دوبارہ بھیجے گئے ہیں اسپتال میں کوئی ڈاکٹر نہیں ملا۔

ڈاکٹر کو ایسا محسوس ہوا گویا وہ اپنے ہوش میں نہیں ہے وہ نرس کے منھ کی طرف دیکھنے لگا، نرس کے گھونگر والے بال اس کی سفید ٹوپی کے نیچے سے باہر نکلے ہوئے تھے، نرس، اس کو متفکر دیکھ کر بولی،، آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے، پانی لاؤں؟ یا چائے وغیرہ۔

کیا؟ پانی؟ ڈاکٹر نے ہوش میں آنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا،، ہاں ہاں پانی لے آؤ تھوڑا سا۔

نرس کے باہر جانے پر ڈاکٹر کو کچھ تعجب سا ہوا اپنے رونے پر "وہیں" یہ میں کیا کر رہا ہوں؟ ڈاکٹر ہوتے ہوئے میرا فرض ہے کہ میں سب کی یکساں طور پر خدمت کروں۔

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمایئے)

کمر کی گولائی میں انیس (۱۹) انچ کی کمی!

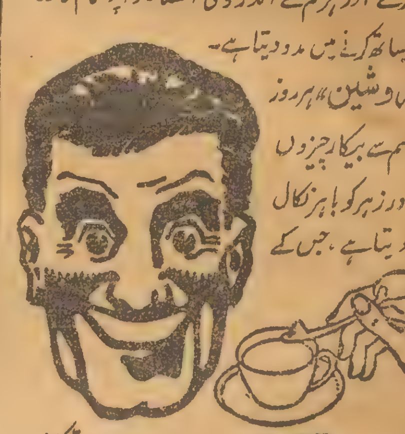
اب وہ اپنی پسند کے مطابق کھاتی ہے لیکن پھر بھی چربی نہیں بڑھتی

جب ایک عورت پر زیادہ چربی چھانا شروع ہوتا ہے تو اس کا چلن خود درزی فوراً فیتہ کے ذریعہ معلوم کر لیتا ہے۔ مندرجہ ذیل خط کو پڑھئے مصنفہ تعجب سے لکھتی ہے۔

میں نے "کروشین سالٹ" کا استعمال شروع کیا تین مہینہ سے کم ہی میں مجھے اپنی حالت پر تعجب ہوا تمام زیادہ چربی غائب ہو گئی اور میرے پیٹ اور کمر کی گولائی میں ۸ یا ۹ انچ کی کمی ہو گئی باوجود اس کے کہ میں نے کسی قسم کا کوئی پرہیز نہیں کیا اب میں سب کچھ کھاتی ہوں اور اچھی طرح چلتی پھرتی ہوں اور کسی قسم کی کوئی تکان نہیں ہوتی اب میرے تمام دوست مجھے پسند کرتے ہیں (مسز لے وی)

"کروشین سالٹ" چربی کو دور کرنے اور ہر قسم کے اندرونی اعضاء کو اپنا کام قاعدے کیساتھ کرنے میں مدد دیتا ہے۔

"کروشین" ہر روز جسم سے بیکار چیزوں اور زہر کو باہر نکال دیتا ہے، جس کے جمع ہو جانے سے بہت سی تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں "کروشین سالٹ" تمام کیمسٹ اسٹورس اور دوکانداروں سے مل سکتا ہے





KRUSCHEN SALTS

23

مسٹر الہ بخش سابق وزیر اعظم سندھ کا قتل

کراچی ۱۴ مئی۔ یہ خبر بڑے افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ مسٹر اللہ بخش سابق وزیر اعظم سندھ و پریسیڈنٹ آزاد مسلم کانفرنس کو موضع شکار پور میں بعض نامعلوم اشخاص نے گولی مار کر قتل کر دیا۔

مسٹر اللہ بخش اپنے ایک دوست کے تانگہ پر جا رہے تھے جن کو بعض نامعلوم اشخاص نے گولی مار کر قتل کر دیا۔

مسٹر اللہ بخش کے سینہ پر گولی لگی اور وہ اسی وقت جان بحق ہو گئے اور ان کے مجروح ساتھی کو اسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

بچوں کی دنیا!

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۱ سے آگے

اس نے کسان کو پابہ زنجیر گرفتار کر لینے کا حکم دیا، حکم کی دیر تھی کہ کسان زنجیروں میں جکڑ لیا گیا فریبی کسان کو اب ہوش آیا کہ فریب اور مکاری کا کیا انجام ہوتا ہے۔

آخرکار قاضی نے سختی کے ساتھ کسان سے سب رقم وصول کر لی اور جھوٹ بولنے اور فریب کی پاداش میں جیل بھیج دیا۔

بچو! تم نے دیکھا فریبی اور مکار آدمی کس طرح اپنے کئے کی سزا پاتا ہے اور جھوٹ کتنی جلدی ظاہر ہو جاتا ہے لیکن سچائی اور ایمانداری، اور نیکی یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جن کی مدد سے آدمی فرشتہ بن سکتا ہے اور دنیا میں ہمیشہ سچائی کی فتح اور جھوٹ اور برائیوں کی شکست ہوتی ہے۔

سچے کا بول بالا اور جھوٹے کا منہ کالا۔

بزرگوں کی یہ کہاوت کتنی صحیح اور صادق ہے۔

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

بحکم جناب منصف صاحب بہادر ہمیرپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی ہمیرپور مقام ہمیرپور

مقدمہ نمبر ۸۶ بابت ۱۹۴۳ء

لالہ جگناتھ پرشاد ولد گنگا سہائے قوم ویش ساکن شہر ہمیرپور۔ مدعی۔

بنام مسماۃ نصیبن۔ مدعا علیہ۔

بنام مسماۃ نصیبن، بیوہ عبدالحسن عرف بگو قوم مسلمان ساکن شہر ہمیرپور۔ مدیون ڈگری۔

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان لالہ جگناتھ پرشاد ڈگری دار نے واسطے نیلام جائداد مقروقہ کے درخواست گزرانی ہے، لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۹ ماہ جولائی ۱۹۴۳ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ مئی ۱۹۴۳ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)　بحکم منصرم عدالت منصفی ہمیرپور۔

لندن ۱۶ مئی، ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے خبر دی ہے کہ ٹیونس کا سابق "وربے" عرب حکمراں جزیرہ مڈغاسکر کو روانہ ہو گیا ہے، الجیریا کے ریڈیو نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ نئے "وربے" سیدی عالم پاشا کی رسم تخت نشینی سنیچر کے روز عمل میں آئی۔

ٹیونس کا سابق حکمراں

پردۂ فلم

ایکٹرسوں کی ارزانی

بقیہ صفحہ (۳) کالم ۵ سے آگے

فلم اسٹاروں کی سالانہ آمدنی تو ضرور بڑھ گئی ہے لیکن ان کی مقبولیت کی مدت جو ممکن ہے کہ سالہا سال تک باقی رہتی [illegible] یہ ہے کہ فلمساز نئی ایکٹریس کو پکڑ کر لاتے ہیں اور وہ پرانی ایکٹریسوں سے کہیں زیادہ پبلک کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہے۔

امریکہ کے ایک پرانے فلمساز نے ایک ایکٹر اور ایک ایکٹریس کی عمر زیادہ سے زیادہ چار تصویریں تجویز کی ہیں، یعنی اس فلم ساز کے نزدیک جو ایکٹر یا ایکٹریس چار فلموں میں کام کرے پھر اسے پبلک دیکھنا ہی نہیں چاہتی، اس فلم ساز کی رائے ہے کہ ہر فلم اسٹار کو، چار پانچ تصویروں میں کام کرنے کے بعد ہی ریٹائر ہو جانا چاہئے، لیکن ہندوستان میں تو حالت یہ ہے کہ [illegible] کے اندر چار چار تصویروں کو بھگتا دیتا ہے، گویا وہ خود ہی اپنے ہاتھوں ایک سال کے اندر اپنی زندگی کو ختم کر ڈالتا ہے۔

ہندوستان کے ایکٹر اور ایکٹریسوں کے سامنے اگر واحد مقصد روپیہ کمانا نہیں ہے تو ان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ارزاں نہ بنائیں۔

اور بار بار پبلک کے سامنے آکر اپنی ہر دلعزیزی کو فنا نہ کریں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر دلعزیزی کے ختم ہونے کے بعد اگر لاکھ بھی وہ کوشش کریں گے تو ابھرنا ناممکن ہو جائے گا، کیونکہ فلمی صنعت کا یہ پرانا اصول ہے کہ جب کوئی اداکار پبلک کی نظروں سے گر جاتا ہے تو پھر وہ کبھی نہیں ابھرتا۔

ہندوستانی اداکاروں کی ارزانی اور سستے پن کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ آج تصویریں ان کے نام سے نہیں چلتیں بلکہ بہ حیثیت مجموعی تصویر کی خصوصیات کی بنا پر تصویریں کامیاب ہوتی ہیں، لیکن آج سے قبل حالت تھی کہ پبلک اداکاروں کے ناموں پر دیوانہ وار گرتی تھی۔

اداکاروں کی موجودہ غیر ہر دلعزیزی اداکاروں کے اسی سستے پن کا نتیجہ ہے، ضرورت ہے کہ فلمی صنعت سے تعلق رکھنے والے اور خود اداکار اپنی اس سب سے بڑی کمزوری پر غور کریں۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵، قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۴۲ - ۱۹۴۳ء -

بعدالت مال صاحب حاکم پرگنہ بہادر گھاٹم پور مقام کان پور

غفور خاں وغیرہ - مدعی -

بنام محمود احمد خاں وغیرہ　مدعا علیہ -

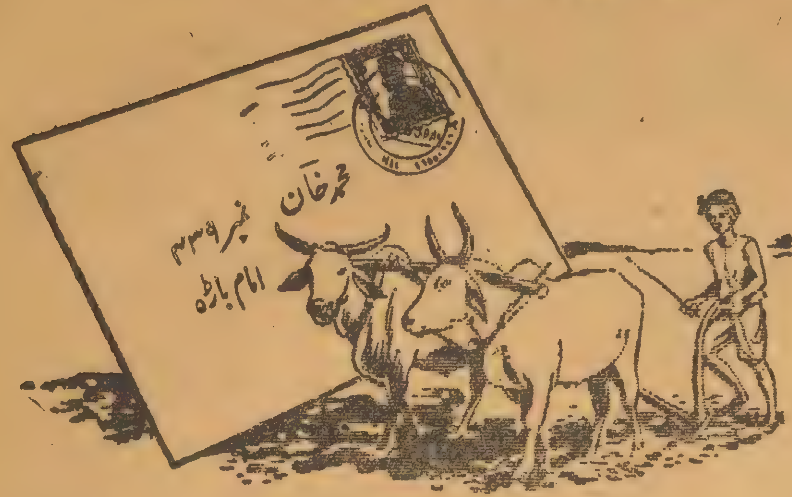
بنام محمود احمد خاں ولد وزیر علی خاں پٹھان ساکن و ملازم اے روڈرم ملیٹری کان پور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار حق دفعہ ۵۹ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کان پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کے جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے، تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ مئی ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)　دستخط حاکم عدالت

خط کے ذریعے ہندوستان کی خدمت...



ہندوستان کے دیہات جہالت کی تاریکی سے تب ہی نکل سکتے ہیں جب شہر کے لوگ کسانوں کو اپنی وسیع معلومات سے فائدہ پہنچائیں۔ آپ پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ اپنے وطن کی خدمت کرنا آپکا فرض ہے۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ کاشتکاروں اور زمینداروں پر آپکا جو کچھ اثر ہو اُس سے کام لیں۔

اگر آپ کے رشتہ دار یا دوست کھیتی باڑی کرتے ہوں تو فوراً انہیں لکھ بھیجئے کہ کھانے کی چیزیں زیادہ سے زیادہ پیدا کریں۔ آپ ان کو پیداوار بڑھانے کے یہ پانچ طریقے سمجھائیے۔ اگر ان پر عمل کیا گیا تو اس سال شہروں میں غذا کی کمی نہیں پڑے گی۔

۱ ایسی تجارتی فصلیں بونا بند کر دیجئے جنکی ہندوستان کے باہر مانگ نہیں رہی۔ انکے بجائے کھانیکی چیزیں بوئیے

۲ آبپاشی کے پرانے ذرائع کی مرمت کیجئے اور نئے ذرائع قائم کیجئے

۳ صرف بہترین قسم کا بیج بوئیے۔

۴ چپہ بھر خالی زمین بھی ہو تو اس میں کاشت کیجئے۔

۵ خالتو مویشی جو کھڑے کھاتے ہوں انہیں بیچکر الگ کیجئے۔

غلے کی صرف اتنی پیداوار کافی نہیں ہے کہ ہماری جنگ کے زمانے کی ضرورتیں پوری ہو جائیں۔ ضرورت اسکی ہے کہ ہندوستان کی زمین کو اس قابل بنایا جائے کہ مستقل طور پر غلے کی فراوانی رہے تاکہ تمام لوگوں کیلئے کھانے کو کافی موجود ہو۔ ایسا کرنے کا آجکل بہترین موقع ہے۔

سرمایہ لگانے کا صحیح طریقہ

آجکل جبکہ جنگ کی وجہ سے ساری دنیا غلے کی محتاج ہے اسکی بے انتہا ضرورت ہے ایسی صورت میں اگر کنویں کھودنے، بند باندھنے اور آبپاشی کے دوسرے کاموں میں روپیہ لگایا جائے تو ہر سال معقول آمدنی ہو سکتی ہے۔ حکومت نے بھی ایسا انتظام کرنے کا وعدہ کیا ہے کہ کاشتکار کو ہمیشہ اپنی محنت کا معقول معاوضہ ملتا رہے۔

سرمایہ لگانے کا غلط طریقہ

گاؤں میں یا شہروں میں غلہ اکٹھا کرنا سرمایہ لگانے کا غلط طریقہ ہے کیونکہ حکومت سٹہ بازوں اور غلہ جمع کرنیوالوں کے خلاف سخت کارروائی کر رہی ہے۔ غلہ جمع کرنیکی وجہ سے نرخ اسقدر بڑھ گئے تھے کہ غلہ خریدنا لوگوں کے مقدور سے باہر ہو گیا تھا۔ کاشتکاروں اور بیوپاریوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ غلہ جلد فروخت کریں اور واجبی نفع کمائیں۔

زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کرنے میں کاشتکار کی مدد کیجئے

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی سٹی کانپور　مقام کانپور

مقدمہ نمبر ۳۳۰ نمبر اجراء بابت ۱۹۴۲ء

ہر پرشاد و دوارکا پرشاد پسران بھگوانداس اقوام جیسوال ساکنہ اٹاوہ بازار شہر کانپور مدعی

بنام رادھے شیام ولد مہابیر پرشاد قوم کلوار ساکن گھومنی محال شہر کان پور مدعا علیہ

بنام رادھے شیام ولد مہابیر پرشاد قوم کلوار ساکن گھومنی محال شہر کانپور - مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان ہر پرشاد وغیرہ ڈگریداران نے واسطے نیلام جائداد مقروقہ کے درخواست گزرانی ہے، لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۳۱ ماہ مئی ۱۹۴۳ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے -

آج بتاریخ ۱۴ ماہ مئی ۱۹۴۳ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)　بحکم بندیشوری پرشاد منصرم عدالت منصفی سٹی کان پور

مسز پنڈت کی رہائی و نظربندی!

الہ آباد ۱۴ مئی - مسز وجے لکشمی پنڈت اور مسز اندرا گاندھی (پنڈت جواہرلال نہرو کی صاحبزادی) کو رہا کر کے حکم دیا گیا ہے کہ وہ المورہ بدلکر اپنی کوٹھی میں رہیں اور کوٹھی سے باہر نہ نکلیں نہ بغیر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے کسی سے ملیں مسز پنڈت کی لڑکیوں کو امریکہ جانے کے لئے پاسپورٹ دے دئے گئے ہیں۔



گندم پر کنٹرول کا حکم منسوخ!

نئی دہلی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ نے ۱۵ ر ماہ مئی سے گیہوں پر کنٹرول کا حکم بابت سنہ ۴۳ء منسوخ کر دیا ہے۔ (ی۔پ)

پنجاب سے اناج کی برآمد پر پابندی

لاہور ۱۴ ر مئی حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ پنجاب سے دوسرے صوبوں یا ریاستوں میں اناج جانے کے لئے آیندہ انفرادی طور پر کسی شخص یا فرم کو پرمٹ نہیں دیا جائے گا۔

صوبہ پنجاب میں جو بھی فالتو اناج ہوگا وہ مرکزی حکومت کے لئے مخصوص ہوگا اور حکومت پنجاب اپنے مقرر کردہ ایجنٹوں کی معرفت خریدیگی۔

سینماؤں کے متعلق نیا قانون

نئی دہلی۔ ۱۴ ر مئی حکومت ہند نے قانون، تحفظ ہند کے ماتحت ایک اور قانون بنایا ہے جس کی رو سے ۱۵ ر ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء کے بعد سے تمام سینما تھیٹروں کو اپنے پروگرام میں ڈیپارٹمنٹ آف انفارمیشن و براڈکاسٹنگ سے پاس شدہ مساعی جنگ اخلاق عامہ کا ایک فلم رکھنا ہوگا جسکی لمبائی دو ہزار فٹ ہوا کرے گی۔

افسانہ

ڈاکٹر!

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے)

میرا کام خدا کے انصاف کی ترازو بننا نہیں ہے کہ کسی انسان کو مجرم ٹھہرا کر مار دوں اور کسی معصوم سمجھ کر موت کے منھ سے بچانے کی کوشش کرنے لگوں دفعتاً کھڑکی میں سے آواز آئی، ٹھائیں ٹھوں ڈاکٹر چونکا۔ اوہ، انھیں گولیوں سے اڑایا جا رہا ہے اے خدا! یہ آواز کب بند ہوگی۔؟۔

بالکل اس طرح جیسے اس کے سوال کا جواب مل رہا ہے۔ ڈاکٹر کو پشت کی جانب سے مریض کے سانس لینے میں مشکل محسوس ہونے پر زور سے سانس لینے پر گھرگھراہٹ سنائی دی ڈاکٹر نے اوس کو مڑ کر دیکھا کل یہ بھی ٹھوں ٹھاں کر رہا تھا میں یہاں نہیں ٹھہر سکتا اور وہ تیزی سے مڑ کر دور ہٹا اور دروازہ کھول کر جلد باہر باہر کی طرف جانے لگا۔

ٹکر لگتے ہی نرس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس چھوٹ کر زمین پر گرا اور طشتری بھی پانی پھیلے ہوئے فرش پر گلاس اور طشتری کے ٹکڑے بکھرے ہوئے نظر آنے لگے، نرس نے حیران اور سراسیمہ ہوکر ڈاکٹر کیطرف دیکھا وہ بولی آپ شاید کوتوال صاحب کی بیوی کے پاس جا رہے تھے میں ان کو بلا لاتی ہوں۔

کوتوال صاحب کی بیوی پلک مارتے ہی ڈاکٹر کی نظروں کے سامنے تمام واقعات کی صحیح تصویریں گذر گئیں جب سارجنٹ اسے لئے ہوئے مریض کے کمرے میں آیا تو یہ سنکر کہ ایک ڈاکٹر مل گیا ہے وہ دوڑی ہوئی اندر آئی اس میں اپنے شوہر کے لئے کتنی تڑپ تھی کہ چلنے میں اس کے پاؤں اس کے کپڑوں میں الجھے جاتے تھے وہ آئی، حسن و رعنائی کی مورت بڑی بڑی سیاہ آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو جانے سے وہ اور بھی بڑی معلوم ہو رہی تھیں اس کے کالے کالے بال گلابی ہاتھ پیر اور خوبصورت کپڑے خوشرنگ اور شاندار۔

ڈاکٹر کہاں ہیں؟ اس نے پوچھا۔

سارجنٹ نے ڈاکٹر کی طرف اشارہ کر دیا، کمرے میں ہلکا ہلکا اندھیرا سا تھا اور ڈاکٹر روشنی کی طرف سے پیٹھ کئے ہوئے کھڑا تھا۔

اس نے اپنی بڑی بڑی سیاہ نرگسی آنکھیں ڈاکٹر کی طرف اٹھا کر کہا، خدا کے لئے ڈاکٹر صاحب انھیں بچائیے پسلی کے نیچے زخم ہے۔ آہ۔

ڈاکٹر نے اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے پہچان لیا تھا بارہ تیرہ برس کے بعد بھی وہ بالکل ویسی ہی تھی، حسن و جمال کا مجسمہ رعنائی و دلکشی کی مورت مگر اس نے ڈاکٹر کو نہیں پہچانا شاید اس کی بڑھی ہوئی ڈاڑھی اور گنجے سر کی وجہ سے یا شاید روشنی کی طرف سے ڈاکٹر کی پشت ہونے کے سبب سے۔

وہ ایک دردناک آہ بھر کر گرنے کو ہوئی خادماؤں نے اسے سنبھال لیا، سارجنٹ نے کہا "بیگم صاحبہ گھبرائیے نہیں آپ کے کوتوال صاحب اچھے ہو جائیں"۔

ہم لوگ جلد ہی انھیں اچھا کر لیں گے۔

وہ، خادماؤں کے سہارے کھڑے ہو کر سسکیاں بھرنے لگی، بیگم صاحب آپ اپنے آپ کو اسطرح ہلکان و پریشان نہ کیجئے اتنا پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، سارجنٹ نے اسے دلاسا دیتے ہوئے کہا۔

وہ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے مردہ آواز میں بولی "کیا ایک ڈاکٹر سے کام چل جائے گا؟"۔

سارجنٹ نے جواب دیا "انسپکٹر صاحب نے ایک دوسرے ڈاکٹر کے لئے بھی آدمی بھیج رکھے ہیں۔

سارجنٹ کے اشارہ پر ڈاکٹر نے آگے بڑھکر مومی چراغ کی روشنی میں زخم کو دیکھا اور انگلیوں سے آہستہ آہستہ اسے چاروں طرف سے دبایا مریض کا جسم فوراً اکڑنے لگا، اس کی زور سے چیخ نکل گئی ڈاکٹر نے اسکی طرف دیکھا وہ تھرتھر کانپ رہی تھی اگر خادمائیں اسے روک نہ لیتیں تو فوراً وہ گر جاتی۔

ڈاکٹر کو بارہ برس کا زمانہ یاد آ گیا تھا وہ بچپن ہی سے ایسی زود حس ہے، جب ایک مرتبہ میں اسکے لئے فاختہ کے گھونسلے میں انڈے اتارتے میں گر پڑا تھا تو اس کی کیا حالت ہوئی تھی اسنے ماں باپ کے جبر سے ہمیشہ کے لئے مجھ سے چھٹ جانا کیسے برداشت کیا ہوگا

انھیں یہاں سے ہٹا دیا جائے، کیوں نا ڈاکٹر! سارجنٹ کے قریب آ کر ڈاکٹر کے کان کے پاس منھ لاکر دریافت کرنے سے ڈاکٹر کا سلسلۂ خیال ٹوٹ گیا تھا، اس نے آہستہ سے کہا تھا "ہاں! انھیں دوسرے کمرے میں پہونچا دیجئے۔

کمرے کا دروازہ کھلا آگے آگے نرس اور پیچھے پیچھے وہ نمناک آنکھوں اور مغموم صورت سے اس کے حسین چہرے پر ایک عجیب عالم برس رہا تھا تقدس اور ارفع نسائیت کا، ڈاکٹر نے اس کی من موہنی صورت دیکھی اور اور پھر کوتوال کی رقیب! ڈاکٹر کے دل سے غصہ کا ایک غبار سا اٹھا اور اس کے دماغ پر چھا گیا۔

اس کے پیچھے انسپکٹر بھی کمرے میں داخل ہوا سارجنٹ سمیت ڈاکٹر کوٹ اور دستانے پہنے کھڑا تھا وہ بولی "آپ جا رہے ہیں!!"۔

ڈاکٹر غصہ کے جوش میں بول بھی نہ سکا اس کی نگاہیں فرش میں گڑی ہوئی تھیں "وہ بولی یہاں تو کوئی دوسرا ڈاکٹر بھی ملنا دشوار ہے۔ ڈاکٹر صاحب بس آپ ہی مل سکے ایک، آپ چلے جائیں گے تو میں کیا کروں گی!!"۔

ڈاکٹر کا منھ کھل نہ سکا، وہ ڈاکٹر کی طرف دیکھتی رہی جواب کی توقع میں اس کے چہرے پر موت کی سی زردی چھائی ہوئی تھی اور وہ حیرانی و سراسیمگی کے عالم میں ڈاکٹر کا منھ تک رہی تھی، اس کے کیا معنے ہیں ڈاکٹر! آپ مریض کو چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ انسپکٹر نے آگے بڑھکر سخت لہجہ میں کہا "میں، جناب میں" ڈاکٹر نے منھ بنا کر کہا، "وہ انسپکٹر کو ہاتھ کے اشارے سے روکتے ہوئے بولی، کیا آپ میرے شوہر کو موت کے منھ سے نہیں بچائیں گے ڈاکٹر صاحب؟"۔

ڈاکٹر کہنا چاہتا "ہاں بچاؤں گا" مگر لفظ اس کے گلے سے نہ نکلے ڈاکٹر کے جذبات میں جنگ ہو رہی تھی ایک انسان موت کے گڑھے کے کنارے پر لٹک رہا تھا مگر یہ انسان ظالم ہے اور...... اور...... میرا رقیب........



کیا آپ جانتے ہیں کہ کاغذ جنگ کے اسلحہ بنانے میں کام آتا ہے؟ توپ کے گولوں اور کارتوسوں میں اُس کا استعمال ضروری ہے اور بڑے تاروں کو بھی کاغذ ہی سے لپیٹا جاتا ہے۔ دفاعی محکمے کاغذ کے ذریعہ احکام جاری کرتے ہیں۔ حکومت کا سارا کاروبار یعنی نظم ونسق جس کی وجہ سے ہم دشمن کے حملے سے محفوظ ہیں کاغذ ہی کے بل پر چلتا ہے۔

آجکل ہندوستان میں کاغذ بہت کمیاب ہے۔ اُس کا ہر پُرزہ قیمتی ہے۔ اس کا خیال رکھیئے کہ کاغذ کارتوسوں میں لگایا جاتا ہے جو ہمارے مُلک کے بچاؤ کے واسطے تیار ہوتے ہیں۔ کلکتہ پر جاپانی ہوائی جہازوں کو تباہ کرنے کیلئے کارتوسوں کی ضرورت ہے اور کارتوسوں کے لئے کاغذ کی۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے ہمیں کاغذ کی بچت کرنی چاہیئے۔ اشد ضرورت کے بغیر اُسے استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اسی طرح جنگ جلد ختم ہو سکتی ہے اور فتح حاصل کرنے میں ہم امداد کر سکتے ہیں۔

حکومت کیا کر رہی ہے؟

۱ سول محکموں کے کاغذ کے خرچ میں حکومت نے گذشتہ ۶ ماہ میں پانچ ہزار ٹن کی بھاری تخفیف کر دی ہے۔
۲ اس کے علاوہ لکھنے کے کاغذ اور لفافوں میں آدھی اور جلدوں میں ایک تہائی کمی کر دی ہے۔
۳ محکموں کے لئے جو کاغذ فراہم کیا جاتا ہے اُس کی قسموں کو حکومت نے گھٹا دیا ہے تاکہ کاغذ سازی میں اضافہ ہو سکے۔

ہم کو کیا کرنا چاہیے؟

۱ خط کم لکھیئے۔ لفافوں کی بچت کے لئے ان پر چپاں (اکونمی سلپ) چپکائیے۔
۲ دوکانوں سے چیزیں کاغذ میں لپٹوائے بغیر لیا کیجیئے۔
۳ کاروباری استعمال کے کاغذوں لفافوں بلوں وغیرہ کا سائز گھٹا دیجئے اور ورق کے دونوں طرف لکھیئے۔
۴ معمولی رد و بدل کی خاطر خطوں کو دوبارہ نہ لکھیئے۔ جو کچھ بدلنا ہو اسے کاٹ کر لکھ دیجئے۔ پڑھنے والا سمجھ جائے گا۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ عہ 5/-/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ /2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 37 NO. 22	CAWNPORE. Saturday. 29 MAY 1943	کانپور شنبہ ۲۹ مئی ۱۹۴۳ء مطابق ۲۳ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ	جلد ۳۷ نمبر ۲۲

ادبیات

جذبات صدر

(از جناب سید صدر الاسلام صاحب صدر دی۔ ایس۔ پی)

کسی کے وعدے کا اے صدر اعتبار نہیں — ہزار بار کہا ہاں، ہزار بار نہیں
کسی طرح دل پر شوق کو قرار نہیں — ہماری موت ہے یہ شام انتظار نہیں
وہ آئے ہیں شب وعدہ خوشی میں ہوں بیخود — کہ اختیار میں بھی دل پہ اختیار نہیں
کلیم کا جو سنا واقعہ تو ہم سمجھے — نظر کے حوصلہ کا خاک اعتبار نہیں
جنون علائق دنیا سے کر چکا آزاد — کہ اب ہمارے گریباں میں کوئی تار نہیں
فراق دوست میں کس سے بیاں ہو حال دل — وہ وقت ہے کہ زباں پر بھی اعتبار نہیں
سرہانے دوست سے موت آئی آنکھیں ہو گئیں بند — نصیب جاگے کسی کا اب انتظار نہیں
گئے شباب کا رونا ہے سعی لاحاصل — کبھی پلٹ کے جو آئے یہ وہ بہار نہیں
سخن طرازیوں کا لطف اٹھ گیا اے صدر — عزیز و حضرت محشر نہیں بہار نہیں

انتخاب مشاعرہ انجمن جامعہ ادبیہ کانپور

(دوسری قسط)

(جناب ابوالخیال جے۔ آر۔ پال نادر شاہجہانپوری)

وہ بے خبر ہیں فلک تک دہائی جاتی ہے — مرا نصیب کہ یہ بھی ہوائی جاتی ہے
کسی کی زلف کی سرگوشیوں سے صاف کھلا — مری طرف سے لگائی بجھائی جاتی ہے
وہ اور اشک کی چادر چڑھائیں تربت پر — یہی بہت ہے کہ تیوری چڑھائی جاتی ہے
دل و جگر کو جلایا ہے تو نے کیا نادر — جو کوئے یار میں دھونی رمائی جاتی ہے

(جناب پادری ٹی۔ ڈبلو بٹلر صاحب شرر مرادآبادی)

یہاں تو سورہ یٰسین سنائی جاتی ہے — وہاں یہ ناز کہ مہندی لگائی جاتی ہے
مرے نیاز کی اللہ رے قدر افزائی — ہزار سجدوں پہ چلمن اٹھائی جاتی ہے

دنیائے اسلام

ایران کے راستہ روس کو مدد

ایران کے جس راستہ سے روس کو مدد جا رہی ہے اس کے متعلق اچھی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ اس راستہ کے قیام کا انتظام ایران سے برطانوی و روسی معاہدہ اتحاد کے ذریعہ سے ہوا تھا، جس پر جنوری ۱۹۴۲ء میں طہران میں دستخط ہوئے تھے یعنی ایران میں روسی و برطانوی فوجوں کے اس داخلہ کے تقریباً چار ماہ بعد جو ایران کو جرمن ابتدا و نفوذ کا شکار ہونے سے محفوظ رہنے کے لئے عمل میں آیا تھا، ایک حالیہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ اس راستہ پر نئے شہر آباد ہو رہے ہیں۔ ریل کے ڈبوں اور انجنوں کی مرمت کے کارخانے قائم ہو رہے ہیں۔ سامان سے لدی ہوئی گاڑیاں تنگ گھاٹیوں سے بل کھاتی ہوئی گزرتی رہتی ہیں۔ پرزے کر کے لاریاں تیار کرنے کے لئے بڑے بڑے کارخانے قائم ہو گئے ہیں۔ ایک بہت ہی زبردست طیارہ گاہ تعمیر ہوئی جہاں روسی طیارچی امریکی طیاروں کو لے لیتے اور انھیں اڑا کر براہ راست روس لیجاتے ہیں۔ خلیج فارس کی ایک بندرگاہ پر سامان حرب اور رسد لگاتار لیجانے کا سلسلہ قائم ہے۔ ہمیں یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ ایران کے اس راستہ سے جتنا سامان جس رفتار سے پہونچ سکتا ہے اس کے متعلق ٹھیک ٹھیک اطلاعات ہم کو دی جائیں گی لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ روس کو اس راستہ سے یہ فائدہ پہونچ رہا ہے اور جوں جوں وقت گزرتا جائے گا اس کی کارکردگی میں اور اضافہ ہوتا جائے گا۔

روس کو جانے والا یہ بری راستہ دشمن کی کارروائی کی زد سے آزاد ہے بشرطیکہ جرمنوں کی یہ پرانی آرزو کہ بر قاز سے گزر کر بحر قزوین تک پہونچ جائیں پوری نہ ہونے دی جائے گی۔

جرمنوں کی جنگی حکمت عملی کا ایک اہم مقصد یہ رہا ہے کہ روس کو اس کے اتحادیوں سے منقطع کر دیا جائے اور آئندہ موسم گرما میں وہ اس مقصد کی تکمیل کی بڑی تندہی سے کوشش کی جائے گی۔ خود ہمارے بحری بدرقوں کو جو بحر شمال کے راستہ روس جاتے ہیں۔ نہایت سخت سفر کا سامنا ہوتا ہے اور منقطع باردہ کے طویل اور روشن ایام میں ان بدرقوں کے خطرات میں کہیں زیادہ اضافہ ہو جائیگا لیکن دشمن کے طیاروں اور آبدوزوں کے پے در پے حملوں کے باوجود بدرقے گزر ہی جاتے ہیں حالانکہ ان کا امکان موجود ہے کہ جرمن روسی سرے پر اس راستہ کو مسدود کرنے کی مزید کوشش کریں گے۔

اس امر کی علامتیں پائی جا رہی ہیں کہ ہٹلر فن لینڈ کو مزید فوجی امداد دینے پر مجبور کر رہا ہے تاکہ لینن گراڈ اور مانسک ریلوے پر ایک ساتھ حملہ کیا جا سکے اور اگر فنیوں نے پس و پیش کیا تو جرمن پورے طور پر ان کے ملک کو ہتھیا لیں گے۔

مشرقی محاذ کے دوسرے پر جرمن اس بات کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں کہ وہ کیوبان میں اپنے ناکہ پر جمے رہیں، ان کی اس زبردست مقاومت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ قفقاز میں داخل ہونے کے لئے اس چھوٹے سے علاقہ کو کتنی اہمیت دے رہے ہیں ہم کو یقین ہے کہ اس سال وہ اپنی تیاریوں میں اور زیادہ تیزی اور شدت سے مصروف ہیں۔ اس سے قبل کہ ان کی توجہ کہیں اور بٹ جائے وہ چاہتے ہیں کہ چند سخت ضربیں لگا دیں۔

روس۔ امریکہ اور برطانیہ سے سب سے بڑی مدد یہی چاہتا ہے کہ نئے محاذ قائم کئے جائیں لیکن پھر بھی یہ امر انتہائی اہمیت رکھتا ہے کہ روس میں سامان حرب کی امداد برابر پہونچتی رہے اور ہمیں امید ہے کہ ایران کا یہ راستہ آنے والے نازک مہینوں میں روس کی ناقابل شکست دفاع میں نہایت گراں قدر خدمات انجام دے گا۔

عرب مزدوروں کی بنائی ہوئی موٹریں

بغداد بذریعہ ہوائی ڈاک۔ عراق میں کسی جگہ اس طرح کی رائل الیکٹریل اور میکینکل انجینیرز کی ایک ورکشاپ ہے جیسی کہ مصر میں متعدد قائم ہوئی ہیں اس ورکشاپ میں عرب مزدور میکینکل انجنیرنگ کے کام کی ایسی بہترین تربیت پا رہے ہیں جو انھیں یہ جنگ نہ ہوتی تو کبھی نصیب نہ ہو سکتی تھی۔

وہ لمبے لمبے شڈ جن میں یہ ورکشاپ بنائی گئی ہے ہندوستان سے بھیجے گئے ہیں انھیں تھوڑے ہی عرصہ میں کھڑا کر دیا گیا اور ان میں مشینری لگتے ہی کام شروع کر دیا گیا۔ اس کام کے شروع ہونے کے چار مہینوں کے اندر موٹر لاریوں کے پرزے جوڑ کر نقل و حمل کی لاریاں تیار کرنے والوں نے ہزاروں ٹرک بنا کر بھیج دی ہے۔

عراق کو پندرہ لاکھ پونڈ

لندن بذریعہ ہوائی ڈاک۔ اگرچہ جنگی حالات کی بنا پر عراق پٹرولیم کمپنی عراقی حکومت کے ساتھ اپنی اس مستقل قرارداد کو پورا نہ کر سکی کہ ایک خاص مقدار میں تیل نکالا جائے گا لیکن اس وجہ سے عراق کو مالی نقصان نہیں اٹھانا پڑے گا۔ کمپنی عراقی حکومت کو پندرہ لاکھ پونڈ دے رہی ہے اور یہ عراقی حکومت پر کمپنی کا ایک قرض ہوگا اور عراقی پارلیمنٹ سے درخواست کی جائے گی کہ اس قرضہ کے سلسلہ میں جو قرارداد ہوئی ہے وہ اس پر مہر تصدیق ثبت کر دے، اس کے عوض عراق جنگ ختم ہونے کے بعد دو سال تک اس کمپنی کی میعاد میں اضافہ کر دیگا تاکہ کمپنی الموصل آئیل فیلڈ (یعنی موصل میں تیل کے چشموں) کو ترقی دے سکے۔

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۲۹ مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۲

سیاسی خط و کتابت کو کوئی سہولت نہیں بہم پہنچا سکتی

حکومت ہند کا اعلان

ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت ہند کو مہاتما گاندھی کی درخواست موصول ہوئی ہے کہ ان کی ایک مختصر چٹھی مسٹر جناح کو بھیجی جائے جس میں مہاتما گاندھی نے مسٹر جناح سے ملنے کی خواہش کا اظہار فرمائی ہے۔ حکومت ہند نے مہاتما گاندھی سے ملاقاتوں کے بارے میں اپنی پالیسی کے مطابق جو سب کو معلوم ہے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ چٹھی مسٹر جناح کو نہیں بھیجی جاسکتی اور اس نے مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کو اس کی اطلاع دیدی ہے۔ حکومت سیاسی خط و کتابت کے لئے یا ایسے شخص کو ملنے جلنے کے لئے سہولتیں دینے کے لئے تیار نہیں ہے جو خلاف قانون اجتماعی تحریک شروع کرنے کے لئے ذمہ دار ہے اور جس نے ابھی تک اس سے بے تعلقی کا اظہار نہیں کیا ہے اور بدیں وجہ ہندوستان کی جنگی کوششوں میں ایک نازک زمانہ میں بہت بڑی رکاوٹ پیدا کی ہے۔ یہ مہاتما گاندھی پر منحصر ہے کہ وہ ایک مرتبہ پھر حکومت ہند کو اس کا اطمینان دلادیں کہ ملک کے پبلک کاموں میں حصہ لینے کی اجازت دینے سے حکومت کی جنگی کوششوں کے لئے کوئی اندیشہ نہ ہوگا۔ جب تک وہ ایسا نہیں کرتے ان پر جو پابندیاں عائد ہیں وہ انکی اپنی مرضی سے عائد ہیں۔

اس سلسلہ میں مہاتما گاندھی کی چٹھی کو سامنے رکھتے ہوئے سیاسی آبزرور ان کو وہ الفاظ یاد آرہے ہیں جو مسٹر جناح نے پچھلے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ دہلی میں کہے تھے۔ مسٹر جناح نے کہا تھا کہ اگر مہاتما گاندھی اب بھی پاکستان کی بنیادوں پر مسلم لیگ سے سمجھوتا کرنے کو آمادہ ہوں تو مجھ سے زیادہ اس کا خیر مقدم کوئی نہیں کرے گا۔ میں آپ لوگوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ دن ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کیلئے سب سے بڑا دن ہوگا۔ اگر انھوں نے اس کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو مہاتما گاندھی کو مجھے براہ راست چٹھی لکھنے میں کونسی چیز مانع ہے۔ وہ وائسرائے کو چٹھیاں لکھ رہے ہیں۔ وہ براہ راست مجھے چٹھی کیوں کیوں نہیں لکھتے، انھیں ایسا کرنے سے کون روکتا ہے۔ وائسرائے کے پاس جانے، وفد لیجانے اور ان سے خط و کتابت کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ آج مہاتما گاندھی کو کون روک سکتا ہے۔ میں ایک لمحہ کیلئے بھی یہ یقین نہیں کرسکتا کہ اس ملک میں گورنمنٹ خواہ کتنی بھی طاقتور کیوں نہ ہو۔ آپ لوگ حکومت کے خلاف خواہ کچھ بھی کیوں نہ کہیں لیکن حکومت اس چٹھی کو روکنے کی جرأت نہیں کریگی اگر وہ مجھے لکھی گئی ہو۔ اگر حکومت نے ایسا کام کیا تو یہ بہت مخدوش فعل ہوگا۔ لیکن میں مہاتما گاندھی یا کانگریس یا ہندو لیڈروں کی پالیسی میں کسی قسم کی بھی تبدیلی کے کوئی آثار نہیں پاتا۔

حکومت برطانیہ کی کامل حمایت

حکومت ہند نے مہاتما گاندھی کی چٹھی مسٹر جناح کو بھیجنے سے انکار کردیا ہے۔ اس پر برطانی سرکاری حلقوں کا رویہ بالکل صاف ہے، رائٹر کے نامہ نگار خصوصی نے اس سلسلہ میں لکھا ہے کہ برطانیہ کے سرکاری حلقوں کا رویہ یہ ہے کہ حکومت برطانیہ حکومت ہند کے فیصلہ کی پوری حمایت کرے گی۔ باختیار حلقوں میں یہ کہا جارہا ہے کہ ہندوستان کی سلامتی اور جنگ کو جاری رکھنے کے خیال سے حکومت کا کوئی ایسا ارادہ نہیں ہے کہ جنگ کے دوران میں مہاتما گاندھی یا کانگریس کے دوسرے لیڈران کو جو آجکل نظر بند ہیں اس وقت تک کسی سیاسی بحث مباحثہ یا بات چیت میں حصہ لینے کی اجازت دیجائے جب تک کہ وہ عدم تعاون (اہنسا) اور ہندوستان میں جنگی کوششوں کے خلاف مہم کی پالیسی کے پابند ہیں اور حکومت ہند کے کمیونگ کے الفاظ میں جب تک کہ انھیں ایک مرتبہ پھر ملک سے جنگی کاموں میں حصہ لینے کی اجازت بلا کسی خدشہ کے دیجا سکے۔

اس پالیسی پر اڑے رہتے ہوئے حکومت نے پریزیڈنٹ روزویلٹ کے خاص نمائندہ مسٹر ولیم فلپس، سر تیج بہادر سپرو، مسٹر راجگوپال آچاریہ اور دوسرے لیڈروں کو مہاتما گاندھی سے ملنے کی اجازت نہیں دی۔ مسٹر چرچل نے امریکہ کی کانگریس میں جو پالیسی پیش کی ہے حکومت ہند کا فیصلہ اس کے عین مطابق ہے۔

حکومت یوپی کا نیا حکم

ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت یوپی نے حال ہی میں ایک حکم کے ذریعہ صوبہ میں سوتی کپڑے اور سوت کے وعدے کے سودوں کی ممانعت کردی تھی۔ حکومت کے پاس یہ یقین کرنے کے لئے وجہ موجود ہیں کہ کچھ بیوپاری اس حکم کو ٹالنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اسلئے آج ایک اور حکم جاری کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ اس قسم کے تمام سودے بے وجوہ قرار دیدئے گئے ہیں خواہ وہ کسی تاریخ کو کئے گئے ہوں۔

حکومت آج یوپی کاٹن پیس گڈس کنٹرول آرڈر یعنی سوتی کپڑے پر کنٹرول کا آرڈر بھی جاری کررہی ہے یہ حکم ہر قسم کے سوت اور سوتی کپڑے پر نافذ ہوگا جو کہ بجلی سے چلنے والے کارخانوں میں تیار ہوتا ہے، اور اسکا مقصد یہ ہے کہ نفع اٹھانے کی خاطر کپڑا اور سوت جمع نہ کیا جائے اور ایک تھوک بیوپاری دوسرے بیوپاری کو لگاتار اونچے بھاؤ پر کپڑا اور سوت فروخت نہ کرسکے۔ اس حکم کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر مل اور خوردہ فروش بیوپاری تک کپڑا اور سوت پہونچانے کا کام ایک تھوک فروش دوکاندار سے زیادہ نہیں کرسکے گا اور یہ کہ مل سے جو کپڑا نکلے گا اس پر اس مہینہ اور سال کی مہر لگی ہوگی جس میں وہ تیار ہوا ہے۔ کسی بیوپاری کو اس تاریخ سے تین ماہ بعد تک کپڑا رکھنا جرم ہوگا۔ اسی طرح اس حکم کے تین ماہ کے بعد کوئی بیوپاری بغیر مہر لگا ہوا کپڑا نہیں رکھ سکے گا۔

چیرمین میونسپل بورڈ پر اعتماد

وقت کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ رائے بہادر لالہ ایشور پرشاد باگلا چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں مسٹر ایچ ایم سمیع نے میونسپل بورڈ کے انتظام پر نکتہ چینی اور موجودہ چیرمین کے اوپر پارٹی بندی اور فرقہ وارانہ طور پر کام کرنے کا الزام لگایا، اور گورنمنٹ سے اس کی تحقیقات کرنے کے لئے درخواست کی۔

مسٹر گر پرشاد کپور نے کہا کہ مسٹر سمیع نے اپنے عہد میں بورڈ کے کاموں میں ایسی مشکلات پیدا کی ہیں کہ جن کا آج بورڈ کو مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے، انھوں نے کہا کہ مسٹر سمیع اور ان کے دوست اس بد انتظامی کی تحقیقات کو بچانے کے لئے جو ان کے عہد میں ہوئی ہیں اس قدر شور و غل مچا رہے ہیں۔

مسٹر بیکٹ وڈنے کہا کہ مسٹر سمیع کی تجویز عدم اعتماد کے ایک ووٹ کے برابر تھی اس لئے اس پر الگ غور کرنا چاہیئے۔

بحث و مباحثہ کے بعد مسٹر سمیع کی تجویز بڑی کثرت آراء سے گر گئی، اس کے فوراً بعد مسٹر دیویندر سروپ نے موجودہ چیرمین کی بہتر کارگزاری کی تعریف میں ایک ریزولیوشن پیش کیا اور یہ ریزولیوشن مسٹر سمیع کی مخالفت کے بعد منظور کر لیا گیا

آدی ہندو کانفرنس

مسٹر آر۔ ایس۔ رام سہائے کے زیر صدارت یو۔ پی۔ آدی ہندو ڈپریسڈ کلاسز کی کانفرنس ہردوئی میں منعقد ہوئی، جس میں ایک ریزولیوشن میں کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا اور وزیر ہند سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ پسماندہ طبقہ اور ملک کے دوسرے فریقوں کے نمائندوں کی ایک متحدہ جماعت ملک کے لئے آئیندہ کانسٹی ٹیوشن بنانے کے لئے بنائیں، یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ وہ کانسٹی ٹیوشن منظور ہوگا جس میں ملک کے سب فرقوں کے درمیان قانون سازی اور انتظامیہ پاور مساویانہ ہوں گی۔

۲۹ نظر بندوں کی رہائی

۲۹ کانگریسی کارکن جو کہ ڈیفنس آف انڈیا رولس کی دفعہ ۲۶ کے ماتحت مختلف جیلوں میں نظر بند تھے وہ بلاشرط رہا کردئے گئے، اس میں مسٹر رامچندر مصدی، بھگت دیال داس ممبر اسمبلی اور مسٹر سریرام آفس سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی اور کانپور کے مشہور تاجر مسٹر بھارگوا بھی شامل ہیں۔

ہولناک سانحہ

۳۰ مئی کی صبح کو ایک ہولناک واقعہ پیش آیا جبکہ چار اشخاص الگن ملس گھاٹ کے قریب دریائے گنگا میں ڈوب گئے، جہاں کہ وہ اشنان کررہے تھے۔

مسٹر سروپ چند انکم ٹیکس آفیسر گورکھپور اپنے دو لڑکوں اور داماد کے ہمراہ دریا میں اشنان کرنے گئے اشنان کرتے وقت داماد ڈوبتا دکھائی دیا مسٹر سروپ چند اوس کو بچانے کے لئے بڑھے لیکن وہ اوس کو نہ بچا سکے اور خود ڈوبنے لگے پھر ان کے دونوں لڑکوں نے ان کو بچانے کی کوشش کی لیکن وہ دونوں بھی ڈوب گئے، بعد کو اور آدمی بھی وہاں پہونچ گئے مگر بے کار تین نعشیں تو سرسیا گھاٹ کے قریب ملیں اور چوتھی نعش ابھی تک لاپتہ ہے۔

کپڑے کی قیمت گھٹ گئی

یوپی گورنمنٹ نے کپڑے کے کنٹرول کے متعلق جو حکم شائع کیا ہے اس کا بازار پر فوراً اثر ہوا اور تقریباً ۱۰-۱۵ فی صدی قیمت کم ہوگئی اور امید کی جاتی ہے کہ کپڑے کی قیمت ۲۵ یا ۳۰ فی صدی تک گھٹ جائے گی۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا جلسہ

۲۷ مئی کو پرتاپ پریس میں کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں "وطن" کے ایڈیٹر مسٹر یوسف کے ایک مطالبہ کی تائید کرتے ہوئے ایک ریزولیوشن پاس ہوا کہ ہندوستان کے تمام پرچوں کی سرکاری طور پر تحقیقات کیجائے اور ان کی تکالیف کو دور کیا جاوے۔

بحکم جناب منصرم ... جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۸۶ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت جج خفیفہ صاحب بہادر کانپور ضلع کانپور

The Cawnpore Improvement Trust, a corporation sole constituted under the U.P. Town Improvement Act 1919. (Act VIII of 1919) having its office at Civil lines Cawnpore Through Man Singh Esquire., C.B.E., R.B. Chairman of the said Trust residing at Tilak Nagar, Cawnpore .... Plaintiff

بنام

Binda Ram & Others Defandant.

To, بنام

To, Binda Ram & Bhagwandin adults sons of Lala Sewa Ram Caste Teli R/o Dana khori Mohal, Cawnpore, Defendants

ہرگاہ Plaintiff نے آپ کے نام ایک نالش بابت Rs 75/-/- کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۱ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم جگت نرائن نگم

منصرم جج خفیفہ کانپور۔

(مہر عدالت)

بحکم جناب منصف صاحب بہادر قنوج

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی قنوج مقام سرائمیران ضلع فرخ آباد

مقدمہ نمبر اجراء ۱۷۲ بابت سنہ ۱۹۴۳ء

نراین داس ولد چتر قوم لودھ ساکن سگرا موضع کنولی پرگنہ تروا، و بنسی دھر ولد لال من قوم لودھ ساکن نگلہ مہاراج پور موضع صدر پور پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ ڈگریداران مدعی

الیشری پرشاد ولد مدھی لعل قوم مہاجن ساکن ہاتھن پرگنہ چھبرامئو۔ مدعا علیہ

بنام الیشری پرشاد ولد مدھی لال قوم مہاجن ساکن ہاتھن۔ پرگنہ چھبرامئو ضلع فرخ آباد (مدیون ڈگری)

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان نراین داس وغیرہ ڈگری داران نے واسطے نیلام جائداد مقروقہ کے درخواست گزرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۳ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم شیام لال منصرم عدالت منصفی قنوج

(مہر عدالت)

اختلاف رائے ہے کہ جرمنی ابھی اور کتنے عرصہ تک ڈٹ سکتا ہے۔

لیکن ان کا اندازہ بہت کچھ ملتا جلتا ہے۔ ایک روز میں نے ڈنر کے وقت سوئیڈن کے ایک سرکردہ فوجی افسر سے اور ایک سرکردہ بنکر سے رائے طلب کی دونوں نے یہی جواب دیا کہ ایک دو سال سے کم نہیں، آیندہ سال کے آخر سے زیادہ نہیں۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۴۳ء)

نمبر مقدمہ ۲۲۰

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر گھاٹم پور مقام کانپور

ٹھاکر بیمبھر سنگھ بنام مسماۃ جانکی کنور وغیرہ مدعی۔

بنام مسماۃ جانکی بیوہ گوکل برہمن ساکن موضع سہاری پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بیدخلی ۱۷ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲ ماہ جون سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات ادا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں، اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے، واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔

پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کے جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

باجلاس جناب مسٹر آفتاب احمد صاحب بہادر منصف کاسگنج ضلع علیگڈھ

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۰۹ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت خفیفہ کاسگنج ضلع علیگڈھ

عبدالصمد ولد وفاتی قوم شیخ قصبہ ستا در پرگنہ بہادر

بنام فرم دانمل شب ناتھ رائے کا ہوکوٹھی کانپور بذریعہ شب ناتھ رائے مالک فرم مذکور مدعا علیہ کانپور

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دو سو پچاس روپیہ (۲۵۰) کے دائر کی ہے، لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں، اور ہرگاہ وہ تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔

پس آپ کو لازم ہے کہ آپ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں، آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت جج خفیفہ کاسگنج۔

(مہر عدالت)

انقرہ کی فوجی چھاؤنی کے قریب صبح ہی صبح چھما چھم چھما چھم" کی دلکش آواز سنائی دی تو ترکی سپاہیوں کے دلوں میں اس آواز نے کچھ گدگدی سی پیدا کردی اور جب سپاہیوں کو یہ معلوم ہوا کہ دو کافر ادا حسین وجمیل لڑکیاں فوجی بارکوں کے قریب ناچ رہی ہیں تو غریب سپاہی جو عورتوں کے بھوکے ہوتے ہیں، جذبات پر قابو نہ رکھ سکے۔ فوراً ان پریوں کے درشن کے لئے پہنچ گئے۔

سپاہیوں نے دیکھا کہ سترہ اٹھارہ سال کی دو لڑکیاں عالم مستی میں رقص کر رہی ہیں۔ کبھی سپاہیوں کو دیکھکر آنکھ مارتی ہیں۔ کبھی سینہ کو تھرتھراتی ہیں اور کبھی کولھوں کو مٹکاتی ہیں۔ سپاہیوں کو یہ معلوم ہوا جیسے آسمان سے دو حوریں ان کا دل بہلانے کیلئے اتر آئی ہوں۔ بیچارے سپاہی ان کافر ادا لڑکیوں پر لٹو ہو گئے اور لڑکیوں کو فوجی بارک میں لے آئے۔ خوب خاطر و تواضع کی گئی لیکن چند ہی گھنٹوں کے بعد اس چیز کا انکشاف ہو گیا کہ یہ کافر ادا لڑکیاں نواب مسولینی بہادر کی اُمت ہیں جو سپاہیوں کو دام حسن میں گرفتار کرنے کے لئے آئی ہوئی ہیں۔ کہ فوجی راز معلوم کرنے کے بعد کچھ ملک و وطن کی خدمت انجام دے سکیں۔ چنانچہ ان دونوں جاسوس لڑکیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ سنا گیا ہے کہ آجکل یہ ترکی میں نظر بند ہیں۔ لیکن نظر بندی میں بھی نہ جانے، کیا قیامت ڈھا رہی ہوں گی۔

اخبار نویسوں کیلئے فنڈ

لاہور، ۲۵ مئی پنجاب کے اخبار نویسوں کا ایک جلسہ لاہور میں ہوا اس میں مسٹر ایف ڈبلو بسٹن ایڈیٹر سول ملٹری گزٹ کی صدارت میں اخبار نویسوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ مسٹر جنگ بہادر سنگھ اسسٹنٹ ایڈیٹر "ٹریبون" اس کے جنرل سکریٹری چنے گئے۔ اس جلسہ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا کہ ایک لاکھ روپیہ کا ایک فنڈ قائم کیا جائے جس سے ان اخبار نویسوں کی مدد کیجائے جو مصیبت میں مبتلا ہوں۔ اس فنڈ میں اُردو کے روزانہ "ویر بھارت" اخبار نے ایکہزار روپیہ چندہ دیا ہے

چار حروں کو پھانسی دیدی گئی

کراچی ۲۵ مئی۔ مزید چار حروں کو سکھر جیل میں پھانسی دیدی گئی ہے۔ ان حروں کو مارشل لا کے افسران نے مسلح ڈکیتیوں کے سلسلہ میں گرفتار کیا تھا۔ مارشل لا کی عدالتوں میں ہی ان کے خلاف مقدمات چلائے گئے تھے۔ اور ان کو سزائے موت دیدی گئی تھی۔ اب تک مارشل لا کے حکام کے فیصلوں کے مطابق ایک سو سے زائد حروں کو پھانسی دی جا چکی ہے۔

شہیدان قوم کے شعلے

ذیل کے جنگی دور میں یہ روسی نظم یقیناً اردو ادب میں ایک بیش قیمت اضافہ سمجھی جائیگی معنویت اور جوش کے لحاظ سے اس روسی نظم کا ادبی پایہ بہت بلند ہے ہمیں امید ہے کہ ناظرین میں یہ ادبی کوشش مقبول ہوگی۔

آؤ! ان شہیدان قوم کی یاد میں ایک گیت گائیں۔
جنھوں نے دشمن کی گولی سینے کے پار ہو جانے کے قبل قومی جھنڈا سرنگوں نہیں ہونے دیا۔
ہم ان کی یاد میں گیت گائیں گے۔ ان کے ماتم میں نہیں ماتم مردوں کا ہوتا ہے، دوستو!
وہ تو شہیدان قوم ہیں، غیر فانی، موت کی دست برد سے بہت بلند۔
دشمن نے ان کے جسموں کے ڈھانچوں کو نذر آتش کر دیا۔
ساتھیو! تم نے وہ شعلے دیکھے جو ان جسموں سے اٹھ رہے تھے۔
یہ شعلے قوم اور وطن کی آزادی کے لہراتے ہوئے آتشیں جھنڈے ہیں۔
یہ شعلے وہ چراغ تھے جن میں سے ظلمت غلامی مستقل اجالے میں تبدیل ہو گئی۔
یہ شعلے وہ آتشیں مقراض تھے جن سے قوم و ملک کے گلے میں پڑا ہوا بند غلامی کاٹ ڈالا جائے۔
یہ شعلے ایک مقدس اسرار ہیں ان میں قربانی کی وہ آگ پنہاں ہے جو دشمن کے خاشاک کو پھونک کر رکھ دیگی ایسے شعلوں سے موت کو زندگی میں ڈھالا جاتا ہے دوامی اور غیر فانی زندگی میں۔
ایسے شعلے سونے سے زیادہ زریں اور چاندی سے زیادہ نقرئی ثابت ہوتے ہیں۔
اے شہیدان قوم کے شعلو! تم نے قوم و ملک کی تاریخ کو اپنے آتشیں تنفس کی ایک ایسی کلی پیش کردی ہے جو کھِل کر فرزندان قوم کے دلوں کے چپے چپے پر گلزار آزادی بسا دے گی۔
تمھارے آتشیں تنفس کی یہ کلی بنی نوع انسان کے سرمایہ واقعات میں بیش قیمت ترین اضافہ ہے۔ اس کلی کے پھول بننے پر دنیا نکہت آزادی سے مہک اٹھیگی۔

* زمانہ حاضرہ کے تبدیل شدہ حالات میں آجکل کی لڑکیوں کیلئے بعض اصولوں کو برقرار رکھا جائے۔ یہ وعظ کہ جانا درست نہیں کہ عورت اپنے شوہر کی ملکیت ہے اور اُسے اپنا شوہر منتخب کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے نہ وہ شوہر کے ساتھ مساوی حقوق کا دعوی کر سکتی ہے شوہر پرستی کیسی ہی قابل تعریف صفت ہو لیکن یہ کتنا کفر سے کم نہیں کہ شوہر اپنی بیویوں کے جان و مال کے مالک ہیں اور عورتوں کی شجاعت صرف اس بات پر منحصر ہے کہ وہ شوہروں کی اطاعت اور خدمت اور بھگتی میں مصروف رہیں۔ ہندوستان کی لڑکیوں کو استری دھرم کی غلط تعلیم دیکر گمراہ کیا گیا ہے سب سے پہلے اس تعلیم کو موقوف کرنا چاہیئے تب ہندوستان اصلی آزادی حاصل کرے گا۔

ہندوستانی خواتین میدان ترقی میں!

ایک گریجویٹ ہندو خاتون کے قلم سے

صدیوں تک خوفناک مصائب برداشت کرنے اور بے سود قربانیوں کے بعد تعلیم یافتہ طبقہ نسواں کی آنکھیں کھلنے لگی ہیں اور اسے یقین ہو گیا ہے کہ جب تک ان اسباب کو دور نہ کیا جائے جو ان کی بے حسی کا موجب ہیں کسی بہتری کی امید رکھنا عبث ہے۔ ہندوستانی عورتوں اب بخوبی ذہن نشین ہو گیا ہے کہ زمانہ ماضی میں ان پر اس وجہ سے ظلم ہوتا رہا کہ وہ تعلیم سے بے بہرہ، کمزور اور غیر مسلح تھیں اور جب تک وہ تعلیم و تربیت حاصل کر کے مضبوط نہ ہو جائیں اور اپنی تمام کمزوریوں کو دور نہ کریں ان کے درد کا مداوا نہ ہوگا۔ خیالات میں تبدیلی پیدا ہونے کیوجہ سے ہندوستان میں اصلاحات کی تحریک جاری ہو گی جو یوماً فیوماً ترقی کر رہی ہے جس کا مقصد عورتوں کے [illegible] پرانے اصول کو بدلنا اور نیا اصول قائم کرنا ہے ایک طرف اس تحریک کا نتیجہ یہ ہے کہ آئینی ذرائع سے عورتوں کی حالت کو درست کرنے کی کوشش شروع ہو گئی ہے۔ ایسے قوانین پاس کرانے کی سعی ہو رہی ہے کہ عورتیں جائداد سے محروم نہ رہیں۔ شادی کرنے میں انکی مرضی کو دخل ہو اور صغیر سنی کی شادی کا انسداد کر کے انکی صحت کی حفاظت کیجائے!

معقولیت پسند شخص انکار نہیں کر سکتا کہ ہندوستانی عورتوں نے جب اپنے حقوق حاصل کر لئے تو اس سے تمام ملک کو فائدہ پہنچے گا۔ محض اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ عورتوں کو تعلیم دیدی جائے اور بالغ ہونے سے پہلے ان کی شادی نہ کیجائے اور والدین کے ورثہ میں سے کچھ حصہ ملجائے بلکہ عورتوں کی زندگی میں انقلاب عظیم درکار ہے۔ عورتوں کو ہر معاملہ میں مردوں کے بالکل مساوی حقوق ملنے چاہئیں۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ جب وہ اس کے قابل ہوں تو سرکاری محکموں میں اعلیٰ عہدوں سے محض جنسیت کی وجہ سے انھیں محروم رکھا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ دقیانوسی خیالات کے لوگ بڑا غل مچائیں گے اور کہیں گے کہ عورتوں کا کام صرف بچے پالنا اور گھر کا کام کاج کرنا ہے نہ کہ میدان جنگ میں جانا یا سرکاری نظام یا وکالت کرنا یا جج بنکر انصاف کرنا۔ لیکن مخالفت کا یہ طوفان عارضی ہوگا۔ اول تو مخالفین کا اعتراض بے معنی ہے۔ دوم یہ کہ قوم پرست ہندوستان اور تمام نوجوان مرد اور عورتیں اس اصلاح کی حامی ہیں اور زمانہ تیزی سے منزل مقصود کیطرف بڑھ رہا ہے۔ کیا ہم نہیں دیکھتے کہ گریجوایٹ لڑکیوں کی تعداد روز افزوں ہے اور وہ بازاروں میں پردہ کی پرواہ نہ کر کے آزادی کے ساتھ اسطرح چلتی پھرتی ہیں جسطرح گریجویٹ لڑکے۔ اور کیا چند عورتیں وکالت اور مطب نہیں کر رہی ہیں!

اگر ہم ذرا آنکھیں کھولکر دیکھیں تو نظر آئیگا کہ صدہا عورتیں آزادانہ زندگی بسر کر رہی ہیں اپنی روزی پیدا کرتی ہیں اور مردوں سے ذرا کم نہیں ہیں۔ وہ زمانہ دور نہیں جبکہ ہر امتحان مقابلہ اور زندگی کے ہر شعبہ میں عورتیں مردوں کے پہلو بہ پہلو نظر آئیں گی۔ آج کل کے نوجوانوں میں عام خواہش پائی جاتی ہے کہ وہ تعلیم یافتہ اور آزاد خیال لڑکیوں سے شادیاں کریں جس کے یہ معنی ہیں کہ جنسیت کا امتیاز بہت جلد اڑ جائیگا

ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہندوستانی عورتوں کے متعلق قدیم اصولوں کا احترام نہ کیا جائے یا یہ کہ ممالک غیر کی عورتوں کے اصولوں کو ہم اس پر ترجیح دیتے ہیں۔ بخلاف اس کے ہندوستان قدیم کی دیویوں کی ہمارے دل میں بہت عزت ہے دنیا کے اور کسی ملک کو ایسی خواتین نصیب نہیں ہوئیں جو ہندوستان قدیم نے پیدا کیں۔ ان عفت مآب عورتوں کی شاندار تاریخ جنھوں نے اپنی عصمت اور عفت کی خاطر ہولناک مظالم برداشت کئے اور ان کے پائے استقلال ذرا متزلزل نہوئے جنکی ہمت اور حوصلہ شجاع ترین مردوں سے بھی بڑھا ہوا تھا۔ ہمیشہ ناقابل فراموش رہے گی اور ہندوستان ہمیشہ ان کے کارناموں پر بجا طور پر فخر کریگا۔ لیکن ان خواتین کی ہر ممکن عزت کرتے ہوئے ہمارے خیال میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم

کاہلوں کا راجا

محمد عبدالقادر صاحب فاروقی حیات نگری

آؤ بچو! میں تمھیں ایک اچھی سی بات بتاؤں، ہاں! آنکھیں تو بند کرو! بند کیں؟ کھولو اب! یہ دیکھو۔ راج نگر یہاں سے بڑھکر ایک سست اور کاہل پڑا ہوا ہے۔ وہ دیکھو۔ دور! دو کاہل جامن کے پیڑ تلے اژدھے کی طرح اطمینان سے پڑے ہیں۔ یہ کوئی کام کاج نہیں کرتے بھیک اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے جو کچھ ملجاتا ہے وہی کھا پی کر جہاں جگہ ملجاتی ہے پڑ جاتے ہیں۔

وہ دیکھو دور راستے پر کوئی آ رہا ہے۔ بھلا کون ہوگا وہ؟ ہاں ذرا اب صاف دکھائی دینے لگا۔ ارے وہ تو سانڈنی سوار ہے۔ مگر اس نے ایک دم سانڈنی روک کیوں لی؟ ہاں ٹھیک تو ہے۔ ان دو کاہلوں میں سے ایک اسے نزدیک آنے کیلئے انگلی سے اشارہ کر رہا ہے۔

بڑا رحمدل معلوم ہوتا ہے سانڈنی سوار ہاں وہ لو، اس نے سانڈنی کو نیچے بٹھایا اور خود بھی نیچے اتر آیا وہ سمجھ رہا ہے کہ شاید دونوں غریب بیمار ہیں اور انھیں مدد کی ضرورت ہے۔

سانڈنی سوار کاہلوں کے پاس جاکر کچھ بات کر رہا ہے۔ شاید پوچھ رہا ہے کہ مجھے کس لئے بلایا ہے؟ یہ کاہل بھی کیسا استاد ہے! انگلی سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر، درخت سے گری ہوئی جامنیں دکھا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ بھیا سانڈنی سوار ذرا یہ جامنیں میرے منہ میں ڈال دو۔

اُنوہ! سانڈنی سوار تو بگڑ گیا۔ وہ دیکھو اُس نے شٹراخ سے کاہل کے ایک چابک رسید کیا۔ لیکن یہ کاہل بھی کس بلا کا ہے کہ چابک کھا کر اُف تک نہ کی! ہاں بھئی کاہل جو ٹھہرا! چیخنے کیلئے منہ کون کھولے! سنو تو سانڈنی سوار کاہل سے کیا کہہ رہا ہے۔

شرم نہیں آتی تجھے! میں نہایت ضروری کام سے جا رہا تھا تو نے فضول مجھے کیوں روکا؟ یہ ایک ہاتھ کے فاصلے پر پڑی ہوئی جامنیں تجھ سے اپنے منہ میں نہ ڈالی گئیں؟ احمق! پاجی!! کاہل کہیں کا!!!

وہ دیکھو اس دوسرے کاہل کو! کیسا بے چین سو رہا ہے! آخر کھول ہی دیا اس نے منہ۔ اب سنو تو وہ کیا کہہ رہا ہے ــــ

حضت! سچ مچ میرا یہ دوست بڑا کاہل ہے۔ آپ نے اسے سزا دی۔ بہت اچھا کیا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک کتا آکر میرا منہ چاٹنے لگا تھا میں نے اس سے لاکھ کہا کہ بھائی! اس طرح عہدی بنکر کیوں پڑا ہے؟ نظر نہیں آتا؟ یہ کتا میرا منہ چاٹ رہا ہے۔ ذرا اٹھکر اس کتے کو دھتکار دے۔ میں چیخا کیا مگر میرا دوست اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔

خوب! وہ سانڈنی سوار کہاں تو غصے میں لال پیلا ہو رہا تھا اور کہاں یہ گفتگو سنکر مارے ہنسی کے دہرا ہوا جا رہا ہے۔ دیکھو تو کس زور سے قہقہہ لگا رہا ہے کہ پیٹ میں بل پڑ پڑ جا رہے ہیں۔ ایسے انوکھے کاہلوں کو دیکھکر بغیر ہنسے کون رہ سکتا ہے ✻

✻

اچھا تو وہ سانڈنی سوار کچھ کہہ رہا ہے "تم دونوں واقعی عجیب! بندار ہو (جامن والے سے مخاطب ہو) تو تو خیر عہدی اور جاہل ہی ہے، لیکن یہ تیرا دوسرا ساتھی تو کاہل ہی نہیں، کاہلوں کا راجہ ہے۔ راجہ! مبارک ہو تمھیں یہ کاہلی! ایک ہے "رئیس الکہلا" اور دوسرا "ملک الکہلا"! قہ قہ قہ قہ! !

کیوں بچو! کیسی رہی یہ کہانی؟

پابندی ہٹالی گئی

یو پی گورنمنٹ نے منروا موویٹون کی شوشل تصویر "الٹی گنگا" اور نیشنل اسٹوڈیو کی اقتصادی تصویر "روٹی" پر سے پابندی اٹھالی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ اب دونوں بنیظیر شوشل اور اقتصادی تصویروں کی نمائش تمام یوپی میں ممنوع قرار دیدی گئی تھیں۔ لیکن اب یوپی گورنمنٹ ان فلموں کو بے ضرر خیال کرتے ہوئے اپنا حکم واپس لے لیا ہے۔

لہذا اب یہ دونوں تصویریں یوپی میں چلیں گی۔ اور عنقریب کانپور میں بھی ان دونوں تصویروں کی نمائش ہونے والی ہے۔

محبوب کی نجمہ کا انتظار

مسٹر محبوب کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ مسٹر محبوب نے ہمیشہ ہی اپنی فلموں کو اس عامیانہ اور بازاری رنگ سے پاک رکھا ہے جو ہندوستان کے فلم سازوں کی بدمذاقی کی وجہ سے وبا کی طرح پھیلتا چلا جا رہا ہے چنانچہ محبوب کی نجمہ بھی ایک نہایت دلکش اور سنجیدہ تصویر ہے جس میں لکھنؤ کے نوابوں کی زندگی کو بڑے سلیقہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

نجمہ صرف ڈائرکشن ہی کے لحاظ سے ایک بلند پایہ تصویر نہیں ہے بلکہ نجمہ کے افسانے کا سٹ اور موسیقی میں بھی بلا کی کشش ہے۔ خیال ہے کہ یہ تصویر آمدنی، مقبولیت اور ہردلعزیزی کے لحاظ سے محبوب کی تمام سابقہ تصاویر کو پیچھے چھوڑ دے گی۔

شمالی ہند میں نجمہ کا بڑی بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ توقع ہے کہ یہ لاجواب مسلم سوشل تصویر جون کے پہلے ہفتہ میں شمالی ہند کے بہت سے بڑے بڑے اسٹیشنوں پر نمائش کے لئے پیش کر دیجائے گی۔

پنجاب یونیورسٹی کا شعبہ اخبار نویسی

لاہور۔ ۲۴ مئی پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ جرنلزم کی سالانہ کانفرنس کے صدر مسٹر پوتھن جوزف ایڈیٹر "ڈون" نے اپنے خطبہ صدارت میں یہ تجویز کیا کہ حکومت ہندوستان کے اخبار نویسوں کی اقتصادی بہبودی کے لئے اور ان کو نفع خیز بیوپاریوں سے بچانے کے لئے مداخلت کرے۔

حکومت کی شرطیں ماننے سے انکار

الہ آباد ۲۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو پی اس مراسلہ پر غور کر رہی ہے جو مسز وجے لکشمی پنڈت اور مسز اندرا گاندھی نے بھیجا ہے جس میں حکومت کو مطلع کیا ہے کہ وہ ان شرطوں کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں جن کے ماتحت ان کو الموڑہ کھالی ریاست میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ابھی تک حکومت یوپی نے کوئی آخری فیصلہ نہیں کیا خیال ہے کہ حکومت یوپی جلد ہی کوئی فیصلہ کرے گی۔

ناگپور ۲۲ مئی۔ سی۔ پی کے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر ہند نے مسٹر آر۔ کے پاٹل آئی۔ سی۔ ایس کو ۲۹ اپریل کے تیسرے پہر سے انڈین سول سروس سے استعفیٰ دینے کی اجازت دیدی ہے۔

اقوالِ زرّیں

نیک عمل کے معاوضہ کی تلاش نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ وہ خود اپنا معاوضہ ہے۔

عام طور پر یہ اعلیٰ کامیابی کی دلیل ہے کہ سخت سے سخت مطلب کو بھی نہایت سادہ طریقہ سے بیان کریں۔

آہستہ سوچنا عقلمندی ہے اور آہستہ گانا بیوقوفی۔

شاعری تمام اشیاء کو محبوب دلپسندیدہ بنا دیتی ہے، شاعری ان تمام اشیاء کو جو دنیا میں بہترین اور بہت ہی خوبصورت ہیں غیر فانی بنا دیتی ہیں۔

کسی قوم کا ادب اس کے اخلاق کا صحیح ترجمان ہوتا ہے اور وہ ادب اعلیٰ ہے جو اعلیٰ سے اعلیٰ خیالات کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے والوں کے آگے پیش کرتا ہے۔

روح کے پردہ میں جو کچھ ہمارے احساسات کو محسوس ہوتا ہے اس کو فن لطیف کہتے ہیں۔

موجِ تبسّم

راہگیر:۔ جنگ یورپ کب ختم ہو گی؟
نجومی:۔ جب بر سرِ پیکار حکومتیں لڑنا چھوڑ دینگی۔

محبوبہ:۔ (رسیور اُٹھاتے ہوئے) خوب آپ ہیں؟
بہرہ عاشق:۔ جی نہیں، میں ہوں میں!

مجسٹریٹ:۔ (چور سے) کیا تم نے چوری کی۔
چور:۔ اگر حضور چوری نہ کرتا تو پولیس کو کیا پڑی تھی جو آپ سے ملاقات کراتی۔

باپ:۔ (بیٹے سے) کیا تم نے اپنی ماں سے یہ کہا تھا کہ میں ندی کے کنارے جھک مار رہا تھا۔
بیٹا:۔ جی ہاں!
باپ۔ کیوں۔
بیٹا:۔ تو کیا آپ مچھلی کا شکار نہیں کھیل رہے تھے؟ جھک تو مچھلی کو کہتے ہیں ابا۔

مسولینی کی نئی ہدایات

لندن۔ ۲۶ مئی۔ روم ریڈیو پر کل یہ اعلان کیا گیا ہے کہ مسولینی

دلچسپ معلومات

چلتے پھرتے تھیٹر

دنیا میں صرف روس ایک ایسا ملک ہے جہاں دیہاتوں میں بھی چلتے پھرتے تھیٹر دورہ کیا کرتے ہیں اور تھیٹروں کے ذریعہ وہ دیہاتی عوام میں تفریح کے ساتھ ساتھ اشاعتی کام بھی کیا کرتے ہیں روس میں اس قسم کی تقریباً ۰۰ ۳ تھیٹر کمپنیاں ہیں جن کے چلانے میں ۳ کروڑ پونڈ سالانہ صرف کیا جاتا ہے، سال میں یہ تھیٹر کم از کم ۰۰۰ ۵ر۴ کھیل دکھاتے ہیں جنھیں دس کروڑ سے زیادہ آدمی دیکھتے ہیں ان تھیٹروں میں ۵۰۰ ر۶ ایکٹر اور ایکٹریسیں کام کرتی ہیں۔

ملک کے بعض حصوں میں ان تھیٹریکل کمپنیوں کو بڑی دشواریاں ہوتی ہیں، دشوار گزار راستوں کا سفر انھیں خچروں اور اونٹوں کے ذریعہ طے کرنا پڑتا ہے لیکن جب یہ کمپنیاں دیہاں اور قصبوں میں پہونچتی ہیں تو وہاں عوام کی طرف سے ان کا جو خیر مقدم ہوتا ہے وہ ان کی تمام تکالیف کی تلافی کر دیتا ہے، وہاں کمپنیوں کو ہر طرح کی مدد دی جاتی ہے اور جہاں جہاں یہ کمپنیاں جاتی ہیں وہاں وہاں کم از کم ایک روز کی سرکار کی طرف سے دفتروں وغیرہ میں چھٹی ہو جاتی ہے تاکہ سب لوگ تھیٹر دیکھ سکیں، اس طرح غریب سے غریب کسان کو بھی تفریح کے ساتھ ساتھ معلومات حاصل کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

سندھ میں تین سو آدمی رہا کیے جائینگے

کراچی ۲۵ مئی حکومت سندھ نے ٹیونشیا کی فتح کے دن ان قیدیوں کو معافی دینے کا جو فیصلہ کیا تھا اس کے مطابق سندھ کے جیلوں سے تقریباً تین چار سو قیدی چھوڑ دے جائینگے۔ حکام جیل کاغذی خانہ پری کر رہے ہیں اور رہائی بہت جلد شروع ہو جائیگی۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی کے امکان

نئی دہلی۔ ۲۵ مئی "معاصر ٹریبون کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ کچھ مبصروں کا خیال ہے کہ اگر واشنگٹن کانفرنس میں جو کہ اسوقت پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل کے درمیان ہو رہی ہے یہ فیصلہ کیا گیا کہ جاپان کے خلاف مہم شروع کرنے سے پہلے ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے تو بہت ممکن ہے کہ ایک بڑے پیمانہ پر سیاسی اسیران کو رہا کر دیا جائے۔ لیکن یہ بات پورے بھروسہ کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ کانگریس کے بڑے لیڈروں کو رہا نہیں کیا جائیگا معلوم ہوا ہے کہ کچھ صوبجاتی حکومتیں رہائی کے خلاف ہیں

جاپان کے بحری کمانڈر کی موت

واشنگٹن۔ ۲۵ مئی جاپان کے سمندری بیڑہ کے کمانڈر انچیف ایڈمرل یاماموٹو کی وفات کے متعلق حکومت جاپان نے یہ بتایا ہے کہ وہ اپریل میں ایک ہوائی جہاز کے حادثہ میں مر گئے تھے جبکہ وہ مورچہ پر اپنی فوج کو ہدایت دے رہے تھے۔ امریکہ کا محکمہ اطلاعات دریافت کرتا ہے کہ اگر ان کی موت اپریل میں واقع ہوئی تھی تو حکومت جاپان نے اس کو اب کیوں پوشیدہ رکھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ دال میں کالا ہے شبہہ ہوتا ہے کہ یاماموٹو نے خودکشی کی ہے کیونکہ وہ اپنے اس وعدہ کو پورا نہیں کر سکا کہ ہم وہائٹ ہاوس (امریکہ) میں صلح کی شرطیں منوائیں گے۔

سرحد میں مسلم لیگی وزارت بن گئی

پشاور۔ ۲۵ مئی پشاور کے گورنمنٹ ہاؤس سے تازہ سرکاری اعلان شائع ہوا ہے جس میں مذکور ہے کہ گورنر صوبہ ایجنسی سرحد نے حسب ذیل ممبروں کی وزارت مقرر کی ہے۔

سردار محمد اورنگ زیب خاں وزیر اعظم وزیر قانون امن و مال۔ سردار عبد الرب نشتر وزیر مالیات میڈیکل و لوکل سلف گورنمنٹ خان سمین جان خاں وزیر تعلیم تبیل اور محکہ جات آئین سازی۔ رحمت سنگھ

افسانہ

خوبصورت شکاری

رات آدھی سے زیادہ جا چکی تھی مگر چمپا کی آنکھوں میں نیند کا نام نہ تھا، جب سے اُس نے یہ سُنا تھا کہ رامو زندہ ہے اور ایک دو دن ہوئے گاؤں میں آ گیا ہے، اس وقت سے اسے کسی کل چین نہ پڑتا تھا، گذری ہوئی زندگی کے مناظر ایک ایک کر کے اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزر رہے تھے،

چمپا کو وہ دن یاد آئے جب چمپا تاروں کی چھاؤں میں کولھے پر گھڑا رکھ کر سہیلیوں کے ساتھ سرو ہاندی سے پانی بھرنے جایا کرتی تھی، رامو روز رستے میں کہیں نہ کہیں ضرور ملتا تھا اور وہ چمپا کو کچھ ایسی نظروں سے دیکھتا تھا کہ چمپا شرما کر نظریں نیچی کر لیتی تھی، کئی دفعہ چمپا نے یہ بھی دیکھا تھا کہ وہ چھپ چھپ کر اُسے دیکھتا، اور ایک دفعہ آس نے چمپا کے پاؤں کے نشان کی مٹی اُٹھا کر آنکھوں سے لگائی تھی۔

چمپا کی آنکھوں میں وہ دن یاد کر کے آنسو آ گئے رامو نے چمپا کے باپ سے کہلوایا تھا کہ چمپا کی شادی مجھ سے کر دو مگر چمپا کے باپ نے سندیسہ لانے والے کو جھڑک دیا تھا" وہ چھوکرا اس لائق ہے کہ میری لڑکی سے شادی کرے، نہ کچھ کرتا ہے نہ اس کے پلّے پیسہ ہے"

چمپا نے آنچل سے آنسو پونچھتے ہوئے نظر اُٹھائی سامنے دیوار پر پٹیل کی تصویر لگی ہوئی تھی، چمپا نے نفرت سے اس کی طرف دیکھ کر کہا "تو نے میری زندگی تباہ کر دی پاپی"

چمپا کی آنکھوں میں وہ منظر پھرنے لگا۔
چمپا سہیلی کے یہاں گئی تھی، باتوں میں شام ہو گئی گھر واپس چلی تو خاصا اندھیرا ہو چکا تھا، اس نے چلتے چلتے سُنا "چمپا" چمپا سہم گئی، اور جلدی جلدی قدم اُٹھانے لگی "سنو تو چمپا دیوی" پھر آواز آئی، کوئی اس کا پیچھا کر رہا تھا، چمپا کے ہوش اُڑ گئے، وہ بھاگنے لگی، پیچھے سے کسی نے آکر بانہہ پکڑ لی "ایسا بھی کیا ہے، ایک بات تو سُنتی جاؤ" پٹیل اُسے پکڑے کھڑا تھا، بولا "دوڑاتے دوڑاتے مار ڈالا تم نے تو۔ کہاں سے آ رہی ہو؟"

"گھر جا رہی ہوں دیر ہو گئی" چمپا نے جواب دیا۔

"اجی چلی جانا، گھر تو جاؤ گی ہی" اس نے چمپا کا دوسرا ہاتھ بھی تھام لیا "میں تو کئی دن سے تمھاری راہ دیکھ رہا تھا، آج کل بڑے میٹھے خربوزے آئے ہوئے ہیں، میں نے سوچا تھا تم آ جاؤ گی تو مل کر کھائیں گے، خربوزوں کے ساتھ تمھارے لال لال گالوں کی مٹھاس بھی چکھنے میں آئیگی" اس نے چمپا کا منہ چوم لیا۔

چمپا نے شرما کر دونوں ہاتھوں سے اسے پرے ڈھکیلتے ہوئے کہا "اب میں جاتی ہوں، دیر ہو رہی ہے"

"ٹھیرو تو سہی میری چمپا رانی" کہہ کر اس نے چمپا کی کمر میں ہاتھ ڈال دیے اور اسے اپنی چھاتی سے چمٹا لیا۔ چمپا ایک لمحہ کے لئے تو اپنے آپ کو بھول گئی مگر پھر اُس نے خوف زدہ ہو کر کہا "کوئی دیکھ لے گا پٹیل جی"

پٹیل کے ہاتھ پیر کپکپا رہے تھے، اسی وقت چمپا نے دیکھا کوئی آدمی تاریکی میں لمبے لمبے قدم ... ہوا جا رہا تھا۔

چمپا کو یاد آیا اس کے دوسرے ہی دن کیا ہوا ... چمپا کے باپ چیختے پیٹتے گھر میں داخل ہوئے تھے، سا... گاؤں میں چرچا ہو رہا تھا کہ کل رات پٹیل نے چ... بھی پکڑ لیا۔ اس سے پہلے پٹیل نے چمپا کے باپ ... شادی کا پیغام دیا تھا مگر چمپا کے باپ نے سب ... سامنے اس پیغام کو یہ کہہ کر ٹھکرایا تھا کہ وہ آوارہ ... گاؤں کی ہر لڑکی پر بُری طرح نظر رکھتا ہے۔

چمپا گزرے ہوئے دنوں کی یہ سب باتیں ... ہوئی تلملا کر بستر سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور کھڑکی کے آ... کھڑی ہو کر باہر دیکھنے لگی، پٹیل کی حویلی کی باہر کی ... کھلنے والی کھڑکی میں سے کالا کالا سائیں سائیں ... ہوا جنگل چاندنی میں دور تک سویا ہوا دکھائی د... رہا تھا۔

چمپا کو ایسا معلوم ہوا گویا اس تاریک جنگل ... اُوپر رامو کا بہت بڑا چہرہ منڈھا ہوا ہے، اسے یا... کس طرح بدنامی ہونے کے بعد پٹیل نے چمپا سے ش... کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور کس طرح رامو نے ا... دوسرے ہی دن چمپا کے باپ سے کہلوایا تھا کہ ... چمپا سے شادی کرنے کو تیار ہوں۔

راتوں رات شادی ہو گئی تھی، رامو شا... ہوتے ہی کام کاج کرنے لگا ...

۴ وزیر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ۔ راجہ بہادر رحمن د... اطلاعات و ترقیات۔ پیر سید جلال۔ مسٹر نصر اللہ ... راجہ منوچہر اور مسٹر کیانی پارلیمنٹری سکریٹری مقرر کئے ... ہیں۔ پانچویں پارلیمنٹری سکریٹری کے نام کا بعد میں ا... کیا جائیگا۔

روسی مورچہ گرم ہونے والا ہے

لندن ۲۶ مئی۔ ماسکو سے رائٹر کے نامہ نگار خصو... نے اطلاع دی ہے کہ روس پر پھر طوفان برپا ہونے ... دونوں فریق اچھے مورچوں کی تلاش میں مصروف ہیں۔ ... مورچہ پر روزانہ گشتی دستے سرگرمی دکھایا کرتے ہیں اور ... کی کھاڑی سے کالے سمندر تک ہوائی جہازوں کے حملے ... جاری رہتے ہیں۔ ماسکو سے لڑائی کے بارے میں جو تازہ ... ملی ہیں انہیں بتلایا گیا ہے کہ تین علاقوں میں روسی فوج ... گولہ باری کی۔ بارنٹز سمندر میں جرمنی کا ایک دس ہزار ... جہاز ڈبو دیا گیا۔

سوت اور کپڑے پر کنٹرول

نئی دہلی۔ ۲۶ مئی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے سوت ا... کے کنٹرول کی ایک سکیم منظور کی ہے حکومت کو امید ہے کہ (۱) ... دوسرے مفاد متعلقہ اس اسکیم میں حکومت کے ساتھ تعاون کر...

بحکم جناب ایل ایم منیر اسکوائر بار ایٹ لا سول و سیشن جج صاحب بہادر کان پور۔

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر حاضری اصالتاً بغرض قرارداد امور تنقیح طلب۔

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۳)

بعدالت سیشن و سول جج بہادر کانپور

مقدمہ نمبر ۲۳ بابت سنہ ۱۹۴۳ء

فرم موسوم عبدالغفار برادرس واقع محلہ پیچ باغ شہر کان پور ——— مُدّعی

بنام فرم خانصاحب نفقیر محمد خمسہ۔

بنام فرم خانصاحب فقیر محمد خمسہ واقع کٹرا بازار ساگر مالک متوسط بذریعہ محمد ہارون و محمد یونس و محمد سلیمان و محمد یوسف پسران و مساۃ ہاجرہ بیوہ خانصاحب فقیر محمد خمسہ ساکنان کٹرہ بازار ساگر (سی۔پی) مالکان فرم موسوم خانصاحب فقیر محمد خمسہ مذکورہ و بنام مساۃ ہاجرہ بیوہ خانصاحب ساکن کٹرہ بازار ساگر (سی۔پی) مُدّعا علیہ۔

ہرگاہ کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابتہ لعہ سالعہ روپے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۳ اور ۹ جولائی راہ جون سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن۔ عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

اپنا بیان تحریری ایک یوم قبل تاریخ مقررہ سے عدالت ہذا میں داخل کیجئے

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸ راہ مئی جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم لکشمی سنگھ منصرم عدالت سول و سیشن ججی کانپور۔

اٹلی کی بندرگاہوں پر بم گرائے گئے

قاہرہ۔ ۲۶ مئی۔ ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل دوپہر سے قبل لبریٹرز قسم کے امریکی بمباروں نے اٹلی کی بندرگاہوں یعنی ریگیو ڈی کیلابریا اور سنٹ گلووانی پر بم گرائے اول ذکر بندرگاہ میں گولہ بارود کے گوداموں پر بم لگتے دیکھے گئے۔

سکریٹری جرنلسٹ ایسوسی ایشن گرفتار

کلکتہ۔ ۲۵ مئی۔ مسٹر سورین تیوگی سکریٹری انڈین جرنلسٹ ایسوسی ایشن کلکتہ آج ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے۔

بحکم منصف صاحب بہادر حوالی کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵۔)

نمبر مقدمہ ۷۶ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت منصف صاحب بہادر حوالی کانپور

سید علی ولد سید حامد علی ساکن قصبہ مکن پور تحصیل بلہور ضلع کان پور۔ مُدّعی۔

بنام نیاض الحسن عرف او دسے ولد اولاد حسین مداری ولد اولاد حسین قوم مسلمان ساکنان قصبہ مکن پور پرگنہ بلہور ضلع کان پور مُدّعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ نقصان ۲۰۰ روپے کے دائر کی ہے، لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳ راہ جون سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے، جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوے کی کریں، اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ راہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم ایس ایم حبیب احمد منصرم عدالت منصفی حوالی کان پور۔

ہندوستان کے نئے کمانڈر انچیف

شملہ۔ ۲۶ مئی۔ اسمبلی کے ممبروں سے بات چیت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ فیلڈ مارشل ویول کو کسی دوسری جگہ کی کمان سپرد کیجائے اور جنرل سر کلاڈ آکن ڈیول لیک کو ہندوستان کا کمانڈر انچیف مقرر کر دیا جائے۔ خیال ہے کہ اس بارے میں جلد ہی اعلان ہونے والا ہے۔

ہندوستان پر حملہ کا خطرہ دور ہو گیا

ڈربن ۲۲ مئی۔ ہندوستانی ہوائی بیڑہ کے اسکواڈرن لیڈر مسٹر روبندر سنگھ نے جو آجکل آسٹریلیا میں ہیں ایک بیان میں فرمایا کہ اب ہندوستان پر جاپانیوں کے حملے کا خطرہ ایسا نہیں ہے جس کی وجہ سے کسی کو کوئی تشویش ہو۔ ہم انھیں برما میں اور آگے نہیں بڑھنے دیں گے۔ ہندوستانی فوجیں خشکی پر، ہوا میں اور سمندر میں ان کے مقابلے کے لئے قطعی تیار ہیں

شریمتی وجے لکشمی پنڈت پھر گرفتار

الہ آباد۔ ۲۷ مئی۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ ۲۹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا، خاں صاحب عبدالرشید خاں سٹی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آنند بھون میں جاکر اپنے وارنٹ تعمیل کیا اور انھیں نینی سنٹرل جیل پہونچا دیا۔

شریمتی وجے لکشمی پنڈت کو ۱۴ مئی کو بغیر کسی شرط کے رہا کر دیا گیا تھا۔ لیکن نینی سنٹرل جیل کے پھاٹک پر انھیں ایک نوٹس دیا گیا تھا کہ وہ فوراً ہی ضلع الہ آباد کی ریاست کھالی کو چلی جائیں اور وہاں مقیم رہیں۔

شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے حکام کو اطلاع دی کہ وہ حکومت کے اس حکم کی تعمیل نہیں کریں گی۔

مہاتما گاندھی کی رہائی کا مطالبہ

شملہ ۲۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر رام رتن گپتا جائنٹ سکریٹری نیشنلسٹ پارٹی نے اسمبلی کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے جس کے ذریعہ مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگریسی لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

بیان جلد شایع ہوگا

واشنگٹن، ۲۷ مئی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل اپنی بات چیت کے بارے میں ایک مشترکہ بیان جلد ہی شایع کریں گے اسکا انکشاف صبح وائٹ ہاؤس میں کیا گیا۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ بیان مختصر ہوگا اور اسکا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے۔ کل صبح بھی پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل میں صلاح و مشورے ہوئے۔

بحکم جناب سول اینڈ سشن جج صاحب بہادر کانپور
نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)
بعدالت سشن اینڈ سول ججی کانپور
مقدمہ دیوانی نمبر ۲۷ بابت سنہ ۱۹۴۲ء
متفرقہ نمبر بابت سنہ ۱۹۴۳ء

فرم بھگوانداس کاشی پرشاد واقعہ جنرل گنج کہنہ شہر کانپور بذریعہ لالہ بنواری ولد سنگم لال قوم ویش اگروال ساکن چٹائی محال شہر کانپور ڈگریدار
بنام۔ چودھری انصار محمد وغیرہ۔
بنام چودھری انصار محمد عرف چھجن ولد دلدار محمد قوم مسلمان ساکن موضع اسیون رسول آباد منصفی ضلع اناؤ۔

چونکہ بنواری لال ڈگریدار نے درخواست اجراء اس عدالت گذرانی ہے کہ کارروائی اجراء آپ کے خلاف عمل میں لائی جاوے، لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھائیں اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یک طرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۱۷ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت
سول و سشن ججی کانپور۔
(مہر عدالت)

ہندوستان میں ۴ لاکھ سے زائد پناہ گزیں

لندن ۲۱ مئی میجر ییک نائب وزیر داخلہ نے برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں بیان کیا ہے کہ ہندوستان میں چار لاکھ سے زیادہ غیر ملکی پناہ گزینوں کی پرورش ہو رہی ہے۔ (رائیٹر)

برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر ایمری کا بیان

لندن ۱۲ مئی مسٹر ایمری وزیر ہند نے برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں کچھ سوالوں کے جواب میں کہا کہ ہندوستان میں کانگریس کی تحریک کے سلسلہ میں ۵ مارچ تک ۵۹۸۴۳ آدمیوں کو سزائے قید دی جاچکی ہے ان کے علاوہ ۳۴۶۱۱ آدمی نظر بند کردئے گئے ہیں۔

یکم مارچ کو جیل خانوں میں ۲۳۰۷۱ سیاسی قیدی اور آٹھ ہزار سے زائد ایسے اسیر تھے جو لامحدود عرصہ کے لئے نظر بند کردئے گئے ہیں اس تعداد میں صوبہ اتر پچھمی سرحدی کے قیدیوں اور نظر بندوں کی تعداد شامل نہیں ہے

لیبر ممبر مسٹر سورنسن کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر ایمری نے کہا کہ جو عورتیں گرفتار کی گئی ہیں ان کی علحدہ تعداد معلوم نہیں ہوسکی ہے مجھے امید ہے اور اس امر کا یقین ہے کہ بہت زیادہ آدمیوں کو کوڑے لگانے کی سزا نہیں دی جاتی گی، اٹھارہ سال سے کم عمر کے جن نوجوانوں کو بید لگانے کی سزا دی گئی ہے ان کی علحدہ تعداد صحیح طور پر معلوم نہیں ہوسکی ہے۔

صوبہ جاتی حکومتوں کو بہت زیادہ تکلیف دئے، بغیر یہ تعداد معلوم بھی نہیں ہوسکتی، مسٹر سورنسن نے، دریافت کیا کہ کیا برطانیہ میں بھی ایسی سزائیں برداشت کی جائیں گی؟۔ مسٹر ایمری نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ برطانیہ میں بھی ایسی ہی سزائیں دی جاتی ہیں۔ (رائیٹر)

مسولینی کو ہٹلر کی دھمکی

لندن ۲۱ مئی معاصر "ہندو" مدراس کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ہٹلر نے مسولینی کو متنبہ کیا ہے کہ اگر کسی جماعت کے اطالوی لیڈروں نے یورپ کے خاص قلعہ پر حملہ کرنے کے لئے اٹلی کو اڈا بنانے کی غرض سے بیچ ڈالنے کی کوشش کی تو انتہائی سخت کارروائی شروع کی جائے گی، اس امر کی روز افزوں اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ ہٹلر کو اس بات کی بہت تشویش ہے کہ اطالوی کہیں ہتھیار نہ ڈالدیں یا وہ کہیں اتحادیوں سے علحدہ صلح نہ کرلیں۔

جو مستند اطلاعات لندن پہونچی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہٹلر اٹلی سے جرمن افسروں اور جرمن گسٹاپو کو واپس نہیں بلا رہا ہے اور یہ خبر غلط ہے کہ وہ اٹلی کو اتحادیوں کے حملہ کا مقابلہ کرنے کیلئے اکیلا چھوڑ دے گا اور اسکی کوئی مدد نہیں کرے گا۔

اطالوی مبصرین نے بھی یہ ظاہر کرکے کہ اتحادیوں کا ارادہ بہت جلد اٹلی پر حملہ کرنے کا ہے صحیح حالت کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کی ہے، یقین کیا جاتا ہے کہ مقام ٹیونیشیا کی لڑائی کے پچھلے دو ماہ میں ہٹلر اور مسولینی نے اٹلی کو بچانے کے لئے بہت بڑے پیمانہ پر تیاریاں کی ہیں، یہاں کے مبصرین کو یقین ہے کہ ہٹلر بہت زیادہ چالاک ہے اور وہ اٹلی کو اتحادیوں کے حملے کے لئے اڈہ وغیرہ بنانے اور بلقان کو سخت خطرے میں ڈالنے کے لئے آزاد نہیں چھوڑے گا۔

پریسیڈنٹ روزویلٹ کا بیان

واشنگٹن ۲۲ مئی پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل کو وہ ابتدائی رپورٹ مل گئی ہے جو کہ دونوں ملکوں کے مشترکہ فوجی اسٹاف نے پیش کی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کانفرنس کے انقطاعی فیصلے اگلے ہفتہ کے شروع میں ہو جائیں گے پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں جاپان کے خلاف لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ جاپان کے خلاف جلد ہی مورچہ لگائے گا اس وقت امریکی جتنی فوج باہر گئی ہوئی ہے اس کا نصف حصہ پیسفک میں جمع ہے، ہم چین میں اپنی فوجی قوت جمع کر رہے ہیں

ردّی کی ٹوکری خالی رکھیے



کاغذ کے کسی ٹکڑے کو بغیر استعمال کئے ردّی کی ٹوکری میں ڈالنا حکومت کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنا ہے۔

لفافے پر پرچی (اکونمی سلپ) چپکا کر دوبارہ کام میں نہ لانا حکومت سے بغاوت کرنیکے برابر ہے

کاغذ کی صورت حال اسی قدر نازک ہوگئی ہے۔

ہمیں اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے ورنہ ہماری ہی مشکلات میں اضافہ ہوگا۔ یہ یاد رکھیئے کہ دفاعی محکموں کو جنگی سامان کے لئے کاغذ کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومت کا کاروبار کاغذ کے ذریعے چلتا ہے۔ ہم کو یعنی تاجروں کو سب سے آخر میں کاغذ مل سکتا ہے۔

کاغذ کے موجودہ ذخیروں کو ہمیں محفوظ رکھنا چاہیئے۔ یہ فرض کرلینا چاہیئے کہ وہ دوبارہ نہیں مل سکتے۔ خط کے کاغذوں کا سائز گھٹا دیجئے۔ لفافے پتلے کاغذ کے بنوائیے اور بیجک وغیرہ کا کاغذ دونوں طرف استعمال کیجئے۔ غیر ضروری اشتہاروں کو بند کردینا چاہیئے۔ ہمیں اپنے عملے کو خاص طور پر کاغذ کی کفایت کے طریقے سکھانے چاہئیں۔ جو اُن سے غفلت برتے اُس کے لئے سزا مقرر کرنی چاہیئے۔ ان سب باتوں پر پوری طرح عمل کرنے کے بعد ہم حکومت کو الزام دے سکتے ہیں۔

حکومت کیا کیا کر رہی ہے؟

۱ سول محکموں کے کاغذ کے خرچ میں حکومت نے گذشتہ ماہ میں پانچ ہزار ٹن کی بھاری تخفیف کردی ہے۔
۲ اسکے علاوہ لکھنے کے کاغذ اور لفافوں میں آدھی یا ورجا ذیوں میں ایک تہائی کمی کردی ہے
۳ محکموں کے لئے جو کاغذ فراہم کیا جاتا ہے اُس کی قسموں کو حکومت نے گھٹا دیا ہے تاکہ کاغذ سازی میں اضافہ ہوسکے۔

لنکا کونسل کے ممبران کا استعفیٰ

کولمبو ۲۲ مئی۔ لنکا کی اسٹیٹ کونسل کے آٹھ ۸ ممبروں کے خلاف رشوت ستانی کی شکائتیں موصول ہوئی تھیں چنانچہ گورنر لنکا نے مسٹر سلو اکو اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے کمشنر مقرر کیا تھا، کمشنر نے اپنی رپورٹ میں قرار دیا ہے کہ یہ لوگ واقعی رشوت لیتے رہے ہیں، چنانچہ ان ممبروں نے گورنر کے ایما پر ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ (اپ)۔

اٹلی اور سارڈینیا پر سخت بمباریاں!

قاہرہ ۲۲ مئی ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ بدھ کی رات کو اتحادی ہوائی جہازوں نے سارڈینیا کے ہوائی اڈوں پر خوب بمباری کی، یہ حملے کل بھی جاری رہے، اٹلی میں گراسیٹو کے ہوائی اڈہ پر بھی بم گرائے گئے جہاں جہاں بم گرائے گئے وہاں آگ بھڑک اٹھی عمارتوں اور زمین پر رکھے ہوئے کئی ہوائی جہازوں پر بم لگے، ان میں سے کئی ایک تو برباد ہوگئے۔

ہوا میں جو لڑائیاں ہوئیں ان میں سے ۱۴ محوری ہوائی جہاز تباہ و برباد ہوگئے، شکاری ہوائی جہازوں اور فوجی تیل بردار ہوائی جہازوں کے ایک دستے سے مقابلہ ہوا، ان سبھوں کو گرا دیا گیا۔

سرکاری اعلان کے آخر میں کہا کہ ان تمام حملوں کے بعد ہمارا صرف ایک ہوائی جہاز لاپتہ ہے۔ جس کی سراغ رسانی ہنوز برابر جاری ہے۔

یو۔پی میں نظر بندوں کی رہائی!

لکھنؤ ۲۴ مئی گورنر یو۔پی کے مشیر کار سر ٹیمنٹ سلون نے اخباری نمایندوں کی ایک کانفرنس میں کہا ہے کہ اب صوبہ کی سیاسی حالت بہتر ہونے لگی ہے چنانچہ صوبہ کی کمشنریوں کے کمشنروں نے ان لوگوں کے معاملات پر نظر ثانی کی جو اگست اور ستمبر کے مہینہ میں نظر بند کئے گئے تھے۔

کمشنروں نے ان لوگوں کی رہائی کے احکام جاری کردئے ہیں جن کی نظر بندی ان کی رائے میں ضروری نہیں تھی اب نظر بندوں کی تعداد بہت کم ہو چکی ہے اب کمشنروں کو ان لوگوں کو نظر بند کردینے کا اختیار نہیں رہا ہے جن پر خلاف قانون سرگرمیوں میں حصہ لینے کا شبہ ہو۔

نظر بندوں کو خط و کتابت کرنے اور اخبارات حاصل کرنے کی سہولتیں حاصل ہیں لیکن ملاقاتوں کی اجازت نہیں ہے، خوراک کے بارے میں مسٹر موصوف نے کہا کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ خوراک کی گرانی کی وجہ سے جرایم ہو رہے ہیں، دیہات میں اناج کافی ہے اور گرانی سے کاشتکاروں کی بن گئی ہے ان کو اس وقت بہت زیادہ فائدہ پہونچ رہا ہے، راہزنی کی کچھ وارداتوں کی اطلاعیں ملی ہیں، لیکن یہ وارداتیں غالباً کپڑے کی گرانی کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ (ا۔پ۔)

اسپین کا سمندری بیڑہ
بے بنیاد افواہیں

لندن ۲۴ مئی۔ وشی ریڈیو نے وشی کے اسپینی سفارت خانہ کا مندرجہ ذیل بیان براڈ کاسٹ کیا ہے ایل فیرول میں مقیم اسپینی بحری بیڑے کی قیمت کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں اڑ رہی ہیں اس قسم کی تمام افواہیں محض بے بنیاد ہیں۔

ایل فیرول میں آگ لگ گئی تھی اور اس کے گوداموں کو بھی کچھ نقصان پہونچ گیا، لیکن جنگی جہازوں کو آگ لگنے سے کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ (رائیٹر)۔

سوت اور کپڑے پر کنٹرول

نئی دہلی ۲۶ مئی، معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے سوت اور کپڑے پر کنٹرول کی ایک اسکیم منظور کی ہے امید ہیکہ

ESTD. 1922.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

احسن سمبھلی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ؎ 2/12/-
سہ ماہی عہ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 37 NO. 23

CAWNPORE. Saturday. 5th JUNE 1943

کانپور شنبہ ۵ جون ۱۹۴۳ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۷ نمبر ۲۳

ادبیات

تضمین

از جناب رئیس امروہوی بر غزل جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس کانپور

موجودہ اشاعت میں ہم جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس کانپور کی ایک تضمین کی ہوئی غزل پیش کر رہے ہیں۔ تضمین جناب رئیس امروہوی کی فکرِ رسا اور مشقِ سخن کا نتیجہ ہے۔ حافظ صاحب موصوف کی شعر و ادب سے دلچسپی کے متعلق ہم اس سے قبل بھی اظہارِ خیال کر چکے ہیں، حافظ صاحب کے کلام کی ہمہ گیر درد انگیزی نے جناب رئیس کے لئے بھی وہی المیہ اور حزنیہ ماحول پیدا کر دیا جو آپ کی شاعری کا خاص رنگ ہے۔ 'پرواز نمود'، 'ذوقِ طلب'، 'بتِ فتنہ جو'، 'مژدۂ عیش و صال'، وغیرہ ایسے فقرے ہیں جو صاف غمازی کر رہے ہیں کہ جناب رئیس ایک نوجوان اور صاحبِ نشاط شاعر ہیں مگر لفظوں کی ترکیب اور مصرعوں کی ساخت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے آپ اپنے ہی دل کے کسی گوشہ کو بے نقاب کر رہے ہیں اور میری رائے میں شاعری کا یہی وہ کمال ہے جس کو حاصل کئے بغیر شاعر صحیح معنوں میں شاعر نہیں بن سکتا۔ ہم حافظ صاحب کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ ان کی افتادِ طبیعت جذبات کی ترجمانی کے لئے دوسروں کے دل و دماغ کو بھی بڑی خوبصورتی سے اپنے ہی سانچے میں ڈھال لیتی ہے ۔ (اڈیٹر)

اُفتادگی کی حد بھی کوئی روزگار میں — پامال میری خاک ہے ہر رہگذار میں
پرواز کی نمود ہے مشتِ غبار میں — لے چل صبا! اُڑا کے مجھے کوئے یار میں
"جیسے کہ بوئے گل ہو نسیمِ بہار میں"

قیدِ بلا میں حالتِ اہلِ قفس نہ پوچھ — جو کچھ گزر چکی ہے وہ اے دادرس نہ پوچھ
گلچیں نے ظلم ڈھائے جو اگلی برس نہ پوچھ — "روداد آشیانے کی اے ہم نفس نہ پوچھ"
"یوں گھر جلے کسی کا نہ فصلِ بہار میں"

کیا کیا نہ ظلم یہ دلِ مضطر سہا کیا — میں دیکھتا رہا، مرا خرمن جلا کیا
ذوقِ طلب نے اور بھی محشر بپا کیا — "اے آرزوئے دیدِ نشیمن! یہ کیا کیا"
"بجلی تڑپ رہی ہے دلِ بیقرار میں"

دل پر ہے اختیار نہ قابو میں چشمِ نم — ہیں دردِ بیکسی کے مرے حال پر کرم
اب تو مرا وجود ہے سرتا بپا عدم — "جس کا نہ ہو جہاں میں کوئی شریکِ غم"
"وہ ایک غم نصیب ہوں میں روزگار میں"

مانا کہ برق میرا نشیمن جلا گئی — لیکن نہ دل سے حسرتِ گلشن ذرا گئی
ہستی مری فضائے گلستاں پہ چھا گئی — "اللہ رے شوق! سوئے چمن جب صبا گئی"
"ذرّات دل تھے دوشِ صبا پر غبار میں"

فتنے ہیں ہر قدم پہ بتِ فتنہ جُو کے ساتھ — کیونکر مرا نباہ ہو اُس شعلہ خو کے ساتھ
جن کو طلب کیا تھا بڑی آرزو کے ساتھ — "آئے وہ میری قبر پہ لیکن عدو کے ساتھ"
"مر کے بھی میں نے چین نہ پایا مزار میں"

بعدِ فنا تو مژدۂ عیشِ وصال دو — کشتوں کی التجا کو نہ ہنس ہنس کے ٹال دو
اپنے شہیدِ ناز کی حسرت نکال دو — "صدیق کے مزار پہ دو پھول ڈال دو"
"بیچارہ مر گیا ہے یہ فصلِ بہار میں"

دنیائے اسلام

ترکی ہر خطرہ کے لئے تیار ہے

(لندن بذریعہ بحری تار) جہاں تک صف اول میں لڑنے والی سپاہ کا تعلق ہے ترکی کے پاس جنگ کرنے کے لئے فوج کیل کانٹے سے درست موجود ہے اور اس کا مختصر مگر جدید ترین آلات و اسلحہ سے لیس ہوائی بیڑہ بھی ہر طرح چوکس ہے اور ترکی نہایت خاموشی کے ساتھ جرمنی کے دھوکوں رشوتوں اور ڈرا دھمکا کر مطلب برآری کرنے کے لئے اس معرکہ میں جو مہینوں سے مسلسل جاری ہے جرمنی کی آئندہ چال کا انتظار کر رہی ہے۔

ہٹلر ترکوں کو محوریوں کے ساتھ ملا لینے سے بالکل مایوس ہو چکا ہے اور یہ محسوس کرتا ہے کہ ان کا قول ہی ان کا اقرار نامہ ہے نیز یہ کہ انھوں نے برطانیہ کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے اس کی پابندی آخر تک کریں گے۔

مگر شمالی افریقہ میں محوری فوجوں کے ہتھیار ڈال دینے کے بعد سے ترکی یہ سمجھنے لگا ہے کہ اب جنگ اس سے اور بھی قریب آگئی ہے اور اس نے اس کے لئے پوری تیاری کر لی ہے۔

اس کی شمالی سرحد پر بلغاریہ اور جرمنی کی ایک طاقتور فوج موجود ہے جو نہایت آسانی کے ساتھ تھریس کی طرف سے حملہ کرنے والی ایک زبردست سپاہ بن سکتی ہے، جرمنی مہینوں سے بلغاریہ کی سرحدی فوج کو کمک پہونچا رہے ہیں۔ بکتر بند سامان اور بھاری توپیں سپاہیوں کی کثیر تعداد کے ساتھ جرمنی سے منتقل ہوئی ہیں اور مقبوضہ فرانس کے مستقروں سے جرمن ہوائی اسکواڈرنین بھی بھیجی گئی ہیں۔

اس کا تو کوئی امکان ہی نہیں کہ ترکوں پر بے خبری میں حملہ کیا جا سکے، محوری بساط کی ہر چال انقرہ کی نظر رہتی ہے اور انقرہ اچھی طرح جانتا ہے کہ بلغاریہ اور ترکی میں جو کشمکش پیدا ہو گئی ہے وہ برلن ہی کی پیدا کی ہوئی ہے۔

مجموعی حیثیت سے بلغاریہ کے باشندوں کا یہ خیال ہے کہ روس کے ساتھ جنگ کرنا ان کی زندگی کی ناگوار ترین حادثہ ہوگا۔ روس اور جرمنی کے معرکہ میں بلغاریہ کے فوجی افسروں کے ایک حصہ اور بلغاری حکومت کی ساری ہمدردیاں روس کے ساتھ ہیں۔ مگر ترکی کی مخالفت ان کو ورثہ میں ملی ہیں اور ہٹلر کو یہ بھروسہ ہے کہ وہ بلغاریہ والوں میں قومیت کا جذبہ اس قدر اُبھار دیگا کہ وہ ترکی پر حملہ کر دیں اور اس میں بلغاریہ والے نہایت جوش کے ساتھ حصہ لیں گے۔

ترک بڑے شاندار سپاہی ہوتے ہیں وہ گزشتہ جنگ میں اس کا ثبوت دے چکے ہیں، آج وہ اچھی طرح مسلح ہیں ان کو اچھے رہنما بھی مل گئے ہیں اور وہ حب الوطن کے اس جذبہ سے بھرے ہوئے ہیں جس کو کمال اتاترک نے اُبھارا تھا اور یہ بھروسہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک کہ ان کے پاس ایک سپاہی اور ایک بندوق بھی رہیگی۔

ان کے سپاہیوں کو ایسی قوم کی امداد حاصل ہے جو اپنی آزادی کی حفاظت میں پوری طرح متفق ہے۔

ترکی حکومت کی رہنمائی ایک ایسا وزیر اعظم کر رہا ہے جو اپنی دیانت داری اور سیاسی فراست کے لئے مشہور و معروف ہے ایم سراج اوغلو کے لئے وہ بڑا آزمائش وقت تھا جب وزیر خارجہ ہونے کی حیثیت سے وہ اپنے ملک کو خطرناک سازشوں کے دور سے نکال لائے جس میں ترکی کو جنگ میں گھسیٹ لانے کی جرمنی کوششیں بہت زور و شور سے ہوئیں۔

ایم سراج اوغلو نے علی الاعلان کہہ دیا ہے کہ ترکی جنگ آزما قوموں سے دوستانہ مراسم قائم رکھنے کے لئے بے چین تو ہے مگر یہ ہرگز گوارا نہ کرے گا کہ اس کی سلطنت یا اس کی آزادی پر کوئی آنچ آئے اس امر میں ان کو اپنے صدر کابینہ قوم اور فوج کی تائید حاصل ہے۔

اگر ترکی یہ زمانہ جنگ کئے بغیر عزت کے ساتھ گزار گیا تو یہ ان آدمیوں کی بدولت ہو گا جن کے ہاتھوں میں اس کی قسمت کی باگ ڈور ہے۔

انقرہ ۲۷، مئی۔ ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار مقیم انقرہ نے اطلاع دی ہے کہ ترکی نے وسیع پیمانہ پر جنگی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ رات کی تاریکی میں سیکڑوں ٹرینیں تھریس کی بلغاروی اور یونانی سرحدوں کی طرف جاتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ اس وقت بلغاریہ کی سرحد پر صف اول کی تین لاکھ ترک فوج جو ہر مہم کے جدید آلات حرب و ضرب سے مسلح ہے۔ پہونچ چکی ہے۔ تھریس کی یونانی اور بلغاری سرحدی علاقہ میں مسافر گاڑیوں کی نقل و حرکت بند کر دی گئی ہے اور ہر قسم کی ریل گاڑیوں کو فوجی اغراض کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ تھریس کی حالت کو دیکھ کر اب معلوم ہوتا ہے کہ ترک فوجیں کسی بڑی جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

انقرہ ۲۷، مئی۔ ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ بحر ایجین اور آبنائے باسفورس ایک مضبوط ترکی جنگی بیڑہ نقل و حرکت کر رہا ہے اور ترکی جنگی جہازوں نے ہر اس غیر ملکی جہاز کی تلاشی لینی شروع کر دی ہے جو آبنائے باسفورس سے گزر کر بحر اسود میں داخل ہوتا ہے۔ ترکی جنگی جہازوں کی اس نقل و حرکت کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ روس اور ترکی کے درمیان خوشگوار تعلقات کی یہ بین دلیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عوم مستقل میں رہے — زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۵ جون سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۳

کپڑے کا کنٹرول

دوران جنگ میں غیر معمولی صورت حال کے باعث کسی چیز کے کنٹرول کے مقاصد صرف دو ہوا کرتے ہیں۔ پہلا مقصد یہ کہ قیمتیں مناسب سطح سے اونچی نہ ہو جائیں دوسرا یہ کہ جو لوگ دولت مند ہیں وہ ایسا نہ کریں کہ ذخیرہ جمع کرنا شروع کر دیں اور متوسط الحال و نادار طبقہ ضروری چیزوں سے بالکل محروم ہو جائے۔ یہ موخر الذکر مقصد بھی آخر کار اول الذکر مقصد ہی پر نظر انداز ہوتا ہے۔ جب چیزیں بازار سے غائب یا کم ہونے لگتی ہیں تو گرانی بڑھتی ہے اور اس پر طرہ تجارتی طبقہ کا وہ طرز عمل ہوتا ہے جو نفع بازی اور چور بازار میں کاروبار کرنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر ضروریات زندگی میں سے کسی چیز پر کنٹرول کیا جائے تو اس کی کامیابی کی جانچ کا آلہ پبلک مفاد کی رو سے صرف یہی ہوتا ہے کہ عملی میدان میں لوگوں کو اس سے فائدہ پہونچا یا نہیں، جب سے یہ جنگ شروع ہوئی ہے ہندوستان میں اس کنٹرول نے نئے نئے گل کھلائے ہیں اور اس کے نشیب و فراز کی داستان اتنی طویل ہے کہ اگر اس پر مفصل بحث کیجائے تو ایک دفتر تیار ہو سکتا ہے لیکن اگر صرف پبلک مفاد ہی کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ کنٹرول نے اپنا حقیقی مقصد حاصل نہیں کیا ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ کنٹرول بذات خود صرف اچھی ہی نہیں بلکہ غیر معمولی حالات میں ایک ضروری چیز ہے۔ انگلستان میں یہ طریقہ کامل طور پر کامیاب ہوا ہے۔ مگر ہندوستان میں اس نے کوئی بڑی کامیابی حاصل نہیں کی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں ممالک کی صورت حال میں ایک بہت بڑا فرق موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ انگلستان میں عوام کی جمہوری حکومت موجود ہے اور ہندوستان میں حکومت کا دباؤ اوپر سے پڑتا ہے۔ غیر سرکاری عنصر کا فقدان رہتا ہے اور تمام اختیارات ایک ایسے مرکز پر جمع ہو گئے ہیں جہاں ان کے استعمال میں بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور مشوروں اور اعلانات کی منزل سے اکثر آگے ڈھاک کے تین پات ہی رہجاتے ہیں۔

یہی وہ نقطہ نگاہ ہے جس سے کپڑے کے کنٹرول کے متعلق ہم حکومت کے جدید ... ہیں۔ اگر یہ قدم موثر اور کامیاب ثابت ہو جائے تو ہم اس کا پر زور خیر مقدم کریں گے۔ کھانے کے بعد کپڑے کی گرانی نے عوام کو بیحد پریشان کر رکھا ہے اور وہ حالت پیدا ہو گئی ہے جسے "پانی سر سے گذرنا" کہتے ہیں۔ اگر حکومت نے بیدار ہو کر اب بھی اس سنگین صورت حال کو محسوس کیا ہے جو کپڑے کی ناقابل برداشت گرانی سے پیدا ہو گئی ہے تو ہم اسے غنیمت سمجھتے ہیں اور ہم اس مسئلہ پر گہری نگاہ رکھیں گے۔ کہ میدان عمل میں اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ حکومت ہند کے انڈسٹریز سکریٹری مسٹر حیدری نے بمبئی میں کپڑے کے کارخانوں کے مالکوں اور ایجنٹوں کی کانفرنس میں کپڑے کے کنٹرول کے سلسلہ میں جو سرکاری اسکیم واضح کی ہے اس کے مختلف عناصر میں دو پہلو ایسے ہیں جن کے اثرات براہ راست عوام پر پڑنے کی توقع کی جاتی ہے (۱) کپڑے کی تیاری اور پیداوار کی رہنمائی اور معقول تنظیم (۲) کپڑے اور سوت کی انتہائی قیمتوں کا تعین۔ اول الذکر کا مطلب یہ ہے کہ کنٹرول کے کام کو ابتدائی منزل ہی یعنی کارخانوں ہی سے شروع کیا جائیگا۔ اور ملوں کو یہ ہدایت دی جائیگی کہ وہ عوام کی ضرورتوں کے لئے کس قسم کے کپڑے تیار کریں۔ "معقول تنظیم" جسے انگریزی میں RATIONALISATION کہتے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ صرف ضروری کپڑوں کے بنانے میں سوت کو اس طرح صرف کیا جائے کہ غیر ضروری کپڑوں کی تیاری کم ہو جائے اور سوت کی دستیاب مقدار ضائع نہ ہو۔ مثلاً جہانتک عوام کا تعلق ہے اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ان کی پسندیدگی کا دائرہ محدود ہوگا۔ اور کارخانوں میں ایک خاص معیار کی ساڑھیاں اور دھوتیاں اور کرتے قمیص اور پائجامہ وغیرہ کے کپڑے تیار کئے جائیں گے تاکہ متوسط الحال اور غریب طبقہ اس اسکیم سے فائدہ اٹھا سکے اور جو لوگ دولت مند ہیں وہ اپنے شوق کو پورا کرنے کے لئے بیش قیمت کپڑے زیادہ سے زیادہ دام دیکر دوسرے ذرائع سے خریدا کریں۔ اسی طرح قیمتوں کا تعین بھی پبلک کے لئے مفید ہوگا بشرطیکہ عوام کو اس معین قیمتوں پر کپڑا مناسب مقدار میں ملجایا کرے اور کپڑے کی تقسیم و فروخت کا ایسا مکمل اور بے نقص انتظام ہو کہ درمیانی نفع بازوں کو مال اڑا لینے اور چور بازار میں لیجانے کا موقع نہ ملے۔ اس میں شک نہیں کہ حکومت کو اگر اصلی مقصد حاصل کرنا ہے تو اُسے زبردست نگرانی کرنی پڑے گی۔ اور موثر سے موثر طریقے اختیار کرنے پڑیں گے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی ضروری ہوگا کہ حکومت خود اپنی خریداریوں کو مناسب حدود تک گھٹا دے اور اگر اس کا ارادہ یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ کے بعض دوسرے ممالک کو بھی کپڑا سپلائی کرے تو اس ارادہ کو فوراً ترک کر دے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکومت کو فوراً کنٹرول کی طرح "کلاتھ کنٹرول" کے کام کو کسی یوروپین ماہر کے تقرر سے شروع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ کسی قابل ہندوستانی کی خدمات حاصل کرنا چاہیئے اور زیادہ مقدار میں غیر سرکاری عناصر کو اپنے اعتماد میں لینا چاہیئے۔

مل مالکوں کے نمایندوں کا بیان

بمبئی ۴ جون۔ تمام ہندوستان اور ریاستوں کی ملوں کے مالکوں کے جو نمایندے کل تیسرے پہر صلاح مشورہ کے لئے مل مالکوں کی انجمن کے کمرہ میں جمع ہوئے انھوں نے بعد کو حسب ذیل بیان میں یہ بتلایا کہ کپڑے کی قیمتیں اس قدر زیادہ چڑھ جانے کا اصل سبب کیا ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ اگر قیمتیں چڑھ گئی ہیں تو اس کا الزام مل مالکوں پر نہیں لگایا جا سکتا۔ بلکہ اس کا بڑا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ سنہ ۱۹۴۲ء میں ایک ارب گز کپڑا ہندوستان سے باہر بھیجدیا گیا۔ اس کے علاوہ بہت سا کپڑا فوجی ضروریات کے لئے لے لیا گیا۔ اس وجہ سے ہندوستان میں کھپت کے صرف ایک ارب ۸۰ کروڑ گز کپڑا رہ گیا۔ خوش قسمتی سے سنہ ۱۹۴۳ء میں صورت حالات تبدیل ہو گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جو کپڑا ہندوستان سے باہر بھیجا جائیگا اور جو فوجی ضرورت کے لئے لیا جائیگا اس کو نکال کر ہندوستان میں ۱۳ ارب ۶۰ لاکھ گز کپڑا یہاں فروخت ہونے کے لئے بچ جائے گا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس سال ہندوستان کی ملوں میں ... کروڑ گز کپڑا تیار ہوگا۔ اس سال جو کپڑا یہاں پر فروخت ہونے کے لئے بچ جانے کا اندازہ لگایا گیا ہے اس کی مقدار پچھلے سال کے بچے ہوئے کپڑے سے دوگنی ہے۔

اس بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ہندوستان کے مل مالکان نہ صرف اس امر کے صدق دلی سے خواہاں ہیں کہ کپڑے کی قیمتیں کم ہو جائیں۔ بلکہ اُن کے پاس اس کی ٹھوس تدبیریں بھی ہیں جن کو اگر حکومت ہند منظور کر کے ان پر عمل کرے تو سوت اور کپڑے کی قیمتوں میں معقول کمی ہو جائیگی۔ چنانچہ عوام کی سمجھ میں یہ بات آسانی سے آجائے گی کہ مل مالکان حکومت ہند کے لئے ٹیکس جمع کرنے والوں کا کام نہ پہلے کبھی انجام دینا چاہتے تھے اور نہ ... دینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ قابل ٹیکس منافع کا ⅘ حصہ (۸۰ فیصدی) حکومت کو دیدینا پڑتا ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کے ذریعہ مل مالکوں کے نمایندوں کا جو ایک بیان موصول ہوا ہے اس میں مذکور ہے کہ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء میں مل مالکوں نے حکومت ہند سے مطالبہ کیا تھا کہ کپڑا باہر بھیجنے پر پابندیاں لگائی جائیں۔ کیونکہ کپڑے کی برآمد میں انتہائی تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا تھا تاکہ ہندوستان میں بڑی مقدار میں کپڑا مل سکے۔ اس وقت سے کئی بار یاد دہانی کرانے پر برابر پابندیاں لگانے کی مسلسل حمایت کے باوجود حکومت ہند نے اس معاملہ میں نہ صرف کوئی کارروائی کی بلکہ وہ اور بھی زیادہ مقدار میں کپڑا باہر بھیجنے کی اجازت دیتی رہی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ارب گز کپڑا ہندوستان سے باہر بھیجدیا گیا۔ جبکہ جنگ سے پہلے برما کو چھوڑ کر باقی علاقوں کو ہندوستان سے دس کروڑ گز کپڑا باہر بھیجا جاتا تھا۔

اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء میں مل مالکوں کی یہ متفقہ رائے تھی کہ اب عوام کی خدمت کرنے کا موقعہ ہے جن سے مل مالک اپنی روزی کماتے ہیں اور کپڑے کی قیمتوں میں کمی کر کے جن کی وہ آیندہ خدمت کرنے کی امید کرتے تھے۔

اس مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے انھوں نے دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء میں حکومت کے روبرو ایک اسکیم کافی مقدار میں اور سستے داموں پر اسٹنڈرڈ کلاتھ (معیاری کپڑا) بیچنے کی اسکیم پیش کی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کرے تاکہ قیمتوں پر قابو رکھا جائے۔ لیکن حکومت نے کوئی کارروائی نہیں کی جب کپڑے کی قیمتیں چڑھنی شروع ہو گئیں تو مل مالکوں کے ایک نمایندہ نے حکومت ہند کو اس معاملہ میں ضروری کارروائی کرنے کے لکھا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

دعوتیں ۲۹ و ۳۱ مئی کو بالترتیب شیخ رئیس احمد صاحب (جھاڑو والے) اور چودھری محمد امین صاحب نے محفل میلاد کے بعد اپنے معزز دوستوں کو پر تکلف دعوت طعام دی۔

شادی ہمارے کرم دوست رائے صاحب چے نرائن ٹنڈن ڈپٹی کلکٹر کانپور کی صاحبزادی کماری کملا دیوی کی شادی مسٹر چرن داس ولد مسٹر بھولا ناتھ آف بنارس کے ساتھ ۸ جون کو ہوگی جسمیں معززین شہر بھی مدعو ہیں، ایٹ ہوم ۷ بجے شام اور بارات کا استقبال ۸ بجے رات کو ہوگا۔

یو پی کاٹن کنٹرول کا آرڈر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔ یو پی کاٹن ٹکڑوں کے کنٹرول آرڈر کی کلاز ۵ ۱۰ جون سے عمل میں آئیگا، اس تاریخ سے پہلے کانپور میں ہر سیلنگ ایجنٹ، بیوپاری یا کمیشن ایجنٹ جسکے کاروبار کی خاص جگہ یوپی میں واقع ہے یا جو کاروبار کی جگہ یوپی میں رکھتا ہے اسکو صاف صاف بیان دینا چاہیئے، سیلنگ ایجنٹ بیوپاری یا کمیشن ایجنٹ کسی میں وہ رجسٹرڈ ہونا چاہتا ہے۔ ۶۴

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ٹرسٹ کی میٹنگ ۲۷ مئی کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی میٹنگ، رائے بہادر مسٹر مان سنگھ چیرمین ٹرسٹ کی صدارت ...

آئینہ کانپور

اعزاز ملک معظم کی سالگرہ کی خوشی میں ہمارے مکرم دوست راجہ صاحب سلیم پور لکھنؤ، حکیم خواجہ شمس الدین صاحب لکھنؤ، خان بہادر سید عین الدین صاحب دیوان ریاست چرکھاری، مسٹر بی پی سریواستوا سابق چیرمین میونسپل بورڈ کانپور، خان بہادر سید صدر الاسلام صاحب ڈی۔ ایس۔ پی۔ کانپور، مسٹر ظہیر الدین صاحب قدوائی کو بالترتیب "دستر"، "شفاء الملک"، "او۔ بی۔ ای۔" "رائے بہادر"، "پولیس میڈل" اور "خاد صاحب" کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے۔

ہم ان سب دوستوں کی خدمت میں حصول اعزاز پر ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مسٹر کے۔ جی۔ جے۔ ہڈنگٹن ایجنٹ امپریل بینک کانپور کو سی۔ بی۔ ای۔، سید افضل حسین صاحب کو خانصاحب، مسٹر کشن کمار راؤ، اور مسٹر رادھا کانٹ کو رائے صاحب کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر مراری لال ڈاکٹر مراری لال ایم۔ ایل۔ اے جو بریلی جیل میں تھے وہ رہا ہو کر کانپور تشریف لے آئے ہیں۔

فیصلہ مسٹر آر۔ ایف۔ ایس۔ بیلیس نے کانپور، الیکٹرک کارپوریشن ورکرس یونین اور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کے درمیان کے جھگڑے کا فیصلہ سنا دیا، ورکرس کے تمام مطالبوں کو بے بنیاد بتاتے ہوئے ان کو مسترد کر دیا، دوسرے دن ورکرس یونین کی ایک میٹنگ ہوئی اس میں اس فیصلہ کو ناقابل اطمینان قرار دیا گیا ہے اور یوپی۔ گورنمنٹ سے اس فیصلہ کو واپس لینے کی اپیل کی ہے۔

صدمہ گذشتہ ہفتہ حضرت ثاقب کی ۷ سالہ بچی نے ایک مختصر علالت کے بعد انتقال کیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم کو اس صدمہ میں اپنے عزیز دوست ثاقب صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ ثاقب صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائیے۔ — ص ص —

سبدِ گل

اٹلی نے اس جنگ میں بہت سے دلچسپ ریکارڈ قائم کئے ہیں، حلیفوں کا کام یہ ہے کہ اپنے دوست کی مدد کریں لیکن مسولینی اس جنگ میں ہٹلر پر ایک شدید بار بن گیا ہے، اور بالکل اس طرح جیسے "ودلف لیلہ" کا مشہور تسمہ پا۔

بوڑھا سندباد جہازی کے کاندھوں پر سوار ہوکر اس کی جان کا لاگو بن گیا تھا اسی طرح مسولینی کی شرکت نے ہٹلر کو اس کی تباہی کی منزل سے قریب تر کر دیا ہے، ایک البانیہ کو چھوڑ کر جس پر اٹلی نے دھوکے سے قبضہ کرلیا اس مکمل جنگ میں اس نے پٹنے والے، بھاگنے والے، اور پسپا ہونے والوں کے پیچھے رہنے اور بھاگنے والوں کے آگے رہنے میں خود جرمنی کے لئے بھی ایک قابل رشک ریکارڈ قائم کیا ہے۔

اٹلی کے بحری بیڑے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ کہیں چلتا پھرتا نہیں نظر آتا بلکہ صرف بندرگاہ سے وابستہ رہتا ہے اس سلسلہ میں ایک لطیفہ بہت اچھا سننے میں آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس طرح برطانیہ کے بحری سپاہی کو وہسکی سے امریکہ کے بحری سپاہی کو جان کالنس سے جرمن کے بحری سپاہی کو بیئر شراب سے محبت ہوتی ہے اسی طرح اٹلی کے بحری سپاہی کو بندرگاہ سے محبت ہوتی ہے۔

جنگ کے محوری قیدیوں کی تعداد میں بھی سب سے زیادہ اضافہ اٹلی ہی نے کیا ہے، یعنی اطالوی سپاہیوں کی ایک بہت بڑی تعداد اتحادیوں کے ہاتھ میں قید ہوگئی ہے، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بیشتر اطالوی قیدی جو شمالی افریقہ کے مختلف مورچوں پر گرفتار کئے گئے تھے، ہندوستان میں رکھے گئے ہیں اس سے اٹلی میں فوجی بھرتی کے کیمپ کا یہ پوسٹر بہت دلچسپ معنی دیتا ہے کہ "اگر تم ہندوستان دیکھنا چاہتے ہو تو اطالوی فوج میں بھرتی ہو جاؤ!"

میدان جنگ سے بھاگ جانے کا اطالوی ریکارڈ اور بھی زیادہ دلچسپ ہے، وہی اطالوی سپاہی جنھوں نے حبش کو کمزور پاکر دبا دیا تھا جب طاقتور کے مقابلہ میں آتے ہیں تو ہتھیار پھینک کر بھاگنے کے سوا اور کوئی کام ہی نہیں جانتے ان کے اسی خاص وصف کے پیش نظر لندن کی ایک فرم نے جو گھوڑدوڑ کے لئے جوتے بناتی ہے، یہ اشتہار دیا ہے کہ ان جوتوں کا ڈیزائن اطالوی ہائی کمانڈ کے ایک خفیہ پیٹنٹ سے حاصل کیا گیا ہے۔!

اور بھی سنئے:- اٹلی میں شہریوں کو ایک پمفلٹ کے ذریعہ یہ ہدایت کی گئی ہے کہ اگر ٹیونس اور بنزرٹا کے بعد اتحادی طاقتیں خود اٹلی پر حملہ کریں تو شہریوں کو کیا کرنا چاہئے۔

وہ ہدایت مختصر الفاظ میں یہ ہے۔
جب شہری خود کو حملہ آور فوجوں میں گھرا ہوا پائیں تو اپنے تحفظ کیلئے ان سے ہر طرح کے اچھے اخلاق سے پیش آئیں، دوسرے یہ کہ اپنی فوجوں کو امداد دینے کے خیال سے گوریلا جماعتیں نہ بنائیں کیونکہ اس سے اطالوی فوجوں کے کام میں پیچیدگی پیدا ہوگی، تیسرے یہ کہ مقبوضہ علاقوں میں تمام شہری لوگ گھروں کے اندر رہیں اور صرف عورتیں باہر جایا کریں کیونکہ ڈسپلن رکھنے والے حملہ آوروں میں اچھے سلوک اور اخلاق کا زیادہ جذبہ عورتیں ہی پیدا کرسکیں گی۔

حملہ آور فوجوں کے لئے اس سے بہتر خیر مقدم اور کیا ہوسکتا ہے!-

---

۴۲ گھسیٹا، سامنے سے ایک کرایہ کی موٹر آرہی تھی ہم لوگ اس پر سوار ہوکر چلدئے اس واقعہ سے کچھ عرصہ بعد میں بڑی بچی صاحبہ جو اپنی بیش قیمت ریشمی چارشف میں ملبوس تھیں لیکن میرے سر پر بدستور انگریزی ٹوپی تھی ہمیں کرایہ کی کشتی پر باسفورس کو عبور کرنا تھا۔

(باقی برصفحہ ۶ کالم ۴ پر ملاحظہ فرمائیے)

ادبِ لطیف

پسِ پردہ

(از جناب رازی)

دنیا والے کہتے ہیں کہ وہ آرام سے مرگیا۔

اس میں شک نہیں کہ اس کا آخری سانس بڑی آسانی سے نکلا، اس نے آہ وزاری نہیں کی، وہ چیخا یا چلایا نہیں مگر اس کے دل کے زخموں پر نمک چھڑکا جارہا تھا اس مصیبت کے پسِ پردہ جو مصیبت تھی وہ اسے برداشت نہ کرسکا اور آہ کے ساتھ اس کا دم نکل گیا۔

ایک لمحہ میں ساری زندگی اس کی آنکھوں کے آگے پھر گئی، بچپن، لاڈ، پیار اور بےفکری کا دور! مگر شباب، شباب کی ایک جھلک نے اسکی زندگی کو تمام کردیا، وہ اس سے محبت کرتی تھی، سچی محبت۔

اس کے دل میں بھی چاند سی صورت چھپی ہوئی تھی، چاندنی راتیں اور میٹھی میٹھی باتیں ان کی محبت کو پروان چڑھاتی رہیں، ایک شام، ان کے عہد و پیمان چھپ چھپ کر آنسو بہا رہے تھے،

اس کے بعد اس کی چاند سی صورت کو کوئی اور لے گیا تھا، پھر کیا ہوا اور کیا نہ ہوا، آخری ہچکی میں وہ اور کچھ نہ سوچ سکا، کچھ وقت بعد اسکی محبوبہ نے خودکشی کرلی۔

دنیا نہیں جانتی، یہ کیوں ہوا؟

وہ اس کی یاد کو سینے میں چھپائے دنیا والوں سے دور بھاگتا رہا، دنیا اسے دیوانہ کہنے لگی،

آخر وہ اُٹھا بغاوت کرنے کے لئے،

اس نے لب کھولے اور آخری ہچکی کے ساتھ اس کی جان نکل گئی۔

وہ اپنی محبوبہ سے جا ملا۔

دنیا کہتی ہے کہ وہ آرام سے مرگیا، مرتے دم وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر کہہ نہ سکا یہ راز کوئی نہیں جانتا۔

---

۴۴ دروازے کے باہر لوگوں کا اژدہام تھا۔

اب اس بیچاری بڑھیا کا کون ہوگا؟-

اس نے آپ ہی خودکشی نہیں کی بلکہ بڑھیا کو مار ڈالا۔

کیا ہوا؟ ڈاکٹر نوین نے دیوانہ وار مجمع کو چیر کر آگے بڑھتے ہوئے پوچھا، کیا ہوا ہوا کیا؟ جلد بتاؤ میں ڈاکٹر ہوں۔

وہ بڑھیا کی لڑکی تھی نا، بیچاری، اسی نے پھندا لگا کر اپنا گلا گھونٹ لیا" ایک شخص نے کہا۔

ڈاکٹر نے آنکھیں پھاڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "گلا گھونٹ لیا" نرملا نے؟ گلا گھونٹ لیا؟ "کہتا ہوا وہ مجمع کو چیرتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوگیا" لوگوں نے اس کے منھ سے یہ الفاظ سنے۔

میں نے اسے جھوٹ کہا تھا کہ میں شادی شدہ ہوں میں نے جھوٹ کہا تھا" میں نے جھوٹ کہدیا تھا۔

کچھ دیر سکون کے بعد مجمع میں پھر ایک بار سنسنی کی ایک لہر دوڑ گئی، جونہی ڈاکٹر صاحب اندر گئے بس انھوں نے بھی خودکشی کرلی اور فوراً مرگئے۔

لوگوں میں ایک شور مچ گیا، لوگ کہہ رہے تھے دونوں نے پاپ کیا ہوگا، ضرور اس میں کچھ بھید ہے

---

۴۶ قدم بڑھائے لیکن مجھے اس خواجہ کی حرکت پر بہت غصہ آیا میری ماں نے میرا ہاتھ پکڑ کر جلدی سے ۴۵

عالمِ نسواں

ایک تعلیم یافتہ ترک خاتون

ترکی کی مشہور نوعمر ماہر تعلیم حاجیہ مس سلمیٰ اکرم نے اپنے وطن کے متعلق ذاتی مشاہدات کے سلسلہ میں ایک طویل مضمون سپرد قلم کیا ہے، اس وہ لکھتی ہیں کہ جس زمانہ میں میرے والد غازی اکرم ایکمچ الجزائر کے گورنر تھے اس وقت اگرچہ میں کمسن تھی لیکن مجھے یوروپین خواتین کے ساتھ ملنے جلنے کا زیادہ تر اتفاق ہوتا تھا، مجھے ان کو بےنقاب چلتے پھرتے دیکھ کر یہ تمنا ہوتی تھی کہ کاش میرے وطن میں بھی عورتیں چارشف کا استعمال ترک کردیں۔

کچھ عرصہ کے بعد میرے والد کو حکومت نے مجمع الجزائر سے طلب کرکے انھیں استمبول یونیورسٹی میں ادب کا پروفیسر مقرر کردیا اور میں بھی اپنے والد کے ہمراہ قسطنطنیہ واپس آگئی یہاں ہوکر میرے دل میں چارشف کی نفرت اور بھی بڑھ گئی ایک دن مجھ سے میری ایک عزیز سہیلی ابلا خانم ملنے کے لئے آئیں اور وہ سیاہ رنگ کی چارشف پہنے ہوئے تھیں۔

مجھے ان کی نئی پوشاک پر سخت حیرت ہوئی اور اور میں نے ان سے متعجبانہ انداز میں پوچھا کہ تم تو ہمیشہ منھ کھولکر آتی ہو آج خلاف دستور تم چارشف میں کیوں ملبوس ہو، میرا یہ سوال سنکر بجائے اس کے کہ ابلا خانم کچھ جواب دیتیں میری والدہ نے قہقہہ لگا کہا کہ ابلا خانم اب سیانی ہوگئی ہے، اس لئے اس نے چارشف کا استعمال شروع کردیا، جب تم بڑی ہوگی تو تم بھی چارشف میں ملبوس ہو جاؤگی۔

میں نے گھبرا کر کہا میں تو تمام عمر چارشف استعمال نہ کروں گی، مجھے تو اس کے تصور ہی سے خوف معلوم ہوتا ہے اس پر میری بڑی بچی نے مسکرا کر کہا:۔

"بندریا تو کیا کہتی ہے" سب ترکی لڑکیاں سن تمیز کو پہونچکر چارشف استعمال کرتی ہیں، دیکھو تو ابلا خانم پاپوسف میں کتنی اچھی معلوم ہوتی ہے۔

میں نے چیخ کر کہا "چاہے کچھ ہوجائے میں تو چارشف میں نہیں ملبوس ہونگی، مجھے اس چیز سے نفرت ہے، ابلا خانم اچھی کیا معلوم ہوتی ہے وہ تو، خاص "ودادجی بابا" (ترکی کی ہوجو بن کر رہ گئی ہے")

میری والدہ کو ایک عزیز خاتون سے ملنا تھا اور ابلا خانم ان کے ساتھ چلنے کے لئے آئی تھی والدہ نے کپڑے بدلنے شروع کئے اور خود مجھے بھی چلنے کیلئے آمادہ کیا میں نے باہر چلنے کی خوشی میں جلدی جلدی کپڑے پہنے اور اپنی ہیٹ سر پر رکھکر والدہ صاحبہ کے پاس آگئی۔

ان عزیز خاتون کا مکان تھوڑے فاصلہ پر تھا ہم لوگ پاپیادہ روانہ ہوئے تھوڑی دور آگے بڑھ کر میں نے ابلا خانم کا برقعہ الٹ دیا اور ابلا خانم نے اس پر کوئی اعتراض بھی نہ کیا لیکن ابھی ہم چند چند ہی قدم آگے بڑھے تھے کہ ہمارے کان میں ایک بھیانک آواز آئی کہ یا اللہ کیا زمانہ آگیا، میں نے پیچھے مڑکر دیکھا کہ عمامہ پوش حبشی ملا ابلا خانم کی جانب اُنگلی اٹھا کر غصہ کے ساتھ کہہ رہا تھا کہ تم ایسی عورتوں نے قوم کو تباہ و برباد کردیا ہے تم لوگ نصرانیوں کی تقلید میں بےنقاب پھرتی ہو خواجہ کی یہ چیخ پکار پر ہمارے گرد بہت سے لوگ اکٹھا ہوگئے۔ ابلا خانم نے جلدی سے اپنا نقاب درست کیا اور میری ماں نے تیزی سے آگے ۴۶

بچوں کی دنیا

چند تاریخی خطوط

بچو! تم اکثر اپنے دوستوں عزیزوں اور رشتہ داروں کو محبت بھرے خط لکھا کرتے ہو مگر کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ اگر تم آیندہ زندگی میں بلند مرتبہ اور بڑی شخصیت کے مالک بن گئے تو تمہاری اوائل عمری کے یہی اکثر و بیشتر خطوط تمہارے لئے بہت زیادہ مفید ثابت ہوں گے بلاشبہ ان کی ایک خاصی قدر و قیمت ہوگی، لوگ انھیں حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گے، اور بڑی سے بڑی رقم معاوضہ میں دینے کو تیار ہوں گے۔

فرانس کے ایک بہادر جرنیل "نپولین" کا نام تم نے بارہا سنا ہوگا، اس نے اپنی زندگی میں کئی ایک تاریخی لڑائیاں لڑیں اس نے اپنے تدبر اور طاقت کی بدولت کئی ایک ملکوں کو فتح کرکے اپنے نام کا ڈنکا بجایا۔

اس نڈر اور بہادر جرنیل کے متعلق مشہور ہے کہ گھمسان کی لڑائی میں وہ اپنے گھوڑے کی زین پر دو ایک منٹ ستانے کے بعد فخر کے ساتھ کہا کرتا تھا کہ میں نے گہری نیند کا مزہ لے لیا اور اس طرح اس نے کئی کئی راتیں بغیر سوئے گذار دیں،

بچپن میں تمہاری طرح اسے بھی معلوم نہیں تھا کہ ایک دن وہ اپنی لیاقت اور جنگی کارناموں کی بدولت شہرت کے آسمان پر سورج بن کر چمکے گا۔ اور تاریخ عالم میں اسکو نمایاں جگہ دی جائے گی۔

اوائل عمری میں اس نے کئی ایک خطوط اپنے دوستوں اور بیوی کو لکھے، یہی گراں قدر خطوط فرانس کی حکومت نے پندرہ ہزار پونڈ میں فروخت کئے اور اسی طرز کے چند ایک اور خطوط ۴۰۰۰ پونڈ میں نیلام ہوئے، جب ان سبھوں کو اکٹھا کرکے کتابی شکل میں شائع کیا گیا تو یہ نسخے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئے اور لوگ ان خطوط کو پڑھ کر بہت لطف اندوز ہوئے۔

نیلسن بھی تاریخ میں بہت اہم شخصیت کا مالک ہے اس کے خطوط بھی ۶۵۵۰ پونڈ میں فروخت ہوئے تھے، اس کے علاوہ نیلسن کے صرف بائیس (۲۲) خطوط کا مجموعہ امریکہ میں آٹھ ہزار پونڈ کے عوض فروخت ہوا۔

※ زیادہ تیز آندھی، ڈاکٹر کے دل میں ایک لہر سی اٹھ رہی تھی مجبور تھا اسے جواب دینے اور نہ دینے دونوں میں مشکل نظر آتی تھی۔

بڑی دشواری کیساتھ اپنے دل کو سنبھالتے ہوئے ڈاکٹر نے کہا، تم مجھے بیکار روک رہی ہو؟- نرملا! بالکل بیکار۔

یہ کہتے ہوئے ڈاکٹر کا دل کانپنے لگا۔

اس کا جواب بند ہونے لگا اس کا لہجہ مدھم ہوگیا، اس نے کہا، نرملا مجھ سے ....

آپ ...... نرملا نے کہا ..... مگر اس کا گلا خشک ہوگیا آگے کچھ نہ کہا جاسکا۔

تم بھی یہی کہنا چاہتی ہو نا کہ بھیگ جاؤں گا کیوں؟ میں کپڑے بدل لوں گا، "ڈاکٹر نے تھرائی ہوئی آواز میں کہا، لیکن ..... نرملا نے اسطرح کہا جیسے وہ کسی بہت بڑے بوجھ کے تلے سے بولنے کی کوشش کررہی ہو کیا؟ کیا؟ ڈاکٹر نے دبی آواز سے کہا، میری ..... میری نرملا بولی - میری تمنائیں ..... میرے ارمان - میں جانتا ہوں "ڈاکٹر نے کہا، تمہیں پیار آتا ہو مجھ پر لیکن .... وہ رکا ..... پھر دبی آواز میں از سر نو دم پیدا کرتے ہوئے بولا ...." مگر میں کسی کا ہوچکا ہوں، نرملا! میں شادی شدہ آدمی ہوں۔

آپ جائیے "نرملا نے منھ پھیرتے ہوئے نہایت مدھم اور مردہ آواز سے کہا ....

جب ڈاکٹر باہر نکل کر بارش میں بھیگتا ہوا دروازے کی طرف بھاگا تو اسے نرملا کی بیکسی کی آوازیں سنائی دیتی رہیں وہ گھوم گھوم کر دیکھتا جاتا تھا۔ ۴۴

پردۂ فلم

بہروں کے لئے سنیما!

جب دنیا میں خاموش فلموں کا دور دورہ تھا محروم سماعت اشخاص بھی دوسرے لوگوں کی طرح ان سے محفوظ ہوتے تھے لیکن متکلم فلموں کی ایجاد نے بہروں کے لئے سینما کا لطف کرکرا کردیا اور ان کے لئے متکلم و غیر متکلم فلموں میں کوئی فرق نہیں۔

اب لندن میں بہروں کو متکلم فلموں کے لطف سے آشنا کرنے کے لئے ایک نیا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔

سینما ہاؤس میں ایک کمرہ بہروں کے لئے محفوظ کردیا جاتا ہے ہر کرسی کے گدے میں ایک خاص قسم کا نو ایجاد آلۂ سماعت پوشیدہ ہوتا ہے، اور ان کے ہتھے پر کانوں کی لو کے برابر ایروفون نصب ہوتا ہے جس کا تعلق برقی تاروں کے ذریعہ گدے کے اندر پوشیدہ آلۂ سماعت ہوتا ہے۔

ایروفون میں ایک لچکدار قسم کی تختی ہوتی ہے جسے ایک مرکزی ٹیلیفون کے پلگ سے ملادیتے ہیں جب متکلم فلم شروع ہوتی ہے تو اس کی آوازیں مرکزی ٹیلیفون میں جمع ہوتی ہیں اور وہاں سے ایروفون کے ذریعہ بہروں تک نشر ہوجاتی ہیں یہ آلہ لندن کے ایک نوجوان انجینیر نے ایجاد کیا ہے اور ابھی اسے مزید ترقی دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔

افسانہ

دل شکستہ ہونے کے بعد

بقیہ صفحہ چار کالم پانچ سے آگے

اس کی لوچدار ہنسی کی آواز میں ڈاکٹر کو غیر معمولی سی بات محسوس ہوئی اس نے خیریت اسی میں دیکھی کہ وہ نرملا کے بنائے ہوئے کھانے پر رضامند ہوکر رسوئی گھر چلا جائے، شاید کھانا کھالینے سے یہ بات ٹل جائے دھڑکتے ہوئے دل سے ڈاکٹر جلدی جلدی کھانا ختم کرنے کی کوشش کررہا تھا، اس نے نرملا کی اس حالت کو بدلنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرلی تھی جو نرملا پر طاری ہوتی جارہی تھی۔

اس نے کھانے کو بدمزہ بتایا، اس کی حقارت کی، برائیاں بیان کیں، مگر نرملا پر ان باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا، ڈاکٹر نے اسے سمجھایا۔

تمہاری ماں ان سب باتوں کو سن رہی ہوں گی وہ تمہاری ہنسی، تمہارے قہقہوں اور تمہاری ایسی باتوں کا خراب اثر لیگی اور برا بتائیں گی۔

مگر نرملا نے دل کی کشتی کی پتوار ہاتھ سے رکھدی تھی اس کی کشتی اب جذبات کے سیلاب کے رحم پر تھی ڈاکٹر ہاتھ منھ دھوکر چلنے کیلئے تیار ہوگیا۔

بادل بڑی تیزی سے زمین کے سینے پر اپنے ٹھنڈے آنسوؤں کی بوندیں گرا رہے تھے ٹھنڈی ہوا کی لہریں جھوم جھوم کر رسوئی گھر میں داخل ہورہی تھیں جہاں لالٹین کی ہلکی ہلکی روشنی میں نرملا پر ارمان نظروں سے ڈاکٹر کی طرف دیکھ رہی تھی۔

بارش بہت زور کی ہے، ڈاکٹر نے اپنے دل میں سوچا، مگر چلنا ہی چاہئے۔

"اچھا" اس نے نرملا کی طرف دیکھ کر قدم بڑھانا چاہا! "یہ کیا" ڈاکٹر نے پلٹ کر اپنے قدموں کی طرف دیکھا نرملا کے دونوں ہاتھ اس کے پاؤں میں زنجیر کیطرح جکڑے ہوئے تھے، اور اس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں ارمانوں کے دو چمکتے ہوئے چراغ بنی ہوئی اسکی طرف دیکھ رہی تھیں۔

آپ بھیگ جائیں گے میں نہیں جانے دوں گی ڈاکٹر سے نرملا کے اس دوہرے وار کا جواب نہ بن پڑا وہ کچھ رک کر خاموش کھڑا ہوگیا۔ بارش کا زور ہر لحظہ بڑھتا ہی چلا جارہا تھا ایک منٹ پہلے جس مینھ کی جھڑی بندھی ہوئی تھی اب وہ تڑتڑوں کی شکل اختیار کرچکا تھا، آنگن کا پرنالا پتھر کی سِل پر سر ٹپک ٹپک کر شور مچا رہا تھا، صحن میں موسلادھار بوندیوں کی جھنکار سے ایک ہنگامہ سا برپا تھا۔ مگر اس سے بھی کہیں ※

اقوال زریں

ایماندار وہ شخص ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ ہیں۔

جو شخص تمہیں امین خیال کر کے تمہارے پاس اپنی چیز بطور امانت رکھتا ہے تو تم اس کی امانت بجنسہ ادا کر دو، اگر کوئی شخص تمہاری خیانت کرے تو تم اس کی خیانت مت کرو

دو شخصوں کے درمیان صلح کرا دینا صدقہ ہے، اور کسی کو سہارا دے کر اس کی سواری پر سوار کرنا یا اس کا سامان لاد دینا بھی ایک صدقہ ہے۔

جو مسلمان کسی یتیم بچہ کو کھانا کھلانے کے واسطے اپنے گھر میں لے جاتا ہے، اللہ تعالےٰ اسکو جنت میں داخل کرےگا

ایماندار اور مومن بندہ اپنے گناہوں کو اس طرح محسوس کرتا ہے گویا وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے

محبت حق تعالےٰ تک پہونچنے کا ایک راستہ ہے

موج تبسم

دنیا کے ایک مشہور ترین افسانہ نویس کو ایک سال بڑے دن کی خوشی میں ہزاروں آدمیوں نے دعوت نامے بھیجے اس لئے وہ کہیں بھی نہ جا سکے اور گھر پر بیٹھے رہے۔ دوسرے سال کسی نے بھی ان کو دعوت نہ دی، کیونکہ سب نے یہ سمجھ لیا کہ ان کو دوسرے لوگوں کی طرف سے دعوت نامے آگئے ہوں گے لہذا وہ کہاں کہاں شرکت کریں گے، غرض دوسرے سال بھی بیچارے نے بڑے دن کی بڑی رات بڑے لطف سے کاٹی،

امیر خسرو اپنے وقت کے ایک بڑے اور کامیاب شاعر تھے ایک بار آپ کہیں ٹہل رہے تھے کہ راستہ میں پیاس محسوس ہوئی، ایک کنویں پر چند عورتیں پانی بھر رہی تھیں، آپ نے ان سے پانی طلب کیا عورتوں نے جو آپ کو پہچانتی تھیں کہا کہ آپ پہلے کھیر، چرخے، کتے اور ڈھول پر، پر ایک گیت بنا کر سنائیے تب تو آپ کو پانی پینے کو ملے گا۔

آپ نے جھٹ یہ گیت بنا کر سنا دیا۔

کھیر پکائی جتن سے چرخہ دیا چلا آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا
لا پانی پلا؟ -

دلچسپ معلومات

مچھلیوں کے کان!

مچھلیوں کے بھی کان ہوتے ہیں اور وہ بھی کان والے حیوانات ہی کی طرح سن سکتی ہیں، ابھی تک یہ یقین کیا جاتا تھا کہ مچھلیوں کے کان نہیں ہوتے اور نہ وہ کچھ سن سکتی ہیں۔

علم حیوانات کے ماہر بھی یہی یقین کرتے تھے کہ لیکن ابھی حال ہی میں جو تجربے کئے گئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اگر سب نہیں تو کچھ مچھلیاں تو ضرور سن سکتی ہیں تجربہ اس طرح سے ہوا کہ کچھ مچھلیوں کو سیٹی کی آواز سے بلا کر کھانا دیا جانے لگا، آہستہ آہستہ مچھلیوں نے سیٹی کی آواز پہچان لی اور پھر اس کو سنتے ہی کھانے کے لئے وہ دوڑ دوڑ کر کنارے پر آنے لگیں۔

مچھلیوں کے کان نظر نہیں آتے لیکن وہ اس کے جسم میں بالکل اسی طرح چھپے ہوئے ہوتے ہیں جس طرح پرندوں کے جسم میں پوشیدہ ہوتے ہیں

افسانہ

دل شکستہ ہونے کے بعد

دو جذبات سے لبریز دلوں کی تباہی کی دلگداز داستان

از جناب مہر پروین صاحبہ دہلوی

بڑھیا کی آنکھوں پر پٹی باندھ چکنے کے بعد ڈاکٹر نوین اپنا بیگ اٹھا کر چلنے کو ہوا۔

ڈاکٹر صاحب! مینھ برسنے ہی کو ہے، کچھ دیر ٹھہر جائیے راستہ میں بھیگ نہ جائیں "۔

ڈاکٹر نے اس کی رسیلی آواز سنکر اس کی طرف دیکھا جواب دینے سے پہلے اس نے اپنے دل سے سوال کیا، اس کی آنکھیں مجھ سے کچھ کہنا ضرور چاہتی ہیں، مگر، معلوم نہیں کیا کہنا چاہتی ہیں۔

آپ کھانا تو کھا کر نکلتے ہوں گے شام کو؟ "

ڈاکٹر کے کانوں میں اس کی چوڑیوں کی جھنکار جیسی آواز سنائی دی اس کے سرخ و سفید حسین مکھڑے پر، دو گلابی رنگ کے پتلے پتلے ہونٹ ایسے معلوم ہوتے تھے گویا گلاب کی دو پنکھڑیاں نسیم کے ہلکے ہلکے جھونکوں سے ایک لطیف اور نظر نواز جنبش میں ہیں

ڈاکٹر نے کچھ ہوش میں آتے ہوئے جواب دیا، نہیں، میں؟ میں اب ذرا دیر سے کھانا کھاتا ہوں رات کو جیسے اب میں یہاں سے جاؤں گا تو مجھے، کھانا تیار ملے گا۔

تو آج آپ ہم غریبوں کے ہاں کھانا کھا لیجئے بیٹھئے میں کرتی ہوں بندوبست " یہ کہہ کر ڈاکٹر کے جواب کا انتظار کئے بغیر ہی وہ وہاں سے روانہ ہو گئی اب کیا کرے، ڈاکٹر نوین اس کا فیصلہ نہ کر سکا۔

بڑھیا ایک چارپائی پر لالٹین کی دھیمی روشنی میں گردن ڈالے بیٹھی تھی پرانی وضع کے دالان کی دیواروں پر لالٹین کی روشنی سے ہلکا ہلکا اجالا ہو رہا تھا۔

ڈاکٹر کو وہ شام یاد آئی جبکہ پہلی مرتبہ اس نے اس لڑکی کو دیکھا تھا..... اس شام بھی..... آج کی مانند آسمان پر گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔

ڈاکٹر نے کھانے سے فارغ ہو کر نامی گرامی مصوروں کی تصویروں کا ایک البم نکال کر کھولنا ہی چاہتا تھا کہ ملازم نے آکر آواز دی " سرکار ایک لڑکی آپ کو بلاتی ہے۔ " "

لڑکی!!! اچھا اس سے کہو کہ ابھی آتا ہوں "

برآمدے میں وہ کھڑی تھی " میری ماں کی حالت " بہت خراب ہے، آنکھوں میں بڑی سخت تکلیف ہے آپ ہمارے گھر چلئے۔

راستہ بھر دونوں شخص خاموش چلتے رہے تو اس کا مکان نہایت بوسیدہ اور ٹوٹا پھوٹا سا تھا، ڈاکٹر نے اس کی ماں کی آنکھیں دیکھنے کے بعد نسخہ لکھ دیا کچھ دیر انتظار کیا کہ شاید گھر لانے کی فیس ملے پھر وہاں سے رخصت ہو گیا۔

آپ تو ابھی کھڑے ہی ہیں، بیٹھ جائیے ڈاکٹر صاحب نرملا کی شیریں آواز سے ڈاکٹر کا سلسلۂ خیال ٹوٹ گیا وہ کچھ چیز لینے کے لئے انگنائی سے گذرتی ہوئی آگے دالان سے نکلی تھی ڈاکٹر جواب میں کچھ نہ کہہ سکا۔

وہ ایک چارپائی پر بیٹھ گیا، نرملا کی آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی اسے یاد آیا کہ دوسری رات نرملا نے اسی آواز میں پھر اسے آکر پکارا تھا بڑھیا کی آنکھوں میں درد ویسا ہی تھا وہ ڈاکٹر کو دوبارہ گھر لیجانے کے لئے آئی تھی، بڑھیا کو یہاں تک لانا مشکل تھا ڈاکٹر کو کچھ خیال تو ہوا کہ کل فیس نہیں ملی تھی مگر پھر اسے کچھ رحم آگیا کہ چلو! ایک آدھ جگہ ایسی بھی ہی غریب لوگ ہیں، اس کے گھر پہونچ کر ڈاکٹر نے دیکھا آنکھیں ویسی ہی ویسی ہیں " اس نے لڑکی سے پوچھا دوائیں کہاں ہیں؟ -

لڑکی خاموش کھڑی رہی بڑھیا کراہ رہی تھی، ڈاکٹر نے مطلب سمجھ لیا کہ دوائیں نہیں خریدیں ڈاکٹر نے اپنے پاس سے انجکشن لگا دیا مریضہ ذرا چیخی چلائی مگر کچھ دیر کے بعد اس کا درد کم ہو گیا، لڑکی ڈاکٹر کی طرف دیکھنے لگی، احسانمندی کی نظروں سے اس

آنسوؤں کے دو چھوٹے چھوٹے قطرے چمک رہے تھے، اسی طرح دو ہفتے گذر گئے تھے مریضہ کو اب کچھ آرام تھا مگر بیماری ابھی کچھ باقی تھی۔

ڈاکٹر بڑھیا کی طرف دیکھا وہ اپنے تکیہ پر سر رکھے دیوار کی طرف کروٹ لئے لیٹی تھی، غالباً آنکھوں کو کچھ آرام ملنے کی وجہ سے اسے نیند آگئی تھی۔

دفعتاً ڈاکٹر کو خیال آیا! مجھے اب چلنا چاہئے، جوں ہی وہ چارپائی سے اٹھا نرملا نے سامنے سے آکر کہا آیئے ڈاکٹر صاحب کھانا کھا لیجئے "۔

کھانا!!! ڈاکٹر نے حیرت سے پوچھا، ابھی کھانا تو میں گھر پہونچ کر کھا ہی لوں گا "۔

آیئے آیئے کہتی ہوئی وہ آگے بڑھی، ڈاکٹر نے سوچا مجھے جانا تو ہے ہی آگے چلکر انکار کرتا ہوا دروازے کی، طرف ہو لوں گا " وہ ڈاکٹر کے آگے چلتی ہوئی مڑ کر، پوچھنے لگی، آپ اکیلے ہی ہیں یہاں؟ "۔

" ہاں " اکیلے آپ سوچی کیسے لگتا ہوگا کھانے دانے کی بڑی تکلیف ہوتی ہوگی؟ "۔

" نہیں نوکر ہیں "

نوکر اچھی طرح کھانا بنا لیتے ہیں - کیا؟ "۔

" ہاں "

مجھے تو یقین نہیں آتا، عورتوں جیسا کھانا وہ کیا بناتے ہونگے اچھا میں چلوں؟ ڈاکٹر نے اس کے رسوئی گھر کے آگے ٹھٹکنے پر کہا " وہ ڈاکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی، کیا کوئی [illegible] ہے ہمارے یہاں کھانا کھانے پر؟ -

نہیں اعتراض کچھ نہیں مگر مجھے دوسروں کے ہاتھ کا کھانا کچھ پسند نہیں آتا " تو ایک، دن کھا لینے سے کیا حرج ہوگا ڈاکٹر خاموش ہو رہا۔

اس نے پھر لجاجت سے کہا۔ ایکبار۔ دو بار۔ تیسری بار، ڈاکٹر اب بھی خاموش رہا وہ آگے بڑھ کر ڈاکٹر کے بالکل قریب آگئی اور ہاتھ پکڑ کر مخاطب کرتے ہوئے بولی، کیا آپ ہم غریبوں سے نفرت کرتے ہیں۔

ڈاکٹر نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اب اس وقت تو جانے دو پھر اور کسی روز سہی۔

اگر مینھ آگیا تو اندھیری رات میں ان پیچیدہ گلیوں میں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا "۔

تو کیا ہوا؟ وہ جھک کر بولی یہاں بھی گھر ہے جنگل نہیں مینھ تھم جانے پر اطمینان سے چلے جائیے گا۔

بجلی کڑکی اور کوندے کی لپک سے آسمان زمین پر تیز روشنی کی ایک لہر سی پڑ کر غائب ہو گئی، بادل زور سے گرجا، کہیں دور برستے ہوئے مینھ سے بھیگی ہوئی ہوا چلتی ہوئی، ڈاکٹر اور نرملا کے جسموں کو چھو کر ایک طرف سن سے نکل گئی۔

ڈاکٹر نے فوراً کہا " دیکھو ٹھنڈی ہوا چلنی شروع، ہو گئی ہے، اب مینھ آنے ہی والا ہے مجھے جانے دو "

لالٹین کی دھیمی دھیمی روشنی دالان میں سے آنگن کے اس حصہ میں پڑ رہی تھی جس میں رسوئی گھر کے آگے ڈاکٹر اور نرملا کھڑے تھے، ہلکے ہلکے اندھیرے میں نرملا کا سفید سفید چہرہ تاریکی میں ابھرے ہوئے نورانی خاکے کی مانند چمکتا نظر آرہا تھا۔

اس نے ڈاکٹر کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا بجلی پھر چمکی اس کی روشنی میں ڈاکٹر نے پل بھر کو نرملا کے چہرے کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں عورت کی تمنا ستاروں کی ٹھنڈک اور سورج کی حدت میں سموئی ہوئی روشنی بن کر چمک رہی تھی، نرملا کی آنکھوں نے تمنا کی وہ روشنی پوری نسوانی قوت سے ڈاکٹر صاحب کے دل میں انڈیل دی۔

بوندیاں پڑنے لگی تھیں، ڈاکٹر نے خود کو اس یورش کے مقابلہ میں سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا، نرملا دیکھو پانی آگیا ہے۔

" پھر کیا ہوا " وہ بولی آج یہیں رہ جائیے۔

لارڈ ہیلی فیکس کی تقریر

کوئیبک یکم جون امریکہ کے انگریز سفیر لارڈ ہیلی فیکس نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی ہے جس میں انھوں نے کہا کہ اتحادیوں کو فتح کے خوابوں میں مدہوش نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی جنگی کوششوں میں کوئی تساہلی کرنا چاہئے ابھی بہت زیادہ راستہ طے کرنا باقی ہے۔

اور بہت زیادہ لڑائی لڑنا ہے، ہم اتری افریقہ کو خالی کر چکے ہیں، لیکن ہم نے ابھی تک یورپ کی آزادی کے لئے اپنا کام شروع ہی نہیں کیا ہم نے بہت سی پن ڈبیاں کشتی غرق کر دی ہیں اور کر رہے ہیں لیکن ہمارے جہازی نقصانات اب بھی باعث تشویش ہیں گذشتہ لڑائیوں کے باعث دشمن کے وسائل پر بہت بھاری بوجھ پڑ چکا ہے، لیکن اب بھی روس کے مورچہ پر اس کی فوج کے دو سو ڈویژن موجود ہیں

اب بھی جرمن فوج کو مغلوب کرنا دشوار ہے اور اس کے ساتھ ہی ہمیں جاپان سے بھی ٹکر لینی ہے۔

ہمیں چینی فوج کی امداد کرنی ہوگی جس پر بہت زیادہ بوجھ پڑ رہا ہے۔

جاپانیوں نے جن علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے ان پر ہمیں دوبارہ قبضہ کرنا ہوگا، مجھے اس میں قطعی کوئی شک نہیں کہ ہم یہ سب کچھ ضرور کر سکیں گے لیکن ساتھ ہی ساتھ مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ اس کے لئے، بہت سی کوششیں کرنی ہوں گی، بہت سی مشکلیں برداشت کرنی ہوں گی، اور ہم سب کو بڑی بڑی قربانیاں کرنی ہوں گی۔ (رائٹر)۔

ہندوستان اور برہما کی سرحد پر جنگ

نئی دہلی۔ یکم جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برما اور ہندوستان کی سرحد پر جو لڑائی ہوئی ہے اس میں چین کی فوج نے دو جاپانی افسروں اور تین دوسرے فوجیوں کو ہلاک اور پانچ کو زخمی کیا ہے۔

ایک سو سے زائد جاپانیوں نے پہاڑیوں کے نچلے حصہ کے قریب ایک میدانی گاؤں پر حملہ کیا وہ سنگینیں تانے ہوئے گاؤں کی طرف بڑھے، انھوں نے دو دیہاتیوں کو مار ڈالا اور گاؤں کے مکھیا کو باندھ دیا اور بعد ازاں پہاڑی کے ایک گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے جن کی دیکھ بھال کے لئے چینی فوج کی ایک چوکی قائم تھی۔

جاپانیوں نے اس گاؤں کا چاول کا کھلیان جلا دیا چینیوں کو دیکھ کر انھوں نے ان پر حملہ کر دیا چینیوں نے گولیاں چلائیں، وہ جاپانی افسر اس دستہ کے آگے تھا اسے ہلاک کر دیا گیا اس کے علاوہ ایک اور افسر اور کئی دیگر فوجیوں کو بھی ہلاک کر دیا۔

جاپانی اپنے آدمیوں کی لاشوں اور زخمیوں کو لیکر پیچھے ہٹ گئے چینیوں کا کوئی سپاہی ہلاک و زخمی نہیں ہوا

سندھ میں مارشل لا اُٹھا لیا گیا

نئی دہلی ۳۱ رمئی ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ، اب چونکہ حروں کے علاقہ میں حالت بہتر ہوگئی ہے اس وجہ سے ۳۱ رمئی اور یکم جون کی درمیانی آدھی رات سے مارشل لا اٹھا لینا ممکن ہوگیا ہے؛ اس تاریخ سے سندھ کے مارشل لا کے علاقہ کے قانون اور امن کی تمام تر، ذمہ داریاں حکو[redacted] پر عاید ہوں گی جس نے اس سلسلہ میں مناسب تجویزیں تیار کرلی ہیں۔

فرانس کا بحری بیڑہ اتحادیوں کے قبضہ میں

لندن ۳۱ رمئی جرمن نیوز ایجنسی نے دشمی کے حوالے سے ایک خبر شائع کی ہے کہ حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ سکندریہ میں فرانسیسی سمندری بیڑہ برطانیہ اور امریکہ کے دباؤ کے آگے جھک گیا ہے اور اتحادیوں کے ساتھ شامل ہوگیا ہے سکندریہ میں ۱۹۴۰ء سے جبکہ فرانس نے ہتھیار ڈالے۔

فرانس کے جنگی جہاز بیکار کھڑے تھے جن میں سے ایک [redacted] کالورین بھی تھا اس کے علاوہ چار کروز اور تین تباہ کن مزید جہاز تھے۔

چرچل، روزویلٹ اسٹالن، کانفرنس

لندن بذریعہ بحری تار "معاصر ہندو" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ امر ابسطے شدہ ہے کہ چرچل روزویلٹ اور اسٹالن کانفرنس ہوگی اب تو صرف یہ طے کرنا باقی ہے کہ یہ کانفرنس کس جگہ منعقد ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ موسیو اسٹالن نے یہ بات واضح کردی ہے کہ وہ پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل سے ملاقات کرنے کے خواہشمند ہیں لیکن موسیو اسٹالن اس وقت اپنے وطن سے دور نہیں جانا چاہتے؛ اس کے بعض حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ یہ ملاقات ماسکو میں ہو۔

نیویارک۔ ۲۸ رمئی بیان کیا جاتا ہے کہ جنگ کے بعد اقتصادی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ورلڈ بنک قایم کرنے کی اسکیم تیار کی جارہی ہے اس بنک کا سرمایہ کئی ارب ڈالر ہوگا اسمیں اتحادی قومیں شامل ہونگی

خطابات کی فہرست!

نئی دہلی ۲ رجون بادشاہ کے یوم پیدائش کے خطابات کی فہرست آج شائع ہوگئی ہے، فہرست بہت طویل ہے ہمیں افسوس ہے کہ جگہ کم ہونے کی وجہ سے ہم پوری فہرست شائع نہیں کرسکتے ذیل میں مختصر فہرست شائع کی جاتی ہے

نائٹ ہڈ:۔ راجہ سید احمد علی خانصاحب علوی سلیم پور لکھنؤ (یوپی)

راجہ بہادر:۔ راجہ جگوتی پرشاد سنگھ الہ آباد یوپی

سردار بہادر:۔ سردار صاحب سردار سنگھ سار سنگھ لکھنؤ یو۔پی۔

خان بہادر:۔ سید کلب عباس رائے بریلی یوپی خان بہادر سید محمد زکی لکھنؤ یوپی) مسٹر قمر شاہ خاں بنارس یوپی) خاں صاحب ملک محبت خاں بریلی یوپی)

رائے بہادر:۔ رائے صاحب اجودھیا ناتھ داس یوپی) مسٹر پیارے لال بھارگو لکھنؤ یوپی) رائے صاحب دیپ نرائن کرجی لکھنؤ یوپی) مسٹر جے راج بہاری، الہ آباد یوپی) رائے صاحب امر سنگھ گورکھپور یوپی) رائے صاحب بابو برجن لال ٹنڈن لکھیم پور کھیری یوپی، لالہ رودر پرتاپ نرائن سنگھ گورکھپور یوپی) کنور شمشیر جنگ بجنور یوپی) مسٹر بالیشور پرشاد سری واستوا کانپور یوپی) لالہ بنسی دھر ہردوئی یوپی۔

خاں صاحب:۔ خاں صاحب سید اشفاق حسین رضوی ہمیرپور یوپی) مسٹر امام الدین حیدر ہمیرپور یوپی مسٹر بشیر احمد صدیقی اعظم گڈھ یوپی) مسٹر اختر حسین قریشی یوپی) سید افضل حسین کانپور یو۔پی) منشی مشتاق احمد خاں لکھنؤ یوپی) سید نورالحسن الہ آباد یوپی) سید انعام حسین رضوی علیگڈھ یوپی مسٹر شیر زماں خاں میرٹھ یوپی، قاضی لیئق احمد بریلی یوپی) حافظ احمد حسین بجنور یوپی) مسٹر دلی بخت سلطانپور یوپی)، مسٹر عبدالرحمن گورکھپور یوپی) مسٹر ظہیرالدین قدوائی اسسٹنٹ ورکس منیجر ہارنس فیکٹری کانپور (یوپی)

رائے صاحب:۔ پنڈت منالال تواری بنارس یوپی) پنڈت ہیرا بلب جوشی یوپی) ٹھاکر برہما سنگھ

*

یوپی) مسٹر کشن کمار راؤ کانپور یوپی) مسٹر برج کشور گپتا یوپی) پنڈت امبادت پنتھ گڑھوال یوپی۔ مسٹر راؤھاکنت کانپور یوپی) چودھری شیپال سنگھ آگرہ یوپی) بابو برام کشور ٹنڈن لکھنؤ یوپی۔ رسالدار منوہر پرشاد اناؤ یوپی) مسٹر برج راج کشور الہ آباد یوپی) صوبہ دار ہر دیال سنگھ فرخ آباد یوپی) چودھری گاینی مادھو رائے بلیا یوپی) مسٹر جینی پرشاد بستی یوپی) مسٹر شیام لال گپتا آگرہ یوپی) مسٹر خزان چند الموڑہ یوپی) ٹھاکر منوہر سنگھ راوت گڑھوال یوپی) بابو شیام لال جین سہارنپور یوپی۔

بمبئی میں مالکان ملز کی کانفرنس

بمبئی یکم جون آج یہاں کپڑے کے کارخانوں کے مالکوں اور ایجنٹوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کپڑے کے نرخ میں غیر معمولی اضافہ سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیاگیا۔

کانفرنس میں حکومت ہند کے سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری مسٹر حیدری نے کپڑے اور سوت پر کنٹرول کرنے کے متعلق سرکاری اسکیم واضح کی، آپ نے بتلایا کہ حکومت کپڑے اور سوت کی پیداوار کو ترتیب دیگی اور صنعت کی تنظیم کرے گی، کپڑے اور سوت کا زیادہ سے زیادہ نرخ مقرر کرے گی۔

حکومت اس بات کے لئے تیار ہوگی کہ اگر روئی کا نرخ ایک مقررہ حد کے نیچے گرجائے جو کہ وہ مناسب خیال کرتی ہو، تو حکومت روئی خود خرید کرے گی، حکومت ہر ایک آدمی سے جس کے پاس روئی ہے۔ زیادہ وہ کوئی ہورو ئی حاصل کرسکتی ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ قیمت ۵۵۰ روپیہ دیگی۔

حکومت سوت اور کپڑے کا ذخیرہ جمع کرنے سے روکنے کے لئے ضروری تدبیریں اختیار کریگی آپ نے کہاکہ یہ چند تدبیریں ہیں جن کے ذریعہ حکومت، کپڑے اور سوت پر کنٹرول کرنا چاہتی ہے، مجوزہ کنٹرول برطانی ہند اور ہندوستانی ریاستوں میں ایک جگہ کیا جائے گا۔ (ا۔پ۔)

کپڑے کی صنعت کے کنٹرول کی اسکیم

نئی دہلی ۳۱ رمئی حکومت ہند نے کپڑے کی صنعت کی مناسب تنظیم کرنے اور اس پر کنٹرول کرنے کی جو اسکیم بنائی ہے اس کے سلسلہ میں مسٹر حیدری اس صنعت کے نمایندوں سے اس ہفتہ بمبئی میں صلاح و مشورہ کریں گے۔ اس سلسلہ میں نمایندہ "ہندوستان ٹائمز" کو معلوم ہوا ہے کہ عوام کے لئے صرف چند اقسام کا کپڑا تیار کرایا جائے گا۔

خریداروں کو اس میں سے اپنی پسند کا کپڑا پہننا ہوگا اس حکومت کو یہ امید ہے کہ کپڑے کی تیاری میں اضافہ ہونے کی وجہ سے کپڑے کے نرخ گر جائیں گے۔

حکومت کی اسکیم کی خاص خاص باتیں حسب ذیل ہیں

۱۔ کپڑے کی صنعت کی تنظیم کرکے کپڑے کی تیاری میں اضافہ کیا جائے۔

۲۔ سوتی کپڑے اور سوت کے نرخ مقرر کردئے جائیں کپڑے کی تیاری کی تاریخ اور کپڑے کے نرخ کپڑے پر چھاپ دئے جائیں تاکہ ذخیرہ جمع نہ ہوسکے اور سٹہ بازی نہ کی جائے، کپڑے کی تیاری کے خرچ میں کمی کے لئے چند تدابیر عمل میں لائی جائیں گی۔

اس صنعت کو کنٹرول کرنے کے لئے "ٹیکسٹائل کمشنر" مقرر کرنے کی بھی تجویز ہے۔

سونے چاندی کا سٹہ بند

نئی دہلی ۳۰ رمئی حکومت ہند نے ایک نیا ڈیفنس آف انڈیا رول ۹۰سی۔ شائع کیا ہے جس کے ذریعہ بلین (سونا چاندی) کے وعدے کا اور سٹہ کے، سودے کی ممانعت کردی گئی ہے۔

خلاف ورزی کرنے والے کو پانچ سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکیں گی۔

کشمیر اسمبلی کے صدر کا استعفا

سری نگر ۳۱ رمئی۔ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کشمیر نے رائے بہادر پنڈت کشن لال کچلو کا استعفا آیندہ اگست سے منظور کرلیا ہے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب نے رائے بہادر گنگا ناتھ کو جو ریاست کی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس بھی ہیں اسمبلی کا صدر مقرر کیا ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر چیتے کا حملہ

الہ آباد ۳۱ رمئی یہاں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسٹر کوگ بل آئی سی ایس۔ کلکٹر مرزا پور جبکہ وہ شکار کھیلنے کے لئے جنگل میں گئے تھے ایک چیتے نے بھنبھوڑ ڈالا وہ اس وقت موضع دھوہی، علاقہ میں تھے، انھیں وہاں سے فوراً اسپتال میں پہونچا دیا گیا۔

ان کی حالت نازک تر بتلائی جاتی ہے۔

نوٹس برائے ٹیکس دہندگان

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ جس شخص کو عذرداری ٹیکس حیثیت وجائداد ڈسٹرکٹ بورڈ کان پور کرنا ہو وہ تاریخ تیس ۳۰ جون ۱۹۴۳ء تک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کان پور بھیجدے۔

الیسنگ افسر ڈسٹرکٹ بورڈ
کان پور







میڈرڈ ۳۰ مئی۔ استنبول سے اسپین کی نیوز ایجنسی کو خبر ملی ہے کہ برطانیہ کے تین سمندری ماہرین ۱۸ جون کو ترکی پہونچیں گے اور ترکی کے سمندری بیڑہ کی

کنور سر جگدیش پرشاد کا بیان

نئی دہلی یکم جون کنور سر جگدیش پرشاد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مہاتما گاندھی کا خط مسٹر جناح کے پاس پہونچنے سے حکومت ہند کے انکار کے بارے میں مسٹر جناح نے، جو بیان دیا ہے وہ حکومت کے انکار سے بھی زیادہ حکومت کے لئے کار آمد ہے۔

مسٹر جناح میں جو شیخی بگھارنے کی عادت ہے اس کی وجہ سے وہ اکثر بھدی پوزیشن میں پھنس جاتے ہیں، پچھلے دنوں انھوں نے دہلی میں جو تقریر کی تھی اس میں انھوں نے لوگوں پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی تھی کہ اب ان کی طاقت اسقدر بڑھ گئی ہے کہ حکومت برطانیہ انھیں ناراض کرنے کی جرات نہیں کرے گی۔

انھوں نے کہا کہ مہاتما گاندھی مجھے براہ راست خط لکھیں، انھوں نے کسقدر فرعونیت کے ساتھ یہاں تک کہہ ڈالا کہ حکومت برطانیہ اس خط کے روکنے کی جرات نہیں کرے گی۔

مہاتما جی نے انھیں یہ خط لکھا اور حکومت نے روک لیا اب مسٹر جناح نے حسب معمول عجلت کے ساتھ خط لکھنے والے پر حملہ کرنے کی ذلیل چال کو اختیار کر کے اس مشکل پوزیشن سے نکل بھاگنے کی کوشش کی ہے کیونکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ وہ آزادی کے ساتھ ایسا کرسکتے ہیں۔

مہاتما گاندھی کو ان کے بیان کا جواب دینے کی اجازت نہیں دی گئی، لیکن بہت سے آدمی اتنے بے وقوف نہیں ہیں کہ انھیں آسانی سے یہ سمجھایا جاسکے کہ مسٹر جناح کی حکومت سے ٹکرا دینے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اپنے بعض ہموطنوں پر وہ کتنا ہی رعب جمائیں لیکن مسٹر جناح یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ لمبی چوڑی ڈینگیں ہانک کر یا دھمکی آمیز ریزولیوشن منظور کر کے ہندوستان کے حصے بخرے نہیں کرا سکتے، اسی لئے وہ اس امر پر مصر ہیں کہ ان کے پاکستان کو حکومت برطانیہ تسلیم کرلے۔

لیکن مسٹر جناح یہ بھول رہے ہیں کہ وہ ۲۵ کروڑ سے زائد ہندوستانی اور ان کے علاوہ تمام ہندوستانی ریاستیں ہندوستان کو حصے بخرے ہونے سے محفوظ رکھنے کے لئے، اپنی پوری طاقت صرف کر دیں گی۔

نئی دہلی یکم جون۔ «معاصر پانیر» کا نامہ نگار لکھتا ہے حکومت مسٹر جناح کی گیدڑ بھبکیوں میں نہیں آئی اور ان کو منہ توڑ جواب دیا ہے، اب مسٹر جناح اس پریشان کن الجھن سے خلاصی حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں یہ وہ رائے ہے جو مسٹر جناح کے بیان اور حکومت نے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(مقدمہ نمبر ۹۰ سنہ ۱۹۴۳ء)

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر شمالی فیض آباد۔

لالہ بنواری لال۔ مُدّعی

بنام اشرفی بوج مُدّعا علیہ

بنام۔ اشرفی عمر تخمیناً ۴۰ سال ولد کالی بوج ساکن موکا شیوالہ پرگنہ حویلی اودھ۔ تحصیل وضلع فیض آباد۔

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت پرونوٹ تعدادی ۱۶ؔ کے دائر کی ہے۔ لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۹/ ماہ جولائی، سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعوے کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز ان کو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۲۰/ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی شمالی

مہاتما گاندھی کا خط مسٹر جناح کو بھیجنے سے انکار کرنے پر نئی دہلی میں ظاہر کی جارہی ہے یہاں کے سیاسی، حلقوں کی رائے ہے کہ مسٹر جناح کے بیان سے یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ جمہوریت ختم کرنے کے لئے اپنی ذرا بھی ذمہ داری نہیں سمجھتے، یہاں یہ بھی کہا جارہا ہے کہ اگر، مہاتما گاندھی پاکستان منظور کرلیں تو پھر بات چیت کرنے کے لئے کیا مسئلہ باقی رہ جائے۔

یہاں اس بات پر اظہار تعجب کیا جارہا ہے کہ جب ایک بار حکومت مسٹر جناح کی گیدڑ بھبکیوں کا منھ توڑ جواب دے چکی ہے تو مسٹر جناح اب پھر اسی قسم کی، گیدڑ بھبکیاں دے رہے ہیں۔

چین کے صدر کا انتقال نہیں ہوا

چنکنگ یکم جون۔ میلبورن ریڈیو کا بیان ہے کہ چین کے پریسیڈنٹ ڈاکٹر لن سین کے مرنے کی خبر غلط ہے ان کی حالت ابھی تک تشویشناک ہے۔

فرانسیسی لیڈروں کی کانفرنس

لندن یکم جون۔ الجیرس ریڈیو کا بیان ہے کہ جنرل جیرو اور جنرل ڈی گال کے درمیان کانفرنس تقریباً تین گھنٹے تک جاری رہی۔

کانفرنس میں کیا فیصلہ ہوا ابھی تک اس بارے میں کوئی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی، جنرل ڈی گال کانفرنس سے پہلے اٹھ کر چلے گئے اور جنرل کترو موسیو مونٹ موسیو ساگلی اور موسیو فلپ وغیرہ بات چیت کرتے رہے۔

الجیرس ریڈیو کا بیان ہے کہ جنرل جیرو اور ڈی گال نے لڑائی کے فرانسیسی قیدیوں کا معاملہ طے کرنے کے لئے ایک مشترکہ نمایندہ واشنگٹن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے اس نمایندہ کا نام سینٹر مراسلی ہے جو کچھ عرصہ ہوا جنرل ڈی گال کے ساتھ مل گیا تھا۔ (رائٹر)۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ کا حکم!

واشنگٹن ۳۱/ مئی پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے ذریعہ ان تمام ٹھیکوں کے متعلق جن کے بارے میں حکومت امریکہ کی ایجنسیوں سے بات چیت کی جائے یہ قرار دیا گیا ہے کہ ٹھیکہ لینے والا کسی ملازم یا ملازمت کے امیدوار کے ساتھ کسی قسم کا، نسلی اور مذہبی رنگ یا قومیت کا کوئی امتیاز روا نہ رکھیگا اور ضمنی ٹھیکوں میں بھی ایسی ہی شرط رکھی جائیگی۔ (رائٹر)

عالم نسوان

ایک تعلیم یافتہ ترک خاتون۔
بقیہ صفحہ ۳ کالم ۳ سے آگے

جب ساحل کی جانب جارہے تھے تو راستہ میں ایک بوڑھے ترک کی مجھ پر نظر پڑی وہ غصہ کے لہجہ میں میری چچی سے کہنے لگا:۔

خانم بڑے افسوس کی بات ہے کہ تمہاری لڑکی نصرانیوں کی طرح ہیٹ استعمال کرتی ہے۔

اس دوران میں اتفاق سے بہت سی برقع پوش خواتین ہمارے گرد جمع ہوگئیں اور انھوں نے میرا مذاق اڑانا شروع کردیا، لیکن اس کثیر اجتماع میں کچھ مرد بھی جمع ہوگئے۔ انھوں نے یہ کہہ کر ان ملحدوں کو سنگسار کردو، ہمارے اوپر پتھر برسانا شروع کردئے میں نے اور بڑی چچی نے بڑی مشکل سے بھاگ کر ایک مکان میں پناہ لی۔

ان واقعات سے میرے دل میں چارشف کی اور بھی نفرت بڑھ گئی اور میں نے اپنے دل میں یہ عہد کرلیا کہ چاہے کچھ بھی ہوجائے لیکن اب میں کبھی چارشف استعمال نہیں کروں گی، چنانچہ میں نے برقعہ ترک کردیا اور کئی مرتبہ اس کے تلخ نتائج برداشت کئے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہم روشن خیال ترک لڑکیوں کی یہ بے لبسی زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکی، کچھ دنوں کے بعد ملک میں وہ اہم انقلاب رونما ہوا جسنے ترکوں کی سیاسی و معاشی زندگی کو نئے سانچہ میں ڈھال دیا۔ موروثی سلطنت کی جگہ قومی جمہوریت نے لی اور ہمارے نجات دہندہ غازی اتاترک مصطفےٰ کمال پاشا نے خواتین کو چارشف کی قید سے مستقل طور سے نجات دلادی۔

مسٹر جناح کے رویّہ سے بیزاری

مدراس یکم جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لے یم اللہ بچائی سکریٹری مدراس صوبجاتی مسلم لیگ نے صوبجاتی مسلم لیگ کے سکریٹری کے عہدے اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسل اور مسلم لیگ ڈیفنس کونسل کی ممبری سے استعفےٰ دیدیا ہے، کیونکہ مسٹر جناح نے مہاتما، گاندھی کے بارے میں جو رویہ اختیار کیا ہے اس سے وہ متفق نہیں ہیں۔

تالپدے کی نظر بندی کا معاملہ

نئی دہلی۔ یکم جون مسٹر بی ایل مہتہ ایڈوکیٹ جنرل آف انڈیا نے جیسا کہ کل کہا تھا آج فیڈرل کورٹ آف انڈیا میں ایک درخواست پیش کی گئی ہے، جس میں استدعا کی گئی ہے کہ بمبئی کے تالپدے کے مقدمے کے فیصلہ کیخلاف پوری کونسل میں اپیل کرنے کی اجازت دی جائے۔

اس درخواست میں منجملہ دیگر امور کے اسبات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ فیڈرل کورٹ کو فیصلہ صادر کرتے وقت ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدے ۲۶ کو جائز قرار دینے والے آرڈی نینس کو بھی خیال میں رکھنا چاہئے تھا اور اسے یہ حکم دینا چاہئے تھا کہ تالپدے کی نظر بندی خلاف قانون نہیں ہے۔ (اے۔ پی۔)

ESTD. 1925.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی عہ 2/12/-
سہ ماہی عہر 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ر 2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 37 NO. 24 | CAWNPORE. Saturday. 12 JUNE 1943

کانپور شنبہ ۱۲ جون ۱۹۴۳ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۷ نمبر ۲۴

ادبیات

جذبات شرف

(از جناب سید شرف زیدی صاحب ریاست رامپور)

اہلِ دل رازِ حقیقت سے خبردار ہیں سب — جن کو بیہوش سمجھتے ہو وہ ہشیار ہیں سب

بادۂ عشق سے مخمور ہیں سرشار ہیں سب — جان دیکر بھی محبت کے خریدار ہیں سب

دل میں درد آنکھوں میں آنسو ہیں لبوں پہ نالے — دیکھئے تو انھیں یہ آپکے بیمار ہیں سب

آپکے جور و تغافل کی قسم کھاتا ہوں — طور جینے کے نہیں موت کے آثار ہیں سب

دن بھی روتے ہی گزر جاتا ہے اب تو اکثر — چشم خونبار کے شاہد در و دیوار ہیں سب

دیکھ لینا کوئی زندہ نہ بچے گا باقی — آپکے ہجر میں اب جان سے بیزار ہیں سب

جن سے چھپنا تھا وہی دیکھ رہے ہیں تم کو — پردے یہ اہلِ نظر کیلئے بیکار ہیں سب

سچ یہ ہے جس پہ گزرتی ہے سمجھتا ہے وہی — مرحلے زندگی و مرگ کے دشوار ہیں سب

یہ فقط شیخ و برہمن پہ نہیں کچھ موقوف — اسکی رحمت کے عنایت کے طلبگار ہیں سب

دلِ مضطر کی تسلی کا بہانا ہے فقط — جانتا ہوں کہ یہ نالے مرے بیکار ہیں سب

فلسفہ کچھ بھی کہے دل تو ہم آہنگ نہیں — منکرِ حق یہ دلیلیں تری بیکار ہیں سب

رومی و سعدی و حافظ ہوں کہ جامی و شرف
ایک میخانۂ وحدت کے یہ میخوار ہیں سب

***

دنیائے اسلام

مشرقِ وسطیٰ میں جشن

قاہرہ۔ شمالی افریقہ میں اتحادیوں کو جو فتوحات حاصل ہوئی ہیں اُن پر سارے مشرقِ وسطیٰ میں خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ عام طور پر یہ تبصرہ کیا گیا ہے کہ اُن کی وجہ سے وہ آخری عرب ممالک بھی آزاد ہو گئے جن پر محوریوں کو غلبہ حاصل تھا۔

مصر میں اعلیٰحضرت شاہ فاروق نے ہر اکسلنسی احمد حسنین پاشا صدر شاہی کابینہ کو اپنے نمایندے کے طور پر برطانوی سفیر کے پاس بھیجا تاکہ وہ آپ کی طرف سے اس فتح پر مبارکباد دیں۔

اسکندریہ کی سڑکیں جن میں سے چند ماہ ہوئے رومیل اپنی افریقہ کور کو گزارنے کے منصوبے باندھ رہا تھا اس فتح کی خوشی میں نہایت عمدگی سے آراستہ کی گئی تھیں اور پبلک باغوں میں بینڈ کے دلکش نغمے گائے گئے۔

جب بغداد میں یہ خبر پہونچی تو بہت سے تجارتی اداروں نے اپنی دوکانیں اور دفاتر بند کر دیے تاکہ اُن کے ملازمین فتح کی جشنوں میں شرکت کر سکیں۔ بغداد میں برطانوی سفارت خانہ اور برطانوی جوبلی ہیڈ کوارٹرز میں مبارکباد کے تار بہت بڑی تعداد میں موصول ہوئے۔

لبنان میں لوگوں اور اخبارات دونوں نے ٹیونس اور بزرطہ کے سقوط پر یکساں طور پر اظہارِ مسرت کیا۔

پریس ڈائرکٹر نے صدرِ ریاست کی طرف سے حسبِ ذیل اعلان کیا:۔

”محوریوں کے خلاف جمہوریتوں کی جنگ میں یہ ایک فیصلہ کن ضرب ہے۔“

”میں لبنان اور اُن ہزاروں لبنانیوں کی طرف سے جو اس ملک سے دور ہوں اُن لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں جو اپنی جانوں کو اس مقصد کے لئے خطرہ میں ڈال رہے ہیں کہ دنیا کو آزادی اور امن حاصل ہو۔“

فلسطین اور مشرق اردن میں کثیر عرب رہنماؤں نے اس فتح کے سلسلہ میں اتحادیوں کی تعریف و توصیف کی ہے۔

ہز رائل ہائنس امیر عبداللہ والی مشرق اردن نے فرمایا: میرے ذاتی جذبات اس دوست کی طرح ہیں جو اپنے دوستوں کی فتح پر خوشیاں مناتا ہے اور ایک عرب کی طرح ہیں جو محوریوں کی غلامی سے ایک عرب قوم کو آزاد ہوتے دیکھ کر اظہارِ مسرت کرتا ہے۔

اتحادیوں کے لئے ترکی میں سے یوروپ میں گھسنے کا راستہ

ترکی کے سیاسی حلقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ پچھلے دنوں محوریوں کے جو نقصانات ہوئے ہیں انکی وجہ سے نازی بوکھلا گئے ہیں۔ یوروپ کے ایک محفوظ قلعہ ہونے کے بارے میں نازیوں کی طرف سے جو کچھ کہا گیا ہے ترکی میں خصوصیت کے ساتھ اس سے دلچسپی لی جا رہی ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اگر جرمنی نے ترکی کو چھیڑا اور ترکی اتحادیوں سے مل گیا تو وہ اتحادیوں کو اپنے ملک سے فوجیں گذار کر یوروپ میں گھسنے کے لئے راستہ دے سکتا ہے۔

اٹلی کی موجودہ پوزیشن اور مصر کے سیاسی حلقے

مصری سیاسی حلقوں میں اٹلی کی موجودہ پوزیشن دلچسپ موضوع گفتگو بنی ہوئی ہے۔ مصر کے سیاستدانوں کا اندازہ یہ ہے کہ اگر اس وقت اٹلی میں اندرونی بغاوت پھوٹ پڑے تو مسولینی کو فوری زوال ہو سکتا ہے، لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اٹلی میں اس وقت چپے چپے پر جرمن فوجیں موجود ہیں۔ ان فوجوں کی موجودگی میں اٹلی میں کوئی چوں بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اٹالین نہتے حبشیوں پر بم گرانے اور کمزور افریقی عربوں کو غلام بنانے میں تو بہت دلیر واقع ہوئے ہیں، مگر جرمنوں سے ان کی گھگی بندھتی ہے۔

ترکی اتحادیوں کا ساتھ دیگا

سویڈن کے سیاسی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ ترکی اتحادیوں کے ساتھ ہو کر جنگ میں حصہ لیگا اس کی وجہ یہ بیان کی جا رہی ہے کہ ترکی بلغاریہ کے طرزِ عمل سے مطمئن نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ روس اور ترکی کے تعلقات ہو جانے سے بھی ترکی اتحادیوں کی طرف جھکے گا ترکی نے اپنی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت پر بھی اظہارِ اعتماد کیا ہے یہ بھی کافی معنی خیز ہے۔

نحاس پاشا کی وزارت پر اظہارِ اعتماد

مصری پارلیمنٹ میں وہ پنج روزہ مباحثہ ختم ہو گیا ہے جو مکرم پاشا کی ”سیاہ کتاب“ کے سلسلے میں ہو رہا تھا۔ اس کتاب میں مکرم پاشا نے وزیر اعظم مصر نحاس پاشا پر کچھ الزامات عائد کئے تھے۔ مصری ایوان حکومت نے نحاس پاشا پر اظہارِ اعتماد کی تحریک کثرت آرا سے منظور کر لی۔ وفد پارٹی کو ۱۸۸ رائیں ملیں ۷۰ لبرل سعد پارٹی والے اور آزاد وفدی غیر حاضر تھے، اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مصر کو نحاس پاشا کی وزارت پر اعتماد ہے۔

فلسطین کے کاریگروں کی تنظیم

یروشلم میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ عنقریب فلسطین کے کاریگروں کی حالت کا جائزہ لے کر معلوم کیا جائے گا کہ فلسطین میں کاریگروں کی تعداد کتنی ہے، اس جائزے کا مقصد یہ ہے کہ مابعد جنگ کے لئے فلسطین میں صنعتیں قائم کیجائیں تاکہ صرف دورانِ جنگ میں جنگی صنعتوں کی وجہ سے ہی نہیں بلکہ مستقل طور پر بھی فلسطین صنعتی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۱۲ر جون سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۴

مسٹر جناح کا دوسرا بیان

گاندھی جی نے مسٹر جناح کے نام جو خط بھیجا تھا اور جسے حکومت نے روک لیا تھا اس کے سلسلے میں مسٹر جناح نے ایک بالکل غیر متعلق بیان دے کر اپنی اور مسلمانوں کی پوزیشن کو خراب کر لیا تھا۔

کراچی میں اخباری نمایندوں کی کانفرنس میں ایک دوسرا بیان دیتے ہوئے مسٹر جناح نے فرمایا ہے کہ جو خط گاندھی جی نے میرے نام بھیجا تھا وہ اس قسم کا خط نہیں تھا جس قسم کے خط کا میں نے دہلی کے سالانہ اجلاس لیگ کی صدارتی تقریر میں مطالبہ کیا تھا اور جس کے بارے میں میں نے یہ کہا تھا کہ اگر گاندھی جی ایسا خط میرے نام لکھیں تو حکومت اسے روکنے کی ہمت نہیں کر سکیگی۔

اس دلیل کی بنیاد پر مسٹر جناح یہ فرماتے ہیں کہ اگر اب بھی کوئی ان کی پوزیشن کو سیاہ بنانا چاہے تو اسے اپنے فعل کا اختیار ہے ورنہ ان کی پوزیشن تو روز روشن کی طرح واضح اور روشن ہے۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مسٹر جناح کس طرح اپنی پوزیشن کو روز روشن کی طرح واضح اور روشن قرار دے سکتے ہیں جبکہ پہلے بیان کے بعد اب ان کے دوسرے بیان سے بھی یہ ثابت ہے کہ مسٹر جناح نے اس معاملے میں بالکل غلط پوزیشن لی ہے۔

مسٹر جناح نے اپنے اس دوسرے بیان میں یہ فرمایا ہے کہ گاندھی جی کی طرف سے صرف ملاقات کی خواہش کافی نہیں۔ گاندھی جی کو اخبارات مل رہے ہیں اور انھیں مسلم لیگ کے مطالبات کا اچھی طرح علم ہے، اگر انھیں سمجھوتہ کی فکر ہے تو انھیں اپنے خط میں اس بات کو واضح طور پر بیان کر دینا چاہئے تھا کہ میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ پاکستان کے مطالبے کو تسلیم کر لینے کی بنیاد پر آپ سے ملاقات کروں اور میں نے اپنی پالیسی اور اپنے قلب کو تبدیل کر لیا ہے۔

ہمیں حیرت ہے کہ مسٹر جناح کس طرح اپنے پہلے بیان کے ذریعے سے کی ہوئی غلطی کو لیٹنے کے لئے اس غلطی کو اور بھی زیادہ مضحکہ انگیز بنا رہے ہیں۔

ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ مسٹر جناح کی طرف سے دہلی کے سالانہ اجلاس مسلم لیگ کے موقع پر کانگریس اور گاندھی جی سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ سمجھوتے کیلئے خط و کتابت شروع کریں تو مسٹر جناح تمام گزشتہ اختلافات کو فراموش کر کے فوراً دوستی کا ہاتھ بڑھانے کے لئے تیار ہو جائیں گے لیکن جب گاندھی جی کی طرف سے اس مضمون کا ایک خط حکومت کو ملتا ہے جس میں مسٹر جناح سے درخواست کی گئی ہے کہ میں آپ سے سمجھوتے کی گفتگو شروع کرنے کی غرض سے ملاقات کرنی چاہتا ہوں اور حکومت اس خط کو روک لیتی ہے تو مسٹر جناح فوراً اپنی پوزیشن کو تبدیل کر لیتے ہیں اور یہ کہنے لگتے ہیں کہ چونکہ اس خط میں گاندھی جی نے صاف لفظوں میں یہ نہیں لکھا تھا کہ میں پاکستان تسلیم کرتا ہوں اس لئے حکومت یہ خط مسٹر جناح تک نہ پہنچانے میں حق بجانب تھی!

سوال یہ ہے کہ اگر مسٹر جناح کے خیال میں گاندھی جی کو گفت و شنید کا آغاز ہی اس طرح کرنا تھا کہ جس مسئلے پر گفت و شنید ہونی تھی اسی کو اپنے پہلے خط میں اس طرح تسلیم کر لیتا تھا گویا انھوں نے مسلم لیگ کے سامنے ہتھیار ڈال دئے ہیں، تو جس وقت اُنھوں نے دہلی کے سالانہ اجلاس لیگ کی صدارتی تقریر میں گاندھی جی سے سمجھوتے کی غرض سے خط و کتابت شروع کرنے کا مطالبہ کیا تھا اسی وقت صاف اور واضح الفاظ میں یہ بات کیوں نہ کہدی کہ گاندھی جی کو پہلے ہی خط میں پاکستان کو تسلیم کر کے مسلم لیگ اور مسٹر جناح کے سامنے ہتھیار ڈالنے ہوں گے۔

یہ ظاہر ہے کہ اگر مسٹر جناح اس وقت اس قسم کی کوئی بات کہتے تو یہ بات یقیناً مضحکہ انگیز خیال کیجاتی۔ تعجب ہے کہ مسٹر جناح اس وقت اس قسم کی کوئی بات نہ کہہ کر اب اس کا اعادہ فرماتے ہوئے اپنی پوزیشن کو مضحکہ انگیز بنا رہے ہیں اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اس پر اصرار بھی فرما رہے ہیں کہ ان کی پوزیشن واضح اور روشن ہے۔

مسٹر جناح کی پوزیشن اس معاملے میں کس قدر مضحکہ انگیز ہے اور مسٹر جناح نے اپنے دوسرے بیان میں اس غلطی کو لیٹنے کی کوشش کر کے جو پہلے بیان سے سرزد ہو چکی ہے اس مضحکہ انگیز پوزیشن کو کس طرح اور بھی زیادہ مضحکہ انگیز بنا لیا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب کراچی میں اخباری نمایندوں کی کانفرنس میں مسٹر جناح سے یہ پوچھا گیا کہ آیا مسٹر جناح کو گاندھی جی کے خط کا پورا مضمون معلوم ہو گیا تھا؟ تو مسٹر جناح نے اس سوال کے جواب میں یہ کہا کہ یہ ظاہر ہے کہ گاندھی جی نے اپنے خط میں صرف مجھ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی ہوگی اور اس کے سوا ان کے خط میں اور کچھ نہیں تھا۔

گویا اس کے معنی یہ ہیں کہ پہلا بیان دیتے وقت مسٹر جناح کو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ گاندھی جی کے خط کا پورا مضمون کیا ہے جو کچھ انھیں بتا دیا گیا اسی پر اعتماد کرتے ہوئے اُنھوں نے یہ بیان دے ڈالا کہ گاندھی جی کے خط سے مجھے تبدیلی قلب کا کوئی ثبوت مہیا نہیں ہوتا۔

مسٹر جناح کے خیال میں شاید انکی یہ دلیل ان کی پوزیشن کو روز روشن کی طرح واضح بنا رہی ہوگی اور ممکن ہے کہ ان کے معتقدین اس دلیل کو قبول بھی کر لیں لیکن ہم حیران ہیں کہ ہندوستان کے سمجھدار طبقے کے نزدیک مسٹر جناح کی اس عجیب و غریب منطق سے انکی پوزیشن کس طرح صاف ہو سکیگی؟

مسٹر جناح کا اخبار ڈان

گاندھی جی کے خط کے رد کئے جانے پر مسٹر جناح نے جو بیان دیا ہے اس بیان میں مسٹر جناح نے حکومت کے اقدام کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ گاندھی جی نے یہ خط حکومت اور مسلمانوں کو لڑانے کے لئے لکھا تھا یہ تو ہے مسٹر جناح کی رائے۔ لیکن خود مسٹر جناح کا جاری کردہ اخبار ڈان کس طرح مسٹر جناح کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے حکومت کو مورد الزام ٹھہرا رہا ہے، اس کا اندازہ روزنامہ ڈان کے مندرجہ ذیل الفاظ سے ہو سکتا ہے:-

خط و کتابت ایک معمولی اخلاق کی بات ہے جس کا احترام خود انگریزی تہذیب میں کیا جاتا ہے۔ جب آئرلینڈ کے باغی لیڈر کے ساتھ جیل کے اندر سے خط و کتابت ہوتی تھی تو گاندھی جی تو ویسے باغی بھی نہیں ہیں۔ جب وائسرائے اور گاندھی جی میں خط و کتابت ہو سکتی تھی تو مسٹر جناح اور گاندھی جی میں کیوں نہیں ہو سکتی۔ اگر سیاسی خط و کتابت کی یہ آسانی دیدی جاتی تو آسمان نہ ٹوٹ پڑتا۔

خوب مسٹر جناح تو فرما رہے ہیں کہ اس خط و کتابت کا مقصد یہ ہے کہ حکومت اور مسلمانوں میں تصادم ہو جائے، لیکن مسٹر جناح کا اخبار ڈان کہہ رہا ہے کہ اس خط و کتابت کی ضرور سہولت دینی چاہئے تھی۔

ہم کو مسٹر جناح سے ہمدردی ہے کہ دوسروں کا تو ذکر ہی کیا ہے خود ان کا اخبار ڈان حکومت کے رویہ کی مذمت کرتے ہوئے مسٹر جناح کے بیان کے کھوکھلے پن پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔

مزدوروں کا عالمگیر مرکزی نظام

گزشتہ ہفتہ دنیائے سیاست کی شاید اہم ترین خبر یہ ہے کہ جماہیر شورائیہ روس کے وزیر اعظم مارشل اسٹالین نے سکرٹری کی حیثیت سے کیونزم کے عالمگیر مرکزی نظام "تھرڈ انٹرنیشنل" کو توڑ دیا۔ اور اُنھوں نے اپنے اس نئے اقدام کے جو وجوہ ظاہر کئے ہیں [illegible] حسب ذیل ہے:-

(۱) ہٹلرازم کے خلاف تمام حریت پسند ممالک کا متحدہ محاذ قائم ہو جائے۔

(۲) مختلف ممالک کی لیبر پارٹیوں کے دلوں میں کمیونسٹوں کی جانب سے جو بدگمانیاں ہیں وہ رفع ہو جائیں۔

(۳) مختلف ممالک کے محبان وطن بلا امتیاز عقاید سیاسی لوگوں کو فاشیت کے خلاف ایک بین الاقوامی کیمپ میں جمع کر سکیں۔

(۴) ہٹلر کے اس پروپیگنڈے کی تردید کہ روس تمام دنیا کو بالشویک بنانا چاہتا ہے۔

روس میں تھرڈ انٹرنیشنل کی حیثیت یہ تھی کہ ماسکو تمام دنیا کے کمیونسٹوں کا مرکز عقیدت تھا۔ ہر ملک کی کمیونسٹ پارٹی اپنے مرکزی نظام تھرڈ انٹرنیشنل کے تابع تھی اور اسی سے ہدایات حاصل کرتی تھی اور دنیا کے مختلف ممالک میں کمیونسٹ عقاید کی تبلیغ اور عوام کو انقلاب کے لئے تیار کرنے کی ذمہ داری اسی تھرڈ انٹرنیشنل کے سر تھی۔ اسٹالین اور ٹراٹسکی کے درمیان شدید اختلافات کی وجہ خاص یہ تھی کہ موخر الذکر اپنے استاد لینن کے قدم پر چلتے ہوئے دنیا کے گوشہ گوشہ میں کمیونسٹ انقلاب برپا کرنا اور مزدوروں کی عالمگیر اخوت قائم کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اسٹالین عالمگیر کمیونسٹ نظام پر روس کی قومی اسٹیٹ کو ترجیح دیتا تھا اسٹالین کے اس ذہنی انقلاب کا پہلا مظاہرہ اس وقت ہوا تھا جب روس نے جرمنی سے دوستانہ معاہدہ کر کے صرف یہی نہیں کہ اسے پولینڈ پر حملہ کرنے اور یورپ میں جنگ کے شعلے بھڑکانے کا موقع دیا بلکہ شدید و مسلسل برطانوی انتباہ کے باوجود نازیوں کی اس وقت تک بالواسطہ یا بلا واسطہ مدد کی جب تک کہ وہ بلقان میں داخل ہو کر خود روس کے لئے خطرہ نہ بن گئیں، اب تھرڈ انٹرنیشنل کی موجودگی میں اسٹالین کے چہرے پر بین الاقوامیت کا جو ہلکا سا نقاب تھا اس نے اسے بھی اُتار کر پھینک دیا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہئے کہ مارشل اسٹالین نے تھرڈ انٹرنیشنل کو توڑ کر مزدوروں کی عالمگیر اخوت اور عالمگیر انقلاب کے تخیلات ٹھکرا کر خالص قوم پرستی یا نیشنل سوشلزم کا سیدھا سادہ راستہ اختیار کر لیا۔

مارشل اسٹالین کے اس فیصلہ سے ان سرمایہ دار ممالک میں اطمینان و مسرت کی ہلکی سی لہر ضرور دوڑ جائے گی۔ جو روس کے ساتھ اشتراک کے باوجود اس کے عالمگیر انقلاب کے نظریہ اور تھرڈ انٹرنیشنل کی ہمہ گیری سے گھبراتے تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اتحادیوں سے روس کے تعلقات زیادہ صاف ہو جائیں۔

---

۲ سزائے موت کا حکم ہوا ہے۔

سرگواں گاؤں میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایک ٹیچر مسمی فتح بہادر کو قتل کرنے کے جرم میں تا زندگی جلا وطنی کی سزا دی گئی ہے۔

رام نگر گاؤں کے گنپت پرشاد کو ایک عورت کے قتل کرنے کے جرم میں عدالت سشن جج نے تا زندگی جلا وطنی کی سزا دی گئی ہے۔

آئینۂ کانپور

شاہانہ عطیہ کانپور کے علم دوست اور ادب نواز رئیس حافظ محمد صدیق صاحب نے اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کو انٹرمیڈیٹ کالج بنانے کے لئے مبلغ پچیس ۲۵ ہزار روپئے عطا فرمائے ہیں ہم اس علم دوستی پر ان کی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہوئے دوسرے رئیسوں سے ان کے نقش قدم پر چلنے کی اپیل کرتے ہیں۔

برف کا نرخ ۳ر اپریل سنہ ۱۹۴۳ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے برف کو فروخت کرنے کا جو نرخ تھوک و خوردہ کل شہر کانپور کے لئے مقرر کیا تھا وہ حکم اب بھی بدستور قایم ہے۔ اس نرخ کی روسے ڈیڑھ آنہ فی سیر سے زیادہ برف نہیں فروخت کی جا سکتی اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو ۳ سال تک قید کی سزا ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت دیجا سکتی ہے

پیس گڈس کمیٹی کا فیصلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ای لے ہربرٹ کانپور کی صدارت میں سکریٹری صاحب کے بنگلہ پر سنیچر کے دن کانپور کاٹن پیس گڈس ایڈوائزری کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی، اس میں مسٹر ایچ ڈبلو مارگن مسٹر ہری شنکر باگلا، مسٹر ای جے ڈبلو بلر، مسٹر الجند اور مسٹر ایس سی مترا موجود تھے۔

کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ کپڑے کے باقاعدہ کاروباریوں کے اصل تجارت کے راستہ میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔

اسٹنڈرڈ کلاتھ پیوپلس کارپوریشن سوسائٹی کے بورڈ آف ڈائرکٹرس کی ایک میٹنگ سنیچر کو ہوئی جس میں جلد ہی اسٹنڈرڈ کلاتھ فروخت کرنے اور دوسرے روزانہ کی ضروریات کے فروخت کرنے کے لئے ایک دوکان کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، اور اس سوسائٹی کے آنریری سکریٹری مسٹر ایس سی مترا مقرر کئے گئے

کانگریس مین رہا متعدد کانگریس مین کانپور و ضلع کانپور کے بلا کسی شرط رہا کئے گئے ہیں۔

گرفتار مسٹر للہ سنگھ کانگریس مین واقع موضع لکون ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

سنٹرل اسٹوڈنٹیس فرنٹ طالب علموں کی مختلف جماعتوں کے نمایندوں کی ایک میٹنگ مسٹر بڈھسٹر کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں سنٹرل اسٹوڈنٹیس فرنٹ بنانے کا فیصلہ ہوا ہے اور ایک ریزولوشن کے ذریعہ اسٹوڈنٹس کی میٹنگ پر جو پابندی لگی ہوئی ہے اوس کو ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا ہے اور طالب علموں کو کافی کاغذ کی سپلائی کرنے کے واسطے گورنمنٹ سے درخواست کی گئی ہے، اور سنٹرل اسٹوڈنٹیس آرگنائزیشن بنانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جس کے کنوینر مسٹر رام رتن شوکل مقرر کئے گئے ہیں۔

خوفناک آتشزدگی گزشتہ سنیچر کو ربینی گاؤں میں آگ لگ جانے کی وجہ سے دو آدمی جل کر مر گئے اور کئی زخمی ہوئے ایک سو سے زائد مکانات جل کر خاک سیاہ ہوئے، جس کی وجہ سے تقریباً پانچ سو ۵۰۰ آدمی بے خانماں ہو گئے۔

واٹر ورکس فون خان بہادر پی ایس دستور واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ اطلاع دیتے ہیں کہ واٹر ورکس کا فون نمبر ۵/۸ اکے بجائے ۲۷۶۰ ہو گیا ہے براہ مہربانی لوگ نوٹ کر لیں۔

کرشنا مشن کے بانی کا انتقال کانپور رام کرشنا مشن آشرم کے بانی سوامی نیتانند مہاراج کا ۳۰ر مئی سنہ ۱۹۴۳ء کو ہردوار میں انتقال ہو گیا، ۱۱ر جون کو اسی سلسلہ میں ایک جلسہ بھی ہوا

جرایم کی دُنیا ۹ر جون کو شام کے وقت دو فوجی نائیک جبکہ وہ شتر خانہ سے ہو کر گذر رہے تھے ایک نے دوسرے پر قرولی سے حملہ کر کے زخمی کر دیا، زخم خوردہ اسپتال آتے آتے مرگیا دوسرا گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ہندری گاؤں کے رہنے والے رام چندر کو اپنی بیوی کے قتل کرنے کے الزام میں عدالت سشن جج کے یہاں سے ۲

نتیجۂ امتحانات ہائی اسکول و انٹر کالج کانپور

۱۰ر جون کی رات کو الہ آباد سے ہائی اسکول اور انٹر کالج کے امتحانات کے نتایج شائع ہوئے جس میں کانپور کے اسکول و انٹر کالج سے مندرجہ ذیل تعداد میں طالب علم کامیاب ہوئے ہیں۔

نتیجۂ امتحانات ہائی اسکول کانپور

نمبر شمار	نام اسکول و کالج	فرسٹ ڈویزن	سکنڈ ڈویزن	تھرڈ ڈویزن	کل تعداد
۱	بی این ایس ڈی انٹر کالج	۲۵	۵۳	۱۶	۹۴
۲	ڈی اے وی۔ انٹر کالج،	۱۴	۴۲	۱۵	۷۱
۳	گورنرائن کھتری ہائی اسکول	۱۵	۳۱	۲	۴۸
۴	کرائیسٹ چرچ ہائی اسکول	۳	۲۰	۸	۳۱
۵	گورنمنٹ ہائی اسکول،	۸	۲۴	۱۳	۴۵
۶	حلیم مسلم انٹر کالج،	۴	۲۸	۱۱	۴۳
۷	مارواڑی انٹر کالج،	۵	۲۰	۱۴	۳۹
۸	پی پی این ہائی اسکول	۳	۱۶	۱۰	۲۹
۹	اے وی میونسپل ہائی اسکول	۲	۱۴	۱۲	۲۸
۱۰	ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول	۹	۱۶	۱	۲۶
۱۱	اے بی ودیالہ ہائی اسکول	۱	۱۵	۴	۲۰
۱۲	بالکا ودیالہ انٹر کالج،	۰	۱۲	۴	۱۶
۱۳	محمڈن جبلی گرلس ہائی اسکول	۰	۲	۱	۳
۱۴	میونسپل اے وی گرلس ہائی اسکول	۰	۹	۶	۱۵

نتیجہ امتحان انٹر کالج کانپور

نمبر شمار	نام اسکول و کالج	فرسٹ ڈویزن	سکنڈ ڈویزن	تھرڈ ڈویزن	کل تعداد
۱	بی این ایس ڈی انٹر کالج	۲۷	۸۱	۵۹	۱۶۷
۲	ڈی اے وی۔ کالج،	۹	۵۴	۵۹	۱۲۲
۳	کرائیسٹ چرچ کالج،	۲	۲۲	۳۳	۵۷
۴	حلیم مسلم انٹر کالج،	۰	۵	۱	۱۶
۵	مارواڑی انٹر کالج،	۱	۱۱	۲	۱۴
۶	کانیکبج انٹر کالج۔	۱	۲	۴	۷
۷	بالکا ودیالہ انٹر کالج۔	۰	۳	۳	۶

سبدِ گل

"پیر جمالن" شاہ کے نام نامی کے ورد کرنے کے بعد انسانی دماغ سوچنے لگتا ہے کہ یہ حضرت "جمالن" مرد ہیں یا عورت۔ لیکن ان کے حالات سے واقف ہونے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ یہ حضرت ہیں تو مرد مگر عورتوں کی ان کے غیر معمولی دلچسپی نے ان کو جمال سے "جمالن" بنا دیا ہے۔

پنجاب کی سرزمین پر پچھلے دنوں ان حضرت کا ظہور ہوا تھا۔ پیر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ان کے مرشد نے ان کو ہدایت کی ہے کہ "صرف عورتوں ہی کو مرید کرنا" چنانچہ عورتوں کا ڈپارٹمنٹ ان حضرت کے حوالے کرتے وقت ان کے مرشد نے ان کو جمال شاہ سے "جمالن شاہ" بنایا تھا۔ اور یہ مدت دراز تک پنجاب کے دیہاتوں میں عورتوں کو مرید فرمانے کا کار خیر انجام دیتے رہے۔

"پیر جمالن" شاہ کا یہ پرانا طریقہ تھا کہ وہ جس گاؤں میں بھی جاتے تھے وہاں اپنا اڈا جما لیتے تھے۔ دو چار ہفتوں میں عورتوں کا اچھا خاصہ ہجوم پیر جمالن شاہ کے گرد لگ جاتا تھا۔ یہ حضرت عورتوں کو اولاد بھی عطا کرتے تھے اور ان کی مرادیں بھی پوری کرنے کے دعویدار تھے۔

پیر جمالن شاہ کا سب سے بڑا معجزہ یہ تھا کہ وہ جب گاؤں چھوڑ کر رات کو غائب ہوتے تھے تو دو تین کنواری لڑکیوں کو بھی اپنے ساتھ فرار کرکے لیجاتے تھے۔ چنانچہ پیر صاحب مدتوں بھولی بھالی لڑکیوں پر ہاتھ صاف کرتے رہے۔ آخر ایک دن پولیس نے نوعمر لڑکیوں کے اغوا کے جرم میں پیر جمالن شاہ کو دھر لیا تو پتہ چلا کہ یہ حضرت پنجاب کے جرائم پیشہ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ کئی مرتبہ کے سزایافتہ ہیں۔ آپ کا تازہ ترین مشغلہ یہ ہے کہ آپ نے لڑکیوں کی فروخت کی باقاعدہ ایجنسی جاری فرما رکھی ہے۔ اور اس ایجنسی کے کاروبار کو چمکانے کے لئے آپ "پیر جمالن شاہ" بن گئے ہیں۔ تاکہ اس طرح عورتوں اور لڑکیوں پر آسانی کے ساتھ ہاتھ صاف کرسکیں۔ پیر جمالن شاہ کے کمالات کے اس انکشاف کے بعد ہندوستانیوں کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ ہندوستان میں بھی کیسے کیسے پیر روشن ضمیر موجود ہیں۔

"پیر جمالن" شاہ کے بعد پنجاب میں حال ہی میں ایک نئے پیر کا ظہور ہوا ہے۔ آپ "بابا عالم شاہ" کے نام سے مشہور ہیں۔ جس طرح پیر جمالن شاہ کو ان کے مرشد نے صرف عورتوں کا ڈپارٹمنٹ سپرد کیا تھا۔ اسی طرح ان حضرت کو ان کے "مرشد" نے روحوں کا محکمہ تفویض فرما دیا ہے۔ یعنی آپ صرف روحوں کے ذریعہ بندگان خدا کا کام نکالتے ہیں۔

آپ کی قیام گاہ پر چھت کے راستہ سے سبز پوش روحیں روزانہ رات کو نازل ہوا کرتی تھیں۔ ان روحوں کے نہایت لانبی سفید داڑھیاں بھی ہوتی تھیں جوں ہی روحیں چھت سے گد گدا پیر صاحب کے کمرہ میں کودنی شروع ہوتیں معتقدین کے دل سینہ میں خوف سے کانپنے لگتے۔ پیر صاحب روحوں کے نازل ہونے کے بعد معتقدین سے فرماتے "تمہارے ۴۴ پاس جو کچھ بھی ہو روحوں کی تواضع کے لئے دیدو۔ لوگوں کے پاس جو کچھ بھی ہوتا وہ نکال کر رکھدیتے عورتیں اپنا زیور اتار کر نذر کر دیتیں۔ اس کے بعد پیر صاحب روحوں سے فرماتے تھے کہ ان لوگوں کا فلاں کام کردو۔ روحیں اقرار کرکے چھت کے راستہ واپس چلی جاتی تھیں۔

پیر صاحب مدتوں یہ تماشا دکھاتے رہے۔ آخر ایک روز بھانڈا پھوٹ گیا۔ اب سنا ہے کہ پولیس "بابا عالم شاہ" کی تلاش میں گھوم رہی ہے۔ اس پیر روشن ضمیر کو عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیلخانہ کے بھتنوں میں چند روز قیام کے لئے مجبور کیا جاسکے۔

ہندوستان کے نام نہاد پیروں کے ان دلچسپ واقعات سے اندازہ لگائیے کہ ہندوستان میں اس ترقی کے زمانہ میں بھی کیسے کیسے سادہ لوح انسان موجود ہیں کہ وہ پیر جمالن شاہ اور بابا عالم شاہ جیسے لوگوں کے فریب میں آجاتے ہیں۔

ادبِ لطیف

اے خدا انسان کا کیا مصرف ہے!

اے خدا تونے مٹی بنائی تو میں نے اس سے جام و سبو بنائے۔

ہر چند میں نے ان میں شراب ہی بھری مگر پھر بھی مٹی کا ایک حسین مصرف نکال لیا۔

تونے پتھر بنائے میں نے ان پتھروں سے بڑے قلعے تعمیر کئے۔

اگرچہ میں نے ان سنگین قلعوں میں اپنے دشمن انسان کو قید کرکے اذیتیں بھی دیں۔ مگر پھر بھی میں نے دنیا کی شان و شوکت میں اضافہ کیا۔

اے خدا تونے لعل و گہر بنائے تو میں نے ان لعل و گہر سے زینت و آرائش کا کام لیا۔

ہر چند ان لعل و گہر سے میں نے یہی کام لیا کہ جن کے پاس یہ نہ ہو وہ خود کو کم مایہ اور تہی دست محسوس کریں۔

مگر پھر بھی میں نے دنیا کے سرمایہ میں اضافہ کیا۔

لیکن اے خدا، اگر میں گستاخی کا مرتکب ہو رہا ہوں تو مجھے معاف کر دینا۔

تونے جو انسان بنایا ہے۔ اس کا میں آج تک کوئی مصرف نہیں نکال سکا۔

اے خدا کیا تیرے ذہن میں اس کا کوئی مصرف ہے۔

(چینی اشعار کا ترجمہ)

ترکی کا جنگی بجٹ بہت بڑھ گیا

انقرہ ۲۸ مئی۔ ترکی کی مجلس قومی (پارلیمنٹ) نے اپنے بجٹ میں جنگی اخراجات کے لئے ۴۱ ½ کروڑ اشرفیاں منظور کیں ہیں۔ ترکی کی سالانہ آمدنی کا تخمینہ ۴۸ کروڑ ۶۰ لاکھ اشرفیوں کا کیا گیا ہے۔ اور اتنا ہی خرچ بھی ہے۔ سرکاری آمدنی میں ۹ کروڑ ۲۰ لاکھ ترکی اشرفیوں کا اضافہ ہوا ہے۔

عالمِ نسواں

عورت کا سب سے قیمتی زیور!

ہندوستانی عورتوں کی صحت روز بروز خراب ہوتی جارہی ہے۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہماری نئی نسلیں بہت کمزور ہیں۔ قومی ترقی کے لئے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ صنف نازک صحت کا معیار بلند ہو جائے اور وہ تندرست بچوں کی مائیں بنیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہماری بہنیں صحت کی جانب سے سخت غفلت کرتی ہیں۔ وہ اپنے بناؤ سنگھار پر تو نئی نئی گھنٹے صرف کر دیں گی۔ لیکن صحت کو بہتر بنانے کے لئے چند منٹ بھی صرف نہ کرسکیں گی۔ حالانکہ صحت عورت کا سب سے بڑا حسن اور اسکا سب سے قیمتی زیور ہے۔ ایک خوبصورت عورت جس کی صحت خراب ہو اس میں کوئی دلکشی نہیں ہوتی۔ اس کے مقابلہ میں ایک ایسی عورت جسے دولت حسن کا حصہ تو زیادہ نہ ملا ہو لیکن اس کی صحت اچھی ہو اپنے اندر وجاہت رکھتی ہے۔ اور ایک اچھی صحت کی معمولی عورت ایک بیمار حسینہ سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتی ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کی دلکشی کا راز اس کے ناک نقشہ کی درستگی یا رنگ کے صاف ہونے میں نہیں۔ بلکہ اس کے تندرست ہونے میں پوشیدہ ہے۔

صحت قائم رکھنے کے لئے ورزش بہت ضروری ہے۔ لیکن اُسے ہمیشہ پابندی وقت اور التزام کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ ورنہ بجائے فائدے کے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے میں اس سلسلہ میں چند ضروری اصول اپنی بہنوں کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں۔

(۱) دن چڑھنے تک سوتے رہنے کی عادت سخت مضر ہے۔ جن بہنوں کو اپنی صحت عزیز ہو انھیں ہمیشہ طلوع آفتاب سے پیشتر خواب راحت سے بیدار ہونا چاہیے۔ اس وقت ہوا میں آکسیجن کے صحت بخش اجزا کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور جو ورزش بھی علی الصبح کی جائے بہت مفید ہے۔

(۲) روزانہ غسل صحت کے واسطے بہت مفید ہے۔ لیکن محض جسم پر پانی بہانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ غسل کے وقت جسم پر صابن وغیرہ ملنا چاہیئے تاکہ میل رفع ہوجائے اور غسل کے بعد جسم کو کھردرے تولیہ سے خوب رگڑیں تاکہ مسامات کھل جائیں۔

(۳) منہ۔ حلق۔ ناک اور دانتوں کی صفائی بہت ضروری ہے۔

.بنہ. برتاؤ نہیں کرتا۔ ان کی ہنسی اڑانا ادب سے باہر ہے۔ نیک اور شریف انسان وہ ہیں جو بلا تمیز امیر غریب سب کے ساتھ اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ غریبوں کو کمزوروں جاہلوں کے ساتھ خوش اخلاقی کے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں۔

مسلم طلبا کی طرف سے مسٹر جناح کی مذمت

مسلم اسٹوڈنس یونین کی کونسل نے ۲۹ مئی کو اپنے ایک غیر معمولی جلسہ میں مسٹر جناح کی حالیہ پالیسی کے خلاف عدم اعتماد کی تجویز منظور کی ہے اور اس تجویز میں بتایا ہے کہ مہاتما گاندھی کے خط کے سلسلہ میں مسٹر جناح نے جو بیان دیا ہے وہ شعار اسلامی کے خلاف ہے۔

مونگھیر میں کانگریس کا زمین دوز دفتر

مونگھیر ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی پولیس نے مونگھیر کے شہر میں ایک زمین دوز ڈسٹرکٹ کانگریس آفس کا پتہ لگایا ہے۔ پولیس کو اس دفتر سے سینکڑوں اشتہارات جو دیگر کانگریس کمیٹیوں کے روانہ کئے جانے والے تھے اور "ہماری جدوجہد" نامی رسالہ کی متعدد کاپیاں ملی ہیں۔ علاوہ ازیں دفتر کے تمام ریکارڈ پر بھی پولیس نے قبضہ کر لیا ہے۔ مقامی ہندو سبھا ٹکنیکل اسکول کے دفتر کی بھی تلاشی لیگئی

مونٹویڈو، رجون ارجنٹائن کی نئی حکومت نے جو پہلا حکم جاری ہے وہ یہ ہے کہ کانگریس کو توڑ دیا ہے۔

بچوں کی دنیا

ادب کی قدر و قیمت

(از جناب ماسٹر بہاری لال جی مہرولی)

جس طرح مشین میں تیل ڈالنے سے مشین اچھی طرح چلتی ہے، گاؤں کا گھی اور یا چربی سے اونگھنے سے گاڑی بخوبی چلتی ہے۔ اس طرح ادب سے دنیا میں امن رہتا ہے۔ دنیا میں آسانی سے گذارا ہوتا ہے زندگی کو خوشگوار اور پسندیدہ بنانے میں مدد ملتی ہے بیہودہ درخواست فوراً منظور ہوتی ہے۔ لیکن جو درخواست گستاخی سے کیجائے اس سے انکار کر دیا جاتا ہے۔ ادب کے ساتھ نکتہ چینی ہی نہیں بلکہ لعنت ملامت بھی قبول کرلی جاتی ہے۔ لیکن نازیبا الفاظ نفرت سے واپس کئے جاتے ہیں۔ یہ تنازعوں اور جھگڑوں کو بند کرتی ہے۔ جس قدر غصہ بیہودہ اور ناشائستہ برتاؤ سے آتا ہے اتنا غصہ کسی اور بات سے نہیں آتا۔

اخلاق ہمیں ظلم و ستم سے روکتا ہے۔ مؤدب اور با اخلاق شخص بیہودہ کام کرنے سے گریز کرتا ہے۔ غصہ کے الفاظ استعمال نہیں کرتا۔ کوئی ایسا فعل نہیں کرتا جس سے دوسروں پر ناجائز سختی ہو۔ ایسا کرنا بداخلاقی میں شامل ہے۔ اس لئے ہم ایسا کرنے سے گریز کریں گے۔ ہمارے کام ہمارے الفاظ جب اخلاق کی چھلنی میں سے چھن کر نکلتے ہیں تو پاکیزہ بن جاتے ہیں جو بات ادب کی اخلاق کی ترازو پر پوری نہیں اترتی وہ زبان سے نہیں نکلتی

اخلاق کامیابی حاصل کرنے میں ہماری امداد کرتا ہے۔ انسان کی شکل و صورت اس کے اوضاع اور اطوار سے ہی کسی کی بات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اجنبی آدمیوں کے پاس اتنا وقت کہاں ہے کہ وہ ہماری ذات کے متعلق کھوج کریں۔ اور ہمیں ٹھیک طور سے جانیں۔ ادب سے لڑکا استاد پر نیک اثر ڈالتا ہے۔ دوکاندار، کلرک، پولیس کے سپاہی سیوا سمتی کے کارکن وغیرہ کو دوسرے آدمیوں سے برتاؤ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ان کے لئے اخلاق اور ادب نہایت ضروری چیز ہے۔ بداخلاق دوکاندار کی دوکان پر گاہک دوبارہ نہیں آتا۔ بے ادب آدمی غیر ہر دلعزیز ہوتے ہیں ان کے لئے ترقی کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔

ہمیں تو سب کے ساتھ ہی ادب سے پیش آنا چاہئے۔ لیکن جو اشخاص علم، دولت اور مرتبہ میں ہم سے کمزور ہیں۔ اُن کے ساتھ تو خاص طور پر اخلاق سے پیش آنا چاہیئے۔ جو شخص بہتر تقریر نہیں کرسکتے جن کے جسم میں کوئی نقص ہے یا جو القاب و آداب سے واقفیت نہیں رکھتے ان کا مضحکہ اڑانا نازیبا حل ہے۔ ملازم کے ساتھ سخت اور نامناسب برتاؤ کرنا اخلاق کے خلاف ہے۔ جو شخص ساتھ چلتے وقت، کھانا کھاتے وقت، ٹھیک طریق سے .بنہ.

---

۴ شمالی ہند جو پربھات کی تصاویر کا سب سے زیادہ دلدادہ ہے وہاں پربھات کی اس تصویر کا بڑی بے چینی کے ساتھ انتظار ہو رہا ہے۔

پردۂ فلم

"ہسپتال" کی نمائش

ایم۔ پی پروڈکشن کی اولین پیشکش "جواب" نے ہندوستان کے ہر حصہ میں جو ہر دلعزیزی اور مقبولیت حاصل کی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جواب نے ہندوستان کے ہر حصہ میں آمدنی اور مقبولیت کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

جواب کے بعد اب اس کمپنی کی ایک اور لاجواب فلم "ہسپتال" کے نام سے آرہی ہے۔ ہسپتال کے بارے میں یہ عام شہرت ہے کہ یہ افسانہ کے لحاظ سے جواب سے کہیں زیادہ کامیاب ہے۔ اور موسیقی کے اعتبار سے بھی اس تصویر کا پایہ کافی بلند ہے۔

کانن بالا اس تصویر کی روح رواں ہے۔ کانن کے علاوہ اہن چودھری، جوہر، منورما، سندھیا، پورنما، دیپ مالا اور ہیرالال وغیرہ نے اس تصویر میں کام کیا ہے۔ ڈائرکشن کے فرائض سُشیل زمدار نے انجام دیئے ہیں۔ اور موسیقی کنول داس گپتا نے ترتیب دی ہے۔ توقع ہے کہ یہ تصویر جواب سے بھی زیادہ مقبولیت حاصل کرے گی۔

نیو تھیٹرس کی جدید تصویر "واپس"

نیو تھیٹرس سنجیدہ اور پاکیزہ تصاویر تیار کرنے کے لحاظ سے آج بھی صف اول کی فلم کمپنیوں میں شمار کی جاتی ہے۔ نیو تھیٹرس کی اس خصوصیت کو کسی طرح بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ کہ نیو تھیٹرس نے روپیہ کمانے کے لئے پنجاب اور بمبئی کی چند نام نہاد کمپنیوں کی طرح پستی میں گرنا کبھی بھی پسند نہیں کیا۔

نیو تھیٹرس کی پاکیزہ اور سنجیدہ تصاویر کے قدردانوں کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی ہوگی کہ نیو تھیٹرس کے اسٹوڈیوز میں "واپس" کے نام سے ایک نہایت ہی اعلیٰ معیار کی شوشل تصویر تیار ہو رہی ہے۔ اس تصویر کا افسانہ دیہاتی فضا میں تیار کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اور سوگند کی شہرت کی مالک بھارتی اس تصویر کی روح رواں ہے امید ہے کہ یہ تصویر بہت جلد نمائش کے لئے پیش کی جاسکے گی۔

"نشانی" کی مقبولیت

شوری پکچرز کا منگتی سے بھی شاندار شاہکار "نشانی" ہر جگہ کامیاب ہوا ہے۔ جس جگہ بھی اُسے نمائش کے لئے پیش کیا گیا۔ اس نے تمام سابقہ ریکارڈ مات کر دیئے۔

پنجاب میں کامیابی کا جھنڈا گاڑنے کے بعد نشانی کراچی۔ حیدرآباد۔ سندھ اور کلکتہ میں بھی بنظیر مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ ماڈرن انڈیا میں اس کی نمائش شروع ہوگئی ہے۔

پربھات کی "نئی کہانی"

پربھات کی جدید تصویر "نئی کہانی" کے بارے میں جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ پربھات کی یہ نئی تصویر گذشتہ تمام تصاویر سے زیادہ مکمل اور شاندار ہے۔ روز۔ سنالینی۔ نادیکر۔ جیراج اور بازجی وغیرہ نے اس تصویر میں کام کیا ہے۔ ۴

اقوال زریں

دانائی اور بادشاہی کبھی برابر نہیں ہوسکتی۔

عملوں کا پھل نیتوں پر موقوف ہے۔ اور ہر ایک کو ویسا ہی پھل ملتا ہے۔ جیسی اُس نے نیت کر رکھی ہے

بدن کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا۔ جب وہ بگڑ گیا تو سارا بدن بگڑ گیا۔ سُن رکھ وہ دل ہے۔

اِس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ علم انسان کا بہترین زیور ہے۔ علم انسان کا ایک پوشیدہ دفینہ ہے۔ علم جاہ وجلال کو پہونچاتا ہے اور پوری محفل کو فریفتہ کرلیتا ہے۔ علم وہ آنکھ ہے۔ جو سب سے بالا ہے۔ علم ہی ہم کو دنیا میں زندہ رکھتا ہے۔ اور علم کے بغیر انسان وحشی جانور ہے۔

وطن کی محبت ایمان کا نشان ہے۔

تعلیم یافتہ آدمی میں سب اوصاف پائے جاتے ہیں ۴

موج تبسم

بڑھیا:- میرا لڑکا تو فرنچ جرمنی، انگریزی ترکی اور نہ معلوم کتنی زبانیں جانتا ہے۔

ہمسائی:- اوہو! آخر اس نے اتنی زبانیں کون سے اسکول میں سیکھی ہیں۔

بڑھیا:- ارے وہ ہوٹل میں بٹلر کا کام کرتا ہے جہاں ہر ملک کے باشندے آتے ہیں۔ وہیں سب زبانیں سیکھی ہیں۔

دوست:- (اپنے ضدی دوست سے) میں تمھاری ہر بات مان جاتا ہوں۔ لیکن تم میرے اصرار کے باوجود جا رہے ہو۔ یا درکھو تم گناہ کر رہے ہو۔

ضدی دوست:- جی ہاں گناہ کر رہا ہوں۔ چونکہ مجھے اس کی رحمت پر بھروسہ ہے۔ اور تم اس کی رحمت پر بھروسہ نہیں کرتے۔

---

۱۵ اور جاہل میں عیب ہی عیب ہوتے ہیں۔ پس ایک تعلیم یافتہ کروڑہا جاہلوں سے بہتر ہے۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں ....!

دنیا میں سب سے مالدار ملک امریکہ ہے

دنیا میں سب سے بڑا ہیرا کوہ نور ہے

دنیا میں سب سے غریب ملک ہندوستان ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا صنعتی ملک جرمنی ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا جزیرہ نما ملک عرب ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ ان پڑھ لوگ ہندوستان میں ہیں۔

آئی سی۔ ایس افسر پر قتل کا الزام

لکھنؤ ۹ جون۔ مسٹر پی کے کول ڈسٹرکٹ و سشن جج لکھنؤ نے بی بی سنگھ آئی سی۔ ایس سکریٹری محکمہ لوکل سلف گورنمنٹ یوپی کی ضمانت کی درخواست منظور کرلی ہے جنھیں ۱۸ مئی کو زیر دفعہ ۳۰۲ ۲۰۱ تعزیرات ہند قتل کرنے اور اسکی شہادت چھپانے کے الزام میں گرفتار کرلیا تھا۔ سشن جج نے انکو پندرہ ہزار روپیہ کی دو ضمانتوں اور اسی رقم کا ذاتی مچلکہ داخل کرنے پر رہا کردینے کا حکم دیا ہے وہ ضمانت اور مچلکے داخل کرکے رہا ہوگئے ہیں۔

افسانہ

دُلہن

ایک لڑکی کی عجیب وغریب داستان

از محترمہ مہر پردیں صاحبہ

مشہور افسانہ نگار خاتون مہر پردیں صاحبہ کا ایک نہایت ہی دلچسپ افسانہ ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں جس میں ایک نئی بیاہی ہوئی دلہن کی دلکش داستان کو مہر پردیں صاحبہ نے اپنے مخصوص انداز میں بڑی خوبی کیساتھ پیش کیا ہے۔

جب ایک دو تیرہ پڑھے لکھے نوجوانوں کی یہ للکار براتیوں نے سنی کہ "اپنے اس بوڑھے دولھا کو یہاں سے لے کے چلتے بنو۔ ورنہ ایک ایک کا سر پھاڑ دیا جائیگا" تو وہ ڈر گئے اور سچ مچ اپنے بوڑھے دولھا کو لیکر چلتے بنے۔ لال کپڑوں میں لپٹی ہوئی دولہن سر جھکائے منڈپ میں بیٹھ گئی۔

جوگندر نے اس کی طرف اشارہ کرکے ان سب نوجوانوں سے کہا "اب میری بہن کا کیا ہوگا؟

گاؤں کے چودھری نے کہا "تمھارے ان دوستوں میں کوئی بر کی جگہ بیٹھ جائیگا"

سب نوجوان بغلیں جھانکنے لگے۔ ایک نے کہا چودھری صاحب جلدی کیا ہے۔ ابھی تو دولہن کو اٹھاکر اندر لے جائیے۔ بعد کو ہم کوئی اچھا سا بر..."

"نہیں بھیا" چودھری بولا "ہلدی کا جوڑا پہن لینے کے بعد اب کنیا گھر کے اندر یوں واپس نہیں لے جائی جاسکتی۔ یہ لگن کے کپڑے پر بیٹھ چکی ہے اس کا بیاہ تو ابھی ہونا چاہیئے۔ تم سب میں سے کوئی ایک یہ ذمہ داری اپنے اوپر لے لینے کو تیار ہوجائے تو تو اس سے اچھا بر اور کہاں ملے گا۔ جوگندر تم سب کا دوست ہے۔ اس کی لاج اب تمھارے ہاتھوں میں ہے"

سب نوجوان ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

کسی نے کہا "میری منگنی ہوچکی ہے"

کوئی بولا "میں شادی شدہ ہوں"

کسی نے کہا "ماں باپ کی مرضی کے بغیر میں کیا کرسکتا ہوں"

جوگندر سر پکڑے بیٹھا تھا اس نے تلخ لہجے میں کہا "تو پھر تم لوگوں نے رن کھن ڈال کے پٹڑے پر بیٹھے ہوئے بر کو اٹھا کیوں دیا؟ اسی بوڑھے کے ساتھ ریوا کا بیاہ ہوجانے دیتے"

بھائی کا یہ فقرہ سنکر دولہن سر سے پیر تک کانپ گئی۔

جگت آگے بڑھا اور دولہن کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا "پنڈت جی آپ اپنا کام شروع کیجئے"

جگت کی ریوا سے شادی ہوگئی۔ مگر وہ اسے جوگندر کے پاس ہی گاؤں میں چھوڑ کر کلکتہ واپس آگیا۔ خیال تھا کہ پہلے ماں اور بڑے بھائی کو راضی کرلے تو ریوا کو بلالیگا۔ دوستوں کو اس نے ہدایت کردی کہ اس شادی کا راز ابھی نہ کھولا جائے۔

چند دن بعد جوگندر کا خط ملا کہ میں فوج میں بھرتی ہوکر سمندر پار جا رہا ہوں۔ تم جلدی سے جلدی آکر ریوا کو لے جاؤ۔ مگر جگت نے ابھی اپنی ماں اور بھائی پر بات ظاہر نہیں کی تھی اور ایسا کرتے ہوئے ڈر بھی لگتا تھا۔

اس نے پچاس روپے ماہوار منی آرڈر کے ذریعے ریوا کو بھیجنے شروع کردیئے تھے۔ مگر تیسرے مہینے منی آرڈر واپس آگیا۔ معلوم ہوا کہ وہ گاؤں سے کہیں چلی گئی۔ کہاں؟ یہ معلوم نہیں۔

جگت اپنے کمرے میں صحن کی طرف کھلنے والی کھڑکی کے آگے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ صحن میں کام کاج میں اِدھر اُدھر پھر رہی تھی۔ ابھی کچھ دیر پہلے جگت کی بھابی نے بتایا تھا "بے آسرا ہے بیچاری۔ ہم لوگوں کی پناہ میں زندگی بسر کرنے کے لئے آئی ہے" یہ نوجوان عورت جگت سے پردہ تو نہیں کرتی۔ مگر سامنا ہونے پر اپنا چہرہ اتنا زیادہ نیچے جھکا لیتی ہے کہ اس کے ماتھے اور بالوں کی مانگ کے سیندور کے سوا جگت کو اور کچھ نظر نہیں آتا۔

اس کی مانگ کا سیندور دیکھکر جگت کو خیال آیا کہیں کسی جگہ اس کا بھی کوئی شوہر ہوگا۔ وہ کیسا سنگدل ہے کہ اس بیٹوہ سی عورت کو چھوڑ بیٹھا ہے۔ کیا میری ریوا بھی اسی طرح کسی کے گھر میں کام کاج کرکے گذارہ کر رہی ہوگی۔

اور اُسے بھی کوئی اسی طرح کھڑکی سے......"

اس کے آگے وہ کچھ نہ سوچ سکا۔ اس کے ماتھے پر پسینہ آگیا۔ اور وہ کھڑکی پر سے فوراً ہٹ گیا۔

کھڑکی پر سے ہٹ آنے کے بعد جگت بے چینی کے عالم میں کمرے کے اندر ٹہلنے لگا۔ ٹہلتا جاتا تھا اور سوچتا جاتا تھا۔ کیا کروں۔ اُسے کتنا تلاش کیا۔ مگر کہیں پتہ نہیں ملتا۔ اگر کہیں اس سے سامنا بھی ہوجائے تو میں کس طرح پہچان سکوں گا کہ یہی ریوا ہے۔ میں نے تو اس کی صورت تک نہیں دیکھی۔ اور نہ اس نے مجھے دیکھا شاید۔

"آپ تین رات سے برابر جاگ رہی ہیں۔ ویسے ہی آپ کا جی ٹھیک نہیں رہتا۔ آپ جاکے سو رہیئے۔ میں چھوٹے بابو کے پاس بیٹھی رہونگی"

جگت کی بھابی نے پہلے جگت کی طرف دیکھا جو اپنے زرد چہرے اور کمزور جسم کو لئے ہوئے پڑا تھا اور پھر خادمہ کی طرف دیکھا۔

"نہیں نہیں مُنی۔ تم دن بھر کام کرتی ہو۔ اگر رات کو بھی تمھیں جاگنا پڑا تو تم ضرور بیمار پڑ جاؤ گی"

مگر منی نے بڑی بہو کی بات نہیں مانی اور انھیں منی کی نگرانی میں جگت کو چھوڑ کر سونے کے لئے جانا پڑا

منی جب جگت کو پنکھا جھلنے بیٹھی تو آج پہلی بار غور سے چھوٹے بابو کو دیکھا۔ ارے او۔ چونک پڑی۔ اس کے بھائی کے پاس اپنے دوست جگت کا فوٹو تھا۔ یہ فوٹو اس وقت بھی اس کے پاس تھا۔ روز اپنی کوٹھری کا دروازہ بند کرکے وہ اس فوٹو کی پوجا کیا کرتی تھی۔ اور اُس پر گیندے کے ہار چڑھایا کرتی تھی۔ اس نے اپنے دل میں کہا "ریوا! تمھارے نصیب جاگ گئے تم تو اپنے سوامی کے چرنوں میں آپہنچی ہو"

یہ معلوم کرلینے کے بعد چھوٹے بابو اس کے سوامی ہیں۔ ریوا کے دل میں ہلچل سی مچ گئی۔ کیا وہ اس بات کو بے نقاب کردے کہ وہی ریوا ہے؟ ایک دل کہتا ظاہر کردے۔ دوسرا دل کہتا نہیں۔ انھوں نے ابھی تک اپنے گھر والوں پر یہ ظاہر نہیں کیا ہے کہ وہ شادی کرچکے ہیں۔ کل ہی بڑی بہو کہہ رہی تھیں کہ چھوٹے بابو اچھے ہوجائیں تو ان کی شادی کی فکر کریں۔ ریوا نے سوچا وہ ایک عالی خاندان کے چشم وچراغ ہیں۔ وہ کس طرح یہ ظاہر کردیتے کہ اپنے دوستوں کے ہمراہ وہ اپنے ایک دوست کی بہن کی شادی میں مہمان گئے تھے اور وہاں اتفاقاً جذبے کی لہر میں آکر وہ شادی کر بیٹھے دیہات کی ایک غریب گھرانے کی لڑکی سے، ریوا نے اپنے دل میں کہا۔ میں پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ مجھے اپنے پاس نہیں بلائیں گے۔ اِسی لئے میں گاؤں چھوڑ کر نکل کھڑی ہوئی تھی محنت مزدوری کرکے پیٹ پالنے کے لئے۔

منی اپنے انہی خیالات میں کھوئی ہوئی بیٹھی پنکھا جھل رہی تھی کہ دفعتاً جگت نے آنکھیں کھولیں اور ہکا بکا ہوکر بولا۔ تم..... تم ..... کون ہو؟

"میں ..... میں ..... میں منی ہوں"

جگت ٹکٹکی باندھکر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ آج پہلی بار اس نے قریب سے منی کو دیکھا —— کیسا پیارا پیارا مکھڑا ہے۔ ادھر منی کا سارا منہ حیا سے تمتما اٹھا اور اس کا سارا جسم پسینے سے تر ہوگیا

آج جگت کی حالت بہت بہتر تھی وہ تکئے کے سہارے بیٹھا ہوا کچھ سوچ رہا تھا۔ کمرے میں ہرے رنگ کی دھیمی دھیمی روشنی ہو رہی ہے۔ منی ساگو دانہ کی پلیٹ لئے ہوئے آئی۔ اس کی پیٹھ اور کندھوں پر کھلے ہوئے بال پھیلے تھے۔ وہ ابھی ابھی نہاکر اٹھی تھی۔ جگت نے اُسے دیکھکر ایک گہرا سانس لیا۔ منی نے ساگو دانہ کی پلیٹ اس کے آگے رکھتے ہوئے پوچھا "کہئے کیسا جی ہے؟"

۱۵۴ "اچھا ہوں"

منی کا چہرہ خوشی سے کھل گیا۔ بولی "اچھا تو آپ یہ کھا لیجئے۔ نو بج رہے ہیں۔ پھر آرام کیجئے" یہ کہکر اس نے دستی پنکھا اٹھا لیا۔ اور اسے جھلنے لگی۔

جگت نے کہا "تم کیوں تکلیف کرتی ہو۔ بجلی کا پنکھا کھول دو"

منی نے کہا "آپ سو جائیں گے تو میں چلتے وقت بجلی کا پنکھا کھولتی جاؤنگی"

تھوڑا سا ساگو دانہ کھاکر جگت نے پلیٹ قریب کے ٹیبل پر رکھدی اور بولا "تم نے میری بڑی خدمت کی ہے منی۔ اگر تمھارے پتی کو معلوم ہوجائے کہ تم نے ایک غیر مرد کی اتنی سیوا کی ہے تو"؟

منی کا دل زور سے دھڑکا۔ غیر مرد؟ یہ غیر مرد ہیں میرے لئے! مگر اس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا "بیمار آدمی کی سیوا کرنا تو کوئی پاپ نہیں۔ جب آپ اچھے ہوجائینگے تو میں آپ کے کمرے میں کبھی بھی نہ آؤں گی"

جگت کے دل پر چوٹ لگی۔ اس نے کہا "مگر منی میں تمھیں پیار کرنے لگا ہوں"

"ایسی باتیں نہ کیجئے" منی نے کہا "کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میری شادی ہوچکی ہے"

"شادی ہوچکی ہے"!!! جگت کے منہ سے عبرت میں ڈوبے ہوئے یہ الفاظ نکل ہی رہے تھے کہ منی چھت کا پنکھا کھولکر کمرے کے باہر نکل گئی۔

رات بھر جگت سو نہیں سکا —— ریوا کو اُس نے تلاش کیا۔ مگر ریوا جان بوجھ کر کھو گئی۔ منی کو اس کا شوہر چھوڑے بیٹھا ہے مگر وہ اُسے چھوڑنے کو تیار نہیں۔ اسی ادھیڑ بن میں اس نے ساری رات آنکھوں میں کاٹ دی۔

اِدھر منی رات بھر کروٹیں بدلتی رہی اور سوچتی رہی وہ مجھے پیار کرتے ہیں۔ مگر ریوا سمجھکر نہیں۔ اس سے مجھے دکھ ہونا چاہیئے؟ ہرگز نہیں سنتی ہوں کہ انھوں نے شادی کرنے سے انکار کر رکھا ہے۔ یہ کتنا بڑا تیاگ ہے ریوا کے لئے ہی تو انھوں نے یہ تیاگ کیا ہے۔ ریوا کو اس نے تلاش ضرور کیا ہوگا مگر ریوا انھیں کیسے مل سکتی ہے۔ ریوا نے خود کو ان سے گم کردیا۔ وہ ریوا کو روز دیکھتے ہیں۔ مگر پہچانتے نہیں کیوں کہ انھوں نے ایک بار بھی ریوا کی صورت نہیں دیکھی۔

وہ بار بار سوچتی تھی —— میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ میں خود کو چھپائے رہونگی۔ تاکہ جیسی بہو ان کے ماں باپ لانی چاہتے ہیں۔ ویسی ہی جگت بابو کی دلہن آجائے وہ مجھ سے ہر حالت میں بہتر ہی ہوگی۔ مگر مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ جگت بابو کو مجھ سے محبت ہوجائیگی۔ کیا مجھے اپنے کو ظاہر کرنا ہی پڑے گا؟

(باقی برصفحہ ۷ کالم ۳ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

حکومت ڈیڑھ ارب روپیہ کے نوٹ واپس لیگی

مدراس ۸ رجون ڈاکٹر بہنائی نے جنہیں حکومت ہند نے کرنسی سے پیداشدہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے، اسپیشل افسر مقرر کیا ہے۔

مدراس میں ایک سوال کے جواب میں کہا ہے کہ حکومت کی یہ اسکیم ہے کہ ایک ارب پچاس کروڑ روپیہ کے کرنسی نوٹ واپس لے لئے جائیں، آجکل ہندوستان میں ۷ ارب روپیہ کی مالیت کے کرنسی نوٹ چالو ہیں

ہندوستان میں ہوائی حملوں سے نقصان

نئی دہلی ۸ رجون حکومت ہند نے ایک پریس نوٹ میں بتلایا ہے کہ پرل کی بندرگاہ پر جاپانیوں کے ہوائی حملہ کے بعد سے اب تک ہندوستان پر جاپانیوں کے جو ہوائی حملے ہوئے ہیں انمیں ہندوستان کے ۴۹۶ آدمی ہلاک و زخمی ہوگئے ان میں سے ۵۱۶ آدمی مارے گئے اور ۸۷۸ زخمی ہوئے۔

جاپانیوں نے اس دوران میں ہندوستان کے تین صوبوں اور دو ریاستوں پر بم گرائے یہ صوبجات آسام بنگال اور مدراس تھے اور ریاستیں تری پورہ اور منی پور تھیں۔

ہندوستان کے علاقے میں پہلی مرتبہ پچھلے ماہ اپریل میں بم گرے تھے۔

جرمن کارخانے منتقل کئے جارہے ہیں

لندن ۸ رجون اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار اسٹاک ہام سے لکھتا ہے کہ برلن سے خبر ملی ہے کہ جرمنی اپنے بڑے بڑے کارخانوں کو ایسے علاقوں میں منتقل کرنے میں مصروف ہے جہاں انگریزی ہوائی جہاز نہ پہونچ سکیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حال ہی میں انگریزی ہوائی جہازوں کے حملہ سے جرمن کارخانوں کو بہت بڑا نقصان پہونچا ہے۔

جاپانی سفیر روسی وزیر خارجہ سے ملا

لندن ۸ جون ٹوکیو ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر ناؤ تک ساٹو جاپانی سفیر مقیم ماسکو نے جمعہ کو روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف سے ملاقات کی اور ان سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔

مسٹر فلپس گاندھی جی اور پنڈت جواہرلال نہرو سے ملینگے

بمبئی ۸ رجون معاصر "ٹربیون" کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ذاتی نمائندے مسٹر فلپس توقع سے بہت پہلے ہی ہندوستان پہونچ جائیں گے ابتدائی پروگرام کے مطابق وہ جولائی کے آخر یا اگست کے شروع میں ہندوستان پہونچتے، لیکن اب یہ خیال ہے کہ وہ جون کے آخر میں یا جولائی کے شروع میں ہندوستان پہونچ جائیں گے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہاں واپس آنے پر مسٹر فلپس مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہرلال نہرو سے ملیں گے ابھی یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ آیا کوئی سیاسی سمجھوتہ ہو جائے گا لیکن کہا جاتا ہے کہ مسٹر فلپس کی سرگرمیوں سے ہندوستان کی کوشش جنگ میں ضرور اضافہ ہوجائیگا

ارجنٹائن کی نئی حکومت کے صدر کا استعفےٰ

بیونس آئرز ۷ رجون ارجنٹائن کی نئی حکومت کے صدر جنرل راسن نے استعفےٰ دیدیا ہے اور ان کی جگہ وزیر جنگ جنرل ریمریز نے لی ہے۔

مونٹیویڈیو سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان کے پتہ چلتا ہے کہ جنرل راسن نئی حکومت کی بین الاقوامی پالیسی سے متفق نہیں تھے اس لئے انھوں نے استعفےٰ دیدیا نئی حکومت کی پالیسی [illegible] ہوگی؟ اس کے بارے میں ان لوگوں کا جو تحریک کے لیڈروں سے گہرا تعلق رکھتے ہیں، یہ بیان ہے کہ نئی حکومت اپنی طرفداری کی پوزیشن کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کرے گی اور ہمیشہ ایسا رویہ رکھے گی جس سے پڑوس کی امریکی ریاستوں کی، ہمراہی میں اسکے تعلقات خوشگوار قایم رہ سکیں۔

برطانی سفارت خانہ کے کونسلر مسٹر باڈو نے آج جنرل ریمریز سے بہت دیر تک ملاقات کی، پولس کے چیف کرنل ہینڈ وزلے نے بیونس آئرز کے تمام پولس اسٹیشنوں کو خبردار کیا ہے کہ کمیونسٹ لوگوں میں اشتہارات تقسیم کرکے اپنی پوزیشن واضح کرنے کی کوشش کریں گے اس قسم کے تمام لوگوں کو گرفتار کرلیا جائے گا۔

بیونس آئرز میں جمعہ سے امن ہے تشدد کا صرف ایک واقعہ ہوا ہے جبکہ ہجوم نے موٹر بسیں جلادیں، امریکہ کی پبلک ریاستوں میں پبلک ارجنٹائن ناطرفدار ہے اور اس نے محوری طاقتوں سے سفارتی تعلقات برقرار رکھے ہیں جس کا یہ مطلب ہے کہ بیونس آئرز ان جرمن اطالیوں اور جاپانیوں کی سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا ہے جو کہ امریکی ریاستوں سے نکال دئے گئے ہیں۔

لندن جو خبریں پہونچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ارجنٹائن کی نئی حکومت میں پھوٹ اس سوال پر پڑی کہ آیا محوری طاقتوں سے تعلقات برقرار رکھے جائیں، یا نہیں، صورت حالات ابھی تک الجھی ہوئی ہے۔

نئے صدر جنرل ریمریز نے اپنی پالیسی کے بارے میں اعلان کیا ہے کہ وہ تمام امریکی ریاستوں سے دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں اور جنگ میں قطعی طور پر ناطرفدار رہنا چاہتے ہیں۔

اٹلی اور اسکے جزیروں پر ہوائی حملے

لندن ۸ رجون القرہ ریڈیو پر سوموار کی رات کو یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی بندرگاہوں اور جزیروں پر اتحادیوں کے روز افزوں ہوائی حملوں کو اتحادی فوجوں کے اترنے کا پیش خیمہ سمجھا جارہا ہے۔

آزاد فرانس کی نئی گورنمنٹ

الجیرس ۸ رجون رائیٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ جنرل جیرو فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر انچیف رہیں اور جنرل ڈی گال وزیر جنگ رہیں یہ بھی ممکن ہے کہ برطانیہ کے طرح فرانسیسیوں کی بھی ایک خاص جنگی کیبنٹ بن جائے جو تین چار ممبروں پر مشتمل ہو۔

چلی میں نئی حکومت بن گئی

سنیٹاگو (چلی) ۸ رجون - چلی میں نئی حکومت بن گئی ہے اور اس نے پریسیڈنٹ ریوس کے روبرو آج رات کو حلف وفاداری اٹھالی ہے۔

واشنگٹن کانفرنس کے متعلق بیان

قاہرہ ۷ جون - ہندوستان برہما اور چین - کی امریکی فوجوں کے کمانڈنگ جنرل واشنگٹن سے اپنی کمان پر واپس جاتے ہوئے قاہرہ میں آیندہ حملوں کے بارے میں کہا کہ آپ اطمینان رکھیں، واشنگٹن میں جو اسکیمیں بنائی گئی ہیں وہ قطعی طور پر معقول اور کافی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ان میں جو کچھ شامل کیا گیا ہے اس سے وہ سب مطمئن ہو جائیں گے، جو مضبوط جارحانہ اور فوری اقدام کے لئے شور مچا رہے ہیں۔

جہاں تک برہما چین اور ہندوستان کے علاقہ کی سرگرمیوں کا تعلق ہے میں پر امید ہوں اور ایک بات کا مجھے پختہ یقین ہے کہ وہ یہ ہے کہ جوں جوں وقت گذرتا جائے گا، ہمیں اپنے ساتھی چین پر زیادہ سے زیادہ فخر ہوتا جائے گا۔

چرچل اور اسٹالن میں ملاقات

لندن ۷ رجون - معاصر "ہندو" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مصر اور روس کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہونے سے بہت ممکن ہے کہ مسٹر چرچل اور موسیو اسٹالن کے درمیان ملاقات قاہرہ میں ہو کیونکہ روس کے نمائندے کے راستہ میں قاہرہ آنے سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔

امریکہ میں ہندوستان کے حالات سے ناواقفیت

لندن ۵ جون - ہندوستان کے معاملات کے امریکی ماہر اور انڈیا نامی اخبار کے سابق ایڈیٹر مسٹر جی ایس ایل پولک حال ہی میں امریکہ میں لیکچر دے کر واپس آئے ہیں، انھوں نے لندن میں ایسٹ انڈین ایسوسی ایشن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے بہت سے باشندے ہندوستان کے معمولی حالات سے بھی قطعی بے خبر ہیں اور وہاں کے با اثر حلقوں میں ہندوستان کے معاملات کے بارے میں مداخلت کرنے کا رجحان پیدا ہورہا ہے انھوں نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ انگریز اور ہندوستانی سرکاری افسران اور غیر سرکاری اصحاب کو امریکہ میں پروپیگنڈا کرنے کے لئے بھیجے۔

یوپی میں وزارت سازی کی کوشش

لکھنؤ ۶ رجون خبر ملی ہے کہ یوپی میں کوشش وزارت بنانے کے لئے ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کے چند لیڈروں کے درمیان بات چیت کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔

وزارت بنانے کی کوشش ابھی بالکل ابتدائی مرحلہ پر ہے لیکن سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ چند ہفتوں کے اندر کوئی اہم واقعہ رونما ہوسکتا ہے معلوم ہوا ہے کہ ابھی اس سلسلہ میں گورنر سے کوئی درخواست وغیرہ نہیں کی گئی ہے۔

خاص عدالتوں کا آرڈیننس خلاف قانون

فیڈرل کورٹ کا فیصلہ

نئی دہلی ۵ جون کی فیڈرل کورٹ کے دو جج یعنی قائم مقام چیف جسٹس سر ورداچاری اور سر محمد ظفراللہ نے اتفاق رائے سے حکومت بنگال کی وہ اپیل خارج کردی جو حکومت بنگال نے کلکتہ ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کے خلاف دائر کی تھی جس کے ذریعہ ہائی کورٹ نے خاص عدالتوں کے آرڈیننس کی دفعات ۵، ۱۰ اور ۳۶ کو خلاف ضابطہ قرار دیدی تھیں۔

فیڈرل کورٹ کے تیسرے جج جسٹس رولینڈ نے اس فیصلہ سے اختلاف کیا ہے، فیصلہ سنانے کے بعد حکومت بنگال کی جانب سے ایک درخواست پیش، ہوئی جس میں فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کرنے کی، اجازت مانگی گئی تھی، فیڈرل کورٹ نے یہ درخواست منظور کرلی۔

قایم مقام چیف جسٹس اور جسٹس سر ظفراللہ نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ اس آرڈیننس کے ماتحت جو خاص عدالت مقرر کی جاتی ہے وہ خواہ کچھ بھی سزا دے اسمیں کوئی دخل نہیں دیا جاسکتا وہ اگر سزائے جرمانہ نہ دیتی ہے تو کتنی بھی بڑی رقم جرمانہ کرسکتی ہے بھی آرڈیننس کی دفعہ ۱۲ میں جرمانہ کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔

اپیل کا حق صرف ان مقدموں میں دیا گیا ہے جنھیں زیادہ سے زیادہ سزا سات سال سے زیادہ نہیں دی گئی ہے یہ حق ان لوگوں کو نہیں دیا گیا ہے "سے زائد کی سزائے قید یا پھانسی کی سزا دی گئی ہے علاوہ بریں اس آرڈیننس کے ذریعہ پولیس کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار دیدیا گیا ہے کہ آیا کوئی ہائی کورٹ کسی معاملہ میں اپنے کسی اختیار کو استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں۔

اس مقدمہ میں اس امر سے انکار کرنا ناممکن ہے کہ آرڈیننس بنانے والے افسر نے ایسے قواعد یا شرایط مقرر کئے یا ایسی پالیسی واضح کرنے کی ذمہ داری سے پورے طور پر گریز کیا ہے جس کے مقدمات معمولی فوجداری عدالت یا کسی خاص عدالت کے سپرد کئے جاسکتے ہیں اور یہ تمام معاملہ بلا کسی ہدایت یا کنٹرول کے ایگزیکٹو افسروں کی مرضی پر چھوڑ دیا ہے آخر میں فاضل ججان نے کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کی تصدیق کردی اور حکومت بنگال کی اپیل خارج کردی۔

آئی، سی، ایس افسر کی برطرفی

لاہور ۵ رجون - کل لاہور ہائی کورٹ میں، جسٹس رام لال نے مسٹر آئی ایم - لال سابق آئی، سی ایس، کا بیان قلمبند کیا مسٹر سکری حکومت کی جانب سے پیروکار تھے۔

مسٹر لال نے بیان کیا کہ جب میں نے ملازمت کی تو آئی، سی، پر دستخط کئے تھے جس کے مطابق میری ملازمت ملک معظم کی مرضی پر منحصر ہوگی اندریں حالات وزیراعظم کو مجھے برخاست کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔

جی آئی پی ریلوے کی میل ٹرین کا حادثہ

بمبئی ۵ رجون - جی آئی پی ریلوے کے جنرل منیجر نے حسب ذیل کمیونک شائع کیا ہے۔

جی آئی پی ریلوے کے جنرل منیجر افسوس کیساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ۳ رجون کو نمبر ۱ ڈاؤن میل کو بمبئی سے کلکتہ جاتے ہوئے ایک حادثہ پیش آیا اب جو حالات معلوم ہوسکے ان کی بنا پر یہ کہا جاتا ہے کہ تقریباً ۵۰ آدمی ہلاک اور اکیسو کے قریب مجروح ہوئے ہیں، مرنے والوں اور زخمیوں کے نام مکمل حالات موصول ہوتے ہی بھادل، ناگپور، اور وکٹوریہ ٹرمنس اسٹیشنوں پر چسپاں کردئے جاویں گے۔

اس وقت تک کی تحقیقات کا جو نتیجہ نکلا ہے اس کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ جان بوجھ کر ٹرین کو تباہ وبرباد کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔

لوئیس فشر کے مضامین کی اشاعت پر پابندی

دہلی ۵ رجون - معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدے ۴۱ کے ماتحت حاصل شدہ اختیارات کے ذریعہ حسب ذیل حکم جاری کیا ہے، وہ یہ کہ ہندوستان کے متعلق امریکن، جرنلسٹ و مصنف مسٹر لوئیس فشر کی ہر تحریر اور تقریر کے متعلق مسالہ برطانی ہند میں اصل صورت میں اس کا ترجمہ کرکے کسی کتاب پمفلٹ، اخبار، یا کسی اور دوسری دستاویز میں شائع کرنے سے قبل اس کے، ایڈیٹر پرنٹر پبلشر کو جانچ کے لئے چیف پریس ایڈوائزر نئی دہلی کو بھیجنا ہوگا۔

یہ کہ کوئی ایسا متذکرہ بالا مسالہ برطانی ہند میں کوئی پرنٹر پبلشر یا ایڈیٹر چیف پریس ایڈوائزر نئی دہلی کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کرسکے گا

یوپی میں دیہاتی پنچائتیں

لکھنؤ ۶ رجون معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے یو- پی پنچائت ایکٹ کے ماتحت دیہاتی پنچائتوں کو جو کہ دیہات ادھار محکمہ کے ماتحت کام کررہی ہیں، اختیارات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

امریکہ کے صدر کا عہد حکومت کم کرنیکی تحریک

واشنگٹن ۵ رجون سینٹر جو شیلو ویلیمیلی نمایندہ اٹری کیرولینا نے ایک ریزولیوشن پیش کیا ہے اس میں یہ آئینی ترمیم پیش کی گئی ہے کہ پریذیڈنٹ کا عہد حکومت تین سال کے بجائے دو سال مقرر کیا جاوے۔ (رائٹر)۔

پنٹلیریا پر پھر بمباری ہوئی

لندن ۹ رجون اتحادی ہوائی جہازوں نے سوموار کو پھر اٹلی کے ٹاپو پنٹلیریا پر حملہ کیا جس سے کئی جگہ آگ لگ گئی، سسلی پر بھی حملہ کیا گیا۔ (رائٹر)۔

ہندوستان پر حملے کے متعلق

جاپان کی اسکیم الٹ پلٹ ہوگئی

لندن ۸ رجون اخبار "ڈیلی میل" کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ موسم برسات شروع ہونے کی وجہ سے برہما کی مہم اب ختم ہوگئی ہے بریگیڈیر ونگیٹ نے ہندوستانی علاقہ میں جاپانیوں کے داخل ہونے کی اسکیم الٹ پلٹ کردی ہے، اور ہندوستان کو اپنی فوجیں تیار کرنے کے لئے امن حاصل ہوگیا ہے۔ (رائٹر)۔

مسولینی کو جاپانی وزیر سمندر کا پیغام

لندن ۱۰ رجون - آج اٹلی میں سمندری ڈے منایا جارہا ہے، اس موقع پر جاپان کے سمندری وزیر ایڈمرل شماڈا نے سائینور مسولینی کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں اٹلی کی سمندری فوج کی بہت تعریف کی اور کہا ہے کہ جاپان اٹلی کے ساتھ ہے۔

جاپان کے وزیراعظم جنرل ٹوجو نے بھی مسولینی کے نام ایک پیغام بھیجا ہے، مگر ہٹلر کے پیغام بھیجنے کی ابھی تک کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔

۴ے کے صرف ۲۵ ہزار آدمی ہلاک و زخمی اور لاپتہ ہوئے محوریوں کے دو لاکھ ۴۸ ہزار آدمی جنگی قیدی بنائے گئے اور یقین کیا جاتا ہے کہ پچاس ہزار محوری سپاہی مارے گئے ہونگے صرف ۶۳۸ آدمی بچکر نکل سکے اور ان میں سے بھی بہت سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ چلے گئے جرمن آبدوز کشتیاں جس رفتار سے ڈبوئی جارہی ہیں اس رفتار سے بنائی نہیں جارہی ہیں، غیر معمولی طور پر پیچیدگیوں اور خطرات سے لبریز جل تھل کی جنگ بہت بڑے پیمانہ پر بہت جلد شروع ہونے والی ہے۔

حافظ محمد ابراہیم صاحب کی رہائی

بجنور ۷ رجون - یوپی کے سابق وزیراعظم حافظ محمد ابراہیم صاحب کو حکومت نے تین ہفتہ کی رخصت پر جیل سے باہر جانے کی اجازت دیدی ہے۔

حافظ صاحب موصوف کو غلط سوداوی کے بڑھ جانے کی شکایت ہے وہ اب یونانی علاج کرائیں گے جو جیل میں نہیں ہوسکتا تھا۔

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کی تقریر

لندن ۹ رجون کل برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر چرچل وزیراعظم برطانیہ نے اپنے واشنگٹن کے سفر کے جو حالات بیان کئے ان کے اہم اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا اب جنگ میں فتح کی دھیمی روشنی نمودار ہونا شروع ہوگئی ہے، میرے اور پریسیڈنٹ روزویلٹ کے درمیان آیندہ کارروائیوں کے مکمل سمجھوتہ ہوگیا ہے میں نے اتری افریقہ کے امریکی اور انگریز جرنلوں کیساتھ ان اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے بارے میں غور کیا جو دشمن کو شکست دینے کیلئے بنائی گئی ہیں اور جنکا مقصد دشمن پر انتہائی کاری چوٹ لگانا ہے۔

مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ ٹیونیشیا میں انگریزی فوج ۴ے

مناسب تعریف

آج اگر ڈاکٹر جانسن جو دنیا کے مشہور ترین چائے پینے والوں میں سے تھے، اگر پھر اپنے مکان واقع گف اسکوائر تک جو دنیا کے سب سے زیادہ بم کھائے ہوئے شہر لندن کے قلب میں ہے۔ واپس لوٹ آئیں تو کیا دیکھیں گے؟ اس کو ہمارے لندن کے نامہ نگار نے ڈاکٹر جانسن کے، مکان کا معائنہ کرنے کے بعد جن الفاظ میں ذکر کیا ہے انھیں کو پیش کرنا بہتر ہوگا۔

مسز فیلس رویل جو ڈاکٹر جانسن کے گھر میں انگلستان کی بے شمار تعریف سے خالی بہادر عورتوں میں سے ہیں، بدترین ہوائی حملہ اور بم باری کے، دوران وہ اپنی چھوٹی جھونپڑی میں ہی ہیں جو۔ ڈاکٹر جانسن کے مکان کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور اب وہ اچھی طرح نہیں جانتیں کہ وہ چند کس طرح آگ بجھانے والوں کے ایک گروہ کی ماں بن گئی، انھوں نے دو ایک آگ بجھانے والوں کو جو تھک کر گرے جاتے تھے چائے کی پیالی دینا شروع کی جو بڑے تپاک سے لے لی گئیں اور اس زور سے یہ بات عام طریقہ پر پھیل گئی کہ مسز رویل کے ہاں ہر وقت چائے مل سکتی ہے، چنانچہ ان کی وہ چھوٹی سی کٹیا آگ بجھانے والوں کی آرام گاہ بن گئی، اس رات بھی جبکہ ڈاکٹر جانسن کے مکان پر بم باری ہو رہی تھی اور ان کے اپنے گھر کی چھت آگ لگانے والے بموں کا نشانہ بن کر جل رہی تھی۔

مسز رویل ذرا نہیں گھبرائیں بلکہ چائے بنا بنا کر سب کو پلاتی رہیں حالانکہ ان کے باورچی خانہ سے چند گز کے فاصلہ پر صحن میں بم گر رہے تھے۔

ایک قریب کے اسٹیشن کے آگ بجھانے والے جن کے ڈیپو پر بمگولے کئی بار گرے اور ہر دفعہ انھیں اپنا ڈیپو چھوڑنا پڑا ان کا بیان ہے کہ بم باری کے دوران میں وہ لوگ سب سے زیادہ خراب علاقہ میں کام کر رہے تھے، انھوں نے مسز رویل کی خدمات کے صلہ میں چاندی کا چائے سیٹ بطور تحفہ دیا ہے کیونکہ ان کا بیان ہے کہ بم باری سے اس بیچاری کی چائے دانی کے کئی ایک ٹکڑے اڑ گئے تھے اب آگ بجھانے والوں کا یہ گھر اور بھی بڑھا دیا جائیگا ص

ص ڈاکٹر جانسن کے گھر کو لارڈ امزدرتھ مرکز بنانے کے لئے عاریتاً دیدیا ہے جہاں پر آگ بجھانے والے بم باری دوران میں اور بم باری کے بعد بھی، آرام پائیں گے اور ناشتہ کریں گے۔

مسز رویل نے اس کیمپ کو آراستہ کیا ہے انھوں نے چندے کیلئے بھی اپیل کی ہے، کچھ روز ہوئے انھوں نے بھی چائے کی دعوت وہاں پر کی اور اپنے ہاتھوں سے اس چاندی کی نئی چائے دانی میں سے چائے ڈھال ڈھال کر سب کو پلائی اسی کے ساتھ ساتھ وہ پرانی بم کھائی چائے دانی بھی تھی، انھوں نے یہ بھی مجھ سے کہا کہ یہ دونوں اپنا کام ختم کر لینے پر ڈاکٹر جانسن کے عجائب خانہ میں رکھدی جائیں گی اور اسی مشہور ڈائنسڈن چینی مٹی کی بنائی ہوئی ان چائے دانی کے ساتھ رکھی جائیں گی جس میں سے کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ مسٹر تھریل نے کوئی تیس پیالیاں چائے بنا کر ڈاکٹر جانسن

بقیہ افسانہ

"دلہن"

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

رات بھر جاگنے سے صبح جگت کی حالت بہت خراب ہوگئی۔ اُسے بہت ہی شدید بخار چڑھ آیا۔ منّی کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ اپنی کوٹھری میں چھپ کر خوب روئی۔

منّی کی تیمار داری دور، تیمار داری سے زیادہ اسکی دعاؤں سے جگت کی بیماری میں افاقہ ہوگیا۔ منّی اس کے پاس بیٹھی پنکھا جھل رہی تھی۔

جگت نے کہا "تمھیں یاد ہے جب مجھے زور کا بخار چڑھا ہوا تھا۔ تو تم نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا"۔ منّی نے گردن جھکا کر جواب دیا "یاد ہے"؟

"تو اب وہ وعدہ پورا کرو" جگت نے کہا۔

منّی بولی "کیا میں ایک بات پوچھ سکتی ہوں"۔

"میں جانتا ہوں تم جو بات پوچھو گی" جگت نے کہا "لیکن میری طرف سے اس کا جواب یہ ہوگا کہ مجھے پھر ایسے زور کا بخار چڑھے گا کہ تم پھر میرے سرہانے بیٹھ کر دھاروں روؤ گی۔ جاؤ اٹھو اپنے شوہر کا پتہ مجھے لاکر دو۔ میں ابھی اسے خط لکھوں گا کہ ...."

منّی اٹھی اور کمرے کے باہر چلی گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد آئی۔ اور ایک تصویر جگت کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی "یہ ہیں میرے سوامی"

ہیں!!! حیرت سے جگت نے پہلے تصویر کو اور پھر منّی کو دیکھا۔ اور بولا "تو تم ....."

"میں ریوا ہوں"۔ منّی نے کہا۔

"بھابی" جگت نے پلنگ پر بیٹھے بیٹھے چلا کر کہا۔ "بھابی وہ مل گئیں جن کا میں نے تم سے ذکر کیا تھا"۔

جگت کا چہرہ خوشی سے تمتا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے اور ریوا کی آنکھوں سے بھی جو زمین کی طرف تھیں۔ ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔

لارڈ ہیلی فیکس کی تقریر

پورٹ لینڈ (ریاستہائے) ۳ر جون برطانی سفیر لارڈ ہیلی فیکس نے یورپ میں نئے مورچہ کے متعلق اپنی رائے تبلاتے ہوئے کہا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اتحادی فوجیں بیکار نہیں بیٹھی رہیں گی۔ آپ نے مزید کہا کہ لڑائی بہت لمبی اور بہت سخت ہوگی۔ ممکن ہے کہ لڑائی امید کے پہلے ہی ختم ہو جائے لیکن ہمیں اس قسم کی قیاس آرائی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہوائی حملہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ محوریوں کے خلاف ہوائی حملوں میں ہم غلبہ حاصل کرتے جا رہے ہیں۔ اتحادی پیداوار کی لڑائی جیت چکے ہیں۔ اب تو صرف یہ کام باقی رہ گیا ہے کہ جو سامان تیار ہو وہ وہاں پہونچ جائے۔ جہاں اسکی ضرورت ہے۔

یو پی میں گیہوں کی پیداوار

لکھنؤ ۴ر جون۔ یو پی کی سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء کی گیہوں کی فصل کا حسب ذیل پیش انداز شائع ہوا ہے۔

اس سال ۲۰۳۴۰۰۰ ٹن گیہوں کی پیداوار کا تخمینہ لگایا گیا ہے جبکہ پچھلے سال اسی عرصہ میں ۲۰۲۴۰۰۰ ٹن گیہوں کی پیداوار کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔

ESTD.1923.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے
جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
احسن تسبیحی

رجسٹرڈ نمبر ۱ے ۶ ہ

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ عہ 5/-/-
ششماہی ۲ ۱۲ 2/12/-
سہ ماہی عہ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ 2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام چشتی

جلد ۳۷ نمبر ۲۵
کانپور شنبہ ۱۹ جون ۱۹۴۳ء مطابق ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

VOL. 37 NO. 25
CAWNPORE. Saturday. 19th JUNE 1943

ادبیات

اشارات وکنایات

(از جناب مولانا سلیم ناطقی صاحب سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور)

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے ادبی اقدامات لائق تحسین دآفریں ہیں۔ مختلف مذاہب کے تہواروں کے موقعوں پر بزم مناظمہ کا انعقاد ہی کیا کم دل کش تھا کہ اب اس نے غزل گوئی کے ساتھ ساتھ اراکین انجمن کی توجہ قطعات، رباعیات و دیگر اصناف سخن کی طرف بھی مبذول کرائی ہے چنانچہ اب کی ۱۹ جون ۱۹۴۳ء کی صحبت میں طرحی غزل کے ہمراہ شعرائے انجمن قطعات بھی ارشاد فرمائیں گے۔ ظاہر ہے کہ مشاعرے میں دوگونہ دل فریبی پیدا ہو جائے گی اور اس طرح نہ صرف اراکین کے ذوق ادب کی تکمیل ہو گی بلکہ مخالفین غزل کے اس خیال کی بھی تردید ہوتی رہے گی کہ شعرائے متغزلین کے دل و دماغ کسی دوسری صنف شعر کے قابل ہی نہیں رہے۔

صداقت کی موجودہ اشاعت میں ہم مولانا سلیم ناطقی کے چند قطعے پیش کر رہے ہیں۔

اس نوٹ سے شاعر کے شعر و ادب پر روشنی ڈالنا منظور نہیں بلکہ انجمن کی علمی کاوشوں اور ادبی رجحانات کی جانب ارباب فکر و نظر کو مائل کرنا مقصود ہے۔ (ایڈیٹر)

جھوم کر پیرِ مغاں کے سامنے ہاں جھوم کر
رندی و مستی کی حرمت جانتا ہے یا نہیں
خانقاہ سے منہ اندھیرے میکدے آیا تو ہے
حاضر و ناظر خدا کو مانتا ہے یا نہیں

اک بُتِ نامہرباں کا عشوۂ توبہ شکن
لغزشِ مستانہ کو گردانتا ہے یا نہیں
جرأتِ رندانہ دکھلا بڑھ کے دامن تھام لے
اپنے ساقی کی نظر پہچانتا ہے یا نہیں

چشمۂ کوثر سمو لیتا ہے ذہن و فکر میں
جرعہ آشامی پہ ساقی تانتا ہے یا نہیں
بوئے بادہ سے اُٹھاتا ہے منہ بنا کر دیکھئے
بیٹھ کر رندوں میں گاڑھی چھانتا ہے یا نہیں

موجِ تسنیم آستیں در آستیں بہتی ہوئی
سرِ عرفان و حقیقت جانتا ہے یا نہیں
خرقۂ سالوس در بر ہاتھ میں جامِ شراب
سانپ کی طرح دامن سانتا ہے یا نہیں

رات کی تاریکیاں ہوں یا دھندلکے صبح کے
روشنیٔ شمع کو رہتی ہے روغن کی تلاش
اب گلے کا ہار اے طوقِ غلامی تو نہیں
دست و بازو کو ہے آزادی کے جوشن کی تلاش

کام اپنا کر رہی ہے جنبشِ دستِ جنوں
چاکِ داماں و گریباں کو ہے سوزن کی تلاش
شوقِ منزل تو زمیں کی کھینچے دیتا ہے طناب
خستگی کو ہے مگر رہوار و توسن کی تلاش

ہر قدم افتادگی ہر گام پر غارت گری
پائے رفتن کو ہے لیکن جائے ماندن کی تلاش
ذرہ ذرہ خاک کا صرفِ ہوس کاریٔ حسن
عشق کی تعمیرِ نو کو سنگ و آہن کی تلاش

رنگ و بوئے گل پہ جانیں چھڑکی جاتی ہیں فقط
آب و گِل پر ہیں نگاہیں اور نہ مخزن کی تلاش
کعبہ کعبہ ہے ابھی بُت خانہ بتخانہ سلیم
کس قدر محدود ہے شیخ و برہمن کی تلاش

دنیائے اسلام

ترکی جنگ کیلئے بالکل تیار ہے

عصمت انونو صدر جمہوریہ کی تقریر

لندن۔ ۹ جون۔ انقرہ ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکی نے ری پبلکن پیپلز پارٹی کی کانگریس (جماعت خلق) کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں یہ اُمید ہے کہ گرانڈ نیشنل اسمبلی میں آئندہ حالات کا پوری ثابت قدمی سے سامنا کیا جائے گا اور اگر ضرورت ہوئی تو وہ ملک کی خاطر ہر قسم کی ضروری تدبیریں اختیار کرنے سے بھی گریز نہیں کریگی۔ عالمگیر جنگ اور عالمگیر پالیسی کے بار اور دباؤ کے باعث ترکی کے دقار اور اس کی قوت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے، حکومت نے جتنی کوششیں کی ہیں وہ سب قوم کی ضرورتوں کو ملک کی خارجہ پالیسی اور ملک کے بچاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے کی ہیں۔ صدر عصمت انونو نے ان مشکلات کا بھی ذکر کیا جو آج کل حکومت کو پیش آ رہی ہیں اور بھروسہ ظاہر کیا کہ حکومت ان تمام مشکلات پر غالب آجائے گی۔ ہم ایک ہی نصب العین کی جانب بڑھ رہے ہیں اور وہ اپنے وطن کی حفاظت ہے، جب کبھی ضرورت ہو گی تو ہمارا یہ فرض ہو گا کہ ہم اپنے وطن کے لئے تمام برّی و بحری اور ہوائی وسائل کو اپنے وطن کی حفاظت کی خاطر استعمال کریں۔

عصمت انونو نے یہ فرماتے ہوئے کہا لڑائی ختم ہونے تک ترکی کو جن مشکلات پر غالب آنا ہو گا وہ جنگ ختم ہوتے ہی غائب نہیں ہو جائیں گی۔ بہر صورت ہمیں آزاد قوموں کے شانہ بشانہ چلنے کے قابل بننے کے لئے طویل عرصہ درکار ہو گا۔ جو قومیں ہر امکان پر نظر رکھتی ہیں۔ جن کے ارادے نیک ہیں اور جن کی پشت پر طاقت ہے وہ ہر طرح محفوظ ہو جائیں گی اور ہمیں پختہ یقین ہے کہ ترک قوم بھی انھیں میں سے ہے۔

لندن۔ ۱۱ جون۔ رائٹر کے ڈپلومیٹک نامہ نگار نے لکھا ہے کہ عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکی نے مجلس خلق کے افتتاح کے موقعہ پر انقرہ میں جو تقریر کی تھی اس کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عصمت انونو نے ترکی کی خارجہ پالیسی میں تو کسی تبدیلی کا اعلان نہیں کیا لیکن اُنھوں نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ ترکی بشرط ضرورت جنگ کے لئے کیل کانٹے سے لیس ہے۔ اس تقریر میں یہ بات خاص طور سے اہم ہے کہ یہ تقریر اس حقیقت سے باخبر ہونے کے باوجود کی گئی تھی کہ جنگ کا نازک ترین دور شروع ہو رہا ہے۔ عصمت انونو کے اس بیان سے کہ اگر ضرورت ہوئی تو ہمیں اپنی تمام فوجی اور انسانی قوت اور دوسرے وسائل سے کام لینا پڑے گا۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس امر سے بے خبر نہیں ہیں کہ آئندہ ایسے حالات بھی پیدا ہو سکتے ہیں جن کی وجہ سے ترکی جنگ میں شرکت کے لئے مجبور ہو جائے بلکہ اس کا امکان ترک مدبرین کے ذہن میں عرصہ دراز سے موجود ہے کہ یہ ممکن ہے کہ ترکی کو بھی حالات سے مجبور ہو کر اپنی عزت اور سلامتی کی خاطر میدان جنگ میں آنا پڑے اور خود عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکی اس کا اظہار ایک سے زیادہ مرتبہ کر چکے ہیں۔ اُنھوں نے اپنی ۳ مارچ، ۲ اگست اور یکم نومبر ۱۹۴۲ء اور ۲۴ فروری ۱۹۴۳ء کی تقریروں میں یہ بات کھُلے طور پر ظاہر کر دی ہے۔ اڈانا کانفرنس کے تین ہفتہ بعد عصمت انونو صدر ترکی نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ "ہم لوگوں کا لڑائی سے الگ رہنا صرف ہماری ہی مرضی پر منحصر نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کر رہے ہیں۔

استانبول میں بلقان کے بارے میں افواہیں

استانبول میں یہ افواہ گرم ہے کہ جنوب مشرقی یوروپ کے جن ملکوں پر نازیوں کا قبضہ ہے ان میں چھاپہ مار دستوں نے اپنی سرگرمیوں کی رفتار تیز کر دی ہے، چھاپہ مار دستوں سے مراد گوریلا فوجیں ہیں، معلوم ہوا ہے کہ یہ سرگرمیاں اس توقع پر شروع کی گئی ہیں کہ عنقریب اتحادی بلقان میں فوجیں اُتارنے کو ہیں۔

البانیہ میں گوریلا فوجیں حرکت میں

البانیہ سے ترکی کے مختلف شہروں میں یہ خبریں موصول ہوئی ہیں کہ جب سے البانیہ والوں نے شمالی افریقہ میں جرمنوں کی شکست کی خبر سُنی ہے اس وقت سے ان کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ البانیہ میں گوریلا فوجیں بڑی شدت سے حرکت میں آگئی ہیں۔

بلقان کی خبروں سے ترکوں کو دلچسپی

بلقان سے ترکی میں جو خبریں آ رہی ہیں ان سے ترکی کے سیاسی حلقوں میں بے حد دلچسپی لی جا رہی ہے، اسی سلسلے میں تازہ ترین خبر یہ ملی ہے کہ بلقان کے کئی شہروں مسولینی کے سپاہیوں اور باشندوں میں جھڑپیں ہوئی ہیں کم سے کم چار بڑے بڑے شہروں کے بارے میں یہ بات یقینی طور پر معلوم ہو گئی ہے کہ وہاں لوگوں نے اسکولوں اور دیگر سرکاری عمارتوں پر حملہ کر کے مسولینی اور شاہ اٹلی کی ان تصویروں کو اُتار کر پارہ پارہ کر ڈالا جو وہاں آویزاں کی گئی تھیں۔

آزادی فلسطین کے لئے جد وجہد

اتحادیوں نے شام کی آزادی کا وعدہ کر لیا ہے۔ اب صرف فلسطین ہی ایک ایسا عرب ملک رہ جاتا ہے جسے آزاد نہیں کہا جا سکتا عرب ممالک کے سیاسی لیڈروں کی کوشش یہ ہے کہ کسی طرح فلسطین کو بھی ایک عرب علاقے کی حیثیت سے آزاد عرب ممالک کے زمرے میں شامل کیا جا سکے۔ اس سے یہودیوں میں بے چینی پھیل رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۱۹ رجون سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۵

پریسیڈنٹ روزولٹ کی تقریر

ولایات متحدہ امریکہ کے صدر روزولٹ نے اتحادیوں کی بین الاقوامی غذائی کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے ایک تقریر کی ہے جو اس وقت اور جنگ کے بعد دنیا میں غذا کی سپلائی کے مسئلہ سے تعلق رکھتی ہے۔ پریسیڈنٹ روزولٹ کی جو چار آزادیاں بہت مشہور ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ انسان کو احتیاج سے نجات مل جائے یعنی سب لوگوں کو ضروریات زندگی کافی مقدار میں حاصل ہونے لگیں انسانی حیات و تندرستی کے لئے غذا کی اہمیت سب کو معلوم ہے اور غذا کی غلط تقسیم کا ہی یہ نتیجہ آج دیکھنے میں آرہا ہے کہ دولت مند طبقہ کے پاس اتنا کچھ ہے کہ وہ کھا نہیں سکتا ہے اور نادار و تنگ دست لوگوں کو پیٹ بھر کھانا نصیب نہیں ہوتا۔ اتحادیوں میں روس کے علاوہ باقی تمام ممالک میں سرمایہ داری نظام جاری ہے اور اس نظام میں جہاں بہت سے نقائص پیدا ہو گئے ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کا معیار زندگی بہت زیادہ نامساوی ہے اور غذائی سامان کی تقسیم کا یہ حال ہے کہ ایک ضرورت سے زیادہ کھاتا ہے اور دوسرا کھانے ہی سے محروم ہو جاتا ہے اس لئے اگر دنیا کے اتحادی ممالک میں اب بھی سرمایہ داری نظام ہی کو جاری رکھنا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کی شکل و صورت کو بدل دینا پڑے گا۔ اس کے بنیادی نقائص کو دور کر دینا پڑے گا اور اس کو ایسا بنانا پڑے گا کہ عوام مطمئن رہیں اور سب کو کافی مقدار میں غذا اور دوسری ضروریات زندگی حاصل ہوتی رہیں موجودہ شکل میں یہ پرانا اور فرسودہ نظام ایک روز بھی چلنے کے لائق نہیں ہے۔

بین الاقوامی غذائی کانفرنس کے سامنے اہم ترین مسئلہ یہی ہے کہ تمام ممالک کے باشندوں کی صحت و زندگی کے لئے باہمی مشورہ اور اتحاد عمل سے ایک ایسی اسکیم بنائی جائے جو غذا کی سپلائی میں آسانیاں بہم پہونچا سکے۔ اس کانفرنس کا ایک اعلان کہتا ہے کہ اس کام کی ابتدائی اور بنیادی ذمہ داری خود ہر قوم پر ہے کہ وہ اپنے افراد کے لئے کافی غذا کی فراہمی کا انتظام کرے لیکن ہر قوم اپنا یہ مقصد اسی وقت حاصل کر سکتی ہے جب کہ سب مل کر کام کریں اور غذائی پیداوار تقسیم کے منظم ذرائع اختیار کریں۔ پریسیڈنٹ روزولٹ نے اپنی تقریر میں اس نظریہ کو صحیح تسلیم کیا ہے حقیقت میں یہی نظریہ صحیح بھی ہے۔ عوام کے لئے غذا کی فراہمی کا سوال کبھی بین الاقوامی سوال نہیں بن سکتا۔ اسکی ابتدائی ذمہ داری اپنے ہی ملک کے اندر ہوتی ہے اور جس چیز کو "قوم" کہتے ہیں اسی کو اگر "اسٹیٹ" کہا جائے تو ملکی نظام حکومت کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ آبادی کے اعتبار سے کافی غذا کا انتظام کرے اس مسئلہ کا بین الاقوامی میدان اس وقت شروع ہوتا ہے جب کسی ملک میں فاضل پیداوار بچ رہتی ہے اور دوسرے ملک میں کمی ہوتی ہے لیکن اس نقطہ پر اس کی نوعیت بدل جاتی ہے اور تجارتی کاروباری میدان سامنے آجاتا ہے۔

پریسیڈنٹ روزولٹ کی تقریر میں ایک بات یہی ہے جو ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ وہ فرماتے ہیں "یہ ایک حقیقت ہے کہ کبھی کسی قوم کے پاس اتنی کافی غذا نہیں رہی ہے کہ اس کے تمام افراد کو ایسی غذا مل سکے جو انسانوں کے لئے ضروری ہوتی ہے" ہمارے خیال میں یہ بیان تاریخ کی جانچ پر صحیح نہیں اتر سکتا۔ دنیا میں متعدد ممالک ایسے بھی ہیں جو اپنے تمام افراد کے لئے کافی غذا پیدا کرنے کے بعد دوسرے ممالک کو بھی کچھ نہ کچھ دیتے رہے ہیں اور انکی غذائی پیداوار کی یہی فراوانی دہقانات ان کی محکومی اور دوسری شہنشاہیت پرست قوموں کی حرص و ہوس کا باعث بن گئی ہے۔ ہمارے سامنے خود اپنے دیش کی مثال موجود ہے۔ ہندوستان میں غذاؤں کی یہی کثرت اور حصول غذا کی طرف سے لوگوں کی بے فکری کا نتیجہ یہ تھا کہ بڑے بڑے فلسفی و مفکر اور مصنف لوگ یہاں پیدا ہوئے تھے، آج تو دودھ کے لئے بچے بھی ترستے ہیں لیکن ایک زمانہ وہ بھی تھا جب دودھ کو قیمتاً فروخت کرنا برا سمجھا جاتا تھا۔ پھر پریسیڈنٹ روزولٹ کی یہ بات ہم کیونکر مان لیں کہ دنیا کے کسی ملک میں کافی غذا کبھی موجود نہیں رہی ہے۔

پریسیڈنٹ روزولٹ کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ "ایک مضبوط زراعتی پروگرام دنیا کے سیاسی تحفظ پر ہمیشہ منحصر رہے گا اور پھر جب ہر ملک کو کافی مقدار میں غذا ملنے لگے گی تو اس تحفظ کو استقلال حاصل ہوگا" یہ ایک بہت موٹی سی بات ہے کہ کسی ملک کا کوئی مسئلہ اس کے سیاسی مسئلہ سے الگ نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ جب سیاسی نظام صحیح ہوگا تو اس مشینری کے تمام کل پرزے اچھی طرح کام کرنے لگیں گے اور زراعت ایسے پیمانے پر چلائی جائے گی کہ غذائی کمی اور احتیاج ہرگز باقی نہیں رہے گا۔ ظاہر ہے کہ اس سیاسی نظام کی بنیاد قومی آزادی ہی پر ہو سکتی ہے ورنہ جس چیز کو پریسیڈنٹ روزولٹ سیاسی استقلال کہتے ہیں وہ کبھی حاصل نہ ہوگا۔

کپڑے کے کنٹرول کی اسکیم

حکومت ہند نے ایک حکم جاری کیا ہے جس میں سوتی کپڑے اور سوت کی قیمتوں اور اعلیٰ تیاری پر کنٹرول کرنے اور مل مالکوں کو کپڑا جمع کرنے سے باز رکھنے کے متعلق قواعد مقرر کئے گئے ہیں۔ اس حکم کے ذریعہ اس سمجھوتہ کو عملی جامہ پہنانا مقصود ہے جو ماہ جون کے شروع میں بمبئی میں حکومت ہند اور سوتی کپڑے کے ملوں کے مالکوں کے درمیان ہوا تھا۔

اس حکم کے ذریعہ ۲۵ ممبران پر مشتمل ایک ٹیکسٹائل کنٹرول بورڈ مقرر کیا گیا ہے، اس بورڈ کا چیرمین غیر سرکاری ہوگا۔ یہ بورڈ ٹیکسٹائل کمشنر کی معرفت حکومت ہند کو ملوں کے تیار کئے ہوئے سوت اور سوتی کپڑے کی اقسام وغیرہ مقرر کرنے اور ملوں کو نیز خریج کی قیمتیں مقرر کرنے اور وہ نشانات معین کرنے کے بارے میں مشورے دے گا جو کہ مل مالک اپنے بنائے ہوئے کپڑے پر لگائیں گے۔

اس حکم کے ذریعہ مل مالکوں اور بیوپاریوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ۱۵ راگست ۱۹۴۳ء سے قبل یہ بتلا دیں کہ ان کے پاس ۳۱ رجولائی ۱۹۴۳ء کو کپڑے کا کتنا اسٹاک تھا۔ نیز انھیں حکم دیا گیا ہے کہ بیوپاری تمام اسٹاک ۱۳ راکتوبر تک فروخت کر دیں۔ ۳۱ رجولائی ۱۹۴۳ء کے بعد جو کپڑا بنایا جائے گا اس پر معین کئے ہوئے نشانات ہوں گے وہ ملوں کا گانٹھوں کے بند ہونے کے بعد ۹ ماہ کے اندر خریج کے بیوپاری فروخت کر دیں گے۔ کسی مل مالک کو اس سے زیادہ کپڑا گودام میں رکھنے کی اجازت نہ ہوگی جتنا کہ وہ تین ماہ میں تیار کرا سکتا ہے۔ اور اس سے زیادہ سوت رکھنے کی اجازت نہ ہوگی جتنا کہ وہ دو ماہ میں تیار کر سکتا ہے۔ کسی بیوپاری یا مل مالک کے سوائے کوئی شخص کسی وقت بھی اپنے قبضہ میں اپنی معمولی ضرورت سے زیادہ کپڑا یا سوت نہیں رکھ سکے گا لیکن اس قاعدہ کی خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف صوبجاتی حکومت کی اجازت کے بغیر کوئی مقدمہ نہیں چلایا جا سکے گا۔

ٹیکسٹائل کمشنر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی کھاتوں کا معائنہ کرنے۔ کسی عمارت میں داخل ہو کر اس کی تلاشی لینے اور ضروری اطلاعات بہم پہونچانے کا حکم دے سکتا ہے۔ عدالتوں کو اجازت دیدی گئی ہے کہ وہ ان قواعد کی خلاف ورزی کے جرم میں سزا کے علاوہ اسٹاک کو ضبط کر لینے کا حکم بھی دے سکتی ہیں۔ ہندوستانی ریاستوں کو بھی ایسے ہی احکام نافذ کرنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔

میڈم چیانگ کائی شک

میڈم چیانگ کائی شک نے کنیڈا کی پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسوں کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کی جس میں جاپان کی پوزیشن پر روشنی ڈالتے ہوئے بتلایا کہ چین کی امداد کی کیوں ضرورت ہے، آپ نے کہا کہ پچھلے ۱۲ ماہ کے اندر جاپان نے مقبوضہ علاقوں سے جو سامان حاصل کیا ہے اس کے اعداد و شمار دس لاکھ پہونچ گئے ہیں ان کو دیکھ کر تشویش پیدا ہوتی ہے۔ چین کی دیوار اعظم کے اندر مقبوضہ علاقوں سے جاپان اس وقت ہر مہینہ ۳۲ لاکھ ٹن کچا مال حاصل کر کے جاپان بھیج رہا ہے اور ۲۸ لاکھ ٹن مال ہر مہینہ منچوریہ سے جاپان بھیجا جا رہا ہے اس کے علاوہ وہ چین کے مقبوضہ علاقوں سے ان بڑے کارخانوں کے لئے جو وہ منچوریہ اور ایشیا کے دوسرے حصوں میں بنا رہا ہے ۲۳ لاکھ ٹن سامان ہر مہینے بھیجتا ہے مختصراً یہ کہ جاپان نے پچھلے سال اپنی فوجوں کے لئے دس کروڑ ٹن مال حاصل کیا ہے۔ اس سامان میں کھانے کا وہ سامان شامل نہیں ہے جو چین میں جاپانی فوج استعمال کر رہی ہیں۔

میڈم چیانگ نے مزید کہا کہ پچھلے چھ سال سے چین جاپان کی گردن میں چکی کے پاٹ کی طرح بندھا ہوا ہے۔ اور جاپان کی کئی لاکھ سپاہ اور مزدوروں کو دنیا کے دوسرے حصوں میں استعمال کرنے سے روکے ہوئے ہے۔ میڈم چیانگ نے سامعین کو خبردار کیا کہ خطرہ ابھی تک ختم نہیں ہوا۔ اہل چین کی شاندار طاقت مقابلہ پر اس قدر زور نہیں پڑنا چاہیئے کہ ان کے لئے ناقابل برداشت ہو جائے۔

جرمنی کے بارے میں میڈم چیانگ نے کہا کہ دیمارز ریپبلک میں جرمنی میں جمہوریت کی تمام باہری علامتیں موجود تھیں لیکن بیس سال کے عرصہ میں اس کا خاتمہ ہو گیا اور وہاں اب دوسرا ہی نظام قائم ہے جس کو جمہوریت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جرمنی میں حکومت کے خلاف کسی کو آواز اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے برعکس اتحادی ملکوں میں ہر شخص کو اپنی رائے ظاہر کرنے کی اجازت ہے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ انسانی عظمت تعاون اور اشتراک میں مضمر ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک ملک دوسرے پر غلبہ رکھنا اور اس کی معاشی لوٹ کھسوٹ کو چھوڑ دے۔

وزارتوں کے عاشقوں کی دوڑ دھوپ

ہندوستان کے لیگی اور مہاسبھائی لیڈروں کو لیلائے وزارت نے کسطرح دیوانہ بنا رکھا ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اب یو۔پی۔ بمبئی اور دوسرے ان صوبوں میں بھی وزارت کے عاشقوں نے دوڑ دھوپ شروع کر دی ہے جہاں کانگریسی ممبروں کی اکثریت ہے۔

ان لوگوں کا نقطہ نظر غالباً یہ ہے کہ جب تک کانگریسی لیڈر جیلوں میں بند ہیں کم از کم اسوقت تک وزارتوں کی کرسیوں کا مزا لے لیا جائے کیونکہ کانگریسی لیڈروں کے جیلوں سے باہر آنے کے بعد تو ان کے لئے وزیر بننے کے سارے امکانات ختم ہو جاتے ہیں۔

ذرا غور فرمائیے کہ جو لیگی اور مہاسبھائی لیڈر ۱۹۴۲ء

آئینۂ کانپور

اسکول و کالج کے نتائج امتحانات

گذشتہ پرچہ میں ہم کانپور کے ہائی اسکول و انٹر کالج کے سالانہ امتحانات کے نتائج میں کامیاب طلباء کی تعداد کو شائع کر چکے ہیں آج کے پرچہ میں ان کی فی صدی کامیابی کا اوسط ہدیہ ناظرین ہے۔

ہائی اسکول (۱) گورنرائن کھتری ہائی اسکول ۱۰۰ فی صدی (۲) ہرسہائے جگد مبا سہائے ہائی اسکول ۱۰۰ فی صدی (۳) بی۔این۔ایس۔ڈی انٹر کالج ۸۷ فی صدی (۴) ڈی۔اے۔وی۔ہائی اسکول ۸۷ فی صدی (۵) کرائیسٹ چرچ ہائی اسکول ۸۰ فیصدی (۶) اے۔وی۔ایچ ہائی اسکول ۸۳ فی صدی۔ (۷) ایس۔اے۔انٹر کالج ۷۶ فی صدی۔ (۸) گورنمنٹ ہائی اسکول ۷۴ فی صدی (۹) بالکا ودیالہ انٹر کالج ۷۰ فی صدی (۱۰) کے کے انٹر کالج ۷۰ فیصدی (۱۱) پی۔پی۔این۔ ہائی اسکول ۶۲ فی صدی (۱۲) حلیم مسلم کالج ۶۱ فیصدی (۱۳) اے۔وی۔ایم۔ہائی اسکول ۴۴ فیصدی

انٹر کالج (۱) بی۔این۔ایس۔ڈی۔انٹر کالج ۹۰ فی صدی (۲) ایس۔ایم۔انٹر کالج ۶۷ فی صدی (۳) کرائیسٹ چرچ کالج ۶۶ فی صدی (۴) بالکا ودیالہ انٹر کالج ۶۰ فیصدی (۵) ڈی۔اے۔وی۔کالج ۵۸ فی صدی (۶) حلیم مسلم کالج ۵۷ فی صدی (۷) کے۔کے کالج ۵۰ فی صدی

رنجیت ٹاکیز

ناردرن انڈیا کے شہرۂ آفاق ڈسٹری بیوٹرس جگت ٹاکیز دہلی نے گذشتہ سال سے کانپور میں ناولٹی ٹاکیز کے نام سے ایک سینما کھولا ہے جو نہایت ہی اعلیٰ پیمانہ پر مسٹر گوری شنکر مہروترا کے زیر انتظام بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ چل رہا ہے۔

مسٹر گوری شنکر مہروترا کی ترقی پسند طبیعت نے اب ایک دوسرے سینما ہال (مہروترا ٹاکیز مال روڈ) کو لے لیا ہے جس کا نام رنجیت ٹاکیز رکھا گیا ہے، اور یہ ٹاکیز ہاؤس ناولٹی ٹاکیز کی زیر نگرانی چلے گا۔

جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی ایک اولوالعزم ڈسٹری بیوٹرس ہیں، انھوں نے رنجیت ٹاکیز کیلئے نہایت عمدہ قسم کی نئی مشین تمام نیا فرنیچر اور کل ساز و سامان نیا بنانے کا آرڈر دیدیا ہے اور جس طرح ناولٹی ٹاکیز میں بہترین تصویروں کی نمائش کا انتظام کیا گیا ہے اسی طرح رنجیت ٹاکیز میں بھی بہترین تصویروں کی نمائش ہوگی امید کی جاتی ہے کہ رنجیت ٹاکیز کا افتتاح جولائی کے پہلے یا دوسرے ہفتہ میں ضرور ہوگا۔

ہم اس نئی ٹاکیز کا خیر مقدم کرتے ہوئے۔

مسٹر گوری شنکر مہروترا کو ان کی کامیابی پر مبارک باد دیتے ہیں۔

تفریحی ٹیکس ڈبل ہو گیا

گورنر یو۔پی۔ نے ۲۱ رجون سنہ ۱۹۴۳ء سے تفریحی ٹیکس کو کل صوبہ میں ڈبل یعنی بجائے دو آنہ فی روپیہ کے چار آنہ فی روپیہ کر دیا ہے۔

یو۔پی۔ گورنمنٹ نے ۱۹۳۷ء میں تفریحی ٹیکس دو آنہ فی روپیہ لگایا تھا، اب ۲۱ رجون سنہ ۱۹۴۳ء سے اس کو ڈبل کیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اس ٹیکس سے جو رقم وصول ہوگی وہ جنگ کے بعد تعمیری کاموں میں خرچ کی جاوے گی۔

چنانچہ ۲۱ رجون سنہ ۱۹۴۳ء سے کانپور کے سینما وغیرہ میں بھی ٹیکس بجائے دو آنہ فی روپیہ کے چار آنہ فی روپیہ وصول کیا جاوے گا۔

کپڑے کے متعلق حکم

مسٹر سی اے۔ ہربرٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے یہ حکم نافذ کیا ہے کہ جو ریلوے رسید کانپور میں کاٹن پیس گڈس کے لانے کے متعلق ہو اسکو میرے یا مسٹر کے سی شوکلا ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کے سامنے دستخط کرنے کے لئے پیش کرنا چاہئے۔

ریلوے حکام کسی ریلوے رسید کو منظور نہ کریں گے جب تک کہ اس پر متذکرہ بالا طریقہ کے مطابق دستخط نہ ہوں گے۔

میونسپل گرلس کالج

مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین ایجوکیشن کمیٹی میونسپل بورڈ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۔ میونسپل گرلس کالج ۸ رجولائی سنہ ۱۹۴۳ء کو کھلے گا اور انٹر کالج میں مندرجہ ذیل مضمون ہوں گے۔ انگلش۔ ہندی۔ اردو۔ سوکس۔ سائکولاجی۔ حساب۔ سنسکرت۔ اکنامکس۔

ڈگری کلاسز میں :۔

پولٹکس۔ ہندی۔ اردو۔ انگلش۔ فلاسفی۔ اکنا ہسٹری۔ سنسکرت۔ اس سال لڑکیوں کی سواری کے لئے اچھا انتظام کیا گیا ہے جو طالب علم اس کالج میں اپنا داخلہ چاہتے ہیں ان کو درخواستیں مندرجہ بالا پر بھیجنا چاہئے۔

لوہے کے بیوپاری گرفتار

لوہے کے چار بیوپاری ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت آئرن کنٹرول آرڈر کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں

عورتوں کے حقوق کی مخالفت

مسٹر کے۔ ایل باجپئی شاستری کی صدارت میں کانپور دھرم سنگھ کا سالانہ جلسہ کیلاش مندر میں ہوا جس میں سنٹرل اسمبلی میں ہندو عورتوں کے شادی وغیرہ کے متعلق جو بل زیر غور ہیں اس کی زبردست مخالفت کی گئی ہے۔

ریوالور کی چوری

کوپر ایلن کے مسٹر گگ کا ریوالور ان کے بنگلہ سے چوری ہو گیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ان کے کسی نوکر نے ریوالور کو غائب کیا ہے

گیہوں کی چوری

بیان کیا جاتا ہے کہ موضع برہی پال کے ایک چمار نے اپنے پڑوس کے مکان سے ۱۲ سیر گیہوں چرایا پولیس نے اس کو گرفتار کیا اس نے اپنے بیان میں جرم کا اقبال کرتے ہوئے کہا ہے کہ میرے بچے دو روز سے بھوکے تھے، لہذا میں نے مجبوراً گیہوں کی چوری کی ہے۔

دو پارٹیوں میں لڑائی

سودیشی کاٹن ملس کے ملازم وحید علی اور بشیر الدین دو پارٹیوں میں لڑائی ہوئی جس میں لاٹھی اور اینٹیں استعمال کی گئیں جس سے سات آدمی زخمی ہوئے پولیس فوراً موقعہ پر پہونچ گئی اور پولیس نے دس آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔

گرفتاری

تحصیل بلہور کی پولیس نے پرشوری دین تبولی کو صرف دو روپیہ کی ریزگاری رکھنے کے الزام میں ڈیفنس آف انڈیا رولس کی دفعہ ۹۵ کی ماتحت گرفتار کیا ہے۔

میونسپل بورڈ

۱۶ رجون کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک خاص میٹنگ ہونے والی تھی لیکن کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہو گئی۔

بحکم شیخ حبیب اصغر قدوائی صاحب بہادر مہتمم نیلام کانپور نمبر مقدمہ ۳۸ نیلام حقیقت موضع سروہ پرگنہ گھاٹمپور ضلع کانپور سکھ نندن لال ولد منگلی پرشاد قوم ویش ساکن پتارہ پرگنہ گھاٹمپور

بنام مسماۃ نایاب جہاں بیگم وغیرہ۔

نوٹس بنام مسماۃ نایاب جہاں بیگم بیوہ فیاض و اعجاز علی پسر نابالغ فیاض علی و مسماۃ قیصر جہاں و شوکت جہاں بیگم و اختر جہاں بیگم دختران فیاض علی بولایت نایاب جہاں بیگم سکنہ لال پور مادر و ولیہ ساکنان طلاق محل شہر کانپور و مسماۃ قمر جہاں بیگم زوجہ قیوم بیگ مغل ساکن لال پور پرگنہ گھاٹمپور ضلع کانپور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں حسب استدعا ڈگریدار کارروائی ریٹ ریڈمپشن ایکٹ ہو رہی ہے۔ چنانچہ نقشہ منافع مرتب ہو کر آگیا ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ان لوگوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۵ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء حاضر ہو کر نقشہ منافع میں جو کچھ عذر ہو پیش کرو۔

المرقوم ۱۶ رجون سنہ ۱۹۴۳ء

دستخط سیل آفیسر کانپور

مہر عدالت

سبدِ گل

ناظرین کی تفریح طبع کیلئے ہم ایک خط کے چند ٹکڑے ذیل میں پیش کرتے ہیں جو اسی ہفتہ ہمیں موصول ہوا ہے اس خط کے پڑھنے کے بعد یہ پتہ چلتا ہے کہ موجودہ جنگ نے دنیا کو جنت میں تبدیل کر دیا ہے، حالانکہ ہم اور ساری دنیا موجودہ جنگ کو بدترین مصیبت خیال کر رہی ہے لیکن صاحب خط اپنے عجیب و غریب خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :-

ہم کو اس جنگ کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ اس جنگ نے دنیا کو نئے سرے سے جنت بنا دیا ہے جنت میں دو باتیں خاص تھیں ایک تو جنت میں پہننے کیلئے کپڑا نہیں ملتا تھا دوسرے وہاں گندم کے دانے کا کال تھا یہاں تک کہ گندم کے دانے کے کھانے کی وجہ سے حضرت آدم ع مع حضرت حوا ع کے جنت سے نکلنا پڑا۔

قریب قریب یہی حالت دنیا کی ہے نہ کپڑا ہے نہ گیہوں پھر فرمائیے کہ دنیا جنت بن گئی یا نہیں۔

اس کے بعد ان صاحب نے ہندوستانیوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ پکے جنتی بن جائیں اور جنتی بننے کے لئے آپ نے جو تجویز پیش کی ہے وہ اپنی جگہ خاصی دلچسپی رکھتی ہے، آپ فرماتے ہیں اب جبکہ مجبوراً ہم سب کو جنتی بن جانا پڑا ہے تو ہم کو چاہیئے کہ ہم سب کے سب پکے جنتی بن جائیں، یعنی ایک طرف گیہوں کے دانے کے کھانے سے توبہ کر لیں دوسری جانب جنت کے باشندوں کی طرح کپڑے کی بجائے بدن سے پتے لپیٹے ہوئے پھرا کریں بدن سے پتے لپیٹنے کے سلسلہ میں آگے چل کر آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

شروع شروع میں پتوں کی لنگوٹی باندھنا ذرا ناگوار ضرور معلوم ہوگا لیکن جب سنجیدہ اور معقول، آدمی پتوں کی لنگوٹی باندھے ہوئے دکھائی دیں گے تو یقین جانئے کہ جس طرح بغیر آستین کی قمیص اور جانگیا فیشن میں داخل ہو گیا ہے بالکل اسی طرح پتوں کی لنگوٹی بھی فیشن میں داخل ہو جائے گی۔

پتوں کی لنگوٹی کی تجویز پیش کرنے کے بعد آپ نے اس منظر کے کھینچنے کی کوشش کی ہے جو منظر کہ پتوں کی لنگوٹی کے فیشن میں داخل ہونے کے بعد بالکل عام ہوگا چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

وہ منظر بڑا ہی دلفریب ہوگا جب جج اور مجسٹریٹ صاحبان عدالتوں میں پتوں کی لنگوٹی باندھے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے مقدمات کی سماعت فرماتے ہوئے دکھائی دینگے اور وکلاء اور موکل برہنہ عدالتوں میں کھڑے ہونگے اسی طرح جب ہندوستانی لیڈر پتوں کی لنگوٹی لگائے *

* ہوئے اسٹیج پر تشریف لایا کریں گے تو یہ نظارہ بھی قابل دید ہوگا غرضکہ عدالتوں میں بازاروں میں اور سینماؤں پارکوں وغیرہ جگہوں پر پتوں کی لنگوٹی کا رواج ایک خاص دلکشی پیدا کر دے گا۔

صاحب موصوف کا خیال ہے کہ پتوں کی لنگوٹی اور عریانی کی اس تحریک کو ہندوستان کے مرد قبول کریں یا نہ کریں لیکن ہندوستان کی وہ عورتیں جو عریانی کی طرف تیزی کے ساتھ دوڑ رہی ہیں سب سے پہلے پتوں کی لنگوٹی کی تجویز کا خیر مقدم کریں گی۔ ۴۴

ادبِ لطیف

سنسکرت کے تین شاہکار

از جناب کیلاش چندر بی اے (آنرز)

میری محبوبہ زیور پہن کر اس طرح چمک اٹھتی ہے جسطرح بیل پھولوں سے لد جانے پر۔

یا رات ستاروں سے بھر جانے پر۔

یا دریا کے کنارے کوئلوں اور پپیہوں کے گیتوں سے میری محبوبہ سفید ریشمی پوشاک پہنے ہوئے آئینہ ہاتھ میں لئے ایسی خوبصورت معلوم ہوتی ہے جیسے کف آلود سمندر یا موسم خزاں کی چاندنی رات وہ گل اندام نازنیں خواب ناز سے اس انداز میں بیدار ہوتی ہے۔

جیسے رات کے وقت آگ کا شعلہ دھوئیں کے بغیر صاف دکھائی دیتا ہے۔

یا جیسے دریائے گنگا کا پانی کناروں کے گرنے سے گدلا ہو کر تھوڑی دیر بعد پھر اسی طرح صاف و شفاف مرمریں رنگت حاصل کر لیتا ہے۔

میری محبوبہ اپنی کمسن اور حسین سہیلیوں کے درمیان آم کے پیڑ کا سہارا لئے کھڑی ہے۔

اس کا چہرہ تمتمایا ہوا ہے۔

اور چاند ایسی پیشانی سہیلیوں سے آنکھ مچولی کھیلنے پر تھکن کے باعث عرق آلود ہو گئی ہے۔

اس کی پیشانی اور رخساروں پر پسینے کے قطرے اس طرح چمک رہے ہیں۔

جیسے پھول پر شبنم کے مرمریں قطرے اسکی سیاہ لمبی اور پریشان زلفیں اس کے کندھوں اور بازوؤں پر بکھری ہوئی ہیں۔

ایک شریر بھونرا بار بار اس کے گرد چکر لگاتا ہے وہ اس کے گلابی ہونٹوں سے مٹھاس چرانا چاہتا ہے میری محبوبہ بار بار اپنے نازک سیمیں ہاتھوں سے اسے دور بھگا رہی ہے۔

کتنا دلنشیں ہے یہ منظر، بالکل تصویر ایسا۔

عالمِ نسواں

عورتوں کا مستقبل

از مس وحیدہ عزیز صاحبہ ملتان

مس وحیدہ عزیز صاحبہ نے عورتوں کے مستقبل کے عنوان کے مضمون میں بعض نہایت ضروری، باتوں پر توجہ دلائی ہے۔

خصوصاً اسکول میں لڑکیوں کے ناشتہ وغیرہ کا مسئلہ نہایت اہم ہے اور یقینی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ بلا اس کے بچیوں کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے، لہذا ہمارے خیال میں محکمہ تعلیم کے کارکنان کو اس ضروری مسئلہ پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ (ایڈیٹر)

خوش قسمتی سے اس وقت ہمارے سامنے دنیا کے انتہائی ترقی یافتہ ممالک امریکہ، انگلستان، فرانس، اور روس، وغیرہ کی زندہ مثالیں موجود ہیں۔

اگر ہم ذرا سی عقلمندی سے کام لیں تو ہم دوسروں کے تجربوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نقصان سے بچ سکتے ہیں۔

ہم اس وقت ایک ایسی دہلیز پر کھڑے ہیں جس کے دو دروازے ہیں اور دونوں الگ الگ سمتوں کو لیجاتے ہیں ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ کون سا راستہ ہمارے لئے مفید اور سود مند ہے ان ممالک نے بہت عرصہ کے بعد معلوم کیا ہے کہ تعلیم و ترقی نسواں کے مسائل میں پہلے انھوں کیا غلطیاں دیکھنا پڑیں اب انھیں احساس ہوا ہے کہ دونوں کی تعلیم اور ان کی معاشرتی زندگی میں کچھ فرق ہونا چاہیئے۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ دونوں کو ایک ہی دنیا میں رہنا اور بسنا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو ہر ذی ہوش اس امر کا اعتراف کرے گا کہ ہر دو کے فرائض جداگانہ اور ایک دوسرے سے بہت ہی مختلف ہیں، اس لئے یہ ضروری ہے کہ لڑکیوں کو لڑکوں کے نصاب تعلیم اور ان کی کتابوں کی غلامانہ تقلید نہ کرنی چاہیئے۔

یقیناً یہ نامناسب اور غیر موزوں ہے کہ لڑکیوں کی تعلیم کا فیصلہ ایسے امتحانوں کی تیاری پر موقوف ہو۔ جن کے نصاب میں سب نہیں تو بہت کثرت سے ایسے مضامین چھوڑ دئے گئے جو ہم لڑکیوں کے پڑھنے کے لئے بہت ضروری سمجھتے ہیں۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم لڑکیوں کے نصاب تعلیم کا ایک جداگانہ معیار قائم کریں ان کی تعلیم میں امور خانہ داری، قوانین صحت، و تندرستی، فنون لطیفہ، زبان دانی، جیسے مضامین لازماً ہونے چاہئیں۔ جو ان کو قابل قدر اور سمجھدار بیوی بننے میں مدد دیں اور ان کے نظریہ کو وسیع کریں۔

تمدن اور معاشرت میں یہ کام عورت ہی کا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کی اچھی باتوں کو نئی روشنی کی پسندیدہ باتوں میں ملا دے، ہمارا مقصد تعلیم ایسا ہونا چاہیئے جو ایک عورت کو اپنے گھر کے اندر زیادہ مفید طریقہ سے خوش رہنا سکھا دے نہ کہ وہ جو اسے خانگی زندگی کو چھوڑ کر باہر رہنے کی زندگی و مشاغل کی ترغیب دے۔

ایک بات اور ہے جو نصاب تعلیم کے مسئلہ سے کسی طرح کم اہمیت نہیں رکھتی لیکن اس کا زنانہ، مدارس میں خیال نہیں رکھا جاتا وہ یہ ہے کہ مدرسہ جانے والی لڑکیوں کو متواتر کئی کئی گھنٹہ تک بلا خوراک یا تھوڑی خوراک پر مدرسہ میں ٹھہرنا پڑتا ہے جو ان کی صحت کیلئے نہایت مضر ثابت ہو رہا ہے۔

اس معاملہ میں مدرسہ کے اندر سرکاری خرچ اور لڑکیوں کے والدین کی شمولیت سے کھانا یا ناشتہ کا کچھ اور ایسا انتظام ہونا چاہیئے جو ان کے قوی کو قوت بخشے اور ان کے دماغ کو تروتازہ رکھ سکے۔

امید ہے کہ وہ حضرات جنکے ہاتھ میں اس وقت محکمہ تعلیم کی باگ ہے اور ملک و قوم کے وہ افراد جو تعلیم و ترقی کے حامی ہیں ان امور پر توجہ دیں گے اور اپنے پورے پورے رسوخ و اثر سے کام لیں گے اور ان مقاصد کے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

بچوں کی دنیا

سوالات

(۱) مندرجہ ذیل سوالات پر بچوں کو غور و خوض کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

(۲) نیک و بد انسان کی کیا پہچان ہے ؟۔

(۳) کیا دولت بڑے عہدے، عالی شان مکان، بہت سے ملازم رکھنے سے کوئی شخص نیک انسان کہلایا جا سکتا ہے ؟۔

(۴) لوگ انسانیت کی نمایش عام طور پر کس طرح سے کرتے ہیں۔ ؟۔

(۵) ادب سے کیا مراد ہے ؟۔

(۶) ہماری مودبانہ تقریر و تحریر سے کیا مطلب ہے ؟

(۷) شرافت کے معمولی قواعد کون سے ہیں ! جن سے ادب کا اظہار ہوتا ہے۔ ؟۔

(۸) بعض دفعہ شستہ الفاظ بد اخلاقی کا اظہار کس طرح سے کرتے ہیں ؟۔

(۹) لوگ تمکنت اور غرور کے الفاظ کیوں بولتے ہیں کیا یہ الفاظ ادب کو ظاہر کرتے ہیں ؟۔

(۱۰) انکساری سے ادب میں کس طرح مدد ملتی ہے ؟۔

(۱۱) گندم نما جو فروش آدمی کیسے ہوتے ہیں ؟۔ اور دلی ادب کا اظہار کس طرح ہوتا ہے۔ ؟۔

(۱۲) جن کو ہماری ہمدردی کی ضرورت نہیں ہمیں ان کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیئے ؟۔

(۱۳) دنیا میں امن قایم رکھنے کے لئے ادب کی کیا ضرورت ہے ؟۔

(۱۴) بیہودہ اور ناشایستہ برتاؤ کا لوگوں کے دل پر کیا اثر پڑتا ہے ؟۔

(۱۵) ادب ظلم و ستم کو دور کرنے کا باعث کس طرح ہے ؟۔

(۱۶) ادب کامیابی کی کنجی ہے اسے واضح کرو ؟۔

(۱۷) بے ادب آدمی ہر دلعزیز نہیں ہو سکتا اس کی کیا وجہ ہے ؟۔

۴۴ آپ کا خیال ہے کہ اگر عورتیں یہ جنتی لباس اختیار کریں گی تو پھر یہ دنیا واقعی جنت معلوم، ہونے لگے گی۔

بہرحال ہمکو لڑائی کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ اس نے گندم اور لباس کو نیست و نابود کر کے اس دنیا کو جنت میں تبدیل کر دیا ہے۔

ہندو عورتوں کے حق وراثت کا بل!

شملہ ۱۲ر جون۔ ڈاکٹر ایم آر جیکر نے مسٹر پی این سپرو ممبر کونسل آف اسٹیٹ کو ایک تار بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ وہ ہندو عورتوں کے حق وراثت کے بل پر غور کرنیوالی چیدہ کمیٹی کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے سر سلطان احمد نے خود بھی ڈاکٹر جیکر کو ایک خط بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ وہ کمیٹی کو اپنی رائے اور تجربات سے ضرور مستفید کریں۔ جسکا اجلاس ۱۷ر جون سے قبل نہیں ہوگا۔

پردۂ فلم

تاریخی تصویر "تان سین"

رنجیت مووی ٹون مستحق مبارکباد ہے کہ اس نے "تان سین" کی زندگی کو فلمانے کے بعد ہندوستان کے اس مایہ ناز ماہر موسیقی کے حالات زندگی کو غیر فانی بنا دینے کے لئے ایک نہایت ہی اہم قدم اٹھایا ہے۔

بمبئی کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ رنجیت اسٹوڈیو میں "تان سین" کی تیاری کے لئے نہایت وسیع پیمانہ پر انتظامات ہوئے ہیں کوشش کی جا رہی ہے کہ اس تصویر کو بہتر سے بہتر بنایا جائے۔

سہگل اس تصویر میں "تان سین" کا پارٹ نہایت خوبی سے ادا کریں گے، خورشید ہیروئن کا پارٹ انجام دیں گی۔

سہگل اور خورشید کے علاوہ مبارک، ناگیندر، کیسری، اور کملا چٹرجی نے بھی بہتر کام کیا ہے امید ہے کہ تصویر رنجیت مووی ٹون کی سب سے بہتر اور عظیم الشان تصویر ثابت ہوگی۔

اقوال زریں

مانگنے کی ذلت سے بھوکا رہنا بہتر ہے۔

لالچی آنکھ کو قناعت بھر سکتی ہے یا قبر کی مٹی۔

ہمت کے آگے فتح کی منزل قریب ہے

محبت شہروں میں نہیں دیہات میں بستی ہے

مہربانی انسان کے لئے دروازہ کھولتی ہے اور محبت اسے اندر پہونچا دیتی ہے۔

علمیت کی سرد روشنی میں محبت کا پودا کبھی نہیں لہلہا سکتا۔

عمدہ اخلاق دولت سے نہیں بلکہ دولت عمدہ اخلاق سے آتی ہے۔

رات کو سونے سے پہلے اپنے دن بھر کے کاموں کی خوب غور سے جانچ پرتال کرنا گناہوں سے ۴۴

موج تبسم

بیوی:۔ آج تم پژمردہ سے کیوں ہو؟۔
خاوند:۔ مسٹر اسمتھ نے آج مجھے میرے دوستوں کے سامنے بے وقوف کہا ہے۔
بیوی:۔ حالانکہ میں یہ بات آج سے بیس سال پیشتر سے جانتی ہوں۔

مس جون:۔ مسٹر اسمتھ میں اور ایک اونٹ میں کیا فرق ہے؟۔
مس روز:۔ جہاں تک رقص کا تعلق ہے کوئی فرق نہیں ہے۔

فورمین:۔ اسمتھ کیا تم گا رہے ہو؟۔
اسمتھ:۔ جی ہاں!۔
فورمین:۔ اچھا تو اب بند کرو تمام لوگ گھر چلے گئے ہیں کیونکہ انھوں نے خیال کیا کہ گانے کا گھنٹہ بج رہا ہے۔

---

۴۴ بچے کا ایک مجرب اور مفید نسخہ ہے

دلچسپ معلومات

لڑکا ہو یا لڑکی

لندن کے تعلیمی مشاورتی بورڈ کے ایک جلسہ میں سوسائٹی اور حیاتیات کے مسئلہ پر بحث کرنے کے واسطے مقرر ہوا تھا۔

ہر ایک ماہر سائنس نے یہ اطلاع دیدی ہے کہ مستقبل قریب میں ایسے کیمیاوی اجزا ر تیار ہونے والے ہیں کہ جن کے استعمال سے ہر ایک شخص اپنی مرضی کے مطابق لڑکا یا لڑکی پیدا کر سکے گا۔

یعنی والدین پہلے ہی سے یہ فیصلہ طے کر سکیں گے کہ ان کے بچہ کی جنسی نوعیت کیا ہونی چاہئے؟۔

ایک تمثیل!

بقیہ صفحہ ہذا کالم پانچ سے آگے

قائد اعظم!۔۔۔ قائد اعظم! یہ آپ نے کیا کیا؟ سخت بدنامی ہو رہی ہے، لیگ کی شان مٹی میں مل گئی ہم کہیں منھ نہیں دکھا سکتے۔ آپکا وقار۔۔۔؟

یکایک مسٹر جناح داخل ہوتے ہیں اور آتے ہی فرماتے ہیں، نکل جاؤ یہاں سے، بیوقوف احمق کہیں کے، کس نے تمہیں اجازت دی کہ اس طرح یہاں آکر آسمان سر پر اٹھا لو۔

لیگی پریس۔۔۔ لیکن ہماری عزت مسلم لیگ کی عزت، آپ کی عزت۔۔۔۔۔۔

مسٹر جناح عزت سے زیادہ حسین شے وزارت ہے، وزارت اور یہ محل، نکل جاؤ یہاں سے مجھے تمہارے مشوروں کی ضرورت نہیں۔

(لیگی پریس سر جھکا کر باہر نکل جاتا ہے، مسٹر جناح تھک کر ایک کوچ پر گر پڑتے ہیں اور جیسے کوئی نیند میں کہتا ہو ایسے کہتے ہیں)۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ یہ خط۔۔۔ یہ خط گاندھی جی نے یہ خط مجھے کیوں لکھا۔۔۔ شریر کہیں کا!۔ (ماخوذ)

باجلاس جناب مسٹر غلام صابر صاحب بہادر منصف ایٹہ

اطلا عنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جاوے۔

(دفعہ ۸۹ ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۸۲ء)

(قاعدہ ۱۶)

بعدالت منصفی ایٹہ۔ ضلع علیگڈھ

مقدمہ متفرقہ نمبر ۳۰، ۱۹۳۵ء

جگ تر لسرخبر پسماندہ خاندان مشترکہ اہل ہنود ناتھو رام قوم برہمن ساکن ہرا پورہ پرگنہ اعظم نگر ضلع ایٹہ برادر وارث قابض ترکہ کالکا پرشاد کے مدعی متوفی۔

مدیون ڈگری فریق ثانی

بنام عبدالرشید خاں ولد سردار خاں قوم پٹھان ساکن حال تار بابو پوسٹ آفس کانپور۔

ہر گاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۳۰، ۱۹۳۵ء کہ جو بتاریخ ۲۲ر ماہ جولائی ۱۹۳۶ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ -/350 گذرانی ہے لہذا تم کو اطلا عدی جاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۷ ماہ اگست ۱۹۴۳ء بوقت ۱۱ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۲ر ماہ جون ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصری عدالت منصفی ایٹہ

(مہر عدالت)

کراچی ۱۲ر جون خواجہ سر ناظم الدین وزیر اعظم بنگال کو مسٹر محمد علی جناح نے آل انڈیا مسلم لیگ کی ڈیفنس کمیٹی کی ممبری سے سبکدوش کر دیا ہے۔ اور ان کی جگہ نواب صاحب ممدوٹ کو ڈیفنس کمیٹی کا ممبر مقرر کر دیا ہے۔

افسانہ

ایک تمثیل

او فو! یہ خط۔۔۔۔۔۔!!

— (۱) —

پہلا منظر (مقام دہلی) ہزاروں آدمیوں کا اجتماع)

مسٹر جناح۔۔۔ گاندھی جی کے دوست کہتے ہیں کہ، کانگریس اور مسلم لیگ کے باہمی سمجھوتے کے راستہ میں برطانوی حکومت حائل ہے، اگر یہ بات ہے تو گاندھی جی مجھے براہ راست خط لکھیں، میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اسے روکنے کی جرات کسی میں نہ ہوگی اور اگر حکومت نے اس خط کو میرے پاس پہونچنے سے روکا تو ایک بڑی نازک صورت حالات پیدا ہو جائے گی۔

حاضرین جلسہ۔۔۔ قائد اعظم زندہ باد!۔۔۔

مسلم لیگی پریس۔۔۔ شاباش مسٹر جناح، گاندھی جی کے دل میں اگر واقعی خواہش صلح ہے تو وہ خود قائد اعظم کو خط لکھیں۔

— (۲) —

دوسرا منظر پونہ میں (آغا خاں کے محل کا قید خانہ)

گاندھی جی۔۔۔ پیارے قائد اعظم! یہ خط آپ تک پہونچے گا یا نہیں یہ میں نہیں جانتا لیکن اگر آپ مجھ سے مل سکیں تو ہم دونوں مل کر ملک کیلئے بہت سی مفید باتیں کر سکتے ہیں، جب ہم دونوں کے دلوں میں خواہش اتحاد موجود ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اتحاد کے متعلق ہماری بات چیت کامیاب نہ ہو۔۔۔ الخ"۔۔۔۔۔۔

— (۳) —

تیسرا منظر مقام دہلی (وقت شام) سرکاری اعلانچی پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔

مسٹر گاندھی نے مسٹر جناح کو ایک خط لکھا تھا یہ خط حکومت کے پاس ہے، لیکن چونکہ مسٹر گاندھی نے اپنی باغیانہ سرگرمیوں کی مذمت نہیں کی اور ان سے بے تعلقی اختیار نہیں کی اس لئے حکومت انھیں، کسی قسم کی سیاسی گفت و شنید یا خط و کتابت کی، اجازت نہیں دے سکتی۔

مسٹر گاندھی کا خط روک لیا گیا ہے اسے مسٹر جناح کے پاس نہیں بھیجا جائے گا۔

مسلم لیگی پریس۔۔۔ یہ کیا؟ یہ تو مسٹر جناح کی توہین ہے، ان کے لئے چیلنج۔۔۔ مسلم لیگ کو اس کا جواب دینا چاہئے، اس کے خلاف احتجاج کرنا چاہئے۔

قومی پریس۔۔۔ واقعی حکومت کا یہ اعلان مسٹر جناح اور مسلم لیگ میں اگر کوئی جرات ہے تو انھیں اس کا جواب دینا چاہئے، انھوں نے تو کہا تھا کہ ان کے نام گاندھی جی کا خط روکنے سے نہایت نازک صورت، حالات پیدا ہو جائے گی۔

(لوگ مخالف ہونے لگتے ہیں، شور میں کوئی آواز سنائی نہیں دیتی)۔

— (۴) —

چوتھا سین (بمبئی کی مالابار ہل پر ایک عالی شان محل کا ایک آراستہ کمرہ وقت رات) مسٹر جناح ایک لمبا سا سگار منھ میں لئے کش پر کش لگا رہے ہیں

۔۔۔ مسٹر جناح۔۔۔ (اپنے آپ سے) یہ خط!۔۔۔ یہ خط مسٹر گاندھی نے کیوں لکھا؟ اچھا خاصا بھرم بنا ہوا تھا لیکن اب۔۔۔۔۔۔؟

لیگی پریس۔۔۔ (اندر داخل ہو کر) محترم قائد اعظم!

مسٹر جناح (جل کر، کیا ہے؟)۔

۔۔۔ لیگی پریس۔۔۔ قائد اعظم! گاندھی جی نے آپ کو ایک خط لکھا تھا حکومت نے اسے روک لیا۔

مسٹر جناح۔۔۔ میں جانتا ہوں لیکن حکومت اسکے سوا اور کر ہی کیا سکتی تھی؟۔

لیگی پریس۔۔۔ لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ اس خط کو روکنے کی کوئی جرات نہیں کرے گا اور اگر، کرے گا تو۔۔۔۔۔۔

مسٹر جناح۔۔۔ (تڑپ کر) یہ بکواس بند کر دو چلے جاؤ یہاں سے میں سوچنا چاہتا ہوں۔

لیگی پریس۔۔۔ لیکن قائد اعظم!۔۔۔

مسٹر جناح۔۔۔ سنتے نہیں۔ چلے جاؤ یہاں سے!

لیگی پریس خاموشی سے چلا جاتا ہے لیکن اس کے جاتے ہی قومی پریس داخل ہو جاتا ہے۔

قومی پریس۔۔۔ مسٹر جناح! حکومت کا یہ اقدام آپ کے لئے ایک چیلنج ہے، آپ کی توہین کی گئی ہے آپ کو۔۔۔۔۔۔

مسٹر جناح۔۔۔ (نخوت کے ساتھ) لیکن تم کو یہاں تک آنے کی اجازت کس نے دی؟ چلے جاؤ باہر!۔

(قومی پریس چپکے سے باہر چلا جاتا ہے مسٹر جناح سگار کا ایک اور کش لگاتے ہیں۔)

مسٹر جناح۔۔۔ یہ خط۔۔۔ یہ خط کیوں لکھا:۔ گاندھی جی نے یہ خط۔

(اسی وقت نیم سرکاری پریس دروازے میں آکھڑا ہوا) مسٹر جناح۔۔۔ تم۔۔۔ تم کون ہو؟

نیم سرکاری پریس (مسکرا کر) پہچانا نہیں میں ہوں آپ کا پرانا دوست مشکل کشا اور رہبر۔

۔۔۔ مسٹر جناح اوہ۔۔۔ تم!۔۔۔۔۔۔

نیم سرکاری پریس۔۔۔ جی! بنگال اور سندھ میں لیگی وزارتیں بن گئی ہیں، اور پنجاب میں بھی۔۔۔۔۔۔

مسٹر جناح۔۔۔ پنجاب کا نام نہ لو۔۔۔۔۔۔

نیم سرکاری پریس۔۔۔ ہندوستان میں آج جناح کا نام گونج رہا ہے تین تین صوبوں کی حکومتیں آپکے ہاتھ میں ہیں۔ مسٹر جناح۔۔۔ یہ تو میں جانتا ہوں۔

نیم سرکاری پریس امریکہ اور دیگر ملکوں میں ہر وقت آپ کا چرچا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر جناح یہ بھی جانتا ہوں۔

نیم سرکاری پریس۔۔۔ لیکن کیا یہ بھی معلوم ہے کہ یہ سب کچھ ختم ہو سکتا ہے کانگریس کے پاس بھی وزارتیں تھیں کانگریس کا بھی چرچا تھا، اور آپ کا یہ محل کتنا، عالیشان ہے یہاں سے سمندر کا منظر کتنا دلکش ہے جیل میں یہ سب کچھ نہیں ہوتا۔

مسٹر جناح۔۔۔ جیل۔۔۔ جیل کا اس میں ذکر کیوں ہو؟

نیم سرکاری پریس۔۔۔ جو لوگ حکومت سے لڑتے ہیں ان کیلئے جیل کے سوا اور کوئی جگہ نہیں رہتی، میں اتنا ہی کہنے آیا تھا، کام بہت ہے، میں اب جا رہا ہوں۔

مسٹر جناح۔۔۔ تھوڑی دیر اور ٹھہرئیے۔۔۔ مجھے سوچنے دیجئے، سارا قومی پریس، سارا لیگی پریس، میرا اخبار "ڈان"، سب کے سب مجھ سے اپیلیں کر رہے ہیں

نیم سرکاری پریس۔۔۔ لیکن کوئی آپ سے اپیلیں کیا کرے ایسی پوزیشن میں آپ کو پہچانا کس نے؟ گاندھی سے تو اب کوئی اپیلیں نہیں کرتا لیکن مجھے اور بھی بہت کام ہے میں جا رہا ہوں۔

نیم سرکاری پریس تیزی سے باہر چلا گیا مسٹر جناح پھر سوچ میں پڑ گئے۔

مسٹر جناح۔۔۔ (مگا پکار کر) سکریٹری۔۔۔ سکریٹری

سکریٹری اندر داخل ہوتا ہے)۔

مسٹر جناح۔۔۔ ایک بیان لکھو، شروع کرو۔

سکریٹری۔۔۔ بولئے۔۔۔۔۔۔

مسٹر جناح۔ مسٹر گاندھی کا یہ خط ایک چال ہے مسلم لیگ کو حکومت سے لڑانے کے لئے گاندھی چاہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکریٹری لیکن حضور یہ خط کی بات تو آپ نے ہی کہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر جناح۔۔۔ خاموش رہو تم میرے سکریٹری ہو میرے ممبر نہیں، مسٹر گاندھی پاکستان کے اصول کو مان کر سمجھوتے کی خواہش ظاہر کریں حکومت ان کے خط کو نہیں روکے گی۔

۔۔۔ سکریٹری۔۔۔ لیکن حضور! اگر گاندھی جی نے ایسا خط بھی لکھ دیا تب۔۔۔؟۔۔۔

۔۔۔ مسٹر جناح۔۔۔ تب کی تب دیکھی جائیگی اس وقت یہی لکھو اور بولو مت، صرف لکھتے چلے جاؤ۔

— (۵) —

پانچواں منظر۔ لیگی پریس گھبرایا ہوا داخل ہوتا ہے ادھر ادھر دیکھتا ہے اور پکار کر کہتا ہے

لیگی پریس۔ قائد اعظم! قائد اعظم!۔۔۔۔۔۔

کوئی جواب نہیں!۔ باقی بر صفحہ ہذا کالم ۳ کے نیچے

ایک شہر پر چینیوں کا قبضہ ہو گیا

چنگنگ ۱۷ر جون گذشتہ رات کو چینی ہائی کمان کا جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ پچھمی ہوپیہ کی چینی فوجیں ابھی تک پسپا ہوتی ہوئی جاپانی فوجوں کا پیچھا کر رہی ہیں، شاسی کے دکھن پچھم میں جچپا ئی پر قبضہ کر لیا گیا ہے وہاں پر جو جاپانی فوج تھی اس کے نصف سے زائد حصہ کا چینی فوج نے صفایا کر دیا ہے۔

اسپین کی جنگی کونسل کی میٹنگ

لندن ۵ ار جون پیرس ریڈیو کا بیان ہے کہ اسپین کی سپریم جنگی کونسل کا اجلاس سوموار کو جنرل السنیشو کی زیر صدارت منعقد ہوا موا کورٹس کی ڈیفنس کمیٹی کی میٹنگ ۲۳ر جون کو طلب کی گئی ہے۔

برطانیہ کا زبردست جنگی بیڑہ

لندن ۱۷ار جون۔ رائٹر کے ہوائی نامہ نگار نے ملی جلی جنگی سرگرمیوں کے ہیڈ کوارٹر سے اطلاع دی ہے کہ ملی جلی سرگرمیوں کی کمان بری اور بحری جنگ کیلئے بہت بڑے پیمانہ پر تیاریاں کر رہی ہے۔

میں نئے چھوٹے جہازوں کے ایک جنگی بیڑے کے ہمراہ گیا تھا اور میں نے اس سفر کے دوران میں یہ دیکھا تھا کہ آدمی اسلحہ ٹینک اور توپیں حیرت انگیز رفتار کیساتھ ساحلوں پر حملے کرتی ہیں آج کل ایسے جہازوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ خواہ انھیں کتنا ہی پھیلا دیا جائے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جہاز ایک جگہ پر جمع ہیں ان جہازوں کی نقل و حرکت میں جس اشتراک عمل کا مظاہرہ ہوتا ہے اس سے جہازوں کی قابلیت اور جہازوں کے صحیح مصنوعیں کارآمد

سسلی پر ہوائی فوج اترنے والی ہے

لندن ۱۶ر جون۔ شام اور ترکی کے درمیان سرحد بند ہونے کے متعلق اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ اب محوریوں کو یہ یقین ہو گیا ہے کہ اتحادی مندرجہ ذیل چار علاقوں میں سے کسی ایک علاقہ پر حملہ کریں گے (۱) ترکی کے رستہ یونان اور مقدونیہ پر (۲) دکھنی یونان پر براہ راست جہاں کہ انگریزی ہوائی بیڑہ بڑی سرگرمی دکھلا رہا ہے (۳) شام کی طرف سے روم ساگر میں ان ٹاپوؤں پر جن پر اس وقت محوریوں کا قبضہ ہے (۴) سارڈینیا، سسلی اور دکھنی اٹلی پر۔ برطانی اخباروں نے شام اور ترکی کی سرحد بند ہونے کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا ہے ان کا خیال ہے کہ ان کے بند ہونے کا تعلق اتحادیوں کے حملہ کی اسکیم سے ہے" اخبار ڈیلی اکسپریس" کے فوجی مبصر نے لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ فوج کی نقل و حرکت چھپانے کے لئے یہ سرحد بند کی گئی ہے۔ سب سے پہلے جرمن ریڈیو نے یہ اعلان کیا تھا کہ برطانی حکام نے شام اور ترکی کے درمیان سرحد بند کر دی ہے۔ انقرہ سے ایسوسی ایٹڈ پریس نے خبر دی ہے کہ اتحادی آج رات کو شام اور ترکی کی سرحد بند کر دیں گے۔

ترکی لڑائی میں ناطرفدار رہے گا

لندن۔ ۱۶ر جون۔ کل رات موسیو سراج اوغلو وزیر اعظم ترکی نے پارٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ترکی کی خارجہ پالیسی کی وضاحت کی۔ آپ نے فرمایا کہ لڑائی کو چھڑے ہوئے چار سال ہو چکے ہیں، ہمارے سر پر ہر وقت لڑائی کا خطرہ رہا ہے لیکن کمال اتاترک کی پالیسی کی وجہ سے ہم لڑائی سے بچے رہے، روس سے اور ہمارے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ ادھر برطانیہ سے ہمنے دوستانہ سمجھوتہ کیا ہوا ہے اور ایک طرف جرمنی کے ساتھ ہمارا دوسرے کے ساتھ لڑائی نہ کرنیکا سمجھوتہ ہے۔ اس سمجھوتہ سے اچھا نتیجہ نکلا ہے، ہم لڑائی میں بالکل ناطرفدار

سسلی کی چینل میں اتحادی بیڑہ جمع ہو گیا

لندن۔ ۱۶ر جون۔ واشنگٹن سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ تمام علامتیں یہ بتلا رہی ہیں کہ دنیا بہت جلد سسلی ہوائی میں اتحادیوں کی ہوائی جہازوں سے اترنے والی فوج کی قوت آزمائی کا مظاہرہ دیکھے گی۔ امریکہ کے ماہرین جنگ بڑے غور سے ان خبروں کا مطالعہ کر رہے ہیں جو سسلی کی چینل میں اتحادیوں کے مضبوط بحری بیڑہ کے جمع ہونے کے بارے میں آ رہی ہیں۔ یہاں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ جنرل آئزن ہوور یورپ میں بڑے حملے سے پہلے سسلی میں اپنی فوج اتارنے کی کوشش کریں۔ اس بارے میں بھی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں کہ آیا اتحادی پوربی اور پچھمی روم ساگر میں اٹلی کی فوجی چوکیوں پر ایک ساتھ حملہ کرنے کی اسکیم تیار کر رہے ہیں۔ اس خیال کو اس خبر سے بڑی زبردست تقویت پہونچی ہے کہ برطانی فوج جلد ہی حرکت میں آنے والی ہے۔

ملک معظم شمالی افریقہ پہونچ گئے

لندن۔ ۱۶ر جون۔ آج صبح کو لندن کے شاہی محل (بکھنگم محل) سے یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ ملک معظم سر جیمز گرگ وزیر جنگ اور سر آرچیبالڈ سنکلیر وزیر محکمہ پرواز کے ہمراہ شمالی افریقہ میں پہلی اور آٹھویں برطانی فوجوں کا معائنہ کر رہے ہیں۔ آپ شمالی افریقہ میں امریکی فوجوں اور ہوائی بیڑہ اور فرانسیسی فوجوں کو بھی دیکھیں گے جو گزشتہ شاندار فتح میں برطانی فوجوں کے شانہ بشانہ اور دوش بدوش لڑی ہیں اور اس موقع پر شمالی افریقہ کی اتحادی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل آئزن ہوور کو آرڈر آف دی باتھ کا نائٹ کراس عطا فرمائیں گے۔ ملک معظم ۱۹۲۹ء میں شہزادہ کی حیثیت سے فرانس تشریف لے گئے تھے اس کے بعد آپ اب برطانیہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔

جرمنی پر پورب اور پچھم دونوں طرف سے حملہ

لندن۔ کل رات لینن گراڈ ریڈیو پر روسی اعلانچی نے یہ کہا کہ جس وقت اتحادی یورپ پر پچھم کی طرف سے حملہ کریں گے۔ روس پورب میں جرمنی پر حملہ کرے گا جرمنی پر دونوں طرف سے ایک ساتھ حملہ کر کے اس کو تباہ کر دیا جائے گا۔ میدانی لڑائی کی حالت میں کوئی رد و بدل نہیں ہوا۔ لوریل کے مورچہ پر چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوئیں۔ اس علاقہ میں روسیوں نے اپنی پوزیشن سدھار لی ہے۔ اس علاقہ میں جرمن فوجوں نے چار جوابی حملے کئے مگر ان کو پسپا کر دیا گیا۔ ... ہ جرمن مارے گئے۔ روسی ہوائی جہازوں نے شمالی علاقہ میں ایک بندرگاہ پر حملہ کیا اور فوج لیجانیوالے ایک جہاز کو برباد کر دیا، روستوف کے پچھم میں گولے پھینکے۔

آسام اور برما کی سرحد پر لڑائیاں

نئی دہلی۔ ۵ار جون، ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ ہندوستانی فوج کے ایک افسر نے بتلایا کہ مئی کے آخری ہفتہ میں ایک چھ روزہ لڑائی میں جاپان کے پانسو آدمی مارے گئے جبکہ جاپانیوں نے برما میں انگریزوں کے مضبوط فوجی اڈہ چن پہاڑیاں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی، جاپانیوں سے دست بدست مقابلہ ہوا، ہلاک شدگان میں ایک بریگیڈیر بھی شامل ہے۔

یہ لڑائی اراکان سے دو سو میل اتر کالیمو کے قریب پہاڑی علاقہ میں ہوئی۔ جاپانیوں نے ایک ہزار آدمیوں کی مدد سے حملہ کیا اور شہر ٹڈم جو کہ چن کی پہاڑیوں میں ایک بڑا شہر ہے تک پہونچنے کی کوشش کی۔ گورکھا فوج نے اس کا مقابلہ کیا سب سے پہلے جاپانیوں نے ایک فوجی چوکی پر حملہ کیا۔ گورکھوں نے بڑا سخت مقابلہ کیا اور جاپانیوں کو بھاری نقصان پہونچایا لیکن جاپانیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اس لئے ہماری فوج کو چوکی خالی کرنا پڑی۔ جاپانیوں نے ہماری بڑی فوجی چوکی سٹاکیڈ ۳ پر حملہ کیا۔ دونوں طرف سے توپوں نے گولے پھینکے۔ یہاں بھی گورکھوں نے بڑا سخت مقابلہ کیا اور جاپانیوں کو بھاری نقصان پہونچایا۔ مگر جاپانی فوج کی آمد کا تانتا لگا رہا اور انکی تعداد گورکھوں سے بہت زیادہ تھی چنانچہ ہماری فوج کو چوکی خالی کرنے کا حکم دیدیا گیا۔ ایک روز کی خاموشی کے بعد ہماری فوج کو جاپانیوں کی اگلی چوکی یا شاہل پر جوابی حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ... چوکی سٹاکیڈ ۲ کے پیچھے ہے۔ گورکھوں نے ۲۴ گھنٹے کے اندر دو حملے کئے۔ پہلے حملہ میں تھوڑی کامیابی ہوئی مگر دوسرا حملہ پورے طور پر کامیاب رہا اور ہماری فوج نے جاپانی چوکی کو اڑا دیا اور یاشاہل پر ہمارا قبضہ ہو گیا۔ چھ گھنٹے تک اس پہاڑی پر گورکھوں کا قبضہ رہا لیکن برابر کی پہاڑیوں سے جاپانیوں کے اس زور شور سے گولہ باری کی کہ ہماری فوج کو پیچھے ہٹنا پڑا۔

ہندوستان کا نیا وائسرائے

لندن۔ ۱۶ر جون۔ اخبار "ڈیلی میل" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کا نیا وائسرائے منتخب کر لیا گیا اور بہت جلد نام کا اعلان ہونیوالا ہے ۱۲

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

بغرض اطلاع عوام اور بالخصوص ان اشخاص کے جن کے مکانات اسپیشل نزول آراضی پر تعمیر ہیں۔ مشتہر کیا جاتا ہے کہ بموجب گورنمنٹ آرڈر نمبر ۲۰۱۳ مورخہ ۱۲؍ دسمبر ۱۹۴۲ء کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ۲۵؍ فروری ۱۹۴۳ء کو اسپیشل نزول آراضی کی فروخت کے لئے حسب ذیل شرح آراضیات مقرر کی ہیں

شرح نامہ

نمبر فیلڈ	نام محلہ	لب سٹرک	منظور شدہ شرح آراضیات فی گز — بعد منہائی ۲۵ فیصدی رعایت	گلی کی جانب	بعد منہائی ۲۵ فیصدی رعایت
۶۱	سیتارام محال	۱۲؍ ر سٹرک کی ۱۰۰ فٹ گہرائی تک	۵ہر	للعہ ر	سے ر
۶۲	ہربنس محال	۱۲؍ ر	۵ہر	للعہ ر	سے ر
۶۳	گدڑیہ محال	۱۲؍ ر	۵ہر	للعہ ر	سے ر
۶۴		للعہ ر	سے ر	عاہ ر	۸عہر
۶۵	موتی محال	للعہ ر	سے ر	عاہ ر	۸عہر
۶۶	کچھیانہ محال	للعہ ر	سے ر	عاہ ر	۸عہر
۶۷	دولت گنج	۵ہ ر	۱۲سے ر	عاہ ر	۸عہر
۶۸	لوکمن محال	للعہ ر	سے ر	عاہ ر	۸عہر
۶۹	دانہ خوری	للعہ ر	سے ر	عاہ ر	۸عہر
۷۰	مہتری محال	للعہ ر (تین فٹ سٹرک تک)	سے ر	عاہ ر	۸عہر
۷۱ و ۷۲	شترخانہ (جانب شہر)	ہے ر	سے ر	للعہ ر	سے ر
۱۷	رام نرائن بازار	ہے ر	سے ر	للعہ ر	سے ر
۳/۷	کرسوال	۱۲؍ ر	۵ہر	للعہ ر	سے ر
۱۸	مال روڈ	دس ہزار روپیہ فی ایکڑ	۷ہزار پانسو روپیہ فی ایکڑ	.	.
۱۲	گوالٹولی	سے ر	للعہ ر	سے ر	عاہ ر
۱۳	پرمٹ	للعہ ر	سے ر	عاہ ر	۸عہر
۸۵	لچھمی پوروہ	سے ر	×	عاہ ر	×

سول لائینس گوالٹولی سے جانب مشرق پورب آٹھ ہزار روپیہ فی ایکڑ چھ ہزار روپیہ فی ایکڑ

سول لائینس گوالٹولی سے جانب مغرب پچھم چار ہزار روپیہ فی ایکڑ تین ہزار روپیہ فی ایکڑ

دستخط مان سنگھ سی۔ پی۔ ای۔
چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

ٹینک اتارنے والے برطانی ہوائی جہاز

لندن ۱۵؍ جون۔ جرمن ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ لالینیا سے خبر موصول ہوئی ہے کہ ٹینک اتارنے والے ۳۴ برطانی ہوائی جہاز جبرالٹر پہونچ گئے ہیں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ یہ ہوائی جہاز اتری افریقہ لے جائے جا رہے ہیں جہاں انھیں سسلی پر حملہ کی کوشش کرنے کے لئے تیار رکھا جائے گا۔

آج کل جبرالٹر میں صرف ۲۶ تجارتی جہاز لنگر انداز ہیں، لیکن جبرالٹر کے قلعہ میں بہت کچھ سرگرمی دیکھنے میں آرہی ہے۔

۱۳ محوری جہاز غرق کر دیئے گئے،

واشنگٹن ۱۵؍ جون سوموار کو سمندری محکمہ کا، ایک اعلان شائع ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی ڈبکنی کشتیوں کے جہازیوں نے اطلاع دی ہے کہ بحرالکاہل اور یورپ کے سمندروں میں ۱۲ محوری جہاز ڈبو دئیے گئے اور ایک جہاز اور ڈوب گیا ہوگا جو ہنوز لاپتہ ہے۔

اس کے علاوہ اور مزید تین جہازوں کو سخت نقصان پہونچا۔

ریڈیو اسٹیشن اور سر مارلیس گوائر

شملہ ۱۵؍ جون معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا ریڈیو کے افسران کے رویہ کے خلاف ہندوستان کے چیف جسٹس سر مارلیس گوائر کو جو شکایات پیدا ہوگئی تھیں ان کے بارے میں مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں بحث اٹھائی جائے گی۔

مدراس ۱۴؍ جون مسٹر کے عبدالعزیز پریذیڈنٹ مدراس پراونشل خاکسار آرگنائزیشن نے مسٹر جناح کو ایک تار بھیجا ہے جسمیں اپیل کی ہے کہ وہ مہاتما گاندھی سے مل کر سمجھوتہ کی راہ تلاش کریں

اٹلی کے ایک اور ٹاپو پر قبضہ کر لیا

لندن ۱۵؍ جون۔ اتحادی فوجوں نے اٹلی کے ایک اور ٹاپو پر قبضہ کر لیا ہے، اس ٹاپو کا نام لمپوئن ہے۔ یہ ٹاپو لمپیڈوسا سے دس میل اتر پچھم کو ہے اس ٹاپو پر بغیر کسی مقابلہ کے قبضہ ہوگیا وہاں پر فوج نہیں تھی، یہ ٹاپو آدھ میل چوڑا اور پون میل لمبا ہے اس سے، پہلے اتحادی فوجیں تین اطالوی ٹاپوؤں پر قبضہ کر چکی ہیں ان تین ٹاپوؤں میں محوری ملکوں کے ۱۸ ہزار آدمی قید کئے جا چکے ہیں۔

اتحادی ہوائی جہاز سسلی اور اٹلی کے دوسرے ٹھکانوں پر برابر زور کے حملے کر رہے ہیں۔

رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ۲۴ گھنٹہ سے اتحادی ہوائی جہاز سسلی پر بڑے زور کے ساتھ حملے کر رہے ہیں، سسلی ہی وہ ٹاپو ہے جس پر قبضہ، کرنے کے بعد اٹلی پر حملہ کیا جائے گا، اتحادی ہوائی، جہازوں نے پچھمی سسلی کے تین بڑے ہوائی اڈوں کا سل وٹرنو، بوکاڑی، فالکو اور ملو کو نشانہ بنایا ہے وہاں کے فوٹوؤں سے پتہ چلتا ہے کہ تینوں ہوائی، اڈوں کو شدید نقصان پہونچا دشمن کے بہت تعداد میں ہوائی جہاز مقابلہ پر آئے۔

ہندوستان سے گیہوں باہر بھیجدیا گیا

کراچی ۱۱؍ جون۔ سرکاری حلقوں سے اب یہ بتلایا گیا ہے کہ گیہوں کی نئی فصل بازار میں آنے سے قبل اسٹریلیا سے گیہوں کے کچھ جہاز دوسرے ملکوں کو جا رہے تھے لیکن بمبئی اور کلکتہ میں روک لئے گئے، اور ان کا گیہوں اتار لیا گیا اب نئی فصل کا گیہوں بازار میں آجانے کے بعد حکومت نے یہاں سے گیہوں ان ملکوں کو بھیجدیا ہے جہاں کے لئے آسٹریلیا سے روانہ کیا گیا تھا۔

سرحد کے کانگریسی لیڈروں کا فیصلہ

پیشاور ۱۲؍ جون کانگریس پارلیمنٹری پارٹی اور صوبہ سرحدی کی کانگریس پارٹی کا مشترکہ اجلاس کل منعقد ہوا اس میں اتفاق رائے سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کانگریس صوبہ جاتی مجالس آئین ساز اور لوکل باڈیز کے ضمنی انتخابات میں اپنے نمائندے کھڑے کرے گی خدائی خدمتگار لیڈروں نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی۔

نظربندوں کا الاؤنس دوگنا کر دیا

کلکتہ ۱۲؍ جون۔ حکومت بنگال نے سیاسی نظربندوں کی خوراک کا الاؤنس پہلے سے دوگنا کر دیا ہے۔ (اپ)

لکھتا ہے کہ جاپان کے سمندری محکمہ کا افسر اعلیٰ ایڈمرل یاساٹونا حال ہی میں برلن پہونچا ہے، اس کی آمد کا باخبر حلقوں میں یہ مطلب لیا جارہا ہے کہ جاپان یہ جاننے کا خواہشمند ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے حملہ کرنے کے کیا طریقہ ہیں، تاکہ اگر جاپان پر حملہ کیا جائے تو وہ ان کا مقابلہ کر سکے۔

خیال ہے کہ جاپان سے اور افسر یورپ آنیوالے ہیں کیونکہ ان کو ہر علاقہ میں جانے کی اجازت مل گئی ہے جہاں کہ جل تھل لڑائی کا خطرہ ہے۔

روس کو امریکہ کی جنگی امداد

واشنگٹن ۱۵؍ جون۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے اودھار پٹہ کے قانون کے مہتمم مسٹر ایڈورڈ، اسٹیٹی نیس نے جو رپورٹ شائع کی ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء میں ختم ہونے والے گذشتہ ۱۸ ماہ میں روس کو ہزاروں ہوائی جہاز وٹینک بھیجے گئے، یہ سامان مختلف راستوں سے بھیجا گیا۔

ان کے علاوہ روس کو ۲۷ ہزار ٹن فولاد اور فولادی سامان ایک لاکھ ۵۴ ہزار ٹن تانبا، پیتل، نکل اور دوسری دھاتیں ۸۰ ہزار ٹن۔ الومنیم اور جست ۳۲ ہزار ٹن روس بھیجا گیا ان کے علاوہ ۲۶۷۰۷۲۶ لمبا ٹیلیفون کا تار ۱۸۱۸۷ ٹیلیفون ۸۵ ہزار ٹن ورنی ریل کی پٹریاں، ایک لاکھ ۳۶ ہزار موٹریں دس لاکھ ٹن سے زائد اشیائے خوردنی اور ۴۰ لاکھ ٹن جوتے کے جوڑے بھی روس بھیجے گئے (رائٹر)

اٹلی کے بحری بیڑے میں بغاوت

لندن ۱۵؍ جون۔ معاصر ”دوپیپل“ کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کا بیان ہے کہ ٹونیشیا میں اتحادیوں کی فتح کے بعد اٹلی کے سمندری بیڑے کے افسران نے اس قدر خوفناک غدر برپا کیا ہے کہ اب یہ اندیشہ ہے کہ اٹلی کا سمندری بیڑہ شاید کبھی سمندر میں نہ آسکے گا۔

باجلاس جناب پنڈت للت موہن گلاب حسب صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بکھرایاں ضلع کانپور

بمقدمہ دفعہ ۲۵۱ نمبری ۳۸
موضع بڑھولی پرگنہ بھوگنی پور

چودھری موتی لال نمبردار موضع بڑھولی محال چندی دین پٹی ۲؍ پرگنہ بھوگنی پور

بنام

واحد علی ولد پیر بخش قوم فقیر ساکن بڑھولی پرگنہ بھوگنی پور

نوٹس بنام واحد علی ولد پیر بخش قوم فقیر ساکن بڑھولی

ہرگاہ تمہارے خلاف چودھری موتی لال ڈگریدار سائل نے ڈگری نمبری ۳۸۹ ذریعہ ۲۔ ستمبر ۱۹۴۲ء جسکا مطالبہ 56/5/3 ہے اس کی کارروائی اجرا ذریعہ کہاتہ نیلام اراضی ذیل حسب دفعہ ۲۵۱ ایکٹ نمبر ۱۷ ۱۹۳۹ء کی ہے اور تاریخ نیلام ۶۔ جولائی ۱۹۴۳ء بوقت ۱ بجے دن بمقام تحصیل بکھرایاں مقرر ہے لہٰذا ذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ قبل یا تاریخ مقررہ پر مطالبہ و خرچہ وغیرہ جو عائد کیا جاوے جمع کرو ورنہ حقوق کاشت نمبران ذیل نیلام کئے جاویں گے اور کوئی عذر بعد کو سماعت نہ ہوگا۔

آج بتاریخ یکم جون ۱۹۴۳ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تفصیل نمبران نیلام

نمبر	رقبہ
۱۸۰	۸ بسوہ
۱۸۲	للعہ ر
۱۸۳	۶ بسوہ
۳	۱۵ بسوہ

دستخط خط انگریزی
اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم
بکھرایاں

(مہر عدالت)

فرانس پر حملہ ہونے والا ہے

لندن ۱۴؍ جون۔ مراکو ریڈیو نے اہل فرانس کو ایک براڈکاسٹ میں کہا ہے کہ جلد ہی فرانسیسی امریکی اور انگریزی فوجیں فرانس پر اتریں گی۔

ان کے ساتھ بہت بڑی تعداد میں ہتھیار ہونگے مزید کہا گیا ہے کہ جب تک تم کو ہدایت نہ ملے صبر اور سکون سے انتظار کرو۔ (رائٹر)

لندن ۱۴؍ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دن کے وقت امریکہ کے ہوائی جہازوں نے کیل اور برلن پر زبردست حملہ کیا دشمن کے ہوائی جہازوں نے سخت مقابلہ کیا اس سے قبل امریکی ہوائی جہازوں کو اتنا سخت مقابلہ نہیں کرنا پڑا تھا ان حملوں کے بعد امریکہ کے ۲۶ بمبار اور شکاری ہوائی جہاز واپس نہیں آئے

جاپان کا بحری افسر برلن میں

لندن ۱۸؍ جون معاصر ”ہندو“ کا اسپیشل نامہ نگار

ایڈیٹر و پبلشر خواجہ ... مطبع ... کانپور

ESTD. 1923.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۱۲ 2/12/-
سہ ماہی عہ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/ 2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 37
NO. 26.
CAWNPORE. Saturday.
26th JUNE, 1943

کانپور شنبہ ۲۶ جون ۱۹۴۳ء مطابق ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۷
نمبر ۲۶

ادبیات

انجمن معجا ادبیہ کان پور کا ماہانہ مشاعرہ

۱۹ جون ۱۹۴۳ء ہفتہ کے دن ۱۰ بجے رات کو جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب آثر کے دولتکدہ پر خاں صاحب جناب سید صدر الاسلام صاحب صدر ڈی۔ ایس۔ پی کی صدارت میں انجمن کا مشاعرہ ہوا۔ قطعات کے دور کے بعد طرحی غزلوں کا دور شروع ہوا جو تقریبًا ایک بجے شب کو ختم ہوا۔ شعرا کے کلام کا انتخاب بقید قوانی درج ذیل ہے:۔

(دامن)

جناب نواب آثر کانپوری:۔ جس کو دیوانہ کرے اُس شوخِ پرفن کی تلاش
ہے عبث اس کے لئے پھر جیب و دامن کی تلاش

جناب اظہر کانپوری:۔ لعل و گوہر پر نظر ہے اور نہ گلشن کی تلاش
اشکِ رنگیں کو ہے میرے انکے دامن کی تلاش

جناب رمز گنوری:۔ جس کی تیغِ ناز کو تھی میری گردن کی تلاش
مجھ کو محشر میں ہے اس قاتل کے دامن کی تلاش

جناب سحا شاہجہانپوری۔ زندگی تک تھی ہمیں پیراہنِ تن کی تلاش
پردہ رکھنے کو کہ ہے اب تیرے دامن کی تلاش

جناب سلیم ناطقی۔ حُسن ہی کے سائے میں ہے سب کو مسکن کی تلاش
ہوش کو جلوے کی بیہوشی کو دامن کی تلاش

جناب شاکر ناطقی۔ حشر کا دن ہے بھلا اب کیا ہو مسکن کی تلاش
ہو رہی ہے آج سب کو اس کے دامن کی تلاش

جناب شمیم کانپوری۔ ننگ ہے اب جذبِ الفت جامۂ تن کی تلاش
جس سے وابستہ ہوں میں ہے اسکے دامن کی تلاش

جناب بادری شوق۔ پہلے تھی آنکھوں کو ان کے روئے روشن کی تلاش
اب تو دستِ شوق کو ہے اُن کے دامن کی تلاش

جناب عیاں حیدری۔ داد کے قابل ہے بیشک جورِ احسن کی تلاش
ان کے دستِ ناز کو اور میرے دامن کی تلاش

جناب نواب قیصر کانپوری۔ کر رہے ہیں بخیہ گر بے کار سوزن کی تلاش
ہے ابھی دستِ جنوں کو جیب و دامن کی تلاش

جناب کوثر کانپوری ذوقِ غم کو ہے ازل سے طرزِ احسن کی تلاش
ہو مبارک آنسوؤں کو تیرے دامن کی تلاش

جناب نادر شاہجہانپوری۔ بعد مُردن تا کفن کی ہو نہ مدفن کی تلاش
جیتے جی کر لوں نہ کیوں صحرا کے دامن کی تلاش

(نشیمن)

جناب نواب آثر کانپوری۔ آشیاں کا ایک تنکا بھی یہاں باقی نہیں
برق اب بیکار ہے میرے نشیمن کی تلاش

جناب اظہر کانپوری۔ جرأتِ پرواز نے بدلی نگاہِ باغباں
اب قفس کی جستجو بھی ہے نشیمن کی تلاش

جناب رمز گنوری۔ قید سے صیاد کی اے ہمنفس چھوٹے تو کیا
اب ہمیں گلشن بہ گلشن ہے نشیمن کی تلاش

جناب سحا شاہجہانپوری۔ برق کی بے رحم نظریں جورِ دستِ باغباں
ان پہ گویا فرض ہے میرے نشیمن کی تلاش

جناب سلیم ناطقی۔ ہر قدم صیاد کے دام و قفس پیشِ نظر
اور مجھے اپنے چمن اپنے نشیمن کی تلاش

جناب شاکر ناطقی۔ فصلِ گل میں رہ گئی ہے صرف گلشن کی تلاش
وہ خزاں کا دور تھا جب تھی نشیمن کی تلاش

جناب شمیم کانپوری۔ طائرِ آزاد کو ہوتی ہے گلشن کی تلاش
جو قفس میں ہو اُسے کیا ہو نشیمن کی تلاش

جناب عیاں حیدری۔ زندگی وابستۂ جوشِ جنونِ عشق ہے
خود نشیمن میں بھی رہکر ہے نشیمن کی تلاش

جناب نواب قیصر کانپوری۔ چند تنکے تھے گری برقِ ستم سب جل گئے
بلبلِ نالاں نہ کر اب تو نشیمن کی تلاش

جناب کوثر کانپوری۔ بے نشیمن ہی گزر سکتا تھا دورِ زندگی
برق کی خاطر سے کی میں نے نشیمن کی تلاش

جناب نادر شاہجہانپوری۔ عندلیبِ دل کو ہے اب ایسے گلشن کی تلاش
برقِ سوزاں کو نہ ہو جس میں نشیمن کی تلاش

(مسکن)

جناب نواب آثر کانپوری۔ بیخودی نے ایسی منزل پر ہمیں پہنچا دیا
فکر اپنی ہے یہاں ہم کو نہ مسکن کی تلاش

جناب اظہر کانپوری۔ روح قیدِ جسم میں جب تک رہی نالاں رہی
مضطرب رکھتی ہے سب کو اپنے مسکن کی تلاش

جناب رمز گنوری۔ مژدہ باد اے دل ہوائیں دشت کی آنے لگیں
خود ہوئی ویرانگی کو میرے مسکن کی تلاش

جناب سحا شاہجہانپوری۔ لو چراغِ دیر کی ہے سوئے ایوانِ حرم
اب حقیقت کو ہوئی ہے اپنے مسکن کی تلاش

جناب سلیم ناطقی۔ عشق بڑھ کر دیدہ و دل کر رہا ہے فرشِ راہ
حُسن کی آوارگی کو ہو نہ مسکن کی تلاش

جناب شاکر ناطقی۔ ہوش کی باتیں نہ کر پاس جنوں بھی چاہیئے
ڈھونڈھتا ہے کیا ٹھکانا کیوں ہے مسکن کی تلاش

جناب شمیم کانپوری۔ اب ذرا سوئے حریمِ دل نگاہیں پھیر دے
ہر طرف تو کر چکا ہے اس کے مسکن کی تلاش

جناب نواب قیصر کانپوری۔ مجھ سے کہتے ہیں کہ میرے در پہ کیوں مرنے کو آئے
گھر لٹا پایا تھا تو پھر کرتے نہ مسکن کی تلاش

جناب نادر شاہجہانپوری۔ کر دیا دونوں سے مستغنی جنونِ عشق نے
فکرِ منزل کی ہے نادر اب نہ مسکن کی تلاش

(رہزن)

جناب نواب آثر کانپوری۔ شاد ہوں جوشِ جنوں میں اپنی بربادی سے میں
راہِ اُلفت میں مجھے رہتی ہے رہزن کی تلاش

دنیائے اسلام

ترکی کی جمہوری جماعت کا چہارسالہ اجلاس

پریسیڈنٹ عصمت انونو نے اجلاس کا افتتاح کیا

لندن۔ ۱۰ جون "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم انقرہ بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے کہ ۸ جون کو پریسیڈنٹ عصمت انونو نے جمہوری جماعت کے لیڈر کی حیثیت سے جمہوری جماعت کے چہار سالہ اجلاس کا افتتاح کیا۔ اس اجلاس میں ۷۰۰ نمایندے حصہ لے رہے ہیں۔ ان نمایندوں میں جمہوری جماعتوں کے وہ ممبر جو مجلس ملیہ عالیہ کے ممبر ہیں۔ نیز وہ حلقہ وار نمایندے شامل ہیں جو اس مقصد کے لئے چنے گئے ہیں۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ اس وقت ترکی کا واحد سیاسی ادارہ جمہوری جماعت ہی ہے نیز اس جماعت کے اداروں مثلاً جمہور خانوں (ہالکیوس) کو دیکھتے ہوئے یہ جماعت معاشرتی اور ثقافتی سرگرمیوں میں بھی ممتاز حصہ لے رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ترکی قومی زندگی کے تمام شعبوں اور نگرانی پر ان کانگریسوں کا جو وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہیں بہت زبردست اثر پڑتا ہے۔

یہ کانگریس پالیسی کے معاملات پر غور کرتی ہے۔ جمہوری جماعت کی اندرونی تنظیم کو برقرار رکھتی یا اسمیں تغیر و تبدل کرتی ہے۔ آئندہ کی پالیسی کے مسائل کو طے کرتی ہے۔ گزشتہ چار سال کی سرگرمیوں پر نظر ثانی اور نکتہ چینی کرتی ہے اور ۹ ممبروں کی ایک مخصوص کونسل منتخب کرتی ہے جو سکریٹری جنرل کی صدارت میں اس کانفرنس کے فیصلوں پر عملدرآمد کرتی ہے۔

کانگریس کے درمیان کی چار سالہ مدت کے دوران میں تین ممبروں کی "ہائی کونسل" جو جماعت کے لیڈر (صدر انونو) ڈپٹی لیڈر (وزیر اعظم) اور سکریٹری جنرل (ممدوح شوکت اسندال) پر مشتمل ہوتی ہے جمہوری جماعت کے بجائے اعلیٰ سیاسی اختیارات کو عمل میں لاتی ہے۔ اگرچہ جمہوری جماعت کی عام پالیسی کے تغیرات کی طرف ذرا بھی اشارہ نہیں کیا جاتا لیکن کانفرنس میں اقتصادی معاملات پر پرجوش مباحثہ کرنے کی توقع کی جاتی ہے اور جمہوری جماعت کے قواعد میں معمولی تغیر و تبدل بھی کیے جا سکتے ہیں۔

ترکی میں زلزلہ لندن ۲۲ جون۔ ترکی میں کل ساڑھے سات بجے شام کو جو زلزلہ آیا تھا وہ بہت ہی زبردست تھا، قسطنطنیہ مشرقی ۶۰ میل کے فاصلے پر اور بازار میں یہ زلزلہ آیا اس شہر کی آبادی ۲۵ ہزار ہے شہر بالکل تباہ و مسمار ہو گیا

جناب اظہر کانپوری۔ چلتے پھرتے جس نے اک دن ہنس کے لُوٹا تھا مجھے
کر رہا ہوں کو بہ کو اس شوخ رہزن کی تلاش

جناب رمز گنوری۔ جس کے تیور دل کو ٹولیں جس کی نظریں لوٹ لیں
رہروِ الفت کو ہے ایسے ہی رہزن کی تلاش

جناب سحا شاہجہانپوری۔ وہم کیسا سر جھکا دے نقشِ پائے یار پر
سوءِ ظن ہے کوچۂ جاناں میں رہزن کی تلاش

جناب سلیم ناطقی۔ لوٹا جاؤں میں جہاں پر ہے وہی منزل مری
رہنمائی کے لئے ہے مجھ کو رہزن کی تلاش

جناب شاکر ناطقی۔ رہروانِ عشق کی عقل و خرد تو دیکھیے
راہ میں لوٹے گئے اور گھر میں رہزن کی تلاش

جناب شمیم کانپوری۔ خود متاعِ زیست کھو دیتے ہیں رہروِ عشق کے
رہنما کو چھوڑ کر کرتے ہیں رہزن کی تلاش

جناب نواب قیصر کانپوری۔ لوٹتا پھرتا ہو جو قیصر متاعِ عقل و ہوش
کون کر سکتا ہے اس چالاک رہزن کی تلاش

جناب نادر شاہجہانپوری۔ جو متاعِ زندگانی لوٹ کر لوٹا بھی دے
دشتِ الفت میں ہے مجھ کو ایسے رہزن کی تلاش

(مدفن)

جناب نواب آثر کانپوری۔ ضعف نے مجھ کو جگایا خوابِ غفلت سے آثر
سر جھکائے کر رہا ہوں اپنے مدفن کی تلاش

جناب اظہر کانپوری۔ مجھ کو بے نام و نشاں کرتے تو ہو یہ جان لو
ایک دن تم کو بھی ہو گی میرے مدفن کی تلاش

جناب رمزی بلند شہری۔ تیر کیا باقی ہے اب بھی انکے ترکش میں کوئی
کس لئے آخر ہے ان کو میرے مدفن کی تلاش

جناب رمز گنوری۔ زندگی میں بات تک مجھ سے نہ کی جس شوخ نے
اللہ اللہ اب اُسے ہے میرے مدفن کی تلاش

جناب سحا شاہجہانپوری۔ راہ جاتی ہے یہیں سے منزلِ مقصد کی سمت
ہر مسافر کو رہا ہے میرے مدفن کی تلاش

جناب سلیم ناطقی۔ آسماں تھرا رہا ہے کانپی جاتی ہے زمین
شوخیٔ رفتار کو ہے کس کے مدفن کی تلاش

جناب شاکر ناطقی۔ اللہ اللہ میری مشتِ خاک کا ایسا نصیب
ہو رہی ہے آج اُن کو میرے مدفن کی تلاش

جناب شمیم کانپوری۔ یاس تو جاروب کش ہو گی مزارِ بے کسی
اس بہتہ سے کیجئے گا میرے مدفن کی تلاش

جناب بادری شوق۔ قدر ابھی تو کچھ نہیں اہلِ محبت کی مگر
بعد مرنے کے کروگے اُن کے مدفن کی تلاش

جناب نواب قیصر کانپوری۔ بعد پامالی ستم شاید کوئی یاد آگیا
ورنہ وہ کرتے نہ اک بیکس کے مدفن کی تلاش

جناب نادر شاہجہانپوری۔ خاک میں مجھ کو ملا کر بھی نہیں آیا چین اُنھیں
کس لئے اُن کو ہے آخر میرے مدفن کی تلاش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے — زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۶

ہندوستان میں فوجی راج قائم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے!

ہندوستان کے اُنداد والسرائے فیلڈ مارشل کا پہلا بیان

فیلڈ مارشل سر ارچبالڈ ویول نے ہندوستان کا وائسرائے مقرر ہونے کے بعد پہلی بار انڈیا آفس میں سلطنت برطانیہ کے مختلف ملکوں کے اخبارات کے نمایندوں کے ایک اجتماع میں ایک بیان برائے اشاعت دیا۔ فیلڈ مارشل ویول اس وقت عام لباس میں تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ اس وقت یہ امر عین قدرتی ہے کہ میں اس وقت کوئی مفصل بیان نہیں دے سکوں گا نہ ہی مستقبل کی اسکیموں کے بارے میں کچھ کہہ سکوں گا۔ میں صرف اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ میں ہندوستان کا مخلص دوست ہوں اور مجھے ہندوستان کی سیاسی ترقی کے متعلق ہندوستان کی تمناؤں سے پوری ہمدردی ہے میں نے ہندوستان میں اپنی زندگی کے پانچ بہترین سال ایک نوجوان افسر کی حیثیت سے اور دو سال کمانڈر انچیف کی حیثیت سے گزارے ہیں۔ میں ہندوستان کی کچھ اور خدمت کے سوا اس فرض کو ادا کرنے کی حتی الامکان زیادہ سے زیادہ کوشش کروں گا۔ یہ قطعی عیاں ہے کہ ہندوستان کی آئندہ ترقی کا دارومدار اس جنگ میں فتح حاصل کرنے پر ہے اور اسکی تمنائیں پوری ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جاپانی لعنت کا خاتمہ کردیا جائے۔ یورپ میں اور یہاں اتحادی قوموں کی جنگی سرگرمیوں کے لئے ہندوستان سامان کی بہم رسانی کا بہت اہم اڈہ ہے، ہندوستان لڑائی میں جو مدد کر رہا ہے اس میں وہ کسی وقت بھی ہر طرح کا اور نہایت تیزی سے اضافہ کرسکتا ہے جس قدر جلد جنگ کے بادل چھٹ جائیں گے اسی قدر جلد ہندوستان سوراجیہ کے متعلق اپنا نصب العین حاصل کر سکے گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں ایک سپاہی کی حیثیت سے ہندوستان جا رہا ہوں یا لڑائی ختم ہونے سے قبل کوئی سیاسی ترقی نہیں کی جاسکتی۔ میں نے قدرے افسوس کے ساتھ اپنی فوجی وردی اُتار کر رکھ دی ہے اور اس اُمید پر اپنی زندگی کا فوجی دور ختم کردیا ہے کہ میں ایک سول افسر کی حیثیت سے ہندوستان کی بہتر خدمت کرسکوں گا۔ ہندوستان میں فوجی راج قائم کرنیکا یا ان وعدوں اور پیمانوں کو کمزور بنانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے جو ملک معظم کی حکومت نے ہندوستان کے ساتھ کئے ہیں۔

آپ لوگوں کے دلوں میں قدرتی طور پر یہ خیال پیدا ہوگا کہ محض تبدیلی لباس کے ذریعہ ہی فوجی عادتوں کو ترک کر دینا آسان کام نہیں ہے لیکن یہ سمجھنا غلطی ہے کہ کسی سپاہی کے ذہن میں ہر وقت فوجی معاملات ہی رہتے ہیں۔ مجھے دوسرے ملکوں کی حکومتوں کے نظام اور سیاسی ترقی کا کچھ تجربہ ہے۔ کئی سال تک وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر رہنے کے باعث مجھے ہندوستان کے مسائل اور نظم و نسق کے بارے میں بھی کچھ معلومات حاصل ہوگئی ہیں۔ لیکن یہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اس لمبے چوڑے ملک سے میں کس قدر ناواقف ہوں اور میں اپنی روانگی سے قبل اس تمام عرصہ میں صورت حالات کا مطالعہ کرنے میں اور صلاح مشورے کرنے میں مصروف رہوں گا اور مجھے اُمید ہے کہ میں کھلے دل سے کام کرسکوں گا۔

ہندوستان کی سیاسی ترقی کی جانب اتنی زیادہ توجہ مبذول ہوئی ہے کہ بہت سے ایسے اشخاص بھی ہیں جو یہ محسوس نہیں کر رہے ہیں کہ ہندوستان کی معاشرتی اور اقتصادی ترقی کے بارے میں کتنا کام کیا جاچکا ہے اور کتنا کام ابھی کرنا باقی ہے۔ درحقیقت یہ ایک بڑی حد تک ہندوستانیوں کے ہی کرنے کا کام ہے مگر مجھے اُمید ہے کہ میری ہمدردی سے اس کام کو آگے بڑھانے میں بہت کچھ مدد ملے گی۔ اب تک مجھے ہندوستانیوں کے تمام دوسرے طبقوں کے بجائے ہندوستان کے سپاہیوں سے ملنے کا زیادہ موقع ملا ہے، میں کمانڈر انچیف کا عہدہ ترک کرنے کے سلسلہ میں ہندوستان کی تمام فوجوں کو جلد ہی ایک پیغام بھیجوں گا۔

برطانی اور ہندوستانی اخبارات کے تبصرے

فیلڈ مارشل سر آرچیبالڈ ویول کو ہندوستان کا وائسرائے مقرر کرنے کے بارے میں "سنڈے ٹائمز" میں اکسرو ٹیٹر نے لکھا ہے کہ ہندوستان کی قوم پرستی کو فوجی سپاہی کے بوٹ تلے کچل ڈالنے کا قطعی کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ہندوستان کے لئے وائسرائے کے تقرر کے سوال پر غور کرتے وقت برطانیہ کی جنگی کیبنٹ میں یہ مسئلہ غالب تھا کہ آج کل ہندوستان کے فوجی مسائل دوسرے مسائل پر غالب ہیں، سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جرمنی اور جاپان کو لڑائی میں شکست دی جائے۔ جرمنی کے مقابلہ میں جو جنگ ہو رہی ہے اس میں ہندوستان پوری سرگرمی سے حصہ لیتا رہا ہے اور ان سے اہم درجہ حاصل رہا ہے اگرچہ وہ مقابلتاً محفوظ رہا ہے۔ جاپان کے خلاف جنگ میں ہندوستان کی جغرافیائی پوزیشن اور اس کی وسعت و اس کے وسائل کی بدولت ہندوستان کو پہلے ہی بہت کچھ کامیابیاں حاصل ہوچکی ہیں۔ اتحادی قوموں میں امریکہ برطانیہ، روس اور کناڈا کے بعد جنگ میں امداد کے اعتبار سے ہندوستان کا پانچواں نمبر ہے، ہندوستان میں بیس لاکھ سے زائد فوجی سپاہی ملازم ہیں، یا تربیت پا رہے ہیں۔ لیکن جاپان کے ساتھ لڑائی میں ایسی کامیابی بہت ہی کم ہوئی ہے جو قابل ذکر ہو اور جو لوگ اس لڑائی کے انچارج ہیں انھیں ایک تجربہ کار فوجی وائسرائے سے بہت مدد ملے گی۔

"ہائی اسٹینڈرڈ" نے لکھا ہے کہ ولنگٹن ماضی میں ایک مثال ثابت ہوچکے ہیں۔ بعض اوقات مدبروں اور سیاستدانوں کے مقابلہ میں سپاہیوں نے ہندوستان کے نقطۂ نگاہ کے بارے میں زیادہ سمجھداری کا ثبوت پیش کیا ہے۔

ٹائمز نے لکھا ہے کہ حکومت برطانیہ کی آئینی ذمہ داریاں مقرر اور مخصوص ہیں۔ فیلڈ مارشل ویول وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل ممبر کی حیثیت سے ان آئینی تجویزوں کو منظور کرچکے ہیں لیکن چند ماہ قبل جو اندرونی رکاوٹیں پیدا ہوگئی تھیں اور جن کی بدولت ہندوستان کی سیاسی ترقی رُک گئی تھی ممکن ہے کہ وہ اب بھی موجود ہوں اور ان کو ختم کرنے کے سیاسی ذرائع ابھی تلاش کرنے پڑیں، ہوسکتا ہے کہ ابھی ہندوستان کے معاشرتی اور اقتصادی پروگرام پر عمل کرنا ضروری سمجھا جائے۔ جس پر طویل عرصہ سے سیاسیات کا غلبہ رہا ہے۔ اور جس کی جانب ہندوستان میں ابتک دھیان دیا گیا ہے اور مرکز میں نیز صوبجات کی حکومتوں میں ہندوستانیوں کی تعداد بڑھانا ضروری سمجھی جائے، جس میں کانگریسی صوبے بھی شامل ہوں گے۔ اس پالیسی کی تکمیل کے لئے ہر خیال کے ہندوستانیوں کی منظوری حاصل کرنی ضروری ہوگی۔ ہندوستان کے نئے وائسرائے کو ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات کے میدان میں ان ہی اصولوں کو سامنے رکھ کر کام کرنا چاہیئے۔

معاصر "مانچسٹر گارڈین" نے لکھا ہے کہ محض فوجی سپاہی ہونا ہی کافی نہیں ہے، فیلڈ مارشل ویول کو اب مدبر بھی بننا پڑے گا اگر انھیں اقتصادی ضروریات میں واقعی کوئی دلچسپی ہے تو انھیں عمل کے ذریعہ اسکی صراحت کردینی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ایسی حالت میں جب کہ ہندوستان ایک خودمختار قوم بننے والا ہے (بشرطیکہ وہ بننا پسند کرے) تو یہ اچھا ہی ہے کہ ہندوستان کا وائسرائے کوئی ایسا شخص ہو جو شان و شوکت کا مقابلتاً کم شیدائی ہو اور جس کے اخراجات بھی کم ہوں۔ بہرصورت وہ وقت اب گزر چکا ہے جب کہ ہم لوگ ہندوستانیوں کے اختلاف سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان سے یہ کہتے رہتے تھے کہ وہ ہماری مدد کے بغیر ہی اس میں سمجھوتہ کرلیں۔ اب تو سوال صرف یہ ہے کہ آیا ہم اپنی دوست قوموں میں ہندوستان کو بھی شامل رکھنے کے مستحق ہیں یا نہیں۔ اگر ہم مستحق ہیں تو ہمیں ایک بار پھر سیاسی کوششوں کے میدان میں اُترنا ہوگا اور وہاں اس وقت تک ٹھہرنا ہوگا جب تک کہ ہماری مدد سے ہندوستانی اس منزل مقصود تک پہونچنے میں کامیاب نہ ہوجائیں۔ جہاں تک انھیں پہنچانے کی خواہش کا ہم لوگ بار بار اظہار کرچکے ہیں ایک سپاہی کے لئے اس سے اچھا دوسرا موقعہ درحقیقت کبھی پیدا ہی نہیں ہوا۔

نیوز کرانیکل کے سیاسی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ فیلڈ مارشل ویول کو اس لئے ہندوستان کا وائسرائے بنایا گیا ہے کہ ہندوستان کی مختلف سیاسی جماعتیں کسی دوسرے سیاسی لیڈر کے مقابلہ میں انھیں زیادہ پسند کریں گی۔ لندن کے بعض سیاسی حلقوں میں اب یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ ہندوستان کے سیاسی لیڈر اب موجودہ سیاسی جمود کو ختم کرنے کے لئے زیادہ حوصلہ سے کام کریں گے۔

ڈیلی ہیرلڈ کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ اگرچہ ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کے حل کے بارے میں حکومت کی پالیسی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے لیکن بعض حلقوں میں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ فیلڈ مارشل ویول کے ہندوستان پہونچنے پر ہندوستان میں حکومت کی اسکیم کے بارے میں سمجھوتہ کے لئے ایک نیا قدم اُٹھایا جائے گا۔

ہندوستان کے سرکردہ سیاسی حلقوں میں عام طور پر یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ اس عہدہ کیلئے جہاں تجربہ ضروری ہے فوجی افسر کا تقرر موزوں نہیں ہے۔ سر رگھوناتھ پرشوتم نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ یہ معمولی زمانہ نہیں ہے اور چونکہ سیاست داں ہندوستان کے جمود کو ختم کرنے میں ناکام رہے ہیں بدیں وجہ یہ ممکن ہے کہ حکومت نے اس صورت حالات کو ایک غیر سیاسی افسر کے سپرد کر دینا ہی مناسب سمجھا ہو۔ میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ سیاسی میدان سے الگ ہو کر ایک فوجی کو وائسرائے منتخب کرنے کا واحد مقصد یہی ہوسکتا ہے کہ اس سے ہندوستان کے مسئلہ کے بارے میں ایک نیا بلاواسطہ نظریہ پیش کرنے کو کہا گیا ہے۔

معاصر "فری پریس جرنیل" نے لکھا ہے کہ برطانیہ کی حکومت نے ایک ایسے جنرل کو جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے ہندوستان میں قومی حکومت کے قیام کی پُرزور مخالفت کی تھی ہندوستان کا وائسرائے مقرر کرکے ہندوستان میں فوجی ڈکٹیٹرشپ قائم کردی ہے۔

"سودیش مترم" نے لکھا ہے کہ جو ذمہ دار حلقے پالیسی کے ٹوٹ جانے کا انتظار کر رہے تھے انھیں اس انتخاب سے کوئی تسکین نہیں ہوگی۔

حکیم ہادی رضا مرحوم

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ لکھنؤ کے مشہور طبیب حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب ماہر آنریری سکریٹری منبع الطب کالج لکھنؤ کا ۲۰ر جون کو بریلی میں انتقال ہوگیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥

مرحوم کالج کے سلسلہ میں رامپور اور وہاں سے بریلی تشریف لے گئے تھے کہ آپ پر ہیضہ کا حملہ ہوا اور اس موذی مرض نے ایسی بیش قیمت ہستی کو ہم لوگوں سے جدا کردیا۔

نعش بریلی سے لکھنؤ لائی گئی اور وہیں تجہیز و تکفین کے مراسم ادا کئے گئے۔

حکیم صاحب مرحوم نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ کالج کو محض اپنی ذاتی کوششوں سے چلایا لیکن اب بظاہر اس کالج کا چلنا مشکل معلوم ہوتا ہے البتہ اگر حکیم صاحب مرحوم کے برادر خورد حکیم محمد حبیب رضا خاں صاحب پرنسپل طبیہ کالج بریلی اس طرف توجہ دیں تو شاید یہ حکیم صاحب کی یادگار قائم رہ سکے۔

ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

چین کو امداد کی ضرورت

(اوٹاوا ۱۹ر جون) میڈم چیانگ کائی شیک نے اخباری نمایندوں کی کانفرنس میں کہا ہے کہ یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ اگر ایکبار ہوا کا رخ پلٹ جائے تو جاپانی فوراً ہی اپنا بوریا بستر لپیٹ کر اپنے وطن کو جانیکو تیار ہو جائیں گے، جاپانی انتہا پسند ہیں اور وہ بآسانی میدان نہیں چھوڑیں گے ہمیں ان سے بھی لڑنا ہے چینی پورے ۶ سال سے جاپانیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں انھیں بہت قلیل مقدار میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ کچھ سامان مل جاتا ہے اس کے علاوہ تمام دنیا کے دروازے ان کے لئے بند ہیں۔

میڈم چیانگ کائی شیک نے فرمایا کہ نانکنگ کی کٹھ پتلی حکومت کی جاپان بہت زیادہ اقتصادی اور فوجی امداد کر رہا ہے اور جاپانی چین کے باقیماندہ علاقوں کے لوگوں کے لئے جو پروپیگنڈا کر رہے ہیں، اس میں برابر خوش آیند وعدے کئے جاتے ہیں، جب ہانگ کانگ پر جاپانیوں کا قبضہ ہوا تو جاپانیوں نے انگریزوں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا، جاپانیوں نے ان سے ان سے کہا کہ ہم لوگ تمہیں آزاد کرانے کے لئے آئے ہیں اور جن لوگوں نے تمہیں ستایا تھا ان کو ستانے آئے ہیں جاپانیوں کا یہ پروپیگنڈا انتہائی خطرناک ہے

میڈم چیانگ کائی شیک سے دریافت کیا گیا کہ کیا جاپان اور روس میں جنگ ہوگی؟ انھوں نے جواب دیا کہ جنگ کا معاملہ محبت کے معاملہ کی مانند ہے آپ معاملہ میں پیشینگوئی کرسکتے ہیں لیکن محبت کے بارے میں کوئی پیشینگوئی نہیں کرسکتے روس نے ہمیشہ چین کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا اور وہ اپنے اس طرز طریق کا اس وقت بھی پابند رہا جبکہ دوسری قوموں نے ایسا نہیں کیا لیکن روس آج کل ایک زبردست مہم میں مصروف ہے

دو کانسٹبل گرفتار

کلکٹر گنج کی پولیس نے، دو کانسٹبل کو دفعہ ۳۹۲ (ڈکیتی) کے ماتحت سرکی محال میں ایک شخص سے ۳۲ روپیہ چھیننے کے الزام میں گذشتہ اتوار کو گرفتار کیا ہے

دن میں ڈکیتی

گاندھی نگر میں ۱۲ر جون کو دوپہر کے وقت تین آدمیوں نے مسماۃ سدا ما کے مکان میں داخل ہوکر اس کے تمام زیورات اور نقد روپیہ لیکر فرار ہوگئے اس عورت نے ان ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا لیکن وہ اس مقابلہ میں بری طرح زخمی ہوئی۔

دو آدمی ان میں سے گرفتار ہوچکے ہیں۔

کچی افیون

کچی افیون کے رکھنے اور اس کے فروخت کرنے کے جرم میں تقریباً ساٹھ آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔

گذشتہ بدھ کی شام کو فتح فل گنج کے شام بہاری نے ایک شخص کے پاس جاکر اور اسکو ریوالور دکھا کر پانچسو روپیہ طلب کئے انکار کرنے پر شیام بہاری نے فیر کیا جس سے ایک دس سالہ بچہ زخمی ہوگیا فیر ہونے پر

آئینۂ کانپور

حافظ محمد صدیق کے شاہانہ عطیات

کانپور کے مشہور علم دوست اور ادب نواز رئیس حافظ محمد صدیق صاحب نے حال ہی میں اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کو ۲۵ ہزار روپیہ کا شاہانہ عطیہ انٹر کالج بنانے کے لئے دیا ہے۔

اب یہ معلوم کرکے ہم کو نہایت خوشی ہوئی۔ کہ حافظ صاحب موصوف مولانا محمد علی میموریل اسکول کو بھی ۱۵-۲۰ ہزار روپیہ دینے کے متعلق منتظمین اسکول سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ حافظ صاحب موصوف کے یہ شاہانہ علمی عطیات اہل کانپور کے لئے باعث فخر ہیں۔

میونسپل پٹیشن

الہ آباد بورڈ کے مسٹر گلاب چند جین ایڈوکیٹ جو کہ وارڈ نمبر ۱۳ سے کانپور میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب ہوئے ہیں اور اس کے خلاف جو پٹیشن دائر ہے اس کی سماعت کی پہلی تاریخ ۱۰ر جولائی سنہ ۱۹۴۳ء کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے مقرر کی ہے۔

مزدور سبھا کی کامیابی

جس زمین پر مزدور سبھا کا دفتر اور ڈسپنسری ہے اس زمین کے خلاف مسٹر چھیدی لال نے ایک دیوانی دعویٰ دائر کیا تھا اب عدالت منصفی سے یہ حکم ہوا ہے کہ مزدور سبھا کو ۳۶۰۰ روپیہ چھیدی لال کو ادا کردینا چاہیئے اگر مزدور سبھا ۲۸ر اگست سنہ ۱۹۴۳ء تک قیمت نہ ادا کرے گی تو عمارت مسمار کرکے زمین مدعی کو دلوادی جائیگی

ہندوستان کمرشیل بینک لمیٹڈ

ہم کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے ڈیفنس آف انڈیا رول ۹۴ اے کے ماتحت ہندوستان کمرشیل بینک لمیٹڈ کے جاری کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

اس بینک کا ہیڈ آفس مارواڑی لائبریری بلڈنگ کانپور میں ہے اور اس کے انچارج مسٹر اوماشنکر مہرہ ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ مسٹر اوماشنکر مہرہ راجن کو بینک کے کاروبار کا کافی تجربہ ہے ان کے زیر انتظام بینک کافی ترقی کرے گا۔

ایٹ ہوم

۲۴ر جون کی شام کو مسٹر امیر چند مہرا ہیڈ ماسٹر گورنرائن کھتری ہائی اسکول کی صاحبزادی کماری چندرا کی شادی مسٹر گوپال کرشن کھنا ولد مسٹر چرنداس کھنا آف جے پور کے ساتھ ہوئی اس تقریب کے سلسلہ میں مسٹر و مسز امیر چند مہرا نے معززین شہر کو ایک پرتکلف ایٹ ہوم دیا۔

اس موقع پر یہ رسم بڑی دلچسپ رہی جبکہ دلھن نے اپنی سہیلیوں کے ساتھ آکر اپنے ہونیوالے شوہر کے گلے میں پھولوں کا مالا پہنایا۔

مشاعرہ

۱۹ر جون کی رات کو انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ جناب خانصاحب سید صدرالاسلام صاحب صدر ڈی، ایس، پی، کی صدارت میں جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب اختر کے دولتکدہ پر ہوا اور تقریباً ایک بجے یہ پرلطف صحبت ختم ہوئی۔

۲۶ر جون کو مسلم کلب بیکاپور کا مشاعرہ جناب خانصاحب سید صدرالاسلام صاحب صدر ڈی ایس، پی کی صدارت میں منعقد ہوگا۔

کانپور اسٹوڈنٹس فیڈریشن کی طرف سے ایک آل انڈیا مشاعرہ ہونے والا ہے جس میں:- حضرت احسان بن دانش، حفیظ جالندھری، جوش ملیح آبادی، جگر مرادآبادی، اور ساغر نظامی، وغیرہ کے شریک ہونے کی امید کی جاتی ہے

سائیکل کے ٹائرس اور ٹیوب

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ٹائرس اور ٹیوب کے دوکانداروں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ اپنی دوکانات میں کنٹرولڈ نرخ فروخت شیڈول کے ساتھ نمایاں جگہ پر لکھ کر لگائیں جو گورنمنٹ نوٹیفکیشن ۵ر مارچ سنہ ۱۹۴۳ء میں درج ہیں اور ان تمام احکامات کی تعمیل کرنا چاہیئے جو کہ اس میں درج ہیں۔ خلاف ورزی کرنے والے کو تین سال تک قید کی سزا یا جرمانہ یا دونوں دی جاسکتی ہے۔

دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتاری

نرول گاؤں کے ایک زمیندار ٹھاکر بہادر سنگھ ڈیفنس آف انڈیا رولس کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت قابل

سبدِ گل

ہندوستان کی عدالتوں میں پیش ہونے والی بعض درخواستیں اور عرضی دعوے اس قدر دلچسپ ہوتے ہیں کہ ان کے پڑھنے سے اچھی خاصی عاشقانہ کہانی کا لطف حاصل ہو جاتا ہے چنانچہ حال ہی میں پنجاب، کی ایک عدالت میں کسی مساۃ نے ایک درخواست پیش کی ہے جو اپنی جگہ بے حد دلچسپ ہے یہ مساۃ اس طرح اپنی درخواست کی ابتدا فرماتی ہیں۔

جناب عالی میں جوان ہوں، حسین و خوبصورت ہوں لیکن نہ معلوم کیوں میرا شوہر میری جانب توجہ نہیں کرتا میں کامل دو سال سے شوہر کی مفارقت میں کروٹیں بدل بدل کر زندگی گذار رہی ہوں۔

جب جج صاحب نے یہ عبارت پڑھی ہوگی تو بڑے حیران ہوئے ہوں گے اور سوچنے لگے ہوں گے کہ ان کا اس درخواست سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ان کا کام تو یہ ہے کہ مقدمات کی سماعت کریں اور فیصلے لکھیں نہ یہ کہ جوان اور خوبصورت عورتوں کی مفارقت اور کروٹیں بدلنے کا علاج سوچیں۔

آگے چل کر ان مساۃ نے اپنے عشق کی جو کہانی لکھنا شروع کی ہے اس نے جج صاحب کو اور بھی چکر میں ڈال دیا ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

شوہر کی یہ بے التفاتی صرف دو سال سے ہوئی ہے ورنہ اس سے پہلے وہ میرا دم و دیوانہ تھا، مجھ پر جان نثار کرنے کے لئے آمادہ رہتا تھا اگر میں میکے چلی جاؤں تو وہ پریشان و بے چین ہو جاتا اور ہر روز مجھے عاشقانہ خط لکھتا تھا۔

جب جج صاحب نے اس دلچسپ درخواست کے مندرجہ بالا الفاظ پڑھے ہوں گے تو بیچارے حیران و پریشان ہو کر سوچنے لگے کہ رہن، بیع، اور ڈگری کے کاغذات میں ماڈرن لیلےٰ مجنوں کا یہ قصہ کہاں سے آگیا ہے۔

اسکے بعد جج صاحب نے جب یہ الفاظ پڑھے ہونگے تو دماغ چکر کھا گیا ہوگا۔

آپ حاکم ہیں آپ کو چاہئے کہ دو ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ کر مجھ غریب کی دعائیں لیں اور مجھے اس کرب و بے چینی سے بچالیں جس میں مبتلا ہوں۔

گویا ججوں کا کام یہ بھی ہے کہ اگر میاں بیوی میں کچھ ان بن ہو جائے تو وہ ان کے مکان پر جا کر صلح و صفائی کرادیں اور شکستہ دلوں کو جوڑ دیں، تاکہ میاں بیوی جج صاحب کی عنایت سے پھر جوانی کا پورا پورا لطف حاصل کر سکیں۔

آگے چلکر ارشاد ہوتا ہے کہ اگر میرا شوہر مجھ سے میل کرنے کیلئے تیار نہ ہو تو پھر مجھے طلاق دلادی جائے تاکہ میں کسی دوسرے بھلے آدمی سے نکاح کر کے اپنی بقیہ زندگی آرام سے گذار سکوں۔

گویا مقصد طلاق حاصل کرنا تھا جسکے لئے یہ طول طویل عاشقانہ تمہید اٹھائی گئی تھی۔

اس سے اندازہ کر لیجئے کہ ہندوستانی عدالتوں میں کیسی کیسی مزیدار درخواستیں پیش ہوتی ہیں جن کو پڑھ کر

ادبِ لطیف

میرا باغیچہ

از جناب دیوکی نندن صاحب ناصح

لے میرے آقا! میری امیدوں کے باغیچہ کا تو ہی باغبان ہے، محافظ ہے، اور رکھشک ہے۔

دیکھ! اس کی حسین اور معصوم کلیاں بن کھلے نہ مرجھا جائیں۔

سن! میرے مالک سن! اس کی لرزاں کلیوں کو خزاں کے جھونکوں سے بچا!۔

ان کو آنسوؤں سے بھرنے دے۔۔۔۔۔

محبت، حسن، اور آزادی، کی خوشی کے آنسوؤں سے، میرے مالک! میرے باغیچے سے غم، تکلیف، اور دکھ کو دور رکھ۔

گناہ، ناپاکیزگی، بدصورتی، اور تلخی سے بچا۔

میرے رکھشک تجھے میرے آنسوؤں کی قسم:

اس کی کلیوں کو شفق کی مہندی لگانے دے اور شبنم میں غسل کرنے دے۔

شفاف پانی میں آئینہ دیکھنے دے۔

او میرے آقا! ۔۔۔۔۔۔

دیکھ میرے جیون کا باغیچہ اداس، اور پژمردہ نہ ہو! سبز و شاداب حسین اور معطر ہو۔

خوفناک اور مایوس نہ ہو، خوش کن اور امید افزا ہو۔

اجڑا ہوا اور ویران نہ ہو، آباد اور خوشحال ہو۔

لے میرے آقا! اسے حسین اور معطر بنا۔

ع۔ع۔ دنیا کے دھندوں سے مجھے کوئی سروکار نہیں میں آزادی کی زندگی بسر کرتا ہوں مجھے کسی قسم کا، کوئی فکر و کھٹکا نہیں، یہ سن کر خوشی سے وزیر کی باچھیں کھل گئیں وہ سمجھا کہ اس کی محنت ٹھکانے لگی۔

نہایت عاجزی اور انکساری سے کہنے لگا۔

بابا مجھے ایسی آدمی کی بڑی تلاش اور جستجو تھی، اچھا ہوا کہ آپ مل گئے ذرا اپنی صدریا تو دیدیجئے۔

راجہ صاحب بہت بیمار ہیں ان کے پہنانے کے لئے چاہئے ایک فقرنے کہا ہے کہ کسی بے فکرے انسان کی صدریا استعمال کرنے سے شفا ہوگی۔

یہ کہہ کر وزیر خاموش ہو گیا غور سے دیکھا تو اسکے بدن پر ایک نہایت پھٹی پرانی لنگوٹی کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔

مایوس ہو کر وہ مکان راجہ پر واپس چلا آیا۔

---

* افسوس ہے کہ ابھی میڈم موصوف کا کام مکمل، نہیں ہونے پایا تھا کہ چین پر جنگ کے بادل چھاگئے جب سے جنگ شروع ہوئی ہے میڈم نے آرام نہیں لیا ہے اور دن رات جاپان کے مقابلہ کیلئے چین کو ابھارنے میں معروف رہتی ہیں۔

لاکھوں چینیوں کو جو لڑ رہے ہیں خود جا کر اطمینان و دلاسا دیتی ہیں اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر خطرناک سے خطرناک جنگی علاقوں میں گھس جاتی ہیں اور جنگ کا انتظام خود دیکھتی ہیں۔ (باقی بر صفحہ ۴ کالم ۳ پر)

عالمِ نسواں

پرانی اور نئی دنیا کی دو سربرآوردہ خواتین

از قلم جناب مسٹر پریم ناتھ صاحب

میڈم چیانگ کائی شک اور مسز روز ویلٹ اس وقت نئے اور پرانے براعظموں کی عورتوں کی سربرآوردہ اور مشہور خواتین کی صف اول میں نظر آتی ہیں اور عورتوں میں روح زندگی بیدار کرنے میں ان کا خاص حصہ ہے ان کی امکانی کوششوں اور بیشتر قربانیوں اور تمثیلی زندگیوں نے ان ملکوں کی عورتوں یہ بتلا دیا ہے کہ اپنے ملکوں کی حفاظت اور جمہوریت کے کام کے لئے کس طرح عورتیں مدد دے سکتی ہیں دنیا کی تاریخ میں مسز روز ویلٹ اور میڈم چیانگ کی برابر کسی نے اپنے ملک کے لئے کام نہیں کیا ہوگا، انھوں نے اپنے ملکوں کی عورتوں کے سامنے ایک زندہ اور درخشاں مثال قایم کی ہے۔

(۱) میڈم چیانگ کائی شک

میڈم چیانگ کائی شک کا کنوارپنے کا نام "می لینگ" ہے، جب انھوں نے چیانگ کائی شک سے شادی کی اس وقت تک چینی قومیت اپنی شیرخوارگی کی حالت میں تھی۔

چین اپنے قدیم رسم و رواج کی بندشوں میں پھنسا ہوا تھا چین کی سات سونگ بہنوں میں سے ایک "می لینگ" بھی تھیں، جنھوں نے اپنے ملک کی توہم پرستی کو ختم کرنے کے لئے جو ملک کو کھائے جا رہی تھیں اپنی ساری توجہ صرف کر دی تھی اور نئے خیالات اپنے ملک کے لوگوں میں پھیلا رہی تھیں، ان کی تعلیم امریکہ میں ہوئی تھی ان میں نہ صرف جدید چین کی خواتین کی ساری خوبیاں موجود ہیں بلکہ قدیم ایشیائی خواتین کے اوصاف بھی ان میں پائے جاتے ہیں۔

گذشتہ جنوری میں میڈم اور ان کے لائق شوہر ہندوستان آئے تھے، اہل ہند کے دل میں ان کی محبت بھری یاد اب تک باقی ہے۔

شادی کے بعد میڈم چیانگ نے سیاست میں عملی حصہ لینا شروع کر دیا لوگوں کو شراب اور افیون کی رسوم سے نجات دلانے کے لئے مہم شروع کی اور دیگر سماجی کام جاری کئے، جدید چینی فوج پر بھروسہ کرنے کے لئے لوگوں کو ابھارا لوگ ان کی تقریروں اور عملی کارگذاریوں سے گرویدہ ہوگئے۔

لڑکے لڑکیوں کی تعلیم کی طرف بھی ان کی خاص توجہ ہوئی اور دھڑا دھڑ اسکول کھلنے شروع ہوگئے تاکہ چینیوں کی جہالت دور ہو کر اصلاح ہو، عورتوں، کے کلب اور انجمنیں کھولنے کی بھی لوگوں کو ترغیب دی اور عورتوں کو ان کی حیثیت سے باخبر کرایا گیا لوگوں میں ان کی مقبولیت شبانہ روز ترقی کرتی چلی گئی، چینی عوام نے انھیں اپنا فلسفی، رہبر، دوست مان لیا ان کی ذات سے لوگوں کو دلچسپی ہوگئی اور وہ اپنی مشکلات اور دلی راز ان سے کہنے کے لئے رجوع کرنے لگے۔

میڈم کو اپنے شوہر کی سیاسی اور سرکاری زندگی میں بھی بڑا اثر و رسوخ حاصل ہے وہ اہم ذمہ دار سرکاری عہدوں پر فائز رہی ہیں وہ چین کی ہوائی فوج کے محکمہ کی ماتحت سکریٹری بھی رہی ہیں اس وقت تک دنیا میں کسی عورت کو یہ اعزاز اور عالی مقام نصیب نہیں ہوا تھا وہ جنگی ریلیف کی چیف آرگنائز بھی رہی ہیں، بچوں کی بہبودگی انجمن کی صدر بھی رہ چکی ہیں اسپتالوں میں جا کر خود زخمی سپاہیوں کی مدد کرتی ہیں اور مرہم پٹی کرتی ہیں۔

چین میں ایک تحریک جاری کی گئی ہے جسکا نام ہے "حیات نو کی تحریک"، اس کا مقصد چین کی جدید و قدیم متفرق تہذیبوں کو یکجا کرنا ہے، آپ اس میں بھی سرگرمی کے ساتھ حصہ لے رہی ہیں۔

مشہور چینی عالم ڈاکٹر "ہولنگٹن" کو برطانیہ میں چینی سفیر تھے انھوں نے میڈم کو "چین کی ماں" کا خطاب دیا ہے۔ *

بچوں کی دنیا

بے فکرا انسان؟

از جناب جوہر چاندوڑی صاحب پولاناسک

ایک دفعہ ایک راجہ بہت سخت بیمار ہو گیا اور اسے اپنی جان کے لالے پڑ گئے اس نے اپنے علاج معالجے کے واسطے بہتیرے جتن اور امکانی کوشش کی دور دور سے بڑے بڑے مشہور حکیم ویدا اور ڈاکٹر بلائے گئے لیکن کسی کا علاج کارگر نہ ہوا۔

ہزاروں روپیہ پانی کی طرح بہا دئے گئے لیکن مرض میں کوئی افاقہ نہ ہوا۔

راجہ کی حالت دن بدن نازک ہوتی گئی اور آخر اس قدر کمزور و نحیف ہو گیا کہ اب اس کے لئے بستر سے اٹھنا بیٹھنا بھی دشوار تھا راجہ اپنی یہ حالت دیکھ کر زندگی سے مایوس ہو گیا، اس نے سمجھ لیا کہ وہ اب چند گھڑیوں کا مہمان ہے۔

ایک روز ایک سادھو اس طرف آنکلا اسے راجہ کی علالت کی خبر ملی وہ اسی وقت دربار میں پہونچا اور درباریوں نے اوس کو راجہ کے حضور میں پیش کیا۔

سادھو محل میں داخل ہوتے ہی شاہی آداب بجا لایا اور راجہ کو غور سے دیکھنے لگا کچھ گہرے سوچ بچار کے بعد کہنے لگا۔ حضور! زیادہ فکرمند نہ ہوں آپ بہت جلد تندرست ہو جائیں گے، مگر تندرستی حاصل کرنے کے لئے آپ کو کچھ جدوجہد کرنا ہوگی وہ یہ کہ کسی بے فکرے انسان کو تلاش کر کے اس کی صدریا کچھ دن پہنیں پرماتما نے چاہا تو آپ کو جلد اس بیماری سے چھٹکارا ہوگا"۔ یہ کہہ کر سادھو اپنے گھر کو، چلا گیا۔

راجہ یہ سنتے ہی مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا اور اسی وقت اپنے بڑے وزیر کو حکم دیا کہ ایسی صدریا تلاش کر کے پیش خدمت کی جائے، وزیر شاہی حکم کے مطابق اپنے سفر پر روانہ ہو گیا اور اپنے ساتھ دو ایک سپاہی بھی لے لئے بے فکرے انسان کی تلاش میں بیچارا در در کی خاک چھاننے لگا کبھی اسطرف کا رخ کبھی اس جانب کا قصد کرتا غرضکہ وہ دن رات اسی شغل میں مشغول رہنے لگا۔

راستہ میں جو بھی ملتا اس سے دریافت کرتا "کیا تم بے فکرے ہو" لیکن کسی نے بھی یہ نہ کہا کہ ہاں مجھے کسی قسم کی فکر لاحق نہیں، کوئی کہتا میری اولاد نہیں ہے، اور اس فکر نے مجھے بے چین کر دیا ہے، کوئی کہتا! بھئی دولت تو بے شمار ہے مگر اطمینان قلب حاصل نہیں، غرض جتنے منہ اتنی باتیں کہیں سے بھی اسے تسلی بخش جواب نہ ملا آخر کار وہ مایوس ہو گیا، اچانک اس نے دور ندی کے کنارے ایک، سفید ریش انسان کو درخت کے سایہ میں پانی میں پاؤں لٹکائے پتھر پر بیٹھے دیکھا اوسکو یقین ہو گیا کہ خدا کی مخلوق کا یہ انسان ضرور بے فکرا ہے۔

خوشی سے آگے بڑھا اور ہنستے ہنستے اس سے ادب سے پوچھا بابا! کیا تم بے فکرے نہیں ہو؟"۔

وہ بولا ہاں بیٹا! میں بے فکرا انسان ہوں۔ ع۔ع

پردۂ فلم

فلم سازی یا زر پرستی

ہندوستان کی فلموں کے ایک اہم پہلو پر جناب ایاز صاحب دہلوی نے روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کی فلمیں عموماً بے سروپا اور پست کیوں ہوتی ہیں، ہم کو امید ہے کہ ایاز صاحب دہلوی کا یہ مضمون ہندوستانی فلموں سے دلچسپی رکھنے والے حلقہ میں بہت پسند کیا جائے گا۔

ہندوستان میں فلمی صنعت کاروباری اعتبار سے اگرچہ بیحد کامیاب ہے لیکن پھر بھی ہندوستانی فلمیں عموماً ناکارہ اور پست کیوں ہوتی ہیں؟۔

یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جو ان لوگوں کے دماغوں میں برابر چکر لگاتا رہتا ہے، جو ہندوستانی فلموں کے معیار کو موجودہ معیار سے بلند دیکھنا چاہتے ہیں لیکن اگر ہندوستانی فلموں کی کمزوری پر غور کیا جائے گا تو پتہ چلیگا کہ ہندوستانی فلموں میں فنی لحاظ سے جو خامی اور کمزوری نظر آتی ہے اسکا بڑا سبب یہ ہے کہ فلمسازی کے فن نے تجارتی حیثیت اختیار کر لی ہے اور یہ فن ان لوگوں کے ہاتھوں میں آگیا ہے جو اسے فن کے اعتبار سے نہیں بلکہ نفع بخش کاروبار کے لحاظ سے آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔

فلمسازی کے فن سے روپیہ کمانا کوئی بری بات نہیں ہندوستان سے کہیں زیادہ امریکہ والے اس فن سے پیدا کر رہے ہیں لیکن ہندوستان اور امریکہ فرق یہ ہے کہ ہندوستان کے فلمساز تو محض روپیہ کمانا چاہتے ہیں خواہ یہ فن اور صنعت بدنام ہی کیوں نہ ہو جائے لیکن امریکہ، والے جہاں اس صنعت سے روپیہ کمانا چاہتے ہیں وہاں اسے فنی لحاظ سے بھی ابھارنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

امریکہ میں فلموں کو فنی لحاظ سے مکمل بنانے کے لئے کیا کچھ کیا جاتا ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ امریکہ میں ہر ایک فلم عام نمائش سے قبل نقادان فن کو دکھائی جاتی ہے ان سے پوچھا جاتا ہے کہ آیا یہ فلم نمائش کے قابل ہے یا نہیں چنانچہ ان کی رائے کو پیش نظر رکھتے ہوئے فلموں کے ہزاروں فٹ کے ٹکڑے بدل دئے جاتے ہیں اور اکثر اوقات بہت مکمل فلموں کو صرف اسی لئے نمائش میں پیش نہیں کیا جاتا کیونکہ نقادان فن نے ان کو فنی لحاظ سے پست قرار دیا ہے۔

اسکے برخلاف ہندوستان میں بدتر سے بدتر اور مضحکہ انگیز فلم صرف اس مقصد کو پیش نظر رکھکر نمائش کیلئے پیش کر دی جاتی ہے کہ اس سے روپیہ آئے خواہ فلم کمپنی اور صنعت کتنی ہی کیوں نہ بدنام ہو جائے۔

ہندوستان کے فلمساز اگر ٹھنڈے دل سے غور کرینگے تو انکو معلوم ہوگا کہ یہ ان کی زر پرستی فلمی تجارت کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا رہی بلکہ ان کی زر پرستی نے فنی لحاظ سے ہی نہیں بلکہ تجارتی اعتبار سے بھی فلمی صنعت کی ترقی کو کمزور اور دھیما کر دیا ہے۔

لہذا صنعت کا اور خود فلمسازوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ ہندوستان کی فلموں کو بہتر سے بہتر بنایا جائے اور انکی معیاری پستی کو دور کیا جائے اور ان میں مادہ

اقوال زریں

دھوکہ کھانا دھوکہ دینے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

کفایت شعاری بہت اچھی آمدنی ہے۔

قرض محبّت کی قینچی ہے۔

ضمیر کی آواز کچلنے والے لوگ جلد ہی اپنی خودداری سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

ہمیشہ کوشش پر بھروسہ کرنا چاہئے اتفاقات پر بھروسہ کرنا عقلمندوں کا شیوہ نہیں۔

بھید جب دو لبوں کے درمیان زبان سے نکلا تو زمانہ بھر میں پھیل کر شائع ہو گیا۔

... وقت چہرہ رگڑتے ہیں اور ماں اپنے بچہ کا چہرہ چومنے کی بجائے اسے زبان سے چاٹتی ہے ان اقوام میں بوسہ کا مُطلق رواج نہیں ہے، بعض اقوام تو بوسہ کے نام تک سے واقف نہیں۔

موج تبسم

ماں:۔ دیکھو بیٹا لڑکے بہت شریر ہوتے ہیں ان سے علٰحدہ رہنا ہی اچھا ہے۔
بیٹا:۔ ہاں اماں جان آپ درست فرماتی ہیں۔ اسی وجہ سے تو میں مدرسہ نہیں جاتا۔

ایک بیوقوف:۔ مردے شہر میں نہیں دفنانا چاہئیں۔
دوسرا:۔ کیوں؟
پہلا:۔ اس لئے کہ وہاں کی آب وہوا اچھی نہیں ہے

امیر آدمی:۔ بھیک مانگنا کوئی اچھا کام نہیں
گداگر:۔ میں نے آپ سے صرف پیسہ مانگا ہے صلاح نہیں مانگی۔

ایک جولاہا (اپنے ساتھی سے) جو ایک کشتی میں سوار تھے، اور کشتی طوفان میں آگئی تھی: (کہیں کشتی ڈوب نہ جائے)۔
دوسرا:۔ ڈوب جائے تو ہماری بلا سے۔ کشتی ڈوبنے کا غم کشتی والے کو ہوگا نہ کہ ہمیں تمہیں

دلچسپ معلومات

خواب دیکھنے کی عمر!

خواب سب سے زیادہ ۲۰ سے ۲۵ سال تک کی عمر کے نوجوان دیکھا کرتے ہیں طلبا زیادہ تر خواب دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں، بالخصوص ... میں کام کی کثرت اور امتحانات کے دنوں میں انھیں بہت زیادہ خواب نظر آتے ہیں۔

کسی شخص کی ذہنی زندگی کے تنوع اور اس کی فکری مصروفیت کے ساتھ خوابوں میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے، عمر بڑھنے کے ساتھ خوابوں میں کمی ہو جاتی ہے اور بڈھے لوگوں کو بہت کم خواب نظر آتے ہیں

اظہار محبّت کے لئے ناک رگڑنیوالے

آپ کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوگی کہ دنیا میں ایسی بھی عجیب وغریب قومیں موجود ہیں جو محبت کا اظہار ناک رگڑ کر کرتی ہیں۔

چنانچہ جزیرہ سوسائٹی سینڈوچ اور ملایا کی متعدد اقوام ناک رگڑ کر محبت کا اظہار کرتی ہیں آسٹریلیا کے قدیم باشندے اظہار محبت کے ...

عالم نسواں

بقیہ صفحہ (۳) کالم (۳) سے آگے

شاید ہی کسی عورت کی زندگی اس قدر مصروفیت میں گذری ہو جس قدر میڈم چیانگ کائی شیک کی گذری ہے اور شاید ہی کسی عورت نے اس قدر مختلف النوع کاموں اور ذمہ داریوں کو سنبھالا ہو جس قدر کہ انھوں نے سنبھالا ہے۔

مسز روز ویلٹ!

مسز روز ویلٹ کو بھی اپنے ملک میں وہی حیثیت حاصل ہے اور وہی شرف اعتماد وعروج کا فخر حاصل ہے جو میڈم چیانگ کائی شک کو چین میں حاصل ہے اگرچہ انھیں ترقی وشہرت کے بام اوج پر پہونچنے کے لئے اس قدر مشقت نہیں کرنی پڑی جس قدر کہ میڈم کو کرنی پڑی ہے کیونکہ امریکہ کے صدر کی بیوی کو اپنے شوہر کے معزز ودقیع عہدہ کی وجہ سے پہلے ہی کافی شہرت وتوقیر میسر آجاتی ہے!

ان کی عمر ۵۸ سال کے قریب ہے اور ان کی زندگی بھی گوناگوں مصروفیتوں میں گذرتی ہے ان کے شوہر کی مصروفیت تو حیرت انگیز ہے ہی لیکن مسز روز ویلٹ کی ڈائری بھی کچھ کم حیرت افزا ثابت نہیں ہوتی۔

وہ لیکچرار ہیں، مصنفہ ہیں، اور بڑی زبردست مسافر ہیں، ریڈیو اور اخباروں کے لئے اپنے شوہر کی سیاسی حمایت میں ہر وقت کچھ نہ کچھ بولتی اور لکھتی رہتی ہیں دور دور کے لمبے سفر کرتی ہیں اور سیاسی باتوں میں رائے دیتی ہیں

سال میں کم ازکم ڈیڑھ سو لیکچر دیتی ہیں اور ہر مجمع میں سامعین کے لئے نئے موضوع پر گفتگو کرتی ہیں ایک سینڈیکیٹ کے لئے ہفتہ میں چھ اخباروں کو دئے جانے کے لئے مضمون لکھتی ہیں، ہوٹل کے کمروں میں مصروفیت میں بچائے ہوئے لمحوں میں اور نہایت عجیب وغریب موقعوں پر مضمون لکھتی ہیں حد یہ ہے کہ ٹیکسی تک میں مضمون لکھ سکتی ہیں۔

اور ان تمام کاموں میں گھنٹہ کی سی پابندی عمل میں لاتی ہیں، عملی کاموں کی گوناگوں نوعیت اور انتھک ومسلسل سیاسی وسماجی کاموں میں ان کی مصروفیت ان کے شوہر کو بھی بعض اوقات متحیر کر دیتی ہے۔

اٹلی پر اتحادی ہوائی جہازوں کے حملے

روم ۲۲ر جون۔ سوموار کو اٹلی کا جو کمیونک شائع ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے اٹلی میں دور دور تک حملے کئے نیپلز، نوگو، کلابریا، سان گودانی، کاسٹل، ویٹرانو، اور سائر اکیوس کے علاقوں پر بم گرائے۔

افسانہ

”گناہ عظیم“

ایک فرانسیسی افسانہ کا آزاد اردو ترجمہ

محبّت بعض اوقات ان زاہدان خشک کے دلوں میں ایک لہر سی پیدا کر دیتی ہے جو نہ صرف حسن وعشق بلکہ لفظ محبت سے قطعی ناآشنا ہیں، ذیل کا افسانہ بھی ایک زاہد خشک کی نہایت ہی دلکش داستان ہے جسے فرانس کے مشہور افسانہ نگار ”ماپاسان“ نے بڑی ہی قابلیت کے ساتھ پیش کیا ہے۔

محافظ دفتر کی بیوی نے رازدارانہ طور پر اس سے کہا ”تمہاری بھانجی ایک مرد کی محبّت میں مبتلا ہو گئی ہے“ پادری ڈاڑھی مونڈنے کیلئے اپنے سارے منھ پر صابون ملنے کا عمل کر رہا تھا۔

محافظ دفتر کی بیوی کے منھ سے یہ بات سنکر، اس کا ہاتھ رک گیا اور تیوری پر شکنیں نمودار ہو گئیں پھر بولا:۔ ”تم کو غلط فہمی ہوئی ہوگی!“۔

پادری صاحب اگر میں جھوٹ کہتی ہوں تو مجھ پر خدا کی مار پادری نے جواب میں کچھ نہ کہا وہ کچھ سوچنے لگا پھر ایک لمحہ کے بعد بولا اس کا ثبوت؟۔

”ثبوت“ محافظ دفتر کی بیوی نے کہا اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر رات جب کہ تمہاری بہن سو جاتی ہیں وہ گھر سے نکل کر دریا کے کنارے پہونچتی ہے وہاں وہ دونوں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔“

پادری کے ہاتھ سے برش گر پڑا وہ غصہ کے مارے اپنی نشست گاہ سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے ہاتھ و پاؤں لرزاں تھے وہ بولا دیکھو ذرا سوچ سمجھ کے بات کہنا۔“

محافظ دفتر کی بیوی اوس کے جوش اور غصہ میں بھر جانے سے کچھ گھبرائی تو ضرور مگر اس نے اپنے اوپر گھبراہٹ کا اثر طاری نہ ہونے دیا ”بولی جی ہاں“ خوب سوچ سمجھ کر صحیح کہہ رہی ہوں“

پادری نے صابن پونچھ ڈالا اور کمرے میں ادھر اودھر ٹہلنے لگا بڑے اضطراب اور کرب کے عالم میں، کھویا ہوا سا۔

محافظ دفتر کی بیوی سے اس کی اور کوئی بات نہیں ہوئی وہ کچھ دیر خاموش کھڑی رہی جب پادری نے اس کی طرف مزید توجہ نہ دی تو وہ چلی گئی۔

پادری کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد دوبارہ اس جگہ پر آیا جہاں پر بیٹھا ہوا وہ ڈاڑھی مونڈنے کے لئے، چہرے پر صابن مل رہا تھا اور دوبارہ صابن مل کر ڈاڑھی مونڈنے لگا مگر صرف ناک سے کان تک ڈاڑھی بنانے میں اس نے تین جگہ اپنے چہرے کی جلد کو کاٹ ڈالا وہ اپنے خیالات میں منہمک تھا جن میں غصہ اور اضطراب کے عناصر بھی شامل تھے۔

جس مسئلہ میں وہ بہت دنوں سے الجھا ہوا تھا آج وہ مسئلہ زیادہ سے زیادہ خوفناک شکل میں اس کے سامنے آگیا وہ مذہب کی جنگ میں کامیاب مجاہد کا درجہ حاصل کر چکا تھا مگر اس مسئلہ کو حل کرنے میں وہ ناکام تھا کہ خدا نے عورت میں یہ کیا جذبہ رکھدیا ہے۔

اس نے اپنی جلد پر سے خون پونچھتے ہوئے خود سے سوال کیا، کیا مجھے اپنے ہی گھر میں شکست ہوگی؟“ اور پھر خاموشی کے ساتھ وہ اس سوال کا جواب سوچنے لگا

اس کا خیال تھا کہ اس نے خدا کو خوب اچھی طرح سے پہچان لیا ہے اور خدا کے کارخانے اور اس کے طریق کار سے اسے پوری پوری واقفیت حاصل ہو چکی ہے اس کے اعتقادات کی پختگی نے بھی اسے یہی یقین دلایا تھا کہ وہ خدا کی ہستی اور اس کے کاموں کو خوب اچھی طرح سمجھ گیا ہے۔

مگر جب یہ سمجھ کر اس کا دل اطمینان کی لہریں لیتا ہوتا کہ وہ خدا کو خوب اچھی طرح سمجھ چکا ہے تو ایک سوال پیدا ہوتا خدا نے عورت کو اس جذبہ کے ساتھ کیوں پیدا کیا ہے جسے عرف عام میں محبت کہتے ہیں اس سوال کا جواب اسے بہت کافی سوچنے اور غور کرنے کے باوجود مہیا نہ ہوتا۔

اس سوال کا جواب مہیا نہ ہونے سے جو بےچینی اور اضطرابی اسے محسوس ہوا کرتی تھی اوس وقت وہ بےچینی اور جھنجھلاہٹ اپنی انتہا کو پہونچ گئی۔

”میری بھانجی“ اس نے سوچا کیا وہ بھی اس لعنت میں گرفتار ہے!!“۔

پادری کی جھنجھلاہٹ کی وجہ یہ تھی کہ دنیا کی اور تمام اشیاء کی علت غائی اس کی سمجھ میں آجاتی تھی مگر محبت کے وجود کا سبب اسے معلوم نہ ہو سکا۔

اس کے خیال میں خدا نے صبح اس لئے بنائی کہ ہم رات کے خواب شیریں سے تازہ دم ہو کر اٹھیں دن اس لئے بنایا گیا کہ ہماری کھیتیاں پکیں بارش اس لئے ہوتی ہے کہ یہ کھیتیاں سیراب ہوں اور دن کے خاتمہ پر شام اس لئے آتی ہے کہ ہم آرام کریں اور رات کے پر کیف سناٹے میں خواب راحت کے لطف سے ہمکنار ہوں۔

لیکن عورت اور عورت کا یہ جذبۂ عشق ومحبت اس کی کوئی علت غائی اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی، اس لئے اسے عورتوں سے نفرت سی ہو گئی تھی بلا ارادہ اور بلاوجہ طبعًا وہ انھیں ادنےٰ درجہ کی مخلوق خیال کرتا تھا۔

اس کے خیال میں یہ مخلوق اسی حالت میں مکمل اور اعلےٰ پائے کی حسین بن سکتی تھی جب یہ اپنی زندگی مقدس کلیسا کی خدمت کیلئے وقف کر کے راہبہ بن جائے اور ساری عمر مرد کی صورت دیکھے بغیر خدا کی تمہید وتقدیس میں بسر کر دے۔

اس کی ایک بھانجی تھی جو اپنی ماں کے ساتھ ایک چھوٹے سے مکان میں گرجاگھر کے قریب رہتی تھی پادری نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنی بھانجی کو راہبہ بنائیگا۔

آج اس کے بارے میں یہ معلوم کر کے کہ وہ کسی مرد کے عشق میں مبتلا ہے، پادری کو ایک بڑی اور ناقابل بیان تکلیف محسوس ہوئی۔

تمام دن پادری پر رنج اور غصّہ کی شدید کیفیت طاری رہی وہ بار بار سوچتا تھا کہ اس چھوکری نے مجھ کو بڑا دھوکا دیا، میں تو اسے مقدس کلیسا کی راہبہ بنا کر، عورت پن کی کمزوری سے دور لیجانے کی کوشش کر رہا ہوں مگر یہ اسی کمزوری کا شکار بنی ہوئی ہے۔

بھانجی کا بھولا بھالا مکھڑا اس کی نظروں کے سامنے آموجود ہوا۔

جب پادری اس کے سامنے نصیحت اور خدا پرستی کی باتیں بیان کرتا تھا تو وہ بےاختیار ہنس دیا کرتی تھی اکثر جب وہ گرجا کے صحن میں گھاس کے قطعوں پر پھولوں کی کیاریوں کے درمیان اپنی بھانجی کو ساتھ لیکر ٹہلتا، ہوتا تھا اور اس کے سامنے خدا کی قدرت اور اس کی عظمت وبزرگی کی باتیں بیان کرتا ہوتا تھا تو وہ آسمان سبزہ زار اور پھولوں کی جانب بڑی پرمسرت نظروں سے دیکھا کرتی تھی۔

پادری یہ سمجھا کرتا تھا کہ لڑکی پر میری باتوں کا اثر پڑ رہا ہے اور وہ خدا کی قدرت کے جلوؤں کو خوش ہو ہو کر دیکھ رہی ہے۔

پادری نے اپنی بھانجی کی ان باتوں کا خیال کرتے ہوئے دانت پیس کر اور دونوں مٹھیاں باندھ کر کہا اب میں سمجھا اسے ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

ایسے موقعوں پر جب پادری اس کو نصیحت کی باتیں بتایا کرتا تھا وہ دوڑ کر کسی تتلی کو پکڑ لایا کرتی تھی اور خوشی میں چلا کر کہتی تھی، دیکھئے ماموں جان یہ کیسی رنگین اور خوبصورت ہے، جی چاہتا ہے کہ اس کے خوشنما رنگ کے پروں کو چوم لوں“۔

پادری کو اس کی یہ بات اس وقت بہت بری معلوم ہوئی کیونکہ چومنے کا جذبہ بھی تو اسی نامراد جذبۂ محبت کا ایک جزو ہے۔

(باقی برصفحہ ۶ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

فیلڈ مارشل ویول ہندوستان کے وائسرائے بنا دئے گئے

جنرل آکن لیگ فیلڈ مارشل ویول کی جگہ ہندوستان کے کمانڈر انچیف ہونگے

نئی دہلی ۱۸ جون ایک سرکاری کیمونک مظہر ہے کہ آج نمبر۱۰ ڈاوننگ اسٹریٹ (وزیراعظم برطانیہ) کے دفتر سے حسب ذیل اعلان شائع ہوا ہے۔

ملک معظم نے ازراہ نوازش فیلڈ مارشل سر آرچیبالڈ پرسیول ویول کو لارڈ لن لتھگو وائسرائے ہند کی جگہ ہندوستان کا گورنر جنرل مقرر کرنا منظور کرلیا ہے جو آیندہ ماہ اکتوبر میں ریٹائر ہو رہے ہیں ملک معظم نے فیلڈ مارشل ویول کو ہندوستان میں لارڈ لن لتھگو کی جگہ اپنا نمایندہ مقرر کیا ہے وہ ہندوستانی ریاستوں کے معاملہ میں ملک معظم کے نمایندے کی حیثیت سے کام کریں گے۔

مزید براں ملک معظم نے جنرل آکن لیگ جنرل ویول کی جگہ ہندوستان کا کمانڈر انچیف اور وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر کرنا، منظور کرلیا ہے، فیلڈ مارشل ویول جو آج کل برطانیہ میں ہیں اب کمانڈر انچیف کا عہدہ ترک کردیں گے اور آیندہ شروع سرما میں ہندوستان کے وائسرائے کا عہدہ سنبھالنے کے لئے ہندوستان تشریف لے آئیں گے بدیں وجہ جنرل آکن لیگ فوراً ہی ہندوستان کے کمانڈر انچیف بن گئے ہیں۔

یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے کمانڈر انچیف کو جاپان کے خلاف لڑائی کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کردیا جائے اور اس مقصد کے لئے پوربی ایشیا کی ایک علیحدہ کمان مقرر کی جائے اس معاملہ کے متعلق ایک اور اعلان جلد ہی کیا جائے گا۔

فیلڈ مارشل ویول ہندوستان کے پہلے فوجی وائسرائے ہیں جو ہندوستان کے کمانڈر انچیف کے عہدے کی مدت پوری کرنے کے بعد یہاں کے گورنر جنرل اور وائسرائے مقرر کئے گئے ہیں۔

کرپس اسکیم پر بات چیت کے دوران میں انھوں نے فوجی معاملات کے علاوہ سیاسی معاملات پر بھی دھیان دیا تھا، راشٹرپتی مولانا ابو الکلام آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو نے کرپس اسکیم پر تبادلۂ خیالات کے سلسلہ میں مارشل ویول سے بھی ملے تھے اور انھوں نے مارشل ویول سے بہت دیر تک بات چیت کی تھی اس ملاقات کے بعد مولانا ابو الکلام آزاد نے فرمایا تھا کہ مارشل ویول سے بہت دیر تک بات چیت کی تھی اس ملاقات کے بعد راشٹرپتی مولانا ابو الکلام آزاد نے فرمایا تھا کہ مارشل ویول سے ان کی جو بات چیت ہوئی ہے اس کی نوعیت مفصل بجائے فوجی سیاسی بہت زیادہ تھی تقریباً ۲۳ سال قبل وہ ہندوستان کے کمانڈر انچیف بن کو ہندوستان آئے تھے۔

ہندوستان کی اتر پچھمی سرحد پر نکا خیل کے علاقہ میں وہ لڑائی میں شامل ہوئے تھے۔

ٹنڈر نوٹس

کانپور میونسپلٹی

۹ ہزار من بھوسہ اور ۵ ہزار من کھلی کی سپلائی کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں ٹنڈرس کے داخلہ کی مدت ایک مہینہ ہے۔

ضمانت سات سو پچاس روپیہ -/750

رقم بیعانہ (زرپیشگی) پانچ سو روپیہ -/500

(۲) ٹنڈرس ۵ رجولائی ۱۹۴۳ء کے ۳½ بجے شام تک دفتر میں لئے جاویں گے اور اس کے بعد کوئی ٹنڈر نہیں لیا جائے گا۔

(۳) میونسپل خزانہ میں بیعانہ (زرپیشگی) کی رقم پانچ سو روپیہ -/500 نقد جمع کرنے کی اصل رسید ہر ٹنڈر کے ساتھ ہونا چاہئے، بغیر رسید کے کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(۴) ہر ٹنڈر ایک مہر بند لفافہ میں ہونا چاہئے اور جس کے اوپر یہ لکھا ہونا چاہئے۔ ”متذکرہ بالا کام کے لئے ٹنڈر“ اور پتہ ایگزیکٹو آفیسر میونسپل بورڈ کانپور کا ہونا چاہئے۔

(۵) ہر ایک چیز ایک سیر بطور نمونہ کے ٹنڈر کے ساتھ بھیجنا چاہئے، نمونے کے پیکٹس باقاعدہ مہر بند ہونا چاہئے، اور ٹنڈر بھیجنے والے کا نام اور پتہ پیکٹ کے اوپر بہت صفائی کے ساتھ لکھا ہونا چاہئے۔

(۶) کم سے کم نرخ کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کے لئے بورڈ پابند نہیں ہے، اور اس کے نامنظور کرنے کے وجوہات نہیں بتائے جائیں گے۔

(۷) اتوار اور چھٹیوں کے علاوہ کسی بھی کام کے دن ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام تک کے درمیان دیگر۔ اطلاعات میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے دفتر سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

(۸) منظور کئے ہوئے ٹنڈر کو اپنے ٹھیکہ کے پورا کرنے کے لئے ضمانت کے طور پر سات سو پچاس روپیہ -/750 کی رقم نقد اور جمع کرنا ہوگی۔

(۹) ٹھیکہ داروں کو نرخ الفاظ اور ہندسوں دونوں میں لکھنا ہوں گی، ورنہ ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائیگا

(۱۰) دوسرے کاموں کے لئے جمع کی ہوئی بیعانہ (زرپیشگی کی رقم) قابل تبادلہ نہیں ہے۔

(۱۱) اگر ٹنڈر بھیجنے والا اپنا ٹنڈر داخل کردینے کے بعد اوس کو واپس لینا چاہے گا تو اس کی بیعانہ (زرپیشگی) کی رقم ضبط کرلی جائے گی۔

(۱۲) ٹنڈر کے منظور ہو جانے کی تاریخ سے سات دن کے اندر معاہدہ کو پورا کرنے میں ناکامیاب، ہونے کی حالت میں بیعانہ (زرپیشگی) کی رقم ضبط کرلی جائے گی۔

(۱۳) ۶ رجولائی ۱۹۴۳ء کے بورڈ کی میٹنگ میں ٹنڈرس کھولے جائیں گے۔

محمد حبیب اللہ

ایگزیکٹو آفیسر میونسپل بورڈ۔ کانپور۔

جرمنی اور روس کا نقصان

لنڈن ۲۲ جون روس اور جرمنی کے درمیان لڑائی چھڑے آج دو سال پورے ہوگئے ہیں روس کے محکمہ اطلاعات جنگ نے آج ایک طویل بیان شایع کیا ہے جس میں بتلایا ہے کہ جرمنی اور روس کا ابتک کتنا نقصان ہوچکا ہے روسی بیان کے مطابق جرمن فوج کے ۶۴ لاکھ آدمی ہلاک ہوئے یا قید کئے گئے اس کے مقابلہ میں روسی فوج کے ۴۲ لاکھ آدمی ہلاک ہوئے یا قیدی بنائے گئے۔ جرمنی کے ۴۲۴۰۰ ٹنک برباد ہوئے اس کے مقابلہ میں روس کے ....۳۰ ٹنک برباد ہوئے۔ جرمنی کے ...۴۳ ہزار ہوائی جہاز برباد ہوئے اور روس کے ۳۰۰۰۰ ہزار ہوائی جہاز برباد ہوئے جرمنی کے ۵۶ ہزار توپیں برباد ہوئیں اور روس کی ...۳۵ ہزار توپیں کام آئیں۔

جبرالٹر میں اتحادی بیڑہ

لندن ۲۱ جون اتوار کو لالینا سے جرمن خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ فوجیں اتارنے والے پانچ ہوائی جہاز جبرالٹر سے اتری افریقہ کی طرف روانہ ہوگئے ہیں ان پر دو دو ہوا ساز توپیں چڑھی ہوئی تھیں ان کے ہمراہ پانچ تجارتی جہاز بھی گئے ہیں۔

برطانیہ کا ایک ہوائی اڈہ والا جہاز ایک کروزر ۱۴ مار جہاز امریکہ کے تین مار و جہاز معہ ایک فرانسیسی مارو جہاز کے جبرالٹر کی بندرگاہ میں لنگر ڈالے پڑے ہوئے ہیں (رائٹر) الجیرس کی کھاڑی میں ساٹھ تجارتی جہاز لنگر انداز ہیں ان میں ٹنک افواج بردار جہاز بھی شامل ہیں۔ (رائٹر)

کلکتہ پر ہوائی حملے کا خطرہ

لنڈن ۲۳ جون۔ معاصر ”ٹائمز“ کے فوجی نامہ نگار نے کل لنڈن میں رائل ایمپائر سوسائٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شانت مہاساگر میں سب سے پہلے برما روڈ کو دوبارہ کھولنے کیلئے جنگ شروع کرنا ہوگی اور رنگون سے اسکے لئے حملہ شروع کرنا ہوگا۔

اس نامہ نگار نے مزید کہا کہ یہ تمام جنگ یورپ کی جنگ کیساتھ جاری نہیں رکھی جاسکتی اور روس اتحادی قوموں کا سب سے بڑا امدادگار ہے، مجھے اسکا یقین نہیں ہے کہ محض ہوائی طاقت کے ذریعہ جاپان کو شکست دی جاسکتی ہے، لیکن جب جاپانیوں برطانیہ اور امریکہ کی سمندری طاقت کی بھی چوٹیں سہنا پڑینگی تو سب حقیقت حال ان پر روشن ہو جائے گی۔

مجھے امید نہیں کہ جاپانی ہندوستان پر کوئی کامیاب فوج کشی کرسکیں گے لیکن اگر جاپانی اپنے انتظامات میں کامیاب ہوگئے تو کلکتہ پر بمباری کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ جاپان میں بری اور بحری جہاز تیار کئے جا رہے ہیں۔

باجلاس جناب اسسٹنٹ کلکٹر صاحب بہادر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۲۷۵۸

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور مقام بلہور۔ ضلع کانپور۔

ڈاکٹر سرجے پی سری واستو صاحب زمیندار مدعی

بنام:- منگلی مدعا علیہ۔

بنام منگلی ولد جھنگا قوم اہیر ساکن موضع گدنپور اہیر پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲ رماہ جولائی ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔

پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔، اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری کے مسموع اور فیصلہ ہوگا۔ مم۔

مم بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ ماہ جون ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت مہر عدالت

حکومت یوپی کا دفتر لکھنؤ میں

نینی تال ۱۸ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی۔ گورنمنٹ کا دفتر یکم جولائی کو لکھنؤ کو واپس پہونچ جائے گا۔

درہ برینر بند کردیا گیا

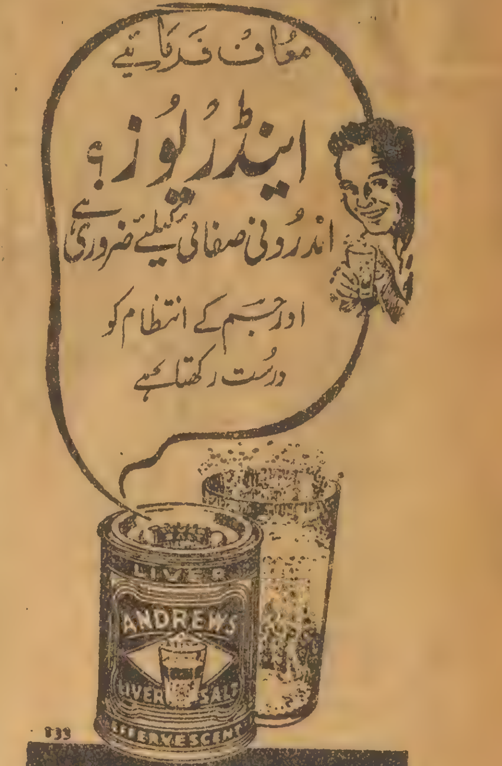
لندن ۱۹ رجون۔ ماسکو سے خبر ملی ہے کہ نازیوں نے جرمنی اور اٹلی کے درمیان درہ برینر کو بالکل بند کردیا ہے۔

انگریزی فوج ترکی سرحد پر جمع ہوگئی

لندن ۱۹ رجون۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد میں برطانی فوج ترکی کی دکھنی سرحد پر جمع ہوگئی ہے۔

جبرالٹر میں جنگی جہازوں کا بیڑہ

لندن ۲۳ رجون۔ جرمن ریڈیو نے کل رات کہا کہ دو بڑے برطانی جہاز جو فوجیں اتارنے کے سامان سے لیس تھے منگل کی صبح کو جبرالٹر پہونچے اور فوراً ہی بحر روم کیلئے واپس



امریکہ کی ہڑتال ختم ہوگئی

امریکہ کی کوئلہ کی کانوں کے ۵ لاکھ ۸۰ ہزار مزدوروں نے جو ہڑتال کی تھی وہ اب ختم ہوگئی ہے، مزدوروں کی یونین کے صدر مسٹر جان لوئیس نے تمام مزدوروں کو کام پر واپس جانے اور مسٹر ہیرلڈ اکس وزیر داخلہ امریکہ کی ہدایتوں پر عمل کرنے کا حکم دیدیا ہے۔

مزدوروں کے لیڈروں اور حکومت کے نمائندوں کے درمیان سمجھوتہ ہوا ہے، اس پر ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۳ء تک عمل ہوگا۔ (رائٹر)

نیوگنی میں میدانی لڑائی

لندن ۲۲ جون دکھن پچھمی پیسفک سے لڑائی کی جو خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ نیوگنی میں میدانی لڑائی پھر چھڑ گئی ہے، جاپانیوں نے مولو کے علاقے میں اتحادی صفوں پر حملہ کیا، سو جاپانی مارے گئے جاپان کے سمندری ہوائی جہازوں نے آرڈ کے ٹاپو پر حملہ کیا ایک ہوائی جہاز برباد کر دیا گیا، سوموار کو امریکی ہوائی جہازوں کی ایک بڑی ٹکڑی نے سولومن کے جاپانی ٹھکانوں پر حملہ کیا منڈا میں جارجیا کو نشانہ بنایا امریکی ہوائی جہازوں نے کھیلی پر بھی حملہ کیا۔

لندن اور علاقوں پر بمباری

لندن ۲۳ جون۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۲۱ جون کی رات کو دکھنی اور دکھنی پوربی انگلستان کے بعض حصوں پر کچھ جرمن ہوائی جہازوں نے سرگرمی دکھلائی۔

ان علاقوں میں اور لندن کے علاقہ پر بم گرائے جن سے معمولی نقصان ہوا اور چند آدمی ہلاک و زخمی ہوئے ایک جرمن ہوائی جہاز گرا لیا گیا کل صبح لندن کے علاقہ میں دوسری بار ہوائی حملہ کا الارم بجایا گیا۔

روہر پر سات سو انگریزی ہوائی جہازوں کا حملہ

لندن ۲۲ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات شہر کریفلڈ پر بڑے زور کا حملہ کیا ہمارے ۴۴ ہوائی جہاز لاپتہ ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ کل رات کو ہوائی لڑائی میں سات سو ۷۰۰ ہوائی جہازوں نے حصہ لیا، جرمنی کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ کریفلڈ پر بمباری سے بھاری نقصان ہوا، کریفلڈ روہر سے دس میل پچھم کو ہے اور اس کی آبادی ۱۷۰۰۰۰ ہے یہ ایک بہت بڑا صنعتی شہر ہے، اس شہر پر یہ بائیسواں حملہ تھا۔

امریکی ہوائی جہازوں کی ایک بڑی ٹکڑی نے روہر اور بلجیم پر حملے کئے، انگریزی ہوائی جہازوں نے فرانس پر بھی اڑان کی، آج اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ، ۲۹ مئی کو انگریزی ہوائی جہازوں کے حملہ سے شہر وائرٹال بالکل برباد ہوگیا اس کی آبادی تقریباً دو لاکھ ہے یہ شہر بالکل نیست و نابود ہوگیا ہے۔

اس سے پہلے جرمنی کا کوئی اور شہر اس طرح نیست و نابود نہیں ہوا تھا۔

وزیر جنگ برطانیہ مشرق وسطی پہونچگئے

قاہرہ ۲۳ جون۔ اتری افریقہ کے اتحادی، ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ، کے وزیر جنگ سر جیمز گرگ اور ہوائی محکمہ کے وزیر۔ سر ارچبالڈ سنکلیر مشرق وسطی کے علاقہ میں پہونچ گئے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ وہ ان علاقوں میں برطانی فوجوں کا معائنہ کریں گے۔

جرمنوں کا صفایا کر دیا گیا

لندن ۲۲ جون ماسکو سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اتری ڈونٹز پر بہتر پوزیشن حاصل کرنے کے لئے جرمن اور روسی فوجوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں نے رات کے وقت دریا کو پار کیا۔

روسی اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ جو جرمن فوج دریا عبور کر گئی تھی اسکا صفایا کر دیا گیا اور روسی صحیح سلامت واپس آئے اس کے سوا میدانی مورچہ پر بالکل خاموشی ہے روسی ہوائی فوج جرمن صفوں کے پیچھے برابر حملہ کر رہی ہے

افسانہ

"گناہ عظیم"

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

مگر اس وقت تو پادری کو اپنی بھانجی کی اس بات کا خیال کر کے کراہیت سی آنے لگی۔

رات آگئی۔ کھانا کھانے کے بعد اس نے کچھ پڑھنے کی کوشش کی مگر اس پر غصہ کا جذبہ اسقدر شدت کے ساتھ طاری تھا کہ وہ کچھ بھی نہ پڑھ سکا دس کا گجر بجا تو اس نے اپنا موٹا ڈنڈا اٹھایا اور باہر نکل آیا۔

دروازہ کھولتے ہی چاندنی رات نے اس کا استقبال کیا، سامنے سبزے اور پھولدار درختوں پر چاند کی کرنوں کو رقص کرتے ہوئے دیکھ کر وہ مبہوت سا ہو گیا اور اسے ایسا محسوس ہوا گویا غصہ اور طیش کی گرم فضا میں سے نکل کر وہ چاندنی رات کی ٹھنڈی ٹھنڈی سہانی اور تسکین بخش فضا میں قدم رکھ رہا ہے گرجا کے جس حصہ میں اس کا بنگلہ تھا وہاں پھولوں سے لدے ہوئے درخت چاند کی دلکش روشنی میں، ایک متوالی اور ساکت ادا کی ساتھ کھڑے تھے۔

ان کی نرم و نازک شاخیں اس وقت سبز نہیں بلکہ نقرئی معلوم ہو رہی تھیں اور ان کا سایہ روشوں پر پڑ رہا تھا ایک شاندار اور ہری بھری بیل دیوار پر منڈھی ہوئی تھی اور بہت ہی خوشنما معلوم ہو رہی تھی، اس کے پھولوں کی خوشبو فضا میں پھیل پھیل کر عطر بیزی کر رہی تھی گویا عطر میں بسا ہوا کوئی فرشتہ باغ کے کسی گوشہ میں آ بیٹھا ہے۔

پادری پر اس دلفریب منظر کو دیکھ کر نشہ کی سی کیفیت طاری ہوگئی اور وہ مبہوت سا ہو کر آگے بڑھنے لگا۔

اپنے مختصر سے چمن سے نکل کر وہ کھلے میدان میں آیا جو چاندنی رات کی سکون بخش فضا میں محو خواب معلوم ہوتا تھا۔

میدان کے آگے نشیب کی طرف ندی اپنے، دلفریب پیچ و خم کو لئے ہوئے بہی جا رہی تھی اس کے کنارے پھولوں سے لدے ہوئے درخت کھڑے تھے جو چاندنی رات میں جگمگ جگمگ کرکے بہنے والی ندی کے اس نازک اور حسین خرام کے معطر تماشائی معلوم ہوتے تھے۔

پادری کچھ دیر کیلئے نشیب کے سرے پر رک گیا اور اس منظر کو مبہوت ہو کر دیکھتا رہا اسے ایسا کچھ محسوس ہو رہا تھا گویا یہ منظر اس کی روح کی گہرائیوں میں اترا چلا جا رہا ہے۔

دفعتاً اس نے دیکھا کھیت کے کنارے پر درختوں کی خوبصورت شاخوں کی محراب کے نیچے دو سائے ایک دوسرے سے ملے ہوئے چل رہے ہیں۔

ایک مرد تھا دوسری عورت تھی، مرد دراز قد انسان تھا، اس کا ایک ہاتھ عورت کی کمر کے گرد تھا اور دوسرے ہاتھ میں اس نے عورت کا ایک ہاتھ، تھام رکھا تھا۔ وہ چلتے چلتے رک جاتے اور ایکدوسرے کے آغوش میں جذب ہو کر ایک دوسرے کو چومنے لگتے تھے، پادری کو ایسا معلوم ہوا گویا یہ نظارہ دکھا دینے سے قبل چاندنی رات کا منظر بے جان تھا اور اس میں کوئی کمی تھی پادری کے سینہ میں جذبات لہریں لے رہے تھے وہ اس طرح خاموش اور ساکت کھڑا تھا گویا اس پر القائے ربانی کا نزول ہو رہا ہے ایک لمحہ کیلئے اسے یہ گمان بھی گذرا کہ وہ مقدس انجیل کی کسی کہانی کا کوئی حسین ترین منظر دیکھ رہا ہے۔

مرد اور عورت کا جوڑا ٹھیک اسی طرف آ رہا تھا جہاں وہ کھڑا تھا، پادری راستہ سے ہٹ کر درختوں کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا تاکہ اس کی موجودگی ان کیلئے باعث تشویش ثابت نہ ہو۔

درختوں کی اوٹ سے اس نے دیکھا، اس کی بھانجی اپنے ساتھی کے کندھے پر سر رکھے مسکراتی ہوئی کبھی چاند کی طرف اور کبھی اپنے ساتھی کے چہرے کی طرف دیکھتی ہوئی چلی جا رہی تھی۔

پادری یہ خیال کرکے لرز گیا کہ ان کی پر محبت زندگی میں مداخلت کرکے وہ خدا کا کتنا بڑا گناہ کرتا۔

چاندنی رات مسکرا کر اس کی تائید کرتی رہی۔

کان پور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

حسب منشاء دفعہ ۳۶ یو پی۔ ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ پلاٹ نمبری ۱۷۰ بلاک سی (C) گوٹھیا و پلاٹ نمبری ۳۴ بلاک ایف (F) گوٹھیا کا الاٹ کیا جانا تجویز ہوا ہے پلاٹ ہائے مندرجہ بالا گوٹھیا اسکیم میں جو یو۔ پی۔ گزٹ مورخہ ۷ فروری سنہ ۱۹۲۰ء میں زیر دفعہ ۶۳ شائع ہو چکی ہے۔

حدود اربعہ پلاٹ ہائے مذکورہ بالا حسب ذیل ہیں

پلاٹ نمبر ۱۷۰ بلاک سی (C) گوٹھیا	پلاٹ نمبر ۳۴ بلاک ایف (F) گوٹھیا
شمال تیس (۳۰) فٹ سڑک۔	شمال۔ پلاٹ نمبر ۹۸ و ۹۹ ۔
جنوب پلاٹ نمبر ۱۶۸۔	جنوب تیس (۳۰) فٹ سڑک۔
مشرق تیس (۳۰) فٹ سڑک۔	مشرق پلاٹ نمبر ۳۵۔
مغرب پلاٹ نمبر ۱۶۹	مغرب پلاٹ نمبر ۳۳ ۔

نقشہ آراضی و پلاٹ ہائے جو الاٹ ہو رہی ہیں دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں۔ عذرداری بابت حقیت آراضی متذکرہ بالا اندر ۳۰ یوم نوٹس ہذا سے دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل کرنا چاہیئے۔

دستخط مان سنگھ سی بی ای چیرمین کان پور امپرومنٹ ٹرسٹ

فرانسیسی جنرلوں میں سمجھوتہ ہوگیا

الجیرس ۲۳ جون۔ الجیرس سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنرل ڈیگال، اور جنرل جیرو میں، اب فرانسیسی فوج کی از سر نو تنظیم کے سلسلہ میں سمجھوتہ ہو گیا ہے اس سمجھوتے کے مطابق اتر پچھمی افریقہ کی، فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل جیرو ہونگے اور جنرل ڈیگال فرانسیسی سلطنت کے دوسرے ملکوں کی فوجوں کے کمانڈر انچیف ہوں گے، اور دیگر فرانسیسی افسران چیف آف دی جنرل اسٹاف مقرر کئے گئے ہیں۔

ESTD. 1925.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

(حسن سبحی)

صداقت

ہفتہ وارہ

قیمت
سالانہ مع محصول — 5/-/-
ششماہی بحکم — 2/12/-
سہ ماہی مع محصول — 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ — -/2

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 38 NO. 27 | CAWNPORE. Saturday. 3 JULY 1943 | کانپور شنبہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۸ نمبر ۲۷

ادبیات

جذباتِ صدر

(از جناب خانصاحب سید صدرالاسلام صاحب صدر ڈی۔ ایس۔ پی کانپور)

صداقت کی موجودہ اشاعت میں ہم خاں صاحب سید صدرالاسلام صاحب صدر ڈی ایس پی کانپور کے ایک تازہ غزل کے تین شعر اور چار مختلف قطعے پیش کر رہے ہیں جو موصوف نے جامعہ ادبیہ کانپور کے گزشتہ مشاعرے منعقدہ ۱۹ جون سنہ ۴۳ء میں ارشاد فرمائے تھے غزل ناتمام ہے مگر زبان کی چاشنی اور محاورات کے چٹخارے سے خالی نہیں، رنگ لانا، ہوا کا سنکنا، کیا کیا دکھائے، دل سے دشمن، جناب صدر کی شاعری کے نمایاں خدو خال ہیں۔ قطعات مختلف جذبات و خیالات کے حامل ہیں۔ پہلا قطعہ محبوب کی غفلت شعاری اور عاشق کی حرماں نصیبی کا ایک دلکش مرقع ہے۔ دوسرے قطعہ کا چوتھا مصرعہ بیساختگی و زورِ کلام کا آئینہ دار ہے۔ تیسرے قطعے میں شاعر نے حسن کے جاہ و جلال اور عشق کی مجبوری و بیچارگی کا عجب دلفریب انداز میں مظاہرہ کیا ہے۔ چوتھا قطعہ ندرتِ خیال کا بہترین نمونہ ہے۔ لہو کا اڑ کے داستانِ غم کہنا، بلندیٔ فکر کی معراج ہے۔ (اڈیٹر)

(بہ طرح غزل انجمن جامعہ ادبیہ کانپور)

رنگ کیا لائے نہ جانے اب کے گلشن کی تلاش — پھر ہوا سنکی ہوئی وحشی کو دامن کی تلاش
ہو چکا مدت ہوئی وہ نذرِ جورِ باغبان — برق اب بیکار ہے میرے نشیمن کی تلاش
یہ جنونِ عاشقی اب دیکھئے کیا کیا دکھائے — صدر بزمِ دوست میں اور دل سے دشمن کی تلاش

(قطعہ ۱)

تم میرے دل کا حال کیا جانو — زندگی ہے وبال کیا جانو
کھنچ کے روح آ گئی ہے آنکھوں میں — شوقِ شامِ وصال کیا جانو

(قطعہ ۲)

ہجر میں رات کوئی سو نہ سکا — چاہتا تھا کہ روئے رو نہ سکا
حالِ غم دیکھنے چلے آتے — جاؤ اتنا بھی تم سے ہو نہ سکا

(قطعہ ۳)

سامنے اُنکے کچھ میں کہہ نہ سکا — لاکھ چاہا پہ چپ بھی رہ نہ سکا
خون آنکھوں سے بہہ گیا آخر — رازِ دل صدر راز رہ نہ سکا

(قطعہ ۴)

صدر کا مدعا سنو صدر کی آرزو سنو — تم کو خدا کا واسطہ تھوڑی سی گفتگو سنو
ساری فضا پہ چھا گیا سارا جہاں خموش ہے — کہتا ہے داستانِ غم اُڑ کے مرا لہو سنو

دنیائے اسلام

ترکی نے نازیوں اور فاسسٹوں کے عقائد کی تردید کر دی

لندن ۲۱ جون۔ ترکی کی پیپلز پارٹی کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ایم سراج اوغلو وزیر اعظم ترکی نے جن خیالات کا اظہار کیا تھا ان پر تبصرہ کرتے ہوئے ٹائمز کے انقرہ والے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ ترکی حکومت مساوات اور آزادی کی بنیاد پر جملہ اقوام کو متحد کرنے کی ہر اسکیم میں تعاون کرنے کو تیار بتائی گئی ہے۔ اور جنگ کے بعد کے حالات پر ترکی کا نظریہ اور بھی وضاحت کے ساتھ پیش کر دیا گیا ہے اور ترکی پیپلز پارٹی نے اپنے ضوابط میں ترکی کی قوم پرستی کا جدید انداز میں اضافہ کیا ہے۔ جدید وضاحت میں یہ بات صاف کر دی گئی ہے کہ ترکی کی قوم پرستی اور قومیت کی سابقہ خصوصیات برقرار رکھی جائیں گی۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پیپلز پارٹی اس ضرورت کا اعتراف و احساس کرتی ہے کہ آزاد قوموں کی ایسی برادری قائم کرنے کی ضرورت ہے جو مساوات و آزادی سے پوری طرح متمتع ہوتی ہو۔ ترکی کو اس برادری کا لازمی طور پر ایک رکن ہونا چاہئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ قوم پرستی ایک ایسا وسیلہ ہونا چاہئے جس کے ذریعے ترکی قوم ترکی انسانیت کے اعلیٰ ترین مدارج تک پہونچ جائے۔ ترکی کی قوم پرستی کو ترقی پذیر اور تعمیری انداز میں تصور کرنا چاہئے۔ جس سے دوسری اقوام کو کوئی جراحت و نقصان بھی نہ پہونچے اور انسانیت کی فلاح و بہبود میں جو قومیں متحدہ طور پر کام کرنا چاہیں اُن کی ہمت افزائی اور تعریف کی جائے۔ نامہ نگار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ قوم پرستی کی اس تعریف و وضاحت سے ترکوں نے نازیوں اور فاسسٹوں کے عقائد کی بالکل تردید کر دی ہے اور اتحادیوں نے جن اصولوں کی بنا پر اٹلانٹک چارٹر قائم کیا ہے ان کی تائید کی ہے۔

ترکی کے کئی حصوں میں زلزلہ سے تباہی

لندن۔ ۲۴ جون۔ ترکی سے آوا بازار کے زلزلہ کی ہراس انگیز خبریں موصول ہو رہی ہیں اس وقت تک اس چھوٹے سے قصبہ میں ۴۰۔ ۱۳۰۔ اشخاص کی لاشیں گنی جا چکی ہیں، یہ زلزلہ تیوارات کو آیا تھا۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک ملبہ کے نیچے سے لاشیں نکالی جا رہی ہیں۔ اٹر کے نامہ نگار خصوصی مقیم استنبول نے زلزلہ کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع بھیجی ہے۔

آوا بازار کا زلزلہ سنہ ۱۹۳۳ء کے زلزلہ سے بھی زیادہ تباہ کن تھا۔ یہ وہ زلزلہ تھا جس میں ۴ ہزار آدمی مرے تھے اور شہر کا تین چوتھائی حصہ قطعاً تباہ ہو گیا ہے، تمام سرکاری عمارات تباہ ہو چکی ہیں۔ اندازہ یہ ہے کہ ایک ہزار سے زائد گھر بالکل تباہ ہو گئے ہیں اور ایک ہزار کے لگ بھگ کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ اس وقت تک مجروحین کی تعداد ۹۰۵ بتائی جاتی ہے مگر ان میں ۱۱۰ اشخاص شامل ہیں جو شہر کی بیرونی بستیوں میں زخمی ہوئے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک ہلاک شدگان کی تعداد ۱۳۰۴ بتائی جاتی ہے۔ مگر ابھی تک درست اندازہ نہیں ہو سکا۔ غالباً ہلاک شدگان کی تعداد موجودہ انداز سے بہت زیادہ ثابت ہوگی۔ آج استنبول میں زلزلہ کے مجروحین کی ایک ٹرین پہونچی ہے اس میں ۱۳ ۱۲ آدمی شدید مجروح ہیں اُمید ہے کہ مستقبل قریب میں مزید ٹرینیں بھی آئیں گی۔ ابھی تک انقرہ اور زلزلہ زدہ علاقہ کے درمیان ٹیلیفون پر بات چیت نہیں ہو سکتی۔ تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ صوبہ سیواس میں بھی شدید زلزلہ محسوس ہوا ہے۔ یہ صوبہ اناطولیہ کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ زلزلہ کی وجہ سے شہر سیواس (صوبہ سیواس کا دار السلطنت) اور اس کے گرد و نواح کی بستیوں کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ علاوہ ازیں ہندک اور اری فیئے کے اضلاع میں بھی زبردست جھٹکے محسوس ہوئے۔

ترکی کی سرحد کے قریب جرمن فوجوں کو ہٹا لیا جائے

لندن ۲۰ جون۔ نیوز کرانیکل کے نامہ نگار نے انقرہ سے اطلاع دی ہے کہ حکومت ترکی نے بلغاریہ اور جرمنی کو اس امر کا ایک احتجاجی نوٹ روانہ کیا ہے کہ ترکی اور بلغاریہ کی سرحدات پر محوری فوجوں کے اجتماع کو ترکی کے عوام شک و شبہ کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ ترکی اور جرمنی کے تعلقات ہمیشہ دوستانہ اور خوشگوار رہے ہیں کہ اس لئے حکومت ترکیہ کی انتہائی تمنا اور خواہش ہے کہ ان تعلقات میں کشیدگی پیدا نہ ہو اس لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جرمن صورت حال کی نزاکت کو صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ حکومت ترکیہ نے بلغاریہ سے احتجاج کیا ہے کہ بلغاریہ میں حکومت ترکیہ کے خلاف وسیع پیمانہ پر جو پروپیگنڈا ہو رہا ہے اسے فی الفور روکا جائے کیونکہ اس سے دونوں حکومتوں میں مزید کشیدگی پیدا ہونیکا احتمال ہے۔

مسٹر بیکسٹر مصر کے اقتصادی وزیر مقرر ہوئے

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) برطانیہ کے اقتصادی حلقوں میں اور مصر میں مصری حلقوں میں اس امر پر پُرجوش اظہار مسرت کیا گیا ہے کہ مسٹر جیمس بیکسٹر ایک سہ سالہ معاہدہ کے تحت حکومت مصر میں وہ سنہ ۱۹۱۹ء سے سنہ ۱۹۲۲ء تک حکومت کے اسسٹنٹ فنانشل سکریٹری اور سنہ ۱۹۲۴ء سے سنہ ۱۹۲۹ء تک اقتصادی وزیر رہے تھے پھر وہاں سے آنے کے بعد وہ حکومت سیام کے اقتصادی وزیر اور اس کے بعد گورنر برما کے فنانشل اسسٹنٹ رہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے ۔ زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۳رجولائی سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۷

وائسرائے ہند کا تقرر

ہندوستان کے قوم پرست طبقوں میں مایوسی اور حیرت

برطانوی ہند کی گذشتہ ڈیڑھ سو سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ وائسرائے ہند کا وہ عہدہ جو سیاستدانوں اور مدبروں کے لئے مخصوص تھا، ایک فوجی افسر کے حوالے کرنے کے بعد یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ ماہ اکتوبر سے ہندوستان کے وائسرائے فیلڈ مارشل سر آرچیالڈ ویول ہوں گے۔

ہندوستان کے اخبارات اور لیڈر جن کو یہ توقع تھی کہ ہندوستان کے موجودہ جمود کے دوران میں کسی بہترین سیاست دان کو ہندوستان کا وائسرائے بنا کر بھیجا جائے گا۔ انھوں نے جب مارشل ویول کے تقرر کی خبر کو پڑھا تو حیران رہ گئے۔ چنانچہ اس خلاف توقع تقرر کے بعد ہندوستان کے قوم پرست حلقوں میں یہ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ کہیں مارشل ویول کے تقرر کے یہ معنی تو نہیں ہیں کہ حکومت برطانیہ ہندوستان میں فوجی ڈکٹیٹری قائم کر کے ہندوستان کی ترقی کے تمام راستے مسدود کر دینا چاہتی ہے۔

مارشل ویول کے تقرر کے بارے میں ہندوستانیوں کے یہ اندیشے کس حد تک درست یا غلط ہیں، اس کا جواب تو مستقبل دے گا۔ لیکن ہم ہندوستانیوں سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس وقت تک ان کو بہترین دل و دماغ رکھنے والے سیول وائسرایوں سے کیا فائدہ پہنچا ہے جو وہ آج فوجی وائسرائے کے تقرر پر مایوسی کا اظہار کر رہے ہیں۔

جہاں تک ہندوستان کے وائسرائے کے دائرہ عمل کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ خواہ وہ سیول افسر ہو یا فوجی افسر اس کو وائٹ ہال کے اشاروں پر چلنا پڑتا ہے ایسی حالت میں ہندوستان کے لئے خواہ سیول وائسرائے مقرر کیا جائے یا کسی فوجی افسر کو یہ عہدہ دیا جائے، ہمارے نزدیک بالکل یکساں ہے۔

ہندوستانیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہندوستان کی تقدیر ہندوستان کے وائسرایوں کے ہاتھوں میں نہیں ہے بلکہ خود ہندوستانیوں کو ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کرنا ہے۔ ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ اگر ہندوستانیوں میں اتحاد اور یگانگت نہیں ہے تو بہترین سے بہترین وائسرائے بھی ہندوستانیوں کے لئے ناکارہ ثابت ہو سکتا ہے لیکن اگر ہندوستانیوں میں قومی بیداری پیدا ہو چکی ہے تو وہ بدترین سے بدترین وائسرائے سے بھی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

جہاں تک مارشل ویول کا تعلق ہے ہم کو نہ ان سے کوئی خاص اُمید رکھنی چاہیئے اور نہ ہم کو مایوسی کا اظہار کرنا چاہیئے بلکہ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ اگر ہندوستانیوں میں سلیقہ ہو تو وہ گھسے ہوئے اور پُرانے سیاستدان کے مقابلہ میں اُس فوجی افسر سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو عموماً صاف گو اور صاف دل ہوتا ہے اور جو پُرانے سیاستدانوں کی طرح معاملات کو اُلجھانے کی کبھی کوشش نہیں کرتا۔

مارشل ویول نے اپنے تقرر کے فوراً ہی بعد لندن میں جو بیان دیا ہے اس کے بعض حصے خاص طور پر قابل غور ہیں۔ اس بیان کے ذریعہ مارشل ویول نے ہندوستانی لیڈروں اور اخبارات کے اندیشوں کو دور کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ مارشل ویول کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے:-

میں نے ہندوستان میں اپنی زندگی کے پانچ سال ایک نوجوان افسر کی حیثیت سے اور دو سال کمانڈر انچیف کی حیثیت سے گزارے ہیں میں ہندوستان کی کچھ اور خدمت کے ادا کرنے کی حتی الامکان زیادہ سے زیادہ کوشش کروں گا۔

جس قدر جلد جنگ کے بادل چھٹ جائیں گے اسی قدر جلد ہندوستان آزادی کے بارے میں اپنا نصب العین حاصل کر سکے گا۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ لڑائی ختم ہونے سے قبل کوئی سیاسی ترقی نہیں کی جا سکتی۔

میں نے اس اُمید پر اپنی زندگی کا فوجی دور ختم کر دیا ہے کہ میں ایک سول افسر کی حیثیت سے ہندوستان کی بہتر خدمت انجام دے سکوں گا۔

یقیناً ہندوستان میں فوجی راج قائم کرنے یا اُن وعدوں اور پیمانوں کو کمزور بنانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے جو ملک معظم حکومت نے ہندوستان کے ساتھ کئے ہیں۔

اس تقریر کے ذریعہ مارشل ویول نے ایک طرف ہندوستان کی خدمت کرنے کے جذبہ کا اظہار کیا ہے، دوسری جانب یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ حکومت برطانیہ ہندوستان میں فوجی راج قائم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی بلکہ اس چیز کے لئے بھی تیار ہے کہ اگر حالات سازگار ہوں تو دوران جنگ ہی میں ہندوستانیوں کے مطالبات کو پورا کر دیا جائے۔

مارشل ویول کا یہ بیان اگر دوسرے وائسرایوں کی طرح رسمی بیان نہیں ہے اور وہ فی الحقیقت ہندوستان کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو اس نیک کام سے کون انھیں روک سکتا ہے، مارشل ویول کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس وقت ہندوستان کی اس سے بڑھ کر اور کوئی خدمت نہیں ہو سکتی کہ ہندوستان کے اس جمود کو دور کر دیا جائے جو برطانوی اور ہندوستانی لیڈروں کی کشاکش سے پیدا ہو گیا ہے تاکہ ہندوستان سچے دل کے ساتھ جنگ کے جیتنے میں اتحادیوں کی مدد کر سکے۔

مارشل ویول جو ہندوستان سے بخوبی واقف ہیں ان سے بہتر اس چیز کو کون سمجھ سکتا ہے کہ اگر ہندوستان کا جمود دور ہو جائے تو ہندوستان اس جاپان کے خلاف کس قدر مضبوط ضرب لگا سکتا ہے جو ایک طرف ہندوستان کا شدید دشمن ہے اور دوسری جانب اتحادیوں کے لئے زبردست خطرہ بنا ہوا ہے۔

مارشل ویول جن کو فوجی ماحول میں زندگی گزارنے کی وجہ سے عام سیاست دانوں سے مختلف ہونا چاہیئے اور جن میں یقینی طور پر ایک سپاہی جیسی سچائی اور صاف گوئی موجود ہوگی وہ اگر ہندوستان کے جمود کو دور کرنے پر تُل جائیں تو ہمارا خیال ہے کہ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی ان کو اس نیک ارادہ سے نہیں روک سکتی۔

مارشل ویول جنھوں نے اپنے بیان میں ہندوستان کی خدمت کرنے کے ارادہ کا اظہار کیا ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے جمود کو دور کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہمارا خیال ہے کہ ان کا یہ اقدام نہ صرف ہندوستان کی بہترین خدمت ہوگی بلکہ تاریخ ہند میں ان کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ تصور کیا جائے گا۔

فیلڈ مارشل ویول نے اس سے قبل بہت سے ممالک میں فاتحانہ سرگرمیاں دکھائی ہیں لیکن اب ان کو ممالک فتح کرنے کی بجائے عوام کے دلوں کو فتح کرنا ہے جو ممالک کے فتح کرنے کے مقابلہ میں بہت دشوار کام ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ مارشل ویول اس جدید معرکہ میں کس حد تک کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

یکم جولائی کو مسٹر ونسٹن چرچل نے گلڈ ہال میں لندن شہر کی آزادی کا اعزاز حاصل کیا۔ انھوں نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرے ساتھ نہ صرف آج اس اہم موقع پر بلکہ میرے فرائض کی انجام دہی کے تمام عرصہ میں جس قدر نوازش کا اظہار کیا گیا ہے اس کے لئے میں مشکور ہوں۔ اس سے مجھے آگے بڑھنے کا حوصلہ ہوتا ہے اور میں پورے بھروسہ کے ساتھ آگے بڑھ سکتا ہوں۔ ہماری طویل تاریخ میں جتنی لڑائیوں کا ذکر ہے ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی جس نے صحیح معنی میں اس طرح برطانیہ کے باشندوں کو متحد کر دیا ہو جس طرح کہ موجودہ جنگ نے کر دیا ہے، ہمیں پورا بھروسہ تھا کہ ہم اپنا فرض ادا کر سکیں گے اور ہم نے یہ فرض بلا کسی حیل دحجت یا کمزوری کے ادا کیا ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ ہم کسی نفع کی تلاش میں نہیں ہیں، ہم کوئی علاقہ حاصل کرنا نہیں چاہتے نہ ہی ہم اپنی دولت کو بڑھانے کے لالچ میں پھنسے ہوئے ہیں، ہم کسی انعام کی اُمید نہیں رکھتے۔ یہ مؤثر جذبات اور عقیدت ہی ہے جس کی بدولت کناڈا۔ آسٹریلیا، نیوزیلینڈ اور دکھنی افریقہ نے اپنی فوجیں سمندر پار لڑنے یا مر جانے کیلئے بھیجدی ہیں۔

ہندوستان کے وسیع براعظم میں جس کے بارے میں ہمیں یہ بھروسہ ہے کہ وہ قوموں کی برطانی کامن ویلتھ میں قطعی مطمئن ہے۔ جنگی قومیں اور دوسرے آدمی کثیر تعداد میں شاہی جھنڈے تلے جمع ہو گئے ہیں۔ بیس لاکھ سے زائد ہندوستانی مسلح فوجوں میں شامل ہو چکے ہیں اور انھوں نے جرمنوں، اطالویوں، اور جاپانیوں کے مقابلہ میں کئی بار خوفناک ترین معرکوں میں کارہائے نمایاں انجام دے کر شہرت حاصل کر لی ہے۔ اس لڑائی میں جتنے ملک بھی شامل ہیں ان میں سے ہر ایک کے پاس لاکھوں کی تعداد میں فوج موجود ہے، لیکن ہندوستانی فوج میں ایک خاص بات بھی ہے، اور وہ بات برطانیہ، روس، امریکہ کی فوجوں یا ہمارے دشمنوں کی فوجوں میں موجود نہیں ہے۔ تمام ہندوستانی فوجی رضا کارانہ طور پر بھرتی ہوئے ہیں کسی شخص کو بھی نہ تو جبری طور پر بھرتی کیا گیا ہے نہ بھرتی ہونے کے لئے مجبور کیا گیا ہے، سلطنت برطانیہ کی تمام نوآبادیات میں بھی یہی بات ہے۔

امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ دنیا کے فوری مستقبل کا دار و مدار دوسری باتوں کے مقابلہ میں امریکہ اور سلطنت برطانیہ کی دوستانہ پالیسی پر زیادہ منحصر ہے۔ اگر برطانیہ اور امریکہ ساتھ ساتھ چلیں گے اور ضرورت پڑنے پر ساتھ ساتھ مارچ کریں گے تو سب کچھ ٹھیک رہے گا۔ اگر یہ دونوں طاقتیں الگ الگ ہو جائینگی تو موجودہ تہذیب و تمدن پر جو مصائب و آلام نازل ہونگے ان کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔ یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے لیکن اس کے باوجود ان دونوں ملکوں میں ایسے اشخاص بھی ہیں جو مسلّمہ حقیقت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے قول یا فعل کے ذریعہ اس بنیادی اصول کی مخالفت کا اظہار کر رہے ہیں۔ ہم لوگ روسیوں کی دوستی اور ان کے حوصلہ اور اولوالعزمی کی بھی پوری قدر کرتے ہیں جن کے ساتھ ہم نے بیس سال تک ایک دوسرے کی مدد کرتے رہنے کا دوستانہ معاہدہ کر لیا ہے، ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ چین کی ری پبلک کا مستقبل بہت شاندار ہوگا۔ ہم یہ بھی اُمید کرتے ہیں کہ فرانس کے ساتھ پھر اتحاد ہو جائے گا اور اُسے وہی عظمت پھر حاصل ہو جائے گی جو اس جنگ سے قبل حاصل تھی، ہمارے ساتھ تمام وفادار اور سچے رفیق ہیں لیکن ان سب کے باوجود برطانیہ اور امریکہ کی جمہوریتوں کے لئے شدید خطرہ درپیش ہے اور اس حقیقت کو کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اگر دونوں قومیں مل کر کام کریں گی تو تمام قوموں کی امداد کر سکیں گی اور انھیں انکی منزل مقصود پر پہونچا سکیں گی لیکن اگر یہ دونوں قومیں الگ الگ ہو جائیں گی تو تمام شیرازہ درہم برہم ہو جائیگا اور ہم سب طویل عرصہ تک طوفانی سمندر و نہیں اندھیرے میں راستہ ٹٹولتے پھریں گے۔

مسٹر چرچل نے فرمایا کہ لندن والوں نے جس طرح طویل عرصہ تک دشمن کے مسلسل وحشیانہ حملوں کا مقابلہ کیا ہے اس سے ہر فراخدل امریکی کا دل بھر آیا ہے جب دھوکہ باز جاپان نے پرل کی بندرگاہ پر حملہ کر کے ایشیا پر قبضہ کرنے کے لئے قدم اُٹھایا وہ وقت بھی سبکو یاد ہے، اسی وقت سے ہم نے اور امریکنوں نے تمام لڑائیاں مل کر لڑی ہیں اور ایک قوم کی حیثیت سے نہ سہی لیکن ایک فوج کی حیثیت سے تمام مشکلات اور آسانیوں کا سامنا کیا ہے، اگر ہٹلر کا جرمنی اور مسولینی کا اٹلی روس کی کاوی چوٹوں اور بحر روم میں برطانی اور امریکی فوجوں کے حملوں کی تاب نہ لا کر دم توڑ دیں اور اگر برطانیہ اور امریکہ کی ہوائی طاقتیں جرمنی کے جنگی کارخانوں کو نیست و نابود کر دیں اور اگر جاپان کو گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور کرنے سے پہلے ہی یوروپ میں ہمیں فتح حاصل ہو جائے تو میں آج آپ لوگوں کو بتلا دینا چاہتا ہوں جیسا کہ میں نے آپ لوگوں کی جانب سے امریکی کانگریس کو بتلایا تھا کہ ملک معظم کی حکومت کا ہر ایک آدمی، ہر ایک جہاز اور ہر ایک ہوائی جہاز جو پیسیفک میں بھیجا جا سکتا ہے ضرور وہاں بھیجدیا جائیگا اور ان سے برطانی کامن ویلتھ اور سلطنت کی تمام حکومتیں اس وقت تک وہاں کام لیتی رہیں گی جب تک کہ جاپانی اطاعت قبول کرنے یا خاک چاٹنے کے لئے مجبور نہ ہو جائیں، خواہ ہمیں کتنے ہی سالی کیوں نہ صرف ہو جائیں۔

مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ لڑائی کی عام حالت تسلی بخش ہے، اتحادی دو لڑائیاں جیت چکے ہیں ٹیونیشیا کی لڑائی کا حال تو ہر شخص نے سُنا ہے جہاں ساڑھے تین لاکھ جرمن اور اطالوی قیدی بنا لئے گئے تھے یا ہلاک ہو گئے تھے اور بہت سے جنگی سامان پر قبضہ کر لیا گیا تھا یا اُسے برباد کر دیا گیا تھا، ایک اور فتح ہوئی ہے جو ٹیونیشیا کی فتح سے کسی صورت میں بھی کم نہیں ہے یہ فتح ان لڑائیوں میں ہوئی ہے جو اٹلانٹک میں ماہ مئی میں دشمن کی ڈبکنی کشتیوں سے لڑی گئی تھیں۔ ماہ مئی میں جرمنی کے سمندری محکمہ نے اس بات کی سخت کوشش کی کہ اشیائے خوردنی اور جنگی سامان لیکر برطانیہ جانیوالے جہازوں کے بڑے بڑے قافلے برطانیہ نہ پہونچ سکیں، ان قافلوں پر حملے کرنے کے لئے ڈبکنی کشتیوں کی بڑی بڑی قطاریں سمندر میں تعینات کر دی گئی تھیں اور ایک ایک حملہ میں پندرہ سے بیس تک ڈبکنی کشتیاں حصہ لیتی تھیں۔ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے برطانیہ، امریکہ اور کناڈا کی تمام سمندری قوت ان ڈبکنی کشتیوں کے مقابلہ کے لئے سمندر میں جھونک دی گئی اور لڑائی کا خاتمہ ڈبکنی کشتیوں کی کامل شکست کی شکل میں ہوا، ماہ مئی میں تیس سے زیادہ ڈبکنی کشتیاں یقینی طور پر برباد کر دی گئیں اور بہت سی کشتیاں اپنے جہاز رانوں سمیت سمندر کی گہرائی میں لڑکھڑاتی پائی گئیں، مئی کی اس فتح اور اتنی زیادہ ڈبکنی کشتیوں کی بربادی کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جون کا مہینہ ہمارے لئے جنگ کے ۴۶ مہینوں میں ہر ایک سے بہتر رہا۔ ماہ جون میں ہمارے جو جہاز برباد ہوئے تھے امریکہ، کناڈا اور برطانیہ میں ملا کر ان سے سات سے دس گنے تک جہاز بنا لئے گئے، ماہ مئی کے وسط سے اُتری اٹلانٹک میں شاید ہی کوئی تجارتی جہاز ڈوبا ہو۔ ماہ جون میں اگرچہ جہازی قافلوں پر زیادہ سخت حملے نہیں ہوئے لیکن اس ماہ میں بھی کافی ڈبکنی کشتیاں برباد کر دی گئیں۔

ماہ مئی اور جون کی تباہ کاریوں کا ہمارے حملوں کی لڑائیوں پر ایک اور اثر پڑا ہوا ہے، ان دو مہینوں میں جرمنی کے گولہ بارود کے ذخیروں اور جنگی کارخانوں پر ہولناک ترین بمباریاں کی گئی ہیں۔ اس جنگ میں پہلی بار برطانیہ نے ان بموں کے مقابلہ میں جو جرمنی نے اس جزیرہ پر ۶ ماہ میں گرائے تھے ۳۵ گنے وزن کے بم گرائے صرف ایک رات میں بلکہ ایک گھنٹہ میں ہمارے ہوائی جہازوں نے ڈیڑھ دو ہزار ٹن بم کے خوفناک دھماکے سے پھٹنے والے بم اور آتشیں گولے گرائے، اس حملہ میں ہمارے ۳۸ ہوائی جہاز برباد ہو گئے اس کے مقابلہ میں دشمن نے اس سال کی پہلی ششماہی میں ۴

آئینۂ کانپور

۲۴ رجون کو کان پور

امپروومنٹ ٹرسٹ امپرومنٹ ٹرسٹ کی، ایک میٹنگ ٹرسٹ کے چیرمین مسٹر مان سنگھ سی، بی، ای، کی صدارت میں ہوئی جس میں کوٹھیا فیکٹری ایریا اور فیکٹری ورکمین ایریا میں سڑکوں کی تعمیر کیلئے ایک نل اور اینٹوں کی نالی بنانے کے لئے تخمینے منظور ہوئے کالپی روڈ کے تجویز کئے ہوئے ورکمین کوارٹرس کو بڑھانے کے لئے ایک پل بنانے کے متعلق ای، آئی، آر کے مشورہ کو منظور کیا گیا ۸۲ ۴ ۷ روپیہ کی زمین کی لیس کی منظوری دی گئی۔

مل گڈس کا بائیکاٹ کان پور کپڑا کمیٹی کی ایک میٹنگ مسٹر گوور دھن داس کپور پریسیڈنٹ کمیٹی کی صدارت میں ہوئی جس میں کمیٹی نے موجودہ اسٹاک کے فروخت پر یوپی گورنمنٹ کی چند پابندیوں کے لگانے اور گورنمنٹ کے گذشتہ آرڈر کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر فی الحال کسی، مقامی یا باہر کے مل سے مال نہ خریدنے کا فیصلہ کیا ہے کمیٹی کے خیال میں مذکورہ بالا آرڈر صرف ناممکن، ہی نہیں بلکہ وہ پیس گڈس کی تجارت کو بالکل ہی ختم کر دے گا۔

اسی سلسلہ میں آل انڈیا کاٹن پیس گڈس کے تاجران کی ایک کانفرنس بمبئی میں ۳رجولائی کو منعقد ہو رہی ہے، جس میں اس امر پر غور کیا جائے گا کہ کس طرح گورنمنٹ کے اس آرڈر کو منسوخ کرایا جائے

ٹکسٹائل کنٹرول بورڈ کان پور کپڑا کمیٹی نے گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس ٹیکسٹائل کنٹرول بورڈ کے ملازمان کے رویہ کے خلاف بطور پروٹسٹ کے ایک تار بھیجا ہے جس میں گورنمنٹ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ کاٹن پیس گڈس ٹریڈ کو بورڈ پر کافی اختیار دینے کی اجازت دے

ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کان پور ڈسٹرکٹ وار کمیٹی ضلع اور شہر میں جنگی جد وجہد کے لئے سخت کوشش کر رہی ہے، چنانچہ صحیح جنگی خبریں پہونچانے کے لئے ۸ آدمی مقرر کئے گئے ہیں اور ایک انسپکٹر کا تقرر کیا گیا ہے جو وقتاً فوقتاً ان کام کرنے والوں کے کاموں کا معائنہ اور نگرانی کریں گے۔

چھ آدمی ضلع اور دو آدمی شہر میں کام کریں گے، مختلف زبانوں میں پمفلٹ تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

سکریٹری صاحب وار کمیٹی خود بھی براہ راست گاؤں والوں سے میل جول بڑھانے اور ان سے گفتگو کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

شاندار ڈنر خان بہادر محمد بشیر احمد خانصاحب ڈی۔ ایس۔ پی۔ (کوتوال شہر) نے اپنی صاحبزادی کی شادی کے سلسلہ میں ۳۰رجون ویکم جولائی کی رات کو حکام شہر اور اپنے ہندو مسلم معزز دوستوں کو پر تکلف ڈنر دیا۔

مہتروں کا الاؤنس کان پور میونسپل بورڈ اور مہتروں کے درمیان الاؤنس کا جو تصفیہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ ہو گیا ہے اور بورڈ نے یہ طے کیا ہے کہ ہر مہتر کو آٹھ روپیہ سے ۹½ روپیہ تک ڈیر الاؤنس دیا جائے۔

نمک کا سرکاری نرخ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے شہر اور ضلع کان پور کے لئے نمک کا نرخ مندرجہ ذیل مقرر کیا ہے:-

سانبھر نمک	شہر کے لئے تھوک	عہ	فی بورہ
"	" متفرق	۱۰ر	فی سیر
"	دیہات کے لئے تھوک	عہ	فی بورہ
"	" متفرق	۱۱ر	فی سیر
کھیورہ نمک	شہر کے لئے تھوک	ہے	فی بورہ
"	" خوردہ	۱۱ر	فی سیر
"	دیہات کیلئے تھوک	ہے	فی بورہ
"	" متفرق	۲ر	فی سیر

بورے کی قیمت میں بورے کی قیمت بھی شامل ہے خلاف ورزی کرنے والے کو ۳ سال تک کی قید کی سزا یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

سبدِ گل

کان پور میں آج کل موسم کا عجیب حال ہے کبھی تیز دھوپ نکل آتی ہے سخت گرمی پڑنے لگتی ہے، کبھی آسمان پر گرد و غبار کا بادل چھا جاتا ہے اور امس ہو جاتی ہے۔

دن میں کچھ اور کیفیت ہے، رات کی کچھ اور حالت ہر صبح کا رنگ اور ہے، شام کا رنگ اور، کبھی ان میں دلفریبی نظر آتی ہے اور کبھی ان میں دل شکنی کے آثار پائے جاتے ہیں۔

موسم کے تذبذب سے معلوم ہوتا ہے کہ قدرت انسانوں کو اپنے کرشمے دکھانا چاہتی ہے اور اسی کے، ساتھ اپنے اختیارات کو بھی ظاہر کر دینا چاہتی ہے کہ زندگی اور موت کے سامان اس کے اختیار میں ہیں اور وہ جب چاہے گرمی اور دھوپ کی شدت سے انسان کے جسموں کو جلا کر خاک بھی کر سکتی ہے اور سرد و خوشگوار ہواؤں سے روح کو تازگی اور زندگی بھی بخش سکتی ہے

قدرت کی اس کرشمہ سازی سے جو دن اور رات میں مختلف صورتیں بدلتی رہتی ہے لوگوں کو وہ سارے لطف حاصل ہوتے ہیں، جو وہ موسم یا موسموں کے اعتبار سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

جب تیز گرمی پڑنے لگی تو برف اور صراحی کا دور شروع ہوگیا، بجلی کے پنکھے چلنے لگے، شربت کے رنگین گلاسوں سے خشک ہونٹ تر ہوگئے اور جب، بارش ہونی شروع ہوئی تو باغوں کا راستہ لیا سیر و تفریح کی، قدرت کے مناظر دیکھے پھولوں کی خوشبو سونگھی، کوئل کے ترانے سنے اور ٹھنڈے ٹھنڈے گھر کا راستہ لیا نہ تکان ہوئی نہ جبین پر پسینہ آیا

کہتے ہیں کہ موسم کے تغیر و تبدل کا اثر سیاست پر بھی پڑتا ہے اور اکثر دیکھا بھی یہی گیا ہے جو لوگ مستقل اور منتہی قسم کے سیاستداں ہوتے ہیں ان کے لئے تو گرمی سردی دونوں برابر ہیں لیکن جو اس میدان میں ابتدائی قدم رکھتے ہیں ان کے دماغوں پر خشکی اور تری کا اثر بغیر ہوئے نہیں رہتا اور اس کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ کسی کانفرنس میں ٹی پارٹی میں یا پبلک جلسوں میں تقریر کرتے ہیں یا اخباری نمایندوں کو اپنا بیان دیتے ہیں۔

اب اگر آپ کا حافظہ درست ہے یا ان حضرت کی تقریروں اور تحریروں کا ریکارڈ آپکے پاس موجود ہے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ گذشتہ جاڑوں میں جو کچھ ارشاد ہوا تھا وہ گرمیوں کی ہنگامی کیفیت میں گم ہوگیا اور گرمیوں میں جو کچھ کہا گیا تھا وہ برسات کے تیز پانی کے بہاؤ میں بہہ گیا اور اب جو کچھ فرماتے ہیں وہ آیندہ جاڑوں میں بدل دیا جائے گا۔ گویا جیسا موسم اور وقت ہوا اور جدھر کی ہوا تیز ہوئی اودھر کی بات کہدی عوام کا حافظہ بھی کمزور ہوتا ہے اور ان کے دماغ پر موسمی کیفیات کا اثر بھی زیادہ گہرا پڑتا ہے اس لئے یہ بھی کچھ نہیں کہتے اور وقتی و موسمی بات سنکر خاموش ہو جاتے ہیں، غرضکہ موسم کے ردو بدل

ادبِ لطیف

نمودِ صبح

ازجناب چاند صاحب شہر آجرنسٹ تمنہ

اے صبح کی حسین دیوی! جب تو نمودار ہوئی تو چاند کا خوبصورت چہرہ شرم کے مارے مدھم ہوگیا یخ، شرم سے پانی پانی ہوگئی، بادنسیم، تیری آمد کی اطلاع دینے اٹھکیلیاں کرتی ہوئی چلی، غنچے تیری حسین و خوبصورت شکل دیکھنے کے لئے کھل اٹھے پودے خوشی سے کیف مستی میں جھومنے لگے، گھاس پر شبنم اس طرح چمکنے لگی کہ جس طرح آنکھوں میں مسرت کے آنسو چمکتے ہیں۔

تاریکی خوف کے مارے بھاگی، روشنی مسکراتی ہوئی آئی، سورج کی سنہری کرنیں رقص کرتی تھرکتی ہوئی آئیں اور ادرگرد پھیلنے لگیں، پرندوں نے تجھ کو خوش آمدید کہنے کے لئے راگ الاپنے شروع کئے خاموشی تیرے خوف سے کسی نامعلوم گوشے میں جا چھپی ہر چیز پر ایک نیا حسن آگیا اور تو بیدھڑک ہو کر سب پر راج کرنے لگی، تیرا آنا مبارک ہو، اے صبح کی دیوی، حسین رانی، خوبصورت ملکہ، خوش آمدید۔

روسی سفیر کا بیان

لندن ۲۵ جون۔ روسی سفیر موسیو میسکی نے ایک لندنی میگزین میں ایک آرٹیکل لکھا ہے جس میں کہا ہے کہ اتحادیوں کو جرمنی پر ایسی دو تین چوٹیں اور لگانے کی ضرورت ہے جیسی کہ انھوں نے اسٹالن گراڈ اور ٹیونیشیا میں لگائی ہیں۔

اتحادیوں کی قوت بڑھتی جا رہی ہے اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آخری جیت ہماری ہے لیکن اپنے آپ کو دھوکہ دینا خطرناک ہوگا، گو نازی جرمنی پر کئی ایک کاری چوٹیں لگ چکی ہیں لیکن وہ ابھی تک مضبوط ہے اسے فتح کرنے کے لئے اتحادی قوموں کو بڑی سے بڑی کوشش کرنا پڑے گی جب تک ہٹلری جرمنی کچل نہ دیا جائے گا اسوقت تک صلح نہیں ہوسکتی۔

یوپی سے اناج باہر نہیں جائے گا

لکھنؤ ۲۶ جون۔ معاصر "ٹائمز" کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کا محکمہ خوراک اناج کی تجارت کا، دائرہ وسیع نہیں کرے گا اس اسکیم کو ترک کرنے کا یہ مقصد ہے کہ یو۔ پی سے اناج وغیرہ باہر لیجانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

سرکاری ملازمین کے مہنگائی الاؤنس میں مزید اضافہ

شملہ ۲۵ جون یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب سرکاری ملازموں کے مہنگائی الاؤنس میں اضافہ کرنے پر غور و خوض کر رہی ہے، تاکہ وہ لوگ بڑھے ہوئے اخراجات کا مقابلہ کر سکیں

عالمِ نسواں

عورت کا سب سے قیمتی زیور

ہندوستانی عورتوں کی صحت روز بروز خراب، ہوتی جا رہی ہے اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہماری موجودہ نئی نسلیں بہت کمزور ہیں، قومی ترقی کے لئے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ صنف نازک کی صحت کا معیار بلند ہو جائے اور وہ تندرست بچوں کی مائیں بنیں۔

لیکن افسوس ہے کہ ہماری بہنیں صحت کی جانب سے بہت زیادہ غافل ہیں۔ وہ اپنے بناؤ سنگھار پر کئی کئی گھنٹے صرف کر دیں گی، لیکن صحت کو بنانے کے لئے چند منٹ بھی صرف نہ کر سکیں گی، حالانکہ صحت عورت کا سب سے بڑا حسن اور اس کا سب سے زیادہ قیمتی زیور ہے۔

ایک خوبصورت عورت جس کی صحت خراب ہو اس میں کوئی دلکشی نہیں ہوتی، اس کے مقابلہ میں ایک، ایسی عورت جسے دولت حسن کا حصہ تو زیادہ نہ ملا ہو لیکن اس کی صحت اچھی ہو، اپنے اندر جاذبیت رکھتی ہے اور ایک اچھی صحت کی معمولی عورت، ایک بیمار حسینہ سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتی ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کی دلکشی کا راز اس کے ناک نقشہ کی درستگی یا رنگ کے صاف ہونے میں نہاں نہیں اس کی تندرستی ... پوشیدہ ہے۔

صحت قایم رکھنے کے لئے ورزش بہت ضروری ہے لیکن اسے ہمیشہ پابندی وقت اور التزام کے ساتھ کرنا چاہئے ورنہ بجائے فائدے کے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے میں اسی سلسلہ میں چند ضروری اصول اپنی بہنوں کے گوش گذار کرنا چاہتی ہوں۔

(۱) دن چڑھے تک سوتے رہنے کی عادت سخت مضر ہے جن بہنوں کو اپنی صحت عزیز ہو انھیں ہمیشہ، طلوع آفتاب سے پیشتر خواب راحت سے بیدار ہونا چاہئے، اس وقت ہوا میں آکسیجن کے صحت بخش اجزا کی مقدار زیادہ ملتی ہے اور جو ورزش بھی علی الصباح کی جائے تو بہت زیادہ مفید ہے۔

(۲) روزانہ غسل صحت کے واسطے بہت مفید ہے لیکن محض جسم پر پانی بہانے سے کچھ نہیں ہوتا غسل کے وقت جسم پر صابن وغیرہ ملنا چاہئے تاکہ جلد سے میل مٹی رفع ہو جائے اور غسل کے بعد جسم کو کھردرے تولیہ سے خوب رگڑیں تاکہ مسامات کھل جائیں۔

(۳) منھ، حلق، ناک، اور دانتوں کی صفائی بہت ضروری ہے، دانتوں کی خرابی بہت سی بیماریوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے، انھیں خاص طور پر عمدہ منجن اور ٹوتھ پیسٹ کے ذریعہ صاف رکھنا چاہئے۔ کسی ہلکی جراثیم کش دوا کے دو تین قطرے ایک گلاس پانی میں ڈال کر غرارہ کرنے سے صحت اچھی رہتی ہے اور حلق بیماریوں کے جراثیم سے پاک و صاف ہو جاتا ہے

(۴) ہنڈے پر گاہے گاہے تیل کی مالش کرتے رہنا چاہئے اس کے اعصاب کو تقویت پہونچتی رہنا چاہئے تاکہ جوڑ مضبوط اور طاقتور رہیں۔

(۵) غذا ہمیشہ ایسی کھانا چاہئے جو زود ہضم ہو اور جس میں وٹامنس (حیاتیں) کے اجزا شامل ہوں۔ نیز تازہ اور سبز پھلوں کا استعمال بھی صحت کیلئے بہت مفید اور نفع بخش ہے۔

(۶) ورزش ہمیشہ صاف اور کھلی ہوئی جگہ کرنا چاہئے، بند کمرے میں یا جس جگہ خانہ داری کا سرمایہ بھرا ہوا ہو وہاں ورزش نہ کریں۔

(۷) ورزش کرنے کے بعد جب تک جسم کی گرمی، زائل نہ ہو جائے اس وقت تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہئے نہ فوراً ہی ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا چاہئے۔

(۸) ورزش کھانا کھانے سے تین گھنٹے پہلے یا بعد میں کرنا چاہئے۔

(۹) معمولات نسوانی یا زمانہ حمل میں ورزش یا گھر کے کوئی ایسے کام سے جس میں زیادہ قوت نہ صرف ہو احتراز کرنا چاہئے۔

(۱۰) ورزش ابتدا میں ہمیشہ کم سے کم کرنا چاہئے

(۱۱) برسات اور گرمیوں کے موسم میں ورزش ص

بچوں کی دنیا

مریض کے متعلق ضروری ہدایات

ازجناب جسونت رائے صاحب معلم سناتن دھرم ہائی اسکول راولپنڈی

(۱) مریض کو ڈاکٹر یا حکیم کے مشورے کے مطابق، بہت ہی ہلکی غذا کھلانا چاہئے ورنہ تمہاری بے احتیاطی سے مریض کو زیادہ تکلیف ہوگی اور وہ جلد اچھا اور تندرست نہیں ہو سکے گا۔

(۲) مریض کے کمرے میں کھلی ہوا کا آنا نہایت ضروری اور سودمند ہے۔

(۳) ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق مریض کو وقت مقررہ پر دوا پلانا چاہئے اور درمیانی وقفہ کا بھی خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔

(۴) مریض کو ہر وقت آرام کی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے اسے کسی وقت بھی بے آرام نہ کیجئے۔ اس کے کمرے میں زیادہ شور و غل یا زور سے بات چیت نہ ہونا چاہئے۔ بہرحال اس کے دماغی توازن کو صحیح رکھنے کے لئے ہر ممکن تدبیر عمل میں لانا چاہئے۔

(۵) مریض کو دوا دینے سے قبل اس بات کا اچھی طرح سے جائزہ لے لیجئے کہ ... ہی دوا پلا رہے ... ماہر صاحب نے اس مرض کے لئے تجویز کی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اسے کسی اور شیشہ سے کوئی اور دوسری دوا نہ پلا دیں۔

(۶) مریض اور اس کے بستر، لباس، نیز اس کے کمرے وغیرہ کی صفائی کا خیال رکھئے اور میلے کچیلے کپڑوں کے بجائے اچھا اور صاف ستھرا لباس پہنائیں

ص کم کرنا چاہئے اور غذاؤں کی نگہداشت زیادہ کرنا چاہئے اور خوب دیکھ بھال کر کھانا چاہئے۔

(۱۲) جب سینہ پر خوب پسینہ آجائے اور منھ سوکھنے لگے تو ورزش بند کر دینا چاہئے۔

(۱۳) دوران ورزش میں بات چیت نہ کرنا چاہئے سانس ہمیشہ ناک سے لینا چاہئے اور ناک ہی سے خارج کرنا چاہئے۔

(۱۴) وقت کی پابندی نہایت ضروری شے ہے ہر کام کا ایک وقت مقرر ہونا چاہئے، بظاہر تو یہ بہت معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن جب ہماری بہنیں اس پر عمل کریں گی تو انھیں اس کے فوائد معلوم ہو جائیں گے۔

(۱۵) زیادہ رات تک جاگنا صحت کے لئے بہت زیادہ مضر ہے۔

(۱۶) ورزش کرنے کے بعد کبھی ایک دم بیٹھ جانا یا لیٹ جانا مناسب نہیں بجائے اسکے ٹہلنا نہایت مناسب ہے۔

(۱۷) غم و غصہ اور تفکرات سے ہمیشہ بچنے کی کوشش، کرنا چاہئے۔

(۱۸) اپنی مذہبی طریقہ پر خدا کی عبادت کرنا ضروری ہے اسلئے کہ دعا سے دل کو اس خاص قسم کی تقویت حاصل ہوتی ہے اور یہ تقویت صحت قلب کے لئے بہت مفید اور سودمند ہے۔

پردۂ فلم

ہندوستان کے مشہور ادیب اور شاعر فلمی صنعت میں

ہندوستان کے علمی حلقوں میں اس خبر پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے، کہ اب ہندوستان کے مشہور ادیبوں اور شاعروں نے بھی فلمی صنعت کی جانب متوجہ ہونا شروع کر دیا ہے چنانچہ گذشتہ چند ماہ کے اندر حضرت جوش ملیح آبادی، ساغر نظامی، شوکت تھانوی، ماہر القادری اور ہندوستان کے دوسرے کامیاب ادیب اور شاعر فلمی صنعت میں شامل ہو چکے ہیں۔

ہندوستان کے لایق ادیبوں اور شاعروں کی فلمی صنعت سے وابستگی ہندوستان کی فلمی صنعت کی انتہائی خوش نصیبی ہے، لیکن ساتھ ہی ساتھ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ فلمی صنعت صرف "دوکانداری" بن کر رہ گئی ہے کیا ہندوستان کے لایق ادیب اور شاعر اس صنعت میں رہنا پسند کریں گے۔

"منشی پریم چند"، ہندوستان کے پہلے لایق فسانہ نگار اور ادیب تھے، جنھوں نے فلمی صنعت کی جانب توجہ کی لیکن کون نہیں جانتا کہ ان ... کی دوکاندارانہ خواہش ... نے ماتحت فلمسازوں نے کس بری طرح سے مٹی پلید کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ منشی پریم چند کو نہ صرف فلمی صنعت سے قطع تعلق کرنا پڑا بلکہ اس کے ساتھ ہی آپ نے ایک بیان دیتے ہوئے صاف الفاظ میں یہ کہہ دیا تھا کہ ہندوستان کی فلمی صنعت فسانہ نگاروں، ادیبوں اور شاعروں کی لئے نہیں ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کی زندگی کا مقصد صرف روپیہ کمانا ہے۔

وہ فلمی صنعت یہاں اچھے خاصے افسانوں کو محض بازاری رنگ پیدا کرنے کے لئے مسخ کر دیا جاتا ہو، جہاں شاعرانہ بلند پروازیوں کا روزانہ گلا گھونٹا جا رہا ہو اور جہاں خرافات کو ادب کے نام سے پیش کیا جا رہا ہو وہاں بلند پایہ ادیبوں اور شاعروں کی کہاں گنجائش نکل سکتی ہے حضرت جوش ملیح آبادی، ساغر نظامی، شوکت تھانوی اور ماہر القادری جیسے لوگوں کا فلمی صنعت کی جانب متوجہ ہونا بلاشبہ فلمی صنعت کی خوش بختی ہے۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہندوستان کے کسی فلم ساز میں اتنی ہمت ہے کہ وہ حضرت جوش ملیح آبادی جیسے شاعر کے صحیح تخیلات کو جوں کا توں پیش کر سکے ہندوستان کی فلمی صنعت کی دوکاندارانہ روش اور بازاری پن کو دیکھتے ہوئے ہم کو بہت کم امید ہے کہ یہ حضرات زیادہ مدت تک اس صنعت سے وابستہ رہیں گے

۴۹ سالہ جرمنوں کو فوج میں بھرتی کیا جائے گا

اسٹاک ہام ۲۵ جون۔ برلن کے اخباروں نے آج ایک اپیل شائع کی ہے جس کے ذریعہ ۴۹ سال کی عمر والے تمام جرمن باشندوں سے فوجی تربیت حاصل کرنے کے لئے اپیل کی ہے۔

سنہ ۱۸۹۴ء اور سنہ ۱۸۹۶ء کے درمیان پیدا شدہ تمام جرمنوں سے کہا گیا ہے کہ وہ قریب قریب کے پولیس اسٹیشنوں پر حاضر ہو جائیں۔

اقوال زریں

کسی سے بے انصافی مت کرو برا کام کر کے آرام کی توقع رکھنا بیوقوفوں کا کام ہے، بھلا کرنے سے ہی بھلا ہوگا۔

اگر آپ اپنی بھلائی چاہتے ہیں تو ہرگز عیب دار آدمی سے دوستی نہ کریں ورنہ اس کے عیب آپ کو لگ کر آپ کو سخت ترین تکالیف پہونچائیں گے۔

کسی کے عیبوں پر نظر مت ڈالو اگر راحت چاہتے ہو تو پہلے، اپنے عیبوں کو دور کرو۔ پھر دوسروں کو اسکی ہدایت کرو

دنیاوی خواہشات کبھی بھی کسی کی پوری نہیں ہوسکتیں اسلئے ہمیشہ بے خواہش رہنا چاہئے، خدا خود خوش ہوکر سامان راحت پہونچائے گا۔

جتنی دیر خدا کی عبادت کروگے اتنی ہی بیماریاں کم ہونگی جسمانی قوت بڑھے گی اور حافظہ درست ہوگا۔

جب آپکے دلمیں کوئی برائی پیدا ہو تو فوراً اس کو اپنی برائی خیال کر کے ترک کردو اور بھول جاؤ۔

موج تبسم

پتلا آدمی (بھیڑ میں) بھئی دھکے کیوں دیتے ہو

موٹا آدمی:۔ دھکے کہاں دیتا ہوں حضرت میں تو سانس لے رہا ہوں۔

دیاضی ٹیچر (کلاس میں) بچو! دونفی مل کر ایک جمع ہو جاتی ہے۔

لڑکا:۔ ماسٹر صاحب پانی پی آؤں۔

ٹیچر:۔ نہیں، نہیں۔ (لڑکا بھاگ جاتا ہے) واپس آنے پر ٹیچر پوچھتا ہے۔

ٹیچر:۔ تم میری بغیر اجازت کیوں چلے گئے تھے۔

لڑکا:۔ آپ ہی نے تو کہا تھا کہ نہیں نہیں، میں سمجھ گیا کہ دو نہیں ملکر ایک ہاں ہوگئی۔

سائنس ماسٹر (بچوں سے) مثال دو کہ چیزیں حرارت سے پھیلتی ہیں۔

لڑکا:۔ سردیوں کے زمانے میں ہماری چھٹیاں صرف دس روز کی ہوتی ہیں۔ اور گرمیوں کے زمانے میں ساڑھے بیس روز $20\frac{1}{2}$ کی ہوتی ہیں۔

دلچسپ معلومات

شرابی اور غیر شرابی مجرموں کا فرق

سنگ سنگ (امریکہ) کے قید خانے کے ماہر فن محقق امراض دماغ ڈاکٹر "دراف" لکھتے ہیں کہ عام مجرموں کے مقابلہ میں شرابی مجرم کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ براہ راست انسان کی جان پر حملہ کرتا ہے اور اس کے برخلاف غیر شرابی مجرم حتے الامکان مقابلے سے بچنے اور صرف دوسروں کی چیزیں ہتھیانے کو ترجیح دیتاہے۔

شرابی مجرموں کے طبقہ کی تشدد پسندی کی بڑھی ہوئی خصوصیت کا تقاضا ہے کہ اس پر سماجی، اقتصادی، اور طبی پہلو سے پوری طرح توجہ کیجائے ریاستہائے متحدہ میں اگرچہ شرابی مجرموں کی بڑی اکثریت مخصوص شفاخانوں میں زیر علاج ہے لیکن اس کے علاج اور اس کے انسداد کی پوری پوری جد و جہد نہیں کی گئی ہے۔

ہندوستان میں اب تک اس کی طرف ابتدائی توجہ کی تکلیف بھی گوارا نہیں کی گئی ہے۔

افسانہ

وہ کون تھا؟

از جناب محمد امین صاحب (شیر قنوری)

کون؟ نہیں جانتا کہ ان پکی اور سایہ دار درختوں سے ڈھکی ہوئی سڑکوں سے ہٹ کر لاتعداد کچی اور دھول میں اٹی ہوئی سڑکوں پر چلنے والوں کو جیٹھ اور اساڑھ کے دنوں میں کس قدر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے پرتاپگڈھ جاتے ہوئے جب غریب کسان اور مزدور چلتے چلتے تھک جاتے ہیں اور پیاس کی شدت سے ان کے ہونٹوں پر پیپڑیاں جم جاتی ہیں۔

رام دھن کی کٹیا کو دور سے دیکھ کر ان کے پژمردہ چہرے چمک اٹھتے ہیں، تھکے ہارے مسافر گھڑی دو گھڑی وہاں درختوں کے نیچے آرام کرتے ہیں۔

رام دھن کے میٹھے کنوئیں کا پانی پیتے ہیں اور رام دھن کے لئے بے شمار دعائیں ان کے دلوں سے نکلتی ہیں، لوئی کہتاہے کہ وہ مہاتما تھا کوئی اسے اونچے خاندان کا گردانتاہے۔ رام دھن کون تھا؟ شاید بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں۔

جیٹھ کا مہینہ تھا لوکے گرما گرم تھپیڑے چل رہے تھے ہری پور گاؤں کا مالک پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے بولا "دھنو" کہیں پینے کو پانی ملجائیگا؟

"یہاں پانی کہاں سے آیا مالک"، وہ بولا، دور دور تک دھول اڑرہی ہے اتنا بھی نہیں کہ کوئی پل بھر کے لئے کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر ستالے۔

مالک گھوڑے کو ایڑ لگا کر بولا ہمیں جلدی گاؤں پہونچ جانا چاہئے پیاس بڑی شدت کی لگی ہے کہار مالک کے ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا شدت کی، گرمی سے پسینہ میں نہا رہا تھا آنکھیں سرخ ہوگئی تھیں یہی حالت مالک کے گھوڑے کی تھی بے زبان پسینہ میں شرابور منہ سے جھاگ پھینک رہا تھا۔

یکایک گھوڑے کی رفتار دھیمی ہوگئی۔

"مالک"، وہ ہانپتے ہوئے بولا دھوپ تیز ہورہی ہے تھوڑی دیر ہمیں جھاڑیوں کے نیچے رک جانا چاہئے مالک باگیں چھوڑ کر بولا "ہاں ٹھیک کہا تم نے!" "دھنو گھوڑے کو تھپک کر بولا"

ایشور کا دیا سب کچھ ہے آپ کے پاس یہاں ایک، کنواں بنوادیں آنے جانے والے اسیس دیں گے مالک مسکرا کر بولا:۔ کیا ایک کنوئیں سے جگ سیراب ہوتاہے کون کون پانی پئے گا دس کوس کا راستہ ہے یوں بھی دھوپ میں کون سفر کرتا ہے وہ دبی آواز سے بولا مالک سفر کا کوئی وقت نہیں ہوتا جانے کس وقت ضرورت آن پڑے آج ہی کیا معلوم تھا کہ ایسی گرمی میں ہری پور جانا ہوگا؟ مالک پھر مسکرانے لگا اور سر اٹھا کر بولا تم تو ایسی ہی کہتے ہو ان ہونی باتیں نہ

دھنو خاموش ہوگیا چپ چاپ، مالک کے ساتھ ہولیا۔ گاؤں آتے ہی اسے سخت شدت کا بخار چڑھا بڈھا شریر تھا دھوپ میں جلکر آیا تھا بیوی اس کے منہ پر بار بار پانی کے چھینٹے دیتی تھی کچی کیری کا شربت پلاتی تھی شام کو اس کی حالت میں کچھ افاقہ ہوا اسے ہوش میں پاکر بیوی نے کہا کیوں کیسی طبیعت ہے؟۔

وہ سر کو ہلا کر بولا اب اچھا ہوں آہستہ سے بولا، ایشور دھن اس لئے دیتاہے کہ اوروں کو سکھ پہونچائیں اور ان کی مدد کریں"، بیوی کسی قدر تعجب سے بولی "ہمارے پاس دھن کہاں سے آیا"، مالک کے ٹکڑوں پر پڑے ہیں"، دھنو کے چہرے پر شکنیں پڑگئیں بولا پگلی میں مالک کہہ رہا ہوں جس کے پاس دھن ہے مگر دل نہیں ہے۔

کیسی باتیں کررہے ہو مالک کی برابر آج کون ہے سارا گاؤں اس کے سہارے جی رہاہے، جواب میں دھنو مسکرایا مگر جلد ہی اس کے چہرے پر افسردگی چھاگئی جیسے وہ اب بھی جلجلاتی ہوئی دھوپ میں جا رہا تھا مالک کے ساتھ ساتھ پیاس کی شدت سے حلق سوکھ گیا تھا، اور کہہ رہا تھا مالک پینے کا پانی کہیں دور تک دکھائی نہیں دیتا۔

کسی درخت کے نیچے سستالیں گھوڑا ہانپ رہا ہے آپ بھی تھک گئے ہیں، پھر جیسے لو کے تھپیڑوں کیساتھ وہ تڑپ کر کہہ رہا تھا "مالک ایک کنواں بنوادو لوگ ٹھنڈا پانی پئیں گے اور آپ کو دعا دیں گے" مالک ہنس کر بولا، باؤلے ہوئے ہو دھنو" ہونٹوں پر زبان پھیر رہا تھا بیوی دوڑ کر پانی کا کٹورا لے آئی سہارا دے کر بولی:۔ لو پانی پی لو۔

اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا۔ مجھے پیاس نہیں ہے، پانی کا کٹورا زمین پر گر پڑا، بیوی چونک کر بولی دیکھو سنبھلو! اب تو بخار بھی نہیں ہے، دھنو سنبھل کر بیٹھ گیا جیسے وہ اب بھلا چنگا تھا رات کو جب اس کے بیٹے کام سے نپٹ کر آئے وہ بولا:۔ صبح تم دونوں کو میرے ہمراہ چلنا ہوگا۔ "کیا کام ہے چاچا!" بڑا بولا۔

یہ کل بتاؤں گا بڈھا مسکرا کر بولا بیوی قریب آکر بولی "پرتاپ گڈھ جاؤگے کیا" خاموش پاکر وہ بولی:۔ آج کیا کم تکلیف پائی ہے جو صبح پھر جاؤگے؟۔

تو نہیں جانتی وہ مسکرا کر بولا، بیوی نے کہا آج الغیر بہت تکلیف ہوگئی تھی بھگوان نے بڑی کرپا کی جو اچھے ہوگئے" دو لڑکے بولے "چاچا اب تو کوئی تکلیف نہیں ہے؟ "نہیں بیٹا"، مسکراتے ہوئے بولا۔ چراغ کی مدھم روشنی میں چار ہنستے ہوئے چہرے نظر آرہے تھے، سچ ہے حقیقی مسرت بھی جھونپڑیوں میں ملتی ہے۔

دھنو چلتے چلتے رک گیا بولا۔ یہاں کنواں کھدیگا "مالک نے کہاہے چاچا" نہیں بیٹا ہم خود محنت کر کے تیار کریں گے، اتنے پیسے کہاں سے آئیں گے چاچا یہ کام تو بڑے لوگوں کے ہوتے ہیں ہمارے لئے ہی کیاہے بڈھا مسکرا کر بولا کسی سے قرض نہیں لوں گا، کہیں سے بھیک نہیں مانگوں گا ایشور نے مجھے دھن دولت نہیں دیا ہمت تو دی ہے۔

بڈھا پھاوڑا لیکر آگے بڑھا جوانوں کی طرح اس کے ہاتھ چل رہے تھے ہمت کے آگے پہاڑ بھی کٹ جاتے ہیں صبح و شام باپ بیٹے تینوں کام میں مصروف نظر آتے ایک روز شام کو مالک گھوڑے پر سوار ہو کر گھومتا ہوا وہاں پر آنکلا۔ دیکھ کر بولا۔ یہاں کیا ہورہاہے دھنو؟۔

مالک کنواں کھود رہے ہیں مالک ہنس پڑا بولا تمہارا سر پھر گیاہے بڈھے۔

بڈھے نے ہاتھ چلاتے ہوئے مالک کو دیکھا اس کی نظروں میں مایوسی اور بیچارگی نہ تھی جرات اور دلیری کے آثار نمایاں تھے جن میں بڑی سی بڑی طاقت کو بہا لیجانے کی طاقت جھلک رہی تھی مالک قہقہہ لگا کر آگے بڑھ گیا بڈھا مسکرا کر بولا:۔ لوگ کسی کو نیک کام کرتے ہوئے دیکھ کر ہنستے ہیں ان کی ہنسی میری ہمت کو پست نہیں کرسکتی ہم کو اپنا کام برابر جاری رکھنا چاہئے سب بیٹے نے اینٹیں لاکر کہا:۔ بابا اینٹیں تیار ہیں دو ایک آنچیں دینے کی ضرورت ہے ایندھن کل لے آئیں گے چونہ پینے کے لئے تیلی نے کہاہے کہ میرا بیل لے جانا۔

بڑا لڑکا پانی کا ڈول بھر کر بولا:۔ پانی تو میٹھا نکلاہے چاچا؟ بڈھا، گھونٹ پیتے ہوئے بولا لوگ اسے پی کر کتنے خوش ہوں گے۔

رات جب وہ گاؤں کے بچوں کو گڑ بانٹ رہا تھا لوگ اس کی ہمت کی تعریف کررہے تھے بہتیرے ایسے بھی تھے جو ناک بھوں چڑھا رہے تھے بہتیرے ایسے بھی تھے خوش ہو رہے تھے جو تو کشیدہ تھے ان کو حیرت تھی کہ کہار نے اتنا بڑا کام کیونکر انجام دے لیا یا شاید ان کے نزدیک ایک کہار کو یہ زیب نہ دیتا تھا کہ وہ پن اور نیکی کے کاموں میں حصہ لے اور ایسے کارنمایاں کر دکھائے جو بڑے لوگوں کے کرنے کا ہو۔

کل تک اس کی خدمت کرنے والا کہار آج پیاسوں کے لئے کنواں تیار کر رہا تھا لوگ ہنس ہنس کر باتیں کرتے اور بڈھے کا مذاق اڑاتے۔

گر دھنو یہ تمام باتیں سنکر کوئی اثر نہ لیتا وہ ذات کا نیچ تھا اس کی ہمت نیچ نہ تھی اس کا دل نیچ نہ تھا وہ خوش تھا کہ آج اس نے ایک ایسا کام انجام دیا جو ایک دن اسے اوروں سے اونچا بنادے گا۔ (باقی بر صفحہ ہذا کالم ۳ کے نیچے)

برطانیہ میں کھانے پینے کی اشیاء

ہندوستان سے سستی مل رہی ہیں۔

لندن ۲۴ر جون۔ وزیر خزانہ نے بتلاہے کہ مارچ یا جون ۱۹۴۳ء میں ختم ہونے والے مال کے دوران کس ملک میں فی کس کو کتنا ٹیکس ادا کرنا پڑا۔

برطانیہ بالواسطہ ۴۳ پونڈ	بلاواسطہ ۱۸ پونڈ
امریکہ بالواسطہ ۴۳ پونڈ	بلاواسطہ ۷ پونڈ
کناڈا بالواسطہ ۲۸ پونڈ	بلاواسطہ ۱۲ پونڈ
آسٹریلیا بالواسطہ ۱۷ پونڈ	بلاواسطہ ۱۱ پونڈ
جنوبی افریقہ بالواسطہ ۱۵ پونڈ	بلاواسطہ ۲ پونڈ
جرمنی بالواسطہ ۲۳ پونڈ	بلاواسطہ ۱۸ پونڈ
اٹلی بالواسطہ ۳ پونڈ	بلاواسطہ ۷ پونڈ

ان اعداد و شمار میں صرف وہ ٹیکس شامل ہیں جو کہ مرکزی حکومت نے لگائے ہیں اس میں سٹیٹ اور بوس بپٹل ٹیکس شامل نہیں ہیں، وزیر خزانہ نے یہ بھی بتلایا کہ برطانیہ میں خوردہ چیزوں کی قیمت مندرجہ ذیل ہے ملاحظہ فرمائیں:۔

چار پونڈ کی ڈبل روٹی کی قیمت نو پنس یعنی ایک روپیہ میں چار سیر ڈبل روٹی۔

ایک پونڈ چینی تین پنس یعنی $5\frac{1}{2}$ آنہ فی سیر، ۴ پونڈ آلو $13\frac{1}{2}$ پنس یعنی تقریباً چھ پیسے سیر

لیکن سرکاری امداد کے بغیر ان چیزوں کی قیمت بالترتیب ۱۱ پنس و ۵ پنس اور $15\frac{1}{2}$ پنس ہوتی۔

دیاسلائیوں کو نمی سے محفوظ رکھئے

اس برسات میں عوام کو منجملہ دیگر ان کے ایک دقت یہ بھی برداشت کرنی ہوگی کہ نمی پروف دیاسلائیاں نمی سے قطعی محفوظ نہیں رہ سکتیں۔

جنگی حالات کے باعث کئی ضروری اشیاء دستیاب نہیں ہو رہی ہیں جن کی دیاسلائی کو نمی سے محفوظ رکھنے کیلئے ضرورت ہے بدیں وجہ اس سال "دمکو" (WIMCO) قسم کی دیاسلائی بھی سو فی صدی نمی سے محفوظ نہیں ہوگی،۔

خریداروں کو مشورتاً اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنی دیاسلائیوں کو خشک رکھنے کے لئے ضروری احتیاط رکھیں لیکن اگر ان میں نمی پیدا ہو جائے تو انھیں دھوپ میں رکھ کر یا ٹین کے ایک ڈبہ میں آگ کے قریب رکھکر خشک کیا جاسکتاہے، اور یہ دیاسلائیاں پھر کارآمد ہوجاتی ہیں کہ اس امر کی پوری احتیاط رکھی جائے کہ ان کو تیز گرمی نہ پہونچے کیونکہ یہ بہت جلد آگ پکڑلیتی ہیں اور جل جاتی ہیں۔

یوپی میں کہاں کہاں راشن ہوگا

لکھنؤ ۲۶ر جون۔ یو۔ پی۔ کے جن جن پچیس ۲۵ شہروں میں راشن کی اسکیم پر عمل درآمد ہوگا ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔

نمبر۱ لکھنؤ نمبر۲ دہرہ دون نمبر۳ مسوری نمبر۴ سہارنپور نمبر۵ ہردوار نمبر۶ میرٹھ نمبر۷ علی گڈھ نمبر۸ آگرہ نمبر۹ متھرا نمبر۱۰ بریلی نمبر۱۱ مرادآباد نمبر۱۲ شاہجہانپور نمبر۱۳ نینی تال نمبر۱۴ الموڑہ نمبر۱۵ رانی کھیت نمبر۱۶ فیض آباد نمبر۱۷ فرخ آباد نمبر۱۸ اٹاوہ نمبر۱۹ کانپور نمبر۲۰ الہ آباد نمبر۲۱ جھانسی نمبر۲۲ بنارس نمبر۲۳ مرزاپور نمبر۲۴ جونپور نمبر۲۵ گورکھپور۔

مسٹر جنکنس ہندوستان آرہے ہیں

نئی دہلی ۵ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ سابق چیف کمشنر و محکمہ سپلائی کے سکریٹری مسٹر ای۔ ایم۔ جنکنس جو آج کل لندن میں کار خاص پر تعینات ہیں، آیندہ موسم خزاں میں ہندوستان نئے والیسرائے ہز ایکسی لینسی فیلڈ مارشل ویول کے ہمراہ ان کے پرائیویٹ سکریٹری کی حیثیت سے ہندوستان آرہے ہیں۔

افسانہ

بقیہ صفحہ ہذا کالم ۱ سے آگے

بات بھی ٹھیک تھی، جھکی ہوئی ٹہنیوں سے ہر ایک فائدہ اٹھا سکتاہے اور کوڑی شاخیں کسی کے لئے بھی کارآمد نہیں ہوتیں غرض تھوڑے ہی دنوں کے بعد کنواں بن کر تیار ہوگیا۔

کنوئیں کے گرد سبز و شاداب کیاریاں اگائیں اور خود ایک جھونپڑی ڈال کر وہیں رہنے لگا۔

ایکدن کنوئیں پر ایک مسافر کھڑا تھا دوسرا گھوڑے پر سوار مسافر قریب آکر بولا۔ پانی کیساہے۔؟۔ بہت ٹھنڈا اور میٹھا دور تک ایسا کنواں دیکھنے میں نہیں آیا وہ سوار ہری پور گاؤں کا مالک تھا، اسکی آواز پہچان کر بڈھا جھونپڑی سے باہر نکل آیا بولا۔ مالک۔ پانی پیوگے لاؤں؟۔

مالک جو پیاس کی شدت سے بے چین ہو رہا تھا "جھینپ کر بولا۔ لے آؤ"۔ پانی پیکر جب وہ چلنے لگا تو رام دھن بولا کیسا ہے مالک؟۔

ہاں ٹھنڈا ہے وہ چلتے چلتے بولا، بڈھے کچھ مسکرایا غالباً یہ مسکراہٹ اس قہقہہ کا جواب تھی جو ایکدن مالک نے اسکی دیوانگی پر مارا تھا وہ مالک کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا غبار آلود اور اٹی ہوئی سڑک پر!

آج نہ رام دھن ہے اور نہ ہری پور گاؤں کا مالک لیکن رام دھن کی زندہ یادگار اس کے لگائے ہوئے سایہ دار درخت اور خود کندہ کنواں باقی ہے جو ہمیشہ اسکے نام زندہ رکھیگا، دور سے آنے والے مسافر ان درختوں کی ٹھنڈی اور خواب آور چھاؤں تلے آرام پاتے ہیں اور پھر تازہ دم ہو کر چلے جاتے ہیں رام دھن کا "دھن" گاتے ہوئے چرواہے دھان دن

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

حسب منشاء دفعہ ۳۶۔ یو۔ پی۔ ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۱۹ء بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتاہے کہ پلاٹ نمبری ۱۷۰ بلاک سی (C) گوٹھیا و پلاٹ نمبری ۳۴ بلاک ایف (F) گوٹھیا کا اکوائر کیا جانا تجویز ہوا ہے پلاٹ ہائے مندرجہ بالا گوٹھیا اسکیم میں جو۔ یو۔ پی۔ گزٹ مورخہ ۷ر فروری ۱۹۲۰ء میں زیر دفعہ ۳۶ شائع ہوچکی ہے۔

حدود اربعہ پلاٹ ہائے مذکورہ بالا حسب ذیل ہیں

پلاٹ نمبر ۱۷۰ بلاک سی (C) گوٹھیا

شمال تیس (۳۰) فٹ سڑک۔

جنوب پلاٹ نمبر ۱۶۸۔

مشرق تیس (۳۰) فٹ سڑک۔

مغرب پلاٹ نمبر ۱۶۹۔

پلاٹ نمبر ۳۴ بلاک ایف (F) گوٹھیا

شمال پلاٹ نمبر ۹۸ و ۹۹۔

جنوب تیس (۳۰) فٹ سڑک۔

مشرق پلاٹ نمبر ۳۵۔

مغرب پلاٹ نمبر ۳۳۔

نقشہ آراضی و پلاٹ ہائے جو اکوائر ہو رہے ہیں دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جاسکتے ہیں، عذرداری بابت حقیت آراضی متذکرہ بالا اندر ساٹھ ۶۰ یوم نوٹس ہذا سے دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل کرنا چاہئے۔

دستخط مان سنگھ۔ سی، بی، ای، چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

وائسرائے ہند کا لقدر

بقیہ صفحہ ۲ سے آگے

پہلے ہی بہت سے چھوٹے چھوٹے قصبوں میں پھیل چکے ہیں۔ شہروں سے نبٹ چکنے کے بعد ہم وہاں بھی جائیں گے روسیوں کے ہوائی حملوں کا زور جو آجکل روس کے لمبے چوڑے مورچہ کی لائن پر لگا ہوا ہے ہماری بمباریوں کی تباہ کاریوں میں مزید اضافہ کردے گا۔

مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ ڈبکنی کشتیوں کو حال ہی میں جو زبردست شکست ہوئی اس کا جرمنوں کے حوصلہ پر بہت بڑا اثر پڑا ہے، ڈاکٹر گوئیلز جرمنوں سے جو بڑا اسرار وعدے کر رہے ہیں ان کے علاوہ وہ ان سے یہ بھی کہتے رہے ہیں کہ اگرچہ ہمیں بمباریوں سے سخت نقصانات پہونچ رہے ہیں لیکن ہماری ڈبکنی کشتیاں بھی برطانیہ اور امریکہ کی جنگی طاقت پر کاری چوٹیں لگا کر اتنی ہی سخت بلکہ ان سے بھی زیادہ نقصانات پہونچا رہی ہیں۔ جب ان کی یہ اُمید بھی ختم ہوجائے گی اور یہ اُمید ایک نہ ایک دن ضرور ختم ہوگی تو ہر ایک آدمی پر یہ روشن ہوجائے گا کہ ہٹلر کے ساتھیوں اور پٹھوؤں میں اب مایوسی پھیل گئی ہے۔

بحر روم اور اطالویوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ اب تک بحر روم میں اٹلی کے جزیروں پر معمولی گولہ باریاں کی گئی ہیں لیکن وہ ابھی سے اس خیال میں غلطاں و پیچاں ہیں کہ چوٹ کہاں پڑے گی اور وہ کتنے زور کی ہوگی۔ ان کی یہ تشویش کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ انھیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خود انھوں نے ترپولی، حبش اور البانیہ میں کس طرح حملے کئے تھے، یونانیوں پر وہ کس طرح ٹوٹ پڑے تھے اور انھوں نے مصر کو فتح کرنے کے لئے کس طرح فوج کشی کی تھی انکے خوف اور اندیشوں سے انھیں نجات دلانے کے لئے میں کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ لیکن مجھے اپنی قوم کے کچھ انتباہ کے الفاظ کہنے ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ بڑی بڑی فوجی مہمات میں خطرات بھی ہوتے ہیں اور حالات کے پلٹ جانے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ اگر ضرورت سے زیادہ بھروسہ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے تو اُسے سختی کے ساتھ دبا دینا چاہیئے۔ بڑی بڑی اور بحری لڑائی کے لئے خصوصًا ایسی حالت میں جب کہ ان میں دو بڑی قوموں کے اشتراک عمل کی ضرورت ہو تیاریاں کرنے میں زیادہ وقت لگتا ہے، میں آج صرف اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ بہت ممکن ہے کہ بحر روم میں بہت سخت لڑائی ہو اور موسم خزاں کی پتیاں جھڑنے سے پہلے ہی کسی دوسرے علاقہ میں زور کی لڑائی ہو۔ اتحادی قومیں نازیوں، اطالویوں اور فرانسیسیوں سے بلا کسی شرط کے اطاعت قبول کر لینے کا مطالبہ کر رہی ہیں اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ انکی مقابلہ کی تمام قوت توڑ دی جائے اور وہ ہمارے انصاف اور رحم و کرم پر رہ جائیں اس کا مقصد بھی ہے کہ ہمیں ایسی ضروری اور دور اندیشانہ تدبیریں اختیار کرنی چاہئیں جو کہ دنیا کو آئندہ ان کے وحشیانہ حملوں سے بچائے رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کا یہ مطلب کبھی ہوسکتا ہے کہ ہم لوگ اپنے فاتح ہاتھوں کو انسانیت سوز افعال سے گندہ کریں گے یا محض آتش انتقام کو فرو کرنے کے لئے ہی لڑیں گے یا یہ کہ ہمارے سامنے مستقبل کی ایسی دنیا کا نقشہ نہیں ہے جس میں انسان کے خاندان کی تمام شاخیں ان اصولوں کی طرف نگاہیں لگا رہی ہوں جن کو امریکہ کے آئین میں زندگی اور آزادی کہا گیا ہے۔

رجبی شریف کانپور کے لئے پریڈ گراؤنڈ خالی رہیگا

مسئلہ نمائش دوران ایام رجبی شریف واقع پریڈ گراؤنڈ کے سلسلہ میں ۲۶ رجون ۱۹۴۳ء کی شام کو ایکٹنگ چیرمین میونسپل بورڈ ایگزیکٹو افسر صاحب بورڈ کانپور، میاں فضل کریم صاحب ایکٹنگ صدر مسلم لیگ، اور حکیم سید نواب علی صاحب منتظم رجبی شریف، داحد حسین صاحب، قایم مقام سکریٹری مسلم لیگ کانپور کے درمیان میونسپل بورڈ آفس میں تفصیلی گفتگو ہوئی، اور بعد بحث و مباحثہ طے پایا کہ ۴ رجولائی ۱۹۴۳ء کی شام تک رجبی گراؤنڈ خالی کرالیا جائے گا۔

چنانچہ اسی وقت منیجر سری بھارت دیے تھیٹریکل کمپنی کانپور کو ایگزیکٹو افسر صاحب میونسپل بورڈ کانپور کی جانب سے تحریری طور پر مطلع کردیا گیا کہ تھیٹریکل کمپنی لازمی طور پر ۴ رجولائی ۱۹۴۳ء کی شام کو گراؤنڈ مذکور کو خالی کردے۔

بصورت دیگر افسران بورڈ کی جانب سے کمپنی مذکور کا سامان ہٹوا دیا جائے گا اور خرچہ کی ذمہ دار کمپنی ہوگی، اور ایگزیکٹو افسر صاحب کی جانب سے قائم مقام صدر شہری مسلم لیگ کانپور کو بھی ایک تحریر کے ذریعہ مطلع کردیا گیا ہے کہ ۴ رجولائی ۱۹۴۳ء کی شام تک پریڈ گراؤنڈ بہرصورت خالی کرادیا جائیگا لہٰذا اعانۃ المسلمین کو اس باب میں بالکل اطمینان رکھنا چاہئے۔

نیازمند داحد حسین صاحب جوائنٹ سکریٹری

دو سو جرمن جہازیوں نے بغاوت کردی

اسٹاک ہوم ۲۸ رجون۔ اتوار کی رات کو یہاں اس امر کی اطلاع پہونچی ہے کہ جرمن آبدوز کشتیوں کے جہازیوں میں سے دو سو آدمیوں کو، اوسلو کے فوجی جیل خانے میں بھیجدیا گیا ہے کیونکہ انھوں نے سمندر کے سفر پر جانے سے انکار کردیا تھا اس اطلاع میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان لوگوں نے اتری ناروے کی بندرگاہوں میں بغاوت کی تھی ان کو یہ شکایت ہے کہ ڈبکنی کشتیوں کی لڑائیوں کے خطرات روز بروز بڑھتے جارہے ہیں اور اتحادی جہازی قافلوں کی حفاظت کے معقول انتظامات ہوتے ہیں۔

برلن میں جہازیوں کے ایسے ہی امکانات کو روکنے کے لئے جرمنوں نے سخت کارروائی کی ہے۔

جنرل ویول کو وسیع اختیارات دیدئے گئے

لندن ۲۸ رجون۔ معاصر "ہندوستان اسٹینڈرڈ" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جارہا ہے کہ حکومت برطانیہ نے فیلڈ، مارشل ویول کو وسیع اختیارات دیدئے ہیں تاکہ وہ ہندوستانیوں اس جگہ سے بات چیت کا سلسلہ شروع کرسکیں جہاں سے کہ سر اسٹیفورڈ کرپس نے چھوڑا تھا

اتحادی جنوبی یورپ پر حملہ کریں گے

لندن ۲۸ رجون۔ رومی اخباروں کا بیان ہے کہ انگریزوں اور امریکنوں نے بحر روم اتری افریقہ اور قریب مشرق میں اپنی فوجی تیاری تقریبًا مکمل کرلی ہے اور وہ دکھنی یوروپ پر حملہ کرنے کی کوشش کرینگے اخبار "دالس ڈی ڈالیا" کا بیان ہے کہ اٹلی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے خواہ وہ اٹلی پر کیا جائے یا دکھنی یوروپ کے کسی اور حصہ پر کیا جائے۔

اخبار "موپولو ڈی اٹلیا" نے لکھا ہے کہ روم بھی اجتماعی بمباری کا مقابلہ کرنے کیلئے بالکل تیار ہے۔

انقرہ کو یہاں سے جو خبریں ہم پہونچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ پچھمی جرمنی میں جن جنگی کارخانوں کو بمباری سے نقصان پہونچا ہے ان کو اسٹریا میں دوبارہ بنوانے کے لئے ہٹلر جنگ کے دس لاکھ قیدیوں کو کام میں لگانے کی اسکیم تیار کر رہا ہے۔

دریں اثنا جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ۱۷ اور ۱۸ سال کی عمر کے جرمن لڑکوں کو جو روسی مورچہ پر جرمن صفوں کے پیچھے کام کرچکے ہیں، دکھنی فرانس میں قلعہ بندیاں تعمیر کرنے پر تعینات کردیا ہے۔

جاپانیوں نے ربڑ کے جہاز تیار کرلئے،

لندن ۲۸ رجون۔ کل ایک جاپانی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ جاپانیوں نے بالکل خالص ربڑ کے جہاز بنانے کے تجربات مکمل کرلئے ہیں۔

ان جہازوں پر سامان بار کرکے ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجایا جاسکتا ہے اور ان کے منزل مقصود پر پہونچنے کے بعد ان پر سے مال اتار کر ان جہازوں سے ربڑ کا اور دوسرا سامان تیار کیا جاسکتا ہے۔

اگلے ماہ میں ربڑ کے بہت سے جہاز تیار ہوجائینگے اور مستقبل میں یہ جہاز دکھنی پیسفک کے مفتوحہ علاقوں سے کچا مال جاپان کو لیجانے کے لئے استعمال کئے جائینگے، جہاز کا ڈھانچہ اور تلّا بھی ربڑ کا بنایا جاسکتا ہے۔

ان جہازوں میں موٹر نہیں ہوگا بلکہ وہ معمولی بجلی کی طاقت سے چلے گا۔

ہندوستانی فوجوں کو فیلڈ مارشل ویول کا پیغام

نئی دہلی ۲۹ رجون۔ ہندوستان کے آیندہ وائسرائے فیلڈ مارشل ویول نے ہندوستان کی کمان کی مسلح فوجوں کے لئے ایک طویل پیغام بھیجا ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ مجھے ہندوستان کی مزید خدمات کرنے کا جو موقعہ دیا گیا ہے اس کی میں پوری قدر کرتا ہوں میں اپنے نئے عہدے کے سلسلہ میں ملک معظم اور ہندوستان کے باشندوں کے متعلق پوری ذمہ داری انجام دینے کی کوشش کروں گا۔

لیکن ساتھ ہی ساتھ میں ہندوستان کے فوجی سپاہیوں جہازیوں، اور ہوابازوں کے مفاد کو بھی ہروقت سامنے رکھوں گا۔

گذشتہ دو سال کے دوران میں جبکہ میں آپ لوگوں کا کمانڈر انچیف رہا تھا ہندوستان کو باہر سے اتنے خطرات درپیش رہے جتنے پچھلے دو سال میں کبھی نہیں رہے تھے، اگرچہ خطرات قطعی طور پر نہیں ہوئے ہیں لیکن وہ روک دئے گئے ہیں۔

اور ہندوستان کی سرزمین دشمن کے پیروں کے نیچے روندے جانے اور پامال ہونے سے، بچ گئی ہے اور ہندوستان اب بہ نسبت پہلے کے زیادہ مضبوط اور طاقتور ہے اور ہندوستان کے تحفظ اور بچاؤ کے انتظامات پہلے سے کہیں زیادہ مستحکم اور مضبوط ہیں۔

سورت ۲۸ رجون۔ جلالپور کی ایک اطلاع مظہر ہے ۱۳ اشخاص ایک خلاف قانون جلوس نکالنے اور نعرے لگانے کے الزام میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کئے گئے

امریکہ ہندوستان کے معاملہ میں مداخلت نہیں کریگا

لاہور ۲۶ رجون مشہور امریکی مصنف وسٹر، "ایڈگر اسنو" نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ امریکہ کے باشندے بہ حیثیت مجموعی ہندوستان کے معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتے اور وہ اس کے معاملات طے کرنے کے لئے مجبور کیا جائے۔

امریکن اب یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ حکومت برطانیہ اور ہندوستان کے باشندوں کا مسئلہ ہے اور اس میں امریکنوں کو مداخلت کرنے کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے اور ہندوستانیوں میں آیندہ آئین کے بارے میں جو اختلافات ہیں ان کے باعث امریکنوں کا رویہ سخت ہوتا جارہا ہے، امریکہ کے باشندوں کے ایک بڑے حصہ کو ہندوستانیوں کی خواہشات کیساتھ گہری ہمدردی تھی لیکن جب سے ہندوستانیوں نے کرپس اسکیم کو نامنظور کیا ہے جس میں جنگ کے بعد ہندوستان کی آزادی کے لئے کافی گارنٹی موجود تھی اس وقت سے ان امریکنوں کی دلچسپی بھی ختم ہوگئی

جبرالٹر میں برطانی جنگی بیڑہ

لندن یکم جولائی۔ جرمن ریڈیو نے کل رات بیان کیا کہ اس وقت جبرالٹر میں دو برطانی جہاز نیلسن اور روڈنی

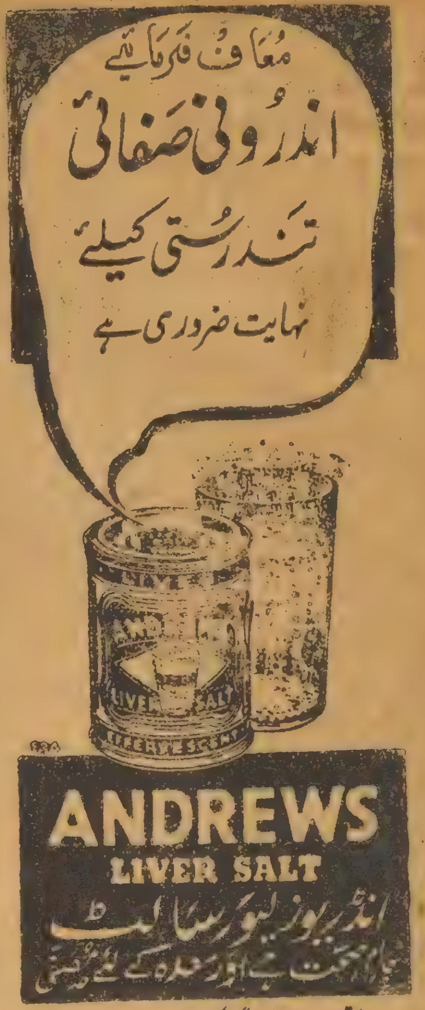
حکومت ہند قرضہ لیگی

نئی دہلی ۲۸ رجون۔ حکومت ہند نے اپنے نئے قرضوں کا پروگرام کل شائع کردیا ہے دو نوٹیفکیشن جاری کئے گئے ہیں ان میں سے ایک کے ذریعہ بچاؤ کے تیسرے قرضہ جات کو یکم جولائی ۱۹۴۳ء سے بند کردیا ہے اور دوسرے نوٹیفکیشن کے ذریعہ ۳ رجولائی ۱۹۴۳ء سے نئے قرضہ جات شروع کئے گئے ہیں اور ساتھ ہی ۶۵-۱۹۶۳ء کے تین فی صدی کے قرضہ جات کے بونڈ دوبارہ جاری کئے گئے ہیں۔ ۵۵-۱۹۵۳ء کے قرضہ جات زرنقد کی صورت میں ۱۹۴۳ء کے چار فی صدی سود والے بانڈوں کی صورت میں لئے جائیں گے۔ ۳ فی صدی کے قرضہ جات ۶۵-۱۹۶۳ء میں ۹۵ روپیہ آٹھ آنہ سو روپئے کے لئے دینے ہوں گے اور جب اس قرضہ کی رقم پندرہ کروڑ ہوجائے گی یا زیادہ سے زیادہ ۱۰ جولائی ۱۹۴۳ء تک یہ قرضہ بند کردیا جائے گا

بینکوں کے ملازمونکو باہر جانیکی ممانعت

مدراس ۲۸ رجون حکومت مدراس نے حکم جاری کیا ہے کہ مدراس کے بینکوں وغیرہ کے ملازم کمشنر پولیس سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر شہر سے باہر نہ جائیں۔

ہوائی باربردار جہاز "فارمیڈیبل" اور بارہ برطانی اور دو فرانسیسی مار و جہاز موجود ہیں تین برطانی مار و جہاز



۴۴ شہری تحفظ کرنے والوں کے لئے یہ خدمت انجام دی جا رہی ہے، ہندوستانی فوج کی بڑھتی ہوئی مانگ نے ساتھ ساتھ چائے کی گاڑیوں میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے اور ہر جگہ ان کی قدر کی جاتی ہے، کیونکہ وہ چائے جیسی ایک ضروری آسائش ہندوستان کے بہادر سپاہیوں تک پہونچا رہے ہیں۔

ڈی ویلرا کی پارٹی کو اکثریت حاصل نہیں رہی

ڈبلن ۲۶ر جون آئرلینڈ کے عام انتخابات کے نتائج شائع ہو گئے ہیں ڈی ویلرا کی پارٹی فیانا فیل، کے ۶۷ ممبر کامیاب ہوئے ہیں، کا سگریو پارٹی کے ۳۲ ممبر، لیبر پارٹی کے ۱۷ ممبر، کسانوں کی پارٹی کے ۱۴ ممبر، اور انڈی پینڈنٹ پارٹی کے ۸ ممبر، کامیاب ہوئے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ مسٹر ڈی ویلرا کی پارٹی کو تمام پارٹیوں کی مجموعی قوت پر اکثریت حاصل نہیں ہے۔ رائٹر۔

بنگال کے نظر بندوں کو کس نے رہا کیا؟

کلکتہ ۲۶ر جون۔ مسٹر اے کے فضل الحق سابق وزیر اعظم بنگال نے بنگال کے ۸۴ نظر بندوں کی رہائی کے بارے میں ایک بیان میں فرمایا کہ سر ناظم الدین کا یہ دعوے قطعی غلط ہے کہ ان ۸۴ سیاسی نظر بندوں کو ان کی حکومت نے رہا کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ سر ناظم الدین کی وزارت نے ان احکام کی تکمیل کی ہے کہ جو میں نے وزیر اعظم کی عہدہ سے استعفٰے دینے سے قبل جاری کر دئے تھے۔

جنگ کے زمانے کی آسائش

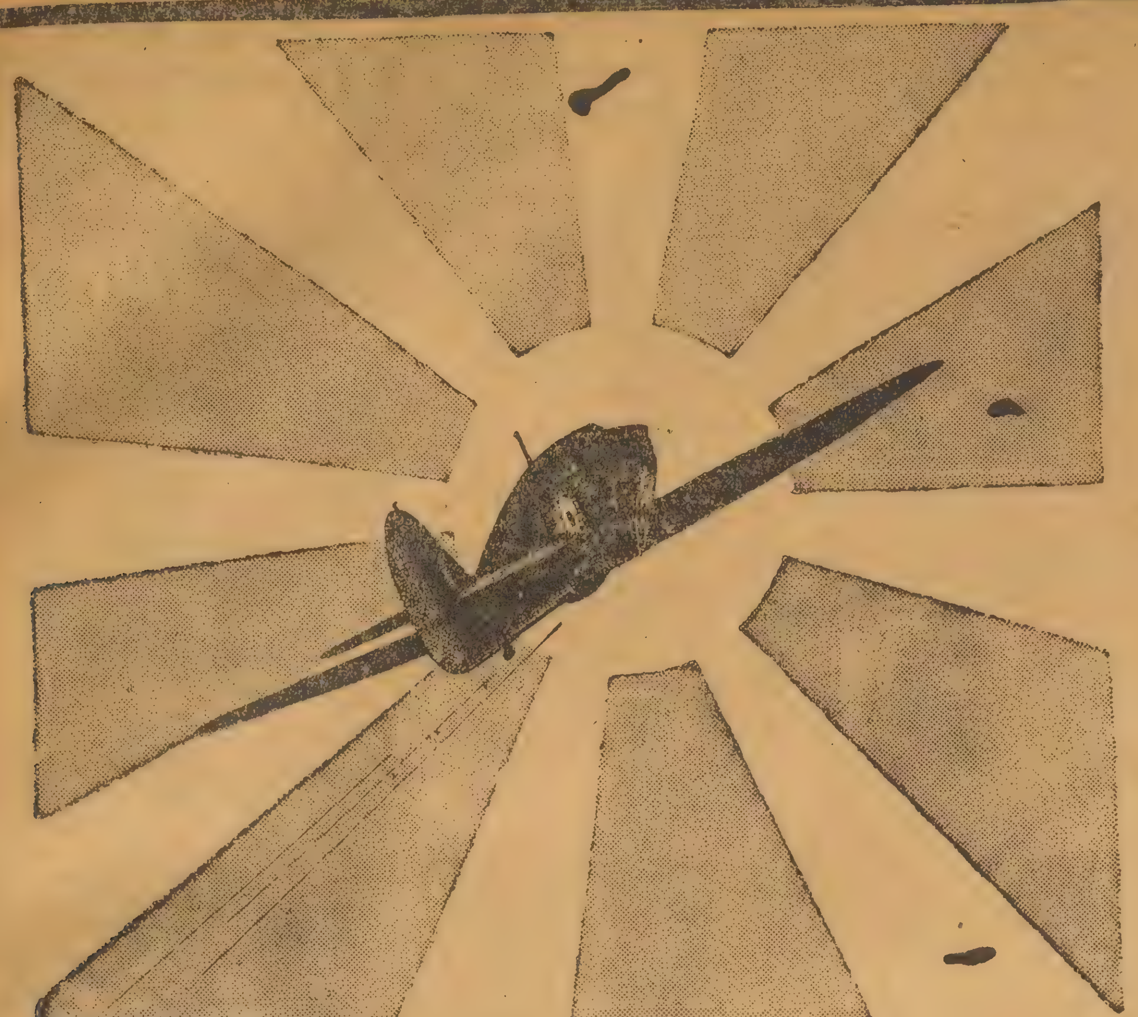
کمانڈرز (چھاپہ مارنے والی فوج) پانی کی نسبت، چائے پر زیادہ عمدگی سے چل سکتے ہیں، اسکی اصلیت دریافت کرنے کے لئے برطانیہ عظمیٰ میں حال ہی میں ایک تجربہ کیا گیا تھا، کناڈا کے فوجی سپاہیوں کی ایک بٹالین کو ۱۲ روز کورس کی لڑائی لڑنا سکھایا جا رہا تھا آخری ۶ دن صرف چلنے کے تھے اس عرصہ میں سپاہیوں نے کوئی دو سو میل سے زیادہ طے کر ڈالے، آزمائش کے لئے چار پلٹنوں میں سے ۳ کو ان کی خواہش کے مطابق پانی ملنے کی اجازت دیدی گئی، چوتھی پلٹن کو بالکل پانی نہیں دیا گیا، بلکہ صرف چائے دی گئی، پانی والی پلٹنوں نے اپنے پانی رکھنے والی بوتلوں سے خوب کام لیا، مگر چائے پینے والی پلٹن نے بے خوف اپنی سکھلائی کا کورس پوری طرح تمام کیا، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ فوجیوں کو کیوں چائے قدرتی طور پر پسند ہے ضرور اس میں کوئی بات ہے۔

اسی بات پر اخبار "ایڈنبرا ریویو" نے تنقید کی ہے اور لکھا ہے کہ اب تک بہت کم لوگ تھے جن کا خیال تھا کہ چائے لڑائی جیتنے کا سبب ہے، اب ان کمانڈوز نے جنھیں صرف چائے پر رکھا گیا تھا کڑی آزمائش میں صرف پانی پینے والوں پر سبقت لیجانے سے ثابت کر دیا اور اس پینے کی شے کی خوبیوں کا، دوبارہ اندازہ لگا دیا ہے۔

موجودہ زمانے میں جبکہ ہر ایک سپاہی کو اتنی چائے دی جاتی ہے جس کی مقدار بہت ہی کم ہے اور ایک ٹن بھی زیادہ نہیں مل سکتی، تو ایسی حالت میں عام لوگوں کو زیادہ چائے پینے کی رغبت دینا عقلمندی نہیں ہے مگر چونکہ چائے نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی میں طاقت محفوظ رہ سکتی ہے اور ہماری فوج جبکہ بیحد چائے پینے والوں کے نام سے بدنام ہے تو شاید کوئی یہ کہہ اٹھے گا کہ ہم میں برداشت کرنے کا مادہ اور اسی طرح اب برعکس اس کے مار دینے کا مادہ بھی زیادہ طور پر اسی پیالے کا منت گذار ہے خوب کو خوش کر دیتا ہے۔

اس سلسلہ میں ۱۹۱۴-۱۸ء کی جنگ عظیم میں ہر معمولی سپاہی کے لئے چائے کتنی اہمیت رکھتی تھی۔ اس کا خیال بہت لوگوں کے دلوں میں پھر تازہ ہو جائیگا اسی وقت چائے لوازمات میں سے نہ کہ تفریحات، میں شمار ہونے لگی ہے اور اس کی یہ اہمیت فوج سے بڑھکر اور کہیں زیادہ محسوس نہیں کی جاتی لہذا جنگ کے زمانے میں اس کی مانگ بھی زیادہ تر چائے کی گاڑیوں کا خانہ تیار کرنے کی ذمہ دار ہے جو تمام برطانیہ عظمیٰ میں پھیل گیا ہے، اور لڑنے والے اور شہری تحفظ کرنے والے ہر دو کے علاوہ بم کھائے ہوئے شہریوں کے کام بھی آرہا ہے، اس عمدہ مثال سے جوش میں آکر انڈین ٹی مارکٹ ایکس پینشن بورڈ نے بھی ہندوستانی سپاہیوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے چائے کی گاڑیوں کا انتظام کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کیا۔

اب ہندوستان کے اندر اور سمندر پار۔ ۴۴



سورج کی جانب

اور صبح تڑکے بیسوں ہوائی جہاز ہندوستانی ہوائی اڈوں سے مشرق کی جانب اڑتے ہیں، جی ہاں! ہر روز ہمارے ہوائی بیڑے اڑتے ہیں تاکہ جاپانی جھنڈا (جس پر نکلتے ہوئے سورج کا نشان بنا ہوا ہے) ہندوستان پر نہ لہرا سکے۔ ان جہازوں کو تیار کرنے اور ہوا بازوں کو کام سکھانے کے لئے بہت سی ایسی چیزوں کی ضرورت ہے جو ہم بازار میں خریدتے ہیں، اور جو ہماری روزمرہ زندگی میں کام آتی ہیں ظاہر ہے کہ جتنا ہم کم خریدیں گے اتنا ہی زیادہ فوجیوں کے لئے، جو ہماری حفاظت کرتے ہیں، سامان جنگ مہیا ہوگا اسی طرح جتنا کم ہم خرچ کریں گے اتنا ہی زیادہ روپیہ ملک کو قرض دینے کے لئے بچے گا، لہذا جس طرح ہمارے بہادر ہوا باز سوتے جاگتے ہماری حفاظت کرتے ہیں، اسی طرح ہمکو بھی اپنا فرض ادا کرنا چاہئے، یعنی ہمیں چاہئے کہ عیش اور ٹھاٹ کے سامان کم خریدیں اور جو روپیہ بچے اسے ملک کو قرض دیں۔

سوت اور کپڑے کے وعدے کے سودے بند
حکومت ہند کا اعلان

نئی دہلی ۲۵ر جون۔ آج ایک حکم کے ذریعہ سوت اور سوتی کپڑے کے وعدے کے سودے بند کر دئے گئے ہیں، حکومت ہند کے سرکاری اعلان میں کہا، گیا ہے کہ ماسوائے ان صورتوں کے جو کہ ذیل میں درج ہیں کوئی شخص بھی ۲۴ر جون ۱۹۴۳ء کے بعد سوتی کپڑے یا سوت کے وعدے کے سودے نہیں کرے گا۔

اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان چیزوں کے وعدے کا جو سودا کیا جائے گا وہ ناجائز متصور ہوگا اس حکم کا اطلاق سوتی کپڑے اور سوت کے وعدے کے ان سودوں پر نہیں ہوگا جو مقررہ قسم کے کپڑے یا سوت کے بارے میں مقررہ ڈیلوری پر مقررہ نرخوں پر کئے جائیں گے، جن کے ڈیلوری آرڈر، ریلوے کی بلٹیاں، لدائی کے بل اور دیگر دستاویزات ملکیت کسی دیگر فریق کو منتقل نہیں کی جا سکتیں۔ اس حکم کی کوئی دفعہ سوت اور کپڑے کے، ان سودوں پر اثر انداز نہیں ہوگی جو اس حکم کے نفاذ سے قبل کئے گئے ہیں نہ ہی اسکی دفعات کا اطلاق کسی حق ملکیت ذمہ داری یا قرض پر ہوگا جو ایسے کسی سودے کے سلسلہ میں واجب ہوگا۔

مسٹر ایمری کا گول مول جواب

لندن ۲۵ر جون۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر سورنسن (لیبر ممبر) کے ایک سوال کے جواب میں یہ تسلیم کیا کہ مہاتما گاندھی اور لارڈ لنلتھگو کا جو خط و کتابت شائع ہوئی ہے اس میں مہاتما گاندھی کی ۲۳ ستمبر کی ایک چھٹی شائع نہیں کی گئی تھی مسٹر سورنسن نے دریافت کیا کہ وائسرائے یا وزیر ہند نے اب تک مہاتما گاندھی کی اس چھٹی کے وجود کا ذکر کیوں نہیں کیا!۔

مسٹر ایمری نے کہا۔ کہ مسٹر سورنسن غلط فہمی کا شکار ہو رہے ہیں گذشتہ ماہ ستمبر میں مہاتما گاندھی کی صرف ایک چھٹی موصول ہوئی تھی وہ چھٹی وائسرائے یا وزیر ہند کے نام نہ تھی بلکہ حکومت ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری کے نام تھی اس پر ۲۳ ستمبر کی تاریخ درج تھی اور ہندوستان میں جو کچھ اس سلسلہ میں شائع کیا گیا تھا اس میں اس چھٹی کا ذکر کر دیا گیا تھا مہاتما گاندھی نے اپنی ۱۹ر جنوری کی چھٹی میں اس چھٹی کا ذکر کیا تھا لیکن انھوں نے اس کا حوالا اپنی چھٹی مورخہ ۲۱ ستمبر کے الفاظ میں درج کیا تھا جو غلط تھا ر لندن میں جو خط و کتابت شائع ہوئی ہے اس میں یہ انہی الفاظ میں درج کر دیا گیا تھا۔

جو قابل مذمت تباہ کاری ہوئی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کی ذمہ داری حکومت پر ہے کانگریس پارٹی پر نہیں ہے اور انھوں نے غیر مشروط اور سیدھے سادے طریقہ سے تشدد کے کاموں کی مذمت نہیں کی۔

مسٹر سورنسن نے فرمایا کہ کیا مسٹر راجگوپال اچاری نے صاف الفاظ میں یہ کہا ہے کہ مہاتما گاندھی نے حکومت کو ایک خط لکھا تھا جسمیں انھوں نے تشدد کے واقعات کی مذمت کی تھی اگر وائسرائے کو اسبات کا علم تھا تو اس کے بارے میں اس وقت کوئی ذکر کیوں نہیں کیا گیا جبکہ مہاتما گاندھی پر تشدد کے ان کاموں کی مذمت میں کچھ نہ کہنے کیلئے نکتہ چینی کی جا رہی تھی۔

مسٹر ایمری نے کہا کہ مہاتما گاندھی کی تحریر سے یا تو مسٹر سورنسن اور یا مسٹر راجگوپال اچاریہ غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

دکھنی افریقہ کا کالا بل!

ناگپور ۲۶ر جون۔ شری یت ایم۔ ایس۔ اینے سابق ممبر ایگزیکٹو کونسل نے دکھنی افریقہ کے ہندوستانیوں کی کانگریس کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے ہر طبقہ اور فرقہ اور ہر خیال کے آدمیوں نے دکھنی افریقہ میں کالا قانون بنانے کیلئے دکھنی افریقہ کی حکومت کی مذمت کی ہے، جو اس نے حکومت ہند اور ہندوستانیوں کی متفقہ مخالفت کے باوجود منظور کر دیا ہے، اس جنگ میں ہندوستانی فوجیوں نے جو بہادری دکھائی ہے اس کی تمام اتحادی قوموں نے نہایت گرمجوشی سے تعریف کی ہے۔ فیلڈ مارشل اسمٹس وزیر اعظم دکھنی افریقہ نے بھی کھلے دل سے ہندوستانیوں کے کارناموں کو سراہا ہے اندریں حالات ہندوستانیوں کیلئے یہ بات انتہائی مایوس کن ہے کہ جنرل اسمٹس نے ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جو اس موقع پر قطعی غیر مناسب اور بہت سخت ہے، یہ قانون بلاشبہ متعصبانہ ہے اور بدیں وجہ اس پالیسی کے خلاف ہے، جس کی تشریح کیپ ٹاؤن کے معاہدے میں کی گئی تھی۔ ہندوستانیوں کو اس بارے میں شبہات ہونا شروع ہو گئے ہیں کہ ہندوستانیوں کی آئینی اصلاحات کے بارے میں حکومت برطانیہ نے جو وعدے کئے ہیں ممکن ہے وہ جنگ کے بعد بھی پورے نہ کئے جائیں اس معاملہ میں ہندوستانیوں کے جذبات کا اظہار کیا گیا ہے اس سے انھیں مایوس ہو جانے کیلئے ثبوت مل گیا ہے فیلڈ مارشل نے اس قانون کو منظور کر کے ہندوستانیوں کو چیلنج دیدیا ہے ہندوستان اور دکھنی افریقہ میں ہر ہندوستانی کا یہ فرض ہے کہ وہ اس چیلنج کو قبول کرے ہم لوگ الفاظ

ESTD. 1923.
THE SADAQAT CAWNPORE
REGD NO. A 406
رجسٹرڈ نمبر ا ۔ ۶ ۔ ۸
جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
ہفتہ وار
صداقت
قیمت: سالانہ 5/-/- ، ششماہی 2/12/- ، سہ ماہی 1/8/- ، فی پرچہ دو آنہ 2/-
ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام
VOL. 37 NO. 28
CAWNPORE. Saturday. 10 JULY 1943
کانپور شنبہ ۱۰ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۶ رجب المرجب ۱۳۶۲ھ
جلد ۳۸ نمبر ۲۸

ادبیات

جذبات ثاقب

از حضرت ثاقب کانپوری

حضرت ثاقب کی سات سالہ بچی نے ۲۷ مئی ۱۹۴۳ء صبح کے وقت مختصر علالت کے بعد وفات پائی، اس صدمہ سے جناب ثاقب کی طبیعت اس قدر متاثر ہوئی کہ ذیل کے اشعار فی البدیہ نظم ہو گئے، جہاں تک حزنیہ جذبات کا تعلق ہے یہ نظم اس کا بہترین نمونہ ہے اور جب اس حقیقت کو پیش نظر رکھا جائے کہ یہ برجستہ کہی گئی ہے تو اس کی قدر و قیمت بہت بڑھ جاتی ہے۔ (اڈیٹر)

آہ میمونہ ترا مرنا قیامت ہو گیا — یعنی یہ سامانِ راحت وجہِ وحشت ہو گیا
تجھکو تو مرغوب تھیں دنیا میں بزم آرائیاں — کیں گوارا کس طرح یہ قبر کی تنہائیاں
آہ یہ سنسان میدان ہر طرف خاموشیاں — آہ یہ ویران منظر رات کی تاریکیاں
کیا گوارا تجھ کو یہ سامانِ وحشت ہو گیا — اس طرح تیرا تغیر درسِ عبرت ہو گیا
چھوٹے چھوٹے بھائیوں سے کس لئے روٹھی ہے تو — موڑ کر ان سب سے منہ کیوں قبر میں سوتی ہے تو
کیا ترے دل میں حمیرا کی محبت بھی نہیں — کیا تری نظروں میں اسکی وہ مودت بھی نہیں
ام سلمہ کی بھی باتیں کیا نہ تھیں تجھکو پسند — کیا نہ تھی مرغوب ہستی کی تجھے یہ قید و بند
کیا ابوالبرکات سے کوئی شکایت تھی تجھے — کیا خود اپنی ہی شرارت سے ندامت تھی تجھے
ماں کی شفقت کا نہ آیا تجھ کو میمونہ خیال — تو نہ سمجھی اس کے دل کو ہو گا کیا رنج و ملال
آہ میمونہ کہاں ہے آ مری آغوش میں — اک کمی پاتا ہوں اب میں فطرتِ خاموش میں
آہ ڈر جاتی تھی اکثر موت کے تو نام سے — سو رہی ہے آج کیوں پھر قبر میں آرام سے
تیری صورت تیری سیرت کا عجب انداز تھا — تیرا اندازِ تکلم اک طلسمِ راز تھا

تیری باتیں یاد آتی ہیں تو دل ہوتا ہے شق
تو کتابِ ہستیِ ثاقب کا تھی گویا ورق

دنیائے اسلام

ترکی کی مختصر خبریں

انقرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ایک غیر ملکی نامہ نگار نے کہا تھا کہ انقرہ سفیروں کا "اسیر خانہ" ہے۔ مگر اب کیفیت یہ ہے کہ یہ اخبار نویسوں کا "اسیر خانہ" بنتا جا رہا ہے۔ اس موسم بہار میں جو تھوڑی بہت "گرما گرمی" پیدا ہوئی تھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ختم ہو چکی ہے اور ہم اخبار نویسوں کا کام پھر روزمرہ کے مشغلوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے یعنی غپ شپ کلب بازی اور عصرانہ خوری۔ البتہ کبھی کبھی کوئی ولولہ انگیز پیام آ جاتا ہے مگر صرف لندن یا نیویارک سے جس میں ہم کہا گیا ہوتا ہے کہ ہوشیار رہو اور "حالات کی رفتار پر برابر نظر رکھو"۔ جس طرح چھتہ میں شہد کی مکھیاں مصروف رہتی ہیں اس طرح ہم کوئی چھ گھنٹہ تک بڑی مستعدی سے ادھر ادھر دوڑتے بھاگتے رہتے ہیں۔ اپنے دفتروں کو اس ہدایت کی تعمیل کا یقین دلانے کے لئے جوابی بحری تار بھیجتے ہیں۔ مگر اس مختصر سے "ہنگامے" کے بعد پھر ایک "دماغی سناٹا" چھا جاتا ہے۔

کبھی کبھی اس خاموش فضا میں کوئی اجنبی قسم کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی ہے اور مشرق وسطیٰ سے کوئی نیک نیت اور پرجوش سفیر آ کر خبر دیتا ہے کہ بارود میں بس آگ لگنے ہی والی ہے، ہم منتظر ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اپنے اس نئے مہمان کی خاطر مدارات کرتے ہیں اور آخر اسے رخصت کر دیتے ہیں۔ وہ سفارتی دستوں میں جا کر اپنی پرجوش گفتگو سے کچھ دن محفل گرم رکھتا ہے مگر اس کے بعد اس کا بھی وہی حشر ہوتا ہے جو ہمارا ہے اور آخر وہ بھی دماغی سناٹے کا شکار ہو جاتا ہے۔

اسیروں کا تبادلہ

البتہ کبھی کبھی یہ منظر ضرور دیکھنے میں آتا ہے کہ چند درجن برطانویوں کے مقابلہ میں کئی ہزار اطالوی اسیران جنگ کا تبادلہ ہو رہا ہے۔ یہ سلسلہ کچھ وقت تک جاری رہے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اطالوی نوآبادیات کے دس ہزار باشندے اریٹیریا حبشہ اور اطالوی سمالی لینڈ کے مرد جو جنگی کام کے ناقابل ہیں اور عورتیں اور بچے پھر وطن بھیجے جا رہے ہیں۔ میری نظر میں اس وقت یہی ایک واقعہ ہے جو بین الاقوامی اہمیت رکھتا ہے۔

۱۹ مئی کو تقریب ملتوی

۱۹ مئی کو ترکی نے کمال اتاترک کے اناطولیہ میں فوجیں اتارنے اور انقلابی جنگوں کے آغاز کی ۲۴ ویں سالگرہ منائی تھی۔ اس روز عام طور پر اتنی سخت گرمی ہوتی ہے کہ بعض لوگ بیہوش ہو جاتے ہیں۔ انقرہ کے اسٹیڈیم میں میدانی کھیلوں کا عظیم الشان مظاہرہ ہوتا ہے جس میں ثانوی اسکولوں کے لڑکے اور لڑکیاں اور یونیورسٹی اور فوجی اکاڈمی کے تمام طالب علم شریک ہوتے ہیں۔ اس مظاہرہ کے موقع پر خود صدر انونو موجود ہوتے ہیں اور انقرہ کے ساٹھ ہزار شہریوں کا اسٹیڈیم میں اژدحام ہو جاتا جو صرف چوبیس ہزار آدمیوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس سال اس موقع پر بارش آ گئی اور خود صدر انونو نے آدھ گھنٹہ کے بعد تقریب کو ملتوی کر دیا۔

بھرپور فصل؟

اب ترکی میں کوئی دو ہفتے سے برابر بارش ہو رہی ہے۔ رات بھر اناطولیہ کے وسطی مرتفع علاقہ اور خصوصاً انقرہ میں درجہ حرارت اس قدر گرا رہتا ہے کہ نقطۂ انجماد سے صرف چند درجہ کا فرق رہ جاتا ہے، کسی کو یاد نہیں کہ پچھلے برسوں میں کبھی اتنی سخت سردی پڑی ہو۔ بہرحال یہ بارش فصل کے لئے بہت مفید ہے۔ دن میں مطلع کچھ گھنٹے کے لئے صاف ہو جاتا ہے اور خاص تپش ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ترکی میں اس سال بھرپور فصل ہو گی اور وقت کی ضرورت بھی یہی ہے۔

سیزن کا خاتمہ

انقرہ کا سیزن آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے صرف کبھی کبھی کچھ غل غپاڑہ سنائی دیتا ہے، ہمارا خیال تھا کہ سیزن ختم ہو چکا ہے مگر ہمیں خبر ملی کہ وزیر اعظم سفارتی عملوں کو دو دعوتیں دینے والے ہیں۔ ایک اتحادیوں کیلئے ہو گی اور ایک محور کے لئے اور غیر جانبدار سفیر حسب معمول دونوں میں شریک ہوں گے۔

مجلس ملی اور موازنہ

پارلیمنٹ میں موازنہ ابھی زیر غور ہے۔ کمیشنوں میں مختلف محکمہ جاتی مسودوں پر بحثیں ختم ہو چکی ہیں اور اب مکمل موازنہ مجلس میں عام مباحثہ کے لئے پیش ہو گا۔ عام موازنہ تقریباً ....۵ ترکی پونڈ کا ہے، اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ اس پر مجلس کو بحث کرنے میں تقریباً ایک ہفتہ لگے گا۔ ضمنی قرض تقریباً ....۱۲ ترکی پونڈ ہے۔ بحث کے اس نام نہاد ہنگامے کے بعد تعطیلات شروع ہو جائیں گی۔ اور انقرہ کے ہوٹلوں میں مسافروں کے ... بہت سے کمرے خالی ہو جائیں گے نائبین رخصت ہو جائیں گے اور نئی مقننہ کی پہلی میقات ختم ہو جائے گی۔

ممکن ہے مجلس کے اجلاس ... دنیا کے حالات کے تعلق وزیر اعظم کی تقریر سننے کے لئے مہینے کے مہینے ہوتے رہیں۔ ... کا دوبارہ ... جس ... جس دن صدر اپنی افتتاحی تقریر کرے گا۔ غرضیکہ ترکی میں کوئی اہم ہنگامہ نہیں ہو گا تو گویا ... ہمارے نظام ... تبدیلی کے لئے ... کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا رہتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۸

وقت کا اہم ترین مسئلہ

ہندوستان میں صرف غذا ہی کی کمی نہیں، ہے بلکہ جو غذا عوام کو دستیاب ہوتی ہے، اس میں صحت بخش اور طاقت افزائی یعنی تغذیہ کی بھی سخت کمی پائی جاتی ہے جب سے جنگ شروع ہوئی ہے "زیادہ غذا پیدا کرو" کی ایک جدوجہد جاری ہے اور اس کے علاوہ بہت دنوں سے ہندوستان میں ایک "نیوٹریشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ" یعنی تغذیہ کا تحقیقاتی ادارہ بھی موجود ہے لیکن ان دونوں مفید کوششوں کے باوجود جہاں تک عوام کا تعلق ہے، وہ غذا اور تغذیہ دونوں سے محروم ہوئے جاتے ہیں۔

دوسری طرف جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کی آبادی تیزی کیساتھ بڑھتی جاتی ہے، ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندوستان کا کیا حشر ہونے والا ہے، اس ملک کی آبادی میں ہرسال کس قدر تیزی سے اضافہ ہوتا جارہا ہے وہ مردم شماری کے اعداد و شمار سے صاف ظاہر ہے کہ ۱۸۹۱ء میں یہ آبادی ۲۸۰ ملین تھی ۱۹۱۱ء میں ۳۰۳ ملین ۱۹۲۱ء میں ۳۰۶ ملین ۱۹۳۱ء میں ۳۳۸ ملین ہوگئی اور سنہ ۱۹۴۱ء میں ۳۸۹ ملین یعنی تقریباً ۳۹ کروڑ تک پہونچ گئی اس کے معنی یہ ہیں کہ سنہ ۱۹۳۱ء اور سنہ ۱۹۴۱ء کے اندر دس سال میں پورے پانچ کروڑ کا اضافہ ہوگیا اسی حقیقت کے پیش نظر ہندوستان میں غذا اور تغذیہ کا سوال روز بروز زیادہ اہم ہوتا جارہا ہے چاہئے یہ تھا کہ آبادی میں اضافہ کے تناسب سے زراعتی پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا رہتا لیکن ایسا نہیں ہوا، آبادی بہت بڑھ گئی اور پیداوار جوں کی توں رہ گئی، اور اس جنگ نے ایک نئی صورت حال یہ پیدا کر دی کہ باہر سے غذائی اشیاء خصوصاً گیہوں اور چاول کی درآمد بند ہوگئی اس سے بھوکوں اور فاقہ کشوں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا اور بے انتہا گرانی نے متوسط الحال طبقہ کو بھی اس لائق نہ رکھا کہ وہ صحیح تغذیہ والی طاقت بخش غذاء حاصل کرسکیں۔

صحت عامہ پر جو اس خرابی کا اثر ہوگا وہ ظاہر ہے، قومی صحت اور بہبودی پر اس کے تباہ کن اثرات جلد نمایاں ہوں گے اور غذا کی کمی اور تغذیہ کی یہ خرابی ضرور اپنا رنگ لائے گی۔

حکومت نے پوری چالیس کروڑ آبادی کیلئے غذا کی سپلائی کے لئے کوئی منظم اسکیم اب تک تیار نہیں کی ہے حالانکہ یہ حکومت کا پہلا فرض ہے کہ زراعتی پیداوار اور عوام کے غذائی مطالبات کا پورا توازن پیدا کرے، اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہندوستانیوں کی اوسط درجہ کی غذا میں مختلف اناجوں کے سوا اور مزید کوئی چیز شامل نہیں ہے، بے شمار لوگ ایسے ہیں جو دودھ مکھن، انڈے، مچھلی وغیرہ سے قطعاً محروم رہتے ہیں۔ اناج کی جو مقدار ہندوستانیوں کو حاصل ہوتی ہے وہ فی کس صرف سات چھٹانک یومیہ سے زیادہ نہیں ہے۔

"ہندوستان میں زیادہ غذا پیدا کرو" کی جو اسکیم شروع کی گئی ہے وہ بھی میدان عمل میں کچھ زیادہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ زراعتی آراضیات میں کسی قدر اضافہ ہوگیا ہے، لیکن موجودہ سوال عوام کے لئے کافی غذا کی سپلائی کا ہے۔

ہندوستان اس وقت اپنی غذائی پیداوار سے بہت سی دیگر ضروریات کو بھی پورا کر رہا ہے جنگ کے باعث اس ملک پر سپلائی کا بار بہت زیادہ پڑگیا ہے اور ہندوستان کے باشندے انتہائی مصیبتوں میں پڑکر اس بار کو برداشت کررہے ہیں لیکن اس کے معنے یہ نہیں کہ ان کی خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے اور ان کی صحت و زندگی کا خیال ہی ترک کر دیا جائے۔

ہندوستانی وہ قوم ہیں کہ جن کے پاس افراط و فراوانی ہمیشہ رہا کرتی تھی اناجوں، سبزیوں، پھلوں اور ان کے علاوہ دودھ، دہی، مکھن وغیرہ کی اس ملک میں کبھی قلت اور کمی نہ تھی، آج بھی لطیف سے لطیف اور صحت بخش سے صحت بخش مقوی غذائیں اس سرزمین ہند پر پیدا ہوتی ہیں، یہاں کی زرخیزی کسی زمانے میں سونا اگلتی تھی لیکن آج ہندوستانیوں کی غربت اور مفلسی کا یہ حال ہے کہ وہ خود اپنے ملک کی بہترین پیداوار سے محروم ہیں۔

سردست صرف ایک چیز یعنی دودھ ہی کو لے لیجئے اور دیگر چند ممالک میں اس کے استعمال کی اوسط مقدار پر ایک نگاہ ڈالئے، ہندوستان میں دودھ اور اسکی پیداوار یعنی مکھن پنیر وغیرہ کا استعمال فی کس صرف دس آونس ہے لیکن خیال رکھئے کہ یہ صرف اوسط ہے، اکثر لوگوں کو یہ نعمتیں دستیاب نہیں ہوتیں اور کچھ دولتمند لوگ زیادہ مقدار اپنے مصرف میں لاتے ہیں۔

بہرحال اس سے دوسرے ممالک کا مقابلہ کیجئے کناڈا میں دودھ کے استعمال کی اوسط مقدار ۵۶ آونس ہے، ڈنمارک میں ۴۰ آونس، برطانیہ ۴۰ آونس، اور نیوزی لینڈ میں ۵۵ آونس ہے۔ اسی مثال سے دوسری اچھی اور صحت بخش مقوی غذاؤں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ہندوستان کی صورت حال اس وقت بدتر سے بدتر ہوگئی ہے لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ حکومت موجودہ جنگ سے پیداشدہ صورت حال سے آیندہ کے لئے کوئی سبق حاصل کرے گی، اگر اس وقت کی مشکلات نے مستقبل کے لئے کوئی مفید حل پیدا کر دیا تو سمجھا جائے گا کہ ہماری مصیبت ہی کارآمد ہوگئی ورنہ یہ ایک یقینی امر ہے کہ جنگ کے اختتام پر ایک سخت ترین ردعمل پیدا ہوگا۔

اگر حکومت چاہتی ہے کہ ہندوستانیوں کو غذا، اور تغذیہ کی کمی سے نجات ملے تو اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ غذائی پیداوار کو بڑھانے اور صحیح تغذیہ والی غذاؤں کی فراہمی کی ایک منظم اسکیم تیار کرے اور اوس کو عملی جامہ پہنائے۔

جرائم کی دُنیا مقامی سیوک گارڈ کے دفتر میں ہرشنکر اکونٹنٹ کو غبن کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

نزول کے ۱۱ آدمی دیبا پور میں حال کے ڈاکہ پڑنے کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۶ رجولائی کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ لالہ بشوناتھ بھرتیا سنیر وائس چیرمین کی صدارت میں ہوئی۔ مسٹر جے نرائن شوکلا نے بورڈ میں یہ سوال کیا کہ اس فیصلہ کی کہ گرمیوں کے زمانے میں راہگیروں کے لئے پانی کی سبیلیں کھولنے کے لئے مکان، بنائے جاویں، کیوں نہیں تعمیل کی گئی۔ چیرمین صاحب نے اس کے جواب میں کہا کہ بجٹ دیر میں ملنے کی وجہ سے ... کی تعمیل نہیں ہوسکی لیکن انھوں نے ہاوس کو یقین دلایا کہ اس پر دوبارہ پھر غور ہوگا اور جو شخص اس تاخیر کا ذمہ دار ہوگا اس کے خلاف ضروری قدم اٹھایا جائے گا۔

مزدوری کا لائسنس آج کل کانپور میونسپل بورڈ ٹھیلے کے قلیوں، اور مزدوروں، کے رجسٹر ڈ ہونے پر غور کر رہا ہے اور اس کے لئے بائی لاز بنانا زیر تجویز ہے اس قانون کا مقصد یہ ہوگا کہ جو شخص میونسپل حدود کے اندر قلی یا مزدوری کا کام کرنا چاہے گا اوسکو بورڈ سے لائسنس لینا ہوگا، اور بورڈ اوس کو لائسنس کے علاوہ ایک بیج دے گا جو ان کو اپنے داہنے بازو پر لگانا ہوگا اور جس شخص میں چھوت چھات کی بیماری ہوگی اوسکو لائسنس نہیں دیا جائیگا غالباً بورڈ کی آیندہ میٹنگ میں اس مسئلہ پر غور کیا جائیگا

راشننگ اسکیم یو۔پی گورنمنٹ کے فیصلہ کے مطابق ان لوگوں کو کہ جن کی آمدنی تیس روپیہ ماہوار یا اس سے کم ہے راشننگ کارڈ دئے جاویں گے کہ جس کے ذریعہ سے وہ بازار بھاؤ سے کم آٹا غالباً ۳ ½ کا سرکاری دوکانوں سے لے سکیں گے، ایسے لوگوں کو اپنے نام اور پتہ حلقہ کے وارڈن یا سول ڈیفنس مجسٹریٹ کے یہاں لکھوا دینا چاہئے۔

اُستانیاں برخاست کانپور میونسپل بورڈ کو، محکمہ تعلیم سے یہ ہدایت ہوئی ہے کہ وہ صرف کالیفائیڈ (مصدقہ) ہندوستانیوں ہی کو ملازم رکھ سکتا ہے، لہذا بورڈ کی تعلیمی کمیٹی نے ان کالیفائیڈ استانیوں کو جوکہ صوبہ کی دونوں زبانیں نہیں جانتی ہیں برخاست کرنیکا فیصلہ کیا ہے اس طرح اسی (۸۰) استانیاں برخاست ہوجائینگی جن کو تقریباً ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ دیجاتی ہے

کولیشن وزارت اور کانگریس مسٹر گوپی ناتھ سری واستوا سابق پارلیمنٹری سکریٹری یو۔پی گورنمنٹ ۶ رجولائی کو کانپور آئے تھے، کہا جاتا ہے کہ انھوں نے کانپور کے مشہور کانگریس مینوں سے تبادلہ خیالات کے سلسلہ میں اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے کہ جس سے کانگریس کا ۸ راگست کا ریزولیوشن منسوخ ہوتا تھا یو۔پی میں مخلوط وزارت کا بھی ذکر آیا لیکن ان لوگوں نے مسٹر سری واستو کے دونوں خیالات سے اتفاق نہیں کیا۔

ہندو سبھا گذشتہ ہفتہ کانپور میں آگرہ ہندو سبھا کی ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ پنڈت منالال بھوشن کی صدارت میں ہوئی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ موجودہ حالات میں جبکہ کانگریس مینوں اور اسمبلی کے ممبروں کی زیادہ تعداد جیل میں ہے کولیشن وزارت بنانا پبلک مفاد کے مضر ہے

کپڑے کے تاجروں کی پریشانی کانپور کپڑا کمیٹی کی ایک میٹنگ ۸ رجولائی کو مسٹر گور پرشاد کپور کی صدارت میں ہوئی، جس میں یو۔پی کاٹن کنٹرول آرڈر کے سلسلہ میں مختلف جانبوں کے تاجروں کی موصول شدہ شکایتوں پر غور کیا گیا، اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایک بورڈ آف انکوائری قایم کیا جائے جو کہ ہر ضلع کے تاجروں کی شکائتوں کو سُنے۔

کمسنی کی شادی روپ کشور ساکن بھٹور نے اپنے بہنوئی مسمی منی کے خلاف عدالت سب ڈویژنل آفیسر کانپور میں ایک درخواست گذرانی ہے کہ وہ اپنی کمسن لڑکی کی شادی ایک کمسن لڑکے کے ساتھ کر رہا ہے، جو چائلڈ میرج ایکٹ کیخلاف ہے لہذا اس شادی کو روک دینا چاہئے۔

ضرورت تگنی ہوگئی لیبر کمشنر یو۔پی۔ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ کانپور میں مزدور پیشہ کی زندگی کا خرچہ جون، کے مہینے میں ۳۲۵ روپیہ تھا جبکہ اگست ۱۹۳۹ء میں ایک سو روپیہ تھا۔

یو۔پی سکھ دیوان یو۔پی سنٹرل سکھ دیوان کی مجلس استقبالیہ کی میٹنگ کانپور میں ۱۸ رجولائی بروز اتوار ۷ بجے دن کو ہوگی جسمیں غذا کا مسئلہ یو۔پی میں مخلوط وزارت اور ملک کے دیگر ضروری حالات پر غور ہوگا۔

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم پانچ سے آگے

رشید ھر کو ایسا معلوم ہوا گویا وہ دفعتاً کسی بہت ہی اونچی جگہ سے نیچے آپڑا، اپنے باپ کی آواز اس کے کانوں میں اس طرح آرہی تھی گویا وہ بہت دور سے آئی ہوئی کوئی آواز سن رہا ہے۔

اسی مقصد سے میں نے اسے روپیہ قرض دیا تھا اب تین سو یکمشت وہ ادا نہیں کرسکے گا اور اسے مجبوراً زمین میرے حوالے کرنا ہوگی۔

رشید ھر کو باپ کا ایک ایک لفظ اسطرح کھٹک رہا تھا گویا کسی نشتر کی نوک بار بار اس کے دل میں، چبھوئی جارہی ہے، اس کی آنکھوں کے آگے نیلا کی تصویر آکھڑی ہوئی، بھولا بھولا سانولا سا مکھڑا دھانی ساڑی کالے کالے لمبے بالوں کی لٹیں وہ حسین اور خوبصورت ہاتھ جو ان لٹوں کو مکھڑے پر سے ہٹا رہے تھے، کیا تم ہماری زمین لیکر ہمیں گھر سے بے گھر کردوگے؟ ـ کیوں! ـ

نیلا کی موہنی تصویر نے اس کے آئینۂ دل سے سوال کیا۔

"نہیں! نہیں" رشید ھر کے دل نے فرط محبت سے دھڑکتے ہوئے جواب دیا۔

شب کی تاریکی میں رشید ھر نیلا کی جھونپڑی کے قریب پہونچا جو کام وہ اسوقت کرنے آیا تھا اسکی تکمیل کے لئے وہ کئی بار نیلا کے ہاں سارا محل وقوع دیکھ گیا تھا کوٹھری میں ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی، اس کھڑکی کی درز میں رشید ھر نے جیب سے نکال کر ایک لفافہ اٹکا دیا جس میں کچھ مڑے تڑے کرتے ہوئے کچھ کاغذ تھے

دوسرے دن صبح کو جب کارندوں کے ساتھ اسے بھولا سے زمین کا قبضہ لینے کیلئے بھیجا گیا تو رشید ھر اپنے دل میں بہت خوش تھا کہ بھولا جب اپنا سامان، وغیرہ باندھنے لگا ہوگا تو وہ لفافہ اسے مل گیا ہوگا جس میں تین سو روپیہ کے نوٹ رکھکر رشید ھر نے کھڑکی کی درز میں رکھ دیئے تھے۔

رشید ھر یہ خیال کرکے خوش تھا کہ اسکے پہونچنے پر وہ تین سو روپیہ نکال کر اسکے آگے رکھدے گا مگر جب وہ بھولا کے گھر پہونچا تو رشید ھر یہ دیکھکر حیران رہ گیا کہ بھولا کا سارا سامان بہلیوں اور گاڑیوں پر لدا کھڑا ہے، رشید ھر اور اسکے آدمیوں کے وہاں پہونچتے ہی بیل گاڑیاں روانہ ہوگئیں صرف تنہا غریب بھولا زمین کا قبضہ دینے کے لئے رہ گیا۔

جب بہلیاں چلنے لگیں تو ایک بہلی کا پردہ ہٹا رشید ھر نے دیکھا نیلا اسکی طرف مایوسانہ نظروں سے دیکھ رہی تھی رشید ھر کا دل بیقرار تھا اور اسکا بے اختیار جی یہ چاہتا تھا کہ وہ نیلا کو بہلی سے اتار لے مگر کسی طاقت نے اسکے قدم تھام لئے نیلا نے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر اسے پرنام کیا اور پھر ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے چھلکتے ہوئے آنسو پوچھ کر بہلی کا پردہ گرالیا۔

رشید ھر نے واپسی پر جھونپڑی کے پچھواڑے جاکر دیکھا وہ لفافہ بالامانت کھڑکی کی درز میں رکھا ہوا تھا رشید نے اسے چاک کر کے پھینکدیا اور کھڑکی پر سر رکھ کر دیر تک روتا رہا۔

بعدالت جناب پنڈت للت موہن گلدیال صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم بکھرایاں ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۶ دفعہ ۲۵۱ نیلام کھاتہ موضع دیانت پور۔ پرگنہ بھوگنی پور۔ ضلع کانپور

لالہ پرشوتم داس۔ مُدّعی

بنام لچھمی نرائن وغیرہ مُدّعا علیہ

نوٹس بنام لچھمی نرائن ولد گیادین قوم برہمن ساکن سلہو اخورد پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور۔

ہرگاہ تمہارے خلاف لالہ پرشوتم داس ڈگریدار سائل نے بابت ڈگری نمبری ۵۰۴ فیصلہ ۱۲ رجولائی سنہ ۱۹۴۰ء جس کا مطالبہ للعہ ۳ پائی ہے کارروائی اجرار کھاتہ نیلام آراضی دفعہ ۲۵۱ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء کی ہے، لہذا تم بتاریخ ۲۲ رجولائی سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن حاضر عدالت ہوکر مطالبہ مدعی ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ کیوں نہ کھاتہ نیلام کیا جاوے۔

نام موضع	نمبر	بیگہ	لگان
دیانت پور	۲۳۵ سابق / ۴۰۵ حال	۴ بسوہ	۱۱
	۱۱۳ سابق / ۴۴ حال	۱۲ بسوہ	۱۴
	۲ قطعہ	۱۶ بسو	۵

دستخط حاکم عدالت

مُہرِ عدالت

بحکم جناب سول اینڈ سشن جج صاحب بہادر کانپور

نوٹس دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

لبعدالت سول ڈسٹرکٹ جج کانپور مقام کانپور

مُقدمہ دیوانی نمبر ۱۰۹ بابت سنہ ۱۹۲۸ء

مقدمہ نمبر ۲۳ بابت سنہ ۱۹۴۳ء

پنجاب نیشنل بینک لیمیٹڈ نیا گنج کانپور ڈگریدار

بنام حکمت اللہ وغیرہ

بنام اشفاق احمد مالک فرم حکمت اللہ قدرت اللہ ٹمبر مرچنٹ بانس منڈی کانپور۔

چونکہ ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ آپ کے خلاف ڈگری کیوں نہ جاری کی جاوے۔

لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی، واقف ہو بتاریخ ۲۴ رجولائی سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھادیں، اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یک طرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۵ رماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم لکشمن سنگھ منصرم

سول اینڈ سشن ججی کانپور

مُہرِ عدالت

سبدِ گل

فیشن کے سانچے میں ڈھلی ہوئی اور تہذیب نو کے آغوش میں پلی ہوئی ہندوستان کی من چلی لڑکیوں کی بدولت کبھی کبھی ہندوستان کے بازاروں اور عام شاہراہوں پر بھی سینما کے دلکش نظارے دیکھنے میں آجاتے ہیں۔

چنانچہ حال ہی میں لائل پور کی ایک خوش جمال لڑکی نے منظرِ عام پر جو دلکش ڈرامہ کھیلا ہے اسکی تفصیلات بے حد دلچسپ اور پرلطف ہیں۔

یہ بی صاحبہ اپنے شوہر سے لڑنے کے بعد گھر سے فرار ہوگئیں اور نہ جانے کہاں کہاں کی سیر کی اور خاک چھانی، بیچارہ غریب شوہر اس گوہرِ گراں مایہ کی تلاش میں، کئی ہفتے برابر ٹھوکریں کھاتا پھرا۔

آخر ایک روز عین بازار میں یہ شوہر کے ہتھے چڑھ گئیں، شوہر نے مردانہ شان دکھاتے ہوئے گھر زبردستی لے جانا چاہا، تو ان ہونہار بیوی صاحبہ نے شور مچا دیا کہ یہ آوارہ مرد مجھے اغوا کرکے لیجا رہا ہے "لوگو مجھے بچاؤ! دوڑو"، عورت کا شور مچانا تھا کہ سیکڑوں آدمی جمع ہوگئے، کسی نے شوہر کے چپت رسید کی، کسی نے لعن طعن کی کسی نے کہنا شروع کیا کہ اسے پولیس کے حوالے کردو۔

ادھر بیوی صاحبہ شوہر کی یہ درگت دیکھتی رہیں اور مسکراتی رہیں، شوہر بیچارے کی حالت یہ تھی کہ وہ ایک ایک کو اپنے جائز اور حقیقی شوہر ہونے کا یقین دلا رہا تھا، لیکن کوئی ایک نہ مانتا تھا! اور سب اس غریب کو بدمعاش اور لفنگا سمجھ رہے تھے

یہ ہنگامہ ابھی برپا ہو ہی رہا تھا کہ پولیس موقع واردات پر آپہونچی اور میاں بیوی دونوں کو تھانے میں لے گئی۔

وہاں جاکر یہ عقدہ کھلا کہ یہ دونوں درحقیقت میاں بیوی ہیں ذرا سی شکررنجی نے یہ تماشا ہنگامہ برپا کردیا، پولیس افسروں نے درمیان میں پڑکر صلح وصفائی کرادی۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ میاں بیوی کے جھگڑے بھی تھانے میں پہونچکر طے ہوا کریں گے، اور پولیس والے مصلح قوم بن کر میاں بیویوں میں صلاح اور صفائی کرایا کریں گے، اگر ایسا ہوا تو اس محکمہ کی ذمہ داریوں میں ایک اور اضافہ ہو جائے گا۔

میڈم چیانگ کائی شیک

جنگنگ ۵ رجولائی میڈم چیانگ کائی شیک اتوار کے دن جنکنگ واپس پہونچ گئیں۔ (دائرمڑ)

صدم تم نے کبھی مجھے اپنا سمجھا، اس خیال سے بڑھکر میرے لئے اور کون سا سکھ ہوسکتا ہے۔

اگر تم مجھے بھول کر سکھی رہ سکو تو میری یہ درخواست ہے کہ تم مجھے بھلا دینا۔

ادبِ لطیف

بنگالی زبان کے دو بہترین شاہکار

بنگال کی شاعری پاکیزہ اور بلند تخیلات کے اعتبار دنیا کی کسی زبان کی شاعری سے پیچھے نہیں ہے۔ بلکہ بنگال کی شاعری میں ایک ایسی چاشنی موجود ہے جو دوسری زبان کے شاعرانہ کلام میں بہت کم پائی جاتی ہے، ذیل میں ہم دو بنگالی نظموں کا ترجمہ شائع کر رہے ہیں جن سے یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ بنگال کی شاعری کو ہندوستانی لٹریچر میں کس قدر اہمیت حاصل ہے

ہمیں کبھی یاد کرنا!

جب تم بوڑھی ہوجاؤ اور تمہارے یہ بال جو اب ریشم کے لچھے معلوم ہوتے ہیں اسطرح چمکنے لگیں جیسے چاندی کے سپید تار۔

جب یہ کٹورا سی آنکھیں دھندلی پڑجائیں جب اس چاند سے چہرے پر وقت جھریاں ڈالدے۔ اس وقت جب کبھی تم اپنے اہل خاندان کے درمیان بیٹھکر چھوٹوں کو نصیحت کی باتیں سناؤ۔

تو ذرا سوچنا کہ کبھی تمہاری ان آنکھوں میں کتنی کشش تھی اور کتنا جادو تھا، تمہارے کالے کالے بالوں کی لٹیں تمہارے دمکتے ہوئے مکھڑے پر بکھری ہوئی کتنی بھلی لگتی تھیں، تمہاری مسکراہٹ کتنی حسین اور دلنواز تھی۔

یہ بھی سوچنا کہ کبھی تم دیوتاؤں کی وجہ تمنا اور اپسراؤں کا خواب آرزو تھیں اور اس وقت ایک بدنصیب کو بھی یاد کرلینا جو تمہارا پجاری تھا اور جو تمہارا نام لے لے کر جیتا تھا۔

ہمیں بھول جانا!

میں تمہیں مجبور نہیں کرتا کہ تم میری یاد کو اپنے دل میں ضرور ہی جگہ دینا۔

میں تمہارے کومل ہردے میں اپنی دکھ بھری یاد کا بوجھ رکھنا نہیں چاہتا۔

اگر مجھے یاد کرنے سے تمہارے سکھ اور چین میں ذرا بھی خلل آئے تو میری درخواست ہے کہ تم مجھے قطعی یاد نہ کرنا۔

جب زندگی مایوسی کے بھنور میں غوطے کھارہی تھی اس وقت تم نے میرے دل میں امید کی ایک جوت جلائی۔

تم نے مجھے اپنے سے قریب تر ہونے کی اجازت دی، تم نے اپنی رسیلی آنکھوں کی چمک، اور اپنی مسکراہٹ کی آب وتاب سے میرے دل کے اندھیرے کو روشنی میں تبدیل کرنا چاہا میں تمہاری ان کوششوں کا بڑا احسان مانتا ہوں۔

اگر کبھی میرا تصور تمہاری ہری بھری میں آکر اس کی بہار کو بگاڑنا چاہے اور اس میں خلل انداز ہو تو تم اسے ہرگز اپنے ہرے بھرے چمن میں قدم نہ رکھنے دینا۔

اگر میری یاد تمہاری پرکیف اور پرمسرت زندگی کی کیفیتوں کو بدمزہ اور پھیکا بنا دینے کے لیے تمہارے قریب بھی آئے تو اسے دھتکار دینا۔ صدم

عالمِ نسواں

خالدہ ادیب خانم!

از جناب وحیدہ عزیز صاحبہ ملتان

خالدہ ادیب خانم ان ممتاز ہستیوں میں سے ہیں جن کی سرگذشت قومی تاریخ کا مرتبہ رکھتی ہے، نہ صرف اس اعتبار سے کہ وہ ایک عالم اور ادیب ہیں بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ ان میں قومی اور اجتماعی فرائض کو ذاتی بنانے کا شوق ہے، ۱۹۰۸ء کے بعد جب انھوں نے انشاپردازی کی ابتدا کی تو ان کے دل نے اجتماعی زندگی سے اتنا اثر لیا اور ساتھ ہی اپنا اثر بھی اس انداز سے دکھایا کہ ان کی اور ان کے ہم وطنوں کی زندگی، دو دریاؤں کی طرح گھل مل گئی جیسے کوئی چھوٹا دریا سمندر سے مل کر ایک ہو جاتا ہے۔

ترکی انقلاب کے دوران میں خالدہ ادیب خانم نے بہت سے اصلاحی مضامین لکھے لیکن ان میں انھوں نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں آنے دی جسپر قدامت پسند لوگ اعتراض کرتے تند دکے جنون میں اصلاح کے چند مخالف ان کی عزت اور ان کی جان کے پیچھے پڑگئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو گھر اور وطن چھوڑکر بھاگنا پڑا ۱۹۰۹ء میں وہ پہلے اسکندریہ پہونچیں اور پھر وہاں سے چند ماہ انگلستان میں رہ کر واپس آئیں، اس عرصہ میں محمود شالت پاشا نے اصلاحی تحریک اور دستوری حکومت کی جان بچالی تھی اور اب اصلاحی مضامین لکھنے میں کوئی خوف باقی نہ رہا۔

یوروپ سے واپس آنے کے تھوڑے ہی دنوں بعد خالدہ ادیب خانم کا پہلا ناول شائع ہوا جس کی ہردلعزیزی نے انھیں ناول نویسی کی طرف زیادہ مائل کردیا، اسی زمانہ میں محکمہ تعلیم کے ایک افسر اعلےٰ نے ان سے تعلیم نسواں کے متعلق مفصل رپورٹ تیار کرنے کی درخواست کی جس کی بنا پر وہاں کا ایک اسکول کالج ہوگیا اور دیگر اسکولوں کی بنیادیں ڈالدی گئیں۔

جنگ بلقان کے دوران میں خالدہ ادیب خانم نے سپاہیوں کی تکلیف اور حکومت کی بےبسی کو دیکھکر اپنے اور دیگر ترکی خواتین کے فرائض کا دائرہ اور وسیع کردیا، انھوں نے ایک مدرسہ قائم کیا جس کا مقصد یہ تھا کہ عورتیں ایک جگہ جمع ہوکر ذاتی اور اجتماعی مسائل پر گفتگو کیا کریں۔

ایک اور ان میں سے جو چاہیں وہ انگریزی، فرانسیسی، اور دیگر غیر ملکی زبانیں اور خانہ داری کا فن سیکھیں، اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا اسپتال کھولا جس میں تیس مریضوں کے رکھنے کا انتظام کیا گیا

خالدہ ادیب خانم نے جنگ بلقان سے کچھ پہلے ایک سیاسی ناول بھی لکھی تھی جسکا عنوان "نیا توران" تھا اور اس میں ترکوں کی ایک خیالی، سیاسی، زندگی کا نہایت ہی دلربا خاکہ کھینچا تھا۔

یہ ناول اس قدر مقبول ہوا کہ قسطنطنیہ میں اس نام کے قہوہ خانے اور دوکانیں کھولی گئیں۔

خالدہ ادیب خانم کے لئے یہ ناول سیاسی خیال آرائی کی ایک دلچسپ اور کامیاب مشق کی حیثیت رکھتا تھا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ پبلک ان کی تحریروں اور تقریروں کو حق کا پیغام سمجھنے لگی۔

جب غازی مصطفےٰ کمال پاشا ستمبر ۱۹۲۲ء میں فاتحانہ شان سے سمرنا میں داخل ہوئے تو ترکوں کو نئی زندگی تعمیر کرنے کے لئے صاف اور زرخیز زمین مل گئی، خالدہ خانم نے اس آزمائش کے زمانے میں بڑی تندھی اور جوش کے ساتھ ایک قوم پرست خاتون کے فرائض انجام دیئے اور ان ہشیار اور گمنام عورتوں اور مردوں کے ایثار کی یاد تازہ رکھنے کے لئے جن کی بدولت ترکی کا نام باقی رہا اور وہ ذلت اور بےبسی کی انتہائی پستی سے عزت اور وقار کے عروج پر پہونچ گئی۔

انھوں نے اس زمانے کے واقعات اپنی ایک

بچوں کی دنیا

پیارا وطن

از سعید اختر میاں "دوہنی وال"

بھائیو! ہمارا دیش، ہماری آنکھوں کا تارا ہے ہمیں اپنے پیارے وطن سے بڑی محبت ہے، ہم وطن کے ہیں، اور وطن ہمارا ہے، ہم یہ کبھی گوارا نہیں کرسکتے کہ ہمارے ملک کی پاکیزہ سرزمین پر جاپانی درندے ظلم وستم بپا کریں، اپنے گھوڑوں کے ناپاک سموں سے یہاں کی مقدس خاک پاک روندتے پھریں۔

ہم ہرگز جاپانی بھیڑیوں کی غلامی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں، اپنے پیارے وطن کو ان، خونی درندوں کے حوالے کبھی نہیں کرینگے۔

ہم خوب ڈٹ کر مقابلہ کریں گے، لڑیں گے اور جان توڑ حوصلہ کے ساتھ لڑیں گے، اور اس وقت تک دم نہ لیں گے، جب تک کہ دشمن ہماری قوت کا لوہا نہ مان لیں گے۔

جاپانیوں کے مقابلہ میں ہم اپنا خون پانی سے بھی ارزاں کردیں گے، ہم یہ ثابت کردیں گے کہ ہم بھارت ماتا کے سچے اور خدمتگذار فرزند ہیں اور وطن کے واسطے کتنی بڑی سے بڑی قربانیاں پیش کرسکتے ہیں اور کہاں تک ایثار کرسکتے ہیں۔

۴ء تصنیف "ترکوں کی آزمائش"، میں بیان کئے ہیں ان کی اس تصنیف نے بے زبان ترکوں پر ویسا ہی احسان کیا ہے۔ جیسا ان کی ۱۹۱۹ء کی تقریروں نے خالدہ ادیب خانم کے مضامین کی مقبولیت، طرز بحث، سنجیدگی، اور سب سے زیادہ ان کے خلوص نے ان کے اعتبار کو اس قدر بڑھا دیا ہے کہ آج ترک عورتیں ان سے مشورے لیتی ہیں اور ان کا نام ترکی میں ہر جگہ عزت اور تعظیم کے ساتھ لیا جاتا ہے۔

※ میں وہاں سے چلا جانا۔

شاردا، سروجنی اور جگو کے معاملات میں گہری دلچسپی لے رہی تھی، اور خاموشی سے سب کچھ سن رہی تھی۔

منشی شنکار پوری جو ایک بالکل سادہ لوح آدمی جگموہن کا استاد تھا، وہ زمانے کے ہاتھوں ہی نہیں بلکہ جگو کے ہاتھوں بھی ستایا جاچکا تھا۔ وہ، جگو کی اصلاح چاہتا تھا، اس کا یہ خیال تھا کہ جگو کی شادی کسی تعلیم یافتہ لڑکی سے کردی جائے تاکہ اسی بہانے اس کی کچھ اصلاح ہوسکے، چنانچہ اس کی نگاہ انتخاب شاردا پر پڑی۔

منشی شنکار پور نے اس کام کو کچھ اس طریقہ سے شروع کیا کہ جگو کی ماں کا انتقال ہونے کیساتھ ہی جگو اور خود منشی دونوں کو جیل کی ہوا کھانی پڑی شاردا کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے ضمانت داخل کرکے ان کو جیل سے رہا کرایا۔

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ کیجئے)

پردۂ فلم

ایک فلمی اسٹوری

شاردا

ہندوستان کو تعلیم کی ضرورت ہے لیکن کیا موجودہ طریق تعلیم ہماری اولاد اور ہماری معاشرت کے لئے مفید ثابت ہوسکتا ہے؟ - اور کیا ہم اپنے قدیم تمدن اور اپنے طریق تعلیم کو مغربیت کی خاطر ترک کردیں؟ - شاردا دیکھئے اور خود ہی فیصلہ کرلیجئے۔

ایک وکیل اور ایک منشی "دو ہمسائے تھے" اور اگرچہ دونوں کا طریق زندگی جداگانہ تھا لیکن دونوں میں بیحد پیار تھا اور اسی پیار کی وجہ سے وکیل کے بیٹے اشوک کی شادی منشی کی بیٹی سروجنی سے بچپن ہی میں ہوگئی تھی، وکیل صاحب نے اشوک کو نہ صرف اعلےٰ تعلیم دلائی بلکہ اسے ولایت تک بھیجا اگر برعکس اس کے منشی جی نے اپنے بچوں یعنی جگو اور سروجنی کو تعلیم سے کورا ہی رکھا۔

اشوک جب بیرسٹر کی ڈگری حاصل کرکے واپس آیا اور گھر پہونچنے پر اسے مغربی تہذیب سے بالکل مختلف ایک ایسی بیوی سے سامنا ہوا جو گھونگھٹ کئے گم سم سمٹی سمٹائی پلنگ پر بیٹھی تھی اور اشوک کے ہر سوال پر سوائے جی سوامی ناتھ کہنے اور زیادہ کچھ جانتی ہی نہ تھی۔ تو اس سے اوسکو بہت تکلیف ہوئی اس کی امنگیں افسردہ ہوکر رہ گئیں وہ اپنے دل میں بیوی کا جو تصور جمائے ہوئے تھا وہ خاک میں مل کر رہ گیا وہ دل میں یہ امیدیں لئے بیٹھا تھا کہ وہ اسے دیکھتے ہی "او مائی ڈارلنگ" اور "او مائی ڈیر" کہہ کر لپٹ جائے گی، مگر افسوس کہ اشوک کے تمام نظریہ خاک میں ملکر رہ گئے۔

اشوک کی ماں "درگا" کو جب اپنے بیٹے کی اس پریشانی کا پتہ چلا تو وہ اس کی دوسری شادی کرنے کے لئے کسی تعلیمیافتہ لڑکی کا خیال کرنے لگی۔

شاردا جس نے بی۔ اے۔ تک تعلیم حاصل کی تھی "مایا" کی اکلوتی حسین، خوبصورت، اور سمجھدار بیٹی تھی۔ درگا، مایا، کی بچپن کی سہیلی تھی۔

ایک روز درگا معہ اپنے بیٹے اشوک کے مایا کے گھر گئی، مایا اسے پہچان کر محبت سے پیش آئی اور چلتے وقت دونوں ماں بیٹیوں کو چائے کی دعوت دیتی گئی مایا اور شاردا وکیل صاحب کے گھر بیٹھی چائے پی رہی تھیں، درگا نے اشوک کے لئے شاردا کی نسبت رشتہ کا اظہار کیا ہی تھا کہ "جگو" وہاں آگیا جسے پہلے سے معلوم ہوچکا تھا کہ وکیل صاحب اشوک کی دوسری شادی کا انتظام کررہے ہیں۔

اس نے آتے ہی وکیل صاحب سے اس بارے میں دریافت کیا کہ درگا اور اشوک نے اسے چلے جانے کو کہا مگر وہ وکیل صاحب سے اپنے سوال کا جواب لئے بغیر ہرگز نہ جانا چاہتا تھا۔ بات بڑھ گئی۔

سروجنی نے بھی اندر سے آکر جگو کو چلے جانے کے لئے کہا مگر وہ غصہ کی حالت میں نہ جانے کیا کر گذرنے پر تلا کھڑا تھا، سروجنی نے بے اختیار ہوکر جگو کے منہ پر طمانچہ مارا جگموہن کا طمانچہ کھاکر غم وغصہ کی حالت ※

اپنی روح کو نیک خیالات، نیک الفاظ، اور نیک اعمال سے پاک کرو۔

جو کچھ اپنے لئے قابل نفرت معلوم دے وہ کسی اور انسان کے ساتھ روا نہ رکھو۔

گناہ کا آغاز مکڑی کے تار کی مانند نازک اور کمزور ہوتا ہے لیکن اس کا انجام فولادی زنجیروں کی مانند مضبوط اور نا قابل شکست ہوتا ہے۔

سب سے بڑی عظمت اُسے حاصل ہے جو پانی کی طرح دوسروں کو فائدہ پہونچاتا ہے اور بغیر کسی، پس و پیش کے اس ادنے سے ادنے جگہ کو بھی پر کر دیتا ہے جسے اور سب لوگ ناپسند کرتے ہیں۔

اپنے دشمنوں سے بھی مہربانی سے پیش آؤ کیوں کہ درخت اس شخص پر سے بھی اپنا سایہ نہیں ہٹاتا جو کلہاڑا لیکر اسے کاٹتا ہے۔

دو دوستوں میں بحث ہو رہی تھی ایک مکھی کی تعریف کر رہا تھا اور دوسرا ہاتھی کی۔
ایک بولا:۔ ہاتھی جنگلوں میں بڑے بڑے درختوں کے درمیان چل سکتا ہے۔
دوسرا بولا:۔ لیکن شیشہ پر تو نہیں چل سکتا۔

پیارے والٹر! اباجان ہمیں شادی کی خوشی میں ایک چیک بطور تحفہ دیں گے۔
بہت خوب! تب ہم شادی کی رسم ۲۰ بجے کی بجائے ۱۲ بجے دن کو دوپہر کے وقت ادا کریں گے۔
لیکن پیارے ایسا کیوں!
بینک ٹھیک ۳ بجے بند ہو جاتے ہیں۔

اُستاد (شاگرد سے مخاطب ہوکر) سلطنت انگلشیہ میں کبھی سورج غروب کیوں نہیں ہوتا
شاگرد (استاد کے سوال کا جواب دیتے ہوئے) سورج اس لئے کبھی غروب نہیں ہوتا کہ خدائے تعالےٰ اپنے خاص بندوں کو اندھیرے میں رکھنا نہیں چاہتا۔

حساب دان کتا!

نیو برنسوک میں مسٹر ایس بیرس نامی ایک صاحب رہتے ہیں، ان کے پاس ایک کتا ہے جس کے بارے میں ان کا بیان ہے کہ صرف انھیں کا کتا گن سکتا ہے، یہی معمولی حساب نہیں بلکہ وہ ضرب اور تقسیم بھی اچھی طرح سے کر سکتا ہے۔

اس سے سوال کیجئے کہ چھ میں سے چار نکل گئے تو باقی کتنے بچے وہ جواب میں دو بار بھونک دے گا۔

اسی طرح وہ دیگر سوالات کے جواب بھی بخوبی طور پر دیتا ہے جب مسٹر بیرس تاش کے ڈھیر میں سے ایک تاش نکال کر اسے دکھاتے ہیں تو وہ کتا اتنے ہی بار بھونکتا ہے جتنے اس پر نشان بنے ہوتے ہیں۔

۹۳ فیصدی انگریز مسٹر چرچل کیساتھ

لندن ۳ر جولائی۔ رائے عامہ معلوم کرنے والے برٹش انسٹی ٹیوٹ نے معلوم کیا ہے کہ ملک کی، ۹۳ فیصدی آبادی مسٹر چرچل کے ساتھ ہے صرف چار فیصدی ان کو پسند نہیں کرتے اور باقی نے اپنی رائے کا کوئی اظہار نہیں کیا۔

۷۵ فی صدی لوگوں نے لڑائی چلانے کے متعلق حکومت کی پالیسی پر اظہار اطمینان کیا ہے۔

لندن ۳ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۳۹ء سے ۳۰ر جون ۱۹۴۳ء تک محوریوں کے ۱۸۰۲۱ جہاز برباد ہوئے

ایک لاکھ خطوط اور تار!

لاہور ۲ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ خاکساروں نے علامہ مشرقی کی ہدایت کے مطابق مسٹر جناح اور وائسرائے کو ایک لاکھ خطوط، تاریں، اور میموریل روانہ کئے ہیں جن میں انھوں نے مسٹر جناح سے درخواست کی ہے کہ مہاتما گاندھی کو نہ ملنے کے متعلق آپکا رویہ نا قابل برداشت ہے، آپ مہاتما گاندھی سے ضرور ملاقات کریں، وائسرائے ہند سے درخواست کی گئی ہے کہ ہندوستان کا سیاسی ڈیڈ مارک دور کرنے کے لئے مسٹر جناح اور مہاتما گاندھی کی ملاقات لازمی اور ضروری ہے۔

اس لئے ضرور ملاقات کرائی جائے



پچھتاوا

ایک نوجوان کے جذبات کا مُرقع

از جناب مہر پروین صاحبہ

ابھرتے ہوئے سورج کی پیلی پیلی کرنیں، لبالب بھری ہوئی ندی کے پانی پر پڑ رہی تھیں اور شیدھر کنارے پر کھڑا ہوا یہ سوچ رہا تھا کہ اب کیا کیا جائے پورب میں بڑی ہی دل آویز عنابی شفق پھول رہی تھی اور آس پاس کے کھیتوں کی ہری بھری فضا پر ہلکی ہلکی سنہری رنگ کی دھوپ بہت ہی بھلی معلوم ہو رہی تھی۔

مگر شیدھر اس منظر کی طرف سے بالکل بے خبر بنا ہوا ندی کے کنارے پر کھڑا یہ سوچ رہا تھا کہ اب کو پار کرکے آگے کیسے بڑھوں۔

کل رامو اسے اس طرف سیر کرانے لایا تھا تو اس نے خبر نہیں کون سے پل سے ندی کو عبور کر لیا تھا۔

شیدھر کی زندگی زیادہ تر شہر میں اپنی ننھیال ہی میں کٹی تھی، یہ پہلا موقع تھا کہ وہ کالج کی چھٹیوں میں دیہات ماں باپ کے پاس آیا تھا کچھ روز ہوا خوری میں گذارنے کے لئے۔

شیدھر نے اس خیال سے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی کہ کوئی دکھائی پڑے تو اس سے پوچھوں کہ کہ ندی کا پل کدھر ہے، اس نے دیکھا کچھ دور فاصلہ پر ایک لڑکی کھڑی اس کی طرف دیکھ رہی ہے۔

"ادھر کوئی پل ہے اس ندی پر"

اس لڑکی نے گردن ہلائی، انکار کے طور پر۔

شیدھر نے کہا مگر کل تو ...."۔

"کہاں جانا ہے؟ وہ پوچھنے لگی۔

"پنڈت جی کے کھیت میں" وہ ایک طرف کو اشارہ کرتے ہوئے بولی:۔ وہاں ندی بہت کم گہری ہے وہاں سے چھلانگ لگا کے دوسری طرف چلے جانا۔

یہ کہہ کر وہ اسی طرف کو سیدھی ہو لی۔

شیدھر بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔

وہ ایک پگڈنڈی پر چل رہی تھی، پگڈنڈی کے کنارے کنارے ڈھاک کے گنجان درختوں کا اندھیرا تھا ان کے خشک پتے جو پگڈنڈی پر گرے ہوئے تھے وہ بار بار پیروں کے تلے آ آکر چرمر کی آواز پیدا کر رہے تھے۔

شیدھر کو دفعتاً دھیان آیا کہ لڑکی دھانی رنگ کی ساڑھی پہنے ہوئے ہے، اس کا رنگ سانولا مگر بہت دلپذیر اور ملیح ہے اس کا مکھڑا بڑا ہی بھولا بھولا سا ہے لیکن دلکش۔

کہیں کہیں پگڈنڈی پر ببول اگا ہوا تھا، جب وہ ببول کے درختوں سے بچ کر چلتی تو اس کی کمر ایک خاص انداز سے لچکا کھاتی اور کمر کے اس لچکنے سے وہ ہرے بھرے کھیتوں کی فضا میں جو ہلکی ہلکی سنہری کرنوں سے روشنی میں دھلی دھلی معلوم ہوتی تھی، وہ ایک ایسی حسین تصویر معلوم ہونے لگتی کہ شیدھر چلتے چلتے ٹھٹک جاتا اور نظر کو دھوکا ہو جاتا۔

جب شیدھر ٹھٹک کر اس کی طرف دیکھتا تو وہ اپنے دونوں خوبصورت ہاتھوں سے اپنی لٹیں سنبھالتی ہوئی جو ہوا سے اس کے مکھڑے پر گر کر لہراتی ہوتیں اور شیدھر کو یہ محسوس ہونے لگتا کہ گویا اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا ہے۔

"یہ دیکھو.........؟"۔

اس کی آواز پر شیدھر نے چونک دیکھا واقعی ندی اس جگہ بہت کم گہری تھی، یہاں تو بس ایک چھلانگ میں اسے پار کیا جا سکتا ہے، نالے کے کنارے کنارے جہاں سے چل کر وہ اس جگہ تک آیا تھا، شیدھر نے مڑ کر ادھر دیکھا ارے! بہت دور آگیا!! اخبر بھی نہیں ہوئی اس نے مڑ کر لڑکی کی طرف دیکھا وہ اپنی البیلی چال سے ایک طرف کو اپنی دھن میں چل جا رہی تھی۔

کچھ فاصلہ پر آم کے درختوں کے بڑے بڑے جھنڈ کھڑے ہوئے تھے، ان کے مقابل وہ ہوا میں اپنی ہلکی دھانی رنگ کی ساڑھی کا آنچل لہراتی ہوئی اس طرح چلی جا رہی تھی گویا گہرے سبز رنگ کے پردے پر ہلکے ہلکے دھانی رنگ کے نقوش میں کسی دیوی کی تصویر اسطرح کھینچی گئی ہے کہ اس کی پیٹھ سامنے ہے اور منھ دوسری سمت پھرا ہوا ہے۔

آس پاس کے کھیتوں سے آتی ہوئی رہٹ کی آوازوں اور کسانوں کی للکاروں کو سن کر شیدھر، دفعتاً چونکا اور اسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ کسی دیوی کی تصویر نہیں دیکھ رہا ہے بلکہ اپنے کھیتوں کے سامنے ندی کے کنارے کھڑا ہے، اس نے ایک بار پھر اس طرف دیکھا جدھر وہ جا رہی تھی، ہرے بھرے درختوں میں وہ ہلکے رنگ کی دہانی مورتی رفتہ رفتہ نظروں سے اوجھل ہوتی جا رہی تھی اور اس کا دل نہ جانے کیوں ایک میٹھی میٹھی سی تکلیف محسوس کر رہا تھا۔

دوسرے دن شیدھر علی الصبح سیر کے لئے نکلا تو آپ ہی آپ اس کے قدم اسی کل والی پگڈنڈی کیطرف اٹھ گئے، ہلکے ہلکے دھانی رنگ کے ساڑی کے گوشے ہوا میں لہراتے ہوئے، زلفوں کی سیاہ چمکدار لٹیں ہوا کے جھونکوں سے منھ پر بکھری ہوئی، وہ طلائی ہاتھ جو بار بار انھیں سنوار رہے تھے، اس منظر کا تصور کرتا ہوا شیدھر قدم بڑھائے ہوئے چلا جا رہا تھا، سامنے ندی آگئی وہی جگہ جہاں پر کل کے دن وہ ملی تھی۔

شاید وہ کل کی طرح آج بھی ادھر آنکلے اس کے دل نے دھک دھک کرتے ہوئے تمنا کی۔

"آج پھر راستہ بھول گئے؟"۔

شیدھر نے اس کی آواز سنی چونک کر اس نے مڑ کر دیکھا وہ سامنے کھڑی تھی اس کے ہونٹوں پر تبسم تھا اور چہرہ شگفتہ سا نظر آرہا تھا۔

شیدھر نے اس کے سوال کے جواب میں کچھ کہنا چاہا مگر اس کی زبان نہ کھل سکی، پھر اس نے کہا:۔ میں ذرا یہاں تک چلا آیا تھا............ سیر کرنے کے لئے کچھ دیر تک دونوں خاموش کھڑے رہے، فضا بھی ساکت تھی، ہریالے کھیت صبح کی ہلکی ہلکی دھوپ میں خوابیدہ اور سوئے ہوئے سے پڑے تھے۔

"تمہارا کھیت ادھر ہی کہیں ہے کیا؟"

ہاں! وہ مسکرا کر بولی۔ بھالے والے آم کے پیڑ ہیں نا؟۔ انھیں کے پاس ہے وہاں"۔

"ارے"!!! شیدھر کہنے کو ہوا کہ تمہارے کھیت تو ہمارے کھیتوں کے پچھواڑے ہی ہیں مگر وہ کہتے کہتے رک گیا، وہ مڑی اور آہستہ آہستہ جانے لگی۔

تمہارا نام کیا ہے؟۔ "نیلا"۔

شیدھر اسے دیکھتا رہا وہ کھیتوں کی ہریالی فضا میں رفتہ رفتہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

روز شیدھر اور نیلا ندی کے کنارے ملنے لگے، وہ کنارے پر بیٹھ جاتے اور گھنٹوں تک ہاتھوں سے پانی اچھالتے ہوئے باتیں کرتے رہتے، ان کی نظریں ایک، دوسرے کے سامنے نیچی نیچی اور جھکی جھکی رہتیں، مگر جب کبھی یہ نظریں ٹکرا جاتیں تو دونوں کے دل دھک دھک کرنے لگتے۔

شیدھر اپنے پتاجی کے سامنے بیٹھا تھا انھوں نے کہا:۔ شیدھر ہمارا ایک کام کرو گے؟۔

"جی ہاں" شیدھر بولا۔ فرمایئے۔"

ذرا الماری میں سے سرخ جلد والی کتاب نکال کر اس میں دیکھنا بھولا کو ہمارا کتنا روپیہ دینا باقی ہے۔

شیدھر نے کتاب نکال کر دیکھی اور بولا تین سو...

"ہوں" شیدھر کے پتا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ بھولا کون شخص ہے؟" شیدھر نے پوچھا۔

وہ بھالے والے آموں کے پیڑ ہیں نا! انہی کے پاس ہے اس کی زمین بہت اچھی ہے میرا ارادہ ہے اس زمین پر دانت ہے، کوشش تو کر رہا ہوں

(باقی صفحہ ۲ کالم ۵ پر ملاحظہ فرمایئے)



لندن ۸ رجولائی۔ ماسکو کی تازہ ترین خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ بیالگورو ڈکے علاقہ میں روسیوں کو کچھ پیچھے ہٹنا پڑا، کیونکہ اس علاقہ میں جرمن ٹنکوں اور ہوائی جہازوں کی تعداد روسیوں سے بہت زیادہ تھی، اس علاقہ میں جرمنوں نے دو شہروں پر قبضہ کرلیا ہے لیکن اس سے روسیوں کے بچاؤ کا مورچہ کمزور نہیں پڑا جرمنوں نے ان شہروں کے آگے بڑھنے کی کوشش کی مگر ناکامیاب رہے جرمنوں نے بیالگورو ڈکے علاقہ میں ایک اور شہر پر حملہ کیا۔

لندن ۸ رجولائی۔ دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے جو تازہ بیان شائع ہوا ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ امریکی فوج نیو جارجیا میں دو جگہ اتر گئی ہے ان میں سے ایک جگہ منڈا ہے اور دوسری بسرکو کی بندرگاہ ہے اب معلوم ہوا ہے کہ کولا کی کھاڑی میں جاپان نو مار و جہاز اور کروز تباہ ہوتے، امریکی جنگی جہازوں نے کسکا پر گولہ باری کی اسی روز شارٹ لینڈ ٹاپو میں کاہلی اور بلاللی کے ٹاپو پر بھی بمباری کی گئی جس سے وہاں کئی جگہ آگ لگ گئی رینڈوا کے ٹاپو پر چالیس جاپانی ہوائی جہازوں

کانپور منیوسپلٹی

نوٹس

پبلک کی معلومات کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے ۱۹۱۶ء کے یو۔ پی میونسپلٹی ایکٹ دوم دفعہ ۲۹۸ (۲) کے ماتحت آئس کریم ICE GREAM اور شربت بنانے اور تیار کرنے یا فروخت کرنے کی جگہوں کا معائنہ، کنٹرول اور انتظام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل قانون بنانے کی تجویز کی ہے:۔

اس نوٹس کے شائع ہونے کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر بورڈ کو جو اعتراضات موصول ہوں گے اُن پر بورڈ غور کرے گا۔

کان پور میونسپلٹی میں برف کے کارخانوں کے کنٹرول اور انتظام کے لئے بائی لاز کا مسودہ DRAFT

(۱) ان بائی لاز کے مقصد کے لئے برف سے مراد پانی۔ دودھ۔ بالائی۔ کسٹرڈ CUSTARD یک قسم کی مٹھائی) پھلوں کا رس یا کوئی اور میٹھا خوشبودار رس یا اسی قسم کی بنائی ہوئی منجمد (جمی ہوئی) چیز ہوگا۔

۲۔ میونسپلٹی کے اندر کوئی شخص برف کے بنانے کے لئے کوئی جگہ استعمال نہ کرے گا جب تک کہ اُس کو ان چیزوں کے استعمال کے لئے ایک لائسنس نہ مل جائے اور اگر لیسنس مل جائے تو اس کو منظور کیے ہوئے لائسنس کے شرائط کے مطابق استعمال کرنا ہوگا۔

۳۔ برف کے کارخانے کے ہر مالک کو مندرجۂ ذیل شرائط کی پابندی کرنی ہوگی:۔

(اے) کسی سکونتی مکان۔ گئوشالہ، اصطبل، پبلک پائخانہ، سیسپٹ یا پبلک کسٹ بن CESSPIT OR PUBLIC CUSTBIN کے سو فٹ کے اندر برف کے کارخانے کا کاروبار کوئی شخص قائم نہیں کرے گا۔

(بی) اس عمارت کے اندر پائخانہ PRIVY نہیں بنائے گا جب تک کہ وہ فیکٹری سے علٰحدہ نہ ہو اور کم سے کم چھ فٹ چوڑی گلی دونوں کے درمیان نہ ہو اور فیکٹری کی کھڑکی سے وہ بیس فٹ سے زیادہ فاصلہ پر واقع نہ ہو اور وہ فیکٹری سے آنے جانے کا کوئی سیدھا تعلق نہ رکھتا ہو۔

(سی) فیکٹری سے ملے ہوئے کسی کمرے کو رہنے یا سونے کے لئے استعمال نہیں کیا جائیگا جب تک کہ وہ فیکٹری سے کسی ایک مضبوط اور مکمل دیوار سے علٰحدہ نہ کر دیا گیا ہو اور جب تک کہ اس میں ایک کھڑکی نہ ہو جس کے کھلنے کا رُخ کم از کم آٹھ (۸) فٹ چوڑی کھلی ہوئی جگہ میں ہونا چاہئے اور کھڑکی کا رقبہ نو مربع فٹ سے کم نہ ہونا چاہیئے جس کا آدھا حصہ کافی کھلا ہوا بنا ہونا چاہیئے۔

(ڈی) اس عمارت کے اندر گندے پانی کے نالے بنوانے ہوں گے جو فیکٹری کے اندر سے گندی چیزوں اور غلاظت کو باہر لے جاویں گے۔ یہ نالے مڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے اطمینان کے قابل بنانا چاہیئے۔

(ای) میونسپل نالوں سے ملانے کے لئے جہاں نالے نہیں بنائے جا سکتے وہاں گندہ پانی جمع ہونے کے لئے ایک قابل اطمینان برتن رکھنا ہوگا جس کا گندا پانی مڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے حکم کے مطابق روزانہ مقررہ جگہوں پر پھنکوانا پڑے گا۔

(الیف) اس عمارت کے اندر روشنی کے لئے ایک یا کئی کھڑکیاں ایسی ہونا چاہئے جس کا رقبہ ہر کمرے کے فرش کے رقبہ سے کم از کم $\frac{1}{10}$ حصہ کے برابر ہو اور ہر ایک کھڑکی کھولی جا سکے اور جو ایسی باریک جالی سے ڈھکی ہونی چاہئے جو مکھیوں کو روک سکے۔ اور (اگر مڈیکل آفیسر آف ہیلتھ ضروری سمجھے) عمارت کیلئے سلف کلاسنگ SELF-C LASSING دروازے جو لکڑی اور اسی طرح کے جالیدار باریک تار کے ہوں کھڑکیوں کو ڈھانکنے کے لئے مہیا کرنا پڑیں گے۔

(جی) برف جمانیوالے کمرے یا کسی اور ایسے کمرے کی دیواروں نالیوں اور فرشوں کی سطح کو جہاں برف جمع رہتی ہو یا برف فروخت ہوتی ہو ہموار بنانا ہوگا۔

(ایچ) برف بنانے کے لئے میونسپل فلٹرڈ واٹر سپلائی سے پانی حاصل کرنا ہوگا۔

(۱) جب برف بنانے کے طریقے اختیار کئے جاویں تو اس کے لئے اُبالا اور صاف کیا ہوا پانی استعمال کرنا پڑے گا۔

(۲) جب صاف پانی کی سپلائی دستیاب ہو رہی ہو تو اُس کو فیکٹری کے اندر ایک اسٹینڈ پائپ STAND PIPE اور ٹیپ TAP لگانا ہوگا۔

(آئی) جب پانی ایک حوض میں بھر جائے تو اس کو مندرجہ ذیل طریقہ پر حوض کو بنانا ہوگا۔

(۱) حوض پتھر کی سلیٹوں یا بجلی کی طاقت سے بنائے ہوئے لوہے کا بنا ہوا ہونا چاہئے۔

(۲) حوض اچھی خاصی روشنی اور وانٹی لیٹڈ VANTI LATED جگہ پر رکھا جائے گا اور باقاعدہ وہ ڈھاکا جائے گا۔

(۳) حوض میں ایک بڑا پائپ ہوگا جو کافی سائن SINE کا ہوگا اور جو کھلی ہوا میں خالی ہوگا۔

(۴) اس حوض کو تین ماہ میں کم سے کم ایک مرتبہ ضرور صاف ہونا چاہیئے جس سے اس کا مقصد آسانی سے پورا ہو سکے۔

(جے) اس عمارت کے جن کمروں میں برف منجمد (جمتی ہو) ہوتی ہو، برف جمع رہتی ہو یا برف فروخت ہوتی ہو کسی شخص کو رہنے یا سونے کا اختیار نہیں ہوگا۔

(کے) فیکٹری کے اندر برف جمانے اور جمع کرنے والے کمروں کے تیس فیٹ کے حلقہ کے اندر کسی جانور کو رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

(ال) حقہ یا اسموکنگ SMOKING کرنے کے دوسرے سامان یا کوئی بستر یا گندے کپڑے یا دوسری اشیاء جو فیکٹری کے مقاصد کے لئے ضروری نہ ہوں وہ فیکٹری کے اندر نہیں رکھی جا سکتی ہیں۔

(ایم) عمارت کے مختلف حصوں میں پوری پوری صفائی رکھنا ہوگی اور تمام سامان جو فیکٹری کے اندر ہو صاف ستھری حالت میں رکھنا پڑے گا۔

(ان) عمارت کے اندر کی دیواروں کی اونچائی ۶ فٹ سے زیادہ رکھنا ہوگی اور فیکٹری کی تمام چھتیں اور ٹرکیس خواہ اُن پر پلاسٹر ہو یا نہ ہو اور تمام راستے ایک سال میں کم سے کم دو مرتبہ یعنی اپریل اور اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں چونے سے پتوانا پڑیں گے۔

(او) عمارت میں کسی شخص کو جو چھوت کی بیماری کا مریض ہو ملازم نہیں رکھا جا سکتا۔

(پی) فیکٹری میں استعمال کے پانی کو مشک اور دھات کے برتنوں میں لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔

(کیو) بوجھ لادنے اور اُتارنے کے مقصد کے لئے عمارت کے اندر کافی رقبہ چھوڑنا چاہیئے۔

(آر) اگر انجن بھاپ سے چلتا ہو تو دھوئیں کو نکالنے کے لئے دو سو فیٹ ۲۰۰ کے حلقہ یا مڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے کہنے کے مطابق اس سے بھی زیادہ جگہ کے اندر سب سے اونچی عمارت سے چمنی کم سے کم بیس فٹ اونچی ہونی چاہیئے۔

(ایس) مڈیکل آفیسر آف ہیلتھ ان بائی لاز کی ایک کاپی فیکٹری کو دیگا جس کو فیکٹری کی عمارت کے اندر سب سے نمایاں جگہ پر لگانا ہوگا۔

(ٹی) چیرمین۔ ایگزیکٹیو افیسر۔ مڈیکل آفیسر آف ہیلتھ۔ میونسپل انجنیر۔ سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس۔ چیف سینٹری انسپکٹر۔ سینٹری انسپکٹران۔ اور کسی دوسرے افسر جن کو میونسپل بورڈ سے اس کام کا اختیار حاصل ہو۔ ہر وقت فیکٹری کی عمارت کے اندر آنے اور فیکٹری کے معائنہ کرنے کا حق حاصل ہوگا اور منتظمان فیکٹری کو ان افسران کی ہر قسم کے ہدایات پر عمل کرنا ہوگا جو کہ اس فیکٹری کی ترقی کے لئے دی جاویں گی۔

(۴) ان بائی لاز کے مقصد کے لئے ایگزیکٹیو آفیسر لائسنس افسر ہوں گے۔

(۵) اگر لائسنس ہولدر گذشتہ بائی لاز کے تحت میں لگائی ہوئی شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پوری کرے گا تو لائسنس افسر لائسنس کو کنسل (منسوخ) یا سسپنڈ (روک) سکتا ہے۔

(۶) ان بائی لاز کے ماتحت منظور کیے ہوئے ہر لائسنس کی مدت آئندہ ۳۱ مارچ کو ختم ہو جاوے گی۔

(۷) ان بائی لاز کے ماتحت منظور کئے ہوئے ہر لائسنس کی مدت آئندہ ۳۱ مارچ کو ختم ہو جاوے گی۔ اور دوبارہ لائسنس حاصل کرنے کی درخواست لائسنس کی مدت ختم ہونے سے کم از کم ایک ماہ پہلے سے بھیجنا چاہیئے۔

(۸) ان بائی لاز کے ماتحت لائسنس افیسر کے پاس کئے ہوئے کسی آرڈر کی اپیل پبلک ہیلتھ کمیٹی میں کی جاوے گی جو وقت مقررہ کے اندر ہونا چاہئے۔

سزا

ایکٹ کی دفعہ ۲۹۹ (۱) کے ذریعہ سے ملی ہوئی پاورس (طاقت) کو عمل میں لانے کے لئے بورڈ نے یہ حکم دیا ہے کہ مذکورۂ بالا بائی لاز کی خلاف ورزی کرنے والے کو جرمانہ کی سزا دی جاوے گی جو دو سو روپیہ تک ہو سکتا ہے۔

خلاف ورزی کے جاری رکھنے پر اس جرمانہ میں اضافہ کیا جا سکتا ہے جو دس روپیہ تک ہو سکتا ہے اس وقت جب یہ ثابت کر دیا جاوے کہ مجرم اپنے جرم پر قائم ہے۔

ایگزیکٹیو افیسر
میونسپل بورڈ کانپور

پردۂ فلم!
شاردا
(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۵ سے آگے)

اشوک نے سروجنی سے اب پوری طرح بے اعتنائی برتنی شروع کر دی، یہاں تک کہ گھر کا آنا جانا بھی، ترک کر دیا اور اپنے دفتر میں ہی رہائش اختیار کر لی سروجنی اشوک کو گھر واپس لانا چاہتی تھی، ایک روز وہ اشوک کے دفتر میں پہونچی اور اس کے کلرک کے ذریعہ اشوک کے سامنے ایک کیس کی پیروی کرنے کے لئے کہا۔

اس دوران میں اس نے اپنا منھ گھونگھٹ میں چھپا رکھا تھا، اشوک نے کیس کی پیروی کے سلسلہ میں سروجنی کو یقین دلایا کہ میں تمہارے حق کے لئے عدالت سے لڑوں گا اور تمہارے خاوند کو کورٹ میں بلاؤں گا اسے تم کو دلاؤں گا، لیکن جس وقت سروجنی نے منھ سے کپڑا اٹھا کر انصاف طلب کیا تو اشوک سروجنی کو دیکھ کر حیران رہ گیا اور غصہ میں آکر اسے دفتر سے باہر نکال دیا۔

اشوک نے اب مضبوط ارادہ کیا تو یہ طے کر لیا کہ شاردا سے شادی کر کے ہی رہوں گا۔

ادھر شاردا اشوک کے دل میں حس پیدا کرنا اور اس احساس کو بیدار کرنا چاہتی تھی کہ وہ شادی شدہ ہے اور جس لڑکی سے اس کی شادی ہو چکی ہے وہ اسے دل و جان سے چاہتی ہے اور جو مغربی تعلیم سے اگرچہ بے بہرہ ضرور ہے لیکن اگر وہ تعلیم یافتہ بھی ہوتی تو بھی اس کا عمل شاید اتنا پاکیزہ نہ ہوتا جتنا

مزدوروں کو پکا ہوا کھانا دیا جائے
نئی دہلی ۳ جون۔ حکومت ہند نے آج ایک خط شائع کیا ہے جس میں بڑے بڑے کارخانوں کے مالکان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنے اپنے کارخانوں کے مزدوروں کے لئے پکا ہوا کھانا مہیا کرنے کا انتظام کریں اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگرچہ ابھی حکومت اس سلسلہ میں کوئی حکم جاری کرنا مناسب نہیں سمجھتی مگر یہ ضرور سمجھتی ہے کہ اس قسم کے انتظام سے سامان کی تیاری وغیرہ کے پروگرام میں بہت مدد ملے گی۔

کہ موجودہ حالت میں ہے۔

اشوک نے ایک اسکیم تیار کی، منشی تسکاری کا لکھا ہوا ڈرامہ اسٹیج کرنا چاہا جو دو شاہزادوں اور ایک شاہزادی پر مشتمل تھا ایک شاہزادہ تعلیمیافتہ اور دوسرا جاہل تھا، دونوں شاہزادی کو چاہتے تھے، مگر وہ اسے پسند کرتی تھی جو تعلیمیافتہ تھا۔

اشوک نے فیصلہ کیا کہ یہ ڈرامہ ضرور ضرور کھیلا جائے گا۔

شاردا کو شاہزادی کا پارٹ ادا کرنے کے لئے آمادہ کر لیا گیا اور خود پڑھے لکھے شاہزادے کا پارٹ کرے گا۔ شادی ہوگی۔ اسٹیج کی شادی نہیں اصلی شادی، یہ تھی اسکیم اس کی! مگر کیا وہ اس میں کامیاب ہوا؟ شاردا نے اس گتھی کو کس طرح سلجھایا؟ شاردا دیکھ کر بتایئے۔

اس تصویر کی عنقریب کان پور میں نمائش ہونیوالی ہے

حکومت یو۔پی نے کافی اناج جمع کر لیا
لکھنؤ ۵ جولائی۔ معاصر "اسٹیٹسمین" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت یو۔پی نے صوبہ کے تمام چھوٹے چھوٹے قصبوں اور شہروں میں اناج کا ذخیرہ جمع کر لیا ہے اور اب حکومت اس اسکیم پر عملدرآمد

شروع کرے گی جس کے ذریعہ صوبہ کی ۲۵ فیصدی غریب آبادی کو راشن کے ذریعہ ۱۰ چھٹانک آٹا اور چاول بازار بھاؤ کے کم نرخ پر مل سکے گا، امید ہے کہ اس اسکیم پر ۱۵ جولائی تک سب جگہ عمل درآمد شروع ہو جائے۔

جرمن فوج کا قبضہ
قاہرہ:۔ ۵ جولائی۔ یہاں یہ اطلاع موصول ہوئی ہیں کہ جرمن فوجوں نے یونان کے علاقہ تھریس کی ساحلی پٹی اور ترکی کی سرحد کے شہروں پر قبضہ کر لیا ہے اس علاقہ میں پہلے بلغاریہ کی فوجوں کا قبضہ تھا۔ (رائٹر)۔

پچھمی یوروپ پر حملہ کا خطرہ
انقرہ ۵ جولائی۔ فیلڈ مارشل گوئرنگ، فیلڈ مارشل ملچ اور جرمن ہوائی فوج کے دیگر کمانڈروں کی برلن میں ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی اس کے بعد یہ لوگ پچھمی مورچہ پر روانہ ہوگئے۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن ہوائی بیڑے کا ایک بڑا حصہ روس سے پچھمی مورچے پر بھیجدیا گیا ہے۔

ہندوستان کی فوجوں کو
نئے کمانڈر انچیف کا پیغام
نئی دہلی ۵ جولائی۔ جنرل سر کلاڈ آکن لیک نے جو حال ہی میں لارڈ ویول کی جگہ ہندوستان کے کمانڈر انچیف بنائے گئے ہیں۔

ہندوستان کے کمان کی فوجوں کے نام ایک پیغام جاری کیا ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ ملک معظم نے ازراہ نوازش مجھے ایک بار پھر ہندوستان میں کمانڈر انچیف مقرر کر کے عزت بخشی، میں پورے دو سال کے بعد یہ ذمہ داری سنبھال رہا ہوں اور ہندوستان کی کمان کی فوجوں کے سامنے آج کل جو کام ہیں ان کی دشواریوں کو میں پورے طور پر محسوس کرتا ہوں۔

دو سال قبل اس ملک پر پچھم کی طرف سے حملہ کا خطرہ تھا، نازی فوجوں کے شام، عراق، اور ایران کی جانب سے ہندوستان کی جانب بڑھنے کا خطرہ تھا، ہمارے روسی ساتھیوں کی بہادری

اور پوربی بحر روم میں ہمارے بچاؤ اور تحفظ کے انتظامات کی بدولت جرمنوں کی کوششیں قطعی ناکام رہیں، اب ہمکو پورب کی طرف سے براہ راست کا خطرہ درپیش ہے اور یہ خطرہ اس وقت تک موجود رہے گا جب تک کہ جاپانیوں کو اسی مقام پر پہونچا نہ دیا جائے جہاں سے کہ وہ آئے تھے۔

جاپانی بہت طاقتور ہوتے ہیں اور بہت مضبوط ارادے کے ساتھ لڑتے ہیں ہمیں ان کو شکست دینی ہی ہوگی ہم کو اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اپنا کام جاری رکھنا چاہئے۔

ڈی ویلرا وزیر اعظم چن لئے گئے
ڈبلن ۲ جولائی۔ مسٹر ڈی ویلرا ۳۷ کے مقابلے میں ۶۷ ووٹ سے آئرلینڈ کے وزیر اعظم بنا دیئے گئے ہیں۔ (رائٹر)

ESTD. 1923.
THE SADAQAT CAWNPORE
REGD NO. A 406
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
رجسٹرڈ نمبر ۱ ۶
صداقت
ہفتہ وار
قیمت
سالانہ عہ 5/-/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ 2/-
ایڈیٹر خواجہ عبد السلام
VOL. 37 NO. 29 | CAWNPORE. Saturday. 17 JULY 1943 | کانپور شنبہ ۱۷ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۱۳ رجب المرجب ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۸ نمبر ۲۹

دنیائے اسلام

ترکی قطعی طور پر غیر جانبدار رہے گا

اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم استنبول رقمطراز ہے۔ شمالی افریقہ میں محوریوں کی مقاومت کا یک بہ یک خاتمہ ہو جانے کی وجہ سے حالات میں جو یکسر تبدیلی ہو گئی ہے اس سے جملہ غیر جانبدار ملکوں میں جن میں ترکی بھی شامل ہے بہت سے نتائج مرتب ہوئے ہیں۔

ترکی دیکھ رہا ہے کہ سیکڑوں جرمن اور روس ڈویژنیں ایک دوسرے کے سامنے نسبتاً تعطل کی حالت میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ جرمن ڈویژنیں جنوب کی طرف بلقان کو آ رہی ہیں۔ بظاہر یہ ڈویژنیں مدافعت کی غرض سے بھیجی جا رہی ہیں تاکہ اتحادی وہاں اپنی فوجیں نہ اُتار سکیں، لیکن کمک بھیج کر انھیں فوجوں سے بآسانی حملہ کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اس بات سے خود ترکی کا امن و امان خطرے میں ہے۔

ترکی کو اس وقت بحر روم میں ایسے حالات بھی نظر آ رہے ہیں جن سے اتحادیوں کی سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے، اسے ابھی سے وہ گھڑی نظر آ رہی ہے جب ترکی کے قریبی علاقوں میں جنگ پھیل جائے گی۔ اور خود ترکی کو بڑی پریشانی کا سامنا ہو گا۔

ترکی کے رہنماؤں کا رویہ

ترکی کے لیڈر بظاہر اس ادھیڑ بن میں ہیں اور از سر نو حال کا جائزہ لے رہے ہیں۔ پچھلے چند مہینوں میں بہت سے ایسے واقعات پیش آئے ہیں جن سے خیال ہوتا ہے کہ ترکی اتحاد کا وہ جذبہ جو دو سال تک دبا رہا اب پھر اُبھر آیا ہے۔ مثلاً ادانہ کی ملاقات کے بعد جنرل ولسن۔ ایر چیف مارشل شولٹو اور حال میں ایڈمیرل سر جان کننگھم کا انقرہ آنا۔

ظاہر ہے اس کی وجہ سے محوری حلقوں میں بڑی پریشانی پیدا ہو گئی ہے اور انقرہ کے سفارتی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ فان پاپن نے ترکی حکومت سے دریافت کیا ہے کہ ان لوگوں کے آنے کا کیا مطلب ہے اور اس سے ترکی کے آئندہ رویہ پر کس حد تک اثر پڑے گا۔

جواب:۔ باور کیا جاتا ہے کہ ترکی نے یہ جواب دیا ہے کہ جو غیر جانبدارانہ رویہ اس نے ابتک اختیار کر رکھا ہے اسے ترک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ترکی مدبروں نے اپنی عام تقریروں میں اس پر زور دیا ہے کہ ترکی بدستور اپنے ارادہ پر قائم ہے کہ وہ بالکل غیر جانبدار رہے گا اور اس غیر جانبداری کی بنا ایک طرف برطانیہ کے ساتھ اتحاد پر اور دوسری طرف جرمنی کے ساتھ دوستی کے معاہدہ پر ہو گی۔ حال کے متعدد واقعات سے ترکی رویہ کا صاف پتہ چلتا ہے، جرمنوں کی دعوت پر ترکی فوجی مشن جنرل جمیل کی سرکردگی جرمن روانہ ہو گیا ہے۔

یہ مشن مختلف محاذوں پر جائے گا اور اندازہ لگائے گا کہ جرمنوں نے کس حد تک دفاعی انتظامات مکمل کر لئے ہیں بہر حال بہت ممکن ہے کہ جرمن جنرل اسٹاف کی یہ خواہش ہو کہ یہ نو وارد ترک جان لیں کہ جرمن جنگی مشین اس وقت بھی اتنی زبردست ہے کہ اگر غیر جانبدارانہ رویہ میں ذرا بھی تبدیلی کی گئی تو ترکی کو "پیس" ڈالا جائے گا۔ بہر صورت یہ مشن بظاہر اس مشن کا جواب ہے جو جنرل صالح کی سرکردگی میں گذشتہ اپریل کو شمالی افریقہ گیا تھا۔

سب کے ساتھ یکساں برتاؤ

ترکی پولیس نے کتابوں کی دوکانوں کی کھڑکیوں میں فوٹو اور تصویروں کی نمائش کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ کارروائی اس بنا پر کی گئی ہے کہ ایک مقامی جرمن کتب فروش نے اپنی دوکانوں میں پروپیگنڈے کی بعض ایسی تصویروں کی نمائش کی تھی جس میں محوری آبدوزوں سے ہونے والے اتحادیوں کے جہازی نقصانات دکھائے گئے تھے لیکن اس کارروائی کی لپیٹ میں وہ برطانوی کتب فروش بھی آ گیا جو اتحادیوں کی جنگی جدوجہد کی سچی تصویروں کی نمائش کر رہا تھا۔

گذشتہ نومبر سے قاہرہ میں ترکی نام کا ایک باتصویر رسالہ شائع ہو رہا ہے جس میں مضامین تو فرانسیسی زبان میں ہوتے ہیں مگر تصاویر کے عنوانات اور مضامین کی ذیلی سُرخیاں ترکی میں ہوتی ہیں۔ ترکی میں اس رسالہ کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ۲۰ ہزار نسخے فروخت ہو گئے۔ عجب نہیں جو ۴۰ ہزار تک بآسانی نکل جائے۔ اب ترکی میں اس رسالہ کا داخلہ اس بنا پر ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ کہیں دوسری متحارب طاقتیں بھی یہی نہ کرنے لگیں۔

واقعہ یہ ہے کہ جرمن پروپیگنڈے کی غرض سے اسی طرح کے ایک باتصویر رسالہ کے نکالنے کے انتظامات کر رہے تھے۔ اِن مثالوں سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ ترکی حکومت نے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ اس کا پورا لحاظ رکھے گا کہ متحاربین کے ساتھ یکساں برتاؤ کیا جائے تاکہ اس وقت جب کہ جنگ کا فیصلہ کن دور قریب آ پہونچا ہے اور طوفان آن کی آن میں ترکی ساحل کے بالکل ہی پاس پہونچ سکتا ہے۔ کسی فریق کو شکوہ و شکایت یا الزام دہی کا موقع نہ مل سکے۔

ادبیات

اسٹیج کی رقاصہ

از جناب خلیق برہان پوری

ظاہری آرائشوں سے سج کے باصد کر و فر — رقص میں مصروف رقاصہ ہے یوں اسٹیج پر
رخ پہ غازے کی سفیدی لب پہ رنگینی عیاں — سوگواری ہے شبابی کیفیت کی ترجماں
نیم عریاں جسم پر ریشم کا بھڑکیلا لباس — ہر ادائے شوخ میں جھلکا ہوا سا رنگ یاس
عبرت آگیں دوش ہستی پر جنازہ شرم کا — درد میں ڈوبا ہوا نغمہ نوائے رنگ کا
آنکھ کے ڈوروں میں ماضی کے فسانے محو خواب — پستیوں کی سمت مائل رفعت عہد شباب
پشت پر ناگن کی صورت زلف لہراتی ہوئی — ناز سے پتلی کمر چلنے میں بل کھاتی ہوئی
بے تکلف ہر طرف تیر نظر چلتے ہوئے — عشق کے پیکر میں ننھے حسن کے ڈھلتے ہوئے
دل شکستہ غم سے افسردہ جبین تابناک — پنجۂ دست ہوس سے دامن امید چاک
آمد انفاس سے الجھا ہوا تار نفس — چتونیں کہتی ہوئیں خاموش روداد قفس
نامکمل غازہ آرائی سے تزئین جمال — جذبۂ بیدار پر چھائی ہوئی گرد ملال
سرخ قشقہ پر جبیں نکھرا ہوا چمکا ہوا — حسن اک شعلہ صفت بجھتا ہوا دمکا ہوا
جنبش ابرو کا یہ کہنا بہ انداز غرور — روح کی پاکیزگی میں اب کہاں عصمت کا نور
خشک ہونٹوں پر تبسم کی ادا چھائی ہوئی — یا کلی کھلنے سے قبل از وقت مرجھائی ہوئی
مطلقاً بے کیف سی باغ جوانی کی بہار — حسن کی رنگینیوں کا نامکمل شاہکار
دے رہی ہے دعوت حسن نظر انداز سے — ہے فضا گونجی ہوئی نغمات کی آواز سے
اُف یہ دیوی اور رقاصہ کے عریاں روپ میں — اک شگفتہ پھول اور اس شعلہ افشاں دھوپ میں
اس کو ملنا تھا جہاں میں حور دنیا کا خطاب — اس کو ہونا ہی نہ تھا اسٹیج پر یوں بے نقاب
بن گیا ہے مرکز اہل نظر اس کا جمال — کون کر سکتا ہے لیکن اپنے دل میں یہ خیال
اس کو کیا بننا تھا اور صد حیف یہ کیا بن گئی — خار کے دامن میں ضو نازک کلی کی چھن گئی
لیکن اس مظلوم عورت کا نہیں کوئی قصور — سچ تو یہ ہے اس کو ان باتوں کا تھا ہی کب شعور
آگہی اس کو نہ تھی نسوانیت کی شان سے — واسطہ اس کو نہ تھا انسان کی پہچان سے
مل گئے افراد ایسے پیرو نفسانیت — تھے جو دولت کے پجاری تاجر نسوانیت
اس کو اُن سب نے بنایا حاصل کسب معاش — بے تکلف اک طرف رکھ دی گئی عصمت کی لاش
دلربایانہ ادائیں اس کو سکھلائی گئیں — نفس پرور شوخیاں پھر اس کو سمجھائی گئیں
زندگی کا لہلہاتا سا دکھا کر سبز باغ — عارضی سکوں کی ضو سے اس کا چمکایا دماغ
شورشوں میں زر کی جب اسکی جوانی پل گئی — ایک رقاصہ کے پیکر میں یہ آخر ڈھل گئی
نذر دولت پھر کیا جانے لگا اس کا شباب — رفتہ رفتہ مٹ گیا مخصوص نسوانی حجاب
اس طرح چھینا گیا ہے اس سے عورت کا وقار — ورنہ یہ بھی شان نسوانی کی تھی آئینہ دار
رقص کی تعلیم ہے اور وہ بھی سکھلائی ہوئی — ہے زبردستی سے یہ اسٹیج پر لائی ہوئی

کور باطن کے لئے سرمایۂ عشرت ہے یہ
رحم کے قابل مگر در اصل اک عورت ہے یہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۱۷ر جولائی سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۹

فوڈ کنٹرول

کچھ دنوں سے نئی دہلی میں ایک غذائی کانفرنس (فوڈ کانفرنس) ہو رہی تھی اس کانفرنس کی تازہ ترین کارروائیاں "پس پردہ" ہوئیں، یعنی پریس کو ان میں داخلہ کی اجازت نہ تھی۔

جب سے جنگ شروع ہوئی ہندوستان میں غذائی سپلائی کے کام نے اب تک کوئی معقول صورت اختیار نہیں کی ہے اس ملک کے مشرقی صوبوں میں تو قحط کے حالات دیکھنے میں آرہے ہیں اور حکومت کی غلطیوں اور غفلتوں نے وقت کے اس اہم ترین معاملہ کو اس انتہائی خراب نقطہ پر پہونچا دیا ہے کہ اب جب تک حکومت کی تجویزوں کا نتیجہ میدان عمل میں دکھائی نہ دے اس مسئلہ پر قلم اٹھانے کو جی نہیں چاہتا۔

غذائی کانفرنسیں صرف ایک ہی نہیں بلکہ بہت سی ہو چکی ہیں، حکومت ہند کا صرف ایک اعلان نہیں بلکہ بہت سے اعلانات ہمارے سامنے آچکے ہیں لیکن صورت حال بد سے بدتر ہی ہوتی چلی گئی ہے، انسان کی امیدوں کی ایک حد ہوتی ہے اور جب تمام امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے تو ناامیدی اور مایوسی کے سوا کوئی جذبہ اس کے پاس باقی نہیں رہجاتا غالبؔ نے اس سلسلہ میں بہت خوب کہا ہے ؎

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید
ناامیدی اس کی دیکھا چاہئے

بہرحال زیر نظر فوڈ کانفرنس کا جو نتیجہ ہمارے سامنے آیا ہے وہ حکومت ہند کے فوڈ ممبر کا ایک بیان ہے جس میں حکومت ہند کے تازہ ترین فیصلے واضح کئے گئے ہیں، وہ فیصلے مختصر الفاظ میں مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) شہری علاقوں میں راشن مقرر کرنے کا کام فوراً شروع کیا جائے گا اور بتدریج اسے ترقی دی جائے گی۔

(۲) زیادہ سے زیادہ قیمتیں سردست معین نہیں کی جاویں گی مگر قیمتوں کی سطح کو کم کرنے کی ہر امکانی کوشش کی جائے گی۔

(۳) ذخیرہ جمع کرنے والوں اور نفع بازوں کے خلاف سخت ترین کارروائیاں فوراً جاری کیجائیں گی

(۴) آزادانہ تجارت کے مسئلہ پر صرف ایسی صورت میں غور کیا جائے گا جبکہ معتدل حالات کی واپسی اس کا مقصد ہو۔

(۵) بنیادی اسکیم کے مطابق اناجوں کی خریداری کا کام یا تو حکومت خود کرے گی یا ایجنسیوں کے ذریعہ کرائے گی، جو صوبہ جاتی یا ریاستی حکومتوں کے قطعاً ماتحت ہوں گی۔

(۶) کم اناج رکھنے والے صوبے اپنے بنیادی کوٹا کے مطابق زیادہ اناج والے صوبوں سے براہ راست اناج حاصل کر سکیں گے۔

(۷) حکومت ہند پوری کوشش کرے گی کہ عوام کے لئے غذائی اشیاء کی جو کمی ہوگئی ہے وہ جلد ...

ہم نے جب ان تجویزوں پر نظر ڈالی تو ہمیں ان میں کوئی نئی بات نہیں دکھائی دی اگرچہ ان تجویزوں میں بعض جگہ "فوراً" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے لیکن ہم اگر ان تجویزوں کو اطمینان بخش بھی کہدیں جب بھی لال فیتہ والی کارروائیوں سے نجات ملتی ہوئی دکھائی نہیں دیتی، اگر ضرورت ہو تو ہم چیزوں کا راشن مقرر کرنے کی تجویز پر کوئی بھی اعتراض نہیں کرتے، بشرطیکہ حکومت اسے ہر پہلو سے کامیاب ثابت کر کے دکھادے۔

مزید برآں جہاں تک ذخیرہ جمع کرنے والوں اور نفع بازوں کو سخت تر سزا دینے کی تجویز ہے ہم اس کی پرزور تائید کرتے ہیں، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بنیادی مسئلہ پر حکومت کی طرف سے کوئی رائے ظاہر نہیں کی گئی ہے یہ مسئلہ بڑھی ہوئی کاغذی کرنسی (INELATION) اور اشیا کی قیمتوں پر اس کے اثر کا ہے اس کا نتیجہ ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ قیمتیں بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں اور ضروریات زندگی کا حاصل کرنا معمولی آمدنی کی دسترس سے باہر ہو جاتا ہے۔

اس وقت ہندوستان کا بہت سا کریڈٹ انگلستان میں جمع ہے اگر ہندوستان میں اس کی ادائگی کردی جائے تو اس سے بڑھی ہوئی کاغذی کرنسی خودبخود کم ہو جائیگی اور چیزوں کی قیمتیں گر کر ایک مناسب سطح پر آجائیں گی۔

اس کے علاوہ ایک دوسری بیماری بھی ہے جس کا علاج ضروری ہے، ہندوستان میں اس وقت ضروریات زندگی کی مقدار میں بھی بہت کمی ہوگئی ہے، اب نہ برما سے چاول آتا ہے نہ آسٹریلیا سے گیہوں آتا ہے نہ جاوا سے شکر آتی ہے اور نہ انگلستان سے کپڑا آتا ہے، اس کمی کا علاج یہ ہے کہ ان چیزوں پر پورا کنٹرول کیا جائے ان کی تقسیم کا صحیح اور معقول انتظام کیا جائے اور جو چیز خود ہندوستان کی مناسب ضرورت سے زائد نہ ہو اس کی برآمد قطعی بند کر دی جائے۔

جب ہم ایک غریب کسان پر نفع بازی کا الزام لگاتے ہیں تو یہ خیال نہیں کرتے کہ وہ دوسری ضروریات زندگی کو بہت زیادہ بڑھی ہوئی قیمتوں پر خریدتا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ کسان اور درمیانی اشخاص اور تھوک کے تاجر اور خوردہ کے تاجر اور خریدار سب مل کر کچھ نہ کچھ قربانی پیش کریں تاکہ چیزوں کی قیمت میں کمی واقع ہو مجموعی حیثیت سے حکومت کی تجویزوں کی معقولیت میں کوئی شبہ نہیں ہے مگر ہمیں دیکھنا ہے کہ ان کو عملی جامہ کب اور کس طرح پہنایا جاتا ہے۔

امریکہ میں پرائس کنٹرول!

ولایات متحدہ امریکہ میں جس طریقہ پر قیمتوں کو قابو میں رکھا گیا ہے اس سے ہندوستان کی حکومت بھی سبق لے سکتی ہے، وہاں پرائس کنٹرول کے دفتر کا نام "او۔ پی۔ اے۔" یعنی آفس آف پرائس ایڈمنسٹریشن ہے جس نے پچھلے دنوں اشیاء کی قیمتوں کے کم کرنے میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے اور چند ہی روز میں غذائی چیزوں کی قیمتیں، گھٹ گئی ہیں "او۔ پی۔ اے۔" کا طریق کار تین عناصر پر مبنی ہے اس نے تمام غذائی اشیاء کی قیمتیں "علاقہ وار" مقرر کر دی ہیں اور ہر علاقہ میں شہریوں کی ایک غیر سرکاری کمیٹی بنا دی گئی ہے جس کا کام یہ ہے کہ وہ دوکاندار اور خریدار، دونوں کو پرائس کنٹرول کے قواعد وضوابط سے آگاہ کرے تاکہ لوگوں کو خرید وفروخت میں کوئی دقت پیش نہ آئے، اس کمیٹی کا فرض یہ بھی ہے کہ قانون کی خلاف ورزی کی روک تھام کرے دوسرا حربہ یہ ہے کہ چیزوں کی قیمتوں کا تعین خوردہ فروشی کی ہر منزل پر کر دیا گیا ہے۔

یعنی جب خوردہ فروش دوکانداروں کے لئے قیمتیں گھٹائی جاتی ہیں، تو ڈسٹری بیوٹروں اور تھوک فروشوں کے لئے بھی قیمتیں کم کر دی جاتی ہیں اس لئے کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی۔

تیسرا عنصر امدادی عنصر ہے، یعنی کاروباری لوگوں کو حکومت کی طرف سے نقد رقمیں بطور امداد ادا کی جاتی ہیں تاکہ ان کو تجارت میں گھاٹا نہ ہو اور قیمتوں کے بڑھانے کی انھیں ضرورت ہی نہ پیش آنے پائے۔

اس اسکیم کے ذریعہ امریکہ نے صرف دو ماہ یعنی مئی اور جون میں بڑھتی ہوئی قیمتوں پر اچھا خاصہ کنٹرول حاصل کرلیا ہے اور صرف ایک محکمہ یعنے "او۔ پی۔ اے۔" نے عملی میدان میں تشفی بخش نتائج پیدا کر دئے ہیں۔

ہندوستان کی صورت حال جداگانہ ہے، یہاں مرکز اور صوبوں میں بہت سے محکمہ قایم ہیں اور موٹی موٹی تنخواہوں پر "ماہرین" بھی کام کر رہے ہیں پھر بھی گرانی بڑھتی ہی چلی جاتی ہے!۔

مسٹر فضل الحق کا بیان!

بنگال لیجس لیٹو اسمبلی میں سابق وزیر اعظم مسٹر فضل الحق نے ایک طویل بیان دیا ہے اور اس بیان میں وہ خطوط بھی شامل کئے ہیں جو انھوں نے گورنر بنگال سر جان ہربرٹ کو اپنے عہد وزارت میں لکھے تھے۔

مسٹر موصوف نے اس سے پہلے بھی اس امر پر روشنی ڈالی تھی کہ ان سے کس طرح استعفےٰ حاصل کیا گیا اور کس طرح نئی وزارت بنائی گئی اگر مسٹر فضل الحق کے بیان کو یک طرفہ بیان کہا جائے تو گورنر بنگال کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کے جواب میں اپنا بیان شائع کریں لیکن مسٹر فضل الحق نے اپنے خطوط میں بھی جو الزامات گورنر پر عائد کئے تھے ان کی کوئی تردید شائع نہیں کی گئی ہے۔ جو کچھ مسٹر فضل الحق نے اب اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے فرمایا ہے اگر اس کا ایک حصہ بھی صحیح ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ گورنر بنگال نے اپنے وزیر اعظم کے خلاف غیر آئینی کارروائی کی اور اس "ہدایت نامے" کی بھی خلاف ورزی کی جو نئے آئین کی رو سے صوبہ جاتی گورنروں کو دیا گیا تھا، اگر ایسا نہیں ہے تو گورنر بنگال کو اپنا مفصل بیان شائع کرنا چاہئے تاکہ پبلک اپنی رائے قایم کر سکے۔

ضمیر کی بیداری!

امریکہ میں چینیوں کے خلاف ایک قانون موجود ہے جو سنہ ۱۹۲۴ء میں پاس ہوا تھا اور اب تک نافذ ہے اس قانون کی رو سے اہل چین کا نقل مکان کر کے امریکہ آنا اور وہاں بود وباش اختیار کرنا ممنوع ہے اور اب جبکہ چین نے جاپان کے جارحانہ حملوں کو روکنے میں حیرت انگیز استقلال کا ثبوت دیا ہے اور اتحادیوں کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہے۔ یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ امریکہ کا ضمیر بیدار ہو رہا ہے۔

اور رنگدار ایشیائی قوموں کے ساتھ امریکہ نے جو سلوک کیا ہے اس میں ترمیم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، اگرچہ ابھی اس قانون کی تنسیخ، بہت دور ہے، مگر ڈاکٹر ڈکسٹن نے اس کی ضرورت محسوس کی ہے اور انھوں نے اس قانون کیخلاف ایک جد وجہد جاری کر دی ہے وہ صحیح فرماتے ہیں کہ چینیوں کو باہر رکھنے کا قانون جاپان کی نفسیاتی جنگ میں ایک مضبوط حربہ کا کام دیتا ہے مزید برآں انھوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ چین زمانہ جنگ میں اور زمانہ امن میں اتحادی اقوام کا ایک اہم ممبر ہے اور ہر قسم کی امداد کا مستحق ہے ص ۴

آئینۂ کانپور

دوسرا شاہانہ عطیہ کانپور کے ادب نواز رئیس حافظ محمد صدیق صاحب نے حال ہی میں اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کو انٹر کالج بنانے کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا تھا، اب آپ نے مسلم ہائی اسکول بدایوں کو انٹر کالج بنانے کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہیں تعلیم کے لئے حافظ صاحب موصوف کے یہ دونوں شاہانہ عطیات اہل کانپور کے لئے باعث فخر ہیں

کانپور میونسپل بورڈ ۱۵ر جولائی ۶ بجے شام کو کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ لالہ لٹھو ناتھ بھرتیا سینیر وائس چیرمین کی، صدارت میں ہوئی، جس میں سب سے پہلے چاول کے چند بورے جو میونسپل ورک شاپ اسٹورس سے چوری گئے ہیں اس پر چیرمین کی توجہ دلائی گئی اور بالاتفاق یہ طے ہوا کہ ڈیپارٹمنٹل تحقیقات کے بعد یہ کیس اور اس قسم کے تمام کیس پولیس کے حوالے کر دینا چاہئے۔

بورڈ نے بذریعہ ایک ریزولیوشن کے یہ طے کیا ہے کہ ڈانسنگ گرلس کو لاٹوش محال، چٹائی محال اور سرکی محال سے ہٹا دیا جائے۔

ذاتیات حکیم کنہیا لال صاحب وید کی صاحبزادی مس کانتی کماری ایم۔ اے۔ کی شادی مسٹر پرکاش چندر اے، آر، آئی، ایس، (لندن) کیساتھ ۱۱ر جولائی سنہ ۱۹۴۳ء کو ہوئی۔ ۸ر جولائی کو لالہ بدھولال مہروترا کی صاحبزادی ...

گورنر صاحب ۱۲ر جولائی کو گورنر صاحب یو۔ پی۔ محمد گڑھ سے ہوتے ہوئے کانپور تشریف لائے اور دوسرے دن جھانسی تشریف لے گئے۔

اسٹنڈرڈ کلاتھ بیولس کو اپریٹیو سوسائٹی کے زیر انتظام پریڈ پر ایک دوکان عنقریب کھلنے والی ہے جس میں اسٹینڈرڈ کلاتھ مہتروں کے ہاتھ فروخت ہوگا اور کلکٹر صاحب کی اجازت سے اور دوسری پست اقوام کو بھی دیا جا سکتا ہے۔

کپڑے کی سرد بازاری کپڑے پر کنٹرول کی وجہ سے کانپور کے کپڑے کے بازار میں سرد بازاری ہے اور خرید وفروخت تقریباً سب بند ہے کہا جاتا ہے کہ کپڑے والوں نے جو درخواست یو۔ پی۔ گورنمنٹ کے پاس بھیجی ہے اس کے فیصلہ کا انتظار ہے۔

شکر ہر وقت مل سکتی ہے شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن نے لوگوں، کی تکالیف کو محسوس کرتے ہوئے یہ طے کیا ہے کہ مسرس بنواری لال رام پرکاش شکر پٹی کلکٹر گنج کی دوکان سے شکر کے ٹکٹ ۲ ½ سیر کے ۱۱ بجے دن سے ۶ بجے شام تک ہر شخص حاصل کر کے شکر لے سکتا ہے۔

شکر یا مٹھائی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت یہ حکم دیدیا ہے کہ کوئی شخص شکر، مصری، بتاشہ یا اور قسم کی مٹھائی میں شکر تبدیل ہو جانے کے بعد بھی پانچ سیر سے زیادہ کانپور سے باہر نہیں بھیج سکتا اور نہ لا سکتا ہے، اس سے زیادہ بھیجنے یا لانے کے لئے سرکاری اجازت حاصل کرنے کی ضرورت ہے اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو ۳ سال قید یا جرمانہ یا دونوں کی سزا دی جا سکتی ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ ۲۴ر جولائی کو انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ہوگا مصرعہ طرح:۔ دل کی ہستی بھی کوئی ہستی ہے۔

مشاعرہ اسٹوڈنٹ فیڈریشن کا جو مشاعرہ ۲۴ر جولائی کو ہونیوالا تھا، اب وہ ۷ر ماہ اگست کو ہوگا جس میں باہر کے شعرا کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔

ص ۴ دنیا اس امر کی منتظر رہے گی کہ ڈاکٹر ڈکسٹن کی کوششوں کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ اور اہل امریکہ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں کہ انسانی قدریں اور انسانی اوصاف صرف سفید رنگ کے اجارے میں نہیں ہیں۔

اہم سیاسی اعلان!

وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو سات سال کی طویل مدت کے بعد اکتوبر میں اپنے عہدے سے ریٹائر ہو رہے ہیں، ہندوستان سے روانگی سے قبل آپ ۲ر ماہ اگست کو مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں ایک تقریر فرمائیں گے، سیاسی حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ یہ تقریر بہت اہم ہوگی اور اس تقریر میں وائسرائے صاحب کیا فرمائیں گے۔

اس کے بارے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں، خیال کیا جاتا ہے کہ تقریر کے ابتدائی حصہ میں اپنے سات سالہ دور کے اہم واقعات پر روشنی ڈالیں گے اور بتلائیں گے کہ ہندوستان نے جنگ میں کس قدر مدد کی اور آیندہ اس سے کیا امید کی جاتی ہے۔

ہندوستان پر جنگ کا کیا اثر پڑا اس کے بارے میں بھی آپ اپنے خیالات کا اظہار کریں گے اس وقت سیاسی حلقوں میں آپ کی تقریر کے بارے میں جس بات کا خاص چرچا ہے وہ یہ ہے کہ آپ ہندوستان کے موجودہ سیاسی جمود کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، سیاسی مبصروں کا خیال ہے کہ لارڈ لنلتھگو یہ اعلان کریں گے کہ لڑائی کے بعد ہندوستان کو مکمل ڈومینین اسٹیٹس حاصل ہوگا اور ہندوستانیوں کو اپنا آئین خود بنانے کا حق حاصل ہوگا اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ موجودہ سیاسی گتھی کو سلجھانے کے لئے بھی وائسرائے کوئی اہم اعلان کریں گے، ممکن ہے کہ ان کی تقریر کے بعد کوئی ایسی راہ نکل آئے جس سے کانگریس اور حکومت کے درمیان پھر سمجھوتہ ہو جائے، اس کے علاوہ یہ بھی کہا جا رہا ہے* کہ وائسرائے اپنی کلکتہ والی تقریر کا ایک بار پھر اعادہ کریں گے اور ہندوستان کی تقسیم کی مخالفت کریں گے نیز پاکستان کے حامیوں کو بتلائیں گے کہ جغرافیائی اعتبار سے ہندوستان کی تقسیم ممکن نہیں ہے۔

مسٹر امیری کا بیان!

برطانیہ کی پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر امیری وزیر ہند نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہندوستان میں کھانے کی چیزوں کی موجودہ کمی کے اسباب یہ ہیں کہ کسان عام طور پر اناج کو منڈیوں میں نہیں لارہے ہیں چونکہ اب ہندوستانیوں کی آمدنی بڑھ گئی ہے اسلئے وہ زیادہ کھانے لگے ہیں، عوام نے اناج کے کھلیان بھر لئے ہیں اور ہندوستان کے بہت سے حصوں میں یہ بھی ہو رہا ہے کہ زیادہ اناج پیدا کرنے والے علاقوں سے ان علاقوں میں جہاں ان کی ضرورت سے کم اناج پیدا ہوتا ہے، اناج پہونچنا تو بند ہوگیا ہے یا اس کی مقدار میں کمی واقع ہوگئی ہے۔

مسٹر امیری نے کہا کہ حکومت ہند نے اس صورت حالات پر قابو پانے کے لئے پچھلے چند ہفتوں میں شمالی ہندوستان میں صوبہ جات کے درمیان تجارت کی پابندیاں نرم کر دی ہیں تاکہ کلکتہ سٹی کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ اسکے ساتھ ہی ساتھ کھلیانوں میں جمع شدہ زائد اناج نکالنے کے لئے بھی سخت تدابیر اختیار کی جارہی ہیں، چونکہ ان تدابیر میں پوری کامیابی نہیں ہوئی، اس لئے حکومت ہند نے آل انڈیا فوڈ کانفرنس کی بہت سی سفارشات منظور کرلیں جن میں شہروں میں راشن مقرر کرنے کی اسکیم اناج کے اسٹاک پر کنٹرول کھلیانوں میں ضرورت سے زیادہ اناج بھرلینے کے خلاف کارروائیاں اور ضرورت سے زیادہ اناج حاصل کرنا بھی شامل ہیں

اس تجویز پر بھی غور وخوض کیا گیا کہ علاقوں میں اناج کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لانے اور لے جانے کی پوری پوری آزادی دیدی جائے! لیکن یہ تدبیر نامنظور کر دی گئی۔

سبدِ گل

چند روز ہوئے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ نیویارک (امریکہ) کے ۸۴ سالہ بشاپ (پادری) نے ایک بارہ برس کی چھوکری سے شادی کی ہے۔
اس خبر سے امریکہ کے سرکاری محکمہ کو سخت گزند پہونچا اور اس نے تفتیش کا حکم جاری کردیا

اب اسی طرح کی ایک زیادہ دلچسپ خبر شائع ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ مشہور فلم اسٹار (چارلی چپلن) نے جس کی عمر ۵۳ کی بتلائی جاتی ہے ایک سولہ سالہ لڑکی سے شادی کی ہے جس کا نام (اوما ادینل) ہے اور مشہور ڈرامہ نگار اور نوبل پرائز یافتہ مصنف (یوجین اونیل) کی بیٹی ہے، ان واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بوڑھے مردوں کا کمسن لڑکیوں سے شادی کرنا صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ ان مغربی ممالک میں بھی جاری ہے جو اپنے تمدن پر ناز کرتے ہیں۔
مس میو صاحبہ کو چاہئے کہ ان واقعات کو بھی قلم بند کرتی چلی جائیں۔

مسٹر ایڈن نے انگلش اسپیکنگ یونین کے ایک جلسہ میں انگلستان اور امریکہ کے اختلافات کے مسئلہ پر چند دلچسپ باتیں کہی ہیں۔
مسٹر ایڈن کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔ یقیناً کبھی کبھی اختلاف ہوگا اور ہم پالیسی پر متفق نہیں ہونگے ہمارا خیال ہے کہ اگر امریکہ اور برطانیہ کے درمیان کبھی اختلاف ہو بھی جائے تو یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہوگی، اگر بھائی بھائی آپس میں جھگڑ سکتے ہیں تو چچا بھتیجہ کیوں نہیں جھگڑ سکتے؟۔

خوفناک لڑائی لڑنا پڑے گی

اوٹاوہ ۱۳ر جولائی۔ کنیڈا کے وزیر اعظم، مسٹر میکنزی کنگ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سسلی کی لڑائی میں کنیڈا کی فوج ایک بڑی تعداد میں حصہ لے رہی ہے، اس وقت اتحادی یوروپ پر بڑا حملہ کرنے کے لئے فوجی چوکیاں حاصل کر رہے ہیں، اس کے بعد یوروپ پر حملہ کیا جائیگا۔
ہمیں بڑی سخت اور خوفناک لڑائی لڑنا ہوگی

برہما کے مواضعات پر ہوائی حملے

نئی دہلی ۱۳ر جولائی۔ ہندوستان کی کمان کے ملے جلے جنگی اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۱۱ر جولائی کو برطانی بمباروں کے ایک دستہ نے اکیا میاسے ۳۰ میل اتر پورب میں ایک گاؤں پر حملہ کیا بینہم قسم کے بمباروں کے ایک دستہ نے دریائے چندون پر ماؤلائک پر حملہ کیا شکاری ہوائی جہازوں نے دریائے ایراودی میں دشمن کے تین دخانی جہازوں اور کشتیوں کو نقصان پہونچایا اور بوکتی ٹانگ کے علاقہ کے ٹھکانوں پر مشین گنوں سے فائر کئے گئے کوئی برطانی ہوائی جہاز لاپتہ نہیں ہے۔

ادبِ لطیف

فردوسِ بریں

از جناب بدری ناتھ صاحب ناظم

لوگوں کا خیال ہے کہ روئے زمین پر فردوس نہیں ہوسکتی، حقیقت سے ناآشنا لوگ کیا جانیں؟ توہمات کی دنیا، بسنے والے۔ ......
ناامیدی کے مجسمہ...... قسمت پر شاکر رہنے والے اس حقیقت سے کیونکر آشنا ہوسکتے ہیں! کاش کہ وہ ایک بار میرے پیارے وطن کو جو فردوس بریں کی وادی کا ایک حسین ترین ٹکڑا ہے، جس کی، زمین پر آسمان کو رشک آتا ہے، وہی جسے دیکھنے، کے لئے فرشتہ بیتاب رہتے ہیں، جسے دیکھنے کیلئے کئی مقدس روحیں ستاروں کے لباس میں اس کے ننھے ننھے حسین قطروں کی شکل میں نرم و نازک پھولوں کی پنکھڑیوں کی صورت میں، برف کے بڑے بڑے تودوں کے لبادوں میں آتے رہے اور آتے رہیں گی
گر آہ! فردوس بریں ہوتے ہوئے بھی میرے عزیز بھائی، یہاں کے بسنے والے بھوک پیاس اور مصائب و افلاس کے شکار ہیں۔
جس طرف نگاہ اٹھتی ہے ہڈیوں کے ڈھانچے اور پنجر...... اترے ہوئے زرد زرد چہرے نظر آتے ہیں، خوش نصیب ملک کے یہ بدنصیب انسان! کس قدر افسوس ناک حالت ہے ان کی۔
اے میرے آقا بے شک تو نے میرے وطن کو فردوس کا حسین ترین ٹکڑا بنایا ہے، لیکن اس کے بسنے والوں کو آزادی کی نعمت سے کیوں محروم رکھا ہے؟!!۔

ص جدید فیشن جس قدر اندھا دھند تقلید مرد کر رہے ہیں، عورتیں نہیں کر رہی ہیں ان کا لباس اب تک خالصًا مشرقی ہے، مردوں نے مغربی لباس، مغربی معاشرت، اور مغربی آداب و اطوار کو نہایت ہی سرعت کیساتھ اختیار کر لیا ہے، لیکن عورت کی روح اب تک مشرقی ہے اور مشرقی ہی رہے گی۔
وہ مغربی تعلیم، مغربی معاشرت اور مغربی فیشن کے باوجود خود مشرقی ساڑی میں ملبوس رہتی ہے، میرے خیال میں مرد جس شے کو کسی خاص اثر کی وجہ سے عورت کے لئے ممنوع قرار دیتا ہے اسے پہلے خود اس اثر کا مقابلہ کرنا چاہئے۔
اگر وہ اس کے مقابلہ میں کامیاب ہوجائے تو اچھا ہے وہ صنفِ نازک کو انتباہ کرے لیکن اگر وہ خود اس کا شکار ہو جاتا ہے تو اسے کوئی حق یہ حاصل نہیں ہے کہ خواتین کو اس روشنی سے محروم رکھے۔ جس سے خود اس کی آنکھیں روشن ہیں اور وہ اس سے استفادہ اندوز ہے۔

عالمِ نسواں

پردہ اور تعلیم

زمانہ متغیر ہے، یہ دوسرا سال ہے کہ وہ ترقی کر رہا ہے یا تنزلی کی طرف جا رہا ہے، بہرحال زمانے کے ساتھ ہمارا معاشرت و تمدن بھی بدل رہا ہے اس احساس نے خود خواتین اور بعض دانہ و ذی ہوش مردوں کو اصلاح کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔
جن امور میں اصلاح کی ضرورت ہے ان میں پردہ اور تعلیم کو خاص اہمیت حاصل ہے لیکن اس سے پہلے کہ اس موضوع پر کچھ لکھا جائے یہ امر ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ پردہ سے ہماری مراد اسلامی پردہ نہیں بلکہ ہماری مراد رواجی پردہ ہے لیکن وہ لوگ جو اس رواجی اور روائتی پردہ کو جس نے ہماری قوم کی ترقی کو روکنے میں سب سے زیادہ کام کیا ہے، اٹھانا پسند نہیں کرتے۔ مذہبی پردے کی سی اہمیت دیدیتے ہیں تاکہ جہاں ان کی حمایت میں سب سے زیادہ عجیب و غریب دلیل پردہ کی تائید میں میری نظر سے گذری وہ یہ ہے کہ فردوسی نے اپنے شاہنامہ میں عورتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے انھیں روپوش کہا ہے، کیانی بادشاہوں یعنی فریدوں کا زمانہ حضرت موسیٰ سے قبل تھا یعنی آج سے تین ہزار سال پیشتر اب یہ لوگ دلیل پیش کرتے ہیں کہ پردہ کوئی نئی چیز نہیں ہے یہ اس قدر قدیم ہے اور بزرگوں کے عہد سے ہے مناسب نہیں اول تو ان لوگوں کو غور کرنا چاہئے کہ فردوسی نے "روپوش" کا لفظ عورتوں کے لئے اگر استعمال کیا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ فریدوں کے زمانے میں عورتیں منہ کو چھپائے رکھتی تھیں۔
فردوسی نے وہ لفظ استعمال کیا جو اسکے زمانے میں مروج تھا، اور فردوسی کی ہرگز یہ مراد نہ تھی کہ اس وقت بھی عورتوں کو خیموں میں لپیٹ کر رکھا جاتا تھا، اور اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہی سخت پردہ شاید فریدوں کے وقت میں تھا تو (ماراازیں چہ) ہم اپنے زمانے کی ضروریات دیکھتے ہیں ہم فریدوں کے غیر متمدن عہد میں نہیں۔
اس وقت انسانوں کے تعلقات اس قدر وسیع نہیں تھے علوم نے اس قدر ترقی نہیں کی تھی اور انسان نیم وحشیانہ زندگی بسر کرتا تھا اس وقت معاشرتی امور زیر بحث ہی کیا آسکتے۔
اب سوال رہ جاتا ہے تعلیم نسواں کا، ہمارے خیال میں عورتوں میں عورتوں کی تعلیم اس قدر ضروری ہے جتنی مردوں کی، اس واسطے ضروری اور لازمی ہے کہ انھیں قوم کی حالت کو بہتر بنانا ہے۔
تو کیا قوم سے مراد صرف مرد ہیں، کیا عورتیں قوم میں شامل نہیں، کیا وہ قوم کی خدمت مردوں سے زیادہ انجام نہیں دے سکتیں، اور کیا خود ہماری اصلاح کا انحصار ہماری خواتین کی اصلاح پر نہیں ہے مجھے ان لوگوں کے دلائل میں کوئی وجہ مقبولیت نظر نہیں آتی،۔
اسی طرح یہ دلیل بھی غلط ہے کہ عورتوں کو جدید تعلیم سے بہرہ ور نہ ہونا چاہئے، کیونکہ اس کا اثر ان کے اخلاق پر خراب پڑتا ہے، میں دریافت کرتی ہوں اگر تعلیم ایسی شے ہے جس کا اثر اخلاق پر برا پڑتا ہے تو اسے مردوں کے لئے کیوں روا رکھا جاتا ہے اور مردوں کے اخلاق کو محفوظ رکھنے کی قوم کو ضرورت نہیں، مردوں کو تعلیم سے زیادہ دور نہ رکھنا چاہئے، کیونکہ خواتین پھر بھی معصومیت اور ہمت اپنے پاس رکھتی ہیں، مرد تو اس سے بالکل تہی دامن ہیں جو کہتے ہیں کہ تعلیم عورتوں کے لئے مضر ہے۔
کم نگاہ اور کوتاہ اندیش ہیں، وہ اس مسئلہ کو اچھی طرح نہیں جانتے یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور اگر تعلیم مضر ہے تو وہ مردوں کیلئے کیوں ضروری ہے رہا جدید فیشن کی تقلید کا سوال۔ ص

بچوں کی دنیا

زلزلہ

از جناب محمد حسن صاحب گیاوی

دنیا میں انسان پر بیسیوں مصیبتیں آتی ہیں وبائیں، قحط، سیلاب، لڑائیاں وغیرہ ان مصیبتوں سے بچنے کے لئے انسان اپنے مقدور بھر تدابیر بھی کرتا ہے، مگر ایک مصیبت ایسی ہے جو آناً فاناً آتی ہے، اور منٹوں، اور سیکنڈوں میں بے شمار عمارتوں کو تباہ ہزاروں عورتوں کو بیوہ اور ہزاروں بچوں کو یتیم کر جاتی ہے، تم سمجھ گئے ہوگے کہ ہمارا مطلب زلزلہ سے ہے۔
یہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ ہماری زمین ایک گائے کے سینگ پر رکھی ہے، گائے جب ایک سینگ پر زمین کو رکھے رکھے تھک جاتی ہے تو اسے دوسرے سینگ پر رکھنا چاہتی ہے، بس سینگ بدلتے وقت زمین کو حرکت ہوتی ہے اور زلزلہ آجاتا ہے، مگر جوں جوں دنیا نے اور اس کے ساتھ علم و عقل نے ترقی کی، یہ خیالات بھی خرافات ثابت ہونے لگے۔
تعلیمیافتہ لوگوں نے سائنس کی مدد سے بہت سی تحقیق کی اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔
ایک بالکل نئی اور تازہ تحقیق "مرتے" کا نظریہ کہلاتی ہے اس نظریہ کا نام "الاسٹک ری باونڈ" ہے اسے سمجھنے کے لئے ہمیں ذرا پیچھے کو مڑنا پڑے گا، بہت پیچھے جب یہ دنیا وجود میں، آرہی تھی۔
کہتے ہیں کہ زمین کا وجود بھاپ کی شکل میں ہوا، جوں جوں اس کی عمر بڑھتی گئی یہ بھاپ ٹھنڈی ہوتی گئی اور مادے کی شکل میں تبدیل ہوگئی یہ مادا جوں جوں ٹھنڈا ہوتا گیا ٹھوس ہوتا چلا گیا، چنانچہ زمین کے اوپر کا حصہ بالکل ٹھنڈا اور ٹھوس ہے، لیکن اندرونی حصہ ابھی تک درمیان کی منزل میں یعنی بہت ہی گرم مادا ہے جو آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔
یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ ہر چیز ٹھنڈی ہونے پر سکڑتی ہے، گویا گرم چیز جتنی جگہ گھیرے گی ٹھنڈی چیز اس سے کم جگہ گھیرے گی، اچھا تو جب زمین کے اندر کا حصہ ٹھنڈا ہو کر کچھ سکڑتا ہے تو اس نئے ٹھنڈے ٹکڑے اور پرانے ٹھنڈے ٹکڑے کے درمیان کچھ جگہ خالی ہو جاتی ہے۔

(باقی بر صفحہ کالم پر ملاحظہ کریں)

پردۂ فلم

"واپس"

آج کل نیوتھیٹرس کے اسٹوڈیو میں نیوتھیٹرس کے لائق ڈائرکٹر مسٹر ہیم چندر نہایت ہی سرعت کے ساتھ اردو زبان کی تصویر (واپس) تیار کر رہے ہیں۔
نیوتھیٹرس جس نے ہمیشہ ہی فلمسازی کا بلند ترین معیار پیش کیا ہے، امید ہے کہ اس کی یہ تصویر بھی سابقہ تصاویر کی طرح سنجیدہ، قرین قیاس اور پاکیزہ ہوگی۔ یہ امر واقعہ ہے کہ نیوتھیٹرس نے عوام کے پست مذاق کی پرواہ کئے بغیر ہمیشہ ہی اس بات کی کوشش کی ہے کہ اس کی تصاویر عام سطح سے بلند تر ہوں۔
چنانچہ نیوتھیٹرس کی اس احتیاط کا یہ نتیجہ ہے کہ نیوتھیٹرس کی تصاویر کو شرفاء کے طبقہ میں بہت زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔
(واپس) کی بابت معلوم ہوا ہے کہ اسے بہترین افسانہ پر تیار کیا جا رہا ہے جس میں بنگال کی ساحرہ بھارتی کام کرتی ہے۔

"قانون"

کاردار پروڈکشن کی دوسری پیشکش "قانون" ہے اس میں بھی باکمال اداکاروں نے اپنی اپنی اداکاری کے جوہر دکھائے ہیں یعنی مہتاب، الیاس، نرملا، جاگیردار، ساہو، مودک، اور راج کماری وغیرہ نے کام کیا ہے، یہ فلم اب بالکل مکمل ہو چکا ہے۔

"فیشن"

بمبئی سے فلمی نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ قید بند اور جوانمرگی کے بعد ترقی پسند ادیب ڈائرکٹر الیف حسنین، صدر فضلی برادران نے (فیشن) کی پیشکش کی ہے فاضل ڈائرکٹر نے کوشش کی ہے کہ بہتر سے بہتر ایکٹر جمع کئے جائیں، ہدایت کار مسٹر ایس، الیف حسنین خود ہیں اداکاروں میں سردار اختر، چندر موہن (پکار کی شہرت کے مالک) ان کے علاوہ مخمور چشم مس سبیتا دیوی اور مشہور مزاحیہ ایکٹر بدھو ایڈوانی وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں عنقریب پیش کی جاوے گی۔

نمستے!

مسٹر کاردار کی تیسری پیشکش (نمستے) ہے جس میں پریتما داس، گپتا، واسطی، جگدیش، نیام پلی، مصرا، راج کماری، اور شوکلا، وغیرہ ہیں۔
اس میں ہدایت کار صادق دسنی، موسیقار نوشاد علی اور گانے مذہوک کے ہیں۔

گلاب کے پھول کو دیکھ کر دور سے مسرور ہونا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ ہم خوردبین کے نیچے رکھ کر اسکا مطالعہ کریں۔ (اسکر وائلڈ)

خراب سے خراب چیز دنیا میں کوئی بھی ایسی نہیں ہو جو کچھ اچھائی نہ رکھتی ہو کوئی بھی نیکی ایسی نہیں جو بُرے طریقہ پر استعمال کئے جانے پر خراب نتیجہ نہ پیدا کرتی ہو۔ (شیکسپیر)

سماج ایک مجرم اور خطاکار کو بخش سکتا ہے لیکن اسے معاف نہیں کرسکتا جو صرف خیالی پلاؤ پکاتا ہو

کسی شخص کو کبھی اپنی غلطی مان لینے سے انکار نہ کرنا چاہئے، اور جو شخص ایسا کرتا ہے وہ ایک اخلاقی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ (پوپ)

جسم میں قوت نہیں تو کوئی مضائقہ نہیں البتہ ہمت قوی ہونا چاہئے۔ (شخصے)

ظاہر، باطل کا عنوان ہے۔

آغاز ہی سے انجام کی فکر کرنی چاہئے۔

خلوص سے خالی عبادت ریاکاری ہے۔

گاہک:۔ کیا تمہیں اس بات کا یقین ہے کہ یہ کتا اچھی نسل کا ہے۔

دوکاندار:۔ جی ہاں اس کی ماں پچاس ہزار پونڈ کی موٹر کے نیچے دبکر ہلاک ہوگئی تھی۔

مجسٹریٹ:۔ (ملزم سے) کیا تم اپنے جرم کا اقبال کرتے ہو۔

ملزم:۔ جناب اقبال حضور پرنور کا میں کہاں کا اقبالی ہوں؟۔

راہ گیر:۔ (نجومی سے) یہ جنگ یوروپ کب تک ختم ہوگی

نجومی:۔ یہ جنگ عین اس وقت ختم ہوگی جبکہ برسرپیکار حکومتیں لڑنا چھوڑ دیں گی۔

بدمعاش:۔ (بھرا ہوا پستول آگے کرتے ہوئے) میں اس پستول کو فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ اگر اسے خریدنا چاہتے ہو تو لاؤ جلدی سے مبلغ دو سو (۲۰۰) روپیہ دیدو۔

دوکاندار:۔ (جان بچانے کے لئے) رقم بدمعاش کو دیتے ہوئے۔ اچھا یہ لو دو سو روپیہ اور پستول مجھے دیدو۔

بدمعاش:۔ (رقم مطلوبہ لیتے ہوئے) لیکن آپ کے پاس اس کا لائسنس تو ہے نہیں لہذا آپ معاف فرمائیے۔

آبدوز سائیکلوں کی تیاریاں

آبدوز کشتیوں کی کثرت اور سمندری جہازوں کی حفاظت کی بنا پر امریکہ کے بعض موجد اس فکر میں ہیں کہ ایسی آبدوز سائیکلیں تیار کی جائیں جن کی مدد سے سپاہی پانی کے اندر مچھلیوں کی طرح تیر سکیں۔

یہ آبدوز سائیکلیں اگر تیار ہوگئیں تو اس کی، خوبیاں یہ ہوں گی کہ ان کے ذریعہ ایک آدمی گھنٹوں تک پانی کے اندر رہ سکے گا اور بڑی تیز رفتاری سے تیر سکے گا اور آبدوز کشتیوں کے خطرے سے قبل از وقت جہازوں کو مطلع کرسکے گا۔

شادی سے قبل لڑکیاں پنجرے میں قید رہتی ہیں

دنیا میں ایک ایسی عجیب قوم بھی ہے جس میں یہ رواج ہے کہ بغیر شادی شدہ لڑکیاں جانوروں کی طرح پنجروں میں بند رکھی جاتی ہیں، ایک سیاح عورت جسنے کہ سارے دنیا کی سیاحت کی وہ اس عجیب و غریب قوم کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتی ہیں کہ جب جزیرۂ سلیمان میں گئی وہاں لڑکیوں کو نہایت تنگ پنجروں میں بند دیکھا، جب ان سے اسکا سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ یہاں دیرینہ رواج ہے جب کسی، لڑکی کی منگنی کسی بڑے آدمی کے ساتھ ہوجاتی ہے تو اس لڑکی کو کئی سال تک پنجڑے میں بند رکھا جاتا ہے

بڑے گھر کی بیٹی!

از جناب کوثر صاحب چاندپوری

شیام لال دھوتی کا ایک سرا ہاتھ میں لئے ہوئے ننگے سر گھر میں داخل ہوئے تو ہر طرف گرد و غبار اڑ رہا تھا ان کی بیوی بیچ آنگن میں بیٹھی ہوئی گیہوں پھٹک رہی تھی، چھاج کی چھڑ بڑ چھوں، میں وہ شام لال کے تیل پلائے ہوئے جوتوں کی چرمر کی آوازیں بھی نہ سن سکی جو پاؤں زمین پر رکھتے ہی سُریلے ساز سے نکلے ہوئے نغموں کی طرح کانوں میں آرہی تھیں۔

اور بعض وقت شام لال اسی وجہ سے ذرا زور دے کر پاؤں زمین پر رکھتے اس طرح چرچوں چرچوں، کی باریک آوازیں سن کر دل ہی دل میں خوش ہوتے اور بھولا چمار کی کاریگری کا اعتراف کرتے، شام لال در میں چوکھٹ پکڑ کر کھڑے ہوگئے اور بولے یہ کیا وقت ہے گیہوں پھٹکنے کا؟۔

بیوی نے مڑ کر دیکھا اور سفید گرد میں اٹی ہوئی پلکیں جھپکاتے ہوئے بولیں،۔ گیہوں پڑے بھیج رہے تھے، مٹکوں میں دس پانچ دن اور نہ دیکھتی تو آٹا ہوکر رہ جاتے میں نے کہا ٹھالی بیٹھ کر کیا کروں گی لاؤ یہی کام کرلوں!۔

"ذرا منھ تو دیکھو اپنا! آئینہ میں"

کیوں کوئی نئی بات ہے کیا؟۔

ہاں بالکل نئی میرے کہنے سے ذرا شیشہ تو دیکھ! اونھ! گیہوں کی بھجن جم گئی ہوگی، پلکوں پر منھ دیکھ کر کیا کروں گی، انھوں نے دونوں ہاتھ منھ پر پھیرتے ہوئے کہا،۔ ہاں اسی سال کی بڑھیا معلوم ہورہی ہو تم، اس وقت پلکیں اور بھنویں سب سفید ہیں اور جو ایسے میں کوئی آجائے موہن کی سسرال سے! آجائے تو کیا ہو؟ اپنے اپنے گھر میں سب ہی کسی نہ کسی وقت اس روپ میں ہوتے ہیں!۔

سب تو نہیں ہوتے، تم جیسی غریب اور جاہل عورتیں ہی ایسے ذلیل کام کیا کرتی ہیں بڑے گھروں کی بہو بیٹیاں تو چھاج اور چھلنی کو ہاتھ لگانا بھی عیب سمجھتی ہیں دیکھتا ہوں بہو سے تم کیونکر یہ کام کرایا کروگی؟ گھر کے کام نہ کرنے میں ذلت ہے کرنے میں نہیں ہے اور بہو کا یہاں کیا ذکر ہے پرماتما اس کے نصیب میں سکھ دے اور وہ پلنگ بیٹھے راج کرے، میری تو ساری عمر یوں ہی گذر گئی اور جتنی باقی رہی ہے وہ بھی گذر جائے گی۔

اور آج کام پر نہیں گئے کیا؟۔ اور جو تنخواہ کٹ جائے؟ جاتے جاتے پلٹ آیا (کیوں) گیندالال آگئے تھے سورج پور سے ان ہی کے ساتھ تانگہ میں بیٹھ کر میں بھی آگیا راستے سے! اچھا گیندالال آئے ہیں کیا کہتے ہیں کچھ کہتے ہیں؟۔

یہی کہنے تو آیا تھا میں تم سے، مٹھائی کھلاؤ تمہاری مراد پوری ہوگئی۔

"تمہیں میری قسم سچ کہو!"۔

ہاں! بھئی بالکل سچ کہہ رہا ہوں!"۔

"مان گئے سورج پور والے چودھری"

"ہاں مان گئے!" بڑی خوشی کی بات ہے!" مگر...... شام لال عینک کے موٹے موٹے شیشوں کو کوٹ کے دامن سے پوچھتے ہوئے بولے:۔

مگر کیا؟"۔ میں سوچ رہا ہوں کہ شاما بڑے گھر کی بیٹی ہے وہ تمہارے ساتھ اناج کیونکر پھٹکا کرے گی اس کو کیا ضرورت ہے کہ جب تک میرے دم میں دم ہے اسے چکی چولھے کے پاس نہ جانے دونگی آخر تم جیو گی کب تک؟۔ اسکی مجھے کیا خبر؟" پھر بیٹے کی آئندہ زندگی کا بندوبست تمہیں ابھی سے کردینا چاہئے، اس کے راستہ میں کانٹے کیوں بوتی ہو؟ ہم تم تو دو چار سال میں چل بسیں گے، اور بھگتنا پڑے گا یہ سب کچھ موہن کو!۔

"کیسے کانٹے ایسی بات منھ سے مت نکالا کرو"

میں کہتا ہوں موہن بھی کیونکر بسر ہوگی وہ تیس روپیہ کا منشی ہے اور شاما اتنے بڑے زمیندار کی بیٹی ہے۔ کہ موہن ایسے دس آدمی اس کے یہاں نوکر ہیں، موہن، ایسے مالدار باپ کی بیٹی کا خرچ کیونکر اٹھا سکے گا؟ اسکی خدمت کیلئے ایک دو نوکرانیوں کی ضرورت پڑے گی وہ کہاں سے آئیں گی، پھر اچھا کھانا اور اچھا کپڑا تیس روپلی میں کیونکر میسر آئے گا۔

میرے پاس اتنا پیسہ نہیں کہ موہن سال دو سال اسے خرچ کرتا رہے۔

رہیں تم تو یہ بات کچھ ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ آئے دن کھٹیا پر پڑی رہتی ہو نہ جانے کس وقت ایسی ویسی ہوجائے آخر سوچو تو سہی میرے اور تمہارے بعد موہن پر کیا، گذرے گی اور یہ تو سب آگے کی باتیں ہیں شادی کا، بندوبست کہاں سے ہوگا ایسی جگہ رشتہ ناتہ کرنے میں کچھ بھی نہیں تو چار پانچ ہزار پر تو ضرور ہی پانی پھر جائے گا۔

شام کی بیوی انھیں بڑے غور سے آنکھیں پھاڑے انھیں دیکھ رہی تھی، چونک کر بولی۔ معلوم نہیں تم کیسی باتیں کر رہے ہو پانچ ہزار تو جھٹ زبان پر آگئے اور وہاں سے جو نقدی ملیگی اسے نہیں سمجھتے، زیور بھی کچھ نہیں تو چھ سات ہزار روپیہ کا تو ضرور لائے گی بہو، کسی غریب گھر موہن کی قسمت پھوڑنے میں ادبار ہی مول لینا ہے، میاں بیوی کا سارا بوجھ اسی کی تنخواہ پر پڑ جائے گا اب تو یہ ہے کہ مہینہ میں سو پچاس سسرال سے بھی مل جایا کریں گے۔

شام لال چپ چپ رہنے لگے ان کی آتما کو گھن لگ گیا وہ اندر ہی اندر گھلے جارہے تھے انھیں دل کی بیماری تو پہلے ہی سے تھی اب قرض کا بار پڑا تو کمر دوہری ہوگئی بیٹے کے بیاہ میں پانچ ہزار روپیہ انھوں نے حویلی گرو رکھ کر لئے تھے اب تک ایک پائی بھی ادا نہ ہوئی تھی کہ الٹا سود چڑھنا شروع ہوگیا اودھر روزانہ کے مصارف اتنے بڑھ گئے تھے کہ ان کا پورا کرنا مشکل تھا گھر میں بیٹے اور بہو کو ملا کر کل چار آدمی تھے، مگر بہو کے ساتھ تین عورتیں خدمت کے لئے آئی تھیں، صبح و شام دو چار آدمی اور بھی سمدھیانے سے آتے جاتے بنے رہتے تھے، شام لال پر جو کچھ گذر رہی تھی اسے وہ ہی خوب جانتے تھے، پہلے تو یہ خیال تھا کہ بیاہ میں جو نقد روپیہ ملے گا اس سے قرض ادا ہوجائے گا اور بہو کے پاس جو کچھ زیور ہوگا اسے بیچکر بیٹے کو کوئی کام شروع کرادیں گے مگر یہ ساری امیدیں خاک میں مل گئیں اول تو نقد روپیہ امید سے بہت کم ملا اور جو کچھ ملا وہ بہو کی آؤ بھگت میں اٹھ گیا، رہا زیور اس پر کسی کو آنکھ اٹھانے کی بھی جرات نہ ہوتی تھی، بہو اوس کو جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھی، ساس غریب کی اتنی عزت بہو کی نگاہ میں نہ تھی کہ وہ سمجھا کر اس سے کہے اور بہو مان جائے۔

ادھر تو شام لال کی یہ حالت تھی، اودھر موہن باپ کو گھلتے دیکھ کر کڑھ رہا تھا اس کے لئے یہی ایک مصیبت نہ تھی کہ ماں باپ پر حد سے زیادہ بوجھ پڑ رہا تھا بلکہ بڑی مشکل کا سامنا یہ تھا کہ بیوی اس کے بس میں نہ تھی دفتر میں وہ پہلے سے ایک افسر کا ماتحت تھا اب گھر پر بیوی کی ماتحتی بھی کرنا پڑتی تھی، پلنگ پر بیٹھے بیٹھے تمام نوکرانیوں کو تگنی کا ناچ نچاتی رہتی تھی۔

جگنا کی ماں میرے نئے سینڈل پر پالش کردیا تونے، اور گدھر گئی رتن پور والی تیرا دیدہ تو کسی کام پر لگتا ہی نہیں، اسے میں کب سے چیخ رہی ہوں چھوکری تو کہاں جلدی دیکھ تو بھی تیری کیسی ٹانگیں جھاڑتی ہوں ان سے فرصت ملتی تو موہن پر برس پڑتی، غرض موہن کو بڑا غم یہی تھا کہ شاما میرے دل سے زیادہ اپنے سینڈل کا خیال رکھتی ہے۔

ایک دن موہن بیوی سے بولا ماتاجی اندھیرے منھ اٹھتی ہیں اور رات گئے تک برابر کام کرتی رہتی ہیں تم بھی تو کبھی ان سے پوچھ لیا کرو کہ کوئی کام مجھے بھی بتادیجئے

(باقی برصفحہ ۸ کالم ایک کے نیچے ملاحظہ کریں)

آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس

بمبئی ۱۳ر جولائی۔ آل انڈیا نیوز پیپرز، ایڈیٹرز کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس آج صبح مسٹر سری نواس دو ایڈیٹر ہندو" کی صدارت میں شروع ہوا صدر نے گذشتہ اجلاس کے بعد کے کام کے متعلق ایک تقریر کی بعد ازاں کنونیہ کی رپورٹ پیش ہوئی اور اس پر بحث شروع ہوگئی کمیٹی کے زیر بحث جو مسائل آرہے ہیں ان میں سب سے زیادہ اہم مسئلہ مسٹر لوئیس فشر کے مضامین کی اشاعت کی مخالفت کا ہے، اس کے علاوہ بمبئی کے معاہدہ پر نظر ثانی کارٹونوں کی اشاعت کے متعلق آزادی کانفرنس کے آئندہ سال کے اجلاس کی تاریخوں پر غور کیا جائے گا۔

صدر نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس میں توہین عدالت کے مقدمہ سے پریوی کونسل سے شری یت دیو داس گاندھی کی بریت پر مبارکباد پیش کی گئی یہ ریزولیوشن منظور ہوگیا شری یت دیو داس گاندھی نے کمیٹی کا شکریہ ادا کیا

بحکم جناب منصف صاحب بہادر شمالی فیض آباد

سمن لغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۸۲ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر شمالی فیض آباد

ترہون ناتھ ـــــــ مدعی

بنام پھوتن ـــــــ مدعا علیہ

بنام پھوتن عمر تخمیناً ۲۶ سال ولد ظہور محمد قوم شیخ پیشہ درزی ساکن محلہ چھچھ پور قصبہ و پرگنہ و تحصیل ٹانڈہ وارد حال محلہ نخاس شہر فیض آباد پرگنہ حویلی اودھ تحصیل و ضلع فیض آباد۔

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت پرونوٹ مبلغ صہ اصل مع سود کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے مدعی مذکور کی کرے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہوئی ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اپنے جواب دعوے کی تائید میں جن، گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز ان کو پیش کریں۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا آج بتاریخ ۱۰ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم عدالت
شمالی منصفی فیض آباد

سی پی میں انیس سو ۱۹۰۰ نظر بند

ناگپور ۱۳ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ جات متوسط و برار میں انیس سو ۱۹۰۰ کے قریب سیاسی نظر بند ہیں۔ (ای۔ پ)

بحکم جناب مسٹر منظور احمد خاں صاحب بہادر ٹیمپریری، سول وسشن جج بہادر کان پور

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۲ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت ٹمپریری سشن اینڈ سول۔ کان پور

لالہ رگھناتھ بھرتیا ——— مدعی

بنام نراین داس جھن جھن والا کیراف جگی لال کملاپت کاٹن ملس کالپی روڈ کانپور۔

بنام نراین داس جھن جھن والا مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت 9/7/1388 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دعوے مدعی مذکور کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم عبدالسلام منصرم

عدالت ٹمپریری سول وسشن ججی کانپور

(مہر عدالت)

ایک لاکھ سے زائد ہندوستانی

لندن ۱۶ جولائی برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں مسٹر ایمری وزیر ہند نے بیان کیا کہ ۳۱ اگست سنہ ۴۲ء تک ہندوستانی فوج کے ۱۰۱۹۷۹ آدمی ھلاک زخمی، گرفتار، اور لاپتہ ہوگئے مسٹر ایمری نے کہا کہ ان میں سے ۳۲۸۶ آدمی مارے گئے ہیں ۹۱۶۸ زخمی ہیں ۳۲۳۶ آدمی گرفتار ہوگئے اور ۸۶۲۸۹ آدمی لاپتہ ہیں، ان میں ہندوستانی فوج کے انگریز افسران بھی شامل ہیں۔

بحکم جناب بابو للت موہن گردیال صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

آرڈر ۲۱ – قاعدہ ۶۶۔

بعدالت مال تحصیل ومقام بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۹۰ بابت سنہ ۱۹۴۳ء

شیو نندن نابالغ ——— مدعی

بنام سیتا رام ——— مدعا علیہ

بنام سیتا رام ولد رام چرن قوم لوہار ساکن موضع رانی پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔ مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان مدعی ڈگریدار نے واسطے نیلام کاشت کے درخواست گذرانی ہے کہ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۰ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۷ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

نمبر	رقبہ	قیمت تخمیناً	لگان
۱۰۲۵	۴ البگھ	12/4/ 75/1/8	8/7
۱۰۱۶	۳ البگھ	4/12/-	

دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

باجلاس جناب مسٹر ایس۔ ایم۔ ادریس صاحب منصف سٹی اعظم گڈھ۔

اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جاوے (دفعہ ۸۹ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

بعدالت سٹی منصفی اعظم گڈھ۔

نمبر مقدمہ ۵۰ سنہ ۱۹۴۳ء

مقدمہ متفرقہ نمبر ۸۴ سنہ ۱۹۴۳ء۔

بابو لچھمی سیوک ساہو ——— مدعی

بنام رام داس ——— مدعا علیہ

بنام بابو لچھمی سیوک و بابو بالمکند ناتھ ساکنان موضع چند اکھاری پرگنہ نظام آباد۔

بنام رام داس رام (مدیون ڈگری فریق ثانی)

بنام رام داس رام پسر آتما رام ساکن موضع جالندھری ٹولہ شہر اعظم گڈھ۔

ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صادر حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ مکفولہ ڈگری نمبری ۵۰ سنہ ۱۹۳۹ء کہ جو تاریخ ۱۲ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۰ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ 2600/8/6 گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۷ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۶ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا (مہر عدالت)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

ٹنڈر نوٹس!

مندرجہ ذیل چیزوں کے لئے مہر بند، آئیٹم وار ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں:۔

(اے) گھٹیا میں ۵۰ فٹ بی روڈ کو دوبارہ بنانے کے لئے جس کی لاگت کا تخمینہ ۴۹۹۸۹ روپیہ 49989/ ہے۔

(بی) ناچ گھر برھانہ میں ۴۰ فٹ سی سی۔ روڈ کی مغرب کی جانب بی بلاک میں، ۳۰ فٹ سڑکیں بنانے کیلئے جس کی لاگت کا تخمینہ ۱۰۷۵۲ روپیہ 10752/ ہے

(سی) رائے پوروہ میں بند اور پانی کے نالے کو اونچا کرنے کے لئے (Raising kerbs and channel drains) اور ۳۰ فٹ اسے روڈ کو مکمل کرنے کے لئے جس کی لاگت کا تخمینہ ۶۷۷۵ روپیہ 6775/ ہے

(ڈی) ۱۳۷.۵ ٹنس ۳ انچ سی۔ آئی۔ برساتی پانی کے پائپ بینڈس آف سیٹس اور شوز اور ۴ انچ سوائل پائپ اور اسپیشلس 137.5 tons 30" C. I. rain-water pipes bends, offsets and shoes and 4" soil pipes specials.

سپلائی کرنے اور بنانے کے لئے جس کی لاگت کا تخمینہ بیس ہزار روپیہ 20000/ ہے۔

۲۶ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء تک "بی" اور "سی" آئیٹم کے ٹنڈر وصول کئے جاویں گے۔

اور ۱۹ اگست سنہ ۱۹۴۳ء تک "اے" اور "ڈی" آئیٹم کے ٹنڈر وصول کئے جائینگے ٹنڈر فارم میں تمام تفصیلات ہیں جنکی قیمت ایک سٹ کی ایک روپیہ ہے، اور جو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر سے ایک روپیہ فی سٹ ادا کرنے پر حاصل کئے جاسکتے ہیں

ٹرسٹ انجینیر کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

بچوں کی دنیا

زلزلہ!

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۴ سے آگے

ہاں اور آگے بڑھنے سے پہلے ایک بات اور سمجھ لو تمہاری زمین بھی گھڑی کی کمانی کی طرح لچکدار ہے تم روزانہ ہر چوبیس گھنٹے کے بعد اس میں کوک دیتے ہو مگر وہ آہستہ آہستہ کھل کر پھر اپنی اصلی صورت، اختیار کرلیتی ہے۔

چنانچہ زمین کے اندرونی حصے کے سکڑنے کی، وجہ سے جو خالی ہو جاتی ہے اوپر کے بوجھ یا دباؤ کی وجہ سے زمین کا اوپری حصہ اس طرف جھکنا شروع ہوتا ہے، بوجھ زیادہ ہوتا ہے تو کمزور حصہ ٹوٹ کر خالی جگہ میں گر جاتا ہے باقی حصہ لچکدار ہونے کی وجہ سے بہت بڑی طاقت سے واپس جاتا ہے مثال کے طور پر یوں سمجھو کہ کسی پیڑ کی باہر نکلی ہوئی ہوئی شاخ کو پکڑ کر لٹک جاؤ اور پھر ایک دم چھوڑ دو یہ شاخ بجائے اپنی جگہ پر واپس چلے جانے کے جھٹکے لیتی رہے گی، یہ جھٹکے پہلے بہت تیز ہوں گے پھر رفتہ رفتہ کم ہوتے جائیں گے۔

یہی حالت یہاں بھی ہوتی ہے مگر چونکہ زمین پر دباؤ بہت زیادہ ہے اس لئے یہ جھٹکے بہت زبردست ہوتے ہیں اور یہی زلزلہ ہے۔

اگر زلزلے کا اثر بہت دور تک ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین کا بہت بڑا حصہ بڑی تیزی کے ساتھ اپنی جگہ واپس آیا ہے، اگر تھوڑے سے علاقہ میں زلزلہ کے ہلکے جھٹکے، محسوس ہوتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین کا وہ ٹکڑا جو اپنی جگہ واپس آیا ہے بہت لچکدار تھا اور اس ٹکڑے کی لمبائی چوڑائی کے مقابلہ میں زیادہ تھی۔

باجلاس جناب رائے صاحب بابو جے نراین ٹنڈن صاحب بہادر حاکم پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور

سمن لغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۴۶ سنہ ۱۹۴۳ء

بے دخلی دفعہ ۱۸۰ موضع اخی پور اندوتی۔

پرگنہ ڈیرہ پور ——— ضلع کان پور

بعدالت حاکم پرگنہ صاحب بہادر ڈیرہ پور مقام کان پور۔ ضلع کان پور۔

بلدیو پرشاد

بنام رام سہائے ——— مدعا علیہ

بنام رام سہائے ولد دریائی قوم اہیر ساکن موضع اخی پور اندوتی پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۸۰ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۹ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء۔ بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کان پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرے، اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

افسانہ
بڑے گھر کی بیٹی!

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

وہ سنگار میز پر بیٹھی ہوئی ہونٹوں اور ناخونوں پر سرخی لگا رہی تھی، شیرنی کی طرح گرج کر بولی۔ میں نے تو اپنی ماں سے بھی یہ بات کبھی نہیں پوچھی بھلا تمہاری ماں سے کیا پوچھوں گی۔

،، میری اور تمہاری ماں میں فرق ہے،، اور اسی لئے کچھ پوچھنا بیکار ہے۔ دیکھو وہ چولھے کے سامنے آنکھیں پھوڑ رہی ہیں، تمہیں میرے سر کی قسم ذرا جاکر ان کے پاس بیٹھ جاؤ۔،،

شاما نے گھور کر موہن کو دیکھا اس کے دل پر ایک چوٹ سی لگی، جیسے موہن نے گلاب کے تازہ پھول کو پیروں سے کچل دیا ہو، آخر موہن کی حماقت ہی تو تھی کہ اس نے شاما سے سنگار کرتے وقت اس خواہش کا اظہار کیا۔

شام لال اور ان کی بوڑھی بیوی کو بہو سے کوئی سکھ نہ ملا، شام کے لئے یہ صدمہ ناقابل برداشت تھا ایک دن بیٹھے بیٹھے ان کا دم نکل گیا موہن کی ماں بالکل پلنگ سے لگ گئی، کھانسی نے اس کا رہا سہا کس بل بھی توڑ دیا۔

شاما کو ساس سے جو آرام مل جایا کرتا تھا اس کا سلسلہ اب ختم ہوگیا، خود ساس ہی اس کی خدمت کی محتاج ہوگئی اور شاما کی آنکھوں میں کھٹکنے لگی اس کے کھانے پینے کے برتن بھی الگ کر دئے گئے تھے وہ دن بھر ایک اندھیری کوٹھری میں میلے کچیلے گدے پر پڑی کھانستی رہتی، پیاس لگتی تو گھنٹوں بچیخا کرتی جب پانی میسر ہوتا موہن کے تیس روپیہ کھانے پینے کے لئے کافی نہ ہوتے تھے، ماں کی دوا دارو کا کیا انتظام کرتے، دونوں وقت جب دفتر کے کاموں سے فرصت ملتی، موہن ماں کی پٹی پر بیٹھ کر دو چار آنسو بہا لیتا۔

ایک دن موہن ماں کی کوٹھری سے روتا ہوا نکلا اس کی آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے متورم تھے، پلکیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں، شاما نے، موہن کو دیکھ کر پوچھا کیوں رو رہے ہو؟۔

یوں ہی اپنی قسمت پر رونا آگیا۔

قسمت پر؟۔ ،، ہاں،،

،، قسمت پر رونے کا حق مجھے تھا نہ کہ تمہیں،، تمہارے گھر آکر میرا کھانا پینا اوڑھنا اور انتہا یہ کہ ہنسنا بولنا تک چھوٹ گیا، شادی کے بعد ایک دن بھی خوشی کا میسر نہ آیا ساس ہیں وہ الگ پڑی کراہتی رہتی ہیں، تم ہو کہ ہر وقت قسمت کو روتے رہتے ہو قسمت تو پھوٹی میری اور آنسو بہاؤ تم!

اچھا معاف کرو شاما اب کبھی نہ روؤں گا۔

واقعی میں بڑا بدقسمت ہوں میں نے تمہارا سکھ بھی چھین لیا اور رہا سہا سکھ میرا تم چھیننا چاہتے ہو میں پوچھتی ہوں، ماتا جی کے سرہانے گھنٹوں بیٹھ کر باتیں کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟۔

کیوں؟ موہن نے تیوری چڑھا کر پوچھا اور غور سے شاما کو دیکھنے لگا۔

انکھیں بڑی خراب بیماری ہے۔ ،، پھر،،؟ کہیں تمہارے دشمنوں کو نہ لگ جائے، یہ روگ ص وہ اگر لگ جائے تو بہت ہی اچھا ہو۔

ماں کے مرتے ہی موہن کا مکان بھی نیلام ہوگیا، شاما کو اس کا کوئی رنج نہ تھا اس کی رائے میں، موہن کا مکان بڑا منحوس تھا اسی لئے وہ سر سے پاؤں تک سونے چاندی میں لدی بیٹھی رہی اور مکان نیلام ہوتا رہا۔

موہن اب ایک معمولی سے مکان میں کرایہ پر رہتا ہے شاما کے سوا اس کے گھر میں اور کوئی عورت نہیں ہے شاما ہی کو گھر کا سارا کام کاج کرنا پڑتا ہے شاما کے باپ بھی سُرگباش ہو چکے ہیں۔ گھر کا سارا دھن، اور دولت اس کے سوتیلے بھائی کے قبضہ میں آگیا ہے جو بہن سے اتنی ہی نفرت کرتا ہے جتنی اسے اپنی بیلد ساس سے تھی۔

تھوڑے ہی دنوں میں شاما کا سب زیور بھی گرد ہوگیا بھائی کے خلاف اس نے ایک مقدمہ چلایا تھا اس مقدمہ کا خرچ زیور ہی سے پورا کیا گیا تھا۔

مگر یہ مقدمہ موہن کے گھر سے زیادہ منحوس ثابت ہوا سارا زیور بیچ ڈالنے کے باوجود شاما مقدمہ ہار گئی اس کے گورے گورے ہاتھ کنگنوں سے اور گلا سونے کی مالا سے بالکل خالی ہوگیا، موہن اب نہیں روتا شاما اکثر رویا کرتی ہے!۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

حسب منشار دفعہ ۳۶ یوپی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ پلاٹ نمبری ۱۸ ۔ اے ۔ فیکٹری ایریا کو اکوائر کیا جانا تجویز ہوا ہے پلاٹ مذکور فیکٹری ایریا اسکیم میں جو یو ۔ پی ۔ گزٹ مورخہ ۱۷ر جنوری سنہ ۱۹۲۰ء میں زیر دفعہ ۳۶ شائع ہو چکی ہے، شامل ہے۔

حدود اربعہ پلاٹ مندرجہ بالا حسب ذیل ہے:۔
- شمال ۵۰ فٹ سڑک ۔
- جنوب ۔ زمین ریلوے
- مشرق پلاٹ نمبر ۱۸
- مغرب پلاٹ نمبر ۲۰

نقشہ آراضی و پلاٹ جو اکوائر ہو رہا ہے۔ دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں، عذرداری بابت حصول آراضی پلاٹ مندرجہ بالا اندر ساٹھ (۶۰) یوم نوٹس ہذا سے دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل کرنا چاہیئے ۔

دستخط مان سنگھ سی ۔ بی ۔ ای ۔ رائے بہادر
چیرمین کان پور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

کچے مال کے بڑے ذخیرہ پر قبضہ

لندن ۱۳ر جولائی ۔ معاصر ،، ٹربیون،، لاہور کے نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ یہاں کے انگریز افسران محکمہ اقتصادیات کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپانیوں نے جن لمبے چوڑے علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے وہاں وہ کچے مال سے بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

جاپان اس کچے مال کی بدولت سالہا سال تک اتحادیوں کی مکمل ناکہ بندی کا مقابلہ کر سکتا ہے، منچوریا اور اتری چین میں لوہا، کوئلہ، اور شورہ وغیرہ کثیر تعداد میں ملتا ہے، انڈوچائنا اور سیام میں پتھر کا کوئلہ ربڑ وغیرہ قسم کی چیزیں ملتی ہیں ڈچ ایسٹ انڈیز سے جاپانیوں کو تیل باقاعدہ ملتا رہتا ہے جس کی انکی ہر وقت ضرورت رہتی ہے علاوہ بریں وہاں سے نکل وغیرہ کافی مقدار میں ملتا ہے، ملایا سے ربڑ ملتی ہے، فلپائن سے سن، لوہا مینگنیز، کورم، وغیرہ جاپان بھیجا جاتا ہے اور برما سے ایک خاص قسم کی خام دھات جاپان کو روانہ کی جاتی ہے جس سے نکیات نکلتے ہیں۔

برطانی سرکاری حلقوں کو جو خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کی خام پیداوار کا حسب ذیل حصہ جاپان کے قبضہ میں ہے۔

ربڑ ۹۰ فیصدی، ٹین ۷۵ فیصدی، نمک والی دھاتیں ۷۵ فیصدی، کونین ۵۰ فیصدی، سن ۹۰ فیصدی گنا ۲۵ فیصدی، ناریل اور کھجور، وغیرہ کا تیل ۷۵ فیصدی، اور چائے ۲۵ فی صدی۔

جدید ہندوستان میں!
تعلیمیافتہ لوگوں کو رہنمائی کرنی چاہیئے



قوموں کی ترقی کا دارومدار سیاست سے زیادہ علم پر ہے۔ قومی تعمیر صرف علم و ہنر کے ذریعے ہو سکتی ہے۔ ہمارے دیہاتی باشندوں کو جہالت و قدامت پرستی سے نجات دلوانا تعلیمیافتہ لوگوں ہی کا کام ہے۔ موجودہ زمانے میں تو یہ ان کا نہایت اہم فرض ہے۔

آپ کے ایسے رشتہ دار یا دوست ہوں گے جو زراعت کا کام کرتے ہیں آپ اُن سے میل جول قائم کیجئے اور ملک کی غلے کی مشکلات سے اُنہیں واقف کیجئے۔ پیداوار بڑھانے کے یہ پانچ طریقے انہیں سمجھائیے اگر ان پر عمل کیا جائے تو ہمارے شہروں میں اسی سال غلے کی کثیر مقدار فراہم ہو سکتی ہے۔

۱ ایسی تجارتی فصلیں بونا بند کر دیجئے جنکی ہندوستان سے باہر مانگ نہیں ہی۔ انکے بجائے کھانے کی چیزیں بوئیے۔

۲ آبپاشی کے پرانے ذرائع کی مرمت کیجئے اور نئے ذرائع تعمیر کیجئے

۳ صرف بہترین قسم کا بیج بوئیے۔

۴ چپہ بھر خالی زمین بھی ہو تو اس میں کاشت کیجئے۔

۵ فالتو مویشی جو کھیت کھاتے ہوں انہیں بیکار الگ کیجئے۔

غلے کی اتنی پیداوار کافی نہیں ہے کہ ہماری جنگ کے زمانے کی ضرورتیں پوری ہو جائیں۔ ضرورت اسکی ہے کہ ہندوستان کی زمین کو اس قابل بنایا جائے کہ مستقل طور پر غلے کی فراوانی رہے تاکہ تمام لوگوں کیلئے کھانے کو کافی موجود ہو۔ ایسا کرنے کا آجکل بہترین موقع ہے۔

سرمایہ لگانے کا صحیح طریقہ

آجکل جبکہ جنگ کی وجہ سے ساری دنیا غلے کی محتاج ہے اسکی بے انتہا ضرورت ہے۔ ایسی صورت میں اگر کنویں کھودنے، تال بنانے، بند باندھنے اور آبپاشی کے دوسرے کاموں میں روپیہ لگایا جائے تو ہر سال معقول آمدنی ہو سکتی ہے۔ حکومت نے بھی ایسا انتظام کرنے کا وعدہ کیا ہے کہ کاشتکار کو ہمیشہ اپنی محنت کا معقول معاوضہ ملتا رہے۔

سرمایہ لگانے کا غلط طریقہ

گاؤں میں یا شہروں میں غلہ اکٹھا کرنا سرمایہ لگانے کا غلط طریقہ ہے کیونکہ حکومت سٹہ بازوں اور غلہ جمع کرنیوالوں کے خلاف سخت کارروائی کر رہی ہے۔ غلہ جمع کرنے کی وجہ سے نرخ اسقدر بڑھ گئے تھے کہ غلہ خریدنا لوگوں کے مقدور سے باہر ہوگیا تھا۔ کاشتکاروں اور بیوپاریوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ غلہ جلد فروخت کریں اور واجبی منفع کمائیں۔

زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کرنے میں کاشتکار کی مدد کیجئے

CR 4 229

نو آبادیات کی بہبودی کے لئے کونسل

لندن ۱۳ر جولائی۔ نو آبادیات کی پیداوار کی تحقیقاتی کونسل کے نام سے ایک سرکاری جماعت بنائی گئی ہے جو اس امر کا پتہ لگائے گی کہ نو آبادیات سے کسقدر کچا مال کارخانوں میں استعمال کرنے کے لئے حاصل ہو سکتا ہے۔

مسٹر فلپس کے ہندوستان آنے کا سوال

واشنگٹن ۱۳ر جولائی۔ ہندوستان ،، ٹائمز،، کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ صدر روزویلٹ کے خاص نمائندے مسٹر ولیم فلپس کا ہندوستان آنا فوجی حالات پر منحصر ہوگا

جنگ کا دوسرا اور خطرناک دور

امریکہ کے محکمہ جنگ کے اعلےٰ افسر نے کہا کہ سسلی میں جنگی سرگرمیاں دوسرے اور خطرناک دور میں داخل ہوگئی ہیں اب محوریوں کی قوت مجتمع کرنے کی قابلیت اور جوابی حملے کرنے کی طاقت کی جانچ کا وقت آگیا ہے، ابتدائی دور میں برطانوی فوجوں کے اتارنے میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی لیکن دشمن کی قوت سے ہمیں اب ہی واسطہ پڑا ہے، چونکہ دشمن کو یہ معلوم نہ تھا کہ ہم کہاں حملہ کرینگے اسلئے تمام ساحلی علاقہ میں کافی فاصلے سے پھیلے ہوئے تھے ریزرو فوجوں کی تنظیم کرنے اور مورچوں کو زیادہ مستحکم بنانے میں دو تین دن صرف ہوئے ہیں۔ (رائٹر)

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے

اَحسن کسمی

رجسٹرڈ نمبر ا ۔ ۶ ۰ ھ

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی عہ 2/12/-
سہ ماہی عہر 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ 2/-

صداقت
ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۸ نمبر ۳۰ | کانپور شنبہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۲۰ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۲ھ | CAWNPORE. Saturday. 24th JULY 1943 | VOL. 38 NO. 30

ادبیات

غم کی کہانی

از جناب خانصاحب سید صدرالاسلام صاحب ڈی۔ ایس۔ پی کانپور

سُناتے ہیں ہم آج غم کی کہانی
کہیں گے کسی کے ستم کی کہانی

یہ قسمت اُنھیں سُن کے نیند آگئی
میں کہتا رہا شامِ غم کی کہانی

اگر مل گئی حشر میں اتنی فرصت
خدا سے کہیں گے صنم کی کہانی

شبِ غم کی یوں داستاں مختصر تھی
خموشی بنی صبحدم کی کہانی

نہ سمجھا زمانہ ادائے محبت
بنالی تمھاری قسم کی کہانی

ہر اک دم نکل لے چلے جائیے گا
کہ باقی ہے اب کوئی دم کی کہانی

وہاں کی تو دُنیا ہی خاموش نکلی
کہے کون ملکِ عدم کی کہانی

ترے قصہ ہائے ستم کو ہمیشہ
سمجھتا رہا میں کرم کی کہانی

خدا ایک اور ایک ہی اُس کا جلوہ
ہے فرضی یہ دیر و حرم کی کہانی

بگڑتی گئیں خون کے قطروں سے لفظیں
لکھی خط میں یوں چشمِ نم کی کہانی

نظر کرکے چہرے پہ وہ رو دئیے
میں چُپ ہو گیا کہکے غم کی کہانی

شبِ غم کی ایذا محبت کی کاوش
یہ ٹکڑے ملا کر بہم کی کہانی

کہو صدرؔ زاہد سے چُپ بھی رہے
کہاں تک کہے گا ارم کی کہانی

دُنیائے اسلام

جدید ترکی

{از سر ڈنڈھم ڈیڈز}

جدید ترکی کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ وہ بالکل جدید ترکی ہے مگر پھر بھی ترکی ہے یعنی اب بھی ترک پن جابجا باقی ہے، ترکی تمام نہیں ہوئی ہے۔ کمال اتاترک کی ذہانت اور اس کے دست تصرف کی برکت سے جدید ترکی بنا ہے، یہ اتاترک کی دُور رس ذہانت تھی کہ جس نے ترکی کو جدید دنیا کی سب نئی خوبیاں دیدیں مگر بُرائیاں پرے ہی رہنے دیں، اتاترک اس کیفیت سے آگاہ تھا کہ عہد جدید کی روشوں پر جب تک ترک گامزن نہ ہوگا اس وقت تک وہ جدید اقوام عالم میں سربلند و سرفراز نہیں ہو سکیگا اس لئے اس طباع نے جدید عہد کی سب خوبیاں لے لیں مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جدت میں ہر چیز تریاق نہیں ہے کچھ زہر بھی ہے، مقامی حالات و مزاج سے انھیں کوئی لگاؤ نہیں ہے بلکہ وہ معائب آنے سے ترکی اور بھی ناہموار ہو جائے گا اس لئے اتاترک نے جدت طرازی کی ہر بُری چیز کو دُور ہی رکھا۔ اب میں اس کی چند مثالیں دیتا ہوں:-

ترکی حقیقت میں ایک زراعتی ملک ہے اس ملک کی ۸۰ فیصدی آبادی کاشت پر گزارہ کرتی ہے مگر ترکی کو جدید صنعتوں کی بھی ضرورت ہے چنانچہ ترکی نے صنعت کاری (انڈسٹری ایلائیزیشن) کو بڑھایا مگر صنعت کاری کے نظام سے دُنیائے جدید میں جو بُرائیاں آگئی ہیں اور انسان کو مشین کے درجہ پر لاکر گرادیا گیا ہے، جدید ترکی نے ان چیزوں کو اپنے ہاں آنے سے روکا ہے، بڑے بڑے صنعتی شہر قائم کرکے اور ساری آبادی کو صرف کارخانوں کا محتاج کرکے باقی معاش کو رد کردینا ترکی کے پروگرام میں شامل نہیں ہے۔ ترکی کے ارباب حل و عقد کا یہ مصمم فیصلہ ہے کہ ہمارے ملک میں شہری اور دیسی نظام کی وہ کشمکش پیدا نہیں ہونے پائے گی جو عہد صنعت کاری کا کرشمہ ہے اور جس کے بعض لازمی نقائص سے یورپ کی اقوام سرمایہ داری کی رتھ کے نیچے آکر کچلی جا رہی ہیں۔

ترک یہ مقصود کس طرح حاصل کر رہے ہیں؟ سب سے پہلے تو اُنھوں نے یہ کیا ہے کہ زراعت کو جدید ترین لوازمات سے مزین و مرتب کرنا شروع کردیا ہے۔ نئے نئے جدید قسم کے گاؤں بسائے ہیں اور وہاں جابجا اسکول قائم کئے ہیں اور ہر طرح کی نئی آسائشیں وہاں مہیا کی ہیں، اِن اسکولوں میں ایسے وسیع النظر اُستاد تعلیم دیتے ہیں جو لوگوں میں زراعت کی خوبیاں اور زمین سے محبت کرنے کے سبق تقریبًا تعصب کی حد تک پھیلا دیتے ہیں تاکہ لوگ زمینیں چھوڑ چھوڑ کر کارخانوں کی دہکتی ہوئی بھٹیوں کی طرف رُخ نہ کریں اور جس قدر آدمی کارخانوں میں درکار ہیں اس سے زیادہ اس میدان پُرخار میں نہ آنے پائیں۔ اور ملک کی زرعی خصوصیات برباد نہ ہوں، غرض ہر طرح کسان کا زاویۂ نگاہ وسیع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، پس کوشش کا اصل مقصود یہ ہے کہ لوگ دیہات کی زندگی چھوڑ چھوڑ کر بلاوجہ شہروں کی خیرہ کُن روشنی کی طرف پروانہ وار نہ دوڑیں مگر ان گاؤں میں جدید آسائشیں اور تمام ضروری لوازمات تمدن جدیدہ اِس حد تک پہنچا دئے گئے ہیں کہ یہاں کے لوگ اپنے آپ کو گنوار بھی محسوس نہیں کر سکتے!

دوسرا کام یہ ہوا ہے کہ جہاں کہیں نئی صنعتی آبادی قائم ہوئی ہے اُسے پُرانے شہروں میں نہیں ٹھونسا گیا ہے بلکہ نئی بستیاں بنائی گئی ہیں اور صرف اس قدر آبادی وہاں آسانی کے ساتھ سما سکتی ہے اور اس خاص صنعت کے لئے لازمی طور پر ضروری ہے جس طرح انگلستان میں بعض صنعتی اداروں کے ساتھ "بوستانی شہر" (گارڈن سٹی) بنائے گئے ہیں۔ بالکل اس طریق پر ترکی میں بھی عمل ہو رہا ہے۔

صنعت کاری کا ایک اور پہلو لیجئے، ترکی کے ارباب فکر و عمل اس باب کے سخت خواہاں ہیں کہ یہاں سرمایہ داروں کی ایک جماعت پیدا نہ ہو اور سرمایہ داری کے نظام میں جو عیب اور نقائص ہیں وہ یہاں آئیں اِس لئے یہاں حکومت ہر صنعت اور تجارت پر متوازی طریق پر شریک عمل نظر آتی ہے یعنی یہ ضرور ہے کہ پرائیویٹ کاروبار میں حکومت بھی دخیل و نگراں رہتی ہے اور منافع کی حدود سے بڑھ کر نفع ریزی نہیں کی جاسکتی، جہاں قوم کے مفاد خطرہ میں ہوں وہاں نجی کاروبار میں حکومت فوراً مداخلت کرتی ہے، غرض اس وقت ترکی میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک قسم کی پرائیویٹ اور سرکاری عملداری ہے، خواہ تجارت ہو یا صنعت و حرفت ہو۔

یا دوسری مثال لیجئے، سیاست اور عوام الناس کی۔ ترکی ایک جمہوریت ہے، ۲۳ سال کی عمر کے بعد ہر شخص کو حق رائے دہی حاصل ہے۔ ایک "مجلس ملی" ہے جسے انگریزی میں گرانڈ نیشنل اسمبلی کہتے ہیں، یہ ترکی کی پارلیمنٹ ہے اِس کا انتخاب ہر چار سال کے بعد ہوتا ہے، اِس کے علاوہ صوبجات کی کانسلیں اور میونسپلٹیاں علحدہ ہیں جہاں انتخاب سے لوگ آتے ہیں مگر ترکی نے ایک سے زیادہ سیاسی پارٹیوں کو قبول نہیں کیا ہے، بلکہ حالات ہی اِس قسم کے ہوئے ہیں کہ ہمیشہ ایک ہی پارٹی برسر عمل رہی ہے، گو ہر شخص آزاد ہے کہ کوئی سیاسی پارٹی بنالے مگر واقعات سیاست کا رُخ یہاں ایسا رہا ہے کہ لوگ ایک متحدہ کے ساتھ عمومیت کے اعتبار سے لوگوں کی رائے متفق ہوئی ہے اور کسی مخالف عنصر کے وجود کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۰

آزادیِ پریس

بمبئی میں آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس چند دنوں کے غور و مباحثہ کے بعد ختم ہو گیا۔ اس اجلاس کی ایک دلچسپ نوعیت یہ تھی کہ اس میں ایڈیٹرز کانفرنس کی دعوت پر حکومت ہند کے نئے "انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ" ممبر سر سلطان احمد نے بھی شرکت فرمائی تھی، چنانچہ آپ نے ایک تقریر میں حکومت کا نقطۂ نگاہ واضح کیا۔ اور اس کے جواب میں ایڈیٹرز کانفرنس کے صدر مسٹر کے، سرینواسن نے ایک تقریر کرتے ہوئے دوران تقریر میں پریس کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے پریس کے خیالات کا اظہار کیا جس میں انہوں نے محکمہ انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ کی کس مپرسی اور اس پر ہوم ڈپارٹمنٹ کے کنٹرول کا تذکرہ کیا ہے سب کو معلوم ہے کہ کسی متمدن ملک میں محکمہ اطلاعات و ریڈیو کو ان دنوں کیسی زبردست اہمیت حاصل ہے لیکن یہ محکمہ ہندوستان میں اپنی پیدائش کے روز سے یتیمی کے ایک خاص دور سے گزر رہا ہے اور اس کی سرپرستی حکومت ہند کے ہوم ڈپارٹمنٹ کے ہاتھوں میں رہی ہے۔

بہرحال اب جبکہ یہ پورٹ فولیو سر سلطان احمد کے سپرد کر دیا گیا ہے، ہمیں دیکھنا ہے کہ یہ محکمہ، ہوم ڈپارٹمنٹ کے اندرونی اثرات سے کہاں تک آزاد رہتا ہے، خود سر سلطان احمد کے بیان سے جو باتیں ظاہر ہوتی ہیں وہ یہ ہیں کہ اس محکمہ کے انتظامات میں چند ضروری تبدیلیاں اور اصلاحات جاری کی جانے والی ہیں اور دفتری کاروبار کو دوبارہ آرگنائز کیا جا رہا ہے تاکہ کاموں کو بلا تاخیر اور مؤثر طریقہ پر انجام دیا جا سکے، مزید برآں "پبلسٹی ایڈوائزری کمیٹی" اور "پریس کارسپونڈنٹس ایڈوائزری کمیٹی" کے ناموں سے دو کمیٹیاں قائم کی جانے والی ہیں۔ اول الذکر میں شرکت کی دعوت، اخبارات کے سرآمدہ نمائندوں کو بھی دی گئی ہے، اس کمیٹی کی میٹنگ ہر چھ ماہ کے بعد ہوا کریگی، مؤخر الذکر میں اخبارات کے نامہ نگار شریک ہوں گے اور اس کی میٹنگ ماہانہ طلب کی جائے گی۔ ان باتوں کا تعلق انتظامی شعبہ سے ہے اس لئے ہم اس پر کوئی تبصرہ کرنے سے پہلے تبدیلیوں اور اصلاحات کا انتظار کرینگے،

ان انتظامی باتوں کے علاوہ سر سلطان احمد کی تقریروں میں تین نکتے ہمارے لئے زیادہ قابل توجہ ہیں، ہم انھیں الگ الگ بیان کرتے ہیں، پہلے نکتہ کا تعلق نئے انفارمیشن ممبر کی اس یقین دہانی سے ہے کہ پریس کے جائز فرائض کی ادائگی میں وہ ہر طرح اس کی مدد کریں گے، دوسرے نکتہ کا تعلق ہندوستان میں آزادی پریس کے مسئلہ سے ہے اور تیسرے نکتہ میں خود پریس سے تعاون کا مطالبہ کیا گیا ہے، اس سلسلہ میں ہم خود سر سلطان احمد کے بیان سے دو مختصر اقتباسات ذیل میں پیش کرتے ہیں جو ان تینوں مسئلوں پر حاوی ہیں وہ فرماتے ہیں:-

(۱) میں یہ کہہ چکا ہوں کہ آپ میری طرف سے ہر وہ مدد لینے پر بھروسہ کر سکتے ہیں جو میں آپکے جائز فرائض کی ادائگی کے سلسلہ میں دے سکتا ہوں، آج میں اسلئے یہاں موجود ہوں کہ اپنی طرف سے یہ ظاہر کر دوں کہ میں اپنی بات کو پورا کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

(۲) آپ کو پریس کی آزادی قائم رکھنے کی بڑی فکر ہے مجھے یقین ہے کہ یہ آزادی آپ کو حاصل ہے، اخبارات میں جو کچھ لکھا جاتا ہے اسے دیکھ کر مجھے اس امر کا یقین نہیں ہوتا کہ جنگی ضرورتوں کے باعث جو کچھ عارضی رکاوٹیں آپ کی آزادی پر عائد ہیں وہ آپ پر بہت بھاری پڑ رہی ہیں، میں اس خواہش میں آپ کے ساتھ ہوں کہ جنگ کے زمانے میں بھی ایک آزاد پریس اس ملک میں ہونا چاہئے، لیکن اگر میں آپکی مدد کروں تو آپ کو بھی میری مدد کرنی ہوگی، پریس کی آزادی ہر دوسری آزادی کی طرح اپنے فرائض اور حقوق دونوں رکھتی ہے، میں آپکے حقوق کی حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں، کیا آپ بھی اپنے فرائض کی ادائگی میں نگرانی سے کام لیں گے؟ اگر یہ بات سمجھ لی جائے تو آپ اور ہم اچھی طرح چل سکیں گے۔"

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ سر سلطان احمد کے مخلصانہ ارادے ان کے الفاظ سے ظاہر ہیں، ہندوستان کا پریس ان کے اس دوستی کے ہاتھ کی قدر کریگا، مسٹر کے، سرینواسن نے اپنی جوابی تقریر میں کہا ہے کہ "انفارمیشن اور براڈکاسٹنگ کے محکمہ کے فرائض تیزی سے ایک پروپیگنڈا مشین میں مبدل کر لئے گئے ہیں اور سیاسی نوعیت کی تمام خبروں پر سخت ترین سنسر بٹھایا گیا ہے۔" وہ پوچھتے ہیں کہ کیا سر سلطان احمد اس امر کا یقین دلائیں گے کہ ہم ایڈیٹروں کی حیثیت سے اپنے کاموں کو ایسے پریشان کن احکام و ہدایت کی طرف سے مطمئن ہوکر چلا سکیں گے، سر سلطان احمد نے اپنی جوابی تقریر میں اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا، ہمارا خیال ہے کہ پریس کو اس کے حقوق و فرائض بتلانیکی بھی کوئی خاص ضرورت نہ تھی، تمام ایڈیٹروں کو معلوم ہے کہ جنگ کے زمانہ میں حفاظتی اسباب کی بنا پر بعض پابندیاں ضروری ہوتی ہیں لیکن جب حکومت اپنے غیر معمولی اختیارات کا استعمال کرتی ہے تو حکومت اور پریس کے درمیان تلخی کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر بن جاتا ہے، یہی وہ اصلی خطرہ ہے جس کے انسداد کیلئے سر سلطان احمد کو کوشش کرنی پڑیگی، اگر حکومت معقول رویہ سے کام لیگی تو اسے پریس کا تعاون یقیناً حاصل ہو جائے گا۔

نوآبادیات کی ذمہ داری

اتحادی دنیا میں اور خصوصاً امریکہ میں اس وقت ایک ایسا حلقہ موجود ہے جو برطانی نوآبادیوں کی شکایات کو دور کرنا چاہتا ہے اور اس کی خواہش یہ ہے کہ جنگ کے اختتام پر تمام نوآبادیوں کو خواہ وہ کسی قوم کی ہوں ایک بین الاقوامی مسئلہ بنا دیا جائے، لیکن برطانی حکومت اس مطالبہ کو پسند نہیں کرتی۔ اس سلسلہ میں برطانیہ کے نوآبادیاتی سکریٹری مسٹر آلیور اسٹینلی نے ایک مرتبہ پھر برطانیہ کی نوآبادیاتی پالیسی کو اس طرح واضح کر دیا ہے کہ اس میں غلط فہمی کی گنجائش باقی نہیں رہی ہے۔ مسٹر آلیور اسٹینلی نے ہاؤس آف کامنز میں نوآبادیاتی پالیسی پر بحث کے دوران میں یہ کہہ دیا ہے کہ برطانی حکومت کو اس امر کا یقین ہے کہ برطانی نوآبادیوں کا نظم و نسق برطانیہ کی واحد اور خاص ذمہ داری ہے اور اُسے ایسا ہی رہنا چاہئے۔ اگرچہ برطانی حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ اس کام میں وہ پڑوسی اور رفیق قوموں سے پورا اتحادِ عمل کرے گی۔"

"خاص ذمہ داری" کے ساتھ ساتھ یہ رفاقت اور اتحادِ عمل کس طرح حاصل کیا جائے گا اس کو بھی بتلا دینے کی ایک ناکام سی کوشش مسٹر اسٹینلی نے کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نوآبادیاتی حکومتوں اور ان کے علاقہ پر بڑی اقتصادی اور جنگی مفادات رکھنے والی حکومتوں پر مشتمل علاقہ وار کمیشن مقرر کئے جائیں گے۔ اور مشترک کوشش سے تحفظ ٹرانسپورٹ اقتصادیات اور صحت وغیرہ کے مسائل پر بحث ہوگی اور ان کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اور نوآبادیات کے باشندوں کو بھی ان کمیشنوں کے کاموں میں شریک کیا جائے گا، مزید براں مسٹر اسٹینلی نے یہ اعلان بھی کیا کہ نوآبادیات کے تعلیمی مسائل پر تحقیقات کرنے کے لئے دو کمیشن مقرر کئے گئے ہیں۔ مسٹر اسٹینلی کے، کی ان پیش کردہ تجویزوں کے بعد ہمیں اُمید ہے کہ ان کی تعریف و توصیف میں برطانیہ کے قدامت پسند اخبارات بہت کچھ لکھیں گے، ان کے متعلق یہ کہا جائے گا کہ برطانیہ کے نوآبادیاتی طریق حکمرانی میں یہ ایک شاندار انقلابی قدم ہوگا اور نوآبادیات کی تاریخ میں یہ برطانی فیاضی ایک یادگار بن جائے گی۔ لیکن جہاں تک ہم دیکھتے ہیں مسٹر اسٹینلی کے الفاظ کے پردے میں وہی قدامت پرستی موجود ہے اور ترقی و بہتری کی اسپرٹ کہیں نہیں پائی جاتی۔ جب یہ صاف طور پر کہا جا رہا ہے کہ نوآبادیوں کا نظم و نسق برطانیہ کی "خاص ذمہ داری" بنا رہے گا تو اس سے ظاہر ہے کہ اس میں رجعت پسندی کے وہ تمام عناصر موجود رہیں گے جو پرانے زمانے کے برطانی امپریلزم کی خصوصیات میں ہیں۔ برطانی حکومت اس قدیم اصول کو اس قدر بے نقص اور مقدس سمجھتی ہے کہ وہ اس کو صرف برطانی نوآبادیات ہی پر نہیں بلکہ تمام دوسری اتحادی طاقتوں کی نوآبادیات پر بھی عائد کرنا چاہتی ہے۔

اس سے دو باتیں صاف طور پر ظاہر ہوتی ہیں: ایک تو یہ کہ جو صورت حال جنگ سے پہلے تھی اسی طرح نوآبادیات کا سسٹم جنگ کے بعد بھی قائم رہے گا۔ اور دوسرے یہ کہ جن ممالک کے قبضہ میں یہ نوآبادیاں ہوں گی وہ ان کے نظم و نسق کے لئے اپنی خاص ذمہ داری اپنے ہاتھوں میں رہیں گے اور ان کو اپنی سیاسی و اقتصادی ملکیت بنائے رہیں گے، برطانی حکومت کا یہ جواب اُن لوگوں کو ہے جو یہ چاہتے ہیں کہ کسی ملک کی خاص ملکیت کی شکل میں جو نوآبادیاتی سسٹم اس دنیا میں موجود ہے وہ جنگ کے بعد ختم کر دیا جائے، یہ جواب اس اصول کے قطعاً برعکس اور منافی ہے کہ پسماندہ علاقوں کے انتظام کو کسی ایک ملک کی ذمہ داری نہ سمجھا جائے اور ان کو اس مصیبت سے چھٹکارا دلوایا جائے کہ کوئی خاص طاقت ان سے اقتصادی فائدہ اٹھاتی رہے۔ بلکہ ایک ایسی بین الاقوامی اتھارٹی قائم کی جائے جو خود نوآبادیات کے باشندوں کا مفاد اپنے سامنے رکھے اور ان کو کم سے کم وقت میں مکمل حکومت خود اختیاری کے لائق بنا دے گزشتہ جنگ عظیم کے بعد "منیڈیٹ" کا سسٹم اس لئے ناکامیاب نہیں ہوا کہ لیگ آف نیشنز نے اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش نہ کی بلکہ اس لئے ناکامیاب ہو گیا کہ منیڈیٹ والے علاقوں کا انتظام ایسی امپریلسٹ حکومتوں کے ہاتھوں میں دیدیا گیا جو ان کو اپنی خاص "ذمہ داری" سمجھنے لگے اور ان کے ساتھ اپنی محکوم نوآبادیات جیسا سلوک کرنے لگے۔ ضرورت ہے کہ اب اس ناکامیابی سے سبق حاصل کیا جائے ورنہ نوآبادیات کا موجودہ سسٹم آئندہ بھی نئی نئی لڑائیوں کا باعث بنا رہے گا اور دنیا کو کبھی جنگ سے نجات حاصل نہیں ہوگی۔

نیشنل سروس لیبر

نیشنل سروس لیبر ٹربیونل۔ یو۔ پی۔ نے اپنے صوبہ کے مل مالکان سے بیون ٹریننگ اسکیم کے ماتحت انگلینڈ میں تربیت حاصل کرنے کے لئے اُمیدواروں کے نام کی سفارش کرنیکی درخواست کی ہے ہندوستان سے ۵۰ اُمیدواروں کو بھیجنے کے علاوہ اس مرتبہ ہوائی جہاز کا کام جاننے والوں اور موٹر وغیرہ کی انجنیرنگ کا کام جاننے والے چند اُمیدواروں کو بھیجنے کی تجویز ہے تاکہ انکو ہوائی جہاز کے انجن کا انجنیر بنایا جا سکے۔ درخواست ۲۶ جولائی سنہ ۴۳ء تک ٹربیونل کے دفتر میں لی جائے گی اور اُمیدواروں کا انٹرویو ۲۹ جولائی کو ۱۱ بجے دن کو نیشنل سروس ٹربیونل کے چیرمین کے دفتر کانپور میں ہوگا۔ درخواست کے فارم ٹربیونل کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ۔ ۲۰ جولائی کو رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں بورڈ کا جلسہ ہوا جس میں مسٹر زیدی نے شہر میں پانی کی قلت کی طرف بورڈ کو توجہ دلائی اور بتلایا کہ اسکی وجہ سے بہت گندگی ہے اور صحت عامہ پر اس کا بڑا اثر پڑ رہا ہے۔ چیرمین صاحب نے اطمینان دلایا کہ ڈ واٹر ورکس کے افسران کی توجہ اس طرف دلائیں گے۔

ایک دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ لالہ بشوناتھ بھرتیا ایکٹنگ چیرمین کے کام کی تعریف کی گئی۔

لوکل بورڈ کے انتخابات یو۔ پی گورنمنٹ نے میونسپل بورڈ، ڈسٹرکٹ بورڈ۔ نوٹیفائیڈ ایریا اور ٹاؤن ایریا کمیٹیوں کے انتخابات جو امسال اور آئندہ سال ہونے والے تھے ان کو ملتوی کر دیا ہے۔

جھلی والے اور قلی میونسپل بورڈ جھلی والوں اور ٹھیلہ قلیوں کو کنٹرول کر کے لیسنس دینے کے متعلق غور کر رہی ہے اور ایکزیکٹو افسر صاحب اس کے متعلق ایک اسکیم تیار کر رہے ہیں۔

سستے غلہ کی دوکانیں سستے غلہ کی دوکانیں جنمیں ۳½ سیر فی روپیہ کے حساب سے مخلوط گیہوں کا آٹا اور ۲½ سیر چاول ان لوگوں کو ملتا ہے جن کے پاس راشننگ کارڈ ہیں لہذا جن لوگوں نے یہ کارڈ نہ حاصل کئے ہوں وہ اپنے اپنے ایریا کے مجسٹریٹ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

حکومت کی طرف سے اس آٹے میں نصف گیہوں اور نصف دوسرا اناج کے شامل کرنے کی اجازت ہے لیکن جو لوگ اس آٹے کو لے رہے ہیں ان کو یہ شکایت ہے کہ آٹا بہت خراب ہے اور بعض اوقات تو ان کا استعمال کرنا دشوار ہوتا ہے۔ لہذا ہم متعلقہ حکام کی توجہ اس طرف دلاتے ہوئے یہ عرض کریں گے کہ وہ ان دکانوں کا معائنہ کر کے آٹے کو دیکھیں اور اسکی تحقیقات کریں کہ اس آٹے میں کیا کیا اناج کس فی صدی سے شامل کیا گیا ہے۔

مقامی حکام کے علاوہ ہم لوکل گورنمنٹ سے یہ عرض کریں گے کہ اگر بجائے آٹے کے وہ اناج جو اس آٹے میں شامل کیا گیا ہے پبلک کو دیا جائے تو وہ زیادہ حکومت کے مشکور ہوں گے کیونکہ آٹے کے متعلق جو شکایات ہیں وہ ناقابل برداشت کہی جاتی ہیں اور اگر یہ شکایت باقی رہی تو ممکن ہے کہ لوگ گورنمنٹ کی اس عنایت سے زیادہ دنوں تک فائدہ نہ اُٹھا سکیں، بہرحال ہم مقامی حکام اور یو۔ پی گورنمنٹ دونوں کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ اُمید کرتے ہیں کہ وہ اس طرف کافی توجہ دیں تاکہ یہ اسکیم معطل نہ ہونے پائے۔

گنٹیا شوگر ملس پر جرمانہ گنٹیا شوگر ملس کے مالک اور منیجر پر شوگر ایکٹ دفعہ ۳۷ کی خلاف ورزی کرنے پر جو مقدمہ چل رہا تھا اس میں دو سو اور ایک سو روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

پروفیسر نواب حسین پروفیسر سید نواب حسین نواب ایم۔ اے، پروفیسر اُردو کرائسٹ چرچ کالج و پریسیڈنٹ انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ریڈ کراس کمشنری کے لئے تقرر ہوا ہے اور آپ سنٹرل ریڈ کراس وار آفس کلکتہ ۲۹ جولائی چارج لینے کے لئے جا رہے ہیں۔ موصوف سینٹ جانس ایمبولینس کے سپرنٹنڈنٹ اور ڈسٹرکٹ اُلمپک ایسوسی ایشن کے سکریٹری تھے۔ پروفیسر نواب حسین مندرجہ بالا کاموں کے علاوہ لٹریری تحریکوں میں بھی کافی دلچسپی لیتے تھے چنانچہ انجمن جامعہ ادبیہ کے آپ پریسیڈنٹ تھے۔ آپکے ان تمام خدمات کا خیال کرتے ہوئے آپ کے غیر حاضری کافی محسوس ہوگی۔

پروفیسر نواب حسین اپنے اخلاق کی بدولت کافی ہردلعزیز ہیں اور آپ کی جدائی کو واقف کار طبقہ اچھی طرح محسوس کر رہا ہے۔

اب کو الوداعی پارٹیاں اور ڈنر تقریباً روزانہ دئے جا رہے ہیں۔

۲۳ جولائی کو نواب سید قیصر حسین صاحب اور مولانا سلیم ناطقی صاحب سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ وغیرہ بھی آپ کو ایک شاندار ایٹ ہوم کرائسٹ چرچ کالج میں دے رہے ہیں۔

جگت ٹاکیز مال روڈ ہم اس سے قبل اپنے ایک نوٹ میں ناظرین کو اطلاع دے چکے ہیں کہ شمالی ہند کے سب سے بڑے ڈسٹری بیوٹرس مسرس جگت نراین دہلی کانپور میں ایک دوسرا سینما رنجیت کے نام سے منروا ٹاکیز مال روڈ کی بلڈنگ میں کھول رہے ہیں لیکن اب آپ نے اس ٹاکیز کا نام بجائے رنجیت ٹاکیز کے جگت ٹاکیز کر دیا ہے۔

اس تبدیلی نام سے ۸ سال گذشتہ کی تاریخ یاد آ گئی جب کہ مسرس جگت نراین ہی کی ملکیت میں جگت ٹاکیز کانپور کی پبلک سے داد تحسین حاصل کر رہا تھا۔

چنانچہ آپ نے کانپور کی پبلک میں اپنی قدیم شہرت کو قائم رکھنے کے لئے منروا ٹاکیز کی بلڈنگ کے تمام سامان اور فرنیچر کو بالکل نیا کر دیا ہے اور قدرتی آواز کے (نیچرل ساؤنڈ) کے لئے آپ نے فیڈیلٹی مشین لگائی ہے جو دنیا میں نیچرل ساؤنڈ کے لئے مشہور ہے۔

اتفاق امر یہ ہے کہ جگت ٹاکیز کے مشہور و معروف منیجر مسٹر گوری شنکر مہروترا بھی اس وقت ناولٹی ٹاکیز

بزمِ گل

قلم کی شوخیاں

زندہ دل انسان کے لئے دنیا کے ہر ذرہ میں ایک شوخی اور زندگی ہے

ہندوستان کی وہ نازک بدن اور سیمتن عورتیں جن کی زلف، دہن اور کمر کے تذکروں سے ہندوستانی شاعری بھری پڑی ہے۔ اس بیسویں صدی میں اس طرح تبدیل ہو گئی ہیں کہ کچھ کہا نہیں جاتا۔

اس سلسلہ میں ایک نہایت ہی دلچسپ لطیفہ ہمیں یاد آیا کہ پچھلے دنوں ایک ہندوستانی صاحب بہادر کے ہاں ایک محفل رقص منعقد کی گئی۔ اس محفل رقص میں دو چار پرانے ٹائپ کے لوگ بھی تماشائیوں میں آ گئے تھے۔ ان بیچاروں نے یہ نظارے کہاں دیکھے تھے، اُنھوں نے ناچ کے کمالات دیکھے تو حیران رہگئے ایک صاحب نے برابر والے تماشائی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا "ذرا دیکھئے یہ لڑکا کس قدر عمدہ ناچ رہا ہے" برابر والے صاحب نے ناک بھوں چڑھا کر جواب دیا کہ "یہ لڑکا نہیں ہے بلکہ میری لڑکی ہے" یہ حضرت بڑے شرمندہ ہوئے اور اُنھوں نے بطور معذرت فرمایا کہ "معاف کیجئے مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ لڑکا نہیں بلکہ لڑکی ہے اور آپ اس کے باپ ہیں" برابر والے شخص نے جھلا کر جواب دیا کہ آپ بڑے بیوقوف معلوم ہوتے ہیں میں اس کا باپ نہیں بلکہ ماں ہوں" اب جو اُنھوں نے غور سے دیکھا تو پتہ چلا کہ یہ ایک بڑی بی ہیں جو سینگ کٹا کر بچھڑوں میں شامل ہو گئی ہیں۔

ہندوستانی عورتوں کا یہ "مردانہ پن" صرف لباس ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ وہ کردار کے لحاظ سے بھی مرد بنتی چلی جا رہی ہیں، چنانچہ ہندوستانی عورتوں کے مردانہ پن کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حال ہی میں لاہور کے ایک "کمترین شوہر" نے، لگائیوں کی طرح منہ بسورتے ہوئے اپنی زوجہ محترمہ کے خلاف ایک استغاثہ دائر کیا ہے جس کا لب لباب یہ ہے:۔

حضور میں کمترین شوہر، بیوی سے تنگ آچکا ہوں، یہ جب چاہتی ہے میری مرمت کر ڈالتی ہے۔ اگر تنخواہ مجھ کو ایک دن بھی دیر سے ملتی ہے تو یہ دفتر میں آکر بُری طرح میری مٹی پلید کرتی ہے اور اب اس نے مجھے قتل تک کی دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں لہذا استدعا ہے کہ اس مردمار نی عورت سے مجھے بچایا جائے اور میری حفاظت کا انتظام کیا جائے۔

زمانہ کا انقلاب دیکھئے کہ کسی زمانہ میں تو بیویاں شوہروں کے ظلم کی شکایتیں کیا کرتی تھیں اور اب بیچارے شوہروں کی بیویوں کے ہاتھوں مٹی پلید ہو رہی ہے۔

ادبِ لطیف

آنکھوں ہی آنکھوں میں

(از جناب چاند شرما جرنلسٹ شملہ)

جب میری آنکھیں تمھاری حسین آنکھوں کو دیکھتی ہیں تو مجھے یوں معلوم دینے لگتا ہے کہ جیسے یہ آنکھیں دو دوا ہیں جن میں سے پریم کی دیوی جھانک رہی ہو اس وقت مجھے یوں معلوم دینے لگتا ہے کہ میں تمھاری ان آنکھوں کو سالوں سے، صدیوں سے جانتا ہوں اور اُن میں پریم کا سنسار دیکھتا رہا ہوں، جہاں ہمیشہ بہار رہی ہے۔ اور ہمیشہ شباب کا ہی راج رہتا ہے۔ تمھاری دو چمکدار آنکھیں اتنی روشن اور تیز ہیں کہ وہ ہمیشہ میرے من مندر میں دو دیپکوں کی طرح روشن رہتی ہیں اور میرے من مندر میں اُجالا رہتا ہے، کتنی ہی بار تنہائی میں مجھے تمھاری وہی دو آنکھیں دکھائی دی ہیں اور کتنی ہی بار سپنوں میں میں نے تمھارے دو سُندر نین جھلملاتے ہوئے دیکھے ہیں واقعی تمھاری آنکھیں کتنی روشن اور سُندر ہیں۔ جو ہمیشہ میرے سامنے ناچتی رہتی ہیں اور نہ معلوم خاموش زبان میں مجھ سے کیا کیا کچھ کہتی رہتی ہیں' آہ یہ دو حسین آنکھیں

افسانہ (بقیہ صفحہ ۴)

اچھا آج میں تمھیں ہار گوندھ کر دیتی ہوں، شہزادی نے عمدہ عمدہ کھلے ہوئے پھول چنے، اور پھولوں سے لدے ہوئے درختوں کے نیچے بیٹھ کر ایک ہار گوندھا اور بوڑھے کو دے دیا۔

بوڑھا شام ہوتے ہی شہزادے کے محل میں جا پہنچا اس کی بیوی زرتار لباس پہنے بیٹھی تھی، اس کے دوپٹہ میں جگہ جگہ ستارے ٹکے ہوئے تھے جو موم بتیوں کی تیز روشنی میں جھلملا رہے تھے،

چڑیمار نے ہار شہزادے کی خدمت میں پیش کیا وہ اسے دیکھ کر کچھ سوچنے لگا اور بیوی کے گلے میں ڈالنے کے بجائے ہار اس نے خود ہی پہن لیا۔ بیوی شہزادے کی اس عجیب حرکت پر بہت حیران ہوئی، اُس نے پوچھا کیا پھولوں کی مہک بہت بھاگئی آپ کو؟

"ہاں!" وہ ایک ٹھنڈا سانس لیکر بولا، اِن میں محبت کی بُو ہے،

اس کی پلکوں پر آنسوؤں کے شفاف قطرے لرزتے ہوئے دیکھے گئے اس نے مالی کو قریب بلا کر کہا۔ روز ایسا ہی ایک ہار لایا کرو، تمھیں بہت سی اشرفیاں ملا کریں گی۔

مالی شہزادی کے باغ میں پہونچا، مگر آج یہاں ہر طرف سناٹا تھا۔ باغ کے پھول مُرجھائے ہوئے تھے اور درختوں کی شاخیں رو رہی تھیں۔

شہزادی کل شام کو ہچکیوں کی بیماری میں مرچکی تھی، مالی نے بد دلی کے ساتھ ہار بنایا جب اُس نے یہ ہار شہزادے کو دیا تو اس کی چتون پر بل پڑگئے اس نے بگڑ کر کہا:۔

مالی آج پھولوں میں خوشبو نہیں ہے۔

مالی کے ہونٹ کانپنے لگے اس کی آواز بند ٭

عالمِ نسواں

شادی نہ کرنے والی لڑکیو!

(از زبیدہ سلطان صاحبہ)

یہ بات میرے علم میں آئی ہے کہ کچھ لڑکیوں کو یہ خبط سوار ہو گیا ہے کہ شادی نہیں کرنی چاہئے، اچھا بھئی شادی نہ کی جائے تو پھر زندگی کس طرح کاٹی جائے؟ جب ان لڑکیوں سے یہ سوال دریافت کیا جاتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ ہم نے پڑھ لکھ لیا ہے نوکری کر کے گزارہ چلالیں گے۔

خوب! تو گویا صرف گزارہ چلانے کیلئے شادی ہوا کرتی ہے۔ اس قسم کی لڑکیوں سے جب یہ کہا جائے کہ اگر عورت صرف روٹی کپڑے کا بندوبست ہو جانے سے آرام اور اطمینان سے زندگی گزار لیا کرتی تو یہ بادشاہوں، راجاؤں، نوابوں، رئیسوں اور امیروں کبیروں کی لڑکیاں ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھی رہا کرتیں۔ مثل مشہور ہے کہ بیٹی ایسا پرایا دھن ہے کہ بادشاہ بھی ساری عمر اسے اپنے پاس نہیں بٹھا سکتا۔

شادی نہ کرنے والی لڑکیوں سے جب یہ بات کہی جاتی ہے تو وہ چپ رہ جاتی ہیں اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا۔

جن لڑکیوں نے شادی نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے، میں ان سے دردمندانہ طور پر درخواست کرونگی کہ وہ اپنے اس بچکانہ فیصلے پر نظر ثانی کریں۔ نظر ثانی کیا اس فیصلے کو کالعدم کر دیں، اپنی جوانیوں پر رحم کھائیں اور اس مہلک ارادے سے باز آئیں۔ ایک عورت کے لئے یہ ارادہ زہر ہے اور زہر بھی قاتل۔

کچھ لڑکیوں کے خطوط میرے پاس ہیں جنھوں نے اپنے ان خطوں میں شادی نہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ میں نے ان ہی کے لئے خاص طور پر یہ مضمون لکھا ہے۔ اس مضمون میں میں نے ایسی باتیں لکھنے سے جان بوجھ کر پرہیز کیا ہے جو شریف لڑکیوں کے کانوں تک نہیں پہنچنی چاہئیں۔ مجھے وہ باتیں معلوم تو ہیں مگر میں کہنی نہیں چاہتی، بس تم لڑکیاں میری اس بات پر یقین کر لو کہ جو راستہ تم اختیار کرنا چاہتی ہو یہ تباہی کے گڑھے کی طرف جاتا ہے، میں نے تمھیں بات بتادی۔ اب بھئی مانو نہ مانو، یہ تمھیں اختیار ہے۔

---

۴ سوچنا کہ جب ان اداکاروں کو کام کرنے کے لئے میدان ہی نہیں ملے گا تو ان پر لاکھوں روپیہ برباد کرنے سے فائدہ۔ اس کے برخلاف امریکہ کی حالت یہ ہے کہ وہاں سب سے زیادہ افسانہ پر زور دیا جاتا ہے۔ افسانوں پر غور کرنے کے لئے پورا بورڈ بیٹھتا ہے۔ جب افسانہ کی جانب سے اطمینان ہو جاتا ہے تب کہیں اداکاروں اور ڈائرکٹروں کی فکر کی جاتی ہے۔ امریکہ کے فلمساز افسانہ کے حصول کے لئے کس قدر فراخ حوصلگی کا ثبوت دیتے ہیں، اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مختصر سے دو صفحے کے افسانہ کے لئے یہ نہایت آسانی کے ساتھ ایک لاکھ ڈالر سے لے کر پانچ لاکھ ڈالر تک صرف کر دیتے ہیں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ ہندوستان کے فلمساز اداکاروں کی شہرت اور مقبولیت سے فائدہ نہ اٹھائیں اُن کو ضرور اُن سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے لیکن بڑے اداکاروں کی شہرت اسی وقت فلمسازوں کیلئے مفید ثابت ہو سکتی ہے جب کہ اداکاروں کو صحیح ماحول میں اور صحیح کردار میں پیش کیا جائے۔

فلمساز اگر افسانہ کے معیار کو اُبھارنا چاہیں تو کچھ دشوار نہیں۔ لیکن یہ افسانہ کی جانب سے قطعی لاپرواہ ہیں اور جب تک یہ افسانہ کی اہمیت کو نہیں سمجھیں گے بڑے سے بڑے اداکاروں کی فلمیں بھی ناکام ہوتی چلی جائیں گی۔

بچوں کی دنیا

دوبئی کے غوطہ خور

خلیج فارس میں عرب کے کنارے بندر عباس سے کوئی ۹۰ میل کے فاصلے پر دوبئی واقع ہے یہاں ۵۰ فی صدی سے زیادہ ایرانی آباد ہیں، یہ لوگ زیادہ تر تجارت پیشہ ہیں، تھوڑے سے ایران کے بلوچ بھی ہیں۔ یہ زیادہ تر محنت مزدوری کرتے ہیں، اُن کی اصل زبان بلوچی ہے جو مکران میں بولی جاتی ہے، ان کے علاوہ اور سب عرب ہیں۔ انکی گزر اوقات زیادہ تر موتی نکالنے پر ہے۔

موتی نکالنے کا کام عام طور پر جون سے شروع ہوتا ہے اور اکتوبر کے آخر میں بند کر دیا جاتا ہے۔ رمضان کے مہینے میں یہ لوگ کام نہیں کرتے، رمضان گرمیوں میں پڑجاتے تو یہ مہینہ ختم کرنے کے بعد موتی نکالنے کا کام شروع کرتے ہیں۔ موتی نکالنے کو یہاں غواصی کہتے ہیں اور موتی نکالنے والا غواص کہلاتا ہے۔

گرمیوں کے شروع میں یہ لوگ بڑی بڑی کشتیوں میں کھانے پینے کا سامان لے کر غواصی کے لئے نکل جاتے ہیں اور چار پانچ مہینے کے بعد لوٹ کر آتے ہیں۔ اگر موتی کافی مقدار میں نکل آئے یا کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا یا کشتیوں کی مرمت کی ضرورت پڑگئی تو پہلے بھی آجاتے ہیں۔

یہ کشتیاں چھوٹی بڑی سبھی طرح کی ہوتی ہیں اور ان میں ۲۰ سے لے کر ۸۰ تک آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ بڑی کشتیاں کافی بڑی ہوتی ہیں اور ان میں اچھی خاصی گنجائش ہوتی ہے۔ ان کشتیوں کو یہ لوگ جہاز کہتے ہیں۔ یہ کشتیاں یا جہاز خود ہی بناتے ہیں۔ لکڑی ملیبار سے آتی ہے۔

غواص جب گرمیوں کے آخر میں اپنی کشتیوں پر واپس آتے ہیں تو اسے یہاں قفال کہتے ہیں۔ آج کل یہاں قفال کے دن ہیں۔ کل سے غواصوں کی کشتیاں واپس آرہی ہیں۔ بڑی کشتیوں میں چھوٹی چھوٹی توپیں بھی ہوتی ہیں، کشتی والے دوبئی پہونچتے ہی ایک ایک توپ داغتے ہیں۔ یہ گویا یہاں پہونچنے کا اعلان ہے۔ کل دن بھر وقتاً فوقتاً توپیں چلتی رہیں، رات بھی یہی حال رہا۔ جہازوں پر سب کے جداگانہ جھنڈے بھی لہراتے ہیں۔ اب دو تین دن یہ جہازوں کا سامان اور پردے وغیرہ نکالیں گے اور سیپیوں میں سے موتی نکال کر فروخت کریں گے۔ پھر نو دس دن تک نئے نئے کپڑے بدل کر بازاروں میں گھومیں پھریں گے۔ اِن دنوں بازاروں میں خوب رونق اور چہل پہل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد سب تتر بتر ہو جائیں گے کیونکہ یہ سب لوگ دوبئی کے نہیں ہیں۔ کچھ لوگ پاس کے دیہات کے بھی ہیں۔

جہاز کے مالک کو ناخدا کہتے ہیں، انھیں موتیوں کی قیمت کا آدھا حصہ دینا پڑتا ہے، کچھ حصہ یہاں کے رئیس یعنی شیخ دوبئی کو بھی دیا جاتا ہے، باقی آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔

٭ ہو گئی، اس نے بھیگی ہوئی آنکھوں سے شہزادے کی طرف دیکھا اور ایک آہ کھینچکر زمین پر بیٹھ گیا ٭

پردۂ فلم

اداکاروں کی شہرت

(از جناب ایاز دہلوی)

اس ایک سال کے اندر ایک دو نہیں بلکہ درجنوں ایسی تصویریں قطعی ناکام ہو چکی ہیں جن میں بہترین اداکاروں نے کام کیا ہے۔ اچھے اداکاروں کی تصویروں کی اس ناکامی پر جناب ایاز صاحب دہلوی نے ذیل کے مضمون میں روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ اچھے اداکاروں کی تصویریں کیوں ناکام ہوتی ہیں اور ان کو ناکامی سے کیونکر بچایا جا سکتا ہے:۔

یہ خیال بالکل غلط ہے کہ جن تصویروں میں مشہور اداکاروں کو پیش کیا جائے گا وہ ضرور کامیاب ہوں گی، چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ گزشتہ ایک سال کے اندر درجنوں ایسی تصاویر قطعی ناکام ہو چکی ہیں جن میں ہندوستان کے بہترین اداکاروں نے کام کیا ہے۔ آپ کو یہ معلوم کر کے اور بھی زیادہ حیرت ہوگی کہ مشہور اور بڑے اداکاروں کی یہ تصویریں معمولی اور ادنیٰ درجہ کی تصاویر کی برابر بھی پسند نہیں کی گئیں۔

اچھے اداکاروں کی تصاویر کی ناکامی نے اس بات کو بالکل ثابت کر دیا ہے کہ ایک فلم میں صرف اداکار ہی ضروری چیز نہیں ہے بلکہ اداکار کے علاوہ اگر دوسری خصوصیات کے اعتبار سے تصویر کمزور ہو تو تصویر کا اُبھرنا قطعی ناممکن ہے۔

اچھے اداکاروں کی تصویر کی سو فیصدی ناکامی پر اگر گہری اور تنقیدی نظر ڈالی جائے تو پتہ چلے گا کہ ان تصاویر کی ناکامی کا بڑا سبب یہ ہے کہ ان کو نہایت ہی ارزاں اور سستے افسانوں پر تیار کر لیا گیا ہے، اور اس بات کا قطعی خیال نہیں رکھا گیا کہ مشہور اداکاروں کی حیثیت کے مطابق افسانہ حاصل کیا جائے۔

فلمی صنعت سے جس شخص کو ذرہ برابر بھی لگاؤ حاصل ہے وہ یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ فلم کی تیاری میں افسانہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اگر افسانہ کمزور ہے تو بہترین کاسٹ، بہترین ڈائرکشن۔ بہترین موسیقی۔ بہترین صدا بندی اور بہترین فوٹوگرافی کے باوجود بھی تصویر ناکام ثابت ہوتی ہے۔

ذرا غور فرمائیے کہ جب کسی افسانہ میں اداکاروں کا کردار صحیح طریقہ پر پیش نہیں کیا جائیگا اور مکالمے چست اور مناسب نہیں ہوں گے تو بہتر سے بہتر اداکار اپنے فنی جوہر کیا دکھا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر افسانہ بے معنی ہے تو ڈائرکٹر کے لئے یہ کیونکر ممکن ہے کہ افسانہ کے ماحول کو تبدیل کر کے رکھدے اور بے جان افسانہ کو جاندار بنا دے۔

یہ حقیقت ہے اور اس حقیقت سے کسی طرح بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ افسانہ سے زیادہ "فلم" میں کسی چیز کو اہمیت حاصل نہیں۔ اگر افسانہ کمزور ہے تو بہترین کاسٹ اور لاکھوں روپیہ برباد چلا جاتا ہے۔

ہندوستان کی فلمی صنعت کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ ہندوستان میں افسانہ کو آخری اور نہایت ہی معمولی چیز خیال کیا جاتا ہے۔ اور فلمسازی اپنی تمام تر توجہ یا تو مشہور اداکاروں کے حاصل کرنے پر صرف کر دیتا ہے، یا اچھے گانے والوں کی تلاش میں برباد کر دیتا ہے مگر یہ نہیں ۴

اقوال زریں

بدمعاشوں پر رحم کرنا نیکوں اور شریفوں پر ظلم کرنا ہے۔

اگر تم کمینوں کے ساتھ میل جول رکھوگے اور ان پر مہربانی کروگے تو وہ تمھاری حمایت سے بدمعاشی اور ظلم کریں گے اور تم کو ان کے گناہوں میں حصہ دار بننا پڑے گا۔

وہ راز جو تم پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو کسی پر ظاہر مت کرو۔ اپنی بات کو جتنا پوشیدہ رکھ سکتے ہو اتنا دوسرا ہرگز نہیں رکھ سکے گا۔

جو کمزور دشمن کو حقیر سمجھتا ہے وہ اس کے موافق ہے جو آگ کی چھوٹی چنگاری کی پرواہ نہیں کرتا۔ اگر تم میں طاقت ہے تو دیر نہ کرو اور آگ کو آج ہی بجھادو کیوں کہ جب وہ خوب روشن ہوجائے گی تو بڑا نقصان کرے گی اور خاک سیاہ کردے گی۔

مہاتما جی کی رہائی کے لئے اپیل

نئی دہلی ۱۶ جولائی تمام مذاہب کی کانفرنس کے سکریٹری مسٹر ڈاکٹر ایم۔ کے ڈاور نے مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کو ایک تار بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ تمام مذہب کی کانفرنس آپ سے اپیل کرتی ہے کہ آپ گاندھی جی کو فوراً رہا کردیں کیونکہ ملک میں قحط کے باعث لاکھوں آدمی بھوک سے پریشان ہیں اور اسوقت کوئی بھی لیڈر ایسا نہیں ہے جو انکی مدد کرسکے۔

موج تبسم

فریڈرک:۔ اس لڑکی کی طرف دیکھئے کہ مردوں کی طرح لباس پہنے ہوئے ہے، مجھے تو اچھا نہیں لگتا، میں اسے بیوقوف کہتا ہوں۔

ٹالر:۔ معاف کرنا وہ میرا لڑکا ہے۔

فریڈرک:۔ میں نادم ہوں، مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ اس کے والد ہیں۔

ٹالر:۔ نہیں نہیں جناب میں تو اس کی والدہ ہوں۔

ماسٹر:۔ (لڑکوں کو سائینس پڑھاتے ہوئے) لڑکو! گرمی میں چیسزیں پھیلتی ہیں اور سردی میں سُکڑتی ہیں۔

ایک لڑکا:۔ ہاں جناب جیسے گرمی کا دن پندرہ گھنٹے کا ہوتا ہے اور سردی میں ۹ گھنٹے کا۔

ماں:۔ بیٹا پڑھنے جایا کرو میں تیری شادی کردوں گی اور ایک دولھن لادوں گی۔

بیٹا:۔ (ماں سے) ماں جب تم نے پڑھا تھا تب کی تمھاری دُلھن کہاں ہے؟

مسٹر وِنڈل ولکی

واشنگٹن ۱۶ جولائی مسٹر ونڈل ولکی نے دوران انٹرویو میں کہا کہ سنہ ۱۹۴۴ء میں امریکہ کے صدر کا جو انتخاب ہوگا اس کے لئے میں اُمیدوار کھڑا ہوں گا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ پچھلے صداراتی انتخاب میں مسٹر ولکی پریذیڈنٹ روز ویلٹ کے مقابلہ پر کھڑے ہوئے تھے۔

دلچسپ معلومات

اگر دور کی چیزیں پہلے سے زیادہ صاف معلوم ہونے لگیں اور کچھ قریب بھی معلوم ہوں تو سمجھو کہ تھوڑی دیر میں مینھ ضرور برسے گا۔

جگنو کے کیڑوں کی چمک آندھی اور طوفان سے ذرا دیر پہلے بڑھ جاتی ہے۔

"ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ" جو کہ نیویارک میں ہے دنیا کی بلند ترین عمارت ہے یہ ایک سو دو منزلہ عمارت ہے۔

ہندوستان میں بنگلہ زبان کا سب سے پہلا اخبار سراسپور سے ۳۱ مئی سنہ ۱۸۲۸ء کو شائع ہوا۔

ہندوستان کی ہاکی ٹیم دنیا کی بہترین ہاکی ٹیم ہے۔

فوٹوگراف (عکسی تصاویر) بنانے کا آلہ ۱۸۳۹ء میں فرانس کے مسٹر ڈاگرے نے ایجاد کیا۔

بارود سے اُڑنے والا ڈائنامیٹ ملک سوڈان کے ایک شخص مسٹر نوبل نے سنہ ۱۸۶۷ء میں ایجاد کیا۔

بائسکوپ میں دکھانے والی فلم کی ابتدا سنہ ۱۸۸۳ء میں امریکہ کے ماہر ایسٹ مین صاحب نے کی۔

چیچک ،، بعضہ کا ٹیکہ اور اس کی ابتدا جرمنی کے مشہور ڈاکٹر جیبز نے سنہ [illegible] میں کی۔

افسانہ

ہار

{از جناب کوثر چاندپوری}

بوڑھا صیاد صبح سے شام تک شاہی محل کے سامنے والے باغ میں اپنا پھٹا پُرانا جال لئے گھومتا رہتا، شہزادی اس سے پوچھتی، تم کیا کر رہے ہو؟

سرکار میں بولنے والی ایک خوبصورت مینا کی تلاش میں ہوں وہ کہتا۔

مینا کی تلاش میں؟

ہاں شہزادی مینا کی تلاش میں!

کیا کروگے تم مینا کو؟

میں اسے دوسرے شہر میں لے جاکر وہاں کے نوجوان شہزادے کے ہاتھ فروخت کروں گا"

دوسرے شہر کا شہزادہ!

اس نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو مٹکا کر سوال کیا، شہزادہ کیا کرے گا مینا کو؟

معلوم نہیں سرکار! مجھے اس سے کیا غرض! وہ مینا کو کیا کرے گا، اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے بولنے والی کوئی خوبصورت مینا پکڑ لاؤگے تو دس اشرفی انعام دیا جائے گا،

دس اشرفی؟

ہاں سرکار! دس اشرفیاں بہت ہوتی ہیں ان سے میں اپنے اور اپنے بال بچوں کے کپڑے بناؤں گا۔ اور ایک نیا جال مول لوں گا اس پھٹے ہوئے جال میں سے پرند نکل بھاگتے ہیں۔

اچھا میں تمھیں بولنے والی خوبصورت مینا دیتی ہوں۔

وہ دوڑ کر اپنا طلائی پنجرہ اُٹھالائی اور جلدی جلدی کہنے لگی، لو یہ مینا لے جاؤ، شہزادہ ضرور اسے پسند کرلے گا اور تمھیں انعام مل جائے گا، بوڑھے صیاد نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے مینا لے لی اور خوشی کے لمبے لمبے سانس لیتا ہوا چلا گیا۔

شہزادے نے مینا کو بہت پسند کیا اُس کی آواز بہت اچھی معلوم ہوئی جب وہ "شہزادی" شہزادی، ملکہ، ملکہ کی رٹ لگاتی شہزادے کی خوبصورت پیشانی پر پسینہ آجاتا، اُس کا دل دھڑکنے لگتا، شہزادی کون شہزادی۔

ملکہ! میرے دل کی ملکہ!

میں اسی شہزادی کو یہ مینا تحفۃً بھیجوں گا، شہزادہ نے بڑے اہتمام سے چاندی کا پنجرہ بنوایا اس میں قیمتی جواہرات جڑوائے اور مینا کو پنجرے میں بند کرکے شہزادی کے پاس بھیج دیا، شہزادی اپنی مینا کو دیکھ کر باغ باغ ہوگئی۔ وہ بے اختیاری کے ساتھ چلّائی، میری مینا!

مینا بولی، شہزادی، شہزادی، ——

ملکہ، ملکہ، شہزادی نے دھڑکتے ہوئے دل اور بھیگی ہوئی پیشانی کے ساتھ دوسرے شہر کے شہزادہ کا یہ تحفہ قبول کرلیا۔

ایک دن وہی بوڑھا صیاد پھر شہزادی کے باغ میں جال لگائے تاک میں بیٹھا تھا، شہزادی نے پوچھا کیا انعام کی رقم خرچ ہوگئی وہ بولا ہاں سرکار وہ اشرفیاں میں نے خرچ کردیں، آج شہزادے نے پھر وہی فرمائش کی ہے، اگر ویسی ہی مینا اب کے

اچھا یہیں ٹھہرو!

شہزادی محل میں گئی اور وہی قیمتی پنجرا اُٹھالائی، جس میں شہزادے نے مینا بند کرکے بھیجی تھی، چڑیمار پنجرہ دیکھ کر بہت خوش ہوا، شہزادی نے مینا اُسے دیتے ہوئے کہا، لو یہ مینا لے جاؤ تمھیں دس اشرفیاں اور مل جائیں گی۔

صیاد نے خوشی خوشی مینا لے لی اور لمبے لمبے سانس لیتا ہوا چلا گیا۔

شہزادے نے مینا کو غور سے دیکھا، اُس نے شہزادی، شہزادی کی صدائیں بلند کیں، شہزادہ مسکرا کر بولا، میں تجھے جلد شہزادی کے پاس بھیجدونگا، یقیناً تیری شہزادی بہت خوبصورت ہے خوبصورت اور دلفریب!

میں بند کرکے شہزادہ کے پاس بھیجدیا، شہزادی کو یہ تکرار اچھی معلوم ہوئی اس نے سوچا، دوسرے شہر کا شہزادہ ضرور اس سے محبت کرتا ہے، اِسی لئے وہ دس اشرفیوں میں صیاد سے مینا مول لے کر اسے بھیجدیتا ہے، میں بھی اس سے محبت کروں گی، ضرور وہ نوجوان اور حسین شہزادہ میری محبت کے لائق ہے!

اگلے دن صیاد پھر ایک نیا جال کاندھے پر رکھے پانی سے بھری ہوئی نالیوں کے کنارے کنارے چلتا ہوا نظر آیا، شہزادی نے بلاکر پوچھا اب کیا چاہتے ہو؟ دوبارہ شہزادے نے جو انعام دیا تھا وہ بھی خرچ ہوگیا۔

وہ بولا، ہاں سرکار، وہ بھی صرف ہوگیا، میرے بچے بہت ہیں ادھر شہزادے نے پھر حکم دیا ہے کہ اس مرتبہ ایک ویسی ہی مینا لے آؤ جیسی پہلے لائے تھے تو بیس اشرفی انعام ملے گا۔

بیس؟ شہزادی نے تعجب سے پوچھا۔

ہاں شہزادی بیس، شہزادہ ایک اور ملک کی شہزادی کو چاہتا ہے۔

وہ بولنے والی خوبصورت مینا اُسے نذر کے طور پر بھیجیگا۔

شہزادہ محبت کرتا ہے تمھیں کیونکر معلوم ہوا؟ شہزادی نے اشتیاق کے ساتھ پوچھا۔

مجھے کیا شہر کے سب آدمیوں کو معلوم ہے، وہ سونے، جواہرات، بیش قیمت پنجرے بنوا کر مینائیں شہزادی کے پاس بھیجدیتا ہے۔

اور شہزادی بھی اُسے کچھ بھیجتی ہے؟

شہزادی کو اس سے محبت ہی کب ہے، اگر ہوتی تو وہ بھی ضرور کچھ نہ کچھ بھیجتی،

نہیں نہیں ایسا نہیں ہوسکتا، شہزادی بھی اس سے محبت کرتی ہے وہ ہوگا بھی تو بہت خوبصورت!

کیوں نہیں وہ بڑا اسجیلا جوان ہے!

اچھا میں آج بھی تمھیں ایک مینا دیتی ہوں شہزادہ ضرور اُسے پسند کرلے گا۔

صیاد مینا لے کر چلا گیا، اور پھر کبھی اسے شہزادی کے باغ میں نہ دیکھا گیا، شہزادی نے بہت انتظار کیا کہ شہزادہ اُسے طلائی پنجرہ میں مینا بند کرکے بھیجے گا، بولنے والی خوبصورت مینا، لیکن اسکی یہ اُمید پوری نہ ہوئی۔

وہ روز صبح سے شام تک باغ کی بل کھاتی ہوئی نالیوں کو جن میں شفاف پانی رسیلے نغموں کی طرح بہتا رہتا تھا دیکھا کرتی، شاید وہ بڈھا صیاد مینا کی تلاش میں آیا ہو مگر صیاد اب شہزادی کے باغ کا راستہ ہی بھول گیا تھا، وہ ادھر آتا ہی نہ تھا۔

بہت دنوں کے بعد وہ صیاد جس کی پلکیں بھی اب سفید ہوگئی تھیں ایک روز شہزادی کے باغ میں آہستہ آہستہ لکڑی ٹیکتا ہوا داخل ہوا اور گلاب کے بڑے بڑے پھول توڑ کر ڈلیا میں جمع کرنے لگا، گلاب، بیلا، چنبیلی، سب ہی قسم کے پھول اس کی ڈلیا میں بھرے ہوئے تھے، شہزادی نے صیاد کو دیکھا اور قریب آکر پوچھا کیا آج تمھیں مینا نہیں چاہیئے؟

نہیں سرکار! اب میں چڑیاں نہیں پکڑتا!

اور کیا کرتے ہو؟

ہار بناتا ہوں" اچھے اچھے مہکتے ہوئے پھول اکٹھے کرکے ہار گوندھتا ہوں اور شہزادے کو دے آتا ہوں، وہ ایک ہار کی قیمت دس اشرفی دیتا ہے!

اچھا دس اشرفی!

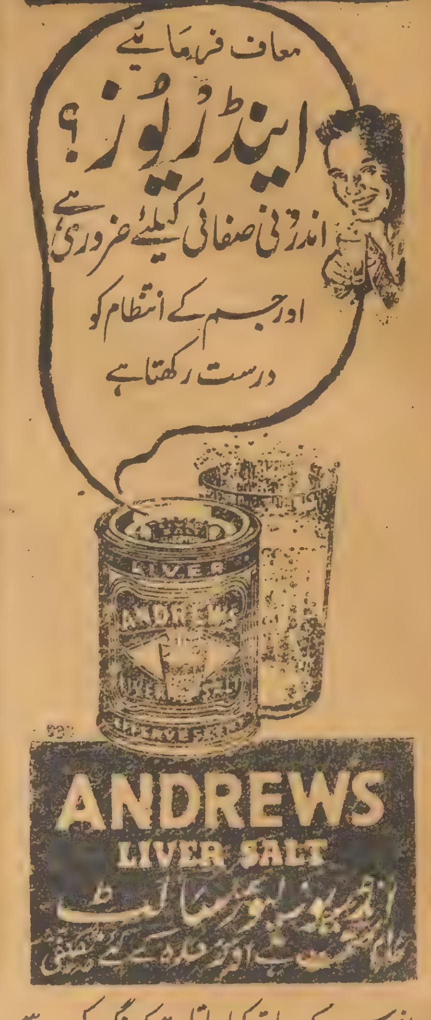
ہاں سرکار!

اتنا قیمتی ہار شہزادہ کیا کرتا ہے؟

اپنی حسین بیوی کے گلے میں ڈال دیتا ہے!

اور اب تمھارا شہزادہ کسی شہزادی سے محبت نہیں کرتا۔

نہیں سرکار! اب وہ کسی شہزادی کو تحفہ نہیں بھیجتا، اس نے آخری مینا جس شہزادی کو بھیجی تھی وہ اب اس کی بیوی بن چکی ہے۔ وہ اپنی بیوی کو روز ایک عمدہ ہار پہناتا ہے اور ایک ہار پر دس اشرفیاں انعام دیتا ہے۔



اٹلی کی راجدھانی خالی ہونے لگی!

لنڈن-۲۱ جولائی۔ سسلی کی تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اٹلی کے اہم فوجی اڈہ کٹانیا پر میدانی اور ہوائی حملوں کے علاوہ سمندری حملہ بھی شروع ہو گیا ہے اور فوجی ٹھکانہ کو بچانے کے لئے جرمن اور اطالوی فوجیں بڑا سخت مقابلہ کر رہی ہیں اور وہ جوابی حملہ بھی کر رہی ہیں مگر اب تک ان کے تمام جوابی حملے پسپا کر دئے گئے ہیں۔ ان حملوں میں وہ چھاتہ فوج استعمال کر رہے ہیں ایک برطانی کروزر نے کٹانیا پر بڑے زور شور سے گولہ باری کی جس سے ریلوے لائن کی چھت پھٹ گئی۔ توپوں کے اڈہ پر بھی گولے برسائے۔ اینا کے اہم شہر پر کنیڈا اور امریکہ کی فوجیں دو طرف سے بڑھ رہی ہیں اور کنیڈا کی فوج اس کے اتنی قریب پہونچ گئی ہے کہ اس پر ۴ توپیں گولہ باری کر سکتی ہیں اس سے دس میل پچھم کو سانٹا کٹرینہ پر امریکی فوجیں برابر بڑھ رہی ہیں اور ممکن ہے کہ اس پر ابتک انکا قبضہ بھی ہو گیا ہو۔ روم کو اتحادی ہوائی جہازوں کی بمباری سے بڑا سخت نقصان پہونچا ہے۔ شہر سے ہزاروں آدمی باہر جانے شروع ہو گئے ہیں۔

منبع الطب کالج کی منیجنگ کمیٹی کا اہم جلسہ

۱۳ جولائی ۱۹۴۳ء کو منبع الطب کالج لکھنؤ کی مجلس انتظامیہ کا ایک اہم جلسہ ٹھیک ۵ بجے شام زیر صدارت عالیجناب مولانا حافظ حاجی محمد عتیق میاں صاحب فرنگی محلی منعقد ہوا اور حسب ذیل تجاویز باتفاق آرا پاس ہوئیں:۔

ریزولیوشن نمبر ۱۔ منبع الطب کالج لکھنؤ کی مجلس انتظامیہ کا یہ جلسہ جناب حکیم مولوی محمد ہادی رضا خاں صاحب ماہر پرنسپل کالج کی اچانک وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و ملال کا اظہار کرتا ہے اور ان کی وفات کو فن طب کے لئے ناقابل تلافی نقصان سمجھتا ہے۔ یہ جلسہ حکیم صاحب مرحوم کے عظیم الشان قومی و طبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے پسماندگان کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور صمیم قلب سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی رُوح کو جنت الفردوس میں اعلیٰ رتبہ عطا فرمائے اور حکیم صاحب مرحوم کی زندہ یادگار و مفید ترین طبی درسگاہ منبع الطب کالج لکھنؤ کو تا قیامت قائم رکھے۔

ریزولیوشن نمبر ۲۔ حکیم مولوی حبیب رضا صاحب ساہر نے تحریک کی کہ حکیم مولوی سید احمد صاحب تعلقدار کو سکریٹری شپ کے لئے تجویز کیا جائے، اور جناب خواجہ وحید الدین صاحب نے اس کی تائید کی لہذا جناب حکیم مولوی سید احمد صاحب اکثریت سے سکریٹری کالج منتخب ہوئے۔ دوسری تجویز خواجہ وحید الدین صاحب نے کہ محمد صابر رضا صاحب صابر کو جوائنٹ سکریٹری کے لئے تجویز کیا جائے اور جناب سید احتشام علی صاحب ایڈوکیٹ نے اس کی تائید کی لہذا باتفاق آرا انتخاب عمل میں آیا۔

ریزولیوشن نمبر ۳۔ جناب خواجہ وصی الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر نے تجویز کیا کہ پرنسپل شپ کے لئے حکیم مولوی محمد عبد الحلیم صاحب تجویز کئے جائیں، اور مولوی سید احمد صاحب نے اس کی تائید کی۔ لہذا اکثریت سے حکیم عبد الحلیم صاحب پرنسپل کالج منتخب ہوئے۔

آئینہ کانپور

ضروری اطلاع

اناج کے راشن کارڈ

(مسٹر مظہر عزیز صاحب سول ڈیفنس مجسٹریٹ حلقہ انور گنج نے مندرجہ ذیل نوٹس پبلک کی اطلاع کے لئے شائع کیا ہے:۔)

انور گنج ایریا کے باشندوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ گورنمنٹ نے ۳۰ ماہوار آمدنی رکھنے والی عام پبلک، ۵۰ ماہوار رکھنے والے سرکاری ملازمان کے لئے چاول اور آٹے کی دکانیں کھلوائی ہیں جہاں سے اُن کو کارڈ شناخت دکھانے پر بازار کے نرخ سے سستا چاول اور آٹا ملے گا۔ کارڈ شناخت تقسیم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل فوڈ آفس قائم کئے گئے ہیں:۔

(۱) میونسپل اسکول بانسمنڈی، نزد تھانہ انور گنج۔

(۲) ہندو یتیم خانہ لاٹوش روڈ۔

(۳) میونسپل اسکول، ہمیر پور روڈ، جوہی خرد۔

(۴) [illegible] باغ نزد سودیشی کاٹن مل، جوہی کلاں۔

مذکورہ بالا آمدنی رکھنے والوں کو چاہیئے کہ اپنے قریب ترین فوڈ آفس سے کارڈ شناخت لے لیں۔ جن لوگوں کا کارڈ شناخت تیار نہ ہوا ہو اُن کو چاہیئے کہ ایریا کنٹرول سنٹر۔ انور گنج، مقابل سکھ گردوارا۔ پان دریبہ لیوس لانڈر روڈ" میں عرضی دے کر اپنا کارڈ شناخت تیار کروالیں۔ کارڈ شناخت پر اُس دوکاندار کا نام لکھا ہوگا جہاں سے جنس ملے گی۔

انور گنج کے دوکانداروں کا نام اور پتہ ذیل میں درج ہے:۔

(۱) محمد مجتبیٰ۔ دکان نمبر ۹۰/۱۶۴ پان دریبہ لیوس لانڈر روڈ افتخار آباد۔

(۲) چودھری محمد امین قمر الزماں بلڈنگ لاٹوش روڈ۔

(۳) حاجی اشتیاق احمد کلام احمد۔ دکان نمبر ۱۱/۹۷ لاٹوش روڈ۔

(۴) عبد المجید۔ دکان نمبر ۱۱/۷۹ لاٹوش روڈ۔

(۵) جگدیش نراین مصرا۔ لچھمی پُروا۔

(۶) منی رام ادستھی۔ جوہی خرد۔

(۷) رام پرشاد ترپاٹھی نمبر ۱۴/۸۳۸ جوہی خرد

(۸) رجب علی۔ جوہی کاپل۔

(۹) حاجی عبد الغفار باقر گنج۔

(۱۰) رادھے لال۔ دکان نمبر ۱۶۰ بابو پُروا۔

ان دکانوں پر آٹے کا نرخ ساڑھے تین سیر فی روپیہ اور چاول کا نرخ ڈھائی سیر فی روپیہ ہے۔

نوٹ:۔ کارڈ شناخت کی کوئی قیمت نہیں لی جاتی، اگر کوئی کلرک یا سرکل وارڈن وغیرہ قیمت طلب کرے تو فوراً ہمارے پاس رپورٹ ہونی چاہیئے۔

ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات

لنڈن-۲۱ جولائی۔ کل رات ہٹلر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہٹلر اور مسولینی کے درمیان پرسوں اتری اٹلی کے ایک شہر میں ملاقات ہوئی، فوجی مسائل پر بحث ہوئی۔ جرمن نیوز ایجنسی کے سیاسی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ خیال ہے کہ بحث کے دوران میں بحر روم کے علاقہ کا معاملہ پیش رہا۔ فوجی صورت حالات خاصکر یورپ میں جرمن مورچوں پر روسی فوجوں کے زبردست حملے اور بحر روم میں برطانی اور امریکی فوجوں کے اُترنے سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا گیا۔ فیوہرر اور ڈوسے نے محوری طاقتوں کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے ان تمام تدبیروں پر غور کیا جو کہ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہیں اور ان کے بارے میں فیصلہ کیا۔ مختصر اعلان سے یہ صاف ظاہر ہے کہ بات چیت فوجی نوعیت کی تھی۔ بات چیت ختم کرنے کے بعد سانئور مسولینی روم پہونچ گئے ہیں۔

کٹانیہ پر پیچھے کی طرف سے حملہ

لنڈن-۲۲ جولائی سسلی سے جو تازہ خبریں آئی ہیں انمیں بتلایا گیا ہے کہ کٹانیا کی باہری بستیوں میں بڑے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اتحادی فوجوں کے سپریم کمانڈر جنرل آئزن ہوور نے ایک بیان میں بتلایا کہ محوری فوجیں سسلی کے مشرقی علاقہ میں بچاؤ کے مضبوط مورچے بنا رہی ہیں جرمن اور اطالوی تازہ دم فوجیں اس علاقہ میں دھڑا دھڑ جمع ہو رہی ہیں۔ اس علاقہ میں برطانی فوج کے آگے بڑھنے کی رفتار سست پڑ گئی ہے یہ علاقہ دریاؤں اور پہاڑیوں سے پٹا پڑا ہے محوری فوجوں کو تنگ گھاٹیوں اور دروں سے بڑی مدد مل رہی ہے، خبر ملی ہے کہ اتحادیوں نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ فوجیں اُتار دی ہیں، وہ کٹانیا پر پیچھے کیطرف سے حملے کریں گے، بیان کیا جاتا ہے کہ گوئرنگ بکتر بند ڈویژن اور ۱۵ ویں بکتر بند ڈویژن کو نقصان پہنچا ہے مگر ابھی تک ان کے بہت سے دستے صحیح سلامت ہیں۔ پچھلے علاقہ میں کنیڈا اور امریکہ کی فوجیں اینا سے آگے نکل گئی ہیں اور وہ اتر پورب کیطرف بڑھ رہی ہیں۔ اس وقت تک آدھے سسلی پر اتحادیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز اٹلی کے ہوائی اڈوں پر بھی بمباری کر رہے ہیں۔







نتیجہ یہ ہوتا ہے

تمام تیل کے اشیاء استعمال کرنیوالوں سے تاکیداً یہ گزارش ہے کہ تیل کے کنستروں کی حفاظت کریں اور جلد سے جلد اُنھیں واپس کریں۔
لیکن کنستر اُس وقت تک بھرے نہیں جاسکتے جب تک کے تیل لانے کیلئے جہاز نہ ہوں۔ اس لئے سبھوں سے ہماری استدعا ہے کہ منھ بند رکھیں۔ اور جہازوں کو ڈوبنے سے بچائیں اور اپنی بات چیت اور خط و کتابت میں انتہائی احتیاط سے کام لیں۔

اتفاق میں قوت ہے
پھوٹ نہ ہونے دیجئے

☆ برما شیل کا اعلان

دہلی۔ ۱۵ جولائی، کل شام کو کمپنی باغ میں یونین کلب کے احاطہ میں مقامی مرکنٹائل ایسوسی ایشن کے اجلاس میں، تقریر کرتے ہوئے شری کستور بھائی لالجی اور سر شری رام نے کلوتھ کنٹرول آرڈر کی مزید وضاحت کی اور کپڑے کے بیوپاریوں کے اس الزام کی جو اُنھوں نے مل مالکان کے خلاف لگایا تھا کہ اس آرڈر سے کپڑے کے بیوپاریوں کو نقصان عظیم اُٹھانا پڑے گا تردید کی۔ دونوں صاحبان نے فرمایا کہ اس آرڈر کو نافذ کرنے کا اہم مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے غریب لوگوں کو سستا کپڑا ملے۔ اگر بیوپاریوں کو اس سے کچھ نقصان ہوا ہے تو وہ محض اس وجہ سے کہ اُنھوں نے اپنی بساط سے باہر کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ شری کستور بھائی نے کہا کہ اس آرڈر سے مل مالکان کو بھی نقصان پہنچتا ہے کیونکہ وہ بھی کپڑے کو متواتر تین ماہ تک اپنے سٹاک میں نہیں رکھ سکیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اس آرڈر سے بیوپاریوں کو یہ فائدہ ہوگا کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے لوگ جو اس پیشے میں داخل ہو گئے تھے باہر ہو جائیں گے، اس کے علاوہ آخر کپڑے کے دام تو ایک دن گرنے ہی تھے اس لئے بیوپاری اس نقصان سے بچ گئے۔ جو انھیں کسی بھی وقت اچانک برداشت کرنا پڑتا۔

سر شری رام نے فرمایا کہ اگر کپڑے کے نرخ کو کنٹرول کرنے میں حکومت اپنی من مانی کرتی اور ہمارا مشورہ نہ لیتی تو آرڈر اس قسم کا ہوتا جس سے سینکڑوں وہ تاجر جو عرصہ دراز سے کپڑے کا کام کر رہے تھے اس کام سے علٰحدہ کر دیے جاتے +

نئی چونیاں

نئی دہلی۔ ۱۷ جولائی، ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اگست ۱۹۴۳ء سے اور اس کے بعد جو چونیاں ڈھالی جائیں گی ان کے کنارے میں ایسا ہی کھانچہ ہوگا جیسا کہ نئے روپیوں اور اٹھنیوں میں ہے لیکن پرانے سکّے اور نمونہ کی چونیاں بھی حسب سابق چالو رہیں گی۔

ہندوستانی زبانوں کے اخبارات کی ایسوسی ایشن کے ریزولیوشن

بمبئی۔ ۱۴ جولائی، ہندوستانی زبانوں کے اخبار نویسوں کی ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ دفتر جنم بھومی میں شری بٹ امرت لال سیٹھی کی صدارت میں ہوئی اس میں حسب ذیل ریزولیوشن منظور ہوئے۔

یہ ایسوسی ایشن محسوس کرتی ہے کہ حکومت اخبارات کو کاغذ کا راشن بہم پہونچانے کیلئے زود اثر اور مؤثر تدبیریں اختیار کرنے کے لئے اپنا فرض ادا کرے۔ یہ ایسوسی یہ درخواست کرتی ہے کہ حکومت حسب ذیل تدبیریں اختیار کرے:۔

(۱) حکومت ایسا طریقہ اختیار کرے جس کے مطابق وہ ہر اخبار کو ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں یہ بتلا دے کہ اُسے اپنے لئے کاغذ کا راشن کہاں ملے گا۔

(۲) اگر کسی اخبار کو ناگزیر حالات کے باعث اس ماہ میں مقدار مقررہ میں کاغذ نہ ملے تو اس کا اس ماہ کا کوٹہ آئندہ مہینوں میں بھی بحال سمجھا جائے۔ یہ ایسوسی ایشن یہ محسوس کرتی ہے کہ اخبارات کے دفتروں میں کافی مقدار میں کاغذ کا اسٹاک جمع رہے تاکہ کاغذ کے قحط کے ایام میں اخبارات محفوظ رہ سکیں۔ یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ اخبارات کو کاغذ درآمد کرنے کے لائسنس دیدئے جائیں اور جہاز مہیا کرنے کے معاملہ میں اخباری کاغذ کو بھی انتہائی ضروری اشیاء میں شمار کیا جائے۔

سونے وغیرہ کی عوض قرض دینے کی ممانعت

نئی دہلی۔ ۱۷ جولائی، ڈیفنس آف انڈیا رولز میں ایک نئے رول کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے مطابق اگر حکومت ہند لڑائی کو کامیاب طریقہ پر چلانے کے لئے یا سپلائی کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے یا ضرورت زندگی کی سروسوں کے لئے ضروری خیال کرے تو مندرجہ ذیل احکام جاری کر سکتی ہے۔

(۱) وہ افراد کی کسی خاص جماعت یا کاروبار کرنے والی کسی خاص جماعت کو ممانعت کر سکتی ہے یا ان کی پابندی لگا سکتی ہے کہ وہ ان چیزوں کے عوض (جن میں سونا اور چاندی بھی شامل ہو سکتا ہے) جو کہ حکم میں درج ہیں روپیہ ادھار نہ دیں،

(ب) وہ ان کو حکم دے سکتی ہے کہ ان چیزوں کی عوض اُنھوں نے جو روپیہ اُدھار دیا ہوا ہے وہ اسکو ایک مقررہ میعاد کے اندر واپس لے لیں، اگر کوئی آدمی اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا تو اس کو سزائے قید دی جائے گی جس کی مدت پانچ سال تک ہو سکتی ہے اس کے علاوہ سزائے جرمانہ یا سزائے قید اور جرمانہ دونوں دی جا سکتی ہے۔

ہندوستان سے برطانیہ کی تجارت

لندن۔ ۱۵ جولائی، مسٹر ایمری وزیر ہند نے لندن میں انسٹی ٹیوٹ آف اکسپورٹ کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہ اب برطانیہ کے باشندوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ دنیا کے زیادہ تر ملک اپنے لئے کپڑا وغیرہ بنانے لگے ہیں جس پر برطانیہ کے کروڑوں آدمیوں کی معاشی کا دارومدار تھا۔ اب ہمیں مشینیں وغیرہ بنانے پر اور دوکانداری کی قابلیت میں اضافہ کرنے پر اپنی زیادہ تر توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ ہندوستان میں بھی اب تمام ضروری چیزیں تیار ہونے لگی ہیں۔ ہندوستان کو ایک صنعتی ملک بنانے کے لئے وہاں کافی وسائل، کچا مال۔ کافی آدمی اور کاریگر مل سکتے ہیں۔ تمام دیش بھگت ہندوستانیوں کی یہ دلی خواہش ہے کہ ہندوستان کی صنعتیں زیادہ سے زیادہ ترقی کریں اور ہندوستان کے باشندوں کا معیار زندگی بلند کیا جائے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے ہندوستان کی درآمدی تجارت کی نوعیت میں بہت کچھ تبدیلی کرنی پڑے گی۔ اس تبدیلی کا برطانیہ کی کئی پرانی صنعتوں پر نقصان دہ اثر پڑیگا لیکن ہمیں اس تبدیلی کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اس کی نوعیت کو پہچاننے اور اس سے فائدہ اُٹھانے میں دوسروں پر سبقت لے جانا چاہیئے۔

نوٹس

حسب منشاء دفعہ ۳۶ یو پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ پلاٹ نمبری ۱۸-اے۔ فیکٹری ایریا کو اکوائر کیا جانا تجویز ہوا ہے: پلاٹ مذکور فیکٹری ایریا اسکیم میں جو یو۔پی۔ گزٹ مورخہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء میں زیر دفعہ ۳۶ شائع ہو چکی ہے، شامل ہے۔

حدود اربعہ پلاٹ مندرجہ بالا حسب ذیل ہے:۔

شمال ۵۰ فٹ سڑک۔
جنوب۔ زمین ریلوے
مشرق پلاٹ نمبر ۱۸
مغرب پلاٹ نمبر ۲۰

نقشہ آراضی و پلاٹ جو اکوائر ہو رہا ہے۔ دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں، عذرداری بابت حصول آراضی پلاٹ مندرجہ بالا اندر ساٹھ (۶۰) یوم نوٹس ہذا سے دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل کرنا چاہیئے۔

دستخط مان سنگھ سی، بی۔ ای۔ رائے بہادر
چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

سوراجیہ پارٹی کے قیام کی تجویز

بمبئی۔ ۱۷ جولائی۔ مسٹر کے، ایم منشی نے اپنے رسالہ سوشل ویلفیر میں لکھا ہے کہ اگر میں نے سوراجیہ پارٹی بنانے کی تجویز کی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ پارٹی ایک کمزور اور بزدل پارٹی کی حیثیت سے مجالس آئین ساز میں کام کریگی بلکہ یہ ایک آل انڈیا پارٹی ہوگی جو گاندھی جی اور دیش کے لئے ایک فرض ادا کریگی، میں یہ مضمون ان دوستوں کے شکوک رفع کرنے کے لئے شائع کر رہا ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ میں پہلے مہاتما گاندھی کا سچا بھگت تھا لیکن جنھیں اچانک یہ معلوم ہوا ہے اب میں مہاتما گاندھی کے ساتھ غداری کر رہا ہوں۔ یہ پارٹی ہماری گرام سبھاؤں کی تنظیم کرے گی۔ ملک کے کروڑوں آدمیوں کو فاقہ کشی سے بچائے رکھنے کے لئے جد و جہد کریگی۔ گاندھی واد حقیقی صورت حالات سے کبھی بے تعلق نہیں ہے اور یہ حقیقت اس طریق کار کی مقتضی ہے جو میں نے اختیار کیا ہے، میں نے جو طریق کار تجویز کیا ہے اس سے کانگریس کا جھنڈا کسی طرح بھی نیچا نہیں ہوتا۔

ہندوستان کی آزادی کی حمایت

لندن۔ ۱۷ جولائی۔ لندن میں ہندوستان کی آزادی کے بین الاقوامی اعتراف کی جو انجمن بنی ہے اس کی کونسل کا اجلاس کل لندن میں منعقد ہوا اس میں کہا گیا کہ یہ اُمید کی جا رہی ہے کہ اس انجمن کی شاخیں چنکنگ، ماسکو اور واشنگٹن میں بھی قائم کر دی جائیں گی۔ مسٹر اینورن بیوان اور کئی دیگر ممبران پارلیمنٹ نے اس اجلاس میں تقریریں کیں، انھوں نے کہا کہ ہم لوگ اس جنگ میں محض نازیوں کو علاقے فتح کرنے سے روکنے کے لئے شامل نہیں ہوئے ہیں بلکہ ہمارا مقصد کچھ اہم اصولوں کو عملی جامہ پہنانا بھی ہے جو ہندوستان پر بھی اتنے ہی صادق آتے ہیں جتنے کہ کلانڈیا دھونڈ پر صادق آتے ہیں اس کونسل کا نصب العین یہ ہے کہ دوسری قومیں برطانیہ کی طرح ہندوستان کی آزادی بھی تسلیم کر لیں۔

سنہ ۱۹۴۴ء کی صنعتی نمائش!

کلکتہ۔ ۱۴ جولائی اعلان کیا گیا ہے کہ صنعتی نمائش اور فنون لطیفہ کی نمائش جنوری سنہ ۱۹۴۴ء میں کلکتہ میں ہوگی۔ اس نمائش میں ۲۰ ہزار روپیہ سے زائد کے رقم کے انعامات دئے جائیں گے۔ اب تک کسی ایک نمائش میں اتنی بڑی رقم کے انعامات نہیں دئے گئے، اس نمائش کے بہت سے حصے ہوں گے جہاں فوجی بھرتی کے، جنگی قرضہ جات کے پوسٹر اور لاپرواہی سے بات چیت کرنے کے نقصانات کے بارے میں پروپیگنڈہ کے پوسٹر بھی نمائش میں رکھے جائیں گے، فلم سینریو، تجارتی فوٹوگرافی اور صنعتی نمونوں کی بھی نمائش ہوگی۔ مزید اطلاعات بعد کو کئے جائیں گے۔

بنگال اسمبلی کا اجلاس ختم

کلکتہ۔ ۱۵ جولائی۔ اجناس کی کمی کے باعث حکومت کے خلاف ملامت کی جو تحریک مخالف پارٹی نے پیش کی تھی اس کے حق میں ۸۸ ووٹ آئے اور اس کے خلاف ۱۳۸ ووٹ آئے، بعد ازاں اجلاس لامحدود عرصہ کیلئے ملتوی ہو گیا۔

کپڑے کا اسٹاک ختم کرنے کی مدت

نئی دہلی۔ ۱۷ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے سوتی کپڑے کے موجودہ اسٹاک کو ختم کر دینے کیلئے جو مدت مقرر کیگئی ہے اس میں اضافہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

روسی فوج اوریل سے ۲۵ میل رہ گئی

لندن۔ ۱۴ جولائی۔ روس سے جو تازہ خبریں ملی ہیں انمیں بتلایا گیا ہے کہ روسیوں کو اوریل کے مورچہ پر کل بڑی زبردست کامیابی حاصل ہوئی، جرمن فوجوں کے سخت مقابلہ اور جوابی حملوں کے باوجود روسی فوجیں پانچ چھ میل آگے بڑھ گئیں، جرمنوں نے ۱۴ جوابی حملے کئے مگر تمام ناکام رہے، روسیوں نے تقریباً تیس بستیوں پر قبضہ کر لیا جن میں ورشلوف کا شہر بھی شامل ہے۔ روسی ہوائی جہازوں نے اوریل کے ریلوے اسٹیشن پر بڑے زور سے بمباری کی، فوجی چھاؤنیوں کو بھاری نقصان پہونچایا۔ بیالگوراڈ کے مورچہ پر بھی روسی فوجیں کئی میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ یہاں بھی جرمن فوجوں کے جوابی حملے ناکام رہے۔ ڈونز کے مورچہ پر لڑائی چیت گئی ہے۔ یہاں روسی فوجوں نے دریا کو پار کر کے اپنی پوزیشن مضبوط کر لی ہے سوموار کو جرمنی کے ۱۴۰ ٹینک اور ۱۱۷ ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے، ہرانڑ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اوریل کے مورچہ پر شہر گرد ڈسک پر روسیوں کا قبضہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ روسی فوجوں نے اوریل بریانسک ریلوے لائن کو کاٹ دیا ہے جو کہ جرمنوں کی سپلائی کا اہم ذریعہ تھا۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO- A 406

جمالِ پر توِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ عہ — 5/-/-
ششماہی ع — 2/12/-
سہ ماہی عہ — 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ
مہ — 2/-

VOL. 37 NO. 31 | CAWNPORE. Saturday. 31 LULY 1943

کانپور شنبہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۲۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۸ نمبر ۳

ادبیات

انجمن معیار ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۲۴ جون کو ہفتہ کے دن ۱۰ بجے رات کو جناب سحر جلالوی کی طرف سے جناب نواب سید مصطفیٰ حسین صاحب آثر کے دولتکدہ پر انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہوار مشاعرہ ہوا جس کا انتخاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

«مطلع هستی»

جناب نواب آثر کانپوری۔ وصل جاناں نہ مے پرستی ہے — میرے کس کام کی یہ ہستی ہے
جناب اظہر کانپوری۔ تنگ دستی ہے فاقہ مستی ہے — ہم غریبوں کی کوئی ہستی ہے
جناب سحر جلالوی۔ دل میں آباد غم کی بستی ہے — میری ہستی بھی کوئی ہستی ہے
جناب سخا شاہجہانپوری۔ حسن تمہید خود پرستی ہے — عشق راز نمود ہستی ہے
جناب سلیم ناطقی۔ بجلیوں کی چمن پرستی ہے — خار و خس کی بھی کوئی ہستی ہے
جناب پادری شوق۔ فصل گل میں وہ جوش و مستی ہے — باہر آپے سے ہستی ہستی ہے
جناب عزیز کانپوری۔ اہل عرفاں میں کیف و مستی ہے — منکشف جب سے راز ہستی ہے
جناب نواب قیصر کانپوری۔ عشق خوباں خدا پرستی ہے — ان پہ مرنا مآل ہستی ہے
جناب کوثر عابدی۔ دل نہیں درد و غم کی بستی ہے — اب مکمل ہماری ہستی ہے

«پرستی»

جناب نواب آثر کانپوری۔ دل اگر سوئے یار ہو واعظ — بت پرستی خدا پرستی ہے
جناب اظہر کانپوری۔ بہکی باتیں اور اپنے ساقی سے — مے پرستو! یہ مے پرستی ہے
جناب سحر جلالوی۔ بیخودی میں بتوں کو سجدے کئے — درحقیقت یہ حق پرستی ہے
جناب سخا شاہجہانپوری۔ آہ کس منہ سے دیر کو جاؤں — مجھ پہ الزام حق پرستی ہے
جناب سلیم ناطقی۔ روز افزوں ہے دیر کی رونق — کوئی دن کی خدا پرستی ہے
جناب عزیز کانپوری۔ عشق اور حسن میں نہیں جب فرق — خود پرستی بھی حق پرستی ہے
جناب نواب قیصر کانپوری۔ سامنے ہو کوئی بت خوشرو — جب تو لطف خدا پرستی ہے
جناب کوثر عابدی۔ اس کی تسکین ہو نہیں سکتی — دل کی فطرت میں غم پرستی ہے
جناب ندرت کانپوری۔ ہمہ اوقات آئینہ بینی — حسن کو ذوق خود پرستی ہے

«مستی»

جناب نواب آثر کانپوری۔ غم الفت میں ہے یہ اب عالم — ہوشیاری ہے گاہ مستی ہے
جناب اظہر کانپوری۔ سب پہ ساقی کی پڑ رہی ہے نظر — کس قدر شوخ رنگ مستی ہے
جناب سحر جلالوی۔ ان کے دم سے چمن ہے مست سحر — گل میں بو اور بو میں مستی ہے
جناب سخا شاہجہانپوری۔ کیف عرفاں کی ہے فراوانی — دل تو اب راز دار مستی ہے
جناب سلیم ناطقی۔ شیشہ و خم کا بھی تقاضا کر — زندگانی بقدر مستی ہے
جناب شفق اکبرآبادی۔ بے رخی کا بھی تیری دھیان نہیں — کس قدر دل خراب مستی ہے
جناب پادری شوق۔ تو کہاں اور چشم یار کہاں — تجھ میں نرگس کہاں وہ مستی ہے
جناب عزیز کانپوری۔ کہتے ہیں وہ شکستہ دل ہے عزیز — قابل فخر فاقہ مستی ہے
جناب نواب قیصر کانپوری۔ بات قیصر پتے کی کہتا ہے — دیکھنے کی یہ بادہ مستی ہے
جناب کوثر عابدی۔ اللہ اللہ رے حسی دل کی — اب نہ وہ کیف ہے نہ مستی ہے

«برستی»

جناب نواب آثر کانپوری۔ تیرے بیمار غم کی صورت پر — ہائے کیا بیکسی برستی ہے
جناب اظہر کانپوری۔ میکدے کی فضا کا کیا کہنا — جس طرف دیکھو مے برستی ہے
جناب سحر جلالوی۔ بال بکھرائے آئے ہیں رخ پر — یہ گھٹا اب کہاں برستی ہے
جناب سخا شاہجہانپوری۔ یہ بھی تیرا کرم ہے اے ساقی — ابر اٹھتا ہے مے برستی ہے
جناب سلیم ناطقی۔ حسرت میکشی مجھے ساقی — تیری آنکھوں سے مے برستی ہے
جناب شفق اکبرآبادی۔ ہر طرف عیش و کیف مستی ہے — ان کی آنکھوں سے مے برستی ہے
جناب پادری شوق۔ دل پہ چھائی ہے جب گھٹا غم کی — میری آنکھوں سے وہ برستی ہے
جناب کوثر عابدی۔ رات کو بالخصوص غم کی گھٹا — دل پہ کیا ٹوٹ کے برستی ہے

«ہنستی»

جناب نواب آثر کانپوری۔ میرے رونے پہ کل جو ہنستے تھے — آج دنیا انھیں پہ ہنستی ہے
جناب اظہر کانپوری۔ پیکر ہوش ہیں وہ اہل جنوں — جن پہ ساری خدائی ہنستی ہے
جناب سحر جلالوی۔ تیرے ہی دم سے ہے بہار چمن — ہر کلی باغ میں جو ہنستی ہے
جناب سخا شاہجہانپوری۔ عکس پڑتا ہے آشیانے پر — برق جب آسماں پہ ہنستی ہے
جناب سلیم ناطقی۔ میں تو دیوانہ ہوں مرا کیا ہے — ساری دنیا تمھیں کو ہنستی ہے
جناب عزیز کانپوری۔ دیکھئے شان ضبط سوز عشق — شمع جلتی بھی ہے تو ہنستی ہے
جناب نواب قیصر کانپوری۔ مانگتا ہوں جو وصل کی میں دعا — میری تقدیر مجھ پہ ہنستی ہے
جناب ندرت کانپوری۔ چاک دل کی خبر کسی کو نہیں — چاک دامن پہ خلق ہنستی ہے

دنیائے اسلام

جدید ترکی

(از مسٹر وند ہسم ڈیڈز)

{گزشتہ سے پیوستہ}:۔

اتاترک نے جو اصلاحات نافذ کیں انھیں بلا استثنا سب عوام نے پسند کیا۔ ان کا سب سے بڑا ثبوت تو یہی ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے انقلابوں میں ترکی کا انقلاب بھی شامل ہے مگر وہاں خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہا، میں ترکی اخبارات باقاعدگی کے ساتھ پڑھتا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ لوگ حکومت پر کس طرح اعتراض کرتے ہیں اور "مجلس ملی" (ترکی پارلیمنٹ) میں ملکی اور غیر ملکی پالیسی پر لوگ کس طرح نکتہ چینی کرتے ہیں اور زبان ترکی کی مشہور ظرافت کس طرح ان سوالوں اور جوابوں میں جھلکتی ہے مگر یہ سب اعتراض نیک نیتی سے کئے جاتے ہیں، یہ ضروری نہیں ہے کہ انھیں بعد میں عام کر دیا جائے، مگر لوگوں کو رائے زنی کا پورا پورا حق دیا جاتا ہے، بہرکیف یہ موجودہ عہد ترکی صرف بیس سال کا جوان ہے اس سے کچھ غلطیاں بھی ہوتی ہیں اور عوام بھی ابھی پوری طرح سیاسی اعتبار سے بیدار نہیں ہیں، میونسپلٹی اور صوبجاتی حکومتوں میں ابھی لوگوں کو پوری طرح اپنے حقوق کے استعمال کا طریقہ نہیں آیا ہے، مگر جمہوریت کا نظام اپنی جگہ موجود ہے، تجربہ بڑھتے بڑھتے ترقی کرتا رہیگا۔ کسی طاقت کو کسی فرد کو یا کسی طبقہ کو کوئی علٰحدہ حق نہیں ہے بلکہ جمہوریت کی نظر میں سب برابر ہیں۔

بنیادی اصولوں میں ایک چیز یہ بھی ہے کہ قوانین اور ضوابط جدید ترین زندگی کے تجربات سے مطابقت رکھنے والے ہوں، اس ملک کی نوجوان پارٹی نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ یہ ضروری ہے کہ مذہب اور سیاست و مملکت کے درمیان خط فاصل کھینچ دیا جائے، مذہب ہر شخص کا ذاتی اور نجی فعل ہے اور ہر شخص آزاد ہے کہ جس طرح چاہے اپنی عبادت کرے اور اپنے مذہبی عقائد رکھے۔ اس مذہب کے معاملے نے اکثر ممالک کو کس طرح اب تک پریشان کر رکھا ہے اسے دیکھتے ہوئے ترکی کی مثال قابل قدر نظر آتی ہے، غرض دنیا کی جدید ترین تحریکوں سے ترکی نے اچھی اچھی باتیں لے لی ہیں اور لیتے رہتے ہیں، انھیں ترکی میں لا کر مکمل کرتے ہیں اور یہاں کے حالات اور ضروریات کی روشنی میں اسے مرتب کرتے ہیں اور "ساختہ ترکی" کا لیبل اس پر لگا کر اپنا لیتے ہیں۔

ترکی نے اپنی قدیم اور نسلی اور ملکی خصوصیات کو بھی ضائع نہیں ہونے دیا ہے اور اپنی "قومیت" کو بھی برقرار رکھنے میں کوئی فروگزاشت نہیں ہونے دی ہے۔ اور اپنے ملک کی تاریخ و روایات کے شاندار خزائن کو ضائع نہیں ہونے دیا ہے اور یہ جدید ارباب ترکی کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔

جو لوگ ادھیڑ عمر کے ہیں "ترکی کو یورپ کا مرد بیمار" سمجھتے چلے آئے ہیں۔ انھیں اور ان لوگوں کو جنھوں نے ابتک ترکی کو دور سے دیکھا ہے یا صرف سنی سنائی باتوں پر یقین کرتے ہیں، یہ سب ترقیاں دیکھ کر اور ان کا حال سنکر کچھ تعجب ہوتا ہوگا مگر یہ واقعہ ہے کہ ترکی نے اس بیس سال میں بے انتہا ترقی کی ہے یقین آئے یا نہ آئے، ترکی ایک سو فی صدی جدید ترقی یافتہ ملک بن چکا ہے!

کل کا ترکی آج کا ترکی کس طرح بن گیا اس میں عورتوں نے جو غیر معمولی کام کیا ہے اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا عورتوں کی بیداری مردوں سے زیادہ تیز رفتار اور دور رس نتائج کا باعث ہوئی ہے، قومی، سماجی، صنعتی، مذہبی اور تعلیمی و سیاسی کاموں میں عورتیں مردوں کے دوش بدوش کام کر رہی ہیں، قومی پارلیمنٹ میں ۳۰ عورتیں منتخب ہو کر آئی ہیں، آپ اس ملک میں آکر چند روز رہکر دیکھ لیجئے، خود معلوم ہو جائے گا کہ زندگی کے ہر شعبہ کی بیداری اور ترقی میں عورت نے کس قدر کام لیا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۴ پر ملاحظہ فرمائیے)

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۰

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کا بیان

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ :- "اٹلی کی حکومت کی جانب سے کوئی درخواست نہیں کی گئی ہے بدیں وجہ ہمارے لئے ابھی کوئی نیا فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی ہے۔ میں اٹلی کی نئی حکومت کے بارے میں بہت کم بلکہ کچھ نہیں جانتا ہوں۔ مسٹر چرچل نے اٹلی کی نئی حکومت کو متنبہ کر دیا ہے کہ اگر اٹلی کی نئی حکومت جرمنوں کی غلامی میں رہنے کا فیصلہ کریگی تو اٹلی کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک تاخت و تاراج کر دیا جائے گا۔ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا کہ جرمنی اب بھی ہمارا خاص دشمن ہے، جرمنوں کی قومی طاقت اب بھی متحد و منظم ہے اگرچہ جرمن فوجوں کو روسیوں نے بری طرح جھنجوڑ ڈالا ہے لیکن وہ ابھی تک بجنسہ اور قطعی سالم ہیں۔ پوری تقریر ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

لندن۔ ۲۷ جولائی۔ آج مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ جب پارلیمنٹ کے دارالعوام میں داخل ہوئے تو انکا خیر مقدم پرجوش تالیوں میں کیا گیا۔ مسٹر چرچل نے اٹلی کے معاملات میں ڈرامائی انقلاب کے بارے میں اپنی تقریر میں فرمایا کہ اٹلی میں مسولینی کے دور کا یقینی طور پر خاتمہ ہو گیا ہے مسولینی کے طویل اور سخت دور کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ اٹلی کی زندگی کا بھی ایک دور ختم ہو گیا ہے فیسی ازم کی عمارت کی بنیادیں ہل گئی ہیں لیکن یہ غیر اغلب معلوم ہوتا ہے کہ فیسسٹوں کا تمام شیرازہ یکدم درہم برہم ہو جائیگا کسی ایک پارٹی کے ڈکٹیٹرانہ نظام حکومت کو جس کی اپنی خفیہ پولیس ہو، تمام چھوٹے بڑے محکمہ جات پر جسکا قبضہ ہو، تمام مجسٹریٹ اور عدالتوں پر جس کا کنٹرول ہو۔ گھر میں اور ہمسایوں میں جس کے جاسوسوں کا جال بچھا ہوا ہو اور یہ سب کچھ طویل عرصہ سے جاری ہو تو عوام کی بہت بڑی اکثریت کا اپنے ملک کی قسمت کی تشکیل میں کوئی ہاتھ نہیں رہتا۔

اگر اٹلی کی حکومت اور اٹلی کے باشندے یہی پسند کریں کہ جرمنوں کو ان کی مرضی کے مطابق کام کرنے دیا جائے گا تو ہمارے لئے کوئی اور چارہ کار باقی نہیں رہ جائے گا اور ہم اٹلی پر ہر علاقہ سے حملے کرتے رہیں گے (تالیاں) یہ حملے اتر اور دکھن کی طرف سے سمندر سے اور آسمان سے اور سمندر کے راستہ فوجیں اتار کر جاری رکھے جائیں گے، ہم ان کے لئے یہ لڑائی انتہائی سخت بنا دیں گے تمام اتحادی کمانڈروں کو جن کا اٹلی کی لڑائی سے تعلق ہے اس مقصد کی ہدایات دیدی گئی ہیں۔

اگر اٹلی کی حکومت اور اٹلی کے باشندوں نے جرمنوں کی غلامی میں رہنے کا فیصلہ کیا تو اس سے جنگ کی عام حالت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور نہ ہی اس سے آخری نتائج میں کوئی تبدیلی ہوگی۔ اس کا صرف یہ نتیجہ ہوگا آئندہ چند ماہ میں اٹلی کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک تاخت و تاراج کر دیا جائے گا۔ میں اٹلی کی حکومت کے بارے میں بہت کم بلکہ کچھ بھی نہیں جانتا۔ میں اس کے بارے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کرتا۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ جہاں تک اٹلی کے باشندوں کا تعلق ہے انھیں بہت اہم فیصلہ کرنا ہے۔

اب تک اٹلی کی نئی حکومت نے ہم سے کوئی درخواست نہیں کی ہے بدیں وجہ ہمارے لئے کوئی نیا فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ہمارے وہی فیصلے اب بھی قائم و برقرار ہیں کہ اٹلی کے طول و عرض میں فوجی اہمیت کے تمام ٹھکانوں پر زیادہ سے زیادہ سخت اور کاری چوٹیں لگائی جائیں (تالیاں)، لیکن اس کے ساتھ ہی میں آپ لوگوں کو خبردار بھی کر دینا چاہتا ہوں ہم نہیں جانتے کہ اٹلی میں کیا ہونے والا ہے اور اب جبکہ مسولینی جا چکا ہے اور ایک بار فاسسٹوں کی طاقت یقینی طور پر ٹوٹ چکی ہے۔ اطالوی قوم سے سمجھوتہ کرنے کا کوئی بھی دقیقہ فروگذاشت کرنا ہماری حماقت پر مبنی ہوگا۔

بدیں وجہ ہاؤس اور انگریز قوم برطانی کامن ویلتھ اور سلطنت نیز تمام اتحادی قوموں کو میں جو مشورہ دے سکتا ہوں وہ نہایت سیدھے سادے الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں اٹلی کے باشندوں کو یہ مشورہ دینا چاہیئے کہ وہ اپنا جلد برا بھلا سوچیں اور اس وقت تک حکومت کے خلاف اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں جب تک کہ ہم حکومت کو یا اس طاقت کو جو اس کے لئے بااختیار ہو وہ سب کچھ دیدینے کے لئے مجبور نہ کر دیں جن کا مطالبہ ہم یہ جنگ جاری رکھنے کے لئے کر رہے ہیں، کیونکہ ہمارا خاص دشمن اٹلی نہیں بلکہ جرمنی ہے۔

اٹلی اور اتحادیوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ اٹلی کے ٹکڑے کر کے نہیں بلکہ پورے اٹلی سے بلا کسی شرط کے ہتھیار ڈلوا دیے جائیں۔ (تالیاں)

مسٹر چرچل نے آگے چل کر کہا کہ برطانیہ اور امریکہ کی فوجیں اپنے افسروں کے ماتحت ایک واحد فوج کی مانند لڑ رہی ہیں۔ برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ کی حکومتیں اپنے اپنے دفتر خارجہ کی معرفت برابر صلاح مشورے کرتی رہتی ہیں اور ان کے درمیان تقریباً ہر روز خط و کتابت ہوتی ہے۔

موجودہ جنگ میں اٹلی کا کیا درجہ ہے، اٹلی کی فوجی اور جنگی طاقت جرمنی کی فوجی اور جنگی طاقت کے تقریباً دسویں حصہ کے برابر ہے۔ ہر سمت جرمنوں کے مظالم کا دور دورہ ہے۔ جرمنوں نے روس کے مورچہ پر جو خوفناک لڑائیاں لڑی ہیں وہ ان لڑائیوں سے کہیں زیادہ بڑی تھیں جو امریکہ اور برطانیہ کی فوجوں کو اب تک خشکی پر لڑنی پڑی ہیں۔ ان میں جرمن فوج کو بہت زیادہ نقصانات اٹھانے پڑے ہیں۔ جرمن شہروں پر کاری چوٹیں لگانے کا کام پوری باقاعدگی سے جاری ہے۔

مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ ہمیں اپنی کامیابیوں سے خوش ہو کر ان مشکلات، قربانیوں اور تکالیف سے بے خبر نہیں ہونا چاہیئے جو آئندہ ہمیں برداشت کرنی ہونگی، نہ ہی ہمیں اس کام کی وسعت کی جانب سے آنکھیں بند کر لینی چاہئیں جو ہمارے سامنے ہے جرمن قومی طاقت آج بھی منظم و متحد ہے، جرمن فوجیں اگرچہ روس کی لڑائیوں میں بری طرح جھنجوڑی گئی ہیں لیکن وہ ابھی تک بجنسہ اور سالم ہیں۔ ہٹلر کی کمان میں تین سو جرمن ڈویژن ہیں، ان میں اس کے مفتوحہ ملکوں کی فوجیں شامل نہیں ہیں ان میں سے تین چوتھائی موٹری ڈویژن ہیں اور زیادہ تر اب بھی کیل کانٹے سے لیس ہیں۔ ہمیں سسلی میں انھیں سے

اٹلی کے انقلاب کے متعلق

۔اٹلی کے بارے میں سرکاری غیر سرکاری اور ناطرفدار ذرائع سے مختلف قسم کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ سوئیس ریڈیو کا بیان ہے کہ مسولینی بذریعہ ہوائی جہاز اسپین پہونچ گیا ہے، یوروپ سے ایک اسپیشل نامہ نگار نے خبر بھیجی ہے کہ گو ابھی ان خبروں کی تصدیق نہیں ہو سکی لیکن جو لوگ اٹلی سے آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ جرمن فوجیں ایک بہت بڑی تعداد میں درہ بریز کے راستہ اتری اٹلی میں پہونچ رہی ہیں۔ نیویارک سے خبر ملی ہے کہ استنبول میں اٹلی کے نئے وزیر خارجہ نے ترکی کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی اور اتحادیوں اور اٹلی کے درمیان صلح کرانے کے لئے ترکی سے مداخلت کرنے کی درخواست کی گئی۔ لندن اور واشنگٹن سے سرکاری طور پر اس قسم کے اعلانات کر دئے گئے ہیں کہ اٹلی کی نئی حکومت نے صلح کی کوئی درخواست نہیں کی اور اس نے ہٹلر اور محور کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا ہے اس لئے اٹلی کے خلاف برابر لڑائی جاری رہے گی۔ ادھر روم ریڈیو نے بھی اعلان کر دیا ہے کہ اٹلی اب بھی محور میں شامل ہے اور وہ لڑائی جاری رکھے گا۔

لندن۔ ۲۸ جولائی۔ کل رات کو جرمن خبر رساں ایجنسی نے کہا ہے کہ مسولینی کو نائٹ آف دی سپریم آرڈر آف ہنسیاٹہ کا خطاب حاصل تھا اور اب بھی اسے یہ خطاب حاصل ہے اور اسے اس خطاب کے ذریعہ جو حقوق حاصل ہیں اُن سے وہ پورا فائدہ اٹھا رہا ہے۔ یہ اعزاز اٹلی میں سب سے زیادہ اونچا ہے۔ اس اعزاز کے حامل شاہ اٹلی کے چچازاد بھائی سمجھے جاتے ہیں، جرمن خبر رساں ایجنسی نے یہ بھی کہا ہے کہ اٹلی نے جو مہم شروع کی ہے وہ اب بھی جاری ہے اور گرانڈ فاسسٹ کونسل میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں وہ اٹلی کی اندرونی پالیسی تک محدود ہیں۔ فاسسٹ پارٹی کے مستقبل کے بارے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ فاسسٹ پارٹی کے نشانات اور فاسسٹ پارٹی کی عمارتوں کے خلاف جو مظاہرے کئے جا رہے ہیں ان کے بارے میں یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ قطعی غیر اہم بلوے ہیں اور یہ بلوے مکمل طور پر دبا دئے گئے ہیں، آجکل اٹلی کو آگے بڑھتے ہوئے دشمنوں کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے اس لئے آج کل پرانے اختلافات اور انتقامات کے ارادوں کو بیکار سمجھ کر قطعی ترک کر دیا گیا ہے اور آج کل تمام اطالوی قوم اٹلی کی سرزمین پر متحد اور منظم ہے اور شاہ اٹلی کے ساتھ ہے اور اسے اپنے وطن کی آزادی کے لئے سب کچھ نثار کر ڈالنے کے لئے ایک واحد آدمی کی مانند اپنی آمادگی ظاہر کر دی ہے۔

معاصر ڈیلی میل کے ڈپلومیٹک نامہ نگار نے لکھا ہے، اتری افریقہ کی اتحادی فوجوں کے سپریم کمانڈر جنرل آئزن ہوور کو اٹلی سے نپٹنے کے لئے مکمل اختیارات دیدئے گئے ہیں اور وہ خوشگوار صورت حالات پیدا ہونے پر حسب مرضی کارروائی کر سکیں گے، اتحادیوں کی شرائط قطعی مکمل ہیں اور ان کے بارے میں بات چیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جنرل آئزن ہوور ان شرائط کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

۔معاصر نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار نے اٹلی اور سوئزرلینڈ کی سرحد پر برنی کے ایک نامہ نگار نے موصول شدہ اطلاع کے حوالے مطلع کیا ہے کہ معتبر ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ مارشل بڈوگ لیو نے ٹینگیر میں برطانی افسران سے نامہ و پیام کرنے کے بعد ایک اطالوی جرمن کے ہمراہ اٹلی کے سوئیلین نمایندوں کا ایک ڈیلی گیشن برطانی افسروں کے پاس ہتھیار ڈالنے کی شرطیں دریافت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ابتدا میں برطانی افسران اور مارشل بڈوگ لیو کے درمیان جو نامہ و پیام ہوا اس میں سب سے بڑی دقت یہ ظاہر کی گئی کہ مارشل بڈوگ لیو سسلی اور دکھنی اٹلی سے جرمن فوجوں کو واپس ہٹانے کے لئے کافی مہلت مانگ رہے تھے۔ غیر مصدقہ اطلاعات مظہر ہیں کہ سسلی اور دکھنی اٹلی سے جرمن فوجوں کو ہٹا لینے کا کام شروع ہو چکا ہے۔

کپڑے کے کنٹرول کے قواعد

ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کانپور نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے جس میں سوتی کپڑے اور سوتی کپڑے کے بنانے والے کارخانوں، تھوک فروش کمیشن ایجنٹ اور متفرق بیچنے والوں کی توجہ گورنمنٹ کاٹن کلاتھ اور سوت کے کنٹرول آرڈر سنہ ۱۹۴۳ء کی چند خاص شرائط کی طرف دلاتی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) ۳۱ جولائی ۱۹۴۳ء کے بعد سوتی کپڑے یا سوت بنانے والوں کو ٹکسٹائل کمشنر کے بتائے ہوئے قاعدوں کے مطابق پیکنگ کی تاریخ کا نشان لگانا ضروری ہے۔

(۲) تمام کپڑا اور سوت جس پر نشان لگا ہوا ہو اسکو پیکنگ کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر ہی بنانے کی جگہ سے روانہ کر دینا ہوگا۔ اور اگر وہ پوری گٹھری میں نہیں ہے تو پیکنگ کی تاریخ کے ۴۵ دن کے اندر روانہ کرنا ہوگا۔

(۳) متفرق فروخت کرنے والوں کو وہ تمام کپڑا اور سوت جس پر نشان لگا ہو پیکنگ کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر فروخت کرنا ہوگا۔

(۴) یکم اگست سنہ ۱۹۴۳ء سے پہلے کا بنا ہوا کوئی کپڑا اور سوت پوری گٹھری میں ۳۱ اگست سنہ ۱۹۴۳ء کے بعد نہیں فروخت کیا جا سکے گا اور ایسا تمام کپڑا اور سوت متفرق فروخت کرنے والے کو ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء کے بعد فروخت کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۵) سوتی کپڑا یا سوت بنانے والے تھوک فروش یا متفرق بیچنے والے سوتی کپڑے یا سوت کا اسٹاک رکھنے والے یا گروی رکھنے والے شخص پر لازمی ہے کہ وہ ۱۵ اگست سنہ ۱۹۴۳ء کے بعد کپڑے اور سوت کا اسٹاک جو ان کے پاس ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء کو ہے اس کا اندراج ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کانپور کے دفتر میں کرا دیں۔ اس اندراج کیلئے ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کانپور کے دفتر سے چھپے ہوئے فارم حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

دوکانداروں کو احکامات

اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر کے چند دوکانداروں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ کمیشن ایجنٹ ہونے کی حیثیت سے جو کام کرتے ہیں اس کے لئے علٰحدہ حساب رکھیں اور ذاتی حیثیت سے جو کام کرتے ہیں اس کے لئے علٰحدہ حساب رکھیں۔

اور ایک دوسرے حکم کے ذریعہ سیلنگ ایجنٹوں کو حکم دیا ہے کہ وہ کمیشن ایجنٹ اور سوداگروں کے علٰحدہ رجسٹر قائم کریں۔

چیمبر آف کامرس

سکریٹری۔ یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے سکریٹری فوڈ مرکزی حکومت کو لکھا ہے کہ گورنمنٹ نے من مانی قیمت پر غلہ اکٹھا کر لیا ہے اور اس موجودہ پالیسی سے کسانوں، تجارت پیشہ اور عوام کو سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ نے بازار سے بہت کم قیمت پر غلہ خریدا ہے۔

چیمبر نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ غلہ ملک کے باہر نہ بھیجا جائے اور غلہ زیادہ پیدا کرنے کی تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے کسانوں کو روپیہ امداد کے طور پر دیا جائے تاکہ وہ اس روپیہ سے زیادہ بہتر فصل تیار کر سکیں۔

شکر بہ آسانی مل رہی ہے

شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن نے کچھ عرصہ ہوا یہ محسوس کیا تھا کہ شکر پبلک کو بہ دقت ملتی ہے اور غیر قانونی طور پر شکر زیادہ قیمت پر فروخت کی جا رہی ہے۔ لہٰذا اس نے اس شکایت کو دور کرنے کے لئے ایسوسی ایشن کے سابق سکریٹری مسٹر ست پال ورما کو کمپلائنس افسر مقرر کیا اور ورما صاحب نے انتہائی جدوجہد کر کے اس بلیک مارکٹنگ (چور بازار) کا بڑی حد تک انسداد کر دیا ہے اور پبلک کو اب بدستور سابق شکر بہ آسانی مل رہی ہے۔

...کے جوان سے ملنے کے لئے آیا تھا چاقو سے حملہ کر دیا۔ حملہ آور مسلمان تھا، اُسے پولیس نے گرفتار کر لیا۔ مسٹر جناح کے سکریٹری نے اس کا نام محمد رفیق بتلایا ہے۔

مسٹر جناح نے ایک انٹرویو میں کہا کہ اگرچہ یہ حملہ خطرناک تھا اور پہلے سے سوچ سمجھ کر عملاً کیا گیا تھا لیکن خدا کی مہربانی سے مجھے کوئی شدید زخم نہیں آیا میں ابھی اس بارے میں کچھ اور کہنا نہیں چاہتا لیکن میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ پرسکون اور پرامن رہیں۔ ہمیں اس کے لئے خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے اس طرح میری جان بچائی مجھے افسوس ہے کہ مجھ پر یہ حملہ ایک مسلمان نے کیا ہے۔

مسٹر جناح کے سکریٹری مسٹر سید نے اپنے بیان میں کہا کہ محمد رفیق جو خاکسار بتلایا جاتا ہے سوموار کو تقریباً ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مسٹر جناح کی کوٹھی پر آیا۔ کوٹھی کے پٹھان دربان نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے اور کیا چاہتا ہے، اس شخص کے یہ بتلانے پر کہ وہ مسٹر جناح سے ملنا چاہتا ہے دربان اُسے ہمراہ لیکر سکریٹری کی کوٹھی میں گیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ مسٹر جناح سے کس لئے ملنا چاہتا ہے، اس نے کہا کہ وہ لاہور سے آیا ہے۔ اور مسٹر جناح سے مسلم لیگ اور چند دیگر اہم امور کے متعلق گفتگو کرنا چاہتا ہے میں نے اس سے کہا کہ مسٹر جناح مصروف ہیں اور یہ کہ اسے ان سے ملنے کے لئے وقت طے کر لینا چاہیئے اس شخص نے ایک کاغذ لیا اور اس پر اردو میں لکھا کہ وہ مسٹر جناح سے ملنا چاہتا ہے اور ان کے ساتھ چند اہم امور پر بات چیت کرنا چاہتا ہے اگر وہ مسٹر جناح سے مل سکا تو بہت مشکور ہوگا۔

جس وقت ہم دونوں اس امر پر بات چیت کر رہے تھے کہ مسٹر جناح کو اس سے فوراً ہی ملاقات کرنے کیلئے کس طرح رضامند کیا جائے۔ مسٹر جناح اتفاقاً ایک مثل لینے کیلئے میرے کمرہ میں آگئے۔ مسٹر جناح نے مجھ سے دریافت کیا کہ یہ شخص کون ہے اور کس لئے آیا ہے، میں نے مسٹر جناح کو بتلایا کہ یہ شخص آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔" مسٹر جناح نے اس شخص سے کہا کہ "میں مصروف ہوں، تم ملاقات کیلئے وقت مقرر کر لو" لیکن وہ شخص غالباً اس کیلئے تیار نہ تھا اور اس نے مسٹر جناح سے جھگڑا کرنا شروع کر دیا اور اس جھگڑے کے دوران میں اس نے چاقو نکال لیا اور مسٹر جناح کی گردن پر وار کرنے کی کوشش کی، مسٹر جناح نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس طرح چاقو کو گردن تک پہونچنے سے روک لیا لیکن حملہ آور مسٹر جناح کی ٹھوڑی اور بائیں ہاتھ کو خفیف طور پر زخمی کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے اور پٹھان دربان نے حملہ آور کو قابو میں کر لیا اور بڑی مشکل سے اس سے چاقو چھینا، فوراً ہی پولیس طلب کر لی گئی اور حملہ آور کو اس کے حوالے کر دیا گیا۔

لاھور۔ ۲۷ جولائی خاکسار تحریک کے لیڈر علامہ عنایت اللہ مشرقی نے مسٹر جناح پر حملہ کے بارے میں ایک انٹرویو میں فرمایا کہ میں اس الزام پر اعتبار نہیں کر سکتا کہ حملہ آور لاہور کا کوئی خاکسار ہے۔ لاہور میں محمد رفیق غوری سالار کے سوائے اس کام کا کوئی دوسرا خاکسار نہیں ہے اور محمد رفیق غوری سالار آج بھی لاہور میں موجود ہیں۔ نہ ہی ایسے کام کا خیال کسی خاکسار کے ذہن میں پیدا ہو سکتا ہے، میں قائداعظم اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس واقعہ کو قطعی سیاسی رنگ نہ دیں۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۳

بعدالت مسٹر بالگوبند سنگھ صاحب بہادر کالپنور

مقام کانپور ضلع کانپور

نول مدعی

بنام بدھا وغیرہ مدعا علیہ

بنام بدھا ولد پربندی قوم لودھ ساکن موضع کریا پور ڈیرا پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور۔

بنام بابو رام ولد ماتا پرشاد قوم کایستھ ساکن ... پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ دفعہ ۹ م کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے

قلم کی شوخیاں

زندہ دل انسان کے لئے دنیا کے ہر ذرہ میں
ایک شوخی اور زندگی ہے

امریکہ کا مشہور مزاحیہ اداکار چارلی چیپلن پردہ سیمیں پر مزاحیہ پارٹ ادا کرتے کرتے جب تھک گیا تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ حقیقی زندگی میں بھی ایک تاریخی مذاق کیا جائے، چنانچہ اس نے ایک حسین و جمیل اور نوجوان لڑکی "مس جون بیری" کے ساتھ عشق کا پارٹ ادا کرنا شروع کر دیا، بیچاری سیدھی سادھی لڑکی یہی سمجھتی رہی کہ دنیا کا سب سے بڑا ایکٹر اس پر لٹو ہو گیا ہے مگر چارلی کو اس کے ساتھ عشق وشق کچھ نہ تھا وہ تو محض ایک عاشق کا پارٹ ادا کر رہا تھا، بالکل اسی طرح جس طرح کہ ایکٹر پردہ سیمیں پر کیا کرتا ہے۔

مس بیری تو اسی انتظار میں رہی کہ کب چارلی اس سے شادی کرتا ہے اور چارلی ایک اٹھارہ سال کی کمسن لڑکی مس اونیل کے ساتھ چپکے ہی چپکے عشق پینگیں بڑھاتا رہا۔

چارلی اور کافرادا مس اونیل کی ملاقات آج سے آٹھ ماہ قبل ایک پارٹی میں ہوئی تھی، چارلی نے اس کمسن دوشیزہ کو دیکھتے ہی، اپنا دل جگر اور پھیپھڑا سب اس پر قربان کر دیا لیکن وہ پھر بھی مس بیری کو فریب دیتا رہا کہ وہ بیری کے علاوہ کسی دوسری عورت کی طرف دیکھنا بدترین گناہ خیال کرتا ہے۔

اس ڈرامہ کا ڈراپ سین اس وقت ہوا، جب چارلی اور مس اونیل ہالیووڈ سے بھاگنے کے بعد سینٹ باربرا کے رجسٹرار کے دفتر میں پہونچے اور فوراً شادی رچالی۔ چارلی کا یہ مذاق اگرچہ بیحد دلچسپ ہے لیکن اس مذاق ہی مذاق میں ایک نوجوان لڑکی کی زندگی برباد ہو گئی، اب دیکھنا ہے کہ چارلی اپنی نئی محبوبہ مس اونیل کے ساتھ کونسا انوکھا مذاق کرتا ہے۔

اخبارات کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ چارلی کے بہت سے شاگرد ہندوستان میں بھی موجود ہیں جو پہلے تو معصوم لڑکیوں کو عشق و محبت کے فریب میں مبتلا کرتے ہیں، اس کے بعد چارلی کی تقلید کرتے ہوئے عین وقت پر آنکھیں دکھانے لگتے ہیں۔

اسی قسم کا ایک خطرناک مذاق حال ہی میں جبلپور کی ایک بنگالی دوشیزہ کے ساتھ کیا گیا ہے، اس دوشیزہ کا نام مس بنرجی ہے چنانچہ مس بنرجی اور مسٹر راؤ میں محبت ہو گئی یہ محبت رفتہ رفتہ ترقی کرتے کرتے اس حد تک پہونچ گئی کہ مس بنرجی کو یہ محسوس ہونے لگا کہ آزادانہ محبت کی کرشمہ سازی کی بدولت اس کا پیٹ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

مس بنرجی نے جب مسٹر راؤ کو اس لطیف حادثہ کی اطلاع دی تو مسٹر راؤ نے مشورہ دیا کہ یہ بچہ وچہ سب فضول باتیں ہیں۔ اسقاط کرا ڈالو اور فوراً ہی اسقاط کی دوا بھی لاکر عنایت فرما دی لیکن مس بنرجی نے ایسا کرنے سے انکار کرتے ہوئے جب شادی پر زور دیا تو عاشق جانباز نو دو گیارہ ہو گئے۔ ۴

وہاں

(از جناب چاند شرما جرنلسٹ، شملہ)

میں وہاں جانا چاہتا ہوں، اپنے پیارے دوست کے ہمراہ، جہاں ندیاں گہری اور چمکدار ہیں، جن میں چمکدار مچھلیاں سو رہی ہیں، جہاں چھوٹے چھوٹے خوبصورت پتھر ہیں! وہاں!

جہاں خوبصورت پرندے دلکش راگ گاتے ہیں، جہاں حسین پودوں میں خوبصورت پھول کھلتے ہیں جہاں سبز سبز پتے ایک دوسرے سے چمٹتے اور گلے ملنے کی کوشش کرتے ہیں، وہاں!

جہاں کسان ہل جوتتے ہیں، ہری ہری گھاس ہے، شہد کی مکھی بھنبھنا کر شہد جمع کرتی ہے اور پھول ہی پھول ہیں ہر طرف جہاں —— وہاں!

جہاں وادیوں میں آبشاروں کا شور ہے جہاں ہر طرف ہریاول ہی ہریاول ہے، کہیں کہیں کوئی چھوٹی سی جھونپڑی نظر پڑتی ہے وہاں!

جہاں چھوٹے چھوٹے بچے، لڑکے اور لڑکیاں رل جل کر آنکھ مچولی کھیلتے ہیں، جہاں مسرت کے قہقہے ہیں، خوشی ہی خوشی ہے، آنند ہی آنند ہے —— وہاں!

ہاں! میں وہاں جانا چاہتا ہوں، اپنے پیارے دوست کے ساتھ، آرام کی چند گھڑیاں گزارنے کے لئے۔

۴ آخر مس بنرجی کے پیٹ پھولنے کا قصہ عدالت تک پہونچ گیا، عاشق جانباز گرفتار ہو گئے، اور ان کو عدالت نے دو سال کے لئے جیل بھیج دیا ہے تاکہ وہاں جانے کے بعد ان کو بازاری عشق بازی کا کسی نہ کسی حد تک مزا مل سکے، معلوم نہیں کہ دنیا میں کتنے ایسے نوجوان ہوں گے جو غریب لڑکیوں کو اس طرح جھانسے دے رہے ہوں گے، یہ ہے تہذیب جدید کی کرشمہ سازی، کیا آپ اب بھی تہذیب جدید کی "برکتوں" کے قائل نہیں ہوں گے؟

ہزاروں طلباء تعلیم سے محروم رہے

بنارس۔ ۲۳، جولائی، سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ اگست میں جو ہنگاموں کے باعث ابتری پیدا ہو گئی تھی اس کی وجہ سے بنارس کمشنری کے علاقہ میں ۷، ا ہزار طلباء ایک سال تک تعلیم سے محروم رہے، اعظم گڈھ اور بلیا ضلعوں میں بہت زیادہ طلباء کو نقصان پہونچا ہے۔ اس سال تعطیلات کے بعد اسکولوں اور کالجوں کے کھلنے پر بہت بڑی تعداد میں طلباء داخل ہونے کے لئے آئے ہیں۔

ہندوستانی ایڈیٹروں کو برطانیہ بلانے کا سوال

لندن۔ ۲۳، جولائی، مسٹر ایل، ایس ایمری نے کل پارلیمنٹ میں بتلایا کہ وہ مسٹر سورنسن کی اس تجویز کے مطابق کہ ہندوستانی اخبار نویسوں یا ایڈیٹروں کے انگلستان آنے کے انتظامات کئے جائیں، حکومت ۴۴

کیا پردہ ترقی کی راہ میں حائل ہے؟

(ایک مسلمان خاتون کے قلم سے)

میں ادب کے ساتھ اپنی اُن بہن کے خیالات سے اختلاف کرتی ہوں اور میرا عقیدہ ہے کہ پردہ کبھی عورتوں کی راہ ترقی میں حائل ہوا اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ اگر ہندوستان اس وقت غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور ترقی کی دوڑ میں یورپ امریکہ کی قوموں کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو اس کی ذمہ داری مروجہ یا اسلامی پردہ پر نہیں بلکہ ہندوستان کے ناقص طریقہ تعلیم اور اس ذہنی و اخلاقی پستی پر عائد ہوتی ہے جس میں غلامی کی لعنت اور حکمراں قوموں کے مرتب کردہ غلط طریقہ تعلیم سے محکوم قومیں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ موجودہ زمانہ میں پردہ کا رواج روز بروز کم ہوتا جاتا ہے، جن گھرانوں کو "اعلیٰ تعلیم یافتہ" یا "مہذب" کہا جاتا ہے وہاں سے تو پردہ تقریباً اُٹھ ہی چکا ہے۔ لڑکیوں کے لئے ملک کے گوشہ گوشہ میں اسکولوں کا جال بچھا ہے۔ بے شمار کالج قائم ہیں اور پونہ میں تو پروفیسر کالے صاحب نے زنانہ یونیورسٹی بھی قائم کر رکھی ہے۔ پھر میں پوچھتی ہوں کہ عورتوں میں سیتا اور اہلیا بائی۔ لکشمی بائی اور چاند سلطانہ جیسی ہندوستان کو ہلا دینے والی خواتین کیوں پیدا نہیں ہوتیں اور موجودہ زمانہ کی تعلیم یافتہ اپ ٹو ڈیٹ خواتین کے بطن سے پیدا ہونیوالے اور ان کی مہذب پردہ شکن گودوں میں پرورش پانے والے لڑکے والمیک اور مہارانا پرتاپ، اکبر اعظم اور جہانگیر جیسے جلیل القدر انسان بننے کے بجائے دنیا کے کلیجے پر اپنی عظمت کا گہرا نقش جما دیں پرلے سرے کے زنانہ صورت، زنانہ منش، فیشن کے غلام سرکاری ملازمتوں کے پجاری اور کیرکٹر کے لحاظ سے اس قدر ذلیل کیوں ہوتے ہیں کہ سینماؤں، تھیٹروں پارکوں اور بازاروں میں شریف عورتوں پر آوازے کستے ہیں۔

اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ پردہ ترقی نسوانی کی راہ میں کسی طرح بھی حائل نہیں ہے بلکہ درحقیقت ہندوستانی عورتوں نے علمی و ذہنی اعتبار سے اسی وقت حیرت انگیز ترقی کی تھی اور اسی وقت ہمارے مردوں کا شمار بھی مشاہیر عالم میں ہوتا تھا جب کہ ہندوستان قدامت کی ان زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا جن کا مذاق آج اُڑایا جا رہا ہے اصل خرابی موجودہ ناقص نظام تعلیم کی ہے جس نے ہندوستانیوں کے دلوں سے مشرقی روایات کی عظمت کا نقش مٹا کر انکی ذہنیت غلامانہ کر دی ہے اور وہ اس مغربی تہذیب کی ظاہری چمک دمک سے مسحور ہو رہے ہیں جو دراصل کندن نہیں بلکہ مس خام ہے۔

۴۴ ہند سے خط و کتابت کر رہے ہیں، جیوں ہی مجھے اس بارے میں حکومت ہند کی رائے موصول ہو جائے گی میں اس معاملہ پر غور کروں گا۔

"ہندوستان ٹائمز" پریس سے ضمانت

نئی دہلی۔ ۲۳، جولائی۔ "ہندوستان ٹائمز" پریس کے کیپر سے چیف کمشنر صوبہ دہلی نے مزید ڈھائی ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔

زمین دوز قلعے

محمد عبد الحسیب: دکن

کبھی تم نے دلی کی سیر کی ہے پرانے زمانے کی کیسی کیسی شاندار عمارتیں ہیں۔ قطب صاحب کی لاٹ، جامع مسجد، ہمایوں اور صفدر جنگ کے مقبرے اور فیروز شاہ کا کوٹلہ وغیرہ اور ہاں فوارے سے آگے بڑھ کر لال لال رنگ کی کیسی شاندار عمارت ہے، بھئی تم سمجھ گئے! ہاں یہی لال قلعہ ہے، اس کے اندر بھی کبھی گئے ہو؟ کیسی اچھی عمارتیں ہیں، دیوان خاص، دیوان عام اور موتی مسجد، ان عمارتوں کے گرداگرد کس قدر زبردست اور مضبوط دیوار ہے اور باہر کی طرف سے اس دیوار سے لگی ہوئی کیسی چوڑی خندق ہے، یہ خندق اور دیوار اندر کی عمارت یا قلعے کی حفاظت کے لئے ہیں، خندق اب تو خشک پڑی ہے، پہلے اس میں پانی بھرا جاتا تھا تاکہ دشمن اسے پار کر کے قلعہ کو فتح نہ کر سکے۔

یہ قلعہ کوئی تین سو برس ہوئے شاہ جہاں بادشاہ نے بنوایا تھا۔ پرانے زمانے کے سب ہی قلعے اسی طرح بنوائے جاتے تھے، اندر عمارت، اس کے چاروں طرف چوڑی دیوار یا فصیل اور پھر گہری خندق۔

مگر جوں جوں لڑائی کے فن اور طریقے میں تبدیلی اور ترقی ہوتی گئی۔ ان قلعوں کا وجود بیکار ہوتا گیا۔ پچھلی بڑی لڑائی (سنہ ۱۹۱۴ء تا سنہ ۱۹۱۸ء) میں پہلے تو کھلے میدانوں میں فوجوں کا مقابلہ ہوتا رہا بعد میں دونوں طرف کی فوجوں کے لئے خندقیں بنوائی گئیں۔ گولہ باری ان ہی خندقوں میں بیٹھ کر کی جاتی تھی۔ یہ خندقیں پرانے قلعوں کی خندقوں سے بہت چھوٹی۔ بس سپاہی کے رہنے بھر کے لئے بنائی جاتیں، یہ خندقیں یا تو مشین کھودتی یا سپاہیوں کے دستے اس کام کو انجام دیتے۔

خندقیں عموماً دو ہوتیں، اگلی خندق والے لڑائی میں مصروف رہتے۔ پچھلی خندق میں سامانِ رسد اور مدد کے لئے تازہ دم فوج ہوتی، ان میں سامانِ رسد اور گولہ بارود کے علاوہ بستر اور چارپائی وغیرہ کا بھی انتظام ہوتا، روشنی کے لئے بجلی کے لیمپ ہوتے، دور کے مقامات سے بات چیت کرنے کے لئے ٹیلی فون کا سلسلہ بھی ملا دیا جاتا، بعض ایسی توپیں بھی ایجاد ہوئیں جو خندق کے اندر سے مخالف فوج کی خندقوں پر گولہ باری کر سکیں۔

* ہے کہ شالیمار پکچرس کی جدید تصویر "پریم سنگیت" آمدنی اور مقبولیت کے اعتبار سے شالیمار پکچرس کی سابقہ تصویر "ایک رات" سے بھی آگے جا رہی ہے۔ مسٹر زیڈ احمد مستحق مبارکباد ہیں کہ ان کی دونوں تصویریں، پے در پے نہایت کامیاب ثابت ہوئیں، ہم کو اُمید ہے کہ مسٹر زیڈ احمد کی آنے والی تصاویر کا بھی پبلک کی جانب سے نہایت پُرجوش طریقہ پر خیر مقدم کیا جائے گا۔

بمبئی ٹاکیز کی ایجنسی

ہندوستان کی تقریباً تمام بڑی بڑی پارٹیاں بمبئی ٹاکیز کی ایجنسی کو حاصل کرنے کے لئے زبردست جدوجہد کر رہی ہیں، تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے، کہ شمالی ہند کے سب سے بڑے ڈسٹری بیوٹر سیٹھ جگت نرائن نے بمبئی ٹاکیز کی تصاویر کی ایجنسی حاصل کر لی ہے چنانچہ آئندہ سے بمبئی ٹاکیز کی تمام تصاویر جگت ٹاکیز کے دفتر سے ڈسٹری بیوٹ کی جائیں گی۔

سیٹھ جگت نرائن نہ صرف شمالی ہند کے سب سے بڑے ڈسٹری بیوٹر ہیں بلکہ بہت بڑے ایگزیبیٹر (بھی) ہیں، چنانچہ آپ کے متعدد سینما ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

نجمہ کی حیرت انگیز مقبولیت

یوں تو محبوب کی بے شمار تصاویر ہندوستان میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کر چکی ہیں، لیکن محبوب کی جدید ترین تصویر نجمہ نے دہلی اور کلکتہ میں مقبولیت اور ہردلعزیزی کا ایک ایسا ریکارڈ قائم کر دیا ہے جس کی مثال ہندوستان میں مشکل ہی سے مل سکے گی۔

دہلی میں نجمہ کو چلتے ہوئے تیسرا ہفتہ ہے لیکن پبلک کے رش کا یہ عالم ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے گویا آج ہی تصویر ریلیز کی گئی ہے، نجمہ کی کامیابی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہر شو پر پبلک کے ہجوم کا یہ عالم ہے کہ ٹریفک تک بند ہو جاتا ہے۔

"نجمہ کی اس مقبولیت اور ہردلعزیزی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر اعلیٰ معیار کی تصاویر سلیقہ کے ساتھ تیار کی جائیں تو وہ نہ صرف پڑھے لکھے طبقہ میں بے حد مقبول ہوتی ہیں بلکہ عوام بھی اعلیٰ معیار کی تصاویر کی خوب سرپرستی کرتے ہیں۔

"نجمہ" انتہائی پاکیزہ ہونے کے باوجود نہایت ہی دلکش تصویر ہے جس میں اشوک کمار نے ایسا عمدہ پارٹ کیا ہے کہ اس پارٹ کو اشوک کمار کا شاہکار کہا جا سکتا ہے، اشوک کمار کے علاوہ "وینا" نے بھی ہیروئن کا پارٹ بڑی خوبی کے ساتھ انجام دیا ہے، کمار اور یعقوب کا کام بھی بہت خوب ہے، فوٹوگرافی کے اعتبار سے تصویر کا پایہ نہایت ہی بلند ہے غرضکہ نجمہ سال رواں کی ایک بے نظیر تصویر ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ سرپرستی کی جائے۔

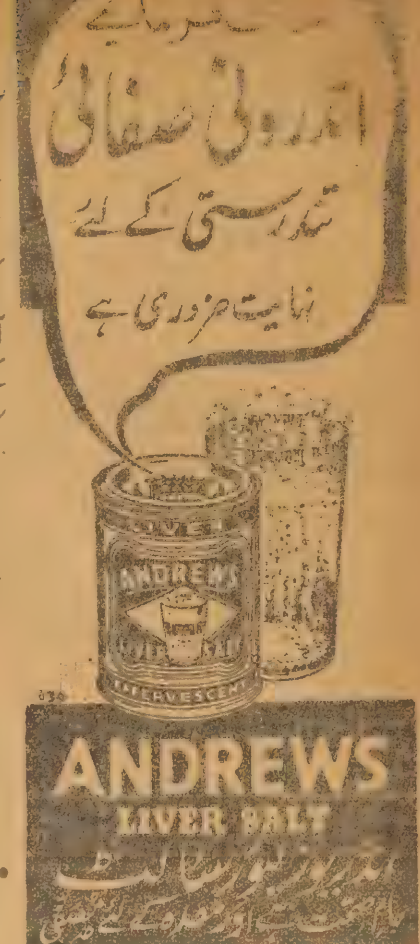
ہسپتال

ایم۔ پی پروڈکشن کی اولین پیشکش جواب کے بعد اب ایم۔ پی پروڈکشن کی دوسری تصویر ہسپتال آ رہی ہے، ہسپتال کس پائے کی تصویر ہو گی، اس کا اندازہ وہ حضرات بخوبی کر سکتے ہیں جنھوں نے ایم۔ پی پروڈکشن کی اولین پیش کش جواب دیکھی ہے۔

ہسپتال جس کی روح رواں جواب کی ہیروئن کانن دیوی ہے۔ فی الحقیقت ایک لاجواب فلمی شاہکار ہے جس نے کراچی، الہ آباد اور لکھنؤ میں قیامت برپا کر رکھی ہے۔

پریم سنگیت

سکسینہ اینڈ کمپنی کی اطلاعات سے پتہ چلتا *



(بقیہ صفحہ اول)

نہ صرف یہ کہ تعلیم ہر کس و ناکس کے لئے عام کر دی گئی ہے اور جا بجا سرکاری اسکول اور ادارے قائم ہیں بلکہ اتاترک کی ایجاد "ہالک یوی" یعنی "عوام خانے" ایک گاؤں میں قائم کئے گئے ہیں۔ تقریباً چار سو ایسے ادارے سرکاری نظام تعلیم سے علیحدہ کر رہے ہیں جن میں عوام کو اصلاحات جدید کا مفہوم سمجھایا جاتا ہے، شہریت کے آرٹ کی اور اس کے حقوق تعلیم دی جاتی ہے، سائینس کے معمولی معمولی روزمرہ کے اُصول سمجھا کر معمولی سے معمولی آدمی کو جدید چیزوں سے آشنا بنایا جاتا ہے۔ اِن اداروں میں بڑے لوگ آکر اپنی تعلیم مکمل کرتے ہیں اور چھوٹی عمر کے لوگ نئی نئی باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ یہ ادارے سماجی اور تفریحی دلچسپی کا کام بھی دیتے ہیں۔ گاؤں اور قصبات اور شہر کے لوگ ان میں ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور بہت زور کے ساتھ سماجی کام سنبھالنے کی اور ان سے ملکی ضروریات پوری کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے ٭

استنبول:۔ ۲۴ جولائی کالے سمندر میں ترکی کے قریب کسی ملک کی آبدوز کشتی نے گولہ باری کر کے ترکی کا ایک جہاز ڈبو دیا۔ اس کا وزن تیس ٹن تھا۔ اس میں کسی قسم کا کوئی سامان نہیں تھا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

حسب منشاء دفعہ ۳۶ یوپی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ پلاٹ نمبری ۱۸-اے فیکٹری ایریا کو اکوائر کیا جانا تجویز ہوا ہے۔ پلاٹ مذکو فیکٹری ایریا اسکیم میں جو یو۔پی۔ گزٹ مورخہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء میں زیر دفعہ ۳۶ شائع ہو چکی ہے، شامل ہے۔

حدود اربعہ پلاٹ مندرجہ بالا حسب ذیل ہے:۔

شمال۔ ۵۰ فٹ سڑک۔

جنوب۔ زمین ریلوے۔

مشرق۔ پلاٹ نمبر ۱۸

مغرب۔ پلاٹ نمبر ۲۰

نقشہ آراضی و پلاٹ جو اکوائر ہو رہا ہے۔ دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں۔ عذرداری بابت حصول آراضی پلاٹ مندرجہ بالا اندر ساٹھ (۶۰) یوم نوٹس ہذا سے دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل کرنا چاہئے۔

دستخط مان سنگھ، سی، بی، ای، رائے بہادر،
چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

افسانہ

فرانسیسی رقاصہ

(بقیہ صفحہ ۴ کا)

نشانہ باندھ کر ٹھیک اسی فلیتے پر ریوالور کی ایک گولی سر کی جس کے ساتھ ہی ایک ایسا خوفناک دھماکہ ہوا کہ ساری عمارت ہل گئی اور اس میں آرٹ کے جتنے سامان تھے سب ٹوٹ پھوٹ گئے۔

اس وحشیانہ کھیل میں "مادام فیقی" کو انتا حظ و سرور حاصل ہوا کہ وہ پاگلوں کی طرح ناچنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی فرط مسرت سے تالیاں بجانے لگے۔

تمام عمارت دھوئیں سے بھر گئی۔ میجر نے اُٹھ کر طعام خانے کی کھڑکی کھول دی، بارش اب بھی ہو رہی تھی۔ رفتہ رفتہ شام ہو گئی۔ جرمن افسر پھر کھانے کے کمرے میں آ موجود ہوئے سب فرانسیسی لباس میں ملبوس تھے۔ بوڑھا میجر بھی عطر میں بس کر آیا تھا۔ لے ڈیویر کے انتظار میں سب بے چین تھے اور اسے بار بار کھڑکی سے جھانک کر دیکھ رہے تھے۔

یکایک فوجی گاڑی کی گھڑ گھڑاہٹ کی آواز سُنائی دی سب جرنیل کھڑکی سے جھانک کر دیکھنے لگے۔ لے ڈیویر پانچ حسین و جمیل نوجوان فرانسیسی لڑکیوں کے ساتھ گاڑی سے اُترا اور کمرے میں داخل ہوا، نازنینان فرانس کی یہ چھوٹی سی ٹولی کیا تھی خوش رنگ پھولوں کا ایک دل آویز گلدستہ تھا ان کا نازک اور گداز جسم سردی کی شدت سے برف ہو رہا تھا۔

مادام فیقی نے ایک خوش جمال لڑکی کے حسین گال پر ایک ہلکا سا چانٹا لگا کر کہا۔ آؤ ڈارلنگ! لفٹنٹ اٹو اور کیپٹن فریز ایک ساتھ بول اُٹھے، "تم اسے ڈوٹے نہ ڈالو مادام فیقی یہ میری ہے۔"

مادام فیقی نے کہا۔ "ہڑ مچانے کی ضرورت نہیں ہے، میں نے تقسیم کی ایک مناسب صورت سوچ لی ہے" یہ کہہ کر مادام فیقی نے پانچوں لڑکیوں کو ایک قطار سے کھڑا کر دیا، اور کہا ان میں سے جو جس کے قد کے مطابق ہے وہ اس کی؛

اس اصول کے مطابق لڑکیوں کی تقسیم عمل میں آئی۔ جو حسینہ مادام فیقی کے حصہ میں آئی وہ شاید یہودی تھی اُس کا نام ریاچل تھا، وہ حُسن و جمال کے اعتبار سے سب میں ممتاز تھی۔

مادام فیقی نے تمباکو کا ایک ایسا زوردار کش لگایا کہ کھانستے کھانستے اس کا بُرا حال ہو گیا۔

لفٹنٹ اٹو فان اپنی محبوبہ کا گلا زور سے دبانے کے لئے بیقرار ہو رہا تھا کہ ریاچل کی کھانسی سُنکر بولا، "یہ کیا کر رہے ہو مادام فیقی۔"

مادام فیقی نے زور سے ہنستے ہوئے جواب دیا، "مائین کھیل رہا ہوں۔"

ریاچل نے اشک آلود آنکھوں سے ایک بار مادام فیقی کی طرف دیکھا، مگر وہ اس کی بربریت کے متعلق ایک لفظ نہ نکال سکی۔

شراب کا دور شروع ہوا اور سب نے اتنی شرابیں پیں کہ نشے سے پاگل ہو کر بوتل اور پیالے توڑ ڈالے، کرسیاں الٹ دیں، دوسری چیزوں کو درہم برہم کر دیا، لڑکیاں بھی آپے میں نہ رہیں، جرمنوں نے انھیں اس قدر پلا دی کہ وہ بھی عالم بیخودی میں انکے ساتھ ناچنے لگیں، مادام فیقی نے ریاچل کو اپنے ناخنوں اور دانتوں سے نوچ کھسوٹ کر اس کی ہیئت خراب کر دی، اس کے زیر و زبر ہو گئے، مادام فیقی اس کی طرف بڑھا تو وہ چیخ کر کمرے کے ایک گوشے میں بھاگ گئی وہ چھلانگ مار کر اس پر ٹوٹ پڑا جس سے ریاچل کا سر دیوار سے زور سے ٹکرا گیا۔

اس کے ساتھیوں میں شراب کا از سر نو دور شروع ہو چکا تھا، وہ ریاچل کو کھینچتا ہوا پھر اس طرف لے چلا، سب کے سب ہاتھ میں شراب کا گلاس لئے ایک وحشیانہ انداز میں چلا اُٹھے۔

"پروشیا زندہ باد"

"آج تمام فرانس ہمارے قدموں میں ہے۔"

ریاچل وطنی عزت سے بے تاب ہو گئی اس نے کہا "نہیں فرانس آزاد ہے، وہ آزاد ہو کر رہیگا۔"

مادام فیقی بولا "چپ شیطان، فرانس ہمارا ہے، ہم اس کے دریا، پہاڑ، دولت و جائداد اور اس کی عورت سب کے مالک ہیں۔"

ریاچل تڑپ کر کھڑی ہوئی، کرسی اُلٹ گئی، اُس نے چیخ کر کہا، "تم سب کمینے، بدذات ہو، فرانسیسی عورتیں تم کو ذلیل سمجھتی ہیں۔"

مادام فیقی بجائے غصہ ہونے کے قہقہہ مار کر ہنس پڑا، بولا "کہ اگر فرانسیسی ڈائنیں ذلیل سمجھتی ہیں تو ہمارے پاس آئیں کیوں؟"

ریاچل فرط غضب سے زور زور سے سانس لے رہی تھی اس نے شیرنی کی طرح گرج کر کہا، ہمارا کیا ہے ہم تو بازاری عورتیں ہیں، تم نے ہم کو یہاں پر بلایا ہم کو چلا آنا پڑا۔

مادام فیقی ریاچل کے سینے پر ایک گھونسہ رسید کر کے اُلٹی ہوئی کرسی سیدھی کرنے کے لئے نیچے جھکا۔ میز پر ایک چاقو پڑا ہوا تھا ریاچل نے اُسے اُٹھا کر مادام فیقی کے سر میں پیوست کر دیا اور کھڑکی سے کود کر گھنے اور تاریک جنگل میں گُم ہو گئی، چند ہی منٹ کے اندر مادام فیقی کا کام تمام ہو گیا۔ فریز اور آٹو فان نے تلواریں نکال لیں اور چاہا کہ باقی چاروں لڑکیوں کو قتل کر دیں، میجر نے ان کو روکا اور سپاہیوں کو ریاچل کے تلاش کرنے کا حکم دیا، جرمن سپاہی تمام رات ریاچل کو تلاش کرتے اور قدم کی آہٹ پر گولیاں چلاتے رہے مگر ریاچل کا پتہ نہ چلا۔ صبح معلوم ہوا کہ اُنھوں نے اندھیرے میں اپنے ہی آدمیوں کو گولی کا نشانہ بنایا۔

صبح کو جرمن گرجا کے قبرستان میں مادام فیقی کو دفن کرنے گئے تو اس عجیب واقعہ سے سب حیران رہ گئے کہ گرجا میں خود بخود گھنٹہ بجنے لگا اس کے بعد سے دن اور رات میں کئی کئی مرتبہ خود بخود گھنٹہ بجنے لگتا۔ گرد و نواح میں شور ہو گیا کہ گرجا گھر میں کوئی بھوت ہے جو گھنٹے کو بجاتا ہے، لوگوں نے بھوت کے ڈر سے گرجا میں آنا چھوڑ دیا۔

یہ حال دیکھ کر جرمن فوج اس گاؤں سے کوچ کر کے دُور جنوب کی طرف چلی گئی، جس روز جرمن فوج یہاں سے روانہ ہوئی اُسی روز گرجا سے ایک گاڑی نکلی جس کے جلوس میں گاؤں کے تمام باشندے تھے۔ گرجا کا بوڑھا پادری گاڑی ہانک رہا تھا۔ گاڑی پر ریاچل سوار تھی۔

گرجا میں کوئی بھوت نہ تھا۔ پادری نے بھوت کی افواہ اُڑا دی تھی، ریاچل ہی گھنٹہ بجایا کرتی تھی، ریاچل کی اس حب الوطنی سے متاثر ہو کر ایک معزز فرانسیسی نوجوان نے اس کے ساتھ شادی کر لی، اس گاؤں کے باشندے اس کو عزت و احترام سے دیکھتے۔ رقاصہ ریاچل اب کسی شریف فرانسیسی خاتون سے کم قدر و منزلت کی مستحق نہیں سمجھی جاتی۔ (شاہکار)

گڑ کی قیمت پر کنٹرول

نئی دہلی، ۲۴ جولائی، حکومت ہند نے گڑ کے کنٹرول کا ایک حکم نافذ کر دیا ہے جس کا مقصد نہ صرف مختلف قسم کے گڑ کا نرخ بھاؤ مقرر کرنا ہے بلکہ اس کے مطابق بشرط ضرورت کسی بھی علاقہ میں شکر بنانے والوں کے فائدہ کی خاطر گڑ بنانے پر پابندیاں عائد کی جاسکیں گی یا گڑ بنانے کی قطعی ممانعت کی جاسکے گی۔

یکم اگست سنہ ۱۹۴۳ء سے یوپی اور صوبہ شمالی مغربی سرحدی کے علاوہ باقی تمام صوبوں سے دوسرے صوبوں سے ریل کے ذریعہ گڑ باہر لیجانے کی ممانعت ہوگی کسی خاص صوبہ یا علاقہ کی ضرورت کیلئے کنٹرولر گڑ کا کوٹہ مقرر کرے گا۔

خاکساروں کو تمام مظاہر بند کر دینے کی ہدایت

لاہور۔ ۲۴ جولائی۔ حکومت ہند کے ایک حکم کی تعمیل میں علامہ عنایت اللہ مشرقی نے تمام ہندوستان کے خاکساروں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ اپنے بازوؤں پر سُرخ بلّے نہ لگائیں اور بیلچوں کے ذریعہ کسی قسم کا بھی کوئی فوجی مظاہرہ نہ کیا جائے۔ فوجی وردیاں، ڈرل اور کوچ وغیرہ سب کچھ ترک کر دیے جائیں اور کیمپوں کے اندر بھی نہ تو فوجی وردی پہنی جائے نہ ڈرل کی جائے اور نہ مارچ کی جائے اور کیمپ صرف جماعت کی نماز، مذہبی اور معاشرتی تقریروں اور کھیلوں کے لئے مخصوص رکھے جائیں۔ جنگ کے دوران میں میلوں وغیرہ میں خدمات کرنے کے لئے بھی ہندوستان کے کسی حصّہ میں کوئی کیمپ نہ لگایا جائے۔

علامہ مشرقی نے اپنے بیان میں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ حکومت کی جانب سے انھیں آخری تنبیہ موصول ہوئی ہے جس میں مذکور ہے کہ اگر اس حکم کے اجراء کے ۱۴ دن کے اندر ہر ایک خاکسار کے بازو پر سے سُرخ بلّہ نہ ہٹا دیا گیا اور بیلچوں کا مظاہرہ ڈرل مارچ اور کیمپوں کے اندر اجتماعی کارروائیاں بند نہ کر دی گئیں تو حکومت ہند تحریک خاکساران کو خلاف قانون قرار دیدے گی۔

جاپانیوں نے ڈوبی ہوئی گودی نکال لی

ٹوکیو، ۲۳ جولائی۔ جاپانی خبر رساں ایجنسی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ سنگاپور میں دنیا کی سب سے بڑی گودی جس کا نام کنگ جارج ففتھ گودی تھا اور جو پچھلی لڑائی میں انگریزوں نے ڈبو دی، جاپانی اس کو پھر سمندر پر لے آنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

شاہ اٹلی نے فوجوں کی کمان خود سنبھال لی

اٹلی نے فرانس، یوگوسلاویہ اور یونان سے اپنی فوجیں واپس بُلالیں۔

ہٹلر روسی مورچہ سے برلن پہونچ گیا

لندن۔ ۲۶ جولائی، کل بہت رات گئے روم ریڈیو نے اعلان کیا کہ سائنور مسولینی نے اٹلی کے ہیڈ وزیر اعظم اور سکریٹری آف اسٹیٹ کے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے اور شاہ اٹلی ان کا یہ استعفیٰ منظور کر لیا ہے، شاہ اٹلی وکٹر ایمنویل نے کمانڈر انچیف کا عہدہ خود سنبھال لیا ہے اور مسولینی کی جگہ فیلڈ مارشل بڈوگ لیو کو حکومت اٹلی کا ہیڈ وزیر اعظم اور سکریٹری آف اسٹیٹ مقرر کیا ہے، شاہ اٹلی نے ایک فرمان جاری کیا ہے جس میں لڑائی جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ شاہ اٹلی نے اپنے فرمان میں لکھا ہے کہ اٹلی والو! مادر وطن کے لئے اس نازک وقت میں ہر آدمی کو اپنے فرض پر ڈٹے رہنے کی کوشش کرنا چاہیئے، فرض ادا کرنے میں کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ایک دوسرے پر الزام لگانے کی لڑائی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ تمام اطالویوں کو معلوم ہے کہ مادر وطن کی پوتر بھومی کو کس قدر گہرے زخم لگ چکے ہیں۔ اٹلی اپنی مسلح فوجوں کی شجاعت اور اپنے باشندوں کے عزم سے پھر کامیابی کی راہ پر گامزن ہوگا، اٹلی کے نئے وزیر اعظم مارشل بڈوگ لیو نے بھی ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں کہا ہے کہ اٹلی والو شاہ اٹلی کے حکم سے میں پبلک کی فوجی حکومت پورے اختیارات کے ساتھ سنبھال رہا ہوں، لڑائی جاری ہے۔ اٹلی کے حملہ زدہ علاقوں اور تباہ شدہ شہروں پر جو زبردست آفت آئی ہے اس کے باوجود اس کو اپنے دئے گئے وعدے پر پورا بھروسہ ہے، اپنی قدیمی روایات پر اس کو فخر ہے، ہم سب کو ملکر شہنشاہ اٹلی کا ساتھ دینا چاہیئے، مجھے جو کام سپرد کیا گیا ہے وہ بالکل صاف ہے اس کو بے دریغ پورا کیا جائے گا، جو شخص پبلک کے نظام میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرے گا اس پر کوئی رحم نہیں کیا جائے گا۔

لندن۔ ۲۷ جولائی، اٹلی سے جو تازہ خبریں ملی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ اٹلی کے نئے وزیر اعظم مارشل بڈوگ لیو نے نئی کیبنٹ بنالی ہے جو ۱۷ ممبروں پر مشتمل ہے۔ اس میں مسولینی کی کیبنٹ کے صرف دو ممبر لئے گئے ہیں۔ چار فوجی جنرل ہیں اور باقی سرکاری افسر ہیں جو غیر معروف ہیں۔ الجیرس ریڈیو کا بیان ہے کہ فیلڈ مارشل بڈوگ لیو نے غیر ملکوں سے اپنی فوجوں کو واپس بلانا شروع کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے فوج کے ۲۲ ڈویزن یونان اور یوگوسلاویہ سے اور ۴ ڈویزن فرانس سے واپس بلائے گئے ہیں۔ برنے کی خبر ہے کہ تمام اٹلی میں فیسسٹ پارٹی کی علامتوں اور نشانیوں کو مٹا دیا گیا ہے۔ پولیس کی جگہ فوجی دستے تعینات کر دئے گئے ہیں۔ جن فوجیوں پر یہ شرط تھا کہ وہ مسولینی کا دم بھرتے ہیں ان کو بے ہتھیار کر دیا گیا اور گرفتار کر لیا گیا۔ الجیرس کی خبر ہے کہ یہاں یہ امکان نظر آرہا ہے کہ روم کو کھلا شہر قرار دیا جانا اٹلی کے بالآخر ہتھیار ڈالنے کی جانب ایک قدم ہوگا۔ اطالوی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ سنیچر وار کو فیلڈ گرانڈ کونسل کی ایک میٹنگ ہوگی جس میں کاؤنٹ گرانڈی نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس کے ذریعہ مسولینی سے درخواست کی گئی کہ وہ شاہ ایمونوئل سے التجا کریں کہ وہ میدانی سمندری اور ہوائی فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لیں، سائنور کارس سکورزا اور سائنور زابرٹ فرینی نے باقی ریزولیوشن پیش کئے۔ دس گھنٹہ تک لگاتار بحث ہوتی رہی۔ سائنور گرانڈی کا ریزولیوشن ۷ ووٹوں کے مقابلہ میں ۹ ووٹوں سے منظور ہو گیا۔ سائنور گرانڈی کے ریزولیوشن کی حمایت کرنے والوں میں کاؤنٹ چیانو، سائنور بسٹین، سائنور ڈی بونو اور سائنور فیڈرزونی بھی شامل تھے۔ لڑائی شروع ہونے کے بعد کونسل کا یہ پہلا اجلاس تھا، اس میں مسولینی نے ملک کی فوجی اور سیاسی صورت حالات کے بارے میں ایک بیان دیا۔

فیسسٹ پارٹی کے ہیڈ کوارٹر کو توڑا پھوڑا جا رہا ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مسولینی کہاں ہے۔ مسٹر چرچل اٹلی کی حالت کے بارے میں ایک بیان دیں گے۔

سب جگہ امن

روم۔ ۲۷ جولائی۔ اطالوی سٹالوی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ملان، ٹیورن، جنوا، فلورنس، وینس، باری اور دیگر شہروں سے جو خبریں پہونچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں سب جگہ امن ہے اور نئی حکومت کے قیام کی وجہ سے وہاں کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی۔

جرمنی کی سرکاری رائے

برلن۔ ۲۷ جولائی۔ مسولینی کے زوال کے بارے میں جرمنی کے ایک سرکاری افسر نے کہا کہ حکومت اٹلی میں تبدیلی کے بارے میں جرمنی کی یہ رائے ہے کہ یہ سب کچھ اٹلی کی اندرونی سیاسیات کی وجہ سے ہوا ہے۔ جرمن اخباروں نے جو رائے ظاہر کی ہے اس میں اٹلی کے سرکاری بیان کی دو باتوں پر خاص زور دیا ہے۔ اوّل یہ کہ اٹلی لڑائی جاری رکھے گا، دوسرے یہ کہ اٹلی اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اہل جرمنی ان وعدوں پر بھروسہ کرتے ہیں۔

ہٹلر برلن میں

لندن۔ ۲۷ جولائی۔ خبر ملی ہے کہ مسولینی کے استعفیٰ کی خبر سنکر ہٹلر بذریعہ ہوائی جہاز روسی مورچہ سے برلن پہونچا اور وہاں اپنے وزیروں سے مشورہ کیا، چانسلری سے جرمن وزیروں کی آمد و رفت کا تانتا لگا رہا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہٹلر کے لئے بھی مسولینی کے استعفیٰ کی خبر اتنی ہی حیرتناک تھی جتنی کہ اور ملکوں کے لئے۔

مسٹر کارڈل ہل کا بیان

امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈل ہل نے ایک بیان میں کہا کہ اس موقع پر میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اتحادیوں کی اس پالیسی میں کہ اٹلی بلاشرط ہتھیار ڈالے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، اٹلی کی فوجی حالت کا مطالعہ کیا جا رہا ہے اس سوال کے جواب میں کہ آیا اٹلی کے بادشاہ سے کوئی بات چیت کی جائے گی مسٹر ہل نے کہا کہ میں نے پریذیڈنٹ روزویلٹ سے ابھی اس بارے میں مشورہ نہیں کیا ہے۔

لندن کی خبر ہے کہ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ سے امریکہ کے سفیر اور روسی سفیر نے ملاقات کی۔

نئے وزیر خارجہ روم کو

انقرہ۔ ۲۷ جولائی۔ اطالوی سفیر انگلوا رنگلیا بذریعہ ہوائی جہاز روم کو روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ نئی حکومت میں وزیر خارجہ کے عہدہ کا چارج لیں گے۔

اٹلی ہتھیار ڈالے گا؟

لندن کے تقریباً سب اخباروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مارشل بڈوگ لیو کی حکومت ایک عارضی حکومت ہے اور وہ صرف اس لئے بنائی گئی ہے کہ اچھی شرطوں پر صلح ہو جائے، اٹلی کو غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

صلح کی شرطیں۔ نیویارک ریڈیو پر اطالویوں کے نام ایک پیغام نشر کیا گیا ہے جس میں اُنھیں مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اطالوی بلا کسی شرط کے ہتھیار ڈالدیں، اعلانچی نے اطالوی زبان میں کہا ہے کہ اطالویو! سنو۔ مسولینی ہٹ چکا ہے، ہم دوست ہیں، اتحادی قومیں حسب

اطاعت قبول کر لیں۔ دوم یہ کہ اطالوی باشندے خود یہ انتخاب کر سکتے ہیں کہ فاسسٹ طرز حکومت کے علاوہ وہ اور کون سے طرز حکومت کو پسند کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ آزاد قوموں کی برابری میں شامل ہو سکتے ہیں۔

بعد کو نیویارک ریڈیو پر یہ کہا گیا کہ اگر بڈوگلیو، ہٹلر اور ٹوجو کل ہی استعفیٰ دیدیں تو بھی اتحادی قومیں اس وقت تک لڑتی رہیں گی جب تک ایک بھی اطالوی جرمن یا جاپانی فیسی ازم یا نازی ازم کی خاطر لڑتا رہے گا۔

میرلاگارڈیا نے اتوار کی رات کو اٹلی کے لئے ایک براڈکاسٹ میں کہا کہ امریکہ کسی ایسی کارروائی کو برداشت نہیں کرے گا جس کا مقصد جنگ کو طول دینا ہو۔ اٹلی والو! فاسسٹوں کو نیست و نابود کر دو ہمارا مقصد فاسسٹ فلسفہ اور حکومت کو بالکل ختم کر دینا ہے۔

اسٹاک ہام۔ ۲۷ جولائی، اسٹاک ہام کے ایک اخبار کے نامہ نگار نے برلن سے اطلاع دی ہے کہ مسولینی کے استعفیٰ سے جرمنی کے حکام کو کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ اس استعفیٰ کے بعد جرمنی اور اٹلی کے تعلقات میں تبدیلی ہوگی، جب نامہ نگار نے جرمن افسروں سے اس پر رائے ظاہر کرنے کی درخواست کی تو اُنھوں نے کہا کہ ہم لوگ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ نامہ نگار موصوف نے کہا ہے کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسولینی کے زوال کی وجہ یہ ہو کہ ہٹلر سے اس کی ملاقات کے تسلی بخش نتائج برآمد نہ ہوئے ہوں۔ عام طور پر لوگ یہ جانتے ہیں کہ اٹلی اور جرمنی کے فوجی اور سیاسی اشتراک عمل کا زیادہ تر دار و مدار ہٹلر اور مسولینی کے ذاتی تعلقات پر تھا اب مسولینی الگ ہو گیا ہے تو یہ بھی ممکن ہے کہ اٹلی اور جرمنی کے تعلقات میں تبدیلی ہو جائے۔ برلن کے اطالوی حلقوں کا یہ کہنا ہے کہ مارشل بڈوگ لیو اطالوی فوج میں بہت ہر دلعزیز ہیں۔

ڈیٹرویٹ میں امریکہ کے نائب صدر مسٹر والیس نے کہا کہ جہاں تک اٹلی کا تعلق ہے اب یہ یقینی ہے کہ اس کے ختم ہونے میں زیادہ عرصہ نہیں لگے گا۔

صلح کا پیش خیمہ۔ لندن کے اخبارات میں جو تبصرے شائع ہوئے ہیں ان میں یہ کہا گیا ہے کہ اٹلی کی جنگ اب بہت جلد ختم ہو جائے گی لیکن اُنھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جبتک اٹلی غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالدینے کے معاہدہ پر دستخط نہیں کر دے گا، اتحادیوں کے حملہ کا زور بڑھتا رہیگا۔

مسٹر ورنن بارٹلیٹ نے "نیوز کرانیکل" میں لکھا ہے کہ مسولینی کے استعفیٰ یا اس کی برطرفی کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب بہت جلد صلح کی بات چیت شروع ہونے والی ہے۔ کئی ماہ سے یہ اُمید کی جا رہی تھی کہ جب ہتھیار ڈالدینے کے لئے بات چیت کرنے کی ضرورت پیش آئے گی تو مارشل بڈوگ لیو سے کام لیا جائے گا۔

اٹلی کے نئے وزیر اعظم مارشل بڈوگ لیو نے تمام اٹلی میں مارشل لا نافذ کر دیا ہے، سورج ڈوبنے کے بعد سے سورج نکلنے تک تمام ملک میں کرفیو آڈر بھی نافذ رہیگا اس دوران میں تمام تفریح گاہیں بند رہیں گی، تین اشخاص سے زیادہ کو ایک جگہ جمع ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے، فوجوں کو حکم دیدیا گیا ہے کہ جو شخص بھی ان احکام کی خلاف ورزی کرے اس پر گولی چلادیں۔ فاسسٹ ملیشیا فوج میں شامل کر لی گئی ہے، اٹلی کے کئی حصوں سے فیسی ازم کے خاتمہ کے خیر مقدم میں مظاہرے ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اٹلی سے ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہونے سے قبل برنی سے ایک اطلاع بھیجی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ میلان میں جرمن فوجی دستوں نے ایک ہجوم پر گولیاں چلائیں جن کے باعث وہاں بہت کچھ خون خرابہ ہوا، جرمن خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ روم کے سینٹ پیٹر اسکوائر میں اتوار کی آدھی رات کو عوام کے حق میں بہت بڑے اجتماع نے مظاہرہ کیا جو نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔

نئے وزیر اعظم سے جرمن کمانڈر کی بات چیت

سٹاک ہام۔ ۲۶ جولائی۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن سفیر میکنسن اور فیلڈ مارشل کیسل رنگ روم میں فیلڈ مارشل بڈوگ لیو سے بات چیت کر رہے ہیں۔

ہٹلر کی شرطیں

روم سے خبر ملی ہے کہ جھگڑا اتوار کی صبح شروع ہوا جب کہ ڈیفنس منسٹروں کی میٹنگ ہو رہی تھی، اس جلسہ میں مسولینی نے وہ شرطیں پیش کیں جو ہٹلر نے حال ہی میں مسولینی کے روبرو پیش کی تھیں۔ ان شرطوں کے مطابق اٹلی کو اس قدر قربانی کرنی پڑتی کہ اٹلی کے وزیر جنگ ہوائی وزیر اور سمندری وزیر پوری کیبنٹ سے مشورہ لئے بغیر ان کو منظور نہیں کر سکتے تھے، اس پر یہ معاملہ بادشاہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے شرطوں کو ماننے سے انکار کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ ہٹلر نے مسولینی کے روبرو جو تجویز پیش کی تھیں وہ یہ تھیں کہ اٹلی کی فوجیں لڑتی ہوئی پیچھے ہٹ جائیں اور وہ اٹلی کے پورب سے پچھم تک براستہ دکھنی ٹسکینی ایک لائن بنائیں جہاں مقابلہ ہو۔ اتنے عرصہ میں اپی نائین میں بچاؤ کے مورچہ تیار کر لئے جائیں اس اسکیم کے مطابق روم کو بھی خالی کرنا پڑتا۔

فیسسٹ راج کا خاتمہ

لندن کی خبر ہے کہ کل رات روم ریڈیو کا پروگرام بالکل بدلا ہوا تھا جہاں پہلے ریڈیو پر فیسسٹ پارٹی کے راگ الاپے جاتے تھے وہاں کل شاہی ترانہ گایا گیا، مسولینی تقریباً ۲۱ سال سے اٹلی کا ڈکٹیٹر تھا اور تمام طاقت اسی کے ہاتھ میں تھی، مسولینی کے ہٹنے سے اٹلی میں فیسسٹ راج ختم ہو گیا ہے۔ بڈوگ لیو کی عمر اسوقت ۷۲ سال ہے۔ بڈوگ لیو نے حبش فتح کیا تھا اور پھر اس کو وہاں کا وائسرائے بھی بنا دیا گیا تھا لیکن سنہ ۱۹۳۶ء میں مسولینی سے اختلاف ہونے پر اس کو علیحدہ کر دیا تھا ہٹلر سے حال ہی میں مسولینی کی جو آخری ملاقات ہوئی تھی وہ ۱۳ ویں ملاقات تھی۔

ہٹلر اور جرمنی پر کاری چوٹ

لندن سے رائٹر کے ڈپلومیٹک "نامہ نگار" نے لکھا ہے کہ مسولینی کا استعفیٰ اس جنگ کا سب سے زیادہ اہم واقعہ ہے، محوریوں کے دو دستوں میں سے ایک اُٹھ چکا ہے۔ لندن میں گزشتہ رات کو جو سرکاری اعلان شائع ہوا ہے اس سے جہاں خوش آیند اُمیدوں کا اظہار ہوتا ہے وہاں اس میں انتباہ بھی موجود ہے۔ اب تک جو واقعات معلوم ہو سکے ہیں وہ بہت قلیل ہیں اور ان کی بنا پر کوئی واضح نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا۔ رہی مستقبل کے لئے کوئی اُمید قائم کی جا سکتی ہے۔ اٹلی کے بادشاہ نے مارشل بڈوگلیو سائنور فورزا اور سائنور سکورزا کو بلایا تھا۔ اٹلی اتحادیوں کے ساتھ اب بھی برسر جنگ ہے اور اطالویوں کو قومی جھنڈے تلے جمع ہونے کو کہا گیا ہے۔ بظاہر لڑائی کے متعلق اٹلی کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ جب تک اٹلی ہتھیار نہ ڈالدے اتحادیوں کا حملہ جاری رہے گا۔ سائنور مسولینی کے استعفیٰ کو ہٹلر سے اس کی اس ملاقات سے الگ نہیں کیا جا سکتا جو تقریباً ایک ہفتہ قبل ہوئی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ مسولینی نے آخری بار خود جا کر ہٹلر سے جس قدر مدد مانگی تھی ہٹلر نے اُسے اتنی مدد دینے سے انکار کر دیا ہو۔ یہ حقیقت روز روشن کی مانند عیاں ہے کہ مسولینی کی طاقت اور اس کا اثر ضائع ہو رہا تھا اور اس کی مقبولیت ماند پڑ گئی تھی لیکن بایں ہمہ خبر قطعی اچانک ہے، سائنور مسولینی کا استعفیٰ اٹلی کی انتہائی مصیبت کا نتیجہ ہے اور ہٹلر اور جرمنی پر کاری چوٹ ہے۔

مسولینی کو قید کر لیا گیا

نیویارک خبر پہونچی ہے کہ برنے سے نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ روم سے خبر ملی ہے کہ مسولینی کارس سکورزا سکریٹری فیسسٹ پارٹی اور اس کی تمام کیبنٹ کو گرفتار کر کے ایک مکان کے اندر بند کر دیا گیا ہے۔ ٹیلیفون کا سلسلہ کٹنے سے پہلے جو خبریں پہونچی تھیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ ان کو روم سے

اقوال زرّیں

جو بہت سوچتا ہے وہ پیشین گوئی کرسکتا ہے۔

احسان کرنیکے بعد صلہ کی توقع رکھنی نہیں چاہیئے۔

جو راز اپنے دشمن کو نہیں بتاسکتے وہ دوست کو بھی مت بتاؤ ممکن ہے کہ وہی دوست کل کو تمھارا دشمن ہو جائے۔

نئے گرجا اور پرانے شرابخانے بہت کم خالی رہتے ہیں۔

میخانہ وہ جگہ ہے جہاں دیوانگی بوتلوں میں بھر کر بیچی جاتی ہے۔

غصّہ اور دریا جلد اُتر جاتے ہیں۔

تم اپنے دوستوں کا نام بتاؤ تو میں بتادونگا کہ تم کون ہو؟

زیادہ نالائق لڑکوں سے ایک لائق لڑکا بدرجہا بہتر ہے، ایک ہی چاند اندھیرے کو دُور کردیتا ہے۔

بُرے لوگ اچھی باتوں میں بھی بُرا پہلو تلاش کرلیتے ہیں جیسا کہ مکھیاں تمام خوبصورت جسم کو چھوڑکر صرف زخم پر ہی بیٹھتی ہیں۔

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو تاکہ تیری اولاد تیرے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

موج تبسم

باپ:۔ (بیٹے سے) میرا ارادہ ہے کہ آئندہ سال کاروبار سے دستکش ہو جاؤں اس لئے تم ابھی سے اپنا کام سنبھال لو۔

بیٹا:۔ اچھی بات، ابھی تو میرے عیش کے دن ہیں آپ چند سال اور کام کریں، ہم دونوں ایک ہی ساتھ سبکدوشی حاصل کرلیں گے۔

ناولسٹ:۔ (دوست سے) جیل کی زندگی کی بعض باتیں ناول کے لئے کیسے حاصل کی جائیں۔

دوست:۔ اس کی تو بڑی سہل تدبیر ہے۔

ناولسٹ:۔ تو جلد بتایئے۔

دوست:۔ کوئی جرم کرکے جیل جایئے۔

ایک شخص رات کو بے خبر سو رہا تھا کہ چھت پر سے ایک چوہا اس کے پیٹ پر کودا، اس نے شور وغل مچایا اور رونے لگا، اس کے رونے کی آواز سُنکر اہل خانہ جاگ اُٹھے اور رونے کی وجہ دریافت کی، اُس نے کہا کہ میرے پیٹ پر چوہا کودا، اہل خانہ نے کہا کہ رونے اور چلانے سے کیا فائدہ۔ اُس نے کہا کہ تم بے وقوف ہو۔ اس طرح یہ شارع عام بنجائیگا۔ آج چوہا گزرا ہے کل ہاتھی گزرے گا، اور میں مرجاؤنگا۔

مہاراجہ ریوا کو ریاست میں جانیکی اجازت

نئی دہلی، ۲۴ جولائی معاصر "اسٹیٹسمین" کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ گورنر جنرل نے مہاراجہ ریوا کو قتل کے الزام سے بری کردیا ہے اور مطلع کیا ہے کہ وہ اپنی ریاست میں بحیثیت حکمراں واپس جاسکتے ہیں لیکن چند شرطیں لگادی گئی ہیں۔

دلچسپ معلومات

ٹوکیو میں ایک ہوٹل ہے جو مینڈک، کچھوا اور سانپ کو بطور غذا کے پیش کرنے میں کافی مشہور ہوگیا ہے، ہوٹل والوں نے بہت سے زندہ سانپ شیشوں میں بند کرکے بطور اشتہار کھڑکیوں میں رکھے ہیں، سینکڑوں پیشہ ور سانپ پکڑنے والے ہوٹل کے لئے یہ جنس مہیا کرنے میں مصروف ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ پیغمبر ایشیا میں پیدا ہوئے، دنیا میں سب سے زیادہ بوڑھی عورت اس وقت ایران کے ایک دیہات میں رہتی ہے، اسوقت اسکی عمر ۱۶۱ سال کے قریب ہے اس کے لڑکے کی عمر ۱۲۵ سال ہے۔

دنیا میں سب سے پُرانا شفاخانہ "بیمارستان معتضدی" ہے، جس کی ۲۷۱ھ میں دریائے دجلہ کے سرسبز کنارے پر بنیاد رکھی گئی تھی۔

دنیا میں سب سے اُونچی عمارت نیو یارک (امریکہ) میں موجود ہے جس کی اُونچائی تقریبًا ۱۲۶۵ فٹ ہے۔

گرینڈ بینک میں دنیا میں سب سے زیادہ مچھلیاں پکڑی جاتی ہیں۔

میکسیکو کے معتدل خطّے میں دنیا بھر کی نصف چاندی نکلتی ہے۔

مشہور چاندی کی کان سین لوئی پوٹوسی یہاں پر ہے (شمالی امریکہ)

افسانہ

فرانسیسی رقاصہ

(از جناب ابو محمد امام الدین رام نگری)

فرانسیسی میدان جنگ کے آخری کنارے پر ایک چھوٹا سا گاؤں تھا، موسلا دھار بارش ہو رہی تھی، دن رات کی طرح تاریک ہو رہا تھا۔ جرمن فوج کے حملوں سے برباد شدہ چھوٹا سا گاؤں اس طرح خاموش اور ساکن تھا جیسے کسی حسین وجمیل دوشیزہ کی لاش!

جرمن سپہ سالار میجر گرافان فاربس برگ اپنے معتمد علیہ جاسوسوں اور کئی برگیڈ سپاہیوں کے ساتھ ایک سہ ماہی سے اس علاقہ میں پڑا ہوا تھا، کمانڈر انچیف کے حکم آنے تک اس علاقے کے امن وامان کی حفاظت و نگرانی اس کے سپرد تھی۔

گاؤں کا سب سے بڑا مکان ان سب کا مسکن بنا ہوا تھا۔ مکان کا نام سیٹو دی وائل تھا۔

شام کا وقت تھا میجر گرافان اپنے کمرے میں آرام کرسی پر لیٹا جرمن اخبارات اور اپنے خطوط دیکھ رہا تھا۔ اُس کے سامنے سنگ مرمر کی ایک چھوٹی سی ٹیبل تھی جس پر رکھے ہوئے کافی کے پیالے سے بھاپ نکل رہی تھی، میجر کے منہ میں خوشبودار تمباکو کا پائپ تھا۔ اپنے لحیم وشحیم جسم، شعلے کی طرح روشن چہرے اور اور چوڑے چکلے بازو اور سینے کے اعتبار سے گرافان انسان نہیں دیوزاد معلوم ہوتا تھا

خطوط دیکھ چکنے کے بعد میجر نے دو لکڑیاں اور آگ میں ڈال دیں۔ یہ لکڑیاں گاؤں کے آدمی جنگل سے کاٹ کرلاتے تھے اس لئے یہ خوب فراخدستی کے ساتھ جلائی جاتی تھیں، میجر نے شیشے کی کھڑکی کھولکر ایک پرشین قومی گیت گنگنانا اور اس کے ساتھ بوٹوں کی نوک سے تال دینا شروع کیا۔ اتنے میں دروازے پر ہلکی سی تھپتھپاہٹ ہوئی، میجر گھوم کر اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا "اندر آؤ"

جو شخص اندر داخل ہوا وہ میجر گرافان کا اسسٹنٹ کیپٹن بیرن فال کال ونسٹن تھا۔ اس کی صورت ہی سے پتہ چل رہا تھا کہ کوئی شیطانی خیال اس کے دماغ میں چکر لگا رہا ہے۔

ایک روز رات کو اس نے نہ جانے کیوں سامنے کے دانت توڑوا دیے جس کا راز اب تک لامعلوم ہے، اب یہ پوپلے منہ سے اس طرح بولتا کہ اس کی بات اچھی طرح سمجھ میں نہ آتی۔ اس کی چندیا بالکل صفاچٹ تھی لیکن سر کے گرد ہلکے سُرخ رنگ کے گھنے بال کافی موجود تھے ــــــ میجر نے آگے بڑھ کر کیپٹن سے ہاتھ بڑھایا اور اس کے بعد کافی کے پیالے کو ایک ہی گھونٹ میں خالی کردیا۔ صبح سے یہ اسکی چھٹی پیالی تھی، کیپٹن نے رات کی قابل اطلاع باتیں میجر کو بتائیں۔ اسی درمیان میں خانساماں نے کھانے کے لئے آواز دی جسے سُنتے ہی دونوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے کھانے کے کمرے میں چلے گئے وہاں تین فوجی افسر پہلے سے موجود تھے، ان کے نام تھے لفٹنٹ اٹوفان گروسلنگ، لفٹنٹ فریز شتے برگ، لفٹنٹ بیرن فاک ہیرک،

اس آخری شخص کی نسبت یہ بتادینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کی شکل وشباہت اور نشست و برخاست باقی جرمن افسروں سے بالکل مختلف تھی، اُس کے حسین چہرے، متبسم آنکھیں اور بڑے بڑے گھنگریالے بال دیکھ کر خیال ہوتا تھا کہ یہ فوج کی افسری کی بجائے رومانی شاعری کے لئے زیادہ موزوں ہوسکتا تھا۔ فرانس آنے کے بعد سے اس کے ساتھی اس کو "مادام فیفی" کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے، اپنی پتلی کمر، نسوانی چہرے، اور تیز آواز کے باعث اس علاقے میں یہ کافی مشہور ہوگیا تھا، لیکن اس کے اخلاق و اطوار بالکل جنگلی درندوں کے سے تھے، اس میں نام کو بھی انسانیت نہ تھی، قیدیوں کے ساتھ اس سے زیادہ ظالمانہ سلوک اور کوئی فوجی افسر روا نہ رکھتا تھا۔ اگر وہ ذرا بھی مشتعل ہوجاتا تو معلوم ہوتا کہ بارود میں آگ لگ گئی ہے۔

کھانے کے کمرے کو قیمتی سازو سامان سے خاص قرینے کے ساتھ سجایا گیا تھا جو فوجی افسروں کی رقص گاہ میں تبدیل ہوجانے کے باعث بالکل درہم برہم ہوگیا تھا۔

کھانے کے بعد شراب کا دور شروع ہوا، شراب میں پیسے تو خرچ ہوئے نہیں تھے جو زیادہ اور کم کی پروا کیجاتی۔ بوتل پر بوتل صاف ہونے لگی، ہنسی، مذاق، ظرافت اور گانے کے شور وغوغا سے ایک ہنگامہ سا برپا ہوگیا۔ شراب ختم ہوچکی تو سگار کا سلسلہ شروع ہوا جس کے بے پناہ دھوئیں سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی آتشیں بم پھٹا ہو۔

یکایک "مادام فیفی" بول اُٹھا، ارے بھئی کچھ شغل بھی ہوگا یا اسی طرح بے لطفی میں وقت گزرے گا؟

لفٹنٹ اٹوفان اور لفٹنٹ فریز ایک ساتھ بول اُٹھے، ہاں بھئی کچھ تو ہونا چاہیئے، اس وقت طبیعت گھبرا رہی ہے۔

"مادام فیفی" نے کہا "اگر میجر صاحب کو اعتراض نہ ہو تو میں تفریح کا بندوبست کروں"

میجر نے پائپ کو منہ سے الگ کرتے ہوئے کہا، کیا بندوبست کرنا چاہتے ہو بیرن فان!

"مادام فیفی" نے کھڑے ہوکر بڑے جوش سے کہا، لے ڈیوزر آمن چلے جائیں گے وہاں سے چند فرانسیسی لڑکیوں کو لے آئیں گے، رات بڑے لطف سے گزر جائیگی۔

میجر ایک سن رسیدہ آدمی تھا اس کو اس مشغلے سے زیادہ دلچسپی نہ تھی، وہ منع کرنا چاہتا تھا کہ اس کے اور ساتھی بول اُٹھے "آپ منع نہ کیجئے میجر، آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں ہماری زندگی کس بے کیفی میں گزر رہی ہے،

"مادام فیفی" جو کچھ کرنا چاہتے ہیں کرنے دیجئے"

میجر مُسکرا کر خاموش ہو رہا۔

مادام فیفی نے لے دیویر کو بلوایا، یہ عجیب طرح کا منحوس سپاہی تھا۔ اس کے ہونٹوں پر کبھی ہنسی نہیں دیکھی گئی اور یہ افسروں کے حکم کی تعمیل میں سنگدلی اور بے رحمی کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتا تھا۔ وہ مادام فیفی کو سلام کرکے خاموش کھڑا ہوگیا۔ اور اس کا حکم سُنکر اسی طرح سلام کرکے چپ چاپ واپس چلا گیا۔ اس کے بعد ہی پانچ گھوڑوں کی فوجی گاڑی کھڑکھڑ کرتی باہر نکل گئی، جرمن فوجی افسر فرط سرور سے قومی گیت گانے اور سیٹی بجانے لگے۔ لیکن "مادام فیفی" کے اظہار مسرت کا طریقہ ان سب سے بلکہ ساری دنیا سے جُدا تھا وہ جب بہت خوش ہوتا تخریب اور تباہ کاری پر اُتر آتا، اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی، دیوار پر خوبصورت اور قیمتی تصویریں آویزاں تھیں جن میں ایک عورت کی تصویر بالخصوص فن مصوری کا دلفریب نمونہ تھی، اس کی آنکھوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا ایک جیتی جاگتی دوشیزہ عورت کیف سرور دے رہی ہے۔

مادام فیفی نے اپنی ریوالور سنبھالی اور دو گولیاں سر کردیں۔ تصویر کی دونوں آنکھیں اُڑ گئیں، مادام فیفی برہمی تیز لہجے میں بولا "بدبخت کہیں کی گھورتی ہے، جانتی نہیں مجھ کو"

اس کے بعد مادام فیفی نے اپنے ساتھیوں سے کہا آؤ "مائین کھیلا جائے"

"مائین" مادام فیفی کا ایک پسندیدہ کھیل تھا، اس کے ساتھیوں کو بھی اس کھیل سے کافی دلچسپی تھی، لیکن میجر نے نہ جانے کیوں قدرے ناگواری کے لہجہ میں کہا، مجھے تمھاری حرکتیں پسند نہیں، تمھیں جو کچھ کرنا ہو بغل کے کمرے میں جاکر کرو"

مکان کا فرانسیسی مالک نہایت خوش ذوق آدمی تھا۔ اُسے آرٹ سے بہت دلچسپی تھی، وہ جرمنوں کے خوف سے مکان، سامان، روپیہ پیسہ سب اسی طرح چھوڑ کر بھاگ گیا تھا، بغل کا کمرہ اب بھی آرٹ کے نادر ترین نمونوں سے آراستہ تھا۔

مادام فیفی اپنے ساتھیوں کو لے کر اس کمرے میں گیا، اس میں چینی کا ایک خوبصورت مجسمہ تھا، مادام فیفی نے اس کے اندر بارود بھردی، پٹرول میں ترکرکے ایک فلیتہ اس کے منہ میں ڈالدیا جس کا ایک سرا باہر نکلا ہوا تھا۔ (باقی بر صفحہ ۴ کالم ۱ پر ملاحظہ فرمایئے)

ESTD. 1923.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر ل ۲۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ 2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 38 NO. 37 | CAWNPORE. Saturday. 7th AUGUST 1943 | کانپور شنبہ ۷ اگست سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۶ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۸ نمبر ۳۱

ادبیات

جذبات اثر

(از جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب آثر کانپوری)

وہ چاہتے ہیں کوئی یہاں شادماں ہو — پھر یہ بھی حکم مجھ سے کوئی بدگماں نہ ہو
اندوہ کو جو راحتِ جان جانتا رہے — حیران ہوں وہ عشق میں کیوں شادماں نہ ہو
کھل جائے اک جہان پر رازِ نیازِ عشق — پردہ ہمارے آپ کے گر درمیاں نہ ہو
دو ہچکیوں نے موت کی ہم کو بتا دیا — دو روزہ زندگی پہ کوئی شادماں نہ ہو
ہر ہر قدم پہ سجدے کئے اس خیال سے — شاید اسی جگہ پہ تیرا آستاں نہ ہو
سمجھیں خدا کرے وہ اشاروں سے میری بات — جبتک مری زبان عدو کی زباں نہ ہو
اے آہِ شعلہ بار جلا دے فلک کو آج — اچھا ہے یہ زمین رہے آسماں نہ ہو
حاضر ہوں آزما کے مجھے دیکھ لیجئے — میں نے یہ کب کہا کہ مرا امتحاں نہ ہو
کیونکر کہوں کہ حشر میں اُٹھیں گے مر کے لوگ — کہتے ہیں جس کو موت وہ خوابِ گراں نہ ہو

سُنتا ہوں میں بیانِ الم جس جگہ آثر
ہوتا ہے یہ گماں کہ میری داستاں نہ ہو

شاہ احمد زوغو والئی البانیہ کا بیان

لندن۔ ۲۸ جولائی۔ شاہ زوغو سابق فرمانروائے البانیہ جن کی سلطنت اور ملک کو مسولینی نے غصب کر لیا تھا، نیوز کرانیکل میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ فاسسٹوں نے جو امپیریلزم کی پالیسی اختیار کی تھی اس کا قدرتی طور پر نتیجہ بھی یہی ہونا چاہیئے۔ آپ نے یقین دلایا ہے کہ البانیہ قطعی طور پر تیار ہے کہ دی اقوام کی صف میں جگہ حاصل کر کے انھیں ہر ممکن طور سے اور اپنی فوجوں سے آزادی اور انصاف کے لئے لڑے۔

پشاور۔ ۲۸ جولائی۔ کل کے برطانی سفیر سر فرانسس ولیس یہاں تشریف لے آئے ہیں اور گورنمنٹ ہاؤس میں مقیم ہیں سر فرانسیس ولیس نئی دہلی کو روانہ ہونے والے ہیں جہاں وہ گورنر جنرل ہند کے سیاسی مشیر کے عہدہ کا چارج لیں گے۔ سر ولیس کے جانشیں جلد ہی کابل پہونچ جائیں گے۔

پشاور۔ ۳۰ جولائی۔ آج ہز ہائینس مہتر چترال کا فالج سے انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؏

کٹانیا کے دکھن میں حملہ پسپا

قاہرہ۔ ۲ اگست۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ آٹھویں برطانی فوج نے کٹانیا کے دکھن میں محوریوں کے بچاؤ کے بڑے مورچوں کی لائن پر بڑے زور کا حملہ شروع کر دیا ہے۔ امریکی فوجوں نے سان اسٹفانو پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ توپ خانوں کی زبردست بمباریوں کے بعد امریکہ اور کناڈا کی فوجوں نے ریگالبوٹو کے پچھم میں حملہ شروع کر دیا ہے۔ یہ مقام ۶۰ میل لمبے مورچہ کا مرکز ہے جو کٹانیا کے دکھن سے سسلی کے اُتری ساحل تک پھیلا ہوا ہے۔

دُنیائے اسلام

ترکی کی خارجہ پالیسی پر سراج اوغلو کا تبصرہ

متحدہ اقوام کے تعاون کی خواہش

انقرہ۔ ترکی کی جمہوری پارٹی کی کانگریس کے آخری اجلاس میں جس میں تمام ممبر شریک تھے ترکی وزیر اعظم سراج اوغلو نے تقریر کرتے ہوئے حکومت ترکی کی خارجہ پالیسی پر تبصرہ کیا۔ اُنھوں نے کہا کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ ترکی کو خطرہ کی زد سے بالکل باہر سمجھ لیا جائے اس لئے ترکی اپنی موجودہ داخلی اور خارجی پالیسی میں ذرا سی بھی تبدیلی نہیں کر سکتا۔

یہ بالکل چرچل کا سا انداز خیال ہے۔ فوری خطرہ کے دور ہو جانے کے ایک عرصہ بعد بھی حکومت کا صدر یہی کہہ رہا ہے کہ جد و جہد میں کسی طرح کی ڈھیل ڈال دینا دانشمندی کے خلاف ہے۔ ترکی میں واقعی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ کٹھن مرحلے طے ہو چکے ہیں اور اب منزل تک پہونچنے کے لئے صرف معمولی سفر باقی ہے اور یہ صحیح بھی ہے اس لئے کہ شمالی افریقہ کے محاذ کی جنگ ترکی سے بہت دور ہٹ گئی ہے مگر بحر متوسط کا دوسرا میدان ابھی قائم ہے۔ یہ تو نہیں معلوم کہ اس مرتبہ طوفان کا منظر کون سی جگہ بنے گی البتہ یہ بالکل ممکن ہے کہ یہ طوفانی منظر ساحلی ترکی کے بالکل قریب واقع ہوا ہے۔ اس لئے ترکی کو بالکل تیار رہنا چاہیئے۔ جزائر پینٹلیریا اور لیمپیڈوسیا کی طرح حملہ کی صورت میں جزائر ڈوڈیکانیز اور جزائر ایجین کا بچاؤ بھی اٹلی اور جرمنی کے لئے سخت دشوار ہوگا اور یورپی دفاع کے ان مضبوط مورچوں پر تسلط قائم نہ رکھنے کی صورت میں ممکن ہے کہ محوری ہائی کمان کو قدم جمانے کے لئے کسی مستحکم نقطہ کی بلکہ شاید کسی بڑی سرزمین کی ضرورت ہو۔ یہ محض قیاس آرائی سہی مگر اس کا امکان ضرور موجود ہے۔

اس کے بعد سراج اوغلو نے ترکی کے روس کے ساتھ تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ روس کے ساتھ ترکی کے عہد نامے دونوں فریقوں کی طرف سے بہت مخلصانہ اور مستحکم ہیں اور انکی دفعات کو دونوں فریق انتہائی عدل و انصاف پر مبنی ہے جانتے ہیں۔ آج جبکہ محوری پروپیگنڈا ریاستہائے بلقان کے معاملہ میں روس اور ترکی کی باہمی رقابت کا ڈھونگ رچا رہا ہے سراج اوغلو کے یہ الفاظ اور بھی زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ ترکی کے لیڈروں کو اب اس کا زیادہ سے زیادہ احساس ہوتا جا رہا ہے کہ جنگ کے بعد ترکی کو روس کے ساتھ تعاون کرنے کی ضرورت ہو گی۔ اور اس احساس کا تعلق ترکی کی اس خواہش سے ہے کہ وہ جنگ کے بعد بھی متحدہ اقوام کے ساتھ تعاون کا سلسلہ قائم رکھے چنانچہ ترکی وزیر اعظم کی تازہ تقریر سے اس خواہش کا پورا پورا اظہار ہوتا ہے۔

وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ آخری برطانی ترکی عہد نامے کے بعد سے فریقین کو اس کا قوی یقین رہا ہے کہ یہ عہد نامہ کسی محدود وقت کے لئے نہیں ہے بلکہ سالہا سال تک قائم رہے گا اور اس دعوے کے ثبوت میں وزیر اعظم نے ادانہ کانفرنس کا حوالہ دیا۔

جرمن ترکی عہد نامے کے متعلق وزیر اعظم نے نہایت مختصر الفاظ میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "اس سے دونوں فریقوں کو فائدہ پہونچا ہے۔ اس عہد نامے کی واقعی ضرورت تھی اور امید کی جاتی ہے کہ اس سے دونوں فریق فائدہ اُٹھاتے رہیں گے۔" انقرہ میں اس کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ وزیر اعظم یہ بتانا چاہتے تھے کہ یہ عہد نامہ ترکی نے ایک ضرورت کی بنا پر کیا تھا اور یہ کہ اگر جرمنی صحیح طریقہ اختیار کرے تو وہ بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

ترکی فوج کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے سراج اوغلو نے کہا "بعد جنگ کی کوششوں میں جنگ کے تمام اسباب کا خاتمہ کرنے آزاد قوموں کا عالمگیر اتحاد قائم کرنے اور ان قوموں کے حقوق اور ان کی حریت و مساوات کا تحفظ کرنے کے کام میں ترکی اپنی قوت و طاقت کے ساتھ باہمی تعاون کے لئے تیار ہے۔"

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ ترکی متحدہ اقوام کے ساتھ نہ صرف دورانِ جنگ تک کے لئے بلکہ اس کے بعد بھی تعاون قائم رکھنے کی خواہش رکھتا ہے۔

ترکی وزیر اعظم نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ ترکی کی ہمدردیاں کس کے ساتھ ہیں اور قرائن صاف بتاتے ہیں کہ ترکی خوب جانتا ہے کہ اگر مشرقی بحر متوسط کی صورت حال نے پیچیدگی اختیار کی اور وہ اس کے لپیٹ میں آیا تو اس وقت وہ کون سا راستہ اختیار کرے گا۔ درحقیقت سراج اوغلو کے بیان کا حقیقی مفہوم ہی یہ ہے کہ ترکی اپنے متعلق فیصلہ کر چکا ہے۔

قاہرہ۔ سلطان ابن سعود والی نجد حجاز کے بھائی صنیر محمد بن عبد الرحمن نے جو سلطان ابن سعود سے دو سال چھوٹے تھے مکہ معظمہ میں انتقال کیا۔ اُنھوں نے جنگ کے زمانہ میں ابن سعود کی بڑی مدد کی تھی اور اس کے بعد بھی اہم مشوروں میں شریک رہتے تھے۔

نیویارک۔ ۳۰ جولائی۔ کولمبیا براڈکاسٹنگ مقیم کے امریکن نامہ نگار نے انقرہ سے اطلاع نشر کی ہے کہ ترکی کے وزیر خارجہ نے کل برطانی سفیر مقیم انقرہ سے ملاقات کی اور پہروں تک دونوں میں باتیں ہوتی رہیں۔ اس سے قبل ترکی کے وزیر خارجہ نے منگل کے روز اٹلی کے لئے وزیر خارجہ سے جو پہلے ترکی والے اطالوی سفیر نے ملاقات کی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل ہر ہے — زباں پہ کبھی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۷ اگست سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۱

اٹلی میں فیسشٹ دور کا خاتمہ

اکیس سال تک اٹلی پر ایسی حکمرانی کے بعد جسکی مثال دنیا کی تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ مسولینی کو آخر زوال آگیا۔ قدرت کا پُراسرار ہاتھ اس طرح کام کرتا ہے کہ کسی ملک میں انقلاب آتے دیر نہیں لگتی، روسی انقلابیوں کے ہاتھوں زارِ روس کی حکومت کا تختہ بھی چند منٹ میں اُلٹ گیا تھا۔

سب کو معلوم ہے کہ مسولینی ایک بہت ہی ادنےٰ درجہ کا آدمی، اور غریب و نادار خاندان کا فرد ہے لیکن اُس نے انتہائی چالاکی سے بعض مواقع کو استعمال کیا اور جب وہ اطالوی فیشسٹ پارٹی کا لیڈر ہوگیا تو اس نے اٹلی کے دارالسلطنت روما پر دھاوا کر دیا، اور اُس میں اسے اس قدر کامیابی حاصل ہوئی کہ اٹلی کے فرمانروا کنگ وکٹر ایمانوئل نے اسے وزیر اعظم بنادیا، یہاں تک کہ وہ تمام اختیارات کا مالک ہوگیا اور اٹلی کا ڈکٹیٹر بن بیٹھا جرمنی میں نالسی (نازی) اصول کی ترقی اور ہٹلر کا عروج اس کے بعد کی پیداوار ہے اور حقیقت یہ ہے کہ معنوی اعتبار سے پہلے مسولینی ہی اُستاد تھا اور ہٹلر شاگرد تھا لیکن مسولینی کی زندگی میں ایک زمانہ ایسا آیا جب اُسے ہٹلر کی شاگردی قبول کرنی پڑی اس کے بعد دوسرا وقت یہ آیا کہ اس کے خلاف اٹلی میں ایسا زبردست جذبہ پھیلا کہ اس کو ڈکٹیٹر ہی سے دست بردار ہونا پڑا۔ اور جس بادشاہ کے حکم سے وہ اٹلی کا وزیر اعظم بنایا گیا تھا اسی نے مارشل بڈوگلیو کو اختیارات عطا کر دئے اور اٹلی میں نئی کیبنٹ قائم ہوگئی۔

اٹلی میں اب فیشسٹ دور کا بالکل خاتمہ ہوگیا ہے۔ بہت سے سربرآوردہ فیشسٹ قید و نظر بند کر دئے گئے ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو اٹلی کی سرحدوں سے بھاگ کر باہر نکلنا چاہتے ہیں مگر ان کی راہ میں رکاوٹیں حائل ہیں خود مسولینی اسپین چلا گیا ہے اور اٹلی نے ہمیشہ کے لئے اس کی آہنی گرفت سے نجات حاصل کر لی ہے۔ اب اس صورتِ حال کا اثر موجودہ جنگ پر کیا ہوگا اس کے متعلق مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے یہ ظاہر ہے کہ اٹلی ابھی لڑائی سے دست بردار نہیں ہوا ہے اطلاعات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجیں نہ صرف یہ کہ اٹلی میں موجود ہیں بلکہ بہت سے مزید جرمن دستے اٹلی کی شمالی سرحد پر جمع ہو رہے ہیں۔ نیز یہ کہ سسلی تک جرمن کمک پہونچ رہی ہے۔ دوسری طرف ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اٹلی کی جو فوجیں باہر تھیں وہ واپس بُلالی گئی ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہمارے سامنے مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روزویلٹ کے اعلانات بھی صاف لفظوں میں موجود ہیں کہ جب تک اٹلی ہتھیار نہیں ڈالیگا اس پر حملے جاری رکھے جائیں گے اور لڑائی کی موجودہ رفتار قائم رہے گی۔

اس سلسلہ میں مسٹر چرچل نے برطانی پارلیمنٹ میں ایک طویل بیان دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل اٹلی کے روبرو اس وقت ہٹلری جُوا اپنی گردن سے اُتار پھینکنے کا ایک بہترین موقع موجود ہے۔ مزید براں اہل اٹلی اگر چاہیں تو بہ آسانی اپنی پسندیدہ جمہوری حکومت اپنے ملک میں قائم کر سکتے ہیں، مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ ان کو مسولینی اور فیشزم سے نجات حاصل ہو چکی ہے اہل اٹلی کو ایک اہم ترین فیصلہ کرنا ہے اگر اٹلی اپنے حق میں کوئی اچھا فیصلہ کرنا چاہے تو اس کی چند منزلیں جلد جلد طے ہو سکتی ہیں لیکن اگر اٹلی لڑائی پر تُلا رہا تو اُسے اپنے عمل کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور بقول مسٹر چرچل اس کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک جلا کر خاکستر کر دیا جائے گا۔

اٹلی میں اس اندرونی انقلاب کے حقیقی اسباب کیا تھے ان کے متعلق صحیح معلومات حاصل نہیں ہیں۔ ممکن ہے اتحادی فوجوں کے ہاتھوں پے در پے اطالوی فوجوں کی شکستیں مسولینی کے زوال اور اس کے فیشزم کے خاتمہ کا باعث ہوئی ہوں۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ مسولینی کی صحت خراب ہوگئی ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ اس کے دماغ میں کوئی خرابی پیدا ہوگئی ہے مگر جو واقعات نظر کے سامنے ہیں وہ یہ ہیں کہ اطالوی اسٹیج سے مسولینی کا اخراج اس وقت ہوا ہے جبکہ شمالی افریقہ میں اٹلی کا پورا امپائر ختم کر دینے کے بعد اتحادی فوجیں سسلی میں یعنی اٹلی کے دروازے پر پہونچ چکی ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سسلی پر اتحادیوں کے قبضہ کو صرف چند روز باقی ہیں۔ اسی سلسلہ میں یہ بات بھی خیال رکھنے کے قابل ہے کہ اس واقعہ کے کچھ دنوں پہلے ہٹلر اور مسولینی میں ملاقات بھی ہو چکی تھی۔

خود ہٹلر کے متعلق کنگ وکٹر ایمانوئل اور مارشل بڈوگلیو کے خیالات کیا ہیں یہ کسی کو معلوم نہیں، یہ ایک فطری امر ہے کہ ہٹلر حتی الامکان اس بات کی پوری کوشش کریگا کہ اٹلی ہتھیار نہ ڈالے اور محوری جنگ میں شریک رہے اس وقت جبکہ مسولینی کے اخراج کی شکل میں اس کا ایک ہاتھ ٹوٹ چکا ہے وہ اپنے طور پر مارشل بڈوگلیو کو اپنانے کے لئے پوری جد و جہد کرے گا۔

جیسا کہ مسٹر چرچل نے فرمایا ہے ہٹلر کے پاس اب بھی کافی فوجیں اور کافی ذرائع موجود ہیں تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک محوری حلیف کا ہتھیار ڈال دینا اور لڑائی سے کنارہ کش ہو جانا ایک خاص اثر رکھتا ہے اور دوسرے محوری حلیف کو کمزور کر دینے کا باعث ہو سکتا ہے اس لئے ہٹلر اپنی تمام موجودہ فوجی طاقت اور ذرائع کے باوجود اٹلی کو پٹی پڑھانے اور اپنی حفاظت پر اٹلی کو بھینٹ چڑھانے کی پوری کوشش کرے گا۔

اسٹالن کا بیان

ایم اسٹالن کی ایک بہترین صفت یہ ہے کہ وہ حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کبھی کوشش نہیں کرتا، یہی صاف گوئی ہم مسٹر چرچل کے بیانات میں بھی پاتے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ ایم اسٹالن نے اپنے فوجی کمانڈوں کے لئے ایک آرڈر شائع کیا تھا اس میں اس نے روسی جرمن جنگ کی صورتِ حال پر بھی روشنی ڈالی ہے اور چونکہ یہ اسٹالن جیسے حقیقت نگر شخص کا بیان ہے اس لئے اس پر شبہ کرنے کا کوئی سبب نہیں ہے اس نے پوری صفائی کے ساتھ یہ اعلان کیا ہے کہ اب روسی جرمن جنگ کے ہر محاذ پر روسی فوجوں کو قابو حاصل ہو گیا ہے اسٹالن کہتا ہے: "موسم گرما کے جارحانہ حملہ کے لئے جرمن اسکیم بالکل فیل ہو چکی ہے، اور اس سے یہ افسانہ غلط ثابت ہو گیا ہے کہ گرمیوں کے حملوں میں جرمنوں کو ہمیشہ کامیابی ہوتی ہے" یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں کے خلاف پانسہ پلٹ گیا ہے اور جرمنی کی آخری شکست کا دن قریب آرہا ہے۔

عذرِ لنگ

غالباً عذر لنگ پیش کرنے میں وزیر ہند مسٹر ایمری اپنا جواب نہیں رکھتے انھوں نے برطانی پارلیمنٹ میں یہ کہا ہے کہ حکومتِ ہند اگرچہ اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ ہندوستانی ایڈیٹروں اور ذمہ دار جرنلسٹوں کا ایک ڈپوٹیشن انگلستان بھیجا جائے تاہم اس کی راہ میں بہت سی عملی دشواریاں موجود ہیں لیکن جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ آخر یہ عملی دشواریاں اُن جرنلسٹوں کی راہ میں حائل کیوں نہیں ہوتیں جو مغربی افریقہ یا جزائر غرب الہند سے انگلستان آتے ہیں تو مسٹر ایمری نے یہ عذر پیش کیا کہ ہندوستان سے انگلستان کا سمندری راستہ بہت لمبا ہے اور ہوائی ٹرانسپورٹ کا حاصل کرنا مشکل ہے! ہمارا خیال ہے کہ مسٹر ایمری کو ایسا مضحکہ انگیز عذر نہیں پیش کرنا چاہیئے تھا اس سے تو بہتر تھا کہ وہ صاف صاف کہہ دیتے کہ ہم ہندوستانی اخبار نویسوں کو انگلستان آنے دینا نہیں چاہتے تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر برطانی حکومت کو بڑی تنخواہوں پر کچھ "ماہرین" ہندوستان بھیجنے ہوں تو سمندری اور ہوائی سفر کی آسانیاں بہت جلد حاصل ہو سکتی ہیں!

چین اور ہندوستان

چین اور ہندوستان کے تمدنی تعلقات بہت قدیم ہیں اور ہمیں مسرت ہے کہ ان تعلقات کی تجدید کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جاپان کے خلاف اس جنگ میں ہندوستان کو چین سے جتنی ہمدردی ہے اس کا عملی ثبوت چند شکلوں میں پیش کیا جا چکا ہے کچھ روز ہوئے ہندوستان سے ایک طبی مشن بھی چینی مجروحین کی امداد کے لئے بھیجا گیا تھا بہرحال اب یہ خوشگوار اطلاع ملی ہے کہ چینی اور ہندوستانی یونیورسٹیوں کے درمیان کچھ طلباء کا تبادلہ اس غرض سے ہونے والا ہے کہ ہندوستان اور چین کے کلچروں کے متعلق دونوں قومیں مزید واقفیت و معلومات حاصل کر سکیں۔ اس خیال سے چین کے کچھ طلباء ہندوستان میں اور ہندوستان کے کچھ طلباء چین میں تعلیم حاصل کریں گے۔ چنانچہ کلکتہ میں چینی طلباء کی پہلی جماعت پہنچ چکی ہے جو وہاں کے "آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف ہائجین اینڈ پبلک ہیلتھ" میں داخل کئے جائیں گے اور حکومت ہند کی طرف سے ان کو وظیفے دئے جائیں گے۔ ہندوستان سے بھی مستقبل قریب میں کچھ طلباء چین جانے والے ہیں، یقیناً اس سے ہندوستان اور چین کا تمدنی رشتہ زیادہ استوار ہوگا!

مسٹر جناح پر قاتلانہ حملہ

ہم کو نہایت افسوس ہے کہ ایک نام نہاد خاکسار مسلمان نے مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ پر قاتلانہ حملہ کیا جس کو اختلاف رائے کے باوجود ہندوستان کے ہر طبقہ میں نہایت عزت اور احترام کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے چنانچہ اس شرمناک حملہ کی مذمت میں ہندوستان کی تقریباً تمام جماعتوں اور اخبارات نے مذمت کی ہے۔

اختلاف رائے کوئی بُری چیز نہیں لیکن ہندوستان کی سنجیدہ سیاست میں اس قسم کے واقعات ※ نہ صرف شرمناک ہیں بلکہ ہلاکت آفریں بھی ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ مسٹر جناح اس بزدلانہ حملہ سے محفوظ رہے۔

آئینۂ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور کا ایک معمولی جلسہ ۲۹ جولائی کو رائے بہادر مسٹر مان سنگھ سی۔ بی۔ ای چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ہوا۔ جس میں فیکٹری ایریا میں ٹیوب ویل سے پانی سپلائی کرنے کے قواعد منظور ہوئے۔

ٹرسٹ کے دفتر کو سلیقہ سے دوبارہ ارگنائز کرنے کے لئے رائے صاحب رئیس بہاری شوکلا کا تقرر ۶ ماہ کے لئے کیا گیا ہے۔

مبلغ ۲۰۱۶۴۳ روپیہ کی مالیت کی زمین کے نیلام منظور کئے گئے۔

پٹرول راشن پرائیوٹ موٹر کار بس۔ سائیکل اور ٹیکسیوں کے پٹرول راشنگ کی سہ ماہی اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء کے لئے درخواستیں لی جانا شروع ہوگئی ہیں۔ ضرورت مند حضرات کو ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کانپور کو درخواستیں معہ ضروری کاغذات کے دینا چاہیئں۔

حادثہ ۴/اگست کو گورنمنٹ ہارنس فیکٹری اینڈ سیڈلری فیکٹری کے احاطہ میں ایک گودام کی چھت گر جانے کی وجہ سے ۵ آدمی زخمی ہوئے تھے جس میں سے ۲ آدمی مر گئے۔

۲ ریوالور برآمد مسٹر یاد علی سرکل انسپکٹر نے بدھنو کے ۵ آدمیوں کو ۲ ریوالور اور ۷ کارتوس برآمد ہونے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

لیگ کو عطیہ معلوم ہوا ہے کہ حافظ محمد صدیق صاحب نے کانپور سٹی مسلم لیگ کو ایک ہزار روپیہ کا عطیہ اس غرض سے دیا ہے کہ وہ اس رقم کو مسٹر محمد علی جناح کے پاس بھیجدے اور یہ رقم اتحاد و اتفاق پیدا کرنے میں صرف کی جائے۔

رجبی شریف پریڈ گراؤنڈ میں رجبی شریف کے جلسے پوری شان و شوکت کے ساتھ ہوئے اور گزشتہ اتوار کو جلوس بھی پوری شان و شوکت کے ساتھ اُٹھا۔ پولیس کا انتظام کافی تھا۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن گزشتہ جمعہ کی شام کو کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایک مٹنگ ہوئی جس میں ہندوستان وشوامتر، اور ہندوستان ٹائمس سے نئی ضمانتیں مانگنے کی گورنمنٹ کی پالیسی پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔

کوئلہ کی سپلائی کانپور میں کوئلہ کے ۵۰ گیلن آجانے کی وجہ سے کافی اچھی حالت ہوگئی ہے۔ کوئلہ نہ ہونے کی وجہ سے ایک مل کو دو روز تک کام بند رکھنا پڑا تھا۔

کانپور میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ ۴/اگست کی شام کو ہوا۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور شیخ محمد صدیق صاحب سوداگر گھڑی کے انتقال پر ایک ریزولیوشن پاس ہوا اور بورڈ کی مٹنگ ملتوی کر دی گئی۔

قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتاری دو کانگریسی کارکن مسرس سیتارام اور رامیشور کو قانون تحفظ ہند کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

الوداعی پارٹی گزشتہ سنیچر کو مقامی سنگیت سماج کے پروفیسر حمید یوسنگھ کو ایک الوداعی پارٹی دی گئی۔

افسوسناک موت ہم کو یہ معلوم کرکے نہایت افسوس ہوا کہ کانپور کے مشہور واچ مرچنٹ شیخ محمد صدیق صاحب نے ۴/اگست کی رات کو یکایک حرکت قلب کے بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۝

ہم کو اس حادثہ میں اُن کے بھائی شیخ محمد حفیظ صاحب شیخ محمد سعید صاحب اور اُن کے صاحبزادگان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

سائیکلوں کا نیلام ۸/اگست اتوار کے دن ۹½ بجے دن کو اے۔ آر۔ پی کے دفتر احاطہ کچہری کانپور میں سکنڈ ہینڈ سائیکلوں کا نیلام ہوگا۔

یہ سائیکلیں ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام تک دیکھنے کے لئے مل سکتی ہیں۔

الہ آباد بنک پر ڈاکہ کے ملزمان سشن سپرد الہ آباد بنک (برانچ کانپور) چاروں ملزموں کو مسٹر ترپاٹھی ایڈیشنل مجسٹریٹ درجہ اول نے سشن سپرد کر دیا ہے۔ ملزمان نے ارتکاب جرم سے انکار کیا۔ استغاثہ کی جانب سے کہا گیا ہے کہ الہ آباد بنک پر ڈاکہ ڈالا گیا ڈاکو ۵۲۴۰۰ روپیہ لوٹ کر لے گئے۔ ایک چپراسی مارا گیا۔ اسپشل عدالتوں کے آرڈیننس کی منسوخی کے باعث اب اس مقدمہ کی سماعت از سر نو ہو رہی ہے۔

سبدِ گل

جب لندن میں لارڈ ویول، ہندوستان کے نامزدہ وائسرائے سے چند سوالات کئے گئے تو اُنہوں نے جواب دیا کہ میں "پالیسی کے متعلق کوئی بحث کرنا نہیں چاہتا" ہم حیرت میں ہیں کہ لارڈ ویول کا اگر یہی خیال ہے تو اُنہوں نے ملٹری لائن چھوڑ کر سیاسی لائن میں کیوں قدم رکھا ہے؟ یہاں تو ہر قدم پر انھیں پالیسی ہی پالیسی سے واسطہ پڑے گا۔

برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں دو ممبروں میں ہاتھا پائی ہو گئی۔ ایک کا نام کپتان کننگھم ریڈ اور دوسرے کا نام کمانڈر لاکر سیمپسن ہے اس "کپتان۔ کمانڈر" جنگ نے لوگوں کے لئے ہنسی کا ایک اچھا خاصہ "گول گپا" مہیا کر دیا ہے برطانی پارلیمنٹ دنیا کے پارلیمنٹوں کی ماں کہی جاتی ہے ہمیں خوف ہے کہ اگر ماں کی روایت کو اس کے بیٹے بیٹیوں نے اختیار کیا تو ہر پارلیمنٹ کشتی کا اکھاڑہ بن جائے گی۔ مذکورہ بالا واقعہ میں خیریت یہی گذری کہ اس میں کپتان اور کمانڈر شریک تھے، اور برابر کی چوٹ تھی ورنہ اگر کوئی کمزور یا نازک ہستی ہوتی تو غالب کا یہ شعر صادق آجاتا۔

دھول دھپّہ اس سراپا ناز کا شیوہ نہیں
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایکدن

+ ۔ شیکھر نے رانی کے سامنے اپنے قصور کا اعتراف کر لیا وہ رانی کو اور دھوکہ نہیں دینا چاہتا تھا۔ ایک خواب تھا۔ سنہرا میٹھا۔ آج ٹوٹ گیا۔ آگے وہی بھیانک حقیقت شیکھر چور تھا اور شیکھر چور ہے۔

لیکن یہ کیا؟ شیکھر میں یہ کیسی تبدیلی ہونے لگی؟۔ کیا اُس کی زندگی کا یہ نیا ورق کھولنے لگا؟ لوہے پر پارس کا اثر سنا گیا ہے، لیکن کسی حرانٹ چور کے جیون پر ایک بھولی لڑکی کی محبت کا ایسا اثر تو بہت سننے میں نہیں آیا۔ کون شیکھر کے دل کی اس کالک کو دھو پونچھ کر صاف کرنے لگا؟

شیکھر نے طے کیا۔ وہ صرف ایک چوری اور کریگا پھر نہیں کبھی نہیں۔ لیکن ایک چوری بھی کیوں؟۔ رانی کے پیر کا علاج جو کرانا ہے۔ کافی رقم کی ضرورت ہے۔ اور شیکھر نے چوری کی۔ اندرجیت سنگھ کے یہاں ڈاکٹر کو فیس ملی۔ علاج شروع ہوا۔ اور شیکھر کا پتہ نہیں۔

پولیس حیران تھی۔ اندرجیت سنگھ، شیکھر کو گرفتار کرانے کے لئے پیسہ پانی کی طرح بہا رہے تھے اُن کا ہار برآمد ہو چکا تھا، چوری کی رقم کی کوئی الساٹ نہ تھی۔ پھر بھی نہ جانے کیوں وہ شیکھر کو گرفتار کرانے پر تلے ہوئے تھے۔

اور رانی؟ ___ اس کا پیر اچھا ہو گیا تھا۔ کس کی بدولت؟ اُسے کیا معلوم؟۔ پھر بھی اُس کا دل شیکھر کے لئے رو رہا تھا۔ کہاں گیا۔ اس کا غصہ؟۔ کہاں گئی اس کی نفرت؟۔ یہ تبدیلی کیوں؟ ‡

ادبِ لطیف

پھُول کی تمنّا

(از جناب چاندشرما جرنلسٹ شملہ)

میں ایک پھول ہوں، سُندر، شگفتہ دلکش، خوشبودار اور خوبصورت۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے ایک نوجوان کے سہرے میں جگہ ملے میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میں دلہن کے بالوں میں ٹانکا جاؤں، میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ کسی سجے ہوئے کمرے میں رکھا جاؤں۔ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میرا عطر نکالا جائے جو کسی کے دماغ کو معطر کرے۔ میری یہ بھی خواہش نہیں کہ میں کسی پریمی کی طرف سے اس کی محبوبہ کو پیش کیا جاؤں، میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ مجھے کسی مندر میں چڑھایا جائے۔ میں کسی سمادھ یا مقبرہ پر بھی چڑھایا جانا نہیں چاہتا۔

میری تمنا، صرف یہ ہے اے باغباں کہ میں اُس نوجوان کے اوپر پھینکا جاؤں جو اپنے ملک کی آن کی خاطر لڑنے جا رہا ہو۔ میری یہی آرزو ہے اے باغباں کہ میں اُس نوجوان کے پیروں تلے روندا جاؤں، جو اپنے ملک کی شان کی خاطر، اپنی جنم بھومی کی آن کی خاطر جان کو ہتھیلی پر رکھ کر لڑنے جا رہا ہو۔ جس کے کانوں میں اس کی ماں کی آشیرباد گونج رہی ہو اور جس کے دل میں حب وطن کی آگ روشن ہو۔ اس نوجوان کے پیروں تلے روندے جانے کی تمنا ہے میری اے باغباں۔

۴-۲۶ کتابیں ہو سکتی ہیں۔

خیال کرنے کی بات ہے کہ ایک پیسہ روز بچانے سے سال بھر میں اتنی کتابیں جمع ہو گئیں کہ تمھاری الماری کا ایک خانہ بھر سکتا ہے۔ اوّل تو ہر عادت جو آدمی میں پیدا ہو جائے ساری عمر قائم رہتی ہے اور پھر ایسی اچھی عادت جس سے ہر طرح کا فائدہ ہو دل بھی خوش ہو۔ اچھی اچھی کتابیں پڑھنے کو ملیں معلومات بڑھے اور پھر کتابیں مفت ہاتھ آئیں جوں جوں تم بڑے ہوتے جاؤ گے اتنا ہی یہ شوق بڑھتا جائیگا۔ آج قصے کہانیوں کی کتابیں جمع کرنے کا شوق ہے تو کل اونچے درجے کی علمی کتابیں تم آسانی سے جمع کر سکو گے۔ اگر تم اپنا شوق جاری رکھو گے تو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ تمھارے پاس اپنا خود ایک بڑا کتب خانہ جمع ہو جائیگا۔ اور آج جو کتابیں تم اپنے لڑکپن اور بھولپن کی وجہ سے ابھی جمع کرو گے بڑے ہو کر وہ کتابیں تمھیں اور بھی پیاری ہوں گی۔ میں نے اکثر بڑے آدمیوں کے کتب خانے دیکھے اور مجھے دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اُن کی الماریوں میں ا، ب، ت کی کتابیں یعنی قاعدہ بغدادی تک موجود ہے اور وہ ان کو اپنی ساری قیمتی کتابوں سے پیار ہے۔

عالمِ نسواں

چینی عورتوں کی حیرت انگیز ترقّی

آہستہ آہستہ عورتیں زندگی کے ان حلقوں میں بھی داخل ہوتی چلی جا رہی ہیں جو پہلے صرف مردوں کے لئے مخصوص تھے۔

یہ منظر اس وقت ساری دنیا میں قریب قریب ہر ایک ملک میں ہی دیکھا جا رہا ہے۔ مگر ہندوستانیوں کے لئے اس نسوانی ترقی کا حال خاص طور پر قابل توجہ ہے جو چین کی عورتوں نے کی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ چین اور ہندوستان دونوں نہایت وسیع ممالک ہیں اور دونوں ہی دنیا کے دوسرے ملکوں کی بہ نسبت زیادہ قدیم تہذیب اور معیار زندگی کو لئے ہوئے ہیں۔ چین میں عورتوں کی ترقی کا یہ عالم ہے کہ بقول میڈم چیانگ کائی شیک۔

"چین کے احیا کی تحریک کا تذکرہ اس وقت تک مکمل ہی نہیں ہو سکتا جبتک اس اہم کام کا ذکر نہ کیا جائے جو چینی عورتوں نے کر کے دکھایا ہے"

چینی عورتوں کی ترقیوں کے بارے میں میڈم چیانگ کائی شیک کے یہ الفاظ اسلئے اور قابل لحاظ ہیں کہ آپ ہی عورتوں کی ترقیوں کی تمام تحریکوں کی لیڈر ہیں۔

میڈم چیانگ کائی شیک کی رہبری میں ہی چینی عورتوں نے چین میں بہت سے ایسے کاموں کو سنبھال لیا جو صرف چند سال پہلے تک مردوں کے لئے مخصوص تھے۔

سب سے پہلی اور اہم ترین تبدیلی جو چینی عورتوں کا بیرونی دنیا سے قطعاً کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بیرونی دنیا کی حقیقتوں اور واقعات وضروریات کی طرف سے بالکل بے خبر تھیں۔

مگر اب ان کا گھر کے باہر کی دنیا سے بھی تعلق ہے اور وہ خوب اچھی طرح اس بات کو سمجھتی ہیں کہ گھر کے باہر کی دنیا میں آج کل کیا ہو رہا ہے۔

چین میں عمرانی زندگی کی بنیاد گھریلو زندگی پر رکھی ہوئی ہے۔ صدیوں سے چین میں یہی صورت حال چلی آرہی ہے۔

گھریلو زندگی میں گھر کی مالک عورت ہی ہوتی تھی مگر چینی مرد نے اس کے اختیارات بہت محدود کر رکھے تھے۔ گھریلو معاملات کے علاوہ اسے دنیا کی اور کسی چیز کے بارے میں کوئی واقفیت نہیں ہوا کرتی تھی۔

اب اس صورت حال میں مکمل طور پر انقلاب ہو چکا ہے۔

اس صدی کے آغاز میں چین میں جو سیاسی انقلاب ہوا اس کے بانیوں نے جب چین میں آزاد حکومت قائم کی تو انھوں نے قانوناً اس بات کی مخالفت کر دی کہ عورتوں کے پاؤں پر لوہے کے جوتے چڑھائے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ اب چین کے کسی دور دراز گاؤں میں شاید کہیں بدنصیب عورتوں کے پاؤں پر لوہے کے جوتے چڑھائے جاتے ہوں مگر بڑے شہروں اور ان قصبوں میں جو ان شہروں کے آس پاس واقع ہیں عورتوں کے پاؤں پر لوہے کے جوتے چڑھانے کا خوفناک رواج مکمل طور پر ترک کیا جا چکا ہے۔

---

‡ پولیس کو بڑی دور کی سوجھی۔ بھونرے کے لئے پھولوں کا جال بچھا شیکھر گرفتار ہوا۔ اور سارے عقدے یک بارگی کھل گئے۔ اس طرح بہت سی زندگیوں کی قسمت کا یہ دریا سکھ اور دکھ کے دو کناروں سے ٹکراتا ہوا آنند کے سمندر میں جا ملا۔ اسی تصویر کی نمائش عنقریب بلنشاط ٹاکیز کانپور میں ہونے والی ہے۔

بچّوں کی دنیاء

کتابیں جمع کرنا

مختلف مشغلوں پر تو تم آئے دن مضمون پڑھتے رہتے ہو اور تم میں سے بہت سوں کو ان میں سے کوئی نہ کوئی شوق ضرور ہے لیکن۔

"اللہ شوق دے تو کتابیں پڑھا کرو"

اب سوال یہ ہے کہ کتابیں پڑھنے کو کہاں سے ملیں سب بچوں کے یہاں تو کتابیں ہوتی نہیں اور اگر ہوتی بھی ہیں تو اکثر ان کے پڑھنے کی نہیں ہوتیں۔

تم نے غور کیا ہوگا کہ بچے کو ذرا پڑھنا آجائے تو وہ ہر کتاب کو جو اس کے ہاتھ لگ جائے بڑی دلچسپی سے پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اگر لفظ سمجھ میں نہیں آتے تو ہجے کر کے انکو نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔

پہلے زمانہ میں تو ہر آدمی کو کتاب ملتی بھی نہ تھی آج کل کی طرح چھاپہ خانہ اور کتابوں کی دوکانیں تو تھیں نہیں کہ جلدی سے کتاب چھپی اور دوکان پر آگئی جس نے چاہا خرید لی۔ اس زمانہ میں تو ہر کتاب ہاتھ سے لکھی جاتی تھی۔

اب سے پانچ سو برس پہلے جب چھاپے کا رواج شروع ہوا تو کتابیں زیادہ تعداد میں لوگوں کے پاس جمع ہونے لگیں۔ غریب آدمی بھی کچھ دام دے کر کتاب مول لے لیتا تھا۔

آہستہ آہستہ بچوں کے لئے بھی چھوٹی چھوٹی خوبصورت کتابیں چھاپنے کا سلسلہ شروع ہوا اور بچوں کو تو تم جانتے ہی ہو کہ ہر نئی چیز پر ٹوٹ کر گرتے ہیں۔ ولایت کے بچے تو خاص طور سے کتابوں کے شوقین ہیں۔ بچہ اپنے جیب خرچ میں سے کچھ نہ کچھ کتابیں خریدنے میں خرچ کرتا ہے۔ اور اب تو یہ حالت ہے کہ ولایت والے ایسی ایسی اچھی کتابیں بچوں کے لئے چھاپتے ہیں کہ واہ واہ اور تماشا یہ ہے کہ سب ہی تو بک جاتی ہیں۔

ہندوستان میں نہ تو ابھی بچوں ہی کو کتابوں کے جمع کرنے کا کچھ شوق ہوا ہے اور بات کہنے سے پرانی ہوتی ہے۔ اصل یہ ہے کہ ابھی ہمارے یہاں ہندوستان میں بچوں کے لئے کتابیں چھپتی ہی کہاں ہیں۔ اور جو کچھ دن سے چھپنے لگی ہیں ان کی بچوں کو خبر نہیں ہوتی۔ لیکن اب کوشش کی جا رہی ہے کہ جو کتاب بچوں کے لئے چھپے اس کی زیادہ سے زیادہ بچوں کو خبر ہو جائے۔ ہاں تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بچوں کو کتابیں کس طرح جمع کرنا چاہئیں۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ اپنے جیب خرچ میں سے ایک پیسہ روز کتاب کے لئے الگ رکھ دیں اور ایک پیسہ روز الگ جمع کرنا کوئی دشوار کام نہیں ہے تو اس طرح ایک مہینے میں ۳۰ پیسے جمع ہو جائیں گے یعنی ساڑھے سات آنے۔ اور ساڑھے سات آنے کی کم از کم تین کتابیں تو ضرور ہی مل جائینگی ہر مہینے تین کتابیں جمع ہوتی رہیں گی تو سال بھر میں ۳۶

پردۂ فلم

قسمت

معمولی طور پر جنھیں ہم آپ، بھلا آدمی کہتے ہیں، ویسے کسی آدمی کی کہانی یہ نہیں ہے۔ یہ کہانی ہے ایک چور کی اور چوروں کو ہم آپ نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں

شیکھر اپنے فن کا استاد تھا۔ بڑے بڑے گھاگھ اور گرہ کٹ اُس کا لوہا مانتے تھے اور پولیس اُس کو خوش رکھنے میں ہی خیریت سمجھتی تھی۔

تو ہوا یہ۔ ایک رات شیکھر پولیس کی نگاہ سے بچنے کے لئے ایک گھر میں گھسا ہی تھا کہ اس نے دیکھا سامنے ایک حسین لڑکی کھڑی ہوئی ہے۔ چوری کرنے کے لئے شیکھر کو نہ معلوم کتنی بار، کتنے گھروں میں گھسنا پڑا تھا۔ لیکن ایسی الجھن سے اُس کا پالا نہ پڑا تھا وہ ایک شاطر تھا اس لئے اُس نے گھر میں گھسنے کا ایک بہانہ تو جلد ہی تیار کر لیا۔ لیکن گھر سے باہر وہ پھر نہ جا سکا حالات نے اور خاص طور پر رانی کی ضد نے اُسے اُسی گھر میں رات بتانے پر مجبور کیا۔ جو پولیس کو چکمہ دے سکا تھا۔ وہ ایک بھولی لڑکی کے آگے ہار گیا۔

معمولی سی بات تھی۔ ایک نوجوان کو حالات سے مجبور ہو کر چند گھنٹے ایک لڑکی کے گھر رہنا پڑا۔ بس لیکن کون بات جڑ پکڑ جائے گی، کون انسان اچانک ہی ملکر اپنی پلکوں کی نوکوں سے سوتے ہوئے دل کے سارے محبت کے سوتوں کو کھول دے گا، اور محبت کا دریا اُمنڈنے لگے گا۔ یہ پہلے سے کوئی نہیں جانتا۔ اُس رات رانی اور شیکھر نے بھی نہیں جانا۔

رانی کا جیون سُکھی نہیں تھا۔ ایک دن تھا کہ وہ آسودہ تھی، اس کے پتا کی فراخدلی اور فیاضی کی دھوم تھی، لیکن آج؟ آج وہ کنگال تھی۔ آج وہ بے یار ومددگار تھی، اُس کے پتا شرم کے مارے منہ چھپانے کے لئے گھر چھوڑ کر غائب ہو گئے تھے۔ دُبلے اور دو اساڑھ۔ اُس کے پیر کو لقوہ مار گیا۔ ایسی حالت میں اُسے شیکھر تو ملا ہی، ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بھی ملا۔

رانی کے پتا، اپنے دوست اور بڑے سے رئیس اندرجیت سنگھ کے قرضدار تھے۔ باپ کے قرض کے تقاضے لڑکی پر ہونے لگے۔ رقم نہیں، بیاج تو دو، پھر دھمکیوں کی باری آئی۔ مکان نیلام کروالیں گے۔ رانی کیا کرے؟ شیکھر نے سوچا۔ ندی کا پانی ندی میں جائے۔ میری دھوتی سوکھ جائے۔ یہی ہوا۔ اندرجیت سنگھ کی تجوری کے روپے شیکھر کے ہاتھوں میں سے ہو کر پھر اندرجیت سنگھ کی تجوری میں پہنچ گئے، اور رانی کا قرض ادا ہو گیا۔ اسکا دل شکرگزاری کے جذبات سے بھر آیا۔ نہ جانے کیسا کیسا ایندھن پاکر محبت کی آگ سلگتی ہے۔ شیکھر نے رانی کو ایک ہار نذر کیا۔ وہ ہار محبت کا اعتراف تھا۔

دو رخ کی چاندنی بہت دیر نہیں ٹھہری۔ اندھیری گھرنے لگی پولیس نے رانی سے پوچھا۔ یہ ہار تمھیں کہاں سے ملا؟ ـ یہ ہار تو اندرجیت سنگھ کی بیوی کا ہے۔ رانی کیا جواب دے۔

شیکھر گرفتار ہوا۔ رانی کے دل کو گہری ٹھیس لگی۔ ہم کسی کو دل دیں اور وہ ہمارے دل کے ساتھ کھیل کرنے لگے۔ یہ چیز ناقابل برداشت ہے + ×

اقوالِ زرّیں

ناکامیوں سے نہ گھبراؤ یہی کامیابی کی بہترین راہبر ہیں۔

اپنی ناکامیوں پر بدبختی کا گلہ کرنے کے بجائے یہ دیکھو کہ ایسا کیوں ہوا۔

اگر تم چاہتے ہو کہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہو تو ایسا کام کر جاؤ کہ ہر انسان کا بھلا ہو۔

اپنی ہمدردی کے حلقہ کو تنگ نہ کرو

ماضی کی لطیف تمنائیں حال کی مسرتوں سے لطیف تر ہوتی ہیں۔

بے نیازی حقیقی مسرت کا دوسرا نام ہے

محبت بہت سی مشکلوں کو آسان کر دیتی ہے

موجِ تبسّم

کانچ کا گلاس ٹوٹنے کی آواز سنکر ماں بولی کیوں رمیش کیا توڑ ڈالا؟ یہاں آؤ بتاؤ کیسے توڑا؟

رمیش:۔ (پاس جاکر اور منہ بنا کر) ایک گلاس اور دیجئے تو بتاؤں بھی۔

جنت کیسے لوگوں کو ملتی ہے؟ یہ سمجھاتے سمجھاتے پنڈت جی نے پوچھا۔ ہاں اب کوئی بتا سکتا ہے؟

رام۔ (گوپال سے) بھائی گرو جی کہتے ہیں کہ لڑکوں کو ماں باپ کی بات ماننی چاہیئے۔ اب میں بھی ماں باپ کا حکم ماننے لگا ہوں۔

گوپال:۔ اچھا آج مدرسے کیوں نہیں گئے؟

رام۔ پتا جی نے کہا تھا آج گھر سے کہیں مت جانا۔ اس لئے نہیں گیا۔

جیلر۔ تمھارا کیا نام ہے؟

قیدی۔ حضور میں گونگا ہوں

دلچسپ معلومات

کشمیری زبان کا سارا لٹریچر نظم میں ہے کشمیری نثر دراصل کوئی چیز ہی نہیں۔ حاتم تائی کی کہانیاں ایک کتاب کے سوائے کشمیری نثر میں آجتک کچھ نہیں لکھا گیا

ہندوستان میں سونے کی سب سے بڑی کان ریاست میسور میں "کولار" نام کی ہے۔

ریڈیم سب سے زیادہ قیمتی دھات ہے

چاندی کی سالانہ پیداوار کل دنیا میں ۲۴۵۰۰۰۰۰۰ اونس ہے۔

ہیرے جواہرات کی کانیں افریقہ میں ہیں دوسرا نمبر کانگو کا ہے اور تیسرا گولڈ کوسٹ کا اور چوتھا نمبر مغربی افریقہ کا ہے۔

---

۲۶ سال کی عمر کے بعد عموماً ذہنی نشو و نما بند ہو جاتی ہے۔

مسولینی کے حالات زندگی

اٹلی میں اکیس سال تک مسولینی کی ڈکٹیٹری کے بعد اس کے دورِ حکمرانی کا خاتمہ ہو گیا اور اس نے انسانیت اور تمدّن کے خلاف جو جرائم کئے تھے اس کی سزا مل گئی، مسولینی کی ابتدائی زندگی بڑی مصیبتوں میں گذری تھی وہ ایک بہت غریب اور پست خاندان کا لڑکا تھا اس کے باپ کا نام الیسنڈر مسولینی تھا جس کا انتقال ۱۹۱۰ء میں ہوا تھا۔ اس کے دادا نے انقلابی سرگرمیوں کے باعث اپنی زندگی کا ایک بڑا حصّہ قید خانے میں گذارا تھا۔ مسولینی کا گھرانا اس قدر نادار مفلس تھا۔ کہ وہ اور اس کا بھائی آرنیلڈو پتّوں کی بنی ہوئی ایک چٹائی پر سویا کرتے تھے ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ ان لوگوں کو سبزی کا شوربہ ملا کرتا تھا،

۱۹۰۱ء میں مسولینی نے غربت کے باعث اسکول کی تعلیم ترک کر دی، اور دیہات کے ایک اسکول میں ٹیچر بن گیا۔ لیکن ایک سال بعد وہ تلاشِ معاش میں سوئیزرلینڈ چلا گیا۔ مسولینی نے سوئیزرلینڈ میں اپنی زندگی کے متعلق خود یہ الفاظ قلمبند کئے ہیں:۔

"گیارہ گھنٹے روزانہ کام کرنا۔ وہ کام بھی ایسا تھا کہ اس مدت میں ایک مکان کی تعمیر کے لئے ٹوکری میں پتھر بھر کر میں ۱۲۱ مرتبہ ایک منزل سے دوسری منزل میں جاتا تھا۔ شام کو میرے بازوؤں کے پٹھے بہت درد کرنے لگتے تھے اور میں کچھ بھنے ہوئے آلو کھا کر پیال کے ایک ڈھیر پر پڑ رہتا تھا۔ اس کے باوجود تین روز کے بعد مسولینی کاہلی کے جرم میں اس کام سے برطرف کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے مختلف اقسام کی اونی ملازمتیں کیں کبھی "قصائی کا نوکر" ہوا۔ کبھی "چٹھی رساں" کبھی کسی مستری کا اسسٹنٹ بن گیا۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ اسے ۲۴ یا ۲۶ گھنٹے تک کھانا نہیں ملتا تھا،

انھیں مصیبتوں کے بعد مسولینی ایک سوشلسٹ شورش پسند بن گیا۔ وہ پہلے پہل برن کے مقام پر گرفتار کر لیا گیا۔ پھر ۱۹۰۴ء میں وہ ادھر اُدھر مارا مارا پھرنے لگا۔ پہلی جنگ عظیم میں اس نے ایک سپاہی کا عہدہ حاصل کر لیا۔ لیکن اسی دوران میں سوشلسٹ تحریروں اور تقریروں کے جرم میں وہ چند مرتبہ گرفتار کیا گیا لیکن جنگ کے اختتام پر اس کی قسمت نے پلٹا کھایا اور وہ اٹلی کی فاشسٹ پارٹی کا لیڈر بن گیا۔ اس زمانہ میں اٹلی کی مرکزی حکومت کمزور ہو گئی تھی۔ مسولینی نے گیریبالڈی کی روایت پر عمل کیا اور چالیس ہزار فسسٹوں کے ساتھ روما پر دھاوا بول دیا۔ حکومت اس کی طاقت سے گھبرا گئی اور کنگ وکٹر ایمانوئل نے مسولینی کو اٹلی کا وزیراعظم بنا کر اختیارات اس کے حوالے کر دیئے۔ اسی طاقت سے اٹلی پر مسولینی کی حکمرانی شروع ہوئی۔

اس کا پہلا جارحانہ عمل یہ ہوا کہ اس نے فیوم پر قبضہ کر لیا اس کے بعد اس نے شمالی افریقہ پیزنگاہ ڈالی اور سائرینیکا کو اطالوی حکومت میں شامل کر لیا۔ عین اُس وقت جبکہ دنیا صلح و امن کی متلاشی تھی مسولینی نے حبش پر حملہ کر دیا۔ اور انتہائی بیرحمیوں کے ذریعہ اس پر قبضہ کیا۔ مسولینی کے بڑے لڑکے نے جو ایک بمبار ہوائی جہاز کا پائلٹ تھا خود یہ بیان دیا تھا کہ حبش کی جنگ کے بعد مسولینی کو غیر مسلح حبشیوں کی جنگ اور قتل میں انہیں بموں سے ہلاک کرنے میں بڑا لطف آتا تھا۔

اس جنگ میں مسولینی نے اٹلی کو جس طرح شریک کیا اور زخمی فرانس کی پیٹھ پر چھرا بھونک دیا وہ واقعہ سب کو یاد ہے اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ اطالوی ایمپائر کو بہت بڑھ لے اور اپنے دوست ہٹلر کے ساتھ ملکر دنیا پر حکمرانی کرے لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اگرچہ اُس نے یونان کو دھوکا دیا تھا اور البانیہ پر زبردستی کر لیا تھا تاہم شمالی افریقہ کے تمام موچوں پر اطالوی فوجوں کو شکست فاش حاصل ہو کر حبش پر پھر شہنشاہ ہیلی سلاسی کی فرمانروائی ہو گئی۔ لیبیا سے اطالویوں کو باہر نکال دیا گیا۔ اور العالمین کے مورچہ سے لے کر ٹیونس تک سے تمام محوری سپاہیوں کو بھاگ جانا پڑا اب سسلی کے مورچہ میں بھی ان کا یہی حال ہے اور چند روز میں اس جزیرے پر بھی اتحادیوں کا قبضہ ہو جائے گا۔

عشق و محبت کی دنیا میں بھی مسولینی نے کبھی اچھے چال چلن کا کوئی کارنامہ پیش نہیں کیا۔ اس کی پہلی "شکار" ایک لڑکی تھی جس سے اس نے شادی نہیں کی اب وہ بھی مر چکی ہے دوسری محبوبہ ایک دوسری دوشیزہ تھی جو مسولینی کی بیرحمیوں کے باعث پاگل ہو کر ایک پاگل خانہ میں اب تک زندگی بسر کر رہی ہے۔ ۱۹۰۹ء میں مسولینی نے ایک دوسری عورت ڈونا گائیڈ کے ساتھ رہنا شروع کیا۔ اس کے بطن سے مسولینی کی پانچ اولاد ہوئی لیکن اس سے مسولینی کی شادی ۱۹۲۲ء میں ہوئی۔ اس کے کچھ دنوں بعد مسولینی اپنی بیوی سے الگ رہنے لگا۔ اور اس نے ایک نئی لڑکی پیرہ ڈوڈرالا جو یہودی نسل سے تھی۔

اب مسولینی کو زوال آگیا ہے اس کا حشر وہی ہوا جو ایسے لوگوں کا ہوا کرتا ہے۔ اسکی سنگدلی اور اس کے مظالم کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا اور اہل اٹلی مزید بیوقوفیوں میں پڑنے کے لئے تیار نہ تھے۔ کسی نے صحیح کہا ہے کہ کچھ دنوں تک بہت سے لوگوں کو اور بہت دنوں تک کچھ لوگوں کو بیوقوف بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن بہت سے لوگوں کو بہت دنوں تک بیوقوف نہیں بنایا جا سکتا۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ کی فاسسٹ حکومت

واشنگٹن۔ ۲،اگست۔ مسٹر الفریڈ ایم لینڈن گورنر نے جو ۱۹۳۶ء میں امریکہ کی صدارت کے لئے بطور اُمیدوار کھڑے ہوئے تھے اور جنھیں شکست ہو گئی تھی ایک تقریر براڈکاسٹ کی ہے جس میں پریذیڈنٹ روزویلٹ اور ان کی حکومت پر سخت حملے کئے ہیں اور موجودہ نظام حکومت کو فاسسٹ بتلایا گیا ہے۔

مسٹر لینڈن نے کہا کہ ۱۹۳۳ء کے آغاز میں صدر روزویلٹ کو جتنا زیادہ تعاون حاصل تھا ویسا تعاون امریکہ کے کسی بھی صدر کو کبھی حاصل نہیں ہوا۔ دسمبر ۱۹۴۲ء میں بھی اُنھیں ویسا ہی مکمل تعاون حاصل تھا لیکن آج اگر ملک میں موجودہ پالیسی قائم رکھی گئی تو ملک میں نفرت اور تفرقہ بڑھتا جائے گا۔ قیمتوں میں بے روک ٹوک اضافہ کے باعث بہت سے خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ اسکیمیں اور پروگرام بنانے والے کوئی نہ کوئی غلطی ہر موقعہ پر کرتے رہتے ہیں۔ کانگریس جو قوانین وضع کرتی ہے صدر روزویلٹ ان میں سے بعض کی تکمیل کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اور ہمارے ملک کا نظام حکومت خوف و ہراس وغیرہ پیدا کر کے چلا جا رہا ہے۔ نوکر شاہی جنگ کے بعد کے لئے جو اسکیمیں بنا رہے ہیں ان کا مقصد بیوپاریوں کو انکی تمام ذمہ داری سے کسانوں کو ان کی تمام ذمہ داری سے اور کانگریس کے منتخب شدہ ممبروں کو انکی تمام ذمہ داری سے سبکدوش کر دینا ہے۔ اقتصادیات کے متعلق فاسزم کا اصول یہی ہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کی چار سالہ اسکیم میں ملک کی بیکاری افلاس اور اجتماعی پیداوار کے مسائل کو اسی طریق سے حل کیا گیا ہے۔ آج کل ہمیں اس نظام حکومت کا سایہ نظر آ رہا ہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کی نئی اسکیم اسی کے مطابق قائم ہو گی اور جس کی بدولت نازی ازم اور فاسسٹ اصول قائم ہو جائیں گے جو انفرادی آزادی کی موت کی گھنٹی ہو گی۔

افسانہ

مذاق

مترجمہ:۔ سید عزیز حیدر کھجوئی بی۔ اے

ڈربنے کے یہاں کل شام کو جو شرمندگی مجھے اُٹھانی پڑی اس کا خیال کر کے میں اب بھی بے چین ہو جاتا ہوں، تسکین صرف اس بات سے ہے کہ میرے ساتھی بھی میری طرح بے چین ہیں۔ ہم لوگ بھوت پریت کی باتیں کر رہے تھے ایک فرسودہ موضوع جس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا لیکن ہوتا ہے بیحد دلچسپ۔ ہم لوگوں میں سے تقریباً ہر شخص نے ایک ایک واقعہ سنایا۔ لیکن سننے والوں پر ان قصّوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ مجمع میں ایک شخص میرے لئے بالکل اجنبی تھا۔ اس کو روڈسن دانٹ اپنے ساتھ لایا تھا۔ اس کا چہرہ سفید اور متفکر تھا۔ یہ ہم لوگوں کی باتیں بڑے غور سے سنتا رہا لیکن خود کچھ نہ بولا آخر کار ڈربنے نے اس کو گفتگو میں شامل کرنے کی نیت سے پوچھا "کیوں صاحب آپ کو کوئی اپنا تجربہ بیان کرنا نہیں ہے جیسں کوئی مافوق الفطرت بات ہو"۔

وہ ایک لمحہ تک کچھ سوچتا رہا،

"ہاں ہے تو" اُس نے کہا،

لیکن معمولی معنوں میں اسکو کہانی نہیں کہہ سکتے یہ آپ کی کہانیوں کی مانند کوئی سنی سنائی بات تو نہیں ہے۔ میں آپ حضرات کو اپنی آپ بیتی سناتا ہوں، سچا قصہ فرضی اور من گھڑت قصوں سے نہ صرف زیادہ تعجب انگیز بلکہ دلچسپ بھی ہوتا ہے اس واقعہ کا تعلق خاص میری ذات سے ہے، اس کا خاتمہ آج ہی سہ پہر کو ہوا ہے،

ہم لوگوں نے اس سے قصہ شروع کرنے کی التجا کی۔

" وہ ایک سال قبل کی بات ہے" اس نے کہنا شروع کیا " میں گریٹ آرمنڈ اسٹریٹ کے ایک مکان میں رہتا تھا۔ مکان پُرانا تھا۔ خوابگاہ کے کمروں کی دیواروں کو ایک کرایہ دار نے جو مجھ سے قبل اس مکان میں تھا رنگوا دیا تھا۔ لیکن جگہ مرطوب ہونے کی وجہ سے دیوار پر جا بجا دھبّے پڑ گئے تھے۔ ان میں سے ایک دھبّہ، جیسا کہ اکثر ہو جاتا ہے ہو بہو ایک انسان کے چہرے کی مانند تھا۔ میں بستر پر پڑا پڑا اسے روز دیکھا کرتا تا رفتہ رفتہ میں اس کو سچ مچ کا ایک انسانی چہرہ سمجھنے لگا۔ گویا یہ بھی میرے ساتھ کمرے میں رہنے والا کوئی انسان تھا۔ تعجب کی بات تو یہ بھی کہ جہاں دوسرے دھبّے گھٹتے بڑھتے رہتے تھے۔ یہ ہمیشہ یکساں رہتا تھا۔

" اس مرطوب مکان میں رہتے رہتے مجھے ایک بار زور کا انفلوئنزا ہو گیا۔ ان ایام میں مجھے پڑھنے یا بستر پر پڑے پڑے سوچتے رہنے کے سوا کوئی دوسرا کام نہ تھا۔ اس وقت اس چہرے نے مجھ پر گہرا اثر ڈالا، یہ روز بروز زیادہ نمایاں اور حقیقی ہوتا گیا۔ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ یہ چہرہ رات دن میرے دماغ پر مسلّط رہنے لگا۔ ناک اس چہرے کی کچھ عجیب ڈھنگ سے ٹیڑھی تھی، سر بھی عجیب طور پر ترچھا تھا حقیقت میں یہ چہرہ اپنی مثال آپ تھا۔ ایک ایسے انسان کا چہرہ جو ہزاروں میں پہچانا

میں اچھا ہو گیا لیکن اس چہرے کا اثر کچھ کم نہ ہوا۔ سڑکوں پر اور گلیوں میں میری آنکھیں اس چہرے والے انسان کی متلاشی رہتیں مجھے کامل یقین تھا کہ کسی نہ کسی جگہ یہ انسان ضرور بستا ہے۔ اور ایک نہ ایک دن اس سے ملاقات ہونی ضروری ہے، میرا ایسا خیال کیوں تھا؟ میں میں نہیں کہہ سکتا۔ میں صرف یہی جانتا۔ قسمت نے کسی طرح جہاں انسانوں کا مجمع ہوتا ہے مثلاً فٹ بال، میچ میں، ریلوے اسٹیشن پر لیکن یہ انسان نظر نہ آیا۔ اس کے قبل میں نے یہ کبھی محسوس نہ کیا تھا کہ گرچہ دنیا میں بظاہر مختلف شکل و صورت کے انسان بستے ہیں۔ لیکن اگر ان کا جائزہ بغور لیا جائے تو آسانی سے انگلیوں پر شمار کئے جا سکتے ہیں۔ مجھ پر تلاش کی دھن سوار تھی۔ کسی کام میں جی نہ لگتا تھا، میں چوراہوں پر کھڑا انسانوں کے ہجوم کو دیکھا کرتا۔ لوگ مجھے مجنوط الحواس سمجھنے لگے، پولیس میرے حالات کو جاننے کے لئے کوشش کرتی، اور مجھے مشکوک نظروں سے دیکھنے لگی، عورتوں پر میری نظر بھی نہ پڑتی، میں صرف مردوں کو دیکھا کرتا۔

اُس نے تھکے ہوئے انداز میں اپنے ابرؤوں پر ہاتھ پھیرا۔

" اور پھر" اُس نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا:۔ " میں نے اس کو آخر کار ڈھونڈھ ہی لیا۔ وہ ایک ٹیکسی پر بیٹھا ہوا ایکاولی سے پورب کی طرف جا رہا تھا، میں نے اس کی ٹیکسی کا تعاقب کچھ دور تک دوڑتے ہوئے کیا۔ اور پھر ایک ٹیکسی کو خالی آتا ہوا دیکھ کر اس میں کود پڑا۔ اور ہانپتے ہوئے ڈرائیور سے کہا۔

" اس ٹیکسی کا پیچھا کرو"

ڈرائیور نے دوسری ٹیکسی کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا۔ اور اس کا پیچھا کرتے ہوئے مجھے چیرنگ کراس اسٹیشن پر لے گیا۔ میں ٹیکسی سے اتر کر پلیٹ فارم پر دوڑ گیا اور دیکھا کہ وہ ایک جگہ پر ایک کمسن لڑکی اور دو عورتوں کے ساتھ کھڑا ہے، وہ لوگ دو بجکر ۲۰ منٹ والی گاڑی سے فرانس جا رہے تھے، گفتگو کرنے کی فکر میں اس کے آس پاس میں ٹہلتا رہا لیکن موقعہ نہ مل سکا چونکہ اس کے دوسرے دوستوں نے آگھیرا اور وہ لوگ ایک جھنڈ بنا کر ٹرین کی طرف چلے گئے میں نے جلدی سے فوک اسٹون کا ایک ٹکٹ خریدا مجھے امید تھی کہ جہاز روانہ ہونے کے قبل میں اس سے چند باتیں کر سکوں گا۔ لیکن فوک اسٹون میں وہ اپنے دوستوں سمیت مجھ سے قبل جہاز پر چڑھ گیا۔ اور ایک بڑے پرائیویٹ سیلون میں داخل ہو گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک متمول شخص ہے۔

میں نے بھی سمندر پار کرنے کا ارادہ کر لیا چونکہ مجھے امید تھی کہ سفر شروع ہونے کے بعد وہ عورتوں کو چھوڑ کر جہاز کے ڈک پر ٹہلنے کے لئے سیلون سے ضرور باہر نکلے گا۔ میرے پاس صرف بولون تک جانے کا کرایہ تھا۔ لیکن اب کوئی شئے میرے ارادے کو متزلزل نہ کر سکتی تھی۔ میں سیلون کے دروازے کے سامنے کھڑا ہو کر انتظار کرنے لگا۔ نصف گھنٹہ گذرا ہوگا کہ دروازہ کھلا اور وہ کمسن لڑکی کے ساتھ باہر نکلا، چہرے کی شناخت میں کوئی شبہ کی گنجائش نہ تھی، خدوخال بالکل وہی تھے۔ اس نے نظر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور اوپر کی ڈک کی طرف جانے لگا میں نے دیکھا کہ موقع ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔

" معاف کیجئے گا" میں نے ہکلا کر کہا آپ مہربانی کر کے مجھے اپنا کارڈ عنایت کر سکتے ہیں مجھے آپ سے ایک ضروری معاملہ میں خط و کتابت کرنی ہے" جیسا کہ لازمی تھا وہ بیحد متعجب ہوا۔ مگر اس نے میری درخواست قبول کر لی۔ بہت سوچ بچار کے بعد اس نے اپنا کارڈ مجھے دیا اور تیز رفتاری سے وہ لڑکی سمیت میرے پاس سے گذر گیا۔ شاید اس نے مجھے ایک پاگل انسان سمجھ کر میری خواہش پوری کرنے ہی میں اپنی خیریت سمجھی، بہر کیف میں کارڈ لے کر جہاز کے ایک خاموش گوشہ میں چلا گیا۔ اور اس کا نام پڑھا میری آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا میرا سر چکرانے لگا۔ چونکہ کارڈ پر یہ الفاظ چھپے تھے " آرمنڈ وال ٹیریک ممالک متحدہ امریکہ"، اس کے بعد کیا ہوا مجھے یاد نہیں ہوش میں آنے کے بعد میں نے اپنے کو بولون کے ہسپتال میں پایا وہاں ہفتوں بیمار پڑا رہا اور ایک ماہ ہوتا ہے کہ (بقیہ بر صفحہ ۶ کالم ۲ پر)

اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں
وائسرائے کی الوداعی تقریر

نئی دہلی۔ ۲۰؍ اگست وائسرائے نے مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اپنے ۷½ سالہ دور حکومت کے واقعات پر مفصل تبصرہ کیا۔ اُنھوں نے اس عرصہ کو ہنگامی دور قرار دیا۔ سیاسی اور آئینی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے نے فرمایا کہ جنگ کے آغاز ہی سے میں نے ہندوستانی جماعتوں اور ان کے لیڈروں کو ایک مرکز پر جمع کرنے۔ حکومت برطانیہ کے ارادوں کے متعلق شکوک و شبہات رفع کرنے، اس ملک کی مختلف پارٹیوں اور فرقوں کا مشترکہ سمجھوتہ اور کسی آئینی اصلاح کی وہ شرط پوری کرانے کے لئے اتنی زیادہ کوشش کی جتنی کہ کسی انسان کے امکان میں ہو سکتی ہے جو کہ پوری ہونے کے قابل ہو سکتی تھی، یا جس کے استقلال کی اُمید کی جا سکتی ہے۔ میرے لئے یہ حقیقت انتہائی مایوس کُن ہے، کہ جنگ کے چار سال میں ان تمام کوششوں کے باوجود ہم لوگ اپنی منزل مقصود کے قطعی قریب نہیں پہونچ سکے ہیں۔ آج جب میں تقریر کر رہا ہوں اندرونی تفرقات، فرقہ وارانہ اختلافات، ہندوؤں کے مسئلہ اور ملک کے مشترکہ مفاد کو چھوٹی اور غیر اہم جماعتی خواہشات اور ت پر فوقیت نہ دینے کے جذبات ابھی تک ہندوستان کی آئینی ترقی کے راستہ میں حائل ہیں۔

وائسرائے نے فرمایا کہ:۔

معززین آپ لوگوں سے پھر مل کر بڑی خوشی ہوئی، اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ یہ ملاقات آخری ہے، مجھے اور آپ لوگوں کو بہت مشکل دور سے ساتھ ساتھ گزرنا پڑا ہے، مجھے اپنے دور حکومت کے ۷½ سال میں مرکزی مجلس آئین ساز سے جو امداد ملی ہے اور اس نے جو میرا لحاظ رکھا ہے اور اس کے ممبران نے بہت نازک حالات میں مجھے جو مشورے دئے ہیں ان کو میں ہمیشہ یاد رکھوں گا اور ان کے لئے احسانمند رہوں گا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے یک گونہ خوشی ہوتی ہے کہ اگرچہ جنگ کے ابتدائی سالوں میں ہمیں بڑے دور سے گزرنا پڑا لیکن میں ہندوستان سے ایسے وقت میں جا رہا ہوں جبکہ اُفق پر روشنی کی جھلک نظر آنے لگی ہے۔ لڑائی کے بہت سے اکھاڑوں میں اتحادیوں کی فتوحات نمایاں نظر آ رہی ہیں اور جبکہ محوریوں کے ایک سب سے بڑے لیڈر کے زوال اور ایسے نظام کے خاتمہ کے باعث جو اٹلی کو ہمارے مقابلہ میں جنگ میں گھسیٹ لانے کے لئے ذمہ دار تھا ہمارے حوصلے بہت بلند ہو گئے ہیں۔ میرا ۷½ سالہ عہد بہت اہم رہا ہے۔ گذشتہ ۴ سال سے سب سے زیادہ ضرورت دشمن کے حملوں سے بچاؤ کی تیاریوں کی رہی ہے۔ اس دوران میں ہمیں اپنی بری بحری اور ہوائی فوجوں کی تعداد بڑھانی اور ان کو ترتیب دینی پڑی ہے اور آدمیوں، روپیہ اور جنگی سامان کے ذریعہ اپنی فوجی تنظیم کرنی پڑی ہے، ہندوستان سے جنگ کے دوران میں جو کچھ بھی مانگا گیا اس نے نہایت شاندار ڈھنگ سے پورا کیا۔ اس نے اتحادیوں کی فتوحات اور متحدہ اقوام کی کامیابیوں کے لئے جو شاندار امداد کی ہے اس کے لئے ہندوستان بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔

معززین میں اس شاندار ترقی پر جو ہندوستان کے مختلف شعبوں میں ہوئی ہے آپ لوگوں کے سامنے کوئی طویل تبصرہ پیش کر کے آپ لوگوں کو تھکا دینا نہیں چاہتا بلکہ میں آپ لوگوں کے روبرو ہندوستان کی جنگی کوششوں پر تقریر کرنا چاہتا ہوں اور بعض بڑے بڑے مسائل پر جو آج ہم سب کے لئے اہم ہیں مثلاً خوراک، کرنسی نوٹوں کی تعداد میں اضافہ، جنگ کے بعد کے لئے اسکیموں پر مختصر اظہار خیال کروں گا۔ میں سیاسی صورت حالات پر بھی چند الفاظ کہوں گا اور آپ لوگوں سے رخصت ہوتے ہوئے آپ لوگوں کی معرفت تمام ہندوستان کا اس مسلسل اور بیش قیمت امداد کے لئے شکریہ ادا کروں گا جو آپ لوگوں نے اور تمام ہندوستانیوں نے بارہا نازک اور خطرناک صورت حالات پیدا ہو جانے پر دی ہے۔

جب لڑائی شروع ہوئی تو ہندوستان کی فوجیں تعداد، تربیت یا ساز و سامان کے لحاظ سے ان محوری فوجوں کے حملہ کی چوٹ کو جھیلنے کے لئے کسی صورت میں بھی کافی طاقتور نہیں تھیں جو اس سے تعداد میں زیادہ اس سے بہتر تربیت یافتہ اور کیل کانٹے سے پورے طور پر لیس تھیں لیکن اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہ ہندوستان کی سلامتی اس کی بیرونی سرحدوں کے بچاؤ میں ہی ہے۔ ہم جتنی فوجیں مہیا کر سکتے تھے، وہ سب ہم نے ہندوستان سے باہر ملکوں میں لڑنے کے لئے بھیجدیں۔ تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ لوگ اپنے فیصلہ میں قطعی حق بجانب تھے۔ آج ہم لوگ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ماسوائے اکے دکے اور بے اثر ہوائی حملوں کے ہندوستان جنگ کی ہولناکیوں سے محفوظ رہا ہے اور آئندہ بھی بچا رہے گا۔ آج ہماری فوجوں کی تعداد بیس لاکھ ہے۔

وائسرائے نے مزید فرمایا کہ ۷½ سال گزرے جب میں ہندوستان آیا تھا اُس وقت میں اس مقصد کو ساتھ لے کر آیا تھا کہ صوبجاتی خود مختاری کی اسکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے اور جلد سے جلد فیڈرل اسکیم پر عمل شروع کیا جائے۔ صوبجاتی خود مختاری کی اسکیم تمام صوبوں میں نافذ کی گئی اور تجربہ بتلا رہا ہے کہ یہ اسکیم بہت کامیاب رہی۔ اس وقت بھی ۱۱ صوبوں میں سے ۶ صوبوں میں اس اسکیم پر عمل ہو رہا ہے۔ جن صوبوں میں اس اسکیم پر اس وقت عمل نہیں ہو رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں یہاں کی عنان حکومت تھی اُنھوں نے ذمہ داری سنبھالنے سے انکار کر دیا۔

فیڈرل اسکیم کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں نے ہر چند کوشش کی کہ فیڈریشن قائم ہو جائے لیکن کسی نہ کسی طرف سے اس کی مخالفت ہوتی رہی۔ اگر ملک میں فیڈریشن قائم ہو جاتا تو ہندوستان کے بہت سے مسئلے خود بخود ہی ہو جاتے۔ میرا اب بھی یہی وشواس ہے کہ ہندوستان کی نجات فیڈریشن ہی میں ہے جس میں تمام قوموں اور مفاد کے حقوق کا خیال رکھنا لازمی ہے

وائسرائے نے مزید کہا کہ ملک معظم کی حکومت نے ہندوستان کا مسئلہ حل کرنے کے لئے بہت سی اسکیمیں پیش کیں مگر کوئی نہ کوئی پارٹی ان کو نامنظور کرتی رہی جس کی وجہ سے ہندوستان کا مسئلہ حل نہیں ہو سکا ہندوستان کی پارٹیاں سرکاری اسکیموں کی مخالفت تو کرتی ہیں لیکن ان میں سے کسی نے بھی اب تک ان کے نعم البدل کے طور پر کوئی اسکیم پیش نہیں کی، ہندوستان کا مسئلہ حل کرنا خود ہندوستانیوں کی ذمہ داری ہے۔ ملک معظم کی حکومت اور وائسرائے تو انہیں صرف امداد کر سکتے ہیں۔ ہندوستان کی مختلف پارٹیوں اور لیڈروں کو چاہیئے کہ وہ کوئی ایسی اسکیم تیار کریں جس پر سب متفق ہوں اور وہ قابل عمل ہو محض کاغذی اسکیم سے کوئی مقصد حل نہیں ہو سکتا اسمیں کامیابی کی صلاحیت ہونا چاہیئے اور تمام قوموں اور فرقوں کے جائز حقوق کا خیال ہونا چاہیئے۔

بہر صورت یہ ہندوستان کا ہی کام ہے، اگر ہندوستان تبدیلی چاہتا ہے تو ہندوستان کو اس مسئلہ کا کوئی حل دریافت کرنا ہوگا۔ حکومت برطانیہ اور وائسرائے امداد کرنے کی اب بھی اسی طرح کوشش کر سکتے ہیں جس طرح کہ ماضی میں کوشش کر چکے ہیں لیکن اس کا بار ہندوستان، اس کے لیڈروں اور اس کی قومی زندگی کے بڑے بڑے عناصر پر ہی ہے، جیسا کہ آپ لوگوں کو یاد ہوگا۔ حکومت برطانیہ یہ اُمید ظاہر کر چکی ہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد ہندوستانی اگر چاہیں تو ایک جگہ جمع ہو کر ایک آئین وضع کر سکتے ہیں جسے ہندوستان کی قومی زندگی کے بڑے بڑے عناصر حمایت و امداد حاصل ہو۔ جب اس بحث و تمحیص کا وقت آئیگا تو کیا ہندوستان اور ہندوستانی اس کے لئے تیار نہ پائے جائیں گے؟ ان کے لئے پورا میدان کھلا ہوا ہے۔ اگر وہ تجاویز جو کہ ہندوستانی لیڈروں کی جانب سے کوئی تجویز پیش نہ ہونے کے باعث حکومت برطانیہ خود وقتاً فوقتاً پیش کرتی رہی ہے۔ ہندوستان کیلئے بحیثیت مجموعی قابل قبول نہ ہوں تو ہندوستانی لیڈروں کے ایک جگہ جمع ہو کر غور کرنے اور ان تجاویز کے بجائے اپنی ایک تجویز وضع کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہوگا۔

ہندوستان میں چیزوں کی قیمتیں خوفناک طریقہ پر چڑھنی شروع ہو گئیں اور یہ قطعی واضح ہو گیا کہ اگر اس تباہی خیز اضافہ کو روکنا اور اُلٹ دینا مقصود ہے تو سخت ترین کارروائی کرنی ہوگی۔ حکومت ان کو سطح پر لانے اور انھیں مستحکم بنا دینے کے لئے ہر امکانی کارروائی کرنے کا عزم کر چکی ہے۔ صرافہ۔ اجناس اور دوسری اشیاء کے بازاروں میں گرانی کے خلاف حکومت کا جہاد ایک ساتھ ہی جاری ہے۔

اٹلی میں ۱۸ جرمن ڈویژن موجود ہیں

پیاسو (اطالوی سرحد) ۲۳؍ اگست میڈرڈ کی ایک اطلاع مظہر ہے [illegible]

نوٹس نیلام
بحکم جناب چیرمین صاحب بہادر میونسپل بورڈ کانپور

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۷؍ اگست ۱۹۴۳ء یوم سینچر بوقت ۹ بجے دن بمقام میونسپل گودام متصل تھانہ کرنیل گنج (چینی گنج) بہت بڑا نیلام ہوگا جس میں سو نہ سو خالی تارکول کے پیپے و پچاس خالی پیپے موبیل آئل کے نیلام کئے جاویں گے۔ علاوہ اس کے اور بھی بہت سا سامان نیلام ہوگا۔

المشتہر

سیل آفیسر

میونسپل بورڈ کانپور

بحکم جناب مسٹر نیرج ناتھ مکرجی صاحب
جج خفیفہ بہادر کانپور

اطلاعنامہ درخواست حصول حکم مشعر منسوخی ڈسمسی نالش

{آرڈر ۹۔ قاعدہ ۹ (۲)}

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۴۳۴ بابت سنہ ۱۹۴۰ء

مقدمہ نمبر ۵۰۴ بابت سنہ ۱۹۴۲ء

فرم چنی لال پرسوتم داس واقعہ کلکٹر گنج کانپور بذریعہ بابو بنارسی داس منیجر ہی مالک فرم مذکور سائل مدعی

بنام فرم بھیکھامل مصری لال واقعہ راجہ بازار لکھنؤ بذریعہ مصری لال ویش مالک فرم مذکور مدعا علیہ طرف ثانی

ہرگاہ مدعی مذکور الصدر نے اس عدالت میں درخواست حصول حکم مشعر منسوخی ڈسمسی نالش نامبردہ حسب ہدایت عدالت ہذا ۲۱؍ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء پیش کی ہے لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اس عدالت میں بتاریخ ۲۱؍ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء اصالتاً یا بذریعہ وکیل عدالت ہذا یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہو کر وجہ (اگر کوئی ہو) ظاہر کریں کہ نامبردہ کی درخواست کیوں نہ منظور کی جائے۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۹؍ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء کو جاری کیا گیا۔

بحکم جگت نرائن منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۸۹ سنہ ۱۹۴۲ء

بعدالت خفیفہ اورئی ضلع جالون

لالہ رام سروپ ولد لالہ چُنی لال قوم ویش اگروال ساکن قصبہ اورئی پرگنہ اورئی ضلع جالون مدعی

بنام رام سیوک ولد رائے بہترے قوم لودھی ساکن موضع کہر کا پرگنہ اورئی ضلع جالون مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۱۴۲/۸ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰؍ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوٰی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنے جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳؍ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی اورئی ضلع جالون

(مہر عدالت)

کپڑا کنٹرول آرڈر

نئی دہلی۔ ۲۳؍ اگست آج کونسل آف اسٹیٹ میں مسٹر حسین امام نے دریافت کیا کہ حکومت ہند نے سوتی کپڑا اور سوت پر کنٹرول کا جو حکم جاری کیا ہے اگر اس کے مطابق اکتوبر تک اسٹاک ختم نہیں کیا گیا تو حکومت کیا کریگی۔ اس کے جواب میں حکومت کی طرف سے مسٹر حیدری نے کہا کہ حکومت اکتوبر کے بعد کنٹرول آرڈر کی میعاد میں کوئی اضافہ نہیں کرے گی اور جو لوگ اس قسم کی خلاف ورزی کریں گے ان کے خلاف ضرور کارروائی کرے گی۔

به اجلاس جناب سید محمد ادریس صاحب منصف شہر اعظم گڈھ

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۵۱ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت منصفی شہر ضلع اعظم گڈھ

بلدیو سنگھ مدعی بنام رام کمار سنگھ وغیرہ مدعا علیہم

بنام مسماۃ راج بنسی کنور زوجہ گیا پرشاد سنگھ ساکن موضع شیو پور ضلع بلیا مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش مبلغ 2588/4 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۷ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم محمد خلیل منصرم
عدالت منصفی شہر اعظم گڈھ

مہر عدالت

سی۔ پی میں جلسوں اور جلوس کی ممانعت

ناگپور۔ ۲/ اگست حکومت صوبجات متوسط و برار نے ایک اعلان کے ذریعہ عوام کو صوبہ میں جلوس نکالنے یا جلسے کرنے کی تا حکم ثانی ممانعت کر دی ہے۔

بقیہ افسانہ

(بقیہ صفحہ ۴)

دہلی سے واپس آیا ہوں۔

وہ خاموش ہوگیا ہم لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ ہم لوگوں کی ساری باتیں اس منحنی آدمی کی کہانی کے مقابلہ میں پھیکی پڑ گئیں۔

"میں پھر" ایک دو لمحہ بعد اس نے کہنا شروع کیا، گریٹ آرمنڈ اسٹریٹ والے مکان میں رہنے لگا اور اس امریکن کے بارے میں ساری واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ جس کی زندگی میں پُراسرار طور سے دخل انداز ہوگیا تھا۔ میں نے ٹیمبرگ خط لکھا۔ امریکن اخبارات کے ایڈیٹروں سے خط و کتابت شروع کی۔ لندن میں رہنے والے امریکن اصحاب کی صحبتوں میں آجانا شروع کیا لیکن صرف اتنا معلوم ہوسکا کہ وہ ایک امریکن کروڑپتی ہے اس کے والدین انگریز تھے جو لندن میں رہتے تھے، لیکن کہاں، اس سوال کا جواب مجھے نہیں ملا۔

وقت گذرتا گیا، کل ایک نئی بات ہوئی میں معمول سے زیادہ تھکا ہوا تھا، اسلئے جب بستر پر جاکر پڑا تو صبح کو بہت دیر سے آنکھ کھلی جب اُٹھا تو سورج کی کرنیں کمرے میں داخل ہو چکی تھیں جیسا کہ میرا روز کا دستور تھا میری آنکھیں دیوار کے چہرے پر پڑیں، چہرہ مدھم پڑ گیا تھا، میں گھبرا کر بستر سے کود پڑا اور آنکھیں مل کر دوبارہ دیکھا، اب یہ مشکل سے نظر آرہا تھا۔ گذشتہ شب کو یہ بالکل نمایاں تھا، مجھے تو یہ ہوتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ لیکن اب یہ صرف یادگار کے مانند رہ گیا تھا۔

میں بدحواس ہوکر با دل شکستہ مکان سے نکلا، اخبارات نکل چکے تھے، اخبار بیچنے والے چلّا رہے تھے "امریکن کروڑپتی کے ساتھ حادثہ جانکاہ" آپ لوگوں نے بھی یہ خبر ضرور دیکھی ہوگی، میں نے فوراً ایک اخبار خرید کر پڑھنا شروع کیا، خبر یہ تھی:-

"ٹیمبرگ کے کروڑپتی کی موٹر اسٹیشن سے پیتیا جاتے وقت ایک مال گاڑی سے ٹکرا کر الٹ گئی اور مسٹروال کی حالت ابتر ہے"

میں پہلے سے زیادہ بدحواس ہوکر اپنے کمرہ میں واپس آیا، اور بستر پر دیوار کے چہرے کو دیکھنے لگا، میرے دیکھتے دیکھتے وہ بالکل غائب ہوگیا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ مسٹروال جانبر نہ ہوسکے اور ان کی موت ٹھیک اسی لمحہ واقع ہوئی جبکہ دیوار سے چہرہ ایک دم غائب ہوگیا۔

وہ خاموش ہوگیا۔

"بعید تعجب انگیز" ہم لوگوں نے کہا "نہایت ہی غیر معمولی" وغیرہ وغیرہ

"ہاں" اجنبی نے کہا، میری کہانی میں تین غیر معمولی، تین عجیب غریب باتیں ہیں اول یہ کہ لندن کے ایک کمرہ کی دیوار کے دھبہ کا امریکہ کے ایک شریف انسان کے چہرہ کے مانند ہونا جس کا اس کی زندگی سے اتنا گہرا تعلق تھا سائنس کو اس امر کی تشریح کرنے کے لئے ایک مدت درکار ہے، دوسری بات یہ ہے کہ اس شریف آدمی کے نام کو اس جگہ کے نام سے نامناسبت تھی، جہاں کسی پوشیدہ طاقت نے ۱۴

پریذیڈنٹ روزولٹ کی تقریر

واشنگٹن۔ ۲۹/ جولائی۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے قوم کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک دشمن کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ آپ نے مسٹر چرچل کے اس اعلان کو دوہرایا جس میں اُنھوں نے کہا تھا کہ اٹلی کے خلاف اسوقت تک جنگ جاری رہے گی جب تک وہ غیر مشروط طور پر ہتھیار نہ ڈالدے۔ اٹلی کے ساتھ ہماری صلح کی وہی شرطیں ہیں جو جرمنی اور جاپان کے لئے ہیں یعنی غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالدے۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے مزید کہا کہ میں نے ڈیڑھ سال ہوا پیش گوئی کی تھی کہ برلن روم اور ٹوکیو کے جنگجو لوگوں نے یہ لڑائی چھیڑی ہے لیکن دنیا کی متحدہ قومیں ان کو فنا کرکے چھوڑیں گی میری پیشگوئی صحیح ثابت ہو رہی ہے۔

اٹلی کی فاسسٹ حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ہیں۔ نازیوں نے ایک دفعہ پھر اپنے اطالوی ساتھیوں کو دھوکہ دیا ہے جس طرح کہ انھوں نے روس میں دیا تھا۔ سسلی میں ہٹلر نے مسولینی کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ مسولینی کو بالآخر یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ اب الگ ہو جانا چاہیئے۔

سسلی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہاں شروع میں ہماری ایک لاکھ ۶۰ ہزار سپاہ اور ۶۰۰ ٹنک اور ۱۸۰۰ توپیں اتاری گئی تھیں اور تین ہزار جہاز استعمال کئے گئے تھے اس کے بعد وہاں برابر کمک پہونچ رہی ہے۔ ہمارا اُمید سے کم نقصان ہوا۔ آپ نے بتلایا کہ اس سال ایک کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن کے جہاز تیار کئے گئے آئندہ سال دو کروڑ ٹن کے جہاز تیار کئے جائیں گے۔ اب ہمارے جہازوں کا کم نقصان ہو رہا ہے۔

روس کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ روس میں اس وقت سب کے خوفناک فیصلہ کن لڑائی ہو رہی ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ پیسفک میں اتحادی فوجیں حملہ میں پہل کر رہی ہیں اور وہ اپنے علاقوں پر قبضہ کر رہی ہیں جہاں سے وہ جاپان پر حملہ کرسکیں گی۔

لڑائی کب تک جاری رہے گی اس کے بارے میں آپنے کہا کہ یہ اتحادیوں کی کوشش جنگ پر منحصر ہے۔ ہم نے ہٹلر اور ٹوجو کو ان کی سرزمین پر ہرانے کا فیصلہ کیا ہوا ہے لیکن ان کے ساتھ لڑائی جیتنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ہم نے مکمل فتح کا عزم کیا ہوا ہے۔

مسٹر ایمرے مہاتما جی سے نہیں ملیں گے

اکولا۔ ۲/ اگست۔ مسٹر ایمرے کل یہاں پہونچے آپنے کہا کہ مہاتما گاندھی سے میری ملاقات کے بارے میں خبریں بالکل بے بنیاد ہیں اور کسی شخص نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے کا مشن میرے سپرد نہیں کیا۔

۱۴- حیرت انگیز طور پر اس کے خدوخال کی سچی تصویر کھینچ دی تھی "دکیوں ہے نا؟"

ہم لوگ اس کے ہم خیال تھے ہم لوگوں کی وہی سابقہ بھوت پریت کی بات پھر نکل پڑی بحث زیادہ سرگرمی سے ہونے لگی، اس بحث کے دوران ہی میں اجنبی نے جانے کے لئے کھڑے ہوکر ہم لوگوں کو شب بخیر کہا۔ جیسے ہی وہ دروازہ تک پہونچا تھا ہم میں سے ایک نے .... میں خیال کرکے خوش ہوتا ہوں یہ اسٹیشن تھا۔ پکار کر کہا "وہ تیسری بات تو رہی جاتی ہے۔ آپ نے کہا تھا کہ تین غیر معمولی باتیں اس کہانی میں ہیں؟"

"ہاں وہ تیسری بات"

"میں بھول ہی گیا تھا"

وہ یہ ہے کہ ہم نے اس قصہ کو نصف گھنٹہ قبل اپنے دل سے گڑھا تھا۔ اچھا دوبارہ آداب عرض ہے؟

جب ہم لوگوں کے حواس بجا ہوئے تو ہم لوگ روڈس وائٹ کو تلاش کرنے لگے جس کی بدولت اتنی خجالت نصیب ہوتی تھی لیکن وہ غائب بھی ہو چکا تھا۔

صدر چین کا انتقال

چنگنگ۔ ۲/ اگست: چین کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر لن سین کا آج انتقال ہوگیا۔

فضائی حملے کے موقع پر

(دہلی)

سول ڈیفنس کے لوگوں کو ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ ان کا کام ایسا ہے جسکے لئے ایک چوکنا دماغ و جسمانی تندرستی لازمی اشیاء ہیں۔ دشمن ہوائی حملہ ان دونوں صفات کی ضرورت کسی لمحہ ہوسکتی ہے۔

کسی اے۔ آر۔ پی میں کام کرنے والے سے پوچھئے وہ بتائے گا کہ چائے اس کے لئے بہترین دوست ثابت ہوتی ہے۔ ہر وارڈن کی چوکی پر ہر شخص کے روبرو خواہ وہ شخص ڈیوٹی پر ہو یا نہ ہو چائے کا ہونا ضروری ہے۔ چائے کاہلی دور کرکے تازگی بخشتی ہے۔ اگر آپ سے کلکتہ کے کسی اے۔ آر۔ پی میں کام کرنے والے سے ملاقات ہو وہ اچھی طرح بتائے گا کہ چائے کی ایک پیالی کیا کرسکتی ہے؟ وہ کہے گا کہ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء کے پریشانی کے ان چند دنوں اور چاندنی بھری راتوں میں جبکہ کلکتہ کی اے۔ آر۔ پی سروس والے لوگوں کا امتحان لیا گیا تھا اور وہ اُس امتحان میں شاندار طریقہ سے کامیاب ہوئے تھے۔ چائے اے۔ آر۔ پی والوں کے لئے خاص تقویت کا باعث تھی۔ وہ بتائے گا کہ وہ ایسے دن تھے جب ڈیوٹی زبردست ذمہ داری حاصل ہوتی تھی اور باوجودیکہ وہ کوئی سخت اعصابی امتحان نہ تھا پھر بھی اس سے اعصاب پر کچھ نہ کچھ ضرور اثر پڑتا تھا۔ اور چائے ہی اس اثر کو برابر دور کرتی رہتی تھی۔ راتوں کو جاگ کر کام کرنے والوں کے لئے صبح کا وقت بہت "برا" ہوتا ہے۔ اس وقت دماغ پر جو تھکاوٹ کا اثر ہوتا ہے۔ چائے اُسے خاص طور سے دور کرتی ہے کلکتہ کے اے۔ آر۔ پی والے چائے بنانے کا اپنا انتظام رکھتے ہیں اور انڈین ٹی مارکٹ اکسپنشن بورڈ کی گاڑی پہونچتی ہے۔ تو اس کا ہمیشہ خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ یہ گاڑی شہر بھر کے وارڈنوں کی چوکیوں پر بلا ناغہ اور باقاعدہ جایا کرتی ہے

بڑے بڑے شہروں کی اے۔ آر۔ پی سروس کے لئے ایسے چلتے پھرتے کنٹین بناکر انڈین ٹی مارکٹ اکسپنشن بورڈ نے ایک نہایت مفید اور مناسب کام کیا ہے۔ جس زمانہ میں دشمن خاموش بیٹھا ہوا تھا ہمارے ان چلتے پھرتے کینٹینوں نے مشقیہ ہوائی حملہ کے دوران میں اس بات کی اچھی خاصی ٹریننگ حاصل کرلی تھی کہ ضرورت ناگہانی آن پڑنے پر وہ کس طرح کام کریں گے اور جب گذشتہ دسمبر میں سچ مچ ہوائی حملہ ہونے لگے تو ان چائے گاڑیوں نے

مہاتما گاندھی کی چھٹی اور مسلم لیگ ک...

نئی دہلی۔ ۳۰/ اگست۔ مسلم لیگ کونسل کے آئ...
میں جو ۱۵/ اگست کو ہوگا ایک ریزولیوشن پیش کیا...
جس میں مہاتما گاندھی کی اس چھٹی کو جو اُنھوں...
جناح کے لئے بھیجی تھی شائع نہ کرنے کے متعلق ح...
ہند کے فیصلہ کی مذمت کی گئی ہے اور قرار دیا گیا...
حکومت ہند کے اس رویہ سے یہ ثابت ہوگیا ہے...
ملک کے سیاسی جمود کو قائم و برقرار رکھنے کا عزم کر چ...
ایک اور ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ...
لیجسلیٹو اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کی پوزیشن کی صر...
کی جائے۔

اتحادی جلد اٹلی پر حملہ کریں گے

لندن۔ ۳۰/ اگست الجیرس ریڈیو نے اٹلی کے با...
کو خبردار کیا ہے کہ اتحادی فوجیں بہت جلد تمھارے م...
کی سرزمین پر جنگ کرنے کے لئے پہونچ جائیں گی۔
اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ ہم نے تم لوگوں کے ف...
انتظار میں بہت وقت ضائع کیا۔ آٹھ دن سے ہم...
اٹلی کے باشندوں کے فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں۔...
ہماری فوجیں حرکت میں آرہی ہیں اور ان کو ر...
ناممکن ہے

دکھنی افریقہ میں سر شفاعت احمد کی...

مارٹزبرگ ۲/ اگست سر شفاعت احمد خاں ن...
تعلقات کی افریقی انسٹی ٹیوٹ کی صدارت کر...
ہوئے فرمایا کہ اگرچہ ایک کو دوسرے سے الگ کر...
کوشش کی گئی تو نسلی تعلقات بہت کشیدہ ہوجائی...
اور بہت تلخی اور غلط فہمی پھیل جائے گی۔

شہر میں حفاظت کا کام کرنے والے لوگوں...
بیش بہا خدمت کی۔ دسمبر کی ان ہیتناک راتو...
چائے گاڑیاں ہر وقت کام کرنے کے لئے تیا...
تھیں اور جوں ہی ہوائی حملہ ختم ہوتا تھا وہ شہ...
اے۔ آر۔ پی والوں کے لئے گیلنوں فرحت بخش...
لے کر چکر لگایا کرتی تھیں جبکہ انکی سخت ضرورت ہوتی...
ہندوستان میں جو برطانوی فوجیں ہیں ا...
لئے چائے ہندوستانیوں سے ... ...
نہایت عمدہ ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ آسام...
آئی ہوئی ایک خبر بتاتی ہے کہ وہ کس طرح ای...
طیارے تباہ کرنے والی برطانوی رجمنٹ...
مقامی بچوں کو رجمنٹ کی طرف سے چائے...
دعوت دیگر ان سے گہری دوستی پیدا کرلی...
اس رجمنٹ نے طے کیا کہ وہ زیادہ سے زیاد...
صرف پچاس بچوں کو "ایٹ ہوم" دیں گے...
لیکن جب عین موقع پر بچوں کی تعداد شمار...
گئی تو معلوم ہوا کہ پچاس اور بچے زبردستی کے مہما...
آئے ہیں۔ لیکن اس سے کوئی مضائقہ نہ ہوا اس...

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر ۱ ۶ ہ

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ ۲ آنہ 2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 38 NO 332 — CAWNPORE. Saturday. 14th AUGUST 1943

کانپور شنبہ ۱۴ اگست ۱۹۴۳ء مطابق ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۸ نمبر ۳۲

ادبیات

ہندوستانی برادری

از جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب آثر کانپوری

۸ اگست کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ جو مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کی طرف سے مسٹر منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ پریسیڈنٹ برادری کی صدارت میں ہوئی تھی اس میں جناب آثر صاحب نے مندرجہ ذیل نظم پڑھی تھی جو ہم ہدیۂ ناظرین کر رہے ہیں:۔

چاہیئے پیدا کریں آپس میں ہم سب اتفاق
کم نہیں ہے قہر یزداں سے دلوں کا یہ نفاق

مِل کے رہنے ہی میں ہاں مضمر ہے خوشحالی کا راز
بابِ نعمت صرف اس کنجی سے ہو سکتا ہے باز

غافل اپنے حال سے افسوس جب ہوتے ہیں ہم
ہنستے ہیں انجام پر اغیار اور روتے ہیں ہم

خدمتِ خلقِ خدا سمجھو محبت خلق کی
سب کو سمجھو بھائی اپنا ہے فقط نیکی یہی

آؤ ہندو بھائیوں آؤ مسلمانوں کے پاس
ہندوؤں سے اے مسلمانوں ملو تم بے ہراس

ہو مسلماں یا کہ ہندو ایک ہے سب کا خدا
کس لئے پھر ایک سے ہے ایک دنیا میں جُدا

بھائی چارہ کی جو ہے ہندوستاں کی انجمن
فرض سمجھے اس میں شرکت اپنی ہر اہلِ وطن

اِس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں ہم کو بتائیں
اپنی طرزِ زندگی سے دوسروں کا دل لُبھائیں،

چاہتا ہوں میں کہ ہو آپس میں ایسا اتفاق
سب کہیں حرفِ غلط تھا ہند میں نامِ نفاق

کون ہے مانع ترقی کا؟ یہی آپس کی پھوٹ
اسکی ہے تابع غلامی پہلے اسی بندھن سے چھوٹ

دیکھتے یوں تو ہیں سب ہر روز آزادی کا خواب
پر کسی کے فہم میں آتی نہیں راہِ صواب

وہ یہ اپنا بھائی سمجھیں ملک کے ہر فرد کو
اس میں ہندو ہو کہ مُسلم یا آثر کوئی بھی ہو

سرحد میں تین مسلم لیگی اُمیدوار کامیاب

پشاور۔ ۱۰ اگست صوبہ شمالی مغربی سرحدی آسمبلی کے کانگریسی اُمیدوار ضمنی انتخاب میں بنوں شہری اور بنوں دیہاتی حلقوں سے لالہ کیول رام بھاٹیہ اور ایک دوسرے کانگریسی اُمیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ تین مسلم حلقوں سے مسلم لیگی اُمیدوار کامیاب ہو گئے ہیں۔ ایک مسلم حلقہ کے نتائج کا اعلان ہونا باقی ہے۔ پشاور شہر سے مسٹر غلام حسین، خلیلی حلقہ سے ارباب شیر علی خاں، سدلم کے حلقہ سے مسٹر ایوب خاں منتخب ہو گئے۔ چھٹے حلقہ کے چناؤ کے نتیجہ کا اعلان ۱۱ اگست کو کیا جائے گا۔

اٹلی کے متعلق حکومت جرمنی کا اعلان

میڈرڈ۔ ۱۰ اگست، اسپین کے ایک اخبار کے نامہ نگار نے برلن سے اطلاع دی ہے کہ جرمنی کی حکومت بہت جلد اس مقصد کا ایک اعلان کرنیوالی ہے کہ اٹلی لڑائی جاری رکھیگا اور جرمنی سے اُسے اور بھی زیادہ فوجی امداد ملتی رہے گی۔

دنیائے اسلام

وسط مشرق کی اسلامی ریاستوں کی فیڈریشن

مصر اور عراق کے وزیروں میں مشورے

قاہرہ۔ ۲ اگست۔ اسکندریہ میں مصری وزیر اعظم نحاس پاشا اور عراقی وزیر اعظم جنرل نوری سعید پاشا میں جو مشورے ہو رہے ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان میں وسط مشرق کی عربی ریاستوں کی ایک فیڈریشن قائم کرنے کا سوال بھی پیش ہے۔ اگر اس ابتدائی بات چیت میں کچھ کامیابی ہوتی نظر آئی تو اگلی سردیوں میں ان عربی ریاستوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس بھی کی جائے گی۔

رائٹر کے قائم مقام سے دوران ملاقات میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس فیڈریشن میں مصر۔ عراق۔ شام۔ لبنان (وہ علاقہ جو دریائے جارڈن کے پار واقع ہے) اور سعودی عرب کی شرکت کی اُمید کی جا سکتی ہے فلسطین کے فیصلہ کا انحصار اُس کی اس پوزیشن پر ہے جو بعد از جنگ اسے حاصل ہو گی۔ مصر (ایجپشن فیل) نامی اخبار کا خیال ہے کہ ان ریاستوں میں ابھی کسی سیاسی اتحاد کی اُمید نہیں کی جا سکتی۔ البتہ کسٹم (محصولات تجارت) نیز مجلسی تعلیم اور مذہبی مسائل کے متعلق اتحاد کا امکان ضرور ہے۔

جنگی مجرموں کو پناہ دینے کا معاملہ اور ترکی

حکومت برطانیہ کی طرف سے ترکی کو جنگی مجرموں کو پناہ دینے کے سلسلے میں جو نوٹ بھیجا گیا تھا اس کا جواب ترکی حکومت نے تیار کر لیا ہے اور بہت ممکن ہے کہ ان سطروں کے چھپ کر آنے تک وہ نوٹ اخبارات میں شائع ہو جائے۔ شواہد سے یہ پایا جاتا ہے کہ ترکی نے اتحادیوں کے اس اصول کو تسلیم نہیں کیا ہے کہ غیر جانبدار ممالک جنگی مجرموں کو اپنے ہاں پناہ نہیں دے سکتے۔

برطانیہ نے غیر جانبدار ممالک کو جنگی مجرموں کو پناہ دینے کے سلسلے میں جو نوٹ بھیجا ہے اس کے سلسلے میں ترکی میں یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ نوٹ بین الاقوامی قوانین کے خلاف ہے اور ترکی کے بعض حلقوں میں یہ خیال بھی پایا جاتا ہے کہ یہ ترکی کے اختیارات خود مختاری پر ایک قسم کی ضرب ہے۔

ترکی کے وزیر خارجہ اور غیر جانبدار ممالک کے سفیروں کی ملاقات

انقرہ کی خبر ہے کہ ترکی وزیر خارجہ مینمنچ اوغلو نے سوئٹزرلینڈ، اسپین اور پرتگال کے سفیروں سے استانبول میں ملاقات کی اور غیر جانبدار ممالک کے سفرا سے اتحادیوں کے جنگی مجرموں کو پناہ دینے کے بارے میں جاری کئے گئے، نوٹ کا مشترکہ جواب دینے کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔

عرب سپاہیوں کو یورپین سپاہیوں کے برابر تنخواہ

الجیریا کی اطلاع ہے کہ الجیریا کے عرب سپاہیوں کی تنخواہیں یوروپین سپاہیوں کے برابر کر دی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل کاترو نے جو مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے مسائل کی کمیٹی کے صدر ہیں اس امر کی سفارش کی تھی کہ عرب سپاہیوں کی تنخواہیں بڑھا کر یوروپین سپاہیوں کے برابر کر دی جائیں۔

سوئٹزرلینڈ کی غیر جانبداری سے ترکوں کو گہری دلچسپی

ترکی میں اس خبر سے بہت دلچسپی لی جا رہی ہے کہ جرمنوں نے سوئٹزرلینڈ کے بعض علاقوں سے فوجیں گزارنے کے سلسلے میں سوئٹزرلینڈ کی حکومت سے اجازت چاہی تھی مگر چونکہ حکومت برطانیہ نے اس سلسلے میں سوئٹزرلینڈ کی حکومت سے نامہ و پیام شروع کر دیا تھا اس لئے سوئٹزرلینڈ کی حکومت نے جرمن فوجوں کے سوئٹزرلینڈ سے گزرنے کے سلسلے میں جرمنوں کو یہ جواب دے دیا ہے کہ سوئٹزرلینڈ مکمل طور پر غیر جانبدار رہنا چاہتا ہے۔

رومانیہ پر حملہ کرنے والا اتحادی جہاز سمرنا میں

استانبول کی اطلاع ہے کہ رومانیہ کے تیل کے چشموں کے علاقہ پولسٹی پر بمباری کرنے والے امریکن جہازوں میں سے تین لبریٹر قسم کے ہوائی جہازوں نے شکاری ہوائی جہازوں کے حملے سے ٹوٹ پھوٹ جانے کے بعد سمرنا میں پناہ لی۔ ان جہازوں کے عملے کے ۲۷ آدمیوں کو سمرنا میں رکھا گیا ہے۔

ترکی میں اس خبر سے بہت دلچسپی لی جا رہی ہے کہ عنقریب صدر امریکہ اور برطانوی وزیر اعظم کی ملاقات ہو گی۔ اس خبر سے دلچسپی لی جانے کی وجہ یہ ہے کہ اس ملاقات میں جلد جنگی منصوبہ تیار کیا جانے کی توقع ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے ‏ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۲

وائسرائے کی تقریر اور وزیر ہند کا بیان

ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں لارڈ لنلتھگو کی تقریر ۲ اگست کو ہوئی اور ۵ اگست کو برطانیہ کی پارلیمنٹ میں مسٹر آمری کو اس سلسلہ میں کچھ جوابات دینے پڑے، چونکہ وائسرائے اور وزیر ہند کی باتوں میں ایک لگاؤ ہے اس لئے ہم دونوں پر ایک ہی ساتھ تبصرہ کرنا چاہتے ہیں اور غالباً بہتر یہی ہے کہ صرف ایک ہی اہم ترین بنیادی نکتہ کو پیش نظر رکھ کر اظہار خیال کیا جائے۔ وہ نکتہ موجودہ ڈیڈ لاک اور اس کے حل کا ہے، لارڈ لنلتھگو اور مسٹر آمری کے بیانات کا ایک دلچسپ موازنہ اس شکل میں کیا جاسکتا ہے کہ اول الذکر میں کانگریس اور مہاتما گاندھی کا نام لینا بھی گناہ سمجھا گیا۔ لیکن مؤخر الذکر میں سوالات کی نوعیت کے باعث کانگریس اور کانگریسی لیڈروں کا تذکرہ آ ہی گیا۔

وائسرائے کی لمبی تقریر کا جس میں طویل معذرتوں اور بے بنیاد باتوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ مطالعہ کرنے والے لوگ آسانی سے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ وائسرائے کا تخاطب ہندوستان کے باشندوں سے نہ تھا بلکہ وہ ان باتوں کو ہندوستان سے باہر کی دنیا میں پہنچانا چاہتے تھے۔ ہندوستان کا قوم پرست طبقہ یا عوام تو ایک طرف مرکزی اسمبلی کے ممبر بھی ایسے بھولے نہیں ہیں جو وائسرائے کے پیش کردہ نقطۂ نگاہ کو تسلیم کرلیں، کس کو یہ معلوم نہیں کہ وائسرائے نے اپنی باتوں میں جس طرح اپنی پالیسی کی ناکامیابیوں کی تمام ذمہ داری خود ہندوستانیوں پر ڈالی ہے وہ بالکل غلط ہے، صرف ہندوستانی پریس ہی میں نہیں بلکہ ہر سمجھدار طبقہ میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے مسئلہ پر تدبر، دانائی اور دُور بینی سے کام لینے اور موجودہ ڈیڈ لاک کو حل کرنے کے لئے معقول اور صحیح راستہ نکالنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

لارڈ لنلتھگو نے فرمایا ہے کہ برطانی حکومت کو جو کچھ کرنا تھا وہ کر چکی، اب یہ کام ہندوستانیوں کا ہے کہ وہ اپنے مسئلہ کو حل کریں، اپنا آئین بنائیں۔ اور جمود کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ یہ نقطۂ نگاہ قطعاً غلط ہے۔ ایک تو برطانی حکومت نے اس سلسلہ میں اپنا فرض ادا نہیں کیا ہے، اس نے خود سمجھوتہ کے لئے کوئی قدم نہیں اُٹھایا ہے، دوسرے اگر ہندوستان کی مختلف سیاسی پارٹیاں خود آپس میں مشورہ کرنا چاہیں تو ان کو بھی اس کا موقع نہیں دیا جاتا۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ جب کانگریسی لیڈروں کو دوسرے لیڈروں سے یا دوسرے لیڈروں کو کانگریسی رہنماؤں سے ملنے یا خط و کتابت کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی اور رسل و رسائل کے تمام راستے بند کردئے گئے ہیں تو کسی طرح کا مشورہ آپس میں ہوسکے، یا ڈیڈ لاک کو دُور کرنے کی کوئی صورت نکالی جاسکے؟ جمود کو دور کرنے کے لئے آسانیاں پیدا کرنا حکومت کے اختیار میں ہے اس لئے صرف حکومت ہی موجودہ صورت حال کی ذمہ دار سمجھی جاسکتی ہے۔

اب ہم اپنے اس خیال کی تصدیق وزیر ہند مسٹر آمری کے بیانات سے کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر [illegible]

کہ ہندوستان کے ۲۵ برطانی پادریوں کے اس مطالبہ پر کہ سیاسی قیدیوں کو رہا کردیا جائے آیا حکومت نے غور کیا ہے تو مسٹر آمری نے جواب دیا کہ "وائسرائے نے اپنی وداعی تقریر میں ہندوستانی لیڈروں سے ایک مؤثر اپیل کی ہے کہ وہ اکٹھا ہو جائیں، اور آئندہ ہونے والے آئینی مباحثوں کا میدان تیار کریں"۔ لیکن چونکہ یہ معلوم کرنا ضرور تھا کہ آخر یہ اپیل کن لیڈروں سے کی گئی ہے۔ مسٹر سٹوکس (لیبر ممبر) نے ان الفاظ میں ایک مزید سوال کیا۔

"مسٹر آمری نے ہندوستانی لیڈروں کے اکٹھے ہونے کے بارے میں تذکرہ کیا ہے، جب ان میں سے کچھ لیڈر جیل میں ہیں تو وہ کیونکر اکٹھا ہوسکتے ہیں؟ کیا مسٹر آمری کا مطلب یہ ہے کہ اس کام کے لئے وہ رہا کردئے جائیں گے؟" اس سوال پر مسٹر آمری کو کہنا پڑا کہ صرف وہی لیڈر اکٹھا ہوکر بات چیت کرنے کا موقع رکھتے ہیں جو "غیر آئینی طریقوں سے وابستہ نہیں ہیں"۔ دوسرے لفظوں میں یہ اشارہ ان لوگوں کی طرف ہے جو قید و بند سے باہر ہیں، کیا اس صورت میں ہندوستان کا آئینی مسئلہ کبھی حل ہوسکتا ہے، اور ڈیڈ لاک دُور ہوسکتا ہے؟

کپڑے کا کنٹرول!

کپڑے کے کنٹرول اور کپڑے کی قیمت کم کرنے کے لئے حکومت ہند نے جو قدم اُٹھایا ہے اس کے متعلق ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم بعض ضروری باتیں درج کرتے ہیں، حکومت ہند کے انڈسٹریز اینڈ سپلائز ڈپارٹمنٹ نے ڈفنس آف انڈیا ایکٹ کے تحت میں ایک حکم شائع کیا ہے جس کا نام "کلاتھ اینڈ یارن کنٹرول آڈر سنہ ۱۹۴۳ء" ہے، اس کے حکم میں ایک بورڈ کے قیام کی تجویز ہے جو ۲۵ ممبروں پر مشتمل ہے اور جس کا فرض یہ ہے کہ کپڑے اور دھاگے کی مخصوص قسموں کی تیاری، اور قیمتوں کے تعین وغیرہ کے متعلق حکومت کو مشورہ دے، لیکن جن دفعات کا تعلق براہ راست پارچہ باف کارخانوں اور کپڑے کے تاجروں سے ہے اور جن کا ضروری اثر یہ ہوگا کہ کپڑے کی قیمتیں گر جائیں گی اور عوام کو آسانی ہوگی، وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) کارخانوں اور تاجروں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۱۵ اگست سنہ ۱۹۴۳ء تک یہ بتادیں کہ ان کے پاس ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء کو کپڑے اور دھاگے کا کتنا ذخیرہ تھا اور اُن کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس قسم کے ذخیرہ کو ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء سے پہلے فروخت کردیں۔

(۲) قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ وہ تمام کپڑا جو ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء کے بعد بنایا گیا ہو اور جس پر خاص طور پر مقرر کئے ہوئے نشانات لگے ہوں، ملوں میں گانٹھوں میں بند کئے جانے کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر فروخت کردیا جائے۔ تجویز کونے کے علاوہ ہر اُس کپڑے اور دھاگے کو جس کے متعلق اُنھیں یقین ہو جائے کہ وہ اس آرڈر کی خلاف ورزی کرکے تیار کیا گیا ہے، حکومت کے نام پر ضبط کرنے کی ہدایت کرسکتی ہیں، ہندوستانی ریاستوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ اس قسم کے احکام جاری کریں!

مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزولٹ

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کناڈا پہونچ گئے اس سلسلہ میں جو سرکاری اعلان شائع ہوا ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ مسٹر چرچل یہاں جنگ کے بارہ میں بات چیت کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ انھوں نے کناڈا کے وزیر اعظم مسٹر میکنزی کنگ سے صلاح مشورے شروع کردئے ہیں بعد کو وہ مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ اور امریکہ کی ہوائی، بحری اور بری فوج کے اعلیٰ افسروں سے بھی ملاقات کریں گے، مسٹر چرچل کے ہمراہیوں میں مسز چرچل، مس میری چرچل اور ونگ کمانڈر مسٹر جی۔ پی گبسن بھی شامل ہیں جنھوں نے جرمنی کے صنعتی علاقوں پر سب سے بڑے حملوں میں حصہ لیا تھا۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کو مسٹر چرچل کے کناڈا پہونچنے کی اطلاع مسٹر میکنزی کنگ نے بذریعہ ٹیلیفون دی تھی، کل رات پریذیڈنٹ روزولٹ نے امریکی جنرل مارشل ایڈمرل کنگ اور جنرل آرنلڈ سے مشورے کئے جو امریکہ کی بری، بحری اور ہوائی فوجوں کے کمانڈر انچیف ہیں۔ آبزرورں کا یہ کہنا ہے کہ اس صلاح مشورہ کے بعد کوئی نئی بات رُونما ہوگی، اس سے قبل مسٹر چرچل، پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر میکنزی کنگ اور امریکی و برطانی افسران میں ماہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء میں صلاح مشورے ہوئے تھے۔ کناڈا کے ایک بہت بڑے افسر نے کہا کہ اس گفت و شنید کے دوران میں محوریوں کی آخری شکست کے لئے اسکیم بنائی جائے گی اور یوروپ میں توقع سے پہلے ہی لڑائی ختم کردی جائے گی اس موقعہ پر جاپان کو بھی نہیں بخشا جائے گا۔

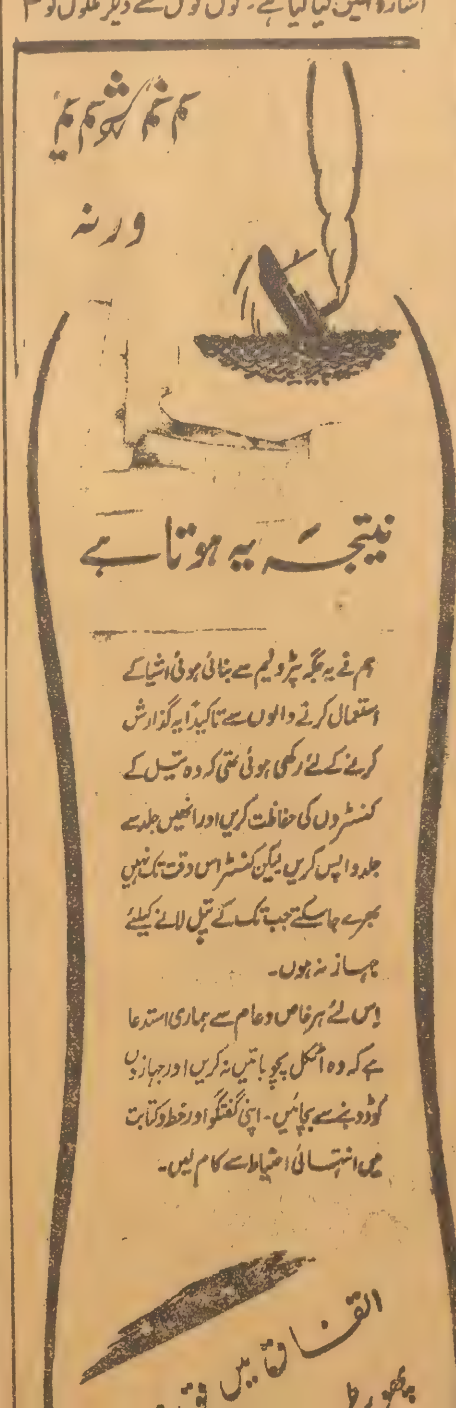
ایک اور سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کے ہمراہ تین بڑے اعلیٰ فوجی افسر یعنی جنرل سر ایلن بروک ایڈمرل سر ڈوڈلے پاؤنڈ اور ایر چیف مارشل سر چارلس پورٹل بھی ہیں۔ لارڈ لوئیس ماؤنٹ بیٹن مشترکہ جنگی کارروائیوں کے اعلیٰ افسر اور جنرل سر ہیسٹنگس اسمے بھی ہیں۔

کناڈا کی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے کوبیک سے ایک خاص براڈ کاسٹ میں کہا کہ اس امر کی جانب کوئی اشارہ نہیں کیا گیا ہے۔ کون کون سے دیگر ملکوں کو ۴ اس صلاح مشورہ میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔

مسٹر میکنزی کنگ اور مسٹر چرچل کی بات چیت ختم ہونے کے بعد مسٹر چرچل پریذیڈنٹ روزویلٹ اور دوسرے امریکی اور برطانی فوجی افسروں سے صلاح مشورہ کریں گے۔ ایک فوجی افسر نے کہا کہ مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کی کانفرنس میں تین امور کے بارے میں فیصلے کئے جاویں گے۔

(۱) یوروپ کی سرزمین پر برطانیہ اور امریکہ کی مشترکہ فوجی کارروائیاں
(۲) اٹلی کو جنگ سے الگ کرنے کے سیاسی طریقے۔
(۳) جرمنی کو گھٹنے ٹیک دینے کیلئے مجبور کردینے کی تدبیریں۔

مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کی یہ چھٹی ملاقات ہوگی۔



آئینۂ کانپور

نئے اسپتال کا سنگ بنیاد

۷ اگست کو سر مارس ہیلٹ گورنر صوبہ متحدہ نے میونسپل اسپتال کی بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا کہ شہر کی آبادی بڑھتی جارہی ہے اور شہر کے دونوں بڑے اسپتال بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے ناکافی ہیں اس لئے آپ نے شہر کے تجارت پیشہ حضرات سے اپیل کی کہ وہ اس کام میں پوری طور سے امداد کریں۔

یہ اسپتال ۱۲ لاکھ روپیہ کی لاگت سے تیار کیا جارہا ہے۔

ہندوستانی برادری

۸ اگست کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر آر۔ منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ پریسیڈنٹ برادری کی صدارت میں ہوئی۔

جس میں بعض ضروری مسائل پر غور و خوض ہوا اور آخر میں مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کی طرف سے ایٹ ہوم دیا گیا۔

ہندوستانی کمرشیل بنک لمیٹڈ

۵ اگست ۱۹۴۳ء کو ہندوستان کمرشیل بنک لمیٹڈ کے ڈائرکٹرس کی ایک میٹنگ حصوں کی خریداری کی درخواستوں پر غور کرنے کے لئے ہوا۔

دو کروڑ پچاس لاکھ کے حصے الاٹ کئے گئے حصوں کی خریداری کی درخواستیں ضرورت سے زیادہ آجانے کی وجہ سے کئی لاکھ روپیہ کی قیمت کے حصوں کی خریداری کی درخواستیں مجبوراً نامنظور کرنا پڑیں۔ بورڈ کو سخت افسوس ہے کہ سب حصے خریدنے والوں کیلئے انتظام نہیں کیا جاسکا۔

روزمرہ کے کام شروع کرنے کے لئے انتظامات کئے جارہے ہیں اور بنک کا کام بہت جلد ہی شروع کردیا جائے گا۔

کانپور شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن

منیجر کانپور شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

شکر کے تمام لائسنس شدہ دوکانداروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے قانون تحفظ ہند کے ماتحت ۱۲ اگست سنہ ۱۹۴۳ء کو جو حکم جاری کیا ہے اس کے مطابق ۱۵ اگست سنہ ۱۹۴۳ء سے ان کا لائسنس ختم ہو جائے گا اور ان کو شکر کی سپلائی اس وقت دی جائے گی جبکہ وہ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ [illegible]

اسٹینڈرڈ کلاتھ

پاسی۔ ڈی۔ ایم کلکٹر گنج سے نئے پرمٹ حاصل کرلیں گے۔ پیپوبس کواپریٹو سوسائٹی کے زیر انتظام شہر میں اسٹینڈرڈ کلاتھ کی فروخت شروع کردی گئی ہے۔ مہتروں کے علاوہ متوسط طبقہ کے لوگوں کے ہاتھ بھی کپڑا فروخت کیا جارہا ہے فی الحال ۸ سو روپیہ کا روزانہ کپڑا فروخت ہوتا ہے۔

لوکل بورڈوں کی ملازمت

سپرنٹنڈنگ انجینئر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی نے میونسپل بورڈ کو اطلاع دی ہے کہ اسپیشل سروسز آرڈیننس کا نفاذ لوکل بورڈوں کی ضروری ملازمت پر ہے۔ اور میونسپل بورڈ کے واٹر ورکس۔ ڈرینج اور ہائیڈرو الیکٹرک ورکس قائم رہنے میں جو لوگ لگے ہوئے ہیں انکو ملازمت چھوڑنے کی اجازت نہ دی جاوے اور ان کے [illegible] کے ساتھ کافی وجوہات ہونا چاہیئے اور ان پر عمل نہ کرنے [illegible] کلاز ۷ (۱) کے ماتحت سزا دی جاسکتی ہے۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸۰۴

بعدالت مال مقام تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور

پنڈت دین دیال ‏ مدعی

بنام ابرار حسین وغیرہ ‏ مدعاعلیہ

بنام انتظار حسین ولد اولاد حسین و ابرار حسین ولد اولاد حسین قوم مسلمان ساکن موضع بھندا ول پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور ‏ مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت باقی لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) ‏ دستخط حاکم عدالت

سنبلِ گل

پرانے زمانہ کی کتابوں میں جناب ابلیس یعنی شیطان کے بارے میں ایک نہایت ہی دلچسپ کہانی پڑھی تھی کہ شیطان جب لوگوں کو گمراہ کرتا پھر رہا تھا تو کسی نے ان حضرت کو آکر اطلاع دی کہ فلاں گاؤں میں جتنے بھی آدمی رہتے ہیں وہ سب کے سب بڑے نیک اور پارسا ہیں۔

جناب ابلیس نے جو یہ سُنا تو اُن کو بڑا افسوس ہوا کہ وہ اب تک ان کو گمراہ کرنے کے معاملہ میں کیوں کوتاہی کرتے رہے حالانکہ ان کا فرض یہ تھا کہ آج سے بہت پہلے ان پاکباز گاؤں والوں کو بھی شیطانی حرکات سکھادیتے۔ چنانچہ جناب ابلیس نے فوراً سادھو کا بھیس بدلا اور گاؤں کی جانب چل دئے، لیکن جوں ہی یہ حضرت اپنی ابلیسانہ شان کے ساتھ گاؤں میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ سادھو آگے آگے چلے جارہے ہیں۔

سادھوؤں کو دیکھ کر جب جناب ابلیس اُلٹے پیروں واپس آگئے تو ان کے ایک ساتھی نے پوچھا کیا اپنا کام پورا کر آئے۔ ابلیس نے جواب دیا کہ کئی سادھو اس گاؤں میں پہونچ گئے ہیں جو میرے بھی استاد ہیں۔ ان سادھوؤں نے میرا کام ہلکا کردیا ہے۔

یہ دلچسپ کہانی ہمیں اُس وقت یاد آئی جب ہم نے پنجاب کے ایک پیر صاحب کی کرامات کے تازہ حالات پڑھے۔ ان پیر صاحب کا نام بھلّو شاہ ہے غالباً یہ پہلے بھالو شاہ بنے ہوں گے اس کے بعد کثرت استعمال سے بھالو سے بھلّو بن گئے ہیں۔

ان حضرت کا مشغلہ یہ تھا کہ یہ گاؤں در گاؤں "طریقت کا سبق دیتے پھرتے تھے لیکن پیر صاحب کے قدموں کی کچھ ایسی برکت تھی کہ جب آپ گاؤں سے روانہ ہوتے تو دو تین کنواری لڑکیاں پیر صاحب کے جانے کے ساتھ ہی گاؤں سے غائب ہوجاتیں۔ عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا اور سالہا سال تک پولیس ان بھالو شاہ کو ڈھونڈتی پھری۔ آخر پکڑے گئے۔ مگر اس شان کے ساتھ کہ درجنوں لڑکیاں آپ کے پاس محفوظ تھیں، بعد کو معلوم ہوا کہ آپ پنجاب میں لڑکیوں کی تجارت کے معاملہ میں ملک التجار تھے۔ ان حضرت کے اس کارنامے سے ظاہر ہے کہ واقعی یہ پیر اور سادھو شیطان کے اُستاد ہوتے ہیں۔

مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ کی پھر ملاقات ہوگی

واشنگٹن۔ ۷ اگست۔ یہاں کے باخبر حلقوں کا یہ کہنا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ جرمنی اور جاپان کے خلاف جنگ کی اسکیمیں وضع کرنے کیلئے جلدی پھر ملیں۔ اس سلسلہ میں رائٹر کا خاص نامہ نگار مطلع کرتا ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ اٹلی اب قریب قریب جنگ سے الگ ہوچکا ہے [illegible] کے ابزرور کا یہ خیال ہے کہ اتحادی جرمنی اور جاپان کو جلد از جلد شکست دینے کیلئے حملے کرنے کی تیاریاں کررہے ہیں۔

واشنگٹن کے ماہرین نے بربیت کو یہ پیشنگوئی کی تھی کہ سسلی پر قبضہ کے بعد چند دن کے اندر اتحادی فوجیں اٹلی م

م میں مضبوطی سے اپنا قدم جمالیں گی خواہ مارشل بڈوگلیو کی کیبنٹ میں کچھ بھی فیصلے کیوں نہ کئے گئے ہوں۔

ادبِ لطیف

اے مرے تصور کے حاکم

از جناب عبرت گشنوی صاحب

"........" کی ناراضگی پر۔
اے میرے دل و جان کے مالک!
اے میرے تصور کے حاکم!
اے میری تمناؤں کی جان!
اے میرے اچھے "......"
تو مجھ سے ناراض ہے؟
بول! آخر خاموشی کیسی؟
کوئی وجہ بھی ہے؟۔ کوئی خطا! کوئی جرم!
اچھا اگر ویسے ہی ناراض ہے تو سوچ!
اگر مسیحا زہر کا استعمال کرے تو مریض کا کیا حشر ہوگا؟
اگر بھنور میں پہونچکر ناخدا جواب دیدے تو کشتی؟
اگر تو اپنے عہد و پیمان توڑدے تو "میں"؟
میرے اچھے "——"!
لے اب میں وعدہ کرتا ہوں۔
تجھے کبھی بھی پریشان نہ کروں گا۔
تجھے کبھی بغیر تیری اجازت نہ دیکھوں گا۔
تجھے سنانے کی خاطر سے شعر نہ پڑھوں گا۔
تجھے دیکھ کر آہیں نہ بھروں گا۔
بول! اب راضی ہے؟
اگر تو ناراض ہی رہا تو۔ "میں"۔
تجھ سے روٹھ جاؤں گا۔ تجھی سے نہیں دنیا سے بھی ہمیشہ کے لئے۔
اور پھر تجھے کبھی نہ پریشان کرسکوں گا۔

عالمِ نسواں

مصر میں آزادیٔ نسواں کی تحریک

از جناب وحیدہ عزیز صاحبہ ملتان

عورت کی زندگی میں جتنا تغیر مصر میں ہوا ہے اتنا کسی اور اسلامی ملک میں نہیں ہوا۔ مصری لڑکیوں کی معاشرت میں ایک حیرت انگیز انقلاب برپا ہوچکا ہے۔ اور آج وادیٔ نیل میں جو "امکانات" نظر آتے ہیں ان میں سے اکثر کی باگ ڈور عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔

مصر میں آزادیٔ نسواں کا خیال سب سے پہلے انقلاب ٹرکی ۱۹۰۸ء کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ اس انقلاب کے نتیجہ میں مشرق قریب کے تمام ممالک میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی اور مصر میں ایک قومی تحریک کا آغاز ہوا۔

عورتوں نے انتہائی حب الوطنی کا ثبوت دیتے ہوئے اس موقع سے فائدہ اُٹھایا اور رفتہ رفتہ انکی شنوائی ہونے لگی۔ مصر میں جو سیاسی ہنگامہ برپا ہوا اس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ عورتوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ وہ ہر مظاہرہ میں شامل ہوئیں اور مردوں کے دوش بدوش مصر کی آزادی کے لئے قربانیاں کرتی رہیں۔ ان مصر دیات نے انکی معاشرتی زندگی پر بھی اثر ڈالا اور آہستہ آہستہ اُن کے حقوق تسلیم کئے جانے لگے۔

۱۹۱۱ء میں وفد پارٹی کی طرح عورتوں نے بھی ایک زنانہ وفد قائم کیا جس کا اصل مقصد تو حصول آزادی تھا لیکن اس کی دیکھا دیکھی ملک میں بہت سی زنانہ انجمنیں قائم ہوگئیں جن کا نصب العین حقوق نسواں تھا۔ زنانہ وفد کی قیادت میڈم زاغلول پاشا تھی۔ اس کی جرأت اور ہمت اور عزت و وقار سے سب لوگ متاثر تھے۔ اُس کی پُر جوش تقریریں سُننے کے لئے مصر کی تمام عورتیں بے تاب رہتی تھیں۔

الغرض میڈم زاغلول نے باقاعدہ طور پر آزادی نسواں کی تحریک کا آغاز کیا اور جنگ عظیم سے قبل "فرقہ اناث جدید" قائم ہوا جس کے ارکان کی تعداد چند دنوں میں کئی سو تک پہنچ گئی۔ اس کا مقصد اولیں ملک کی فلاح و بہبود تھا۔ چنانچہ متعدد شعبے قائم کئے گئے مثلاً تعلیم، شہری حقوق، صحت عامہ، تجارتی مدرسے، دواخانے اور قاہرہ میں ایک مجلسی کلب وغیرہ۔

صوفیہ خانم کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس تھا اُس نے اپنے مکان کو زنانہ وفد کے صدر دفتر میں تبدیل کیا۔ یہاں وہ سیاسی مسائل پر عورتوں سے آزادانہ بحث کرتی تھی اور اپنی سہیلیوں کو شہر کے ایک ایک گھر میں بھیجتی تاکہ اُس کا پیغام ہر جگہ پہنچادیا جائے۔

اس وفد کی ایک اور سرگرم رکن میڈم الیستھر فہمی تھی۔ ابھی اسکی عمر بیس برس سے زیادہ نہ ہوئی تھی کہ اُس نے "مصر جدید" کے خواب دیکھنا شروع کئے اور اس نصب العین کا اظہار اپنے مضامین میں بھی کیا۔ میڈم الیستھر اتنی دلیر تھی کہ وہ انگریزی ٹوپی پہن لیتی اور بے پردہ بازاروں میں گھومتی رہتی تھی۔ ۱۹۱۹ء میں اُس نے قاہرہ کی ایک مسجد میں ہزار مردوں کے سامنے تقریر کی۔ یہ واقعہ حیرت انگیز تھا، نہ صرف اس لئے کہ میڈم الیستھر ایک عیسائی خاتون تھی بلکہ اس لئے بھی کہ اُسے ایک مسلمان شیخ نے دعوت دی تھی جسے اُس نے اس شرط پر قبول کیا کہ اُسے مسجد میں بائیبل پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

۱۹۳۶ء میں جب مصر و برطانیہ کے معاہدے پر دستخط ہوئے تو جن عورتوں اور مردوں نے بیش از بیش ایثار اور قربانی سے کام لیا تھا اُن کی مسرت کی انتہا نہ رہی۔ اُنھوں نے نہ صرف اپنے حقوق حاصل کرنے بلکہ مصر و برطانیہ کے درمیان اخوت و مساوات کا وہ مظاہرہ دیکھا جس سے آج تک وہ بے خبر تھے۔

یہی وہ باہمی اعتماد کا جذبہ ہے جس نے موجودہ جنگ میں بھی مشرقی بحیرہ روم کو محفوظ رکھا ہے۔ اب مصر نہ صرف ایک خود مختار ملک ہے بلکہ لیگ آف نیشنز کا رکن بھی ہے اس لئے اس کے بین الاقوامی تعلقات کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

اس طرح صوفیہ خانم کی انتھک کوششوں نے ✳

✳ آزادی نسواں کی تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اُس نے قاہرہ میں ایک سکول قائم کیا جس میں لڑکیوں کو سینا پرونا، سوزن کاری سکھلائی جاتی تھی۔ اشاعت تعلیم کے علاوہ اس مدرسہ نے مصر کے آرٹ اور کلچر کو بھی محفوظ رکھا ہے۔

اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مصر نے تعلیم نسواں کی طرف سے غفلت برتی ہے۔ تعصبات دور ہوچکے ہیں۔ زنانہ مدرسے ملک کے طول و عرض میں موجود ہیں اور اس سلسلہ میں مصری خواتین کا قدم آگے بڑھ رہا ہے۔

متوسط طبقہ کی عورتیں قانون، طب، آرٹ اور معلّمی میں مہارت حاصل کررہی ہیں۔ بعض خواتین مضمون نگاری میں بھی کافی ترقی یافتہ ہیں پردہ ترک کردیا گیا ہے اور اس طرح عورتوں کو بڑی حد تک آزادی مل چکی ہے۔

آزادی نسواں کے ساتھ ہی ملک میں یورپین تہذیب نے بھی نفوذ کیا ہے۔ مصر کی نئی عورت پُرانی عورت کے مقابلہ میں عجیب و غریب نظر آتی ہے۔ الغرض مصر کی زنانہ زندگی میں ایک حیرت انگیز انقلاب واقع ہوچکا ہے۔

بچوں کی دنیا

۱۸۴۵ء سے پہلے

از جناب مسٹر سلطان احمد صاحب کلکتوی

آج سے پچاسوں برس پہلے خط و کتابت کا رسم و رواج بہت محدود تھا۔ لوگ اپنے پرائے کے ہاں جلد جلد خط بھیجنے سے قاصر تھے۔ دس کوس دور رہ کر اگر کسی شخص سے کوئی بات دریافت کرنا ہوتی تو اس کے لئے ایک خاص تیاری کے ساتھ سفر کرنا پڑتا تھا۔ اور وہاں تک پہونچنے کے لئے بڑی تکلیفیں اور دقتیں برداشت کرنی پڑتی تھیں۔ اور اگر کچھ زیادہ دور ہوا تو وہاں تک پہونچنا بالکل دشوار ہوجاتا تھا یا روپے بہت کافی خرچ ہوتے تھے یہ تو تھا کھاتے پیتے لوگوں کا حال مگر بیچارے غریب اِس سے بالکل معذور تھے۔ کیونکہ ان کے پاس اتنے روپے کہاں ہوتے جو ایک معمولی کام کے لئے دو چار روپے صرف کریں۔

۱۸۴۵ء سے پہلے انگلستان میں یہ قاعدہ رائج تھا کہ جب کسی شخص کو خط بھیجنا ہوتا تو وہ صرف پتہ لکھ کر بھیجدیتا۔ ہرکارہ جب خط لاکر دیتا تو اُس وقت مکتوب الیہ سے محصول وصول کرتا تھا اور محصول بھی اتنا زیادہ ہوتا تھا کہ عوام اِس کے لینے سے مجبور ہوجاتے اور اُنھیں صاف صاف اِنکار کرنا پڑتا۔ جس سے حکومت اور خصوصیت کے ساتھ غریبوں کا بہت نقصان تھا۔ بسا اوقات بنا بنایا کام بگڑ جاتا جس کی وجہ سے غریب لوگ بہت پریشان تھے لیکن حکومت اس کا کوئی خیال اور معقول انتظام نہ کرتی اور ستم یہ کہ اس محصول سے حکومت کے عملہ اور عہدہ دار بالکل بری تھے۔ جن خطوط پر ان کے دستخط ہوتے ان پر کسی قسم کا کوئی محصول نہیں لیا جاتا تھا۔ گویا یہ محصول صرف غریبوں ہی کے لئے تھا۔

سب سے پہلے "سر رولینڈ ہل" نامی کو اس کا خیال ہوا جو ٹامس رائٹ ہل ایک معمولی اسکول کے ماسٹر کا بیٹا تھا۔ سر رولینڈ ہل ۱۷۹۵ء میں اِسی کے ہاں پیدا ہوا اور اپنے باپ کی پرورش اور سرپرستی میں اپنی پندرہ سالہ زندگی گزاردی۔ رولینڈ ہل چھٹ پنے سے غریبوں کو اِس مصیبت و تکلیف میں مبتلا دیکھ کر تڑپ اُٹھتا تھا اور وہ اچھی طرح جان گیا تھا کہ یہ محصول جو حکومت کی طرف سے لگایا گیا ہے وہ غریبوں کے لئے غیر معمولی اور ناقابل برداشت ہے لیکن اس وقت وہ بچہ تھا۔ اُس کی چیخ پکار کون سُنتا۔

رولینڈ ہل کے زمانے میں یہ حالت تھی کہ اگر کوئی شخص لندن سے گلاسگو خط بھیجتا تو مکتوب الیہ کو ایک شلنگ پانچ پنس تقریباً ۱۲ محصول دینا پڑتا تھا اور سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز یہ تھی کہ مختلف مقامات کے لئے الگ الگ محصول مقرر تھے اور لفافہ میں جتنے کاغذ ہوتے ان کا الگ الگ محصول لیا جاتا تھا۔ رولینڈ ہل کے متعلق ایک قصہ بہت مشہور ہے کہ رولینڈ ہل کسی ہوٹل میں ٹھیرا ہوا تھا وہ ایک روز ایک عورت کی طرف سے گزرا۔ اتفاق سے

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ایک کے نیچے)

پردۂ فلم

نجمہ!

(ق) محبوب پروڈکشنز کی مشہور فلم "نجمہ" کی کہانی، مکالمے، صدا بندی، موسیقی اور فوٹو گرافی ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ اس کو دیکھ کر محبوب کے ڈائرکشن کی داد دینی پڑتی ہے۔ مناظر دلکش، سٹنگ نہایت خوشنما اور اداکاروں کا لباس بالکل موزوں، اِسٹوری اس قدر پاکیزہ اور ڈائلاگ ایسے شستہ کہ قدم قدم پر پکچر بلند ہوتی جارہی ہے، دنیا نے اداکاری میں ایسی خوبی دکھائی ہے کہ اس پر خود نسیم یا اسکی چھوٹی بہن ہونے کا گمان ہوتا ہے اس کی آواز میں لوچ ہے، اشوک کمار، یعقوب اور ستارہ بھی اپنی اپنی جگہ پر خوب ہیں۔ غرضیکہ "نجمہ" ایک ایسی پکچر ہے جو ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے موجب کشش ہے۔

تان سین!

رنجیت نے شاید ہی کسی فلم پر اس قدر فراخ حوصلگی کے ساتھ روپیہ صرف کیا ہو جس قدر روپیہ "تان سین" پر صرف کیا گیا ہے، افسانہ میں بیحد دلکشی ہے، کاسٹ اچھا ہے۔ ڈائرکشن بڑی محنت سے کیا گیا ہے اور موسیقی کے معاملہ میں تو "تان سین" کو ایک امتیازی درجہ حاصل ہے۔ ہندوستان کے دو مشہور ترین ماہر موسیقی یعنی سہگل اور خورشید اس تصویر میں ہیرو اور ہیروئن کا پارٹ ادا کررہے ہیں۔ سہگل اور خورشید کے علاوہ مبارک شہنشاہ اکبر کے پارٹ میں بہت کامیاب ہے۔ کملا چٹرجی، نگیندر، بھگوانداس وغیرہ نے بھی بڑی خوبی کے ساتھ اس تصویر میں اپنے اپنے پارٹ ادا کئے ہیں۔

اس تصویر کے لئے سب سے زیادہ ضرورت ایک ایسے اداکار کی تھی جو تان سین کے کردار کو صحیح معنوں میں ادا کرسکے، اور اس کام کے لئے سہگل سے بہتر کسی آدمی کو ملنا ناممکن تھا۔

"تان سین" ایک ایسی تصویر ہے جو مدتوں لوگوں کے دلوں میں محفوظ رہے گی۔

ہسپتال!

ایم، پی، پروڈکشن کی اوّلین پیشکش جواب جسمیں کانن بالا نے کام کیا تھا ہندوستان کے ہر حصہ میں جس قدر مقبول ہوئی ہے اس سے کون واقف نہیں، اب ایم، پی، پروڈکشن کی جدید تصویر ہسپتال کی نمائش ہوئی ہے جس میں کانن جواب سے بھی زیادہ کامیاب ہے، کانن کے علاوہ جواہر گنگولی، آہین چودھری، سندھیا رانی وغیرہ نے بھی اس تصویر میں کام کیا ہے اِس میں کوئی شک نہیں کہ "ہسپتال" ایک بہت دلکش تصویر ہے اور کانن بالا کی موسیقی اور اداکاری نے اسے چار چاند لگادیے ہیں۔

فرانکو کا زوال ہونے والا ہے؟

لندن، ۶ اگست، معاصر بمبئی کرانیکل" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اسپین سے جو خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جنرل فرانکو کا بھی وہی حشر ہونیوالا ہے جو مسولینی کا ہوا ہے اسپین کے ریپبلکنوں ٹریڈ یونینوں اور دیگر لوگوں میں مسولینی کے زوال کے بعد بیداری پیدا ہوگئی ہے۔

اقوال زریں

محبت کا اولین ثبوت محبوب کی اطاعت اور خود فروشانہ زندگی ہے۔

تقدیر کے سامنے اپنے آپ کو بے حس سمجھنے والے اس بات سے ناواقف ہیں کہ دراصل تدبیر کے نتائج کا دوسرا نام تقدیر ہے اور ہر انسان اپنی تقدیر کا خود خالق ہے۔

علم ایک ایسا آئینہ ہے جس میں کائنات کا ذرہ ذرہ عریاں طور پر جلوہ گر ہے، حتیٰ کہ یہ آئینہ خدا تک کا بھی عکس لے لیتا ہے۔

بداخلاق لوگوں کا اپنے من پر قابو نہیں ہوتا اور اس لئے اُن کے تمام افعال اور اقوال ناقابل اعتبار ہوتے ہیں۔

جو دوسروں کا بھلا نہیں چاہتا اس کا اپنا بھلا بھی نہیں ہوتا۔ دوسروں کا بھلا کرنا گویا اپنا بھلا کرنا ہے۔

دل سے لالچ نکال دو تاکہ تم ذلیل ہونے سے بچ جاؤ۔ اخلاص سے کام کرنا سیکھو تاکہ تمکو اسکی نیک جزا ملے۔ دنیا کے غم میں مبتلا ہونے سے احتراز کرو ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔

✻ حال ہی میں آگرے کی مشہور دوکان سے خریدا ہے۔

موج تبسم

ایک بوڑھے آدمی کی کمر جھک گئی تھی، ایک دن وہ کبڑے کی طرح لاٹھی ٹیکتا ہوا کہیں جا رہا تھا راستہ میں ایک آدمی نے اس سے پوچھا بابا کیا تلاش کر رہے ہو، بوڑھے آدمی نے کہا بیٹا میری جوانی کھو گئی ہے اس کو ہی تلاش کر رہا ہوں۔

"اے بابا کیوں جھوٹ بولتے ہو، یہ کیوں نہیں کہتے کہ قبر کے لئے جگہ تلاش کر رہا ہوں۔

ماں۔ دیکھ بیٹی تیرے بال کیسے بکھرے ہوئے اور میلے ہیں جا کنگھی کر لے، جب میں تیری عمر کی تھی تو دن میں چار مرتبہ کنگھی کرتی تھی۔

بیٹی۔ اسی سے تو تمھارے بال سفید ہو گئے ہیں ایک بار بھی کنگھی نہیں کرتی۔

گھنشیام۔ (باپ سے) آج ماسٹر صاحب نے مجھے اُلّو کہا۔

پتا۔ اے اُلّو کے بچے، ایسی ذرا سی باتوں کی بھی کیا شکایت کی جاتی ہے۔

ٹکٹ چیکر۔ تم کہاں جا رہے ہو اور تمھارا ٹکٹ کہاں کا ہے؟

مسافر۔ جناب میں دہلی جا رہا ہوں اور ٹکٹ غازی آباد میں لوں گا۔

ایک دوست۔ تمھارا دولت خانہ کیسا بنا ہے؟ کیا میں تمھارا دولت خانہ دیکھ سکتا ہوں؟

دوسرا دوست۔ جیب سے بٹوہ نکال کر دیکھئے ✻

دلچسپ معلومات

ہندوستانیوں کی اوسط عمر ۲۳ سال ہے۔

آئرلینڈ میں ایک بھی جنگل نہیں ہے۔

ڈنمارک میں ایک بھی دریا نہیں ہے۔

ویلز میں ایک بھی جھیل نہیں ہے۔

ورجینیا میں کمروں کے اندر غسل کرنا خلاف قانون ہے، ہر ایک آدمی صحن میں نہاتا ہے۔

بوسٹن میں وائلن بجانا منع ہے۔

فاسفورس مچھلیوں کے بدن سے نکالا جاتا ہے، اور بہت گرم ہوتا ہے، اسی کو اگر ہوا میں رکھدیں تو آگ لگ جائے اسی لئے اُسے پانی میں رکھتے ہیں اندھیرے میں فاسفورس آہستہ آہستہ چمکتا ہے۔

ریگستان میں بالو ہی بالو ہوتی ہے پانی کا نام نہیں ہوتا لیکن آپ کو یہ سنکر تعجب ہوگا کہ دنیا کے سب سے بڑے ریگستان جو افریقہ میں واقع ہے، میں بالو کے نیچے زندہ مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔

لیموں کے پانی سے اگر کاغذ پر لکھا جائے تو خشک ہونے پر لکھائی نظر نہیں آتی مگر پانی میں ڈالنے سے پوری تحریر پڑھی جاتی ہے۔

افسانہ

عورت کے ایثار و قربانی پر ایک شاہکار

از مسافر

عورت جب قربانی کرنے پر آتی ہے تو محبت کرنے والے پر اپنا سب کچھ قربان کر دیتی ہے۔ ذیل کا منظر نامہ جو اُردو ادب کا دلکش نمونہ ہے اس میں ایک عورت کی قربانیوں کی داستاں کو نہایت ہی دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

پہلا منظر

کوئل نے اپنی رس بھری تان اُڑائی۔ کوُہ ......کوُ......کوُ......!

مدھوکر نے کلی سے کہا، کوئل کی تان میں کتنا رس ہے لیکن تمھارے ان نینوں میں جتنا رس ہے اس سے کم!"

کلی نے مسکرا کر مدھوکر کی طرف دیکھا۔

مدھوکر نے اُسے اپنے آغوش میں کھینچ لیا۔

چمپا کی ڈالی پر بلبل بیٹھی دیکھتی رہی۔ کلی مدھوکر کے آغوش میں آنکھیں بند کئے پڑی تھی اور مدھوکر کے تھرتھراتے ہوئے ہونٹ اس کے گلابی عارض کی خوشہ چینی کر رہے تھے۔

دوسرا منظر

"اب میں تم سے جُدا رہ کر ایک لمحہ بھی نہیں گزار سکتی۔"

"مگر تم ایک رئیس گھرانے کی لڑکی ہو، مجھ غریب کے پاس تم رئیسانہ ٹھاٹ باٹ سے زندگی کس طرح گزار سکو گی؟

"کچھ بھی ہو اب ایک لمحہ کے ملنے بھی یہ برداشت نہیں ہو سکتا کہ میں تم سے دور رہوں۔"

"ہم تم دور کہاں ہیں ملنا ہوتا ہی رہتا ہے۔"

"اس چوری چھپے کے ملنے سے دل کی پیاس کہاں بجھتی ہے۔"

"تو پھر"

"ہم اور تم یہاں سے کہیں دور نکل چلتے ہیں جہاں ہم جب چاہیں ایک دوسرے کے رس سے من کی پیاس بجھا سکیں۔

"میرے پاس سفر خرچ کہاں ہے؟"

"اس کا بندوبست میں کر لوں گی، میرے پاس کافی زیورات ہیں وہ سب میں لے آؤں گی۔"

"جیسی تمھاری مرضی"

"تو کل رات ہم یہاں سے بھاگ چلیں گے تم تیار رہنا۔"

تیسرا منظر

تین برس بعد

"آج تم بہت اُداس دکھائی دے رہی ہو کلی"

"کچھ نہیں یہ سوچ رہی تھی کہ تم سے کہوں یا نہ کہوں۔"

"کیا کہنا ہے، ضرور کہو۔"

جو کچھ ہمارے پاس تھا سب ختم ہو چکا ہے اب....."

کوئی بات نہیں۔ میں کوئی نوکری ڈھونڈ لونگا۔

کہو "کیا رہا"؟

"نوکری تو مل گئی ہے مگر سیٹھ ضمانت مانگتا ہے۔

"میری یہ ہیرے کی انگوٹھی بیچ لو اور ضمانت دے دو۔"

چوتھا منظر

"تمھیں تو سخت بخار ہے کلی۔"

"ہاں ذرا حرارت ہو گئی ہے۔"

"نہیں حرارت نہیں ہے بہت تیز بخار ہے۔ میں ابھی ڈاکٹر کو لاتا ہوں مگر میرے پاس فیس کے روپے تو ہیں نہیں۔ اچھا خیر کچھ بندوبست کرتا ہوں۔"

مدھوکر نے سیٹھ کے پاس پہونچکر کچھ روپے مانگے، سیٹھ نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا "میری ضمانت کی رقم میں سے دیدیئے جائیں"۔ سیٹھ نے جواب دیا "ایک مہینہ پہلے نوٹس دینا چاہیئے"۔ مدھوکر نے اپنی گھڑی فروخت کر دی، ڈاکٹر کو لایا۔ ڈاکٹر نے بتایا تپ دق شروع ہو چکی ہے۔

پانچواں منظر

مدھوکر ڈاکٹر کے پاس گھبرایا ہوا پہونچا اور بولا "ڈاکٹر صاحب جلدی چلیئے اس کی حالت بگڑ رہی ہے۔"

ڈاکٹر نے پوچھا "فیس لائے ہو۔"

"فیس"۔ مدھوکر نے کہا۔ میں آپ کی فیس، پھر....."

ڈاکٹر نے مدھوکر کو نوکر سے بنگلے کے باہر نکلوا دیا مدھوکر روتا پیٹتا رہا۔ مگر نوکر ڈھکیل کر اُسے بنگلے سے باہر کر گیا۔

مدھوکر واپس آیا تو کلی آنکھیں بند کئے لیٹی تھی۔

مدھوکر نے رونی آواز سے پکارا "کلی"

کلی نے کوئی جواب نہ دیا۔

مدھوکر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ کلی کا ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈا تھا۔

مدھوکر نے اس کی نبض ٹٹولی۔ نبض ساکت تھی، مدھوکر چیخ اُٹھا۔ کلی! کلی!! کلی!!!

مگر کلی نے آنکھیں نہ کھولیں۔ وہ آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند ہو چکی تھیں ۔

اسمبلی میں پھر تحریک التواء اجلاس

نئی دہلی۔ ۶ ار اگست۔ آج اسمبلی میں مسٹر کے سی نیوگی نے تحریک التواء اجلاس کے ذریعہ اس مسئلہ پر بحث کرنے کی کوشش کی کہ حکومت ہند بنگال میں ان لوگوں کی موت کے بارے میں تحقیقات کرنے میں ناکام رہی ہے جو بھوک سے تنگ آکر مر گئے ہیں۔

صدر نے دریافت کیا کہ وہ اب کس بنا پر کہتے ہیں کہ حکومت تحقیقات کرنے میں ناکام رہی۔

مسٹر نیوگی نے ان سوالوں اور جوابوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا جو کہ اسمبلی میں کئے گئے ہیں اور کہا کہ ان سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت کا رجحان تحقیقات کرنے کی جانب نہیں ہے۔

سر عزیز الحق ممبر خوراک کے بیان کے بعد صدر نے اس تحریک کو بے قاعدہ قرار دے دیا۔





سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ $\frac{58}{59}$ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت ریونیو افسر صاحب کانپور

شیونندن بنام رامیشور

بنام کنور گورنراین ولد راجہ شنکر سہائے کھتری موضع موراواں ضلع اُناؤ

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت دفعہ ۹۹ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جواب دہی دعوئی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بہادر ڈسٹرکٹ جج بدایون

سمن بنام قائم مقام قانونی مدعا علیہ متوفی

(آرڈر ۲۲- قاعدہ ۴)

اپیل ۳۴۶ سنہ ۱۹۴۲ء

بعدالت جج صاحب بہادر بدایون

سریرام وجھاؤ سنگھ و دیپ سنگھ پسران جیلال و شیام لال ولد موہن قوم اہیر ساکنان الہ داد پور بہوڑ پرگنہ سہسوان اپیلانٹ مدعی

بنام عبدالواحد وغیرہ مدعا علیہ

بنام مسماۃ چھٹو دختر و مسماۃ ننھوں بیوہ عبدالواحد قوم شیخ ساکنان سورون ضلع ایٹہ موضع کاسگنج محلہ چودھری۔ مدعا علیہ

ہرگاہ سریرام وغیرہ اپیلانٹ نے ایک اپیل اس عدالت میں بتاریخ ۹، ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء بنام عبدالواحد اسپانڈنٹ مدعا علیہ کے رجوع کی تھی جو بعد کو فوت ہوگیا اور ہرگاہ مدعی مذکور نے ایک درخواست اس عدالت میں گذارنی ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ تم عبدالواحد متوفی مذکور کے قائم مقام قانونی ہو اور چاہتا ہے کہ تم بجائے اس کے مدعا علیہ بنائے جاؤ۔ لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۲۷، ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء وقت ۱۱ بجے دن اس عدالت میں حاضر ہو کر مقدمہ مذکور کی جواب دہی کرو اور اگر تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ ... یکطرفہ سماعت اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷، ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم عدالت جج بدایون (مہر عدالت)

افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ جنگ کی وجہ سے "اینڈ ریوز لیور سالٹ" فی الحال دستیاب نہیں ہو رہا ہے جیسے ہی بین الاقوامی صورت اجازت دیگی پھر یہ بازار میں فروخت ہوگا

بچوں کی دنیا

(بقیہ صفحہ ۳)

اسی وقت اس عورت کے نام ڈاکیہ ایک خط لایا۔ عورت نے خط کو لے کر چوما اور اپنی آنکھوں سے لگایا اور چہرے کو اُداس کرتے ہوئے واپس کر دیا کہ میرے پاس دام نہیں ہیں۔ یہ جملہ سُنکر رولینڈ ہل کو اس کے حال پر ترس آیا اور اپنی جیب سے پیسے نکال کر خط کا محصول ادا کیا۔ ڈاکیہ کے جانے کے بعد اس عورت نے رولینڈ ہل سے کہا کہ جناب! یہ آپ نے مفت اپنے پیسے ضائع کئے یہ خط ہمارے بھائی کا تھا۔

اور مجھے صرف پتہ معلوم ہو گیا کہ وہ اچھے ہیں چونکہ ہم نے دونوں میں اچھائی اور بڑائی کی ایک خاص علامت طے ہو چکی ہے اور اس سے میں نے پتہ چلا لیا کہ خیریت ہے رولینڈ ہل عورت کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔۔۔۔اس کے بعد اسے بہت زیادہ فکر ہوئی کہ جس طرح بھی ہو محصول کم لیا جائے تاکہ بیچارے غریب مفلس اور مزدور خط و کتابت جاری رکھ سکیں۔ اور مفت میں حکومت کی خلاف ورزی اور قانون شکنی نہ کریں۔ بہت دنوں کے غور و فکر اور سوچ و بچار کے بعد رولینڈ ہل اس نتیجے پر پہونچے کہ ایک ملک کے اندر تمام شہروں کے لئے ایک محصول مقرر کیا جائے اور وہ محصول پہلے وصول کر لیا جائے۔ یہ دو تجویزیں اس نے جنوری ۱۸۳۷ء میں "لارڈ بلوان" کی مجلس میں پیش کیں لیکن بدقسمتی سے اِن پر کوئی خاص توجہ نہ کی گئی ——— اِس کے بعد رولینڈ ہل نے ۱۳ فروری ۱۸۳۷ء میں ایک خاص بیان شائع کیا جس میں بتایا گیا کہ اسکی اصلاح کی بہتر اور اچھی صورت یہ ہے کہ ڈاک کے ٹکٹ جاری کئے جائیں۔ اس سے مراد کاغذ کے وہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں کہ جن پر صرف مُہر لگائی جا سکے اور ان کی پشت پر گوند، آخر کار ان کی یہ رائے پبلک نے ۴

۴. بہت پسند کی اور حکومت سے اس کا مطالبہ کیا۔ یہ مطالبہ ۱۸۴۰ء میں منظور کیا گیا اور اس کے بعد ۱۵ جنوری ۱۸۴۰ء میں سب سے پہلے انگلستان میں ڈاک کے ٹکٹ جاری ہوئے اور اس کے بعد رفتہ رفتہ یورپ کے تمام ملکوں میں اس کی اصلاح ہو گئی۔ اور تمام کے تمام ممالک کو اس مصیبت سے نجات مل گئی۔ اب اس طریقہ کو اتنی ترقی حاصل ہوئی کہ چاہے کوئی غریب ہو یا امیر کہیں کا رہنے والا یکساں محصول ادا کرنا پڑتا ہے اور اتنا کم کہ ہر شخص اس کو بخوشی منظور کر لیتا ہے۔ اب ریل اور ہوائی جہاز کی ایجاد کی وجہ سے جو خط مہینوں میں پہونچتا تھا گھنٹوں اور منٹوں میں پہونچ رہا ہے۔

یہ تھا مسٹر "سر رولینڈ ہل" کا سب سے بڑا کارنامہ۔ اِن کا انتقال ۱۸۷۹ء میں ہوا۔ اب ان کی ہڈیاں پسلیاں سب مٹی ہو گئی ہوں گی مگر ان کا نام اب بھی روشن ہے اور ہمیشہ ہمیشہ روشن رہے گا۔ انھوں نے زمانے پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ زمانہ کبھی بھی سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ اور ان کا ہمیشہ احسان مند رہے گا۔

سوت اور کپڑے کے کنٹرول کا حکم

خرتج کے بیوپاریوں کو سہولتیں

نئی دہلی۔ ۷ اگست ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سوت اور سوتی کپڑے کے کنٹرول کے حکم مجریہ ۱۹۴۳ء کے ذریعہ یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ اگست ۱۹۴۳ء سے قبل جتنا بھی سوت اور کپڑا بنایا جائے وہ ۱۵ اگست ۱۹۴۳ء کے بعد گانٹھوں میں نہیں رہے گا اور یہ تمام سوت اور کپڑا خرتج میں ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۳ء تک فروخت کر دینا ہوگا۔

یو۔ پی کے علاقہ کے کئی بیوپاریوں اور ملوں کی جانب سے اس مقصد کی شکایات موصول ہوئی ہیں کہ ریلوے کی پابندیوں کے باعث وہ کپڑے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچانے سے معذور ہیں۔ ڈپٹی ریجنل کنٹرولر آف ریلوے پرائریٹز نے تبلایا ہے کہ کانپور سے یو۔ پی کے دوسرے ضلعوں کو بذریعہ ریلوے کپڑا لیجانے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ اس علاقہ میں کپڑا ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے پر کوئی پابندی عائد نہیں ہے۔ اگر ملوں یا بیوپاریوں کو کوئی دقت پیش آئے تو ڈپٹی ریجنل کنٹرولر آف ریلوے پرائریٹز کانپور سے مدد کے لئے درخواست کریں۔

ہٹلر کی حالت باعث تشویش ہے

اسٹاک ہوم۔ ۵ اگست؛ سویڈن کے ایک اخبار "الہندا" کے برلن کے نامہ نگار نے غیر مصدقہ اطلاعات کے حوالہ سے اطلاع بھیجی ہے کہ ہٹلر کی خرابی صحت تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ نامہ نگار موصوف کا کہنا ہے کہ ہٹلر نے ہٹلر کے معالج کو لکھا تھا کہ وہ ہٹلر کی صحت کی حالت کے متعلق صحیح اطلاع دیں۔ یہ اطلاع بہت بُری ہے فیوہرر اکثر بہت بے حس اور دل برداشتہ نظر آتا ہے جرمنی میں ہٹلر کے جانشین کے بارے میں صلاح مشورے ہو رہے ہیں۔

ہندوستان کے مسئلہ کے حل کی کوشش کیجائے

برطانیہ کے ایک سو ممتاز اصحاب کی ایک اور اپیل

لندن۔ ۷ اگست۔ برطانیہ کے تقریباً ایکسو عورتوں اور مردوں نے جو مختلف جماعتوں کے نمائندہ ہیں ایک نئی اپیل شائع کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کے مسئلہ کے متعلق سمجھوتہ کرنے کے لئے نئے سرے سے کوششیں کی جائیں۔ اس بیان میں مذکور ہے کہ کانگریسی لیڈروں کی گرفتاری کو ایک سال گزر چکا ہے۔ ہزاروں ہندوستانی عورتیں اور مرد یا تو قیدی ہیں یا بلا سماعت مقدمہ نظر بند ہیں۔ تمام سال سیاسی جمود طاری رہا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ملک میں بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے اور رخنہ اندازی کا رجحان تقویت پذیر ہے اگر یہ صورت حالات جاری رہی تو اس سے برطانیہ اور ہندوستان کے آئندہ تعلقات خطرہ میں پڑ جائیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ انگریز اور ہندوستانی لیڈروں کے لئے صورت حالات پر نظر ثانی کرنے اور ہندوستان کے آئینی مسئلہ کا ایسا حل ڈھونڈھ نکالنے کے لئے جو باعزت [illegible] جسے دونوں فریق قبول کر لیں یہ وقت قطعی موزوں ہے۔

اس اپیل پر منجملہ دیگران کے بشپ آف بریڈفورڈ ڈین آف کنٹربری۔ بشپ آف برمنگھم، راک ڈیکن آف ولیسٹ منسٹر، پروفیسر جواڈ۔ پروفیسر لاسکی اور متعدد ممبران پارلیمنٹ نے دستخط کئے ہیں۔

اس اپیل کی نقلیں مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ، مسٹر ایمری وزیر ہند اور لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند اور لارڈ ویول وائسرائے منتخب کو بھیجدی گئی ہیں۔

اجمیر میرواڑہ میں سیلاب کی تباہ کاریاں

چیف کمشنر اجمیر میرواڑہ نے مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع کیا ہے۔

"میواڑ اور مارواڑ کے تمام پہاڑوں میں زبردست بارش کے باعث کھاری ندی میں زبردست سیلاب آگیا۔ ندی اجمیر میرواڑہ کے جنوبی مشرقی کنارے کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ سیلاب ۳ جولائی کی صبح کو آیا جس سے پچاس گاؤں تہ آب ہو گئے تقریباً پانچ ہزار سے زائد انسان ہلاک ہو گئے۔ ایک چھوٹا سا صنعتی گاؤں وجے نگر جس کی کل آبادی سات ہزار ہے سب سے زیادہ مصیبت کا شکار ہوا جہاں اموات کا اندازہ تین اور چار ہزار کے درمیان کیا جاتا ہے۔ مال کا نقصان بھی بہت زیادہ ہوا ہے۔ مقامی حکام اور والنیٹروں انجمنوں اور نصیر آباد کی فوج نے فوراً ہی امدادی کام شروع کر دیا۔ کپڑا۔ کھانا۔ سامان اور دوائی کی تقسیم شروع کر دی گئی۔ یہ امر باعث اطمینان ہے کہ پبلک کے مختلف طبقوں نے بنی نوع انسان کی خدمت کے صحیح جذبہ کے ماتحت حکام کے ساتھ پورا تعاون کیا۔ کئی سو فوجی ملبہ اُٹھانے میں مصروف ہیں۔ ایک ریلیف کمیٹی بنا دی گئی ہے تاکہ اس کے لئے فنڈ اکٹھا کیا جائے۔ اب یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ میواڑ اور اجمیر میرواڑہ میں تقریباً ۱۸ بند۔ پشتے اور تالاب ٹوٹ گئے جس سے یہ تباہ کاری ہوئی۔

سونے اور چاندی کا سٹہ بند

نئی دہلی۔ ۵ اگست، حکومت ہند کے فائینس محکمہ نے اطلاع کیا ہے کہ سونے اور چاندی کے سٹہ کے سودے بند کرنے کے لئے حکومت نے جو حکم جاری کیا تھا جسمیں ڈلیوری کی میعاد بارہ روز رکھدی گئی تھی اس سے بیوپاریوں نے ناجائز فائدہ اُٹھایا اور بارہ روز کے سٹہ کے سودے شروع کر دئے، چنانچہ حکومت نے یہ میعاد کم کر کے صرف چار روز کر دی ہے تاکہ سونے اور چاندی کا سٹہ بند ہو جائے۔

مسولینی کو ترکی میں رکھا جائے

استنبول۔ ۴ اگست؛ ترکی کے وزیر خارجہ نے استنبول میں سوئزرلینڈ، اسپین اور پرتگال کے وزیروں سے مشورہ کیا اور اس کے فوراً بعد نامزفدار ملکوں کے سفیروں سے اس نوٹ کا مشترکہ جواب دینے کے بارے میں مشورہ کیا جو کہ اتحادیوں کی طرف سے مجرموں کو پناہ نہ دینے کے متعلق ملا ہے۔ ترکی وزیر خارجہ نے اٹلی کے سفیر سے بھی ملاقات کی، اس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تجویز ہے کہ مسولینی کو اٹلی سے نکال کر ترکی میں رکھا جائے۔

ایک ہزار روپیہ کے نوٹ چلتے رہیں گے

دہلی۔ ۷ اگست؛ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بمبئی اور دوسرے مرکزوں میں ایسی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں کہ حکومت اور رزرو بنک آف انڈیا ایک ایک ہزار روپیہ کے تمام کرنسی نوٹ واپس لے رہے ہیں۔ رزرو بنک آف انڈیا نے اس خبر کو قطعی غلط اور بے بنیاد بتلایا ہے۔ ایک ہزار روپیہ کے کرنسی نوٹوں کو واپس لینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قواعد ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۷ سنہ ۱۹۴۳ء
بعدالت منصفی اُورئی ضلع جالون

جگدیش نرائن و برج نرائن و پریم نرائن اقوام کائستھ ساکنان موضع نند پور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعی

بنام رام پرکاش ولد کالی دین قوم کائستھ ساکن موضع مرگایاں پرگنہ کالپی ضلع جالون مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵ ماہ اگست ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوئی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ ماہ اگست ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)
بحکم پربھو دیال منصرم
عدالت منصفی اورئی ضلع جالون

ESTD. 1925.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے

احسن مسیحی

دسمبر ڈ نمبر ۱ / ۶ بہ

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ ۲ آنہ -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 38 NO. 33

CAWNPORE. Saturday. 21 AUGUST 1943

کانپور شنبہ ۲۱ اگست ۱۹۴۳ء مطابق ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۸ نمبر ۳۳

ادبیات

تمہاری یاد آتی ہے

((از جناب کمال عظیم آبادی))

سحر کے وقت شبنم جب چمن کا منہ دُھلاتی ہے — باندازِ خوشی ہر ہر کلی جب مُسکراتی ہے
نسیم صبح مستانہ روش سے گل کھلاتی ہے — کسی ٹہنی پہ بلبل بیٹھ کر جب چہچہاتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

بہارِ جانفزا جب آم کے باغوں پہ چھاتی ہے — پپیہے کی صدائے "پی کہاں" بجلی گراتی ہے
بھری برسات میں جس وقت کوئل کوکجاتی ہے — کبھی آنسو نکلتے ہیں کبھی دوری ستاتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

چمن میں جب نسیم آکر گلوں کو چھیڑ جاتی ہے — ہنساتی ہے کسی کو جب کسی کو گدگداتی ہے
وفورِ شوق میں ہر ہر کلی جب مُسکراتی ہے — مری چشم تمنا خون کے دریا بہاتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

بھری برسات میں راتوں کو جب پانی برستا ہے — کہیں بجلی چمکتی ہے کہیں کوندا لپکتا ہے
کہیں جب آسماں پر زور سے بادل گرجتا ہے — شب ہجراں کی تنہائی ہماری جان کھاتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

اندھیری رات میں بستر پہ جب کروٹ بدلتا ہوں — کسی صورت نہ اپنے کو سنبھالے جب سنبھلتا ہوں
مثال شمع جب میں شام سے تا صبح جلتا ہوں — تصوّر میں جبین مہر آرا جگمگاتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

گلے ملتے ہیں آپس میں حسینانِ چمن جس دم — چٹکتے ہیں شگوفے جب صبا کی چال سے پیہم
سر گلزار موتی جب نچھاور کرتی ہے شبنم — ہماری چشم نم برسات کا نقشہ بناتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

نقابِ شب اُلٹ کر صبح جب سورج نکلتا ہے — زمانے کی سیاہی کو سپیدی سے بدلتا ہے
تمہارا روئے رُوشن دیکھنے کو دل مچلتا ہے — مرے قلب و جگر پر ہر کرن بجلی گراتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

ردائے شام میں جب مہر اپنا مُنہ چھپاتا ہے — زمیں سے آسماں تک جب اندھیرا ہوتا جاتا ہے
ہر اک طائر نشیمن کے لئے جب پھڑ پھڑاتا ہے — دلِ مایوس میں اک روشنی سی جگمگاتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

جگر میں ٹیس سی ہے دل میں کانٹا سا کھٹکتا ہے — مری آنکھوں سے پانی کے عوض اب خوں ٹپکتا ہے
نظر کی وسعتوں میں آگ کا شعلہ بھڑکتا ہے — رگ و پے میں سرایت ہو کے اک بجلی جلاتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

دھندلکے میں سحر کے جب ستارے جگمگاتے ہیں — نسیم صبح کے جھونکے دلوں کو جب لبھاتے ہیں
مؤذن چیختا ہے جب پرندے غل مچاتے ہیں — طبیعت خود بخود رہ رہ کے پیچ و تاب کھاتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

زمانہ چین سے جب چاندنی راتوں میں سوتا ہے — دو عالم محوِ خواب و صرف راحت جبکہ ہوتا ہے
میں بستر پر تڑپتا ہوں دلِ بیتاب روتا ہے — نہ نیند آتی ہے آنکھوں میں نہ یہ تکلیف جاتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

کہاں مئے نوشیاں وہ اب کہاں وہ دور پیمانہ — کبھی صحرا میں بستر ہے کبھی منزل ہے ویرانہ
سمجھتے تھے جو فرزانہ وہی کہتے ہیں دیوانہ — ہمیں مرنے سے ایسے میں بس اک صورت بچاتی ہے
تمہاری یاد آتی ہے تمہاری یاد آتی ہے

دنیائے اسلام

کیا ترکی جنگ میں شریک ہوگا؟

استنبول۔ ۱۱ اگست، ترکی کے مشہور اخبار نویس اور ڈپٹی مسٹر حسین یالچین نے اخبار وطن میں ایک مضمون لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس دن بھی اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے جو ہم نے برطانیہ سے کئے ہیں جنگ میں شریک ہونے کی دعوت دیگی، ہم میدان جنگ میں کود پڑیں گے۔ مسٹر یالچین نے اپنے مضمون میں یہ بھی لکھا ہے کہ "ترکی نے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر بعض حالات بحر روم میں پیدا ہوگئے تو ترکی برطانیہ کی طرف سے جنگ میں شریک ہو جائے گا۔ مگر ابھی یہ صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ بہرکیف واقعہ یہ ہے کہ اگر ہمیں اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے جنگ میں شریک ہونا پڑا تو ہم اس سے گریز نہیں کریں گے۔" اُنھوں نے اپنے مضمون میں ایک دوسرے ترکی اخبار اقدام کے اس بیان کی کہ خواہ کیسے ہی حالات رونما ہوں ترکی اختتام جنگ تک غیر جانبدار رہے گا، تردید کی ہے۔

ترکی میں رہنے والے بلغاری

استنبول۔ ۱۱ اگست؛ ریوٹر کے خصوصی نامہ نگار نے یہ اطلاع ارسال کی ہے کہ ترکی میں جس قدر بھی بلغاری افراد مقیم ہیں اُنھیں فوج میں بھرتی ہونے کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ ترکی کے حکام گزشتہ چند دنوں سے بلغاریہ کے معاملات میں بے حد دلچسپی لیتے رہے ہیں اور ترکی میں جو بلغاری مقیم ہیں انھیں پسند نہیں کرتے۔ ترکی اور بلغاریہ کے تعلقات بھی عرصہ سے کچھ اچھے نہیں ہیں۔

مسجد اقصیٰ کی تعمیر جدید کی تکمیل

القدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) عبد الفتاح حلمی بے مصر کے ناظم محکمۂ آثار عرب نے جو اس وقت القدس میں مسجد اقصیٰ کی تعمیر جدید کی نگرانی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اخباری نمایندے سے ملاقات کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ کام دو مہینہ کے اندر ختم ہو جائیگا۔ توقع ہے کہ بعد میں مزید کام لیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں بعض ایسی عمارتیں منہدم کی جائیں گی جو تاریخی حیثیت نہیں رکھتیں اور جن کی وجہ سے اس وقت ان دوسری عمارتوں کی خوشنمائی میں فرق آرہا ہے جنھیں تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ حلمی بے نے کہا کہ اس مسجد کے موجودہ تعمیری کام کی وجہ سے وہ شہید ہونے سے بچ گئی ہے۔

فلسطین کا تیل

القدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) ماہرین کا اندازہ ہے کہ فلسطین کے تیل کی پیداوار پچھلے سال کی پیداوار کا جو سابقہ تمام پیداواروں سے زیادہ تھی تقریباً ۹۰ فی صدی ہے پچھلے سال تیل کی جو فالتو مقدار ذخیرہ کی گئی تھی اس کے اور اس سال کی پیداوار کے ذریعہ فلسطین تیل کی ایک مقدار برآمد کر سکے گی۔

فلسطین میں سسلی کے افسروں کی تربیت

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) "لندن ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم القدس نے اطلاع دی ہے کہ متعدد فوجی افسر سسلی میں اتحادی نظم و نسق کے تحت افسر مقرر کئے جارہے ہیں اور انھیں تربیت کے لئے فلسطین میں ضلع کمشنروں کیساتھ مامور کر دیا گیا ہے، اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان افسروں کا خاص مقصد حکومت نظام اور بلدیاتی نظم و نسق کا مطالعہ کرنا ہے تاکہ وہ دشمن کے علاقہ کے اتحادیوں کے قبضہ میں آجانے پر اس کا نظام کر سکیں۔

جشن استقلال افغانستان

پشاور۔ ۹ اگست، کابل میں ۲۲ اگست کو جشن استقلال منانے کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس جشن پر بڑے شاندار میچوں کا انتظام کیا جارہا ہے، چنانچہ ہندوستان۔ عراق اور روس نے ہاکی اور فٹ بال کی ٹیمیں مدعو کیگئی ہیں۔ کابل میں جشن استقلال کے موقع پر اعلیحضرت محمد ظاہر شاہ خاص فوجی پریڈ دیکھیں گے اور سلامی لیں گے۔

ہندوستان سے ترکی کپڑا جارہا ہے

انقرہ۔ ۱۶ اگست، ترکی جو کپڑا پہلے برطانیہ سے خریدا کرتا تھا وہ اب ہندوستان سے خریدنے لگا ہے، چھ ہزار ٹن جوٹ جو ترکی نے ہندوستان سے خرید کیا ہے۔ ہندوستان سے روانہ ہونے والا ہے۔ ترکی کو بوروں کے لئے جوٹ کی سخت ضرورت ہے۔ پانچ سو ٹن کپڑا ہندوستان سے ترکی روانہ ہوچکا ہے اور ۱۷۵۰ ٹن کپڑا اور خریدا جانے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر توِ حق عزمِ مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو بات دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۲۱ اگست سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۳

سسلی کے بعد اٹلی

بحرِ روم میں جزیرہ سسلی کی پوزیشن اور اٹلی سے اسکی قربت اس امر کو پہلے ہی سے واضح کر رہی تھی کہ یہ جزیرہ اٹلی پر اتحادی طاقتوں کے حملہ کے لئے ایک پُل کا کام دے گا خود سسلی بھی کافی بڑا جزیرہ ہے اور اس مقام پر محوری طاقتوں کو شکست دینے میں اتحادیوں نے پوری فوجی سرگرمی سے کام لیا ہے۔ دوسری طرف اٹلی کی فوجوں نے بھی مقابلہ کی کوشش کی تھی اور جرمنی سے اُنھیں بڑی امدادی کمک بھی پہنچتی رہی تھی لیکن محوری فوجیں زبردست اتحادی دھاوے کے مقابلہ میں پیچھے ہٹتی چلی گئیں یہاں تک کہ میسینا میں ان کا آخری مورچہ بھی ختم ہو گیا اور امریکن فوجوں نے اس بڑی بندرگاہ اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ میسینا جزیرہ سسلی کی وہ بندرگاہ ہے جو اٹلی کے قریب ترین ہے اور اس کے اور اٹلی کے درمیان صرف چند میل کا سمندری فاصلہ باقی رہ جاتا ہے۔ صرف یہی نہیں کہ اٹلی پر حملہ کرنے کے لئے سسلی ایک بہترین اتحادی اڈا ثابت ہوگا بلکہ شمالی افریقہ کی بندرگاہ بزرٹا سے بھی اٹلی کا فاصلہ صرف تین سو میل ہے یعنی یہ بالکل آسان کام ہے کہ سسلی کی اتحادی فوجیں خلیج میسینا کو عبور کر کے اٹلی پر حملہ کریں اور انھیں شمالی افریقہ سے پوری بحری اور ہوائی امداد پہونچائی جائے۔

تازہ ترین اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سسلی کی جنگ کا خاتمہ ہو چکا ہے اور جرمنی و اٹلی کی آخری فوجیں بھی اس جزیرہ سے ہٹالی گئی ہیں۔ گویا بحرِ روم کے اہم ترین ڈرامہ کا ایک سین ختم ہو چکا ہے اور دوسرا منظر جلد شروع ہونے والا ہے۔ اس منظر کو کامیاب بنانے کے لئے پوری تیاریاں ہو رہی ہیں اور امریکہ کی ”چرچل، روزویلٹ“ کانفرنس میں اتحادیوں کے تمام بڑے فوجی افسروں کی شرکت اس امر کا ثبوت ہے کہ سرزمین یورپ پر طاقتور حملے کرنے کے متعلق غور و بحث کرنے کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اتحادی ماہرینِ جنگ کا جتنا بڑا اجتماع اس وقت کیوبک میں ہے اس جنگ کے دوران میں ابتک کبھی نہیں ہوا تھا۔ یہ تو ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ سسلی کے بعد اتحادیوں کا پہلا حملہ قدرتی طور پر اٹلی ہی پر ہوگا۔ اگرچہ اٹلی نے اب تک اتحادیوں سے سمجھوتہ نہیں کیا ہے تاہم یہ حقیقت صاف ظاہر ہے کہ اٹلی میں اندرونی امن اور یکجہتی موجود نہیں ہے اور اٹلی کا ایک مؤثر طبقہ کنگ ایمانوئیل اور مارشل بڈوگلیو کی پالیسی کو پسند نہیں کرتا چنانچہ آئے دن جنگ کو ختم کرنے کے حق میں مظاہرے ہوتے رہتے ہیں اور اب اطالوی سوشلسٹوں نے اس بنا پر کہ اٹلی کی موجودہ بادشاہی حکومت ہی فیشزم اور اٹلی کو تباہ کرنے والی جنگ کی ذمہ دار ہے۔ کنگ ایمانوئیل کی معزولی کا مطالبہ کیا ہے تمام واقعات اٹلی کے موجودہ انتشار کا افسانہ کہہ رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے وقت میں اگر یورپ کے اس جنوبی ملک پر حملہ کیا گیا تو وہ غالباً صرف چند ہی دنوں میں کامیاب ہو جائے گا اور محور کا ایک بازو ٹوٹ جائے گا اس واقعہ کی ایک مزید اہمیت یوں بھی ہے کہ یورپ میں اٹلی پر حملہ کا مورچہ محور کے خلاف معنوی اعتبار سے ایک ”دوسرا محاذ“ ہوگا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جرمنی خود کو خطرے سے قریب تر دیکھتے ہوئے اگر اس مورچہ پر اتحادیوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا تو اُسے کافی جرمن فوجیں روسی مورچہ سے ہٹانی پڑیں گی اس لئے اس حملہ سے روس کو بھی فائدہ پہونچے گا اور نازیوں پر روسیوں کا دباؤ بڑھ جائے گا۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ اب اتحادی طاقتیں یورپ میں صرف اسی مورچہ کو کافی نہیں سمجھینگی

اور جسے پہلے ”دوسرا محاذ“ کہا جاتا تھا وہ اب ”تیسرے محاذ“ کی شکل میں مغربی یورپ کے کسی حصّہ میں نمودار ہوگا غالباً اتحادی طاقتیں اس امر کی بھی خواہشمند ہیں کہ جرمنی کو آخری شکست دینے کا کام صرف روس ہی کے ہاتھوں میں نہ چھوڑا جائے بلکہ اس کام میں اپنی کوششوں کا حصّہ بھی پیش کیا جائے کیونکہ روس نے جرمنی کے مقابلہ میں کافی مدت تک پوری طاقت سے ڈٹ کر جرمنی پر ایک تازہ اور کاری حملہ کا میدان تیار کر دیا ہے اور اتحادیوں کے انتظامات اور جنگی سامانوں کی فراہمی کا کام بھی بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ محوری آبدوزوں کا خطرہ بھی کم ہو گیا ہے اور امریکہ کی ہوائی طاقت میں اتنا بڑا اضافہ ہوا ہے کہ محوری طاقتیں اس کی بمباریوں کی تاب نہیں لا سکینگی۔ اگرچہ کیوبک کی ملیٹری کانفرنس کی تفصیلات معلوم نہیں ہیں مگر جہاں تک اتحادیوں کی موجودہ حکمتِ جنگ کا تعلق ہے ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اتحادی طاقتیں جلد سے جلد یورپ پر سب سے بڑا دھاوا کر کے یورپ کی جنگ کا خاتمہ کرنا چاہتی ہیں۔ اس کے بعد فوراً ہی وہ مشرق کی صورتِ حال کی طرف رجوع ہونگی اور جاپانی طاقت پر یورش کر کے جاپان کی دست درازیوں اور جارحانہ سرگرمیوں کا خاتمہ کر دیں گی لیکن اس اثنا میں بھی جاپان پر اتحادی دباؤ مختلف شکلوں میں قائم رہیگا اور جاپان کو پنپنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔

ہندوستان کا غذائی مسئلہ

مرکزی اسمبلی میں ہندوستان میں غذا کی سپلائی کی نازک صورتِ حال پر بحث ہوئی اور حکومت ہند کی طرف سے فوڈ ممبر نے جوابات پیش کئے، اس مباحثہ کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی فوڈ ممبر نے تقریریں کیں اور حکومت کا نقطۂ خیال پیش کیا لیکن ان دونوں تقریروں میں اچھی طرح ڈھونڈنے سے بھی کوئی ایک لفظ ایسا نہیں مل سکتا جس سے ہندوستانی عوام اپنے کھانے پینے کے سلسلہ میں مستقبل کی طرف سے مطمئن ہو جائیں اور موجودہ مصیبتیں دور ہوتی ہوئی نظر آئیں۔ حکومت کے ان بے نتیجہ اور دُور از کار بیانات کی تعریف میں دو پُر معنی لفظ استعمال کئے گئے ہیں یعنی ان کو ”ناتشفی بخش“ اور ”غیر تعمیری“ کہا گیا ہے۔ یہ الفاظ کسی ہندوستانی ممبر کے نہیں ہیں بلکہ یورو پین گروپ کے ممبر مسٹر پی، جے، گریفتھس کے ہیں جنھوں نے حکومت کے رویہ پر کافی نکتہ چینی کی ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ مرکزی اسمبلی کی یورو پین جماعت زیادہ تر معاملات میں حکومت ہی کا ساتھ دیتی ہے لیکن جب اس کے نمایندے نے بھی غذائی مسئلہ سے حکومت کے تغافل و بے اعتنائی کو معاف نہیں کیا تو یہ سمجھنا دشوار نہیں ہے کہ پانی سر سے کس قدر اُونچا ہو گیا ہے۔

حکومت ہند کے فوڈ ممبر کی ابتدائی اور آخری دونوں تقریروں میں عذر خواہی اور بنیادی مسئلہ سے پہلو تہی کا ایک ہی جیسا رنگ پایا جاتا ہے۔ دونوں میں حکومت کے ”مشکلات“ اور بعض رکاوٹوں کے عذر پیش کئے گئے ہیں۔ کہیں کہیں گزشتہ واقعات پر اظہارِ افسوس بھی کیا گیا ہے۔ کسی حصّہ میں ٹرانسپورٹ کی دقتوں کا عذر بیان کیا گیا ہے اور کہیں مرکزی حکومت کی ذمہ داری کو صوبجاتی حکومتوں کے سر ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

بہرحال اسمبلی میں غذائی مسئلہ پر جو بحث ہوئی اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ حکومت ہند کیطرف سے وہی باتیں پھر کہی گئیں جو پہلے کئی بار کہی جا چکی ہیں اس مباحثہ کا اصلی مقصد یہ تھا کہ موجودہ صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لئے حکومت کی اسکیموں کے متعلق معلومات حاصل کی جائیں اور اس امر پر روشنی پڑے کہ اب کیا ہوگا اور غذا کا یہ نازک مسئلہ کس طرح حل کیا جائیگا؟ حکومت نے اس سلسلہ میں کچھ بھی نہیں کیا اور فوڈ ممبر نے یہ فرمایا کہ حکومت اپنی آئندہ اسکیموں کو اسلئے ظاہر نہیں کر سکتی کہ ”جب تک تمام انتظامات مکمل نہ ہو جائیں تاکہ نفع باز لوگ سرکاری قدم کو ناکامیاب بنا دینے کی کوشش نہ کر سکیں“۔ یہ عذر بھی تشفی بخش نہیں ہے اور غالباً حکومت کی سست رفتاری اور غفلت شعاری پر پردہ ڈالنے کی ایک ناکام سی کوشش ہے۔ یورو پین گروپ کے نمایندے مسٹر گریفتھس نے بھی حکومت سے یہی مطالبہ کیا کہ وہ اپنی پالیسی اور اپنی اسکیم کو ظاہر کر دے تاکہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی ذمہ دار ہستی اس کام کی رہنمائی کر رہی ہے اس پر بھی حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی اور چونکہ فوڈ ممبر نے کوئی تعمیری اسکیم پیش نہیں کی اس لئے اسمبلی میں یہ بحث بے نتیجہ ثابت ہوئی اور پبلک کے لئے اس کی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہی۔

ہندوستان کی بدلی ہوئی فضا

یہ اگست کا وہی خوفناک مہینہ ہے جس مہینہ میں گزشتہ سال ہندوستان کے کونے کونے میں غارتگری کا ایک ایسا طوفان برپا کیا گیا تھا جس کی مثال شاید مشکل ہی سے ہندوستان کی تاریخ میں مل سکے۔ گذشتہ سال اس مہینہ میں ہزاروں عمارتوں کو پھونک دیا گیا سیکڑوں پولیس چوکیوں کو جلا دیا گیا اور بے شمار ریلوے اسٹیشنوں کو تباہ اور برباد کر دیا گیا۔ تمام بڑے بڑے شہروں میں بُری طرح سے تباہی مچائی گئی اور اس تباہی میں سیکڑوں بے گناہ مارے گئے۔

گزشتہ سال کی اس تباہی کے بعد یہ عام خیال تھا کہ ہنگامے برپا کرنے والے اس سال بھی لیڈروں کی گرفتاری کی سالگرہ کو بہانہ بنا کر ۹ اگست کو کوئی نہ کوئی شرارت ضرور کریں گے۔ لیکن ہمکو یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ چند نا قابلِ ذکر واقعات کے علاوہ ۹ اگست کی خوفناک تاریخ نہایت ہی پُر امن طریقہ پر گزر گئی، اور ہندوستان کے کسی کونے میں بھی کوئی ایسا ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا جسے کوئی خاص اہمیت دیجا سکے۔ یہ معلوم کر کے اور بھی خوشی ہوئی کہ وہ کانگریسی لیڈر جو اس وقت جیلوں سے باہر ہیں اُنھوں نے بھی اپنے بیانات کے ذریعہ عوام کو ان خوفناک ہنگاموں میں حصّہ لینے سے روکنے کی پوری کوشش کی جن کا خمیازہ آج ہندوستان کے عام باشندوں کو بُری طرح بھگتنا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ ان لیڈروں کے بیانات کا عوام پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اور اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستانیوں نے اپنے عمل سے مشترکہ طور پر ہنگامہ آرائی کی تحریک سے بیزاری کا اعلان کر دیا ہے۔

گزشتہ سال ہندوستان میں جو کچھ ہوا وہ ہندوستان اور ہندوستانیوں کی انتہائی بدبختی تھی لیکن یہ چیز ہمارے لئے باعثِ اطمینان ہے کہ یہ خوفناک فضا ختم ہو چکی ہے اور اب ہندوستان پھر ایک مرتبہ اس پُر امن دَور میں داخل ہو گیا ہے جس کے ہوتے ہوئے ہم بجا طور پر اب لیڈروں کی رہائی کی اُمید کر سکتے ہیں۔

حاجیوں کیلئے انتظام نہیں ہو سکتا

ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ حکومت ہند اس سال بھی حاجیوں کے جہازوں کو حجاز جانے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ بہت غور و خوض کے بعد اور بڑی فکرمندی کے ساتھ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ گورنمنٹ کو اس کا پورے طور سے احساس ہے کہ کروڑہا مسلمان فریضۂ حج کو کس قدر اہم سمجھتے ہیں۔ اس کی دلی تمنا یہ تھی کہ جن خطرات کی وجہ سے اُس کو پار سال حج روکنا پڑا وہ اس سال درپیش نہ ہوں گے لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ جس دشمن کی سرگرمیوں کی وجہ سے یہ فیصلہ کرنا پڑا وہ بڑا سنگدل اور خونخوار ہے اُسکے نزدیک تو ہزارہا حاجیوں کا ہلاک ہو جانا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا لیکن گورنمنٹ ہند پر اس کی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حکومت نے مسلم لیڈروں اور مرکزی حج کمیٹی کے ارکان کو بتا دیا ہے کہ کن اسباب و حالات کی بنا پر اُس کو یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ حکومت کو بہت افسوس ہے کہ اُسے اپنی ذمہ داری کے پیشِ نظر یہی فیصلہ کرنا پڑا۔

سیاسی جمود کا حل

سیاسی اور سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے کے بعد یہ وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ حکومت ہند کے سپلائی ممبر سر راما سوامی مدلیار نے جو ابھی انگلینڈ سے واپس آئے ہیں برطانی وار کیبنٹ کے دیگر ممبران سے صلاح و مشورہ کرنے کے بعد ہندوستان کے موجودہ سیاسی ڈیڈلاک کو دُور کرنے کے لئے چند اہم تجاویز مرتب کی ہیں اور انھیں وائسرائے ہند کے پاس برائے غور بھیجا ہے ان تجاویز پر ایگزیکٹو کونسل کے دیگر ممبران بھی بے ضابطہ طور پر غور کر چکے ہیں اور عنقریب انھیں کونسل کی ایک باقاعدہ میٹنگ میں پیش کیا جائے گا۔

مزید بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تجاویز ایک خاص سفیر کے ذریعہ مہاتما گاندھی کے پاس بھی روانہ کی گئی ہیں۔ اور اگر ضرورت سمجھی گئی تو ان پر غور کرنے کے لئے آغاخاں محل میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلانے کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ سرکاری حلقے اس سلسلہ میں بہت پُر اُمید ہیں اور ان کا خیال ہے کہ نئی تجاویز ہر پارٹی کے لئے قابلِ قبول ہوں گی۔

پچھلے سال کے ہنگاموں کی سرکاری رپورٹ

یو۔ پی۔ کی سنہ ۱۹۴۲ء کے نظم و نسق کی رپورٹ مظہر ہے کہ اس تحریک کی پوری تفصیلات ظاہر کرنا عدم گنجایش کی وجہ سے ناممکن ہے کہ جس کے زیر اثر تین ہفتہ تک نظم و نسق پر گراں بار پڑتا رہا اور ریلوے محکمہ جات ڈاک و تار کی جائدادوں کو سخت نقصان پہونچایا گیا ۱۰۴ ریلوے اسٹیشنوں پر حملہ کر کے نقصان پہونچایا گیا۔ پندرہ کو جلا کر برباد کر دیا گیا۔ ۱۶ جگہ ریل گاڑیاں پٹریاں سے اُتار دی گئیں۔ ریل کی پٹری کو اُکھاڑنے کی تقریباً ایک سو واردات ہوئیں۔ اس رپورٹ میں اگست سنہ ۱۹۴۲ء کے ہنگاموں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ مہاتما گاندھی اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی گرفتاری کی خبر اتوار ۹ اگست کو یہاں پہنچی۔ اس روز زیادہ تر مقامات میں جزوی، ہڑتالیں ہوئیں، صحیح معنے میں گڑبڑ اگلے دن شروع ہوئی۔ شروع میں طلبا نے خصوصاً یونیورسیٹیوں کے طلبا نے مظاہرے کئے۔ ہنگاموں کا سب سے زیادہ زور صوبہ کے پوربی اضلاع خصوصاً بلیا، غازی پور، اعظم گڈھ۔ بنارس، جونپور، الہ آباد اور گورکھپور میں رہا۔ صوبہ کے پچھمی علاقہ میں صرف آگرہ ضلع میں زور کے ہنگامے ہوئے۔ کانپور ضلع اس تمام گڑبڑ سے بچا رہا۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے طلبا نے صرف بنارس ہی میں نہیں بلکہ قرب و جوار کے کئی اضلاع میں بھی ان ہنگاموں میں بہت زیادہ سرگرمی سے حصّہ لیا۔

ان ہنگاموں کو کچلنے کے لئے بہت سخت کارروائیاں کی گئیں اور زیادہ تر فوجی چھاؤنیوں میں فوج سے بھی کام لیا گیا۔ ٹیلیفون اور ٹیلی گراف کی لائن کو کاٹنے کی ۴۲۵ واردات ہوئیں۔ ۱۱۹ ڈاکخانوں کو تباہ کر دیا گیا یا سخت نقصان پہونچایا گیا۔ ڈاکخانہ اور محکمہ تار کے ۳۲ ملازموں پر حملے کئے گئے۔ بہت سی سرکاری عمارتوں اور سرکاری ریکارڈ، بیج کے گوداموں اور اے۔ آر۔ پی کے کچھ سامان کو نقصان پہونچایا گیا۔ پولیس کے ۱۶ ملازم قتل کر دئے گئے اور ۳۲۳ زخمی کر دئے گئے۔ تمام صوبہ کے ہنگاموں کے سلسلہ میں ۱۶۸۹ اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔ مجموعی طور پر ۲۸ لاکھ ۳۲ ہزار روپیہ مختلف علاقوں پر جرمانہ کیا گیا جس کا بہت بڑا حصّہ وصول ہو گیا۔

زرعی مسئلہ کے بارے میں اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس سال کسانوں میں کوئی گڑبڑ پیدا نہیں ہوئی۔ زمینداروں اور کسانوں کے درمیان تعلقات کافی اچھے رہے لیکن زمینداروں نے کسانوں کو بے دخل کرانے کے لئے یو۔ پی۔ ٹیننسی ایکٹ مجریہ سنہ ۱۹۳۹ء کی دفعہ ۱۷۱ کی اصلاحات سے فائدہ اُٹھایا۔

کیوبک کانفرنس پریذیڈنٹ روزویلٹ نے مسٹر چرچل کیساتھ مسٹر کارڈل ہل کی آمد کا انتظار کئے بغیر ہی سیاسی مسائل پر بات چیت شروع کر دی ہے۔ مسٹر ایڈن بھی کیوبک پہونچگئے ہیں وہ یورپ کے مسائل پر روشنی ڈالیں گے۔

ابنِ بطوطہ کانپور

میونسپل بورڈ مسٹر ایچ۔ ایم بیزنے کانپور میونسپل بورڈ میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ موجودہ بورڈ کو توڑ کر پھر سے انتخابات کئے جائیں کیونکہ شہر کی آبادی سات لاکھ ہو گئی ہے اور موجودہ بورڈ پوری طور پر اس کی نمایندگی نہیں کرتا۔

مسٹر گلاب چند جین پر میونسپل بورڈ کے خلاف جو پٹیشن دائر تھا اس سلسلہ میں کمشنر صاحب نے تنقیحات قائم کر دی ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ مسٹر نین سنگھ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے خلاف جو پٹیشن دائر تھا اس کو کمشنر نے نامنظور کر دیا ہے۔

اسٹینڈرڈ کلاتھ اسٹینڈرڈ کلاتھ کا لیسنس بیوپلیس کو اپریٹیو سوسائٹی کے علاوہ دوسرے دوکانداروں کو بھی دیا گیا ہے۔ ہر دوکاندار کو ایک مہینہ میں ۱۵ اگانٹھیں ملا کریں گی۔

رولر ریلیف اسکیم رولر ریلیف اسکیم کے ماتحت ضلع میں غلّہ زیادہ پیدا کرنے کے متعلق اشتہارات کے ذریعہ پروپیگنڈا کیا گیا۔ مواضعات کے سوسائٹیوں کی تعداد اب ۷۹۳ تک پہونچ گئی ہیں۔ ضلع میں اس اسکیم کے ماتحت ۱۱ آدمیوں اور ۷ لڑکیوں کے اسکول قائم کئے گئے ہیں۔ ٹرینڈ اُستانیاں نہ ملنے کی وجہ سے ۵ لڑکیوں کے اسکول بند کر دینا پڑے۔

دیہات کے لوگوں کی تفریح کے لئے ۱۹ ریڈیو لگائے گئے ہیں۔

عوام کی صحت اور آمد و رفت کے ذرائع میں بھی ترقی ہوئی ہے۔

مسلم لیگ گزشتہ جمعہ کو مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کا حملہ سے محفوظ ہو جانیکے سلسلہ میں یوم شکرانہ سٹی مسلم لیگ نے منایا۔ مسجدوں میں نماز کے بعد شکرانہ ادا کیا گیا۔ اور مسٹر جناح کی سلامتی کیلئے دعا کی گئی۔ بسٹن روڈ کے مسلمان دوکانداروں نے روشنی کی۔ اور حکیم مختار احمد صاحب برتن والے کی دوکان مول گنج کے سامنے ایک جلسہ ہوا جس میں ڈاکٹر مانی لکھنوی اور جمال میاں فرنگی محلی نے بھی تقریریں کیں۔

۱۷ / اگست کو مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے مندرجہ ذیل مفہوم کی تجاویز منظور کی ہیں۔

(۱) ریاست کشمیر کی طرف سے نواب بہادر یار جنگ صدر آل انڈیا اسٹیٹ مسلم لیگ پر ریاست کے حدود میں داخل ہونے پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں اس پر احتجاج کیا گیا ہے۔

(۲) مقامی حکام نے شب برات کے موقع پر شکر کی سپلائی کیلئے جو طریقہ اختیار کیا تھا اس کو ناپسند اور تکلیف دہ بتایا گیا۔

(۳) تیسرے رزولیوشن کے ذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا کے اس فیصلہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا گیا جو اس نے امسال بھی حاجیوں کیلئے جہازوں کا انتظام نہیں کیا اور مطالبہ کیا ہے کہ سفرِ حج کیلئے فوری انتظامات کر کے دوسرے احکامات جاری کریں۔

عطیات حافظ محمد صدیق صاحب نے حال ہی میں سٹی مسلم لیگ کی معرفت مسٹر محمد علی جناح کو مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کیلئے ایک ہزار روپیہ بھیجا ہے اور اٹاوہ ہائی اسکول کو فرنیچر کے واسطے پانچ سو روپے دئے ہیں۔

ہم حافظ صاحب موصوف کی توجہ کانپور کے انسٹی ٹیوشنوں کی طرف دلاتے ہیں کیونکہ وہ انکی امداد کے سب سے زیادہ مستحق ہو سکتے ہیں۔

جگت ٹاکیز کا افتتاح گذشتہ سنیچر کو جگت ٹاکیز مال روڈ کا شاندار افتتاح شالیمار پکچرس کی موسیقی نواز تصویر سنگیت سماج سے ہوا۔ ٹاکیز کی طرف سے شہر کے حکام اور رؤسا کو مدعو کیا گیا تھا، اور ان کی خاطر مدارات سوڈا۔ چاء۔ بسکٹ وغیرہ سے کی گئی۔

ہم اس شاندار افتتاح پر مسٹر گوری شنکر مہروترا جنرل منیجر کو مبارکباد دیتے ہیں۔

ربر ٹیوب سنٹرل گورنمنٹ نے ربر ٹیوب کے قواعد میں کچھ ترمیمات کی ہیں جس کے مطابق سکنڈ گریڈ کی قیمت ۱۰/ اور تھرڈ گریڈ کی قیمت ۸/ مقرر کی ہے۔

اٹلی پر ہوائی حملے لندن۔ ۱۹ / اگست۔ سسلی پر اتحادیوں کے ...

مسولینی

آج ایک بہت دلچسپ نظم ہمیں مسولینی کے متعلق مل گئی ہے جو ایک انگریزی معاصر میں شائع ہوئی ہے ہم اسکا اردو ترجمہ اپنے ناظرین کی ضیافتِ طبع کیلئے اسمیں درج کرتے ہیں۔ مسولینی نے "برسرپاسس" کے اندر کسی کوڑے کے ڈھیر میں پناہ لی ہے اور وہاں تنہا بیٹھا خود بخود بول رہا ہے۔

فتح مندی کی شان سے) میں تمام چیزوں کا مالک ہوں لیکن میرے خوف اور ڈر میں کوئی حصہ نہیں لے سکتا، وہ دریا کے ساحل سے یہاں تک آکر مرا تعاقب نہیں کرسکتے۔

اس لئے میں کالی قمیصوں اور کالے جوتوں والے کا لارڈ ہوں۔

(روتے ہوئے) آہ! اے بینی ٹو، اب تیرا وہ ساحرانہ حُسن کہاں ہے؟

جو فیشسٹوں نے تیرے چہرے میں دیکھا تھا بہتر ہے کہ اے ہٹلر میں تیرے قدم کے پیچھے رہوں۔

بہ نسبت اس کے کہ خود کو اس خوفناک جگہ میں چھپائے رکھوں (باہر کی طرف جھانک کر) اب میں ہیل سلاسی کی رسائی سے باہر ہوں۔

میں اپنا سفر تنہا طے کرسکتا ہوں۔

اور تقریر کی بدترین موسیقی کبھی نہیں سُن سکتا ہوں میں خود اپنی آواز سے ڈر کر چونک اُٹھتا ہوں۔

(خوف سے اِدھر اُدھر دیکھ کر) مگر یہ کیڑے مکوڑے جو میرے بدن پر چل پھر رہے ہیں۔

مجھے بے اعتنائی اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

کیا یہ "ڈیوس" (مسولینی) سے اس قدر ناواقف ہیں۔ ان کی بے اعتنائی مجھے سخت صدمہ پہونچاتی ہے (ماضی و مستقبل کا خیال کرکے) فرمانبرداری، نفرت اور جنگ۔

یہ قدرت کی طرف سے اٹلی کو دی گئی تھی مگر بیکار آہ! آج میری پچھلی زبان کا نصف حصہ بھی میرے قابو میں ہوتا۔

تو اٹلی والوں کو پھر بہت جلد بے وقوف بناتا، (غم غلط کرنے کا طریقہ سوچکر) اِسی طرح میں اپنا غم غلط کرسکتا تھا۔

کہ جھوٹ اور خرافات کی راہ پھر اختیار کرلوں اپنی حماقتوں اور تجربوں سے کوئی سبق حاصل نہ کروں۔

اور عاقلوں کی نصیحت پر کبھی کان نہ دھروں۔

(پچھتاوے کے ساتھ) اے مکھیو! مجھے اپنا کھلونہ نہ بناؤ۔ بلکہ اُس کوڑے کے ڈھیر تک۔

کوئی مخلصانہ اور حوصلہ افزا خبر پہونچاؤ۔ اس امپائر کی جس پر میں کبھی فرمانروائی نہ کروں گا۔ (دوستوں کی یاد میں) سائنور گرانڈی! گیاڈو! ڈی بونو، اے میرے دوستو!

تم نے محبت کا مجھے کوئی پیغام نہیں بھیجا، آہ! اے کیانو! بتلاؤ کہ اب بھی میرا کوئی دوست ہے اگرچہ میرے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے (خود کو مبارکباد دیتے ہوئے) لیکن میرے بھاگنے کی تیزی کے مقابلہ میں۔

میرا بے رحم دشمن کس قدر سست رفتار ہے جب *

* میں بھاگتا ہوں تو آندھی بھی پیچھے رہ جاتی ہے۔

اور روشنی کی رفتار بھی میرے فرار کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

(افسوس کے لہجہ میں) لیکن آہ! جب میں پیارے روم کو یاد کرتا ہوں۔

تو دل چاہتا ہے کہ چند منٹ میں برلن پہونچ جاؤں مگر افسوس کہ پھر واقعات سامنے آجاتے ہیں اور مجھے کوڑے کے ڈھیر کی طرف واپس کردیتے ہیں (مِن سمجھوتہ) حبش، ٹیونس اور سلی کچھ کھیل نہ تھے لیکن اتحادی چاہتے ہیں کہ درندے کو اس کے گھر میں گھُس کر ماریں،

اسلئے اب میرے آرام کا سبب میرے سامنے ہی، کوڑے کے ڈھیر ہی میں چھپا رہنا اچھا ہے (آخری فیصلہ) ہر جگہ رحم کے آثار پائے جاتے ہیں۔

میرا زخمی سر بھی قابلِ رحم ہے،

صبر ہی وہ چیز ہے جو مصیبت کو ہلکا کردیتی ہے۔

اِسلئے مسولینی اب کوڑے کے ڈھیر پر پڑا رہے گا ٭

تتلی اور گلاب

از جناب پی، بی، مُبار، اگرہ

تتلی! حقیقت میں تجھے پھولوں سے سچا اُنس اور حقیقی محبت ہے جب ہی تو تو بھی پھولوں کی طرح مزین اور ملبوس نظر آتی ہے۔ حقیقت میں اگر کسی کو کسی دوسرے سے محبت ہوتی ہے تو وہ اپنے معشوق کی ہر ادا کو پسند کرکے اُسی جیسا بننے کی کوشش کرتا ہے تجھے بھی پھولوں سے دلی محبت ہے، لیکن میں تیری محبت کا اندازہ کس طرح لگاؤں مجھے کس طرح معلوم ہو کہ تجھے پھولوں سے دراصل حقیقی اُنس ہے؟ کیا تو ہمیشہ ان کی خوبصورتی پر مائل ہوکر ان کی ظاہری شکل وصورت سنوارتی ہے یا حقیقت میں تو ان کی ظاہری صورت کی طرح ان کی باطنی فیض رساں طبیعت پر اسی طرح مائل ہے جس طرح پروانہ شمع پر مائل ہوتا ہے؟ ظاہری طور پر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ پھول اور پھولوں میں بھی وہ قابلِ فخر ہستی جو پھولوں کا بادشاہ یا بالفاظ دیگر گلاب کے نام سے موسوم ہے تجھ سے محبت رکھتا ہے۔ اس نے صرف اپنی نازک پنکھڑیوں ہی کو ادا کے ساتھ تیرے استقبال کے لئے نہیں پھیلایا ہے بلکہ اپنا دلی اُنس بھی ایک بہترین خوشبو کی شکل میں تیرے لئے وقف کردیا ہے کیا تو اس سے محفوظ نہیں ہوتی؟ تیری خاموشی بھی اس بات کا ثبوت دیتی ہے کہ تو کسی کی یاد میں ہر وقت مصروف رہتی ہے اور وہ یاد کس کی ہوسکتی ہے، تیری بے چینی، بے قراری اور ہر وقت کا طوافِ چمن اس بات کا ثبوت ہے کہ تجھے اس سے اُنس ہی اُنس نہیں ہے بلکہ تجھے اس کی جُدائی ایک لمحہ کے ہزارویں حصے میں بھی پسند نہیں ہے۔

تیری اس بیقراری اور بے چینی سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ میری طرح تو بھی ہر وقت اس بات کی دُعا کرتی رہتی ہے کہ الٰہی موسم ہمیشہ صبح کی طرح سہانا رہے۔ شب کی تاریکی دنیا سے ناپید ہوجائے اور چاندنی راتوں کا سہانا منظر ہر وقت قائم رہے تاکہ حقیقی عاشق اور محبوب ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوسکیں۔

عورتیں میدان جنگ میں

از محترمہ بیگم ممتاز حمید اللہ لکھنؤ

صنفِ نازک کی تعریف کے وقت سب سے بڑا طعنہ انھیں کمزوری و بزدلی کا دیا جاتا ہے کہ وہ ذرا سی بات میں ڈر کر بھاگتی ہیں، اگر چھت سے کہیں چھپکلی گر پڑے تو عورت فوراً خوف سے بیہوش ہوجائے۔

میں مانتی ہوں کہ یہ اعتراض ایک حد تک صحیح ہے، لیکن اس کا الزام بھی عورتوں سے زیادہ مردوں پر عاید ہوتا ہے۔ مردوں کے جابرانہ طرزِ عمل کی بدولت بدنصیب عورتیں ایسے ماحول میں پرورش پاتی ہیں جہاں ان میں شجاعت و دلیری پیدا ہی نہیں ہوسکتی۔ مردوں نے عورتوں کے جذبات کو اِس قدر کچل دیا ہے کہ ان میں خودداری اور ہمت باقی ہی نہیں رہی۔

تاریخ کی ورق گردانی سے عورتوں کی شجاعت کے لاتعداد نمونے دستیاب ہوتے ہیں، ہمارے ہندوستان میں راجپوتانہ کی تاریخ عورتوں کے شجاعت پرور کارناموں سے لبریز ہے۔ امیر تیمور کی مشہور شمشیر زن بیوی حمیدہ خانم کا نام تاریخ میں غیر فانی ہے۔ حمیدہ خانم جو قومیت کے اعتبار سے ترک تھی۔ مردانہ لباس میں امیر تیمور کی فوجوں سے لڑی تھی۔ اور جب ترکی سلطان بایزید کو شکست ہوئی اور ترک سپاہی امیر تیمور کے سامنے قیدیوں کی حیثیت سے پیش کئے گئے تو اس بہادر حمیدہ خانم کا تصدق تھا جو ترک سپاہیوں کی جان بچی، حمیدہ خانم کی جب امیر تیمور کے ساتھ شادی ہوگئی اسوقت بھی امیر تیمور کی مختلف فتوحات میں حمیدہ بیگم کا ہاتھ تھا۔

ہندوستان میں چاند سلطانہ کے نام کو لوگ کبھی فراموش نہیں کرسکتے ہیں جس نے عورت ذات ہوکر مرد تاجداروں کے فوجی حملوں کو بزورِ شمشیر روکا تھا۔

اگر میں تفصیلات بیان کروں تو اس کے لئے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہوگی۔ زمانہ حال میں جاپان کے خلاف چینی فوج میں روسی عورتوں نے کارنمایاں کیا ہے وہ ایک اخبار سے درج ذیل کرتی ہوں اس سے ناظرین کو اندازہ ہوگا کہ عورت فطری اعتبار سے بزدل ہے یا بہادر۔

چند روسی خاندان بالشویکوں کے ڈر سے منچوریا میں بھاگ آئے تھے۔ منچوریا میں پہونچکر ان فلاکت زدہ خاندانوں کو بڑی مشکلات پیش آئیں۔ مرد تو چینی فوج میں بھرتی ہوگئے اور عورتیں ہاربن میں بے یار و مددگار رہ گئیں۔

پہلے تو ہاربن میں محنت و مشقت کرکے پیٹ پالتی رہیں پھر کئی سو لڑکیوں نے ہاربن سے نکل کر جنوب کا رُخ کیا جہاں چینی جنرل چانگ چنگ اپنی فوج لئے پڑا تھا اور اس کے ہیڈ کوارٹر میں پہونچکر التجا کی کہ ہمیں فوج میں بھرتی کرلیا جائے۔

جنرل چانگ ان کی یہ درخواست سُنکر حیران رہگیا آخر کسی قدر غور و تامل کے بعد بولا کہ میں تمھیں کمسریٹ کے صیغہ میں بھرتی کرلیتا ہوں، اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم نے لڑائی میں شریک ہونے کے خیال سے ہاربن چھوڑا ہے اگر آپ ہمیں اپنی فوج میں بھرتی کرنا نہیں چاہتے تو آپ کے حریف کی فوج میں بھرتی ہوجائیں گے۔ آخر بڑے اصرار کے بعد جنرل چانگ نے انھیں فوج میں بھرتی کرنا منظور کرلیا۔ ان کی ایک علیحدہ کمپنی بنائی گئی جو عورتوں کے نام سے مشہور تھی۔ چینی سپاہی ان لڑکیوں کی جرأت دیکھتے تھے تو حیران رہ جاتے تھے۔

جرمنی کا دفتر خارجہ ویانا کو منتقل کردیا گیا

اسٹاک ہوم۔ ۱۴/ اگست، برنے سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جرمنی کا دفتر خارجہ اور دفتر پروپیگنڈہ برلن سے ویانا کو منتقل کردیا گیا ہے۔ دفتر جنگ کو بھی دکھنی جرمنی کے کسی نامعلوم مقام کو منتقل کردیا گیا۔

جرمنی سے جو سیاح زیورچ پہونچے ہیں انھوں نے بیان کیا ہے کہ سرکاری دفتروں کو برلن سے ہٹانے کا کام پوری سرگرمی سے جاری ہے۔

وقت کی پکار

محترمہ شفیق بانو شفق۔ نجیب آباد، ضلع بجنور

عزیز بچو! تم نے بعض دفعہ بائیسکل دوڑ، گھوڑ دوڑ، کشتی، پیدل، چلنے، تیرنے پڑھائی اور صفائی میں اپنے کئی ایک ہمجولیوں سے مقابلہ کیا ہوگا اور اکثر کو پچھاڑا ہوگا، مگر کیا تم نے کبھی بھولے سے بھی وقت کی رفتار کے ساتھ دوڑ لگائی ہے اور اس کے مقابلے پر سینہ تان کر اُترے ہو؟

ذرا اِدھر دیکھو تو، یہ وقت کس تیزی سے بھاگا جا رہا ہے اور پیچھے مُڑ کر دیکھتا تک نہیں، جو طالبعلم اس کے ساتھ مل کر دوڑتے ہیں وہ خوش خوش اپنی منزلِ مقصود تک پہونچ جاتے ہیں، مگر جو کاہل، نکھوڑے اور سُست واقع ہوئے ہیں وہ اپنی بے پرواہی اور کم ہمتی کی وجہ سے کامیابی کی منزل سے بہت دُور راستے ہی میں دل چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اور وہ اُنھیں روتا چھوڑ کر آگے بھاگ جاتا ہے۔

نونہالو۔ وقت پُکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ "آؤ مجھے اپنا دوست بنالو، میں تمھارا بہترین ساتھی ہوں، اور تمھاری اس قدر دانی اور دوستی کا تمھیں یہ صلہ دوں گا کہ علم، عقل، خوشی، طاقت اور صحت تمھارے قدم چومنے پر مجبور ہوں گے۔ تمھاری بہتری اسی میں ہے کہ مجھے فراموش نہ کرو، ہاتھوں پر ہاتھ دھرے بیکار نہ بیٹھو بے فائدہ ٹسوے نہ بہاؤ، جو کام تمھارے ذمہ ہے اُسے مقررہ وقت پر خندہ پیشانی سے سرانجام دو اور اپنی بگڑی سنوار لو۔"

راجہ جی کا بیان

مدراس۔ ۱۴/ اگست، مسٹر راجگوپال آچاریہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے نیویارک کی یہ خبر سنکر بہت خوشی ہوئی کہ مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کی کانفرنس میں پیسفک کی لڑائی کے سلسلے میں ہندوستان کا بھی ذکر آئے گا مجھے اُمید ہے کہ یہ خبر صحیح ثابت ہوگی۔ قوم پرست ہندوستان اس ملک پر جاپان کا قبضہ نہیں چاہتا۔ اگر چرچل روزویلٹ گفت و شنید کے نتیجہ میں ہندوستان کی سیاست کو بھی پیسفک کے متعلق جنگی پالیسی میں شامل کرلیا جائے اور موجودہ ایگزیکٹو کونسل کو ختم کرکے اس کی جگہ عارضی قومی حکومت قائم کیجائے سر اسٹیفورڈ کرپس ۱۹۴۲ء میں برطانی حکومت کی جانب سے ہندوستان کی آئینی اصلاحات کے بارے میں جو تجویزیں لے کر آئے تھے ان پر عملدرآمد شروع کردیا جائے اگر یہ کارروائیاں کی جائیں گی تو بہت جلد ہی ہندوستان کا مسئلہ حل ہوجائے گا اور پھر ہندوستانیوں کو جیلوں میں رکھنا ضروری نہ ہوگا، اس معاملہ میں اگر امریکہ کے باشندے پریذیڈنٹ روزویلٹ پر اور پریذیڈنٹ روزویلٹ برطانیہ کے وزیر اعظم پر دباؤ ڈالیں تو یہ تسلیم کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی کہ یورپ میں جاڑوں میں لڑائی کے سلسلہ میں ہندوستان کے مسئلہ کا حل ضروری ہے۔

"پریم سنگیت"

شالیمار پکچرز کا دوسرا شاندار کارنامہ "پریم سنگیت" کے نام سے آخر پبلک کی مشتاق نگاہوں کے سامنے آگیا اور جگت ٹاکیز مال روڈ کانپور کی نمائش اس تصویر سے ہوئی۔

"پریم سنگیت" کے افسانہ میں نہ معمہ نہ پیچیدگیاں ہیں اور نہ قوتِ متخیلہ کی بعید از کار بوالعجبیاں بلکہ روزمرہ کی زندگی کا ایک سادہ پہلو بالکل سادہ طریق پر پبلک کے سامنے پیش کردیا ہے اور یہی "حسنِ سادہ" کی وہ سحر انگیزیاں ہیں جو "حسنِ خود آرا" کی نمائشی تزئین و آرائش سے کہیں زیادہ موثر و دل ستاں ثابت ہورہی ہیں۔

پراسرار نینا کی اداکاری جو "ایک رات" میں خوشنما غنچۂ نو دیدہ تھی خوشرنگ شگفتہ پھول بنکر اپنی رعنائیوں سے نظروں کے لئے جنت بدوش ہے شوخی و متانت کے دلکش امتزاج نے اس کی اداکاری میں شانِ ندرت پیدا کردی ہے۔ نینا کے ساتھ ہیرو کا کردار جیراج نے ادا کیا ہے۔ دوسرے اداکاروں میں پرکاش، ظہیر، نذیر بیدی، راجکماری شکلا اور ریکھا قابلِ ذکر ہیں۔

افسانہ کے پلاٹ کی طرح مکالمے بھی غیر ضروری تصنع سے بالکل پاک اور صاف سلیس اُردو میں ہیں۔ گانوں کے انتخاب میں ذوقِ سلیم سے کام لیا گیا ہے، اُمید ہے کہ کانپور میں یہ تصویر نہایت کامیاب ہوگی۔

محبوب پروڈکشن!

گزشتہ ہفتہ بمبئی سے اطلاع ملی تھی کہ پنجاب کی مشہور فلم اسٹار مس منورما کا محبوب پروڈکشن سے معاہدہ ہوگیا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ نیو تھیٹرز کے مشہور و معروف اداکار نواب اور مشہور کیریکٹر ایکٹر چندر موہن بھی محبوب پروڈکشن میں شامل ہوگئے ہیں۔ محبوب پروڈکشن کی آئندہ فلم جو تیار ہوگی اس میں یہ دونوں حضرات بھی حصہ لیں گے۔

بمبئی ٹاکیز لمیٹڈ!

تقریباً دو سال کے طویل عرصہ کے بعد دیوکا رانی "بھابی" کے شہرت یافتہ اداکار جیراج کے ساتھ جس حسین و جمیل پیکر میں باصرہ نواز ہوگی، وہ پیکر ایسا کردار ہے اور وہ کردار ایک ایسے فلم کا ہے جسے "ہماری بات" کہتے ہیں۔

دیوکا رانی اور جیراج کے موزوں اور حسین جوڑے کے علاوہ فلم میں مزید خوبی پیدا کرنے کے لئے ثریا اور پربھا کو بھی خاص کردار دئے گئے ہیں، اور یہ بھی "ہماری بات" کی ایک خصوصیت ہے۔

فلمستان کی پہلی فلم!

بمبئی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ رائے بہادر چونی لال کی نئی فلم کمپنی فلمستان کی پہلی فلم کا نام "ہماری جیت" رکھا گیا ہے۔ اس میں اشوک کمار، نسیم اور وی، ایچ ڈیسائی اہم اداکار ہیں۔

اقوالِ زرّیں

دروغگو کا اعتماد اُٹھ جاتا ہے اور وہ بے عزت ہو جاتا ہے۔

غیبت یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی بُرائی کرنا بہت بُری خصلت ہے۔

انسان دوسرے کی بُرائی تب کرے جب پہلے اپنے کو بُرائی سے پاک کرلے۔

متکبر سے ہر شخص نفرت کرتا ہے۔

محسن کشی نہایت شرمناک عیب ہے جس نے ہمارے ساتھ احسان کیا ہم اسی کو نقصان پہنچائیں۔

حسد سے تمام خوبیاں اور نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ اور حاسد ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے۔

تلوّن انسان کو کبھی چین سے نہیں رہنے دیتا اور اُس کے تمام کام ادھورے رہ جاتے ہیں، کامیابی کی پہلی شرط استقلال ہے۔

چغلی بُرا عیب ہے بے عزّتی کا باعث ہوتا ہے۔

۴ لیکن لڑکی کی پیشانی پر بل پڑ گئے اور بولی نہیں صاحب اسے جانے سے پہلے گالیاں سُننی پڑتی تھیں۔

موجِ تبسّم

ایک دوست:۔ کیوں بھئی، ازدواجی زندگی تو خوب گزرتی ہے۔

دوسرا دوست:۔ جی ہاں شادی سے پہلے میں باتیں کیا کرتا تھا اور وہ سُنتی رہتی تھی، شادی کے بعد کچھ عرصہ تک وہ باتیں کرتی تھی اور میں سُنتا تھا۔ اب یہ حال ہے کہ ہم دونوں بولتے ہیں اور ہمارے پڑوسی سُنتے رہتے ہیں۔

ایک نئی خادمہ ایکنز کے گھر میں آکر ملازم ہوگئی، دوسرے دن گھبراتی مالکہ کے پاس آئی اور بولی بیگم صاحبہ ٹیلیفون پر کوئی پوچھتا ہے کہ کیا مالک کل ساڑھے دس بجے صبح تک شوٹنگ کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

مصوّر:۔ تم کہتے ہو کہ اشتہارات میں تمہاری تصویر ماڈل کے طور پر استعمال ہوتی ہے لیکن تمہاری صحت اور لباس دونوں ہی خراب ہیں۔

نووارد:۔ بات یہ ہے کہ میں تمہاری دوا استعمال کرنے سے پہلے اور اس کے بعد کی تصویروں میں پہلے کا ماڈل بنتا ہوں۔

مسٹر برگس کو سکریٹری کی ضرورت تھی۔ ایک دن ایک نوجوان اینگلو انڈین لڑکی اس آسامی کے لئے اس سے ملنے آئی۔ مسٹر برگس نے اس سے پوچھا، مس کتھ! کیا تمہارا سابق آقا اپنی خواہشات تم سے بیان کرنے کے بعد خود چلا جاتا تھا۔
مسٹر برگس کا مدعا یہ معلوم کرنا تھا کہ وہ بغیر کسی نگرانی کے کام کرسکتی ہے یا نہیں؟ ۴

دلچسپ معلومات

ہندوستان کی آبادی چالیس کروڑ کے قریب ہے جو یورپ کی مجموعی آبادی سے زیادہ ہے۔

ہندوستان کی آبادی زیادہ تر گاؤں میں رہتی ہے، شہری آبادی صرف ۵ فی صدی ہے ۱۷٫۵ کروڑ آبادی کاشتکاری کرتی ہے اس کے بعد سب سے بڑا پیشہ کپڑے بُننا ہے ۱۲ کروڑ افراد اسمیں مصروف ہیں۔

ہندوستان کی آبادی اوسطاً ۱۹۵ فی مربع میل ہے برٹش انڈیا کی ۲۴۷ اور دیسی ریاستوں میں ۱۱۴ ہے

ہندوستان میں بہت سے دیہات ایسے ہیں جہاں فی مربع میل ایک آدمی آباد ہے اور بہت سے ایسے بھی جہاں ۲۶۰۸ کے حساب سے لوگ بستے ہیں۔

ہندوستان کا کل رقبہ ۱۸۰۸۶۷۹ مربع میل ہے جس میں ۱۰۹۶۱۷۱ مربع میل قریبًا ۶۱ فی صدی برطانوی ہند میں اور ۷۱۲۵۰۸ مربع میل بھی قریبًا ۳۹ فی صدی دیسی راجاؤں اور نوابوں کے ماتحت ہے۔

ہندوستان کی لمبائی مشرق سے مغرب تک قریبًا ۱۹۰۰ میل ہے اور شمال سے جنوب تک رقبہ کا فاصلہ بھی قریبًا ۱۹۰۰ سو میل ہے اور اس کے ساحل کا رقبہ قریبًا ۲۶۰۰ سو میل ہے۔

افسانہ

شرط

فرانس کے مشہور مصنف لیب گرگورٹ کا شاہکار افسانہ

از جناب کنور پریمی

عورت اور راز ——————

یہ دو ایسی متضاد چیزیں ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل اسی طرح ہم رشتہ نہیں ہوسکتیں جس طرح آگ اور پانی ——— اور اپنے وسیع تجربات کی بنا پر میں یہ صاف طریقہ پر کہنے پر مجبور ہوں کہ "عورت پن" کے پیش نظر کوئی عورت کبھی راز کو راز نہیں رکھ سکتی۔

ممکن ہے اس حقیقت کے اظہار کو آپ مبالغہ آمیزی پر محمول کریں یا اس سلسلہ میں میرے متعلق یہ رائے قائم کریں کہ میں عدم واقفیت کی بنا پر صنفِ لطیف کے احساسات پر قصداً کاری ضرب لگا رہا ہوں۔ لہٰذا اپنے دعوے کے دلیل میں آپ کو ایک سچا واقعہ سُناتا ہوں جو میرے بیان کردہ کلیہ کا پورا پورا آئینہ دار ہے۔

فادر والٹ کی خانقاہ کی نگرانی دیکھ بھال اور براگنوں کی نازبرداری بائیسواں پوپ جان خود بہ نفس نفیس کیا کرتا تھا، وہ اپنا بیشتر وقت اسی خانقاہ میں گزارتا تھا۔ نہ صرف قرب وجوار میں بلکہ دور دور تک یہ خانقاہ مشہور تھی۔ اس خانقاہ کی رہنے والی براگنوں کے تقدس پر شک کرنا بھی کفر کے مرادف سمجھا جاتا تھا تاہم یہ تو آپ بھی جانتے ہیں کہ انسانیت کا سب سے بڑا دشمن ہے اس لئے اگر ان براگنوں میں بھی کبھی کبھی نفس پرستی کا جذبہ شباب کے ہاتھوں اُبھر کر ان کی تقدس مآب زندگیوں کو صرف معمولی تقصیر دل تک گناہ آلود کر دیتا تھا تو یہ کوئی ایسی قابل گرفت والزام بات نہیں ہے۔

ایک دن مقدس باپ گھوڑے پر بیٹھا ہوا خانقاہ میں آیا۔ تمام براگنیں چاروں طرف سے اس کے گرد جمع ہوگئیں اور نہایت احترام کے ساتھ سب نے گھوڑے کو پیار کیا۔ اپنی کمزوری کا اعتراف نہ کرنا گوشہ گیروں کی فطرت کا جزو لاینفک ہے چنانچہ یہ چیز براگنوں کے دماغوں میں بھی سمائی ہوئی تھی کہ وہ اپنی کمزوریوں کا اظہار اوّل تو کریں ہی نہیں اور اگر کریں بھی تو بجائے کسی مرد کے عورت کے سامنے ——!

"مقدس باپ" ——— خانقاہ کی نگراں براگن نے کہنا شروع کیا۔

"ایک عورت کے احساسات کے پیش نظر مجھے صاف طور پر یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ ہم لوگ ایک مرد کے روبرو اپنی لغزشوں، کمزوریوں، غلطیوں اور اپنے گناہوں کا اقرار واعتراف کرتے وقت بہت کم صدق دلی سچائی اور صاف بیانی سے کام لیتی ہیں۔ ہم اپنی زندگی کے صدہا رازوں کو راز ہی رکھتی ہیں، اس پر بھی ہمارا تھوڑا بہت اعتراف مرد کی نظر میں کچھ نہ کچھ ضرور مضحکہ خیز بن جاتا ہے اسی کے برعکس اپنی ہم جنس عورتوں کو ہم لوگ نہایت بیباکی اور آزادی سے اپنے دل کے رازوں کو بتا دیتے ہیں۔

"تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم ایک مجیبہ عورت کی خواہشمند ہو"

پادری نے جواب دیا "لیکن یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے ——— مجھے افسوس ہے کہ تم لوگوں کی خواہش کو میں پورا نہیں کرسکتا۔ ایک عام اور مسلمہ اصول کے پیش نظر ——— !! کسی کے راز کو جان کر اس کو راز رکھنے کے لئے بڑی رازدارانہ صلاحیت کی ضرورت ہے اور یہ تم سب ہی خوب جانتی ہو کہ مرد کی بہ نسبت عورت زیادہ بکّی اور لفاظ ہوتی ہے۔ تمہارا فرقہ سچ تو یہ ہے کہ راز کو کبھی راز نہیں رکھ سکتا۔ لیکن اگر میری صاف بیانی سے تم سب کو تکلیف پہونچتی ہے تو خیر میں اس کا امتحان لئے لیتا ہوں کہ آیا عورت بجائے مجیب مرد کے اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برار ہوسکتی ہے یا نہیں!"

مقدس باپ کے لئے یہ کوئی پہلا ہی موقع نہیں تھا کہ خانقاہ کی براگنوں نے اس کی توجہ کو اس طرف مبذول کرایا ہو۔ بارہا براگنیں مجیبہ کے لئے کہہ چکی تھیں۔ چنانچہ آج خانقاہ سے روانہ ہونے سے قبل بھی اس کو یقین تھا کہ براگنیں پھر اس سے اس بارے میں اصرار کریں گی! اسی لئے وہ پہلے سے تیار ہو کر آیا تھا چنانچہ اُس نے اپنے گھوڑے کی کاٹھی میں سے ایک چھوٹا سا صندوقچہ نکالا اور نگران کے حوالہ کرتے ہوئے کہا "اس صندوقچہ کو تمہیں میری کل کی واپسی تک اپنے پاس محفوظ رکھنا ہے۔ میرے آنے تک ہرگز اس کو نہ کھولنا ورنہ پھر عورت کو مجیبہ کے اختیارات ہرگز نہیں دئے جائیں گے۔ اگر صندوقچہ اسی حالت میں مجھ کو مل گیا تو تمہاری درخواست منظور کرلوں گا" یہ کہہ کر مقدس باپ چل دیا۔ اس کے جاتے ہی تمام براگنیں نگراں کے چاروں طرف جمع ہوگئیں، کسی نے کہا ——— بھیدی صندوقچہ کو ہمیں دو ——— کسی نے کہا کھول کر بتاؤ ——— کسی نے کہا لاؤ میں کھول کر دکھاؤں"!

اُنھوں نے صندوقچہ کے لئے چھین جھپٹ بھی کی مگر خوش قسمتی سے صندوقچہ کھولا نہیں گیا، چونکہ رات کافی ہو چکی تھی لہٰذا سب براگنیں اپنے اپنے بستروں پر چلی گئیں ——— خیالات میں غلطاں پریشاں صرف صندوقچہ کا راز معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ——!!

تمام رات براگنوں کی بے چینی اور کرب میں بسر ہوئی خاص طور پر نگراں بہت زیادہ مضطرب بدحواس اور پریشان تھی۔ صبح کی عبادت کے بعد تمام براگنوں میں خفیہ صندوقچہ کا راز معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ایک خاص قسم کا اضطراب اور بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔

"آہ ——— ! خانقاہ کے نگراں نے اپنی دوسری سراسیمہ اور بدحواس براگنوں سے کہا "مقدس باپ ہم کو بلاوجہ پریشان کرنا چاہتا ہے ——— اس صندوقچہ میں وہ کون سا اہم راز پوشیدہ ہے جو وہ ہم سے چھپانا چاہتا ہے کیوں نہ ہم اس راز سے خود واقف ہو جائیں۔ مقدس باپ کے اس سلوک پر مجھے کہنا پڑتا ہے کہ وہ ہم لوگوں سے اخلاق کا برتاؤ ہرگز نہیں کرتا، بہتر ہے کہ ہم اس صندوقچہ کو کھول کر اپنا انتقام لے لیں، ہم میں سے بھلا کون اُس سے کہے گا کہ ہم نے صندوقچہ کو کھول کر دیکھ لیا ہے۔ ہم جلد ہی پھر اس کو بند کر دیں گے جس طرح کہ اب بند ہے"

یہ سنتے ہی ہر ایک براگن کا چہرہ خوشی سے کھِل گیا۔

(باقی بر صفحہ ۵ کالم ۳)



انڈین ایر فورس کے ہونہار نوجوان ہوابازوں کے ہاتھ میں یہ فتح کا دستہ دشمن کے لئے شکست کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اسی دستہ کے ذریعہ ان کے جہاز زمین سے ہوا میں بلند ہوتے ہیں اور جنگ میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

اچھے اچھے آدمی اچھی سے اچھی ٹریننگ اور اچھے سے اچھے ہوائی جہاز ہی جاپانیوں کا تہس نہس کر دیں گے اور انھیں ہندوستانی آسمان سے نکال باہر کریں گے مگر ہمیں کچھ اور بھی کرنا ہے ہوائی جہازوں اور دوسرے جنگی اسلحہ کے بنانے کے لئے بہت بڑی مقدار میں سامان کی ضرورت ہے اس لئے یہ لازمی ہے کہ ہم ان چیزوں کے بغیر کام چلائیں جن کی ہمیں سخت ضرورت نہیں ہے جنگ کے بھاری اخراجات کی وجہ سے حکومت کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم سے وہ تمام روپیہ قرض لے لے جو ہم دے سکتے ہوں، ہم خود کفایت شعاری کے ذریعہ جاپانیوں کو ہندوستان سے باہر رکھنے کے پکّے ارادے کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔

مسٹر این۔ آر گپتا کے ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے بتلایا کہ حکومت ہند اور مہاتما گاندھی کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے حکومت اسے اس وقت تک ظاہر کرنے کو تیار نہیں ہے جب تک کہ مہاتما گاندھی پر وہ پابندیاں عائد ہیں جن سے عوام اچھی طرح واقف ہیں۔

مسٹر گپتا نے ایک ضمنی سوال دریافت کیا کہ کیا یہ خط و کتابت کی ایگزیکٹو کونسل کے روبرو پیش کی گئی تھی۔ نیز دریافت کیا کہ سر سلطان احمد اور سر محمد عثمان نے مہاتما جی اور حکومت کی خط و کتابت سے کیوں انکار کیا۔

ہوم ممبر نے کہا کہ میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا کیونکہ مجھے ان کا جواب دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

مسٹر گپتا نے مزید دریافت کیا کہ وزیر ہند کو مہاتما گاندھی کی چٹھی کا مضمون بھیجدیا گیا تھا؟

ہوم ممبر نے جواب دیا کہ میں اس بارے میں کوئی انکشاف کرنے سے معذور ہوں۔

عین اُسی وقت نگراں اور دوسری بیراگنوں نے باہر دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سُنی اور جیسے ہی دروازہ کھولا گیا مقدس باپ مُسکراتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

"اوہ! میرا صندوقچہ یہاں ہے"

مقدس باپ نے نگراں سے خفیہ صندوقچہ لیتے ہوئے کہا۔

اس کو بغیر دیکھے ——— "اب میں یہ دیکھوں گا کہ آیا واقعی عورت قابل اعتماد ہے یا نہیں اور یہ کہ وہ ہر شرط کو پوری بھی کر سکتی ہے یا نہیں۔ اس کے بعد میں اس کو محبیبہ کے اختیارات مزید تفویض کر دونگا۔

یہ کہہ کر اُس نے صندوقچہ پر نظر ڈالی اور اُس کو کُھلا ہوا دیکھ کر ایک بلند قہقہہ لگایا۔

"ہا ہا ہا ——— افسوس! تمہارے وہ سب اختیارات سلب کر لئے گئے جو ابھی ابھی میں نے تم کو دئے تھے ——— خدا حافظ میری دور اندیش قابل احترام اور راز دار بہنو ——— خدا حافظ ——— اب کوئی عورت محبیبہ بننے کی دعویدار نہ ہوگی۔"

یہ کہہ کر مقدس باپ روانہ ہو گیا۔

بیراگنوں میں سے ایک نے آہستہ سے کہا۔

"یہی مناسب ہے کہ کوئی عورت محبیبہ نہ بنے ایک محبیب مرد بہرحال کچھ تو ہے۔!"

تمام بڑے شہروں میں راشن مقرر کرنیکا فیصلہ

نئی دہلی۔ ہندوستان کے مختلف شہروں میں کھانے کی چیزوں کا راشن مقرر کرنے کے لئے ابتدائی تدبیریں شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے، بہت جلد ہی بمبئی میں راشننگ کے سلسلہ میں ایک ترتیبی نصاب جاری کیا جائیگا جہاں راشن کی اسکیم پر بہت تسلی بخش طریقہ پر عملدرآمد کیا جائیگا معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے یہ فیصلہ انگریز مسٹر کرنی کی رپورٹ پر کیا ہے جو ۱۹۴۰ء میں حکومت برطانیہ کے محکمہ خوراک کے مشیر رہے تھے، حکومت نے جو فیصلے کئے ہیں ان کا ماحصل یہ ہے کہ

(۱) ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں کارڈوں کے ذریعہ راشن تقسیم کرنے کی ایک جامع اور باقاعدہ اسکیم پر عملدرآمد شروع کیا جائے۔

(۲) اس حقیقت کی وجہ سے کہ بعض علاقوں میں غلہ کی سپلائی کی حالت بھی تسلی بخش نہیں ہے، راشن کے تعین کا التوا کسی حالت میں بھی مناسب نہ ہوگا بلکہ سپلائی کے حالات کا غیر یقینی ہونے کی وجہ سے یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ راشن کی ایک اسکیم پر سختی کے ساتھ عملدرآمد کیا جائے۔ حالات بہتر ہونے پر ابتدائی راشن میں اضافہ کیا جا سکے گا۔

(۳) صوبجات اور ریاستوں کو ایک یکساں نمونہ کی اسکیم پر عمل کرنا چاہیئے اور صرف مقامی حالات کے مطابق اس کے معمولی مضمرات میں ترمیم و تنسیخ کرنی چاہئے اس امر کا اطمینان کرنے کے لئے سب کو حصہ رسدی راشن ملتا رہے گا۔ نیز صرف ان اشیاء کا ہی نہیں جو آج کل قلیل مقدار میں ملتی ہیں بلکہ تمام اشیاء خوردنی کا راشن مقرر کرنے کیلئے پوری احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

(۴) یہ مناسب ہے کہ خوراک کے متعلق مشاورتی ۴

جنرل اسمٹس نے کانگریس کے وفد سے ملنے سے انکار کر دیا

مارٹزبرگ۔ ۱۲ اگست، جنرل اسمٹس نے دکھنی افریقہ کے ہندوستانیوں کی کانگریس کے وفد سے ملنے سے انکار کر دیا ہے۔ دکھنی افریقہ نے جنرل اسمٹس سے یہ درخواست کی تھی کہ کانگریس نے ۹ اگست کو جو ریزولیوشن پیش کئے ہیں ان کی وضاحت کے لئے ایک وفد کو ملاقات کی اجازت دی جائے۔ جنرل اسمٹس کے سکرٹری نے جواب میں کانگریس کو مطلع کیا ہے کہ اس امر کے پیش نظر کہ کانگریس کے ایک ریزولیوشن میں دوسرے ملکوں سے اپیل کرنے کی دھمکی دی گئی ہے، وہ اس وفد سے نہیں ملنا چاہتے۔ کانگریس کے ایک ریزولیوشن میں کانگریس کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ برطانیہ اور امریکہ کے باشندوں کو دکھنی افریقہ کے ہندوستانیوں کی حالت سے آگاہ کرنے کے لئے ایک وفد ان ملکوں کو بھیجے۔

دلت جاتیوں کو سرکاری رعایتیں

نئی دہلی۔ ۱۴ اگست، حکومت ہند نے دلت جاتیوں کے لئے کئی رعایتوں کے دینے کا ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اعلان کیا ہے، اس کے مطابق جو سرکاری آسامیاں براہ راست بھرتی کے ذریعہ مرکزی اور ماتحت محکموں میں پُر کی جائیں گی ان میں سے ۸ ۱/۳ فیصدی دلت جاتیوں کے لئے وقف کر دی جائیں گی۔ عمر کی حد میں تین سال کا اضافہ کر دیا جائے گا اور ملازمتوں کے مقابلہ کے امتحانات کی فیس میں ۲۵ فیصدی کی رعایت دی جائے گی۔ حکومت ہند نے اس ریزولیوشن میں یہ بھی قرار دیا ہے کہ دلت جاتیاں اپنی آبادی کے تناسب سے ۱۲ ۱/۲ فیصدی ملازمتوں کی مستحق ہیں لیکن اس قدر تعداد میں اُمیدوار ملنے مشکل ہیں اس لئے حکومت اس تعداد میں اضافہ پر دوبارہ غور کرے گی۔

غلّہ پر روپیہ اُدھار دینے کی ممانعت

نئی دہلی۔ ۱۴ اگست، حکومت ہند نے بذریعہ گزٹ ڈیفنس آف انڈیا رول ۹۴ بی کے ماتحت غلہ پر روپیہ اُدھار دینے کی ممانعت کا اعلان کر دیا ہے۔ صرف وہ لوگ جنھوں نے غلہ۔۔ لئے لائسنس حاصل کئے ہوئے ہیں یا کسان ہی غلہ پر روپیہ اُدھار لے سکیں گے۔ حکومت نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ یہ قدم گرانی کو روکنے کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اس حکم کا اثر ان لوگوں پر نہیں پڑے گا جنھوں نے لائسنس حاصل کیا ہوا ہے یا جو خود اناج پیدا کرتے ہیں یا جن کے کاشتکار اناج پیدا کرتے ہیں۔

بحکم جناب مسٹر الطافہ احمد صاحب جج خفیفہ بہادر ایٹہ

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت جج خفیفہ بہادر ایٹہ ضلع علیگڈھ

نمبر مقدمہ ۹۳۹ سنہ ۱۹۴۲ء

لالہ رام پرشاد ولد لالہ بہاری لال قوم ویش ماہور ساکن جلیسر مدعی

بنام کشن لال ولد پیارے لال قوم برہمن ساکن جلیسر حال مقیم کانپور تعلقہ کشن لال چاپ ۱۱ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۵۲ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ یکم نومبر سنہ ۱۹۴۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر ونیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم برج بہاری لال منصرم

(مہر عدالت) عدالت جج خفیفہ ایٹہ

مہاتما گاندھی اور حکومت کی خط و کتابت شائع کیجائے

لندن (بذریعہ بحری تار) ۱۸ اگست کو تمام لندن میں جلسے ہوئے جن میں ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

ہولیورن ہال میں مسٹر ہنری ایڈمس، مسٹر جارج کرین۔ مسٹر جون ہورنر۔ مسٹر لیونل فیلڈن، ڈاکٹر کے ایس شیونکر اور مسٹر ریجنالڈ سورینسن نے تقریریں کیں۔

ہندوستان کی آزادی کمیٹی کے زیر اہتمام بھی ایک جلسہ ہوا۔ سوراجیہ ہاؤس۔ ہندوستانی سوشل کلب کے زیر اہتمام بھی ایک جلسہ میں کانگریسی لیڈروں کی نظربندی کے خلاف احتجاج کیا گیا اور انکی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

مسٹر ریجنالڈ سورینسن نے معاصر مانچسٹر گارڈین کو ایک خط بھیجا ہے جس میں اُنھوں نے لکھا ہے کہ یہ امر اشد حیرت انگیز ہے کہ مہاتما گاندھی اور ہندوستان کے ہوم ڈپارٹمنٹ کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی تھی نہ تو ان کے بارے میں مسٹر ایمری بتلاتے ہیں اور نہ ہی مہاتما گاندھی یا کسی دوسرے کانگریسی لیڈر کو کوئی بیان شائع کرنے کی اجازت ہے۔ مسٹر سورینسن نے حالات کو بہتر بنانے کے لئے حسب ذیل تجویزیں پیش کی ہیں۔

(۱) مہاتما گاندھی اور حکومت ہند کے ہوم ڈپارٹمنٹ کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے وہ سب شائع کر دی جائے۔

(۲) مہاتما گاندھی اور دوسرے لیڈروں کو بیانات شائع کرنے کی اجازت دی جائے۔

(۳) کانگریسی لیڈروں کو غیر کانگریسیوں سے خط و کتابت کرنے کے لئے سہولت دی جائے، کوڑے لگانے کی سزا منسوخ کی جائے۔

(۴) خوراک کے کنٹرول کی کمیٹیاں تمام ملک میں مقرر کی جائیں کیونکہ راشننگ کی کسی اسکیم کو بھی کامیاب بنانے کے لئے یہ ضروری ہے، جہاں کہیں ممکن ہو غلّہ کے تجربہ کار تھوک فروش بیوپاریوں کا تعاون حاصل کیا جائے جنھیں غلّہ کی تجارت کے متعلق وسیع معلومات اور

آسٹریلیا۔ جاپانی ہوائی جہازوں کی ایک ٹکڑی نے آسٹریلیا کی بندرگاہ ڈارون پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ پانچ جاپانی ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے۔

غیرملکی سرمایہ کو محفوظ رکھنے کی تدبیریں

چنگکنگ ۔ ۱۱ اگست، یہاں پر یہ اعلان کیا گیا ہے، کہ حکومت چین ایسے قواعد وضع کر رہی ہے جن کے ذریعہ اس غیرملکی سرمایہ کو محفوظ رکھنا مقصود ہے جو جنگ کے بعد چین کی ترقی کے لئے لگایا جائے گا تاکہ چین سے مراعات اور حقوق ترک کرنے کے باعث برطانیہ اور امریکہ میں جو اندیشے پیدا ہو گئے ہیں وہ دور ہو جائیں۔

دہلی کا قاصد آغاخاں محل میں

پونہ ۱۳ اگست ۔ ہمعصر "نواکال" کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ پونہ میں یہ خبر بڑے زور کیساتھ گشت کر رہی ہے کہ چند ۴۴

۴۴ دن ہوئے نئی دہلی سے ایک خاص قاصد آغاخاں محل میں جہاں مہاتما گاندھی نظربند ہیں آیا تھا اور وہ دو دن یہاں رہکر واپس نئی دہلی چلا گیا۔

قاہرہ ۔ ۱۷ اگست، سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کے بمباروں کے کل اٹلی میں ہوائی حملوں پر دن کے وقت حملوں میں ۴۳ محوری ہوائی جہاز برباد کردئے گئے۔

بنگال کے بیوپاریوں کا پُرزور احتجاج

کلکتہ ۔ ۱۴ اگست، نیشنل چیمبر آف کامرس انڈین چیمبر آف کامرس مسلم چیمبر آف کامرس اور مارواڑی چیمبر آف کامرس کی کمیٹیوں نے حکومت ہند کو ایک تار بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ حال ہی میں کلکتہ سے بہت بڑی تعداد میں چاول دکھنی افریقہ کو بھیجدیا گیا۔ یہ کمیٹیاں اس کے خلاف پُرزور احتجاج کرتی ہیں۔ خصوصاً ایسی حالت میں یہ کارروائی اور بھی زیادہ قابل اعتراض ہے کہ حکومت حال ہی میں ہندوستان کے کسی حصہ بھی چاول باہر بھیجنے کی ممانعت کر چکی ہے۔ یہ کمیٹیاں اس امر کو بھی انتہائی قابل اعتراض سمجھتی ہیں کہ ہندوستان سے اناج کے جہاز دکھنی افریقہ کو بھیجے گئے ہیں جہاں ہندوستانیوں کے ساتھ حقارت آمیز سلوک کیا گیا ہے اور ان کو بہت گرادیا گیا ہے اور ان پر اقتصادی پابندیاں عائد کردی گئی ہیں، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت اس ملک کی آبادی کو فاقہ کشی سے بچانے اور اس کا پیٹ بھرنے کے متعلق اپنی ذمہ داری سے کس قدر بے پرواہی کا اظہار کر رہی ہے۔

ان کمیٹیوں نے حکومت کی اس مسلسل پالیسی کے خلاف پُرزور احتجاج کیا ہے کہ وہ غیرملکی باشندوں کو جن میں ہندوستان کے مخالف بھی شامل ہیں کھانا دے رہی ہے۔ ان کمیٹیوں نے حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ وہ اس پالیسی کو ترک کردے جو مفاد ملک کے لئے انتہائی تباہ کن ہے۔

ان کمیٹیوں نے حکومت کی اس پالیسی کی بھی مذمت کی ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ اتنے زیادہ آدمی فاقہ کشی پر مجبور ہیں اور کھانا نہ ملنے کے باعث بہت سی موتیں ہو رہی ہیں: حکومت کے اس وعدے کے باوجود کہ غلہ کی برآمد جاری نہیں رہیگی ہندوستان سے غیر ممالک کو غلہ کی برآمد جاری ہے۔

سروجنی نیڈو کا بیان

حیدرآباد ۔ ۱۴ اگست، سروجنی نیڈو نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں اُنھوں نے کہا ہے کہ مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگریسی لیڈروں کی گرفتاری کے بعد کچھ کانگریسی کارکنوں میں غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ میں یہ واضح کردینا چاہتی ہوں کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی یا آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کانگریس کے کسی فرد واحد یا جماعت کو کوئی ایسا اختیار نہیں دیا ہے جس کے مطابق انھیں کانگریس کے نام سے اعلان شائع کرنے یا نئی پالیسی کا ارتقار کرنے کی اجازت دیگئی ہو۔ نہ ہی خفیہ سرگرمیوں کی اجازت دی گئی ہے جو کانگریس کے مسلمہ عقیدہ اور روایات کے قطعی خلاف ہیں۔ نہ ہی کانگریس کے کسی ممبر کو کانگریس کے آئین میں کوئی ترمیم کرنے یا اس کے فیصلوں میں تبدیلی کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

آخر میں سروجنی نیڈو نے اپیل کی ہے کہ ان کانگریسی لیڈروں کو جو جیلوں سے باہر ہیں عوام کی سیوا کرنی چاہئے۔ آپ نے ہندوستان میں کھانے کی چیزوں اور عوام کی مصیبت کو دور کرنے کے لئے خاص طور سے زور دیا ہے۔

اٹلی پر گولہ باری شروع ہوگئی
سسلی پر اتحادیوں کا مکمل قبضہ

لندن ۔ ۱۸ اگست، سسلی پر اب اتحادیوں کا مکمل قبضہ ہوگیا ہے وہاں سے محوری فوج یا تو بچکر بھاگ گئی یا پکڑی جا چکی ہے۔ اس وقت تک ایک لاکھ ۳۵ ہزار محوری سپاہی پکڑے جا چکے ہیں۔ سسلی پر قبضہ کے بعد اب اٹلی پر فوری حملہ ہونیوالا ہے اتحادی فوجیں اٹلی سے صرف تین میل دور رہگئی ہیں۔ سسلی میں محوریوں نے ۳۸ روز تک مقابلہ کیا۔ سسلی پر قبضہ سے بحر روم پر اتحادیوں کا مکمل تسلط ہو گیا ہے اور اب برطانیہ سے ہندوستان کو براہ راست جہاز آسکتے ہیں۔ گذشتہ رات اُتری افریقہ کے اتحادی فوجی ہیڈکوارٹر کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ سسلی کی لڑائی ختم ہو گئی ہے۔ منگل کی رات کے ایک اور اسپیشل کمیونک میں کہا گیا ہے کہ امریکی فوجوں نے آج علی الصباح میسنا پر قبضہ کرلیا ہے۔ اس شہر پر اٹلی کی سرزمین پر سے توپوں سے کچھ گولہ باری کی جا رہی ہے۔ روم ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ کٹانیا کے قریب اتحادیوں کا حملہ کرنے والا ایک بہت بڑا جنگی سمندری بیڑہ دیکھا گیا ہے اس بیڑے کے بجروں میں فوجیں بھری ہوئی تھیں۔ الجیرس ریڈیو نے میسنا پر امریکی فوج کے قبضہ کرنے کی خبر سُناتے ہوئے کہا گیا ہے کہ سسلی سے اٹلی کی سرزمین پر زبردست گولہ باری کی جا رہی ہے۔ محوری بھی اٹلی کی سرزمین سے میسنا پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ ابھی تک یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکا ہے کہ اتحادیوں نے میسنا پر قبضہ کرنے کے دوران میں کتنے محوری جنگی قیدی بنائے ہیں اور کتنا جنگی سامان ان کے ہاتھ لگا ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے ۱۲۰۰۰ حملے کئے اور ۱۲۵۰ ٹن وزن کے بم گرائے۔

نئی دہلی ۔ ۱۷ اگست ۔ ۱۶ اگست کو انگریزی ہوائی جہازوں نے برما میں مانگ ڈا اور بوتھی ڈانگ کے علاقوں میں جاپانی فوجوں اور بارکوں پر بمباری کی۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن سیمی

دستبرد نمبر ۱ ۱۹۰۶ء

صداقت

ہفتہ وار

قیمت

سالانہ صہ 5/-/-

ششماہی عہ 2/12/-

سہ ماہی صہ 1/8/-

فی پرچہ دو آنہ 2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 38 NO. 34

CAWNPORE. Saturday. 28 AUGUST 1943

کانپور شنبہ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۲۶ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۸ نمبر ۳۴

ادبیات

انجمن معیار ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۲۲ اگست سنہ ۱۹۴۳ء اتوار ۲ بجے دن میں جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب آثر کی کوٹھی واقع بازار رام نراین میں انجمن کا ماہواری مشاعرہ منعقد ہوا جس کی صدارت جناب تماشا شاہجہانپوری نے فرمائی انتخاب درج ذیل ہے:۔

مطلع خیال

جناب نواب آثر کانپوری۔ کچھ خوشی بھی ہے کچھ ملال بھی ہے
وصل میں ہجر کا خیال بھی ہے

جناب بزمی بلندشہری۔ یوں تو دلکش ترا جمال بھی ہے
اس پہ آرائشِ خیال بھی ہے

جناب رمز گنوری۔ ہجر میں زندگی محال بھی ہے
مانعِ مرگ اک خیال بھی ہے

جناب تماشا شاہجہانپوری۔ جستجو اُس کی کچھ محال بھی ہے
تنگ کچھ عالمِ خیال بھی ہے

جناب سلیم ناطقی۔ ہجر لذت کشِ وصال بھی ہے
یاد بھی ہے تری، خیال بھی ہے

جناب شاکر ناطقی۔ عشق بھی حسرتِ وصال بھی ہے
دل ہے اور مرکزِ خیال بھی ہے

جناب عزیز کانپوری۔ غش مرا حاملِ جمال بھی ہے
خواب میں شرکتِ خیال بھی ہے

جناب نواب قیصر کانپوری۔ تو بہ اتنی مری مجال بھی ہے
جو کہوں کچھ تمھیں خیال بھی ہے

سوال

جناب نواب آثر کانپوری۔ سُن تو لو بیٹھ کر گلہ میرا
یہ شکایت بھی ہے سوال بھی ہے

جناب بزمی بلندشہری۔ کب ہے تاخیر اس کے دینے میں
تجھ میں کچھ جراُت سوال بھی ہے

جناب رمز گنوری۔ سُن لیا ہے جو حال برق و کلیم
مرتعش جراُت سوال بھی ہے

جناب تماشا شاہجہانپوری۔ پہلے اتنی کہاں تھی خود داری
عشق اب مانعِ سوال بھی ہے

جناب سلیم ناطقی۔ جلوے بے تاب، مضطرب نظریں
درمیاں حشر کا سوال بھی ہے

جناب شاکر ناطقی۔ یہ طلسمِ خیال کیا کم تھا
سامنے صورتِ سوال بھی ہے

جناب عزیز کانپوری۔ تیری صورت سوال ہے تو کیا
تجھ میں کچھ ہمتِ سوال بھی ہے

جناب قیصر کانپوری۔ وصل پر غور کیا تامل کیا
اے یہ مشکل کوئی سوال بھی ہے

جناب ہاشمی ردولوی۔ گر نہ سمجھو تو خامشی بے سود
اور سمجھو تو کچھ سوال بھی ہے

حال

جناب نواب آثر کانپوری۔ دشمنوں پر فقط کرم کیسا
قابلِ رحم میرا حال بھی ہے

جناب بزمی بلندشہری۔ عہدِ ماضی کے تذکرے کب تک
قال میں تیرے ذکرِ حال بھی ہے

جناب رمز گنوری۔ غور سے دیکھئے صحیفۂ عشق
اس میں کچھ بیکسوں کا حال بھی ہے

جناب تماشا شاہجہانپوری۔ بندِ لب ہیں زباں ہے محوِ سکوت
رائگاں سعیِ عرضِ حال بھی ہے

جناب سلیم ناطقی۔ تو ہے پروردگارِ مستقبل
مجھ سے ماضی ہے مجھ سے حال بھی ہے

جناب شاکر ناطقی۔ داستاں مختصر تو ہے لیکن
آپ کے ساتھ میرا حال بھی ہے

جناب عزیز کانپوری۔ اُٹھ گئے وہ یہ کہہ کے بالیں سے
اب تو چہرہ ترا بحال بھی ہے

جناب نواب قیصر کانپوری۔ دیکھ لو خود مریض کو جا کر
پوچھتے کیا ہو کوئی حال بھی ہے

ملال

جناب نواب آثر کانپوری۔ قتل کر کے مجھے وہ پچھتائے
شرم بھی ہے انھیں ملال بھی ہے

جناب بزمی بلندشہری۔ کب ہے اک حال پر جہانِ عشق
ہے خوشی بھی یہاں ملال بھی ہے

جناب رمز گنوری۔ رُخ بھی اُن کا ہے میرے دل کی طرف
رمز مجھ سے انھیں ملال بھی ہے

جناب تماشا شاہجہانپوری۔ جس کو کہتے ہیں عشق کی دُنیا
بس وہی عالمِ ملال بھی ہے

جناب سلیم ناطقی۔ رُخ بھی بدلا ہے کچھ نگاہوں نے
کچھ نشاط آفریں ملال بھی ہے

جناب شاکر ناطقی۔ پھانس ہو تو نکال دے کوئی
کچھ خلش بھی ہے کچھ ملال بھی ہے

جناب عزیز کانپوری۔ اُس نے رُک رُک کے مجھ سے باتیں کیں
کچھ خوشی ہے تو کچھ ملال بھی ہے

دنیائے اسلام

تحریک اتحاد عرب کے عالمگیر آثار

اس مقالہ میں امریکی نامہ نگار جوزف جی ہیریسن نے اپنی شام و فلسطین کی تازہ سیاحت کے تاثرات مشرق وسطیٰ کی مختلف عرب اقوام کی طرف سے اتحاد عرب کے لئے اہم اقدامات اور برطانوی حکومت کی پالیسی کا بیان کیا ہے۔ مسٹر ہیریسن مشرق وسطیٰ میں متحدہ اقوام کی فوجوں کے ساتھ "کرسچین سائنس مانیٹر" کے نامہ نگار کی حیثیت سے مامور ہیں۔ ان کا یہ مقالہ "کرسچین سائنس مانیٹر" کو ۲۶ جون سنہ ۱۹۴۳ء کو بذریعہ بحری تار بھیجا گیا تھا۔

آج تیرہ سو سال بعد ایک دفعہ پھر تمام دنیائے عرب میں ایک زبردست تحریک کا جوش اور دلولہ نظر آرہا ہے یہ ایسی تحریک ہے جس کے راستہ میں وطنی اور قومی حدود حائل نہیں ہیں اور جو بدوؤں کے [illegible] ن کو بھی اتنی ہی اہمیت دے رہی ہے جتنی امراء کے محلوں کو ساتویں صدی عیسوی میں عربوں نے دنیا کو مذہبی مقصد سے متحد کرنے کی کوشش کی تھی آج وہ اپنے درمیان گوناگوں مقاصد سے اتحاد پیدا کر رہے ہیں جس میں مذہبی مقصد بھی شامل ہے۔

باوجود ان بے شمار اور سخت مشکلات کے جو اتحاد کے راستہ میں حائل ہیں یہ تحریک تیس کروڑ افراد پر اثر ڈال رہی ہے اس لئے اس کی دنیا کی اہم ترین تحریکوں میں سمجھنا چاہئے۔ پھر اس تحریک کی قوت اور اثر و نفوذ برابر بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

ایک نہایت ہی باخبر امریکی مشاہد نے جسے عرب ممالک میں رہ کر اس مسئلہ کے مطالعہ کا بہترین موقع حاصل ہے مجھ سے کہا تھا "اتحاد عرب کی تحریک کے دھارے کو نہروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے بند باندھ کر رد کا نہیں جا سکتا"۔

اگرچہ پوری فضا پر جنگ کی خبریں چھائی ہوئی ہیں لیکن غیر جانبدار اور متعلقہ دونوں سفارتی حلقوں کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ تازہ تحریکیں جو عربوں پر اثر ڈال رہی ہیں اس قدر اہمیت رکھتی ہیں کہ انھیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ وزیر اعظم ونسٹن چرچل اور وزیر خارجہ اینتھونی ایڈن نے جنگی کارروائیوں کی مصروفیت کے باوجود اتحاد عرب کے حامیوں کی ہمت افزائی کے لئے بیانات دیے ہیں۔ اس پر تمام دنیا کا اتفاق ہے کہ اگر پہلے نہیں تو جنگ ختم ہونے پر ضرور اتحاد عرب کا مسئلہ پوری شدت سے سامنے آئے گا۔

ممالک عرب کی صورت حال میں سب سے نمایاں تبدیلی شاید برطانیہ کے اس حامیانہ رویّہ سے پیدا ہو گی جو اکثر مشاہدوں کی رائے میں اتحاد عرب کی تحریک کو اس وقت حاصل ہے۔ متعدد قرائن بتاتے ہیں کہ برطانوی سفیروں کا خیال ہے کہ عرب ملکوں کے درمیان اتحاد کے مزید استحکام سے نہ صرف مشرق وسطیٰ کو استحکام حاصل ہو جائے گا بلکہ اس سے سلطنت برطانیہ کو بھی اس حیثیت سے فائدہ پہونچے گا کہ سلطنت کے رسل و رسائل کے راستے محفوظ ہو جائیں گے۔

یہ بھی تسلیم کیا جا رہا ہے کہ جب ایک دفعہ عربوں کی قوت خرید بڑھ جائے گی تو برطانوی مال کے لئے عرب بازار بہت وسیع ہو گا۔ اس کے علاوہ بہت سے انتہائی محتاط مشاہدوں کا خیال ہے کہ اتحاد عرب کی تحریک کو رد کا نہیں جا سکتا اور اسکی مخالفت سفارتی نقطہ نظر سے غیر دانشمندانہ ہو گی۔

یہ پیشین گوئی کرنا ناممکن ہے کہ متحدہ عرب یا وفاق عرب یا عرب ملکوں کے سیاسی اتحاد کی کیا صورت ہو گی خود عرب لیڈر بھی اس مسئلہ پر متفق نہیں ہیں لیکن جس نے اس مسئلہ کا ذرا بھی مطالعہ کیا ہے اس کے لئے یہ بالکل ظاہر ہے کہ جس پختہ یقینی اور حقیقی دلچسپی کے ساتھ متعدد عرب لیڈر اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں اس سے ضرور بالضرور کسی نہ کسی طرح کے عملی نتائج برآمد ہوں گے۔

جناب نواب قیصر کانپوری۔ بے سبب وہ خفا نہ ہوں کیونکر
اک یہی صورتِ ملال بھی ہے

جناب ہاشمی ردولوی۔ کہہ گیا رَو میں حال دل اُن سے
کیوں کہا اس کا اب ملال بھی ہے

پامال

جناب نواب آثر کانپوری۔ ہے آثر کی لحد یہی شاید
جو شکستہ بھی پامال بھی ہے

جناب بزمی بلندشہری۔ زیبِ گلشن تھی جس کی رعنائی
گل وہی آج پامال بھی ہے

جناب رمز گنوری۔ رفعتیں اُس کی خاک پر صدقے
جو محبت میں پامال بھی ہے

جناب تماشا شاہجہانپوری۔ اب ہے کیوں اتنا اہتمامِ خرام
دل کی دنیا تو پامال بھی ہے

جناب سلیم ناطقی۔ تربیت یافتہ چمن کے لئے
سبزہ خود رَو ہے پامال بھی ہے

جناب شاکر ناطقی۔ سانس کے آنے جانے سے اپنی
زیست و برباد و پامال بھی ہے

جناب نواب قیصر کانپوری۔ اس زمیں میں غزل ہو کیا قیصر
تنگ بھی ہے یہ پامال بھی ہے

(باقی بر صفحہ ۵ کالم ۳ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زباں پہ بھی وہی جو ہر ہے جو دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۲۸؍اگست سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۴

چرچل روزویلٹ اعلان

کو ئبک میں حکومت کناڈا کے زیر اہتمام مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روزویلٹ کے درمیان جو برطانی امریکن کانفرنس ۱۱ اگست کو شروع ہوئی تھی وہ تقریباً دو ہفتوں تک غور و خوض کے بعد ختم ہوگئی اور اس کے اختتام پر مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روزویلٹ نے اپنا مشترک بیان بھی شائع کر دیا۔ یہ کانفرنس جس قدر طویل تھی اتنا ہی مختصر بیان اس کے سلسلہ میں دیا گیا ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ ماہ مئی سے جبکہ واشنگٹن میں اسی طرح کی ایک کانفرنس ہوئی تھی اب تک کے تمام واقعات پر اور اس عالمگیر جنگ کے تمام محاذوں کی حالت پر پریسیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل نے نگاہ ڈالی ہے ظاہر ہے کہ یہ کوئی خاص طور پر کہنے کی بات نہ تھی۔ دنیا کو ابتدا ہی میں بتلا دیا گیا تھا کہ یہ کانفرنس تمام جنگی حالات پر غور کرنے اور آیندہ کیلئے لڑائی کو کامیابی کے ساتھ چلانے کی اسکیمیں مرتب کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی لیکن جہاں تک آئندہ واقعات کا تعلق ہے اس اعلان میں ایک خصوصیت موجود ہے اور اس میں ایک ایسی بات صاف طور پر کہی گئی ہے جو اب تک واضح نہیں کی گئی تھی۔ وہ یہ ہے کہ مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روزویلٹ نے اب پوری توجہ کے ساتھ مشرق کی طرف دیکھا ہے اور یہ بتلا دیا ہے کہ اس کانفرنس کے جنگی مباحثوں کا تعلق زیادہ تر اس مسئلہ سے تھا کہ جاپان کے خلاف لڑائی کو پوری طاقت سے چلایا جائے اور چین کو موثر امداد دی جائے۔

سب کو معلوم ہے کہ اب سے کچھ دنوں پہلے مسٹر چرچل کی اس پالیسی پر نکتہ چینی کی گئی تھی کہ اُنھوں نے جرمنی کا پہلا دشمن اور جاپان کو دوسرا دشمن خیال کیا تھا اور بعض موقع پر اس ارادے کا اظہار بھی کیا تھا کہ یوروپ میں پہلے ہٹلر کو شکست دینے کے بعد مشرق بعید کی طرف پوری توجہ کی جائے گی اور جاپان پر پُر زور دھاوا کر دیا جائے گا۔ لیکن مشرقی قوموں اور خصوصاً مارشل چیانگ کائی شیک اور میڈم چیانگ نے اس حکمت جنگ کو پسند نہیں کیا تھا اور بار بار مغربی جمہوریتوں کو یہ انتباہ دیا تھا کہ اُنھیں جاپان کو دم لینے اور اپنی طاقت کو منظم کرنے کا موقع نہیں دینا چاہئے۔ ان لوگوں کے خیال میں مشرق کا جاپانی خطرہ مغرب کے جرمن خطرہ سے ہرگز کم نہ تھا۔ غالباً اب مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روزویلٹ نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے اور چونکہ مغربی جنگ میں اتحادیوں کو خاطر خواہ کامیابیاں حاصل ہونے لگی ہیں اس لئے اب یہ موقع بھی ہاتھ آگیا ہے کہ جاپان کے خلاف زیادہ توجہ اور کامل سرگرمی کے ساتھ جنگ چلائی جائے۔ چین کو مزید موثر امداد دینے کا فیصلہ بھی اسی حکمت جنگ سے تعلق رکھتا ہے یعنی چین کو جس قدر زیادہ امداد دی جائے گی اسی قدر چینی مدافعت اور چینی جارحانہ حملے طاقتور ہو جائیں گے اور جاپان کو پسپا ہونا پڑیگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس برطانی امریکن کانفرنس کے فیصلہ کا خیر مقدم چین میں کیا جائے گا۔ خود اس اعلان میں بھی کہد یا گیا ہے کہ کانفرنس کے مباحثوں میں مارشل چیانگ کائی شیک کے نمایندے مسٹر ٹی، وی سونگ بھی شریک تھے۔ ہمارے خیال میں ان کی شرکت چین کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے۔

چرچل روزویلٹ اعلان میں ایک اشارہ یہ بھی پایا جاتا ہے کہ اس سال کے اختتام سے پہلے برطانیہ، امریکہ اور روس کے درمیان تین طاقتوں والی "کانفرنس" بلائی جاسکتی ہے۔ دنیا کے تمام سمجھدار حلقوں میں یہ خیال کیا جارہا ہے کہ ایک ایسی کانفرنس جلد ہونی چاہئے جس میں روس بھی شریک ہو۔ چرچل روزویلٹ مشوروں سے ایم اسٹالن کی علحدگی کسی صورت میں بھی مناسب نہیں ہے۔ یوروپ میں ہٹلر پر فتح حاصل کرنا اور پھر یورپ کی نئی تعمیر میں ہاتھ بٹانا اور تمام کاموں میں مخلصانہ اتحاد عمل پیش کرنا ان تینوں بڑے حلیفوں کا فرض ہے۔ ان چند باتوں کے علاوہ جو سب سے زیادہ اہم بات اس بیان میں کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ "جنگی کارروائیوں کے تحت میں یا اُن سے پیدا ہونے والے جو سیاسی مسائل تھے اُن پر بھی اتفاق رائے حاصل کر لیا گیا ہے" سچ پوچھئے تو یہ ایک ایسا اشارہ ہے جس کے معنی بہت کچھ بھی ہو سکتے ہیں اور کچھ بھی نہیں ہو سکتے۔ "بہت کچھ" ہونے کی صورت یہ ہے کہ جنگی کارروائیوں کی تہ میں اس وقت بڑے بڑے سیاسی مسائل پوشیدہ ہیں جن کے متعلق فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ اور کچھ بھی نہ ہونے کی صورت یہ ہے کہ ممکن ہے چند اوپری باتوں پر سمجھوتہ کر لیا گیا ہو اور زیادہ اہم باتوں کو مزید غور و بحث اور تبادلۂ خیال کے لئے رکھ چھوڑا گیا ہو۔ بہر حال اس کانفرنس کی ابتدا میں کہا گیا تھا کہ پریسیڈنٹ روزویلٹ ہندوستان کی صورت حال کی طرف بھی متوجہ ہونے والے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا جنگی کارروائیوں کے سیاسی مسائل میں ہندوستان کا مسئلہ بھی شریک تھا یا نہیں؟ کانفرنس میں اتنا تو ضرور سمجھ لیا گیا ہوگا کہ مشرق میں جاپان کے خلاف زبردست مورچہ لگانے کی تجویز کو ہندوستان سے کیسا گہرا تعلق ہے اور ہندوستان چاہتا ہے کہ جلد از جلد اپنی اندرونی صورتِ حال سے مطمئن ہو کر اس اتحادی مورچہ کو کامیاب بنانے کیلئے اور آزادی و جمہوریت کے کاز کے لئے اپنی پوری طاقت اور تمام ذرائع جلد از جلد کام میں لائے۔

طریقۂ تعلیم کی خرابیاں

ہندوستان میں جو طریقۂ تعلیم رائج ہے اس کی خرابیاں بار بار پیش کی جا چکی ہیں اور ان خرابیوں کی اصلاح کا مطالبہ بھی آئے دن ہوتا رہا ہے لیکن ڈاکٹر ارنڈیل نے سوال و جواب کی صورت میں ایک نئے ڈھنگ سے موجودہ تعلیمی نقائص کو پیش کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ "سب سے زیادہ اہم جو حقیقت ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان کی جدید تعلیم کوئی تعلیم ہی نہیں ہے" اور اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل سوال و جواب پیش کرتے ہیں:

(۱) کیا ہندوستانی طلبار کو حب الوطنی کی تعلیم دی جاتی ہے؟ یقیناً نہیں۔

(۲) کیا ان کو خدمت میں سرگرمی سے کام لینے کی تعلیم دی جاتی ہے؟ یقیناً نہیں۔

(۳) کیا انھیں اچھے ہندوستانی طور طریقوں کی تعلیم دی جاتی ہے؟ یقیناً نہیں۔

(۴) کیا انھیں جوہر شرافت پیدا کرنے والے اور ترقی دینے والے فنون کی تعلیم دیجاتی ہے؟ یقیناً نہیں۔

(۵) کیا انھیں کردار ساز دستکاری کی تعلیم دی جاتی ہے؟ بہت ہی کم۔

(۶) کیا انھیں خود اعتمادی کی تعلیم دیجاتی ہے؟ نہیں۔

(۷) کیا انھیں تہذیب اور کلچر کی تعلیم دیجاتی ہے؟ بالکل نہیں۔

(۸) کیا انھیں ہمدردی اور برادرانہ جذبات کی تعلیم دی جاتی ہے؟ نہیں۔

(۹) کیا انھیں بلند مقاصد کے لئے سرگرم رہنے کی تعلیم دی جاتی ہے؟ یقیناً نہیں۔

(۱۰) کیا انھیں صحت و تندرستی کی زندگی بسر کرنے اور فاضل وقت کو باقاعدہ استعمال کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے؟ نہیں۔

(۱۱) کیا انھیں اچھی چیزوں کے سمجھنے اور ان کو اپنے دماغ، دل اور ہاتھوں سے پیدا کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے؟ نہیں۔

(۱۲) کیا اُنھیں معقول اور ستھرا ذریعۂ معاش حاصل کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے؟ ۹۹ فی صدی نہیں۔

(۱۳) کیا ان کو اچھے کردار، قابلیت اور سادہ زندگی کی تعلیم دی جاتی ہے؟ نہیں۔

(۱۴) کیا انھیں واقعی کچھ بھی تعلیم دیجاتی ہے؟ نہیں۔

اُوپر کے چودہ سوال و جواب سے صاف ظاہر ہے کہ تعلیم کے متعلق جتنے ضروری نکتے ہیں سب کا جواب نفی میں موجود ہے اس لئے ڈاکٹر ارنڈیل کہتے ہیں اور بجا کہتے ہیں کہ کالجوں اور اسکولوں کی یہ وہ پیداوار ہے جن کو کسی چیز کی تعلیم ہی نہیں دی جاتی، بہتر ہے کہ اس خیال کو ان الفاظ میں بیان کیا جائے کہ جتنی چیزوں کی ضرورت حقیقی اور سب سے زیادہ ہے ان کی کوئی تعلیم ہندوستانی طلبار کو نہیں دی جاتی؟ پھر ایسی تعلیم سے کیا فائدہ۔ ا ور اتنی تعداد میں یونیورسٹیاں اور کالج اور اسکول کس مرض کا علاج ہیں؟ ہندوستان کے مسئلہ تعلیم پر کمیشنوں اور کمیٹیوں کی کوئی کمی نہیں رہی ہے لیکن افسوس ہے کہ وقت کا یہ اہم ترین مسئلہ اب بھی جُوں کا تُوں ہے!

بیسویں صدی کے باباکبیر

یہ خبر دلچسپی کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اس ہفتہ کٹک (اُڑیسہ) کے ایک مشہور ڈاکٹر مان گوبند ساہو نے جو ہندو مسلمانوں میں یکساں ہر دلعزیز تھے داعی اجل کو لبیک کہا۔ وفات کی خبر سُنکر اُن کے مکان کیسامنے ہندو مسلمانوں کا غیر معمولی ہجوم ہوگیا۔ مسلمانوں کا بیان تھا کہ متوفی ڈاکٹر صاحب چونکہ مسلمان تھے اس لئے اُنھیں اسلامی طریق پر دفن کیا جائے اور ہندو پبلک اُنھیں بدستور ہندو سمجھے اور اُنکی لاش کو جلانے پر مصر تھی۔ معاملہ کے طول کھینچنے پر جماعتی فساد کا اندیشہ ہوگیا اور مقامی حکام پولیس کو لیکر موقع پر پہونچ گئے بالآخر کافی رد و قدح کے بعد طے ہوا کہ متوفی ڈاکٹر مان گوبند ساہو کے مسئلہ تدفین کو کٹک کے مسلمان سب ڈویژنل آفیسر خان بہادر مصاحب علی خاں اور میونسپل بورڈ کے ہندو چیرمین پنڈت ہوتی لال تکو کے سپرد کر دیا جائے چنانچہ دونوں افسروں کی نگرانی میں متوفی ڈاکٹر کا جنازہ بہت دھوم سے اُٹھا۔ ہندو "رام نام ستیہ ہے" کے نعرے بلند کر رہے تھے اور مسلمان "اللہ اکبر" کے۔ مرگھٹ اور قبرستان کے بیچ میں لاش جلائی گئی اور بیسویں صدی کے اس باباکبیر کا خاکستر بغرض تدفین مسلمانوں کے سپرد کر دیا گیا۔

ڈاکٹر مان گوبند ساہو ہندو تھے یا مسلمان ہمیں اس سے واسطہ نہیں۔ لیکن موجودہ زمانہ میں جبکہ ہر طرف ہندو مسلم اختلافات کا شور برپا ہے متوفی ڈاکٹر کا ع "بامسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام" کے شیوہ پر سختی سے کاربند رہنا اور ساری زندگی اس طرح گزار دینا کہ ہندو مسلمان دونوں انھیں اپنی ہی جماعت کا فرد سمجھیں یقیناً قابل ستایش ہے۔

ہندوستانیوں کی غلامانہ ذہنیت

گزشتہ ہفتہ مصر کے جامع ازہر کا ایک مختصر وفد ہندوستان کے مختلف شہروں کی سیاحت کرتا ہوا حیدرآباد دکن پہنچا تھا۔ وہاں اس کے صدر پروفیسر اعظمی نے ایک پریس کے نمایندے سے دوران ملاقات میں کہا کہ:-

"میں اپنے مصری دوستوں کے ساتھ جب ٹرین میں سفر کر رہا تھا تو راستہ میں ایک ہندوستانی دوست سے ملاقات ہوگئی۔ جب وہ مجھ سے انگریزی میں گفتگو کرنے لگے تو میرے مصری دوستوں کو بہت حیرت ہوئی اور اُنھوں نے کہا کہ شاید ہندوستانیوں کی اپنی کوئی قومی زبان نہیں ہے۔ ہمارے مصر کے کالجوں میں غیر ملکی زبانیں پڑھائی جاتی ہیں لیکن ذریعہ تعلیم عربی ہے مصر کے تعلیمیافتہ باشندے عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں گفتگو کرنا اپنی شان اور قومی خودداری کے منافی سمجھتے ہیں"

کاش مصری پروفیسر کی زبان سے نکلے ہوئے یہ الفاظ تیر بن کر ہمارے تعلیمیافتہ بھائیوں کے کلیجوں کے پار ہو جائیں۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

۲۵؍اگست کو کانپور میونسپلبورڈ کا ایک جلسہ بصدارت مسٹر وِشو ناتھ بھرتیہ منعقد ہوا۔

مسٹر ایچ۔ ڈبلیو۔ مارگن نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ واٹر ورکس کمیٹی اور ان کے ذاتی تعاون کے باوجود واٹر سپلائی کا موجودہ انتظام ناکامیاب ثابت ہوا ہے اور اس سے ان کو بہت نااُمیدی ہے، پبلک کے نمائندہ کی حیثیت سے وہ واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ اور چیف میکینکل انجنیر کو ضروری کمیکل اور کلورین جو کہ بالکل نایاب ہوگئے ہیں مہیا کرنے میں ہر طرح کی امداد دینے کے لئے تیار ہیں۔

مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ نے مسٹر مارگن کی تائید کی اور کہا کہ بورڈ کا یہ فرض ہے کہ وہ پبلک کو اس بات کی اطلاع کر دے کہ بورڈ نے حال ہی میں شہر کے واٹر ورکس کی دوبارہ تنظیم اور اسے بہتر بنانے کے لئے کئی لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے لیکن اس وقت واٹر سپلائی کے معاملہ میں اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ واٹر ورکس کا پورا انتظام یو۔پی گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ پبلک کے بہت تھوڑے آدمی واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کی رائے کے مطابق پینے کا پانی گرم کر کے استعمال کر سکتے ہیں اور گورنمنٹ سے اس معاملہ پر غور کرنے کی درخواست کی۔

مسٹر دیو ندر سروپ نے تجویز کیا کہ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ مسٹر مارگن اور واٹر ورکس کمیٹی نے واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ پورے طرح تعاون کرنے اور ہر طرح سے امداد دینے کی کوشش کی لیکن پھر بھی اس سے فائدہ نہیں اُٹھایا گیا اس لئے بورڈ یو۔پی۔ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ واٹر ورکس کے افسران کو اس بات کی ہدایت کرے کہ وہ مسٹر مارگن اور واٹر ورکس کمیٹی کے ساتھ مل کر کام کریں۔

مسٹر مہیشوری پرشاد نگم نے تجویز کیا کہ اگر یو۔پی گورنمنٹ یہ محسوس کرتی ہو کہ واٹر ورکس کو بہتر نہیں بنایا جاسکتا تو اس کا انتظام بدستور سابق میونسپل بورڈ کے حوالہ کر دیا جائے۔

اس کے بعد بورڈ نے مسٹر دیو ندر سروپ اور مسٹر نگم کے رزولیوشن پاس کئے۔

بورڈ نے کانپور شوگر مرچنٹس ایسوسی ایشن کے مسٹر کے۔ بی۔ دکشت اور مسٹر آر۔ سی۔ راجہ کے انتقال پر ماتمی رزولیوشن پاس کئے۔

پانی اُبال کر استعمال کیجئے

سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس پبلک کو مطلع کرتے ہیں کہ:-

چونکہ ریلوے کے آمد و رفت کی دقتوں کیوجہ سے "کلورین" (جس سے پانی صاف کیا جاتا ہے) دستیاب نہیں ہو رہا ہے اس لئے پانی کا اُبال کر پینا نہایت ضروری ہے۔ اور کلورین کے منگوانے یا اس کے بدلے میں دوسری چیز استعمال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جیسی ہی کامیابی ہوگی پبلک کو فوراً اطلاع دیجاوے گی اس تکلیف دہی کے لئے سپرنٹنڈنٹ صاحب پبلک سے معذرت خواہ ہیں۔

۴۶ ہزار کے کرنسی نوٹ غائب

۲۰؍اگست کو ریزرو بنک آف انڈیا کے کرنسی نوٹ ۱۳۔ اپ اکسپریس سے کانپور سے اٹاوہ بھیجے گئے ہیں راستہ میں ۴۶ ہزار روپیہ کے نوٹ غائب ہوگئے اس کا پتہ اس وقت چلا جبکہ نوٹوں والے لکڑی کے صندوق اٹاوہ میں ٹرین سے اُتارے گئے۔

اس سلسلہ میں اس وقت تک آٹھ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں جن کے پاس سے ۱۱ ہزار روپیہ کے کرنسی نوٹ برآمد ہوئے ہیں۔

مسٹر باگلا کو صدمہ

۲۶؍اگست کو رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا چیرمین میونسپلبورڈ کی والدہ کا ایک مختصر علالت کے بعد انتقال ہوگیا آنجہانیہ کے اعزاز میں کانپور کے تمام بازار، میونسپل کے دفاتر اور اسکول اور یو۔پی چیمبر آف کامرس کا دفتر بند رہا۔

ہم کو اس صدمہ میں رائے بہادر صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آنجہانیہ کی روح کو شانتی عطا فرمائے۔

ہندوستان کمرشیل بنک کا افتتاح

ہندوستان کمرشیل بنک لمیٹڈ (مارواڑی لائبریری بلڈنگ) کا افتتاح ۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء کو ہوگا اور اُسی دن سے باقاعدہ کاروبار شروع ہو جائے گا اور ۵ ½ بجے شام کو بنک کی طرف سے معززین شہر کو ایک پُر تکلف ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

شکر کی فروخت

۱۵؍اگست سے شکر کی فروخت کا انتظام شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن کے ہاتھ سے نکل کر مقامی حکام کے ہاتھ میں آگیا ہے اور تقریباً دو سو دوکانوں کے بجائے اب تقریباً ایک سو دوکانیں کر دی گئی ہیں اور ان ایک سو دوکانداروں کو سابقہ دو سو دوکانداروں میں سے منتخب کیا گیا ہے لیکن شکر کی مقدار فروخت میں کمی نہیں کی گئی ہے بلکہ اُتنی ہی مقدار رکھی گئی ہے اور اب ہر ایک دوکاندار بجائے آدھی بوری شکر کے پوری بوری شکر کی فروخت کرتا ہے۔

مسٹر بھرت نراین ڈسٹرکٹ شوگر سپلائی آفیسر بذات خود ان دوکانوں کا معائنہ وقتاً فوقتاً کرتے ہیں تاکہ شکر کی فروخت ٹھیک طور پر ہو سکے اور پبلک کو تکلیف نہ ہونے پائے۔

لیکن اگر اس کے باوجود پبلک کو تکلیف ہو تو اس کی اطلاع حلقہ کے سی۔ ڈی۔ ایم کو کرنا چاہئے اور اگر وہاں شنوائی نہ ہو تو براہ راست مسٹر بھرت نراین ڈسٹرکٹ شوگر سپلائی آفیسر کو کرنا چاہیئے تاکہ آپ اس تکلیف کی روک تھام کر سکیں۔

میجسٹک سینما کا نیا انتظام

مسرس جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی کی طرف سے مسٹر گوری شنکر مہر وترا نے سال گزشتہ لاٹوش روڈ میں ناولٹی ٹاکیز کا افتتاح کیا تھا۔

۱۴؍اگست کو مال روڈ میں ایک دوسرا ٹاکی ہاؤس یعنی جگت ٹاکیز کا افتتاح کیا گیا۔

اب میجسٹک سینما کے مالک مسٹر دولی چند گپتا نے مسرس جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی نے شرکت کر لی ہے اور ۲۷؍اگست سے میجسٹک سینما کے کل انتظامات جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی کی زیر نگرانی آگئے ہیں۔

ایک سال کے اندر تین ٹاکیز ہاؤس کا جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی کی ملکیت اور انتظام میں آجانے کے لئے مسٹر گوری شنکر مہر وترا جنرل منیجر ناولٹی ٹاکیز، جگت ٹاکیز اور میجسٹک سینما مبارکباد کے مستحق ہیں۔

شبدِ گل

حامد "سوشل ولفیر" بمبئی نے مذاحیہ انداز میں ہندوستان
کے غذا پر بحث کا ایک دلچسپ خاکہ پیش کیا ہے، ہم
اخبار کے خیال سے اس کے چیدہ چیدہ فقروں کا ترجمہ
ذیل میں درج کرتے ہیں۔ سب سے پہلے وہ کہتا ہے کہ یہ
خیال بالکل غلط ہے کہ غذا کا مسئلہ صرف بھوکوں کا مسئلہ
ہے کیونکہ پیٹ بھرے لوگ بھی اس پر بحث کر لیتے ہیں
بہرحال مندرجہ ذیل سوال و جواب ملاحظہ فرمائیے۔

صدر:۔ اب میں "وزیر غذا" سے مطالبہ کرتا ہوں
کہ ملک کی غذائی صورتِ حال یعنی باورچی خانوں کے خالی
برتنوں اور عوام کے معدوں اور آنتوں کی حالت پیش
کریں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ ایک جمہوری ملک میں فاقہ
کشی کی بھی پوری آزادی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔

وزیر غذا:۔ آنریبل ممبران کو معلوم ہے کہ ملک
کی غذائی مشکلات ٹرانسپورٹ کی موجودہ مشکلات سے
پیدا ہو گئی ہیں۔ ہندوستان کی ریل گاڑیاں اور باہر
کے جہاز غذائی سامان لیجانے سے انکار کرتے ہیں اور
جب ان پر غذائی سامان لاد دیا جاتا ہے تو انجن خفا
ہو جاتا ہے اور چلنے سے انکار کر دیتا ہے، انجنوں کی
حرکت بہت خراب ہے اس لئے مناسب یہ ہے کہ
ان کو دہلی کے لال قلعہ کے زمین دوز تہ خانوں میں
رکھ کر ان سے سوالات کئے جائیں لیکن ہم مطمئن ہیں
کہ اگرچہ ملک میں فاقہ کشی پھیل رہی ہے تاہم ہمارے
لئے جو کچھ ممکن تھا یا ناممکن تھا اس میں ہم نے کوئی کمی
نہیں کی اگر ہماری "زیادہ غذا پیدا کرو" کی اسکیم
سے زیادہ اناج کی بجائے ایگزیکٹو کونسل کے زیادہ
ممبر پیدا ہو جائیں تو اس کو ہم کیا کریں!

ایک ممبر:۔ میں پوچھتا ہوں کہ عوام کو
غذا سپلائی کرنے اور کھانا دینے کی ذمہ داری
کس پر عائد ہوتی ہے؟

وزیر غذا:۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ ذمہ داری
انسان کے جسمانی نظام میں اس کی قوتِ ہاضمہ پر
عائد ہوتی ہے!

سوال:۔ آنریبل وزیر غذا کی ذمہ داری
کس حد تک ہے؟

وزیر غذا:۔ وزیروں کی ذمہ داری صرف
دستخطوں تک ہوتی ہے وہ خود اچھا کھانا کھانے کا بھی
ذمہ دار ہے اور اپنے ذاتی قرضوں کا بھی ذمہ دار ہے۔

سوال:۔ لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ
وزیروں کی جواب دہی کس کے روبرو ہوتی ہے؟

وزیر غذا:۔ دفتر میں اپنے سکریٹری اور
گھر پر اپنی بیوی کے روبرو۔

سوال:۔ کیا حکومت نے اس امر پر غور کیا
ہے کہ اب چونکہ گھاس بھی کھائی جانے لگی ہے اسلئے
گھاس کے ختم ہو جانے پر کیا صورتِ حال پیدا ہوگی؟
کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ریت اور مٹی کی غذائی اہمیت
اور ان میں وٹامنوں کی موجودگی دریافت کرنے کے
لئے کسی "ماہر" کو درآمد کیا جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ:۔ آج کل جہازوں
اور ریل گاڑیوں میں جگہ نہیں ہے اس لئے کسی ماہر
کا بلانا ممکن نہیں۔

سوال:۔ کیا حکومت کو یہ معلوم ہے کہ ✻

ادبِ لطیف

پیتم

از محترمہ کُسُم لتا صاحبہ بی۔ اے

میرے پیتم کے ہونٹوں سے
کلیاں مُسکرانا سیکھتی ہیں،
میرے پیتم کی میٹھی بولی سے
امرت کے سوتے پھوٹتے ہیں،
میرے پیتم کی مدبھری آنکھوں سے پریم کی
شراب چھلکتی ہے۔
جسے پی کر میں ساری دنیا سے بے خبر ہو جاتی
ہوں سکھی!
میرے پیتم کے ہونٹوں سے کلیاں مُسکرانا
سیکھتی ہیں۔

---

۴ انعام سے محروم ہو جاؤ گے" یہ کہہ کر وہ چلنے لگا،
مگر مشتاق نے اس کا دامن پکڑ لیا اور کہا "بھائی حمید
یہاں آؤ، میں نے تمہارے ساتھ سبھی لڑکوں سے
زیادہ بدتمیزی کی ہے میں بہت شرمندہ ہوں۔ خدا
کے لئے معاف کر دو مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم ایسے
اچھے ساتھی ہو۔

حمید کو اس دن تین انعام ملے۔

✻ کلکتہ میں فاقہ سے مرے ہوئے لوگوں کی لاشیں
گلی کوچوں میں پائی جاتی ہیں؟

وزیر داخلہ:۔ "پراونشیل آٹونومی"
کے تحت میں اس مسئلہ کا تعلق براہ راست کلکتہ
میونسپلٹی کے بھنگیوں سے ہے،

سوال:۔ کیا حکومت اِن ہندوستانی
ریاستوں کو کھانا دے سکتی ہے جہاں غذائی پیداوار
کم ہوتی ہے؟

وزیر داخلہ:۔ ایک دوسرے کو کھانا
کھلانے کی شرط ہمارے معاہدوں میں داخل نہیں
ہے، حکومت بالادست کا کام صرف اتنا ہے کہ
وہ "بالادست" رہے اور ہمیشہ اپنی بالادستی کو
قائم رکھے۔

---

۴۶ الغرض یہ حالات تھے جنھیں آج تعلیم یافتہ وہ
حضرات جو مغربیت کے حامی تو ہیں لیکن اس سے اچھی
طرح آشنا نہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں وہ یہ نہیں
دیکھتے کہ اس تمدن نے جس کے وہ علمبردار ہیں روح
انسانی اور اخلاق کو کس درجہ تباہ کر دیا ہے۔

حالانکہ صحیح طریقہ علاج یہ ہے کہ اس بدی کا ہی
خاتمہ کر دیا جائے اور اس تمدن کا ہی استیصال ہو جائے
کیونکہ اس کا مقصد انسانوں کو حیوانوں میں تبدیل کرنا ہے۔

گورنر یو۔پی کا تازہ اعلان

لکھنؤ۔ ۲۴ اگست، گورنر یو۔پی نے سرکاری
گزٹ میں ایک اعلان کے ذریعہ حکم دیا ہے کہ سیونگ بنک
کے تین ہزار روپیہ سے ۵ ہزار روپیہ کے کھاتوں کے لئے
قانون وراثت کے ماتحت سرٹیفکٹ حاصل کرنے ۴۶

عالمِ نسواں

خاتونِ مشرق کے لئے مشرقی اخلاق کی ضرورت!

موجودہ زمانہ میں دنیا سکون و اطمینان سے محروم
ہو چکی ہے۔ سکون و اطمینان کی بجائے سینوں میں
ایک اضطراب برپا رہتا ہے۔ جب ہم تہذیب مغرب
سے آشنا ہوئے تو بعض اچھی باتوں کے ساتھ یہ لعنت
بھی ہم میں چلی آئی۔ معاشرتی اخلاق بڑھتے گئے، ہماری
طرز معاشرت مغربی معاشرت کے ہم آہنگ ہو گئی۔
لیکن اس کے مقابلہ میں آمدنیاں قلیل ہیں۔ مغربی
تمدن کی آمد سے پیشتر ہماری معاشرت اور خصوصاً
معاشرت کے اس کی جو صنف نازک سے متعلق ہے
کیا حالت تھی؟ تمام خاندان میں ایک شخص یعنی
خاندان کا سب سے بڑا فرد کماتا تھا بچوں کی پرورش
کرتا تھا اور اس کی آمدنی اس قدر ہوتی تھی کہ بچے
فراغت سے تعلیم حاصل کر سکیں اور ایام طفلی میں علمی
استعداد اور قابلیت کے علاوہ اخلاق حسنہ کی دولت
سے بھی مالا مال ہو جائیں۔ علمی استعداد اور قابلیت
اگر ایک طرف وہ معلم سے اکتساب کرتا تھا تو دوسری
طرف ایک اور معلم بھی تھا جو اگرچہ اسے کتابی درس تو
نہ دیتا تھا لیکن اس کی روزمرہ زندگی کا ہر امر ایک
درس اخلاق ہوتا۔ وہ گھر کی خاتون تھی۔ اس وقت
اس کے اہم ترین فرائض یہ تھے کہ گھر کا انصرام ایک
کامیاب والی ملک کی طرح کرے اور خانہ داری کو نگاہ
میں رکھے۔ اپنے خاوند، بھائیوں، بیٹوں کی راحت
و آرام کا خیال رکھے۔ اور گھر کی فضا کو ایسی سکون پرور
بنا دے کہ مرد جب دنیا کی کشمکشوں سے فارغ ہو کر شام
کو گھر آئیں تو اس میں ایک سکون اور راحت میسر ہو۔

اور بچوں کی پرورش اس طریقہ پر کیجائے کہ وہ
بڑے ہو کر انسانیت کے لئے مفید ثابت ہو سکیں اسکے
علاوہ گھر کے دیگر کام بھی ہوتے تھے مثلاً سینا پرونا وغیرہ۔
اس کے فوائد کے بھی دو پہلو تھے ایک تو یہ کہ یہ کام بجائے
خود مفید ہے کپڑا آیا اور گھر کی عورتوں نے کسی فرصت
کے وقت جب بچے تعلیم میں مصروف ہوتے اور مرد
کاروبار زندگی میں، کپڑے بیونتے اور سی پرو کر رکھ دئے۔
ان کا دوسرا فائدہ کہیں اس سے زیادہ اہم تھا۔
محلے کی دس پانچ عورتیں ایک جگہ جمع ہوتیں کسی
صحن یا نیم کے کسی درخت کے نیچے بیٹھتیں اور اپنا اپنا کام
کر رہی ہیں اور دیگر امور تمدن پر بھی ہلکی ہلکی بحث
ہو رہی ہے۔ محلے یا سوسائٹی کے واقعات زیر بحث
ہیں۔ ان پر تبصرہ ہو رہا ہے۔ رائے کا اظہار کیا جا رہا
ہے کسی امر کی تائید اور مخالفت میں دلائل پیش کئے
جا رہے ہیں اور ان تمام مباحث میں اخلاقیات مقدم
ہیں۔ کسی امر پر اس روشنی میں تبصرہ نہیں کیا جاتا کہ
وہ دنیاوی لحاظ سے کس قدر مفید ہے، دیکھا یہ جاتا
ہے اس نے خلق خدا کو کیا فائدہ پہونچایا ہے اور خدا
اس سے کہاں تک خوش ہے۔

اس مقدس خواتین کی روح مذہبی تھی وہ بھی
نسل انسانی کو گورے کالے، ہندو مسلمان یا شیخ و برہمن
کے ناموں سے تقسیم نہ کرتی تھیں۔ ان کے لئے بھی
انسانیت صرف دو فریقوں میں تقسیم ہو سکتی۔ اچھے
یا برے۔ اور برے زیادہ سزاوار رحم و ہمدردی تھے۔
یہ عورتوں کی کونسل یا دارالندوہ ہوتا ہے، جہاں تمام
امور طے پاتے ان جھگڑوں کا ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ
کمسن بچیاں جو زیادہ عرصہ معلم کے ساتھ نہ رہ سکتیں
یہاں اخلاق سیکھتیں ان کو الفاظ میں نہیں بلکہ اعمال
اور کیرکٹر سے بتایا جاتا کہ ایک بیوی اور ایک ماں کے
کیا فرائض ہیں اور اُسے جوان ہو کر کیا خدمات انجام دینا
ہے۔ وہ دیکھتی ہے اس کی ماں نے کس قدر اطاعت
اور فرمانبرداری سے زندگی بسر کی۔ یہ فرمانبرداری غلامانہ
نہ ہوتی تھی کہ خاوند جو کہے بیوی اس پر ہر دو آمنا و صدقنا
کہے۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ خاوند نے کچھ کہا ہے تو بیوی نے
اس کی مخالفت کی۔ اگر خاوند کا ارادہ کسی شخص کو نقصان
پہونچانے کا ہے اور اس کے بچے ہیں بیوی ہمیشہ یہ عذر
کرتی ان کی بچوں کی فریاد سے ڈرنا چاہیئے۔ اگر کسی نے
ہمیں نقصان پہونچایا ہے تو وہ خود انتقام لے گا تو وہ خود
جزا و سزا کا مالک ہے۔ ۴۶

بچوں کی دنیا

اچھّا حمید

از الطاف فاطمہ علی گڑھ

حمید بہت بھولا بچّہ تھا۔ تین سال کی عمر میں
بیچارے کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور ایسی ٹوٹی کہ ہمیشہ کے
لئے لنگڑا ہو گیا۔ وہ پانچ سال کا ہوا تو ابا نے اُسے
مدرسے میں داخل کر دیا۔ وہ اپنے لنگڑے پن سے
ذرا نہ شرماتا تھا لیکن مدرسے کے بچے اسکا مذاق اڑاتے۔
طرح طرح سے چھیڑتے اور اس کی نقلیں کرتے اس سے
وہ بہت اُداس رہتا۔ اسکول سے آتا تو اسکی آنکھوں
میں آنسو بھرے ہوتے۔

ایک دن شام کو وہ بہت اُداس اُداس تھا
ماں نے پُوچھا "بیٹا جب تم اسکول سے آتے ہو تو بہت
اُداس ہوتے ہو آخر کیا بات ہے۔ ماں کے اتنا پوچھنے
پر وہ رو دیا اور کہنے لگا "اُمی اسکول میں سب میرا
مذاق اُڑاتے ہیں اور مشتاق تو سب کا سردار ہے"۔
اُمی کو یہ سُنکر رنج تو بہت ہوا پر حمید کو سمجھا کر کہا۔
"بیٹے! تم ان کی باتوں کا خیال نہ کیا کرو بلکہ جہاں تک
بنے اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو"۔

ایک دن استاد نے لڑکوں سے کہا "پرسوں
انسپکٹر صاحب اسکول دیکھنے آئیں گے، سب بچے
ایک ایک نقشہ بنا لائیں۔ جس کا نقشہ سب سے اچھا
ہوگا اسے انعام ملے گا"۔

تیسرے دن حمید صبح تڑکے اُٹھا، جلدی جلدی
ناشتہ کیا اور مدرسے روانہ ہو گیا۔ اسکول کے پاس
پہنچتے پہنچتے کچھ لڑکے دکھائی دئے۔ وہ ڈر گیا کہ یہ
مجھے دیکھیں گے تو پریشان کریں گے اسلئے ایک
درخت کی اوٹ میں ہو گیا۔ مدرسے کی گھنٹی میں ابھی
دیر تھی اس لئے لڑکے تھوڑی دور پر کھڑے ہو کر
باتیں کرنے لگے۔ ایک بولا "مشتاق ذرا اپنا نقشہ
تو دکھاؤ"۔ مشتاق نے نقشہ دکھایا تو سب کہنے لگے۔
"بھئی نقشہ بہت اچھا ہے انعام تم ہی کو ملے گا"۔
الیاس نے کہا۔ "حمید نے بھی بہت اچھا نقشہ بنایا
ہوگا شاید اُسے بھی انعام مل جائے"۔ یہ سُنکر
مشتاق نے نقشہ تو وہیں چھوڑا اور لنگڑا لنگڑا کر چلتا
ہوا بھاگ گیا۔ دوسرے لڑکے بھی ہنستے ہوئے اسکے
پیچھے چل دئے، اب حمید درخت کی آڑ سے نکلا اور
آنسو پوچھے، مشتاق اپنی شرارت کی ترنگ میں
نقشہ وہیں چھوڑ گیا تھا، حمید نے اُٹھا کر دیکھا تو نقشہ
سچ مچ بہت اچھا تھا۔ اس نے سوچا اگر میں اس
نقشے کو پھاڑ ڈالوں تو دونوں انعام مجھے مل جائیں گے۔
مگر فوراً ماں کی نصیحت یاد آ گئی۔ اس نے نقشہ اُٹھایا
اور اسکول چلا۔ مشتاق درجے کے سامنے بیٹھا شیخی
کی باتیں کر رہا تھا۔ اتنے میں حمید نے کہا "مشتاق
تمہارا نقشہ سچ مچ بہت اچھا ہے، انعام تم ہی کو ملیگا"
مشتاق بولا "مگر لنگڑے میاں تمھیں کیا معلوم
میرا نقشہ بہت اچھا ہے"۔ الیاس نے حمید کی طرف
ہمدردی کی نظر سے دیکھا اور بولا "مشتاق ہر وقت
بدتمیزی اور شرارت اچھی نہیں لگتی"۔ اور حمید نے
اُداس اور غمگین لہجے میں کہا "یہ نقشہ مجھے میدان
میں پڑا ملا تھا، میں نے سوچا اگر تمھیں یہ نہ ملا تو ۴

پردۂ فلم

لالہ الوپی پرشاد آف انڈیا ٹاکیز کا انتقال

ہندوستان کے فلمی حلقوں میں یہ خبر نہایت رنج و افسوس
کے ساتھ سُنی جائے گی کہ ۱۵ اگست کو دہلی میں اپنی جائے
رہائش پر لالہ الوپی پرشاد آف انڈیا ٹاکیز کا ذیابیطس کے
مرض میں انتقال ہو گیا۔

ٹاکی کی ایجاد کے بعد جن چند حضرات نے ہندوستان
میں ٹاکی کو فروغ دینے میں نمایاں حصّہ لیا ہے ان ہی
میں سے ایک لالہ الوپی پرشاد بھی تھے۔ لالہ الوپی پرشاد
نے ایک دو نہیں بلکہ سیکڑوں فلموں کو شمالی ہند میں بڑی
کامیابی کے ساتھ چلایا ہے اور فلموں کو اُبھارنے اور عوام
سے ان کو روشناس کرنے میں زیادہ سے زیادہ حصّہ
لیا ہے۔ آپ مدت دراز تک انڈیا ٹاکیز کے روح رواں
کی حیثیت سے اور جنرل ٹاکیز لمیٹڈ کے ڈائرکٹر کی حیثیت
سے کام کرتے رہے ہیں، لیکن صحت کی خرابی کی وجہ سے
آپ چند سال سے فلمی صنعت سے بے تعلق سے ہو گئے تھے۔
ہمارا خیال ہے کہ آپ کے مخلص دوستوں کا ایک
وسیع حلقہ آپ کی اس بے وقت موت کو بُری طرح
محسوس کرے گا۔

فضلی برادران کی "فیشن" تباہی سے بچ گئی

فیمس لیبوریٹری میں آگ لگ جانے کی وجہ سے جو
درجنوں فلمیں جل گئی ہیں ان میں فیشن کا بھی نام لیا
جا رہا تھا۔ لیکن ہم کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ خوبی
قسمت سے "فیشن" بچ گئی ہے اور اب یہ شاندار
سوشل تصویر عنقریب نمائش کیلئے پیش ہونیوالی ہے۔

فلمستان اسٹوڈیو میں تصاویر کی تباہی

بمبئی کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ رائے
بہادر چونی لال کی فلم کمپنی فلمستان لمیٹڈ میں پہلی تصویر
کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ
اس تصویر کے لئے بہترین اداکاروں کی خدمات
حاصل کی جا چکی ہیں۔ توقع ہے کہ فلمستان کی تصاویر
خوب مقبول ہوں گی۔

پربھات کی "نئی کہانی"

پربھات کی تصاویر سے دلچسپی رکھنے والوں کے
حلقوں میں یہ اطلاع مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ
پربھات کی جدید تصویر "نئی کہانی" بہت جلد شمالی ہند
کے بڑے بڑے مقامات پر پیش ہونے والی ہے۔

"نئی کہانی" میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو
پربھات کی تصاویر کے لئے مخصوص ہیں بلکہ نئی کہانی
کے بارے میں جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے
تو پتہ چلتا ہے کہ "نئی کہانی" پربھات کی تمام سابقہ تصاویر
سے بازی لے گئی ہے، مسٹر ڈی ڈی کیشپ نے اس
تصویر کو ڈائرکٹ کیا ہے۔ جیراج۔ روز۔ شانتی، نذیر،
اور بنرجی جیسے کامیاب اداکار اس تصویر میں کام
کر رہے ہیں۔

---

۴ کیلئے جو درخواستیں دیجائیں ان پر قانون کورٹ فیس
مجریہ ۱۸۷۰ء کے ماتحت مطابق کورٹ فیس ادا نہ کی جائے۔

اقوال زرین

خالی پیٹ کے کان نہیں ہوتے۔

دوسرے کے کندھے پر بوجھ ہلکا معلوم ہوتا ہے۔

بڑے سے بڑا بادشاہ آخر کدال سے ایک دن سُلا دیا جاتا ہے۔

شہری وہ ہے جو اپنے ملک کی قانون سازی اور نظام عدالت میں حصہ لینے کا حق رکھتا ہو۔

دولت اس کی نہیں ہے جو حاصل کرتا ہے بلکہ اس کی ہے جو اُسے سلیقہ سے خرچ کرتا ہے۔

ابتدائی حکومت شاہی حکومت تھی۔ یہ حکومت حصول حیات کے لئے نہیں تھی، اس کا تسلسل ترقی حیات کے لئے تھا

بڑا آدمی کبھی مغرور نہیں ہوا کرتا مگر چھوٹا آدمی ہمیشہ مغرور ہوتا ہے۔

خارکوف کے قبضہ کے بعد یکرائین کا راستہ صاف ہوگیا

لندن۔ ۲۴ اگست، ماسکو سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ خارکوف پر قبضہ کرنے کے بعد روسی فوجوں نے ڈونزے اکھاڑے میں ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے اور وہ دارشلوف گریڈ کے دکھن پچھم میں جرمن مورچہ توڑ کر ۲۰۔ ۲۲ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ دارشلوف گریڈ خارکوف کے دکھن پورب میں تقریبًا ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر دریائے میوز پر واقع ہے یہاں سے ٹانگ رگ کو اہم ریلوے لائن جاتی ہے۔ روسیوں نے تیس گاؤں اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی فوجوں نے ڈومباس کے صنعتی علاقہ میں حملہ کر دیا ہے اور روسی فوجیں دریائے میوز سے بیس میل آگے نکل گئی ہیں۔ روسی فوجیں شہر سٹالنو کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ خارکوف پر قبضہ کے متعلق موسیو سٹالن نے اعلان کیا۔ ماسکو میں ۲۲۴ توپوں کی سلامی دی گئی۔ شہر میں زبردست خوشی منائی گئی اور شہر میں چراغاں کیا گیا آتشبازی چھوڑی گئی۔ خارکوف پر قبضہ کے بعد یکرائن کے میدان کا راستہ کھُل گیا ہے۔

سالاموا کو زبردست خطرہ

لندن۔ ۲۴ اگست، دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈکوارٹر کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ اتحادی فوجیں نیوگنی میں سالاموا کی طرف برابر آگے بڑھ رہی ہیں اور اُنھوں نے دریائے فرانسسکو پار کر لیا ہے۔ اس جاپانی چھاؤنی پر کسی وقت بھی اتحادی فوجوں کا قبضہ ہو سکتا ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے کئی اور ٹھکانوں پر حملہ کیا۔

صدر روزویلٹ سے اپیل

لندن (بذریعہ بحری تار) ریاستہائے متحدہ امریکہ

موج تبسم

مینیجر۔ یہ لیٹر بڑے سائز کے لیٹر فارم پر ٹائپ کر کے لاؤ۔
کلرک:۔ مگر بڑے لیٹر فارم ختم ہو چکے ہیں چھوٹے لیٹر فارم پڑے ہیں۔
مینیجر:۔ تو وہ چھوٹے لیٹر فارموں پر کر دو۔

تم کیوں رو رہے ہو؟
"میرا کتا مر گیا ہے"
تو کیا ہوا؟ گذشتہ ہفتہ میری دادی مر گئی تھی مگر میں تو نہیں رویا تھا۔
مگر تم نے تو اُسے نہیں پالا تھا۔ البتہ اس کتے کو میں نے خود پالا تھا۔

تم یہاں مچھلیاں پکڑ رہے ہو، دیکھتے نہیں یہاں بورڈ آویزاں ہے جس پر لکھا ہوا ہے یہاں مچھلیاں پکڑنے کی ممانعت ہے۔
مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ بورڈ غلطی سے یہاں لگ گیا ہے۔ یہاں مچھلیاں کافی تعداد میں ہیں بھلا یہاں کسی کو یہ بورڈ لگانے کی کیا ضرورت تھی۔

ملاقاتی۔ تم صاحب کو اطلاع کرو مجھے اسی وقت ان سے ضروری کام ہے
سکریٹری۔ مگر میں اس وقت ان کے کمرے میں نہیں جا سکتا۔ اس وقت ان کو حکم مل رہے ہیں۔
ملاقاتی:۔ مگر میرا خیال ہے کہ وہ اس وقت کمرے میں اکیلے ہیں۔
سکریٹری:۔ نہیں جناب وہ ٹیلیفون پر اہلیہ ص

میں جو انڈیا لیگ بنی ہوئی ہے اس کی جانب سے اس کے صدر مسٹر جے۔ جے سنگھ مسٹر لوئیس فشر اور مس پرل برک کے دستخطوں سے پریذیڈنٹ روزویلٹ کو ایک بحری تار ارسال کیا گیا ہے جس میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ آئندہ کوبک کانفرنس میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کی جائے، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ برطانی کولمبیا کے سکھ جو کناڈا کے پچھمی ساحل پر لکڑی کی تجارت کیا کرتے ہیں۔ ایک وفد کوبک بھیج رہے ہیں جو مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کے سامنے ہندوستان کا معاملہ پیش کرے گا۔

مسٹر چرچل واشنگٹن جائیں گے

کیوبک۔ ۲۴ اگست، اب یہاں اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ لندن واپس جانے سے پہلے واشنگٹن تشریف لیجائیں گے، اُمید کیجاتی ہے کہ مسٹر چرچل کم از کم سنیچر تک کناڈا میں رہیں گے اور اس روز وہ ایک تقریر براڈکاسٹ کریں گے۔

مسٹر جناح کے حملہ آور کے خلاف مقدمہ ملتوی

بمبئی۔ ۲۴ اگست، مسٹر ایم۔ اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ پر حملہ کرنیکے الزام میں رفیق صابر ایم، ہنشی عمر دین کے خلاف مقدمہ کی سماعت مزید پندرہ دن کیلئے ملتوی کر دیگئی ہے اب اس کی سماعت ۶، ستمبر کو ہو گی۔

دلچسپ معقولات

ہندوستان میں صرف ۵ء۲۲ کروڑ زمین قابل کاشت ہے۔ اس طرح ایک آدمی کے حصہ میں ۱ء۲۰ ایکڑ زمین حصہ میں پڑتی ہے۔

بچہ روتے وقت آنسو نہیں بہا سکتا جب تک کہ وہ تین مہینے کا نہ ہو جائے۔

ہندوستان میں ایک روشنائی کا پیڑ ہوتا ہے زمین اور ہوا سے یہ کچھ ایسی چیزیں لے لیتا ہے کہ اگر اس کی ڈالی کاٹ کر پتلی کر لیں تو وہ فاؤنٹن پن کی طرح لکھ سکتی ہے۔

ہندوستان میں سب سے پہلے ریل گاڑی ۱۸۵۳ء میں جاری ہوئی آج ہندوستان میں ۳۵ ہزار میل سے زیادہ تک ریل گاڑی چل رہی ہے

۴ بیوی سے باتیں کر رہے ہیں۔

افسر:۔ کیا ملازم نے گرفتاری کے وقت پس و پیش کی تھی۔
سپاہی:۔ پانچ روپے کا نوٹ دیتا تھا مگر میں نے اس کو نہیں لیا۔

ڈاکٹر:۔ (مریض سے) اُستاد بھائی اب آپ اچھے ہیں نا۔
مریض:۔ اگر اچھا ہوتا تو یہاں کیوں آتا۔

تاریخ و سیر

دنیا کی حسین ترین عمارت تاج محل

شاہان مغلیہ کی غیر فانی یادگار

دنیا کی خوبصورت عمارتوں میں تاج محل آگرہ کا نمبر کسی سے پیچھے نہیں ہے یہ اعلیٰ کاریگری کا ایسا نمونہ ہے جسکی حیرت انگیز خوبصورتی کو دیکھ کر انسان کے دل میں خاص قسم کا ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ ہر روز صدہا زائرین اسے دیکھنے جاتے ہیں۔ یہ اس زمانہ کے ہندوستان کی ہنرمندی اور صنعت کی یادگار ہے جبکہ ہندوستان میں ہنر اور کاریگری کی حوصلہ افزائی کیجاتی تھی اور ہنرمندوں کی قدر تھی۔

ہر زمانہ کے امرا اور بادشاہوں نے عالیشان محل اور مندر اور مساجد بنائیں۔ سنگ تراشوں نے شاعروں اور نقاشوں سے بازی لے جانیکی کوشش کی مگر تمام بڑے بڑے محل اور عالیشان معبد چند صدیوں کے بعد منہدم ہو گئے حتٰی کہ وہ لوگوں کی یاد سے محو ہو گئے گویا کہ وہ کبھی تعمیر ہی نہیں کئے گئے تھے لیکن جس زبردست جذبہ نے بے نظیر تاج کی بنیاد ڈالی وہ اس عمارت کے ساتھ فنا نہیں ہو جائے گا وہ روح گم نہیں ہو گئی ہے، جذبہ مر نہیں گیا ہے۔ شکلیں غائب ہو گئی ہیں لیکن روح کی دلفریبی اور حسن کی لطافت ہمیشہ قائم رہے گی۔ تاج ان تمدنوں کے مقابلہ میں افضل ہے جو بنتے اور مٹتے رہے، حُسن کی کلی ہے اور غیر فانی محبت کا نتیجہ ہے اس غیر فانی دلکش عمارت کے دلچسپ حالات اور اس کے مصارف تعمیری میں ملاحظہ ہے جو ایک انگریزی مضمون کا ترجمہ ہے۔

تاج محل کی داستان آج تک مکمل طور پر بیان نہیں ہوئی جو واقعات ہمیں معلوم ہوئے ہیں وہ مغلوں کی بہترین روایات کے مظہر ہیں جب کوئی شخص جمنا پار سے کھڑا ہو کر اس سنگ مرمر کے گنبد پر نظر ڈالتا ہے جو وسیع چبوترے پر خوشنما میناروں کے ساتھ دریا کے دوسرے کنارے سے دعوت دیتا ہے کہ ذرا نزدیک آ کر دیکھو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کرۂ ہوائی کے اندر کوئی شے نہایت متبرک نہایت پاکیزہ موجود ہے جس کے گرد محبت صادق کا مکمل ہالہ ہے جس شخص نے اس جگہ کو منتخب کیا اس نے مرنے سے پہلے قبر کیلئے بہترین جگہ تلاش کی۔

جس قطعہ آراضی پر تاج محل بنایا گیا راجہ مان سنگھ کی ملکیت تھا۔ اور شاہجہاں کے عہد میں مان سنگھ کے پوتے راجہ جے سنگھ سوامی کے قبضہ میں تھا۔

۱۶۳۰ء میں شاہجہاں نے اسے پسند کیا ملا عبدالحمید لاہوری بادشاہ نامہ میں لکھتا ہے کہ اس قطعہ اراضی کے عوض میں بادشاہ نے شاہی علاقہ میں سے بڑی قیمتی جگہ راجہ جے سنگھ کو دی تھی۔

تاج کی عجوبہ روزگار تعمیر کے لئے شاہجہاں نے بڑے بڑے مشہور و معروف میر تعمیروں کو طلب کیا اور ان سے نقشہ تیار کرنے کی فرمایش کی پورے سو نقشے تیار ہوئے لیکن بادشاہ کو ایک بھی پسند نہ آیا آخر کار ماہروں نے ایک نقشہ پر اظہار پسندیدگی کیا جو عیسٰی محمد افندی نے بنایا تھا۔ آج اس شخص کا کوئی ذکر تک نہیں کرتا جس نے دنیا کی بہترین عمارتوں میں ایک عمارت کا تصور قائم کیا اور جب روضہ بنکر تیار ہوا تو سب نے نقشہ نویس کے کمال اور بادشاہ کے تخیل کی داد دی۔

یوروپین مورخ جو مشرق کو کسی قسم کی فضیلت دینا گوارہ نہیں کر سکتے کہتے ہیں کہ تاج کی تعمیر وینس کے ایک کاریگر جیرونیتھ وریو کے کمال فن کی رہین منت ہے جو پرتگیزی جہازوں کے ساتھ ہندوستان آیا تھا اور روضہ کی عمارت نصف تعمیر نہیں ہوئی تھی کہ وہ لاہور میں فوت ہو گیا تھا۔ روضہ کا نقشہ اس نے بنایا تھا اور اس داستان کی بنیاد اسپین کے ایک پادری مزلیق کے قول پر ہے جو ۱۶۴۱ء میں آگرہ آیا تھا لیکن اس پادری کے بیان کی اور کسی ذریعہ سے تصدیق نہیں ہوئی۔ نہ تو برنیر نے، نہ ٹیورنیر نے، کسی یوروپین سیاح نے اس کا ذکر کیا نہ بادشاہ نامہ میں جو شاہجہاں کے عہد کی تاریخ ہے کسی اطالوی نقشہ نویس کا ذکر موجود ہے حالانکہ اور بہت سے ماہران تعمیرات کا ذکر ہے جن کے سپرد تاج کی تعمیر کا کام تھا۔ علاوہ ازیں اس زمانہ کی تاریخ منظر ہے کہ تاج کی عمارت کے وضع قطع سراسر مشرقی ہے۔

۲۰ سال تک ۲۰ ہزار مزدوران کاریگروں کے ساتھ مسلسل کام کرتے رہے تب کہیں جا کر ملکہ تاج محل کے شایان شان مقبرہ بن کر تیار ہوا۔

تاج محل کی صنعت کاری کا کام جو گنبد کے اندر دیواروں پر ہے وہ لاجواب کمال فن کا نمونہ ہے، چھوٹے چھوٹے قیمتی پتھروں سے نہایت نفیس گل بوٹے بنائے گئے ہیں۔ یہ پتھر صدہا قسم کے شوخ رنگ کے ہیں مخمل کی طرح صاف ہیں جنھیں انسان کے فانی ہاتھوں نے ترتیب دی ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرشتوں کا کام ہے انسان اس ہنرمندی کو دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے اور شاہجہاں کا ہم زبان ہو کر یہ شعر خود بخود منہ سے نکلتا ہے ؎

نمود ایں عمارت بنا روزگار
کہ ظاہر شود صنعت کردگار

یہ قیمتی پتھر جن سے تاج کے اندرونی روضہ کو زینت دیگئی ہے نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں سے بلکہ روس، عرب، بغداد، مصر اور سیلون سے بھی منگائے گئے تھے۔

بعض یوروپین مورخ کہتے ہیں کہ تاج کی یہ اندرونی منبت کاری ایک فرانسیسی سنار کی صنعت ہے جس کا نام آسٹن ڈی یورو تھا اور تخت طاؤس کے سجانے میں اس کا حصہ تھا لیکن یہ کہانی بھی بالکل غلط ہے۔

تاج کی تعمیر پر کتنا روپیہ خرچ ہوا یہ معلوم کرنا مشکل ہے۔ بادشاہ نامہ میں درج ہے کہ پچاس لاکھ روپے صرف ہوئے لیکن یقین نہیں آتا کہ یہ درست ہو، لیکن جب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بادشاہ نامہ کو شاہجہاں نے پسند کیا تھا اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ شاید یہ رقم صحیح ہو مگر مصنف بادشاہ نامہ کے خیال میں خرچ سے کیا مراد ہے صرف مزدوری یا مصالحہ کی قیمت بھی اس میں شامل ہے اس زمانہ میں ہر شے سستی تھی اور مزدوروں کو اجرت بہت کم دی جاتی تھی اس لئے ممکن ہے کہ یہ صرف مزدوری کی رقم ہو مگر پچاس لاکھ بھی آج کل کے بیس کروڑ کے برابر ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا ایک دستاویز ملی تھی جو شاہجہاں کے خزانچی رو درداس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی بیان کی جاتی ہے جس میں تاج اور اس کے گرد و نواح کی تمام عمارتوں کی تعمیر کے اخراجات درج ہیں اس دستاویز کے مطابق تو تاج محل کی تعمیر کے اخراجات کی میزان تین کروڑ کے قریب ہوتی ہے۔ بعض اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

	روپیہ	آنہ
دربار کے دفتر سے جو رقم مہیا کیگئی	۹۷۵۵۹۲۶	۳
صوبہ آگرہ کے سرکاری خزانہ سے	۵۳۶۱۱۱۶	×
مسجد ٹنکی اور کلیسوں کی تعمیر کا خرچ	۸۲۵۸۲۱	۷
چاروں میناروں اور فرش	۵۱۷۷۶۷۴	۷
تعویذ مع منبت کاری	۵۵۸۱۱	۲
روضہ	۵۳۴۵۹۵۱	۱۰
تعویذ بر قبر شاہجہاں	۱۹۷۹۴	۴
تعویذ قبر ممتاز محل	۴۵۶۲۲	۴
تعویذ کے گنبد کے نیچے	۵۶۱۵۲	۱۰
زمین دوز تہ خانہ	۱۹۶۹۱	۹
دروازہ مع منبت کاری	۲۴۸۲	۱۰
مقبرہ کی جالی	۴۵۶۸۷	۱۴
سنگ مرمری پردہ مع منبت کاری	۴۶۸۸۵۵	۲
شیشہ خانہ کے ہال کا صندلی دروازہ	۴۵۲۴۵	×
میناروں کے برجی دروازے	۲۵۹۳	۳

اٹلی پر حملہ کا وقت سر پر آپہونچا

لندن۔ ۲۴ اگست، اسپین کے اخبارات۔ بی۔ بی۔ سی کے نامہ نگار نے روم سے اطلاع دی ہے کہ اٹلی والوں کو اس امر کا یقین ہے کہ ملک اٹلی پر اتحادی فوجوں کے حملہ کا وقت سر پر آپہونچا ہے اندرون اٹلی سے جو خبریں آج غیر جانبدار ملکوں میں پہنچی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اٹلی کے باشندے صلح کے کس قدر خواہاں ہیں۔ اٹلی کے اخبارات نے لکھا ہے کہ مارشل بڈوگلیو کا پہلا مقصد یہ ہے کہ اٹلی کو کسی نہ کسی طرح جنگ سے باہر نکال لیا جائے اور اس ملک کو جرمنوں اور اتحادیوں کی زبردست اور تباہی خیز جنگ کا اکھاڑہ بننے سے بچا لیا جائے۔

نوٹس

پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ریلوے کی دقتوں کی وجہ سے چونکہ کلورین (CHLORINE) نہیں مل رہا ہے اس لئے استعمال سے پہلے پینے کا پانی اُبال لینا نہایت ضروری ہے۔

ہم بذریعہ پسنجر ٹرین کلورین کے منگوانیکی کوشش کر رہے ہیں اور جیسے ہی کلورین آجائیگا ہم پبلک کو فوراً اطلاع دیں گے۔

جنگ کے باعث بدقسمتی سے پانی صاف کرنے کے لئے "ایلومینا فیرک" (ALUMINA FERRIC) کے دستیاب ہونے میں بھی سخت دقتیں پیش آرہی ہیں اور ہم کو اپنی ضرورت سے نصف بھی نہیں مل رہا ہے اور جس کی وجہ سے پانی گندہ ہو جاتا ہے اور فلٹروں کے منہ بند ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں افسوس ہے کہ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی طریقہ کار نہیں کہ دو گھنٹہ پانی کی سپلائی میں تخفیف کی جائے یعنی دوپہر کے بعد ۲ بجے سے ۴ بجے شام تک۔

"ایلومینا فیرک" کے حصول میں اگر آسانیاں پیدا نہ ہوئیں تو مجبوراً ہمکو پانی کی سپلائی کے گھنٹوں میں مزید تخفیف کرنا پڑے گی۔

لیکن ہم "ایلومینا فیرک" کے حصول یا اس کے چند تبدیلیات کے استعمال کے لئے انتہائی کوشش کر رہے ہیں تاکہ ہم مسلسل پانی کی سپلائی کر سکیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ پبلک کو پانی کی سپلائی کے سلسلہ میں تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن افسوس یہ ہے کہ ہم مجبور ہیں اور یہ معاملہ ہماری طاقت سے باہر ہے۔

واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ
۲۰ اگست ۱۹۴۳ء

اٹلی پر دھواں دھار بمباریاں

لندن۔ ۲۴ اگست، اٹلی میں ریلوں وغیرہ پر دھواں دھار بمباریاں ہو رہی ہیں اور مارشل بڈوگلیو کی جانب سے ابھی ایسے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوئے کہ وہ برطانیہ اور امریکہ سے قابل قبول شرائط پر صلح کرنا چاہتے ہیں اس سے اب یہ قطعی واضح ہو گیا ہے کہ اٹلی پر اتحادیوں کا حملہ بھی ہوا ہی چاہتا ہے۔ اٹلی پر حملہ کے متعلق اتحادیوں کی اسکیم ابھی تک معلوم نہیں ہوئی ہے لیکن عام طور پر یہ یقین کیا جاتا ہے کہ اٹلی پر اس طرح حملہ ہوگا جس طرح کہ سسلی پر ہوا تھا۔ صرف اس قدر فرق ہوگا کہ اٹلی پر حملہ بہت بڑے پیمانہ پر کیا جائے گا۔ اس امر پر تمام ماہرین جنگ متفق الرائے ہیں کہ جب یہ حملہ ہوگا تو میسنا کی تنگ جل گھاٹی تک ہی محدود نہ رہے گا۔ میسنا کی جل گھاٹی میں جرمنوں اور اطالویوں نے بہت مضبوط مورچے بنائے ہوئے ہیں وہاں اُنھوں نے اتنی بڑی تعداد میں توپیں لگادی ہیں جتنی آج تک کہیں نہیں دیکھی گئیں۔ محوریوں نے دکھنی اٹلی کی لڑائی کے لئے شکاری ہوائی جہازوں کے بہت بڑے بڑے دستے جمع کر دئے ہیں۔ یہ دستے غالباً محوریوں کو جوابی گولہ باری میں رو دینے اور بڑے بڑے اتحادی جہازی قافلوں پر حملہ کرنے کے لئے جمع کئے گئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اٹلی پر حملہ کے ساتھ ساتھ سارڈینیا اور کورسیکا پر بھی حملہ کیا جائے گا تاکہ محوری ہوائی جہاز ان جزیروں سے اُڑ کر اتحادی فوجوں کے کام میں گڑبڑ نہ ڈال سکیں۔

کیا ترکی لڑائی میں شریک ہوگا

انقرہ۔ ۲۴ اگست، رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ یونان اور یونانی ٹاپوؤں پر اتحادیوں کے ہوائی حملوں سے یہاں بڑی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے کیونکہ اگر اتحادیوں نے یونان کو واپس لینے کا فیصلہ کر لیا تو ترکی کے روبرو ایک بار پھر یہ سوال پیدا ہو جائے گا آیا اس کو لڑائی میں شامل ہونا چاہیئے۔ اس صورت میں ترکی کے لئے اپنی ناطرفداری کو چھوڑنا کیوں مفید ہوگا اس کے حق میں یہ اسباب پیش کئے جا رہے ہیں اول یہ کہ مصر، شام اور عراق سے اتحادی فوجیں استنبول پہونچ سکتی ہیں اور وہ ترکی کی حفاظت کر سکتی ہیں۔ یونان اور یونانی ٹاپوؤں میں ✻

✻ ہوائی اڈہ حاصل کر کے جہازوں کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔ اتحادی قوموں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہو کر ایک ممبر کی حیثیت سے صلح کانفرنس میں ترکی اپنی آزادی کی اچھی طرح حفاظت کر سکتا ہے۔ ان کے علاوہ اور کئی اسباب ہیں مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ترکی میں ایک با اثر طبقہ لڑائی میں شریک نہ ہونے کے حق میں ہے۔

دہلی میں ہندوستانی اخبارات کی آل انڈیا کانفرنس کی تیاریاں

دہلی۔ ۲۴ اگست، دیسی زبانوں کے تمام اخبارات کا ایک جلسہ اتوار کی صبح ۹ بجے دفتر روزنامہ وطن میں مسٹر ہلال احمد زبیری ایم۔ اے کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں اخبارات کے مفاد سے تعلق رکھنے والے مختلف امور پر غور کیا گیا۔ جلسہ نے اتفاق رائے سے فیصلہ کیا کہ دیسی زبانوں کے اخبارات کے حقوق و مفاد کے تحفظ کے لئے ایک آل انڈیا ہندوستانی نیوز پیپرز سوسائٹی قائم کی جائے جس میں تمام صوبجات کے نمائندے شریک کئے جائیں۔ اس مقصد کے لئے فیصلہ کیا گیا کہ دہلی میں تمام ملک کے ہندوستانی اخبارات کی ایک نمایندہ کانفرنس کی جائے جس کے لئے ایک پراویژنل کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے اور انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔

اس جلسہ میں اخباری کاغذ دستیاب ہونے کی مشکلات پر غور کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ [illegible] کارڈ کا کاغذ مہیا کرنے کا معقول انتظام کیا جائے۔ ایک اور ریزولیوشن میں کنٹرولر نیوز پرنٹ سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے اس سرکلر کو منسوخ کر دیں جس میں اخبارات سے آڈیٹر سرٹیفکیٹ طلب کیا گیا ہے کیونکہ یہ مقصد نیوز پرنٹ کے متعلق ماہانہ اعداد و شمار کے گوشوارے سے ہی حل ہو جاتا ہے جو حکومت کو ہر اخبار کی طرف سے ہر ماہ بھیجا جاتا ہے۔

فن لینڈ الگ صلح کیلئے تیار ہو گیا

لندن۔ ۲۵ اگست، مسٹر آرتھر ڈیکس ممبر برٹش ٹرانسپورٹ جنرل ورکرز یونین نے جنھوں نے سٹاک ہام میں فن لینڈ کی ٹریڈ یونین کے چیرمین موسیو وری سے ملاقات کی تھی۔ ایک بیان میں کہا کہ صلح کی جو تجویزیں پیش کی گئی تھیں وہ میں نے حکومت برطانیہ کے پاس بھیجدی ہیں اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ فن لینڈ کے مزدور صلح چاہتے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ موسیو وری نے جو تجویزیں پیش کی ہیں ان کو حکومت فن لینڈ کی منظوری حاصل ہے۔ صلح کی یہ تجویزیں پیش کی گئی ہیں (۱) فن لینڈ صلح کے لئے بات چیت کرنے کو تیار ہے صلح کی شرطیں سنہ ۱۹۴۰ء کی شرطوں کے مقابلہ میں زیادہ موافق ہونی چاہیئے (۲) روس کو فن لینڈ کی آزادی کی گارنٹی کرنا چاہیئے۔ (۳) فن لینڈ کو کھانے پینے کا سامان مہیا کرنے کی گارنٹی (۴) فن لینڈ، لیپ لینڈ سے جرمن فوجوں کو نکالنے میں روس کی مدد کرے گا۔

فلم کمپنی کے احاطہ میں ۶ ریوالور اور کارتوس

بمبئی۔ ۲۵ اگست، کالاچوکی (بمبئی) میں ایک فلم کمپنی کے دفتر کے احاطہ سے سنیچر کی صبح کو ایک بوری ملی ہے جس میں ۶ ریوالور اور کچھ گولیاں تھیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک راہگیر یہ بوری لئے جا رہا تھا جب اس نے گشت کے کانسٹبل کو آتے دیکھا تو وہ بوری پھینک کر بھاگ گیا۔ فلم کمپنی کے چوکیدار نے یہ بوری دیکھی پولیس کو معاملہ کی اطلاع دیدی گئی ہے ابھی تک کوئی شخص گرفتار نہیں کیا جا سکا ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ
بقیہ صفحہ اوّل

(۱) جناب پادری شوق صاحب

مطلع خیال۔ عشق سے کچھ مجھے ملال بھی ہے
اور رعنائی خیال بھی ہے

سوال۔ ہے عجب حال اہل اُلفت کا
اُن سے شکوہ بھی ہے سوال بھی ہے

حال۔ حال وہ پوچھنے کو آئے ہیں،
آج میرا کچھ اور حال بھی ہے

ملال۔ دل کی وسعت کا شوق کیا کہنا
کہ خوشی ہے یہاں ملال بھی ہے

پائمال۔ دل مرا کوچۂ محبت میں
غمزدہ بھی ہے پائمال بھی ہے

جناب شوق صاحب کی غزل دیر میں ملنے کی وجہ سے بالترتیب نہیں درج ہو سکی اس لئے صفحہ ۵ میں علیحدہ سے شائع کی جا رہی ہے۔ (اڈیٹر)

بنگال کے مصیبت زدہ آدمیوں کیلئے فنڈ

الہ آباد۔ ۲۵ اگست۔ سر تیج بہادر سپرو نے اڈیٹر "لیڈر" (الہ آباد) کو ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں تجویز کیا گیا ہے کہ بنگال کے قحط زدگاں کی امداد کیلئے "لیڈر" کے دفتر میں ایک فنڈ قائم کیا جائے۔ سر سپرو نے اس فنڈ میں پانچسو روپیہ کی رقم بھی ارسال فرمائی ہے۔ سر سپرو نے اس چٹھی میں لکھا ہے کہ میں کچھ عرصہ سے بنگال کے اخبارات میں بنگال میں کھانے کی چیزوں کی صورت حالات کے بارے میں خبریں پڑھ رہا ہوں۔ ہندوستانی اخبارات نے ہی نہیں بلکہ "اسٹیٹسمین" جیسے اینگلو انڈین اخبارات تک نے اس سلسلہ میں حالات شائع کئے ہیں۔ آخر میں سر سپرو نے کافی اصحاب سے بنگال کے مصیبت زدگاں کی مالی امداد کے لئے اپیل کی۔

بہ اجلاس مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج بدایون

سمن بنام قائم مقام قانونی مدعا علیہ متوفی

(آرڈر ۲۲- قاعدہ ۴)

اپیل مال ۳۶ سنہ ۱۹۴۲ء

بعدالت ججی بدایون ضلع بدایون

مسٹن اسلامیہ اسکول بذریعہ مولوی قوی الحسن سکریٹری اسلامیہ اسکول۔ مدعی

بنام گو مدو غیرہ

بنام مسماۃ ابرار فاطمہ عرف آبادی زوجہ محمد حسین خاں قوم شیخ ساکن لکھنؤ محلہ مچھلی دالان۔ مدعا علیہ

ہر گاہ مسٹن اسلامیہ اسکول مدعی نے ایک نالش اس عدالت میں بتاریخ ماہ سنہ ۱۹ء بنام خاں بہادر امین الدین حیدر مدعا علیہ کے رجوع کی تھی جو بعد کو فوت ہوگیا اور ہر گاہ مدعی مذکور نے ایک درخواست اس عدالت میں گذارنی ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ تم مسماۃ ابرار فاطمہ متوفی مذکور کی قائم مقام قانونی ہو اور چاہتا ہے کہ تم بجائے اُس کے مدعا علیہ بنائی جاؤ۔

لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء وقت ۱۰ بجے دن اس عدالت میں حاضر ہو کر مقدمہ مذکور کی جوابدہی کرو اور اگر تم حاضر نہ ہو گی تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت ڈسٹرکٹ جج بدایون
(مہر عدالت)

جبرالٹر میں جہازوں اور فوجوں کا جمگھٹ

لندن۔ ۲۵ اگست، جرمن ریڈیو نے کل رات اعلان کیا کہ جبرالٹر میں جہازوں کی بڑی سرگرمی دیکھنے میں آرہی ہے، وہاں کل بڑے چار جہاز پہونچے اور ان سے فوجیں اُتریں۔

یوروپ پر حملہ کیلئے اتحادی کمانڈر مقرر کردی گئی

کیوبک جنگی کانفرنس میں پیسفک کی لڑائی پر بھی غور کرے گا

کیوبک ۲۴ اگست، یہاں کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان جو جنگی کانفرنس اس وقت یہاں ہو رہی ہے وہ پریذیڈنٹ روزولٹ کے اوٹاوہ روانہ ہونے پر ختم نہیں ہو جائے گی، آج تو صرف بات چیت کا وہ پہلو ختم ہوگا جس سے کینیڈا کا تعلق ہے۔ یہ عین اغلب خیال کیا جاتا ہے کہ برطانیہ روانہ ہونے سے پہلے مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن واشنگٹن جائیں گے یہ بھی سُنا گیا ہے کہ مسٹر برینڈن بریکن وزیر اطلاعات کانفرنس کا انتظام کرنے کے لئے واشنگٹن جا رہے ہیں کینیڈا سے روانگی سے پہلے مسٹر چرچل ایک تقریر براڈ کاسٹ کریں گے۔ برطانی منسٹر محکمہ اطلاعات مسٹر برینڈن بریکن نے ایک پریس کانفرنس میں بتلایا کہ پیسفک کی لڑائی کے پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے اتحادی لیڈروں کی ایک اہم کانفرنس ہوئی۔ کیوبک کانفرنس میں نہایت اہم قسم کی فوجی بات چیت ہوئی ہے۔

یوروپ پر کہاں کہاں حملہ ہو سکتا ہے اس کے متعلق فوجی حلقوں میں مندرجۂ ذیل قیاس آرائی کی جارہی ہے:۔

(۱) اٹلی (۲) بلقان (۳) اُتری فرانس (۴) بلجیم اور ہالینڈ (۵) ناروے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت جرمنی کی چالیس لاکھ سپاہ روسی مورچہ پر موجود ہے اور تقریباً تیس لاکھ فوج یوروپ کے مغربی ممالک کے بچاؤ کے لئے تیار کھڑی ہے۔ اس وقت ناروے میں جرمنی کے پونے دو لاکھ سپاہ ہے۔ ڈنمارک اور ہالینڈ میں ۲½ لاکھ ہے۔ سب سے زیادہ جرمن فوج فرانس میں ہے، سب کی تعداد ۱۰ اور ۱۲½ لاکھ کے درمیان ہے۔

دیوان بہادر ایم۔ سی۔ راجہ کا انتقال

مدراس۔ ۲۴ اگست، دیوان بہادر ایم۔ سی۔ راجہ ممبر اسمبلی، پریذیڈنٹ آل انڈیا دلت ایسوسی ایشن کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس وقت آپ کی عمر ساٹھ سال تھی، آپ کی زندگی ایک اسکول ماسٹر کی حیثیت سے شروع ہوئی لیکن جلدی ہی آپ پبلک زندگی میں داخل ہوگئے۔ اور دلت اقوام کی طرف سے گول میز کانفرنس میں شریک ہوئے۔ پونا پیکٹ پر دستخط کے سلسلہ میں آپ نے اہم پارٹ ادا کیا تھا۔

ایک اور جزیرہ میں امریکی فوج اُتر گئی

واشنگٹن۔ ۲۴ اگست۔ سمندری محکمہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ اتری پیسفک میں امریکی اور کناڈین فوجیں کسکا اور اس کے قرب و جوار کے اہم ٹھکانوں پر برابر قبضہ کرتی جارہی ہیں۔ جزیرہ سیگو پر فوجیں اُتر گئی ہیں۔ یہ جزیرہ کسکا سے ۲۰ میل پورب کی طرف ہے وہاں ایک بھی جاپانی موجود نہیں ملا۔ تین جاپانی آبدوز کشتیاں کسکا میں آبدوز کشتیوں کے اڈہ کی ریلوے پر پائی گئیں۔ ان کشتیوں کو غالباً لڑائی میں نقصان پہونچا ہے۔

۱۴- اور بھوکے مر گئے

کلکتہ۔ ۲۵ اگست۔ بھوک سے دم توڑنیوالے آج ۹۲- اشخاص ہسپتالوں میں داخل کئے گئے انمیں سے ۱۴ مر گئے۔

راجہ جی کی توہین کے مقدمہ کی اپیل

مدراس۔ ۲۳ اگست، مدراس ہائی کورٹ میں جسٹس ہل نے مسٹر سبرامنیہ مدالیار ایڈیٹر و مسٹر باقر حسین پرنٹر پبلشر "سنڈے ابزرور" کی اپیل قبول کر لی ہے جنھیں مسٹر راجگوپال آچاریہ کے خلاف توہین آمیز مضمون شائع کرنے کے جرم میں علی الترتیب ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا ۶ ماہ قید محض اور پانچ سو روپیہ جرمانہ یا تین ماہ قید محض کی سزا دی گئی تھی۔

کپڑا باہر نہیں جائے گا

نئی دہلی۔ ۲۴ اگست، معاصر "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت ہند نے کپڑے کی برآمد کے لئے کسی غیر ملک سے کوئی معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ حکومت ہند کئی اور نئی پابندیاں لگانے والی ہے تاکہ ملکی ضروریات پوری ہو سکیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ درآمد اور برآمد کے دائرہ کو اور وسیع کیا جا رہا ہے اور جن چیزوں پر اس وقت کنٹرول نہیں ہے ان پر بھی کنٹرول ہونیوالا ہے۔

مسٹر آینے کولمبو پہنچ گئے

کولمبو۔ ۲۴ اگست، مسٹر ایم۔ ایس آینے جو حکومت ہند کے ایجنٹ بن کر لنکا گئے ہیں کل کولمبو پہونچ گئے۔ انھوں نے وہاں اپنی رہائش گاہ میں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد اخبارات کے نمایندوں سے ملاقات کی لیکن مسٹر آینے نے ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات کے سلسلہ میں واضح معاملات میں پڑنے سے انکار کر دیا۔ اُنھوں نے کہا کہ میری رائے میں ان دونوں ملکوں کے مفاد ایسے نہیں ہیں جن کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکے۔

کیوبک کانفرنس کے فیصلوں کے متعلق اعلان

کیوبک۔ ۲۵ اگست، پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل کے درمیان فوجی کانفرنس کیوبک میں ختم ہو گئی ہے۔ اس کانفرنس کے بعد ایک بیان شائع کیا گیا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ کانفرنس نے نہایت اہم فیصلے کئے جن کا راز میدان جنگ میں کھُلے گا۔ مکمل بیان حسب ذیل ہے:۔

برطانیہ اور امریکہ کے درمیان جو جنگی کانفرنس ۱۱ اگست کو حکومت کینیڈا کے زیر اہتمام شروع ہوئی تھی اب ختم ہو گئی ہے۔ واشنگٹن میں مئی کے آخر میں جو کانفرنس پریذیڈنٹ اور وزیر اعظم کے درمیان ہوئی تھی اس کے بعد جو بہت سے قابل اطمینان واقعات ہو چکے ہیں ان کی روشنی میں تمام دنیا کے میدانوں میں جنگی تیاریوں پر غور کیا گیا۔ دونوں قوموں کے سمندری بیڑوں، میدانی فوجوں اور ہوائی فوجوں کو آگے جو کام سرانجام دینا ہے اس کے متعلق ضروری فیصلے کئے گئے۔ اس امر کے پیش نظر کہ یہ فوجیں دنیا کے مختلف جنگی میدانوں میں دشمن کے خلاف لڑائی لڑنے میں مخلوط ہیں یہ لابدی ہے کہ لڑائی کے مقاصد اور طریقوں کے بارے میں کلی طور پر اتفاق اور اتحاد برقرار رکھا جائے۔ مشورہ کے لئے مزید کانفرنسوں کی ضرورت پڑے گی جن کا درمیانی وقفہ پہلے سے کم ہوگا۔ جو فیصلے کئے گئے ہیں ان کے بارے میں اعلان کرنا فوجوں کے لئے کار آمد نہیں ہو گا لیکن یہ بیان کیا جا سکتا ہے کہ چیف آف سٹاف نے جو فوجی بات چیت کی اس میں جاپان کے خلاف جنگ پر بہت زیادہ دھیان دیا اور چین کو موثر امداد دینے پر سوچ وچار کیا گیا۔ مارشل چانگ کائی شک کیطرف سے مسٹر ٹی۔ وی سونگ کانفرنس میں شریک ہوئے فوجی کارروائیوں سے پیدا شدہ سیاسی معاملات کے بارے میں بھی فیصلے کئے گئے۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس کے فیصلوں کی مکمل رپورٹ روس کو بھیجدی گئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آئندہ جو کانفرنس ہو گی اسمیں روس کو بھی شریک کیا جائیگا۔

ٹوجو سے ہٹلر کا مطالبہ

واشنگٹن۔ ۲۵ اگست، معلوم ہوا ہے کہ ٹوکیو میں ہٹلر کے نمایندوں نے اپنی پوری قوت سے ٹوجو کو یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ تباہی سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اس سے پہلے کہ حد سے زیادہ تاخیر ہو جائے روس کے خلاف کارروائی کیجائے۔

برطانیہ امریکہ کو اطلاع دیدی گئی

روم۔ ۲۵ اگست، اٹلی کی نیوز ایجنسی نے بیان کیا ہے کہ اٹلی کی حکومت نے باضابطہ طور پر برطانیہ اور امریکہ کو ان کارروائیوں کی اطلاع دیدی ہے جو اس نے روم کو کھُلا شہر قرار دینے کی غرض سے وہاں سے فوجیں ہٹا لینے کے بارے میں کی ہیں۔

مسٹر چرچل کا بیان

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے اخباری نامہ نگاروں کی ایک کانفرنس میں فرمایا کہ ہماری کانفرنس کا کام پورے اتحاد عمل کے ساتھ ختم ہو گیا۔ مجھے اُمید ہے کہ مستقبل میں بہت بڑے قدم اُٹھائے جائیں گے۔ کاسا بلانکا کی کانفرنس کے وقت اتحادیوں کے پاس جس قدر فوجی طاقت تھی اب اس سے کہیں زیادہ ہے۔ مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ جاپان کے خلاف تھوڑے عرصہ کی اور طویل عرصہ کی لڑائیوں کی اسکیمیں بنائی گئی ہیں اور چین کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سونگ کو ان اسکیموں کے بارہ میں ضروری مشورہ دیدئے گئے ہیں، برطانیہ اور امریکہ اب اپنا تمام دباؤ محوریوں پر ڈال سکتے ہیں۔

کمیونسٹ اخبار اور پریس سے ضمانت مانگ لیگئی

بمبئی۔ ۲۴ اگست، کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پیپلز وار" کے پبلشر اور "نیو ایج پرنٹنگ پریس" کے کیپر سے پریس ایکٹ کے ماتحت ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ضمانتیں طلب کر لیگئی ہیں پولیس نے کمیونسٹ پارٹی کی کتابوں کی دُکان پر چھاپہ مارا اور وہاں سے ایک مرہٹی کتاب کی کاپیاں اُٹھا کرلے گئی۔

باجلاس جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج بدایون

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع اُس تاریخ کے جو سماعت اپیل کیلئے مقرر کی جائے

(آرڈر ۴۱- قاعدہ ۱۴)

بعدالت ججی بدایون

اپیل مال ۳۶ سنہ ۱۹۴۲ء

مسٹن اسلامیہ اسکول بذریعہ مولوی قوی الحسن سکریٹری اسلامیہ اسکول بدایون۔ مدعی

بنام گومدو غیرہ مدعا علیہ

اپیل بنا راضی ڈگری و تجویز عدالت مال مقام بدایون۔ مورخہ ۱۷ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء

بنام مسماۃ ابرار فاطمہ عرف آبادی زوجہ محمد حسین خاں قوم شیخ ساکن لکھنؤ محلہ مچھلی دالان۔ مدعا علیہ

مطلع ہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری نمبر ایک اِس مقدمہ میں مسٹن اسلامیہ اسکول نے پیش کیا اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء واسطے سماعت اِس اپیل کے مقرر کی ہے۔ اگر خود آپ یا آپ کا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپ کی طرف سے اپیل ہذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز ہو۔ حاضر نہ آئیگا تو اس کی سماعت اور تجویز آپ کی غیر حاضری میں کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت ڈسٹرکٹ ججی بدایون
(مہر عدالت)

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۱۲/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ ۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۸ نمبر ۳۵ | کانپور شنبہ ۴ ستمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۳ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ | CAWNPORE. Saturday. 4 SEPTR 1943 | VOL. 38 NO 35

36

ادبیات

انجمن معارف ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۲۹ اگست ۱۹۴۳ء بروز یکشنبہ ۹½ بجے شب میں جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب آثر کے دولتکدہ پر جناب خواجہ عبدالسلام صاحب کی صدارت میں انجمن کا ماہانہ مشاعرہ ہوا۔ انتخاب بقید قوافی درج ذیل ہے:-

(پاس)

جناب نواب آثر کانپوری۔ بلا سے ہو گا محبت جو مجھ کو راس نہیں — ستم ہی آپ کریں گر وفا کا پاس نہیں
جناب رمزی بلند شہری۔ میں مطمئن ہوں مرے دلمیں کچھ ہراس نہیں — اگرچہ مایۂ صبر و شکیب پاس نہیں
جناب رمز گنوری۔ بجز نگاہ کرم اب کسی سے آس نہیں — کہ بیکسی کے سوا کوئی میرے پاس نہیں
جناب تنہا شاہجہانپوری۔ دل فگار کسی فصل میں اُداس نہیں — یہ پھول وہ ہے جو خود باغباں کے پاس نہیں
جناب سلیم ناطقی۔ نشاط زیست نہیں موت کا ہراس نہیں — جو تو نہیں تو کوئی جیسے میرے پاس نہیں
جناب شمیم کانپوری۔ نشاط و عیش سے اب عشق روشناس نہیں — وہ وقت ہے کہ کوئی اپنے آس پاس نہیں
جناب پادری شوق۔ ہوا چمن کی کچھ اہل چمن کو راس نہیں — کہ حسن یار کی خوبو گلوں کے پاس نہیں
جناب حکیم شیفتہ۔ وفور درد محبت ادب شناس نہیں — تڑپ تو ہے لب اظہار دل کے پاس نہیں
جناب نواب قیصر کانپوری۔ جہاں میں اور کسی سے تو روشناس نہیں — کہاں گیا دل ناداں جو تیرے پاس نہیں

(حواس)

جناب نواب آثر کانپوری۔ گلہ کرے گا بھلا کیا وہ تیر المحشر میں — کہ جس کے آپ بجا عشق میں حواس نہیں
جناب رمزی بلند شہری۔ کسی کی جلوہ نمائی ارے معاذ اللہ — یہ اب ہے حال کہ قائم مرے حواس نہیں
جناب رمز گنوری۔ کہوں گا حال نشیمن ذرا میں دم لے لوں — ابھی تو برق کے ڈر سے بجا حواس نہیں
جناب تنہا شاہجہانپوری۔ حواس کھو کے نہ بڑھ پرتو جمال کی سمت — وہی ہے فائز جلوہ جو بے حواس نہیں
جناب سلیم ناطقی۔ پتنگے شمع سے لپٹے ہیں شمع شعلوں سے — بجا کسی کے تری بزم میں حواس نہیں
جناب شمیم کانپوری۔ ظہور جلوۂ حسن ازل ارے توبہ — یہ حال ہے کہ ابھی تک بجا حواس نہیں
جناب پادری شوق۔ اگرچہ ہر گھڑی سودا سوار ہے سر پر — تمھارے رمز سمجھتا ہوں بے حواس نہیں
جناب حکیم شیفتہ۔ مریض درد نتیجے کا انتظار کرے — حیات و موت کے سالم ابھی حواس نہیں
جناب نواب قیصر کانپوری۔ خرام ناز سے محشر بپا ہوا شاید — میں دیکھتا ہوں کسی کے بجا حواس نہیں

(یاس)

جناب نواب آثر کانپوری۔ وہ آئیں گے شب وعدہ جو عشق کامل ہے — مجھے تو اے دل ناداں ذرا بھی یاس نہیں
جناب رمزی بلند شہری۔ کچھ ایسے محو ہیں رنگینئ امید سے ہم — ذرا بھی شائبۂ وہم و بیم و یاس نہیں
جناب رمز گنوری۔ اسی سے ہوتی ہے کچھ اور بھی امید کرم — خوشی یہی ہے کہ تبدیل رنگ یاس نہیں
جناب تنہا شاہجہانپوری۔ ترے کرم نے بسا دی امید کی دنیا — کسی زباں پہ اب گفتگوئے یاس نہیں
جناب سلیم ناطقی۔ خدنگ اب کوئی ترکش میں دل کے پاس نہیں — نگاہ یاس بھی میری نگاہ یاس نہیں
جناب شمیم کانپوری۔ وفور بیخودی عشق تیری عمر دراز — کہ اب تو دل کو خیال امید و یاس نہیں
جناب پادری شوق۔ تم اپنے عشق میں دیکھو تو حوصلہ میرا — کہ ہجر میں بھی مرے دلمیں رنج و یاس نہیں
جناب حکیم شیفتہ۔ ابھی شریک شب غم خیال ہے اُس کا — مروں تو کیسے مروں اعتبار یاس نہیں
جناب نواب قیصر کانپوری۔ مریض زار کی حالت خراب ہے لیکن — وہ کہہ رہے ہیں مجھے تو ذرا بھی یاس نہیں

(شناس)

جناب نواب آثر کانپوری۔ جو روکتا ہے آثر تم کو بت پرستی سے — وہ حق شناس نہیں وہ خدا شناس نہیں
جناب رمزی بلند شہری۔ کمی ابھی سے ہے احساس درد میں رمزی — ابھی کمال پہ عشق ادا شناس نہیں
جناب حبیب لکھنوی۔ بتائے جاتے تھے راز دلی کبھی جس کو — وہی حبیب ہوں میں غیر وناشناس نہیں
جناب رمز گنوری۔ بتا دیا ہے یہ عرفان عشق نے مجھ کو — کہ بے نیاز محبت خدا شناس نہیں
جناب تنہا شاہجہانپوری۔ جب اہل دیر سے ہم نے ترا پتہ پوچھا — یہی سنا کہ یہاں کوئی حق شناس نہیں
جناب سلیم ناطقی۔ ہزار طرح سُنی داستان طور و کلیم — مزاج داں نہیں کوئی، ادا شناس نہیں
جناب شمیم کانپوری۔ جھکا دیا ہے رضا پر تری سر تسلیم — یہ کیا کہا کہ محبت ادب شناس نہیں
جناب پادری شوق۔ جما رہا ہوں قدم مسلک حقیقت میں — نگاہ شوق ابھی شوق حق شناس نہیں

دنیائے اسلام

عرب ممالک کا فیڈریشن

سلطان ابن سعود نے کانفرنس میں شریک ہونیسے انکار کردیا

قاہرہ۔ ۲۷ اگست، مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے گزشتہ جمعرات کی شب میں اس امر کا اعلان کیا کہ سلطان ابن سعود والئ نجد و حجاز نے جو مکہ مکرمہ کے محافظ اور دنیائے عرب کی سب سے بڑی شخصیت ہیں شنبہ کے دن منعقد ہونیوالی پان عرب کانفرنس (عرب کی بین الملی کانفرنس) میں اپنا نمایندہ بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ عراقی وزیر اعظم نوری السعید سے عرب ممالک کے وفاق کے مسئلہ پر گفتگو کرنے کے بعد میں نے تمام عرب سلاطین کو کانفرنس میں اپنے نمایندے بھیجنے کے لئے دعوت نامے بھیجے تھے۔ سلطان ابن سعود کے علاوہ امام یحییٰ (یمن)، اور شرق اردن کے امیر عبداللہ کو بھی دعوت نامے بھیجے گئے تھے سلطان ابن سعود نے اپنے انکاری جواب میں لکھا ہے کہ فی الوقت میں نے نحاس پاشا وزیر اعظم مصر کو جو مفصل خط بھیجا وہ کافی ہے اسلئے خصوصی نمایندے کے بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا۔ میں نے اپنا نظریہ خط میں اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ نحاس پاشا نے یہ بھی کہا کہ امام یحییٰ کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ مگر امیر عبداللہ نے اپنے وزیر اعظم کو بھیجدیا ہے جو کل یہاں پہنچ جائیں گے۔

مسجد اقصیٰ کی تعمیر جدید القدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) عبدالفتاح حلمی بے مصر کے ناظم محکمہ آثار عرب نے جو اسوقت القدس میں مسجد اقصیٰ کی تعمیر جدید کی نگرانی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اخباری نمایندہ سے ملاقات کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ کام دو مہینے کے اندر مکمل ہو جائے گا۔ توقع ہے کہ بعد میں مزید کام کیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں بعض ایسی عمارتیں منہدم کیجائینگی جو تاریخی اہمیت نہیں رکھتیں اور جنکی وجہ سے اسوقت ان دوسری عمارتوں کی خوشنمائی میں فرق آرہا ہے۔ جنھیں تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ حلمی بے نے کہا کہ اس مسجد کے تعمیری کام کی وجہ سے وہ شہید ہونے سے بچ گئی ہے۔

جناب حکیم شیفتہ۔ مری نظر کے تقاضے کو جو سمجھ نہ سکے — نظر نواز نہیں وہ، نظر شناس نہیں
جناب نواب قیصر کانپوری۔ کریں گے حشر میں انکی شکایتیں کس سے — بتوں کے چاہنے والے خدا شناس نہیں

(قیاس)

جناب نواب آثر کانپوری۔ یہ فلسفہ ہے محبت کا سن لے اے واعظ — یہ راہ وہ ہے جہاں منزل قیاس نہیں
جناب رمزی بلند شہری۔ کہاں نصیب ہے آزادئ چمن مجھ کو — میں کب اسیر ستم ہائے بے قیاس نہیں
جناب حبیب لکھنوی۔ بتا دیا مجھے دیوانہ اُس ستمگر نے — یہ کہہ کے بات تری قابل قیاس نہیں
جناب رمز گنوری۔ مجاز کہتا ہے ناصح رہ حقیقت کو — یہ بحث وہ ہے کہ جو قابل قیاس نہیں
جناب تنہا شاہجہانپوری۔ سمجھ سکے گا نہ راز طلسم لیل و نہار — جہان عشق ہے یہ عالم قیاس نہیں
جناب سلیم ناطقی۔ سجا رہا ہے تو وہم و خیال کی دنیا — یقیں کے رنگ میں ڈوبا ترا قیاس نہیں
جناب شمیم کانپوری۔ صلاح ترک محبت بجا سہی ناصح — مگر یہ بات تری قابل قیاس نہیں
جناب پادری شوق۔ خدا کے فضل سے لیکن مجھے ہراس نہیں — گناہ اتنے کئے ہیں کہ کچھ قیاس نہیں
جناب حکیم شیفتہ۔ جو اہل دل ہے اُسے احتیاج درد نہ ہو — یہ بات تیر نظر! قابل قیاس نہیں
جناب نواب قیصر کانپوری۔ جگر میں درد ہو اور کوئی چپ رہے قیصر — یہ تیری بات تو کچھ قابل قیاس نہیں
جناب ندرت کانپوری۔ نگاہ شوق کا یہ جذب! ارے معاذ اللہ — وہ سامنے ہے کہ جو قابل قیاس نہیں

(راس)

جناب نواب آثر کانپوری۔ یہ واقعی ہے جو کہتا ہوں میں قیاس نہیں — شب فراق میں جلنا کسی کو راس نہیں
جناب رمز گنوری۔ فلک سے برق گری جمع جب کئے تنکے — غرض بنائے نشیمن ہمیں تو راس نہیں
جناب تنہا شاہجہانپوری۔ جو آئے سیر چمن کو وہ سب اسیر ہوئے — بہار گلشن ہستی کسی کو راس نہیں
جناب سلیم ناطقی۔ جفا کا ذوق نہیں یا وفا کا پاس نہیں — مجھے تو کوئی بھی رخ زندگی کا راس نہیں
جناب حکیم شیفتہ۔ خیال راز بھی رہتا ہے درد ہجر کے ساتھ — یہ زندگی دو روزہ بھی ہم کو راس نہیں
جناب نواب قیصر کانپوری۔ جفا سے باز نہ آؤ، وفا کا نام نہ لو — یہ مجھکو راس نہیں اور وہ تم کو راس نہیں
جناب ندرت کانپوری۔ جب التجائے وفا کی بدل گئے تیور — وفور ذوق تمنا ہمیں تو راس نہیں

(التماس)

جناب تنہا شاہجہانپوری۔ ادب شناس محبت زباں کیا کھولے — ابھی اُدھر سے تقاضائے التماس نہیں
جناب سلیم ناطقی۔ نگاہ شوق کی تاثیر دیکھتا ہوں سلیم — کسی سے عرض کسی سے کچھ التماس نہیں
جناب حکیم شیفتہ۔ شکستگی میں بھی اک راز ہے درستی کا — کہ حال دل مرا محتاج التماس نہیں
جناب ندرت کانپوری۔ لب خموش سہی، گو نگاہ یاس نہیں — یہ اور کیا ہے اگر حسن التماس نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلال پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو · جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

صداقت

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۵

مسٹر چرچل کی براڈکاسٹ تقریر

مسٹر چرچل نے کیوبک سے منگل کی رات کو ایک تقریر نشر کی ہے جسمیں اُنھوں نے کیوبک کی گفت و شنید کے ذکر سے اپنی تقریر کا آغاز کیا اور فرمایا کہ یہ بات چیت اگر قطعی طور پر نہیں تو زیادہ تر جاپان کے خلاف کارروائیوں کے موضوع پر مرکوز تھی اسی سبب سے مارشل اسٹالن اس بات چیت میں حصہ نہیں لے سکے کیونکہ روس نے جاپان کے ساتھ پانچ سال کے لئے دوستی اور ایک دوسرے سے جنگ نہ کرنیکا فیصلہ کیا۔ علاوہ بریں مارشل اسٹالن آج کل روسی فوجوں کے سپریم کمانڈر انچیف ہیں جو جرمن فوجوں سے مصروف جنگ ہیں۔

مسٹر چرچل نے فرمایا کہ بہت جلد ہی ہم لوگ تینوں ملکوں یعنی امریکہ، برطانیہ اور روس کے وزراء خارجہ کی ایک کانفرنس منعقد کریں گے جس میں کیوبک کانفرنس سے پیدا شدہ صورت حالات پر اور بحر روم کی اتحادیوں کی سرگرمیوں پر پورے طور پر صلاح مشورہ کیا جائے گا۔ پچھلے دو سال میں ہمارے درمیان پچھمی فرانس میں جرمنی کے خلاف دوسرا مورچہ قائم کرنے کے بارے میں بہت کچھ چرچے ہو رہے ہیں۔

ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ وہ عظیم جنگ کتنی کارآمد ہو سکتی ہے۔ ایک زمانہ میں فرانس میں ہمارے پاس بہت اچھا مورچہ تھا لیکن اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ میں اس دن کا انتظار کر رہا ہوں جبکہ فرانس کو آزاد کرانے کے لئے برطانی اور امریکی فوجیں پوری طاقت میں چینل کو پار کریں گی اور فرانس کے جرمن حملہ آوروں سے دو دو ہاتھ کریں گی۔ یقیناً آپ مجھ سے یہ معلوم کرنا چاہیں گے کہ وہ دن قریب ہے یا دور جبکہ جرمنوں پر حملہ کیا جائے گا لیکن میں آپ لوگوں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ یہ چوٹ ضرور لگائی جائے گی کیونکہ مجھے پورا اطمینان ہے کہ کامیابیاں جاری رکھنے کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ ہمارے فوجیوں کی زندگیوں میں کسی قسم کی بھی سیاست کو کوئی دخل نہیں ہے بلکہ اُنھوں نے اپنی زندگیاں صرف فوجی اسکیموں کے لئے وقف کر دی ہیں۔

ذاتی طور پر ایک تیسرے مورچہ کا خیال بھی ہر وقت میرے ذہن میں رہا ہے۔ اس دوران میں میں نے دوسرے مورچہ کے خیال کو بھی کبھی ذہن سے خارج نہیں ہونے دیا ہے۔ میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ پچھمی جمہوریتوں کو ایک گھونسہ باز کی مانند ہونا چاہیئے جو ایک ہاتھ سے نہیں بلکہ دو ہاتھوں سے لڑتا ہے۔ اٹلی کی جنگی قوت تباہ و برباد کی جا چکی ہے۔ اور اس ملک کو اس قصور کی بناء پر خوفناک تاوان ادا کرنا پڑ رہا ہے کہ اس نے جرائم پیشہ لیڈروں کی بات سُنی اور اُنکے گمراہ کن مشوروں پر عمل کیا۔ بُری صحبت میں شامل ہو جانا اس کے اثرات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے مقابلہ میں بہت آسان ہے۔ فرانس سے بہت بڑی جرمن فوج کو جرمن پچھلے دنوں ہٹا کہ اٹلی باشندوں کو دبائے رکھنے کے لئے وہاں بھیجنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جرمن اٹلی کو میدان جنگ بنانا اور جنگ کو جرمنی سے دور رکھنا چاہتے ہیں اس کے علاوہ جرمن ہوائی فوج کا بہت بڑا حصہ روس کے مورچہ سے ہٹا لیا گیا ہے اور اُس سے امریکی اور برطانی ہوائی جہاز رات دن حملے کر کے تھکا رہے ہیں اور اُسے کمزور بنا رہے ہیں اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ہم نے اٹلانٹک میں اور بحر روم سے یہی کارروائی شروع کر دی ہے اور دشمن ابھی ہمارے دباؤ کا نہ تو اندازہ لگا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی سمجھ میں یہ آ سکتا ہے کہ یہ حملہ کب ہو گا۔

روس میں روسی فوجوں کو جو فتوحات ہو رہی ہیں ان کے باعث بلقان میں بہت اہم اور نمایاں واقعات رونما ہو رہے ہیں اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ اٹلی میں برطانیہ اور امریکہ کی فوجوں نے اٹلی کے خلاف جو کارروائی شروع کی ہوئی ہے اس کا بھی بلقان کی صورت حالات پر بہت اثر پڑا ہے۔ بلغاریہ کے باشندوں کے ساتھ جنھیں روس

کی کوششوں کے ذریعہ آزادی ملی ہے ان کے مفاد کو پامال کر کے غداری کی گئی ہے۔ مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ دکھن پورپی ایشیا کے سپریم کمانڈر مقرر کئے جا چکے ہیں۔ برطانیہ، امریکہ اور چین میں ان کے تقرر کو بہت پسند کیا گیا ہے۔ یہ سپریم کمانڈر جنرل چیانگ کائی شیک سے مل کر کام کریں گے۔ یہ صحیح ہے کہ دکھن پوربی ایشیا کے سپریم کمانڈر لارڈ ماونٹ بیٹن کی عمر ابھی صرف ۴۳ سال کی ہے۔ موجودہ جنگ میں اس عمر میں بہت کم آدمیوں کو ایسا موقعہ ملتا ہے۔

بنگال کا دردناک منظر

بنگال کے بدنصیب فاقہ زدوں کی حالت اسقدر دردناک ہے کہ شاید ہی دنیا کے کسی حصہ میں اسکی مثال مل سکے۔ بنگال کے باشندوں کی بدبختی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ بنگال میں روزانہ بے شمار فاقہ زدہ اور فاقہ سے مرے ہوئے باشندوں کو سڑکوں پر سے اُٹھایا جا رہا ہے۔ سیکڑوں فاقہ سے مارے ہوئے انسانوں کو ہسپتالوں میں داخل کیا جا چکا ہے جنمیں سے اکثر ہسپتالوں میں جا کر مر گئے ہیں۔ معصوم بچوں کی دردناک حالت یہ ہے کہ وہ گلیوں میں پڑے ہوئے جھوٹے چاولوں کو کتوں تک کے آگے سے اُٹھا کر کھانے کی کوشش میں کتوں کے حملوں سے زخمی ہو گئے ہیں۔ اس صوبہ کے باشندوں کی بدبختی اس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتی ہے کہ والدین اپنے جگر پاروں کو فروخت کر رہے ہیں، اور غریب شوہر اپنی بیویوں تک کو بیچنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ غرضکہ اس وقت بنگال میں جو قیامت برپا ہے وہ اس قدر خوفناک ہے کہ اس کے تصور ہی سے کلیجہ کانپ جاتا ہے۔

بنگالیوں کی اس انتہائی بدبختی اور بدنصیبی کو دیکھتے ہوئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب بنگال میں فاقہ کشی کی وجہ سے بنگال کے باشندے مرنے لگیں اور بنگال کی عورتیں اور بچے جانوروں کی طرح فروخت ہونے لگیں تو بنگال کی وہ وزارت کس مرض کی دوا ہے جس نے بنگال کے کروڑوں باشندوں کے جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری اپنے کاندھوں پر لیتے ہوئے قلمدان وزارت سنبھالا تھا۔

بنگال کے وزراء اور لیڈروں کا یہ فرما دینا بہت آسان ہے کیونکہ حکومت ہند نے بنگال سے کھانے پینے کا سامان بیرونی ممالک کو بھیجدیا ہے اس لئے یہ نوبت پہونچ گئی۔ لیکن ہم بنگال کے وزراء اور لیڈروں سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ بنگال کے علاوہ ہندوستان میں دوسرے صوبے بھی ہیں۔ ان صوبوں سے بھی جنگی ضروریات کے لئے سامان خورد و نوش جنگی مورچوں پر بنگال سے کہیں زیادہ بھیجا گیا ہے لیکن ان صوبوں میں وہ حالت کیوں نہیں پیدا ہوئی جو اس وقت بنگال میں ہے کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسرے صوبوں کی حکومتوں نے تو جنگی ضروریات کے ساتھ ساتھ صوبہ کے باشندوں کی ضرورت کو بھی مدنظر رکھا، لیکن بنگال کی نااہل وزارت صوبہ کے باشندوں کی ضروریات سے قطعی لاپرواہ رہی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج بنگال کے باشندے فاقہ کشی کرتے ہوئے جانیں دے رہے ہیں اور یہ بدنصیب اپنی عورتوں اور بچوں تک کو فروخت کرنے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں۔

ہم کو افسوس ہے کہ ہم صوبۂ بنگال کی وزارت کو اس کی اس نافرض شناسی پر قابل مذمت قرار دئے

ص ۴

م بیٹھ نہیں رہ سکتے۔ ہمارے نزدیک صوبہ بنگال میں صوبہ کے باشندوں کا فاقہ کشی سے مرنا، بنگال کی وزارت کی اخلاقی موت ہے اور وزارت بنگال کی اس اخلاقی موت کے بعد وزراء کا یہ فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کیلئے وزارت کی کرسیاں خالی کر دیں جو صحیح معنوں میں صوبے کی حکومت کے چلانے کی اہلیت رکھتے ہوں۔

آئینۂ کانپور

بنگال کے مصیبت زدہ

بنگال کے بدنصیب فاقہ زدوں کی حالت سے متاثر ہو کر عام ہندوستان کے لیڈروں نے ان کی امداد کیلئے اپیل کی ہے چنانچہ کانپور سے بھی متعدد اپیلیں ہو چکی ہیں علاوہ ایک مشترکہ اپیل ان مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کیلئے کیگئی ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ اہل کانپور ان مصیبت زدہ لوگوں کی امداد میں پوری فراخدلی کے ساتھ حصہ لیکر اپنا فرض ادا کریں گے۔

ہندوستان کمرشیل بنک کا افتتاح

۲ ستمبر کو ہندوستان کمرشیل بنک لمیٹڈ کے ہیڈ آفس کا افتتاح ہو گیا۔ ہیڈ آفس کے منیجر مسٹر اوماشنکر مہروترا مقرر ہوئے ہیں جن کو بنک کا وسیع تجربہ ہے۔ بنک کے افتتاح کے دن چالیس لاکھ روپیہ سے زائد کی امانتیں جمع ہوئی ہیں۔ اس بنک کا سرمایہ ۵ کروڑ روپیہ ہے۔

اسی دن ۵ بجے شام کو بنک کے افتتاح کی خوشی میں شہر کے کاروباری جماعت کے تمام ارکان اور معززین شہر کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

اس موقع پر بنک کے بورڈ آف ڈائرکٹر کے پریسیڈنٹ سر پدم پت سنگھانیا نے فرمایا کہ۔

صوبہ متحدہ میں اول درجہ کے ایک بنک کی ضرورت عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی جس کا مرکز اسی صوبہ کے اندر ہو اور یہ اسکیم سنہ ۱۹۳۶ء میں تیار کیگئی تھی لیکن سہراب جی۔ ایس۔ پوچکھان والا منیجنگ ڈائرکٹر سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ کی مداخلت کی وجہ سے اسوقت اس اسکیم کو ملتوی کر دیا گیا لیکن پھر بھی یہ خیال بدستور قائم رہا اور صوبہ کی تجارتی و صنعتی ترقی کی وجہ سے اس طرح کے بنک کی ضرورت زیادہ بڑھتی گئی۔

ملک کے مختلف صوبوں میں اسی صوبہ کے بنک ہیں لیکن اس صوبہ کا جس کا نمبر آبادی کے لحاظ سے دوسرا اور تجارتی اہمیت کے خیال سے تیسرا ہے اپنا کوئی بنک نہ تھا۔ شکر ہے کہ آج اس اسکیم نے عملی صورت اختیار کر لی ہے۔

واٹر ورکس کیلئے سب کمیٹی

کانپور میونسپل بورڈ نے واٹر ورکس کے پانی سپلائی کے متعلق جو ایک سب کمیٹی بنائی تھی اُس نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ واٹر ورکس کے افسران کی عدم توجہی اور بورڈ کے افسران سے مل کر کام نہ کرنے پر اپنے غیر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ کمیٹی کی رائے میں اگر چیف کیمیکل انجینیر واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ اگر واٹر ورکس کمیٹی کے چیرمین یا بورڈ کے چیرمین سے مل کر کام کرتے تو شاید کلورین اور ایلومینیا فرک کی اسقدر کمی محسوس نہ ہوتی۔

واٹر ورکس

خان بہادر مسٹر پی۔ ایس۔ دستور ایم۔ آئی۔ ایم۔ ای سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

کیمیکل وغیرہ کے کمیاب ہونے کی وجہ سے حال ہی میں اس بات کی مشتہری کی گئی تھی کہ پانی کو اُبالکر استعمال کیا جائے اور پانی کو سپلائی کے اوقات میں کمی کر دی گئی ہے۔

اب کانپور واٹر ورکس کے اڈمنسٹریٹر تحفظ ہند کے قواعد کے ماتحت پبلک کو یہ اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ نے کلورین کی مزید سپلائی حاصل کر لی ہے اور یہ اُمید کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا سے گفت و شنید کے بعد جو کچھ عرصہ سے جاری ہے "ایلومینیم فرک" کی مزید سپلائی کی بھی جلد ہی دستیاب ہو جائے گی اور اس حالت میں واٹر سپلائی کے اوقات میں جو کمی کی گئی ہے وہ پوری کر دی جائے گی۔

غلہ کی دوکانوں کے لیسنس

مسٹر آر۔ سی استھانہ ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

غلہ کی دوکانوں کے پھٹکر و تھوک کے تمام لیسنس جو سنہ ۱۹۴۲ء کی اسکیم کے ماتحت جاری کئے گئے تھے ایک عرصہ ہوا منسوخ ہو چکے ہیں اور ان پُرانے لیسنس کی بنیاد پر کوئی شخص غلہ کی دوکان داری نہیں کر سکتا اس لئے ان تمام دوکانداروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اُن لیسنس کو میرے دفتر میں فوراً واپس کر دیں۔ دیہات کے دوکاندار یہ لائسنس تحصیل کے ذریعہ اور شہر کے دوکاندار اپنے حلقہ کے اے۔ آر۔ پی سیول ڈیفنس مجسٹریٹ کے ذریعہ واپس کریں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۶ اگست کو کانپور امپرومنٹ کی ماہوار مٹنگ رائے بہادر مسٹر مان سنگھ سی۔ بی۔ ای، چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ہوئی۔

گٹیا ٹی بلاک میں مٹی بھرنے کے کام کے واسطے ۹۸۴۹ روپیہ کا ریوائزڈ تخمینہ منظور ہوا۔ ٹرسٹ نے ای۔ آئی ریلوے کو یہ اطلاع دینا طے کیا ہے کہ گورنمنٹ آرڈیننس فیکٹری کے پاس کا پُل پُرانے اسٹیشن کے پاس والے پُل سے پہلے بنایا جا سکتا ہے۔

ناچ گھر برھانہ اسکیم میں اے اور بی بلاک کے واسطے ریوائزڈ تخمینے منظور ہوئے اور دونوں بلاک میں اسکول کیلئے جگہ چھوڑنا طے ہوا۔ اور ڈی بلاک میں دو میدان، بچوں کے کھیل کے میدان کیلئے چھوڑنا طے ہوا۔ گھسرا منو آبادی کے قریب کی زمین کا ریوائزڈ جنرل لے آوٹ منظور ہوا اور بازار کے لئے جگہ چھوڑنا طے ہوا۔

گٹیا کے پلاٹوں پر پٹہ پر اٹھے ہوئے جن پر جھوپڑے بنے ہوئے ہیں اور ان میں سے جو ہٹائے جا سکتے ہیں ان کیلئے چار قسم کے نقشے منظور کئے گئے۔

برساتی پانی اور زمین دوز پائپ بنانے کے لئے ۷۰۵۲۰ روپیہ ۱۰ آنہ کا ٹنڈر منظور ہوا۔

سٹی مسلم لیگ

سٹی مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں مسلم مفاد کے متعلق مقامی میونسپل بورڈ کی اکثریت پارٹی اور بورڈ کے چیرمین کے رویہ کی مذمت کی گئی۔ اور خاص طور پر مسٹر جناح پر جو حملہ ہوا تھا اس کے متعلق جو رزولیوشن مسلم پارٹی کی جانب سے پیش کیا گیا تھا اس پر بورڈ کی اکثریت پارٹی کے طرز عمل کی نکتہ چینی کی گئی۔

لیگ نے یہ طے کیا ہے کہ مسلمانوں کا ایک ڈیپوٹیشن گورنر صوبجات متحدہ سے ملے اور اپنی شکایات پیش کرے۔ لیگ نے مسلم ممبران لیگ کے خلاف ڈسپلینری کارروائی کرنے طے کیا ہے جنھوں نے پارٹی کی ہدایات کے خلاف عمل کیا اور ان ممبران کو آئندہ انتخاب میں لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے کی اجازت نہیں دیجائیگی۔

کانپور بنگال فوڈ ریلیف فنڈ

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کانپور نے بنگال کے مصیبت زدہ او بھوکے انسانوں کی امداد کے لئے "دی کانپور بنگال فوڈ ریلیف فنڈ" قائم کر کے کانپور کے باشندگان سے امداد کی اپیل کی ہے۔ اس فنڈ کا حساب الہ آباد بنک لمیٹڈ میں کھول دیا گیا ہے۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ باشندگان کانپور بنگال کے بھوکوں کی امداد کر کے اپنا انسانی فرض ادا کریں گے۔

غلہ کی دوکانیں کھولنے کی ممانعت

یو۔ پی گورنمنٹ نے میونسپل بورڈ کو اپنی غلہ کی دُکانیں ملازمین یا عام پبلک کیلئے کھولنے سے منع کیا ہے کیونکہ گورنمنٹ نے غلہ مہیا کر لیا ہے اور غلہ کے تقسیم ہونیکی اسکیم جلد جاری ہونے والی ہے۔

پروپیگنڈہ ڈپارٹمنٹ

مسٹر ویشوناتھ بھرتیا ایکٹنگ چیرمین میونسپل بورڈ نے جنگ کی صحیح خبریں عام پبلک تک پہونچانے کے واسطے بورڈ میں ایک پروپیگنڈہ ڈپارٹمنٹ قائم کیا ہے۔

ڈی۔ اے۔ وی کالج

ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوسٹل یونین کا ایک جلسہ میں مسٹر آر۔ ڈی۔ بھٹ طالب علم کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوا۔ یہ طالب علم حال ہی میں گنگا میں غرق ہو گیا تھا۔

سنٹرل بنک آف انڈیا

سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ کی شاخ کانپور سے ایک نوجوان نے دس ہزار روپیہ کا ایک جعلی چک بھنا لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل گنج کے ایک سوداگر کا ایک چک چک کی کتاب سے گم ہو گیا تھا اور اس نے بنک کو اطلاع دیدی تھی لیکن اس چک کی ادائگی کر دی گئی۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔

مزدور سبھا

مزدور سبھا کے ایک جلسہ میں یہ طے ہوا ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ سے یہ درخواست کی جائے کہ موجودہ میونسپل بورڈ کو توڑ کر نیا انتخاب کیا جائے اور مزدوروں کیلئے ایک خاص حلقہ انتخاب بنانیکی سفارش کیگئی تاکہ مزدوروں کی نمایندگی پورے طور پر ہو سکے۔

بنگال کے مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنے کے متعلق ایک رزولیوشن پاس ہوا اور انکی امداد کیلئے فنڈ جمع کرنا طے ہوا۔

بحکم جناب ایس۔ ایم منیر اسکوائر بار ایٹ لا سول و سشن جج بہا کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۴ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت سشن سیول ججی کانپور مقام کانپور

لالہ بابو لال ولد لالہ گنگا دھر اگر والا مالک فرم گنگادھر بابو لال جرنیل گنج شہر کانپور مدعی

بنام گیانند وغیرہ مدعا علیہ

بنام رمیش نابالغ ولد جنتی لال قوم ویش ساکن دالمنڈی ناچ گھر کہنہ شہر کانپور مکان نمبر 58/119 بولایت لالہ رامچندر نانا حقیقی دولی دوران مقدمہ مالک فرم گنپت رائے رام چندر ساکن پٹنہ سیٹی مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت /34950 روپیہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم لکشمی سنگھ منصرم
عدالت سشن سیول ججی کانپور

سبدِ گل

معلوم نہیں کہ یہ حقیقت ہے یا افسانہ طرازی کہ کچھ دنوں سے برابر یہ خبریں آرہی ہیں کہ ہندوستان کے ڈاکٹروں اور حکیموں پر آج کل "عشق کا ذب" بڑی طرح سوار ہے۔ اور ان بیچاروں پر بوالہوسی کے دورے پر دورے پڑرہے ہیں چنانچہ بوالہوسی کے ان دوروں کی بنا پر یہ معزز حضرات ایسی دلچسپ حرکتیں فرمارہے ہیں جن پر حیرت بھی ہوتی ہے اور ہنسی بھی آتی ہے۔

لندن میں رہنے والے ایک سن رسیدہ ہندوستانی ڈاکٹر کی بوالہوسی ملاحظہ ہو کہ آپ ایک گورے رنگ والی مریضہ کا علاج کرتے کرتے خود مرض عشق میں مبتلا ہوگئے۔ چنانچہ آپ کی حالت یہ ہوگئی کہ جب مریضہ آپ کو نبض دکھانے آتی تو آپ بھی اپنا دردِ دل اس کے سامنے لے بیٹھتے۔ مگر مریضہ ایسی ظالم تھی کہ اسے ڈاکٹر پر ذرا بھی ترس نہ آیا اور وہ بدستور ڈاکٹر صاحب کو آتشِ فراق میں تڑپاتی رہی۔

ڈاکٹر بھی پرانا گھاگ تھا جب اس نے دیکھا کہ سیدھی انگلیوں سے گھی نہیں نکل سکتا تو ایک روز موقع پاکر دست درازی کر بیٹھا۔ مریضہ نے غل مچادیا ڈاکٹر صاحب دھر لئے گئے۔ جب پولیس ڈاکٹر صاحب کو گرفتار کرکے لئے جارہی تھی تو ڈاکٹر صاحب باواز بلند غالب کا یہ شعر پڑھتے چلے جارہے تھے

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

اسی طرح پنجاب کے ایک حکیم جی پر عشق کا دورہ پڑا تو آپ ایک زیرِ علاج ایکٹریس کی زلف گرہ گیر کے اسیر بن گئے۔ ایکٹریس کیا تھی بس حسن وجمال کا مرقع تھی، ۱۸۔ ۱۹ سال کی عمر جوانی کے نشہ میں مدہوش آنکھوں میں شوخی لبوں پر مسکراہٹ حکیم جی نے اس کی نبض پر انگلیاں رکھیں تو جسم میں ایک بجلی سی دوڑ گئی۔

حکیم جی آخر حکیم تھے انھوں نے عرض مدعا کی بجائے حکمت سے کام لیتے ہوئے ایکٹریس کو ایک دوا کھلادی جس کے کھاتے ہی وہ سردی کی وجہ سے تھر تھر کانپنے لگی۔ حکیم جی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے اندر کمرہ میں لے گئے اور کمرہ میں لیجاکر ایک اور دوا دی تو ایکٹریس بالکل بیہوش ہوگئی۔

ایکٹریس کو ہوش آیا تو پتہ چلا کہ حسن وجمال کا سرمایہ لٹ چکا ہے۔ پولیس کو اطلاع دی گئی اور حکیم جی "پابدستِ دیگرے دست بدستِ دیگرے" تھانے پہنچادئے گئے۔ معلوم نہیں کہ تھانے پہنچنے کے بعد بھی حکیم جی نے پولیس والوں کو بھی کوئی گولی کھلائی یا نہیں، بہرحال حکیم جی کا ایکٹریس کے ساتھ عشق کا یہ واقعہ کسی طرح بھی سینما کے ڈرامائی نظارہ سے کم نہیں ہے۔

ان دلچسپ واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ آجکل ہندوستان کے اطبا اور ڈاکٹروں پر بُری طرح سے محبت کا جنون سوار ہے اور محبت کے اس جنون کی بدولت ان کو اس کا بھی احساس باقی نہیں رہا کہ یہ شریف پیشہ بُری طرح بدنام ہو رہا ہے۔

ادبِ لطیف

انتظار

از جناب پی۔ بی۔ میار آگرہ

ساون کا مہینہ ہے۔ گھنگھور گھٹائیں آسمان پر چھائی ہوئی ہیں۔ ہر سمت سبزہ اپنے حُسن کی بہار دکھا رہا ہے۔ مور پپیہے اپنی اپنی دُھن میں مست ہیں۔ وہ ماہ جبیں اپنے بالاخانے کے جھروکے میں آتی ہے اور کچھ دیکھ کر چلی جاتی ہے۔ کبھی آسمان کی طرف نگاہ ڈالتی ہے کبھی اپنی طرف اور دبی زبان میں کچھ گنگناتی ہے۔ "ساون کی رُت آئی ہے سجنوا" برسات کی تمام دلفریبیوں کے باوجود اس کے چہرہ پر حزن وملال کے آثار نمایاں ہیں۔ جس سے ثابت ہو رہا ہے کہ برسات کی دلفریبیوں سے زیادہ کسی اور خوشگوار شے کی منتظر ہے یا بالفاظ دیگر کسی ایسی ہستی کی یاد میں غرق ہے جو اس کو برسات کی دلفریبیوں سے زیادہ عزیز ہے، دور تک نگاہ ڈالتی ہے مگر کوئی نظر نہیں آتا، دیکھو دور گھوڑے پر وہ کون چلا آتا ہے۔ جوں جوں سوار قریب آتا جارہا ہے اتنی ہی بے چینی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے آخر کو وہ سوار آہی گیا اور وہ کون اس کا خاوند' اس کا سہاگ جس سے وہ ایک عرصہ سے بچھڑی ہوئی تھی خوشی کے مارے اس ماہ جبیں کے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑیاں مثل شبنم کے ڈھل رہی ہیں اور خوشی کی اُمنگیں اس کی پژمردہ روح کو تر وتازگی بخش رہی ہیں۔ انتظار کی تکلیف راحت میں تبدیل ہوگئی۔

---

۴ دیکھیں گے تو اُنھیں معلوم ہو جائے گا کہ ہندوستان میں سفر کے اور آنے جانے کے کتنے طریقے ہیں۔

ٹکٹ جمع کرنے میں ایک اور فائدے کی بات یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ کبھی مصیبت آجائے اور روپے کی ضرورت ہو تو اپنا ذخیرہ بیچ بھی سکتے ہیں۔ مگر اس ہابی کو شروع کرتے وقت پیسوں کا خیال ہرگز دل میں نہ کرنا چاہیئے کیونکہ پھر ٹکٹ جمع کرنے کا شوق تو دل سے نکل جائے گا اور رقم جمع کرنے کا خیال پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے ٹکٹ محض شوق اور ذخیرہ کی خاطر جمع کرنے چاہئیں۔ کبھی آگے چلکر روپے کی ضرورت پڑگئی تو دیکھا جائے گا۔

سیاسی جمود حل ہونیکی کوئی اُمید نہیں

پونا بذریعہ ڈاک، ڈاکٹر این۔ بی کھرے ممبر اوورسیز حکومت ہند نے دوران انٹرویو میں کہا کہ یہ خیال کہ پونا میں میری آمد کوئی سیاسی اہمیت رکھتی ہے بالکل غلط ہے اور اس قسم کی افواہیں بھی بالکل بے بنیاد ہیں کہ میں مہاتما گاندھی سے مل کر موجودہ سیاسی جمود کو حل کرنے کی کوشش کروں گا۔

آپنے مزید کہا کہ ہندوستان کا سیاسی مسئلہ حل ہونے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔ مسٹر جناح تو اپنے پاکستان پر اڑے ہوئے ہیں کانگریس آزادی مانگ رہی ہے اور ہندو مہاسبھا اکھنڈ ہندوستان چاہتی ہے۔ ایسی صورت میں جلد ہی جمود کے ختم ہونے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔

عالمِ نسواں

مسلم خواتین کے روح پرور کارنامے

از علامہ الحاج مولانا زاہد القادری مدظلہ العالی

اسلام کا آفتاب طلوع ہونے سے پہلے عورتوں کو حقیر سمجھا جاتا تھا لیکن اسلام نے اُن کو تاج پہنایا۔

اسلام کی آغوش میں جن عورتوں نے آنکھ کھولی اُنھوں نے دنیا میں عظیم الشان کام انجام دئے جو تاریخ کے صفحات پر اب تک نمایاں نظر آتے ہیں۔

مذہبی جذبات کے سلسلے میں سب سے اہم خدمت غریبوں کی دلنوازی۔ اشاعت اسلام اور تیغوں کے سائے میں اعلانِ حق ہے۔

میدانِ جہاد میں مسلمان عورتوں نے جس جانبازی و سرفروشی، جس عزم و استقلال اور جس کا شجاعت کے ساتھ حق کی تائید کی۔ اس کی نظیر مشکل سے مل سکے گی۔

غزوۂ احد میں جبکہ بُت پرستوں نے اہل ایمان پر ہولناک حملہ کیا اور حضور سرورِ عالم کے ساتھ صرف چند جاں نثار رہ گئے تو حضرت اُمِ عمارہؓ حضورؐ کے پاس پہونچیں اور تلوار ہاتھ میں لیکر کھڑی ہوگئیں۔

اہل کفر جب حضورؐ پر حملہ کرتے تو دیوار بن کر حائل ہو جاتیں اور تیر اور تلوار سے حملہ روکتی تھیں۔

غزوۂ خندق میں حضرت صفیہؓ نے جس بہادری سے یہودی سردار کو قتل کیا، اور یہودیوں کے محاذ جنگ کو برباد کر دیا۔ وہ تاریخ کا ایک شاندار کارنامہ ہے۔

جنگ یرموک میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ۔ حضرت شفاء بنت عبداللہ۔ حضرت اُمِ شریک اور حضرت زینب بنت حارث نے جس جانبازی کے ساتھ رومیوں پر حملہ کیا اور جس طرح قلب لشکر میں گھُس کر تلوار چلائی اس کی نظیر تلاش سے بھی نہیں مل سکتی۔

اشاعتِ اسلام بھی مذہب کی ایک اہم خدمت ہے دخترانِ اسلام نے اس سلسلہ میں بھی نہایت شاندار کوششیں کی ہیں۔

حضرت ناجیہ بنت سہیل۔ حضرت اُمِ عمارہؓ۔ حضرت صفیہؓ۔ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ۔ حضرت اُمِ شریکؓ۔ حضرت عائشہؓ، حضرت اُمِ سلمہؓ اور حضرت اُمِ سلیمؓ۔

ان تمام محترم خواتین کو اشاعتِ اسلام سے بہت دلچسپی تھی۔ ان کا یہ معمول تھا کہ وقتاً فوقتاً مختلف قبائل کی عورتوں کے پاس جاتیں اور ان کے سامنے اسلام کے فضائل و محاسن بیان کرتیں۔

"طبقات ابن عاصم میں لکھا ہے۔ حضرت فاطمہ بنت خطاب کی سعی و کوشش سے قبیلہ بنو عامر کی تقریباً ایک سو بائیس عورتیں دولتِ اسلام سے مشرف ہوئیں۔ حضرت ناجیہؓ بنت سہیل، حضرت اُمِ عمارہؓ اور حضرت اُمِ سلیمؓ کی سعی و کوشش سے تقریباً دو سو اٹھائیس عورتیں اسلام میں داخل ہوئیں۔

اسٹالن، چرچل، روزویلٹ ملاقات

لندن۔ ۳۰ اگست؛ برطانیہ، امریکہ اور روس کے درمیان جنگ اور صلح کے معاملات پر بحث کیلئے جو کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے اس کے اب پہلے کی بہ نسبت زیادہ قوی نظر آتے ہیں۔ واشنگٹن کے سرکاری حلقوں نے لندن کی اس خبر کی تصدیق یا تردید کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ موسیو مولوٹوف نے برطانی اور امریکی سفیروں کو مطلع کیا ہے کہ موسیو اسٹالن اب چرچل اور پریزیڈنٹ روزویلٹ سے ملاقات کرنے کو آمادہ ہیں۔

تلھن اور تیل باہر بھیجنے کی ممانعت

لکھنؤ۔ ۲۸ اگست؛ یو۔ پی کے گورنر نے تیل کے بیجوں اور تیل کے کنٹرول کا حکم نافذ کیا ہے جس کے ذریعہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی شخص یو۔ پی کے کسی مقام سے صوبہ کے باہر کے کسی مقام کو تیل کے بیج یا تیل نہیں بھیج سکے گا۔

تیل اور تیل کے بیجوں پر کنٹرول ہے کوئی شخص خوردہ فروش کے علاوہ ان کی اور کسی طرح بلا لائسنس حاصل کئے تجارت نہیں کرے گا۔ اس حکم کا اطلاق تمام صوبہ پر ہوگا۔

بچوں کی دنیا

ڈاک کے ٹکٹ کا شوق

از جناب سلطان احمد کلکتوی۔ از مہردلی

ہابی (Hobby) ایک انگریزی لفظ ہے، جس کے معنی شوق کے ہیں۔ یوں تو دنیا میں سینکڑوں قسم کے شوق ہیں، کوئی سکے جمع کرتا ہے تو کوئی فوٹو۔ کسی کو اخباروں کی تصویریں جمع کرنے کا شوق ہے تو کوئی اچھے اچھے لطیفوں کی تلاش کرتا ہے مگر جو درجہ ٹکٹیں جمع کرنے کے شوق کو حاصل ہے شاید ہی کسی اور شوق کو حاصل ہو۔ پہلے پہل لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ صرف اسکول کے لڑکوں اور امیر آدمیوں کا مشغلہ ہے کم توجہ کی، مگر جب اُن کو اس شوق کے فائدے معلوم ہوئے تو بوڑھے بچے سب ٹکٹ جمع کرنے لگے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۸۵۰ء میں بلجیم کے ایک اسکول ماسٹر نے ٹکٹ جمع کرنے کا طریقہ جاری کیا۔ آہستہ آہستہ یہ شوق اس قدر بڑھا کہ اب یہ دنیا کی سب سے بڑی ہابی سمجھی جاتی ہے اور آج کل صرف انگلستان میں ہی دس لاکھ کے قریب لوگ ٹکٹ جمع کرتے ہیں اور ابھی انکی تعداد بڑھ رہی ہے۔ امیر غریب سب اس شوق کو پسند کرتے ہیں۔ بادشاہ جارج پنجم کو ٹکٹ جمع کرنے کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ اُنھوں نے اپنے ذخیرے میں ایک لاکھ پونڈ کے ٹکٹ جمع کر رکھے تھے۔

ٹکٹ جمع کرنے کا سب سے اچھا اور سستا طریقہ یہ ہے کہ پُرانے خط تلاش کئے جائیں پھر ایسے دوست یا رشتے دار جس کے پاس باہر کی ڈاک زیادہ آتی ہو ٹکٹ مانگیں یا کسی اچھی دوکان سے پیکٹوں کی صورت میں خریدیں جب کافی ٹکٹ جمع ہو جائیں تو اُن میں سے الگ الگ قیمتوں اور الگ الگ ملکوں کے علحدہ کر لینے چاہئیں پھر اُن کو اسٹیمپ البم (ٹکٹوں کے البم میں لگالیں۔

یہ تو صرف ایک ٹکٹ جمع کرنے والا ہی جانتا ہے کہ یہ کتنا عمدہ اور دلچسپ شغل ہے وہ اس سے کبھی نہیں تھکتا بلکہ ہمیشہ اُس کی خواہش ہوتی ہے کہ اُس کے پاس زیادہ سے زیادہ اور اچھے سے اچھے ٹکٹ ہو جائیں۔ وہ اپنے اسٹیمپ البم کو ایک سچے دوست کی طرح عزیز رکھتا ہے اور بڑے فخر سے دوسروں کو دکھاتا ہے۔ ہمیں ٹکٹوں کے ذریعے دنیا کی تاریخ بھی معلوم ہوسکتی ہے کہ فلاں واقعہ کب اور کس ملک میں ہوا۔ کیونکہ جب کسی ملک میں نیا بادشاہ بیٹھتا ہے یا کسی ملک کی حکومت بدلتی ہے تو ٹکٹ بھی نئے بنتے ہیں۔ تھوڑا عرصہ گزرا بلغاریہ نے نئے ٹکٹ چھپوائے تھے جن میں بلغاریہ کے ملک کی پیداوار دکھائی گئی ہے مثلاً ایک ٹکٹ پر گیہوں کے پودے کی تصویر ہے تو دوسرے پر انگور کی بیل۔ تیسرے پر مرغیاں اور انڈے دکھائے گئے ہیں۔ ہندوستان میں جو جارج ششم کے نئے ٹکٹ چھپے تھے جواب بھی جاری ہیں وہ بھی بہت خوبصورت ہیں مثلاً ایک ٹکٹ پر یکہ کی تصویر ہے تو دوسرے پر بیل گاڑی کی۔ تیسرے پر ریل گاڑی ہے تو چوتھے پر موٹر لاری۔ دوسرے ملک کے لوگ جب یہ ٹکٹ ۴

پردۂ فلم

پرتھوی ولبھ

مسٹر سہراب مودی کی جدید تاریخی تصویر پرتھوی ولبھ تقریباً تیار ہو چکی ہے توقع ہے کہ یہ شاندار تصویر ستمبر کے آخری ہفتہ میں نمایش کے لئے پیش کردی جائیگی پرتھوی ولبھ کے بارے میں جو اطلاعات بمبئی سے موصول ہو رہی ہیں ان کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ پرتھوی ولبھ ایک ایسی عظیم الشان تصویر ہے جس کا جواب شاید ہندوستان کی فلمی صنعت مدتوں پیش نہ کرسکے۔

پرتھوی ولبھ پر سہراب مودی نے تقریباً پندرہ سولہ لاکھ روپیہ صرف کیا ہے۔ اس تصویر کے لئے معمولی سیٹ نہیں بنائے گئے ہیں بلکہ پورے پورے شہروں کے سیٹ تیار کئے گئے ہیں۔ موسیقی اور اداکاری کے اعتبار سے بھی اس تصویر کا پایہ بے حد بلند ہے۔

پرتھوی ولبھ کے فوراً ہی بعد مسٹر سہراب مودی اپنی مغل اسٹوری کا شوٹنگ شروع کر دیں گے مسٹر سہراب مودی نے اس مغل اسٹوری کی کہانی اور ڈائلاگ خود اپنی نگرانی میں لکھوائے ہیں اور اس کی تمام ابتدائی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ مسٹر سہراب مودی چاہتے ہیں کہ وہ اس مجوزہ مغل اسٹوری کو اتنا شاندار بنادیں کہ فلم دیکھنے والے اس تصویر کو دیکھنے کے بعد پکار۔ سکندر اور تمام سابقہ تصاویر کو بھول جائیں۔

"ہماری بات"

بمبئی ٹاکیز نے شاید ہی کسی تصویر کی تیاری کے لئے اس قدر اہتمام کیا ہو جس قدر کہ "ہماری بات" کی تیاری کے لئے اہتمام کیا جارہا ہے۔ مسز دیوکا رانی خود اس تصویر میں ہیروئن کا پارٹ ادا کررہی ہیں۔ مسز دیوکا رانی کے علاوہ جے راج۔ شاہنواز۔ ثریا۔ پربھا اور درجنوں بہترین اداکاروں نے کام کیا ہے۔

بمبئی ٹاکیز کے مشہور ڈائرکٹر مسٹر چکرورتی اس فلم کو ڈائرکٹ کررہے ہیں۔ اُمید ہے کہ بمبئی ٹاکیز کی یہ تصویر عامیانہ رنگ سے پاک ہوگی اور بمبئی ٹاکیز کی سابقہ تصاویر سے کہیں زیادہ اسے مقبولیت حاصل ہوگی۔

"واپس"

نیو تھیٹرس کی جدید تصویر "واپس" بہت جلد نمایش کے لئے پیش کردی جائے گی۔ "واپس" کے متعلق جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ "واپس" میں وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جو صرف نیو تھیٹرس کی تصاویر کیلئے مخصوص ہیں۔

نیو تھیٹرس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے اس وقت تک اپنی تصویروں کے معیار کو گرنے نہیں دیا ہے۔ "واپس" کے متعلق تو یہاں تک اطلاعات ہیں کہ یہ تصویر اس قدر عظیم الشان اور کامیاب ہے کہ شاید اس تصویر کے بعد نیو تھیٹرس کی زندگی میں ایک نیا انقلاب دکھائی دینے لگے۔

جنگ عظیم پانچویں سال میں داخل ہوگئی

لندن۔ پہلی ستمبر آج لڑائی کو چار سال پورے ہوگئے اور پانچواں سال شروع ہوگیا۔ پہلی ستمبر ۱۹۳۹ء کو ہٹلر کی فوجوں

اقوال زریں

مصیبت کے وقت ثابت قدم رہو۔

لالچی انسان کسی کے ساتھ نیکی نہیں کرسکتا۔ دولت کے لالچی، دولت کی حالت غریبی میں رہتے ہیں۔

سچ بولو۔ غصہ مت کرو۔ اگر تمھارے پاس کوئی مانگنے آئے تو اُسے دو، ان صفات سے تم ولی بن جاؤگے۔

عقلمند سے عقلمند آدمی بھی جاہل انسان سے کچھ سیکھ سکتا ہے۔

مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پیشتر اسکی مزدوری ادا کردو۔

سچ ہماری ماں ہے، انصاف ہمارا باپ، رحم ہماری بیوی، ادب ہمارا دوست، پائی ہماری اولاد۔ ایسے رشتہ داروں کی موجودگی میں ہمیں کسی سے خوف نہیں۔

موج تبسم

جج مجرم سے:۔ سچ سچ بتاؤ کہ تم نے انکے روپے چُرائے یا نہیں؟

مجرم:۔ واہ حضور، کیا آپ بیوقوف بنا رہے ہیں ایک تو سچ بول کر جیل جاؤں، دوسرے آئے ہوئے روپے واپس کردوں؟ سنئے حضور! میں نے واقعی چوری نہیں کی، اور روپے واقعی چُراتا تو کبھی نہیں بتاتا اس لئے کہ وہ واپس کرنے پڑتے۔

ماسٹر صاحب نے لڑکوں سے سوال کیا کہ تم میں سے کون جنت میں جانا چاہتا ہے۔ "ہاتھ اُٹھاؤ" سوائے ایک لڑکے کے سب نے ہاتھ اُٹھا دیے۔

ماسٹر:۔ شمو تم جنت میں جانا چاہتے ہو یا نہیں؟

شمو:۔ ماسٹر صاحب میری ماں نے کہا ہے کہ اسکول سے رخصت ملتے ہی تم سیدھے گھر چلے آنا۔

کسی ظریف سے ایسی عورت کی شادی ہوئی جو بالکل سیاہ فام تھی۔ چند دنوں کے بعد بیوی نے میاں سے کہا۔ آپکے کس کس رشتہ دار کو منہ دکھاؤں؟ ظریف صاحب جھٹ بولے:۔ سوائے میرے ساری دنیا کو منہ دکھا سکتی ہو۔

دلچسپ معلومات

چوروں اور ڈاکوؤں کی امداد کیلئے فنڈ

"بوڈاپیسٹ" کے ایک مشہور چور اور ڈاکو کو چوری اور ڈاکہ زنی کے فن سے کس قدر دلچسپی تھی اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنی تمام دولت چوروں اور ڈاکوؤں کے لئے وقف کردی ہے تاکہ مرنے کے بعد بھی وہ چوری اور ڈاکہ زنی کے کام میں امداد کرتا رہے۔

اس چور اور ڈاکو نے چوری اور بدمعاشی کے ذریعہ ہزاروں پونڈ کا سرمایہ جمع کرلیا تھا۔ جب یہ مرنے لگا تو اس نے وصیت کی کہ "میرے مرنے کے بعد میری دولت سے ان چوروں اور ڈاکوؤں کے مقدمات کی پیروی کی جائے جو چوری اور ڈاکہ زنی کے الزام میں گرفتار ہورہے ہوں۔ نیز اس روپے سے ان چوروں اور ڈاکوؤں کے بیوی بچوں کی امداد کی جائے جو چوری اور ڈاکہ زنی کے جرم میں سزا بھگت رہے ہوں۔ غرضکہ اس چور اور ڈاکو نے مرنے کے بعد بھی چوروں کی امداد کے لئے ایک ایسا فنڈ قائم کردیا ہے جس سے چوروں اور ڈاکوؤں کی برابر ہمت افزائی ہوتی رہے۔

افسانہ

محبوبہ

از مسافر

وہ ایک حسینہ پر فریفتہ ہوگیا۔ یوں وہ صاحب ہوش انسان سمجھا جاتا تھا۔ مگر جب کیوپڈ نے اپنا تیر چلایا تو اس کا دل اس تیر سے چھدے بغیر نہ رہ سکا۔ اس تیر سے اس کا دل بُری طرح گھائل ہوگیا۔ ہر وقت اسے اپنی آرام جان حسینہ کی یاد ستانے لگی۔

لوگوں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو انھیں اس کے حال پر بڑا ترس آیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جس حسینہ کے عشق میں وہ مبتلا ہوگیا ہے اس کے سینے میں دل نہیں ہے پتھر ہے۔

سنگدل حسینہ کی جفا پروری کے چرچے عام تھے جو انسان اس کی محبت کا دم بھرتے تھے ان کے ارمانوں اور ان کی تمناؤں کو وہ بے محابا پامال کرڈالتی تھی۔

لوگوں کی اس حالت پر جو ترس آیا اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ جانتے تھے کہ سنگدل حسینہ جس طرح اس سے پہلے اور عشاق کے دلوں کو پاش پاش کرتی رہی ہے، اسی طرح اس کے دل کو بھی چور کردے گی۔

مگر اس نے کہنے والوں کی بات نہ مانی۔ اس کے سر میں سنگدل حسینہ کے عشق کا سودا سما چکا تھا دنیا کے ہر خوشنما منظر میں اسے اپنی محبوب حسینہ کا جلوہ دکھائی دیتا تھا اور اس کی ایک ایک ادا اس کے دل میں اس طرح بس گئی تھی کہ دنیا کا کوئی حسین سے حسین منظر بھی ان اداؤں کے بانکپن کے مقابل اس کی نگاہوں میں نہ جنچتا تھا۔

اس کے دوستوں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو انھیں اس پر ترس ہی نہ آیا بلکہ دُکھ بھی ہوا۔

دنیا اگر اس کے بارے میں کوئی ایسی بات کہتی جو سچ ہونے کے باوجود اس کے خلاف ہوتی تو اس کے دوست اس بات کو جھٹلا دیتے، مگر سنگدل حسینہ کے بارے میں دنیا جو کچھ کہہ رہی تھی وہ ایک ایسی حقیقت تھی جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا تھا۔

دوستوں نے دُکھے ہوئے دلوں کے ساتھ اسے بتایا کہ وہ جس راستے پر گامزن ہے وہ کس قدر غلط ہے اور تباہ کن ہے مگر وہ باز نہ آیا۔

سنگدل حسینہ کو بتایا گیا وہ اس کی محبت میں کتنا آگے بڑھ چکا ہے، وہ ہنسی اور بولی "یہ محبت نہیں ہے، ہوس ہے"۔

لوگوں کو سنگدل حسینہ کے منہ سے یہ بات سُن کر تعجب ہوا۔ حسینہ نے کہا "میں اپنی اس بات کو ثابت کردوں گی۔

سنگدل حسینہ نے اسے اپنے سے بہت زیادہ قریب آجانے کا موقع دینا شروع کردیا۔ آخر ایک دن راز و نیاز کی ایک صحبت میں حسینہ نے اُسے وصل کی شرط بتا دی ——— اپنی "ماں کا دل نکال کرلے آؤ"۔

اس نے کہہ دیا۔ یہ شرط پوری کردی جائے گی۔

وہ چھری لئے ہوئے ماں کے کمرے میں داخل ہوا ماں سو رہی تھی، اس نے چھری کو ماں کے سینے میں پیوست کردیا اور اس کا دل ایک ظالمانہ جھٹکے کے ساتھ سینے سے باہر نکال لیا۔

جب وہ ماں کا دل لے کر حسینہ کے پاس آیا تو حسینہ نے اس سے پوچھا "کیا میں تجھے تیری ماں سے زیادہ پیار کرسکتی ہوں؟ نہیں۔ تیری ماں کو تجھ سے محبت تھی، مادری محبت، مگر تو نے میرے حسن سے اپنی ہوس کی پیاس بجھانے کے لئے اس کو مار ڈالا۔ کیا تجھے محبت ہے؟ جا ہوس کو محبت بنا کر کہیں اور ڈھونگ رچا"

اس نے خودکشی کرلی۔ لوگوں نے کیا دیکھا ہم کیا کہتے تھے، سنگدل حسینہ نے اس کی زندگی کا خاتمہ کرادیا مدتوں تک لوگوں کی زبانوں پر اس کے سرفروشانہ عشق کے چرچے رہے۔

حسینہ کے سامنے جب کبھی اس کا ذکر آتا تھا وہ ہنس دیتی تھی اور کہتی تھی۔ "ہاں اس بیچارے نے میری محبت میں جان دیدی"!!

کناڈا کی پارلیمنٹ میں پریذیڈنٹ روزویلٹ کی تقریر

اوٹاوا۔ ۲۶ اگست: کل رات کو پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ... میں کناڈا کی پارلیمنٹ میں ایک تقریر کی جسمیں انھوں نے فرمایا ... کیوبک میں ہمنے اس جنگ میں اپنے مقاصد کے سلسلہ میں ... تجویزوں پر گفت وشنید کی اور اپنا یہ عزم ایک دوسرے پر واضح کردیا کہ ہملوگ کم سے کم وقت میں فتح حاصل کریں گے ہمنے چند ... فیصلے بھی کئے ہیں۔ درحقیقت مجھے ان فیصلوں کے بارے میں کوئی انکشاف کرنے کی آزادی حاصل نہیں ہے لیکن ہم لوگوں نے ... کیوبک کانفرنس میں جو فیصلے کئے ہیں انکی اطلاع جرمنی اٹلی جاپان کو ضرور پہنچادیں گے۔ یہ اطلاع ہم اپنے دشمنوں کو اسی ... میں دیں گے جسمیں کہ انکے بھرے ہوئے دماغ سمجھ سکتے ہیں کا... کیوبک کانفرنس میں ہٹلر کی روح بھی موجود ہوتی۔ مجھے خوشی ... کہ وہ وہاں موجود نہیں تھا اگر ہٹلر اور اس کے جنرل وہاں ... ہوتے تو وہ یہ ضرور محسوس کرلیتے کہ اعلیٰ قسم کی بہادری ... مرضی کو بہتر طریقہ پر استعمال کرنے حق ہی ہے اور ... ہتھیار ڈالنے کے مقابلہ میں ابھی ہتھیار ڈالدینا ... لئے زیادہ سود مند ہوگا۔

امریکہ نے اتحادیوں کو پچاس ارب کا سامان سپلائی کیا

واشنگٹن۔ ۲۶ اگست: ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت غیر ملکوں کو امریکہ سے جو امداد دی گئی ہے اس کے متعلق ایک رپورٹ میں بتلایا گیا ہے کہ پچھلے ماہ کے آخر تک یہ امداد ۱۴ ارب ڈالر تک پہونچ گئی جس میں سے نصف گولہ بارود ہے۔ ۳۰ جون تک برطانیہ کو چار ارب ۵۴ کروڑ ۰۰ لاکھ ڈالر کی مدد ملی اور روس کو دو ارب ۴۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کی مدد ملی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کہا امریکہ کو نئے جنگی قرضہ کی ضرورت نہیں۔ امریکہ فتح اور امن کی شکل میں اپنی امداد کی ادائیگی چاہے گا۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ کا بیان

مدراس۔ ۲۵ اگست: مسٹر سی۔ راجگوپال آچاریہ نے کل ایک بیان میں فرمایا کہ ہندوستان میں رخنہ اندازی اور ناراضگی کا جو جذبہ پھیلا ہوا ہے اس کے باعث حکومت برطانیہ کے فائدہ کی کوئی تجویز پیش کرنا بہت مشکل ہوگیا ہے، درحقیقت ایسی تجویز کا فوری ردعمل نقصان دہ ہوگا لیکن مجھے اسمیں قطعی شک نہیں ہے کہ ہندوستان کے مسئلہ کے متعلق سمجھوتہ کا صحیح راستہ یہی ہے کہ اس مسئلہ کے حل کیلئے بات چیت اسی مرحلہ سے شروع کیجائے جہاں سے کہ یہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۲ء کو منقطع ہوئی تھی، میری اس تجویز پر برطانیہ اور ہندوستان میں تمام متعلقہ اشخاص کو احتیاط سے غور کرنا چاہیئے۔

ڈھائی لاکھ آدمیوں پر سیلاب کا اثر

کلکتہ۔ ۲۶ اگست: بردوان ضلع کے سیلاب زدہ علاقہ کی امدادی کمیٹی کے سکریٹری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ دریائے دامودر میں سیلاب کا تقریباً ۲½ لاکھ آدمیوں پر اثر پڑا ہے۔

کانپور میونسپلٹی نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سیور میں خراب پانی اور دیگر بہتی ہوئی گندی چیزوں کو بہہ کر جانے کے روک تھام کے لئے بورڈ یو۔پی۔ میونسپلیٹیز ایکٹ کی دفعہ ۲۹۸ (بی) کے ماتحت مندرجۂ ذیل بائی لاز بنانا تجویز کرتا ہے۔ نوٹس کی تاریخ اشاعت سے ۱۴ یوم کے اندر جو اعتراضات اس کے متعلق دستخط کنندہ کو وصول ہوں گے اُن پر بورڈ غور کرے گا:۔

۱۔ کسی بھی فیکٹری یا ٹینری کا انچارج یا مالک تجارتی اشیاء کے بنانے کے بعد فیکٹری کا خراب وگندہ پانی میونسپل سیور میں اس وقت تک نہ جانے دیگا جب تک کہ

(اے) اس خراب پانی کی تیزابی کیفیت کو دور کرنے اور سیور میں اس پانی سے خراب گیس پیدا ہونے سے روکنے کے لئے کیمیکل وغیرہ استعمال کرکے اُسے صاف نہ کیا گیا ہو۔

(بی) ہدرینج کنکشن کے قواعد کی پوری پابندی کی گئی ہو۔

(سی) خراب پانی میونسپل سیور میں جانے سے پہلے درمیانی گڈھے سے گزرنے دیا جائے جس میں اُدھر سے راستہ ہو اور چمڑے کے ٹکڑوں اور دوسری چیزوں کو روکنے کے لئے لوہے کے جنگلے لگے ہوں جس کی سریا ½ انچ سے زیادہ دوری پر نہ ہوں۔

(ڈی) درمیانی گڈھا چوبیسوں گھنٹے نہایت صاف حالت میں رکھا جائے۔

سزا

ایکٹ کی دفعہ ۲۹۹ (۱) کے ماتحت جو اختیارات بورڈ کو حاصل ہیں ان کے مطابق بورڈ یہ قاعدہ مقرر کرتا ہے کہ ان بائی لاز کی خلاف ورزی کرنے پر پچاس روپیہ تک جرمانہ کیا جاسکتا ہے اور جبکہ خلاف ورزی مسلسل طور پر جاری رہے گی تو پانچ روپیہ یومیہ جرمانہ مزید اس دن سے ہوگا جس دن سے بائی لاز کی خلاف ورزی کرنا ثابت ہوگا۔

ایگزیکیٹو افیسر
میونسپل بورڈ کانپور

جرمنوں کو جلد شکست نہیں ہوگی

واشنگٹن۔ یکم ستمبر: برطانیہ کے وزیر محکمہ اطلاعات مسٹر برینڈن بریکن نے اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں بتلایا کہ مجھے اس امر کا یقین نہیں ہے کہ جرمنی تھوڑے ہی عرصہ میں دم توڑدیں گے۔

بنگال کے بھوکوں کی مدد کرو

بنارس۔ ۱۳۱ اگست، پنڈت مدن موہن مالویہ نے مندرجۂ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔
مجھے یہ سُنکر بڑا دکھ ہورہا ہے کہ بنگال میں بھوک کی وجہ سے روزانہ آدمی مررہے ہیں۔ یہ بڑے افسوس کی جگہ ہے کہ ہمارے دیش میں جہاں ہر چیز کی اتنی افراط ہے اور ریلوں کا وسیع سسٹم ہے، بھوک کی وجہ سے آدمی مرجائیں، حکومت کو چاہئے کہ اناج کا باہر بھیجنا بند کردے۔ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں اناج جانے پر سے پابندی اُٹھادے اور ٹرانسپورٹ کی سہولتیں بہم پہونچائے۔ مجھے پوری اُمید ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں فوری کارروائی کریگی۔ مسٹر مرسپرو اور دیگر لوگوں کی اپیلوں کی پُرزور تائید کرتا ہوں۔
شملہ۔ ۳۰ اگست، مشہور ماہر اقتصادیات ڈاکٹر ایل۔ سی جین نے تجویز کیا ہے کہ بھوکوں کو کھانا کھلانے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں لنگر کھولدینا چاہئیں۔ بنگال میں اِس وقت جیسی نازک حالت پیدا ہورہی ہے اس کے پیش نظر اب لفظی بحث میں پڑنے کا موقع نہیں ہے۔ پنجاب سے بنگال کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں جلد از جلد گیہوں پہونچانا چاہئے۔ خواہ اس کے لئے ہوائی جہاز ہی کیوں نہ استعمال کرنا پڑیں۔
کلکتہ۔ ۳۰ اگست مسٹر ستیش چندلا کھانے بنگال پراونشل ہندو مہاسبھا کو ... ۲۵ روپیہ ماہانہ دینے کا وعدہ کیا ہے جس سے کلکتہ کے ٹھانٹھیا علاقہ کے اوسط درجہ کے لوگوں کو ڈیڑھ آنہ میں فی خوراک مہیا کی جائے گی۔ اور سو بچوں کو مفت دودھ دیا جائیگا یہ انتظام جاری رہیگا۔

بنگال کی امداد کا وعدہ

کلکتہ۔ ۳۰ اگست، حکومت ہند کے غذائی ممبر سرجے۔ پی۔ سریواستو بنگال کی غذائی صورتِ حالات کا پانچ روز تک مطالعہ کرنے کے بعد آج دہلی روانہ ہوگئے روانگی سے پہلے دوران انٹرویو میں آپ نے کہا کہ بنگال میں اس وقت جو حالت ہے اس کو دیکھ کر بہت دُکھ ہوا۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ بنگال کی ضرورت بے انتہا ہے اور اس میں ذرا بھی تاخیر نہیں ہونا چاہئے۔ آپ فوراً ہی پنجاب جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہاں پنجاب سے زیادہ اناج حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ابن سعود نے شامل ہونے سے انکار کردیا

قاہرہ۔ ۲۷ اگست، وزیر اعظم نحاس پاشا نے جمعرات کو کہا کہ شاہ ابن سعود والئی سودی عرب نے جو کہ عرب دنیا کی ۴ ایک سب سے بڑی ہستی ہیں اور مکہ معظمہ کے سلطان ہیں پان عرب کانفرنس میں جو کہ سنیچر کو شروع ہونیوالی ہے اپنا اسپیشل ایلچی بھیجنے سے انکار کردیا ہے۔

ہٹلر نے اپنا ہیڈ کوارٹر منتقل کردیا

سٹاک ہام۔ یکم ستمبر، برلن سے خبر ملی ہے کہ ہٹلر نے روسی مورچہ پر اپنا ہیڈ کوارٹر کسی نامعلوم جگہ منتقل کردیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جگہ پولینڈ کی سرحد سے تیس میل پیچھے اِن قلعہ بندیوں کے قریب ہوگی جو کہ نازیوں نے بنائی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کا کچھ سٹاف نئے ہیڈ کوارٹر میں پہونچ گیا ہے۔

برما میں انگریزی ہوائی جہازوں کے حملے

نئی دہلی۔ ۱۳۱ اگست، ہندوستانی کمان کے ایک بیان میں بتلایا گیا ہے کہ سوموار کو انگریزی ہوائی جہازوں نے برما میں دشمن کے سلسلہ رسل و رسائل اور فوجی ٹھکانوں پر پھر حملے کئے۔ صبح کے وقت دریائے اراوی میں ۹ سٹیمروں پر بم گرائے جن میں سے تین کو آگ لگ گئی۔ تیسرے پہر انگریزی ہوائی جہازوں نے تقریباً سو کشتیوں پر حملہ کیا۔

سویڈن نے جرمن کا جنگی سامان روک دیا

لندن۔ یکم ستمبر، ناروے کی ٹیلیگراف ایجنسی نے سویڈن کے ایک اخبار "ہیلنگ بورگ پوسٹین" کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جرمنی اور سویڈن کا ریلوے کے استعمال کے متعلق جو معاہدہ تھا وہ چونکہ اب ختم ہوگیا ہے اس لئے سویڈن کی حکومت نے تین ریلوے ٹرکوں کو جنمیں ہوائی جہازوں کے انجن تھے جو ناروے بھیجے جارہے تھے سویڈن میں داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کردیا۔ یہ ٹرک ڈنمارک سے ایک بڑی کشتی کے ذریعہ ہیلنگ بورگ پہونچے تھے انھیں فوراً ہی پھر واپس بھیجدیا گیا۔

جرمنوں نے کوپن ہیگن کے بازاروں میں توپیں لگادیں

سٹاک ہام۔ یکم ستمبر، ڈنمارک کی صورتِ حالات کے بارے میں یہاں جو خبریں پہونچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ کوپن ہیگن میں بڑا سخت بلوہ ہورہا ہے۔ جرمنوں نے بازاروں میں توپیں لگادی ہیں۔ پولیس کے تمام افسروں نے جرمن کمانڈر کے روبرو حلف وفاداری اُٹھانے سے انکار کردیا ہے اس لئے جرمنوں نے تمام تھانوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ بادشاہ کرسچین اور ان کے دونوں صاحبزادوں کو ایک مکان میں نظر بند کردیا ہے۔

بحکم جناب بابو رتن کمار صاحب بہادر منصف شہر کانپور

سمن بنا برطے کئے جانے امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت منصفی شہر کانپور
نمبر مقدمہ ۲۷۸ سنہ ۱۹۴۳ء
مسماۃ سونا دیوی زوجہ رام کمار قوم ویش ساکن شترنجی محال کانپور — مدعیہ
بنام مہادیو پرشاد ولد اندر جیت قوم برہمن ساکن شترنجی محال مکان نمبر ۵۶/۱۴۳ اے کانپور — مدعا علیہ
ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت تخلیہ مکان وکرایہ مبلغ ۱۳-۹ / ۵۲ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے قائمی تنقیحات مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے ونیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔
(مہر عدالت) بحکم بندیشوری پرشاد منصرم
عدالت منصفی شہر کانپور

بحکم جناب مسٹر آر۔ این مہرا صاحب منصف صاحب بہادر جوری کانپور

سمن واسطے قرار داد اُمور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۶۷ سنہ ۱۹۴۳ء
عدالت منصفی حوالی کانپور مقام کانپور
رگھوبیر سنگھ وغیرہ — مدعیان
بنام مسماۃ تمنا بیگم زوجہ محمود حسین قوم مسلمان کانسٹیبل تھانہ کلیانی پرگنہ وضلع کانپور — مدعا علیہ
ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار حق کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۶ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔
آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳۱ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔
(مہر عدالت) بحکم ایس۔ ایم حبیب احمد منصرم
عدالت منصفی حوالی کانپور

مہاتما گاندھی کی نیٹال کانگریس

ڈربن ۳۰ اگست، انڈین ہائی کمشنر سر شفاعت احمد خاں نے کانگریس کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ نیٹال انڈین کانگریس کو جو کہ سنہ ۱۸۹۴ء میں مہاتما گاندھی نے قائم کی تھی حکومت ہند نے منظور کرلیا ہے۔

شاہ ڈنمارک نے تخت چھوڑ دیا

لندن۔ ۱۳۱ اگست، انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ ایک مصدقہ خبر ہے کہ ڈنمارک کے بادشاہ کرسچین نے تخت چھوڑ دیا ہے۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ باخبر جرمن حلقوں کا کہنا ہے کہ مسلح جرمن فوجیں ڈنمارک کی حفاظت کررہی ہیں وہ لڑائی جاری رہنے تک وہیں رہیں گی۔

چار صوبجاتی حکومتیں قرض لے رہی ہیں

پونا۔ ۳۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ چار صوبجاتی حکومتیں یعنی مدراس۔ پنجاب۔ بمبئی اور سی۔ پی مرکزی حکومت کا قرضہ ادا کرنے کے لئے پھر قرضہ لے رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان چار حکومتوں نے پچھلے سال بھی ½۷ کروڑ روپیہ عوام سے قرض لیا تھا۔ اس دفعہ بمبئی ۱۵ر۳ کروڑ۔ پنجاب ۵ر۲ کروڑ۔ مدراس ۲۵ر۱ کروڑ۔ اور سی۔ پی پچاس لاکھ روپیہ قرض لے گا۔

ایک اور ٹاپو پر امریکی فوج کا قبضہ

لندن۔ ۱۳۱ اگست، دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ امریکی فوجیں ارنڈیل کے ٹاپو پر جو کہ نیو جارجیا اور وادنا کے درمیان ہے بلا مقابلہ اُتر گئیں۔

گورنر بنگال کی تشویشناک حالت

کلکتہ۔ ۱۳۱ اگست، گورنمنٹ ہاؤس سے آج ایک بلیٹین شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ گورنر بنگال سر جان ہربرٹ کے غدود (ضمہ) میں ناسور ہوگیا ہے جس کی وجہ سے ان کو بڑی سخت تکلیف ہے گو ان کی حالت اس وقت خطرناک نہیں ہے مگر تشویش بڑھتی جارہی ہے۔

جرمن ہوائی جہاز سویڈن میں

سٹاک ہام۔ ۳۰ اگست؛ سویڈن کے ریڈیو کا بیان ہے کہ سویڈن کی ہوا مار توپوں نے کل دو بار جرمن ہوائی جہازوں پر گولے پھینکے جب کہ وہ ساحل پر پہونچے۔

سویڈن کے رویہ سے جرمنی میں ناراضگی

برلن۔ ۳۰ اگست؛ جرمن نیوز ایجنسی نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں سویڈن کے اخبارات کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ سویڈن کے اخباروں نے اس صورت حالات کے بارے میں بڑی غیر ذمہ داری کیساتھ لکھا ہے جو کہ ممنوعہ علاقہ میں سویڈن کے دو جہازوں کے ڈوبنے سے پیدا ہو گئی ہے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ برلن کے با اختیار حلقوں کا بیان ہے کہ ابھی تک جرمنی نے سویڈن کے اس قسم کے رویہ کو صرف نوٹ کیا ہے لیکن ضبط کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔

مراسلات

نامہ نگار دں کی رائے سے اڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں

شعر را بمدرسہ کہ برد؟

از جناب نظیر احمد صاحب ظہیر ایم۔ اے (پریویس)

میں جب لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنتا ہوں کہ ہندوستان سے جہالت اُٹھتی جا رہی ہے تو اس کا یہ مطلب سمجھتا ہوں کہ علم کم ہوتا جا رہا ہے اور حضرت جوشؔ ملیح آبادی کے ساتھ بول اُٹھتا ہوں ؎

"خوف ہے گونگا نہ ہو جائے کہیں ہندوستان"

یہ بات ہے عجیب سی لیکن بالکل صحیح ہے۔ مشرقی علوم کے بہت سے شعبے ہماری غفلت سے تقریباً مردہ ہو چکے ہیں جو باقی ہیں وہ دم توڑ رہے ہیں۔ مثلاً اُردو فارسی شاعری کو لیجئے۔ اُردو فارسی شاعری کا ذوق جس طرح کم ہوتا جا رہا ہے وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ آجکل کے سند یافتہ جب معمولی سے معمولی اشعار کا مطلب بیان کرتے ہیں تو زبان سے بیساختہ "سبحان اللہ" نکل جاتا ہے۔

آخر اس بد مذاقی کی وجہ کیا ہے؟

اس کی ایک وجہ انگریزی زبان و ادب کا عام رواج ہے جس نے اُردو فارسی شاعری کو پس پشت ڈالدیا ہے۔ دوسری وجہ جو اس سے زیادہ اہم ہے۔ ہمارے انگریزی اسکولوں کے اُردو فارسی کے اساتذہ کی غفلت ہے۔ ابتدا ہی میں وہ اشعار کا غلط مطلب بتا کر کم سن طلبار کا مذاق اس قدر خراب کر دیتے ہیں کہ پھر آخر تک اس کی اصلاح نہیں ہوتی۔ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

مرزا صائب کے نام سے ایک لطیفہ مشہور ہے۔ کہتے ہیں مرزا کی ایک غزل کی ردیف "خواہد بدن" تھی۔ یہ غزل ایک مکتب کے ملا نے سُنی تو فوراً مرزا پر اعتراض کر دیا اور کہنے لگے کہ "خواہد بدن" کی جگہ "خواہد بود" ہونا چاہئے تھا۔ مرزا سے بڑی غلطی ہوئی۔ شدہ شدہ یہ خبر مرزا تک پہونچی، مرزا ہنسکر بولے "شعر را بمدرسہ کہ برد؟"

اس قصہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ شاعری مکتب نشیں مولویوں کے بس کی چیز نہیں۔ لیکن قسمت کی اس ستم ظریفی کو دیکھئے کہ اب ان ہی لوگوں کے ہاتھ میں اُردو فارسی شاعری کی قسمت ہے۔ میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ اس زمانہ کے اُردو فارسی کے اساتذہ مرزا صائب کے زمانہ کے علمائے مکتب نشیں سے کہیں گئے گزرے ہوتے ہیں۔ مشکل اشعار کا ذکر ہی کیا آسان اشعار کے ایسے مطالب بیان کرتے ہیں کہ بے ساختہ اُن کی جدت طرازی کی داد دینے کو جی چاہتا ہے۔

اگر فارسی زبان کے سمجھنے والے نہیں یا اس کے پڑھانے والے فارسی اشعار کا مطلب غلط بتاتے ہیں تو کسی حد تک قابل معذرت ہیں کیونکہ اس زبان کا رواج کم ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن یہاں تو اُردو کے معمولی اشعار کا مطلب بھی غلط نہیں بلکہ "لغو" بتایا جاتا ہے بے شک غالبؔ و مومن کے بعض اشعار کا مطلب اسکول کے مولوی صاحبان کے بس کا نہیں۔ مثلاً مرزا غالبؔ کے مندرجہ ذیل شعر کو اسکولوں کے مولوی صاحبان مہمل بتاتے ہیں۔ ؎

چھوڑا مہ نخشب کی طرح دست قضا نے
خورشید ہنوز اُس کے برابر نہ ہوا تھا

یہ شعر واقعی ذرا مشکل ہے۔ مطلب یہ ہے:۔

"ترکستان کے ایک شہر 'نخشب' میں حکیم عطا، ابن مقنع نے علم سیمیا کے ذریعہ سے ایک مصنوعی چاند بنایا تھا جو رات کو ایک کنویں میں سے نکل کر اتنا بلند ہو جاتا تھا کہ بارہ فرسنگ تک اس کی روشنی پہونچتی تھی لیکن حکیم عطار نے (جو ابن مقنع کے نام سے مشہور ہے) یہ دیکھ کر کہ قدرتی چاند کے مقابلہ میں اُس کے مصنوعی چاند کی کچھ بھی حیثیت نہیں، اس چاند کو توڑ ڈالا۔

"شاعر کہتا ہے کہ خدا نے سب سے پہلے اُس کے محبوب کو بنایا۔ محبوب کے حُسن کو دیکھ کر پھر یہ چاہا کہ اُس کے مقابلہ کا ایک دوسرا بنائے۔ سورج کو بنانا شروع کیا لیکن درمیان ہی میں یہ دیکھ کر کہ سورج کی چمک محبوب کے حُسن کی تابش کے سامنے ہیچ ہے، محبوب کا ثانی بنانے کا خیال چھوڑ دیا۔"

بات صرف اتنی ہے جسے مرزا نے اس نرالے انداز سے بیان کیا ہے۔ ندرت ادا نے شعر کو مشکل بنا دیا۔ بہرکیف اس قسم کے اشعار کا مطلب اگر اسکولوں کے مولوی صاحبان نہ سمجھیں تو زیادہ تعجب کی بات نہیں، وہ غریب اس میدان کے رہنہیں لیکن اُن سے کم از کم یہ اُمید رکھی جا سکتی ہے کہ وہ اُردو کے آسان اشعار کا مطلب طلبار کو صحیح بتائیں گے۔

اب سنئے امسال ہائی اسکول کے نصاب میں اُردو نظم کا جو انتخاب داخل ہے اُس میں غالبؔ کا قصیدہ مدح بہادر شاہ ظفرؔ بتقریب عید الفطر بھی شامل ہے جس کا مطلع یہ ہے ؎

ہاں مہ نو سُنیں ہم اُس کا نام
جس کو تو جھک کے کر رہا ہے سلام

یہ قصیدہ میرے خیال میں غالبؔ کے دوسرے اُردو قصائد سے آسان ہے۔ اِس قصیدہ کی تشبیب کے اشعار میں غالبؔ "ہلال عید" سے گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

(۱) راز دل مجھ سے کیوں چھپاتا ہے
مجھ کو سمجھا ہے کیا کہیں نمّام

(۲) جانتا ہوں کہ آج دنیا میں
ایک ہی ہے اُمید گاہ انام

(۳) میں نے مانا کہ تو ہے حلقہ بگوش
غالبؔ اُس کا مگر نہیں ہے غلام

(۴) جانتا ہوں کہ جانتا ہے تو
تب کہا ہے بطرز استفہام

(۵) مہر تاباں کو ہو تو ہو اے ماہ
قرب ہر روزہ بر سبیل دوام

(۶) تجھ کو کیا پایہ روشناسی کا
جز بتقریب عید ماہ صیام

(۷) جانتا ہوں کہ اُس کے فیض سے تو
پھر بنا چاہتا ہے ماہ تمام

مندرجۂ بالا اشعار میں شعر ۳ و ۷ کے مطالب زیر بحث ہیں۔ ایک مقامی ہائی اسکول کے اُردو فارسی کے مولوی صاحب نے شعر ۳ کا یہ مطلب بتایا ہے۔

"اے چاند! میں مانتا ہوں کہ تو سورج کا غلام ہے لیکن غالبؔ سورج کا غلام نہیں ہے۔"

میرے محترم مولوی صاحب اگر غور کرتے تو اُن کو معلوم ہوتا کہ اس شعر میں "مگر" کے معنی "لیکن" نہیں بلکہ "شاید" ہیں۔

شعر ۳ پڑھنے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ استفہام انکاری کے پیرایہ میں غالبؔ نے یہ کہا ہے کہ جس کا چاند غلام ہے اُسی کا غالبؔ بھی غلام ہے یعنی بہادر شاہ کا۔ قصیدہ بہادر شاہ کی تعریف میں ہے سورج کی تعریف میں نہیں۔

اِسی طرح شعر ۷ کا مطلب مولوی صاحب موصوف نے یہ بتایا ہے:۔

"اے چاند! میں جانتا ہوں کہ تو پھر سورج کے فیض سے مکمل چاند بنا چاہتا ہے۔"

اِس شعر کا مطلب بتانے میں بھی مولوی صاحب نے وہ ہی غلطی کی ہے جو شعر ۳ کے مطلب میں کی تھی۔ اس شعر میں بھی "اُس" سے سورج کی طرف اشارہ نہیں ہے بلکہ "بہادر شاہ" کی طرف ہے۔ غالباً مولوی صاحب موصوف کو یہ غلط فہمی اِس لئے ہوئی ہے کہ اِس قصیدہ میں غالبؔ نے "گریز" کے اشعار سے پہلے ہی ممدوح کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

اِس سے زیادہ شدید غلطیاں بعد کے اشعار کے مطلب بیان کرنے میں ہوئی ہیں۔ خدا کرے میری مذکورہ بالا سمع خراشی اِن حضرات کو ناگوار نہ ہو اور وہ میری گزارش کو معترضانہ نکتہ چینی کے بدلہ خیر خواہانہ ہمدردی پر محمول فرمائیں۔ میں آخر میں اُن سے بصد ادب عرض کروں گا کہ اگر وہ مشکل اشعار کا صحیح مطلب نہ بتا سکیں تو اُن کا غلط مطلب بتا کر یا ایسے اشعار کو مہمل قرار دے کر اپنے شاگردوں کے ذوق شاعری کو شروع سے خراب نہ کریں۔ اپنی لاعلمی کا اعتراف کمال کی دلیل اور اہل کمال کا شیوہ ہے اور لاعلمی کے باوجود علم کا دعویٰ جہل مرکب کی دلیل ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے:۔

آں کس کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابدالدہر بماند

جاپان کے خلاف ہندوستان سے لڑائی لڑی جائے گی

لندن ۲۶ اگست؛ کیوبک سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کے خلاف ہندوستان اور سیلون سے لڑائی لڑنے کے لئے دکھن پوربی ایشیا کی الگ کمان مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ کمان بالکل اسی طرح کی ہوگی جس طرح کہ اتری افریقہ میں قائم کی گئی ہے۔ ملک معظم نے قائم مقام وائسر

۴ ایڈمرل لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن کو دکھن پوربی... کا سپریم کمانڈر مقرر کرنے کی منظوری دیدی ہے... وقت آپ کی عمر ۴۲ سال ہے۔

یو۔ پی سے غلہ باہر جائے گا

لکھنؤ۔ ۲۶ اگست؛ حکومت یو۔ پی نے ان... کو جہاں اناج کی کمی ہے حکومت ہند کے زیر انتظ... باہر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ غلہ کی مقدار بھیجنے کا... کیا گیا ہے اس سے صوبہ کی ضرورت پر... پڑے گا۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

احسن سیمی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵ ۔ 5/-/-
ششماہی ۔ 2/12/-
سہ ماہی ۔ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۔ 2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام چشتی

VOL. 38 NO. 36	CAWNPORE. Saturday. 11 SEPTEMBER 1943	کانپور شنبہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ	جلد ۳۸ نمبر ۳۶

37

ادبیات

شش و پنج

از حضرت جوشؔ ملیح آبادی

اے عقل، جنوں زار میں جاؤں کہ نہ جاؤں
پھر دامنِ کہسار میں جاؤں کہ نہ جاؤں
پھر دشتِ جنوں بار میں جاؤں کہ نہ جاؤں
منزل گہِ دشوار میں جاؤں کہ نہ جاؤں
اب کوچۂ دلدار میں جاؤں کہ نہ جاؤں

افکار کے اس گنبدِ سیمیں سے گزر کر
اس دائرۂ انجم پروین سے گزر کر
اس تازہ رصدگاہ جہاں بین سے گزر کر
تمکیں کے اس گوشۂ تسکیں سے گزر کر
طوفان کے دربار میں جاؤں کہ نہ جاؤں

بیٹھا ہوں سرِ جلوہ گہِ عام تفکر
ہر رگ میں لئے بادۂ گلفام تفکر
اک عمر سے ہوں معتکفِ بامِ تفکر
مدت سے ہوں منجملۂ خدام تفکر
اب حُسن کی سرکار میں جاؤں کہ نہ جاؤں

اس کارگہِ جذب و رہِ گُل سے نکل کر
لمحاتِ تجسس کے تسلسل سے نکل کر
تحقیق کی اس انجمن گُل سے نکل کر
حکمت کدۂ فکر و تامل سے نکل کر
عشرت کدۂ یار میں جاؤں کہ نہ جاؤں

اسرار کی ہلچل ہے سرِ کوئے خموشی
تقریر کی شمشیر ہے ابروئے خموشی
طغیانِ فصاحت ہے بہ روئے خموشی
مدت سے ہوں وابستۂ گیسوئے خموشی
اب حلقۂ گفتار میں جاؤں کہ نہ جاؤں

اس بارگہِ علم و حقیقت سے گزر کر
اس ہوش رُبا ذہن کی وسعت سے گزر کر
اس ولولہ انگیز قیامت سے گزر کر
اس مامنِ اندک کی بصیرت سے گزر کر
پھر محشرِ بسیار میں جاؤں کہ نہ جاؤں

حکمت نے مجھے لوٹ لیا وائے مقدر
اک عالم ہو ہے دلِ مرحوم کے اندر
سینے ہی میں دوزخ ہے نہ آنکھوں میں سمندر
داغوں ہی کے سکّے ہیں نہ اشکوں ہی کے گوہر
اب عشق کے بازار میں جاؤں کہ نہ جاؤں

ہر سانس ہے یاں حکمت و دانش کی علمدار
ہر گام ہے یاں فکر کی پازیب کی جھنکار
ہر حرف سے اک لشکرِ معنیٰ ہے نمودار
روئے خورش کو نین ہے اور صحتِ افکار
کوئے دلِ بیمار میں جاؤں کہ نہ جاؤں

دانش کی محک، عقل کی مقیاس کو تجکر
تاجِ سرِ حکمت کے اس الماس کو تجکر
اس نکتہ رس و معتدل احساس کو تجکر
لحمِ قلم و کاکلِ قرطاس کو تجکر
صحنِ رسن و دار میں جاؤں کہ نہ جاؤں

یاں شحنۂ سلطاں ہے نہ اندیشۂ شب خوں
ہر لفظ کے قطرے میں صحائف کا ہے جیحوں
رہ رہ کے برستا ہے یہاں بادۂ گُل گوں
بحرِ نظر و فکر کی ہر موج ہے افسوں
شہرِ لب و رخسار میں جاؤں کہ نہ جاؤں

مُنہ پھیر کے اے جوشؔ متاعِ سندی سے
بہتی ہوئی اس حرف و معانی کی ندی سے
اس حورِ قلم کی کشش سرو قدی سے
اس نظم کی فردوس بہارِ ابدی سے
پھر بزمِ گل و خار میں جاؤں کہ نہ جاؤں

دنیائے اسلام

مسولینی کے زوال پر ترکی حلقوں کے تاثرات

ویرونا والی ملاقات سے یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ اٹلی میں کوئی خراب صورت پیدا ہوئی ہے لیکن اس کا تو کسی کو گمان بھی نہیں تھا کہ ان دو ڈکٹیٹروں کی وداعی ملاقات ہو گی۔

واقعات بہت ہی تیزی کے ساتھ پیش آئے کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ ایک دو شنبہ ایسا آئے گا کہ صبح کو اُٹھتے ہی اخبارات میں یہ خبر دکھائی دیگی کہ مسولینی نے استعفیٰ دیدیا۔ لیکن ترکی کے باشندے ۲۶ جولائی کی صبح کو یہ خبر پڑھکر متحیر ہو گئے۔ سوائے اس لفظ کے کسی دوسرے لفظ سے ان کے فوری تاثر کی کیفیت بیان نہیں کی جاسکتی۔

ترکی باشندوں کو اطالوی باشندوں سے کوئی مخالفت نہیں ہے۔ تمام اخبارات نے اس نکتہ کو فوراً واضح کر دیا۔ جہاں تک مسولینی کا تعلق ہے ترکی اخبارات نے اس کی ۲۱ سالہ طویل آمریت پر نکتہ چینی کی جس کا مقصد نرم پیرایہ میں یہ ظاہر کرنا تھا کہ اُنھوں نے مسولینی کو کبھی پسند نہیں کیا۔ واقعہ یہ ہے کہ مسولینی سے نفرت کی جاتی تھی بلکہ یہ سمجھے کہ اس کا مضحکہ اُڑایا جاتا تھا۔

مجھ کو وہ زمانہ یاد ہے جب ترکی اخبارات کو یہ ہدایت نہیں کی گئی تھی کہ وہ سختی کے ساتھ غیر جانبدار رہیں، اور حکومتوں کے اعلیٰ فرمانرواں پر اعتراضات کرنے سے پرہیز کریں تو کارٹون بنانے والے روزناموں اور مذاحیہ ہفتہ وار اخباروں کے صفحوں کو مسولینی کے کارٹونوں سے بھر دیا کرتے تھے۔ جب یہ پابندی عائد کر دی گئی تو اُنھوں نے کارٹونوں میں مونچھوں کا اضافہ کر کے قانونی پابندی سے بچت کی صورت ڈھونڈھ نکالی۔

ایک خاص کارٹون وہ تھا جو حال میں شائع ہوا تھا اس میں ایک فاشسٹ اسکول ماسٹر کا خاکہ اُڑایا گیا تھا اس کو اس کے مخصوص مکمل لباس میں برجس، سیاہ قمیص اور پھندنے دار ٹوپی پہنے پیش کیا گیا تھا اور وہ اسکول کے ایک لڑکے سے جو اس کی ایسی پوشاک پہنے ہوئے تھا مخاطب تھا اور پوچھ رہا تھا "جزیرہ کسے کہتے ہیں" اسکول کے لڑکے نے جواب دیا "جناب۔ جزیرہ کسی ایسے ملک کو کہتے ہیں جو برطانوی بیڑہ سے گھرا ہو"

مسولینی ترکی کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ اس کی سلطنت روما دوبارہ قائم کرنے کی اسکیمیں بحیرہ روم میں ترکی کی سلامتی کے لئے خطرہ بنی ہوئی تھیں۔ البانیہ میں فوجیں اُترنے کے بعد اور ہسپانی معاملات میں اطالوی آمیزش سے پہلے اور اس کے دوران میں یہ بات بالکل واضح ہو گئی تھی کہ ان ممالک کے باشندوں کو جو بحیرۂ روم پر واقع ہیں اس سمندر میں جس کو اطالوی "ہمارا سمندر" کہتے ہیں زیادہ مواقع حاصل نہیں ہو سکتے۔

جب اٹلی نے یونان پر حملہ کیا تو ترکی کے اس اندیشہ کی تصدیق ہو گئی۔ مسولینی بھی بالکل اسی طرح اپنی اسکیموں کو عملی جامہ پہنا رہا تھا جس طرح ہٹلر اپنے ان منصوبوں کے مطابق جس کا اس نے اپنی کتاب "میری جدوجہد" میں ذکر کیا ہے رفتہ رفتہ عملدر آمد کر رہا تھا۔ اب ترک کہتے ہیں "مسولینی نے اٹلی سے کارسیکا اور فانس۔ سیوائے اور تونس دلانے کا وعدہ کیا ہے اور لبیا اور حبشہ کو فتح کر لیا ہے" ترک کہتے ہیں کہ وہ اپنے وعدہ پر قائم رہا اور "اطالوی ان تمام ممالک تک پہونچ چکے ہیں جہاں اس نے ان کو لے جانے کا وعدہ کیا تھا"

سرکاری تاثر بہت دھیمی رفتار سے رونما ہوا لیکن جب ظاہر ہوا تو ان دو مضمونوں کی صورت میں جو حکومت کے سرکاری اخبار "الوس" میں شائع ہوئے تھے۔ یہ مضمون حکومت کے نقطۂ نظر کے ترجمان ہیں اور فالع رفقی عطے کے لکھے ہوئے ہیں جو ترکی اخبارات کے اس وفد کے صدر تھے جس نے اس سال کے ابتدائی زمانہ میں ہندوستان کا دورہ کیا تھا۔ ذیل میں پہلے مضمون کے اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔

عطے لکھتے ہیں "مسولینی اٹلی کے لئے اس وقت مفید ثابت ہوا جب اس نے اس زمانہ میں جب اٹلی میں طوائف الملوکی پھیلی ہوئی تھی حکومت کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے اس بیس سال کی مدت میں اپنے ملک میں امن و امان قائم اور حبشہ کو مسخر کر کے اپنی سلطنت کو وسیع کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ ایک ایسا ڈکٹیٹر جو ہر چیز کو رجائیت پسندانہ نظر سے دیکھنے کا عادی ہو اور تمام خداداد قابلیتوں اور خوبی قسمت سے مالا مال ہو بے شمار غلطیاں کر سکتا ہے"

"مسولینی نے اپنی محنت کو برباد ہوتے ہوئے تین اسباب کی بنا پر دیکھا۔ اولاً یہ کہ اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائیوں کے موقعہ پر اس نے یہ خیال کیا تھا کہ سلطنت برطانیہ مغلوب ہو چکی ہے۔ دوسرے یہ کہ سنہ ۱۹۴۰ء میں سقوط فرانس کے بعد اس نے خیال کیا تھا کہ جنگ ختم ہو گئی۔ تیسرے یہ کہ ان سب باتوں کا دوسروں کو یقین دلانے میں وہ خود بیوقوف بنکر رہ گیا"

"فاشیت کی قومی اور بین الاقوامی ساکھ کا تو اس وقت خاتمہ ہو گیا جب زبردست طاقت والے اٹلی کو جرمنی کی مدد سے کم طاقت والے یونان کے ہاتھ سے بچایا گیا"

اس دن سے اٹلی کی قسمت کا دارومدار اس کے حلیف جرمنی کی قسمت اور اس کی کامیابی پر ہو گیا۔ لیکن شمالی افریقہ میں شکست اور پھر سسلی میں شکست کے بعد اٹلی کے باشندوں اور اس کی فوج نے فاشیت اور اس کے آقا سے کنارہ کشی اختیار کرلی کیونکہ اٹلی کو زیادہ سے زیادہ یقین ہو گیا تھا کہ اگر براعظم پر ایک دفاعی جنگ کر کے (باقی آئندہ)

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۶

حکومت اٹلی نے ہتھیار ڈالدئے

حکومت اٹلی کے بلا شرط ہتھیار ڈالنے کے فوراً بعد اتحادی فوجوں نے اٹلی کے وسطی علاقہ میں اُترنا شروع کر دیا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ اتحادی فوجوں کے کئی دستے نیپلز کے علاقہ میں اُتر گئے ہیں اور وہاں اُنھوں نے نیپلز کے قریب دو بڑے ہوائی اڈوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ اتحادی فوجیں اٹلی کے ساحل پر اور کئی جگہ اُتر گئی ہیں اور وہ جنوبی اور وسطی اٹلی میں موجود جرمن فوجوں کو گھیر رہی ہیں فوجوں سے بھرے ہوئے تقریباً دو سو اتحادی جہاز اٹلی کے مغربی ساحل پر پہونچ گئے ہیں جن سے جرمن صفوں کے پیچھے فوجیں اُتاری جائیں گی۔ اٹلی کے نچلے حصہ میں ۸ ویں برطانی فوج نے جرمن فوجوں کو نرغہ میں لے لیا ہے پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک تقریر میں یہ اشارہ کیا ہے کہ اتحادی فوجوں کے بجرے یورپ کے ساحل کے قریب پہونچ گئے ہیں ابھی اُنھوں نے یہ نہیں بتلایا کہ یہ بجرے کس جگہ فوجیں اُتارینگے آپنے کہا کہ اٹلی میں ہماری جیت ایک بہت بڑی جیت ہے لیکن ابھی ہمیں فرانس اور دیگر علاقوں کو فتح کرنا ہے اور پھر جرمنی میں گھس کر نازیوں کو ختم کرنا ہے۔ ادھر برلن میں مسولینی کے نام سے اٹلی کی ایک آزاد فیسسٹ حکومت قائم ہو گئی ہے جس نے اتحادیوں کی صلح کی شرطیں ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ مارشل بڈوگلیو نے ایک پیغام براڈ کاسٹ کیا جسمیں اتحادیوں کی صلح کی شرطیں مانتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے کہ اگر اور کسی نے اٹلی پر حملہ کیا تو اٹلی اس کا مقابلہ کرے گا۔

(لندن ۹ ستمبر) سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اٹلی نے بلا کسی شرط کے ہتھیار ڈالدیے ہیں اور جنرل آئزن ہوور نے عارضی صلح کی منظوری دیدی ہے۔ شمالی افریقہ کی اتحادی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل آئزن ہوور نے یہ ڈرامائی اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اٹلی کی مسلح فوجوں نے بلا کسی شرط کے اطاعت قبول کر لی ہے۔ اتحادی کمانڈر انچیف کی حیثیت سے میں نے عارضی صلح منظور کر لی ہے اور برطانیہ امریکہ اور روس کی حکومتوں نے اس عارضی صلح کی شرطوں کو منظور کر لیا ہے۔ اس طرح میں اتحادی قوموں کے مفاد میں کام کر رہا ہوں۔ اٹلی کی حکومت نے ان شرطوں کی بلا پس و پیش پابندی کرنے کا عہد کر لیا ہے۔

عارضی صلحنامہ پر میرے نمایندہ اور مارشل بڈوگلیو کے ایک نمائندہ نے دستخط کئے ہیں اور اس صلحنامہ پر اس وقت سے عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔ اتحادی قوموں اور اطالوی فوجوں کی لڑائیاں فوراً ختم ہو گئی ہیں جو اطالوی ظالم جرمنوں کو اٹلی کی سرزمین سے نکالنے کے لئے کام کریں گے انھیں اتحادی قوموں کی مدد حاصل ہوگی۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل کی جائے رہائش ملنا ڈاؤننگ اسٹریٹ سے حسب ذیل اعلان جاری ہوا ہے۔ جنرل آئزن ہوور نے الجیرس ریڈیو پر آج سہ پہر اعلان کیا ہے کہ اٹلی کی حکومت نے بلا کسی شرط کے اطاعت قبول کر لی ہے۔ اتحادی قومیں اس واقعہ کو محوری قوت کے گھٹنے کے مزید آثار سمجھیں گی۔

یہ عارضی صلح قطعی طور پر فوجی معاہدہ ہے جس پر فوجی افسران نے دستخط کئے ہیں۔ اس میں سیاسی، مالی، اقتصادی شرائط درج نہیں ہیں جو بعد کو عائد کی جائیں گی۔ مزید برآں یہ ظاہر ہے کہ ان حالات میں جو فوجی صلحنامہ فریقین کے مابین ہوا ہے اس کے مضمرات موجودہ حالات میں شائع نہیں کئے جا سکتے بعد ازیں وجہ فی الحال پارلیمنٹ کی اجلاس کی تاریخوں میں تبدیلی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے بلکہ وزیر اعظم کو اُمید ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے اگلے اجلاس میں مکمل بیان دے سکیں گے۔

الجیرس ریڈیو پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی کے باشندوں کو ان کی حکومت کے ہتھیار ڈالنے کا حال ریڈیو اور اشتہارات کے ذریعہ بتلایا جا رہا ہے۔ ایک اشتہار میں عارضی صلح کا اعلان کرتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ اٹلی والو! اٹلی کی پشت پر اتحادی قومیں ہیں اور انکی مدد سے اٹلی کے لئے اپنے دشمن جرمنوں کے ظلم کا انتقام لینے اور جرمنوں کو اٹلی کی سرزمین سے نکال دینے کا اچھا موقعہ ہے۔ جنگ کے اس دور کے لئے یورپ کی آزادی کے لئے اور اتحادیوں کے تمام مقبوضات میں ان کے متعلق تمھیں حسب ذیل احکام دیے جاتے ہیں (۱) جن علاقوں میں اتحادی موجود ہیں وہاں انکی ہر طرح مدد کرو اور ان کے کمانڈروں کا حکم مانو (۲) جن علاقوں میں جرمن فوجیں موجود ہیں وہاں انکی مدد نہ کرو۔ جرمن لیڈروں کی مدد کرنے سے انکار کر کے اپنے قومی اتحاد اور عزم کا ثبوت پیش کرو۔ اٹلی میں جنگ تمھاری رسل و رسائل کیلئے لڑائی ہے۔ جو ملک ٹرانسپورٹ کی لڑائی جیت لیگا وہی اس جنگ میں فتحیاب ہوگا۔ اس امر کا خیال رکھو کہ جرمنوں کے لئے فوج یا سامان لانے یا لیجانیوالے کسی جہاز پر سے مال اُتارنے یا اس پر مال یا فوج لادنے کی اجازت نہ دیجائے۔ کوئی بھی ریل گاڑی جنمیں جرمنوں کیلئے سامان ہو نہ گزرنے پائے۔ کوئی موٹر ٹرک جسمیں جرمنوں کے لئے جنگی سامان ہو یا جرمن فوج ہو اس علاقہ سے نہ گزرنے دیجائے جہاں تم لوگ کام کرتے ہو

الجیرس ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی کے باشندوں کو ریڈیو اور اشتہارات کے ذریعہ انکی حکومت کے ہتھیار ڈالدینے کا حال بتلایا جا رہا ہے۔ مارشل بڈوگلیو نے اٹلی کے باشندوں کے لئے ایک فرمان جاری کیا ہے جس میں اتحادی قوموں کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اگر کسی دوسرے حلقہ سے حملہ کیا گیا تو اٹلی مقابلہ کریگا مارشل بڈوگلیو نے ایک براڈ کاسٹ میں کہا کہ اٹلی کی حکومت یہ تسلیم کرتی ہے کہ دشمن کی بہت بھاری قوت کے مقابلہ میں یہ غیر مساوی جنگ جاری رکھنا ناممکن ہے اور قوم کو مزید اور زیادہ شدید نقصان سے بچانے کی غرض سے ✻

آرٹ اینڈ انڈسٹری کی چوتھی نمایش

۲۰ ہزار روپیہ کے انعامات دئے جائیں گے

آرٹ انڈسٹری کی چوتھی نمایش کلکتہ میں ماہ جنوری ۱۹۴۴ء میں ہوگی یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ آرٹ و انڈسٹری (فنون لطیفہ صنعت) کی اس نمائش نے ملک میں تمام ہندوستان کی صنعت اور آرٹ میں نمایاں جگہ حاصل کر لی ہے اور اس قلیل عرصہ میں ہی نہ صرف ماہرین فنون لطیفہ اور صناعوں کو اس سے بہت زیادہ دلچسپی پیدا ہو گئی ہے بلکہ سرکاری حکام بھی اسمیں بہت زیادہ دلچسپی کا اظہار کرنے لگے ہیں۔ ۱۹۴۱ء میں اس نمایش میں صرف ۹ سیکشن رکھے گئے تھے اور ۴ ہزار روپیہ کے انعامات رکھے گئے تھے لیکن ماہ جنوری ۱۹۴۴ء میں جو نمایش ہونیوالی ہے اسمیں ۲۹ سیکشن ہونگے اور ۲۰ ہزار روپیہ کے انعامات دئے جائیں گے۔ انعامات دینے والوں میں بنگال، بمبئی اور کشمیر کی حکومتیں، ریلوے، ... دوسری ایجنسیاں اور یورپین اور ہندوستانی ... اس نمایش نے چار سال کے قلیل عرصہ میں کافی سے زیادہ مقبولیت حاصل کر لی ہے۔

میونسپل بورڈ

۷ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا جسمیں باگلا صاحب کی والدہ محترمہ مسز ایس۔ ان۔ ٹنڈن اور لالہ بانکے بہاری لال سنگھانیا کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کر کے جلسہ آیندہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔

۹ ستمبر کو ملتوی جلسہ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا۔ مسٹر باگلا نے بجٹ کے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے ٹرمینل ٹیکس میں ۵۰ فیصدی اضافہ کرنے کی تجویز پیش کی جس پر گرما گرم بحث ہوئی۔ لالہ گوری پرشاد کپور نے اس تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی تجویزیں سازش کر کے پیش کی جا رہی ہیں تاکہ موجودہ چیرمین کے انتظام کی بدنامی ہو، کیونکہ ٹرمینل ٹیکس کو بڑھانے کی تجویز نہایت غیر موزوں اور قابل اعتراض ہے۔ پانی کی قلت کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ لوگ اسی مصیبت سے بیزار بیٹھے ہیں اور واٹر ٹیکس نہ ادا کرنے کے متعلق غور کر رہے ہیں اور اس نئی تجویز سے لوگ اور بھی زیادہ بیزار ہو جائیں گے۔ آپنے اخیر میں یہ بھی کہا کہ اگر یہ تجویز پاس ہو گئی تو وہ استعفیٰ دیدیں گے۔

رائے بہادر لالہ رام نراین خزانچی نے یہ تجویز پیش کی کہ بجٹ کے خسارہ کو پورا کرنے کیلئے مختلف تجویزوں پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے۔ یہ تجویز منظور ہو گئی۔

مسلم لیگ

سٹی مسلم لیگ کی مجلس انتظامیہ نے چند تجاویز پاس کی ہیں جن کا مفہوم حسب ذیل ہے:-

(۱) یہ جلسہ موجودہ غذائی انتشار کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے نزدیک حکومت کی پالیسی کی وجہ سے نفع خوروں اور سٹہ بازوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

(۲) حکومت ہند نے جزوی حیثیت سے شہر میں جو راشن مقرر کیا ہے وہ غیر تسلی بخش ہے، خالص اور تازہ جنس تقسیم نہیں کی جاتی اور تقسیم کنندگان قابل اطمینان نہیں ہیں اس لئے اس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

کونسل کی رائے میں مسلم ممبران میونسپل بورڈ پر سخت احتساب قائم کرنے کی ضرورت ہے لہذا اس کے لئے ایک سروس بورڈ قائم کیا جائے جسمیں حسب ضرورت اندراجات کئے جاویں۔

بنگال ریلیف فنڈ

یو۔ پی۔ چیمبر آف کامرس نے بنگال کے لوگوں کی امداد کے لئے ایک فنڈ کھولا ہے۔

ڈی، اے۔ وی کالج نے بنگال کے لوگوں کی امداد کے لئے ایک ہزار روپیہ کی رقم آریہ سماج ریلیف سوسائٹی کلکتہ کے پاس بھیجا ہے۔

سکریٹری اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے بنگال ریلیف فنڈ میں چندہ دینے والوں کا شکریہ ادا کیا ہے اور چندہ دینے کی اپیل کی ہے۔

بنگال اور اجمیر کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کیلئے رام کرشن مشن نے ایک فنڈ لیڈی کیلاش سریواستوا کی صدارت میں قائم کیا ہے، چندہ کی رقمیں لالہ جھنگا مل مسرس گوپی ناتھ جھنگا مل۔ مسٹر بے۔ کے بنرجی انفیسر ریسیور کانپور کے نام بھیجی جانا چاہئیں۔

غریبوں کا اسپتال

مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ کی صدارت میں غریبوں کے لئے ایک اسپتال قائم کرنے کے واسطے ایک ٹرسٹ قائم کیا گیا ہے اور اس اسپتال کی عمارت بنانے کے لئے مزدور سبھا کا گٹیا والا پلاٹ حاصل کر لیا گیا ہے اسپتال کے واسطے پبلک سے امداد اپیل کی گئی ہے۔

پراونشیل ہندو سبھا

آگرہ پراونشیل ہندو سبھا کی دونوں پارٹیوں میں پھر کشیدگی پیدا ہو گئی ہے اور ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر وی۔ ڈی ساورکر کو ان حالات کی اطلاع دی گئی ہے۔

سبھا کے صدر مسٹر ایم۔ ال۔ بھوش اور آفس سکریٹری مسٹر دیویندر سروپ ہیں۔

✻ اٹلی کی حکومت نے برطانیہ اور امریکہ کی اتحادی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل آئزن ہوور سے عارضی صلح کیلئے درخواست کی ہے، یہ درخواست منظور ہو گئی ہے، اٹلی کی فوجیں بدیں وجہ برطانی اور امریکی فوجوں کے مقابلہ میں تمام جنگی کارروائیاں خواہ وہ کہیں بھی ہوں بند کر دیں گی۔

سالانہ رپورٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی انتظامی سالانہ رپورٹ بابت ۴۳-۱۹۴۲ء (اپریل ۱۹۴۲ء لغایت مارچ ۱۹۴۳ء) کے سرسری مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سال زیر ریویو میں کام مستعدی سے ہوا۔

رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ال۔ ال۔ ڈی۔ ایم۔ ال۔ سی۔ ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء تک اعزازی چیرمین رہے۔

رائے بہادر مسٹر مان سنگھ سی۔ بی۔ ای، یکم مئی ۱۹۴۳ء سے تنخواہ دار چیرمین ہوئے۔ مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری کے بجائے مسٹر ایس۔ سی۔ مترا اور رائے بہادر بی۔ پی۔ سریواستوا کے بجائے رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا ٹرسٹ کے ممبر ہوئے۔

دوران سال میں ۱۳ معمولی اور ۳ خاص ٹرسٹ کے جلسے ہوئے۔

دوران سال میں جنگ کی وجہ سے ٹرسٹ کی کارگزاری بہت محدود رہی کیونکہ مال مسالہ نہ ملنے کی سبب انجنیرنگ کا کام تقریباً بند رہا اور زمین وغیرہ کے کاموں پر معمول سے زیادہ ... نیلام کے ذریعہ فروخت زمین کے طریقہ کی قیمت زیادہ اچھی وصول ہوئی۔

دوران سال زیر ریویو میں ۱۵۴۵۶۷۹ روپیہ کی زمینیں فروخت ہوئیں۔ بخلاف اس کے گذشتہ سال ۲۵۱۰۰۶۰ روپیہ کی زمینیں فروخت ہوئی تھیں۔

۲۴ ایکڑ زمین ۲ ہزار روپیہ فی ایکڑ کے رعایتی قیمت پر گورنمنٹ کو دی گئی اور تقریباً ۲ کروڑ ۲ لاکھ ۶۰ ہزار ۳۰۰ مربع گز زمین جنگی فیکٹریوں اور خیراتی انسٹی ٹیوشنوں کو رعایتی قیمت پر دی گئی۔

اس رعایتی قیمت کی زمین کو اگر نکال دیا جائے تو بقیہ زمین کی فروخت کا اوسط ۱۳ روپیہ ۲ آنہ فی گز ہوا۔ لیکن گزشتہ سال زمین کی فروخت کا اوسط ۵ روپیہ ۴ ر فی گز تھا۔

ٹرسٹ کی طرف سے عوام کی رہایش کے انتظام کے لئے خاص کوشش رہی جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ

(بقیہ بر صفحہ ۵ کالم ایک پر ملاحظہ فرمائیے)

سنبلِ گل

بہ چیمبر آف پرنسز کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے اتحادیوں کی فتوحات اور اپنی ریاستی فوجوں کے کارناموں پر فخر و مسرت کا اظہار کیا ہے۔ یہ اظہار مسرت بجا و درست ہے لیکن کیا ان والیان ریاست کو یہ معلوم ہے کہ اتحادی طاقتیں جمہوریت کے تحفظ کے لئے لڑ رہی ہیں؟ اگر وہ یہ جانتے ہیں تو اپنی ریاستوں میں جمہوریت کی ترقی کے لئے اُنھوں نے کیا کیا ہے؟

آسٹریلیا کے وزیر خارجہ یہ رائے دیتے ہیں کہ جنوبی مغربی پیسی فک میں ایک ایسا حفاظتی علاقہ بنایا جائے جو ہالینڈ، فرانس، پرتگال، امریکہ اور برطانیہ کے کنٹرول میں ہو۔"

یہ امپائر سازی یا امپائر نوازی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

جرمنوں کا دعویٰ یہ ہے کہ اُنھوں نے اپنے "محاذ" کو چھوٹا کرنے کے لئے خارکوف خالی کر دیا ہے۔ ہمیں اس سبب کو تسلیم کر لینے میں کوئی عذر نہیں ہے بلکہ ہمیں اُمید ہے کہ وہ اپنے محاذ کو رفتہ رفتہ اسی قدر چھوٹا کرتے چلے جائیں گے کہ آخر یہ سمٹ کر برلن تک پہونچ جائے گا!

آپ انگلستان سے ہندوستان میں ماہروں کی درآمد پر ایک نگاہ ڈالیں گے تو آپ حیرت میں پڑ کر کسی قریبی "اے، آر، پی" خندق میں چھپ جانے کی کوشش فرمائیں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ تمام ماہروں کو بھول کر صرف "درآمد شدہ" "غذائی ماہروں ہی کے کارناموں کو دیکھ لیجئے، اگر آپ خوشی سے رقص نہ فرمانے لگیں تو ہمارا ذمّہ! آپ یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ "فاقہ کشی" کے لئے کیسا لاجواب انتظام ان ماہروں نے کیا ہے کہ ان کی ہر ہر ادا پر دل نثار کر دینے کو جی چاہتا ہے اور دوسری طرف یہ دیکھئے کہ بڑھی ہوئی کرنسی کے اثرات کی اصلاح کے لئے ایک ڈاکٹر نینی صاحب اسپیشل افسر مقرر ہوئے ہیں اسمبلی میں حکومت کی طرف سے کہا گیا ہے کہ "کوئی ہندوستانی اس فوری خدمت کے لئے ان اوصاف کے ساتھ دستیاب نہیں تھا" سوال یہ ہے کہ دستیاب ہو تو کیونکر ہو اور ملے تو کیونکر ملے، حکومت تو آفتاب کا چراغ اپنے ہاتھ میں لیکر کب کسی ہندوستانی کو ڈھونڈھا تھا؟ لیکن اس مسئلہ پر بھی ہم یہی کہیں گے کہ جب ان باتوں پر کسی ہندوستانی کا دل گھبرائے تو اُسے ایک سہ پہلو شیشہ میں سفید رنگ کی کرامات دیکھ لینی چاہیئے کہ ایک رنگ میں کتنے رنگین گُن موجود ہیں، دل بہل جائے گا۔

سٹالن، چرچل، رُوزویلٹ کانفرنس

واشنگٹن۔ ۷ ستمبر، پریذیڈنٹ روزویلٹ نے بتلایا کہ مارشل سٹالن، مسٹر چرچل اور میرے درمیان ایک کانفرنس کی جانب پچھلے چند روز میں کافی ترقی ہو چکی ہے اور ۲۴ یا ۴۸ گھنٹے کے اندر اس جانب اور ترقی ہو جائے گی۔

ادبِ لطیف

خوابِ غفلت

تیتری گلاب کی پتیوں کے نرم بستر میں سو گئی سنہری دھوپ نے اس کی خواب گاہ میں شمع جلا دی بہار کی عنبریں ہوا نے اُسے مدہوش کر دیا۔

پھر تیتری جاگی اور خوشی خوشی اُڑ کر پھولوں میں گم ہو گئی۔

اے کوتاہ اندیش انسان! سبق سیکھ تیتری سے،

اس حسین دنیا میں تیری زندگی کیا ایک خوابِ غفلت سے کم ہے؟

کیا خواہشات کی سنہری کرنیں تیرے دل میں نفس کی آگ نہیں بھڑکا دیتیں؟

کیا عیش و آرام کی ہوائیں تجھے مدہوش نہیں بنا دیتیں؟

لیکن سچ بتا!

کیا تو بے فکر تیتری کی طرح اس حسین خواب گاہ کو خوشی سے چھوڑ دیتا ہے۔

کیا تو مادّی دنیا سے بلند اور کہیں خوشنما دنیا کو راضی برضا جاتا ہے؟

نہیں نہیں تو روتا ہے اور افسوس کرتا ہے اوغافل تجھ سے تو کم سن تیتری ہی زیادہ عقلمند ہے۔ دیو کی نندن ناصح دہلی

برما پر ہوائی حملے

نئی دہلی۔ ۷ ستمبر، ہندوستان کی کمان کے ملے جلے فوجی اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۵ ستمبر کو برطانی ہوائی بیڑہ کے ہریکین کے قسم کے شکاری ہوائی جہازوں نے اکیاب کے دکھن میں ایک جاپانی ہوائی جہاز کو مار گرایا۔ بیوفائٹر قسم کے برطانی ہوائی جہازوں نے ساتھ دریائی کشتیوں اور تیل لیجانے والے دو بجروں پر حملے کئے اور ڈابنی کے ایک کارخانہ پر بم گرائے جس پر سینچر کو بھی حملہ کیا گیا تھا۔

صبح کو برطانی شکاری ہوائی جہازوں نے ڈیڑھ سو سے زائد جاپانی کشتیوں کو نقصان پہونچایا۔ کچھ اور شکاری ہوائی جہازوں نے کوازون کے قریب اور تونبوا اور لباگر کے درمیان سامان سے لدی ہوئی ۸۰ کشتیاں برباد کر دیں۔ کچھ اور ہوائی جہازوں نے مزید ۱۶ کشتیاں برباد کر دیں۔

مسٹر چرچل کی تقریر

کیمبرج۔ ۷ ستمبر، مسٹر چرچل اسپورڈ یونیورسٹی میں آنریری ڈگری لینے کے لئے گئے۔ مسٹر چرچل اور مس میری چرچل بھی ان کے ہمراہ گئیں۔ اس موقع پر مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ لوگ ٹھہر نہیں سکتے۔ اس مرحلہ پر کوئی منزل نہیں ہے۔ ہم لوگ اپنے سفر میں ایک ایسی جگہ پہونچ گئے ہیں جہاں ٹھہرا نہیں جا سکتا۔ ہمیں آگے بڑھنا ہی پڑیگا۔ اب یا تو تمام دنیا میں بدنظمی پیدا ہو گی اور یا تمام دنیا میں امن و سکون کا رواج ہو گا۔ اس آزمایش اور ۴

عالمِ نسواں

مسلم خواتین کے انتظامی اور سیاسی کارنامے

اسلام کی شاہنشاہی میں دختران اسلام نے بڑی بڑی سیاسی خدمات بھی انجام دی تھیں۔ حضرت اُم سلمہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت اسماء بنت ابو بکرؓ۔ حضرت شفاء بنت عبداللہؓ۔ اس قدر ذہین اور صائب الرائے تھیں کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اکثر سیاسی معاملات میں ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض خواتین کو ذمہ دار عہدوں پر بھی مقرر کیا گیا۔

حضرت صفیہؓ اور حضرت شفاء بنت عبداللہؓ نے اپنے عہد اقتدار میں شہروں، قصبوں اور قریوں میں سرائیں اور کنوئیں تعمیر کرائے تاکہ مسافروں کو ہر طرح آرام حاصل ہو اور وہ غارت گروں کی دست درازیوں سے محفوظ رہیں۔

حضرت ناجیہ بنت سہیل حساب کتاب میں ہوشیار اور جانچ پڑتال میں ماہر تھیں۔

کچھ عرصہ تک شعبۂ مالیات کی نگرانی ان کے ذمّہ رہی۔ انھوں نے اس شعبہ کی جانچ پڑتال کے لئے ایک کمیٹی قائم کی تھی۔ ہر ایک صوبے کی آمدنی میں سے پہلے صوبے کے مقامی اخراجات کے لئے رقم محفوظ رکھی جاتی تھی۔

شام اور مصر کی فتح سے وسیع سمندر بھی عربوں کے قبضوں میں آگئے تھے لہذا بندرگاہوں اور ساحل کی حفاظت کے لئے ایک بحری محکمہ قائم کیا گیا تھا۔ حضرت ناجیہ بنت سہیل کو بحری سفر کا بے حد شوق تھا اور وہ بحری معاملات میں خاص تجربہ رکھتی تھیں۔ ان کو بحری محکمہ کا رُکن مقرر کیا گیا اُنھوں نے جہازوں کی آراستگی پر خاص توجہ کی۔ شام، مصر اور ایشیائے کوچک کے بہت ملاح ملازم رکھے کیونکہ یہ لوگ بحری سفروں کے عادی تھے۔

سنہ ۲۸ھ میں جزیرہ قبرس بحری جہازوں ہی کے ذریعہ سے فتح کیا گیا۔ ناجیہ بنت سہیل اس جنگ میں موجود تھیں۔ اس جنگ کے بعد شام اور مصر کے ساحلوں پر کئی جہاز بنانے کے کارخانے قائم کئے گئے۔ اور ان کارخانوں کے جہاز رومی جہازوں سے بھی بہتر ثابت ہوئے۔ اسی زمانے میں بحری تجارت کو کافی فروغ حاصل ہوا، اور ان تمام مشوروں میں ناجیہ بنت سہیلؓ کی رائے خاص اہمیت رکھتی تھی۔ تاریخی شہادتوں سے یہ بھی ثابت ہے کہ اسلام کی شاہنشاہی میں عورت کے سیاسی اختیارات وسیع رہے ہیں وہ دشمنوں کو پناہ دے سکتی تھی اور سردار اس کو اماں کو برقرار رکھ سکتا تھا۔ سنن ابو داؤد میں لکھا ہے، فتح مکّہ کے زمانے میں اُم ہانی نے ایک مشرک کو پناہ دی تو حضور سرورِ عالم ؐ نے فرمایا تم نے جس کو پناہ دی ہم نے بھی دی۔

---

۴ جدو جہد میں آپ کو برطانی کامن ویلتھ اور برطانی سلطنت میں ایسے رفیق ملیں گے جن سے آپ ان رشتوں کے علاوہ جو حکومت کی پالیسی اور عوام کی ضرورت کے مطابق ہیں دوسرے دلی رشتوں سے بھی منسلک ہیں۔

رنگون پر امریکی ہوائی جہازوں کے حملے

نئی دہلی۔ ۷ ستمبر، ہندوستان۔ برما اور چین کے امریکی ہوائی بیڑہ کا ایک اعلان منظر ہے کہ ۴ ستمبر کو بی۔ ۲۴ قسم کے بھاری امریکی بمباروں نے رنگون کی بندرگاہ میں جاپانی جہازوں اور بندرگاہ کے استحکامات پر بم گرائے۔ منکی پوائنٹ کے استحکامات پر بھی بم گرتے دیکھے گئے۔ ایراودی کے قریب فلوٹیلا کمپنی کی گودیوں پر بھی بم گرائے گئے۔

بوڈاپیسٹ کھلا شہر قرار دیا جائیگا

لندن۔ ۸ ستمبر، روم ریڈیو نے کل رات کہا کہ چونکہ حکومت ہنگری نے بوڈاپیسٹ کو خالی کرانے کے لئے تمام ضروری تدبیریں اختیار کر لی ہیں اس لئے شہر کو غیر فوجی بنایا جا رہا ہے۔

بچوں کی دنیا

ایک سبق آموز خط

بچو! راقم الحروف کا ایک بھانجا چھٹی جماعت میں تعلیم پا رہا ہے۔ میں اسے اکثر نصیحت آموز خط لکھا کرتا ہوں ان خطوط سے متاثر ہو کر اس نے آج ذیل کا خط مجھے بھیجا ہے۔ اس ہونہار بچے کے شاندار عزائم کے تصوّر سے مجھے بہت خوشی محسوس ہوئی ہے اور اس خوشی میں تمھیں بھی شامل کرنا چاہتا ہوں۔ سبھی بچے اس مختصر خط کو غور سے پڑھیں اور اس کی طرح عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔

پیارے ماموں جان! تسلیم۔

آپ کا محبت بھرا خط پہونچا، بہت خوشی ہوئی، ہاں آپ کا یہ فرمان درست ہے کہ اگر میں دل و جان سے محنت کروں تو اپنی زندگی خوشگوار بنا سکتا ہوں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ مجھے پھلتے پھولتے دیکھ کر امّی اور ابا کا مغموم چہرہ خوشی سے نکھر آتا ہے اور ان کا دل بلّیوں اچھلنے لگتا ہے وہ دل سے چاہتے ہیں کہ میں ترقی کی دوڑ میں اپنے ہمجولیوں سے پیچھے نہ رہوں۔ آپ یہ سنکر خوش ہوں گے کہ میں نے اپنی گزشتہ کوتاہیوں کے پیش نظر دل میں ٹھان لی ہے کہ آئندہ۔

(۱) میں اپنے ہر کام کو خوش اسلوبی سے نبھاؤنگا اور مدرسے وقت پر پہونچوں گا۔

(۲) میں سویرے نور کے تڑکے بستر سے اُٹھ کر سب سے پہلے دن کا پروگرام مرتب کیا کرونگا اور اس پر سختی سے عمل کروں گا۔ اس پروگرام میں پڑھائی کے علاوہ خدا کی عبادت، کھیل کود اور اپنے ہم عمر ساتھیوں سے کچھ وقت کے لئے خوش گپیاں بھی ہوں گی۔

(۳) والدین کی عزّت کروں گا، اُستادوں کی فرمانبرداری میں کبھی کوتاہی نہیں کروں گا اور ان کا حکم بجا لانے میں دریغ نہیں کروں گا۔

(۴) اپنے کمزور اور غریب ہمجولیوں کی مدد کرنا اپنا فرض اولین سمجھوں گا اور ان کا دل دُکھنے نہیں دوں گا۔

(۵) اپنے قیمتی وقت کو ضائع نہیں کرونگا۔

(۶) اب کبھی بھولے سے بھی ثریا اور افضل بھیا سے چھیڑ چھاڑ نہیں ہو گی۔ ان کے ساتھ محبت سے پیش آؤں گا۔

ابا جان کے کام کاج میں مقدور بھر حصّہ لے کر ان کا ہاتھ بٹاؤں گا اور امی کی تو ہر بات مانوں گا۔

ماموں جان! فی الحال میں نے اپنے آئندہ ارادوں کا اسی قدر خاکہ کھینچا ہے۔ اُمید ہے آپ بھی اسے پسند کریں گے۔

ممانی جان کی خدمت میں سلام قبول ہو۔

آپ کا بھانجا ـــــ

جاپان کے خلاف مہم

نئی دہلی۔ ۸ ستمبر، ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ جاپان کے خلاف جو زبردست مہم شروع کیجانیوالی ہے اس کو مضبوط کرنے کیلئے پوربی افریقہ سے فوج کے ✻

پردۂ فلم

فلم میں ایک جدت کا اضافہ

صنعتِ فلم سازی نے جس وقت خلق کے تفریحی میدان میں قدم رکھا تب ہی سے بجا طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہ چیز نہایت درجہ اہم اور غیر معمولی طور پر انقلاب خیز ثابت ہو گی، وہ کروڑہا بلکہ ناقابل شمار انسانوں کے لئے نئے آفاق اور نئے سنسار اور موجودات کا مظہر ثابت ہو چکی ہے اس نے ہر جگہ ہر شخص کو مطمئن اور مسرور کر دیا ہے۔

زمانہ گزر گیا روز بروز ایسے نئے اور بہتر تصورات کا اضافہ ہوتا رہا جس سے تفریحات کے اس عظیم الشان تصور کو فروغ ہوتا رہا یہاں تک کہ ایک جگ پہلے دنیا کے لوگ ایک روز بیدار ہوئے تو اپنے خواب کو عملی تعبیر میں دیکھا یعنی یہ کہ ناطق فلم پردے پر پیش ہوئی جسے وہ دیکھ کر اور سن بھی سکتے تھے یعنی وہ اسٹاروں کے ساتھ چل پھر اور بات چیت بھی کر سکتے تھے، ناممکن بات ممکن بن گئی۔ کرشمہ حقیقی روپ میں ظاہر ہوا یعنی فلموں میں طاقتِ نطق پیدا ہو گئی۔

اب یونائیٹڈ آرٹسٹس کے شعبہ خارجہ کے مینجر والٹر گڈ ممالک خارجہ کے لئے فلموں میں داستان اور خود کلامی شامل کرنے کے متعلق ایک انقلاب انگیز فنی اصول کا تجربہ کر رہے ہیں اور یہ پیشین گوئی کرتے ہیں کہ ان جدت سے ان ممالک سے آمدنی میں اضافہ ہو گا جو انگریزی زبان سے ناواقف ہیں اور ان کی وسیع آبادیاں جو عنوانات نہیں پڑھ سکتیں قصے سمجھ سکیں گی۔

جس پہلی فلم پر اس اصول کی آزمایش کی گئی ہے مصور ہے، ہسپانوی بولنے والے ایڈیٹروں اور اخباری ایجنٹوں کے نمایندوں کے ایک اجتماع میں ہسپانوی ترجمہ آزمایا گیا۔ حکومت ممالک متحدہ امریکہ نے اپنے لاطینی امریکن گاہکوں کو بذریعہ بحری تار ایک قصہ بھیج دیا۔ لوئی، ایس، زاوالا ایڈیٹر لاریزان لاہاز بولیویا نے اس طریقے کو پہلے بتایا اور کہا کہ ناطق فلموں کے ظہور کے بعد ممالک خارجہ میں امریکن متحرک تصاویر پیش کرنے کے سلسلہ میں درحقیقت یہی ایک اصلاح ہوئی ہے۔ پرتگیز فرنچ اور ہندوستانی تراجم اب زیر عمل ہیں۔

گڈ کہتے ہیں کہ غیر انگریزی ممالک میں کروڑہا آدمی پڑھ نہیں سکتے بلکہ وہ لوگ جو ان عنوانات کو پڑھ بھی سکتے ہیں اس قدر جلد اُن کو پڑھنا پڑتا ہے کہ ان کو ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے۔ صرف چین ہی کو لیجئے جہاں ۴۰ کروڑ آدمی جاہل ہیں بازار غیر محدود ہے اور جنگ کے بعد اس کی مسافت میں ۸ گھنٹے صرف ہوں گے اگر یہ بات ممکن ہے کہ دیکھنے والے قصہ سمجھ سکیں تو پھر تو آمدنی کے امکانات غیر محدود ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ مبہم عنوانات کی تصاویر قابل اعتراض ہیں اور بالائی عنوانات بھی اچھے نہیں ہوتے۔

✻ بہت بڑے بڑے دستے ہندوستان پہونچ گئے ہیں ان کو ہندوستان اور لنکا میں رکھا گیا ہے۔ نیروبی سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پوربی افریقہ کی ایک بڑی فوج ہندوستان اور سلون بھیجدی گئی ہے۔

اقوالِ زرّیں

جھوٹ مرضِ متعدی ہے اِس سے دور رہنے کی کوشش کرو۔

بھلائی کر کے بھولو لیکن بُرائی کو فوراً بھول جایا کرو۔

غصّہ کی آگ مہربانی کے پانی سے بجھ سکتی ہے، نہ کہ سخت کلامی کی دیاسلائیوں سے۔

جھوٹ بولنے کی عادت ڈالنا بہت آسان ہے مگر اُسے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔

تمہارا وقت روپیہ سے بھی زیادہ قیمتی چیز ہے مگر روپیہ وقت نہیں خرید سکتا۔

مسلسل مطالعہ سے آدمی کے پاس معلومات کا بیش بہا خزانہ جمع ہو جاتا ہے مگر انسان کو معلوم نہیں ہوتا جس طرح سورج بلند دکھائی نہیں دیتا مگر جب اس کی طرف سے نظریں ہٹا کر چند گھنٹوں کے بعد دیکھا جائے تو فرق صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔

تمہارا دل آئینہ ہے اس پر گناہ کی گرد نہ پڑنے دو۔

تمہارا چلن تمہارا دوست ہے اُسے ضائع نہ ہونے دو۔

خدا کی عبادت سے ہر کام میں برکت ہو جاتی ہے۔

موجِ تبسّم

ایک انسپکٹر نے امتحان لیتے وقت لڑکیوں سے سوال کیا کہ ایسا ہندسہ بتاؤ جس میں رشتہ بن جائے ایک لڑکی نے جواب دیا "میری اماں کی اماں مجھ کو نواسی کہہ کر پکارا کرتی ہیں اس لئے گنتی میں بھی اسّی نو، نواسی ہوتا ہے۔

عاشق:۔ پیاری میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تم؟
محبوبہ:۔ میں شکریہ ادا کرتی ہوں۔

امّاں! میں اس نوجوان کے ساتھ ہرگز شادی نہیں کروں گی، وہ تو ملحد ہے دوزخ کا قائل ہی نہیں!
"بیٹی تم بالکل پروا نہ کرو اس کے ساتھ شادی کر لو پھر ہم تم دونوں مل کر جہنم کا قائل بنا دیں گے۔

بیوی:۔ تم رات میں کس وقت مکان واپس آئے تھے؟
شوہر:۔ تم رات میں کس وقت سوئی تھیں؟
بیوی:۔ ساڑھے دس بجے؟
شوہر:۔ ٹھیک ہے جب میں گھر آیا ہوں اس وقت گیارہ بجنے میں، ۲۷ منٹ باقی تھے۔

ایک دوست:۔ میری بیوی مجھے اپنا دوست سمجھتی ہے۔
دوسرا:۔ یہی غنیمت ہے میری بیوی تو مجھے دولت سمجھتی ہے۔

دلچسپ معلومات

حُسن اور صحت کے وسائل

شمالی امریکہ کے شہر شیکاگو میں لڑکیوں کی صحت اور خوبصورتی کا مقابلہ ہوا۔ آٹھ لاکھ پچاس ہزار لڑکیاں شریک ہوئیں، مسٹر ہار... سب سے صحت ور اور خوبصورت لڑکی تسلیم کی گئی، اس کی عمر سولہ سال ہے وزن آٹھ اسٹون ۵ پونڈ (۱۱۷ پونڈ) وہ روزانہ صبح کو لمبے سانس کی اور دوسری ورزش کرتی ہے اس کے ساتھ ہی اپنے تعلیمی مشاغل اور خانگی اُمور کو بھی بطریق احسن انجام دیتی ہے۔ ۸ بجے شام کو بستر پر جاتی ہے صحت اور حُسن کو قائم رکھنے کے متعلق اس نے پانچ باتیں بتائی ہیں جن پر وہ خود عمل کرتی ہے۔

(۱) چہرے پر کوئی کریم یا پوڈر ہرگز استعمال نہ کرو۔
(۲) اُونچی ایڑی کا جوتہ نہ پہنو۔
(۳) رات کو دس گھنٹہ آرام کرو۔
(۴) صبح کو کچھ ورزش ضرور کرو۔
(۵) کھانے میں سبزی ترکاری ضرور استعمال کرو۔

یورپ کے کمانڈر انچیف

واشنگٹن۔ ۷ ستمبر "ایوننگ اسٹار" رقمطراز ہے کہ انتہائی معتبر ذرائع سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یورپ کے جنگی محاذ کی اتحادی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل جارج مارشل مقرر کئے جائیں گے۔ وہ برطانیہ سے حملہ کے لئے احکام جاری کریں گے۔ جنرل مارشل ریاستہائے متحدہ امریکہ کے جنرل اسٹاف کے چیف ہیں۔

افسانہ

روح کی تڑپ

از مسافر

سرمایہ دار نے اپنے آخری وقت میں موت سے درخواست کی۔ میری روح کو کچھ دیر کی مہلت دیدو۔ میں ان چیزوں کو دیکھ لوں جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رہی ہیں۔ موت نے سرمایہ دار کی روح کو اجازت دیدی کہ وہ جسم کو چھوڑنے سے پہلے اپنی عزیز ترین چیزوں کو دیکھ بھال سکتی ہے۔

سرمایہ دار کی روح اس کمرے کی طرف چلی جس میں اس کے آہنی سیف رکھے تھے۔ کوٹھری کا دروازہ خلاف معمول کھُلا ہوا تھا سرمایہ دار کو اس پر تعجب ہوا کہ میرے سیفوں کے کمرے کو کس نے کھول رکھا ہے وہ دروازے میں داخل ہونے ہی کو تھا کہ اُس نے کھسر پسر کی آواز سُنی۔ سرمایہ دار روح کی شکل میں اندر داخل ہو گیا۔ اس نے دیکھا اس کا بڑا بیٹا اپنے ایک دوست سمیت سیفوں میں سے نوٹوں کی گڈیاں جلدی جلدی نکال رہا ہے اور کہتا جاتا ہے جلدی کام کرنا چاہیئے میں کنجیاں ماتا جی کے صندوقچے میں سے نکال لایا ہوں۔ ان کے اطلاع پانے سے پہلے واپس رکھ دینی ہیں۔ بڈھا تو اب کوئی دم کا ہے۔ اس کی آنکھ بند ہوتے ہی یہ روپیہ سب بہن بھائیوں میں تقسیم ہونے لگے گا"۔

سرمایہ دار کی روح نے غور سے اپنے بڑے بیٹے کی طرف دیکھا۔ انوہ! یہ وہی بیٹا ہے جس کا پتا جی پتا جی کہتے منہ خشک ہوتا تھا جو ایسی محبت جتاتا تھا کہ دنیا کہتی تھی "لالہ جی نصیبے کے سکندر ہو، ہیرا اولاد پائی ہے"۔ آج اس بیٹے کو میرا اتنا بھی خیال نہیں کہ یہ باپ کے آخری وقت میں اس کے پاس بیٹھ سکے۔ اسے روپیہ زیادہ پیارا ہے۔ جو محبت یہ جتاتا تھا وہ میری نہیں در اصل اس روپے کی محبت تھی۔

سرمایہ دار نے نفرت کے ساتھ نوٹوں کے بنڈلوں کے آہنی سیفوں کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اس نے کہا "میں اس روپے کو نہیں دیکھنا چاہتا جس نے میری اولاد کو میرا دشمن بنا دیا"۔

وہاں سے چل کر وہ اس کوٹھری کے قریب آیا جو تہہ خانے میں زیورات رکھنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ اس نے دیکھا اس کی بیوی ایک مرد کے ساتھ زیورات کی زمین دوز کوٹھری کا قفل کھول رہی ہے اور اس مرد سے مُسکرا کے کہہ رہی ہے۔ "بڈھا تو چند لمحے کا مہمان ہے۔ اب ہماری تمہاری وہ مراد پوری ہو گی جو ہم برسوں سے دل میں لئے ہوئے ہیں۔ میں زیادہ سے زیادہ زیورات نکال کے تمہیں دئے دیتی ہوں کہیں محفوظ جگہ میں رکھ دو بڈھے کے کریا کرم سے نمٹ کے اس گھر سے نکل چلوں گی"۔

سرمایہ دار کی روح نے حیرت کے ساتھ آنکھیں پھاڑ کے اس کی طرف دیکھا۔ کیا یہ میری بیوی ہے؟ نہیں یہ وہ نہیں ہو سکتی وہ تو وفا و مہر کی دیوی اور پریم کی پتلی تھی۔ میرے آغوش میں کتنے پیار سے وہ کہا کرتی تھی۔ عمر بڑی ہے تو کیا ہے میرے چمن کی بہار تو تم ہی ہو۔

سرمایہ دار کی روح نے پھر غور سے دیکھا۔ ہاں یہ وہی ہے۔ اوہ! دنیا تیرا نام فریب ہے۔ بیٹے بیوی سب دولت اور دھن کے لئے محبت جتلاتے ہیں جو فریب آمیز حسین باتیں، یہ خوبصورت فریبی عورت مجھ سے بنایا کرتی تھی۔ یہ در اصل زیورات پر قبضہ حاصل کرنے کا ایک دلآویز ہتھکنڈہ تھا تاکہ یہ اپنے محبوب کے ساتھ گلچھرے اُڑا سکے۔

سرمایہ دار کی روح گھبرا کر وہاں سے واپس پھر آئی مگر اپنے سہ منزلہ خوشنما مکان کے مختلف حصّوں کو دیکھنے کی خواہش نے اسے بیقرار کر دیا۔ دوسری منزل پر اس نے جو دلکش بارہ دری بنا رکھی تھی سرمایہ دار کی روح اس کا آخری نظارہ کرنے پہونچی۔

مگر بارہ دری میں داخل ہوتے وقت اس نے اپنے سگے بھائیوں کو جو باتیں کرتے سُنا ان سے وہ حیران رہ گیا۔

ایک بھائی کہہ رہا تھا "یہ مکان بیوی یا بیٹے کسی کو نہیں ملنا چاہیئے یہ موروثی ہے چاہے بھائی صاحب نے اس پہ کتنا ہی روپیہ لگایا ہو مگر یہ ہے تو موروثی۔ میں تو اس مکان کے لئے ہی مرنے والے سے ناتہ جوڑے رہا ورنہ میں کب یہاں پڑا رہتا"۔

سرمایہ دار کی روح غصّہ سے لرز گئی یہ وہی بھائی ہے جو دن رات اس سے برادرانہ الفت جتایا کرتا تھا۔ زمانہ دراز سے یہ بھائی روٹی پر پل رہا تھا مگر آج کہتا ہے کہ صرف موروثی مکان پر قبضہ رکھنے کے لئے مرنے والے سے ناتہ جوڑ رکھا تھا۔

سرمایہ دار کی روح تنفر کی ایک نظر بارہ دری پر ڈال کر واپس پھری۔

موت کے سامنے آکر کہا۔ "مہلت کا وقت گزر چکا ہے"۔

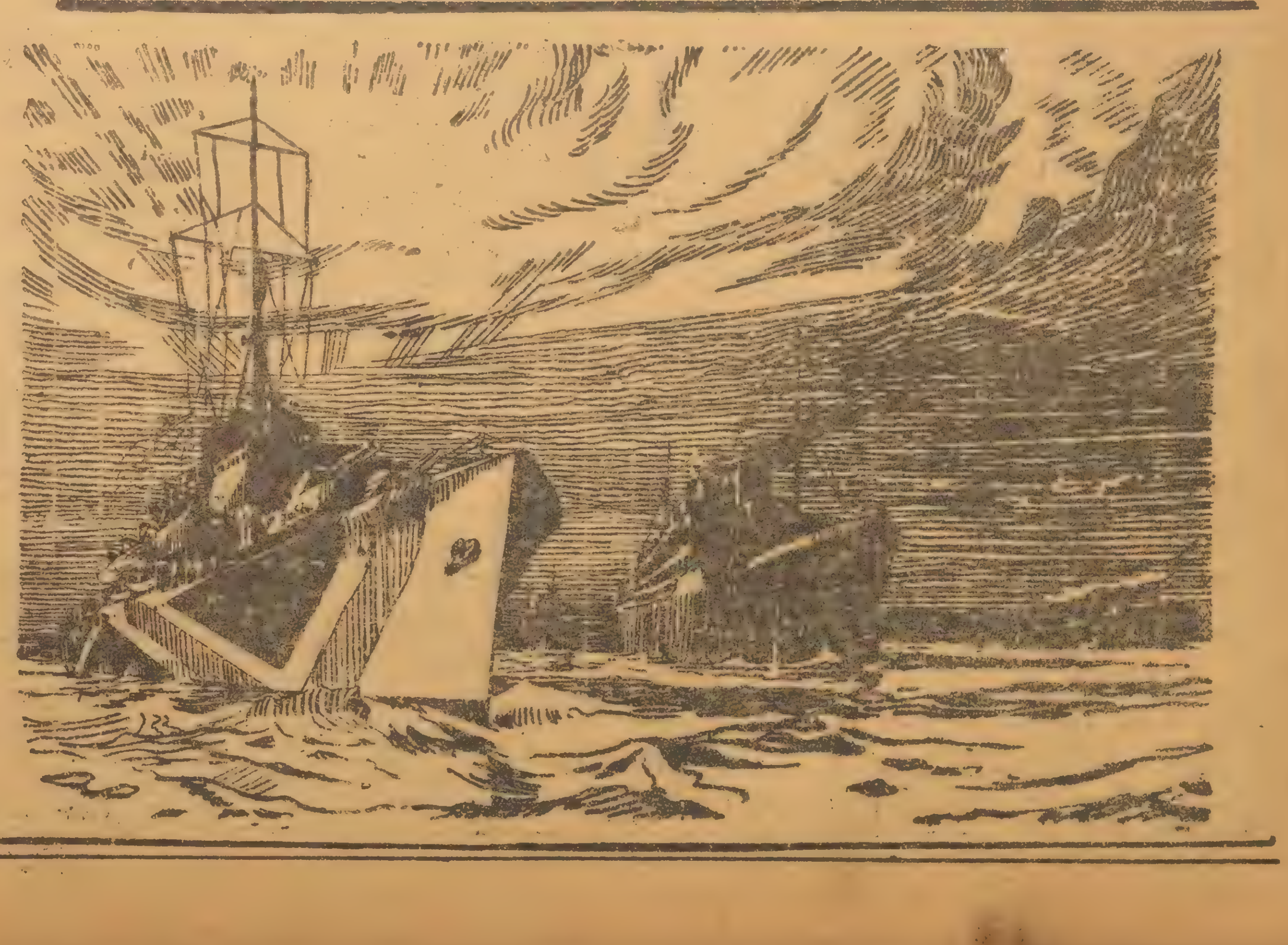
سرمایہ دار نے کہا "ہاں جلدی مجھے اس تکلیف دینے والی فضا سے لے چلو۔ میں جن چیزوں کو عزیز رکھتا تھا آج معلوم ہوا کہ ان ہی نے میرے چھپے دشمن پیدا کر دئے تھے"۔

سرمایہ دار کے مرنے کے بعد گھر بھر میں ایک کہرام مچ گیا۔ بیوی الگ روتی تھی۔ بیٹا الگ خود کو پیٹتا اور بین کرتا تھا۔ بھائی الگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔

موت نے سرمایہ دار کو ان کی فریاد و بکا کی آوازیں سُنائیں۔

سرمایہ دار نے موت سے کہا "مجھے بہت جلد ان دشمنوں کی آوازوں سے دور لے چلو جلدی کرو"۔

لاہور ۔ مسٹر جے۔ پی۔ سریواستو فوڈ ممبر حکومت ہند اور منسٹر سول سپلائی لاہور پہنچ گئے ہیں اور وہ حکومت



کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی سالانہ رپورٹ

(بقیہ صفحہ ۲)

بہت سے مالکان مل مزدوروں کے لئے کوارٹر بنانے کا انتظام کر رہے ہیں۔

ٹرسٹ نے بھی مزدوروں کی بستیاں بنانے کی کارروائی شروع کر دی ہے اس کے لئے گورنمنٹ نے ٹرسٹ کو بلاسودی ۳۰ ہزار روپیہ قرض دیا ہے۔

ٹرسٹ کی مالی حالت پہلے سے بہتر ہے، ٹرسٹ نے گورنمنٹ کو جنگی قرضہ کے سلسلہ میں ۱۲ لاکھ روپیہ دیا ہے۔

۳ لاکھ روپیہ کا بقیہ اختتام سال پر تھا ۱۴ لاکھ روپیہ لگا ہوا ہے اور ایک لاکھ روپیہ گورنمنٹ کے قرضہ میں ادا کیا گیا۔

۲۹۹ رجسٹریاں دوران سال میں ہوئی ہیں۔

رائے بہادر برج سروپ پارک میونسپل بورڈ کو دیدیا گیا ہے اور ٹی۔ بی۔ سینی ٹوریم کیلئے زمین میونسپل بورڈ کو دینے کا انتظام ہو رہا ہے۔

ٹرسٹ کی دوران سال کی آمدنی ۲۱ لاکھ ۴۸ ہزار ۱۷۲ روپیہ ہوئی اور خرچ نکال کر ۱۰ لاکھ ۱۵ ہزار ۸۲۶ روپیہ کی بچت ہوئی، سال آخر کی بقایا ۱۲ لاکھ روپیہ تھی۔

دوران سال میں اسٹاف کا صرفہ ایک لاکھ ۳۷ ہزار ۸۳۹ روپیہ ہوا برخلاف اس کے گزشتہ سال ایک لاکھ ۱۰ ہزار ۴۱۳ روپیہ تھا۔

دوران سال میں ۱۰۷.۰۳ ایکڑ زراعتی زمین قیمتی ۳۸ ہزار ۴۹۵ روپیہ اور ۱۷۱ ایکڑ رہائشی زمین قیمتی ایک لاکھ ۵۰ ہزار ۷۴۳ روپیہ کی حاصل کی گئی۔

ٹریبونل نے ۱۲۶ مقدمات کے فیصلے کے اور برخلاف اس کے سال گزشتہ صرف ۲۱ مقدمات کے فیصلے ہوئے تھے۔

پورانے کانپور، نوگھرا، تاروالا احاطہ، موتی محال، اسکیموں کا کام جاری ہے اور دوسرے اسکیموں پر غور ہو رہا ہے۔

ٹرسٹ نے اب یہ قاعدہ بنا دیا ہے کہ جو لوگ ٹرسٹ کی زمین خرید کر فروخت کر دیتے ہیں اور اس پر وہ جو منافع حاصل کرتے ہیں اس حاصل شدہ منافع کا ۲۵ فی صدی اُنسے حاصل کر لیا جائے۔

رپورٹ میں اس بات پر افسوس کیا گیا ہے کہ وہ زیادہ کام نہیں کر سکا لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات پر اظہار اطمینان کیا گیا ہے کہ ٹرسٹ کی مالی حالت بہتر ہے۔

آخر میں ہم مسٹر مان سنگھ چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کو اس کامیاب رپورٹ پیش کرنے پر ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے یہ عرض کرنے کی جرأت کریں گے کہ

ٹرسٹ کی زمین کو نیلام کے ذریعہ فروخت کرنے کی پالیسی کو لوگوں نے ٹرسٹ کے بنیادی اصولوں کے خلاف سمجھا اور عام طور پر اس پالیسی پر اظہار ناراضی کیا گیا۔

ہم کو ٹرسٹ کے اس قاعدہ سے بالکل اتفاق ہے کہ جو لوگ ٹرسٹ سے زمین حاصل کر کے فروخت کر ڈالتے ہیں اُن سے نفع میں سے ۲۵ فی صدی لے لیا جاوے۔ اس قاعدہ کی وجہ سے سرمایہ داروں میں پست ہمتی اور غریبوں کو فائدہ ہوگا۔

ہمارا خیال ہے کہ ٹرسٹ کو اپنے بنیادی اصولوں کا لحاظ کرتے ہوئے ایسے طریقے اختیار کرنا چاہئے کہ جس سے غریب شہری بے خانماں نہ ہونے پائیں اور ٹرسٹ کا سب سے پہلا فرض یہ ہونا چاہئے کہ وہ ان لوگوں کو سب سے پہلے زمین دے جن لوگوں کے مکانات اس نے حاصل کئے ہیں تاکہ یہ غریب اور متوسط شہری اپنے مکانات بنا کر ٹرسٹ سے صحیح فائدہ اُٹھا سکیں۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ہمارے ان گزارشات پر فراخدلی کے ساتھ غور اور عمل کر کے شہر کے متوسط اور غریب طبقہ کو صاف اور ستھری زندگی بسر کرنے کا موقع بہم پہونچائے گا۔

مسٹر جناح پر حملہ کے مقدمہ کی سماعت

بمبئی۔ ۷، ستمبر۔ آج مسٹر اوٹلرن براؤن چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی کی عدالت میں محمد صدیق عرف رفیق صابر فرنگوی کے خلاف مسٹر ایم۔ اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ پر ۲۶، جولائی کو قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ استغاثہ کی جانب سے سینکڑوں تار اور خطوط پیش کئے گئے جو مسٹر جناح کے نام تھے اور جن میں اُنھیں لکھا گیا تھا کہ وہ مہاتما گاندھی سے مل کر سیاسی مسئلہ کے بارے میں سمجھوتہ کریں۔ ان میں سے کئی خطوط میں مسٹر جناح کو یہ بھی لکھا گیا تھا کہ اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو اُن کے حق میں بہت بُرا ہوگا۔ ان خطوط میں مسٹر جناح پر انگریزوں کی کٹھ پتلی ہونے کا بھی الزام لگایا گیا تھا۔ ان خطوط اور تاروں کے علاوہ مسٹر جناح کا خون آلودہ قدرے پھٹا ہوا کوٹ اور کئی دوسری چیزیں بھی عدالت میں پیش کی گئیں۔ پولیس پراسیکیوٹر نے استغاثہ کی کہانی بیان کی اس کے بعد مسٹر جناح اور ان کے سکریٹری سید احمد سید یعقوب کے بیانات ہوئے۔ مزید سماعت اگلے دن کے لئے ملتوی ہو گئی۔ ملزم نے عدالت کے دریافت کرنے پر کہا کہ وہ عدالت سیشن میں جرح کرے گا۔

مسٹر جناح کا بیان

مسٹر جناح نے اپنے بیان میں کہا کہ اگر کوئی شخص مجھ سے ملنا چاہتا ہے اور اگر مجھے فرصت ہوتی ہے تو اس کو ملنے کے لئے اندر آنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ میں لوگوں سے بلاپس و پیش ملتا ہوں۔ گزشتہ دنوں مجھے خاکساروں کے دھمکی آمیز خطوط ملتے رہے تھے۔ بدیں وجہ میں کسی قدر محتاط رہنے کے لئے مجبور تھا۔ میں نے اپنے سکریٹری اور اپنے چوکیدار کو کہدیا تھا کہ جو شخص بھی پہلے سے وقت مقرر کئے بغیر ملاقات کے لئے آئے اُسے پہلے سکریٹری کے روبرو پیش کیا جائے۔

آگے چل کر مسٹر جناح نے کہا کہ علامہ مشرقی نے جون کے پہلے اور دوسرے ہفتہ میں جو ہدایات جاری کی تھیں ان کی ایک ایک نقل میرے پاس ہے۔ بعد ازاں مجھے بمبئی میں اور سندھ اور بلوچستان میں جہاں میں دورہ پر گیا تھا خاکساروں کے تار خطوط پوسٹ کارڈ موصول ہوتے رہے جن میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ میں مہاتما گاندھی سے ۱۵ر جولائی سے پہلے ملوں۔ ۲۶، جولائی کو میں اپنے مطالعہ کے کمرے میں تھا اور کسی بہت ہی ضروری کام میں مصروف تھا تقریباً ۱ ۱/۲ بجے بعد دوپہر میں ایک مسل لینے کے لئے اپنے سکریٹری کے کمرے میں گیا، وہاں میں نے ملزم کو دیکھا جو سکریٹری کی میز پر کاغذ رکھے ہوئے کچھ لکھ رہا تھا۔ مجھے بتلایا گیا کہ یہ شخص مجھ سے ملنا چاہتا ہے اور باہر سے آیا ہے۔ میں نے ملزم سے کہا کہ میں چونکہ بہت مصروف ہوں اس لئے مجھے افسوس ہے کہ میں اس وقت تم سے نہیں مل سکتا۔ تم جن معاملات پر مجھ سے بات چیت کرنا چاہتے ہو وہ سب لکھ کر مجھے دیدو میں ان پر غور کروں گا اور کل پرسوں تم سے ملوں گا۔

اچانک پلک جھپکتے ہی ملزم میری جانب جھپٹا اور اس نے میرے ایک مُکا مارا جو میرے جبڑے پر بائیں جانب لگا۔ میں کسی قدر پیچھے کی جانب لڑکھڑایا۔ اس دوران میں ملزم نے ایک چاقو نکال لیا اور اُسے اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اُس سے میری گردن پر وار کیا۔ جان بچانے کے خیال کے زیر اثر میں نے اس کا وار بچانے کی کوشش کی۔ خوش قسمتی سے ملزم کی کلائی گرفت میں آگئی اور اس کے حملہ کا زور کم ہو گیا۔ ملزم کا چاقو میری ٹھوڑی تک پہونچا اور وہاں معمولی خراش آگئی۔ اس کے بعد کھینچ تان شروع ہوئی۔ یہ سب کچھ چند سکنڈ میں ہی ہوا۔ اس دوران میں میرا چوکیدار وہاں پہونچ گیا۔ اور اس نے ملزم کو پکڑ لیا۔ اس کھینچ تان میں میرے بائیں ہاتھ میں بھی چوٹ آئی اور میرا کوٹ بھی بائیں کاندھے پر سے قدرے پھٹ گیا۔ آخر میں میرا موٹر ڈرائیور بھی وہاں آگیا اور ملزم پر قابو پا لیا گیا۔ بعد ازاں میں اپنے کمرہ میں چلا گیا۔ وہاں ایک ڈاکٹر نے آکر میرے زخم کی مرہم پٹی کی۔ پولیس نے آکر میرا بیان قلمبند کیا میں ملزم کو پہلے سے نہیں جانتا۔

مجھ پر حملہ کے بعد اور پولیس کی آمد سے قبل ملزم نے کہا کہ بدقسمتی سے میں اپنے مشن میں ناکام رہا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اس نے یہ کام اس وجہ سے کیا ہے کہ میں نے مہاتما گاندھی سے ملنے کے متعلق علامہ مشرقی کے حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا نیز یہ کہ میں برطانی سامراج کا آلہ کار ہوں۔ بعد ازاں مسٹر جناح کے سکریٹری کا بیان ہوا۔

ارہر کی دال باہر نہیں جاسکتی

حکومت یو۔ پی نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ بغیر حکومت کی اجازت کے صوبہ متحدہ سے ارہر کی دال اور اس سے بنی ہوئی چیزوں کا بھیجا جانا صوبہ متحدہ کے اجناس خوراک اور روغنی تخم (نقل و حرکت) کنٹرول آرڈر ۱۹۴۳ء کے بموجب ابتک ممنوع ہے۔

فاقہ کشان بنگال کو ایک لاکھ کا عطیہ

گورنر یو۔ پی نے گورنر بنگال کو ایک تار روانہ کیا ہے جس میں آپ نے بتایا ہے کہ صوبجات متحدہ کی وار کمیٹی نے ایک لاکھ روپیہ بنگال کے مصیبت زدگان کی امداد کے واسطے دینا منظور کیا ہے اور اسے گورنر بنگال کی مرضی پر منحصر کیا ہے کہ وہ اس روپیہ کو جس طرح چاہیں استعمال کریں۔

اطالوی جہاز اتحادی بندرگاہوں میں چلے جائیں

لندن ۹، ستمبر۔ الجیرز ریڈیو پر شمالی افریقہ کے اتحادی بحری بیڑہ کے کمانڈر ایڈمرل کنگھم کا ایک اعلان براڈکاسٹ کیا گیا ہے جسمیں اطالوی جہازوں کے افسروں کو حکم دیا گیا ہے کہ بحر روم کے تمام

سکون پہونچانے کی نشانی

الینور موڈنٹ جو ایک مشہور معروف مصنف ہیں اُنھوں نے ایک کتاب "اس میں بھی قوت اور شجاعت ہے" کے نام سے لکھی ہے۔ اس کتاب میں اُنھوں نے لندن کا ذکر کیا ہے جس میں جنگ کے زمانے میں باشندگان لندن کے حالت کو بیان کیا ہے اور یہ دکھایا ہے کہ خوفناک بمباری کے دنوں میں لندن والوں نے کیا کیا کارنامے کئے اور کس بہادری و پکے ارادے کے ساتھ دشمنوں کی شعلہ باری کو سکون کے ساتھ برداشت کیا۔ لندن کے باشندوں کیلئے آرام و سکون پہونچانے میں چائے نے جو زبردست حصہ لیا ہے اور اس کی وجہ سے انھیں جو راحت میسّر ہوئی ہے اس کا ذکر تفصیل سے اس کتاب میں ہے۔ یہاں ہم چند ایک ٹکڑے اس کتاب سے نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ لندن پر شعلہ باری کے دوران میں چائے نے لوگوں کو کس قدر سکون و اطمینان پہونچایا ہے۔

سلوشین آدمی کی ایک خاتون افسر نے جو ایک کینٹن چلاتی ہیں اُنھوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے پائنیر کور کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک کرٹر بھرنے کے لئے بڑے بے تاب ہو رہے تھے۔ ان لوگوں میں بے شمار چھوٹے بچے بھی تھے۔ یہ لوگ ہاتھوں میں جگ لئے ہوئے ٹوٹے پڑتے تھے۔

جب کینٹن والی گاڑی آگے بڑھی جو گرم چائے تقسیم کر رہی تھی کہ سرجنٹ نے پکار کر کہا، لڑکوں صف باندھ کر کھڑے ہو جاؤ اور تمام لوگ اپنے کام کرنے کے اوزار رکھ کر ایک صف میں کھڑے ہو گئے۔ ان کے ساتھ وہ لوگ بھی آئے جو اپنے کاندھے پر کولھارا وغیرہ رکھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کو بھی باری سے چائے دی گئی۔ ایک رات کو درحقیقت بہت بُری طرح آتشبازی ہوئی۔ ہم لوگ تمام رات اسی انتظار میں رہے کہ چائے والی گاڑی آئیگی مگر ٹیلیفون کے ساتھ غالباً کوئی بے عنوانی ہو گئی تھی۔ اس لئے دوسرے روز صبح سات بجے تک یہ ممکن نہ ہو سکا اور نہ ہوا کہ ایک پیالی چائے اور سنڈوچ حاصل کر سکے۔

ہم لوگ تاریکی میں پانی اُبالنے کے لئے چل پڑے۔ نصف میل کے فاصلے پر ایک سڑک تھی وہاں دوکانوں کی قطار تھی مگر اس کے اوپر کی چھت ٹوٹ گئی تھی، کچھ لوگ ہلاک پڑے ہوئے تھے اور کچھ ملبوں کے نیچے دفن تھے۔ ایسا معلوم پڑ رہا تھا کہ ہم لوگ بہت دیر سے پہونچے اور اب کچھ نہیں ملنے کا۔ پولیس والے، فائرمین والے اور دیگر لوگوں نے بڑے درد کے ساتھ ملامت کی اور ہم سے شکوہ کیا کہ ہم لوگ تو یہ سمجھ رہے تھے کہ تم لوگ کبھی نہیں آؤ گے

لیکن اگرچہ ہم دیر میں پہونچے تھے مگر پھر بھی بہت زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی۔ کام ہنوز جاری تھا چنانچہ سیکڑوں پیالیاں چائے کی تقسیم کی گئی۔

آج چائے سول باشندوں اور فوجیوں کے لئے یکساں طور پر سکون و راحت پرسِشان بن گئی ہے وشعلہ باری جہاں اضطراب اور ہراساں پیدا کرتا ہے وہاں چائے سکون و اطمینان پہونچاتی ہے، افریقہ کے محاذ جنگ سے مندرجہ ذیل رپورٹ جو کچھ روز ہوئے موصول ہوا تھا۔ اس میں مذکور ہے کہ شدید جنگ کے دوران میں بھی سپاہی لوگ ہمیشہ چائے کے خواستگار رہے اور ہمیشہ چائے کے خواستگار رہے اگرچہ افریقہ کی جنگ ختم ہو چکی ہے لیکن آج محاذ جنگ سے جو مندرجہ ذیل رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ دلچسپی کے ساتھ پڑھی جائیگی۔

برطانوی آٹھویں فوج کے ساتھ ایک نمائندہ خصوصی جو افریقہ میں تھا اُس کا بیان ہے کہ ایک رائفل بریگیڈ کی کمپنی کیونکہ اپنے مرکزی دستہ سے علٰحدہ ہو کر جرمنوں کے گولہ باری کے درمیان ۳۶ گھنٹوں کے بعد کچھ چائے حاصل کی۔ حالانکہ اس دستہ کے پاس سامان جنگ وغیرہ سب ختم ہو چکا تھا اور سپلائی وغیرہ کچھ نہیں تھا۔

یہ کہانی ایک ۴۲ سالہ سرجنٹ چارلس کوسٹو نے بیان کی جو سندھ کا باشندہ ہے اس نوجوان سرجنٹ نے بیان کیا کہ رائفل بریگیڈ کی یہ مختصر کمپنی کیونکہ اپنے دکھنی دستہ سے علٰحدہ ہو کر جرمنوں سے ۳۶ گھنٹہ تک لڑتی رہی اور وہاں سے بھاگ جانے میں کامیاب ہو گئی۔ اس کمپنی کی حالت اس وقت بہت نازک ہو گئی تھی جبکہ اس کے پاس ذخیرہ جنگ ختم ہو گیا اور پلٹن کے ایک افسر نے یہ تجویز کی کہ ایک آدمی جیب سے دشمن کی گولہ باری کا جواب دیا جائے۔ جیب کامیاب ہو گئی مگر اس میں آسانی کے ساتھ گولہ بارود کو فی الفور اس میں سے اُتار لیا۔ اور اسی موقع پر خستہ و ماندہ اور تھکے ہوئے فوجوں نے اُس آگ سے فائدہ اُٹھانے کا ارادہ کیا۔ ان لوگوں نے آگ کے شعلوں پر ایک کیتلی رکھدی اور اس طرح محاصروں کے بعد پہلی مرتبہ چائے بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ سرجنٹ کوسٹو نے کہا کہ اب سپاہی لوگ اس محاصروں کو استعمال کر رہے ہیں۔

محاذ پر امبولینس اور ڈریسنگ اسٹیشن مجروحین کی قوت کو اُبھارنے کے لئے چائے سے کام لے رہے ہیں اور اس کا بہت زیادہ انتظام رکھتے ہیں۔

واشنگٹن۔ ۸ ستمبر سمندری محکمہ نے اس امر کا انکشاف کیا کہ مئی، جون، جولائی میں امریکی سمندری فوجوں کے ہوائی جہازوں نے دشمن

بحکم جناب مسٹر رگھو بیر سرن داس صاحب بہادر مہتمم نیلام کانپور

بعدالت جناب مہتمم نیلام صاحب بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۶۸ موضع چیتی چوبے پرگنہ ڈیراپور

گوردین ولد تیرا کہن لال قوم برہمن ساکن چیتی چوبے پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعی

بنام بابورام مدعا علیہ

نوٹس بنام بابورام ولد ناتھورام قوم برہمن ساکن موضع چیتی چوبے پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور حال ملازم فوج سپاہی نمبر ۱۹/۰۶۰۴ کمانڈنگ نمبر ۲۔

ٹی۔ اینڈ۔ ڈی سینٹر فرسٹ اے۔ ایم۔ سی لکھنؤ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں حسب استدعا ڈگریدار کارروائی زیٹ ریڈیمپشن ایکٹ ہو رہی ہے اور نقشہ منافع تحصیل سے مرتب ہو کر آگیا ہے۔ لہٰذا تم کو ذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۳ء حاضر ہو کر نقشہ منافع میں جو کچھ عذر ہو پیش کرو۔

المرقوم یکم ستمبر ۱۹۴۳ء

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

---

۵۰۲ اشخاص زیر علاج ہیں

کلکتہ۔ ۱۵ ستمبر۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات حکومت بنگال نے بیان شائع کیا ہے کہ کل ۶۰ محتاج بیمار کیمپل ہسپتال میں ۱۷۰۰ بھالا ہسپتال میں داخل کئے گئے، کیمپل ہسپتال میں ۲۳ اور بھالا اسپتال میں ۱۳ موتیں ہوئیں ۱۰۵ اشخاص اول الذکر ہسپتال سے اور ۱۰ مؤخر الذکر ہسپتال سے ڈسچارج کئے گئے۔ کیمپل اسپتال میں ۱۸۵ اشخاص اور بھالا اسپتال میں ۳۱۷ اشخاص زیر علاج ہیں۔

کلکتہ کارپوریشن کے ممبروں اور الیڈرمینوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ خوراک کے متعلق موجودہ صورتِ حالات کو بہتر بنانے کے لئے ایک فنڈ قائم کیا جائے جس کا نام "میئر کا امدادی فنڈ" ہوگا جلد ہی اس فنڈ میں چندہ دینے کے لئے اپیل کی جائیگی، بنگال کے ایک سو یتیموں کا پہلا دستہ سوموار کو لاہور کو روانہ ہوگا۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے اس کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دستہ کو پرنسپل دیانند آیورویدک کالج لاہور اور آریہ پراونشک پرتی ندھی سبھا لاہور کے نمایندے اپنے ہمراہ لیجائیں گے ریلوں میں جگہ ملنے پر دوسرے دستے بھی جلد ہی روانہ کئے جائیں گے۔ یتیموں کے نام درج کئے جا رہے ہیں۔

کلکتہ کے پنجابیوں کے ایک جلسہ میں جو کرم

کمیٹی مقرر کی گئی۔ لالہ کرم چند تھاپر اس کمیٹی کے صدر چنے گئے۔ پنجابیوں کی جانب سے کمیٹی کے فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ چندہ دیا گیا۔

ہندوستان کے پچاس شہروں میں راشن مقرر ہوگا

نئی دہلی۔ ۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کھانے کی چیزوں کے راشن کی اسکیم اب مکمل ہو چکی ہے، جلد ہی یہ اسکیم نافذ کر دی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی کے تقریباً پچاس شہروں پر اس اسکیم کا اطلاق ہوگا۔ اس اسکیم کے مطابق ایک کروڑ ۷۰ لاکھ کی آبادی کا راشن مقرر کیا جائے گا۔ یہ ابھی اغلب ہے کہ راشن کی اسکیم کا اطلاق پچاس ہزار سے زیادہ اور ایک لاکھ سے کم آبادی کے شہروں پر بھی کر دیا جائے گا۔ اور ان میں وہ علاقے خاص طور سے شامل کئے جائیں گے جہاں ضرورت سے کم اناج پیدا ہوتا ہے ایسے شہروں کی تعداد تقریباً ایک سو ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ فالتو اناج والے اور کم اناج پیدا کرنے والے صوبہ کے لئے کوٹہ مقرر کر دئے گئے ہیں اور فالتو اناج والے صوبوں کو یہ معلوم رہیگا کہ انھیں کتنا اناج دوسرے صوبوں کو بھیجنا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اناج کی پالیسی کی کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کے بعد اس اسکیم پر عملدرآمد شروع کرنے کا حکم دیدیگی۔

مدراس میں کل سے چاول کا راشن مقرر ہو گیا ہے، ہر شخص کو زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ کا راشن مل سکے گا۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے (حسن بسمل)

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت ہفتہ وار

قیمت: سالانہ 5/-/- — ششماہی 2/12/- — سہ ماہی 1/8/- — فی پرچہ دو آنہ 2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 38 NO. 37 — CAWNPORE. Saturday. 1943 — کانپور شنبہ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ — جلد ۳۸ نمبر ۳۷

ادبیات

روزے کا فلسفہ

از جناب کمال عظیم آبادی سابق اڈیٹر مجاہد لکھنؤ

حلقۂ اسلام میں ہر طرح کے افراد ہیں رحمدل، انصاف پرور، ہمسر شدّاد ہیں
کچھ ہیں بے فکرِ معیشت اور کچھ برباد ہیں ہیں غلامِ بادشاہی کچھ تو کچھ آزاد ہیں
نیک و بد اچھے بُرے گورے بھی ہیں کالے بھی ہیں
مفلس و محتاج بھی ہیں اور روپے والے بھی ہیں

وہ بھی ہیں جنکو خدا نے دے رکھا ہے اقتدار وہ بھی ہیں جن کا مقدر اُن سے ہی ناسازگار
وہ بھی ہیں جن کی خزاں سرمایۂ فصلِ بہار وہ بھی ہیں جن کا پسینہ دھوپ میں سرگرمِ کار
وہ بھی ہیں جو زندہ ہیں آرام کرنے کے لئے
وہ بھی ہیں جو وقف ہیں بس کام کرنے کے لئے

لیکن ایسا افتراق اسلام میں اچھا نہ تھا امتیازِ رنگ و نسل اک آن بھی اچھا نہ تھا
مسلم اس تفریق کی خاطر یہاں آیا نہ تھا اک خدا کے ماننے والے کو یہ زیبا نہ تھا
جنگ کے میدان میں بھی آیا ہے گر وقتِ نماز
ایک ہی صف میں نظر آئے ہیں محمود و ایاز

بس اسی مقصد کی خاطر بس اسی کے واسطے خالقِ عالم نے روزے خلق پر واجب کئے
ہر مسلماں ایک ہی زنجیر کے اندر رہے افتراقِ باہمی رستہ نہ اُن میں پاسکے
فرقِ مسلم میں کوئی، ہے ناپسند اسلام کو
کام کو آئے ہیں یاں آئے نہیں ہیں نام کو

ہر مسلماں صبح سے تا شام جب بھوکا رہا افتراقِ مفلس و زردار سارا مٹ گیا
امتیازِ رنگ و نسل قومیت باطل ہوا ہو گیا دنیا میں اب یکساں ہر اک چھوٹا بڑا
ہے یہ وہ قانون جس نے سب کو یکسر کر دیا
مفلسوں کو صاحبِ زر کے برابر کر دیا

دیکھنے میں یوں تو، روزہ ایک فاقہ ہے، مگر وہ نظامِ مستقل ہے جس سے ہر نوعِ بشر
دوسروں کے درد کا محسوس کرتی ہے اثر شاہِ ہفت اقلیم ہو وہ یا فقیرِ گدیہ گر
بیکسوں کے حال کی سب کو خبر ہو جائے گی
رکھ کے روزہ ایک صورت میں بسر ہو جائیگی

جب کسی زردار کا دن ہو گا روزے میں بسر اور اُس پر بھوک کی سختی کرے گی کچھ اثر
کس طرح کرتے ہیں فاقہ کشتۂ غربت نگر خود ضمیر اس کا بتائے گا خود ہی ہو گی خبر
پھر نہیں ممکن ترس آئے نہ حالِ زار پر
دولتیں اپنی لُٹا دے گا ہر اک بیمار پر

دور اپنی قوم سے کر دیگا فاقے کا سوال اُڑ رہیگی دامنِ افلاس سے گردِ ملال
زرگر و مزدور کا ہو جائیگا پھر ایک حال فلسفہ روزے کا سمجھا ہوں یہی میں اے کمال
حلقۂ طوقِ تمیزِ رنگ و بو کٹ جائے گا
ابرِ افلاس و امارت ایک دم چھٹ جائے گا

دنیائے اسلام

مسولینی کے زوال پر ترکی حلقوں کے تاثرات

(گزشتہ سے پیوستہ)

جرمنی کو بچایا گیا تو وہ جنگ اٹلی کے لئے بے فائدہ ہو گی۔ یہ وہ صورت تھی جس میں سوائے استعفیٰ کے کوئی دوسرا چارہ کار باقی نہیں رہ گیا تھا"

"اگرچہ یہ کسی کو نہیں معلوم کہ ملک میں واقعی کیا صورت پیش آرہی ہے لیکن یہ واقعہ کہ ایسا دلیر اور باہمت ڈکٹیٹر تمام امکانات کو جانچنے کے بعد حکومت سے دستبردار ہو گیا کیونکہ اس نے ملک کے المناک واقعات میں جنگ کے المناک واقعہ کا اضافہ کرنا پسند نہیں کیا مسولینی کی حمایت میں ایک بہت اچھا نقطہ ہے۔"

آمرانہ نظامِ حکومت کے فوائد اور نقصانات پر تبصرہ کرتے ہوئے عطے لکھتے ہیں:-

"اتحادیوں نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی سے اس وقت تک کسی صلح کا امکان نہیں جب تک کہ مسولینی اور فاشیت برسرِ اقتدار ہے۔ لیکن ہم یہ دیکھیں گے کہ کوئی ایسا ملک جو ایک دفعہ جنگ میں شامل ہو گیا ہو محض کسی ایک شخص یا پارٹی کو بھینٹ چڑھا کر جنگ کی ذمہ داریوں اور نتائج سے بچ کر نہیں نکل سکتا۔ اتحادی اٹلی پر صرف یہی جرم عائد نہیں کرتے کہ اس نے دوسری جنگ عظیم میں حصہ لیا بلکہ وہ اس پر یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ اس نے اس جنگ اور آمرانہ نظامِ حکومت کے لئے راستہ ہموار کیا۔

یہ امر تو یقینی ہے کہ اٹلی اس بات کے تمام امکانات سے محروم کر دیا جائے گا کہ وہ پھر ایک ایسی حیثیت حاصل کر لے کہ وہ ایک ایسا آدمی یا ایک ایسی پارٹی پیدا کر دے جو اس قسم کا خطرہ ثابت ہو۔"

"لیکن اس منزل تک پہونچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ یا تو اٹلی خود دستبردار ہو جائے اور یا اس کو جنگ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ کیا اتحادی فوجوں کو درۂ برینر سے گزرنے کی اجازت دی جائے گی۔ اس امر کا علم غالباً دلچسپی کا باعث ہو گا کہ اگر اٹلی نے اطاعت قبول کر لی تو اس کا وہی حشر ہو گا جو فرانس کا ہوا جس کی میراث پر اٹلی دانت لگائے ہوئے تھا تو ایسی صورت میں اس کو اپنے حلیف کے خلاف اپنے دشمن سے ملنا ہو گا اور پھر اپنے حلیف کے حملوں کا مزہ چکھنا ہو گا۔"

عطے لکھتے ہیں کہ "اٹلی کی شکست اور مسولینی کے استعفیٰ کے نتائج متعدد اور زبردست ہوں گے۔"

اس سلسلہ کے دوسرے مضمون میں ہم عطے کے تلخ نوائی سے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ترک اطالویوں کے اس غاصبانہ رویہ سے جو "قدیم سلطنت روما کے احیا" کے نام سے مشہور ہے کس قدر ناراض تھے، ایک مضمون میں جس کا عنوان "جنگ میں شریک ہونیکا فیصلہ" ہے ان ذمہ داریوں پر تبصرہ کرنے کے بعد جو ان لیڈروں پر عائد ہوتی ہیں جنھوں نے جنگ کا اعلان کیا۔ عطے لکھتے ہیں:-

"اب سب اطالوی یہ سوال کر رہے ہیں کہ کیا ہم غیر جانبدار رہ سکتے ہیں اب ان کو پورا یقین ہو گیا ہے کہ ان کا اس جنگ میں شامل ہونا بالکل بیکار تھا۔ شاید یہ زیادہ بہتر ہوتا کہ وہ قدیم سلطنت روما کے احیا کا خواب دیکھا کرتے۔ اب تک کوئی توقع ایسے تکلیف دہ طریقہ سے کبھی خاک میں نہیں ملی۔ اگر اٹلی غیر جانبدار رہتا تو وہ اسوقت اپنے کو بحر احمر کے ساحلوں پر پاتا۔ اس کی فوجیں اور اسکا بحری اور ہوائی بیڑہ بالکل محفوظ اور سالم رہتا۔ ان حالات کے ماتحت تمام اطالویوں نے خوش خوش کان لگا کر پالرزو دینیزیا کی تقریروں کو سُنا ہو گا۔"

اس قوم کو ایک زبردست قوم اور برطانوی و امریکی دنیا کو صفر کے برابر سمجھنا، یہ خیال کرنا کہ ۲۰ برس کی مدت میں اطالوی قوم رومی قوم کی طرح سورماؤں اور فاتحوں کی قوم بن گئی ہے۔ انگلستان کی جنگی صلاحیتوں کے انحطاط کو فرض کر لینا اور پھر اس خوش فہمی میں مبتلا ہو جانا کہ محض حالات پر اس طرح نظر ڈالنا ہی ایک جارحانہ جنگ چلانے کے لئے کافی ہے۔ کیا یہ تمام باتیں ایسے غرور و تکبر کا نتیجہ نہیں ہیں جو خبر رساں ایجنسیوں کی روزمرہ کی کارروائی میں خارج ہوں!"

عطے نے یہ بتایا ہے کہ اٹلی کو اپنی طاقت اور سلطنت سے زیادہ اپنی سفارتی چالوں سے فائدہ ہوا ہے اور کہا ہے کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک فرد یا ایک پارٹی کی غلطیوں کی وجہ سے پوری قوموں کو مصائب برداشت کرنے پڑیں۔"

آخر میں اُنھوں نے لکھا ہے "فسطائیت جس نے ۱۹۴۱ء ہی میں بحر روم کے ایک داخلی سمندر ہونے کا اعلان کر دیا تھا اور اس کے ساحلوں پر کسی دوسرے ملک کے لئے صنعتیں قائم کرنے کا حق تسلیم نہیں کیا اپنے اس عزم کا اعلان کر چکی تھی کہ وہ ان تمام ساحلی علاقوں کو اٹلی کے صنعتی مال کا بازار بنا دے گی۔ ۱۹۴۳ء میں فسطائیت نے اطالویوں کو جنگ کے مصائب برداشت کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے اعلان کیا کہ اتحادی اٹلی کو ایسی پستی میں ڈھکیل دیں گے کہ وہ غلہ کی کاشت کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکے گا۔ اس فسطائیت کے ناپید ہونے سے جس نے دنیا سے اپنا تعارف خطرۂ جنگ کی حیثیت سے کرایا ہے کیونکہ اس نے صاف صاف کہا کہ وہ جنگ کے مقدس قانون کے سوا اور کسی قانون سے سروکار نہیں رکھتی، تمام امن پسند ممالک کو بلاشبہ بہت سکون ہوا ہے۔"

عطے کے ان الفاظ سے اور زیادہ اب کوئی کیا کہہ سکتا ہے؟ ہاں میں اتنا ضرور کہوں گا کہ ان کے تبصرہ کی طرح اس قسم کے بہت سے تبصرے اخباروں میں شائع ہوئے ہیں، اور میں نے ان دونوں تبصروں کا حوالہ بالخصوص اس لئے دیا ہے کہ دونوں ایک حد تک ترکی حکومت کی رائے کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ایران نے اعلانِ جنگ کر دیا۔ طہران۔ ۱۰ ستمبر۔ ایران کی راجدھانی طہران میں کل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ ایران کی حکومت نے جرمنی کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۷

جرمن قوم کے لئے ہٹلر کی تقریر

ہٹلر نے بہت دنوں کے بعد اپنی خاموشی توڑی ہے۔ گزشتہ مارچ سے اب تک اس نے کچھ نہیں کہا تھا لیکن اٹلی کے ہتھیار ڈال دینے اور محور سے الگ ہو جانے کا واقعہ ایسا اہم تھا کہ ہٹلر کو کچھ نہ کچھ بولنا ہی پڑا۔ ظاہر ہے کہ جبکہ موقع ایسا نازک ہو اور ایک ساتھی نے عین دوران جنگ میں ساتھ چھوڑ دیا ہو، اور چاروں طرف خطرات منڈلا رہے ہوں تو ہٹلر جیسے آدمی کے پاس اس کے سوا اور کچھ کہنے کی بات ہی نہ تھی کہ ایک طرف تو وہ اٹلی کی بیوفائی کا دکھڑا روئے اور دوسری طرف اتحادی حملہ آوروں کے سامنے اپنی بڑائی بیان کرے اور یہ کہے کہ جرمنی کبھی اٹلی کی طرح ہتھیار نہیں ڈالے گا۔ چنانچہ اس تقریر میں ہٹلر نے اٹلی کو برا بھلا کہنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے اور اپنے مغرورانہ ارادوں کے اظہار میں بھی کوئی کمی نہیں کی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے اور اس موقع کے نفسیاتی رد عمل کو سامنے رکھا جائے تو خود انھیں الفاظ سے ایک گھبرائے ہوئے آدمی کی دلی کمزوریاں صاف ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اس تقریر کا ایک بڑا حصہ مسولینی کی تعریف و توصیف کے لئے بھی وقف کر دیا گیا ہے۔ ہٹلر کہتا ہے کہ اٹلی والوں نے مسولینی کو دھوکا دیا اور اس کے ساتھ ناانصافی کی، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، کیوں کہ مسولینی نے اپنے طرز عمل سے اور ہٹلر کی دوستی سے اہل اٹلی کو شدید ترین نقصان پہونچایا ہے جس کا نتیجہ آج اس شکل میں سامنے ہے کہ اطالوی امپائر کا بھی خاتمہ ہو گیا اور خود اٹلی کو بھی زوال آگیا۔ ہٹلر نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ "مسولینی اٹلی کی سرزمین کا سب سے بڑا فرزند تھا" اور اس کا واحد مقصد یہی تھا کہ اپنی قوم کی بھلائی کرے"۔ لیکن اگر کسی بڑے فرزند وطن اور اپنی قوم کے بہی خواہ کا عمل یہی ہو کہ دوسروں پر سخت ترین مظالم کرے۔ دوسروں کی مملکتوں کو غصب کرے اور دوسروں پر بے پناہ بے رحمیوں کا دروازہ کھول دے۔ تو ہم نہیں سمجھتے کہ مسولینی کی حمایت میں ہٹلر نے جو کچھ کہا ہے اس کو کس روشنی میں دیکھا جائے۔ حبش۔ البانیہ اور یونان وغیرہ کے واقعات مسولینی کی سنگ دلی کے افسانہ خواں ہیں۔ اگر کسی بڑے ظالم کو بڑا فرزند وطن کہا جا سکتا ہے تو دنیا کو الفاظ اور معنی کی ایک نئی ڈکشنری بنانی پڑیگی۔

ہٹلر نے اپنے زعم میں یہ بھی کہا ہے کہ "اٹلی کا الگ ہو جانا جنگی نقطۂ نگاہ سے کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اس لئے کہ اس ملک کی جنگ کا سارا بار مہینوں سے جرمنی کے کندھوں پر تھا"۔ اس کہنے سے ہٹلر کی مراد یہ ہے کہ اٹلی کے ہتھیار ڈال دینے کی اہمیت کو کم کر کے دکھلایا جائے لیکن کیا ہٹلر خود دل میں یہ محسوس نہیں کرتا کہ وہی اتحادی جو کچھ دنوں پہلے مصر کی سرحدوں تک پیچھے ہٹ گئے تھے پورے شمالی افریقہ کو فتح کرتے ہوئے اور سسلی پر قبضہ کرتے ہوئے آج خود سرزمین اٹلی پر موجود ہیں اور ہٹلر کے اس جنوبی مورچہ کا خاتمہ کرنے میں مصروف ہیں۔ اگر ہٹلر کا یہ کہنا صحیح ہے کہ گزشتہ مہینوں میں اٹلی کی جنگ کا سارا بار جرمنی کے کندھوں پر تھا تو کیا اٹلی کی شکست کے یہ معنی نہیں ہیں کہ خود جرمن فوجوں کو اتحادیوں کے ہاتھوں پوری پسپائی نصیب ہوئی ہے؟ پھر ہٹلر کو اس امر کا یقین کیونکر ہے کہ نازیوں کی قوم کو خدا فتح کا انعام عطا کرے گا اور یہ فتح سنہ ۱۹۴۳ء میں ہو کر رہے گی؟ تمام واقعات آنکھوں کے سامنے ہیں۔ ہٹلر بھی دیکھ رہا ہے کہ یورپ میں روس کی طرف سے اور دکھن میں اٹلی کی طرف سے اس کا مورچہ ٹوٹ رہا ہے اب پچھم کی طرف سے بھی ایک کاری ضرب اس پر لگائی جانے والی ہے۔ پھر اپنی بوکھلاہٹ میں وہ جو کچھ بھی کہے اس کو دماغی پریشانی ہی کا نتیجہ سمجھا جا سکتا ہے۔

تقریر کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

برجال۔ ۱۱ ستمبر کی رات کو ہٹلر نے اپنے ہیڈ کوارٹر سے گزشتہ مارچ کے بعد پہلی بار قوم کے لئے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں کہا کہ بڈوگلیو کی حکومت نے عارضی صلح کے متعلق اپنے ارادہ کی اطلاع جرمنی کو نہیں دی۔ جس روز عارضی صلحنامہ پر دستخط کئے گئے تھے اس روز بھی مارشل بڈوگلیو نے جرمن افسروں کو یہ یقین دلایا تھا کہ اٹلی کبھی ہتھیار نہیں ڈالے گا۔ ہوائی حملوں کے باعث لوگوں میں جو دہشت پیدا ہو گئی ہے اس کو نہایت موثر جوابی تدبیریں اختیار کر کے دور کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

ہٹلر نے مزید کہا کہ اب وہ وقت آگیا ہے جب کہ میں ایک بار پھر جرمن قوم سے کچھ کہہ سکتا ہوں اور میرے لئے خود کو یا جرمن عوام کو دھوکا دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اٹلی کے دم توڑ دینے کے متعلق بہت پہلے سے یقین کیا جا رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ جرمن اٹلی کی کافی مدد نہیں کر رہے تھے بلکہ اسکی وجہ ان لوگوں میں ارادہ کی کمی تھی جن کی منظم تباہ کاری کی بدولت آج یہ صورت پیدا ہوئی ہے۔ وہی طاقتیں جن کی بدولت آج اٹلی نے دم توڑ دیا ہے۔ اگست سنہ ۱۹۳۹ء میں اٹلی کو جنگ میں شریک کرنے سے روکنے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔ مسولینی کو وطن کے مورچہ پر جن مشکلات سے دوچار ہونا پڑ رہا تھا، میں ان کے پیش نظر رواداری سے کام لینے کے لئے اور اٹلی کی حکومت کو حسب مرضی جنگ میں شریک ہونے یا نہ ہونے کی پوری آزادی دینے کے لئے مجبور تھا۔ جون سنہ ۱۹۴۰ء میں مسولینی اٹلی میں ایسی حالت پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے جس کی موجودگی میں وہ جنگ میں شریک ہو سکتے تھے۔

مسولینی کو یا مجھے اس میں ایک لمحہ کے لئے بھی شک نہیں ہے کہ اس جنگ کا نتیجہ ہم دونوں کی قوموں کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگا۔ جب جرمنی نے اپنے ساتھی کی مدد شروع کی اس سے قبل امداد کئی بار پیشکش کی گئی لیکن اٹلی نے یہ پیشکش نامنظور کر دی۔ حدود وقت آنے پر مفصل حالات شائع کئے جائیں گے۔ جن سے یہ ظاہر ہو جائے گا کہ جرمنی نے اٹلی کے لئے کیا کیا ہے اور وہ آئندہ اپنے اس ساتھی کے لئے کیا کرنا چاہتا تھا۔ آخری بات جس کے لئے انقلاب ہوا تھا مسولینی کا یہ مطالبہ تھا کہ انھیں جنگ کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے کا اختیار دیا جائے۔ وہ جنگ کی کوششوں کو تباہ کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرنے کے لئے اختیارات کا مطالبہ کر رہے تھے وہ سوشل نظام کے مخالف رجعت پسندوں کے خلاف سخت ترین کارروائی کرنے کا اختیار مانگتے تھے۔ ساتھ ہی وہ یہ چاہتے تھے کہ اطالویوں میں مقابلہ کا عزم پیدا ہو جائے۔ آخر میں مسولینی اٹلی کے غدار باشندوں کا خاتمہ کرنے کا مطالبہ کر رہا تھا اور اس طرح وہ اٹلی کے مستقبل کو محفوظ بنانا چاہتا تھا۔ یہ میں بھی بخوبی جانتا ہوں کہ ذاتی طور سے اس بے انصافی کا کتنا زیادہ اثر ہوا جو اس شخص کے ساتھ کی گئی ہے جسے صرف قوم کی بھلائی کی ہی فکر تھی اور جس کے ساتھ اب ایسا سلوک کیا گیا ہے، گویا وہ ایک مجرم ہے۔ اس بڑے آدمی کو اپنا دوست کہتے ہوئے مجھے پہلے بھی خوشی ہوتی تھی اور اب بھی خوشی ہوتی ہے۔ مسولینی کے زوال کے بعد کی نئی حکومت کے ارادوں کے بارے میں قطعی کوئی شک نہیں تھا۔ بدیں وجہ وہ تمام سامان جو سسلی سے واپس لایا جا سکتا تھا واپس منگانے کا حکم دینے کے لئے مجبور تھا۔ تاکہ جرمن قوم کو اس مصیبت سے بچایا جا سکے جو کہ بڈوگلیو اور اس کے آدمی جرمنی پر نازل کرنا چاہتے تھے۔ ہم لوگ وہ تمام تدبیریں اختیار کرنے کا اور اپنے دشمنوں کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دینے کا پختہ ارادہ کر رہے ہو لیکن ابھی ایسے بھی بے شمار معزز اطالوی موجود ہیں جو یہ سب کچھ جاننے کے باوجود خود کو ان دونوں قوموں کی جدوجہد میں قطعی متحد سمجھتے ہیں۔

اٹلی کی اس غداری کو فوجی نقطۂ نگاہ سے کوئی وقعت نہیں دی جا سکتی کیونکہ اس ملک کی جدوجہد کا بوجھ کئی ماہ سے جرمن فوجوں پر ہی رہا ہے۔ بین الاقوامی سرمایہ دارانہ قوتیں اٹلی میں جرمنوں کے مقابلہ کی اہمیت کو گھٹانے کی جو کوشش کر رہی ہیں وہ ان کی نادانی پر مبنی ہیں۔ جس طرح انھیں اٹلی میں غدار مل گئے ہیں اس طرح جرمنی میں غدار ملنے کے متعلق ان کی امید کی وجہ یہ ہے کہ وہ قوم پرست سوشلسٹ حکومت کے اثرات اور ماحول سے قطعی ناواقف ہیں۔

میں قادر مطلق کا ہر اس لمحہ کے لئے شکر گزار ہوں جو کہ اس نے مجھے تواریخ کی اس عظیم ترین جنگ کو کامیاب بنانے کے لئے عطا فرمایا ہے۔ ہمارے دشمن ہوائی طاقت کے ذریعہ ہی جرمن قوم میں دہشت پیدا کر سکتے ہیں لیکن اس سلسلہ میں بھی ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں جن کے ذریعہ نہ صرف ان دہشت انگیز حملوں کا زور ٹوٹ جائے گا بلکہ جرمن جوابی حملے کر سکیں گے۔

ممکن ہے کہ جنگی چالوں کی ضروریات سے مجبور ہو کر میں کسی موقعہ پر کوئی چیز چھوڑ دوں یا کسی خاص علاقہ میں کوئی کارروائی کرنے سے گریز کروں، لیکن اس سے وہ فولادی حلقہ ہرگز نہ ٹوٹے گا جو جرمنی نے تعمیر کیا ہے اور جس کی حفاظت ہماری بہادر فوجوں کی جانبازی اور ان کے خون سے ہوتی رہی ہے اور جو جرمنی کے چاروں طرف پردہ کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ قوم ان باتوں کو قطعی خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنا فرض ادا کرے گی اس فریق کو ہر معاملہ میں ایک اعلیٰ مثال قائم کرنی چاہئے۔ جرمنی کے باشندے اپنے سپاہیوں پر بجا طور سے فخر کر سکتے ہیں۔ دوسری جانب فوجیوں کو بھی اپنے وطن کا ہر طرح خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ آج وہاں بھی لڑائی کا مورچہ گرم ہو گیا ہے اٹلی کے حالات کے پیش نظر جرمن مفاد کے تحفظ کے لئے جن تدبیروں پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے، وہ بہت سخت ہیں جہاں تک ان تدبیروں کا اٹلی پر اثر پڑ سکتا ہے، ان پر کامیابی کے ساتھ اور پہلے سے طے کئے ہوئے پروگرام کے مطابق عمل ہو رہا ہے۔ یوگوسلاویہ کی غداری کی مثال سے ہمیں بہت فائدہ بخش تجربات ہو چکے ہیں۔ اٹلی کی موجودہ افسوسناک حالت ہم سب کے لئے ایک سبق ثابت ہوگی۔ ہم اپنی قومی خودداری کو قائم رکھنے کے لئے سخت ترین ہنگامی حالت اور بڑی سے بڑی مصیبت میں کوئی کام بھی انجام دینے سے اجتناب نہ کریں گے اور اپنا فرض ادا کرنے کے پختہ عزم کے ساتھ انتہائی خلوص سے اپنے ساتھیوں کا ساتھ دیں گے۔ قادر مطلق نے سب قوموں کے لئے جو آزمائش رکھی ہے، جو قوم بھی اس میں پوری اترے گی اسے ہی یہ فتح و نصرت حاصل ہوگی۔ یہ سب کچھ ۱۹۴۳ء میں ہی ہو جانا چاہئے اور ضرور ہو جائے گا۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ معلوم ہوا ہے کہ رائے بہادر لالہ ایشور پرشاد بانگا چیرمین کانپور میونسپل بورڈ نے کمشنر الہ آباد ڈویژن سے اس امر کی سفارش کی تھی کہ مسٹر ایم۔ ایچ نیر اور پنڈت بر ہمانند ممبران بورڈ کو میونسپلٹی ایکٹ کی دفعہ ۴۰ کے ماتحت ممبری سے ہٹا دیا جائے اب کمشنر صاحب کی ہدایت کے مطابق ان پر کچھ الزامات کی تحقیقات بھی کی ہے۔ اسی بنیاد پر کمشنر صاحب نے ان ممبران کو یہ نوٹس دیا ہے کہ وہ کیوں نہ ممبری بورڈ سے ہٹا دیے جاویں۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ اس کے جوابات دے رہے ہیں۔

ہریجن کانفرنس رائے بہادر ایچ۔ پی تاتا صاحب کی صدارت میں یو۔ پی شیڈیول کاسٹس فیڈریشن کا ایک جلسہ ہوا جس میں یو۔ پی میں وزارت قائم کرنے کی تائید کی گئی۔ اور ہریجن ایم۔ ال۔ اے سے درخواست کی گئی کہ وہ وزارت کے قیام میں امداد دیں۔

ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ بورڈ میں ایک ایک جگہ ہریجن ممبر کے لئے مخصوص کرنے کے واسطے گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔

ایک دوسرے رزولیوشن میں ڈیفنس کونسل اور فوڈ ایڈوائزری بورڈ میں ایک ایک ہریجن ممبر نامزد کرنے کی گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کی گئی۔

بنگال ریلیف فنڈ بیگ سدرلینڈ کمپنی کے اسٹاف نے بنگال ریلیف فنڈ کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے۔

یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے بھی بنگال ریلیف فنڈ کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے۔

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کو گزشتہ ہفتہ تک ۱۲۶۷۷ روپیہ بنگال ریلیف فنڈ میں وصول ہوا ہے۔

ہریجن بچوں کیلئے فیس معاف ہریجن ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی نے ہریجن بچوں کے لئے اسکول و کالج کی فیس معاف کرنے کی درخواست محکمہ تعلیم سے کی ہے۔

دو عہدے ایک کئے جاویں رجسٹرار جوائنٹ اسٹاک کمپنیز اور ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کے عہدوں کو گورنمنٹ یو۔ پی ایک کئے جانے کے متعلق غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مقامی سوداگر جائنٹ کمیٹی کا دفتر کانپور لانے کے حق میں ہیں لیکن دونوں عہدوں کو ملا دینے کو پسند نہیں کرتے۔

مسٹر اے۔ ڈبلو ایبٹسن آئی۔ سی۔ ایس ایڈوائزر انچارج آف سپلائی۔ یو۔ پی گورنمنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

الہ آباد ڈویژن مقرر کیا گیا ہے۔

ایمپلائز ایسوسی ایشن گزشتہ ہفتہ ایمپلائز ایسوسی ایشن آف نادرن انڈیا کا چھٹا سالانہ اجلاس ہوا جس میں سر پدم پت سنگھانیا نے صدارت کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

غلہ کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے اور اس کا حل صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ تمام ہندوستان میں یکساں پالیسی اختیار کی جاوے۔

کپڑے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ مل مالکوں نے کپڑے کی قیمت کم کرنے اور زیادہ مال تیار کرنے میں حکومت کے ساتھ پورا تعاون کیا ہے۔

کرنسی نوٹ زیادہ تعداد میں جاری کرنے پر اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جب تک سونا چاندی مناسب قیمت پر نہ آئے گی اس وقت تک کاغذی کرنسی کو اچھی طرح کنٹرول میں نہیں رکھا جا سکتا۔

جنگ کے بعد نظام اسی وقت حسب خواہش بن سکتا ہے جب کہ اس وقت قومی ضروریات کے ہر شعبہ پر کافی توجہ دی جاوے۔

آخر میں آپنے شمالی ہند کے ملوں کے مزدوروں ...

مسٹر آر۔ ایف مودی چیف سکریٹری یو۔ پی گورنمنٹ کے بہار کے گورنر ہونے پر الہ آباد ڈویژن کے کمشنر مسٹر جی۔ ال۔ دیویان کو چیف سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔

مسٹر سی راج کوک سٹلمنٹ کمشنر یو۔ پی کو کمشنر ...

سنبلِ گل

پنجاب میں گیہوں کی قیمت دس روپے فی من ہے وہاں سے کلکتہ کا محصول ریل تقریباً ڈیڑھ روپیہ فی من ہے۔ لیکن یہی گیہوں کلکتہ پہنچنے کے بعد سرکاری قیمت کے مطابق بیس روپے من، اور غیر سرکاری قیمت کے مطابق شاید ۳۵ روپے من فروخت ہوتا ہے! حکومت ہند کو تحقیقات کرنا چاہئیے کہ اس معاملہ میں منافع کا دریافی ہاتھ مقامی حکومت کا ہے یا خرید و فروخت کے ایجنٹوں کا؟

لندن کے ایک باشندے جیمز برینسن نے جو گھاس بطور "غذا" کے زبردست حامی ہیں اپنی ستّرویں سالگرہ منائی ہے۔ ان کا دعوےٰ ہے کہ اُنھوں نے چھ برس سے صرف گھاس کھائی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جنگل اور سبزہ زار دنیا کی غذائی مشکلات کو بڑی حد تک حل کر سکتے ہیں۔ گھاس کھانے والوں کو انکی ہدایت یہ ہے:۔

"پہلے صرف تھوڑی تھوڑی گھاس کھائیے اور اپنے سلادوں اور دوسرے کھانوں میں گھاس ملا لیا کیجئے"۔ مسٹر برینسن کی ان بہکی بہکی باتوں سے ہمیں یقین ہے کہ اُنھوں نے ضرور گھاس کھائی ہوگی!

اخبار "شگاگو ٹریبون" کے مالک کرنل میک کارمک نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ برطانیہ کو ولایات متحدہ امریکہ میں جذب کر کے ایک یونین بنا لیا جائے بھتیجا جان بُل اگر اپنے چچا سام کے گھر کا ایک فرد ہو جائے تو کیا بُرا ہے؟

لیڈز سِس کے جسٹس جانس کے فیصلہ پر لندن کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ انگلستان کے ہر حصّہ کے مردوں میں "دو بیویاں" رکھنے کا رواج بڑھتا جا رہا ہے کیونکہ عدالتوں کے فیصلوں کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ بہت سے لوگ اس جرم میں مبتلا ہیں۔

لندن، ۱۴ ستمبر دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈکوارٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ اتحادی فوجوں نے نیوگنی میں سالاموا پر قبضہ کر لیا ہے۔ اتحادی فوجیں دوسری جاپانی چھاؤنی لے پر بڑھ رہی ہیں لے پر بڑے زور سے گولہ باری کی گئی۔

ادبِ لطیف

ملاپ

(از جناب چاند شرما صاحب بی۔ اے)

تڑپتی ہوئی زمین نے چمکتے ہوئے سورج سے کہا۔ "میرے دیوتا! میری حالت پر رحم کر، کب سے میں اپنے بچوں کی یاد میں تڑپ رہی ہوں، میری پیاسی آنکھوں کی پیاس بجھاؤ"

سورج یہ سُنکر مُسکرایا، اس کی کرنیں نیلے سمندر کے پانی پر رقص کرنے لگیں اور تھوڑی دیر بعد سمندر پر سے ہلکے ہلکے بادل دھیرے دھیرے اُوپر اُٹھنے لگے۔

دنیا والوں نے سمجھا کہ آسمان پر بادل چھا رہے ہیں اور زمین نے سمجھا کہ میرے بچھڑے ہوئے بچے مجھ سے ملنے کے لئے آرہے ہیں۔

یہ ہلکے ہلکے بادل ہوا میں تیرتے ہوئے گرجتے اور کڑکتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے یہاں تک کہ وہ بوڑھے پہاڑ سے جا ملے، باپ نے اپنے بچوں کو اپنے سینے سے لپٹا لیا اور بچوں کی آنکھوں سے بھی ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔

دنیا والوں نے سمجھا کہ بارش برسنے لگی لیکن زمین نے کہا آؤ میرے لال پھر سے مجھے ملنے کے لئے آرہے ہیں۔

چھوٹے چھوٹے ندی نالے زمین کی چھاتی پر اس طرح مچل رہے تھے جس طرح ماں کی چھاتی پر چھوٹے چھوٹے بچے کھیلا کرتے ہیں۔

آج زمین بہت ہی خوش تھی کیونکہ اُس کے مدّت کے بچھڑے ہوئے بچے اُسے مل گئے تھے لیکن دُور ان بچوں کی نانی ساگر، گرج گرج کر بچوں کو واپس اپنے پاس بُلا رہی تھی۔

آج سے نہیں، سال بھر سے نہیں، سینکڑوں ہزاروں، لاکھوں برس سے اس طرح ہوتا چلا آرہا ہے اور نہ معلوم یہ کب تک اسی طرح ہوتا رہے گا ہم سمجھتے ہیں کہ بارش ہوتی ہے لیکن کون جانتا ہے کہ اس کے اندر بھی کتنی شاعری چھپی ہوئی ہے۔

عالمِ نسواں

مسلم خواتین کے علمی کارنامے

اسلامی علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ اور فرائض میں بہت سی مسل[redacted]ورتیں کمال رکھتی تھیں۔

حضرت عائشہؓ۔ حفصہؓ۔ اُم سلمہؓ۔ اُم سلیمؓ نے پُورا قرآن مجید حفظ کیا تھا۔

اُم عمارہؓ۔ صفیہؓ۔ شفاء بنت عبد اللہؓ قرآن شریف کے بعض حصّوں کے حافظ تھیں۔ اُم سعدؓ قرآن مجید کا درس بھی دیتی تھیں۔ تفسیر اور حدیث حضرت عائشہؓ اُم سلمہؓ اور حضرت فاطمہؓ خاص قابلیت رکھتی تھیں۔

فقہ میں حضرت عائشہؓ کے فتاوے اسقدر ہیں کہ متعدد ضخیم جلدیں تیار ہو سکتی ہیں۔

تفسیر۔ حدیث۔ فقہ اور فرائض میں عاتکہ بنت ابو حنیفہ اور ام عطیہ بنت مالک کو خاص مہارت تھی۔ اور بڑے بڑ[redacted] ان سے مسائل دریافت کرتے تھے۔

اسلامی علوم کے علاوہ اور علوم میں بھی دخترانِ اسلام خاص قابلیت رکھتی تھیں۔ مثلاً فن تقریر میں حضرت فاطمہ زہراؓ۔ اُم شریک۔ اُم عطیہؓ۔ حضرت صفیہؓ۔ فاطمہ بنت قیسؓ۔ اسماء بنت ابی بکرؓ کو خاص کمال تھا۔

فن طب اور فن جراحت میں بھی عاتکہ بنت زیدؓ۔ اُم سعدؓ۔ رابعہ بنت سہیلؓ کو خاص مہارت تھی۔

۲ھ میں عاتکہ بنت زیدؓ کا جراح خانہ مسجد نبوی کے بالکل قریب تھا۔

شاعری میں صفیہؓ۔ عاتکہؓ۔ زینبؓ بنت حارث خاص شہرت رکھتی تھیں۔

مدینہ منورہ میں انصار کی اکثر عورتیں فن کاشتکاری سے خوب واقف تھیں۔ مہاجر عورتوں میں حضرت اسماءؓ کا بھی یہی مشغلہ تھا۔ بہت سی مسلمان عورتیں تجارت بھی کرتی تھیں۔ حضرت صفیہؓ۔ اُم عطیہؓ۔ فاطمہؓ بنت قیس۔ اور ناجیہؓ بنت سہیل کی تجارت نہایت وسیع پیمانہ پر شام میں پھیلی ہوئی تھیں۔ اُم سلیمؓ کپڑے کی تجارت کیا کرتی تھیں۔

لندن، ۱۴ ستمبر، سوئزرلینڈ ریڈیو پر سوئزرلینڈ کی حکومت کا ایک اعلان نشر کیا گیا ہے۔ اتحادیوں اور اٹلی کے درمیان عارضی صلح کے اعلان کے بعد سوئزرلینڈ کی فیڈرل کونسل نے ہنگامی تدبیر کے طور پر سرحدی فوجوں کو فوراً اپنے مورچے سنبھال لینے کا حکم دے دیا۔

الہ آباد۔ ۱۳ ستمبر یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یو۔ پی سے اب تک بنگال کو ۱۳ ہزار ٹن مکئی اور جوار بھیجی جا چکی ہے۔ ۵ سے ۶ ہزار ٹن تک گیہوں بھی یو۔ پی سے بہار کو بھیجا جا چکا ہے۔

کانپور کے حلقہ سے جس میں الہ آباد بھی شامل ہے ۷ ہزار ٹن مکئی اور جوار بنگال کو اور ۵ ہزار ٹن مکئی اور جوار بمبئی کو بھیجی گئی ہے۔ گیہوں کی برآمد کا سلسلہ بھی جلد ہی شروع ہو جائے گا۔ مزید مکئی اور دوسرا اناج بنگال کو بھیجنے کے لئے مانگ آئی ہے۔

نئی دہلی۔ ۱۳ ستمبر، معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے، کہ ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں یکم دسمبر سے راشن شروع ہو جائے گا اور ہر بالغ کو ایک پونڈ اناج روزانہ ملے گا۔

لندن۔ ۹ ستمبر، جرمن ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ کروشیا کی فوجوں نے جرمن فوجوں کی مدد سے ڈلماٹیا پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کو جرمنی کی رضامندی سے کروشیا کی ریاست میں شامل کر لیا گیا ہے۔

---

۴ ہیں کہ ان کی ڈائرکشن کی ہدایات کو کس طرح عمل میں لانا چاہیئے۔

آپ کا فن نفسیات کے مطالعے اور کم سے کم وقفے میں نفسیاتی کیفیتوں کو چند بلیغ اشاروں کے ذریعے سے ادا کر دینے پر مشتمل ہے۔ جن لوگوں نے آپ کی تصویر "دیوداس" دیکھی ہے انھیں بروا کے اس کمال فن کا قائل ہونا پڑا ہے، اور وہ لوگ یہ تسلیم کریں گے کہ بروا جیسے دُبلے پتلے انسان کے سینے میں نفسیاتی کیفیات کا ایک بحرِ ذخار موجیں لیتا رہتا ہے۔ "منزل"، "ادھیکار" اور "دیوداس" نفسیات کی تصویریں ہیں اور ان کا دلوں پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔

بچوں کی دنیا

میں کبھی نہیں ڈرتا

جناب لطیف اسلم جالندھری

رات خواہ کتنی تاریک ہو، ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا ہو لیکن میں کبھی نہیں ڈرتا۔ کوئی چیز مجھے ڈرا نہیں سکتی۔ کیونکہ میرا خدا میری حفاظت کرتا ہے۔ وہ میرا نگہبان ہے، جس کا محافظ خدا ہو پھر اسے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔

رات کو جب میں سوجاتا ہوں تو وہ مجھے صبح کے وقت سلامتی سے اُٹھاتا ہے، کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ تمام رات میری حفاظت کرتا ہے؟ ہاں وہ میرا محافظ ہے، پھر میں کیوں ڈروں، جب وہ ہر وقت میرے ساتھ رہتا ہے۔

✻ مخصوص انداز کو پسند کرتے ہیں۔

آپ شانتارام کا فوٹو دیکھئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ ہر وقت کسی گہرے فکر میں ڈوبے رہتے ہیں گویا زندگی کی حقیقتوں کے سمندر کی شناوری کر رہے ہیں۔

دیوکی بوس

ایک دوسرے ڈائرکٹر جو ڈائرکشن کے فن میں دوسروں سے بالکل جُدا اسلوب کے مالک ہیں وہ دیوکی بوس ہیں۔ "سیتا"، "ودیاپتی" اور "سپیرا" ایسی عجیب و غریب فلمی تصویریں ہیں جنھیں ایک دفعہ دیکھ لینے والے بھول نہیں سکتے۔

"ودیاپتی" میں فن کا جو پاکیزہ مظاہرہ کیا گیا ہے وہ دیوکی بوس جیسے سُتھرے ذوق کے ڈائرکٹر ہی کا حصّہ ہے۔

دیوکی بوس کی ہر تصویر کو دیکھنے کے بعد انکے بارے میں قائم کی ہوئی اس رائے کو مزید تقویت پہنچی ہے کہ وہ بڑا ہی بلند پایہ دل و دماغ لے کر آئے ہیں۔ وہ فن کے حسن کی بے نقابی کے قائل ہیں۔ اکثر وہ اس طرف بہت کم دھیان دیتے ہیں کہ عام مذاق کے لوگ ان کی تصویر کو پسند کریں گے یا نہیں بلکہ وہ خود جن اصولوں کے قائل ہیں ان کے مطابق تصویریں بناتے ہیں۔

ان کی تصویروں میں ایک خاص بات یہ دیکھی گئی ہے کہ وہ حسین مناظر اور کرداروں کے جذبات اور ان کی ذہنی کیفیات کا طویل تجزیہ پیش کرتے ہیں۔

ظاہر بیں نظروں کے لئے یہ تجزیہ غیر دلچسپ ثابت ہونے لگتا ہے۔ مگر جو طبقے فلمی تصویروں کو صرف وقت گزاری کے لئے نہیں بلکہ ذہنی شغل کے طور پر بھی دیکھتے ہیں وہ دیوکی بوس کی تصویروں کے اس وصف کے بڑے دلدادہ ہیں۔

بروا

بروا کی ڈائرکشن کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ صرف ڈائرکشن کا کام نہیں کرتے بلکہ جس فلم کو ڈائرکٹ کرتے ہیں اس میں خود بھی اداکاری کر کے یہ دکھا دیتے ۴

پردۂ فلم

ہندوستان کے فلم ڈائرکٹر

از جناب رائے چند کھنہ

کسی فلم کا اچھا یا بُرا ہونا بہت کچھ اس کے ڈائرکٹر کی قابلیت پر منحصر ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے دوسری ناگزیر چیزوں کی طرح ایک ڈائرکٹر بھی فلم کی جان ہوتا ہے۔

ڈائرکشن دراصل ایک بڑا مشکل فن ہے ہندوستان میں تو اُونٹ کی کوئی کل سیدھی نہیں اس لئے یہاں کا تو قصّہ ہی چھوڑیئے لیکن ترقی یافتہ ممالک میں ڈائرکشن کی تربیت دینے والے بڑے بڑے ادارے کھلے ہوئے ہیں اور ان اداروں میں تربیت لینے والوں کو باقاعدہ طور پر ایک علم کی طرح ڈائرکشن سکھلائی جاتی ہے۔

چونکہ ڈائرکٹر پر فلم کے معیار کو بہتر بنانے کی پوری ذمہ داری ہوتی ہے اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو حیثیت ایک اخبار میں ایڈیٹر کی ہوتی ہے وہی حیثیت فلم میں ڈائرکٹر کی ہوتی ہے۔

جس طرح ایک اخبار کی تہذیب تربیت اور اس کے معیار کو بلند کرنا ایڈیٹر کی قابلیت پر منحصر ہوتا ہے اور اس اخبار کی ظاہری و معنوی حیثیت اس کے ایڈیٹر کے ذوق کی آئینہ داری کرتی ہے اسی طرح ایک فلم کے اچھے یا بُرے ہونے کا دارومدار بھی بہت کچھ اس فلم کے ڈائرکٹر کی خوش ذوقی یا بد ذوقی پر انحصار رکھتا ہے۔

گویا ڈائرکٹر فلم کے معیار کو بلند کرنے میں ایک ناگزیر وجود کی حیثیت رکھتا ہے مگر ہندوستان کی فلمی دنیا میں جہاں ہر سال سینکڑوں فلمی تصویریں تیار کر کے مارکیٹ میں بھیجدی جاتی ہیں ڈائرکٹروں کا کال ہے اور اچھے ڈائرکٹر انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔

شانتارام

ہندوستان کے اچھے ڈائرکٹروں میں شانتارام کا نام سب سے پہلے سامنے آتا ہے "امرت منتھن" "امر جیوتی" اور "دنیا نہ مانے"۔ شانتارام کی ایسی تصویریں ہیں جن سے یہ صاف ظاہر ہوچکا ہے کہ شانتارام میں ڈائرکشن کی ایک ایسی عجیب و غریب فنی طاقت ہے جو دوسروں کے پاس نہیں ہے۔

شانتارام نے اپنی اس خداداد اور متحیر کن طاقت سے کام لے کر کتنے ہی اداکاروں کو آسمان فلم کے درخشندہ ستاروں کی حیثیت دیدی۔ لیلا چٹنس، درگا کھوٹے، شانتا آپٹے، واسنتی، چندر موہن، رام مراٹھے وغیرہ اداکار شانتا کی اس طاقت کے صدقے ہی میں شہرت کے آسمان پر چمکے۔

شانتارام کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ ان کے واقعات کو پیش کرنے کے ڈھنگ میں رفعت خیال اور علوئے تصور پایا جاتا ہے۔ وہ جو زاویے سے حالات کو بے نقاب کرتے ہیں اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انکی نظریں حقائق کی گہرائیوں تک پہنچتی ہیں۔

شانتارام کی اس خصوصیت نے انھیں خواص و عوام دونوں میں مقبول بنا دیا ہے۔ عوام ان کے حالات کو خوبصورت انداز سے بے نقاب کرنے کے دلدادہ ہیں اور خواص ان کے حقائق کی گہرائیوں تک پہنچ کے ان کے چھپے ہوئے معانی و مطالب کی ترجمانی کرنے کے ✻

اقوال زریں

نیک زندگی بسر کرنا سب سے اچھی فلاسفی ہے۔

تجربہ سب کے لئے بڑا استاد ہے۔

اُمید خواہشات کی پرورش کرتی ہے۔

ہمارے خیالات بلند رہنے چاہئیں۔

جو بدی سے نہ بچا اُسے علم نے کیا کام دیا۔

نیک عمل کے معاوضہ کی تلاش نہیں چاہئیے کیونکہ وہ خود اپنا معاوضہ ہے۔

موج تبسم

جج:- تو کیا تم مجرم کے پیچھے بھاگتے ہوئے گئے تھے۔

سپاہی:- جناب میں ... تک اس کے پیچھے دوڑتا رہا۔

جج:- پھر کیا ہوا پکڑا کیوں نہیں؟

سپاہی:- اس لئے کہ وہ ایک مکان میں گھس گیا، میں یہ دیکھ کر رُک گیا کہ دروازے پر لکھا تھا "اندر آنے کی اجازت نہیں ہے۔"

ڈاکٹر:- یہ دوا صبح کو دو چمچے، دوپہر کو دو چمچے سہ پہر کو دو چمچے اور رات کو دو چمچے پیا کرو۔

مریض:- ڈاکٹر صاحب یہ تو ناممکن ہے۔

ڈاکٹر:- کیوں؟

مریض:- ہمارے گھر میں صرف پانچ چمچے ہیں اور آپ آٹھ چمچوں کا حساب بتا رہے ہیں۔

ایک مریض ڈاکٹر صاحب کے پاس گیا، ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد دریافت کیا۔ "کیا اس سے قبل آپ نے کسی اور سے مشورہ لیا تھا۔ ۴

مریض:- جی ہاں آپکے ایک دوست جو ڈاکٹری پڑھ رہے ہیں۔ یہ بات ڈاکٹر کو ناگوار گزری۔ اُنھوں نے چیں بجبیں ہو کر کہا۔ اُنھوں نے آپ کو ضرور کوئی بیہودہ مشورہ دیا ہوگا؟

مریض:- جی ہاں، —— اُنھوں نے آپ کے پاس آنے کو کہا تھا۔

دلچسپ معلومات

دُنیا کی مشہور ایجادیں اور اُن کے موجد

نام ایجاد	نام موجد	سنہ عیسوی
تصاویر عکسی	ڈیگ وڈ	۱۸۴۱
کپڑا سینے کی مشین	الیاس ہووے	۱۸۴۱
سیسے کے حروف کا چھاپہ	گٹن برگ	۱۴۳۸
دخانی کشتی	رابرٹ فلٹن	۱۸۰۷
تار برقی	این، ایف، بی موس	۱۸۳۷
گراموفون	ایڈیسن	۱۸۷۷
دُور بین	نفرّ بینا	۱۶۰۸
دیا سلائی	واکر	۱۸۲۷
بجلی کا کنڈکٹر	بنجمین فرینکلس	۱۷۵۲
پتھر کا چھاپہ	سینتی فیلڈر	۱۷۹۸
قطب نما	اہل چین	قبل مسیح ۱۱۱۵
ہوائی بندوق	مارن	۱۵۹۵
پیانو باجہ	کرسٹو فال	[redacted]
غبارہ	ماؤنٹ گالیفر	۱۷۹۳
برقی روشنی	سر ہمیف ڈیوے	۱۸۲۳

افسانہ

عورت کی فطرت

مشہور فلسفی ہربرٹ اسپنسر کا قول ہے کہ "دنیا کی ہر چیز بدل سکتی ہے لیکن اگر نہیں بدل سکتی تو عورت کی فطرت" ذیل کا افسانہ اس قول کی صداقت کا آئینہ دار ہے، مگر ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ عورت چاہے بطار ہو بدمزاج ہو لیکن اس کے قلب میں محبت کا سمندر موجزن ہوتا ہے۔

"دیوی جی۔۔!"

"کیا ہے؟" جب گھر میں گھسے دیوی جی۔۔

دیوی جی! کہو کیا کہتے ہو؟"

"مجھے یہ کہنا ہے ۔"

"جو کچھ کہنا ہے، جلد کہو۔ مجھے فرصت نہیں ہے"

"اچھا ۔"

"اچھا، اچھا، میں کچھ نہیں جانتی۔ اپنی جھوٹی سچی کہانیاں پھر سُنانا ابھی میں کام کر رہی ہوں۔"

بیوی کا مزاج برہم دیکھ کر پروفیسر سداشیو کمرہ کے ایک گوشہ میں دبک کر بیٹھ گئے، وہ جانتے تھے کہ نرملا وفادار ہے۔ شوہر کے آرام کا خیال رکھتی ہے۔ اس نے انھیں گھر کے تمام انتظامات سے بے فکر بھی کر دیا ہے، لیکن وہ نرملا کی بدمزاجی سے سخت نالاں تھے۔ وہ کبھی ان سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتی تھی۔ اور اکثر نوکروں کے سامنے بھی ڈانٹتی اور کوستی رہتی تھی۔

پروفیسر سداشیو نے ایک ڈائری بنائی تھی جسمیں وہ نرملا کی زبان سے نکلے ہوئے سخت کلمات برابر درج کرتے رہتے تھے۔ جب انھیں دوسرے کاموں سے فرصت ملتی تو وہ ڈائری پڑھتے اور خون کے آنسو روتے۔ افسوس ان کی شادی نرملا کے ساتھ کیوں ہوئی۔ کیا دنیا میں اور کوئی عورت نہ تھی!!"

ایک دن وہ اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے زندگی کے افسوسناک واقعات پر غور کر رہے تھے کہ ان کے عزیز ترین دوست کرپاشنکر آگئے جو کالج میں اخلاقیات کے پروفیسر تھے، بولے۔ اس قدر خاموش کیوں ہو؟"

سداشیو نے اپنی ڈائری ان کے سامنے رکھدی بولے "تم اخلاقیات کے پروفیسر بنے پھرتے ہو۔ اس عورت کی اصلاح نہیں کر سکتے۔"

کرپاشنکر کے لئے یہ موضوع سخن کچھ نیا نہ تھا اور واقعہ یہ ہے کہ وہ آئے دن اپنے دوست کی ڈائری دیکھتے دیکھتے تنگ آگئے تھے۔ بولے "اصلاح کیوں نہیں ہو سکتی ہے۔"

"اگر نرملا کی اصلاح ہو سکتی ہے تو بتاؤ میں کیا طریقہ اختیار کروں؟"

"طریقہ کیا اختیار کرو، اس ڈائری میں آگ لگا دو۔"

"ڈائری میں آگ لگا دوں ۔! اس سے کیا ہوگا؟"

"تمھاری طبیعت کا بار ہلکا ہو جائے گا۔"

"کرپاشنکر یہ تو ہو نہیں سکتا۔ اس ڈائری میں میرے کلیجے کے خون گشتہ ٹکڑے جمع ہیں۔"

کرپاشنکر نے بے پروائی سے جواب دیا "تو پھر اس ڈائری کو سینہ سے لگا کر سامنے والے مندر کے کلس پر چڑھ جاؤ اور آنکھیں بند کر کے نیچے کود پڑو ۔"

اتنے میں اندر سے نرملا کی خوفناک آواز آئی "ہے بھگوان! میرا پالا عجیب پاپی سے پڑا ہے۔ کون دن ہوگا جب وہ چتا پر چڑھے گا اور میں اپنے ہاتھوں سے اسمیں آگ لگاؤں گی ۔"

پروفیسر سداشیو اپنے دوست سے بولے "سنو! کیا کہہ رہی ہے، تم اس عورت کی تعریف کرتے ہو۔ کیا دنیا میں کوئی بھی عورت اپنے شوہر کے لئے اس قسم کے کلمات زبان پر لاسکتی ہے؟"

کرپاشنکر ہنس کر بولے۔ "کم سے کم ایک مثال تو ہے۔ اس کی قدر کرنا چاہیئے۔"

کرپاشنکر کی اس بات کی پروا نہ کر کے سداشیو نے کمرے سے للکارا "اگر تمھاری بدزبانی کا یہی عالم ہے تو گھبراؤ نہیں میں زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتا۔"

نرملا اپنے شوہر کے کمرے کی طرف بڑھ کر بولی۔

"میری طرف سے تو آج ہی مرجاؤ"

کرپاشنکر کو دیکھ کر اس نے زبان روک لی، سداشیو بولے "آؤنا! اور جو کچھ کہنا ہے کہہ لو۔ چار بھلے آدمی بھی تو جان لیں کہ تم۔"

"۔ چنڈال کی بیوی ہو"

نرملا نے بیچ میں بول کر شوہر کی زبان سے نکلا ہوا جملہ پورا کر دیا۔

کرپاشنکر کو ہنسی تو آئی، مگر ضبط کر کے بولے، "بہن نرملا! کیا تم ہمارے دوست کی جان ہی لینا چاہتی ہو؟"

نرملا تڑک کر بولی "بھیا رہنے بھی دو۔ اس پاپی کو تو موت بھی نہ پوچھے گی۔"

اس واقعہ کے بعد پروفیسر سداشیو ایک کتاب پڑھ رہے تھے۔ حسب ذیل دوہا نظر پڑا:-

گھر نہ ہوئے جس کے ہاں پیاری
میٹھی بات نہ بولے ناری
باس کرے وہ بن میں جاکر
گھر بن اس کے لئے برابر

پروفیسر کو یہ دوہا بہت پسند آیا اور اسے ڈائری میں قلم بند کر کے اپنے دوست کرپاشنکر کے پاس مشورہ کرنے لگے۔

کرپاشنکر نے اسے بہت کچھ سمجھایا لیکن پروفیسر سداشیو اپنی اس رائے پر بضد رہے کہ انھیں گھر بار چھوڑ کر کہیں نکل جانا چاہئے۔ کرپاشنکر نے کہا۔

"میاں بیوی کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسی ہوا اور درخت کی۔ جس طرح ہوا کے لطیف جھونکے کبھی درخت کی شاخوں سے اٹھکیلیاں کرتے ہیں اور کبھی آندھی بن کر درخت کو ہلا دیتے ہیں اسی طرح بیوی بھی کبھی اپنے شوہر کو حسن وشباب کی مستی بیز لرزشوں سے مخمور ✻

✻ کر دیتی ہے اور کبھی اس کے لئے آندھی بن جاتی ہے۔

سداشیو بولے "اور ہمیشہ آندھی ہی چلتی رہے تو غریب درخت ایک نہ ایک دن ضرور جڑ سے اُکھڑ جائے گا۔

"اس میں کیا شک ہے لیکن ایسے درخت کو تم جیسے کمزور شوہر کی طرح سمجھنا چاہیئے۔"

"میری طرف سے کیا کمزوری ظاہر ہو رہی ہے؟ کیا تم چاہتے ہو کہ میں ابھی اس کی بدزبانیوں کا جواب بدزبانیوں سے دوں؟"

"نہیں یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ تم ہر وقت اپنی بیوی کی بدمزاجی یاد کر کے اپنی طبیعت مکدر کرتے رہتے ہو۔ تمھیں کبھی نرملا کے محاسن پر بھی نظر کرنا چاہیئے۔ دیکھو وہ تمھاری کس قدر خدمت کرتی رہتی ہے۔ جب دیکھو گھر کے دھندے میں لگی ہے۔ دوسری عورتوں کی طرح نہ فیشن کی دلدادہ ہے نہ سینما کی۔ تم سے کبھی کسی چیز کی فرمائش نہیں کرتی۔ صبح اُٹھتے نہیں کہ چائے حاضر۔ کالج جانے کا وقت ہوا نہیں کہ کھانا تیار۔"

"یہ تو ٹھیک ہے مگر وہ ہر وقت میرا دل کیوں دُکھاتی رہتی ہے۔"

"وہ جان بوجھ کر ایسا نہیں کرتی، جھلا کر بولنے کی اسے کچھ عادت سی پڑ گئی ہے، جب اس کا مزاج برہم ہوا کرے تو اس کے محاسن پر نظر کر کے خاموش ہو جایا کرو۔ سمجھ لیا کرو کہ اس وقت ہوا کا رُخ بدلا ہوا ہے۔"

"اگر تمھیں ایسی بیوی ملتی تو مزا معلوم ہوتا۔"

سداشیو نے اپنی ڈائری جیب سے نکال کر کھولی، وہی دوہا نظر پڑ گیا۔

ان کے ہونٹوں پر مُسکراہٹ آگئی، ایسا معلوم ہوا جیسے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل گیا۔

ایک دن پروفیسر سداشیو عالم یاس میں گھر سے باہر نکل گئے، نرملا کا روتے روتے بُرا حال ہو گیا، کھانا پینا چھوٹ گیا ہر وقت شوہر کے غم میں اشکبار رہتی تھی۔

کرپاشنکر نے تلاش میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا اخباروں میں ان کے فوٹو چھپوائے گئے اعلانات شائع کرائے گئے مگر کئی مہینے تک سداشیو کا کہیں پتہ نہ لگا۔

نرملا روز بروز بد سے بدتر ہو رہی تھی، بخار آنے لگا تھا اور چلنے پھرنے کی طاقت بھی نہ رہی تھی۔ کرپاشنکر جب اس کی مزاج پرسی کے لئے آتے تو اس کا پہلا سوال ہوتا۔ "بھیا! ان کی خیریت بھی معلوم ہوئی؟" کرپاشنکر اس کی نظریں بچا کر آنسو پینے کی کوشش کرتے اور نرملا کی آنکھوں سے ساون بھادوں کی جھڑی لگ جاتی۔

ایک دن کرپاشنکر مسکراتے ہوئے آئے، انکے ہاتھ میں ایک خط تھا۔ بولے "نرملا بہن! ہم نے جو اخباروں میں اعلانات چھپوائے تھے ان کے جواب میں آج ایک خط آیا ہے، شاید سداشیو بھائی کا کچھ پتہ چل سکے۔ بیمار نرملا جلدی سے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ بولی، "بھیا یہ جلدی سُناؤ کیا لکھا ہے؟"

خط بمبئی سے آیا تھا اس میں لکھا تھا کہ بمبا دیوی کے مندر کے سامنے ایک نیا سادھو کئی مہینے سے بیٹھا ہے وہ اپنا نام و نشان تو کچھ بتاتا نہیں لیکن اسکی صورت اخبارات میں چھپے ہوئے فوٹو سے ملتی جلتی ہے۔

یا تو نرملا میں نقل وحرکت کی طاقت بھی نہ تھی یا اس کے چہرے پر پہلی مرتبہ ہلکی سی سُرخی دوڑ گئی اور وہ اسی دن کرپاشنکر کے ساتھ بمبئی روانہ ہو گئی، اس نے کرپاشنکر سے وعدہ کر لیا تھا کہ اب وہ کبھی اپنے شوہر سے جھلا کر گفتگو نہ کرے گی اور کوئی سخت کلمہ اس کی زبان سے نکل جائے تو وہ اپنی زبان کاٹ ڈالے گی۔ وہ بمبا دیوی کے مندر میں ایک پجارن بن کر گئی، پوجا کی تھالی ہاتھ میں تھی۔ مندر کے سامنے درحقیقت سداشیو سادھوؤں کی طرح ڈاڑھی مونچھ بڑھائے دھونی رچائے بیٹھے تھے۔ نرملا کے چہرہ کا بدلتا ہوا رنگ دیکھ کر کرپاشنکر گھبرائے، بولے "دیکھو نرملا بہن وعدہ کا خیال رہے، یہاں کوئی بیجا بات نہ کہنا۔" نرملا آنکھوں میں آنسو بھر کر چپ چاپ اندر چلی گئی جب وہ پوجا کر کے باہر نکلی تو سداشیو سے اس کی آنکھیں چار ہو گئیں۔ ضبط وصبر کا پیمانہ لبریز ہو کر چھلک گیا۔ پاؤں کانپنے لگے پوجا کی تھالی ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گری، دیوانہ وار مجمع کو چیرتی ہوئی آگے بڑھی اور زار وقطار روتی ہوئی سداشیو کے قدموں پر گر پڑی۔ دل کی بھڑاس کم ہوئی تو اُٹھی۔ سداشیو کی کمر پر ایک دوہتڑ رسید کیا اور رو کر بولی۔ "پاپی چنڈال تیرا ستیاناس ہو۔ تو آج ہی مرجائے۔ میں تیری چتا میں اپنے ہاتھوں آگ لگاؤں، مزے سے یہاں سادھو بنا بیٹھا ہے اور میں تیرے لئے رو رو کر جان دے رہی ہوں۔" کرپاشنکر گھبرائے لیکن سداشیو کو ہنسی آگئی۔ آج بیوی کی بدزبانی انھیں ناگوار نہیں ہوئی۔ محبت کی نگاہوں سے دیکھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ کرپاشنکر نے ہنس کر کہا "سچ ہے عورت کی فطرت کبھی نہیں بدلتی۔" سداشیو اپنی بیوی کے ساتھ واپس آگئے اور اُنھوں نے اپنی ڈائری جلادی۔

بحکم جناب مسٹر عبدالحمید خانصاحب منصف عدالت منصفی شکوہ آباد ضلع مین پوری

نوٹس عذر انہدام

بعدالت منصفی شکوہ آباد مقام شکوہ آباد ضلع مین پوری

مقدمہ دیوانی نمبر ۴۳۷ بابت سنہ ۱۹۳۶ء

متفرقہ نمبر ۴۴۱ بابت سنہ ۱۹۴۳ء

لالہ موہن لال ولد چھدا لال قوم ویش اگروال ساکن قصبہ شکوہ آباد ضلع مین پوری ڈگریدار

بنام گیا پرشاد ولد لالہ رامچرن قوم ویش اگروال دوکان کتب فروش چوک کانپور خود وارث وقابض جائداد لکشمی چند متوفی ہری ہر ناتھ ولد لالہ رام پرشاد قوم ویش اگروال ساکن شہر آگرہ دوکان کتب فروش بنر منڈی آگرہ وارثان وقابضان جائداد رام پرشاد ولکشمی چند

چونکہ موہن لال ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں گزارنی ہے کہ بعد انہدام چبوترہ

XPQRS

نئی دہلی۔ ۱۳ ستمبر، سر شفاعت احمد خاں ہائی کمشنر جنوبی افریقہ جو کل دہلی آگئے تھے آج اُنھوں نے ہزاکسلنسی وائسرائے کے ساتھ لنچ تناول کیا۔

واشنگٹن میں یہ افواہ گرم ہے کہ فن لینڈ بھی اٹلی کی طرح الگ صلح کرنے والا ہے۔

نئی دہلی، ۱۵ ستمبر، ہندوستان میں ہوائی فوجوں کے کمانڈر انچیف و چیف مارشل سر رچارڈ پیرسی نے برطانیہ کی لڑائی کی یاد کے موقع پر فوجی دستوں کے رو برو تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مہم کا موسم شروع ہونیوالا ہے اس لئے ہمیں اس کے لئے کمربستہ ہوجانا چاہیئے۔ ہندوستان میں ایک بہت بڑی ہوائی فوج تیار کرلی گئی ہے۔ ہم نے ہندوستان کی سرزمین کو ہوائی اڈوں اور ٹرینگ اڈوں سے بھرپور کردیا ہے۔ ہم نے اُتر، دکھن پورب اور پچھم کو جانے والے ہوائی راستہ تیار کرلئے ہیں۔

اٹلی میں ایڈریاٹک سمندر کے ساحل کی اہم بندرگاہ باری پر اتحادی فوجوں نے قبضہ کرلیا ہے جو برنڈسی کے اُتر پچھم میں ۶۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ باری پر اتحادی فوج کے ایک چھوٹے دستہ نے قبضہ کیا ہے جو دکھنی اٹلی کے پوربی کنارے سے روانہ ہوا تھا، آٹھویں فوج بے روک ٹوک آگے بڑھ رہی ہے۔ راستہ میں اس کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جارہا ہے۔ جرمن جابجا سڑکوں اور پلوں کو توڑ کر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ کل اُنھوں نے کوسنزا پر قبضہ کرلیا جو بیجو سے یہاں تک کے راستہ میں سب سے بڑا شہر ہے۔ ٹورنٹو کے اُتر اور پچھم کے علاقہ میں بھی اتحادی فوجیں سرگرمی دکھلارہی ہیں جہاں اتحادیوں نے اپنی توپوں کے منہ جرمنوں کی طرف کردئے ہیں اور وہ اتحادیوں کے لئے بہت کارآمد ہورہی ہیں۔

نیویارک۔ ۱۰ ستمبر۔ مارشل بڈوگلیو کی حکومت نے شاہ کی کونسل کے ایک اجلاس میں جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کانپور میونسپلٹی نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ اپنے حدود میونسپل کے اندر چھجہ بالکنیز بنانے کے روک تھام کیلئے بالائی لاز نمبر ۷ میں ترمیم کرکے مندرجہ ذیل الفاظ میں رکھنا تجویز کرتا ہے۔

نوٹس کی تاریخ اشاعت سے ۱۴ یوم کے اندر جو اعتراضات دستخط کنندہ کو وصول ہونگے اُن پر بورڈ غور کرے گا۔

ترمیم کا مسودہ

بالائی لاز کے قاعدہ نمبر ۷ کی جگہ مندرجہ ذیل عبارت کردی جائے۔

(۱) چھجہ کے طرز کی بالکنی اوپر کی منزل سے بنانے کے لئے سامنے کی سڑک کی چوڑائی کے لحاظ سے اجازت دیجائیگی جس کی تشریح اس کے پہلے والے قاعدہ میں کی گئی ہے۔ چھجہ کی چوڑائی کے متعلق نقشہ درج ذیل ہے:۔

جو سڑک ۲۰ فٹ سے کم چوڑی نہ ہو ۲ فٹ چوڑا چھجہ
جو سڑک ۳۰ فٹ سے کم چوڑی نہ ہو ۳ فٹ چوڑا چھجہ
جو سڑک ۵۰ فٹ سے کم چوڑی نہ ہو ۴ فٹ چوڑا چھجہ

(۲) (اے) ہالسی روڈ پر عمارتوں اور پتھروں سے جوڑے ہوئے فٹ پاتھ کے درمیان جو کچی زمین پڑی ہوئی ہے اُس پر فٹ پاتھ کے اندرونی کنارے تک ۱۰ فٹ چوڑی بالکنیز (چھجے) بنانیکی اجازت دیجائیگی۔ لیکن یہ بالکنیز (چھجے) اسٹینڈرڈ ڈیزائن کے ہوں گے جن کو بورڈ منظور کرچکا ہے۔

(بی) نیا گنج روڈ پر پتھر سے جوڑے ہوئے فٹ پاتھ کے کنارے تک اسٹینڈرڈ ڈیزائن کی بالکنیز (چھجے) بورڈ کے منظور شدہ نقشے کے مطابق بنانیکی اجازت دی جائے گی۔

(سی) کلکٹر گنج پراؤ کی دوکانوں کے سامنے پتھروں سے پختہ پٹڑی پر باہری کنارے تک اسٹینڈرڈ ڈیزائن کی بالکنیز (چھجے) بورڈ کے منظور شدہ نقشے کے مطابق بنانے کی اجازت دی جائے گی۔

(ڈی) مول گنج روڈ پر کنارے کے کھرنجے کے اوپر اسکے باہری کنارے تک اسٹینڈرڈ ڈیزائن کی بالکنیز (چھجے) جن کو بورڈ منظور کرچکا ہے۔ بنانے کی اجازت دیجائے گی۔

(۳) اس طرح سے جن بالکنیز (چھجے) کو بنانے کی اجازت دی جائے گی وہ کھلی رکھی جائے گی اور ان پر عمارت بنانے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۴) دوسرے سڑکوں پر بالکنیز (چھجے) اس وقت تک نہیں بنائی جاسکتیں جب تک کہ بورڈ خاص طور پر کسی دوسری سڑک پر بالکنیز (چھجے) بنانے کی اجازت نہ دے بشرطیکہ پوری سڑک ۔۶ فٹ سے کم چوڑی نہ ہو۔

ایگزیکٹو افیسر
میونسپل بورڈ کانپور

مراسلات

(نامہ نگاروں کی رائے سے اڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں)

ایں رہ کہ تو می روی بہ ترکستان ست

از جناب مولوی سعید الملک صاحب ہیڈ مولوی اے۔ دی۔ ایم۔ ہائی اسکول کانپور

صداقت کی شروع سے یہ پالیسی رہی ہے کہ وہ ذاتیات یا حیثیات سے بالاتر ہوکر محض سیاسی یا ادبی حیثیت سے تنقیدانہ نظر ڈالے اور اسی اصول کے مطابق دوسروں کے مضامین بھی شائع کرے اور ہم کو فخر ہے کہ توفیق خداوندی سے گزشتہ ۱۹ سال سے صداقت اسی پالیسی پر قائم بھی ہے۔ لیکن ۴ ستمبر ۱۹۴۳ء کے صداقت میں مراسلات کے عنوان کے ماتحت جو مضمون "شعرم را بمدرسہ کہ برد" شائع ہوا ہے وہ تنقید کے اصول سے بڑھ کر حیثیات کی حد تک پہونچ گیا ہے جس کی اشاعت کا ہمکو افسوس ہے لیکن اب ہم اخلاقی حیثیت سے اس کے پابند ہیں کہ اس مضمون کے جواب کو بھی شائع کریں۔ چنانچہ ذیل کا مضمون شائع کرنے کے بعد ہم اس امر کو واضح کردینا چاہتے ہیں کہ آئندہ کوئی مضمون اس سلسلہ میں شائع نہیں کیا جائے گا۔ اڈیٹر

صداقت کی اشاعت ۴ ستمبر ۱۹۴۳ء میں جناب ظہیر احمد صاحب ظہیر ایم۔ اے (پریویس) کا ایک مضمون بہ عنوان "شعرم را بمدرسہ کہ برد؟" شائع ہوا ہے جس کو اب "شعرم را بہ طفلان کہ برد؟" کی سُرخی سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ ایم۔ اے پریویس ہو یا فائنل موضوع سے اس کا کوئی خاص تعلق ظاہر نہیں ہوتا۔ ہاں لفظ ظہیر کی تکرار ضرور کچھ مناسبت رکھتی ہے لیکن شبہ ہوتا ہے کہ جناب ظہیر فی الواقع اگر بحیثیت شاعر و ادیب ناظرین صداقت سے روشناس ہونا چاہتے تو اپنے اعتراضات میں شعر و ادب کی شان پیدا کرنے کی بجائے بہ یک جنبش قلم تمام مکتب نشیں مولویوں کی لے دے کرنے پر اس طرح نہ اُتر آتے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ اعتراضات اگر کسی جذبۂ انتقام کے ماتحت کئے جاتے ہیں تو پڑھنے اور سُننے والوں کے دل و دماغ پر اُن کا اُلٹا اثر ہوتا ہے۔ میں یہ دعوے تو نہیں کرسکتا کہ اس مضمون کا بھی یہی حشر ہوا لیکن اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مجھ پر ان کا متوقع ہی اثر ہوا۔ ہاں جناب ظہیر اس میں ضرور کامیاب نظر آتے ہیں کہ صداقت ایسے متین و سنجیدہ پرچے میں وہ کوئی مؤثر ذریعہ کام میں لاکر اپنا غیر متین و غیر سنجیدہ مضمون شائع کراسکے۔

جناب ظہیر کی رائے میں فارسی و اُردو کے مدرس عام طور پر ناآشنائے شعر و ادب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے شاگردوں میں شعریت و ادبیت کا صحیح ذوق پیدا کرنے کی بجائے ان کے دل و دماغ میں بدمذاقی کا بیج بو دیتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ نرے کٹھ ملا و مکتب نشیں مولوی ہوتے ہیں۔ اس کے بعد فارسی و اُردو سے انکی بے توجہی کا ذمہ دار جناب ظہیر انگریزی زبان و ادب کے عام رواج کو ٹھیراتے ہیں۔ اس کو دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ مدارس و مکاتیب کی تعلیم مولویوں کو سازگار نہیں۔ اگر انھیں کچھ حاصل کرنا ہے تو انگریزی کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخل ہوجانا چاہئے، بات ہے تو معقول، مگر غالب کے کسی مشکل شعر کی طرح معمے اور چیستان سے کم نہیں، کاشکے جناب ظہیر ڈگریاں حاصل کرنے کے کچھ سامان ان غریبوں کے لئے بھی بہم پہونچا سکتے تو ان کے اس پروپیگنڈے کی ہم بھی بزور تائید کرتے مگر حقیقت کچھ اور ہے اور معاملہ برعکس۔ ہمارا تو جہاں تک خیال ہے تعلیمات جدیدہ کے متعلق ہر صاحب عقل و ذی فہم کا یہ مقولہ ہے "ایں دفتر بے معنی غرق مئے ناب اولیٰ"۔ حضرت اکبر نے بھی موجودہ تعلیم کے متعلق یہی خیال ظاہر کیا ہے، فرماتے ہیں:۔ ہم ایسی سب کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں، ظہیر صاحب کو اگر اپنے اخلاق کو ستودہ اور اطوار کو شائستہ بنانا ہے تو کسی ملائے مکتب نشیں ہی کے آگے زانوئے ادب تہ کرنا چاہیئے۔

جناب ظہیر کے "ذاتی تجربہ" کی وسعت و ہمہ گیری جو کچھ بھی ہو اُن کے اخلاق کی ناہمواری اور ادبی پست ہمتی اسی سے ظاہر ہے کہ کسی خاص اسکول کے مولوی کی علمی و فنی لغزشوں کو نمایاں کرکے اس کا نام لینے کی جرأت کرنے کی بجائے آپ نے مقامی اسکولوں کے تمام معلمین فارسی و اُردو کے خلاف علم بغاوت بلند کردیا اور بدمذاق و ناآشنائے شعر و ادب کیا کیا کچھ نہ گردانا اگر انگریزی تعلیم کا یہی حاصل ہے تو وائے بر حالِ ما۔

موضوع بحث غالب کا ایک قصیدہ ہے جو بعنوانِ "خطاب بہ ماہتاب" درسی کتابوں میں طبع ہوا ہے صرف تشبیب کے بائیس ۲۲ شعر داخل نصاب ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

ہاں مہ نو سنیں ہم اس کا نام
جس کو تو جھک کے کر رہا ہے سلام
دو دن آیا ہے تو نظر دم صبح
یہی انداز اور یہی اندام
بارے دو دن کہاں رہا غائب
بندہ عاجز ہے گردشِ ایام
اُڑکے جاتا کہاں کہ تاروں کا
آسماں نے بچھا رکھا تھا دام
مرحبا اے سرور خاص خواص
حبذا اے نشاط عام عوام
عذر میں تین دن نہ آنے کے
لے کے آیا ہے عید کا پیغام
اس کو بھولا نہ چاہئے کہنا
صبح جو جاوے اور آوے شام
اک میں کیا کہ سب نے جان لیا
ترا آغاز اور ترا انجام
رازِ دل مجھ سے کیوں چھپاتا ہے
مجھ کو سمجھا ہے کیا کہیں نمام
جانتا ہوں کہ آج دنیا میں
ایک ہی ہے اُمیدگاہ انام
میں نے مانا کہ تو ہے حلقہ بگوش
غالب اس کا مگر نہیں ہے غلام
جانتا ہوں کہ جانتا ہے تو
تب کہا ہے بہ طرز استفہام
مہر تاباں کو ہو تو ہو اے ماہ
قرب ہر روزہ بر سبیل دوام
تجھ کو کیا پایہ روشناسی کا
جز بہ تقریب عید ماہِ صیام
جانتا ہوں کہ اس کے فیض سے تو
پھر بنا چاہتا ہے ماہِ تمام
ماہ بن ماہ تاب بن میں کون
مجھ کو کیا بانٹ دے گا تو انعام
میرا اپنا جُدا معاملہ ہے
اور کے لین دین سے کیا کام
ہے مجھے آرزوئے بخشش خاص
گر تجھے ہے اُمید رحمتِ عام
جو کہ بخشے گا تجھ کو فرِ فروغ
کیا نہ دے گا مجھے مئے گلفام
جب کہ چودہ منازل فلکی
کرچکی قطع تیری تیزیٔ گام
تیرے پرتو سے ہوں فروغ پذیر
کوئے و مشکوئے و صحن و منظر و بام
دیکھنا میرے ہاتھ میں لبریز
اپنی صورت کا اک بلوریں جام

اب ذرا گلے ہاتوں غزل کے بھی چند شعر سُن لیجئے اس کے بعد حضرت غالب فرماتے ہیں:۔

پھر غزل کی روش پہ چل نکلا
توسن طبع چاہتا تھا لگام
زہر غم کرچکا تھا میرا کام
تجھ سے کس نے کہا کہ ہو بدنام
مے ہی پھر کیوں نہ میں پئے جاؤں
غم سے جب ہوگئی ہو زیست حرام
بوسہ کیسا یہی غنیمت ہے
کہ نہ سمجھیں وہ لذتِ دشنام
کعبہ میں جا بجائیں گے ناقوس
اب تو باندھا ہے دیر میں احرام
اس قدح کا ہے دور مجھ کو نقد
چرخ نے لی ہے جس سے گردش دام

ایں رہ کہ تو می روی بہ ترکستان ست

(بقیہ صفحہ ۵)

بوسہ دینے میں ان کو ہے انکار
دل کے لینے میں جن کو تھا ابرام
چھیڑتا ہوں کہ ان کو غصہ آئے
کیوں رکھوں ورنہ غالب اپنا نام
کہہ چکا میں تو سب کچھ اب تو کہہ
اے پری چہرہ پیک تیز خرام

یہاں سے پھر ماہ نو کی طرف خطاب ہے اور مدح کے چھبیس ۲۶ شعروں کے بعد ذیل کے دعائیہ شعر پر قصیدہ تمام ہوا ہے:۔

ہے ازل سے روائی آغاز
ہو ابد تک رسائی انجام

اعتراضات کی تفصیل یہ ہے "مگر" کے معنی شاید نہیں بتائے جاسکے، چاند کی طرح غالب کو بہادر شاہ کا غلام نہیں سمجھا گیا۔ چاند بہادر شاہ سے فیض حاصل کررہا ہے نہ کہ سورج سے۔ عرض ہے کہ غالب کا یہ قصیدہ خود ایک معجون مرکب کی حیثیت رکھتا ہے تشبیب [illegible] کے علاوہ اس میں غزل کے اشعار بھی پائے جاتے ہیں اسی وجہ سے فاضل مؤلف نے تشبیب کے بہترین اشعار انتخاب کرکے اس کا نام قصیدہ غالب خطاب بہ ماہتاب رکھا ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ اسے قصیدہ غالب درمدح بہادر شاہ نہ لکھتے جیسا کہ اس کے بعد ہی تمیز شکوہ آبادی کا قصیدہ بعنوان "درمدح نواب رامپور" شامل نصاب ہے۔

طرز تعلیم کے متعلق گزارش ہے کہ جس استعداد و صلاحیت کے شاگرد ہوتے ہیں اُستاد ویسا ہی پیرایۂ بیان اور انداز تفہیم اختیار کرتا ہے تاکہ جو بات کہی جائے وہ کانوں سے اُتر کر دلوں میں گھر کرلے اور یہی طرز تعلیم کامیاب طرز تعلیم ثابت ہوتا ہے۔ شعر سریع الفہم ۴ اور زود اثر اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے اندر واقعیت، صداقت، تجربہ و مشاہدہ میں مطابقت و یکسانیت نہ پیدا کی جاسکے۔ چنانچہ طلبا کو اگر یہ سمجھایا جائے کہ چاند کو روشنی بہادر شاہ بخشتے ہیں اور انھیں کے فیض سے وہ ماہتاب بنتا ہے تو بات بہت دور جا پڑتی ہے اور شعر "دندان تو جملہ در دہانند" کی تفسیر بن جاتا ہے۔ مبالغہ مبالغہ کی حد تک مرغوب و پسندیدہ ہے ورنہ نامقبول و نامطبوع، "چہ حاجت کہ نہ کرسیِ آسمان + نہی زیر پائے قزل ارسلان" کے مصداق پھر بات آئی گئی ہوجاتی ہے اور ہاتھ کچھ نہیں آتا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بہادر شاہ کو مخرج انوار و مخزن تجلیات تصور کرنے میں کیا قباحت ہے جبکہ غالب خود فرما رہے ہیں "جو کہ بخشے گا تجھ کو فرّ فروغ، یاد ہے مجھے آرزوئے بخشش خاص۔ گر تجھے ہے امید رحمت عام، شاعری کی آرائش تشبیہ و استعارہ سے ہے کنایہ صراحت سے لطیف تر تسلیم کیا گیا ہے۔ مگر شاعرانہ نکات سمجھنے کے لئے شاعرانہ دل و دماغ کی ضرورت ہے پرویس یا نائٹل سے کچھ مدد نہیں مل سکتی، "مگر، شاید" کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہاں یہی معنی زیادہ چسپاں ہوں لیکن معترض کو کچھ حسن ظن سے بھی کام لینا چاہئے تھا۔ ممکن ہے شعر کے مفہوم میں گنجلک پیدا ہونے کے خیال سے اور غالب کی خودداریوں کو پیش نظر رکھ کر اثبات کی بجائے نفی کے معنی لے لئے گئے ہوں۔ یہ کہنا کہ "مگر" کے معنی "شاید" مکتب نشیں مولوی جانتے ہی نہیں ہیں چھوٹا منہ بڑی بات کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔ اب رہا تیرا اعتراض کہ قصیدہ بہادر شاہ کی مدح میں کہا گیا ہے سورج کی تعریف میں نہیں، بجا و درست فرمایا لیکن یہ کیسے یقین کرلیا جائے کہ قصیدہ سورج ہی کی تعریف میں بتایا گیا ہے جب کہ "ایک ہی ہے اُمید گاہ انام" وغیرہ ایسے صاف اور بدیہی مصرع شامل تشبیب ہیں کہ منتہی تو درکنار اگر ذرا بھی عقل سلیم رکھتا ہے تو ایک مبتدی سے بھی اس لغزش کا ارتکاب ناممکن ہے، ہٹ دھرمی اور بد باطنی کی اور بات ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے "از کوزہ ہماں تراود کہ دراوست"،

چنگکنگ ۱۴ ستمبر، جنرل چیانگ کائی شیک کو کومنتانگ کی مرکزی ایگزیکیٹو کمیٹی نے حکومت چین کا صدر منتخب کیا ہے۔ وہ لن سین کے سورگباش کے بعد سے اب تک حکومت چین کے نائب صدر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ کیٹی مذکور نے انھیں محکمہ خارجہ اور چین کی خشکی کی سمندری اور ہوائی فوج کا اعلیٰ افسر بھی مقرر کیا ہے۔

پشاور۔ ۱۴ ستمبر، ہری پور سینٹرل جیل سے اب تک ڈیڑھ سو سرخ پوش رہا کئے جاچکے ہیں۔ یہ سُرخ پوش پچاس پچاس کے جتھوں میں رہا کئے جارہے ہیں۔ حکومت صوبہ سرحدی نے اعلان کیا ہے کہ سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خاں کی صحت بالکل اچھی ہے۔

لندن ۱۳ ستمبر۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن چھتری سوار فوجوں نے کسی نامعلوم مقام سے مسولینی اور دیگر فسطائی لیڈروں کو چھڑالیا ہے۔ لندن میں اس خبر کی تصدیق نہیں ہوسکی ہے مگر ذمہ دار حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ اتحادی حکومتوں کو ابھی تک یہی نہیں معلوم کہ ہٹلر مسولینی کو کس نے اور کہاں قید کیا ہے۔ ایک اور خبر رساں ایجنسی نے بھی مسولینی کے چھڑا لیے ہونے کی خبر دی ہے۔

لندن ۱۳ ستمبر۔ لندن ضلع کے کمیونسٹوں کی ایک کانفرنس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے تمام کانگریسی لیڈر اور فاسسٹوں کے مخالف سیاسی قیدیوں کو رہا کردیا جائے اور ہندوستان کے باشندوں کے نمایندوں کی ایک عارضی حکومت بنائی جائے۔ ہندوستان میں کھانے کی چیزوں کے قحط کو ختم کرنے کیلئے ذخیروں اور قیمتوں کو کنٹرول کیا جائے اور درآمد اور پیداوار میں اضافہ کیا جائے اور سٹہ بازوں اور اناج جمع کرنے والوں کے خلاف زیادہ سخت تدبیریں اختیار کی جائیں۔

بلقان کے لئے جرمن فوجیں

اسٹاک ہام۔ ۱۴ ستمبر، جرمن جنرل اسٹاف (فوجی افران) کا یہ خیال ہے کہ اب لڑائی کا زور ایڈریاٹک سمندر میں ہوگا اور اس لئے بہت سے اچھے ڈویژن روسی مورچہ سے بلقان کے ملکوں میں بھیجدیے ہیں، سویڈن کے ایک اخبار کے نامہ نگار نے برنے سے مندرجہ بالا اطلاع دیتے ہوئے کہا ہے کہ برلن کے سرکاری حلقوں میں اس امر پر کوئی شک نہیں کیا جارہا ہے کہ اٹلی سے جو فوجیں بلقان کی طرف بڑھیں گی وہ دکھنی یورپ کو جلد ہی جرمنوں سے خالی کرالیں گی۔

نئی دہلی۔ ۱۴ ستمبر، ہندوستان، برما اور چین کے امریکی ہوائی بیڑہ کے ہیڈ کوارٹر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۱۳ ستمبر کو پی نمبر ۳۵ قسم کے مجھولے بمباروں نے سیگائنگ (برما) میں دریائی کشتیوں کے ایک اڈہ پر حملہ کیا۔ اُتری برما میں جاپانیوں کی بارکوں پر بھی بم لگے۔ کئی بارکیں برباد ہوگئیں۔ ایک جگہ زور کی آگ لگ گئی۔ ان حملوں کے بعد تمام امریکی ہوائی جہاز صحیح سلامت واپس لوٹ آئے۔

بمبئی۔ ۱۴ ستمبر، مسٹر بی۔ جی ہورنیمن ایڈیٹر بمبئی "سینٹنل" سوموار کو الہ آباد ہائیکورٹ سے جاری شدہ وارنٹ کی بنا پر توہین عدالت کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا۔ انھیں ہیٹن روڈ کے تھانہ میں لیجایا گیا۔ وہاں ایک ہزار روپیہ کے مچلکہ اور ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کرکے انھیں منگل کو ۱۱ بجے قبل دوپہر چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی کی عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا گیا

THE SADAQAT CAWNPORE

RECD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمالِ پرتوِ حق مرہمِ مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ -/-/5
ششماہی عہ 2/12/-
سہ ماہی عہ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL 38 NO. 38

CAWNPORE. Saturday. 25th SEPTR. 1943

کانپور شنبہ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۸ نمبر ۳۸

ادبیات

رخصت اے ماہِ مبارک ماہِ رمضان الوداع

ازجناب کمال عظیم آبادی سابق ایڈیٹر مجاہد لکھنؤ

اے بہارِ گلشنِ اربابِ ایماں الوداع
پیکرِ زہد و تقدس نورِ عرفاں الوداع
مرکزِ الطافِ باری رحلِ قرآں الوداع
روح دانائے ازل انعامِ یزداں الوداع
رخصت اے ماہِ مبارک ماہِ رمضاں الوداع

ابرِ رحمت، فضلِ قدرت، ظلِ باری الوداع
باعثِ تسکینِ من وجہِ تسلی الوداع
نورِ عرفاں، روشنیِ مومن کے دل کی الوداع
الوداع اے بخششِ عاصی کے ساماں الوداع
رخصت اے ماہِ مبارک ماہِ رمضاں الوداع

جو ترے لائق تھے ساماں وہ نہ ساماں کرسکا
شرم آتی ہے کہ میں تجھکو نہ مہماں کرسکا
قلبِ غمگیں کو تری خاطر نہ بُستاں کرسکا
اب بھلا کیونکر کہوں اے جانِ ایماں الوداع
رخصت اے ماہِ مبارک ماہِ رمضاں الوداع

رونقِ محراب و منبر اب وہ پہلی سی نہیں
تیرے رہنے تک یہ ویرانی کبھی دیکھی نہیں
وقفِ سجدہ اب بھی پیشانی ہے پر اُتنی نہیں
ہنس کے تو ممکن نہیں، باچشمِ گریاں الوداع
رخصت اے ماہِ مبارک، ماہ رمضاں الوداع

اِک اُداسی کا ہے عالم ہر در و دیوار پر
بڑھ کے جنگل سے بھی وحشت چھائی ہے گھر بار پر
کچھ خموشی دیکھتا ہوں شہر پر، بازار پر
راستے روتے ہیں اور کہتی ہیں گلیاں الوداع
رخصت اے ماہِ مبارک، ماہِ رمضاں الوداع

ذرّہ ناچیز کو مہرِ درخشاں کردیا
تونے ہم انسانِ کم مایہ کو انساں کردیا
مورِ بے وقعت کو ہمدوشِ سلیمانؑ کردیا
دل نہیں کہتا مگر اے روح انساں الوداع
رخصت اے ماہِ مبارک، ماہِ رمضاں الوداع

اپنی بداعمالیوں پر ہے ندامت کیا کریں،
انتظارِ آمد آمد میں غم و نوحہ کریں
لیکن اتنا بھی گراں ہے سال بھر تڑپا کریں
خیر لے جا برکتیں، جا میرے مہماں الوداع
رخصت اے ماہِ مبارک، ماہِ رمضاں الوداع

کل کِسی پہلو نہیں، آتا نہیں جی کو قرار
زہد و تقویٰ و عمل پاتے تھے تجھ سے روزہ دار
ہے مسلمانوں کے دل کو تیری فرقت ناگوار
لیکن اب اے جانِ جانم عیشِ دوراں الوداع
رخصت اے ماہِ مبارک، ماہِ رمضاں الوداع

داغ دے کر پھول کو خارِ مغیلاں کردیا
خانۂ دل کو مسلمانوں کے ویراں کردیا
گلشنِ آباد کو رشکِ بیاباں کردیا
کِس طرح کہدوں کہ جا رشکِ گلستاں الوداع
رخصت اے ماہِ مبارک، ماہِ رمضاں الوداع

مسجدوں میں اب نہ وہ پہلی سی ہیں آبادیاں
جب تک آجائے نہ پھر تو، ہم رہینگے نوحہ خواں
لُٹ گئی باغِ عبادت کی بہارِ بے خزاں
الفراق اے درسِ حکمت شانِ ایماں الوداع
رخصت اے ماہِ مبارک، ماہِ رمضاں الوداع

سایۂ ابرِ کرم تیری نوازش پر نثار
کِس طرح رخصت کرے تجھ کو کمالِ اشکبار
عابدوں کے واسطے تھا موسمِ فصلِ بہار
ہاں مگر چارہ نہیں ہے اے مری جاں الوداع
رخصت اے ماہِ مبارک ماہ رمضاں الوداع

دنیائے اسلام

غیر جانبدار ترکی

لیکن اپنی حفاظت کے لئے ہر طرح تیار ہے

(استنبول بذریعہ بحری تار) موسم گرما کی وجہ سے سفارتی عملہ کے تمام افراد استنبول آگئے ہیں۔ یہ لوگ یہاں اول تو اس لئے آگئے ہیں کہ ترکی حکومت کے اراکین کے قریب رہیں جو معلوم ہوتا ہے کہ تمام کے تمام باسفورس میں اور بحر مامورا کے کنارے بس گئے ہیں اور دوسرے مہینوں تک اناطولیہ کے بنجر میدانوں کو دیکھنے کے بعد آب و ہوا اور منظر کی یہ تبدیلی بیحد خوشگوار معلوم ہوتی ہے۔

اس سال آج کے استنبول میں اور ڈھائی سال پہلے کے استنبول میں بڑا واضح تقابل نظر آتا ہے۔ ۱۹۴۱ء کے شروع میں ان جنوب مشرقی یورپ کے ممالک سے جو اس وقت تک غیر جانبدار تھے ترکی آنیوالے مسافر کو استنبول میں ہر طرف یا کم از کم اکثر حصوں میں اندھیر انظر آتا تھا۔ اس وقت تمام غیر جانبدار ممالک میں ترکی کو جنگ سے قریب ترین سمجھا جاتا تھا، اور استنبول کی حالت ہر اس شخص کو متنبہ کردیتی تھی جو واقعات پر اطمینان یا لاپروائی سے نظر کرتا تھا۔

آج کی رات میں اپنا مراسلہ پیرا پیلس ہوٹل کے کمرہ میں لکھ رہا ہوں جو کسی زمانہ میں بے حد مشہور تھا اور مشرقی ہوٹلوں کے لئے فخر کا باعث سمجھا جاتا تھا، لیکن اب اس میں اگلی سی رونق بالکل نہیں رہی۔ راتوں کی زرق برق پوشاک اور سفارتی عملوں کے تفکرات سے آزاد افراد اب یہاں نظر نہیں آتے۔ بحر اسود سے آنے والا اور وہاں جانے والا کثیر تجارتی سامان اب یہاں نہیں دکھائی دیتا۔ نہ روس سے آنے والے غلّہ سے لدے ہوئے جہاز نظر آتے ہیں، اور نہ ڈینیوب کے دہانہ کی طرف جانے والے برطانوی جہاز جو باسفورس سے گزرتے تھے۔ استنبول کی پہلی سی دولت اور خوشحالی کے دن اب نہیں رہے۔

اس دولت کے بجائے ایک ٹھہری ہوئی مقامی دولت جمع ہوگئی ہے جو سامان کی ذخیرہ بازی کرکے اور اسے تگنی اور چوگنی قیمتوں پر بیچ کر حاصل کی گئی ہے، یا سرکار سے ٹھیکے لے کر یا ان ٹھیکوں کے ٹھیکے لے کر، یا سڑکیں اور طیارہ گاہیں تعمیر کرکے اور یورپ کی فاقہ زدہ آبادی کے لئے سامان تجارت کی گاڑیوں کی گاڑیاں فروخت کرکے۔

اپنے کمرہ کی کھڑکی سے باہر دیکھ کر، اس کمرہ سے جو پہلے جدید ترین سامان تعیش سے آراستہ تھا اور اب نسبتاً کچھ گندہ اور چھوٹا ہوگیا ہے مجھے شہر کی ہزاروں روشنیوں کا عکس گولڈن ہارن نامی تالاب میں نظر آتا ہے۔ پاس ہی کے ایک چبوترے کے باغ سے موسیقی اور گانے کی آواز آرہی ہے اور لوگوں کی گفتگو کا ہمہمہ اور پلیٹوں اور چھری کانٹوں کی کھنکھناہٹ سنائی دیتی ہے۔

یہ حالت واقعتاً ۱۹۴۱ء کے استنبول سے اور غالباً باقیماندہ یورپ سے بھی جو جنگ میں مصروف ہے تقابل کرنے کے لائق ہے۔ حالانکہ چند سو میل کے فاصلہ پر شدید جنگ ہورہی ہے لیکن یہاں دخانی کشتیاں باسفورس کی تمام گھاٹوں پر ہزاروں ایسے آدمیوں کو اُتار رہی ہیں جو ہفتہ کے آخر میں سیر و تفریح کو آتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ پورے ترکی کی حالت آج یہی ہے۔ ایک ایسے غیر جانبدار ملک کی حالت جس نے جنگ کے چار برس کے زمانہ میں تمام اُلجھنوں سے اپنے کو صاف بچالیا۔

اس میں کچھ دقت صرف ہوا ہے۔ جنگ جو کسی زمانہ میں یورپ کے براعظم سے کہیں زیادہ دور تھی اب بالکل اس کے دروازے تک پہونچ چکی ہے، لیکن یورپ سے جنگ اگرچہ کبھی دور رہی ہو ترکی سے کبھی دور نہ تھی۔ جنگ کے شعلے ترکی کے تحفظی علاقہ میں رفتہ رفتہ ایک حلقہ نما خط پر العلمین سے مسینا تک بڑھتے رہے اور اب یہ شعلے ایک اور قریب کے حلقہ نما علاقے میں قبرص سے کریٹ تک اور وہاں سے یونان اور بلقان تک پھیل سکتے ہیں۔ ترکی کے شمال میں جنگ بحیرہ اسود کے شمالی ساحل کے پاس آگے پیچھے گھٹتی بڑھتی رہی ہے۔ حال ہی میں امریکی بمباروں نے ان تحفظی حلقوں میں داخل ہوکر پلوستی پر بمباری کی۔ یہ سب کچھ ترکی کے بالکل قریب ہورہا ہے اور ہر روز جنگ ترکی سے قریب تر ہوتی جائے گی۔

غالباً باسفورس کی بظاہر پُرسکون فضا سے لوگوں پر اس کا اثر پڑتا ہے اور وہ واقعات پر بھی اسی سکون سے نظر ڈالتے ہیں۔ میں ان باتوں کے متعلق زیادہ تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن یہ امر بالکل بدیہی معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کی دوڑ اپنی آخری منزلوں میں پہونچ رہی ہے لیکن ترکوں کے قدم اب بھی اسی اطمینان اور مستعدی سے پڑرہے ہیں۔ ترکی شروع میں جس دم سے چلا تھا وہ ابھی ٹوٹا نہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ غیر جانبداری کی دوڑ میں وہ پالا چھو کر رہے گا۔ میں فی الحال کوئی ایسی علامت نہیں پاتا جس سے معلوم ہو کہ ترکی جنگ میں شامل ہونے والا ہے یا وہ اس کے لئے رضامند ہے۔

فلسطینی ماہرین تعلیم طرابلس جارہے ہیں

القدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) فلسطین کے انسپکٹر تعلیمات مسٹر احمد خلیفہ اور الرشیدیہ اسکول القدس کے مسٹر عبدالحافظ کمال فلسطین سے طرابلس روانہ ہوئے ہیں۔ وہاں یہ لوگ فلسطین کے تعلیمی طریقوں پر باقاعدہ سلسلہ سے تقریریں کریں گے۔

یہ دونوں فلسطینی ماہرین تعلیم طرابلس کے انتظامی حکام کی دعوت پر گئے ہیں اور طرابلس میں تقریباً ایک مہینہ قیام کریں گے۔ اپنے قیام کے دوران میں وہ طرابلس کے مدرسین کو اسکول کے انتظام کے متعلق ہدایات دیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۲۸ کانپور شنبہ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۳ء نمبر ۳۸

اس ہفتہ کی تین اہم تقریریں

مسٹر چرچل

وزیر اعظم مسٹر چرچل نے امریکہ سے واپسی کے بعد ۲۰ ستمبر کو پارلیمنٹ میں ایک طویل تقریر کی جس میں آپ نے لڑائی کی حالت پر روشنی ڈالی اور آئندہ لڑائی کیا رُخ اختیار کریگی اس کی طرف بھی اشارہ کیا آپ نے فرمایا کہ مرا کبھی یہ خیال نہیں رہا کہ افریقہ کی لڑائی فرانس یا بلجیم یا ہالینڈ میں جرمنوں پر حملہ کا نعم البدل ہو سکتی ہے۔

آپ نے یہ بھی انکشاف کیا کہ ۱۴ ستمبر کو ختم ہونے والے چار مہینوں میں شمالی اٹلانٹک میں دشمن کے حملوں سے ایک بھی اتحادی جہاز نہیں ڈوبا۔ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں دنیا کے کسی حصہ میں دشمن کی آبدوز کشتی کوئی اتحادی جہاز نہیں ڈبو سکی۔ لیکن اب دشمن کی آبدوز کشتیوں نے پھر سرگرمی دکھلانا شروع کر دی ہے اور اسوقت تک صرف ایک اتحادی جہازوں کے قافلہ پر حملہ کیا گیا ہے۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ جاپان کے جہازوں کو اس وقت جتنا نقصان پہونچ رہا ہے اس کے پاس اسکو پورا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ یہی حال جاپانی ہوائی طاقت کا ہے۔

مسولینی کے بچکر نکلنے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ بڈوگلیو گورنمنٹ نے مسولینی کو قید رکھنے کے بڑے معقول انتظامات کئے تھے لیکن اس نے چھاتہ باز فوجوں کا مقابلہ کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا۔ مسولینی کا پہرہ دینے والے گارڈوں کو حکم تھا کہ اگر مسولینی بچکر بھاگنے کی کوشش کرے تو اُسے گولی سے اُڑا دیا جائے لیکن گارڈ اپنا فرض ادا کرنے میں ناکام رہے۔

آپ نے کہا کہ روس، برطانیہ، اور امریکہ کے بیرونی وزیروں کی ایک کانفرنس جلد ہونیوالی ہے۔ ہم نے سارڈینیا اور کارسیکا پر حملہ کرنے کے لئے بڑے زبردست انتظامات کئے تھے۔

مسٹر چرچل نے لڑائی کی صورتِ حالات پر روشنی ڈالنے کے لئے اس وقت سے واقعات کا سلسلہ دوہرایا جبکہ جون ۱۹۴۲ء میں واشنگٹن میں ان کی اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کی ملاقات ہوئی تھی۔

آپ نے بتلایا کہ ۱۵ ماہ پہلے ہم نے شمالی افریقہ پر قبضہ کرنے کے سوائے اور کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا لیکن اس وقت تبروک کی تباہی کے بعد ہمیں بہت خطرناک صورت حالات کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اس وقت افریقہ میں ہماری فوج کے اسّی ہزار سپاہی کام آگئے اور دشمن کی فوجیں بڑھتی ہوئی العالمین تک پہونچ گئیں۔ نہر سویز کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا لیکن اس کے بعد حالات نے پلٹا کھایا اور اس وقت سے اب تک ہماری جیت ہو رہی ہے۔

اس کے بعد مسٹر چرچل نے پریذیڈنٹ روزویلٹ سے اپنی متعدد ملاقاتوں کا ذکر کیا اور بتلایا کہ کس طرح اٹلی اور سسلی پر چڑھائی کرنے کی اسکیم تیار کی گئی۔

ہوائی طاقت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ اتحادیوں کی ہوائی طاقت برابر بڑھ رہی ہے اور دشمن اس کے اثر کو محسوس کرنے لگا ہے۔ ہمارے ہوائی جہاز جرمنی اور اس کے ساتھی ملکوں پر برابر بمباری کر رہے ہیں اور ان کے صنعتی ٹھکانوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جرمنی جنگی مورچوں سے اپنی توجہ ہٹا کر ہوائی حملوں سے بچاؤ کی طرف اپنی توجہ لگانے پر مجبور ہو گیا ہے۔ جرمنی کی ہوائی سرگرمیاں بہت کم ہو گئی ہیں۔ اس وقت برطانی ہوائی بیڑہ جرمنی کے مقابلہ میں پچاس فی صدی زیادہ ہوائی جہاز مختلف مورچوں پر بھیج رہا ہے۔

جاپان کے خلاف لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ کیوبک کانفرنس میں جاپان کے خلاف لڑائی پر خاص توجہ دی گئی۔ وہاں جو اسکیمیں تیار کی گئی تھیں ان پر عمل شروع ہو گیا ہے اور جاپان کے خلاف پیسفک کے مختلف حصوں میں لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ امریکہ کی بڑی طاقت اس وقت پیسفک میں لگی ہوئی ہے۔

مسٹر چرچل نے بتلایا کہ جاپان کے خلاف دکھن پوربی ایشیائی کمان قائم کی گئی ہے اس نے کافی ترقی کر لی ہے۔ ایڈمرل مونٹ بیٹن بہت جلد ہندوستان پہونچ جائیں گے۔ ابتدا میں ان کا ہیڈ کوارٹر دہلی میں ہوگا۔

اس کے بعد مسٹر چرچل نے بتلایا کہ مسولینی کو کس طرح ہٹایا گیا اور پھر کس طرح بڈوگلیو گورنمنٹ سے ہماری بات چیت ہوئی۔

سائنور مسولینی

سائنور مسولینی نے گزشتہ سنیچر کو جرمن ریڈیو سے اور روم ریڈیو سے جس پر آج کل جرمنوں کا قبضہ ہے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس میں اس نے شاہ وکٹر امینوئل والی اٹلی پر اپنے ... کے خلاف بغاوت کی رہنمائی کرنے کا الزام لگایا اور یہ مطالبہ کیا کہ ان سے اس کا جواب مانگا جائے۔ شاہ اٹلی کے خاندان میں جنگ کے ہر دور میں شکست خوردہ ذہنیت ہی قائم رہی اور ان کی جانب سے جرمنوں کے خلاف برابر پروپیگنڈا جاری رہا۔

مسولینی نے کہا کہ شاہ اٹلی نے اپنا تخت بچانے کی امید میں اٹلی کو بدنظمی، ذلت اور مصائب میں پھنسا دیا ہے۔ اس ذلت کے نتائج اٹلی کے باشندوں کو بھگتنا ہوں گے۔ اپنی عزت کو کھو دینے کے بعد ہم لوگوں کے ہاتھوں سے وہ تمام ممالک بھی نکل گئے ہیں جو ہم نے اس جنگ کے دوران میں فتح کئے تھے۔ ایڈریاٹک سمندر، ایونین سمندر اور ایجین سمندر میں اور دکھنی فرانس اور بلقان میں ہمارے مقبوضات بھی ہمارے ہاتھوں سے نکل گئے ہیں۔ جو فوج اپنے دوست کا ساتھ چھوڑ چکی تھی اُس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں اور اُسے اس کے دوست نے ہی غیر مسلح کر کے شہری آبادی کے حصّہ کو اس پر ہنسنے کا موقعہ دیدیا ہے۔ یہ اُمید کرتے ہوئے کہ ہماری نقل و حرکت ناقابل مدافعت ثابت ہوگی ہم حسب ذیل اصول قائم کرتے ہیں۔

(۱) جرمنی۔ جاپان اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ہم پھر لڑیں گے۔ (۲) اطالوی ملیشیا کو مرکز بنا کر فوج کی پھر تنظیم کریں گے (۳) غداروں کا خصوصًا ان غداروں کا جو ۲۵ جولائی کو نئی حکومت کے ساتھ مل گئے تھے خاتمہ کریں گے۔ جو اس طرح دشمن کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ ہم سرمایہ داری کا خاتمہ کریں گے اور سوشل بنیادیں قائم کریں گے جن پر ایسی حکومت قائم کیجائیگی جن سے اس ملک کے باشندوں کی پوری امداد حاصل ہوگی۔ ۲۵ جولائی کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے مسولینی نے کہا۔ اپنی اُولوالعزمی کی زندگی کی مہمات میں یہ سب سے زیادہ مذموم فعل تھا۔ سائنور مسولینی نے کہا کہ میں نے سیوائی کے محل میں شاہ اٹلی سے بیس منٹ تک ملاقات کی اور تواریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ اس آدمی کو جس نے ۲۰ سال تک انتہائی وفاداری سے شاہ کی خدمت کی ہو شاہی محل کے دروازہ پر ہی گرفتار کر لیا جائے۔ مجھے ایک سازش سے بچنے کے لئے ایک ایمبولینس (بیماروں اور زخمیوں کو لیجانے والی موٹر لاری) میں سوار ہونے کے لئے مجبور کیا گیا۔ لیکن مجھے یہ یقین ہو گیا کہ اس تمام کارروائی کا مقصد یہی ہے کہ مجھے اتحادیوں کے حوالہ کر دیا جائے۔

قید سے بچ نکلنے کے بارے میں مسولینی نے کہا کہ یہ سب کام ۵ منٹ میں ختم ہو گیا۔ یہ جرمنوں کے عزم اور ان کی تنظیم کا بہترین شاہکار تھا جسے وقت آنے پر روایتًا مانا جائے گا۔

جنرل ٹوجو

جاپان کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے جاپانی کیبنٹ کے اجلاس کے بعد جو تقریر براڈ کاسٹ کی اس میں سے جرمن ریڈیو نے مندرجہ ذیل ... براڈ کاسٹ کئے ہیں:۔

"اہل جاپان کی تمام جماعتوں کو اس سنگین صورت حالات اور مشکلوں کا احساس ہونا چاہئے جو اس وقت ملک کے اندر اور باہر پیدا ہو گئی ہے نیز قوم کو اپنی تمام طاقت جنگی کارخانوں پر لگا دینا چاہئے۔ جاپان کی ہوائی طاقت کو خاص طور پر بڑھانا چاہیئے اور مضبوط کرنا چاہئے۔ جاپان اور منچوکو میں ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ وہاں کھانے پینے کی ضرورت خود پوری ہو سکے۔ جاپان کے مادر وطن کے بچاؤ کے زبردست انتظامات فورًا ہی ہو جانا چاہئیں، جاپان کے تمام لوگوں کو مکمل لام بندی ہونا چاہئے۔ فوجی خدمات میں توسیع ہونا چاہئے۔ عورتوں کی بھرتی بڑھا دینا چاہیئے ہوائی حملوں سے بچاؤ کے انتظامات میں توسیع ہونا چاہیئے۔"

گاندھی جی کے بیان پر پابندی

حکومت بمبئی کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری نے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا ہے:۔

حکومت بمبئی نے ۱۰ فروری کو جو حکم جاری کیا تھا جس میں ۲۳ مارچ ۱۹۴۳ء کو ترمیم کی گئی تھی جس کی رو سے یہ ہدایت کی گئی تھی کہ مہاتما گاندھی کی طرف سے یا ان کے ساتھ ملاقات کرنے والوں کی طرف سے جو بیانات شائع ہوں وہ پراونشل پریس ایڈوائزر کے پاس جانچ پڑتال کرانے کے لئے بھیجے جائیں وہ حکم اب واپس لے لیا گیا ہے۔

میدان جنگ

(لندن ۲۲ ستمبر) اٹلی کی تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ جرمن سلرنو کی گھاٹی چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ پانچویں اور آٹھویں فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں اور وہ کہیں کہیں ۲۰ میل اندر گھس گئی ہیں جنگی جہاز رسد اور کمک برابر پہونچا رہے ہیں سلرنو کے اتر پچھم میں پہاڑیوں پر جرمنوں کا ابھی تک قبضہ ہے۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ اتحادی فوجوں نے مونٹ کوروِنو پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ ابولی کے سات میل اُتر کو ہے نیپلز کی لڑائی شروع ہونے والی ہے۔

(لندن ۲۳ ستمبر) ماسکو کی تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ دکھنی روس میں جو روسی فوجیں دریائے ڈینپر کے موڑ کی طرف بڑھ رہی ہیں وہ بعض جگہ اب دریا سے صرف دس میل دور رہ گئی ہیں۔ ایک روسی دستہ پرلوکی سے آگے نکل گیا ہے اور وہ کیف سے صرف ۴۰ میل رہ گیا ہے روسی فوج نے الوٹونوف پر قبضہ کر لیا ہے یہ ایک اہم ریلوے جنکشن ہے جو روسی فوج گومیل پر بڑھ رہی ہے وہ بریانسک سے چار میل آگے نکل گئی ہے، روسی فوج نے کوسچک پر قبضہ کر لیا ہے۔ کوبان میں روسی فوج نے اناپا کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بندرگاہ نووروسک کی بندرگاہ سے ۰ ۴ میل پچھم کو ہے۔

پیسفک کے تازہ اتحادی اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ نیوگنی میں اتحادی فوجیں فنشافن کے ہوائی اڈہ کے قریب اُتر گئی ہیں یہ جگہ لے سے ساٹھ میل دکھن پچھم کو ہے، اتحادی فوجیں جنگی جہازوں اور ہوائی جہازوں کی حفاظت میں وہاں اُتری ہیں۔ جاپانی فوجوں نے اُن کا مقابلہ کیا۔ فنشافن ایک بندرگاہ ہے اس پر اتحادیوں کا قبضہ ہونے کے بعد اتحادی فوجیں نیو برٹن میں راس گلاسٹر پر حملہ کر سکیں گی۔

آئینۂ کانپور

جزوی راشننگ اسکیم

مقامی حکومت نے جو شہر میں جزوی راشننگ اسکیم جاری کر رکھی ہے اس میں اب تک مخلوط گیہوں کا آٹا دیا جاتا ہے لیکن آٹا ناقص ہونے کی وجہ سے لوگوں کو سخت تکلیف تھی جس کے خلاف ہم نے بھی ایک نوٹ لکھتے ہوئے یہ سفارش کی تھی کہ بجائے آٹے کے کھرا اناج دیا جائے چنانچہ گورنمنٹ نے یہ سفارش منظور کر لی ہے اور اب غالبًا ماہ اکتوبر سے بجائے آٹے کے کھرا اناج دیا جائے گا جس میں غالبًا گیہوں۔ جَو۔ جوار۔ باجرا۔ چنا۔ چاول۔ شامل ہے۔ فی شخص ۱۲ چھٹانک اناج دینے کا جو اصول مقرر ہے اس میں غالبًا نصف گیہوں اور بقیہ نصف مقدار میں جو اناج آپ چاہیں لے سکتے ہیں۔

اُمید ہے کہ اب پبلک کو تکلیف نہ ہوگی۔

میونسپل بورڈ

چیرمین صاحب میونسپل بورڈ نے مسٹر مصطفےٰ حسین نیر اور پنڈت برہمانند مصرا ممبران بورڈ کے خلاف نوٹس جاری کرنے کی کمشنر صاحب الہ آباد ڈویزن سے سفارش کی ہے۔ یہ خبر غلط ہے کہ ان دونوں حضرات سے کمشنر صاحب نے جواب طلب کیا ہے۔

ہندو سبھا

آل انڈیا ہندو سبھا کے پریسیڈنٹ نے ہندو سبھا کے ممبران کے بھرتی ہونے کی تاریخ ۱۰ اکتوبر تک بڑھا دی ہے اور وارڈ کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ سبھاؤں کے انتخابات ۱۴ نومبر تک ہوں گے۔ اور پراونشیل سبھاؤں اور آل انڈیا مہا سبھا کمیٹی کا انتخاب آخر نومبر تک ہو جائے گا۔

مکانات کی کمی

یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ کے پاس کانپور میں مکانوں کی کمی کے متعلق ایک مراسلہ بھیجکر لکھا ہے کہ شہر میں جنگ کی فیکٹریوں کی وجہ سے آبادی بہت بڑھ گئی ہے اس لئے عمارت بنانے کے سامان سے کنٹرول کی پابندیاں کم کر دی جاویں تاکہ خالی پلاٹوں پر ان کے مالکان عمارتیں بنا سکیں اور پبلک کی تکلیف کم ہو۔

بنگال ریلیف فنڈ

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے بنگال ریلیف فنڈ کے سلسلہ میں ۱۸۲۹۳ روپیہ بھیج دیا ہے۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی

مسٹر سری رام آنس سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی اور مسٹر دیو کی نندن کانپور ڈسٹرکٹ جیل سے رہا کر دئے گئے۔ اُن کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا۔

گورنر کا سر پدم پت کو جواب

گورنر یو۔ پی نے سر پدم پت سنگھانیہ صدر یو۔ پی صوبہ ہندو مہا سبھا کی چٹھی کے جواب میں بنگال کے باشندوں کی مصیبت میں ان کی مدد کی خواہش کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے سر پدم پت سنگھانیہ کی توجہ اس کمیونک کی جانب مبذول کرائی ہے جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ یو۔ پی کی صوبجاتی حکومت بنگال کی مدد کے لئے اب تک کیا کر چکی ہے اور اب کیا کر رہی ہے۔

گورنر نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ بنگال کو بہت بڑی مقدار میں اناج بھیجا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ ۲۵ ہزار ٹن گیہوں اور ۸ ہزار ٹن جوار اور مکی وغیرہ بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ لوگوں کو انفرادی حیثیت سے اور سبھاؤں سوسائٹیوں کو اپنی جانب سے اناج بھیجنے کی اجازت دینے سے انھیں زیادہ تسلی ...

بنگال ریلیف فنڈ

سکریٹری مسلم ڈیفنس کمیٹی اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

بنگال کی دردناک کیفیت سے متاثر ہو کر مسلم پبلک ڈیفنس کمیٹی کانپور نے بنگال ریلیف فنڈ قائم کر کے عام مسلمانوں سے امداد کی اپیل کی ہے۔ جمع شدہ روپیہ سے صدر صاحب مسلم چیمبر آف کامرس بنگال کی معرفت فاقہ زدگاں کی امداد کی جائے گی۔

چندہ جمع کرنے کا اختیار نو حضرات کو دیا گیا ہے اور ان کے دفتر کے پتے مقامی ہینڈ بل کے ذریعہ بتائے گئے ہیں۔ (۱) شیخ محمد رفیق گرو صدر (۲) سید حسن احمد شاہ (۳) حافظ احمد نبی خاں (۴) حکیم مختار احمد (۵) مسٹر سمیع الحق (۶) میاں فضل کریم (۷) چودھری محمد امین (۸) شیخ محمد قاسم (۹) واجد حسین صاحب سکریٹری۔

کانپور کے مسلمانوں کو اپنے قدیم اور شاندار روایات کا لحاظ کرتے ہوئے اس نازک موقع پر دل کھول کر امداد کرنی چاہیئے۔

پیس کمیٹی کا انتخاب

شیخ عزیز الحق صاحب جوائنٹ سکریٹری چوک مسٹن روڈ پیس کمیٹی کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

چوک مسٹن روڈ پیس کمیٹی کا سالانہ جلسہ عام مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۴۳ء بصدارت بابو کاشی ناتھ جی وقت ½ ۱۰ بجے شب اندرون بلڈنگ موسومہ اندرا ہوٹل منعقد ہوا۔ جلسہ میں علاقہ کے ہندو مسلم ممبران اور عمائدین شہر نے شرکت کی۔ بابو کرونا شنکر صاحب سکریٹری کمیٹی نے سالانہ کارروائی پیش کی اور حاضرین جلسہ نے کمیٹی کے کام اور مفید خدمات کی جو دوران سال میں اُس نے انجام دیں بہت تعریف کی۔ بابو کاشی ناتھ صاحب صدر جلسہ نے ایک پُر مغز تقریر کے ذریعہ ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت کو واضح کیا اور اپنی قیمتی نصائح سے ممبران اور حاضرین جلسہ کو مستفید فرمایا۔ آئندہ سال کے لئے بیس ہندو اور بیس مسلمان ممبران کا انتخاب عمل میں آیا اور نیز حسب ذیل حضرات عہدہ دار منتخب ہوئے۔

صدر:۔ شیخ محمد وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر

نائب صدر:۔ بابو گورکھ ناتھ صاحب کپور۔

〃 شیخ محمد شریف صاحب گرو۔

〃 بابو گرپرشاد صاحب مہروترا۔

جنرل سکریٹری:۔ بابو کرونا شنکر صاحب شکل۔

جوائنٹ سکریٹری:۔ شیخ محمد شفیق احمد صاحب۔

〃 بابو کرپا شنکر صاحب مہروترا۔

〃 شیخ عزیز الحق صاحب دہلوی۔

خزانچی:۔ بابو مول چند صاحب اگروال۔

محاسب:۔ چودھری محمد امین صاحب۔

ممبران اور حاضرین جلسہ کی مٹھائی سے تواضع کی گئی اور قریب ۱۲ بجے شب بعد شکریہ صدر جلسہ برخاست ہوا۔

کپڑے کے سوداگروں کو نوٹس

مسٹر کے۔ سی۔ شکلا ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر نے مسٹر گور پرشاد کپور پریسیڈنٹ کانپور کپڑا کمیٹی کے پاس ایک نوٹس بھیجا ہے جسمیں شہر کے کپڑا کے سوداگران کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر وہ ناجائز طور سے فائدہ اُٹھائیں گے تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ مسٹر کپور نے کپڑا کے سوداگروں کے پاس ایک نوٹس بھیجا ہے جسمیں انھیں حکام کی ہدایت پر عمل کرنیکی صلاح دی ہے کپڑا کمیٹی کے نمائندوں نے رائے بہادر این۔ ایس چکرورتی اسپیشل افیسر سوتی کپڑا۔ اور مسٹر کے۔ سی شکلا ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر سے ملاقات کی اور کپڑا کا نرخ مناسب رکھنے اور ناجائز فائدہ اُٹھانے کی روک تھام کے مسئلہ پر گفت و شنید کی۔

سبدِ گل

اسپین کی عورتوں کا عقیدہ ہے کہ "نمائش حسن اور عریانی کا مظاہرہ ہر عورت کا پیدائشی حق ہے" چنانچہ یہ "وسیع نظر" خواتین اپنے حسین وجمیل جسم کو کپڑوں میں پوشیدہ رکھنا "گناہ عظیم" خیال کرتی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جس طرح خوبصورت پھولوں کی پیدائیش سے قدرت کا یہ منشا ہے کہ خلق خدا کے دل ودماغ کو تراوٹ بخشی جائے بالکل اسی طرح حسین وجمیل عورت کی تخلیق کا بھی یہی مقصد ہے کہ عورت اپنے حُسن وجمال کے نظاروں سے خلق خدا کو فیضیاب کرتی رہے۔

ہندوستان کے من چلے نوجوانوں کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی کہ اب ہندوستان میں بھی ایسی من چلی لڑکیوں کی پیداوار شروع ہوگئی ہے جو حسن کی نمایش کو اپنا پیدائشی حق خیال کرتی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں لاہور کی ایک عدالت میں ایک ایسی من چلی لڑکی کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی ہے جس نے اپنے نیم عریاں جسم کے نظارہ سے ایک نوجوان کے جذبات کو مشتعل کر دیا تھا، اور عدالت میں بیان دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ

ایک عورت کا یہ پیدائشی حق ہے کہ وہ اپنے حسن کی زیادہ سے زیادہ نمائش کرے۔

اس من چلی لڑکی کے سلسلہ میں جو استغاثہ دائر کیا گیا ہے اس کی کہانی یہ ہے کہ مس پنڈت ایک دولت مند ٹھیکیدار مسٹر ورما کے پڑوس میں رہتی تھی اور دن میں کئی کئی مرتبہ مسٹر ورما کے سامنے سے نیم عریاں لباس پہنے ہوئے گزرتی تھی۔ آخر نوبت یہاں تک پہونچی کہ مسٹر ورما حسن کے عریاں نظاروں سے بے تابو ہوگئے اور معاملہ یہاں تک بڑھ گیا کہ مقدمہ بازی کی نوبت آگئی۔ مجسٹریٹ نے اس مقدمہ میں مس پنڈت اور مسٹر ورما دونوں کو مجرم قرار دیتے ہوئے پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔ مس پنڈت کا جرم یہ ہے کہ اُنھوں نے عریاں ہو کر مسٹر ورما کے جذبات کو مشتعل کیا۔ اور مسٹر ورما کا قصور یہ ہے کہ وہ آپے میں نہ رہ سکے اور لگے اُلٹی سیدھی حرکتیں کرنے، غرضیکہ یہ مقدمہ اپنی نوعیت کا ایک نہایت ہی دلچسپ مقدمہ ہے اور اس مقدمہ سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ اب ہندوستان کی لڑکیاں بھی کس طرح بتانِ مغرب کا نمونہ بنتی چلی جا رہی ہیں اور اگر ان کی مغرب پرستی کا یہی عالم رہا تو وہ وقت دور نہیں ہے جب ہندوستان میں بھی سر بازار عریاں حسن کے نظارے عام ہوں گے، اور دل پھینک نوجوانوں سے عجیب وغریب حرکتیں سرزد ہوا کریں گی +

ادبِ لطیف

محبت

از آمنہ سرکار صاحبہ لکھنؤ

محبت ایک پاکیزہ جذبہ ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتا۔

محبت ایک بے بہا اور انمول موتی ہے۔

محبت کی نو پاش کرنوں سے دنیا منور ہے، کل کائنات حیات غیر فانی کا منظر پیش کرتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود خدا اسی محبت کی گرمی سے زندہ ہے جس طرح آفتاب کی کرنیں اور برسات کا پانی غنچے کھلانے کے لئے ضروری ہے اسی طرح انسان کے دل کا کنول بغیر محبت کے شگفتہ نہیں ہو سکتا۔

محبت آندھی نہیں ہوتی شاید محبت کو اندھا کہنے والے خود اندھے ہوتے ہیں۔ محبت کی ایسی روشن آنکھیں ہوتی ہیں جن سے غیر فانی روشنی ٹپکتی ہے، محبت ہر انسان کے سینے میں دبی ہے۔

محبت روح ہے روح کبھی فنا نہیں ہوتی محبت کے پوجنے والے فرشتوں سے زیادہ معصوم ہوتے ہیں، محبت خدا کا دوسرا نام ہے، حقیقی محبت نفس پرستی سے دور خالص پاکیزگی ہے، سورج کی ننھی ننھی کرنیں جب نکلتی ہیں اس وقت محبت اس میں حلول کر جاتی ہے۔ اسی محبت کی لافانی قوت سے سورج کی گرمی چاند کی روشنی قائم ہے حقیقی محبت کبھی فنا نہیں ہوتی۔

محبت زندگی ہے اور زندگی محبت۔

لَے پر اتحادیوں کا قبضہ

لندن۔ ۱۸ ستمبر، دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ کل سویرے اسٹریلوی فوجوں نے نیوگنی کی اہم جاپانی چھاونی لے کو توڑ دیا۔ اور وہ شہر کے اندر داخل ہوگئیں۔ جاپانی فوجوں کا ایک بڑا حصہ برباد کر دیا گیا ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں کی بمباری سے شہر کا ایک بڑا حصہ برباد ہو گیا ہے۔

امریکہ کس قدر سامان جنگ تیار کر رہا ہے

واشنگٹن۔ ۱۸ ستمبر، کانگریس کے نام پیغام میں پریزیڈنٹ روزویلٹ نے بتلایا کہ امریکہ نے کس قدر سامان جنگ تیار کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ پچھلے دو ماہ کے اندر ہم نے ۱۵۰۰۰ ہوائی جہاز اور ۴۸۰ جہاز تیار کئے اور مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے لے کر پہلی ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء تک ہم ایک لاکھ ۲۳ ہزار ہوائی جہاز اور ۵۳۰۰۰ ٹنک تیار کر چکے ہیں۔ اور توپوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب پہونچ گئی ہے۔ سارے کارخانہ دن رات سامان جنگ تیار کر رہے ہیں۔

عالمِ نسواں

مسلم خواتین کے جنگی کارنامے

جنگ یرموک میں (جو خلافت فاروقی میں ہوئی تھی) حضرت اسمار بنت ابو بکرؓ فاطمہ بنت قیسؓ اور عطیہ بنت ربیعؓ نے سرفروشانہ خدمات انجام دی تھیں، اس جنگ میں ان خواتین نے ان تمام خطرات اور مشکلات کو دور برداشت کیا جو ایک مرد کو لڑائی میں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں بہت سی عورتیں مردوں کے ساتھ ساتھ میدان جہاد میں کام کرتی تھیں حتی کہ ان کے بچے بدوی عورتوں کی نگرانی میں پل کر بڑے ہو جاتے تھے اور کچھ عرصہ تک یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ ان کی ماں کون ہے؟ ۱۳ھ میں دمشق کے معرکوں میں اُم سعد بنت عبداللہؓ نے جس مستقل مزاجی سے ہوشربا تکالیف برداشت کیں، وہ بڑے سے بڑے جانباز مرد کی طاقت سے بھی

ریو۔ لو

موجودہ جنگ کے متعلق
بائیبل کی پیشین گوئیاں

زمانہ قدیم سے مستقبل کے متعلق پیش گوئیاں ہوتی رہی ہیں اور ان پر دنیا کا اعتقاد رہا ہے۔ یہ پیشین گوئیاں نجومیوں۔ مہاتماؤں، نبیوں، بزرگان دین وغیرہ کی ہوتی تھیں۔ آج کل ماہرین سیاست کی پیشین گوئیاں نئے خیال کے لوگ زیادہ مانتے ہیں لیکن پھر بھی آسمانی پیشین گوئیاں عام طور پر دنیا کے لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ ہی لیتی ہیں۔ خصوصاً اس وقت جبکہ موجودہ جنگ کی ہولناکیاں برداشت کرتے ہوئے چار سال گزر چکے ہیں۔ اور عوام کے لئے یہ جنگ ایک بلائے ناگہانی سے کم نہیں ہے۔ انسان معلوم کرنا چاہتا ہے کہ یہ ہولناک جنگ کیونکر شروع ہوئی اور آخر کس طرح اور کب ختم ہو کر ہم کو اِن مصائب سے نجات دلائیگی۔ اس لئے اس کی چشم جستجو آسمانی صحائف کی ورق گردانی پر مجبور کرتی ہے۔ اسی خیال سے جناب عابد بلہوری نے متحارب ممالک یورپ کے مذہب عیسوی کی مسلمہ کتاب آسمانی یعنی انجیل مقدس (بائیبل) سے اس ہولناک جنگ کے متعلق انتہائی کاوش وجانفشانی کے بعد پیشین گوئیاں تفتیش کی ہیں۔ جو ایک کتاب مسمی "موجودہ جنگ کے متعلق بائیبل کی پیشین گوئیاں" کی شکل میں شائع کی گئی ہیں۔

مصنف نے اس میں بائیبل کی آیات کے ہر ہر لفظ اور استعارہ موجودہ جنگ کے بانی ہٹلر اور اس کے ہولناک سامان جنگ پر منطبق کرنے کی کوشش کی ہے جو فی الواقع قابل داد ہے اور جس کا لطف کچھ اس کتاب کے دیکھنے والے ہی خوب اُٹھائیں گے۔ "بائیبل کی پیشین گوئیاں" نامی کتاب کو کانپور کے ہر دلعزیز ڈپٹی کلکٹر رائیصاحب مسٹر جے نرائن ٹنڈن سکریٹری نیشنل وار فرنٹ نے شائع کی ہے، جو $\frac{20 \times 30}{8}$ کے ۸۰ صفحات اچھی لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع ہوئی۔ قیمت ۸/ ہے۔

شائقین انتظامی پریس توپ خانہ بازار کانپور سے طلب کر سکتے ہیں۔

ایک لاکھ سے زائد امریکی

واشنگٹن۔ ۱۸ ستمبر، ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے دفتر جنگ نے اطلاع دی ہے لڑائی شروع ہونے کے بعد سے ابتک امریکہ کی فوجوں کے ۱۰۲۵۷۳ آدمی ہلاک زخمی، لاپتہ اور گرفتار ہوگئے ان میں سے ۱۹۷۲۱ آدمی مارے گئے، ۲۶۷۶۵ زخمی ہوگئے۔ ۳۲۱۵۴ لاپتہ ہیں ۲۳۹۳۳ جنگی قیدی بن گئے ہیں۔ صرف پیدل فوج کے ۹۵۷۸ آدمی مارے گئے۔ ۲۱۵۹۶ آدمی زخمی ہوگئے۔ ۲۲۲۴۶ لاپتہ ہیں۔ ۱۹۷۷۲ آدمی جنگی قیدی بن گئے۔ ان کی مجموعی تعداد ۷۳۱۹۲ ہوتی ہے۔

امریکہ کے سمندری محکمہ کی اطلاع ہے کہ ۱۰۱۴۳ آدمی ہلاک، ۱۵۶۹۹ زخمی ۹۰۸۷ لاپتہ اور ۴۱۶۱ جنگی قیدی بن گئے۔ انکی مجموعی تعداد ۲۹۳۸۱ ہوتی ہے۔

بچوں کی دنیا

شہد کی مکھی

ہندوستان کے تقریباً ہر صوبے میں کئی قسم کی مکھیاں شہد جمع کرتی ہیں۔ پھولوں پر اُڑتی ہوئی یا مشکیزے کی طرح کے چھتے پر بیٹھی ہوئی پہچانی جاتی ہیں۔ ان چھتوں سے شہد اور موم مختلف طریقوں سے نکالا جاتا ہے، پہاڑی علاقوں میں ان مکھیوں کو پالتے ہیں اور دلہن کے جہیز کے ساتھ انھیں بھی بند کر کے دیتے ہیں، بڑی مکھی سے کبھی کبھی ایذا بھی پہونچتی ہے، یہاں تک کہ ڈنک کے زہریلے اثر سے کبھی انسان اور جانور ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔ چونکہ ایک بڑے چھتے میں تقریباً بیس ہزار مکھیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے اُن کا مقابلہ ایک بڑی فوج بھی مشکل سے کر سکتی ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکالنا درست نہیں ہے کہ شہد کی مکھیاں گھریلو مکھی کی طرح انسان کی دشمن ہیں اس لئے ان کو نیست ونابود کرنا دور اندیشی ہے۔

گھریلو مکھی سے بہت سخت اور مہلک بیماریاں انسان تک پہونچتی اور پھیلتی ہیں۔ ان بیماریوں سے لاکھوں جانیں ایک سال میں تلف یا بیکار ہو جاتی ہیں۔ اور شہد کی مکھی سے سال میں شاید دس بیس جانیں اتفاقیہ ضائع ہوتی ہوں۔ برخلاف اس کے اگر شہد کی مکھی کی عادتوں کو سمجھ لیا جائے تو نقصان کا اندیشہ بہت کم رہ جاتا ہے۔ بلکہ اُن کے ایثار، جفاکشی، جان پر کھیل کر غنیم سے لڑائی، دوستوں کے ساتھ بھلائی، جماعتی اتفاق اور یک جہتی ایسی چیزیں ہیں جن سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہئے۔ اور یہ معلوم کر کے تو خدا کی حکمت پر حیرت ہوتی ہے کہ یہ مکھیاں اپنی نسل ہی کی ترقی کی کوشش میں منہمک نہیں ہیں بلکہ اُن کی بدولت درختوں میں بھی پھل پھول آتے ہیں۔

جاپان کی کیبنٹ میں اہم تبدیلیاں

فرانسسکو۔ (کیلیفورنیا) ۱۸ ستمبر، اس افواہ کی کہ جاپان کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے جنگ کے ناموافق نتائج کے باعث استعفیٰ دیدیا ہے۔ اس امر واقعہ سے تائید ہوتی ہے کہ جاپان کے ۷ کروڑ باشندوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ انکی قومی زندگی میں اہم سیاسی تبدیلیاں کیجائینگی۔ امریکہ کے اعلیٰ افسروں نے اس کا انکشاف کرتے ہوئے بتلایا ہے کہ جاپان کے باشندوں سے یہ کہا گیا ہے کہ "خواہ ہماری قومی زندگی میں کیسی ہی سیاسی تبدیلیاں کیوں نہ ہوں لیکن ہماری قومی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے جاپان کو اب بہت خطرناک صورت حالات کا سامنا ہے جس پر اس کی فتح وشکست کا دار ومدار ہے، ہمارے درمیان مکمل اتحاد قائم ہونا چاہئے تاکہ ہمیں شکست ۴

پردۂ فلم

تان سین کی قیامت انگیز مقبولیت

رنجیت کی کسی فلم کو بھی شاید اس قدر مقبولیت حاصل نہ ہوئی ہوگی جو مقبولیت کہ رنجیت کی تاریخی تصویر "تان سین" کو ہو رہی ہے۔

"تان سین" شہنشاہ اکبر کے دربار کا وہ ماہر موسیقی تھا جس کا جواب کئی صدی گزرنے کے باوجود بھی آج تک ہندوستان نہیں پیش کر سکا ہے۔ رنجیت نے اسی ماہر موسیقی کی زندگی کو پردہ سیمیں پر پیش کر کے غیر فانی بنا دیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ رنجیت نے شاید ہی کسی فلم پر اس قدر فراخ حوصلگی کے ساتھ روپیہ صرف کیا ہو جس قدر روپیہ "تان سین" پر صرف کیا گیا ہے۔ افسانہ میں بے حد دلکشی ہے۔ کاسٹ بے حد بلنڈ ہے، ڈائرکشن بڑی محنت سے کیا گیا ہے اور موسیقی کے معاملہ میں تو "تان سین" کو ایک امتیازی درجہ حاصل ہے۔

ہندوستان کے دو مشہور ترین ماہر موسیقی، یعنی سہگل اور خورشید اس تصویر میں ہیرو اور ہیروئن کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ سہگل اور خورشید کے علاوہ مبارک شہنشاہ اکبر کے پارٹ میں بے حد کامیاب ہے۔ کملا چٹرجی، نگیندرہ، بھگوانداس وغیرہ نے بھی بڑی خوبی کے ساتھ اس تصویر میں اپنے اپنے پارٹ ادا کئے ہیں۔

"تان سین" کی تیاری کوئی آسان کام نہ تھا۔ اس تصویر کے لئے سب سے زیادہ ضرورت ایک ایسے اداکار کی تھی جو "تان سین" کے کردار کو صحیح معنوں میں ادا کر سکے۔ اور اس کام کے لئے سہگل سے بہتر کسی آدمی کا ملنا ناممکن تھا۔

"تان سین" ایک ایسی تصویر ہے جو مدتوں عوام کے دماغوں میں محفوظ رہے گی، اور اس قدر پسند کیجائیگی کہ کوئی تعجب نہیں کہ یہ رنجیت موٹیوں کی تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی ہی تصویر ثابت ہو۔

ہم کو مسرت ہے کہ رنجیت کی اس شاندار تصویر کا دہلی، لاہور، کراچی، لکھنؤ، پشاور، ملتان، اور ہر جگہ نہایت ہی پُرجوش خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ کانپور کی پبلک اس تصویر کو بہت پسند کرے گی +

---

۴ نہ کھانی پڑے اس لئے کہ اگر ہمیں کچھ سیاسی یا اقتصادی تبدیلیاں بھی کرنی پڑیں تو ہمیں ان کے لئے تیار رہنا چاہئے، جس وقت اٹلی کے ہتھیار ڈالنے کے عین بعد ہی جاپان کے شہنشاہ نے جنرل ٹوجو وزیر اعظم اور شگمتسو وزیر خارجہ جاپان کو اٹلی کے ہتھیار ڈالنے اور جاپانیوں کی پسپائیوں سے پیدا شدہ صورت حالات پر روشنی ڈالنے کے لئے بلایا تھا۔ اس کے عین بعد ہی جنرل ٹوجو کے استعفیٰ کی خبر مشہور ہو گئی تھی۔

اقوال زریں

خدا سے ڈرو، پھر تجھے دنیا میں کسی اور سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ (شیکسپیر)

خدا میری پناہ ہے۔ (حضرت داؤدؑ)

تیرا خدا آئینۂ دل میں ہے اسے باہر تلاش نہ کر۔ (وید مقدس)

خدا کے ہو کر جیو، خدا کے ہو کر مرو (حضرت محمدؐ)

لوگ خدا کی قسمیں کھا کر ایک دوسرے کو کیوں دھوکا دیتے ہیں؟ (آسکر وائیلڈ)

جو خدا کو بھول جاتا ہے اُس پر دنیا کے آلام و مصائب حملہ کر دیتے ہیں۔ (گرو نانک)

تم خدا کی طرف ایک قدم بڑھو وہ تمہاری طرف دو قدم بڑھے گا۔ (سوامی رام تیرتھ)

خدا افعال کے پرستاروں میں رہتا ہے، (ٹیگور)

تو خدا کی طرف چل، دنیا کی ہر ایک نعمت تیرے پیچھے چلے گی۔ (رامائن)

خدا پر اعتبار رکھو اور نیکی کئے جاؤ دُنیا میں تمھیں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ (رسکن)

میرا خدا ہر وقت میرے ساتھ رہتا ہے، (رام کرشن پرم ہنس)

خدا محبت ہے اور محبت خدا، (سر والٹر اسکاٹ)

خدا سب جگہ موجود ہے، حاضر و ناظر ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے۔

موج تبسم

شاعر مجمع احباب میں جھوم جھوم کر اپنا کلام سُنا رہا تھا، ایک دوست نے کہا۔

"آپ کے کلام میں روانی نہیں"

شاعر نے جواب دیا اگر آپ کو روانی دیکھنی ہے تو دریا کے کنارے جائیے،

سارجنٹ نے رنگروٹوں سے دریافت کیا بندوق کے کندے میں والنٹ لکڑی ہی کیوں استعمال کی جاتی ہے؟

ایک رنگروٹ نے جواب دیا، اس لئے کہ وہ مضبوط ہوتی ہے۔

دوسرا رنگروٹ بولا: کہ وہ خوبصورت اور چکنی ہوتی ہے۔

تیسرے رنگروٹ نے کہا۔ اسلئے کہ اسمیں لچک زیادہ ہوتی ہے،

سارجنٹ بولا، تم سب بیوقوف ہو، بندوق کے کندے میں والنٹ لکڑی اِس لئے استعمال کی جاتی ہے کہ قانون یہی ہے۔

آپ اپنی سگائی کی اس انگوٹھی پر کیا لکھوانا چاہتے ہیں؟

"جوزف کی طرف سے مِس وِلسن کو!"

"بہتر ہو کہ آپ صرف "جوزف کی طرف سے" ہی لکھوائیں معلوم نہیں آپ کو یہ انگوٹھی کہاں کہاں دینی پڑے اور کہاں کہاں سے واپس لینی پڑے۔

دلچسپ معلومات

۱۸۷۷ء میں جنگ روم و روس ہوئی۔

۱۸۵۳ء میں جی، آئی، پی ریلوے جاری ہوئی۔

۱۹۲۱ء میں محصول پوسٹ میں اضافہ کیا گیا۔

۱۹۲۶ء میں لارڈ اروِن وائسرائے ہند [illegible] کر بمبئی آئے۔

۱۹۰۹ء میں وزیر ہند کی انڈیا کونسل میں پہلی مرتبہ دو ہندوستانی ممبر مقرر ہوئے۔

لارڈ سنہا پہلے ہندوستانی تھے جو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوئے وہ پہلے ہندوستانی تھے جن کو لارڈ کا خطاب ملا۔

لزبن میں ۱۷۵۵ء میں پچاس ہزار آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔

سان وآسام میں ۱۸۹۶ء میں مہاراجہ بھمن سنگھ کا محل بھی زمین کے اندر غرق ہو گیا۔

سان فرانسسکو میں ۱۹۰۹ء میں کئی لاپتہ اور ہزاروں آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔

ہندوستان میں سونے کی سب سے بڑی کان ریاست میسور میں "کولر" نام کی ہے۔

ریڈیم سب سے زیادہ قیمتی دھات ہے۔

چاندی کی سالانہ پیداوار کل دنیا میں ۲۴½ کروڑ اونس ہے۔

۲۶ سال کی عمر کے بعد ذہنی نشوونما بند ہو جاتی ہے۔

افسانہ

گناہ کے بعد امیرانہ اور شاہانہ زندگی پر ایک طنز

(از مسافر)

یہ ادبی شاہکار جو افسانہ کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے، اس امیرانہ زندگی پر ایک طنز ہے جسے غریب حسرت سے تکا کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ اس ادبی شاہکار کے گہرے اثرات ہمارے ناظرین کے دلوں کو متاثر کر سکیں گے۔

خودکشی کرنے سے پہلے میں دنیا کی عبرت کے لئے یہ بتا دینا چاہتی ہوں کہ میں خودکشی کیوں کر رہی ہوں۔

ہر بار جب میں اپنے اس عالیشان مکان کی تیسری منزل کی آرامگاہ کے دریچے سے گلی کے دوسری طرف کے اس مکان کو دیکھتی ہوں جس کی بوسیدہ دیواریں دانت نکوستی سی معلوم ہوتی ہیں تو میرے دل پر ایک تازہ [illegible] ہے۔

میں اسی چھوٹے سے ٹوٹے پھوٹے گھر میں ایک غریب گھرانے میں بہو کی حیثیت سے آئی تھی۔ سسرال میں مجھے ساس سسرے اور شوہر نے اپنی حیثیت کے مطابق کافی آرام و آسایش سے رکھا، مگر مجھے غریبی اور تنگی کی زندگی بُری لگنے لگی۔

اپنی سسرال کے تنگ پُرانے اور چھوٹے سے مکان کے کچے آنگن میں میں جب بان کی چارپائی پر بیٹھی ہوتی تھی اور میری نگاہ اس عالیشان مکان کی طرف اُٹھ جاتی تھی جس میں میں اب رہتی ہوں تو میرا دل بے اختیار یہ چاہتا تھا کہ میں بھی ایسے ہی عالیشان اور پختہ مکان میں رہتی۔

آج مجھے جبکہ اسی عالی شان مکان میں زندگی گزارتے ہوئے کئی برس گزر چکے ہیں۔ میں یہ خوب اچھی طرح سمجھتی ہوں کہ جب میں سامنے کے کچے مکان میں رہا کرتی تھی تو یہ خیال میرے دل میں کیوں ارماں بنکر پیدا ہوا کرتا تھا۔

میں بہت زیادہ خوبصورت تھی، دیکھنے والے کہتے تھے گدڑی میں لعل پیدا ہو گیا ہے مجھے اپنے حُسن پر غرور تھا۔ غریب شوہر کا چھوٹا سا گھر اور اسکی معمولی سی آمدنی میری نظروں میں نہ سماتی تھی۔

ایک دن میں گھر میں اکیلی تھی، اسی دریچے سے جس کے آگے میں اس وقت بیٹھی ہوں۔ اس مرد نے جھانکا جو آج میرا شوہر کہلاتا ہے اور جو اس عالیشان مکان کا مالک ہے۔

میری کسی دبی ہوئی آرزو نے مجھے اس کے سامنے سے نہ ہٹنے دیا بلکہ میں نے اس کے جھانکنے کے جواب میں ٹکٹکی باندھ کر اس کی طرف دیکھا، وہ مُسکرایا، میں بھی مُسکرا دی۔

اسی دن اس نے مجھے ایک پرچہ بھیجا، میں نے اسی ٹوٹی پھوٹی زبان میں جو مجھے آتی ہے پرچہ کا جواب دے دیا۔ ایسا جواب جس سے اظہار عشق کرنے کی جرأت ہو گئی اور مجھ میں اور اس میں پہلے خط و کتابت اور پھر ملنا جلنا بھی ہونے لگا۔

حُسن کا غرور اور دولت و آسائش کی ہوس مجھے اس کی طرف کھینچے لئے چلی جا رہی تھی۔

آخر ایک دور وہ آیا کہ مجھے اپنے فلاکت زدہ شوہر کے ساتھ رہنا ناگوار محسوس ہونے لگا، میں نے اپنے عاشق کے مشورے سے گھر سے نکل بھاگنے کا فیصلہ کر لیا۔

انتظام یہ کیا گیا کہ میں بھاگ نکلوں۔ مجھے ایک دوسرے شہر میں پہنچا دیا جائے۔ کچھ مہینوں تک میں وہاں رہوں۔ اس اثناء میں میرے شوہر کو اس مکان سے اُٹھوا دیا جائے اور پھر میں یہاں آ جاؤں۔

اس منصوبے پر عمل کیا گیا مگر اس سے پہلے کہ میرا شوہر اس مکان کو چھوڑتا، وہ میرے غم میں گھل گھل کر مر گیا اور میرا بچہ جسے میں چھوڑ کر چلی گئی تھی لاوارث اور یتیم رہ گیا۔ مجھے اس حادثہ کی اطلاع نہیں ملی۔ کچھ مہینوں بعد یہ مرد جو اب میرا شوہر کہلاتا ہے مجھے یہاں لے آیا۔

یہاں آنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میرا شوہر کس حالت میں مرا ہے۔ جس چیز نے میرے دل پر سب سے زیادہ کاری ضرب لگائی وہ یہ تھی کہ میرے شوہر کے مرنے کے بعد میرا بچہ لاوارث رہ گیا اور اس نے "ماں! ماں!!" پکارتے ہوئے تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔

اس واقعہ سے میرے دل پر جو چوٹ لگی تھی، اسے برسوں گزر جانے پر بھی آرام نہیں ہو سکا ہے۔ جب کبھی میں اپنی عالی شان رہائش گاہ سے اس ٹوٹے پھوٹے کچے مکان کی طرف دیکھتی ہوں، مجھے ایسا محسوس ہونے لگتا ہے گویا اس مکان میں سے ایک بچہ کی آواز آ رہی ہے۔ "ماں! ماں!!"

بہت دنوں تک میں نے کوشش کی کہ عیش و عشرت اور آرام و راحت کی لہروں میں اس احساس کو غرق کر کے مٹا ڈالوں، مگر جوں جوں زیادہ کوشش کرتی ہوں یہ احساس اور بھی زیادہ قوی ہوتا جاتا ہے

اب میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ میرا کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جب میں اس احساس سے اذیت نہ پاتی ہوں۔

اس اذیت سے نجات پانے کا میرے نزدیک ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میں خودکشی کر کے اس ظلم کا کفارہ ادا کروں جو میں نے اپنے شوہر اور بچے کے ساتھ کیا ہے۔

چاندنی رات میں دریچے سے وہ ٹوٹا پھوٹا مکان میرے اس فیصلے پر اطمینان کی ہنسی ہنستا دکھائی دے رہا ہے اور مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے گویا میرے بچے نے بلکنا بند کر دیا ہے اور وہ توقع کی مُسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر لئے ہوئے اپنی ماں کی آمد کا انتظار کر رہا ہے۔

جرمنوں نے کاؤنٹ چیانو کو بھی چھڑا لیا

وشی۔ ۱۱ ستمبر، وشی ریڈیو پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنوں نے مسولینی کے داماد کاؤنٹ چیانو کو قید سے رہا کرا لیا ہے۔

رسم و رواج کی غلامی

از وحیدہ عزیز صاحبہ ملتان

اکثر قوموں میں بہت سی ایسی رسمیں پائی جاتی ہیں جو درحقیقت اُن کے مذہب کے خلاف ہیں مگر ان رسموں نے ان کے دلوں میں ایسی مضبوط جڑ پکڑ لی ہے کہ مذہب کی نہایت زبردست اور طاقتور کل بھی اُس کے اُکھاڑنے سے عاجز آ گئی ہے۔

رسم و رواج کی حکومت انسانوں کے دلوں میں نہایت قوی اور سب سے زیادہ مستحکم رہتی ہے اور ہر شخص غلام سے زیادہ اس کی تابعداری کرتا ہے۔ آقا کو اپنے غلام پر کبھی کبھی نافرمانی کرنے کا اندیشہ رہتا ہے، مگر رسم و رواج کو اپنے غلاموں کی نسبت نافرمانی کرنے کا کبھی اندیشہ نہیں ہوا۔

یوں تو سینکڑوں قومی، تمدنی اور معاشرتی امراض ہیں جو ہماری قومی ہستی کو گھُن کی طرح لگے ہوئے ہیں۔ لیکن اُن سب میں فضول خرچی بہت بُری عادت ہے، افسوس ہے کہ ہماری درسی اور اخلاقی کتابوں میں بھی اس عادت کو مٹانے کی کافی توجہ نہیں کی گئی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم ہر موقعہ پر فضول روپیہ برباد کرتے ہیں اور ذرا بھر بھی عاقبت کی پرواہ نہیں کرتے۔

زندہ دلی قوم کی زندگی کی علامت ہے، لیکن زندہ دلی اور اسراف میں کوسوں کا فاصلہ ہے گو ہماری آنکھ انھیں ایک نقطہ پر دیکھنے میں غلطی کرتی ہے لیکن چونکہ خزانہ خالی ہے اس لئے زندہ دلی ندارد ہے، صرف بیرونی رونق ہی پر قناعت کرنی پڑتی ہے۔

رمضان المبارک کس قدر متبرک مہینہ ہے اور روزے کی اصلی غایت یہی ہے کہ انسان کم از کم ایک مہینہ تو تن پروری کی غلامی سے آزاد اور دوسرے حاجتمندوں کی ضروریات کی قدر جاننے والا بنے۔ لیکن عام طور پر کہا جاتا ہے کہ رمضان المبارک میں اور بھی خرچ بڑھ جاتا ہے۔ اس کا ذمہ دار کوئی مذہبی حکم نہیں بلکہ ہمارا اسراف ہی ہے۔

دراصل روزہ کا مقصد وہ ہے جو ہمیں پرہیزگاری کا سبق دے، روزہ وہ ہے جو ہمارے اندر تقویٰ اور اعتدال پیدا کرے اور جو ہمیں صبر و تحمل و تکالیف کا عادی بنا دے، یہی روزہ کا اصلی مقصد ہے۔ روزہ وہ نہیں جس میں افطار کے وقت اپنی حیثیت سے زیادہ محض دکھلاوے کی خاطر روپیہ خرچ کیا جاوے اور جسمیں اس قسم کی اور بُرائیوں سے اجتناب پیدا نہ ہو۔

اسی طرح عید کی نماز خدائے تعالےٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے تھی نہ کہ ہمارے دولت و اسراف کے لئے۔

تیس۳۰ دن میں ایک وقت نہ کھانے سے اتنا بچتا نہیں جو ایک دن میں اُڑا دیا جاتا ہے، خوشی کا منانا بیشک جائز ہے، کیونکہ وقتاً فوقتاً تفریح کرتے رہنے سے دل و دماغ اور جسم میں کام کرنے کی قوت تازہ آ جاتی ہے اور اسی عید سے عزیز یگانوں اور دوستوں سے ملاقات بھی ہو جاتی ہے لیکن ہم تو

شب چو عقدِ نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

کی فکر میں مبتلا ہیں۔

کس قدر شرم اور افسوس کی بات ہے کہ ہماری جیسی غریب اور درماندہ قوم کے کسی فرد اور بچے تک کی عید بھی دس، پندرہ، بیس بلکہ زیادہ روپیہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتی اور جو اس قدر خرچ نہیں کرتے وہ اپنی قسمت پر شاکر رہ کر دل کو خوش کرنے کے بجائے کفِ حسرت ملتے رہتے ہیں کہ آج ہم اس قابل کیوں نہیں ہوئے۔

جسے خدا نے تھوڑی سی عقل بھی دی ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ عموماً ہر ملک کی اور خصوصاً ہندوستان کی صنعت و حرفت، تجارت اور خوشحالی میں ترقی نہیں ہو سکتی، تاوقتیکہ ہم کفایت شعاری پیش نظر رکھ کر اپنی آمدنی میں سے کچھ بچائیں اور اُسے کارخانوں اور تجارت میں لگا دیں۔ یہی ہماری کامیابی کا راز ہے۔

لہو و لعب، فسق و فجور نہ کبھی جائز تھے اور نہ عید کے موقعہ پر جائز ہو سکتے ہیں۔ نہ رمضان المبارک میں عام طور پر اس کا ظاہری احترام کرنے سے کوئی پروانہ مل جاتا ہے کہ عید پر خوب جشن اڑیں۔

قومی و مذہبی تقاریب کو خوش دلی اور خوش مزاجی سے منانا بے شک ضروری ہے، لیکن گلچھروں کا نام زندہ دلی نہیں ہے۔ جس نام نہاد زندہ دلی کا نتیجہ تباہی اور پریشانی ہو وہ مردہ دلی سے بھی بدتر ہے۔

اگرچہ المکتوب نصف الملاقات مشہور ہے اور عزیزوں دوستوں سے محبت کی خاطر نامہ و پیام رکھنا مناسب ہے۔ لیکن کرسمس کارڈ کی نقل میں جو طریقہ چند سال سے ہم نے عید کارڈ کا نکالا ہے کچھ ضروری نہیں۔ اس سے کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ رنگین کارڈوں کی رسم میں ایک اور اضافہ ہو جائے۔ کاش کہ ملک اور قوم کے بہی خواہ اِن فضول خرچیوں کی طرف متوجہ ہوں تاکہ قوم اس اسراف سے بچ جائے۔

دہلی میں فوڈ کانفرنس

نئی دہلی۔ ۱۷ ستمبر، ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ حکومت ہند کے فوڈ ممبر سر جے پی سریواستو نے آج ایک کانفرنس کی جسمیں پنجاب کے وزیر اعظم ملک خضر حیات خاں ٹوانہ۔ چودھری چھوٹو رام اور سردار بلدیو سنگھ شریک ہوئے۔ اس کانفرنس میں پنجاب سے بنگال اور دوسرے علاقوں کو اناج بھیجنے کے سوال پر غور کیا گیا۔ اور ٹرانسپورٹ اور ریلوے نے جو انتظامات کئے ہیں ان کے مطابق اس ماہ کے شروع سے پنجاب سے ۴۰۰۰ من اناج روزانہ بنگال کو جا رہا ہے۔

حکومت ترکی اٹھارہ کروڑ پونڈ قرضہ لیگی

انقرہ۔ ۱۶ ستمبر، ترکی کی حکومت نے ترکی کی پارلیمنٹ میں قرضہ لینے کے لئے ایک بل پیش کیا ہے۔ یہ بل اپنی قسم کا دوسرا ہے اس سے قبل حکومت ترکی ۱۲ کروڑ ترکی پونڈ قرضہ لے چکی ہے۔ اس بل کے ذریعہ ۱۸ کروڑ ترکی پونڈ قرضہ لینے کی اجازت مانگی گئی ہے۔

برطانیہ کے وزیر خزانہ اچانک رحلت کر گئے

لندن۔ ۲۱ ستمبر؛ برطانیہ کے وزیر خزانہ سر کنگسلے ووڈ آج صبح دفعتاً حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

مہاراجہ اندور واپس آ گئے

اندور۔ ہز ہائینس مہاراجہ اندور امریکہ سے واپس آ گئے اُن کی صحت کافی بہتر ہو گئی ہے۔

کلکتہ ہائیکورٹ کے نئے جج

نئی دہلی۔ ۲۰ ستمبر ہز مجسٹی ملک معظم نے آنریبل مسٹر جسٹس ابو صالح محمد اکرم کو کلکتہ ہائیکورٹ کا مستقل جج مقرر کیا ہے۔

ہندوستانی حج نہیں کر سکیں گے

حکومت ہند کے محکمہ حج کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ خشکی کے راستہ سے بذریعہ موٹر حجاز کا سفر کرنا سمندری راستہ کے سفر سے بھی زیادہ مشکل ہے ایران اور عراق میں موٹروں کے فاضل پرزے نہیں مل سکتے کہ لاریوں کے خراب ہونے کی صورت میں اُنکو بدل دیا جائے، اس کے علاوہ لاری پر سفر کرنے میں اور بھی مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے۔

دو ٹاپوؤں پر قبضہ کر لیا

لندن۔ ۲۰ ستمبر، استنبول سے خبر ملی ہے کہ برطانی فوجوں نے ڈیکینز کے ٹاپو میں کیل اور یذا کے ٹاپو پر قبضہ کر لیا ہے یہ ٹاپو ٹرکی سے چار میل کے فاصلہ پر ہے یہاں اٹلی کی فوجوں نے برطانی فوجوں کا مقابلہ نہیں کیا۔ برطانی فوجوں نے یونان کے ٹاپو سموئل پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ دکھنی اٹلی میں جرمن فوجوں نے سلرنو کے میدان کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔

مسٹر چرچل لندن پہونچ گئے

لندن۔ ۱۹ ستمبر؛ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر چرچل امریکہ کا دورہ ختم کرنے کے بعد لندن پہونچ گئے ہیں۔ ان کے ساتھ مسز چرچل اور انکی لڑکی اور وزیر محکمہ اطلاعات بھی ہیں۔ مسٹر چرچل امریکہ میں تقریباً چھ ہفتے ٹھہرے۔ لڑائی کے دوران میں اتنے لمبے عرصے تک آپ کہیں نہیں ٹھہرے تھے۔ خیال ہے کہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں اگلے ہفتہ آپ پریذیڈنٹ روز ویلٹ سے اپنی ملاقات کا حال بیان کریں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ یوروپ پر حملہ کا بھی ذکر کریں۔ کیوبک میں آپ نے فرمایا تھا کہ میں اس دن کے انتظار میں ہوں جبکہ امریکہ اور برطانیہ کی فوجیں مل کر انگلش چینل پار کریں گی۔ اور فرانس پر حملہ کر کے دشمن سے دو دو ہاتھ کریں گی۔

مہاتما جی اکتوبر میں رہا ہو جائیں گے

احمد آباد۔ ۲۰ ستمبر۔ "معاصر ہندوستان اسٹینڈرڈ" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مجھے نہایت باخبر حلقوں سے یہ خبر ملی ہے کہ کانگریسی لیڈران جن میں مہاگاندھی بھی شامل ہیں اکتوبر میں رہا کر دئے جائیں گے، جب کہ لارڈ ویول وائسرائے کے عہدہ کا چارج لیں گے۔ خیال ہے کہ نئے وائسرائے کی آمد پر حکومت کی پالیسی میں کچھ تبدیلی ہو گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبران بھی رہا کر دیے جائیں گے۔

بدعنوانیوں کی حکومت تحقیقات کرائیگی

نئی دہلی۔ ۲۰ ستمبر؛ معلوم ہوا ہے کہ یہ امر طے شدہ ہے کہ مرکزی حکومت ان بدعنوانیوں کی تحقیقات کرائے گی جو اناج کے بارے میں سرزد ہوئی ہیں۔

خیال ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی کے صدر چیف جسٹس بمبئی ہوں گے یا سابق چیف جسٹس ہندوستان سر مارس گائر ہوں گے۔ اس کے بارے میں جلد ہی سرکاری اعلان کیا جائے گا۔

جرمنوں نے سارڈینیا خالی کر دیا

لندن۔ ۱۹ ستمبر؛ الجیرس ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمن فوجیں سارڈینیا کے ٹاپو کو خالی کر کے کارسیکا چلی گئی ہیں۔ وہاں ان پر دو اطالوی ڈویزنوں نے حملہ کر دیا تھا۔

ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات

برلن۔ ۲۰ ستمبر؛ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ سائنور مسولینی اپنی رہائی کے بعد فوراً ہی ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر میں پہونچے اور وہاں کئی دن تک رہے۔

کولمبو میں ہوائی حملہ کے خطرہ کا الارم

کولمبو۔ ۲۱ ستمبر؛ کولمبو پر کل دشمن کا جو ہوائی جہاز اُڑتا دیکھا گیا اس کے بارے میں مزید اطلاع مظہر ہے کہ کولمبو میں ہوائی حملہ کا پہلا الارم اس وقت بجا جب کہ لوگ پو پھٹنے سے پہلے گہری نیند میں تھے۔ علاقہ کے لوگوں کا کہنا ہے کہ اُنھوں نے ایک ہوائی جہاز کی آواز سُنی، یہ پچھلے سال اپریل میں حملہ کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ دشمن کا ہوائی جہاز دیکھا گیا۔ گو دو ماہ ہوئے ٹرن کو لی میں جو پوربی ساحل پر ہے اسی قسم کی وارننگ دی گئی تھی جبکہ دشمن کا ہوائی جہاز آ گیا تھا، گو اس نے کوئی بم نہیں گرایا تھا۔

بنگال کے قحط پر لندنی اخباروں کی رائے

لندن۔ ۲۰ ستمبر۔ کئی برطانی اخباروں نے بنگال کے قحط کے بارے میں لیڈنگ آرٹیکل لکھے ہیں۔ ان میں لندن "ٹائمز" مانچسٹر گارڈین، گلاسگو ہرلڈ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

لندن ٹائمز نے لکھا ہے کہ چالیس سال کے بعد قحط کا حرف زبان پر آیا ہے کہ ہندوستان میں قحط پڑا ہے۔ کلکتہ میں اور بنگال کے دیہات میں لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ قحط کے اسباب پر روشنی ڈالنے کے بعد اخبار نے حکومت کو سخت کارروائی کرنے کا مشورہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ اگر حالات پر جلد قابو نہ پایا گیا تو نہ صرف برطانی اور ہندوستانی مدبروں اور نظام کی خرابی ظاہر ہوگی بلکہ اس صوبہ کی لڑائی کی کوششوں پر بھی اثر پڑیگا جو کہ ایشیا پر حملہ کا اڈا بننے والا ہے۔

بلقانی ملکوں کو جرمنوں کی کمک

انقرہ۔ ۲۰ ستمبر۔ بلقانی ملکوں کے دارالحکومتوں سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بہت بڑی جرمن فوجیں اُتر سے دکھن کی طرف جا رہی ہیں جنگی سامان بھی تین بڑے بڑے راستوں کے ذریعہ سلونیکا اور دکھنی یونان کی طرف جا رہا ہے۔

ماسکو۔ ۱۴ ستمبر، ماسکو سے رائیٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ماسکو میں جرمن افسروں کی یونین نے ایک مینی فیسٹو شائع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ خطرناک فوجی اور سیاسی تباہی جو اس سال شروع ہو گئی تھی نیز جرمنی کی بدتر اقتصادی حالت نے ہمیں جرمنی کی بیچارگی کی پوزیشن کو ماننے پر مجبور کر دیا ہے۔ مقابلہ بیکار ہو گیا ہے اس لئے ہم مجبور ہو گئے ہیں کہ ہٹلری گورنمنٹ کے خلاف ایک ایسی گورنمنٹ بنائیں جس کو عوام کا اعتماد حاصل ہو۔ اس مینی فیسٹو میں جرمن سپاہیوں سے ساتھ دینے کی اپیل کی گئی ہے۔

الہ آباد۔ ۲۰ ستمبر، مسز وجے لکشمی پنڈت آج رات کلکتہ

وہ گٹھیا کے مرض میں مبتلا تھی

کروشین سالٹ
کے استعمال سے حیرت انگیز فائدہ

گٹھیا کے ابتدائی علامات کے علاج میں لاپرواہی کرنیکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ دردناک شکایت سارے بدن پر حاوی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ذیل کے خط لکھنے والی کا بھی یہی حال ہوا تھا کروشین سالٹ کا ثابت قدمی سے استعمال کرنے سے جو حیرت انگیز فائدہ مجھے ہوا اس کا بیان کرنا میں اپنا فرض سمجھتی ہوں۔

میرے بازو اور پیروں میں اور خاص طور پر گھٹنوں میں سخت گٹھیا کا درد تھا۔ بدقسمتی سے میں نے اسکی کوئی پرواہ نہیں کی اور یہ درد میرے تمام بدن پر حاوی ہوگیا اور اس کے بعد علاج اور پرہیز سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

خوش قسمتی سے آپ کا اشتہار ایک دن میری نظر سے گزرا اور میں نے

کروشین سالٹ کی ایک شیشی خریدلی ہدایت کے مطابق استعمال کرنے کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد درد آہستہ آہستہ غائب ہوگیا اور اس کے بعد کبھی کوئی تکلیف درد کی مجھ کو نہیں محسوس ہوئی۔ میں اب بھی کروشین استعمال کرتی ہوں کیونکہ اس سے طبیعت میں فرحت رہتی ہے۔

(مسز ال۔ ڈبلو)

گٹھیا کروشین سالٹ کے متواتر مفید اثر کا مقابلہ نہیں کرسکتا جب آپ کروشین سالٹ روزانہ استعمال کرتے ہیں تو یورک ایسڈ کے نوک دار ٹکڑے جو کہ گٹھیا کے ناقابل برداشت درد کا باعث ہوتے ہیں بغیر نقصان وہ رقیق مادہ کی شکل میں جسم سے بآسانی خارج ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی جگر۔ گردے اور آنتیں اپنا کام اچھی طرح سے کرنے لگتے ہیں۔

کروشین سالٹ تمام دوا فروشوں اور بازاروں میں ملتا ہے۔

اناج کی قیمت سونے اور چاندی میں

مانچسٹر۔ ۱۷ ستمبر۔ مسٹر آر۔ ڈبلیو بروک نے اخبار "مانچسٹر گارڈین" میں ایک خط لکھا ہے جس میں تجویز کیا ہے کہ ہندوستان میں غذائی مسئلہ کو حل کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ کسانوں سے ان کا فالتو اناج لینے کے لئے انکو اسکی قیمت سونے اور چاندی میں ادا کی جائے۔ اگر حکومت ہند سونے اور چاندی میں قیمت ادا کرنے کا اعلان کردے تو کسان فوراً ہی اپنا فالتو اناج بیچنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔

حکومت بنگال نے نفع کمایا

کلکتہ۔ ۱۷ ستمبر۔ بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی وزیر سول سپلائی بنگال نے بنگال میں خوراک کی صورت حالات کے بارے میں ایک بیان دیا جس میں اُنھوں نے ان الزامات کا ذکر کیا جو حکومت بنگال پر اناج کی تجارت میں نفع کمانے کے سلسلہ میں لگائے جا رہے ہیں۔ مسٹر سہروردی نے کہا کہ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے یک گونہ خوشی ہوتی ہے کہ ہمارے گوداموں میں اور ملوں میں بہت بڑی مقدار میں آٹا موجود ہے اور اس میں سے بہت سا آٹا بنگال کے مختلف حصوں کو بھیجا جا رہا ہے۔ میں یہ ارادہ کر رہا ہوں کہ یہ آٹا ۶؍ فی سیر کے بھاؤ پر بازاروں میں بیچنے کے لئے دیدیا جائے۔ آٹے کے ملوں کو حکومت سے ۱۲ روپیہ ۱۲؍ فی من گیہوں ملا کرے گا۔ اور خردہ کے بیوپاریوں کو ۱۴ روپیہ فی من یہ آٹا دیا جائے گا۔ مسٹر سہروردی نے مزید کہا کہ پنجاب میں مجھے یہ محسوس ہوا کہ وہاں لوگ اس کثیر منافع پر بہت پریشان ہیں جو حکومت بنگال نے اناج کی تجارت میں کمایا ہے۔ ہم نے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں ان سے وہ باخبر نہیں تھے چنانچہ میں نے یہ اعداد و شمار دوبارہ شائع کئے۔

اس نرخ پر آٹا بیچنے سے ہمیں نقصان ہوگا لیکن ہم نے شروع میں کچھ ذخیرہ محفوظ رکھ لیا تھا اس سے ہم یہ نقصان پورا کرسکیں گے۔

مساوی حصہ داری کی پیشکش

لندن۔ ۱۸ ستمبر۔ لارڈ پربری سیل، لارڈ کران بورن نے ایک دعوت میں جو لارڈ ویول کے اعزاز میں دیگئی تھی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت برطانیہ نے ہندوستان کو برطانی کامن ویلتھ اور سلطنت میں مساوی حصہ داری پیش کی تھی ہم اس پیشکش پر قائم رہیں گے دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اب یہ ہندوستانیوں کا کام ہے کہ وہ اس حصہ داری کو عمل جامہ پہنانے کیلئے مناسب حالات پیدا کریں، ہم جس طرح بھی مدد کرسکتے ہیں کرنے کو تیار ہیں۔

ہندوستان کے جمود کو حل کرنیمیں مشکلات

لندن میں لارڈ ویول کی تقریر

لندن۔ ۱۷ ستمبر؛ ہندوستان کے ہونیوالے وائسرائے فیلڈ مارشل لارڈ ویول نے لندن میں ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کا جمود حل کرنے کے لئے یہاں اور ہندوستان میں رائے عامہ کا جو باور ہے نیز اس کام میں جو مشکلات در پیش ہیں ان کو میں اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ میرے کام میں جو خطرات اور جو مشکلات پیش آسکتی ہیں ان کے متعلق بھی میں غلط فہمیوں میں مبتلا نہیں ہوں لیکن میرے ذہن میں ہندوستان کے شاندار مستقبل کا تصور بھی ہے بشرطیکہ ہندوستانی صحیح راستہ اختیار کریں۔

مجھے یقین ہے کہ آپ سب لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ جنگ ابھی ختم نہ ہوگی۔ اور پورب میں اسوقت تک کوئی فوجی یا اقتصادی تحفظ نہیں ہوسکتا جبتک کہ جرمنی کی طرح جاپان کو بھی پورے طور پر شکست نہ دیدی جائے۔ میں یہ بھی بتلانا پسند کروں گا کہ ہندوستان نے اس جنگ میں کیا کیا ہے، ہندوستان سے فوجوں اور سامان کی جو مدد ملی ہے اس کے بغیر ہم لوگ بیچ پورب کے دیشوں پر قبضہ نہیں رکھ سکتے تھے جن پر قبضہ رکھنا ہمارے لئے ناگزیر تھا۔ اور جنکی بدولت ہمیں گزشتہ دنوں فتوحات حاصل ہوئی ہیں ہندوستان کی فوجوں نے نہ صرف مصر پر قبضہ رکھنے میں بلکہ فلسطین، شام، عراق اور ایران پر بھی قبضہ رکھنے میں ہماری مدد کی۔ اس کے لئے اتحادی قومیں ہندوستان کی بہت احسان مند ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس احسان کو نہ بھولیں گی۔

آپ کو مجھ سے ہندوستان کے متعلق پالیسی کے بارے میں سردست کچھ زیادہ بتلانے کی توقع نہ کرنی چاہئے۔ میں اپنے دماغ میں ہندوستان کے لئے جو کچھ لے کر جا رہا ہوں اس میں سے کچھ آپ کو بھی بتلا سکتا ہوں۔ سب سے پہلی بات ہندوستان کے لئے سچا پریم اور ہندوستان کے لئے سچی ہمدردی ہے۔

لارڈ ویول نے لارڈ لنلتھگو موجودہ وائسرائے ہند کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تک برطانیہ نے ان کے ان شاندار کارناموں کی پورے طور پر قدر نہیں کی ہے جو اُنھوں نے اپنے ۷ سالہ مشکل دور میں ہندوستان میں انجام دئے ہیں۔

میں جب ہندوستان پہونچوں گا تو میرے روبرو تین بڑے مسائل ہوں گے۔ اول جاپان کے خلاف فتح حاصل ہونے تک جنگ کو جاری رکھنے کا مسئلہ دوئم حکومت کے روزمرہ کے اقتصادی اور سوشل معاملات جو ہندوستان کے لئے اسی قدر زیادہ اہم ہیں اور سوئم ہندوستان کی سیاسی ترقی کا مسئلہ جسے بہت سے آدمی بہت زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔

سر آغا خاں اپنی فرانسیسی بیوی کو طلاق دیں گے

برنے۔ ۱۶ ستمبر؛ سوئٹزرلینڈ کی ٹیلیگراف ایجنسی کا بیان ہے کہ جینوائی عدالت میں سر آغا خاں اور انکی فرانسیسی بیوی لی اینڈرا کارو کے درمیان طلاق کا مقدمہ زیر سماعت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں نے طلاق کے لئے درخواست دی ہے اور سوموار کو رسمی مصالحت کے لئے عدالت میں حاضر ہوں گے۔ سر آغا خاں آجکل سینٹ موریٹز میں رہتے ہیں۔

دو جزیروں پر اتحادیوں کا قبضہ

نیو یارک۔ ۱۶ ستمبر؛ انقرہ کے ایک غیر ملکی بحری ذریعہ سے ایسوسی ایٹڈ پریس کو یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈوکنیز کے جزیرہ [illegible] کے جزیرہ ساؤ سن پر [illegible] نے تین دن پہلے قبضہ کر لیا تھا۔

ایک دن کی حکومت

ملبورن۔ ۱۷ ستمبر؛ اسٹریلیا کی ریاست وکٹوریہ کی لیبر پارٹی کو ایک دن کی حکومت کے بعد لیجسلیٹو اسمبلی میں التوائے اجلاس کی ایک تحریک پر شکست ہوگئی۔

لیبر وزیر اعظم مسٹر کین دو دن تک وزیر اعظم رہنے کے بعد کل مستعفی ہوگئے۔ اس ریاست کی تاریخ میں اس حکومت کا دور سب سے کم رہا ہے۔

یونائیٹڈ اسٹریلیا پارٹی جو ۱۰ ستمبر کو کنٹری پارٹی کو شکست دینے کی غرض سے لیبر پارٹی سے مل گئی تھی اب یونائیٹڈ اسٹریلیا پارٹی اور کنٹری پالیسی کی مشترکہ وزارت بنائے گی۔ کنٹری پارٹی کے لیڈر مسٹر اے۔ ڈنسٹن کو نئی حکومت بنانے کے لئے کہا گیا ہے جو آئندہ منگل سے پہلے ہی بنجائے گی جبکہ پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔

سُرخ پوشوں کی رہائی

پشاور۔ ۱۶ ستمبر؛ مسٹر ثمین جان وزیر جیلخانہ جات نے دوران انٹرویو میں کہا کہ آج سے سُرخ پوشوں کی روزانہ رہائی کی تعداد بڑھا کر سو کر دی گئی ہے تاکہ عید تک تمام سُرخ پوش رہا ہو جائیں۔ اب تک چار سو قیدی رہا کئے جا چکے ہیں۔

۳۸ اطالوی جہاز مالٹا پہونچ گئے

لندن۔ ۱۷ ستمبر؛ مالٹا میں ابتک ۳۸ جہاز پہونچ چکے ہیں جن میں چار جنگی جہاز، ۷ کروزر، اور ۱۳ ڈسٹرائر ہیں۔

ESTD. 1923.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۱۲/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 38 NO. 39	CAWNPORE. Saturday. 2ND OCTOBER 1943	کانپور شنبہ ۲ / اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۲ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۲ھ	جلد ۳۸ نمبر ۳۹

ادبیات

عید

ایک مزدور کی نظر میں

از نتیجۂ فکر خطیبۂ ہند، "ناہیدۂ سخن" سیدہ اختر صاحبہ حیدر آبادی ممبر ڈفینس کونسل

عید آئی ہے، مگر عید کہاں آئی ہے؟
"وہی میں ہوں وہی دنیا کی خود آرائی ہے"

اہلِ دولت کے ہے قدموں میں ابھی سر میرا — جلوۂ نو سے ہے محروم ابھی گھر میرا
اہلِ زر نے مری عظمت ابھی سمجھی ہی نہیں — مجھکو "دنیائے امارت" ابھی سمجھی ہی نہیں
میری محنت کا تقدس، مری کوشش کا ثمر! — ابھی سرمایہ پرستی کا ہے مرہونِ نظر
ابھی دولت کی پرستش مری تقدیر میں ہے — "پائے آزاد" ابھی حلقۂ زنجیر میں ہے
ابھی دنیا میں نہیں ہے مری محنت کا علاج! — ابھی ہے "دستِ نخوت" سے مرا گھر تاراج

عید آئی ہے، مگر عید کہاں آئی ہے؟
"وہی میں ہوں وہی دنیا کی خود آرائی ہے"

عید جب آئیگی! جب روز مسرت ہوگا! — جب مرے قدموں میں خم "فرقِ امارت" ہوگا
عید جب ہوگی! نہ جب ہوگا تمیز "من و تو" — جب "مہاجن" کی رگیں دینگی غریبوں کو لہو
جب ملیں گے مجھے ہنگاموں سے انفاس سکوں! — جب نظر آئیں گے آفاق میں آثارِ جنوں
ذرہ جب پردہ درِ کوہ و بیاباں ہوگا — بس اسی روز مری "عید" کا ساماں ہوگا

جب مرے قدموں میں خم شانِ امارت ہوگی
بس وہی عید مرا "یوم مسرت" ہوگی

دنیائے اسلام

ترکی کی جنگ سے علیحدگی ہی برطانیہ کی امداد ہے

از سر وندھم ڈیڈس

کچھ ہی دن ہوئے ایک اخبار میں ایک کارٹون نکلا تھا جس میں دکھایا گیا تھا کہ سوئزرلینڈ۔ سویڈن۔ ترکی اور دوسرے غیر جانبدار ریچھ میں بیٹھے سوچ رہے ہیں کہ کس کا ساتھ دیں۔ کارٹون بنانے والے نے اس گروہ میں ترکی کو شامل کر کے اپنی کم فہمی کا ثبوت دیا ہے، ترکی ایسا غیر جانبدار نہیں ہے نہ رہا ہے جو فیصلہ کرنے سے پہلے واقعات کا انتظار کر رہا ہو۔

مارچ سنہ ۱۹۴۰ء ہی میں ترکی میں تھوڑے عرصہ تک رہنے کے بعد مجھے اس کا اطمینان ہوا تھا کہ ترکی حکومت اور عوام دل سے اتحادیوں کے مقصد کے حامی ہیں اور میں نے اس وقت پیش گوئی کر دی تھی کہ واقعات جو صورت بھی اختیار کریں لیکن ترکی کے قدم اس پوزیشن سے ذرا بھی نہیں ڈگمگائیں گے جب تک کہ اس پر محوری طاقتیں حملہ نہ کریں اور اس صورت میں جب تک اس کا ایک آدمی بھی باقی رہے گا ترکی اپنا دفاع کرے گا۔ فرانس کی شکست کے بعد بھی میں نے اپنی رائے بدلنے کی کوئی وجہ نہیں پائی حالانکہ اس حادثہ سے ترکوں کے اعتماد کا متزلزل ہو جانا قطعی ممکن تھا۔

ترکی کی "غیر جانبداری" دوسرے غیر جانبداروں کے مثل نہیں ہے۔ جنگ کے ابتدائی زمانہ میں ترکی نے بلقانی ممالک کو نازی دباؤ کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دی اور اگر ہٹلر کے خلاف بلقانی ممالک کا ایک اتحاد قائم نہ ہو سکا تو اسمیں ترکی کی کوئی غلطی نہیں تھی اور جیسا میں نے پہلے عرض کیا نہ اس نے جرمنی کو اس امر کے متعلق کسی شبہ میں رکھا ہے کہ اگر اس پر حملہ ہوا تو وہ یقیناً مقابلہ کرے گا۔ لندن میں ترکی سفیر نے بارہا کہا ہے کہ ان کا ملک متحدہ اقوام کا ساتھی ہے غیر جانبدار نہیں۔ اور پوری جنگ میں ترکی کا جو رویہ رہا ہے وہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔

اگر یہ سوال کیا جائے گا کہ " فرانس، برطانیہ اور ترکی کا وہ عہد نامہ اتحاد کیا ہوا جس پر اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء میں دستخط ہوئے تھے؟" تو اس کا جواب یہ ہے کہ پولینڈ اور اس کے بعد فرانس کی شکست کے بعد برطانیہ نے صورت حال کے انتہائی بھیانک حقائق کو نیز جنگ کے لئے ترکی میں کافی تیاری نہ ہونے کو محسوس کر کے اور یہ دیکھ کر کہ وہ بھی ترکی کو اسوقت مسلح نہیں کر سکتا اس بات کو منظور کر لیا کہ ترکی عہد نامہ کی خلاف ورزی نہ کرے لیکن اسے اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے۔ اس امر کے پیش نظر کہ اس وقت وہ اپنا دفاع کرنے کے قابل نہیں تھا اگر ترکی سنہ ۱۹۴۰ء میں جنگ کا اعلان جرمنی کے خلاف کر دیتا تو اتحادیوں کیلئے نہایت نازک حالت پیدا ہو جاتی، کیونکہ جرمنی دردانیال اور باسفورس پر قابض ہو کر اور ایشیائے کوچک کے مغربی ساحل کے بحری اڈوں پر اقتدار حاصل کرنے کے بعد اور ایشیائے کوچک سے گزر کر شام اور عراق کی طرف پیش قدمی کرنے کے قابل ہو کر مشرق وسطیٰ میں ہماری پوری طاقت کو خطرہ میں ڈال دیتا۔ اس کے بر خلاف ہماری مشرق وسطیٰ کی حربی حکمت عملی کی ترقی د کامیابی میں ترکی کی ریاست فاصل بنے رہنے سے بڑی مدد ملی ہے۔

اگرچہ اس جنگ میں ترکوں کی ہمدردیاں کبھی معرض شک یا خطر میں نہیں رہیں لیکن خود ترکی کا مفاد یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو جنگ سے علیحدہ رہا جائے۔ گزشتہ جنگ عظیم اور اس کے بعد اپنی جنگ آزادی کے زمانہ میں یہ ملک برسوں تک جنگ اور حکومت کی بد انتظامی کی بدولت غریب ہوتا گیا۔ اور اب اپنی حالت کی بہتری اور بحالی کیلئے اسے برسوں تک امن کی ضرورت ہے۔

اتاترک کے اصلاحات حقیقتاً نہایت انقلاب انگیز اور دور رس تھے اور تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں مل سکتی جبکہ ایک ملک میں اس قدر قلیل مدت میں اس قدر زبردست سیاسی۔ اقتصادی اور سماجی انقلاب پیدا ہو گیا ہو شخصی حکومت کی جگہ جمہوریت نے لی ہے، مذہبی بنیادوں کے بجائے اب مادی بنیادوں پر حکومت قائم ہوئی ہے۔ خواتین جو کل تک حرم سرا میں مقید تھیں آج قومی زندگی میں پیش پیش ہیں اور زندگی کے تمام شعبے ان کیلئے کھلے ہوئے ہیں۔ دار الخلافہ باسفورس سے اناطولیہ کی سطح مرتفع پر منتقل ہو گیا ہے جو محض شہر ہی کی تبدیلی کی نہیں بلکہ پوری فضا کی تبدیلی کی علامت ہے۔ لوٹ مار کا خاتمہ ہو چکا ہے اور اگرچہ ٹائفس، چیچک۔ ہیضہ اور ملیریا جیسی بیماریاں جو ترکی کیلئے مخصوص ہیں اور جنہوں نے پچھلے زمانہ میں ہاں کی آبادی میں ہلاکت و تباہی پھیلائی تھی ابھی مکمل طور پر ختم نہیں کی جا سکی ہیں تاہم حکومت اور ترکی انجمن صلیب احمر ان کے خلاف زبردست جنگ کر رہی ہیں۔

یہ سب کچھ اور اس کے علاوہ اور بہت کچھ کیا جا رہا ہے اور بڑی حسن و خوبی سے کیا جا رہا ہے لیکن "روم کا شہر کوئی ایک دن میں تو نہیں بن گیا تھا" اور نہ جدید ترکی کی تعمیر اس قدر جلد مکمل ہو سکتی ہے۔

تو گویا یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ ترکی نے ہمارے ملک سے عہد نامہ کے شرائط کی تکمیل اساسی طور پر کر دی ہے اور ہم نے ظاہری طور پر اس کی تکمیل کرنے سے اسے آزاد کر دیا ہے اور یہ بھی کہ اگر ترکی آج جنگ میں الجھ گیا ہوتا تو یہ نہ ترکی کے حق میں ہوتا اور نہ ہمارے۔

مستقبل میں کیا ہوگا یہ میں نہیں جانتا۔ میں جو کچھ جانتا ہوں وہ یہ کہ ہم اپنے "حلیف" ترکی پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر ترجیح عزم مستقل ہے ہمیں — زبان پر کبھی حرف شکوہ بھی نہ آ

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۲/ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۹

عید کا فلسفہ

از جناب کمال عظیم آبادی سابق اڈیٹر مجاہد

قانون اسلام نے مسلمانوں کی روحانی ترقی اور تزکیۂ نفس کے لئے ماہِ مبارک رمضان کے روزے فرض کیے، وہ ظاہری حیثیت سے تو جو کچھ بھی قدر و قیمت رکھتے ہوں، لیکن باطنی لحاظ سے بہت بڑی اہمیت کے حامل ہیں، قرآن شریف میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ روزے تم پر اسی طرح واجب کئے گئے جیسے اگلی اُمتوں پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ روزہ غیر متقی کو متقی، غیر پرہیزگار کو پرہیزگار اور گنہگار کو معصوم بناتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اگر تمام مسلمان متقی اور پرہیزگار بن جائیں تو کبھی ایک خدا کے ماننے والوں میں جھگڑا فساد نہ ہو۔ آج مسلمانوں میں جو خرابیاں ہیں وہ صرف اسی وجہ سے کہ قرآن کی تعلیمات بھلا دی گئی ہیں، لیکن یہ روزے کی ظاہری شکل ہوئی اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ روزہ رکھنا کس طرح چاہیئے، چنانچہ دوسری جگہ اس حکم کو دوسرے لب ولہجے میں کسی قدر واضح کیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ وَأَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ، (جب آفتاب گوشۂ مغرب میں منہ چھپا رہا ہو اس وقت تک بھوکے پیاسے رہو) مگر اب بھی روزے کے مکمل اور تمام قیود نہیں معلوم ہوئے اسی لئے حدیث سے مدد لینی پڑی، جس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ روزے کی حالت میں نہ صرف اُن کا پیٹ روزے سے ہو بلکہ آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں بھی! اور وہ یوں کہ آنکھ سے نامحرم کی صورت اور اس کا حسن عریاں نہ دیکھے، کان کو غیبت وغنا و سرود سے محفوظ رکھے، ہاتھ غیر کے مال کی طرف نہ اُٹھیں، پاؤں ناجائز اور حرام راستوں کی طرف نہ بڑھیں، منہ سے کسی بندۂ خدا کی غیبت نہ ہو اور جب روزہ دار ان قوانین وقیود کی رمضان شریف کے روزوں کے تحت ایک مہینے تک مشق کرے گا تو پھر اُس کے متقی اور پرہیزگار بن جانے میں کسی کو شک وشبہ کی گنجائش نہیں، اس کا تقویٰ آفتاب کی طرح روشن اور اُس کی پرہیزگاری بے پناہ ہوگی، پھر کبھی نہ خدا کی طرف سے غافل ہوگا نہ نامحرم پر نظر پڑیگی نہ غیبت کرے گا اور نہ کوئی مذموم حرکت اس سے سرزد ہوسکتی ہے، روزوں کا نہ صرف یہی فائدہ تھا بلکہ یہ بھی کہ مسلمانوں میں ایک مہینہ تک بھوک پیاس کی مشقت اُٹھانے سے دوسروں کی محنت ومشقت اور بھوک پیاس کا خیال آئے گا اور اُن کے دلوں کو اس کا احساس ہوگا کہ اگر کوئی انسان بھوکا نظر آئے تو اس کی قدر و قیمت معلوم ہونے کی وجہ سے کافی ہمدردی پیدا ہوگی اور بھوکوں کی تکلیف کا احساس کرتے ہوئے انھیں کھانا کھلا کر اپنے ہی ایسا بنالیں گے نیز قوم کے امیر غریب چھوٹے بڑے، گورے کالے، مزدور و سرمایہ دار میں کوئی امتیاز نہ رہیگا جو اسلام کا اولین مقصد ہے۔

لیکن یہ کام اپنے مقصد کے لحاظ سے اتنا مشکل اور دشوار تھا جس کے پورا کرنے کی قوت غیر معمولی ہونی چاہیئے، کیونکہ بھوکا رہنا سہل اور آسان لیکن نفس سرکش سے جنگ، جذبات پر قابو، خیالات پر اختیارات، خواہش پر کنٹرول اور دل و دماغ پر یوں قبضہ رکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے مگر خدا کی مدد اور اس کی رحمت کی بدولت

مسلمان رمضان شریف کی آخری تاریخ تک روزے رکھکر اس بڑی مشکل کو حل اور اس عظیم الشان جنگ کو فتح کرلیتے ہیں۔

اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ جب کسی بڑی مشکل کو سر یا کسی عظیم الشان جنگ کو فتح کرلیتے ہیں تو عموماً خوشی مناتے ہیں اور یہ خوشی ایک امر فطری ہے۔ مادی جنگ اور مادی مقاصد کی کامیابی پر خوشی بھی مادی ہوتی ہے اور روحانی امور کے حصول کی کامیابی پر خوشی بھی روحانی ہوتی ہے جیسا کہ مختلف قومیں اپنے دنیوی اور مادی مقاصد کے تحت جب لڑائی بھڑائی میں کامیاب ہوتی ہیں تو ایک بڑے پیمانہ پر جشن مسرت مناتی ہیں لیکن وہ جشن وہ اظہار مسرت وقتی اور مادی ہوتا ہے بالکل یونہی جب کسی کو روحانی اور اُخروی مقاصد میں کامیابی اور فتح ہوتی ہے تو وہ بھی فطرتاً، عادتاً، رواجاً خوشی مناتا ہے مگر یہ خوشی روحانی اور تزکیہ نفس وارتقاء روحانیت کے شکریے کے طور پر ہوتی ہے۔ چنانچہ ماہ مبارک رمضان کے تمام روزے پوری پوری پابندیوں کے ساتھ رکھنے کے بعد جو یکم شوال کو خدا کے گھر میں جاکر شکرانے کے بعد اظہار مسرت کرتے ہیں وہ حقیقی خوشی اور روحانی جشن شادی ہے، اور مسلمان اُسی کو عید کہتے ہیں۔ چونکہ وہ مہینہ بھر کے اس امتحان میں جو خدا کی طرف سے روحانی امتحان ہوتا ہے کامیاب اور فائز المرام ہوتے ہیں اس لئے روز اختتام کے بعد ایک دن خدا کی درگاہ میں اس کی قبولیت کی دعا مانگتے ہیں، اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اس کی بے نیازی اور قادرانہ شان کا اظہار کرکے اپنی عاجزی اور لاچاری بیان کرتے ہیں پھر جب عیدگاہ سے پلٹتے ہیں تو چونکہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب لوٹتے ہیں اس لئے اس کی خوشی میں جشن عید اور اظہار مسرت اُن کا فطری حق ہے اور تمام لوگ ایسا ہی کرتے ہیں اور ایسا ہی ہونا بھی چاہیئے، لیکن اس جشن عید کے منانے میں اعتدال کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

اسلام نے رمضان کے اختتام پر عید کے دن ہر صاحب استطاعت مسلمان پر فطرہ واجب کیا ہے اور یہ تاکید ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے فطرہ کی ادائگی ہونی چاہیئے۔

دیکھنے میں تو فطرہ ایک معمولی سی رقم اور صدقے کی ایک ظاہری صورت ہے لیکن اسلام نے روزوں کی قبولیت کا انحصار جن اسباب پر رکھا ہے ایک اُن میں سے یہ بھی ہے، اس سے جہاں ایک روزہ دار اپنے روزوں کی خیرات نکالتا ہے تو دوسری طرف قوم وملت کے غریبوں کا بھلا ہوتا ہے، وہ نادار وغریب جو کوئی ذریعہ معاش یا صورت بسر زندگی نہیں رکھتے ہیں اُن کو اس رقم سے ایک بہت بڑی حد تک آسودگی اور فراغت حاصل ہو جاتی ہے اور در اصل مقصد اس کا یہ ہے کہ عید کے دن کوئی مسلمان بھوکا نہ رہ سکے اور سب امیر و غریب یکساں نظر آئیں۔

پارلیمنٹ میں وزیر ہند کا بیان

۲۳ ستمبر کو برطانی پارلیمنٹ میں وزیر ہند مسٹر ایمری نے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قحط کے بارے میں ایک بیان دیا جس میں آپ نے قحط کیوں پڑا، اس کے اسباب بتلاتے ہوئے کہا کہ بنگال میں فصل اچھی نہیں ہوئی ہے، برما کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے چاول کی درآمد بند ہوگئی ہے، پانچ کروڑ کسان اپنی فصل کا کچھ حصہ بیچنے سے روکے ہوئے ہیں۔ کچھ بیوپاری لوگوں نے مال روکا ہوا ہے، اس کے علاوہ صوبجاتی اور قومی مفاد میں بھی کچھ تصادم ہے اور ایک وجہ مقامی حکومت کے انتظام کی خرابی بھی ہے۔

آپ نے بتلایا کہ جن حصوں پر خاص طور سے اثر پڑا ہے ان میں بمبئی اور مدراس کے کچھ حصے شامل ہیں جہاں کہ فصل غیر اختیاری ہے، کوچین اور ٹراونکور جہاں کی درآمد سمندری راستہ پر منحصر ہے اور سب سے زیادہ اثر بنگال پر پڑا ہے جس میں کلکتہ کا بڑا شہر بھی شامل ہے ان تمام علاقوں میں قحط کی بدعت موجود ہے لیکن بمبئی نے راشن کا سسٹم جاری کرکے اپنی حالت سدھار لی ہے۔

باقی جگہ پوزیشن اتنی بھیانک نہیں ہے لیکن جن جگہوں پر آبادی بہت زیادہ اکٹھی ہوگئی ہے مثلاً کوئلہ کی کانوں، بہار میں جمشید پور میں اور بنگلور اور میسور میں آبادی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے جو تشویش کا باعث ہے۔

مشکل میں اضافہ کی ایک نئی وجہ یہ پیدا ہوگئی ہے کہ بنگال اور دکھنی ہندوستان کی چاول کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پنجاب اور سندھ سے گیہوں جارہا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جن علاقوں میں کم گیہوں پیدا ہوتا تھا اور جو پنجاب اور سندھ سے اپنا پیٹ بھرتے تھے اب وہاں گیہوں کی سپلائی میں کمی پڑگئی ہے اس کے علاوہ اناج بہت مہنگا ہوگیا ہے جس سے تنخواہ دار لوگوں کو بڑی مشکل پیش آرہی ہے۔

آپ نے بتلایا کہ اس وقت بنگال جس میں کلکتہ بھی شامل ہے بلاشبہ زبردست مصیبت میں ہے، شہر اور باہری علاقوں سے جو خبریں آرہی ہیں وہ بہت پریشان کن ہیں۔ کلکتہ میں اموات کی شرح پچھلے سات ماہ میں عام شرح سے ۳۰ فی صدی بڑھ گئی ہے اور اسمیں شبہ نہیں ہے کہ یہ تشویش کا مقام ہے، حکومت بنگال جو کہ ہندوستانی وزیروں پر مشتمل ہے وہ بنگال اور دیگر جگہوں سے اناج کی کافی مقدار حاصل نہیں کرسکی اور نہ تقسیم کرسکی۔ حکومت بنگال نے جو تدبیریں اختیار کی ہیں ان کی وجہ سے چاول کا بھاؤ ۲۴ روپیہ من ہوگیا ہے جبکہ اس سے پہلے ۳۰ روپیہ من بک رہا تھا، لڑائی سے پہلے چاول کا بھاؤ ۴ روپیہ من تھا، حکومت ہند اس وقت ۱۷۰۰ ٹن گیہوں روزانہ کلکتہ بھیج رہی ہے۔

اس کے بعد مسٹر ایمری نے بتلایا کہ حکومت کو باہر سے اناج کی درآمد کرنے میں کیا کیا مشکلات درپیش ہیں۔ حکومت برطانیہ اناج کی درآمد کے سلسلہ میں جو امداد کرسکتی ہے کررہی ہے، لیکن جہازوں کی پوزیشن کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

حکومت ہند کے فوڈ ممبر کا بیان

حکومت ہند کے محکمہ خوراک کے ممبر سر جوالا پرشاد سریواستو نے ۲۷ ستمبر کو بمبئی میں جب انڈین مرچنٹس چیمبر کی کمیٹی سے ملاقات کی تو اُنھوں نے کہا کہ حکومت ہند اس ملک میں غیر ملکوں سے بہت بڑی مقدار میں اناج منگانے کی بڑی سخت کوشش کررہی ہے اور طویل عرصہ کی پالیسی وضع کرنے والی کمیٹی نے جو سفارشات کی ہیں ان کو حکومت ہند ہر ممکن طریقہ سے عملی جامہ پہنانے کی خواہاں ہے، حکومت ہند ان سفارشات کے مطابق اناج کا مرکزی ذخیرہ بھی قائم کرے گی۔

سیٹھ ہری داس مادھوداس صدر انڈین مرچنٹس چیمبر کے جواب میں سر جوالا پرشاد سریواستو نے کہا کہ اس سوال کا کہ ہندوستان میں اناج کی کتنی کمی ہے جواب دینے سے نہ تو یہ مسئلہ صحیح ڈھنگ سے پیش کیا جاسکیگا اور نہ ہی اس مسئلہ کا صحیح حل معلوم ہوسکیگا۔ سب سے زیادہ نازک حالت بنگال میں ہے، بنگال میں ۶ کروڑ افراد کی آبادی ہے۔ سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء میں بنگال میں تقریباً ۷۰ لاکھ ٹن چاول پیدا ہوا تھا اور دس لاکھ ۷۰ ہزار ٹن چاول سال ماقبل سے بچا ہوا تھا اور اس امر پر قطعی اتفاق رائے کیا گیا تھا کہ اگر بنگال میں ۳½ لاکھ ٹن باہر سے منگا لیا جائے تو وہاں چاول کی افراط ہوگی۔ یہ مقدار بنگال کی پیداوار سے ۵ فیصدی کم ہے، بنگال کو جتنا چاول درکار تھا اگر اُتنا چاول اُسے مل جاتا تو حالات اتنے زیادہ خراب نہ ہوتے۔

[illegible] کانپور

سستے کپڑے کی اسکیم

یو۔پی۔ انڈسٹریز کے ڈائرکٹر نے سستے کپڑے کے بنانے کی ایک نئی اسکیم کاٹیج انڈسٹریز کے نام سے بنائی ہے جس میں ۶۰ لاکھ روپئے کے خرچ کا تخمینہ کیا جاتا ہے اور جس سے صوبہ کے ۴۰ ہزار بُننے والے اور کاتنے والوں کی روزی کے ذرائع حاصل ہوں گے اور پبلک کو سستا کپڑا مہیا ہوسکے گا۔

بورڈ میں کفایت شعاری

کانپور میونسپل بورڈ کے تمام شعبوں میں ایک زبردست تخفیف کی اسکیم زیر غور ہے بورڈ نے تقریباً ۱۴ لاکھ روپیہ کے گھاٹے کو کم کرنے کے لئے یہ قدم اُٹھایا ہے۔

پروٹسٹ

چیمبر آف کامرس نے دیجے ٹیبل تیل اور گھی پر ڈھائی روپیہ فی من ٹیکس لگانے کے خلاف [illegible] کہ اس کے نزدیک صرف چار آنہ فی من ٹیکس کافی ہوگا۔

بنگال ریلیف فنڈ

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس بنگال ریلیف فنڈ میں اس وقت تک ۱۲۷۲۴ روپیہ بھیج چکا ہے۔

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن

آئندہ سال کیلئے کانپور مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے پریسیڈنٹ مسٹر حسن احمد اور جنرل سکریٹری مسٹر انوار مسعود منتخب ہوئے ہیں۔

مسلم ریلیف فنڈ

سکریٹری صاحب ڈیفنس کمیٹی

نظرانداز نہیں کرسکتے۔

کپڑا کمیٹی کانپور، یو۔پی گورنمنٹ اور سینٹرل گورنمنٹ کے پاس اس سلسلہ میں خط و کتابت کررہی ہے۔

لیبر ویلفیر اسپورٹس

گورنمنٹ لیبر ویلفیر سنٹر ہیں کے تمام مقامی اے، اور بی کلاس کے بچوں کے اسپورٹس ۲۰ ستمبر ۵½ بجے شام کو ڈپٹی کے پڑاو ویلفیر سنٹر میں ہوئے جس میں تقریباً دو سو بچوں نے شرکت کی اور مختلف کھیلوں میں حصہ لیا ہر کھیل میں فرسٹ اور سکنڈ آنیوالے بچوں کو کار آمد انعامات دے گئے۔ آخر میں تمام بچوں کو جل وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا اور تماشائیوں کا بہت بڑا ہجوم تھا۔

بنگال ریلیف ورائٹی شو

ایتھلیٹک ایسوسی ایشن سوٹر گنج کانپور بنگال ریلیف فنڈ کیلئے ایک ورائٹی شو ۲ اکتوبر، ۷½ بجے شام کو کررہی ہے جس میں تمام بہترین آرٹسٹوں کا ایک شاندار مجمع ہوگا۔ یعنی گانے اور ڈانس کا یہ مظاہرہ بہترین ہوگا۔

اُمید ہے کہ اہل کانپور اس میں شریک ہوکر بنگال ریلیف فنڈ کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کریں گے۔

عید الفطر

اگر ۲۹ کا چاند ہوا تو جمعہ کو ورنہ سنیچر کو عید ہوگی، عیدگاہ میں نماز عید کا وقت ۱۰ بجے مقرر ہوا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے خدائے عزوجل سے یہ دعا کرتے ہیں کہ یہ نازک دور مسلمانوں کے لئے خیر و برکت کا دور ثابت ہو۔

کپڑا فروشندگان کو سخت ہدایت

مسٹر سی۔ اے ہربرٹ

ناظرین صداقت کو عید مبارک

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری

نورِ مہر اُمید ہے تمہید صداقت — بہتر ہے اگر ہوتی رہے دید صداقت
یہ عید مبارک ہو ہر اک پیر و جواں کو — ہر گھر میں جو ہے عید تو ہے عید صداقت

بزمی ہوا افلاک پہ نمایاں ہلال عید — عریاں ہر ایک دیکھ رہا ہے جمال عید
مل کر گلے ہر ایک سے صداقت نے کہدیا — ایسا بھی ہو کہ ہو یہ مبارک وصال عید

اطلاع دیتے ہیں کہ:-

ڈیفنس کمیٹی کے قائم کردہ فنڈ کی جانب سے کمیٹی کے صدر شیخ محمد رفیق صاحب گرو نے دو ہزار روپیہ کی پہلی قسط صدر مسلم چیمبر آف کامرس بنگال کے نام ۲۴ ستمبر کو ارسال کردی ہے دوسری قسط جلد روانہ ہونے کی توقع ہے۔

عید کے موقع پر فروخت کرنے کیلئے ایک ایک روپیہ کے امدادی ٹکٹ چھپوائے جارہے ہیں مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ خریدنا چاہئیں۔ ریزگاری کی کمیابی کی وجہ سے ایک روپیہ سے کم کے ٹکٹ نہیں چھپوائے گئے لیکن جو لوگ ایک روپیہ دینے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں اور امداد کرنا ہی چاہتے ہوں وہ دو تین یا چار آدمی مل کر ایک ٹکٹ خرید سکتے ہیں۔ ٹکٹ فروخت کرنے کے سلسلہ میں قومی درد رکھنے والے اصحاب ہاتھ بٹائیں اور عید کے قبل ٹکٹ مجھ سے حاصل کرکے اپنے پاس رکھ لیں۔

کپڑے کے سوداگر

گورنمنٹ نے کپڑوں کی جو قیمت مقرر کی ہے کپڑے کے سوداگر اس سے مطمئن نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب تک بمبئی اور احمد آباد میں قیمتیں مقرر نہ ہوں اُسوقت تک کپڑے کے تھوک فروش اور خوردہ فروشوں کیلئے اسکی تعمیل ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ بمبئی اور احمد آباد کی قیمتوں کی کمی وبیشی کو

آئی۔سی۔ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور کلکٹر کانپور ہر خاص وعام کو اطلاع دیتے ہیں کہ:-

مجھ کو روزانہ اطلاعات موصول ہورہی ہیں کہ کپڑا فروشندگان ٹکسٹائل کمشنر کی مقررہ قیمت سے زیادہ دام پر معاہدہ کررہے ہیں اور کپڑا فروشندگان مقررہ قیمت سے زیادہ قیمت پر کپڑا کی فروختگی کررہے ہیں۔ اس سلسلہ پر مجھ کو اتنا بتلا دینا ضروری ہے کہ کپڑا کی زیادہ سے زیادہ قیمت گورنمنٹ گزٹ آف انڈیا میں مورخہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء کو شائع ہوچکی ہیں اس کے خلاف اگر کوئی مل یا کپڑا فروشندہ زیادہ منافع پر کپڑا فروخت کریگا تو وہ قانون شکنی کا ارتکاب جرم کرتا ہے۔

کسی معاہدہ کی قیمت گورنمنٹ کی مقررہ قیمت سے کسی طریقہ سے زیادہ نہیں ہوسکتی ہے۔

گورنمنٹ سے بہت جلد دیگر کپڑوں کی قیمت مقرر ہوکر آنیوالی ہے لیکن جو کپڑا اس وقت بازار میں فروخت کیے جارہے ہیں چاہے وہ گورنمنٹ کی مقررہ فہرست قیمت کے اندر ہوں یا نہ ہوں، ٹکسٹائل کمشنر کے بنائے ہوئے نقشہ کے بموجب مقررہ اُصول پر فروخت ہوں گے۔

گورنمنٹ کی طرف سے کپڑا کی تجارت میں جو لوگ مل کی تھوک خریداری سے لیکر ترتیب وار آخری خریدار تک دیوپاری جو پبلک کو کپڑا فروخت کریگا (مل کی سیلنگ پرائس)

لندن، ۲۹ ستمبر۔ ماسکو کی تار ہے کہ وائٹ روس میں اس وقت اسمولنک میں بڑے گھمسان کی لڑائی ہورہی ہے، جرمن فوجیں منسک کی طرف برابر پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ شہر منسک پولینڈ کی سرحد

لندن۔ ۲۹ ستمبر۔ اٹلی کی تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ انگریزی جنگی جہاز نیپلز کے میدان میں جرمن [illegible] پر گولہ باری کررہے ہیں۔ سلرنو کے اتر میں نوچیرہ کے پاس جن پہاڑیوں پر جرمن فوجوں نے قبضہ کیا ہوا ہے وہاں کے

سبدِ گل

ولایاتِ متحدہ امریکہ میں اپنے دورے کے اختتام پر مسٹر ڈبلیو، جے میلن فرماتے ہیں:-

"امریکنوں کی گھٹی میں یہ بات پڑی ہوئی ہے کہ وہ ہمیں یعنی انگریزوں کو ایک شہنشاہیت پرست قوم اور ازمنہ وسطیٰ کے لوگوں میں سمجھتے ہیں"

ہمارا خیال ہے کہ مسٹر میلن کو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے بلکہ مسٹر چرچل کے طرزِ عمل پر نگاہ رکھنی چاہیئے جنھوں نے ان دنوں "آزاد قوم کے برطانی کامن ویلتھ" کا فقرہ صاف اُڑا دیا ہے اور اسکی جگہ پر "برطانی کامن ویلتھ اور امپائر" کا فقرہ چسپاں کر دیا ہے! مزید براں مسٹر چرچل نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ "میں اس لئے وزیر اعظم نہیں بنا ہوں کہ برطانی امپائر کے ٹوٹنے پھوٹنے کے عمل پر صدارت کروں" اور یہ بھی انھیں کا قول ہے کہ اٹلانٹک چارٹر ہندوستان پر نافذ نہیں ہوگا۔

لارڈ ویول فرماتے ہیں :- "میرے دادا خوشحالی کے متلاشی ایک سپاہی تھے" اس میں کیا شک ہے کہ ایسے ہی لوگوں نے تو برطانی امپائر کی بنیاد رکھی ہے تاکہ پس ماندہ اقوام کو "تمدن" کی نعمت سے مالا مال کر دیا جائے۔

پلگرم ڈنر کے موقع پر لارڈ کرین بورن نے فرمایا ہے:- "آج انگلستان اور ولایات متحدہ امریکہ میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ ہندوستانی مسئلہ کو ضرورت سے زیادہ آسان بنا دیا جائے" غالباً لارڈ موصوف کا خیال ہے کہ ہندوستانی مسئلہ کو مشکل ہی بنائے رکھا جائے تاکہ ان جیسے برطانی سیاست دانوں کی "ایک سو سالہ" کوششیں ضائع نہ ہوں!

لارڈ موصوف نے اس بات پر بھی زور دیا کہ "برطانی حکومت ہمیشہ اسکے لئے تیار رہی ہے کہ مکمل حکومت خود اختیاری کی راہ پر ہندوستان کی رہنمائی کرے" مگر سوال یہ ہے کہ برطانی حکومت کا طرزِ عمل اور آرڈیننس اور ڈیفنس آف انڈیا رولز اور دوسری سخت گیریاں کیا خود اس راہ میں کانٹوں کا کام نہیں کرتیں؟

ادبِ لطیف

"خود فراموش!"

قاضی خورشید الاسلام ایم۔ اے

وہ زمانہ کیا ہوا... کیا وہ ایک دل کش خواب سے زیادہ نہ تھا؟ جب تم مجھ سے محبت کرتیں اور مجھے محبت کرنے کے اسلوب سکھاتیں... جب تم میری شخصیت کے اندر اپنی تصویر دیکھنے کی آرزومند رہتیں، میری لباس اور آرائش کی طرف سے بے اعتنائی تمھاری دل آزاری کا موجب بن جاتی"... آہ وہ زمانہ! کیا تمھیں یاد ہے جب تم نے میری شاعرانہ بدحواسی سے تنگ آکر کہا تھا "آپ تو بالکل فلسفی ہیں!" لیکن اب وہ زمانہ بدل گیا یا تم خود بدل گئیں"... "تمھارے لباس کی سادگی، [redacted] بے نیاز گیسو، [redacted] لطیف تبسم، تمھاری خاموش [redacted]" یہ سادہ اور بے آراستہ زندگی!

پُر مسرت رنگین زندگی کے ردِ عمل نے تمھیں کیا بنا دیا؟ کیا میں تم سے پوچھ سکتا ہوں"... "مجھے فراموش کرنے والی اس قدر خود فراموش اور اک خشک فلسفی کیسے ہو گی؟

عالمِ نسواں

عورتیں اور جرنلزم

صحافتی میدان میں عورتوں کا داخلہ بھی ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اب امریکہ میں نامہ نگار اور اخبار نویس عورتوں نے بڑی ترقی کر لی ہے اور جنگ کے زمانہ میں انکی تعداد دوگنی اور تین گنی ہو گئی ہے۔ امریکن اخبارات اب ہر قسم کے ادارتی کاموں کے لئے عورتوں کی خدمات حاصل کرنے لگے ہیں، دو اہم روزانہ اخباروں میں جن میں سے ایک واشنگٹن سے اور ایک نیویارک سے شائع ہوتا ہے، عورتیں ہی ایڈیٹروں اور پبلشروں کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔

امریکہ کی اخباری دنیا میں مرد رپورٹروں اور عورت رپورٹروں کے معاوضہ میں کوئی فرق نہیں ہے ان میں کسی طرح کا امتیاز روا نہیں کھا جاتا اور برابر کاموں کے لئے دونوں کو برابر تنخواہیں یا معاوضے دئے جاتے ہیں اس وقت واشنگٹن میں ۴۷ مستند نامہ نگار عورتیں کام کر رہی ہیں ۱۹۳۳ء میں اُن کی تعداد صرف بیس تھی۔

عجیب و غریب دنیا

سب سے بڑی عمارت

دنیا میں سب سے اونچی عمارت شہر نیویارک کی امپائر اسٹیٹ بلڈنگ ہے جو ۱۲۷۵ فیٹ اونچی ہے لیکن دنیا میں سب سے بڑی عمارت کونسی ہے؟ پیرس کا لوور، واشنگٹن کا کیپٹل، انگلینڈ کی پارلیمنٹ کی عمارت، وارسائی کا محل؟ حال کی بنی ہوئی ایک عمارت نے رقبہ میں ان سب عمارتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ وہ متفقہ طور پر دنیا کی سب سے بڑی عمارت ہے وہ امریکہ کے ممالک متحدہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں بنی ہوئی "پنج پہل" عمارت ہے جو امریکن فوج کے صدر دفتر کے لئے تیار کی گئی ہے۔

جنگ سے پہلے امریکہ کا محکمہ فوج واشنگٹن کی ۱۷ مختلف عمارتوں میں تقسیم تھا۔ یہ عمارتیں ایک دوسری سے دور تمام شہر میں پھیلی ہوئی تھیں شہر میں اتنی بڑی عمارت کوئی تھی ہی نہیں جس میں محکمہ فوج کا سب دفتر آسکے، کام میں بڑی دقت ہوتی تھی، چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے دوسرے افسروں سے مشورہ کرنے یا کاغذ یا فائل منگانے میں بڑا قیمتی وقت برباد ہو جاتا تھا۔ اس جنگ کے باعث یہ دیر اور بھی نقصان دہ ہونے لگی، اس لئے طے ہوا کہ محکمہ فوج کے دفتر کے لئے ایک نئی عمارت بنائی جائے جس میں اس کے تمام دفاتر ایک جگہ رہ سکیں۔

شہر واشنگٹن دریائے پوٹومیک پر آباد ہے دریا کے اُس پار جدھر شہر ہے اتنی بڑی عمارت کے لئے جگہ ہی نہ ملی، اس لئے دریا کے اس پار ایک عمارت بنوائی گئی۔ ۱۵ ہزار انجنیروں، مستریوں اور مزدوروں نے دن رات محنت کر کے سوا سال میں یہ عمارت تیار کی ہے، یہ حال ہی میں تیار ہوئی ہے اور اب امریکہ کا محکمہ فوج اس عمارت میں آگیا ہے۔

یہ عمارت پنج پہل ہے چوکور عمارت بنانے میں خصوصاً اگر اس کا ایک سرا زیادہ لمبا ہو، بعض بعض کمرے بہت دُور پڑ جاتے ہیں اِس لئے اگر اس ۴

۴ بات کا خیال رکھنا ہو کہ ایک کمرے سے دُور سے دُور کمروں میں پہونچنے کے لئے کم سے کم وقت صرف ہو تو سب سے اچھا تو یہ ہے کہ عمارت گول بنائی جائے لیکن عمارت کو گول بنانے میں کمرے ایک قطار میں نہیں رہتے اور اس میں کچھ فرق آجاتا ہے اِس لئے یہ طے کیا گیا کہ عمارت پنج پہل بنوائی جائے، اس میں گول عمارت کے تمام فوائد ہونگے لیکن کمروں کی قطار سیدھی ہو گی درمیان میں ایک بہت بڑا صحن چھوڑ دیا گیا ہے جس کا رقبہ ۶ ایکڑ ہے اس عمارت کے دائرے کی لمبائی تقریباً ایک میل ہے، پنج محل کے ایک ضلع میں دوہرے کمروں کی قطاریں ہیں جن کے دونوں طرف برآمدوں کی طرح گلیاں ہیں یہ عمارت چہار منزلہ ہے یعنی اس میں چار منزلیں ہیں۔ رلفٹ میں اُوپر نیچے آنے جانے میں زیادہ وقت لگتا ہے کیونکہ لفٹ کو بُلانا پڑتا ہے اور اس کے آنے میں کچھ دیر لگتی ہے اس لئے اس عمارت میں اُوپر نیچے آنے جانے کے لئے ایسکلیٹر اور ہار کی طرح ہمیشہ گھومنے والے پنجرے لگے ہوئے ہیں یہ بجلی کے ذریعہ سے برابر چلتے رہتے ہیں اور چلتی ہوئی سیڑھیوں یا پنجروں میں کھڑے ہونے پر انسان اُوپر یا نیچے آنے لگتا ہے۔ ان میں سے کچھ تو اوپر کی طرف اور کچھ نیچے کی طرف چلتے رہتے ہیں برآمدہ کی گلیاں عمارت کی صرف لمبائی ہی میں نہیں بلکہ وہ آر پار بھی جاتی ہیں اس سے عمارت کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں آسانی سے اور جلدی پہنچا جا سکتا ہے اس میں کئی ہزار کمرے ہیں پنج پہل کا پہلا ضلع "اے" دوسرا بی اور اسی طرح تیسرا، چوتھا اور پانچواں سی، ڈی اور ای کہلاتا ہے۔ ہر ایک منزل میں ہر ایک ضلع کی ہر ایک قطار ایک سے شروع ہوتی ہے اگر آپ کو کسی افسر سے ملنا ہے اور اس نے اپنا پتہ ۲ ای ۳ ۵ ۲ دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ای ضلع کی دوسری منزل کی تیسری قطار کے ۲۵ نمبر کے کمرے میں بیٹھتا ہے اتنا معلوم ہو جانے پر آپ کو اس کمرے تک پہونچنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی، اس عمارت میں ۴۰ ہزار افسر اور کلرک کام کرتے ہیں ان میں عورت اور مرد دونوں شامل ہیں بیشتر اضلاع کے خاص شہروں کی آبادی بھی اتنی نہیں ہوتی، اتنے لوگوں کے آرام کے لئے اور کام کرنے کی سہولت کے لئے ہر قسم کے ذرائع فراہم کئے گئے ہیں، ہر ایک کمرے میں ٹیلیفون لگا ہوا ہے اس کے ذریعہ ایک کمرے میں بیٹھا ہوا افسر دوسرے کمرے میں بیٹھے ہوئے افسر سے فوراً بات چیت کر سکتا ہے شہر واشنگٹن کے دیگر سرکاری محکموں اور باشندگان شہر سے ٹیلیفون سے بات چیت کرنے کے لئے ٹیلیفون کی بارہ لائنیں بچھائی گئی ہیں تاکہ بات چیت کرنے میں دیر نہ ہو روزانہ ٹیلیفون پر تین لاکھ "کال" کیا جاتا ہے ان لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے دیگر ضروری انتظامات کے علاوہ کئی بڑے بڑے طعام خانے بھی بنے ہیں ×

× جن میں ایک ساتھ چھ ہزار آدمی کھانا کھا سکتے ہیں افسران اور کتنے ہی دوسرے ملازم بھی اپنی ذاتی موٹروں میں آیا کرتے ہیں۔ آٹھ ہزار موٹروں کے لئے علحدہ سڑکیں بنی ہوئی ہیں تاکہ ضروری کام سے جانے والے افسروں کے راستہ میں رکاوٹ نہ ہو اس طرح یہ عمارت واقعی بہت بڑی ہے اس میں وزیر جنگ مسٹر اسٹمسن، امریکن فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل مارشل اور ان کے معاون سپہ سالار اور فوجی افسر بیٹھتے اور دنیا کے مختلف محاذوں پر پھیلی ہوئی امریکن فوج کی نقل و حرکت کا انتظام کرتے ہیں اور امریکن فوج کو مزید طاقت ور بنانے کی تدابیر سوچتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

پردۂ فلم

بمبئی ٹاکیز کی "ہماری بات"

بمبئی ٹاکیز کی تصاویر سے دلچسپی رکھنے والوں کے حلقہ میں یہ اطلاع مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ بمبئی ٹاکیز کی جدید تصویر "ہماری بات" عنقریب نمائش کے لئے پیش ہونے والی ہے۔ اس تصویر میں بمبئی ٹاکیز کی روحِ رواں مسز دیوکا رانی نے خود ہیروئن کا کام کیا ہے توقع ہے کہ بمبئی ٹاکیز کی یہ تصویر نہ صرف تجارتی اعتبار سے نہایت ہی کامیاب ثابت ہو گی بلکہ اخلاقی نقطۂ نظر سے بھی یہ تصویر بمبئی ٹاکیز کی سابقہ تصاویر سے کافی بلند ہو گی۔

"چل چل رے نوجوان!"

بمبئی ٹاکیز کے سابق جنرل منیجر رائے بہادر چنی لال نے فلمستان کے نام سے جو فلم کمپنی قائم کی ہے اس کی پہلی تصویر کے نام کا اعلان ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ فلمستان کی پہلی فلم "چل چل رے نوجوان" کے نام سے پیش کی جائے گی، رائے بہادر چنی لال کے زیر اہتمام بمبئی ٹاکیز میں جتنی بھی تصاویر تیار ہوئی تھیں وہ تجارتی اعتبار سے بیحد کامیاب ثابت ہوئی تھیں اُمید کی جا رہی ہے کہ "فلمستان" کی تصاویر بھی کسی طرح ہر دلعزیزی اور مقبولیت میں بمبئی ٹاکیز کی تصاویر سے پیچھے نہیں رہیں گی۔

نئی کہانی

پربھارت کی شاندار فلم نئی کہانی ناولٹی میں محبت کرنے والے چار کردار نے ایک عجیب مسئلہ پیش کر دیا ہے ایک لڑکی کو تین نوجوان دل دے بیٹھے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا خیال یہ ہے کہ لڑکی اس سے محبت کرتی ہے اس سے بہت سے دلچسپ مواقع پیدا ہو گئے ہیں۔

نئی کہانی میں رنوز، جیراج، ہاردریکر، پریشش بنیرجی، شانتی اور غور ہی نے اپنی اداکاری کے بہترین کمال دکھلائے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۵ ستمبر، جنرل میک آرتھر کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ نیوگنی میں اسٹریلوی فوجوں نے شافن کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ اب شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔

— خدا کا دوسرا نام محبت ہے!
— علم سے خدا ملتا ہے اور زر سے فرعونیت،
— علم بے خطر ہے اور مال کو ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔
— علم ایک لازوال دولت ہے جسے خرچ کرنا بہتر ہے۔
— خدا کا خوف انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔
دنیا میں سچ کی فتح اور جھوٹ کی شکست ہوتی ہے۔
خاموشی ہزاروں بیہودہ گوئی کا ایک جواب ہے۔
دوستی سے دوستی خریدی جا سکتی ہے۔
— انسان یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ اس کی مصیبت کی کیا وجہ ہے؟
— خاموشی عیبوں کی رازدار ہے۔
بغیر اعتبار باہمی دوستی نہیں بلکہ درپردہ دشمنی ہے۔
— جب ہم فرض منصبی ادا کرتے ہیں تو ہم ذرا بھی تعریف کے مستحق نہیں ہوتے کیونکہ ہم وہی کرتے ہیں جس کا کرنا ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے۔
— اپنے نیک خواہوں کی تواضع و تکریم کرو مگر خوشامدیوں سے پرہیز کرو۔
— سفید بال موت کی کلیاں ہیں۔

ایک شوہر اور بیوی ہوٹل میں کھانا کھا رہے تھے جب کھا چکے تو خدمتگار نے نو روپے بارہ آنہ کا بل پیش کیا اس وقت شوہر کو یکایک یاد آیا کہ وہ منی بیگ گھر بھول آیا ہے۔ خدمتگار ہوٹل کے مالک کو بلا لایا شوہر نے اس کو صورت حال سمجھاتے ہوئے کہا کہ یقیناً منی بیگ میرے دوسرے سوٹ میں رہ گیا ہے، کیا آپ اتنا انتظار نہیں کر سکتے کہ میں گھر جا کر روپے لے آؤں میں اپنی کو بطور ضمانت چھوڑے جاتا ہوں۔

ہوٹل کے مالک نے کہا "معاف کیجئے گا جناب! مگر کیا آپ کے پاس کوئی گھڑی یا انگوٹھی نہیں ہے جسے آپ بطور ضمانت رکھ دیں۔

شوہر نے غصے سے ہوٹل کے مالک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ میری بیوی کی قیمت نو روپے بارہ آنے سے بھی کم ہے؟"

نہیں جناب بالکل نہیں، مگر میرے پاس ایک بیوی پہلے سے موجود ہے مالک ہوٹل نے احترام کے ساتھ سر جھکا کر جواب دیا۔

اُڑنے والے ہسپتال

موجودہ زمانہ میں ہوائی جہاز جہاں ایک طرف انسان کی تباہی کا ذریعہ ہو رہے ہیں وہیں دوسری طرف وہ انسان کی حفاظت کے کام میں معاون بھی ہوئے ہیں۔ آسٹریلیا سے شمالی امریکہ تک کے بیشتر ممالک میں زمانۂ امن و جنگ میں یکساں طور پر ہوائی ایمبولنس سروس کا انتظام ہوا ہے۔ موجودہ جنگ کے ابتدائی دنوں میں فرانس اور بلجیم میں ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے ہوائی جہاز میدان جنگ میں زخمی ہونے والے سپاہیوں کے علاج کے کام میں لگائے گئے تھے اس قسم کے ہوائی جہازوں کی جماعت آج کل برطانی ہوائی فوج کے ساتھ بھی کام کر رہے ہیں وہ ایک طرح کے اُڑتے ہوئے ہسپتال ہی ہوتے ہیں ان ہوائی جہازوں میں میدانِ جنگ کے لئے ضروری ہر قسم کی ڈاکٹری دوائیں اور اوزار، ڈاکٹر اور نرس رہتے ہیں جو آج اپنی غیر معمولی قابلیت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ ان کا حلقۂ کار کتنا وسیع اور ان کا فائدہ کتنا اہم ہے۔ اس کا اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے!

ہوائی جہازوں کو اس طرح مفید بنانے کا سہرا امور کو تے کے سر ہے۔ وہاں پر گزشتہ جنگ عظیم کے آخر میں ہوائی جہازوں کا ایک میڈیکل دستہ تیار کیا گیا تھا۔

دل کا زخم

دو محبت سے لبریز بے چین دلوں کی کہانی

کرن اپنے پیارے پنکج کا ہاتھ ہاتھ میں لئے ایک سہیلی کے ہاں سے گھر واپس لوٹ رہی تھی۔ ساون کی رات، گھنا اندھیرا، مگر پنکج کی ہمراہی میں راستہ طے کرنا کرن کو ایسا معلوم ہو رہا تھا گویا اس کا دل منور ہو رہا ہے اور اس کے دل کی روشنی میں ساری دنیا روشن نظر آ رہی ہے۔

دفعتاً پانی پڑنے لگا دونوں ابھی اپنے گھروں سے بہت دور تھے، تیز قدم اُٹھائے مگر بارش اور بھی تیز ہوئی بجلی رہ رہ کر کڑکنے لگی۔ بادل زور زور سے گرج گرج کر برسنے لگے۔ آسمان میں ہر طرف کاجل سا گھلا ہوا دکھائی دیتا تھا [illegible]

[illegible]رن" پنکج نے زور سے کرن کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا "کل میں ایک تصویر شروع کروں گا جس کا عنوان ہوگا "طوفان"

پنکج کے بھیگے ہوئے ہاتھ کے لمس سے کرن کے رگ و پے میں جذبات انگیز سنسنی دوڑ گئی۔

پنکج نے کہا "اس میں دکھاؤں گا کہ طوفان کی اندھیاری فضا میں دو مسافر چلے جا رہے ہیں، ایک میں اور ایک تم محبت کی منزل کی طرف"

بجلی تڑ تڑ تڑ، تڑ تڑ تڑ کر کے کڑکی،

کرن کی چیخ نکل گئی اور وہ ڈر کر پنکج کی چھاتی سے چمٹ گئی۔ پنکج اور کرن ایک گھنے درخت کے سائے میں کھڑے ہو گئے۔ بجلی کی چمک میں کرن نے پنکج کی اونچی سفید سفید پیشانی کو دیکھا۔ پھر اس کی نظر پنکج کے چہرے پر سے گزرتی ہوئی اس کے پتلے پتلے خوبصورت گلابی ہونٹوں پر گئی۔ دونوں کے دل ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے دھڑک رہے تھے۔

کرن گزشتہ زندگی کے اس رسیلے اور سہانے منظر کے تصور میں ڈوبی ہوئی آنکھیں بند کئے آرام کرسی پر دراز تھی۔

"کیا سو رہی ہو؟"

شوہر کی آواز سنکر کرن چونکی۔ نہار بابو دروازے میں کھڑے مسکرا رہے تھے۔

بولے "تم تیار ہو نا تصویروں کی نمائش میں چلنے کے لئے"

کرن فوراً ہوش میں آگئی، مسکراتی ہوئی اُٹھی اور شوہر کے ہاتھ سے برساتی لیتی ہوئی بولی "میں ابھی تیار ہوئی جاتی ہوں"

نہار بابو نے کہا "رجنی اور سلوچن ابھی راستے میں ملے تھے، کہتے تھے ہم آپ کے ہاں آ ہی رہے ہیں سب ساتھ ہو کر نمائش میں چلیں گے"

"بہت اچھا" کہتے ہوئے کرن نے شوہر کی برساتی کھونٹی پر ٹانگ دی۔

نہار بابو کہہ رہے تھے "جس مصور کی تصویروں کی نمائش ہو رہی ہے اس سے سلوچن نے بہت دوستانہ بڑھا لیا ہے، کہتا تھا وہ کلکتہ کا ہے، مصور تمہارے دیس کا۔ سلوچن کا خیال ہے کہ اسے مستقل طور پر یہیں رکھ لے، لڑکا اسے پسند آ گیا ہے رجنی کے لئے"

موٹر نمائش گاہ کے دروازے پر ٹھہری۔

"میں نے یہ سوچا تھا کہ مصور سے آپکا تعارف کراؤں اور خود مصور اپنی زبان سے اپنی تصویروں کا تعارف آپ سے کرائیں۔ سلوچن نے گاڑی سے اُترتے ہوئے نہار بابو اور کرن سے مخاطب ہو کر کہا۔ "لیکن وہ حضرت اس وقت لاپتہ ہیں۔ ٹیلیفون پر یہی معلوم ہوا ہے، لیکن آئیے ذرا دیکھیں شاید آ گئے ہوں"

نہار بابو اور سلوچن دونوں ایک طرف چلے گئے۔

کرن اور رجنی موٹر میں بیٹھی رہیں۔

کرن نے رجنی سے پوچھا "تم نے تو دیکھ رکھی ہونگی یہ تصویریں؟"

"ہاں" رجنی کے گلابی گالوں پر شفق کی سی لالی دوڑ گئی۔ ان میں سے بعض تو بہت ہی لاجواب ہیں۔ ایک تصویر میں ایک مرد ایک عورت کے قدموں میں گلاب کے پھول رکھ رہا ہے اس کے نیچے لکھا ہے۔ ۴

۴ "یہ پھول نہیں ہیں، میری تمنائیں ہیں"

کرن نے اس فقرے پر چونک کر رجنی کی طرف دیکھا۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا، یہ رجنی نے کیا کہا! یہ فقرہ اسے کہاں سے معلوم ہوا! کہیں میں اپنے ہی دل کی آواز تو نہیں سُن رہی ہوں؟ کرن نے پوچھا "کیا یہ فقرہ لکھا ہوا ہے، ذرا پھر سے کہنا۔"

رجنی نے کہا "یہ پھول نہیں ہیں میری تمنائیں ہیں"

"خوب" کرن نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا مگر اس کے دل میں جذبات کا ایک پرشور طوفان اُمنڈنے لگا۔ اس نے سوچا۔ یہ تو لفظ بلفظ وہی فقرہ ہے جو پنکج کہا کرتا تھا۔ مگر پھر اس نے یہ کہہ کر خود کو تسلی دے لی کہ شاید کسی اور مصور کو بھی یہی فقرہ سوجھ گیا ہوگا۔

رجنی کہہ رہی تھی "ایک دوسری تصویر ہے ✗

✗ اس میں دکھایا ہے کہ بڑا زبردست طوفان آیا ہے تمام آسمان گھنے سیاہ بادلوں سے گھرا ہوا ہے دھواں دھار پانی برس رہا ہے۔ آسمان میں بجلی چمک رہی ہے اور اس طوفان میں ایک مرد ایک عورت کا ہاتھ پکڑے چلا جا رہا ہے"

رجنی کا ایک ایک لفظ کرن کے دل پر ہتھوڑے کی ضرب کی طرح لگ رہا تھا۔ وہ اپنے دل سے سوال کر رہی تھی کیا یہ مصور پنکج ہے؟ کیا اسے معلوم ہو گیا ہے کہ میں یہاں ہوں۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ پتا جی نے اس سے یہ کہہ دیا تھا کہ کرن اپنے چچا کے ساتھ ولایت چلی گئی اور وہ کہہ گئی ہے کہ پنکج مجھے اب کوئی خط وغیرہ نہ لکھے اس لئے پتہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ پنکج سے یہ کہہ کر پتا جی نے چپ چپاتے میری شادی نہار بابو سے کر دی۔ مگر شاید پنکج کو پتہ لگ گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے وہ مجھے ابھی تک بھولا نہیں ہے۔ جن دو تصویروں کا حال رجنی نے بیان کیا ہے یہ دونوں تصویریں میری اور پنکج کے محبت کے ✶

✶ دور سے تعلق رکھتی ہیں۔

رجنی نے کرن کا شانہ ہلا کر کہا، کس سوچ میں پڑ گئیں۔ ابھی تم نے یہ تو سُنا ہی نہیں کہ اس تصویر کے نیچے عبارت کیا لکھی ہے۔ عبارت سُن کے تم کہو گی کہ مصور شاعر بھی ہے۔ اس تصویر کے نیچے لکھا ہے "دو مسافر چلے جا رہے ہیں، محبت کی منزل کی طرف"

کرن کا دل سینے میں زور زور سے دھڑکنے لگا اور اسے ایسا محسوس ہونے لگا گویا وہ غش کھا کر گر پڑے گی۔

مگر نہار بابو اور سلوچن کو موٹر کی طرف آتا دیکھ کر اس نے خود کو سنبھال لیا۔ اس کا دل بار بار اس سے پوچھ رہا تھا کیا یہ تصویریں پنکج کی ہیں؟ ایک جواب یہ ملتا تھا کہ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے، مگر دوسرا جواب یہ سنائی دیتا تھا کہ شاید وہ نہ ہو۔ کیا مصوروں کے خیالات لڑ نہیں جایا کرتے؟

نہار بابو نے کرن کو مخاطب کر کے کہا "مصور تو ملے نہیں، اس لئے ان سے تو ملنا ہو نہیں سکتا، رہا ان کی تصویروں کا تعارف وہ (رجنی کی طرف معنی خیز اشارہ کر کے) یہ کرا ہی دیں گی"

کرن نے اپنے دل کی دھڑکن پر قابو پاتے ہوئے شوہر کی بات پر مسکرا کر جواب دیا "ہاں" "یہ مصور رانی بننے والی بھی تو ہیں"

نمائش گاہ میں داخل ہو کر رجنی نے ایک تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "دیکھو یہ ہے وہ تصویر۔ کیسے دھندلے رنگ دئے ہیں اسمیں مگر کمال کر دیا ہے۔

کرن نے دیکھا دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اور سر سے پیر تک ایک ہلکی کپکپی سے تھرتھراتے جسم کو سنبھال کر ہو بہو اسی طوفانی رات کی تصویر تھی۔ بادل گھرے کھڑے تھے۔ بجلی کی نقرئی لکیر بادلوں میں گڑی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھی، دو ساتھی ایک مرد ایک عورت اس طوفان میں جا رہے تھے۔ کرن کی نظر تصویر کے نیچے لکھی ہوئی عبارت پر پڑی "محبت کی منزل کی طرف"

"یہ عورت کتنی ملتی ہے تم سے" رجنی نے کرن کے کان میں آہستہ سے کہا۔

نہار بابو اور سلوچن کچھ آگے بڑھ گئے تھے، تصویر دیکھ کر کرن نے پہچان لیا کہ یہ ضرور پنکج کی بنائی ہوئی تصویر ہے۔ اس خیال سے اس کے دل پر اضطراب کی ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی جس نے اسے نیم جاں کر دیا۔

(بقیہ صفحہ ۵ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

پارلیمنٹ میں وزیر ہند کا کورا جواب

لندن۔ ۲۳ ستمبر، پارلیمنٹ میں ہندوستانی مسئلوں متعلق سوالوں کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند مسٹر ایمری کہا کہ میں ان جوابوں میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا جو ۲۹ جولائی کو دئے تھے۔ جب آپ سے یہ سوال کیا گیا لہ ۲۵ ہندوستانی پادریوں نے ہندوستان کا جمود ختم کرنے کے لئے نئی کوشش شروع کرنے کی جو اپیل کی ہے آیا آپنے اس پر غور کیا ہے اور آیا آپ اپنے اس انکار پر غور کرینگے جو آپ نے مہاتما گاندھی اور مسٹر میکسوئل ہوم ممبر کے درمیان خط و کتابت کا مواد بتلانے کے بارے میں کیا تھا مسٹر ایمری نے جواب میں کہا کہ حال ہی میں ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے بارہ میں ایسی کوئی نئی بات نہیں ہوئی جو ہاؤس کے نوٹس میں لائی جاتی۔

ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر ایمری نے کہا کہ ہندوستان میں کوڑوں کی سزا اب بھی دی جاتی ہے اگست ۱۹۴۲ء سے جون کے آخر تک کوڑوں یا بیدوں کی سزا پانے والے اشخاص کی تعداد ۲۴۰۱ تھی۔

جون کے آخر تک اگست کے ہنگاموں کے سلسلہ میں ۷۴ اشخاص کو سزائے موت دی گئی جس میں سے ۳۰ اشخاص کی سزائے موت بحال رہی۔ ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر ایمری نے کہا کہ میرے پاس ایسا کوئی ریزولیوشن موجود نہیں ہے جو برٹش ٹریڈ یونین کانگریس کے جنرل سکریٹری نے ہندوستان کی صورت حالات کے بارے میں بھیجا ہے۔

دوم بحر میں حالات بدل جانیکی وجہ سے ایک ممبر نے تجویز کیا کہ تقریباً ۱۰۰ اسول افسروں کی بیویوں پر جو کہ ہندوستان سے اپنے شوہروں کے پاس جانا چاہتی ہیں جو پابندی لگی ہوئی ہے وہ اُٹھالی جائے۔ مسٹر ایمری نے کہا کہ یہ مسئلہ زیر غور ہے۔

یو۔ پی کی منڈیوں میں اناج کی خریداری

لکھنؤ۔ ۲۵ ستمبر، معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔ پی نے اب منڈیوں سے زیادہ سے زیادہ مقدار میں اناج خرید لینے کی پالیسی اختیار کر لی ہے۔ جب ان منڈیوں میں کم مقدار میں اناج آرہا تھا تو حکومت دو تہائی گیہوں ایک تہائی جوار اور چنا اور مٹر کا بڑا حصہ خود خرید لیا کرتی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بیوپاریوں کے مقابلہ میں حکومت کے پاس زیادہ مقدار میں چاول، جوار اور مکئی وغیرہ کا اسٹاک موجود ہے، حکومت اب بھی اسی پالیسی پر عمل کر رہی ہے اور اس کا سبب یہ بتلایا جاتا ہے کہ حکومت جس حد تک اناج کو روک سکتی ہے اس حد تک ۵

۵ بیوپاری نہیں روک سکتے اور بیوپاری اس اناج کو چڑھے ہوئے بھاؤ پر بیچنے کے لئے روکیں گے لیکن حکومت اپنے اسٹاک کے ذریعہ بھاؤ کو گرا سکتی ہے، اس سلسلہ میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ حکومت حسب ضرورت مقررہ بھاؤ پر اپنے اناج کا اسٹاک فروخت کر سکتی ہے اور اس پر اناج کے بھاؤ کے چڑھنے کا کوئی اثر نہیں ہوگا اور ضرورت پڑنے پر اناج کا کچھ اسٹاک شہروں کو دے سکتی ہے۔

آسٹریلیا گیہوں بھیجنے کو تیار ہے

کینبرا۔ ۲۴ ستمبر۔ آسٹریلیا کے وزیر تجارت وزراعت مسٹر ولیم جمیز الکلی نے کہا کہ فاقہ کش ہندوستان کیلئے جتنے گیہوں کی ضرورت ہے وہ آسٹریلیا سے بھیجا جاسکتا ہے بشرطیکہ حکومت برطانیہ اس کیلئے جہاز دیدے یہ گیہوں جہازوں میں لادنے کیلئے تیار پڑا ہوا ہے۔ یہاں یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ آسٹریلیا میں ۸۰ سے ایک سو ملین بشل تک فالتو گیہوں پڑا ہوا ہے۔ اسکے علاوہ نئی فصل چند ماہ میں تیار ہو جائیگی۔ اندریں حالات اگر جہاز مل جائیں تو کافی مقدار میں گیہوں ہندوستان بھیجا جاسکتا ہے

افسانہ:۔

دل کا زخم

(بقیہ صفحہ ۴ کا)

رجنی نے اس کی یہ حالت دیکھی تو گھبرا گئی، بولی "خیریت تو ہو، تمھارا چہرہ دفعتاً زرد کیسے ہو گیا"

کرن نے جواب دیا "رجنی مجھے جلدی سے یہاں سے لے چلو، میری حالت بگڑ رہی ہے"

رجنی نے نوکر کے ذریعے سے نہار بابو اور سلوچن کو اطلاع کرا دی کہ ہم جا رہے ہیں اور کرن کو لے کر جلدی سے نمائش گاہ سے باہر آگئی۔

جوں ہی مصور کمرہ میں داخل ہوا رجنی اور سلوچن دونوں اس کی تعظیم کے لئے اُٹھے۔

سلوچن نے کہا "جن سے ملانے کے لئے آپکو تکلیف دی تھی وہ تو آج نہ آسکیں گے۔ نہار بابو کو ایک بیحد ضروری سرکاری کام سے باہر جانا پڑ گیا ہے اور ان کی شریک زندگی کی طبیعت ناساز ہے۔

مگر مصور کی نظریں اس عورت کی تصویر کی طرف لگی ہوئی تھیں جو طاق کے اوپر کی کارنس پر رکھی تھی۔ سلوچن جو کچھ کہہ رہا تھا اسے شاید مصور نے [illegible] میں اندر قدم رکھتے ہی اس کی نظریں سب سے پہلے اس تصویر پر پڑی تھیں اور وہیں جم کے رہ گئی تھیں۔

اس نے پوچھا "یہ کون ہیں؟"

"کون"، سلوچن نے اس کے اشارے پر نظریں طاق کی طرف اُٹھائیں۔ "یہ؟ یہی تو ہیں نہار بابو کی شریک زندگی، یہ رجنی کی سہیلی ہیں"

"ہوں" مصور نے کہا، دفعتاً اس کا چہرہ زرد ہو گیا اور اسے ایک چکر آیا۔ سلوچن نے اس کی یہ حالت دیکھکر پوچھا "کیوں خیریت تو ہے؟"

مصور نے کہا "میری طبیعت اچھی نہیں ہے میں ابھی واپس جانا چاہتا ہوں"

سلوچن فوراً موٹر منگوانے کیلئے اُٹھ کر چلا گیا۔

کرن نے اشک آلود نظروں سے اس تصویر کی طرف دیکھا جو رجنی کا نوکر اسے چند منٹ پہلے دے گیا تھا، اور اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ پہلے ایک مرتبہ میں نے تمھاری کامیابی پر اس وقت ضرب لگائی جب مجھے تم سے محبت ہوئی، میں نے اپنی محبت میں پھنسا کر تمھیں ترقی کے راستے سے روک لیا، تم نے میری محبت کو قبول کر لیا۔ اپنی ترقی کے امکانات کو میری محبت کے پیچھے برباد کر ڈالا، مگر اس کا صلہ تمھیں کیا ملا، پتاجی کی طرف سے میری شادی تمھارے ساتھ کرنے سے انکار۔ اب ایک بار پھر میں تمھاری خوشی کے راستے میں حائل ہو رہی ہوں۔ رجنی سے اگر تمھاری شادی ہو جائے تو تم زندگی بھر چین اور آرام سے رہو گے، اور مجھے بھول جاؤ گے۔ لیکن اگر تم کو میرے وجود کا پتہ چل گیا تو تمھاری ناکام محبت کا زخم پھر ہرا ہو جائیگا میں تمھارے راستے سے ہٹ جاتی ہوں، میں یہاں سے چلی جاتی ہوں۔

پنکج نے اپنے بندھے ہوئے سامان کی طرف دیکھا اور خود سے کہا "میرے دل میں تمھارا محبت کا داغ ہے کرن مگر میں تمھارے زخم کو دوبارہ چھیل کر تمھاری بنی بنائی زندگی بگاڑنی نہیں چاہتا، تمھاری یاد نے میرے زخم دل کو پھر ہرا کر دیا، رجنی سے شادی کر کے میں شاید اس زخم پر مرہم رکھ لیتا، مگر نہیں مجھے اس زخم کو ہرا رکھنے ہی میں لذت ہے، میں جا رہا ہوں، کرن بغیر تم سے کہے، تم کو بغیر بتائے، تم پر اپنا وجود ظاہر کئے بغیر۔

حکومت بنگال پر نفع خوری کا الزام

کلکتہ۔ ۲۵ ستمبر، بنگال لیجسلیٹو کونسل میں آج اناج کے متعلق صورت حالات پر بحث ہوئی، مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی وزیر محکمہ خوراک نے کہا کہ حکومت پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ حکومت گیہوں کی تجارت میں نفع کما رہی ہے، جب آپ یہ کہتے ہیں کہ حکومت بنگال اس تجارت میں نفع کما رہی ہے یہ خیال صورت حالات کے متعلق آپ کی غلط فہمی پر مبنی ہے، یہ منافع گیہوں کیلئے علیحدہ رکھا جائے گا، ہم نے یو۔ پی پنجاب اور دوسرے صوبوں سے گیہوں خریدا ہے، پنجاب میں ہمیں ۱۰ روپیہ ۴ آنہ فی من نہیں بلکہ ۱۱ روپیہ ۱۰ آنہ فی من گیہوں ملا کرتا تھا اس پر ہمیں ایک روپیہ ۶ آنہ فی من ریل کرایہ ادا کرنا پڑتا تھا۔

معاصر مانچسٹر گارڈین کی رائے

لندن۔ ۲۵ ستمبر، "مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے کہ:۔ مسٹر ایمری کے جواب کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں سمجھا سکتا کہ حکام جو کچھ کر سکتے ہیں وہ کریں گے لیکن یہ کام بہت مشکل ہے، حکومت اور عوام کے درمیان جو خلیج حائل ہے اس کے باعث ان مشکلات میں اور بھی اضافہ ہو رہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سلسلہ میں دیہات اور قصبات میں امداد کا کام کرنے کے لئے سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہندوستانی لیڈران حکام کے ساتھ پورا تعاون کریں لیکن اس خلیج کے باعث سب سے زیادہ سرگرم عمل اور ہوشیار ہندوستانی حکومت سے اس معاملہ میں تعاون کرنے کے خواہاں نہیں ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت ایک بار پھر سوچے اور اس امر کا پتہ لگائے کہ ہندوستانیوں کے ان خیالات میں کس طرح تبدیلی کی جائے جو انھوں نے ہمارے کام کے بارے میں قائم کئے ہوئے ہیں۔

بنگال میں ۲۴۴۲ محتاج خانے

کلکتہ۔ ۲۳ ستمبر، ریلیف کنٹرول افسر کلکتہ کو ۱۱ ستمبر تک کے جو اعداد و شمار ملے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ستر ہزار اشخاص کو روزانہ مفت لنگروں میں کھانا دیا جاتا ہے اور کم شرح پر اناج دیا جاتا ہے اور ۲۰ ہزار اشخاص کو ان لنگروں میں کھانا دیا جاتا ہے جو کلکتہ کو آنے والے راستوں میں کھولے گئے ہیں۔

کلکتہ کے علاوہ بنگال میں لنگروں کی تعداد ۲۴۴۲ ہے اور ان لنگروں میں ۸ لاکھ آدمیوں کو روزانہ کھانا کھلایا جاتا ہے۔

امریکہ نے میئر کلکتہ کی اپیل ٹھکرا دی

واشنگٹن۔ ۲۴ ستمبر۔ امریکہ کے ایک لینڈ لیز افسر نے کل رائٹر سے کہا کہ حکومت کو کلکتہ کے میئر کی ایک اپیل ملی ہے جسمیں بنگال کے قحط زدگان کی مدد کرنیکی اپیل کیگئی ہے لیکن افسر نے کہا کہ ہم میئر سے واسطہ نہیں کر سکتے اگر وہاں اناج کی ضرورت ہے تو اسکے لئے حکومت برطانیہ کی معرفت درخواست آنا چاہئے اس سوال کے جواب میں کہ اگر حکومت برطانیہ کی معرفت درخواست کی جائے تو کیا امریکہ مدد کریگا۔ افسر نے کہا کہ یہ معاملہ انگریز سے تعلق رکھتا ہے، انگریزوں کے پاس اناج ہے اور وہ ہمارے سے زیادہ پہلے ہندوستان پہونچا سکتے ہیں مثلاً دکھنی افریقہ سے ہندوستان کو اناج سپلائی کر سکتے ہیں افسر نے یہ بتلانے سے انکار کیا کہ ہندوستان سے ادھار اور پٹہ کے متعلق کیا رپورٹ ملی ہے۔

لینڈ لیز آفس کے باہر باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ بنگال کے مسئلہ کو ایک اتحادی قوموں کا مسئلہ سمجھنا چاہیئے کیونکہ یہ مسئلہ برما کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے پیدا ہوا۔ ایک افسر نے کہا کہ اگر انگریز اس مسئلہ کو حل کر سکتا ہے تو ہمارے دخل دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

الجیرس میں عربوں کی سول نافرمانی

الجیرس کے رائٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ الجیریا کے گورنر جنرل کترو نے فرحب عباس اور شیخ عبدالقادر نامی دو عرب لیڈروں کی گرفتاری کے بارے میں ایک بیان دیا ہے۔ جنرل کترو نے کہا ہے کہ میں عربوں کا ہمدرد ہوں میں نے جو تدبیریں اختیار کی ہیں وہ فرانس کے علاوہ دوسرے اتحادیوں کے جنگی مفاد کی حفاظت کیلئے اختیار کی گئی تھیں۔ جنرل کترو نے ان لیڈروں پر سول نافرمانی کرنے اور بدامنی پھیلانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ یہ گڑبڑ بدھ کو شروع کی گئی جبکہ ان دونوں لیڈروں نے جو الجیریا کے مالی ڈیلیگیشن کے ممبر تھے اس کمیشن کے دوسرے منتخب شدہ ممبروں کو بعد کا کمیشن کے رسمی افتتاح سے الگ رکھا اور اسی عمارت میں علیحدہ ایک جلسہ منعقد کیا۔ یہ فرانس کی توہین تھی اور میں نے اپنے آئینی اختیارات سے کام لیتے ہوئے اس کمیشن سے تمام عرب ممبروں کو نکال دیا۔ اور ان کی جگہ اب نامزد شدہ عرب ممبر اس کمیشن میں شامل کئے جائیں گے۔ جنرل کترو نے الجیریا کی حالت کا ہندوستان کی حالت سے موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے نئے گورنر جنرل نے بھی یہ اعلان کر دیا ہے کہ ملک کے اندرونی معاملات کا تصفیہ کرنے سے پہلے وہ لڑائی جیتنے کا عزم کر چکے ہیں۔

یو۔پی میں دو سو نئے ٹیوب ویل

لکھنؤ ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی اناج کا زیادہ کاشت کرنے کی اسکیم کو کامیاب بنانے کیلئے کئی اہم تدبیریں اختیار کر رہی ہے۔ مزید ۵۰ ہزار ایکڑ آراضی کی آبپاشی کیلئے نہروں کی توسیع کی جا رہی ہے اور مزید دو سو ٹیوب ویل لگانے کی اسکیم بھی منظور کر لی گئی ہے۔

حافظ محمد ابراہیم کی رہائی

لکھنؤ ۲۸ ستمبر۔ حافظ محمد ابراہیم سابق وزیر یو۔پی کو بلا کسی شرط کے رہا کر دیا گیا ہے۔

مسولینی نے نئی فاسسٹ حکومت بنا لی

لندن ۲۳ ستمبر۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ مسولینی نے اپنی حکومت بنا لی ہے۔ اس کا نام اٹلی کی فاسسٹ گورنمنٹ ہوگا۔ مسولینی نے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کا عہدہ اپنے ہاتھ میں رکھا ہے، مارشل گرزیانی کو وزیر ڈیفنس مقرر کیا ہے اور گیڈ دبفرانی کو وزیر داخلہ مقرر کیا ہے۔

دو کروڑ تینس لاکھ انگریز فوجی کام میں لگا ہوا ہے

لندن ۲۴ ستمبر۔ برطانیہ کے لیبر منسٹر مسٹر ماونٹ بیون نے پارلیمنٹ میں برطانیہ کی فوجی طاقت پر بحث کرتے ہوئے بتلایا کہ برطانیہ نے آدمیوں کی طاقت کو جس فوجی طریقہ سے منظم کیا ہے اتنا اور کسی ملک نے نہیں کیا آپ نے بتلایا کہ برطانیہ میں ۱۴ سے ۶۴ سال تک کے اشخاص کی تعداد تین کروڑ تینس لاکھ ہے جن میں سے دو کروڑ ۲/۱ ۷ لاکھ فوجی کام میں لگے ہوئے ہیں۔ سات لاکھ عورتیں کچھ وقت کے لئے کام کرتی ہیں۔ ۱۸ سال سے ۴۰ سال تک کی غیر شادی شدہ ۹۱ فیصدی عورتیں کام پر لگی ہوئی ہیں۔ اس عمر کی ۸۰ فیصدی لاولد عورتیں کام میں لگی ہوئی ہیں۔

امریکہ کے اخبار میں ہندوستان کی حالت کا ذکر

نیویارک ۲۴ ستمبر۔ نیویارک کے اخبارات میں سے "نیویارک پوسٹ" کی توجہ سب سے پہلے بنگال کے قحط کی طرف مبذول ہوئی ہے۔ اس میں اندر کے ایک صفحہ پر اس کے کلکتہ کے نامہ نگار کی ایک خبر بدیں عنوان شائع ہوئی ہے۔

ہندوستان میں کروڑوں آدمی بھوک کے مر رہے ہیں۔ برما پر دوبارہ قبضہ اشد ضروری ہے۔

یہ مراسلہ "شکاگو ڈیلی نیوز" میں بھی شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ برما پر دوبارہ قبضہ کرنا جن اسباب کی بنا پر ضروری ہے اس میں سب سے اہم سبب ہندوستان کے کروڑوں قحط زدہ اشخاص کے نڈھال چہرے اور ہڈیوں کے پنجر ہیں اور چند سو میل کے فاصلہ پر برما میں جس پر جاپانیوں کا قبضہ ہے کم سے کم دس لاکھ ٹن چاول گوداموں میں پڑا سڑ رہا ہے۔ جاپانیوں کے پاس اس چاول کو لیجانے کے لئے جہاز نہیں ہیں۔ پوربی ایشیا میں بھی حالات ہیں جواب سے چند ماہ قبل چین میں دیکھے تھے یہاں بھی امداد بہت سست پہونچ رہی ہے اور بلحاظ امداد یہ مقدار ناکافی ہے، یہاں بھی عورتوں اور بچوں پر ہی سب سے زیادہ مصیبت پڑ رہی ہے، حالات کی اصلاح کے لئے حکومت اور پرائیوٹ ایجنسیوں کی طرف سے دیر میں کوشش شروع ہوئی ہے امریکہ کی حکومت نے کلکتہ کے میئر کی اپیل کے جواب میں انکار کے رویہ کا اظہار کیا ہے اس سے ہندوستان کے سرکاری افسران میں قدرے ناراضگی پھیل گئی ہے۔

مسٹر جناح کا بیان

بمبئی ۲۴ ستمبر۔ مسٹر جناح نے نمائندہ پریس سے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ ہندوستان کا مسئلہ طے ہونے کی پاکستان ایک لازمی شرط ہے۔ پاکستان بغیر کسی تاخیر کے عمل میں آجانا چاہیئے ہمیں ہندوستان میں دو اسٹیٹ قائم کرنا چاہئے۔ اتر میں ۸ کروڑ مسلمانوں کی حکومت ہونا چاہئے اور دکھن میں ۲۵ کروڑ ہندوؤں کی۔

مسٹر جناح نے مہاتما گاندھی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ۸ اگست کا ریزولیشن واپس لے لیں۔

پیسفک کی لڑائی کو کم اہمیت مت دو

لندن ۲۴ ستمبر۔ امریکہ کے سمندری وزیر کرنل ناکس نے ایک بیان میں اس بات پر زور دیا ہے کہ اہل برطانیہ کو یہ محسوس کر لینا چاہیئے کہ پیسفک کی لڑائی اس عالمگیر جنگ میں اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے جتنی کہ جرمنی کے خلاف لڑائی رکھتی ہے، اب تک امریکہ میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ برطانیہ یوروپین جنگ کو تو حقیقی لڑائی سمجھتا ہے اور پیسفک کی لڑائی کو ایک ضمنی لڑائی خیال کرتا ہے اور جب کہ ہٹلر کو ہرا دیا جائے گا تو امریکہ کو اکیلا چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ پیسفک کی لڑائی سے خود ہی نپٹ لے۔

اہل برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ اہل امریکہ کے اس خیال کو دور کرنے کی پوری پوری کوشش کریں کرنل ناکس نے کہا کہ پیسفک کی جنگ دراصل ایک ایسی طاقت در قوم کے خلاف ایک بہت بڑی سمندری لڑائی ہے جو کہ اس خطہ کے ایک ایک گوشہ سے واقف ہے اور جو بڑی خوفناک اجنونی اور مرمٹنے والی قوم ہے، برطانیہ اٹلانٹک میں ابھی آبدوز کشتیوں سے لڑ رہا ہے اور امریکہ پیسفک میں لڑ رہا ہے۔

پیرس سے جرمنی ہیڈ کوارٹر ہٹا لیا گیا

لندن ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پیرس میں جرمن ہائی کمانڈ کے دفاتر اور لینس کو منتقل کر دئے گئے ہیں، یہ جگہ پیرس سے سو میل کے فاصلہ پر ہے، پیرس کی سرکاری عمارتوں اور ہوٹلوں پر نازی فوجی حکام نے قبضہ کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اتحادیوں کے حملہ کے خوف سے ایسا کیا گیا ہے۔

سونے چاندی کے سودوں پر مزید پابندی

نئی دہلی ۲۵ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حال ہی میں جو تجربات ہوئے ہیں ان سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ سونے چاندی کے وعدے کے سودوں میں مال کی ڈلیوری کے لئے چار دن کی جو مدت منظور کی گئی ہے اس میں سٹہ بازی کے لئے کافی گنجائش ہے اور اس کے باعث سونے چاندی کے وعدے کے سودوں کے کنٹرول کے متعلق حکومت کے نئے حکم کا مقصد ایک بڑی حد تک فوت ہو جاتا ہے، چنانچہ حکومت نے ایک نئے حکم کے ذریعہ ڈلیوری کی مدت چار دن سے گھٹا کر دو دن مقرر کر دی ہے۔ اس میں سودے کی حتی شامل نہیں ہوگی +

RG. No. 1983.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

احسن نسیمی

رجسٹرڈ نمبر ۱ے ۶۰۴

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی عہ 2/12/-
سہ ماہی ۱ے 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ
۲ 2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام
چ

VOL. 38 NO. 40	CAWNPORE. Saturday. 9th OCT. 1943	کانپور شنبہ ۹ اکتوبر ۱۹۴۳ء مطابق ۸ شوال المکرم ۱۳۶۲ھ	جلد ۳۸ نمبر ۴۰

ادبیات

مولانا حسرت موہانی کی دو غزلیں

اُنسِ ناجائز

جائز نہیں چاہ اُسکی مصیبت یہ بڑی ہے ۔ کس فتنۂ ایماں سے کہاں آنکھ لڑی ہے

ہر لحظہ ہے رسوائی کونین کا دھڑکا ۔ ہر ساعتِ شوق اپنی قیامت کی گھڑی ہے

پہلے تو کرم خود ہی کیا تم نے پھر اب کیوں ۔ آنکھوں سے لگی اشک ندامت کی جھڑی ہے

ہم کو یہ تری برہمیٔ مرحمت آلود ۔ کیونکر نہ گوارا ہو کہ پھولوں کی چھڑی ہے

کیا حُسن پرستی بھی کوئی جُرم ہے حسرت ۔ ہونے دو جو اخلاق کی تنقید کڑی ہے

ضبطِ ہوس

چادر جو کہیں حُسنِ رُخِ یار کی سر کی ۔ قابو میں طبیعت نہ رہی ذوقِ نظر کی

سوتے میں جو دیکھا تھا رُخِ یار کا عالم ۔ آنکھوں میں ہے خنکی ہے اُسی نورِ سحر کی

ہے شوق بھی گردیدہ ترے نقشِ قدم کا ۔ مائل ہے عقیدت بھی ترے سجدۂ در کی

لغزش سی جو ہے اسکے قدم میں دمِ رفتار ۔ یہ ناز کی مستی یہ نزاکت ہے کمر کی

چاہا تھا کہ پھر اُن کو نہ چھیڑیں گے پہ چھیڑا ۔ خواہش کوئی پھر اُن سے نہ کرنی تھی مگر کی

آجاتی ہے ناگاہ جُدائی کی مصیبت ۔ ہوتی ہے خبر کس کو ترے عزمِ سفر کی

یا حُسن ہے یا عشق ہر اک نقش یہاں کا ۔ کیا بات ہے اے شوخ ترے راہگذر کی

کچھ فائدہ حسرت نہ ہوا ضبطِ ہوس کا

پوشیدہ محبت نہ رہی "شش" بسر کی

امیر فیصل واشنگٹن پہونچ گئے: لندن۔ ۴ اکتوبر، عرب سفارت خانہ سے اعلان کیا گیا ہے کہ امیر فیصل اُن کے بھائی اور عرب ڈیلی گیشن کے دیگر ممبر کل بخیریت واشنگٹن پہونچ گئے، شام کو پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اُن کے اعزاز میں ڈنر دیا۔

دنیائے اسلام

ترکی جنگ میں کیوں شامل نہیں ہوا

از فالح رفیق عطے

اولس کی ایک قریبی اشاعت میں مسٹر عطے نے مندرجۂ بالا عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

ہم نے اسمرنا کی نمائش جنگ کا پانچواں سال شروع ہونے کے قریب کھولی ہے، تمام اٹلی میں جنگ کے شعلہ بھڑک رہے ہیں۔ نیل سے تیونس تک شمالی افریقہ دھواں نکلتے ہوئے کھنڈروں کا علاقہ ہے۔ بحر بالٹک سے بحر اسود تک دو ملکوں کے نوجوان بے پایاں محاذ پر خاک و خون میں لتھڑے پڑے ہیں۔ مشرق بعید میں موت کے پرندہ نے اپنے شہ پروں کو کھول کر "سورج کے جھنڈے" کو سیاہ کر دیا ہے۔ اس دوسری عالمگیر جنگ کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ایک وبا کی طرح تیزی سے پھیلتی ہے اور قوموں کی آرزوؤں اور خواہشوں کی ذرا بھی پروا نہیں کرتی۔ جب فن حرب کے لحاظ سے کچھ فائدہ ہوتا نظر آتا ہے تو حقوق وغیرہ کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ ناروے، ڈنمارک۔ ہالینڈ، بلجیم۔ رومانیہ، ہنگری، یوگوسلاویہ جنگ میں ہرگز شامل ہونا نہیں چاہتے تھے لیکن ایک دن آخر اُنھوں نے اپنے آپ کو جنگ کے شعلوں میں گھرا پایا۔ جنگ میں شامل نہ ہونا بھی ان کی طاقت سے اس طرح باہر تھا جس طرح اب جنگ سے الگ ہو جانا ہے۔

جو لوگ نقشہ پڑھنے میں تھوڑی بہت بھی مہارت رکھتے ہیں ان کو اس نتیجہ پر پہنچنے میں ذرا بھی دشواری نہ ہوگی کہ ترکی کے جنگ میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ اس کو جنگ سے کوئی حربی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تھا۔ ترکی کا غیر متحارب ہونا اس کی مضبوط قوت ارادی اور عملی سیاسیات کا نتیجہ ہے۔ اپنی ضمانتوں پر وفاداری کے ساتھ قائم اور اپنے مقصد آزادی پر استوار رہتے ہوئے ترکی اپنی دور اندیشی سے کام لے کر اپنے مفاد کو فوجی اور سیاسی حالات کی بے شمار تبدیلیوں سے ہم آہنگ رکھنے میں کامیاب رہا، ہم نے اس جنگ میں اپنے جس قدر آدمیوں کی جان بچائی ان کی تعداد ان آدمیوں کی تعداد سے زیادہ ہے جن کی جانیں گزشتہ عالمگیر جنگ میں ضائع ہوئیں۔ ہم اس قوم اور اس نسل سے ہیں جو یہ جانتی ہے کہ اپنی مادر وطن کی حالت سدھارنے کے لئے ہم کو کیا قیمت ادا کرنی چاہیئے، ہم کو تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بیس سال کے امن و امان سے جو فائدے حاصل ہوئے ہیں۔ وہ انتہائی شاندار فتوحات کے مال غنیمت سے بھی بدلنا حماقت ہے۔

جنگ کے پانچویں سال کی ابتدا میں اسمرنا میں امن و امان کی تقریب کا افتتاح ایک خاص اہمیت رکھتا ہے، ازمیر ہمارے جنگ کرتے کرتے جان دیدینے کے عزم کی نمائندگی کرتا ہے۔ ازمیر اس امر کا سب سے نمایاں اور جدید ترین ثبوت ہے کہ ترک قوم اپنی عزت اور آزادی باقی رکھنے کے لئے کسی طرح کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریگی۔ اس دوسری عالمگیر جنگ کے دوران میں ترکی سیاست کی باگ ڈور جن لوگوں کے ہاتھ میں ہے اُنھوں نے اسمرنا میں قائم کی جانے والی مثالوں سے سبق لیا اور تقویت حاصل کی ہے اگر یہ فرض کیا جائے کہ ہمارا امن و امان سے منسلک رہنا جنگ سے ڈرنے کی وجہ سے ہے تو آج سے کہیں پہلے ہم کو کان پکڑ کے جنگ میں ڈھکیل دیا گیا ہوتا۔

ایران کے پٹرول کے وسائل

ایران (جو جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر چکا ہے) دنیا میں پٹرول پیدا کرنے والے ممالک میں چوتھے نمبر پر ہے۔ ۱۹۴۰ء میں اس کی غیر صاف شدہ تیل کی پیداوار ۱۰۴۴۴۰۰۰ میٹرک ٹن تھی اور ۱۹۴۱ء کی پیداوار کے ابتدائی اعداد و شمار ۱۰۳۵۲۰۰۰ میٹرک ٹن ہیں۔

تیل کی صنعت کا خاص ادارہ اینگلو ایرانین آئل کمپنی ہے۔ تیل کے خاص خاص چشمے خلیج فارس کے سرے پر ہیں اور ایک چھوٹا چشمہ آگے بڑھ کر شمال میں عراق کی سرحد پر واقع ہے۔

تیل صاف کرنے کے تین کارخانے ہیں اور تیل کے چشمے ان کارخانوں سے تیل کے نلوں کے ذریعہ سے ملے ہوئے ہیں، تیل صاف کرنے کا سب سے بڑا کارخانہ خلیج فارس کے سرے پر ابدان میں ہے۔ یہ دنیا کے تیل صاف کرنے کے سب سے بڑے کارخانوں میں سے ہے بندر شاپور میں تیل صاف کرنیکا ایک اور نیا کارخانہ قائم ہوا ہے اور ایک چھوٹا کارخانہ آگے بڑھ کر شمال میں کرمان شاہ میں قائم ہے۔

ان کارخانوں کی تیل صاف کرنے کی مجموعی پیداواری صلاحیت ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ٹن سالانہ کی ہے جسمیں سے ابدان کے کارخانہ کی پیداواری صلاحیت ایک کروڑ چالیس لاکھ ٹن کی ہے۔ ان کارخانوں کی "تیل پھاڑنے" کی صلاحیت ۷۵ لاکھ ٹن کی ہے جس میں سے ابدان کے کارخانہ کی صلاحیت ۶۰ لاکھ ٹن کی ہے۔ ابدان کا کارخانہ اب نہایت ہی اعلیٰ قسم کا "آکٹین تیل" روز افزوں مقدار میں پیدا کر رہا ہے۔ دیگر معدنیات کو ابھی تک بالکل مصرف میں نہیں لایا گیا ہے۔ طہران میں کوئلہ معمولی سی مقدار میں اور کچا لوہا اور تانبا بھی بہت حقیر مقدار میں نکالا جاتا ہے۔ دوسرے معدنیات جو دریافت کئے گئے ہیں، سیسہ، جست، میگنیز، کوبالٹ اور نکل ہیں۔

ایران روس کو جانے والے رسدی راستوں کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس کی ریلوں اور سڑکوں سے برطانوی دولت مشترکہ اور امریکہ کا مال جا رہا ہے۔ ٹرانس پرشین ریلوے میں لوپ اور سائیڈنگ کی تعمیرات میں حال ہی میں ترقیاں ہوئی ہیں اور اس لائن پر جو انجن اور گاڑیاں استعمال ہوتی تھیں ان میں برطانیہ اور امریکہ کے بھیجے ہوئے انجنوں اور گاڑیوں کی بدولت رفتہ رفتہ بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ کوئلہ کے بجائے تیل سے چلانے کے لئے انجنوں میں تبدیلیاں کر لی گئیں ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حسن عزم مستقل میں ہے ۔ زبان پر جو ہر یہ جو ہر جو دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۰

اڈیٹوریل نوٹس

ایشیا کی کمان کے اخراجات کا مسئلہ

ہندوستان میں جنوبی شمالی ایشیائی کمان قائم ہونے سے ملک کی مالی اور اقتصادی صورت حالات پر جو اثر پڑے گا اس کے بارے میں فیڈریشن آف انڈین چیمبرز آف کامرس کی کمیٹی حکومت ہند سے خط و کتابت کر رہی ہے کمیٹی نے حکومت کو لکھا ہے کہ عوام کو اس قسم کی افواہوں سے بڑی تشویش ہو رہی ہے کہ حکومت برطانیہ حکومت ہند پر سنہ ۱۹۳۹ء کے مالی سمجھوتہ میں ترمیم کرنے کیلئے دباؤ ڈال رہی ہے۔ عوام کی تشویش کو دور کرنے کے لئے حکومت ہند کو چاہیئے کہ وہ یہ واضح کر دے کہ اس کمان کے قائم ہونے کی وجہ سے ملک کے وسائل کس طریقہ پر استعمال کئے جائیں گے اس کمان اور اس کی فوجوں کو جو سامان سپلائی کیا جائے گا اس کے بارے میں کمیٹی نے لکھا ہے کہ اگر اس سامان کی قیمت حکومت ہند نے روپیہ کی شکل میں ادا کی اور اس کے بدلہ حکومت برطانیہ نے اسٹرلنگ ہنڈیاں ادا کیں تو ملک کے اندر کرنسی میں زبردست اضافہ ہو جائیگا اور قیمتیں بہت بڑھ جائیں گی جو کہ پہلے ہی بہت بڑھی ہوئی ہیں اور لوگوں کو سامان ملنا مشکل ہو جائیگا۔ کمیٹی نے یہ بھی لکھا ہے کہ چونکہ اس کمان کا تعلق تمام اتحادی قوموں سے ہوگا اس لئے اس کا بار ہندوستان پر نہیں پڑنا چاہیئے۔

اس چٹھی کے جواب میں حکومت ہند نے لکھا ہے کہ اس کمان کے قائم ہونے سے جو مالی اور انتظامی مسائل پیدا ہوں گے اُن پر حکومت ہند غور کر رہی ہے، لیکن اس مرحلہ پر ان کا اعلان کرنا ممکن نہیں ہے۔

تین ملکوں کی کانفرنس کے متعلق برنارڈ شا کی رائے

مسٹر جارج برنارڈ شا نے امریکن یونائیٹڈ پریس کے نمایندے سے ایک انٹرویو میں اسٹالن، روزویلٹ، چرچل کی مجوزہ کانفرنس کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ بہت بڑا تماشہ ہوگا لیکن یہ دوسری بات ہے کہ اس کا کچھ اور بھی مقصد ہو، رجعت پسند جمہوریت پرست چرچل اور نئے بیوپاری روزویلٹ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ پکے کمیونسٹ اسٹالن سے بغلگیر ہونگے اور اس کے سامنے اپنے راز ظاہر کر دیں گے۔ اسٹالن کے نزدیک اس کے تجربات اور مارکس کے فلسفہ کی رو سے روزویلٹ ایک شائق فن کی حیثیت میں ہوں گے اور چرچل کی حیثیت اُنیسویں صدی کے رجعت پسند کی ہوگی۔ جنگ کے بعد جرمنی کے متوقع حشر کے متعلق ایک سوال کے جواب میں مسٹر برنارڈ شا نے فرمایا کہ جرمنی کا حشر سنہ ۱۹۱۸ء کے مقابلہ میں اب کم بُرا ہوگا۔ اسٹالن یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ ہمیں آئندہ بیس سال اس کے سر پر سوار رہ کر گزارنے کے بجائے جرمنی کو پھر اس کے پیروں پر کھڑا کرنا ہوگا۔ جب ہم کسی زخمی جرمن کو میدان جنگ میں پکڑتے ہیں تو ہم اُسے ہسپتال لیجاتے ہیں اور اس کی ایسی ہی تیمارداری اور نگہداشت کرتے ہیں جیسی کہ ہم اپنی زخمی فوجیوں کی کرتے ہیں، اگر ہم سنہ ۱۹۱۸ء میں جرمنی کے ساتھ ایسا ہی کرتے تو جنگ دوبارہ شروع نہ ہوتی اور ہٹلر کی حیثیت ایک بے ضرر زنگساز یا معمار جیسی ہوتی، لیکن ہم نے اس وقت جب جرمنی کو شکست ہوئی تو کلیمنسو اور پوانکیر کو جرمنی کو ٹھوکریں مار مار کر ہلاک کر دینے کی اجازت دیدی، اس مرتبہ ہمیں پوانکیر ہے

نہیں بلکہ اسٹالن سے واسطہ پڑے گا۔

ہندوستان کی غذائی کیفیت اور اس کا حل

"نیو اسٹیٹسمین" نے گذشتہ ہفتہ کی اشاعت میں لکھا ہے کہ لارڈ ویول کا پہلا کام ہندوستان کے قحط پر قابو پانا ہونا چاہئے۔ کلکتہ میں زندگی کے جو حالات سامنے آرہے ہیں ان سے دور وسطیٰ کی تباہی اور موت کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ حکومت اس مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے کیا کرتی رہی ہے، حکومت اس امر کا اندازہ لگانے سے قاصر رہی ہے کہ برما سے چاول کی درآمد بند ہو جانے کا کیا نتیجہ ہوگا۔ خود ہندوستان میں فوج نے اپنے لئے بڑے بڑے اسٹاک خرید کر بھاؤ بڑھانے میں پیش قدمی کی ہے۔ امریکہ اور آسٹریلیا سے گیہوں منگانے کا مطالبہ کیا گیا لیکن جہازوں کی کمی ہے اور ابھی تک قطعی گیہوں نہیں آیا۔ اب سے ۶ ماہ قبل بمبئی صوبہ میں اتنی زیادہ مصیبت تھی کہ کئی مقامات پر ہجوموں نے دوکانوں پر حملے کر دئے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس کام کرنے میں کیا دقت پیش آرہی ہے۔ کلکتہ میں مقررہ نرخوں پر اگلے ماہ سے قبل اناج فروخت نہ ہوگا۔ ہندوستان کے لئے درحقیقت ذمہ دار افسر کون ہے؟ مرکز میں ایک پشت قبل جو شخصی حکومت تھی وہ روایتی صورت میں ختم ہو چکی ہے۔ اب وائسرائے کی ایک ایگزیکیٹو کونسل بھی ہے لیکن اس کے تمام ممبر وائسرائے کے نامزد کئے ہوئے ہیں اور ان میں سے کسی کو بھی کسی بھی پارٹی کی حمایت حاصل نہیں ہے، صوبجات خود مختار ہیں لیکن ان میں سے نصف سے زیادہ صوبوں میں خود مختار حکومت موجود نہیں ہے اور جن صوبوں میں خود مختار حکومت ہے ان میں سے صرف ایک صوبہ یعنی پنجاب ایسا ہے جہاں کی وزارت اس صوبہ کی آبادی کے نمایندوں پر مشتمل ہے ہندوستان میں صرف دو بڑی پارٹیاں ہیں، ان میں سے ایک پارٹی مسلم اکثریت والے صوبوں کو ہندوستان سے الگ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے اور دوسری پارٹی جو اول الذکر پارٹی سے کہیں زیادہ بڑی اور زیادہ نمائندہ ہے ہمارے جیل خانوں میں خاموش پڑی ہوئی ہے۔ آخر میں معاصر موصوف نے لارڈ ویول سے اُمید ظاہر کی ہے کہ وہ ہندوستان پہنچتے ہی تمام کانگریسی لیڈروں کو رہا کر دیں گے اور کانگریسی لیڈروں سے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ وہ تحریک سول نافرمانی بند کر دیں گے۔

۴ شکر کی روانگی ۱۲ لاکھ ۴۶ ہزار ۸۲۹ من ہوئی جب کہ سال گذشتہ ۹ لاکھ ۷۴ ہزار ۸۷۲ من تھی۔

ان اعداد سے ۱۳۷ کارخانوں کا پتہ چلتا ہے جو کہ کل گنّے کے پیلنے کی پسائی کے ۹۶ فی صدی کی نمائندگی کرتے ہیں جبکہ سال گذشتہ ۱۱۹ کارخانے تھے جو کل گنّے کے ۹۳ فیصدی کی نمائندگی کرتے تھے۔

کپڑا سستا ہونے والا ہے

بمبئی۔ ۷ اکتوبر آج ایک پریس کانفرنس میں ٹیکسٹائل کنٹرول بورڈ کے صدر مسٹر کرشن راج ٹھکری نے بورڈ کے تازہ فیصلوں کے بارے میں کہا کہ بورڈ بہت جلد کپڑوں کی نئی قیمتوں کا اعلان کرنے والا ہے یہ قیمتیں پچھلی قیمتوں کے مقابلہ میں کم سے کم تیس فیصدی کم مقرر کی جائیں گی۔

آئینۂ کانپور

راشننگ ایک ہفتہ سے گورنمنٹ کی جزوی راشننگ اسکیم کے ماتحت آٹا کے بجائے گیہوں چنا و دیگر قسم کا غلہ فروخت کیا جا رہا ہے۔ اس تبدیلی کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔

بنگال ریلیف فنڈ انڈین شوگر سنڈی کیٹ کے ڈائرکٹرس نے بنگال ریلیف فنڈ کے واسطے مبلغ پچاس ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

انڈین آرمی میڈیکل کور یو۔پی گورنمنٹ نے لوکل بورڈوں کو یہ رائے دی ہے کہ وہ اپنے ملازم ڈاکٹروں کو انڈین آرمی میڈیکل کور میں شرکت کرنے کا مشورہ دیں اور انکی جگہیں عارضی طور پر پُر کر دیں۔

بورڈوں کیلئے حکیم اور وید گورنمنٹ نے بورڈوں میں وید و حکیم ملازم رکھنے کے متعلق یہ مشورہ دیا ہے کہ بنارس ہندو یونیورسٹی یا انڈین میڈیسن یو۔پی کے بورڈ کے سند یافتہ لوگوں کو مقرر کیا جائے تاکہ موجودہ انتظام بہتر بنایا جاسکے۔

لیبر کمشنر اور لوکل بورڈ گورنمنٹ نے لیبر کمشنر کے اختیارات کو بھی واضح کر دیا ہے اور یہ بات صاف کر دی ہے کہ بورڈ اور بورڈ کے ملازمین کے درمیان اگر کوئی جھگڑا ہوگا تو اس پر لیبر کمشنر مداخلت کر سکتے ہیں لیکن کمشنر صاحب گورنمنٹ یا بورڈ کی درخواست پر ہی مداخلت کریں گے۔

بَری ہو گئے مسٹر دھنی رام میونسپل کمشنر اور ان کے منیم پر رشوت لینے کے جرم میں سٹی مجسٹریٹ کے اجلاس میں جو مقدمہ چل رہا تھا اس میں مجسٹریٹ صاحب نے دونوں کو بَری کر دیا ہے،

درگا پوجا سارو جنک درگا پوجا کمیٹی نے اس سال تمام تفریحی پروگرام ملتوی کر کے تمام چندہ بنگال ریلیف فنڈ میں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بنگال میں دودھ کیلئے ۲ ہزار روپیہ مسٹر جے۔ای۔ پیڈلے پریسیڈنٹ ڈبلیو، وی، ایس کانپور نے بنگال میں بچوں اور ان کی ماں کو دودھ تقسیم کرنے کیلئے ۲ ہزار روپیہ کا عطیہ ریڈ کراس فنڈ کو دیا ہے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ۳۰ ستمبر کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ماہوار میٹنگ رائے بہادر مسٹر مان سنگھ سی۔بی۔ای چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ہوئی جس میں جوہی کوریانہ کی گلیاں اور سڑکیں بنانے کے لئے گورنمنٹ کے آرڈر پڑھے گئے اور نیا سول ہسپتال بنانے کے لئے جن لوگوں کی مکانات یا زمینیں حاصل کر لی گئی ہیں ان کو اسکے معاوضہ میں زمینیں دینا طے کیا گیا۔

مختلف رقبہ کے نقشہ جات پاس ہوئے، مبلغ ۵۹۔۱۶۲۱ روپیہ قیمت کی زمینوں کی ٹنڈر منظور کئے گئے اور ۳۔۱۶۳۱۶ روپیہ کے تخمینے منظور کئے گئے۔

مسٹر ایس۔ سی۔ مترا نے ٹرسٹ میں ایک ریزولیوشن یہ پیش کیا کہ کوارٹرس بنانے کے لئے جو ٹھیکہ دیا گیا ہے اس کی تحقیقات کی جائے لیکن ایک دوسرے نے کہا کہ چونکہ اس وقت ایک ممبر اس جلسہ کے موجود نہیں ہیں اس لئے اس کو ملتوی کر دیا جائے لہذا بغیر کسی بحث و مباحثہ کے یہ رزولیشن ملتوی کر دیا گیا۔

عید ایٹ ہوم حسب معمول عید کے دن (۱۴ اکتوبر) ۵ بجے شام کو ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے بنگلہ پر کانپور کے معزز ہندو و مسلمانوں کا اجتماع ہوا اور ان کو شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

عید کارڈ میاں محمد لطیف پروپرائٹر ایسٹرن ٹینری لمیٹڈ کانپور نے عید کے موقع پر شاندار عید کارڈ معززین شہر کو بھیجکر عید کی مبارکباد دی ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ۱۶ اکتوبر ۹½ بجے رات کو جناب منشی گنگا دھر ناتھ فرحت ایڈوکیٹ کے مکان واقعہ بادشاہی ناکہ پر منعقد ہوگا مصرع طرح۔ پرسش ہے اور پائے سخن درمیاں نہیں۔

عنوان نظم:۔ دسہرہ

اُمید ہے کہ ممبر صاحبان وقت مقررہ پر تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ انتخاب انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا جلسہ عام ۱۷ اکتوبر ۲ بجے شام کو جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب اثر کے دولت کدہ واقعہ بازار رام نرائن میں منعقد ہوگا جس میں عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب کیا جائے گا اُمید ہے کہ ممبر صاحبان وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں گے۔

کانپور مسلم ریلیف فنڈ مسٹر واجد حسین صاحب ضیاء سکریٹری کانپور [illegible] اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

کانپور مسلم سول ڈیفنس کمیٹی کے بنگال ریلیف فنڈ کی جانب سے کمیٹی کے صدر محمد رفیق صاحب گرد نے دو ہزار ایک سو ایک روپیہ کی دوسری قسط صدر صاحب مسلم چیمبر آف کامرس بنگال کے نام روانہ کر دی ہے۔ ۴ اکتوبر کی شام کو فنڈ کی مجموعی تعداد چار ہزار ۹ سو اڑتالیس روپیہ دو آنہ تھی۔ ایک روپیہ والے امدادی ٹکٹ فروخت کرنے میں جانباز مسلم نیشنل گارڈ نے خاص سرگرمی کا مظاہرہ کیا اور تقریباً سات سو روپیہ کے ٹکٹ فروخت کر دئے، اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ جن حضرات نے اب تک اپنی امداد پیش نہیں فرمائی ان سے درخواست ہے کہ جلد توجہ فرمائیں۔

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کانپور مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ ہوا جس میں طے ہوا کہ یہ جلسہ علامہ عنایت اللہ مشرقی قائد تحریک خاکساران کے ان حالیہ بیانات کو جو اُنھوں نے قائد اعظم پر حملے کے متعلق دئے قطعاً حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور علامہ مشرقی کے ان جذبات کو جو درپردہ اُنھوں نے قائد اعظم کو ہدف ملامت بنانے میں صرف کئے اور ان حملوں کو جو ان بیانات کے سلسلہ میں قائد اعظم پر کئے گئے قابل نفرت سمجھتا ہے۔"

افسوسناک انتقال ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ کانپور کے مشہور وکیل ٹھاکر پرشاد صاحب کے اکلوتے صاحبزادہ پروفیسر دیبی پرشاد سریواستوا پروفیسر سناتن دھرم کالج ۲ اکتوبر کو ایک مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالےٰ آنجہانی کی روح کو شانتی نصیب کرے اور ان کے والد بزرگوار کو صبر جمیل عطا فرمادے۔

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل نیشنل سروس لیبر ٹریبونل یو۔پی کانپور نے بیون ٹریننگ اسکیم کے دسویں دستہ کے واسطے اُمیدواروں کے نام کی سفارش کرنے کیلئے مل مالکان اور دیگر فرم کے مالکان سے سفارش کی ہے اس دستہ کے انگلینڈ جانے کی تاریخ بعد میں مقرر کیجائیگی۔ اس مرتبہ کل ہندوستان سے ۵۰ فیصدی اُمیدوار منتخب کرنے کے علاوہ کچھ اُمیدوار ایسے بھیجے جائیں گے جن کو ہوائی جہاز کے کام کا تجربہ ہو یا موٹر وغیرہ کی انجینئرنگ معلوم ہو تاکہ انھیں ایرو میکنک بنایا جاسکے۔ پرائیوٹ فرموں کے دو اُمیدوار اس مرتبہ یو۔پی سے منتخب کیے جائیں گے جو جنگ کے یا قومی ضرورت کے کام کر رہی ہیں۔ جو فرم اپنے ملازمین بھیجیں گے ان کو اس بات کی گارنٹی دینا پڑیگی کہ واپسی پر انھیں انکو مناسب تنخواہ پر ملازم رکھا جائے گا۔

انجمن وطن کی عید پارٹی مسٹر حبیب الرحمن صاحب سکریٹری انجمن وطن کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

" سالہائے گزشتہ کے مطابق امسال بھی عید پارٹی کا انتظام منجانب انجمن وطن کانپور بتاریخ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۴½ بجے دن دفتر انجمن وطن گرجا گھر نئی سڑک پر کیا گیا۔ پارٹی سے قبل ایک جلسہ زیر صدارت سید الاحرار مولانا حسرت موہانی منعقد ہوا، جس میں محترمہ ہاجرہ بیگم، کامریڈ نقوی، مولانا اسماعیل ذبیح۔ مسٹر عارف فاطمی، کامریڈ یوسف، مسٹر محمد جمیل صدیقی اور مولانا حسرت موہانی نے "ہندوستان کا مستقبل" کے موضوع پر بصیرت افروز تقاریر کیں۔ جلسہ تقریباً ۲ گھنٹہ کے بعد مولانا نشور واحدی اور سالک کانپوری کی پُرجوش وطنی نظموں پر ختم ہوا، معزز مہمانان کی تواضع چائے اور شیرینی سے کی گئی۔"

کپڑوں کے متعلق سرکاری ہدایات

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے جاڑے اور گرمی کے کپڑوں کے متعلق مندرجہ ذیل پریس نوٹ شائع کیا ہے:۔

سوتی کپڑوں کو موسمی تجویز کیا ہے اور ہدایت فرمائی ہے کہ جاڑے کے سیزنل کپڑوں کی بلاکس مارک کی بند گانٹھیں ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء تک اور موسم گرما کے کپڑوں کی گانٹھیں ۱۵ فروری سنہ ۱۹۴۴ء تک بند رکھی جاسکیں گی۔ ان کا ابھی کھولنا ضروری نہ ہوگا۔ بلاکس مارک کی کپڑوں کی گانٹھیں اگر کسی فرم میں موجود ہوں یا بذریعہ ریل موصول ہوں تو فوراً کھول دی جائیں۔ ورنہ ان کا ضبط ہونے کا حکم دیدیا جائے گا۔

سوت کی گانٹھوں کے کھولنے کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جاڑے کے کپڑے۔

(۱) ٹوئل اٹالین (۲) فلالین (۳) نین سکھ رنگین۔ (۴) گزی رنگین (۵) اٹالین سیاہ (۶) کوٹنگ (بجز مدراسی ساٹن کے بمبئی شولاپور اور اندور کے کوٹنگ کے کپڑے موسمی شمار ہوں گے) (۷) سلیتا (۸) چادر نمبر ۳۳ و ۵۳ کانپور کاٹن مل (۹) سلیتہ (۱۰) سرخ ٹول (۱۱) ٹھا رنگین (۱۲) ڈسل سرخ (۱۳) سرمئی (۱۴) سوتی کمبل (۱۵) المینڈ (۱۶) یونین بلیزر (۱۷) ولوٹین (۱۸) بکرم (۱۹) فلٹر [illegible] کلاتھ جو گنے کی ویرانی کے موسم میں استعمال ہوتا ہے [illegible]

گرمی کے کپڑے

(۱) ململ (دھلی ہوئی) (۲) ویل (۳) کریپ (۴) ڈوریا (۵) لٹھا (دھلا ہوا) (۶) چندری چوکا (۷) نامدانی (۸) ڈوبیٹہ (۹) ململ (باریک) (۱۰) ٹوئل (دھلی ہوئی) (۱۱) الپیکا سفید و رنگین (۱۲) ٹوئل (دھلی ہوئی) (۱۳) آرینڈی (۱۴) سلولا (۱۵) ساٹن مٹھا۔

۱۔ تشریح ان کپڑوں کی جو جاڑے و گرمی دونوں موسموں میں استعمال ہوتے ہیں چھپی ہوئی چھینٹ باریک گرمی میں اور موٹی جاڑے میں۔

(۲) کھادی باریک گرمی میں و موٹی جاڑے میں۔

(۳) گبرون باریک گرمی میں و موٹی جاڑے میں۔

(۴) پاپلین باریک و رنگین گرمی میں کالی و رنگین جاڑے میں۔

(۵) لٹھر باریک گرمی میں موٹی جاڑے میں۔

دسہرہ دسہرہ کا مبارک تہوار یکم اکتوبر سے شروع ہو کر ۱۰ اکتوبر کو بحسن و خوبی ختم ہو گیا۔ جلوس نہایت تزک و احتشام کے ساتھ روزانہ اُٹھے جس میں حکام اور پولیس افسران بھی شریک رہتے تھے۔

پولیس کے انتظامات کافی اور نہایت اچھے تھے۔

ایٹ ہوم چوک مسٹن روڈ پیس کمیٹی جسکے پریسیڈنٹ مسٹر وحید احمد میونسپل کمشنر ہیں عرصہ سے ہندو مسلم تعلقات بہتر بنانے اور ہندو مسلم جلوسوں میں شریک ہو کر ہر قسم کی امداد دینے میں بہترین خدمات انجام دے رہی ہے۔

اس کمیٹی کی طرف سے ہر سال دسہرہ کے موقع پر ایک شاندار ایٹ ہوم بھی دیا جاتا ہے چنانچہ حسب معمول امسال بھی دسہرہ کے دن ۸ اکتوبر ۷½ بجے شام کو پریڈ دھرم سالہ میں ایٹ ہوم دیا جا رہا ہے جس میں تمام حکام اور معززین شہر مدعو کئے گئے ہیں۔

ریوالور کی دستیابی ۶ اکتوبر کی رات کو کوتوالی کی پولیس نے امریکہ کا بنا ہوا ایک ریوالور کیدار ناتھ نامی ایک شخص سے دستیاب کیا جو کلکٹر گنج کا رہنے والا ہے اور جس کو مول گنج کے ایک سینما گھر میں گرفتار کیا گیا ہے۔

شکر کی حالت امپیریل انسٹیٹوٹ آف شوگر ٹیکنولوجی کے ڈائرکٹر پریس میں ایک بیان دیتے ہوئے کہتے ہیں:۔

ہندوستان میں شکر کے مرکزی کارخانوں میں موجودہ سال یکم اگست کو ایک کروڑ ۲ لاکھ ۹۵ ہزار ۳۰۷ من شکر کا اسٹاک تھا جبکہ سنہ ۱۹۴۲ء میں ۸۰ لاکھ ۴۲ ہزار ۵۹۷ من شکر کا ذخیرہ تھا۔ ۱۵ اگست سنہ ۱۹۴۳ء کو ۹۰ لاکھ ۳۰ ہزار ۴۷۸ من شکر تھی، جبکہ سنہ ۱۹۴۲ء میں ۷۰ لاکھ ۹۵ ہزار ۹۶۷ من شکر تھی۔ موجودہ سال کے دو ہفتہ میں ۴

سبدِ گل

ستمبر کا مہینہ ختم ہوا اور اکتوبر کا مہینہ شروع ہوگیا ہے یوں سمجھ لیجئے کہ موسم گرما کی پسپائی شروع ہوگئی اور موسم سرما نے اپنے حملوں کے لئے مورچے سنبھال لئے ہیں، اب جوں جوں دن گزرتے جائیں گے سردی کے حملوں کا زور بڑھتا جائے گا۔

ستمبر کے اخیر تک تو عام لوگوں کو صرف اپنا پیٹ بھرنے کی فکر تھی لیکن اکتوبر میں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ تن ڈھانکنے کی فکر پیدا ہو جاتی ہے، گرمیوں میں تو مختصر طور پر دو تین کپڑوں سے دن گزار لئے جاتے تھے لیکن سردیوں میں ان کی تعداد دوگنی ہو جاتی ہے اور جس طرح پیٹ کو بھرے بغیر نہیں رہا جاتا اسی طرح جاڑے سے جسم کو محفوظ کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ اور ہر امیر و غریب کو کپڑے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

حکومت ہند نے پچھلے دنوں ایک حکم جاری کیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ کپڑے کے بیوپاری اپنا کپڑے کا اسٹاک ۳۱، اکتوبر تک ختم کر دیں، اس سے یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ کپڑے کا بھاؤ گر جائے گا اور غریب لوگ اکتوبر میں سستا کپڑا خرید کر سردیوں سے اپنے آپ کو محفوظ کر سکیں گے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس حکم کا ابھی تک خاطر خواہ اثر نہیں ہوا ہے اور بازار میں کپڑے کے بھاؤ میں وہی تیزی ہے جو اس سے پہلے تھی۔ اب ۳۱، اکتوبر بھی آنے والی ہے اور اس عرصہ میں کپڑے کے بیوپاریوں کو اپنا اسٹاک [illegible] حکم کے ماتحت ختم کر دینا ہوگا، دیکھئے کیا تبدیلی ہونی ہے؟

اس مرتبہ اکتوبر میں موسم کی تبدیلی کے ساتھ ایک اور [illegible] تبدیلی بھی ہونیوالی ہے یعنی لارڈ لنلتھگو موجودہ وائسرائے ہند اسی مہینہ میں اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے اور انکی جگہ لارڈ ویول اس عہدہ کو سنبھال لیں گے۔ عہد سیاسی مبصروں کا خیال ہے کہ اس تبدیلیٔ عہدہ کے ساتھ کچھ اہم سیاسی تبدیلیاں بھی ہونے والی ہیں۔ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آنے والا ہے اور یہ مہینہ موسم کی تبدیلی کے ساتھ اور کتنی تبدیلیوں کا حامل ہوتا ہے۔

چاول زیادہ پیدا کرو

آج ہندوستان میں سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ چاول زیادہ مقدار میں پیدا کیا جائے اندریں حالات یہ موجب امر مسرت ہے کہ آرٹ اینڈ انڈسٹری نمائش نے جو ۱۹۴۴ء کے شروع میں کلکتہ میں ہوگی ۲۹ حصوں میں سے ایک حصہ چاول زیادہ مقدار میں پیدا کرنے کے پروپیگنڈا کے لئے بھی وقف کر دیا ہے، آرٹسٹوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس مقصد کے پوسٹروں کی ڈیزائن بھیجیں اور یہ اُمید کی جاتی ہے کہ یہ حصہ نمائش میں سب سے زیادہ پسند کیا جائے گا کیونکہ جہاں آرٹسٹوں کے لئے انعامات میں بڑی رقمیں رکھی گئی ہیں وہاں عوام کے لئے بھی یہ مسئلہ اہم ترین ہے۔

ادبِ لطیف

تمھاری یاد

(عذرا سردار بی۔ اے)

میرے محبوب!

شب تنہائی میں تمھاری یاد آکر مجھے بےچین کر دیتی ہے، ... پہروں آنسو بہانے پر مجبور کر دیتی ہے مگر تم ہو کہ بھول کر بھی مجھے یاد نہیں کرتے، جب چاند اپنی سیمیں کرنوں سے دنیا کو منور کرتا ہے اور ستارے اس کے گرد آنکھ مچولی کھیلنے لگتے ہیں، دنیا کا ذرہ ذرہ نیند کے آغوش میں راحت کے جھولے جھولتا ہے تو میں تمھاری یاد میں محو ہوتی ہوں" ... "جب مست و مخمور ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں، جب کوئل کے میٹھے نغموں سے فضائیں معمور ہو جاتی ہیں۔

جب دُنیا میں عیش و سُرور کے [illegible] ہیں، تو میں تمھاری یاد میں،

بے قرار ہو جاتی ہوں!

عالمِ نسواں

عورت

از جناب مسٹر اوم پرکاش شرما صاحب

عورت —! تیری نگاہوں میں مقناطیسی کشش ہے — تو عین مقناطیس ہے۔

جسے تو نے اپنی طرف کھینچا وہ سربفلک پہاڑوں اور متلاطم سمندروں کو پامال کرتا ہوا تجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

تیرے قلب کی گہرائیوں تک نہ انسانی نگاہ پہنچ سکی ہے نہ پہنچ سکے گی۔

تو گلاب کا پھول ہے جس کی ایک پتی کے نیچے شہد پوشیدہ ہے — دوسری کے نیچے زہر۔ کبھی تو ماں بن کر انسان کی شکل میں رحمت خداوندی کی شان دکھاتی ہے، اور کبھی اپنے قہر و غضب کی بجلیوں سے دوزخ کی آگ کو شرما دیتی ہے،

اے عورت —!

تو دیکھنے میں بہت نازک اور بھولی بھالی ہے۔

لیکن —

حقیقت میں تیری قوت بے پناہ ہے۔

تو دنیا کے مہیب ترین لشکر کو بھی نگاہوں کی ایک جنبش سے شکست دے سکتی ہے، تیرے تبسم کی بجلی سے پہاڑ پاش پاش ہو جاتا ہے، تیرے گیسوؤں کی کمندیں، شیر دل مردوں کو جکڑ لیتی ہیں۔

اے عورت —!

تو بظاہر کسی قدر مطیع و فرماں بردار ہے لیکن بباطن تو گھر کی ملکہ ہے۔

تو مرد پر حکومت کرتی ہے۔

جس وقت تو اپنی ضد پر آ جائے —

کاتب قسمت کی تحریریں بدل سکتی ہیں۔

خدا کی خدائی تبدیل ہو سکتی ہے۔

لیکن تیری بات تبدیل نہیں ہو سکتی۔

اے عورت —!

تیری نگاہ ناز کی خمار آگیں سُرخی میں وہ بلا کا جادو ہے جس پر مٹنے والے برابر مٹ رہے ہیں اور — قیامت تک مٹتے رہیں گے۔

تیرے ایک اشارہ میں — ہزاروں روح پرور نغمات ہیں۔

جن میں ہر نغمہ سازِ ہستی کے لئے مضراب ہے

اے عورت —!

تو سراپا نور ہے۔

لیکن کہنے والے تجھے ظلمت کی تصویر بھی کہتے ہیں۔

کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

تو کون ہے؟ تو کیا ہے؟

تو کائنات کا سب سے بڑا پُراسرار معمہ ہے۔

(چنگاری)

بچوں کی دنیا

جاڑا بخار یا ملیریا کے بارے میں چند باتیں

از جناب ڈاکٹر اے حامد، ڈی، پی، ایچ

ماسٹر صاحب: آئیے ڈاکٹر صاحب تشریف لائیے۔

ڈاکٹر صاحب: ماسٹر صاحب کہئے کیا بات ہے۔ آج آپ کے اسکول کی حاضری کم کیوں ہے؟

ماسٹر صاحب: کیا کہوں آج ایک ماہ سے ایسا ہی حال ہے، آدھے سے زیادہ لڑکے جاڑا بخار میں مبتلا ہیں اور گاؤں بھر کا بُرا حال ہے۔

ڈاکٹر صاحب: دراصل یہ واقعہ ہے کہ ملیریا دنیا کے بہت بڑے حصہ کو اپنے زیر اثر کئے ہوئے ہے اس کے اثرات کو لوگ روزانہ دیکھتے ہیں مگر عوام کچھ توجہ نہیں کرتے۔

ماسٹر صاحب: اس کی کیا وجہ ہے طاعون ہیضہ اور چیچک کی بیماری سے تو لوگ بہت ڈرتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب: اس کا سبب کچھ تو یہ ہے کہ جاڑا بخار کی بیماری دیکھنے میں اتنی دردناک نہیں ہے جتنی کہ طاعون و ہیضہ کی جن سے دو ہی چار دن میں آدمی مر جاتے ہیں مگر ملیریا کے اثر سے جو آدمی مرتے ہیں وہ شاید اس تعداد سے زیادہ ہیں جو کہ کسی بڑی لڑائی میں مرے ہوں گے۔

ماسٹر صاحب: ہم لوگوں کی تندرستی پر اس بیماری کا کیا اثر پڑتا ہے؟

ڈاکٹر صاحب: چھ سات لاکھ آدمی تو سالانہ ملیریا سے مر جاتے ہیں علاوہ اس کے ملیریا کے بار بار حملوں کی وجہ سے تندرستی اتنی کمزور ہو جاتی ہے کہ دوسری کہنہ بیماریاں جیسے تپ دق وغیرہ ایسے آدمیوں کو آسانی سے لگ جاتی ہیں اس بیماری کے حملوں سے بڑی بڑی زرخیز آبادیاں خالی اور برباد ہو گئی ہیں، ملیریا ایسی بیماری نہیں جس کی روک ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

ماسٹر صاحب: ملیریا جاڑا بخار کی بیماری کس طرح ہو جاتی ہے، کیا یہ بات سچ ہے کہ یہ بیماری خراب ہوا سے پیدا ہوتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب: ملیریا کی بیماری کا سبب ایک قسم کا کیڑا ہے یا یوں سمجھئے کہ ایک قسم کا زہر ہے جس کو مچھر ایک آدمی میں سے دوسرے کے خون میں پہنچاتے ہیں، پہلے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ یہ بیماری اس خراب ہوا کے اثر سے پیدا ہوتی ہے جو دلدل و پانی سے بھری ہوئی جگہوں سے نکلتی ہے مگر سر رونالڈ راس کی تحقیقاتوں نے اس بات کو پورے طور سے ثابت کر دیا ہے کہ اس بیماری کے کیڑے مچھروں کے ذریعہ سے انسان کے خون میں داخل ہوتے ہیں۔

ماسٹر صاحب: ملیریا بخار کی پہچان کیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

ڈاکٹر صاحب: بخار آنے سے پہلے سردی لگتی ہے تمام بدن کانپنے لگتا ہے جس کو جوڑی ص

ص کہتے ہیں چار گھنٹہ بخار رہنے کے بعد پسینہ آکر یہ بخار اُتر جاتا ہے جیسے یہ پسینہ آتا جاتا ہے تکلیف کم ہوتی جاتی ہے اکثر بخار کا یہ دورہ تیسرے دن ہوتا ہے۔ بخار کے کئی حملے کے بعد بدن کا خون کم ہو جاتا ہے اور تلی بڑھ جاتی ہے ملیریا بخار تین قسم کا ہوتا ہے، روزانہ آنیوالا ایک دن چھوڑ کر آنے والا جس کو تجریا کہتے ہیں یا دو دن چھوڑ کر آنے والا، یعنی چوتھیا۔

ماسٹر صاحب: کیا سب مچھر جاڑا بخار پھیلاتے ہیں؟

ڈاکٹر صاحب: ملیریا بخار مچھر کی ایک ذات جسکو انافلیز کہتے ہیں، پھیلاتے ہیں، دوسری قسم کا مچھر جس کو کیوبکس کہتے ہیں جاڑا بخار نہیں پھیلاتا مگر یہ فیل پا ڈنگو اور یرقانی بخار کی بیماری پھیلاتا ہے نر مچھر ملیریا کی بیماری پھیلانے میں حصہ نہیں لیتے کیونکہ انکی سونڈ چھوٹی ہوتی ہے اور آدمی کی کھال میں داخل نہیں ہو سکتی اسلئے وہ خون نہیں چوس سکتے انکی معمولی خوراک پھل اور ترکاریوں کا عرق ہے۔ مگر مادہ کی سونڈ لمبی ہوتی ہے اور یہ خون چوستی ہے،

ماسٹر صاحب: انافلیز مچھر کی کیا پہچان ہے؟

ڈاکٹر صاحب: اول یہ کہ انکی سونڈ اور دھڑ ایک سیدھ میں ہوتی ہو اور جب دیوار پر بیٹھتے ہیں تو ترچھے، دوسرے انافلیز مچھروں کے پر میں کالی چتیاں ہوتی ہیں مگر کیوبکس کے پر بغیر چتی کے ہوتے ہیں مچھر پانی میں پیدا ہوتے ہیں انافلیز کے بچے پانی کے اندر تیرتے ہیں مگر بار بار سطح پر آ جاتے ہیں کیوبکس کے بچے پانی کی سطح پر سر نیچا کئے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ماسٹر صاحب: ملیریا کے کیڑے آدمی کے خون میں داخل ہونے کے بعد کیا کرتے ہیں؟

ڈاکٹر صاحب: خون میں ایک لال جزو ہوتا ہے یوں سمجھئے کہ چھوٹی چھوٹی بہت سی گولیاں ہیں جن میں سُرخی بھری ہے انکے اندر داخل ہو کر انکو توڑ پھوڑ دیتے ہیں اور سب سُرخی کو برباد کر دیتے ہیں گویا اسی سُرخ جزو کو کھا جاتے ہیں اور پھر خود موٹے ہو کر چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور ایک سے ہزار ہو جاتے ہیں۔

پردۂ فلم

پبلسٹی ایڈوائیزری کمیٹی

حکومت ہند نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ انفارمیشن و براڈکاسٹنگ ڈیپارٹمنٹ کے لئے ایک پبلسٹی ایڈوائیزری کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس میں مسٹر جے۔ پی۔ ایچ، واڈیا پروپرائٹر واڈیا موڈی ٹون اور مسٹر ا... جے لہری آف کولمبیا پکچرز لمیٹڈ فلم انڈسٹری کے نمائندے لئے گئے ہیں۔

محبوب پروڈکشنز کا دوسرا شاہکار

ڈائرکٹر محبوب نے اپنی دوسری سوشل و میوزیکل تصویر کا نام "تقدیر" رکھا ہے اس میں مشہور اداکار موتی لال بطور ہیرو اور جدن بائی کی لڑکی نرگس بطور ہیروئن کے پیش ہو رہی ہیں۔ مشہور شاہ ظرافت چارلی کیریکٹر ایکٹر چندر موہن، جلو وغیرہ ان کے ساتھ ہیں۔ "تقدیر" کے گانے شاعر انقلاب حضرت ماہر القادری کے لکھے ہوئے ہیں اور اس کی ڈائرکشن کے فرائض محبوب وطن ڈائرکٹر محبوب خود سرانجام دے رہے ہیں۔

ممتاز شانتی رنجیت میں

بمبئی کی ایک اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ مشہور فلم اسٹار ممتاز شانتی کا اب رنجیت مووی ٹون سے دو سال کے لئے ایگریمنٹ ہو گیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ ۳۵۰۰۰ روپیہ فی تصویر بطور معاوضہ لیا کریں گی۔

کاردار کی نئی فلم راجپوت

ڈائرکٹر کاردار کی فلم "قانون" سنسر ہو گئی ہے اور "سنجوگ" بھی مکمل ہے، اُنھوں نے راجپوتی ماحول کے متعلق جس فلم کی تیاریاں شروع کی ہیں اس کا نام راجپوت رکھا گیا ہے۔

گیانی پنچولی پکچرز میں

پنچولی پکچرز میں آج کل "پونجی" کی تیاریاں آخری مراحل پر ہیں اور "شیریں فرہاد" کی شوٹنگ زور شور سے جاری ہے۔ اس میں راگنی، جینت، غلام محمد اور گیانی کام کرتے ہیں۔ اس فلم کے لئے گیانی کی خدمات ... پروڈکشنز سے مستعار حاصل کی گئی ہیں۔

سورن لتا جینت پروڈکشنز میں

ڈائرکٹر جینت ڈیسائی نے رنجیت سے الگ ہو کر جینت پروڈکشنز نامی جو نئی فلم کمپنی قائم کی ہے اس کی دوسری تصویر "زبان" کے لئے سورن لتا کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔

فلم سٹار وشنو پنت پگنس کا انتقال

بمبئی۔ ۴، اکتوبر۔ فلمی دنیا میں یہ خبر افسوس کے ساتھ سُنی جائیگی کہ مشہور فلم سٹار مسٹر وشنو پنت پگنس اتوار کو مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے، آپ نے فلم تکشی داش، سنت تکارام اور نرسی بھگت میں ہیرو کا پارٹ کیا ہے۔

روس اور ترکی کی سرحد پر جھڑپیں

انقرہ۔ ۲۶، ستمبر، نیم سرکاری ترکش نیوز ایجنسی نے اس جرمن خبر کی تردید کی ہے کہ ترکی اور روس کی سرحد پر جھڑپیں ہوئیں جن میں دونوں طرف کے بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ ایجنسی کا بیان ہے کہ صورت حالات حسب معمول ہے۔

پوپ قید میں

نیویارک، ۲۶، ستمبر، نیویارک کے لاٹ پادری سپیل مین نے امریکہ کے پادریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پاپائے روم کیلئے دعا کریں، جو کہ اس وقت جرمنوں کے قیدی ہیں۔

برطانی اور روسی نمایندوں کی کانفرنس

واشنگٹن، ۵، اکتوبر، حکومت امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈل ہل کل چھٹی پر سے واشنگٹن آ گئے، برطانیہ اور روس کے نمایندوں کی جو کانفرنس ہونیوالی ہے مسٹر کارڈل ہل اس میں امریکہ کے نمایندہ کی حیثیت سے شریک ہوں گے۔

کلکتہ، ۲۶، ستمبر۔ بنگال ریلیف کمیٹی کو اب تک ۱۰۷۵۰۰۰ روپیہ کی رقم وصول ہو چکی ہے۔

اقوال زریں

— محبت ایک راز ہے، پاک اور معصوم راز،
— ہماری یادداشت ہمارا بہترین زیور ہے۔
— دوسروں کو ہمیشہ معاف کردو، لیکن اپنے دل کو کبھی معافی نہ دو۔
— تندرستی میں صحت کی قدر کرو،
— آج کے خواب کل کے انکشافات ہوں گے،
— پست ہمت اپنی موت سے پہلے ہی مرجاتا ہے مگر اُولوالعزم کو ایک ہی مرتبہ مَوت آتی ہے۔
— غرور کرنا بڑی بے حیائی ہے مغرور بڑا بیحیا ہوتا ہے۔
— حق سے گریز کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کی تحقیر کرتا ہے اور انسان سے ڈرتا ہے۔
— مغرور اپنی نخوت کے زور سے مصیبتوں کا مقابلہ عبث کرتا ہے۔
— ملکی دولت اوّل درجہ میں اناج، دوسرے درجہ پر دستکاری ہے جس کی بدولت یورپ کو آج سب طرح پھل پھول رہا ہے۔
— ہر ایک شخص پر جلد بھروسہ مت کرو،
— مذہب اور علم تھوڑا تھوڑا جمع ہوجاتے ہیں۔
— قرضہ لینے سے ہمیشہ ڈرو۔
— نوکروں کو اپنے ہاتھ پاؤں کے برابر سمجھنا چاہیئے۔
— فضول گو سے گو اچھا ہے۔
— ہر روز کچھ عرصہ تنہائی میں بیٹھ کر اپنے حالات پر ضرور غور کرو۔

موج تبسم

شہزادہ:۔ "دُنیا کے تمام آدمی میرے والد کے سامنے سر جھکاتے ہیں"
اجنبی:۔ "جناب! مگر میرے والد کے سامنے حضور بادشاہ سلامت کا سر بھی جھکتا ہے"
شہزادہ:۔ "تم کون ہو؟"
اجنبی:۔ حضور میں حجام کا لڑکا ہوں"

ایک شخص نئی ٹوپی لے کر آیا،
ایک دوست نے پوچھا:۔
"اس ٹوپی کی کیا قیمت ہے؟"
اس نے جواب دیا "مجھے نہیں معلوم، اسوقت دوکاندار دوکان پر موجود نہ تھا"

ماسٹر نے ایک لڑکے سے دریافت کیا:۔
"آج تم دیر سے کیوں آئے ہو؟"
چھوٹا لڑکا (خوش ہوکر) "آج ہمارے گھر ایک چھوٹا سا بچہ آئے گا"
ماسٹر:۔ "تم نے کیسے جانا؟"
لڑکا:۔ "پچھلے برس جب میری ماں کے پیٹ میں دَرد ہوا تھا ایک چھوٹی سی لڑکی آئی تھی، اب کی بار ہمارے پتاجی کے پیٹ میں درد ہے!

باپ:۔ (بیٹے سے) جب مسٹر پٹیل تیری عمر کے تھے تب اپنی کلاس میں اوّل رہتے تھے،
بیٹا:۔ جب وہ آپ کی عمر کے ہوئے تب اسمبلی کے پریذیڈنٹ ہوگئے۔

دلچسپ معلومات

ٹیلیفون کی ایجاد الگزینڈر گراہم بل اسکاٹستانی نے ۱۸۷۶ء میں کی، بات چیت تار کے ذریعہ ۱۰ مارچ ۱۸۷۶ء میں پہلی بار اچھی طرح بوسٹن متحدہ امریکہ میں سُنی گئی اس وقت الگزینڈر گراہم وہاں موجود تھا۔

ڈن فرانس کا لوہار جس نے ۱۸۴۰ء میں سائیکل ایجاد کی۔

جاپانیوں نے ابتداءً اس کا پُورا نام جن رکشا رکھا، شاید اس وجہ سے کہ اس گاڑی کو ایک آدمی (جن) کھینچتا ہے، رکشا جاپان، ہندوستان اور دوسرے پوربی دیس اور افریقہ میں مستعمل ہیں۔

ٹھوس ہیلیم جو ۱۹۲۷ء میں اپنی قدرتی گیسی حالت سے مائع میں تبدیل کی گئی اور ۲۷۲ درجہ مٹی یا (۴۵۷.۶ F) پر منجمد ہوئی جو پانی کے نقطۂ انجماد سے کمتر ہے۔

یورپ سے کئی صدی پیشتر چینی بلاکس اور ٹائپ سے چھاپتے تھے،
نہیں بلکہ سیرئم، پلاڈینم، اوسیم، پلاٹینم، بیڈیم، تھوریم اور کچھ کمیاب دھاتیں سونے سے زیادہ قیمتی ہیں،

اہم واقعات

جنگ کی جنتری

اہم واقعات اور تاریخیں

۱۹۳۹ء

۳ ستمبر۔ اس الٹی میٹم کی میعاد گزر جانے پر جس کا مقصد یہ تھا کہ جرمنی اپنی فوجیں پولینڈ سے ہٹالے، برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کے خلاف اعلانِ جنگ کردیا۔
۱۷ ستمبر۔ روسی فوجوں کا مشرقی پولینڈ میں داخلہ۔
۲۷ ستمبر۔ وارسا نے ہتھیار ڈال دئے۔
۳۰ نومبر۔ روس کا فن لینڈ پر حملہ، ہلسنکی پر بمباری۔
۱۳ دسمبر۔ دریائے [illegible] جرمن جنگی جہاز [illegible] سپے نے مانٹی ویڈیو میں پناہ لی، گراف سپے کو خود جرمنوں نے ۱۷ دسمبر کو غرق کردیا۔
۲۷ دسمبر۔ ہندوستانی فوجیں فرانس پہونچ گئیں۔

۱۹۴۰ء

۱۲ مارچ۔ روسی، فنی صلحنامے پر دستخط۔
۹ اپریل۔ جرمنی کا ڈنمارک اور ناروے پر حملہ۔
۱۵ اپریل۔ برطانوی فوجیں ناروے میں ناروک کے مقام پر اُتاری گئیں۔
۱۰ مئی۔ جرمنی کا ہالینڈ، بلجیم اور لگزم برگ پر حملہ۔ برطانوی اور فرانسیسی فوجوں کا بلجیم میں داخلہ۔ برطانوی فوجیں آئس لینڈ پہنچ گئیں۔ مسٹر چیمبرلین کی وزارت عظمٰی سے دستبرداری اور مسٹر چرچل کا تقرر۔
۱۵ مئی۔ ہالینڈ کا سقوط۔
۱۸ مئی۔ شاہ لیوپولڈ کے حکم پر بلجیم کی فوج نے ہتھیار ڈال دئے۔
۳-۴ جون کی درمیانی شب میں برطانوی مہماتی فوج کا مکمل تخلیہ۔
۱۰ جون۔ ناروے کے تخلیہ کا اعلان۔ فرانس اور برطانیہ کے خلاف اٹلی کا اعلانِ جنگ۔
۱۴ جون۔ جرمنوں کا پیرس میں داخلہ۔
۱۷ جون۔ مارشل پیتان نے نئی وزارت کی تشکیل کی۔ پیتان کا اعلان کہ فرانس نے صلح کی شرائط دریافت کی ہیں۔
۲۱ جون۔ کمپینے کے جنگل اور مارشل فوش کی ریل گاڑی میں فرانسیسی سفیروں کو جرمنی کی شرائط صلح دی گئیں۔
۲۳ جون۔ چرچل کا اعلان کہ برطانیہ جنگ جاری رکھے گا۔
یکم جولائی۔ فرانسیسی حکومت کو وشی میں منتقل کردینے کا فیصلہ۔
۲۵ اگست۔ برطانیہ کی پہلی مرتبہ برلن پر بمباری۔
۲۶-۲۷ اگست۔ لندن پر پہلی دفعہ رات بھر بمباری۔
۳ ستمبر۔ برطانیہ کا ۵۰ تباہ کن جہازوں کے معاوضہ میں بعض بحری اور ہوائی مستقر ۹۹ برس کے لئے امریکہ کو پٹہ پر دینے کا معاہدہ۔
۷-۸ ستمبر۔ جرمن برق رفتار ہوائی حملوں کی ابتدا۔ ٹیمز کی جانب شدید حملہ۔ ۳۰۶ ہلاک اور ۱۳۳۷ شدید زخمی۔
۱۵ ستمبر۔ ۱۸۵ جرمن طیارے تباہ کئے گئے۔
۲۷ ستمبر۔ جرمنی، اٹلی اور جاپان کے درمیان دس سالہ معاہدہ پر برلن میں دستخط۔
۲۸ ستمبر۔ اٹلی کا یونان پر حملہ۔
۱۱-۱۲ ستمبر۔ بحری بیڑہ کے ہوائی شعبہ کا ٹارنٹو پر حملہ۔
۹ دسمبر۔ مغربی صحرا پر حملے کی ابتدا۔
۲۹ دسمبر۔ صدر روزولٹ کا قول "ہمیں جمہوریتوں کا اسلحہ خانہ ہونا چاہیئے"
۲۹-۳۰ دسمبر۔ جرمنوں کی لندن کو آگ لگانیکی کوشش۔

۱۹۴۱ء

۹ مارچ۔ اطالویوں کا البانیہ پر حملہ۔
۱۱ مارچ۔ اُدھار پٹہ کے قانون پر امریکی صدر کے دستخط۔
۲۷ مارچ۔ کیرن کی تسخیر، چوتھی اور پانچویں ہندوستانی ڈویژن کا نمایاں حصہ۔
یکم اپریل۔ داس ماتاپان کی جنگ۔
۳ اپریل۔ رشید عالی کا عراق پر فوجی تسلط۔
۶ اپریل۔ جرمنی کا یونان اور یوگوسلاویا پر حملہ۔ برطانیہ اور برطانوی سلطنت کی فوجوں کا [illegible]۔
۱۳ اپریل۔ روسی، جاپانی غیر جانبداری کا معاہدہ۔
۵ مئی۔ عدیس ابابا میں ہیل سلاسی کی واپسی۔
۱۰ مئی۔ جرمنی کی تیسری اہم شخصیت ہیس پیرا شوٹ کے ذریعہ اسکاٹ لینڈ میں اُترا اور اُسے سرکاری قیدی کی حیثیت سے رکھا گیا۔
۱۹ مئی۔ ڈیوک آف آیوسٹا نے ہتھیار ڈالدئے، اطالوی مشرقی افریقہ کا خاتمہ۔
۲۰ مئی۔ جرمنی کا کریٹ پر حملہ۔
۲۴ مئی۔ برطانوی کروزر "ہڈ" کی جرمنوں کے ہاتھوں تباہی۔
۲۷ مئی۔ ہڈ کا بدلہ یعنی برطانیہ کے ہاتھوں نئے جرمن جنگی جہاز بسمارک کی غرقابی۔
۳۰ مئی۔ عراقی فتنہ کا سدِباب۔ رشید عالی کی ایران کو فراری۔ صلح نامے پر دستخط۔
۸ جون۔ برطانوی سلطنت اور آزاد فرانس کی فوجوں کا شام میں داخلہ۔
۱۱-۱۲ جون۔ رہائن لینڈ اور رھر پر ہوائی حملوں کی ابتدا۔
۱۸ جون۔ جرمن اور ترکی کے درمیان دوستی اور عدم معاندت کے معاہدے پر دستخط۔
۲۲ جون۔ جرمنی کا روس پر حملہ۔ روس کو امداد دینے کے لئے مسٹر چرچل کا معاہدہ۔
۱۲ جولائی۔ ماسکو میں ہٹلر کے خلاف برطانوی ✱ روسی باہمی اعانت کے معاہدے پر اس اصول کے تحت کہ کوئی ملک علٰحدہ صلح نہ کریگا۔
۱۴ اگست۔ مسٹر اٹلی نے شمالی اٹلانٹک میں چرچل اور روزولٹ کی ملاقات کی خبر نشر کی۔ صلح کے آٹھ نکات یعنی معاہدہ اٹلانٹک کا اعلان۔
۲۵ اگست۔ روس اور برطانیہ کے احتجاج کے باوجود ایران میں جرمنوں کی آمد کا سلسلہ قائم رہنے کی بناپر روسی اور برطانوی فوجوں کا ایران میں داخلہ۔
۲۰ اکتوبر۔ سوویٹ حکومت کیوبی شیف میں۔
۱۴ نومبر۔ تارپیڈو کے حملہ سے جبرالٹر میں آرک رائل کی غرقابی۔
۱۸ نومبر۔ لیبیا میں برطانوی فوجوں کا حملہ، آٹھویں فوج کی سائرنیکا میں پیش قدمی۔
۴ دسمبر۔ جاپانی طیاروں کا پرل ہاربر اور ہوائی کے بعض بحری مستقروں پر حملہ۔
۷-۸ دسمبر۔ جاپانیوں کا سیام اور ملایا میں داخلہ۔
۹ دسمبر۔ جرمنی اور اٹلی کے خلاف چین کا اعلانِ جنگ۔ ✱
✱ ۱۰ دسمبر۔ ملایا کے ساحل پر پرنس آف ویلز اور ریپلس نامی جہازوں کی جاپانی ہوائی حملہ سے غرقابی۔
۱۱ دسمبر۔ اٹلی اور جرمنی کا امریکہ کے خلاف اعلانِ جنگ،
۲۳ دسمبر۔ مسٹر چرچل واشنگٹن میں۔
۲۵ دسمبر۔ ہانگ کانگ نے پانی نہ ملنے سے ہتھیار ڈال دیئے۔

۱۹۴۲ء

یکم جنوری۔ چھبیس اقوام کا محور کے خلاف جنگ جاری رکھنے اور علٰحدہ صلح نہ کرنے کے اصول کو تسلیم کرتے ہوئے معاہدہ واشنگٹن پر دستخط کرنا۔
۱۰-۱۱ جنوری۔ جاپانیوں کے جزائر شرق الہند پر حملہ کا آغاز۔
۲۳ جنوری۔ امریکہ اور ہالینڈ کے ہوائی اور بحری بیڑے کا آبنائے مکاسر میں جاپانی بدرقے پر حملہ۔ ✱
✱ ۱۵ باربردار جہازوں کا غرق ہونا اور ۲۲ کو نقصان پہونچانا۔
۹ فروری۔ سپہ سالارِ اعظم اور میڈم چیانگ کائی شیک کا دہلی میں وردو۔
۱۵ فروری۔ سنگاپور نے ہتھیار ڈال دئے۔
۱۶ فروری۔ دسویں فوج کے قیام کا اعلان، نئی "عراق۔ایران" کمانڈ۔
۳ مارچ۔ جنرل میک آرتھر کے طیاروں نے خلیج سیوبک میں جاپانی فوج کے کئی ہزار افراد اور ۳۰۰۰۰ ٹن کے جاپانی جہاز غرق کئے۔
۷ مارچ۔ رنگون کا تخلیہ۔ برطانوی فوجیں پیچھے ہٹ گئیں۔
۵ اپریل۔ کولمبو پر حملہ۔ جاپانیوں کے ۷۵ طیاروں میں سے ۲۷ برباد۔
۶ اپریل۔ ہندوستان پر پہلا بم۔ جاپانیوں کی کوکناڈا اور وزیگاپٹم پر بمباری۔
۹ اپریل۔ فلپائن اور امریکہ کی فوجوں نے جزیرہ نما باتان، فلپائنز میں ہتھیار ڈالدئے، بحر ہند میں جاپانی طیاروں کے ہاتھوں ایچ ایم کروزر دورسٹ شائر اور کارنوال اور طیارہ بردار جہاز ہرمس کی غرقابی۔
۱۸ اپریل۔ امریکی طیاروں کی جاپان پر بمباری۔
۲۲ اپریل۔ کرنل جانسن کا بیان کہ امریکی افواج ہندوستان پہونچ گئیں۔
۴ مئی۔ جزائر سلیمان کے پاس اور بحر کورل کی بحری اور ہوائی لڑائیوں میں جاپانیوں کو امریکی فوجوں سے زبردست شکست۔
۵ مئی۔ برطانوی فوجوں کا مڈغاسکر پر اُتر آنا۔
۲۶ مئی۔ لندن میں روسی۔برطانوی بیس سالہ عہد نامہ پر دستخط۔ جس میں دورانِ جنگ میں اور اس کے بعد مکمل اشتراک عمل کا عہد کیا گیا۔
۳۰-۳۱ مئی۔ آر۔ایف۔اے کا کولون پر ۱۱۳۰ بمباروں سے حملہ کرنا (۴۴ طیارے ضائع) اور کولون میں زبردست تباہی و بربادی۔
۱-۲ جون۔ آر۔اے۔ایف کا ایسن پر ۱۰۳۶ بمباروں سے حملہ کرنا (۳۵ طیارے ضائع)
۵ جون۔ برطانوی ساحل سے روانہ ہونے والے سب سے بڑے بدرقہ کے ہندوستان تک بہ حفاظت پہنچ جانے کا اعلان۔
۱۸ جون۔ چرچل امریکہ پہونچے۔
۲۵-۲۶ جون۔ آر۔اے۔ایف کے ۱۰۰۰ بمباروں سے

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ۳ پر)

یو۔پی کے سیاسی قیدیوں کی پیشکش

لکھنؤ۔ ۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال ریلیف فنڈ میں یو۔پی کے بہت سے سیاسی اسیر اپنی جیب میں جو رقمیں ادا کر چکے ہیں ان کے علاوہ یو۔پی کی کئی جیلخانوں کے سیاسی قیدیوں نے یہ پیشکش کی ہے کہ وہ ہفتہ میں دو بار برت رکھیں گے یا کم مقدار میں کھائیں گے بشرطیکہ ان کے اس برت یا خوراک میں کمی کے باعث جو رقم بچے بنگال کے فاقہ کشوں کی مدد کے لئے بنگال کے ریلیف فنڈ میں دیدی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان اسیروں نے اس سلسلہ میں یو۔پی کے حکام جیل سے درخواستیں کی ہیں، ابھی تک اس کا نتیجہ معلوم نہیں ہوا ہے۔

لندن۔ ۵ اکتوبر۔ کل رات جرمن ہوائی جہازوں نے پوربی انگلیا اور دکھنی انگلینڈ پر معمولی سرگرمی دکھلائی، اُنھوں نے کہیں کہیں بم گرائے، بہت معمولی نقصان ہوا۔ کوئی آدمی ہلاک نہیں ہوا۔

جاپانی عورتوں کی بھرتی

لندن۔ ۷ اکتوبر۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ ۱۶ اور ۵۰ سال کے درمیان غیر شادی شدہ جاپانی عورتوں کو فوجی کام کے لئے بھرتی کیا جا رہا ہے۔

ہندوستانی فوج کی تعداد بیس لاکھ

لندن۔ ۵ اکتوبر۔ ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے سابق ڈپٹی چیف آف اسٹاف میجر جنرل مولسورتھ نے بتلایا کہ اس وقت ہندوستانی فوجوں کی تعداد تقریبًا بیس لاکھ کے قریب پہونچ گئی ہے۔ تقریبًا پانچ لاکھ ہندوستانی سمندر پار جا چکے ہیں۔ اس وقت ہندوستان میں ہر مہینے ۵۵ ہزار آدمی بھرتی ہو رہے ہیں، ہندوستانی فوج میں برطانی افسروں کے مقابلہ ہندوستانی افسروں کا تناسب ۵ فی صدی ہے اور اس میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ سمندری بیڑہ میں کام کرنیوالے ہندوستانیوں کی تعداد لڑائی چھڑنے کے وقت سے دس گنا ہو گئی ہے۔ ہندوستانی ہوائی فوج ۱۹۳۹ء سے پچاس گنا ہو گئی ہے اور ہوائی جہازوں کی تعداد چھ سو فی صدی زیادہ ہو گئی ہے۔ پچھلے جون تک لڑائی میں کام آنیوالے ہندوستانیوں کی تعداد ۱۰۳۴۸۰ تھی جن میں سے ۵۶۱۸ ہلاک، ۱۳۰۸۴ زخمی ہوئے اور ۸۵۰۷۸ لاپتہ اور قیدی ہیں آپ نے یہ کہا کہ والیان ریاست نے [illegible] وہ بہت شاندار ہے، آپ نے نیپال راج کو خاص طور پر خراج [illegible] جہاں سے ہزاروں گورکھا فوج میں بھرتی ہو گیا ہے جس طرح بحر روم کی لڑائی میں ہندوستانی سپاہی اگر برتر نہیں تو کم سے کم نازی سپاہی کے برابر ثابت ہوا، اسی طرح وہ جاپانیوں کا مقابلہ کرے گا۔

روس کی لڑائی

لندن۔ ۷ اکتوبر۔ ماسکو سے جو آج اعلان ملا ہے وہ بہت مختصر ہے اسمیں کہا گیا ہے کہ کسی مورچہ پر کوئی خاص ردوبدل نہیں ہوا اس سے پہلے خبر ملی تھی کہ روسی فوجیں آج وائٹ روس کے پوربی حلقہ میں نیا حملہ کرنے کے لئے جمع ہوتی رہیں جو جرمنوں کی اہم ترین لائن یعنی لینن گراڈ سے ڈیبک اور کیف جانیوالی ریلوے لائن پر کیا جائیگا۔ ماسکو سے رائٹر

بہ اجلاس جناب مسٹر فخر الحسن صاحب بہادر منصف تلہر ضلع شاہجہانپور

سمن واسطے قرار داد اُمور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۱۲ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت منصفی تلہر ضلع شاہجہانپور

تلسی ولد بھوجی، موہن، پوتھی، جوکھے، تلک پورن اُجاگر اقوام کورمی ساکنان موضع ساہپور کھٹوا پرگنہ جلال پور۔

نام حکیم مسعود رضا خاں ولد حکیم احمد رضا خاں قوم شیخ ساکن موضع ساہپور کھٹوا پرگنہ جلال پور وارد حال شہر لکھنؤ محلہ جھوائی ٹولہ۔

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ ما ہیہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتًا یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم نانک چند منصرم عدالت منصفی تلہر

(مہر عدالت)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

نوٹس زیر دفعہ ۴۰ (۳) امپرومنٹ ٹرسٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ کی تجویز کی ہوئی ترمیم شدہ توسیع شہر عام طرفی ڈسٹرکٹ بنانے کی اسکیم نمبر ۲۶ جس کا نام پورانا کانپور اسکیم ہے اور جو گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء میں چھپ چکی ہے حسب منشاء دفعہ ۴۰ (۱) یو۔پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء واسطے منظوری لوکل گورنمنٹ بھیجدی گئی ہے۔

مان سنگھ۔ سی۔ بی۔ ای

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

جنگ میں امریکہ کا نقصان

واشنگٹن۔ ۵ اکتوبر۔ امریکہ کے دفتر جنگی اعلانات نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی مسلح فوجوں کے ایک لاکھ ۱۴ ہزار ۷ سو آدمی کام آگئے، ان میں سے ۲۱۹۴۰ آدمی ہلاک ہو گئے۔ ۳۱۹۷۱ زخمی ہوئے، ۳۳۱۹۹ آدمی لاپتہ ہیں اور ۲۲۵۹۴ آدمی جنگی قیدی ہیں۔

فوج کے ۸۱۵۴۲ آدمی ہلاک زخمی لاپتہ اور گرفتار ہو گئے، ان میں سے ۱۰۶۸۲ آدمی ہلاک ۲۶۶۶۶ آدمی زخمی۔ ۲۳۷۴۳ لاپتہ ہو گئے اور ۲۰۴۵۱ آدمی جنگی قیدی بن گئے۔

سمندری بیڑہ کے ۳۰۱۶۲ آدمی ہلاک زخمی، لاپتہ اور گرفتار ہو گئے ان میں سے ۱۱۲۵۸ آدمی ہلاک ۵۲۰۵ زخمی اور ۹۴۵۶ لاپتہ ہو گئے اور ۴۲۴۳ جنگی قیدی ہیں۔

امریکہ کے جنگی وزیر مسٹر اسٹمسن نے اخبارات کو بتلایا کہ امریکہ کی فوج کے ۸۵۰۳۹ آدمی ہلاک زخمی گرفتار اور لاپتہ ہو گئے۔

برما پر ہوائی حملے

نئی دہلی۔ ۵ اکتوبر۔ کل دسویں امریکی ہوائی بیڑہ کے بی ۲۵ قسم کے منجھولے بمباروں نے برما میں مانڈلے کے علاقہ میں ریلوے کی عمارتوں پر بم گرائے، شوبو میں ریل کی پٹریوں اور انجنوں وغیرہ کو نقصان پہونچایا گیا۔ ٹانگو میں ۲۵ انجن برباد ہو گئے، چار گودام بھی تباہ ہو گئے۔ اس علاقہ میں ایک ہولناک دھماکا ہوا اور آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے گئے۔

تمام امریکی ہوائی جہاز صحیح سلامت اپنے اڈوں پر واپس لوٹ آئے، برطانی ہوائی جہازوں کے ایک دستے نے ۴ اکتوبر کی شام کو ٹانگوپ کے علاقہ میں بم گرائے جو ٹانگوپ کے درہ سے جانیوالی سڑک کے پچھمی سرے پر واقع ہے۔

سالونیکا کی نازی فوجوں کو کمک

استنبول۔ ۶ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سالونیکا کی جرمن فوجوں کے لئے گذشتہ چند دنوں میں بلغاریہ کے راستہ طاقتور جرمن دستور کی کمک پہونچ گئی ہے، ۲۹ ستمبر سے سونا اور سالونیکا کے درمیان عوام کا ٹریفک قطعی بند رہا تاکہ فوجی ریل گاڑیوں کے لئے راستہ صاف رکھا جا سکے۔

جاپانی فوج میں کمزوری کے آثار

واشنگٹن۔ ۴ اکتوبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ کچھ ایسی باتیں دیکھنے میں آتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ سولومن اور نیوگنی میں جاپانی فوج کمزور پڑ گئی ہے۔

اٹلی میں جرمنوں کا جوابی حملہ پسپا

لندن۔ ۶ اکتوبر۔ اٹلی کی لڑائی کے بارے میں تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اٹلی میں جرمنوں کے سخت مقابلہ کے باوجود اتحادی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں، اتحادی فوج بینومنٹو پر قبضہ کرنے کے بعد ۷ میل آگے نکل گئی ہے، اتحادی فوج کا ایک دستہ نیپلز سے ۲۶ میل آگے نکل گیا ہے اور اس نے ایک ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ۸ ویں برطانی فوج کو اور کمک پہونچ گئی ہے، جرمن فوجیں جوابی حملے کر رہی ہیں، اور ان کا مقابلہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گیا ہے، جرمن پیچھے ہٹتے وقت سڑکوں اور پلوں کو برباد کر گئے، ان کو اتحادی انجینئر ٹھیک کر رہے ہیں، اتحادی فوج ڈیڑھ دو میل روزانہ آگے بڑھ جاتی ہے۔

بلقان پر حملہ کیلئے فوجیں تیار کھڑی ہیں

اسٹاک ہوم۔ ۶ اکتوبر۔ سویڈن کے ایک اخبار کے نامہ نگار نے بوڈاپسٹ سے اطلاع دی ہے کہ امریکہ کی ساتویں فوج اور دوسرے قطعی مکمل اور تازہ دم دستے اٹلی میں ایڈریاٹک سمندر والے ساحل پر جمع ہیں اور بلقان پر حملہ کرنے کو تیار ہیں، یہ بتلایا گیا ہے کہ یہ ساحل پر باری سے فوجیا تک پھیلے ہوئے ہیں اور ان کے قبضہ میں تقریبًا نصف درجن بہترین ہوائی اڈے ہیں۔

دکھن پچھمی یورپ کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ چرچل روزویلٹ اور اسٹالن کی کانفرنس کے بعد بلقان پر حملہ کیا جائیگا۔

کلکتہ۔ ۵ اکتوبر۔ بنگال سنٹرل ریلیف فنڈ سے جو عطیات اب تک موصول ہوئے ہیں انکی مجموعی تعداد ۱۶ لاکھ روپیہ سے تجاوز کر گئی ہے۔ کلکتہ اور اس کے گرد و نواح کی یوروپین فرموں نے اس فنڈ میں بنگال چیمبر آف کامرس کی معرفت دو لاکھ روپیہ سے زائد بھیجا ہے۔

کلکتہ میں ۳۸۴۰ لاشیں ٹھکانے لگائی گئیں

کلکتہ۔ ۶ اکتوبر۔ کلکتہ میں فاقہ کشی کے متعلق سرکاری اعداد و شمار ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۶ اگست اور ۳ اکتوبر کے درمیان ۷۰۱۴ جاں بلب بھوکے اسپتالوں میں داخل کئے گئے، ان میں سے ۱۷۹۵ بھوکے مر گئے۔

لاشوں کو ٹھکانے لگانے والے پولیس کے دستہ اور ہندوستکار سمتی اور انجمن مفید الاسلام نے اس عرصہ میں ۳۸۴۰ لاشوں کی تجہیز و تکفین کی۔

Form no. 165

CITATION.

Section 283 of the Indian succession Act. XXXIX of 1925.

IN THE COURT OF THE DISTRICT DELEGATE JUDGE OF CAWNPORE.

Present; M. A. Khan Esq. Judge

Testamentary and Intestate Jurisdiction

Miscellaneous Case No. 82 of 1943.

In the matter of application of Must. Jasoda Devi widow of Pt. Mahabir Pershad Brahman Tiwari residing at V. Ramuapur Dubai Porg. Dalmau District Rai Bareilly, for the grant of Letters of Administration with the will of Pt. Krishna Kumar Brahmachari of the late Khamgaon District Buldana who died at Juhi, on the 14th day of April 1943.

Citation under Section 283 of the Indian Succession Act No XXXIX of 1925

Whereas Must. Jasoda Devi has applied to this Court for grant of Letters of Administration with the will annexed of Pt. K. K. Brahmachari deceased and whereas the said application will be heard and disposed of by this Court on the 23th day of October 1943 at Cawnpore at 10.30 a.m.

NOTICE.

Is hereby given calling upon all Persons claiming to have an interest in the estate of the deceased to come and see the proceedings in this Court on the date fixed

Give under my hand and the seal of the Court this 28 day of September 1943.

Seal of the Court

By Order
Abdul Salam
Munsarim.



افسوس کیساتھ کہا جاتا ہے کہ جنگ کی وجہ سے "اینڈریوز سالٹ" فی الحال دستیاب نہیں ہو رہا ہے، جیسے ہی بین الاقوامی صورت اجازت دیگی پھر یہ بازار میں فروخت ہوگا۔

منچسٹر۔ ۵، اکتوبر، لنکاشائر میں ہندوستان کے قحط زدگان کی امداد کیلئے ایک بااثر ابتدائی کمیٹی بنائی گئی ہے، اس نے عوام سے قحط زدگان کی امداد کیلئے چندہ دینے کی اپیل کی ہے۔

فوجیوں کی مرغوب چیز

ہر ماہ ۲۰۰۰ سے ۳۰۰۰ تک برطانوی اور امریکی سپاہیوں و ہوابازوں کو نئی دہلی میں سویلین خاندان والوں کی طرف سے چائے کی دعوتیں ملتی رہتی ہیں، اتحادی افواج کی تفریحی کمیٹی کی زبردست کوششوں کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ نئی دہلی کو فوجیوں کیلئے اس قدر زبردست دلچسپ بنا دیا جائے کہ وہ اسے اپنا گھر تصور کرنے لگیں۔ چائے کی یہ بے ضابطہ پارٹیاں تبادلۂ خیالات کا بہت اچھا ذریعہ پیدا کرتی ہیں۔ اور اس سے مہمان اور میزبان دونوں کافی لطف اٹھاتے ہیں۔ سویلین گھرانوں کی طرف سے پک نک کا بھی جو بندوبست کیا جاتا ہے اسے بھی بڑی قدر اور تعریف کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ بعض بعض صورتوں میں ٹینس کھیلنے کا احاطہ بھی ہفتہ میں چند روز کیلئے فوجیوں کی خاطر وقف کر دیا جاتا ہے۔ دہلی کے رہنے والوں میں اکثر سپاہیوں اور ہوابازوں کے ساتھ یہ لطف اور مہربانی جو کی جاتی ہے ان میں لیڈی ویول سب سے پیش پیش ہیں جو اتحادی افواج کی تفریحی کمیٹی کے سرپرست ہیں اور اس کی تمام سرگرمیوں میں زبردست انہماک اور دلچسپی کے ساتھ حصہ لیتی ہیں۔

چائے سے سپاہیوں کی الفت اور شیفتگی ضرب المثل بن گئی ہے اور اتحادی افواج میں جو ہندوستان میں رکھے گئے ہیں چائے کا مطالبہ اس قدر زبردست ہے کہ ہر روز ہندوستان کے مختلف حصوں میں ایک نیا ادارہ قائم کیا جاتا ہے تاکہ وہ فوجیوں کی اس مانگ اور خدمت کو پوری کرتی رہے۔

حیدرآباد کی ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ ایچ۔ای۔ ایچ نظام کی سلطنت سے جو فوجی دستے گزرتے ہیں ان کو چائے، چپاتی، اور سگریٹ مفت تقسیم کرنے کے لئے چار اہم ریلوے اسٹیشنوں پر کینٹن کھول دیے گئے ہیں، ان میں سکندرآباد، قاضی پت، رائے چور اور اورنگ آباد ہیں اور یہ ثبوت ہے اس دوستانہ الفت اور ہمدردی کا جو حیدرآباد کے باشندے فوجی دستوں سے رکھتے ہیں۔ رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کینٹینوں سے فوجیوں کو چائے اور دیگر ضروریات کی چیزیں جو تقسیم کیگئی ہیں اسکی اوسط تعداد روزانہ قریب قریب ۵۰۰۰ کے ہے۔

الہ آباد کا ایک مشہور و معروف اخبار 'لیڈر' حال ہی میں اپنے مقالہ افتتاحیہ میں جنگ کے زمانے میں چائے نوشی کی کثرت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

جنگ کے مستقل اثرات جو بھی ہوں لیکن ان میں سے ۴ ایک اثر یہ ضرور رہ جائے گا کہ ہندوستانی چائے نوشی کی زبردست کثرت ہو جائیگی اور چاروں طرف یہ چیز پھیل جائیگی، انڈین ٹی مارکٹ اکسپینشن بورڈ کی کوششوں اور جد و جہد کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ چائے اتحادی افواج کیلئے تفریح اور تازگی حاصل کرنیکا ایک بہت بڑا ذریعہ بن گیا ہے چائے نوشی کی عادت ایک بار پڑ جانے سے اس کا چھوٹنا کچھ آسان نہیں ہے اگرچہ ہندوستانی چائے برطانیہ کی قومی چیز ہے مگر اب یہ ہندوستان کی قومی چیز بھی بڑی تیزی سے بنتی جا رہی ہے خبر موصول ہوئی ہے کہ برطانیہ میں امریکی افواج بہت جلد جلد چائے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں اسلئے ہندوستانی چائے کا مستقبل بہت شاندار اور درخشاں دکھائی دے رہا ہے۔

جنگ کی جنتری

(بقیہ صفحہ ۴)

زائد کا برہمین پر حملہ (۵۲ طیارے ضائع)

۱، جولائی۔ جرمن العلمین پر جا پہونچے، اسکندریہ سے محض ۷۰ میل دور۔

۱۲، اگست۔ اسٹالن سے مشاورت کیغرض سے چرچل ماسکو پہنچے۔

۹، اگست، ڈی ایپ پر کمانڈو [illegible] گھنٹے تک حملہ۔

۳۱، اگست۔ جرمن اسٹالن گراڈ سے محض ۱۵ میل کے فاصلہ پر۔

۲، ستمبر۔ ڈیوسلڈورف پر آٹھ آٹھ ہزار پونڈ کے بموں سے حملہ۔

۱۱، اکتوبر۔ گوڈال۔ کینال اور جزائر سلیمان میں کمک پہنچانے والے جاپانی بحری دستے پسپا کر دئے گئے۔

۲۳، اکتوبر۔ مصر میں آٹھویں فوج کے جارحانہ حملہ کا آغاز۔

۳، نومبر۔ مصر میں محوری فوج کی پسپائی فوج کا آغاز۔

۵، نومبر۔ مدغاسکر میں عارضی صلحنامہ پر دستخط۔

۸، نومبر۔ جنرل آئیزن ہوور کے ماتحت اتحادی فوجوں کا شمالی افریقہ میں اترنا۔

۱۳، نومبر۔ امریکی بیڑہ کی زبردست جاپانی مہماتی فوج سے گوڈال کنیال کے پاس جنگ، جاپانی فوج کی پسپائی۔

۲۴، نومبر۔ جزیرہ نیوگنی کے علاقہ پپوا میں آسٹریلوی شہر بیونا تک پہنچ گئے۔

۲۷، نومبر۔ جرمنوں کا تولون میں داخلہ اور فرانسیسی جنگی جہازوں کے جہازیوں کا خود اپنے جہاز ڈبو دینا۔

۲۸، نومبر۔ آر۔اے۔ایف کا آٹھ آٹھ ہزار پونڈ کے بموں سے ٹیورن پر حملہ۔

۳۰، نومبر۔ گوڈال کنیال میں کمک پہونچانیوالے فوج بردار جہازوں کے ایک جاپانی بدرقہ سے امریکی بیڑہ کی جنگ، دشمن کے بارہ بڑے تباہ کن جہاز (یا کروزر) ۴ تباہ کن جہاز۔ ۲ حمل و نقل کے جہاز اور ایک سامان لے جانے والے جہاز کا ڈوبنا۔

۲، دسمبر۔ سماجی تحفظ کے متعلق بیورج رپورٹ کی اشاعت۔

۲۱، دسمبر۔ برطانوی اور ہندوستانی فوجوں کا سرحد پار کر کے برما میں داخلہ۔

۱۹۴۳ء

۱۷، جنوری۔ عراق کا محور کے خلاف اعلانِ جنگ۔

۲۳، جنوری۔ آٹھویں فوج کا طرابلس پر قبضہ۔

۲۶، جنوری۔ کیسابلینکا میں چرچل اور روزولٹ کی دس دن کی کانفرنس کا اختتام۔

۲، فروری۔ چرچل کا ترکی پہنچنا۔ ادانہ کا عہد نامہ۔

۳، فروری۔ اسٹالن گراڈ کی جنگ ختم اور روسیوں کی زبردست فتح۔

۹، فروری۔ جاپانی کا گوڈال کنیال سے تخلیہ۔

۲۸، فروری۔ آٹھویں فوج کا ماریت کے مورچہ کو توڑنا۔

۴، مارچ۔ بحر بسمارک کی جنگ۔ ۲۲ جہازوں کے جاپانی بدرقہ کا بیکار کر دیا جانا۔

۷، مئی۔ اتحادیوں کا تونس اور بزرتا کو تسخیر کرنا۔

۹، مئی۔ اراکان کی جنگی کارروائیوں کے خاتمہ کا اعلان۔

۱۱، مئی۔ انگریزی فوجوں کا آٹو میں اترنا۔

۱۲، مئی۔ تونس میں لڑائی ختم، چوتھی ہندوستانی ڈویژن کا فان آرنم کو گرفتار کرنا۔ چرچل کے واشنگٹن پہونچنے کا اعلان۔

۱۶، مئی۔ آر۔اے۔ایف کا موئنے اور ایدر کے بند توڑ دینا۔

۲۲، مئی۔ برما میں دشمن کے زیر اقتدار علاقہ میں ایک ہزار میل کی مہم کے بعد ونگیٹ جماعت کی واپسی کا اعلان۔ روس کا بین الاقوامی کمیونسٹ پارٹی کو منسوخ کر دینا۔

۲۷، مئی۔ چینیوں کا دریائے یانگسٹی کے شمالی کنارے پر جارحانہ حملہ۔

۱۰، جون۔ اتحادیوں کا پینٹے لیریا پر قبضہ۔

۱۲، جون۔ چینیوں کا ٹوکیو پر بمباری میں کام آنیوالے ہوائی اڈے کنداہا کی تسخیر کر لینا۔ ملک معظم کا شمالی افریقہ کی فوجوں کو اپنی تشریف آوری سے سرفراز فرمانا۔

۱، جولائی۔ جنوب مغربی پیسفک میں اتحادی جارحانہ مہم کا شروع ہونا۔ جنرل میک آرتھر کا نیوگنی میں جنگی کارروائی کی ابتدا کرنا۔

۱۰، جولائی۔ اتحادی فوجوں کا سسلی میں اترنا۔

۱۸، جولائی۔ روم پر بمباری۔

۱۹، جولائی۔ ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات۔

۲۵، جولائی مسولینی کا استعفیٰ دینا، مارشل بدوگلیو کا اٹلی کا نیا وزیر اعظم قرار پانا۔

۳۰، جولائی۔ جنرل آئیزن ہوور کا اٹلی کو صلح کی پیشکش کرنا۔

نوٹ۔ سسلی سے محوری فوج کے مکمل اخراج کا اعلان ۱۸، اگست کو ہوا۔

نئے ایڈیشن

شعلہ طور:۔ جگر کے نزدیک شاعری نام ہے وجدان حقیقت اور نغمہ کا شعلہ طور میں آپ کو سراسر عشق و محبت کی سچی تصویریں اور ترنم و نغمہ کا لطف بدرجۂ اتم ملے گا۔

پچھلے سال شعلہ طور کا چوتھا ایڈیشن شائع ہوا تھا مگر اس قدر مقبول ہوا کہ محض چند مہینوں میں ختم ہو گیا۔ اب پانچواں ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔ کتابت اور طباعت پچھلے ایڈیشن سے کہیں بہتر ہے اس مرتبہ عام ایڈیشن کے علاوہ ایک خاص ایڈیشن بھی قسم اعلیٰ کا شایع کیا گیا ہے۔ اس کا کاغذ خاص طور پر نہایت عمدہ اور چکنا ہے۔

قیمت قسم اعلیٰ عہ قسم دوم للعہ

میدان عمل:۔ میدان عمل ایک عرصہ سے ختم تھا عوام کے اشتیاق اور مطالبہ کے پیش نظر اب اس کا تیسرا ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔ منشی پریم چند آنجہانی کو ناول نویس اور افسانہ نگاری میں جو درجہ حاصل ہے وہ سب کو معلوم ہے جس میں ان کی فن کاری سب سے زیادہ نمایاں ہے ان کا آخری ناول اردو زبان میں "میدان عمل" ہے ملک مستقل بے چینی اور بڑھتی ہوئی بیداری کی جتنی مکمل تصویر اس میں ہے ان کے کسی اور ناول میں نہیں ہے۔ قیمت سے،

حکومت اور نگرانی قیمت کا مسئلہ از امتیاز حسین خاں بی۔اے (جامعہ) بی کام (لندن) یہ $\frac{20 \times 26}{8}$ سائز پر ایک مختصر رسالہ ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ جنگ کے زمانہ میں حکومت اشیاء پر کنٹرول کیوں کرتی ہے اور اس سے عوام کو کیا فائدہ پہونچتا ہے اور قیمتوں میں اضافے کے معاشی اسباب کیا ہیں اس کے علاوہ اس سلسلے میں ابھی تک حکومت نے جو کچھ کیا ہے اس پر بھی ایک سرسری نظر ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۴،

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ جامعہ دہلی

شاخیں اور ایجنسیاں:۔ (۱) جامع مسجد دہلی (۲) امین آباد لکھنؤ (۳) پرنسس بلڈنگ بمبئی۔ (۴) پبلشرز یونائیٹڈ لاہور (۵) بک ایجنسی بازار قصہ خوانی پشاور

خان عبدالغفار خاں نے سہولتیں منظور کرنے سے انکار کر دیا

لاہور، ۴، اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ خان عبدالغفار خاں نے ان سہولتوں کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے جو کہ حکومت صوبہ سرحد ان کو دینا چاہتی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت نے ان کو مطلع کیا تھا کہ حکومت ان کو ایک بنگلہ میں نظر بند رکھنا چاہتی ہے لیکن خان عبدالغفار خاں نے اس بنا پر اپنی کوٹھری کو چھوڑنے سے انکار کر دیا کہ دوسرے خدائی خدمتگاروں کو اور سیاسی قیدیوں کو اس قسم کی سہولتیں نہیں دی جا رہی ہیں۔ حکومت نے ہری پور میں ایک ڈاک بنگلہ ان کے رہنے کے لئے دینے کا فیصلہ کیا تھا لیکن خان عبدالغفار خاں چاہتے تھے کہ جیلوں میں جو اور خدائی خدمتگار ہیں ان کو بھی ان کے ساتھ اس ڈاک بنگلہ میں رکھا جائے۔ آپ ابھی تک ایبٹ آباد جیل میں ہیں۔

یو۔پی میں اے۔آر۔پی کمپنیاں توڑ دیگئیں

لکھنؤ۔ ۴، اکتوبر، معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی نے پہلی اکتوبر سے اُن چار سپیشل اے۔آر۔پی کمپنیوں کو توڑنے کے احکام جاری کر دئے ہیں، جو لکھنؤ، الہ آباد، بنارس اور کانپور میں قائم کی گئی تھیں۔

اٹلی کے تین صوبے جرمنی میں شامل

اسٹاک ہوم۔ ۵، اکتوبر، سویڈن کے اخبار "افتون ٹڈننگن" کے نامہ نگار نے مرنے سے اطلاع دی ہے کہ اٹلی کے تین صوبے یعنی بولزانو، ٹرینو اور بیلونو جرمنی میں شامل کر لئے گئے ہیں۔

مسلم چیمبر آف کامرس کا امدادی فنڈ

کلکتہ۔ ۴، اکتوبر، کلکتہ مسلم چیمبر آف کامرس کا امدادی فنڈ اب ۱۷۳۱۸۳ روپیہ ۱۱ آنہ ۹ پائی تک پہنچ گیا ہے۔

ڈوڈیکنیز میں جرمن فوج اتر گئی

استنبول، ۵، اکتوبر۔ سرما سے خبر آئی ہے کہ ڈوڈیکنیز کے ٹاپو کوس میں جرمنوں نے اتوار کو دو ہزار چھاتے باز فوج اتاری اور اسکے ساتھ ساتھ جہازوں کے ذریعہ کنارے پر فوج اتاری، وہاں بڑی سخت لڑائی ہوئی، ابھی تک پورے حالات موصول نہیں ہوئے۔ اٹلی کی فوج برطانی فوج کے ساتھ مل کر جرمنوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اس ٹاپو میں کئی اہم جگہ فوج اتاری گئی ہے۔

جموں میں گولی چلنے کا شاخسانہ

سری نگر۔ ۴، اکتوبر۔ ہز ہائی نیس مہاراجہ صاحب کشمیر نے جموں شہر کے حالیہ مذموم واقعات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلہ میں ایک سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ یہ کمیٹی مشہور اور عدالتی کارروائی کے تجربہ کار افسران پر مشتمل ہوگی، کمیٹی کے ممبروں اور تحقیقات طلب امور کی فہرست بعد کو شائع کی جائے گی۔

ESTD.1923.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

جمال پر نوحق عزم مستقل میں رہے ۔ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ 2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 38 NO. 41 | CAWNPORE. Saturday. 16th OCT. 1943 | کانپور شنبہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۵ شوال المکرم ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۸ نمبر ۴۱

42

ادبیات

جذبات ثاقب

از حضرت ثاقب کانپوری

باعثِ شورش وہنگامہ محفل ہو جائے ۔ کوئی پردہ جو ترے جلووں میں حائل ہو جائے

اس سے ہوتی نہیں اب سخت جنوں کی تسکیں ۔ اور دشوار مجھے دوری منزل ہو جائے

اس زمانے نے کبھی رُخ نہ کیا دل کی طرف ۔ کیا زمانے کے مقابل یہ مرا دل ہو جائے

پھر سمجھنا مرے جذبات کا آساں ہو گا ۔ کاش ہر شخص کے پہلو میں مرا دل ہو جائے

زندگی پردگیٔ جلوہ ہی تک ہے محدود ۔ یہ حجاب اُٹھے تو جینا مجھے مشکل ہو جائے

اب نہیں اس کے سوا کوئی تمنا دل میں ۔ زندگی میری ترے درد کے قابل ہو جائے

میں سمجھ لوں اسے تکمیل محبت ثاقب

اُس نظر کا تحمل جو مرا دل ہو جائے

رہینِ کاوش غمہائے روزگار نہ کر ۔ دلِ ستم زدہ کو وقف انتظار نہ کر

ابھی جنونِ محبت کو اور دے وسعت ۔ ابھی سے جیب و گریباں کو تار تار نہ کر

چمن کی نزہتِ رنگیں کو مستقل نہ سمجھ ۔ فریب حسن ہے یہ اس پہ اعتبار نہ کر

سکون ضبط تمنا عزیز ہے مجھ کو ۔ تسلیوں سے مرے دل کو بیقرار نہ کر

میں زندگی کی حقیقت سے خود پریشاں ہوں ۔ مجھے تو وقف غم جبر و اختیار نہ کر

متاع زیست سمجھ اس ودیعتِ غم کو ۔ تو رازِ عشق زمانے پہ آشکار نہ کر

ابھی نہیں مکمل ترا جنوں ثاقب

تو دل فگار نہ کر، آنکھ اشکبار نہ کر

دنیائے اسلام

سمرقند میں تیمور صاحبقران کا مقبرہ

اس سال مرمت کی جائے گی

از مسٹر حبیب اللہ صاحب

سویٹ یونین کے باشندوں کی زندگی میں لڑائی کے دو برسوں نے بہت کچھ انقلابات کر دئے ہیں۔ اُنھوں نے تکلیف بھی بہت اُٹھائی ہے اور کامیابیاں بھی بہت حاصل کیں۔ جنگی کوشش کے اس زبردست بار کے باوجود جس کی مثال تاریخ میں کہیں اور کبھی نہیں ملتی۔ زندگی کے ثقافتی پہلوؤں کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ انسانیت۔ تاریخ۔ فلسفہ اور اس قسم کے دوسرے موضوعات میں لوگوں کی دلچسپی اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ہر تہذیب یافتہ قوم اپنے ماضی کے متعلق جو کچھ بھی معلوم کر سکتی ہے اس کے لئے بیتاب رہتی ہے اور خاص طور پر زمانہ جنگ میں یہ بیتابی بڑھ جاتی ہے۔ اس لڑائی میں یہ بات اور زیادہ صحیح ہے کہ تاریخ کے صحیح واقعات کے علم سے نازیوں کا فریب ظاہر ہو جاتا ہے اور ہٹلر کے "نسلی فلسفہ" کی بربریت اور مردم بیزاری ثابت ہو جاتی ہے۔

۱۹۴۱ء کے زبردست تخلیہ میں جب کہ ان اضلاع سے جن پر جرمن قبضہ ہو گیا تھا یا ہونے کا خطرہ تھا ہزاروں سویٹ کارخانوں کالجوں۔ یونیورسیٹیوں اور سائنس کے اداروں کو ہٹا دیا گیا تھا تو بہت سے سائنسداں اور دوسرے لوگ بھی وسطی ایشیا کی سویٹ جمہوریتوں میں آگئے تھے۔ یہ لوگ جنگی کوشش کی ترقی کے لئے جو کچھ کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ ان پڑوسی جمہوریتوں کے باشندوں کو اپنے علم اور تجربہ سے بھی فائدہ پہونچا رہے ہیں۔ روس۔ یوکرین اور وسطی ایشیا کے سائنسدانوں نے مل کر جو نمایاں کارنامے انجام دیے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں کہ وسطی ایشیا کی تمام جمہوریتوں میں نئی نئی زراعتی فصلیں اور نئی صنعتیں شروع کیگئی ہیں۔ اور مقامی ادیبوں کو انسانیت پر خالص تحقیقات کرنے میں بھی مدد دی گئی ہے۔ لڑائی کی وجہ سے یہ تحقیقی کام پوری طرح ترقی نہیں کر سکے ہیں، لیکن علوم انسانی کی ہر شاخ میں خالص تحقیق کبھی بالکل بند نہیں ہوئی۔

ازبیک کے باشندوں کی عرصہ سے یہ تمنا تھی کہ تیمور اعظم کے "گر امیر" نامی مقبرہ کو پھر اس کے قدیم شاندار درجہ پر پہونچا دیں۔ ان تین برسوں میں ازبیک سویٹ جمہوریت کی حکومت نے اس کام کی تکمیل کے لئے بہت کافی روپیہ دیا ہے۔

پرانے نمونہ کے مطابق مقبرہ کی مرمت کرنے کے سلسلہ میں بہت کافی ابتدائی تحقیقات کی ضرورت پڑی۔ اور یہ کام ڈاکٹر مسین پروفیسر تاریخ اور این۔ زاسپ کن کی نگرانی میں انجام دیا گیا۔ جہاں تک اس کام کے عملی پہلو کا تعلق ہے وہ ازبیک کے ماہر تعمیر جہانگیر کی نگرانی میں ہو رہا ہے۔ اور شیریں مراد، قلی۔ جلیل اور یونس جو ازبیک کے معمار آرٹسٹ ہیں اس سلسلہ میں اسکی مدد کر رہے ہیں۔

پہلے یہ مقبرہ تعمیری مشابہت رکھنے والے ایک زبردست سلسلہ کا حصہ تھا۔ جس کی صحیح شکل و صورت کا ڈاکٹر مسین نے مندرجہ ذیل طریقہ پر پتہ چلایا ہے۔

بارھویں صدی میں ازبیک کے ایک ادیب محمد ملیح سمرقندی نے ازبیک شاعری کا ایک انتخاب کیا تھا۔ اس انتخاب کے کئی قلمی نسخے موجود ہیں ان میں سے ایک کے دیباچہ میں وسطی ایشیا کے شہروں کا بیان ہے جس میں سمرقند بھی شامل ہے اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ محمد سلطان تیمور کے جانشیں کا محل "گر امیر" کے شمال میں واقع تھا۔ اس محل کے برابر ہی محمد سلطان نے اپنے جرنیلوں کے بچوں کے لئے ایک نجی مدرسہ تعمیر کیا تھا۔ اور یہاں اس زمانہ کی اسلامی دنیا کے قابل ترین مولوی ان بچوں کو اسلامی اصول کی تعلیم دیتے تھے۔ مدرسہ کے مقابل میں بادشاہ نے صوفیوں کی رہائش کے لئے ایک خوبصورت عمارت "جنوکہ" تعمیر کی تھی۔ جب تیمور کا انتقال ہوا تو پہلے اسے "جنوکہ" میں دفن کیا گیا اور پھر بعد میں "گر امیر کے مقبرہ" میں منتقل کیا گیا۔

چنانچہ یہ مقبرہ ان عمارتوں میں سب کے بعد تعمیر ہوا اور اس نے اس تعمیری سلسلہ کی شان و شوکت کی تکمیل کر دی۔ اس کے چاروں طرف ایک وسیع صحن تھا جس میں باغ لگے ہوئے تھے۔ لمبے اور سبک مینار اس کے چاروں کونوں کی نگہبانی کر رہے تھے اور داخلہ پر فولادی چادروں کے زبردست پھاٹک لگے ہوئے تھے۔

ڈاکٹر مسین نے یہ تفصیلات دریافت کر کے اپنے ازبیک رفقار کار کے کام کو بہت آسان کر دیا ہے، چنانچہ اُنھوں نے تمام پرانی عمارتوں کی بنیادیں کھود کر معلوم کر لیا ہے کہ اس پورے تعمیری سلسلہ کا کیا خاکہ تھا۔

"گر امیر کے مقبرہ" کی مرمت کے سلسلہ میں زیادہ تر عملی مسائل حل ہو چکے ہیں اور کام اس سال تکمیل کو پہونچ جائے گا۔

ترکی کا بحر اسود والا ساحلی علاقہ

لندن۔ ۱۲ اکتوبر۔ سمندر پار خبریں بھیجنے والی جرمن نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ حکومت ترکی نے ترکی بحر اسود کے ساحل کے بعض علاقوں کو تحفظ کا علاقہ قرار دیا ہے۔ یہ حکم سابقہ احکام کے بعد جاری کیا گیا ہے جس کے ذریعہ بعض علاقوں میں فوجی افسروں کے سوائے دوسرے تمام اشخاص کو داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۱۶ ؍ اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۱

اڈیٹوریل نوٹس

روس لڑائی کو جلد ختم کرنیکی فکر میں

معاصر "ٹریبون" کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ روس کے سرکاری اخبار "وار اینڈ ورکنگ کلاس" نے ایک آرٹیکل کے ذریعہ پُرزور مطالبہ کیا ہے کہ اتحادیوں کو فیصلہ کن قدم اُٹھانا چاہیئے اور پورے عزم کے ساتھ اس بات کی پوری کوشش کرنا چاہیئے کہ لڑائی جلد ختم ہو جائے۔ اس آرٹیکل میں پریذیڈنٹ روز ویلٹ کے ذاتی نمائندہ ہیری ہاپکنس کے اس آرٹیکل پر اعتراض کیا ہے جس میں اُنھوں نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ ۱۹۴۵ء سے پہلے فتح حاصل ہونیکا امکان نہیں ہے۔ روسی اخبار لکھتا ہے کہ اصطلاحی اور فوجی تنگ نظریہ کی وجہ سے یہ لازم ہو سکتا ہے کہ لڑائی کو آہستہ آہستہ چلایا جائے۔ ایک بہت بڑی فوج تیار کیجائے اور پھر دشمن پر فیصلہ کن حملہ کیا جائے لیکن ایسا کرنا روسی مفاد کے اور ان ملکوں کے مفاد کے جن پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا ہے قطعی خلاف ہے ہمارا ملک تین سال سے زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہا ہے اور وہ نازی جنگی مشین کی پوری چوٹ کو سہہ رہا ہے۔ روس کے بہترین علاقوں کو ہٹلر کے لٹیروں کے ہاتھوں غضبناک تباہی برداشت کرنا پڑی ہے اور ابھی تک بہت بڑا علاقہ دشمن کے قبضہ میں ہے۔ ہر روز لڑائی سے ہمیں بھاری نقصان پہونچ رہا ہے۔ اخبار سوال کرتا ہے کہ کیا یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ روس جلد فتح چاہتا ہے اور لڑائی کو طول دینا نہیں چاہتا؟

اخبار متنبہ کرتا ہے کہ اگر لڑائی طول پکڑ گئی تو شدید قسم کی سوشل اور پولٹیکل اُلٹ پلٹ ہو سکتی ہے اور شدید قسم کا انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ پولینڈ وغیرہ ملکوں میں جن پر اس وقت جرمنوں کا قبضہ ہے لڑائی کے طول پکڑنے سے تباہی مچ جائے گی، وہاں قحط اور وباؤں سے لاکھوں آدمی مر جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ روس کے لوگ لڑائی کو جلد سے جلد ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ اتحادیوں کو چاہیئے کہ اپنی پوری طاقت جمع کریں اور دشمن کو پھر حملہ کرنے کا موقع نہ دیں۔

اس اخبار نے ایک اور آرٹیکل میں لکھا ہے کہ امریکہ کے کچھ اخباروں نے روس کے خلاف زہر پھیلانے کی کوشش کی۔ اخبار لکھتا ہے کہ روس کے خلاف اس قسم کا ایجی ٹیشن امریکہ کی وسیع رائے عامہ اور امریکہ کی غیر ملکی پالیسی کے خلاف ہے لیکن اس قسم کی مخالفت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ ان اخباروں کا تعلق امریکہ کے با اثر سرمایہ پرست حلقوں سے ہے۔

ہندوستان میں قومی حکومت قائم کرنیکا مطالبہ

لندن میں اکتوبر کو انڈیا لیگ کے زیر اہتمام ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ اول تو ہندوستان کو ان علاقوں سے جو انگریزوں کے کنٹرول میں ہیں اناج بھیجا جائے، دوائیاں سپلائی کیجائیں اور دوسری ضروری چیزیں مہیا کی جائیں، دوم اس کام کے لئے جہاز اور ہوائی جہاز فراہم کئے جائیں، دوسرے ملکوں مثلاً امریکہ سے سامان منگایا جائے۔ ہندوستان میں جمود کو ختم کیا جائے، ذخیرہ جمع کرنے کی وبا کو بند کیا جائے نیشنل گورنمنٹ قائم کی جائے اور اناج اور قحط کے متعلق انجمنیں قائم کی جائیں۔ ہندوستان کی غذائی صورت حالات کے متعلق مسٹر کرشن مینن نے ایک بیان میں فرمایا کہ صرف کلکتہ یا بنگال ہی میں قحط نہیں پڑ رہا ہے بلکہ دکھنی ہندوستان میں بمبئی، مدراس اور بہار کے کچھ حصّوں میں بھی قحط کی حالت پیدا ہو گئی ہے۔ مسٹر مینن نے کہا کہ ہندوستان میں اس وقت جو تشویشناک صورت حالات پیدا ہو رہی ہے حکومت برطانیہ کا فرض ہے کہ وہ عملی قدم اُٹھائے موجودہ قحط کوئی اچانک واقعہ نہیں ہے۔ انڈین نیشنل کانگریس نے دو سال پہلے ہی حکومت کو صورت حالات کے بارے میں آگاہ کر دیا تھا لیکن کوئی قدم نہیں اُٹھایا گیا۔

سیاسی صورت حالات کے بارے میں مسٹر مینن نے کہا کہ حکومت برطانیہ کی پالیسی نے ہندوستان کو کمزور بنا دیا۔ اور اس کی وجہ سے وہاں قحط پڑا اور پڑ رہا ہے۔ ہندوستان کے لوگوں اور حکومت برطانیہ کے درمیان نااتفاقی ہے چند ہندوستانی لیڈروں نے سر سٹیفورڈ کرپس کے ساتھ بات چیت کی ان کو آئندہ اس کی تفصیلات سے سروکار نہیں تھا۔ وہ ہندوستان میں قومی حکومت چاہتے تھے۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ ہندوستان میں ایک قومی حکومت قائم کی جائے، سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے اور بات چیت کا سلسلہ پھر شروع کیا جائے۔

جرمنی صلح کی فکر میں

معاصر "سوشل ڈیموکریٹ" نے جلی عنوانات سے یہ خبر شائع کی تھی، جرمن روس کے تمام علاقہ کو خالی کر دینے پر رضامند ہو گئے تھے لیکن روس کی حکومت نے ان کی پیشکش نامنظور کر دی اور مطالبہ کیا کہ جرمن تمام مقبوضہ ممالک کو خالی کر دیں اور ہٹلر کو روسیوں کے حوالہ کر دیں، معاصر موصوف نے لکھا ہے کہ یہ کہانی جرمنی کی ایک ماتحت ملک میں ایک فوجی افسر نے مختلف سیاسی پارٹیوں کے نمایندوں کو سُنائی تھی۔

معاصر موصوف نے لکھا ہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ جرمنوں نے یہ تجویز کیا تھا کہ عارضی صلح ہو جائے اور جب جرمن فوجیں بچاؤ کی اس لائن سے جو ۱۹۳۹ء میں روس اور جرمنی کے معاہدہ کے مطابق طے ہوئی تھی پیچھے ہٹ جائیں تو صلح کی بات چیت شروع کی جائے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تجویزیں جاپانیوں نے جرمنی کی جانب سے پیش کی تھیں اور جب روسیوں نے ان تجویزوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو ربن ٹراپ نے اپنی گزشتہ تقریر میں اس امر سے قطعی انکار کر دیا کہ روس اور جرمنی کے درمیان صلح کی کوئی بات چیت شروع ہوئی تھی۔

برلن کے باخبر حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ اب چونکہ روس سے صلح کے متعلق جرمنی کو اپنی کوششوں میں ناکامی ہوئی ہے اس لئے جرمن حکومت اسپین اور حکومت پرتگال کے ذریعہ پچھمی ملکوں سے صلح کی بات چیت شروع کی لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔

ہر ہٹلر کی تقریر

لندن: ۹ اکتوبر کو ہٹلر نے نازی پارٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کی جس میں اُس نے کہا کہ اگر جرمن ہمت نہ ہاریں گے تو لڑائی میں کبھی شکست نہیں ہو گی، جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ہٹلر نے پارٹی کے لیڈروں کے روبرو جنگ کے مفصل حالات بیان کئے، نیز موجودہ سیاسی اور فوجی پوزیشن بھی واضح کی۔

ہٹلر نے کہا کہ اس عالمگیر تاریخی جنگ میں نہ صرف اسلحہ کی طاقت ضروری ہے بلکہ مضبوط قوت ارادی اور استقلال بھی فتح کے لئے اشد ضروری ہیں، اگر مضبوط قوت ارادی موجود نہیں ہے تو اسلحہ قطعی بے کار ہیں۔ جنگی صورت حالات خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو جنگ جاری رکھنے کے متعلق ہمارے عزم اور استقلال میں کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیئے۔ اگر جرمنی کے باشندے حوصلے قائم رکھیں جن کا اظہار وہ وطن میں اور میدان جنگ میں کر چکے ہیں تو لڑائی میں کبھی شکست نہیں ہو سکتی، بلکہ اس میں جرمنوں کی بہت شاندار فتح ہو گی، ہم ہر جگہ حملہ کریں گے اور اُس وقت تک تکان محسوس نہ کریں گے جب تک کہ ہمارا نصب العین حاصل نہ ہو جائے۔ لیکن اب یہ خیال خواب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

پریذیڈنٹ روز ویلٹ

سینٹ کے خفیہ اجلاس ۱۳ ؍ اکتوبر میں پریذیڈنٹ روز ویلٹ پر جو الزامات لگائے گئے ہیں ان کا جواب دیتے ہوئے پریذیڈنٹ روز ویلٹ نے کہا کہ امریکہ یہ مطالبہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے کہ روس کو جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دینا چاہیئے۔

پریذیڈنٹ نے یہ جواب خاص طور سے سینٹ کے ممبر لوج کے اس بیان کا دیا ہے کہ اس وقت سائبریا کے اڈّے استعمال کر کے دس لاکھ امریکنوں کی جانیں بچائی جا سکتی ہیں۔ پریسیڈنٹ روز ویلٹ نے اس امر کا انکشاف کیا کہ ہر ماہ امریکی آبدوز کشتیاں ایک لاکھ تیس ہزار ٹن وزن کے جاپانی جہاز ڈبو دیتی ہیں۔ امریکی آبدوز کشتیوں کو پیسفک میں بہت زیادہ کامیابی ہوئی ہے جہاں وہ اس قدر زیادہ جاپانی جہاز ڈبو رہی ہیں کہ جاپانی کسی حالت میں بھی نہیں بنا سکتے۔ تمام دنیا کے مورچوں کا دورہ کرنے کے بعد سینٹ کے ۵ ممبروں نے اتحادیوں پر جو الزامات لگائے ہیں ان کا جواب دیتے ہوئے پریذیڈنٹ روز ویلٹ نے کہا کہ مجھے یہ یقین نہیں ہے کہ اتحادیوں کی اکثریت کو اس بحث و تمحیص سے کوئی رنج ہو گا۔ کیونکہ وہ یہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ یہ بحث و تمحیص جمہوریت کا ایک حصّہ ہے۔ اگر روس اتحادیوں کو سائبریا کے اڈّے استعمال کرنے کی اجازت دیدے تو جاپان اس پر غالباً ایسے موقع پر حملہ کرے گا جبکہ اتحادی جرمنی پر فیصلہ کن چوٹ لگانے کی کوشش کر رہے ہوں گے، پریذیڈنٹ روز ویلٹ نے مزید کہا کہ پچھلے ۹ ماہ میں جاپانیوں کے جس قدر جہاز ڈوبے ہیں اگر آئندہ بھی اس رفتار سے ڈوبتے رہے تو ایک سال میں ڈوبنے والے جاپانی جہازوں کا وزن ۱۴ لاکھ ٹن کے قریب پہونچ جائے گا۔

وزیر ہند کا بیان

۱۳ ؍ اکتوبر کو وزیر ہند مسٹر ایمری نے بنگال میں کھانے کی چیزوں کے قحط کے بارے میں برطانی پارلیمنٹ میں دوسرا بیان دیا:-

اُنھوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں ہاؤس کی اجازت سے ہندوستان کی خصوصاً بنگال کی غذائی کیفیت پر ایک مختصر بیان دیتا ہوں، اس تشویشناک صورت حالات کے متعلق خود ہماری جو ذمہ داریاں ہیں ہاؤس کو قدرتی طور پر ان سے دلچسپی ہو گی، اس سال کے شروع میں حکومت برطانیہ نے ہندوستان میں قحط کے اندیشہ کے باعث ہندوستان کو کافی مقدار میں اناج پہونچانے کیلئے جہاز دیدیئے تھے لیکن شمالی ہندوستان میں موسم بہار کی فصل بہت اچھی ہوئی اور اسکی وجہ سے حالت بہت بہتر ہو گئی لیکن جب سے پھر شدید شکل میں کمی ہوئی ہے بھیجے جہاز مہیا کرنیکی پوری کوشش کی ہے اور کافی مقدار میں اناج ہندوستان پہونچ رہا ہے یا اس سال کے آخر تک پہونچنے والا ہے، جہاں تک یہاں سے امداد بھیجنے کا سوال ہے اس سلسلہ میں صرف جہازوں کی بہم رسانی کا سوال درپیش ہے اور اس مسئلہ کے بارے میں اتحادیوں کی دوسری تمام ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے ہی کوئی رائے قائم کرنی چاہیئے، کنزرویٹو ممبر سر جان وارڈ لا ملنے نے دریافت کیا کہ کیا حکومت برطانیہ اس قحط کے ختم ہونیکے بعد حکومت ہند سے اس قحط کے اسباب کی تحقیقات کرنے کو کہیگی؟ کیونکہ یہ کہا جا رہا ہے کہ کسانوں نے اناج کا ذخیرہ جمع کر لیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دوسرے طبقے کے لوگوں نے نیز ان سرکاری افسروں نے جنھوں نے اس سلسلہ میں کارروائیاں کی ہیں اناج کا ذخیرہ جمع کیا ہے کیا ایسی صورت میں مسٹر ایمری قحط ختم ہونے اور ملک میں اناج کا وہی بھاؤ ہونے پر جو عام حالات میں رہتا تھا اس سلسلہ میں تحقیقات کرانا مناسب سمجھیں گے؟

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ میں اس بیان کو قبول کرنے کو تیار نہیں ہوں جو سر جان وارڈ لا ملنے نے دیا ہے۔

آنڈی پینڈنٹ ممبر مسٹر ورنن بارٹلیٹ نے دریافت کیا کہ کیا یہ ممکن ہو گا کہ فوج کیلئے کھانیکی چیزوں کا جو ذخیرہ جمع ہے اسمیں سے کچھ عوام کی ضرورت پوری کرنے کیلئے دیدیا جائے ا…

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ فوج دودھ اور کھانیکی چیزوں کے معاملہ میں پہلے ہی بہت کچھ مدد کر رہی ہے۔ لیبر ممبر مسٹر شنویل نے کہا کہ کیا مسٹر ایمری کو اس امر کا اطمینان ہے کہ اُنھوں نے جن تدبیروں کا خاکہ پیش کیا ہے وہ صورت حالات پر عبور حاصل کرنے کیلئے کافی ہوں گی۔

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ یقیناً مجھے اس وقت تک اطمینان نہ ہو گا جبتک کہ صورت حالات پورے طور پر تسلی بخش نہ ہو جائیگی جہازوں کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس فوجی سرگرمیوں کے سلسلہ میں اس مسئلہ کی مشکلات سے بخوبی باخبر ہے ٭

روسیوں کے شبہات

"ہندوستان ٹائمز" کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ امریکی سینٹ کے پانچ ممبروں نے دنیا کے تمام مورچوں کا دورہ کرنے کے بعد جو الزامات لگائے ہیں اُن کے باعث بہت تلخی پیدا ہوئی ہے اور اس پر لندن کے انگریزی اور امریکی حلقوں میں بڑی تشویش ظاہر کی جا رہی ہے اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ان سینٹروں نے جو الزامات لگائے ہیں انکے بارے میں برطانی پارلیمنٹ میں سوالات کئے جائیں گے، یہ بھی خیال ہے کہ اگر مسٹر چرچل یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ایک بیان سے تمام صورت حالات واضح ہو جائیگی تو وہ چند خاص خاص معاملات کا جواب دیں گے جو سینٹروں نے اُٹھائے ہیں۔

بعض بہت ذمہ دار امریکی حلقوں کی یہ رائے ہے کہ سینٹروں نے یہ جھگڑا بہت ہی بُرے موقعہ پر شروع کیا ہے کیونکہ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ اتحادی جرمنوں سے فیصلہ کن جنگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اتحادیوں کی جنگی کارروائیوں پر بہت بُرا اثر پڑے گا، یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اس جھگڑے کے باعث روسیوں کے شکوک اور اندیشے اور زیادہ تقویت پکڑ جائیں گے جو امریکہ سے قابل عمل تعاون کے بارے میں ان کے دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں اور یہ سوال بھی پیدا ہو گا کہ کیا امریکہ ان برطانی جماعتوں کو گولہ بارود اور اسلحہ دیتا رہے گا جو مسٹر چرچل کے اس رویہ کے برعکس کہ صرف امریکہ اور برطانیہ ہی دوست ہیں۔ روس کا زیادہ سے زیادہ اشتراک عمل حاصل کرنے کے حامی ہیں۔

آئینۂ کانپور

اناج کی راشننگ اناج کی راشننگ اسکیم کے ماتحت ڈیڑھ لاکھ مزدور گھرانوں کو غلہ تقسیم کیا جا رہا ہے۔ موجودہ انتظام کے مطابق ایمپلائرس ایسوسی ایشن کے ماتحت تمام ملوں میں علٰحدہ غلہ کی دوکانیں ہیں جو ملس کے مزدوروں کو غلہ دیتی ہیں۔ شہر میں غلہ کی دوکانوں کی تعداد ۱۰۷ ہے۔

مڈیکل ایسوسی ایشن گزشتہ ہفتہ کانپور مڈیکل ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ ڈاکٹر زونا کی صدارت میں ہوا، جس میں ڈاکٹر پی سی۔ ککر کو سیول سرجن کے عہدہ پر مقرر ہونے کے لئے ان کو مبارکباد دیگئی، اس کے بعد آئندہ سال کیلئے عہدہ داران کا انتخاب ہوا جسمیں ڈاکٹر ایس۔ این سین پریسیڈنٹ [illegible] منتخب

کانپور وار کمیٹی کانپور وار کمیٹی نے ریڈ کراس کو ۳۰۴۸۵۰ روپیہ دیا ہے۔

کانگریس مسٹر نراین پرشاد اروڑا کو ان کے لڑکے کی ناگہانی وفات کی وجہ سے ایک مہینے کیلئے پیرول پر رہا کیا گیا ہے۔

ہریجن ڈاکٹر امبیدکار لیبر ممبر گورنمنٹ آف انڈیا نے یو۔ پی کے ہریجنوں کی بود و باش کے اسٹینڈرڈ وغیرہ کے متعلق رپورٹ لینے کے لئے مسٹر بی۔ ال۔ طالب ایم۔ ال۔ اے کو مقرر کیا ہے جو کہ ۷ ؍ اکتوبر کو کانپور بھی آئے تھے۔

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ۱۶ ؍ اکتوبر کو جناب فرحت کی طرف سے ان ہی کے دولت کدہ پر مسٹر حبیب اللہ صاحب اکزیکیٹو آفیسر کانپور میونسپل بورڈ کی صدارت میں ہو گا۔

اسی دن ۴ بجے شام کو انجمن کے عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا بھی انتخاب ہو گا۔

اڈریس ۱۵ ؍ اکتوبر ۱۱ بجے دن کو کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے سر پدم پت سنگھانیا کو ایک اڈریس دیا گیا۔

فٹ بال ٹورنامنٹ ۱۴ ؍ اکتوبر سے ۱۵ دن کیلئے آل انڈیا پربھات شاٹنگ فٹ بال ٹورنامنٹ ہو گا جس کے واسطے ایک گرانقدر شیلڈ انعام میں دی جائے گی۔ جس میں لکھنؤ۔ آگرہ۔ دہلی۔ گونڈا اور پڑرونا کی مشہور ٹیم کھیلنے کے لئے آ رہی گی۔

بین الاقوامی شہرت کے کھلاڑی عثمان جان، بلند اختر، سردار مرزا، یوسف ووکاس۔ مجید۔ مہابیر، مکرجی۔ ڈی میلو وغیرہ بھی تشریف لا رہے ہیں۔

اقبال لائبریری سوسائٹی اقبال لائبریری سوسائٹی کا ایک لٹریری فنکشن ۱۶ ؍ اکتوبر ۹ بجے رات کو مسٹر ایم۔ ایس۔ میز سسشن و سول جج صاحب کی صدارت میں اقبال لائبریری بانسمنڈی میں ہو گا۔

جس کا پروگرام حسب ذیل ہے:-

لکچر:- مسٹر عبد الوحید خاں (وکیل) اور مسٹر مظہر عزیز (پی۔ سی۔ ایس) علامہ اقبال مرحوم کی شاعری پر تقریر فرمائیں گے (۹ بجے سے ۱۰ بجے رات تک) ٭

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر بھگنی پور مقام کانپور

شمبھو نراین　　مدعی

بنام خوشی رام ولد راج بہادر قوم برہمن موضع حلیا پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور　　مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۲۳۰ منافع کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵ ؍ ماہ اکتوبر ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ؍ ماہ اکتوبر ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا ٭

دستخط حاکم عدالت
بخط انگریزی

(مہر عدالت)

بزمِ گل

تہذیبِ جدید کی برکت سے اب تو ہندوستان کی لڑکیوں کے حُسن وجمال کی قلمی تصویریں بھی ہندوستان کے اخبارات میں اس بیباکی کے ساتھ شائع ہونے لگی ہیں کہ ان تصویروں کے دیکھنے کے بعد بے اختیار مُنہ میں پانی بھر آتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں شمالی ہند کے ایک اخبار میں "ور کی ضرورت" کے عنوان سے ایک مست شباب حسینہ کے حُسن وجمال کا مندرجہ ذیل اشتہار شائع ہوا ہے۔

ایک سترہ سالہ نہایت خوبصورت اور تعلیمیافتہ کنیا کے لئے ایک پڑھے لکھے ایسے برسرِ روزگار ور کی ضرورت ہے جس کی ماہانہ آمدنی کم سے کم تین سو روپیہ ہو

گویا یہ گوہرِ گرانمایہ صرف اسی شخص کو مل سکتا ہے جو تین سو روپیہ ماہانہ اس پیکرِ جمال پر قربان کر سکے۔ آگے چل کر اس پیکرِ جمال کا مرقع یوں کھینچا جاتا ہے۔

لڑکی بے حد خوبصورت ہے جس کا حلیہ یہ ہے سُرخ سفید رنگ۔ بڑی بڑی آنکھیں گول چہرہ۔ بھرا ہوا گداز جسم، قد نہایت موزوں۔ آواز میں کشش، گانے بجانے اور گھر کے کام کاج میں ماہر۔

لڑکی کیا ہے حور کا بچہ ہے بھلا کون ایسا بدمذاق ہوگا جس کی جیب میں تین سو روپے ہوں گے اور پھر بھی وہ گلاب جیسے رنگ والی مخمور چشم اور گداز جسم مہ پارہ کو اپنے پہلو کی زینت بنانے سے گریز کرے گا۔ ایسی نعمت بار بار کہاں ہاتھ آتی ہے اور اس پر لطف یہ کہ گانے اور بجانے کے فن میں بھی مہارت نامہ رکھتی ہے، کہ جب چاہا ایکٹریس کا بھی مزہ لے لیا۔

اس "مست شباب" کے حُسن وجوانی کے مندرجہ بالا دلچسپ اشتہار کے ساتھ ساتھ اگر کچھ اور بھی مزید تفصیلات دیدی جاتیں تو پھر اشتہار ہی سے شادی کا آدھا لطف حاصل ہو جاتا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ ہندوستان کدھر جارہا ہے اور اب والدین بیٹیوں کی جوانی اور خوبصورتی کا اشتہار دینا بھی کسی طرح معیوب نہیں خیال کرتے۔ اگر ہندوستان اسی رفتار سے ترقی کرتا رہا تو بس ہندوستان کا خدا ہی حافظ ہے۔

جزیرۂ ویلا پر امریکی فوج کا قبضہ

کینبرا۔ ۱۱ اکتوبر، دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈکوارٹر کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ امریکی فوجوں نے ویلا پر قبضہ کر لیا ہے۔ گزشتہ ۶ اکتوبر کو اتحادی فوج ویلا میں اتری۔ جاپانیوں نے اُن کا کوئی مقابلہ نہیں کیا۔ ۹ اکتوبر تک جاپانیوں کی تمام چوکیوں پر امریکی فوجوں نے قبضہ کر لیا۔ مقبوضہ علاقوں میں امریکنوں کو ایک بھی زندہ جاپانی نہیں ملا۔ جاپانیوں کا بہت سا جنگی سامان امریکنوں کے ہاتھ لگا ہے جس میں توپیں گولہ بارود اور رسد کا سامان بھی شامل ہے۔ نیوگنی میں فنشن ہافن کے علاقہ میں شہر کے باہر کی پہاڑیوں سے نیچے کھچے جاپانیوں کا صفایا کرنے میں اتحادی ہوائی جہازوں نے بھی خشکی کی فوجوں کی مدد کی۔

ادبِ لطیف

اُمّید

از جناب مسعود صاحب

— دُور — بہت دُور — اس خود غرض دُنیا سے کہیں دُور — آؤ زہرہ — ایک نئی دُنیا بسائیں، اس روز وشب کی قید سے آزاد — پُرنور — جس کی تابانی اہل دُنیا کی حسد بھری نظروں کو کور کر دے — جسے گناہ اور عصیاں کی تاریک اور طویل راتیں سیاہ نہ کر سکیں — محبت کا ایک مسلسل دور — ہوس کے خونی لمحات سے پاک! — تمام دنیا کے تخیلات تمہارے غلام ہوں گے — سچی محبت تمہاری بلائیں لیگی — تمہاری — تم دنیائے محبت کی ملکہ — اسے ٹھکرانا — ضرور — وہ تمہارے پاؤں چومے گی، ایک بے غرض محبت — روز بروز بڑھتی ہوئی محبت جس کے سازِ نازک کے تارِ جان نمود کی بادِ سموم بھی ہلا نہ سکے، — کیوں آؤ گی — بتاؤ زہرہ! تم اک پھول ہوگی، خزاں و بہار سے بے نیاز — ایک سراپا حُسن — جس پر شگفتگی پژمردہ تبسم گریاں — شباب غمگیں! گلچیں کے دستِ ظلم کی رسائی تم تک نہ ہوگی — دُوری ونزدیکی دلوں کی راہ — بن کے رہ جائے گی — ایک عالمِ سکوت — محویت — پاک جذبات — کیا یہ ممکن ہے؟

✲ ڈائرکٹر حسنین کی یہ جدید ترین تصویر فیشن جو سب سے پہلے کانپور اور شمالی ہند کے دیگر بڑے اسٹیشنوں پر ریلز ہوئی ہے اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر حسنین نے اپنی اس تصویر میں بعض ایسی جدتیں اور خصوصیات پیدا کی ہیں جس کی وجہ سے اس تصویر کا درجہ بہت بلند ہو گیا ہے۔

ہم اس کامیاب ترین تصویر کے بنانے پر ڈائرکٹر حسنین کو مبارکباد دیتے ہیں۔

لارڈ مونٹ بیٹن کے مشورے

نئی دہلی۔ ۱۲ اکتوبر، دکھنی پوربی ایشیا کی کمان کے سپریم کمانڈر لارڈ لوئی مونٹ بیٹن یہاں فوجی افسروں سے صلاح مشوروں میں مصروف ہیں وہ برطانی اور امریکی فوجی افسروں سے جو مشورے کر رہے ہیں وہ پورے طور پر راز میں ہیں۔ لیکن یہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ ان مشوروں کا تعلق پالیسی کی تشکیل اور اسکیم کے خاکہ سے ہے۔ آئندہ مرحلہ پر ایک ہوائی زمین اور سمندری جنگی مشین قائم کی جائے گی۔ آج کل لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کے ہمراہ صرف ان کا پرسنل اسٹاف ہے۔ ان کے دفتری عملہ کے افسران انگلستان سے ہندوستان روانہ ہو چکے ہیں۔

برما کا سفیر ٹوکیو پہونچ گیا

نیویارک۔ ۱۱ اکتوبر، ٹوکیو ریڈیو کا یہ اعلان سُنا گیا ہے کہ شانگ مونگ برما کے خاص سفیر کی حیثیت سے ٹوکیو پہونچ گیا ہے۔

عالمِ نسواں

لڑکیوں کی شادی والدین کی مرضی سے

از محترمہ صاحبزادی ممتاز جہاں بیگم لکھنؤ

ہم چنگاری کے شکریہ کے ساتھ ہم مندرجہ ذیل مضمون شائع کر رہے ہیں:۔

لڑکیوں کو اپنا شریک قسمت خود تلاش کرنا چاہیئے یا اس فرض کو والدین ہی حسب دستور انجام دیتے رہیں؟ اس موضوع پر اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن آج ہندوستان کی مشہور انشاپرداز خاتون صاحبزادی ممتاز جہاں صاحبہ بیگم نے اس دلچسپ مبحث پر اظہار خیالات کے لئے ایک بالکل نیا اسلوب اختیار کیا ہے، محترمہ صاحبزادی صاحبہ، حقوق نسواں کی پُرجوش حامی ہونے کے باوجود شادی کے معاملہ میں لڑکیوں کی آزادی پسند نہیں کرتیں، اور ان کی مخالفت عورتوں کی نفسیاتی کیفیت کے پیش نظر ہے۔

... خیال نذر گریجویٹ ہندو لڑکی اکثر میرے پاس آیا کرتی ہے۔ خوبصورت، ہنس مکھ، مطالعہ کی شوقین، سلجھے ہوئے پاکیزہ خیالات، آزادی کے باوجود شرم وحجاب اور رسمی طور پر نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں تعلیم یافتہ، میرے دل میں اس کی محبت ہے اور وہ بھی مجھے اپنی بڑی بہن کی طرح سمجھتی ہے۔ اگر وہ چار دن نہ آئے، میں اسے یاد کرتی ہوں، اور اسے بھی میرے بغیر قرار نہیں، ہر معاملہ میں مجھ سے مشورہ کرتی ہے اور عام طور پر میرا کہنا مان بھی لیتی ہے۔

والدین کو اس کی شادی کی فکر تھی اور اُنھوں نے اپنے خیال کے مطابق کوئی مناسب بر تلاش بھی کر لیا تھا۔ لیکن میری نوعمر سہیلی اس انتخاب سے مطمئن نہ تھی، اس کا بیان تھا کہ ماں باپ جس شخص کو اسکی قسمت کا مالک بنانا چاہتے ہیں وہ دولت مند تو ضرور ہے لیکن جاہل مطلق۔ گفتگو کا سلیقہ نہیں، صورت شکل سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کلکتہ سے کوئی مارواڑی سیٹھ جاپانی بمباری کے خوف سے اپنی توند سنبھالتا ہوا بھاگا ہو۔

میں شروع میں تو اسکی دلچسپ باتیں ہنس کر ٹالدیتی تھی، لیکن دو تین مہینے ہوئے اسکی والدہ صاحبہ میرے پاس تشریف لائیں اور آنکھوں میں آنسو بھر کر بولیں "بیٹی! تم اپنی — کو سمجھاؤ، وہ شادی سے انکار کر رہی ہے سارے کنبہ کی ناک کٹ جائے گی، ہمارے گھر کی لاج اب تمہارے اور — کے ہاتھ ہے"۔ یہ کہہ کر وہ زار وقطار رونے لگیں، انھیں اُمید تھی کہ — میری بات کبھی نہ ٹالے گی اور اسی لئے وہ میرے پاس تشریف لائی تھیں، ان کی درد بھری گفتگو سے میرے دل پر چوٹ لگی اور میں نے انھیں دلاسا دیکر کہا کہ "گھبرائیے نہیں میں — کو ضرور سمجھاؤں گی لیکن اگر آپ بُرا نہ مانیں تو ایک بات پوچھوں"

وہ بولیں "پوچھو بیٹی، شوق سے پوچھو"

"صاف صاف بتا دیجئے گا؟"

"ہاں میں تمھیں اپنی — سے کم نہیں سمجھتی"

"اگر — وہاں شادی کرنا نہیں چاہتی تو اور کوئی بر تلاش کیجئے"

"واہ بیٹی واہ! تم نے یہ بات تو خوب کہی، اس سے اچھا بر کہاں ملے گا، لاکھوں روپیہ کا آدمی ہے — ہمیشہ رانی بن کر چین کرے گی"

"مگر ہے تو بالکل جاہل"

"تو بیٹی! کیا اسے نوکری کرنا ہے، جو علم کو پوچھتی ہو — تم — سے صاف صاف کہدو کہ اسے اسی جگہ شادی کرنا پڑے گی"

میں نے عرض کیا "میں شادی کے معاملہ میں لڑکیوں کی غیر ضروری آزادی پسند نہیں کرتی، اور میری رائے بھی یہی ہے کہ اپنی لڑکیوں کیلئے بر والدین تلاش کریں لیکن ہمیں لڑکیوں کی رضامندی کا لحاظ تو رکھنا ہی پڑے گا۔ اگر — "الف" کے ساتھ شادی پسند نہیں کرتی ہے تو آپ کسی دوسرے لڑکے پر نظر دوڑائیے"

بزرگ خاتون مجھ پر ناراض ہوئیں، کہنے لگیں اس زمانہ کی لڑکیاں بالکل بے وقوف ہوتی ہیں، لکھنے پڑھنے سے ان کا دماغ خراب ہو جاتا ہے، وہ ہرگز اس لائق نہیں ہیں کہ شادی بیاہ کے معاملہ میں ص

ص ان کی رضامندی حاصل کی جائے۔ یہ بر کا انتخاب، بر حق صرف ماں باپ کا ہے اور لڑکیوں کو وہیں شادی کرنی چاہیئے جہاں ان کے والدین پسند کریں۔ (باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

چین کی کشتی کا ناخدا

از جناب لطیف اسلم جالندھری

چیانگ کائی شیک جو چین کا سپہ سالار اور ملک کا سب سے بڑا لیڈر تسلیم کیا جاتا ہے۔ چینیوں کا روحانی پیشوا بھی ہے، اس کی پیدائش کا فخر صوبہ شکانگ کے ایک معمولی گاؤں شکاؤ کو حاصل ہے، وہ ۱۸۸۷ء میں ایک متمول تاجر کے ہاں پیدا ہوا۔ اسے بچپن ہی سے فوجی پریڈ کا بڑا شوق تھا، چنانچہ وہ ننھے بچوں کو ساتھ لیکر گاؤں کے باہر کھیتوں میں چلا جاتا تھا اور انھیں قطار میں کھڑا کر کے پریڈ کرایا کرتا تھا۔ بیس سال کی عمر میں وہ جاپان کے دارالخلافہ ٹوکیو کے فوجی کالج میں فوجی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے داخل ہو گیا۔ اور کئی سال تک جاپانی فوج کی خدمت کرنے کا ذمہ دار بنا رہا۔ ۱۹۱۱ء میں چین میں ایک زبردست انقلاب رونما ہوا۔ چیانگ جاپان سے واپس آگیا اور انقلاب کو امن میں تبدیل کرنے کی انتہائی کوشش کرنے لگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عوام وخواص کو دبانے میں کامیاب ہو گیا، اور اس طرح انقلاب کی آگ جو سالہا سال سے بھڑک رہی تھی، بجھ گئی۔ یہی وجہ تھی کہ چیانگ کا نام ہر قسم کے طبقے میں فخر اور عزت کے ساتھ لیا جانے لگا۔ ۱۹۲۵ء میں چینی فوجوں کے سپہ سالار کے انتقال پر اُسے اس عہدے کے لئے منتخب کیا گیا۔

چیانگ صبح سویرے اُٹھنے کا عادی ہے، نیند کھلنے پر وہ ہاتھ منہ دھو، غسل کرتا ہے اور پھر پلنگ پر لیٹ جاتا ہے۔ اپنے اس فرض میں اُس نے کبھی کوتاہی اور غفلت نہیں کی۔ وہ حقہ، سگرٹ یا سگار کبھی استعمال نہیں کرتا۔ اُس نے آج تک شراب نہیں پی۔ اُسے تو چائے اور قہوے کا بھی شوق نہیں ہے، وہ کئی سال تک روزانہ ڈائری لکھتا رہا ہے جس کے ایک ایک لفظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شمعِ وطن کا پروانہ ہے۔

چیانگ کا قول ہے کہ جو شخص کسی ملک پر حکومت کرنا چاہتا ہے اُسے سب سے پہلے اپنے خاندان میں عزت حاصل کرنا چاہیئے۔

وہ اپنے دوستوں اور عزیزوں سے مل کر بڑا خوش ہوتا ہے۔

چیانگ صبر واستقلال کا مجسمہ ہے وہ سخت سے سخت مصیبت کے وقت بھی نہیں گھبراتا۔ اسکی آمدنی چینی سکے کے مطابق ایک ہزار ڈالر ماہوار ہے۔ اس کی بیوی میڈم چیانگ ہر آڑے وقت میں اس کا ساتھ دیتی ہے۔ چیانگ استقلال کا پہاڑ ہے۔ پریشانیاں اور تکلیفیں اسے اپنے ارادے سے باز نہیں رکھ سکتیں۔ اب جب کہ کئی سال سے جاپان نے چین پر حملہ کر رکھا ہے وہ استقلال اور جوانمردی سے مقابلہ کر رہا ہے۔

پردۂ فلم

بھگت راج

مسٹر جینت ڈیسائی ہندوستان کے مشہور ڈائرکٹر ہیں، تلسی داس، شادی اور تان سین جیسی بلند پایہ تصویروں سے ان کی حیرت انگیز خداداد صلاحیتوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر جینت ڈیسائی نے اب جینت ڈیسائی پروڈکشنز کے نام سے اپنی کمپنی قائم کر لی ہے اور اس نئے فلمی ادارہ کی پہلی پیش کش "بھگت راج" کانپور اور شمالی ہندوستان کے دیگر مختلف شہروں میں شروع ہو گئی ہے۔

اس فلم میں قدیم ہندوستان کے مشہور مہاراجہ اجودھیا ایریش کے سبق آموز حالات زندگی پردۂ سیمیں پر پیش کئے گئے ہیں۔ مہاراجہ ایریش کو ہریش چندر، دھرتھ اور رام چندر جی کی طرح ہندوستان کا آئیڈیل حکمران تسلیم کیا جاتا ہے اور ان کی پاک زندگی کے عبرت خیز حالات آج بھی دنیا کے لئے قابل قدر نمونہ بن سکتے ہیں۔

بھگت راج میں وشنو پنت، پیگنس، وسنتی، کوشلیا، مبارک اور ڈیکشٹ جیسے مشہور اداکاروں نے کام کیا ہے۔

فیشن

سید حسنین ہندوستان کے ان گنے چنے ڈائرکٹروں میں ہیں جنھوں نے فلم انڈسٹری کو بامِ کمال تک پہونچانا ہی اپنی زندگی کا سب سے بڑا نصب العین سمجھ رکھا ہے، انھوں نے "قیدی"۔ "معصوم" اور "بہو رنگی" جیسی بے نظیر تصویریں تیار کر کے صرف یہی نہیں کہ فلم انڈسٹری کی تاریخ میں ایک انقلاب آفریں باب کا اضافہ کیا بلکہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ نفسیاتی اعتبار سے بھی پبلک کے بہت بڑے نباض ہیں۔ اور اس نکتہ کو بھی اُنھوں نے خوب سمجھا ہے کہ تصویر کے بلند و بالا معیار کو برقرار رکھتے ہوئے پبلک کے دلوں تک بھی کس طرح رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

ڈائرکٹر سید حسنین کی اس پُرشکوہ تصویر "فیشن" میں جن اداکاروں نے حصہ لیا ہے ان میں چندر موہن سردار اختر، سبیتا دیوی۔ بدھو ایڈوانی، اور نظر کاشمیری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

چندر موہن ہندوستان کا وہ مشہور اداکار ہے جس کی شخصیت اب محتاج تعارف نہیں رہی ہے، فیشن میں چندر موہن کی اداکاری کا معیار خاص طور پر بلند ہے اور مبصروں کا بیان ہے کہ فنی کمالات کا جس قدر شاندار مظاہرہ چندر موہن نے "فیشن" میں کیا ہے اس کی مثال دستیاب نہیں ہو سکتی۔

شوخ چشم سبیتا اس تصویر میں ایک نہایت ہی اہم رول ادا کر رہی ہے۔

سردار اختر کو ایک بالکل اچھوتے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی اداکاری میں ایک عجیب قسم کی جاذبیت پیدا ہو گئی ہے

بدھو ایڈوانی کی ظریفانہ اداکاری نے عوام وخواص سے ہمیشہ خراج ستائش حاصل کیا ہے لیکن "فیشن" میں اس نے ظرافت کے جو پھول بکھیرے ہیں انکی مہک ناظرین کبھی فراموش نہ کر سکیں گے۔ ✲

بچپن کے ماحول کے اثرات مرتے دم تک فنا نہیں ہوتے۔

خیالات فاسدہ سے انسان خود ہی خسارہ میں رہتا ہے

ہوادار مکان میں رہنا، دل کو دنیا کی آلائش سے صاف رکھنا، گندے کپڑے نہ پہننا، جسم پر میل نہ جمنے دینا اور قدرت کی تمام نعمتوں سے مستفید ہونا ہی صحت کی گارنٹی ہے۔

صحت کے باوجود بلا وجہ دواؤں کا استعمال کرنا اور اپنے کو بیمار تصور کرنا ایک وہم ہے جس کی دوا سے لقمان جیسا حاذق طبیب بھی قاصر تھا۔

جہاں تک معاشرت کا تعلق فطری اور قدرت کے اصول کے ماتحت رہے گا انسان کبھی نشانہ مرض نہ ہوگا لیکن تصنع ہی بیماری کی ابتدا ہے۔

بداعمالی سے دل بھی گندہ رہتا ہے اور صحت پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے جس کا لازمی اثر عمر میں کمی ہونا ہے۔

ڈاکٹر اور حکیم کے پاس زیادہ نشست یا برخاست رکھنا گویا کوئی نہ کوئی بیماری مول لینا ہے۔

مقدمہ بازی گویا دروغگوئی کی ٹریننگ ہے اس کی مداومت سے انسان کو حق و ناحق ظلم اور انصاف اور صدق وکذب میں امتیاز نہیں رہتا۔

جاہل سے کسی معاملہ میں بحث کرنا لاحاصل ہے۔

تھیٹر ہال بالکل بھرا ہوا تھا۔ ایک لڑکی کھیل ہونے سے پہلے اُٹھی اپنی شال اپنی جگہ پر رکھدی اور اپنی بغل میں بیٹھے ہوئے شخص کے پیچھے آکر کھڑی ہوگئی، اس نے پوچھا "کیا ہے"،

لڑکی نے سنجیدگی سے کہا: "کچھ نہیں میں ذرا باہر سگریٹ لینے جا رہی تھی"

"تو اس سے مجھے کیا مطلب؟"

"ہاں! یہ تو میں جانتی ہوں لیکن شاید اپنی جگہ بھول جاؤں اس لئے آپ کے کالے کوٹ پر کھریا سے نشان بناتی جا رہی ہوں، لڑکی نے جواب دیا۔

صابن اور عطر کے کارخانے میں اپنے سامان کی اشاعت کے لئے ایک نعرہ منتخب کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور یہ اشتہار شائع کیا گیا کہ جس شخص کا نعرہ سب سے اچھا ہوگا اُسے ..روپیہ انعام دئے جائیں گے، بہت سے لوگوں نے اپنی قیمت آزمائی کی اور اپنی اپنی سمجھ کے مطابق نعرے لکھ کر لفافے میں بند کرکے کمپنی کے پاس بھیجے۔ فیصلہ کے دن کمپنی کا منیجر دیگر ڈائرکٹرس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے بند لفافوں کا ڈھیر لگا تھا۔ ایک لفافہ نکال کر اس نے کھولا اور زور سے پڑھا:۔

"خدا کے لئے اگر آپ ہمارا صابن نہ خریدیں تو عطر ضرور خرید لیں۔

پرتگال اتحادیوں کو سمندری اڈے دیگا

نیویارک۔ ۱۲/اکتوبر، ایک غیر مصدقہ خبر ہے کہ پرتگال اتحادیوں کو اپنے سمندری اڈے دینے پر رضامند ہوگیا ہے۔

ہندوستان میں لارڈ رپن کے زمانے میں فوجی مصارف ۱۶ کروڑ روپے ہوئے تھے۔

جب مغربی ہوا چلتی ہے تو بحر ہند کی ایک ایک موج چار سو گز طویل، تیس گز چوڑی اور ساٹھ گز بلند اُٹھتی ہے۔

دیوار چین کی لمبائی ۱۲۳۰ میل اور اونچائی ۳۰۵ فٹ ہے اس پر دو بیل گاڑیاں بہ یک وقت گزر سکتی ہیں۔

خالی پیٹ کے کان نہیں ہوتے

دوسرے کے کندھے پر بوجھ ہلکا معلوم ہوتا ہے

بڑے سے بڑا بادشاہ آخر کدال سے ایک دن سُلا دیا جاتا ہے۔

شہری وہ ہے جو اپنے ملک کی قانون سازی اور نظام عدالت میں حصہ لینے کا حق رکھتا ہو۔

انسانی حیثیت میں مساوات حاصل کرنے انسانی ضروریات کو برابر کرنا زیادہ ضروری ہے۔

بڑا آدمی کبھی مغرور نہیں ہوا کرتا، مگر چھوٹا آدمی ہمیشہ مغرور ہوتا ہے۔

ہوش آنے کے بعد

—— از مہر پروین صاحبہ ——

"ملوگی؟"

"ہاں"

"کہاں؟"

"جہاں آپ کہیں؟"

"میں اسی طرح خط لکھ کر اسے لفافے میں رکھ کر تمہاری چھت پر پھینک دوں گا، اس میں مقام درج ہوگا۔ تم آجانا وہاں"

"اچھا"

صبح ہونے سے کچھ دیر پہلے نشی کمرے میں بجلی کی روشنی میں میز کے آگے بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں قلم تھا۔ آگے ایک کاغذ رکھا تھا۔ وہ یشودھا کو خط لکھنے کو تھا اور شام کی اس گفتگو کو اس کا ذہن بار بار اُلٹ رہا تھا۔

یہ گفتگو چند لفظوں کی تھی۔ صرف چند لفظوں کی مگر ان چند لفظوں میں ایسا میٹھا رس تھا کہ اس رس کو بار بار چکھ کے اس کا ذائقہ لینے سے نشی کا دل سیر نہ ہوتا تھا۔ گفتگو کے ساتھ ہی اس کا پس منظر بھی نشی کی آنکھوں تلے تیر رہا تھا۔

شام کا جھٹ پٹا، کشادہ سڑک کے برقی قمقمے ابھی ابھی روشن ہوئے تھے۔ سوندھے سوندھے اندھیرے میں اُجلی اُجلی روشنی بڑی اچھی معلوم ہوتی تھی۔ وہ مل گئی، کسی سہیلی کے ہاں سے آرہی تھی، لیمپ پوسٹ کے اندھیرے میں اس کی وہ مسکراہٹ، اجلی اجلی روشنی میں چمکتے ہوئے وہ لال لال گال، وہ بڑی بڑی نشیلی آنکھیں اور ان آنکھوں میں محبت بھرا شرمیلا پن، نشی کا دل اسے نظر بھر کے دیکھتے ہی مچلنے سا لگا۔

اس کے بعد خاموشی —— دھڑکتے ہوئے بیقرار دل کی دھک دھک، زبان کچھ کہنے کے لئے بیقرار، کوئی رسیلی، پرکشش بات، مگر وفور جذبات سے کچھ کہا نہ جا سکا۔

نشی اس منظر کا تصور کرتے ہوئے بیقرار سا ہوگیا اور اپنے پلنگ سے اُٹھ کر کھڑکی کے سامنے کھڑا ہوکر کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھنے لگا۔

رات کے پچھلے پہر کی آخری گھڑیوں کی خاموشی چاروں طرف خوب گہری تاریکی کالے کالے آسمان میں سفید سفید دودھیا تارے مایوسی میں اُمید کی طرح جھلمل جھلمل کرتے ہوئے۔

اس منظر سے اس کے بیقرار دل کو کچھ تسکین سی ہوئی مگر بیکلی دُور نہ ہوسکی، وہ لپک کر واپس اپنی جگہ پر آگیا اور کرسی پر بیٹھ گیا، اس کے سامنے میز پر وہی کاغذ رکھا تھا جو اس نے اس لئے نکالا تھا کہ اس پر خط لکھ کر یشودھا کی چھت پر پھینکوں گا۔

لکھوں یا نہ لکھوں؟ اس نے خود سے سوال کیا۔

خواہ مخواہ اس کی نظر اپنی بیوی کی تصویر کی طرف اُٹھ گئی جو طاق کے اُوپر سے ایک شرمیلی مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہی تھی۔

دفعتاً اس کی نظروں کے آگے یشودھا کا گورا گورا پیارا پیارا مکھڑا آگیا۔ حسین، پُرکشش، جوانی کی تمتماہٹ لیا ہوا چہرہ۔

نشی نے قلم اُٹھایا۔ اُس نے کاغذ پر لکھا۔

"میری پیاری یشودھرا"۔۔۔۔

قلم رُک گیا، سامنے کھڑکی کے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سے ہلتے ہوئے پردے میں سے کالی کالی رات میں ایک سفید دیوار دکھائی دے رہی تھی۔ اس دیوار پر نظر جاتے ہی نشی کا خیال اس دیوار کے مکان کی طرف منتقل ہوگیا۔ یشودھا کے مکان کی طرف سے وہ منظر اسے یاد آگیا۔ جب وہ پہلے پہل اس مکان میں داخل ہوا تھا۔

نشی نکڑ کے سرے پر مڑتا تھا کہ ایک گھوڑی بڑے زور سے طوفان کی طرح بھاگتی ہوئی آئی۔ نشی ایک چھلانگ لگا کر ایک طرف کو بچا ورنہ وہ نشی کو روندجاتی۔

دفعتاً پیچھے کی طرف سے کسی کے بلبلا کر رونے کی آواز آئی اور ایک ساتھ کئی اور آوازیں بھی سُنائی دیں، دوڑنا دوڑنا۔ لڑکی کچل گئی"

نشی نے پلٹ کر دیکھا۔ ارے! اس نے لپک کر بیچاری بچی کو اُٹھایا، اس کی بالٹی ایک طرف اوندھی پڑی تھی۔ گھوڑی کی روندن میں آکر اس کا سارا دودھ بکھر گیا تھا وہ خود چوٹ سے پڑی بلبلا رہی تھی جو خون اس کے جسم سے نکلا تھا وہ بکھرے ہوئے دودھ کے قریب ہی راستے کی سطح پر ایک باریک سی لکیر بنا رہا تھا، نشی نے اسے گود میں اُٹھا لیا اُس نے پہچان لیا تھا۔ یہ اس کے پڑوس کے گھر کی لڑکی تھی۔

"شارداؔ"۔ بوڑھی عورت نے جب دروازہ کھول کے اپنی بچی کو اس طرح لہو لہان ایک نوجوان کی گود میں دیکھا تو وہ حیرت اور پریشانی سے چلا اُٹھی۔ "کیا ہوا میری بچی کو" اس نے چلا کر کہا۔

نشی کو اندر بلا لیا گیا، لڑکی کو پلنگ پر لٹایا گیا۔ بوڑھی عورت نے اُوپر کی طرف مُنہ اُٹھا کر پکارا۔ "یشودھا ری یشودھا"

"آئی ماں جی!" —— اُوپر سے ایک نہایت ہی رسیلی اور نغمہ آگیں آواز آئی۔

"یہ کیا ہوا؟" یشودھا نے زینے سے نیچے قدم رکھتے ہی پُوچھا۔

نشی شاردا پر جھکا ہوا گیلے کپڑے سے اس کے زخم کو صاف کر رہا تھا، آواز سُن کر اُس نے مُڑ کر دیکھا—— ایک لڑکی سرو قد چھریرا بدن گورا گورا کتابی چہرہ، بڑی بڑی رسیلی نشے میں ڈوبی ہوئی آنکھیں۔

بوڑھی عورت نے کہا "گھوڑی کی روندن میں آگئی، مٹ جائیں یہ موئے گھوڑے والے جانوروں کو باندھ کے نہیں رکھتے۔ یہ بچارے ......

نشی کے کانوں میں بوڑھی عورت کی آواز تو آتی رہی، مگر وہ سمجھ نہ سکا کہ وہ کیا کہہ رہی تھی اس کا ذہن پوری توجہ سے یشودھا کی طرف لگا ہوا تھا —— نشی کو دیکھتے ہی اس نے ایک نظر اس پہ ڈالی ست نشہ پی ہوئی آنکھوں ۴

۴ ایک ایسی نظر جو انسان کا سب کچھ لوٹ لیتی ہے نشی کا دل زور سے دھڑکا اس نے بھی اپنی پیاسی آنکھیں یشودھا کی آنکھوں میں ڈالدیں۔

یہ سب کچھ ایک گھڑی کا سانحہ تھا، پھر یشودھا جلدی جلدی چھوٹی بہن کی دیکھ بھال میں مصروف ہوگئی۔

نشی نے قلم ہاتھ سے رکھدیا اور اس کے بعد جس طرح اس کے اور یشودھا کے تعلق میں گہرائی پیدا ہوئی تھی اور رفتہ رفتہ یہ تعلق دلوں کو دھڑکانے والے جذبۂ محبت میں تبدیل ہوگیا اس کا تصور کرنے لگا۔

اس روز جب وہ یشودھا کی چھوٹی بہن کو اس کے گھر پہنچا کر آیا تھا، نشی شام کو دوبارہ وہاں گیا۔ اسے پھر اندر بلا لیا گیا۔ یشودھا کی شرمائی ہوئی نظریں اور اس کے تمتمائے ہوئے گال کہہ رہے تھے، صبح ماں نے تمھیں اندر بلایا تھا —— صرف ضرورتاً، کیونکہ تم زخمی شاردا کو گود میں لئے ہوئے تھے مگر اس وقت؟ اس وقت تم نے بلایا ہے، کیوں؟ یہ تم اپنے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھو۔

یشودھا کے یہاں کوئی مرد نہیں تھا، ایک بڑا تھا وہ لاہور گیا ہوا تھا، امتحان دینے۔ شاردا کو ڈاکٹر کے ہاں لیجانے کے لئے نشی نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ اس نے بتایا میں آپ لوگوں کے پاس والے مکان میں رہتا ہوں، ایک نوکر ہے ایک میں ہوں، دفتر میں ملازم ہوں۔

نشی کو یاد آگیا اس وقت کس طرح اس نے جان بوجھ کر یہ بات چھپائی تھی کہ وہ شادی شدہ ہے، اور اس کی بیوی وطن میں ہے جو عنقریب یہاں آجائیگی۔ نشی کے مُنہ سے یہ سُنکر کہ وہ اپنے نوکر کے ساتھ اکیلا رہتا ہے۔ یشودھا کے چہرے پر ہلکی ہلکی سُرخی دوڑ گئی تھی۔

اس کے بعد نشی برابر یشودھا کے یہاں آتا جاتا رہا —— شاردا کے اچھے ہونے سے پہلے پہلے ہی یشودھا کا بھائی برجموہن امتحان دے کر آگیا، نشی اور برجموہن میں دوستی ہوگئی۔ نشی اور بھی بے تکلفی سے یشودھا کے ہاں آنے جانے لگا۔

مگر نشی اور یشودھا کی باتیں ابھی تک آنکھوں ہی آنکھوں میں ہوتی تھیں۔ جب کبھی نشی یشودھا کے ہاں جاتا وہ کسی نہ کسی بہانے سے ضرور اس کے سامنے پڑ جاتی اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے

(بقیہ صفحہ ۵ کالم ۲ پر)

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

پبلک کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپلٹی کی حدود کے اندر پٹرولیم کے اسٹور کے انتظام کے متعلق بورڈ نے جو بائی لاز بنائے تھے ان کو کمشنر نے منظور کرلیا ہے۔

لہٰذا اس سے تعلق رکھنے والے تمام بیوپاریوں سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی کرکے درخواست بھیجکر میونسپل بورڈ کے ایگزیکیٹو افسر سے ان کا لیسنس حاصل کریں۔

ایگزیکیٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

روسی فوج کریمیا پر حملہ کرنیوالی ہے

لندن۔ ۱۳/ اکتوبر، ماسکو سے لڑائی کے بارے میں جو تازہ خبریں ملی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ ڈنیپر کے مورچہ پر روسی فوجوں کو برابر کامیابی حاصل ہورہی ہے۔ پچھلے ۲۴ گھنٹے میں جرمنوں نے ٹینکوں اور پیدل فوجوں کی مدد سے کئی حملے کئے مگر روسی فوجوں نے تمام حملوں کو پسپا کردیا۔ ایک جنگی نامہ نگار کا بیان ہے کہ کیف پر روسی فوجوں کا دباؤ برابر بڑھ رہا ہے۔ جرمن شہر کا بچاؤ کرنے کی سرتوڑ کوشش کررہے ہیں، جرمنوں نے یہ بھی مان لیا ہے کہ اس شہر کو خطرہ بڑھ رہا ہے۔ وہائٹ روس میں ڈیٹیبک کی جرمن چھاؤنی کا گھیرا بہت تنگ ہوگیا ہے، روسی فوجوں نے کئی گاؤں پر قبضہ کرلیا ہے۔ روسی فوجیں بحر اسود کے کنارے حملے کرنے کی تیاری کررہی ہیں وہ کرچ کے ٹاپو نما سے کریمیا پر حملہ کریں گی۔

افسانہ

ہوش آنے کے بعد

(بقیہ صفحہ ۴ کا)

اس کو دیکھ کے اپنی دلنواز مسکراہٹ اس کے دل کو بیکل کردیتی۔

اپنی اور یشودھا کی محبت کا خیال کرتے ہوئے نشی کو یاد آیا کس طرح اس روز یشودھا کے گھر پر کوئی نہیں تھا۔ شاردا اسکول گئی ہوئی تھی۔ برجموہن کالج گیا تھا۔ یشودھا کی ماں نے نشی کے پاس کنجی رکھوادی تھی وہ کہیں جارہی تھیں، کئی گھنٹے کے لئے کنجی اس خیال سے رکھوادی تھی کہ لڑکا لڑکی وقت سے پہلے آجائیں تو تکلیف نہ ہو۔

نشی دروازے پر کھڑا تھا۔ یشودھا نے اسکول کی گاڑی سے اُتر کر اپنے دروازے کا رُخ کیا۔ نشی جلدی سے کنجی لے کر پہنچا۔ یشودھا مقفل دروازے کو دیکھ کر حیران کھڑی تھی۔ نشی نے جلدی سے قفل کھولتے ہوئے کہا۔ "آپ کی ماں جی چابی رکھوا گئی ہیں"

قفل کھولنے کے بعد اس کے [illegible] ڈیوڑھی کے اندر کی طرف بڑھ گئے۔ یشودھا اندر داخل ہوئی۔ اس نے اپنی نشیلی نظروں سے مسکراہٹ کے ساتھ نشی کی طرف دیکھا۔ نشی نے اپنی پُرجذبات آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالدیں۔ دونوں مدہوش سے ہوچلے، ایک لمحہ بعد نشی کو ہوش آیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے آغوش سے جلدی سے جدا ہوئے، چلتے وقت نشی نے جلدی سے کہا۔ "شام کو اُوپر آؤ گی؟"

"ہاں" یشودھا نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔

نشی کو یاد آیا کہ اس دن کے بعد سے کس طرح ان میں خفیہ ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔

ٹھنڈی ہوا کے ایک تیز جھونکے کے ساتھ گھنٹے کی آواز نے نشی کو چونکا دیا، اس نے دیکھا پانچ بج رہے ہیں وہ چھ بجے اُوپر آئے گی۔ نشی نے سوچا جلدی سے خط لکھ دینا چاہیئے، مگر —— ایک آواز سی آئی —— "تو اسے دھوکہ دے رہا ہے!"

نشی نے چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا، یہ کون بول رہا ہے، کمرہ خالی پڑا تھا، اس کی نظر بیوی کی تصویر کی طرف گئی، نشی نے قلم اُٹھایا۔

جو کچھ وہ لکھنا چاہتا تھا اس کا ہلکا سا خاکہ اس کے ذہن میں پھر گیا، نوکر چھٹی پر ہے، گھر خالی ہے، یشودھا کی چھٹیاں ہیں، نشی نے قلم اُٹھایا۔ آواز آئی خبردار۔ اسے دھوکہ نہ دے۔

نشی کو یہ محسوس ہوا گویا دفعتاً اس کے خیالات کی دنیا بدلتی چلی جارہی ہے اور کوئی طاقت اس سے لکھوا رہی ہے۔

میری پیاری بہن یشودھا دو چار دن
میں تمہاری بھابی آجائیں گی تو تمہیں
ہم اپنے ہاں دعوت دیں گے، اس وقت
ملاقات ہوگی۔

تمہارا بھائی
نشی کانت

نیوگنی میں زور کی لڑائی چھڑ گئی

لندن۔ ۱۳/ اکتوبر، دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ نیوگنی میں لڑائی بڑے زور کی چھڑ گئی ہے جو اتحادی فوجیں مڈانگ پر بڑھ رہی ہیں جاپانیوں نے ان کا سخت مقابلہ شروع کردیا ہے۔ اتحادی فوجوں نے ایک اُونچی جگہ قبضہ کرلیا ہے۔ نیوگنی میں اتحادی ہوائی جہازوں نے مڈانگ کی چھاؤنی پر حملہ کیا۔ امبوئنا کے ٹاپو پر ایمبوین پر حملہ کیا۔

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی شہر کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۲۹ بابت ۱۹۳۷ء
متفرقہ نمبر ۳۶۶ بابت ۱۹۴۲ء
میونسپل بورڈ کانپور مدعی
بنام کالیچرن مدعا علیہ
بنام کنہی لال ولد لالمن قوم ویش ساکن چوک ٹھٹھرائی شہر کانپور۔

چونکہ ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں گذارنی ہے کہ آپ جائداد متوفی کے مالک ہیں لہٰذا آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھادیں اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائیگا کہ آپ اس مقدمہ میں ولی مقرر کئے جانے پر رضامند ہیں۔

آج بتاریخ ۱۱ ماہ اکتوبر ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم بندیشوری پرشاد منصرم
عدالت منصفی سٹی کانپور

بحکم جناب شاہ غیاث عالم اسکوائر منصف قنوج مقام سرائے میراں ضلع فرخ آباد

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۲۴ ۱۹۴۳ء
بعدالت منصفی قنوج ضلع فرخ آباد

لالہ سیونراین گپتا ولد لالہ منی لال و لالہ سرجو پرشاد گپتا ولد لالہ بینی مادھو قوم باتھم ویش ساکنان قنوج محلہ کچہری ٹولہ ضلع فرخ آباد مدعیان

بنام چمن لال و چھوٹے لال پسران پنو لال قوم کایستھ ساکن شہر کانپور محلہ کرنیل گنج حال مقیم بمقام موضع اتیاپور پرگنہ بلہور علاقہ منصفی و ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیان نے آپکے نام ایک نالش بابت مالیتی ۲۶۹ ۱۲ کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۹۴۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ ماہ اکتوبر ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم شیام لال منصرم
عدالت منصفی قنوج

کیا کانگریسی رہنماؤں کو رہا کیا جائیگا؟

بریلی۔ ۱۱/ اکتوبر، بریلی کا ایک نامہ نگار رقمطراز ہے کہ حکومت ہند آغا خاں محل سے موصول شدہ ایک تازہ ترین پیغام کے سلسلہ میں صوبجاتی حکومتوں سے خط و کتابت کررہی ہے، کہا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی نے ہوم ڈپارٹمنٹ حکومت ہند کو ایک مراسلہ ارسال کیا ہے جس میں آپ نے بنگال میں بڑھتے ہوئے قحط کے پیش نظر غیر سرکاری امدادی انجمنوں کی مدد کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ شملہ سے وائسرائے کی واپسی کے بعد ایگزیکیٹو کونسل میں اس معاملہ پر غور کیا جائے گا اور اس وقت تک صوبجاتی گورنروں کی رائے بھی معلوم ہوجائے گی۔ یہاں پر یہ بھی کہا جارہا ہے کہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونے سے پہلے مہاتما گاندھی اور دیگر کانگریسی رہنماؤں کو رہا کردیں گے۔ ابھی تک اس خبر کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوسکی۔

افغانستان سو روپیہ سے زیادہ نہ لیجائیے

افغانستان جانے والوں کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ کسی شخص کو افغانستان میں سو روپیہ (افغانی) سے زیادہ لانے یا وہاں سے باہر لے جانے کی اجازت نہیں۔ جن سیاحوں کو مزید روپیہ کی ضرورت ہو وہ افغان نیشنل بنک کی چمن یا پشاور کی شاخوں کے ساتھ ایسے ڈرافٹ حاصل کرنے کا انتظام کرسکتے ہیں جن کا روپیہ انھیں افغانستان میں وصول ہوسکے۔

حاجیوں کے افسر کا تقرر

جیساکہ حج پر اسمبلی کے حالیہ مباحثہ میں سمندر پار ہندوستانیوں کے آنریبل ممبر نے خیال ظاہر کیا تھا حکومت ہند نے سمندر پار ہندوستانیوں کے محکمہ میں "افسر حج" کا ایک عارضی عہدہ قائم کیا ہے، یہ عہدہ فوراً قائم ہوگا۔ افسر حج جہاز کے سفر کے متعلقہ مسائل پر عام طور سے اور خاص تحقیقاتی افسر حج کی رپورٹ کی بقیہ سفارشوں پر خاص طور سے توجہ دے گا۔ اس نئے عہدہ پر مسٹر محمد یعقوب بٹ کو مقرر کیا گیا ہے اور وہ فوراً اپنے فرائض سنبھال لیں گے۔

اٹلی میں لڑائی ٹھنڈی پڑگئی

لندن۔ ۱۳/ اکتوبر، اٹلی سے جو تازہ ترین خبریں ملی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ وہاں اس وقت لڑائی ٹھنڈی پڑگئی ہے، دونوں طرف کی فوجیں مقابلہ کی تیاریوں میں لگی ہوئی ہیں۔ والٹرنو کے مورچہ پر دونوں طرف کی فوجیں ایک دوسرے پر گولہ باری کررہی ہیں۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ ہماری فوجیں حملہ کرنے کے لئے کیل کانٹے سے لیس تیار کھڑی ہیں اور وہ کسی وقت بھی زور کا حملہ کرسکتی ہیں۔ دریائے والٹرنو کے اس پار جرمن فوج کے تین ڈویژن جن میں گورنر ڈویژن بھی شامل ہے تیار کھڑے ہیں۔ الجیرس ریڈیو کا بیان ہے کہ جو اتحادی دستہ فوجیا سے بڑھ رہا تھا وہ کیپوباسو سے ۴ میل رہ گیا ہے۔ سکرنو میں مزید اتحادی فوج اُتر گئی ہے۔

روس یا برطانیہ سے علٰحدہ صلح کی افواہ

سٹاک ہام۔ ۱۲/ اکتوبر، برنے سے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ حال ہی میں جرمن لیڈروں کی جو پالیسی کانفرنس ہوئی تھی اس میں ڈاکٹر گوبلز اور ہر ہٹلر کے اس مطالبہ سے پھوٹ پڑگئی کہ برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ الگ صلح کرلی جائے۔

مارشل گورنگ اور دوسرے فوجی لیڈر روس سے علٰحدہ صلح کرنے کے حق میں ہیں۔ ہٹلر نے فیصلہ کیا کہ اس وقت تک اس قسم کی کوئی کارروائی ممکن نہیں ہے جب تک کہ پوربی مورچہ مستحکم نہ ہوجائے۔

اطالوی جہاز اتحادیوں کے قبضہ میں

لندن۔ ۱۳/ اکتوبر، مسٹر چرچل نے برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں بیان کیا کہ اطالوی جنگی بیڑہ کا بڑا حصہ جو ہر قسم کے ایکسو سے زائد جنگی جہازوں پر مشتمل ہے اب اتحادیوں کے قبضہ میں ہے، ۶ جنگی جہازوں میں سے ۵ اور ۱۱ کروزروں میں سے ۸ تیاری کی حالت میں ہیں۔

پرتگال نے برطانیہ کو سمندری اڈّے دیدیئے

لندن۔ ۱۳/ اکتوبر، مسٹر چرچل نے منگل کو برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں اعلان کیا ہے کہ حکومت پرتگال حکومت برطانیہ کی درخواست پر ازورس میں چند سہولتیں دینے پر رضامند ہوگئی ہے جن کے ذریعہ اٹلانٹک میں تجارتی جہازوں کی حفاظت کا بہتر انتظام ہوسکے گا۔

سہولتوں کے متعلق یہ سمجھوتہ عارضی ہے، لڑائی ختم ہونے کے بعد ازورس سے برطانی فوجیں ہٹالی جائیں گی۔ ازورس میں برطانیہ پرتگالیوں کو جنگی سامان اور دوسری چیزیں سپلائی کرے گا۔ اس سمجھوتہ کی کسی بات سے پرتگال میں حکومت پرتگال کے غیر جانبدار رہنے کی خواہش پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

گورنر بنگال سر ہربرٹ ریٹائر ہو رہے ہیں

لندن۔ ۱۳/ اکتوبر، اخبار "ڈیلی میل" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جارہا ہے کہ سر جان ہربرٹ کی جگہ ارل آف ڈوڈلے کو بنگال کا گورنر مقرر کیا جائے گا۔ سر جان ہربرٹ کی صحت بہت خراب ہوگئی ہے اور وہ جلد ہی اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں اور اپنے وطن آجائیں گے۔

نیپلز اتحادی جہازوں کے استعمال میں

نیویارک ریڈیو کا بیان ہے کہ نیپلز اتحادی جہازوں کے کام آنے لگا ہے۔ امریکی انجینیروں نے بندرگاہ کی مرمت پانچ روز میں کردی۔

مارشل ویول گاندھی جی کو رہا کردیں گے

معلوم ہوا ہے کہ گجرات کے باقیماندہ سیاسی قیدیوں جنکی تعداد تقریباً ۱۵۰ ہے ہندوستان کے دوسرے سیاسی قیدیوں کے مساوی قسم کا برتاؤ کیا جائے گا۔ احمد آباد کے اخبار ہندوستان اسٹینڈرڈ کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اور ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی رہائی کے سوال فیلڈ مارشل ویول کے آنے پر غور کیا جائے گا۔

حکومت آصفیہ کا سالانہ بجٹ

حیدر آباد۔ ۸/ اکتوبر، ۴۴-۱۹۴۳ء کے متعلق میزانیہ کے اندازے اور تجویزیں پیش ہوگئی ہیں۔ ان میں آٹھ لاکھ ۷۰ ہزار روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ بجٹ میں قومی تعمیری کاموں کے لئے بھی رقوم رکھی گئی ہیں اور زمانہ بعد جنگ کے کاموں کے لئے بھی رکھی گئی ہیں۔ بجٹ میں آمدنی کا اندازہ ۱۳ کروڑ سے اوپر کیا گیا ہے اور خرچ کا تخمینہ ۱۲ کروڑ ۹۳ لاکھ ہے۔

تین ملکوں کی کانفرنس

لندن۔ ۱۰/ اکتوبر، رائٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ برطانیہ، امریکہ اور روس کے درمیان جو اہم کانفرنس ماسکو میں ہونیوالی ہے اسکے لئے تیاری مکمل ہوچکی ہے مسٹر ایڈن اور مسٹر کارڈل ہل کے آتے ہی کانفرنس شروع ہوجائیگی، خیال ہے کہ کانفرنس آٹھ دس روز تک جاری رہیگی، ہر گورمنٹ نے اپنی اپنی فہرست مضامین تیار کی ہے اور اس کو باقی دونوں حکومتوں کے پاس پہونچا دیا ہے۔

برما کی سرحد پر گشتی فوجوں میں جھڑپ

نئی دہلی۔ ۱۲/ اکتوبر، برما کے مورچہ پر موسم کے حالات بہتر ہوتے ہی دونوں طرف کے گشتی دستوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ دونوں طرف کی فوجیں ایک دوسرے کے اگلے مورچوں کی ٹوہ لینے کی فکر میں رہتی ہیں۔ ہندوستان کی کمان کے ملے جلے جنگی اعلان میں اس سلسلہ میں کہا گیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپانیوں کو اپنی چوکیوں کے [illegible] میں بہت فکر ہے اور وہ چن کی پہاڑیوں اور اراکان کے مورچہ پر بہت بڑے بڑے گشتی دستے بھیج رہے ہیں۔ ۱۰/ اکتوبر کو برطانی فوج کے ایک گشتی دستہ نے مانگڈا کے قریب ایک جاپانی دستہ پر جو تعداد کے لحاظ سے بہت تھا حملہ کیا اور اس کو بھاری نقصان پہونچایا۔ ۲۴ جاپانی یقینی طور پر مارے گئے۔ اور ہماری فوج کو بہت خفیف نقصان پہونچا۔ چن کی پہاڑیوں کے علاقہ میں برطانی چوکیوں پر جاپانیوں کے دو دستے پسپا کر دئے گئے۔ جاپانیوں کو مقابلتاً زیادہ نقصان پہونچا، برطانی فوج کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔

برطانی ہوائی بیڑہ کی سرگرمیوں کے خاص مرکز چن کی پہاڑیوں اور وادی مانتھا میں جاپانیوں کے رسالہ کے مرکز رہے۔ چند دن میں کالیوا پر جو کالیمیو سے چند میل پورب کی جانب ہے، دن میں جھپٹیلے بمباروں نے اور رات کو ولنگٹن قسم کے بمباروں نے حملے کئے، تمام بم نشانوں کے علاقہ میں گرے، کئی جگہ آگ لگ گئی، جھپٹیلے بمباروں نے کالیمیو کے علاقہ میں اور گنگاؤ پر بھی حملے کئے جو وادی مانتھا کے مزید دکھن میں ہے، اتوار کی رات کو ولنگٹن قسم کے بمباروں نے یر دم پر بم گرائے، چار جگہ پر بڑے زور کی آگ لگ گئی جو تیس میل کے فاصلہ سے دکھائی دیتی تھی۔ کوئی برطانی ہوائی جہاز لاپتہ نہیں ہیں۔

مدراس پر دشمن کے ہوائی جہاز

نئی دہلی۔ ۱۲/ اکتوبر؛ ہندوستان کے کمان کے ملے جلے جنگی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل صبح اور تیسرے پہر برطانی ہوائی بیڑہ کے جھپٹیلے بمباروں اور شکاری بمباروں نے کالیمیو کے علاقہ میں دشمن کے فوجی چھاونیوں اور سامان کے ذخیروں پر حملے کئے۔ کچھ اور ہوائی جہازوں نے کالیمیو کے دکھن میں اُتھا دریا کے کنارے پر ناچانگ پر جھپٹ جھپٹ کر بم گرائے اور کالیمیو کے پچھم کی طرف جانیوالی سڑک پر بھی کامیاب حملے کئے۔ ان کے زیادہ تر بم نشانوں کے علاقہ میں گرے اور ان سے آگ لگ گئی، بیوفائٹر قسم کے ہوائی جہازوں نے کل اور اتوار کو گنگاؤ کے اُتر پچھم میں پاکوکو سے آنیوالی سڑک پر اور تیوا اور کالیو کے درمیان حملے کے لئے پرواز کی۔ پچھلی رات کو چاند کی روشنی میں ہریکین قسم کے شکاری ہوائی جہازوں نے ناتیو کے ٹاپو ہنا میں دشمن کے مقبوضہ مواضعات پر اور دریائے مایو میں کشتیوں پر اور اکیاب کے علاقے پر حملے کئے۔ ان تمام حملوں کے بعد ہمارے دو ہوائی جہاز لاپتہ ہیں، دشمن کا ایک دیکھ بھال کرنے والا ہوائی جہاز پچھلی رات کو مدراس پر پہونچا، چند بم گرائے گئے کسی فوجی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے لیکن چند شہری ہلاک و زخمی ہو گئے۔

لنکا پر دشمن کا ہوائی جہاز

پچھلی رات کو دشمن کا ایک ہوائی جہاز لنکا کے مشرقی ساحل پر بھی پہونچا لیکن وہ ایک بھی بم نہ گرانے پایا تھا کہ اُسے برباد کر دیا گیا۔

ایشیائی کمان کی تنظیم

نئی دہلی۔ ۱۲/ اکتوبر؛ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے دکھن پوربی ایشیائی کمان کی تنظیم اور اسکیموں کے بارے میں آج بھی مشورے جاری رکھے۔ اس سلسلہ میں یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ بہت جلد چین کے فوجی اور سیاسی افسروں سے مشورہ کریں گے، کل رات آپ نے والسرائے سے ملاقات کی، چونکہ والسرائے شملے گئے ہوئے تھے اسلئے نئی دہلی میں آپ کی یہ پہلی ملاقات تھی۔

ممبر پارلیمنٹ کا دورہ ہند

بمبئی۔ ۱۱/ اکتوبر؛ ونگ کمانڈر گرانٹ نیرز ممبر پارلیمنٹ اپنا دورہ ختم کر نیوالے ہیں۔ ان کو ہندوستان کا دورہ کرتے ہوئے ۹ ماہ ہو چکے ہیں، پونا میں آپ نے مسٹر ایل۔ بی سونیکر اور مسٹر این۔ سی کیلکر سے ملاقات کی۔ بمبئی میں مسٹر جناح کے علاوہ کئی سرکردہ کمیونسٹ لیڈروں اور مسٹر جمناداس مہتہ سے بھی ملاقات کی۔ مختلف صوبوں کے دورہ کے وقت اُنھوں نے مختلف طبقوں کے لیڈروں سے بات چیت کی، لندن واپس جا کر آپ پارلیمنٹ کو ہندوستان کے حالات سے مطلع کریں گے۔

امریکی سمندری بیڑہ کے نقصانات

واشنگٹن۔ ۱۲/ اکتوبر؛ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے امریکہ کے سمندری بیڑہ کے ۱۱۷۲۲ آدمی ہلاک۔ ۵۳۷۶ آدمی زخمی۔ اور ۹۱۶۹ لاپتہ ہو گئے، ان کے علاوہ ۴۱۹۷۵ آدمی جنگی قیدی بن گئے۔

مقناطیسی تارپیڈو

لندن۔ ۱۲/ اکتوبر؛ اٹلانٹک میں جرمنی ڈبکنی کشتیاں اتحادی جہازوں کے قافلوں پر حملے کر رہی ہیں۔ ان میں ایک نیا ہتھیار استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ ہتھیار زبردست آواز سے پھٹنے والا مقناطیسی تارپیڈو ہے، اب تک اس خفیہ ہتھیار کے بارے میں بہت کم حالات معلوم ہو سکے ہیں لیکن جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جہاز کے ڈھانچہ کے فولاد میں جو بجلی ہوتی ہے وہ اس تارپیڈو کو اپنی جانب کھینچتی ہے اور یہ جہاز کے پنکھے کی آواز سے پھٹ جاتا ہے۔

REGD NO. A 406

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(حسن کبیبی)

رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ عہ 5/-/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۳۸ نمبر ۴۲ | کانپور شنبہ ۲۳/ اکتوبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲۲/ شوال المکرم ۱۳۶۲ھ | CAWNPORE. Saturday. 23th OCT 1943 | VOL. 38 NO. 42

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ

۱۷/ اکتوبر ۱۲ بجے دن کو انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت صاحب وکیل کے دولتکدہ پر مسٹر جمنا پرشاد انکم ٹیکس افیسر کی صدارت میں منعقد ہوا انتخاب درج ذیل ہے:۔

(جناب سخا صاحب شاہجہانپوری)

ذوقِ سجود حیلہ کشِ آستاں نہیں — زاہد مرے جبیں پہ ریا کا نشاں نہیں
اے شمع سوزِ عشق کے جا اسی طرح — اس سے نہ ہو اُداس کہ حُسنِ بیاں نہیں
ہر سانس پر بدلتا ہوں موضوعِ گفتگو — بے ربط جو نہ ہو وہ مری داستاں نہیں
نقشِ جبیں پہ سر کو جھکائے ہیں اہلِ عشق — صد شکر کوئی سجدہ مرا رائیگاں نہیں
حدِ نگاہ تک نظر آتی ہے گردِ راہ — میں جس کے ساتھ تھا وہ کہیں کارواں نہیں
اُس کی نگاہِ ناز کے قربان جائیے — پہلی سی اب وہ کشمکشِ جسم و جاں نہیں
دیکھا سخا جو چشمِ حقیقت شناس نے — اس کے بیان کی متحمل زباں نہیں

(جناب تحسین صاحب)

اب تک تو خشک قلزمِ طبعِ رواں نہیں — فکرِ سخن جواں ہے اگر ہم جواں نہیں
تیرِ نظر سے طائرِ دل کو اماں نہیں — ترکش میں تیر دوش پہ اُن کے کماں نہیں
تازہ ہوائے عشق سے رہتے ہیں داغِ دل — اس باغ کی بہار کو خوفِ خزاں نہیں
حیراں مریضِ غم کی ہیں بالیں پہ غمگسار — یعنی مزاجداں ہیں مگر رازداں نہیں
شعلے ہیں سوزِ عشق کے دلمیں دبے ہوئے — یہ آتشِ خموش ہے اس میں دُھواں نہیں
کعبہ، کلیسا، مسجد و مندر کنشت و دیر — وہ کونسا ہے در جو ترا آستاں نہیں
تحسیں کہاں گیا وہ سخن گستری کا ناز — اللہ رے رعبِ حُسن کہ کھلتی زباں نہیں

(جناب عزیز صاحب)

سب اُس کی کہہ رہے ہیں کوئی مہرباں نہیں — یہ وقت کی ہے بات کہ اک ہم زباں نہیں
ہر ذرّہ چمن ہے ہماری نگاہ میں — ایسے کہاں ہیں پھول جہاں باغباں نہیں
دل میں جو آرزوؤں کی دنیا تباہ ہے — شاید کہ اس زمیں پہ کوئی حکمراں نہیں
عہدِ فلک میں جان غنیمت قفس کو تو — اب اس کو بھول جا کہ مرا آشیاں نہیں
لکھتے ہیں کیوں ملک مرے حالاتِ زندگی — یہ اس کی داستاں ہے مری داستاں نہیں
کیا کہلوا رہے ہیں دمِ مرگ مجھ سے لوگ — وہ کہہ نہ دے کہیں کہ مرا رازداں نہیں
ہر ذرّہ اس کے نور سے آباد ہے عزیز — کہتے ہیں لوگ اس کا کہیں آستاں نہیں

(جناب سروش لکھنوی صاحب)

اس مدعائے دل کی نزاکت نہ پوچھئے — جس کا بجز نگاہ کوئی ترجماں نہیں
حالِ خراب دیکھ کے وہ مُسکرا دئے — مسرور ہوں کہ محنتِ غم رائگاں نہیں
بجلی کے کوندنے پہ جھپکتا تھا آنکھ کا — اب دیکھتا ہوں میں تو گل و گلستاں نہیں
یہ لالہ و شفق، یہ چمن ہائے نو بہ نو — شکرِ خدا کہ خونِ وفا رائگاں نہیں

(جناب ثاقب صاحب)

اب آشنائے عرضِ تمنا زباں نہیں — کیا لطف ہے کہ حرفِ ہوس درمیاں نہیں
لیتا ہے دل ہی کچھ مزہ کاہشِ فراق — لذت شناسِ دردِ محبت زیاں نہیں
جو کچھ ہوا وہ دل کا غلط اضطراب تھا — حاشا نگاہِ ناز سے میں بدگماں نہیں
وہ آہ شعلہ بار ہو یا داغِ سوزِ غم — خوش ہوں کہ بے چراغ مرا آشیاں نہیں
جب عشق خام تھا مجھے احساسِ درد تھا — اب کچھ نہیں خبر کہ کہاں ہے کہاں نہیں
کیا کہہ کے پھر کرے کوئی تفسیرِ زندگی — جب رازِ زندگی کا کسی پر عیاں نہیں
کیوں ایک ہی نگاہ میں ثاقب یہ ترکِ ہوش — یہ التفاتِ دوست ہے کچھ امتحاں نہیں

(جناب سلیم ناطقی صاحب)

عجز و نیازِ عشق مرا رائگاں نہیں — گویا کہ اس زمیں پہ کہیں آسماں نہیں

دُنیائے اِسلام

شاہ ابن سعود کا شکریہ

یروشلم (بذریعہ ہوائی ڈاک) سعودی عرب کے قونصل متعینہ فلسطین شیخ عبد العزیز الکیمی جب ناصرہ تشریف لائے تو ان کے اعزاز میں جو دعوت دی گئی اس کی تقریروں میں فلسطینی عربوں کے لئے شاہ ابن سعود کی حمایت کا شکریہ ادا کیا گیا۔

آپ کے شہر ناصرہ تشریف لے جاتے وقت راستے میں شہریوں کے مندوبین نے آپ کا خیر مقدم کیا اور شہر کے باہر عرب سوار آپ کا خیر مقدم کرنے کیلئے آئے اپنی تقریر میں آپ نے کہا کہ عربوں کی حمایت میں شاہ ابن سعود کا حالیہ بیان اپنی قسم کا پہلا بیان نہیں ہے۔

بیت المقدس کی ترقی کی اسکیم

بیت المقدس کو جنگ کے بعد ترقی دینے کی اسکیم کے صرفہ کا حساب تخمیناً دس لاکھ پونڈ لگایا گیا۔ توقع ہے کہ حکومت اس صرفہ کو پُورا کرنے کے لئے ایک قرضہ جاری کرے گی جس کو ایک لاکھ پونڈ سالانہ کے حساب سے ادا کرے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ اسکیم میں مزید شفاخانوں، اسکولوں، یتیم خانوں کے قیام اور کُھلی جگہوں کے مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

فلسطین کے تمام شہروں میں ترقی کی اسکیمیں مرتب ہو رہی ہیں تاکہ اربابِ اختیار کے سامنے پیش کی جائیں۔

راحت رساں خیال بھی راحت رساں نہیں — جیسے کہیں چمن میں مرا آشیاں نہیں
واماندگیٔ راہ سے گھبرا نہ جائے دل — گلبانگِ زندگی جرسِ کارواں نہیں
تاروں میں آب و تاب ہے پھولوں میں رنگ و بو — اک دل ہے جس میں مہر و وفا کا نشاں نہیں
حاصل ہوا ہے کس کو نشاطِ دوامِ عشق — میرے نصیب میں تو غمِ جاوداں نہیں
مجھ کو یقیں ہے دل کی لگی کہہ رہی ہے شمع — اُن کو گماں یہ ہے کہ مری داستاں نہیں
ہر سانس پہ بدلتا ہے چہرے کا ایک رنگ — کہنے کو کہہ رہا ہوں مری داستاں نہیں

(جناب نواب آثر صاحب)

بے کار روزِ ہجر میں آہ و فغاں نہیں — یہ آپ کا خیال ہے میرا گماں نہیں
برہم ہوئے جو سُن کے وہ رُوداد غم میری — کہنا پڑا یہی کہ میری داستاں نہیں
صد شکر سب حجاب دمِ نزع اُٹھ گئے — پردہ دوئی کا میرے تیرے درمیاں نہیں
کیا وجہ برق رُخ نہیں کرتی جو اس طرف — صیاد کیا چمن میں میرا آشیاں نہیں
پھر کیا ہر ایک ہے وہ ستم ہو کہ ہو کرم — جب جانتا ہوں میں کہ کوئی جاوداں نہیں
کچھ ہوش ہوں بجا تو کہوں تم سے اپنا حال — میں کیا بتاؤں درد کہاں ہے کہاں نہیں

(جناب نشتر صاحب)

سینے میں جس کے دردِ محبت نہاں نہیں — وہ لاکھ شادماں ہو مگر شادماں نہیں
تسکیں ہے درد سے مجھے آزارِ جاں نہیں — تیرے نثار، تیرا ستم رائگاں نہیں
تو نے دیا ہے درد تو درد آشنا بھی بن — مجھ سے نہ پوچھ درد کہاں ہے کہاں نہیں
پیغامِ دردِ دل جو اشاروں میں کہہ سکے — ایسی نظر کو حاجتِ شرح و بیاں نہیں
جس جا پہ چاہتا ہوں جھکاتا ہوں اپنا سر — میری جبیں رہینِ در و آستاں نہیں
نشتر متاعِ درد میرے دل کو ہے عزیز — مجھ کو تلاشِ دولتِ کون و مکاں نہیں

(جناب ندرت صاحب)

کعبہ کہاں نہیں ہے تجلّی کہاں نہیں — وہ ہر جگہ ہے سجدہ کہیں رائگاں نہیں
مخصوص اُس نے میرے لئے کر دیا ہے غم — اے زندگی غضب ہے کہ تو جاوداں نہیں
صیاد کے قفس میں گزرتی ہے زندگی — مدت سے اب چمن میں مرا آشیاں نہیں

(جناب رمز صاحب)

چہرہ نہیں اُداس کہ لب پر فغاں نہیں — تصویرِ غم کا اب کوئی پہلو نہاں نہیں
ہستی ہے اپنی مانعِ نظارۂ خیال — اس کے سوا حجاب کوئی درمیاں نہیں
گم گشتگانِ راہِ محبت کی خیر ہو — اب دور تک بھی گردِ رہِ کارواں نہیں
دیر و حرم سے اور بڑھ اے محوِ جستجو — اُس کا تو ان حدوں میں کہیں آستاں نہیں
دار و رسن ہے نعرۂ منصور کا جواب — یعنی اُنھیں پسند یہ طرزِ بیاں نہیں
بجلی چمک رہی ہے گلستاں میں ہر طرف — ایسے میں رمز خیریتِ آشیاں نہیں

(بقیہ بر صفحہ ۵ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پر کبھی حق ہو تو بے بدل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۲۳، اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۲

ہندوستان کے ماضی اور مستقبل کے متعلق وزیر ہند کی رائے

مسٹر ایمری وزیر ہند نے "سنڈے ٹائمز" کے سیاسی نامہ نگار کو ایک خاص بیان دیا ہے جسمیں اُنھوں نے ہندوستان کے پچھلے مشکل سالوں کا ذکر کیا ہے اور آئندہ کے متعلق مفصل نظریہ پیش کیا گیا ہے:۔

مسٹر ایمری نے اس بیان میں کہا ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہندوستان اگر ۱۹۳۵ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو قبول کرکے اس پر عملدرآمد کرتا تو اُسے اب تک برطانی کامن ویلتھ کے ایک ممبر کی حیثیت سے مکمل خود اختیاری حکومت حاصل ہو سکتی تھی۔

وزیر ہند نے یہ بھی کہا کہ قبل اس کے کانگریسی لیڈروں کو ہندوستان کی آئینی تشکیل میں کوئی حصہ لینے کے قابل سمجھا جائے انھیں اپنا طریق کار ترک کر دینا ہوگا۔ مسٹر ایمری نے اپنے بیان کے شروع میں لارڈ لنلتھگو کی خدمات کیلئے اُنھیں پُرجوش خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ اگر جیسی کہ اُنھیں اُمید تھی آل انڈیا فیڈریشن کے متعلق آئینی اسکیم پر ہندوستان میں عملدرآمد کیا جائے تو ہندوستان کو نہ صرف ایک بہت بڑی حد تک حکومت خود اختیاری حاصل ہو جاتی، بلکہ ارتقار کے عام سلسلہ میں جس میں شاید جنگ کی وجہ سے عجلت کرنی پڑتی، ہندوستان اب تک برطانی کامن ویلتھ کے ایک ممبر کی حیثیت سے مکمل طور پر حکومت خود اختیاری حاصل کر چکا ہوتا۔

اس دوران میں وہ تجویزیں جو اسٹیفورڈ کرپس نے پیش کیں اب بھی موجود ہیں اور آئندہ بھی موجود رہیں گی، لیکن ہندوستان کی مختلف جماعتوں میں ابھی تک کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے۔ بلاشبہ ایسا سمجھوتہ اس صورت میں اور بھی مشکل ہو جاتا ہے جبکہ سب سے اہم اور سب سے بڑی جماعت کے لیڈران نظربند ہیں اور وہ دوسری جماعت کے لیڈروں سے بات چیت نہیں کر سکتے لیکن لارڈ لنلتھگو نے بالکل ٹھیک ہی قرار دیا ہے کہ جو لوگ جنگ کے زمانہ میں کھلی بغاوت پھیلانے پر آمادہ ہیں اُنھیں ان کی مرضی کے مطابق کام نہیں کرنے دیا جا سکتا۔ انھیں حکومت کی منظوری سے دوسری جماعتوں سے بات چیت کرنے کی اور ساتھ ہی خلاف آئین طریقوں سے حکومت کا تختہ پلٹنے کی اجازت نہیں دیجا سکتی۔ اس سے قبل کہ انھیں ہندوستان کے مستقبل کی کسی آئینی تشکیل میں حصہ لینے کے اہل سمجھا جائے انھیں اپنا طریق کار بالکل بدل دینا ہوگا۔

بنگال کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا کہ یہ صورت حالات ابھی تک خطرناک ہے جہاں تک حکومت برطانیہ کی مدد کا تعلق ہے وہ جو مدد دینا چاہتی ہے اُس کا دارومدار جہازوں کے متعلق صورت حالات پر ہے یہاں انسانی قوت یا ضروری اناج فراہم کرنے کا سوال نہیں ہے بلکہ یہ معاملہ صرف یہ ہے کہ آیا ہم جہازوں کو ضروری فوجی سرگرمیوں سے ہٹا کر جن کے لئے تمام جہاز وقف کئے جا چکے ہیں دوسرے کاموں میں لگا سکتے ہیں یا نہیں۔

آخر میں مسٹر ایمری نے کہا کہ اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ آیا ہندوستان کے باہر ہماری فوجوں کے آگے بڑھنے سے ہندوستان کی اندرونی حالت ایسی ہو جائے کہ ہندوستانی لیڈر متحد ہو جانے اور ایک دوسرے کے لئے باہمی مراعات منظور کر لینے اور ایسے سمجھوتہ کر لینے کے لئے آمادہ ہو جائیں [illegible] اور مکمل طور پر خود مختار حکومت قائم کیجا سکے، [illegible] نہیں ہو سکتا کہ ہندوستان کی سیاسی حالت کے معاملہ میں ایسی ہر پیشقدمی کا وائسرائے کی جانب سے اور حکومت برطانیہ کی جانب سے حوصلہ افزا جواب دیا جائے گا۔

یو۔پی میں اناج کے نرخ پر کنٹرول

سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ دہلی میں جو فوڈ کانفرنس ہوئی تھی، یو۔پی میں اس کا سب سے بڑا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ حکومت یو۔پی اپنی موجودہ غذائی اسکیم پر عملدرآمد جاری رکھے گی۔ بڑے بڑے شہروں میں اور قصبوں میں ۴۰ فی صدی غریب آبادی کو مقررہ قیمت پر اناج مہیا کیا جائیگا۔ فی الحال تمام شہروں میں مکمل طور پر راشن نہیں کیا جائیگا لیکن اگر ضرورت پڑی تو حکومت اس کے لئے تیار رہے گی۔

اناج اور دوسری چیزوں کی قیمت پر کنٹرول قانونی طور پر کیا جائے گا۔ اناج کا بھاؤ کم کرنے کی کوشش کی جائے گی جب تک کہ بھاؤ ایک تسلی بخش حد تک نہ پہونچ جائے بیان کیا جاتا ہے کہ جب بنگال میں اناج کافی مقدار میں پہونچ جائے گا تو یو۔پی اناج کے بھاؤ میں پھر پنجاب سے مقابلہ کرے گا۔ اس وقت پنجاب میں یو۔پی سے سستا اناج مل رہا ہے۔ ممالک غیر سے غلہ کی آمد شروع ہو گئی ہے اور مزید غلے کے جہاز راستہ میں ہیں۔

ہاؤس آف لارڈ میں بحث

۲۱، اکتوبر کو ہاؤس آف لارڈز میں ہندوستان کے قحط کے بارے میں بحث شروع ہو گئی۔ لیبر ممبر رولی آف ہنگڈن نے دریافت کیا کہ آج حکومت کو ہندوستان کے قحط کے بارے میں کوئی بیان دینا ہے، نیز حکومت یہ بتلائے گی کہ اس نے اس قحط کو ختم کرنے کے لئے کیا کارروائی کی ہے اُنھوں نے کلکتہ میں فاقہ سے مرنے والوں کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ دیہات میں اموات کے اعداد فراہم کرنا مشکل ہے لیکن وہاں بھی بہت شدید قحط پڑ رہا ہے۔ اُنھوں نے مزید کہا کہ ہندوستان میں صرف چاول اور اناج کا قحط ہی نہیں ہے بلکہ دودھ کا بھی قحط پڑ رہا ہے۔ وہاں درحقیقت کھانے کی تمام چیزوں کی شدید کمی ہے اور بھاؤ بہت چڑھ گئے ہیں۔

برما سے تقریباً ۱۵ لاکھ ٹن چاول ہر سال ہندوستان آتا تھا اسمیں سے ایک لاکھ ٹن سے بھی کم چاول بنگال کو ملتا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورت حالات پر آسانی سے قابو پایا جا سکتا ہے۔

ہندوستان کا مستقبل

پائنر کا نامہ نگار خصوصی نئی دہلی سے لکھتا ہے کہ ہز ایکسلنسی لارڈ ویول کی تشریف آوری اور مسٹر ایمری وزیر ہند کے سنڈے ڈیسپیچ سے انٹرویو نے ملک کی سیاسی صورت حال میں مزید دلچسپی پیدا کر دی ہے۔

عام خیال ہے کہ لارڈ ویول سیاسی جمود کو دور کرنے کے موافق ہیں۔ اور اس کے متعلق ایک اسکیم اُنھوں نے مرتب کی ہے جو کہ سر کرپس کی تجاویز سے لگ بھگ ہے۔

مسٹر ایمری نے اپنے حال کے ایک بیان میں پہلی مرتبہ کانگریس کو سب سے اہم سیاسی پارٹی کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس بیان کو خاص طور پر اہمیت دی جا رہی ہے اور سیاسی مبصرین کی رائے ہے کہ کانگریس کو ایک مرتبہ اس کا موقع دینا چاہیئے کہ وہ موجودہ سیاسی صورت حال اور اگست کے رزولیوشن پر نظر ثانی کر سکے۔

آئینۂ کانپور

پانی نہ ضائع کرنے کی اپیل

پانی کو برباد ہونے سے روکنے کیلئے واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ نے ایک اپیل شائع کی ہے کہ گزشتہ گرمی کے موسم میں ایک کروڑ پچاس لاکھ گیلن پانی سپلائی کیا گیا جو گزشتہ سال کی سپلائی کا ڈیڑھ گنا تھا۔ لیکن شہر کی آبادی ڈھائی لاکھ سے بڑھ کر ساڑھے چھ لاکھ ہو گئی ہے اس لئے پانی کی سپلائی میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ بھی ناکافی ثابت ہوا۔ واٹر ورکس ڈھائی لاکھ آبادی کو پانی مہیا کرنے کے خیال سے بنایا گیا تھا۔ حال ہی میں اُسے بڑھانے کے لئے نئے کام جاری کئے گئے ہیں لیکن جنگ کی وجہ سے ساڑھے چھ لاکھ کی آبادی کی ضرورت کے لئے پانی مہیا کرنا ناممکن ہے اس لئے پانی کے خرچ میں کفایت کی سخت ضرورت ہے اور عام پبلک سے پانی کو ضائع ہونے سے روکنے کے لئے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔ اگر پانی کو ضائع ہونے سے روک دیا جائے گا تو پانی کی سپلائی مسلسل کی جا سکے گی۔

رات کے وقت امتحان لینے سے معلوم ہوا ہے کہ ۸۰ فیصدی مکانوں میں پائپ کھولے چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور اس طرح پانی کا نقصان بہت ہوتا ہے۔ اس لئے طے کیا گیا ہے کہ پانی کو اس طرح ضائع ہونے سے روکنے کے لئے ہر رات کو امتحان لیا جایا کرے گا اور جو لوگ پانی ضائع کرتے ہوئے پائے جائیں گے انکے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ شروع میں کچھ محلوں میں مسلسل سپلائی کی جائے گی اور وہاں کے لوگوں کو ہدایت کر دی جائیگی کہ اگر وہ واٹر سپلائی کے قواعد کی خلاف ورزی کریں گے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور رفتہ رفتہ شہر بھر میں مسلسل سپلائی کر دی جائے گی۔

جو لوگ پانی ضائع کریں گے ان کو پہلے ہدایت کی جائے گی اور اس کے بعد یا تو پانی کی سپلائی بند کر دی جائیگی یا میٹر لگا دیا جائے گا۔ اس کے متعلق مزید اطلاع پھر شائع کی جائے گی۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ جلسہ

۱۷، اکتوبر کو انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ جلسہ پرنسپل عبدالشکور صاحب کی صدارت میں جناب فرحت صاحب کے دولتکدہ پر ہوا جس میں مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن نے انجمن کی سالانہ رپورٹ پڑھی جو منظور کی گئی بعد ازاں انجمن کے آمد و خرچ کا حساب مع آڈیٹ رپورٹ کے پیش ہو کر منظور کیا گیا۔ جلسہ کی عام رائے سے سکریٹری۔ خزانچی، اور اڈیٹر کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان حضرات کا شکریہ ادا کیا گیا اور صدر انجمن پروفیسر سید نواب حسین صاحب نواب کی جُدائی پر اظہار افسوس کیا گیا۔

جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس کانپور باتفاق آرا انجمن کے سرپرست قرار دئیے گئے۔

اور آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔

صدر جناب مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب بی۔ اے، ال، ال بی ایکزیکٹو افیسر کانپور میونسپل بورڈ۔

سینیر نائب صدر پرنسپل عبدالشکور صاحب

نائب صدر (۱) خانصاحب سید صدر الاسلام صاحب ڈی۔ ایس۔ پی۔

(۲) سید نواب قیصر حسین صاحب قیصر

(۳) مسٹر گنگادھر ناتھ فرحت وکیل

(۴) مسٹر جاگیشور دیال نشتر وکیل

(۵) جناب سخا شاہجہانپوری۔

سکریٹری مولانا سلیم ناطقی صاحب

خزانچی خواجہ عبدالسلام صاحب

اڈیٹر مسٹر جی۔ سی۔ نگم اڈیٹر پاپولر وائز

جائینٹ سکریٹریاں (۱) نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب آثر (۲) مسٹر سری رام جلوتے وکیل (۳) مسٹر چندر رجان پرشاد صاحب وکیل (۴) منشی نذیر الحسن صاحب ندرت۔

ممبران مجلس انتظامیہ (۱) مسٹر محمد شریف صاحب ہندوستان ٹینری (۲) شیخ محمد رفیق صاحب سوداگر (۳) مسٹر مصطفےٰ حسین صاحب نیّر (۴) ڈاکٹر ایس۔ ان سکسینہ صاحب (۵) مسٹر ایس۔ بی۔ ٹنڈن صاحب (۶) نواب سید انور حسین صاحب (۷) مولانا حاجی سید ابو محمد ثاقب صاحب ثاقب (۸) منشی عبدالشکور صاحب شاکر (۹) نواب سید مرتضےٰ حسین صاحب (۱۰) پادری شوق صاحب (۱۱) ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری (۱۲) جناب ظہر صاحب۔

ایک ممبر انتظامیہ کا انتخاب باقی رہا جو بعد کو سکریٹری صاحب خود منتخب کر لیں گے۔

بعد شکریہ صدر جلسہ برخاست ہوا۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ۱۷، اکتوبر ۲ بجے دن کو مسٹر جنا پرشاد انکم ٹیکس انفسر کی صدارت میں مسٹر گنگادھر ناتھ فرحت وکیل کے دولتکدہ پر منعقد ہوا جس میں جناب مرزا سرورش عسکری طباطبائی خاص طور سے شرکت کیلئے لکھنؤ سے تشریف لائے تھے۔ یہ پُرلطف چیز تقریباً ۸ بجے ختم ہوئی۔ آخر میں جناب فرحت صاحب نے لائٹ ایٹ ہوم دیا۔

آئندہ انجمن کا مشاعرہ ۱۳، نومبر ۹½ بجے رات کو مسٹر جاگیشور دیال نشتر وکیل کے دولتکدہ واقع پرمٹ پر ہوگا۔

مصرع طرح:۔ مزاج حُسن میں کچھ برہمی معلوم ہوتی ہے۔

قافیہ:۔ زندگی

ردیف:۔ معلوم ہوتی ہے

عنوان نظم:۔ بہار

اقبال لائبریری کا مشاعرہ

۱۶، اکتوبر کی رات کو اقبال لائبریری کا مشاعرہ مسٹر ایس۔ ایم۔ منیر سیول وسشن جج کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں جناب عاصی لکھنوی و جناب عمر انصاری لکھنؤ سے تشریف لائے تھے۔ جناب اے۔ ایچ۔ انصاری اور جناب صدر کی غزلیں خاص طور پر بہت پسند کی گئیں اور یہ پُرلطف صحبت صدر کے شکریہ کے بعد تقریباً ۱۲½ بجے رات کو ختم ہوئی۔

مسلم کلب کا مشاعرہ

۶، نومبر ۹ بجے رات کو مسلم کلب چمنگا پور کا مشاعرہ جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر کی صدارت میں منعقد ہوگا۔

مصرع طرح:۔ نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا

سٹی مسلم لیگ کی ممبر سازی

پراونشیل مسلم لیگ یو۔پی کی ورکنگ کمیٹی نے کانپور سٹی مسلم لیگ کی ممبر سازی کی آخری تاریخ ۳۱، دسمبر ۱۹۴۳ء مقرر کی ہے۔ سالانہ انتخابات ۳۱، جنوری ۱۹۴۴ء تک مکمل ہو جائیں گے۔ ممبر سازی کے لئے کتابیں ۲؍ فی کتاب کے حساب سے دفتر مسلم لیگ یا ہر وارڈ کے صدر و سکریٹری سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

کانپور شوگر مرچنٹس

کانپور شوگر مرچنٹس ایسوسی ایشن کے عہدہ داران آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے ہیں:۔

پریسیڈنٹ مسٹر دیارام صاحب

وائس پریسیڈنٹ مسٹر پیارے لال

سکریٹری مسٹر من لال

اسسٹنٹ سکریٹری مسٹر ست پال ورما

خزانچی ایم۔ اے پانگے صاحب

ثالث مسٹر بنارسی داس مہیشوری

مٹھائی پر کنٹرول

مسٹر سی۔ اے ہربرٹ ڈسٹرکٹ اشنگ افیسر نے مٹھائیوں کی قیمت مندرجہ ذیل مقرر کی ہے:۔

(۱) گٹّا و بتاشہ ۹؍ فی سیر (۲) شکر کے کھلونے ۱۰؍ فی سیر (۳) جلیبی پیڑا۔ برفی ایک روپیہ سیر (۴) امرتی۔ رس گلا۔ بالوشاہی اور سب قسم کی مٹھائیاں ایک روپیہ آٹھ آنہ سیر (۵) بنگالی مٹھائیاں سندیس وغیرہ (پستہ کی برفی چھوڑ کر) دو روپیہ سیر۔

اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والا سزا کا مستوجب ہوگا۔

سوتی کپڑے والوں کو حکم

مسٹر سی۔ اے۔ ہربرٹ نے سوتی کپڑے کے دوکانداروں جس میں پھیری والے بھی شامل ہیں اطلاع دی ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ کا حکم ہے کہ ۳۱، اکتوبر ۱۹۴۳ء تک بلا ٹیکس مارک کا کل کپڑا فروخت کر دیا جائے (ہاتھ سے کتا ہوا کپڑا اس میں شامل نہیں ہے)

اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں پر قانونی کارروائی کی جائے گی۔

شکر

دیوالی کے موقع پر مزید شکر کی سپلائی کے لئے انتظامات کر دئے گئے ہیں، حلوائیوں اور ہوٹل والوں کو زیادہ شکر مہیا کی جائے گی۔

میوزک کانفرنس

سنگیت سماج کے زیر اہتمام ۶ و ۷ نومبر کو۔ بی۔ این۔ ایس ڈی کالج میں سالانہ میوزک کانفرنس ہوگی۔

گورسنگھ سبھا کے انتخاب کیلئے عدالتی کارروائی

سردار وزیر سنگھ کی درخواست پر گورسنگھ سبھا کے صدر اور سکریٹریز سردار انند سنگھ، تیجا سنگھ اور سنتوش سنگھ کو سبھا کی جنرل میٹنگ کرتے اور سالانہ انتخابات کرنے سے عدالت کی طرف سے روکا گیا ہے۔ سردار وزیر سنگھ کا بیان ہے کہ سالانہ انتخابات کرنے کے لئے سبھا کا جلسہ اپریل میں طلب کیا جا سکتا ہے اور اس جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ عہدیداروں کی مرضی کے خلاف کام کرنیوالے ممبران کو علٰحدہ کر دینا ہے۔

سازش کا مقدمہ

کانپور کانسپریسی کیس کی کارروائی کی سماعت ۲۷، اکتوبر تک ملتوی کر دی گئی ہے، اس میں چودہ آدمیوں پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

اڑیسہ کی اپیل

اُڑیسہ کے وزیر اعظم نے کانپور ہندو سنگھ کے صدر کو تار بھیجا ہے کہ اُڑیسہ کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے چندہ بھیجا جائے۔ بنارس کے کاشی سیوا سنگھ نے بھی اسی طرح کی اپیل کی ہے۔

اڈریس

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ نے سر پدم پت سنگھانیہ کو سر کا خطاب ملنے کی خوشی میں ایک اڈریس پیش کیا۔ سر پدم پت سنگھانیہ نے ایڈریس کا مناسب جواب دیا۔

پرنسپل تھارن

ریورنڈ جے۔ ٹی۔ تھارن پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج نے جگراؤں میں فوج کے پادری کی خدمات انجام دینے کو قبول کیا ہے۔ لہذا آپ یکم نومبر کو اپنی نئی جگہ پر چلے جائیں گے۔

ریزگاری کیلئے قید و جرمانہ

ریزگاری جمع کرنیکے جرم میں عدالت سے مسمی گیا پرشاد کپڑے کے دوکاندار کو ڈیڑھ سال قید سخت اور ۱۵ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

وار فنڈ

ستمبر کے آخر تک وار فنڈ میں ۱۵۲۱۹۸۲، اور ڈفنس لون میں ۴۔۵۰۹۹۳۱۹۹ روپیہ جمع ہوئے ہیں۔

ایچ۔ بی ٹیکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ

۲۰، اکتوبر ۴ بجے شام کو ایچ۔ بی ٹیکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ و امپیریل انسٹی ٹیوٹ آف شوگر ٹیکنالوجی کا سالانہ اجلاس ہوا جسمیں ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ال۔ اے وائس چانسلر علی گڈھ یونیورسٹی نے کامیاب طلبار کو اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم کئے اور ایک پُر از معلومات تقریر کی۔ مندرجہ بالا انسٹی ٹیوٹ کے اسٹاف اور اسٹوڈنٹ کی طرف سے آخر میں حاضرین کو ایک ایٹ ہوم دیا گیا۔

رات کو ۹ بجے سوشل اجتماع ہوا جس میں ڈرامہ۔ گانے اور ڈانس کا پروگرام تھا۔

شاندار ڈنر

مسٹر کیلاش ناتھ بھارگوا پروپرائٹر اسٹار پریس نے ۱۷، اکتوبر کی رات کو اپنے دوستوں کو ایک شاندار ڈنر دیا۔

گورنر صاحب کی دعوت

مسٹر ایچ۔ جی، مصرا او۔ بی۔ ای پریسیڈنٹ مرچنٹ چیمبر آف یو۔پی کانپور ہز ایکسلنسی سر مارلیس ہیلٹ گورنر یو۔پی اور آنریبل دیوان بہادر سر اے، راماسوامی مدالیر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی سپلائی ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کی تشریف آوری کے اعزاز میں ۳۰، اکتوبر ۸ بجے رات کو ایک شاندار دعوت (بینکوٹ) مصرا لاج میں دے رہے ہیں۔

اناج کی قیمتوں میں کمی

معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی گورنمنٹ نے ۲۵، اکتوبر سے کنٹرول کے غلہ کی دوکانوں میں غلہ کی قیمتوں میں کمی کر دی گئی ہے۔ گیہوں ۳ سیر فی روپیہ کے بجائے ۳ سیر ۴ چھٹانک۔ چنا ۴ سیر کے بجائے ۴ سیر ۴ چھٹانک۔ جَو ۴ سیر ۸ چھٹانک۔ چاول ۲ سیر ۱۲ چھٹانک۔ باجرہ اور جوار ۶ سیر فی روپیہ کے حساب سے فروخت ہوگا۔ جو لوگ آٹا پسوانے کا انتظام نہیں کر سکتے وہ آمیزش شدہ آٹا ۳ سیر ۱۰ چھٹانک کا خرید سکتے ہیں۔

فہیم آباد برانچ کا افتتاح

ہندوستان کمرشیل بنک لمیٹڈ کی برانچ فہیم آباد (فہیم الدین بلڈنگ) کا افتتاح یکم نومبر ۱۹۴۳ء کو ہوگا۔ اس برانچ کے کھل جانے سے ڈپٹی کا پڑاؤ۔ چمن گنج، پریم نگر، سیسہ مئو، ہیرامن کا پوروہ۔ بیکن گنج اور بانسمنڈی کے باشندگان اور کاروباری حضرات کو بہت سہولت

سبدِ گل

سری نگر کی خبر ہے کہ وہاں ایک نوجوان لڑکے کو ایک لڑکی سے محبت ہوگئی۔ کچھ دنوں چوری چھپے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ آخر ایک دن اِن دونوں میں یہ مشورہ ہوا کہ یہ سلسلہ کب تک چلتا رہے گا، کسی نہ کسی دن بھانڈا پھوٹنا ہی ہے۔ اِس سے بہتر ہے کہ ہم دونوں خود ہی اپنے والدین سے اپنے کرتوت کا اظہار کر دیں اور ان پر زور دیں کہ ہماری آپس میں شادی کر دی جائے تاکہ آزادی سے ہم دونوں ایک دوسرے کے شریک زندگی بنجائیں اور درمیان میں کوئی خوف اور کوئی کھٹکا باقی نہ رہے۔

جب یہ مشورہ مکمل ہو گیا تو ان دونوں "اسیران الفت" نے رودادِ عشق اپنے اپنے والدین کو سنادی اور ان پر زور دیا کہ فراق اور جُدائی کی گھڑیوں کو جس قدر جلد ممکن ہو ختم کر دیا جائے۔ پُرانے زمانے کے بوڑھے والدین پہلے تو اس نئی تانتی کی جرأت اور ہمت پر حیرت زدہ ہوئے لیکن جب دیکھا کہ پانی سر سے اُونچا گزر چکا ہے تو یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ جو کچھ ہوا سو ہوا اب ان دونوں کی آپس میں شادی کر دی جائے اور اس معاملہ کو زیادہ نہ بڑھایا جائے۔

پیغامات کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد جب دونوں جانب کے بڑے بوڑھے شادی کی شرطیں طے کرنے بیٹھے تو گاڑی کا پہیہ جہیز کے پھیر میں آکر رُک گیا یعنی لڑکے والے جتنا جہیز مانگتے تھے غریب لڑکی والے اُسے مہیا کرنے سے معذور تھے۔ لڑکے نے ہرچند سمجھایا کہ محبت کے راستے میں فرسودہ رسم و رواج کو حائل نہ کرو، لیکن یہ لوگ اپنی خاندانی روایات سے مجبور تھے، جب لڑکے نے دیکھا کہ کوئی صورت کامیابی کی نظر نہیں آتی تو اُس نے ایک روز مکان کا دروازہ بند کر کے پستول چلا کر خودکشی کر لی۔ "نہ مرض رہا نہ مریض!"

اب ان والدین کو پتہ چل گیا کہ ان کی بیجا ضد اور خاندانی روایات کا کتنا عبرت انگیز انجام ہوا۔ جہیز کی ہوس میں گرہ سے عمر بھر کی کمائی بھی کھسک گئی اور اب سوائے خالی ہاتھ ملنے کے کوئی چارہ کار باقی نہ رہا۔ نہ معلوم اب تک کتنی جانیں ان فضول رسم و رواج کی بھینٹ ہو چکی ہیں لیکن ابھی تک ان لوگوں کو عقل نہیں آئی کہ وہ بدنما اور تکلیف دہ رسموں سے پرہیز کرنا سیکھیں۔

(بقیہ صفحہ ۴) ساتھ جو احسان کیا ہے، وہ ظاہر ہے کہ اگر یہ دریا وہاں سے جاری نہ ہوتا تو جھیل کا پانی بجائے میٹھا ہونے کے کھاری ہوتا۔ جب افریقہ کی دوسری چھوٹی چھوٹی جھیلیں بھی کھاری پانی سے لبالب ہیں۔ پس ایسی حالت میں یہ کب ممکن تھا کہ وکٹوریہ جیسی بڑی جھیل کھاری نہ ہو۔ شاید یہی سبب ہے کہ سمندر کا پانی کھارا ہوتا ہے کہ اس میں سے کوئی دریا جاری نہیں ہوتا کیونکہ دریا والی جھیلیں اپنے معدنیات کو بہا دیتی ہیں برخلاف اس کے سمندر یا بند جھیلیں معدنیات جمع رکھتی ہیں سائنس والوں کا یہ خیال ہے کہ اگر یہ دریا وکٹوریہ نینزا سے جاری نہ ہوا ہوتا تو وہ جھیل اس خطہ ہی کو غرق آب کر ڈالتی۔

ادبِ لطیف

سپاہی کا خواب

ملکۂ شب نے دنیا میں مکمل تاریکی کا حکم نافذ کر دیا تھا۔ اور ننھے ننھے ستاروں کے سنتری آسمان پر پہرہ داری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

ہزاروں تھکے ماندے سپاہی زمین پر محو استراحت تھے لیکن ان کے دلوں میں حُبِ وطن کی بے پناہ آگ بھڑک رہی تھی۔

اُنھوں نے دشمن کا مورچہ سر کر لیا تھا۔

قومی آزادی کی دلکش مورت ان کی نظروں کے سامنے تھی ـــ اس لئے ـــ زخمیوں کی آہوں اور مقتولین کی لاشوں کے درمیان بھی میٹھی نیند آ رہی تھی۔

وطن کا بہادر سپاہی۔

میدان جنگ میں خون سے بھیگی ہوئی زمین پر سو رہا تھا۔ لیکن ـــ

اس کا اشہب خیال فردوسی جلووں کی سیر کر رہا تھا۔

اس نے خواب میں دیکھا ـــ

میدان جنگ سے بہت دُور ـــ اپنے گاؤں کی پتلی سی پگڈنڈی طے کر رہا ہے۔

دونوں جانب سرسبز و شاداب کھیت ہیں اور وطن واپس آنے والے اس بہادر فاتح سپاہی کی خدمت میں سورج اپنی سنہری کرنیں نذر عقیدت کے طور پر پیش کر رہا ہے، اس نے اپنے خوبصورت کھیت کو دیکھا جو ہمیشہ اسکی اُمیدوں کا مرکز رہا تھا۔

تھوڑے فاصلہ پر وہ چھوٹا سا سفالہ پوش مکان نظر آیا جہاں اُس نے اپنے عزیزوں کے ساتھ پُرامن زندگی کا بڑا حصّہ گزارا تھا۔

وہ تیزی سے اس جانب لپکا۔

اس کا سر فخر و ناز سے بلند تھا۔

جنگ کے شعلے بجھ چکے تھے۔

وہ اپنی سنگینوں سے دشمنوں کے کلیجے چیرنے کے بعد بہادر فاتح کی حیثیت سے اپنے گاؤں واپس آیا تھا ـــ اہل و عیال کے ساتھ زندگی کے بقیہ دن گزارنے اور اپنے بچوّں کو مادر وطن کی راہ میں شجاعت اور جانبازی کی روح پرور داستانیں سُنانے کے لئے۔

وہ گاؤں میں داخل ہوا۔

لوگ اس کی پیشوائی کے لئے دوڑے کسانوں نے اپنے بہادر ہم وطن کے اعزاز میں جلوس نکالا۔

اس کی خدمت میں تحسین و ستائیش کے پھول پیش کئے گئے۔

دوستوں نے پُرمسرت قہقہوں میں اس کا جام صحت نوش کیا۔ اور اس نے اپنے دوستوں کو اپنی دائمی رفاقت کا یقین دلایا۔

بچپن کے ساتھیوں سے رخصت ہو کر وہ مکان میں داخل ہوا۔

مٹھائی اور بوسوں کے منتظر بچے بہادر باپ کے دامن سے لپٹے ہوئے تھے۔

فرط مسرت سے وفا شعار بیوی کی نرگسی نگاہوں میں آنسوؤں کے دو قطرے جھلک رہے تھے۔ ✻

عالمِ نسواں

جرمنی کی جاسوس عورتیں

کیا جرمنی کے جاسوسی محکمہ گسٹاپو میں صرف حسین عورتیں ہی کام کرتی ہیں؟ اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے ہٹلر کے [illegible] اشاعت ڈاکٹر گوئبلز نے کہا تھا کہ اس محکمہ کی تمام عورتیں خوبصورت نہیں۔ موجودہ جنگ سے پہلے یہ حسین جاسوس عورتیں ممالک غیر میں پہونچکر وہاں کے ہوٹلوں میں رقص و سرود کی محفلیں گرم کرتی تھیں اور بڑے بڑے افسروں کو پھانسنے میں کوشاں ہوتی ہیں۔ گسٹاپو کا صدر ہملر ان سے کام لینا خوب جانتا ہے۔

غیر جانبدار ممالک میں ان عورتوں کی خاصی تعداد موجود ہے اور نازیوں کو ان ممالک کے فوجی راز اکثر اوقات ان عورتوں سے ہی معلوم ہوتے ہیں۔

بلجیم پر جرمنوں کا حملہ ہونے سے کچھ دن پہلے انٹورپ میں تین گانے والی لڑکیاں گرفتار کی گئیں جو بحیرہ شمالی میں آنے جانے والے جہازوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ تحقیقات کے بعد پولیس اس نتیجہ پر پہونچی کہ ان تینوں لڑکیوں کا تعلق گسٹاپو سے ہے۔

گسٹاپو کی جاسوس عورتوں میں بہت کم جرمن ہیں، یا تو وہ ہنگرین ہیں یا فرانسیسی اور رومانوی۔

کوئی اہم کام سپرد کرنے سے پیشتر انھیں کافی عرصہ تربیت دی جاتی ہے۔ نازیوں کے پانچویں کالم میں اس قسم کی عورتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

کچھ غیر ملکی حکومتوں نے ان عورتوں کے خلاف کارروائیاں بھی کیں لیکن کئی ممالک کو انکے ہتھکنڈوں کا علم بہت دیر بعد ہوا۔

ہالینڈ کے ہوٹلوں میں ان عورتوں کا بول بالا تھا۔ ایمسٹرڈم، راٹرڈم اور ہیگ جیسے بڑے شہروں میں نہ معلوم کب سے یہ اپنا کام کر رہی تھیں۔ پیشتر اس کے کہ ڈچ گورنمنٹ ان کی سازشوں کا سُراغ لگا سکتی۔ جرمن چھاتہ فوج کے سپاہی دھڑ دھڑ ہالینڈ کی سرزمین پر اُترنے لگے۔

سنہ ۱۹۴۳ء میں تقریبًا بیس ہزار جرمن لونڈیاں ہالینڈ کے شریف گھرانوں میں کام کرتی تھیں لیکن کسی کو بھی یہ شبہ نہ ہوا کہ ان کا تعلق گسٹاپو سے ہے۔

ان سب عورتوں کو سوڈیٹن لینڈ اور جرمنی کے مقبوضات ہنگری میں تربیت دی گئی تھی۔ ڈچ لوگ ان لونڈیوں پر پُورے طور پر اعتبار کرتے تھے، کیونکہ یہ خدمتگزاری اور وفاشعاری میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھتی تھیں لیکن انھیں ہر ہفتہ جرمن گسٹاپو سے ہدایات موصول ہوتی تھیں۔

ہالینڈ کے ایک شہر اٹرچٹ میں جرمن جاسوسوں کا ایک زبردست اڈہ تھا وہاں جرمن عورتوں کی ایک انجمن تھی جو بظاہر بے ضرر معلوم ہوتی تھی لیکن جاسوسوں کا مرکز بنی تھا۔

ان عورتوں کا کام صرف جاسوسی کرنا نہ تھا بلکہ وہ اپنی پارٹی میں دوسرے لوگوں کو بھرتی بھی کیا کرتی تھیں۔ جو نوجوان ان کی طرف متوجہ ہوتے اور ان کے ساتھ رقص گاہوں میں چلے جاتے انھیں وہ آہستہ آہستہ مگر بڑی ہوشیاری سے اپنے جال میں پھنسا لیتی تھیں۔

باقی آئندہ

✻ اس نے اپنے آنچل سے فاتح شوہر کی پیشانی کا پسینہ پونچھا، کپڑے اُتارے، ہاتھ مُنہ دھونے کے لئے پانی دیا اور بستر درست کر کے بولی۔ "تم بہت دُور سے تھکے ماندے چلے آ رہے ہو، میرے سرتاج! ذرا دیر آرام کر لو۔ میں تمھارے لئے ناشتہ لاتی ہوں ـــ"

بہادر سپاہی۔

اپنی وفادار بیوی کی خوبصورت زلفوں پر ہاتھ پھیر کر ذرا دیر آرام کرنا چاہتا تھا کہ توپیں میدان جنگ میں آگ اُگلنے لگیں۔

گولہ باری کی مہیب آواز سے سپاہی کی آنکھ کُھل گئی، نہ اپنا گھر تھا، نہ اپنا گاؤں ـــ

سپاہی شجاعت اور دلیری کا زندہ مجسمہ بنا ہوا میدان جنگ میں کھڑا تھا اور ـــ رگوں میں زندگی کا نیا خون دوڑا دینے والی بینڈ کی سُریلی آواز وطن کے سپاہیوں کو جانبازی کی دعوت دے رہی تھی۔ (چنگاری)

بچوں کی دنیا

دریائے نیل

دُنیا میں سب سے بڑا دریا مسیسپی ہے اور چوڑائی کے لحاظ سے دریائے آمیزن کا نمبر اوّل ہے مگر لمبائی اور چوڑائی دونوں کے خیال سے دریائے نیل زمین کے اوّل درجہ کے دریاؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ عرب کی حالت افریقہ سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے، بلکہ افریقہ کا نمونہ ایشیا کے اندر عرب ہی کو کہنا بجا ہے۔

دریائے نیل وکٹوریہ نینزا سے نکل کر یوگنڈا، فشوڈا وغیرہ سے گزرتا اور خطہ مصر کو پار کرتا ہوا بحرہ روم میں گرتا ہے۔ اس کی لمبائی ۴ اور ۵ ہزار میل کے درمیان ہے اور چوڑائی بھی ایک میل سے زیادہ ہی ہے، وکٹوریہ نینزا کا وہ مقام کہ جہاں سے نیل ندی کے لئے پانی الگ ہوتا ہے قابل دید ہے۔ اس مقام کا نام ریپن فال ہے جس کی وجہ تسمیہ شاید یہ ہے کہ کسی ریپن نامی شخص نے سب سے پہلے اس مقام کی کیفیت یورپ والوں پر ظاہر کی تھی۔ یہ جھرنا دس دس یا پندرہ فٹ کی بلندی سے جاری ہوتا ہے اور اس کا منظر بالکل اس طرح سے ہے کہ جیسے ہم چھت پر سے سیدھا زمین پر پانی ڈالدیں۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا پانی کی ایک سیدھی دیوار کھڑی ہے، اور یہی سبب ہے کہ پانی ایسے زور سے گرتا ہے کہ اس کی مثال کسی دوسرے آبشار میں نہیں دیکھی جاسکتی پانی کی مقدار کا اندازہ ذیل کے حساب سے کیا جاسکتا ہے۔

دھار کی روانی	۳ میل فی منٹ
دھار کی چوڑائی	۵ ، ۷ فٹ

اور پانچ جگہ سے بالترتیب گرتا ہے، تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر پانچ ایسے منظر واقع ہیں۔ کہتے ہیں کہ انمیں سے پہلے آبشار میں ۹۰۰ ہم گھوڑوں کی دوسرے میں ۵۰۰ ، ۷ گھوڑوں کی، تیسرے و چوتھے میں ۳۵۰۰ گھوڑوں کی علیحدہ علیحدہ طاقت ہے اور اِن جھرنوں سے دن بدن اس مقام پر پانی کے بڑے بڑے کھڈ ہو جاتے ہیں جن کی موجودہ گہرائی ۱۰۰ فٹ ہے۔

پانچویں نمبر کا جھرنا چوتھے سے تقریبًا ۲۰ میل کے بعد واقع ہے اور وہ مقام بہت ہی خطرناک ہے۔ یہی سبب ہے کہ لوگ وہاں بڑی مشکل سے جاتے ہیں لوگوں کا بیان ہے کہ بہت سی کشتیاں اس جھرنے کے بھنور میں پڑ کر تباہ ہو چکی ہیں۔ اس جھرنے سے صرف ½ میل کے فاصلہ پر جینجا کی بندرگاہ واقع ہے اور وہیں پر اسٹیمر رُکتے ہیں، بہت ممکن ہے کہ اگر وہ کبھی بھول سے کچھ دُور اور نکل جائیں تو خطرے میں پڑ جائیں، ان کا زندہ واپس آنا خواب و خیال ہو جائے کیونکہ اس مقام پر پانچوں جھرنوں سے کھنچ کر پانی آتا ہے۔

بندرگاہ جینجا سے سیدھی سڑک جاتی ہے اور ایک سائن بورڈ پر انگریزی میں "ریپن فال" تحریر ہے اور یہاں تک پہونچنے کا سہل راستہ یہ ہے کہ بمبئی سے اسٹیمر پر بیٹھ کر ممباسا تک جائے اور یہ سفر ۳۰۰۰ میل بذریعہ سمندر رہے۔ یہ سفر تقریبًا دس یوم میں ختم ہو جاتا ہے اور ممباسا سے کسوما یا فلارینس تقریبًا ۶۰۰ میل دُور ہے اور صرف دو ہی دن میں طے ہو سکتا ہے۔

اس دریا نے اپنی ماں وکٹوریہ جھیل کے (بقیہ صفحہ ۴)

پردۂ فلم

بدلتی دُنیا

مرار ی پکچر نے بدلتی دنیا کے نام سے ایک نہایت حقیقت پر مبنی تصویر بنائی ہے۔ بدلتی دنیا تصویر میں حقیقت میں دنیا کے نشیب و فراز کو کچھ اس طرح دکھایا ہے کہ ہر شخص کی آنکھوں کے سامنے دنیا کی بے ثباتی کا صحیح نقشہ کھنچ جاتا ہے۔ یہ پکچر اسٹوری۔ ڈائلاگ اور موسیقی کے لحاظ سے بہت اُونچی پکچر ہے جس کے لئے ڈائرکٹر موہن سنگھ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

فلمی دنیا کے چوٹی کے اداکاروں کو اس پکچر میں اکٹھا کیا گیا ہے۔ ممتاز شانتی، ترلوک کپور۔ کے۔ سی۔ ڈے ان اداکاروں میں ہیں جو تعارف سے بالاتر ہیں۔

پیٹی کاٹا پر روسیوں کا قبضہ

ماسکو۔ ۲۰ اکتوبر، روس کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسیوں نے پیٹی کاٹا پر قبضہ کر لیا ہے۔ منگل کی رات کے روسی کمیونک میں کہا گیا ہے کہ ۱۹ اکتوبر کو تمام دن روسی فوج کرمنچک کے دکھن پورب میں برابر آگے بڑھ رہی ہے۔ منگل کو یہ فوج ۹ سے ۱۲ میل تک آگے بڑھ گئی ہے اور اس نے پیٹی کاٹا کے اہم شہر اور ریلوے جنکشن اور ایک سَو بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے، اس شہر پر روسیوں کے قبضہ کا یہ مطلب ہے کہ روسی فوج تین دن میں تیس میل آگے بڑھ گئی ہے۔ گزشتہ رات کے روسی کمیونک میں اعلان کیا گیا ہے کہ گومیل کے بازو کی طرف روسیوں نے ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے اور دریائے ڈنیپر کے علاقہ میں ایک جگہ جرمنوں کے بچاؤ کے لائن میں دراڑ ڈالدی ہے۔ یہ حملہ ریچیٹسا کے دکھن میں پہونچنے کے لئے کیا گیا ہے جو گومیل سے ۲۸ میل پچھم کی طرف اور تولیف سے ۲۵ میل اُتر کی طرف واقع ہے جہاں دو دن پہلے روسی فوجوں کے داخل ہو جانے کی خبر ملی تھی۔ جرمن نیوز ایجنسی سے آج رات کو یہ کہا ہے کہ گومیل کے علاقہ میں پہلے روسی توپوں نے دھواں دھار گولہ باری کی۔ اس کے بعد روسی پیدل فوج کے پانچ ڈویژنوں نے بیشمار ٹنکوں کی مدد سے گومیل کے دکھن میں کل تمام دن حملے جاری رکھے۔ یہ فوج آخرکار مقامی طور پر دراڑیں ڈالنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔

وائسرائے کا حلف وفاداری

نئی دہلی۔ ۲۰ اکتوبر، آج صبح گیارہ بجے ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ ویول نے وائسرایگل لاج میں چیف جسٹس کے روبرو ہندوستان کے وائسرائے گورنر جنرل اور تاج کے نمایندہ کی حیثیت سے حلف وفاداری اُٹھایا۔ اس موقع پر فوجی اور غیر فوجی بڑے بڑے افسر موجود تھے جن میں لارڈ لوئی مونٹ بیٹن بھی شامل تھے، وائسرائے اور لیڈی ویول ایک جلوس کی شکل میں آئے۔

ہٹلر نے تقریر کی

لندن، ۲۰ اکتوبر، کل جرمن ریڈیو پر ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر کا ایک کمیونک براڈکاسٹ کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہٹلر نے ہوم کمانڈ کے کمانڈروں کے ایک اجتماع میں سیاسی اور فوجی صورت حالات پر تقریر کی۔ اسمیں سمندری کمان کے ایڈمرل اور ہوم کمانڈ کے جرمن ہوائی بیڑہ کے جنرل اور خشکی کی فوج کے اعلیٰ افسر شامل ہوئے۔ کئی اعلیٰ افسران اور ہائی کمان کے افسران بھی اس اجتماع میں شریک ہوئے۔

اقوال زریں

— جوش و خروش صرف عقلمندوں کو زیب دیتا ہے لیکن اکثر بے وقوفوں میں پایا جاتا ہے۔

— خدا کے غصہ سے بچنے کیلئے اپنے غصہ پر غالب آجاؤ۔

— شاعر جو کچھ کہتا ہے وہ انسانی زبان میں طائر قدس کی زمزمہ سنجیوں کا ترجمہ ہوتا ہے۔

— تمھاری جیب روپے سے خالی ہو تو پرواہ نہیں مگر دل ولولۂ کار سے لبریز ہونا چاہیئے۔

— ابر کہاں نہیں برستا لیکن ہر زمیں لالہ زار نہیں بن جاتی۔

— بے نظیر چیز کی مثال اس کے وصف اور اس کی قیمت کو کم کر دیتی ہے۔

— جو خطرہ بار بار پیش آتا ہے انسان اس کا خوگر ہو جاتا ہے۔

— دوسروں کی ناواقفیت سے فائدہ اُٹھانے کا نام جن لوگوں نے تجارت رکھ لیا ہے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

— محبت دانشمندی سے بدرجہا بہتر ہے۔

— وہ نماز، نماز کیسی جو دوزخ کے ڈر یا جنت کے مزوں میں پڑھی جائے۔

موج تبسم

عاشق:۔ "رات میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک دوکان پر کھڑا تمھاری ماں کے لئے کوئی چیز خرید رہا ہوں"

معشوقہ:۔ "شاید انھیں خوش کرنے کے لئے کوئی قیمتی چیز خرید رہے ہوگے تاکہ وہ میری شادی کیلئے رضامند ہو جائیں"

عاشق:۔ جہانتک مجھے خیال ہے وہ زہر کی دوکان تھی،

اسسٹنٹ منیجر:۔ "دفتر میں بہت ردی جمع ہوگئی ہے اگر کہئے تو انھیں ماچس دکھا دوں"

منیجر:۔ "کوئی بات نہیں مگر ماچس دکھانے سے قبل ان سب کی نقلیں اُتار لینا، کہیں ضرورت نہ پڑ جائے"

جج:۔ کیا تمھارے سامنے اُنھوں نے "عرفان" کے گھونسے مارے؟

گواہ:۔ "جی ہاں"

جج:۔ کتنے گھونسے مارے تھے؟

گواہ:۔ چھ۔

جج:۔ کیا تم گن رہے تھے؟

گواہ:۔ نہیں، وکیل صاحب نے بتائے ہیں۔

دلچسپ معلومات

سُورج کے ترکیبی عناصر

سُورج جو ہمیں آگ کے دہکتے گولے کی طرح نظر آتا ہے جب ہم اسے رنگین شیشے کے ذریعہ دیکھیں تو مدور سطح پر مختلف رنگوں کی لہریں ایک [illegible] توازن کے ساتھ دکھائی دیں گی۔ خاص کر دُوربین کے ذریعہ یہ نظارہ بہت دلکش ہوتا ہے۔ رنگوں کی تنوع کی خاص وجہ یہ ہے کہ ہمارا سُورج درحقیقت مختلف کیمیادی عناصر سے مرکب ہے۔ سائنسدانوں نے اب تک چھتیس ۳۶ عناصر دریافت کر لئے ہیں جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں:۔ چونا۔ لوہا۔ ہائیڈروجن۔ سوڈیم۔ نکل، کوبالٹ، الومینیم۔ کرومیم۔ میگنیز۔ کاربن۔ تانبہ، جستہ، چاندی، ٹین۔ سیسہ اور پوٹاس، سورج میں سب سے زیادہ مقدار لوہے کی ہے۔ یعنی ۴۶۰ حصے۔

نئے والسرائے دہلی پہونچ گئے

نئی دہلی۔ ۱۹ اکتوبر: آج حکومت ہند کی طرف سے ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ نئے والسرائے ہند فیلڈ مارشل ویول مع لیڈی ویول کے بذریعہ ہوائی جہاز دہلی پہونچ گئے۔

افسانہ

شریمتی جیوترمئی دیوی کا ایک بنگالی طنزیہ

رشتے دار؟

بنگالی سے ترجمہ

بہت رشتے دار تھے اس کے دادا۔ دادی۔ چاچا۔ چاچی۔ بھائی۔ بھاوج، یہ سب اس کا خاندان تھا اور پھر اس خاندان کے سارے رشتے دار! اور پھر ان سب خاندان والوں کی اولاد!

گھر میں ہر وقت چہل پہل رہتی۔ کشن نے اسی گھر میں پرورش پائی تھی۔ بہت چھوٹی عمر میں اس کا باپ مرگیا تھا اس لئے باپ کے پیار کو وہ نہ سمجھ سکا تھا مگر ماں! ماں اُسے اچھی طرح یاد تھی۔ ابھی دو سال ہی تو ہوئے جب اس کی ماں نے اس کو آٹھ سال کا چھوڑا تھا۔

مرتے وقت اس کی ماں اُسے اپنے رشتے داروں اور خاندانوں کے بڑوں کے حوالے کر مری تھی۔

کشن کی ماں نے مرتے وقت اسے نصیحت کی تھی وہ ہر وقت اس نصیحت کو یاد رکھتا تھا اسی وجہ سے زندگی میں اُسے کوئی تکلیف محسوس نہ ہوتی تھی۔

خاندان بڑا تھا۔ گھر میں ہر وقت کچھ نہ کچھ کام رہتا ہی تھا اور یہ سب کام کشن کے سپرد تھا۔

بازار کا دہی دودھ۔ پان چھالیہ، سبزی ترکاری اور مچھلی وغیرہ کے لانے کیلئے گھڑی گھڑی کشن کو بازار جانا پڑتا تھا۔

خاندان والوں کو کبھی اکٹھا سودا نہ لانا پڑتا تھا، کیونکہ کشن گھر میں موجود تھا ورنہ کیوں کشن سے یہ کام نہ لیتے جب کہ اس کی ماں اس کو انھیں خاندان والوں اور عزیز رشتے داروں کے سپرد کر مری ہو۔

جس چیز کی جس وقت ضرورت ہوئی اسی وقت کشن پر حکم چلا دیا جاتا تھا۔

ماں کی زندگی میں کشن نے معمولی حرف جاننا سیکھا تھا، مگر اب اسے گھر کے کام دھندوں سے کہاں فرصت تھی کہ وہ کتاب لیکر پڑھتا لکھتا۔ اور پڑھاتا بھی کون! وہ تو سب اس کے رشتے دار تھے: لاڈ پیار سے پال رہے تھے نا!

رسوئی خانہ کے برابر ایک کباڑ کا گودام تھا وہ اسمیں سویا کرتا تھا اس کے خاندان والے سردیوں میں اُسے دو کمبل دیا کرتے تھے یہ کمبل کثرت استعمال اور بچوں کے پیشاب پاخانہ کے خیال سے ہر روز دھلتے رہنے کے باعث جلد پھٹ جاتے تھے اسی لئے تو وہ کمبل کشن کو مل جایا کرتے تھے وہ ان میں سے ایک کو بچھاتا اور دوسرے کو اوڑھ لیا کرتا تھا، زیادہ سردی معلوم ہوتی تو مینڈک کی طرح اپنے آپ کو سکیڑ لیتا۔ ہاں البتہ اس کی گرمیاں گزر جاتیں کیونکہ اس میں وہ خاندان والوں اور رشتے داروں کے رحم و کرم پر نہ تھا بلکہ وہ باہر میدان میں سو جایا کرتا تھا۔

گھر میں جو کچھ پکتا پکاتا اس میں وہ کبھی برابر کا حصہ دار نہیں ہوا۔ کچھ ملا، کچھ نہیں ملا۔ بچی کھچی روٹی اور ترکاری اور سڑا ہوا بھات وہ بڑے شوق سے کھا لیا کرتا۔ ایشور پر دھیرج رکھنا اس کی ماں نے بہت چھوٹی عمر میں سکھایا تھا اس لئے اُس نے کبھی دُکھ کو دُکھ نہیں سمجھا۔

جاڑے کا موسم تھا۔ رات کے دس بجے تھے کشن کمبل میں لپٹا ہوا سو رہا تھا اتنے میں بڑی چاچی نے آکر جگایا۔

کشن! کشن!

کشن گھبرا کر اُٹھ بیٹھا۔ چاچی نے کہا۔

"آج ماں جی کی دوائی کے لئے مصری نہیں آئی ہے"

مگر اس وقت تو بڑی سردی ہے: کل سویرے لا دوں گا۔

کشن نے کہنے کے لئے تو کہہ دیا مگر فوراً ہی اُسے ماں کی بات یاد آگئی۔ ماں نے مرتے وقت کہا تھا بڑوں کی عزت کرنا اور ان کا حکم ماننے سے انکار نہ کرنا۔

"چاچی بولی"

کھا کھا کر موٹا ہوا ہے جاتا ہے یا نہیں؛ خواہ غلطی [illegible]

چاچی نے اُسے دو پیسے دیتے ہوئے کہا بھاگ کے آئیو!

کشن نے آدھی دھوتی جسم سے لپیٹی اور دروازے سے باہر نکلا۔ [illegible] کوئی بڑا شہر ہوتا تو خیر چھوٹا سا گاؤں تھا کل [illegible] دوکانیں تھیں۔ جاڑے کے موسم میں آٹھ ہی بجے سارا گاؤں سنسان ہو جایا کرتا تھا۔

کشن نے اپنے اردگرد دیکھا، ہولناک تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ ہو کا عالم تھا۔ کہیں سے ایک کتے کے بھونکنے کی بھی تو آواز نہیں آرہی تھی جیسے یہ مُردوں کی بستی ہو۔ اس نے سوچا کہیں چل کر پڑ رہوں مگر فوراً ہی ماں کی بات یاد آگئی اور کسی غیبی طاقت نے اُسے کھینچ کر بنئے کی دوکان تک پہونچا دیا۔

دوکان بند تھی مگر بنیا اندر ہی سویا کرتا تھا کشن نے پکارا۔

جگو دادا۔

جگو نے دوکان کا ایک تختہ سرکا کر باہر جھانکا

کون ہے؟

"میں ہوں کشن"

"اتنی رات گئے کیا کام ہے بیٹا؟"

"دادی کے لئے دو پیسے کی مصری چاہیئے"۔ بوڑھے بنئے نے مصری کی پڑیا دیتے ہوئے پوچھا تم کس راستے سے آئے ہو؟"

"تالاب کے کنارے کنارے آیا ہوں"

"مگر ادھر سے مت جانا۔ راستہ میں جو پیپل کا درخت ہے وہ بڑا منحوس ہے پکی سڑک سے جانا"

جاتے وقت کشن کو یاد نہیں رہا تھا کہ یہ راستہ خطرناک ہے مگر اب بنئے کے کہنے سے پیپل کے متعلق جتنی کہانیاں مشہور تھیں وہ سب یکے بعد دیگرے کشن کے دماغ میں چکر لگانے لگیں، کشن دوکان سے دُور ہٹ کر سوچا۔

پکی سڑک سے بہت دُور پڑیگا ایک میل۔ ادھر ہی سے چل نکلوں، ڈرنے کی کیا بات، جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا جاؤں گا۔ یہ سوچ کر اس کے دل کو تقویت پہونچی، اور وہ اسی تالاب والے راستہ پر چلنے لگا۔ دل کو وہشت کو مٹانے کیلئے اس نے گنگنانا شروع کر دیا پھر زور سے گانے لگا۔

چل چل رے نوجوان۔

اب وہ پیپل کے نیچے پہونچ گیا تھا، گانا بند ہو گیا تھا۔ دہشت کے مارے اس کا دل بیٹھنے لگا۔

یکایک ہمت کر کے وہ بھاگا مگر تھوڑی دُور جانے کے بعد اس نے ایسا محسوس کیا جیسے کسی نے پیچھے سے اسکی دھوتی پکڑ لی ہو، وہ اوندھے منہ دھڑام سے زمین پر گر پڑا۔ ایک تو دل میں دہشت بیٹھی ہوئی تھی دوسرے ہاتھ اور ناک میں ایسی شدید چوٹ آئی کہ وہ بیہوش ہوگیا۔

ہوش ہونے پر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور دھوتی کے کنارے سے ناک کا خون پونچھتا ہوا گھر کی طرف چل پڑا۔ مصری کی پڑیا اب بھی اس کی مٹھی میں دبی ہوئی تھی۔

بہت آوازیں دینے کے بعد دروازہ کھلا۔ چاچی نے غصے میں کہا۔

اب آیا ہے تین بجے رات کو۔ کہیں تاڑی پینے لگ گیا ہوگا۔ دیکھو نا جھگڑا کر کے آیا ہے، چل دُور ہو ایسے [illegible] کے لئے اس گھر میں جگہ نہیں ہے، یہ کہہ کر چاچی نے دروازہ بند کر لیا۔

کشن رات کے سناٹے میں منہ لٹکائے ہوئے ایک طرف کو چل دیا۔ پتہ نہیں کہاں گیا، اس دن کے بعد کشن کو کسی نے نہیں دیکھا۔

روس کو مزید جنگی سامان ملیگا

لندن۔ ۱۹ اکتوبر۔ ماسکو میں برطانیہ۔ امریکہ اور روس کے بدیشی وزیروں کی جو کانفرنس ہونے والی ہے اس سے عین قبل آج لندن میں ایک معاہدہ پر دستخط کئے جائیں گے [illegible]

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ

(بقیہ صفحہ اول)

—«جناب اسلم صاحب»—

دل میں بلا کا درد ہے، لب پر فغاں نہیں
گریاں ہوں اور آنکھوں سے آنسو رواں نہیں
شبنم ہے اشکبار کہ گلزار مٹ گیا!
بلبل ہے نوحہ خواں کہ مرا آشیاں نہیں!
دل ہوگیا تباہ غم دل بھی مٹ گیا!
اب میری زندگی سے کوئی بدگماں نہیں
یارب! کہاں رہوں میں، کہاں جاؤں، کیا کروں؟
اپنی کوئی زمین، کوئی آسماں نہیں!
ہے جد و جہد زیست میں راز نہان زیست!
منزل میں لطف رہبری کارواں نہیں!

—«جناب اظہر صاحب»—

نظارے کا ہو شوق تو جلوہ کہاں نہیں
حسن تمام کے لئے قید مکاں نہیں
صحن چمن ہو، میکدہ ہو، خانقاہ ہو
ناکام وصل یار کہیں شادماں نہیں
نغمے برس رہے ہیں فضائے خموش سے
آواز یہ تری تو دل ناتواں نہیں
رُخ بھی پھرا ہوا ہے نظر بھی پھری ہوئی
ہم بےکسوں پہ جیسے کوئی مہرباں نہیں
کچھ سسکیاں کچھ آہیں کچھ آنسو کچھ اضطراب
اظہر کچھ اور حاصل عمر رواں نہیں

بحکم جناب بابو نورتن کمار صاحب بہادر منصف شہر کانپور

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۵۱ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت منصفی سٹی کانپور

ہریشچندر عمر تخمیناً ۳۰ سال ولد لالہ شیو سہائے قوم کایستھ ساکن اے۔ بی۔ روڈ شہر کانپور مدعی

بنام مولوی احمد عبدالحلیم عمر تخمیناً ۵۰ سال ولد حافظ مولوی عبدالحکیم قوم مسلمان ساکن اشرف منزل طلاق محال متصل پٹری ریلوے لائن شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت حساب فہمی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم
عدالت سٹی منصفی کانپور

شہروں میں راشن ہوگا

نئی دہلی۔ ۱۷ اکتوبر۔ فوڈ کانفرنس کے آخری اجلاس میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری نے حکومت ہند کے تین اہم فیصلوں کا اعلان کیا، یہ تین فیصلے یہ ہیں:۔

(۱) خاص خاص اناجوں کی قیمتوں پر آئینی کنٹرول ہوگا (۲) شہروں میں راشن ہوگا (۳) اناج مہیا کرنے کے لئے صوبجاتی حکومتیں ذمہ دار ہوں گی۔

فوڈ ممبر سر جے۔ پی سریواستو نے اعلان کیا کہ باہر سے اناج لانے والا ایک جہاز ایک بندرگاہ پر اناج اُتار رہا ہے اور دوسرا جہاز پہونچنے ہی والا ہے۔

لارڈ ویول ہندوستان آگئے

نئی دہلی۔ ۱۸ اکتوبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ ویول، لیڈی ویول اور اپنے ذاتی اسٹاف کے ہمراہ ہندوستان پہونچ گئے ہیں۔

بحکم جناب مسٹر عبدالحمید خاں صاحب بہادر منصف شکوہ آباد ضلع مین پوری

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قواعد ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۹۶۱ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت منصفی شکوہ آباد ضلع مین پوری

بابو رام سنہی سیٹھ ایڈوکیٹ پریسیڈنٹ کمیٹی چھوٹے لال گیا پرشاد ٹرسٹ واقع شہر کانپور مدعی

بنام بابو جگناتھ پرشاد ولد لالہ چند کا پرشاد ٹنڈن ساکن عقب چوک شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت وغیرہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت منصفی
شکوہ آباد

ماسکو میں مشورے

ماسکو۔ ۲۰ اکتوبر۔ برطانی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈل ہل اور روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف کے درمیان کل کانفرنس شروع ہوئی، شروع میں موسیو مولوٹوف نے مسٹر ایڈن اور مسٹر کارڈل ہل کا خیرمقدم کیا اور اسکے بعد کانفرنس کے ایجنڈا اور طریقہ کار پر غور کیا گیا۔

نئے وائسرائے کی پہلی تقریر

نئی دہلی، ۲۰ اکتوبر۔ آج رات کو ساڑھے آٹھ بجے ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ ویول اپنی پہلی تقریر کریں گے۔ یہ تقریر آل انڈیا ریڈیو پر براڈکاسٹ کی جائے گی۔

اٹلی میں اتحادی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں

لندن۔ ۲۰ اکتوبر۔ اٹلی کی تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ اتحادی فوجیں والٹرنو کے اُتر میں برابر آگے بڑھ رہی ہیں، وہ کیپوا کے میدان میں ۷ میل آگے بڑھ گئی ہے، جرمن بڑا سخت مقابلہ کر رہے ہیں پانچویں اور آٹھویں فوجوں نے لڑتے بھڑتے آگے بڑھتے ہوئے ۹ قصبات اور گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان میں سے ۵ پر ان امریکنوں نے قبضہ کیا ہے جو پہاڑیوں میں اور کیپوا کے اُترپچھم کے علاقہ میں لڑ رہی ہیں۔

یونان میں زور کی لڑائی

چنکنگ۔ ۲۰ اکتوبر۔ پچھلی رات کے چینی کمیونک میں کہا گیا ہے کہ صوبہ چین کے صوبہ یونان کے پچھمی علاقہ میں لڑائی کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ جن چینی فوجوں نے پینا کے چھوٹے سے قصبہ پر قبضہ کر لیا تھا وہ پورب کی طرف آگے بڑھتی رہیں اور کل اُنھوں نے ایک ندی کو پار کر لیا جو دریائے سالوین میں مل جاتی ہے بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ ایک اور جاپانی دستہ مانگنوپچ سے اُتر کی طرف آگے بڑھ رہا تھا اُسے چینیوں نے سیادچنگ کاؤں کے قریب روک لیا۔

روم خالی کیا جا رہا ہے

استنبول۔ ۲۰ اکتوبر۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ جرمنوں نے روم کے تمام سفیروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ روم کو خالی کر دیں اور اُتری اٹلی میں چلے جائیں۔

لارڈ لنلتھگو ہندوستان سے روانہ ہوگئے

نئی دہلی۔ ۲۰ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر اعلان کیا گیا ہے کہ لارڈ لنلتھگو ہندوستان سے روانہ ہوگئے ہیں۔

کشمیر اسمبلی کا اجلاس ختم

سری نگر، ۱۹ اکتوبر۔ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کشمیر نے ریاست کشمیر کی اسمبلی کا اجلاس ختم کر دیا ہے۔ مہاراجہ صاحب نے ایک آرڈیننس نافذ کیا ہے جس کے ذریعہ جموں کے ساتھ کی تحقیقاتی کمیٹی کو اختیار دیدیا ہے کہ وہ کمیٹی کی توہین کرنے والوں اور اس کی کارروائی میں رکاوٹ ڈالنے والوں کو سزا دے سکیگی، اور گواہوں کو ضروری دستاویزات پیش کرنے کے لئے مجبور کرسکیگی۔

یو۔پی کے کانگریسی کارکن

لکھنؤ۔ ۱۸ اکتوبر۔ "ہندوستان ٹائمز" کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ان کانگریسی کارکنوں کو چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے جو کانگریس کے عہدیدار یا اس کے کسی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر نہیں ہیں اور جنھوں نے کسی تباہ کاری میں کوئی حصہ نہیں لیا ہے، اس پالیسی کے مطابق صوبہ کے مختلف حصوں میں رہائیاں جاری ہیں اور اس ماہ کے آخر تک بہت سے کانگریسی کارکن رہا ہو چکیں گے۔

لندن ۲۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کی غذائی صورت حالات پر ہاؤس آف لارڈ کے اگلے اجلاس میں بحث ہوگی۔

باجلاس جناب مسٹر آفتاب احمد صاحب بہادر منصف ایٹہ

سمن واسطے قرار داد اُمور تنقیح طلب

(آرڈر ۵- قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۰۶ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت منصفی ایٹہ ضلع علی گڈھ

منشی پتولال ولد منشی کنور بہادر قوم کایستھ ساکن قصبہ پٹامی پرگنہ پٹامی تحصیل علیگنج ضلع ایٹہ مدعی

بنام اجودھیا پرشاد ولد منشی رادھا کرشن قوم کایستھ ساکن قصبہ پٹامی حال موجود شہر کانپور محلہ بنگالی محال دولت رام کا مکان مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت رہنامہ اسامی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵؍ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم برج بہاری لال منصرم
عدالت منصفی ایٹہ

(مہر عدالت)

وائسرائے کی الوداعی تقریر

نئی دہلی- ۱۴؍ اکتوبر- ہز ایکسلنسی لارڈ لنلتھگو نے آخری والیان ریاست کے اجلاس میں تقریر کی- اُنھوں نے فیڈرل اُصول کے متعلق اپنے عقیدہ اور اعتماد کا ایک بار پھر اظہار فرمایا اور فرمایا کہ اس اصول کو حاصل کرنے کیلئے خواہ کیسے ہی طریقے کیوں نہ اختیار کرنے پڑیں اس سے ہندوستان کے اتحاد اور ہندوستان کے آئینی مستقبل کو بہت فائدہ پہونچے گا- جب میں آپ صاحبان کے روبرو ہندوستان کے اتحاد کا ذکر کرتا ہوں تو میرے لئے موجودہ دنیا کے حالات میں ایک ساتھ مل کر کھڑے ہونیکی ضرورت پر زور دینا چنداں ضروری نہیں ہے کیونکہ آپ سب صاحبان بخوبی جانتے ہیں- مختلف صوبوں کے لئے خواہ وہ کتنے ہی بڑے بڑے کیوں نہ ہوں ان کا طرز حکومت کیسا ہی کیوں نہ ہو اور ان کے وسائل کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں بجز اس صورت کے کہ وہ اپنے سے زیادہ بڑے کل کے ایک جزو کی حیثیت سے رہیں ان کے لئے علٰحدہ رہ کر اپنا وجود قائم کرنا مشکل ہے- جو زنجیریں ان صوبوں کو ایک دوسرے سے منسلک کرتی ہیں وہ حباب کی مانند ہلکی ہیں، لیکن ان کا وجود ضرور ہے اور ان کی قوت اور انکی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے- اگر یوروپ جیسے بڑے براعظم کے لئے یہ اصول صحیح ہے تو ہندوستان کے چھوٹے براعظم کے لئے بھی اور ہندوستان میں بھی اس اتحاد کے اتنے ہی فوائد ہیں جتنے کہ یوروپ میں ہو سکتے ہیں- خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اس سے زیادہ قومی مفاد وابستہ ہیں- بین الاقوامی میدان میں گزشتہ سالوں میں عظیم تبدیلیاں ہوئی ہیں- نئی قوتیں، نئے خیالات، نیا رویہ ظاہر ہوا ہے- ان تمام حقائق کو ذہن میں رکھنا ہوگا اور ان کی موجودگی میں مجھے اور آپ صاحبان کو رہنا پڑ رہا ہے، حقیقی طور پر سوچنا اور کام کرنا پڑتا ہے اگر میں یہ سمجھ لوں کہ آپ صاحبان میں سے کوئی ذمہ دار شخص اس امر سے انکار کرے گا کہ تاج نے حفاظت کرنے کی جو ذمہ داری سنبھالی ہوئی ہے اس کے ساتھ ہی اس پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہے کہ بشرط ضرورت اس امر کا دھیان رکھے- جس چیز کی حفاظت کی جاتی ہے وہ حفاظت کے قابل رہے تو میرا یہ خیال آپ لوگوں کے ساتھ بے انصافی کے مترادف ہوگا۔

وزیر اعظم جاپان کا بیان

لندن- ۱۴؍ اکتوبر، جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپان کے وزیر اعظم جنرل ہڈیکی توجو نے کل یہ کہا ہے کہ جنگ فیصلہ کن صورت میں داخل ہونے والی ہے- جرمن نیوز ایجنسی نے ٹوکیو کی ایک خبر کے حوالے سے کہا ہے کہ جاپان کی کیبنٹ نے کل اپنے ایک اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ سرکاری دفتروں کے عملہ میں ۲۵ فی صدی کی تخفیف کر دی جائے تاکہ ہوائی جہازوں کے بنانے کے شعبوں اور جنگی کارخانوں میں کام کرنے کیلئے آدمی مل سکیں، اس طریقہ سے حکومت جاپان کو ان کاموں کیلئے پندرہ ہزار آدمی مل جائیں گے۔

باجلاس جناب مسٹر ایس۔ ایم۔ سیر بار ایٹ لا سول و سشن جج بہادر کانپور

سمن واسطے قرار داد اُمور تنقیح طلب

(آرڈر ۵- قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۹۲ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت سول اینڈ سشن جج کانپور

منی لال ولد لالہ بہاری لال قوم ویش ساکن نیا گنج کینال روڈ شہر کانپور مدعی

بنام مسماۃ سکھدیوی وغیرہ مدعا علیہ

بنام مسماۃ سکھدیوی عرف سکھدیی بیوہ اجودھیا پرشاد قوم ویش ساکنہ نوگھرا شہر کانپور دسری ٹھاکر جی مہاراج رادھکا جی جن کا قیام گاہ مکان نمبری حال ۲۹/۷۲ واقع نوگھرا محال شہر کانپور کہا جاتا ہے تعمیل سمن مسماۃ سکھدیی بیوہ اجودھیا پرشاد قوم ویش ساکنہ نوگھرا محال شہر کانپور پر کی جاوے وکیدارناتھ ولد اجودھیا پرشاد قوم ویش ساکن نوگھرا محال شہر کانپور و لالہ پسر نابالغ کیدارناتھ بولایت کیدارناتھ پدر خود قوم ویش ساکن نوگھرا شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴؍ ۵ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم لکشمی سنگھ منصرم
عدالت سول اینڈ سشن جج
کانپور

(مہر عدالت)

وائسرائے کے اعزاز میں دعوت

نئی دہلی- ۱۵؍ اکتوبر، والیان ریاست کی طرف سے آج رات روشن آرا کلب میں وائسرائے اور لیڈی لنلتھگو کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوت دیگئی۔ دعوت میں تقریباً تین سو مہمان شریک ہوئے۔

ESTD. 1923.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO- A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۱۲/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 38 NO. 43 | CAWNPORE. Saturday. 30th OCT. 1943

کانپور شنبہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲۹ شوال المکرم ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۸ نمبر ۴۳

44

ادبیات

عیدِ اولین

از جناب دَور ہاشمی کانپوری از بنگلور

ادب سے دَور نے پہلے اُنھیں سلام کیا
پھر اس کے بعد نگاہوں نے کچھ کلام کیا

نگاہیں کر چکیں جب اپنا فرض خاص ادا
تو پھر اسکوتِ لب و رنگِ رُخ نے کام کیا

دلِ حزیں کو خبر جب ہوئی! تو اُس نے بھی
نفس نفس کو باندازِ صد پیام کیا

ابھی کہا بھی نہ تھا دل نے اپنا افسانہ
کہ درد دل نے تڑپنے کا اہتمام کیا

تاثرات نے رگ رگ میں بجلیاں بھر دیں
توقعات نے ہر نقش کو "تمام" کیا

"وہ" اور! اتنے سوالات کا جواب! مگر،
"وہ" مسکرائے کچھ ایسے... کہ شادکام کیا

زباں سے کچھ بھی نہ کہنے پہ دل نے سُن ہی لیا
کہ جا، نشاطِ تپش کو تری دوام کیا

ترا سلام محبت قبول ہے لیکن
بہ فرطِ شوق جو تو نے نہ اس کو عام کیا

نگاہ سے بھی غمِ دل بیاں نہیں ہوتا
محبتوں کا کوئی ترجمان نہیں ہوتا

قطعہ

از تبرکات حضرت امیر مینائی مرحوم

محفل برخاست ہے، پتنگے
رخصت شمعوں سے ہو رہے ہیں

ہے کوچ کا وقت آسماں پر
تارے کہیں نام کو رہے ہیں

ان کی بھی نمود ہے کوئی دم
وہ بھی نہ رہیں گے جو رہے ہیں

دُنیا کا یہ رنگ اور ہم کو
کچھ ہوش نہیں ہے سو رہے ہیں

دُنیائے اسلام

بغداد میں یوم عید

لندن ۸ اکتوبر عید الفطر ہندوستان اور عراق دونوں ملکوں میں جشن کا دن خیال کیا جاتا ہے اب کی بغداد میں عید الفطر ۳۰ ستمبر کو منائی گئی اور جیسا کہ ایک عراقی اخبار نویس نے خوشنما لفظوں میں کہا یہ عید الفطر بھی اسی زرین رشتہ کی ایک کرشمہ تھی جس سے دونوں ملک وابستہ ہیں اس موقع پر ہندوستانی افسر عراقی افسروں کے کلیسا گئے اور اپنے عراقی بھائیوں کو عید کی مبارکباد دی بڑے بڑے عراقی افسروں کے کلب گئے اور اپنے عراقی بھائیوں کو فائق شاکر پاشا عباسی لی بے اور نورالدین محمود بے شامل تھے ہز ایکسلنسی اسمٰعیل نامق پاشا چیف آف دی جنرل اسٹاف کی سرکردگی میں ہندوستانی افسروں کا خیر مقدم کیا۔

ہلکا سا ناشتہ کرنے کے بعد جس میں صرف مٹھائی تھی کیونکہ عید الفطر کے دن یہی دستور ہے۔ یہ ہندوستانی افسر کئی چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں لیکر کلب کو وسیع عمارت اور اس کے خوبصورت لان کو دیکھنے گئے، اسمٰعیل وامق پاشا نے ہندوستانی مہمانوں کو یقین دلایا کہ عراق کلب ان کے خیر مقدم کے لئے ہر وقت تیار ہے اسی دن شام کو اسمٰعیل نامق پاشا دوسرے بڑے عراقی افسروں کے ساتھ بازدید کو گئے، ہندوستانی افسروں اور ایرانی عراق کمان کے بڑے بڑے افسروں نے جس میں چیف آف دی جنرل اسٹاف بھی شامل تھے، عراقی مہمانوں کی آؤ بھگت کی اور ہندوستانی مٹھائی اور ہندوستانی چا سے تواضع کی اس موقع پر فضا عراقی نغموں سے گونج رہی تھی۔

امریکہ میں شہزادگان حجاز کے مشاغل

نیویارک؛ ۱۱ اکتوبر۔ امیر فیصل وزیر خارجہ حجاز اُن کے چھوٹے بھائی امیر خالد نے نیویارک شہر کی دن بھر خوب سیر و سیاحت کی۔ اُنھوں نے نیویارک کی وہ عمارت بھی دیکھی جو دنیا میں سب سے اُونچی عمارت ہے، بعد اُن کے ہمراہ نیویارک کے سابق گورنر الفرڈ اسمتھ بھی تھے، دونوں شہزادے ۱۲۵۰ فٹ بلندی تک اس عمارت پر چڑھے، اس کے بعد اُنھوں نے لاگاردیہ میں سب سے بڑا ہوائی اسٹیشن اور میدان دیکھا اور آدھ گھنٹہ ایک بار برداری کے ہوائی جہاز میں اُڑے، شب کو امریکہ کے بہت سے ممتاز سپاہی فوجی اور کاروباری اشخاص نے دونوں شہزادوں کو ایک بڑا ڈنر دیا۔ دوسرے دن بنارس کلب میں اُن کو بر کناٹ (ناشتہ) دیا گیا اور اسکے بعد اُنھوں نے نیویارک کا سب سے بڑا فولادی کارخانہ دیکھا۔

شام کے صدر کی طرف سے روزولٹ کا شکریہ

امریکی "یوم آزادی" پر اپنے مبارکباد کے تار کے جواب میں حکومت شام کے صدر عطا الایوبی بے، کو صدر روزولٹ کا حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

حکومت نے نیاری کی جانب شامی قوم کی ترقی کو امریکی قوم اور حکومت بڑی مسرت سے دیکھ رہی ہے اور وہ اس دن کے لئے چشم براہ ہیں جب اتحادیوں کی فتح کی بدولت ہزاد شامی جمہوریت کے لئے دنیا کی جمہوری ریاستوں میں ایک بلند مرتبہ حاصل کر لینا یقینی ہو جائے گا۔

شمالی افریقہ میں زرعی ترقی

واشنگٹن دامریکہ میں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مقامی عربوں کے تعاون کی بدولت ٹیونیشیا اسا الجیریا میں زراعت پھر تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔

ممکن ہے کہ سہ اور نباتاتی تیلوں کی پیداوار ضرورت سے زیادہ ہو جو یوروپ کی قوموں کے جیسے جیسے وہ آزاد ہوتی جائیں گی، کے کام آئیں گی۔

شامی خواتین کا مطالبہ

بیروت سے خبر آئی ہے کہ لبنانی خواتین کی صدر کو شامی خواتین کی یونین کی صدر کی طرف سے ایک پیغام موصول ہوا ہے جسمیں لبنانی یونین کے اس مطالبہ کی حمایت کی گئی ہے کہ آئندہ انتخابات میں عورتوں کو حق رائے دہی دیا جائے۔

فلسطین کی خواتین کا گرانقدر عطیہ

سیدہ عائشہ ابوخضر اور ان کی صاحبزادی سیدہ مکرم ابوخضر ساکن بیت المقدس نے غزہ اور اس ضلع کے غریب آدمیوں کے لئے ایک اسپتال بنانے کی غرض سے ۳۰ ہزار پونڈ عطا کئے ہیں۔

اس عطیہ کا اندراج عدالت شرعیہ میں کر دیا گیا ہے اور یہ دونوں خواتین اوقات غزہ کے ناظم کے ساتھ مل کر اس رقم کی خرچ کی نگرانی کریں گی، شہر کے معززین کی ایک مجلس قائم کی گئی ہے جو اسپتال کی تعمیر کے لئے جگہ منتخب کرے گی۔

شاہ ابن سعود کا عطیہ

بمبئی۔ ۲۱ اکتوبر، ہز مجسٹی شاہ ابن سعود نے مصیبت زدگان بنگال کی امداد کیلئے بیس ہزار روپیہ کا عطیہ مرحمت فرمایا ہے اور سر عزیز الحق ممبر تجارت کو دس ہزار روپیہ کی رقم بھیجکر ایک چٹھی لکھی ہے جس میں ہز مجسٹی ابن سعود نے لکھا ہے کہ وہ بنگال کے فاقہ کشوں کے حالات سنکر بہت متاثر ہوئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پر کمی دوستی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۲۸ کانپور شنبہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء نمبر ۴۳

لندن آبزرور کا وائسرائے ہند کو مشورہ

لندن کے اخبار "آبزرور" نے ہندوستان کے وائسرائے لارڈ ویول کو چند مشورے دئے ہیں۔ ان مشوروں میں بتایا گیا ہے کہ انھیں کونسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ لارڈ ویول ایک ایسے وقت میں ہندوستان کے وائسرائے بنکر آئے ہیں جو بہت نازک اور سب سے زیادہ فیصلہ کن وقت ہے۔ اس لئے اگر وہ چاہیں تو اس ملک کی جدید تاریخ میں اپنا ایک اہم ریکارڈ اور اپنی ایک اچھی یادگار قائم کر سکتے ہیں اخبار آبزرور کہتا ہے کہ لارڈ ویول کی کامیابی کیلئے دو راہیں ان کے سامنے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ صاف طور پر شخصی حکمرانی کریں یا ایسے ہندوستانیوں سے مدد لیں جو انکی ذمہ داری کے دائرے کے اندر حکمرانی کر سکیں۔ اسی بات کو زیادہ واضح کرنے کے لئے آبزرور نے دوسرے الفاظ میں یہ لکھا ہے:۔

"لارڈ ویول کے اختیارات ان کے ہاتھ میں ہیں ایک یہ ہے کہ وہ ہندوستان کو محفوظ رکھیں اور دوسرا یہ کہ ہندوستانیوں کو آزادی اور خود داری عطا کریں جس کے معنی یہ ہیں کہ مؤخر الذکر کو حکومت خود اختیاری حاصل ہو اور افلاس کے خلاف ایک بڑی جنگ کی جائے۔"

جہاں تک ہندوستان کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا تعلق ہے لارڈ ویول اپنے فوجی تجربات کی بنا پر اس کام سے اچھی طرح واقف ہیں وہ خود ایک آزمودہ کار سپاہی ہیں اور آج تک کسی سپاہی کو ہندوستان کا سب سے بڑا عہدہ نہیں دیا گیا تھا لیکن جب ہم ہندوستان کے سیاسی میدان اور آزادی و حکومت خود اختیاری کے مسائل پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ لارڈ ویول ان سے بھی ناواقف نہیں ہیں۔ وہ تقریباً دو سال تک ہندوستان کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے وائسرائے کی کونسل کے ممبر رہ چکے ہیں۔ اور اس ملک کے ان تمام مسائل پر جو سیاسی زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں طویل مشورے اور مباحثے سن چکے ہیں اور ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ان مباحثوں کے دوران میں اُنھوں نے کسی مخصوص پالیسی سے خود کو وابستہ نہیں کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے سیاسی مسئلہ ہی کے سلسلہ میں ان کو ایک دوسرے اہم واقعہ سے بھی دوچار ہونا پڑا ہے جو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا وہ یہ ہے کہ کرپس مشن کے زمانے میں سر اسٹافورڈ کرپس کے بہت سے اہم ترین مشوروں میں وہ بھی شریک تھے اور بالخصوص ڈفنس پورٹ فولیو کو کسی ہندوستانی کے سپرد کرنے کا سوال جب چھڑا ہوا تھا تو لارڈ ویول نے اس موضوع پر پریسیڈنٹ آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو سے طویل مشورے بھی کئے تھے اس لئے یہ ایک یقینی امر ہے کہ لارڈ ویول ہندوستان کی سیاسیات، ہندوستان کے مزاج اور ہندوستان کے مقاصد و مطالبات سے اچھی طرح واقف ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ابتک اپنے کسی ذاتی اعلان یا اظہار خیال یا بیان کردہ پالیسی سے بندھے ہوئے بھی نہیں ہیں۔

انھیں حالات کی روشنی میں اخبار "آبزرور" کے مشوروں سے لارڈ ویول اگر چاہیں تو خاطر خواہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اخبار موصوف اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ ہندوستان میں جماعتی اور فرقہ وارانہ اختلافات موجود ہیں مگر وہ یہ حقیقت بھی پیش کرتا ہے کہ ایسے اختلافات دنیا کی تمام قوموں میں پائے جاتے ہیں وہ کہتا ہے کہ:۔

"جو خرابیاں سب قوموں میں موجود ہیں انھی بنا پر آج تک کسی ملک کو اس کی آزادی اور بہتری کے پیدائشی حق سے محروم نہیں کیا گیا ہے۔"

اس لئے اب یہ فیصلہ کرنا اس کے خیال میں لارڈ ویول کا کام ہے کہ وہ اپنے اختیارات کی دو راہوں میں سے کوئی ایک راہ اختیار کر لیں۔ اگر وہ شخصی حکومت کے طریقہ کو پسند کریں گے تو بقول "آبزرور"

"ان کی مادی کامیابیوں کے لئے ان کی تعریف کی جائے گی، لیکن مشرق و مغرب کے تمام ممالک میں ان پر یہ الزام لگایا جائے گا کہ ہندوستان کے اختلافات کو آج تک سامراجی حکمرانی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے، ہندوستان صرف برطانی امپائر کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ دنیا کا مسئلہ ہے اور برطانیہ اور دوسرے ممالک میں کثرت رائے اس کی آزادی کے حق میں آچکی ہے۔"

اس سلسلہ میں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے لارڈ ویول اگر تجربہ اور مشاہدہ سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گے تو وہ خود شخصی حکومت کے مقابلہ میں دوسرا طریقہ پسند کریں گے۔ جس کی طرف آبزرور نے اشارہ کیا ہے وہ سمجھوتہ کی راہ ہے تاکہ رائے عامہ کی طاقت حاصل کر کے حکومت چلائی جا سکے اور ایک طرف افلاس و فاقہ کشی کا مکمل انسداد ہو اور دوسری طرف ہندوستان کے پورے ذرائع کو استعمال کر کے دشمن کو جلد از جلد شکست دیجائے۔

اس قدر گرانی کیوں ہے؟

ہندوستان ایک غریب ملک ہے، یہاں کی آبادی غریب اور متوسط الحال طبقہ پر مشتمل ہے۔ ایک ایسے ملک میں اشیاء کی قیمتوں میں یکایک بے انتہا اضافہ یقینی طور پر حالات میں اختلال پیدا کر دیگا۔ آج ہندوستان میں اشیاء کی قیمتوں کا اضافہ تقریباً تین سو فی صدی ہو گیا ہے جو وہم و خیال کے حدود سے بھی متجاوز ہے۔ وہ لوگ جن کی آمدنیاں پہلے ہی بمشکل گزر بسر کے لائق تھیں اور جن کی آمدنیوں میں یا تو کسی قسم کا اضافہ ہی نہیں ہوا یا اگر ہوا ہے تو وہ بیس پچیس فیصدی سے کسی طرح زیادہ نہیں لہذا کیونکر وہ قیمتوں کے موجودہ اضافہ کو برداشت کر سکتے ہیں، بنگال، اڑیسہ، آسام، مالابار، بیجاپور، کوچین وغیرہ کے حالات بلاشبہ افسوسناک ہیں لیکن ہندوستان کے دوسرے صوبوں اور علاقوں کے حالات بھی قابل اطمینان نہیں ہیں۔ ہر جگہ گرانی کی شکایتیں ہیں اور ہر جگہ مشکلات پیدا ہو رہی ہیں، فی زمانہ ہندوستان کی آبادی کا ۵۰ فیصدی سے زیادہ حصہ ایسا ہے جس کی آمدنی اس کے اخراجات کی متکفل نہیں ہو سکتی۔ سوال یہ ہے کہ یہ صورت حال کیوں پیدا ہوئی؟ کیا غلہ کی کمی نے گرانی کے لئے مجبور کیا؟ اگر ایسا ہوتا تو یو۔پی پنجاب اور سندھ میں کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیئے تھی لیکن ان صوبوں میں بھی مشکلوں اور پریشانیوں کی کمی نہیں ہے، یو۔پی میں گیہوں ایک روپیہ کا ڈھائی سیر اور گھی ایک روپیہ کا چھٹانک فروخت ہو رہا ہے اسی طرح کپڑے کی قیمتیں بھی تمام ہندوستان میں کئی گنا بڑھی ہوئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ کی وجہ سے غیر ملکی کپڑا نہ آسکا اور ہندوستان کی ملیں فوجی کپڑا تیار کرنے میں مصروف رہیں اس لئے قلت پیدا ہو گئی جس کا نتیجہ قیمت میں اضافہ ہوا۔ لیکن کیا یہ حقیقت ہے؟

جون کے مہینہ میں کپڑے کے کنٹرول کا آرڈر جاری ہوا۔ مل مالکوں اور بیوپاریوں سے کہا گیا کہ وہ ۳۱ جولائی تک بتائیں کہ اُن کے پاس کتنا کپڑا اور کتنا سوت ہے، چنانچہ معلوم ہوا کہ اُن کے پاس ۲ ارب ۷۰ کروڑ ۹۷ لاکھ ۸ ہزار گز کپڑا اور ۲۱ کروڑ ۷۴ لاکھ ۵۸ ہزار پونڈ سوت موجود ہے۔ اس میں کا ۲ ارب ۴۲ کروڑ ۶۷ لاکھ ۶۹ ہزار گز کپڑا برطانی ہندوستان میں تھا اور ۲۶ کروڑ گیارہ لاکھ ۳۹ ہزار کپڑا دیسی ریاستوں میں۔ اس میں سے ایک ارب ۹۱ کروڑ ۴۹ لاکھ ۴۳ ہزار گز کپڑا بیوپاریوں کے گوداموں میں اور ۸۰ کروڑ ۴۸ لاکھ ۲۵ ہزار گز کپڑا ملوں میں تھا۔ گویا ہندوستان میں اتنا کپڑا موجود تھا کہ اگر اسکو ہندوستان کی تمام آبادی پر تقسیم کیا جاتا تو ہر ایک کے حصہ میں تقریباً دس گز کپڑا آتا۔ آئندہ کے لئے اس کا بیان ہے کہ ہندوستان کی ملیں ۵ ارب گز کپڑا بنا سکتی ہیں اس کے ساتھ ایک ارب ۸۰ کروڑ گز کپڑا ہاتھ کا بنا ہوا ملے گا اور تقریباً ۳ ارب گز کپڑے کا ذخیرہ جس کا حساب اُوپر پیش کیا گیا ہے یعنی کل ۹ ارب ۸۰ کروڑ گز گویا تقریباً دس ارب گز کپڑا ہندوستان کے پاس ہوگا اگر اعداد و شمار کو صحیح طور پر جمع کیا جائے تو دس ارب کی میزان میں تقریباً ۹۴ کروڑ گز زیادہ معلوم ہوتا ہے لیکن کیا دوکانداروں اور بیوپاریوں نے چور بازار کے لئے جو کپڑا رکھ لیا ہے وہ ۵۰ کروڑ گز بھی نہ ہوگا۔ بیوپاریوں کی موجودہ ذہنیت کے پیش نظر تو یہ کپڑا ۵۰ کروڑ گز سے بھی زیادہ ہونا چاہیئے، بہرحال اب دس ارب گز کپڑے کو سامنے رکھئے، حکومت کے پروگرام کے مطابق اس سال باہر بھیجنے اور فوجی ضروریات کے لئے ایک ارب ۴۰ کروڑ گز کپڑے کی ضرورت ہوگی۔ اس حساب سے عوام کی ضرورتوں کے لئے آٹھ ارب ۶۰ ہزار گز کپڑا بچ جاتا ہے یعنی ۱۹۴۳ء میں ہندوستان کے ہر شخص کو ساڑھے اکیس گز کپڑا مل سکتا ہے، ہندوستان کی خوشحالی کے زمانہ میں بھی جب برآمد کم اور درآمد زیادہ تھی کبھی ۱۶ - ۱۷ گز فی کس سے زیادہ کپڑا موجود نہیں رہا۔ بالفاظ دیگر جنگ سے پہلے کے مقابلہ میں ہندوستان کے پاس اس وقت ۲۵ فیصدی زائد کپڑا موجود ہے، لیکن قیمتیں پانسو فیصدی زیادہ ہیں اور بازار میں کپڑے کا قحط ہے۔ جس طرح یو۔پی، پنجاب، سندھ میں غلہ زیادہ ہونے کے باوجود نرخ گراں ہے اسی طرح ہندوستان میں کپڑا زیادہ ہونے کے باوجود قیمتیں زیادہ ہیں، کیا یہ حالات اس بات کا پتہ نہیں دیتے کہ اشیاء کی کمی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ کوئی اور سبب ہے جس نے بازار کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ کہا جائے گا کہ کاشتکار کی ضروریات کی چیزیں گراں ہیں اس لئے اس کی پیداوار میں بھی گرانی ہونی چاہیئے۔ لیکن اس سلسلہ میں ہمیں یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ کاشتکار وہ کون سی چیزیں خریدتا ہے یا خریدنے کے لئے مجبور ہے جو گراں ہیں۔ اور اسکی اضافی قیمت کے اعتبار سے کاشتکار کی پیداوار کی قیمت میں کتنا اضافہ ہونا چاہیئے؟ اسی طرح دوسری چیزوں کے متعلق حساب لگائیے جس کے بعد یقیناً آپ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ کاشتکار کی پیداوار کی گرانی کا حقیقی سبب اُن چیزوں کی گرانی نہیں ہے جنھیں کاشتکار خریدتا ہے۔ اسی طرح کپڑے کی ساخت کے اخراجات میں اضافہ کا حساب لگانے کے بعد آپ کو معلوم ہوگا کہ اس اضافہ کو کپڑے کی قیمت کے اضافہ سے نہ کوئی نسبت ہے اور نہ کوئی تعلق۔ اب سوال یہ ہے کہ پھر موجودہ بے پناہ گرانی کا حقیقی سبب کیا ہے؟

یہی ایک اہم سوال ہے اور یہیں سے حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس کی اصلی وجہ تحقیق کر کے اس ناقابل برداشت گرانی کو دُور کرے اور رعایا کو موت و زیست کی کشمکش سے نجات دلائے۔

متولی عیدگاہ کے جوابات

شیخ فخر الدین ولد شیخ نصیر الدین متولی عیدگاہ و قبرستان ساکن مچھلی بازار کانپور لکھتے ہیں کہ معترض صاحب کے اطمینان کیلئے مندرجہ ذیل جوابات لکھ رہا ہوں۔

اعتراض نمبر۱۔ کے متعلق عرض ہے کہ مبلغ للعہ واپس کر دئے گئے ہیں۔ اعتراض نمبر۲۔ کے متعلق عرض ہے کہ جس حق سے ۱۹۱۶ء میں قاضی دیوار والے پلاٹ میں درخت لگائے گئے دس چہاٹک، و مینار یں و سڑکیں پختہ قبرستان و عیدگاہ کی درمیانی دیوار اور دو سو گز نیکے دو حوض و مکبروں کیلئے چبوترے وغیرہ بنائے گئے تھے اُسی حق کے مطابق درخت کی جڑیں اور شاخیں کاٹی گئی ہیں۔ ۱۹۱۶-۱۷-۱۸ء میں تین دستاویزیں جو عدالت مجاز میں داخل ہیں اُسی کے مطابق میں فخر الدین متولی عیدگاہ و قبرستان ہوں، حساب آمد و خرچ حسب ذیل ہے:۔

آمدنی ۲۳۲ روپیہ - خرچ ۲۷۰ روپیہ ۳ آنہ ۶ پائی۔

میونسپل بورڈ کا بجٹ

کانپور میونسپل بورڈ کے بجٹ میں ایگزیکٹو افیسر صاحب نے جو خسارہ کے اعداد و شمار ظاہر کئے ہیں اس سے پبلک میں کچھ بے چینی پیدا ہو گئی ہے لہذا بورڈ نے اس کی تحقیقات کرنے کیلئے رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا چیرمین۔ لالہ منی لال نوٹیا، مسٹر گوپی ناتھ پرشاد کیڈیا، رائے بہادر لالہ رام نرائن بھینکر اور مسٹر سید محمد رضا ممبران پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنائی ہے۔

۲۲ اکتوبر کو اس کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں بجٹ کی تفصیلات پر نہایت احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ غور و خوض کرنے کے بعد ۱۹۴۳-۴۴ء کے بورڈ کے ریوائزڈ بجٹ کی آمد و خرچ یعنی ۳۹۶۱۳۹۷ روپیہ کی آمدنی اور ۴۲۸۷۶۸۰ روپیہ کا خرچ کا تخمینہ مقرر کیا گیا۔ جبکہ پہلے بجٹ میں آمد و خرچ کا تخمینہ بالترتیب ۳۷۸۹۲۴۷ روپیہ اور ۴۱۴۹۰۶۵ روپیہ تھا۔

اُمید کی جاتی ہے کہ اس سال کے حساب بند ہونے پر کل میزان ۴۰۰۰۹۵۲ روپیہ ہوگی جبکہ سال کے شروع میں کل میزان ۲۷۲۳۵ روپیہ کی تھی۔

یہ اعداد قابل اطمینان ہیں اور گزشتہ ۶ ماہ کی اصلی حالات پر لکھے گئے ہیں۔

یہ سب کمیٹی بلا کسی اور نئے ٹیکس کے بڑھائے بورڈ کی آمدنی بڑھانے اور اخراجات کم کرنے کی تدابیر پر غور کر رہی ہے لہذا پبلک کو اطمینان رکھنا چاہیئے۔

مزدوروں کے متعلق

گزشتہ ماہ اگست کیلئے مزدوروں کے متعلق لیبر کمشنر یو۔پی نے جو بیان دیا تھا اس کے متعلق لیبر آفس میں مزدوروں کی ۵۰ شکایتیں موصول ہوئیں جن میں سے ۳۸ براہ راست اور ۱۵ مزدوروں کی انجمنوں سے موصول ہوئی ہیں۔ مہینہ میں کل ۵ ہڑتالیں ہوئیں جن میں ۱۸۹۰ مزدوروں نے حصہ لیا ۸۲۳۹ کام کے دنوں اور ۱۶۵۰ روپیہ کی مزدوری کا نقصان ہوا۔ مزدوروں کے ۳۰ حادثات ہوئے جن میں ۱۵ موتیں بھی شامل ہیں، جس کے معاوضہ میں ۱۳۵۹۱ روپیہ ۹ آنہ ۹ پائی بطور تلافی یا نقصان کے دیا گیا۔

کونین کہاں کہاں مل سکتی ہے؟

آجکل ملیریا بخار کا بڑا زور و شور ہے اور شاید ہی کوئی ایسا خوش قسمت خاندان ہو جو اس تکلیف دہ بخار سے محفوظ رہا ہو۔ اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے کونین کا استعمال اب تقریباً لازمی ہو گیا ہے اور کونین کے میسر نہ آنیکی وجہ سے لوگوں کو سخت تکالیف برداشت کرنا پڑ رہی ہیں۔

گورنمنٹ کے ایک کمیونک سے معلوم ہوا ہے کہ کانپور میں مندرجہ ذیل ڈاکٹروں اور دواخانوں میں کونین موجود ہے لہذا ضرورت مند حضرات ان کی طرف رجوع کر کے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں:۔

(۱) ڈاکٹر ایس۔ان۔مکرجی (۲) کیپٹن اے۔سی۔دت (۳) ڈاکٹر آر۔کے۔نگم۔ (۴) ڈاکٹر ایس۔ان۔سکسینہ۔ (۵) ڈاکٹر ایس۔ان۔مصرا (۶) ڈاکٹر بی۔ان۔بھلا۔ (۷) ڈاکٹر عبدالمجید خاں (۸) ڈاکٹر آر۔ان۔سین۔ (۹) ڈاکٹر گلزاری لال روہتگی (۱۰) ڈاکٹر بی۔ال۔روہتگی (۱۱) ڈاکٹر گنگا پرشاد (۱۲) ڈاکٹر برج کشور اگنہوتری (۱۳) ڈاکٹر ایس شرما (۱۴) ڈاکٹر مس سی۔روہتگی (۱۵) ڈاکٹر بی۔کے۔بسو (۱۶) ڈاکٹر ٹی کول۔

دواخانوں کے نام

(۱) مسرس میری تن اینڈ کو (۲) مسرس سی۔ایچ بوس اینڈ کو (۳) پاینیر میڈیکل اسٹورس (۴) مسرس بھارتیہ میڈیکل اسٹورس (۵) مسرس ڈی ان کولس اینڈ کو۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ اجلاس نظم و نثر

۲۱ اکتوبر ۱۰ بجے دن کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کی مجلس انتظامیہ کا ایک جلسہ مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب ال۔ال۔بی ایگزیکٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور پریسیڈنٹ انجمن کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں انجمن کے سالانہ اجلاس نظم و نثر کے لئے ۱۸ و ۱۹ دسمبر ۱۹۴۳ء کی تاریخیں مقرر کی گئیں اور طے ہوا کہ ہر دو اجلاس کملا کلب میں منعقد کئے جائیں۔

اجلاس نظم و نثر کی صدارت کیلئے مندرجہ ذیل حضرات کے اسمائے گرامی بالترتیب منظور کئے گئے:۔

آئینۂ کانپور

مشاعرہ کیلئے:

(۱) سر راجہ صاحب سلیم پور (۲) راجہ صاحب محمود آباد (۳) مسٹر بہارگوا پروپرائٹر نولکشور پریس لکھنؤ۔

اجلاس نثر کیلئے:۔

(۱) مسٹر رام بابو سکسینہ (۲) ڈاکٹر عبدالحق صاحب (۳) مسٹر سلطان حیدر جوش (۴) پروفیسر رشید احمد صدیقی۔

اجلاس نظم و نثر کے لئے ہندوستان کے بہترین و سربرآوردہ شعراء و اُدباء کو مدعو کیا جا رہا ہے۔

سالانہ اجلاس نظم و نثر کے انتظامات کیلئے ایک مضبوط ورکنگ کمیٹی مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل بنائی گئی ہے:۔

(۱) مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب ال۔ال۔بی ایگزیکٹو افیسر کانپور میونسپل بورڈ (۲) مسٹر عبدالشکور پرنسپل حلیم مسلم کالج (۳) مسٹر صدرالاسلام صاحب صدر ڈی۔ایس۔پی (۴) نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر (۵) مسٹر آما شنکر مہروترا منیجر دی ہندوستان کمرشیل بنک لمیٹڈ (۶) مسٹر محمد شریف مینجنگ ڈائرکٹر ہندوستان ٹینری (۷) نواب سید انور حسین صاحب (۸) مسٹر گنگادھر ناتھ فرحت وکیل (۹) مسٹر جاگیشور دیال نشتر وکیل (۱۰) شیخ محمد رفیق صاحب سوداگر (۱۱) نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب اختر (۱۲) مسٹر سریرام جلوٹے وکیل (۱۳) جناب سخا صاحب (۱۴) جناب ثاقب صاحب (۱۵) جناب شاکر صاحب (۱۶) جناب ندرت صاحب (۱۷) مسٹر جی۔سی نگم۔ (۱۸) مسٹر چندر بھان پرشاد راحت وکیل (۱۹) خواجہ عبدالسلام مولانا سلیم ناطقی بحیثیت سکریٹری، شامل رہیں گے۔

سپلائی ممبر کی تشریف آوری

گورنمنٹ آف انڈیا کے سپلائی ممبر آنریبل دیوان بہادر سر اے راما سوامی مدلیار کے۔سی۔ایس۔آئی ۲۸ اکتوبر کو کانپور تشریف لاکر ۳ روز قیام کریں گے، خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ٹیکسٹائل اور دوسرے مقامی مل مالکان سے موجودہ پیدا شدہ صنعتی مسائل اور جنگ کے بعد کارخانوں کے بنانے کے مسائل پر گفتگو کریں گے۔

گورنر صاحب کی تشریف آوری

ہز اکسلنسی سر موریس ہیلٹ گورنر یو۔پی بھی کانپور تشریف لا رہے ہیں۔

دعوت (بینکوٹ)

مسٹر ایچ۔جی مصرا، او۔بی۔ای پریسیڈنٹ مرچنٹ چیمبر یو۔پی۔ ۳۰ اکتوبر ۸ بجے رات کو اپنے بنگلہ (مصرا لاج) واقعہ نواب گنج میں گورنر صاحب اور سپلائی ممبر صاحب کو دعوت (بینکوٹ) دے رہے ہیں۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ماہانہ میٹنگ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو رائے بہادر مسٹر مان سنگھ سی۔بی۔ای چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں خلاصی لائن کوارٹرس کے نزدیک سڑکوں اور گلیوں اور گوالٹولی کے پل سے دریا کے کنارے پاور ہاؤس تک سڑک بنانے کے لئے ۱۷۲۰۰ روپیہ کا تخمینہ منظور کیا گیا۔

رام باغ پارک سیسہ مئو کی مرمت اور امرامئو کے مزدوروں کے کوارٹرس کے نزدیک سیمنٹ روڈ بنانا طے ہوا۔

چیرمین صاحب کی تجویز پر سر پدم پت سنگھانیا کو بے اوٹ کمیٹی کا ممبر کو اپٹ کیا گیا۔

۲۶۷ ۴۳ روپیہ کی اراضی کا نیلام منظور کیا گیا جس میں ۷ پلاٹ مسلمانوں کو ذاتی قبرستان بنانے کے لئے مقررہ قیمت پر دئے گئے۔

مسٹر ایس۔سی مترا کا وہ رزولیوشن جس میں مزدوروں کیلئے کوارٹر بنانے کے ٹھیکہ دینے پر تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ چیرمین صاحب نے اس پر بحث کرنیکی اجازت دیدی اگرچہ کسی ممبر نے اس رزولیوشن کی تائید نہیں کی تھی لیکن آخر میں ٹرسٹ اس نتیجہ پر پہونچا کہ تمام الزامات بے بنیاد ہیں اور ٹرسٹ کا پہلا فیصلہ بالکل ٹھیک تھا لہذا کسی قسم کی تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈسٹرکٹ اسکاوٹ کمشنر

ضلع کانپور کے اسکاوٹس ایسوسی ایشن کی مجلس انتظامیہ کی ایک میٹنگ میں مسٹر جے۔ٹی ٹھار کی جگہ مسٹر شبیر محمد خاں ڈسٹرکٹ اسکاوٹ کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

ہومیوپیتھک دواخانہ

الکٹرک سپلائی اور کرنس یونین کا ایک ہومیوپیتھک خیراتی دواخانہ کھولا گیا ہے جس کا جلسہ مسافر خانہ پریڈ میں ہوا۔ اور اس کی رسم افتتاحی مسٹر جے۔ای پیڈلے لیبر کمشنر یو۔پی نے ادا کی۔

سبدِ گل

ایک طرف مختلف مقاموں کی حکومتیں اشیاء خوردنی پر کنٹرول کر رہی ہیں اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر اناج لے جانے کی ممانعت کیجا رہی ہے۔ دوسری طرف "اناج چور" اپنا کمال فن دکھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے اور اجناس کو چھپا کر لیجانے کے عجیب وغریب کرتب دکھاتے رہتے ہیں۔

جموں کی اطلاع ہے کہ یہاں چاول اور دیگر اجناس باہر لے جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے اور اس پر خاص نگرانی ہے کہ کوئی شخص یہاں سے یہ مال باہر نہ لے جا سکے اس پابندی اور نگرانی کی وجہ سے جب یار لوگوں کو اپنا داؤں دکھانے کا کوئی موقع نہ ملا تو انھوں نے ایک نئی ترکیب نکالی، یعنی ایک فرضی برات بنائی، آگے آگے باجہ بج رہا تھا، اس کے پیچھے دولھا تھا اور اس کے بعد دولھن کی پالکی تھی جس میں چاول کی بوریاں بھر دی گئی تھیں۔

برات کے آگے باجہ بج رہا تھا، دولھا شادی کے لباس میں ملبوس تھا، براتی صاف وشفاف کپڑے پہنے ہوئے ہمرکاب تھے اور دولھن کی سجی ہوئی پالکی کو کہار اُٹھائے ہوئے تھے ایسی صورت میں بھلا یہ کون خیال کر سکتا تھا کہ اصل میں یہ برات نہیں ہے بلکہ "اناج چوروں" کا ایک گروہ ہے جو برات کی شکل بنا کر چوری کرنے نکلا ہے، لیکن "تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں"

پولیس کے لوگ بھی بڑے کائیاں ہوتے ہیں، اُنھوں نے دولھا کے پریشان چہرے اور براتیوں کے ڈگمگاتے ہوئے قدموں سے اندازہ لگا لیا کہ ضرور دال میں کالا ہے، اور اس کی اطلاع حکام بالا کو دے دی۔ اب جو برات کا گھیرا ڈال کر تلاشی لی گئی تو نہ کوئی دولھا تھا اور نہ کوئی دولھن، سجی ہوئی پالکی میں سے چاول کی سربند بوریاں نکلنی شروع ہوگئیں، پوری برات کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور "بڑے گھر" میں اس کی خاطر تواضع کی جا رہی ہے۔

ٹریبون کے خلاف مقدمہ خارج

لاہور۔ ۲۹ اکتوبر۔ لاہور ہائی کورٹ کی فل بینچ نے جو چیف جسٹس، جسٹس محمد منیر اور جسٹس تیجا سنگھ پر مشتمل تھی معاصر "ٹریبون" کے خلاف توہین عدالت کے مقدمہ کا فیصلہ آج سُنا دیا۔

چیف جسٹس اور جسٹس تیجا سنگھ نے اتفاق رائے سے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ معاصر "ٹریبون" توہین عدالت کے تینوں الزامات سے بری الذمہ ہے۔

جسٹس محمد منیر نے علحدہ فیصلہ لکھا ہے۔ اُنھوں نے دو الزامات میں معاصر موصوف کو بے قصور قرار دیا ہے جو معاصر موصوف کے رپورٹر مسٹر اے، سی بالی کی گرفتاری کے خلاف ہیبس کورپس کی درخواست کے اقتباسات شائع کرنے اور انتقال مقدمہ کی ایک درخواست کی سُرخیوں کے سلسلہ میں لگائے گئے تھے۔ جسٹس محمد منیر نے لکھا ہے کہ الزام میں یعنی مسٹر بالی کی گرفتاری کے سلسلہ میں ورنیکلر اخبارات کے تبصروں کے اقتباسات شائع کرنے کا مسٹر برہانیم ایڈیٹر ٹریبون نے ارتکاب جرم کیا ہے لیکن فاضل جج نے اس جرم میں مسٹر برہانیم کو سزا نہیں دی کیونکہ یہ جرم عمداً نہیں کیا گیا ہے۔

ادبِ لطیف

بھولے فسانے

از سید عظمت علی صاحب

وہ کسی گرے ہوئے ستارہ کا ٹکڑا تھی! یا آفتاب کی کرن زرّیں؟

پریوں کی درگاہ کا سنہرا چراغ تھی! یا پریوں کا ساغر زرّیں؟

یہ کوئی نہ جان سکا!!!

چاند کی ٹھنڈی کرنوں کی طرح جمیل اور قطرات نوری کی طرح دل آویز!

اس کی تخلیق میں کرشنا کی بانسری میں محبت اور بہار کے شیریں نغمے پیدا کر دئے!

کشتگانِ حسن اس کے در مسیحائی پر جمع ہونے لگے!

عنبر و ناقۂ تاتار، عطریات کے انبار لگا دئے!

نیلوفر کے گجرے اس پر نثار کئے:

نغمہ نوازوں کی مرصع کار شہنائیاں اس کے حسن کے تعریفی ترانے گانے لگیں!!

مگر!! میرے پاس کیا تھا؟

محبت کی قربان گاہ پر کافور وعنبر خود بخود جلنے لگا!

اور وہ دل آرزوؤں کے تیز رو دریا میں بہتے ہوئے ایک ایسے بحرِ ذخار میں پہونچ گئے جہاں چاند کی طرح چمکنے والی موجیں تھیں، ماہِ نو کے جلوؤں سے سوا، خوابوں کی ایک خلیج ......

لیکن!!!

ابھی سب کچھ تشنۂ تکمیل ہی تھا...... کہ......؟

طوفان آیا!!!

سنہری، روپہلی، فلک بوس لہریں بساطِ عالم پر چھا گئیں۔

زرّیں موجوں نے اس کو اپنی آغوش میں لے لیا۔

دنیائے محبت کے آفتاب کی آخری کرنیں ٹوٹ کر زر طوفان میں غائب ہوگئیں۔

نئے وائسرائے اخباری نمایندوں سے ملے

نئی دہلی۔ ۲۲ اکتوبر۔ لارڈ ویول نے کل وائسرائے ہاؤس میں اخباری نمایندوں سے مل کر پُرانی روایت توڑ دی اس سے قبل وائسرائے ہمیشہ خاص خاص اخبارات کے نمایندوں کو الگ الگ انٹرویو دیا کرتے تھے۔ یہ پہلا موقع ہے جبکہ بہت سے اخبارات کے نمایندوں کو ایک ساتھ وائسرائے ہاؤس میں بلایا گیا۔

تقریبًا چالیس ہندوستانی۔ امریکی۔ انگریز، اسٹریلین، روسی، چینی اور آزاد فرانسیسی نمائندے وائسرائے ہاؤس میں پہونچے وائسرائے سے ان میں سے ہر ایک کا تعارف کرایا گیا۔

۶ جاپانی جہاز ڈبو دئے

سڈنی۔ ۲۶ اکتوبر۔ دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے جزیرہ نیو برٹن کی سمندری چھاؤنی ربال کے قریب ایک جاپانی مارو جہاز اور ۵ ساحلی جہازوں کو ڈبو دیا۔ اتحادیوں نے بوگن ویلے میں جاپانیوں پر حملے کئے اور ان کے بیس ہوائی جہاز برباد کر دیے۔

عالمِ نسواں

جرمنی کی جاسوس عورتیں

(گزشتہ سے پیوستہ)

آغاز جنگ سے پہلے برطانیہ میں خانگی نوکروں اور لونڈیوں کا فقدان تھا اس لئے حکومت برطانیہ کی اجازت سے ہزاروں غیر ملکی نوکر باورچی، نرسیں اور خادمائیں انگلستان میں جا پہونچیں۔ اپریل ۱۹۳۸ء تک چودہ ہزار جرمن خادمائیں انگلستان میں موجود تھیں اُنھوں نے جرمنی سے آسٹریا کے الحاق کے حق میں ووٹ بھی دئے تھے، ان میں سے اکثر لڑکیاں کرولن الف کے زیر اثر تھیں بہت سی محض روزی کمانے کے لئے انگلستان گئی تھیں لیکن کرولن الف نے ان سے کہا کہ غیر ممالک میں کام کرنے والی لڑکیاں پہلے پارٹی کی خدمت گزار ہیں اور ہٹلر ان سے کچھ کام یا خدمت کی توقع رکھتا ہے۔

جو جرمن لڑکیاں انگریز افسروں کے گھروں میں ہوائی اڈوں یا بندرگاہوں پر ملازم تھیں ان سے خاص طور پر سیاسی خدمت لی جاتی تھی۔ انھیں نازیوں کا حکم تھا کہ اپنی آنکھیں اور کان کھُلے رکھو جو لڑکیاں اپنے آقاؤں سے غداری کرنے پر رضامند نہیں ہوتی تھیں انھیں ورغلانے کے لئے دوسرے طریقے عمل میں لائے جاتے تھے ان سے کہا جاتا تھا کہ تم اپنے آقاؤں سے نمک حرامی نکرو، اس کے لئے ہم اصرار بھی نہیں کرتے، لیکن تمھارے وطن کا نجات دہندہ ہٹلر دنیا میں امن چاہتا ہے اور اُسے یہ جاننے کا حق حاصل ہے کہ انگلستان یا دوسرے ممالک جرمنی کے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں، جو لڑکیاں اس پر بھی جرمن جاسوسوں کے احکام کی تعمیل سے انکار کر دیتیں ان کا انگلستان میں رہنا مشکل ہو جاتا تھا۔ نازی جاسوسوں کے ایما پر جرمن سفیر ان کا پاسپورٹ ضبط کر لیتا اور انھیں وطن واپس بھیجدیا جاتا تھا۔

باقی آئندہ

بابو گوپی ناتھ سریواستو کا بیان

دہلی۔ ۲۲ اکتوبر۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کانگریسی کارکنوں کی جو جیلوں سے باہر ہیں غیر رسمی مٹنگ کی کوئی تاریخ اب تک معین نہیں کی گئی ہے۔ بابو گوپی ناتھ سریواستو نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اُنھوں نے اس سلسلہ میں جن لوگوں سے صلاح مشورہ کیا ہے اُنھوں نے اس مٹنگ کی حمایت کی ہے، جو کانگریسی کارکن آج کل جیلوں سے باہر ہیں ان سب کو بنگال کی موجودہ غذائی صورت حالات کے باعث بہت تشویش ہے اور وہ وہاں کے اور ہندوستان کے دوسرے قحط زدہ علاقوں کے باشندوں کی زیادہ منظم اور موثر ڈھنگ سے امداد کرنا چاہتے ہیں، جب گاندھی جی اور لارڈ لنلتھگو کی خط وکتابت جاری تھی تو میں نے یہ کہا تھا کہ گاندھی جی صورت حالات پر غور کرنے کو تیار ہیں۔

وفد کی پارلیمنٹ کے ممبروں سے ملاقات

لندن۔ ۲۱ اکتوبر۔ ۳ استری پرشوں کا ایک وفد جسمیں زیادہ تر ٹریڈ یونین اور کواپریٹو سوسائٹیوں کے ممبر شامل تھے آج پارلیمنٹ کے ممبروں سے ملاقات کرنے کیلئے گیا اور اُن سے بنگال میں قحط کی حالت سدھارنے کیلئے فوری کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ اُنھوں نے پارلیمنٹ کے تقریبًا ۶۰ ممبروں سے ملاقات کی اور اُن سے کہا کہ اناج بھیجنے کیلئے جہازوں کا انتظام کیا جائے اور ہندوستانی لیڈروں کو رہا کر دیا جائے خیال ہے کہ اس بارے میں جلد ہی پارلیمنٹ میں بحث ہوگی۔

جاپان کی قومی پالیسی کی وضاحت

لندن۔ ۲۶ اکتوبر۔ جاپانی نیوز ایجنسی نے بیان کیا ہے کہ جاپان کی پارلیمنٹ کا اجلاس ٹوکیو میں سوموار کو شروع ہوا اس میں جاپان کی قومی پالیسی کے موٹے موٹے اصولوں کا خاکہ بیان کیا گیا۔ یہ اصول حسب ذیل ہیں:-

(۱) فوجی کمان اور انتظامیہ محکموں کے درمیان اتحاد کی تقویت۔

(۲) ملکی نظام کے ڈھانچہ قطعی طور پر جنگی بنیادوں پر قائم کرنا۔

(۳) سخت گیر ملکی پالیسی پر عملدرآمد کرنا۔

پارلیمنٹ کے موجودہ اجلاس کو خاص طور سے زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے اور اُمید کی جاتی ہے کہ اس میں تمام قوم ایک رشتہ میں منسلک کر دی جائے گی۔

بچوں کی دنیا

سیاروں کی صحیح تعداد

زمانہ قدیم میں جب کہ بڑی طاقت کی دوربینیں ایجاد نہیں ہوئی تھیں سات سیارے ہی تسلیم کئے جاتے تھے، یعنی سورج۔ زمین۔ زہرہ۔ عطارد۔ مریخ۔ مشتری، اور زحل۔ لیکن اٹھارھویں صدی میں جب سائنٹفک ترقیوں کا دروازہ کھلنا شروع ہوا تو سر ولیم ہرشل نے دو نئے سیارے دریافت کئے اور ان کے نام یورینس اور نپچون تجویز کئے گئے۔ اس طرح سیاروں کی تعداد ۹ تک پہنچ گئی اور یہی وہ تعداد ہے جس سے لوگ عام طور پر واقف ہیں، لیکن سائنس کی بیش از بیش ترقیوں کے ساتھ ہی سیاروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور اُنیسویں صدی کے آغاز سے اس وقت تک کئی نئے مزید سیارے دریافت کئے جا چکے ہیں۔

مثلاً یکم جنوری ۱۸۰۱ء کو مشہور ماہر ہیئت پیازی نے برج ثور کے قریب ایک نیا سیارہ دریافت کیا جس کا نام سیرس رکھا گیا۔ دوسرے سال جرمنی کے ایک عالم نے پالس کے نام سے ایک اور سیارہ دریافت کیا۔ یہ دونوں سیارے نظام شمسی کے دوسرے سیاروں کی طرح سورج کے گرد گھومتے ہیں اور ان کا مدار مریخ اور مشتری کے راستوں کے درمیان ہے۔

۱۸۰۴ء میں ہارڈنگ نے "جونو" کے نام سے تیسرا سیارہ دریافت کیا اور ۱۸۰۷ء میں البرس نے چوتھا نیا سیارہ "وستا" دریافت کرکے سیاروں کی تعداد تیرہ تک پہونچا دی۔

۱۸۰۷ء میں وستا کی دریافت کے وقت سے اس وقت تک تیز دوربینوں کی مدد سے سیکڑوں نئے سیارے دریافت کئے جا چکے ہیں اور ان کی موجودہ صحیح تعداد چھ سو کے قریب ہے۔ زمین سے ان نئے سیاروں کا فاصلہ اُنتالیس کروڑ سے دو ارب اکاسی کروڑ میل تک ہے اور وہ سورج کے گرد تین سال سے ایک سو پینسٹھ سال تک کے عرصہ میں اپنی گردش پوری کرتے ہیں۔ بڑے سیاروں میں سب سے طویل گردش زحل کی ہوتی ہے، یعنی وہ تقریبًا تیس سال میں سورج کے گرد اپنا دورہ پورا کر لیتا ہے اور چھوٹے چھوٹے سیاروں میں سب سے زیادہ مسافت نپچون کو طے کرنا پڑتی ہے یعنی سورج کے گرد اس کا "سالانہ" دورہ ایک سو پینسٹھ سال میں پورا ہوتا ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں سمجھئے کہ ہمارا ایک سال ایک سو پینسٹھ سال کے برابر ہوتا ہے۔

(چنگاری)

یوپی میں مزید سیاسی قیدی رہا ہونیوالے ہیں

لکھنؤ۔ ۲۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔ پی سیاسی اسیروں کے معاملہ پر نظر ثانی کر رہی ہے اور مزید سیاسی قیدی رہا کئے جانیوالے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کچھ عرصے سے حکومت نے سیاسی اسیروں کو رہا کرنیکا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے اور اب سیاسی قیدیوں کی تعداد پہلے سے کم رہگئی ہے، صوبہ کی صورت عام حالت پر آگئی ہے۔ اس لئے حکومت نے ضلع حکام سے مزید سیاسی قیدیوں کی رہائی کے بارے میں دریافت کیا ہے ان کی رپورٹ آجانے پر احکام جاری کئے جائیں گے۔

پردۂ فلم

نجمہ

محبوب پروڈکشنز کی پہلی معرکۃ الآرا مسلم سوشل پیشکش نے لاہور۔ دہلی اور بمبئی کے بعد حیدر آباد دکن اور لکھنؤ میں اپنی نمائش سے تمام سابقہ فلموں کے ریکارڈ توڑ دئے ہیں بمبئی کے سنٹرل ٹاکیز میں نجمہ کا بارھواں پر ہجوم ہفتہ شروع ہے حیدر آباد کے زمرد محل میں اور لکھنؤ کے نشاط سینما میں اس نے قیامت برپا کر رکھی ہے۔ عید کے مسرت خیز موقع پر محبوب وطن ڈائرکٹر محبوب صاحب کو کئی سو کی تعداد میں منظوم منثور عید کارڈ موصول ہوئے ہیں۔

"تقدیر" بقول شاعر

جس میں پنہاں مہر عالم تاب کی تنویر ہے
آنے والی فلم وہ محبوب کی تقدیر ہے

محبوب پروڈکشنز کی دوسری سوشل میوزیکل شاہکار تصویر "تقدیر" نصف سے زائد مکمل ہو چکی ہے اسمیں نیا چہرہ نرگس، مسٹر موتی لال۔ مسٹر چندر موہن، بائی جلو بائی، مسٹر چارلی، اور قائم علی کی اداکاری قابل دیدنی۔ سیزیو اور مکالمے مسٹر آغا جان کاشمیری کے ہیں، گانے حضرت ماہر القادری کے دماغ کا دل کش نتیجہ ہیں۔

تصویر راجہ

گنوارہ باپ کے شہرت یافتہ ڈائرکٹر کشور ساہو کی جدید تصویر راجہ نادرن انڈیا کے مختلف شہروں میں ریلیز ہوگئی ہے اور ہر جگہ اس نے پبلک سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔

اس فلم میں کشور ساہو۔ پرتما داس گپتا۔ رانی بالا اور گلاب نے اپنے اپنے رول بڑی خوبی کے ساتھ ادا کئے ہیں۔

اس تصویر کے متعلق فلمی دنیا۔ ٹائمس آف انڈیا۔ بمبئی اسٹینل اور سنڈے اسٹینڈر کی رائے بہت اُونچی ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ کانپور میں بھی یہ تصویر پسند کیجاویگی۔

امریکن نقصان کی تعداد

واشنگٹن۔ ۲۴ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتلایا گیا ہے کہ اب تک امریکہ کی فوجوں کے ۱۱۵۸۸۳ آدمی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ میدانی فوج کے ۱۱۰۰ آدمی ہلاک، ۲۴۱۸۳ زخمی۔ ۲۳۵۵۴ گم اور ۲۲۹۴۱ قید ہوئے۔ سمندری فوج کے ۱۲۱۱۲ ہلاک۔ ۵۷۲۲ زخمی ۱۰۰۲ لاپتہ اور ۴۱۸۹ قید ہوگئے۔

جاپان میں بانس کے جہاز

لندن۔ ۲۶ اکتوبر۔ "ڈیلی اسکیچ" میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ حکومت جاپان ۳۵۰ ٹن وزن کے ایسے جہاز بنا رہی ہے جس میں ۲۰ فی صدی لوہے اور لکڑی کی جگہ بانس لگایا گیا ہے۔ اس کی وجہ اس اخبار نے یہ بتلائی ہے کہ جاپان میں لوہے کی کمی پڑ رہی ہے۔

گورنر بنگال نے استعفےٰ دیدیا

نئی دہلی۔ ۲۱ اکتوبر۔ گورنر بنگال سر جان ہربرٹ نے خرابی صحت کی بنا پر استعفےٰ دیدیا ہے اور ان کا استعفےٰ منظور کر لیا گیا ہے۔

صحت قائم رکھنے کے لئے کم سے کم ماہ میں دو دفعہ روزہ رکھنا مفید ہے

کم کھانا انسان کی زندگی میں خوشحالی کا اضافہ کرتا ہے اور زیادہ کھانا عمر کو گھٹاتا ہے۔

انسان وہ ہے جو سب سے محبت کرے۔

عورت وہ ہے جو باعصمت ہو۔

دوست وہ ہے جو مصیبت میں کام آئے۔

عقلمند وہ ہے جو موجودہ وقت سے فائدہ اُٹھائے۔

خود اعتمادی، عمل اور استقلال میں کامیابی کا راز مضمر ہے۔

سچ بولنے والا انسان ہمیشہ خوش رہتا ہے اور بے خوف رہتا ہے۔

ڈاکٹر۔ (مریض کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر) آپ کے دل کے قریب ایک عجیب قسم کا سخت مقام معلوم ہوتا ہے، اسے فوراً دیکھنا چاہیئے۔
مریض۔ (مسکرا کر) جناب یہ سخت حصہ نہیں میرا بٹوہ ہے، مہربانی کرکے اسے زیادہ نہ کھٹکھٹایئے گا۔

ایک آدمی نے کلاک خریدا جو کچھ عرصہ بعد بند ہوگیا، مالک نے جب کلاک کا دروازہ کھولا تو اس میں ایک چوہا مرا ہوا پایا، گھبرا کر بیوی کو پکارا اور کہا:۔
دیکھو مشین کا انجنیر مرگیا ہے جبھی تو کلاک چلنے سے رُک گیا تھا۔

ایک مُلا صاحب وعظ فرماتے ہوئے حاضرین سے کہنے لگے:۔ "بتاؤ دنیاوی خوشی کی کیا قیمت ہے؟"
ایک سوداگر جسے نیند آگئی تھی جاگ اُٹھا اور چلا کر بولا:۔ "چار آنہ فی درجن"

ایک جولاہے نے راستہ میں شیشہ پڑا دیکھا اور کسی کو پاس نہ پاکر شیشہ اُٹھالیا۔
جب دیکھا تو اپنی ہی شکل دکھائی دی، کہنے لگا مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ آپ کا ہی ہے۔ م

پیروں کی مصوری:۔ فرانس میں ایک مصور تھا وہ جنم سے بغیر ہاتھوں والا پیدا ہوا تھا وہ پیروں سے بہت بڑھیا تصویریں بناتا تھا، اس کی بنائی ہوئی کئی تصویریں اب بھی پیرس کے عجائب گھر میں ٹنگی ہیں۔

گنّے کی سڑک:۔ اب سڑکوں کے بنانے میں پیلے ہوئے گنّے کے ریشے کام میں لائے جانے لگے ہیں، ان ریشوں کا مصالح تیار کیا جاتا ہے، کئی سال کی جانچ کرنے پر یہ معلوم ہوگیا ہے کہ کنکریٹ بنانے میں یہ بڑے کام کا ہے اس مصالحہ کے تیار کرنے کے لئے کارخانہ کھولا گیا ہے۔ ولایت کے لورپول کے کلابوں اور ساؤتھ پورٹ ٹاؤن میں اس مصالحہ کو استعمال میں لایا گیا ہے۔

سب سے گہرا کنواں:۔ دنیا میں سب سے گہرا کنواں سائیلیا (جرمنی) میں ہے اس کا عمق ۴۲۷ فٹ ہے۔

م ایک آدمی سے کسی نے پوچھا کہ تم اپنے لڑکے کو وکالت کیوں پڑھاتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ اس کیلئے سب سے اچھا پیشہ یہی ہے کیونکہ اس نے بچپن ہی سے جھوٹ بولنے کی عادت ڈالی ہے۔

حسرت

از جناب اے نسیمی صاحبہ

سینہ میں جذبات موجزن ہیں، جذبات میں تلاطم۔۔۔
اے وائے دل سُن! بہت کہنا ہے گر کہنے کا یارا ہو زبان کو بھی؟

آدھی رات ہے۔۔۔ فضا خوفناک دیو کی طرح کھائے جا رہی ہے، ہوا زور شور کے ساتھ چل رہی ہے، سامنے برقی لیمپ پر پاگل پروانے عشق اور موت کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ مرنے کے لئے کتنی اچھی رات ہے۔ لیکن آہ! ابھی ابھی مجھ کو کچھ دیر اور ٹھہرنا ہے تاکہ وہ جذبات جو میری رُوح کو ہلاک کئے دے رہے ہیں دنیا کی نظروں کے سامنے ایک چیخ کی طرح چھوڑتا جاؤں اور اطمینان کی نیند سو جاؤں۔

اب سے آٹھ سال گزرے جب میں جوان تھا اور جوانی کی مختلف راستوں سے گزر رہا تھا، مجھ کو ہر چیز حسین نظر آتی تھی، کسی کو میں اپنے دامن ہوس میں لئے بغیر نہ چھوڑتا تھا لیکن آہ! محبت کے معاملہ میں مجھکو ہمیشہ شکست ہوئی، اکثر ایسا ہوا کہ جس کو میں نے لینا چاہا وہی میرے خلاف ثابت ہوا اسی وجہ سے میں ہمیشہ تشنہ کام الفت رہا کیونکہ طریق عاشقی میں نے صرف حسینوں سے محبت کی بھیک مانگنے اور سیاہ دراز زلفوں میں کھو جانے ہی کو سمجھ لیا ہے۔ میرے خواب ہمیشہ اُلٹے ہوئے جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے دھوکا کھایا اور جس سے میں نے اپنی سرگزشت نفس بیان کی اُس سے میں نے دھوکا کھایا۔ سینکڑوں بے گناہ پاک محبت معصوموں کی میں نے قدر نہ کی اور ہمیشہ اپنی اُمیدیں کسی نادیدہ حسینہ سے وابستہ کیں، اور دھوکا کھایا۔ ؎

جانتا تھا اپنا میں انجام عشق
پر فریب آرزو کھاتا رہا

میرے مکان کے پاس ایک اور صاحب مع اپنے اہل و عیال کے رہتے تھے، وہ لوگ پابند پردہ نہ تھے اس وجہ سے ان کی بڑی لڑکی کبھی کبھی میرے یہاں آجایا کرتی تھی اس کا نام مہتاب تھا۔ کنول کے پھول سے زیادہ حسین جس وقت وہ آزادانہ نگاہوں کے تیر میرے دل پر چلاتی میں دل پکڑ کر رہ جاتا۔ بھولی سادہ لوح لڑکی میری حقیقت سے ناواقف تھی، لیکن میں اس سے کبھی محبت نہ کرسکتا تھا کیونکہ محبت کی پہل اس نے کی تھی۔

وہ زیادہ سے زیادہ میرے پاس رہنا چاہتی تھی میں باغ میں جاؤں تو وہ میرے سامنے! کمرہ میں ہوں تو وہ میرے سامنے، غرض دن میں ہزاروں بار وہ بجلیاں گراتی لیکن وہ مجھ سے جتنا قریب رہنا چاہتی میں اُتنا ہی دُور۔

میں باوجود ایسا ہونے کے بڑا شریف مشہور تھا لوگ میری بہت عزت کرتے تھے۔ اس زمانے میں ایک اور صاحب ہمارے دفتر میں نئے آئے بہت جلد مجھ سے گھل مل گئے۔ ایک دن باتوں ہی باتوں میں اُنھوں نے مجھ سے کہا کہ میری ایک بہن ہے الف۔ اے میں پڑھتی ہے اُردو میں ذرا کمزور ہے اگر میں اس کو ایک گھنٹہ روز بس پردہ پڑھا دیا کروں تو بہت مہربانی ہوگی میرا دل دھڑکنے لگا اور میں نادیدہ اس پر فدا ہوگیا بڑی خوشی سے پڑھانے کی حامی بھرلی، لیکن آہ! میں نہیں جانتا تھا کہ کیا ہونے والا ہے!

میں روزانہ اس کے گھر پڑھانے جاتا میں اس کی شیریں آواز پر فدا ہوگیا جب وہ بولتی تو میرے کانوں میں شہنائی کی سی آواز گونجنے لگتی اور جذباتی کشمکش کی وجہ سے میں نے اس کو اپنا حالِ دل بتانا نامناسب سمجھا۔ میں روز کچھ نہ کچھ اس کی کاپی پر لکھ دیا کرتا اور وہ اس کے جواب دیتی۔ میری شاگرد بڑی شوخ معلوم ہوتی تھی۔ آخر لو بسمیں نے دیکھا کہ اس طرح داؤں نہیں چلتا تو اس کے ان دوستوں پر جن کو وہ بھائی کی طرح سمجھتی تھی نکتہ چینی شروع کردی اور اس کو جھوٹے الزام محض اس کو چھیڑنے کی خاطر دینا شروع کردیے، پہلے تو وہ طرح دیتی رہی لیکن ایک دن جب میں نے نہایت بے تکلفی سے اس کو بدچلن بتایا تو اس کے صبر و قرار کا پیمانہ چھلک اُٹھا اور اس نے نہایت صفائی سے اظہار غصہ کرکے بتایا کہ میرا کسی سے کوئی ناجائز تعلق نہیں ہے میں نے موقع غنیمت سمجھ کر اظہار الفت کیا اور محبت کی بھیک مانگی۔ لیکن آہ! میں وہ وقت کبھی نہیں بھول سکتا جب اس ظالم نے یہ لکھ کر بھیجدیا کہ "میں اس جنجال میں پڑنا نہیں چاہتی" مجھے زمین و آسمان گھومتے ہوئے نظر آئے، میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ نااُمیدی میرے سامنے تھی اس بار بھی دھوکہ ہوا۔

میں پھر مہتاب کی طرف لوٹا وہ پورے تین مہینہ سے میرے سامنے نہ آئی تھی۔ مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ اس شہر میں نہیں ہے اور لیب گو رہے۔ میرے حواس باختہ ہوگئے پہلی بار مجھ کو کسی کی محبت کا احساس ہوا میں آگرہ کی طرف اسی ٹرین سے چل دیا لیکن آہ اسٹیشن پر جاکر مہتاب کے کمسن بھائی سے معلوم ہوا کہ وہ آٹھ دن ہوئے گزر گئی۔ اور مرتے وقت اس نے صرف "جمیل" کہا تھا۔ آج پہلے دن مجھے احساس ہوا کہ درحقیقت میں ہی اس کا قاتل ہوں، اور اس صدمہ سے میں نیم پاگل ہوگیا اور سوچنے لگا کہ میں کتنا ظالم ہوں پتہ نہیں کتنوں کو مار چکا ہوں۔ اور سب سے بڑا ستم یہ کہ مرتے وقت میرا نام زبان پر ؎

یہ کس کا نام لے کر جان دی بیمار فرقت نے
یہ کس ظالم کا چرچا رہ گیا تیمار داروں میں

اُس دن سے میری صحت بگڑنا شروع ہوگئی آج آٹھ سال ہوگئے ہیں میرا حال تباہ ہے یہ پہلا موقع ہے کہ میرے دل میں ایک کشتۂ اُلفت کا خیال کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔

اب میں زندگی سے بیزار ہوں زندہ رہنا وبال معلوم ہوتا ہے۔ میرے شاگرد کی شادی میرے ایک دوست سے ہوگئی ہے۔ آپ ہی بتایئے کہ میں اب زندہ رہکر کیا کروں؟ اور اگر زندہ رہوں تو کس کے لئے؟

ہندوستان کے گزشتہ خوفناک قحط

ہندوستان کے مختلف حصوں میں جو قحط پڑ چکے ہیں انکے حالات ناظرین کی واقفیت کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

سنہ ۷۸-۱۸۷۷ء میں شمالی چین میں جو قحط پھیلا کہا جاتا ہے کہ اس میں ۹۵ لاکھ آدمی ہلاک ہوئے۔ لیکن ہندوستان کے قحط ان سب سے بڑے ہیں۔

سنہ ۶۵۰ء کا قحط ہندوستان بھر میں پھیلا تھا پھر سنہ ۹۴۱ء سنہ ۱۰۲۲ء اور سنہ ۱۰۳۳ء کے قحط اتنے سخت تھے کہ لوگوں کو انسانوں کی لاشیں کھا کھا کر اپنے پیٹ کی آگ بجھانی پڑی۔

سنہ ۱۱۴۸ء میں جو قحط پڑا وہ برابر گیارہ سال تک جاری رہا۔

سنہ ۴۵-۱۳۴۴ء کے قحط میں مغل شہنشاہ کو بھی اپنی ضروریات دستیاب نہ ہوئیں۔

سنہ ۱۳۹۶ء سے سنہ ۱۴۰۷ء تک یعنی بارہ سال قحط رہا اسے نہ معلوم کس وجہ سے درگا دیوی قحط کہا جاتا ہے۔

سنہ ۱۴۲۱ء کے قحط میں دو سال تک ایک بوند نہیں برسی۔

سنہ ۷۰-۱۷۶۹ء کے قحط میں صرف بنگال میں ایک کروڑ آدمی مرے۔

سنہ ۱۷۸۳ء کے قحط کو چالیسا قحط کہتے ہیں کیونکہ وہ سمت ۱۸۴۰ بکرمی میں پڑا تھا۔ یہ قحط لاہور سے لیکر بنارس تک پھیلا تھا۔

سنہ ۹۲-۱۷۹۰ء کا قحط اتنا شدید تھا کہ لاشوں کا دبانے والا بھی کوئی نہیں رہا۔ اور ان کے سڑکوں پر ہی سوکھ جانے سے ہر طرف کھوپڑیاں دکھائی دیتی تھیں۔

سنہ ۱۸۳۸ء کے قحط میں ۸ لاکھ آدمی مرے۔

سنہ ۱۸۶۶ء میں بنگال اور اڑیسہ میں دس لاکھ آدمی ہلاک ہوئے۔

سنہ ۱۸۶۹ء میں راجپوتانہ میں ۱۵ لاکھ اور سنہ ۷۸-۱۸۷۶ء تک بمبئی، مدراس اور میسور میں قحط سے پچاس لاکھ آدمی مرے سرکاری امداد ناکافی رہی۔

سنہ ۱۸۹۲ء کے قحط میں سرکاری امداد کی پالیسی کا میاب رہا۔

سنہ ۱۸۹۹ء کے قحط میں دس لاکھ آدمی ہلاک ہوئے۔

چیانگ کائی شیک سے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی ملاقات

چنگنگ۔ ۲۲ اکتوبر۔ پوربی ایشیائی کمان کے سپریم کمانڈر لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مارشل چیانگ کائی شیک سے پانچ روز تک اہم فوجی مسائل پر بات چیت کی۔ ان کانفرنسوں میں جنرل سٹل ویل امریکی کمانڈر اور دیگر فوجی افسر بھی شامل ہوئے۔

اس سلسلہ میں ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کانفرنس میں جن مسائل پر بحث کی گئی وہ دو مدوں کے ماتحت آتے ہیں: اول فوجی تنظیم اور دوسرے مختلف کمانوں کے درمیان تعاون۔

حکومت ہند پر منافع خوری کا الزام

لاہور۔ ۲۴ اکتوبر؛ ہاؤس آف لارڈ میں ہندوستان کی غذائی صورتِ حالات پر بحث کے دوران میں پنجاب کے خلاف جو نکتہ چینی کی گئی ہے اس کا جواب دیتے ہوئے سردار بلدیو سنگھ وزیر ترقیات پنجاب نے کہا کہ برطانی پارلیمنٹ کے روبرو پورے واقعات پیش نہیں کئے گئے ہیں۔ آپ نے بتلایا کہ پنجاب نے حکومت ہند سے ۱۹۴۲ء میں ۸۵۰۰۰ ٹن گیہوں اور بعد کو ۹۰۰۰۰ ٹن گیہوں سپلائی کرنے کا وعدہ کیا تھا وہ ۹۵۰۰۰ ٹن گیہوں سپلائی کر چکا ہے اتنا کسی صوبہ نے بھی سپلائی نہیں کیا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جتنا اناج تمام صوبوں نے مل کر سپلائی کیا پنجاب نے اس سے زیادہ سپلائی کیا۔ اس سال پنجاب نے دس لاکھ گیہوں سپلائی کرنے کا وعدہ کیا ہے اور وہ اب تک پچاس ہزار ٹن سے زیادہ گیہوں سپلائی کر چکا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ حکومت پنجاب نے گیہوں۔ چاول اور کسی اناج کی برآمد پر نفع نہیں کمایا اور اس کے برعکس حکومت یو۔پی۔ سندھ۔ بنگال سب نے نفع کمایا، اور حتیٰ کہ حکومت ہند نے بھی پنجاب سے خرید کئے ہوئے گیہوں پر ایک روپیہ فی من نفع کمایا۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ پنجاب نے اناج فروخت کرنے میں کبھی آناکانی نہیں کی۔ اس کے برعکس حکومت ہند کے ایجنٹ بازار بھاؤ پر خرید کرنے میں بھی آناکانی کرتے رہے حالانکہ لائل پور میں گیہوں ہاپوڑ کے مقابلہ میں تین روپیہ فی من کم بھاؤ پر بک رہا تھا۔

۴۶ مواضعات پر جرمانہ

لکھنؤ۔ ۲۴ اکتوبر؛ کمشنر بنارس ڈویژن نے ضلع جونپور کے ۴۶ مواضعات پر اس الزام میں ۴۱۶۰۰ روپیہ جرمانہ کیا ہے کہ ان مجرموں کا پتہ لگانے میں خاطر خواہ مدد نہیں دے سکے جو مفرور ہو گئے ہیں۔

کپڑا خلاص کرنیکی میعاد میں توسیع

نئی دہلی۔ ۲۴ اکتوبر؛ ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ۷ اکتوبر کو ایک سرکاری بیان کے ذریعہ بتلایا گیا تھا کہ یکم اگست سے پہلے تیار شدہ سوتی کپڑے کا اسٹاک ۲ ارب ۰۰ کروڑ گز ہے اور سوت کا اسٹاک ۲۱½ کروڑ پونڈ ہے۔ خوب اچھی طرح غور کرنے کے بعد حکومت ہند اس نتیجہ پر پہنچی کہ اس قدر بڑے ذخیرہ کو جو کہ ملیں ۸ ماہ کے اندر تیار کر سکتی ہیں ۳۱ اکتوبر تک بالکل خلاص کرنے کے حکم سے کوئی مطلب حل نہیں ہوگا اور عوام کی مشکلوں میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ کپڑے کی پیداوار بڑھانے کیلئے موزوں تدبیریں اختیار کر لی گئی ہیں۔ کپڑے کی قیمتوں میں کم کر دیا گیا ہے اور کپڑے کا بھاؤ اب نیچا ہو جائے گا اونچا نہیں جائے گا۔

اب جن لوگوں کے پاس بغیر مہر کا کپڑا ہے وہ اس کو خلاص کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس حکم میں ترمیم کر دی جائے اور بے مہر لگا ہوا کپڑا اور سوت اب بیوپاری ۳۱ دسمبر تک خلاص کر سکتے ہیں۔

گڑ کی تجارت پر پابندیاں

نئی دہلی۔ ۲۵ اکتوبر؛ گڑ کنٹرولر آف انڈیا نے حکم دیا ہے کہ یکم نومبر سے گڑ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ یا ریاست کے کسی علاقہ کو نہیں بھیجا جا سکے گا۔ جو لوگ اس طرح گڑ بھیجنا چاہیں انھیں گڑ کے کنٹرولر سے اجازت لینی ہوگی۔

انگلش چینل کے آر پار گولہ باری

لندن۔ ۲۶ اکتوبر؛ کل رات ڈوور کی تھل گھاٹی کے دونوں طرف دونوں ملکوں کی بھاری توپوں نے گولے برسائے بم پھٹنے کے دھماکوں سے دکھن پوربی ساحل کے شہر ہل گئے۔

مدرسہ صولتیہ

اس وقت رسالہ ندائے حرم ہمارے سامنے ہے جو مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کا آرگن ہے اور قرول باغ دہلی سے ماہواری شائع ہوتا ہے۔ رسالہ مذکور کے دیکھنے سے ہم کو بہت خوشی ہوئی کہ امداد مدرسہ صولتیہ و نیز اس کے دیگر شعبہ جات موج کوثر و سبیل کوثر وغیرہ میں امسال ماہ مبارک رمضان شریف میں مبلغ تیس ہزار روپیہ سے زائد دفتر قرول باغ دہلی کو وصول ہوا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ رقم مکہ معظمہ بھیجدی گئی ہوگی۔ ندائے حرم کے دیگر صفحات پر ہم نے تلاش کیا مگر اس رقم کے خرچ کی تفصیل مجملاً بھی ہم کو نہیں ملی۔ ہم نے رسالۂ ندائے حرم کے پچھلے نمبر بھی دیکھے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر مہینہ ایک ہزار سے دو ہزار تک ماہواری چندہ مدرسہ صولتیہ کے لئے دفتر دہلی کو وصول ہوا کرتا ہے مگر ان نمبروں میں بھی خرچ کی کوئی تفصیل درج نہیں ہے۔ ہم اپنے محترم بزرگ مولنٰنا محمد سلیم صاحب ناظم مدرسہ صولتیہ سے پُرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ براہِ مہربانی کم از کم سال حال کی آمدنی مع رقم بقایا سابق کے اور نیز سال حال کا گوشوارہ خرچ جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ روپیہ کن کن مدّات میں خرچ ہوا آئندہ رسالہ ندائے حرم میں شائع فرما دیں۔ مولانا موصوف کو یہ امر بھی شائع فرمانا چاہیے کہ یہ روپیہ کس تعداد میں کس ذریعہ سے اور کن تاریخوں میں مکہ معظمہ بھیجا گیا۔ اور جو روپیہ دفتر دہلی کی تحویل میں ہے وہ کسی بینک میں جمع ہے یا کسی شخص واحد کے پاس ، اور اس وقت تحویل میں کس قدر روپیہ موجود ہے۔ اگر ناظم صاحب موصوف اس بارے میں اپنا ایک مفصل بیان ندائے حرم میں شائع فرما دیں تو اس سے نہ صرف چندہ دہندگان کو اطمینان ہوگا بلکہ ہم کو اُمید قوی ہے کہ مدرسہ کی آمدنی میں اور اضافہ ہوگا خرچ کے حساب کو صیغۂ راز میں رکھنا نہ تو مولنٰنا محمد سلیم صاحب ناظم مدرسہ کے شایانِ شان ہے اور نہ مدرسہ صولتیہ کے حق میں مفید ہے۔ (ایک ہمدرد قوم)

وائسرائے نے بھیس بدل کر شہر کا دورہ کیا

کلکتہ۔ ۲۶ اکتوبر؛ وائسرائے لارڈ ویول اپنی بیوی لیڈی ویول کے ساتھ کل دوپہر کلکتہ پہونچے۔ آج رات وائسرائے نے بھیس بدل کر شہر کے کچھ حصوں کا دورہ کیا۔ انکے ساتھ لیڈی ویول۔ گورنر بنگال اور دیگر افسران بھی تھے، یہ دورہ پرائیویٹ کاروں میں کیا گیا کئی جگہ وائسرائے اپنی کار سے اُترے اور سڑک پر پڑے ہوئے محتاجوں کو دیکھا ان میں سے زیادہ تر محتاج سو رہے تھے۔ آپ نے پانچ مرکزوں کا معائنہ کیا۔ سب سے پہلے وہ راشن بہاری ایونیو گئے اس کے بعد اور چار مرکزوں کا معائنہ کیا۔ اپنی کار سے اُتر کر وائسرائے نے ٹارچ لائٹ کے ذریعہ محتاجوں کو دیکھا اور تصویر کا صحیح پہلو معلوم کیا۔ یہ لوگ سڑکوں پر قطار در قطار سو رہے تھے اور ان کے ٹوٹے پھوٹے برتن اِدھر اُدھر بکھرے پڑے تھے۔

نفع بازی کی روک تھام

آرڈیننس پر عملدرآمد شروع، بیوپاریوں کو احکام

نئی دہلی۔ ۲۳ اکتوبر؛ حال ہی میں ضروری چیزوں کے گودام بھر لینے اور ناجائز نفع لینے کی روک تھام کے لئے جو آرڈیننس نافذ کیا گیا ہے اس کے مطابق سول سپلائیز کے کنٹرولر جنرل نے گزٹ آف انڈیا مورخہ ۲۳ اکتوبر میں نوٹیفکیشن جاری کئے ہیں جن کے ذریعہ خاص خاص چیزوں کے بیوپاریوں، مل مالکوں اور درآمدی تجارت کرنے والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ یکم نومبر ۱۹۴۳ء سے پہلے اپنے اپنے اسٹاک کے اعداد و شمار کنٹرولر جنرل کو بھیجدیں۔

ان میں سے ایک نوٹیفکیشن بائیسکلوں، بدیسی بوٹوں اور ہر قسم کے جوتوں پر لاگو ہوتا ہے۔ ان چیزوں کے بیوپاریوں کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ ۲۵ اکتوبر سے تمام خرید و فروخت اور لین دین کا باقاعدہ حساب رکھیں۔

دوسرا نوٹیفکیشن فاؤنٹن پین، عینکوں کے شیشوں، استروں کے بلیڈوں، منجن، صابون، تیل، کریم، حجامت بنانے کے صابون، سیفٹی ریزر، ٹوتھ پیسٹ، اونی کپڑے، بدیسی موزہ، بنیائن وغیرہ تمام ریشمی ساڑھیوں وغیرہ پر لاگو ہوگا۔

بیوپاریوں کو جن میں درآمدی تجارت کرنے والے بھی شامل ہیں اپنے اسٹاک کے اعداد پیش کرنے کے علاوہ درآمد کے خرچہ کا حساب بھی پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تیسرے نوٹیفکیشن کا اطلاق بناسپتی گھی پر ہوگا۔ بناسپتی گھی کے بیوپاریوں کو بھی اپنے اسٹاک کے اعداد و شمار پیش کرنے اور بکری وغیرہ کا باقاعدہ حساب رکھنے کا حکم دیا گیا ہے علاوہ بریں انھیں اس لاگت اور بکری کے نفع کی شرح بتلانے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

جرمنوں کو نکال دیا گیا

لندن۔ ۲۷ اکتوبر؛ ماسکو کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ دکھنی روس میں روسی فوجوں کو کچھ اور کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ڈنیپر کے موڑ میں جرمن فوجیں برابر پیچھے ہٹ رہی ہیں اُنھوں نے موڑ کے ½ حصہ سے جرمنوں کو نکال دیا ہے۔

وائسرائے سے گورنروں کی ملاقات ہونیوالی ہے

بمبئی۔ ۲۶ اکتوبر؛ یہاں جو خبریں پہونچ رہی ہیں ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صوبجاتی گورنر ایک کانفرنس میں وائسرائے سے ملیں گے جبکہ وائسرائے بنگال کا دورہ کرکے دہلی واپس آجائیں گے، بہت سے مسائل ایسے ہیں جن کے بارے میں وائسرائے کے ساتھ مل کر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ منجملہ دیگر مسائل کے غذائی مسئلہ سیاسی صورت حالات اور اس لڑائی میں ہندوستان کا حصہ جو کہ ہندوستان سے اس پوربی ایشیائی کمان کے ماتحت لڑی جائے گی خاص طور پر غور طلب ہیں۔

لائڈ جارج نے اسّی سال کی عمر میں شادی کی

لندن۔ ۲۴ اکتوبر؛ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج نے جن کی عمر اس وقت اسّی سال ہے اپنی پرائیویٹ سکریٹری مس سٹونسن سے شادی کر لی ہے جن کی عمر اس وقت ۵۵ سال ہے۔

۵۵ سال کی عمر میں بھی مکمل تندرست

کروشچین سالٹ کو خراج تحسین

بہت سے مرد اور عورتوں کو درمیانی عمر میں پہنچتے ہی کچھ کچھ جلن اور درد شروع ہونے لگتا ہے جو عمر کے سر تھوپ دئے جاتے ہیں مگر مسٹر اور مسز پیٹرک ان میں سے نہیں ہیں۔ اُنھوں نے بیس سال تک بہترین صحت کا لطف اُٹھایا ہے، مسز پیٹرک لکھتی ہیں:-

"گزشتہ بیس سال سے ہم نے ہمیشہ صبح کی چائے کے پیالہ کے ساتھ کروشچین استعمال کیا ہے ہم کبھی اس کی ناغہ نہیں کرتے یہاں تک کہ تعطیل کے دن بھی استعمال کرتے ہیں میری اور میرے خاوند کی اسقدر اچھی صحت صرف اسی کے باعث ہے ایسا کہنے میں ہمیں کوئی خوف نہیں ہے۔ ہمارا ڈاکٹر کا بل بہت ہی کم ہوتا ہے اور میرے خاوند گو اب ۵۵ سال کی عمر کے ہیں لیکن ۴۵ سال سے زائد کے معلوم نہیں دیتے وہ مکمل صحت کی ایک تصویر ہیں حالانکہ اپنے کام کے باعث وہ ہر موسم میں باہر جاتے ہیں جب تک انھوں نے کروشچین شروع نہیں کیا تھا تو انکے بازو میں گٹھیا کا درد تھا اور اگرچہ اب یہ درد سالوں گزر گئے کہ جاتا رہا ہے لیکن وہ کروشچین کا استعمال ترک نہیں کرتے ہمنے جو کچھ کروشچین سالٹ پر خرچ کیا ہے وہ بہت عقلمندی کے ساتھ خرچ کیا گیا ہے۔ (مسز ایل۔ سی۔ پیٹرک)

کروشچین چھ قدرتی نمکیات کا مرکب ہے جو آپ کے جگر اور گردوں اور ہضم کے اعضار کو حرکت دیکر انھیں صحتور اور باقاعدہ عمل پر لگا دیتے ہیں۔ یہ اندرونی صفائی کر کے دوران خون کو خالص اور صحیح رکھتے ہیں۔

ہر سٹور، کیمسٹ اور بازار سے مل سکتا ہے۔

۲۰ جاپانی ہوائی جہاز برباد

لندن۔ ۲۵ اکتوبر، دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ ویواک کے قریب اتحادی ہوائی جہازوں نے زمین پر جاپان کے بیس ہوائی جہاز برباد کر دئے ویواک کے قریب ۱۶ جاپانی بجرے ڈبو دئیے گئے یا برباد کر دئے گئے ... میں فنشاشن کے ارد میں جاپانی فوج بڑھ رہی تھی اسکو اتحادی فوج نے روک دیا ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے ایک بڑے جہاز پر بمباری کی۔

ماسکو کانفرنس کے متعلق رائیں

ماسکو۔ ۲۴ اکتوبر، یہاں روس کے وزیر خارجہ مولوٹوف برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور امریکہ کے نمایندہ مسٹر کارڈل ہل کے درمیان اب تک جو بات چیت ہوئی ہے اس میں چند اصولوں کے متعلق ان تینوں نمایندوں میں سمجھوتہ ہو گیا۔ اس کے بعد گزشتہ رات کو تینوں فریقوں کے ماہرین کی میٹنگ مسودہ تیار کرنے کی غرض سے ہوئی۔ اب یہ بات چیت انتہائی نازک دور میں داخل ہو رہی ہے لیکن اب تک یہ لوگ جس مرحلہ پر پہونچ سکے ہیں اس سے زیادہ کسی دوسری چیز سے ان کی کامیابی کا ثبوت نہیں مل سکتا۔ برطانی اور امریکی حلقوں میں یہ بتلایا جا رہا ہے کہ جب تفصیلات پر بات چیت شروع ہوگی تو ممکن ہے کہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے، لیکن اس کے باوجود ہر شخص کو یہ بھروسہ ہے کہ ان مشکلات پر غالب آجانے کے امکانات بہت قوی ہیں۔

ماسکو کے اخبار نے لکھا ہے کہ "ماسکو کانفرنس اپنا کام ضرور پورا کرے گی"۔

ایڈمرل ڈوڈلے پاونڈ کا انتقال

لندن۔ ۱۲ اکتوبر، برطانیہ کے سمندری بیڑہ کے ایڈمرل مسٹر ڈوڈلے پاونڈ کا آج لندن میں ۶۶ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

بلقان اور اٹلی میں جرمنی کی فوجی طاقت

لندن، ۲۵ اکتوبر۔ جنرل سر ہرلڈ الیگزینڈر کا اندازہ ہے کہ اٹلی اور بلقان میں جرمن فوجوں کی تعداد ۳۵ اور ۴۰ ڈویژن کے درمیان ہے۔ رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اٹلی میں آٹھویں اور پانچویں فوج کے حملے ان جرمن فوجوں کو روکے ہوئے ہیں ورنہ یہ فوجیں روسی مورچہ پر روانہ ہو جاتیں۔ یہ بھی سچ ہے کہ اٹلی میں لڑنے کیلئے جرمنوں نے روس سے کوئی فوج نہیں منگائی۔ فرانس میں جرمن ... فوج بھی اٹلی کی لڑائی کی وجہ سے ... رک گئی ہے ... اچھے طریقہ پر ... اتنی تیزی کے ساتھ نہیں جتنی تیزی کے ساتھ جاری رہنا چاہیئے ہمارا فوری مقصد روم پر جلد سے جلد قبضہ کرنا ہے۔ تمام سڑکیں روم جاتی ہیں مگر بدقسمتی سے تمام سڑکوں پر بارودی سُرنگ بچھی ہوئی ہے اور ان کے پل اُڑا دیئے گئے ہیں چونکہ راستہ کٹھن ہے اس لئے آئندہ لڑائی بھی سخت ہوگی۔

اس نے یہ بھی کہا کہ جرمن یہ جانتے ہیں کہ تمام اٹلی پر اتحادی قبضہ کس قدر ہنگا پڑے گا اس لئے وہ اُتر میں بچاؤ کے مورچے بنا رہے ہیں، اس میں شبہ نہیں کہ باقی اٹلی کے لئے لڑائی بہت سخت ہوگی۔

مسلم لیگ سے شیخ عبدالمجید کا استعفےٰ

کراچی۔ ۲۵ اکتوبر، شیخ عبدالمجید ممبر اسمبلی سابق جنرل سکریٹری سندھ پراونشل مسلم لیگ نے مسلم لیگ کی ابتدائی ممبری سے استعفےٰ دیدیا ہے، چونکہ شیخ عبدالمجید آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی تھے اس لئے مسٹر جناح کو مطلع کر دیا گیا ہے۔

لیگی حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ شیخ عبدالمجید کو سندھ کی لیگی سرگرمی سے سخت اختلاف تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ سندھ میں ایک آزاد مسلم لیگ قائم کریں گے۔

فیڈرل کورٹ کے کئی اہم فیصلے

نئی دہلی۔ ۲۶ اکتوبر، معلوم ہوا ہے کہ فیڈرل کورٹ کے اجلاس یکم اور ۲ نومبر کو بھی ہوں گے۔ ان اجلاسوں میں تالیدے کے مقدمہ کے متعلق بمبئی ہائیکورٹ کے ریفرنس پر بحث ہوگی۔ اس درخواست میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ ۲۶ کے جواز پر اعتراضات کئے گئے ہیں، اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر تالیدے کو قاعدہ ۲۶ کے متعلق فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کے کچھ دن بعد ہی رہا کر دیا گیا تھا۔ چیمور اور آشتی کے بلووں کے مقدمات میں جن لوگوں کو سزائے موت دی گئی ہے ان میں دو کی اپیلیں بھی ۲ نومبر کو برائے سماعت پیش ہونگی۔ ان ہی دنوں میں ٹھاکر جگناتھ نرائن کی اپیل کا فیصلہ بھی سنایا جائیگا۔

مرکزی اسمبلی میں غذائی صورت حالات پر بحث ہوگی

نئی دہلی۔ ۲۶ اکتوبر۔ مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے نومبر کے اجلاس میں ملک کی غذائی صورت حالات پر بحث کیلئے بھی ایک دن دیا جائے گا۔ سر جوالا پرشاد سریواستو بحث کا آغاز کریں گے۔

سرحدی گاندھی خیرپور جیل میں

پشاور۔ ۲۶ اکتوبر، سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں کو ان کی خرابی صحت کے باعث ایبٹ آباد جیل سے خیرپور جیل کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ایبٹ آباد کی سرد آب و ہوا سرحدی ...

دو برطانی جنگی جہاز ڈبو دئے

لندن۔ ۲۶ اکتوبر، برطانیہ کے سمندری بیڑہ نے اعلان کیا ہے کہ "چار پیڈیس"، "نامی کروزر ڈوب گیا اور "ہبورنے" نامی شکاری جہاز کو خود ہمارے ہی ہوائی جہازوں کو حملے کر کے فرانس کے ساحل کے قریب ڈبو دینا پڑا۔

ینگ انڈیا فلم پر پابندی

پشاور۔ ۲۵ اکتوبر، حکومت صوبہ سرحد نے صوبہ میں "فلم ینگ انڈیا"

ESTD. 1923.
THE SADAQAT CAWNPORE
REGD NO. A 406
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
احسن آسمی
رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶
قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۴ 2/12/-
سہ ماہی صہ 1/8/-
فی پرچہ ۲ آنہ 2/-
ہفتہ وار
صداقت
ایڈیٹر خواجہ عبد السلام
VOL. 38 NO. 44 | CAWNPORE. Saturday. 6th NOV. 1943 | کانپور شنبہ ۶ نومبر ۱۹۴۳ء مطابق ۶ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۸ نمبر ۴۴

ادبیات

جذبات سلیم

ازجناب مولانا سلیم ناطقی جنرل سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور

سُنو تم سے سنی جائے اگر آہ و فغاں میری ... محبت زندگی میری محبت داستاں میری
ذرا لب پہ آکر تم بھی سُن لو داستاں میری ... کہیں ایسا نہ ہو خاموش ہو جائے زباں میری
یہاں تک تو چمن میں بجلیوں کی روشنی پہنچی ... نہ گل میرے نظر آئے نہ شاخِ آشیاں میری
گل و بلبل چمن میں انجمن میں شمع و پروانہ ... خدا جانے کہیں کس طرح اس سے داستاں میری
بیانِ درد میں منہ کو کلیجہ آگیا اپنا ... مگر پھر بھی نہ سمجھے سننے والے داستاں میری
مجھے ہر ہر قدم احساسِ ضعف و ناتوانی ہے ... مگر ہمت بڑھا دیتی ہے گردِ کارواں میری
گزر جاتی ہے جب بجلی تڑپتی لالہ زاروں سے ... بدل لیتی ہے اپنا رنگ شاخِ آشیاں میری
ہواؤں میں ہے وسعت سی فضاؤں میں نمی ساقی ... میں شاعر ہوں میں شاعر ہوں طبیعت ہے جواں میری

سلیم ایسے چمن سے تو قفس صیاد کا اچھا
نہ گل ہمرنگ اس کا ہے نہ بلبل ہمزباں میری

جذبات ندرت میرٹھی

ہلکی سی زیر مژگاں اک بوند ہے لہو کی ... آنکھوں میں پھر رہی ہے تصویر آرزو کی
تم دل کی وسعتوں کو تفصیل سے نہ پوچھو ... دُنیا جُدا جُدا ہے ایک ایک آرزو کی
اک رابطہ تھا یوں بھی در پردہ دونوں جانب ... کچھ آپ مل گئے وہ کچھ ہم نے جستجو کی
دیکھا جہاں کسی کو آنسو بہائے ہم نے ... ہے یہ بھی ایک صورت اظہار آرزو کی
ہستی مٹا کے اپنی اُن کا سُراغ پایا
گُم ہو کے ہم نے ندرت تکمیل جستجو کی

دنیائے اسلام

عراقی ولی سلطنت لندن جارہے ہیں

لندن۔ ۳۰ اکتوبر۔ امیر عبداللہ عراق کے ولی سلطنت جو کمسن شاہ عراق کے چچا ہیں وہ آج بذریعہ ہوائی جہاز دو ماہ کیلئے لندن روانہ ہوگئے۔ لندن پہونچکر آپ دو دن ہز مجسٹی ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے مہمان رہیں گے اور اس کے بعد مغربی لندن کے ایک ہوٹل میں برٹش گورمنٹ کے مہمان کی حیثیت سے قیام فرمائیں گے۔ شاہ عراق نے اپنے دوسرے چچا امیر زید کو ولی سلطنت مقرر کیا ہے جب تک کہ امیر عبداللہ لندن سے واپس آئیں لندن کے عراقی سفارتخانہ کے سابق وکیل سید عطا امین کو عراق کا نائب وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔

شہزادہ امیر فیصل کا بیان

نیویارک، ۲۷ اکتوبر۔ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے فرزند ہز رائل ہائینس امیر فیصل کے اس بیان کا نیویارک کے سیاسی حلقوں نے بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ عرب میں مصر، عراق۔ فلسطین شام اور عرب کی دیگر حکومتیں شامل ہونگی۔ شہزادہ ممدوح نے امریکہ میں زرعی سرگرمیوں اور آبپاشی کے انتظامات کا بڑی دلچسپی سے مطالعہ کیا۔ آپ نے جمہوریہ امریکہ کے صدر مسٹر روزولٹ سے بھی ملاقات کی اور ایک بیان میں کہا کہ میں نے ان کے متعلق بہت کچھ پڑھا اور سُنا تھا، اُن سے مل کر اس سے بہت بڑھ چڑھ کر پایا، فی الحقیقت وہ ایک عظیم الشان جمہوریت کے باعظمت نمائندہ ہیں۔

جنرل منٹگمری قاہرہ میں

لندن۔ ۲۷ اکتوبر۔ تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برطانیہ کی آٹھویں فوج کے کمانڈر انچیف جنرل منٹگمری بذریعہ ہوائی جہاز اٹلی سے قاہرہ پہونچ گئے۔

آپ نے برطانیہ اور مصری اعلیٰ افسران کے ساتھ ملاقات کی اور بتایا کہ کٹانیہ میں ملیریا نے ہماری فوجوں کو جس قدر نقصان پہونچایا ہے اس قدر جنگ کرنے کی وجہ سے نہیں پہونچا۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ اب ایسے حالات پیدا ہوگئے ہیں کہ یہ جنگ اپنے آخری اور فیصلہ کن دور میں بہت جلد داخل ہونیوالی ہے، لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ دور کب تک جاری رہے گا۔ بہرحال اس جنگ میں اتحادیوں کو آخری فتح حاصل ہوگی۔

ترکی پارلیمنٹ کا وفد امریکہ اور برطانیہ میں

لندن (بذریعہ بحری تار) اخبار اس کا لسمین لکھتا ہے کہ ترکوں کا پارلیمنٹری وفد عنقریب منسٹر بھیجنے والا ہے اور ممکن ہے کہ واشنگٹن چلا جائے۔ یہ وزیر برطانوی پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے اس مشترکہ وفد کے جواب میں آنیوالا ہے جب ترکی کا دورہ کیا تھا اور مسلمانوں جو کہ مندوب ہیں اس وفد کے ہیں، اب ۱۹۳۹ء سے ترکی دار الحکومت کی نیابت کر رہے ہیں اور ریپبلکن پیپلز پارٹی کی کونسل کے رکن ہیں، آپ کا پیشہ وکالت ہے۔ آپ جج کے عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں اور سابق وزیر تجارت بھی رہ چکے ہیں۔ ایم اسلی مین اس وفد کے غالباً اب سے زیادہ ممتاز رکن ہیں۔ آپ ۱۹۴۰ء میں ابتدائے جنگ کے زمانہ میں بھی انگلستان تشریف لائے تھے، اب ترکی اخباروں کے مقابلہ میں کم ہے لیکن اپنے متوازن اور دور اندیشانہ خیالات کی وجہ سے اس کا اثر بہت زیادہ ہے۔ ایم کاظم کیولک کو جو سابق وزیر تجارت اور ریپبلکن پیپلز پارٹی کونسل کے ممبر رہ چکے ہیں۔ امریکہ کا بہت تجربہ ہے اور آپ کو ایک مستعد اور باخبر نوجوان سمجھا جاتا ہے اور وفد کے چوتھے اور آخری رکن فاضل احمد ہیں۔

ترکی اور بحر متوسط کا کمیشن

لندن (بذریعہ بحری تار) اس اعلان نے الجزائر میں بحر متوسط کے بین الاتحادی کمیشن میں سوویٹ یونین کی نمائندگی ہوگی اور اس نمایندگی کے لئے روس نے ایم وائی شنسکی کا سا زبردست آدمی منتخب کیا ہے، ترکی میں بہت دلچسپی پیدا کردی ہے۔ ترکی اپنی غیر جانبداری کی وجہ سے قدرتی طور پر اس کونسل میں نمائندگی کا دعویٰ نہیں کرسکتا اگرچہ اپنی جغرافیائی پوزیشن کی بنا پر وہ ہر اس چیز سے براہ راست متعلق ہے جو بحر متوسط پر اثر انداز ہو اور زیادہ تر اس وجہ سے کہ اطالی بیڑہ سے دست برداری اور بحر الجبین میں امکانی مہموں کے نتیجہ میں اتحادی ممالک اور ترکی بندرگاہوں کے درمیان بہت جلد آزاد بحری ٹریفک کھل جانے کا امکان پایا جاتا ہے۔

قاہرہ میں ہندوستانی فوج کی ضیافت

قاہرہ۔ ۲۷ اکتوبر۔ مصریوں نے شمالی افریقہ میں ہندوستانی فوج کی کامیابی کی خوشی میں بہت بڑے پیمانے پر آج ہندوستانی فوج کے آدمیوں کو چائے پارٹی دی، جس میں ہندوستانی فوج کے ہر گروہ کے آدمی بہ کثرت موجود تھے۔ جنرل صادق پاشا نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی فوج کی جنگی خدمات کا ذکر کیا، بعد کو اس تقریر کا اُردو میں ترجمہ کیا گیا۔

انقرہ۔ ۲ نومبر۔ پریذیڈنٹ عصمت انونو نے کل ترکش پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا مقصد تہذیب کی بنیادوں کو مضبوط کرنا ہے جو کہ قوموں کی آزادی پر مبنی ہو۔ ہم اس لڑائی میں تہذیب اور انسانیت کی فتح چاہتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے — زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۶ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۴

ماسکو کانفرنس کے فیصلے

روس، امریکہ اور برطانیہ کے وزراء خارجہ کی جو کانفرنس ماسکو میں ہو رہی تھی وہ سنیچر کو ختم ہو گئی۔ اس سلسلہ میں لندن سے ۲ نومبر کی رات کو ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے اسمیں بتلایا گیا ہے کہ جنگ کی ترقی پذیر ہونے پر جو مسائل پیدا ہونگے ان میں ان تینوں ملکوں کا زیادہ سے زیادہ اشتراک عمل قائم رکھنے کے لئے ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے اس کانفرنس نے ایک یوروپین مشاورتی کمیشن مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو مشترکہ سفارشات کریگا۔

ان تینوں حکومتوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ لڑائی ختم ہونے کے بعد موجودہ قریبی تعاون کو قائم رکھنا ضروری ہے اس سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ اول تو جرمنی کے خلاف جنگ کی طوالت کو کم کرنے (جنگ کو ختم کرنے) کی تدبیروں کے بارے میں جو مفصل بات چیت ہوئی ہے اس سے واضح فوجی کارروائیوں کے متعلق صلاح مشورہ میں ہر سہ ممالک کے فوجی ماہرین کی موجودگی سے فائدہ اُٹھایا گیا ہے۔

اس کانفرنس نے ایک خاص بیان جاری کیا ہے جس میں اس اعلان کا اعادہ کیا گیا ہے کہ جب تک محوری بلا کسی شرط کے ہتھیار نہ ڈالدیں گے اس وقت تک ان کے خلاف جنگ جاری رکھی جائیگی۔ اس کانفرنس کی جانب سے پریذیڈنٹ روزویلٹ، مسٹر چرچل اور مارشل سٹالن کا ایک اعلان بھی شائع کیا گیا تھا جس میں اس تنبیہ کا اعادہ کیا گیا تھا کہ جس وقت جرمن حکومت کے ساتھ عارضی صلح کی جائے گی تو ان جرمنوں کو جنھیں کسی اتحادی ممالک میں کئے ہوئے مظالم اور پھانسیوں کے معاملات میں ماخوذ سمجھا جائیگا انکو ان ممالک میں لیجا کر وہاں انکے خلاف مقدمات کی سماعت کی جائے گی۔

تینوں ملکوں کے بدیشی محکموں کے وزیروں (وزراء خارجہ) نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی آسٹریا کو آزاد کرانا اپنا فرض سمجھیں گے۔ یہ بدیشی وزیر اٹلی کے معاملات کے متعلق ایک مشاورتی کونسل مقرر کرنے پر بھی رضامند ہو گئے ہیں۔ اس کونسل میں شروع میں روس، امریکہ اور برطانیہ کے نمایندے اور فرینچ کمیٹی آف نیشنل لبریشن کے نمایندے شامل ہونگے۔

اُنھوں نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی کے متعلق اتحادیوں کی پالیسی فاسزم کے قطعی خاتمہ پر مبنی ہوگی۔ اس کانفرنس نے بین الاقوامی امن قائم کرنے کے لئے ایک عام بین الاقوامی ادارہ کے قیام کی ضرورت تسلیم کر لی ہے اور اسلحہ جات وغیرہ کی تیاری پر قابو رکھنے کے لئے دوسری اتحادی قوموں کیساتھ تعاون کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

ان بدیشی وزیروں نے حسب ذیل مشترکہ اعلان کیا ہے:-

(۱) اُنھوں نے اپنے اپنے دشمنوں کے خلاف مشترکہ طور پر جنگ جاری رکھنے کا جو عہد کیا ہوا ہے اس کے مطابق انکی متحدہ کارروائی امن و سلامتی کا انتظام کرنے اور اسکو قائم و برقرار رکھنے کے لئے جاری رہیں گی۔

(۲) جو اتحادی ملک مشترکہ دشمن کے خلاف برسر جنگ ہیں وہ اس دشمن کے ہتھیار ڈالنے اور اُسے غیر مسلح کرنے وغیرہ کے معاملات میں مل کر کام کریں گے۔

(۳) یہ کہ وہ تمام ایسی تدبیریں اختیار کریں گے جو انکی رائے میں ان شرائط کی خلاف ورزی کے خلاف جو دشمن پر لگائی گئی ہیں ضروری سمجھی جائیں گی۔

(۴) یہ کہ وہ جلد از جلد ایک عام بین الاقوامی ادارہ قائم کرنے کی ضرورت تسلیم کریں گے جو تمام امن پسند حکومتوں کی آزاد مساوات کے اصول پر قائم ہوگا اور جس میں ان تمام چھوٹی اور بڑی حکومتوں کے نمایندوں کو بین الاقوامی امن اور تحفظ کے قیام و بقا کی خاطر شمولیت کا حق حاصل ہوگا۔

(۵) یہ کہ بین الاقوامی امن و سلامتی کے قیام و بقا کی خاطر قانون اور امن کے بحال ہونے سے قبل اور عام سلامتی کا ایک نظام قائم ہونے سے پہلے یہ ملک دوسرے اتحادی ملکوں کے نمایندوں سے اور آپس میں صلاح مشورہ کریں گے تاکہ ان ملکوں کی جانب سے مشترکہ کارروائی کی جاسکے۔

(۶) یہ کہ لڑائی ختم ہو جانے کے بعد اتحادی ملک اپنی فوجوں سے دوسرے ممالک کے علاقوں میں ماسوائے اُن اغراض کے جو باہمی صلاح مشورہ کے بعد واضح کر دیجائیں کام نہ لے سکیں گے۔

(۷) یہ کہ جنگ کے بعد عرصہ میں اسلحہ جات کو ترتیب دینے کے معاملہ میں ایک قابل عمل عام سمجھوتہ کے لئے یہ ملک آپس میں اور دوسری اتحادی قوموں کے ساتھ صلاح مشورہ اور اشتراک عمل کریں گے۔

پارلیمنٹ میں وزیر ہند کا جواب

وزیر ہند مسٹر ایمری نے پارلیمنٹ میں ہندوستان کی غذائی صورت حالات کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۵ اگست اور ۱۶ اکتوبر کے دوران میں کلکتہ میں تقریباً ۸ ہزار آدمی ایسے اسباب سے مرگئے جو فاقہ کشی اور کم خوری کا بالواسطہ یا بلا واسطہ نتیجہ تھے، دیہات میں مرنے والوں کی قابل اعتبار تعداد معلوم نہیں ہوئی ہے لیکن دکھن پوربی اور دکھن پچھمی بنگال کے علاقوں کے حالات کلکتہ کے حالات سے بھی زیادہ خراب ہیں۔

مسٹر ایمری نے مزید فرمایا کہ پورے ہندوستان کے بارے میں میرے پاس کوئی اعداد و شمار نہیں ہیں۔ بنگال میں دو ہزار ۴ سو ٹن اشیاء خوردنی روزانہ پہنچ رہی ہیں۔

میں یہ نہیں بتلا سکتا کہ سمندر پار سے ہندوستان میں کتنا اناج ہر ہفتہ پہنچ رہا ہے کیونکہ درآمد کئی باتوں پر منحصر ہے۔ لیکن تین جہاز جن میں ۲۰ ہزار ٹن اناج تھا ہندوستان پہنچ چکے ہیں۔ میں یہ بتلانے کو تیار نہیں ہوں کہ ہندوستان کو اناج پہنچانے کیلئے جہاز کہاں سے فراہم کئے جارہے ہیں، لیکن میں ایک بار پھر یہی کہوں گا کہ حکومت برطانیہ اس معاملہ میں امداد کرنے کیلئے ہر امکانی کوشش کر رہی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں مسٹر ایمری نے کہا کہ صوبجاتی اور دوسرے نمایندوں کی نرخوں کے کنٹرول کے متعلق پہلی کانفرنس مرکزی حکومت نے سنہ ۱۹۳۹ء میں مدعو کی تھی۔ پہلی غذائی کانفرنس دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء میں ہوئی تھی، اس کے بعد کئی اور کانفرنسیں ہوئیں پچھلے دنوں اناج کمیٹی مقرر کیگئی ہے۔

لیبر ممبر مسٹر سورنسن کے جواب میں مسٹر ایمری نے کہا کہ حکومت مختلف سیاسی خیالات کے ہندوستانی نمایندوں سے برابر صلاح و مشورہ کرتی رہی ہے۔ حال ہی میں جو اناج کمیٹی مقرر کی گئی ہے اس میں ۹ غیر سرکاری ہندوستانی ممبر اور حکومت ہند اور بعض صوبجاتی اور ریاستی حکومتوں کے نمایندے شامل ہیں جن میں حکومت بنگال کے نمایندہ بھی ہیں۔ اس کمیٹی کی رپورٹ پر دہلی میں صوبجات اور ریاستوں کے نمایندوں کی ایک کانفرنس میں غور و خوض کیا گیا مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نمایندہ ہندوستانیوں کے ساتھ صلاح مشورہ کی اس پالیسی پر آئندہ بھی عمل کیا جائیگا۔

مسٹر سورنسن کے اس سوال پر کہ کانگریسی لیڈروں سے بھی کوئی بات چیت کی گئی ہے؟

مسٹر ایمری نے کہا کہ چار سال قبل کانگریسی لیڈروں نے صوبجاتی حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالنے سے دیدہ و دانستہ انکار کر دیا تھا۔ اور اس وقت سے اُنھوں نے جنگی کوششوں کو تباہ کرنے کی پالیسی اختیار کی ہوئی ہے، جب تک وہ یہ واضح نہ کر دیں کہ ان کی پالیسی قطعی طور پر تبدیل کر دی گئی ہے اس وقت تک ایسی کوئی وجہ پیدا نہیں ہوئی جس کی بنا پر انھیں یہ اہم صوبجاتی مسئلہ سونپ دیا جائے۔

آخر میں مسٹر ایمری نے کہا کہ یہ قطعی صحیح ہے کہ تمام نوآبادیات کی حکومتیں اور حکومت برطانیہ ہندوستان کو اناج بھیجنے کے لئے بہت زیادہ خواہشمند ہیں، بشرطیکہ جہازوں کی فراہمی میں جو مشکلات پیش آرہی ہیں اس پر قابو پایا جاسکے۔

یو-پی میں راشن نہیں ہوگا

گورنر یو-پی کے مشیر مسٹر اے، ڈبلیو- ایٹن نے کونسل ہاؤس لکھنؤ میں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بتلایا کہ حکومت یو-پی کے نمایندوں نے فوڈ کانفرنس میں یہ مطالبہ کیوں کیا تھا کہ یو-پی کو بڑے بڑے شہروں کی ۴۰ فیصدی غریب آبادی کو سستا اناج مہیا کرنے کی موجودہ اسکیم پر عملدرآمد جاری رکھنے کی اجازت دیدی جائے، آپ نے کہا کہ بمبئی جیسے ٹاپو نما شہر میں اناج کا راشن کرنا آسان ہے لیکن یو-پی کا پوزیشن اس سے مختلف ہے۔ یو-پی میں راشن کرنے کا یہ مطلب ہوگا کہ شہروں میں دیہات سے اناج کی جو گاڑیاں آئیں گی ان کو پکڑا جائے اور حکام ان کا اناج اپنے قبضہ میں کریں، اور پھر اس کو شہر میں تقسیم کریں جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ دیہات سے شہروں میں اناج آنا بند ہو جائیگا اور صوبہ کی تجارت اور اقتصادی پوزیشن کو بھاری نقصان پہنچے گا۔ اگر ہم نے شہروں میں ایک پونڈ فی کس راشن مقرر کیا تو شہروں میں اس سے زیادہ کھپت ہوگی جتنی کہ اس وقت ہو رہی ہے، یو-پی کے شہروں کے متوسط الحال طبقہ کے لوگوں کی رہائش شہروں میں بھی ہے اور دیہات میں بھی اور ان کو اس سے کوئی روک نہیں سکتا کہ وہ اپنا پیٹ شہر سے باہر بھریں اور وہاں سے اناج شہر میں لائیں سخت کنٹرول کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ پھر چھپا کر اناج رکھنے لگیں گے۔

حکومت یو-پی کی یہ پالیسی ہے کہ وہ ایک معقول حد تک اناج کو سستا کرے اسمیں شبہ نہیں کہ اسوقت اناج بہت گراں ہے۔

امریکہ سونا دے رہا ہے

اخبار "نیوز کرانیکل" کا سٹی ایڈیٹر لکھتا ہے کہ امریکہ میں سونے کا اس قدر بڑا ذخیرہ جمع ہے کہ لڑائی سے پہلے یہ ضرورت محسوس کیجارہی تھی کہ اس کو دنیا کے مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اور یہی ضرورت اب بھی محسوس کی جارہی ہے۔

لڑائی کے بعد سونے اور مختلف کرنسیوں کے درمیان کچھ نہ کچھ تعلق ضرور قائم رہیگا۔ سونے کی تقسیم خواہ وہ چھوٹے پیمانہ پر ہی ہو مگر اتنی کم نہیں کہ جس کو کوئی اہمیت نہ دی جائے شروع ہو چکی ہے۔ مثلاً ایران میں اتحادی فوج کے خرچ کے کیلئے اور گرانی کو روکنے کیلئے امریکہ اور برطانیہ سے سپلائی کیا جارہا ہے۔ ایران میں لندن سے سونے کی چھوٹے چھوٹے پانسے پہونچ گئے ہیں جس سے ایران میں گنی کی قیمت ۶ پونڈ سے گر کر چار پونڈ رہ گئی ہے۔

امریکہ سے سونا برابر باہر جارہا ہے، جب سے امریکہ لڑائی میں شامل ہوا ہے اس کا سونے کا اسٹاک برابر کم ہو رہا ہے۔ پچھلے ۱۲ ماہ کے اندر سونے کا سٹاک ۶۰ کروڑ ۳۰ لاکھ سٹرلنگ یا ۱۵ کروڑ پونڈ کم ہو گیا ہے۔ اسی عرصہ میں افریقہ کے سونے کی پیداوار بڑھ کر ۱۱ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ پہنچ گئی ہے جس میں ۴ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ کا سونا افریقہ کے رزرو بنک کو دیا گیا ہے۔ اس طریقہ پر امریکہ اور افریقہ سے ایک سال کے اندر غیر ملکوں کو ۴۲ کروڑ پونڈ (یعنی تقریباً ۳½ ارب روپیہ) کا سونا سپلائی کیا۔ جس میں سے ۲ کروڑ پونڈ سوئٹزرلینڈ چار کروڑ پونڈ کا ارجنٹائنا اور ۳½ کروڑ کا برازیل اور کچھ دکھنی امریکہ کو سپلائی کیا گیا۔ برطانیہ کو تقریباً ۱۵ کروڑ پونڈ کا سونا ملا۔ کچھ پچھلے چند ماہ میں برطانیہ کی ڈالر کی پوزیشن بہت کچھ سدھر گئی ہے۔ گو ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت برطانیہ کو ڈالر سپلائی نہیں کی جاتی مگر برطانیہ اور سلطنت کے دوسرے حصوں میں امریکی فوج کو برطانیہ جو تنخواہ دیتا ہے اس کی عوض اس کو ڈالر ملتے ہیں برطانیہ میں مڈل ایسٹ اور ہندوستان میں امریکی فوج کو جو تنخواہ دی جاتی ہے وہ ایک ہفتہ میں تین لاکھ پونڈ سے زیادہ ہے یہ رقم ڈالر کی ضرورت کو مہیا کرنیکے بعد باسانی سونے میں لگادیجاتی ہے۔

گورنر صاحب کی تقریر

۳۱ اکتوبر کو مسٹر ایچ، جی- مصرا- پریسیڈنٹ مرچنٹ چیمبر یو-پی کانپور نے ہزاکسیلنسی سر مارس، ہیلٹ گورنر کی تشریف آوری پر ایک پُرلطف ڈنر دیا جس میں حکام شہر- مل مالکان- معززین شہر اور پریس کے نمایندوں نے شرکت کی۔

گورنر صاحب نے تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ جنگ کے بعد پیش آنیوالے معاملات کو خاطر خواہ حل کرنا اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ جنگ کو کامیابی کے ساتھ ختم کرنا۔ اور پوسٹ وار ری کانسٹرکشن کا اہم پہلو یہ ہے کہ عوام کی ضروریات کم کیجائیں عوام کی غریبی کو دور کرنا بہت ضروری ہے اور اس کا واحد حل یہی ہے کہ صوبہ و ملک کی قومی دولت کو بڑھایا جائے اور قدرتی وسائل کو ترقی دی جائے۔ دریاؤں، آبشاروں سے بجلی کی طاقت بنا کر صنعت تجارت اور کاشتکاری میں امداد حاصل کیجاسکتی ہے۔ آپ نے شہر کے مزدوروں کے ویلفیر کے معاملات میں اپنی دلچسپی ظاہر کی اور رہنے کے مکانات اور گندے احاطوں کی صفائی پر زور دیا۔ آپنے شہر میں میڈیکل امداد کی کمی کا بھی ذکر کیا۔

آخر میں ہزاکسیلنسی نے مسٹر مصرا کے امریکہ و انگلینڈ کے دورے کے متعلق ذکر کیا اور یہ اُمید ظاہر کی کہ مسٹر مصرا ان ممالک میں جاکر اس صوبہ کی جنگی خدمات کا ذکر کریں گے۔

کاٹن پیس گڈس

ڈسٹرکٹ راشننگ افسر نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ ظاہر کیا ہے کہ یو-پی کاٹن پیس گوڈس کنٹرول آرڈر ۱۹۴۳ء صرف مل میں تیار ہونیوالے کپڑے کے متعلق تھا۔ لیکن مرکزی حکومت نے جو کنٹرول آرڈر نکالا ہے اس سے ہاتھ سے تیار کئے ہوئے کپڑا پر بھی آرڈر کا نفاذ ہوگا۔ اس کے متعلق پہلے بھی نوٹس شائع کیا جاچکا ہے لیکن ابھی تک غلط فہمی تھی کہ ہاتھ سے تیار شدہ کپڑا اس آرڈر سے

(۱) ہاتھ سے تیار شدہ کپڑے پر ٹیکس مارک کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس کے فروخت ہونے کیلئے وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

(۲) ہاتھ سے تیار شدہ کپڑا فروخت کرنیوالوں کو رسید دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہاتھ سے تیار شدہ کپڑا فروخت کرنے کے واسطے لائسنس کی ضرورت ہے۔

کمشنر کی آمد

مسٹر ایچ- سی- کوک کمشنر الہ آباد ڈویزن نے حال ہی میں ڈیرا پور کا دورہ کیا۔ ۳۱ اکتوبر کو دیہات کے لوگوں اور زمینداروں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ۳۲ آدمیوں کو ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنے کے سلسلہ میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

ہندوستان کمرشیل بنک کی برانچ

ہندوستان کمرشیل بنک ※ کو بھی بند کر دیا جائے۔

بورڈ کے محکمہ تعلیم کے اخراجات کی رقم ۶½ لاکھ روپیہ ہے۔

بورڈ نے طے کیا کہ محکمہ تعلیم کے ملازمان کو بھی بدستور گرانی کا الاونس دیا جائے۔

ہندو سنگھ

کانپور ہندو سنگھ کے پاس پچیس ہزار روپیہ بنگال ریلیف فنڈ کیلئے جمع ہوا ہے اسمیں ساڑھے دس ہزار روپیہ بنگال بھیجا جاچکا ہے۔ سنگھ نے گیہوں کے دو ڈبے بھی بنگال روانہ کئے ہیں۔

آئینۂ کانپور

لیمیٹڈ کی فہیم آباد برانچ کا افتتاح یکم نومبر کو ہوا۔ اسی دن کثرت سے اکونٹ کھولے گئے اور کافی رقم جمع ہوئی۔ مسٹن روڈ اور کالپی روڈ میں بھی اس بنک کی برانچیں جلد ہی کھولی جانے والی ہیں۔

فہیم آباد پوسٹ آفس

فہیم آباد پوسٹ آفس فہیم الدین بلڈنگ میں سنہ ۱۹۳۸ء سے قائم ہے اب اس کو محکمہ نے سب پوسٹ آفس کر دیا ہے اور اب اس برانچ آفس سے ڈاکخانہ کا کل کاروبار ہو سکے گا۔

اس خوشی میں مسٹر معراج الدین ولد حاجی فہیم الدین صاحب رئیس و مالک فہیم آباد نے ایک پُرتکلف ٹی پارٹی ۳۱ اکتوبر کی شام کو دی جس میں رائے صاحب دولت رائے ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل لکھنؤ نے بھی شرکت فرمائی مسٹر معراج الدین صاحب نے رائے صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے فہیم آباد پوسٹ آفس کو سب پوسٹ آفس بنا کر اس حلقہ کے تقریباً ۲ لاکھ آبادی کو ممنون فرمایا ہے اور کہا کہ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ڈاکخانہ میں ٹیلیگراف کا انتظام کر کے اس رقبہ کے باشندگان کو مزید شکر گزاری کا موقع دیجئے۔

رائے صاحب نے حاجی فہیم الدین صاحب اور مسٹر معراج الدین صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ان حضرات کی وجہ سے ڈاکخانہ کو بہت کچھ امداد ملی ہے اور وعدہ فرمایا کہ جلد فہیم آباد سب پوسٹ آفس میں ٹیلیگراف کے کاروبار کا انتظام کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

تیرھویں موسیقی کانفرنس

تیرھویں موزک کانفرنس ۶ و ۷ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء کو بی-ان-ایس-ڈی- کالج مال روڈ میں ہوگی۔

۶ نومبر ۶½ بجے شام کو کانفرنس کا افتتاح ہوگا اور ۷ نومبر کو دو اجلاس ایک ۹½ بجے دن اور دوسرا اجلاس ۶½ بجے شام کو ہوگا۔ کانفرنس میں شرکت کیلئے ہندوستان کے بہترین موسیقی کے ماہرین کو مدعو کیا گیا ہے جسمیں سے مندرجہ ذیل حضرات کی تشریف آوری کی اطلاع آگئی ہے:-

(۱) پروفیسر ڈی- ان- پٹوردھن (پونہ) (۲) ماسٹر ڈی- ہوسی پاؤسکر (پونہ) (۳) مس کرشنا بائی اودے وارکر (لکھنؤ) (۴) پروفیسر وھندیراج پاؤسکر (دہلی) (۵) سری راو ندر شنکر (مہر) (۶) ماسٹر غلام صابر (کانپور) (۷) پروفیسر اونکار ناتھ ٹھاکر (بمبئی) (۸) کماری سیلا (کلکتہ) (۹) آسوتوش بھٹاچاریہ (دہلی) (۱۰) کماری جوٹو کا رائے (کلکتہ) (۱۱) کماری کیتیا مترا (کلکتہ) (۱۲) مسز جی- ڈی کوسل (الہ آباد)

سٹی پریس مسٹن روڈ سے ٹکٹ حاصل کئے جاسکتے ہیں فون نمبر ۲۱۲۰ ہے۔

تفریحی ٹیکس

تفریحی ٹیکس کی آمدنی آجکل روز افزوں ترقی پر ہے، حال ہی میں گورنمنٹ نے ٹیکس کی شرح ۲ فی روپیہ سے بڑھا کر ۴ فی روپیہ کر دی ہے۔

کانپور میں اپریل لغایت جون سنہ ۱۹۴۳ء کے تین ماہ کی ٹیکس کی آمدنی ۳۲ ہزار ؛ اور جولائی لغایت ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء کے تین ماہ کے ٹیکس کی آمدنی ۸۷ ہزار روپیہ ہوئی ہے گزشتہ سال جولائی لغایت ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء کے تین ماہ کی ٹیکس کی آمدنی ۱۹ ہزار تھی یعنی سال گزشتہ کے مقابل میں امسال ٹیکس کی آمدنی چوگنی سے زیادہ ہو گئی ہے۔

اس روز افزوں ترقی کیلئے سینما انسپکٹر صاحب تعریف کے مستحق ہیں۔

دعوت ولیمہ

مولانا غلام یحیٰی صاحب نے اپنے صاحبزادہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح اڈیٹر قومی اخبار کی شادی کی خوشی میں ۴ اکتوبر کو ایک پُرتکلف دعوت طعام دی جس میں معززین شہر نے شرکت فرمائی۔

میونسپل بورڈ

۴ نومبر میونسپل بورڈ کے محکمہ تعلیم کے تمام اسکولوں کی لیڈی ٹیچرس، ٹیچر خادماؤں اور دیگر ملازمان نے بورڈ کی میٹنگ کے پہلے مظاہرہ کیا اور چیرمین صاحب و دیگر ممبران بورڈ سے گرانی الاونس بند کرنے کی شکایت کرتے ہوئے اسکو بحال کرنیکی اپیل کی۔

ٹھیک ۵ بجے شام کو بورڈ کی میٹنگ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا چیرمین بورڈ کی صدارت میں شروع ہوئی۔

بورڈ کا ریوائزڈ بجٹ جزوی ترمیمات کیساتھ منظور کر لیا گیا۔

بورڈ کی آمدنی کا تخمینہ علاوہ بقایا رقم کے تقریباً ۳۹ لاکھ ۶۲ ہزار ہے اور خرچ کا تخمینہ تقریباً ۴۳ لاکھ ۸ ہزار ہے۔

بورڈ نے طے کیا کہ تمام اسکول و کالج اور لائبریریوں کی امداد کو بند کر دیا جائے۔ اور اسپتالوں میں اسپتال اے، اور بی کے علاوہ تمام سی کلاس کے اسپتالوں کی امداد ※

بسترِ گل

یہ خیال رفتہ رفتہ غلط ثابت ہوتا جا رہا ہے کہ جوانی کی لہر اور عشق کا جذبہ صرف نوجوان ہی میں ہوتا ہے۔ حالات و واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دل جو عمر کی زیادتی سے پلپلے ہو جاتے ہیں ان میں عشق کا دیوتا بڑی آسانی سے گھس جاتا ہے اور پلپلے دل پر اس بُری طرح سے قبضہ جماتا ہے کہ نہ مرض رہتا ہے نہ مریض، غرضکہ حضرت عشق بوڑھوں کے دلوں پر قبضہ جمانے کے بعد اسی وقت رخصت ہوتے ہیں جب یہ پیرانہ سال عشق باز دنیا سے رحلت کر جاتے ہیں۔ شاید اسی حقیقت کو محسوس کرتے ہوئے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

جوانی سے زیادہ وقت پیری جوش ہوتا ہے
بھڑکتا ہے چراغ صبح جب خاموش ہوتا ہے

عام لوگوں کا تو ذکر ہی کیا ہے، یہ عشق کا دیوتا تو بڑے بڑے مدبرین پر مسلط ہو جاتا ہے، چنانچہ لندن کی دلچسپ اطلاع ہے کہ انگلستان کے مشہور مدبر، اور گزشتہ جنگ عظیم کے زمانہ کے وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج اپنی خوش جمال سکریٹری پر اس بُری طرح سے مٹ گئے، کہ اُنھوں نے اپنا دل اور جگر سب اس پر قربان کر دیا، اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی، کہ مسٹر لائڈ جارج نے اسّی سال کی عمر میں اس مہ پارہ کے ساتھ شادی بھی رچا ڈالی۔

وہ منظر قابل دید ہوگا جب مسٹر لائڈ جارج دولھا بنے ہوئے گرجا میں نکاح کی رسوم ادا کرنے کیلئے داخل ہو رہے ہوں گے اور ان کے پیچھے بیٹوں، بیٹیوں، پوتوں، پوتیوں، نواسوں۔ نواسیوں اور پھر پڑپوتوں، پڑپوتیوں، پڑنواسوں اور پڑنواسیوں کا ایک ہجوم ہوگا۔

ایسی شادیاں شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہیں۔

لائڈ جارج کی سُنت پر عمل کرتے ہوئے فیروزپور کی ایک اسّی سالہ دولت مند بڑی بی نے بھی حال ہی میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ اپنی شادی رچائی ہے، ان اسّی سالہ بڑی بی کو بیوہ ہوئے مشکل سے ایک سال گزرا ہوگا کہ انھوں نے اپنے مرحوم خاوند کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے ایک مرد کو تاک لیا اور اس کے ساتھ شادی بھی رچا ڈالی۔

ان بڑی بی کے بعض اعزا نے جب اس "کمسنی" کی شادی پر اعتراض کیا تو بڑی بی نے بڑی بے تکلفی کے ساتھ جواب دیا کہ ابھی میں کوئی اتنی بوڑھی نہیں ہوں کہ دوسری شادی نہ کروں واقعی اسّی سال کی عمر ہوتی ہی کیا ہے، یہ عمر تو اس قابل ہے کہ خوب رنگ رلیاں منائی جائیں۔

اسی قسم کے ایک اور پچھتر سالہ بڑے میاں کی شادی کا جب واقعہ ہماری نظر سے گزرا تو ہمیں اس بات کا یقین ہوگیا کہ عشق کا دیوتا آج کل شرارت پر اُتر آیا ہے اور اس نے نوجوانوں کے بجائے تاک تاک کر بوڑھوں کے دلوں کو مجروح کرنا شروع کر دیا ہے چنانچہ پنجاب کی ایک دلچسپ اطلاع ہے کہ ایک پچھتر سالہ بڑے میاں کی نظر کسی نوعمر اور نوخیز لڑکی پر پڑ گئی، بڑے ص

ص میاں ہزار جان سے اس پر عاشق ہوگئے، چونکہ بڑے میاں بیحد دولت مند تھے اس لئے مبلغ علیہ السلام کے زور پر ان کی شادی بھی ہوگئی لیکن اس معصوم لڑکی کی ساری زندگی ان بڑے میاں کی بدولت تباہ و برباد ہو جائیگی۔

ادبِ لطیف

"میں مجبور ہوں!"

از جناب برق زیدی رامپوری

محبت،
نصیب میں لکھی تھی شاید،
کتنی تلخ ہوتی ہے یہ محبت
جب میں بچپن سے جوانی میں داخل ہو رہا تھا،
"کتنا پُرکیف تھا وہ زمانہ، رات بھر آرام سے سونا، صبح طلوع خورشید کے بعد اُٹھنا، گھر میں ہر شخص پر حکومت، ہر شے کے حصول میں آزادی، خاندان میں کسی کے یہاں جانا ہوگیا تو وہاں محبت ہی محبت! غرض جو کچھ تھا میرے لئے تھا اور جو کچھ تھا میں تھا"
لیکن اب،
جبکہ میں جوان ہو چکا ہوں،
ماں باپ پر ایک بارِ گراں ہوں۔
عزیز و اقارب نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔
خاندان کی جوان العمر لڑکیاں، تنہائی میں بات نہیں کر سکتیں!
رات کو بارہ بجے تک جاگنے اور صبح سات سے پہلے اُٹھنے کے لئے مجبور۔
حصول معاش کا سوال ہر وقت پیش نظر۔
اور اس سب کے بعد
محبت بھی ہوئی تو اسی زمانہ میں
اور وہ بھی اُس سے
جو "محبت" کو "گڑیوں کے کھیل" سے زیادہ وقعت نہیں دیتی۔
بڑی پریشان ہے زندگی
خود بخود آنکھوں میں آنسو آتے رہتے ہیں۔
بے اختیار منہ سے آہیں نکل جاتی ہیں۔
ہر خوشی ناممکن اور ہر غم آنے کے لئے تیار۔
کاش! میں اس زندگی میں کوئی تبدیلی کر سکتا"
میں ایک خط لکھ کر بھیجوں گا!
کیا لکھوں گا اس میں؟
یہی کہ اب ―
تنہائی کی بے چین کرنے والی گھڑیاں ناقابل برداشت ہیں اور پھر تمھارا التفات آمیز برتاؤ اور سوہانِ روح ہو رہا ہے، خدارا یا تو ہمیشہ کے لئے مجھے بھول جاؤ یا پھر وہی کرو جس کا تم عہد کر چکی ہو!!
شاید تم کہو!
میں مجبور ہوں!
لیکن ―― "مجبور" تو میں تم سے بھی زیادہ ہوں۔
ہاں ― تو پھر آرہی ہو؟
"اپنی زلف عنبریں سے عطر برساتی اور خوشبوئیں مہکاتی ہوئی"

عالمِ نسواں

جرمنی کی جاسوس عورتیں

(گزشتہ سے پیوستہ)

فرانس کی حکومت پیرس کے فیشن ایبل گھروں میں جنگ کے موضوع پر باتیں ہوتی رہتی ہیں ہر ایوٹنز جو اس وقت فرانس میں جرمن سفیر تھا اس سے پہلے ایک سرکردہ جاسوس تھا، اس نے اپنی فرانسیسی بیوی کی مدد سے جاسوس لڑکیوں کی رسائی متمول اور ذی اثر فرانسیسی خاندانوں تک کرا دی۔ یہ لڑکیاں بہت ذہین اور خوبصورت تھیں اور انھیں تفریح طبع کے لئے شرفا سے گفتگو کرنے کا ڈھنگ بڑی محنت سے سکھایا گیا تھا۔

ان لڑکیوں نے منظم طور پر کام کیا۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں انھوں نے کوشش کی کہ فرانس چکوسلواکیہ کے متعلق اپنی ذمہ داری پوری نہ کرے۔ فرانس کے بہت سے اعلےٰ خاندانوں کی عورتیں انکی رائے کو بہت وزن دیتی تھیں، جنگ سے پہلے فرانس کے سرکاری ہیڈ کوارٹرس میں فرانس کے وزیر خارجہ کی بیوی میڈم جارج بونٹ نے ایک دعوت دی جس میں کاؤنٹس ڈی ناریس بھی شریک تھیں اسی طرح دیگر عورتوں میں بھی نازیوں کی جاسوس عورتیں شامل ہو کر خفیہ اطلاعات حاصل کیا کرتی تھیں۔

برن ایم کی بیوی کی سہیلی ایک مشہور رقاصہ اورن لاٹرے تھی۔ آغاز جنگ سے دو ماہ قبل جب ایک فرانسیسی انسپکٹر پولیس ایک ضروری کام سے جرمن سفارت خانے میں گیا تو اس نے اس رقاصہ کو وہاں موجود پایا۔ ہر ایوٹنز ایک سرکردہ جرمن جاسوس تھا اور جب اسے فرانس سے نکالا گیا تو بہت سی جرمن عورتیں بھی اس کے ساتھ جرمنی کو واپس چلی گئیں۔ بلجیم میں بھی جرمن عورتیں اسی طرح کام کرتی تھیں۔

کئی جرمن جاسوس عورتوں نے اخبار نویسی کا پیشہ اختیار کر لیا۔ کاؤنٹس ڈکارڈن کئی برس پنسل کاغذ ہاتھ میں لئے لیگ آف نیشنز کے اجلاسوں میں نظر آتی رہی، سار کے علاقہ میں جب رائے شماری ہوئی تو وہ سار کیمن میں تھی اور اس کی رپورٹ پر سینکڑوں اشخاص کو جیلخانہ کی ہوا کھانی پڑی۔

ایک اور قابل ذکر جرمن جاسوس میڈم فرادان کو ہو رہے اس پر بخارسٹ کا جرمن سفیر بہت اعتماد رکھتا تھا یہ عورت بیحد حسین ہے اور ہلر کی چچیری بہن ہے۔

وہ بلقان میں جاسوسوں کی سازشوں پر پانی کیطرح روپیہ بہاتی رہی ہے۔ ان واقعات سے بھی اس کا گہرا تعلق تھا جن کی وجہ سے رومانیہ کے شاہ کیرول کو تاج و تخت سے محروم ہونا پڑا۔ اُس نے آئرن گارڈ کے اُن فسادات میں بھی خوب حصہ لیا جو بالآخر ہٹلر کا اقتدار بڑھنے پر منتج تھے۔

یہ عورت "حسین ایڈا" کے نام سے مشہور تھی اور تو اور جرمن سیاست داں بھی اس کا نام سُنکر کانوں پر ہاتھ دھرتے تھے۔ دان کلنگر جب رومانیہ میں جرمن سفیر بن کر آیا تو اس نے ہٹلر سے درخواست کی تھی کہ وہ "حسین ایڈا" کو واپس بُلالے۔

ہٹلر نے ایک اور حسینہ کو یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں بھیجا اور وہ یونان میں جرمنوں کے پانچویں کالم کی لیڈر تھی۔ اگرچہ انجمن صحافت یونان نے اسے اپنی رکنیت سے خارج کر دیا تاہم اس کی سازش خاصی کامیاب رہی۔

روس میں بھی جرمن جاسوسائیں سازش کا جال پھیلانے کی کوشش کرتی رہی لیکن اس ملک میں وہ بہت حد تک ناکام رہیں۔

اتحادیوں نے اپنے ممالک کو بہت حد تک جرمن جاسوسوں سے پاک کر دیا ہے لیکن پھر بھی ان کے مزید واقعات بعد از جنگ منظر عام پر آئیں گے۔

بچوں کی دنیا

نظامِ شمسی کے سیّارے

ایشور نے آفتاب کو دنیا کا مرکز بنایا ہے اور باقی ہزاروں سیارے اس کے گرد گردش کرتے ہیں انہیں سے بعض تو ہماری زمین سے کئی گنا بڑے ہیں۔

عطارد

اگر ہم سورج سے نیچے کیطرف چلیں تو ۳۵،۰۰۰،۰۰۰ میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد عطارد ("مرکری") میں آجائیں گے اس کو سورج کے گرد گردش کرنے میں ۸۷،۹۶۹ دن لگتے ہیں۔ یعنی یہاں کا سال تقریباً ۸۸ دن کا ہوتا ہے یوں تو عطارد سُورج سے ۲۸،۵۷۰،۰۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے لیکن ۴۴ دن کے بعد یہ سُورج سے ۴۳،۳۴۷،۰۰۰ میل کے فاصلہ پر آجاتا ہے اور پھر ۴۴ دن میں اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔

یہ چاند سے صرف تین گُنا بڑا ہے۔ یہ بڑی عجیب طرح کی گلابی روشنی کے ساتھ چمکتا ہے اِس کے گرد کوئی ستیارہ گردش نہیں کرتا۔

زہرہ

اگر ہم ۳۲،۴۳۰،۰۰۰ میل کا فاصلہ اور طے کریں تو ہم زہرہ (وینس) تک جائیں گے یعنی زہرہ سُورج سے ۶۷،۰۰۰،۰۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں پر حالات زمین سے مشابہ ہیں اس کی جسامت بھی اتنی ہی بڑی ہے اور اس پر گھنگھور بادل چھائے رہتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں پر سمندر اور دریا بھی زمین کے ہی مانند ہیں، اس کا سال ۲۲۴،۷ دن کا ہوتا ہے یہ سب سے چمکدار ستیارہ ہے اور ۴۰ درجہ کے جھکاؤ پر تو اتنی زیادہ روشنی دیتا ہے کہ دُوربین میں سے دیکھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس کے گرد بھی عطارد کی طرح کوئی ستیارہ نہیں گھومتا۔

زمین۔

اس کے بعد کا ستیارہ خود اپنی زمین ہے جسے ہم خوب جانتے ہیں۔ چاند اس کا ماتحت ستیارہ (SATELLITE) ہے۔

مریخ۔

اس کے بعد ہم مریخ (مارس) پر آجاتے ہیں، یہ سورج سے ۱۴۱،۵۰۰،۰۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور روشنی دیتا ہے یہ قدیم زمانے میں جنگ کا دیوتا تصور کیا جاتا تھا اس کی جسامت زمین کی جسامت کا ½ ہے، اس لئے اس کی کشش بھی زمین کی کشش سے کم ہے ایک آدمی جس کے پٹھے زمین پر کام کرنے کے عادی ہوں گے یہاں پر اس کے تین گنا زیادہ کام کر سکیں گے اس کے اُوپر کوئی بادل دکھائی نہیں دیتے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بہت خشک ستیارہ ہے یہ اپنے محور کے گرد ۲۴ گھنٹے ۳۷ منٹ میں گردش کرتا ہے اس کا سال ۶۸۷ دن کا ہے۔ سنہ ۱۸۷۷ء میں مسٹر ہال نے واشنگٹن میں دریافت کیا کہ اس کے گرد دو ستیارے گھومتے ہیں (۱) فوبوس، یہ مریخ کے مرکز سے ۵۸۰۰ میل کے فاصلہ پر مریخ کے گرد ۷ گھنٹے ۳۹ منٹ میں گھومتا ہے اور اس کا قطر ۱۰ میل ہے (۲) ڈیموس، یہ مریخ کے مرکز سے ۱۴۶۰۰ میل کے فاصلہ پر اسکے گرد ایک دن ۶ گھنٹہ ۱۸ منٹ میں گردش کرتا ہے، اس کا قطر ۹ میل ہے۔ (باقی آئندہ)

پردۂ فلم

فلم میں موسیقی

از جناب رام چندر پال

میں نے ایسے بے شمار امریکن فلم دیکھے ہیں جن میں گانے نہیں ہوتے اور پھر بھی لوگ اس فلم سے مطمئن ہوتے ہیں یقیناً ہندوستانی فلم بھی بغیر گانوں کے اچھے خاصے ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان کا اچھے اور کامیاب فلموں میں شمار ہو سکتا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ کسی فلم کمپنی کو اس "تجربہ" کی ہمت نہیں ہوتی کوئی وجہ نہیں کہ اگر ایک فلم اپنی دوسری خصوصیتوں کی بنا پر مکمل ہو تو محض گانوں کی عدم موجودگی سے ناکامیاب ثابت ہو۔ بات یہ ہے کہ روایت کے طور پر موسیقی ہندوستانی فلم کا ایک اہم جزو ہو کر رہ گئی ہے۔ ہندوستان میں تفریح طبع کیلئے موسیقی کی جستجو ہوتی ہے اور یقیناً یہ فن ایک ہمہ گیر اثر رکھتا ہے اس ملک میں جہاں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد کم ہے، جہاں ذہنی تربیت کی کمی ہے کوئی بلند پایہ علمی چیز مقبول عام نہیں ہوتی یہاں ذہن اور دماغ کو متاثر کرنا زیادہ مدنظر ہوتا ہے، یہاں تو یہ دیکھنا ہے کہ کوئی چیز کس حد تک جذباتی تسکین کا سامان رکھتی ہے اور اس باب میں موسیقی جادو کا اثر رکھتی ہے، لہٰذا ہندوستان میں فلموں میں گانے اس وقت تک ضروری رہیں گے جب تک یہاں کی عام ذہنی سطح دوسری تعلیمیافتہ قوموں کے برابر نہیں آجاتی لیکن دراصل ہونا یہ چاہیئے کہ جو گانے ہم فلم میں شامل کریں وہ موزوں جگہ پر ہوں اور صحیح مناسب سے ہوں، یہاں کوئی فلم جو قطعی طور پر گانے سے بے نیاز ہو شاید کامیابی کے ساتھ نہیں چل سکتا، خواہ وہ جملہ حیثیتوں سے کتنا ہی دلچسپ کیوں نہ ہو دیکھنے والے ایک کمی سی محسوس کریں گے، اگر ایسے فلم میں جس میں دلیرانہ کارنامہ لڑائی وغیرہ دکھائی گئی ہو یا کسی ایسے فلم میں جس میں کہانی کسی سائنٹفک موضوع سے متعلق ہو، موسیقی کی نہ تو بظاہر کوئی ضرورت ہے اور نہ اس کے لئے کوئی جگہ، پھر بھی فلم میں ایک تھکا دینے والی یکرنگی اور یکسانیت پیدا ہو جانے کی بس کے دُور کرنے کے لئے ضروری ہوگا کہ کچھ نہ کچھ ساز موسیقی کا اہتمام رہے، ایسے فلموں میں دلچسپی صرف اُسی صورت سے برقرار رکھی جا سکتی ہے، ایسی صورت میں موسیقی کہانی کے بے کیف و بے رنگ مقامات پر ایک دلکشی اور جاذبیت پیدا کر دیتی اور ان کی اہمیت بھی بڑھا دیتی ہے بہرحال جہاں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ بے محل اور بُرے گانوں کو داخل کیا جائے یا پھر فلم میں گانوں کا دخل ہی نہ ہو تو میں یہ کہیں بہتر سمجھتا ہوں کہ فلم بغیر گانوں کے ہوں۔

کسی فلمی کہانی کے سلسلہ میں گانوں پر بحث کرتے وقت ہمکو یہ دیکھنا چاہیئے کہ خود ایک فلم کی تیاری میں کیا کیا چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ ایک کہانی سینما کے پردوں پر چند اداکاروں کے ذریعہ دکھائی جاتی ہے۔ یہ سب کچھ ایک ڈائرکٹر کی باقاعدہ نگرانی میں ہوتا ہے جسے ایک "کیمرہ مین" پردہ فلم پر لے آتا ہے، گانے صرف کیفیتیں بدلنے، کہانی میں خلا پُر کرنے، بعض حالات کے اظہار، کہانی کو آگے بڑھانے اور ساری کہانی میں مجموعی حیثیت سے جان پیدا کرنے کے لئے فلم میں داخل کئے جاتے ہیں۔ ایک فلم میں گویا بہت سے فنون کا مناسب امتزاج اور اداکاروں اور آرٹسٹوں کا اتحاد شامل کار ہوتا ہے آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ صرف کہانی یا ڈائرکٹر کی ہوشیاری یا اداکاروں کی اداکاری یا صرف گانوں ہی سے ایک فلم چمک اُٹھتا ہے۔ ان تمام عناصر کے باقاعدہ اور ※

※ مناسب استعمال اور ان سب کے صحیح اتحاد سے ایک کامیاب فلم تیار ہوتا ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ موسیقی کسی فلم کا صرف ایک جزو ہوتی ہے اب تو یہ فیصلہ کرنا آسان ہے کہ گانوں کی بنیاد فلمی کہانی پر ہوتی ہے یا کہانی کی بنیاد گانوں پر، اصل چیز تو کہانی ہے۔ گانے صرف ایک کہانی کو ایک رنگ

شادی

دین دیال کی آمدنی کم تھی اور خرچ زیادہ، بڑی لڑکی بیاہ کے لائق بیٹھی تھی، آدمی باحوصلہ تھے منہ سے کچھ کہتے نہ تھے، ہاں باتوں باتوں میں اکثر دوست واحباب سے تذکرہ کرتے کہ ساوتری کا بیاہ ہوجائے تو گنگا نہالوں، بیوی اُٹھتے بیٹھتے یہی سوچھا تی کہ اب ساوتری سولھویں میں سے اب سترھواں لگ رہا ہے۔ اب اُس نے مڈل پاس کرلیا ہے کچھ ہے فکر اس کی؟ کہیں، پتہ کیا تم نے کسی کے گھر جاؤ گے تو بات طے ہوگی یا کوئی خود چل کر آئے گا راجہ کے گھر کبھی ماتھے پر ہاتھ مار کر کہتی:- گھر میں رکھا ہی کیا ہے جو کسی کی جھولی میں ڈالوگے یہاں تو ایک چھوڑ تین لڑکیاں ہیں خیر باقی دوٗ تو ابھی بچہ ہیں جو جوان ہے اُس کے ہاتھ پیلے کرنے کے لئے ہی کچھ تو چاہیئے، کب تک تمھارا منہ دیکھوں گی، لڑکی تو رہی خود زبان سے کہنے سے کہ میرا بیاہ کردو، تم ہو کہ آنکھوں پر پٹی باندھے بیٹھے ہو آخر تمھاری نیت کیا ہے؟ وہ چپکے بیٹھے سُنتے رہے جب بیوی کہہ چکی مُسکراکر بولے "ساوتری جوان ہے یہ میں بھی دیکھ رہا ہوں کوئی ٹھکانے کی جگہ ہو تو بات چیت بھی کروں"۔

بڑی محبت سے پالا ہے اسے، کنوئیں میں تو دھکا نہیں دیا جاتا مجھ سے۔"

"کنوئیں میں دھکا دو یا کسی پہاڑ سے پٹک دو مجھ سے اب دنیا کی باتیں نہیں سہی جاتیں"۔

بولے "مجھے تم سے زیادہ فکر ہے اس کی"۔

جنھیں فکر ہوتی ہے اُن کی یہ حالت ہوتی ہے، اب تک کپڑے کی فکر نہیں، نہ گہنے پاتے کا پتہ ہے کسی کنگلے کے ساتھ بیاہنے کی صلاح ہے کیا؟"

"ہوش سے بات کرو کیسری" غصہ سے بولے اور اُٹھ کر باہر چلے گئے، آج پہلی مرتبہ اُنھوں نے بیوی کو ترش روئی سے جواب دیا تھا، وہ زن مرید نہ تھے، بیوی کی بُری بات بھی اُنھیں گوارا نہ تھی خودسُن سکتے تھے مگر ساوتری کے بارے میں اُن کے خیالات بلند تھے آجکل شادیاں سونے چاندی کے ساتھ ہوتی ہیں، لڑکے لڑکیوں کے ساتھ نہیں، اچھے بُرے کی تمیز بھی اُٹھ گئی ہے، ذات پات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے تھے، خاندانی شرافت کے قائل تھے۔ دولت کو انسانیت کے حق میں لعنت سمجھتے تھے، یہ نظریہ اُن کا اِس لئے نہ تھا کہ وہ خود دولت مند نہ تھے، ایسے گرے حال بھی نہ تھے البتہ گرانی کی وجہ سے جو کماتے اخراجات میں اُٹھ جاتا تھا، ہاتھ روک کر چلنا انھیں آتا نہ تھا جہاں کسی بچے نے کسی چیز کی خواہش کی جھٹ خرید کرلے آئے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے بچے ناجائز مطالبے کرتے تھے یا اُنھوں نے بچوں کی عادات بگاڑ دی تھیں ایسے موقعہ پر سختی سے ڈانٹ دیتے۔

سوچتے ہوئے جارہے تھے کہ دنیا سے کیا سچ مچ شرافت کی قدر اُٹھ گئی جن کے پاس وافر دھن نہیں اُنکے بچوں کا کیا بیاہ نہیں ہوگا، دنیا میں آئے دن اس قسم کے افسوسناک واقعات کیوں رونما ہوتے ہیں کیا سب کی روح مرگئی، دوست ان کے خیالات سے بخوبی واقف تھے، خود بھی روشن خیال تھے اُنھیں غلط مشورہ کیونکر دیتے، دنیا کے ساتھ چلنا بہت مشکل ہے البتہ جو خود اپنے لئے شاہراہ تلاش کرتے ہیں منزل کو پالیتے ہیں، اس روز ایک مقامی اخبار میں اُنھوں نے ساوتری کی شادی کا اشتہار دیدیا جس میں اُنھوں نے صاف صاف لکھ دیا کہ دھن کے لوبھی خواہش کا اظہار نہ کریں، جواب میں اُن کے پاس صرف ایک ہی ایسی درخواست موصول ہوئی جو اُن کے خیالات سے ٹکراتی تھی جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ درخواست کنندہ نے سوچ سمجھکر قدم اُٹھایا ہے ورنہ بہتیرے ایسے تھے جو دوسری شادی کے خواہشمند تھے یا کسی کی عمر زیادہ تھی وغیرہ وغیرہ۔

اُنھوں نے جے شنکر کو لکھا "شاید آپ کو کوئی غلط فہمی نہ ہوئی ہو، میں مالدار نہیں ہوں، اشتہار میں تفصیلاً نہیں لکھ سکا ہوں، میرے پاس جہیز کے لئے دھن نہیں ہے صرف لڑکی ہے وہ مڈل پاس ہے گھر کے ہر قسم کے کام کاج سے واقف ہے، نیک اور پاکیزہ خیالات رکھتی ہے، تندرست ہے، فرمانبردار ہے، میں نے اُسے اچھی تعلیم دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، نہ زیادہ اس کی تعریف نہیں کرتا ہوں، آپکی بیٹی ہے آپ اُسے دیکھ سکتے ہیں آپ کا لڑکا ایم۔ اے ہے دوبارہ غور فرمالیں"۔

خط لکھنے کے بعد انھیں ایسا محسوس ہوا جیسے سچ مچ کوئی بار اُن کے سر سے اُتر گیا ہے، وہ صاف گوئی کے حامی تھے ڈینگیں نہ خود مارتے تھے اور نہ انھیں پسند تھیں۔

بیوی سے ذکر کیا تو وہ بولی:- لڑکے میں ضرور کوئی عیب ہوگا۔ ایم۔ اے پاس اور رائے زادہ یقین نہیں آتا، مجھے کوئی دھوکا نہ ہو، دنیا فریب دار ہے"۔

"میں دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں"۔ وہ جھٹ بول اُٹھے

بیوی مُسکراکر بولی،

"سیدھے تو ہو، جو کسی نے کہا مان لیا۔

"خیر" وہ بولے اور خاموش ہوگئے۔

تیسرے روز انھیں ڈاک سے خط ملا، کھولا تو جے شنکر جی کا تھا، لکھا تھا:-

"آپ کا خط پاکر مجھے بہت خوشی ہوئی آپکی صاف گوئی نے مجھے آپ کا گرویدہ بنالیا ہے، میں نے عزیزی مہیش کے لئے جس بہو کا انتخاب کیا ہے میں سمجھتا ہوں اسکے لئے کسی جہیز کی ضرورت نہیں، آپ بیٹی دے رہے ہیں اس سے بڑھ کر اور کون سا بیش قیمت "جہیز" ہو سکتا ہے، لڑکی کے جو گُن آپ نے گنے ہیں میرا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ اس سے کئی گنا زیادہ کی مالک ہوگی۔ شادی کی ابتدائی ضروری رسومات جلد ہو جانی چاہئیں، میں فضول رسومات کا حامی نہیں ہوں مجھے لڑکی دیکھنے کی ضرورت نہیں، ہاں آپ اپنا ہر طرح سے اطمینان کرلیں، اُمید ہے آپ جواب سے عزت بخشیں گے۔

سیوک:- جے شنکر

اس خط کو پاکر دین دیال کے لئے کسی مزید اطمینان کی ضرورت نہ تھی اُنھوں نے جے شنکر کی پیش کش کو بخوشی منظور کرلیا، اور یہ لکھ دیا کہ آکر بات طے کرلیں،

اور جے شنکر مُسکراتے ہوئے بیوی سے بولے،

میں نے مہیش کی شادی کانپور میں دین دیال جی کے ہاں ٹھہرائی ہے، آج رات کی گاڑی سے جاؤں گا تاکہ بات طے ہوجائے"۔

پاس پڑوس اور رشتہ داروں میں بھی یہ خبر پھیل گئی کہ جے شنکر آج بیٹے کی سگائی کے لئے کانپور جارہے ہیں اُنھوں نے جے شنکر کی شادی دیکھی تھی وہ وہ جشن منائے گئے تھے کہ آج تک بڑے بوڑھے جانتے ہیں، خوشی سے بغلیں بجارہے تھے کہ برات بڑی دھوم دھام سے نکلے گی، سمدھی ان کی ٹکر کا رئیس ہوگا اچھے جشن رہیں گے۔

بیوی کی زبانی جب یہ سب انھیں معلوم ہوا جھنجلاکر بولے:-

"معلوم ہوتا ہے لوگ وہ رنگ رلیاں اب تک نہیں بھولے، ڈوم بھانڈ اور نہ جانے کون کون جمع ہوئے تھے، ہفتہ بھر جشن ہوتے رہے۔ سرگباشی پتاجی اور تمھارے پتا بھی مالدار تھے جی کھول کر خرچ کیا، لیکن مجھ سے اس قسم کے توقعات ہیں۔ جشن اور رنگ رلیاں تو ایک طرف رہیں، لوگوں کو کانوں کان بھی خبر نہ ہوگی کہ برات کب گئی اور کب آئی"۔

بیوی کسی قدر تعجب سے بولی:- "کون سی جگہ بیاہ رہے ہو میرے بچے کو"۔

"ایک غریب مگر شریف کے گھر" جلدی سے بولے،

"جہیز اور برات کا کیا ہوگا؟"

"یہ معاملہ میں نے پہلے ہی طے کرلیا ہے لڑکی آئیگی اور وہ بھی خالی ہاتھ، باقی رہا برات کا، لڑکا ہوگا اور میں تم ساتھ چلنا چاہو تو جاسکتی ہو اور کسی کو نہیں لیکر جاؤنگا۔

بیوی رونی صورت بناکر بولی:-

"کسی اناتھ آشرم سے بہو لاؤگے کیا؟"

"یہ سب تو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں"۔ وہ بولے اب بار بار دُہرانے سے فائدہ:

"لوگ کیا کہیں گے"۔

"انھیں بکنے دو، جانتی ہو ان کی وجہ سے کتنا نقصان ہو رہا ہے، دولت مند گنتی کے ہیں مگر غریب اور متوسط الحال کی آبادی زیادہ ہے جہیز اور دیگر فضول خرچیاں بند نہ کی گئیں تو حالت ابتر ہوجائے گی وہی رقم جو عیش وعشرت کے سامان پر اُٹھے گی۔ (باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر)

بجلی پہرہ دیا کرے گی:- جنگ زدہ ممالک میں آتش زدگی کے واقعات کی خبر رکھنے کے لئے مرد چھتوں پر پہرہ دیتے ہیں۔ اب ایک روسی سائنسداں نے ایک ایسی برقی مشین ایجاد کرلی ہے جو آگ لگنے یا بم گرنے کی [illegible] میں کوتاہی نہیں کرتی، یہ ایک قسم کا چھوٹا سا لمپ ہے اس میں ایک فوٹو الیکٹرک سیل عکس ڈالنے والے بکس میں بند ہوئی ہے۔ اس بکس کا تعلق ایک چھوٹے بکس سے ہوتا ہے۔

برطانیہ سے امداد

لندن۔ ۲۹ اکتوبر۔ انڈین ریلیف کمیٹی نے جس کے صدر مسٹر گلنڈ ڈیوس ممبر پارلیمنٹ ہیں پانچ ہزار روپیہ کی دوسری قسط ہندوستان بھیجدی ہے اب تک سب سے زیادہ چندہ ساؤتھ ویلز کی کانوں کے مزدوروں نے دیا ہے۔

امریکی فوج مونو کے ٹاپو میں اُتر گئی

واشنگٹن۔ ۲۸ اکتوبر۔ کل صبح اتحادی فوج مونو کے ٹاپو میں اُتر گئی جو سالومنس کے ٹاپو شوزٹ لینڈ کے دکھن پچھم میں ہے۔

لڑکا:- ماں کیا سیاہی بہت مہنگی ہے۔

ماں:- نہیں تو۔

لڑکا:- تو پھر آپ اپنی ساڑھی پر سیاہی گرجانے کا افسوس کیوں کررہی ہیں؟

باپ:- (خفا ہوکر) میں نے کہا تھا چھوٹے لڑکوں پر مت ہاتھ اُٹھانا۔

لڑکا:- لیکن آج میں نے جس کو گھونسے مارے ہیں وہ لڑکا نہیں لڑکی تھی۔

ماسٹر:- موہن تمھاری عمر کیا ہے؟

موہن:- (جلدی سے) میری عمر تو ہر جگہ پر گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔

موہن:- سُنئے جناب گھر میں چودہ برس، اسکول میں دس اور ریل میں آٹھ۔

م دوران عیش میں خدا کی یاد کرنا اور عہد طیش میں خدا کا خوف کھانا انسان کو سب گناہوں سے بچاتا ہے۔

دنیا ایک امتحان گاہ ہے جس میں سب سے زیادہ قوت برداشت صبر وحوصلہ والے اس میں اوّل نمبر والے اوّل لے جاتے ہیں۔

حق پرستی ہی تمام مذاہب کی بنیاد ہے۔

موجودہ تہذیب انسان کو روحانی خوشی نہیں عطا کرتی ہے۔

محبت کے راج میں توازن دماغ اور عقل کو جلاوطن کردیا جاتا ہے۔

غریب ملازموں کی قابلیت اور اعلیٰ فطرت پر توجہ نہیں دی جاتی۔

دنیا کے تھپیڑے طاقتور ہستیوں کو بھی زیر کردیتے ہیں۔

مجبور ہوکر سب دنیا خدا کا شکر کرتی ہے مگر خوش ہوکر صرف چند ہی آدمی ایسا کرتے ہیں۔ م

مسٹر ایمری سے مستعفی ہونے کا مطالبہ

لندن (بذریعہ ڈاک) یہاں کے سیاسی حلقوں میں عام طور پر یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ سر کنگسلے ووڈ کی وفات کے وقت وزارت میں جو اہم تبدیلیاں ہونے والی تھیں وہ اس وقت تو نہ ہو سکیں لیکن اب پارلیمنٹ کا آئندہ سیشن شروع ہونے سے قبل یہ تبدیلیاں کر دی جائیں گی۔ سر جیمز گرگ وزیر جنگ پر بہت سے اعتراضات کئے جا رہے ہیں اور اگر انھیں حکومت میں کوئی دوسرا عہدہ دیدیا گیا تو یہ امر موجب حیرت نہ ہوگا۔ دوسرے وزیر جن کے متعلق بہت زیادہ بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے مسٹر ایمری وزیر ہند ہیں، کئی حلقوں سے ان کے مستعفی ہو جانے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس امر واقعہ کے خلاف بہت زیادہ ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر کے۔ اے فضل الحق سے گورنر بنگال نے زبردستی استعفیٰ حاصل کیا۔

جوان بیل اور دودھ والی گائیں

نئی دہلی۔ ۲۸ اکتوبر؛ حکومت ہند کے گزٹ کی تازہ اشاعت میں دہلی چھاؤنی کے مذبح کے لئے حسب ذیل نوٹیفکیشن شائع ہوا ہے۔

ذبیحہ مویشیاں کے بائی لاز کے بائی لا نمبر ۳ کے بعد حسب ذیل دفعہ بڑھائی جاتی ہے:۔

قرار دیا گیا ہے کہ کوئی بھی با اختیار افسر کسی ایسے کام کرنے کے قابل بیل کو ذبح کرنے کے لئے منظوری نہ دیگا جو دس سال سے کم عمر کا ہو اور جس کی صحت اچھی ہو اور نہ ہی دودھ دینے والی یا بچھڑے دینے والی گائے کو ذبح کرنے کی منظوری دے گا۔

یو.پی سے بنگال کی امداد

یو.پی۔ ۲۹ اکتوبر؛ بنگال ریلیف فنڈ اب تک ۱۴ ہزار پونڈ تک پہونچ گیا ہے، چندہ دینے والوں میں سب قوموں کے لوگ شامل ہیں۔

ایودھیا کے میلہ کے ریلوے ٹکٹ بند

لکھنؤ۔ ۲۹ اکتوبر؛ حکومت یو۔پی نے اعلان کیا ہے کہ ۳ نومبر سے ۱۶ نومبر تک کوئی شخص ریلوے کے ذریعہ سوہاول۔ سالارپور۔ فیض آباد۔ ویدگنج۔ ایودھیا۔ درشن نگر۔ بلدرگھاٹ، سوودھار اور بھرت کنڈ کا سفر نہیں کر سکیں گے۔ اس کو ان مقاموں کا اس وقت تک ٹکٹ نہیں مل سکے گا جب تک ریلوے حکام کو اس امر کا اطمینان نہ ہو جائے کہ وہ ایودھیا کے کارتکی میلوں میں حصہ لینے نہیں جا رہا ہے۔

وائسرائے کے نئے مشیر کا تقرر

لندن۔ ۲۷ اکتوبر؛ وزیر اعظم برطانیہ کے دفتر واقع ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ سے حسب ذیل اعلان شائع ہوا ہے:۔

جنگ کی وجہ سے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہندوستان میں برطانیہ کے نظام حکومت کی چند شاخیں قائم کی جائیں وائسرائے ہند سے برطانیہ کی جنگی کیبنٹ نے درخواست کی ہے کہ وہ برطانی جنگی کیبنٹ کی جانب سے چند انتظامیہ اور اشتراک عمل قائم کرنے والے فرائض انجام دے جو جنگی صورت حالات کے باعث پیدا ہو رہے ہیں اور جو گورنر جنرل اور حکومت ہند کی ذمہ داریوں کے دائرہ سے باہر ہے۔ وائسرائے نے ایسے فرائض کی انجام دہی کے معاملہ میں مدد کرنے کے لئے وزیر ہند کی منظوری سے سر آرچیبالڈ رولینڈز کو جو آج کل ہوائی جہازوں کی تیاری کے محکمہ کے مستقل سکریٹری ہیں وائسرائے کے جنگی نظم و نسق کا مشیر مقرر کیا ہے۔

ہوائی جہازوں کی تیاری کے محکمہ کے وزیر نے وزیر اعظم کی منظوری سے سر ہیرلڈ اسکاٹ کو جو آجکل ملکی تحفظ کے محکمہ کے سکریٹری ہیں سر آرچیبالڈ رولینڈز کی جگہ ہوائی جہازوں کی تیاری کے محکمہ کا سکریٹری مقرر کیا ہے، وائسرائے کے نئے مشیر جلد ہی ہندوستان کو روانہ ہو جائیں گے۔

فوجی اسٹور سے اناج دینے کا فیصلہ

کلکتہ۔ ۲۸ اکتوبر؛ گورنمنٹ ہاؤس کلکتہ میں اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس میں وائسرائے کی اجازت اور حکومت بنگال کی منظوری سے ایک بیان شائع کیا گیا ہے جس میں اس پروگرام کا خاکہ پیش کیا گیا ہے جو آج ہی ایک غذائی کانفرنس میں فوری عملدرآمد کی غرض سے منظور کیا گیا تھا جس کی صدارت وائسرائے نے کی تھی، یہ پروگرام حسب ذیل ہے۔

(۱) حکومت بنگال آئندہ سے ان محتاجوں کو جو کلکتہ میں جمع ہو گئے ہیں ایسے کیمپوں میں بھیجنے کا انتظام کرے گی جہاں ان کی رہائش اور کھانے پینے کے لئے مناسب انتظامات ہوں گے اور جہاں انھیں کھانا کپڑا اور ڈاکٹری امداد مل سکیگی اور حالات روبراست آنے پر جہاں سے انھیں ان کے وطن واپس بھیجا جا سکے گا۔

(۲) اناج کو کلکتہ سے دوسرے ضلعوں میں پہنچانے میں ہنگامی صورت حالات کی بدولت بہت زیادہ دقتیں پیش آ رہی تھیں، اس مقصد کے لئے ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف نے ایک میجر جنرل کی خدمات منتقل کر دی ہیں جنھیں اناج اور دوسرے سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا بہت زیادہ تجربہ ہے۔ یہ میجر جنرل نقل و حرکت کے طریقوں کی اصلاح کرنے میں حکومت کی مدد کرے گا۔

وائسرائے کمانڈر انچیف سے کہیں گے کہ جن ضلعوں پر قحط کا بدترین اثر ہوا ہے وہاں وہ فوجی وسائل سے خصوصاً اناج پہنچانے، عارضی پناہ گاہیں اور امدادی ذخیرے قائم کرنے میں پوری مدد کریں۔ خود فوج بھی بعض علاقوں میں اناج تقسیم کر کے اور وہاں کے ضرورتمندوں کو ڈاکٹری امداد بہم پہنچا کر براہ راست مدد کر سکیگی، وائسرائے نے مدناپور ضلع کے کمانڈر سے درخواست کی ہے کہ جب تک اس بارے میں کمانڈر انچیف کے احکام جاری ہوں وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے صلاح مشورہ کر کے اس ضلع کے باشندوں کی مدد کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

یہ غذائی کانفرنس شام کو سوا چھ بجے ہوئی تھی، گورنر بنگال وزیر اعظم بنگال اور تمام وزراء بنگال اس کانفرنس میں شریک ہوئے، چند دیگر اعلیٰ افسران بھی اس کانفرنس میں موجود تھے۔

اس بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وائسرائے نے صبح کو مسٹر سہروردی وزیر سول سپلائز بنگال مسٹر اسٹیونس فوڈ کمشنر پوربی علاقہ ڈبلیش برانڈ اور راشننگ کنٹرولر کلکتہ مسٹر اے۔ سی۔ ہارٹلے اور چیف سکریٹری مسٹر اے ڈی ولسن سے صلاح مشورہ کیا۔ حکومت اور عوام کی انجمنوں اور سوسائٹیوں کی طرف سے رضاکارانہ طور پر اس سلسلہ میں جو کام اب تک کیا گیا ہے وائسرائے اس سے بہت متاثر ہوئے۔ لنچ سے قبل وائسرائے لیڈی ویول کے ہمراہ خیراتی لنگر خانوں کو دیکھنے کے لئے گئے۔ مسٹر این۔ آر۔ سرکار سابق ممبر محکمہ تجارت حکومت ہند نے وائسرائے کے ساتھ لنچ کھایا اور لنچ کے بعد وائسرائے نے ان سے بات چیت کی۔ تیسرے پہر کو وائسرائے نے بنگال چیمبر آف کانگریس کے صدر آنریبل مسٹر جے۔ ایچ۔ برڈر سیٹھ سی۔ پی۔ کھیتان، مسٹر ایم۔ اے ایچ اصفہانی اور کمشنر ڈھاکہ ڈویژن مسٹر اے۔ آر۔ لارکن سے بات چیت کی، انھوں نے گورنر سے بھی مزید بات چیت کی۔ اس دوران میں لیڈی ویول بہالا کے ہنگامی اسپتال کو دیکھنے گئیں، جہاں بھوکے محتاجوں کا علاج ہوتا ہے۔

جرمنی میں اندرونی گڑبڑ

لندن۔ ۲۹ اکتوبر؛ یوروپ سے رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ مجھے نہایت مستند ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ پندرہ روز کے اندر جرمنی کے اندر نہایت دوررس تبدیلیاں ہونے کا امکان ہے۔ روس کے حملہ کا جرمن افسروں کو بہت ڈر لگا ہوا ہے اس کی وجہ سے ان کو نہایت اہم حفاظتی تدبیریں اختیار کرنا پڑینگی۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں میونخ میں اہم بات چیت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ برلن سے گزٹ دی لازین کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنی میں اندرونی جمود پیدا ہو گیا ہے آج کل قہوہ خانوں میں لڑائی کی بدلتی ہوئی صورت حالات کا ذکر رہتا ہے۔

کوئلہ کی کانوں پر حکومت کا قبضہ

واشنگٹن۔ ۲ نومبر؛ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے حکم

پیراکوف پر قبضہ

لندن۔ ۲ نومبر؛ ماسکو کی تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ دکھنی روس میں اچانک حملہ کرنے کے بعد روسی فوجیں پیراکوف کے خاکنائے میں جا گھسی ہیں۔ روسی فوجوں نے جن مقاموں پر قبضہ کیا ہے ان میں پیراکوف بھی شامل ہے۔ روسی فوجوں نے کرائمیا سے آنیوالی سڑک کاٹ رہی ہے۔ ڈنیپر کے موڑ میں روسی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں آج کے جرمن کمیونک میں کہا گیا ہے کہ تیز رفتار روسی دستے ڈنیپر کے نچلے حصہ میں جرمن مورچوں کو توڑ کر آگے بڑھ گئے ہیں۔

اٹلی کے تین اور گاؤں پر اتحادیوں کا قبضہ

لندن۔ ۲ نومبر؛ اُتری افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے رائٹر کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ آخری مورچوں کے سوائے بقیہ تمام مورچوں پر آٹھویں اور پانچویں فوجیں اہم کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں۔ اتحادی پانچویں فوج کے دائیں بازو پر مندراگونے سے اور اسرنیا کی اہم سڑک کے دونوں طرف سے جرمنوں کو نکال رہے ہیں۔ ماکیا گوڈینا کینٹولو اور فروزدلون نامی مواضعات پر قبضہ سے وسطی علاقہ میں اتحادی فوجوں کو آگے بڑھنے میں بہت مدد مل رہی ہے یہ مواضعات بویانو سے اسرنیا جانیوالی اہم سڑک پر پہاڑوں میں واقع ہیں۔

مسٹر جناح پر حملہ کا مقدمہ

بمبئی۔ ۲ نومبر؛ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ پر حملہ کرنے کے الزام میں ۲۵ سالہ مسلمان نوجوان رفیق صابر فرنگوی کے خلاف مقدمہ کی سماعت بمبئی ہائیکورٹ کی فوجداری سیشن میں جسٹس بلیگڈن کے روبرو جیوری کی موجودگی میں شروع ہوئی۔ مسٹر جناح، ان کے سکریٹری مسٹر سعید، مسٹر جناح کے پٹھان چوکیدار اور ڈاکٹر ڈنشا مینا کے بیانات قلمبند کئے گئے، جنھوں نے حملہ کے بعد مسٹر جناح کی مرہم پٹی کی تھی۔

اناج کا اور جہاز آگیا

نئی دہلی۔ ۲ نومبر؛ معلوم ہوا ہے کہ اناج کا ایک اور جہاز ملک سے ۸ ہزار ٹن اناج لیکر ہندوستان کی ایک بندرگاہ میں پہونچ گیا ہے۔

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۹۵ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت حاکم پرگنہ بہادر گھاٹم پور مقام کانپور ضلع کانپور

شیوچرن وغیرہ	مدعی
بنام کالکا وغیرہ	مدعا علیہ

بنام مسماۃ درگی بیوہ منوں و بھگواندین ولد دیارام و نندکشور ولد ہردیال، اقوام کورمی ساکن اسدھنال پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۵۹ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جواب دہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

بلقان میں اتحادی فوجیں اُترنے کا اندیشہ

لندن۔ یکم نومبر؛ فن لینڈ کے ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن افسران کو یہ اندیشہ ہے کہ روسی فوجیں بلغاریہ میں اُتاری جائیں گی۔ اور اُسی وقت بلقان کے دوسرے ملکوں میں اتحادی فوجیں اُتاری جائیں گی۔ بدیں وجہ جرمن بلقانی ملکوں کی تنظیم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن انھیں اس کام میں بہت کامیابی ہو رہی ہے کیونکہ ہنگری، بلغاریہ اور رومانیہ اپنی سرحدوں سے باہر مزید فوجیں بھیجنے سے انکار کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر گوبلز کا بیان

لندن۔ ۲۹ر اکتوبر، جرمن نیوز ایجنسی نے کل رات اعلان کیا کہ جرمنی کے پروپیگنڈہ وزیر ڈاکٹر گوبلز نے اس قسم کی افواہوں کی تردید کی ہے کہ جرمنی کے حوصلہ یا فوجی طاقت پست ہونا شروع ہوگئی ہے۔ ڈاکٹر گوبلز نے کہا کہ اتحادی تقریبًا ایک سال سے اس قسم کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ۹ یا ۱۱ر نومبر کو جرمنی کو شکست ہو جائے گی، وہ دن قریب آرہا ہے اور دنیا کے ہر حصّہ میں جہاں جہاں مورچہ لگا ہوا ہے جرمنی سخت سے سخت لڑائیاں لڑ رہا ہے کہیں کہیں جرمن فوجیں پیچھے بھی ہٹ رہی ہیں، لیکن ایسے کوئی آثار نہیں پائے جاتے جس کی بنا پر یہ کہا جا سکے کہ جرمنی کی فوجی طاقت یا حوصلے پست ہونے شروع ہوگئے ہیں۔

ان کے وطن یا باہر جب کبھی جرمنوں کے حوصلہ کی آزمائش ہوئی جرمن ان میں کامیاب ثابت ہوئے، لڑائی جیتنے میں کس قدر مشکلوں کا سامنا کرنا ہوگا اس کے بارے میں جرمنوں کو کسی قسم کا کوئی مغالطہ نہیں ہے، آج جو پوزیشن ہے اس کا نومبر ۱۹۱۸ء کی پوزیشن سے مقابلہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ پچھمی، اُتری اور دکھن پوربی یوروپ میں فوجی پوزیشن جو کہ ۱۹۱۸ء میں دشمن کی فوجی چالوں کی بنیاد تھی اس وقت ہمارے ہاتھ میں ہے۔

پورب میں روسی طاقت ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے اور ہم اس زبردست خطرہ کے متعلق کسی غلط فہمی میں نہیں ہیں دراصل جنگ کا یہی سب سے بڑا خطرہ ہے۔

پیداوار کے ساتھ خاموشی شامل ہے

بعض برملا اسباب کے وجہ سے ہندوستان کی موجودہ صنعتی جنگی محاذ کا پورا حال نہیں بتایا جا سکتا۔ جب اس کو تحریر میں لایا جائے گا تو ایک عجب انکشاف ہوگا، اُس وقت ظاہر کیا جائے گا کہ موجودہ جنگ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کتنی کتنی نئی چیزوں کی دریافت کی گئی اور انھیں کس طرح فتح حاصل کرنے کے کاموں میں لگایا گیا۔

ہندوستانی مزدور اس محاذ پر بڑی جدوجہد کر رہے ہیں اور ان کے متعلق بہت کم کہا گیا ہے اس لئے یہ بھی بہت کم معلوم ہے کہ کاریگر اور مزدور گولہ یا اور دیگر ضروریات جنگ کی پیداوار میں کس سُرعت سے کام کر رہے ہیں۔

ہندوستان کی صنعتی جنگ کے محاذ کے کچھ حصّہ کا معائنہ کرنے کا مجھے پنجاب کے ایک مقام پر موقع ملا۔ کارخانہ میں لگاتار کام جاری تھا۔ جب ایک حصّہ کام کرنے والے مزدور چلے جاتے ہیں تو فوراً ان کی جگہ پر دوسرے مزدور کام کے لئے آجاتے ہیں، جس کی وجہ سے کام بلا روک ٹوک جاری رہتا ہے اور روزانہ لاکھوں کی تعداد میں چیزیں تیار ہو جاتی ہیں۔ اس شاندار جنگی کوشش کی تحت پر ایک خاموش چھپی ہوئی شے ہے یعنی انڈین ٹی مارکٹ ایکس پینشن بورڈ کا اعلیٰ انتظام جس سے لاانتہا مقدار میں چائے نصف آنہ فی پیالی کام کرنیوالوں کو ان کی جگہوں پر مہیا کی جاتی ہے، اتنے سستے داموں پر چائے کہیں بھی مہیا نہیں ہو سکتی۔

اس کارخانہ کے سردار نے اپنے گیارہ بجے والی چائے کی پیالی پیتے ہوئے کہا کہ افسران اس بات پر متفقہ رائے رکھتے ہیں کہ کاریگروں کو اس آسانی کے ساتھ چائے کا مہیا کرنا قابل قدر ہے۔ اس نے زور دیتے ہوئے کہا کہ چائے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے جب کاریگروں کی خواہش ہوتی ہے یا ان کی طاقت میں ضعف آنے لگتا ہے یا وہ اپنے کام کو دوبھر سمجھنے لگتے ہیں یا جب کبھی کسی نازک میں انھیں زیادہ محنت کرنی پڑتی جس کی وجہ سے وہ روحانی و جسمانی تھکان محسوس کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس نے پھر کہا کہ یہ چائے کی پیالی ہی ہے کہ جو نہ صرف تروتازگی اور جوش پیدا کرتی ہے بلکہ تمام کوششوں کو از سرِ نو زندگی بخشتی ہے۔

غیر لیگی مسلم لیڈروں کی کانفرنس

نئی دہلی۔ ۲۹ر اکتوبر۔ یہاں ۵ر نومبر کو ایک غیر رسمی جلسہ ہوگا جس میں سید عبداللہ بریلوی، حافظ محمد ابراہیم سابق وزیر یو۔ پی۔ مسٹر ظہیر الدین صدر آل انڈیا مومن کانفرنس اور دوسرے سرکردہ مسلم لیڈران شریک ہونگے اس جلسہ میں اُن مسلمانوں کی ایک کثیر الاجتماع کانفرنس منعقد کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا جن کا مسلم لیگ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

افسانہ:-

شادی

(بقیہ صفحہ ۴)

کسی نیک کام پر خرچ کروں گا۔

"آپ ہی نکو بننا چاہتے ہیں" بیوی نے مسکرا کر کہا، "نکو کہو یا کچھ اور، میں اپنے بیٹے کی شادی سیدھے سادھے طریقے سے کروں گا تاکہ اوروں کیلئے مثال ہو آج ایک شادی کیلئے پُشتوں تک کے قرضدار ہو جاتے ہیں۔

بیوی حیرانی سے ان کا [illegible] تھی کہنے سننے کی ہمت نہ پڑتی تھی اور وہ رات کی کسی گاڑی سے جانے کی تیاری میں مصروف تھے، بیوی دبی آواز سے کہتی رہی کہ سگائی کرنے جا رہے ہو یہ لیتے جاؤ، فلاں چیز لے لو، وہ چُپ چاپ چلے گئے۔

دین دیال برآمدہ میں بیٹھے کسی کا انتظار کر رہے تھے، گھڑی نے سات بجائے، چونک کر بولے:۔

"گاڑی تو آگئی ہوگی" تھوڑی دیر کے بعد ایک تانگا اُن کے مکان کے پاس رُکا، ایک ادھیڑ عمر کا آدمی معمولی کپڑوں میں ملبوس تانگے سے اُترا قریب آکر بولا:۔

"دین دیال جی کا گھر کون سا ہے؟"

آنے والا ہاتھ بڑھا کر بولا "میں جے شنکر ہوں آگرہ سے آیا ہوں"

"جے شنکر" وہ چونک کر بولے، اسکول میں کبھی اس نام کا لڑکا اُن کا کلاس فیلو رہ چکا تھا، رائے بہادر درگا پرشاد کا بیٹا جے شنکر! جے شنکر۔

بولے "مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے کہیں پہلے بھی آپ کو دیکھا ہے، آج سے بہت پہلے!"

"اسکول میں شاید" وہ بات ختم نہ کرنے پائے تھے کہ جے شنکر بول اُٹھے۔

"ہاں میٹرک میں نے کانپور سے کیا تھا، سیٹھ چنّی لال جی میرے ماموں ہیں"

دین دیال نے فرطِ انبساط سے بازو پھیلا دئے دو پُرانے ساتھی آج گلے مل رہے تھے، ایک رائے بہادر کا بیٹا تھا اور دوسرا متوسط الحال، مگر خلوص کے آگے امارت اور غربت کا سوال نہیں رہتا، پھر جے شنکر اُس کے پُرانے دوست ہی نہ تھے بلکہ اب سمدھی بھی تھے بہت دیر دونوں میں خلوص و محبت کی باتیں ہوتی رہیں، کیسری، دین دیال کی بیوی کیواڑ کی اوٹ سے سب باتیں سُن رہی تھی اس نئے مِلاپ پر جی ہی جی میں خوش ہو رہی تھی، جے شنکر دولتمند تھے مگر ان میں تمکنت اور غرور نام کو نہ تھا۔ بات بات پر دین دیال کے ممنونِ احسان ہو رہے تھے، دین دیال نے ساوتری کو آواز دی، اُجلی دھوتی میں ملبوس ساوتری گھونگھٹ نکالے دبے پاؤں قریب آئی۔

دین دیال بولے "یہ تمھارے چچا ہیں، ان سے کیسا پردہ؟ بیٹی پرنام کرو انھیں"۔

ساوتری ہاتھ باندھے آگے بڑھی، چرن چھونے کے لئے جھکی تھی کہ جے شنکر کھڑے ہوگئے بولے:۔

"بیٹی مجھے شرمندہ نہ کرو، تھیں دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے" محبت سے ساوتری کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے جیسے وہ سچ مچ ان کی بیٹی تھی، مسکراتے ہوئے بولے:۔

"اب میں دین دیال جی سے درخواست کرونگا کہ یہ بیٹی مجھے دان کر دیں" دین دیال مسکرائے بولے:۔ یہ تو میں پہلے ہی آپ کو دے چکا ہوں کب آئیگی برات؟

"بھائی کیسی برات؟" وہ بولے مہیش اور میں آؤں گا، ساوتری کو نے جائیں گے۔ آپ کو کسی قسم کی تکلیف کی ضرورت نہیں"

اتنے بڑے آدمی اور برات نہیں لائیں گے کیا کہہ رہے ہیں آپ؟" دین دیال بولے،

"مجھے گنہگار نہ کرو، میں تمھارا سیوک ہوں عمر بھر احسان نہیں بھولوں گا، چاند سی بیٹی پال پوس کر حوالے کر دی اس سے بڑا بلیدان اور کیا ہو سکتا ہے؟"

دین دیال ان کے چرنوں میں گر پڑے، جے شنکر نے محبت سے چھاتی سے لگا لیا۔

آج ساوتری کی سگائی تھی، ڈھولک کی آواز نہ تھی، گیتوں کے لَے بھی سُنائی نہ دیتی تھی، ہاں خلوص اور پریم ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے، دل محبت کی راگنیاں چھیڑے ہوئے تھے، خوشی روئیں روئیں سے پھوٹ رہی تھی، بعض اوقات سادگی میں بھی وہ آنند اور مسرت ہوتی ہے جو جھوٹی نمود اور فضول خرچیوں میں نام کو بھی دستیاب نہیں ہو سکتی۔

ہندوستان کیلئے برطانی پادریوں کی اپیل

لندن۔ ۲۹ر اکتوبر، کنٹربری کے لاٹ پادری اور دیگر کئی گرجا گھروں کے پادریوں نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں ہندوستانیوں اور نئے وائسرائے کیلئے دعا اور قحط ریلیف فنڈ کیلئے چندہ دینے کی اپیل کی ہے، بیان میں کہا گیا ہے کہ ہمیں دعا کرنا چاہیئے کہ لارڈ ویول ہندوستان کا موجودہ جمود حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ آپ نے پرارتھنا کے لئے ۲۸ر نومبر مقرر کی ہے۔ بیان میں قحط فنڈ میں زیادہ سے زیادہ مالی امداد دینے کی اپیل کی ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

صداقت

قیمت: سالانہ 5/-/- ، ششماہی 2/12/- ، سہ ماہی 1/8/- ، فی پرچہ دو آنہ ، 2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 38 NO. 45 — CAWNPORE. Saturday. 13rd Nov. 1943

جلد ۳۸ نمبر ۴۵ — کانپور شنبہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ

ادبیات

مُسلم کلب کانپور کا مشاعرہ

۶ نومبر ۱۹۴۳ء کی رات کو مسلم کلب پٹکاپور کانپور کا مشاعرہ زیر صدارت جناب سید قیصر حسین صاحب قیصر رئیس کانپور منعقد ہوا جسمیں سے چند شعراء کے کلام کا انتخاب ہدیۂ ناظرین ہے۔ (اڈیٹر)

(جناب تمنا شاہجہانپوری)

تصور اس کی صورت کا جو دل میں اے تمنا ہوتا
جدھر میں دیکھ لیتا حسن باطن رونما ہوتا

نظر پر جو گزرتی ضو فگن دل تو مرا ہوتا
اگر میرے مقابل اُس کے رُخ کا آئینہ ہوتا

فنا ہوتا تو اس کی ذات میں مل کر فنا ہوتا
یہ منزل طے اگر ہوتی تو بندہ بھی خدا ہوتا

نگاہ شوق نے موقع بموقع ترجمانی کی
ہمارا مدعائے دل زباں سے کیا ادا ہوتا

وہ یہ کہئے مقام عجز میں عشق اُسکو لے آیا
خودی کی حد میں رہ جاتا تو انساں کیا سے کیا ہوتا

نہ ٹکراتا سفینہ دل کا بحر غم کی موجوں سے
خدائے عشق اگر کشتی کا اپنی ناخدا ہوتا

(جناب تحسین کانپوری)

نہ جس میں آرزو ہوتی نہ جس میں مدعا ہوتا
دیا تھا دل اگر یارب تو ایسا دل دیا ہوتا

نہ ہو مغرور زاہد اس نمائش کی عبادت پر
نہ ملتا داغ پیشانی جو سجدہ بے ریا ہوتا

بجے معلوم ہیں ناکامیاں اپنے مقدر کی
وہ کیوں پھر آرزو مند حصول مدعا ہوتا

تمھیں ہے ناز تحسین جس پہ پھر وہ شان استغنا
کہاں رہتی اگر اونچا کبھی دست دعا ہوتا

(جناب کلام بی۔ اے)

محبت کا اثر اتنا تو دونوں پر ہوا ہوتا
وہ میری آرزو ہوتے میں ان کا مدعا ہوتا

مزہ جینے میں آتا لطف مرنے میں سوا ہوتا
جو دل درد آشنا ہوتا جو غم صبر آزما ہوتا

بلند اتنا تو کم سے کم مذاق مدعا ہوتا
وہ میری ابتدا ہوتے میں اُن کی انتہا ہوتا

وہی میں ہوں ازل کے دن مسجود ملائک تھا
اگر میں بندۂ دنیا نہ ہوتا تو خدا ہوتا

(جناب سلیم ناطقی)

ستم پرور نگاہوں سے کرم کا آسرا ہوتا؟
زباں پر بھی نہ آجاتا جو دل کا مدعا ہوتا

محبت کا فسانہ تھا بہر صورت کہا ہوتا
زبان شکر تھک جاتی تو شکوہ ہی کیا ہوتا

حدیں کرنا تھیں قائم اضطراب شوق کی ورنہ
سحر تک شمع کے ہمراہ پروانہ جلا ہوتا

فریب آرزو میں خودکشی فرہاد نے کرلی
مذاق آرزو ہوتا تو دیوانہ بنا ہوتا

اُڑا ہی کیا کیا نہ خاک شمع و پروانہ سر محفل
سلیم اُٹھ کر چلے آئے نہ جانے اور کیا ہوتا

(جناب ندرت کانپوری)

مری تقلید سب کرتے میں سب کا رہنما ہوتا
یہ ذوق جستجو اپنا جو منزل آشنا ہوتا

وہ بت خانہ جہاں زاہد نے آنکھوں سے کئے سجدے
اگر میں سر جھکا دیتا تو شاید ناروا ہوتا

کسی کی بے نیازی پر تو زیبا ناز ہے مجھ کو
نہیں معلوم کیا ہوتا اگر کچھ آسرا ہوتا

نہ ہوتے تم اگر خود پیکر منصور میں پنہاں
تمھارا رازداں کیوں مجرم شور انا ہوتا

غم دنیا سے مستثنیٰ، تمناؤں سے بیگانہ
مجھے اے دینے والے تونے ایسا دل دیا ہوتا

(جناب نواب آثر کانپوری)

بتاؤں کیا تجھے اپنا مقدر گر رسا ہوتا
نہ تو مجھ سے جدا ہوتا نہ میں تجھ سے جدا ہوتا

شکایت جور کی تم سے نہ قسمت سے گلہ ہوتا
سہارا ہم غریبوں کا جو کوئی دوسرا ہوتا

محبت سے جو تو بیداد گر کچھ آشنا ہوتا
وفا کیسی تیرے جور و ستم میں بھی مزا ہوتا

غضب ہوتا جو موسیٰ دید کا ارماں بر آتا
خدائی کی نگاہوں میں خدا ہی دوسرا ہوتا

غنیمت ہے آثر تم بچ گئے فرقت میں مرنے سے
یہی تقدیر کا لکھا اگر ہوتا تو کیا ہوتا

(جناب [illegible] گنوری)

سراپا عجز بن جاتا، خودی نا آشنا ہوتا
یہ فرض انساں ادا کرتا تو عرفان خدا ہوتا

رہ الفت میں ہٹ کر رہرووں کی خاک پا ہوتا
خود اپنی رہبری کرتا خود اپنا رہنما ہوتا

تلاش دوست میں مجھ کو کہیں جو موت آجاتی
حجاب درمیاں اُٹھتے اور اُس کا سامنا ہوتا

دنیائے اسلام

ترکی اور برطانی وزیروں کی ملاقات

انقرہ۔ ۸، نومبر، ترکی کی نیوز ایجنسی نے مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع کیا ہے:۔

قاہرہ میں ترکی کے وزیر خارجہ موسیو ایم، اوغلو اور برطانی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کے درمیان ملاقات ہوئی جس میں ماسکو کانفرنس کے نتیجوں کی روشنی میں عام صورت حالات پر تبادلۂ خیالات کیا گیا۔ دونوں وزیروں کے درمیان بات چیت اس دوستی اور اتحاد کی سپرٹ میں ہوئی جو دونوں ملکوں کے درمیان قائم ہے۔ مسٹر ایڈن اور موسیو اوغلو کے درمیان ملاقات کل رات ختم ہو گئی۔

ترکی کا سرکردہ جرنلسٹ ابن صادق اخبار "اقشام" میں لکھتا ہے کہ قاہرہ میں مسٹر ایڈن اور موسیو اوغلو کے درمیان ملاقات کی صرف ایک ہی وجہ تھی اور وہ یہ کہ برطانیہ ترکی کو ماسکو کانفرنس کے فیصلوں کے متعلق مطلع کرنا چاہتا تھا۔ موسیو صادق اکثر ترکی کے دفتر خارجہ کی رائے کا اظہار کیا کرتے ہیں۔

قاہرہ کی کانفرنس اور اس قسم کی خبروں کے بارے میں کہ ترکی کو لڑائی میں شامل ہونے کی دعوت دیگئی۔ استنبول کے تمام اخباروں نے یہ متفقہ رائے ظاہر کی ہے کہ ترکی کو جلد بازی کے ساتھ کوئی فیصلہ کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، اخبار "وطن" لکھتا ہے کہ ہم اپنی قسمت کے آپ مالک ہیں، اور ہم اپنی اس ملکیت کو دوسرے کے سپرد نہیں کر سکتے، جو بھی فیصلہ کیا جائے گا وہ ہماری مرضی اور تجربہ پر ہوگا، اخبار "تقویر افکار" اس خیال کی تردید کرتا ہے کہ ترکی کی رائے عامہ لڑائی میں شامل ہونے کے حق میں نہیں ہے۔ ہم بارہا یہ بات کہہ چکے ہیں کہ تہذیب اور انسانیت کی فتح چاہتے ہیں بلا وجہ لڑائی میں شامل ہونیکا مطالبہ تباہی کے سوائے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

ترکی جنگ میں شریک ہوجائے

ماسکو۔ ۹، نومبر، روس کے اخبار وادانیڈ ورکنگ کلاس نامی اخبار نے کل ایک ایڈیٹوریل میں ماسکو کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان چند حکومتوں کی پوزیشن خاص طور پر نمایاں ہوگی جو ابھی تک غیر جانبدار ہیں اور جن میں ترکی بھی شامل ہے جب یہ حکومتیں اپنی غیر جانبداری ترک کرکے ہٹلر کے مخالفین کے ساتھ اشتراک عمل کریں گی تو اس سے جنگ کی مدت کو کم کرنے میں بہت مدد ملیگی!

اس کانفرنس کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے اس اخبار نے کہا ہے کہ ماسکو کے سرکاری کمیونک میں اتحادیوں کی جن جنگی تدبیروں کا ذکر کیا گیا اب ان کو عملی جامہ پہنانیکا سوال خاص طور سے اہمیت رکھتا ہے۔ اس کانفرنس کے فیصلوں کی عملی تشکیل کا مسئلہ بہت نمایاں طور پر اہم ہوگا اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس تیز رفتار سے نیز اس امر سے ہوگا کہ ان فیصلوں پر کس حد تک عمل کیا جاتا ہے، یہ انتہائی اہم ہے کہ ہمارے ساتھیوں نے جو کام اپنے ذمہ لیا ہے اور جس کی اب ماسکو کانفرنس میں تصدیق کر دی گئی ہے جلد از جلد انجام دیا جائے۔

تلاطم خیز تھیں ہر چند موجیں بحر ہستی کی
اُبھرتی ڈوب کر کشتی اگر تو ناخدا ہوتا

دلوں میں رمز ہلچل ڈالدی ہے اک تجلی نے
گزرتی کیا زمانے پر اگر وہ رونما ہوتا

(جناب ازل لکھنوی)

ہجوم یاس و حرماں سے نہ بدنام وفا ہوتا
دیا تھا غم تو دل بھی ضبط کے قابل دیا ہوتا

محبت کا مزا جب تھا شب فرقت وفا والو
کہ جام زہر یوں پیتے نہ منہ کچھ بدمزا ہوتا

سر حشر آبرو رکھ لی ازل اشک ندامت نے
گناہوں کی بدولت ورنہ کیا معلوم کیا ہوتا

(جناب کوثر کانپوری)

یہ صدمے آپ یوں دیتے نہ یوں خون وفا ہوتا
کرم عادت نہیں میری یہ پہلے کہہ دیا ہوتا

وہی غنچے وہی گلشن وہی موسم وہی منظر
انھیں بھی بیخودی تو کھینچ لے آتی تو کیا ہوتا

(جناب جوہر کانپوری)

مری دنیا سنور جاتی مقدر بن گیا ہوتا
جبین شوق ہوتی اور کسی کا نقش پا ہوتا

اگر برباد ہی کرنا تھا مجھ سے کہدیا ہوتا
تمھیں تکلیف کیوں ہوتی میں خود ہی مٹ گیا ہوتا

(جناب ضیا گوالیاری)

بُرا سمجھیں گے وہ مجھ کو اگر یہ جانتا ہوتا
محبت کر کے ان سے کیوں زمانے کا بُرا ہوتا

خبر ہوتی اگر عالم کے رنگ آشنائی کی
تو کیوں طوفاں زدہ موجوں میں ساحل ڈھونڈتا ہوتا

(جناب نسیم کانپوری)

اگر دیر و حرم سے دُور کا بھی واسطہ ہوتا
مذاق بندگی محدود ہو کر رہ گیا ہوتا

اگر کچھ لغزشیں پانے سہارا دیدیا ہوتا
یہی مایوس منزل آج منزل آشنا ہوتا

(جناب آرشل)

لکھی ہوتیں نہ قسمت میں اگر بربادیاں ایسی
نہ وہ لطف و کرم کرتے نہ مجھ کو آسرا ہوتا

یہی ہے شیوۂ دنیا اسی کا نام ہے دنیا
کوئی مشق ستم ہوتا، کوئی محو جفا ہوتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زباں پر تو حق عزمِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۵

چرچل - اسٹالن - ہٹلر

اس ہفتہ تین اہم تقریریں ہوئی ہیں جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

مسٹر چرچل پرانے رواج کے مطابق مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کو اس سال بھی گزشتہ منگل کو لندن کے لارڈ میئر نے منیشن ہاؤس میں ایک دعوت دی۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ پچھلے سال ۱۹۴۲ء میں میں نے یہ کہنا مناسب سمجھا تھا کہ میں سلطنت برطانیہ کو دیوالیہ بنا دینا اپنے فرائض میں شامل نہیں سمجھتا میں آپ لوگوں سے آج بھی یہ بات چھپانا نہیں چاہتا کہ آج بھی میری یہی رائے ہے۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ پچھلے دنوں جو محوری قیدی بنائے گئے ہیں اُنھوں نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ جرمن اٹلی میں جاڑوں کے موسم میں بچاؤ کی ایک لائن قائم کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ ماسکو کانفرنس کی بدولت روسیوں کو پہلے سے کہیں زیادہ یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کی یہ دلی خواہش ہے کہ وہ اس لڑائی میں ان کے ساتھیوں کی حیثیت سے ان کے دوش بدوش لڑتے رہیں اور جنگ کے بعد باہمی اعتماد و رفاقت کی اسپرٹ میں اس تباہ شدہ اور ستائی ہوئی دنیا کی تعمیر کے لئے کام کریں میں نے یہ اُمید ترک نہیں کی ہے کہ آئندہ بھی کسی نہ کسی وقت ان تینوں ملکوں (امریکہ، برطانیہ اور روس) کے اعلیٰ افسران کے لئے ایک جگہ جمع ہو کر صلاح و مشورہ کرنا مزید ممکن ہو گا لیکن اگر اتحادی اپنی کیموں اور اپنے کاموں کو جرمنی کے جلد زوال کی اُمید پر قائم کریں گے تو ان کا یہ کام حماقت پر مبنی ہو گا اور وہ مورد الزام قرار دیئے جاسکیں گے۔ میں سب کام اس عقیدہ کو سامنے رکھکر کر رہا ہوں کہ یورپ میں ۱۹۴۴ء کی لڑائی ان تمام لڑائیوں سے زیادہ سخت ہو گی جو ہم نے اب تک لڑی ہیں، اس پر تمام لڑائیوں سے زیادہ خرچ آئے گا

مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ اگر کوئی زیادہ خوشگوار واقعہ پیش نہ آجائے جس پر بھروسہ کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں ہے۔ اور اگر خدا کا ہم پر کوئی خاص فضل و کرم نہ ہو جائے تو عام صورت حالات کے متعلق یہی ماننا پڑے گا کہ ۱۹۴۴ء میں برطانی اور امریکی فوجوں کو زندگی کی سب سے بڑی قربانیاں کرنی ہوں گی۔ اور واٹرلو اور گیٹسبرگ کی لڑائیوں سے بھی بڑی لڑائیاں لڑنی ہوں گی۔ ان لڑائیوں پر پہلی تمام لڑائیوں سے برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی تمام ری پبلک کے بہت سے گھروں میں ماتم منانا ہو گا، صرف دہشت زدہ دنیا کی بہبودی کا ہی نہیں بلکہ آئندہ نسلوں کی مسرت کا دار و مدار اس بڑی دنیا کے ڈھانچہ میں برطانیہ اور امریکہ کے تعاون پر ہے جو بنی نوع انسان کے امن اور آزادی کو محفوظ رکھنے کے لئے قائم کیا جائے گا۔

صلح اور فتح کی اُمیدوں پر خوش ہونے یا کام میں تساہلی کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے۔ ہٹلر کی کمان یا اس کے کنٹرول میں چار سو فوجی ڈویژن اب بھی موجود ہیں، اس کے پاس پولیس کی اتنی بڑی جماعت موجود ہے جس کی بدولت جرمنی کے مصیبت زدہ اور بیزار باشندوں کی گرفت اس سے کہیں زیادہ سخت ہے جیسی کہ قیصر کے دور میں تھی، اس کے نازی نظام کے ماتحت اب بھی بچے ان غیر محتاط الفاظ کی اطلاع پولیس کو دیدیتے ہیں جو ان کے ٹیچروں یا ان کے والدین کے منہ سے نکل جاتے ہیں۔ روس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ہمیں یہ کبھی نہ بھولنا چاہیئے کہ تمام دنیا میں کوئی ملک ایسی نہ تھی اور نہ کوئی ایسی طاقت کئی سال تک تیار ہوسکتی تھی جو جرمنی پر ایسی کاری چوٹ لگاسکتی جیسی کہ روس نے لگائی ہے یا جو اتنے نقصانات اُٹھاکر بھی جمی رہتی مثلاً جتنے نقصانات روس نے برداشت کئے ہیں۔

مارشل اسٹالن نے ۷ نومبر کو ماسکو میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال دشمنوں کو ۴۰ لاکھ افسروں اور سپاہیوں کا نقصان اُٹھانا پڑا ہے، روس میں جرمنی کے ۲۵ ہزار ٹینک اور ۴۰ ہزار توپیں بھی ضائع ہو چکی ہیں اور اب فاسسٹ فوج میں وہ دم خم باقی نہیں ہیں جو شروع شروع میں تھا۔ مارشل اسٹالن نے بتایا کہ صرف وسطی محاذ پر ہی ہماری فوجیں ۵۰۰، ۷ میل آگے بڑھ گئی ہیں، اُنھوں نے تقریباً ۱۰ لاکھ مربع کلومیٹر کا رقبہ دشمن سے واپس لے لیا ہے اور اسٹالن گراڈ سے خرسون تک آگے بڑھ گئی ہیں۔ یہ سال جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں موجودہ جنگ کا خوفناک ترین سال تھا۔ سرخ فوج نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں اس نے سارے نقشے کو ہی بدل دیا ہے۔ اتحادی دوستوں سے ہماری دوستی اور پکی ہو گئی ہے جیسا کہ ماسکو کانفرنس سے ظاہر اور اتحادیوں کی دشمن پر آخری فتح کو اور زیادہ قریب لایا جاچکا ہے۔ روسیوں کے اتحادیوں سے جو مضبوط تعلقات پیدا ہوچکے ہیں وہ دشمن کی توقعات کے بالکل برعکس ہیں، مارشل اسٹالن نے کہا کہ اتحادیوں کی موجودہ کارروائیاں "محاذ ثانیہ" نہیں ہیں لیکن جب اتحادی ایسا کریں گے تو ہٹلر کے جرمنی پر فتح اور زیادہ قریب آجائیگی۔ مارشل اسٹالن نے کہا کہ اسوقت اتحادیوں کے سامنے پانچ اہم کام ہیں۔ (۱) ہٹلرزم سے یورپ کے غلام ملکوں کو آزاد کروانا (۲) آزادی دلوائے ہوئے ممالک کو ان کی مرضی کے مطابق ان کو اپنی حکومت بنانے دینا (۳) قتل و خون اور مظالم کرنے والوں کے خلاف سخت اقدامات (۴) یورپ میں ایسا انتظام قائم کرنا جسمیں آئندہ ہٹلر کے کسی حملے کی جھلک تک بھی نہ ہو (۵) ان علاقوں کی مل جل کر مدد کرنا جو ہٹلری دور فاسسٹ مظالم اور لوٹ مار کا شکار ہوئے ہیں۔

ہر ہٹلر یکم اکتوبر کو ہٹلر نے نازی لیڈروں کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو یورپ میں دشمن برلن سے ۱۵۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر تھا۔ پچھم میں جرمنی دشمن کی سرحدی فوجوں کی توپوں کی زد میں تھا لیکن اب نیشلسٹ سوشلسٹ حکومت نے دشمن کو تقریباً ہر جگہ جرمنی کی سرحد سے ایک ایک ہزار کلومیٹر سے بھی زائد دور ہٹا دیا ہے۔ ہم لوگوں کو اس وقت جو بھی قربانیاں کرنی پڑ رہی ہیں ان کا موازنہ اس نقصان سے نہیں کیا جاسکتا جو ہمیں شکست ہونے کی صورت میں اُٹھانا پڑے گا۔ لہذا میں ہر شخص سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ ہر وقت جہاں کہیں بھی لڑائی ہو زیادہ سے زیادہ مدد کرے۔ شاہ اٹلی اور اٹلی کے ولیعہد اور ان کے سازشیوں نے جو غداری کی ہے اس کے باعث ایسی صورت حالات پیدا ہوگئی ہے جو واقعی ناخوشگوار کہی جاسکتی ہے، ان تمام باتوں کے باوجود ہم بہتر صورت حالات دوبارہ قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ بلاشبہ اٹلی کا زوال ایسا نہ ہو گا جس کا جنگ پر بحیثیت مجموعی کوئی اثر نہ پڑے لیکن درہ برینر کے لئے جو دوڑ جاری تھی اس کی رفتار بہت سست پڑ گئی ہے دشمن جتنی بار فوجیں اُتارنے کی کوشش کریگا اُسے اس کے لئے اُتنے ہی زیادہ جہاز وقف کرنے پڑیں گے اور اس طرح دشمن کی طاقت بکھر جائیگی۔ اور ہمیں جوابی چوٹیں لگانے کے موقعے ملیں گے۔ اس وقت اس بات کا پتہ لگیگا کہ لڑائی کے مختلف اکھاڑوں میں ہمنے جو فوجیں ریزرو رکھی ہوئی ہیں وہ ہماری کمزوری کا ثبوت ہیں یا دانشمندی کا۔ جرمنی کی تاریخ میں یورپ کی لڑائی سب سے زیادہ سخت ہے لیکن آخری لڑائی فیصلہ کن ہوگی اور جرمن قوم یہ لڑائی جیتے گی، دشمن کا پروپیگنڈا بیکار اور بے اثر ہو جائے گا دشمن جاڑوں کے موسم کے خطرات، فاقہ کشی اور جنگ کی طوالت کے چرچے کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ بیماریوں کے ذریعہ خوفزدہ کرکے وہ اپنا کام نکال سکیں گے لیکن جس قوم پر ذمہ داریوں کا اس قدر گراں بوجھ ہے اس کی مقابلہ کی قوت کبھی ختم نہ ہوگی، دشمن کے پروپیگنڈا میں یہ غلط دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اتحادی فتح حاصل کرچکے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے درمیان جو تنازعات ہیں ان کو ختم کرنے کے لئے وہ یکے بعد دیگرے کانفرنسیں کر رہے ہیں۔ وہ جنگ کے بعد کی دنیا کی تشکیل کے متعلق غور کرنے کے لئے کمیٹیاں مقرر کر رہے ہیں، لیکن ان کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ وہ اس بات کو سوچیں کہ انھیں آج کل اپنی دنیا کی تشکیل کس طرح کرنی چاہیئے۔ امریکہ میں ایک کروڑ تیس لاکھ آدمی بیکار ہیں اُسے اپنے گھر پر ہی قابو نہیں ہے۔

کمانڈر انچیف کا بیان

۷ نومبر کو نئی دہلی میں ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل سر آکن لیک نے ایک پریس کانفرنس میں بتلایا کہ بنگال کے قحط کا مقابلہ کرنے کے لئے فوج کس طرح امداد کر رہی ہے۔ آپ نے اس امر کا انکشاف کیا کہ اس کام کے لئے کئی فوج بنگال بھیجدی گئی ہے جس میں موٹر سوار دستے بھی ہیں لیکن فوجی وجوہات کی بنا پر فوج کی صحیح تعداد نہیں تبلائی جاسکتی، فوج نے بنگال میں کام شروع کر دیا ہے اور مزید فوج بھیجی جارہی ہے۔ کلکتہ سے ۹ سو ٹن اناج روزانہ دیہات میں بھیجا جارہا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہم جلد ہی دو ہزار ٹن اناج کلکتہ سے دیہات میں روزانہ بھیجنا شروع کردیں گے۔ فوج اناج اُتارنے اور تقسیم کرنے میں مدد کر رہی ہے۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ فوج کو اس کام میں تین ماہ تک مصروف رہنا پڑے گا اور اس عرصہ میں عوام کا اعتماد بحال ہو جائیگا۔ فوج اناج کے مہیا کرنے یا پالیسی کی ذمہ دار نہ ہوگی وہ اس کام میں حکومت بنگال کی امداد کریگی۔ آپنے یہ بھی کہا کہ میجر جنرل ویکلے جو کہ ٹرانسپورٹ کے انچارج ہیں حکومت بنگال کے حکم کے مطابق کام کریں گے، پوربی کمان کے کمانڈر جنرل سیانے کے ساتھ انکا رابطہ قائم رہیگا۔

جنرل ویکلے اور جنرل سیانے کے درمیان کانفرنسوں کے بعد دیہاتی علاقوں کو اناج جانا بڑی تیزی سے شروع ہو گیا ہے۔ فوج کلکتہ سے اندرونی علاقوں میں اناج پہنچانے میں سول گورنمنٹ کا امداد کرنا چاہتی ہے، یہ کام بہت پیچیدہ ہے کیونکہ یہ کام فوجی ضرورتوں کے مطابقت کے ساتھ کیا جائیگا ہم آسام اور پوربی بنگال کی سرحدوں پر جاپانیوں سے لڑ رہے ہیں۔ فوجوں کی نقل و حرکت جاری ہے اور جو جاری رہنا چاہیئے۔ آپنے یہ بھی بتلایا کہ ہر علاقہ میں ہر سول افسر کے ساتھ ایک فوجی افسر رکھا جائے گا۔ فوج نہ صرف اناج کو لوٹنے سے روکے گی بلکہ اس کو اُتارنے اور تقسیم کرنے میں بھی مدد کرے گی۔

طبی امداد کا ذکر کرتے ہوئے آپنے فرمایا چند میڈیکل یونٹوں کا انتظام کر دیا گیا ہے وہ فوج کے ساتھ رہیں گی۔ جنرل آکن لیک نے یہ بھی تبلایا کہ فوج اس سے پہلے کیوں کام شروع نہیں کرسکی۔ فوج بخوشی اس سے پہلے کام شروع کرسکتی تھی لیکن وہ جاپانیوں کو بھگانے کے لئے کام میں لگی ہوئی ہے جب تک ہم سے واضح طور پر امداد نہیں مانگی جاتی ہم اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ فوج بنگال، بہار اور اُڑیسہ میں اپنے مزدوروں کو خود مہیا کر رہی ہے جن میں صرف بنگال میں پچاس ہزار مرد عورتیں اور بچے شامل ہیں۔

استعمال کی چیزوں میں اضافہ

ممبر مالیات سر جرمی ریسمین نے مسلم لیگ پارٹی کا وہ ریزولیوشن جس کے ذریعہ حکومت سے کرنسی پالیسی میں تبدیلی کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا منظور کرتے ہوئے کہا کہ کسی حد تک کوشش جنگ کو نقصان پہونچاکر بھی ملک کی پیداوار کے ذرائع بڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ عوام کی ضروریات پوری ہوسکیں اور حکومت اس کے لئے پوری کوشش کریگی۔

ممبر مالیات نے یہ واضح کر دیا کہ سرکاری قرضوں پر شرح سود کے متعلق حکومت کی پالیسی بالکل طے شدہ ہے اور کہ وہ سستے سود پر رقم حاصل کرنے کی پالیسی کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ سر ریسمین نے مزید کہا کہ ہم کو جس ڈھنگ پر روپیہ بل رہا ہے ہم اس کو استعمال نہیں کرسکتے۔ اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے وہ یہ کہ عوام کے استعمال کے لئے سامان کی کمی پڑ رہی ہے ۴

آئینۂ کانپور

کانگریس ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم۔ ایل۔ اے اور پنڈت رگھبر دیال بھٹ اور دیگر دو کانگریسی جو بریلی جیل میں نظر بند تھے رہا ہو کر کانپور آگئے ہیں۔

کمیونسٹ پارٹی مسٹر ایس۔ سی۔ کپور کی صدارت میں کمیونسٹ پارٹی کا ایک عام جلسہ ہوا جس میں روسی انقلاب کی ۲۶ ویں سالگرہ منائی گئی۔

پروٹسٹ چیمبر آف کامرس نے صوبہ سے باہر جانیوالی اشیاء پر چنگی لگانے کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔

جلانے کی لکڑی راشننگ آفیسر صاحب نے حکم دیا ہے کہ جو شخص کنٹرول کی دوکان سے لکڑی خرید کر زیادہ قیمت پر فروخت کریگا اس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

۱۷۰۲ روپیہ لیکر فرار ۸ نومبر کو ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور کا چپراسی مسمی سیتارام ۱۷۰۲ روپیہ ۱۲ آنہ بنک میں جمع کرنے کیلئے لیگیا تھا لیکن اس نے روپیہ بنک میں جمع کرنیکے بجائے روپیہ لیکر فرار ہوگیا پولیس میں رپورٹ درج کرادی گئی ہے۔

شکر کی قیمت میں اضافہ حکومت ہند نے شکر کی قیمت میں ۱۳/ فی من کا اضافہ کر دیا ہے تاکہ اس اضافہ سے کسانوں کو فائدہ پہونچ سکے۔ اب غالباً شکر کی قیمت بجائے ۱۰/ فی سیر کے ۱۱/ فی سیر گورنمنٹ مقرر کرے گی۔

تولیت سے استعفیٰ معلوم ہوا ہے کہ جناب حکیم عزیز الرحمن صاحب متولی مسجد توپخانہ بازار اپنی بعض ذاتی مجبوریوں کیوجہ سے مسجد مذکور کی تولیت سے مستعفی ہوگئے ہیں۔

آپ کی جگہ دوسرے متولی کا انتخاب غالباً ۱۲ نومبر کو بعد نماز جمعہ کیا جائیگا۔

جوری اور جج میں اختلاف اڈیشنل سیشن جج مسٹر ایس، ایم سیرلی عدالت میں ایک بم کیس چل رہا تھا جس میں ۳ آدمی ماخوذ تھے۔ جوری نے ان تینوں ملزموں کو بے گناہ قرار دیا۔ لیکن جج صاحب نے اس رائے سے اختلاف کرتے ہوئے مقدمہ کو ہائی کورٹ الہ آباد کو بھیجدیا ہے۔

ڈاکٹر باسو ۱۱ نومبر کو چائنا مڈیکل مشن کے ممبر ڈاکٹر باسو دہلی سے کانپور تشریف لائے ہیں، معلوم ہوا ہے کہ مڈیکل ایسوسی کے ممبران کی طرف سے آپ کو ایک ایٹ ہوم دیا جانے والا ہے۔

مزدوروں کا بونس لال املی ملس کمپنی کے مزدوروں کے جلسہ نے طے کیا ہے کہ مقامی مل کے مزدوروں کو ۶ فی روپیہ بونس دینے کے متعلق حکومت سے درخواست کی جائے۔

غلہ کے سلسلہ میں جرمانہ اناج جمع کرنے کے جرم میں راجہ رام اور بدھو دوکانداروں کو ۲۰۰ سو اور ایک سو روپیہ بالترتیب جرمانہ ہوا ہے۔

جعلی سکہ بنانیکا کارخانہ پولیس نے جعلی سکہ بنانے کا ایک کارخانہ شہر سے میل کے فاصلہ پر پکڑا ہے اس سلسلہ میں دس آدمیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

مزدور سبھا کے دفتر کی تلاشی مسٹر ایچ۔ آر۔ سنگھ گروپ آفیسر سی۔ آئی۔ ڈی نے گزشتہ ہفتہ مزدور سبھا کے دفتر کی تلاشی لی اور کچھ کاغذات لیگئے اور چار کمیونسٹ لیڈروں کو بھی گرفتار کیا ہے جس میں مسٹر ایس۔ ایس یوسف اور مسٹر ایف۔ سی کپور بھی شامل ہیں لیکن ضمانت لیکر ان لوگوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔

مولانا محمد علی اسکول ۸ نومبر کو مولانا محمد علی میموریل اسکول کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات چودھری خلیق الزماں صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کامیاب طلباء کو چودھری صاحب نے انعامات اپنے ہاتھ سے دیئے۔ سید حسن احمد صاحب جنرل سکریٹری اسکول نے اسکول کے مختصر حالات بیان کیے۔ چودھری صاحب نے اسکول کیلئے اہل شہر سے اپیل کی اور آخر میں شرکاء جلسہ کو ایٹ ہوم دیا گیا۔

۱۳ ویں موزک کانفرنس ۶ نومبر کی رات کو بی۔ این۔ ایس۔ ڈی انٹر کالج ہال میں راجہ یوراج دت سنگھ کی صدارت میں ۱۳ ویں موزک کانفرنس کا اجلاس ہوا۔

راجہ صاحب نے اپنی تقریر میں ان کانفرنسوں کی اہمیت ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ان سے کلاسیکل میوزک کی بڑی زبردست ترقی ہو رہی ہے۔ قدیمی فن رقص کے متعلق آپ نے فرمایا کہ کتھاکلی طرز کا رقص واقعی بڑے کمال کی چیز ہے لیکن ماہرین رقص کو صرف اسی رقص تک محدود نہ رہنا چاہیئے آپنے مصوری ہنر کی ترقی کیلئے بھی اپیل کی تاکہ دونوں آرٹ ایک ساتھ ترقی کرسکیں۔

کانفرنس میں بیرونجات سے متعدد باکمال ماہرین فن نے شریک ہو کر کانفرنس کو کامیاب بنایا۔

ہندو مہاسبھا کا الکشن ہندو مہاسبھا کی مقامی وارڈ کمیٹیوں کے انتخابات کی آخری تاریخ ۱۴ نومبر مقرر ہوئی ہے۔ انتخابات ۲ بجے دن سے میونسپل گرلس کالج ہال میں ہوں گے۔

۴ اور روپیہ کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس کا علاج یہ ہوسکتا ہے کہ جو روپیہ عوام کے ہاتھوں میں ہے اس کو قرض لیکر یا ٹیکس لگا کر کم کیا جائے اور اس کے ساتھ عوام کے استعمال کی چیزوں میں اضافہ کیا جائے اور اگر ہم ایسا نہیں کرسکتے تو چیزوں کی قیمتوں پر کنٹرول کیا جائے۔ ہندوستان میں چیزوں کی قیمتوں پر کنٹرول انتہائی دشوار ہے لیکن حکومت کوشش کر رہی ہے اور اس نے غذا کے معاملہ میں بھی قدم اُٹھایا ہے۔ آپنے مزید کہا کہ غذائی مسئلہ اور کرنسی میں اضافہ کا گہرا تعلق ہے اور ایک مسئلہ کو دوسرے کے بغیر حل نہیں کیا جاسکتا، اور حکومت دونوں کو حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے آپنے کہا کہ میرا خیال ہے کہ دو طریقوں سے اس کا حل ہوسکتا ہے ایک تو یہ کہ عوام کے استعمال کی چیزوں کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے اور حکومت اس کے لئے کوشش کر رہی ہے اور دوسرے جہازوں کے اضافہ سے تاکہ باہر سے زیادہ مال آسکے۔ آپنے یہ بھی کہا کہ ملکی اقتصادی ضروریات کا مسئلہ بہت زیادہ اہم ہوگیا ہے۔

سبدِ گل

ہندوستان کے لیڈر تو ہندوستان کی آزادی کے خواب ہی دیکھتے رہے لیکن ہندوستان کی عورتیں زمانہ گزرا کہ آزاد بھی ہوگئیں، آزادی بھی وہ کہ جس کی مثال بس پیرس کی رنگین محفلوں ہی میں مل سکتی ہے۔ خدا کی شان ہے کہ جو عورت آج سے چند سال پہلے چراغِ خانہ بنی ہوئی تھی، وہ "شمعِ محفل" بنکر جگمگا رہی ہے جس طرف دیکھئے حُسن کے بیباکانہ اور عریاں نظارے ہیں۔ مرد ہیں کہ وہ سہمے ہوئے اور ڈرے ہوئے عورتوں کی اس آزادی کو دیکھ رہے ہیں اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ہندوستانی عورتوں کی آزادی کا بہترین مظاہرہ تو لاہور کی ان بی صاحبہ کا بیان تھا جنھوں نے گزشتہ ماہ لاہور کی ایک عدالت میں بیان دیتے ہوئے پوری بیباکی کے ساتھ ارشاد فرمایا تھا کہ

حُسن و خوبصورتی کا مظاہرہ کرنا ہر عورت کا پیدائشی حق ہے۔ عورت کے وجود کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ اپنے حُسن و جمال کے مظاہرہ سے مردوں کے دلوں پر بجلیاں گرائیں۔

ان بی صاحبہ نے یہ بیان اس موقع پر دیا تھا جبکہ ان بی صاحبہ کے ایک عاشق نے عدالت میں ان بی صاحبہ کے خلاف دعویٰ کرتے ہوئے یہ الزام لگایا تھا کہ ان بی صاحبہ نے پہلے تو حُسن کا مظاہرہ کرکے اس کے دل کی دنیا کو برباد کردیا۔ اور اب یہ شادی سے جی چُراتی ہیں۔ اس پر ان بی صاحبہ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ مردوں کے دلوں پر بجلیاں گرانا ہر عورت کا پیدائشی حق ہے، آپ نے دیکھا کہ ہندوستان کی عورت کیا سے کیا بنتی چلی جارہی ہے۔

اب ایک دوسری بی صاحبہ کی نیک چلنی کا ایک دلچسپ واقعہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ یہ بی صاحبہ جو ماہر موسیقی بھی ہیں مصورہ بھی ہیں، شادی کے بعد ایک دوسرے نوجوان کی محبت میں گرفتار ہوگئی ہیں۔ اور اسے سیکڑوں عاشقانہ خطوط بھی لکھ ڈالے ہیں۔ اس عشق و عاشقی کا نتیجہ یہ نکلا، بیچارے شوہر کو عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا۔ جب عدالت میں ان بی صاحبہ کے بیانات کا وقت آیا تو اُنھوں نے ارشاد فرمادیا کہ

میں نے اپنے شوہر سے شادی ضرور کی ہے مگر عمر بھر کیلئے غلامی کا پٹہ نہیں لکھا ہے۔ مجھے شادی کے بعد بھی اس چیز کا پُوری طرح حق حاصل ہے کہ میں جس سے بھی چاہوں محبت کروں میرے شوہر کو کسی طرح بھی اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ میرے دلی جذبات کے راستہ میں حائل ہوسکے۔ ۴

ادبِ لطیف

آبی نرگس

مترجم جناب سید اصغر علی صاحب

میں اس بادل کی طرح گھوم رہا تھا
جو بلندیوں میں پہاڑیوں اور وادیوں پر تیرا کرتا ہے
جب کہ یکایک میں نے ایک اجتماع دیکھا۔
سنہری آبی نرگسوں کا ایک انبوہ جھیل کے
کنارے درختوں کے نیچے۔
جو ٹھنڈی ہوا میں لرز رہے اور رقص کر رہے تھے۔

اُن ستاروں کی طرح جو مسلسل چمکا کرتے ہیں اور
کہکشاں میں جگمگاتے ہیں۔
وہ ختم نہ ہونے والی قطار میں پھیلے ہوئے تھے، ایک
خلیج کے کنارے کنارے۔
میں نے ایک نظر میں دس ہزار دیکھے۔
جو رقص میں خوشی سے اپنے سروں کو جنبش دے رہے تھے۔

ان کے ساتھ ساتھ لہریں بھی رقص کر رہی تھیں لیکن
وہ انبساط میں چمکدار لہروں سے سبقت لے گئے تھے ایک
شاعر ایسی زندہ دل صحبت میں۔
سوائے مسرور ہونے کے کچھ نہیں کر سکتا۔
میں گھورتا رہا — گھورتا رہا لیکن کچھ خیال نہ کیا۔
کہ اس نظارہ نے مجھے کس قدر دولت بخشی ہے۔

اب جب میں اپنے پلنگ پر لیٹا ہوتا ہوں،
خالی الذہن یا متفکر حالت میں۔
تو وہ اس ذہنی آنکھ میں معکوس ہوتے ہیں، جو
تنہائی کی مسرت کاملہ ہے۔
اور اس وقت میرا دل مسرت سے لبریز ہوجاتا ہے
اور آبی نرگسوں کے ساتھ رقص کرتا ہے۔

۴ گویا ان بی صاحبہ کو شادی کے بعد اس بات کی پوری آزادی حاصل ہے کہ جس مرد کے ساتھ چاہیں گلچھرے اُڑاتی پھریں، اور غالباً اس سے زیادہ بھی آپکو حقوق حاصل ہوں گے، یہ ہے تہذیبِ جدید کی برکت۔

اب ایک تیسری بی صاحبہ کی اور سرگزشت سُن لیجئے ان بی صاحبہ نے اپنے شوہر کے خلاف ایک درخواست داخل کی ہے ان کو شکایت یہ ہے کہ ان کا شوہر اس قدر بدتہذیب اور جانگلو ہے کہ وہ ان بی صاحبہ کے مرد دوستوں کو گھر میں نہیں گھُسنے دیتا اور بیوی پر پابندی لگاتا ہے کہ وہ غیر مردوں کے ※

عالمِ نسواں

برطانیہ کی عورتیں اور جنگی کام

باربرا سٹوآرٹ کے قلم سے

برطانیہ میں عورتوں کی ایک بڑی فوج یعنی صرف زمین پر رہ کر کام کرنے والی ایک فوج بنائی گئی ہے مگر گزشتہ دو سال میں اس کی تعداد تین گنی ہوگئی ہے اور ایک ہزار عورتیں ہر ہفتہ اپنی مرضی سے اس فوج میں بھرتی ہو رہی ہیں۔

اس نظام سے کھیتوں اور جنگلات وغیرہ میں کام لیا جارہا ہے۔ انگریز کاشتکار یہ سمجھا کرتے تھے کہ عورتیں کھیتوں کے مختلف کام نہیں کرسکتیں مگر انگلستان کی ان عورتوں نے موقع پر پُوری مدد دی ہے اور ہر طرح کھیتوں کا کام کر رہی ہیں۔ مزدور عورتوں کی مانگ لینڈ آرمی آرگنائزیشن پوری بھی نہیں کر سکتی اور فرمائشیں بیحد آ رہی ہیں۔

لڑائی کے تین سال میں ان عورتوں نے جو کام کرکے دکھایا ہے اسے کسانوں نے بچشم خود دیکھ کر دل سے داد دی ہے خواہ دھوپ یا بادل ہو، بیج ڈالنے کا زمانہ ہو یا فصل کاٹنے کا سخت جاڑا ہو یا کوئی بھی موسم ہو یہ عورتیں اپنے فرض پوری تندہی سے ادا کرتی ہیں۔ بعض سخت مشکل اور میلے کچیلے کام جو صرف قوی مرد ہی کیا کرتے ہیں یہ نازک مزاج عورتیں خندہ پیشانی سے کر رہی ہیں۔ ان عورتوں کو کھیتوں پر لگا کر طاقتور مردوں کو زیادہ اہم جنگی کاموں پر بھیجا جاسکتا ہے اور اُنھوں نے اپنی ہوشیاری طاقتِ عمل اور بے لاگ خدمت گزاری سے اپنی جگہ خود پیدا کرلی ہے۔

ان میں ۱۷ سال سے لیکر ۴۰ سال تک کی لڑکیاں اور عورتیں ہیں۔ ہر طبقہ اور خیال کی ہر پیشہ اور کام کی عورتیں اس میں لگی ہوئی ہیں۔ ان میں سے اکثر عورتیں ایسی ہیں جنھوں نے شہر سے باہر قدم نہیں نکالا تھا مگر اب دیہات میں تفریح اور عیش و مسرت کے سب لمحات بھولکر بالکل اجنبی قسم کے کام بڑے شوق اور محنت سے کر رہی ہیں اور خندہ پیشانی کے ساتھ جو انکی عالی ہمتی کا ثبوت ہے۔

ایک خوبصورتی کی ماہر خاتون جس نے ساری عمر لوشن لوینڈر کی خوشبوؤں میں بسر کری تھی اب صبح سویرے سے گایوں کے باڑے میں کھاد اُٹھانے کا کام کرتی ہے، اُس کے خوبصورت اور نازک ہاتھ اب ماند اور کھُردرے ہوچکے ہیں مگر اسے اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے اُسے جمال و خوبصورتی کی دنیا کو چھوڑ کر ایسا کام کرنے میں شروع شروع میں بڑی دقت ہوئی مگر اب وہ عادی ہوچکی ہے اور بالکل مطمئن اور مسرور ہے، وہ کہتی ہے "گویں خوبصورت عورت سے زیادہ محبت کرنے کی چیز ہے" وہ یہ فقرہ کہہ کر ہنستی رہی، یہ اس کی عالی ہمتی اور دھیرج کی دلیل ہے۔

ایک لڑکی ہے جو مشاطہ گیری کا کام کیا کرتی تھی مگر آجکل کھیت میں برقی ہل پر بیٹھ کر مشین چلاتی ہے اور وہ بھی اپنے کام میں مسرور ہے۔

اس کے ساتھ ہی ایک اسٹوڈنٹ لڑکی ہے جو کسی یونیورسٹی سے پڑھتی ہوئی آئی ہے۔ وہ ایک ڈاکٹر بننا چاہتی ہے مگر آج کل اس کا کام یہ ہے کہ کوئی ڈیڑھ سو سوَر پالنے کے کام میں لگی ہوئی ہے۔

اس قسم کی ایک نہیں سیکڑوں مثالیں یہاں پر موجود ہیں بچوں کی ایک نرس اب مرغیاں پالنے کے کام میں لگی ہوئی ہے کارخانہ میں کام کرنے والی ایک نوجوان خاتون آجکل ایک دُور دراز اور اکیلے کھیت میں بھیڑیں چراتی ہیں۔

عورتوں کی یہ فوج دیہات کے سب طرح کے کام کرتی ہیں نہ صرف ہاتھ اور مشین سے دودھ دُوہنا بلکہ برقی ہل چلانا یا اکیلے خود ہل چلانا، بھاری اور میلے کام کرنا، مویشی اور سوَر پالنا اور اسی طرح کے دیگر کام کرنا اب ان کے لئے بہت آسان ہوگیا ہے۔ بہت سی عورتیں اس سے بھی زیادہ سخت اور میلے کام کر رہی ہیں۔ جیسے کٹی کاٹنا۔ باڑ باندھنا۔ پُیے جمع کرنا۔ درخت لگانا۔ فصلیں کاٹنا وغیرہ۔ (باقی آئندہ)

※ ساتھ اڑی اڑی نہ پھرے۔

واقعی اس سے بڑھ کر کون سا شوہر غیر مہذب ہوگا جو اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی آبرو کا خون ہوتا ہوا نہ دیکھ سکے۔ اور مصیبت یہ ہے کہ ہندوستان میں ایسے ہی جانگلو قسم کے مردوں کی کثرت ہے۔ ایسی حالت میں شاید ہندوستانی عورتوں کو ہندوستان سے ہجرت کرکے مغربی ممالک کا رُخ کرنا ہوگا۔

بچوں کی دُنیا

عجیب و غریب بچہ

جین فلپ باراٹیر (پیدائش ۱۷۲۱ء موت ۱۷۴۰ء) فریڈرک ہوگیانا ٹ (جو جرمنی میں پناہ گزین تھا) کا بیٹا تھا، وہ غیر معمولی طور پر قبل از وقت نشو و نما پانے والا اور حیرت انگیز حافظے کا مالک تھا۔ سوائے اپنے باپ کے اور اُس کا کوئی اُستاد نہ تھا۔ چار برس کی عمر میں وہ تین زبانیں بولنے لگا تھا جن میں جرمنی، فرانسیسی اور لیٹن شامل تھی۔ پانچویں برس میں اس نے ایک یونانی بائبل کا ترجمہ کیا۔ سات برس کا ہونے سے پہلے اس کو حضرت داؤدؑ کے بھجن یا مناجاتیں عبرانی زبان ہی میں حفظ یاد تھیں، وہ جب نو برس کا تھا تو اس نے عبرانی زبان کے اُن الفاظ کی لغت لکھی جو نادر اور کم مستعمل تھے۔ چودھویں برس میں ہے۔ یونیورسٹی میں پروفیسر فلسفے میں ڈاکٹر اور رائل اکیڈمی برلن کا ممبر مقرر ہوا اس نے اپنی اس خلاف معمول قبل از وقت ترقی پر عمر کے اُنیسویں برس میں اپنے آپ کو بھینٹ چڑھا دیا۔

فوڈ ممبر پر سوالات کی بوچھار

نئی دہلی۔ ۱۰ر نومبر، مرکزی اسمبلی میں ہندوستان کے غذائی مسئلہ پر جو بحث ہوگی کل اس کا پیش اندازہ اسمبلی کے اجلاس میں حکومت کو ہوگیا۔ محکمہ خوراک کے ممبر سے کل اتنے سوال کئے گئے کہ بعض اوقات اُنھیں جواب دینے کے لئے اُٹھنے میں بھی دقت ہوتی تھی اور کئی بار اُنھوں نے اس جواب کی پناہ لی کہ اس سوال کا باقاعدہ نوٹس دیا جائے۔

سب سے پہلا سوال سردار منگل سنگھ نے کیا جبکہ انھوں نے بھوک سے مرنے والوں کی صحیح تعداد دریافت کی ممبر خوراک نے جواب دیا کہ اُن کے پاس اس سلسلہ میں کوئی اعداد و شمار موجود نہیں ہیں۔

جب کلکتہ میں محتاجوں کو کافی مقدار میں کھچڑی مہیا کرنے کے متعلق سوال ٹال دیا گیا تو مسٹر نیوگی نے غصہ میں آکر کہا کہ کسی موزوں قد و قامت کے چوہے کو زندہ رکھنے کے لئے بھی یہ کھچڑی کافی نہیں ہوسکتی۔ فوڈ ممبر نے کہا یہ اپنی اپنی رائے ہے۔ اس پر مسٹر نیوگی نے کہا کہ آپ خود یہ کھچڑی استعمال کریں اور دیکھیں کہ آپ کتنے روز تندرست رہ سکتے ہیں (اس پر ممبران نے زور سے قہقہہ لگایا) آسام کے ایک مسلمان ممبر تو یہاں تک بیزار ہوگئے کہ اُنھوں نے یہ سوال کردیا کہ "کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے بالکل دم توڑ دیا ہے؟"

امریکہ کے فوجی افسروں کی کانفرنس

واشنگٹن۔ ۹ر نومبر، پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اپنے سمندری اور فوجی محکمہ کے بڑے بڑے افسروں کو ایک متوقع کانفرنس کے لئے وائٹ ہاؤس میں طلب کیا ہے جن افسروں کو طلب کیا گیا ہے ان میں امریکہ کی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل جارج مارشل، امریکہ کی سمندری فوج کے کمانڈر ایڈمرل ارنسٹ کنگ اور ہوائی فوج کے کمانڈر جنرل ہنری بھی شامل ہیں۔

پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی

لاہور۔ ۹ر نومبر، پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس ملک خضر حیات خاں ٹوانہ کی صدارت میں ہوا اس میں راجہ غضنفر علی خاں کا ایک ریزولیوشن منظور کیا گیا جس کے ذریعہ یہ قرار دیا گیا کہ پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے لئے مرکزی اور صوبجاتی مسلم لیگی پارلیمنٹری بورڈوں کے احکام اور ان کے ڈسپلن کی پابندی لازمی ہوگی۔ اور پارٹی کے آئین میں اس مقصد کی ایک ترمیم کردی جائے گی۔

پردۂ فلم

نئی کہانی

پربھات کی تصاویر سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں میں یہ اطلاع مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ پربھات فلم کمپنی کی جدید تصویر "نئی کہانی" ہندوستان کے متعدد بڑے بڑے شہروں میں نمائش کے لئے پیش کردی گئی ہے۔

پربھات جس نے ہمیشہ ہی ہندوستان کی فلمی صنعت کی رہنمائی کی ہے، اس کی اس جدید تصویر میں بھی وہ تمام خوبیاں موجود ہونگی جو پربھات کی تصاویر کیلئے مخصوص ہیں، رونر۔ جیراج۔ نندریکر، بینرجی اور شانتی نے اس تصویر میں کام کیا ہے۔ اُمید ہے کہ یہ تصویر ہندوستان کے ہر حصہ میں مقبولیت کے لحاظ سے تمام دوسری تصاویر کو پیچھے چھوڑ دیگی۔

محبوب کی نئی نغمہ بار تصویر

"تقدیر، نجمہ" کے شہرۂ آفاق ڈائرکٹر مسٹر محبوب کی اعلیٰ ڈائرکشن اور سیف القلم آغا جانی کاشمیری کی دلچسپ مکالمہ آرائی اور مسٹر نوشاد کی دلکش نغمہ آرائی، مسٹر فریدوں ایرانی کی شاندار و دلفریب فوٹوگرافی کا بے مثل نمونہ بنکر محبوب پروڈکشنز کا سوشیل و میوزیکل شاہکار "تقدیر" فروری سنہ ۱۹۴۴ء کی ابتدائی تاریخ میں پردۂ سیمیں پر آفتاب عالمتاب کی طرح جلوہ افروز ہوکر ملک کے قدر دانانِ ہنر اور فلم بین اور فلم شناس حضرات سے خراجِ تحسین و آفرین حاصل کریگا۔ اس میں مشہور اداکار موتی لال۔ نیا چہرہ، نرگس۔ چندر موہن۔ چارلی۔ جلو بائی، قائم علی کی اداکاری قابلِ دید و قابلِ داد ہوگی۔ گانے شاعرِ حیات حضرت ماہر القادری کی بلند پروازی کے مست و مدہوش کن ساغر ہوں گے۔

روس اور امریکہ کے درمیان فوجی میل جول

ماسکو۔ ۵ر نومبر، ماسکو کے امریکی سفیر مسٹر ہریمن نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نے ماسکو میں ایک فوجی مشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے انچارج جنرل جارج مارشل ہوں گے۔ یہ مشن روس اور امریکہ کے درمیان فوجی میل جول کو زیادہ بڑھانے کی کوشش کرے گا۔

حکومت کو شکست

نئی دہلی۔ ۰ر اکتوبر، اسمبلی نے ۳۹ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۳ ووٹوں سے مسٹر گووند دیش مکھ کی وہ تحریک التوا اجلاس منظور کرلی جس کے ذریعہ حکومت کی اس بنا پر ملامت کی گئی ہے کہ اس نے غیر سرکاری اصحاب کو برطانیہ کا دورہ کرنے اور ہندوستان کی جنگی کوششوں پر تقریر کرنے کے لئے بھیجنے کا غیر دانشمندانہ فیصلہ کیا۔ جو کانگریسی ممبران حاضر تھے اُنھوں نے مسلم لیگ نیشنلسٹ پارٹی اور انڈی پنڈنٹ پارٹی کے ساتھ ووٹ دیا۔ جب نتیجہ کا اعلان کیا گیا تو بہت دیر تک تالیاں بجتی رہیں اور حکومت

تمام گورنر دہلی آئیں گے

نئی دہلی۔ ۹ر نومبر معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے نے ہندوستان کے تمام صوبوں کے گورنروں کو دہلی مدعو کیا ہے، اور نومبر کے تیسرے ہفتہ میں ان کے ساتھ ایک کانفرنس ہوگی۔ اس کانفرنس کا یہ مقصد ہوگا کہ وائسرائے اور گورنر ملک کی اقتصادی صورت حالات خاصکر غذائی حالت پر ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کرسکیں اور اطلاعات پہونچا سکیں۔

اقوال زریں

پختہ ارادہ کبھی ناکام نہیں ہوتا

خوش سلیقہ عورت مرد کے افلاس کو دور کر دیتی ہے۔

عورت کی صحیح تعریف محبت اور وفا ہے۔

دنیا میں جتنے انقلاب آئے ان میں عورت کی ذات زیادہ کارفرما ہے۔

مشکل کے وقت ہمدردی کرنے والا دوست ہمت اور امیدوں کے ٹمٹماتے چراغ کو روشن کر دیتا ہے۔

دوست کی سچی تعریف یہ ہے کہ وہ اس کے عیوب کو ظاہر کر دے۔

دنیا میں بہترین دوست وہی ہے جو مصیبت میں کام آئے۔

موج تبسم

معشوقہ:۔ میں ڈیڑھ گھنٹہ سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں، تم کہاں تھے؟

عاشق:۔ بہت غنیمت ہوا جو میں بچ گیا، میں موٹر کے نیچے آگیا تھا۔

معشوقہ:۔ مگر موٹر کے نیچے آنے میں ڈیڑھ گھنٹے تو نہیں لگا کرتے!

ہوٹل کا ملازم برآمدے میں کھڑا سیٹی بجا رہا تھا کہ منیجر آگیا اور اس سے کہنے لگا، اس طرح برآمدے میں کھڑے ہو کر سیٹی بجانا ہوٹل کے قواعد کے خلاف ہے۔

ملازم نے فوراً جواب دیا، صاحب میں یہاں فضول نہیں کھڑا ہوں ایک گاہک کے کتے کو بلا رہا ہوں۔

بیوی ناول پڑھ رہی تھی ایک مقام پر ہیروئن کو ایک بدمعاش بھگا کر لے گیا، بیوی نے شوہر سے جو ایک سیاسی مضمون لکھنے میں مصروف تھا، پوچھا فرض کرو کوئی مجھے لیکر بھاگنے لگے تو تم کیا کرو گے؟

شوہر نے لکھتے لکھتے بے توجہی سے کہا میں اس سے پوچھوں گا آخر وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔

دلچسپ معلومات

اردو زبان میں کل ۵۲۹۶۰ الفاظ ہیں جن میں سے ۲۱۶۰۰ ہندی کے ہیں۔ عربی و فارسی ملا کر ۱۳۶۲۵ ہیں۔

اس وقت ہم اپنے ملازموں کو تنخواہ میں روپے دیتے ہیں لیکن زمانہ قدیم میں انھیں تنخواہ میں نمک دے دیا جاتا تھا۔ سب سے پہلے تنخواہ دینے کا رواج نمک ہی کی شکل میں شروع ہوا تھا۔ روم کے بڑے بڑے بہادروں کو لڑنے کے لئے تنخواہ کی صورت میں نمک دیا جاتا تھا۔

---

۴ ہزاروں آدمیوں کے بے پناہ مجمع میں نسیم کی گارگری کا مظاہرہ ہو رہا تھا اور نمایش کی بیشمار تصویروں میں اسکی تصویر کچھ چیز ہی اور تھی، تماشائی پھٹے پڑتے تھے اور دیکھنے والے زمین و آسمان سے معلوم ہوتا تھا نکلے آرہے ہیں۔ دیکھتے تھے اور سیری نہیں ہوتی تھی، بڑے بڑے آرٹسٹ اور دور دور سے آئے ہوئے باکمال مصور انگشت بدنداں تحیر تھے اور دیکھنے والوں پر سکتے کی ایک کیفیت طاری ہوگئی تھی۔ نمائش کے اختتام پر نہ صرف انعام ہی نسیم کو ملا بلکہ اسکے آرٹ کا شہرہ بھی دور دور تک ہو گیا۔ اور اب وہ نہ صرف ایک کامیاب مصور تھا بلکہ ایک بہت بڑی فرم کا مالک بھی!

بوگن ویل میں جاپانی فوج اُتر گئی

لندن۔ ۱۰/ نومبر، دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈکوارٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ ستو ومن بیر، بوگن ویل کے ٹاپو میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اس لڑائی میں جاپانی بجروں نے جاپانی فوج اور سامان جنگ اُتار دیا ہے جاپانی فوج امریکی فوج کے اُتر میں اُتری ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز ان پر حملے کر رہے ہیں۔ جاپان کے کئی بجرے ڈبو دئے گئے اتحادی ہوائی جہازوں نے لوکا اور کابیل پر ہوائی حملے کئے۔

دشمن کا براڈکاسٹ

نئی دہلی۔ ۱۰/ نومبر، آج مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں سر ریجنالڈ میکسویل ہوم ممبر حکومت ہند نے سردار منگل سنگھ کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ دشمن کی براڈکاسٹ کی بنا پر یہ سمجھنے کی وجوہات پیدا ہوتی ہیں کہ جاپانیوں کی امداد کرنے کیلئے فوجی اُصولوں کے مطابق ایک ہندوستانی فوج تیار کی جا رہی ہے جس کی تیاری میں سبھاش چندر بوس نے شاید زیادہ حصہ لیا ہے جو جنگی قیدی جاپانیوں کی قید سے بچکر نکل آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ بہت سے جنگی قیدیوں کو بھی فوج میں بھرتی کیا جا رہا ہے۔ یہ کارروائی بین الاقوامی قانون کے خلاف ہے اور یہ بھی یقینی ہے کہ جن جنگی قیدیوں کو فوج میں بھرتی کرنے کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان میں کئی ہندوستانی افسران بھی شامل ہیں جنھیں مجبور کر کے جاپانیوں نے اپنے ماتحت بنا لیا ہے۔

اٹلی میں اتحادی اور آگے بڑھ گئے

لندن۔ ۱۰/ نومبر، اٹلی میں آٹھویں برطانی فوج ایڈریاٹک سمندر کے ساتھ ساتھ پانچ میل اور آگے بڑھ گئی ہے اور وہ اس وقت جرمنوں کے بچاؤ کی نئی لائن کی ٹوہ میں ہے۔ وسطی اٹلی میں آٹھویں فوج کے دستے دشمن کی چوکیوں پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ اپنی نائن میں پانچویں امریکی فوج روم کو جانے والی سڑک پر بڑھ رہی ہے۔

برطانی پارلیمنٹ اور ہندوستان کا غذائی مسئلہ

بمبئی۔ ۱۰/ نومبر، مسٹر ایم۔ آر۔ جیکر سابق ممبر پریوی کونسل نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

میں ہندوستان میں اس واقعہ کو زیادہ سے زیادہ مشتہر کرنا چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹ میں ہندوستان کے غذائی مسئلہ پر حال ہی میں جو بحث ہوئی تھی اس میں ہاؤس کے چھ سو ممبران میں سے صرف ۳۰ ممبران نے حصہ لیا۔ کسی وقت تعداد ۵۳ تک پہونچ گئی۔ مسٹر چرچل ہاؤس میں حاضر رہتے ہیں جبکہ یوروپ کے چھوٹے چھوٹے ملک پر بحث ہوتی ہے لیکن وہ اس بحث میں حصہ لینے کے لئے وقت نہیں نکال سکے جبکہ چالیس کروڑ والے ملک کی قسمت پر بحث ہو رہی تھی۔

کنیڈا سے ہندوستان کو گیہوں کی سپلائی

نئی دہلی۔ ۵/ نومبر، سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت کنیڈا نے حکومت ہند کو ایک لاکھ ٹن گیہوں دینے کی پیشکش کی ہے بشرطیکہ جہاز مہیا ہو گئے۔ وائسرائے ہند نے یہ پیشکش شکریہ کے ساتھ منظور کر لی ہے۔

افسانہ

خونی مصوّر

از جناب کمال عظیم آبادی سابق اڈیٹر مجاہد لکھنؤ

نسیم کچھ ابتدا ہی سے ذہین اور سمجھدار واقع ہوا تھا۔ وہ چھوٹے سے سن میں ایسی باتیں کرتا کہ سننے والے حیران رہ جاتے۔ صورت شکل میں بھی بھولا پن تھا، اور چہرے سے نیک بچوں کی باتیں ٹپکی پڑتی تھیں، تندرستی تو قابل رشک تھی مگر ماں باپ کے بیجا لاڈ پیار نے اس میں ضد کا ایسا مادہ پیدا کر دیا تھا کہ جو منہ سے کہہ دیتا وہی کر کے رہتا۔

گو والدین غریب تھے لیکن نسیم چونکہ اکلوتا بیٹا تھا، اس لئے اس کی ہر خواہش امکان بھر پوری کی جاتی، وہ جہاں باپ کی اُمیدوں کا آماجگاہ تھا وہاں ماں کی آنکھوں کا تارا بھی! دونوں کی یہ آرزو تھی کہ وہ نسیم کو اعلیٰ تعلیم دلوا کر کسی بلند منزل پر دیکھیں، چنانچہ وہ پانچ ہی برس کے سن سے ایک چھوٹے سے اسکول میں داخل کر دیا گیا مگر قدرت نے چونکہ نسیم کو کسی اور ہی مقصد کے لئے پیدا کیا تھا اس لئے پڑھنے لکھنے میں اس کا دل ذرا بھی نہ لگتا۔ مارے باندھے کا سودا تھا اگرچہ اسکول وہ جاتا لیکن چھٹی پاتے ہی کاغذ پنسل ہاتھ میں لے طرح طرح کے کیڑے مکوڑے بنایا کرتا اور یہی اس کا سب سے زیادہ محبوب مشغلہ تھا، ماں سمجھاتی، باپ ڈانٹتا، ماسٹر پیٹتے مگر اس پر کچھ اثر نہ ہوتا۔

چند سال اسی طرح گزر گئے مگر نسیم میں کوئی تبدیلی نہ ہونا تھی نہ ہوئی۔ پڑھنے سے بدستور جی چراتا اور اسکول جانے میں اُسی طرح بے اتفاقی ہوتی، ہاں تصویریں بنانے میں اس کا دل خوب ہی لگتا۔ اب کیڑے مکوڑے سے ترقی کر کے وہ پھول پتی چرندے پرندے اور اسی قسم کی دوسری چیزیں بھی بنا لیتا تھا اس کے بعد وہ بڑے فخر و غرور کیساتھ والدین کو دکھاتا جو مارے غصے اور نفرت کے منہ پھیر لیتے، بارھویں برس اس نے خدا خدا کر کے مڈل پاس ہی کیا تھا کہ ہمدرد باپ کا انتقال ہو گیا اور اس کی پڑھائی کا سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ ماں نے لاکھ سر مارا کہ آگے پڑھے مگر اس نے صاف انکار کر دیا اس کے بعد وہ تھا اور تصویر سازی! گھر سے کچھ فاصلے پر ایک مصور کی دوکان تھی نسیم کبھی کبھی وہاں جا کر بیٹھتا اور فوٹوگرافر کو تصویروں میں رنگ بھرتے دیکھتا۔ دل چاہتا کہ وہ خود بھی اسی طرح اپنی تصویروں کو رنگے مگر غریبی کی وجہ سے رنگ بھرنے کا سامان منگوانے سے مجبور تھا۔ اُدھر ماں کا تقاضا کہ گھر میں کچھ کھانے کا سامان نہیں۔ باپ دادا کی رکھی ہوئی پونجی کب تک چلتی ختم ہو گئی۔ اب کوئی کام دھندا کرو جس سے پیٹ چلے اور فاقے کی مصیبت دور ہو اور ادھر یہ مجبوری کہ روپیہ پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں۔ آخر اُس نے اسی مصور کے یہاں نوکری کر لی۔ دن بھر دوکان کی دیکھ بھال کرتا یا پینٹنگ اور رنگ سازی کا سامان مصور کو پہونچایا کرتا اور جب وہ کہیں چلا جاتا تو خود اس کی جگہ بیٹھ کر اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں رنگ بھرتا

ایک دن مصور کہیں گیا ہوا تھا اور نسیم اپنی ایک تصویر میں بیٹھا رنگ بھر رہا تھا کہ یکایک کسی کام سے وہ خلاف امید واپس آگیا، نسیم سٹ پٹا کر رہ گیا، مصور نے مسکرا کر اسکی تصویر اُٹھا لی لیکن دیکھتے ہی اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ نسیم کی تصویر اتنی لاجواب تھی کہ مصور کو اپنی تصویریں ماند نظر آنے لگیں۔ اس نے نسیم سے پوچھا تم نے اور بھی کوئی تصویر بنائی ہے۔ نسیم نے ایک بڑا سا بنڈل کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ مصور نے تمام تصویروں پر ایک گہری نظر ڈالی اور فن کار کی حیثیت سے جانچتے ہوئے پوچھا، کیا تم ان کو بیچو گے۔ نسیم نے اثبات میں سر ہلایا اور مصور نے اس کا معقول معاوضہ دیکر سب تصویریں خرید لیں اور اپنی دوکان کو سج کر دولہن بنا دیا۔ چند ہی دن میں دوکان چمک اُٹھی اور ہر وقت خریداروں کا جمگھٹا رہنے لگا۔ نسیم کی بنائی ہوئی تصویریں ہر چھوٹے بڑے امیر غریب کی نظر میں بڑی وقعت پیدا کرتی جا رہی تھیں، اس لئے مصور نے اُسے اپنے کام میں شریک کرتے ہوئے تصویر بنانے کا سارا کام اُسے سونپ دیا اور اب اُسی کی بنائی ہوئی تصویریں امیروں کے رشک ارم کاشانوں کی زینت بن رہی تھیں۔

نسیم کی آمدنی بڑھتے دیکھ کر اُس کی ماں پھولوں نہ سماتی، اُس کی آرزو پوری ہوئی کہ نسیم کو ترقی کرتے دیکھے اب ہر طرف نسیم اور اُس کے آرٹ ہی کا چرچا تھا۔ اور شہر کے تمام مصوروں کے کمال پر خاک پڑ چکی تھی۔

سالانہ نمایش کے دن نزدیک تھے مصور نے پہلے ہی نسیم سے کہہ دیا تھا کہ آج کی نمایش میں تمہاری بنائی ہوئی تصویر ضرور بھیجی جائیگی۔ اور ہمیں پورا پورا یقین ہے کہ پہلا انعام تمہارے سوا کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا۔ نسیم اسی فکر میں رات دن سرگردان رہتا اور گھنٹوں سر جھکائے خموش سوچا کرتا۔ باغوں میں گھومتا۔ جنگلوں کے چکر لگاتا مگر کوئی ایسا پلاٹ ذہن میں نہ آتا جو اسکی نظر میں نمائش کے قابل ہو سکے۔ دن بہت زیادہ گزر چکے تھے اور وقت اب بہت ہی کم رہ گیا تھا، نمایش کی تاریخ نزدیک، اس جلدی اور بے سر و سامانی کے عالم میں نسیم کے کچھ کرتے دھرتے نہ بنتا تھا۔

ایک دن اسی دُھن میں ڈوبا ہوا دریا کے کنارے ٹہل رہا تھا کہ اسکی نظر ایک دیہاتی حسینہ پر جا پڑی جو سر پر ایک نازک سی گگری رکھے پانی بھرنے چلی آرہی تھی، اس کا جسم اس قدر سڈول اور چال ایسی دلربا یانہ تھی کہ ہر ہر قدم پر سیکڑوں آنکھیں اور ہزاروں دل بچھانے کو انسان مجبور ہو جائے، فتنۂ بدوش رس کا گدرایا ہوا جوبن، اُٹھتی ہوئی جوانی پر قیامت بالائے قیامت تھا، اور نگاہ غلط انداز میں کبھی میخانے کی جھلک تو کبھی جاگتے ہوئے جادو کا نقشہ۔ الھڑپنے کی چال، آنچل سینے سے ڈھلکا ہوا، ہونٹوں میں شہد، ہزاروں کو قتل کرنے کے بعد بھی کلیجہ سے لگا لینے کے قابل اداؤں کی ملکہ! ؎

میکش جو اُس کو دیکھے تھرا کے جام چھوٹے
تسبیح شیخ اُلجھے زاہد کا زہد ٹوٹے

نسیم سب کچھ بھول کر اپنے مقصد وجود سے بے خبر اُسی کو تکتا رہ گیا۔ گھاٹ پر پہونچکر حسینہ رُکی اور سر سے گگری اُتار کے پانی بھرنے لگی۔ ناگاہ ایک بڑی سی لہر گگری سے آکے ٹکرا گئی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ حسینہ کے ہاتھ سے چھوٹ کر سطح آب پر بہنے لگی۔ یہ دیکھ کر حسینہ نے ہاتھ بڑھایا اور چاہا کہ جلدی سے گگری کو پکڑ لے، اچانک اس کا پیر پھسل گیا اور وہ ساحل سے گر کر پانی میں غوطے کھانے لگی۔ نسیم یہ حالت دیکھکر لپکا ہی تھا کہ اُس کا ذہن نمایش والی تصویر کی طرف منتقل ہو گیا، پلاٹ سامنے موجود ہی تھا جھٹ کاغذ پنسل نکال تصویر بنانا شروع کر دی۔ اِدھر خاکہ مکمل ہوا اُدھر مجھے بچاؤ! مجھے بچاؤ! کہتی ہوئی دیہاتی دوشیزہ تہ نشیں ہو گئی۔

لیکن نسیم اب بہت زیادہ خوش و مسرور نظر آرہا تھا۔ اس کی نظروں میں نمائش کا دلفریب منظر رقص کر رہا تھا جس میں اسکی تصویر کو امتیازی اور نمایاں جگہ حاصل ہونا تھی اور عالم خیال میں، اس کے کانوں کے پردے تعریفی لفظوں کی گونج اور چیخ پکار سے پھٹے پڑتے تھے، وہ خوشی سے جھومتا ہوا دریا سے واپس ہوا۔ نمایش کے افتتاح میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تھا، شام کو اُس نے وہ تصویر رنگ بھرنے کے بعد مصور کے سامنے رکھ دی جو فوراً ہی نمائش بھجوا دی گئی۔ ۵

اسمبلی میں پہلے ہی روز حکومت کو شکست

نئی دہلی۔ ۸ نومبر، آج صبح مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کا سرمائی اجلاس سر عبدالرحیم صدارت اسمبلی کی صدارت میں شروع ہوا کانگریس پارٹی کے دس ممبر چار سال بعد آج اس اجلاس میں شریک ہوئے اور ان میں سے ایک ممبر سردار منگل سنگھ نے تالیوں کی گونج کے دوران میں پہلا سوال کیا۔ اس اجلاس میں ایک نئی بات یہ تھی کہ صدر اسمبلی کے سامنے ایک مائکروفون لگا ہوا تھا تاکہ ممبران صدر کے رولنگ صاف صاف سُن سکیں، سوالات کے بعد صدر نے وائسرائے کا ایک پیغام پڑھکر سُنایا جس میں وائسرائے نے یہ بتلایا تھا کہ اُنھوں نے اس سارولج کی پابندی کیوں نہیں کی جس کے مطابق تمام سابق وائسرائے مجالس آئین ساز میں پہلا موقع ملتے ہی تقریر کیا کرتے تھے، اس کا پہلا سبب یہ ہے کہ لارڈ ویول نے سابق وائسرائے کی طرح اپریل میں نہیں بلکہ اکتوبر میں اس عہدہ کا چارج اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے تین ہفتہ سے بھی کم پہلے لیا ہے، دوئم یہ کہ سروست وائسرائے کی توجہ غذائی مسئلہ کے مطالعہ پر مرکوز ہے اور وہ خود بھی اس کے متعلق سوچا سمجھا ہوا بیان دینے کے قابل نہیں پاتے۔ وائسرائے نے فرمایا ہے کہ وہ مجالس آئین ساز کا بجٹ سیشن ختم ہونے کے بعد جلد ہی کسی موقعہ پر تقریر کریں گے۔

خاکساروں کو بنگالی محتاجوں کو لیجانیکی اجازت

لاہور۔ ۱۰ نومبر، خاکسار لیڈر علامہ مشرقی نے ایک بیان میں بتلایا ہے کہ ان کو حکومت بنگال کا ایک خط ملا ہے جس میں ✻

✻ ان کو اس امر کی اجازت دیدی گئی ہے کہ وہ محتاجوں کو بنگال کے باہر مختلف خاکسار مرکزوں میں لیجا سکتے ہیں۔

اسمبلی میں غیر سرکاری ریزولیوشن

نئی دہلی، ۹ نومبر۔ آج مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں حکومت ہند کے محکمہ خوراک کے ممبر سر جے۔ پی۔ سریواستو نے ایک سوال کے جواب میں بتلایا کہ غیر ملکوں سے اناج لیکر ۶ جہاز ہندوستان پہونچ چکے ہیں۔ مجھے صحیح طور پر تو نہیں معلوم کہ ان میں کتنا اناج آیا ہے لیکن میرا اندازہ ہے کہ تقریباً تیس ہزار ٹن اناج آیا ہوگا لیکن کچھ اور جہاز بھی آرہے ہیں جس بھاؤ سے گیہوں ہندوستان پہونچا ہے وہ کافی کم ہے مسٹر جوالا پرشاد نے اعلان کیا کہ حکومت کھانے کے متعلق ملک کی موجودہ صورت حالات پر بحث کیلئے دو دن وقف کردینے پر رضامند ہو گئی ہے لیکن میں اس شرط پر اس بحث کے لئے تین دن منظور کرسکتا ہوں کہ اس معاملہ کے متعلق غیر سرکاری ممبروں کی طرف سے کوئی ریزولیوشن پیش نہ کیا جائے۔

اسمبلی میں غیر سرکاری ریزولیوشنوں پر بحث شروع ہوئی۔ ڈاکٹر سر ضیاءالدین احمد کا وہ ریزولیوشن پیش ہوا جو انھوں نے اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں پیش کیا تھا اور جسمیں گورنر جنرل سے سفارش کی گئی تھی کہ حکومت ہند کی کرنسی کے متعلق پالیسی کی اصلاح کی جائے اور بنکوں کے سود کی شرح کو مستحکم بنانے کی کوشش کے بجائے ضروری چیزوں کی قیمتوں کو مستحکم کرنے پر زیادہ دھیان دیا جائے۔

مسٹر جمنا داس مہتہ نے اس ریزولیوشن کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں جو فاقہ کشی پھیلی ہوئی ہے اس کا اصلی سبب ضروری چیزوں کی گرانی ہی ہے۔

اس گرانی کی بدولت ہندوستان کے باشندوں کو لڑائی کے پچھلے چار سالوں میں ۲۳ کھرب روپیہ کا سامان خریدنے سے اجتناب کرنا پڑا۔ مجھے یقین ہے کہ دنیا کے کسی ملک نے بھی اتنا ایثار نہ کیا ہوگا۔

اس لڑائی میں ہندوستان کے چالیس کروڑ باشندے قریب قریب تباہ ہوچکے ہیں۔ اگر قیمتوں کی موجودہ شرح میں نمایاں کمی نہیں کی جائے گی تو صرف قیمتیں مستحکم کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور موجودہ ہولناک حالت بدستور قائم رہے گی۔ ۴

۴ مسٹر جمنا داس مہتہ نے مزید کہا کہ گزشتہ مارچ میں ممبر مالیات نے یہ ڈینگ ہانکی تھی کہ وہ نفع خوروں کو کچل دیں گے۔ لیکن دراصل نفع خوروں نے ہی ممبر مالیات کو کچل ڈالا ہے میں چاہتا ہوں کہ موجودہ گرانی کو دور کیا جائے اور اوسط درجہ پر لایا جائے۔

کرچ پر روسیوں کا قبضہ

لندن۔ ۱۰/ نومبر۔ ماسکو کی تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ روسی فوجیں کیف سے بہت آگے نکل گئیں۔ اس روسی فوج کے ہم دستے کیف سے چاروں طرف آگے بڑھ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک دستہ پچاس میل سے بھی آگے نکل چکا ہے اور کسی دستہ نے ۔ ۸ میل سے کم فاصلہ طے نہیں کیا۔ پچھمی یوکرائن میں روسی فوجوں نے ۔۔ بستیوں کو دشمن سے واپس لے لیا ہے اس کے ساتھ ساتھ ڈنیپر کے موڑ میں جرمنوں کا صفایا کیا جا رہا ہے کیف کے دکھن پورب میں روسی ایک بہت بڑی تعداد میں فوج جمع کر رہے ہیں۔ ماسکو سے ایک نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ کریمیا میں روسی فوجوں نے کرچ پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی فوجیں پیراکوٹ کی خاکنائے پر حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہیں، دہائٹ روس میں روسی فوجیں نیول کے علاقہ میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اس علاقہ میں روسی فوجوں نے نیا حملہ شروع کیا ہے جس میں ان کو زبردست کامیابی ہو رہی ہے۔

روس امریکہ کو ہوائی اڈے دیدیگا

لندن۔ ۵/ نومبر۔ کئی واقف کار حلقوں میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ لفٹننٹ جنرل کارل اسپاٹز کی نئی کمان کے تقرر ماسکو کانفرنس کے فیصلوں کا یہ مطلب ہے کہ یورپ کے جن علاقوں پر جرمنوں کا قبضہ ہے ان پر برطانیہ، روس اور بحر روم کے اڈوں سے بمباریاں کیجائیں گی۔ برلن ریڈیو سے خبروں پر جو تبصرہ کیا جاتا ہے کہ ماسکو میں روس، امریکہ اور برطانیہ کے نمایندوں کی جو کانفرنس ہوئی تھی اس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ روس میں امریکی اڑن قلعوں کیلئے اڈے دیدئے جائیں گے تاکہ یہ اڑن قلعے ان اڈوں سے اڑکر پورٹی جرمنی پر حملے کر سکیں۔

کاکس بازار میں بمباری کی گونج

کلکتہ۔ ۴/ نومبر۔ کلکتہ کے سرکاری گزٹ میں آج اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۵/ اکتوبر کو کاکس بازار پر جاپانی ہوائی جہازوں نے جو حملہ کیا تھا اس میں مسٹر ڈبلیو۔ ایل ڈانلڈسن۔ آئی۔ سی۔ ایس سب ڈویزنل افسر بمباری سے ہلاک ہو گئے۔

کانگریسی ممبر اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونگے

نئی دہلی۔ ۱۰/ نومبر۔ مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے ۱۴ ممبروں کی ایک میٹنگ بمبئی کے ڈاکٹر دیش مکھ کی صدارت میں ہوئی، اس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ غذائی صورت حالات اور دوسری باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کانگریس پارٹی کے ممبروں کو جس وقت ضرورت ہو مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونا چاہیئے۔

بنگال مسلم لیگ کے صدر کا استعفیٰ

کلکتہ۔ ۱۰/ نومبر۔ مولانا اکرم خاں ممبر کونسل نے بنگال پراونشل مسلم لیگ کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

بہ اجلاس جناب سید محمد ادریس صاحب بہادر منصف شہر اعظم گڑھ

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۰۳ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت منصفی شہر اعظم گڑھ

محمد سعید و محمد مصطفیٰ و مساۃ مریم بی بی و مساۃ شکیرن بی بی و رفیع النسا بی بی و مساۃ شکورن بی بی وارثان عبد المجید متوفی ساکنان مہنہ نگر پرگنہ بیلا دولت آباد مدعیان

بنام سمیع خاں و زین العابدین خاں پسران عبد الرشید و بھولن خاں پسر عظیم خاں ساکنان سرائے بھاؤ تہہ نندا پرگنہ نظام آباد ضلع اعظم گڑھ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت دخلیابی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲/ ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ۴ آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم محمد خلیل منصرم
عدالت منصفی سٹی اعظم گڑھ

ESTD. 1925.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO- A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جہاں پر توحق عزم مستقل میں مار رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت: سالانہ 5/-/- ، ششماہی 2/12/- ، سہ ماہی 1/8/- ، فی پرچہ ۲ آنہ 2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 38 NO. 46 | CAWNPORE. Saturday. 20th Nov. 1943 | کانپور شنبہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۸ نمبر ۴۶

دنیائے اسلام

لبنان (شام) کے صدر جمہوریہ، وزرا اور ممبران گرفتار

وزیر اعظم مصر کا حکومت برطانیہ اور امریکہ سے پروٹسٹ

قاہرہ ۱۲ نومبر: یہاں یہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لبنان کے جملہ ۴۸ ڈپٹیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے جنھوں نے لبنان کے آئین حکومت میں ایک ترمیم کے حق میں ووٹ دیے تھے آج صبح بیروت میں عوام میں سے بھی کئی آدمیوں کو فرانسیسی فوج نے پکڑ لیا ہے۔ جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کے تمام خاص خاص شہروں، قصبوں اور پہاڑی مواضعات میں بلوے شروع ہو گئے ہیں۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے آج جنرل ڈیگال کو ایک بحری تار بھیجا ہے جس میں لبنان کے لیڈروں کی گرفتاری کے خلاف زوردار الفاظ میں احتجاج کیا ہے۔ انھوں نے یہ دھمکی دی ہے کہ اگر لبنان میں حسب معمول صورت حالات دوبارہ قائم نہ کی گئی تو مصر بھی فرنچ کمیٹی آف نیشنل لبریشن (قومی آزادی کی فرانسیسی کمیٹی) کے متعلق اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرے گا۔

لبنان سے گزشتہ رات یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے انگریز سفیر جنرل اسپیرس نے بیروت کے فرانسیسی حکام کو ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں اس کارروائی کی مخالفت کی گئی ہے جو ان حکام نے کی ہے۔

گزشتہ رات ریڈیو پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ آزاد فرانسیسی فوج کے جنرل آفیسر کمانڈنگ نے لبنان میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے اس اعلان میں کہا گیا ہے کہ ایک کے سوائے لبنان کی کیبنٹ کے تمام وزیر گرفتار کر لئے گئے ہیں اور ان سب کو کسی نامعلوم جگہ پر پہنچا دیا گیا ہے۔

لبنان کے صدر، وزیر اعظم اور دو دیگر وزیر پہلے ہی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ بیروت میں ٹریفک بند ہے اور خاص خاص چوراستوں اور دوسری جگہوں پر بہت بڑے ہجوم جمع ہیں۔ فرانسیسی حکام نے گرفتار شدہ وزیر اعظم کی جگہ ایملے عیدے کو لبنان کا وزیر اعظم مقرر کیا ہے اور انھیں حکم دیا ہے کہ چونکہ چیمبر آف ڈپوٹیز توڑ دیا گیا ہے اس لئے وہ نئے انتخابات کا انتظام کریں۔

مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے بیچ پورب کے علاقہ کے فرانسیسی ڈیلی گیٹ بیرن ڈی بینی لسٹ کو بھی ایک پُر زور احتجاج لبنان میں گرفتاریوں سے قبل بھیجا تھا۔

۸ بجے صبح کو فرانسیسی کمشنر نے بیروت ریڈیو پر ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس میں اُنھوں نے وزیروں اور پارلیمنٹ کی اس کارروائی کو فرانس کے خلاف سازش قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی۔

مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے برطانی سفیر مقیم مصر کو بھی ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں لکھا ہے کہ برطانیہ اعظم سے جس نے اپنی فوجوں کے ذریعہ حُریت فرانسیسیوں کی مدد کی تھی اور ساتھ ہی اس کے اس ساتھی کی حیثیت سے لبنان کی آزادی کی گارنٹی دی تھی۔ یہ اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اس انتہائی نازک صورت حالات کو ختم کرنے کے لئے اپنے اثر و رسوخ سے کام لے گا اور لبنان کو اپنی آزادی کے مطابق کام کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔

(جناب نواب آثر کانپوری)

جفاؤں میں جو ان کی کچھ کمی معلوم ہوتی ہے
ہمیں وہ بھی یہ اپنی زندگی معلوم ہوتی ہے
ہرا پھر ہو نہ جائے زخم دل یہ خوف ہے ہمدم
کہ سینے میں کھٹک سی کچھ ابھی معلوم ہوتی ہے
بتائیں کیا ہمارے دل میں کیا کیا وہم آتے ہیں
ترے جور و ستم میں جب کمی معلوم ہوتی ہے
کہاں شب بھر رہے کہئے تو کچھ ہم بھی سنیں آخر
کہ کچھ زلف سیہ میں برہمی معلوم ہوتی ہے
نظر میں خود بخود تاریک ہو جاتی ہے یہ دنیا
محبت کی جو دل میں روشنی معلوم ہوتی ہے
اثرؔ کیا پھر لٹا بیٹھا ہے دل راہِ محبت میں
تری باتوں سے کچھ وارفتگی معلوم ہوتی ہے

(جناب ضیا کانپوری)

حسین ترشے بھی دنیا کی بُری معلوم ہوتی ہے
آخری مرحلہ پر زندگی معلوم ہوتی ہے
مبارک "سوز پنہاں" حسن کا پہلو نہیں خالی
یہاں بھی ایک چنگاری دبی معلوم ہوتی ہے
مجھے اپنا لیا کچھ اس طرح رنگین جلووں نے
کہ اپنی شکل میں بھی دلکشی معلوم ہوتی ہے
ضیا سارا زمانہ ہنس رہا ہے میری حالت پر
مجھے دنیا کی حالت پر ہنسی معلوم ہوتی ہے

(جناب ایمن شہابی)

نگاہوں میں فضا تاریک سی معلوم ہوتی ہے
مجھے اُن کی توجہ میں کمی معلوم ہوتی ہے
زمانے میں ہمیشہ انقلاب آتے ہی رہتے ہیں
مگر دنیا ہمیشہ ایک سی معلوم ہوتی ہے
یقیں ہے داغہائے معصیت دھل جائیں گے اس سے
یہ تھوڑی سی جو آنکھوں میں نمی معلوم ہوتی ہے
یہ خاموشی یہ تنہائی کسی کی یاد اور ایمن
ہمیں اس زندگی میں زندگی معلوم ہوتی ہے

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

ادبیات

انتخاب مشاعرہ

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور

۱۳ نومبر کی رات کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہوار مشاعرہ جناب پرنسپل عبدالشکور صاحب کی صدارت میں جناب منشی جاگیشور دیال صاحب نسترؔ وکیل کے دولتکدہ پر منعقد ہوا جس کا انتخاب درج ذیل ہے:۔ (اڈیٹر)

(جناب سخا شاہجہاںپوری)

سخا ہستی کے پردہ میں خودی معلوم ہوتی ہے
مجھے ہر سو خود اپنی روشنی معلوم ہوتی ہے
قدم جب سست پڑتے ہیں تو آتی ہیں یہ آوازیں
ترے ذوق تجسس میں کمی معلوم ہوتی ہے
بڑھا دیتی ہیں دل کی پیاس بحر حسن کی موجیں
جب اس دریا کو دیکھو تشنگی معلوم ہوتی ہے
اب اس کے بعد انوار تجلی ہوں کہ وہ خود ہوں
در دل تک تو مجھ کو روشنی معلوم ہوتی ہے
تبسم پاش ہیں نوخیز غنچے کس سلیقے سے
چمن میں عکس ریز اس کی ہنسی معلوم ہوتی ہے
بہ تحکر عالم ہو میں یہاں کیسے پلٹ آئی
خودی تو آج محو بندگی معلوم ہوتی ہے
سخا پہلے تو جزو زیست تھا ذوق سخن گوئی
مگر اب زیست جزو شاعری معلوم ہوتی ہے

(جناب تحسین کانپوری)

غم دنیا سے بالکل بے حسی معلوم ہوتی ہے
بڑے آرام کی اب زندگی معلوم ہوتی ہے
حضوری میں تری گزرے کہ گزرے یاد میں تیری
وہ ساعت حاصل صد زندگی معلوم ہوتی ہے
خزاں کا دور ہو یا فصل گل ہو کوئی موسم ہو
مگر شاخ نہال غم ہری معلوم ہوتی ہے
اثر اتنا لیا دل نے تری بیگانہ خوئی کا
مجھے اپنے سے خود بیگانگی معلوم ہوتی ہے
محیط شش جہت کس کا یہ عالمگیر جلوہ ہے
جدھر اُٹھتی ہیں نظریں روشنی معلوم ہوتی ہے
دل مایوس کو درد و الم تنہا نہ چھوڑیں گے
رفاقت ان کی تحسین دائمی معلوم ہوتی ہے

(جناب شاکر ناطقی)

اجل بالیں پہ ہے دل میں خوشی معلوم ہوتی ہے
ہمیں اب زندگی ہی زندگی معلوم ہوتی ہے
نظر بھر کر نہ دیکھا تھا مگر پھر بھی یہ عالم ہے
کہ آنکھیں بند ہیں اور روشنی معلوم ہوتی ہے
اسے اب فصل گل سمجھوں کہ آثار خزاں سمجھوں
مرے جوش جنوں میں کچھ کمی معلوم ہوتی ہے
ترے وعدے کی کچھ کچھ روشنی تھی خانۂ دل میں
مگر وہ شمع اب بالکل بجھی معلوم ہوتی ہے
مری ہستی میں شاید کچھ تغیر ہونے والا ہے
طبیعت میں کسی کی برہمی معلوم ہوتی ہے
کرم کی شکل بن جاتے ہیں اے شاکر ستم اُن کے
ابھی دشمن کے دل میں دوستی معلوم ہوتی ہے

(جناب نشور واحدی)

محبت اک مسلسل بدظنی معلوم ہوتی ہے
کہ اُن سے ہر ملاقات آخری معلوم ہوتی ہے
شکست بزم کیا اور ماتم پروانہ کیا معنی
یہاں خود شمع بھی بجھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے
وہ اچھا تھا جو بیڑا موج کے رحم و کرم پہ تھا
خضر آئے تو کشتی ڈوبتی معلوم ہوتی ہے
یہ دل کی تشنگی ہے یا نظر کی پیاس ہے ساقی
ہر اک بوتل جو خالی ہے بھری معلوم ہوتی ہے
دیا خاموش ہے لیکن کسی کا دل تو جلتا ہے
چلے آؤ جہاں تک روشنی معلوم ہوتی ہے
جدھر دیکھا نشور اک عالم دیگر نظر آیا
مصیبت میں یہ دنیا اجنبی معلوم ہوتی ہے

(جناب سلیم ناطقی)

عناصر میں تری تابندگی معلوم ہوتی ہے
مجھے پرچھائیں میں بھی روشنی معلوم ہوتی ہے
زمانہ عظمت فرزانگی کے درس دیتا ہے
طبیعت مائل دیوانگی معلوم ہوتی ہے
چھڑانا حسن کو مشکل ہے دست شوق سے دامن
یہ عالم ہے کہ دنیا مدعی معلوم ہوتی ہے
مری دیوانگی پر سب کو آتی ہے ہنسی ایسی
مجھے سب کی ہنسی اپنی ہنسی معلوم ہوتی ہے
سجانے کو سجائیں محفلیں کیا کیا نہ دنیا نے
مگر تیری کمی پھر بھی کمی معلوم ہوتی ہے
محبت کی سلیم ان آخری سانسوں کے پردے میں
مجھے تو زندگی ہی زندگی معلوم ہوتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیال پر تو حق عوام مستقل رہے   زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۶

لبنان

لبنان یہ ایک چھوٹا سا خطہ ہے جو شام سے متصل ہے اور بحر روم کے مشرقی ساحل پر واقع ہے اس کی لمبائی ۱۲۰ میل اور چوڑائی صرف ۳۵ میل ہے لیکن جنگ کے سلسلہ میں اسکی اہمیت اس لئے زیادہ ہے کہ یہ بحر روم کے ڈوڈیکانیز جزائر سے بہت قریب ہے اور ابھی چند روز ہوئے کہ جرمنوں نے اس کے ایک جزیرے کوس پر قبضہ کر لیا ہے۔ مزید براں شام اور لبنان کو مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ میں ان کی پوزیشن کے لحاظ سے بہت بڑی عام جنگی اہمیت بھی حاصل ہے ابھی بہت زمانہ نہیں گزرا جبکہ شام کا ہنگامہ رونما ہوا تھا اور فرو کر دیا گیا تھا۔ اب لبنان میں ایک سخت ترین شورش شروع ہو گئی ہے۔ اس واقعہ کے پہلوؤں کو سمجھنے کے لئے مختصر الفاظ میں یہ بیان لینا ضروری ہے کہ گذشتہ جنگ عظیم کے بعد سے لبنان ایک فرانسیسی مینڈیٹ (میثاق) کے تحت میں تھا۔ گویا معنوی اعتبار سے اس پر فرانسیسی سامراج قائم تھا لیکن وقتاً فوقتاً شورشیں، ہنگامے، اور بغاوتیں جاری تھیں یہاں تک کہ ۱۹۳۶ء میں فرانس اور لبنان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا جس میں تین سال کے بعد لبنان کو مکمل آزادی دینے کی شرط داخل کر دی گئی تھی لیکن سامراجی طریقہ کار کے مطابق اس شرط پر عمل نہیں کیا گیا اور شام و لبنان پر فرانس کی فوجی حکمرانی قائم رہی۔ اس کے بعد اس جنگ کے دوران میں جب عراق کا ہنگامہ رونما ہوا تو جون ۱۹۴۱ء میں جنرل کورڈو نے فرانسیسی جنرل ڈیگال کے تحت میں "آزاد کانفرنس" کی طرف سے شام اور لبنان کے باشندوں کے روبرو یہ اعلان کیا تھا کہ میں مینڈیٹری حکومت کو ختم کرنے اور یہ اعلان کرنے آیا ہوں کہ آپ لوگ آزاد ہیں۔ اس وقت سے آپ ایک آزاد اور بالا دستی کا اختیار رکھنے والی قوم ہیں"۔ اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ لبنان اس سے پہلے "وشی فرانس" کے تحت میں تھا لیکن عراق کی شورش کے بعد اسے برطانی اور "آزاد فرانسیسی" فوجوں نے از سر نو فتح کیا تھا۔ بہر حال لبنان کے اس اعلان آزادی کی تصدیق برطانی حکومت نے بھی صاف اور کھلے الفاظ میں کر دی تھی۔ اور سفیر برطانیہ مقیم قاہرہ کے ذریعہ یہ کہا گیا تھا کہ جنرل ڈیگال کی طرف سے جنرل کورڈو نے شام اور لبنان کو آزادی کا جو یقین دلایا ہے اس کی ہم تصدیق کرتے ہیں"۔

اس کے بعد بھی آزاد کانفرنس کی طرف سے جنرل کورڈو نے چند بار لبنان کی آزادی کا اعادہ کیا اور اپنے اعلان میں ایک مرتبہ جون ۱۹۴۱ء کے اعلان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہاں تک کہدیا کہ "فرانسیسی مینڈیٹ ختم ہو گیا ہے"۔ اب لبنان کی یہ تازہ شورش اس طرح رونما ہوئی ہے کہ اس کے وزیر اعظم نے لبنان کی پارلیمنٹ میں لبنانی آئین کی ترمیم کیلئے ایک بل پیش کیا تھا کیونکہ ان کے خیال میں موجودہ آئین لبنان کی اس آزادی کے مطابق نہ تھا جس کا بار بار اعادہ کیا جا چکا ہے اسکے آزاد فرانس کی "نیشنل کمیٹی" نے احتجاج کیا اور یہ تنبیہ کی کہ دونوں فریقوں کی رضامندی کے بغیر آئین میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ اس کے بعد فرانسیسی ہائی کمشنر نے اس بل کو مسترد کر دیا لیکن اہل لبنان نے یہ بات نہ مانی اور اس بل کے پاس ہونے کی تقریب منانی چاہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فرانسیسی حکومت نے حکومت لبنان کے پریسیڈنٹ وزیر اعظم اور وزراء اور ۴۰ ڈپوٹیز (ممبران پارلیمنٹ) کو گرفتار کر لیا۔

لبنان میں ہنگامے بپا ہیں اور فرانسیسی فوج اور پولیس نے چند بار لوگوں پر گولیاں چلائی ہیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا ہے کہ اس صورت حال کی اصلی ذمہ داری جنرل ڈیگال کی فرانسیسی کمیٹی پر ہے یا جنرل کورڈو کی مقامی فوجی حکومت پر لیکن ہمارے لئے یہ مسرت کی بات ہے کہ برطانیہ اور امریکہ اور خود کنگ فاروق شاہ مصر نے اس معاملہ میں مداخلت کا اعلان کیا ہے اور تمام مشرقی دنیا بھی اس واقعہ پر بیدار ہو گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ جلد از جلد اس فرانسیسی جبر و استبداد کا خاتمہ کر کے لبنان کی مکمل آزادی اور اس کے نمایندوں کا بنایا ہوا نیا آئین تسلیم کر لیا جائے گا۔

جنرل ڈیگال کا بیان

۱۷ نومبر کو جنرل ڈیگال نے الجیرس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لبنان کے متعلق جو ذمہ داریاں فرانس پر عائد ہیں ان سے وہ کنارہ کش نہیں ہو سکتا اور لبنان میں اسے جو انتظامیہ اختیارات حاصل ہیں ان کے بارے میں کسی بحث و تمحیص کی گنجایش نہیں ہے فرانس اس امر کی اجازت نہیں دے سکتا کہ لبنان میں ایسے جھگڑے ہوں جن کے باعث اتحادیوں کی جنگی پوزیشن کو نقصان پہونچے، لبنان میں جو کچھ ہوا ہے اس کا فرانس اور برطانیہ کے تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے، برطانیہ نے بھی مشرق وسطیٰ کے معاملات اور عربوں کے مفاد میں اتنی ہی دلچسپی لی ہے جتنی کہ فرانس نے لی ہے، میری کبھی یہ خواہش نہیں رہی کہ لڑائی کے دوران میں فرانس اپنے ساتھیوں سے بگاڑ کرے۔

برطانیہ کی مداخلت

رائٹر کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے فرانسیسی نیشنل کمیٹی کو متنبہ کیا ہے کہ اگر جنرل کترو لبنان کے تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے فوراً ہی کوئی مناسب کارروائی نہ کرینگے تو برطانی فوجیں وہاں مداخلت کریں گی۔ اس کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی ہے لیکن برطانی حکومت نے صاف صاف کہدیا ہے کہ اہم برطانی اور اتحادی مفاد اس گڑبڑ کے باعث خطرہ میں پڑ گئے ہیں اور حکومت برطانیہ اس صورت حالات کا قائم رہنا برداشت نہیں کرے گی۔

رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ شمالی افریقہ کے باخبر انگریزوں کی یہ رائے ہے کہ جنرل ڈیگال کی تقریر سے صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے، جنرل ڈیگال نے بہت زور دار الفاظ میں لبنان میں فرانسیسیوں کی پوزیشن واضح کی ہے لیکن انھوں نے یہ نہیں بتلایا کہ جنرل کترو کو کیا اختیارات دئے گئے ہیں اور اس خطرناک صورت حالات کے مقابلہ کے لئے کیا تدبیریں اختیار کی گئی ہیں۔

فوڈ ممبر کی تقریر

۱۲ نومبر کو مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی دہلی کے اجلاس میں ہندوستان کے غذائی مسئلہ پر بحث شروع کرتے ہوئے حکومت ہند کے ممبر خوراک سر جوالا پرشاد سریواستو نے کہا کہ بنگال کے گورنر نے یہ کہا تھا کہ اکتوبر سے دسمبر تک بنگال میں ڈھائی لاکھ ٹن اناج دوسرے صوبوں سے پہنچنا چاہئے، اس میں سے ۸۲ ہزار ٹن اناج ماہ اکتوبر میں پہنچ چکا ہے اور ہمیں امید ہے کہ دسمبر تک ہم لوگ اس مقدار سے کہیں زیادہ اناج بنگال میں پہنچا سکیں گے۔

ماہ جون سے اکتوبر تک کلکتہ میں روزانہ ۲۲۰۰ ٹن اناج اور دالیں پہنچتی رہی۔ بلا گزشتہ سال کے اسی حصہ میں ۱۰۰۰ ٹن اناج اور دالیں روزانہ پہنچتی تھیں جس قدر تعداد میں اناج صوبجاتی حکومت بنگال کے دوسرے ضلعوں کو بھیج رہی ہے اس کے علاوہ اس کے پاس اسٹاک میں اتنا اناج موجود ہے جو کلکتہ شہر کے ایک ماہ کے خرچ کیلئے کافی ہو سکتا ہے۔ دوسرے ضلعوں کو جو اناج بھیجا جا رہا ہے اس کے بارے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ ضلعوں کو چند ماہ کے اندر اناج کی روانگی چند سو سے بڑھ کر ایک ہزار ٹن یومیہ تک پہنچ گئی ہے۔ پنجاب سے گیہوں اور آٹا و میدہ وغیرہ براہ راست ضلعوں کو بھیجنے کے انتظامات بھی کر دئے گئے ہیں۔ اور اب یہ سامان کلکتہ کے بجائے ضلعوں میں ہی سیدھا پہنچا کریگا۔ بنگال میں دو معاملات کو حکومت کافی اہمیت دیتی ہے۔ ان میں سے ایک کلکتہ میں راشن مقرر کرنا اور دوسرا آئندہ فصل کا اناج حاصل کرنا ہے، بنگال کے علاوہ ٹراونکور، کوچین، بمبئی، دکن کی ریاستوں اور مدراس کی ضروریات کو بھی حکومت نے کبھی فراموش نہیں کیا ہے۔

آخر میں آپ نے یہ کہا کہ جب تک بھوک اور مصیبت موجود ہے اس وقت تک میں نہ تو مطمئن ہو سکتا ہوں اور نہ اطمینان سے بیٹھوں گا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ میں بہت معقول مقدار میں باہر سے اناج منگوانے پر بھی برابر زور دیتا رہوں گا تاکہ عوام کا اعتماد پھر سے قائم ہو سکے، اور ریزرو اسٹاک رکھنے پر مصر رہوں گا تاکہ ہنگامی صورت حالات پر قابو پایا جا سکے اور نرخوں کے مؤثر کنٹرول میں سہولت ہو۔

اسمبلی میں فوڈ سکریٹری کی تقریر

۱۶ نومبر کو مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی میں ہندوستان کی غذائی صورت حال پر مسٹر آر۔ ایچ ہچنگس سکریٹری محکمہ خوراک حکومت ہند نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس خیال کو ترک کر دینا ہے کہ اشیائے خوردنی ذاتی یا صوبجاتی ملکیت کی چیزیں ہیں اور ان سے مالی یا سیاسی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ بحث جاری رکھنا کہ اب کیا کرنا چاہئے اب چنداں ضروری نہیں ہے بلکہ اب تو اس امر کی ضرورت ہے کہ ایک ایسی مشترکہ پالیسی پر مبنی وسیع اصول پیش کئے جائیں جو میں ملک کے خاص حالات کے مطابق رعایتیں رکھی گئی ہوں اور جس پر تمام ملک میں عمل کیا جا سکے۔

مسٹر ہچنگس نے مزید کہا کہ ایک سال قبل جو حالت تھی اب اس سے مختلف حالت پیدا ہو رہی ہے اب حکومت کے سامنے ایک ایسی پالیسی موجود ہے جو اب سے پہلے نہیں تھی۔ حکومت جلد ہی اشیائے خوردنی کے معاملہ میں مزید ضروری تدبیریں اختیار کریگی جن سے منافع خوروں اور ذخیرہ اندوزوں کو ایسا ہی سبق ملیگا جیسا کہ ایک مقدمہ میں ایک ہائی کورٹ سے ملا ہے، یہ دراصل انتظامیہ مسئلہ ہے اور اس وقت تمام انتظامیہ مسائل سے زیادہ اہم ہے، اسکی تمام متضاد اور مشترکہ پہلوؤں پر نظر رکھ کر ہی اس کی جانچ کرنی چاہیئے۔ اہم ترین مسائل میں سے ایک مسئلہ اناج کے کنٹرول کے حکم پر مؤثر ڈھنگ سے عملدرآمد کرانیکا ہے۔ راشن کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ تجربہ سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ جہاں بھی راشن مقرر کیا گیا ہے وہاں اس میں کامیابی ہوئی ہے اور عوام کی بڑی اکثریت نے اُسے پسند کیا ہے۔

برطانیہ امریکہ اور روس

برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے ماسکو کانفرنس کے بارے میں برطانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں ایک بیان دیا انھوں نے اپنی تقریر کے شروع میں ہی یہ واضح کر دیا کہ یہ کانفرنس میں میری توقع سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے ہم نے روس کے دارالسلطنت میں پندرہ دن تک جو کام کیا ہے اس پر نظر ڈالتے ہوئے میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کانفرنس کے فیصلوں کی بدولت روسی اور امریکی دوستوں کے ساتھ ہمارے برتاؤ میں ایک نئی قسم کی گرمجوشی پیدا ہو گئی ہے اس کانفرنس میں جو فیصلے کئے گئے ہیں وہ کافی ٹھوس ہیں۔

اس کانفرنس کے فوجی فیصلوں کے بارے میں جو کچھ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اس کے علاوہ میں اس وقت اور کچھ ظاہر نہیں کر سکتا۔ اگر ہم لوگ متفق ہو جائیں تو کوئی بھی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو حل نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ہم میں سمجھوتہ نہیں ہو سکتا تو کوئی بھی بین الاقوامی واقعہ ایسا نہیں ہے جو ایک بین الاقوامی مسئلہ نہیں بن سکتا۔

کانفرنس کے باقیماندہ ایجنڈا کے بارے میں مسٹر ایڈن نے کہا کہ یوروپ میں کوئی بڑا سیاسی مسئلہ نہیں ہے جس پر کسی نہ کسی شکل میں بحث و تمحیص نہ کی گئی ہو۔ میں یہ دعویٰ نہیں کرونگا کہ ہر ایک مسئلہ پر ہی سمجھوتہ ہو گیا اگر ایسا ہوتا تو [illegible] باعث حیرت ہو جاتا۔ اور ہم لوگ ابھی اس کے قریب بھی نہیں پہونچے ہیں۔ مسٹر ایڈن نے مزید کہا کہ برطانیہ (باقی صفحہ ۴ پر)

آئینۂ کانپور

بم سازش کا مقدمہ کانپور بم کیس کا مقدمہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر جے، ای، ڈی ریڈ فورڈ کے سامنے ڈسٹرکٹ جیل کے اندر شروع ہو گیا ہے۔

اس مقدمہ میں مجرموں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ ایک سازشی گروہ کے ممبر ہیں جس کا مقصد بم بنانا اور گورنمنٹ کی جائداد کو نقصان پہونچانا ہے۔ ان پر یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ ان کے پاس بغیر لائسنس کے اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر سامان کے علاوہ گورنمنٹ کو نقصان پہونچانیوالی تجویزیں ہیں۔

دو ملزم لاپتہ ہیں جو ملزم موجود ہیں ان میں سے ایک اسٹوڈنٹ فیڈریشن ایک ڈاکٹر اور ایک ہندی جرنلسٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک ملزم مسمی اُما شنکر نے اپنا جرم اقبال کر لیا ہے اور اپنے بیان میں اُس نے بتایا کہ وہ کس طرح دوسرے ملزموں کے ساتھ ہوا۔ اس نے وہ ذریعہ بھی بیان کئے جن سے کیمیاوی چیزیں حاصل کی گئیں اس نے یہ بھی بیان کیا کہ کس طرح دیسی بم اور ریوالور تیار اور حاصل کئے جاتے تھے۔

گزشتہ ۹ فروری ۱۹۴۳ء کو کانپور اسٹیشن پر بم پھٹنے کا جو حادثہ ہوا تھا جس میں چند اشخاص زخمی اور مر گئے تھے اور ۱۱ فروری ۱۹۴۳ء کو ایک مقامی سینما ہاؤس میں اسی قسم کا ایک واقعہ ہوا تھا جس میں کسی آدمی کو کوئی نقصان نہیں پہونچا تھا اسی سلسلہ میں یہ مقدمہ ہے۔

ملزموں کے پاس مندرجۂ ذیل چیزیں برآمد کیگئی تھیں جو عدالت میں پیش کی گئی ہیں:۔

بھرے ہوئے بم، خالی بم کے خول، کیمیاوی اشیاء، پھٹنے والے مادے، ایک ریوالور اور گولیاں، و بارود۔

ٹاؤن پلیننگ کمیٹی چیرمین صاحب میونسپل بورڈ نے میونسپل انتظامات کے متعلق ایک ٹاؤن پلیننگ کمیٹی مقرر کی ہے جس میں مل مالکان، تجارت پیشہ اور مزدور سبھا کے نمایندے شامل ہیں۔

مزدور طبقہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے مزدور طبقہ کے اخراجات خورد و نوش کے اعداد و شمار صحیح معلوم کرنے کے خیال سے فہرست مرتب کرے گی جس میں تقریباً ۴ سو مزدوروں کے خاندانوں کے حساب و کتاب کے تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

پست اقوام پست اقوام کے فیڈریشن کی پراونشیل ایگزیکٹو کمیٹی کی ایک میٹنگ ۲۱ نومبر کو سرجوالا پرشاد لائبریری پرمٹ پر ہوگی۔

دو ہزار سالہ وکرم یادگار ہندو سنگھ کی زیر نگرانی دو ہزار سالہ وکرم یادگار ۹ دسمبر سے ۱۲ دسمبر تک منائی جائیگی۔

ہندو سبھا کے عہدہ داران مندرجہ ذیل حضرات آئندہ سال کے لئے ہندو سبھا کے عہدہ داران منتخب کئے گئے ہیں:۔

پنڈت منالال بھوشن (پریسیڈنٹ)، پنڈت، بی، آئی۔ مصرا (ورکنگ پریسیڈنٹ) مسٹر نریندر جیت سنگھ (جنرل سکریٹری)، مسٹر آر۔ بی۔ مصرا (خزانچی) مسٹر بھگوانداس سیٹھ (آڈیٹر)

مہتروں کا مطالبہ مہتروں کی ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں میونسپل بورڈ میں ملازمت کرنے والے مہتروں کے موجودہ مہنگائی الاؤنس جاری رکھنے کے لئے میونسپل بورڈ سے درخواست کیگئی ہے اور دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ بورڈ سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ دوسرے مطالبات پر بھی غور کیا جائے۔

مسٹر وشنو گرفتار مسٹر وشنو جو پہلے یو۔ پی، گورنمنٹ کے ہینڈلوم ایمپوریم کے اکوٹنٹ تھے ۴۳ ہزار روپیہ کے غبن کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔

ریڈکراس کو عطیہ سنٹرل آرڈیننس ڈپارٹمنٹ کی لیڈیز نے ۹ اکتوبر کو ایک ڈانس کیا تھا اس کی آمدنی ۲۶۴۷ روپیہ ۶ پائی ہوئی تھی وہ یو۔ پی پراونشیل ریڈکراس سوسائٹی کو بھیجدی گئی۔

نیو وکٹوریہ ملس نیو وکٹوریہ ملس کے مسٹر بی۔ ایم، چٹرجی کے انتظام میں ایک چار کی دوکان کھولی گئی ہے جس کی آمدنی بنگال ریلیف فنڈ میں بھیجی جاوے گی۔

خاکسار معلوم ہوا ہے کہ خاکساروں کی جماعت تقریباً ایک ہزار مصیبت زدہ بنگالیوں کو کانپور لانے کی جدوجہد کر رہی ہے۔

انجمن آئینۂ ادب انجمن آئینۂ ادب کانپور کا سالانہ مباحثہ کیلاش پت سنگھانیا اُردو ڈیبیٹ ۲۰ نومبر ۷ بجے رات کو جناب مسٹر ایس۔ ایم سینر سشن جج کانپور کی صدارت میں حلیم مسلم کالج ہال میں ہوگا جسمیں بیرونجات کے طلبار بھی شریک ہو رہے ہیں۔

مڈیکل ایسوسی ایشن کانپور مڈیکل ایسوسی ایشن نے ۱۱ نومبر ۵ بجے شام کو اپنے ہال میں ڈاکٹر بی۔ کے، باسو کانگریس مڈیکل مشن آف چائنا کو ایٹ ہوم دیا۔

ڈاکٹر باسو نے چین کے حالات بتلاتے ہوئے کہا کہ چین میں ڈاکٹروں اور دواؤں وغیرہ کی بہت کمی ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ ہندوستان سے اس سلسلہ میں چین کی امداد کی جاوے۔

ڈاکٹر چٹرجی جائنٹ سکریٹری سنٹر مڈیکل ایسوسی ایشن نے کہا کہ آج ہمکو خوش قسمتی سے اس جلسہ میں شریک ہونیکا موقع ڈاکٹر ایس۔ ان سکسینہ سکریٹری مڈیکل ایسوسی ایشن کی بروقت اطلاع کیوجہ سے مل سکا ہے۔ ایسوسی ایشن کا ہال دیکھکر میں بہت خوش ہوا کیونکہ ایسا ہال تو خود سنٹر باڈی کے پاس بھی نہیں ہے۔ آئندہ سال جو مڈیکل ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس کانپور میں منعقد ہونے کی تجویز ہے۔ وہ میرے خیال میں نہایت موزوں ہے اور یہ اجلاس بہت کامیاب ہوگا۔

ڈاکٹر باسو کو ایٹ ہوم مسٹر نولکشور بہرتیا مینجنگ ڈائرکٹر فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کانپور ۱۹ نومبر ۵ بجے شام کو اپنے بنگلہ واقع سول لائن میں ڈاکٹر بی۔ کے۔ باسو آف کانگریس مڈیکل مشن آف چائنا کو ایک ایٹ ہوم دے رہے ہیں جس میں شہر کے معزز ہندو مسلمانوں کو مدعو کیا گیا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲) امریکہ اور روس کا اشتراک سب سے زیادہ مضبوط بنیاد ہے۔ ان کے مفاد صلح کے معاملہ میں یکساں ہیں اور وہ اس امر کا اطمینان کر لیں گے کہ کوئی حملہ آور پھر امن کے دور میں مداخلت نہ کرنے پائے۔

ترکی کے وزیر سے ملاقات کے بارے میں مسٹر ایڈن نے کہا کہ ہم نے

قدیم زمانہ میں پری جمال عورتیں دلوں کو چُرایا کرتی تھیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اب دل کی بے مائگی اور ناکارہ پن عورتوں پر منکشف ہو چکا ہے اسی لئے اُنھوں نے دل جیسی بیکار چیز کو چرانے کے بجائے جیبوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ہے چنانچہ حال ہی میں امریکہ کی پولیس نے نیو یارک کی ایک ایسی قتالہ عالم کو گرفتار کیا ہے جو جیب تراشی میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔

یہ قتالہ عالم حُسن و شباب کا بے نظیر مرقع۔ موزوں قد۔ سُرخ و سفید رنگ۔ نشیلی آنکھیں، چال میں مستی، آنکھوں میں اس بلا کا جادو کہ اس سے آنکھیں ملاتے ہی مدہوشی سی طاری ہونے لگتی ہے، اور اسی مدہوشی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے یہ جیب کو صاف کر جاتی ہے۔

پولیس کا یہ کہنا ہے کہ یہ اس وقت تک ہزاروں آدمیوں کی جیبوں کو صاف کر چکی ہے، مدت سے پولیس اس کی تاک میں تھی، بڑے زمانہ کے بعد یہ ہتھے چڑھی ہے کس قدر بد مذاق ہے امریکہ کی پولیس کہ وہ ایسی حسین عورتوں کو بھی گرفتار کر لیتی ہے حالانکہ ایسے حسینوں کے لئے چوری تو کیا خون بھی معاف ہے، یہ تو ان کی مہربانی ہے کہ یہ صرف جیب صاف کرنے پر ہی اکتفا فرمارہی ہیں۔

لبنان میں فوج اور عوام کا تصادم

بیروت۔ ۱۳؍ نومبر۔ کل صبح لبنان کی دارالسلطنت بیروت میں جب عوام کے مشتعل گروہ لبنان کے صدر اور وزیروں کی گرفتاری کے خلاف مظاہرے کرنے کیلئے جمع ہو گئے، فرانسیسی ٹنک اور بکتر بند گاڑیاں بھی سڑکوں پر آگئیں، مسلح فرانسیسی فوجوں نے مشین گنوں سے عوام پر گولیاں برسائیں، بہت سے شہری مارے گئے۔ ایک ٹنک پر ہجوم کی طرف سے گولے ہتھ گولے پھینکے گئے اور وہ ٹنک جل کر ڈھیر ہو گیا۔ آرچ بشپ لبنان نے لبنان کے انگریز سفیر سر اڈورڈ اسپیرس سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر انگریز حکام نے کوئی کارروائی نہ کی تو یہاں خون خرابہ ہو گا۔ آرچ بشپ موصوف نے بتلایا کہ اُنھوں نے ریاد الصالح وزیر اعظم لبنان کی حکومت کی پُوری حمایت کی تھی اور اُنھوں نے فرانسیسیوں کی اس کارروائی کے خلاف انتہائی غم و غصّہ کا اظہار کیا اگر انگریز حکام نے مداخلت نہ کی تو اس ملک میں بغاوت ہو جائے گی۔

فرانسیسی کمیٹی سے برطانیہ کا احتجاج

لندن۔ ۱۳؍ نومبر۔ لندن کے سرکاری حلقوں سے لبنان کے ہنگاموں کے سلسلہ میں ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے اس وقت جبکہ اتحادی فوجیں شام میں داخل ہوئی تھیں لبنان سے آزادی کا جو وعدہ کیا تھا وہ اس پر اب بھی قائم ہے۔ اس بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ لبنان میں فرانسیسی حکام نے جمعرات کی صبح کو جو کارروائی کی ہے وہ برطانی حکام سے کوئی مشورہ کئے بغیر یا ان کو کوئی اطلاع دئے بغیر ہی کی ہے۔ کل بیروت کے برطانی سفیر سر اڈورڈ

محبت
(شیلے)

ندیاں دریاؤں کی گود میں جا سوتی ہیں۔ دریا سمندروں سے ہم آغوش ہو جاتے ہیں۔
ہوا نسیم سحری سے گلے ملا کرتی ہے، کائنات میں کون ہے جو اکیلا رہتا ہو۔ سب چیزیں باہم ملنا اور بغلگیر ہونا ہی چاہتی ہیں۔
یہی قانون فطرت ہے۔

میری جان پھر ہم کیوں الگ ہیں؟
کیوں نہ گلے مل جائیں۔
کیوں نہ شیر و شکر ہو جائیں۔
میں تیرا ہو جاؤں تو میری ہو جائے۔

دیکھ پہاڑ اُٹھتے چلے جاتے ہیں کہ آسمان کو چُوم لیں۔
دیکھ موجیں دوڑ دوڑ کر ساحل کے بوسے لے رہی ہیں۔
سُورج کی کرنیں بھی زمین کے رخسار چُوم رہی ہیں۔
چاندنی بھی شفاف پانی کو پیار کر رہی ہے۔
لیکن یہ بوسے کس کام کے اگر تیرے ہونٹ مجھ سے دور رہیں۔
ہاں، میری جان اُٹھ، مجھے بھینچ کر پیار کر لے۔

اسپیرس نے فرینچ نیشنل کمیٹی کے ڈیلی گیٹ جنرل کو اس کارروائی کے خلاف اور اس معاملہ میں انگریز افسروں سے مشورہ نہ کرنے کے خلاف احتجاج بھیجا ہے۔ اب الجیرس کے انگریز سفیر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فرانسیسی نیشنل کمیٹی سے اس سلسلہ میں بات چیت کرے۔

اس سرکاری بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ لبنان میں برطانی مفاد بھی ہیں، اس سلسلہ میں دو باتیں خاص طور سے قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ لبنان ضروری جنگی اہمیت کے خطہ میں آباد ہے اس خطہ کی ذمہ داری برطانی فوجوں پر ہے اور حکومت برطانیہ اس خطہ میں ایسی صورت حالات کا پیدا ہونا برداشت نہیں کر سکتی۔ دوم یہ امر خاص طور سے قابل ذکر ہے کہ ۸؍ جون سنہ ۱۹۴۱ء کو قاہرہ کے برطانی سفیر سر مائلز لیمپسن نے جواب لارڈ کلیارن ہیں حکومت برطانیہ کی طرف سے یہ اعلان کیا تھا کہ جنرل کترو نے جنرل ڈیگال کی جانب سے ملک شام اور لبنان سے جو آزادی کا وعدہ کیا ہے اس کی حکومت برطانیہ بھی حمایت کرتی ہے اور وہ بھی اس وعدہ میں خود کو شریک سمجھتی ہے، برطانیہ کی حکومت اپنے اس اعلان پر ثابت قدمی سے قائم ہے۔

لبنان کے فسادات پر پارلیمنٹ میں بحث

لندن میں جمعرات کی رات کو لبنان کی صورتِ حالات پر اچانک بحث شروع ہو گئی جبکہ کنزرویٹو ممبر مسٹر ولیم آسٹر نے ہاؤس کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی کہ لبنان کے فرانسیسی حکام نے لبنان کے نئے صدر کے مکان میں داخل ہو کر ان کو گرفتار کرنے اور نئی منتخب شدہ حکومت کے تمام اراکین کو گرفتار کرنے کے لئے فرانسیسی فوج بھیجدی ہے، اُنھوں نے کہا کہ اس معاملہ سے حکومت برطانیہ کے بہت سے ۴

برطانیہ کی عورتیں اور جنگی کام
(گذشتہ سے پیوستہ)

بہت سی لڑکیاں جو برّی فوج میں بھرتی ہوتی ہیں اس بات کی خواہش ظاہر کرتی ہیں کہ انھیں باغبانی کی تعلیم و تربیت دے کر انھیں کوئی کام سپرد کیا جائے۔ چنانچہ انھیں سبزی کے کھیتوں میووں اور پھلوں کے باغات اور دیگر ایسے کاموں میں لگایا جاتا ہے۔

ایک اور کام جس میں عورتیں شوق سے کام کر رہی ہیں وہ جنگلات کا کام ہے۔ اس کام میں دو حصے ہیں، درخت لگانا، درخت گرانا۔ ننھے ننھے پودوں کی دیکھ بھال شہتیروں کا اِدھر سے اُدھر پہنچانا جو کافی مشکل کام ہے، شہتیروں کا ناپنا اور لکڑی کاٹنے کے میلوں میں کام کرنا۔

عورتوں کی ایک "شہتیر کور" بھی اس فوج نے بنائی ہے جس میں طاقتور عورتیں جمع کی گئی ہیں، اور وزارت سپلائی کے لئے یہ کور بہت اہم کام انجام دے رہی ہے، ایک ماہ کی ابتدائی تعلیم کے بعد اس کور کے ممبروں کو ملک کے مختلف مرکزوں میں بھیجدیا جاتا ہے، جہاں کہیں بھی شہتیر تیار ہوتے ہیں یا بھیجے جاتے ہیں۔

لندن یا مضافاتی دفتروں میں جب پہلے پہل کوئی رنگروٹ عورت آتی ہے تو اس کا ڈاکٹری معائنہ ہوتا ہے اگر وہ جسمانی طور پر درست ہے تو اسے کھیت یا زرعی کالج میں بھیجدیا جاتا ہے، تاکہ وہ ابتدائی کام سیکھے، اس کے بعد اُسے وردی وغیرہ مل جاتی ہے اور تھوڑے ہی دن کے بعد اسے کسی نہ کسی جگہ کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ جہاں اُسے معقول روزگار مل جاتا ہے۔

یہ عورتیں یا تو اپنے مالک کے مکان میں رہتی ہیں، یا قریب کے کسی مکان میں انھیں سرکاری مہمان کے طور پر رکھا جاتا ہے جس کا ماہانہ خرچ حکومت دیتی ہے۔ کام اور مکان کا بندوبست، ہر عورت کی جسمانی، ذہنی اور عام حالات کا باقاعدہ معائنہ و مطالعہ کرنے کے بعد احتیاط کے ساتھ کیا جاتا ہے تاکہ معیار قائم رہے، آرام۔ یکسوئی، صفائی اور صحت وغیرہ پر ناگوار اثر نہ پڑے۔ ہر ملازم لڑکی کے پاس لینڈ آرمی کی بہی خواہ افسر جاتی ہے اور اس سے کام اور رہنے سہنے کے حالات معلوم کرتی رہتی ہے تاکہ اس کو کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی ہو تو اُسے دور کیا جا سکے۔

جہاں کہیں بہت بڑی تعداد میں ایسی عورتیں ملازم ہیں اُن کے ہوسٹل بنا دئے جاتے ہیں۔ اس قسم کے ۲۰۰ ہوسٹل جا بجا بنے ہوئے ہیں اور انہیں سات ہزار عورتیں آباد ہیں۔

روزانہ سیکڑوں عورتیں اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہی ہیں اور جو کئی کئی سال سے یہ کام کر رہی ہیں، ان کا جوش بھی بدستور ویسا ہی ہے اور وہ کہتی ہیں کہ جب تک لڑائی ہو رہی ہے ہم کوئی اور کام کرنے کی بجائے یہی کام کرنا پسند کرتے ہیں۔

اس کا سبب میرے خیال میں خود ایک کام کرنے والی خاتون کے الفاظ میں اس طرح ظاہر ہوا ہے، وہ کہتی ہیں:-

"میں حیوانوں میں رہنا اور ان بے زبان جانوروں کی سیوا کرنا پسند کرتی ہوں، میں کھلی ہوا میں زندگی گزارنا اچھا سمجھتی ہوں جو زندگی بھر مجھے نصیب نہیں ہوئی، سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس فوج میں بھرتی ہو کر ہم اہم تعمیری کام کر رہی ہیں، ہم برباد نہیں کر رہے ہیں بلکہ کچھ پیدا کر رہے ہیں۔ اور مستقبل کے بنانے میں مدد دے رہے ہیں۔ ہم واقعی کچھ کام کر رہے ہیں ..... اور یہ احساس بڑا زبردست ہے!!"

مرکزی اسمبلی میں لبنان کے متعلق تحریک

نئی دہلی۔ ۱۶؍ نومبر۔ آج مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں سر عبدالحلیم غزنوی نے ایک تحریک التوائے اجلاس پیش کی جس کے ذریعہ اس امر پر بحث کرنا مقصود تھا کہ حکومت ہند نے حکومت برطانیہ پر لبنان کو آزاد کر دینے کے وعدے کو عملی جامہ پہنانے کیلئے اور فرانسیسی کمیٹی کو وہاں کے باشندوں پر ظلم توڑنے سے روکنے کے لئے زور نہیں دیا۔

سر عبدالرحیم صدر اسمبلی نے قرار دیا کہ اس معاملہ کے متعلق حکومت ہند کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے اس لئے یہ تحریک خلاف قاعدہ ہے۔

بن بُلایا مہمان!
از مسٹر آر۔ ایس۔ بی

کسی امیر آدمی نے ایک مرتبہ لوگوں کی دعوت کی، حاضرین میں سے ایک بن بُلایا مہمان بھی تھا، میزبان اس بن بُلائے مہمان کو بہت ہی ناپسند خیال کرتا تھا۔ کیونکہ یہ اپنے پڑوسیوں کی بُرائی کیا کرتا تھا اور انکی نسبت بُری بُری باتیں پھیلایا کرتا تھا۔ میزبان نے اس مہمان سے اپنا پیچھا چھڑانے کا ارادہ کر لیا لیکن وہ یہ نہ چاہتا تھا کسی قسم کا غل شور اور شکوہ شکایت ہو، اِس لئے میزبان بولا آؤ بھائی کھانا کھانے کے پہلے کوئی ایسا کھیل کھیلیں جس سے ہم لوگوں کی عقل کی جانچ ہو، سب مہمان اِس بات پر راضی ہو گئے اور اُن لوگوں نے کئی کھیل کھیلے پھر میزبان نے کہا آؤ دیکھیں کون سب سے بڑی چھلانگ مار سکتا ہے۔ کئی لوگوں نے باری باری سے چھلانگ ماری میزبان کود کر دروازے کے باہر نکل گیا۔ ناپسندیدہ مہمان نے بھی ایسا ہی کیا لیکن جوں ہی وہ دروازے سے باہر ہوا میزبان نے دروازہ بند کر لیا۔ اور کہا آؤ ہم سب مل کر کھانا شروع کریں کیونکہ ہمارا بن بُلایا دوست چلا گیا۔

خوب مزے میں کھانا پینا ہوا اور بن بُلایا مہمان جو پڑوسیوں کی بُرائی کیا کرتا تھا شرمندہ ہو کر گھر واپس ہوا۔

بچّو! اِس قصّہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہم سب کو کبھی بن بُلایا مہمان نہیں ہونا چاہیئے اور اپنے پڑوسیوں کی بُرائی بھی نہیں کرنی چاہیئے۔

---

۴ اہم مفاد وابستہ ہیں۔ اُنھوں نے اپنی تقریر میں پُرانے واقعات کا بھی ذکر کیا جبکہ برطانی فوجیں شام اور لبنان میں لڑ رہی تھیں اور یہ اعلان کئے گئے تھے کہ ان دونوں ملکوں کو آزاد کر دیا جائے گا۔

شاہ مصر کا احتجاج

قاہرہ۔ ۱۳؍ نومبر۔ شاہ فاروق والیِ مصر نے لبنان کے معاملات میں خود مداخلت کی ہے۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے جنرل ڈیگال سے جو احتجاج کیا ہے اس کے عین بعد ہی شاہ فاروق نے قاہرہ کے قائم مقام سفیر مسٹر ٹیرنس شون اور امریکی سفیر مسٹر الیگزینڈر کرک کو لبنان کے تازہ ترین حالات کے متعلق صلاح مشورہ کی غرض سے شاہی محل میں بلایا۔

شاہ نے لبنان کے گرفتار شدہ صدر شیخ بشارا الخوری کو ایک تار بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ مجھے افسوس ہے کہ میں اپنا کوئی ڈیلی گیٹ آپ کے پاس نہیں بھیج سکا لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ لبنان مصر کے شاہ، مصر کی حکومت اور مصر کے باشندوں کی دوستی پر اس آزمائش کے وقت میں پُورا بھروسہ کر سکتا ہے۔

عیسائیوں کی مسلمانوں سے ہمدردی

ہلاک شدگان اور زخمیوں کی تعداد بہت بڑھ چکی ہے جس وقت مسلمان نماز جمعہ ادا کرنے مسجدوں کو جا رہے تھے اس وقت فوجوں کے ساتھ مزید تصادم ہوئے، لبنان کے

وادیا کی تصویر کی امریکہ میں نمایش

نہ صرف وادیا موٹیون کے لئے بلکہ سارے ہندوستان کے لئے یہ چیز قابل فخر ہے کہ وادیا موٹیون کی انگریزی زبان کی تصویر کورٹ ڈانسر نیویارک (امریکہ) کے مشہور تھیٹر نقشہ ایونیو پلے ہاؤس میں ۲۹؍ اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء سے بے اندازہ رش لے رہی ہے۔

وادیا موٹیون کی جسارت قابل داد ہے، اس نے اس امریکہ میں ہندوستان کی فلمیں پیش کر دیں جو فلم سازی میں ساری دنیا سے آگے ہے اور اس طرح وادیا موٹیون نے دنیا کو یہ بتا دیا کہ اگر ہندوستان چاہے تو وہ بین الاقوامی حیثیت کی تصاویر بھی تیار کر سکتا ہے۔

ہماری بات پونے سات لاکھ میں

بمبئی ٹاکیز کی جدید پیش کش "ہماری بات" نامی تصویر گزشتہ تین ہفتوں سے بمبئی میں دکھائی جا رہی ہے، یہاں اسے کمپنی مذکور کے شاہکار بسنت اور قسمت سے کہیں زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے آل انڈیا حقوق پونے سات لاکھ روپیے میں فروخت ہوئے ہیں۔ شمالی ہند کے لئے اس کی تقسیم کے حقوق سیٹھ جگت نرائن نے ۲½ لاکھ روپے میں حاصل کر لئے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ ہندوستانی زبان کی پہلی تصویر ہے جس کی قیمت اتنی زیادہ ادا کی گئی ہے۔

عیسائیوں نے راستے صاف کرنے میں ان مسلمانوں کی مدد کی اور بعد ازاں عیسائی نماز کے دوران میں مسجدوں کے باہر پہرہ دیتے رہے۔

یروشلم، ۱۱؍ نومبر۔ عرب چیمبر آف کامرس کی کل فلسطین کانفرنس نے کل تیسرے پہر سے تمام ملک میں کام بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ہڑتال کا ریلوں وغیرہ اور سرکاری ملازموں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ لبنان میں فرانسیسی حکام کی کارروائی کے خلاف احتجاج کی غرض سے ہی یہ ہڑتال کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔

لندن۔ ۱۳؍ نومبر۔ الجیرس ریڈیو پر جمعہ کو اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل ڈیگال کی حکومت کے مسلمانوں کے معاملات کے انچارج وزیر جنرل کترو لبنان جانے والے ہیں، ریڈیو پر یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لبنان میں ضروری تدبیریں اختیار کریں گے۔

لبنان اور فلسطین کی سرحد بند

لندن۔ ۱۶؍ نومبر۔ حیفہ سے خبر آئی ہے کہ فلسطین اور لبنان کے درمیان سرحد نکورہ میں غیر معینہ عرصہ کے لئے بند کر دی گئی ہے۔ صرف فوج کے لئے آنے جانے کی اجازت ہے، شام کی سرحد ابھی تک کُھلی ہوئی ہے، لبنان میں حالات ابھی تک راہ راست پر نہیں آسکے ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ ایک عارضی گورنمنٹ قائم کر دی گئی ہے۔ قاہرہ میں برطانوی وزیر مسٹر کیسی سے بات چیت کرنے کیلئے فرانسیسی لیڈر جنرل کترو بیروت پہونچ گئے ہیں۔

آسٹریلیا کے نئے گورنر جنرل

لندن۔ ۱۶؍ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ ڈیوک آف گلوسٹر آسٹریلیا کے گورنر جنرل مقرر کئے گئے ہیں۔

اقوالِ زرّیں

زندگی کی اگر قدر کرنا چاہو تو وقت کی قدر کرو کیونکہ زندگی وقت ہی سے بنی ہے۔

ہم اربوں روپیہ اُدھار لے سکتے ہیں لیکن خرچ کر چکنے کے بعد وقت کا ایک سکنڈ بھی اُدھار نہیں ملتا۔

ڈھول کے خول کے سامنے بانسری کی لَے کا بس نہیں چلتا۔ عنبر کی خوشبو لہسن کی بدبُو سے کم ہوتی ہے۔

اگر سب پتھر بدخشاں کے لعل ہوتے تو پتھر اور لعل کی یکساں قیمت ہوتی۔

دوسروں کے عیب ظاہر نہ کرو اس سے جہاں تم خود اپنی بے عزّتی کرو گے وہاں اپنا اعتبار بھی کھو دو گے۔
بُرا آدمی خود ہی اپنا جہنم ہے۔

— بہادر دشمن بُزدل دوست سے اچھا ہوتا ہے۔
— جو چیز جلد پیدا ہوتی ہے وہ دیر تک نہیں ٹھہرتی۔ م

موجِ تبسّم

باغبان:۔ تم سیب کو ہاتھ میں لیکر کیا کر رہے ہو۔
لڑکا:۔ میں درخت پر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ سیب خود بخود نیچے گر پڑا ہے اسے اُسی جگہ لٹکا دوں،

کسی جرنیل نے ایک مہم کی فتح کے بعد ایک سپاہی سے پوچھا تو نے کیا بہادری کی؟
اُس نے جواب دیا کہ میں نے حریف کے ایک سپاہی کا پاؤں کاٹ ڈالا۔
جرنیل نے کہا کہ پاؤں کاٹنے سے کیا حاصل، سر کیوں نہ کاٹا۔ سپاہی نے کہا کہ سر تو پہلے ہی کٹا ہوا تھا۔

بچہ:۔ (ٹیلیفون پر) آج میرا لڑکا بیمار ہے، مدرسہ نہیں آسکتا۔
ماسٹر:۔ (آواز پہچانکر) اور یہ ٹیلیفون پر کون بول رہا ہے،
بچہ:۔ ماسٹر صاحب ٹیلیفون پر میرے ابا بول رہے ہیں۔

م ظالم سے بڑھ کر اور کون بدقسمت ہوگا مصیبت کے دن کوئی اس کا ساتھ نہیں دیتا۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں فی صدی تعلیم کا مقابلہ

برطانیہ	۹۳½	مرد	۹۱½	عورتیں
جرمنی	۱۰۰	″	۱۰۰	″
امریکہ	۹۵½	″	۹۳	″
جزائر فلپائن	۷۰½	″	۶۱	″
ڈنمارک	۱۰۰	″	۱۰۰	″
جاپان	۹۰	″	۹۸	″
ہندوستان	۵	″	۱½	″

ہندوستان کی مالی حالت

امریکہ میں	سالانہ	اوسط آمدنی	فی کس	۳۳۳۵	روپے
برطانیہ	″	″	″	۱۴۵۴	″
فرانس	″	″	″	۱۲۹۲	″
اٹلی	″	″	″	۵۴۰	″
جاپان	″	″	″	۱۱۸	″
ہندوستان	″	″	″	۳۰	″

افسانہ

ایک تاریخی واقعہ افسانے کی شکل میں

امتحان

از جناب کنور پرتاب سنگھ کاشف

دنیا کے عام انسان کے ہاتھوں سے جب دولت و ثروت اور عزّت و جاہ کا خزانہ نکل جاتا ہے تو وہ اُسے حاصل کرنے کے لئے سب کچھ داؤں پر لگا دیتا ہے۔ مکاری، دغابازی، جھوٹ، فریب غرضیکہ کوئی "ننگِ انسانیت" شے باقی نہیں رہتی جو کھوئی ہوئی یا چھینی ہوئی عزّت کو حاصل کرنے میں وہ صرف نہ کر دیتا ہو، اُس کے برعکس دُنیا اُن "مہاپُرشوں" سے بھی خالی نہیں جو دولت کے خزانوں، جواہرات کے ڈھیروں، جاہ و حشمت کی مسندوں کو اپنی مرضی سے تیاگ دیتے ہیں اور اس "پُرفریب دنیا" سے الگ ہو کر ایسی سکون آفریں دنیا بنا لیتے ہیں جس کے ماحول میں بے قراروں کو قرار، مظلوموں کو پناہ اور تلاش و جستجو سے تھکے ہوئے مسافروں کو اطمینان اور امن نصیب ہو جاتا ہے۔

راجکمار گوتم کے سامنے راج پاٹ ہاتھ باندھے کھڑا تھا دولت اس کے قدموں میں لوٹ رہی تھی، عزّت و حشمت اس کا ماتھا چوم رہی تھی لیکن وہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں چاہتا تھا۔ اس نے جواہرات سے سجی ہوئی مسند پر لات مار دی، تاج و تخت کو ٹھکرا دیا، زرنگار پوشاک کو اُتار پھینکا اور گلے میں ایک سادہ کفنی ڈالی، ہاتھ میں "کشکولِ گدائی" لیا اور ننگے سر اور ننگے پیر "دُکھوں سے بچنے کی راہ" تلاش کرنے کے لئے جنگل کی راہ اختیار کی، شاہی دربار کے امراء نے ہر چند اس کا راستہ روکنا چاہا لیکن اُس نے مُسکراتے ہوئے اِن سب سے کہدیا:۔

"تکلفات سے چمکتی ہوئی پُرشور دنیا میرے لئے جاذبِ توجہ نہیں، میں وسیع اور کشادہ جنگلوں کی پُرسکون فضا میں ایسی خوبصورت اور پائدار دنیا بنانا چاہتا ہوں جس میں عالمگیر امن و محبت کی شہنشاہیت ہو۔"

راجکمار گوتم اپنی دُھن کا پکا تھا اس کی عمر کم تھی لیکن ارادہ مضبوط تھا۔ راج پاٹ چھوڑنے کے بعد دُوری منزل، دُھوپ کی شدت، جنگل کی تپتی ہوئی ریت، بھوک پیاس کی تکلیف، ننگے پیروں میں خاروں کی خلش کوئی چیز اُسے اپنے مقصد سے نہ ہٹا سکی اور ہر اُفتاد کے بعد اس کے ارادوں میں استقلال اور مضبوطی بڑھتی گئی۔

خوشی اور رنج، دُکھ اور راحت اس کے لئے بے معنی چیزیں تھیں وہ انھیں انسانی احساس کا کمزور نتیجہ سمجھتا تھا۔ دن کی روشنی اور رات کی تاریکی اس کے لئے دونوں برابر تھیں نہ وہ آرام کرنا چاہتا تھا اور نہ غفلت کا شکار ہونا چاہتا تھا۔ خود ہی مسافر تھا خود ہی راہبر، جب تک اس کا جی چاہا منزل در منزل چلتا رہا اور جب جی چاہا ایک سایہ دار برگد کے درخت کے نیچے سمادھی لگا کر بیٹھ گیا۔

شام کا وقت تھا، ہَوا کے خوشگوار جھونکے پھولوں کو کھلا رہے تھے، کلیانی نے دُودھ کا مٹکا سر پر رکھا اور اٹھلاتی ہوئی گھر سے چل نکلی۔ گاؤں سے تھوڑی دور چلنے کے بعد اس نے دیکھا کہ برگد کے درخت کے نیچے ایک اجنبی نوجوان سمادھی لگائے بیٹھا ہے، سوُرج غروب ہو رہا ہے اور اس کی روشنی ماند ہو چکی ہے لیکن اس کے چہرے کے ضیا کھیتوں کو جگمگا رہی ہے اس نے اپنے سر سے دودھ کا مٹکا اُتار کر رکھدیا اور اس اجنبی نوجوان کے چہرے کو دیکھنے لگی جو آنکھیں بند کئے سمادھی میں مصروف تھا۔

"ایسا خوبصورت انسان میں نے کبھی نہیں دیکھا" کلیانی نے اپنے دل میں کہا۔ کچھ دیر تک ساکن اور حیرت زدہ رہنے کے بعد اس نے پھر اپنے دل سے سوال کرنے شروع کئے۔

"یہ خوبصورت نوجوان اس طرح کیوں بیٹھا ہے یہ کون ہے اور کیا چاہتا ہے، کیا میں اسے آواز دوں اور کیا یہ مجھ سے باتیں کرنا گوارا کرے گا؟"

سورج چھپ چکا تھا دھوپ کی آخری کرنیں آسمان پر شفق بنا رہی تھیں اور کلیانی اپنے دل سے سوال کرنے میں مصروف تھی، اسے اس اجنبی نوجوان کی خفگی اور غیر مرد سے ہمکلام ہونے میں ڈر بھی لگتا تھا اور وہ اس سے بغیر بات کئے جانا بھی نہیں چاہتی تھی، اس نے اپنے دھڑکتے ہوئے دل کو سنبھالا اور بہت دھیمی اور کپکپاتی ہوئی آواز سے نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

"تم کون ہو، کہاں کے رہنے والے ہو اور یہاں کیسے بیٹھے ہو؟" کلیانی کو جب اِن سوالوں کا کوئی جواب نہ ملا اور نوجوان اسی طرح سمادھی لگائے بیٹھا رہا تو یہ اس کے اور قریب پہنچ گئی اور اُس نے اپنی پوری طاقت سے ان ہی الفاظ کو پھر دُہرایا نوجوان نے اپنی آنکھوں کو کھولا اور ایک اُچٹتی ہوئی نگاہ ڈالتے ہوئے دریافت کیا۔

"کیا تم مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہو؟"

کلیانی:۔ ہاں میں تم ہی سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔
گوتم:۔ کہو میں تمھاری بات سُنوں گا اور تمھیں اس کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔

"تمھارا نام کیا ہے؟" کلیانی نے دھڑکتے ہوئے دل کو سنبھالتے ہوئے دریافت کیا۔

"تم میرا نام کیوں دریافت کرتی ہو؟" گوتم نے اپنی اثر انگیز نگاہوں سے کلیانی کی حالت کا جائزہ لیتے ہوئے سوال کیا،

کلیانی:۔ اس کا کوئی سبب نہیں ہے!
گوتم:۔ دنیا میں آج تک کوئی بات بے سبب نہیں ہوئی ہر بات کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔
کلیانی:۔ تو پھر؟
گوتم:۔ یہی کہ تم مجھے اپنے کئے ہوئے سوال کا سبب بتادو تو میں تمھیں یہ بھی بتادوں گا کہ میں کون ہوں، کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں،

کلیانی نے ڈگمگاتے ہوئے قدموں کو سنبھالا اور آگے بڑھ کر گوتم کے بالکل قریب جا کر بیٹھ گئی اس نے اپنی شرمائی ہوئی نظریں نیچی کرلیں اور پیشانی سے عرق انفعال کو پونچھتے ہوئے کہا:۔

"میں تمھارے درشن سے سب کچھ بھول چکی ہوں، دیکھو میرا سارا بدن لرز رہا ہے طاقتِ گویائی جواب دے چکی ہے میرا سر چکرا رہا ہے۔ اور......"

گوتم:۔ (بات کاٹ کر) ہاں! میں تمھارا مطلب سمجھ گیا، میں نے تمھاری تمام باتیں دھیان سے سُن لی ہیں اب سوچکر اس کا جواب دوں گا تم کل اسی وقت پھر آنا۔

دن بھر کی منزلیں طے کرنے کے بعد سورج واپس مغرب میں مُنہ چھپا رہا تھا لیکن گوتم اسی طرح سمادھی لگائے بیٹھا تھا اس کے بدن میں ذرا سی بھی حرکت نہیں تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی نقاش نے پتھر کا ایک انسانی مجسمہ بنا کر درخت کے سایہ میں آویزاں کر دیا ہے، کلیانی آج خلافِ معمول دل میں اُمید اور مسرت کا نیا تصور لئے ہوئے تھی، اس نے ※

※ اپنے سر سے دودھ کا مٹکا اُتارا اور گوتم کو دیکھکر مُسکرانے لگی، آج اس کے چہرے پر گھبراہٹ اور برہمی کے آثار نہ تھے اس نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے خندہ پیشانی سے گوتم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

"میں آگئی ہوں"

گوتم نے سمادھی میں بیٹھے ہوئے سوال کیا:۔

"تم کون ہو؟"

"وہی خوبصورت نوجوان اور کنواری لڑکی جو کل اسی وقت تمھارے پاس آئی تھی" کلیانی نے حیرت زدہ ہو کر جواب دیا،

گوتم:۔ کل تو میرے پاس ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ آیا تھا اس ڈھانچے پر "ماس" بھی تھا اور "کال" بھی اور وہ بولتا بھی تھا۔

کلیانی:۔ اور آج؟
گوتم:۔ یہ بھی ہڈیوں کا ایک فانی ڈھانچہ ہی ہے۔
کلیانی:۔ کیا تم اس سے کچھ کہنا پسند کرو گے؟
گوتم:۔ ہاں! میں "دائمی راحت" کی تلاش میں ہوں، جب وہ مجھے مل جائے گی تو میں اس سے کہہ سکوں گا اب تم میرا وقت ضائع نہ کرو۔

کلیانی کچھ دیر سکوت کے عالم میں کھڑی رہی، پھر اس نے گوتم کے چہرے کو غور سے دیکھا ہاتھ جوڑ کر نمسکار کیا اور دودھ کا مٹکا سر پر لئے ہوئے گھر لوٹ آئی، اس دن کے بعد کسی شخص نے کلیانی کو باہر نکلتے ہوئے اور دودھ کا مٹکا لیجاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جب گوتم کو اسی درخت کے زیرِ سایہ "گیان" پراپت ہوا اور وہ گوتم سے "بدھ" بن گیا تو وہ سب سے پہلے کلیانی کے مکان پر گیا اس نے دیکھا کہ کلیانی سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکی ہے اس نے اس کی عقیدت کا اعتراف کرتے ہوئے سب سے پہلے اسے اپنی بھکشونی (چیلی) بنایا۔

لبنان کے عیسائی لاٹ پادری

قاہرہ ۱۳ نومبر سنیچر کے دن لبنان کے لاٹ پادری نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں اُس نے فرانسیسی حکمرانی کی سخت مذمت کی ہے اور لکھا ہے کہ میں برطانیہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے مقابلہ میں نہیں بلکہ فرانسیسیوں کے مقابلہ میں مشرقِ وسطیٰ کے عیسائیوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔

وزیر اعظم مصر کی سخت تنبیہ

قاہرہ ۱۴ نومبر۔ نحاس پاشا وزیر اعظم مصر نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ میں اس کو گوارا نہیں رکھ سکتا کہ ہمارے لبنانی بھائیوں پر فرانسیسیوں کا تشدد جاری رہے اس وقت تک میں آرام سے نہیں بیٹھ سکتا جب تک کہ جمہوریہ لبنان کے صدر وزیر اعظم اور دیگر وزراء نہ رہا کر دئے جائیں عربی دنیا کی طرف سے میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ لبنان کی جائز قومی حکومت کو مسٹر سابق ملک کا نظم و نسق سپرد کر دیا جائے [illegible]

لنڈن۔ ۱۶؍ نومبر۔ گذشتہ رات کو بمبار کمان کے موسکو ٹیو قسم کے ہوائی جہازوں نے پچھمی جرمنی کے ٹھکانوں پر حملے کئے، دو بمبار لاپتہ ہیں۔ رات میں شکاری ہوائی جہاز حملے کرنے گئے ان میں سے بھی ایک ہوائی جہاز لاپتہ ہے۔

مصر کو فرانسیسی لیڈر کا جواب

لنڈن۔ ۱۶؍ نومبر۔ فرانسیسی ڈیلی گیٹ بیرن ڈی بوسٹ نے نحاس پاشا وزیراعظم مصر کو ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں اُنھوں نے لبنان کی گڑبڑ میں حکومت مصر کی مداخلت کے خلاف احتجاج کیا ہے انھوں نے لکھا ہے کہ یہ امر بھی قابل افسوس ہے کہ وزیراعظم مصر نے وہ اصل چٹھی بھی شائع کردی جو اُنھوں نے فرانسیسی ڈیلی گیٹ کو پچھلے بدھ کو بھیجی تھی اور جس میں اُنھوں نے لکھا تھا کہ یہ امر افسوسناک ہے کہ صورت حالات اس حد تک خراب ہوگئی ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ فتح کے لئے دوسری جانب تمام کوششیں مرکوز ہونی چاہئیں۔ ایک غیر مسلح قوم کے مقابلہ میں تشدد استعمال کیا جارہا ہے۔

بیروت۔ ۱۶؍ نومبر۔ لبنان میں فرانسیسی افسروں نے ایک عارضی حکومت قائم کردی ہے اور لبنان کے ایک وکیل کو اس حکومت کا عارضی لیڈر مقرر کردیا ہے یہ نئی حکومت صدر اور وزیروں کی گرفتاری کے تین دن بعد بہت کوشش کرنے کے بعد قائم ہوسکی ہے۔ اس حکومت کے ۱۴ ممبر ہیں اُن میں سے سات سرکاری محکموں کے ڈائرکٹر ہیں۔ ۵ ضلعوں کے ایڈمنسٹریٹر ہیں اور ایک ایک ڈیلی گیٹ انتظامیہ دفتر اور اندرون ملک کے دفتر کے نمایندے شامل کئے گئے ہیں۔

لبنان کی نئی حکومت کا اجلاس ہوا جو اطلاعات یہاں موصول ہوئی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ دیہات میں اب قطعی امن ہے اور وہاں فرانسیسی فوج نہیں ہے لیکن شہروں میں کشیدگی موجود ہے اور ساحلی علاقوں میں بھی حالت مخدوش ہے لیکن کسی خاص واقعہ کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ یروشلم کی اطلاع ہے کہ ٹرانس جورڈن کی حکومت نے لبنان کی صورت حالات کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کو ایک باضابطہ احتجاج بھیجا ہے۔

لنڈن۔ ۱۵؍ نومبر۔ الجیرس کے برطانوی حلقوں میں یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ لبنان میں صورت حالات ابھی تک خطرناک ہے۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ فرانسیسی حکام لبنان کے واقعات کو جس قدر اہمیت دے رہے ہیں اس سے کہیں زیادہ اہمیت برطانی حکام دے رہے ہیں۔ کل پھر مسٹر ہیرلڈ میکملن نے اس سلسلہ میں قومی آزادی کی فرانسیسی کمیٹی کے روبرو کچھ باتیں پیش کی تھیں حالانکہ فرانسیسی حلقوں سے فسادات کے متعلق تمام خبروں کی زوردار الفاظ میں تردید کی جارہی ہے لیکن برطانی ذرائع سے جو خبریں موصول ہورہی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف بیروت میں ہی نہیں بلکہ ملک کے کئی دوسرے مقامات میں بھی بدامنی جاری ہے۔ ان اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام کے ہجوموں میں فرانسیسی فوجوں کے گولیاں چلانے کے بعد بھی ہنگامے ہوئے۔ برطانی حلقوں میں یہ خیال کیا جارہا ہے کہ لبنان کے فرانسیسی ڈیلی گیٹ جنرل موسیو ہیلیو کا یہ بیان کہ تمام علاقہ میں امن وسکون ہے پرانی اطلاعات پر مبنی ہوگا۔ برطانیہ کی جانب سے فرانسیسی کمیٹی سے یہ کہا گیا ہے کہ حالات خطرناک ہے ص

ص اور جنگی مفاد کے تحفظ کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیئے۔ اتحادیوں کے زاویہ نگاہ سے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ صورت حالات پر فوری توجہ اشد ضروری ہوتی جارہی ہے۔ الجیرس کے فرانسیسی حلقے اب بھی تمام خبروں کی تردید کررہے ہیں۔

عرب ممالک کا احتجاج

سعودی عرب کے سلطان ابن سعود اور برطانیہ کے عراقی سفارتخانہ نے لبنان کے فرانسیسی افسروں کی کارروائیوں کے خلاف زوردار الفاظ میں احتجاج کیا ہے۔

سلطان ابن سعود نے فرمایا ہے کہ تمام عرب ممالک میں لبنان کے واقعات کے باعث غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لنڈن کے عراقی ڈیلی گیشن نے کہا ہے کہ لبنان کے باشندے حق بجانب ہیں۔ برطانیہ کی حکومت کو اس معاملہ میں ان کی حمایت وامداد کرنی چاہیئے۔

حکومت عراق کا احتجاج

قاہرہ۔ ۱۴؍ نومبر۔ بغداد کے ایک تار میں مرقوم ہے کہ آج عراقی پارلیمنٹ کا ایک خاص اجلاس ہوا جسمیں لبنان کے معاملہ میں فرانس کی آزاد حکومت کے طرز عمل کی سخت مذمت کی گئی اور اُسی مضمون کے تار برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں کے نام روانہ کئے گئے ہیں۔ عراقی لیڈروں نے اپنی تقریروں میں فرانس پر سخت نکتہ چینی اور اتحادی حکومتوں سے اپیل کی وہ مداخلت کریں وزیراعظم نوری سعید پاشا نے بھی ایک مؤثر تقریر میں اس ہنگامہ کے حالات بیان کئے۔ وہ عراقی پارلیمنٹ کیطرف سے برطانیہ اور امریکہ ... گیا کہ وہ اختتام جنگ لبنان ... کی بدامنی کا خاتمہ کردیں۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۷۱ / $\frac{۲}{۱۲۹}$

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور

شری ٹھاکر جی بسر براہکاری منشی رام نرائن — مدعی

بنام رام ادہار سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام رام ادہار سنگھ نابالغ بولایت شیو ناتھ سنگھ قوم اہیر ساکن موضع سلطانپور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء بید خلی دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہٰذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۶ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجیئے اور جواب دہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) — دستخط حاکم عدالت

فرانس کو ترکی کی تنبیہ

قاہرہ۔ ۱۵؍ نومبر۔ انقرہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ترکی کے اخبارات میں لبنان کے فرانسیسی افسران کی کارروائی پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔

"اقتسام" کے ایڈیٹر نے لکھا ہے کہ اگر فرانس کا یہ خیال ہے کہ وہ جنگ کے بعد بھی شام پر قابض رہیگا تو یہ اسکی غلطی ہے۔ محمود ی صادق ڈپٹی یالیتچین نے اخبار "طان" میں لکھا ہے کہ شام شامیوں کا ہے وہاں کسی غیر ملکی حکومت کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے ورنہ یہ سامراج ہوگا۔ "تصویر افکار" میں لبنان کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ آزاد فرانسیسیوں کو اٹلانٹک چارٹر کا احترام کرنا چاہیئے۔

اس سے پیشتر کی اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ لبنان کی خطرناک صورت حالات کے باعث تمام عرب ممالک میں ہلچل پیدا ہوگئی ہے اور ہر جگہ فرانسیسیوں پر الزامات لگائے جارہے ہیں۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ فرانسیسیوں نے جمہوریت کی تحقیر وتذلیل کی ہے۔ مصر کے وزیراعظم نحاس پاشا نے جو عرب ممالک میں باہمی اتحاد کے اشد خواہاں ہیں قاہرہ سے ایک اعلان میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ لبنان کی آئینی حکومت کو برسر اقتدار لانے دیا جائے اور اُسے لبنان کی آزادی کے لئے کام کرنے دیا جائے۔ اُنھوں نے کہا ہے کہ میں لبنان کے باشندوں پر جبر وتشدد جاری نہیں رکھنے دونگا۔ مصر کے برطانی اور امریکی سفیر شاہ فاروق سے صلاح ومشورہ کررہے ہیں لبنان کے باشندوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے اس سے شاہ فاروق بہت ناراض ہیں۔ الجیرس اور قاہرہ سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ چونکہ فرانسیسیوں نے اٹلانٹک چارٹر کی شرطوں کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے عین ممکن ہے کہ لبنان کے معاملہ میں امریکہ کی حکومت بھی مداخلت کریں۔

لبنان میں پُرامن حالات قائم کرنے کے لئے برطانی افسران ڈپلومیٹک ذرائع سے برابر دباؤ ڈال رہے ہیں سنیچر کی رات کو یروشلم میں یہ اطلاعات موصول ہوئی تھی کہ لبنان کی ایک برائے نام حکومت بنادی گئی ہے کہا جاتا ہے کہ اس حکومت کے نائب صدر ہنری فارون اور نائب وزیراعظم سید سلام مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ وزیر بھی اس حکومت میں شامل کردئے گئے ہیں جنھیں گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ دمشق سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر بالبیک میں اس حکومت کا صدر مقام قائم کیا گیا ہے۔

سنیچر کی نماز کے بعد دمشق میں بھی بہت سے آدمیوں نے مظاہرے کئے شام کے صوبہ جبل دروز کے باشندوں نے فرانسیسی ... کارروائیوں کے خلاف احتجاج کیا ہے لبنان کے باشندوں کے بہت سے جتھے لبنان کے علاقہ جبل عمل میں جاؤ کے پہاڑوں میں اور اُتری لبنان میں چلے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان جتھوں کے تمام آدمی ہتھ گولوں اور ریوالوروں سے مسلح ہیں۔ تمام ملک لبنان میں کوئی کام نہیں ہورہا ہے۔

ترکی کے لڑائی میں شریک ہونیکا امکان

واشنگٹن۔ ۱۷؍ نومبر۔ فوج اور سمندری بیڑہ کے سرکاری اخبار میں یہ نوٹ شائع ہوا ہے کہ "اہم ترین سیاسی اور فوجی" واقعات سامنے آنیوالے ہیں اور اب یہ اُمید کرنا ممکن ہوگیا ہے کہ ترکی کسی وقت بھی اتحادی قوموں میں شامل ہوکر لڑائی میں شریک ہوجائیگا بحر روم اور بلقان سے ترکی کے اہم مفاد وابستہ ہیں اور اتحادی قوموں نے بحر روم کے ملکوں کی جو کونسل قائم کی ہے اس میں ترکی کو شامل نہ کرنے کے باعث نہ صرف اس کے وقار کو نقصان

پہنچاتا ہے بلکہ اس علاقہ کے کنٹرول کے معاملہ میں اس کی آواز بھی کمزور ہوجاتی ہے۔

لبنان میں فرانسیسی فوجوں کا مقابلہ

لنڈن۔ ۱۷؍ نومبر۔ لبنانی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ لبنانیوں کا بہت بڑا دستہ جسمیں دروز اور عیسائی بھی شامل ہیں بیروت سے بیس میل کے فاصلہ پر پہاڑوں میں جمع ہوگیا ہے۔ قومی بچاؤ کے محکمہ کے سابق وزیر امیر مجید ارسلان اس دستہ کی رہنمائی کررہے ہیں، وہ دروز کے علاقہ کے بھی لیڈر ہیں اسی ذریعہ سے اب یہ بھی وثوق کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ ایک چیمبر آف ڈیپوٹیز کے تیس ممبران گرفتاری سے بچکر نکل سکے ہیں، یہ لوگ لبنان کی حکومت بیروت کے ایک علاقہ میں جہاں فرانسیسی فوج نہیں ہے روزانہ جمع ہوکر صلاح مشورہ کیا کرتے ہیں، لبنان کی تمام عدالتیں بند ہیں اور وکیلوں نے بھی دو دن سے ہڑتال کی ہوئی ہے، امریکہ کے مدبیشی محکمہ کے وزیر مسٹر کارڈل ہل نے ایک ... میں کہا ہے کہ حکومت امریکہ کو مختلف حکومتوں کی جانب سے لبنان کے معاملہ کے متعلق جو مراسلات موصول ہوئے ہیں ان پر غور کیا جارہا ہے۔ برطانیہ کی حکومت اس معاملہ میں پہلے ہی سے کارروائی کررہی ہے۔ معاصر "ڈیلی ٹیلیگراف" رقمطراز ہے کہ لبنان کے ہنگاموں سے اس امر کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے کہ عرب ممالک متحد ہوکر اتحادیوں کے خلاف کھڑے ہوجائیں۔ اگر یہ خطرہ دور ہوگا تو برطانیہ اور امریکہ کی کوششوں سے ہی دور ہوگا جنرل ڈیگال کے اس بیان سے کہ سمجھوتہ ہونیوالا ہے بلاشبہ کچھ امید پیدا ہوگئی ہے۔



چائے کی کہانی نمبر ۲
دارجلنگ کے باغ میں نرم پودوں کا لگانا
اُگنا

محفوظ مقامات کو چھوڑنے کے بعد ان پودوں کی اپنے نئے مستقل مقامات میں بڑی خبرگیری کی جاتی ہے۔ ان کی جڑیں جس میں اصلی مقام کی مٹی لگی ہوتی ہے چار سے چھ فٹ کے فاصلہ پر لگائی جاتی ہیں۔ یہاں وہ بڑھکر بڑے ہوتے ہیں اور زندگی بھر یہیں رہتے ہیں۔

ایک خاص وقت میں یہ پودے اس قابل ہوتے ہیں کہ پہلی مرتبہ ان کو چھانٹا جائے اس سے ان کی باڑھ رُک جاتی ہے اور وہ رفتہ رفتہ اس قابل بنائے جاتے ہیں کہ آئندہ عمدہ اور طاقتور پتیاں پیدا کر سکیں۔

جب کاٹ چھانٹ کے بعد پودے میں کافی نرم پتیاں آجاتی ہیں تو باغ کے اس حصے میں ایک سبز غالیچہ سا بچھ جاتا ہے اور اُس وقت پتیوں کا توڑنا شروع ہو سکتا ہے۔

بروک بانڈ

امریکہ میں پنڈت جواہر لال

نیو یارک۔ ۱۶ ار نومبر۔ کل امریکہ میں امریکنوں اور ہندوستانی قوم پرستوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کی ۵۴ ویں سالگرہ منائی۔ اس موقع پر ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس کے ذریعہ حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے کانگریسی لیڈروں کو رہا کر دیا جائے۔ اور ہندوستان کا سیاسی مسئلہ حل کیا جائے اور ہندوستان میں قوم پرست حکومت قائم کی جائے۔

انتخاب مشاعرہ انجمن جامعہ ادبیہ کانپور
(بقیہ صفحہ اوّل)

(جناب بزمی بلند شہری)

بُتوں کی ہر جگہ جلوہ گری معلوم ہوتی ہے
یہ دُنیا ایک بزمِ آذری معلوم ہوتی ہے
سفینہ پارہ پارہ کر دیا ہے غم کی موجوں نے
یہ کشتی زندگی کی ڈوبتی معلوم ہوتی ہے
یہ کس منزل میں لے آئی ہے میری بیخودی مجھکو
کہ ہر شے اس جہاں کی اجنبی معلوم ہوتی ہے
یہ کس اُمید پر وقفِ عمل ہیں چارہ گر بزمی
مجھے ہر سانس اپنی آخری معلوم ہوتی ہے

(جناب شفق اکبرآبادی)

یہ کیوں بیگانۂ غم زندگی معلوم ہوتی ہے
مذاقِ درد میں شاید کمی معلوم ہوتی ہے
یہ تابانی تصوّر کی ہے یا وسعت تخیّل کی
کہ میرے قلب میں اک روشنی معلوم ہوتی ہے
لگی ہے لو خدا سے ہے شفق گرداب میں کشتی
کہوں کیا ناخدا سے شرم سی معلوم ہوتی ہے

(جناب کوثر عابدی)

تمھاری یاد کی کیفیتِ دلکش ارے توبہ
مری ہر سانس وقفِ بندگی معلوم ہوتی ہے
اثر اندازیٔ کیفیتِ سیرِ چمن توبہ
قفس میں بھی بہار آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے
محبت اضطرابِ دائمی معلوم ہوتی ہے
ہماری زندگی اب زندگی معلوم ہوتی ہے
یہ بیچارے جنونِ عشق کی عظمت کو کیا سمجھیں
مجھے ان ہنسنے والوں پر ہنسی معلوم ہوتی ہے

(جناب رمز گنگوہی)

بتائیں کیا جو اپنی زندگی معلوم ہوتی ہے
کہ یہ سرگشتۂ رنج و خوشی معلوم ہوتی ہے
جبینِ شوق ادب سے ایک سجدہ انکی جانب بھی
مہ و انجم میں اس کی روشنی معلوم ہوتی ہے
جو ممکن ہو تو موجِ بحرِ عشق اب تہ نشیں کر دے
اُبھرتا ہوں تو مجھ کو تشنگی معلوم ہوتی ہے

(جناب پادری شوق)

ترے جذبات میں اے دل کمی معلوم ہوتی ہے
نگاہِ یار کچھ مجھ سے پھری معلوم ہوتی ہے
سمجھ ہی میں نہیں آتی مسافت راہِ الفت کی
کبھی ہمت کبھی کم ہمتی معلوم ہوتی ہے
جبیں تو جاکے اپنی شوق اس کے پاؤں پر رکھ دے
مزاجِ یار میں کچھ برہمی معلوم ہوتی ہے

(جناب شمیم کانپوری)

محبت روح بن کر دوڑ جاتی ہے رگ و پے میں
یہی سرمایہ دارِ زندگی معلوم ہوتی ہے
نہیں کچھ سرمدو منصور پر موقوف اے ساقی
بقدرِ ظرف سب کو تشنگی معلوم ہوتی ہے
شمیم ایسا ہوا ہوں عشق میں ہستی سے بیگانہ
کہ جیسے زندگی مانگی ہوئی معلوم ہوتی ہے،

(جناب اسلم کانپوری)

اب اُن کی ہر خوشی اپنی خوشی معلوم ہوتی ہے
کمالِ عشق کی منزل یہی معلوم ہوتی ہے
کسی کو حُسن کی دولت، کسی کو عشق کی برکت
مجھے تقسیمِ قدرت پر ہنسی معلوم ہوتی ہے
فسانہ در فسانہ ہے زبانِ بے زبانی بھی
اُداسی رُخ پہ آنکھوں میں نمی معلوم ہوتی ہے

(جناب اظہر کانپوری)

فضاؤں سے برستی زندگی معلوم ہوتی ہے
بڑی دلکش مجھے ان کی ہنسی معلوم ہوتی ہے
اُٹھے اور پھر اُٹھے دل کی طرف چشمِ کرم اسکی
ابھی جذب و کشش میں کچھ کمی معلوم ہوتی ہے
کوئی دیر و حرم والا مجھے اپنا نہیں کہتا
بہت آزاد میری بندگی معلوم ہوتی ہے

برما کے مورچہ پر گشتی دستوں میں جھڑپیں

نئی دہلی۔ ۱۷ ار نومبر۔ کل ہندوستان کی کمان کے ملے جلے جنگی اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان اور برما و سرحد کے علاقہ میں گشتی دستوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ ۱۳ اور ۱۴ ار نومبر کو جاپانیوں نے چین کی پہاڑیوں کے اتری علاقہ میں ایک اگلی چوکی پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ اس کوشش میں بہت سے جاپانی ہلاک یا زخمی ہوگئے۔

فان پاپن برلن کو روانہ ہوگئے

استنبول۔ ۱۶ ار نومبر۔ ترکی کے جرمن سفیر فان پاپن کل تیسرے پہر بذریعہ اسپیشل ٹرین برلن کو روانہ ہوگئے ہیں ایک جرمن ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ہٹلر اور ربن ٹراپ سے بات چیت کریں گے۔

لندن۔ ۱۷ ار نومبر دکھن پورنی اٹلی سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اٹلی کی نئی حکومت میں مارشل بڈوگلیو وزیر اعظم اور وزیر خارجہ دونوں عہدہ سنبھالیں گے۔

ESTD. 1923.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

آن سمیع

دفتر ڈنبر لے ۶ ۸ ہ

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵ر — 5/-/-
ششماہی ۲ع ۱۲ — 2/12/-
سہ ماہی ۱ع ۸ — 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ر — 2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 38 NO. 47 | CAWNPORE. Saturday. 27th NOU. 1943 | کانپور شنبہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۸ نمبر ۴۷

ادبیات

حشر جذبات

از سحر طراز حضرت مولانا ثاقب کانپوری

بیتاب سی اک زندگی عشق بسر کی | اللہ ری اشارت تری دزدیدہ نظر کی
ہر جلوۂ رنگیں میں تجھے دیکھا ہے میں نے | کھاتا ہوں قسم دلکشیٔ شام و سحر کی
بوسے لئے اس حسنِ مکمل کے نظر سے | کرنی نہ تھی جرأت مجھے محفل میں مگر کی
میں اپنی ہی تخئیل میں کرلیتا ہوں سجدے | تصویر ہے آنکھوں میں تری راہگزر کی
میں اپنی تمناؤں کا حاصل اُسے سمجھوں | وہ شرم اگر رکھ لے مرے دیدۂ تر کی
اٹھی نہ مری سمت کبھی بزمِ طرب میں | ہاں مجھکو شکایت ہی ترے حسنِ نظر کی
جس سجدے سے روشن تھا کبھی خانۂ ہستی | پھر مجھکو تمنا ہے اسی سجدۂ در کی
اب کیا کہوں وہ قصۂ فرسودۂ بے کیف | جسطرح قفس میں ترے اک عمر بسر کی
سینے پہ مرے رکھدیا کیا ہاتھ کسی نے | اب دل کی خبر ہے نہ مجھے درد جگر کی
بے بہرہ ہے تو آگہیٔ کیفِ اجل سے | تقلید تو کر زندگیٔ برق و شرر کی

تھی عشق میں ثاقبؔ غمِ کونین کا حاصل
وہ رات جو فرقت میں کبھی میں نے بسر کی

دنیائے اسلام

لبنان

پریذیڈنٹ اور وزراء رہا کر دئے گئے

لندن۔ ۲۲ نومبر۔ اتوار کی رات کو قومی آزادی کی فرانسیسی کمیٹی کا ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جنرل کترو کی اس تقریر پر کہ لبنان کی حکومت کے صدر بخارہ الخوری کو عہدہ صدارت پر دوبارہ فائز کر دیا جائے گا عملدرآمد کر دیا گیا ہے۔ لبنان کے فرانسیسی ڈیلی گیٹ جنرل موسیو ہیلیو کو الجیرس کو روانہ ہو جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ لبنان کے تمام وزیر بھی رہا کر دیئے گئے ہیں، لبنان میں قطعی طور پر امن و سکون ہے۔

فرانسیسی کمیٹی نے فرانسیسیوں کے اس اعلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت شام سے بات چیت شروع کرنے کے فیصلہ کی بھی تصدیق کر دی ہے جس کے مطابق فرانس نے ۱۹۴۱ء میں شام کو آزادی دینے کا وعدہ کیا تھا۔

قومی آزادی کی فرانسیسی کمیٹی نے جنرل کترو سے درخواست کی ہے کہ وہ صدر لبنان سے ملک میں جلد از جلد آئینی دور کے قیام کے سلسلہ میں بات چیت کریں۔

فرانسیسی کمشنر اطلاعات موسیو ہنری بونیٹ نے کہا کہ یہ اُمید کی جا رہی ہے کہ جو فیصلے کئے گئے ہیں ان سے انگریز بھی مطمئن ہیں۔ فرانسیسی کمیٹی نے جو فیصلے کئے ہیں وہ بیرونی دباؤ کے زیر اثر نہیں کئے گئے ہیں اور نہ کسی کے مطالبہ کو پورا کرنے کیلئے کئے ہیں۔

فرانسیسی کمیٹی کے ایک اعلیٰ افسر نے اس خبر کی تصدیق کی کہ انگریزوں نے فرانسیسی افسروں کو کچھ اور چٹھیاں بھیجی تھیں، ان میں لبنان کے ڈیلی گیٹ جنرل موسیو ہیلیو کو واپس بلالینے اور لبنان کے گرفتار شدہ سیاسی لیڈروں کو رہا کر دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا، اس معاملے کے متعلق جلد سمجھوتہ نہ ہو سکنے کے باعث طرح طرح کی غیر سرکاری خبریں پھیلنی شروع ہو گئی تھیں۔

برطانی منسٹر آف اسٹیٹ مسٹر رچرڈ کیسی بیروت سے قاہرہ واپس آ گئے ہیں۔ بیروت سے روانہ ہونے سے پہلے اُنھوں نے اخبارات کے نامہ نگاروں سے کہا کہ میں جنرل کترو کو یہاں چھوڑے جا رہا ہوں جو برطانیہ کے رویہ کے مطابق لبنان کی نازک حالت کو ختم کرنے کے لئے بات چیت کریں گے۔ اس علاقہ سے ہمارے دوگونہ مفاد وابستہ ہیں، ہم نے فرانسیسیوں کے ساتھ لبنان کو آزادی دینے کا وعدہ کیا ہے۔ علاوہ بریں ہمیں ملک کے اندرونی امن اپنے اڈّوں کی حفاظت اور اپنے راستوں کی حفاظت کی بھی بہت زیادہ فکر ہے۔ مسٹر کیسی نے مزید فرمایا کہ یہ بات بار بار کہی جا چکی ہے کہ ان ملکوں میں سے کسی پر برطانیہ قبضہ کرنا نہیں چاہتا اور اب اس اعلان کو دوہرانے کی چنداں کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

قاہرہ کے لبنانی حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ اگر موجودہ بے چینی مزید عرصہ تک جاری رہی تو یہ اندیشہ ہے کہ لبنان میں آگ پھر سے بھڑک اُٹھے گی۔ وہاں پر حالت بہتر ہونے کے بجائے بدترین ہوتی جا رہی ہے۔ اگر حالات جلد ہی رو براست نہ لائے گئے تو وہ لبنانی جو جنرل کترو کی آمد کے بعد سے تشدد سے گریز کر رہے ہیں پھر صبر و سکون کھو بیٹھیں گے۔

اگرچہ بیروت میں اس وقت عام طور پر امن و سکون ہے لیکن چند قابل ذکر واقعات ہوئے کہ ان سے کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ قاہرہ کے لبنانیوں کا بیان ہے کہ برہسپت کی رات کو بیروت کے مضافات میں تین بم پھٹنے کی اطلاعات ملی ہیں، فرانسیسی افسر تمام ملک میں خصوصاً بیروت سے فلسطین کی سرحد کو جانیوالی سڑک پر حفاظتی تدبیریں اختیار کر رہے ہیں۔ سرحد پر گشتی دستے خاص طور سے نگرانی کر رہے ہیں تاکہ چھپا کر ہتھیار نہ لائے جا سکیں۔

لبنان کے وزیروں نے کام شروع کر دیا

دمشق ۲۴ نومبر۔ لبنان کے سرکاری حلقوں نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ شام کی حکومت نے بھی لبنان کی نازک صورت حالات کو ختم کرنے کیلئے جنرل کترو سے اشتراک عمل کیا۔ شام کی کیبنٹ کے کئی اجلاس اس مقصد کیلئے کئے جا چکے ہیں ان میں خاص خاص اصول مرتب کئے جا رہے ہیں جن پر لبنان کے نمایندوں اور فرانسیسی حکام میں بات چیت شروع ہونیوالی ہے جس کے بارہ میں الجیرس سے اعلان کیا گیا تھا اور جس کا مقصد اس ملک کو آزادی دینا ہے۔ قاہرہ کے لبنانیوں کے حلقوں سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ لبنان کے رہا شدہ وزیر حسب معمولی طریقہ پر اپنا کام شروع کرنے کیلئے صدر مقام کو جا رہے ہیں، وزارتوں پر لبنانیوں کا قبضہ ہے اور فرانسیسیوں نے ان پر دوبارہ قبضہ کرنیکی کوئی کوشش نہیں کی ہے۔ قاہرہ کے لبنانی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ ان حالات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بخارا الخوری صدر لبنان نئے وزیروں کا تقرر کرنیکا کوئی ارادہ نہیں کر رہے ہیں۔ رہا شدہ وزیر اعظم ریاض الصلح نے آج ایک کثیر اجتماع کے روبرو تقریر کی۔ انھوں نے فرمایا کہ "آزاد لبنان کے نئے دور کا آغاز ہو گیا ہے۔" تمام شہر میں بہت جوش و خروش کا عالم ہے اور کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی آج سے تمام دوکانیں کھل جائیں گی۔ لندن کی پارلیمنٹ کے اجلاس میں وزیر اسٹیٹ مسٹر رچرڈ لاو نے حکومت برطانیہ کی طرف سے لبنان کی صورت حالات کے بارہ میں ایک اعلان کیا، اُنھوں نے کہا کہ قومی آزادی کی فرانسیسی کمیٹی اور لبنان کی حکومت کے درمیان جو تنازعہ پچھلے دنوں سے شروع ہو گیا ہے اس کے باعث حکومت برطانیہ کو بہت تشویش ہے۔ اس تنازعہ سے برطانیہ کو دوگونہ واسطہ ہے اول تو یہ کہ جنرل کترو نے لبنان کو آزادی دینے کا جو وعدہ ۱۹۴۱ء میں کیا تھا ہم نے اس کی تصدیق کی تھی اور لبنان میں اس کے بعد جو آئینی ترقیاں ✻ ✻ ہوئی ہیں ان پر بھی حکومت برطانیہ نے ہمدردی اور دلچسپی سے نگاہ رکھی ہے۔ دوم یہ کہ لبنان کو حملہ کرنیکے ایک اڈہ کی حیثیت سے بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ساتھ ہی یہ علاقہ راستوں کے نقطۂ نگاہ سے بھی بہت اہم ہے۔ بدیں وجہ وہاں پر امن و قانون میں کوئی گڑبڑ ہونا برطانیہ کی حکومت کے لیے یقیناً باعث تشویش ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زبان پر تو حق عزم مستقل میں رہے ❊ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفت ❊ روزہ ❊ کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۷

غذائی مسئلہ پر بحث

پچھلے دنوں ہندوستان کے غذائی مسئلہ اور قحط بنگال پر برطانی پارلیمنٹ میں بحث ہوئی تھی، پارلیمنٹری ارکان کو اس اہم ترین ہندوستانی مسئلہ سے جتنی دلچسپی تھی وہ اسی سے ظاہر ہے کہ چھ سو ممبروں میں سے ابتدا میں صرف ۳۵ ممبر شریک تھے، اس کے بعد شرکاء کی انتہائی تعداد ۵۰ سے نہ بڑھی تھی، اب ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں بھی اس مسئلہ پر چار روز تک مسلسل مباحثہ ہوتا رہا۔ ظاہر ہے کہ ہندوستان کے معاملات پر بحث مباحثہ کے سوا اور ہی کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن ارکان اسمبلی نے قحط بنگال اور ہندوستان کی غذائی صورتِ حال کے متعلق جس طرح حکومت کی غفلتوں اور بد انتظامیوں کو بے نقاب کیا ہے ہم اسے غنیمت سمجھتے ہیں اُنھوں نے اپنی اپنی بساط کے مطابق کہنے کی کوئی بات اُٹھا نہیں رکھی۔ حکومت پر نکتہ چینی کرنیوالے ارکان کی تقریروں سے ظاہر ہو رہا تھا کہ ان کے دل متاثر ہیں لیکن سرکاری بنچوں کی طرف سے جو جوابات پیش کئے جاتے رہے وہ اطمینان بخش نہ تھے ان میں وہی پرانی باتیں تھیں خود فوڈ ممبر سر جے پی سریواستو کی تقریر بھی زیادہ تر معذرتوں پر اور مستقبل کے لئے وعدوں پر مشتمل تھی۔ حکومت کی تمام دلیلوں کا نچوڑ صرف یہی ہے کہ حکومت جو کچھ کر سکتی تھی وہ کرتی رہی ہے اور اب اس سے بہتر کارنامے پیش کرنے کی کوشش کرے گی۔

بھلا ان باتوں سے کہیں بھوکوں کا پیٹ بھر سکتا ہے؟ ہندوستان کی حکومت نے اب تک کوئی ایسی مفصل اور صاف اسکیم پبلک کے سامنے نہیں پیش کی جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ ہندوستان کی غذائی صورتِ حال کو بہتر بنانے کا کونسا عملی طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ اب بھی مستقبل کیلئے گول مول وعدوں کی بھرمار ہے اور عمل کا فقدان ہے، اب بھی مرکزی حکومت اور صوبجاتی حکومتوں کے درمیان آنکھ مچولی کھیلنے کا عمل ختم نہیں ہوا ہے۔ اگرچہ مرکزی حکومت کے ارکان نے اس حقیقت کو تو بڑے زوردار الفاظ میں تسلیم کر لیا ہے کہ اب غذائی مسئلہ صوبجاتی مسئلہ نہیں ہے بلکہ آل انڈیا مسئلہ ہے، لیکن پھر بھی ایک سوال کے جواب میں کہ "فوڈ گرین کنٹرول آرڈر" کو عملی جامہ پہنانے کا تعلق براہ راست صوبجاتی حکومت سے ہے ہم حیران ہیں کہ اگر یہی صورت حال رہی تو ہندوستان کا غذائی مسئلہ آخری اور فیصلہ کن طریقہ پر کیونکر حل ہوگا؟ فوڈ سکریٹری مسٹر ہچنگس نے کہا ہے کہ "غذا کو اب صوبجاتی یا پرائیوٹ ملکیت نہیں سمجھا جا سکتا"۔ یہ الفاظ تو بہت دلچسپ اور دلیرانہ ہیں لیکن ان پر عمل کس طرح ہوگا؟ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں اناج ایسی حالت میں کیونکر بھیجا جائے گا جبکہ اب تک ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی مکمل اور اطمینان بخش نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اب بھی بعض صوبوں کا فاضل اناج بنگال تک نہیں پہنچایا جا سکا۔

اسمبلی میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ قحط بنگال کے اسباب و نتائج معلوم کرنے کیلئے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے، اس تجویز پر مسلم لیگ پارٹی نے ایک ترمیم پیش کی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ تحقیقاتی کمیٹی کی بجائے ایک رائل کمیشن مقرر کیا جائے، یہ تجویز بھی مسترد ہو گئی۔ حکومت اس امر پر رضامند نہیں ہے کہ سردست بنگال کی حالت کے متعلق کوئی تحقیقات کی جائے! کیا یہ بھی ایک حیرت انگیز امر نہیں ہے کہ وہی حکومت جو کمیٹیاں بنانے میں بڑی فیاض ہے اس تحقیقات کو بروقت مناسب نہیں سمجھتی؟ فوڈ ممبر کہتے ہیں کہ اس انکار کے لئے ان کے پاس چند "اسباب" ہیں، ہندوستان کی پبلک جاننا چاہتی ہے کہ وہ اسباب کیا ہیں؟ اگر یہ اسباب نہیں بتلائے جاتے تو حکومت پر تمام الزامات خود بخود عائد ہو جاتے ہیں اگر تحقیقات کو حکومت مناسب نہیں سمجھتی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنی غفلتوں اور بد انتظامیوں پر پردہ ڈالنی چاہتی ہے، یہی ایک فطری نتیجہ ہے جو اس جواب سے اخذ کیا جا سکتا ہے! فارسی میں ایک کہاوت ہے کہ "چوں حساب من پاک است از محاسبہ چہ باک"۔ اس مسئلہ پر غالباً کچھ مزید کہنے کی ضرورت نہیں ہے، لارڈ ویول نے اسمبلی کے اجلاس کو پیغام دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ وہ اس وقت تمام کاموں سے زیادہ ہندوستان کے غذائی مسئلہ کو حل کرنے میں سرگرم ہیں اُنھوں نے اس سلسلہ میں صوبجاتی گورنروں کی ایک کانفرنس بھی طلب کی ہے، اسمبلی میں سرکاری ممبروں نے جو کچھ کہا ہے اس سے عوام کو ذرا بھی اطمینان نہیں ہے، اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ خود لارڈ ویول اس مسئلہ میں کونسا قدم اُٹھاتے ہیں؟

کلاتھ کنٹرول

حکومت نے کپڑے کی قیمت کے کنٹرول کیلئے جب سے قدم اُٹھایا ہے ذخیرہ اندوزوں اور نفع بازوں کے دلوں میں ایک کُلبلی سی مچ گئی ہے اس میں شک نہیں کہ حکومت کے اس عزم عمل سے کپڑے کے تاجروں کو یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ حکومت کپڑے کے کنٹرول کا ایک اٹل ارادہ رکھتی ہے، اس کا نتیجہ اس صورت میں نمودار ہوا تھا کہ کپڑے کی قیمت کسی قدر کم ہو گئی تھی لیکن پہلے کے مقابلہ میں کپڑا پھر بھی اس قدر گراں ہے کہ معمولی حیثیت کا آدمی اس کے خریدنے سے قطعاً معذور ہے۔ پہلے کنٹرول آرڈر کے ذریعہ حکومت نے ان کپڑوں کے ذخیروں کو جو یکم اگست سے پہلے تیار کئے گئے تھے، فروخت کر دینے کے لئے ایک معین مدت قرار دے رکھی تھی چاہیئے تو یہی تھا کہ اس مدت میں کوئی اضافہ نہیں کیا جاتا لیکن حکومت نے کپڑے کے تاجروں کو شدید نقصان سے بچانے کے خیال سے اس مدت میں ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء تک کا اضافہ کر دیا تھا تاجروں کو چاہیئے تھا کہ اس صورت حال سے جلد فائدہ اُٹھاتے اور کپڑے کی قیمت کو گھٹا کر اپنے اس اسٹاک کو جو آئندہ نفع بازی کے لئے اور غریب عوام کی جیبیں خالی کرنے کے لئے رکھا گیا تھا جلد از جلد بیچ ڈالتے لیکن غالباً انھیں خیال ہوا ہوگا کہ جس طرح حکومت نے ایک مرتبہ پرانے اسٹاک کی مدت فروختگی میں اضافہ کر دیا ہے اسی طرح بار بار اضافہ کرتی رہیگی۔ اس لئے کپڑے کی قیمت اُنھوں نے کم نہیں کی اور عوام کی مصیبتوں میں کوئی خاص کمی نہیں ہوئی۔ اب جبکہ موسم سرما شروع ہو گیا ہے اور غریبوں کی وہ دنیا جو پہلے بھی کپڑے کی کافی مقدار سے محروم رہتی تھی موجودہ مصیبت کو اور بھی زیادہ محسوس کر رہی ہے اور جاڑوں سے ٹھٹھر ٹھٹھر کر سرد آہیں بھر بھر کر اپنی زندگی بسر کر رہی ہے حکومت نے ۳۱ دسمبر کی تاریخ میں کوئی اضافہ نہ کرنے کا اعلان کیا ہے ہمیں اس پر افسوس ہے کہ حکومت نے اس موسم کی صبر آزما شدت کا خیال پہلے نہ کیا تھا اور پرانے ذخیرہ کی مدت فروختگی میں اضافہ کر دیا تھا۔ اچھا تو یہی تھا کہ اس کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر بلکہ ۳۱ ستمبر ہی رکھی گئی ہوتی کیونکہ یہی وہ موسم ہوتا ہے جبکہ سرما کی آمد آمد شروع ہو جاتی ہے۔ اور عوام کپڑے کی زیادہ ضرورت محسوس کرنے لگتے ہیں۔

بہرحال اب جبکہ حکومت نے ۳۱ دسمبر کی تاریخ معین کر دی ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ اب کسی صورت میں بھی اسمیں تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ ہمیں مسرت ہے کہ نئی دہلی سے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ حکومت نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ بے چھاپ کے کپڑوں کو یعنی اُن کپڑوں کو جو یکم اگست سنہ ۱۹۴۳ء سے پہلے بنائے گئے تھے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء تک فروخت کر دینا ضرور ہے۔ غالباً ناظرین کو یاد ہوگا کہ حکومت کے کلاتھ کنٹرول آرڈر کے مطابق ان تمام کپڑوں پر جو یکم اگست کے بعد ملوں میں تیار کئے جائیں گے، ان کی تیاری کی تاریخ کی چھاپ لگی ہوئی ہوگی اور ان کی قیمتیں سرکاری کنٹرول کے مطابق ہوں گی، الغرض حکومت چاہتی ہے کہ ۳۱ دسمبر سے پہلے تمام پرانے ذخیرے فروخت کر دئے جائیں اور اس تاریخ کے بعد اگر کوئی بھی بے چھاپ کا کپڑا کسی دوکان پر دیکھا جائے گا تو وہ ضبط و قرق کر لیا جائے گا۔ حکومت نے اس سلسلہ میں اپنی پوری تشفی کر لی ہے کہ جن تاجروں کے پاس اس اس طرح کے ذخیرے موجود ہیں ان کو دسمبر کے آخر تک ان ذخیروں کو فروخت کر دینے کی کافی مہلت دی جا چکی ہے اور اگر وہ دل سے انکو بیچ دینا چاہیں تو باآسانی بیچ سکتے ہیں لیکن اگر اب بھی وہ ذخیرہ اندوزی اور نفع بازی کے خیال سے باز نہ آئیں تو ان کو وہ سزا بھگتنی پڑے گی جو حکومت نے اس اخلاقی بدکرداری کے لئے مقرر کی ہے، حکومت نے صاف پُرزور اور غیر مبہم الفاظ میں اب یہ اعلان کر دیا ہے کہ نہ صرف اس مدت میں کوئی مزید اضافہ نہیں کیا جائیگا بلکہ ۳۱ دسمبر کے بعد ایسا کپڑا فروخت کیلئے رکھنا جرم قرار دیا جائیگا۔ حکومت نے اس سلسلہ میں اس مشنری یعنی اسٹاف وغیرہ کا انتظام بھی شروع کر دیا ہے جو ۳۱ دسمبر کے بعد جلد از جلد تمام غیر فروخت شدہ کپڑے کو ضبط و قرق کر لیگا ہم اُمید کرتے ہیں کہ کپڑے کے تمام تاجر اس موقع کو غنیمت سمجھ کر اپنے تمام ذخیروں کو ۳۱ دسمبر سے پہلے پہلے فروخت کر دیں گے، گذشتہ چند سال کے اندر جن لوگوں نے کافی رقمیں کمائی ہیں اب بھی انھیں نفع بازی کے لالچ سے باز آنا چاہیئے اور عوام کی پریشانی کو رفع کر کے انہیں اپنا اخلاقی فرض ادا کرنا چاہیئے۔

کانپور کے بھائیوں سے اپیل

ٹھاکر جیپال سنگھ جنرل سکریٹری ہندو مسلم اتحاد کمیٹی مفتی گنج کانپور نے لکھا ہے کہ:۔

بنگال میں قحط سے ستائے ہوئے بھائیوں کو کانپور کے باشندگان نے جس حوصلہ اور دریا دلی سے امداد کی ہے وہ قابل قدر ہے مگر ابھی بنگال کے لئے بہت کچھ کرنا ہے اس واسطے کانپور کے خیرات کرنیوالے بھائیوں سے یہ درخواست کیجاتی ہے کہ کم سے کم ایک پُرانا قابل استعمال کپڑا سردی سے کانپتے ہوئے بھوک سے ستائے ہوئے بھائیوں کو خیرات کر کے ثواب حاصل کریں۔

شادی

کانپور کے مشہور ہومیو پیتھ ڈاکٹر شیو شنکر لال اپنے صاحبزادہ ڈاکٹر رمیش (ہومیو پیتھ) کی شادی کی خوشی میں معززین شہر کو ایک پُرتکلف ڈنر ۲۷ نومبر کی رات کو اپنے مکان واقعہ نواب گنج میں دے رہے ہیں۔

آئینۂ کانپور

بورڈ کی ممبری سے مستعفی

ہم نے یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سُنی کہ کانپور میونسپل بورڈ کے سب سے پُرانے ممبر مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ ایڈوکیٹ نے بورڈ کی ممبری سے استعفی دیدیا ہے۔ مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین اور یو۔پی چیمبر آف کامرس کے نمایندہ کی حیثیت سے بورڈ کے ممبر تھے۔ مسٹر سنگھ گزشتہ تیس سال سے بورڈ کے ممبر تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اسے استعفی میں لکھا ہے کہ میں گذشتہ ۳۰ سال سے بورڈ کی خدمت انجام دے رہا ہوں لیکن اب شاید میں بورڈ کیلئے یا بورڈ میرے لئے موزوں نہیں ہے۔

آپ کے مستعفی ہونے کی وجہ سے بورڈ میں ایک ایسی کمی ہو جائے گی جو شاید پوری نہ ہو سکے۔

ممبری سے ہٹا دیئے گئے

یو۔ پی گورنمنٹ نے مسٹر دھنی رام۔ ہری شنکر باگلا اور پنڈت جگت نراین شوکل ممبران میونسپل بورڈ کو ممبری سے ہٹا دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا ہٹایا جانا اس الزام میں ہے کہ انھوں نے اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ اُٹھایا۔

میونسپل بورڈ

۲۳ نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ماہوار جلسہ ہوا اور ایکزیکٹو افیسر صاحب کے اس نوٹ پر غور ہوا کہ بورڈ کے جلسوں کا اُردو ہندی ایجنڈا کفایت شعاری کے خیال سے بند کر دیا جائے، بحث کے بعد بورڈ نے طے کیا کہ اُردو ہندی ایجنڈا بدستور شائع ہوتا رہے اور انگریزی کا ایجنڈا ٹائپ ہوا کرے۔

بورڈ نے طے کیا کہ مسٹر کے۔ ایم منشی کے کانپور تشریف لانے پر ان کو اڈریس دیا جاوے۔

کمشنر صاحب نے بورڈ کو لکھا ہے کہ وہ گورنمنٹ سے بورڈ کیلئے انتخابات کرنیکی سفارش کر سکتا ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۵ نومبر کو رائے بہادر مان سنگھ سی۔ بی۔ ای چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ٹرسٹ کا ماہوار جلسہ ہوا۔

ایف ڈبلو ایریا میں سڑکیں بنانے ناظر باغ گھسیانہ میں سیور بنانے اور دیگر مختلف کاموں کے واسطے ۳۱۸۱۶ روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا۔

فیکٹری ایریا اسکیم میں مختلف پیشوں اور انڈسٹریز کے واسطے جگہ مقرر کرنے اور لاٹوش روڈ کی چھوٹی فیکٹریز کیلئے جگہ مخصوص کرنا طے ہوا۔

مندرجہ ذیل گورنمنٹ آرڈر پیش ہوئے:۔

(۱) پیچ باغ اور دلیل پوروہ میں سڑکوں اور گلیوں کو میونسپل بورڈ کے حوالہ کر دینے کے متعلق (۲) خشک درختوں اور نیم خشک درختوں کی فہرست گورنمنٹ کے پاس بھیجنے کے متعلق جو صوبہ کے کچھ شہروں کو ایندھن مہیا کرنے کی اسکیم کے سلسلہ میں مانگی گئی ہے (۳) سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء کے مالی سال میں امپرومنٹ ٹرسٹ کی انتظامیہ رپورٹ پر گورنمنٹ کا ریویو (۴) بینا جھابر روڈ اور گرانڈ ٹرنک روڈ کو ملانے کے لئے واٹر ورکس کے حدود کے اندر سے ایک سڑک بنانے کے متعلق گورنمنٹ کے آرڈر۔

اینٹوں پر سے کنٹرول ہٹا لیا گیا

ڈسٹرکٹ افسروں نے اینٹوں پر سے کنٹرول کو ہٹا لیا ہے اب عوام کو بدستور سابق اینٹوں کی خریداری کا حق حاصل ہوگا۔

راشنگ کی دوکانوں کا معائنہ

۱۹ نومبر کو مسٹر اے ڈبلو ایٹیٹس ایڈوائزر یو۔پی گورنر مسٹر ال۔ پی۔ نیکاکس سکریٹری سول سپلائز اور مسٹر مارش اسمتھ نے شہر کی راشننگ کی دوکانوں کا معائنہ کیا۔

کانگریسیوں کا جلسہ

رہا شدہ کانگریسیوں کا ایک جلسہ ڈاکٹر جواہر لال کے بنگلہ پر ہوا جس میں بنگال کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے جو ریلیف کا کام کانپور میں کیا جا رہا ہے اس پر اطمینان کا اظہار کیا، اور لوگوں کو کپڑا وغیرہ بھیجنے کے لئے ایک کمیٹی چھ ممبران کی بنا دی گئی ہے۔

رہائی

مندرجہ ذیل کانگریسی حضرات جو اُناؤ ڈسٹرکٹ جیل میں نظر بند تھے رہا کر دئے گئے ہیں:۔

مسز سس گجپت رائے سکسینہ گور پرشاد ڈیکشٹ اور سات دیگر کانگریسی حضرات۔

راشن اسکیم

یو۔ پی۔ مرچنٹس چیمبر آف کامرس کے تین نمایندوں کا ایک وفد مسٹر رامد یومورولیا راشننگ اڈوائزر گورنمنٹ آف انڈیا سے ملا اور صوبہ کے پچیس بڑے شہروں میں مکمل راشننگ کی اسکیم نافذ کرنیکی سفارش کی۔

بنگال ریلیف

۲۷ و ۲۸ نومبر کو بنگال ریلیف فنڈ کی امداد کرنے کیلئے بالکا ودیالیہ ہال میں ایک ویرایٹی شو ہوگا۔ مسٹر سرن اور مس شیلا سرکار ماہرین فن اس میں حصہ لیں گے۔

رہائی

مسٹر گجپت رائے سکسینہ مسٹر گور پرشاد ڈیکشٹ، اور سات دیگر کانگریسی جو اناؤ ڈسٹرکٹ جیل میں نظر بند تھے رہا کر دئے گئے ہیں:۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ

۲۹ نومبر ۹ بجے رات کو خانصاحب سید صدر الاسلام صاحب ڈی۔ ایس۔ پی کے بنگلہ پر انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہوار مشاعرہ ہوگا۔

مصرع طرح:۔ مگر یہ دیکھنا ہے کون کرتا ہے اثر پہلے

انجمن جامعہ ادبیہ کی مجلس انتظامیہ کا جلسہ

۲۶ نومبر ۷ بجے شام کو انجمن جامعہ ادبیہ کی مجلس انتظامیہ کا ایک جلسہ مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت ایڈوکیٹ کی صدارت میں ہوا جس میں متعدد معاملات سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۸ و ۱۹ دسمبر ۱۹۴۳ء کے متعلق طے کئے گئے۔

اور انجمن بہار ادب لکھنؤ نے ناپاک اور فحش لٹریچر کی روک تھام کے لئے جو تحریک کی ہے اس کی تائید کی گئی۔

اُمیدواروں کا انتخاب

بیون ٹریننگ اسکیم کے ماتحت دسویں دستہ کے واسطے اُمیدواروں کا انتخاب ۶ دسمبر ۱۹۴۳ء کو ہوگا اور درخواستیں ٹریبونل کے دفتر میں ۲ دسمبر تک پہونچ جانا چاہیئے۔ اور انٹرویو ۶ دسمبر ۱۱ بجے دن کو چیرمین نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کے بنگلہ نمبر ۲۵۳/۴ اوتر پل نواب گنج کانپور میں ہوگا۔ درخواست کے فارم اور اسکیم ٹریبونل کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

بھنڈارا

مسٹر گور چرن داس سریواستوا (ست سنگی یعنی دیال باغی) کے والد آنجہانی گھنڈ ہی لال سریواستوا ست سنگی کا ۱۲ نومبر کو انتقال ہوا تھا، اس سلسلہ میں مسٹر گور چرن داس نے ۲۵ نومبر کی رات کو بھنڈارا اور ہوا۔

سنبلِ گل

لاہور کی ایک عدالت میں لیلیٰ مجنوں کا ایک ایسا دلگداز ڈرامہ کھیلا گیا ہے جس نے لیلیٰ اور مجنوں کی روح کو خوش کر دیا ہے، اس دلچسپ ڈرامہ کی تفصیل یہ ہے کہ لاہور پولیس نے جب ایک مہ پارہ مغویہ لڑکی اور اس کے عاشق کو شبہ میں گرفتار کرنے کے بعد لاہور کی ایک عدالت میں پیش کیا۔ تو لڑکی نے عدالت میں لیلیٰ کا پارٹ ادا کرتے ہوئے ڈرامائی انداز میں فرمایا۔

ظالموں نے محبت کرنے کے جرم میں ہمیں گرفتار کر لیا۔ ان کو کیا معلوم کہ ہمارے دلوں پر کیا گزر رہی ہے، میں لیلیٰ ہوں اور میرا عاشق مجنوں ہے میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔

ان مکالموں کی ادائیگی کے بعد ۱۹۴۳ء کی یہ لیلیٰ بیتابانہ انداز میں دوڑ کر اپنے مجنوں سے لپٹ گئی اور زار و قطار رو کر کہنے لگی "میرے مجنوں تیری لیلیٰ تیرے بغیر بیقرار ہے۔"

اس دردناک نظارہ نے عدالت اور حاضرین عدالت پر سکتہ کی کیفیت طاری کر دی، اور حاکم عدالت نے اپنا پارٹ حسن و خوبی کے ساتھ ادا کرتے ہوئے فرمایا "اے لڑکی عدالت تجھے اجازت دیتی ہے کہ تو اپنے عاشق کے ساتھ جہاں چاہے چلی جائے" اس طرح اس ڈرامہ کا پہلا باب ختم ہو گیا۔

چند روز کے بعد اسی ڈرامہ کا دوسرا باب لاہور کی ایک دوسری عدالت میں اس طرح پیش کیا گیا کہ لیلیٰ کا باپ عدالت میں آیا اور رو رو کر عرض کیا کہ حضور ابھی لیلیٰ بہت کم سن ہے، میں اس کا ولی ہوں، لیلیٰ کو میری نگرانی میں دیدیا جائے، عدالت نے بوڑھے کے رونے دھونے سے متاثر ہو کر لیلیٰ کو طلب کر لیا اور لیلیٰ سے پوچھا کہ تم باپ کے پاس رہنا چاہتی ہو یا اپنے مجنوں کے پاس لیلیٰ نے حسب معمول ڈرامہ بولتے ہوئے کہا۔

میرے آقا لڑکی عمر میں صرف ایک بار محبت کرتی ہے، اور جس سے محبت کرتی ہے اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی، میں منت کرتی ہوں کہ مجھے اپنے مجنوں کے پہلو سے جدا نہ کیجئے، مجنوں کے بغیر میری زندگی حرام ہے، رحم کیجئے، کرم کیجئے۔

حاکم نے ڈرامائی شان کے ساتھ نیچے سے اوپر تک لڑکی کا جائزہ لیا اور حکم دیدیا کہ لیلیٰ چونکہ نابالغ معلوم ہوتی ہے اس لئے اسے اپنے باپ ہی کے پاس رہنا چاہئیے، (ہے)

ادبِ لطیف

آنسوؤں کا تار

از جناب مسٹر دیوکی نندن ناصح

انسان اور قدرت کے دل ایک لطیف تار سے منسلک ہیں، وہ تار آنسوؤں کا تار ہے۔

جب دل بے چین ہوتا ہے تو آنسوؤں کا یہ تار، لرزتا اور کانپتا ہے، ہر موتی تڑپتا اور بے قرار نظر آتا ہے۔

اس سے قدرت کا نازک دل بیقرار ہو جاتا ہے۔

جب دل کسی آنے والی مصیبت پر روتا ہے تو قدرت پر مُردنی چھا جاتی ہے، شبنم آنسو اور شفق خون کی ندی بن جاتی ہے۔

جب دل مسرت سے لبریز ہوتا ہے تو قدرت کے رگ و ریشہ میں سرور دوڑ جاتا ہے اور دنیا خوشی کی شراب میں ڈوبی نظر آتی ہے۔

یہ تار بے اختیاری اور ازلی ہے۔

اور انسان اور قدرت کے نازک دلوں کو آپس میں منسلک کر دیتا ہے۔

---

۴ لیلیٰ نے جو یہ سنا تو وہ بے اختیار رو پڑی اور اس نے بلکتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ میں بالکل بالغ ہوں، یہ جھوٹ ہے کہ میں کمسن ہوں نادان ہوں"

مگر عدالت نے لیلیٰ کی چیخ و پکار کی پروا کئے بغیر پولیس کی نگرانی میں لیلیٰ کو لیلیٰ کے باپ کے گھر بھجوا دیا۔

لیلیٰ روتی ہوئی جا رہی تھی اور کہہ رہی تھی ؎

کیا خبر تھی انقلاب آسماں ہو جائیگا
یار کا ملنا نصیب دشمناں ہو جائیگا

معلوم نہیں کہ اس سانحہ کے بعد غریب مجنوں کا کیا حال ہوا آیا وہ لاہور کی گلیوں میں خاک اڑاتا پھر رہا ہے یا حاکم کے اس فیصلہ کے بعد ہمیشہ کیلئے لیلیٰ کی محبت سے منہ موڑ گیا ہر حال آئندہ کے واقعات اس بات کا جواب دیں گے کہ ۱۹۴۳ء کا یہ مجنوں کس حال میں ہے۔

ماڈرن لیلیٰ مجنوں کے اس واقعہ کے منظر عام پر آنیکے بعد پتہ چلا کہ ہندوستان کی سرزمین بھی عاشقوں کی پیدائش کے معاملہ میں نجد سے کسی طرح کم نہیں ہے، یہ دوسری بات ہے کہ ہندوستان کے مجنوں نجد کے مجنوؤں کیطرح بیوقوف نہیں ہوتے، نجد کے مجنوں تو لیلاؤں کے وصل کے انتظار میں تڑپ تڑپ کر مر گئے لیکن ہندوستان کے مجنوں روزانہ لیلاؤں کو فرار کر کے لیجا رہے ہیں اور ان لیلاؤں پر کچھ ایسا جادو کر دیتے ہیں کہ یہ اپنے مجنوؤں کے علاوہ دنیا کی ہر چیز کو بھول جاتی ہیں۔

عالمِ نسواں

عورت کا معیار

دنیا کے مختلف مذاہب و اقوام کی نظر میں

از جناب کمال عظیم آبادی

عورت کسی حالت کسی حیثیت میں ہو مرد کیلئے باعث سکون اور خداداد نعمت ہے۔ کبھی وہ ماں بنکر بچے کی پرورش و تربیت میں اپنی زندگی اور زندگی کی تمام راحتیں قربان کر دیتی ہے، کبھی بہن بنکر خلوص و محبت کا تحفہ پیش کرتی ہے، بیٹی کے روپ میں معصومیت و الہیت کا پیکر بن جاتی ہے بیوی کی صورت اختیار کرتی ہے تو مرد کی پوری حیات مستعار کو روشن و منور بنا دیتی ہے۔ غرض عورت ہر حالت ہر حیثیت اور ہر رنگ میں مرد کے لئے ایک بیش بہا نعمت ہے وہ اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ مرد کی رفاقت کرے، اس کے غم و اندوہ اس کی تھکاوٹوں، کسلمندیوں اور جانگسل فکروں کو مٹائے۔ اس کی مصروف زندگی کو پُر کیف بنائے اور ساتھ ہی نسل انسانی کی بقا و تحفظ کی بھی علمبردار ہو۔

مگر اس لطیف مخلوق کے ساتھ مرد نے جبر و تشدد سے کبھی چشم پوشی نہیں کی، اس کی محنتوں، وارفتگیوں، اور شفقتوں کو ٹھکرا کے ایسا تلخ صلہ دیا جو قرون اولیٰ سے اب تک اس کی جبین آدمیت پر کلنگ کا ٹیکہ بنا چلا آتا ہے، وہ عورت جو ہزاروں قسم کی محکومیوں اور حیوانوں جیسی زندگی سے آزاد ہونے کے باوجود بھی "غرض آشنا، مردوں کا" تختہ مشق" بنی ہوئی ہے کبھی ایسی روح فرسا زندگی گزار چکی ہے کہ اگر آج کی عورت پر اس کا عشر عشیر بھی پڑ جائے تو انسانیت چیخ اُٹھے۔ لیکن ایک وقت وہ بھی تھا جب یہ صبر کی دیوی ان مظالم کو ہنس ہنس کر برداشت کرتی جاتی تھی۔

دنیا کے مختلف مذاہب و اقوام میں مختلف طریقوں سے عورت کی گت بنائی گئی ہے اور اُن کے ساتھ وحشیوں اور اُن زہریلے کیڑوں جیسا برتاؤ کیا گیا ہے جو فطرتاً مخلوق کو ستاتے اور نیش زنی کرتے ہیں۔

کوئی انسان مدعی نہیں ہو سکتا کہ اس نے کسی وحشی درندے یا جانور کو ایسی حالت میں پایا ہو جب وہ اپنی مادہ کو مار کاٹ رہا ہو۔ مگر اشرف المخلوقات کا لقب پائے ہوئے نوع آدم کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ اپنی صنف بہترین کو جہنم میں جھونک دے اور پھر اسے کوئی اہمیت بھی نہ دی جائے۔ پرانے زمانے میں عورت، مردوں کی ملکیت تھی بالکل اسی طرح جیسے بھیڑ بکریوں کے گلے مردوں کو ان کے رہن و بیع کا بھی اختیار تھا۔

ہندو مذہب کی رو سے یہ غریب عالم بیوگی میں ستی ہو کر زندہ آگ میں جلی۔ لطف حیات سے محروم ہوئی۔

گوتم بدھ جو دنیا کے زبردست مصلح گزرے ہیں رحم و کرم کے پتلے تھے مگر وہ بھی یہ کہتے نہیں ہچکچائے کہ عورت سب سے زیادہ خطرناک بلا ہے۔ وہ اپنی دلکش اداؤں سے مرد کے ایمان کو غارت کرنا چاہتی ہے اور وہ ایک فریب مجسمہ ہے۔

عرب کے ناگفتہ بہ حالات سُنکر پتھر بھی پانی پانی ہو جاتا ہے، وہ بیٹی جو آنکھوں کا نور ہوتی ہے بے درد باپ کے ہاتھوں منوں مٹی کے بار کے نیچے دبا دی جاتی تھی۔

یہودیوں کی ایک معتبر کتاب میں لکھا ہے کہ عورت کی تخلیق کا مقصد محض مردوں کو آرام پہونچانا ہے، وہ بُرائیوں کا سرچشمہ ہے۔ نیکیوں کے کام کی صلاحیت اس میں سرے سے مفقود ہے اور وہ کسی عزت و احترام کی مستحق نہیں۔

امریکی فوج ایک اور ٹاپو میں اُتر گئی

پرل بندرگاہ۔ ۲۳، نومبر۔ ایڈمرل نیمز کے ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ امریکی فوجیں گلبرٹ ٹاپوؤں میں یعنی ترداوا اور ماکن میں اتری تھیں ان میں امریکی فوجوں کی پوزیشن سدھر گئی ہے لیکن مقابلہ ابھی تک جاری ہے ابامار توا سے ۹ میل دکھن پورب کو ہے۔

یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ ماکن کے ٹاپو میں لفٹیننٹ کرنل جیمز روز ولٹ بھی اترے تھے، دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ نیوگنی میں آسٹریلیا کی فوجیں ٹبرگ سے آدھی میل دور رہ گئی ہیں اتحادی ہوائی جہازوں نے گسماٹا کے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا۔

آج کی دنیا

ایک تو ایک میں

از بھائی برلاس کراچی

چُنّو اور مُنّو دو دوست تھے، جیسا کہ بزرگوں کا مقولہ ہے "چور کا بھائی جیب کترا" یہ مقولہ ٹھیک ان دونوں بھائیوں پر پھبتا تھا۔ دونوں بچپن میں ساتھ کھیلے ہوئے لنگوٹیے یار تھے، جماعت کے لڑکے بھی ان سے گھبراتے تھے اسکول میں ان کی شرارتوں کا چرچا تھا، ٹیچران سے نالاں تھے یہ دونوں نہایت شریر، شوخ اور حد درجہ بیباک واقع ہوئے تھے۔

ایک روز شام کے وقت اسکول سے چھٹی ملنے پر دونوں نے خیال کیا کہ کیوں نہ آج قبرستان کے نزدیکی باغ میں جھاڑو پھیری جائے۔ بالآخر دونوں صلاح و مشورہ کرنے کے بعد باغ میں جا گھسے اور لگے اخروٹ کے درخت پر ہاتھ صاف کرنے جبکہ وہ اپنے تھیلے اخروٹوں سے بھرنے میں مشغول تھے، باغبان آ پہونچا، باغبان کے تعاقب کے ڈر سے دونوں جلدی سے دیوار پھاند کر قبرستان میں ایک درخت کے پیچھے جا چھپے۔ قبرستان میں داخل ہوتے وقت چنّو سے دو اخروٹ باہر گر پڑے لیکن اس نے کوئی پروا نہ کی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں دوست اپنا اطمینان کر کے دیوار کی اوٹ میں بیٹھ کر اخروٹ بانٹنے لگے، اتفاق سے قبرستان کے رکھوالے کا وہاں سے گزر ہوا اُس نے یہ آواز سُنی "ایک تو ایک میں!" یہ منّو کی آواز تھی جو اخروٹ بانٹ رہا تھا۔ رکھوالے نے خیال کیا کہ شاید بھوت ہیں جو مُردوں کو آپس میں بانٹ رہے ہیں" یہ خیال آتے ہی اُس کے حواس باختہ ہو گئے پھر کیا تھا بے تحاشا بھاگ کھڑا ہوا، راستہ میں ایک دوست سے ملاقات ہوئی اُس نے بھاگنے کی وجہ دریافت کی، رکھوالا پہلے تو ٹال مٹول کرنے لگا لیکن دوست نے جب بہت اصرار کیا تو اُسے چپکے سے وہیں لے آیا جہاں اُس نے "ایک تو ایک میں" کی جان لیوا آواز سُنی تھی، اُس وقت چنّو اور منّو بھی اخروٹ بانٹ چکے تھے چنّو کہہ رہا تھا "دو باہر بھی ہیں اُن کا کیا کیا جائے؟" منّو بولا "ایک تو ایک میں" یہ سُنکر دوست کے اوسان خطا ہو گئے، رکھوالے سے کہنے لگا بھئی یہاں ایک پل بھی ٹھہرنا موت کے منہ میں جانا ہے، بھوت مُردوں کو تو بانٹ چکے اب ہماری باری ہے، تم بھاگو یا نہ بھاگو لیکن میں ایک پل بھی نہیں ٹھہر سکتا یہ کہکر وہ بھوت بھوت پکارتا سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑا ہوا جیسے۔ سچ مچ کے منہ پھاڑے اسے نگلنے کیلئے چلے آ رہے ہوں وہ دن اور آج کا دن ابتک ان دونوں (بقیہ)

پردۂ فلم

مسٹر سہراب مودی کو پرتھوی ولبھ پر خراج تحسین

بمبئی کے متعدد انگریزی اور دیسی زبان کے اخبارات کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ بمبئی کا پریس متفقہ طور پر مسٹر سہراب مودی کو پرتھوی ولبھ جیسی عظیم الشان تصویر کی تیاری پر خراج تحسین ادا کر رہا ہے۔

مسٹر سہراب مودی بلاشبہ اس قابل ہیں کہ انکے کارناموں کو زیادہ سے زیادہ سراہا جائے کیونکہ یہ ہندوستان کے پہلے فلمساز ہیں جنھوں نے ہندوستان میں تاریخی تصاویر کی داغ بیل ڈالکر ہندوستان کی فلمی صنعت کو امریکہ کے دوش بدوش لاکر کھڑا کر دیا ہے۔

یہ حقیقت ہے اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مسٹر سہراب مودی کی جسارت سے قبل ہندوستان کے فلمساز تاریخی تصاویر پر روپیہ صرف کرتے ہوئے ڈرتے تھے لیکن جوں ہی ہندوستانی فلمسازوں نے پکار اور سکندر کے نتائج کو دیکھا اس کے بعد ہندوستان میں تاریخی تصاویر کی تیاری عام ہو گئی یہ امر واقعہ ہے کہ مسٹر سہراب مودی کا نام ہمیشہ ہندوستان کی فلمی تاریخ میں درخشاں رہے گا کیونکہ ان کی ذات واحد کی کوشش سے آج ہندوستان کی فلمی صنعت انتہائی بلندیوں پر دکھائی دے رہی ہے۔

جاپان میں ایک نئے وزیر کا تقرر

ٹوکیو۔ ۱۸، نومبر۔ گذشتہ رات کو ٹوکیو ریڈیو پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان میں گنجر دفوجی دارہ کو منسٹر آف اسٹیٹ مقرر کیا گیا ہے اور انھیں کوئی محکمہ نہیں سونپا جائے گا، ان کے علاوہ کیبنٹ کے تین نئے منسٹر مقرر کئے گئے ہیں تاکہ فیصلہ کن جنگی صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے جلد از جلد ایک مناسب ڈھانچہ تیار کیا جا سکے۔ اس براڈکاسٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ فوجیوارہ کو وزیر مقرر کرنے کا فیصلہ خفیہ طور پر شہنشاہ جاپان کے روبرو پیش کیا گیا تھا۔

دہلی۔ ۱۹، نومبر۔ ہندو مہا سبھا کے امرتسر اجلاس کے لئے اب تک مندرجہ ذیل نام آئے ہیں۔

سندھ۔ ویر ساورکر۔ راجستھان، ویر ساورکر۔ اودھ ویر ساورکر۔ تامل ناڈ۔ ویر ساورکر۔ دہلی، ویر ساورکر، ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی اور رائے بہادر ہریش چندر۔

اقوال زرّین

حالات کے موافق ہونے اور حالتِ خوشی میں پھُول کر مغرور ہو جانا اور فتح و فیروزی کی حالت میں کبر و نخوت کے احکام کی پیروی کرنا بالکل جائز نہیں۔

نرمی بہترین عمل ہے دنیا میں عمدہ عادت سے بہتر کوئی کام نام پیدا کرنے یا اسکی ضرورت کو پُورا کرنے کیلئے نہیں ہے۔

حالات کے موافق ہونے پر بے عمل انسان پچھتاتا ہے۔

دوست کو اپنے حال سے اتنا واقف نہ کرو کہ اگر وہ دشمنی کرنا چاہے تو کر سکے۔

دو بھائیوں کے درمیان عداوت نہ ڈال کیونکہ وہ آخر ایک ہو جائیں گے اور تو مفت میں ذلیل ہو گا۔

عزّت کی خواہش ہو تو پہلے دوسرونکی عزّت کرنا سیکھو۔

اپنا راز دوسرے کو بتا کر اسے پوشیدہ رکھنے کی ہدایت کرنا حماقت ہے۔

موجِ تبسم

بچّہ:۔ امی جان تمھیں ایک خوشخبری سُناؤں؛
ماں:۔ "کیا؟"
بچّہ:۔ ابا جان نے بتایا ہے کہ میرا بھائی پیدا ہوا ہے۔

مالک:۔ "تم مجھے ناراض نہ کیا کرو"
نوکر:۔ میں تو ہمیشہ آپ کو خوش ہی رکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔
مالک:۔ ابھی کل ہی تو تم تنخواہ بڑھانے کا تقاضا کر رہے تھے۔

استاد:۔ دنیا میں کوئی کام بھی ناممکن نہیں ہے۔
شاگرد:۔ اچھا تو آپ میری انگوٹھی سے گزر کر دکھائیں۔

بیوی:۔ یہ بات تو جاہل بھی بتا سکتے ہیں۔
میاں:۔ اِسی لئے تو تم سے پُوچھ رہا ہوں۔

دیہاتی:۔ کیا بچوّں کا کرایہ لگتا ہے،
بابو:۔ "بارہ سے کم کا نہیں؛"
دیہاتی:۔ چلو تو ٹھیک ہے میرے پاس تو صرف نو بچّے ہی ہیں۔

دلچسپ معلومات

خوب صورت بنانے کا اسپتال

امریکہ میں ایسے متعدد پرائیویٹ اسپتال قائم ہیں جن میں بدشکل اور بھدی عورتوں کو جراحی اور دیگر ذرائع سے نہایت حسین و جمیل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اس کوشش میں ماہرینِ حسن بڑی حد تک کامیاب بھی ہیں۔ خوبصورتی کے ہسپتال سب سے زیادہ ہولی ووڈ امریکہ میں ہیں۔ ہولی وڈ وہ مقام ہے جہاں فلم سازی کا کاروبار ہوتا ہے، یہاں کے ہسپتالوں میں بالوں کو خوبصورت بنا دیا جاتا ہے۔ بے رونق آنکھوں میں کشش پیدا کر دی جاتی ہے بے ڈھنگی ناک کو آپریشن کے ذریعہ درست کر دیا جاتا ہے موٹے اور بھدے ہونٹوں میں حُسن پیدا کر دیا جاتا ہے پچکے ہوئے گال اُبھار دیے جاتے ہیں۔ زیادہ پھُولے ہُوئے گالوں کو موزوں بنا دیا جاتا ہے سُوکھی ہوئی عورتوں کے جسم پر گوشت چڑھا دیا جاتا ہے اور بھدی عورتوں کے موٹاپے کو کم کرکے ان کو نازک اندام بنا دیا جاتا ہے غرضیکہ جسم کے جلہ اعضا ان ہسپتالوں میں بڑے سلیقہ کے ساتھ مرمّت کئے جاتے ہیں۔

---

۷۶ ہزار ہندوستانی جاپان کی قید میں

نئی دہلی۔ ۲۴، نومبر۔ آج کونسل آف اسٹیٹ میں ایک سوال کے جواب میں کمانڈر انچیف نے بتلایا کہ جاپانیوں کے ہاتھ میں تقریباً ۷۶ ہزار ہندوستانی جنگی قیدی ہیں۔ آپنے جاپانی قیدیوں کی تعداد بتلانے سے انکار کر دیا۔

جاپان کے چار جنگی جہاز ڈبو دیئے گئے

لندن۔ ۲۵، نومبر۔ دکھن پچھمی پیسفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ اترسی سالومن میں چار جاپانی ڈیسٹرائر ڈبو دئے گئے اور پانچویں ڈیسٹرائر کو نقصان پہونچا۔ یہ لڑائی ربال اور بوگن ویل کے درمیان ہوئی، لڑائی میں امریکہ کے کسی جنگی جہاز کو نقصان نہیں پہونچا، جاپانی بیڑہ میں ۶ ڈسٹرائر تھے جن میں سے صرف ایک بچ سکا، جاپانی جنگی جہاز دو ٹولیوں میں آگے بڑھے۔ پہلی ٹولی کے دو ڈیسٹرائروں کو تارپیڈو مار کر ڈبو دیا گیا۔ چار ڈیسٹرائروں نے بچکر بھاگنے کی کوشش کی۔ امریکی جہازوں نے ان کا ان کا مقابلہ کیا۔ دو اور ڈبو دئے گئے اور ایک ڈیسٹرائر کو نقصان پہونچا۔ بوگن ویل میں امپریس کی کھاڑی میں اتحادی فوجوں نے اپنا مورچہ چوڑا کر لیا ہے اور ۷۰ جاپانیوں کو ہلاک کر دیا۔ آٹھ ہزار ٹن کا ایک جہاز ڈبو دیا گیا۔ ایڈمرل نمز کے اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ کل تیسرے پہر امریکی فوجوں نے ٹراور کے قریب بیٹیو کے ٹاپو پر قبضہ کر لیا۔ جاپانیوں نے جوابی حملہ کیا مگر اس کو پسپا کر دیا گیا۔ ٹراوا۔ اباما اور ماکن میں بچی ہوئی جاپانی فوج کا صفایا کیا جا رہا ہے۔

ہندوستان کے قحط کے متعلق ملک معظم کی تقریر

لندن۔ ۲۵، نومبر۔ ملک معظم شاہ جارج ششم نے کل پارلیمنٹ کے اجلاس کیلئے ختم کرتے ہوئے اپنے اعلان میں ہندوستان کا ذکر بھی کیا ہے اُنھوں نے فرمایا کہ برطانیہ میں میری رعایا کے صبر و استقلال اور جانفشانی کی تقلید میری نوآبادیات اور محروسہ ممالک اور ہندوستان میں بھی کیجا رہی ہے جنگ کے باعث میری ہندوستان کی رعایا میں بہتوں کو جن خاص مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے مجھے بھروسہ ہے کہ ان سے انھیں نجات مل جائے گی اور میری حکومت نے جو تدبیریں اختیار کی ہیں ان سے حکومت ہند کو اناج کا شدید قحط دور کرنے میں مدد ملیگی جو ہندوستان کے بعض علاقوں میں پھیلا ہوا ہے۔

مہاتما گاندھی کو لارڈ ویول کا دعوت نامہ

بمبئی۔ ۲۵، نومبر۔ "بمبئی سنٹنل" کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ذمہ دار حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ لارڈ ویول نے مہاتما گاندھی سے دریافت کیا آیا وہ ان سے ملنا چاہتے ہیں، اگر یہ خبر ٹھیک ہے تو اس تحریک کے بارے میں قیاس آرائی کی زیادہ ضرورت نہیں اور نہ ہی اس بارے میں قیاس آرائی کی ضرورت ہے کہ مہاتما گاندھی نے کیا جواب دیا ہو گا کیونکہ مہاتما گاندھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کا یہ مقولہ ہے کہ میں اس شخص سے ملنے کے لئے ہمیشہ تیار ہوں جو مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔

افسانہ

انسانی کردار پر روشنی ڈالنے والا ایک شاہکار

(از مسافر)

میں نے جب اسے پہلی بار مسٹر پرادیپ کی ایک رنگین صحبت میں دیکھا تو وہ اپنے نازک اور پتلے پتلے ہونٹوں پر ایک رسیلا راگ لئے ہوئے اپنے خوشنما گورے گورے اور مختصر پاؤں کے چھاگل کی جھنکار کے ساتھ رقص کر رہی تھی، اس کے حسن کا عجب عالم تھا۔ پرادیپ کے کمرے کی رئیسانہ آرائش اور تیز برقی قمقمے اس کے حسین مکھڑے کی آب و تاب کے سامنے ماند پڑے ہوئے تھے، مجھ پر اس کے حسن اس کی اداؤں، اس کی آواز اس کے فن، غرض ہر چیز کا بہت اچھا اثر پڑا مگر میں نے خود سے کہا "سب کچھ سہی پھر بھی ایک بازاری عورت ہے"

یہی بات میں نے پرادیپ سے اس وقت بھی کہی جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ چندرا میں غیر معمولی دلچسپی لے رہا ہے اور اسے ایک بازاری عورت کی گری ہوئی حیثیت سے اٹھا کر اپنی شریکِ زندگی بنانا چاہتا ہے میری نظروں میں چندرا حسین دلآویز اور جادو پیکر ہونے کے باوجود ایک نیچی عورت تھی اس لئے میں نے اس کی مخالفت کی کہ پرادیپ اس "حسین گندگی" کو اپنی زندگی میں جگہ نہ دے چنانچہ مجھے خوشی ہوئی جب پرادیپ کی توجہ ونمالا کی طرف متوجہ ہو گئی۔

ونمالا تعلیمیافتہ تھی، ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ شرافت کی مہر اس کی زندگی پر چسپاں تھی، میں نے کھُلم کھُلا کہا کہ ونمالا اور چندرا میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ غلاظت میں پڑے ہوئے ایک کھوٹے سکّے کا اگر کوئی ابھار چمک بھی رہا ہو تو صاف شفاف آسمان میں جگمگاتے ہوئے نیلے آسمان میں ضوافشانی کرنے والے درخشاں ستارے سے اسے کیا نسبت ہو سکتی ہے، مجھے خوشی ہوئی جب پرادیپ نے میرے فیصلے کو قبول کیا۔ ونمالا اس کی شریکِ زندگی بن گئی۔ چندرا رفتہ رفتہ اس سے دور ہو گئی یا کر دی گئی۔

برسوں بعد میں جیلر کی حیثیت سے کام کر رہا تھا ایک عورت قیدی لائی گئی، وہ اپنے شوہر کا خون کرکے آئی تھی

میں اسے دیکھ کر حیران رہ گیا! وہ عورت ونمالا تھی، ہاں ونمالا تعلیمیافتہ، اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھنے والی لڑکی جس کی زندگی پر شرافت کی مہر لگی ہوئی تھی، میں نے کوشش کرکے اُسے پرادیپ جیسے رئیس نوجوان کی زندگی کی سنہری روپہلی لہروں پر تیرنے والی کشتی میں اسے سوار کرایا تھا مگر اس نے پرادیپ کو قتل کر دیا۔

ابھی میں حیرت سے ونمالا کے کردار پر غور کر ہی رہا تھا کہ دروازے پر جیکاروں کا شور سُنائی دیا۔ کوئی بہت بڑا قومی لیڈر گرفتار ہو کر آیا تھا۔ نعروں کے شور سے زمین کی چھاتی دہلی جاتی تھی بڑا اژدہام تھا، آوازوں کی گونج ہی سے معلوم ہوتا تھا کہ شاید لکھو کھا خلق خدا ساتھ ہے۔

قومی لیڈر کو موٹر سے اُتار کر جیل میں لایا گیا۔ میں نے حیرت سے دیکھا۔ چندرا

چندرا مجھے پہچان گئی، اس نے مسکرا کر دونوں ہاتھ جوڑ کر مجھے پرنام کیا۔

نعرے لگ رہے تھے "چندرا دیوی کی جے، چندرا دیوی زندہ باد"

میں سوچ رہا تھا، انسان کہاں سے کہاں پہنچ سکتا ہے۔

جرمنی کے سرکاری دفتر تباہ

لندن۔ ۲۵، نومبر۔ کل رات پھر انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے دار السلطنت برلن پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ جرمنی کے ریڈیو کئی گھنٹے تک بند رہے، سٹاک ہوم اور برلن کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ جرمنوں نے بھی یہ مان لیا ہے کہ کل رات کے ہوائی حملہ سے برلن کے بہت بڑے حصّہ کو نقصان پہونچا۔ ربنش گورنمنٹ کے صدر دفتر کے قریب بم گرے۔ جرمنی کے وزیر خارجہ ربن ٹراپ اور پروپگنڈہ وزیر گوبلز کے مکانوں پر اور جرمنی کے دفتر خارجہ اور دفتر پروپگنڈہ پر بھی بم گرے، جان و مال کا بھاری نقصان ہوا۔

برطانی فوج نے جزیرہ ساموس کو خالی کردیا

لندن۔ ۲۳ نومبر۔ بیچ پورب کے اتحادی ہیڈکوارٹر کا ایک خاص جنگی اعلان مظہر ہے کہ انگریزی یونانی اور اٹلی کی فوجوں کے ایک حصہ نے اپنا کام ختم کرنے کے بعد کوئی نقصان اُٹھائے بغیر ساموس کے ٹاپو کو خالی کردیا ہے۔ اس ٹاپو کی آبادی کا ایک بڑا حصہ ان فوجوں کے ساتھ چلا آیا تھا۔ اب جرمن ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ ان کی فوجوں نے ساموس پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایجین میں اتحادی دستوں کی گشتی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہ دشمن کو پریشان کرتے رہتے ہیں۔ یہ ٹاپو ترکی کے ساحل سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہے اور اب جرمنوں کے چھوٹے چھوٹے دستوں کے لئے رات میں چھپ کر ترکی کے ساحل پر اتر جانا ممکن ہوجائیگا حالانکہ ان دستوں کو ترکی میں نظربند کردیا گیا۔

بابو جے پرکاش نرائن

لاہور۔ ۲۴ نومبر۔ بابو جے پرکاش نرائن کے وکیل مسٹر جیون لال کپور کو پنجاب کے ایڈوکیٹ جنرل نے اطلاع دی ہے کہ بابو جے پرکاش نرائن کو بنگال ریگولیشن ۳ مجریہ ۱۸۱۸ء کے ماتحت نظربند رکھنے کا حکم جاری کیا گیا ہے، اس سے قبل اُنھیں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت نظربند رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بابو جے پرکاش نرائن کی جانب سے ہبس کورپس کی درخواست کی سماعت کے لئے لاہور ہائی کورٹ نے ۱۵ دسمبر مقرر کی تھی اور مسٹر کے، ایم۔ منشی اور مسٹر پار دیوالہ نے ان کی درخواست کی پیروی کے لئے وکالت نامے داخل کئے تھے۔

ناروا سلوک کے خلاف احتجاج

دہلی۔ ۲۳ نومبر۔ کل رات ۹ بجے جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کے پروگرام کے مطابق دوسرا عام جلسہ قرول باغ بڑی مسجد میں زیر صدارت جناب مقبول احمد صاحب منعقد ہوا جس میں ایک تجویز کے ذریعہ مولانا حسین احمد مدنی اور ان کے چند رفقا کے ساتھ نینی جیل الہ آباد میں ناروا سلوک کے خلاف احتجاج کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ اس واقعہ کی غیر سرکاری کمیشن کے ذریعہ تحقیقات کرائی جائے۔

لارڈ ویول لاہور پہونچ گئے

لاہور۔ ۲۴ نومبر۔ ہندوستان کے شمالی صوبوں کا دورہ کرنے کے لئے لارڈ ویول بذریعہ ہوائی جہاز آج لاہور پہونچ گئے۔ آپ دسمبر کے آخر تک شمالی ہند کا دورہ ختم کرلیں گے اور جاڑا ختم ہونے تک تمام صوبوں کا دورہ کرلیں گے۔

لبنان کو مکمل آزادی دیدی جائے

واشنگٹن۔ ۲۰ نومبر۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈل ہل نے اخباری نمایندوں کی ایک کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کیا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت نے قومی آزادی کی فرانسیسی کمیٹی کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کمیٹی سے زوردار مطالبہ کیا ہے کہ لبنان کو مکمل آزادی دیدی جائے، بیروت سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نمایندے ڈاکٹر جارج وارڈ سورۃ مقیم بیروت کو امریکہ کی تجویزیں لیکر فرانسیسی کمیٹی کے ہیڈکوارٹر کو بھیجا گیا ہے مسٹر کارڈل ہل نے مزید تفصیلات بتلانے سے انکار کردیا۔

مذہبی رہنماؤں کا احتجاج

بغداد۔ ۱۸ نومبر۔ عراق کے مذہبی رہنماؤں نے مسٹر چرچل وزیراعظم برطانیہ اور آرچ بشپ آف سمنٹربری کو احتجاج نامے بھیجے ہیں جس میں لبنانیوں کے خلاف فرانسیسیوں کی کارروائیوں کے خلاف احتجاج کیا ہے اور ان کارروائیوں میں مداخلت کرنے لبنان کے لیڈروں کو رہا کردینے اور لبنان کو اس کے قانونی حقوق واپس دلوادینے کا مطالبہ کیا ہے۔

فوجوں کے لئے مویشیوں کا ذبیحہ

نئی دہلی۔ ۲۰ نومبر۔ کل صبح کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں سر جوگیندر سنگھ نے حکومت کیطرف سے راجہ یوودراج دت سنگھ کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہندوستان میں فوجوں کو گوشت سپلائی کرنے کیلئے کارآمد مویشیوں کا ذبیحہ روکنے کی غرض سے کچھ ضروری پابندیاں لگادی گئی ہیں دودھ دینے والی یا حاملہ گائیں یا بیلوں میں یا باربرداری کے کام آنے والے مویشی ذبیحہ کے لئے فوج میں نہیں لئے جاتے ہیں۔

استاک ہوم۔ ۲۶ نومبر۔ سویڈن کے ایک اخبار کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمنوں نے جٹلینڈ میں ڈھائی لاکھ فوج جمع کردی ہے۔ انھیں اس علاقہ پر اتحادیوں کے حملہ کا خطرہ ہے۔ اس فوج کی طاقت برابر بڑھائی جارہی ہے اور جرمن فوجوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ جٹلینڈ ڈنمارک میں ہے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ابتدائی خفیفہ ۱۳ ۴م سنہ ۱۹۴۳ء
بعدالت جناب سید یعقوب علی صاحب رضوی سول جج
صاحب بہادر ضلع بارہ بنکی

منشی گور پرشاد ولد ماندھاتا قوم نگم ساکن زید پور پرگنہ
سترکھ ضلع بارہ بنکی — مدعی
بنام محمد حسین — مدعا علیہ

بنام محمد حسین ولد چھیدن قوم خیاط ساکن زید پور وارد حال شہر کانپور محلہ ڈھکنہ پورہ برمکان منگرے ڈاکخانہ سنی پور ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مالیتی ۱۳۳ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہوں اُسی روز اُن کو پیش کریں۔
مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔
آج بتاریخ ۱۶ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم رگھوناتھ پرشاد منصرم
عدالت سول جج بارہ بنکی
(مہر عدالت)

پیسفک میں جنگی بیڑہ کی فیصلہ کن لڑائی

نیویارک۔ ۲۴ نومبر۔ کل رات ٹوکیو ریڈیو نے اہل جاپان کو متنبہ کیا کہ گلبرٹ کے ٹاپوؤں پر امریکی فوج کے ایک حملے سے مارشل ٹاپوؤں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور یہ جنگی جہازوں کی فیصلہ کن لڑائی کا پیش خیمہ ہے۔

ماکن ٹاپو پر امریکی فوج کا قبضہ

واشنگٹن۔ ۲۴ نومبر۔ وسطی پیسفک کے متعلق سمندری محکمہ کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ امریکی فوجوں نے ماکن کے ٹاپو پر قبضہ کر لیا ہے۔ ٹراوہ کے ٹاپو میں امریکی فوجوں نے اپنی پوزیشن مضبوط کر لی ہے اور وہ بیٹو کے ٹاپو میں دشمن کی فوجوں کے خلاف اپنی پوزیشن مضبوط کر رہی ہیں۔ اَنابا میں صورت حالات قابو میں ہے، ہوائی جہاز لیجانے والے جہاز پر سے ہوائی جہاز مارشل کے ٹاپوؤں پر حملہ کر رہے ہیں۔

فوجی عہدے پست اقوام کے لئے

نئی دہلی۔ ۱۹ نومبر۔ آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں حکومت ہند نے ایک ریزولیوشن منظور کر لیا جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ فوج کی اعلیٰ ملازمتوں میں پست اقوام کے باشندوں کو آزادی کے ساتھ بھرتی کیا جائے اور چند خاص خاص طبقوں کا فوجی ملازمتوں میں اجارہ نہ ہونا چاہیئے۔

انگریز فوجی ماہروں کو تشویش

لندن۔ ۲۳ نومبر۔ رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنی سے سرکاری طور پر دعوی کیا گیا ہے کہ جرمن فوجوں نے سموس کے ٹاپو پر قبضہ کر لیا ہے، گو لندن میں اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے مگر اس کی تردید بھی نہیں کیجا رہی ہے۔ سموس ڈوڈیکنیز گروپ میں لیروس کے قریب ایک یونانی ٹاپو ہے لیروس پر چند روز ہوئے جرمن فوجوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ ان ٹاپوؤں پر کچھ عرصہ ہوا انگریزی فوجوں نے قبضہ کر لیا تھا۔
سموس اور لیروس کے ٹاپو ایجین سمندر میں ترکی کے قریب واقع ہیں۔

سرکاری دفتروں پر لبنانیوں کا قبضہ

قاہرہ۔ ۲۳ نومبر۔ بیروت میں عوام نے کئی سرکاری عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے جن میں وزیر سپلائی وزیر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے دفاتر بھی شامل ہیں۔ یہ دونوں عمارتیں گورنمنٹ ہاؤس کے قریب واقع ہیں۔ قاہرہ کے لبنانی حلقوں میں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ فرانسیسیوں کے مقرر کئے ہوئے وزیر اعظم عمائیل عیدے نے پولیس کے جس اعلیٰ افسر کو برخاست کر دیا تھا وہ اب بیروت میں مظاہرین کی رہنمائی کر رہا ہے۔ عمائیل عیدے کی بھی کوئی خبر نہیں ملی ہے کیونکہ عوام کے ہجوم کو وہ گورنمنٹ ہاؤس میں نہیں ملے تمام بیروت میں لبنانی پولیس بھی عوام کے ساتھ مل کر مظاہرے کر رہی ہے۔

اے۔ آر۔ پی پر تیس کروڑ روپیہ صرف ہو چکا

نئی دہلی۔ ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اب تک ہندوستان میں اے۔ آر۔ پی کے کام پر تیس کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت نے یہ دیکھ کر کہ اس قدر بڑی رقم خرچ ہو گئی اور اس کا مصرف کچھ بھی نہیں ہوا۔ ملک میں اے۔ آر۔ پی آرگنائزیشن توڑنے کا فیصلہ کیا، اس وقت بنگال۔ آسام اور مدراس میں جہاں خطرہ ہے، اے، آر، پی آرگنائزیشن موجود ہے۔

مسولینی نے خودکشی کر لی؟

سٹاک ہام، ۲۳ نومبر۔ سویڈن کے ایک اخبار کا نامہ نگار زیورچ سے لکھتا ہے کہ سوئزرلینڈ سے جو مسافر یہاں پہونچے ہیں ان کا بیان ہے کہ مانئور مسولینی نے کل (سوموار) گارڈلر ولا میں خودکشی کر لی۔ مسافروں کا کہنا ہے کہ مسولینی چند روز ہوئے یہاں آیا تھا اور وہ بہت گھبرایا ہوا تھا۔ روم سے ڈاکٹر بلائے گئے لیکن وہ دیر سے پہونچے، مسولینی ان کی آمد سے پہلے مر چکا تھا۔ رائٹر کا بیان ہے کہ ابھی اس خبر کی کسی اور ذریعہ سے تصدیق نہیں ہو سکی۔

لارڈ ماونٹ بیٹن کا پہلا کمیونک

نئی دہلی۔ ۲۰ نومبر۔ اب لارڈ ماونٹ بیٹن نے دکھن پوربی ایشیا کے سپریم کمانڈر کی حیثیت سے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ان کے ہیڈ کوارٹر سے ان کا پہلا کمیونک کل شائع ہوا ہے لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کمان کا کام ابھی باقاعدہ طریقہ پر شروع نہیں ہوا ہے اور کام شروع ہونے میں ابھی کچھ عرصہ لگے گا اور بڑے پیمانہ پر کام کافی طویل عرصہ کے بعد شروع کیا جائے گا۔

ہندوستان کے ڈیفنس کے اخراجات

نئی دہلی۔ ۱۹ نومبر۔ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء کے متعلق حکومت ہند نے جو حساب و کتاب شائع کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ سنہ ۴۴-۱۹۴۳ء کے مالی سال کے پہلے چھ ماہ میں اخراجات میں آمدنی سے ۵۸ کروڑ روپیہ کا اضافہ ہو گیا۔ بچاؤ کے اخراجات میں ۱۹½ کروڑ روپیہ کا اضافہ ہو گیا اور ۲۰۰ کروڑ روپیہ تک پہونچ گئے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

جمال یار تو حق عوام مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن مسیحی

رجسٹرڈ نمبر ۱۰۶

صداقت

ہفت وار

قیمت
سالانہ عہ ۳/-
ششماہی عہ ۲/۱۲/-
سہ ماہی عہ ۱/۸/-
فی پرچہ
دو آنہ ۲/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 38 NO. 48 | CAWNPORE. Saturday. 4th DEC. 1943

کانپور شنبہ ۴ دسمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۵ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۸ نمبر ۴۸

ادبیات

انتخاب مشاعرہ

انجمن جامعہ ادبیہ کان پور

۳۰ نومبر ۱۹۴۳ء کی رات کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہوار مشاعرہ جناب مسٹر اے۔ جی۔ انصاری انکم ٹیکس کمشنر کی صدارت میں جناب خانصاحب سید صدرالاسلام صاحب ڈی۔ ایس۔ پی کے دولتکدہ پر منعقد ہوا جس کا انتخاب درج ذیل ہے۔ (اڈیٹر)

(جناب انصاری انکم ٹیکس کمشنر)

نہ ہم ہوتے تو یہ حسن ازل بھی نامکمل تھا
چمن میں چشم نرگس چاہتی ہے دیدہ ور پہلے

مری حرماں نصیبی نے مجھے کیا کیا سکھایا ہے
دعا کرنا سمجھ لینا دعا کو بے اثر پہلے

(جناب صدر ڈی۔ ایس۔ پی)

غلط تھا ہم جو سمجھے چلتے ہیں تیر نظر پہلے
برنگ شمع بزم دوست میں کٹتا ہے سر پہلے

کسی محفل میں سب کو اس تصور نے بٹھا رکھا
کہ دیکھیں دیکھتا ہے دیکھنے والا کدھر پہلے

خبر کچھ بھی نہیں کنج لحد کے سونے والوں کو
کہ دنیا بھر میں شام آتی ہے پہلے یا سحر پہلے

عدم کے جانے والے کیا ڈریں دوری منزل سے
کہ ایک اک سانس میں کرتے ہیں سامان سفر پہلے

مریض ہجر کی بالیں پہ سب ہیں اس تصور میں
اجل آتی ہے پہلے یا کسی کا چارہ گر پہلے

ہزاروں مرتبہ اے صدرؔ اس کو آزما دیکھا
محبت کا دل بسمل پہ ہوتا ہے اثر پہلے

(جناب سخاؔ شاہجہانپوری)

کہا تھا لفظ کن جس نے وہی تھا جلوہ گر پہلے
سخاؔ لیکن ہم اس کے نام سے تھے بے خبر پہلے

ابھی جلدی نہ کر سجدہ میں اے ذوق جبیں سائی
لگا لوں اپنی آنکھوں سے میں اس کا سنگ در پہلے

تو ہی اے روح جانا التجائے آخری لے کر
مگر واپس تو آ جائے دعائے بے اثر پہلے

کرم آمیز پرسش کے سر حشر اور کیا معنی
تمہیں تھے ہستی انساں میں شاید جلوہ گر پہلے

خضر بھی رہ نورد عشق ہیں میں بھی مسافر ہوں
مگر اب دیکھنا ہے ختم ہو کس کا سفر پہلے

نہ محشر ہی بپا ہوتا نہ ہوتے رونما فتنے
اگر انساں سمجھ لیتا مآل خیر و شر پہلے

(جناب نواب قیصرؔ کانپوری)

خدا شاہد نہ تھی مجھ کو جفاؤں کی خبر پہلے
محبت کیوں میں کرتا آپ کہہ دیتے اگر پہلے

کبھی وہ آنکھ پہلے یا اٹھا درد جگر پہلے
کسی کو کیا خبر کس پر ہوا کس کا اثر پہلے

وہی ہم ہیں کہ اب رونے سے دم بھر بھی نہیں فرصت
وہی ہم تھے ہنسا کرتے تھے جب آٹھوں پہر پہلے

اٹھاتے ہیں وہ در سے کیا کروں یارب کہاں جاؤں
وہاں تو خاک اڑتی ہے جہاں تھا میرا گھر پہلے

وہ راتیں یاد ہیں ہمدم نہ تھا جب دل میں غم کوئی
ہوا کرتی تھی ہنستے کھیلتے کیسی سحر پہلے

(جناب حافظ تحسین کانپوری)

کشش منزل کی خود رستے بتا دیتی ہے رہبر کو
مگر لازم ہے دل میں مستقل عزم سفر پہلے

رہے گا باب توبہ تو کھلا روز قیامت تک
یہ ڈر ہے میکدہ کا بند ہو جائے نہ در پہلے

نشیمن کیا، چمن چھوٹا، کف صیاد میں آئے
کہیں کس منہ سے ہم تھے طائر رنگیں نظر پہلے

زباں میں کم سے کم اتنی تو ہو تاثیر اے تحسیںؔ
دعا کو ہاتھ اٹھیں پیچھے نمایاں ہو اثر پہلے

(جناب حافظ عزیز ناطقی)

ہوس ہے زخم کھانے کی تو ہو سینہ سپر پہلے
کہ تیر آتا ہے پیچھے کام کرتی ہے نظر پہلے

وہی دل دے رہا ہے آج تعلیم وفا سب کو
کہ جس پر تم نے ڈالی تھی محبت کی نظر پہلے

دو راہے تک تو میں دیر و حرم کے آ گیا لیکن
سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ اب جاؤں کدھر پہلے

دل مجبور کی تسکین اب ہو کس طرح مجھ سے
اسی نقطہ پہ ڈالی تھی عزیزؔ اس نے نظر پہلے

(جناب شاکر ناطقی)

دماغ و دل پہ غالب تھا خودی کا کچھ اثر پہلے
اب اتنا ہوش میں ہوں جس قدر تھا بے خبر پہلے

حریص لذت بیداد ہیں قلب و جگر دونوں
مجھے یہ دیکھنا ہے کس پہ پڑتی ہے نظر پہلے

دنیائے اسلام

ہم بالکل آزاد ہیں! لبنان کے صدر جمہوریہ کا اعلان

لندن۔ ۲۹ نومبر۔ شیخ بشیر الخیری نے ولایتی اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے نمایندہ مقیم بیروت سے دوران ملاقات میں کہا کہ ہم اب بالکل آزاد ہیں اور جہاں تک لبنان کی حکومت کو تعلق ہے اب کوئی آئینی مسئلہ حل طلب نہیں رہا ہے۔ ہم اس طرح کام کر رہے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ ہماری حکومت بھی کام کر رہی ہے اور پارلیمنٹ بھی جنرل کرٹو نے بہت اصرار کیا تھا کہ وزارت بدل دی جائے اور عارضی طور سے پارلیمنٹ کو ملتوی کر دیا جائے۔ اور صرف میں صدر کی حیثیت سے اپنی جگہ پر بدستور ہوں، لیکن اس میں آئینی مشکلات تھیں اس لئے اُن کے مطالبہ کو مانا نہیں جا سکا۔ بہرحال ہم اب ایک آزاد ملک ہیں اور خود مختارانہ کام کریں گے اور اطلانتک کے اعلان آزادی پر ہمارا عمل ہوگا۔

بیروت۔ ۲۸ نومبر۔ جنرل کرٹو نے کل منصرم فرانسیسی ڈیلی گیٹ جنرل لبنان ایم چٹاگینو سے ملاقات کی اور پھر سرکاری حیثیت میں صدر لبنان سے ملے۔ جنرل کرٹو نے صدر خوری کے آگے لبنانیوں کو دستوری آزادی کی اجازت دینے کیلئے فرانسیسی قومی کمیٹی کے فیصلہ کو پیش کیا۔

صدارتی محل کے باہر ایک بڑا مجمع جمع ہوا جو خوشی سے فضا میں بندوقیں چلاتا اور گاتا رہا روز کے قبیلے نے اپنے خوشنما لباس میں بیروتی گلیوں میں جھنڈے لیجاتے ہوئے روایاتی تلواری ناچ اور کوچ کیا۔

ترکی خبریں

انقرہ۔ یکم دسمبر۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ ترکی کے زلزلہ سے نقصان کے بارے میں جو مزید حالات موصول ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد چار ہزار اور زخمیوں کی تعداد تین ہزار سے اوپر پہنچ گئی ہے۔

جرمن۔ نیوز ایجنسی نے کہا کہ انقرہ کے جرمن سفیر ہر فان پاپن بخارسٹ پہنچ گئے اور وہاں سے بذریعہ ریل گاڑی انقرہ کو روانہ ہو گئے۔

پرتگال کے ریڈیو نے ویٹیکن کی ایک خبر کی حوالے سے لکھا ہے کہ پوپ اعظم نے کئی سرکردہ اشخاص کو ملاقات کی اجازت دیدی ہے ترکی کے جرمن سفیر پوپ اور کلیسا کے سکریٹری سے ملنے کیلئے روم سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے ہیں۔

ملے کس طرح دل اُن سے نگاہیں جب نہیں ملتیں
وہ کیا جانیں کہ دل ملتے ہیں پہلے یا نظر پہلے

ازل کے بعد کی آراستہ بزم شہود اس نے
وہی عالم ادھر ہے اب جو عالم تھا اُدھر پہلے

یکایک ساز ہستی کی صدائیں رُک گئیں شاکر
رسا وہ ہو گیا نالہ کہ جو تھا بے اثر پہلے

(جناب سکیم ناطقی)

بشر پہ ظلمت ہستی کا تھا ایسا اثر پہلے
مہ و انجم کے آگے بھی جھکا دیتا تھا سر پہلے

خدا معلوم برق حسن کا ہو کیا اثر پہلے
دھڑکتا ہے مرا دل یا جھپکتی ہے نظر پہلے

میں دل کو چھوڑ کے دیر و حرم کی سمت کیوں جاتا
اگر اپنا بنا لیتی نگاہ معتبر پہلے

نشاط بزم رندانہ، کمال حسن بت خانہ
بہت آوارہ و رسوا تھا ہنگام سحر پہلے

مجھے دیوانہ کر دیتے تھے انداز سحر گاہی
مرے غم میں گریباں چاک ہوتی تھی سحر پہلے

(جناب نواب اثر کانپوری)

پڑے گی دیکھنا ہے کس طرف تیری نظر پہلے
مری قسمت سے دل ہوتا ہے زخمی یا جگر پہلے

مجھے بھی اشتیاق دید نے گھر سے نکالا ہے
خدا جانے وہاں پہونچیں گے ہم یا نامہ بر پہلے

ہو جس کے سامنے آٹھوں پہر زلف و رخ جاناں
وہ کیا جانے کہ شب ہوتی ہے پہلے یا سحر پہلے

تماشا بن گئے خود آج وہ دنیا کی نظروں میں
جو دیوانہ سمجھ کر مجھ پہ ہنستے تھے اثرؔ پہلے

(جناب ندرت کانپوری)

سنا ہے برق عالم سوز چمکی طور پر پہلے
یہ قسمت ہے کہ موسیٰ کی پڑی اس پر نظر پہلے

بغیر اس کے تو اشکوں میں نہیں آتی ہے رنگینی
محبت میں یقینی خون ہوتا ہے جگر پہلے

چمن میں غنچہ و گل دیکھنے کی چیز ہیں لیکن
بچانا چاہیئے کانٹوں سے دامان نظر پہلے

جنون عشق میں جب ناصیہ سائی کا ہوش آیا
جبین شوق نے ڈھونڈا تمہارا سنگ در پہلے

(جناب صبا لکھنوی)

قدم راہ محبت میں نہ رکھ او بے خبر پہلے
بشر کو چاہیئے انجام پر کر لے نظر پہلے

وفا کی آبرو مٹ جائے گی ٹپکا اگر آنسو
نتیجہ سوز غم کا سوچ لے اے چشم تر پہلے

خیال دوست نے موسیٰ کو وارفتہ بنایا تھا
سوال دید کرتے ہوش میں ہوتے اگر پہلے

(باقی صفحہ ۵ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۴/ دسمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۹

قاہرہ میں کانفرنس ختم

اور طہران میں دوسرا اجتماع

قاہرہ میں کئی روز تک اہم مشورے کرنیکے بعد پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل اور جنرل چیانگ کائی شیک نامعلوم جگہ کو روانہ ہوگئے ہیں۔ قاہرہ کی کانفرنس کے بعد جو مشترکہ اعلان شائع کیا گیا ہے اس میں ایک بار پھر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کے خلاف اس وقت تک لڑائی جاری رکھی جائیگی جب تک کہ جاپان غیر مشروط طور پر ہتھیار نہ ڈالدے، جاپان نے ۱۹۱۴ء کے بعد جن علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے وہ اس سے واپس لے لئے جائیں گے۔ اس اعلان کو برطانیہ اور امریکہ میں بہت اہمیت دی جارہی ہے۔ یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ یہ اعلان چین کی تاریخ میں ایک نیا باب ہے اور جاپان کی شکست کیلئے ایک گارنٹی ہے، چین کے سفیر مقیم لندن ڈاکٹر ولنگٹن کو نے اس سمجھوتہ کی بڑی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ جاپان کی ہار اب یقینی ہوگئی ہے، اس کانفرنس میں جاپان کے خلاف بری، بحری اور ہوائی لڑائی کے متعلق اسکیم تیار کر لی گئی ہے۔ کانفرنس میں ایک بڑی تعداد میں اتحادی کمانڈر اور جنرل شریک ہوئے، یہ پہلا موقع تھا کہ جنرل چیانگ، صدر روزویلٹ اور مسٹر چرچل کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہوئے، اس سے پہلے صدر روزویلٹ اور مسٹر چرچل کے درمیان سات کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔

ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ روزویلٹ جنرل چیانگ کائی شیک اور مسٹر چرچل نے اپنے فوجی اور ڈپلومیٹک مشیروں کے ساتھ شمالی افریقہ میں صلاح مشورے ختم کئے ہیں اور انہوں نے جاپان کے خلاف زیادہ زور جنگ شروع کرنے کی تدبیروں کے متعلق فیصلے کرلئے۔

اس اعلان میں کہا گیا ہے کہ مختلف فوجی مشن جاپان کے خلاف فوجی کارروائیوں کے معاملہ میں متفق الرائے ہوگئے ہیں۔ تینوں بڑے اتحادی ملکوں کے لیڈروں نے اپنے وحشی دشمن پر بحر و بر اور ہوا سے زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈالنے کا فیصلہ کیا، یہ دباؤ برابر بڑھ رہا ہے، اس جنگ میں یہ تینوں بڑے ساتھی (برطانیہ، امریکہ اور چین) جاپان کے ظلم کو روکنے اور اُسے اس کی سزا دینے کے لئے لڑ رہے ہیں۔ انھیں اپنے لئے کسی فائدہ کا کوئی لالچ نہیں ہے اور ان کے ذہن میں اپنے علاقے بڑھانے کا کوئی خیال نہیں ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ جاپان سے پیسیفک کے تمام جزیرے چھین لئے جائیں جن پر اس نے ۱۹۱۴ء کی عالمگیر جنگ کے آغاز کے بعد سے اب تک قبضہ کر لیا ہے۔ اور چین کے جو علاقے مثلاً منچوریا، فارموسا اور پسکادورز وغیرہ جاپان نے غصب کرلئے ہیں وہ چین کی حکومت کو واپس دلائے جائیں، جاپان کو ان تمام علاقوں سے بھی نکال باہر کیا جائے گا جو اُس نے لالچ کے زیر اثر تشدد کے ذریعہ اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں۔

متذکرہ بالا تینوں بڑی طاقتوں کو کوریا کے باشندوں کی غلامی کا بھی پُورے طور پر احساس ہے اور اُنھوں نے اس امر کا عزم کر لیا ہے کہ وقت آنے پر کوریا آزاد اور خود مختار ہو جائے گا۔ ان عزائم کے ساتھ اتحادی قومیں جو جاپان سے لڑ رہی ہیں ان طویل اور سخت لڑائیوں کو جاری رکھیں گی جو جاپان سے بلاکسی شرط کے اطاعت قبول کرنے کے لئے ضروری ہوں گی۔

لزبن سے رائٹر کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ مسٹر چرچل اور مارشل چیانگ کائی شیک مارشل اسٹالن سے ملاقات کرنے کیلئے ایران کو روانہ ہوگئے ہیں۔ پیرس ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ مارشل اسٹالن طہران میں ان تینوں لیڈروں کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔

مسٹر چرچل پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مارشل چیانگ کائی شیک پہلی بار ایسی حالت میں ملے ہیں جبکہ ان کے ہمراہ اعلیٰ فوجی اور سیاسی افسران کا انبوہ کثیر بھی ہے۔ مسٹر چرچل کے ہمراہ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن اور جنرل سر ٹنگر ازے ہیں، قاہرہ سے رائٹر کا خاص نامہ نگار مطلع کرتا ہے کہ کچھ دیر تک جنرل آئزن ہوور بھی اس کانفرنس میں شریک ہوئے، تمام بات چیت پیسفک اور چین اور دکھن پوربی ایشیا کے فوجی اور جنگی مقاصد پر مرکوز رہی۔

ان لیڈروں میں اس جنگ کے اصولوں کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے اور اُنھوں نے جاپان کے خلاف خشکی، سمندر اور ہوا کے تمام مورچوں سے بڑے پیمانہ پر حملے کرنے کا نقشہ تیار کر لیا ہے۔ ان لیڈروں کے ہمراہ جو مشیر گئے ہیں اُنھوں نے حملوں کی اسکیموں پر عملدرآمد کرنے کے لئے صلاح مشورے کئے، چینی مشیروں نے کانفرنس میں کئی ضروری مسائل پیش کئے جن میں پیسفک دکھن پوربی ایشیا اور چین میں جاپان کو جلد شکست دینے کے متعلق مشترکہ جنگی پالیسی ہندوستان سے برما پر حملہ کرکے برما روڈ کو دوبارہ کھول دینے کا مسئلہ چین کی فوجوں اور باشندوں کیلئے ضروری سامان خورد و نوش کی فراہمی اور چین میں جنگ کے بعد دوبارہ تعمیر اور اس معاملہ میں برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں کی امداد کے مسائل بھی شامل ہیں۔

اس سلسلہ میں کوئی سرکاری بیان شائع نہیں کیا گیا ہے لیکن یہ یقین کیا جاتا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کی جانب سے جو مسائل اُٹھائے گئے ہیں ان کا ماحصل حسب ذیل الفاظ میں پیش کیا جا سکتا ہے:۔

اول یہ کہ سمندری اور ہوائی لڑائی جاپان کے پھاٹکوں تک پہونچادی جائے۔ اس عزم کا انکشاف اس امر سے ہوتا ہے کہ سمندری جنگی بیڑہ اور بحری محکمہ کے دفتر سے ۵۸ نمایندے بھیجے گئے ہیں۔

دوئم یہ کہ ایسی مقامی سرگرمیوں سے گریز کیا جائے جو بعد میں بیکار سمجھی جا سکتی ہیں۔

سوئم مختلف عملوں میں ایک وسیع اشتراک عمل کی بناء پر آئندہ سرگرمیوں میں رابطہ و اتحاد پیدا کیا جائے۔

چہارم یہ کہ کھانے کا سامان، فوجوں اور جنگی سامان پہونچانے کے مسائل طے کئے جائیں۔

پنجم یہ کہ پیسفک میں ہوائی حملہ کا زور بڑھایا جائے۔

نواب سجاد احمد خاں مرحوم

ہم نے یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سُنی کہ مراد آباد کے ایک قدیم رئیس خاندان کے رکن نواب سجاد احمد خاں صاحب رئیس مراد آباد۔ آنریری مجسٹریٹ بلاری جو عرصہ چھ ماہ سے جگر و استسقا کے مرض میں مبتلا ہو کر لکھنؤ بغرض علاج تشریف لائے ہوئے تھے ۱۴/ نومبر ۱۹۴۳ء ڈیڑھ بجے رات کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئے إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔ مرحوم نہایت خلیق، ملنسار اور یادضع بزرگ تھے اور ہمیشہ کار خیر کے لئے اپنی زندگی وقف کئے رہے۔ آپ کی عمر اس وقت ۷۰ سال کی تھی ممالک متحدہ اودھ میں آپ کا خاندان بہت باوقار اور ذی عزت مانا جاتا ہے۔

آپ کے ورثار میں خاں صاحب مشتاق احمد خانصاحب تحصیلدار لکھنؤ۔ سر شفاعت احمد خانصاحب، ہائی کمشنر آف انڈیا۔ افریقہ۔ آپ کے صاحبزادگان اور کشور زمانی بیگم رحمان صاحبزادی ہیں۔ مشہور ادیب و شاعر مسٹر عشرت رحمانی آف آل انڈیا ریڈیو (لکھنؤ) آپ کے بھتیجے ہیں، اور آپ کے داماد لفٹنٹ کرنل رحمان ممبر فیڈرل پبلک سروس کمیشن۔ مسٹر اختر حسن آئی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کنٹرولر آف سپلائی کانپور۔ اور مسٹر ایس۔ ایم۔ تنیر سشن جج کانپور ہیں۔

کپتان عتیق الرحمان اور مسٹر آفتاب احمد خاں آئی، سی، ایس (مدناپور) آپ کے پوتے ہیں۔ ہمیں نواب صاحب مرحوم کے تمام اعزار و اہل خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

روس کے ہوائی اڈے

ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ لندن کے آبزرور یہ رائے ظاہر کر رہے ہیں کہ قاہرہ میں مسٹر چرچل مسٹر روزویلٹ اور مارشل چیانگ کائی شیک کے درمیان جو بات چیت ہوئی ہے ممکن ہے کہ بلقان پر اس کا اثر پڑے ان آبزرورں کا یہ بھی قیاس ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مسٹر چرچل مسٹر روزویلٹ جلد ہی مارشل اسٹالن سے مشرق بعید کی لڑائیوں میں روس کی کسی نہ کسی طرح کی امداد کا وعدہ حاصل کرنیکی کوشش کریں۔ فوجی۔ ہوائی اور سمندری معاملات کے ماہرین کا بیان ہے کہ جاپان کے مقابلہ کی مدت کے متعلق فیصلہ کن عنصر روس کے ولاڈی واسٹک جیسے ہوائی اڈوں کا سوال ہی ہو سکتا ہے، اگر اتحادی یہ ہوائی اڈے اپنے ہوائی جہازوں کے لئے حاصل کرسکے تو جاپان پر اتحادی بمباروں کو حملہ کرنے کے لئے صرف ۲۶۰ میل کا سفر طے کرنا پڑے گا۔

چونکہ موسیو اسٹالن روس کو جاپان کے خلاف جنگ میں شریک کرنے کے لئے ابھی تک رضامند نہیں ہیں جبکہ جرمنوں کے خلاف لڑائی نازک مرحلوں میں ہے برطانیہ اور امریکہ نے ابھی تک اڈے حاصل کرنے کیلئے کبھی کوئی زور نہیں دیا ہے لیکن یوروپ کی لڑائی اب پورے زور پر ہے اور آبزرور سمجھتے ہیں کہ اب ان اڈوں کے بارے میں بات چیت شروع کرنے کا وقت آگیا ہے۔

لبنان کے وزیر اعظم کا بیان

لبنان کے وزیر اعظم سیدی ریاض الصلح نے لبنانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اتحادی قوموں خصوصاً برطانیہ اور عرب اقوام کا اس ہمدردی کیلئے شکریہ ادا کیا جو اُنھوں نے لبنان کے گزشتہ نازک حالات کے دوران میں ظاہر کی تھی انھوں نے کہا کہ لبنان کے فرانسیسی ڈیلی گیٹ موسیو ہیلو نے یہاں جو فیصلے کئے تھے الجیرس کی فرانسیسی نیشنل کمیٹی کو اس کا علم نہ تھا۔ جنرل کترو نے اپنی سوجھ بوجھ اور دیرینہ تجربات سے کام لیتے ہوئے معاملہ سُلجھا دیا۔

۸/ نومبر کو آئین میں جو تبدیلیاں منظور کی گئی تھیں جنھیں فرانسیسی افسروں نے منظور نہیں کیا تھا وہ اب بھی نافذ ہیں حکومت کو عیدے کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار دیدیا گیا ہے جس نے موسیو ہیلو کے کہنے پر حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لے لی تھی۔

آئینۂ کانپور

سوتی کپڑوں کے متعلق سرکاری آرڈر

مسٹر سی۔ اے ہربرٹ آئی۔ سی۔ ایس، راشننگ آفیسر کانپور نے مندرجہ ذیل آرڈر شائع کیا ہے:۔

کاٹن کلاتھ اور سوت کے کنٹرول آرڈر ۱۹۴۳ء کے دفعہ ۱۹ کے مطابق گورنمنٹ نے بغیر مہر شدہ کپڑے اور سوت کے ہر بیوپاری کو اور اس شخص کو بھی جس کے پاس کسی مینوفیکچرز یا کسی بیوپاری کا کپڑا اور سوت کا اسٹاک بطور امانت رکھا ہو، یہ حکم دیا ہے کہ ۱۵/ دسمبر ۱۹۴۳ء تک اسٹاک کے امداد ڈسٹرکٹ افیسر کے پاس بھیجے۔ بغیر مہر کے کپڑے اور سوت کا اسٹاک جو ۱۰/ دسمبر ۱۹۴۳ء کو تھا اس کو دکھانا چاہیئے۔ یہ ایک اسپشل نقشہ ہے اور ہمیشہ کے ماہانہ اسٹاک کے ساتھ اس کو ملانا چاہیئے، فارم جسمیں یہ نقشہ تیار کیا جائیگا وہی فارم ہے جس میں ماہانہ نقشہ تیار کیا جاتا ہے، تمام نقشے ۱۵/ دسمبر تک ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کلاتھ کے پاس پہونچ جانے چاہئیں۔

ایک مرتبہ پھر اس پر زور دیا جاتا ہے کہ بغیر مہر کا تمام کپڑا اور سوت ۳۱/ دسمبر ۱۹۴۳ء تک بیچکر ختم کر دینا چاہیئے۔ اس تاریخ کے بعد اگر کسی بیوپاری کے پاس بغیر مہر کا کپڑا پایا جائیگا تو اس کو عدالت سزا دے سکتی ہے اور اس کے بیوپاری کا لائسنس اس سے ضبط کیا جاسکتا ہے۔

سٹی مسلم لیگ کانپور

ایکٹنگ سکریٹری سٹی مسلم لیگ کانپور لکھتے ہیں کہ:۔

”مسلم سوک افیرس کمیٹی کانپور کا یہ جلسہ حکیم نواب علی صاحب کی تحریک کو غیر مصدقہ قرار دیتے ہوئے سینیر وائس چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کی تجویز بابت اعتراف خدمات جو میونسپل بورڈ میں پیش ہوئی تھی اس کے متعلق مسلم ممبران میونسپل بورڈ کا طرز عمل زیر غور آیا۔ بعد کافی بحث و مباحثہ کے سوک افیرس کمیٹی اس نتیجہ پر پہونچی کہ جملہ مسلم ممبران میونسپل بورڈ کا طرز عمل جو کہ اس میٹنگ میں جبکہ تجویز مذکور پیش ہوئی نہایت افسوسناک اور قابل مذمت تھا۔ کمیٹی ہذا کی رائے میں وحید احمد صاحب پارٹی لیڈر کی عدم موجودگی میں اور مصطفیٰ حسین صاحب نیر کی موجودگی میں اس صورت حال کا واقع ہونا خصوصیت سے قابل افسوس ہے۔ کمیٹی ہذا مسلم ممبران بورڈ کو سختی سے متنبہ کرتی ہے کہ اگر آئندہ انکی طرف سے ایسا کوئی قابل اعتراض طرز عمل ظہور میں آئیگا تو اس کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

مجلس انتظامیہ سکریٹری مسلم لیگ کانپور کے اجلاس منعقدہ ۲۸/ نومبر ۱۹۴۳ء بصدارت حافظ احمد نبی خانصاحب صدر حسب ذیل کارروائی ہوئی:۔

بالاتفاق رائے حسب ذیل حضرات کا انتخاب بحیثیت مندوبین برائے شرکت آل انڈیا مسلم لیگ سالانہ اجلاس کراچی ہوا۔ محمد فاروق صاحب، سید حسن احمد شاہ صاحب۔ سید محمد عقیل ہاشمی صاحب، سید امیر علی صاحب، صوفی منصور علی صاحب۔ عبدالعزیز صاحب، مظفر حسن صاحب کاظمی، رشید احمد صاحب، محمد ظفر صاحب۔ حافظ اکرام حسین صاحب۔ عبدالعزیز صاحب، سمیع الحق صاحب۔

۲۔ تجویز حکیم مختار احمد صاحب بابت محمد فاروق صاحب (صوبہ مسلم لیگ سے استدعا ہے کہ فاروق صاحب کو معقول مدت کے لئے مسلم لیگ سے خارج کیا جائے۔ جناب حاجی محمد سمیع صاحب کی حسب ذیل ترمیم بالاتفاق منظور ہوئی۔ چونکہ اس مسئلہ کی صوبہ مسلم لیگ یو۔ پی تحقیقات کر رہی ہے تاوقتیکہ صوبہ مسلم لیگ کوئی فیصلہ نہ کردے تجویز مذکور ملتوی کی جائے۔

کپڑا کمیٹی کا پروٹسٹ

مقامی حکام نے کپڑے کے دوکانداروں سے ہر مہینے کی آخری تاریخ کو کپڑے کے اسٹاک کے متعلق ایک نقشہ طلب کیا ہے جس سے مقامی کپڑا بازار کپڑا کمیٹی نے اس حکم کے خلاف ٹکسٹائل کمشنر بمبئی اور یو۔ پی گورنمنٹ کے پاس تار بھیجے ہیں اور اس بات کی درخواست کی ہے کہ ماہوار نقشہ نہ طلب کیا جایا کرے کیونکہ اس نقشہ کو تیار کرنے کیلئے یہ ضروری ہوگا کہ کپڑا کا کاروبار مہینے میں چار پانچ روز کے واسطے بند رکھا جائے جس سے تجاروں کو سخت نقصان پہونچیگا اور اس گرانی کے زمانے میں مزید کام کرنیوالے بھی دستیاب نہیں کئے جاسکتے۔ کپڑا کمیٹی نے آل انڈیا پیس گوڈس ایسوسی ایشن بمبئی کو بھی تار بھیجا ہے اور اس حکم کو منسوخ کرانے کی کوشش کرنے کی درخواست کی ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا سالانہ اجلاس نظم و نثر ۱۸ و ۱۹/ دسمبر ۱۹۴۳ء کو بی۔ ان۔ ایس ڈی انٹر کالج ہال میں ہوگا۔ مشاعرہ کی صدارت عالیجناب راجہ سید محمد مہدی بی۔ اے ایم۔ ال۔ سی تعلقہ دار پیرپور (اودھ) اور اجلاس نثر کی صدارت عالیجناب رائے بہادر رام بابو سکسینہ کلکٹر و مجسٹریٹ بریلی و مصنف تاریخ اُردو لٹریچر فرمائیں گے۔

سالانہ اجلاس نظم و نثر انتظامات کیلئے ایک مضبوط مجلس استقبالیہ بنائی گئی ہے اور مسٹر اوماشنکر مہروترا مجلس استقبالیہ کے چیرمین منتخب کئے گئے ہیں۔

گذشتہ ہفتہ کی اموات

۲۰/ نومبر کو ختم ہونیوالے ہفتہ میں ۱۳۰ اشخاص ملیریا بخار سے فوت ہوئے۔ یہ تعداد گزشتہ ہفتہ کی تعداد سے ۲۰ فیصدی زیادہ تھی۔ ۵ آدمی ناگہانی چوٹ سے مرے، نمونیا اور دیگر قسم کے بخار سے ۱۳۲ اموات ہوئیں، ہفتہ میں کل ۲۷۹ موتیں ہوئیں۔ گزشتہ ہفتہ کی تعداد ۳۲۳ تھی، تپ دق میں ۳۵ آدمی مرے۔

ہندو سبھا

۲۸/ نومبر کو آگرہ پراونشل ہندو سبھا کی جنرل میٹنگ کا جلسہ مسٹر بابو لال مصر کی صدارت میں ہوا اور مندرجہ ذیل عہدیداران نئے سال کے واسطے منتخب ہوئے:۔

پریسیڈنٹ مسٹر ایم۔ ایل، بھوشن۔

ورکنگ پریسیڈنٹ۔ رائے بہادر آر۔ ایل چترویدی۔

جنرل سکریٹری۔ اے۔ کے، باجپئی

خزانچی۔ ڈی۔ سی۔ کوچر

کمیٹی نے ہندو سبھا کے سلور جبلی والے اجلاس کی صدارت کے لئے مسٹر ساورکر کی سفارش کی ہے۔

بنگال ریلیف فنڈ

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کو بنگال ریلیف فنڈ کے لئے ۳۲۶۷۵۸ روپیہ چندہ وصول ہوا ہے۔

جنرل مرچنٹ ایسوسی ایشن

سکریٹری کانپور جنرل مرچنٹس ایسوسی ایشن نے ۱۹۴۳ء کے آرڈیننس نمبر ۴۴ پر پروٹسٹ کیا ہے جو روز مرہ کے استعمال کی چیزوں کو جمع کرنے اور منافع اُٹھانے کے متعلق ہے، یہ کہا جاتا ہے کہ اس آرڈیننس میں دوکانداران کے حقوق کی حفاظت کا مناسب انتظام نہیں ہے اور ہندوستان میں تیار شدہ اشیا پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں وہ تجارت کے واسطے نقصان دہ ہیں۔

سکریٹری نے یہ تجویز کیا ہے کہ پابندی چیزوں کو تیار کرنیوالوں اور فروخت کے واسطے داخل کرنیوالوں پر ہونا چاہیئے دوکانداروں پر نہیں ہونا چاہیئے۔

کنٹرول ریٹ سیل ڈپارٹمنٹ

یکم دسمبر مسٹر جے۔ ٹنکر نے کنٹرول ریٹ سیل ڈپارٹ کا افتتاح کیا۔

مسٹر بی۔ کے جھیشوری نے اس اسٹور کا مقصد بتلاتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے ڈپارٹ اگر کامیاب ثابت ہوئے تو دوسرے شہروں میں بھی اسی طرح کے ڈپارٹ قائم کئے جائیں گے تاکہ عوام کو کپڑا کنٹرول کی قیمت پر اور اگر ممکن ہو تو اسے

بزمِ گل

میاں بیویوں کی محبت اور راز و نیاز کے چند دلچسپ واقعات ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں تاکہ اندازہ ہو سکے کہ ہندوستان میں بھی امریکہ اور یوروپ کی طرح میاں بیویوں کی ازدواجی زندگی کس قدر دلچسپ اور پُرلطف ہستی پر چلی جا رہی ہے۔

سب سے پہلے ہم فیروزپور کی ایک ایسی بی صاحبہ کی سرگزشت بیان کریں گے جو اپنے شوہر سے بے اندازہ محبت فرماتی تھیں لیکن حضرت شوہر کم عمر کی لڑکیوں کی تاک میں مارے مارے پھرتے تھے۔ ایک روز بیوی کی محبت میں جو جوش آیا تو وہ شوہر کی اصلاح کے ارادہ سے گھر سے نکل کھڑی ہوئی۔ بیوی کو جا بجا دھکّے کھانے کے بعد معلوم ہوا کہ ان کے شوہر نامدار ایک کمسن لڑکی کے ہمراہ گشت فرما رہے ہیں۔ جوئندہ یابندہ۔ بیوی نے شوہر کو جا پکڑا اور جوشِ محبت میں شوہر اور محبوبہ دلنواز کی اس قدر مرمت کی کہ محبوبہ دلنواز کی نہ صرف ساڑھی اتر گئی بلکہ مار کھاتے کھاتے بیچاری بالکل برہنہ ہو گئی۔

وہ منظر قابل دید تھا جب محبوبہ دلنواز تو برسرِ راہ عریاں کھڑی ہوئی راہگیروں کو دعوتِ حُسن دے رہی تھیں۔ اور شوہر کمترین اپنی پتلون سنبھالے ہوئے بھاگے چلے جا رہے ہیں اور بیوی صاحبہ ایک فاتح سپہ سالار کی طرح ان کا تعاقب فرما رہی تھیں۔ دیکھا آپ نے کہ جب بیوی کی محبت میں پوری طرح جوش آتا ہے تو وہ کیا کچھ کر گزرتی ہے، وہ مرد جو شادی شدہ ہونے کے باوجود دوسری عورتوں کو تاکتے پھرتے ہیں ان کو یہ واقعہ اپنے پاس محفوظ کر لینا چاہیئے تاکہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔

اب ایک وفا شعار اور فرض شناس شوہر کے واقعات ملاحظہ فرمایئے، بھاول پور کے ایک ہیڈ ماسٹر صاحب کسی دوسرے شہر سے شادی کے بعد نئی نویلی دلہن کو بذریعۂ ریل اپنے گھر لا رہے تھے لیکن ہیڈ ماسٹر صاحب کو اپنی نئی نویلی دلہن کا روئے انور جو نظر پڑا تو ہیڈ ماسٹر صاحب پر سکتہ طاری ہو گیا، ہیڈ ماسٹر صاحب سمجھ رہے تھے کہ ان کی بیوی کوہ قاف کی پری ہو گی لیکن نکلی چڑیل، ہیڈ ماسٹر صاحب کا عشق و شق تو سارا کافور ہو گیا اور سوچنے لگے کہ اس بلا سے کیونکر نجات حاصل کیجائے، آخر ماسٹر تھے فوراً ایک بے نظیر ترکیب دماغ میں آئی، آپ نے نئی نویلی دلہن کو گود میں اٹھا کر چلتی گاڑی سے پھینک دیا۔ غریب عورت فوراً مر گئی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب دھر لئے گئے اور عدالت نے ان کو سزائے موت بھی دیدی۔ دیکھا آپ نے کہ اس زمانہ میں کیسے کیسے من چلے شوہر اور کیسی کیسی وفا شعار بیویاں پیدا ہو گئی ہیں۔

گیہوں کی قیمت مقرر کرنیکا مسئلہ

لاہور۔ ۲۹ نومبر۔ حکومت ہند کے فوڈ سکریٹری مسٹر ہچنگس نے آج گیہوں کی قیمت مقرر کرنے کے متعلق پنجاب کے وزیروں سے بات چیت کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر ہچنگس پنجاب کے وزیروں کو گیہوں کی قیمت مقرر کرنے پر رضامند کر رہے ہیں۔ پنجابی وزیروں نے اس کے متعلق اپنا نظریہ بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ دیہات سے گیہوں حاصل کرنے میں ان کو کس قدر مشکلات پیش آئینگی لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایسے آثار پائے جاتے ہیں کہ پنجاب گیہوں کی قیمت مقرر کرنے پر رضامند ہو جائے گا۔ بشرطیکہ حکومت ہند نے معقول قیمت مقرر کی۔ پنجاب کیبنٹ کا ایک اسپیشل اجلاس آج شام گورنر کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مسٹر ہچنگس کے ساتھ بات چیت کی روشنی میں صورت حالات پر غور کیا گیا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حکومت پنجاب نے کیا فیصلہ کیا اور وہ کس بھاؤ کو معقول سمجھتی ہے لیکن فوڈ سکریٹری اتوار تک لاہور ٹھہرے ہوئے ہیں اور ممکن ہے کہ وزیروں سے پھر ملیں۔

ادبِ لطیف

نمازِ عشق

از جناب ظفر صاحب بمبئی

میں عشق کی درگاہ میں نماز پڑھنے کے لئے سربزانو ہوں مجھے ایک کیف کا احساس ہو رہا ہے۔ دل میں ایک گونہ اطمینان محسوس ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے آلام و مصائب سے نجات پا رہا ہوں۔ جوں جوں سجدے کرتا ہوں یہ کیفیت بڑھتی جاتی ہے مجھے ساری دنیا پر عشق کا تسلط نظر آتا ہے، تمام کائنات عشق سے سرشار دکھائی دیتا ہے۔ ہوا سائیں سائیں کرتی ہوئی میرے کانوں کے قریب سے گزرتی اور کہتی ہے کہ عشق کرو عشق میں خوشی کے بے پایاں سمندر ہیں۔ خوبصورت ننھی تتلی میرے سر پر سے اُڑتی ہوئی کہتی ہے کہ عشق کرو، عشق میں مسرت نہاں ہے۔ درخت جھوم جھوم کر کہہ رہے ہیں کہ عشق کو اپناؤ عشق میں وجدان ہے ـــــ کلیاں پیغام عشق دینے کے لئے چٹک رہی ہیں ـــــ سمندر گرمیٔ عشق سے ٹھاٹھیں مار رہا ہے ـــــ دریا عشق کے جذبہ سے سرشار اپنی منزل کی جانب بہہ رہے ہیں ـــــ ستارے رات کے وقت عشق کی شمعیں دکھاتے ہیں ـــــ چاند اور سورج ہر روز اپنی اپنی کرنوں کے ذریعہ سے عشق کے خزانے زمین پر اُتارتے ہیں ـــــ صبح اور شام، دن اور رات، سب اپنے اپنے دامن میں عشق کی نیرنگیاں لیکر آتے ہیں اور ہر روز کرۂ ارض پر دامن جھاڑ کر چلے جاتے ہیں ـــــ میں نمازِ عشق میں دنیا و مافیہا سے بے نیاز سا ہو گیا ہوں، خدائے عشق اپنے خوبصورت اور نفیس تخت پر بیٹھا انسان کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے ـــــ اے بے مروت انسان اُٹھ، اے اغراض کے اسیر اُٹھ! ریا اور خود غرضی کو چھوڑ، عشق کی مُربی، عشق کی عینک آنکھوں پر لگا اور پھر دیکھ کہ دنیا تجھے کس قدر رنگین دکھائی دیتی ہے زندگی کسقدر پُرمسرت اور کائنات کس قدر حسین معلوم ہوتی ہے۔ اے نخ کے غلام، قیمتوں کے غلط معیار ترک کر اور صحیح معیار سیکھ، عشق میں خود کو کھو دینے کا نام ہے کیف ـــــ زندگی کی ابتدا بھی عشق ہے اور انتہا بھی عشق ـــــ زندگی نام ہی عشق کا ہے ـــــ عشق کے بغیر زندگی زندگی ہی نہیں ؎

اے زاہد ظاہر بیں از قرب چہ می پرسی
او در من و من در وے چوں بو بگلاب اندر

(چنگاری)

عالمِ نسواں

کیا عورتوں کو شاعری کرنا چاہیئے؟

از محترمہ اختر قریشی بی، اے، بی، ٹی

ہندوستان میں مسلمان خواتین کی بیداری کی تاریخ اگر دیکھی جائے تو وہ زمانہ بہت درخشاں نظر آئے گا جب علم و ادب کا دَور دورہ تھا۔ مغلوں کی حکومت تھی، بادشاہوں کی علم دوستی اور قدر دانی کے زیر سایہ ادب کی ہر صنف خصوصاً شاعری خوب پھل پھول رہی تھی خواتین پر علم کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور چونکہ ہر گھر میں علمی چرچے تھے لہذا وہ تعلیمیافتہ خواتین اور شہزادیاں جن کا رجحان شاعری کی جانب ہوتا تھا میدانِ سخن میں خوب طبع آزمائی کرتی تھیں۔

شہنشاہ جہانگیر کی بیگم نورجہاں ایک مشہور شاعرہ تھی۔ اس کے بلند تخیل اور پاکیزگی کلام کو دیکھ کر بڑے بڑے عالموں کو حیرت ہوتی تھی۔ اکثر مناسب موقعوں پر فی البدیہہ شعر اس قدر برجستگی کے ساتھ پڑھتی کہ جہانگیر بھی حیرت میں رہ جاتا۔ نورجہاں کے علاوہ جہانگیر کی دوسری بیگمات مثلاً حیات النساء، فنات النساء اور آرام جہاں بیگم بھی شاعری کرتی تھیں۔ ان کا کلام اکثر فارسی میں ہوتا تھا۔

شاہجہاں بادشاہ کی بیٹی جہاں آرا بیگم جن کو بادشاہ بہت عزیز رکھتے تھے اپنے وقت کی مشہور شاعرہ تھیں۔ ان کے شیریں اشعار کی چستی عبارت انداز بیان اور خوبصورت الفاظ اس بلا کے دلکش ہوتے تھے کہ سُنکر تعجب ہوتا تھا۔ قدرتی طور پر شاعری کا شوق اور طبیعت موزوں پائی تھی۔

روشن اختر محمد شاہ رنگیلے کی ملکہ قدسیہ بیگم کو بھی شاعری کا از حد شوق تھا۔ اُردو میں طبع آزمائی کی ہے، رعنائی تخلص کرتی تھیں، ان کے اکثر اشعار اب بھی خاص و عام کی زبان پر ہیں۔ مثلاً ؎

ہم جانتے تھے آنکھ لگی دل کو سُکھ ہوا
کم بخت کیسی آنکھ لگی اور دُکھ ہوا

(ادیب) (باقی آئندہ)

مہاراجہ ریوال بحال کر دئے گئے

نئی دہلی۔ ۳۰ نومبر۔ حکومت ہند نے ریاست ریوال کے معاملہ کے متعلق ایک کمیونک کے ذریعہ اپنے فیصلوں کا اعلان کیا ہے۔

۱۷ فروری ۱۹۴۲ء کو وائسرائے نے چند جرائم کے ارتکاب میں مہاراجہ ریواں کی شرکت کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کرنے اور مہاراجہ کو معطل کر دینے کے متعلق اپنے فیصلہ کا اعلان کیا تھا۔ ۴ جون ۱۹۴۲ء کو کمیشن کے تقرر اور امور تحقیقات طلب کی وضاحت کا اعلان عوام کی اطلاع کے لئے شائع کیا گیا، جنوری ۱۹۴۳ء میں وائسرائے کو دو رپورٹیں ہوئیں جن میں سے ایک پر کمیشن کے تین ممبران کے اور دوسری پر دو ممبران کے دستخط ہیں۔ کمیشن کے ممبران کی اکثریت نے مہاراجہ ریواں کو تمام الزامات سے بری ٹھہرایا ہے اور اقلیت نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ حکومت کے وکیل نے جو الزامات لگائے ہیں وہ ثابت ہو گئے ہیں مہاراجہ کے مندرجہ بالا واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے وائسرائے کی یہ رائے ہے کہ مہاراجہ ریواں کی معطلی کا حکم منسوخ کر کے انھیں گدی میں ایسی صورت میں بحال کیا جا سکتا ہے جبکہ وہ چند شرائط کی پابندی کا اقرار کریں جن کا مقصد ریاست اور رعایا کے مفاد کا پورے طور پر تحفظ کرنا ہے چنانچہ اس مقصد کے لئے شرطیں مرتب کر کے مہاراجہ کے روبرو پیش کی گئیں۔ مہاراجہ صاحب نے یہ شرطیں منظور کر لیں، بدیں وجہ وائسرائے مہاراجہ صاحب سے ریاست ریواں میں نظام حکومت قائم کرنے کے بارے میں خط و کتابت کر رہے ہیں مہاراجہ صاحب وائسرائے کے مشورہ کے مطابق انڈین پولیٹیکل سروس کے افسر مسٹر اے، بی ریکفیلڈ آئی، سی، ایس کو اپنا وزیر اعظم اور انڈین پولیس کے رائے بہادر تارا چند کو انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔

بچوں کی دنیاء

جلال الدین محمد اکبر

تیموری نسل میں محمد اکبر بڑا نامور اور ہر دلعزیز بادشاہ گزرا ہے۔ اس کا باپ ہمایوں ابن بابر اور ماں حمیدہ بیگم تھی۔

جن دنوں ہمایوں شیر شاہ سوری سے ہزیمت پا کر ہندوستان کی مغربی حدود میں پڑا پھرتا تھا، اور مصیبت و صعوبت کی گھٹا اُس پر چھائی ہوئی تھی یکایک سندھ کے ریگستان میں خوشی و خرمی کا آفتاب چمکا۔ یعنی ۹۴۹ھ میں رجب کی پانچویں تاریخ شب یکشنبہ کو حصار امرکوٹ کے اندر اکبر کی ولادت ہوئی۔

۱۵۵۶ء میں ہمایوں نے دلّی اور آگرہ پر دوبارہ تسلط کیا مگر چھ مہینے بعد کتب خانے کے زینے سے گر کر وفات پائی۔ اُس وقت اکبر کے سر پر تاج شاہی رکھا گیا جس کی عمر صرف تیرہ برس چار مہینے کی تھی پس اُس کی نوعمری کے باعث بیرم خاں مدار المہام سلطنت مقرر ہوا۔ جو پہلے سے اتالیق بھی تھا۔

جب اکبر اٹھارہ برس کا ہو گیا تو بیرم خاں کی خود رائی سے ناراض ہو کر عنانِ سلطنت خود اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اور اپنی مردانگی اور فرزانگی سے ہندوستان کے خود سر صوبوں کو مطیع و مسخر کر کے بڑے جاہ و جلال کے ساتھ فرمانروائی کی۔ آخر ۱۶۰۵ء میں وفات پائی اور آگرہ کے قریب سکندرہ میں مدفون ہوا۔ یہ بادشاہ شکیل و وجیہ۔ تنومند۔ قوی اور چُست و چالاک تھا۔ اکثر اوقات ہر مذہب کے عُلما سے صحبت رکھتا۔ خاص کر پنڈتوں سے۔ اگرچہ محض اُمّی تھا مگر اُس کی گفتگو ایسی سنجیدہ تھی کہ کسی کو اُس کے اُمّی ہونیکا شبہہ نہ ہوتا۔ سنسکرت زبان کو بخوبی سمجھ لیتا الا بول نہ سکتا۔ نظم و نثر کی باریکیوں کو خوب پہچانتا۔

باوجود ایسی عظیم الشان سلطنت کے نہایت منکسر اور متواضع تھا۔ اپنے آپ کو کمترین مخلوقات جانتا اور یادِ حق سے کبھی غافل نہ رہتا، شب بیدار و کم خواب تھا۔ رات دن میں ڈیڑھ پہر سے زیادہ نہ سوتا۔ سال میں نو مہینے طعام صوفیانہ کھاتا۔ قتل حیوانات کو مطلق پسند نہ کرتا۔ چنانچہ بعض دنوں اور مہینوں میں عام ممانعت تھی۔ صُلحِ کل اُس کا شیوہ تھا۔ ہر ملت و مذہب کے لوگوں کو اُس کے ممالک محروسہ میں آزادی تھی۔ سب اپنے اپنے طریق پر عبادت کرتے، کوئی کسی کا مزاحم نہ ہوتا۔

ہندوستان کے کمانڈر انچیف کی تقریر

جہلم۔ ۲۹ نومبر۔ جنرل سر کلاڈ اکن لیک کمانڈر انچیف ہند نے جہلم کے علاقہ کا دورہ کیا اور وہاں کی فوجوں کا معائنہ کیا۔ اُنھوں نے فوجیوں کے درمیان ایک تقریر بھی کی جس میں کہا کہ ہندوستانی فوج میں کسی نرم سپاہی کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

بعد ازاں کمانڈر انچیف نے اپنے نام پر کنگ جارج رویل ملٹری اسکول میں ایک نئے اسکول کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر اُنھوں نے کہا کہ جاپان کے خلاف لڑائی ابھی شروع ہو رہی ہے، یہ ہندوستان کی اپنی لڑائی ہے اور اسمیں ہندوستان اور ہندوستانی فوج کو بہت کچھ کام کرنا ہے، جبتک جاپانیوں کو دھکیل کر ان کے اپنے ملک میں نہیں پہونچا دیا جاتا اس وقت تک ہندوستان محفوظ نہیں ہو سکتا۔ جاپانی بہت سخت جان دشمن ہیں۔ ان کو شکست دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم میں عزم ہو اور ہم لوگ جسمانی اور دماغی طور پر قطعی موزوں ثابت ہوں۔

بچھم میں پانچویں فوج کی سرگرمیاں موسم خراب ہونے کے باعث عرصہ سے بند ہیں۔ اس کے چھوٹے چھوٹے دستے کاسینو کے گرد پہاڑیوں میں داخل ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ سانگرو کے دریائی موسم اچھا ہو جانے کی وجہ سے ان کو مضبوط بنانے میں بہت رد و بدل ہو رہی ہے۔ سنیچر کے بعد سے اس مورچہ کو اور چوڑا بنا لیا گیا ہے، پانچویں فوج موتا فیلا میں اتر بچھم میں ڈھائی میل آگے بڑھ گئی ہے، پانچویں فوج کے آگے بڑھنے کے باعث اتحادیوں کو کچھ اور اہم بلندیاں مل گئی ہیں۔

پردۂ فلم

ہماری بات

بمبئی ٹاکیز کی جدید تصویر "ہماری بات" نمائش کیلئے تیار ہے۔ اور عید اضحیٰ کے موقع پر شمالی ہند کے دس بڑے شہروں میں پبلک کے سامنے آ جائے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تصویر بمبئی ٹاکیز کا غیر فانی شاہکار ثابت ہو گی۔ اور اس کی تیاری پر بیدریغ روپیہ صرف کیا گیا ہے۔

"ہماری بات" کے اداکاروں میں دیویکا رانی اور جیراج قابل ذکر ہیں۔ اور ان دونوں کی بلند پایہ اداکاری محتاج تعارف نہیں ہے۔

"شرافت" کی نمائش

تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ لکشمی پروڈکشنز کی نئی تصویر "شرافت" عید اضحیٰ کے موقع پر شمالی ہند کے کئی شہروں میں ریلیز کر دی جائے گی۔ اس میں لیلا ڈیسائی نے مشہور ماہر موسیقی پہاڑی سانیال کے ساتھ کام کیا ہے۔ اس کے مناظر رقص بھی کم جاذب نظر نہیں۔ "شرافت" کو مشہور ڈائرکٹر سی۔ ایم تردیدی نے ڈائرکٹ کیا ہے اور اس کی کامیابی یقینی ہے۔

رنجیت کی "بانسری"

تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ رنجیت اسٹوڈیو بمبئی میں رنجیت کی نئی نغمہ بار پیشکش "بانسری" کو بہت زیادہ پسند کیا اور ان کا بیان ہے کہ یہ تصویر ظرافت کا دلنواز شاہکار ہے اور شمالی ہند میں اسے بے پناہ مقبولیت حاصل ہو گی۔

"بانسری" کو مسٹر جینت ڈیسائی نے بہت محنت سے ڈائرکٹ کیا ہے۔ اور اس میں مشہور مزاحیہ اداکار چارلی کی اداکاری پورے شباب پر ہے یہ دلکش تصویر عید اضحیٰ کے موقع پر شمالی ہند کے متعدد بڑے شہروں میں ریلیز کی جائے گی۔

اندور میں سیاسی قیدیوں کی رہائی

اندور۔ ۲۹ نومبر۔ آج اندور جیل سے سب سیاسی قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔

اقوالِ زرّیں

دولت سے ہزاروں فوائد ہیں لیکن سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ انسان کے جذبہ کو کچل کر رکھ دیتی ہے اور اس پاک جذبے کے کچلنے کے بعد انسان، انسان نہیں رہتا، بلکہ چمکتے ہوئے سونے کی طرح ایک بے جان دھات کا ٹکڑا بن کر رہ جاتا ہے۔

شہری وہ ہے جو اپنے ملک کی قانون سازی اور نظم عدالت میں حصہ لینے کا حق رکھتا ہے۔

انسانی حیثیت میں مساوات حاصل کرنے انسانی ضروریات کو برابر کرنا زیادہ ضروری ہے۔

ابتدائی حکومت شاہی حکومت تھی، یہ حکومت حصول حیات کیلئے بھی نہیں تھی اس کا تسلسل ترقی حیات کیلئے تھا۔

دولت اس کی نہیں جو حاصل کرتا ہے بلکہ اس کی ہے جو اُسے سلیقہ سے خرچ کرتا ہے۔

---

۴ اس کی بیٹی نے اطمینان کا سانس لیا "ذرا ٹھہرئیے" وہ آہستہ سے بولی میرا خیال ہے کہ یہ کال (بلاوا) مجھے آیا ہے۔

موجِ تبسّم

مجسٹریٹ نے قہر آلود نگاہوں سے گواہ کی طرف دیکھا اور گرج کر بولا۔ "تم کہتے ہو اس آدمی نے تمہاری چیزیں چرالیں مجرم کے یہاں سے بہت سا سامان ملا ہے، تم اس سامان میں سے اپنی چیزیں پہچان سکتے ہو؟

"جی حضور! یہ رومال میرا ہے جس کے کونے پر "ب" کا حرف کڑھا ہوا ہے۔ گواہ نے کہا، مجسٹریٹ بولا۔
"لیکن میرے بھائی! یہ تو کوئی ثبوت نہیں ہے، یہ دیکھو میرے پاس بھی رومال ہے جس کے کونے پر "ب" کا حرف کڑھا ہوا ہے۔
"تو حضور میرے بھی تو دو رومال گم ہو گئے ہیں!"

ڈاکٹر ہانپتا ہوا اپنے کمرے سے باہر نکلا "میرا بیگ کہاں ہے؟" ——— "لاؤ جلدی لاؤ"
نوجوان بیٹی نے پوچھا "کیوں ابا جان کیا ہوا؟ آپ کہاں جا رہے ہیں؟"
"کسی نے ٹیلیفون کیا ہے کہ وہ میرے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا! مجھے فوراً اس کے پاس پہنچنا چاہیئے، ڈاکٹر نے جلدی جلدی کہا اور اپنی ٹوپی کی طرف لپکا۔ ۳

دلچسپ معلومات

آسمان سے برسنے والی عورتیں

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ عورتیں آسمان سے برسنے لگیں لیکن روس کے ایک علاقہ میں خود لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ یکایک ہزاروں عورتیں آسمان سے برس پڑیں اور جرمن فوجوں کی پُشت کی جانب سے اُنھوں نے جرمنوں پر ایسے حملے شروع کر دیئے کہ جرمن فوجیں میدان چھوڑ کر بھاگنے میں بھی کامیاب نہ ہو سکیں۔

آسمان سے برسنے والی یہ عورتیں آج کل روس کے اکثر مورچوں پر چھتریوں کے ذریعہ ہوائی جہازوں سے کود رہی ہیں اور یہ اس قدر مشکل کام ہے جسے مرد سپاہی بھی آسانی سے انجام نہیں دے سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہوا کے جھونکے چھتری میں لٹکے ہوئے انسان کو جھٹکے دے دے کر نیم جان کر دیتے ہیں لیکن روسی عورتیں اس مشکل ترین کام کو بھی ملک اور وطن کی خاطر انجام دے رہی ہیں۔

روسی عورتوں کی اس جسارت اور بہادری سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جس ملک کی عورتیں اس قدر بہادر ہیں ان کے مردوں کی بہادری کا کیا عالم ہوگا؟

※ بالکل غیر متعلق ہو جاتا ہے ان کو جنگ کے متعلق خبریں سُنانا بے کار ہے کیونکہ ان کا گھر ہی میدانِ جنگ بنجائیگا۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ایسے حضرات اپنے ریڈیو کو فروخت کر دیں ورنہ کسی نہ کسی دن غصّہ کی زیادتی میں اپنے سر کے ساتھ ساتھ ریڈیو کو بھی توڑ پھوڑ کر برابر کرنا پڑے گا۔ سر تو اپنا ہی ہے اگر ثابت رہ گیا تو پھر کام آئے گا اگر پھوٹ گیا تو ہزار ہا بکھیڑوں سے نجات مل جائے گی، لیکن ریڈیو کے نقصان کی تلافی اس آسانی سے پُوری نہیں ہو سکتی۔

ہم نے یہاں ریڈیو کی مثال اس غرض سے دی ہے کہ ریڈیو کا مقصد ملکی اور غیر ملکی خبریں سُنانا ہے اور اس زمانہ میں جو مزا جنگ کی خبریں سُننے میں آتا ہے وہ مشہور فلم ایکٹریس کے گانے میں نہیں آتا۔ لہٰذا بجائے اس کے جرمنی۔ جاپان۔ روس۔ امریکہ۔ برطانیہ وغیرہ کے باہمی معاملات اور ایک دوسرے کے حملوں کا پتہ لگائیں اُنکے گھر ہی میں یہ حملے مجسّم نظر آئیں گے اور ظاہر ہے کہ اصل اور نقل میں بیحد تفاوت ہوتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا کرے کسی شریف آدمی کو اس قسم کے معاملات سے سابقہ نہ پڑے۔

لڑائی میں سنسنی خیز انقلاب کی اُمید

لندن۔ ۲۹/ نومبر۔ نیو یارک کے اخبار "ڈیلی میل" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ امریکہ میں اُمید کی جا رہی ہے کہ ایک بڑا سیاسی اور ڈپلومیٹک انقلاب ہونیوالا ہے، امریکہ میں اس قسم کی افواہیں گرم ہیں کہ لڑائی میں بہت جلد کوئی بہت اہم واقعہ پیش آنے والا ہے۔ اس کو اتحادیوں کی بہت بڑی سیاسی اور ڈپلومیٹک جیت کہا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جو سرکاری اعلان ہوگا وہ اس کو کانفرنس کے فیصلوں کے اعلان سے بھی اہم ہوگا۔

اٹلی کی جرمن فوجوں کو ہٹلر کا حکم

لندن۔ ۲۹/ نومبر۔ اتری افریقہ کے ہیڈ کوارٹر سے جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ہٹلر نے اپنی فوجوں کو حکم دیا ہے کہ وہ دریائے سانگرو کے دریائی مورچہ پر آخری دم تک لڑیں۔ کاسٹل ڈی سانگرو کے دکھن کی اتحادی فوجوں کو آگے بڑھنے سے روکیں اور مالینو کے بچاؤ کے مورچہ کو مضبوط بنائیں جو روم کو جانے والی سڑک کی حفاظت کرتے ہیں۔ دریا کے اُتری کنارے پر اتحادی فوج نے اپنا مورچہ اور چوڑا کر لیا ہے آٹھویں فوج کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے پانچویں فوج ڈیڑھ میل اور آگے بڑھ گئی ہے اور اس نے ایک جگہ پر قبضہ کر لیا ہے اور اپنے مورچہ کو اور زیادہ وسیع کر لیا ہے۔ پورب میں جنرل منٹگمری اب دریائے سانگرو کے کنارے پوری ثابت قدمی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ وسطی علاقہ میں آٹھویں فوج کے جفاکش آدمی الفیڈینا پر تالہ... اور کاسٹل ڈی سانگرو پر اس کا قبضہ ہونے والا ہے۔

افسانہ

بیوی

از جناب رام سروپ بھٹناگر

ہمارے خیال سے حضرت آدم سے جو سب سے زیادہ غلطی عمل میں آئی وہ یہ کہ گم گندم کھانے کی بنا پر بہشت سے نکالے گئے۔ حالانکہ اس زمانے میں گندم پر کنٹرول بھی نہ تھا اور نہ اس کا بھاؤ ۲ سیر ۵ چھٹانک فی روپیہ تھا، نہ یہ مصیبت تھی کہ کسی مقام پر اس کا دستیاب ہونا ناممکن ہو اور کسی جگہ اس کے خریدنے میں کچھ آسانی ہو۔ بہرحال وہ زمانہ موجودہ زمانہ کا ہم رنگ نہ تھا۔ اُس زمانہ میں گندم کی قدر و منزلت زمانہ موجودہ کے مانند نہ تھی بلکہ وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا کہ اس کے استعمال کرنے سے وہ زبردست اور عظیم الشان ہستی جس کو فرشتوں نے بھی سجدہ کیا بہشت سے باہر خارج کر دی گئی۔ گو اُن کی اولاد جس میں ہندو، مُسلم، سکھ، بودھ، جین، حاکم، محکوم، غلام، آزاد الغرض تمام دنیا کے انسان شامل ہیں، وہ گندم کھانے کی بنا پر دین و دنیا سے خارج نہیں کی جاتی لیکن شادی کرنے کے بعد ضرور کون و مکان سے خارج کر دی جاتی ہے۔ بیوی خواہ پہلی ہو یا دوسری یا نصیب دشمناں تیسری یا چوتھی ہو، ۷۵ فی صدی تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ وہ زمانہ تو ہندوستان کی آزادی کے ساتھ ختم ہو گیا کہ بیوی کی یادگار میں تاج محل جیسا مقبرہ تیار کرا دیا جائے۔ اور اس کا شمار عجائبات روزگار میں ہو اور نظر بندی کی حالت میں رہ کر بھی یہی تمنا ہو کہ تاج محل آنکھوں کے سامنے رہے۔

ہمارے خیال سے زمانہ موجودہ میں شادی کا مقصد محبت اور زندگی کی دلچسپی کے ان معنوں میں سے جن کا ذکر مذہب کی مقدس کتابوں میں احترام کے ساتھ موجود ہے اب تو شادی کرنے کا ماحصل صرف بچہ پیدا کرنا اور بنی بنائی روٹی کھانا ہے یا اور نگاہ کو وسعت دیں اور بیوی صاحبہ گریجویٹ ہوں یا ہائی اسکول کی کوچہ گردی کر چکی ہوں تو ان کے ساتھ جا کر سینما دیکھنا ہے۔

بہرحال اس کوچہ میں قدم رکھتے ہی انسان کی زندگی میں عظیم الشان انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اس کو ایک جدید دنیا سے روشناس ہونا پڑتا ہے جس میں ماں۔ باپ۔ بھائی۔ بہن۔ بھاوج وغیرہ نئے نئے رشتے پیدا ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ان میں اور اپنے والدین، بھائی، بہن میں وہی فرق ہوتا ہے جو دیسی بدیسی اشیا میں ہوا کرتا ہے۔ تاہم اس غریب کو مجبور ہو کر اپنے حقیقی اور پُرانے رشتہ داروں کو چھوڑنا ہی نہیں پڑتا بلکہ جدید رشتہ داروں کے جذبات کا احترام کرنے کے لئے متعدد قسم کے مصائبات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کو ڈر ہوتا ہے کہ اگر کسی بھی طرح ان نئے لوگوں کے خلاف منشا کام ہوا تو مکان میدان پانی پت بن جائے گا اور ممکن ہے کہ ایک دو وقت چولھا بھی جلانا خود پڑے۔ والدین اور استاد کے اختیار میں تو یہی تھا کہ بچپن میں کان پکڑ کر یا ایک دو چپت لگا کر راہ راست پر ڈال دیا، لیکن بیوی کی برقی چپت انسان کو ساری عمر برداشت کرنی پڑتی ہے۔ حالانکہ اس کی چپت براہ راست گالوں یا کنپٹی پر نہیں پڑتے، خفیف سی ناراضگی سے مہینے دو مہینے چولھا پھونکنا یا ڈاکٹروں کے دروازہ پر سجدہ کرنا معمولی سی بات ہے۔ بیوی کی وہ دھمکیاں کہ میں اپنے والدین کے گھر چلی جاؤں گی اور یہاں کا نام نہ لوں گی، جس وقت عملی جامہ پہن لیتی ہیں اس وقت تو بلا گرانی کے دال آٹے کا بھاؤ اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے۔

الغرض فوراً اپنا ارادہ پلٹنا پڑتا ہے اور غیر مشروط طریقہ پر ان کی ہر بات پر "حاضر جناب" کہہ کر ان کے حقوق اور اختیارات کو مزید مضبوط کرنا پڑتا ہے۔ اس صورت میں جو ندامت برداشت کرنی ہوتی ہے غالباً وہ مسولینی کو نظر بند ہونے پر اور ہٹلر کو صلح کی پیش کش بھیجنے سے بھی نہ ہوئی ہوگی۔ بات یہ ہے کہ بعد شادی کے زندگی اور عزت کا بیمہ کسی لمیٹڈ کمپنی کے پاس نہیں ہوتا بلکہ بیوی صاحبہ کے دست مبارک میں ہوتا ہے۔ اس کی جانب سے محض یہی اندیشہ نہیں ہوتا کہ یہ ناراض ہو کر معہ اپنے بال بچوں کے اپنے والد بزرگوار کے یہاں چلی جائیں گی۔ بلکہ یہ بھی گمان غالب ہو جاتا ہے کہ کہیں کسی بے ہوش کُن یا مہلک اشیار کا استعمال کر کے ہمیں جیلخانے میں بھی جھونک سکتی ہیں۔

افیون کھانے یا کنوئیں میں ڈوب مرنے کی دھمکی وغیرہ ان کے ایسے عمل ہیں جن کو اختیار کرنے میں تعزیرات ہند کی دفعات تلاش نہیں کرنی پڑتیں، مگر یہ صورتیں تو انتہائی کشیدگی میں پیدا ہوتی ہیں۔ معمولی سی ناراضگی میں دال ساگ میں نمک زیادہ ہو جاتا ہے۔ روٹی جلا دی جاتی، دفتر میں دیر ہو جانا۔ بندروں کو کپڑے دیدینا، بچوں کو بلاوجہ سزا دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ بیوی کو محرم راز، ہمدم، دمساز یا رفیقہ حیات وغیرہ کے جو معزز خطابات دیئے جاتے ہیں وہ مخصوص اوقات میں شاید مناسب ہو تو ہوں لیکن عام حالات میں، تو ان پر صاد نہیں کیا جا سکتا۔ اب سوال یہ ہے کہ بیوی جب ایسی پریشان کن ہستی ہے تو شادی کے متعدی مرض میں ہر کس و ناکس گرفتار کیوں ہے۔ کیا اس کے اندر پلیگ کے جراثیم ہیں جو نہ صرف مخصوص رقبہ پر بلکہ تمام دنیا پر مسلط ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ گرانی نے ہر قسم کی فضول خرچیاں بند کر دیں، مگر شادیاں اس وقت بھی ہوتی ہیں اور بڑے دھوم دھام سے ہوتی ہیں، بارات کی تواضع میں ہر قسم کا تکلف عمل میں لایا جاتا ہے اور تمام رسوم کو اس میں داخل کیا جاتا ہے۔ مردوں نے اگر رسٹ واچ چھوڑ دی تو بیوی کو چوڑیاں پہنانے کا کام بند نہیں ہوا، موزوں کا استعمال رُک گیا تو کیا بیوی صاحبہ کے لئے چپل لانا ہی پڑا، خود سویٹر کے بجائے گلے کی صدری پہنی مگر اہلیہ صاحبہ کی خدمت میں جمپر پیش کرنا پڑا۔ اپنے لباس میں ہر قسم کی کفایت ہوئی مگر ان کی ساڑھیوں کا آنا بند نہیں ہوا۔ بہرحال جنگ کا اثر بلا ہر بیویوں پر نہیں پڑا ہے صرف شوہروں پر پڑا ہے۔

ایک دوسرا سوال یہ ہے کہ پہلی بیوی اچھی یا دوسری یا تیسری یا دو بیویوں کا ایک ساتھ رکھنا یا اس تعداد میں مزید اضافہ کرنا، اس کا صحیح صحیح اندازہ کرنا تو انھیں حضرات کو ہو سکتا ہے جو اس میدان کے مرد ہیں اور اس صورت حال کا عملی تجربہ کر چکے ہیں، لیکن ایک آدمی کا دو بیویوں کو گھر میں رکھنا یا اس تعداد میں مزید اضافہ کرنا گویا دین دنیا سے ...

سابق گورنر بنگال کے متعلق تشویش

کلکتہ ۲۹/ نومبر گورنمنٹ ہاؤس سے ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ سر جان ہربرٹ سابق گورنر بنگال کی صحت میں کوئی ترقی نہیں ہوئی اور پچھلے دو دن کے اندر اُنکی حالت اور بھی ابتر ہو گئی ہے، موجودہ حالت ایسی ہے جس سے ڈاکٹر اُن کی صحت کے متعلق بہت تشویش محسوس کرتے ہیں۔

کلکتہ۔ یکم دسمبر۔ مولانا محمد رسول علی نے بنگال صوبہ مسلم لیگ کی ... اور ممبری سے استعفا دیدیا ہے۔

لندن۔ یکم دسمبر۔ پیرس ریڈیو کا بیان ہے کہ مارشل سٹالن، مسٹر چرچل، پریذیڈنٹ روزویلٹ اور جنرل کائی شیک کی آمد کے لئے طہران میں انتظار کر رہے ہیں۔ برن سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ جنگی جہازوں کے ذریعہ اتری افریقہ پہونچے مارشل اسٹالن کے ساتھ ملاقات اس ہفتہ ہو جائے گی۔ نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ سرکردہ برطانی اور امریکی فوجی اور سیاسی افسر آنے والے ہیں۔ مارشل سٹالن کے ساتھ چیف آف جنرل سٹاف موسیو لٹوِنوف اور دوسرے بڑے فوجی اور سیاسی افسر ہیں۔ ڈاکٹر بینس کانفرنس میں شامل نہیں ہونگے آزاد کانفرنس کمیٹی کا ایک افسر بھی کانفرنس میں شریک ہوگا۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ برنے کے سیاسی حلقوں میں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ کانفرنس میں جرمنی کے ہتھیار ڈالنے کی شرطیں اور روس اور پولینڈ کا جھگڑا طے کیا جائے گا۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ ایک اعلان جاری کیا جائے گا جس میں اہل جرمنی سے ہتھیار ڈالنے کو کہا جائیگا اور اسی طرح کا ایک اعلان جرمنی کے ہتھیائے ہوئے ملکوں کے لوگوں کے نام جاری کیا جائے گا۔

برن کی خبر ہے کہ مسٹر چرچل، پریذیڈنٹ روزولٹ اور جنرل چانگ کائی شیک کے درمیان قاہرہ میں ایک بہت طویل کانفرنس ختم ہو چکی ہے اور وہ تینوں اب ایران جا رہے ہیں جہاں مارشل سٹالن سے ملاقات ہوگی۔

قاہرہ کانفرنس کے بارے میں ایک سرکاری بیان اس ہفتہ شائع ہو جائے گا۔ ان تینوں مدبروں کے درمیان کانفرنس اہرام مصر کے سایہ میں ایک خیمہ کے اندر ہوئی۔ کانفرنس کے دوران میں قاہرہ کا سلسلہ رسل و رسائل تمام دنیا سے کاٹ دیا گیا۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مارشل چانگ کائی شک جن کے ساتھ میڈم چانگ بھی تھیں بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ پہونچے اور مسٹر چرچل سمندری راستہ سے وہاں پہونچے۔

امریکہ سے جہازوں کا مطالبہ

نیویارک۔ یکم دسمبر، ہندوستان کے قحط میں اناج و دوا سے امداد کرنیکا انتظام کرنے کیلئے جو سبھا قائم ہوئی ہے اس کے سکریٹری مسٹر بی۔ این۔ گپتا نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ ایک لاکھ ٹن گیہوں ہندوستان بھیجنے کے لئے جہاز مہیا کرے۔

مسٹر گپتا نے نمائندہ رائٹر سے کہا کہ ہمارا خاص مقصد یہ ہے کہ کناڈا کی حکومت نے گیہوں کی جو پیشکش کی ہے اس کے مطابق کناڈا سے ایک لاکھ ٹن گیہوں ہندوستان کے بھوکوں کے لئے بھیجنے کے لئے امریکہ سے جہاز حاصل کریں ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت برطانیہ بھی حکومت امریکہ پر ہر ممکن طریقہ سے جہاز مہیا کرنے کے لئے زور دیگی۔

لندن۔ یکم دسمبر، کپتان ادیبور لٹل ٹن وزیر محکمہ پیداوار نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ لڑائی کے بعد کے مسئلوں پر جو اتنا زیادہ زور دیا جا رہا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ برطانیہ کو اپنی فتح کا پورا یقین ہو چکا ہے اور ہم نے نازی قلعہ کی بنیادیں ہلا دی ہیں اور اس میں دراڑ پڑ گئے ہیں اور اس کے گرنے میں اب زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

پوربی بنگال پر پھر ہوائی حملہ

نئی دہلی۔ ۳۰، نومبر، ایک سرکاری اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ کل تیسرے پہر جاپانی بمباروں نے شکاری ہوائی جہازوں کی حفاظت میں پوربی بنگال میں ہمارے ایک ہوائی اڈہ پر حملہ کیا، بہت معمولی نقصان ہوا۔ ہمارے شکاری ہوائی جہازوں نے دشمن کے دو ہوائی جہاز مار گرائے اور ہم کو نقصان پہونچایا، ہمارا کوئی ہوائی جہاز ضائع نہیں ہوا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ا و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۳

بعدالت جناب پنڈت سورج پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ درجہ دوم تحصیل بلہور

مقام بلہور ضلع کانپور

چودھری دولت رام سنگھ زمیندار نمبردار مقصبہ بلہور پرگنہ بلہور ضلع کانپور — مدعی

بنام محمد اوصاف وغیرہ — مدعا علیہ

بنام محمد انوار و محمد ذوالفقار و محمد انصار پسران محمد علی اقوام مسلمان شیخ ساکنان قصبہ بلہور پرگنہ بلہور ضلع کانپور حال مقیم رحمت منزل بہیڑی منڈی مولوی گنج شہر لکھنؤ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور چونکہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہان کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — (مہر عدالت)

(بقیہ صفحہ اول)

(جناب ازل لکھنوی)

ابھی سے کیوں ترے چہرے پر ہیں آثار مایوسی
مریض غم کی حالت دیکھ لے او چارہ گر پہلے
رہائی موت سے بدتر ہے اب صیاد بلبل کو
شکستہ کر دئے سفاک تو نے بال و پر پہلے

(جناب اسلم الہ آبادی)

خدا تھا اور خدا کے بعد غم تھا جلوہ گر پہلے
یہی بار امانت لے کے آیا تھا بشر پہلے
یہاں جلوہ، وہاں جلوہ، جہاں دیکھا ہیں جلوہ
کہاں جلوہ نہیں؟ پیدا تو کر ذوق نظر پہلے
نگاہ لطف لیلیٰ بھی اٹھے گی لیکن اے غافل!
بنے تو کوئی دیوانہ، پھرے تو در بدر پہلے

(جناب پادری پی۔ ایس۔ گارڈنر شوق)

خدا جانے پڑے کس پر نگاہ چارہ گر پہلے
نمایاں سوز دل ہوتا ہے یا داغ جگر پہلے
اسی کی روشنی میں سینۂ عاشق چمک اٹھا
گرا تھا خرمن ہستی پہ آکر اک شرر پہلے
لٹا بیٹھے نہ آخر عشق میں سرمایۂ ہستی
نتیجے کی کسے اے شوق ہوتی ہے خبر پہلے

(جناب اظہر کانپوری)

بتوں کے حسن کا ہوتا تھا دل پر بھی اثر پہلے
گر نظروں میں رہتی تھی حقیقت جلوہ گر پہلے
محبت رہ گئی محدود ہو کر قلب اظہر میں
محبت کا تو عالمگیر ہوتا تھا اثر پہلے

(جناب نقی کانپوری)

نہ تھی ان پر عیاں یہ کاوش درد جگر پہلے
مجھے تو نے ڈبویا اعتبار چشم تر پہلے
نہ نکلا منزل آخر میں بھی ساتھی کوئی اس کا
مریض غم سے رخصت ہو گئی شمع سحر پہلے

(جناب زواں میرٹھی)

ہلا دیں گے زمین و آسماں کو وقت آتا ہے
وہ نالے جن کو کہتا تھا زمانہ بے اثر پہلے
شب فرقت اس الجھن میں ترے بیمار نے کاٹی
اجل آتی ہے پہلے یا کہ ہوتی ہے سحر پہلے

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱۷۹ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت جناب بابو ستیل پرشاد رائے منصف صاحب بہادر اوناؤ جنوبی

شیو شنکر وغیرہ پسران لالو رام اقوام برہمن ساکنان موضع دینوی کھیڑہ پرگنہ ڈونڈیہ کھیڑہ ضلع اُناؤ — مدعی

بنام دیبی چرن وغیرہ — مدعا علیہ

بنام دیبی چرن ولد بشناتھ و مسماۃ نام نامعلوم بیوہ بشناتھ اقوام برہمنان ساکنان حال موضع بھکنا پرگنہ ستیہ گانوں تحصیل کھاگا ضلع فتحپور۔ و رام پیارے عرف منا ولد نراین دین قوم برہمن ساکن موضع پوری اوری پرگنہ کھیروں تحصیل ڈلمؤ ضلع رائے بریلی

واضح ہو کہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت بیعبات کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء وقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوے مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ آپکی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۷ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی جنوبی اُناؤ — (مہر عدالت)

الہ آباد۔ یکم دسمبر، مسٹر بی۔ ایم۔ ہار پر چیرمین پبلک سروس کمیشن یو۔ پی کو آج شام موٹر سے مہلک حادثہ پیش آگیا جبکہ آپ لکھنؤ سے الہ آباد واپس آرہے تھے آپ کار سے سفر کر رہے تھے اور حادثہ الہ آباد سے بیس میل کے فاصلہ پر پیش آیا۔ ص

لڑائی جلد ختم ہو جائے گی

اسٹاک ہوم۔ یکم دسمبر، سویڈن کے ایک اخبار کے نامہ نگار نے زیورچ سے اطلاع دی ہے کہ میونخ کے ایک اخبار نے اپنے لیڈنگ اخبار میں لکھا ہے کہ ہر شخص کو یہ امید ہے کہ اس جنگ کا پانچواں موسم سرما آخری ہوگا لیکن ہر شخص کو یہ دھیان رکھنا چاہیے کہ شاندار اختتام ہونے تک ہر روز لڑائی کا زور بڑھتا جائیگا یہ اختتام زیادہ دور نہیں ہو سکتا۔

زیورچ کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اس سے سوئزرلینڈ میں سنسنی پھیل گئی ہے۔

مراسلات

دار العلوم حرم مدرسہ صولتیہ (مکہ معظمہ)

کرمی جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۳۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء کی صداقت میں مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے متعلق کسی محترم "ہمدرد قوم" کا جو مخلصانہ بیان شائع ہوا ہے اسے پڑھکر مسرت ہوئی کہ اس مرکزی تحریک سے بھی دلی تعلق رکھنے والے ہمدرد موجود ہیں۔

آپ کے خلوص اور صحافتی ذمہ داری سے قوی اُمید ہے کہ آپ ان سطور کو بھی اپنے موقر اخبار میں جگہ دیکر اپنا ایک اسلامی اور صحافتی حق ادا فرمائیں گے۔

شائع شدہ بیان میں چند اہم امور کی طرف مولانا محمد سلیم صاحب ناظم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ ان امور کا تعلق چونکہ صدر دفتر دہلی سے ہے اس لئے اظہار حقیقت کا فرض ادا کرنا میری ذمہ داری ہے۔

خادمان دار العلوم حرم کو موجودہ مجبور کن صورت حال کے باوجود اپنے فرائض کا احساس ہے، بیان میں جا بجا اس پر زور دیا گیا ہے کہ "ندائے حرم" میں اخراجات کی تفصیل شائع کی جائے۔ آمد و خرچ کی تفصیلات اور دیگر متعلقہ اُمور مدرسہ کی رو ئداد "صدائے حرم" کا موضوع خاص ہے، "ندائے حرم" میں اس کی گنجایش کے لحاظ سے آمد و خرچ کے متعلق اہم اعداد و شمار اور ضروری نوٹ وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں (ملاحظہ ہو ندائے حرم بابت ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ و بابت ماہ شعبان ۱۳۶۲ھ) اور جو اہل خیر حضرات "ندائے حرم" کو پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ ان اہم امور سے بے خبر نہیں۔ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے حسابات آمد و خرچ کی اشاعت ہمارے اولین علمی مقاصد اور مدرسہ کے مفاد کی اہم چیز ہے جس سے کبھی غفلت نہیں کی گئی۔ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ بحمد اللہ ۸۰ سالہ مرکزی تحریک ہے ہمیشہ اس کا حساب آمد و خرچ شائع ہوتا رہتا ہے اور مدرسہ کی رو ئدادوں کو پڑھنے والے اور حفاظت سے رکھنے والے آج بھی ملک کے طول و عرض میں ایک دو نہیں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں، کاغذ کی موجودہ گرانی اور کمیابی و جنگ کی مجبور کن صورت حالات کی وجہ سے اگر دو تین سال کے لئے مجبوراً اشاعت رو ئداد سے خادمان دار العلوم حرم قاصر ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ گزشتہ جنگ عظیم کے بعد کئی سال کی رو ئداد یکجا شائع ہوئی تھی۔ بہر حال پچاس سال کی رو ئدادوں کا مجموعہ اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے۔ مدرسہ صولتیہ اگر کوئی نئی تحریک ہوتی تو پھر ہمیں ایضاح حال میں دشواری پیش آتی۔ ہمیں اپنے محترم ہمدرد کی خدمت میں عرض کرنا ہے کہ "ندائے حرم" جن مرکزی اغراض و مقاصد کے ماتحت شائع ہو رہا ہے اس میں اور مدرسہ کی رو ئداد "صدائے حرم" میں بہت فرق ہے۔ بیان مذکور میں مدرسہ کی مختلف مدات سبیل کوثر وغیرہ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے اس لئے یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ سبیل کوثر کی رقوم مدرسہ کے لئے نہیں ہیں بلکہ حرمین شریفین کے مستحقین، مہاجرین اور دیگر امور خیر کے لئے ہیں۔ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ اور اس کا صدر دفتر دہلی محض واسطۂ خیر ہیں اس مد کی رقم کو مدرسہ کی آمدنی میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

بیان مذکور میں جن امور پر زور دیا گیا ہے وہ "صدائے حرم" کا موضوع خاص ہیں، جس کا سال وار مرتبہ مواد محفوظ ہے، خدائے تعالیٰ ان موانعات کو رفع فرمائے [illegible] وقت پر انشاء اللہ "صدائے حرم" شائع ہوگی۔

ضروری تفصیلات حسب گنجایش "ندائے حرم" میں وقت پر آتی رہتی ہیں۔

ہمدرد محترم کے استفساری امور کا جواب درج ذیل ہے۔

۱۔ صدر دفتر دہلی سے روپیہ کس تعداد میں اور کس ذریعہ سے اور کن تاریخوں میں مکہ معظمہ بھیجا گیا؟ یہ ایک سوال ہے جس کی اہمیت سے انکار نہیں مگر ان جزئیات کا تعلق صدر دفتر دہلی کے روزمرہ کے کاموں میں سے ہے، اس کے تفصیلی اندراجات تو صدر دفتر کے رجسٹروں میں موجود ہیں۔ مگر عام ناظرین کرام اور ہمدرد محترم کی معلومات میں اضافہ کیلئے یقیناً اس قدر کافی ہوگا کہ صرف ماہ شعبان ۱۳۶۲ھ سے ۱۵ ذیقعدہ ۶۲ھ تک اسی ساڑھے تین ماہ کے عرصہ میں بارہ ہزار پانچ سو روپیہ مرکزی دفتر مکہ معظمہ کو بھیجا جا چکا ہے اور ہمیشہ رقوم کی تفصیل کا نظم اپنے وقت پر ہوتا ہی رہتا ہے۔ مدرسہ صولتیہ کے مرکزی دفتر مکہ معظمہ کو کس نظم اور دفتری اصول کے مطابق رقوم بھیجی جاتی ہیں اس کی تفصیل دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

۲۔ صدر دفتر دہلی کی تحویل میں جو تھوڑا بہت روپیہ رہتا ہے وہ امپیریل بینک میں ہے اور اسی بینک سے دفتر کا حسابی تعلق ہے۔

ہمدرد محترم کے بیان سے چونکہ عام غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے اور بہت ممکن ہے کہ ان کے مخلصانہ جذبات کو عوام سمجھنے سے قاصر رہیں اس لئے ذمہ داران صدر دفتر دہلی مناسب سمجھتے ہیں کہ:۔

۱۔ جناب خان بہادر حاجی عبد القیوم صاحب رئیس کانپور
۲۔ جناب حاجی قمر الدین صاحب 〃
۳۔ جناب الحاج بابو محمد حمزہ صاحب 〃
۴۔ جناب حاجی فہیم الدین صاحب 〃
۵۔ جناب حاجی محمد سمیع صاحب 〃

ان حضرات میں سے جو صاحب بھی جسوقت مناسب تصور فرمائیں ہمدرد محترم کے شائع کردہ بیان کے پیش نظر صدر دفتر دہلی میں تشریف لاکر اس کے نظم و عمل اور تمام شعبوں کا معائنہ اور جائزہ لے سکتے ہیں۔ انکی خدمت میں صدر دفتر دہلی کے علمی شعبوں کے تمام دفتر (رجسٹر، فائلیں اور گورنمنٹ رجسٹرڈ آڈیٹرز صاحبان کی رپورٹیں پیش کر دی جائیں گی، وہ اپنا اطمینان کرنے کے بعد یقیناً موقر اخبار "صداقت" کے ذریعہ دوسروں کو مطمئن کر سکیں گے۔ کانپور کی ان مسلمہ باحیثیت اور مقتدر شخصیتوں کا اطمینان کوئی معمولی بات نہیں۔ اُمید ہے کہ ہماری یہ تجویز ہر حلقہ میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائے گی۔ صدر دفتر دہلی کا حساب کسی کی ذاتی چیز نہیں خدا کی امانت ہے اس لئے کوئی چیز بحمد اللہ "صفحۂ راز" میں نہیں علمی اصول کار کی پابندی بحالات موجودہ ہمارے لئے ضروری ہے محض تجاویز کی بنا پر موجودہ جاری شدہ دستور العمل میں کسی قسم کی بھی تبدیلی کی ذمہ داریوں سے کارکنان صدر دفتر بخوبی واقف ہیں۔ کسی خدمت کی ذمہ دارانہ ادائگی جن پر عائد ہوتی ہے وہی ان کی مشکلات اور حقیقت سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔

والسلام مع الاکرام

۱۵ ۱۱ ۶۲ھ احقر ضیاء الدین احمد عفی عنہ
معتمد
صدر دفتر مدرسہ صولتیہ (مکہ معظمہ) دہلی قرول باغ

صدر امریکہ اور وزیر اعظم برطانیہ

لندن۔ ۳۰ نومبر، جرمن نیوز ایجنسی نے برلن سے سوموار کو ایک خبر براڈ کاسٹ کی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ پچھلے چند روز میں مارشل اسٹالن، مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کے درمیان مجوزہ کانفرنس کے متعلق افواہیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ مسٹر چرچل اس وقت موجود نہیں تھے جبکہ شاہ انگلستان نے تقریر کی۔ چند روز سے پریذیڈنٹ روزویلٹ [illegible] ابھی سننے میں نہیں آرہا ہے، اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ کانفرنس میں شرکت کیلئے دونوں حضرات روانہ ہو چکے ہیں، کانفرنس کے لئے طہران یا مڈل ایسٹ میں کوئی اور مقام منتخب کیا گیا ہے۔ ایجنسی کا کہنا ہے کہ دو سال سے اس کانفرنس کے لئے کوششیں ہو رہی ہیں اس لئے کوئی تعجب نہیں کہ بالآخر یہ کانفرنس ہو جائے۔

ہٹلر کی تقریر

برلن۔ ۳۰ نومبر، کل جرمن نیوز ایجنسی نے ایک تقریر شائع کی ہے جو ہٹلر نے ۳۰ نومبر کو جرمن ہوائی اور سمندری بیڑوں کے بیس ہزار افسروں کے اجتماع میں کی تھی۔ ہٹلر نے کہا کہ انگریز اور اس کے یہودی معاون نے جو سوویٹ روس کی حکومت کے ساتھ مل کر جو لڑائی شروع کی ہوئی ہے اس کا مقصد جرمنی کو نیست و نابود کر دینا ہے اگر جرمنی یہ لڑائی اپنے لئے اور یورپ کے لئے نہ جیت سکا تو روس کی بربریت کا طوفان تمام یورپ میں برپا ہو جائے گا۔ برطانیہ یہ سمجھتا ہے کہ اس سال کے اختتام پر وہ یوروپ میں طاقتوں کے توازن کے متعلق اپنے پرانے اصول پر عامل رہ سکیگا۔ درحقیقت برطانیہ تو اس قوت کا محض ایک آلہ کار ہے جو گزشتہ ڈیڑھ سو سال سے یوروپ پر چھا جانے کی کوشش کرتی رہی ہے اور وہ قوت دنیا کے تمام ملکوں کی یہودیوں کی ہے۔ یہ قوموں اور نسلوں کے درمیان زبردست جنگ ہے۔ صرف ایک تخیل فتحیاب ہو سکتا ہے دوسرے تمام تخیلات کو بیرحمی سے تباہ کر دیا جائیگا۔ جو اس لڑائی میں ہار جائیگا اس کا وجود ہی ختم ہو جائیگا۔ اس جنگ سے فتح یا فنا کے سوائے کسی دوسری چیز کی توقع رکھنا پاگل پن ہوگا۔ ہر جرمن فوجی کے دل میں یہ جذبہ ہونا چاہیئے کہ یہ جنگ جرمنوں کی فتح کے ساتھ ختم ہوگی۔ انسانی اور سامانی قوت کے اعتبار سے جرمنی دشمنوں کی اشتراک کا مقابلہ کرنے اور آخر میں فتح حاصل کرنے کے قابل ہے۔

مرکزی حکومت غذائی صورت حالات پر غور کریگی

نئی دہلی۔ ۳۰ نومبر۔ اسٹیٹسمین کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ وائسرائے جب دورہ سے واپس آجائیں گے تو اسی ہفتہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس میں ہندوستان کی غذائی صورت حالات پر غور کیا جائیگا۔ حال ہی میں اس سلسلہ میں جو گفت و شنید ہوئی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کل ہند کے متعلق غذائی پالیسی کو بہتر طریقہ پر سمجھا جانے لگا ہے اور پنجاب میں بھاؤ پر کنٹرول اور خوراک کے راشن کی اتنی زیادہ مخالفت نہیں کی جا رہی ہے جتنی کہ اب سے کچھ عرصہ پہلے کی جا رہی تھی۔ اب مرکزی حکومت کی اسکیم کے متعلق صوبجاتی وزارت کے فیصلہ کا انتظار ہے۔

صلح کی بے بنیاد افواہیں

لندن۔ ۳۰ نومبر، سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار کو اس کے نامہ نگار نے برنے سے اطلاع دی ہے کہ ترکی کے جرمن سفیر فان پاپن کے ڈیٹکن جانے کا مقصد صلح کی جستجو کرنا ہے جس کے لئے جرمنی کے دفتر امور خارجہ نے نہایت احتیاط سے انتظامات کر لئے ہیں۔

سمندر پار ملکوں کو خبریں بھیجنے والی جرمن نیوز ایجنسی کے نامہ نگار نے کہا ہے کہ جرمنوں نے انفرادی یا اجتماعی حیثیت سے پوپ اعظم یا ڈیٹکن کے دوسرے ممتاز اصحاب سے صلح کے لئے بات چیت کرانے کی کوئی درخواست نہیں کی۔ اس نامہ نگار نے اس خبر کی بھی تردید کی ہے کہ ترکی کے جرمن سفیر فان پاپن بذریعہ ہوائی جہاز ڈیٹکن پہونچے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فان پاپن نہ تو ڈیٹکن میں ہیں اور نہ اٹلی میں کسی مقام پر ہیں۔ ان کا وہاں جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے بلکہ وہ ترکی واپس جا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۹ نومبر، امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈل ہل نے آج (سوموار) کو صلح کی ان کوششوں کے متعلق جو کہ ڈیٹکن یا اور ذرائع سے کی جا رہی ہیں جواب دیا کہ میں آپ لوگوں کو بلا خوف و تردید اختیار دیتا ہوں کہ آپ میرے حوالہ سے ہر کانفرنس میں اس قسم کی خبروں کی تردید کرتے ہیں تاوقتیکہ میں آپ لوگوں کو اس کے برعکس کہنے کے لئے نہ کہوں۔

مسٹر ہل نے کہا کہ اس قسم کے شوشے محوری ذرائع سے اس لئے چھوڑے جاتے ہیں تاکہ اتحادیوں کو ضرورت سے زیادہ اعتماد پیدا ہو جائے اور وہ بے فکر ہو کر کوشش جنگ میں کمی کر دیں۔

پوربی بنگال پر ہوائی حملہ

نئی دہلی۔ ۳۰ نومبر اتوار کی صبح کو دشمن کے ہوائی جہازوں نے پوربی بنگال میں فینی ضلع پر حملہ کیا ایک سرکاری کمیونک میں اس حملہ کا حال بتلاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ حملہ کرنے والے ہوائی جہازوں میں سے ایک کو برباد کر دیا گیا اور تین دیگر ہوائی جہازوں کو ہمارے شکاری ہوائی جہازوں نے نقصان پہونچایا۔ ابتدائی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ معمولی نقصان ہوا ہمارا ایک ہوائی جہاز لاپتہ ہے۔

ترکی میں زلزلہ کے مزید جھٹکے

انقرہ۔ ۳۰ نومبر، ترکی کے زلزلہ کے بارے میں جو مزید حالات معلوم ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اب مرنیوالوں کی تعداد دو ہزار آٹھ سو سے اوپر ہو گئی ہے، ۱۵۰ سے زیادہ مواضعات تباہ ہو چکے ہیں اور تین ہزار سے زیادہ مکانات برباد ہو گئے ہیں، نقصان کی تفصیلات ابھی تک موصول ہو رہی ہیں۔ اناطولیہ کے اُتری ساحل

D.1923.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۔/۔/5
ششماہی ۔/12/2
سہ ماہی ۔/8/1
فی پرچہ دو آنہ ۔/2

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 38 NO. 50

CAWNPORE. Saturday. 11th Dec. 1943

کانپور شنبہ ۱۱ دسمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۸ نمبر ۵۰

ادبیات

ایک غم نصیب کی عید

از جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس کانپوری

بلبل کو یاد آئی قفس میں چمن کی عید — مشکل سے اب کٹیگی غریب الوطن کی عید

بادِ خزاں کے جھونکوں نے برباد کر دیا — ویران ہو گئی مرے صحنِ چمن کی عید

سب تازہ ہو گئے دل میں داغ کہن مرے — جب یاد مجھکو آئی کسی گلبدن کی عید

آئے ہو قبر پر تو مری جاں یہی خیال — ہو جائے پائمال نہ "اہل کفن" کی عید

کیا لطفِ عید ہو مجھے کیسے خوشی کروں؟ — جب زیرِ خاک ہو مرے نازک بدن کی عید

کس درجہ دلخراش ہے دنیا کا یہ سلوک — میں رو رہا ہوں اور ہے اہلِ زمن کی عید

"دو کلیاں" ایسی باغ سے گلچیں نے توڑ لیں[1] — کملا کے رہ گئی مرے "سارے چمن" کی عید

صدیق! کیا بتاؤں کہ کس کے فراق میں
رو رو کے کٹ گئی مرے "بیت الحزن" کی عید

[1] مراد رفیقہ حیات، اور برادر خورد۔

دنیائے اسلام

قاہرہ میں روزولٹ، چرچل، انونو کانفرنس

قاہرہ۔ ۷ دسمبر۔ برطانیہ۔ ترکی۔ اور امریکہ کے درمیان بات چیت ختم ہونے کے بعد مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع کیا گیا ہے۔ امریکہ کے صدر روزولیٹ ترکی کے صدر موسیو انونو اور برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل کے درمیان تین روز تک ۵ اور ۶ دسمبر کو قاہرہ میں کانفرنس ہوئی۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن۔ ترکی کے وزیر خارجہ موسیو اوغلو اور مسٹر ہیری ہاپکنس نے بھی کانفرنس میں حصہ لیا۔ ترکی کے صدر کو امریکہ، برطانیہ اور روس کی حکومتوں نے مدعو کیا تھا۔ کانفرنس میں ترکی کے صدر کی شمولیت اس اتحاد کا ایک بین ثبوت ہے جس نے برطانیہ اور ترکی کو ایک کر رکھا ہے اور جس کے ذریعہ امریکہ اور روس کے ساتھ ترکی کے لوگوں کی گہری دوستی قائم ہے۔ پریذیڈنٹ روزولیٹ، پریذیڈنٹ انونو اور مسٹر چرچل نے عام سیاسی صورت حالات کے علاوہ ان مسائل پر غور کیا تینوں ملکوں کے مفاد کے تعلق سے مفاہمت اور وفاداری کی اسپرٹ میں پروگرام کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلا کہ دنیا کی صورت حالات کے متعلق برطانیہ امریکہ اور ترکی کے درمیان گہرا اتحاد موجود ہے قاہرہ کی بات چیت چاروں متعلقہ ملکوں کے آئندہ تعلقات کے لئے نہایت مفید اور بار آور ثابت ہوئی۔ قاہرہ کانفرنس کی تمام کارروائی سے ایک بار پھر اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ برطانیہ اعظم اور امریکہ کی جمہوریتوں کا مفاد اور نظریہ روس سے ملتا جلتا ہے۔ اور ان ملکوں اور ترکی کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات موجود ہیں۔

مشرق وسطیٰ کی تیسری بڑی کانفرنس منگل کی شام کو ختم ہو گئی جبکہ مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزولیٹ نے حال ہی میں شمالی افریقہ اور طہران کی کانفرنس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے بعد ترکی کے مدبروں کے ساتھ بلقانی ممالک کے فوجی، سیاسی اور اقتصادی مسائل کے متعلق ایک سمجھوتہ کی تکمیل کی۔ قاہرہ سے رائٹر کے خاص نامہ نگار نے مندرجہ بالا اطلاع بھیجتے ہوئے لکھا ہے کہ عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکی موسیو مینیشو اوغلو وزیر خارجہ ترکی اور ترکی کے ۱۶ دیگر افسران ۴ دسمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ گئے۔ ترک اس محل میں ٹھہرے جس میں پچھلی کانفرنس کے دوران میں مارشل چیانگ کائی شیک ٹھہرے تھے۔

ترکی کے لیڈروں کے ہمراہ سر ہیو نیک بل ہگیسن (ترکی کے برطانی سفیر) اور ایر وائس مارشل جارج اور ہوائی محکمہ کے سفیر مسٹر کھیلم بھی تھے امریکی سفیر مسٹر اسٹین ہارٹ، روسی سفیر موسیو ورینوگریڈوف اور روسی سفارتخانہ کے سکریٹری بھی گئے تھے۔

صدر عصمت انونو پچھلے ۳۳ سال میں اب پہلی بار مصر آئے تھے اس کانفرنس کو شروع سے کافی اہمیت حاصل تھی اور اس کا اظہار اس امر سے ہوتا ہے کہ ترکی نمایندوں کے ہمراہ جو روسی افسران آئے تھے وہ بھی اس تمام بات چیت میں شریک رہے۔

جن معاملات کے بارے میں صلاح مشورے کئے گئے اُن کے متعلق کوئی سرکاری بیان شائع نہیں ہوا ہے لیکن مشرق وسطیٰ کے حلقوں میں عام طور پر یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ اس گفت و شنید کے دوران میں حسب ذیل معاملات کو خاص طور سے زیادہ اہمیت دیگئی۔

(۱) جنگ میں ترکوں کے عملی حصہ لینے اور اس ہمدردی کو عملی جامہ پہنانے کے امکانات جس کا وہ اتحادی قوموں کے ساتھ اکثر اظہار کرتے رہے ہیں۔

(۲) اتحادیوں نے جس طرح ازورس کے معاہدہ کے مطابق پرتگال سے اڈے حاصل کر لئے ہیں اسی طرح ترکی سے اڈے حاصل کرنے کے امکانات۔

(۳) ایک بلقانی حکومت کی حیثیت سے ترکی کے درجہ کے متعلق فیصلہ۔

(۴) روس اور ترکی کے تعلقات کے مطابق سمجھوتہ اور بلقان اور ڈینوب کے علاقوں میں ان دونوں ملکوں کے جنگ کے بعد کے مفاد کا خاکہ

(۵) پوربی مورچہ پر آرکٹک سمندر سے بحر روم تک اتحادی طاقتوں کا ایسا ہی ٹھوس اور مضبوط بلاک قائم کیا جائے جیسا کہ پچھم میں برطانیہ اور امریکہ کا ہے۔

جرمن نیوز ایجنسی نے کہا ہے کہ جرمنی کے دفتر خارجہ کے پریس چیف ڈاکٹر شنٹ نے اخباری نامہ نگاروں کی کانفرنس میں قاہرہ میں ترکی کے صدر کی کانفرنس کے بارے میں کوئی رائے ظاہر کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈاکٹر شنٹ نے صرف ترکی کے لیڈروں کے سابقہ بیانات کا ذکر کیا اور اس بات پر زور دیا کہ ترکی غیر جانبداری پر قائم رہیگا۔

ترکی کے جرمن سفیر ہر فان پاپن نے منگل کو ترکی کے وزیر اعظم موسیو سراج اوغلو سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔ بوڈاپسٹ کے ریڈیو پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ، مسٹر چرچل اور ترکی کے صدر عصمت انونو کے درمیان جو کانفرنس ہوئی ہے اس کی خبر سے صوفیہ میں بڑی سنسنی پھیل گئی ہے۔ اس امر واقعہ کو خاص طور سے بہت اہمیت دی جا رہی ہے کہ ترکی کے صدر کے ہمراہ ان کے فوجی اسٹاف کے افسر اعلیٰ جنرل چقمق بھی گئے ہیں بلغاری سیاسی حلقوں میں اس کانفرنس کے بارے میں بہت احتیاط کے ساتھ رائے ظاہر کی جا رہی ہے لیکن اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ اس کانفرنس کی خبر کو سننے کے بعد بھی یہاں کسی قسم کی تشویش یا بے چینی پیدا نہیں ہوئی۔ فان پاپن کی انقرہ میں غیر متوقع واپسی کا تعلق بھی غالباً اسی کانفرنس سے ہے۔ بلغاریہ کے سیاسی حلقوں میں یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ قاہرہ کانفرنس میں زیادہ اہمیت بلقان کے مسائل کو نہیں بلکہ ترکی اور روس کے تعلقات کو زیادہ اہمیت دیگئی ہے۔

صوفیہ کے معتبر حلقوں کو مکمل طور پر بھروسہ ہو گیا ہے کہ ترکی نے بدیشی ملکوں کے متعلق اپنی جس پالیسی کا اعلان کیا ہے اس پر وہ سچے دل سے قائم رہے گا اور بلقان کے عمل کی جملہ امکانی ذرائع سے حفاظت کی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق مستقل میں رہے | زباں پر کبھی وہی ہو جو ہے دل میں رہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۱۱ دسمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۵۰

تین اہم کانفرنسیں

پورا ہفتہ تین اہم کانفرنسوں سے لبریز رہا ہے پہلی قاہرہ کانفرنس چرچل، روزولٹ، چیانگ، کانفرنس تھی، اس کے بعد طہران کانفرنس "چرچل، روزولٹ، اسٹالن" کانفرنس کی شکل میں منعقد ہوئی۔ پھر قاہرہ میں دوسری کانفرنس منعقد ہوئی اس میں مسٹر چرچل، پریسیڈنٹ روزولٹ اور جمہوریہ ترکی کے صدر عصمت انونو شریک ہوئے، گویا ان تینوں کانفرنسوں میں دو ہستیاں مشترک اور تین ہستیاں مختلف تھیں اور غالباً زیر غور وزیر بحث مسائل ایسے نازک تھے کہ ان پانچوں حضرات کی کوئی مشترک کانفرنس نہیں ہوسکتی تھی۔ ان کانفرنسوں سے ہم جس بنیادی نتیجہ پر پہونچتے ہیں وہ یہ ہیں کہ مسٹر چرچل کا وہ خواب کہ فتح حاصل کرنے کے بعد صرف برطانیہ اور امریکہ ہی پہلو بہ پہلو ہاتھ ملاکر شان سے چلیں یعنی ساری دنیا ایک "اینگلو امریکن" اقتدار کے تحت میں آجائے پورا نہیں ہوگا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مغرب و مشرق کی دنیا میں زمانہ بعد از جنگ کا جو تعمیری انتظام ہوگا اس میں ایم، اسٹالن، مارشل چیانگ، پریسیڈنٹ انونو اور دوسرے لیڈروں کو بھی ہاتھ بٹانا ہوگا جہاں تک اس جنگ کا تعلق ہے ترکی کی پوزیشن چین اور روس سے بالکل مختلف ہے یعنی اگرچہ وہ اتحادی کاز سے ہمدردی رکھتا ہے اتحادیوں کا دوست بھی ہے، برطانیہ اور روس کے ساتھ اس کے دوستانہ معاہدے بھی موجود ہیں، تاہم وہ ابھی غیر جانبدار ہے یعنی جرمنی سے برسر جنگ نہیں دوسری طرف یہ بھی معلوم ہے کہ ترکی پر روس کے احسانات بھی ہیں یعنی مصطفےٰ کمال کی فتح کے بعد روس ہی پہلا ملک تھا جس نے ترکی کی وحدت تسلیم کرلی تھی اور ترکی کے ساتھ دوستانہ معاہدہ کیا تھا اس لئے ہم یہاں تک کہنے میں غالباً حق بجانب ہوں گے کہ اگرچہ ترکی اس جنگ میں غیر جانبدار ہے اور دوسرے ملک کے سفیروں کی طرح جرمنی کا سفیر بھی وہاں رہتا ہے پھر بھی جو اثر ترکی پر روس کا ہوسکتا ہے وہ ہرگز روس کے دشمن یعنی جرمنی کا نہیں ہوسکتا، دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک اتحادیوں کے کاز کا تعلق ہے اس سے ترکی کو ایک فطری ہمدردی بھی ہے، تیسری بات یہ ہے کہ بلقانی ممالک اور درۂ دانیال کے اعتبار سے بھی ترکی کی پوزیشن بہت اہم ہے۔

انھیں حالات کے پیش نظر دوسری قاہرہ کانفرنس بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے، یہ کانفرنس ختم ہوچکی ہے اور اس میں جن مسائل پر گفت وشنید ہوئی ان کا خلاصہ ہمیں غیر سرکاری طور پر مندرجہ ذیل نکتوں کی صورت میں بتلایا گیا ہے۔

(۱) اس جنگ میں ترکوں کے زیادہ عملی حصہ لینے اور جو ہمدردی اتحادی کاز کے لئے اکثر ظاہر کیگئی ہے اسے عملی جامہ پہنانیکا امکان۔

(۲) پرتگال سے ازورس کے متعلق جو معاہدہ ہوا ہے اسی طرح ترکی سرزمین یا مقبوضات پر اتحادیوں کو فوجی سہولتیں ملنے کا امکان۔

(۳) بلقان کی "ایک طاقت" کی حیثیت سے ترکی کے اسٹیٹس کا فیصلہ۔

(۴) "روسی۔ ترکی" رشتوں کا تعین اور جنگ کے بعد بلقان اور دریائے ڈینوب کے علاقوں میں ان دونوں طاقتوں کے مفادات کی تشکیل۔

پہلا نکتہ کہ ترکی کس شکل میں اس جنگ میں زیادہ عملی حصہ لے سکتا ہے۔ دوسرے نکتہ سے خود بخود حل ہو جاسکتا [illegible]

جس طرح حکومت پرتگال نے ازورس کے اڈے ایک معاہدہ کے ذریعہ اتحادیوں کے استعمال کیلئے عارضی طور پر دیدئے ہیں، اسی طرح ترکی بھی اپنے بعض اڈے کسی معاہدے کی بناپر اتحادیوں کو دیدے یا ان کی فوجوں کو اپنے علاقہ سے گزرنے یا ان کے جنگی جہازوں کو درۂ دانیال عبور کرنے کی اجازت دیدے۔ طہران کانفرنس میں یہ بات صاف طور پر کہی گئی تھی کہ جرمنی پر تین اطراف سے یعنی پچھم، دکھن اور پورب سے حملہ کیا جائیگا۔ پچھم کے حملہ کا تعلق یوروپ کے مغربی جنگی محاذ سے ہوگا جس کا تذکرہ بار بار کیا جاچکا ہے، دکھن کا تعلق اٹلی اور بحر روم سے ہے لیکن مشرق کی طرف سے جو حملہ ہوگا اس میں روس کے موجودہ مورچہ کے ساتھ ساتھ بلقانی علاقہ کے مورچے بھی ہوں گے اور یہیں پر ترکی کی اہمیت سب سے زیادہ ہوگی۔

فیڈرل کورٹ کا دائرہ اختیار

چیف جسٹس آف انڈیا سر پیٹرک اسپنس نے مدراس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان دنوں فیڈرل کورٹ کے دائرہ اختیار کو بڑھانے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے جو سوال درپیش ہے وہ یہ ہے کہ اب جبکہ جنگ نے صورت حال میں تبدیلی کردی ہے اور لندن کی پوری کونسل تک کاغذات بھیجنا اور مقدمہ کی پیروی کرنا مشکل ہوگیا ہے، فیڈرل کورٹ کے "اختیارات سماعت اپیل" کو کیوں نہ بڑھادیا جائے۔ یہ مسئلہ ۱۹۳۹ء میں اس طرح سامنے آیا تھا کہ حکومت ہند نے صوبجاتی حکومتوں اور ہائی کورٹوں اور بار ایسوسی ایشن کی رائیں دریافت کی تھیں، ان تمام رایوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، ایک حلقہ کا خیال ہے کہ ہندوستان کی فیڈرل کورٹ کو اپیل کی انتہائی عدالت بناکر پریوی کونسل کے تمام اختیارات اسی کو دیدئے جائیں اور مقدمات کے سلسلہ میں لندن کی عدالت سے تعلق ختم کردیا جائے، دوسرا حلقہ اس رائے کا مخالف ہے سر پیٹرک اسپنس کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ فیڈرل کورٹ کو اپیل کی انتہائی عدالت بنانے کی تجویز پر سردست غور نہیں کیا جائیگا بلکہ یہ صورت پیدا کردی جائے گی کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کی اپیل کرنے میں اپیل کنندہ کو یہ حق دے دیا جائیگا کہ وہ اگر چاہے تو دونوں میں سے کسی عدالت میں اپیل پیش کرے لیکن فیڈرل کورٹ میں بہ حیثیت "سوپریم کورٹ" اپیل کرنے کے بعد اسے پھر پریوی کونسل میں اپیل کرنے کا حق باقی نہیں رہے گا، ہماری رائے یہ ہے کہ اگر ایک ہی مرتبہ اس مسئلہ کو آخری طور پر حل کردیا جاتا تو بہتر تھا۔ ہندوستان میں ایک بڑا طبقہ ایسے لوگوں کا ہے جو "جوڈیشل آٹونومی" یعنی "عدالتی خود اختیاری" کا بھی طالب ہے ہم یہ نہیں چاہتے کہ انصاف طلبوں کے لئے انصاف حاصل کرنے کا دائرہ محدود کردیا جائے مگر یہ ضرور ہے کہ فیڈرل کورٹ کو "آخری عدالت" کے اختیارات دیدینے سے بھی اپیل کنندوں کو وہی فائدہ پہونچے گا جو اس وقت پریوی کونسل سے پہونچتا ہے!

وزیر خارجہ ترکی کا بیان

انقرہ۔ ۱۰ دسمبر، ترکی کے وزیر خارجہ موسیو منمن اوغلو نے اخباری نامہ نگاروں کو بتلایا کہ غیر ملک کے متعلق ترکی کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں [illegible] ہے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ قاہرہ کانفرنس اس دور کی سب سے اہم کانفرنس [illegible]

آئینۂ کانپور

عید کا ایٹ ہوم ۸ دسمبر۔ ۵ بجے شام کو بقر عید کے دن حسب معمول ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے بنگلہ پر معزز ہندو مسلمانوں کا اجتماع ہوا اور اخیر میں شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کی مجلس استقبالیہ سالانہ اجلاس ۱۸، ۱۹ دسمبر کے انتظامات کے لئے زبردست جدوجہد کررہی ہے۔ مشاعرہ کی صدارت عالیجناب راجہ سید محمد مہدی صاحب بی۔اے۔ایم۔ال۔سی تعلقہ دار آف پیرپور (اودھ) اور اجلاس نظم ونثر کی صدارت رائے بہادر رام بابو سکسینہ کلکٹر و مجسٹریٹ بریلی ومصنف ہسٹری آف اُردو لٹریچر وغیرہ فرمارہے ہیں۔

کانپور کے شعرا و ادبا کے علاوہ دیگر مقامات سے اساتذہ تشریف لارہے ہیں۔

اُمید کی جاتی ہے کہ مشاعرہ غالباً براڈکاسٹ بھی ہوگا۔

طرح حسب ذیل ہے:۔

"ناممکنات شوق کا جلوہ دکھادیا"

مرچنٹ چیمبر آف کامرس مرچنٹ چیمبر آف کامرس یو۔پی کے سالانہ جلسہ میں مسٹر ایچ۔بی مصرا کا استعفیٰ پیش ہوکر منظور کیا گیا اور سال کے بقیہ جلسہ کے واسطے مسٹر اُما شنکر مہروترا پریسیڈنٹ منتخب کئے گئے اور لالہ لکشمی پت سنگھانیا وائس پریسیڈنٹ منتخب ہوئے۔

سوتی کپڑوں کے متعلق حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے سوتی کپڑوں کے دوکانداروں کو قطعی حکم دیدیا ہے کہ وہ اگست ۱۹۴۳ء سے پہلے کا تمام بغیر مہر شدہ کپڑا ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء تک فروخت کردیں۔ اس تاریخ کے بعد جن دوکانداروں کے یہاں یہ کپڑا نکلے گا وہ ضبط کرلیا جائیگا۔

لیبر ٹربیونل مسٹر ای۔ احمد شاہ ریڈر فلاسفی لکھنؤ یونیورسٹی نیشنل سروس لیبر ٹربیونل کے چیرمین مقرر ہوئے ہیں۔

رہا شدہ قیدیوں کیلئے اپیل رہا شدہ قیدیوں کو امداد دینے والی ڈسٹرکٹ سوسائٹی کے پریسیڈنٹ مسٹر جے۔ ای۔ ڈی ریڈ فورڈ نے اس سوسائٹی کو مالی امداد دینے کیواسطے ایک اپیل شائع کی ہے۔

یہ سوسائٹی ۱۹۳۹ء میں وجود میں آئی اور رہا شدہ قیدیوں کی اصلاح و بہبودی کے واسطے سرگرمی سے کام کررہی ہے۔ پہلے سال پروبیشن افسر کے زیر نگرانی ۸ آدمی رکھے گئے تھے لیکن اس وقت یہ تعداد ۹۰ تک پہونچ گئی ہے۔

کرانا مرچنٹ ایسوسی ایشن کرانا مرچنٹس ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جس میں یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ کرانا کا سامان منگانے کے واسطے ریلوے کے ڈبے حاصل کرنے کیلئے ریلوے کے افسران سے مطالبہ کیا جائے اور ایک ہزار من سامان روزانہ منگانے کیواسطے ویگن حاصل کئے جائیں۔

نیا گنج روڈ کو گاڑیوں میں سامان رکھنے اور اُتارنے کے واسطے استعمال کرنے کے متعلق میونسپل بورڈ کے حکم کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔

اور یہ بھی طے ہوا کہ مکان مالکان کو دوکانوں کا کرایہ بڑھانے سے روکنے کے واسطے ایسوسی ایشن کا ایک وفد کلکٹر صاحب سے ملے۔

افسوسناک قتل ۴ دسمبر تلک نگر کے مسٹر سرکار کی بیوی اور اُن کے ۵ سالہ بچے کو اُن کے نوکر نے قتل کردیا۔ اور ڈیڑھ ہزار کا مال ونقد اُٹھا کر فرار ہوگیا۔

کملا کلب جے۔ کے انڈسٹریز ڈرامہ کمیٹی کی طرف سے "جودھپور کا سیناپتی" نامی ڈرامہ ۱۱ دسمبر ۹½ بجے رات کو کملا کلب میں ہوگا۔

اس کمیٹی کے پریسیڈنٹ مسٹر پرشوتم داس سنگھانیا ہیں۔

اُمید کی جاتی ہے کہ یہ ڈرامہ نہایت کامیاب ہوگا۔

وکرم سمبت کا جشن ۹ دسمبر سے ۱۲ دسمبر تک وکرم سمبت کا جشن گرزاین کھتری ہائی سکول کی عمارت میں مسٹر کے۔ ایم منشی کے زیر صدارت منایا جارہا ہے۔ ڈاکٹر آر۔ کے مکرجی۔ ڈاکٹر اے۔ ایس۔ الٹیکر مسٹر اے۔ این۔ جھا۔ مہامہا اوپدھیائے ڈاکٹر یو۔ مصرا۔ ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ چید اور ڈاکٹر موہن سنگھ نے اپنے مضامین پڑھے۔

مسٹر ولیم کو سزا مسٹر ایل۔ سی ولیم پر امپیریل سروس ایکٹ کی زیر دفعہ ۵ یہ مقدمہ چلایا جارہا تھا کہ اُنھوں نے گورنمنٹ کی اجازت کے بغیر سرکاری ملازمت چھوڑ دی تھی۔

اس مقدمہ میں مسٹر ولیم کو ایک دن کی قید اور پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا اور جرمانہ نہ ادا کرنیکی صورت میں چھ مہینہ کی قید سخت کا حکم ہوا ہے۔

---

۹ دسمبر۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے یہ بیان اتحادی اور غیر جانبدار ملکوں کے اخبارات کے نمایندوں کو دیا۔ اس موقعہ پر کسی محوری ملک کا کوئی نامہ نگار موجود نہیں تھا۔

اس سوال کے جواب میں کہ آیا قاہرہ کانفرنس کے بعد ترکی جنگ کے زیادہ قریب آگیا ہے۔ وزیر خارجہ ترکی نے کہا کہ ترکی کی برٹیشی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے، ایک اور سوال کے جواب میں وزیر خارجہ نے کہا کہ قاہرہ میں حال ہی میں جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں بھی اس سے پہلے کی قاہرہ کانفرنس اور اڈانا کانفرنس کی طرح اس اشتراک عمل کی جانب اشارہ کیا گیا جو ترکی اتحادیوں کے ساتھ کرسکتا ہے، یہ اشتراک عمل اکثر زیادہ موثر نہیں ہوتا لیکن قابل قدر ضرور ہوسکتا ہے۔

وزیر خارجہ ترکی نے مزید کہا کہ قاہرہ میں جو بات چیت ہوئی تھی اس سے ہم بہت مطمئن ہوکر واپس لوٹے ہیں۔ ہم لوگ بلا اندیشہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمنے ہر معاملہ کے متعلق بات چیت کی سیاسیات اور جنگ کے تمام پہلوؤں پر غور کیا۔ آپ لوگ یہ جانتے ہیں کہ اس کانفرنس میں شرکت کیلئے جو دعوت نامہ موصول ہوا تھا وہ ترکی کے نام تھا اور اس پر روس کے نائب وزیر خارجہ موسیو وائی شنسکی کے دستخط تھے جو روس کی جانب سے اس کانفرنس میں شریک ہونیوالے تھے لیکن وہ قاہرہ کانفرنس کے دوران میں وہاں نہیں تھے، قاہرہ میں ہمیں کئی ایسی باتیں معلوم ہوئیں جو اس سے پہلے ہمیں معلوم نہیں تھیں ہمارے دوستوں کو بھی شاید کئی ایسی باتیں معلوم ہوئی ہونگی، ہمنے انکی باتیں اور انکے مفاد کو سمجھنے کی جتنی کوشش کی اتنی ہی کوشش اتحادی نمائندوں نے ہمارے مفاد کو اور ہماری باتوں کو سمجھنے کے لئے کی۔

اخباری نمایندوں نے کہا کہ ترکی جنگ میں عملی طور پر شریک ہوئے بغیر بھی اتحادیوں کے حلقہ میں شامل سمجھا جاسکتا ہے، وزیر خارجہ نے اس سے اتفاق کیا انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ پریذیڈنٹ انونو اور امریکہ کے پریذیڈنٹ روزولٹ کے درمیان بہت قریبی تعلقات قائم ہوگئے ہیں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم لوگ انکے نظریہ کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں، ہمارے اور اتحادیوں کے اصول میں یکسانیت ہے لیکن کسی دستاویز پر دستخط نہیں کئے گئے۔ باہمی مفاہمت بھی کاغذی مفاہمت سے زیادہ قریب ہوسکتی ہے۔

جنرل ٹوجو کی تقریر

جاپان کے وزیر اعظم ہڈیکی ٹوجو نے بدھ کو ایک براڈکاسٹ میں کہا کہ یوروپ میں ہماری ساتھی قوموں کا جنگ کے متعلق ارادہ زیادہ پختہ ہوتا جارہا ہے اور وہ ہر قسم کی مشکلات پر غالب آتی جارہی ہیں۔ ہمارے دشمنوں کے جوابی حملے خواہ کتنے ہی زیادہ سخت کیوں نہ ہوں ہمیں انکی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے ہم ان کا جواب اس طرح دیں گے کہ انھیں بالکل ہی نیست ونابود کردیں۔

✲ شاہ محمد ولد کرم علی ساکنان موضع چکیا حسین آباد نہ سدلاؤں پرگنہ نظام آباد ضلع اعظم گڈھ

محمد سمیع ومساۃ بہندن بی بی وعبدالوحید خاں منومیاں جو کچھ اعتراض ہو تاریخ معینہ پیش کرو۔

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگریدار کیواسطے نیلام کے درخواست گزرانی ہے لہٰذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۳ ماہ جنوری ۱۹۴۴ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر ۱۹۴۳ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم سید محمد خلیل منصرم
عدالت منصفی اعظم گڈھ شہر

(مہر عدالت)

بہ اجلاس جناب بابو نورتن کمار صاحب بہادر منصف شہر کانپور

سمن واسطے قرار داد اُمور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

عدالت منصفی شہر کانپور
نمبر مقدمہ ۵۴۸ سنہ ۱۹۴۳ء

لالہ کاشی پرشاد ولد لالہ دوارکا داس اگروال ساکن ہٹیہ بازار شہر کانپور — مدعی

بنام سردار سنت سنگھ ولد نامعلوم قوم سکھ ساکن کوارٹر نمبر 305 احاطہ موسومہ دوارکا پوری چوکی جریب شہر کانپور — مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت تخلیہ وکرایہ کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ ماہ جنوری ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہوکہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم بندیشوری پرشاد منصرم
عدالت سٹی منصفی کانپور

(مہر عدالت)

بہ اجلاس جناب مسٹر ہرناتھ پرشاد استھانہ صاحب بہادر سول جج فرخ آباد

اطلاع نامہ بنام رسپانڈنٹ منشعر اطلاع اُسی تاریخ کے جو سماعت اپیل کیلئے مقرر کی جائے

(آرڈر ۴۱۔ قاعدہ ۱۴)

اپیل نمبر ۱۳۸ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت سول ججی فرخ آباد مقام فتحگڈھ ضلع فرخ آباد

مساۃ بسم اللہ بیگم دختر پرورش حسین بیوہ نوازش علی زوجہ حال قاضی امجد علی قوم شیخ ساکن حال شہر کانپور محلہ کرنیل گنج برمکان موسومہ دلدار نثار منزل کانپور مدعیہ اپیلانٹ

بنام مساۃ اختری بیگم وغیرہ رسپانڈنٹ

اپیل بناراضی ڈگری عدالت منصفی قنوج مقام سرائے میراں مورخہ ۱۰ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۳ء

بنام وحید اللہ خاں ولد عبداللہ خاں قوم پٹھان کانسٹبل پنشنر ساکن حال شہر کانپور بیگم پورہ متصل پُرانا اسٹیشن ریلوے رسپانڈنٹ

مطلع ہو کہ اپیل بناراضی ڈگری منصفی قنوج اس مقدمہ میں اپیلانٹ نے پیش کیا اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۵ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء واسطے ادخال اپیلانٹ کے مقرر کی ہے۔ اگر خود آپ یا آپ کا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپکی طرف سے اپیل ہذا میں جواب سوال کرنیکا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اس کی سماعت اور تجویز آپکی غیر حاضری میں کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲۶ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت سول ججی
فرخ آباد

(مہر عدالت)

باجلاس جناب سید محمد ادریس منصف صاحب بہادر اعظم گڈھ سٹی

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۲۶۵)

بعدالت منصف صاحب بہادر شہر اعظم گڈھ
مقدمہ نمبر ۳۱۶ بابت سنہ ۱۹۴۰ء

حاجی محمد اسحاق ڈگریدار — مدعی

بنام عبدالوحید خاں وغیرہ مدیونان ڈگری — مدعاعلیہ

بنام عبدالستار خاں ولد عبدالحمید خاں عبدالحمید خاں پسر عبدالرزاق خاں۔ رزاق داد خاں جلال الدین خاں پسران عبدالوحید خاں عبدالحمید ولد ممتاز علی ساکنان موضع سرائے بہاؤ پرگنہ نظام آباد ضلع اعظم گڈھ ✲

سبدِ گل

تہذیب جدید کے آغوش میں پرورش پانے والی ہندوستان کی مہ جبینوں نے اپنی آزاد خیالی اور بیباکی سے ہندوستان کو بھی کس طرح مغرب کا ایک ٹکڑا بنا دیا ہے۔ اس کا مظاہرہ آئے دن ہندوستان کی عدالتوں میں ان پُر کیف مقدمات سے ہوتا رہتا ہے جو یہ پیکران جمال مردوں کے خلاف دائر کرتی رہتی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آج کی اشاعت میں ایک درخواست ذیل میں درج کرتے ہیں۔

تہذیب جدید کی ایک بیٹی کو اپنے شوہر سے شکایت ہے کہ وہ عشق بازی کے فن سے قطعی ناآشنا ہے اور اس کمزوری کی بنا پر اس مہ پارہ نے اپنے شوہر کے خلاف عدالت میں درخواست دی ہے کہ

جناب عالی! میرا شوہر نہایت روکھا پھیکا آدمی ہے، نہ کبھی مجھ کو پیار کرتا ہے اور نہ اس میں عاشقانہ جذبات کے اظہار کا سلیقہ ہے اس لئے مجھ کو ایسے شوہر سے علیحدگی کی اجازت دی جائے۔

تاکہ یہ مہ پارہ ان من چلے نوجوانوں کے ساتھ آزادی کے ساتھ عشق بازی کر سکے۔ جو پیار بھی کرنا جانتے ہیں اور اظہار عشق کرتے وقت اپنا دل، کلیجہ اور پھیپھڑا سب کچھ لڑکیوں کے سامنے رکھ دیتے ہیں لیکن عدالت کی بے حسی ملاحظہ ہو کہ اس نے ان بی صاحبہ کی رنگین مزاجی کا احترام نہ کرتے ہوئے حکم دیدیا کہ یہ بی صاحبہ بدستور اسی روکھے پھیکے شوہر کیساتھ قسمت پھوڑتی رہیں۔

ہندوستان کو آزاد کردے

لندن۔ ۸ دسمبر۔ طہران کانفرنس کے اعلان کے بارے میں آج لندن میں ہندوستان کی آزادی کی کمیٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ حکومت برطانیہ کی صدق دلی کی آزمائش اس سے ہوگی کہ وہ ہندوستان کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے اس بیان پر انڈی پنڈنٹ لیبر ممبر مسٹر فینر براکوئے تا ولسٹ مسز مینن مسٹر ریجنالڈ رینالڈ اور مسٹر آرتھر بلارڈ کے دستخط ہیں۔ بیان میں مزید لکھا ہے کہ اگر مسٹر چرچل ڈیموکریسی کو وسیع کرنا چاہتے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ فوراً ہی ہزاروں کانگریسی قیدیوں کو رہا کردیں۔ کانگریس پر سے پابندی اُٹھالیں ہندوستان کا حق آزادی تسلیم کرلیں اور ہندوستان کیلئے ایک اسپیشل گورنمنٹ منظور کرلیں۔ حکومت امریکہ اور حکومت روس نے دستخط کئے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ وہ بھی اس کے فوری اعلان کا مطالبہ کریں گے۔

ادبِ لطیف

ادائگی فرض!

از جناب دیوکی نندن ناصح

اے میرے بزرگوں کی سرزمین مجھے تجھ سے الفت کیوں نہ ہو؟

تیرے ذرّے ذرّے میں میرے آبا و اجداد کی تاریخ ثبت ہے!

تیرے چپے چپے پر اُن کی قربانیاں درج ہیں۔

میں بھی تیری خاک سے بنا اک کھلونا ہوں۔

تیرے شفیق ہاتھوں کے سانچے میں ڈھلا ہوا۔

میرے جسم کا ہر حصہ تیرا غلام ہے۔

میرے خون کا ہر قطرہ تیری امانت ہے۔

میرے وجود کا ہر ذرہ تیرا محافظ ہے۔

میں تیرے احسانوں کے بوجھ میں دبا ہوا ہوں۔

"مصورِ فطرت" نے روزِ ازل کی پُرسکون صبح میں۔

سُرخ شفق نیلے آسمان اور سفید چمکتے ہوئے سورج سے میرا قومی ترنگا بنایا۔ وہ جھنڈا جو ہماری عظمت اور آزادی اور امن پسندی کا نشان ہے مجھے وعا دے تاکہ میں بھی اس قابل ہوسکوں،

کہ تجھے تیری گزشتہ عظمت کے قریب تر لانے میں اوروں کا ہاتھ بٹاؤں۔

اور اپنے پیدائشی فرض سے سبکدوش ہوجاؤں۔

امریکہ کی اُدھار اور پٹہ کی امداد

واشنگٹن۔ ۸ دسمبر۔ امریکہ کی بدیشی اقتصادیات کے افسر مسٹر لیون کراولے نے کل یہ بتلایا کہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۳ء تک امریکہ سے ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت ۱۶ ارب ۴۳ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر (۵۷ ½ ارب روپیہ سے زائد) کا سامان دوسرے ملکوں کو بھیجا جا چکا ہے۔ پرل ہاربر پر جاپانیوں کے حملہ کے بعد سے جو ۷ دسمبر ۱۹۴۱ء کو ہوا تھا امریکہ سے برطانیہ کو ۸ ارب ۱۵ کروڑ ڈالر کا سامان ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت بھیجا گیا۔

مارشل چیانگ ہندوستان میں

نئی دہلی۔ ۸ دسمبر۔ سپریم کمانڈر ایڈمرل لارڈ لوئی مونٹ بیٹن ہندوستان میں چینی فوجوں کے ٹریننگ سینٹر پر موجود تھے جبکہ جنرل چیانگ کائی شیک قاہرہ سے چنگنگ جاتے ہوئے ہندوستان سے گزرے۔ پرتپاک ملاقات کے بعد جنرل چیانگ کائی شیک نے سپریم کمانڈر کو چینی فوجوں کے روبرو تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا اس کے بعد سپریم کمانڈر نئی دہلی واپس آگئے۔

عالمِ نسواں

کیا عورتوں کو شاعری کرنا چاہیئے؟

(گزشتہ سے پیوستہ)

شہنشاہ اورنگ زیب کی چاہتی بیٹی زیب النساء بیگم بھی بڑی مشہور شاعرہ گزری ہیں۔ آپ کا تخلص مخفی تھا۔ دیوان مخفی جو آپ کا تصور کیا جاتا ہے فارسی کا ایک نادر اور اکمل نمونہ ہے۔

عالمگیر کی دختر بادشاہ بیگم کو بھی تخیلات کی بلندی اور موزوں طبیعت خدا نے عطا کی تھی۔ سخت سے سخت زمین پر بھی شعر اس قدر برجستگی اور عمدگی سے کہتی کہ حیرت ہوتی تھی، ایک دفعہ عالمگیر کسی جنگ میں شامل ہوا جہاں اسے فتح حاصل ہوئی۔ جب وہ میدان جنگ سے واپس لوٹا تو شعرائے دربار نے اس نصرت و کامیابی کے موقع پر اس کی خدمت میں قصیدے اور تہنیت نامے پیش کئے۔ بادشاہ بیگم نے ایک قطعہ موزوں کرکے شہنشاہ کی خدمت میں پیش کیا، عالمگیر کو اس بات کا مطلق علم نہیں تھا کہ بادشاہ بیگم نے شاعری شروع کردی ہے، نہایت غور سے قطعہ کو پڑھا، رکھدیا اور پھر اُٹھا کر پڑھنے لگا۔ گو کہ اس کی ذہانت اور عقلمندی پر انتہا سے زیادہ مسرور ہوا۔ اور اس کی طبع کی بلندی کو بہت سراہا تاہم قطعہ کی پشت پر چند سطور بطور جواب قطعہ لکھ بھیجیں کہ نور چشم فن شاعری تو ایک بے نتیجہ فضول اور بیکار فن ہے اور تم جیسی شہزادی کی شان کے شایاں نہیں یہ فن عام آدمیوں کے لئے باعث فخر ہوسکتا ہے، اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے نہیں۔

ان شاعرات کے علاوہ دہلی کی ایک مشہور خاتون حسینی بیگم امراؤ بھی میدان سخن میں طبع آزمائی کرتی تھیں، ان کے شعر مشہور ہیں۔ مثلاً ؎

باغ عالم میں چھڑانا تھا اگر اپنوں سے
پہلے ہی سبزۂ بیگانہ بنایا ہوتا
اور جو منظور نہ تھی خانہ نشینی میری
تو مجھے ساکن ویرانہ بنایا ہوتا

(باقی آئندہ)

جرمن فوج ترکی کی سرحد پر

قاہرہ۔ ۸ دسمبر۔ کل ایک اعلیٰ برطانی افسر نے کہا کہ اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ جرمن اور بلغاری فوجیں بلغاریہ اور ترکی کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔

بچوں کی دنیا

دُمدار ستارے

کبھی کبھی آسمان میں دُمدار ستارہ نظر آتا ہے، جس کو دیکھ کر عام لوگ خوف کرتے اور اپنی خام خیالی سے اُس کو قحط وبا یا انقلاب حکومت یا کسی ایسے ہی بڑے حادثے کا موجب سمجھتے ہیں۔

ستارہ شناسوں نے دریافت کیا ہے کہ اس قسم کے ستارے آفتاب کے احاطے میں ۵۰۰ کے قریب ہیں جو کبھی تو آفتاب کے نہایت قریب سے گزرتے ہیں گویا اُس کے اندر داخل ہوجائیں گے اور کبھی نہایت دور فاصلے پر نکل جاتے ہیں۔

اُن کے ساتھ ایک نورانی دُم لگی رہتی ہے جو آفتاب کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے اس لئے جب وہ قریب آفتاب کے پہونچتے ہیں تو دُم بڑی نظر آتی ہے۔ اور جس قدر دوری ہوتی جاتی ہے اُسی قدر دُم کا حجم گھٹتا جاتا ہے۔

اُن کی روشنی ذاتی نہیں بلکہ وہ سُورج کی روشنی سے چمکتے نظر آتے ہیں۔ اُن کا دورہ بھی مدتہائے دراز کے بعد ہوتا ہے۔ بعض دُمدار ستارے سو سو سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصے کے بعد نظر آتے ہیں۔

بعض علمائے ہیئت نے دُمدار ستاروں کی نسبت بڑی تحقیقات کی ہے اور اُن میں سے بعض کے طلوع و غروب کا ٹھیک زمانہ بھی معلوم کرلیا ہے۔

غرض ساحت افلاک میں جتنے اجرام انسان کو نظر آتے ہیں اُن تمام میں زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز یہی دُمدار ستارے ہیں مگر لوگوں نے جو بُرے آثار اُن سے منسوب کر رکھے ہیں وہ بڑا وہم ہے جس کی اصل کچھ نہیں۔

کلکتہ کے ہوائی حملہ کے متعلق سر فیروز خاں نون کا بیان

کلکتہ۔ ۸ دسمبر۔ آج ملک فیروز خاں نون ڈیفنس ممبر حکومت ہند نے اخباری نمایندوں کی ایک کانفرنس میں شہری بچاؤ کی چند تدبیروں کی وضاحت کی جن کا تجربہ اتوار کی صبح کو کلکتہ کے علاقہ پر دشمن کے حملہ کے باعث ہوا ہے۔

آپ نے اس بات پر زور دیا کہ وہ جس وقت بھی ہوائی حملہ کے خطرہ کا الارم ہو لوگ فوراً ہی پناہ گاہوں میں چلے جائیں۔ سر فیروز خاں نے کہا کہ کلکتہ کے علاقہ کے ایک حصہ میں اتوار کی صبح کے حملہ میں تقریباً ۸۰ اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔ ان میں سے ۲۵ اشخاص ایک ہی عمارت میں زخمی و ہلاک ہوئے جس پر ایک سیدھا بم لگا تھا۔ اس عمارت میں ۱۰ آدمی مرگئے اور پندرہ زخمی ہوئے اور ۵۵ اشخاص ہماری ہی ہوا مار توپوں کے گولوں کے ٹکڑوں سے زخمی ہوگئے۔ کیونکہ یہ لوگ سڑکوں پر تھے اگر وہ لوگ پناہ لیتے تو ان میں سے کوئی شخص بھی زخمی نہیں ہوتا۔ جن علاقوں میں زیادہ تعداد میں آدمی ہلاک و زخمی ہوگئے ہیں وہاں بھی جو لوگ پناہ گاہوں میں جا چھپے تھے انمیں سے کوئی شخص بھی زخمی نہیں ہوا۔ ڈیفنس ممبر نے کہا ہے کہ شہر میں کسی قسم کی کوئی گھبراہٹ نہیں ہے اور شہر میں حسب معمول کام جاری ہے۔

ڈیفنس ممبر نے مزید کہا کہ عوام کھُلی ہوئی خندقوں میں جانے کے خلاف ہیں۔ انھیں یہ اعتراض ہے کہ یہ خندقیں کافی گہری نہیں ہیں اور حفاظت کی خاطر یہ ضروری ہے کہ ان پر کسی قسم کی چھت ہونی چاہیئے۔ حکام نے یہ محسوس کیا ہے کہ ایسی خندقیں زیادہ تعداد میں نہیں بنائی جاسکیں گی جو صحیح طریقہ پر تعمیر کی گئی ہوں۔

پردۂ فلم

نجمہ

ہندوستان کے نامور ڈائرکٹر مسٹر محبوب کی تصویر "نجمہ" نے پھر ایک بار یہ ثابت کردیا ہے کہ اگر اعلیٰ پائے کی تصاویر تیار کی جائیں تو پبلک ان تصاویر کا کس قدر کھلے دل کے ساتھ خیر مقدم کرتی ہے چنانچہ محبوب کی یہ لاجواب مسلم سوشل تصویر کانپور اور شمالی ہند کے دوسرے شہروں میں بے اندازہ رونق لے رہی ہے۔

نجمہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اسے اعلیٰ طبقہ درمیانی طبقہ اور عوام سب یکساں طور پر پسند کر رہے ہیں۔

نجمہ ان مٹے ہوئے امراء اودھ کی کہانی ہے جو حکومت کے کھونے کے بعد بھی اپنی خاندانی وجاہت اور شرافت کو سنبھالے بیٹھے رہے اور ان میں حکومت کے مٹنے کے بعد بھی وہی آن بان موجود تھی جو حکومت کے زمانہ میں تھی۔

"نجمہ" جس کے نام پر اس تصویر کا نام رکھا گیا ہے ان ہی امرائے اودھ کی لڑکی ہے اس لڑکی کو آبا و اجداد کی تمام خوبیاں ورثے میں ملی ہیں، نجمہ کا پارٹ ہندوستان کی سب سے خوبصورت ایکٹریس "وینا" نے بڑے ہی سلیقہ کے ساتھ انجام دیا ہے۔ اشوک کمار نے ہیرو کا پارٹ بڑی خوبی کے ساتھ انجام دیا ہے۔ ستارہ رضیہ کے پارٹ میں بے حد کامیاب ہے، یعقوب نے بیدل کا پارٹ بڑی خوبی کے ساتھ انجام دیا ہے۔

نجمہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں امرائے اودھ کی شریفانہ زندگی کی جھلک بھی ہے، اور ایسے دلکش ٹکڑے بھی موجود ہیں جو دیکھنے والوں کے دلوں میں گدگدی پیدا کردیتے ہیں۔ نجمہ بلاشبہ سال رواں کی بہترین سوشل تصویر ہے اور ایک ایسا لاجواب شاہکار ہے جسے جتنی بھی مقبولیت حاصل ہو وہ کم ہے۔

لاہور میں سینما بند

لاہور۔ ۷ دسمبر۔ گورنر پنجاب نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ایک حکم نافذ کردیا ہے جس کے ذریعہ لاہور اور شاہدرہ میں کارخانوں وغیرہ میں استعمال کے لئے بجلی کی سپلائی کی ممانعت کردی ہے جو موٹریں لاہور کارپوریشن نے لگائی ہوئی ہیں ان پر نیز جیلخانہ کے پمپنگ اسٹیشن پر اس حکم کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ روزانہ اخبارات چھاپنے والے پریس اور گورنمنٹ پریس پر بھی یہ حکم لاگو نہیں ہوگا۔

معلوم ہوا ہے لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی کی ایک درخواست پر کہ لاہور میں کوئلہ کی کمی کی وجہ سے بجلی کی سپلائی میں کمی کی جائے یہ حکم جاری کیا گیا ہے اس حکم کے نفاذ کے بعد لاہور کے تمام سینما ہاؤس جن کی تعداد بیس کے قریب ہے بند کردئے گئے ہیں۔

اقوال زریں

سچی خیرات تو وہی کہی جا سکتی ہے جو نام کے لئے نہ کی جائے۔

جو شخص سرِ زور میں اپنی گردن اُٹھاتا ہے وہ اپنے کو گردن کے بل گرا دیتا ہے۔

بلی چوہے کے پکڑنے میں شیر ہے لیکن شیر کے مقابلہ میں چوہا۔

دوست وہ ہے جو آزمانے کے بعد دوست ثابت ہو۔

وہ لوگ جو اپنی روزانہ محنت سے اپنی اوقات کا سامان مہیا کرتے ہیں بہت کم کاہل ہوتے ہیں۔

ہوشیار آدمی بچوں کی چال ڈھال بات چیت کھیل کود اور چھوٹے موٹے کام کاج دیکھ کر تاڑ جاتے ہیں کہ کونسا بچہ بڑا ہو کر نام پیدا کرے گا۔

موجِ تبسم

مجسٹریٹ:۔ (ملزم سے) تم روتے کیوں ہو؟
ملزم:۔ میں نے کبھی قید خانہ نہیں دیکھا!
مجسٹریٹ:۔ (سپاہی سے) اسے قید خانہ دکھا دو!

ہمسایہ:۔ تمہارے دونوں لڑکے رات بھر شور مچاتے رہتے ہیں۔
دوسرا:۔ یہ بالکل جھوٹ ہے چھوٹا بچہ اتنے زور سے روتا ہے کہ بڑے کی آواز دب جاتی ہے۔

آج کل تم کیا کرتے ہو؟
"ادبی چیزیں لکھتا ہوں افسانے مضامین نظمیں وغیرہ۔"
"کوئی چیز اب تک فروخت بھی ہوئی ہے۔"
کئی ایک، گھڑی، گراموفون اور اوور کوٹ۔

اصغر:۔ کیوں دوست آخر تم نے میرے راز کو افشا کر دیا۔
اکبر:۔ میں نے تمہارے راز کو افشا نہیں کیا بلکہ دوسرے راز سے تبادلہ کیا ہے۔

دلچسپ معقولات

بڑے آدمیوں کا پیٹ چھوٹا ہوتا ہے

آپ کو یہ معلوم کر کے بڑی حیرت ہوگی کہ دنیا میں جتنے بھی بڑے آدمی ہوئے ہیں ان میں زیادہ تر کی خوراک بہت ہی کم تھی۔ بڑے آدمیوں کی توجہ کیونکہ بڑے معاملات کی جانب رہتی ہے اس لئے وہ کبھی بھی کھانے پینے کی جانب توجہ نہیں کرتے۔

نپولین کی بابت کہا جاتا ہے کہ اس کی خوراک اسقدر کم تھی کہ وہ آٹھ دس منٹ میں کھانا کھانے کے بعد فارغ ہو جاتا تھا۔ اسے سادہ اور کم غذا پسند تھی۔ بادشاہ ہونے کے بعد اس کی خوراک کسی قدر بڑھ گئی تھی لیکن پھر بھی وہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں بہت کم کھاتا تھا۔

شکسپیر کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ اکثر کچھ کھائے بغیر کئی کئی وقت گزار دیتا تھا۔ اکثر اوقات اسے یہ یاد ہی نہیں رہتا تھا کہ اس نے کھانا کھایا بھی ہے یا نہیں، اسی طرح دوسرے مشاہیر نے بھی کھانے کو کبھی کوئی خاص اہمیت نہیں دی۔

افسانہ

ایک رات کی قیمت

(از مسافر)

کل رات جب اس نے سو روپے کا نوٹ دیا تھا اس وقت مجھ پر جو حیرت طاری ہوئی تھی اس کا اثر ابھی تک باقی ہے۔ میری ایک رات کی قیمت سو روپے سے بہت کم ہے، یہ بات اس کے علم میں تھی وہ اس سے بہت کم پر مجھے لے گیا تھا، مگر اس نے مجھے سو روپے دئے۔ اس پر مجھے بڑا تعجب ہو رہا ہے اور اس سے بھی زیادہ تعجب اس بات پر ہے کہ اس کے آراستہ و پیراستہ کمرے میں تمام رات ایک آرام دہ صوفے پر سوتی رہی اس نے مجھے انگلی تک نہیں لگائی میرے جسم کو چھوا تک نہیں اور چلتے وقت سو روپے دیدئے۔

جب وہ مجھے اپنے ساتھ لیکر اپنے گھر پہنچا تو اس نے کھانا منگوایا اور مجھے بھی اس میں شریک کیا پھر مجھ سے یہ کہکر کہ میں ابھی آتا ہوں وہ بغل کے کمرے میں چلا گیا، میں بہت دیر تک اس کے واپس آنے کا انتظار کرتی رہی، مگر جب بہت کافی وقت گزر جانے کے بعد بھی وہ نہ آیا اور مجھے نیند آنے لگی تو میں ایک صوفے پر دراز ہو گئی۔ میں نے سوچا شاید وہ میرے سوتے میں میرے پاس آئے گا۔ مختلف آدمیوں کے عیش کی پیاس بجھانے کے مختلف طریقے ہوا کرتے ہیں۔ خبر نہیں۔ کس وقت کسی کی آہٹ سے میری آنکھ کھلی، دیکھا کہ وہ مجھ سے کچھ فاصلے پر بیٹھا کچھ بڑی ہی عجیب نظروں سے میری طرف دیکھ رہا ہے، میں فوراً اُٹھ کر بیٹھ گئی اور معذرت کرنے لگی کہ نیند کی شدت سے میری آنکھ جھپک گئی تھی مگر آپ بھی برابر کے کمرے میں ایسے گئے کہ جا کے وہیں کے ہو رہے، میں توقع کر رہی تھی کہ اب وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر میرے قریب آئے گا مگر اس نے ہنس کر کہا کہ کوئی حرج نہیں، تم کچھ خیال نہ کرو، سو جاؤ۔ مجھے حیرت تو ہوئی مگر چونکہ میری آنکھیں نیند سے بوجھل ہو رہی تھیں میں دوبارہ سو گئی۔

خبر نہیں کیا وقت تھا۔ میری آنکھ کھل گئی، مجھے سردی محسوس ہو رہی تھی، قریب ہی ایک موٹا کمبل پڑا ہوا تھا میں نے کمبل اوڑھ لیا اور پھر سو جانے کی تیاری کرنے لگی کہ اتنے میں اچانک میری نظر بغل کے کمرے کے کواڑوں کے شیشوں میں چمکتی ہوئی روشنی کیطرف گئی، جس کمرے میں میں سو رہی تھی وہ اس وقت تاریک تھا کیونکہ روشنی گل کر دی گئی تھی میں اپنی جگہ سے اُٹھی اور پنجوں کے بل چلکر دونوں کمروں کے درمیانی دروازے تک پہونچی۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ اُس کمرے میں کیا ہو رہا ہے۔

میں نے دیکھا کہ بڑی محویت کے عالم میں بیٹھا ہوا ایک تصویر بنا رہا ہے، میں نے سوچا کہ شاید اس مصور کو تصویر بنانے کے لئے سوئی ہوئی عورت کے ماڈل کی ضرورت تھی مگر دیکھتے دیکھتے جب وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر غسل خانے میں گیا اور میں نے کمرے میں داخل ہو کر اس تصویر کو دیکھا جسے وہ اتنی محویت کے ساتھ تیار کر رہا تھا تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی، وہاں کسی تصویر کا نام و نشان تک نہ تھا۔ صرف چند رنگین دھبے نظر آ رہے تھے۔

صبح اندھیرے منہ جب اس نے رخصت کرتے وقت مجھے سو روپے کا نوٹ دیا تو میری حیرت میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ اول تو میری ایک رات کی قیمت سو سے بہت کم تھی دوسرے وہ میری رات کا ایک لمحہ بھی اپنے استعمال میں نہیں لایا تھا۔ رات بھر میں ایک خوبصورت اور آرام دہ صوفے پر سوتی رہی تھی! میں نے یہی بات اس سے کہی مگر اس نے ہنس کے میری بات کو ٹال دیا اور نوٹ مجھے دیدیا میں نے ہمت کر کے اس سے پوچھا "آپ مجھے لائے کیوں تھے؟"

میرے منہ سے یہ الفاظ سنتے ہی اسکی ہنسی غائب ہو گئی اور ایک گہری سنجیدگی نے اس کی جگہ لے لی مگر اس نے میری بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اپنے نوکر کو بلایا اور مجھے گاڑی میں بٹھا کر پہنچا آنے کا حکم دیا۔

اپنے گھر پہونچکر میں نوکر کو الگ لے گئی اور اس کے ہاتھ پر پانچ روپے رکھ کر پوچھا تو اس نے سارا راز بتایا۔ وہ مصوری کا بڑا رسیا تھا اور اپنی مرحوم بیوی کی ۵

۵ اکثر تصویریں بنایا کرتا تھا، گزشتہ سال اس کی بیوی چل بسی۔ اس کے انتقال کے بعد سے وہ دنیا سے منقطع سا ہو گیا ہے تصویر کشی کا شوق اور بیوی کی یاد جب اسے بہت بے چین کرتی ہے تو وہ کسی نہ کسی عورت کو اسی طرح رات بھر کے لئے لے آتا ہے اور صبح اسے سو روپے دے کر واپس کر دیتا ہے۔

نوکر نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا "جس کسی عورت کو وہ لاتے ہیں وہ کسی نہ کسی اعتبار سے ہماری مرحوم بیگم صاحبہ سے ملتی جلتی ضرور ہوتی ہے۔"

محکمہ اطلاعات توڑ دیا گیا

پشاور۔ ۷ دسمبر، ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت صوبہ اتر پچھمی سرحدی کا محکمہ اطلاعات توڑ دیا گیا ہے آئندہ سے محکمہ اطلاعات اور محکمہ تعلیم کا تمام کام سرحدی حکومت کے ہوم سکریٹری خان بہادر دلاور خاں انجام دیا کریں گے۔

مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزولٹ

لنڈن۔ ۷؍دسمبر۔ طہران میں مارشل سٹالن سے ملاقات کرنے کے بعد پریذیڈنٹ روزولٹ اور مسٹر چرچل شمالی ازیقہ پہونچ گئے ہیں۔ وہاں پہونچتے ہی ان میں پھر مشورے شروع ہو گئے جن میں ان کے سٹاف کے ممبران نے بھی حصہ لیا۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ فوجی معاملات کے علاوہ سیاسی مسائل پر بھی غور کیا گیا۔ اب اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ یہ لوگ ۲۷؍ نومبر کو طہران گئے تھے۔ مسٹر چرچل نے شمالی افریقہ سے واپسی کے بعد مڈل ایسٹ کے کمانڈر انچیف سے مشورہ کیا۔ طہران کانفرنس میں اتحادیوں کی فوجی حکمت عملی سے پیدا شدہ سیاسی مسائل پر ضرور غور کیا گیا ہوگا ان میں سے سب سے زیادہ اہم مسئلہ جرمنی اور اس کے ہتھیائے ہوئے ملکوں کے ساتھ عارضی صلح کا مسئلہ ہے دوم ترکی کی پوزیشن ہے اور ترکی کے وزیر خارجہ میں تبادلۂ خیالات ہوا تھا۔

ایران میں جرمن جاسوس

لنڈن۔ ۸؍دسمبر۔ "ڈیلی میل" کا خاص نامہ نگار قاہرہ سے اطلاع دیتا ہے کہ طہران کانفرنس کے دوران میں ایران کے ان قبائل کو جہاں بے اطمینانی کے آثار موجود ہیں کچھ کرنے کے لئے بھڑکانے کی غرض سے پانچویں کالم کے جرمن افسر ہوائی چھتریوں کے ذریعہ ایران میں اتارے گئے انمیں سے زیادہ تر کو جلد ہی پکڑ لیا گیا، چند کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ ہنوز آزاد ہیں، بدیں وجہ تمام ایران میں انکے خلاف نہایت سخت تدبیریں اختیار کرنے کے احکام جاری کر دئے گئے ہیں۔

ترکی اتحادیوں کا ساتھی بن گیا

لنڈن۔ ۸؍دسمبر۔ رائٹر کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ جرمنی میں قاہرہ کانفرنس کے مطلب کے متعلق جو ترکی کے صدر امریکہ کے صدر اور برطانیہ کے وزیر اعظم کے درمیان ہوئی ہے کوئی غلط فہمی نہیں ہو سکتی۔ اس سے جرمنی کے ان تمام شبہات کی تصدیق ہو گئی ہے جو اس وقت پیدا ہوئے تھے، جبکہ ماسکو کانفرنس کے بعد مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف اور امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل کے ہمراہ عصمت انونو سے ملے تھے۔ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ یہ ملاقاتیں اس امر کی علامت ہیں کہ ترکی جنگ میں زیادہ حد تک شریک ہوتا جا رہا ہے۔ اب صرف جرمنوں کو اس بارے میں کچھ شک رہ گیا ہے کہ آیا ترکی باقاعدہ طور پر خود بھی لڑائی میں شامل ہو جائیگا یا اپنے ملک میں ہوائی و سمندری اڈے اور راستوں کی وسیع سہولتیں اتحادیوں کو دیدینے پر اکتفا کرے گا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ　　۱۹۴۳ء

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور　ضلع کانپور

لالہ شیو پرشاد　　مدعی

بنام پراگ نرائن ولد کالکا پرشاد برہمن ساکن مکرند پور پرگنہ قنوج ضلع فرخ آباد　　مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت ۴۲۲ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷ ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گورا اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔ ×

شوگر فیکٹری ایکٹ

لکھنؤ۔ ۸؍نومبر۔ گورنر یو۔ پی نے یو۔ پی شوگر فیکٹریز کے کنٹرول کے حکم مجریہ ۱۹۴۳ء کی منظوری دیدی ہے۔ اس حکم کے اغراض و مقاصد میں واضح کیا گیا ہے کہ ملوں میں کام کا تسلسل جاری رکھنے کے لئے ۳۰؍جون ۱۹۴۴ء تک یہ قانون ۴ نافذ رہیگا کہ ملوں کو گنا برابر ملتا رہے۔ ساتھ ہی یہ بھی وعدہ کیا گیا کہ اس حکم کی توسیع ۳۰؍جون ۱۹۴۴ء تک کے لئے کر دی جائے گی۔

انقرہ۔ ۱۰؍دسمبر۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ ترکی کے وزیر خارجہ موسیو منمن اوغلو نے کل جرمن، رومانی ہنگری اور جاپانی جنرل سفیروں سے ملاقات کی اور قاہرہ کانفرنس اور ترکی کی خارجہ پالیسی کے بارے میں ان کے سوالوں کا جواب دیا۔

شاہ ایران کا شکریہ

طہران۔ ۷؍دسمبر۔ مسٹر چرچل نے شاہ ایران کو جو چٹھی بھیجی ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ مجھے یہ اُمید ہے کہ ایران کے متعلق جو اعلان کیا گیا ہے اس سے شاہ اور باشندگان ایران کی تسلی ہو جائے گی۔ مجھے بھروسہ ہے کہ اس کانفرنس کی بدولت دشمن کو جلد شکست دینے میں اور جلد ہی دنیا میں امن و فارغ البالی کا دور قائم کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

روزویلٹ نے اپنی چٹھی میں شاہ ایران کو لکھا ہے کہ آپنے ہملوگوں کی بہت مہمان نوازی کی ہے، ہم آپ کو امریکہ تشریف لانے کی دعوت دیتے ہیں۔

× بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔　دستخط حاکم　(مہر عدالت)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

بذریعہ نوٹس ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ از روئے دفعہ ۴۹ (۲) یو۔پی ٹاؤن امپرومنٹ ٹرسٹ ایکٹ ۸ مجریہ ۱۹۱۹ء جو اختیارات کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کو حاصل ہیں، ٹرسٹ مذکور نے ان رقبہ جات میں جو حدود میونسپلٹی سے باہر ہیں، دھوئیں کی نگرانی اور کنٹرول میں رکھنے کی غرض سے حسب ذیل قواعد مرتب کئے ہیں، نوٹس ہذا کی تاریخ سے ۳۰ دن کے اندر دفتر ٹرسٹ میں عذر داریاں دائر کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ ان بائی لاز میں۔

(۱) لفظ "فرنیس" سے مراد ہر وہ بھٹی یا انگیٹھی ہے جو مندرجہ ذیل کاموں میں استعمال ہو۔

(الف) اسٹیم انجن چلانے کے لئے۔

(ب) کسی دوسرے مقصد کے لئے خواہ وہ کچھ بھی ہو۔

لیکن بائی لاز ہذا کے مفہوم میں ایسی بھٹی یا انگیٹھی داخل نہیں ہے جو کسی حلوائی، بھڑبھونجے یا دھان کوٹنے والے سے تعلق رکھتی ہو یا جس کو نجی مکانوں میں گھریلو کاموں کے لئے استعمال کیا جائے بشرطیکہ وہ کام ایسا نہ ہو جس کی تشریح ضمن (۱) میں کر دی گئی ہے۔

(۲) لفظ "مالک" جب کسی بھٹی، چمنی یا دھوئیں کی نالی کے سلسلہ میں استعمال کیا جائے گا تو اس میں ہر ایجنٹ یا کرایہ دار داخل ہوگا جو اس بھٹی کے چمنی یا دھوئیں کی نالی کے کام کا "نگراں" ہو۔

(۳) لفظ "دھوئیں" کے معنوں میں کاجل، راکھ، غبار اور کوئلہ کے ذرّے داخل ہیں۔

۲۔ کسی بھٹی کا دھواں آگ جلنے کی سطح سے سو فیٹ سے کم بلندی پر یا پڑوس کی موجودہ عمارت سے کم سے کم دس فیٹ زیادہ بلندی پر خارج ہوگا۔

مگر قاعدہ ہذا کا اطلاق مندرجہ ذیل چیزوں پر نہیں ہوگا:۔

(۱) ان چمنیوں پر جو پہلے سے موجود ہیں اور جو ان بائی لاز کے مقاصد کے مطابق ٹرسٹ کی رائے میں کافی بلند ہیں۔

(۲) سفری یا نقل و حرکت کرنے والے انجنوں کی بھٹیوں پر۔

(۳) ان انجنوں کی بھٹیوں پر جو ٹرسٹ کی رائے میں عارضی طور پر کام کر رہے ہوں۔

(۴) کسی دوسری بھٹی پر جسے ٹرسٹ نے خاص طور پر مستثنیٰ کر دیا ہو۔

۳۔ بھٹی سے نکلنے والے دھوئیں کی کثافت مندرجہ ذیل پیمانہ پر رنگلمان کے اسموک گیج سے معلوم کی جائے گی۔ رنگلمان کا اسموک گیج مشتمل ہے پیمانہ کے مطابق بنے ہوئے چھ مربعوں پر جو سفید زمین پر بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

پیمانہ ۱۔ یہ ایک بالکل سفید مربع ہے جس پر کوئی سیاہ خط کھنچا ہوا نہیں ہوتا۔

پیمانہ ۲۔ یہ ایک سفید مربع ہوتا ہے جس پر آڑی اور سیدھی سیاہ لکیریں کھنچی ہوتی ہیں۔ ہر لکیر ایک ملی میٹر چوڑی ہوتی ہے اور ہر لکیر دوسری سے ۹ ملی میٹر کے فاصلہ پر ہوتی ہے۔

پیمانہ ۳۔ یہ ۲ کی طرح سفید مربع ہوتا ہے اس پر لکیروں کی چوڑائی 3 • 2 ملی میٹر اور فاصلہ 7 • 7 ملی میٹر ہوتا ہے۔

پیمانہ ۴۔ یہ بھی ایک سفید مربع ہوتا ہے جس پر 7 • 3 ملی میٹر چوڑی اور 3 • 6 ملی میٹر کے فاصلے سے سیاہ لکیریں کھنچی ہوتی ہیں۔

پیمانہ ۵۔ مندرجہ بالا کی طرح سفید مربع ہوتا ہے جس پر 5 • 5 ملی میٹر چوڑی اور 5 • 4 ملی میٹر فاصلہ سے لکیریں ہوتی ہیں۔

پیمانہ ۶۔ یہ مربع قطعی سیاہ ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا پیمانوں میں بیان شدہ مربعوں کو اگر تیس چالیس قدم کے فاصلہ سے دیکھا جائے تو وہ مختلف درجوں کی سیاہی یا بھورا پن لئے دکھائی دیتے ہیں اور انھیں رنگوں سے مقابلہ کر کے دھوئیں کا رنگ معلوم کر لیا جاتا ہے۔

۴۔ (۱) اگر اس طریقہ سے جو ان بائی لاز کی دفعہ ۳ میں بیان کیا گیا، دھوئیں کی کثافت پیمانہ ۱، ۲ یا ۳ کے مطابق ہو تو بھٹی سے دھواں ہر وقت خارج ہو سکتا ہے۔

(۲) اگر دھوئیں کی کثافت دفعہ ۳ میں درج شدہ طریقے سے معلوم کر کے پیمانہ ۴ و ۵ کے مطابق ہو تو بھٹی سے دھواں اس وقت پر خارج کیا جائے گا جو ہر پیمانہ کیلئے مندرجہ ذیل نقشہ میں معین کیا گیا ہے۔

(۳) جس دھوئیں کی کثافت پیمانہ کی رو سے ۴ و ۵ کے درمیان ہو، دفعہ ہذا کی تشریح میں مندرجہ ذیل نقشہ اوقات کے مطابق وقت گھٹا کر خارج کیا جاسکے گا، اور جو وقت نقشہ میں درج ہے اس سے زیادہ وقت نہیں لگایا جائے گا۔ نیز آنکہ جس دھوئیں کی کثافت پیمانہ ۵ کے مطابق ہو اس کے خارج کرنے میں کالم ۲ میں درج شدہ وقت سے زیادہ وقت ہرگز نہیں لیا جائے گا۔

(۴) جس دھوئیں کی کثافت دفعہ ۳ میں درج شدہ طریقہ سے معلوم کرنے پر پیمانہ ۶ کے مطابق پائی جائے، وہ قطعی ممنوع ہے جسے کسی بھی بھٹی سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔

دھوئیں کے حدود کا نقشہ

۱	۲	۳	۴
ہر اس چمنی سے دھواں خارج کیا جاسکتا ہے جو	دھواں جس کی کثافت ۵ درجہ کی ہو۔	دھواں جس کی کثافت ۴ درجہ کی ہو۔	دھواں جس کی کثافت درجہ ۴ و ۵ دونوں کی ہو۔
	منٹ مقررہ فی گھنٹہ	مقررہ منٹ فی گھنٹہ	ایک گھنٹے میں اتنے منٹ جو تشریح مندرجہ ذیل درجہ بدرجہ گھٹائے گئے ہوں
ایک یا دو بھٹیوں کی ہو	۲	۳	2 • 21
تین یا چار بھٹیوں کی ہو	۳	۴	3 • 13
پانچ یا چھ بھٹیوں کی ہو	۴	۵	4 • 05
۷، ۸ یا ۹ بھٹیوں کی ہو	۵	۶	4 • 97
دس یا زیادہ بھٹیوں کی ہو	۶	۷	5 • 89

تشریح ضمن (۳) دفعہ ہذا۔ اوقات معینہ برائے اخراج دخان کثافت درجہ ۴ و ۵ میں حسب طریقہ ذیل تخفیف کی جائے۔

کثافت درجہ ۴ — $\frac{0 \cdot 37}{1}$ کی نسبت سے

کثافت درجہ ۵ — $\frac{0 \cdot 55}{1}$ کی نسبت سے

مثال

جو چمنی دس بھٹیوں کے لئے کام دیتی ہے اس سے درجہ ۵ کی کثافت کا دھواں چھ منٹ فی گھنٹہ اور درجہ ۴ کی کثافت کا دھواں ۷ منٹ فی گھنٹہ خارج کیا جاسکتا ہے، بس تمام وقت بحیثیت مجموعی جس میں ان دونوں درجوں کی کثافت کا دھواں خارج کیا جاسکتا ہے، حسب ذیل طریقہ سے کم کیا جائے گا۔

5 • 89 یا 7 × 0 • 37 • 6 × 0 • 55 منٹ فی گھنٹہ

۵۔ فیکٹری کا کام شروع کرنے کے لئے جب بھٹیوں میں آگ جلائی جائے یا اسٹیم بڑھانے کے لئے بھٹیوں کو کریدا جائے ایک دن پہلے دو گھنٹے کے اندر اس وقت سے دوگنا وقت دیا جاسکتا ہے جو ان بائی لاز کی دفعہ ۴ میں مقرر کیا گیا ہے۔

۶۔ دھواں جو کسی بھٹی یا بھٹیوں سے خارج ہوگا تو وہ دھواں سمجھا جائے گا جو ان بھٹیوں کی چمنی سے خارج ہوگا اور ان بائی لاز کے ماتحت خارج شدہ دھوئیں کی کثافت اس دھوئیں سے دیکھی جائے گی جو چمنی کے منہ سے خارج ہو رہا ہے۔

۷۔ (۱) جو انسپکٹر اس کام کے لئے منجانب ٹرسٹ خاص طور پر مقرر کیا گیا ہو وہ چیرمین صاحب ٹرسٹ کے عطا کردہ تحریری اجازت نامہ کے ذریعہ سے، مالک، منیجر، انجینیر یا شخص انچارج کو بذریعہ تحریر مناسب نوٹس دے کر کام کے اوقات میں

(الف) اس عمارت میں داخل ہو سکتا ہے جس میں چمنی، دھوئیں کی نالی یا بھٹی ہے اور اس چمنی، دھوئیں کی نالی یا بھٹی کا معائنہ کر سکتا ہے۔

(ب) ان چیزوں کا استعمال اور امتحان کر سکتا ہے جو ایسی بھٹی، دھوئیں کی نالی یا چمنی سے دھواں روکنے کے لئے تفصیل کی گئی ہوں۔

(ج) کسی ایسی عمارت یا مقام کا معائنہ کرنے وقت اس امر کی ہدایت کر سکتا ہے کہ بھٹی کو تجربتاً اس طرح جلایا یا کریدا جائے جو دھوئیں کا اخراج روکنے یا کم کرنے کے لئے مناسب ہو۔ لیکن یہ کام اس طرح سے نہیں کیا جائے گا کہ کارخانہ کے کام میں خلل پڑے یا اس سے زیادہ وقت لیا جائے جتنا کہ تجربہ کے لئے ضروری ہے۔

(۲) اگر اس بھٹی کے مالک جس کے متعلق ضمن (۱) کی دفعہ (ج) کے ماتحت ہدایت کی گئی ہو، ہدایت کی تعمیل نہ کرے تو وہ سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جس کی مقدار سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

۸۔ جب انسپکٹر کو یہ معلوم ہو کہ کسی بھٹی کے سلسلہ میں کسی ایسے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے جو ان بائی لاز میں آتا ہے تو وہ بذریعہ تحریر مالک بھٹی کو تنبیہ کرے گا۔ اس انتباہ میں مالک بھٹی کو بتایا جائے گا کہ جرم کس تاریخ کو اور کس وقت سرزد ہوا اور معاینہ سے جو باتیں معلوم ہوئی ہیں ان کی ایک نقل انتباہ میں شامل ہوگی اور مالک بھٹی کو مطلع کیا جائے گا کہ اگر ایک معینہ مدت کے بعد جس کی میعاد دس یوم سے کم نہ ہوگی، جرم کا ارتکاب دوبارہ عمل میں آیا تو اس پر ان بائی لاز کے ماتحت مقدمہ چلایا جائے گا۔

(۱) اگر انسپکٹر کی رائے میں بھٹی کے اندر معقول رد و بدل کرنے یا بھٹی میں بعض آلات نصب کئے جانے کی ضرورت ہے تو انتباہ کی مدت چار ماہ یا زیادہ کی جاسکتی ہے۔

(۲) اگر انجن سفری یا نقل و حرکت کرنے والا ہے تو مقدمہ چلانے سے قبل کسی انتباہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۹۔ (۱) اگر کسی بھٹی سے مقرر سے زیادہ کثافت کا دھواں خارج کیا جائے گا یا اس سے کم بلندی پر خارج ہوگا جو ان بائی لاز کی رو سے مقرر کی گئی ہے یا وقت مقررہ سے زیادہ لیا جائے گا تو مالک بھٹی سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جس کی مقدار پہلی سزایابی پر سو روپیہ تک اور بعد کی سزایابیوں پر دو سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

(۱) ضمن دفعہ (۱) کا اطلاق کسی ایسی بھٹی پر نہ ہوگا جو

(الف) اینٹوں، کھپریلوں یا چونہ کے بھٹوں سے تعلق رکھتی ہو یا جو

(ب) جو بغیر تنور یا خاص ترکیبوں کے کوک (کاجل) بنانے کے کام آتی ہے۔

۱۰۔ جو فرم یا ورکشاپ ٹرسٹ کی رائے میں ان بائی لاز سے قابل استثنار ہیں، انھیں ٹرسٹ مستثنیٰ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

۱۱۔ (۱) جب تک اسموک نوئسنس ڈیپارٹمنٹ نقشہ منظور نہیں کرے گا اسوقت تک کوئی بھٹی، دھوئیں کی نالی یا چمنی تعمیر نہیں کی جائے گی نہ موجودہ میں ترمیم یا اضافہ کیا جائے گا اور نہ از سر نو تعمیر کی جائے گی۔

(۲) اگر ضمنی دفعہ (۱) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی چمنی، دھوئیں کی نالی یا بھٹی تعمیر کی جائیگی، یا کسی بھٹی، دھوئیں کی نالی یا چمنی میں ترمیم یا اضافہ کیا جائے گا یا اسے از سر نو بنایا جائے گا تو ایسی بھٹی، دھوئیں کی نالی یا چمنی کا مالک سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جس کی مقدار پانچ سو روپیہ تک ہو سکتی ہے، اور اگر کوئی ایسی بھٹی، دھوئیں کی نالی یا چمنی اسموک نوئسنس ڈیپارٹمنٹ کی اجازت کے بغیر استعمال کی جائے گی تو بیس روپیہ یومیہ مزید جرمانہ ہوگا، جب تک ایسی بھٹی سے کام لیا جاتا رہے گا۔

(الف) جو مجسٹریٹ کسی شخص پر زیر دفعہ ۱۱ (۱) ضمن (۲) جرمانہ کریگا، وہ بذریعہ حکم اس شخص کو بھٹی، دھوئیں کی نالی یا چمنی اس مدت کے اندر توڑ دینے کی ہدایت کر سکتا ہے جسکی صراحت حکم میں کر دی جائیگی۔

(ب) اگر کوئی شخص اس مدت کے اندر جس کی صراحت مجسٹریٹ نے حکم میں کر دی ہے جو اس زیادہ مدت کے اندر جو مجسٹریٹ مقرر کرے جس کی وجوہ تحریر کئے جائیں گے۔ کوئی بھٹی، دھوئیں کی نالی یا چمنی توڑ نہیں دیگا، تو وہ سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جس کی رقم بیس روپیہ یومیہ تک ہو سکتی ہے اگر یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

۱۲۔ بائی لاز ہذا کے ماتحت کوئی مجسٹریٹ صرف اس وقت مقدمہ قائم کر سکتا ہے جب کہ

(الف) چیف انسپکٹر صاحب فیکٹریز اینڈ بوائلرس یو۔پی سے اجازت لیکر اگر کوئی انسپکٹر استغاثہ دائر کرے۔

(ب) یا خود اپنی تحریک سے استغاثہ دائر کرے۔

(ج) مقدمہ وقت ارتکاب جرم سے دو ماہ کے اندر دائر ہو۔

بائی لاز ۱۱ (۱) کے ماتحت نقشہ داخل کرنے اور اس کی منظوری کے متعلق ضوابط

(۱) اگر کوئی شخص جس پر ان بائی لاز کا اطلاق ہوتا ہے کوئی بھٹی، دھوئیں کی نالی یا چمنی تعمیر کرنا، از سر نو بنانا، یا ان میں تبدیلی یا اضافہ کرنا چاہے تو اسے اس بھٹی، دھوئیں کی نالی یا چمنی کا نقشہ جسے تعمیر کرنا، از سر نو بنانا، تبدیلی یا اضافہ کرنا مقصود ہے، اپنی درخواست کے ساتھ بغرض منظوری انسپکٹر اسموک نوئسنس کے پاس بھیجنا پڑے گا۔ ان نقشوں میں صاف طور پر واضح ہو جائے گا کہ کس قسم کی ترمیم یا اضافہ یا از سر نو تعمیر، جیسی کہ ضرورت ہو مقصود ہے۔

(۲) ایسی ہر درخواست کے ساتھ دو کاپیاں نقشہ متعلقہ کی ہونا چاہیئے، ایک کاپی انسپکٹر صاحب اسموک نوئسنس منظوری کے بعد اپنے دفتر میں رکھ لیں گے اور دوسری کاپی منظوری کی اطلاع دینے کے لئے سائل کو واپس بھیج دی جائے گی۔

(۳) نقشہ جات داخل کردہ میں اس امر کی پوری تفصیل بیان کی جائے گی کہ جو بھٹی دھوئیں کی نالی یا چمنی تعمیر، تبدیل، یا اس میں اضافہ یا اسے از سر نو تعمیر کرنا مقصود ہے اس کا طول و عرض اور مال مسالہ جس سے وہ بنائی جائے گی کیا ہوگا، اور جس نقشہ کی منظوری انسپکٹر صاحب اسموک نوئسنس دیں گے اسی کے مطابق عمل کرنا پڑے گا۔

(۴) نقشہ جات میں مندرجہ ذیل امور درج کیے جائیں گے:۔

(۱) دھوئیں کی نالی یا چمنی کے رقبے کل فائر گریٹ ایریا کا رقبہ فی صدی ظاہر کئے جائیں جو اس فیصدی سے کم نہ ہونا چاہیئے جو ہر مد کے سامنے ذیل میں درج کیگئی ہے:۔

دھوئیں کی نالی کا پچھلا حصّہ	۴۵
〃 〃 نچلا حصّہ	۴۰
〃 〃 طرفی حصّہ	۳۳
بڑی نالی کی معاون نالی	۳۳
دھوئیں کی بڑی نالی جو ۵۰ مربع فٹ رقبہ کی گریٹ سے ملی ہو	۳۰
〃 〃 یا زیادہ رقبہ کی گریٹ سے ملی ہو	۲۵
۱۵۰ مربع فٹ کم رقبہ کے گریٹ سے ملی ہوئی چمنی	۲۵
〃 یا زیادہ رقبہ 〃 〃 〃	۲۰

نوٹ:۔ (جن بوائلروں میں گریٹ نہ ہو، مثلاً جن میں تیل جلتا ہو تو فائر گیٹ کے رقبہ سے حساب لگا کر اتنی جگہ رکھی جائے جتنی کوئلہ رکھنے کے لئے ضروری ہے)

(الف) کھڑے بوائلر والے یا اسی قسم کے دیگر چلنے والے انجن میں دھوئیں کی نالی یا چمنی کا رقبہ اس سے کم نہ ہوگا جتنا کہ اسموک بکس کے سوراخوں کا ہے، جن سے دھواں خارج ہوتا ہے پوری مشین کے رقبہ کے مطابق ہونا چاہیئے۔

(ب) دھوئیں کی نالی اور چمنی ایسی ہونا چاہیئے جس میں ہوا کا گزر نہ ہو ان کا ڈیزائن اور مال مسالہ عمدہ ہو اور جہاں ڈیمپر لگانے کی ضرورت ہو تو اس کا رقبہ نالی کے راستہ کے برابر ہوگا۔

(ج) دھوئیں کی نالی اور چمنی کے جوڑوں کے گوشے گول کر دئے جائیں تاکہ گیسیں سہولت سے گزرتی رہیں ہر دھوئیں کی نالی کی کم سے کم چوڑائی گیارہ انچ ہوگی۔

(د) بھٹی کا دروازہ مضبوط اور عمدگی سے لگا ہوا ہوگا۔ جس میں ہوا کو کم یا زائد کرنے کا آلہ بھی نصب ہوگا۔

(۵) ہر ایسی درخواست پر دفعہ ۱۸۰ قانون میونسپلٹی ۱۹۱۶ء یا دفعہ ۴۹ یو۔پی ٹاؤن امپرومنٹ کے مطابق کارروائی ہونی چاہیئے۔

(۶) اسموک نوئسنس ڈیپارٹمنٹ کے حکم کے خلاف ٹرسٹ میں اپیل ہو سکتا ہے بشرطیکہ تاریخ اجرا حکم سے دس یوم کے اندر دائر کر دیا جائے۔

ان بائی لاز کی کسی دفعہ کا اطلاق کسی ریلوے انجن یا ٹرک کوٹنے کے انجن پر نہ ہوگا اور نہ پہلے سے موجود بھٹیوں، چمنیوں یا دھوئیں کی نالیوں پر ہوگا، تاوقتیکہ ان میں ترمیم، اضافہ یا از سر نو تعمیر نہ ہو۔

بہ اجلاس جناب مسٹر ہری پال وارشنی صاحب جج خفیفہ بہادر اورئی

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۴۳ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت خفیفہ اورئی ضلع جالون

منا لال ساکن کالپی مدعی

بنام ٹلو ولد کھلبل قوم مسلمان نداف ساکن کالپی محلہ رام چبوترہ حال مقیم ہمیرپور محلہ دین پورہ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 59/8/ کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم پربھو دیال منصرم
عدالت منصفی اورئی

ساورکر پھر صدر منتخب ہو گئے

امرتسر۔ ۷ دسمبر۔ مسٹر وی۔ ڈی۔ ساورکر آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے پھر صدر منتخب ہو گئے ہیں ان کو ۱۶ ووٹ ملے اور ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کے ۹ ووٹ آئے۔

ESTD.1

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے

زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت

سالانہ عہ	5/-/-
ششماہی ۲ مہ	2/12/-
سہ ماہی عہ	1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ر	2/-

VOL. 38 NO. 51 | CAWNPORE. Saturday. 18th DEC. 1943 | کانپور شنبہ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ | جلد ۳۸ نمبر ۵۱

ادبیات

جذبات اختر حیدرآبادی

از خطیبۂ ہند ناہیدۂ سخن سیدہ اختر حیدرآبادی

درد نیاز و دیدۂ بے نم نہیں تو کیا؟ — محفل میں انکی غیر تو ہے ہم نہیں تو کیا؟

اے چارہ ساز درد وفا کم نہیں تو کیا؟ — اس زخم آرزو کا مرہم نہیں تو کیا؟

اے آفتاب تیری شعاعیں ہوں جاوداں — ہمراہ تیرے قطرۂ شبنم نہیں تو کیا؟

ان کے فراق میں ہمیں جینا ہے ناگزیر — غم بھی بقدر حوصلۂ غم نہیں تو کیا؟

کیا خوب یہ عجیب تمہارا ہے "جبر حسن"؟ — تم ہو تو کائنات ہے اور ہم نہیں تو کیا؟

آنکھوں میں انتظار کی چنگاریاں تو ہیں! — نرگس کے پاس دیدۂ پرنم نہیں تو کیا؟

اختر کی یہ نوائے پریشاں یوں ہی رہیں
شیرازۂ خیال منظم نہیں تو کیا؟

طہران کانفرنس کے فیصلے میدان جنگ میں منظر عام پر آئیں گے

پارلیمنٹ میں مسٹر ایڈن کی تقریر

لندن۔ ۱۴ دسمبر۔ "طہران کانفرنس کے فیصلے میدان جنگ میں منظر عام پر آئیں گے۔" ان الفاظ کے ساتھ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے آج پارلیمنٹ میں اپنی تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے طہران میں جو فیصلے کئے تھے ان کے نتیجہ کے طور پر لڑائی کی مدت کم ہو جائیگی، پوربی ایشیا کے مقاصد کے بارے میں آپنے کہا کہ اتحادی یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ جرمنی کو برباد کر کے اور پھر جاپان کے ساتھ صلح کرنا تیسری لڑائی کی بنیاد ڈالنا ہے۔ ہم جاپان سے آخر دم تک لڑیں گے خواہ کتنی ہی قیمت ادا کرنا پڑے اور کتنا ہی عرصہ لگے۔

اس کے بعد مسٹر ایڈن نے کہا کہ طہران اور قاہرہ کی کانفرنسوں کے نتائج از حد حوصلہ افزا ہے ان کانفرنسوں میں بڑے بڑے خاکے بنے ہیں اور بڑے بڑے فیصلے ہوئے ہیں لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ ہمارے سامنے آسان منزلیں درپیش ہیں۔ برخلاف اس کے ہمیں سخت جد و جہد کرنی ہے اور سخت لڑائیاں لڑنی باقی ہیں۔

قاہرہ میں مارشل چیانگ کائی شیک کے ساتھ کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قاہرہ کانفرنس میں مسٹر چرچل اور مسٹر چیانگ کائی شیک نے ایک ہی زبان میں باتیں کیں اور وہ زبان پکے عزم اور ارادے کی تھی۔ برطانیہ نے ایک بار پھر اپنے اس عزم بالجزم کا اعادہ کیا کہ جس قدر جلد ممکن ہوگا برطانیہ جاپان کے خلاف پوری قوت جھونک دے گا اور جاپان کو مزید شرارت پھیلانے کا موقع نہیں دیا ۴

۴ جائیگا اور جن علاقوں پر اس نے قبضہ کر لیا ہے وہاں سے اس کو نکال دیا جائے گا اور چین کو جو مصیبتیں اٹھانی پڑی ہیں ان کا معاوضہ دلایا جائے گا اور کوریا کو مناسب وقت پر آزاد کر دیا جائے گا۔

مسٹر ایڈن نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اس وقت ہمیں زیادہ تر جرمنی کی طرف توجہ کرنی ہے مگر مشرق بعید کی جنگ کو بھلایا نہیں جاسکتا۔ جاپان کی وجہ سے دولت مشترکہ برطانیہ خطرہ میں پڑ گئی ہے اور اگر ہم اپنی مستعمرات کو جاپان کی طرف سے محفوظ نہ بنائیں تو اپنی میراث کے ساتھ دھوکہ کریں گے لہذا چاہے کچھ ہو جائے اور چاہے ہمیں کوئی قیمت ادا کرنی پڑے اور کتنی ہی طویل جد و جہد میں مصروف ہونا پڑے ہم جاپان کے خلاف پوری قوت کے ساتھ جنگ کریں گے اور اسے فیصلہ کن مرحلے تک پہونچائیں گے۔

مسٹر ایڈن نے یہ بھی کہا کہ ہماری خواہش یہ ہے کہ برطانیہ اور چین اپنی پالیسی اور اقتصادی معاملات میں مل جل کر کام کریں اور چین کا خیال بھی یہی ہے۔

طہران کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے کہا کہ مارشل اسٹالن کے ساتھ کانفرنس کے سلسلہ میں کام وہاں سے شروع ہوا جہاں وزرائے خارجہ کی کانفرنس نے ماسکو میں کام چھوڑا تھا۔

ماسکو میں کانفرنس وزرائے خارجہ کی ہوئی تھی مگر طہران میں تینوں ملکوں کے لیڈروں کی کانفرنس ہوئی۔ طہران کانفرنس نے دنیا کو بڑا ہمت افزا پیغام سنایا ہے۔ طہران میں برطانیہ امریکہ اور روس کے درمیان پائدار تعاون کی مضبوط بنیادیں قائم ہو گئی ہیں، اس تعاون کی بدولت لڑائی کی مدت کم ہو جائیگی۔ اب ہر اسکیم کے متعلق پورا فیصلہ ہو چکا ہے اور وقت آنے پر یہ اسکیمیں میدان جنگ میں منظر عام پر آئیں گی اور وہ فتح حاصل کی جائے گی جو ہمارے مقصد کا ذریعہ ثابت ہوگی اور وہ مقصد یہ ہو گا کہ ایک پائدار امن قائم ہو جسے کوئی دشمن خطرہ میں نہ ڈال سکے۔

(باقی صفحہ ۱۳ کالم ۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

دنیائے اسلام

ترکی کا مقصد وزیر اعظم کی تقریر

لندن۔ ۱۳ دسمبر۔ انقرہ ریڈیو نے ترکی کے وزیر اعظم موسیو سراج اوغلو کی ایک تقریر براڈ کاسٹ کی ہے جس میں انھوں نے فرمایا ہے ترکی کا مقصد اپنی طاقت کو مضبوط کرنا ہے۔ حکومت ان لوگوں کے خلاف تدبیریں اختیار کرنے میں تامل نہیں کرے گی جو سوسائٹی کے مفاد کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ آپنے یہ بھی کہا کہ ترکی کے بجٹ کا ساٹھ فیصدی فوج پر خرچ کیا جا رہا ہے۔

ترکی ناطرفدار نہیں

لندن۔ ۱۱ دسمبر۔ ترکی کے نیم سرکاری اخبار ایک سیاسی نامہ نگار نے ایک مضمون لکھا ہے جس سے ترکی کی خارجی پالیسی کی جھلک نظر آتی ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ ترکی کو ناطرفدار ملکوں میں شمار کرنا غلط ہے۔ اس کو اتحادی قوموں کا رکن سمجھنا چاہئے جب سے لڑائی چھڑی ہے ترکی برطانیہ کا ساتھی ہے، نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ ترکی لڑائی میں عملی حصہ لے اور اپنے ساتھیوں کی مدد کرے۔ قاہرہ کانفرنس میں اس کے بارے میں مشورہ کیا گیا ہے۔

ترکی لڑائی میں آنے والا ہے

نیویارک۔ ۱۳ دسمبر۔ اخبار "نیویارک ٹائمز" کے نامہ نگار "رے بروک" نے کل رات ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے فرمایا کہ چند روز میں ترکوں کے ذریعہ لڑائی کے اعلان کی مشینری حرکت میں آجائے گی۔ آپ نے مزید کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ترکی موسم بہار تک لڑائی میں آجائے گا۔ مسٹر بروک حال ہی میں ترکی سے آئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میری اطلاع کا ذریعہ قطعی خفیہ ہے لیکن میں یہ پیش گوئی کر سکتا ہوں کہ چند روز میں ترکی کے جنرل سٹاف میں ایک اہم تبدیلی ہونیوالی ہے۔ لڑائی کے حامی دو جنرل نہایت اہم عہدے سنبھال لیں گے۔ آپ نے مزید کہا کہ ۱۹۴۱ء میں ترکی کے وزیر خارجہ نے کہا تھا کہ لڑائی میں شامل نہ ہو کر ترک جرمنوں کو باسفورس سے سو میل دور رکھے ہوئے ہیں۔

ترکی اور بلغاریہ

قاہرہ۔ ۱۳ دسمبر۔ معاصر "ٹیلیگراف" کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ترکی اور بلغاریہ کے درمیان سرحد بند ہو گئی ہے، اس سے قاہرہ میں گہری دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ بلقان کے اور ذرائع سے بھی اس قسم کی خبریں آرہی ہیں۔ بلقانی حلقوں کا بیان ہے کہ سرحد بند کرنے سے ترکوں اور جرمنوں کے درمیان جھڑپیں ہو گئیں لیکن ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ دونوں طرف کے بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ یہاں بلغاریہ کی پوزیشن بہت اہم خیال کی جا رہی ہے کیونکہ بلغاریہ ترکی اور روس کے درمیان ایک آڑ ہے اگر بلغاریہ کو لڑائی سے الگ کر دیا جائے تو اتحادیوں کو بلقان میں مورچہ لگانے کا موقع مل سکتا ہے بشرطیکہ ترکی لڑائی میں شامل ہو جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زباں پہ مہر ہو، جو ہر ہے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۵۱

کانفرنسوں کے بعد جنگ کی صورتِ حال

قاہرہ اور طہران میں جو تین کانفرنسیں پچھلے دنوں ہوئی ہیں ان کے آئینہ میں اگر آنے والے واقعات کا عکس دیکھا جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ موجودہ جنگ کی صورتِ حال میں اگر فوری نہیں تو مستقبل قریب میں بڑی بڑی تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ قاہرہ کی پہلی کانفرنس مارشل چیانگ کائی شیک، مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روزویلٹ میں ہوئی اس کے بعد طہران کی کانفرنس ایم۔ اسٹالن اور مؤخرالذکر دونوں حضرات کے درمیان ہوئی اور پھر قاہرہ کی دوسری کانفرنس میں منظر بالکل بدل گیا اور مؤخرالذکر دونوں حضرات کے پہلو میں ایک تیسری نئی ہستی پریسیڈنٹ عصمت انونو کی صورت میں نمودار ہوئی۔ پہلی دونوں کانفرنسوں میں تین تین اتحادی شریک تھے لیکن تیسری کانفرنس میں دو اتحادی تھے اور ایک ان کا دوست جو اس جنگ میں ابتک غیر جانبدار رہا ہے، بہرحال ان تینوں کانفرنسوں سے مشرقی اور مغربی معاملات کے بہت سے پہلوؤں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ان کانفرنسوں کے فیصلوں کے متعلق جو اطلاعات ہمیں دی گئیں وہ مختلف اقسام کی تھیں، پہلی کانفرنس کے کمیونک میں کسی قدر زیادہ تفصیل تھی، دوسری کانفرنس کے متعلق خبر ول کے اعتبار سے ایک قسم کا "بلیک آوٹ" تھا یعنی گفت و شنید کا کوئی اہم حصہ روشنی میں نہیں لایا گیا، لیکن چونکہ خود ایم۔ اسٹالن کی کانفرنس میں شرکت ایک نئی بات تھی، اس لئے سوشل نظام اور سرمایہ دارانہ نظام کا اس طرح یکجا ہونا ایک مخصوص اہمیت رکھتا تھا اور ظاہر ہے کہ یورپ کے بڑے بڑے واقعات اس جنگ سے وابستہ ہیں۔ تیسری کانفرنس کا تعلق زیادہ تر بلقانی معاملات، مشرقی بحیرۂ روم، دردانیال وغیرہ سے ہے، الغرض ان تمام نئے واقعات کو دیکھ کر ہم اپنے موجودہ تبصرہ کے لئے اس نتیجہ پر پہونچ سکتے ہیں کہ مشرق بعید، مشرق قریب، مشرق وسطیٰ، بحیرۂ روم، بلقان اور یورپ کے مختلف مورچوں پر جنگ کی وسیع ترین اسکیمیں تیار کر لی گئی ہیں، یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا کی تاریخ میں نہ تو اتنی بڑی عالمگیر جنگ ہوئی جس نے مغرب و مشرق کے سروں کو ملا دیا ہے، کوئی مثال ملتی ہے اور نہ کبھی اس طرح کی کانفرنسوں میں ایسی وسیع اسکیمیں بنائی گئی ہیں۔

ان تمام مشوروں کے اور اسکیموں کے بنیادی مقاصد صرف دو ہیں۔ یعنی مغرب میں جرمنی اور مشرق میں جاپان کو شکست دینا، باقی جتنے مسائل ان سے متعلق ہیں اور جو زمانہ بعد از جنگ کی تعمیرات سے تعلق رکھتی ہیں وہ سردست ہمارے موضوع بحث میں شامل نہیں ہیں۔ ہمیں صرف یہ اندازہ کرنا ہے کہ اتنے بڑے بڑے مشوروں کے بعد جنگ کی صورتِ حال کیا ہو سکتی ہے اور جنگ کے آنے والے واقعات کیا کیا امکان رکھتے ہیں، ولایات متحدہ امریکہ کے بحری وزیر کرنل ناکس نے اس سلسلہ میں کہا تھا کہ اتحادی طاقتیں جلد از جلد ہٹلر اور ٹوجو کا خاتمہ کر دیں گی۔ اس کا جواب ٹوکیو سے خود ٹوجو کے الفاظ میں دیا گیا ہے، اس نے براڈکاسٹ میں کہا ہے کہ "ہمارے دشمنوں کے جوابی حملے خواہ کتنے ہی سخت و شدید ہوں ہم ان کی پروا نہیں کریں گے، ہم اس کا جواب اس طرح دیں گے کہ ہم انھیں تباہ کر دیں گے"۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک لفظی ڈینگ ہے اور یہ دیکھ کر کہ اتحادی طاقتیں اتنے مختلف مقامات پر اتنی اتنی بڑی کانفرنسیں کر رہی ہیں، ٹوجو کے جواب کے الفاظ اس سے بہتر ہو بھی نہیں سکتے تھے اس جواب میں ایک دوسرا مقصد یہ بھی پنہاں ہے کہ گھریلو مورچہ کو کمزور نہ ہونے دیا جائے اور آنے والے اتحادی حملوں کے خیال سے جاپانی دلوں میں خوف و ہراس نہ پھیلے۔

لیکن اتحادی اسکیموں کے متعلق اب بھی یہ مسئلہ صاف نہیں ہوا ہے کہ آیا وہ پہلے ہٹلر کو یوروپین جنگ میں شکست دینے کے بعد جاپان پر بڑے حملے کریں گے یا دونوں مورچے بیک وقت سر کرنے کی کوشش کریں گے، کرنل ناکس کہتے ہیں کہ ہٹلر اور ٹوجو کا جلد خاتمہ ہوگا۔ اور ٹوجو اپنے مغربی محوری ساتھی کے متعلق یہ کہتا ہے کہ وہ امریکہ اور برطانیہ کی اسکیموں پر ضرب لگائے گا، چین کے ایک سابق وزیر ڈاکٹر وانگ شی چیئے کہتے ہیں کہ "اتحادی اگر جلد قدم اٹھائیں گے تو جاپان کو ایک سال کے اندر ختم کر دیں گے"، کرنل ناکس کا بیان اس لئے زیادہ وقیع ہے کہ وہ ولایاتِ متحدہ امریکہ کے بحری وزیر ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جاپان پر کوئی بڑا حملہ اسی وقت کیا جاسکتا ہے جبکہ بحری خطرات کا مقابلہ کیا جائے ایک اطلاع کہتی ہے کہ تاریخی حیثیت سے اتحادی بحری طاقتوں کا سب سے بڑا اجتماع اس وقت بحرالکاہل میں موجود ہے۔

خود قاہرہ کانفرنس کے کمیونک میں بھی یہ بات کہی گئی ہے کہ اب جاپان پر چاروں طرف سے اور تمام بحری اور ہوائی اڈوں سے دھاوا کیا جائے گا، لیکن جنوبی مشرقی پیسی فک کے کمانڈر لارڈ لوئیس ماؤنٹ بیٹن جو پہلی قاہرہ کانفرنس کے بعد ہی واپس آگئے تھے، اس مسئلہ پر اب تک خاموش ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن اب تک مطمئن نہیں ہیں، یعنی ان کے خیال میں قاہرہ کانفرنس نے اس بات کا ثبوت پیش نہیں کیا ہے کہ پیسی فک کی جنگ کو یوروپین جنگ کے مقابلہ میں ایک ضمنی یا اضافی تماشہ نہیں بنایا جائے گا اور جاپان پر فوری حملہ کیا جائے گا، مسٹر کرٹن ایک وقتی انتباہ کے طور پر یہ کہتے ہیں کہ اگر جاپان کو اس کے مقبوضہ علاقہ میں پوزیشن مضبوط کرنے کا موقع دیا جائے گا تو اتحادیوں کو جاپانی طاقت کا خاتمہ کرنے میں زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اس میں شک نہیں کہ شمالی افریقہ میں اتحادی فتوحات نے جبرالٹر سے سوئز تک بحیرۂ روم کے جنوبی ساحل کو محفوظ بنا دیا ہے اور پچھلے دنوں یہ خیال کیا جانے لگا تھا کہ جہازوں کے ذریعہ بہت بڑی بڑی کمکیں اب مشرق بعید میں بھیج دی جائیں گی۔ دوسری طرف یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ پیسی فک میں بہت بڑی اتحادی بحری طاقت ۔۔۔ موجود ہے، پھر بھی حالات ہمیں بتلا رہے ہیں کہ اگر بلقان کے علاقہ میں جنگ چھڑ گئی تو جنوبی یورپ کے ساحل پر نئے نئے اتحادی مورچے قائم ہوں گے اس لئے جنوبی مشرقی ایشیا تک زیادہ مقدار میں بحری امداد نہیں بھیجی جاسکیگی، مسٹر کرٹن کہتے ہیں کہ جاپان اپنے پچاس لاکھ آدمیوں کو جنگ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر ہم تعداد پر بحث بھی نہ کریں تو موجودہ صورتِ حال کے پیش نظر مسٹر کرٹن کا یہ کہنا صحیح ہے کہ اتحادیوں کو مشرق میں اپنی جارحانہ طاقت بڑھا کر جاپان پر جلد از جلد حملہ کرنا چاہیئے اور اسے پنپنے کا موقع نہیں دینا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم جنرل اسمٹس کے خیالات بھی بڑی اہمیت رکھتے ہیں، انھوں نے انگلستان سے جنوبی افریقہ واپس جاتے ہوئے جو بیان پریس کو دیا ہے اس میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس سال "کرسمس" اس جنگ کا آخری کرسمس ہے یعنی ان کے خیال میں یہ لڑائی ۱۹۴۴ء کے دسمبر سے پہلے ختم ہو جائے گی وہ کہتے ہیں کہ گزشتہ چند ہفتوں میں تاریخ کے بہت بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے ہیں ان کا اشارہ کانفرنسوں اور جنگی اسکیموں کی طرف ہے اور ان سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ "آنیوالا سال انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ فیصلہ کن سال ہوگا۔ اگرچہ راستہ طویل ہے اور شدید لڑائیاں ابھی ہونے والی ہیں لیکن منزل بہت دور نہیں ہے ہم یہاں پر جنرل اسمٹس کے چند مزید الفاظ پیش کریں گے۔

"ہم انسانی تاریخ میں سب سے بڑے انقلابات کے روبرو پہونچ چکے ہیں وہ انقلابات ایسے نہیں ہیں جن کا مقابلہ نصابی کتابوں میں لکھے ہوئے انقلابات سے کیا جاسکے۔ انسانی خاندان کا ۔۔۔ ز جاری ہے مگر اس نے ایک نیا راستہ ۔۔۔ کر لیا ہے اس جنگ کی اہمیت اس امر ۔۔۔ یہ ہے کہ یہ اس وسیع تر آزادی کا پیش خیمہ ہے جو ہمارے لئے آ رہی ہے"۔

ہمیں اس جنگ میں اتحادی کامیابی کا یقین ہے مگر یہ معلوم نہیں ہے کہ جس عالمگیر آزادی کا تذکرہ جنرل اسمٹس کرتے ہیں وہ کس شکل میں آ رہی ہے اور آیا صرف اہل مغرب کے لئے آ رہی ہے یا مشرق کی محکوم قوموں کے لئے بھی آ رہی ہے؟

ذخیرہ اندوزی کا انسداد

حکومت ہند نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ جو گزٹ آف میں شائع ہوا ہے عام استعمال کی تقریباً ۲۳ چیزوں کو ذخیرہ اندوزی اور نفع بازی کے آرڈیننس کے تحت میں لا کر عوام پر ایک احسان کیا ہے، اگرچہ یہ احسان بہت تاخیر کے بعد کیا گیا ہے اس نوٹیفکیشن کے رو سے ان اشیاء کو کوئی شخص بھی اتنی مقدار میں نہیں رکھ سکے گا جو خاندان کے تین ماہ کے اخراجات سے زیادہ ہو یہ تین ماہ کی شرط بھی یقیناً مفید ہے اور اس سے ان لوگوں کو معقول آسانیاں حاصل ہو جائیں گی جو اپنی خانگی ضروریات کے لئے ہر وقت کچھ سامان اپنے گھر میں رکھنا چاہتے ہیں لیکن دوسری طرف کسی شخص کے لئے بھی یہ ممکن نہ ہوگا کہ وہ ضرورت کی چیزوں کے بھاری بھاری ذخیرے اپنے گھروں میں جمع کرے اور اس کے دوسرے بھائی ان اشیاء کی گرانی اور فقدان سے جاں بلب ہو جائیں۔ اگر حکومت ہند یہی قدم پہلے اٹھاتی تو غالباً بہت سے مقامات پر وہ صورتِ حال پیدا نہ ہوتی جو پچھلے دنوں دیکھنے میں آئی ہے۔ بہرحال پھر بھی غنیمت ہے کہ حکومت نے کام شروع کر دیا ہے۔

فیڈریشن آف کامرس

انڈین چیمبر آف کامرس کی فیڈریشن کی کمیٹی نے منگلوار کو اپنے اجلاس میں دو ریزولیوشن منظور کئے۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ قومی لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا اور دوسرا ریزولیوشن حکومت کی درآمدی پالیسی کے بارے میں ہے پہلے ریزولیوشن میں کمیٹی نے قومی لیڈروں کی طویل نظربندی پر تشویش ظاہر کی ہے، کمیٹی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ انکی گرفتاری کی خواہ کوئی وجہ ہو لیکن اب صورت حالات اس قسم کی نہیں ہے کہ ان کو زیادہ دیر تک قید میں رکھا جائے ان کو فوراً ہی رہا کر دینا چاہیئے، دوسرے ریزولیوشن میں کمیٹی نے بیان کیا کہ باہر سے جو مال منگایا جاتا ہے اسکی تہ میں یہ غرض کام کرتی ہے کہ عوام کو استعمال کیلئے سامان ملنے لگے اور بڑھی ہوئی قیمت کم ہو جائے کمیٹی کی رائے ہے کہ حکومت کو باہر سے سامان منگانے کے بجائے ملک کے اندر ہی سامان تیار کرنے کی سہولتیں بہم پہونچانی چاہیئں۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۵ دسمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر بشونا تھ بھرتیا سینیر وائس چیرمین کی صدارت میں ہوئی جس میں بورڈ کے ممبران کی علیحدگی کے متعلق گورنمنٹ آرڈر پیش ہوا۔ اور اس تحریک پر کہ یہ مسئلہ آئندہ جلسہ کے لئے ملتوی کیا جائے ۔۔۔ پر ووٹنگ ہوئی اور برابر ووٹ آئے لہذا کاسٹنگ ووٹ سے یہ مسئلہ آئندہ جلسہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

کپڑے کی نکاسی کیلئے آخری تاریخ راشننگ آفیسر نے ایک آرڈر کے ذریعہ کپڑے کے تمام بڑے اور متفرق دوکانداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ بغیر مہر شدہ کپڑا کا تمام اسٹاک ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء تک فروخت کر دیں ورنہ اس کو ضبط بھی کیا جاسکتا ہے اور مقدمہ بھی چلایا جاسکتا ہے۔

سٹی مسلم لیگ جدید الکشن پریسیڈنٹ و سکریٹری مسلم لیگ میں ایک جلسہ طلب کرنے میں اختلاف ہو گیا ہے چنانچہ پریسیڈنٹ نے موجودہ کمیٹی کو توڑ کر ایک دوسری کمیٹی مرتب کی ہے، ممبران کی فہرست درج ذیل ہے۔

مولانا حسرت موہانی۔ شیخ محمد رفیق۔ حاجی محمد سمیع۔ مسٹر محمد یعقوب۔ مولانا عبدالقیوم۔ سید ظہور الحسن۔ مسٹر زین العابدین۔ ڈبلیو، ایچ۔ ضیاء۔ اور حکیم مختار احمد۔

مسٹر منشی کی آمد مسٹر کے۔ ایم۔ منشی بکرم سمبت کے سلسلہ میں تشریف لائے ہوئے تھے، آپ نے ہندوستان کی تواریخ، ہندوستانی روایت ڈھنگ پر دوبارہ تحریر کرنے کے متعلق کئی ممبران سے گفت و شنید کی۔

میونسپل بورڈ نے مسٹر منشی کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا۔ آپ نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جمہوریت کی کامیابی کیلئے یہ بہت ضروری ہے کہ مرکزی حکومت مضبوط ہو۔

اپر انڈیا چیمبر سر رابرٹ مینز چیرمین و مینجنگ ڈائرکٹر برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کے امسال کیلئے پریسیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

بنگال ریلیف فنڈ عید کے موقع پر مسٹر رفیع محمد صدیقی نے بنگال ریلیف فنڈ کے واسطے ایک ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

رہائی مسٹر شیو نرائن ٹنڈن سکیورٹی پرزنر بریلی سینٹرل جیل سے رہا ہو کر کانپور آ گئے ہیں۔

ہندو سبھا مسٹر منا لال بھوشن کی صدارت میں آگرہ ہندو سبھا کا ایک جلسہ ہوا جس میں اتفاق رائے سے یہ طے ہوا کہ الہ آباد میں جو ناجائز جلسہ سبھا کا طلب کیا گیا تھا اس میں شرکت کرنے والے ممبران کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے، اور جواب طلب کئے جائیں۔

راشننگ اسکیم ۱۳ دسمبر کو سٹی فوڈ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں شہر و صوبہ کے دیگر مشرقی اضلاع میں راشننگ کی اسکیم جاری کرنے کے فیصلہ کی تائید کی گئی اور سٹی فوڈ کمیٹی و محلہ کمیٹیوں کو منظور کرنے کی سفارش کی گئی تاکہ یہ اسکیم کامیابی کے ساتھ چل سکے۔

انڈیکس کارڈ لیبر کمشنر مسٹر جے۔ ای۔ پیڈلے نے کنٹرول کے ایندھن کی قیمت اور کنٹرول کے غلہ کے بھاؤ کے مطابق انڈیکس کارڈ ثانی تیار کیا ہے۔ دسمبر کے مہینے میں اسی کارڈ کے اعداد کے مطابق مہنگائی الاؤنس مل مزدوروں کو دی جائے گی۔ یہ تعداد ۲۹۷ آئی ہے۔ پچھلے مہینے کی تعداد ۲۹۵ تھی۔

مشاعرہ حلقۂ ادبیہ ۱۱ دسمبر کی رات کو محمد علی میموریل اسکول بلڈنگ میں حلقۂ ادبیہ کانپور کی جانب سے ایک مجلس مشاعرہ زیر صدارت شبیر احمد صاحب منعقد ہوئی جس میں متعدد حضرات نے مختلف عنوانات پر اپنے مضامین پڑھے اور بعد میں شعراء نے اپنی نظمیں وغزلیں سنائیں۔

سیوک افیرس کمیٹی توڑ دیگئی سیوک … کی ورکنگ … نے اپنے جلسہ ۹ دسمبر ۱۹۴۳ء میں طے کیا ہے کہ:۔

چونکہ آئندہ سیوک افیرس کمیٹی کی فرائض کی ا… یقینی و امکانی نظر نہیں آتی اس لئے سیوک افیرس کمیٹی … اس وقت سے شکست کر دیا جائے اور اس کے جملہ … مجلس عاملہ اپنے ہاتھ میں لے کر میونسپل پالیسی … محفوظ رکھنے کے فرائض انجام دے۔ نیز اس بات کی … کرے کہ موجودہ میونسپل حالات کے پیش نظر مسلم ممبران … بورڈ ہندو ممبران کے کسی ایسے احتجاج میں جو اخراج … کے سلسلہ میں ہے ہرگز ہرگز شامل نہ ہوں۔ نیز چیرمین … کسی قسم کا ساز باز نہ کر سکیں۔ اور اگر کوئی مسلم ممبر … مسلم لیگ کے مقاصد کے خلاف کوئی روش اختیار کرے … خلاف آئینی و دستوری کارروائی کی جائے۔

سٹی مسلم لیگ کا الکشن ناجائز … مسلم لیگ کے اختلاف کی وجہ سے صورت حال یہ … تھی کہ سابقہ کمیٹی توڑ کر ایک نئی کمیٹی بنائی گئی تھی … اس پرچہ میں شائع کئے جارہے ہیں۔ اب معلوم ہوا … کمیٹی کے الکشن کو پراونشیل مسلم لیگ نے ناجائز قرار … لہذا سابقہ کمیٹی پھر بدستور بحال ہو گئی ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کا … اجلاس مشاعرہ و … ۱۹ دسمبر ۱۹۴۳ء کو بی۔ این۔ ایس۔ ڈی انٹر … میں ہو رہا ہے۔

مشاعرہ ۱۸ دسمبر ۱۱ بجے رات کو راجہ سید محمد … بی۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ سی تعلقہ دار پیرپور کی صدارت … اجلاس نظم و نثر ۱۹ دسمبر ۲ بجے دن کو رائے … سکسینہ مصنف ہسٹری آف اردو لٹریچر و کلکٹر … میں ہوگا۔

یہ مشاعرہ براڈکاسٹ بھی ہو رہا ہے۔ مسٹر … مہردتا چیرمین مجلس استقبالیہ اور مسٹر محمد شریف … استقبالیہ اجلاس کی کامیابی کے لئے زبردست … کر رہے ہیں۔

دعوت حاجی محمد حمزہ صاحب رئیس دیوان … نواسے اختر ایوب سلمہ کے تقریب … میں معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام ۹ … کو دے رہے ہیں۔

مولانا محمد علی اسکول کا معائنہ جناب … صاحب … پراونشیل مسلم لیگ یو۔ پی نے مولانا محمد علی اسکول … فرمایا تھا جس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے …

"میں آج مولانا محمد علی میموریل اسکول … اور ۱۲ بجے کے درمیان حاضر ہوا۔ اس سے پہلے … مرتبہ حاضری کا اتفاق ہوا ہے ادارہ نے کافی … تعلیمی انہاک و ضبط و نظام نہایت بہتر ہے البتہ … اگر عمارت اپنی ہو جائے، تو یہ زحمت دور ہو جائے … میں میں مسلمانان کانپور کی توجہ اس اہم ضرورت … دلاتا ہوں کیونکہ اور قوائے انسانی کی ترقی کے … دماغی ارتقاء بھی اشد ضروری ہے اور یہ بغیر تعلیم … ناممکن ہے اس لئے اس اہم تعلیمی ضرورت کو … پوری فرما کر قومی ترقی میں حصہ لیں اور ثواب دارین …

ترکی کی خارجی پالیسی

… ری پبلکن پیپلز پارٹی کی میٹنگ ہوئی جس … نے قاہرہ کی بات چیت کا حال بتایا وزیر اعظم …

سبدِ گل

رائٹر کی بھیجی ہوئی ایک خبر کہتی ہے کہ ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ لنلتھگو کو "نائٹ آف گارٹر" (K.G.) کا خطاب دیا گیا ہے جو برطانیہ میں نائٹ کے تمام خطابوں سے اونچا اور اعلیٰ ہے۔ معلوم نہیں لارڈ موصوف کی کس خدمت کے صلہ میں یہ خطاب انھیں عطا ہوا ہے۔ ہندوستان کے غذائی مسئلہ کا حل یا "سانڈوں" پر ان کی نظر شفقت؟ غالباً بہت سے ناظرین کو معلوم نہ ہوگا کہ "نائٹ آف گارٹر" کے خطاب کی تاریخ کیا ہے۔ اس کی ایجاد کا افسانہ بہت دلچسپ ہے۔ اسکاٹ لینڈ کے انگریز بادشاہ کنگ چارلس کے دربار میں ایک لیڈی صاحبہ اس طرح سرگرم خرام تھیں کہ ان کے موزے کا گارٹر کھل کر لٹک گیا تھا، بادشاہ نے یہ دیکھ کر اس لیڈی کا گارٹر خود اپنے ہاتھوں سے باندھ دیا لیکن دربار میں اس خصوص شاہی توجہ پر چہ می گوئیاں ہونے لگیں، اس لئے بادشاہ نے "نائٹ آف گارٹر" کا خطاب ایجاد کر کے یہ کہدیا کہ یہ سب سے بڑا خطاب ہوگا۔ اب لارڈ لنلتھگو اس اعزاز سے فیضیاب ہوئے ہیں۔ دیکھئے وہ کس لیڈی صاحبہ کا کھلا ہوا گارٹر باندھتے ہیں؟

جرمنی بڑا حملہ کرنے والا ہے

لندن۔ ۱۳ دسمبر، انقرہ سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ پچھلے پندرواڑہ سے جرمن پولینڈ کے راستہ روس میں زبردست کمک پہونچا رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ روسی فوج کے جاڑوں کا حملہ شروع کرنے سے پہلے بہت بڑا حملہ شروع کرنے والے ہیں۔ نومبر کے آخر سے فوجوں سے بھری ہوئی ریلوے ٹرینیں پوربی پولینڈ میں پہونچ رہی ہیں۔

دفعہ ۲۶ میں ترمیم کی جائے گی

نئی دہلی۔ ۱۳ دسمبر، یونائٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۲۶ میں ترمیم کرنے کے لئے جلد ہی ایک نیا آرڈیننس جاری کیا جانے والا ہے، اس کے ذریعہ نظربند کرنے کی میعاد چھ ماہ مقرر کردی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس آرڈیننس پر نئے سال سے عمل شروع ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جن لوگوں کو چھ ماہ کے بعد بھی نظربند رکھنے کی ضرورت پڑے گی ان کو بتلا دیا جائے گا کہ ان کے خلاف کیا الزام ہے۔

یو۔پی پراونشل وید کانفرنس

بریلی۔ ۱۲ دسمبر، یو۔پی پراونشل وید کانفرنس کا چودھواں اجلاس پنڈت شوارام دویدی ممبر اسمبلی لکھنؤ کی صدارت میں بڑی دھوم دھام سے منعقد ہوا۔ کانفرنس میں قومی لیڈروں کی رہائی کے مطالبہ کے علاوہ آیورویدک کے متعلق کئی اہم ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ کانفرنس میں ہندوستان کے کئی سرکردہ وید شریک ہوئے۔

یو۔پی میں قیمت پر کنٹرول

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے فیصلوں کے مطابق حکومت یو۔پی اناج کی قیمت پر کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ادبِ لطیف

از منظلیہ ہنر سیدہ اختر حیدرآبادی

سنا تم نے ——!

تمہارے اوپر یہ فوجی وردی... کتنی حسین، دیدہ زیب اور جاذب نظر معلوم ہوتی ہے؟ تم اس لباس میں... بہادر سپاہی دیر اور سورما معلوم ہوتے ہو —— تمہارے چہرے سے شجاعت کا نور الوالعزمی کی شراب ٹپک رہی ہے۔

مگر اے کاش!

کہ تم میرے گھر آنے کے بجائے میدانِ جنگ گئے ہوتے —— تو میں بذریعہ ایروپلین تمہارے شجاعانہ کارنامے دیکھنے صحرائے لیبیا آتی.....

صد افسوس کہ ایسا نہ ہوا —— اگر ایسا ہوتا... تو یقین جانو میرا دستِ نازک تمہارے —— ڈیڑھ فٹ چوڑے سینے پر ایک طلائی تمغہ تو نہیں..... ایک تازہ شعر ضرور آویزاں کرتا —— کیونکہ میں شاعرہ ہوں!

تم جانتے ہو! مجھے ہٹلرازم سے کتنی نفرت ہے؟ —— فیسی ازم کو دنیا کے لئے لعنت سمجھتی ہوں.....

اس لئے کہ کاش!

تم میرے گھر آنیکے بجائے میدان جنگ گئے ہوتے...

تاکہ مجھے دوسروں کے سامنے تم پر فخر کرنیکا موقع ملتا۔

اور میں......!!

روزانہ تمہارے لئے مفلر، ٹائی، بسکٹ اور.....

خدا جانے کیا کچھ بھیجتی..... ہی.....

تمام اخبار رسالے ——!

بہترین تازہ افسانوں کے مجموعے ——!!

او وہ بیخ اخبار!

کچھ زندہ لکھنوی بٹیر..... اور اولٹین!

مگر افسوس کہ تم میدان جانے کے بجائے میرے گھر آئے۔

اور گھر بھی اس وقت آئے جبکہ میں اے۔ آر۔ پی کے ایک جلسہ میں تقریر کرنے جانے والی تھی، تقریر —— اور ولولہ انگیز تقریر!

سمجھا تم نے ——!

مگر کیا کہوں؟ کہ تمہاری آمد کے "طوفان" نے میری کشتی کو ساحل سے بڑھنے نہ دیا.....!

اس سے تم یہ نہ سمجھنا مجھے تم سے "محبت" نہیں! محبت ہے، یقیناً ہے! اور ایک لمیٹڈ فلم کمپنی کی طرح محبت ہے —— مگر... اے کاش کہ تم میرے گھر آنے کی بجائے میدان جنگ گئے ہوتے!

میں یہ کیوں کہتی ہوں —— آخر بار بار کیوں کہتی ہوں —— بہرحال کہتی ضرور ہوں، اور سچ تو یہ ہے جب تک جنگ ہے یہی کہتی رہوں گی مگر کہتی بھی ہوں تو صرف —— تم سے!

اور صرف یہی

کہ اے —— کاش تم..... باقی اب کیا کہوں؟

عالمِ نسواں

عورت کی قیمت

عورت کے لئے سلطنتیں قربان کردیجاتی ہیں۔ لیکن اسی دنیا میں ایک خطہ ایسا بھی ہے جہاں عورت کی قیمت شیشہ کا ایک ٹکڑا ہے۔

بلجیم کے ایک افریقی مقبوضہ کانگو کے جنگلوں میں وحشی قبائل آباد ہیں جن کی دولت ہاتھی دانت ہے اس نواح میں ہاتھی کثرت سے پائے جاتے ہیں، اور غیر ملکی سوداگر ہاتھی دانت حاصل کرنے کے لئے کانگو کے اندرونی علاقوں کا طواف کرتے رہتے ہیں خود دیسی باشندوں کو اس کی قدر و قیمت کا احساس نہیں ہے، وہ چند پرانے کپڑے، مونگے اور کانچ کے ٹکڑے لیکر ہاتھی دانت فروخت کر ڈالتے ہیں۔ ان لوگوں کی نظر میں کانچ کے ایک ٹکڑے کی قیمت ہیرے سے زیادہ ہے۔ یہ لوگ اسے بطور زیور استعمال کرتے ہیں جنگلوں کے نوجوان بہت سعی و کوشش اور غیر ملکی سوداگروں کی خوشامدیں کر کے کانچ کے ٹکڑے جمع کرتے رہتے ہیں، اور یہی ٹکڑے کسی حسینہ کے باپ کو اسکی قیمت میں ادا کردئے جاتے ہیں۔ وحشی قبائل کے اندازۂ حسن کے مطابق لڑکی جتنی زیادہ خوبصورت ہو اتنے ہی زیادہ ٹکڑے اس کی قیمت میں وصول کئے جاتے ہیں۔ انتہائی قیمت پانچ ٹکڑے ہوتی ہے۔

بقیہ صفحہ اول

مسٹر ایڈن کی تقریر

اس کے بعد مسٹر ایڈن نے قاہرہ میں جمہوریہ ترکیہ کے صدر عصمت انونو کے ساتھ کانفرنس کا ذکر کیا اور کہا کہ انکے ساتھ راز کی باتیں ہوئی ہیں، اس وقت ان کا پورا حال نہیں بتایا جاسکتا مگر اتنی بات ضرور کہی جاسکتی ہے کہ ترکی، برطانیہ امریکہ اور روس کے درمیان دوستانہ میل جول کی مضبوط بنیاد قائم ہوگئی ہے۔

مسٹر ایڈن نے وزیر خارجہ ترکی کے اس بیان کا بھی حوالہ دیا جس میں انھوں نے کہا ہے کہ قاہرہ کانفرنس کے بعد امریکہ اور روس کے ساتھ تعلقات اسی قدر استوار ہوگئے ہیں جس قدر برطانیہ کے ساتھ تھے۔ مسٹر ایڈن نے کہا کہ اس بیان کی اہمیت کے متعلق کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے۔

لبنان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے دنیائے عرب کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا اور بتایا کہ جنرل کترو جلد لبنان جائیں گے اور یہ اُمید ظاہر کی کہ دونوں فریق مصالحانہ گفت و شنید کے ذریعہ آپسمیں تمام اختلافات کا تصفیہ کرلیں گے۔

اٹلی کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے کنیڈا ہندوستان، نیوزی لینڈ، برطانیہ، امریکہ کی فوجوں کی تعریف کی اور بتایا کہ ۲۳ ستمبر سے اب تک برطانیہ کے ۹۷۰۹ جوان زخمی ۳۱۵۳ لاپتہ اور ۱۲۲۳ ہلاک ہوئے اور ۲۵ ستمبر سے اب تک امریکہ کے ۱۰۶۴۹ آدمی زخمی اور ۱۶۰۳ ہلاک ہوئے۔

اس کے بعد ہاؤس میں جو بحث ہوئی اس میں یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ جس طرح برطانیہ اور العالمین کی لڑائیوں نے میدان جنگ میں پانسہ پلٹ دیا تھا اسی طرح قاہرہ اور طہران کی کانفرنسوں نے سیاسی لحاظ سے نقشہ جنگ پلٹ دیا ہے۔ مسٹر آرتھر گرین وڈ نے کہا کہ ان کانفرنسوں میں نوع انسان کے فائدہ کی خاطر مل جل کر زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، کیونکہ زمانہ جنگ یا زمانہ امن کوئی بھی تن تنہا اپنی جگہ قائم نہیں رہ سکتا۔

حکومت ہند لاٹری ڈالے گی

نئی دہلی۔ حکومت ہند نے ۱۵ جنوری سے پانچ سال کے لئے بلا بیاج کے بونڈ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے، ان بونڈوں کی قیمت سو روپیہ اور دس روپیہ ہوگی، ایک ایک لاکھ کی بونڈ فروخت ہونے پر سرکار پانچ سال تک ہر چھٹے مہینے لاٹری ڈالے گی۔ سو روپیہ کے بونڈ والوں کیلئے ایک لاکھ روپیہ اور دس روپیہ کے بونڈ والوں کے لئے دس ہزار روپیہ کے انعامات ہر چھٹے سال تقسیم کئے جائیں گے ان میں

بچوں کی دنیا

ہمت

ایک جوان تھا صاحب ثروت مفت خوار اور بد روئیہ دوستوں اور نالایق ہمنشینوں کی صحبت نے اُسکو ایسا خراب و خستہ کردیا کہ تھوڑے عرصے کے اندر بہت سی جائداد عیاشی، فضول خرچی اور سیر تماشے میں اُڑا دی، نہ رہنے کو مکان رہا نہ چڑھنے کو سواری، قدیم الخدمت ملازموں نے چندے رفاقت کی، مگر جب دیکھا کہ ولی نعمت آپ ہی نان شبینہ کو محتاج ہیں تو وہ بھی ایک ایک کر کے چلدئے۔ دغا باز یاروں اور کمینہ خصلت مصاحبوں نے تو پہلے ہی سے جب صاحبی بگڑتی دیکھی، آمد و شد میں کمی کردی۔ یہاں تک کہ اُس کی صورت سے نفرت کرنے لگے۔

جب انقلاب زمانہ کا یہ رنگ دیکھا تو اُس جوان سے اپنی ذلیل حالت اور درماندگی و مصیبت کا تحمل نہ ہوسکا۔ مارے غیرت کے دل میں ٹھان لی کہ ایک گوشے میں جا کر مر رہیئے۔ جہاں کسی کو پتہ و نشان نہ ملے۔ غرض خودکشی کا عزم بالجزم کر کے وہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا۔ وہاں سے اُس کو وہ تمام دیہات باغات اور عمارات نظر آئیں جو ایک روز اس کی ملکیت اور بلا شرکت غیرے اُس کے قبض و تصرف میں تھیں۔ اُن کو ملاحظہ کر کے وہ دفعتہً عالم حیرت میں کھڑا رہ گیا۔ طرح طرح کے خیالات اُس کے دل میں جوش مارنے لگے۔ سوچتے سوچتے اُس کی ہمت اور استقلال نے یہ فیصلہ کیا کہ جو ہو سو ہو، کل جائداد میں دوبارہ حاصل کروں گا۔

یہ فیصلہ کر کے پہاڑ سے نیچے اُترا اور مزدوروں کی ایک جماعت میں شریک ہوا جو کوئلہ ڈھونے میں مصروف تھے۔ شام کو جو اُجرت ملی اُس میں سے کچھ صرف میں لایا اور کچھ پس انداز کیا۔ چندے اسی طور سے محنت کرتا رہا۔ آخر اتنی حیثیت ہوگئی کہ اُس نے تجارت کا سلسلہ شروع کردیا۔ ایک مدت تک نہایت محنت اور کفایت شعاری سے اس کام کو انجام دیا، یہاں تک کہ وہ مدت قلیل میں ایک متمول سوداگر بن گیا۔ اُس نے اپنی کل جائداد پھر خریدی اور مرتے وقت چھ لاکھ روپے نقد اپنے ترکہ میں چھوڑے۔

اس میں شک نہیں کہ جو کچھ اُس نے ارادہ کیا تھا اپنی قوتِ بازو اور جد و جہد سے اُس کو پورا کر دکھایا۔ ہمت کا دھنی اور استقلال کا پورا تھا لیکن وہ بخل نہ کرتا اور اپنی دولت کو کسی کار خیر میں صرف کرجاتا تو نہایت فخر کے لایق ہوتا۔

جنرل ٹوجو کی گھبراہٹ

نیویارک۔ ۱۵ دسمبر، ٹوکیو ریڈیو نے محکمہ اطلاعات جنگ کے حوالہ سے ایک خبر براڈکاسٹ کی ہے کہ وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے جاپان کی مطلق العنانی پارٹی کے اندرونی حلقہ کے لوگوں کے جلسہ میں کہا کہ جاپان کو آئندہ لڑائی میں بے انتہا مشکلات کی توقع ہے۔ ۱۹۴۴ء میں جاپانیوں کیلئے متحدہ کوشش کی انتہائی ضرورت ہے۔

پردۂ فلم

نگار خانوں میں تاریخی تصاویر

مسٹر سہراب مودی نے پکار اور سکندر بنا کر ہندوستان میں تاریخی تصاویر کی جو شاہراہ قائم کی ہے، وہ بے حد کامیاب اور مقبول عام ثابت ہو رہی ہے چنانچہ ہندوستانی نگار خانوں کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ اسوقت ہندوستان کی ایک درجن سے زیادہ فلم کمپنیاں یا تو تاریخی تصاویر کا شوٹنگ شروع کرچکی ہیں یا تاریخی تصاویر کی ابتدائی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ چنانچہ غالب، بابر، شاہجہاں، ہمایوں، ممتاز بیگم، بیربل اور دوسری اسی قسم کی متعدد فلموں کی تیاری کے سلسلہ میں مختلف نگار خانوں کی جانب سے اعلانات شائع ہوچکے ہیں۔

ہم کو خوشی ہے کہ ہندوستان کے وہ نگار خانے جو کسی زمانہ میں اسٹنٹ تصاویر تیار کیا کرتے تھے، یا عامیانہ سوشل تصاویر سے آگے قدم بڑھانے کی جرأت ہی نہیں کرسکتے تھے، آج وہ بھی تاریخی تصاویر کی تیاری کا اقدام کر رہی ہیں۔ اُمید ہے کہ فلم کمپنیاں تاریخی تصاویر کو پوری احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ بنانے کی کوشش کریں گی۔

چل چل رے نوجوان

فلمستان لمیٹڈ کی پہلی تصویر "چل چل رے نوجوان" کی بابت معلوم ہوا ہے کہ یہ تصویر تقریباً مکمل ہوچکی ہے اور نمائش کے لئے بالکل تیار ہے "چل چل رے نوجوان" ان ہی مشہور فلمسازوں کی نگرانی میں تیار ہوئی ہے جو بمبئی ٹاکیز میں تقریباً نصف درجن نہایت نمایاں ہے۔ توقع ہے کہ یہ تصویر ہندوستان کے ہر حصہ میں کامیاب ہوگی۔

باجلاس جناب مسٹر کشوری لال منصف صاحب بہادر میرٹھ

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی میرٹھ مقام میرٹھ ضلع میرٹھ

مقدمہ نمبر ۱۳۱۴/ ۱۹۴۳ء

لالہ نانک چند پسر لالہ دلیپ سنگھ قوم ویش اگروال جینی ساکن صدر بازار کیمپ میرٹھ مدعی ڈگریدار

بنام لالہ رامچندر مدعا علیہ

بنام لالہ رامچندر پسر متبنی لالہ رام پرشاد قوم ویش جینی ساکن شہر میرٹھ مدیون ڈگری حال کانپور بادشاہی ناکہ بر مکان لالہ بسنت لعل خزانچی مدعا علیہ

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان ڈگریدار نے واسطے نیلام مال مقروقہ کے درخواست گزرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۰ ماہ جنوری ۱۹۴۴ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۴ ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم برج موہن لال منصرم عدالت منصفی میرٹھ

بیروت ۔ ۱۴ دسمبر، لبنان اور شام کی حکومتوں کے درمیان بات چیت ختم ہوگئی ہے اور دونوں حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا ہے۔

اقوال زریں

ہر ایک کی عزت اور مرتبہ کا خیال رکھو،

بُرے خیالات کو دل میں جگہ نہ دو۔

اپنی ذات پر بھروسہ رکھو، دوسرے پر توقع نہ کرو،

کسی پر الزام لگانے سے پہلے سوچ لو کہ کہیں تم میں تو یہ خرابی موجود نہیں۔

بے وقوف، محتاج اور کمین کی دوستی قابل اعتبار نہیں ہوتی۔

جو کام خود کر سکتے ہو اُسے دوسروں پر نہ ڈالو۔

دشمنی کو چھوڑ دینے کا نام ہی محبت ہے۔

دوستوں سے بدکلامی مناسب نہیں ہوتی۔

موج تبسم

کیوں بھئی یہ تم آئینہ کے سامنے آنکھیں بند کرکے خراٹے کیوں بھر رہے ہو؟
"میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ جب میں سوتا ہوں تو میری شکل کیسی ہوتی ہے"

سیٹھ صاحب اپنے کھیتوں کی سیر کر رہے تھے ایک پودے کے قریب رُک کر نوکر سے کہا:۔
"یہ کون سا درخت ہے؟"
"حضور یہ تمباکو کا پودا ہے!"
"ہیں! تمباکو کا پودا، تو اس میں ابھی تک سگریٹ کیوں نہیں لگے؟"

ایک شخص اپنے ایک دوست سے جو نیا نیا ڈاکٹر بنا تھا، ملنے کے لئے گیا، اِدھر اُدھر رسمی باتوں کے بعد اُس نے ڈاکٹر سے پوچھا:۔
کیوں یار تمہاری ڈاکٹری کا کیا حال ہے اب؟"
ڈاکٹر صاحب بولے:۔ خدا کا فضل و کرم ہے صبح کے وقت تو شاذ و نادر ہی کوئی مریض آتا ہے مگر دوپہر کو بھیڑ ذرا کم ہو جاتی ہے۔"

دلچسپ معلومات

گھریلو حادثات

کیلی فورنیا کے ڈاکٹر آر ایل پی نے فروری کی ہیلتھ میگزین میں ایک مضمون شائع کرایا ہے کہ گھریلو حادثات کی بدولت ایک سال میں تیس ہزار جانیں تلف ہوئیں اڑتالیس لاکھ آدمیوں کو مجروح کیا جن میں سے ایک لاکھ چالیس ہزار ہمیشہ کیلئے بیکار ہو گئے اور ان زخمیوں کے علاج پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے، پانچ سال کے اندر ان حادثات سے اموات کی تعداد ایک لاکھ ۶۷ ہزار تک پہنچ گئی اور اسی نسبت سے زخمیوں اور معذور الخدمت لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا، ڈاکٹر صاحب موصوف کا بیان ہے کہ سب سے زیادہ ان حادثات کا شکار بچے ہوتے ہیں وہ دیاسلائیوں سے کھیلتے کھیلتے اپنے کپڑوں میں آگ لگا لیتے ہیں، گیس کے لیمپ روشن کرکے اور لیمپوں کو کھینچکر اپنے آپ کو جلا لیتے ہیں، ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اگر لوگ اپنی عادات کو بہتر بنالیں اور احمقانہ خطرات مول نہ لیا کریں تو بھی ان حادثات کو بہت کم کیا جا سکتا ہے، سولہ ہزار موتیں ہر سال گرنے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

افسانہ

ایک افسانہ

ناتمام محبت

از آنسہ آمنہ سرکار لکھنؤ

سلیم الہ آباد یونیورسٹی میں بی اے فائنل میں پڑھتا تھا۔ اپنے چچا کے یہاں بڑے دن کی چھٹیاں گزارنے آیا تھا۔ اس کے چچا بریلی کے قریب ایک گاؤں میں رہتے تھے اس کے آنے پر سب سے زیادہ خوش جو تھا وہ اس کی چچازاد بہن طاہرہ تھی۔ سلیم کو آئے آج تیسرا روز تھا۔ صبح ہوتے ہی سلیم اپنے چچازاد بھائیوں کے ساتھ اپنا کیمرہ لیکر گھومنے نکل گیا۔ اُسے جنگل کی خوبصورت سینریوں کے فوٹو کھینچنے کا بہت شوق تھا۔ جس وقت وہ ندی پر پہنچے ہیں تو سورج نکل آیا تھا اور چرواہے گائے بکریوں کے ریوڑ لئے گاتے ہوئے نکل رہے تھے اِدھر سرسوں کے لہلہاتے ہوئے کھیت اور سورج کی خوبصورت سنہری کرنیں سطح آب پر پڑ رہی تھیں سلیم کو یہ منظر بہت پسند آیا اور اس نے وہیں اپنا کیمرہ سیدھا کیا اور فوٹو لینے لگا۔ پھر ایک گھنے درخت کے نیچے بیٹھ کر قدرت کے اس پُرکیف منظر سے لطف اندوز ہونے لگا۔ اس کے دونوں بھائی انور اور سعید اس کے قریب ہی کھیل میں مصروف تھے چرواہے ندی سے گزر رہے تھے، سلیم خاموش بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کے کان میں چوڑیوں کی جھنجھناہٹ کی آواز آئی، اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا ایک پندرہ سولہ سالہ لڑکی نہایت ہی حسین دیہاتی لباس پہنے کھڑی تھی، دونوں کی نگاہیں چار ہوئیں لڑکی نے نظریں نیچی کرلیں۔ اس کی بڑی بڑی سیاہ چمکدار آنکھیں دیکھکر سلیم پر سکتہ کا عالم طاری ہوگیا۔ قریب سے سعید نے چیخ مار کر کہا آ ہا نوری آگئی دیکھو نوری یہ ہیں ہمارے سلیم بھیا وہ طاہرہ آپا کی تصویر ان ہی نے تو کھینچی تھی۔ سلیم کے پاس سے کیمرہ اُٹھاکر نوری کو دکھاتے ہوئے، دیکھو یہ ہے تصویر کھینچنے کی مشین۔ آگے آجاؤ نوری۔ سلیم نوری اور سعید کا منہ حیرانی سے تک رہا تھا سعید نے اُس سے مخاطب ہوکر کہا یہ یہاں کے نئے نمبردار کی لڑکی ہے۔ یہ کہکر وہ دونوں پھر کھیلنے لگے، نوری نے آگے بڑھ کر مُسکراتے ہوئے سلیم کو سلام کیا۔ اس نے بھی سلام کے جواب میں سلام کرلیا وہ اسکی خوبصورتی پر حیران تھا۔ گاؤں کی بھولی بھالی نازک نوری بے انتہا حسین تھی۔ نوری اس کے اور قریب آکر کھڑی ہوگئی سلیم نے کہا بیٹھ جاؤ نوری وہ بیٹھ گئی اور کیمرے کو دیکھ کر دل ہی دل میں سوچنے لگی کہ اس سے کس طرح تصویر کھنچتی ہوگی۔ سلیم تاڑ گیا اور اس نے آہستہ سے کہا، تم حیران کیوں ہو نوری، نوری نے گردن اُوپر اُٹھائی اس کے رخساروں پر شرم و حیا کی سُرخی چھائی ہوئی تھی، اس نے کہا میں سوچ رہی تھی کہ اس مشین سے کس طرح تصویر کھنچتی ہوگی۔ سلیم نے پوچھا کیوں نوری تم تصویر کھنچواؤگی، اگر آپ کھینچیں گے تو ضرور کھنچواؤنگی۔ نوری بولی اچھا ہم کل اُتاریں گے، سلیم نے پھر پوچھا تمہارا گھر کتنی دور ہے نوری، میرا گھر سرسوں کے ان کھیتوں کے پرے ہے یہاں سے بہت دور نہیں ہے، نوری نے جواب دیا، سلیم نے پوچھا تو تم کل آؤگی نا، اس نے شرماتے ہوئے کہا ہاں، اچھا تو اب ہم جاتے ہیں، یہ کہکر سلیم نے انور اور سعید کو آواز دی، اور چل دیا، نوری اُسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی، جب سلیم نظروں سے اُوجھل ہوگیا تو وہ سوچنے لگی کہ سلیم بھیا کتنے اچھے معلوم ہوتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ کہیں کے بہت بڑے حاکم ہیں، مگر طاہرہ تو کہتی ہے وہ پڑھتے ہیں نوری ماں نوری کو دس سال کا چھوڑ کر مر گئی تھی وہ اور اس کی چھوٹی بہن منو، اپنے باپ کے پاس رہتی تھی، دوسرے دن سلیم بہت صبح ہی جاگ گیا اور اپنا کیمرا ہاتھ میں لٹکا کر نکل گیا۔ آج نوری پہلے سے اس کے انتظار میں آئی بیٹھی تھی، سلیم کو دور سے آتے دیکھ کر اس کا دل خوشی کے نامعلوم جذبہ سے ناچنے لگا اس نے سلیم کے قریب آنے پر اسے سلام کیا اور پوچھا آج انور اور سعید بھیا کیوں نہیں آئے، سلیم نے کہا آج میں بہت سویرے چلا آیا وہ دونوں ابھی تک سوئے ہوئے تھے اور آج تم اتنے سویرے کیوں آگئیں۔ نوری! میں، نوری کچھ گھبرا سی گئی اور فوراً ہی پھر مسکرا کر بولی میں خالہ کو ساگ دینے آئی تھی، سلیم نے کہا آج تو تم تصویر کھچواؤگی نا۔ ہاں، آج وہ اور بھی زیادہ خوبصورت معلوم ہو رہی تھی۔ اس کے بال تازہ بنے ہوئے تھے، اس کے یاقوتی ہونٹوں پر آج عجیب قسم کی مسکراہٹ تھی۔ ندی کے پانی پر سورج کی سنہری کرنیں رقص کر رہی تھیں، سلیم نے کہا نوری تم کتنی اچھی ہو، نوری نے نظریں نیچی کئے ہوئے کہا اور آپ بھی تو۔ سلیم نے پھر کہا نوری۔ ایک بار دونوں کی نگاہیں چار ہوئیں، اور نہ جانے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے نے کیا کچھ کہہ سُن دیا۔ سلیم نے نوری کو ندی کے پاس ایک اُونچے ٹیلے پر بٹھا دیا۔ اور کہا اب سیدھا ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھو، ہاں ایسے، نوری مسکرا دی اور ساتھ میں سلیم بھی، وہ بولا ادھر میری طرف دیکھو، ہاں بس ٹھیک ہے، نوری نے مُسکراتے ہوئے آنکھوں ہی آنکھوں میں شکریہ ادا کیا اور بولی کھنچ گئی تصویر۔ ہاں سلیم نے کہا، تو دکھایئے نوری ہنسکر بولی، ابھی نہیں کل دیکھنا۔ سلیم نے کہا، نوری نے کہا اچھا اب جاتی ہوں مجھے بہت دیر ہوگئی ہے، بابو میری راہ دیکھ رہے ہوں گے۔ سلیم نے پوچھا اچھا تو پھر اب کب ملوگی، کل دوپہر کو اسی جگہ، سلیم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اپنے دل کی بات کہدی، اور وہ مسکراتی ہوئی چلی گئی۔ کئی شامیں اور کئی دوپہریں انہیں اسی طرح ملتے گزر گئے۔ اس ایک ہفتہ کے قلیل سے عرصہ میں وہ دونوں ایک دوسرے سے بیحد مانوس ہوگئے تھے۔ سلیم اب کبھی کبھی نمبردار کے گھر بھی چلا جایا کرتا تھا۔ نمبردار اس کے آنے سے بہت خوش ہوتا اس لئے کہ وہ گاؤں کے زمیندار کا بھتیجا تھا، نوری اور سلیم ایک دوسرے کو کتنا چاہتے تھے یہ ان دونوں کے سوا کون جان سکتا تھا۔

سلیم کے رخصت ہونے میں صرف ایک روز باقی رہگیا تھا اور آج چراغ جلنے سے پہلے ان دونوں کا ندی کنارے ملنے کا وعدہ تھا۔ سلیم شام ہوتے ہی گھر سے نکل گیا، آج صبح ہی سے آسمان پر بادل کے ٹکڑے چھائے ہوئے تھے، سلیم کے دل میں آج طرح طرح کے خیال آرہے تھے، وہ کل یہاں سے چلا جائے گا۔ پھر نوری کو کب دیکھے گا۔ اور اسی طرح کی کتنی باتیں سوچتا ہوا وہ پہونچ گیا، نوری پیڑ کے نیچے بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ سلیم نے پیچھے سے آہستہ آہستہ جاکر نوری کی آنکھوں پر ہاتھ رکھدیا، نوری نے پہچانتے ہوئے کہا کون سلیم نے قہقہہ لگا کر کہا تمہارا سلیم، اور اس کے سامنے آگیا۔ نوری بھی ہنس دی مگر آج وہ اُداس تھی۔ سلیم اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو بہت دیر خاموش بیٹھے دیکھتے رہے۔ آخر کار سلیم نے خاموشی کو توڑا، نوری آج تم اتنی اداس کیوں ہو؟ نوری بولی سوچتی ہوں کل آپ یہاں سے چلے جائیں گے اور پھر، پھر میں کیا کرونگی۔ اور کیا جانے آپ یہاں سے جانے کے بعد مجھے یاد بھی رکھیں گے یا نہیں، یہ تم کیا کہہ رہی ہو نوری، میں اور تمہیں بھول جاؤں یہ کبھی نہیں ہوسکتا، میں تمہیں

کس طرح قوم

واجبی دام پر کپڑا فراہم کر رہی ہے



سنہ ۱۹۴۲ء کے پورے سال اور سنہ ۱۹۴۳ء کے پہلے چھ مہینوں میں سوتی کپڑوں کی قیمتیں حد سے زیادہ بڑھ گئی تھیں۔ اس کی بہت سی وجہیں تھیں جن میں سے بعض کو مثلاً بیوپاریوں کی نفع خوری کو ہر شخص جانتا ہے۔ لیکن بعض لوگ عموماً ناواقف ہیں جیسے کارخانوں کو ایندھن دینے والی کانوں پر کیا لاگت بیٹھتی تھی۔ مختصر یہ کہ اس زمانے میں کپڑا اتنا مہنگا ہو گیا تھا کہ غریبوں کے لئے تن ڈھکنا بھی مشکل تھا۔

آج حالات اچھی طرح قابو میں آچکے ہیں۔ اور دن بہ دن سدھرتے جاتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ کپڑے کے کارخانوں نے کنٹرول کی تدابیر میں مرکزی حکومت کے انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ سے پوری طرح تعاون کیا۔ یہ عملی تعاون جو صرف پبلک مفاد کے خیال سے کیا گیا، بلاشبہ قابل تعریف اور اس بڑی صنعت کے شایان شان ہے۔

سوتی کپڑوں کی قیمتیں گھٹانے کے لئے جو تدابیر اختیار کی گئیں ہیں وہ نیچے درج کی جاتی ہیں۔ ان کا مقصد آپ کی (یعنی خریدار کی) مشکل آسان کرنا ہے۔

تیاری کی لاگت پر کنٹرول

کچی روئی۔ جل اشور، کیمیاوی اشیاء، رنگنے کے مسالے مشینری اور مل سپلائی وغیرہ کی قیمتوں پر حکومت نے کنٹرول کر لیا ہے۔ اس کنٹرول سے کپڑوں کی تیاری کی لاگت میں جو مسلسل اضافہ ہو رہا تھا وہ رک گیا ہے۔ اسی کنٹرول کی وجہ سے کاشتکاروں کو بھی روئی کے اچھے دام ملنے لگیں گے۔

ذخیرہ بندی کے خلاف کارروائی

سوتی کپڑا اور دھاگہ (کنٹرول) آرڈر مورخہ جون سنہ ۱۹۴۳ء کی رو سے بیوپاریوں اور دکانداروں پر لازم ہو گیا ہے کہ وہ اپنے کپڑے کے اسٹاک کو ایک مقررہ مدت کے اندر فروخت کر دیں۔ اس کا مقصد بھی قیمتیں گھٹانا ہے۔

اسٹینڈرڈ کپڑا

حکومت ہند کا انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ ہر سال قوم کی طرف سے دو ارب گز مضبوط کورا کپڑا ملوں سے خرید رہا ہے۔ اور اسے مقررہ قیمتوں پر تقسیم کر رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کپڑے کے مقابلے پر دوسری قسم کے کپڑوں کی قیمتیں ضرور گھٹیں گی۔

ریلوے کی سہولتیں

ایک پرئیورٹیز اسٹینس کمیٹی قائم کی گئی ہے تاکہ سوتی کپڑوں کی تقسیم جلد سے جلد کی جا سکے۔ اور کسی جگہ بھی مقامی طور پر کپڑے کی قلت نہ ہونے پائے۔ اسلئے کہ اس سے نفع خوری میں اضافہ ہوتا ہے۔

پیداوار میں اضافہ

خصوصی کمیٹیاں ایسے طریقے معلوم کرنے میں مصروف ہیں جن سے کارخانوں کی پیداوار اور کرگھوں کی پیداوار کو بڑھایا جا سکے۔ جس قدر پیداوار بڑھے گی اسی قدر قیمتیں کم ہوں گی۔ اس لئے حکومت اور صنعت کا خاص مقصد پیداوار کو بڑھانا ہے۔

کنٹرول کے ان طریقوں کو اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ آپ یعنی خریدار یہ جان لیں، کہ انھیں کیوں یہ حق ہے کہ وہ دکانداروں کو غیر واجبی دام دینے سے انکار کر دیں۔ جو تدابیر انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ اور کپڑے کی صنعت نے مشترکہ طور پر اختیار کی ہیں ان کی وجہ سے کپڑے کی تھوک قیمت میں چالیس فی صدی کی زبردست کمی ہو گئی ہے۔ چنانچہ قیمت میں بھی کپڑے کی دکانوں پر اسی مناسبت سے کمی ہونی چاہیئے۔

واقعات جانیئے اور اپنے حقوق کا مطالبہ کیجیئے



محکمۂ اطلاعات ۔۔۔ حکومت ہند کا ۔۔۔ شائع کردہ

CPU. 503—Size 13" x 3 cols. URDU

سرہربرٹ کا انتقال

کلکتہ۔ ۱۲ دسمبر۔ بنگال کے سابق گورنر سرجان آرتھر ہربرٹ سینچر وار کو شام کو ۵ بجے انتقال کر گئے۔

بارش تھم گئی تھی اور سردی غضب کی پڑ رہی تھی، نوری سردی سے کانپ رہی تھی۔ سلیم نے اپنا کوٹ اتار کر نوری کے شانے پر رکھدیا تھا مگر وہ اب بھی کانپ رہی تھی۔ سلیم اسے اپنا سہارا دئے ٹارچ سے روشنی دکھاتا ہوا اسے اس کے گھر چھوڑ آیا۔ سلیم جس وقت اپنے گھر واپس لوٹا ہے تو رات بہت زیادہ ہو گئی تھی، مگر طاہرہ اس کے انتظار میں اب بھی جاگ رہی تھی، وہ دبے پاؤں اپنے کمرے میں پہونچ کر کپڑے بدلنے لگا، اس کے کمرے کا دروازہ پھر کھلا اور کسی نے پوچھا بھائی جان میں اندر آسکتی ہوں۔ سلیم نے پیچھے مڑکر دیکھا، ارے طاہرہ۔ تم ابھی تک جاگ رہی ہو، ہاں آپ نے کھانا جو نہیں کھایا ہے، مگر میں اب کھانا نہیں کھاؤں گا۔ کیوں؟ مجھے بھوک بالکل نہیں ہے، تھوڑا سا تو کھا لیجئے، نہیں طاہرہ میں بالکل نہیں کھاؤں گا مجھے چچا میاں نے تو نہیں پوچھا تھا؟ پوچھا تو تھا، پھر تم نے کیا بتا دیا، میں نے کہدیا وہ اپنے کمرے میں ہیں، تم کتنی اچھی ہو طاہرہ مجھے معاف کرنا، طاہرہ تمھیں میری وجہ سے بہت تکلیف ہوئی، تکلیف آپکی وجہ سے۔ نہیں مجھے تکلیف بالکل نہیں ہوئی کھانا لاؤں؟ اچھا لے آؤ میں تھوڑا سا کھا لوں گا سلیم نے بیدلی سے چند لقمے کھائے، کھانا کھا کر وہ لیٹ گیا مگر آج اسے نیند نہیں آرہی تھی، وہ سوچ رہا تھا نہ جانے نوری اب کیسی ہوگی؟ رات نوری کو ہلکا ہلکا بخار بھی ہو گیا تھا، صبح وہ بہت سویرے اٹھ کر سیدھا نمبردار کے گھر پہونچا اور نمبردار کو آواز دی۔ قریب المرگ نوری کے پاس بیٹھی ہوئی منو نے اس کی آواز پہچان کر کہا، اندر آجایئے سلیم بھیا۔ وہ اندر چلا گیا۔ اس نے دیکھا نوری بے حس و حرکت پلنگ پر پڑی تھی، منو نے بتایا رات یہ خالہ کے یہاں گئی تھیں راستہ میں بھیگنے کی وجہ سے بخار آگیا، اور ڈاکٹر نے دوہرا نمونیا بتایا ہے، باپو دوا لینے گئے ہیں۔ سلیم پر ایک عجیب عالم طاری تھا وہیں کھڑے کھڑے اس کی آنکھوں میں رات کا سارا واقعہ پھر گیا، وہ حیران تھا کہ یا اللہ یہ کیا ہوا، اب کیا ہوگا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی دنیا اجڑ رہی تھی، اور وہ خاموش تھا وہ کر بھی کیا سکتا تھا، نوری نے آنکھیں کھولیں، سلیم کو اپنے پاس کھڑے ہوئے دیکھ کر اس کے نیم جان ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی، وہ بولی "آپ آگئے"، ہاں! نوری! نوری بولی میں آپ ہی کا انتظار کر رہی تھی، میرے قریب آیئے: وہ اسکے پلنگ کے قریب بیٹھ گیا اور نوری کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھدیا

نوری کا ہاتھ جل رہا تھا۔ سلیم نے ہمت کر کے پوچھا کیسی طبیعت ہے، نوری نے کہا میں اب نہیں بچ سکتی آپ اس وقت میرے پاس آگئے یہ بہت اچھا ہوا، اور باوجود ضبط کے بھی اس کے آنسو نکل آئے، اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں، نوری میری زندگی یہ تم کیا کہہ رہی ہو پریشان نہ ہو تم بہت جلدی اچھی ہو جاؤ گی، اس کا باپ دوا لے کر آگیا تھا، اس نے اپنے باپ کی طرف صرف ایک بار آنکھیں کھول کر دیکھا، اور آہستہ سے کہا سلیم۔ وہ اس کے بالکل قریب ہو گیا، مگر وہ اور جو کچھ

(باقی صفحہ ۶ کالم ایک کے نیچے ملاحظہ فرمایئے)

جاپان کا جنگی بجٹ

لندن۔ ۱۲ دسمبر۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپانی کیبنٹ نے سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء کا بجٹ منظور کر لیا ہے اس سے پہلے اتنا بڑا بجٹ نہیں تیار کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق ...... ۵۲۴۳ این تقریباً ۷ کروڑ ۲۵ لاکھ پونڈ کی رقم خرچ کی جائے گی۔ یہ رقم پچھلے سال سے ایک ارب میں زیادہ ہے

بہت جلدی اپنا بنالوں گا پیاری نوری۔ وہ پھر بولی میں سوچتی ہوں کہ دنیا ہم دونوں کو کبھی ایک نہ ہونے دیگی، اس لئے کہ میں ایک غریب نمبردار کی ان پڑھ اور گنوار لڑکی اور آپ اتنے بڑے زمیندار، پھر بھلا میرا آپ کا کیا جوڑ ہو سکتا ہے، آپ چاہیے کچھ بھی کہیں مگر دنیا والے ہم دونوں کو کبھی ایک نہ ہونے دیں گے، اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ اب میں بغیر آپ کے زندہ بھی نہ رہ سکونگی، سلیم جواب تک سب کچھ خاموش بیٹھا سن رہا تھا، نوری کے اور بھی قریب ہو گیا۔ اور اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیکر دباتے ہوئے بولا یہ آج تم کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو، میں تمھیں بھی نہیں چھوڑ سکتا نوری۔ مجھے تم سے محبت ہے بے انتہا محبت میری نوری، اور اصل میں اسی کا نام محبت ہے جس میں خوف ڈر اور ہراس نام کو بھی نہ ہو میں بزدل نہیں ہوں جو دنیا اور سماج کے ظالم قوانین سے ڈر کر تمھیں چھوڑ دوں اس نے جوش بھرے لہجہ میں کہا میں وعدہ کرتا ہوں، نوری میں جب تک زندہ ہوں تمھیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ چاہے مجھے دنیا کی کتنی ہی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے نوری نے اس وقت اپنی سیاہ چمکدار آنکھوں سے سلیم کی طرف دیکھا اور فرط محبت سے سلیم کا ہاتھ دبا کر بولی، سچ۔ سلیم نے کہا سچ نوری۔ میرے اچھے سلیم، میری پیاری نوری اس وقت آسمان پر گھنے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے، سلیم نے کہا چلو اب گھر چلے نوری۔ ایسا نہ ہو کہ پانی آجائے، وہ دونوں چلدیے، ابھی وہ آدھے راستہ پر بھی نہیں پہونچے تھے کہ پانی آگیا، اور ساتھ میں اولے بھی پڑنے لگے وہ دوڑ کر ایک گھنے درخت کے نیچے گئے، چاروں طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی اور کبھی کبھی بجلی بھی چمک جاتی تھی، نوری بولی مجھے ڈر بھی لگ رہا ہے سلیم۔ سلیم نے کہا ڈر و نہیں نوری میں جو موجود ہوں، اور وہ اس سے اور بھی قریب ہو گیا، نوری نے کہا کل اس وقت آپکی گاڑی فراٹے بھرتی جا رہی ہوگی، اور پھر نہ جانے آپ کب آئیں، اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی، سلیم نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر محبت کی پہلی مہر لگاتے ہوئے کہا میں بہت جلد آجاؤں گا، نوری تم اطمینان رکھو اور پھر بہت جلدی ہم دونوں ہمیشہ کیلئے ایک ہو جائیں گے، اچھا نوری یہ تو بتاؤ کہ تم بھی مجھے یاد رکھوگی، یہ آپ کیا کہتے ہیں، میں۔ میں آپ کو کس طرح بھول سکتی ہوں، مجھے دنیا کی کوئی طاقت اب آپ سے الگ نہیں کر سکے گی۔ میں آپ کی ہوں، اور سلیم تمہارا ہے نوری، میں ہمیشہ تمہارا رہوں گا۔

افسانہ **ناتمام محبت**

(بقیہ صفحہ ۵)

کہنا چاہتی تھی وہ کہہ نہ سکی۔ اور ہمیشہ کیلئے خاموش ہوگئی، ہلکا ہلکا تبسم اب بھی اس کے ہونٹوں پر کھیل رہا تھا۔ اس کا باپ اور بہن دونوں چیخیں مار مار کر رونے لگے سلیم کی آنکھوں سے بھی اشک جاری تھے اور وہ یاس کی تصویر بنا نوری کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ معصوم نوری دنیا سے چل بسی تھی اس کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں ہمیشہ کیلئے بند ہو چکی تھیں اُسی روز شام کی گاڑی سے وہ الہ آباد چلا آیا۔ اس کا دل اب کسی بات میں نہیں لگتا تھا۔ اُسے دنیا کی ہر چیز پر افسردگی طاری نظر آتی تھی۔ اکثر راتوں کو کالج کے لڑکوں نے اُسے اس کے کمرے میں اکیلے باتیں کرتے سُنا تھا وہ اکثر جنگل میں پھرتا۔ دیہاتی لڑکیوں کو دیکھ کر فوٹو کھینچتا۔ اور پھر بے بس ہوکر کیمرہ پھینک دیتا۔ امتحان کے فوراً ہی بعد وہ اپنے گھر شاہجہانپور چلا آیا۔ اُس کی اُداسی اور افسردگی میں اب بھی کوئی فرق نہ آیا تھا۔ اکثر راتوں کو وہ خواب دیکھتا کہ وہ نوری کے ساتھ پرواز کر رہا ہے۔ خواب کے عالم میں فوٹو کھینچتا مگر آنکھ کھلنے پر اس کے دل کی گہرائیوں میں ایک خلش سی محسوس ہوتی جاتی، نوری اب کہاں۔ اُسے گھر آئے پورا ایک سال ہوا تھا کہ ایک روز ڈاک سے اُسے ایک لفافہ ملا جس کا مضمون یہ تھا۔

میرے تصور کی دنیا میں بسنے والے سلیم، آداب!

آپ کی خاموشی اب تو میرے دل کے ٹکڑے کئے دیتی ہے۔ آپ کی یاد میرے دل کی گہرائیوں میں بسی ہوئی ہے اور مجھے ساری رات آپکے تصور سے باتیں کرتے گزر جاتی ہے۔ آپ جب سے گئے مجھے ایک خط تک بھی نہیں بھیجا، میں صبح شام آپ کے خط کا انتظار کیا کرتی ہوں، اور جب کبھی والد صاحب کے پاس آپ کا خط آتا ہے تو ان سے پوچھ لیتی ہوں۔ سلیم اب کب آئیں گے، آپ کا تغافل اب تو زخمی دل کے ٹکڑے کئے دیتا ہے، کیا آپ کو وہ دن یاد ہے جب آپ چھٹیوں میں یہاں آئے ہوئے تھے اور ایک روز رات کو بہت دیر سے آئے تھے، میں نے آپ کو کھانا کھلایا تھا۔ اور آپ نے باتوں کے دوران میں کہا تھا طاہرہ تم کتنی اچھی ہو اس وقت میرا دل خوشی سے ناچنے لگا تھا۔ اور میں نے اپنی رگ رگ میں مسرت کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس کی تھی، مگر اب سوچتی ہوں، میں کتنی بُری ہوں، تمہارا یہی مطلب تھا نا؟ سلیم عورت صرف ایک بار محبت کرتی ہے اور جس سے محبت کرتی ہے اس پر اپنا سب کچھ نثار کر دیتی ہے۔ خدا کرے آپ کو میرے اوپر رحم آجائے اور آپ میرے خط کا جواب دیں۔

آپ کی طاہرہ

سلیم نہیں چاہتا تھا کہ طاہرہ بھی اس کے ساتھ اپنی زندگی خراب کرے، اس لئے اُس نے اُسے لکھا۔

پیاری طاہرہ جیو خوش رہو!

میں نہیں چاہتا کہ اپنے ساتھ تمہاری زندگی خراب کروں اور جس آگ میں جل رہا ہوں اسمیں تمہیں بھی اپنے ساتھ جلانے کے لئے شریک کرلوں، میرے پاس سوائے افسردگی کے کچھ نہیں، تمھیں یہاں مسرت کا ایک لمحہ بھی نصیب نہ ہوسکے گا، طاہرہ تم نے دیکھا اور سُنا ہوگا کہ غنچہ صرف ایک بار کھلتا ہے اور پھول بن کر جب مُرجھا جاتا ہے تو اس کو دنیا کی کوئی طاقت کھلا نہیں سکتی۔ پھر وہ مرجھایا ہوا پھول کسی کی زینت بننے کے قابل رہتا ہے، میری زندگی کی یہی مثال ہے، میرا دل وہی مرجھایا پھول ہے۔ افسردہ اور پژمردہ۔ اب یہ تمہاری نذر کے لائق نہیں۔ تم اس کی آرزو میں اپنے دل کو ملول نہ کرو طاہرہ میں کامیابی اور مسرت کے دھوکے میں ایک ناکام محبت کے ہاتھوں نامراد ہوچکا ہوں، طاہرہ یہ میری تقدیر تھی، میں اب کسی اور کے قابل نہیں اس لئے تم اپنی مبارک اور معصوم زندگی کو مسرتوں سے ناآشنا نہ کرو خوش رہو اور آباد رہو مجھے ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کہ میں اپنے سوز میں آپ ہی جلتا رہوں۔ میری دعا ہے طاہرہ کہ تم جہاں جاؤ خدا تمھیں خوش رکھے، طاہرہ خدا حافظ۔

شکستہ دل سلیم

برطانیہ کے مزدوروں کا متفقہ مطالبہ

لندن۔ ۱۲ دسمبر۔ اخبار "رینالڈ نیوز" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہندوستان کی صورت حالات کا مقابلہ کرنے میں حکومت کی ناکامی نے سیاسی طوفان برپا کردیا ہے، ٹرانسپورٹ اور جنرل ورکرز یونین کی ایگزیکٹو کمیٹی نے جو کہ دنیا میں سب سے بڑی مزدور یونین ہے متفقہ رائے سے وزیر ہند مسٹر ایمری کو علیٰحدہ کرنے کا مطالبہ کیا اور اس کا یہ مطالبہ برطانی پالیسی میں مکمل تبدیلی کی جانب پہلا قدم ہے یہ ریزولیوشن وزیر اعظم کے پاس بھیجدیا گیا ہے امریکہ میں ہندوستان کے جو حالات چھپ رہے ہیں وہ ہندوستان کی حالت کا ایک افسوسناک نقشہ پیش کرتے ہیں۔

وائسرائے سے پنڈت کنزرو کی ملاقات

الہ آباد۔ ۱۲ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو صدر سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی بہت ملابار۔ اندھرا اور اڑیسہ کا دورہ کرنیوالے ہیں۔ جہاں آپ اناج کی کمی کے مسئلہ کا مطالعہ کریں گے۔ آپ جنوری میں الہ آباد واپس آئیں گے۔ پنڈت کنزرو نے نمائندہ پریس سے کہا کہ وائسرائے نے مجھے بنگال کے قحط پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے مدعو کیا تھا۔ وائسرائے نے مجھے بتلایا ہے کہ اب حالت سدھر رہی ہے۔ پنڈت کنزرو نے وائسرائے سے کہا کہ بنگال کا قحط حکومت بنگال اور حکومت ہند کی بدنظمی کا نتیجہ ہے۔

ESTD.19

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
احسن سہمی

دسمبر و نمبر ۱ے ۶ ۱۳

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵/- -/ صہ
ششماہی ۲/۱۲/- ۳ پچ
سہ ماہی ۱/۸/- عمر
فی پرچہ دو آنہ ۲/- ۲ ہر

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 38 NO. 52 | CAWNPORE. Saturday. 25th Dec. 1943

کانپور شنبہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۲ھ

جلد ۳۸ نمبر ۵۲

ادبیات

جذبات دور ہاشمی

(از جناب دورؔ ہاشمی کانپوری)

جہاں تک تیرے غم میں سرخوشی معلوم ہوتی ہے
یہ دنیا جیسے کچھ ہنستی ہوئی معلوم ہوتی ہے

محبت زندگی ہی زندگی معلوم ہوتی ہے
اذیت جو بھی ملتی ہے خوشی معلوم ہوتی ہے

خدا رکھے کسی کافر کے "آغاز محبت" کو
یہ دنیا آجکل بالکل نئی معلوم ہوتی ہے

مجھے سب کچھ دیا اک بت نے اپنا درد و غم دیکر!
مگر پھر بھی مجھے کوئی کمی معلوم ہوتی ہے

محبت نے جسے مانگا محبت نے جسے چاہا
وہی "شے ماورائے زندگی" معلوم ہوتی ہے

فلک پر ڈوبنے والو ستارو! یہ تو بتلاؤ
تمھیں بھی ارض ہستی کیا دکھی معلوم ہوتی ہے

تصور اس کے رخ کا شام غم توبہ ارے توبہ
اندھیرا ہو رہا ہے روشنی معلوم ہوتی ہے

مگر دیکھا نہ اس جانب کبھی "اہلِ نظر" نے
یہ دنیا جیسی ہے کیا واقعی معلوم ہوتی ہے

ہر اک ذرہ تقاضا کر رہا ہے شعر سننے کا
"مال جان و دل" اب شاعری معلوم ہوتی ہے

کہاں کی صبح نو ہمدم؟ غروب مہر ہوتے ہی
مجھے ہر شام "شام آخری" معلوم ہوتی ہے

مگر، اک دوست نے بھی دورؔ اب تک یہ نہیں جانا!
بڑی مدت میں قدر دوستی معلوم ہوتی ہے،

دنیائے اسلام

ترکی کے ہوائی اڈوں کی اہمیت

لندن۔ ۱۹ دسمبر۔ ایر کموڈور ہارڈ ولیمس نے اخبار ڈیلی ٹیلی گراف میں لکھا ہے کہ جرمنوں نے امید پر کہ شاید انھیں نہایت ہی اہم اطلاعات حاصل ہو جائیں گی۔ یہ افواہ اڑائی ہے کہ ترکی اتحادیوں کو اپنے چند ہوائی اڈے سپرد کرنے پر رضی ہو گیا ہے، جرمنوں کی اس خبر کا اعتبار تو نہیں کیا جا سکتا لیکن اس سے یہ ضرور پتہ چلتا ہے کہ ترکی کی سرزمین پر اتحادیوں کی ہوائی آسانیاں بہم پہونچانا برلن کے نزدیک کتنی اہم چیز ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اگر ترکی یہ ہوائی اڈے سپرد کر دے تو اتحادیوں کے شکاری طیاروں کے ذریعہ دڑانیال کے تحفظ کا ایک مضبوط نظام قائم ہو جائے گا۔ کیونکہ ترکی جنگ میں شامل ہونے کی صورت میں کہ اگر اتحادیوں کے شکاری طیارے اور ہوائی اڈے وہاں نہ ہوئے اور جرمنوں نے اپنے کچھ بمبار اور پینیزر ڈویژن ادھر لگا دیئے تو ترکی کا پورا بری دفاعی نظام بالخصوص تھریس خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اینیائے کوچک اور انقرہ میں یہ صورت نہیں کیونکہ یہاں اتحادیوں کے پاس اپنے فوجی انتظامات کرنے کے لئے وقت ہو گا۔

اگر اتحادیوں کے داخل ہونے سے پہلے جرمنوں نے حملہ کر دیا تو پھر صورت حال کا دارو مدار اس پر ہو گا کہ ترک جرمنوں کو تھریس میں روکے رہیں اور یہاں تک کہ ہوائی جنگ کا فیصلہ ہو جائے، اس صورت میں اتحادیوں کو رسد کی اس وقت تک کافی دقت رہیگی جب تک کہ وہ جزائر ڈوڈیکانیز کو دشمن کے اڈوں سے پاک نہ کر دیں اور اپنے جہاز نہ لے آئیں، لیکن اگر اتحادی شکاری طیارے پہلے ہی سے موجود ہوئے تو پھر دفاع آسان ہو جائے گا۔ ریڈیو سراغ رساں اور ہوائی دفاع کے دیگر مواصلات وغیرہ قائم کرنے میں کافی وقت صرف ہوتا ہے اور اگر محفوظ رسل و رسائل کے ذریعہ ملے ہوئے محفوظ اڈے موجود ہوں تو یہ تحفظ کے ضامن ہوں گے۔ بحر روم کے زیر دست ہوائی کمان یقیناً ترکی کی حفاظت کے لئے اپنے شکاری طیارے بھیج سکتی ہے، حالانکہ آٹھویں اور پانچویں فوجوں کے فضائی تحفظ میں کچھ نہ کچھ تخفیف ضرور ہو جائے گی۔ لیکن چونکہ اتحادیوں کے پاس یہاں دشمن کے ۲۰ گنے طیارے موجود ہیں اس لئے اسے ترکی کو ہمارے بھیجنے میں کوئی دقت نہ ہو گی۔

ترکی فوجی اسٹاف میں اہم تبدیلیاں

نیویارک۔ ۱۳ دسمبر۔ نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار مسٹر ریے ٹرک نے آج ریڈیو پر ایک تقریر میں کہا کہ چند روز کے اندر حالات ایسے پیدا ہو جائیں گے کہ ترکی کو محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کرنا پڑے گا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ موسم بہار کے آغاز میں ترکی ضرور ہماری طرف سے جنگ میں شریک ہو جائیگا۔ مسٹر براک حال ہی میں ترکی سے واپس آئے ہیں اُن کا بیان ہے کہ اُن کی اطلاعات بہت مستند ہیں۔ اُنھوں نے یہ بھی کہا کہ چند روز کے اندر ترکی ہائی کمانڈ کے افسران میں تبدیلیاں ہوں گی۔ دو نوں جرنیلوں کو بڑے اہم عہدوں پر مقرر کیا جائے گا۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں ترکی وزیر خارجہ نے ایک انگریز سفارتی افسر سے کہا تھا کہ ترکی کے جنگ میں شریک ہونے کی وجہ سے ترک اس وقت جرمنوں کو بحیرۂ باسفورس سے ۵۰ میل مغرب کی طرف روک رکھا ہے۔

اتوار کے دن انقرہ ریڈیو نے ترکی وزیر اعظم کی ایک تقریر براڈ کاسٹ کی۔ مسٹر سراج اوغلو نے کہا کہ اس وقت ترکی جمہوریہ کا مقصد یہ ہے کہ ترکی کو اور زیادہ طاقتور اور مضبوط بنایا جائے، گورنمنٹ ان لوگوں کے خلاف بلا تامل سخت کارروائی کرے گی جو اس وقت ملکی مفاد کے خلاف شور مچا رہے ہیں۔

ترکی وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ ترکی کے جنگی بجٹ میں جو اضافہ ہوا ہے اس میں ۶۰ فیصدی فوج کے مصارف کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے، ہم ترکی کی آزادی اور خود مختاری کو بحال رکھنے کے لئے اپنا خون بہانے کو ہر وقت تیار ہیں اور اس لئے ہم اپنی فوج کو زیادہ سے زیادہ تقویت پہونچانا چاہتے ہیں۔

ترک وزرا کا بیان

انقرہ۔ ۱۶ دسمبر۔ انقرہ میں مجلس ملیہ کبیر کا جو اجلاس حال ہی میں منعقد ہوا تھا اور مسلسل تین ہفتہ تک جاری رہا تھا اس میں ترکی کے وزیر خارجہ نے قاہرہ کی تازہ کانفرنس اور مسٹر روزولٹ و مسٹر چرچل سے غازی عصمت انونو کی ملاقات مشاورت کے بارے میں ایک بیان پیش کیا۔ ترکی کی خبر رساں ایجنسی نے بیان کیا ہے کہ مجلس ملیہ کبیر کے ابتدائی اجلاس میں غازی عصمت انونو کے سفر قاہرہ اور صدر روزولٹ، مسٹر چرچل سے مشاورت کے بارے میں ترکی کے وزیر خارجہ نے طویل و مستقل بیان پیش کیا متعدد تقریر سے اپنے اس اعتماد و یقین کا اظہار کیا کہ اس سفر سے ترکی کے لئے مفید نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ ترکی کے وزیر اعظم ایم سراج اوغلو نے بھی اس جلسہ میں تقریر کی اور حکومت نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اسکی وضاحت فرمائی۔ جب وزیر اعظم ترکی نے تقریر شروع کی تو حاضرین نے بڑی گرم جوشی اور عقیدت کا مظاہرہ کیا اور انکی تقریر کو بڑی دلچسپی سے سنا گیا۔

ایران سے اتحادی فوجیں ہٹالو

نیویارک۔ ۱۹ دسمبر۔ مسٹر محمد شائستہ وزیر ایران نے ایک تقریر کے دوران میں مطالبہ کیا ہے، کہ طہران کے اعلان کے مطابق ان کے وطن سے اتحادی فوجیں ہٹالی جائیں کیونکہ ایران کو اب دشمن سے کوئی خطرہ نہیں ہے لہذا ہماری لائنوں کو ہماری حکومت کے قبضے میں دیدیں تاکہ ہم جلد فتح حاصل کرنے کی مہم میں پورا اشتراک کر سکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے زبان پہ بھی وہی ہے جو نور دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۵۲

کلکتہ میں وائسرائے ہند کی تقریر

"میں نے ابتک ہندوستان کے آئینی یا سیاسی مسئلہ کے بارے میں کچھ نہیں کہا ہے اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ یہ مسائل میرے دماغ میں موجود نہیں ہیں، نہ ہی اسکی یہ وجہ ہے کہ ہندوستان کے جذبۂ خودمختاری کے ساتھ میری ہمدردی نہیں ہے نہ ہی یہ وجہ ہے کہ دورانِ جنگ میں میں سیاسی ترقی ناممکن سمجھتا ہوں اور نہ ہی یہ سمجھتا ہوں کہ لڑائی کا خاتمہ بذات خود جمود کا فوری حل ہوگا بلکہ اسکی وجہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرا خیال ہے کہ میں سردست ان مسائل کے بارہ میں کچھ کہکر ان کا حل کرنا آسان نہیں کرسکتا" یہ ہے وہ رائے جو وائسرائے ہند لارڈ ویول نے ملک کے سیاسی جمود کے بارہ میں ظاہر کی۔ جبکہ آپنے ۲۰ دسمبر کو ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کلکتہ میں تقریر کی۔ آپنے مزید فرمایا کہ لڑائی کا جیتنا، ملک کی اقتصادی تنظیم اور ان کیلئے تیاریاں اس امر کی متقاضی ہیں کہ ہندوستان اپنے تمام ذرائع پوری طاقت سے استعمال کرے میں ہر اس شخص کے تعاون کا خیر مقدم کروں گا جو ان اہم مسائل میں میری مدد کرے گا جن پر ہندوستان کا مستقبل منحصر ہے۔ آپنے یہ بھی کہا کہ میرا یہ خیال نہیں ہے کہ سیاسی اختلافات حکومت کے حل کرنے سے حل ہو سکتے ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ اگر ہم ان اہم انتظامی مقاصد کو حل کرنے میں تعاون کر سکتے ہیں جو کہ تمام پارٹیوں کے مفاد سے یکساں تعلق رکھتے ہیں تو ہم ایسے حالات پیدا کر سکتے ہیں جن میں سیاسی گتھی کا حل ممکن ہو سکتا ہے۔ حکومت کے رکن اعلیٰ اور ہندوستان کے سچے دوست کی حیثیت سے میں ہندوستان کا مستقبل بہتر بنانیکی کوشش کرونگا۔

لڑائی کی رفتار کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ ہم یوروپ کی لڑائی میں فتحیاب ہوں گے۔ اور اس کا زمانہ بہت دور نہیں ہوگا لیکن ابھی اس بات کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کہ اس میں کتنا عرصہ لگے گا۔ لڑائی کی رفتار ٹرانسپورٹیشن پر منحصر ہوتی ہے لیکن لڑائی کا آخر حوصلہ پر منحصر ہوا کرتا ہے اسمیں شبہ نہیں کہ جرمن فوج کا حوصلہ ابھی تک بلند ہے لیکن جرمن عوام کی وجہ سے ہٹلر اور نازی لیڈروں کو ضرور پریشانی ہورہی ہے۔ لیکن پچھم کی لڑائی کے ساتھ پورب کی لڑائی کی شروعات ہوگی۔ جب تک جاپان کو جرمنی کی طرح سے نہ ہرادیا جائے گا اس وقت تک ہم سیاسی یا فوجی طور پر محفوظ نہیں ہو سکتے۔

غذائی صورتِ حالات کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ ویول نے کہا کہ بنگال کے لوگوں پر جو زبردست مصیبت آئی ہے اس پر مجھے بہت افسوس ہے۔ ہر آدمی کا فرض ہے کہ وہاں کے لوگوں کی مدد کرے۔ آپنے بتلایا کہ غذا کا مسئلہ حل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں راشن ہوجائے اور اناج کی قیمت پر کنٹرول کر دیا جائے۔ غذا کا مسئلہ صوبائی یا آل انڈیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ عالمگیر مسئلہ ہے۔ اگر تمام صوبے اور ریاستیں اس پالیسی پر عمل کریں تو یہ پالیسی کامیاب ہوسکتی ہے اور میں اس پالیسی کو کامیاب بنانے کیلئے سخت سے سخت قدم اٹھانے کو تیار ہوں۔

سندھ وزارت کا چیلنج

حکومت ہند نے ہمارے لئے اس فرمان پر عمل کرنا ناممکن کر دیا ہے جو ہمیں اس معاملہ کے متعلق آئین ساز نے دیا ہو جس کے روبرو ہم ذمہ دار ہیں اور اس طریقہ پر مجلس آئین ساز اور ہمارے درمیان ٹکراؤ کرا کر حکومت ہند ہماری وزارت کے زوال کو دعوت دے رہی ہے۔ ہم اس صورتِ حالات پر نظربند نہیں کرسکتے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس صوبہ کے لوگ تمام ملک حتیٰ کہ تمام دنیا اس معاملہ پر غور کرے اور فیصلہ کرے کہ حق کس طرف ہے" یہ ہے وہ طویل بیان جو وزارت سندھ نے اتوار کو شائع کیا ہے اس سوال کے جواب میں کہ صورت حالات کے متعلق ان کا کیا خیال ہے، وزیر اعظم سندھ سر غلام حسین ہدایت اللہ نے کہا کہ تعاون دونوں طرف سے ہونا چاہیئے۔ اگر حکومت ہند ہمیں وزارت پر نہیں رکھنا چاہتی تو ہمیں برخاست کر دے۔

وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ اگر حکومت ہند موجودہ پالیسی پر بضد رہی تو ہم کسانوں سے گیہوں حاصل نہیں کریں گے۔ ہم صوبہ کے اندر اناج کی قیمت پر کنٹرول نہیں کریں گے۔ اور نہ ہم سندھ میں راشن کریں گے۔ حکومت اپنی مخصوص ذمہ داری سے کام لے سکتی ہے، ہم استعفٰی نہیں دینگے، گورنر ہمیں برخاست کر دے، اس معاملہ میں ہم سب ایک ہیں۔ اسمبلی ہمارے ساتھ ہے، ہماری فصل خریف تیار ہے، اور ہم چاہتے ہیں کہ حکومت ہند ہم سے فوراً ہی معاملہ طے کرے۔ سندھ میں نو روپیہ من اور باہر ۱۶ روپیہ کے بجائے ہمیں سندھ کے اندر اور باہر بارہ روپیہ من کا بھاؤ مقرر کرنیکی اجازت دے۔ اگر ہمارا مطالبہ مان لیا جائے تو سندھ کے کسان کو کچھ زیادہ پیسے مل جائیں گے، اور کم پیداوار کے علاقہ کے لوگوں کو کچھ پیسے ادا کرنے پڑیں گے۔

× حکومت ہند کی مداخلت بلاوجہ اور بے معنی ہے، حکومت ہند

ادبیات کانپور

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۲ دسمبر کو مسٹر مان سنگھ سی۔ پی، ای چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہواری اجلاس ہوا۔

فیکٹری ورک من ایریا میں واٹر سپلائی کے کام کی دوبارہ تنظیم کیواسطے ایف۔ ڈبلیو۔ اے اور گٹھیا اسکیم میں سڑکوں کی تعمیر اور دیگر انجنیئرنگ ورکس کے واسطے مبلغ ۱۷۶۱۰ م روپیہ کے تخمینہ جات منظور ہوئے۔ فیکٹری ایریا میں مجوزہ دو سو فٹ سڑک اور گٹھیا اسکیم میں گرانڈ ٹرنک روڈ کے بقیہ حصہ میں سیور بنانیکے واسطے ۴۸۸۷ روپیہ کے ٹنڈر منظور ہوئے، کانپور واٹر ورکس کی توسیع کیواسطے زمین دینا منظور ہوا۔ رائے پورہ اسکیم میں کانپور ٹکسٹائل ملس کیواسطے ۱۰ ایکڑ زمین رعایتی قیمت پر مزدوروں کے کوارٹر اور لیبر ولیفر کی عمارت بنانیکے واسطے دینا طے ہوا۔

این بلاک سیسہ مئو کا ریوارڈ لے آوٹ منظور ہوا اور سلک لیٹرین کی چہار دیواری ۶ فٹ اونچی بنانا اور اسکے کنارے درخت لگانا طے ہوا۔

کانپور میونسپل بورڈ

۲۱ دسمبر کو رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا کی صدارت میں میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ہوا۔ لالہ رام نرائن گرگ نے بورڈ کے ممبران کی علٰحدگی کے متعلق یہ ریزولیوشن پیش کیا کہ:۔

یو۔ پی گورنمنٹ مسرس ہری شنکر باگلا اور جگت نرائن شکل کو بورڈ کی ممبری سے برطرف کرنیوالے فیصلہ پر دوبارہ غور کرے۔

یہ رزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہوا اور یہ بھی طے ہوا کہ ان جگہوں کو پُر کرنے کے لئے بائی الیکشن جواب آنے تک نہ کیا جائے۔

کپڑے کی فروخت کیلئے سرکاری حکم

ٹاؤن راشننگ افیسر مسٹر سی، اے، ہربرٹ نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ بلا مہر شدہ کپڑے کے فروخت کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء تک ہے۔ مندرجہ ذیل کپڑوں کی فروخت کیلئے ٹکسٹائل کمشنر کمیٹی نے آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۴۴ء مقرر کی ہے، (۱) بڑھیا ململ (۲) دریاں (۳) سمر ٹکیس (۴) مچھردانی کا کپڑا (۵) چھاتا کا کپڑا۔

انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کے سالانہ جلسے

۱۸ و ۱۹ دسمبر ۱۹۴۳ء کو عالیجناب راجہ سید محمد مہدی صاحب ایم۔ ال۔ سی تعلقدار پیرپور (اودھ) و عالیجناب رائے بہادر رام بابو سکسینہ صاحب مجسٹریٹ و کلکٹر بریلی کی صدارت میں علی الترتیب انجمن کا سالانہ مشاعرہ و اجلاس نثر و نظم منعقد ہوا۔ مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور صدر انجمن کے بنگلہ پر ایک وسیع اور جگمگاتے شامیانہ کے اندر انجمن کا شاندار ڈنر ہوا بعدازاں مشاعرہ کی مخصوص نشست ہوئی جس میں حضرات ذیل نے اپنے کیف بار شعر و نغمہ سے معزز سامعین اور شرکار بزم کو لطف اندوز کیا۔ آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن لکھنؤ نے اسے ۹½ بجے شب سے ۱۱ بجے شب تک براڈکاسٹ بھی کیا۔

مولانا حسرت موہانی۔ حضرت جگر مرادآبادی، حضرت ناطق لکھنوی۔ حضرت شفیق جونپوری۔ حضرت سروش لکھنوی۔ حضرت سخاشاہجہانپوری۔ حضرت نواب قیصر کانپوری۔ حضرت صدر ڈپٹی ایس۔ پی۔ حضرت ثاقب کانپوری۔ حضرت انصاری انکم ٹیکس کمشنر۔ حضرت شاکر ناطقی۔ حضرت وحشت کانپوری۔ حضرت نشتر کانپوری۔ اس کے بعد ۱۱ بجے شب کو بی این ایس ڈی کالج ہال میں مشاعرہ کی عام نشست ہوئی۔ اہل ذوق و سخن فہم حضرات سے تمام ہال بھرا ہوا تھا۔ خواجہ عبد السلام اڈیٹر صداقت اور مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب صدر انجمن کی تجویز و تائید کے بعد عالیجناب راجہ صاحب پیرپور صدر نشیں ہوئے اور سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے آپ نے انجمن کی ادبی سرگرمیوں کی تعریف کی اور فرمایا کہ اس کا مستقبل درخشاں نظر آتا ہے، مسٹر اوماشنکر مہرو ترا صدر مجلس استقبالیہ نے ہر دو صدر و شعرائے بیرونجات اور معزز سامعین کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور مختصر طور پر انجمن کی ادبی خدمات کا کچھ ذکر کیا۔ بعدازاں مولانا سلیم ناطقی صاحب جنرل سکریٹری نے انجمن کی سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی۔ اس کے بعد مقامی و غیر مقامی شعراء نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا، مشاعرہ دو بجے شب کو ختم ہوا ہر دو صدر کے علاوہ تمام اہل ذوق اور طلبائے سخن فہم آخر تک مشاعرہ سے دلچسپی لیتے رہے۔ ضبط و سکون کے لحاظ سے غالباً کانپور کا یہ پہلا مشاعرہ ہے جو تمام مروجہ بدنظمیوں اور شور و شغف سے بالکل پاک و صاف تھا اس کے لئے ہم اپنے نوجوان طالب علموں اور شرکائے بزم ۳

۳ ادب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۱۹ دسمبر، ۲ بجے دن کو عالیجناب رائے بہادر رام بابو سکسینہ صاحب مجسٹریٹ و کلکٹر بریلی کی صدارت میں نثر و نظم کا سالانہ اجلاس شروع ہوا۔ جناب صدر نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے اپنی افتتاحیہ تقریر میں انجمن کی ادبی خدمات کا اعتراف کیا اور فرمایا کہ اردو زبان ہی ہندوستان کی عام زبان ہو سکتی ہے۔ حضرات ذیل نے مقالے، تقریریں اور نظمیں ارشاد فرما کر شرکار بزم شعر و ادب کو محظوظ و لطف اندوز ہونیکا موقع دیا خواجہ مسعود حسن صاحب ذوقی علیگ، پرنسپل ہیرالال صاحب کھنا، مسٹر نسیم قریشی، مسٹر ہتیشی، مسٹر مظہر عزیز سی، ڈی ایم، مس اندرا منوہر لال بی، اے، مسٹر ہردیش، جناب سروش لکھنوی، جناب عشرت رحمانی صاحب، جناب نانک لکھنوی تقریباً ۶ بجے شام کو یہ پرلطف صحبت ختم ہوئی، اور اراکین انجمن کا فوٹو گروپ ہوا۔ تنگی وقت کی بنا پر علامہ ناطق لکھنوی اور جناب عبدالشکور صاحب پرنسپل حلیم مسلم انٹر کالج کانپور کے گرانقدر خیالات سے لوگ مستفید نہ ہوسکے۔ اور بعض حضرات کو اپنے مقالوں کا بیشتر حصہ حذف کرنا پڑا جس کا ہمیں بیحد افسوس ہے۔

عوام کی حالت بہتر بنانے کی اسکیم

امریکہ اور دیگر ممالک یوروپ کی حکومتوں کی یہ پالیسی عرصہ دراز سے رہی ہے کہ وہاں کے لوگوں میں بچت کرنے کی عادت بڑھائی جائے۔ اور روپیہ جمع کرنے کی ہمت افزائی مختلف طریقوں سے کی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی ملک کی قومی دولت کچھ کروڑپتی آدمیوں کی دولت ہی پر منحصر نہیں ہے بلکہ تمام لوگوں کی معمولی بچت کا مجموعہ ہے۔ سلطنت برطانیہ ہی میں لوگوں نے جنگ کے زمانہ سے اس وقت تک ۶ ارب ۰۰ ۵ کروڑ پاؤنڈ بچا کر جمع کیا۔ اور اس میں سے ۲۵ لاکھ پاؤنڈ بہت کم روپیہ جمع کرنے والوں کی تھی، جنھوں نے چند پینس والے سیونگ ٹکٹ خرید کر روپیہ جمع کیا۔ اس ملک میں روپیہ جمع کرنے کی عادت بڑھانیکی بہت کم کوشش کی گئی ہے۔ اور اس کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ اس ملک کی مالی حالت اس طرح کی تحریک کے واسطے موزوں نہ رہی ہو۔ ہندوستان کے زیادہ تر لوگوں کی مالی حالت ایسی گری ہوئی رہی ہے کہ ان کے پاس روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد بچا کر رکھنے کیلئے کچھ بھی نہیں رہتا۔ موجودہ حالات نے شاید پہلی مرتبہ لوگوں کی آمدنی بڑھادی ہے۔ یہ ایک مصیبت ہوگی اگر اس موقعہ کو یوں ہی ہاتھ سے نکل جانے دیا گیا۔ اور آنیوالے خراب دنوں کیلئے کچھ بھی پس انداز نہ کیا گیا، یہ وقت خرچ کرنیکا نہیں ہے۔ ہر چیز بہت گراں ہے۔ اور روپیہ کے خریدنیکی قیمت گری ہوئی ہے۔

حکومت ہند کی "اسمال سیونگ اسکیم" لوگوں کی حالت کو سدھارنے کیلئے جاری کی گئی ہے۔ اگر مسلسل طور پر عمل کیا گیا اور عوام نے تعاون کیا تو جنگ کے بعد آنیوالے زمانے میں لوگوں کے رہنے سہنے کے اسٹینڈرڈ کو بلند کرنیمیں بہت کامیاب ثابت ہوگی۔ "نیشنل سیونگ ٹکٹ کے ذریعہ دو چار آنے بھی پس انداز کئے جاسکتے ہیں اور جب دس روپیہ کے ٹکٹ ہو جائیں تو ایک نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس نئی اسکیم میں اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ منظور شدہ ایجنٹ اسٹامپ اور سیونگ سرٹیفکیٹ فروخت کریں۔ ایجنٹ خریداران کیواسطے سرٹیفکیٹ مہیا کریں گے۔ اور اس طرح خریداروں کو ڈاکخانہ تک جانے کی زحمت گوارا نہ کرنا پڑے گی۔ ان ایجنٹوں کو کمیشن ملیگا۔ ایسا خیال ہے کہ خیراتی فنڈ، کلب، اسکول وغیرہ اس قومی تحریک کو کامیاب بنانے میں امداد دے سکتے ہیں اور ساتھ ہی اپنے فنڈ یا ادارے کے واسطے روپیہ بھی جمع کر سکتے ہیں اس کے لئے صرف یہ ضروری ہوگا کہ کسی ممبر کو اعزازی طور پر منظور شدہ ایجنٹ بنوا دیا جائے جو اپنا کمیشن فنڈ یا کلب کے واسطے جمع کرتا رہے۔

یہ خیال ہے کہ یہ نئی اسکیم ملک کے تمام صوبجات میں جاری کی جائے گی۔ اور ممکن ہے کہ دیسی ریاستوں میں بھی اسے جاری کیا جائے۔ ایجنٹ "منظور شدہ ایجنٹ" کہلائیں گے اور مقرر کرنے والے افسران انھیں اس بات کا ایک سارٹیفکیٹ دیں گے۔ یہ ایجنٹ جو رسید کی کتابیں استعمال کریں گے ان میں چند خصوصیات ہوں گی۔ ان کا رنگ ویسا ہی ہوگا جیسا کہ کسی قیمت کے سرٹیفکٹ کا۔ مثلاً اگر کوئی شخص ۱۰ روپیہ جمع کریگا تو اسے بادامی رنگ کی رسید دی جائے گی، اور کچھ دنوں کے بعد اسے ۱۰ روپیہ کا نیشنل سیونگ سرٹیفکٹ ایجنٹ کے ذریعہ مل جائے گا جو بادامی رنگ کا ہوگا۔ ایک ہزار روپیہ کے واسطے ہرے رنگ کی رسید دی جائے گی اور اس قیمت کے نیشنل سرٹیفکٹ کا رنگ بھی ہرا ہوگا۔

اس اسکیم کے پیچھے نیشنل سرٹیفکٹ کی مضبوط بنیاد ہے جو بہترین گورنمنٹ انوسٹمنٹ ہے، کیونکہ اس رقم پر انکم ٹیکس نہیں ادا کرنا پڑے گا۔ اور اگر اس رقم کو پورے وقت تک لگا رہنے دیا گیا تو ۳½ فی صدی نفع حاصل ہوگا۔ یہ شرح نفع چھوٹے اور اوسط درجہ کے جمع کرنے والے لوگوں کو بہت مرغوب ثابت ہوگی۔ اسی واسطے ایک آدمی کے لئے زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار روپیہ تک جمع کرنیکی تعداد مقرر کردی گئی ہے۔ کیونکہ نفع کی اس شرح کا مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کو بچت کرنے کی ہمت افزائی کی جائے جنھیں ابھی تک بچت کرنے کا موقع نہیں ملا۔ عوام کی حالت بہتر کرنیکے واسطے ابھی تک جو بہت سی کوششیں کی گئی ہیں، ان میں شاید یہ زیادہ عملی اسکیم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اسکیم پہلے ہی وجود میں آئی ہوتی، اور سنہ ۱۹۴۰ء میں جاری ہوگئی ہوتی لیکن اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ "کسی کام کو نہ کرنے سے بہتر ہے کہ اسے دیر میں ہی کیا جائے" حکومت ہند مبارکباد کی مستحق ہے اور عوام کو یہ صلاح دی جاسکتی ہے کہ وہ اس اسکیم کا پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ واقعہ یہ ہے کہ سب لوگ بچت نہیں کر سکتے۔ بہتوں کو ضروریات زندگی حاصل کرنے کے واسطے جفاکشی کرنی پڑتی ہے لیکن جنگ کی وجہ سے ایک بہت بڑی تعداد اس قابل ہے کہ وہ پس انداز کر سکے۔ اور ایسے لوگوں کو اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ نکلنے دینا چاہیئے۔

× پنجاب کے کسان کو ۱۰ روپیہ کی اجازت دیتی ہے لیکن سندھ کیلئے بارہ روپیہ من پر اس کو حسد ہوتا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرکزی حکومت پنجاب کی کتنی طرفداری کررہی ہے۔ سرجے۔ پی سریواستو سندھ کیلئے ہدایتیں جاری کرتے ہیں جہاں کہ عوام کی حکومت ہے، وہ اپنے صوبہ کیلئے اس قسم کی ہدایتیں کیوں جاری نہیں کرتے جہاں گورنر کا راج ہے۔ اس کے یہ صاف معنی ہیں کہ مسٹر ایمری اور انکے ایجنٹ چاہتے ہیں کہ ہم الگ ہو جائیں +

بزمِ گل

ہندوستان نے اور کسی معاملہ میں ترقی کی ہو یا نہ کی ہو، یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کی لڑکیوں نے آزادی ...یا کی کے معاملہ میں یورپ و امریکہ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا چنانچہ ہندوستان کے کسی بڑے شہر میں نکل جائیے، ...کو بے شمار ایسی ہرنیاں ملیں گی جو راہگیروں کو دعوت ...دے رہی ہوں گی، جن میں حیا کا نام نہ ہوگا، اور جو ...کی مستی سے سرشار ہو کر ہزاروں کے دلوں کو زخمی ...ہوئی چلی جا رہی ہوں گی۔ کیا ان نظر فریب نظاروں ...بعد کوئی شخص اس چیز سے انکار کر سکتا ہے کہ ہندوستان ...ست شباب لڑکیاں اپنی امریکن اور یوروپین بہنوں ...بھی آگے نکل گئی ہیں۔

اسی قسم کی چند مست شباب لڑکیوں نے لاہور کی ...عدالت میں جو حسین اور دلکش مظاہرہ کیا ہے وہ ...اس قابل ہے کہ ہم اپنے ناظرین کو بھی اس مظاہرہ ...لطف اندوزی کا موقع دیں۔

اس دلکش مظاہرہ کی تفصیل یہ ہے کہ تہذیب جدید ...یک ملکہ حسن ارملا دیوی مدن موہن نامی ایک نوجوان ...ل دے بیٹھی۔ جب ارملا دیوی کی عشق و عاشقی کا علم ...ملا دیوی کی سہیلیوں کو ہوا تو وہ ایک جلوس بنا کر بیسویں ...دی کے لیلیٰ مجنوں کو عدالت کی طرف لے چلیں اور انھوں ...سامنے پہونچتے ہی نعرے لگانے شروع کر دئے کہ "لڑکیوں کو اپنی مرضی کی شادی کا حق دو"

ایک طرف تو عدالت کے باہر ترنم میں ڈوبے ہوئے ...ے لگائے جا رہے تھے اور دوسری طرف بیسویں صدی ...لیلیٰ مجنوں عدالت میں داخل ہونے کے بعد مجسٹریٹ، ...ر دے رہے تھے کہ ہماری شادی اسی وقت کر دو۔ مجسٹریٹ ...چارہ حیران اور پریشان تھا۔ کبھی تو وہ نعرے لگانے والی ...سین و جمیل لڑکیوں سے کہتا تھا کہ "اگر تمھیں قانون میں ...میم کرانی ہے تو اسمبلی کے سامنے جا کر نعرے لگاؤ" اور ...ھی لیلیٰ مجنوں سے کہتا تھا کہ "بابا میرا کام شادیاں کرنا نہیں ...ہے، یہ کام کوئی پنڈت انجام دے گا، کسی پنڈت ...کے پاس جاؤ"

ابھی مجسٹریٹ صاحب کی یہ سراسیمگی ختم نہیں ہوئی تھی ...لیلیٰ کی ماں یعنی ارملا دیوی کی والدہ ماجدہ عدالت میں ...ان کو دیں۔ اور انھوں نے عدالت سے کہنا شروع کیا۔ حضور یہ لڑکی گمراہ ہو گئی ہے اسے ہرگز اپنے عاشق کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت نہ دی جائے، میں اس لڑکی کی منگنی کرشن لال سے کر چکی ہوں۔

اور یہ کہتے ہوئے لڑکی کی والدہ محترمہ نے کرشن لال کو بھی عدالت میں پیش کر دیا۔ عدالت حیران و پریشان تھی ص

ادبِ لطیف

التجائے محبت

ٹیگور ——— (ترجمہ از پریمی امروہوی)

میرے محبوب! مجھ کو تم سے عشق ہے، میں تمھاری محبت کا بھکاری ہوں، مجھ کو محبت کی بھیک دے دو، میں گرفتارِ محبت ہوں اُس انجان طائر کی طرح جو اپنے صحیح راستہ سے بھٹک کر قید ہو گیا ہو، میرا شیشۂ دل ٹوٹ کر شرابِ محبت سے خالی ہو چکا ہے، میرے محبوب! اسے مئے الفت سے لبریز کر دو، میری محبت مجھ کو بخش دو۔

اگر تم مجھ سے محبت نہیں کر سکتے تو میری محبت، میرا درد، خلش، تڑپ مجھ کو واپس دے دو، مجھ پر نگاہ غلط انداز نہ ڈالو، میں اپنے سیہ خانہ میں واپس چلا جاؤں گا، ہجر کی سختیاں برداشت کروں گا، اس کھلی تحقیر محبت پر ہاتھوں سے منہ ڈھانپ کر غم کے آنسو بہاؤں گا، مجھ بدبخت کی طرف نہ دیکھو، میری تکلیف میرا آزار مجھ کو دیدو۔

اگر تم کو کچھ پاسِ وفا ہے، میرا کچھ درد رکھتے ہو تو مجھ کو میری خوشی، شادمانی عطا کر دو۔ اگر میرا دل محبت میں سرشار ہو کر سیلابِ مسرت میں بہہ جائے تو تم اس کی اس ظاہری خوفناک پر خرزہ استہزا کو کام میں نہ لاؤ، جب میں اپنی خوشیوں پر حکمراں ہو جاؤں تو تم، آہ میرے محبوب بعد ناز و فخر میرا عیشِ میری عشرت مجھ کو دے دو۔

ص کہ کیا کرے۔ لڑکی کہتی تھی کہ میں اپنے پیارے مدن موہن سے شادی رچاؤں گی۔ اور اماں جان فرما رہی تھیں کہ میں نے اس کی شادی کے لئے کرشن لال کو منتخب کر لیا ہے۔

سندھ میں بھی گورنری راج ہوگا؟

کراچی۔ ۲۱ دسمبر۔ اناج کی قیمت پر کنٹرول کے متعلق حکومت ہند نے وزارت سندھ کی تجویز ماننے سے جو انکار کر دیا ہے اُس سے باخبر حلقوں میں یہ مطلب نکالا جا رہا ہے کہ گورنر اپنے اسپیشل اختیارات سے کام لیگا اور فصل خریف کو حاصل کرنیکا حکم جاری کر دیگا جو کہ اس وقت تیار ہے اور شہروں میں راشن کا حکم دیدیا جائیگا ایسی صورت میں سندھ وزارت گورنر کے اس فعل سے اعلانیہ طور پر بے تعلقی کا اعلان کر دیگی اور آئندہ سال کیلئے بجٹ منظور نہیں کریگی اور اس طریقہ پر جمود پیدا ہو جائیگا۔ اگر ایسی ہی صورت پیدا ہو گئی تو عین ممکن ہے کہ گورنر سندھ وزارت کو برخاست کر دے۔

صوبہ میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ نافذ کر دی جائے گی کیونکہ ایسی حالت میں دوسری وزارت کا بننا مشکل ہوگا۔

عالمِ نسواں

دورِ جدید اور عورت

از عصمت عذرا

"یہ کوئی اچھا رواج نہیں کہ بیوی اپنی محنت سے خاندان کی آمدنی میں اضافہ کرے"

یہ الفاظ جان سٹورٹ ل کے ہیں جو انگلینڈ کے مفکرین میں ایک بلند درجہ رکھتا ہے۔ یہ الفاظ جان سٹورٹ مل کی مفکرانہ خصوصیتوں کے حامل ہیں ان میں مل کے فہم و ادراک کی تمام خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں اور کمزوریاں بھی۔

دنیا کی آبادی میں آدھی سے زیادہ عورتوں کی تعداد ہے۔ اگر یہ طبقہ اپنی محنت سے خاندان کی آمدنی میں اضافہ نہ کرے گا تو مردوں کو نہ صرف اپنے لئے بلکہ عورتوں کے لئے بھی روٹی پیدا کرنا پڑے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں ہی کو پیٹ بھر روٹی میسر نہ آسکے گی۔

یہ سچ ہے کہ گھر کی دیکھ بھال ضروری ہے مگر کیا یہ ضروری ہے کہ اس کام کے لئے اس قدر تعداد چاہیئے جو اس کام پر لگی ہوئی ہے، اگر اس کام پر ضرورت سے زیادہ تعداد لگی ہوئی ہے تو کیا انسانی محنت کا ایک بڑا حصہ رائگاں نہیں جا رہا ہو اگر کسی دوسرا طرف لگتا تو، قید حیات، بند غم کے بجائے لمحۂ مسرت و آسودگی بن جاتی۔

روٹی پیدا کرنے اور گھر کی دیکھ بھال کرنے میں اول الذکر کام زیادہ محنت کا متقاضی ہے، زندہ رہنا زندگی کو حسین بنانے سے زیادہ اہم ہے، زندگی نہیں تو زندگی کے حسن کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔ ہمکو چاہیئے کہ زندہ رہنے کی کوشش کریں۔ زندگی کو حسین بنانے کا سوال بعد میں اُٹھتا ہے اور جب زندہ ہوں گے تو اس سے بھی نپٹ لیا جائے گا۔

میں مانتی ہوں کہ سارے مسئلہ کا لب لباب یہ ہے کہ حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرنا بہتر ہے یا انسانوں کی طرح؟ میرا خیال ہے جب زندگی ہی کے لالے پڑے ہوئے ہیں تو سب سے پہلے ہم کو زندگی کی بقا کی فکر کرنی چاہیئے۔ جب کشمکش حیات سے فرصت حاصل ہوگی تو انسان بننے کی فکر بھی کریں گے۔ انسان بننے کی فکر میں حیوانوں سے بھی ذلیل زندگی بسر کرنا دانشمندی نہیں۔

یو۔ پی کے سیاسی اسیروں کے متعلق حکومت کی پالیسی

لکھنؤ۔ ۲۱ دسمبر۔ آج صبح ایک پریس کانفرنس میں گورنر یو۔ پی کے مشیر مسٹر ٹوٹنہم سلودن نے فرمایا کہ سیاسی قیدیوں کو حراست میں رہنے کے متعلق حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ان کو اس وقت تک جیل میں رکھا جائے جب تک کہ امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لئے ان کا وہاں رکھنا ضروری ہے اور جب وہ امن عامہ کے لئے خطرہ نہ رہیں ان کو رہا کر دیا جائے۔ اب تک جس قدر سیاسی قیدی رہا ہوئے ہیں ان میں زیادہ تر ضرر رساں سرگرمیوں سے الگ رہے ہیں، لیکن حکومت ان کو گرفتار کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرے گی۔ اگر اُنھوں نے پھر ضرر رساں سرگرمیوں میں حصہ لیا۔

آپ نے بتلایا کہ ۱۴ دسمبر تک ۱۶۶۴ سیاسی قیدی رہا ہو چکے ہیں اور اب ان کی تعداد ۱۴۸۷ باقی ہے۔ ان کے معاملوں پر بھی غور ہو رہا ہے، آیندہ چند ماہ میں جو قیدی رہا ہوں گے ان کی تعداد زیادہ نہیں ہوگی۔ ان رہائیوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حکومت کے رویہ میں کوئی تبدیلی ہو گئی ہے۔

جیل کی آبادی کے بارے میں آپ نے کہا کہ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء میں ان کی تعداد ۴۳۳۳۶ تھی ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء میں اس کی تعداد گھٹ کر ۳۹۳۸۵ رہ گئی اور دسمبر میں ۳۵۸۰۱ رہ گئی۔

پوربی ایشیا کیلئے مشترکہ ہوائی کمان

نئی دہلی۔ ۲۰ دسمبر۔ ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جسمیں بتلایا گیا ہے کہ لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن سپریم کمانڈر اتحادی کمان نے ایک حکم کے ذریعہ رائل ایر فورس اور امریکن ایر فورس کو ایک کمان کے ماتحت مشترک کر دیا ہے اس کے کمانڈر ایر چیف مارشل سر رچارڈ پیرس ہوں گے۔

بچوں کی دنیا

بچوں کی کہانی

ایک سوداگر کے کوئی لڑکا نہ تھا اُس نے اپنے ایک لاوارث بھتیجے کو اپنا لڑکا کر کے پالا۔ لڑکا بہت محنتی نکلا، اور بہت جلد اپنے چچا کے دفتر میں بڑا بابو ہو گیا۔ جب چچا بیمار پڑا تو لڑکے نے ان کی بڑی خدمت کی اور اسے ہمیشہ اپنے چچا کی تندرستی کی فکر لگی رہتی تھی۔

ایک دن ڈاکٹر نے اس کے چچا کو ایسی دوا دی جس کے کھانے سے خوب پسینہ آتا۔ بھتیجے کو اس دوا کا حال معلوم نہ تھا، جب اُس نے آکر دیکھا کہ چچا بہت سے کمبلوں کو اوڑھ کر لیٹے ہوئے ہیں اور کمبل پسینے سے تربتر ہیں تو وہ بہت ڈر گیا اور اس نے کہا چچا جان آپ ضرور بہت ہی زیادہ بیمار ہیں۔ میں ڈاکٹر کو فوراً بلاتا ہوں۔

چچا نے جواب دیا بیٹا کوئی بات نہیں ہے، بھتیجا ڈاکٹر کو بلانے پر جتنی ضد کرتا، اتنا ہی چچا کا غصہ بڑھتا جاتا تھا۔ آخر کار چچا نے کہا نکل جاؤ، اور اس کو نکالنے کے لئے چارپائی سے اُٹھ کھڑا ہوا، بھتیجے نے سوچا کہ چچا ضرور پاگل ہو گیا ہے اور یہ سوچ کر اس نے چچا کو پکڑ لیا اور اس کے ہاتھ پیر کس کر باندھ دئے۔

جتنا ہی چچا اپنے ہاتھ پیر کو چھڑانے کی کوشش کرتا تھا اتنے ہی مضبوطی سے اس کا بھتیجا اس کو اور زور سے باندھتا جاتا تھا۔

چچا کو باندھ کر وہ دوڑتا ہوا ڈاکٹر کے پاس پہونچا، ڈاکٹر صاحب آئے تو نوکروں نے کہا حضور! ہمارے سرکار ضرور پاگل ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ہاتھ پیر مار رہے ہیں اور جھٹکے دے رہے ہیں۔

مالک نے ڈاکٹر صاحب کو سمجھایا کہ جو کچھ نوکر اور میرا بھتیجا کہہ رہے ہیں سب غلط ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ان کے بدن پر آبلے ڈالے جائیں اور جونکیں لگائی جائیں، تب نوکر چاکر بیچارے چچا کو گرم لوہے سے داغنے لگے تو اسے بڑی سخت تکلیف ہوئی۔

جب یہ سب کچھ ہو چکا تو اس نے اپنے بھتیجے کو اپنے پاس بلا کر سمجھایا کہ ایک دوا کے سبب سے پسینہ آتا تھا اور کوئی وجہ نہیں تھی۔ اب بھتیجے کو اپنی بڑی بے وقوفی معلوم ہوئی۔

بچو! تم میں سے جو لوگ قصہ کہانیوں سے سبق حاصل کرنا نہیں چاہتے وہ ان معمولی معمولی باتوں کو غور سے دیکھیں اور آئندہ زندگی کے ہر کام سے مفید نتیجہ اخذ کریں۔

(آر۔ ایس۔ بی)

پردۂ فلم

مسٹر محبوب کی جدید تصویر تقدیر

مسٹر محبوب کی تازہ ترین تصویر نجمہ کو ہندوستان کے ہر حصہ میں بے اندازہ مقبولیت حاصل ہو رہی ہے، اب نجمہ کے بعد محبوب کی جدید تصویر تقدیر آ رہی ہے جس میں ایک نئی ایکٹریس نرگس موتی لال کے ساتھ کام کرتی ہے۔

تقدیر کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ تقدیر کا افسانہ جو ہماری روزانہ زندگی سے متعلق ہے بڑی خوبی کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے اور اس میں وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جو ایک کامیاب افسانہ میں ممکن ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محبوب کی یہ انتہائی کوشش ہے کہ یہ فلم ہر لحاظ سے نہایت ہی بلند پایہ ثابت ہو۔

اکبر اعظم کا بے چینی سے انتظار

کمل رائے پکچرس کی تاریخی تصویر "اکبر اعظم" کے بارے میں ہندوستان کے مختلف حصوں سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں بھی اس تصویر کو ریلیز کیا گیا ہے پبلک نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا ہے۔

جن ممتاز اداکاروں نے اس تصویر میں کام کیا ہے انکے نام یہ ہیں۔ کمار۔ وِملا۔ الکھنندہ۔ حسن بانو۔ کے این سنگھ۔ پران۔ بادامی۔ بکرم کپور۔ لیلا مصرا۔ آزوری۔ رام پیاری وغیرہ۔ موسیقی ہندوستان کے مشہور موسیقار مسٹر جھنڈے خاں نے ترتیب دی ہے۔ توقع ہے کہ یہ تاریخی فلم خوب مقبول ہوگی۔

سستا اناج بیچنے کیلئے گورنر سندھ کا مشورہ

کراچی۔ ۲۰ دسمبر۔ "اگر ہمارے دیش کے بھائی بھوکے مریں تو ایسی حالت میں ہم جاپان کے خلاف لڑائی کے معقول انتظامات نہیں کر سکتے۔" ان الفاظ میں گورنر سندھ سر ہائی ڈو نے دادو ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کو مخاطب کیا جبکہ آپ نے آج صبح انکی میٹنگ میں تقریر کی۔

گورنر نے مزید کہا کہ ہم سندھ میں بہت خوش نصیب ہیں کہ ہمیں بہتات کے ساتھ اناج مل جاتا ہے اور اس کے لئے قیمت بھی اتنی ادا کرنی پڑتی ہے جس کو ایک غریب بھی برداشت کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی زمیندار کو بھی کافی منافع مل جاتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ اُن لوگوں کی باتیں نہیں سُنیں گے جو یہ کہتے ہیں کہ اناج اور زیادہ مہنگا بیچو۔ ایسا کرنے سے تمھارے بھائیوں پر مصیبت آجائے گی اور جہاں اناج کی کمی ہے وہاں کے لوگ بھوکے مرنے لگیں گے۔

اقوال زریں

کاہل الوجود ہمیشہ وقت کا ہی رونا رویا کرتے ہیں۔

عاشقوں کے واسطے شوق عصیاں خود ایک بار ہے۔

خودغرض سے نیکی کی اُمید کرنا گویا اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے۔

غریب کی دعائیں لو جو کہ سچے دل سے نکلتی ہیں۔

دنیا کی بڑی سے بڑی دولت نعمت حاصل ہونے پر بھی حریص قناعت نہیں کرتا۔

نفس زبوں تمام بیماریوں کی جڑ ہے اور موت کا دوسرا نام ہے۔

گنہگاروں کا مستقبل تاریکی میں ہے۔

خودغرضی انسان کو ضمیر کے خلاف فعل کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

موج تبسم

ایک دوکاندار نے اپنی دوکان کے باہر جو بورڈ آویزاں کر رکھا تھا اس میں کئی ایک الفاظ غلط تھے۔ ایک دن ایک شخص نے یہ غلطی نوٹ کی اور دوکاندار کو اسکی اطلاع دینے کے لئے اندر گیا اور دوکاندار سے دریافت کیا کہ کیا ابتک اسے کسی نے اس غلطی کا احساس نہیں کرایا۔

دوکاندار نے کہا:۔ بہت سے اصحاب مجھے یہ بات بتا چکے ہیں مگر جب بھی کوئی یہ بات بتانے آتا ہے کوئی نہ کوئی چیز خرید لیتا ہے، فرمائیے آپ کیا لیں گے؟

ایک رنگروٹ نے ایک چیز کا نشانہ لگانے کیلئے بیس کارتوس خراب کر دیے، آخر اس کے افسر نے غصہ میں کہا:۔

"کیا وجہ ہے کہ" لی! ادھر اُدھر ہو جاتی ہے"

"میں کیا کہہ سکتا ہوں یہاں سے تو یہ ٹھیک جاتی ہے"

دلچسپ معلومات

شوہر کی روح نے بیوی سے باتیں کیں

برازیل کی ایک بیوہ خاتون مسز ولیم نورمن نے روحوں کے سلسلہ میں جو عجیب و غریب انکشاف کیا ہے اسے ہمارے ناظرین کے حلقہ میں بڑی حیرت سے پڑھا جائیگا اور اس انکشاف کے بعد اس بات کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے کہ روح غیر فانی ہے اور مرنے کے بعد بھی انسان کی روح کا کسی نہ کسی حد تک اپنے اعزا سے تعلق باقی رہتا ہے۔

مسز نورمن نے اس سلسلہ میں جو عجیب و غریب انکشاف کیا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا شوہر ولیم نارمن جو تقریباً پانچ سال سے امریکہ میں رہتا تھا مسز نورمن نے اچانک دیکھا کہ وہ اس کے روبرو کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے کہ "میں اب اس دنیا سے جا رہا ہوں میں نے بنک آف نیویارک میں کافی دولت تمہارے لئے اور بچوں کیلئے چھوڑ دی ہے، تم امریکہ جا کر اُسے وصول کر لینا اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنا۔" مسز نورمن کہتی ہیں کہ "یہ الفاظ میرے شوہر نے عالم خواب میں نہیں کہے بلکہ میں جاگ رہی تھی اور جاگتے میں یہ سب کچھ سُن رہی تھی اور دیکھ رہی تھی ایک منٹ کے بعد ہی میرا شوہر چلا گیا۔

میں نے اس تمام واقعہ کو واہمہ خیال کیا لیکن چند ہی گھنٹہ کے بعد مجھ کو اپنے شوہر کی موت کا تار مل گیا۔

ظاہر ہے کہ مرنے والوں کی روحوں کو اپنے اعزا سے کتنی دلچسپی باقی رہتی ہے۔

افسانہ

کاری زخم

از مسافر

ریل اپنی رفتار مدھم کرتی ہوئی پلیٹ فارم پر رُکی تو دنیش کا دل اور بھی زیادہ تیزی سے دھڑکنے لگا۔

میرا دل کیوں دھڑک رہا ہے؟ اس نے خود سے سوال کیا، کیا اس لئے کہ میں اپنے باپ کی دوسری شادی میں شرکت کرنے کے لئے آیا ہوں۔

جواب ملا، نہیں، اس بے قراری اس بے چینی کی وجہ کچھ اور ہی ہے۔

اس کا ہاتھ سینے کی جیب کی طرف بڑھا جس میں، اس نے کالج ہوسٹل سے چلتے وقت نیلا کا خط رکھا تھا اس خط میں لکھا تھا کہ ہم ——— اپنے ایک عزیز کے ہاں آئے ہوئے ہیں۔ شہر کا نام پڑھ کر دنیش خوشی سے اچھل پڑا تھا۔ نیلا میرے وطن میں ہے آج کل چلنا چاہیئے۔ اس نے چھٹی لیکر وطن آنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ باپ کا خط ملا۔ وہ کام طے ہو گیا ہے، تم جلد ہی آجاؤ۔ "وہ کام" سے مراد تھی ان کی دوسری شادی۔

گھر پہونچکر دنیش نے معلوم کیا کہ شادی کی دھوم دھام شروع ہو چکی ہے۔ نوکر چاکر عزیز اقربا خوشی خوشی شادی کے سلسلہ میں مختلف کاموں کا اہتمام کرتے پھرتے تھے مگر دنیش کو کسی اور ہی بات کی خوشی تھی کچھ دیر آرام لینے کے بعد اس نے نیلا سے ملنے کے لئے گھر سے نکلنے کا ارادہ کیا۔ جس خط پر نیلا کا اس شہر کا پتہ لکھا ہوا تھا وہ سینے کی جیب میں تھا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ کاغذات نکالے جس میں نیلا کا خط رکھا ہوا تھا۔ مگر وہ خط نہ ملا۔ خبر نہیں سفر کی گھبراہٹ میں کہاں گر پڑا۔ دنیش بہت تلملایا۔ مگر کیا ہو سکتا تھا، پتہ ہی گم ہو گیا۔ اب نیلا سے ملاقات کر سکنے کی کیا سبیل تھی۔

نیلا کا پتہ گم ہو جانے سے گویا دنیش کے دل کو ایک ٹھوکا سا لگ گیا اور گزشتہ زندگی کی باتیں ایک ایک کر کے دنیش کو یاد آنے لگیں۔ کالج کی ابتدائی جماعتوں میں نیلا سے ملاقات، رفتہ رفتہ میل جول کا بڑھنا اس میل جول کا دلی تعلق، اور اس دلی تعلق کا محبت میں تبدیل ہو جانا اور نیلا کا وہ وعدہ کہ وہ اس کی اور صرف اس کی ہے۔

یہ طے پا گیا تھا کہ دنیش ایم اے سے فارغ ہو جائے تو وہ نیلا کے والدین کو شادی کا پیغام دے گا۔

دنیش اس تصورات میں اتنا غرق رہا کہ وہ اپنے باپ کی برات کے ساتھ بھی نہ جا سکا۔ طبیعت خراب ہونے کا بہانہ کر کے گھر ہی پر رہ گیا۔

دلھن بیاہ کر کے آگئی، سب طرف مسرت اور شادمانی کے چھچے پھیلے ہوئے تھے: سارے گھر میں دھوم تھی، دلھن رانی پالکی سے اُتر آئیں۔ گھر کے نوکروں اور خادماؤں نے جو برات کے ساتھ گئے تھے دنیش کو آکر بتایا دلھن کیا ہے پھول ہے، پڑھی لکھی ہے۔ ایف۔ اے پاس ہے، بہت خوبصورت ہے۔ بڑی بڑی آنکھیں کٹورا سی۔ ستواں ناک۔ چھوٹا سا دہانہ گلاب کی کلی جیسا۔ گورا رنگ چاند کا ٹکڑا۔

دنیش کو نیلا کی یاد ستا رہی تھی کہ اتنے میں اس کی طلبی ہوئی، اپنی ماں کے درشن کرنے آؤ، دنیش نے دیکھا ایک سوزواں قد کی ہلکی پھلکی عورت عروسی لباس میں گھونگھٹ ڈالے کھڑی ہے، اس لئے جھک کر دلھن رانی کے پاؤں چھوئے، کہا گیا "یہ تمہارے پتر ہیں، آنکھیں کھو[illegible] دادو۔"

دلھن نے آنکھیں کھولیں، گھونگھٹ سرکا دنیش نے آنکھیں اُوپر اُٹھائیں، دیکھا نیلا آنکھوں میں آنسو لئے کھڑی ہے۔

شہر میں اس خبر سے سنسنی پھیل گئی ہے کہ مسٹر دنیش کمار بار ایٹ لا کی دوسری شادی میں شریک ہونے کے لئے ان کا لڑکا دنیش کالج کے بورڈنگ ہاؤس آیا تھا مگر رات اس نے خودکشی کر لی۔ لوگ مختلف اسباب بیان کر رہے ہیں، مگر اصلی سبب کسی کو معلوم نہیں۔

کیوبک کانفرنس کے فیصلے

واشنگٹن۔ ۲۰ دسمبر۔ ہوابازی کے متعلق ذمہ دار امریکن میگزین "امریکن ایوئیشن" نے آج لکھا ہے کہ مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزولٹ نے کیوبک اور قاہرہ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ جنگ کے بعد محوریوں کے ممالک سے ہوابازی کی صنعت کے تمام امکانات کو ختم کر دیا جائے امتناعی پابندیاں نیشنل ہوائی سروس اور شہریوں کی ہوابازی تک کے خلاف عائد ہوں گی۔ فیصلہ میں یہ بھی رکھا گیا ہے کہ ان ممالک کیلئے ضروری ہوائی سروس اتحادیوں کے ذریعہ قائم کی جائے گی۔

میگزین میں مزید لکھا ہے کہ یہ واضح طور پر معلوم ہوا ہے کہ جب تک بعد از جنگ کے دیگر مسائل غور و خوض کے لئے تیار نہیں ہو جائیں گے اس وقت تک ہوابازی کی پالیسی کے متعلق کوئی باضابطہ اتحادی کانفرنس نہیں ہوگی۔ پریذیڈنٹ روزولٹ اس حق میں ہیں کہ اتحادیوں کے ہوائی جہازوں کو جنگ کے مقصد کے لئے ہوائی چوکیاں اور ہوائی اڈے تعمیر کرنے کے سلسلہ میں زیادہ آزادی دی جائے۔ آپ اس بات کے مخالف بیان کئے جاتے ہیں کہ صرف یونائیٹڈ اسٹیٹس انٹرنیشنل ایئر ٹرانسپورٹ کو اس بات کی اجارہ داری سونپ دی جائے۔

ہٹلر کا نیا حکم

سٹاک ہام۔ برلن کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ ہٹلر نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے جرمن فوج سے جرمنی کے سابق شاہی خاندان کے تمام افراد اور شہزادے ریٹائر کردیئے جائیں گے۔ ان شہزادوں میں سے بہت سے شہزادے بڑی اونچی اونچی جگہوں پر مامور ہیں اور ان کا اپنے حلقوں میں بڑا اثر ہے۔ رپورٹ میں مزید بتلایا گیا ہے کہ اس حکم کے پس پشت یہ خیال کام کر رہا ہے کہ شکست کی صورت میں ہٹلر کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں جرمنی میں پھر سے شہنشاہیت قائم نہ ہو جائے۔ اور شاہی خاندان کے یہ افراد اپنے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر نازی جرمنی کے خلاف لڑائی نہ شروع کردیں۔

صدر امریکہ کا سنسنی خیز انکشاف

واشنگٹن۔ ۱۸ دسمبر۔ پریسیڈنٹ روزولٹ نے آج ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کیا کہ طہران میں میں امریکی سفارت خانہ کے بجائے روسی سفارت خانہ میں ٹھہرا تھا۔ کیونکہ مارشل سٹالن کو پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ جرمنوں نے ایک سازش کر رکھی ہے۔ آپ نے بتلایا کہ یہ سازش کانفرنس میں شامل ہونے والے تمام لوگوں کی جان لینے کے مقصد سے کی گئی تھی۔ موسیو سٹالن نے صدر روزولٹ کو روسی سفارت خانہ میں ٹھہرنے کے لئے کہا تاکہ ان کو بازار سے گزرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ مسٹر چرچل برطانی سفارت خانہ میں ٹھہرے جو کہ روسی سفارت خانہ سے ملا ہوا ہے۔ صدر روزویلٹ نے بتلایا کہ طہران کے اردگرد غالباً سو جرمن جاسوس موجود تھے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر جرمن مارشل اسٹالن، مسٹر چرچل اور مجھ کو شہر کے بازاروں سے گزرتا دیکھ لیتے تو ایک خاصی اتھل پتھل مچ جاتی۔ روسی سفارت خانہ اور امریکی سفارت خانہ کے درمیان تقریباً ایک میل کا فاصلہ ہے۔

قیمتوں پر کنٹرول لگانے کی



سچی کہانی

گزشتہ جون میں سوتی کپڑوں کی قیمتیں اتنی بڑھ گئی تھیں کہ غریبوں کے لئے کپڑے بنانا ناممکن ہوگیا تھا۔ امیروں کے لئے بھی اس مہنگائی نے بڑی دشواریاں پیدا کردی تھیں۔ مگر امیر و غریب دونوں حالات کے سامنے بے بس تھے۔

اب حالات بدل چکے ہیں ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ قیمتیں گھٹائی جا رہی ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہوا؟

اس سوال کا جواب حکومت اور سوتی کارخانوں کا خوشگوار اشتراک عمل ہے۔ حکومت نے من مانے انداز میں قیمتوں پر کنٹرول نہیں لگایا۔ اسنے کپڑے کی صنعت سے کہا راستہ دکھاؤ۔ اسکے بعد جو تجویزیں پیش کی گئیں مرکزی حکومت کے انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈیپارٹمنٹ نے انھی کی روشنی پر عمل کیا۔ اس مشترکہ کوشش سے جو تدبیریں آپ کے یعنی خریدار کے مفاد کی خاطر اختیار کی گئیں ہیں وہ ذیل میں درج ہیں۔

تیاری کی لاگت پر کنٹرول

کچی روئی۔ بل اسٹور کیمیاوی اشیاء رنگنے کے مسالے مشنری اور کل پرزوں وغیرہ کی قیمتوں پر حکومت نے کنٹرول کر لیا ہے۔ اس کنٹرول سے کپڑوں کی تیاری کی لاگت میں جو مسلسل اضافہ ہو رہا تھا وہ رک گیا ہے۔ اس کنٹرول کی وجہ سے کاشتکاروں کو بھی روئی کے اچھے دام ملنے لگیں گے۔

ذخیرہ بندی کے خلاف کارروائی

سوتی کپڑا اور دھاگہ (کنٹرول) آرڈر مورخہ جون ۱۹۴۳ء کی رو سے بیوپاریوں اور دکانداروں پر لازم کیا گیا ہے کہ وہ اپنے کپڑے کے اسٹاک کو ایک مقررہ مدت کے اندر فروخت کردیں۔ اس کا مقصد بھی قیمتیں گھٹانا ہے۔

اسٹینڈرڈ کپڑا

حکومت ہند کا انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈیپارٹمنٹ ہر سال قوم کی طرف سے [illegible] گز مضبوط کورا کپڑا ملوں سے خرید رہا ہے۔ اور اسے مقررہ قیمتوں پر تقسیم کر رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کپڑے کے مقابلے پر دوسری قسم کے کپڑوں کی قیمتیں ضرور گھٹیں گی۔

ریلوے کی سہولتیں

ایک پرئیورٹی لائسنس کمیٹی قائم کی گئی ہے تاکہ سوتی کپڑوں کی تقسیم جلد سے جلد کی جاسکے۔ اور کسی جگہ بھی مقامی طور پر کپڑے کی قلت نہ ہونے پائے۔ اسلئے کہ اس سے نفع خوری میں اضافہ ہوتا ہے۔

پیداوار میں اضافہ

خصوصی کمیٹیاں ایسے طریقے معلوم کرنے میں مصروف ہیں جن سے کارخانوں کی پیداوار اور کرگھوں کی پیداوار کو بڑھایا جاسکے۔ جس قدر پیداوار بڑھے گی اسی قدر قیمتیں کم ہوں گی۔ اس لئے حکومت اور صنعت کا خاص مقصد پیداوار کو بڑھانا ہے۔

کنٹرول کے ان طریقوں کو اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ آپ یعنی خریدار یہ جان لیں، کہ انھیں کیوں یہ حق ہے کہ وہ دکانداروں کو غیر واجبی دام دینے سے انکار کردیں۔ جو تدابیر انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈیپارٹمنٹ اور کپڑے کی صنعت نے مشترکہ طور پر اختیار کی ہیں ان کی وجہ سے کپڑے کی تھوک قیمت میں چالیس فی صدی کی زبردست کمی ہوگئی ہے۔ چنانچہ پرچون قیمت میں بھی کپڑے کی دکانوں پر اسی مناسبت سے کمی ہونی چاہئیے

واقعات جانیئے
اور اپنے حقوق کا
مطالبہ کیجئیے

محکمہ اطلاعات اور براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

CPU. 506—Size 13" x 3 cols. URDU.

ہندو مہاسبھا کا اجلاس

نئی دہلی۔ ۱۷ دسمبر۔ مسٹر ساورکر نے آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کو مطلع کیا ہے کہ صحت کی خرابی کی وجہ سے وہ مہاسبھا کے اجلاس یا ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکیں گے اور نہ صدارت کرسکیں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ وہ کچھ عرصہ تک صدارت کے فرائض انجام نہیں دے سکیں گے۔ آپ نے کہا ہے کہ آئین کے مطابق ورکنگ پریذیڈنٹ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی سے صدارت کیلئے درخواست کیجائے، ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۵ دسمبر کو ہوگا۔

مصر۔ ۱۸ دسمبر۔ شاہ فاروق نے اپنی نئی شہزادی کا نام جو بدھوار کی شب کو تولد ہوئی ہے فادیہ رکھا ہے، شاہ فاروق کی دوسری شہزادیاں پانچ اور ساڑھے تین سال کی عمر کی ہیں۔

ان کو لڑائی ختم ہونے سے پیشتر بہتر نہ کیا گیا تو مجھے اندیشہ ہے کہ برطانیہ اور ہندوستان دونوں کو نقصان پہونچے گا۔ اس لئے اب ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے حل تلاش کرنے میں تاخیر نہیں کرنا چاہئیے۔ ہندوستانی مسئلہ کے متعلق نئے وائسرائے کے رویہ کے بارے میں مسٹر منشی نے کہا کہ ان کے متعلق اب میرا نظریہ غیر موافق نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کے لئے قدم اٹھائیں۔

لکھنؤ۔ ۱۸ دسمبر۔ بابو سمپورنانند سابق وزیر تعلیم یو۔پی کل بریلی جیل سے رہا کردئے گئے، آپ آج صبح یہاں پہونچے اور پھر بنارس آگئے۔

مسٹر کے۔ ایم۔ منشی کا بیان

لاہور۔ ۱۷ دسمبر۔ مسٹر کے۔ ایم منشی نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ انڈیا آفس میں مسٹر ایمری کی موجودگی اس امر کا پختہ ثبوت ہے کہ ہندوستان کی صورت حالات کے حل ہونے کا قریب مستقبل میں کوئی امکان نہیں ہے۔ آپنے مزید فرمایا کہ مسٹر ایمری ہمارے سیاسی جذبات کے کٹر دشمن ہیں۔ جب وہ انڈیا آفس سے علحدہ ہو جائیں گے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ برطانیہ ہندوستان کے ساتھ مناسب سلوک کرنا چاہتا ہے۔ برطانیہ کے سرکاری ایجنٹ امریکہ میں ہندوستان کے خلاف جو زبردست پروپیگنڈا کر رہے ہیں اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ ہندوستان کے ساتھ سلوک کے بارے میں دنیا کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ مسٹر ایمری کے بیان کے مطابق اٹلانٹک چارٹر کا ہندوستان پر پہلے ہی سے اطلاق ہو رہا ہے، اگر ایسا ہے تو تمام قوموں کی آنکھیں کھل جائیں گی کہ لڑائی کے بعد وہ اس سے کیا امیدیں رکھ سکتے ہیں۔ ہندوستان اور برطانیہ [illegible]

یو۔پی پراونشل کالیستھ کانفرنس

جھانسی۔ ۱۷ دسمبر۔ یو۔پی پراونشل کالیستھ کانفرنس کا اجلاس ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر کو میکڈانل ہائی اسکول کے احاطہ میں لکھنؤ کے سرکردہ ڈاکٹر کیپٹن نگم کی زیر صدارت منعقد ہوگا۔

انڈیا لیگ امریکہ کے صدر کا انتخاب

نیویارک۔ ۱۵ دسمبر۔ (بذریعہ بحری تار) سردار جے سنگھ تیسرے سال پھر انڈیا لیگ امریکہ کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ لیگ کے دوسرے عہدیداروں کا بھی چناؤ ہوگیا۔

بولیویا میں انقلاب

لپاز (بولیویا) ۲۱ دسمبر۔ بولیویا کی ریپلک کے نئے سردار پریذیڈنٹ گلبرٹو ولاروییل نے رائٹر سے کہا کہ ہماری حکومت قطعی جمہوری حکومت ہوگی۔ اور جمہوری آئین کا احترام کریگی، اس سے پہلے خبر آئی تھی کہ پریذیڈنٹ بولیویا کے صدر پنرنڈا کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے اور انکو اور دو وزیروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ بغاوت نوجوان فوجی افسروں نے کی ہے۔

حکومت ہند کا نظریہ

نئی دہلی سے ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جسمیں تبلایا ہے کہ حکومت ہند جنوری میں ایک کانفرنس بلا رہی ہے جس میں چاول کی قیمت پر غور کیا جائے گا۔ اس بیان میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ حکومت ہند سندھ گورنمنٹ کے چاولوں کی قیمت بڑھانے کے خلاف ہے۔

جاپان کے بڑے بڑے شہر خالی ہو رہے ہیں

چنکنگ۔ ۲۰ دسمبر۔ حکومت جاپان نے جاپان کے تمام بڑے بڑے شہروں سے شہریوں کو نکل جانے کا حکم دیدیا ہے جو حکم عدولی کریں گے ان کو مارشل لاء کے ماتحت سزا دیجائیگی۔ یہ قدم اتحادیوں کے ہوائی حملہ کے ڈر کی وجہ سے اٹھایا گیا ہے۔

نقد و تبصرہ

جگ بیتی حصہ اول

مصنفہ پنڈت جواہر لال نہرو۔ مترجمہ محمود علی خاں۔ ضخامت ۵۵۲ صفحات، کتابت و طباعت عمدہ۔ مجلد معہ گردپوش۔ قیمت للعہ

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ جامعہ، دہلی، نئی دہلی، لکھنؤ، بمبئی،

سنہ ۳۰ تا ۳۲ء کی تحریک سول نافرمانی میں پنڈت جی نینی جیل اور پھر دہرہ دون جیل میں مقید تھے اور آپ کے ضعیف العمر والدین اور محبوب بیوی بھی قید و بند کی مصائب جھیل رہے تھے، بس ایک پنڈت جی کی دختر عزیز تھیں کہ باہر رہ گئی تھیں۔ پنڈت جی نے ایسے موقع پر اپنی اکلوتی بیٹی کو خط لکھنے شروع کئے۔ خط کیا لکھتے تھے تاریخ عالم کا سبق پڑھاتے تھے۔ دنیا کے اہم ترین واقعات و حوادث کا جو عام اجمالی خاکہ پنڈت جی کے ذہن میں ہوتا تھا داستان کی صورت میں اپنی بیٹی کو سنا دیا کرتے تھے، یہ کتاب پنڈت جی کے انھیں خطوط کا مجموعہ ہے جو GLIMPSES OF WORLD HISTORY کے نام سے شائع ہوئی۔

انگریزی زبان کے مشہور انشاپرداز، ایچ۔ جی۔ ویلز کی کتاب تاریخ عالم کا سرسری خاکہ OUTLINES OF WORLD HISTORY اپنے قسم کی ایک نادر کتاب ہے۔ اس کی اشاعت کے بعد یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اُردو میں بھی کوئی ایسی کتاب چھپ جائے چنانچہ پروفیسر محمد مجیب صاحب کی کتاب "دنیا کی کہانی" مکتبہ جامعہ نے شائع کی جو بہت پسند کی گئی۔ لیکن یہ بہت مختصر اور مجمل تھی۔ اب مکتبہ نے پنڈت جی کی اس کتاب کا ترجمہ اپنے لائق مترجم مولوی محمود علی خاں سے کرا کے "جگ بیتی" کے نام سے (حصہ اول) شائع کیا ہے، یہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب ویلز کی کتاب کا نعم البدل ہے۔ ویلز اور پنڈت جی میں فرق یہ ہے کہ دونوں اچھے انشاپرداز اور ترقی پسند ہیں لیکن ویلز کی ترقی پسندی تاریخ کے مطالعے سے آگے نہ بڑھ سکی، مگر پنڈت جی کی ترقی پسندی تاریخ عالم کے مطالعہ نیز دوسروں کے تجربات کی حد سے آگے بڑھ کر ذاتی تجربات کی منزل تک پہونچ گئی۔ اس لئے جب وہ دنیا کی تاریخ پر لکھنے بیٹھتے ہیں تو ان پر صرف دوسروں کا تفکر ہی مسلط نہیں رہتا بلکہ اپنی گرہ جب بھی تھوڑا سا کھرا کھوٹا مال موجود رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب بادشاہوں کی فتوحات اور سورماؤں کی بہادری کے کارناموں سے لبریز ہونے کے بجائے عوام کے رجحانات اور جذبات کی داستان ہے جو ہر زمانے میں اپنے اپنے نقطہ نگاہ سے دنیا کو بدلنا چاہتے تھے۔ تاریخ عالم کی روشنی میں ہندوستان کے ماضی و حال کا بڑی خوش اسلوبی سے تجزیہ کیا گیا ہے پنڈت جی نے اس بات کو ثابت کر دکھایا ہے کہ مسلم حکمراں اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے دنیا کو فتح کرنا نہیں چاہتے تھے بلکہ آزادی و حریت کا پیغام دینا چاہتے تھے تاکہ دنیا غلامی سے نجات حاصل کر سکے، یوں تو کئی مورخین نے اسلام اور اس کے زاویہ نگاہ کو واضح کرنے کی کوشش کی ہیں، لیکن تعجب کے فریب نے ان کو بھی دھوکا دیا اور وہ اسلام کی اس حقیقی اسپرٹ کو بیان نہ کر سکے۔ یہ غلطی ویلز نے بھی کی ہے۔

کتاب چند جزوی خامیوں کی وجہ سے جو جیل میں حوالے کی کتب نہ ملنے کی وجہ سے ہوئی ہیں اس لائق ہے کہ اُردو داں حضرات اس پر فخر کریں اور مکتبہ کو کاغذ کی گرانی کے باوجود اسکی اشاعت پر مبارکباد پیش کریں۔

ہندوستانی زبان کی حمایت

الہ آباد۔ ۱۹ دسمبر۔ جرنلسٹ ایسوسی ایشن الہ آباد کے زیر اہتمام جلسہ میں "ہندوستان کی مشترکہ زبان" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر تاراچند نے ہندوستانی زبان کی حمایت کی، ہندوستانی زبان سے آپ کا مطلب کھڑی بولی سے ہے یعنی آسان ہندی اور آسان اُردو جو کہ دہلی سے لے کر اڑیسہ کے صوبہ تک کے درمیانی علاقہ میں عام طور پر بولی جاتی ہے۔

۵ آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت
اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول

(مہر عدالت)

باجلاس جناب صاحب حاکم پرگنہ بہادر ڈیراپور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۴ دفعہ ۵۹

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر ڈیراپور مقام کانپور

گجراج ولد موہن سنگھ بقام ساکن اپونا پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور ــــ مدعی

بنام کالکا پرشاد ولد نندی دین و نند لال قوم برہمن ساکن اونہا نال مقام باسوری ــــ مدعا علیہ

بنام نند لال ولد شیو دت قوم ویش ساکن موضع اونہا پرگنہ ڈیراپور مقام باسوری آیورویدک ڈسپنسری ریاست گوالیار اسٹیٹ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ کہ آپ بتاریخ ۲۹ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔ اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور

باجلاس جناب مسٹر سی۔ اے۔ بک صاحب بہادر منصف جنوبی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۳۳ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر جنوبی

سریمتی بسنتی دیوی زوجہ شاہ مدن موہن جاگیردار گوالیار ساکن محلہ مرزا منڈی چوک شہر لکھنؤ ــــ مدعیہ

بنام ایم۔ ایچ۔ رضوی ــــ مدعا علیہ

بنام ایم۔ ایچ۔ رضوی ولد سرفراز حسین ساکن محلہ چمن گنج

ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت تخلیہ و کرایہ مکان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن [illegible] یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا [illegible] حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ [illegible] تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے [illegible] قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو [illegible] جواب دعوی کی تائید میں جن گواہوں کی [illegible] دستاویزات پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہوں اُن کو پیش کریں۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو [illegible] بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۳ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط [illegible] مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت منصفی جنوبی